اخبار محمدی دہلی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ پیشگی وصول
۳۔ دو روپے بھیجئے ہر غریب وغیرہ کے لئے نام نمبر ترسیل
کی گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خیر وی۔پی ہو گا۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے
۷۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار بھیجی جائے۔ درج شدہ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی نصرت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت اور رسوم و بت پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات قبیحہ و ممنوعہ کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہلحدیث ہے ہیجا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کرکے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو خلق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بر وقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

ایڈیٹر و مالک

حضرت العلام مولانا مولوی محمد صاحب مدظلہ مدرس مدرسہ محمدیہ بازار صدر دہلی

جلد ۱۷	بابت یکم مارچ سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۹ھ	نمبر ۱۲

نظم

از جناب محمد داؤد صاحب راز شکراوی

جوش تیرا مسلم ہندوستاں جاتا رہا
ہائے صد افسوس میر کارواں جاتا رہا
ہم بھی میدان عمل میں سربکف تھے جن دنوں
تھا ابھی شوق شہادت جن دلوں میں جزن
جس طرف ہم چل دئے اقبال اپنے ساتھ تھا
سر کٹاتے تھے خوشی سے ہر حق کیواسطے
بنگئے تھے ہم کبھی طوفان باطل کیلئے
داستان ماضی اوراق پارینہ ہوئی
عالم شمشیر و زباں پیوند مٹی ہو گئے
دل ہوئے خالی ہمارے الفت احباب سے

شے محرومی کا احساس زیاں جاتا رہا
شاہ اسماعیل مرد پہلواں جاتا رہا
کیا عجب رونق تھی وہ سارا سماں جاتا رہا
آج انکا جوش سب مثل دھواں جاتا رہا
وہ زمیں جاتی رہی وہ آسماں جاتا رہا
رہ گیا کیا جبکہ طرز بزرگاں جاتا رہا
کیا کہوں وہ ولولہ سارا کہاں جاتا رہا
بزرگان دین کا نام و نشاں جاتا رہا
پیر کاہل ہو گئے شوق جواں جاتا رہا
اب نہ سوز و ساز ہے درد نہاں جاتا رہا

پیٹھ دیدی راز مسلم نے کتاب اللہ کو
منتشر جب ہو گئے امن و اماں جاتا رہا

خدائی خدمت

رب العالمین کی توحید کے خلاف اس وقت مسلمانوں میں جو شرک ہو رہا ہے وہ کس سے مخفی ہے۔ اگر آپ اسکی بڑیں کھود دینی چاہتے ہیں تو آج ہی کتاب ذمہ محمدی مصنفہ مولانا محمد صاحب ہم سے بھ آنے میں منگوالیں۔ نیز اسی کا دوسرا حصہ بنام "غنیۂ محمدی" ہم چھپوانے کے لئے تیار ہیں لیکن آپ ہمت کریں تو وہ اس طرح کہ جس قدر آپ کو چاہئیں فی عدد ۳ کے حساب سے پیشگی بھیجدیں۔ جتنی امداد اس کتاب میں کر سکتے ہوں اتنی رقم اللہ کے نام ہمیں بھیجدیں۔ تو ہم اس حصہ ثانی کو بھی چھپوالیں۔ اور آپ کے لئے یہ صدقہ جاریہ ہو جائے۔ اس کتاب اور اسکے پہلے کے حصہ میں مل کر شاہ عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے تمام مذہب اہلحدیث کا ثبوت ہو جائیگا۔ پتہ۔ دفتر محمدی صدر بازار دہلی۔

صمصام محمدی

موجودہ مسلمان اپنے شرک پر قرآن و حدیث سے بھی کچھ دلیلیں لاتے ہیں اس لئے ضرورت تھی کہ ان تمام آیتوں اور حدیثوں کے صحیح مطلب ان کے سامنے پیش کئے جائیں۔ اور جو غلط مطالب ان حضرات کو سمجھائے گئے ہیں ان کی حقیقت ان پر واضح کر دی جائے۔ الحمد للہ مولانا محمد صاحب نے ان کو اس قسم کی پندرہ دلیلوں کے جوابات کی یہ کتاب لکھ کر شائع کر دی ہے۔ ساتھ ہی اہل حدیث کے بہر کانے کے لئے جو روایتیں پیش کی جاتی تھیں۔ ان کا صحیح مصداق بتلایا ہے اور ان کے مورد اہلحدیث نہیں اس کو ثابت کیا ہے۔ غرض اہل حدیث پر سے اعتراضات دور کرنے اور مسلمانوں کو پیر پرستی مزار پرستی اولیا پرستی سے ہٹانے کے لئے یہ کتاب بے مثل چیز ہے۔ قیمت صرف تین آنے۔ تاہم تقسیم کے لئے کم از کم پچاس تک لینے والوں کو نو روپے کی ایک سو کے حساب سے بیچ دی جائیں گی ——— منگوانے کا پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

خطبات محمدی کے اول مرتبہ ۳۸ صفحات میں ابھی لئے گران آئے ہیں جس میں عشقا کے خطبات نبوی ہیں اس وجہ سے ایک سائز بھی دست ہیں۔ ان صفحات کو نکال کر اپنے فائل خطبات میں لگا لیجئے۔ آئندہ سے وہی ۲۴ صفحات فی اخبار آیا کریں گے انشاء اللہ۔

خطبات محمدی کے دو حصے جو پہلے چھپ چکے ہیں فی حصہ ایک روپیہ قیمت ہے منگوا لیجئے۔ حصہ سوم اس جلد کے پہلے نمبر سے شروع ہے۔ اگر کوئی صاحب نئی خریداری اخبار کی منظور فرمائیں اور مدا سے جاری کرائیں تو گذشتہ نمبرات سب موجود ہیں۔ انہیں بھیجدئے جائیں گے۔ اور نمبر اسم جلد سے ان کی خریداری شمار کر لی جائے گی۔ اس صورت میں ان حضرات کے پاس خطبات محمدی بدرسور کامل بلا قیمت پہنچ جائے گی۔ انشاء اللہ

برطانیہ فرانس اور یمن کے درمیان گفت و شنید

اخبار "الشرق" لکھتا ہے کہ یہ گفتگو دوستانہ طریق پر جاری ہے اور یمن مسائل کا تصفیہ بھی ہو گیا ہے۔ فرانس اور برطانیہ نے یمن کے بہت سے مطالبات تسلیم کر لئے ہیں۔ اس گفت و شنید کا ایک نتیجہ یہ ظاہر ہوا ہے کہ فرانس اور برطانیہ سے حکومت یمن کے تعلقات مستحکم ہو گئے ہیں۔ حکومت برطانیہ نے یہ امر تسلیم کر لیا ہے کہ یمن کے نواحی جزائر پر امام یمن کی سیادت قائم رہے گی۔ جزیرہ شیخ سعید اور عدن کی اراضی کے متعلق بہت جلد فیصلہ ہونے والا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عدن کے بعض مقامات سے حکومت برطانیہ نے یمن کے حق میں دست برداری دیدی ہے۔

جاپان کے پندرہ لاکھ جوان

چین کے فوجی حکام نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ جب سے چین جاپان جنگ شروع ہوئی ہے جاپانیوں کی بحری ہوائی اور بری فوج کے تقریباً پندرہ لاکھ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

	روس	[illegible]	برطانیہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جرمنی
مشین گن (ہلکی)	[illegible]۰۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۵[illegible]۰	۶۰۰۰	۲۵۰۰۰
مشین گن (بھاری)	۲۳۰۰۰	۱۸۰۰۰	۴۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×
توپیں (ہلکی)	۱۱۰۰۰	۲۰۰۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
توپیں (بھاری)	۱۴۰۰	[illegible]۰۰	[illegible]	۸۰۰	۵۰۰	۱۹۲	×
ٹینک	۶۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰ تک	۴۵۰۰	۶۰۰	۱۱۰۰	۴۰۰	۲۶۰	۸۰۰۰
فوج	۱۱۰۰۰۰۰۰	۵۱۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	۲۵۰۰۰۰۰	۲۵۰۰۰۰۰	۹۰۰۰۰۰۰
ہوائی جہاز	۹۰۰۰	۵۰۰۰	۵۰۰۰	۴۰۰۰	۳۷۰۰۰	۲۷۰۰	۸۰۰۰

وفات الحاج جناب عبدالسلام صاحب رئیس بلیاری بروز یکشنبہ ۱۳ فروری صبح کے چار بجے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت خوش اخلاق امانتدار اور دیانتدار تھے۔ آپ دینی امور کے سخت پابند اور سنت نبوی کے سچے عاشق و شیدا تھے۔ علماء سے کثرت استفادہ کے باعث آپ کو کافی مذہبی معلومات تھی۔ اہلحدیث اور فیاضی میں آپ اپنی نظیر تھے۔ سنت کی اشاعت اور جماعت اہلحدیث کی تبلیغ کے لئے آپ نے اپنا خزانہ کھول دیا تھا۔ خصوصاً مقامی جماعت پر آپ کے احسانات بہت تھے۔ ہم جملہ اراکین مدرسہ محمدیہ واساتذہ و جماعت اہلحدیث آپ کے پسماندگان کے اس صدمہ ناگہانی میں برابر کے شریک ہیں۔ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائبانہ پڑھیں۔

اراکین مدرسہ محمدیہ جماعت اہلحدیث رائیدرگ

سخت صدمے میری اہلیہ موصوفہ بعمر ۳۳ سال جارحۂ زچگی ۱۳ فروری بروز یکشنبہ ہمیشہ کیلئے جدا ہو گئی۔ انا للہ الخ دیگر میری دختر موصوفہ بعمر ۲۰ سال جارحۂ زچگی ۱۹ فروری کو داغ مفارقت دیگئی انا للہ الخ۔ ناظرین نماز جنازہ غائبانہ پڑھیں۔ اللھم اغفرلھم۔

محمد غوث خاں۔ مدراس

انتقال استاد تقی صاحب جو ایک باوضع دیندار بزرگ پختہ موحد اور جوشیلے اہلحدیث تھے۔ جونا گڑھ کی جماعت اہلحدیث میں بہت ہی غنیمت تھے۔ ایک کتب جاری کر رکھا تھا جہاں سے بہت سے لڑکوں نے تعلیم پائی۔ آخر عمر تک جماعت کے کاموں میں مشغول رہے۔ تقدیر نے ناظرین جنازہ غائبانہ ادا کریں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔ "منیجر"

انتقال ڈیڑھ سال کی مختصر مدت میں میری اہلیہ اور میری سوتیلی والدہ اور میری چچی صاحبہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ ناظرین غائبانہ جنازہ ادا کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

احسان الحق خاں از کراچی

ہم نہایت ہی مسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ شیخ الکل استاذ الوہ والعجم حضرت مولانا مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب (المعروف میاں صاحب دہلوی) کے عمر بھر کے خطوط جو آپ نے لکھے تھے اصلی فارسی مع ترجمہ اردو جمع ہو کر بصورت کتاب چھپ گئے ہیں۔ اس اخبار سے کچھ کم صفحات پر ۲۴۰ دو سو چالیس صفحات میں آئے ہیں۔ یہ یقیناً اس قابل ہیں کہ ہر اہلحدیث بھائی ان کا مطالعہ کرے قیمت بہت کم ہے یعنی صرف ڈیڑھ روپیہ۔ سالہا سال حضرت مرحوم کے عمر بھر کے خطوط آج کل ہم بہت کم قیمت بر دیتے ہیں یعنی بجائے ڈیڑھ کے صرف دو روپیہ میں کامل دونوں حصے ملیں۔ محصولڈاک۔ پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

تقلید کا آخری سانس یا سوال اور اس کا جواب

(از ابو [illegible] حنفی [illegible])

تقلید کی چاردیواری سے نکلنے دینے کی
کوششیں عجب عجب پردہ داریوں سے نئی نئی
صورتوں میں انوکھی انوکھی کی جارہی ہیں۔ جن
میں سے ایک جو اس وقت عام زبانوں پر چڑھ
گئی ہے اور جسے بہت زور کے ساتھ عوام میں
جاری کیا جارہا ہے اور جسے ایک زبردست
دلیل تقلید کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے
وہ مع جواب سنئے :-

اہلحدیث کے عوام سے ملتے ہی اُن سے
کہتے ہیں کہ جب تم نے اپنا نام اہلحدیث رکھا
ہے اور حدیث پر عامل ہو تو جتنے مسائل شرعیہ
ہیں اُن سب کی حدیثیں تم نے دیکھ لی ہیں؟ جو
حدیث جس عمل کی تم سے طلب کی جائے تم
پیش کرسکتے ہو؟ اہلحدیث جماعت مذہبی مکار
نہیں جیسے ان کے مسائل ٹھوس ہیں۔ جیسے
ان کا عقیدہ غیر متزلزل ہے۔ جیسے ان کے
مذہب کی بنا مضبوط ہے۔ ان کا قول بھی جھوٹ
سے مکر سے دغا سے فریب سے دجل سے دغل
سے پاک ہوتا ہے۔ یہ صاف جواب دیتے ہیں کہ
صاحب بعض حدیثیں ہم نے خود دیکھی ہیں بعض
علماء سے سنی ہیں۔ اصولاً ہم حدیث پر عمل کرتے
ہیں۔ بس ان حضرات کی باچھیں کھل جاتی ہیں
آڑے ہاتھوں لیتے ہیں اور ظفریافتہ لہجے میں کہتے
ہیں پھر تم اہلحدیث کہاں رہے؟ تم تو اُن علماء
کے مقلد ہوئے جو تمہیں مسائل بتلاتے ہیں پھر
اس سے تو یہ صدہا درجہ بہتر ہے کہ تم ان علماء
کی تقلید چھوڑ ہمارے امام کی تقلید کرلو ✤

یہ ہے وہ غازہ جو آج کل عوام کے چہرے
پر ملا جاتا ہے۔ یہ ہے وہ اندھا کرنے والی پٹی
جو روشن آنکھوں پر باندھی جاتی ہے۔ لیکن ہماری
طرف سے انہیں جواب ہے اور ہم چاہتے ہیں
کہ جماعت کے جن حضرات کے سامنے یہ دلیل
پیش کی جائے وہ بھی یہی جواب دیں پھر دیکھیں
کہ تقلیدی جادو کے بنائے ہوئے سانپوں کو
اژدہائے موسوی کس طرح بہ یک لقمہ ہضم
کرجاتا ہے؟ ✤

ان سے کہئے کہ جناب حنفی ہیں تقلید امام
ابوحنیفہؒ کے دعوے کے مدعی ہیں۔ اپنا نام حنفی
رکھ چھوڑا ہے تو کیا جن مسائل کو آپ مانتے ہیں
جن کاموں کو آپ کرتے ہیں ان سب میں امام
ابوحنیفہؒ کا جو فرمان ہے وہ سب اقوال آپنے
دیکھ لئے ہیں؟ ہر ہر مسئلہ کی سند امام صاحبؒ
سے آپ نے معلوم کرلی ہے؟ اپنے عمل کے
اور اپنے مسائل کے اقوال امام آپ پیش فرما
سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ عوام نہ اس منصب
پر ہیں نہ اُن میں اتنی صلاحیت ہے۔ اسلئے
اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ
بعض مسائل پر اقوال امام ان حضرات نے
دیکھے ہوں۔ باقی اکثر مسائل اپنے علماء سے
سنے ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسائل
صرف اپنے زمانے کے علماء سے ہی سنے ہوئے
ہیں۔ تو کیا ہم نہیں کہہ سکتے؟ کہ تم حنفی کہاں
رہے۔ مقلد امام ابوحنیفہؒ کیسے ہوگئے؟
تم اپنے ان موجودہ علماء کے مقلد ہوئے نہ
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پھر اس سے تو
بہتر ہے کہ آپ اپنے زمانے کے علما کی تقلید
چھوڑ دیں۔ اور براہ راست حدیث رسولؐ پر
عمل کریں۔ اس لئے کہ اب تو آپ تقلید امام
سے تو آزاد ہوگئے۔ اور جب اتنے بڑے امام
کی تقلید کوئی چیز نہ رہی تو آج کل کے علما
کی تقلید کس گنتی میں ہے؟ آؤ سب مل کر گائیں
اُنھیں سے

ما ملبلیم نالاں گلزار ما محمدؐ
ما عاشقیم بیجاں دلدار ما محمدؐ

ہم بوجہ کم علمی کے اپنے علماء سے حدیث رسولؐ
سنکر اس پر عمل کریں تو اہلحدیث کہلوانے کے
مستحق نہ رہیں۔ اور آپ بوجہ اسی کم علمی کے
اپنے علماء سے اقوال امام سُن کر اُن پر عمل کریں
تو آپ اہل فقہ کہلوانے کے مستحق کیسے ٹھیر
جائیں؟ ہم احادیث رسول کا سوال کرکے اُس
کا جواب اپنے علماء سے پاکر اُن حدیثوں پر عمل
کرنے سے محمدی نہ بن سکیں؟ تو آپ اسی طرح
اپنے علماء سے اقوال امام سُنکر اُن پر عمل کرکے
حنفی کیسے بن جائیں؟ ✤

برادران! بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں جیسے
تم کسی مولوی صاحب سے قول امام دریافت
کرتے ہو کیا اچھا ہو کہ بجائے اس کے قول امامؑ
الائمہ حضرت پیغمبر خدا احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم دریافت کرلیا کرو! آخر یہ تو بتلاؤ
قول امام کے حق ہونے پر اور حدیث رسولؐ
کے اصل ہونے پر آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟
قول امام جو امتی ہیں۔ اور حدیث رسول جو
نبی ہیں؟ ان میں کیا آپ کے نزدیک کوئی
فرق ہی نہیں؟ آہ! کس قدر اندھیر ہے؟ کہ
قول امام سے تسکین ہو جائے اور حدیث
رسولؐ سے نہ ہو۔ حنفی کہلوا کر خوش ہو جاؤ۔
اور محمدی نام سُنکر ناراض ہو جاؤ۔ یہ سُنو سُنو!
جتنا فرق حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں
اور آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے
اُتنا ہی فرق قول امام اور حدیث رسول معصوم
میں ہے۔ بس ہماری منشا تو یہ ہے کہ دنیا سب
کی سب جس طرح کلمہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم
کا پڑھتی ہے کہنا بھی آپ کا مانے۔ نسبت بھی
آپ کی طرف کرے۔ ہم سے یہ صریح ظلم
برداشت نہیں ہوتا کہ کلمہ پڑھتے وقت تو حضورؐ
کا نام آئے اور عمل کرتے وقت کسی اور ہی
کا نام آئے۔ ہم تو اس کے قائل ہیں کہ جس
کا کھائے اُسی کا گائے جس کے امتی ہیں۔
اُسی کے تابع فرمان بن کر رہیں ✤

محترم بھائیو! ہم اماماں دین کے دشمنوں کو خدا کا دشمن سمجھتے ہیں۔ ہم اماماں دین کی بے حرمتی بے ادبی کرنے والوں کو رحمت رحیم سے محروم سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم اُن کا رتبہ مرتبہ رسولؐ کے برابر کرو بنا بھی پسند نہیں کرتے جیسے کلام خدا اور کلام رسولؐ کے ماننے کے ہم مکلف ہیں۔ ایسے ہی اگر کسی امتی کے کلام کے ماننے کا مکلف اپنے تئیں کر لیا تو پھر امتی اور نبی میں ہم نے کیا فرق رکھا؟ بھائیو! آؤ ایک منصفانہ کلام سُن لو۔ خدا تعالیٰ عزوجل نے اپنی بات ماننے کا ہمیں حکم دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تابعداری کرنیکا ہمیں حکم دیا۔ کیا اس طرح امام صاحب نے بھی اپنی رائے قیاس کے ماننے کا ہمیں حکم دیا کہیں فرمایا ہے؟ کہ میری رائے قیاس کو مانو اور کسی کی نہ مانو؟ میرے مقلد بنکر رہو۔ میرے سوا کسی کی تقلید نہ کرو۔ اگر تو تین اماموں میں سے ہی ایک کی کرو تم اپنے تئیں حنفی کہلواؤ محمدی نہ کہلواؤ۔ اگر کہیں آپکی نگاہ سے یہ حکم گذرا ہے تو ہمیں بھی بتلا دیجئے۔ ورنہ سن رکھئے امام صاحبؒ نے صاف فرمایا ہے کہ اترکوا قولی بخبر الرسول۔ حدیث کے مقابلہ پر میرے قول کو ترک کر دو۔ ہرگز اس پر عمل نہ کرو۔ نہ مانو اُس پر عمل عقیدہ نہ رکھو۔ بس جو امام صاحب نے فرمایا ہے وہی ہماری طرف سے آپکو دعوت ہے۔ اللہ بس باقی ہوس! ✽

"محمد"

اطلاع:- تقلید کی تردید میں جو سو دلیلیں دیکھنی ہوں تو مولانا محمد صاحب کی کتاب طریق محمدی ملاحظہ فرمالیں قیمت ایکروپیہ۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

پیران پیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مُریدوں سے دو باتیں! گیارھویں، روشن مہندی، وظیفہ یا شیخ عبدالقادر، وغیرہ کی تحقیق قرآن وحدیث وفقہ و اقوالِ شاہ جیلانؒ وغیرہ سے۔ اور برادران بریلوی کو دعوت توحید!

:: (از ایڈیٹر۔ قسط نمبر ۵) ::

بحمد اللہ مندرجہ بالا مضمون پر محمدی کے مختلف نمبرات میں ۴ قسطیں بسیط وطویل شائع کی جا چکی ہیں۔ اس مضمون کی مقبولیت اور اس کی تاثیر نے آج ہمیں پھر اس کی پانچویں قسط کے شائع کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ برادران اسے بغور پڑھیں اور اپنے احباب کو بھی سُنائیں ✽

اہلحدیث کرامتوں کے قائل ہیں ان پر یہ تہمت ہے کہ یہ کرامتوں کے منکر ہیں۔ ہاں جو کرامتیں بے سند ہوں۔ خلاف حدیث و قرآن ہوں۔ اہلحدیث انہیں نہیں مانتے۔ اس قسم کی بہت سی کرامتیں یار لوگوں نے مشہور کر رکھی ہیں جو بیان ہو بھی چکی ہیں مزید سنئے۔ لکھتے ہیں کہ وضو کرتے ہوئے ایک چڑیا نے آپ پر بوٹ دیا۔ آپ نے اُس کی طرف دیکھا تو وہ مرگئی۔ فرمائیے یہ کرامت ہوئی یا ظلم؟ لکھتے ہیں کہ ایک مرید نے شکایت کی کہ میرے ہاں اولاد نہیں۔ فرمایا جا تیرے ہاں لڑکا ہوگا۔ نو مہینے کے بعد لڑکی ہوئی وہ اُسے لیکر آیا۔ اور کہا یہ تو لڑکی ہے۔ آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے یہ تو لڑکا ہے۔ اب جو دیکھا تو وہ لڑکی سے لڑکا ہو گیا ہے

اس کا خلاف حدیث وقرآن ہونا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نو سال حضورؐ کے نکاح میں رہیں اولاد کی تمنا کسے نہیں ہوتی؟ خود حضورؐ کو بھی ہے۔ ام المؤمنینؓ کو بھی ہے مگر حضورؐ قادر ہیں نہ مائی صاحبہؓ۔ لیکن یہاں بےاولادے کو اولاد بھی عطا کر دی جاتی ہے اور مادہ کو نر بھی بیک لفظ کر دیا جاتا ہے۔ گویا خدا کا جو وصف تھا کہ اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ یعنی جس کام کا کرنا چاہا کہہ دیا یوں ہو جائے وہ اسی طرح ہو گیا اس وصف میں خدا تعالیٰ یکتا نہیں بلکہ یہی وصف شاہ صاحب میں بھی تھا نعوذ باللہ۔ یہ کرامت ہوئی یا خدائے تعالیٰ جل شانہٗ کے ساتھ شرک ہوا؟ ✽

وصیت پیران پیر

آج یہ لوگ شاہ صاحبؒ کو خدا کا شریک کئے ہوئے ہیں اور خود شاہ صاحب اپنے آخری وقت میں اپنے فرزند عبدالوہاب کو نصیحت و وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کی بندگی کو مقدم جانو اور پرہیزگاری لازم کرلو۔ اور خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مت ڈرو۔ اور اپنی تمام حاجات اسی کے سپرد کرو۔ اور اسی کی رحمت اور شفقت کے امیدوار رہو۔ اور اس کے سوا کسی دوسرے کا آسرا نہ کرو۔ اور اس کی توحید خوب مضبوط پکڑ لو۔" (مختصر سوانح سنبھلی صاحب حنفی) برادران یہی مذہب اہلحدیث کا ہے وہ خدا کے سوا اور کسی سے اپنی حاجتیں طلب نہیں کرتے نہ کسی کا آسرا کرتے ہیں نہ توحید میں سُستی کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ آپ حضرات بھی حاجت روا مشکل کشا۔ دستگیر بے کساں۔ غوث الثقلین سوائے اللہ کے کسی اور کو نہ سمجھو۔

پیر صاحب کا آخری کلام

یہ وقت انتقال جو کلمات آپ کی زبان سے نکلے وہ بھی سُن لیجئے۔ اَسْتَعِيْنُ بِلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُخْشٰى مِنْ اَنْ يَفُوْتَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَالْبَقَاءِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ (مختصر سوانح سنبھلی صاحبؒ) یعنی میں فریاد رسی چاہتا ہوں اس خدا سے جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں جو ہمیشہ زندہ ہے جسے موت وفنا کا کھٹکا ہی نہیں۔

پاک ذات ہے اس خدا کی جو قدرت و بقا کے ساتھ
عزت والا ہے اور جس نے تمام بندوں کو موت
اور فنا کے ساتھ مغلوب کر رکھا ہے ✤

تاریخ کی تاریکی

گیارھویں منانے والوں کی تشفی بہت سے
دلائل سے اپنے اس مضمون کی کئی قسطوں میں کر چکے
ہیں تاہم مزید وضاحت سنئے کہ در اصل شاہ
صاحبؒ کی تاریخ وفات بھی صحیح طور پر قطعیت
کے ساتھ دنیا کے سامنے نہیں۔ تاہم شاہ صاحبؒ
کی وفات کی تاریخ بھی نہ جانیں کس اجتہاد سے
مقرر کر لی ہے؟ کتاب مختصر حالات شیخ میں سنبھلی
صاحب حنفی جو لکھتے ہیں اس کا ماحصل یہ ہے کہ
وفات کے مہینے میں بھی اختلاف ہے۔ کوئی
مؤرخ صفر کا مہینہ لکھتا ہے کوئی ربیع الثانی کا
پھر تاریخ میں بھی اختلاف ہے کوئی ربیع الثانی
کی سترھویں بتلاتا ہے کوئی آٹھویں کوئی نو
کوئی گیارہ کوئی دس۔ کوئی صفر کی چودھویں
کوئی تیرھویں۔ پھر لطف پر لطف یہ ہے کہ
ہندوستان میں گیارہ ربیع الثانی منائی جاتی
ہے اور خود بغداد میں سترھویں ربیع الثانی۔ الغرض
باوجود تاریخ کی اس قدر تاریکی کے ہندوستان
کے ان پڑھ مجتہدین نے تاریخ میں بھی اجتہاد
کر کے زبردستی گیارھویں مقرر کر لی ہے۔ در اصل
یہ بھی کوئی چیز نہیں ✤

بڑے پیر صاحب کی سوانح عمری

مضمون ناتمام رہ جائے گا اگر ہم یہاں حضرت
شاہ جیلانیؒ کی مختصر تاریخ نہ لکھ دیں۔ سنئے:۔
آپ کا لقب محی الدین تھا۔ کنیت ابو محمد
تھی۔ نام عبدالقادر تھا۔ آپ کے والد صاحب
کا نام موسیٰ تھا۔ کنیت ابو صالح تھی۔ آپ
قصبہ جیل میں پیدا ہوئے تھے اس لئے جیلانی
کہے جاتے ہیں۔ آپ کی والدہ صاحبہ کا نام امۃ
الجبار فاطمہ تھا۔ کنیت ام الخیر تھی۔ بنت
ابو عبداللہ الصومعی۔ ۴۷۱ھ میں آپ پیدا ہوئے
ہیں۔ اکانوے سال کی عمر پاکر ۵۶۱ھ میں وفات
پائی ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ بغداد آگئے
تھے۔ حدیثیں آپ نے پڑھیں۔ لیکن رجال کی
پرکھ کا صوفی مشرب حضرات میں رواج نہ تھا
یہی وجہ ہے کہ آپ کی کتاب غنیہ میں جو روایتیں
ہیں ان میں بہت سی ضعاف بلکہ موضوعات
بھی ہیں ✤

حنفی بننے کی ممانعت

حنفیوں کی طرف سے آپ کے مناقب میں
بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جن میں حسن عقیدت
کی افراط پائی جاتی ہے۔ تاہم ان میں بعض باتیں
کام کی بھی ہیں مثلاً مولوی محمد حیات سنبھلی لکھتے
ہیں کہ آپ حنبلی تھے چاہا کہ حنفی بن جائیں لیکن
مراقبہ میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس سے منع فرما رہے ہیں۔ احسن الاذکار صفحہ
میں ہے کہ آپ مذہب شافعی اور حنبلی پر
فتویٰ دیتے تھے۔ اور بعض نے بیان کیا ہے
کہ مذاہب اربعہ پر فتویٰ دیتے تھے۔ اس سے
معلوم ہوا کہ آپ محض مقلد نہ تھے جس مذہب
کا جو مسئلہ حق ہوتا تھا اسی پر آپ فتویٰ دیتے
تھے۔ چاروں مذہبوں میں سے ایک ہی کے
مقلد نہ تھے بلکہ اصل کتاب اللہ اور سنت
رسول اللہ کو سمجھتے تھے۔ اس میں جو ہے وہی
جس مذہب میں ہو اسی کو آپ حق مانتے تھے۔

آپ کتاب و سنت کے پابند تھے

چنانچہ اسی کتاب کے صفحہ ۴۵ پر ہے "آپ کتاب
اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ہر لحظہ خطرۂ نفس و وارد حال پر حکم کرتے تھے"

قیام تعظیمی کی ممانعت

اسی کتاب کے صفحہ ۲۱ پر ہے کہ جس وقت آپ
قیام فرماتے تھے آپ کی جلالت قدر کے سبب سے
حاضرین تعظیم کے واسطے قیام کرتے تھے آپ نے
اہل مجلس کو قیام سے منع فرمایا ارشاد کیا کہ اپنے
مقام پر بیٹھے رہو۔ اسی کتاب کے صفحہ ۶۱ میں
ہے "فرمایا کہ اے اسرائیلی یہاں آ اور محمدی کا
کلام سن"۔ اسی کتاب کے صفحہ ۲۵ پر ہے "جب
آنحضرت رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے فرمایا میں
محمدی ہوں صلی اللہ علیہ وسلم" پس کیا
اب بھی ہم مریدان پیر صاحب سے نہ کہیں کہ تم
بھی اپنے تئیں محمدی کہلواؤ حنفی وغیرہ کہلوانا
چھوڑ دو۔ ورنہ مثل شاہ صاحبؒ نہ بن
نفس کی اپنے عقائد کی اپنے اعمال کی درستگی حدیث
وقرآن سے کرو۔ انہی دو پر عمل عقیدہ رکھو۔
اور ایک مذہب کے مقلد نہ بن جاؤ۔ چاروں
مذہب میں سے جس مذہب کا مسئلہ مطابق حدیث
ہو لے لو۔ جو خلاف حدیث و قرآن ہو اُسے
چھوڑ دو۔ یعنی پکے اہلحدیث محمدی بن جاؤ ✤

مریدان پیر سے اپیل

اے باانصاف مسلمانو! کیا آپ حضرات سے
میں اپیل نہ کروں کہ خدا کو سامنے رکھ کر اپنا مرنا
مٹنا سامنے رکھ کر اپنے عقائد درست کرو۔ اپنے
اعمال درست کر لو۔ اور شاہ صاحب کی ان
تعلیمات اور ان ملفوظات کی روشنی میں اہلحدیث
بن کر زندگی گذارو۔ ورنہ نہ تو تم شاہ صاحبؒ
کے مرید رہو گے نہ قرآن وحدیث کے پابند؟

مقصد مضمون

میرے بھائیو! اللہ سے ڈر کر فریضۂ تبلیغ
ادا کرنے کے لئے آپ کی خیر خواہی اور رہنمائی
کے لئے میں نے حدیث وقرآن سے۔ فقہ و اقوال
بزرگان سے۔ یہ مضمون لکھ کر آپ پر حق کو واضح
کر دیا ہے۔ آپ بھی اپنی روش پر دوبارہ غور کریں
اور حق کو قبول کرنے میں پس و پیش نہ کریں ✤

دعا از بارگاہ رب

حق تعالیٰ سمیع وقریب سے میری دلی دعا
ہے کہ وہ میری اس عبادت کو قبول فرمائے۔
اور اپنے بندوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور
میرے لئے اسے باقیات صالحات میں سے کرے
اور مجھے اور میرے والدین۔ خویش و اقارب۔
احباب و اجانب کو بخشے۔ اور تمام مومن مسلمان
مردوں عورتوں پر رحم فرمائے آمین ✤
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ **محمد عفی عنہ**

اطلاع یہ کل مضامین جو اکیس صفحات کی کتاب
میں بنام تحفۂ محمدی چھپ چکے ہیں قیمت ۲ تقسیم کے لئے
بادہ منگوانے والوں کو نصف قیمت پر۔ اسی کا دوسرا حصہ
بنام ہدیۂ محمدی چھپوانے کا ارادہ ہے۔ لیکن جبکہ آپ بھی اس
میں امداد فرمائیں۔ اس سے بڑی کتاب ہے آٹھ آنے
کے حساب سے منگوانی ہیں آپ کو بھی مطلوب ہوں وہ پیشگی بھیج دیجئے۔ اور جو امداد کر سکتے ہوں وہ مفت بھی بھیج دیں۔ خودغرض کتاب مجھ میں ... منیجر

تبلیغ مذہب اہلحدیث

یہ ظاہر ہے کہ ہر جماعت میں غریب بھی ہوتے ہیں امیر بھی ہوتے ہیں۔ امرا کو دولت اسلئے نہیں دی جاتی کہ وہ اپنے من ملنے اللے تللے کریں بلکہ یہ خدا کے امین ہوتے ہیں۔ انہیں حکم ہوتا ہے کہ خدمت بندوں کی ضرورتیں پوری کریں۔ خواہ وہ کہیں بانہ کہیں۔ ان سب میں سب سے بڑی ضرورت دین خدا کی اشاعت ہے۔ اسی کا شرعی نام جہاد ہے۔ ہندوستان میں گو ہم تلوار کے جہاد سے محروم ہیں لیکن جہاد کے اور سب جھوٹے چھوٹے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ دین حق کی قرآن وحدیث کی توحید وسنت کی اشاعت میں ہم ایک حد تک آزاد ہیں۔ اگر ہم نے اس میں بھی سستی کی تو یقیناً ہم سے باز پرس ہوگی ✦

اپنے اور غیر جس نے بھی جو کچھ بھیجا اور بھیجو۔ محمدی جاری کرنے کو لکھا ہم نے اُن کے نام جاری کر دیا۔ اس لئے نہیں کہ خود اخبار ان کا بوجھ اُٹھائے گا۔ بلکہ یہ سمجھ کر کہ آپ حضرات ہمارا ساتھ دیں گے اور اس بہتر مصرف میں آپ اپنا روپیہ سید ریغ صرف کریں گے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اس طرح چھ سو اہتر روپے ہمارے اس مد میں لگ گئے ہیں جس کا باقاعدہ حساب اخبار میں برابر چھپتا رہتا ہے۔ ۔۔ میں یہ حساب آ چکا ہے۔ اس کے بعد کا حساب ملاحظہ ہو:

(۱) مولوی محمد سعید علی مدن گو پال۔ (۲) نعیم الحق صاحب کلکتہ (۳) احمد صاحب تیلنی پاڑہ (۴) مسجد اہلحدیث جوناگڈھ (۵) پیر صاحب ناتلی (۶) مولوی محمد عالم صاحب کوٹلی (۷) مولوی محی الدین صاحب راد ھے کاپور (۸) مولوی عبد الحمید صاحب تائم بھروا نہ (۹) رضیہ خاتون صاحبہ بنگال (۱۰) منشی کلیم الدین صاحب کشن پور (۱۱) مولوی زین العابدین صاحب رامپور (۱۲) مولوی محمد عبد اللہ صاحب بزاگ (۱۳) بڑے نبی صاحب (۱۴) مولوی عبد العزیز صاحب احمد نگر (۱۵) مولوی قمر الہدیٰ صاحب دہلہ۔ (۱۶) مولوی محمد عالم صاحب ریش پور (۱۷) حافظ عبد الستار صاحب کوٹلہ (۱۸) حاجی خانصاحب کشمیر (۱۹) پیر اللہ دتا صاحب بریلی

ان جملہ حضرات کو اخبار محمدی ایک سال کے لئے غرباء فنڈ سے جاری کیا گیا۔ **امداد** میں ۳۔ از جمعدار عبد الستار صاحب سکندر آباد ۵ از جناب عطا محمد خانصاحب باوزئی ملتان ۵ از جناب سیٹھ حاجی عبد العزیز صاحب از مدراس۔ اللہ تعالیٰ ان تینوں صاحبوں کو خیر و برکت عطا فرمائے آمین! یہ جمع بدلگا کا حساب ملا کر اس فنڈ پر ہمارے چھ سو **بیاسی روپے تین آنے** باقی رہے۔ اہلحدیث بھائیو! جو ہو سکے اس فنڈ میں بھجوا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکتیں عطا فرمائیگا۔ الحمد للہ مدرسہ محمدیہ کی امداد میں عہ جناب خان صاحب عطا محمد خانصاحب باوزئی ملتان سے اور عہ جناب سیٹھ صاحب سلیمان نبیل صاحب نے رنگون سے بھجوائے۔ جزاہم اللہ! جناب باری انہیں اپنی رحمت اور اپنا فضل و کرم عطا فرمائے۔ آمین!

عہ محترم جناب شیخ حاجی عبد العزیز صاحب نے مدراس سے بطور عطیہ بھجوائے جزاہم اللہ وبارک لہم اللہ ✦ "منیجر"

صمصام محمدی کی بیخ کنی کے لئے خدا کا شکر ہے کہ شرک و بدعت خدائے پاک نے حضرت مولانا محمد صاحب کو ایک خاص جذبہ عطا فرما رکھا ہے۔ آپ نے ابھی ابھی صمصام محمدی نامی ایک کتاب لکھی ہے جو بحمد اللہ چھپوائی گئی ہے بعض بدعتیوں نے اپنے شرک پر بندرہ دلائل قائم کئے تھے مولانا نے ان کے صحیح اور محقق جوابات دیے ہیں۔ پہلی دلیل کے چوبیس جوابات ہیں اسی طرح سب دلیلوں کو مات کیا ہے۔ اور موجودہ مسلمانوں کی اولیا پرستی اور پیر پرستی سے توحید خدا کی طرف رہنمائی کی ہے۔ اور وہ دلیلیں دی ہیں جن کے بعد امید ہے کہ ان حضرات کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اہلحدیث پر ان کے جو اعتراضات ہیں انہیں بھی رد کر دیا ہے۔ طرز تحریر ایسا ہے کہ ہر شخص بخوبی سمجھ لے اور توحید و شرک کا فرق اس عمدگی سے دکھایا ہے کہ اس کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہے۔ امید ہے کہ سمجھدار طبقہ اس کتاب کے دیکھ لینے کے بعد شرک سے متنفر ہو جائے گا اب ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ اس کتاب کو منگوائیں۔ پڑھیں سمجھیں اور ان حضرات کو بھی سمجھائیں جو دن رات پیروں و لیوں قبروں بتوں پر اوندھے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ کے پاس کچھ دام ہوں تو زیادہ تعداد میں خرید کر ان لوگوں میں مفت تقسیم کریں پھر دیکھیں کہ شرک کس طرح دور بھاگتا ہے۔ تقسیم کے لئے نو روپے کے ایک سو کے حساب سے۔ ویسے قیمت ایک کی تین آنے۔ ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

بائسکوپ جانا چھوڑ دو

دوستو! بلد بائسکوپ جانا چھوڑ دو
اپنی محنت کی کمائی تم گنوانا چھوڑ دو
اپنے پیسے خرچ کر کے سر پہ لیتے ہو عذاب
یوں گنہ اعمال میں اپنے لکھانا چھوڑ دو
قرض لیکر جا رہے ہو تم جو بائسکوپ میں
تم کھاؤ اپنے اور یہ قرض لانا چھوڑ دو
۔۔۔ سے بچے ہیں گھر میں تم ہو بائسکوپ میں
بی بی بچوں پر ستم کرنا ستانا چھوڑ دو
تم ٹکٹ گھر پر بہت دن جا کے دھکے کھا چکے
اپنی عزت خو کر کے ذلت اٹھانا چھوڑ دو
مت لٹاؤ اپنی دولت اب بھی کہنا مان لو
چرخہ شیطان کے چکر میں آنا چھوڑ دو
تم سے اکرم کی گذارش ہے یہی آؤ سنو
آج سے توبہ کرو، حیلہ بہانہ چھوڑ دو

رباعی

یہ عیش و نشاط کامرانی کب تک؟
عشرت بھی سہی تو جوانی کب تک؟
اور یہ بھی سہی قیام دولت ہے محال
دولت بھی سہی تو زندگانی کب تک؟

(۔۔۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تینتسویں جمعہ کا پہلا خطبہ جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طلب باراں کے پندرہ خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ آمِیْنَ۔ اے حمد و ثنا کے تعظیم و تکریم کے لائق خدا! تمام حمد و ثنا صرف تیرے لئے ہی ہے۔ اسلئے کہ سارے جہان کا خالق مالک تو ہی ہے۔ سب کا پیدا کرنے والا پالنے پوسنے والا بھی تو ہی ہے۔ تیری بخشش بڑی ہوئی۔ تیرا رحم سب سے زیادہ۔ تیرا کرم ہر ایک پر۔ ساری دنیا میں جو محبت و پیار ہے جو رحم و کرم ہے جو سلوک اور بھلائی ہے جو مہربانی اور شفقت ہے وہ تیری مہربانیوں کے ان تھا سمندر کا گویا ایک قطرہ ہے۔ نہ صرف یہاں کا بلکہ وہاں کا نہ صرف دنیا کا بلکہ آخرت کا بھی حقیقی مالک تو ہی ہے۔ ہم سب اور کل مخلوق سارے فرشتے اور تمام انبیا اولیا تیرے غلام۔ تیرے در کے فقیر ہیں۔ تیرا دیا کھاتے ہیں۔ تیرے سہارے زندہ ہیں۔ ہمارا پروردگار تو ہی ہے۔ نہ ہم تیرے سوا کسی کے در پہ جائیں۔ نہ تیرے سوا کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائیں نہ تیرے سوا کسی کو مالک و قادر سمجھیں۔ تیرے در پر ہماری پیشانی جھکی ہوئی ہے۔ تیرے سامنے ہماری پستی ظاہر ہے۔ اپنے ہر ہر کام میں ہم تیرے محتاج ہیں یہاں تک کہ سانس لینے میں بھی تھنا پڑ کانے میں بھی قدم اٹھانے میں بھی ہاتھ ہلانے میں بھی دیکھنے سننے میں بھی۔ +

الٰہی اور رب العالمین! ہماری تمنا ہے کہ ہر کام میں تو آپ ہماری رہنمائی فرما قلت سے ذلت سے بری سمجھ سے بدراہ سے حماقت سے رذالت سے تو ہمیں بچا سیدھا راستہ دکھا ہر کام کا انجام نیک کر بھلے لوگوں کی راہ ہمیں بھی چلا۔ انبیا کا مطیع نیکوں کا ساتھی بھلوں کا رفیق بنا۔ اپنی نعمت اپنی رحمت عطا فرما۔ اے مالک الملک خدا بدیوں سے برائیوں سے خطاؤں سے گناہوں سے بری راہ سے بدنصیبوں سے برے ارادوں سے ناپاکیوں سے گندگیوں سے واہی خیالات سے برے سنگھاتیوں سے شرک و بدعت سے گناہوں اور نفاق سے کفر اور تکبر سے اپنے غضب و قہر سے گداگری در بد نظمی سے برے انجام سے اور ناسمجھی سے کج خلقی سے اور بدکلامی سے کمینہ پن اور سفلہ پن سے ہمیں بچا۔ اپنی حفاظت نصیب فرما۔ ہمیں وہ توفیق دے جس سے تیری رضامندی حاصل ہو۔ ہمیں ان کاموں سے بچا جو تیری ناراضگی کا موجب ہیں۔ الٰہی دین دنیا میں ہمیں سرسبز خوش خرم رکھ دونوں جہان سنوار دے۔ اپنی محبت میں سرشار اپنے نبی کی حدیثوں کا تابعدار رکھ آمین! +

(۱۶۵) محمدی بھائیو! جمعہ کا دن ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ آپ سب اس نور موفور کے حاصل کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں جو مشکوٰۃ محمدی سے نکلا ہے جس کا منبع ساتوں آسمان پر ہے۔ پس باادب بیٹھ جایئے۔ اپنی توجہ میری طرف کر لیجئے۔ دل کا رخ ان نورانی الفاظ کی طرف کر لیں جو زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلے ہیں اسکے بعد وہ کلام اللہ ہو کر آپ کے پاس پہنچے۔ واللہ ان الفاظ کا ایک ایک حرف ہماری جان سے زیادہ قیمتی ہے سنئے صحیح بخاری شریف

میں ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے جو منبر کے سامنے والے دروازے سے ایک صحابیؓ آئے (غالباً وہ حضرت کعب بن مُرہؓ تھے یا حضرت خارجہ بن حصنؓ) اور کھڑے ہی کھڑے پکار کر کہنے لگے یارسول اللہ مویشی ہلاک ہوگئے راستے کٹ گئے پس آپ جناب باری سے دعا کیجئے کہ وہ بارش برسائے۔ حضورؐ نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی۔ اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا الٰہی ہمیں پانی پلا خدایا ہم پر بارش برسا پروردگار ابر کو برسنے کا حکم دے۔ خدا کی قسم اُس وقت نہ تو آسمان پر ابر تھا۔ نہ چھٹے ٹکڑے ابر کے تھے۔ نہ کچھ اور تھا سلع پہاڑی کے اور ہمارے درمیان کوئی گھر وغیرہ بھی نہ تھا مطلع صاف تھا۔ حضورؐ کی دعا کے ساتھ ہی سلع پہاڑ کے پیچھے سے ایک چھوٹا سا ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا جو اوپر کو اُٹھتا ہوا بیچ آسمان میں پہنچ کر پھیلنا شروع ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے برسنے لگا واللہ پورے ایک ہفتے تک ہمیں سورج نظر ہی نہ آیا۔ اور چوطرف ریل پیل ہوگئی جدھر نظر ڈالو جل تھل ہوگیا۔ +

(۵۱۷) حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ اگلے جمعہ کو اُسی دروازے سے وہی شخص اسی وقت آیا کہ حضورؐ کھڑے ہوئے خطبۂ جمعہ پڑھ رہے تھے۔ اور اُسی طرح کھڑے ہی کھڑے اُس نے پھر درخواست پیش کی کہ یارسول اللہ مال غارت ہوگئے راستے بند ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش روک لے۔ آپ نے پھر اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور دعا کی اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْجِبَالِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) یعنے یاالٰہی ہمارے آس پاس برسے اور ہم پر نہ برسے۔ الٰہی ٹیلوں پر پہاڑوں پر اونچے میدانوں میں جنگلوں میں درختوں کے اُگنے کی جگہ میں برسے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُسی وقت ابر کھل گیا۔ بارش بند ہوگئی۔ سورج نکل آیا اور ہم دھوپ میں چلنے پھرنے لگے +

(۵۱۸) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جمعہ والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ سنا رہے تھے۔ جو ایک صاحب آئے اور کہا یارسول اللہ قحط سالی ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کیجئے۔ آپ نے دعا کی اُسی وقت اِس زور سے بارش برسنے لگی کہ ہمیں گھر پہنچنے مشکل ہوگئے۔ اسی طرح آئندہ جمعہ تک برابر مسلسل موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ دوسرے جمعہ کے دن یہی شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ اب تو اس ابر کے ہم پر سے ہٹ جانے کی دعا کیجئے تو آپ نے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) الٰہی ہمارے چاروں طرف برسے لیکن ہم پر نہ برسے۔ میں نے اپنی آنکھوں دیکھا کہ اسی وقت ابر دائیں بائیں کٹ گئے۔ چوطرف بارش ہو رہی تھی لیکن مدینہ شریف بالکل خالی تھا +

(۵۱۹) ایک روایت میں ہے کہ کسی شخص نے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بارش کی دعا کی درخواست کی۔ آپ نے دعا کی اگلے جمعہ تک برابر بارش ہوتی رہی پھر وہ آیا اور شکایت کی کہ یارسول اللہ گھر گر رہے ہیں راستے بند ہوگئے ہیں مویشی تباہ ہو رہے ہیں۔ تو آپ نے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) الٰہی ٹیلوں پر چھوٹی پہاڑیوں پر جنگلوں میں کھیت اور باغات میں بارش برسا۔ اُسی وقت مدینہ ایسا کھل گیا جیسے کپڑا کھل جائے۔ اور مدینہ کے اردگرد برابر بارشیں برستی رہیں +

(۵۲۰) ایک اور روایت میں ہے جمعہ کے دن حضورؐ کے خطبہ میں لوگ کھڑے ہوگئے اور آواز بلند کہنے لگے یارسول اللہ بارش کی تنگی ہوگئی۔ درخت سُرخ پڑ گئے۔ چوپائے بھوکوں مرنے لگے۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں پانی پلائے آپ نے دو مرتبہ یہ لفظ کہے اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا۔ واللہ اس وقت ابر کا کوئی ٹکڑا بھی سارے آسمان پر نظر نہیں آتا تھا۔ اسی وقت ابر اٹھا ہے اور زور شور سے برسنے لگتا ہے۔ آپ منبر پر سے اترتے ہیں نماز ادا کرتے ہیں۔ اگلے جمعہ تک بارش آنکھ کھولنے نہیں دیتی۔ اگلے جمعہ کو جبکہ حضورؐ خطبہ بیان کر رہے ہیں جو صحابہؓ عرض کرتے ہیں کہ گھر گر گئے راستے کٹ گئے اس بارش کے ہم سے رک جانے کی دعا کیجئے۔ یہ سنکر حضورؐ مسکرا دیئے۔ اور دعا کی اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا الٰہی اب مدینہ والوں پر تو موقوف ہو جائے اور آس پاس برستی رہے۔ اُسی وقت مدینہ ایسا کھل گیا جیسے تاج ہو۔ چوطرف بارش دھواں دھار ہو رہی ہے اور مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں (بخاری شریف) +

(۵۲۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک بدوی اعرابی جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہا یارسول اللہ مویشی ہلاک ہوگئے بال بچے مر رہے ہیں۔ لوگ تباہ ہو رہے ہیں۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور نمازیوں نے بھی اپنے ہاتھ اٹھائے۔ اور سب نے دعا کی۔ ابھی ہم مسجد سے نہ نکلے تھے کہ بارش شروع ہوگئی۔ آئندہ جمعہ تک بارش کا یہ سلسلہ برابر جاری رہا۔ پھر وہی شخص آیا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ

مسافروں پر سفر بھاری ہو پڑا۔ راستے بالکل بند ہوگئے۔ تو آپ نے پھر ہاتھ اٹھا دیئے یہانتک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی (صحیح بخاری شریف) +

(۵۲۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورؐ کے زمانے میں قحط پڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ مال برباد ہوگیا بال بچے بھوکوں مرنے لگے اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں پانی پلائے۔ آپ نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے۔ اسوقت مطلع صاف تھا لیکن فوراً ہی پہاڑوں جیسے بادل اٹھنے لگے۔ ابھی آپ منبر پر سے اترے نہ تھے جو بارش برسنے لگی۔ اور مسجد کی چھت کچھ پکی تو تھی ہی نہیں کھجور کے پتوں کی تھی۔ اس میں سے پانی آپ پر ٹپکنے لگا۔ یہانتک کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ کی ڈاڑھی مبارک پر سے بارش کے پانی کے قطرے گرنے لگے۔ پورا وہ دن پھر اگلا دن پھر اس سے اگلا دن اور اس کے بعد کا دن غرض آئندہ جمعہ تک بارش برستی ہی رہی دوسرے جمعہ میں وہی اعرابی یا کوئی اور صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ مکانات گر رہے ہیں۔ مال ڈوبتا جا رہا ہے۔ اللہ سے دعا کیجئے۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا پروردگار ہم پر نہ برسے ہمارے ارد گرد برسے۔ آسمان کی جس جس جہت کی طرف آپ اشارہ کرتے جاتے تھے وہی صاف ہوتی جاتی تھی۔ یہانتک کہ مدینہ شریف مثل ایک تاج کے صاف نکل آیا۔ چوطرف ابر ہے اور مدینہ پر ایک ٹکڑا بھی نہیں۔ وادی قنا ہر ابر ایک ماہ تک بہتی رہی۔ ادھر ادھر سے جو آتا تھا وہ کہتا تھا کہ بارش خوب ہو رہی ہے (بخاری) +

(۵۲۳) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگوں نے بارش کے نہ ہونے اور قحط سالی ہونے کی شکایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی تو آپ کے حکم سے منبر عیدگاہ میں رکھ دیا گیا۔ اور آپ نے وعدہ فرمایا کہ فلاں دن میں آؤں گا۔ لوگ جمع ہو جائیں۔ سورج کا کنارہ ظاہر ہوتے ہی آپ گھر سے نکلے عیدگاہ پہنچ کر جو ہوا وہ سنئے۔ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ. وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ. اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ. وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) یعنی آپ منبر پر بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کی۔ اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا تم نے اپنے ملک کی قحط سالی کی اور بارش کے اپنے ابتدائی زمانے سے مؤخر ہونے کی شکایت کی۔ سنو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دعائیں کرنے کا حکم دیا ہے اور تمہاری دعائیں قبول فرمانے کا وعدہ کیا ہے۔ پھر فرمایا اللہ ہی کے لئے تعریفیں ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ جو قیامت کے دن کا مالک ہے۔ جس کے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں جو وہ چاہتا ہے کر گذرتا ہے۔ الٰہی تو ہی معبود برحق ہے۔ تیرے سوا لائق عبادت کوئی نہیں۔ تو بے پرواہ غنی اور خزانوں والا ہے۔ ہم سب تیرے فقیر اور تیرے محتاج ہیں۔ پروردگار ہم پر بارشیں برسا۔ اور اے پروردگار جو تو ہم پر نازل فرمائے اسے ہمارے لئے باعث تقویت بنا۔ اور اس سے ہمارے مقصود پورے فرما" +

پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اسقدر اونچے کئے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر حضورؐ قبلے کی طرف گھوم گئے۔ لوگوں کی طرف پیٹھ پھیر لی اور اپنی چادر الٹ دی۔ ہاتھوں کو آپ اٹھائے رہے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے منبر پر سے اترے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ اسی وقت حکم خدا سے ابر اٹھا گرج کڑک چمک شروع ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برسنے لگی۔ مسجد پہنچیں اس سے پہلے تو ندی نالے جاری ہوگئے۔ آپ نے جب دیکھا کہ لوگ بھاگے دوڑے بارش سے بچنے کی جگہ تلاش کر رہے ہیں تو آپ ہنس دیئے۔ یہانتک کہ آپ کے مسوڑے نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) یعنی میری گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ساتھ ہی میں شہادت دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور اسکا بندہ" +

(۵۲۴) ایک اعرابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ بوجہ قحط سالی کے اب تو کوئی اونٹ باربرداری کے لائق نہیں رہا۔ اور کوئی نر اونٹ کودنے کے لائق نہیں رہا۔ یا رسول اللہ ہمیں تو کوئی ذریعہ نظر نہیں آیا بجز اس کے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے درخواست دعا کریں۔ اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر کھینچتے ہوئے منبر پر چڑھ گئے اور دعا کی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الٰہی ہم پر بارشیں برسا۔ اسی وقت جل تھل ہوگیا تو حضورؐ فرمانے لگے۔ لَوْ كَانَ اَبُوْ طَالِبٍ حَيًّا

لَقَرَّتْ عَيْنَاهُ مَنْ يُّنْشِدُ نَا قَوْلَهُ؟ آج اگر ابو طالب زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔ کوئی ہے؟ جو اُن کے اشعار سنائے؟ اس پر حضرت علیؓ کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے میں ان کا شعر عرض کرتا ہوں جو یہ ہے ؎

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ✦ ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

یعنی میرے نبی علیہ السلام ایسے سفید نورانی چہرے والے ہیں کہ اُن کے پاکیزہ چہرے سے بادل برسائے جاتے ہیں۔ آپ یتیموں کے حامی اور رانڈوں کے پشت پناہ ہیں۔ (رَوَاهُ الْاِمَامُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ) ✦

(۵۲۵) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ جب حضورؐ کے سامنے بارش کے نہ ہونے کی شکایت پیش ہوئی آپ نے منبر پر ہی دعا کی اور بارش برسنے لگی پرنالے بہنے لگے اس وقت میں آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ رہا تھا اور ابو طالب کا یہ شعر زبان پر تھا کہ یہ نورانی چہرہ وہ ہے کہ ابر بھی پانی برسانے لگے اسلئے کہ ساری دنیا کی خیر خواہی کا مرقع یہ پاک چہرہ ہے۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَغَيْرُهٗ) ✦

(۵۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَرَقِيَ الْمِنْبَرَ (رَوَاهُ صَاحِبُ فَتْحِ الْبَارِيْ شَارِحُ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ) یعنی استسقا کے لئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے۔ پھٹے پرانے میلے کچیلے ردی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ تواضع عاجزی لاچاری مسکینی سے چل رہے تھے۔ تضرع زاری ڈر خوف طاری تھا عیدگاہ پہنچکر منبر پر چڑھے اسکے بعد کا بیان پہلے گذر چکا ہے۔ ✦

(۵۲۷) حضورؐ سے قحط سالی کی شکایت اور دعا کی درخواست ہوتی ہے۔ نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت مدنی منبر پر ہیں۔ ہاتھ اٹھا دیتے ہیں۔ سارے نمازی بھی دست بدعا ہو جاتے ہیں۔ زبان مبارک سے الفاظ نکلتے ہیں اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا الٰہی ہماری فریاد رسی کر ساتھ ہی آسمان کی طرف نگاہیں اٹھتی ہیں اب کیا تھا وہ موسلا دھار بارش برسنے لگی کہ قوی سے قوی لوگوں کو بھی پاس پاس کے گھروں میں پہنچنا مشکل ہوگیا (فتح الباری) ✦

(۵۲۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس آگئے ہیں جو فزارہ کا وفد اپنے بھوکے اور سوکھے اونٹوں پر سوار بار یاب ہوتا ہے۔ سردار وفد حضرت خارجہ بن حصنؓ عرض کرتے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہماری فریاد رسی فرمائے۔ ہم تو بارش کو ترس گئے۔ اسی وقت منبر پر ہی حضورؐ دعا کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ اسْقِ بَلَدَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ بَرَكَتَكَ۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا طَبَقًا وَّاسِعًا عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ۔ اَللّٰهُمَّ سُقْيَا رَحْمَةٍ لَّا سُقْيَا عَذَابٍ۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَانْصُرْنَا عَلَى الْاَعْدَاءِ (دلائل النبوۃ) یعنی اے خدا اپنے شہر کو اور اپنے چوپایوں کو پانی پلا۔ اپنی برکتیں پھیلادے۔ الٰہی ہم پر بارشیں برسا۔ جو ہماری فریاد رسی کرنے والی ہوں۔ انجام کے لحاظ سے مفید ہوں۔ گھانس چارہ درخت اناج اگانے والی ہوں جم کر برسنے والی ہوں۔ وسعت کشادگی اور پھیلاوٹ والی ہوں۔ جلد برسیں دیر سے نہ آئیں نفع پہنچائیں نقصان والیاں نہ ہوں الٰہی رحمت کے بادل برسا نہ کہ عذاب کے۔ خدایا ہمیں پانی پلا۔ اور دشمنوں پر ہمیں غالب کر اور ہماری مدد فرما ✦ ادھر دعا ختم ہوتی ہے ادھر مست ہاتھیوں کی طرح سیاہ ابر جھوم جھوم کر اٹھتا ہے اور اس طرح جم کر برستا ہے کہ ذرا سی دیر میں چوطرف جل تھل ہو جاتے ہیں۔ ✦

(۵۲۹) ایک روایت میں حضرت عمرو بن شعیب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ میں آپ کی یہ دعا بھی مروی ہے اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا) الٰہی اپنے غلاموں کو اپنے پیدا کردہ جانوروں کو پانی پلا۔ الٰہی اپنی رحمتیں پھیلادے بکھیر دے برسادے الٰہی اپنی بنائی ہوئی زمین کو جو اب مردہ ہو رہی ہے اپنے کرم سے زندہ کردے۔ یہ دعا قبول ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور معجزہ آپ کی مقبولیت اور آپ کی دعا کا اثر صحابہؓ کو دکھادیتا ہے فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ✦

(۵۳۰) جبکہ مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کرتے ہیں کسی صورت سے قبولیت اسلام پر آمادہ نہیں ہوتے تو حضورؐ کی زبان سے یہ الفاظ نکل جاتے ہیں الٰہی ان پر بھی قحط سالیاں ڈال جو زمانہ یوسف نبی علیہ السلام میں آئی تھیں یہ دعا پوری ہوتی ہے۔ قریش کا برا حال ہو جاتا ہے۔ یہانتک کہ ہڈیاں اور مردار کھانے لگتے ہیں۔ آخر تنگ آکر ابو سفیان کو اپنا وفد بنا کر خدمت نبوی میں بھیجتے ہیں۔ یہ آکر کہتا ہے آپ تو رحمۃ للعالمین ہیں۔ آپ صلہ رحمی کرنے والے اور اسی کا حکم دینے والے ہیں۔ دیکھئے تو آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ چنانچہ آپ دعا کرتے ہیں۔ بارش برسنے لگتی ہے۔ قحط سالی دور ہو جاتی ہے۔ سات دن تک مسلسل بارش برستی رہتی ہے۔ پھر لوگ کثرت

باراں کی شکایت کرتے ہیں تو آپ (منبر پر ہی) دعا کرتے ہیں (جو اس سے پہلے گذر چکی ہے) اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا چنانچہ مدینہ سے ابر پھٹ جاتا ہے چوطرف بارش ہوتی رہتی ہے۔ لیکن ان کفار مکہ کو اب بھی ایمان نصیب نہیں ہوتا۔ (بخاری شریف) +

بھائیو! دیکھتے سن رہے ہو کہ حضورؐ کی دعا سے بارش برسی۔ بھائیو! بارش ہی کیا حضورؐ کی وجہ سے ہم پر رحمت رب برسی۔ بخدا ہم نہال ہو گئے۔ بارش تو صرف زمین کی زندگی سنوار سکتی ہے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہماری اُخروی زندگی بھی سنوار دی۔ انھوں نے تو زمین و آسمان کو نورِ توحید خداوندی سے منور کر دیا۔ مُردہ دلوں کو کلام اللہ کی بارش سے زندہ بنا دیا کفار کو مسلمان کر دیا۔ وہ کیا کوئی سے نہ ہو سکا تھا۔ جو مکہ سے تنہا نکلتا ہے

وہ بدر کے میدان میں تین سو ساتھی پیدا کر لیتا ہے۔ اُحد کے میدان میں اس کے فدائی ایک ہزار ہوتے ہیں۔ حدیبیہ میں ڈیڑھ ہزار پروانوں کے درمیان وہ شمع خداوی دکھائی دیتی ہے۔ فتح مکہ کے وقت اس کی رکاب میں دس ہزار پاکبازوں کا مجمع ہے۔ حنین میں تیرہ ہزار سرکف مجاہدین اس کے اشارے کے منتظر ہیں اور تبوک میں وہ تیس ہزار جاں بازوں کا سردار نظر آتا ہے۔ اور حجۃ الوداع میں اس کے تخت کے آس پاس ڈیڑھ لاکھ غلام نظر آتے ہیں۔ اور آج چھتر کروڑ اس کا کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَزْوَاجِهٖ وَآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَخُلَفَائِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ أَجْمَعِيْنَ ۔ وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ لِيْ وَلَكُمْ ۔ إِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تینتسویں (۳۳) جمعہ کا دوسرا خطبہ جسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طلب باراں کے سات خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۔ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ ۔ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ۔ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ۔ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۔ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۔ وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنّٰتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۔ وَقَالَ عَزَّ شَأْنُهٗ اُدْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۔

میرے کرمفرما بھائیو! اللہ ہم پر اپنی رحمتیں برسائے۔ اور ہمیں ہر تنگی ترشی سے بچائے۔ اللہ ہی ہے جو ہماری ناامیدیوں کے بعد ہم پر بارشیں برساتا ہے اور اپنی رحمتیں عام کر دیتا ہے۔ وہی سچا والی ہے اسی کی ذات تعریفوں والی ہے وہ توبہ کرنے سے گناہ معاف فرماتا ہے اور بارشیں برساتا ہے اور مال اولاد عطا فرماتا ہے اور باغات اور نہریں دیتا ہے۔ اس سے دعا کرنے والا نامراد نہیں رہتا۔ نامراد وہ ہے جو اس سے دعا کرنے سے روگردانی کرے +

(۵۳۱) حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ کے زمانے میں قحط پڑا۔ مسلمانوں نے آپ سے شکایت کی آپ نے فرمایا فلاں دن عیدگاہ چلیں گے لیکن اپنے ساتھ راہ للہ دینے کیلئے کچھ لے چلنا۔ چنانچہ اس دن حضورؐ سکینت و وقار کے ساتھ چلے صحابہؓ بھی نکلے آپ نے آگے بڑھکر دو رکعتیں باآواز بلند پڑھائیں۔ پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتٰک پڑھی۔ بعد از نماز لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر چادر پلٹی اور گھٹنوں کے بل ہو کر ہاتھ اٹھا کر دیر تک تکبیریں کہتے رہے پھر یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا رَحْبًا رَبِيْعًا ۔ وَجَدًا غَدَقًا طَبَقًا مُغْدِقًا هَنِيْئًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا مُرْتِعًا وَابِلًا شَامِلًا مُسْبِلًا مُجَلِّلًا دَائِمًا دَرًّا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ ۔ اَللّٰهُمَّ تُحْيِيْ بِهِ

الْبِلَادَ وَتُغِيثُ بِهِ الْعِبَادَ وَتَجْعَلُهُ بَلَاغًا لِلْحَاضِرِ مِنَّا وَالْبَادِ اَللّٰهُمَّ
اَنْزِلْ عَلَيْنَا فِيْ اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَاَنْزِلْ فِيْ اَرْضِنَا سَكَنَهَا اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ
عَلَيْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا فَاَحْيِ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتَةً وَّاَسْقِهِ مِمَّا خَلَقْتَ
اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا۔ ادھر یہ دعا ہورہی تھی ادھر ابر اٹھ رہا تھا پھر جو بارش
برسی تو ہفتہ بھر تک نہ کھلی۔ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ)

(۵۳۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دن چڑھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر مسجد میں استسقا کیا۔ تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا
پھر تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا کہا۔ پھر یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا سَمْنًا وَّلَبَنًا وَّ
شَحْمًا وَّلَحْمًا۔ الٰہی ہمیں گھی دودھ چربی اور گوشت عطا فرما۔ اسی وقت ایسی
بارش برسی کہ لوگ گھبرا گئے۔ ادھر ادھر بارش سے بچنے لگے۔ لیکن حضور کھڑے
ہی رہے۔ یہاں تک کہ پانی کے قطرے موتیوں کی طرح آپ کی ڈاڑھی مبارک پر
سے ٹپکنے لگے۔ اور جسم مبارک پر بہنے لگے۔ پھر حضور چلے میں بھی آپ کے ساتھ
ہولیا۔ آپ فرمانے لگے یہ پانی اپنے رب کے پاس سے ابھی ابھی تو آرہا ہے۔ واللہ
اس سال سے زیادہ یہ چیزیں ہم نے تو کبھی نہیں دیکھیں۔ یہاں تک کہ ان کے
خریدار نظر نہیں آتے تھے۔ اب آپ مردوں کی طرف آئے انہیں وعظ کیا۔ خدا
کی نافرمانیوں سے منع کیا۔

(۵۳۳) پھر عورتوں کی طرف آئے وَعَظَهُنَّ فَشَدَّدَ عَلَيْهِنَّ فِي الْحَرِيْرِ
وَالذَّهَبِ۔ یعنی عورتوں کو وعظ کہا اور سونا ریشم (پہن کر اترانے) کے بارے میں
ان پر بہت سختی کی۔ اس پر بنو عامر کے ایک شخص نے تکبر کی تفصیل دریافت کی
تو آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ وَاِنَّمَا الْكِبْرُ مَنْ جَهِلَ
الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ بِعَيْنَيْهِ۔ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ) یعنی خوبصورتی
اور بناؤ چناؤ اور پاکیزگی اور نظافت پسندی اور چیز ہے۔ جمال تو پسندیدۂ خدا
چیز ہے۔ خود خدا جمیل ہے۔ تکبر بڑائی اور اترانا تو یہ ہے کہ حق سے جاہل رہے
اور دوسروں پر حقارت کی نظریں ڈالے۔

(۵۳۴) عَنْ اُمِّ سُلَيْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى
يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهُ كَانَ
غَفَّارًا وَّحَوَّلَ رِدَاءَهُ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ) یعنی جمعہ کے
دن حضور نے ہاتھ اٹھا کر بارش برسنے کی دعا کی مسجد میں (منبر پر) کی۔ جس میں
چادر بھی گھمائی۔ اور یہ بھی فرمایا۔ لوگو! اپنے پروردگار سے استغفار کرو۔ وہ بڑا
ہی غفور ہے۔

(۵۳۵) عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا خَطَبَ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ)
یعنی جمعہ کے خطبے میں (جب) حضور (استسقا کرتے) اپنے دونوں ہاتھ اس
قدر بلند کرتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

(۵۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ ایک اعرابی
نے آکر خدمت نبوی میں عرض کیا کہ حضور میں ایسی قوم کے پاس سے آرہا ہوں
جن کے ہاں چرواہے کچھ لیکر نہیں آتے۔ اور جن کے نر جانور دم ہلانے کے
قابل بھی نہیں رہے۔ پس حضور منبر پر چڑھے۔ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَّرِيْئًا طَبَقًا مَّرِيْعًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ یعنے
اے اللہ ہمیں پانی پلا کہ ہماری فریاد باقی نہ رہے۔ جو سہتا پچتا ہو۔ خوب
بکثرت ہو۔ کافی اور موسلا دھار ہو اور جلدی برسے نہ کہ دیر سے۔ پھر حضور
منبر پر سے اترے اب تو ایسی ریل پیل ہوئی کہ جہاں سے جو آتا وہی کہتا کہ
خوب بارش ہورہی ہے ہم تو جی اٹھے۔

(۵۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نماز استسقا کی کیفیت
پوچھی جاتی ہے تو آپ فرماتے ہیں۔ حضور نہایت میلے کچیلے لباس میں تواضع
اور عاجزی سے نکلے۔ فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ
وَلٰكِنْ لَّمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا
كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ۔ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) پھر منبر پر بیٹھے اور تمہارے ان
خطبوں جیسا خطبہ نہیں کہا۔ بلکہ خطبے کا کم و بیش حصہ دعا میں ہی گذارا۔ اور برابر
دعا زاری اور اللہ کی بڑائی کے بیان میں مشغول رہے۔ اور عید کی طرح دوگانہ ادا کیا۔

(۵۳۸) استسقا میں حضور کی دعا منبر پر اور اس میں ہاتھ اٹھانا بیان ہوچکا ہے
صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی مروی ہیں فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَاءِ یعنی آپ نے
دعا میں اپنے ہاتھ بھی الٹ دیئے ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کردی۔

محترم برادران آپ دیر سے سن رہے ہیں کہ حضور نے استسقا میں نماز باجماعت
بھی پڑھائی خطبہ بھی پڑھا۔ لیکن آپ حیرت سے سنیں گے اور میں یہ تو نہیں
کہونگا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے۔ بلکہ یہ کہونگا کہ حنفی مذہب نے نہ
استسقا کی نماز باجماعت رکھی نہ خطبہ رکھا۔ اُنہے تو صاف کہدیا کہ استسقا میں
نہ نماز مسنون ہے نہ خطبہ۔ اب آپ سے اور آپ کے زندہ دل سے آپکے

اسلام سے اور آپ کے علم سے اپیل ہے کہ فرمایئے ہم فقیہوں کی مانیں یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی؟ بلکہ میرا ایمان تو یہ ہے کہ ممکن ہے یہ روایتیں امام صاحبؒ کو نہ پہنچی ہوں اگر یہ حدیثیں امام صاحبؒ کو پہنچتیں تو ناممکن تھا کہ وہ ان کے خلاف کہتے۔ اسی لئے امام محمد وغیرہ باوجود امام صاحب کے شاگرد ہونے کے اس بات کو نہیں مانتے۔ اسی طرح آپ بھی اس مسئلے کو جو صریح صحیح حدیثوں کے خلاف ہے ہرگز نہ مانئے۔ چادر کا پلٹنا کئی حدیثوں میں آپ سن آئے لیکن فقہ کی یہ کتابیں ہمیں اس سے بھی روکتی ہیں۔ فرمایئے حدیث پر عمل ہونا چاہئے یا فقہ پر؟ مسلمانو! میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اماموں سے بغض رکھنے والا ملعون۔ لیکن یاد رکھنا کہ اقوالِ ائمہ کی وجہ سے حدیث کو چھوڑنے والا بھی اس سے کم تو کسی طرح نہیں۔ اماموں کی خود کی نصیحت و وصیت بھی یہی ہے کہ ہمارے اقوال جو خلافِ حدیث ہوں انہیں دیوار پر دے مارو۔ پس اسلام یہی ہے کہ جہاں حدیث چھوٹتی ہو وہاں اُس دوسری چیز کو چھوڑ دے گو ساری دنیا ہی کیوں نہ ہو؟ لیکن حدیث کو ہرگز نہ چھوڑے۔ گو مال جان عزت وطن سب چھوڑنا پڑے۔ +

مسنون طریقہ استسقا کا یہ ہے کہ اگر خدانخواستہ قحط سالی آجائے بارش نہ ہوئی ہو تکالیف بڑھ گئی ہوں ناامیدی کی سی کیفیت عوام میں پیدا ہوچکی ہو اس وقت مسلمان میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے پہن کر تضرع و زاری کے ساتھ صدقہ خیرات کرکے یا ساتھ لیکر جنگل میں نکلیں سورج نکلتے ہی روانہ ہو جائیں۔ وہاں جاکر امام بخشوع و خضوع دو رکعت نماز اونچی آواز کی قرأت سے پڑھائے پہلی میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتٰک پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام منبر پر آئے مقتدی سب بیٹھے رہیں صف بندی نہ توڑیں مسنون خطبہ جو پہلے بیان ہوچکا ہے پڑھے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کی بڑائی بیان کرے اگر پہلے خطبہ پڑھے پھر نماز ادا کرے تو یہ صورت بھی حدیث میں موجود ہے۔ خواہ یوں کرے خواہ وُوں اختیار ہے۔ یا یہ کرے کہ نماز سے پہلے منبر پر خطبہ دعائیں ہوں اور بعد از نماز بھی واللہ اعلم۔ نیز لوگوں کو استغفار کی طرف صدقہ کی طرف مائل کرے تکبیرات کہے مسنون دعائیں پڑھے اسی درمیان میں ہاتھ اٹھائے اور منہ کے سامنے تک لائے اور خوب بلند کرے لیکن سر سے اوپر نہ جائیں اور بغلوں سے ہاتھ الگ رہے اثنائے دعا میں ہاتھوں کو پیٹ دے پشت آسمان کی طرف کرکے دعا مانگے مسنون دعائیں خصوصیت سے پڑھے رو رو کر سب مل کر دعائیں مانگیں اسی میں قبلے کی طرف گھوم جائے اور دعا جاری رکھے مسلمان بھی ہاتھ اٹھا کر امام کے ساتھ اس کی دعا میں شرکت کریں اثنائے دعا میں قبلے کی طرف متوجہ ہونے کے بعد امام اور مقتدی سب اپنی چادریں پلٹ دیں۔ اوپر کا حصہ نیچے نیچے کا اوپر دائیں جانب کا بائیں طرف بائیں طرف کا داہنی جانب کندھوں پر سے پلٹ دیں۔ حضورؐ کے اوپر اس وقت سیاہ رنگ کی چادر تھی آپ کی چادر مبارک چھ ہاتھ لمبی تین ہاتھ چوڑی تھی۔ آپ کے تہمد کی لمبائی چار ہاتھ دو بالشت کی دو تھی چوڑائی دو ذراع کی۔ استسقا کی دعاؤں میں ایک دعا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ بھی ہے اَللّٰهُمَّ لَمْ يَنْزِلْ بَلَاءٌ اِلَّا بِذَنْبٍ وَلَمْ يُكْشَفْ اِلَّا بِتَوْبَةٍ وَهٰذِهٖ اَيْدِيْنَا اِلَيْكَ بِالذُّنُوْبِ وَنَوَاصِيْنَا اِلَيْكَ بِالتَّوْبَةِ فَاسْقِنَا الْغَيْثَ۔ اگر چادر بھاری ہو اور نیچے کا سرا اوپر کرنا دشوار ہو تو صرف کندھوں پر دائیں بائیں بدل دے استسقا کی یہ نماز عیدگاہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ چھ ہجری ماہ رمضان میں ادا کی تھی اس نماز کے لئے اذان اقامت نہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم[۵]۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چونتیسویں جمعہ کا پہلا خطبہ مسائلِ نماز کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ خطبے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَحْمَدُهٗ وَهُوَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ اَتٰى اَحْمَدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَالْكَلِمَ الْجَامِعَةَ ۝ وَاَمَدَّهٗ بِشَمْسِ الْمَعَارِفِ

[۵] استسقا کی دعائیں خطبے احکام اور بھی ہیں لیکن خطبے کر دراز ہو جانے کے خوف سے ہم نے اختصار [illegible]

اللتی تحیر سناہا انوار شمس الآفاق استطاعۃ وبعثہ بالدین الذی حلی تاجہ بجواہر خطبہ الامعۃ ومنحہ من العلوم والصفات ما لا تحیط باستقصائہ دائرۃ النطق الواسعۃ وبعد الحمد والثناء فاصلی واسلم علی رسولہ وعلی آلہ وصحبہ ما ترکبت الالفاظ من حروف مبانیہا ودلت علی اسرارہا ومعانیہا واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اتل ما اوحی الیک من الکتاب واقم الصلوٰۃ ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر واللہ یعلم ما تصنعون ۔

(۵۳۹) عن محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخی بنی عبد الاشہل قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مسجدنا فصلی بنا المغرب فلما سلم قال ارکعوا ہاتین الرکعتین فی بیوتکم للسبحۃ بعد المغرب ۔ (رواہ احمد) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مغرب کی نماز قبیلہ بنو عبد الاشہل کی مسجد میں ادا فرمائی بعد نماز لوگوں سے فرمایا کہ مغرب کے بعد کی ان دو سنتوں کو گھروں میں جا کر پڑھا کرو ۔ افضل یہی ہے گو مسجد میں پڑھ لینا بھی جائز ہے ۔

(۵۴۰) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالناس فخلع نعلیہ فلما حس بہ الناس خلعوا نعالہم فلما فرغ من صلوٰتہ اقبل علی الناس فقال ان الملک اتانی فاخبرنی ان بنعلی اذی ۔ فاذا جاء احدکم المسجد فلیقلب نعلیہ فان رای فیہما شیئا فلیمسحہما ثم لیصل فیہما (رواہ البزار وغیرہ) وفی روایۃ او لیخلعہما ان بدا لہ ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھائی ۔ اثنائے نماز میں آپ نے اپنی جوتی اتار دی ۔ اس کا احساس کر کے آپ کے مقتدی صحابہؓ نے بھی اپنی جوتیاں اتار دیں ۔ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا! میرے پاس فرشتہ آیا ۔ اس نے مجھے بتلایا کہ میری جوتی میں گندگی لگی ہوئی ہے تم میں سے جو مسجد میں آئے وہ اپنی جوتیاں الٹی کر کے دیکھ لے ۔ اگر کچھ لگا ہوا ہو تو پونچھ ڈالے پھر جوتی سمیت نماز پڑھ لے ۔ یا جی چاہے تو اتار دے ۔ یعنے جوتیوں سمیت بھی نماز جائز ہے ۔

(۵۴۱) عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خلع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعلیہ فخلع من خلفہ فقال ما حملکم ان خلعتم نعالکم؟ قالوا رأیناک خلعت فخلعنا فقال ان جبرئیل اخبرنی ان فیہما قذرا فخلعتہما لذالک ۔ فلا تخلعوا نعالکم (رواہ البزار) یعنی نماز پڑھاتے ہوئے حضورؐ نے جوتیاں اتار دیں ۔ آپ کے مقتدیوں نے بھی اتار دیں ۔ بعد از نماز آپ نے فرمایا ۔ تم نے اپنی جوتیاں الگ کیوں کر دیں؟ انھوں نے جواب دیا آپ کو الگ کرتا دیکھ کر ۔ آپ نے فرمایا مجھے تو جبرئیل نے آن کر کہا کہ تیری جوتیوں میں گندگی لگی ہوئی ہے اسلئے میں نے اتار دیں ۔ تم اپنی جوتیاں نہ اتارا کرو ۔ مسئلہ یہ ہے کہ جوتیاں اگر پاک ہوں تو انھیں پہنے ہوئے بھی نماز پڑھنا جائز ہے ۔ اتار کر نماز پڑھنا بھی حدیثوں سے ثابت ہے ۔ ملاحظہ ہو ابوداؤد و ابن ماجہ وغیرہ ۔ ہاں یہ خیال رہے کہ مسجدوں کے بہترین فرش فروش کو جوتیوں سے میلا اور خراب کرنا اور اپنے دائیں بائیں کے نمازیوں کو بھی جوتیوں سے تکلیف پہنچانا یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں ۔ واللہ اعلم ۔

(۵۴۲) عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان ذات یوم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع نفر من اصحابہ فاقبل علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ہؤلاء الستم تعلمون انی رسول اللہ الیکم؟ قالوا بلی نشہد انک رسول اللہ قال الستم تعلمون ان اللہ عز وجل انزل فی کتابہ من اطاعنی فقد اطاع اللہ؟ قالوا بلی نشہد انہ من اطاعک فقد اطاع اللہ ۔ وان من طاعۃ اللہ طاعتک ۔ قال فان من طاعۃ اللہ ان تطیعونی وان من طاعتی ان تطیعوا ائمتکم فان صلوا قعودا فصلوا قعودا (رواہ احمد) دربار محمدی میں پروانہ وار صحابہ کرام بیٹھے ہوئے ہیں منتظر ہیں کہ آپ کے پاکیزہ ملفوظات سنیں ۔ جو حضورؐ ان کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ۔ سب کی باچھیں کھل جاتی ہیں ۔ اور ہمہ تن گوش ہو جاتے ہیں ۔ آپ فرماتے ہیں کیا تمہیں یہ نہیں معلوم کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں؟ سب جواب دیتے ہیں کہ ہاں ہاں ہمیں خوب معلوم ہے ۔ اور ہماری گواہی ہے کہ بیشک آپ رسول اللہ ہیں ۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کتاب اللہ میں فرمان خدا ہے کہ میرا اطاعت گذار خدا کا فرماں بردار ہے؟ سب نے متفقہ طور پر جواب دیا کہ ہاں بیشک ہماری گواہی ہے کہ آپ کی اطاعت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا اطاعت گذار اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری آپ کی فرمانبرداری ہے ۔ آپ نے فرمایا سنو اللہ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اماموں کی اطاعت ہے

مختلف غذاؤں کے ہضم ہونے میں کتنا وقت لگتا ہے؟

ڈاکٹر بوتوں نے ایک تندرست شخص کو مختلف چیزیں کھلا کھلا کر مشاہدہ کیا ہے کہ اسے ان چیزوں کے ہضم کرنے میں کتنی دیر لگتی ہے اور مدتوں تک مشاہدہ کرنے کے بعد ایک طویل فہرست شائع کی ہے۔ جو ناظرین محمدی کے لئے منقول ہے:-

نام غذا	ہضم کیلئے کتنا وقت درکار ہے: گھنٹے	منٹ
چاول اُبلے ہوئے	ایک	۰
انڈے تازہ پھینٹے ہوئے	ایک	۳۰
مچھلی سامن اور ٹراؤٹ	ایک	۳۰
جَو کا شوربہ	ایک	۳۰
ہرن کا گوشت کباب کیا ہوا	ایک	۳۵
ساگو دانہ	ایک	۴۵
انڈے تازہ کچّے	۲	۰
کاڈ مچھلی سکھا کر اُبالی ہوئی	۲	۰
جَو اُبلے ہوئے	۲	۰
سیب میٹھے بغیر پکائے	۲	۰
دودھ اُبلا ہوا	۲	۰
دودھ کچا	۲	۱۵
پیلو (ٹرکی) پالتو اُبلا ہوا	۲	۲۵
ٹیپیاوکا اُبلا ہوا	۲	۰
پھلیاں اُبلی ہوئی	۲	۳۰
پیلو پالتو بریاں	۲	۳۰
آلو بھلبھلاتے ہوئے	۲	۳۰
گنگچے (استو بنا ہوا)	۳	۳۰
بند گوبھی کچی	۲	۳۰
قاز بریاں	۲	۳۰
حلوان (بھیڑ کا) کباب کیا ہوا	۲	۳۰
گائے کا گوشت نمک آمیز	۲	۴۵
سیب کھٹے سخت بغیر پکائے	۲	۵۰
مکئی کی روٹی	۳	۰
بکری کا شوربہ	۳	۰

نام غذا	ہضم کیلئے کتنا وقت درکار ہے: گھنٹے	منٹ
چونے کا شوربہ	۳	۰
گائے کا گوشت بریاں	۳	۰
انڈے تازہ نیم برشت	۳	۰
گنگچے تازہ بریاں	۳	۱۵
بکری کا گوشت بریاں	۳	۱۵
گاجر اُبلی ہوئی	۳	۱۵
انڈے تلے ہوئے	۳	۳۰
انڈے سخت اُبلے ہوئے	۳	۳۰
گنگچوں کا شوربہ	۳	۳۰
گائے کا گوشت خشک بریاں	۳	۳۰
مکھن پگھلا ہوا	۳	۳۰
گائے کا گوشت مسالے دار بریاں	۳	۳۰
پنیر کہنہ	۳	۳۰
گیہوں کی روٹی تازہ	۳	۳۰
آلو اُبلے ہوئے	۳	۳۰
شلجم اُبلے ہوئے	۳	۳۰
چقندر اُبلے ہوئے	۳	۳۰
سبز پھلیاں اُبلی ہوئی	۳	۴۵
مچھلی سامن نمک آمیز اُبلی ہوئی	۴	۰
گائے کا گوشت پتلا تلا ہوا	۴	۰
ہرن کا گوشت	۴	۰
پالتو مرغ وغیرہ کباب کئے ہوئے	۴	۰
پالتو مرغ وغیرہ بریاں	۴	۰
بطخ پالتو بریاں	۴	۰
گائے کا گوشت اچار کا رکھا ہوا نمک آمیز اُبلا ہوا	۴	۱۵
ہڈیوں کے گودے کا شوربہ	۴	۱۵
ہرن کا گوشت تلا ہوا	۴	۳۰
جنگلی بطخ بریاں	۴	۳۰
بند گوبھی اُبلی ہوئی	۴	۳۰

پھر بادِ بہار آئی اقبال غزل خواں ہو
غنچہ ہے تو گل ہو گُل ہے تو گلستاں ہو

مستری یار محمد کی کذب بیانی

(از ایم عبدالعزیز اہلحدیث کوٹلی لوہاران غربی)

ایک مضمون الفقیہ اخبار ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء میں از مستری یار محمد کوٹلوی بجواب مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری شائع ہوا ہے۔ مولانا عبداللہ صاحب امرتسری نے مولوی محمد شریف کوٹلوی کے مضمون مستورات کی نماز کا جواب مع دلائل بہترین طرز پر لکھا تھا جسکے جواب میں مستری جی نکتہ چینی کرتے ہوئے اپنے مولانا ابو یوسف کو اب ضعیفی میں سہارا دینے کی خاطر اور اپنے مبلغ علم کا مظاہرہ کرنے کے لئے نمودار ہوئے ہیں۔ مولوی محمد شریف صاحب کی ایک پرانی تحریر ۱۹۱۴ء کی جو ہمارے پاس موجود ہے جس سے مستری یار محمد صاحب کی دیانتداری کا خوب انکشاف ہوتا ہے اور اس تحریر سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہی مستری صاحب کچھ دن خود اہلحدیث رہ چکے ہیں لیکن بعد میں جہاں انکی نوکری ختم ہوئی جناب والا بھی دین اور دنیا سے آزاد ہو کر پھر ویسے کے ویسے ہی بریلوی سانچہ میں ڈھل کر مولوی محمد شریف کے خاص الخاص حواری بن گئے مستری جی پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں کہ مولانا عبداللہ صاحب حدیث کا معارضہ کر رہے ہیں یا کہ آپ اور آپ کے مولانا ابو یوسف۔ اسقدر جرأت کہ حضور علیہ السلام فداہ ابی و امی تو فرمائیں کہ مستورات جب مسجدوں میں جانا چاہیں تو انکو ہرگز منع مت کرنا اور بتاکید ارشاد فرمائیں کہ اِذَا اسْتَأْذَنَتْ اِمْرَأَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا (متفق علیہ) لیکن آپ آج محض توہمات کی بناء پر فتنہ و فساد کی آڑ لیکر حضور علیہ السلام کی صریحًا خلاف ورزی کر کے محض ضد ہٹ دھرمی اور حدیث کی مخالفت کی بنا پر مسجدوں سے مستورات کو روکنے پر تُل گئے۔ مستری جی بقول آپکے اگر مستورات کیلئے مسجدوں میں بہتری خیر نہیں تھی تو اکثر مستورات کیوں حضور علیہ السلام کی موجودگی میں آپکی اقتداء اور مسجد نبوی میں نمازیں پڑھتی رہیں؟ مستری جی جسقدر مستورات مسجد نبوی میں نمازیں پڑھتی رہیں کیا وہ ثواب سے محروم رہیں یا جماعت کی فضلیت انہیں نہیں دی گئی؟ اخیر مضمون میں کیا سے کیا کچھ لکھ گئے۔ لکھتے ہیں کہ

کا فیصلہ دیا ہو عمل بالحدیث ہی کوئی حضرت عبداللہ بن
عمرؓ جیسا صاحب حدیث ہوتا تو عورتوں کو سنگریزے
مار مار کر مسجدوں سے نکالتا اور حنفی صاحب کے ساتھ
وہی برتاؤ کرتا جو انہوں نے حدیث کے معارضہ پر اپنے
بیٹے کے ساتھ کیا تھا ملاحظہ کالم ۳ - میں کہتا ہوں
(۱) اولاً تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی کوئی ایسی حدیث
نہیں (۲) مستری نے بہتان عظیم حضرت عبداللہ بن عمرؓ
پر باندھا۔ برخلاف اسکے احادیث میں وارد ہے کہ حضرت
عبداللہ بن عمرؓ تا وفات اپنے بیٹے سے محض اس وجہ سے
قطع کلام رکھتے ہیں کہ حضور علیہ السلام تو فرمائیں کہ
مستورات کو مسجدوں سے منع مت کرو بس صحابی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی مخالفت کا شائبہ
ہوتے دیکھ کر اپنے بیٹے سے تاحین حیات قطع کلام کر دیں
اور آج مستری جی الٹا لکھ رہے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن
عمرؓ عورتوں کو پتھر مار مار کر مسجد سے نکالتے تھے۔

ہم مستری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ
بن عمرؓ کے بعینہٖ یہی الفاظ ثابت کریں۔ تاکہ آپکے
مبلغ علم کا پتہ لگ جائے۔

مستری یار محمد صاحب ساتھ ہی لگے ہاتھ یہ بھی
سچ بتائیں کہ ۵ جنوری والا مضمون جو کہ آپکے نام سے
اخبار دنیا میں ظاہر ہوا ہے کیا آپ ہی کی تراوش قلم
کا نتیجہ ہے یا کہ آپکے مولانا ابو یوسف اپنا بوجھ دوسرو
پر ڈالکر خود پردے میں کھڑے ہو کر اپنے حواریوں کی پیٹھ
ٹھونک کر آپ کو نشانہ بنوانا چاہتے ہیں کیونکہ ہم
خوب جانتے ہیں کہ آپکے مولانا ان باتوں کے دھنی
ہیں۔ اس سے پیشتر بھی ایک مضمون اخبار الفقیہ ۲۸ اگست
۱۹۳۱ء میں عیدگاہ کے متعلق اپنے خاص ایجنٹ میاں
وصی صاحب کے نام شائع کیا تھا۔ میاں وصی والا مضمون
ہم دیکھتے ہی اندازاً معلوم کر چکے تھے کہ جس بیچارے کو
اردو پڑھنا نہ آتا ہو وہ کیا مضمون نگاری کے قابل
ہو سکتا ہے لیکن ہمارے اس خیال کی بعد میں تصدیق
بھی ہو گئی جس کے بعد ہمیں یقین ہو گیا کہ ابو یوسف
صاحب غلط سلط لکھکر اپنے حواریوں کے سر تھوپنے کے
عادی ہیں۔

اگر آپکے نزدیک کسی صحابی کا اپنا ذاتی فعل عورتوں کو
پتھر مار کر مسجد سے نکالنے کا ہو بھی تو آپ اور آپکے
مولانا ان مستورات کو جو آپکی مسجدوں میں عید میلاد
یا مجلس میلاد میں اور بروز جمعہ وعظ سننے کی غرض
سے یا عیدین اور آخری جمعہ میں حاضر ہوتی ہیں انکو
کیوں نہیں پتھر مار مار کر نکال دیتے۔ آپ کیوں اپنے
قول کے مطابق تارک سنت خود بن رہے ہیں بلکہ آپکے
مولانا تو اپنے ایک پرانے مضمون الفقیہ میں مستورات کا
مجلس وعظ جمعہ جماعت عیدین میں حاضر ہونا مکروہ ممنوع
حرام تک لکھ چکے ہیں۔ کیا دیانتداری اسی کو کہتے ہیں
کہ ایک چیز کو مکروہ ممنوع خود لکھنا اور پھر خود
ہی اسی پر عمل کرنا اور ساتھ ہی بیچاری مستورات
کو حرام کا مرتکب کرنا۔ کیا اسی کا نام دینداری ہے؟

نوٹ:- ذرا اپنی فقہ کی کتاب ہدایہ جلد
اول باب الجمعہ اپنے مولانا سے پڑھا کر دیکھ لیں پھر
آپکو پتہ لگ جائیگا کہ اگر مستورات جمعہ پڑھ لیں تو
کفایت کرتا ہے ان کو فرض وقت سے +

بسلسلہ سمط اللآلی

(مضمون معارف اپریل تا جون ۱۹۳۸ء)

بقلم مؤلف اصل
عبدالعزیز المیمنی رکن مجمع عربی دمشق وشام،
وصدر شعبۂ عربی جامعہ اسلامیہ علیگڈھ

گذشتہ سے پیوستہ

(۲۸) حکایت ومن هذا اللعن ۷ مذکورہ بکری کی
تخریج میں نے کتاب الاذکیاء سے بھی ہے۔ اسپر آپ کہتے ہیں
کہ "خود قالی کے ہاں ایک اور جگہ موجود ہے" ہوا کرے
خدانخواستہ میں نے کوئی انکار تو نہیں کیا تھا کیا آپکو اسکے
اذکیاء میں پائے جانے سے انکار ہے؟ کیا یہی میمن کے اغلاط
تھے۔ یہ اغلاط تو پہلے بکری پر پھینکئے کہ اُسنے کیوں غیر
واحد کہا۔ اور صرف قالی کیوں نہ قالی کا نام لیا۔

(۲۹) فذکرا اللبنی الخ کی تخریج نہیں کی" نہیں کی
جاننی نہیں کی: یہ بھی کوئی غلطی ہوئی۔ شارح نے اپنی یاد
سے ہرگز نہیں لکھا۔ ممکن ہے حافظ کی کسی اور کتاب سے لیا ہو
کیونکہ اسکے الفاظ البیان کے الفاظ سے زیادہ مکمل ہیں۔
بکری کی کون غلطی ہوئی؟ اسے منہ میں گھنگنیاں بھر کر نہ بولئے۔
دونوں روایتوں کے اختلافات بامعنی ہیں۔ تغلیط و تخطئہ
کی کوئی گنجائش نہیں چھپلا لگنگ (۳۰) ہرشم کے معنی
میں بکری نے غلطی کی ہے۔ جہاں میمن کا دماغ نہیں پہنچا۔
کہ وہ تو خود غلطیاں پکڑنے میں غلطیاں کرتے ہیں" بکری
کا ہرشم کو پہلے بیاض لب اور پھر دندان شکنی کے معنی میں
لکھنا غلط نہیں۔ یہ تو بعینہ قاموس کے الفاظ ہیں۔ بلکہ
اساس میں تو دوسرے معنی سرے سے ذکر ہی نہیں کئے۔
آپکا کہنا کہ سفیدی لب۔ (وہ بکرا عازی) معنے ہیں آپکے
فلتہ سے ناآشنا ہونیکی غمازی کرتا ہے۔ پھر اسکی اپنی زولیدہ
بیانی اور آشفتہ سامانی (دیکھیے موسی پڑھئے خدا) سے جو
تعلیل کی ہے وہ دماغ کا سن گھڑت ڈھکوسلا ہے
وبس! (۳۱) میمن کا قول اسحم بہت سے کالوں کا نام
ہے صحیح نہیں بلکہ بہت سے آدمیوں کا نام ہے جنمیں کالے بھی
ہونگے۔ اصل میں اسحم ہر سیاہ کو کہتے ہیں۔ عبارت یہ تھی
جس کو آپ نے نہ دیکھا نہ پڑھا اور نہ سمجھا کہ لا دریت
ولا تلیت برکتہ سحیم (السحیم مصغرا سحم بمعنی
الاسود وھو علم لکثیر من السودان وکنی بہ
عن الزق لسوادہ)۔ کیا میں نے اسحم کو یعنے اسود
نہیں لکھا تھا؟ پھر آپنے تغلیط کی دھن میں کار شیاطین
عجلت کیوں کیا؟ ھو کا مرجع سحیم ہے نہ کہ اسحم یعنی
کہ سحیم نام ہوتا حبشیوں کا سرتا ہے۔ جیسے سحیم العبد
(دو فی اللآلی ۱۸۹ سحیم غلام ھی انہ غیر معتق)
پھر یہ فقرہ کتنا واضح تھا کہ یہاں اُس (سحیم نہ کہ اسحم)
سے کالی مشک مراد ہے۔ رہ ظاہر ہے کہ بکری کے ہاں
تو سحیم مذکور تھا نہ کہ اسحم اب آپ ہی کہئے کہ وہ کر
مرجع اسحم کو سمجھنا کتنے بڑے نااہل کا جہل ہے اذا قھا۔
اللاتی ادل بہا: کانت ذو بافعل لی کیفا عندا

(۳۲) جمیل بن معمر کا نسب محرف ہے۔ جعتر خیبری
کی، تنیس بن جُزء خنس یا سنیس بن قُحن کی
ضبہ ضِنہ کی، کثیر کبیر کی، سعد بن ھُذیم
سعد ھُذیم کی، معمر بن صُباح عبداللہ
الصُباح بن معمر کی اور ظبیان بالفتح ظِلبیان
بالکل کی تحریفات ہیں بحوالہ الکمال پھر جمہرہ ابن حزم سے
اپنا نسب ملایئے۔ انسان زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتا

پیکر جملہ اختلافات پوری امانت اور احتیاط سے نوٹ کردئے جس پر اسکی ذمہ داری پوری ہو جاتی ہے۔ آپنے جبل کا ایک علمی نسب گھڑ کر پیش کیا ہے۔ جس کا استناد ابن ماکولا اور ابن حزم پر ہے۔ مگر بہرحال جمی آمدی اصبہانی ابو ہلال ابن عساکر ابن خلکان بغدادی وغیرہ جن میں کے چار مقدم الذکر تو آپکے دونوں صاحبوں سے کہیں اقدم وزنی اور شعر و شعرا سے قریبی تعلق رکھنے والے ہیں جبل کے نسب کو مختلف نقل کرتے ہیں۔ بیشک دلیل کے برتے پر ان دونوں کی توثیق اور ہمارے علما کی تضعیف کی جاسکے؟ کیا محض اسلئے کہ کسی خود بین کا تحکم انکے ساتھ ہو۔ اس کو تو ان کا پہلو اور کمزور ہو جائیگا۔ بغدادی کہتا ہے و فی اسم ابیہ فمن فوقہ خلاف ویقال انہ جبل ابن معمر بن عبد اللہ۔ ہمنے نہایت سے اکثر اختلافات کو نوٹ کر دیا تھا۔ آپ چاہتے ہیں کہ محض ایک صورت کی خواہ مخواہ تصحیح کر دیجائے۔ اور باقی جملہ ائمہ کی قبروں پر خاک اڑائی جائے۔ مگر ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ یہ ہمارا شیوہ نہیں کہ زبان اونچی اڑان لینے والے کے پر

قطع کر دئے جاتے ہیں۔ (ل) جستو جمی اصبہانی عینی وغیرہ نے لکھا ہے بلکہ متعدد علمانے تو اسکو سیاقۃ النسب ہی سے اڑا دیا ہے تا بہ خیبری چہ رسد (ب) قیس بن جزء یا اس کی بجائے سنبس بن محق سرے سے زبیر کے سیاقہ میں موجود ہی نہیں۔ اور زبیر بالاتفاق آپکے ابن الکلبی سے زیادہ ثقہ ہیں۔ بلکہ تبریزی کے ہاں تو عن الزبیر بن ظبیان جسکو سنبس بھی کہا جاتا ہے موجود ہے (ج) ثعلبہ اصبہانی ابو ہلال ابن عساکر آمدی ابن خلکان عینی وغیرہ کے ہاں ہے جس طرح اشتقاق ابن قتیبہ ہے اسی طرح خود آپ کی وسمط ۹۲۹ میں بھی موجود ہے (د) کثیر اصبہانی ابن عساکر تبریزی عینی وغیرہ کے ہاں ہے مگر اوروں نے کبیر لکھا ہے اسکے فیصلے بقول آپکے اب یہی صورت ہو سکتی ہے کہ یہ کبیر اناس فی بجاد مزمل خود اپنا نام ہمارے سامنے صحیح پیش کرے و دون ذالک خرط القتاد (ہ) سعد بن حذیم اگر چشمہ چڑھا لیا جائے تو تبریزی اور ابن خلکان میں موجود ہے۔ بلکہ قاموس جیسے عام لغات میں بھی ہے۔

دوسروں نے سعد حذیم لکھا ہے۔ ہینے خود ص ۹۲۵ پر بھی پانچ اور ص ۹۲۹ پر تفصیل بھی دی ہے۔ میری رائے میں یہ دونوں صورتیں صحیح ہیں جس طرح قیس عیلان اور قیس بن عیلان بارہا لکھ آیا ہوں کہ انساب میں بڑھکر تخلیط و تصحیف کہیں نہیں ملتی اور چونکہ مدار کتب پر ہے اسلئے جب متعدد اقوال ملیں تو بطرز فقد یا رد کا حلوا اڑانے کی جسارت کیلئے قدرے بیحیائی کی چاشنی درکار ہوگی۔ (و) معمر بن صباح ابن عساکر اور ابن خلکان کے ہاں ہے۔ مگر زبیر کے سیاقہ سے یہ دونوں غائب ہیں۔ اب ذرا آستین چڑھائیں کس کس کی تجہیل و تخلیط کی جائیگی؟ اگر زبیر پر ہاتھ ڈالا تو علم نسب وہم سے نیچے آن رہیگا۔ اصبہانی نے معمر بن الحارث اور جمی و عینی نے معمر بن حبتر یا خیبری لکھا ہے غرض اپنے جی میں ٹھان لیں کس کس سے لڑنا ہے؟ معاذ الٰہی انی نعثیر تی ؎ ونفسی عن ذالک المقام لراغب (ر) ظبیان بالفتح اکثر اور بالکسر کتب اعلام میں کیا یہی تاج میں ہے کہ ظبیان بن غامد کو ابن ماکولا نے بالکسر ضبط کیا ہے مگر یا دوسروں کے ہاں بالفتح ہے) رہا یہ ظبیان جو بعض نسابین کے ہاں ہے

حیرت انگیز رعایت

کتب مصنفہ مولانا شبلی	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
المامون	ہر	آٹھ آنے
مجموعہ نظم شبلی مع مختصر سوانح	۸ر	چار آنے
الغزالی	ہر	آٹھ آنے
اورنگ زیب عالمگیر	۸ر	چار آنے
سوانح مولانا روم	ہر	
سفرنامہ روم و شام	ہر	۱۲ر
الفاروق	عا	چودہ آنے
المامون	ہر	ایک روپیہ
حیات سعدی	۸ر	چار آنے
حیات حافظ	۸ر	چار آنے
حیات خسرو	۸ر	چار آنے
فیضی	۶ر	تین آنے
نظامی	۸ر	چار آنے
فردوسی	۱۰ر	پانچ آنے

	اصلی	رعایتی
مثنوی صبح امید	۲ر	چھ پیسہ
سیرۃ النعمان	ہر	آٹھ آنے
آغاز اسلام	۸ر	چار آنے

دیگر

	اصلی	رعایتی
تفسیر عزیزی سورۃ البقر	للعہ	ڈھائی روپے
تفسیر عزیزی پارہ تبارک الذی	عاہر	ایک روپیہ آٹھ آنے
لذت شباب مصنفہ حکیم محمود خاں صاحب		
خانصا والدہ حکیم اجمل خاں صاحب	۱۲ر	آٹھ آنے
مجربات بو علی سینا	۱۲ر	آٹھ آنے
خوان نعمت کلاں	۱۰ر	آٹھ آنے
قصص الانبیا کلاں	ہر	سوا روپیہ
تاریخ اودھ	۱۲ر	دس آنے
سورۂ اخلاص کی تفسیر	۱۲ر	دس آنے
کروونکی معاشرت	۸ر	چار آنے
سوانح رستم	۲ر	چھ پیسہ
لیڈی حلیمہ خانم	عہ	چھ آنے
سمندر کی سیر یعنی تہ سمندر	عا	ڈیڑھ روپیہ
فرخ جہاں بی کا سچا واقعہ	عہ	چھ آنے

تاریخی کتب مولانا شرر مرحوم	اصلی	رعایتی
سولہ محدثین فقہا کی سوانح عمریاں	ہر	بارہ آنے
مقالات شرر یعنی مضامین شرر	ہر	بارہ آنے
نیرنگی دنیا حصہ دوم	ہر	بارہ آنے
تذکرہ مشاہیر عالم دو جلد	عا	سوا روپیہ
” ” حصہ سوم	ہر	بارہ آنے
تیس نامور عورتیں	ہر	چودہ آنے
پردہ	ہر	بارہ آنے
یوسف و نجمہ	ہر	سوا روپیہ
قیس و لبنیٰ	ہر	ایک روپیہ
طاہرہ	عہ	چودہ آنے
قدیم مسیحیت و بہان سلف	ہر	آٹھ آنے
فلورا فلورنڈا مجلد	ہر	بارہ آنے
نشتر	عہ	آٹھ آنے
نظم نشتر یعنی مثنوی	۱۲ر	چھ آنے
جنگ پلاسی	۲ر	چھ پیسہ

دیگر مصنفین

	اصلی	رعایتی
امت کی مائیں	۱۲ر	آٹھ آنے

	اصلی	رعایتی
ہمایوں نامہ از گلبدن بیگم	۱۲ر	چھ آنے
” ” اعلیٰ قسم	عہ	چودہ آنے
سوانحعمری گلبدن بیگم	۸ر	چھ آنے
۴۸ بیگمات شاہان دہلی کی سوانح	عا	بارہ آنے
فتوحات طارق یعنی تاریخ اسپین	ہر	بارہ آنے
تاریخ احمد شاہ و نادر شاہ مجلد	ہر	بارہ آنے
تاریخ گجرات	عا	سوا روپیہ
شیطان کا بھائی افسانہ	۶ر	تین آنے
اچھوتا انتقام افسانہ	۶ر	تین آنے

مجالس الابرار

اردو۔ وعظ و نصیحت کی کتاب ہے نہایت معتبر اور عمدہ ایک سو مجلسیں ہیں اور ہر مجلس میں معتبر حدیث و آیات قرآن مجید سے مضامین بیان کئے ہیں۔ غذکی دوسری کتابوں کی طرح ضعیف اور گھڑی ہوئی باتوں اور موضوع حدیثوں کا مجموعہ نہیں ہے کاغذ سفید اعلیٰ قیمت

فتاوی رشیدیہ در سہ جلد کامل اردو

مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کے فتاوی کا نہایت معتمد و مستند مجموعہ ہے تین جلد میں ہے قیمت ڈھائی روپے پتہ دفتر اخبار محمدی

تین کتابیں نہایت ضروری بہت سستی

(۱) کلمہ طیبہ یعنی کتاب تفسیر صفحات کی ہے۔ ہندوستان کے مسلمان کلمہ طیبہ پڑھتے تو ہیں لیکن اسکے مضمون سے معنی سے مطلب سے بالکل بیخبر ہیں۔ یہ مبارک کتاب آپکو بتلائیگی کہ اس کلمہ طیبہ کے دونوں جزوں کے معنی کیا ہیں؟ یہ بتلا دیگی کہ توحید کسے اور شرک کسے کہتے ہیں؟ یہ بتلا دیگی کہ حضور رسالتمآب کا ماننا کیا ہے اور ماننے کے کیا معنے ہیں۔ الغرض کلمہ طیبہ کی اعلیٰ شرح اور پوری تفسیر اس کتاب میں ہے قیمت لاگت سے بھی کم یعنی ایک آنہ۔

(۲) عیسائیوں کا جواب اس فرقہ نے ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چند اعتراض چن لئے ہیں۔ بار بار لوگوں کو اسلام سے بدظن کرنے کیلئے انہی اعتراضات کو دہراتے ہیں ان کے لیے تمام اعتراضات کا جواب اس رسالے میں ہے یہ کتاب چوالیس صفحات کی ہے عیسائیوں کے جوابات کے بعد حضورؐ کی پاک سیرت کا نہایت شاندار بیان ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ ہے۔

(۳) حنفیوں کو جواب حنفیوں نے کچھ ایسا کر رکھا ہے کہ اہلحدیث کو بدنام کرنے کیلئے انہیں نیا فرقہ کہا جائے۔ انہیں حنفی بنایا جائے انہیں بہتر فرقوں میں داخل کیا جائے اس لئے اہلحدیث کو چاہئے کہ وہ ان کے شرعی اعتراضوں کو انہی پر الٹ دیں۔ آپ ہم سے یہ کتاب منگوالیں اور دنیا کو ثابت کر دکھائیں کہ حق بردار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے جماعت اہلحدیث ہی ہے۔ یہی جماعت قیامت کے دن نجات پانے والی اور جنتی ہے صفحات ۱۶۔ قیمت صرف دو آنے۔

حضرت خالد بن ولیدؓ کی سب سے بڑی اور مستند سوانح حیات

خالد بن ولیدؓ ناز تصنیف ہے اور مستند واقعات کے لحاظ سے تو یہ کتاب آپ ہی اپنی نظیر ہے۔ اس سے زیادہ بڑی اور اس سے زیادہ مستند کتاب اب تک کسی بڑے سے بڑے کتب خانے نے حضرت خالد بن ولید کی سوانح عمری شائع نہیں کی۔ یہ تاریخ اسلام کا سب سے پُرجوش باب ہے۔ اور ابتدائے اسلام کے اس سب سے بڑے مجاہد کی سوانح حیات ہے اور اسلامی فتوحات کی تاریخ ہے۔ جسکے پڑھنے سے اسلامی حرارت تیز ہوتی ہے کتاب مجلد ہے۔ اور ضخامت چار سو صفحات ہیں۔ قیمت اصلی سوا روپیہ۔ لیکن اس وقت ایک مہینہ تک ہم نے اسکی قیمت میں چار آنے کی کمی کردی ہے صرف ایک روپیہ میں منگالیجئے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ

عاشق رسولؐ کی کہانی، عاشق رسولؐ کی زبانی حضرت ابوذر غفاریؓ کے حالات سے کون سا عاشق رسول ہے جو مطلع نہیں ہونا چاہتا۔ یہ اس جید صحابی کی سوانح عمری ہے جس کے ناز خود رسول کریمؐ نے اٹھائے۔ ۹۰ صفحات کی کتاب ہے اور موصوف کی زندگی کے تمام جزئیات کو قلمبند کیا ہے۔ اردو زبان میں یہ سوانح عمری سب سے زیادہ موثر اور ولولہ انگیز سوانح عمری ہے اور تاریخ اسلام کا نہایت ہی پُرتاثیر تکملہ ہے۔ خلافت راشدہ کے بہت سے اہم واقعات بھی اس کتاب کے ذریعہ معلوم ہوتے ہیں۔ ہر ایک مسلمان کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہئے۔ قیمت صرف چھ آنے

تذکرۃ المحدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

اسلام کے معتمد محدثین کرام کے حالات زندگی وغیرہ کی کتاب جو چودہ محدثین کرام کی کامل سوانح عمریاں اور انکی حدیث کی خدمت وغیرہ کے حالات۔ برادران! یہ کتاب اس سے پہلے کبھی نہیں چھپی۔ یہ ایک فرض اہلحدیث کے ذمہ تھا جو بحمد اللہ آج پورا ہوا۔ اس میں امام بخاری۔ امام مسلم۔ امام ابوداؤد و امام ترمذی۔ امام نسائی۔ امام ابن ماجہ۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد۔ امام دارمی۔ امام دارقطنی۔ امام بیہقی۔ امام رزین۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کی سوانح عمریاں۔ اور انکی طلب حدیث کی کیفیت۔ ان کا علمی پایہ۔ انکی تصنیف کردہ کتابوں کی حقیقت وغیرہ سب کچھ ہے بہت کھلے حروف میں صاف چھپی ہوئی ہے کاغذ عمدہ قیمت اصلی بارہ آنے رعایتی [illegible]

وظیفہ خیر حصہ اول و آخر تین آنے میں

کھانے۔ پینے سونے جاگنے۔ پیشاب۔ پاخانہ کرنے اور دنیا کی تمام ضرورتوں کے وقت پڑھنے کی تمام صحیح دعائیں جو حضور اکرمؐ نے تعلیم فرمائی ہیں اس میں سب عربی مع ترجمہ درج ہیں اور قیمت اس وقت بجائے اس آنے کے صرف تین آنے ہے

فتاویٰ نذیریہ کامل

اس کے گیارہ سو سے زائد صفحات ہیں دو جلدوں میں ہے حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین رحمۃ اللہ علیہ استاد الہند کے فتاوے عبادات اور معاملات وغیرہ کے درج ہیں۔ یہ فتاویٰ بالکل حدیث کے مطابق ہے قیمت اصلی پانچ روپے ہے۔ رعایتی صرف دو روپے۔

بلوغ المرام عربی

مع زیر زبر ترجمہ و حاشیہ مطابق اہلحدیث نہایت صحیح اور مستند دونوں حصے کامل کی رعایتی قیمت صرف دو روپے ہے۔

بلوغ المرام صرف عربی مع شرح اہل حدیث دونوں حصے کامل قیمت رعایتی بجائے تین روپے کے دو روپے

تفسیر موضح القرآن اول و آخر حضرت شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ [illegible] حروف کا قرآن مجید صرف ایک روپیہ دس آنے میں منگوالیجئے

نور افزا قرآن شریف دو ترجمے والا مع کامل تفسیر اردو و مقدمہ مجلد پانچ روپے آٹھ آنے [illegible] صرف تین روپے۔

اس پتہ سے منگوائیے۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

تاریخ علامہ ابن الاثیرؒ کے اردو ترجمہ کے دو حصے

انا بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کی عرب کی حالت کا بسیط بیان ہے جو آپ کو کسی کتاب میں نہ مل سکے گا۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضورؐ کی بعثت سے پہلے عرب کی کیا حالت تھی؟ اور وہ جو اسلام کی جڑ بنیاد بنے وہ اسلام سے پہلے کیسے اور کیا تھے؟ پھر حضورؐ نے آکر انہیں کیا سے کیا کردیا؟ آپ کی بعثت، آپ کی دعوت، آپ پر عرب اول کی برافروختگی آپ کا صبر و تحمل، اور مقابلہ نیز بعد اشاعت اسلام اور عرب کی کایا پلٹ، پھر حضورؐ کا ساتھ دینا، اور اسلام پر قربان ہونا پھر حضورؐ کو جہاد کی اجازت ملنا، اور عرب کو بت پرستی اور مذموم اخلاق سے پاک کرنا وغیرہ۔ غرض تاریخ میں یہ تاریخ سرتاج تاریخ ہے اور امام ابن الاثیرؒ جیسے محدث علامہ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اس کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ دونوں کے صفحات تقریباً پانچ سو ہیں۔ حروف نئے ہیں کاغذ اعلیٰ ہے چھپائی بہت صاف ہے قیمت اصلی چھ روپے۔ اس وقت رعایتی صرف چار روپے۔ پتہ۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

غازی اعظم اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ ہند کے ہاتھ کا لکھا ہوا قلمی قرآن مجید ہدیہ مجلد صرف بارہ آنے

جس کو حاصل کر کے فوٹو بلاک تیار کرائے اور سات ہزار روپیہ اس سلسلے میں بے دریغ خرچ کر دیا۔ اس کا پہلا ایڈیشن پانچ روپے کے حساب سے اور دوسرا ڈھائی روپے فی جلد ہدیہ ہوا۔ اب تیسری بار ہر مسلمان گھر میں یہ یادگار قرآن شریف پہونچانے کے لئے اور یہ قومی یادگار ہر مسلمان کو اپنی عظمت رفتہ اور غازی عالمگیر کی تازہ یاد رکھنے کے لئے اتنی ارزاں پیش کی ہے کہ ہر مسلمان اس کو بالکل آسانی سے خرید لے۔ اس کے آٹھ سو بہتر صفحات ہیں۔ کاغذ ولایتی نارو ے کا ہے سنہری اور جزبندی کی جلد ہے اور ہدیہ صرف بارہ آنے۔ تین آنے جلد کے نکال کر ذرا حساب کیجئے ایک آنے میں ایک سو صفحات ہیں۔ کیا اب بھی آپ اس نایاب و نادر یادگار کو ہر مسلمان تک پہونچانے کی کوشش نہیں کریں گے؟ ہر بھائی سے کہہ دیجئے کہ غازی اعظم اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے گھر مہمان بلا لیجئے۔ یہ ان کی سب سے بڑی سعادت ہے۔ آخری صفحے پر غازی اعظم کی مہر خاص اور دستخط ہیں۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

مولانا مرزا حیرت صاحب مرحوم اہل حدیث کے ترجمے والا قرآن شریف

جس کے حاشیے پر صرف حدیثوں سے پوری تفسیر چڑھی ہوئی ہے بڑے حروف کا اچھے کاغذ کا خوش خط بہت ارزاں ہدیہ پر۔ یقین مانئے کہ بے مثل چیز ہے جہاں ایک پہونچتا ہے پھر پے در پے آرڈر آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ہم نے اس قرآن شریف کی جلدیں چمڑے کے کونے پشتے والی نہایت ہی خوب صورت اور مضبوط بنوائی ہیں۔ بے جلد کا اصلی ہدیہ پانچ روپے ہے لیکن آپ تعجب سے سنیں گے کہ اس وقت مجلد ہم صرف ڈھائی روپے میں دے رہے ہیں۔ اس کی قیمت میں چار آنے کم کر دیئے ہیں مہینہ بھر کے بعد یہ رعایت نہ رہے گی اس وقت ایک ماہ تک اس کا ہدیہ ڈھائی روپے۔ اس سے بڑے سائز کا ہدیہ تین روپے ریلوے سٹیشن کا نام لکھئے تاکہ محصول کم لگے۔ چوتھائی قیمت پہلے بھیج کر منگوا لیجئے۔ یہی قرآن شریف اس سے بھی بڑی تقطیع کا۔ اس سے بھی بڑے حروف کا اسی ترجمے اور اسی تفسیر کا مجلد معہ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی سے تین روپے میں منگوا لیجئے۔

جیبی حمائل شریف بہشتی

کارڈ سائز موتیوں جیسے حروف والی اس سے بہتر اور خوش نما سبک اور سستی اور صحیح حمائل شریف آپ کو کہیں بھی نہیں مل سکتی۔ ہر وقت جیب میں رہ سکتی ہے۔ صحت [illegible] کاغذ سفید انڈے جیسا مضبوط دیرپا اور چکنا جلد نہایت خوب صورت اور چاندی کے کام والی ہے وزن کم اور ہدیہ صرف آٹھ آنے

ردِ مرزا کی کتابیں

(۱) الفتح الربانی مصنفہ مولانا شیخ حسین صاحب عرب۔ ایک کالم میں عربی دوسرے میں ترجمہ۔ قیمت صرف تین آنے

(۲) مناظرہ مولانا بشیر صاحب سہسوانی با مرزا غلام احمد قادیانی قیمت صرف آٹھ آنے۔

(۳) شفاء للناس رد مرزا میں بہترین کتاب ہے۔ ضرور پڑھئے۔ قیمت صرف چار آنے۔

(۴) بیان للناس۔ یہ بھی رد مرزا میں لاجواب کتاب ہے۔ قیمت صرف پانچ آنے (۵)

بیشمار خوبیوں والا ترجمہ اور حاشیہ والا چھ سو صفحات کا قرآن مجید!

یہ قرآن شریف بہت صحیح ہے اور نہایت ہی واضح ہے۔ ترجمہ اتنا سہل اور آسان ہے کہ مطلب صاف سمجھ میں آجاتا ہے۔ حاشیہ تفسیر ابن کثیر وغیرہ سے بہت صاف ہے۔ حاشیہ کی لکھائی بھی سیدھی سطروں میں ہے۔ حاشیہ پر شان نزول چڑھا ہوا ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود ہدیہ بے جلد کا صرف نو آنے۔ اگرچہ گرانی ہو تو دو آنے میں کپڑے کی جلد تین آنے میں اور اگر چمڑے کی جلد بندھوانی ہو حاشیہ دار جلد سمیت ہم آپ کو یہ قرآن کریم ایک روپیہ سات آنے میں بھیج دیں گے۔ منگوانے کا پتہ۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

آسان ترجمہ حاشیہ والا تفسیر اور مقدمہ والا صحیح اور عمدہ قرآن شریف

اس قرآن شریف میں شاہ عبد القادر صاحب کا ترجمہ ہے۔ حاشیہ نہایت معتبر ہے۔ ترجمہ نہایت مستند ہے۔ حروف بہت صاف ہیں چھپائی نہایت اعلیٰ ہے۔ حاشیہ سیدھی لکھائی سے ہے کاغذ اچھا ہے اور ہدیہ صرف نو آنے۔ حنائی رنگ سطروں پر اگر چاہیں تو تین آنے اور جری جلد دس آنے میں بندھتی ہے جلد پارچہ چاندی کے کام والی تین آنے میں جو چھوٹے جیسی ہے۔ پس حاشیہ دار مجلد پارچہ اعلیٰ صرف پندرہ آنے میں۔ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

اوسط درجہ کا مصری وضع کا قرآن شریف

آپ حیرت سے سنیں گے کہ مصری حروف جیسے حروف ٹوٹے کے ٹائپ سے آبدار موتیوں جیسے حروف، سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا بلکہ آیتوں پر بھی نمبر لگا ہوا۔ یہ قرآن شریف ہم نے ہی چھپوایا ہے اور اس ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت صرف چھ آنے میں دے رہے ہیں۔ جلد یا رجسٹر عمدہ سمیت آٹھ آنے میں نہایت خوش نما بہت مضبوط اور پورے چمڑے کی اگر چاہیں تو تیرہ آنے میں کامدار خوش نما مضبوط اور ہمارے نزدیک تو صاف جلد بندھوا لیں یعنی چمڑے کے کونے پشتے والی چاندی کے کام کی جلد بندھوا کر ہم یہ متوسط قرآن شریف آپ کو صرف دس آنے میں دیدیں گے۔

قرآن شریف بطرز یسرنا القرآن

بغیر کسی استاد کی مدد کے آپ بالکل صحیح قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں۔ اس کو منگا کر پڑھنا شروع کر دیجئے۔ کیا مجال جو آپ کو پڑھنے میں تکلف یا صحیح تلاوت میں احتمال ہو؟ اس کا املا تحریر ہی ایسا ہے کہ غلط پڑھنے کا گمان ہی نہیں ہو سکتا۔ ایک ایک حرف الگ الگ ہے اور ہر حرف پر صحیح اعراب لگا ہوا ہے۔ اب بچہ پڑھے یا بوڑھا، حافظ پڑھے یا ناظرہ، غلط پڑھ ہی نہیں سکتا۔ بڑی ضرورت تھی کہ ایسا سہل طریقہ ایجاد کیا جائے کہ بلا غور و خوض اور بغیر کسی کی مدد کے قرآن شریف پڑھ لیں۔ خدا کے فضل سے یہ قرآن شریف بڑا کامیاب ہے۔ تقطیع چھوٹی اس لئے رکھی ہے کہ بچے آسانی سے رکھ اٹھا سکیں۔ دیکھئے بچوں کو قرآن شریف پڑھانا آپ کے ذمہ فرض میں ہے۔ اس میں غفلت جوابدہی کا موجب ہے ہدیہ آسان بتانا ہمارا کام تھا ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ یہ حمائل شریف مجلد سنہری جزو بند سوا سات سو صفحات سے زائد کی صرف نو آنے میں اس وقت ہم آپ کو دیدیں گے۔ ہر ایک حرف اور ہر زیر زبر الگ الگ ہے۔ پتہ۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

جنگ میں روپیہ کس طرح ضائع ہوتا ہے؟

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟ کہ آج کل کے زمانے میں دس لاکھ کی فوج پر سالانہ کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے؟ اس کی سرسری تفصیل سن لیجئے۔ (۱) آدمیوں کی ٹریننگ پر بیس کروڑ پونڈ (۲) تنخواہیں، چھ کروڑ پونڈ (۳) وردیاں چار کروڑ اسی لاکھ پونڈ (۴) خوراک، دو کروڑ بیس لاکھ پونڈ (۵) ہسپتالوں کا خرچ اور متفرق، سات کروڑ پونڈ میزان کل، چالیس کروڑ پونڈ۔

موٹریں۔ علاوہ بریں موٹریں اور مسلح کاریں اور ٹینک وغیرہ ضروری ہیں۔ ان کا خرچ بھی ملاحظہ فرمائیے (۱) موٹر چھکڑے تین کروڑ پونڈ (۲) ٹینک چالیس لاکھ پونڈ (۳) مسلح موٹریں چوبیس لاکھ پونڈ (۴) متفرق، چوبیس لاکھ پونڈ۔ میزان کل سات کروڑ اٹھتر لاکھ پونڈ

ہوائی جہاز۔ ہر فوج کے ساتھ ہوائی دستے بھی لازم ہیں اُن کے خرچ کا اندازہ بھی ملاحظہ ہو۔ (۱) پائیلٹوں کی ٹریننگ۔ نو کروڑ روپیہ۔ (۲) بمبار جہاز دو کروڑ چالیس لاکھ پونڈ (۳) جنگی اور طلایہ گرد جہاز۔ ایک کروڑ پونڈ۔ (۴) ریزرو ایک کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ (۵) ضائع شدہ جہازوں کا بدل۔ چھتیں کروڑ پونڈ۔ میزان کل، ستر کروڑ پونڈ۔

توپ خانہ۔ اس فوج کے لئے توپوں، بندوقوں اور گولوں گولیوں کا خرچ تخمینا یہ ہوگا۔ (۱) میدانی توپیں، ایک کروڑ چالیس لاکھ پونڈ (۲) رائفلیں اور پستول، ساٹھ لاکھ پونڈ (۳) مشین گنوں کو تباہ کرنیوالی اور کار مار توپیں۔ پچاس لاکھ پونڈ۔ (۴) دوسری توپیں چھبیس لاکھ پونڈ۔ (۵) گولے گولیاں بم وغیرہ چھپّن کروڑ بیس لاکھ پونڈ۔ میزان کل چھبیس کروڑ پونڈ۔

مجموعی خرچ۔ علاوہ بریں موٹروں اور ہوائی جہازوں کے لئے سال بھر میں کم از کم چھ کروڑ بیس لاکھ پونڈ کا پٹرول وغیرہ صرف ہوگا۔ اس طرح مجموعی خرچ ڈیڑھ ارب پونڈ سالانہ یا سوا تیرہ روپے فی پونڈ کے حساب سے قریبا انیس ارب اٹھاسی کروڑ روپے ہوگا۔ اس کے ساتھ دفاع وطن کے دوسرے وسائل پر بھی کم از کم چالیس کروڑ پونڈ سال بھر میں خرچ ہو جائیں گے۔ اور دس لاکھ فوج رکھنے والے ملک کا جنگی خرچ سال بھر میں ایک ارب نوّے کروڑ پونڈ سے کم نہ ہوگا۔

تین ملازمتوں کیلئے ساڑھے تین ہزار درخواستیں

حال ہی میں آل انڈیا ریڈیو کی طرف سے تین ملازمتوں کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں جس پر ساڑھے تین ہزار کے قریب گریجویٹوں کی درخواستیں ان کے پاس پہونچ گئیں۔ لطف یہ کہ ہر درخواست کیساتھ درخواست کنندہ کو فارم کی فیس کے تین روپے بھی ادا کرنے پڑتے تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ محکمہ کے پاس تقریبا دس ہزار روپیہ بھی اس طریق پر پہونچ گیا۔ تینوں ملازمتوں کے لئے جو تنخواہ مقرر تھی وہ ڈیڑھ ڈیڑھ سو سے زائد نہیں تھی۔ گویا دوسرے الفاظ میں محکمہ مذا کو درخواستوں کے ذریعے ڈھائی تین سال کی تنخواہ کی رقم بھی وصول ہوگئی اگر اس امر کا اندازہ لگایا جائے کہ اِن غریبوں نے دہلی آنے اور ادھر اُدھر کی سفارشیں کرانے میں کتنا وقت اور روپیہ ضائع کیا ہوگا؟ تو یہ رقم اور بھی بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہ ہے آج کل کے پڑھے لکھے ہندوستانیوں کی بیکاری کی عبرتناک مُنہ بولتی زندہ تصویر۔

اخبار محمدی کے خریدار صاحبان! السلام علیکم! جن جن حضرات کی خدمت میں یہ اخبار کسی سال کے پہلے نمبر سے جارہا ہے وہ حضرات آج ہی تین روپے کا منیآڈر کردیں کیونکہ جلد ۱۷ کے نمبر پر ختم ہے اس لئے اٹھارویں سال کی قیمت بھیج دیجئے۔ جزاکم اللہ! ورنہ وی پی کی صورت میں ۳ روپے تین آنے ڈاک خانہ کو خواہ مخواہ زائد جائیں گے۔ اور ہمیں بھی کام کاج کی وقت کی دِقت بڑھ جائے گی اگر ہو سکے تو جو ہو سکے اس اخبار کے عزیب فنڈ، خطبات فنڈ، امداد اخبار فنڈ میں بھی بھجوا دیجئے جزاکم اللہ! اپنے دوست احباب کو بھی اس اخبار کی خریداری کی رغبت دلا کر ان سے بھی منیآڈر بھجوا کر انہیں بھی خریدار بنالیں۔ یہ اخبار آپ ہی کا اخبار ہے۔ منیجر دفتر اخبار محمدی دہلی

دُنیا کے بلند پہاڑوں کی اُونچائی کا تُستُخ

نام		بلندی	
ایورسٹ	ہمالیہ	۲۹۰۰۲	فٹ
گاڈون آسٹن	ہمالیہ	۲۸۲۵۰	فٹ
کنچن جنگا	»	۲۸۱۴۶	»
مکالو	»	۲۷۷۹۰	»
تنگری خان	مشرقی ترکستان	۲۴۰۰۰	»
جلہاری	ہمالیہ	۲۳۹۴۴	»
اکنگ گوا	کوہ اینڈیز	۲۳۳۹۰	»
الامپا	»	۲۱۴۹۰	»
سگاما	بولیویا	۲۱۰۴۷	»
المانی	اینڈیز	۲۱۰۳۱	»
شیورازو	»	۲۰۴۹۸	»
تلیولو	»	۲۰۲۴۳	»
لکن کور	»	۱۹۶۸۵	»
کوٹوپکسی	»	۱۹۶۱۲	»
مونٹلوگن	روکیز	۱۹۵۳۹	»
برڈو	اینڈیز	۱۹۳۵۵	»
کلنجارو	مشرقی افریقہ	۱۹۳۲۹	»
البرز	کوکاسس	۱۸۴۶۴	»
دماوند	ایران (پرشیا)	۱۸۴۶۴	»
ٹولما	کارڈلرس	۱۸۳۲۰	»
چارلس لوئیس	نیوگنی	۱۸۰۰۰	»
مونٹ الیاس	روکیز	۱۸۰۰۰	»
میبو	اینڈیز	۱۷۴۲۱	»
سانگے	اکویڈرو	۱۶۱۲۴	»
کرشتن لو	کوکاسس	۱۶۰۹۶	»
اارات	آرمینیا	۱۶۹۱۶	»
کزبک	کوکاسس	۱۶۵۴۶	»
سونگ بلانک	ریلپس	۱۵۶۸۱	»

کوہ آتش فشان نشان شدہ پہاڑوں کے علاوہ ولیسودی اس۔ اینٹنا اور ماسٹر مبولی ناکس لینڈ میں ہیکلا اور سیکٹر جوکل ہوائی (HAWAII) میں مونالوا کی اور بلالاتی اور پی بسو فراٹرا اور لاپلی ولیسٹ انڈیز میں واقع ہے۔

ریویو۔ میزان الاسلام نامی ۱۰ صفحات کا جھوٹی تقطیع کا رسالہ پکڑا اونوں کے رد میں مولانا اشرف الدین صاحب نے لکھا ہے جو ہر طرح قابل قدر ہے ۲ ر میں مصنف صاحب سے اس پتہ سے دستیاب ہو سکتا ہے مدرسہ سعید یہ دہلی

ضرورت۔ مجھے ایک سخت ضرورت آپڑی ہے اس لئے میں تفسیر ثنائی دینا چاہتا ہوں اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں تو اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔ ابراہیم وی معرفت ڈاکخانہ بند سیب کلاں ضلع مظفر نگر

* مجھے حسب معمول امسال بھی سلطان ابن سعود ایدہ اللہ نے مسلمانان عالم کو دعوت حج مع ضمانت حفاظت دیدی ہے۔

آپ کی چیز ہے آپ کی توجہ کی مستحق ہے

(از ایڈیٹر)

کسی کو اپنے بچے اس لئے عزیز نہیں ہوتے کہ اُن سے زیادہ خوبصورت تنومند اور نیک عادت اور بچے نہیں ہیں، ہوں لیکن چونکہ وہ اس کے ہیں اور یہ اس کے ہیں اس لئے وہ اسے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ دلّی والے کہتے اس لئے دلّی کے شیدا نہیں کہ یہ سب سے بڑا اور اس سے زیادہ بارونق شہر اور کوئی نہیں، بلکہ اس لئے کہ یہ اُن کا وطن ہے اسی طرح میں اپنی جماعت سے کہوں گا کہ اسلئے نہیں کہ اخبار محمدی کوئی سب سے بڑے پایہ کا اخبار ہے اس لئے آپ اسکی حمایت واشاعت کا خیال رکھیں نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ یہ آپ کا اخبار ہے آپ اس کی ترقی کی کوشش میں رہیں۔

دینیات سے عام بے پروائی نے مذہبی اخباروں سے بہت بڑی دُنیا کو الگ تھلگ کر دیا ہے۔ اور پھر خصوصاً محمدی اخبار جو صرف ایک ہی جماعت (یعنی اہل حدیث) کا ترجمان ہے۔ اُس کی کس مپرسی کا تو کیا ہی کہنا ہے جس پر آج کل کی عام کساد بازاری نے لسے اور جھٹکے دینے شروع کر رکھے ہیں، پھر کاغذ کی ہوش رُبا اور ہمت شکن گرانی نے اچھے اچھوں کے ہوش بگاڑ رکھے ہیں۔ اس قدر میں اس اخبار کا قائم رہنا صرف فضل خدا پر منحصر ہے ◆

آپ سے گذارش ہے کہ اگر آپ ہزار ہا میلوں کی چھوٹی بچی خبریں سُن لینے کے لئے ملکی اخبارات ایک چھوڑ کئی کئی خرید سکتے ہیں تو کیا دین ودنیا کی اصلاح کے لئے دینی مسائل معلوم کرلنے کے لئے اپنے سچے مذہب کی اشاعت وحمایت کے لئے روز کا صرف دھیلا آدھا پیسہ خرچ کر کے اخبار محمدی کی خریداری نہیں کر سکتے ؟ مجھے کچھ زیادہ ضرورت اپنے اخبار کے قصائد پڑھنے کی اس کے محامد بیان کرنے کی اس کی خدمات مذہبی کے دوہرانے کی نہیں۔ اس کے فائل آپ کے پاس ہیں دیکھیئے کہ یہ کیا کچھ کر رہا ہے ہاں میں مندرجہ بالا نسبت تو پھر آپ کے سامنے دوہراؤں گا کہ یہ اخبار آپ ہی کا اخبار ہے اور اس لئے اس کا آپ پر بہت کچھ حق ہے

آپ کے مذہب پر جو اعتراضات ہوتے ہیں محمدی اُن کے جوابات دیتا ہے۔ آپ کے مذہب کی حقانیت کو پُرزور دلائل سے ثابت کرتا ہے۔ آپ کے مذہب کی اشاعت وحمایت بطور فریضہ کے بجا لاتا ہے۔ مذہبی رہنمائی اور صحیح مسائل کی تبلیغ کرتا ہے۔ خدا کے فضل سے اس نے تفسیر ابن کثیر جیسی افضل ترین بہترین اور صحیح تر تفسیر کا ترجمہ اردو آپ کے ہاتھوں میں پہونچایا۔ حدیث وفقہ کی جامع تر کتاب آپ کے مذہب کی حامی اور کل مذہبوں کی قلعی کھولنے والی اعلیٰ تر کتاب علام الموقعین کا ترجمہ بھی اسی اخبار کی ایک مذہبی خدمت ہے پھر آج کل جو خدمت دینی یہ بجا لا رہا ہے یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خطبات ومواعظ کا جمع کرنا یہ بھی کوئی معمولی خدمت نہیں۔ اس لئے ان سب کے بعد کیا یہ آپ سے اتنا مطالبہ بھی نہیں کرسکتا ؟ کہ آپ روزانہ صرف دھیلا خرچ کرکے اس کے معاونین میں اپنا نام لکھا دیں اور ہمیشہ اسے اپنا ہی سمجھیں ◆

میں آج ایک بات اور بھی کہدوں ممکن ہے ہماری جماعت میں سے کسی کو یہ خیال ہو کہ جیسے ہمارے دھندے بیوپار اور تجارتیں ہیں اسی طرح یہ بھی ایک قسم کی تجارت ہے جو صرف اپنے نفع کے لئے کی جا رہی ہے۔ تو میں کہوں گا کہ یہ صرف ایک خیال ہی خیال ہے آپ یقین مانئے کہ مجھے اس اخبار کی قیمت کے وصول کرنے اور اسے باقاعدہ جاری رکھنے میں ایک پھوٹی کوڑی کا بھی نفع نہیں بلکہ اگر صحیح حساب لگایا جائے تو کچھ نہ کچھ ہر سال میرا ہی لگتا رہتا ہے۔ یہ بالکل واقعہ ہے نفع اُٹھانے والے اخبارات وہ ہیں جنکی اشاعت میں بائسکوپوں کے اشتہاروں اور اسی قسم کے اور اشتہاروں کا سلسلہ ہوتا ہے۔ سرکاری اشتہارات کا صیغہ ہوتا ہے۔ حسن وعشق کی داستانیں ہوتی ہیں۔ اور آج کل کے ذوق وشوق کے مضامین ہوتے ہیں وغیرہ۔ محمدی جیسے ان شیطانی مضامین سے خالی مذہبیات جیسے رُوکھے پھیکے مضامین سے پُر اخبار کو چاندی سونے کے حاصل کرنے کا امکان ہی نہیں پس اس قسم کے خیالات کو واقعات سے دور کا تعلق بھی نہیں ◆

اس وقت ایک خاص بات یہ بھی عرض کرنی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل سے آپ کے اخبار محمدی کا سترھواں سال اب ختم ہونے کو ہے۔ اس کے بعد کے ۱۸ ہ پر اٹھارہواں سال ختم ہے اس لئے آپ میں سے جن اصحاب کے نام آپ کا یہ اخبار کسی جلد کے شروع سے یعنی اوّل نمبر سے آرہا ہو۔ وہ اپنی خریداری جاری رکھیں۔ اور جلد ۱۸ کے آئندہ سال کے لئے تین روپے کا منیآرڈر کردیں۔ تاکہ ہمیں اطمینان رہے اور آپ کو بھی وی پی کے تین آنے کے زائد خرچ سے بچاؤ رہے۔ ورنہ وی پی کی صورت میں دو آنہ منیآرڈر کے تین روپے اخبار کے اور تین آنے رجسٹری کے جملہ تین روپے پانچ آنے خرچ ہونگے اور منیآرڈر کی صورت میں تین آنے کی کفایت رہے گی ◆

ہاں بھائی صاحب اگر کوئی ایسی ہی مجبوری ہو کہ اخبار اب جاری نہیں رکھ سکتے تو ایسے حضرات ایک کارڈ کے ذریعہ اخبار بند کرنے کی اطلاع دے دیں تاکہ وی پی کرنے کی زحمت

وقت کی بربادی اور تقریباً چھ آنے کے نقصان سے ہم بچ جائیں۔ کیونکہ اگر اخبار بند کرنے کی کوئی اطلاع نہ آئی نہ منی آرڈر آیا تو ماہ جلد ۱۸ کا پرچہ وی پی ہوگا۔ اور اگر وی پی واپس آیا تو ہمیں علاوہ محنت و وقت کے چھ آنہ کا نقصان فی وی پی ہوگا اور وہ پیسے بھی ہم میں سے کسی کے گھر نہیں آئیں گے۔ بلکہ وہ ہم دونوں سے علاوہ تیسرے گھر پہونچیں گے۔ ہمیں اپنے بھائیوں سے امید ہے کہ وہ اپنی خریداری جاری رکھیں گے بلکہ اپنے دوست احباب اور اپنے حلقۂ اثر میں سے اور حضرات کو بھی اس اخبار کا خریدار بنانے کی پوری کوشش فرما کر اپنے رب سے اجر اور ہم سے شکر کے مستحق بنیں گے وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ ✦

"محمد"

تلقین صبر — اثر دعا — توحید خدا

درد و دکھ راحت و سکھ کا موجب ہے۔ تنگی اور سختی کشادگی اور نرمی ہے

(اڈیٹر)

رات کے بعد دن۔ اندھیرے کے بعد اُجالا۔ جس طرح قدرتی طور پر لازمی امر ہے اسی طرح دُکھ کے بعد سُکھ۔ آفت کے بعد عافیت۔ سختی کے بعد نرمی بھی ضروری ہے اسی کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ سختی کے ساتھ ہی نرمی ہے۔ دشواری کے ساتھ ہی آسانی ہے ✦

ابن ابی حاتم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے سامنے ایک پتھر تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا۔ اگر سختی آئے اور اس پتھر میں گھس جائے تو آسانی بھی آئے گی اور اسی میں جائے گی اور اُسے نکال لائے گی اس پر یہ آیت اتری۔ مسند بزاز میں ہے کہ حضورؐ فرماتے ہیں اگر دشواری اس پتھر میں داخل ہو جائے تو آسانی آکر اُسے نکالے گی۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی۔ عائذ بن شریح حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے بارے میں ابو حاتم رازیؒ کا فیصلہ ہے کہ ان کی حدیث میں ضعف ہے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ موقوف مروی ہے۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ لوگ کہتے تھے کہ ایک سختی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی ✦

حضرت حسنؓ سے ابن جریر میں مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن شاداں و فرحاں آئے اور ہنستے ہوئے فرمانے لگے ہرگز ایک دشواری دو نرمیوں پر غالب نہیں آسکتی پھر اس آیت کی آپ نے تلاوت کی۔ یہ حدیث مرسل ہے حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ہم سے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو خوش خبری سنائی کہ دو آسانیوں پر ایک سختی غالب نہیں آسکتی۔ مطلب یہ ہے کہ عُسْرَہ کے لفظ کو تو دونوں جگہ معرفہ لائے ہیں تو وہ مفرد ہوا۔ اور یُسْر کے لفظ کو نکرہ لائے ہیں وہ متعدد ہو گیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ معونۃ یعنی امداد خدا بقدر مؤنۃ یعنی تکلیف کے آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اور صبر مصیبت کے مقدار پر نازل ہوتا ہے۔ حضرت امام شافعیؒ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

صَبْرًا جَمِیْلًا مَا اَقْرَبَ الْفَرَجَا
مَنْ رَاقَبَ اللّٰہَ فِی الْاُمُوْرِ نَجَا
مَنْ صَدَّقَ اللّٰہَ لَمْ یَنَلْہُ اَذًی
وَمَنْ رَجَاہُ یَکُوْنُ حَیْثُ رَجَا

یعنی اچھا صبر کشادگی سے کیا ہی قریب ہے؟ اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ کا لحاظ رکھنے والا نجات یافتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں کی تصدیق کرنے والے کو کوئی ایذا نہیں پہونچتی۔ اُس سے بھلائی کی اُمید رکھنے والا اُسے اپنی اُمید کے ساتھ ہی پاتا ہے ✦

حضرت ابو حاتم سجستانی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار ہیں کہ جب مایوسی دل پر قبضہ کر لیتی ہے اور سینہ باوجود کشادگی کے تنگ ہو جاتا ہے۔ تکلیفیں گھیر لیتی ہیں اور مصیبتیں ڈیرہ جما لیتی ہیں، کوئی چارہ سجھائی نہیں دیتا اور کوئی تدبیر نجات کارگر نہیں ہوتی، اُس وقت اچانک خدا کی مدد آپہونچتی ہے اور وہ دعاؤں کا سننے والا باریک بین خدا اُس سختی کو آسانی سے، اور اس تکلیف کو راحت سے بدل دیتا ہے۔ تنگیاں جب کہ بھرپور آپڑتی ہیں پروردگار معاً کشادگیاں نازل فرما کر نقصان کو فائدہ سے بدل دیتا ہے

کسی اور شاعرؒ نے کہا ہے ؎

وَلَرُبَّ نَازِلَۃٍ یَضِیْقُ بِھَا الْفَتٰی
ذَرْعًا وَّعِنْدَ اللّٰہِ مِنْھَا الْمَخْرَجُ
کَمُلَتْ فَلَمَّا اسْتَحْکَمَتْ حَلَقَاتُھَا
فُرِجَتْ وَکَانَ یَظُنُّھَا لَا تُفْرَجُ

یعنی بہت سی ایسی مصیبتیں انسان پر نازل ہوتی ہیں جن سے وہ تنگ دل ہو جاتا ہے۔ حالانکہ خدا کے پاس اُن سے چھٹکارا بھی ہے ✦ جب یہ مصیبتیں کامل ہو جاتی ہیں اور اس زنجیر کے حلقے مضبوط ہو جاتے ہیں اور انسان گمان کرنے لگتا ہے کہ بھلا اب یہ کیا ہٹیں گی؟ کہ اچانک اس رحیم و کریم خدا کی شفقت بھری نظریں پڑتی ہیں اور اس مصیبت کو اس طرح دور کر دیتا ہے کہ گویا آئی ہی نہ تھی ✦

الغرض خدائے کریم اپنے بندوں کے ساتھ

جو کرتا ہے اُن کے حق میں بہتر ہی ہوتا ہے ان کو سختی اور تنگی ترشی کی حالت میں گھبرانا نہ چاہئے نہ دل تنگ ہونا چاہئے نہ ناشکری کے الفاظ زبان سے نکالیں بلکہ قضاء خدا پر رضا ظاہر کرے سرتاج صوفیہ حضرت شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ کہ خدا کے ہاتھوں میں ایسے ہو جاؤ جیسے دودھ پیتا چھوٹا بچہ ماں کی گود میں ہوتا ہے۔ یا جیسے میت نہلانے والے کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ بس رضا بہ قضا جز و ایمان ہے۔ جزع فزع ہونے والے ناشکری اور مایوسی جز و کفر ہے۔ رسول خدا آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَةٌ مصیبت کے وقت رب کے فضل پر نظریں رکھ کر چھٹکارے کا انتظار کرنا بھی حق تبارک و تعالیٰ کی بہترین عبادت ہے۔ یہ ہے کلام خدا جو فرما رہا ہے وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ خدا کا لحاظ رکھنے والوں کے لئے وہی خود ہر مصیبت سے راحت اور ہر تنگی سے کشادگی عطا فرماتا ہے زبان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہے فَاِنَّ فِي الصَّبْرِ عَلٰى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيْرًا مکروہات دنیوی پر صبر کرنے میں بڑی خیر و برکت ہے +

ایسے وقت انسان کو خدا کی طرف زیادہ جھکنا چاہئے۔ دعا میں کثرت کرنی چاہئے ذکر اللہ میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ صدقہ خیرات کرنی چاہئے استغفار کا ورد کرنا چاہئے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَّ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَّرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی بکثرت استغفار کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ عزوجل ہر غم سے خوشی اور ہر تنگی سے کشادگی کر دیتا ہے۔ اور روزیاں تو خود ایسی جگہ سے پہونچاتا ہے جہاں کا خود اسے بھی وہم و گمان تک نہ ہو۔ بس ہر وقت اور خصوصاً بیماری تنگی تنگ دستی وغیرہ میں بکثرت استغفار کرنا چاہئے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کو وظیفہ بنا لینا چاہئے۔ استغفار کی جو صورتیں حدیثوں میں اور آئی ہیں اُن پر جم جانا چاہئے +

جس طرح کڑوی کسیلی دوا حکیم کسی مریض کو پلاتا ہے۔ گو مریض کو وہ نہیں بھاتی اُسے ہیک آتی ہے متلی ہوتی ہے۔ دل رُکتا ہے۔ طبیعت گھبراتی ہے لیکن انجام کے لحاظ سے اس کا پینا ہی اس کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح بار تعالیٰ اپنے غلاموں کو بھی نہ جانے کون سی تکلیفوں سے نجات دینے۔ اور کون کون سے فوائد پہونچانے کے لئے قدرے آفت اُس پر ڈال دیتا ہے یا قدرے تنگی ترشی میں اُسے مبتلا کرتا ہے۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ وہ رب اپنے بندوں پر بہت ہی شفیق و مہربان ہے۔ الغرض بیماری میں دکھ درد میں تنگی ترشی میں انسان اپنی اُمیدیں بھری نگاہیں بجانب خدا رکھے اور یقین مانے۔ کہ اسی میں میرے لئے کوئی نہ کوئی بھلائی ہے۔ اور اس سے نجات قریب ہی ہے +

ایسے وقتوں کا ایک وظیفہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کو پڑھنا بھی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ کلمہ کا پڑھنا ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سب سے ہلکی بیماری غم اور دل شکستگی ہے۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ دکھ کی ساعتیں نافرمانی کی ساعتوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ فالحمد للہ۔ بھائیو! کیا اپنے محترم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا نقشہ آپ کے سامنے نہیں؟ بیماریاں آئیں، تکلیفیں پہونچیں، دکھ آیا، رنج و غم پہونچا، فقر و فاقہ میں مبتلا ہوئے، دشمنوں کے نرغے میں پھنسے مالی بدنی سختیاں آئیں۔ پس ان وقتوں میں گھبرا اُٹھنا ناشکری کے کلمات منہ سے نکالنا پابندی شرع چھوڑ دینا عقل و حواس دین کھو بیٹھنا نہ تو شیوۂ دینداری ہے، نہ طریقۂ مردانگی۔ مردانہ وار اس سخت وقت کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ اور ہر آنے والے لمحہ میں اُس سختی کے اُٹھ جانے کی توقع رکھنی چاہئے۔ دنیا با صدہا قائم، یہ تو سخت ترنا انصافی ہے کہ ذرا سی تنگی دیکھ کر بہت ساری کشادگی کو بھول بسر گئے۔ ذرا سی دیر کی بیماری کی وجہ سے مدتوں کی تندرستی کا شکر فراموش کر گئے۔ حضرت ایوب علیہ السلام سے کہا جاتا ہے کہ آپ کی اس بیماری پر اتنی مدت گذر گئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ بیماری کی اس مدت کو یاد رکھوں؟ اور صحت کی اس سے بہت زیادہ مدت کو فراموش کر جاؤں؟ +

برادران! حکیموں، طبیبوں، ویدوں، اور ڈاکٹروں کی طرف بیماری کے وقت دوڑنے۔ مالداروں، امیروں، بادشاہوں، وزیروں، کی طرف تنگی ترشی کے وقت جھکنے، دوستوں، رشتہ داروں، پہلوانوں اور شہ زوروں کی طرف دشمنی کے دباؤ کے وقت رجوع کرنے سے بہت زیادہ بہتر طریقہ ان آفتوں سے آزاد ہونے کا میں آپ کو بتلاؤں۔ اور وہ یہ ہے کہ ربّ العالمین کی طرف رجوع کرو۔ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا اُسی کی طرف کٹ جاؤ۔ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا اُسی کو اپنا کارساز بنا لو۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وہی کافی وافی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنِ انْقَطَعَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاهُ اللّٰهُ كُلَّ مَؤُوْنَةٍ جو شخص سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف پوری طرح متوجہ ہو جائے اللہ تعالیٰ بھی اُسے ہر تکلیف مشقت مصیبت دکھ درد رنج غم سے کفایت کر دیتا ہے +

حضور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کسی شخص پر کوئی بھی دنیوی مصیبت آئے اُسے چاہئے کہ حضرت یونس علیہ السلام والی دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اُس مصیبت کو دور کر

دے گا۔ یہ دُعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ٭

برادران آیئے! میں آپ کو حضرت یعقوب علیہ السلام کی دُعا بتلاؤں کہ رات کو آپ یہ دُعا کرتے ہیں اور سُورج نکلنے سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام کی بشارت سُن لیتے ہیں۔ وہ دُعا یہ ہے یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ اَبَدًا وَلَا يُحْصِيْهِ غَيْرُهٗ ٭

آیئے وُہ دُعا بھی سُن لیجئے کہ اِدھر حضرت یوسف علیہ السلام یہ دعا کرتے ہیں اُدھر زندان مصر سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ وَيَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ وَيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ اِجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ ٭

بھائیو! آؤ! سُنو اپنے بہوئے صوفیوں کے پیچھے نہ پڑو۔ لنڈوں والے فقیروں کے ہتھے نہ چڑھو خلاف حدیث و قرآن وظیفوں تعویذوں فلیتوں فالناموں کو آگ لگاؤ۔ اللہ پر توکل کرو۔ دوائیں اور علاج کراؤ بھی تو خود ان میں شفا نہ سمجھو۔ بنفشہ اور گاؤزبان وغیرہ گھاس پھونس میں کیا دھرا ہے؟ سکنجبین اور کونین میں کیا رکھا ہے؟ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ۔ شفا صرف شافی مطلق خدائے برحق کے ہاتھ میں ہے۔ سنو! ایک ولی اللہ سخت بیمار تھے، اور برسوں بیماری پر گذر چکے تھے، ایک مرتبہ اُن کے پاس ہی اُگی ہوئی ایک بُوٹی کو حق تبارک وتعالیٰ نے زبان دی، اُس نے کہا، اے خدا کے دوست مجھے کھالے، تیری بیماری جاتی رہے گی۔ ولی اللہ نے کہا پھر تو نے اب تک مجھ سے کیوں نہیں کہا؟ اُس نے کہا، خدا کی اجازت نہ تھی، اب اُس نے تجھے شفا دینی چاہی

تو مجھے قوت گویائی عطا فرمائی۔ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ جب خدا نے مجھے شفا دینی چاہی ہے، تو اب تیرے کھائے بغیر بھی وہ مجھے شفا دے سکتا ہے، جا تیری کوئی ضرورت نہیں پس بیماری اور شفا سب خدا کی طرف سے ہے یہ ظاہری اسباب صرف دل کو ڈھارس دینے کے لئے ہیں۔ ورنہ ان چیزوں میں ہی شفائیں ہوتیں، تو ارسطو اور جالینوس اور بوعلی سینا جیسے حکیم کیوں مرتے؟ ٭

سُنئے! خلیفہ اوّل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیمار پڑتے ہیں لوگ اُن سے عرض کرتے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو کسی طبیب کو دکھا دیں؟ آپ فرماتے ہیں اُس نے تو دیکھ لیا۔ لوگ پوچھتے ہیں پھر کیا کہا؟ فرماتے ہیں اُس نے فرمادیا اِنِّيْ فَعَّالٌ لِّمَا اُرِيْدُ یعنی میں جو چاہتا ہوں کر گذرتا ہوں۔ مراد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تھی کہ جناب باری جو چاہے گا ہو کر رہے گا اس میں طبیب و حکیم کیا کر لیں گے؟ لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ کوئی تنکا بھی بغیر اُس کی اجازت کے ہل ہی نہیں سکتا ٭

پس دکھ اور تکلیف رنج وغم بیماری اور سختی کے وقت اپنی تمام تر توجہ اپنے خالق مالک رازق معبود مسجود خدا کی طرف کرو۔ اور بہ عاجزی والحاح اُس مجیب المضطرین سے دعائیں کرو۔ سُنو! تکلیف کے وقت جسے توفیق دعا نصیب ہوئی اُس پر گویا فضل خدا ہے۔ اُس کی وہ تکلیف بھی صبر وشکر کے ساتھ ایک اعلیٰ عبادت ہے جس میں صبر نری میں شکر یہ عطیۃ الٰہی ہے۔ فضل خدا ہے ایسے وقت حدیث کی دعا يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ پڑھا کرو۔ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا پڑھا کرو۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھو۔ اور سمجھو، یقین مانو،

عقیدہ رکھو کہ رنج و آفت کو بھی اسی طرح دوام نہیں جس طرح خوشی اور راحت کو عرب کے شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

اِصْبِرْ لِدَهْرٍ نَالَ مِنْكَ
فَهٰكَذَا مَضَتِ الدُّهُوْرُ
فَرَحٌ وَّحُزْنٌ مَّرَّةً
لَا الْحُزْنُ دَامَ وَلَا السُّرُوْرُ

یعنی تکلیفوں کے وقت صبر کیا کر۔ یہ چڑھتی ڈھلتی چھاؤں ہے۔ یہاں رنج وخوشی کا چکر یونہی چلتا رہتا ہے کبھی یہ کبھی وہ۔ سمجھ لے کہ جس طرح خوشی کو دوام نہیں اسی طرح رنج کو بھی ہمیشگی نہیں ٭

حجاج بن یوسف نے ایک بزرگ کو قیدخانے بھیج دیا۔ تیرہ و تار تنگ و تاریک ہوا کوٹھڑی میں ہاتھ پیر باندھ کر ڈال دیئے گئے۔ دروازوں پر مضبوط قفل لگا دیئے گئے۔ اور پہرہ چوکی پر کڑیل ہتھیار بند نوجوان مقرر کر دیئے گئے۔ رات آئی اور اس صاحب دل نے یہ دعا پڑھی۔ يَا مَنْ لَّا يَعْلَمُ كَيْفَ هُوَ اِلَّا هُوَ وَيَا مَنْ لَّا يَعْلَمُ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ، فَرِّجْ عَنِّيْ مَا اَنَا فِيْهِ۔ اسی وقت قدرت خدا سے ہاتھوں کی ہتھکڑیاں اور پیروں کی بیڑیاں کھل جاتی ہیں۔ دروازوں کے قفل ٹوٹ جاتے ہیں پہرے والے غفلت کی نیند میں خراٹے لینے لگتے ہیں۔ اور رب العالمین اُنہیں اس قید خانے سے رہائی دے دیتا ہے ٭

قرآن کریم کی سورۂ بروج میں جس مؤمن کا ذکر ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ظالم و کافر بادشاہ نے اُنہیں پہاڑ سے گرانا چاہا۔ سمندر میں ڈبونا چاہا۔ لیکن خدا نے اُنہیں محفوظ رکھا۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ ہر موقعہ پر ان کی دُعا یہی تھی۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ ٭

پس یہ چند دعائیں ہیں جنہیں میں نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ سمجھوں میں آجاہی

کام آتا ہے۔ ان دُعاؤں کے ذریعہ رب کو اپنی طرف متوجہ کر لیا کرو۔ اور ان دعاؤں کے معنیٰ پر عمل رکھکے اپنی توحید کو مضبوط کر لو۔ اور یاد رکھو کہ اُس کی دُعا بہ وقت مشکل جلد قبول ہوتی ہے جو وقت راحت و آسانی بھی دُعاؤں میں مشغول رہتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ ہمیں سب سختیوں سے محفوظ رکھے۔ ہر مصیبت کا اجر دے اور عافیت عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ + + +

"محمد"

دُعاؤں کی کتابیں!

(۱) حزب المقبول جس کی ایک سطر میں دعا عربی کی زیر زبر بمیت ہر سطر کے نیچے ترجمہ حاشیہ پر حوالہ اور ترکیب وقت اور موقعہ۔ در فوائد وغیرہ کاغذ چھاپہ حروف نہایت اعلیٰ قیمت رعایتی دس آنے (۱۰) (۲) حزب الاعظم اسی طرح کی کتاب نہایت مستند حدیث و قرآن کی دعائیں اعلیٰ کاغذ عمدہ حروف قیمت صرف دس آنہ (۳) وظیفۂ خیر۔ حدیث کی دعاؤں کا ایسا ہی مجموعہ نہایت معتبر قیمت حصہ اول دوم دونوں کے تین آنہ (۴) وظیفۂ محمدی جزب المقبول کو نہایت آسان کر کے ترجمہ حاشیہ حوالہ وغیرہ سب ساتھ دے کر نہایت مہذب طریق پر چھپوا لیا ہے۔ کاغذ وغیرہ نہایت اعلیٰ ہے قیمت رعایتی آٹھ آنے منگوانے کا پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر۔ دہلی

غنیۃ الطالبین کا شاہ جیلانی کی تصنیف ہونے کا ثبوت

(از ایڈیٹر۔ قسط ۲)

نواں ثبوت۔ تفہیم میں شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ حنفیوں کے مرجیہ ہونے کا جواب دیا۔ لیکن کتاب کو شاہ صاحبؒ کی تصانیف میں سے خارج نہیں کیا۔ پس حجۃ الہندؒ کے اس صحیح اقرار کے بعد اس کے خلاف شور مچانا ایک جَو کے برابر بھی قیمت بھی نہیں رکھتا۔

(۱۰) ازالۃ الخفا میں غنیہ کو شاہ صاحبؒ کی تصنیف مان کر اس میں سے بہت سی عبارتیں نقل کی گئیں یہ حضرات ہند کے چشم و چراغ ہیں اور آپ حضرات کے ہاں بھی مسلّم ہیں۔ اب اس حقیقت واضحہ سے انکار صریح عناد اور نرا تعصب ہے +

(۱۱) اسی طرح قرۃ العینین میں غنیۃ الطالبین کو بڑے پیر صاحبؒ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لکھا گیا ہے مانا گیا ہے +

بارھویں دلیل۔ اور بہت بڑی دلیل یہ ہے کہ کشف الظنون جو اسی بارے میں تصنیف ہے کہ کس کی تصنیف کون سی کتاب ہے؟ اس میں بھی غنیۃ الطالبین کو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف بتلایا گیا ہے۔ میرے خیال سے اس حوالے کے بعد تو مخالف کا نہ صرف قلم بلکہ کمر بھی ٹوٹ جانی چاہیئے۔ کشف الظنون کے حوالے کے بعد اس کے خلاف کچھ لکھنا ایسا ہی ہے جیسے کہ سُورج کے وجود سے آدھے دن میں انکار کرنا +

(۱۳) اس زمانے کے لوگوں کی یہ عجیب حیرت انگیز چالاکی ہے کہ دلائل دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں اور پھر اُوٹ پٹانگ جو زبان پر چڑھے بک دیتے ہیں۔ جو حضرات تقلید کے زبردست حامی ہیں ان سے بھی جہاں ان عوام نے تعزیہ کے خلاف، یا کسی قبے کے خلاف یا کسی پکے ڈھیر کے خلاف کچھ سُنا۔ یا انہیں تیجے دسویں گیارہویں وغیرہ میں خارج دیکھا اور جھٹ سے کہہ دیا غیر مقلد ہے۔ وہابی ہے۔ لامذہب ہے۔ لوگوں میں نفرت پیدا کرانے کے درپے ہو گئے کہ اس کی آواز دب جائے۔ ایک مُلّا کسی ہندو بنئے سے کچھ سودا اُدھار لینے گیا۔ اُس نے انکار کر دیا۔ اس نے کہا اچھا اب دیکھ میں کیا کرتا ہوں؟ نماز کے بعد اُس نے اعلان کر دیا کہ فُلاں بنیا غیر مقلد وہابی ہو گیا ہے، اب کیا تھا لوگ وہیں سے اس کی دکان پر چڑھ دوڑے قریب تھا کہ لوٹ مچا دیں بیچارہ حیران رہ گیا کہ آخر کیا بات ہے؟ جب اسے معلوم ہوا کہ مُلّا صاحب نے پھونک ماری ہے کہ یہ غیر مقلد وہابی ہو گیا ہے تب اُس نے کہا ذرا ٹھیرو میں ابھی فیصلہ کئے دیتا ہوں۔ مُلّا جی کے پاس پہونچا اور چپکے سے کہا دو چار کا دس بارہ کا اُدھار لینا ہے بھیڑ تو میری جان پر سے ہٹا۔ مُلّا جی تہمد ہلاتے ہوئے آئے، اور کہا بس بھئی اس نے توبہ کر لی، بڑے پیر کی گیارہویں کا اقرار کر لیا ہے، اس لئے اب اسے نہ چھیڑو۔ یہی ایک سحر سامری ان جنبے بازوں اور چوسنے نوازوں کے قبضے میں ہے پہلے تو کہتے رہے کہ یہ غیر مقلد بڑے پیر صاحبؒ کو مانتے ہی نہیں لیکن جب بڑے پیر صاحبؒ کو ماننے کا ان سے کہا گیا اور اُن کے ملفوظات طیبات ان کے سامنے پیش کئے گئے تو چیونٹیاں کاٹنے لگیں اور کہہ دیا کہ ہم اسے نہیں مانتے ورنہ یہ اور ان کے بڑے سب کے سب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کے شاہ صاحبؒ کی تصنیف ہونے کے بہ دل قائل ہیں +

(۱۴) میں چاہتا ہوں کہ تفہیم صفحہ ۲۰۷ کی تھوڑی سی عبارت بھی آپ کے سامنے پیش

کردوں لکھتے ہیں۔ قَوْلُ اِمَامِ الطَّرِیْقَۃِ قُطْبِ الْحَقِیْقَۃِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلِیِّ عِنْدَ ذِکْرِ الْفِرَقِ الْغَیْرِ النَّاجِیَۃِ فِی الْغُنْیَۃِ حَیْثُ قَسَّمَ الْمُرْجِئَۃَ اِلٰی اِثْنَیْ عَشَرَ فِرْقَۃً بَعْضُہُمُ الْحَنَفِیَّۃُ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ التَّفْصِیْلِ وَ اَمَّا الْحَنَفِیَّۃُ فَہُمْ اَصْحَابُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ الخ میں نے یہ عبارت اس لئے بھی نقل کی ہے کہ اس سے جہاں غنیۃ الطالبین کا شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہونا ثابت ہوتا ہے۔ وہاں اس عبارت کا بھی اس کتاب میں ہونا ثابت ہوتا ہے بعض لوگ کتاب کو تصنیف جیلی مان کر اس عبارت کا انکار کر جاتے ہیں۔ اس سے ان کی بھی گوشمالی ہو جاتی ہے اللہ اکبر کتنا اندھیر ہے؟ کس قدر ظلم ہے؟ کس قدر حقائق سے چشم پوشی کی جاتی ہے؟ اور کس طرح دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی کوشش کی جاتی ہے؟ دوستو! حق کو کیوں قبول نہ کرلو؟ اس بہانہ بازی سے سیلے کی باتوں کے جاننے والے خدا کے ہاں کیا فائدہ ہوگا؟ مانا کہ آپ کی چرب زبانی سے غلط پروپیگنڈا سے آپ یہاں ہماری گرفت ڈھیلی کر دینا چاہیں مگر خدائے تعالیٰ کی بطش شدید کو یہ مکاریاں خفیف نہ کرسکیں گی۔ خدا سے ڈرو حق کو حق کہو۔ گو وہ تمہارے مندرجہ کے تمہارے نظریہ کے تمہارے عمل کے خلاف ہو۔ مندرجہ بالا عبارت میں حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ علیہ رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے امام طریقت۔ قطب حقیقت شیخ عبد القادر جیلانی نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں نجات سے محروم رہنے والے فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے مرجیہ فرقے کا شمار کیا ہے پھر اس کی بارہ شاخیں بتلائی ہیں۔ ان میں سے ایک شارح حنفیوں کو بتلایا ہے اور کہا ہے کہ یہ مقلد ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں الخ ✦

(۱۵) دوستو! بھلا یہ شرم سوز حیا شکن حرکت کب تک کرتے رہوگے؟ بزرگوں کی کس کس کتاب کا انکار کرکے اُن کی بزرگی کی دشمنی کرتے رہوگے؟ سنو! حنفی مذہب کے ستون مشہور فقیہ جن کے دسترخوان کے ریزوں سے آج کے آپ کے بڑے بڑے علما بھی اپنا پیٹ بھرتے ہیں جن کی کتابوں کے بغیر آپ ایک قدم چل نہیں سکتے نہ دیوبندی نہ بریلوی۔ بلکہ عقائد کے بارے میں آپ کے ہاتھ میں سوائے ان کی کتاب شرح فقہ اکبر کے اور کوئی کتاب ایسی ہے ہی نہیں جو حنفی مذہب کے سر برآوردہ زبدۂ عالم اور مرجع علما ہیں وہ اپنی اسی بہترین اعلےٰ کتاب شرح فقہ اکبر میں کتاب غنیۃ الطالبین کو حضرت پیران پیر کی کتاب مانتے ہیں۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۵ پر لکھتے ہیں وَقَعَ فِی الْغُنْیَۃِ لِلشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ عِنْدَ ذِکْرِ الْفِرَقِ الْغَیْرِ النَّاجِیَۃِ ..... وَمِنْہُمُ الْحَنَفِیَّۃُ وَہُمْ اَصْحَابُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ نُعْمَانَ ابْنِ ثَابِتٍ یعنی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب غنیہ میں حنفیوں کو جو امام ابوحنیفہ کے مقلد ہیں نجات پانے والے فرقوں میں شمار کیا ہے الخ پس ان کا فیصلہ بھی ہمارے حق میں ہے۔ اب آپ کو اور کیا چاہیئے؟ تاہم اگر سیری نہ ہوئی ہو تو سولہویں دلیل بھی سنئے ✦

(۱۶) جتنی کتابیں غنیۃ الطالبین ہمارے ہاتھوں میں چھپی ہوئی موجود ہیں ان سب کے شروع میں شاہ عبد القادر جیلانی کا نام اور ان کی تصنیف ہونے کا بیان موجود ہے ان کتابوں پر تقریظیں ہیں تاریخیں ہیں۔ اور کئی ایک ہیں اور سب میں اس کتاب کا شاہ صاحبؒ کی تصنیف ہونا بتلایا گیا ہے۔ اور فتوح الغیب کے نسخے

عـہ میں نے اس پر رحمۃ اللہ یا رحم اس لئے نہیں لکھا کہ کل کتاب میں نہیں ورنہ ہماری ہر وقت دعا ہے کہ خدا تعالیٰ امامانِ دین پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں بھی اپنی رحمت سے محروم نہ رکھے۔ آمین! ۱۲ محمد عفی عنہ۔

کے راوی تو خود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ابو محمد شرف الدین عیسیٰ ہیں جن کا انتقال ۵۸۷ھ میں ہوا ہے ✦

(۱۷) فارسی ترجمہ والی کتاب کے آغاز میں مقدمہ ہے۔ جس میں مولوی عبد اللہ خلف مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی حنفی لکھتے ہیں کہ شیخ بلادل قادری نے جب اس کتاب غنیۃ الطالبین کے ترجمے کی درخواست کی تو مولوی عبد الحکیم صاحب نے استخارہ کیا لیکن ترجمہ کی اجازت نہ پائی اس پر دوبارہ کہا گیا۔ اب آپ پوری کتاب کے لفظی ترجمے کی بابت استخارہ کیجئے۔ چنانچہ اس دوسرے استخارہ کے بعد اجازت مل گئی۔ اور ترجمہ کر دیا گیا پس آج کل کے ان گپوڑوں سے بہت پہلے اس کتاب کی بابت دنیا میں سب کچھ ہو چکا ہے اب ان واقعات سے کنارہ کشی کرنی اور پیر صاحب کے علمی شاہکار سے انکار کرنا دراصل اپنی بدعتوں اور شرک کی محبت میں پھنس کر پیروں کی پیری سے انکار کرنا ہے۔ علاوہ ازیں جو عبارتیں مجھے ذکرِ محمدی اور غنیۂ محمدی میں شاہ صاحبؒ کی ان کتابوں سے پیش کی ہیں۔ اُن کے بیان میں شاہ صاحبؒ منفرد اور تنہا نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ تمام سلف صالحین ہیں۔ حدیث و قرآن ہے اس انکار سے فائدہ اور نتیجہ کیا ہوگا؟ تمہارے ان شرکیہ کاموں اور بدعیہ رسموں کے خلاف سینکڑوں حدیثیں اور سینکڑوں آیتیں صراحت سے موجود ہیں۔ کب تک انکار کرتے رہوگے؟ خدا کو منہ دکھانا ہے۔ درست ہو جاؤ۔ بندوں کی بندگی سے ہٹ جاؤ۔ اور سچے سُنی اور عامل بالحدیث بن جاؤ ✦

(۱۸) صاحب دراسات جو خود ایک حنفی فاضل ہیں جن کی بزرگی اور علم کے آپ سب قائل ہیں۔ وہ بھی اس کتاب غنیۃ الطالبین کو شاہ عبد القادر جیلانی کی تصنیف مانتے ہیں۔ ان کے اعتراض کو

(باقی آئندہ)

مؤلف کتاب ھذا حضرت مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی کی ایک سو بیالیس ١٤٢ تصانیف کی مختصر فہرست

صلوٰۃ محمدی جسمیں توحید و رسالت کے بیان کے بعد نماز نہ پڑھنے کی وعید، پھر وضو کرنیکا طریقہ وضو کے تمام مسائل، تیمم کا طریقہ اور مسائل، اذان اور تکبیر کا طریقہ، نماز کی دعائیں نماز کی ترکیب نماز کے مسائل، نماز کے بعد کی دعائیں مع ترجمہ، مسافر اور بیمار کی نماز کے احکام، تراویح اور تہجد کا بیان، جمعہ کا بیان، جنازے کی نماز کا طریقہ اور اسکے مسائل، عید کی نماز کا طریقہ اور مسائل وغیرہ کا مفصل بیان مطابق احادیث مع حوالہ قیمت تین آنے۔ **صیام محمدی** ماہ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت اور تاکید، ماہ رمضان المبارک کی فضیلت روزے اور نیک اعمال کی فضیلت، چاند کے احکام افطار کرانیکا ثواب، روزے میں جو کام منع ہیں انکا بیان معذور لوگوں کے روزوں کا حکم، روزے کے جملہ مسائل۔ لیلۃ القدر کے فضائل اور مسائل، اعتکاف کی فضیلت اور احکام، نفلی روزوں کا مکمل بیان اور خاص احکام، فطرے کے مسائل اور فضائل وغیرہ مطابق احادیث مع حوالہ قیمت تین آنے **زکوٰۃ محمدی** زکوٰۃ کی فرضیت زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ۔ زکوٰۃ کا نصاب۔ ان چیزوں کا بیان جن پر زکوٰۃ نہیں۔ زکوٰۃ کی مقدار کا بیان ان لوگوں کا بیان جنھیں زکوٰۃ دینی چاہئے اور جنھیں لینی حرام ہے۔ زکوٰۃ کے تمام مسائل امامت کا مسئلہ نفلی اور فرضی خیرات کے فضائل پر صدقہ خیرات کے مختلف مسائل۔ خیرات کے متعلق حدیثی حکایتیں قیمت تین آنے۔ **ایمان محمدی** حضرت امام بیہقی کی چوتھی صدی کی مشہور کتاب شعب الایمان کے مختصر کا ترجمہ جس میں ایمان کی ستتر شاخوں کا تفصیل وار بیان ہے۔ ہر شاخ کا بیان قرآن حدیث اقوال بزرگان سے قیمت دس آنے۔ **حج محمدی** حج اور عمرے کی فضیلت، حج نہ کرنیکا وبال، ملتوی کرنیکی برائی، التوا حج کا مسئلہ دیر لگانے کا گناہ وغیرہ ایک آنہ **توحید محمدی** پکی قبروں گنبدوں اور مقبروں کے حرام ہونے کی اور بنے ہوؤں کو گرا دینے کی تقریباً دو سو دلیلیں، قبر کے متعلق شرعی احکام کا بیان، قبر پرستی کی تردید، قبر کو چومنے چاٹنے چڑھاوا چڑھانے غلاف وغیرہ کی حرمت قرآن حدیث اور فقہ حنفی وغیرہ سے قیمت چار آنے۔ **برأت محمدی** حسن نظامی نے اہلحدیث اور نجدیوں کے خلاف ایک رسالہ لکھا تھا اسکا اسمیں رد ہے ایک آنہ۔ **طریق محمدی** قرآن سے حدیث سے صحابہؓ سے تابعین سے چاروں اماموں سے ان کے شاگردوں سے حنفی مذہب کی فقہ کی کتابوں سے خود حنفیوں کے طرز عمل سے تقلید شخصی کا قابل تردید، امام صاحب کے ان مسائل کا بیان جنھیں خود حنفی نہیں مانتے فقہ کی کتابوں کے خلاف قرآن حدیث کا مسائل کے اظہار کیلئے بطور نمونہ پچاس مسائل، امام صاحب کے شاگردوں کے وہ مسائل جن میں انھوں نے امام صاحبؒ کا خلاف کیا ہے تقلید کی حرمت اور ممانعت پر خود امام ابوحنیفہؒ کے بہت سے اقوال، وہ حدیثیں جنکے ایک حصے کو حنفی حضرات اپنے مذہب کے مطابق پا کر مانتے ہیں اور اسی حدیث کے دوسرے حصے کو بوجہ مخالفت مذہب نہیں مانتے۔ مقلدوں کی دلیلوں کے جواب مقلدین سے باقاعدہ مناظرہ حنفی مذہب فقہ کی کتابوں کی تاریخ تحقیق تقلید کی تاریخی تحقیق، حنفی مذہب کے اصولوں کی تنقید، ابوحنیفہ نامی بہت سے بزرگ گذرے ہیں وغیرہ ڈیڑھ سو صفحات ہیں تقریباً چھ سو دلیلیں ہیں اتباع سنت کی پوری تاکید ہے۔ طرز تحریر اتنا دلکش ہے کہ آپ شروع کرنے کے بعد ختم ہی کر کے چھوڑینگے۔ اس سلاست اور سلامت روی کیساتھ دلائل کی بھرمار والی اور کوئی کتاب اس سے بہتر تقلید کے رد میں نہیں ہے قیمت ایک روپیہ۔ **فضائل محمدی** حضرت امام خطیب بغدادیؒ کی کتاب شرف اصحاب الحدیث جو چوتھی صدی کی تصنیف ہے مدینے شریف کے کتب خانے میں اسکا قلمی نسخہ تھا حضرت مولانا نے اپنے سفر حج میں اسے نقل کرایا اور ترجمہ بھی کر دیا اب عربی مع اردو ترجمہ کے چھپ گئی ہے اسمیں بدعتوں اور بدعتیوں کی مذمت رائے قیاس اور کلام کی مذمت اہلحدیث کی فضیلت قرآن سے حدیث سے اقوال صحابہؓ سے تابعین، محدثین اور مجتہدین سے، اہلحدیث کا ناجی فرقہ ہونا۔ اہلحدیث کا حق پر ہونا، اہلحدیث کا قرآن میں ذکر اور تعریف علم حدیث کی فضیلت تمام عبادتوں پر دیندار صالح لوگوں کے اہلحدیث کے درجات کے متعلق سچے خواب اہلحدیث کی برائی میں جو اقوال پیش کئے جاتے ہیں انکا معقول جواب جو لوگ کہتے ہیں کہ اہلحدیث نیا فرقہ ہے اس لقب کا کوئی ثبوت نہیں، انھیں یہ کتاب دکھلایئے تاکہ انکی آنکھیں کھل جائیں اور اپنی غلطی پر نادم ہو جائیں اسمیں ثبوت ہے کہ صحابہ تابعین ائمہ دین سب اپنے تئیں اہلحدیث ہی کہتے ہیں ڈیڑھ سو صفحے کی کتاب سوا روپیہ۔ **امام محمدی** امام خطیب بغدادیؒ کی یہ بھی تصنیف ہے۔ تاریخ بغداد کا ایک جز ہے اسمیں حضرت امام ابوحنیفہؒ کی سوانحعمری ہے اور آپ پر آپکے زمانے کے اور بعد کے بزرگان ملت ائمہ دین اور مجتہدین نے جو جرح کی ہے اسکا بیان ہے ہر بات سند کے ساتھ ہے امام صاحبؒ کے غلط فتوے اور انکی کافی تردید ہے غرض مناقب و مثالب برائی بھلائی سب کا بیان ہے عربی مع اردو ترجمہ۔ اسی کتاب سے آجتک لوگ امام صاحب کے فضائل کو بیان کرتے رہے ہیں لیکن تصویر کا دوسرا رُخ دنیا سے پوشیدہ رکھا الحمدللہ آج وہ بھی بے نقاب ہو گیا۔ آپ اسے دیکھے بغیر امام صاحبؒ کی نسبت جو رائے قائم کرینگے وہ قطعاً غلط ہوگی قیمت ایک روپیہ چھ آنے۔ **حقوق محمدی** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف سنکر انگوٹھے چومنے کی تردید کی حنفی مذہب کی چالیس دلیلیں اور درود شریف پڑھنے کی نفیس تحقیق اور بہترین فضائل کا بیان قیمت ایک آنہ۔ **میلاد محمدی** آجکل میلاد کی جو رسمیں رائج ہیں انکی حنفی مذہب کی معتبر کتابوں سے تردید اسی طرح قیام مولود کی بھی اعلیٰ تردید، میلاد کب جاری ہوا کس نے جاری کیا۔ چاروں مذہبوں میں اس کا کیا حکم ہے؟ اس دن کے جلسے جلوس دکانیں بند کرنے وغیرہ کی بدعت کی تردید میں پچاس دلیلیں ٢ **برہان محمدی** قاضی القضاۃ مفتی وقت حضرت امام سبکی المتوفی ٧٥٦ھ کے رسالہ جزء رفع الیدین کا اردو ترجمہ عربی سمیت آنحضرت ﷺ سے خلفائے صحابہؓ سے امت کے بزرگوں سے رفع الیدین کا ثبوت بلکہ وجوب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی نماز میں آخری دم تک رفع الیدین ترک نہ کرنا وغیرہ قیمت دو آنے **عقائد محمدی** حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی کتاب السنۃ کا ترجمہ عقائد کے بارے میں لاجواب کتاب جس کے شروع میں امام صاحب لکھتے ہیں کہ اسمیں سے ایک عقیدہ بھی جسکا نہ ہو وہ اہل سنت سے خارج ہے ایک آنہ **درایت محمدی** حنفی فقہ کی سب سے اعلیٰ کتاب ہدایہ کی تنقید جس میں بیان ہے کہ ہدایہ میں حدیثوں میں کہیں اپنی طرف سے زیادتی کر دی ہے کہیں کمی کر دی ہے، ہیر پھیر کر دیا ہے کہیں موضوع اور من گھڑت حدیثیں ہیں جو حدیثیں اپنے مذہب کے ثابت کرنے کیلئے لائے ہیں وہ حدیثیں اس طرح ہیں ہی نہیں۔ کہیں صحابیؓ کے قول کو پیغمبر کی حدیث بنا دیا ہے۔ امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام مالکؒ امام محمدؒ امام ابو یوسفؒ کا مذہب

دفتر اخبار محمدی دہلی کی فروختنی کتابوں کی فہرست

تصانیف حضرت مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی

غلط نقل کیا ہے یہیں لغت کے معنیٰ اور عربی عبارت بھی غلط ہے۔ تاریخ اور واقعات میں بھی لغزش کھائی ہے۔ خلفاء اور صحابہؓ پر بھی بے ثبوت باتیں کہی ہیں غرض کہ ہر فن میں ہدایہ کی غلطیاں ثابت کی ہیں پھر نمونہ کے طور پر ہدایہ کے ایکسو مسائل نقل کئے ہیں جو ہیتناک ہیں پھر امام صاحبؒ کا اور انکے شاگردوں کا باہم سے ایکسو مسائل کا اختلاف نقل کیا ہے پھر ہدایہ میں سے خود امام صاحبؒ کے ایک ایک مسئلہ میں کئی کئی متضاد اقوال نقل کئے ہیں پھر یہ ثابت کیا ہے کہ فقہ کی کتابیں معتبر نہیں ان میں نقطہ ائمہ صاحب کے مسائل نہیں غرض ہدایہ کی پوری کیفیت اس سے معلوم ہوسکتی ہے قیمت بارہ آنے۔ **سیرتِ محمدی** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین اور معتبر سوانح حضرت امام ابو جعفر طبریؒ کی کتاب خلاصۃ السیر کا ترجمہ اردو جسمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سوانح کے ساتھ آپ کی تمام بیویوں کے اور کل خاندان کے صحیح حالات بھی ہیں قیمت عربی آٹھ آنے اردو بارہ آنے **عقیدۂ محمدی** اہلحدیث کے صحیح اور خفیہ عقائد اور مذہب کا بیان ان پر جو تہمتیں رکھی جاتی ہیں ان کا ازالہ۔ اہلحدیث اور حنفی دونوں کے مطالعہ کے قابل کتاب قیمت ایک آنہ۔ یہ کتاب تو ایسی ہے کہ اسے اہلحدیث اپنے دوسرے بھائیوں میں مفت تقسیم کریں تاکہ ان میں جماعت اہلحدیث کی نسبت جو جو غلط فہمیاں ہیں سب ہٹ جائیں اور اس جماعت کے صحیح عقائد معلوم ہوں اور جو لغزت آپس میں ہے وہ جاتی رہے **دلائلِ محمدی** حصہ اول آمین رفع الیدین سورۂ فاتحہ کا حنفی مذہب کی کتابوں سے بہترین ثبوت۔ اہلحدیث کے حق پر ہونے کا اور انہیں مسجدوں سے روکنے کی حرمت کا حنفی مذہب کی کتابوں سے ثبوت اور حنفی مذہب کے چیدہ چیدہ علماء انکے پیچھے اقتداء کرکے نماز پڑھنے کا ان سے میل ملاپ رکھنے کا نہایت عمدہ ثبوت قیمت صرف دو آنے **دلائلِ محمدی** حصہ دوم ان تینوں مسائل کے خلاف حنفی مذہب کی جتنی دلیلیں ہیں سبکا کافی جواب ایمان مسائل کے پختہ ثبوت اور ساتھ ہی سینہ پر ہاتھ باندھنے کے مسئلہ کا بھی ثبوت مخالفین کی تردید کے ساتھ قیمت آٹھ آنے **ہدایتِ محمدی** فقہ کا نمونہ دکھانے کیلئے اس میں ہدایہ کے ایکسو مسائل نقل کئے ہیں جو صریح خلاف قرآن وحدیث ہیں اسے دیکھکر کتب فقہ کی نسبت صحیح رائے قائم کرنیکا موقع آسانی سے مل سکتا ہے دو آنے **سیفِ محمدی** فقہ کی معتبر کتاب درمختار کے پانسو خلاف قرآن وحدیث مسائل پھر ان پر جو دلیلیں حنفی مذہب کے علماء دیتے ہیں وہ پھر ان کے کچے پن اور اوصاف سے جواب بھران ہی جیسے اور مسائل جو ان پر لے رہے ہیں۔ یہ کتاب آپ کو بتائیگی کہ موجودہ کتب فقہ کے مسائل کیسے کچھ ہیں اور قرآن وحدیث سے انہیں کسقدر دوری ہے اور قیاس نے ان کتابوں کے ماننے والوں کو کیسی خطرناک جگہ میں لاکھڑا کیا ہے فقہ کا برہنہ نمونہ یہ کتاب آپ کے سامنے پیش کردیگی۔ پھر ناممکن ہے کہ آپ قرآن وحدیث کے علاوہ کسی تیسری چیز کو دین سمجھیں صرف ایک روپیہ۔ **اشعار ردِ تقلید** اس کتاب میں مثنوی مولوی رومؒ سے اور شیخ سعدیؒ کی تصنیف سے تقلید کے رد کے اشعار نقل کئے ہیں اور ہر شعر کا اردو ترجمہ ساتھ ہی ہے قیمت ایک آنہ **صراطِ محمدی** اس کتاب میں تعزیہ داری کی اور شرک کی قرآن سے حدیث سے خود امام ابو حنیفہؒ سے اور بزرگانِ دین سے اور خود حنفی مذہب سے تردید کیا ایک آنہ **معراجِ محمدی** معراج کے صحیح واقعات معراج جسمانی کا ثبوت۔ منکرین کا رد۔ رجب کی بدعتوں کی تردید قیمت ایک آنہ۔ **انعامِ محمدی** عید الفطر کے نماز عید کے فطرے کے جملہ احکام مطابق حدیث اور **آئینۂ محمدی** صورت شکل کیسی رکھنی چاہئے؟ داڑھی مونچھ کے احکام شریعت میں کیا ہیں؟ لباس کے احکام شریعت میں کیا ہیں؟ حضورؐ کی شبیہ مبارک مع لباس کیا تھی قیمت ایک آنہ۔ **درودِ محمدی** تیجے دسویں بیسویں چالیسویں برسی شب برات عرس تبارک فاتحہ خوانی اور حاضری کی روٹی غرض

میت کے بعد جتنی رسمیں بعض مسلمانوں میں رائج ہیں سب کی تردید اور جتنی دلیلیں اسکی لوگ دیتے دیتے ہیں ان میں سے ہر ہر دلیل کے کئی کئی جوابات۔ ساتھ ہی حنفی مذہب کی معتبر فقہ کی کتابوں سے ان تمام کاموں کی تردید میں بہت سی عبارتیں قیمت پانچ آنے۔ **تحفۂ محمدی** بقرعید کی قربانی کے عید کی نماز کے تمام احکام مطابق سنت وحدیث قربانی کی ابتدا کا حضرت ابراہیمؑ کے اپنے صاحبزادے کی قربانی کرنیکا بیت اللہ شریف کی بنا کا قصہ بھی ہے ایک آنہ **تعلیمِ محمدی** عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے جواز کو حدیث سے ثابت کیا ہے اور مخالفین کے دلائل کی پوری دیکھ بھال کرکے انہیں ساکت کیا ہے ایک آنہ **فرمانِ محمدی** قبروں پر کون سے کام جائز ہیں اور کون سے منع ہیں سب کا بیان۔ زیارتِ قبور کا مسنون طریقہ کیا ہے اور کونسا ممنوع ہے نیز قبروں پر جتنی بدعتیں عرس وغیرہ کی جاتی ہیں سب کا رد ایک آنہ **صدائے محمدی** اہلحدیثوں پر عموماً چودہ اعتراض کئے جاتے ہیں جنہیں مختلف صورتوں میں شائع کیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں ان سب کے ایسے جوابات ہیں کہ جنکے بعد اہلحدیث کا دامن پاک ہوجاتا ہے قیمت صرف دو آنے **موتِ میت کے مسائل** کا ٹریکٹ ایک آنہ **مسجدی محرابوں** کے منع ہونیکا ٹریکٹ ایک آنہ **مرغ کی قربانی** کی تردید کا ٹریکٹ قیمت ایک آنہ **کبیرہ گناہوں** کی وعید کا ٹریکٹ ایک آنہ۔ اسی طرح گلدستۂ محمدیہ کے ضمن میں پچپن کتابیں مختلف مسائل پر ہیں جن میں سے بعض موجود ہیں بعض ختم ہوچکی ہیں **اذانِ محمدی** رمضان المبارک کے مہینے میں سحری کے وقت اذان کہنے کی سنت کو اس کتاب میں ثابت کیا ہے اور اسکے مخالفین کی معقول تردید کی ہے قیمت ایک آنہ **جماعتِ محمدی** عورتوں کو عیدگاہ میں جانے کے مسئلہ کو خوب پختہ دلائل سے ثابت کرکے مخالفین کا معقول جواب دیکر پھر مسجدوں میں اور وعظوں میں عورتوں کے آنیکا بیان بھی اسی تفصیل سے ہے قیمت چار آنے **عصائے محمدی** بعض لوگوں نے دو رسالے لکھکر اہلحدیث کا منہ چڑایا تھا۔ ان میں بہت سے مسائل اہلحدیث کے سر تھوپے تھے یہ کتاب ان دونوں رسالوں کا ایسا جواب ہے کہ پھر ایسے مفسد مولویوں کو اسکے جواب کی ہمت نہیں ہوئی۔ ان اعتراضوں کا انہوں نے کوئی جواب دیا جو ان پر اس کتاب میں کئے گئے تھے قیمت ۲ آنہ **مملکتِ محمدی** سلطان ابن سعود پر جو اعتراضات یہاں کے ہندوستانی مسلمانوں نے تھے اور ضمناً وہی اعتراضات ہم اہلحدیثوں پر تھے اس کتاب میں انکا جواب ہے ایک آنہ **ضربِ محمدی** اس کتاب میں علمائے مقلدین سے تقلید کی بابت ایک سو سوالات ہیں باوجود برسوں گذرجانے کے اب تک انہوں نے اسکے جواب میں اپنے قلم کو جنبش نہیں دی اسلئے کہ وہ سوالات ہی ایسے ہیں کہ جس طرح بھی جواب دیں تقلید باقی نہیں رہ سکتی ایک آنہ **شمعِ محمدی** ایکسو چھپن حدیثیں مع ترجمہ وحوالہ۔ یہ وہ حدیثیں ہیں جنہیں حنفی مذہب نہیں مانتا۔ ہر حدیث کیخلاف حنفی مذہب فقہ کے مسائل نقل کئے ہیں یہ کتاب سچ مچ ایک شمع ہے جس کی روشنی میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح فقہ حدیثوں کے خلاف ہے اور کیسے صاف صاف مسائل کی حدیثوں کو مقلدین نے تقلید کی وجہ سے رد کردیا ہے قابل دید کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ۔

تفسیر ابن کثیر کا حرف بحرف ترجمہ بنام تفسیر محمدی کامل رد و

کلام اللہ شریف کو خوب ذہن نشین کردینے والی معتبر اور مفصل سب سے اچھی تفسیر

دنیا کے آج کے اور آج سے پہلے کے کسی عالم کو اس میں اختلاف نہیں کہ سب سے اعلیٰ سب سے مفید سب سے

رہا یہ قرآن کریم کو بطریق سلف صالحین سمجھانے والی تفسیر تفسیر ابن کثیر ہے یہ سلف کی تفسیر ہے اور اسکے بعد کی کل عربی اردو تفسیریں اسی سے ماخوذ ہیں آٹھ جلدوں میں ہے کلام اللہ شریف کی تفسیر خوب کھول کھول کر کی ہے سب سے پہلے تو کلام اللہ کی آیت کی تفسیر کلام اللہ شریف کی دوسری آیتوں سے کرتے ہیں پھر حدیثوں سے پھر سلف صالحین سے۔ ہر ہر حدیث اور ہر ہر آثار کے حوالے بھی دیتے ہیں اسی وجہ سے یہ تفسیر دنیا کی تمام تفسیروں سے اعلیٰ ہے آجتک اس سے صرف علماً ہی فائدہ اٹھاتے رہے ہیں لیکن الحمد للہ اب اسکا اردو ترجمہ مولانا محمد صاحب مدظلہ نے کر دیا ہے اس ترجمہ نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے کیونکہ ترجمہ عام فہم سلیس عبارت میں ہونے کے علاوہ اردو محاورہ کے مطابق ہے وہ خود ایک مستقل تصنیف معلوم ہوتی ہے حروف کھلے ہوئے اور واضح ہیں کاغذ اعلیٰ ہے چھپائی نہایت صاف ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے پوری تفسیر چھپکر تیار ہو چکی ہے ہر پارہ بہت بڑا اور نہایت مفصل ہے اس فہرست کے صفحات کے برابر صفحات ہیں پھر بھی کوئی پارہ تقریباً پونے دو سو صفحات کا ہے کوئی اس سے کچھ کم۔ اس فہرست کے برابر اسکے ڈھائی ہزار صفحات ہیں۔ آٹھ سال میں ترجمہ ہوا ہے اور ہزارہا کے خرچ سے چھپی ہے عالم غیر عالم سب اس تفسیر کے شیدائی ہیں کوئی اس سے بے نیاز نہیں جونسا پارہ آپ چاہیں الگ بھی منگوا سکتے ہیں اور ایک ساتھ پوری تفسیر بھی طلب فرما سکتے ہیں باوجود اسکے ہم نے قیمتیں بہت کم رکھی ہیں۔ آپ جلد منگوا لیجئے اپنے احباب کو بھی رغبت دلائیے اور خدا کے کلام کو سمجھنے کی کوشش کیجئے ایک ایک پارہ الگ الگ ہے اور الگ الگ مل سکتا ہے۔ پوری تفسیر آپ کو اسوقت رعایتی قیمت یعنی صرف چوبیس روپے میں بھیجدی جائیگی پانچ روپے پیشگی بھیجئے اپنے ہاں کے ریلوے اسٹیشن کا نام لکھئے کہ ریلوے پارسل سے بھیجدی جائے اس تفسیر کا اصلی ہدیہ تیس روپے ہے مگر کامل تفسیر ہم صرف چوبیس روپے میں دیدینگے کلام خدا سے انس و محبت رکھنے والے بہت جلد اسے منگوالیں

۹۹

مجدد وقت حضرت حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی مفید تر تصنیف

اعلام الموقعین کا ایک ایک حرف کا کامل ترجمہ اردو سات حصوں میں بنام **دین محمدی** یہی وہ کتاب ہے جس میں چاروں مذہبوں کے خلاف حدیث مسائل کی بادلائل تردید ہے تقلید کی جتنی دلیلیں عقلی نقلی دی جاتی ہیں سب کے ٹھوس جوابات ہیں۔ قیاس کی نسبت وہ اعلیٰ بحث ہے کہ دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں۔ قیاس کی خرابیاں قیاسی مسائل کا تضاد اور ان کی کھوٹ پوری طرح ظاہر کی ہے۔ صحیح معنی میں فقہا اسلام کی یہی کتاب ہے۔ شرعی مسائل کا مطابق عقل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ فتویٰ نویسی کے شرعی قواعد ساتھ ہی صحابہ کرام کے عمر بھر کے سوالات اور حضورؐ کے جوابات بھی درج ہیں۔ قیاس کی تمام دلیلوں کا جواب ہے۔ حدیث و فقہ کا فرق ظاہر کیا ہے۔ ان دونوں میں جو اختلاف ہے اسے بیان کر کے فقہ کے ان خلاف حدیث سینکڑوں مسائل کی بادلائل عقلیہ و نقلیہ تردید کی ہے۔ فقہ میں جو حیلے لکھے ہیں ان کی اصولی اور پھر ایک ایک کی تردید ہے۔ تین طلاقیں جو ایک ساتھ دی جائیں ان کے ایک ہونے کا۔ حلالہ کے حرام ہونے کا تفصیلی دلائل سے بیان ہے۔ اور بھی سینکڑوں بحثیں ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ اگر آپ دین خدا کو مسائل شرعیہ کو اسلام کو اسکی اصلی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں جس صورت میں وہ حضورؐ کے زمانے میں تھا تو آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔ سات حصے ہیں اس فہرست کے برابر ایک ہزار صفحات ہیں قیمت اصلی دس روپے رعایتی آٹھ روپے۔ **خطبہ محمدی** اس رسالے میں جمعہ کے خطبے کا سامعین کی زبان میں ترجمہ کرنیکا پورا ثبوت قرآن حدیث اقوال بزرگان سلف خصوصاً حنفی مذہب سے دیا گیا ہے اور جو لوگ ترجمے کے منکر ہیں ان کے جتنے دلائل ہیں سب کی پوری تردید کر دی گئی ہے قیمت ایک آنہ **مناظرہ محمدی** ضلع ہوشیارپور میں مولانا محمد صاحب کا ایک حنفی مولوی سے جو مناظرہ ہوا تھا وہ اس طرح اس میں نقل کیا گیا ہے کہ گویا آپ خود وہاں تھے اور اسے لفظ بلفظ سنا ہے قیمت دو آنے **وضوء محمدی**۔ اس میں کپڑے کی جرابوں پر مسح کرنیکی بہت سی دلیلیں ہیں پھر جو اسے نہیں مانتے ان کے دلائل کے تشفی بخش جواب ہیں تین آنے **تعویذ محمدی** اسلام کے بہتر فرقوں میں سے ناجی جماعت صرف اہلحدیث کی ہے اسکا ثبوت خود حنفی مذہب سے اسکے خلاف دلیلوں کا جواب اہلحدیث پر جو تہمتیں رکھی جاتی ہیں ان کا ازالہ ان سے جو نفرت پھیلائی جاتی ہے اس کا ازالہ۔ انکی حقانیت کا ثبوت ان کے مسائل اور اصول کا ثبوت جو اعتراض حنفی مصنف لے کئے تھے ان کا سب کا جواب قیمت ڈھائی آنے **فیصلہ محمدی** مدراس کے حنفی علما نے قبروں پر پھول چڑھانے اور شربت پنجے نکالنے اور ان کے ثبوت میں اہل حدیث کے خلاف کچھ تحریریں شائع کی تھیں ان کی بابت مولانا نے اس کتاب میں وہ پاک فیصلہ کیا ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد کوئی منصف مزاج شخص ان کاموں کے پاس بھی نہیں پھٹک سکتا۔ قیمت ایک آنہ **سراج محمدی** الفقہا جبار نے ایک رسالہ لکھا جسے بدعتیوں نے خوب اچھالا۔ اس میں اہلحدیث پر ۵۳ تہمتیں اعتراض تھے الحمد للہ مولانا محمد صاحب نے ان کا جواب لکھا ہر اعتراض کو انہی پر الٹ دیا ہے فقہ کی تقلید کی تاریخ ہے اہلحدیث کی تاریخ ہے۔ کتب حدیث کی تاریخ ہے جمع قرآن کی تاریخ ہے چھ آنے۔ **ظل محمدی** موجودہ زمانے میں چپہ چپہ پر جو امامت کی دکانیں کھل گئی ہیں۔ ہر شخص اپنے اپنے خود ساختہ اماموں کی بیعت کی دعوتیں دیتا پھرتا ہے ان سب کی تردید کا ٹریکٹ ہے قیمت ایک آنہ **مرحمت محمدی** انسان سے طلاق نکاح اقرار شرک وکفر وغیرہ جو جبراً قہراً کرنا زبردستی بزور کرایا جائے کہلوایا جائے وہ سب شرع کے نزدیک لغو ہے اس باب میں مولانا محمد صاحب کی وارد کردہ دو سو پینتالیس دلیلیں اور ساتھ ہی دیگر علماء کرام کے ایک سو پندرہ مدلل فتوے صفحات ایک سو۔ رعایتی قیمت تین آنے۔ **درۂ محمدی** اس کتاب میں بتلایا گیا ہے کہ حنفیوں کی اصلی نسبت کس کی طرف ہے؟ حنفی لقب کی خوب تردید کی ہے۔ محمدی لقب اور اہلحدیث لقب کا پورا ثبوت لکھا ہے حنفیوں کے اعتراضات کا دندان شکن جواب ہے اور پھر ان کی فقہ کی کتابوں کے مسائل انھیں بتلا کر ان کے دلائل ان سے دریافت کئے گئے ہیں جو حدیث و قرآن کے خلاف ہونیکے ساتھ ہی تہذیب و متانت سے بھی یکسر خلاف ہیں قیمت ایک آنہ۔ **تائید محمدی** کتاب تقویۃ الایمان پر جتنے اعتراض تھے حضرت مولانا نے نہایت ہی عالمانہ جواب دیکر انھیں دفع کر دیا ہے ساتھ ہی مولانا کی سوانح عمری لکھدی ہے ساتھ ہی گذشتہ حنفیوں کے فتوے اور موجودہ حنفیوں کے فتوے

نقل کرتے ہیں پھر حنفیوں کا مرجیہ ہونے کا جو فقرہ شاہ صاحبؒ نے لکھا ہے۔ اس کی توجیہ کرتے ہیں۔ اور یہ داغ دھونا چاہتے ہیں۔ لیکن کتاب کے انتساب کی تغلیط نہیں کرتے۔ یہ نہیں کہتے کہ یہ کتاب ہی شاہ جیلی کی نہیں۔ لیکن آپ حضرات کا عجب رنگ ہے کہ جب بات بنائے نہیں بنتی تو کانوں پر ہاتھ دھر لیتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں۔ قُلُوبُنَا غُلْفٌ +

(۱۹) اسی کتاب میں صاف لکھا ہے کہ قول شاہ جیلانی کا بحق حنفیہ ہے نہ بحق امام ابوحنیفہؒ۔ الغرض غنیۃ الطالبین مصنفہ شاہ عبدالقادر جیلانیؒ ہے۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ اس کا انکار نری جہالت ہے +

(۲۰) اس کی کامل بحث مع اس ثبوت کے کہ غنیہ پیر صاحبؒ کی تصنیف ہے۔ جامع الاصول میں بھی موجود ہے۔ ملاحظہ ہو جلد عاشر فصل نویں پس دیدہ و دانستہ حق پوشی نہ کرو۔ علماء ماننے کے پیچھے نہ پڑو۔ بندوں کے بندے اور انتیوں کے انتی نہ ہو۔ حق کو کھلے بندوں قبول کرو۔ جنہیں پیر بلکہ پیران پیر مانا ہے ان کی باتوں کو بھی مانو۔ تقلید کو چھوڑو۔ شرک سے منہ موڑو۔ بدعتوں کا گلا مروڑو۔ اہل حدیث کے مسائل کو حق مانو۔ ان کے خلاف سے باز آؤ۔ وَاللّٰهُ الْهَادِي +

(باقی باقی) محمد عفی عنہ

آپکے مذہبی خادم یعنی اخبار محمدی کے مینیجر کی عرض داشت!

اخبار محمدی کا سترھواں سال بحمد اللہ وبفضلہ وکرمہ ختم ہونے کو ہے۔ آپ نئے سال یعنی جلد ۱۸ کی قیمت کے تین روپے کا منی آرڈر کریں گے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اسی کے ساتھ آپ اپنے اس اخبار کی امداد کے لئے یا اخبار کے غریب فنڈ کی امداد کیلئے جس پر دفتر کا سات سو چالیس روپیہ تین آنے رکا ہوا ہے کچھ آپ سے ہو سکے بھیج دیں۔ کچھ آنے ہی سہی، کچھ روپے ہی سہی، تھوڑا سہی، بہت سہی، جو ہو سکے، بھجوا دیں۔ یہ تبلیغی مد ہے جس کا خرچ جہاد کے خرچ کے برابر فضیلت رکھتا ہے۔ یہ آپ کے مذہب حق کی اشاعت ہے۔ اور رضا مندی رب کا ذریعہ ہے اگر آپ کے پاس کسی جلد کے نمبر سے اخبار محمدی آرہا ہے تو ضرور آپ نئے سال کی قیمت کا منی آرڈر کر دیجئے۔ ورنہ ہمیں وقت کا حرج ہوگا کام کی کثرت ہوگی۔ اور آپ کو تین آنے کا خرچ زیادہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکتیں دے اور ہم سب پر اپنا فضل وکرم رکھے اور ہم سے اپنے دین کی خدمتیں لے اور قبول فرمائے +

ساتھ ہی غریب فنڈ کا حساب بھی سن لیجئے اس سے پہلے کے اخبار میں ۱۵ مئی کو یہ حساب چھپا تھا۔ اس وقت غریب فنڈ پر ہمارے سات سو نو روپے دو آنے باقی تھے۔ اس کے بعد کا حساب ملاحظہ ہو۔ (۱) عبدالملک صاحب الہ آباد (۲) حاجی عبدالرحمان صاحب مدرس سندھ۔ (۳) مولوی انیس الدین صاحب دیناج پور۔ (۴) محمد عمر خاں صاحب بھوپال (۵) مولوی عبدالعزیز صاحب لدھیانہ (۶) مولوی عبدالسبحان صاحب نود باتی (۷) مولوی عبدالمجید صاحب وقار آباد (۸) ولی محمد صاحب کاٹھیاواڑ (۹) مولوی ابو سعید صاحب گوالیار۔ (۱۰) محمد صدیق صاحب دیزانگ (۱۱) محمد باجا صاحب بٹم (۱۲) مولوی راز صاحب شکراوی (۱۳) مولوی محمد حسین صاحب فتح پور (۱۴) محمود علی صاحب رام پور (۱۵) مولوی محی الدین صاحب سالکوٹ (۱۶) مولوی اشرف علی صاحب لوہٹی (۱۷) مولوی ابراہیم صاحب ہیم گنج (۱۸) مسجد اہل حدیث لاما کاختہ (۱۹) آدم خاں صاحب احمد نگر (۲۰) حاجی محمد اسحاق صاحب ضلع امرتسر (۲۱) حافظ محمد شریف کاپٹی (۲۲) مولوی عبداللہ صاحب مبارک پور (۲۳) محمد دین صاحب کوٹلی (۲۴) محمد علی صاحب لوہا پور (۲۵) ملا عبدالغنی صاحب نادرل (۲۶) مولوی عبداللطیف صاحب بھوانی پور (۲۷) حافظ عبدالرشید صاحب کانپور (۲۸) پیش امام صاحب مسجد اہل حدیث چک ۲۷ + ان جملہ حضرات کو اخبار غریب فنڈ سے جاری کیا گیا۔ اور امداد میں ۵۰ از جناب مشتاق احمد نظام الدین صاحب فقیہ از بھیمڑی آئے۔ اور ۵ جناب سیٹھ سلیمان داؤد جی بھائی میاں صاحب نے رنگون سے بھجوائے۔ حق تبارک وتعالیٰ دونوں حضرات کو خیر وبرکت اجر وعافیت عطا فرمائے۔ آمین ۸ امداد غریب فنڈ اور ۹ امداد مدرسہ محمدیہ از جناب شیخ اللہ دتا صاحب ازمیر پور وصول ہوئے۔ جزاہم اللہ وبارکہم اللہ۔ اور کہیں سے کچھ نہیں آیا۔ پس اب اس حساب کے بعد دفتر کے غریب فنڈ پر سات سو چالیس روپے تین آنے باقی رہے +

اہل حدیث بھائیو! یہ مد وہ ہے جس سے مذہب اہل حدیث کی تبلیغ مد نظر ہے۔ اور الحمد للہ کہ ہو رہی ہے۔ آپ اپنے صدقات خیرات زکوٰۃ کے مال سے اس کی امداد کیجئے اور اس ناقابل برداشت بوجھ کو ہم پر سے ہلکا کیجئے +

آپ میں وہ بھی ہیں کہ اگر چاہیں تو تنہا اس فرض کو جو کہ فی سبیل اللہ ہے ادا کر سکتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو سو پچاس کی رقم سے اس میں ہمارا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ یہ بھی نہیں تو آپ میں سے ہر شخص اگر اپنی طاقت کے مطابق بہت تھوڑا تھوڑا بھی دے تو یہ رقم ادا ہو سکتی ہے۔ آپ اس کیطرف توجہ کیجئے جو ہو سکے راہ خدا کے اس کام میں بھیجئے جزاکم اللہ خطبات محمدی کی امداد میں ۱۰ جناب مولانا محمد اکرام علی صاحب نے ناندیڑ سے بھجوائے۔ اور ۵ عالیجناب مشتاق احمد نظام الدین صاحب فقیہ نے بھیمڑی سے بھجوائے۔ جزاہم اللہ۔ یہ مد بھی خاص طور پر آپکی توجہ کی محتاج ہے۔ اس میں آپ جو دینگے اسے اللہ کے رسولؐ کے خطبے چھاپنے میں خرچ کیا جائیگا جو آپ کیلئے باقیات صالحات میں سے ہے۔ واللہ اولیٰ + مینیجر

انسان کی وحشت کا الم انگیز نقشہ!

موجودہ جنگ کے مصارف کی زیادتی اور قتل و خونریزی کی ہولناکی محتاج بیان نہیں اس موقعہ پر طبعاً دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ سابقہ لڑائیوں کے مصارف اور قتل و خونریزی کی کیا کیفیت ہے؟ افسوس کہ اس سلسلہ میں پورا ریکارڈ پیش کرنا مشکل ہے لیکن بڑی بڑی جنگوں کے متعلق جو کچھ معلوم ہوسکا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

نپولین کے محاربات

تاریخ میں سب سے بڑی اہمیت نپولین کی جنگوں کو حاصل ہے۔ نپولین اس وقت تک دنیا کا بہترین جرنیل مانا گیا ہے کسی بلند پایہ جرنیل یا بادشاہ یا صاحب علم و فضل کے متعلق آجتک اتنی کتابیں نہیں لکھی گئیں جتنی کہ نپولین کے متعلق لکھی گئیں، اس نے ۱۷۹۵ء میں توپ خانہ کے افسر کی حیثیت سے جنگ میں حصہ لیا۔ ۱۸۱۵ء میں وہ شہنشاہ فرانس کی حیثیت سے شکست کھا کر گرفتار ہوا۔ اور سینٹ ہلینا میں مرا۔ یہ پورے بیس برس زیادہ تر جدال و قتال میں گذرے +

جان و مال کا نقصان

کہا جاتا ہے کہ اگر فرانس کے انقلاب سے لیکر نپولین کی آخری شکست تک پورا حساب کیا جائے تو بیس لاکھ فرانسیسی مرے اور تقریباً اتنے ہی زخمی ہوئے۔ نپولین کی نو بڑی بڑی لڑائیوں میں کم و بیش اُنیس لاکھ نو ہزار آدمیوں نے حصہ لیا۔ ان میں سے تین لاکھ چھیاسی ہزار مرے اور زخمی ہوئے۔ ہسپانیہ پر نپولین کے حملے سے انگریزوں ہسپانیوں اور فرانسیسیوں میں جو جنگ چھڑی تھی اس میں فرانسیسیوں کے ڈھائی لاکھ اور انگریزوں کے پچاس ہزار آدمی مرے۔ فرانس نے اس جنگ پر ساڑھے پچیس کروڑ پونڈ اور برطانیہ نے تراسی کروڑ دس لاکھ پونڈ خرچ کئے +

جنگ کریمیا

کریمیا کی جنگ میں فرانس، برطانیہ اور روس کے چار لاکھ اسی ہزار آدمی مرے۔ اس جنگ کا خرچ اکتیس کروڑ تیس لاکھ پونڈ تھا جس کی تفصیل یہ ہے۔ برطانیہ، سات کروڑ اسی لاکھ پونڈ۔ روس چودہ کروڑ بیس لاکھ پونڈ۔ فرانس نو کروڑ تیس لاکھ پونڈ +

امریکہ اور جرمنی و فرانس

امریکہ کی مختلف ریاستوں میں غلامی کے مسئلہ پر جو جنگ ہوئی تھی۔ اس میں چھ لاکھ آدمی مرے۔ اس جنگ کا خرچ بارہ کروڑ دس لاکھ پونڈ تھا۔ جرمنی اور فرانس کے مابین ۱۸۷۰ء میں جو جنگ ہوئی تھی۔ اس میں صرف سات ماہ میں تین لاکھ اٹھتر ہزار سات سو آدمی موت کے گھاٹ اُتر گئے یا زخمی ہوئے۔ جنگ کے خرچ کے علاوہ فاتح جرمنوں نے فرانس پر اکتیس کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ کی رقم بطور تاوان ڈالی تھی +

ہندوستان کی جنگیں

ہندوستان میں سکندر و پورس کے درمیان دریائے جہلم کے کنارے پر جو جنگ ہوئی تھی، اس میں پورس کی چونتیس ہزار فوج میں سے اکتیس ہزار ماری گئی تھی۔ سکندر کی سپاہ کا نقصان صرف ایک ہزار تھا۔ کالنگا کی جنگ میں اشوک نے دشمن کے ایک لاکھ آدمی مارے تھے اور ڈیڑھ لاکھ گرفتار کرلئے تھے +

پانی پت کا میدان

پانی پت کے میدان میں تین فیصلہ کن لڑائیاں ہوئیں۔ پہلی لڑائی بابر اور ابراہیم لودھی کے درمیان ہوئی تھی جس میں فریقین کی سپاہ ایک لاکھ تھی۔ صرف آدھے دن میں ابراہیم لودھی کے پندرہ ہزار آدمی مارے گئے۔ ان میں خود ابراہیم بھی تھا۔ تیسری لڑائی مرہٹوں اور احمد شاہ ابدالی کے درمیان ہوئی تھی مرہٹہ فوج تین لاکھ افراد پر مشتمل تھی جن میں سے دو لاکھ ایک دن میں مارے گئے۔ بقیہ قید کرلئے گئے یا بھاگ گئے +

ترکی، روس اور جاپان

۱۸۷۷ء میں روس اور ترکی کے مابین جو جنگ ہوئی تھی۔ اس میں دو لاکھ آدمی مارے گئے صرف پلونا کی لڑائی میں ایک دن میں اٹھارہ ہزار روسی موت کے گھاٹ اُتر گئے۔ ۱۹۰۵ء کی جنگ روس و جاپان کے پورے اعداد معلوم نہیں ہوسکے لیاؤ تنگ کی لڑائی میں بیس ہزار روسی اور اٹھارہ ہزار جاپانی مارے گئے۔ شاہو کی لڑائی میں روسیوں کا نقصان ساٹھ ہزار تھا۔ اور جاپانیوں کا سولہ ہزار مکڈان کے معرکہ میں دس لاکھ آدمیوں نے حصہ لیا تھا جن میں سے اسی ہزار مارے گئے +

۱۹۱۴ء کی جنگ فرنگ

لیکن ۱۹۱۴ء کی جنگ یورپ کے سامنے تمام پچھلی لڑائیاں گرد ہوگئیں۔ اس جنگ کے صرف پہلے تین ماہ میں سولہ لاکھ سولہ ہزار آدمی مرے یا زخمی اور گرفتار ہوئے۔ فرانس کی آٹھ لاکھ چودہ ہزار فوج میں سے صرف آٹھ دن میں تین لاکھ بیس ہزار ماری گئی۔ اور دو لاکھ اسی ہزار زخمی ہوئی اس جنگ کے پورے نقصانات کی فہرست ملاحظہ ہو۔ مقتولین اسی لاکھ ترپن ہزار آٹھ سو انتالیس اور زخمی ایک کروڑ پچانوے لاکھ ۷۶ ہزار تین سو اکتالیس ہوئے +

ملک اور نقصانات!

مجروحین و مقتولین کی ملک وار فہرست ملاحظہ فرمایئے

ملک	مقتول	زخمی
جرمنی	بیس لاکھ	ساڑھے چوالیس لاکھ
روس	انیس لاکھ	ساڑھے انچاس لاکھ
آسٹریا ہنگری	بارہ لاکھ	چھتیس لاکھ
فرانس	تیرہ لاکھ	تیس لاکھ دس ہزار
برطانیہ	گیارہ لاکھ	چوبیس لاکھ

بقیہ نقصان میں اٹلی، امریکہ، ترکی، رومانیہ، بلغاریہ سرویا وغیرہ کو شریک سمجھئے +

جنگی مصارف

اگر ان مصارف کا نقشہ سامنے رکھا جائے، تو انسان مبہوت رہ جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ جنگ

یورپ پر چھپن ارب بارہ کروڑ بیس لاکھ پونڈ کی
رقم خرچ ہوئی۔ سرسری اندازے کے مطابق کہا
جا سکتا ہے کہ یہ رقم حکومت پنجاب کی سات ہزار
پانچ سو پچھتر برس کی آمدنی کے برابر ہے۔ اس میں
سے اکتالیس ارب پونڈ کی رقم صرف اتحادیوں
نے خرچ کی۔

مختلف ممالک کا نقشہ

اب ذرا اس خرچ کی ملک وار کیفیت ملاحظہ فرمایئے
سلطنت برطانیہ چھ ارب ستاون کروڑ اسی لاکھ پونڈ

ہندوستان	اڑسٹھ کروڑ ستر لاکھ "
امریکہ	آٹھ ارب دس کروڑ پچاس لاکھ "
فرانس	سات ارب چھیانوے کروڑ بیس لاکھ "
جرمنی	دس ارب چونتیس کروڑ دس لاکھ "
آسٹریا ہنگری	چار ارب چھ کروڑ اسی لاکھ پونڈ

موجودہ جنگ کے نقصانات

موجودہ جنگ کے نقصانات کا ابھی تک صحیح اندازہ
نہیں ہو سکا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ ایک خبر شائع ہوئی تھی
کہ فن لینڈ سے جنگ کے دوران میں روس کے
چالیس ہزار سپاہی کھیت رہے سینکڑوں ٹینک
اور بیسیوں طیارے تباہ ہوئے جرمنی اور اتحادیوں
کے نقصانات کا ابھی صحیح علم نہیں ہوا۔ سر جان سائمن
نے ۴ نومبر کو دار العوام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا
تھا کہ جنگ پر انگلستان کا ساٹھ لاکھ پونڈ یا تقریباً
آٹھ کروڑ روپیہ روزانہ خرچ آ رہا ہے۔ اس
حساب سے جنگی مصارف چالیس کروڑ روپیہ ماہوار
یا .... ۱۲۴۱ روپے سالانہ بنتے ہیں اگر
فریق ثانی کے مصارف کو بھی جمع کیا جائے تو ایک
ایسا خوفناک عدد بن جاتا ہے جس کو ریاضی دان
بھی شمار کرنے سے ہچکچائے گا۔

جنگی مصارف معاشی اصطلاح میں غیر منفعت
بخش قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ اگر یہ روپیہ کسی مفید مد
میں صرف کیا جائے تو بہت سی تعمیری ترقیات کی
امید ہو سکتی ہے۔ سٹیفنسن نے ایک دفعہ کہا تھا۔
"جنگ پر جتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ سب کا
سب مجھے دے دو۔ میں اس سے زمین کا ایک ایک
انچ خرید لوں گا۔ میں دنیا کے ہر
بچے کو ایسی حسین پوشاک پہناؤں گا کہ
آج کل شہزادے بھی اُن پر رشک کریں۔ میں ہر
پہاڑی پر، ہر وادی میں، غرضکہ ہر جگہ مدرسے تعمیر
کراؤں گا جن میں نہایت قابل اُستاد رکھے جائیں
گے۔ اور دنیا کے کونے کونے میں تعلیم کی روشنی
پھیلائیں گے۔ میں ہر ہر چٹان پر ایک ادارہ قائم
کروں گا جو زمین کے چپے چپے کو امن و سکون کا
درس دے اور محبت کا ایک ایسا گیت گائے
جس کو سن کر طبائع بھی وجد میں آئے بغیر نہ رہ
سکیں گے۔"

ریویو

تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی شریف
کے متعلق ایک جامع مقدمہ مؤلف مرحوم
نے تصنیف فرمایا تھا۔ الحمد للہ کہ وہ بھی چھپ کر تیار ہو
گیا ہے۔ اس جامع مقدمہ میں حضرت مصنف رحمۃ اللہ
علیہ نے علم حدیث کتب حدیث اور ائمہ حدیث کے
متعلق عموماً اور جامع ترمذی کے متعلق خصوصاً جن
اہم اور کارآمد اور ضروری فوائد جمع کئے ہیں ان کا مجموعہ
کسی دوسری کتاب میں نہیں مل سکتا۔ بعض عنوانات
درج ذیل ہیں (۱) حدیث کی تدوین اور کتابت (۲)
حجیت حدیث کا ثبوت (۳) ہندوستان میں حدیث
کی اشاعت کس طرح ہوئی؟ (۴) کتب احادیث کے
طبقات (۵) صحاح ستہ اور ان کے مصنفین کے تراجم
(۶) کتب اسماء الرجال کی فہرست اور ائمہ جرح و تعدیل
کے مختصر تراجم (۷) کتب حدیث کی مشہور شروح کی
اجمالی فہرست (۸) ائمہ اربعہ کی مصنفات فی الحدیث
کا ذکر (۹) ائمہ حنفیہ کی تصنیف کردہ کتب حدیث کا
بیان (۱۰) امام ترمذی کے حالات (۱۱) امام ترمذی کا
مذہب (۱۲) جامع ترمذی کے تمام رواۃ کی حروف
تہجی کی ترتیب سے فہرست (۱۳) جامع ترمذی کی شروح
کی اجمالی فہرست مع حالات شراح (۱۴) احناف کے
بعض اصول کا جو انہوں نے احادیث صحیحہ کے رد میں
وضع کئے ہیں کافی و شافی جواب وغیرہ وغیرہ۔ الغرض یہ
مقدمہ ان تمام محاسن اور فوائد کے باوجود بہت اہتمام
اور صحت کے ساتھ ۲۲×۳۲ سائز بنگال بل کے
سفید چکنے کاغذ پر بہت صاف اور دلکش طبع ہوا ہے
قیمت تین روپے۔ پتہ: حکیم عبد السمیع و عبد السلام،
مبارک پور۔ ضلع اعظم گڑھ۔

دیوبند کا ایک فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل
پر روشنی ڈالیں۔

(۱) زید اپنی منکوحہ کو ہمراہ لے کر مزار ابراہیم سلطان
پر گیا۔ جو زید کے مسکن سے قریباً ۲۰ میل کے فاصلے
پر ہے۔ زید کہتا ہے کہ وہ محض زیارت کے لئے گیا تھا
مگر عوام کہتے ہیں کہ زید کے گھر اولاد نہیں ہے۔ لہٰذا
یہ اولاد حاصل کرنے کے لئے عورت کو اس جگہ لے گیا۔
اب اس سوال کے دو جز ہوئے۔

الف۔ زیارت کو اگر گیا تو ایک عورت کا ساتھ
لے جانا کیسا ہے؟ دوسرے دور دراز کا سفر کر
کے جانا کیسا ہے؟

ب۔ اگر اولاد حاصل کرنے کی نیت سے گیا تو
کیا ہے؟ لا تشد الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد الخ
(متفق علیہ) سنا ہے حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دور دراز کا سفر نہ
کیا جائے۔ مگر تین جگہوں کے لئے۔ ایک مسجد نبوی
کے لئے۔ دوسرے خانہ کعبہ کے لئے۔ سوم مسجد
بیت المقدس کے لئے۔ اگر کوئی شخص روضۂ نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہو تو مسجد
نبوی میں نماز پڑھنے کی نیت سے سفر کرے اور پھر
ساتھ ہی زیارت بھی کرے۔

سوال۔ اب کیا جو شخص مسجد نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم کو چھوڑ کر اُمت کے ایک ادنےٰ بزرگ
کے مزار پر جاوے جس کا صحیح ہونا بھی یقینی نہیں
کیا معنی رکھتا ہے؟ یعنی کیا حکم رکھتا ہے؟ اس
کی موید دوسری روایت بسند صحیح مؤطا امام مالک
میں ہے۔ کہ حضرت ابو ہریرۃ پہاڑی کی زیارت کو

کرسکتے۔ واپسی پر حضرت بصرہ بن ابو بصرہؓ سے ملے انہوں نے کہا اگر مجھے پہلے سے خبر ہوتی تو طور کی زیارت کو نہ جانے دیتا کیونکہ میں نے رسول خدا سے سُنا ہے کہ سوا بیت اللہ اور مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے کسی اور جگہ (بقصد زیارت وتقرب الی اللہ) سفر کرنا حرام ہے۔

(۲) زید کا دعویٰ ہے کہ ماہ رجب کے روزے رکھنے جائز ہیں اور دلیل یہ پیش کرتا ہے۔ کہ شاہ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی تصنیف غنیۃ الطالبین میں ان روزوں کی فضیلت لکھی ہے اور احادیث بھی وارد کی ہیں کیا غنیہ کی تمام احادیث صحیح ہیں؟ یا کیا؟ دوم۔ رجب کے روزوں کے بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں، کیا وہ صحیح ہیں؟ یا ضعیف یا موضوع؟ محمد یوسف از کنیبر

الجواب (۱) عورتوں کو زیارت قبور کے لئے لے جانا مکروہ وممنوع ہے۔ اور منت مانگنے اور اولاد حاصل کرنے کی نیت سے جانا حرام اور شرک ہے اور مشرکین کے حق میں وعید شدید وارد ہوئی ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ الآیہ۔

(۲) بزرگوں کے مزار پر مَردوں کو محض زیارت کے لئے جانا تو جائز ہے لیکن شدِ رحال کرنا ممنوع ہے یعنی اہتمام اور التزام کرنا ممنوع ہے۔ حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے۔

(۳) جن احادیث میں صیام رجب کی فضیلت وارد ہے وہ احادیث موضوعہ ہیں۔ اور غنیۃ الطالبین کے مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ کو ممکن ہے کہ اس کے موضوع ہونے کی اطلاع نہ ہو۔ اس لئے اُن پر کچھ اعتراض نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

سعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۱ رجب ھ۔

۱ الجواب صحیح۔ محمد شفیع عفی عنہ

خادم

دارالعلوم دیوبند

قولِ شعبان در صیامِ شعبان

بعض الناس کا قول ہے کہ شعبان کے دو ایک روزے اور پندرہ شب کا قیام ثابت نہیں۔ لہٰذا چند روایات اس کے متعلق بحول اللہ وقوتہٖ عرض کرتا ہوں۔

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ قُبِضَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُمْتُ حَتّٰى حَرَّكْتُ اِبْهَامَهٗ فَتَحَرَّكَ فَرَجَعَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَوْ يَا حُمَيْرَاءُ اَظَنَنْتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَاسَ بِكِ قُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ قُبِضْتَ لِطُوْلِ سُجُوْدِكَ فَقَالَ اَتَدْرِيْنَ اَيُّ لَيْلَةٍ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِنَّ اللّٰهَ يَطَّلِعُ عَلٰى عِبَادِهٖ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ وَيُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں کھڑے ہوئے نماز پڑھی اس میں بہت لمبا سجدہ کیا حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ حضورؐ وفات پا گئے۔ (یہ ہے نبی کی عبادت کا ریاض اور اُمتیوں سے امتیاز پھر برابری کا دعویٰ کیسے ہو سکتا ہے؟ فافہم) بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ دیکھ کر میں اٹھی اور آپ کے (پیر کے) انگوٹھے کو ہلایا تو آپ نے اس کو حرکت دی اور پھر لوٹے اور سجدہ سے سر اٹھا۔ اور نماز سے فارغ ہو کر مجھ سے فرمانے لگے۔ اے عائشہ کیا تم نے گمان کیا کہ میں نے تمہاری حق تلفی کی؟ میں نے کہا خدا کی قسم یہ بات نہیں بلکہ یہ خیال ہوا کہ آپ فوت ہو گئے۔ بوجہ درازیٔ سجدہ کے پھر آپ نے فرمایا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے کہا اللہ اور اُس کے رسول خوب جانتے ہیں فرمایا یہ نصف شعبان کی (پندرھویں) رات ہے۔ اللہ عزوجل اپنے بندوں پر اس رات میں برآمد ہوتا ہے۔ استغفار کرنے والوں کو بخشتا ہے اور رحم کی درخواست کرنے والوں پر رحم وکرم فرماتا ہے۔ حسد وکینہ والوں کو (جو دنیوی بنا پر ہو) چھوڑ دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام بیہقیؒ نے روایت کیا اور کہا کہ مرسل جید ہے (تحفۃ الاحوذی)

(۲) عن معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یطلع اللہ الی جمیع خلقہ لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقہ الا لمشرک او مشاحن حضرت معاذؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ (اس رات میں) تمام مخلوق پر نظر عافیت فرما کر بخشتا ہے سوائے مشرک اور مشاحن کے۔ صاحب تحفۃ الاحوذی فرماتے ہیں کہ اس میں ایک راوی ابن لہیعۃ ضعیف ہے۔

(۳) عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطلع اللہ عزَّ وجلَّ اِلٰی خلقہٖ لیلۃ النصف من شعبان فیغفر لعبادہٖ الا اثنین مشاحن وقاتل نفس اس حدیث کا بھی مطلب وہی ہے جو اوپر کی حدیثوں کا ہے۔ اس حدیث کا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد میں لین ہے

(۴) عن مکحول عن کثیر بن مرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی لیلۃ النصف من شعبان یغفر اللہ عز وجل لاہل الارض الا لمشرک او مشاحن اس کا بھی مضمون وہی ہے اس حدیث کو امام بیہقی نے روایت کر کے کہا کہ یہ بھی مرسل جید ہے۔

(۵) یہ ہی روایت عن مکحول عن ابی ثعلبۃ بھی مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یطلع اللہ الی عبادہٖ لیلۃ النصف من شعبان فیغفر للمؤمنین ویمہل الکافرین ویدع اہل الحقد بحقدہم اس کا بھی مضمون واحد ہے۔ امام بیہقی اس حدیث کو روایت کر کے

فرماتے ہیں وھو ایضا بین مکحول وبین ابی ثعلبۃ ھو مرسل جید۔

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا کان لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا و صوموا نھارھا فان اللہ تبارک وتعالی ینزل فیھا لغروب الشمس الی السماء الدنیا ویقول الا من مستغفر فاغفر لہ الا من مسترزق فارزقہ الا مبتلی فاعافیہ الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر جب شعبان کی پندرہ شب ہوتی ہے تو اللہ عزوجل آسمان دنیا پر تشریف لاتا ہے اور آواز دیتا ہے کہ کوئی ہے؟ بخشش مانگنے والا کہ میں اُس کو بخش دوں۔ کوئی ہے؟ رزق طلب کرنے والا کہ میں اسے رزق دوں۔ کوئی ہے؟ مصیبت زدہ کہ میں اُسے عافیت وتندرستی عطا کروں۔ کوئی ہے؟ ایسا اور ایسا (کہ اُن کی مُنہ مانگی مُرادیں دُوں) اس رات کا قیام اور اس کے دن کا روزہ رکھو۔

اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابی سبرۃ القریشی العامری المدنی ہے۔ لوگوں نے اس کی نسبت کہا کہ موضوع حدیثیں بنایا کرتا تھا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے اور نسائی نے کہا وہ متروک ہے بہر کیف اس جرح وتعدیل کے بعد صاحب فیصلہ یہ ہے کہ فھذہ الاحادیث بمجموعھا حجۃ علی من زعم انہ لم یثبت فی فضیلۃ لنصف من شعبان واللہ اعلم یہ مجموعہ احادیث حجت ہے اُن پر جو یہ کہتے ہیں کہ شعبان کی فضیلت میں یعنی پندرہ شب (شب برأت) کی فضیلت میں کوئی ثبوت نہیں ہے، واللہ اعلم!

العبد الضعیف عبد اللطیف جوناگڈھی

خطیب شاہی مسجد اٹاوہ۔

نوٹ۔ ہر ماہ میں ۳ روزے رکھنے ثابت ہیں انہی کے ضمن میں ۱۵ کا روزہ بھی آجاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

ترکی میں پھر زلزلہ!

گذشتہ ایام میں ترکی کو زلزلوں اور سیلابوں کے عظیم نقصانات جانی ومالی سے ابھی ترک سنبھلنے نہ پائے تھے کہ ایک اور ہولناک زلزلے کی اطلاع موصول ہوئی ہے جس میں تین سو آدمی ہلاک اور کئی سو مجروح ہوگئے ہیں یہ زلزلہ اناطولیہ کی مرکزی سطح مرتفع پر آیا اور اس سے انقرہ، استانبول، قیصری، ارزنجان، اماسیہ وغیرہ کے اضلاع بھی متاثر ہوئے ہیں حکومت ترکیہ امداد بھیج رہی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ انگلستان اور دوسرے دوست ممالک بھی اعانت کا فرض ادا کریں گے۔ ایسی آفات سماوی کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا اور کوئی طاقت نہیں روک سکتی، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیئے بارگاہ جناب باری میں نہایت خشوع وخضوع سے دعا کرے کہ وہ ہمارے ترک بھائیوں کو جن کی شجاعت وہمت سے دُنیا میں مسلمانوں کا وقار قائم ہے اپنے فضل وکرم کے . .

ضرورت منیجر وسکریٹری

ہمیں ایک ایسے لائق آدمی کی ضرورت ہے جو مندرجہ ذیل شرائط کے موافق ہوں۔

(۱) تعلیم یافتہ ہونہار سلیم الطبع وشریف النفس ہوں۔ اُردو وانگریزی میں کافی مہارت رکھتے ہوں۔

(۲) دیانت داری وسچائی کو ملحوظ رکھتے ہوئے میرے یہاں کے ہر ایک کام کو باحسن وجوہ انجام دے سکتے ہوں۔

(۳) محنتی وجفاکش ہوں۔ کیونکہ میرے یہاں کا کام عموماً سخت ہے۔

(۴) معمر وتجربہ کار فہم کے خوب تیز۔ سرکاری محکمہ مثلاً کوٹ وکچہری کے قوانین سے پوری واقفیت رکھتے ہیں۔

(۵) عام مُلازمین پر دُور اندیشی سے کام انجام لینا جانتے ہوں۔ اور قبل کسی فرم وکمپنی میں منیجری وسکریٹری کا کام کرچکے ہوں۔

(۶) سائیکل چلانا جانتے ہوں۔

(۷) مذہباً وعقیدتاً اہل حدیث پابند صوم و صلوۃ ہوں۔

(۸) صوبہ بہار کے باشندہ ہوں۔ دربھنگہ اور مظفرپور والوں کو خصوصیت کے ساتھ ترجیح دی جاتی ہے۔

باقی امُور کا فیصلہ بذریعۂ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے۔ المعلن، منیجر سُبحان کمپنی ۲ے شدام سل اسٹریٹ کلکتہ ✦

تحفۂ اہلحدیث اس کتاب میں فقہ کی کتابوں کے واہیات مسائل بیان کرکے لوگوں کو حدیث کی دعوت دی ہے تقلید کی ایسی تردید کی ہے کہ اور جگہ نہ ملے بیان ہے کہ ابوحنیفہ تیس گذرے ہیں نہ معلوم موجودہ حنفی کس ابوحنیفہ کے مقلد ہیں الغرض تقلید کا جھگڑا چکانے کیلئے یہ کتاب کافی وافی ہے قیمت بارہ آنہ۔

مناظرۂ محمدی اس میں تقلید کے باطل ہونیکا اہلحدیث کے حق پر ہونیکا مناظرہ ہے قیمت دو آنہ۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

مِصباح الفرقان فی لغات القرآن

اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے اس میں قرآن کریم کے تمام الفاظ حروف تہجی کی ترتیب کیساتھ جمع کرکے ہر ایک لفظ کے لغوی معنیٰ اسکا صیغہ اور اسکا مادہ مع متعلق اور اس کے متعلق تمام ضروری معلومات اور تحقیقات صاف اور سلیس اردو میں بیان کی گئی ہیں اس کتاب کا محتاج جس طرح ایک عام مسلمان ہے اسی طرح کامل مولوی صاحب بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہ کتاب گویا ان دس کتابوں کی جامع ہے مفردات امام راغب اصفہانی، منتہی الارب، قاموس، اسرار البلاغہ، غرائب القرآن، تفسیر المنان، عمدۃ لغات القرآن، عجائب البیان، لغات القرآن، نجوم الفرقان۔ اسکی تقطیع بڑے قرآن شریف کے برابر ہے چھپائی بہت صاف حروف بہت موٹے الگ الگ اعراب بالکل صحیح، کاغذ نہایت اعلیٰ، قرآن کریم کے کسی لفظ کے معنی اس کے بعد آپ کبھی نہ اٹکیں گے نئی چھپی ہے اسوقت قیمت صرف چار روپے آٹھ آنے ہے۔ (للعہ) ✦

پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

بڑے حروف والا حدیثوں کیساتھ پوری تفسیر والا صحیح ترجمے والا احمر یکے کونے پشتی کی جلد والا قرآن شریف

اس کے مترجم اہل حدیث حضرت مرزا حیرت صاحب مرحوم ہیں۔ حاشیے پر پورے قرآن کریم کی تفسیر صرف حدیث شریف سے چڑھی ہوئی ہے منشی محمد قاسم مرحوم سے بہتر عربی لکھنے والا کوئی نہ تھا۔ اُن کے قلم سے لکھا ہوا ہے حروف بڑے ہیں۔ سائز اخبار سے لمبائی چوڑائی میں زیادہ ہے۔ آج اگر چھپوایا جائے تو پانچ روپے سے کم میں نہیں چھپ سکتا۔ جلد ایک روپے میں بندھتی ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ ہے۔ چھپائی بالکل بے عیب ہے۔ حروف گویا بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ حاشیہ پر کامل تفسیر بالحدیث لکھی ہوئی ہے۔ جلد سمیت ہم صرف ڈھائی روپے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ ساڑھے چھ سو صفحات کا یہ قرآن شریف ہے گویا چار آنے میں سو صفحات پڑتے ہیں اس سے زیادہ ارزانی کیا ہو سکتی ہے؟ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے بغیر چوتھائی قیمت پیشگی آئے کسی صورت سے روانہ نہیں ہو سکتا۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

صحابہ کی ایک دلچسپ تاریخی مطول عمدہ اور سچی کتاب

گو آپ نے تاریخ کی بہت کتابیں پڑھی ہوں گو ناول کے طور پر رنگین قصے بہت سے دیکھے ہوں لیکن ہیں تو کہو نگا کہ اگر آپ اسکو نہ دیکھینگے تو حسرت ہی رہ جائیگی۔ اس کا ایک ایک فقرہ بلکہ ایک ایک لفظ موتی میں تولنے کے قابل ہے۔ اس میں آنحضرت سے خلفاء تک کی تاریخ بیان کی ہے۔ پھر صحابہ کے لشکروں کی افریقہ پر چڑھائی بیان کی ہے اس وقت کے عیسائیوں کے کیرکٹر کا بیان ہے۔ عیسائیوں کی کمزوریاں پادریوں کی شرارتیں، گرجوں اور خانقاہوں کے اندرونی حالات وغیرہ کو ظاہر کیا ہے۔ پھر مسلمانوں کی بے جگری کی لڑائیاں عیسائیوں کی مکر داریاں مسلمانوں کے جوڑ توڑ آخر غلبہ۔ ساتھ ہی دو شہزادیوں کا قبول اسلام ان کے کارنامے۔ الغرض تین سو صفحات کی کتاب ہے قیمت اصلی ایک روپیہ آٹھ آنے لیکن رعایتی صرف ایک روپیہ۔

حضرت امام مسلم رح صحیح بخاری کے بعد دنیائے اسلام میں صحیح مسلم شریف کا درجہ ہے لیکن افسوس مسلمان حضرت امام مسلم کے حالات سے اکثر بے خبر ہیں۔ اس باوقار فنا فی الحدیث کی پوری سوانح عمری دیکھنی ہو تو یہ کتاب ہم سے صرف چار آنے میں منگوا لیجئے۔

حضرت امام مالک رح چاروں اماموں سے ایک آپ بھی ہیں۔ آپ باقی تینوں اماموں کے استاد ہیں آپکی پوری سوانحعمری اگر دیکھنی ہو تو یہ کتاب ہمارے ہاں سے صرف دو آنے میں منگوا لیجئے۔

ملبوس سخا نہایت پیاری نظم جس میں سخاوت کی فضیلت بخل کی مذمت اور اسراف کی برائی بیان کی گئی ہے قیمت اس وقت صرف دو آنے

حضرت لقمان علیہ السلام کی سوانح عمری

ان کے نام سے تو تقریباً سب آشنا ہیں لیکن ان کی سوانح عمری سے اکثر لوگ بے خبر ہیں آپ اس بہترین کتاب کو صرف چار آنے میں دفتر اخبار محمدی سے منگوا لیں

تاریخ الخلفاء ہر چہار خلیفہ رسول کی مکمل سوانح عمریاں۔ اُن کی خلافتوں کے کل حالات سنہ ... تک کے تمام خلفاء امراء بادشاہوں اور اسلامی سلطنتوں کے حالات ہیں۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا ترجمہ ہے۔ قیمت صرف ڈھائی روپے

خواجہ نظام الدین اولیاء کی زندگی کے حالات اور کمالات وغیرہ کا بیان۔ قیمت صرف دو آنے ہے

ائمہ اربعہ جاہل لوگ تو یہ مشہور کرتے ہیں کہ اہل حدیث چاروں اماموں کو نہیں مانتے آپ یہ کتاب دکھا کر ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم مانتے اور ایسا مانتے ہیں کہ تم نہیں مانتے۔ کیونکہ اس کتاب میں چاروں اماموں کی سوانح عمری ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ چاروں اہل حدیث تھے اور چاروں نے تقلید کو حرام کہا ہے۔ قیمت صرف چار آنے

مشاہیر ہند مسٹر محمد علی، شوکت علی، گاندھی، مالوی، گوکھلے، دادا بھائی، ٹیگور، تلک، جناح، آزاد، مہتہ، بوس، سہنا، ناصری، آغا خان، نہرو، مالا باری، حکیم جی، وغیرہ غرض ہندوستان کے کل مشہور لیڈروں کی پوری سوانحعمری قیمت اصلی دو روپے رعایتی آٹھ آنے۔ دو سو چالیس صفحات ہیں۔ ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب فرمائیے۔ مینیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

دنیا بھر کے تمام شعبدے

خود کرنے ہوں یا انکی اصلیت دریافت معلوم کرنی ہو تو ہم سے یہ کتاب منگوا لیجئے یہی وہ شعبدے ہیں جن سے لوگ پیر بن کر کرامتیں ظاہر کرتے ہیں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ نام جادو کی ڈبیہ ہے۔ صرف ایک ہی کتاب ہے جلد منگوا لیجئے

فتاوی محمدیہ جس میں صحابہ کرام کے بارہ سو سوالات در آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ سو جوابات ہیں۔ ساتھ ہی سوال جواب شرعی کے متعلق تمام احکام ہیں۔ آپنے آجتک مولویوں کے فتاوے دیکھے ہونگے۔ آج فتاوی محمدیہ دیکھو۔ یہ امام ابن القیم کا جمع کردہ ہے اور مولانا محمد صاحب مدظلہ کا ترجمہ کردہ ہے۔ اس اخبار کے برابر ڈیڑھ سو صفحات ہیں۔ صرف ڈیڑھ روپے میں ہم سے اس وقت منگوا لیجئے

بلوغ المرام مترجم یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے ہمارے پاس مترجم اہل حدیث کے حاشیہ والی ہے لاہور میں بھی یہ کتاب چھپی ہے مگر اس پر حنفیوں کا حاشیہ ہے۔ اور اپنے مذہب کی سب حدیثوں کو انہوں نے توڑ مروڑ دیا ہے۔ آپ یہ کتاب ہم سے بجائے ڈھائی روپے کے صرف دو روپے میں منگوا لیں عربی زیر زبر سمیت ہے نیچے سچا ترجمہ ہے حاشیہ پر حدیث کی شرح مطابق حدیث ہے۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

اغلاط العوام روز مرہ کے مسائل میں عوام الناس جو غلطیاں کرتے ہیں۔ ان کا بیان قیمت صرف دو آنے۔ **حالی**۔ خواجہ الطاف حسین صاحب کی سوانحعمری مع ان کی نظم و نثر کے قیمت چار آنے پتہ۔ مینیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

[illegible] القرآن [illegible] شاہ رفیع الدین صاحب او شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمے اور حاشیہ [illegible] والا [illegible]

حروف موٹے صاف واضح اور جلی۔ اس اخبار سے قدرے بڑا قرآن شریف [illegible] کی کالی جلد کل صفحات آٹھ سو سے زائد۔ اصلی قیمت چھ روپے اس وقت ناظرین محمدی سے صرف چار روپے، ترجمے دونوں نہایت مقبول مستند ہیں ایک تحت لفظی دوسرا محاورہ +

حزب المقبول اس کتاب میں ہر حاجت اور ہر موقعہ کی وہ دعائیں ہیں جو صحیح حدیثوں سے آئی ہیں عربی کا ترجمہ بھی ہے حوالہ اور ترکیب ہے کل صفحات ڈیڑھ سو ہیں کاغذ چکنا اعلیٰ ہے چھپائی عمدہ قیمت بہت کم یعنی گلیز اعلیٰ کاغذ کی صرف آٹھ آنے۔ (۸) +

شریعت کا کوڑا اسی کے ساتھ شریعت کا ٹھا ہے، شریعت کا ڈنڈا ہے چار یار کا ڈنک ہے۔ یہ توحید کی سنت کی بدعتوں کے ردی نظموں کا ایک عجیب و غریب مجموعہ ہے۔ اہل حدیث کی کتاب ہے۔ قیمت صرف دو آنے۔ (۲) +

نور افزا دو ترجمے والا قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی و مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

کے ترجمے اور حاشیے پر معتبر تفسیر والا اس کے شروع میں چوبیس صفحات کا نہایت مفید اور ضروری معلومات کا مقدمہ ہے حروف نوک پلک والے، کاغذ دیرپا، حاشیہ تفسیر ابن کثیر وغیرہ سے کل صفحات سوا چھ سو، چیز نہایت مفید ہے، چھپائی لکھائی بہت بہتر ہے تقطیع متوسط ہے ہدیہ رعایتی مجلد پارچہ ڈھائی روپے مجلد چرم تین روپے

معجز نما مسوط قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحب او مولانا اشرف علی صاحب کے ترجمے و حاشیہ تفسیر ابن کثیر وغیرہ سے حروف موتیوں جیسے صحت بے نظیر حاشیہ

پر صحاح ستہ اور معتبر تفسیروں سے مطالب قرآن حل لغات ترکیب۔ شروع میں اسی صفحات کا ایک بہت بڑا مقدمہ معلومات و مسائل قرآن اور سوانح انبیاء وغیرہ کے متعلق۔ صفحات سوا نو سو۔ ہدیہ رعایتی مع جلد پارچہ خوش نما سنہری صرف چار روپے جلدیں اس کی ہم نے پورے چمڑے کی بھی بنوائی ہیں۔ لیکن وہ پرانی ہو کر قدرے نقصان والی ہو گئی ہیں۔ اس لئے اگر آپ منگوائیں گے تو ہم صرف چار روپے میں ہی چرمی جلد کے بھی بھیج دیں گے بے عیب جلد والا پانچ روپے کو اعلیٰ ہے اصلی ہدیہ بے جلد کا پانچ روپے ہے +

ترجمے و حاشیے اور مقدمے والا اچھا کیا ہوا قرآن شریف جلد سمیت مجلد صرف تیرہ آنے میں

اس قرآن شریف میں شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے حاشیہ بہت عمدہ ہے۔ ترجمہ نہایت مستند ہے چھپائی نہایت اعلیٰ ہے۔ حاشیہ سیدھی لکھائی سے ہے۔ کاغذ اچھا ہے۔ حنائی رنگ سطروں پر ہے اور جلد پارچہ چاندی کے کام والی ہے جو چمڑے جیسی ہے۔ حناشدہ مجلد پارچہ اعلیٰ اس وقت صرف تیرہ آنے میں منگوا لیجئے +

مولانا خرم علی مجاہد اہل حدیث کی کتاب نصیحۃ المسلمین اس سے ہر اہل حدیث آگاہ ہے اسی کتاب نے تقویۃ الایمان کے ساتھ مل کر ہندوستان میں مذہب اہل حدیث پھیلایا۔ قیمت صرف دو آنے (۲) +

بے ترجمہ کا الگ الگ حروف کا بہترین کاغذ نہایت خوش خط بیہ سستا کلام اللہ شریف

خراب حروف کے ردی کاغذ کے بیکار جلد کے قرآن لے کر قرأت غلط پڑھنا بچوں کو مصیبت میں ڈال دینا، استادوں کا دماغ خالی کرانا اب تو چھوڑیے۔ یہ موتی جیسے حروف کا، پورے چمڑے کی خوبصورت برسوں تک نہ پھٹنے والی جلد کا عمدہ کاغذ کا اول نمبر کا قرآن شریف جلد سمیت دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی سے صرف ایک روپیہ دو آنے میں منگوائیے

حاق الاشرار یہ کتاب نا پید ہے بڑی مشکل سے کھوج ہے ہمارے پاس اس کے کئی سو نسخے موجود ہیں صرف دو آنے کے حساب سے دے دیں گے یہی کتاب ہے جسے مولانا شہید کے وقت میں ایک کان میں توحید و سنت کی لگن لگا دی تھی۔ قیمت صرف دو آنے۔ یہ نظمیں ہیں +

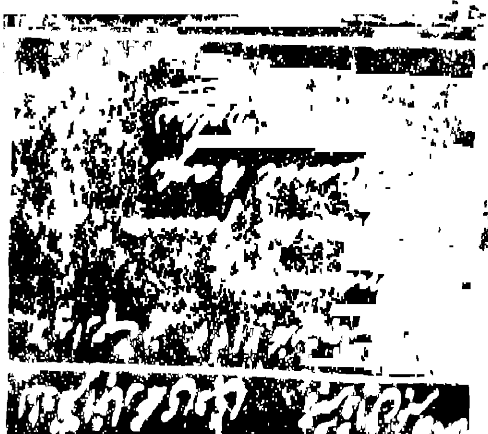
صرف ساڑھے چار روپے میں صحیح بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا ترجمہ تین جلدوں میں مجلد

موتیوں جیسے حروف، چھاپہ صاف، کاغذ اچھا، دس دس پاروں کی ایک ایک جلد چمڑے کے کونے پشتے کی نہایت مضبوط جلد، دس ہزار صحیح حدیثوں کا ترجمہ، دین اسلام کے کل صحیح مسائل۔ تقریباً دو ہزار صفحات کی کتاب ہے۔ ناظرین محمدی کو بجائے دس روپے کے کامل کتاب اس وقت صرف ساڑھے چار روپے میں + چونکہ وزنی کتاب ہے اس وجہ سے محصول ڈاک ایک روپیہ پانچ آنے لگتا ہے۔ پتہ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

اربعین محمدی اگر آپ اہل حدیث ہیں تو اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے اس میں حنفیوں کو قائل معقول کرنے کی اور آپ کے مذہب کی اور آپ کے مسائل کی دلیل میں چالیس حدیثیں ترجمہ سمیت ہیں۔ اہل حدیث بھائی اس کتاب کو ضرور منگائیں۔ قیمت صرف تین آنے +

صرف تین روپے میں پوری صحیح مسلم شریف کے ایک ایک حرف کا ترجمہ دو جلدوں میں مجلد

سات ہزار بالکل صحیح حدیثوں کا ترجمہ، تقریباً ایک ہزار صفحات، دو جلدوں میں مجلد، کاغذ اعلیٰ چھاپہ کھلا ہوا، حروف نوک پلک والے، دونوں جلدوں کے آخر میں فہرست، ساتھ ہی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانح عمری ہے۔ قیمت رعایتی صرف تین روپے محصول ڈاک قیمت کے علاوہ ہے + ہر قسم کے قرآن شریف سیپارے قاعدے وغیرہ منگانے کا پتہ۔ مینیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔



بہت سے لوگوں کی نمازیں ضائع ہو[...] آپ انکی نمازیں صحیح کرکے اجر حاصل کیجئے

مقتدین بعض مدتوں سے شور مچا مچا کر نماز میں الحمد [...] کی وصیت سے لوگوں کو غافل کرکے مقتدیوں کو بالکل [بے]کار بنا دیا ہے۔ اور بعض حیلہ دلیلیں پیش کرکے اپنی [...] کر دیا ہے۔ اس لئے آپ آج ہی ہم سے کتاب تحقیق الکلام منگوا لیجئے اس میں امام [کے پیچھے] پڑھنے کی بیشمار دلیلوں کیساتھ ہی حنفیوں کی جتنی نئی پرانی دلیلیں تھیں سب کا جواب دیا گیا ہے اور حنفیوں کی جتنی کتابیں اس مسئلے پر تھیں سب کے ایک ایک حرف کا مفصل و مدلل جواب ہو چکنے کے بعد سے، کسی حنفی جماعت کو اس کے مقابلہ میں قلم اٹھانے کی جرأت نہیں ہوئی ان کے سب عقلی نقلی دلیلوں کا بھرکس نکال دیا ہے۔ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد اس مسئلہ میں کسی کو ذرا سا بھی شک نہیں رہتا۔ خود پڑھئے حنفیوں کو پڑھائیے لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ۔ حروف بہت بڑے بڑے۔ سائز کے دو سو بتیس صفحات ہیں۔ اس وقت قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ۔ ملنے کا پتہ۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

ہر قسم کے شرک و بدعت اور تقلید کی تردید اور مذہب اہلحدیث و مسائل اہل حدیث کا ثبوت حضرت شاہ عبد القادر جیلانیؒ کی کتابوں سے!

ذمۂ محمدی۔ اس کتاب میں شاہ جیلانی کی کتابوں سے مندرجہ ذیل مضامین شائع کئے ہیں۔ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا، اونچی آواز سے آمین کہنا، غیر اللہ کی نذر و نیاز کا حرام ہونا، رفع الیدین کرنا، [...] کا منع ہونا، پیر صاحب کا توحیدی اور کتاب و سنت پر ہی عمل کرنے کی وصیت کرنا، گیارہویں کرنے کی حرمت، علم غیب کسی کو نہ ہونا، مرادیں فقط اللہ تعالیٰ سے مانگنا، پکی قبروں کی ممانعت، تردید تقلید، شیئاً للہ کے وظیفے کی حرمت، یا پیران پیر کہنا شرک ہے یا حق فلاں کہنا حرام ہے۔ صلاۃ غوثیہ کا حرام ہونا، مشکل کشا فقط اللہ تعالیٰ ہے، غوث الثقلین پیر صاحب کو کہنا شرک ہے، حق والی اور نجات والی جماعت اہل حدیث ہے، پیر صاحب سے میلاد اور تعزیہ داری کی حرمت، پیر صاحب کی سوانح عمری، پیر صاحب کا محمدی ہونا وغیرہ وغیرہ بیسیوں مضامین اس حصے میں ہیں ۴۴ صفحات ہیں قیمت صرف چھ آنے تقسیم کے لئے زیادہ تعداد میں منگوانیوالوں سے آدھی قیمت، ذمۂ محمدی کا دوسرا حصہ بنام غنیۂ محمدی۔ اس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ باجوں کی حرمت، قوالی کی حرمت، گانا سننے کی حرمت، خدا کے سوا اوروں کو سجدہ کرنے کی حرمت، صرف کتاب و سنت پر عمل، ایمان میں اعمال داخل ہیں، ایمان کم زیادہ ہوتا ہے، قرآن حدیث کو رد کرنیوالا کافر ہے، تقدیر اور نفع نقصان اللہ کے ہاتھ ہے، دین خدا میں قیاس داخل نہیں، مردہ روحوں کا واپس نہ آنا، محمدی ہونا، نماز کی صف بندی، انبیاء کی مشابہی، پیر مرید کے ہاں کا نہ کھائے، دلیل بجز قرآن و حدیث کے نہیں، دین خدا صرف کتاب و سنت میں ہے تقلید شخصی دین خدا میں نہیں، امام ابو حنیفہؒ کے قول کی تردید، دیہات میں جمعہ پڑھو، تہجد تراویح کی ۸ رکعت ہے، ایک وتر کا ثبوت، ایک گنا سایہ عصر کا وقت ہے، دگنا سایہ عصر کا خاتمہ ہے، صبح کی نماز کا وقت، امام ابو حنیفہؒ کے قول کا رد، رکوع کے بعد اطمینان کرنا، دونوں سجدوں کے بعد اطمینان کرنا، تشہد میں اشارہ کرنا، جمعہ کی بھی ایک ہی اذان ہے، عورتیں بھی عیدگاہ جائیں، سفر میں قصر و اتمام کا جواز، سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا، نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ، عورت کا اپنے میاں کو غسل دینا، میاں کا اپنی بیوی کو غسل دینا، کتاب و سنت کے سوا کچھ نہ سننا، مجتہد کو رد کرنا کفر ہے، قرآن و حدیث پر عمل ہی اصل اسلام ہے، قوالی وجد حرام ہے، اہل شریعت کے خلاف طریقت مردود ہے، غنیۃ الطالبین کا شاہ صاحبؒ کی تصنیف ہونا وغیرہ، بیسیوں کارآمد بحثیں ہیں قیمت ایک کی صرف چھ آنے۔ زیادہ تعداد میں خریدنے والوں سے نصف قیمت۔ پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

خطبات محمدی کی تیسری جلد بھی بحمد اللہ چھپ کر تیار ہو گئی منگوا لیجئے

بھلا اسے محسن کریم کریم نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟ حق تو یہ ہے کہ اس دین حق کا حامی خود خدا ہے اسکا محافظ وہی ہمیشہ رہا ہے اُس کے نبی کے خطبے۔ اسکے آخری رسول ؐ کے بول۔ اُس کے پیارے حبیب ؐ کے وہ کلمات جنسے پتھر پانی ہو گئے، جنسے ہواؤں کے رخ بدل گئے وہ آجتک حدیث کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک ادا جداگانہ طور پر قلمبند کی گئی لیکن اگلوں نے پچھلوں کے لئے بھی کچھ فضائل چھوڑ دیئے بحمد اللہ یہ نعمت مولانا محمد صاحبؒ کو نصیب ہوئی کہ آپ نے تقریباً تین سال میں ان پھیلے ہوئے خطبات نبویہ کے فقروں کو جمع کیا اور بصورت کتاب یکجا مرتب کرکے اس معجزۂ رسول ؐ کو محفوظ کر لیا، اس کی دو جلدیں تو ناظرین کے ہاتھوں تک پہنچ چکی ہیں پہلی میں ۱۰۸ خطبے دوسری میں ۲۲۵ خطبے ہیں اب تیسری میں ۲۲۳ خطبے مع ترجمہ و شرح ہیں اس کی بھی قیمت پہلی دونوں جلدوں کی طرح ایک روپیہ ہی ہے

لؤلؤ محمدی یہ مولانا محمد سلمہ اللہ الصمد کی ایک [نئی] بیالیسویں تصنیف ہے الفقیہ اور اس کی بریلوی پارٹی نے محمد دہلی میں ایک مضمون لکھا تھا کہ محمد نام رکھنا ناجائز ہے۔ مولانا نے اس کی تردید اس کتاب میں کی ہے۔ اور اثبات میں پورے سو دلائل قائم کئے ہیں۔ قیمت صرف ایک آنہ برائے تقسیم چار روپے کی ایک سو۔ اس پتہ سے طلب کریں۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر۔ دہلی

مولانا محمد صاحب پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

رسول کے حکم کے خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں +

جنت کے سالک اہلحدیث + جنت الفردوس کی سیڑھی یہ ہے

اخبار محمدی دہلی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے وصول۔
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غربا کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خیر وی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت تقلید جامد اور شخصیت پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

ایڈیٹر و مالک

خطیب ہند ابو اللنا مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

(جلد ۱۸) (بابت ماہ یکم اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۹ھ) (نمبر ۲)

تحفہ رمضان

یہ بخشش و رحمت کا مہینہ ہے خبردار — طاعت کا یہ ہنگام ہے غافل نہ ہو زنہار
لو چرخ سے ہونے لگی پھر بارش انوار — تم مرد مسلماں ہو تو دائم رہو ہوشیار

بیدار رہو بیدار رہو بیدار رہو بیدار

راتیں برکت ہیں کہ ماہ رمضاں ہے — اللہ کے الطاف و عنایت کا نشاں ہے
مشغول عبادت میں ہر اک پیر و جواں ہے — کوثر کے نظارے ہیں تو جنت کا سماں ہے

بیدار رہو بیدار رہو بیدار رہو بیدار

بیدار ہو اور اٹھ کے پڑھو حق کی نمازیں — ہیں بندۂ مومن کو سزاوار نیازیں
جو لوگ پڑھیں شوق سے خالق کی نمازیں — مولا نہ انہیں کس لئے رحمت سے نوازیں

بیدار رہو بیدار رہو بیدار رہو بیدار

اے مومنو ہے وقت طعام سحری کا — اٹھو کہ زمانہ نہیں یہ بے خبری کا
ہنگام ہے باطل کے لئے خیرہ سری کا — یہ بند ہے شیطان کا اور جن و پری کا

بیدار رہو بیدار رہو بیدار رہو بیدار

ہے سارے مہینوں کا یہ سردار مہینہ — ہے اپنے لئے رحمت غفار مہینہ
کس درجہ ہے پرکیف و پر اسرار مہینہ — بخشش امت کا طرفدار مہینہ

بیدار رہو بیدار رہو بیدار رہو بیدار

راتوں کو تراویح سے آباد مساجد — مصروف ہیں افراد میں اشغال میں عابد
پرنور تراویح سے ہر وقت معابد — اذکار خفی اور جلی کرتے ہیں عابد

بیدار رہو بیدار رہو بیدار رہو بیدار

بیدار ہو تم بستر آرام سے اٹھو — ہشیار اور جذبۂ اسلام سے اٹھو
اے مسلمو پھر کشش اسلام سے اٹھو — بطحا کے اس شاہ کے پیغام سے اٹھو

بیدار رہو بیدار رہو بیدار رہو بیدار

خطبات نبوی کی نسبت ایک سبق

خطبات رسول اللہ جو مولانا محمد صاحب نے جمع فرمائے ہیں جنکی تین جلدیں چھپ چکی ہیں جن کی ہر جلد بقیمت ایکروپیہ ہمارے پتہ سے ملسکتی ہے لیکن ختم رمضان تک فی حصہ صرف چودہ آنے ہے۔ جن کی چوتھی جلد اخبار محمدی کی اسی جلد ۱۸ کے پہلے نمبر سے شروع ہوئی ہے۔ اگر آپ اخبار کو اپنے نام نمبر ایک سے جاری کرائیں تو یہ جلد چہارم آپ کو اخبار کے ساتھ جلد ۱۸ کے ختم تک مکمل مفت رہ جائیگی۔ ان خطبوں کے متعلق اطلاع ہے کہ اگر ان میں کا کوئی خطبہ سامعین کے لحاظ سے زیادہ مطول معلوم ہوتا ہو اور اس میں دیر زیادہ لگ جاتی ہو، تو خطیب صاحب کو چاہئے کہ جتنا وہ چاہیں درمیان میں سے چھوڑ دیا کریں اور اسے مختصر سنا دیں۔ والسلام!

درخواست دعا

مولانا محمد صاحب کی اہلیہ محترمہ اور آپ کی چھوٹی بچی عرصہ سے بیمار ہیں ناظرین کرام اُن کے لئے دعاء شفا کریں

اَللّٰهُمَّ عَافِهِمَا وَاشْفِهِمَا　　منیجر

مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم

پھاٹک حبش خاں دہلی کے اہل حدیث کے اس مدرسے کا تحریری امتحان اب کی مرتبہ حضرت مولانا محمد صاحب نے لیا۔ تمام کتابوں کے پرچے آپ نے تیار کرکے بھیجے اور مہتمم صاحب جناب حافظ محمد امین صاحب نے اپنی موجودگی میں باحتیاط جوابات لکھوائے۔ مولانا صاحب نے نمبرات دیئے اور بحمداللہ جملہ طلباء اچھے نمبروں پر پاس ہوئے۔

فالحمدللہ!　　محمد ادریس

مدرسہ سعیدیہ دہلی

کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۲ کو پل بنگش میں ہوا جس میں نتیجہ امتحان بیان کیا گیا اور سالانہ رپورٹ سنائی گئی۔ مولانا محمد صاحب کی تقریر بھی اس میں ہوئی اور یہ مختصر سا جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

مدرسہ مسجد کشن گنج دہلی

کے طلباء کی انجمن کا جلسہ زیر صدارت مولانا مولوی محمد صاحب ۱۲ منعقد ہوا جس میں بچوں کی تقریریں ہوئیں نظمیں ہوئیں تلاوت قرآن ہوئی اور مولانا کی تقریر صدارت پر جلسہ ختم ہوا۔

امتحان مدرسہ سبل السلام و دار السلام مسجد کلاں صدر بازار دہلی

مولانا محمد صاحب ہی یہاں کے ممتحن تھے الحمدللہ مدرسہ کے جملہ طلباء پاس ہوئے اول آنے والوں کو سند اور عمامہ ملا فالحمدللہ! اول آنیوالوں کو نقد انعام بھی دیا گیا۔

مدرسہ ضیاء العلوم

اس وقت تک معمولی حالت میں تھا مگر اب الحمدللہ نہایت شان دار اعلیٰ پیمانہ پر مدرسہ بن رہا ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ اللہ پاک اس مدرسہ کو علم و ہدایت کا سرچشمہ کرے۔ مدرسہ اس وقت تک زیر تعمیر ہے خدا کرے جلد مکمل ہو جائے۔ محمد ابوالخیر رحمانی

مسجد

جماعت اہل حدیث پریوا ضلع پرتاب گڑھ ان دنوں ہندو مسلم فسادات اور حادثۂ نہر کی وجہ سے سخت الجھن اور پریشانیوں میں مبتلا ہے، وہاں کی عظیم الشان جامع مسجد سخت خراب ہو چکی ہے جماعت اہل حدیث سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس کی جانب توجہ کریں۔ مسجد کی چھت خراب ہے

شیخ محمد ادریس صدر انجمن اہل حدیث پریوا نرائن پور ڈاکخانہ گوپال گنج ضلع پرتاب گڑھ۔

ضرورت دعا

ہم لوگ ابھی تک ہندو مسلم بلوہ میں مبتلا تھے کہ اب تازہ مصیبت نہر بصورت قہر آرہی ہے جس میں ہم لوگوں کا بہت زبردست نقصان ہو رہا ہے۔ عمدہ عمدہ باغ اور جائیداد برباد ہو رہی ہے۔ ایک ہزار کا صرف میرا نقصان ہے۔ جماعت اہل حدیث پریوا ضلع پرتاب گڑھ پر اس وقت سراسیمگی چھائی ہوئی ہے ناظرین سے اپیل ہے کہ نعم البدل کی دعا کریں۔

محمد ابوالخیر رحمانی پریوائی مقیم مئو ائمہ۔

انتقال

جناب محترم مولانا مولوی محمد انور صاحب شوپیانی کشمیری میر واعظ انجمن غرباء اہل حدیث سری نگر بتاریخ ۲۹ رجب المرجب دار فانی سے انتقال کر گئے۔ ناظرین جنازہ غائبانہ ادا کریں۔

پچیس سال سے نہیں سویا ہے

ہنگری میں ایک شخص جو گذشتہ جنگ عظیم میں زخمی ہو گیا۔ وہ پولینڈ کے محاذ پر لڑائی میں حصہ لے رہا تھا کہ اس کے سر میں گولی لگی۔ اس وقت سے وہ آج تک مطلق نہیں سو سکا۔ اس شخص کا نام پال کرن ہے وہ بوڈاپسٹ کے نزدیک ایک گاؤں میں رہتا ہے اور اس کے بیوی بچے بھی ہیں اس کے نزدیک دن اور رات میں کوئی فرق نہیں۔ صبح وہ بوڈاپسٹ جاکر انشورنس کے ایک دفتر میں کام کرتا ہے اور رات کو کتابیں پڑھتا رہتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس کے لئے رات گذارنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹروں نے عمل تنویم کے ذریعہ سے پال کو سلانے کی کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اب ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ چونکہ چوبیس گھنٹے آنکھیں کھلی رہنے سے بینائی کے زائل ہونے کا خطرہ ہے اس لئے پال کو چاہئے کہ کم سے کم دو گھنٹے اپنی آنکھیں بند کرکے بے حس و حرکت پڑا رہے۔ طبی تاریخ میں پال کرن کا وجود فی الحقیقت بے نظیر اور نادر ہے۔

انتقال

ہمارے اخبار محمدی کے قدیم خریدار اور معاون جناب سوداگر محمد ظہیر الدین صاحب ساکن پرلاکھیڑی کا انتقال ہو گیا ہے۔ حق تعالیٰ انہیں بخشے۔ ناظرین بھی جنازہ غائبانہ ادا کریں+ آپ کی طرف سے آپ کی اہلیہ صاحبہ نے ۱۱ر غریب فنڈ کی امداد میں بھجوائے ہیں۔ جزاہم اللہ

رمضان شریف کی اعلیٰ تر رعایت

تفسیر محمدی ترجمہ تفسیر ابن کثیر بجائے بتیس روپے کے صرف اٹھائیس روپے تین جلدیں مجلد بیس روپے۔ دین محمدی ترجمہ اعلام الموقعین کے بجائے دس روپے کے صرف چھ روپے مجلد کے پونے سات روپے۔ خطبات محمدی حصہ اول بجائے ایک روپے کے چودہ آنے حصہ دوم کے اور حصہ سوم کے بھی یہی دام مجلد اگر چاہیں تو فی حصہ دو آنے جلد کے اور لگ جائیں گے۔ اس پتہ سے منگوا لیجئے۔

منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی۔

اطلاع ۔ جس چیز کی آپ کو ضرورت ہو ہم سے طلب فرمائیے ہمارے ہاں جو نہ ہوگی ہم اور جگہ سے بھی مہیا کر دیں گے مثلاً دہلی کی ٹوپیاں گھڑیاں دوائیاں وغیرہ کتابوں کے علاوہ بھی تمام اشیاء اپنے اس دفتر کی معرفت منگوائیے۔ "منیجر"

بدعتیوں کے اخبار الفقیہ اور اس کے نوکروں کو جواب

(از ایڈیٹر۔ قسط نمبر ۲)

مجھے رہ رہ کر خیال آتا ہے کہ الفقیہ اینڈ کمپنی نے صرف میری دشمنی کی بنا پر کس قدر جہالت کا طوفان برپا کر دیا ہے میں بھی چاہتا ہوں کہ انہیں اس طرح کچل دیا جائے کہ پھر یہ تا زندگی اپنی ہڈیوں پر پوست نہ چڑھا سکیں مندرجہ بالا دلائل کے بعد اور ان کے ساتھ ہی میں آپ کو بتلاؤں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ مبارک میں خود ہی اپنے صحابہؓ کا نام محمد رکھا۔

(۱۷) محمد بن جد بن قیس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ آپ کے بزرگ تر صحابی ہیں فتح مکہ میں حضورؐ کے ہم رکاب تھے۔ ابن شاہین وغیرہ نے لکھا ہے کہ ان کا نام خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رکھا تھا۔ بلکہ محمد بن حبیب کی کتاب محبر میں ہے۔ اِنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ سُمِّیَ مُحَمَّدًا فِی الْاِسْلَامِ یعنی اسلام میں سب سے پہلے ان ہی کا نام محمد رکھا گیا۔

(از ۱۸ تا ۲۴) ابو الفرج اصبہانی نے دو سندوں کے ساتھ اپنی کتاب میں روایت وارد کی ہے۔ کہ اُتِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِمُحَمَّدِیْنَ فَقَالَ عَلَیَّ بِالْمُحَمَّدِیْنَ فَاُتِیَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ۔ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ جَہْمٍ۔ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَۃَ۔ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ۔ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ۔ وَابْنُ عَمِّہٖ مُحَمَّدُ بْنُ خَطَّابٍ وَکُلُّہُمْ سَمَّاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا یعنی ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانے میں آپ کے پاس بہترین محلے آئے تو آپ نے فرمایا محمدیوں کو لاؤ۔ چنانچہ ان چھ بزرگوں کو پیش کیا گیا۔ (۱) حضرت محمد بن ابو بکرؓ (۲) حضرت محمد بن ابو جہمؓ (۳) حضرت محمد بن طلحہؓ (۴) حضرت محمد بن عمروؓ۔ (۵) حضرت محمد بن حاطبؓ (۶) حضرت محمد بن خطابؓ۔ ان چھ بزرگوں کا نام خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رکھا تھا۔

(۲۵) محمد بن خلیفہ۔ ان کا پہلا نام عبد مناۃ تھا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو بدل کر آپ کا نام محمد رکھا۔ فتح مکہ میں یہ بھی محمدی لشکر میں تھے۔

(۲۶) محمد بن ضمرہ رضی اللہ عنہ۔ ابن شاہین میں ہے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمَّاہُ مُحَمَّدًا ان کا نام بھی خود حضورؐ نے محمد رکھا تھا یہ بھی فتح مکہ میں حاضر تھے۔

(۲۷) ابن مندہ میں ہے اِنَّ طَلْحَۃَ قَالَ سَمّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْنِیْ مُحَمَّدًا وَکَنَّاہُ اَبَا الْقَاسِمِ یعنی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں فرماتے ہیں میرے لڑکے کا نام خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رکھا اور اس کی کنیت ابو القاسم بھی خود آپ نے مقرر فرمائی۔

(۲۸) محمد بن عباس بن نضلہ ابن شاہین میں ہے سَمَّاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَّشَہِدَ فَتْحَ مَکَّۃَ یعنی ان کا نام بھی خود حضورؐ نے محمد رکھا یہ بھی آپ کے ساتھ فتح مکہ میں شریک تھے۔

(۲۹) محمد بن مخلد۔ ابن شاہین کا بیان ہے۔ وُلِدَ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاِنَّہٗ ہُوَ الَّذِیْ سَمَّاہُ مُحَمَّدًا وَّاِنَّہٗ شَہِدَ فَتْحَ مَکَّۃَ۔ یعنی خود حضورؐ کے زمانے میں یہ تولد ہوئے اور خود حضورؐ نے ہی ان کا نام محمد رکھا فَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

(۳۰) محمد بن ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام ابن شاہین کا بیان ہے کہ ان کا نام بھی حضورؐ نے ہی محمد رکھا تھا اور فاتحین مکہ میں یہ بھی ہیں۔

(۳۱) محمد بن یفدیدو یہ رضی اللہ عنہ۔ تاریخ ہراۃ میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں یہ حضورؐ سے لڑتے بھڑتے رہے پھر فضل خدا شامل حال ہوا۔ اسلام قبول فرمایا تب حضورؐ نے ان کا جاہلیت کا نام بدل دیا۔ اور اسلامی نام محمد رکھا۔

(۳۲) میں کہاں تک بیان کرتا چلا جاؤں اب ایک آخری ایسا ہی نام اور سن لو اور خدا ہی جانے کہ کتنے اور باقی ہوں گے۔ ان کا نام محمد ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ مشہور ہیں۔ امام حاکم کی تاریخ نیشاپور میں ہے کہ ان کا اصلی نام ماناھیہ تھا یہ مجوسی تھے۔ تجارت کے سلسلے میں مرو سے چلے حضورؐ کا شہرہ سن رکھا تھا۔ مدینے شریف پہنچے اسلام کے فضائل سنے۔ حضورؐ کی صحبت اٹھائی۔ پرانا کفر سوخت ہو گیا جسم میں سے شیطان نکل بھاگا توفیق خدا شامل حال ہوئی اور حضورؐ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تو آپ نے ان کا کفر کا نام بدل دیا۔ اور ان کا نام محمد رکھا۔ اور یہ اسلام جیسی دولت سے مالا مال ہو کر اپنے وطن مرو کو واپس تشریف لائے۔ ان کو محمد مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا جاتا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

یہ بتیس صحابیؓ تو وہ ہوئے جن کا نام بہترین نام والے اعلیٰ ترین کام والے اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی محمد رکھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے خوش رہے اور ان پر اپنی رحمت و رضا نازل فرمائے۔ آمین! علاوہ ازیں بھی بعد از تلاش ایسے محترم حضرات اور بھی بہت سے مل سکتے ہیں لیکن سر دست ہم اسی پر ختم کرتے ہیں اب ہماری چاہت ہے کہ چند ان صحابہؓ کے نام بھی مع ولدیت ناظرین کے سامنے پیش کر دیں جو حضورؐ کے زمانے میں تھے۔ اسلام اور شرف صحبت رسولؐ کا افتخار جنہیں حاصل تھا۔ وہ تو کہئے خیر گذری، جو چودھویں صدی کا یہ الفقیہ اور بشیر کوٹلوی وہاں نہ تھا ورنہ ان سب صحابہؓ کے گرد ہو جاتا اور نہ جانیں کن کن ترکیبوں سے ان کے ناموں پر عیب گیری کرتا۔ ہاں ہاں بہت بلا ٹلی کہ ایسے وجود اس وقت نہ تھے ورنہ خود حضورؐ پر بھی اعتراض کرتے کہ واہ صاحب آپ کیا غضب کر رہے ہیں ان کا یہ نام رکھتے ہیں؟ بدل دو اس نام کو اور چھوڑ دو اس کام کو۔

بعض اُن صحابہؓ کا ذکر خیر جن کے نام محمد تھے رضی اللہ علیہم اجمعین

(۱) محمد بن اسود رضی اللہ عنہ (۲) محمد بن انس رضی

نوٹ :- قرآن شریف ہر قسم کے رعایتی ہدیہ پر صفحہ ۱۸ اور صفحہ ۱۹ پر دیکھئے۔ حدیث شریف کے ترجمے ہر قسم کے صفحہ ۱۷ پر رعایتی اعلان دیکھئے اور دفتر اخبار محمدی صدر دہلی سے منگائیے۔

اللہ عنہ (۳) محمد بن مدیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) محمد بن بشر رضی اللہ عنہ (۵) محمد بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۶) محمد بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷) محمد بن جاریہ رضی اللہ عنہ (۸) محمد بن حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۹) محمد بن ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۰) محمد بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۱) محمد بن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۲) محمد بن ابی ذرہ رضی اللہ عنہ (۱۳) محمد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (۱۴) محمد بن سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۵) محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ (۱۶) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام محمد تھا۔ مجبر میں ہے کہ سب سے پہلے صحابہؓ میں ان ہی کا نام محمد رکھا گیا تھا۔ یہ حضورؐ کے زمانے میں ہی تولد ہوئے تھے۔ ہاں نشیہ یا اس کا ایڈیٹر یہ نہ کہے کہ تم نے محمد بن جعد کی نسبت لکھا کہ یہ پہلے محمد تھے پھر ہی محمد بن جعفر کی نسبت بھی لکھا تو دونوں باتوں میں سے ایک ضرور غلط ہے۔ یاد رکھو! ایک بھی غلط نہیں دونوں صحیح ہیں۔ انصار میں پہلے محمد، محمد بن جعد ہیں اور مہاجرین میں پہلے محمد محمد بن جعفر ہیں فَنِعْمَ التَّوْفَاقُ وَحَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ ساتھ ہی یہ بھی یاد رہے کہ ان کی کنیت بھی ابوالقاسم تھی (۱۷) محمد بن ضمرہؓ (۱۸) محمد بن طلحہؓ (۱۹) محمد بن عاصم رضی اللہ عنہ (۲۰) محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (۲۱) محمد بن عثمان رضی اللہ عنہ (۲۲) محمد بن عدی رضی اللہ عنہ (۲۳) محمد بن عقبہ رضی اللہ عنہ (۲۴) محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ (۲۵) محمد بن عیاض رضی اللہ عنہ (۲۶) محمد بن قیس رضی اللہ عنہ (۲۷) محمد بن کعب رضی اللہ عنہ (۲۸) محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ۔ (۲۹) محمد بن ہشام رضی اللہ عنہ (۳۰) محمد بن ہلالؓ وغیرہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ علاوہ ان تیس کے اور بھی بہت سے صحابی ہیں جن کا نام محمد تھا۔

بزرگ صحابہؓ نے بھی اپنے بچوں کا نام محمد رکھا

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول۔ (۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم (۳) حضرت سعد رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک۔ (۴) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ ان چاروں بزرگ صحابہؓ کے لڑکوں کا نام محمد تھا۔ ساتھ ہی ان کی کنیت بھی ابوالقاسم تھی۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ اَكْمَلُ وَاَتَمُّ۔

کتب فقہ کے وہ مصنفین جن کا نام محمد تھا

ان باسنہ دلائل کے بعد میں اس حنفی سے جو محمدی ست خار کھائے ہوئے ہے کہتا ہوں کہ (۶۳) امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد رشید جن کے اقوال سے تمہاری فقہ کی کتابیں پُر ہیں اُن کا کیا نام تھا؟ سنو! ان کا نام محمد تھا ان کے باپ کا نام حسن تھا۔ یہی محمد ہیں جن کی نسبت تمہارے بڑوں نے لکھا ہے لَوْلَا مُحَمَّدٌ لَمَا رَاجَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اگر یہ محمد نہ ہوتے تو دنیا میں آج ولی امام ابو حنیفہ کو جانتا ہی نہیں۔ یہی محمد ہیں جن کی کتاب موطا محمد وغیرہ حنفی مذہب حضرات کے لئے عزیز از جان ہیں۔ اور فقہ کا مدار ان ہی پر ہے۔

محمد بن محمد بن محمد

(۶۴) سمرقند میں ایک قبرستان ہے جس کا نام تربۃ المحمدین ہے۔ جہاں تمہاری فقہ کی زبردست کتاب ہدایہ کے مصنف صاحب کو دفن کرنا چاہا تھا مگر اہل سمرقند نے انہیں وہاں دفن نہ ہونے دیا کہ اس قبرستان میں صرف وہی حضرات مدفون ہیں جن کا نام محمد ہے۔ اس فضیلت کے پلّے میں مصنف ہدایہ کو بعض لوگوں نے چڑھانا چاہا لیکن قدرت نے اسے منظور نہ فرمایا۔ پس جس چیز کی بزرگی کے در پے سلف تھے یہ نا خلف اس بزرگی ہی کا منکر ہے۔

(۶۵) اس غباوت و شقاوت پر رہ رہ کر خیال آتا ہے کہ اس نے کیا لکھ دیا؟ سنو! تمہارے ہاں کی کتاب محیط جو مشہور و معروف کتاب ہے۔ اس کے مصنف کا نام بھی محمد تھا بلکہ ان کے باپ کا نام بھی محمد تھا۔ اور ان کے باپ کے باپ کا نام بھی محمد تھا۔

(۶۶) اسی طرح تمہارے مذہب کی کتاب جامع صغیر کے ناظم کا نام بھی محمد تھا۔ ان کے باپ کا نام بھی محمد تھا۔ ان کے دادا کا نام بھی محمد تھا۔ یہ بھی صاحب ہدایہ کے ہم وطن تھے یعنی مرغنیان کے رہنے والے۔

چودہ پشت تک محمد ہی محمد

(۶۷) غیرت کرو! اور سنو! ایسے بھی باخدا لوگ گذرے ہیں جن کی چودہ پشت تک یہی نام ہے۔ یعنی خود کا نام محمد باپ کا نام محمد دادا کا نام محمد پردادا کا نام محمد پھر اس کے باپ کا نام محمد یہی نام چودہ باپوں تک۔ ان کا لقب امین تھا۔ کنیت ابوالبرکات تھی۔ یہ آٹھویں صدی کے بزرگوں میں سے تھے۔ تونس کے رہنے والے تھے پھر قاہرہ میں تشریف لے گئے تھے۔ پھر مدینہ شریف گئے اور وہیں انتقال ہوا۔

(۶۸) آپ کی مذہبی کتاب شرح وقایہ کے محشی کا نام محمد تھا۔

(۶۹) آپ کے مذہب شرح المنار کے مصنف کا نام بھی محمد تھا۔

(۷۰) آپ کے مذہب کی کتاب فتاوی ظہیریہ کے مصنف بھی محمد ہیں۔

(۷۱) آپ کے مذہب کی کتاب تحفۃ الفقہا کے مصنف کا نام بھی محمد تھا۔

(۷۲) حنفیوں نے جنہیں شمس الائمہ کا خطاب دیا جو مبسوط کے مصنف ہیں جو سرخس کے رہنے والے ہیں جن کی اور ایک کتاب شرح العبادات بھی ہے اور کتاب شرح اکسیر الکبیر بھی ہے اصول فقہ میں بھی جن کی تصنیف ہے ان کا نام بھی محمد ہے۔

(۷۳) مؤلف شرعۃ الاسلام کا نام محمد ہے۔

(۷۴) مؤلف جمع التفاریق کا نام محمد ہے۔

(۷۵) مصنف فصول البدائع کا نام بھی محمد ہے

(۷۶) مختصر القدوری کے شارح کا نام بھی محمد ہے

نوٹ: — قرآن شریف مترجم کے ساعات کی مدینہ صفحہ ۱۹ اور صفحہ ۱۲۱ پر دیکھئے — حدیث کے ترجمے کی فہرست صفحہ ۱۲ پر رسالی اعلان دیکھئے — ناشر: — دفتر اخبار محمدی دہلی۔

(۱۰۰) قرآن میں ہے یوم ندعوا کل اناس بامامہم بروز قیامت سرمت اپنے نبی کی نسبت سے بلائی جائے گی۔ پس یہ امت محمدی ہے خدائے تعالیٰ نے محمدی رکھے عہ والسلام!

الراقم عاجز محمد بن ابراہیم محمدی (تیس!)
از دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی

اطلاع از منیجر محمد نام رکھنے کے ثبوت میں مولانا محمد صاحب کا تصنیف کردہ تازہ رسالہ بنام "لؤلؤ محمدی" ملاحظہ فرمائیے قیمت ایک کی ایک آنہ۔ برائے تقسیم زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو چار روپے کی ایک سو منگوانے کا پتہ یہ ہے۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی۔

ثواب رکھتا ہے ایسا نہ کیجئے کہ یہ ماہ مبارک بھی گذر جائے اور ہم اور غربا منہ تکتے ہی رہ جائیں منیجر

ماہ رمضان المبارک کی مبارک باد؟

ناظرین اخبار محمدی کو اس ماہ مبارک کی آمد کی مبارک باد دیتے ہوئے ہم عرض گزار ہیں کہ اس ماہ میں آپ زکوٰۃ نکالیں گے مدرسہ محمدیہ جو مولانا مولوی محمد صاحب ایڈیٹر اخبار ہذا کے زیر اہتمام آج پچیس سال سے چل رہا ہے اور جہاں سے لطف ہے کے گرد سے تفسیر وغیرہ کی تعلیم حدیث کا درس ختم کرکے سند لے کر طلبا اطراف و اکناف عرب میں بھی دیگر جا کی اور علم حدیث کی خدمت کر رہے ہیں اس غریب مدرسے کا بھی خیال فرمائیے اور جو ہو سکے اس مدرسے میں بھی بھیج دیجئے مولانا نہ تنخواہ لیں نہ اور ہی کوئی لالچ میں ہیں۔ بیرونی طلبا کے رہنے سہنے سے لے کے مکان۔ ان کے پڑھنے کے لئے کتابیں اور ان کے مطالعے کے لئے روشنی۔ ان کے بیٹھنے کے لئے فرش۔ ان کے کھانے کے لئے [illegible] یہ سب تو ضروری ہے۔ اس مدرسے کے لئے دہلی سے ایک کوڑی کی بھی آمدنی مقرر نہیں نہ باہر سے کوئی مقرر ہے صرف جناب سیٹھ حاجی محمد یوسف صاحب رئیس کلکتہ

گذشتہ سال سے ماہ خیر و برکت میں [illegible] بھیجتے رہتے ہیں۔ جزاہم اللہ۔ اس مدرسے کی طرف سے کوئی سفیر بھیجا جاتا ہے نہ اس کے لئے کوئی ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے صرف اس ماہ میں آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں ڈالے تو آپ سے جو ہو سکے اس خدائی کام میں مدد کیجئے اور راہ خدا کے ان مجاہدین کی علمائے دین کی مسافران راہ خدا کی دعائیں لیجئے یہ باقیات صالحات ہے۔ ہماری کے خرچ کا ثواب رکھتا ہے۔ لیکن اس سے غفلت نہ کیجئے۔ اس ماہ میں جو کچھ آپ بھیج دیں گے اسی سے سال تمام کرنا پڑے گا۔ بس ایسا نہ ہو کہ طالب علموں کو تکلیف ہو بلکہ مدعا یہ ہے کہ ان کا اکرام اور عزت کرو اور مرحبا کہو انہیں جگہ دو ان کی ہمت افزائی کرو ان کی مدد کو غنیمت جانو۔ والسلام! منیجر

ارسال امداد کا پتہ۔ مدرسہ محمدیہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی +

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کلام کی خدمت کیجئے

اسلام پر چودہ سو سال پورے ہونے کو ہیں لیکن حضورؐ کے خطبے اور وعظ جس کا ایک ایک لفظ معجزہ ہے۔ بصورت کتاب یکجا جمع نہ ہو سکے۔ قدرت نے اس خدمت کے لئے مولانا محمد صاحب کو تاک رکھا تھا۔ الحمد للہ تین سال کی مسلسل محنت اور لگاتار دن رات کی کوششوں میں جمع ہوئے اب ان کی چھپائی کا سوال پیدا ہوا۔ الحمد للہ بفضل رب ذو الجلال تین حصے تو چھپ گئے اب جو تھے حصے اور پانچویں حصے کے لئے ہم فضل ربی کے منتظر ہیں۔ آپ سے عرض ہے کہ راہ خدا کے مال سے جو ہو سکے آپ بھی اس میں امداد فرمائیے تاکہ یہ کام پورا ہو جائے اور قیامت کے روز آپ دامن رسول صرف اس سہارے سے بھی تھام سکیں کہ آپ نے حضورؐ کے کلام کی خدمت اعانت اشاعت اور حمایت کی۔ مال زکوٰۃ کا ایک مصرف اور ضروری مصرف یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان مال جان اہل عیال صحت اور نیت میں برکت بخشے + آمین! منیجر

ماہ رمضان شریف اور ادائیگی زکوٰۃ

انہیں بھی دو جو غریب مفلس ہیں لیکن انہیں ہرگز نہ بھولو جو غربت و افلاس کے مارے دین سیکھنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں ہم نے انہی کے لئے غریب فنڈ کھول رکھا ہے۔ کہ دینی علم کے حاصل کرنے والے طلبا اور غربا کو اس فنڈ سے اخبار محمدی جاری کریں اس کا باقاعدہ حساب برابر محمدی میں چھپتا رہتا ہے

آخری قسط میں اخبار کے صفحہ پر ہے کہ ملاحظہ فرمائیے آپ کو معلوم ہوگا کہ اس فنڈ پر دفتر کے سات سو اسی روپے تین آنے پڑھ گئے ہیں پس اس ماہ مبارک میں اس خدائی رقم میں سے جو ہو سکے ادھر بھی بھیج دیجئے یہ بھی باقیات صالحات میں ہے یہ بھی کار خیر ہے یہ بھی جہاد کا

اخبار محمدی کی ایک ضروری گذارش

جو کام اس کے سپرد ہیں محمد اللہ یہ کر رہا ہے۔ اس کی امداد و اشاعت کا کام آپ کے سپرد ہے آپ بھی اسے انجام دیجئے اس کی خریداری جاری اور باقی رکھئے اپنے والوں کو اس کی خریداری کی رغبت دلاکر انہیں روپے بھجوا کر انہیں خریدار بنائیے اس کے غریب فنڈ میں طلبا ت وغیرہ امداد کیجئے مدرسہ محمدیہ میں جو ہو سکے بھجوائیے جزاکم اللہ۔ بھائیو! اس مبارک مہینے میں ان چاروں مصرف کو ہرگز نہ بھولئے۔ اللہ آپ کو کبھی اپنی رحمت سے کبھی نہ بھولے والسلام! منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

عہ حدیث شریف میں ہے کہ آخر زمانے کے امام مہدی کا نام محمد ہوگا۔ ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ [illegible] نام میرے نام پر ہوگا۔ [illegible] فاطمہ نسلہ!

نوٹ: مولانا کی چالیس تصنیفات کی فہرست کے چار صفحات اس اخبار کے ساتھ روانہ ہیں رمضان تک رعایتی قیمت ختم۔ یہ کل کتابیں فی روپیہ چھ آنے کی کمی سے بھیجی جائیں گی۔ پتہ:- دفتر اخبار محمدی ناصر دہلی

پاؤگے انصاف ۔ خدا ہوگا مہرباں
ہم سائے سے سلوک کرو ۔ کوئی قوم ہو
ایسے رہو ہر ایک تمہارا ہو ثنا خواں
آپس میں اتفاق رہے ۔ مثل برادر
باہم رہو ہمدرد ۔ ہو کوئی مسلماں
معروف رہو قوم کی خدمت میں شب و روز
خوش ہو خدائے تعالیٰ بڑھے اپنی عزوشاں
اسلام کی خدمت میں ملی ان کو سلطنت
مکہ کے جو صحرا میں چراتے تھے بکریاں
کانٹا جو لگا پیر میں مسلم کے جیش میں
آنکھوں سے خوں بہاتے تھے یثرب کے مسلماں
ہم میں نہ وہ شوکت نہ اولوالامر قوم کا
ایسی ہے قوم جیسے کہ گم کردہ کارواں
غفلت یہی رہی تو غلامی میں رہو گے
پچھتاؤ گے پھر کاٹو گے سب اپنی انگلیاں
دھاگے کی طرح سے نہ رہو اس لئے الگ
بن جاؤ مل کے ایک ہی مضبوط رسیاں
تم میں سے جو کہ صدر ہو اور مقتدائے قوم
احکام مانو اس کے کرو جاں نثاریاں
اکسیر یہی نسخہ ہے ۔ احیاء قوم کا
ہو جاؤ ساری قوم دو قالب و ایک جاں
جب تک نہ ہوگی بھائیو تنظیم قوم کی
پیدا نہ ہوں گی ہم میں کوئی بھی بھلائیاں
گر قوم کو سچی ہے محبت رسول کی
چہرے پہ بڑھائیں وہ سب اپنی ڈاڑھیاں
ملحوظ والدین کا ہر دم رہے ادب
اہل و عیال پر بھی رہو اپنے مہرباں
نرمی سے کرو بات کہ خوش ہووے مخاطب
پیش آؤ تواضع سے جو گھر آئے میہماں
جو کام کرو اس کو دیانت سے کرو تم
سچ بات کہو گو کہ ہے آئین مسلماں
بیمار پڑے کوئی عیادت کو جائیے
بڑھ جائے ضرورت اسے لا دو دوائیاں
نقصان کرے یا کہ لڑے کوئی جو مسلم
کر دو معاف ہے یہ بڑی ہمت مرداں

رد کو وہ کتابیں جو ہیں مخرب اخلاق
اور فحش عشقیہ کی ہیں قصے کہانیاں
اسکول میں پڑھاتے ہیں لے کر کتابیں
جانے کدھر گئیں وہ گلستان و بوستاں
قائم ہوں ہر مقام میں دار المطالعہ
واقف ہوں سب احکام شریعت کے مسلماں
جو تندرست شہر میں پھرتے ہیں گداگر
فرداً پہ لگے تا نہ کریں وہ گدائیاں
بھڑے لگاؤ ۔ فتنہ نہ آ جائے خدا کا
رد کو جو گائی جاتی ہیں رڈیوں پہ ٹھمریاں
شادی و غمی کے لئے بن جائیں قواعد
پابند رہیں ہر کوئی ہر خورد اور کلاں
منضبط قاعدے کے کرے گر کوئی خلاف
سب رسم و راہ بند کریں اس سے مسلماں
پابند رہیں بی بیاں پردے کی ہمیشہ
یہ فخر صرف رکھتے ہیں دنیا کے مسلماں
جو پردہ و عفت کی طرفدار ہیں بہنیں
پھولیں پھلیں خدایا وہ بیگم و بی بیاں
تبلیغ کرو یوں ہی خواہ کوئی کچھ کہے
ناراض اس سے ہوتے ہیں سب مبلغاں
اُدع الیٰ سبیل پہ بس کیجئے عمل
بن جاؤ نمونہ تو مطیع ہوں گے مہرباں
مسلم کی زندگی تو ہو مثل مجاہد
ہو شوق شہادت وہ جیسے غازیاں
توحید اور اسوۂ حسنہ پہ الغرض
کوشش یہ کرو قوم ہو سب تابع فرماں
آجائیں جب صفات یہ سب ساری قوم میں
پھر تو یہ تمہارا ہے زمین اور آسماں
فی الحال یہی کافی ہے بس ختم کر سعید
توفیق عمل دیوے خدا وند دو جہاں

مراسلہ

مشفق مکرم صاحب لطف و کرم حضرت العلامہ ؟ دام معالیکم و برکاتہم
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ !
آں مکرم کے شاندار اور عظیم المرتبت کارہائے جلیلہ جریدۂ عالم پر تا حشر ثبت رہیں گے حقیقت یہ ہے کہ دنیائے امروز میں والا جناب نے قرآن وسنت کی جو مہتم بالشان خدمات سر انجام دی ہیں وہ امت کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ سرتاج کتب تفاسیر تفسیر ابن کثیر کا دل پذیر ترجمہ[۵]۔ قاطع بدعت وضلالت اور منہاج حق و باطل " اعلام الموقعین " کا ترجمہ[۵] امت مرحومہ کے لئے باعث صد نازش وافتخار ہے اس کے بعد ہی حضرت والا نے خطبات محمدی کے عنوان سے خطبات النبی کا جو بیش بہا اور انمول ذخیرہ مجتمع فرما کر اردو میں منتقل فرمایا ہے[۵]۔ اس پر مسلمانان عالم اسلامی کو جناب والا کا ممنون و متشکر ہونا چاہئے اللہ رب العزت جناب والا کا خنک بار اور حیات آفریں سایہ مسلمانوں کے سر پر تا دیر قائم رکھے۔ آمین ! اس نمایاں کارنامے پر اہل حدیث نانڈیڑ کی طرف سے ہدیۂ تشکر قبول فرمائیے فقط ۔ والسلام مع الوف التحیۃ والاکرام !

آپ کا مخلص :۔ محمد ابراہیم ابن حاجی محمد اسمعیل سوداگر سوت معتمد انجمن اہل حدیث نانڈیڑ۔

عہ تفسیر ابن کثیر کا ترجمہ ڈھائی ہزار صفحات میں آیا ہے ہر پارہ الگ الگ ہے ہر صفحہ اس اخبار کے صفحات کے برابر ہے قیمت اصلی تیس روپے ہے لیکن اس وقت صرف اٹھارہ روپے میں دیدیتے ہیں مجلد تین جلدوں کے بیس روپے ۔

عہ اعلام الموقعین کا ترجمہ اس اخبار کے برابر کے ایک ہزار صفحات میں آیا ہے سات حصے ہیں کامل کتاب کی قیمت دس روپے ہے لیکن اس وقت صرف چھ روپے مجلد کے پونے سات روپے

عہ خطبات محمدی حضور کے خطبے اور وعظ اس طرز پر کہ جمعہ کے دن خطیب صاحب صرف اسی کو سنا کر اپنا خطبہ پورا کر سکتے ہیں حصہ اول میں ۱۴۸ خطبے عربی مع ترجمہ و شرح حصہ دوم میں ۱۴۵ خطبے عربی مع ترجمہ شرح حصہ سوم میں ۲۲۴ خطبے عربی مع ترجمہ و شرح قیمت ہر حصہ کی ایک روپیہ لیکن اس وقت چودہ آنے مجلد کا ایک ایک روپیہ

نوٹ :۔ مولانا کی جملہ تصنیفات کی فہرست کے چار صفحات میں اخبار کے ساتھ روانہ ہیں رمضان شریف ختم تک یہ کل کتابیں

(سلسلہ کیلئے [illegible] ملاحظہ ہو) ملنے کا پتہ :۔ دفتر اخبار محمدی صدر دھلی ۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا۔ رَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ قَدِ احْتَوَشَتْهُ مَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ فَجَآءَهٗ وُضُوْءُهٗ فَاسْتَنْقَذَهٗ مِنْ ذٰلِكَ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ قَدْ بُسِطَ عَلَيْهِ عَذَابُ الْقَبْرِ فَجَآءَتْهُ صَلٰوتُهٗ فَاسْتَنْقَذَتْهُ مِنْ ذٰلِكَ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ قَدِ احْتَوَشَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ فَجَآءَ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَخَلَّصَهٗ مِنْهُمْ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَلْهَثُ عَطَشًا فَجَآءَهٗ صِيَامُ رَمَضَانَ فَسَقَاهُ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ظُلْمَةٌ وَّمِنْ خَلْفِهٖ ظُلْمَةٌ وَّعَنْ يَّمِيْنِهٖ ظُلْمَةٌ وَّعَنْ شِمَالِهٖ ظُلْمَةٌ وَّمِنْ فَوْقِهٖ ظُلْمَةٌ وَّمِنْ تَحْتِهٖ ظُلْمَةٌ فَجَآءَتْهُ حَجَّتُهٗ وَعُمْرَتُهٗ فَاسْتَخْرَجَاهُ مِنَ الظُّلْمَةِ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَجَآءَهٗ بِرُّهٗ بِوَالِدَيْهِ فَرَدَّهٗ عَنْهُ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ يُكَلِّمُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يُكَلِّمُوْنَهٗ فَجَآءَتْهُ صِلَةُ الرَّحِمِ فَقَالَتْ اِنَّ هٰذَا كَانَ وَاصِلًا لِّرَحِمِهٖ فَكَلَّمَهُمْ وَكَلَّمُوْهُ وَصَارَ مَعَهُمْ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَاْتِي النَّبِيِّيْنَ وَهُمْ حِلَقٌ حِلَقٌ كُلَّمَا مَرَّ عَلٰى حَلْقَةٍ طُرِدَ فَجَآءَهٗ اغْتِسَالُهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَاَجْلَسَهٗ اِلٰى جَنْبِيْ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَتَّقِيْ وَهَجَ النَّارِ بِيَدَيْهِ عَنْ وَّجْهِهٖ فَجَآءَتْهُ صَدَقَتُهٗ وَصَارَتْ ظِلًّا عَلٰى رَاْسِهٖ وَسِتْرًا عَنْ وَّجْهِهٖ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ جَآءَتْهُ زَبَانِيَةُ الْعَذَابِ فَجَآءَهٗ اَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاسْتَنْقَذَهٗ مِنْ ذٰلِكَ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ هَوٰى فِي النَّارِ فَجَآءَتْهُ دُمُوْعُهُ الَّتِيْ بَكٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فَاَخْرَجَتْهُ مِنَ النَّارِ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ قَدْ هَوَتْ صَحِيْفَتُهٗ اِلٰى شِمَالِهٖ فَجَآءَهٗ خَوْفُهٗ مِنَ اللّٰهِ فَاَخَذَ صَحِيْفَتَهٗ فَجَعَلَهَا فِيْ يَمِيْنِهٖ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ قَدْ خَفَّ مِيْزَانُهٗ فَجَآءَهٗ اَفْرَاطُهٗ فَثَقَّلُوْا مِيْزَانَهٗ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَجَآءَهٗ وَجَلُهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاسْتَنْقَذَهٗ مِنْ ذٰلِكَ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ يُرْعَدُ كَمَا تُرْعَدُ السَّعَفَةُ فَجَآءَهٗ حُسْنُ ظَنِّهٖ بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَسَكَّنَ رِعْدَتَهٗ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَزْحَفُ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّةً وَّيَحْبُوْ مَرَّةً فَجَآءَتْهُ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَاَقَامَتْهُ عَلَى الصِّرَاطِ حَتّٰى جَاوَزَ ٭ وَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ اِنْتَهٰى اِلٰٓى اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَغُلِّقَتِ الْاَبْوَابُ دُوْنَهٗ فَجَآءَتْهُ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَاَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ۔

(رَوَاهُ الْحَكِيْمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَصَاحِبُ مُنْتَخَبِ كَنْزِ الْعُمَّالِ)

یعنی گذشتہ شب میں نے عجیب و غریب باتیں دیکھیں۔ میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ عذاب کے فرشتوں نے اُسے گھیر رکھا ہے۔ اُسی وقت اس کا وضو آتا ہے اور ان کے ہاتھوں سے اُسے چھڑا لے جاتا ہے ٭ میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ عذاب قبر اس کیلئے پھیلائے جا رہے ہیں اتنے میں اس کی نماز آئی اور اُسے اُن سے چھڑا لے گئی ٭ اپنے ایک امتی کو میں نے دیکھا کہ شیاطین نے اُسے پریشان کر رکھا ہے کہ اس کا ذکر اللہ آ گیا اور ان سے بچا کر لے گیا ٭ میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ پیاس کے مارے زبان نکالے دے رہا ہے کہ اسکے رمضان کے روزے آئے اور اسے پانی پلا کر آسودہ کر دیا ٭ میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ اس کے آگے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اوپر سے نیچے سے اُسے ظلمت اور اندھیرے گھیرے ہوئے ہے کہ اس کا حج و عمرہ آیا اور اس ظلمت سے اُسے نکال لے گیا ٭ میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ اس کی روح قبض کرنے کیلئے ملک الموت آئے۔ لیکن اس نے اپنے ماں باپ کی جو خدمتیں کی تھیں اور ان کے ساتھ جو احسان کئے تھے وہ نیکی آئی اور موت کو اس سے ہٹا دیا ٭ میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ وہ مومنوں سے بول رہا ہے۔ لیکن مومن اُسے جواب تک نہیں دیتے۔ اتنے میں اس کی صلہ رحمی آئی اور کہا کہ یہ تو رشتے ناتے جوڑنے والا تھا اسی وقت ان سب نے اس سے بول چال شروع کر دی اور یہ ان کے ساتھ ہو گیا ٭ میں نے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا کہ نبیوں کے حلقوں کے پاس وہ آتا ہے لیکن ہر حلقے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ اسی وقت اس کا جنابت سے غسل کرنا آیا۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر میرے پاس بٹھا دیا ٭ میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ آگ کے شعلوں کو اپنے ہاتھوں سے اپنے منہ پر سے ہٹا رہا ہے اتنے میں اس کا صدقہ خیرات آ گئے۔ اور اس کے سر پر سایہ اور اس کے چہرے پر پردہ بن گئے ٭ میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ عذاب کے داروغے اس کے پاس آ گئے اتنے میں اس کا بھلائی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا آ گیا۔ اور اسے ان کے ہاتھوں سے چھڑا کر لے گیا ٭ میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ اُسے آگ میں ڈالا جا رہا ہے اُتنے میں اس کے وہ آنسو آ گئے جو خوف خدا سے رو کر اس نے دنیا میں بہائے تھے۔ اور اسے آگ سے بچا کر لے گئے ٭ میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا نامۂ اعمال اُڑتا ہوا بائیں جانب سے آ رہا ہے کہ اس کا خوف خدا آ گیا۔ اور اس نامۂ اعمال کو لیکر اس کے دائیں ہاتھ میں دیدیا ٭ میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا نیکی کا پلڑا ہلکا ہو رہا ہے

کہ اس کے چھوٹے بچے جو انتقال کر گئے تھے آگئے اور اس کی نیکی کے پلڑے کو جھکا اور بھاری کر دیا + میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جہنم کے کنارے پر پہنچا دیا گیا ہے کہ اس کی خدا ترسی آئی اور اسے بچا لے گئی + اپنے ایک امتی کو میں نے دیکھا کہ گھاس کے تنکے کی طرح کپکپا رہا ہے اتنے میں اس کی خدا کے ساتھ کی نیک گمانی آئی اور اسے سکون وقرار دے گئی + ایک امتی کو میں نے دیکھا کہ پل صراط پر تم نہیں سکتا۔ کبھی گرتا ہے کبھی پڑتا ہے۔ کبھی گھٹنیوں سرکتا ہے اتنے میں اس کا مجھ پر درود بھیجنا آ گیا اور اس کا ہاتھ تھام کر سیدھا کھڑا کر کے پل صراط سے پار کر دیا + ایک کو میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازوں کے پاس پہنچ گیا ہے لیکن دروازے بند ہو گئے۔ اتنے میں اس کا کلمہ شہادت پڑھنا آ گیا۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں پہنچا دیا ++

اے محمدیو! اے مسلمانو! اے مومنو! آپ نے سن لیا؟ آپ نے معلوم کر لیا؟ نیکیاں دونوں جہان میں کام آنے والی ہیں۔ پس نیکیاں کرو جتنی ہو سکیں نیکیاں کرلو۔ اللہ ہمیں نیک بنادے۔ اللہ اپنے نیک بندوں میں ہمیں ملادے۔ الٰہی اپنے تمام نیک بندوں کو ہمارا سلام پہنچادے۔ جو تیرے پاس ہیں انہیں بخش اور ان کے درجات بڑھا جو ہمارے پاس ہیں ان کی مدد فرما اور انہیں اپنے عذابوں سے بچا۔ آمین! +

(۶۵۹) منتخب کنز العمال میں بضمن وعظ وخطبات ایک وعظ وخطبہ لائے ہیں میں چاہتا ہوں آپ کو آج وہ بھی سنادوں۔ اس کے راوی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں یہ ایک قدسی حدیث ہے یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ اِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهٗ مُحَرَّمًا بَيْنَكُمْ فَلَا تَظَالَمُوْا۔ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِيْ اَهْدِكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ اُطْعِمْكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِيْ اَكْسُكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ اَغْفِرْ لَكُمْ۔ يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ۔ يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ۔ يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيْكُمْ اِيَّاهَا۔ فَمَنْ وَّجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا

نَفْسَهٗ (م عن ابی ذر) وَفِیْ رِوَایَۃٍ ذٰلِكَ بِاَنِّیْ جَوَادٌ وَّاجِدٌ مَّاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِیْدُ۔ عَطَائِیْ كَلَامٌ وَّعَذَابِیْ كَلَامٌ اِنَّمَا اَمْرِیْ لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْتُّهٗ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ (رواہ الترمذی والنسائی) یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جناب باری نے (مجھ سے) فرمایا کہ میں تم سب کو سنادوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اے میرے بندو! میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کر لیا ہے اور تم پر بھی حرام کر دیا ہے کہ تم ایک دوسرے پر ظلم کرو۔ پس خبردار کبھی آپس میں ظلم وزیادتی نہ کرنا۔ میرے بندو! تم سب گمراہ ہو۔ مگر جسے میں ہدایت کروں۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دونگا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو۔ مگر جسے میں آسودہ کردوں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں روزیاں دونگا۔ میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جسے میں کپڑے پہناؤں۔ پس تم سب مجھ سے کپڑے مانگو۔ میں تمہیں کپڑے پہنا دونگا۔ میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے ہو اور میں تمہارے تمام گناہ بخشدینے والا ہوں پس تم مجھ سے گناہوں کی بخشش طلب کرو میں تمہارے گناہ معاف فرمادونگا۔ میرے بندو! نہ تم مجھے نقصان پہنچانے پر قادر کہ نقصان پہنچادو۔ نہ تم مجھے کوئی نفع پہنچا سکتے ہو کہ میرا کچھ بھلا کرو۔ میرے بندو! تمہارے اگلے پچھلے انسان جنات سب کے سب ایک بہتر سے بہتر پرہیزگار دل والے انسان کی طرح بن جائیں تو میرے ملک میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ اور اے میرے بندو! تم سب کے سب اگلے پچھلے انسان جن سب ملکر کسی بد سے بد دل والے بدتر انسان بن جاؤ تو میرے ملک میں کوئی نقصان اور کمی نہیں کرسکتے۔ اے میرے بندو! اگر تم سب کے سب مع اگلے پچھلوں کے کل انسان وجنات ایک میدان میں جمع ہو کر مجھ سے اپنی اپنی مختلف حاجتیں طلب کرو۔ اور ہر شخص الگ الگ دعا کرے۔ کوئی کچھ مانگے کوئی کچھ مانگے۔ اور میں ہر ایک کی دعا قبول کر لوں۔ جو شخص جو چیز مانگے دیدوں تاہم میرے پاس کے خزانوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ مگر اتنی ہی جتنی کی اس سمندر میں ہو جس میں ایک سوئی ڈالکر نکال لی جائے۔ میرے بندو! یہ تو سب تمہارے اعمال ہیں جنھیں میں جمع کر رہا ہوں اور جن کا بھرپور کامل بدلہ میں تمہیں دونگا۔ جو شخص بھلائی پائے وہ اللہ کی حمد کرے۔ اور جو اس کے سوا پائے وہ سوائے اپنے نفس کے اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ یہ سب کچھ اسلئے کہ میں سخی ہوں بھرپور خزانوں والا ہوں۔ بزرگی اور بڑائی والا ہوں۔ جو چاہتا ہوں کر گزرتا ہوں میری بخشش اور عطا انعام اور اکرام صرف ایک کلام ہے۔ اسی طرح سزا وعذاب بھی صرف ایک کلام ہے۔ میں تو جس چیز کا بھی ارادہ کروں اس کے لئے صرف

بھی تیرے در کے سائل۔ پیغمبر بھی تیرے احکام کے عامل۔ اے بیجان تنکے میں جان ڈالنے والے سیپ کے پیٹ میں موتی پیدا کرنے والے۔ پانی کے قطرے کو انسان تونے بنایا۔ بچھی ہوئی زمین اور اونچا آسمان تونے بنایا۔ بہتے ہوئے دریا تیرے تسبیح خواں ہیں۔ کائنات کا ہر ذی روح تیرا رہین احسان ہے۔ تو اپنی مخلوق سے اوپر عرش پر ہے۔ تو سب سے جدا اور تیرا علم ہر جگہ۔ کوئی تنکے بھر کانے اور سانس لینے کا بھی مختار نہیں۔ تجھ بن اے مولا ہمارا کوئی مددگار نہیں۔ اے مخلوق کے حاجت روا۔ اے ہر ایک کے مشکل کشا۔ اے بیکس کی پکار کے سننے والے۔ اے ہر چھپے کھلے کے جاننے والے۔ اپنی توحید ہمیں سکھادے۔ اپنی محبت ہمارے دلوں میں رچادے اپنے سوا کی عبادت سے بیزار رکھ۔ اپنی عبودیت میں سرشار رکھ آمین یارب العالمین

اے دستگیر بیکساں تجھ بن نہیں کوئی میرا + اے چارۂ بیچارگاں تجھ بن نہیں کوئی میرا

صلوٰۃ وسلام درود ورحمت نازل ہو ان پر جو ساری کائنات سے افضل ہیں۔ جو سردار اولادِ آدم ہیں۔ جو حمد کے جھنڈا بردار ہیں۔ اور شفاعت کبریٰ کے واحد حقدار ہیں جو صاحب حوضِ کوثر ہیں۔ جو آمر معروف اور ناہی منکر ہیں جن پر رب کی نعمتیں بھر پور ہیں۔ جو حُبّ خداوندی میں سرشار و چور ہیں۔ جن کے ہاتھوں خدا کا دین پورا ہوا جن کی ذات پر نبوت ختم ہوئی۔ جن کے فرمان فرمانِ خدا ہیں جن کے نافرمان رحمت رحیم سے جدا ہیں۔ جن کی بعثت کا مقصود مکارم اخلاق کا پورا کرنا۔ اور ناجائز خواہشات انسانی کو کچل دینا تھا۔ جو باجوں گاجوں کے دشمن۔ اور راگ راگنیوں کے بیخ کن تھے۔ جنھوں نے قرآن وحدیث کی سہاونی صدائیں سنائیں۔ اور ناپاک شیطانی آوازوں کو دبایا۔ مخلوق پرستی جس نے ٹھکرادی۔ گندے پیروں کی پیری جس نے خاک میں ملادی۔ فلاح جس کی اطاعت میں ہے۔ نجات جس کی اتباع میں ہے۔ حق جس کی زبان پر ہے نور جس کے بیان پر ہے۔ صداقت جس کے کلام میں ہے۔ حلاوت جس کے نام میں ہے۔ ترقی جس کے پیام میں ہے۔ حق جس کے پیغام میں ہے وہ وہ ہیں جن کا نام حبیب خدا حضرت محمد مصطفےٰ ہے صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم

جو کوئی رکھتا ہے دلمیں لعنت خیر الوریٰ + صادق وکامل وہی ہے امتِ خیر الوریٰ

میرے محترم بھائیو اور بہنو! واللہ جمعہ کے لئے دل تڑپتا رہتا ہے کہ کب یہ دن آئے اور کب پھر مل بیٹھیں اور یاد خدا کریں اور خطبات نبویہ سنیں سنائیں اور اس نور سے دل کو مسرور اور آنکھوں کو پرنور کریں۔ پس باادب سنئے!

(۲۶۰) مکہ فتح ہو چکا ہے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہزارہا انسانوں کے سامنے خطبہ دے رہے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس خطبے میں آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ شُرْبَ الْخَمْرِ وَثَمَنَہَا وَقَالَ۔ قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی۔ وَلَا تَمْشُوْا فِی الْاَسْوَاقِ اِلَّا وَعَلَیْکُمُ الْاُزُرُ۔ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ سُنَّۃً غَیْرَنَا (رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ) لوگو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر شراب کا پینا حرام کیا ہے۔ شراب کا بیچنا اس کی قیمت لینا حرام کیا ہے لوگو! اپنی مونچھیں کترواتے رہو۔ اپنی ڈاڑھیاں بڑھاؤ۔ بازاروں میں تہمد باندھے بغیر نہ پھرو۔ سنو جو شخص ہم مسلمانوں کے سوا اوروں کے طور طریق اور عادتوں پر عامل ہو وہ ہمارا نہیں ہے +

آپ جانتے ہیں کہ ہر لشکر کی ایک وردی ہوتی ہے جس سے وہ لشکر پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح ہر مذہب کے کچھ ظاہری احکام بھی ہوتے ہیں جن سے صاحب مذہب کی پہچان ہو جاتی ہے۔ محمدی لشکر اور اہل اسلام کی وردی اور ظاہری پہچان جو شریعت اور ربانی شریعت نے مقرر کی ہے وہ جن لوگوں پر نظر آئے گی بظاہر وہ ہی اس میں شمار کئے جائیں گے اور مومن ومسلم ہونے کا انھیں کے سر سہرا بندھیگا۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں جس کسی شخص کو کوئی زیادہ محبوب ہوتا ہے اور جس کو وہ اپنا سچا خیر خواہ سمجھتا ہے اس کی باتوں کا ماننا اس کے طریقہ پر چلنا کل ظاہری اور باطنی امور میں اس کا تابعدار رہنا وہ اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے اس کے خلاف کو اپنے حق میں سم قاتل سمجھتا ہے اور اس سے کوسوں دور رہتا ہے۔ اب سنئے نشانِ اسلام اور تمغۂ محمدی ڈاڑھی کا بڑھانا۔ مونچھوں کا پست کرنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مشرکوں کا خلاف کرو ڈاڑھیاں بڑھاؤ۔ اور مونچھیں بہت ہی پست کراؤ۔ (بخاری مسلم) مجھے ماننے والوں کو چاہیے کہ وہ اپنی ڈاڑھیاں بڑھائیں۔ مونچھیں بہت کم کرائیں۔ اور کسریٰ کو ماننے والے اس کا خلاف کریں یعنی مونچھیں بڑھائیں اور ڈاڑھیاں منڈوائیں ہمارا طریقہ ان کے خلاف ہے (دیلمی) ایک مرسل حدیث میں ہے کہ لوطیوں کی بستیاں اُلٹ دینے کے جو اسباب پیدا ہوئے تھے ان میں ڈاڑھیوں کا منڈوانا اور مونچھوں کا بڑھانا بھی تھا۔ (ابن عساکر) آپ فرماتے ہیں۔ ڈاڑھیوں کو منڈوانے اور زیادہ کترنے والوں کی اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں کرتا اور نہ ان پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور فرشتے ان کو ملعون کہتے ہیں۔ اور وہ خدا کے نزدیک یہود ونصاریٰ کے برابر ہیں۔ واللہ اعلم (طحاوی) حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ڈاڑھیوں

([illegible])

حضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ الودود کی سلطنت

عالی جناب طلعت بیک وفا مددگار کمشنر پولیس مکہ معظمہ نے حجاز کے حالات بیان فرمائے ہیں۔ جن کا کچھ اقتباس ذیل میں درج ہے۔

ملک حجاز بحمد اللہ ان دنوں نہایت تیز رفتاری سے عوام الناس کی تنظیم و ترقی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ اور وہاں کی حکومت اپنے جلیل القدر ملک عبد العزیز المعظم کے ماتحت نہایت سرگرمی سے ان اصلاحات میں مصروف ہے۔ چنانچہ ان کی زیادہ تر توجہ سڑکوں کی مرمت و اصلاح اور شفاخانوں کو جدید آلات سے آراستہ کرنے اور ملک کے ہر گوشہ میں تعلیم پھیلانے میں منہمک ہے۔ مزید برآں فوجی اصلاحات اور فوج کو جدید آلات سے مسلح کرنے میں بڑی سرگرمی دکھا رہی ہے۔

حکومت حجاز اور حکومت مصر میں جدہ اور مکہ کے درمیان سڑک بنانے کی نسبت ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس پر اب عمل درآمد بھی ہونا شروع ہو گیا ہے۔ نہایت سرگرمی اور مستعدی سے کام ہو رہا ہے۔ کچھ بعید نہیں کہ اسی سال حجاج کرام اسی سڑک سے نہایت سہولت و اطمینان کے ساتھ مکہ معظمہ اور عرفات تشریف لے جائیں۔ پھر اس کام سے فارغ ہونے پر فوراً ہی حکومت مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سڑک تعمیر کرنے کی طرف مائل ہو گی۔ مزید برآں ان مقامات مقدسہ میں بجلی کی روشنی اور مکانات میں نل کے ذریعہ پانی پہونچانے کی اسکیم بھی ہے۔

شفاخانوں میں حکومت کی طرف سے جدید قسم کے آلات مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر ممالک کے ماہرین اطبا ملازم رکھے گئے۔ تاکہ جلد وہ اپنے کارنامے لوگوں کے سامنے پیش کر سکیں۔ بحمد اللہ حکومت کی اس شب و روز کی جد و جہد سے جو خاص طور پر حفظان صحت کی طرف مبذول ہے ملک حجاز وبائی امراض سے ایک حد تک محفوظ ہو گیا ہے۔

حکومت حجاز نے رفع جہالت کے لئے شہروں و قریوں میں کافی مدارس کھول رکھے ہیں جن میں وہاں کے بہت سے بچے دینی و دنیاوی ہر دو تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ حکومت نے یہ عہد کر لیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو جلد از جلد یہاں سے جہالت دور کر دے۔ انشاء اللہ العزیز امید ہے کہ جلد ہی ہمارا ملک علم کی روشنی سے بہت زیادہ مستفید ہو گا۔ اور جہالت کا نام و نشان بھی کچھ روز کے بعد باقی نہ رہے گا۔

جلالۃ الملک المعظم نے جناب شیخ عبد اللہ سلیمان وزیر مال کو وکیل الدفاع کے عہدہ پر بھی مامور فرما کر فوج کا تمام کاروبار ان کے سپرد کر دیا ہے شیخ عبد اللہ سلیمان کو اپنی عالی ہمتی و جفاکشی کے اعتبار سے غیر معمولی شہرت حاصل ہے انہوں نے حسب فرمان جلالۃ الملک ایک باقاعدہ و منظم فوج ترتیب دی ہے اور اس کے لئے جدید اسلحہ مہیا کر کے پیادے اور گھوڑے سوار اور توپ اور مشین گن کے نئے دستوں کی بنا ڈالی ہے۔ جو بفضلہ روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ نیز افسروں کے لئے ایک حربی مدرسہ بھی کھول دیا ہے۔ جس میں افسر تعلیم پا کر فوج کی تعلیم و تربیت میں کام آئیں۔ علاوہ ازیں ہوائی طاقت کا ایک دستہ بھی موجود ہے۔ جس میں حجازی نوجوان ہوا بازی کی مشق کرتے ہیں جناب شریف عبد اللہ سندی جنہیں اولین طیار کا لقب حاصل ہے۔ اس محکمہ کے سرپرست و صدر ہیں۔ حکومت کی یہ برابر خواہش رہی ہے کہ آہستہ آہستہ ہوائی طاقت میں بھی اضافہ کرتی رہے۔ جلالۃ الملک کی فوجی تنظیم میں گہری دلچسپی کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے ولی عہد بہادر کو اس فوج کا قائد عام بنایا ہے۔

موجودہ حالات کے لحاظ سے جلالۃ الملک نے تمام خورد و نوش کے اشیاء کی چنگی میں ۲۵ فی صدی کم کرنے کا حکم فرمایا ہے جس سے تجار کو تجارت میں بہت کچھ آسانیاں حاصل ہو گئی ہیں چنانچہ نہایت سرعت کے ساتھ انہوں نے تمام خورد و نوش کی چیزیں مصر و عراق اور ہندوستان سے اتنی فراہم کر لی ہیں کہ بحمد اللہ ان چیزوں کا گویا انبار لگ گیا ہے اور تمام گودام ان چیزوں سے بھر گئے نیز تجار کو ناجائز فائدہ اٹھانے سے روکنے کے لئے انہوں نے یہ حکم دے دیا ہے کہ تمام اشیا کی قیمتیں متعین کر دی جائیں اور اخباروں اشتہاروں میں ان کا اعلان بھی کر دیا جائے تاکہ تمام لوگ اس سے آگاہ ہو جائیں۔ اگر کسی نے مقررہ قیمتوں کی خلاف ورزی کی تو وہ سخت سزا کے مستوجب ہوں گے۔

امسال موٹر کمپنیوں نے جدید قسم کی آرام دہ نہایت شاندار موٹروں کا انتظام کیا ہے۔ تاکہ حجاج کرام نہایت اطمینان و سکون کے ساتھ مناسک حج و زیارت ادا کر سکیں۔

حکومت حجاز آب رسانی کی جانب بھی بہت کچھ اپنی توجہ مبذول کر رہی ہے کمیٹی نہر زبیدہ تمام سال پانی کی صفائی اور نالوں کی تعمیر اور ترمیم نیز تمام محلوں میں آب رسانی کے کاموں میں نہایت تندہی سے مصروف رہی ہے۔ جس سے یہ صورت حال پیدا ہو گئی ہے کہ مکہ معظمہ کے ہر گوشے میں پانی بافراط اور نہایت سہولت سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مدینہ منورہ میں بھی حکومت آب رسانی کے کاموں کی طرف مصروف ہو رہی ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی وہاں بھی صورت حال اچھی ہو جائے گی۔ فجزاہ اللہ ابن سعود وھو احسن الجزاء۔

ریویو

انوار السنۃ والرشاد نامی ایک کتاب مولانا ابو البشیر صاحب نے تصنیف فرمائی ہے۔ مختصراً ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ اہل حدیث جماعت کے لئے یہ کتاب ڈھال تلوار کا کام دے سکتی ہے مسائل اہل حدیث کو بادلائل ثابت کیا ہے اور مخالفین کی دلیلوں کا جواب دیا ہے۔ چھوٹی تقطیع کے ۴۳ صفحات ہیں

قیمت [illegible] لکھائی چھپائی دیدہ زیب کاغذ اعلیٰ ہے مصنف صاحب سے پتہ [illegible] ضلع [illegible] اور دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی سے ملتی ہے۔

نیاز فتح پوری کا کھلا کفر

نیاز فتح پوری کے رسالہ نگار ماہ اگست ۱۹۳۲ء کی اس عبارت کو ملاحظہ کریجئے۔

"اگر قرآن مجید خدا کا کلام ہے۔ تو پھر بسم اللہ الرحمان الرحیم کے یہ معنی ہوں گے کہ وہ خود اپنے نام سے قرآن مجید کو شروع کرتا ہے اور خود اپنی ذات سے خطاب کرتا ہے۔ جو بالکل بے معنی بات ہے" (نگار اگست ۱۹۳۲ء)۔

فرقہ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں قرآن کے کلام خداوندی ہونے پر جو اعتراضات کئے ہیں۔ ان میں سب سے پہلا یہی اعتراض ہے۔ جو آج سائیں صاحب کی زبان قلم سے ان کے طبع زاد اعتراض کی شکل میں ادا ہو رہا ہے اس پر بھی نیاز صاحب کو اصرار ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ اور دوسرے تمام مسلمان جو قرآن مجید کو الہام ربانی سمجھتے ہیں وہ گمراہ اور احمق ہیں۔

جون کے نگار میں وہ صاف و صریح الفاظ میں انتہائی جسارت کے ساتھ اعلان بھی کر چکے ہیں۔

"کلام مجید کو میں نہ کلام خداوندی سمجھتا ہوں نہ الہام ربانی۔ بلکہ ایک انسان کا کلام جانتا ہوں" (نگار ماہ جون ۱۹۳۲ء)

بعینہ یہی قول کفار مکہ کبھی عرب کا تھا۔ ملاحظہ ہو۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ (فرقان ع ۱)۔ یعنی اور کافر (مشرک) لوگ (قرآن کے بارے میں) یوں کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ نرا جھوٹ ہے۔ جس کو ایک شخص (یعنی پیغمبر) نے گھڑ لیا تھا۔ اور دوسرے لوگوں نے اس (گھڑنت) میں امداد کی ہے۔

یعنی جون میں اس مدعی اسلام ایڈیٹر نگار نے کفار قریش کی بولی بولی۔ اور ان کے چبائے ہوئے لقمہ کو اپنے خوان الحاد پر چنا۔ اب اگست میں اس نے ہندوستان کے دریدہ دہن آریہ سماجیوں کی نقل میں اسلام پر اعتراضات شروع کئے۔ اگر یہی رفتار رہی تو ستمبر اور اکتوبر کے نگار میں دیکھا چاہئے کیا کیا خرافات نگاریاں دیکھنے میں آئیں گی؟ الغرض یہ مسلم نما کافر اسلام اور قرآن کے خلاف وہی باتیں دہرا رہا ہے جو ابوجہل اور اس کے اتباع نے عہد رسالت میں دہرائی تھیں۔ اور انہیں اعتراضات کا اعادہ کر رہا ہے جو مارگولیس کے سے دشمن اسلام نے انگلستان میں بیٹھ کر۔ اور دیانند و لیکھرام نے ہندوستان کے اندر رہ کر کئے تھے۔

ناظرین کرام اس جاہل مطلق نیاز فتح پوری کو خوب جانتے ہوں گے۔ جو نگار کا ایڈیٹر ہے اور اپنے آپ کو بہت بڑا انشاپرداز جانتا ہے۔

یہ شخص پرلے درجے کا ملحد و زندیق ہے۔ اور مشکل یہ ہے کہ اپنے الحاد و زندقہ کو شائع کرتا ہے ایک طرف (غالباً مسلمانوں کی رعایت سے) کہتا ہے کہ محمد بہت سچے اور دیانت دار تھے۔ اور دوسری طرف دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ محمد کی تصنیف ہے۔ نعوذ باللہ۔

گویا اس شخص نے دوسرے فقرے سے پہلے فقرے کی تردید کر دی بھلا وہ شخص کیونکر سچا اور دیانت دار ہو سکتا ہے جو کتاب خود لکھے اور اس کا مصنف کسی اور کو بتائے؟ اور وہ بھی انسانوں سے ہٹ کر خدا پر جھوٹ بولے۔

ایک اور سن لیجئے اور ذرا کلیجہ تھام کر سنئے گا ۱۱ ستمبر کے "رہبر دکن" میں ذیل کی چند سطور شائع ہوئی ہیں:-

"جب وہ (یعنی نیاز فتح پوری) ہندوستانی اکاڈیمی الہ آباد کے ایک جلسہ میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ کتب خانے کی ایک الماری میں قرآن مجید کے ایک نسخے کو رکھا ہوا دیکھ کر انہوں نے تبختر اور جاہلانہ غرور سے قرآن مجید کی طرف اپنی چھڑی سے اشارہ کر کے

اپنے ایک دوست سے کہا کہ اگر اس فرسودہ کتاب کے بجائے موسیقی کی کوئی کتاب رکھی جاتی تو وہ زیادہ بہتر ہوتی"

ہم اس بکواس پر اس کے سوا کیا کہیں کہ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔ اب بھی اگر اسے کوئی مسلمان کہے یا کوئی مسلمان اس کے رسالے کی خریداری کرے تو خود اسے جواب سوچ لینا چاہئے کہ وہ خدا کے سامنے کیا جواب دے گا؟

طبی طور پر فلسفۂ نکاح

عام طور پر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ شادی کر کے گرہست چلانے میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان میں پڑ کر انسان کی عمر کم ہو جاتی ہے اور وہ کئی طرح کے گھریلو جھگڑوں میں پڑ کر اپنی تندرستی کھو بیٹھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل ایسے خیالات کا اثر خوب بڑھتا جا رہا ہے کہ شادی کے جھگڑوں میں کسی کو پڑنا ہی نہ چاہئے۔

لیکن بات اصل میں کچھ اور ہی ہے۔ سائنس دان اپنی تحقیقات کی بنا پر اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ شادی شدہ کی نسبت غیر شادی شدہ مرد و عورتوں کی عمر کہیں زیادہ گھٹتی ہے۔ اور ان کی عمر کی میعاد بھی کم ہی ہوتی ہے۔ پچھلے بارہ سال ۱۹۲۰ء سے ۱۹۳۲ء تک کے اعداد بتلاتے ہیں کہ شادی شدہ کی نسبت غیر شادی شدہ زیادہ مرتے ہیں عرصہ مذکور میں ایک لاکھ آدمیوں میں ہر سال مرنے والوں کی جو تعداد رہی اس میں بارہ سو اٹھارہ ایسے تھے جو کنوارے رہے مگر شادی شدہ کی تعداد اموات صرف آٹھ سو چھپن رہی۔ اسی طرح عرصہ مذکور میں شادی شدہ عورتوں کی تعداد اموات جہاں صرف آٹھ سو ستاون رہی وہاں کنواریوں کی ایک ہزار اکتالیس تک پہونچ گئی۔

لیکن اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ شادی شدہ عورتوں کی نسبت غیر شادی شدہ عورتیں بیماریوں کا شکار کہیں زیادہ ہوتی

مترجم قرآن کے کلام اللہ شریف کا بوجہ رمضان شریف رعایتی اعلان صفحہ ۱۸ میں اور صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرما کر جس قدر جلد ہو سکے منگوا لیجئے۔ خوشنما ٹائپ کے ساتھ چھپائی ہونے کو ہے۔ منیجر دفتر اخبار محمدی دہلی

ہیں۔ تپ دق کی بیماری میں شادی شدہ کی تعداد سے غیر شادی شدہ کی ۳۰ فی صدی زیادہ رہی۔ نمونیہ کی بیماری شادی شدہ کی نسبت غیر شادی شدہ میں ۵۵ فی صدی زیادہ رہی۔ انفلوئنزا کے ۸۰ فی صدی کنوارے زیادہ مرے۔ دل کی بیماری سے مرنے والے کنواروں کی تعداد ۵۴ فی صدی سے زیادہ رہی۔

اور یہ تو بالکل یقینی سی بات ہے کہ خودکشی کرنے والوں میں کنواروں کی تعداد کہیں زیادہ ہے جو کنوارے رہتے ہیں ان کا سبب شاید یہ ہو کہ شادی شدہ شخص اپنے کو جن ذمہ داریوں میں بندھا سمجھتے ہیں۔ وہ ذمہ داریاں کنواروں کے کندھوں پر نہیں ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں وہ اپنے نصیبہ سے لاپرواہ رہتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ شادی شدہ کی نسبت غیر شادی شدہ اور بھی کئی پہلوؤں میں لاپرواہ رہتے ہیں۔ شادی شدہ اپنی ذمہ داریوں کے شکنجے میں پڑکر حفظ صحت کے کتنے ہی اصولوں پر عمل نہیں کرسکتے مگر دیکھا یہ گیا ہے کہ کنوارے ان معاملات میں اور بھی زیادہ لاپرواہ ہوتے ہیں۔

سوانح عمری حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب

ابوعبدالرحمان کنیت عبداللہ نام۔ والد کا نام مبارک تھا۔ جو بنوحنظلہ کے ایک شخص کے غلام تھے۔ مبارک اپنے آقا کے نہایت مطیع وفرمانبردار غلام اور پرہیزگار ومتقی تھے۔ اور اس درجہ دیانتدار تھے کہ ایک عرصے سے اپنے آقا کے باغ میں اس کی حفاظت کا کام کرتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ ترش اور شیریں انار میں امتیاز نہیں کرسکتے تھے۔ ایک مرتبہ ان کے آقا نے ایک شیریں انار طلب کیا انہوں نے ترش لے جاکر پیش کردیا۔ اس کے بعد ایک دو مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا تو آقا کو غصہ آگیا اور کہنے لگا "تجھ کو ترش اور شیریں انار کا بھی فرق معلوم نہیں؟" مبارک بولے "ہاں" آقا نے کہا "بھلا یہ کس طرح ہوسکتا ہے؟" انہوں نے جواب دیا "میں نے کوئی انار کھایا تھوڑی ہے۔ جو مجھے ترش اور شیریں کی پہچان ہو" آقا نے کہا "تم نے کیوں اب تک کوئی انار نہیں کھایا؟" بولے "آپ نے مجھ کو اس کی اجازت ہی کہاں دی ہے جو میں کھاتا" آقا نے اس بات کی تحقیق کی تو ثابت ہوا کہ مبارک نے جو کچھ کہا تھا درست تھا۔ اس شخص کو مبارک کی اس درجہ دیانت داری پر سخت حیرت ہوئی۔ اور اس دن سے اُس کو ان کے ساتھ ایک گرویدگی پیدا ہوگئی[۱] اس کے ساتھ ایک اور واقعہ پیش آیا کہ مبارک کے آقا نے اپنی لڑکی کی شادی کرنی چاہی تو ان سے دریافت کیا۔ "مبارک! میں اپنی بیٹی کی شادی کس سے کروں" انہوں نے کہا "عہد جاہلیت میں لوگ حسب کی تلاش کرتے تھے۔ یہودیوں کو داماد بنانے کے لیے مال دار کی جستجو ہوتی تھی اور عیسائی جمال کو اہمیت دیتے تھے لیکن امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک دین دار ہونا شرط شادی سمجھا جاتا ہے" مبارک کے آقا کو ان کا یہ جواب بہت پسند آیا۔ اور اس نے اپنی بیوی سے کہا "میری بیٹی کا شوہر بننے کے لئے مبارک سے زیادہ مناسب کوئی اور شخص نہیں ہے" آخر کار میاں بیوی دونوں راضی ہوگئے اور اس لڑکی کی شادی مبارک سے کردی گئی[۲]۔

ولادت۔ حضرت عبداللہ اسی بیوی کے بطن سے مرو میں ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے اور اسی نسبت سے "مروزی" کہلائے۔

تعلیم وتربیت

ایک دین دار گھرانے میں پیدا ہونے کے باعث حضرت عبداللہ سے آثار کمال وترقی بچپن سے ہی ظاہر ہونے لگے تھے۔ انہیں طلب علم کا تنا شوق تھا کہ کم عمری میں بھی اس مقصد کے لئے سفر کرنے سے باز نہیں آتے تھے[۳] امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں "ابن مبارک کے زمانہ میں اُن سے زیادہ طلب علم کرنے والا کوئی نہیں تھا" الو اسامہ شہادت دیتے ہیں "میں نے دنیا میں عبداللہ بن مبارک سے زیادہ طلب علم کا جذبہ رکھنے والا کوئی شخص نہیں دیکھا[۴] انہیں طلب علم کے شوق میں اپنی حیثیت کی بھی پرواہ نہیں ہوتی تھی ہر چھوٹے اور بڑے سے علم حاصل کرتے تھے (تہذیب الاسماء جلد اول صفحہ ۲۸۶)۔

علم وفضل

اس شوق ذوق اور ہمت وجستجو کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں ہر علم وفن کمال حاصل ہوگیا۔ بڑے بڑے ائمہ عصر ان کی جامعیت علوم وفنون اور مہارت کا اعتراف کرتے تھے حافظ ذہبی فرماتے ہیں "ابن مبارک امام، حافظ، علامہ، شیخ الاسلام، فخر المجاہدین، قدوۃ الزاہدین تھے" [۵] + عجلی انہیں "جامع للعلم" بتاتے ہیں + ابن حبان کہتے ہیں "کان فیہ خصال لم یجتمع فی احد من اهل العلم فی زمانه فی الارض کلها" [۶] ابن مبارک میں اہل علم کے اتنے خصائل جمع ہوگئے تھے کہ ان کے زمانے میں تمام روئے زمین پر کسی میں مجتمع نہیں ہوئے تھے"

امام نووی فرماتے ہیں "عبداللہ بن مبارک کی امامت وجلالت پر سب کا اتفاق ہے وہ تمام چیزوں کے امام تھے۔ ان کے ذکر سے رحمت نازل ہوتی تھی اور ان کی محبت کی وجہ سے بخشش کی توقع کی جاتی تھی" [۷]۔

علامہ ابن سعد لکھتے ہیں "ابن مبارک نے

---

[۱] ابن خلکان جلد اول صفحہ ۲۴۸۔ [۲] شذرات الذہب جلد اول صفحہ ۲۹۶۔

[۳] تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۳ [۴] تہذیب التہذیب جلد پنجم صفحہ ۳۸۴ [۵] تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۳ [۶] تہذیب التہذیب جلد پنجم صفحہ ۳۸۶ [۷] تہذیب الاسماء جلد اول صفحہ ۲۸۵۔

نوٹ:- مولانا کی جملہ تصنیفات کی فہرست کے چار صفحات اس اخبار کے ساتھ روانہ ہیں رمضان شریف ختم تک ہر کتاب پر فی روپیہ چار آنے کی کمی سے بھیجی جائیگی۔ پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

علم طلب کیا۔ روایات بکثرت بیان کیں۔ علم کے مختلف ابواب و انواع پر بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔ زہد میں اور ترغیب جہاد میں اشعار کہے۔ علم کثیر کی سماعت کی۔ وہ معتبر تھے۔ متقن تھے۔ حجت اور کثیر الحدیث تھے"۔ ع۵۰۔

حدیث

حدیث ان کا خاص فن تھا اس کے لئے انہوں نے شام مصر یمن حجاز اور عراق کے طویل و دشوار سفر کئے۔ اور اس زمانہ کے جلیل القدر ائمہ حدیث سے استفادہ کیا۔ چنانچہ ان کے شیوخ کی فہرست بہت طویل ہے جس میں سے چند نام یہ ہیں۔

شیوخ

سلیمان التیمی۔ سلیمان الاعمش۔ حمید الطویل۔ عبد اللہ بن عون۔ یحییٰ بن سعید الانصاری۔ موسیٰ بن عقبہ۔ ابن جریج۔ مالک بن انس۔ سفیان الثوری۔ شعبہ۔ اوزاعی۔ ابو عوانہ۔ زہیر بن معاویہ۔ ع۵۲۔

مہارت فن

ان اکابر امت کے فیض التفات اور خود اپنے ذاتی ذوق و شوق کے باعث عبد اللہ ابن مبارک حدیث کے دریائے بیکراں بن گئے۔ ان کی مہارت و امامت کی شہرت دور دور پہونچ چکی تھی۔ اور بعض وہ امام جن سے سماع حدیث کا اشتیاق ابن مبارک رکھتے تھے۔ خود ان کی حدیثیں سننے کے مشتاق رہتے تھے۔ احمد بن سنان کا بیان ہے "عبد اللہ بن مبارک پہلی مرتبہ حماد بن زید کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا "آپ کہاں سے آرہے ہیں؟" بولے "خراساں سے"۔ پوچھا "خراساں کے کس شہر سے؟" جواب دیا "مرو سے" پھر دریافت کیا "وہاں ایک شخص ہیں جن کا نام عبد اللہ بن مبارک ہے۔ آپ انہیں جانتے ہیں؟" کہا "ہاں جانتا ہوں" پوچھا "وہ کس طرح ہیں؟" بولے "ابن مبارک ہی تو اس وقت آپ سے خطاب کر رہا ہے۔" حماد بن زید یہ سن کر بیتاب ہوگئے۔ ان کو سلام کیا اور مرحبا کہا"۔ ع۵۳۔

ابن مہدی کہتے تھے "ائمہ چار ہیں امام مالک ثوری۔ حماد بن زید۔ اور ابن مبارک"۔ شعیب بن حرب کا بیان ہے "ابن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں تھا"۔ شعبہ کا بیان ہے "ہمارے پاس ابن مبارک جیسا کوئی بزرگ نہیں آیا"۔ ابو اسامہ انہیں "امیر المومنین فی الحدیث" بتاتے ہیں۔ شعیب بن حرب نے ایک مرتبہ کہا "میں نے ہر چند یہ چاہا کہ سال میں تین دن کے لئے ابن مبارک جیسا بن جاؤں لیکن نہ بن سکا"۔ ع۵۴

ایک مرتبہ یحییٰ ابن معین کے سامنے کسی نے ابن مبارک کا ذکر کیا تو فرمایا "سید من سادات المسلمین"۔ فضیل کہتے ہیں "رب کعبہ کی قسم میری آنکھوں نے ابن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا"۔ ع۵۵۔

اصحاب حدیث میں اگر کبھی اختلاف ہوتا تو ابن مبارک کی طرف رجوع کرتے تھے۔

فضالۃ النسوی کہتے ہیں "میں کوفہ کے علماء حدیث کے پاس اٹھتا بیٹھتا تھا۔ ان حضرات میں اگر کسی حدیث سے نزاع ہوتا تھا تو یہ کہتے تھے، "چلو حدیث کے اس طبیب کے پاس چلیں۔ اور اس حدیث کے بارے میں پوچھیں۔ یہ طبیب عبد اللہ بن مبارک تھے"۔ ع۵۶۔

قوت حافظہ

حدیث کے لئے قوت حافظہ شرط اولین ہے عبد اللہ بن مبارک کو قدرت نے اس نعمت سے بھی حصہ عطا فرمایا تھا۔ صخر حضرت عبد اللہ بن مبارک کے ایک دوست تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ "بچپن میں ایک مرتبہ میں اور ابن مبارک دونوں ایک مقام سے گذر رہے تھے۔ وہاں دیکھا کہ ایک شخص خطبہ دے رہا ہے۔ خطبہ طویل تھا۔ ہم دونوں سنتے رہے۔ خطبہ کے ختم پر ابن مبارک بولے "مجھ کو یہ خطبہ یاد ہوگیا ہے" جماعت میں سے کسی نے یہ فقرہ سن لیا۔ بولا "اچھا سناؤ"، ابن مبارک نے فوراً وہ خطبہ از اول تا آخر سنا دیا"۔ ع۵۷۔

احتیاط

اس علم و فضل اور قوت حافظہ کے باوجود محتاط اس قدر رہتے تھے کہ محض حافظہ سے روایت نہیں کرتے تھے۔ بلکہ کتاب دیکھ کر روایت کرتے تھے کسی نے ان سے پوچھا "ابو عبد الرحمن آپ احادیث یاد کرتے ہیں؟" یہ سنتے ہی رنگ بدل گیا اور فرمایا "میں نے کبھی کوئی حدیث یاد نہیں کی ہے میں کتاب اٹھاتا ہوں اور اس میں غور و خوض کرتا ہوں۔ پھر جو روایت مجھ کو پسند ہوتی ہے وہ خود بخود دل میں بیٹھ جاتی ہے"۔ ع۵۸۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں "ابن مبارک صاحب حدیث اور حافظ حدیث تھے۔ اور کتاب سے حدیث بیان فرماتے تھے"۔ ع۵۹۔ ابن معین کا بیان ہے کہ وہ ثقہ اور ثبت فی الحدیث تھے، ان کی کتاب میں جو احادیث درج تھیں۔ ان کی تعداد ۲۰ ہزار کے قریب تھی"۔

ابن مبارک نے اپنی کتاب میں منتخب احادیث کا ایک ایسا ذخیرہ جمع کیا تھا کہ جو روایت اس میں نہیں ملتی تھی لوگ اس سے مایوس ہوجاتے تھے۔ ع۶۰

حدیث سے شغف

حدیث سے شغف کا یہ عالم تھا کہ علی بن الحسن بن شقیق کا بیان ہے کہ "ایک مرتبہ سردی کی رات میں ابن مبارک (غالباً عشاء کی نماز پڑھکر) مسجد سے نکل رہے تھے کہ دروازہ پر مجھ سے ملاقات ہوئی اور ایک حدیث پر گفتگو ہونے لگی۔ اس گفتگو میں اتنی طوالت ہوئی کہ فجر کی نماز کا

ع۵۰ تہذیب الاسماء جلد اول صفحہ ۲۸۶ ع۵۲ تاریخ خطیب بغدادی جلد دہم صفحہ ۱۵۲۔

ع۵۳ تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۴ ع۵۴ تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۴ ع۵۵ تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۵ ع۵۶ تاریخ خطیب بغدادی جلد دہم صفحہ ۱۵۶۔

ع۵۷ خطیب بغدادی جلد دہم صفحہ ۱۶۵ و ۱۶۶ ع۵۸ تاریخ خطیب بغدادی جلد دہم صفحہ ۱۶۵ ع۵۹ تہذیب التہذیب جلد پنجم صفحہ ۳۸۵ ع۶۰ تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۴۔

وقت آگیا۔ اور مؤذن نے اذان دینی شروع کر دی؛ عله ۔

اسی شغف بالحدیث کی وجہ سے وہ باہر کم نکلتے تھے۔ زیادہ تر گھر ہی میں بیٹھے ہوئے احادیث و آثار کا مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے پوچھا "آپ کو مکان میں تنہا بیٹھے رہنے سے وحشت نہیں ہوتی؟" فرمایا "بھلا وحشت مجھ کو کس طرح ہوسکتی ہے۔ جب کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرامؓ کے ساتھ ہوتا ہوں"؛ عله ۔

نااہلوں سے اجتناب

نااہل لوگوں کے سامنے حدیث روایت نہیں کرتے تھے ایک دفعہ ایک ہاشمی شخص حضرت ابن مبارک کے پاس آیا اور روایت حدیث کی درخواست کی آپ نے انکار کردیا۔ ہاشمی نے اپنے ملازم سے کہا "چلو" اور سواری پر بیٹھ کر جانے لگا ابن مبارک نے خود اٹھ کر رکاب تھام لی۔ ہاشمی بولا "ابن مبارک! آپ حدیث تو سناتے نہیں اور یونہی میری رکاب تھام رہے ہیں" فرمایا "میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تمہارے لئے اپنے بدن کو ذلیل کردوں۔ لیکن حدیث تمہاری خاطر ذلیل کرنا نہیں چاہتا"؛ عث [۵۳] ۔

اخبار محمدی: آپ کا مذہبی اخبار ہے۔ آپ اس کی اشاعت بڑھائیے۔ اس کے دفتر سے قسم قسم کی کتابیں خریدیئے۔ اسکی امداد درحقیقت مذہب اہلحدیث کی امداد ہے۔ "منیجر"

عله تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۵ عله تاریخ خطیب بغدادی جلد دہم صفحہ ۱۵۴ ۔

عث [۵۳] تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۵

معجون مقوی و ممسک اکسیر اعظم

یہ معجون قوت مردمی کے لئے بے حیرت انگیز ہے بے انتہا ممسک ہے پہلی ہی خوراک میں اپنا اثر دکھاتی ہے ماہ میں اندازہ سے زیادہ اضافہ کرتی ہے دل کو عیش و نشاط کا مرکز بنا دیتی ہے ناکارہ اور ناعاقبت اندیش لوگوں کی زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے۔ قوت مردمی کو قائم رکھتی ہے عضو کی تمام خرابیوں کو دور کرتی ہے۔ پٹھوں میں طاقت اور سختی پیدا کرتی ہے۔ خون صالح پیدا کرتی ہے رقت کو دور کرتی ہے۔ جوش اور قوت کو برقرار رکھتی ہے غرض باہ کی ہر شکایت کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت: دس تولہ مع محصول ڈاک ۲ دو روپے چھ آنے پرہیز ترکیب ہمراہ دوا روانہ کیا جاوے گا۔ صرف سردی میں استعمال ہوسکتی ہے آج تک میں فی تولہ ایک روپیہ کے حساب سے بیچتا رہا لیکن اپنے محمدی بھائیوں کے فائدے کے لئے اس وقت تاختم رمضان ناظرین محمدی کے لئے یہ رعایت کردی ہے۔ آج ہی منگوا لیجئے اور سردی کے موسم میں استعمال شروع کردیجئے اور قدرت خدا کا کرشمہ ملاحظہ فرمائیے ضرر و نقصان والے اجزا اور سمیات وغیرہ سے یہ پاک صاف ہے

پتہ حکیم محمد جان لونی معرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

پوری صحیح بخاری شریف کا ترجمہ بہت ہی سستا ختم رمضان شریف تک تین جلدوں میں مجلد صرف سوا چار روپے میں منگوا لیجئے

کون نہیں جانتا کہ کلام اللہ شریف کے بعد صحیح بخاری شریف کا درجہ ہے یہ اسی اعلیٰ کتاب کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ ہے۔ تین جلدوں میں دس ہزار صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے ہم نے اس کی جلدیں چمڑے کی کونے پشتے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بندھوا لی ہیں کاغذ بہت اعلیٰ ہے لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ پہلی جلد کے سوا چھ سو صفحات ہیں اس میں ۳۰۵۲ تین ہزار باون حدیثیں ہیں۔ پہلے پارے سے دسویں پارے تک کی یہ جلد ہے۔ دوسری گیارہ سے بیس پاروں کی ہے اس کے ۶۵۰ چھ سو پچاس صفحات ہیں۔ اور اس میں ۲۳۱۴ دو ہزار تین سو چودہ حدیثیں ہیں۔ تیسری جلد ۵۶۸ پانچ سو اڑسٹھ صفحات کی ہے۔ اس میں ۲۵۱۰ دو ہزار پانچ سو دس حدیثیں ہیں۔ اس کی اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن رعایتی قیمت اس وقت مع تین جلدوں کے جو چمڑے کی کونے پشتے والی ہیں۔ سوا چار روپے رکھی ہے۔ آپ آج ہی منگوائیں محصول ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے۔ رمضان شریف کے بعد دس روپے سے کم میں نہیں ملیں گی **بخاری شریف کے بعد درجہ صحیح مسلم شریف کا ہے** اس کا ترجمہ ایک ہزار صفحات میں آیا ہے۔ اس میں کل سات ہزار ساٹھ حدیثیں ہیں دنیا میں یہ دو کتابیں ایسی ہیں جن کی صحیح حدیثوں پہ ساری امت کا اتفاق ہے۔ اس کی ہم نے دو جلدیں پختہ چمڑے کے کونے پشتے والی نہایت مضبوط بنوالی ہیں۔ اور آج سے تاختم رمضان شریف بجائے پانچ روپے کے صرف پونے چار روپے میں آپ کو بھیجیں گے

صحاح ستہ میں سے تین اور کتابوں کا صرف اردو ترجمہ بے حد سستا۔ (۱) ترمذی شریف کا صرف اردو ترجمہ دو جلدوں میں مجلد۔ بارہ سو صفحات۔ دو ہزار ساٹھ حدیثیں۔ رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت بجائے پانچ روپے کے صرف پونے چار روپے میں (۲) **ابوداؤد شریف** کا صرف اردو ترجمہ دو پختہ جلدوں میں مجلد گیارہ سو صفحات۔ چار ہزار آٹھ سو پچاس حدیثیں ہدیہ اصلی پانچ روپے رعایتی تاختم رمضان پونے چار روپے۔ (۳) ابن ماجہ شریف کا صرف اردو ترجمہ پونے چھ سو صفحات کا مجلد کامل اصلی قیمت تین روپے۔ رعایتی تاختم رمضان سوا دو روپے اس میں چار ہزار تین سو اڑتیس حدیثیں ہیں محصول ہر کتاب کا قیمت کے علاوہ ہے۔ **اطلاع** بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد اور ابن ماجہ ان سب کی مجلد کی قیمت رعایتی تاختم رمضان شریف آپ سے صرف سترہ روپے۔ **بلوغ المرام مترجم** ۔ یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے۔ ہمارے پاس مترجم اہلحدیث کے حاشیہ والی ہے لاہور میں بھی یہ کتاب چھپی ہے مگر اس پر حنفیوں کا حاشیہ ہے اور مذہب کے خلاف کی سب حدیثوں کو انہوں نے توڑ مروڑ دیا ہے آپ یہ کتاب ہم سے بجائے ڈھائی روپے کے صرف دو روپے میں منگوا لیں عربی زیر زبر سمیت ہے نیچے سچا ترجمہ حاشیہ پر حدیث کی شرح مطابق حدیث ہے اصلی ہدیہ ڈھائی روپے رعایتی دو روپے اس وقت تاختم رمضان المبارک پونے دو روپے

عربی متن اردو ترجمہ مطابق مذہب اہلحدیث صحیح حاشیے کے بلوغ المرام صرف پونے دو روپے میں تاختم رمضان شریف منگوا لیجئے ۔

ترجمہ کا معجز نما متوسط قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب کے ترجمے اور حاشیہ تفسیر ابن کثیر وغیرہ حروف موتیوں جیسے صحت بے نظیر حاشیہ مع حل لغات ترکیب وغیرہ

شروع میں اسّی صفحات کا ایک بہت بڑا مقدمہ معلومات و مسائل قرآن اور سوانح انبیاء کے متعلق صفحات سوا نوسو ہدیہ رعایتی مع جلد پارچہ خوش نما سنہری صرف چار روپے جلدیں اس کی ہم نے پورے چمڑے کی بھی بنوالی ہیں۔ اصلی ہدیہ مجلد چرمی سمیت پانچ روپے ہے لیکن اس وقت صرف چار روپے رمضان کی رعایت کے ماتحت ہیں ۔

بڑے حروف والا حدیثوں کے کیسا پوری تفسیر والا صحیح ترجمے والا چمڑے کی کوٹے پشتے کی جلد والا قرآن شریف

اس کے مترجم اہل حدیث حضرت مرزا حیرت صاحب مرحوم ہیں جنہوں نے مولانا اسماعیل شہید کی سوانح عمری بھی لکھی ہے۔ حاشیہ پر پورے قرآن کریم کی تفسیر صرف حدیث شریف سے چڑھی ہوئی ہے۔ مولانا کے انتقال کے بعد اسے دوسرے نام سے چھپوایا گیا ہے۔ منشی محمد قاسم جن سے بہتر عربی لکھنے والا کوئی نہ تھا ان کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔ حروف ہیں۔ سائز اس اخبار سے لمبائی چوڑائی میں زیادہ ہے آج اگر چھپوایا جائے تو پانچ روپے سے کم میں نہیں چھپ سکتا۔ جلد ایک روپے میں بندھتی ہے کاغذ نہایت اعلیٰ ہے۔ چھپائی بالکل بے عیب ہے حروف تو گویا بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ حاشیہ پر کامل تفسیر صحیح حدیثوں سے چڑھی ہوئی ہے۔ جلد سمیت ہم صرف ڈھائی روپے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ ساڑھے چھ سو صفحات ہیں گویا چار آنے میں سو صفحات ہیں۔ اس سے زیادہ ارزانی کیا ہو سکتی ہے؟ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ چوتھائی قیمت پہلے آئے بغیر ہرگز روانہ نہ ہوگا۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی

حبیبی حمائل شریف مترجم مترجمہ حضرت شاہ عبدالقادر محدث

دہلوی۔ یہ ایسا مستند ترجمہ ہے جو دو سو برس سے مسلمانوں کے ہر طبقہ میں مقبول ہے اور جو لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی۔ صدہا اصحاب کے اصرار پر یہ حمائل ایسے وقت میں چھپوائی ہے جب کہ کاغذ معمولی سے ڈھائی گنا زیادہ مہنگا ہے۔ اگر ان کی تاکید نہ ہوتی تو اتنا گراں کاغذ خریدنے کا موقعہ ہی نہ تھا۔ ۷۲۰ سات سو بیس صفحات کی ضخامت ہے کاغذ نہایت سفید چکنا ہے۔ چھپائی خدا کے فضل سے بہت صاف ہے۔ صحت بھی بہت احتیاط اور امکانی کوشش کے ساتھ ہوئی ہے اپنے نزدیک تو ہر اعتبار سے بہتر بنا کے پیش کی ہے اور ہدیہ بہت کم رکھا ہے مجلد پارچہ جنا شدہ دس آنے مجلد چرمی نقرئی جز بندی کی چودہ آنے۔

خوشنما بے ترجمہ قرآن مجید اختلاف قراءت کا ٢٠/٢٦

اصلی ہدیہ مجلد پارچہ ایک روپیہ مجلد چرمی جالدار ڈیڑھ روپیہ۔ چکنا ولایتی مجلد پارچہ سوا روپیہ مجلد چرمی ایک روپیہ دس آنے۔ لیکن اس وقت رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت فی عدد تین آنے کی کمی کر دینگے یہ یاد رہے کہ کسی قسم کے قرآن شریف بغیر چوتھائی رقم پیشگی آئے روانہ نہیں ہو سکتے ۔

پوری مشکوٰۃ شریف کا صرف اردو ترجمہ

یعنی حدیث شریف کی دس صحیح کتابوں کا اردو میں انتخاب بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ سنن امام مالک۔ امام احمد۔ امام شافعی اور بیہقی کی دس کتابوں کا عطر ہے۔ دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد پانچ سو صفحات میں ہے اس میں ۲۶۰۷ حدیثیں ہیں۔ دوسری جلد بھی ۵۰۰ صفحات میں ہے اس میں ۲۳۸۰ حدیثیں ہیں۔ آخر میں ائمہ اور محدثین کرام کے حالات جن سے احادیث مروی ہیں۔ دونوں جلدیں مجلد ہیں۔ قسم اول پانچ روپے رعایتی تاختم رمضان پونے تین روپے قسم دوم اصلی روپے رعایتی تاختم رمضان شریف دو روپے ۔ پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

خوشنما قرآن مجید ترجمے والا مع مقدمہ و فوائد تفسیر موضح القرآن والا

ترجمہ بامحاورہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کا ہے۔ حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن اردو کے فوائد تحریر ہیں۔ شروع میں مقدمۃ القرآن ہے جو آنحضرت کی سوانح عمری اور دیگر اہم مسائل وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اصلی ہدیہ کاغذ ولایتی رف جنا شدہ مجلد پارچہ ایک روپیہ تیرہ آنے۔ مجلد چرمی جال دار ڈھائی روپیہ۔ مجلد چرمی سنہری پونے تین روپے کاغذ گلیز چکنا سفید نہایت دیدہ زیب جنا شدہ مجلد پارچہ نقرئی جال دار ڈھائی روپیہ ایضاً چرمی تین روپے ایضاً سنہری مطابق کلکتہ سوا تین روپے لیکن اس وقت رمضان المبارک کی رعایت کے ماتحت تاختم رمضان شریف ہر قسم کے ہدیہ میں فی عدد چھ آنے کی رعایت ہو جائے گی۔ منیجر دفتر محمدی دہلی

جلی قلم دو ترجمے والا قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب کے ترجمے اور حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن والا

حروف موٹے صاف واضح اور جلی اس اخبار سے قدرے بڑا قرآن شریف۔ انگریزی وضع کی ہاف چمڑے کی کالی جلد۔ کل صفحات آٹھ سو سے زائد۔ اصلی قیمت چھ روپے رعایتی ناظرین محمدی سے صرف چار روپے اس رمضان شریف میں اور بھی چھ آنے کم ترجمے دونوں نہایت معقول مستند ہیں ایک تحت لفظی دوسرا بامحاورہ

اول نمبر کا بغیر ترجمے کا الگ الگ حرفوں کا بہترین کاغذ والا نہایت خوشخط بیحد سستا کلام اللہ شریف

خراب حروف کے ردی کاغذ کے بے کار جلد کے قرآن لیکر قرأت غلط پڑھنا بچوں کو مصیبت میں ڈال دینا اور استاد کا دماغ خالی کرنا اب تو چھوڑیئے۔ یہ موتی جیسے حروف کا پوٹڑے چمڑے کی خوب صورت برسوں تک نہ پھٹنے والی جلد کا عمدہ کاغذ کا اول نمبر کا قرآن شریف جلد سمیت صرف ایک روپیہ دو آنے میں ہم سے منگا لیجئے۔ اور ختم رمضان شریف تک ہم اسے صرف ایک روپیہ میں بھیج دینگے

بیشمار خوبیوں والا قرآن مجید مترجم مجلد

اس سے بہتر اس سے زیادہ صحیح اس سے زیادہ سستا صاف دوسرا ایک بھی قرآن نہیں ہے اس کا ترجمہ بامحاورہ ہے۔ چھ سو صفحات کا قرآن شریف ہے چوبیس صفحے کا مقدمہ ہے پورے چمڑے کی نقرئی کار جلد ہے۔ حاشیہ پر شان نزول ہے نہایت ہی صاف اور صحیح چھپائی ہے۔ کاغذ سفید ولایتی نارنجی کا ہے۔ قرآن شریف پڑھنے کا جو مقصد ہے

ہر قسم کے کلام اللہ شریف کا دوبارہ رمضان شریف رعایتی اعلان۔ اس صفحہ میں اور صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرما کر جلد سے جلد آج ہی منگوا لیجئے۔ خواہش کے ساتھ چوتھائی پیشگی بھیجئے۔ منیجر

بے انتہا خوبیوں اور بے مثل دلکشیوں کا شاندار نور افزا قرآن مجید دو ترجمے والا

کتابت کی خوش نمائی اور خوش نویسی کا کمال قلم کی موزونیت اور زیر متن دو ترجموں کا صحت کے ساتھ اندراج۔ تفسیر کی وضاحت۔ اعراب کا اپنی اپنی جگہ صحیح ہونا اور صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک حرف کو بہ جمع بار علما و حفاظ کی جماعت نے دم دل اور خلوص سے صحیح کیا ہے بوڑھے آسانی سے تلاوت کر لیں بچے بلا روک ٹوک پڑھ لیں اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر مثل تفسیر ابن کثیر تفسیر کبیر ابن جریر، خازن در منثور، بیضاوی، مدارک، روح المعانی، تفسیر بیان القرآن، تفسیر حقانی، مسند امام احمد، اسباب وشان نزول از جلال الدین سیوطیؒ وغیرہ وغیرہ اور تمام کتب احادیث مثل بخاری، مسلم، ترمذی، وغیرہ اور دوسری مستند دینی کتب کے پر مغز اور نافع خلاصے، آیات قرآنیہ کے فضائل ربط آیات وشان نزول اور تاریخی واقعات کا لب لباب مخالفین کے بیجا اعتراضات کے جوابات، نیز صداقت اسلام کی حمایت کے دلائل مع حوالہ کتب معتبرہ صحت کے ساتھ درج ہیں ہر پارہ و ہر منزل جدا جدا اور نقش و نگار سے آراستہ، ہر بسم اللہ خط عجائب نگار سے تحریر ہے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں فضائل قرآن فضائل بسم اللہ، فضائل سور قرآن مجید، قرآن مجید کی تمام سورتوں، رکوع، آیات، الفاظ، حروف اور اعراب کی تعداد نیز ایسی فہرست کہ جس مطلب کی آیت چاہو ایک منٹ میں نکال لو، اور قواعد قرأت کا کامل بیان ہے حضرات انبیاء علیہم السلام کا ظہور حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی امتوں کے حالات صحت کے ساتھ درج ہیں۔ ہدیہ اعلیٰ کاغذ سفید خانشدہ بے جلد دو روپے۔ مجلد پارچہ دو روپے چھ آنے۔ مجلد کامل چرم نقرئی تین روپے لیکن اس وقت رعایت رمضان کے متعلق فی عدد چھ آنے کی کمی کر دی ہے۔ محصول ڈاک ایک قرآن شریف بے جلد پر تیرہ آنے اور مجلد پر ایک روپیہ لگتا ہے جو بذمہ خریدار ہے۔ ہر قسم کے قرآن شریف و پارے قاعدے اس پتہ سے منگوا لیجئے۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی۔

کمزور نگاہ والوں اور بوڑھوں بڑوں کیلئے بہت بڑے حروف کا حمائل قلم قرآن شریف ترجمے اور تفسیر والا

مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث نے یہ قرآن شریف اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کے ساتھ چھپوایا تھا۔ اسے دوسرے نام سے اب چھپوایا گیا ہے۔ حروف عربی کے بھی بہت بڑے بڑے ہیں زیر زبر بھی بڑے بڑے ہیں اور ترجمے کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے بڑے ہیں۔ ترجمہ بہت ہی معتبر اور مستند ہے۔ ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ پورب پچھم اتر دکھن کے سب لوگ گو کم پڑھے ہوں پوری طرح سمجھ لیں صرف ترجمے سے ہی ہر آیت کا پورا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔ پھر حاشیہ پر پوری تفسیر چڑھی ہوئی ہے اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے۔ اس کی تقطیع طول میں پندرہ انچ اور عرض میں گیارہ انچ ہے۔ کاغذ نارو ے کا اعلےٰ چکنا سفید اور دبیز ہے۔ صفحات آٹھ سو اڑتالیس ہیں ہدیہ چمڑے کے کونے پشتے والی اعلیٰ جلد سمیت تین روپے آٹھ آنے اور پوری چمڑے کی مضبوط اعلیٰ جلد سمیت جو بہت مضبوط اور کارآمد ہے صرف چار روپے لیکن رمضان شریف ختم تک فی عدد چھ آنے کی کمی ہے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ اس کا اصلی ہدیہ دس روپے ہے۔ چیز چونکہ وزنی ہے اس لئے محصول ڈاک اندازاً دو روپے چار آنے لگ جائے گا۔ اگر کوئی سٹیشن قریب ہو تو ریلوے پارسل سے منگوا لیجئے۔ اس میں محصول کی کمی رہے گی۔ پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی۔

اسطرح کے کاغذی وضع کا قرآن شریف صرف چھ آنہ میں

مصری حروف جیسے حروف۔ سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے۔ بلکہ آیتوں پر بھی لگا ہوا ہے۔ اس ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت رعایت رمضان شریف کے ماتحت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ جلد پارچہ عمدہ سمیت تیرہ آنے۔ چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف دس آنے۔ پورے چمڑے کی جلد سمیت صرف بارہ آنے۔ پتہ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

ترجمے اور حاشیے اور مقدمے والا اچھا کیا ہوا قرآن شریف جلد سمیت صرف تیرہ آنے میں

اس قرآن شریف میں شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے۔ حاشیہ بہت عمدہ ہے ترجمہ نہایت مستند ہے حاشیہ سیدھی لکھائی سے ہے۔ حنائی رنگ سطروں پر ہے اور جلد پارچہ چاندی کے کام والی ہے۔ جو چمڑے جیسی ہے حنا شدہ مجلد پارچہ اعلیٰ۔ قیمت صرف تیرہ آنے۔

محمدی قرآن یہ قرآن شریف پچیس سال پہلے چھپا ہے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ قاریوں کی طرف سے جو بعض آیتوں کی قرأت ہیر پھیر سے لکھی گئی اسے ہٹا کر اس کی قرأت وہی کر دی گئی ہے جو اصل تھی۔ قیمت اصلی دو روپے ہے لیکن بوجہ رمضان المبارک اس وقت صرف چھ آنے میں بے جلد کپڑے کی جلد والا آٹھ آنے میں پورے چمڑے کی جلد والا صرف ایک روپے میں دفتر سے جلدی منگوا لیجئے

بغیر کسی استاد کی مدد کے آپ بالکل صحیح پورا قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں

قرآن شریف بطرز یسرنا القرآن منگا کر پڑھنا شروع کر دیجئے۔ کیا مجال جو آپ کو پڑھنے میں تکلیف یا صحیح تلاوت میں احتمال ہو؟ اس کا انداز تحریر ہی ایسا ہے کہ غلط پڑھنے کا گمان ہی نہیں ہو سکتا۔ حرف حرف علیحدہ ہے اور ہر حرف پر ٹھیک اعراب لگا ہوا ہے تقطیع چھوٹی اس لئے رکھی ہے کہ بچے آسانی سے رکھ ڈھک سکیں۔ ہم نے بہت ہی کم ہدیہ رکھا ہے۔ حمائل شریف مجلد سنہری جز و بند ۲۸۷ صفحات کا ہدیہ صرف دس آنے۔ رعایت رمضان کے ماتحت مجلد کا ہدیہ جلد سمیت صرف آٹھ آنے۔ (۸/)۔

یہ قرآن شریف رمضان کی رعایت میں بہت ارزاں کر دیئے گئے ہیں مزید قرآن شریفوں کا اشتہار اٹھارویں ۱۸ صفحہ پر دیکھئے۔ حدیث کے اردو ترجموں کا رعایتی اشتہار صفحہ سترہ ۱۷ پر ملاحظہ فرمائیے۔ اور خاص اہل حدیث بھائیوں کے مطلب کی کتابیں صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیے اور ان کے منگوانے کا پتہ یہ ہے: منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

نوٹ:۔ یاد رکھئے جب تک چوتھائی قیمت آپ منی آرڈر سے اپنی فرمائش کیساتھ ہی پہلے نہ بھیجدینگے کسی قسم کا قرآن شریف ہرگز ہرگز روانہ نہ ہوگا۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

اخبار محمدی دہلی بابت یکم اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۵۹ھ (۲۰) L.N.585
جلد ۱۸ نمبر ۲

... کا تحفہ بحمد اللہ پھر ہماری زندگی میں آگیا

بعد پھر دل میں ولولہ اٹھا کہ اشاعت حدیث وقرآن کو مد نظر رکھ کر حسب عادت قرآن کریم اور احادیث کی کتابوں کے دام سستے کرکے ناظرین محمدی تک پہونچا دی جائیں گو کاغذ کی ہوش رُبا گرانی اس کی اجازت نہیں دیتی تھی لیکن تاہم ہم نے رعایت کردی ہے۔ اس صفحہ میں برادران اہل حدیث کے مذہب کے لئے جو ضروری کتابیں ہیں وہ سستی کردی ہیں۔ انیسویں اور اٹھارویں صفحہ پر ہر قسم کے کلام اللہ شریف کا ارزاں سے ارزاں ہدیہ لکھدیا ہے سترھویں صفحہ پر حدیث کی بہترین کتابوں کے ترجموں کی بہت ہی کم قیمت کردی ہے جو چاہئے منگوالیجئے۔ منیجر

خوش خبری

اس اخبار کے ساتھ مولانا محمد صاحب مدظلہ کی تصانیف کی فہرست کے چار صفحات روانہ ہیں یہ کل کتابیں برادران اہل حدیث کے لئے نہایت اہم اور سخت ضروری اور بے حد مفید ہیں فہرست میں اصلی قیمت درج ہے لیکن آج سے تا ختم رمضان شریف ہم فی روپیہ چھ آنے کی کمی کردیں گے۔ منیجر

تفسیر ابن کثیر عربی کا ترجمہ تفسیر محمدی کامل بجائے بتیس روپے کے صرف اٹھارہ روپے میں

تفسیر ابن کثیر عربی کا درجہ تفسیروں میں وہی ہے جو صحیح بخاری شریف کا درجہ حدیث کی کتابوں میں ہے آٹھ سال میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے ہزاروں کے خرچ سے چھپا ہے۔ اس میں پہلے تو قرآن کی تفسیر خود قرآن کریم سے ہے پھر حدیث سے ہر حدیث کا الخ۔ اس کی صحت عدم صحت کا بیان ہے پھر صحابہ کے اقوال سے پھر تابعین سے پھر سلف صالحین سے امت کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر تفسیر روئے زمین پر نہیں۔ قرآن کریم کو جس قدر اس تفسیر نے کھول کھول کر سمجھایا ہے اور اس کے مطالب کو جس وضاحت سے اس تفسیر نے روشن کیا ہے علماء کا اجماع ہے کہ اتنی صحیح اور اس قدر تفصیل وار اور کوئی تفسیر نہیں۔ اس اخبار کے برابر اس کے ڈھائی ہزار صفحات ہیں۔ ہر ہر پارہ الگ الگ چھپوایا گیا ہے۔ پوری تفسیر کی قیمت بتیس روپے ہے اس وقت کاغذ کے دام تقریباً تین گنے ہو گئے ہیں لیکن ہم نے ماہ رمضان کی رعایت کی خاطر اس کے دام آج سے ختم رمضان تک اٹھارہ روپے کر دیئے ہیں چونکہ کتاب کا وزن زیادہ ہے اس لئے بہتر ہو کہ اپنے پاس کے سٹیشن کا نام لکھکر ریلوے پارسل منگوالیں۔ تاکہ محصول میں کمی ہوجائے اگر سٹیشن قریب نہ ہو تو پھر بذریعہ ڈاکخانہ منگوا لیجئے یا تو کل دام پہلے ہی بھیجدیجئے ورنہ کم از کم پانچ روپے بہمراہ فرمائش ضرور بھیج دیجئے۔ باقی روپیہ وی پی سے وصول کرلیا جائے گا۔ ڈاکخانہ منی آرڈر کے اور آپ کے بھیجے ہوئے روپے وصول دئے جائیں گے۔

مجتہد زمان علامہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ محدث کی کتاب اعلام الموقعین کا کامل ترجمہ اردو

جس طرح تفسیروں میں ابن کثیر سب سے اعلیٰ تفسیر ہے اسی طرح امام صاحبؒ کی سینکڑوں تصنیفات [illegible] یہ کتاب سب سے اعلیٰ ہے۔ اگر آپ دین [illegible] دیکھنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا تو آپ آج ہی اس کتاب کو منگوا لیجئے اس میں اسلام کے کل مسائل کی عقلی دلیلیں دی ہیں۔ اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام بالکل مطابق عقل ہے۔ اس میں چاروں مذہبوں کے غلط مسائل کی تردید کی ہے اور حدیث سے جو مسئلہ جس طرح ثابت ہے اسی طرح اسے مع دلائل ثابت کیا ہے اور اس کے خلاف کے دلائل کی خوب تردید کی ہے تقلید کی عقلی نقلی جتنی دلیلیں ہوسکتی ہیں سب کو بیان کرکے سب کے جوابات دیئے ہیں قیاس اور رائے کی پوری مذمت بیان کی ہے۔ رائے اور قیاس کا دین خدا میں داخل نہ ہونا صدہا دلیلوں سے ثابت کیا ہے پھر قیاسی مسائل جو خلاف عقل و نقل ہیں نقل کرکے ان کی تردید کی ہے۔ آنحضرت ﷺ سے صحابہؓ نے جو مسائل عمر بھر میں پوچھے ہیں اور آپ نے ان کے جو جوابات دیئے ہیں سب اس میں درج ہیں الغرض اہل حدیث کے لئے اس سے بہتر اور جامع اور کوئی کتاب دین پر نہیں اس اخبار کے برابر اس کے ایک ہزار صفحات ہیں۔ قیمت اصلی دس روپے ہے لیکن اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت اس کی قیمت صرف چھ روپے۔ جلد سمیت پونے سات روپے

خطبات محمدی کی تین جلدیں بحمد اللہ چھپکر تیار ہیں منگوالیجئے

اللہ کے نبیؐ کے خطبے، اُس کے آخری رسولؐ کے وعظ اُس کے پیارے حبیبؐ کے وہ کلمات جن سے پتھر پانی ہوگئے۔ جن سے ہواؤں کے رُخ بدل گئے۔ وہ آج تک حدیث کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ حضورؐ کی ایک ایک ادا جداگانہ طور پر قلم بند کی گئی۔ لیکن حضورؐ کے خطبے اور وعظ کسی ایک کتاب میں جمع نہیں تھے۔ بحمد اللہ یہ نعمت مولانا محمد صاحب کو نصیب ہوئی۔ کہ آپ نے تقریباً تین سال میں ان پھیلے ہوئے خطبات نبویہ کو جمع کیا اور بصورت کتاب ایک جا مرتب کرکے اس معجزۂ رسولؐ کو محفوظ کرلیا۔ الحمد للہ! اس وقت اس کی تین جلدیں چھپ چکی ہیں۔ اور اس ترتیب سے ہیں کہ خطیب صاحب جمعہ کا خطبہ صرف اس کتاب سے باقاعدہ کرسکتے ہیں اور پورے سال بھر تک صرف خطبات نبویہ سے اپنے جمعہ پورے کرسکتے ہیں۔ پہلی جلد میں ۱۰۸ خطبے دوسری جلد میں ۲۲۵ خطبے ہیں۔ اور تیسری جلد میں ۲۲۳ خطبات مع ترجمہ وشرح ہیں۔ اصلی قیمت فی جلد ایک روپیہ ہے۔ لیکن اس وقت ہم ہر جلد کو چودہ آنے کے حساب سے بیچ دیں گے ہر جلد مجلد منگوائیں تو فی جلد ایک روپیہ تینوں حصوں کے مجلد دو روپے دس آنے مجلد علیحدہ تھیں

از دفتر اخبار محمدی دہلی رجسٹرڈ ...

خریدار چٹ نمبر ... بخدمت جناب ...

مولانا محمد صاحب پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

فرمانِ رسول کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں +

مسلکِ سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک + جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اغراض و مقاصد

۱- قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲- مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳- شرک و بدعت تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴- رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵- فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو خلوص دل سے پیش کرنا۔
۶- صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷- مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ڈی ۱۵۸۵

ایڈیٹر و مالک

خطیب الہند مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

قواعد و ضوابط

۱- مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲- یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے محصول۔
۳- جو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴- بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خریدوی پی منگاتا ہے۔
۵- اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶- جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا لکٹ بھیجئے۔
۷- خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہیئے اور حیث نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

(جلد ۳) بابت ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ۱۲ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۹ھ (نمبر ۱۷)

ایثارِ صدیق

ماہِ رمضان المبارک خیرات و زکوٰۃ و صدقات کا ماہ ہے اسلئے ایک سچا اور صحیح واقعہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم پیش کش ناظرین ہے۔ "منیجر"

اک دن رسولِ پاک نے اصحاب سے کہا | دیں مال راہِ حق میں جو ہوں تم میں مالدار
ارشاد سن کے فرطِ طرب سے عمرؓ اٹھے | اُس روز اُن کے پاس تھے درہم کئی ہزار
دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ صدیق سے ضرور | بڑھ کر رکھے گا آج قدم میرا راہوار
لائے غرض کہ مال رسولِ خدا کے پاس | ایثار کی ہے دست نگر ابتدائے کار
پوچھا حضور سید اکرمؐ نے اے عمرؓ | اے وہ کہ جوشِ حق سے ترے دل کو ہے قرار
رکھا ہے کچھ عیال کی خاطر بھی تو نے کیا؟ | مسلم ہے اپنے خویش و اقارب کا حق گزار
کی عرض نصف مال ہے فرزند و زن کا حق | باقی جو ہے وہ ملتِ بیضا پہ ہے نثار
اتنے میں وہ رفیقِ نبوت بھی آ گیا | شاہد ہے جس کی مہر و وفا پر حرا کی غار
لے آیا اپنے ساتھ وہ مردِ وفا سرشت | ہر چیز جس سے چشمِ جہاں میں ہو اعتبار
ملکِ یمین و درہم و دینار و رخت و جنس | اسپِ قمر سم و شتر و قاطر و حمار
بولے حضور چاہیئے فکرِ عیال بھی | کہنے لگا وہ عشق و محبت کا رازدار
اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر | اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار
پروانوں کو چراغ عنادل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدائے کریم بس"

رمضان شریف پھر آیا

اور ہم نے اپنی عادت کے مطابق اہل حدیث بھائیوں کے لئے جن کتابوں کی ضرورت تھی ان کے دام گھٹا دئیے باوجودیکہ کاغذ کی حوصلہ شکن گرانی کی وجہ سے آجکل کتابوں کی قیمتیں بہت بڑھ رہی ہیں۔ پس آپ صفحہ پر ان کتابوں کا رعایتی اعلان دیکھئے جو ہر اہل حدیث کیلئے نہایت کار آمد۔ ہمدرد ضروری ہیں اور صفحہ ۱۹ اور صفحہ ۱۰ پر مختلف قرآن شریفوں کا رعایتی اعلان ملاحظہ فرمائیے اور صفحہ ۱۱ پر حدیث کے ترجمے کی رعایتی قیمتوں کا اعلان دیکھئے (۲) اس اخبار کا صفحہ ۱ اور صفحہ ملاحظہ فرمائیے اس لئے کہ اس اخبار کی موت و حیات کا انحصار اس میں ہے (۳) اس اخبار کے ساتھ اہلحدیث کی ضرورت کی تصنیفات کی فہرست آپ کو بھیجی جاتی جس میں سے ہر کتاب جماعت کے کام کی ہے جو مطلوب ہو منگوا لیجئے + مالِ زکوٰۃ میں سے اخبار محمدی کی اخبار کے غریب فنڈ کی خطبات نبویہ کی مدرسہ محمدیہ کی جو ہو سکے اس ماہ مبارک میں امداد فرما کر اجر و ثواب حاصل کیجئے + دو تحفے۔ اول تحفہ مرزا حیرت صاحب اہلحدیث کے ترجمے والا قرآن شریف ہے جس کے حاشیہ پر پوری تفسیر قرآن صرف حدیثوں سے چڑھی ہے اسکا اصلی ہدیہ پانچ روپے ہے لیکن اسوقت مع چمڑے کے کونے پشت کی جلد صرف دو روپے دو آنے میں دے رہے ہیں دوم تحفہ صحیح بخاری شریف کا صرف اردو ترجمہ ہے تین جلدوں میں مجلد ہے اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن اسوقت صرف سوا چار روپے ہے اطلاع بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ کا اردو ترجمہ سب کتابیں مجلد ہیں اور آج سے ختم رمضان شریف تک ہم صرف سترہ روپے میں بھیج دیں گے۔ روپے بھیج کر ریل پارسل سے اپنے ہاں کے سٹیشن پر منگوا لیجئے ہمارا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی

ایک نیکی اس ماہ مبارک میں اپنے دوستوں کو اس دینی اخبار کا خریدار بنا کر ہم سے شکر اور خدا سے اجر لیجئے تا کہ ہم اخبار جاری رکھ سکیں گے کہ خطبات محمدی کی چوتھی جلد کامل ہو جائے۔ منیجر

رمضان کا پہلا روزہ

یہاں دہلی میں جمعہ کا ہوا ہے ناظرین کو جہاں کہیں وہ ہوں ہماری طرف سے مبارکباد پیش ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ ✦

انجمن ضرب الاسلام کا جلسہ

محلہ روڑگران دہلی میں ۴ اجہاں بنوٹ کے کمالات پیش کئے گئے اور بانک کے داؤں دکھائے گئے۔ خاتمہ پر مولانا محمد صاحب کی تقریر ہوئی۔ جس میں آپ نے آیت اَعِدُّوْا لَھُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ کی تفسیر بیان فرمائی۔ اور یہ جلسہ صبح سے شروع ہو کر دوپہر کو ختم ہوا ✦

حجاز میں نازیت کا سدباب

سلطان ابن سعود والی حجاز کے تدبر اور فراست نے عرب میں نازی جاسوسوں کو ناکام بنا دیا ہے۔ جو سارے عرب پر چھا جانے کی فکر میں تھے۔ اور ایشیا اور افریقہ میں نازی تسلط قائم کرنے کی غرض سے عرب کو اپنا اڈہ بنانے والے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نازیوں نے شام کے ایک شخص فیض الدین کو اپنا ایجنٹ بنا کر فلسطین بھیجا یہ شخص ایک عرصہ تک یورپ میں رہ چکا تھا۔ اور بین الاقوامی مسائل اور معاملات کا ماہر تھا۔ اسکی اور اس کے رفیقوں کی امداد سے قبائلی تنظیم کا سوال پیدا کیا گیا ہے۔ اس نے بدوی قبائل کی فوجی تربیت کے لئے فوجی افسر جرمنی سے بلوائے۔ جو اندرون عرب کے دیہات میں عرب نوجوانوں کو فوجی ڈرل سکھاتے تھے۔ اسلئے خانہ بدوش بدوی قبائل کو بھی منظم کرنے کی کوشش کی گئی۔ اندرون ملک میں کامیابی سے موقع پا کر بحیرہ قلزم کی بندرگاہوں اور شہروں کا رخ کیا۔ ان کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کی آڑلی گئی اور دور افتادہ اور غیر آباد ساحلی مقامات پر کشتیوں سے رائفلیں، پستول اور ریوالور اور دیگر آتشیں اسلحہ اتر کے گئے جو جرمنی سے آئے تھے لیکن خدا کا شکر ہے کہ سلطان ابن سعود نے ان چیزوں کو بروقت معلوم کر لیا اور ان کا سدباب فرما دیا ✦

حجاج کے مفاد کی نگہداشت

کونسل آف سٹیٹ کے آئندہ اجلاس کے لئے جو ۱۹ نومبر سے دہلی میں شروع ہونے والا ہے صرف ایک غیر سرکاری ریزولیشن موصول ہوا ہے اس ریزولیوشن میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ حکومت کے صدر مقام میں کسی موزوں مسلمان کو حجاج کے مفاد کی نگہداشت کیلئے مامور کیا جائے ✦

عازمین حج کیلئے ضروری اعلان

بمبئی حج کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ کوئی جہاز کسی عازم حج کو کسی بندرگاہ سے عید الفطر سے قبل ہندوستان سے نہیں لیجا سکیگا۔ لہٰذا کوئی عازم حج اس خیال سے بمبئی یا کراچی نہ پہنچے کہ وہ عید الفطر سے قبل سفر حج پر روانہ ہو سکیگا ✦

ایران میں ۲۱۵۰ نئے سکول

سلطنت ایران کے طول و عرض میں زیر تعلیم ایران نے مزید ۲۱۵۰ مدارس قائم کئے ہیں۔ ان میں سے بہت سے سکول دیہات میں بھی قائم کئے ہیں۔ اس وقت ایران میں تعلیم بالغان کے لئے چار سو سکول موجود ہیں۔

افغانستان میں ابرک کی کان ملی

کابل کے اخبار "اصلاح" کے بیان کے مطابق علاقہ پنجشیر (افغانستان) میں ابرک کی کان دریافت ہوئی ہے۔ کان کا معائنہ کرنے کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ جو ابرک کے نمونے کابل میں لائی ہے۔

نئی دہلی میں کونسل ہاؤس کے نزدیک عظیم الشان مسجد

حکومت ہند اسمبلی کے اگلے اجلاس میں ایک بل پیش کریگی اس کی رو سے تیس ہزار روپے کی ایک رقم جو سول کورٹ دہلی کی تحویل میں ہے مسلم کمیونٹی کو نئی دہلی کونسل ہاؤس کے قریب ایک مسجد بنانے کے لئے دی جائیگی نئی دہلی کی تعمیر کے وقت حکومت نے کچھ زمین جس کا تعلق مسلمانوں کی مذہبی ملکیت سے تھا لی تھی اور اسکے بدلے میں یہ تیس ہزار روپے دئے تھے۔

بزرگان ملت

پر واضح ہو کہ انجمن اہلحدیث میسور کے ماتحت ایک عربی مدرسہ بنام مدرسہ

ضیاء العلوم تین سال سے جاری ہے جسکے آئندہ قیام اور اسباب ترقی پر غور کرنیکے لئے تاریخ ۲۹ شوال ۱۳۵۹ھ بروز جمعہ شہر میسور میں ایک عام جلسہ منعقد ہوگا جس میں علماء نامی گرامی تشریف فرما ہونگے۔ بوقت جلسہ کا پروگرام ایام جلسہ میں شائع ہوگا لہٰذا تاریخ مقررہ میں اپنی تشریف آوری سے جلسہ کو رونق بخشئے اور اپنی مفید آراء سے مدرسہ کو کمال عروج پر پہنچائیے آپ حضرات سے التماس ہے۔ سکریٹری میر سالار عباس قریشی عفی عنہ

مدرسہ محمدیہ سیالکوٹ

کا سالانہ جلسہ زیر صدارت سوداگر شیخ عبداللہ صاحب رئیس منعقد ہوا طلباء وغیرہ کی تقریریں ہوئیں مولانا مولوی محمد محی الدین صاحب کی بھی تقریر ہوئی اور تمام جلسے نے مع صدر آپکی محنت کی داد دی نتیجہ امتحان امسال بہت اچھا رہا۔ صدر صاحب نے لائق طلبہ کو اپنے ہاتھوں انعام تقسیم کیا اور جلسہ میں مولانا محمد صاحب کی تصنیفات مفت تقسیم کی گئیں۔ جو در اصل اشاعت مذہب اہلحدیث کا ایک زبردست اور مؤثر ذریعہ ہے بلکہ ہم تو عام اہلحدیث بھائیوں سے بھی یہی درخواست کرینگے کہ محمدیات یعنی تصانیف مولانا محمد صاحب کو بیش از بیش لوگوں میں تقسیم فرمائیں ✦ مدرس مدرسہ محمدیہ سیالکوٹ۔

مسجد گنور کی فریاد

عرصہ تین سال سے قصبہ گنور کی مسجد اہلحدیث کا مقدمہ ایک حنفی سے دائر ہے جو کہ متولی وقف ہونیکا اہل رہا ہے جسکی سالانہ آمدنی مبلغ سات سو روپیہ ہے۔ عدالت نے بھی اہلحدیث کے حق میں فیصلہ دیا ہے بعد ازاں احناف نے الہ آباد ہائیکورٹ میں اپیل کیا۔ میرے پاس جو سرمایہ تھا وہ اس مقدمہ میں خرچ ہو چکا ہے بوجہ مجبوری اتنی طاقت نہیں کہ تنہا اسکی پیروی کر سکوں اسلئے جماعت سے استدعا ہے کہ اس نازک وقت میں مسجد کی امداد فرمائیے مسجد کی سفارت پر میرے برادر زادے عبدالعلی آپ صاحبان کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ جو صاحب براہ راست ارسال فرمائیں وہ حسب ذیل پتہ پر امداد فرمائیں۔ پتہ: حافظ محمد شفیع۔ محلہ تحصیل۔ قصبہ گنور ضلع بدایوں اسٹیشن پرلا۔

سفر مدراس

مدراس کے سمیع و دیگر حضرات کو اطلاع دیجاتی ہے کہ امسال مقامی ضروریات میں کافی اضافہ ہو گیا ہے اور جماعت یہاں کی نہایت مختصر اور کمزور ہے اسلئے گذشتہ سالہائے گذشتہ کی طرح اب انکی خدمت بجالانے سے جماعت کو بہت مجبوری ہے۔

حاجیوں کی آسائش کے متعلق حکومت سعودیہ کا اعلان

حج کمیٹی کے صدر مولانا کرم علی کو مکہ معظمہ سے ایک تار موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ حکومت سعودیہ نے زائرین کو ہر قسم کی سہولتیں دینے کا تہیہ کیا ہے۔ نیز یہ کہ حاجیوں کو جو محصولات ادا کرنے پڑتے تھے انہیں پچیس فی صدی کی کمی کر دی گئی ہے۔

اہلحدیث بھائیوں کے فائدے کی بہترین اور مفید کتابیں!

تنویر الفقہ یہ دیکھ کر کہ برادران اہل حدیث اس کتاب کے لئے بہت مشتاق ہیں اور تو
ہیں بھی تلاش تھی الحمدللہ اس کے نسخے ہم نے حاصل کر لئے ہیں اب آپ بہت جلد
منگوالیں۔ اس کتاب میں تقلید کی خوب دھجیاں بکھیر کر اہل حدیث مذہب کی حقانیت
اور دلیلوں کی خوب بارش برسا کر حنفی مذہب کی فقہی کتابوں کا خوب فوٹو اتارا ہے اور
ان کے وہ مسائل جو علاوہ خلاف قرآن و حدیث ہونے کے تہذیب و تمدن کے بھی مخالف
ہیں سینکڑوں ہی نقل کئے ہیں کتاب نہایت اعلیٰ سفید صاف چکنے کاغذ پر بہترین چھپائی
سے چھپی ہے۔ سوا دو سو سے اوپر بڑے صفحات میں ہے ہر اہل حدیث کے پاس رہنے کے
قابل ہے چونکہ اس کتاب سے ہماری جماعت پوری طرح واقف ہے اس لئے کسی لمبے
چوڑے اشتہار کی ضرورت نہیں اتنا مختصر ہی کافی ہے باوجود کمیاب ہونے کے اس
وقت ہم نے اصلی پہلی ہی قیمت رکھی ہے یعنی ایک روپیہ دو آنے ۔ اہل حدیث مذہب کے
جو مسائل فقہ کی کتابوں سے ثابت ہیں اس کتاب میں تقریباً سات سو ایسے مسائل کے
دلائل اور ثبوت اور حوالے فقہ کی کتابوں سے ہیں اور بھی بہت سے فوائد ہیں ۔ **جلاء
العینین فی اتباع خاتم النبیین** اس کتاب سے تمام اہل حدیث واقف ہیں
اہل حدیث اور حنفیوں میں جن مسائل کا اختلاف ہے ان سب کے دلائل قرآن و حدیث
وغیرہ سے اس میں ہیں پھر حنفیوں کی دلیلیں اور ان کے منہ توڑ جواب ہیں۔ اس وقت یہ
کتاب نئے سرے سے چھپ چکی ہے اور قیمت بھی ہم نے بہت کم کر دی ہے یعنی صرف
ڈیڑھ روپیہ۔ سوا چھ سو صفحات ہیں ۔ **الآثار المتبوعہ** حنفی محمدی میں مسائل کا اختلاف چھوٹے
مسائل سے لے کر بڑے مسائل تک ہے۔ ان مسائل میں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ جو شخص ایک
ساتھ ایک ہی وقت اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدے تو اب کیا ہو؟ حنفی تو کہتے ہیں کہ کسی
کو کھڑا کر کے اس سے نکاح کرادو پھر وہ اس سے صحبت کر کے چھوڑ دے پھر اصلی خاوند اپنے
نکاح میں لے لے (نعوذ باللہ) لیکن اہل حدیث کہتے ہیں کہ ایسی تین طلاقیں صحیح مسلم
ابوداؤد وغیرہ کی صحیح احادیث کی رو سے شمار میں ایک ہی ہوں گی ۔ اور احکام بھی ایک ہی
طلاق کے اس پر وارد ہوں گے۔ مئو کے ایک منہ پھٹے حنفی نے اہل حدیث کے خلاف اس
مسئلہ میں زہریلا رسالہ بنام اعلام المرفوعہ لکھا خدا کے فضل سے اہل حدیث کی طرف سے
اس کا بسیط جواب اور ایسا جو لاجواب ہے الآثار المتبوعہ ڈیڑھ سو سے زائد صفحات کا
نہایت عمدہ کاغذ بڑھیا چھپائی لکھائی سے چھپ گیا ہے اور اس کی قیمت بھی بہت کم کر
رکھی ہے یعنی صرف آٹھ آنے ۔ **نکاح محمدی** یہ کتاب بھی اسی مسئلے میں دیوبند سے جو
کتاب نکلی تھی ، اس کے جواب میں ہے ایک دو نہیں سینکڑوں دلیلوں سے یہ ثابت کیا ہے
پھر مظلوم عورتوں کے چھٹکارے کی شرعی صورتیں ہیں قیمت بارہ آنے ۔ **مولانا اسمٰعیل
شہید رحمۃ اللہ علیہ کیساتھ جہاد میں شامل ہو جایئے** مولانا مرحوم نے تلوار
کے جہاد سے پہلے قلمی جہاد کیا تھا اس قلمی جہاد میں آپ نے اپنی ابدی دائمی یادگار
چھوڑی ہے وہ کتاب تقویۃ الایمان ہے۔ ہم آج نہایت مسرت کے ساتھ اطلاع دیتے
ہیں کہ ہم نے پانی کی طرح روپیہ بہا کر کتاب تقویۃ الایمان کے پرانے اور نئے سب نسخے جمع
کر کے پوری صحت کے ساتھ یہ کتاب لکھوائی حروف بڑے بڑے اور صاف رکھوائے۔
چھپائی نہایت اعلیٰ کرائی جیبی (پاکٹ) سائز رکھا کم نگاہ والے بوڑھے بڑے بچے عورتیں
بھی آسانی سے پڑھ لیں۔ اس لئے ایک ایک حرف الگ الگ رکھا۔ اس کے ساتھ ہی
حنفی علمائے کرام کا فتویٰ بھی چھاپ دیا جو انہوں نے مولانا کے اور اس کتاب کے نیک
اوصاف پر دیا تھا۔ ساتھ ہی مولانا کا وہ خط بھی عربی مع ترجمہ اردو چھاپ دیا جو انہوں
نے اس کتاب پر جو اعتراض تھے ان کے جواب میں بغدادی صاحب کو لکھا تھا۔ سب سے
بڑی بات بالکل نئی اس میں ایک یہ بھی ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان کی جن عبارتوں سے
غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے ان کے جوابات کا رسالہ بھی اسی میں چھاپ دیا ہے کل صفحات
ایک سو بتیس ہیں۔ ساتھ ہی حضرت مولانا شہیدؒ کی سوانح عمری بھی لکھ دی ہے ہم نے اس
وقت اس کی قیمت بھی بہت کم کر رکھی ہے۔ چکنے کاغذ کی خراب حروف اور ردی چھپائی کی
کتاب بھی سوا روپے میں ملتی ہے اور ہم اس بہترین کتاب کو اس وقت صرف چار آنے میں دیتے
ہیں۔ مدرسوں میں پڑھانے کے لئے مفت تقسیم کرنے والوں کو اور بھی رعایت ۔ **نصیحت
الاخوان** یہ کتاب مولانا احسان اللہ صاحب سراوہ ضلع میرٹھ کی تصنیف ہے اس میں بیان
ہے کہ بہتر فرقوں میں سے حق پر اہل حدیث کی جماعت ہے۔ طریقت کے مسائل کا رد ہے
قرآن حدیث کے آسان نہ ہونے کا رد ہے۔ تقلید شخصی کی جو امام صاحبؒ ان کے شاگردوں
سے بعد کے فقہاء وغیرہ سے قابل تردید ہے مصلحت بینی کا رد ہے۔ تیجے دسویں بیسویں
چالیسویں وغیرہ کی تردید ہے یا علی یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ وغیرہ کی تردید ہے میلاد عرس
میلوں کا رد ہے۔ آمین رفع الیدین وغیرہ کا ثبوت ہے۔ علم غیب کی تردید ہے۔ اور بھی
بیسیوں کارآمد بحثیں ہیں قیمت صرف آٹھ آنے ۔ **فلسفہ عبادت** اس میں اسلامی
عبادتوں کا فلسفہ اور خوبی اور فوائد وغیرہ کا بیان ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے
احکام کس طرح پوری یقینی سے تحت وارج دالتے ہیں قیمت سوا روپیہ ۔ **خیر الکلام**
اس چھوٹے سے رسالہ میں رفع الیدین کا سینے پر ہاتھ باندھنے کا آٹھ رکعت تراویح پڑھنے
کا کامل ثبوت ہے اور حنفیوں کے دلائل کی تردید ہے قیمت چار آنے ۔ **سینکڑوں محدثین
تابعین اور صحابہ کی معتبر سوانح عمریاں تہائی قیمت پر** امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے
مشکوٰۃ لکھ کر مسلمانوں پر ایک احسان یہ کیا کہ محدثین اور راویان حدیث کے حالات میں
ایک کتاب بنام **اکمال فی اسماء الرجال** لکھی خدا کا شکر ہے کہ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو
گیا ایک سو چوراسی بڑے صفحات کی کتاب ہے کاغذ چکنا اور ڈبل ہے محدثین کے حالات سو
اس کتاب کو دیکھے بغیر آپ واقف نہیں ہو سکتے قیمت اصلی تین روپے رعایتی صرف ایک روپیہ ۔
شیخ الاسلام امام محمد بن عبدالوہاب کی کتاب التوحید عربی مع اردو ترجمہ یہ کتاب
بہت موٹے موٹے صاف صاف حروف میں نہایت عمدہ ابھی چھپی ہے کاغذ ولایتی چکنا عربی
زیر زبر سمیت ترجمہ بامحاورہ ہے امام صاحبؒ کی پوری سوانح عمری بھی اول میں دیدی ہے
شرک و بدعت کی جڑیں کھودنے والی صحیح طور پر توحید سکھانے والی یہ کتاب ہے۔ قیمت
بجائے ایک روپیہ چار آنے کے ایک روپیہ دو آنے ۔ **تفسیر شیخ الرئیس** فلسفے اور منطق
کے امام ابو علی سینا نے قرآن کی تین سورتوں کی یہ تفسیر لکھ کر دنیا کو محو حیرت کر دیا ہے۔ آپ
اسے ضرور دیکھئے عربی مع ترجمہ و شرح صرف آٹھ آنے ۔ **سلام محمدی** آپ نے دیکھا

ہوگا کہ زمانے کے بعد بدعتی عراق کی طرف ایک اور زیادہ کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اس کی تردید ہے بدعتیوں کے دلائل کا جواب بھی ہے قیمت صرف ایک آنہ + **رکعات التراویح** بیس رکعت تراویح کا رد اور آٹھ رکعت کے ثبوت میں اس سے اچھا رسالہ اور نہیں مولانا عبداللہ صاحب غازی پوری کی تصنیف ہے قیمت پانچ آنے + **تحقیق تراویح** اسی مسئلہ میں حضرت امام سیوطی کا ایک عربی رسالہ تھا جو اب مع ترجمہ اردو چھپ گیا ہے قیمت چار آنے + **فتنۂ خلق قرآن** قرآن شریف کو مخلوق کہنے والوں کا رد۔ امام شافعی کے شاگرد کا اس مسئلہ میں دربار مامون رشید میں مناظرہ بکلفیں اٹھائیں پھر فتح پائی نہایت دلچسپ قیمت دس آنے + **طریقہ مولد** مولوی اشرف علی صاحب تھانوی حنفی کا رد مولود کا رسالہ قیمت چار آنے + **تنویر السراج** معراج کی حقیقت اور غلط روایتوں کا ابطال اور ماہ رجب کی بدعتوں کا رد مولوی اشرف علی صاحب حنفی کے قلم سے قیمت دس آنے **مفید الاحناف** اہل حدیث کے خاص مسائل کا ثبوت حنفی مذہب کی کتابوں سے دیا گیا ہے قیمت چار آنے + **ہدایت المعتدی** مولانا عظیم آبادی کی تصنیف ہے اس میں امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کے دلائل اور حنفی امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھنے کے جتنے دلائل دیتے ہیں سب کی حیرت انگیز تردید ہے قیمت بجائے آٹھ آنے کے سات آنے + **نافع الاحناف** مفید الاحناف کا دوسرا حصہ قیمت چھ آنے دونوں میں مل کر اکثر مسائل آگئے ہیں + **ہدایت المسلمین** آمین، رفع الیدین، سورۂ فاتحہ، سینے پر ہاتھ باندھنے وغیرہ کا ثبوت اور اس کے خلاف کی اعلیٰ تردید قابل دید کتاب ہے قیمت آٹھ آنے + **اربعین محمدی** یہ کتاب صرف دو آنے کی ہے یہ آپ کی جیب میں ہو تو آپ ہر حنفی مخالف کو اپنے ہر مسئلے کی دلیل میں حدیث دکھا سکتے ہیں + **احتیاطی ظہر** صرف دو پیسے کی کتاب جس میں اس بدعت کا پورا رد ہے ساتھ ہی حنفی علماء کا فتویٰ بھی ہے + **ضرب محمدی** صرف ایک آنہ کی کتاب جس میں تقلید کے متعلق ۳۵ سوالات ہیں جن سے تقلید کی کمر خم ہو جائے + **درود محمدی** میت کے بعد کی تمام رسموں اور بدعتوں کی تردید قیمت پانچ آنے + **ضرورت رسالت** حضور کی رسالت کا ثبوت ایسا کہ فرعون بھی مان جائے قیمت صرف آٹھ آنے + **امداد سائل** مائۃ مسائل کا ترجمہ اردو ایک سو بدعتوں کی تردید قیمت صرف بارہ آنے + **شاہ ولی اللہ** صاحب کی مشہور اور مفصل سوانح عمری قیمت دس آنے + **تحفۂ اہل حدیث** حنفی مذہب اور تقلید کا بہت بھلا رد قیمت دس آنے + **خطبات التوحید** حضرت مولانا حمید اللہ صاحب مرحوم کے سال بھر کے خطبوں کا مجموعہ نو طبع قیمت دس آنے **قطع الوتین** ایک بدنصیب بدعتی نے اہل حدیث کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی، یہ اس کا رد ہے اس میں ہر اعتراض کو فاضلانہ رنگ میں اسی پر لوٹا دیا گیا ہے قیمت صرف دو آنے + **وظیفۂ خیر خورد** اس کتاب میں ہر موقعہ کی حدیث کی دعائیں ترجمے سمیت درج ہیں قیمت صرف چھ پیسے + **وظیفۂ خیر کلاں** اس میں ہر موقعہ کی دعائیں اور ان کے ترجمے کے علاوہ آداب دعا، قبولیت دعا، اوقات دعا، طریقۂ دعا، وغیرہ آداب دعا کا رسالہ بھی ساتھ ہے قیمت ڈھائی آنے + **تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان** شرک و بدعت کے رد میں بہترین کتاب ہے اس میں اور بھی بہت

سے رسالے شامل ہیں قیمت سوا روپیہ + **احکام الحج النبوی** مطابق سنت اگر حج کرنا ہو تو اس کتاب کو ساتھ لے جائیے وابستہ کی رہبر سنت کی مفتی ہے حج کے تمام ارکان ان کے مسائل اور ہر مقام کی دعائیں حدیث کے مطابق اس میں ہیں قیمت آٹھ آنے + **اصلاح الرسوم** رسوم مروجہ کی اصلاح کا طریقہ قیمت صرف پانچ آنے + نبراس **حقیقت** علامہ شبلی کی تصنیف قیمت صرف پانچ آنے + **فتاویٰ میلاد شریف** قیمت صرف دو آنے + **شریعت کا کوڑا** یہ کتابیں نہ اب کوئی چھاپے نہ چھپوائے یہی کتابیں ہیں جس کے پڑھنے سے بچے کو اہل حدیث مذہب سے آگاہ کیا نظم میں ہے ایک ایک شعر ایمان و حکمت سے بھرا ہوا ہے قیمت ایک آنہ + **براہین قاطعہ** بدعتوں کی تردید میں اس جیسی کتاب اور کوئی آپ کی نظر سے نہ گذری ہوگی قیمت چھ پیسے + **حزب المقبول** مع ترجمہ و حاشیہ اس کتاب کو ہم نے چھپوالیا ہے اس کے ڈیڑھ سو صفحات ہیں عربی کی سطریں الگ ہیں پھر ان کا ترجمہ ہے حوالے وقت اور ترکیب ہے۔ حدیث قرآن کی تمام دعائیں اس میں ہیں ہر موقعہ کی دعائیں الگ الگ ہیں قیمت اصلی بارہ آنے ہے ہم اس وقت صرف آٹھ آنے میں دیدیں گے کاغذ اس کا نہایت اعلیٰ ہے چھپائی لکھائی بالکل بے عیب ہے اہل حدیث کے اوراد و وظائف کے لئے یہ کتاب کافی ہے۔ **تاریخ اہل حدیث** حدیث کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ قرآن شریف کب لکھا گیا؟ فقہ کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ مذہب اہل حدیث کب سے ہے؟ تقلیدی مذاہب کب سے ہیں؟ محمدی نام کب سے ہے؟ حنفی کب سے ہوئے؟ پھر یہ ثابت کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی کوئی تصنیف نہیں ایک حرف اُن کا اپنا لکھا ہوا دنیا میں نہیں۔ کتب فقہ میں ان کے مسائل نہیں پھر اہل حدیث پر چھپن اعتراضات جو بدعتی حنفیوں نے کئے تھے ان کے جواب ہیں پھر حنفیہ پر اتنے ہی اعتراضات ہیں غرض یہی ایک کتاب اہل حدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے جواب کے لئے کافی ہے قیمت چھ آنے + **ترجمان وہابیہ** عمدۃ المفسرین رئیس المجددین حضرت نواب سید صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب عرصہ دراز سے نایاب تھی الحمد للہ اب بہ صرف کثیر از سر نو بہترین صورت میں شائع ہوگئی ہے۔ موصوف نے اس کتاب میں بہ دلائل مدلل ثابت کیا ہے کہ جماعت اہل حدیث عبدالوہاب کی مقلد نہیں، بلکہ یہ جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے چلی آرہی ہے اور ساتھ ہی امام محمد بن عبدالوہاب کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ مسئلہ اجتہاد اور تقلید پر عالمانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ لفظ وہابی پر مدلل بحث کی ہے اور عوام کے اعتراضات کا مکمل جواب دیا ہے کتاب کے اختتام پر علماء احناف اور اہل حدیث کا متفقہ فتویٰ اور محکمہ کمشنری دہلی کا فیصلہ جس پر عدالت کی مُہر تصدیق بھی ثبت ہے کہ جماعت اہل حدیث اسلامی جماعت ہے اور ہر اہل حدیث کو ہر مسجد میں آزادانہ طور پر نماز بطریق مذہب اہل حدیث ادا کرنے کا حق حاصل ہے کاغذ لکھائی چھپائی متوسط۔ سرورق عمدہ، ضخامت ایک سو پچاس صفحے قیمت چار آنے محصول پانچ پیسے + **مجاہد ملت محی السنت زندہ جاوید حضرت شاہ اسماعیل شہید** کی مختصر سوانح حیات ملقب بہ **مجاہد ہند** جس میں حضرت مولانا شہید دہلوی کی سوانح حیات آپ کا حسب و نسب آپ کی تحریک احیائے توحید و سنت

اہل حدیث کے مطلب کی ایک پرانی کتاب توحید وسنت کی بہت سستی آج سے تقریباً سو سال پہلے اہل حدیث کی طرف سے تقویۃ الایمان کے ساتھ ہی مولانا شہید کے حکم سے آپ کی کتاب تقویۃ الایمان کی شرح میں ایک کتاب بنام ہدایۃ المہدی آپ کی جماعت کے ایک مشہور مجاہد مولانا نے لکھی تھی جو آج کل بالکل نایاب ہے لیکن ہمارے پاس اس کتاب کے اسی زمانے کے کچھ نسخے آ گئے ہیں۔ اسی صفحات کی کتاب ہے توحید وسنت کا بیان راہ خدا کے ان مجاہدین شہداء کی زبان سے سننا ہو اور اپنے کلمہ کو مضبوط کرنا ہو اور خدا رسولؐ کی خوشنودی حاصل کرنی ہو تو آپ اس کتاب کو ضرور منگو لیجئے بلکہ ہو سکے تو اسے راہ للہ تقسیم کر دیجئے۔ کتاب کی قیمت تو بہت زیادہ ہے لیکن اس وقت صرف تین آنے میں دیدیں گے۔ زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو چھ پیسے کے حساب سے بھیج دی جائے گی ◆ **اہل حدیث کی فتح حنفیوں پر** حنفی اہل حدیث جن مسائل میں مختلف ہیں ان میں ایک مسئلہ رض ، ضواد کا ہے حنفی تو اسے بصورت دال پڑھتے ہیں۔ اور اہل حدیث ظ اس کی بابت علمائے حنفیہ سے فتویٰ لیا گیا تو دیوبند، پانی پت، الہ آباد، دہلی وغیرہ کے حنفی علمائے فتویٰ دیا کہ اس مسئلہ میں حق بجانب اہل حدیث ہیں یہ کتاب دو آنے میں منگوا لیجئے ◆ مولانا عبد الجبار صاحب عمر پوری دہلوی کی نایاب کتاب **البراہین القاطعہ** یہ کتاب ۳۲ صفحات کی ہے ۱۹۰۸ء میں چھپی ہے اب نایاب ہے ہمارے پاس اس کے صرف بیس نسخے ہیں دو آنے فی نسخے کے حساب سے بیچ دیں گے۔ یہ بھی اہل حدیث کے کام کی کتاب ہے تمام بدعتوں کے رد میں ہے خصوصاً مروجہ فاتحہ اور مروجہ مولود کے رد میں بے نظیر چیز ہے ساتھ ہی ان مولودیوں کی تمام دلیلوں کا جواب ہے ان کے تمام دلائل کو سوخت کر دیا ہے اور بدعتوں کی پوری تردید زور شور سے بادلائل کر دی ہے۔ جلد منگالیں ورنہ ختم ہو جانے کے بعد کہیں بھی نہیں ملے گی ◆ **مولانا اسماعیل شہید کی کتاب صراط المستقیم کا اردو ترجمہ** یہ مشہور و معروف کتاب فارسی میں تھی اس کا ترجمہ چھپ گیا ہے باوجود بڑے سائز کے دو سو صفحات میں ہونے کے ہم نے اس کی عام اشاعت کی غرض سے رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ دو آنے رکھی ہے جلد طلب فرمائیے ◆ **فقہ محمدیہ وطریق احمدیہ** اگر کوئی کتاب ایسی ہے جس میں ہر ضرورت کا مسئلہ مل سکے اور پھر ہو بھی وہ قرآن و حدیث کے مطابق تو وہ یہ کتاب ہے لیکن عرصے سے یہ کتاب ناپید تھی بحمد اللہ اب ہم نے منگوالی ہے اور بہت سستی دے رہے ہیں یعنی حصہ اول آٹھ آنے۔ حصہ دوم آٹھ آنے۔ حصہ سوم آٹھ آنے حصہ چہارم آٹھ آنے۔ حصہ پنجم آٹھ آنے۔ حصہ ششم آٹھ آنے۔ حصہ ہفتم آٹھ آنے۔ اور ساتوں حصے جو صاحب ایک ساتھ منگوائیں (یعنی کامل فقہ محمدیہ ساتوں جلد) انہیں رعایت کے ساتھ یعنی صرف پورے تین روپے میں بھیج دی جائے گی ◆ **فتاویٰ محمدیہ** جس میں صحابہ کرامؓ کے بارہ سو سوالات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ سو جوابات ہیں۔ ساتھ ہی سوال جواب شرعی کے متعلق تمام احکام ہیں۔ آپ نے آج تک مولویوں کے فتاوے دیکھے ہوں گے آج فتاویٰ محمدیہ دیکھو یہ امام ابن القیمؒ کا جمع کردہ ہے، اور مولانا محمد صاحب کا ترجمہ کردہ ہے۔ اس کے صفحات اس فہرست کے برابر ڈیڑھ سو سے زائد ہیں قیمت ڈیڑھ روپیہ ◆ **دیوان گلشن ہدایت** منظوم قیمت صرف چھ آنے ◆

معیار الحق حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی نے اس کتاب میں تقلید کی وہ مٹی پلید کی ہے جو آپ ہی کا حصہ ہے سینکڑوں دلیلیں تقلید کی تردید میں ایسی لاجواب لکھی ہیں جن کی تعریف سے زبان قاصر ہے ڈھائی روپے ◆ **فتاویٰ میلاد شریف** میلاد کے رد میں بہترین کتاب قیمت دو آنے ◆ **الدر النضید** آپ توحید و شرک کی معرفت اور لا الٰہ الا اللہ کی پوری تفصیل اور اس کے صحیح معنیٰ اگر معلوم کرنا چاہتے ہوں تو اس کتاب کو ہر وقت زیر مطالعہ رکھیں قاضی شوکانیؒ کی مفید کتاب کا ترجمہ ہے قیمت صرف دس آنے ◆ **حارق الاشرار** اس کتاب نے اہل حدیثوں میں بے حد مقبولیت حاصل کی ہے اس میں تمام بدعتوں وغیرہ کی تردید نظم میں ہے قیمت صرف چار آنے ◆ **نصیحۃ المسلمین** یہ کتاب مولانا خرم علی صاحب کی تصنیف ہے جس نے بدعتیوں کے چھکے چھڑا رکھے ہیں توحید وسنت میں عجیب چیز ہے قیمت صرف چار آنے ◆ **بہت سے لوگوں کی نمازیں ضائع جا رہی ہیں** آپ ان کی نمازیں صحیح کر کے اجر حاصل کیجئے مقلدین نے مدتوں سے شور مچا مچا کر نماز میں الحمد شریف پڑھنے کی فرضیت سے لوگوں کو غافل کر کے مقتدیوں کو بالکل گونگا بنا دیا ہے اور بظاہر چند دلیلیں پیش کر کے انہیں مطمئن کر دیا ہے اس لئے آپ آج ہی ہم سے کتاب **تحقیق الکلام** منگو لیجئے اس میں الحمد پڑھنے کی بے شمار دلیلوں کے ساتھ ہی حنفیوں کی جتنی نئی پرانی دلیلیں تھیں سب کا جواب دیا گیا ہے اور حنفیوں کی جتنی کتابیں اس مسئلہ پر تھیں سب کے ایک ایک حرف کا مفصل و مدلل جواب ہے ان کی سب عقلی نقلی دلیلوں کا کچومر نکال دیا ہے۔ خود پڑھیئے اور حنفیوں کو پڑھائیے۔ لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلیٰ حروف بہت بڑے بڑی سائز کے دو سو بتیس صفحات پر ہے قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ◆ **ائمہ اربعہ** جاہل لوگ تو یہ مشہور کرتے ہیں کہ اہل حدیث چاروں اماموں کو نہیں مانتے آپ یہ کتاب دکھا کر ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم مانتے اور ایسا مانتے ہیں کہ تم نہیں مانتے۔ کیونکہ اس کتاب میں چاروں اماموں کی سوانح عمری ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ چاروں اہل حدیث تھے اور چاروں نے تقلید کو حرام کہا ہے قیمت صرف چار آنے ◆ **مسئلہ استواء علی العرش** اللہ تبارک و تعالیٰ کے عرش پر مستوی ہونے کے دلائل قرآن کریم سے، حدیثوں سے، اقوال صحابہؓ سے، اقوال تابعینؒ سے، اقوال ائمہ کرام، مجتہدین و محدثین، اولیاء اللہ سے، چاروں اماموں سے، مشہور معروف علماء کرام سے بلکہ اگلی امتوں، ان کے نبیوں اور ان کی آسمانی کتابوں سے بھی، اجماع اور قیاس سے بھی، قیمت صرف دو آنے۔ یہ کتاب اردو میں ہے۔ اس میں پنجابی زبان کی نظمیں بھی ہیں ◆ **طی الفراسخ الی منازل البرازخ** نواب صاحب مولانا صدیق حسن خاں صاحب بھوپالی کی لکھوائی ہوئی یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی۔ الحمد للہ اب وہ نہایت آب و تاب سے چھپ گئی ہے اور قیمت بھی ہم نے بہت کم کر دی ہے یعنی بجائے تین روپے اس وقت صرف دو روپے ◆ **تنویر السراج** معراج کی حقیقت اور غلط روایتوں کا ابطال اور ماہ رجب کی بدعتوں کا رد مولوی اشرف علی صاحب حنفی کے قلم سے۔ قیمت صرف دس آنے ◆ **اغلاط العوام** روزمرہ کے مسائل میں عوام الناس جو غلطیاں کرتے ہیں ان کا بیان ہے قیمت اس وقت صرف دو آنے ◆ **طریقہ مولد** مولوی اشرف علی تھانوی حنفی کا رد مولود کا رسالہ قیمت چار آنے ◆ ان تمام کتابوں کے ملنے کا پتہ: **دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی**

ان تمام کتابوں کے علاوہ ہر قسم کے کلام اللہ شریف اور حدیث کی جملہ کتابیں ہمارے ہاں سے قاعدے وغیرہ اس پتہ سے طلب فرمائیں: منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

مرزا قادیانی — اور — حسن نظامی

(از ایڈیٹر)

مرزا قادیانی نے الہام اور وحی اور ظلی بروزی خواب اور نبوت کا دروازہ کھول کر نہ صرف اپنے بال بچوں کا کاروبار جاری کر دیا بلکہ دجالی فطرت کے اُن تمام لوگوں کی راہ کشادہ کر دی جو مذہب سچائی انسانیت اور شرافت کو روپہلی سنہری چند ٹکلیوں پر قربان کر دینا سستا سودا سمجھتے ہیں +

خواجہ حسن نظامی دہلوی سے دنیا خوب واقف ہے۔ گنتی میں اگر یہ آئیں تو ایک ہی ہیں۔ لیکن لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرکے یہ ایک کئی ایک ہو کر جلوہ فرما ہوتے رہتے ہیں۔ مذہبی اعتبار سے یہ ہر مذہب میں ہیں اور کسی مذہب میں نہیں جہاں سے انہیں روپے کی جھنکار اور اشرفیوں کی چمک دکھائی سنائی دے یہ وہیں کے ہیں۔ ع
جہاں دیکھا توا پرات ۔ وہیں ناچی ساری رات +

ایسے لوگ عموماً زینت محفل رونق مجلس مضحکۂ روزگار ہوتے ہیں۔ چونکہ ان کا اپنا کوئی نظریہ کوئی عقیدہ اور کوئی زاویۂ نگاہ نہیں ہوتا۔ اسلئے یہ ہر جگہ کھپ جاتے ہیں اور ہر رنگ میں رنگ جاتے ہیں۔ یہ ایک مرتبہ اگر مسجد میں نظر پڑ جائیں تو دوسری بار تھیٹر میں بھی دھرے پائیں گے۔ آج اگر یہ مذہبی تقدس میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ تو کل یہ مجلس رنداں کے پیر مغاں بھی ہیں۔ ایک سال اگر یہ اسلامی لباس میں ہیں تو دوسرے سال وہ کفر کے چوغے میں بھی جلوہ گر ہیں۔ اگر ایک مرتبہ مسلمانوں کی حمایت کر لی ہے تو دوسری مرتبہ ان کے خلاف بھی زہر اگلا ہے۔ الغرض "تھالی کا بینگن"۔ "ہر دیگی چمچہ"۔ "ہرجائی"۔ "آوارہ"۔ "موم کی ناک"۔ "درخت سے بچھڑا ہوا سوکھا پتہ"۔ اور اصطلاح اسلامی میں "منافق"۔ اور "دو ریوڑوں کے درمیان کی بکری" کی طرح ان کی عمر دو عملی۔ ان کی پالیسی دو رُخی اور ان کا عقیدہ مذبذب ہی رہتا ہے +

خواجہ صاحب نے مسلمانوں پر اسلام پر جو جو حملے کئے ہیں اُن کا نمونہ گو اخبار منادی در عمر وغیرہ میں کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے۔ لیکن آج ہمارے سامنے ان کا وہ خونی حملہ اور ہیبت ناک کارنامہ اور مہلک مکر اور عظیم الشان چالبازی اور بے پناہ حربہ اور خطرناک اقدام اور زہریلا ہتھیار نا عاقبت اندیشانہ فعل ہے جس کے بعد ان کی ہیرا پھیری چال ان کے مکر کا جال ان کی اسلام سوزی۔ ان کی کفر نوازی بالکل بے نقاب ہو جاتی ہے +

عادت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ وہ سچے کے سچ کو قدرتی دلائل سے ثابت کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ دنیا کے دلوں میں ان کی سچائی مرکوز ہو جاتی ہے۔ گو پھر بھی کوئی شقی القلب بدنصیب نہ بھی مانے۔ چنانچہ فرعون اور فرعونیوں کی نسبت فرمان ہے۔ وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ اُن کے دلوں میں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے معجزوں اور اُن کی دعوت کی سچائی گھر کر چکی تھی تاہم ضد۔ عناد۔ تعصب اور آبائی تقلید کی بنا پر زبان سے اُنہیں جھٹلاتے ہی رہے۔ خود سردار رسولاں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمان قرآن ہے يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ جس طرح باپ اپنی اولاد کو پہچانتا ہے اسی طرح یہ لوگ ہمارے اس نبی کو پہچانتے ہیں۔ اور جگہ ارشاد باری ہے فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ یہ لوگ تجھے نہیں جھٹلاتے بلکہ در اصل آیاتِ خداوندی کے منکر ہیں +

ٹھیک اسی طرح جھوٹوں کے جھوٹ کو بھی قدرت خود طشت از بام کر دیتی ہے۔ اور کھلی پشیمانی حیرت ناک پریشانی اور رسوا کن ندامت اُن کی پیشانیوں پر کھیلنے لگتی ہے۔ یہاں تک کہ حدیث شریف میں ہے دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔ جسے ہر مومن پڑھا لکھا اور بے پڑھا پڑھ لیگا۔ یعنے اس کا کافر ہونا اُس کے ماتھے پر تحریر ہوگا۔ قرآن فرماتا ہے مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کو یونہی نہ چھوڑ دے گا بلکہ خبیث و طیب سب و بد کو بالکل کھلم کھلا علیحدہ اور ممتاز کر دیگا +

ٹھیک اس اصول کے مطابق اب دہلوی مدعی کے ماتھے پر اُس کا کذب لکھ دیا گیا۔ اور اُسے رسوا کن سزا دنیا کے سامنے جیتے جی مل گئی۔ آج دنیا کا ایک انسان بھی اُسے سچا نہیں کہہ سکتا ورنہ اُسے صدق الصادقین محبوب رب العالمین شافع روز جزا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ جھوٹا کہنا پڑیگا۔ ہے کوئی مسلمان جو اس کے لئے تیار ہو؟ اگر اس کے لئے تیار نہیں اور یقیناً نہ ہوگا تو اُسے نہ صرف دل سے بلکہ زبان سے اور وہ بھی نہ صرف آہستہ بلکہ علانیہ کہنا پڑیگا کہ حسن نظامی جھوٹا ہے۔ اور وہ اپنے جھوٹ میں اس قدر دلیر ہے کہ خدا کے پیغمبر پیغمبروں کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی جھوٹ بولتا ہے۔ ادنیٰ معاملے میں جھوٹ سبب لعنت ہے اور اس اہم معاملے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنا تو خدا ہی جانتا ہے کہ لعنت کی کس طوفان خیز آندھی کا موجب ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو مجھ پر جھوٹ بولے وہ قطعی جہنمی ہے مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ +

اس کذاب و وضاع نے جہاں دین خدا میں بہت

اس اخبار کے پہلے صفحے پر آپ سے ایک خاص عرض کی گئی ہے اُسے غور سے پڑھئے ۔۔ منیجر

کچھ الٹ پلٹ کیا ہے۔ جہاں مسلمانوں میں بہت کچھ بدعتیں جاری کر رکھی ہیں۔ جہاں صوفیت کے پردے میں بہت کچھ ایسے کھیل کھیلے ہیں۔ وہاں اس نے پیغمبر معصوم صلی اللہ علیہ وسلم پر کھلا جھوٹ بھی باندھا ہے۔ اور اس جھوٹ کا ثبوت خود اس کا وجود ہے۔

اس وقت ہمارے سامنے اس کی وہ تحریر ہے جو ۱۱ر اگست ۱۹۲۰ء کے روزنامچہ میں الحسن نے چھاپی ہے جو بجنسہ مکمل یہاں منقول ہے۔

"رات کے بارہ بجے تعزیے گشت کو نکلے۔ باجوں کے غل سے آنکھ کھل گئی۔ مگر پھر جلدی نیند آ گئی خواب دیکھا حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف لائے۔ داروغہ نعمت اللہ خاں کی سی شباہت تھی۔ ایک حبشی غلام مورچھل ہلا رہا تھا۔ اس نے کہا میاں اٹھو سرکار تمہارے پاس تشریف لائے ہیں۔ میں گھبرا کر کھڑا ہو گیا۔ جوتیاں پاؤں سے ٹٹولنے لگا مگر وہ نہ ملیں۔ ننگے پاؤں ہاتھ جوڑے ہوئے حاضر ہوا۔ حضور کے ہاتھ میں میرے تازہ تبلیغ اشتہار تھے جو محرم کے واقعات پر رسول خانہ نے چھاپے ہیں۔ فرمایا جی میں نے ان کو پڑھ لیا۔ تم نے بہت اچھا لکھا ہے۔ اب تم اس دنیا سے میرے پاس آنے والے ہو۔ چلو تم کو تمہاری قبر دکھلا دوں" فرمانا تھا کہ مکان کی صورت بدل گئی اور ایک عالیشان مکان نظر آیا۔ جہاں چاندی کا تخت بچھا ہوا تھا۔ اور بہت سے آدمی دست بستہ کھڑے تھے اور اس تخت پر ایک بزرگ سبز ریشمی لباس پہنے تشریف رکھتے تھے۔ ان کے بال بہت ہی سفید تھے۔ زلفیں بھی سپید بہت تھیں۔ ہوا تیز چل رہی تھی۔ اور زلفیں اڑ رہی تھیں۔ نقرئی تخت کے پائے دہلی کے چند چاندی والے جو عاد کے محلہ میں رہتے ہیں تھامے کر رہے تھے۔ حضرت امام حسین نے تخت کے سامنے جا کر فرمایا سلام علیک یا رسول اللہ۔ حضور نے بہت کمزور آواز سے جواب دیا وعلیک السلام یا حسین۔ اس کے بعد حضرت امام حسین نے وہ اشتہار تخت پر رکھ دئے اور ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑے ہو گئے حضور نے اشتہاروں پر نظر ڈالی اور پھر مجھ کو دیکھا مگر زبان سے کچھ نہ فرمایا۔ تھوڑی دیر کے بعد تازہ کھجوروں کا خوان آیا۔ اور حضور نے ان کو اپنے ہاتھ سے تقسیم فرمانا شروع کیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور کے ہاتھ میں رعشہ ہے مجھکو قریب بلا کر کھجوریں دیں اور آہستہ سے فرمایا عمرک عمری و رماحک رماحی قولوا آمین! تمام حاضرین نے آمین کا نعرہ لگایا۔ میں تخت کے سامنے سجدہ کے لئے جھک گیا۔ اور ماتھا زمین پر رکھ دیا۔ حاضرین میں سے کسی نے پکار کر کہا لا تسجد لغیر اللہ واسجد للہ واقترب۔ غیر خدا کو سجدہ نہ کرو اور خدا کو سجدہ کر کے اس کے قریب ہو۔ میں نے سر کو سجدہ سے نہ اٹھایا۔ حضور نے ارشاد فرمایا اسکت یا عمی یبیعن الساجد للمسجود۔ اے عمر خاموش رہو سجدہ کرنے والا مسجود ہی کو سجدہ کر رہا ہے۔ مجھ پر حالت سجدہ میں گریہ طاری ہوا اور اسی حالت میں آنکھ کھل گئی۔ ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی۔ افق پر صبح صادق کا نور چمک رہا تھا۔ بادلوں کی سیاہی میں وہ نور عجیب اثر پیدا کر رہا تھا۔ جلدی سے وضو کر کے اس نعمت زیارت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا شکرانہ ادا کیا۔

صبحدم باد صبا زلف ترا برہم زد
دل مسکین حسن در خم گیسوئے تو بود"

اس خواب کو یہاں نقل کرتے ہیں پھر ۱۹۲۹ء ۱۹؍ مارچ کے منادی دہلی میں اس کی مزید تصدیق کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ آج ایک صاحب نے کہا کہ مجھے اپنے علم کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کی عمر ۶۵ سال کی ہوگی۔ اور آپ کی جان بڑی دکھ اور بھینگے۔ مجھے اس کا یقین نہیں ہے۔ کیونکہ میری عمر ۶۳ سال کی ہوگی" مجھ سے خواب میں رسول اللہ صلعم نے فرمایا تھا عمرک عمری تیری عمر میری عمر ہوگی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ سال کی تھی"۔

پھر ۱۹۳۱ء میں آپ ایک کتاب تصنیف فرماتے ہیں جس کا ڈیڑھ گز نام رکھتے ہیں۔ "بے کس بے بس بے گناہ صادق شہید کا تذکرہ" اس کے ص۲۴ پر پھر اس خواب کو نقل کرتے ہیں۔ اس خواب کی نسبت اس مضمون میں تحریر ہے کہ کوئی دوسری چیز نعوذ باللہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک میں ملتبس ہو کر خواب میں نظر ہی نہیں آسکتی دوسرے یہ کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں کوئی ارشاد فرمائیں تو حضور کے ارشادات کے متعلق قرآن کریم نے شہادت دی ہے کہ وما ینطق عن الهوى ان هو الا وحی یوحی +

الغرض خواجہ صاحب نے دنیا میں خوب منادی کی بہت بھر کر ڈھنڈورا پیٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خبر دی ہے کہ ان کی عمر ترسیٹھ سال کی ہوگی۔ اور حضور کا یہ فرمان فرمان خدا ہے۔ اب آئیے اور ان کی عمر کا حساب لگائیے۔ پھر فیصلہ کیجئے کہ (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نہ باشد) خدا اور رسول جھوٹے یا بد عقیدوں کا یہ نیا کعبہ مرشد و پیر جھوٹا؟

اسی کتاب تذکرہ ص۳۶ میں ہے کہ ۱۳۴۶ھ میں "ہمارے خواجہ صاحب کی عمر ابھی اکیاون سال کی ہے" خود نظامی صاحب منادی ۲۴ فروری ۱۹۳۶ء میں اپنی عمر کا حساب جوڑتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ باسٹھ برس میں اب دس دن باقی ہیں یا صرف نو دن۔ خود خواجہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی پیدائش ۱۲۹۶ھ جمعرات ۲ محرم کو ہوئی ہے۔ بس ۲ محرم ۱۳۵۹ھ کو پورے ترسیٹھ سال ہو گئے اور خواجہ صاحب نہ مرے۔ حالانکہ ان کے خواب کے مطابق اور بقول ان کے خدا رسول کے فرمان کے مطابق انہیں اس دن مرنا چاہئے تھا۔ اب فرمائیے کہ خدا رسول جھوٹے (نعوذ باللہ) یا حسن نظامی جھوٹا یقیناً۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمائیے کہ ہم نے ابتدا مضمون میں جو لکھا تھا کہ اس کے جھوٹ پر خود اس کا وجود شاہد عدل ہے کیا اس میں کوئی مبالغہ

قضا۔ بس ابھی کہنے دیجئے کہ محرم ۱۳۵۹ھ کی دوسری تاریخ کا سورج غروب ہو کر ان کے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکا اور ان کے جھوٹ پر مہر لگا گیا۔ اور ان کا کذب اور اس کذب پر لعنتِ خدا اس طرح جلوہ گر ہو گئی جیسے دجال کے ماتھے پر ک ف ر ٭

ایک بات اور بھی ہم یہاں کہدیں کہ خواجہ صاحب نے خواب گھڑا مگر اپنی علمی بے مائگی اور عربیت کی یتیمی اور قدرت کے تصرف نے انہیں اس گھڑنت میں بھی ناکام رکھا۔ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ ان کے اور ان کی چاہت کے درمیان قدرتی حجاب حائل ہو گئے۔ اس گھڑے ہوئے خواب کی رکاکت اور اس کا جھوٹ ایک چیز سے نہیں بلکہ بہت سی چیزوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ مثلاً (۱) امام حسین رضؓ کو ایک داروغہ کی شباہت میں دیکھنا۔ (۲) نظامی صاحب کا ایسے موقعہ پر جوتیاں ٹٹولنا جو منکبروں کا شیوہ ہے ہاتھ جوڑنا جو ہندوؤں کا شیوہ ہے۔ اشتہارات کی تصدیق کرنا حالانکہ وہ جھوٹ اور مبالغہ کا پلندہ ہیں یہ فرمانا کہ اب تم اس دنیا سے میرے پاس آنے والے ہو۔ حالانکہ اس زمانہ کو برسوں گذر گئے۔ اور یہاں کے پاس نہیں پہنچے۔ قبر دکھلانے کو فرمانا اور پھر نہ دکھانا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ کہنا کہ آپ کے بال بہت ہی سفید تھے۔ حالانکہ یہ غلط ہے حضورؐ کے بال ایسے اور اتنے سفید تھے بخاری شریف ترمذی شریف وغیرہ میں موجود ہے کہ صرف کنپٹیوں کے پاس کے چند بال سفید تھے اور وہ بھی اتنے کم کہ اگر کوئی چاہے تو ان کی گنتی کرلے۔ چاندنی کے محلہ کے چاندی والوں کی تو ایک ہی کہی اور اتنی بے جوڑ کہی کہ اپنے جھوٹ پر گویا مہر لگا دی۔ جنت میں جنتی تخت کے پایوں کا میلا ہو جانا اور انہیں صاف کرنے کی ضرورت کا پیش آنا نہایت ہی نامعقول چیز ہے۔ سچ ہے يَفْتَرِي الْكَذِبَ عَلَى أَلْسِنَتِهِمْ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کا کمزور ہونا۔ یہ تو وہ فقرہ ہے جو اس مفتری کے افترا کے ساتھ ہی اس کی بے ادبی اور گستاخی کا اور اس کے دل کے ایمان سے خالی ہونے کا گویا ایک صیقل شدہ آئینہ ہو۔ امام حسین رضؓ کے ہاتھ جوڑنے کی بھی ایک ہی کہی۔ آپ کا زبان سے کچھ نہ ارشاد فرمانا یہ تو آپ کی خفگی کی دلیل ہے۔ نظامی کا حضور میں بے سلام پیش ہونا بھی اس کی بدبختی کی اعلیٰ علامت ہے ٭

(۱۳) آہ! نظامی! یہ تیرا یہ تصور تو ناقابل معافی ہے۔ تیری یہ بے ادبی ناقابل فراموش ہے کہ تک دیا کہ "حضورؐ کے ہاتھ میں رعشہ ہے"! استغفر اللہ ہمارے نبی نبیوں کے سردار ہمارے شفیع محبوب پروردگار ہم رحمت کے ہاں ہر طرح کے آرام میں ہیں۔ وہ آرام جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ ہو۔ پھر کسی گستاخ کی یہ کہو اس کہ آواز میں کمزوری۔ بالوں میں سفیدی ہاتھوں میں رعشہ! استغفر اللہ! یہ ہیں گستاخ و بے ادب جن پر اللہ کا غصہ و غضب۔ پھر عمرک عمری جس معنے میں لیا گیا ہے وہ عربیت کے اعتبار سے فصاحت و بلاغت سے بالکل گرا ہوا ہے۔ اس کا تو ظاہری اور اولین معنیٰ یہ ہے کہ نظامی کی عمر کو حضورؐ اپنی طرف نسبت فرماتے ہیں۔ بس عقل دنگ ہے کہ ایک گنہگار سیاہ کار پُر از ظلمات عمر کو ایک متبرہ و مقدس ہستی کس طرح اپنی عمر کہہ سکتی ہے۔ اور اس تاریک زندگی کو اپنی زندگی کیسے کہہ سکتی ہے، بلکہ ہمارا تو ایمان ہے کہ حضورؐ جیسی عمر کسی کی بھی نہیں۔ حضورؐ کی عمر اپنی پاکیزگی میں اس قدر بلند ہے کہ قرآن اسکی قسم کھاتا ہے۔ فرماتا ہے لَعَمْرُكَ پس چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ پھر رما حالک رماحی یہ جملہ اس خواہیدہ شخص کے حق میں بالکل بے محل بے جا بلکہ بے معنی ہے۔ اس مسکین کے پاس نیزے تو نے رکھے ہیں جن کی نسبت حضور علیہ السلام اپنی طرف کرتے۔ علاوہ ازیں عربی کا یہ جملہ قولوا آمین۔ کے ساتھ کسی طرح بھی نہیں لگتا۔ یہ اِن سیل ہے جوڑ عربی خواجہ صاحب کی اپنی ہے جو سطح دیا نندا اور شردھانند اور کالی چرن کی عربی سے بہتر نہیں ہے۔ اس عربی کا ترجمہ بھی اس نے جملہ خبریہ کے ساتھ کیا ہے۔ اس کے ساتھ قولوا آمین بالکل طرح جڑ ہی نہیں سکتا۔ پس اس وضاع و کذاب کی کذب بیانی ظاہر ہے۔ اس جملے کو آہستہ فرمانا یہ عجب منہ کا جھوٹ ہے۔ کوئی پوچھے تو سہی، کہ جب قولوا آمین کا حکم حاضرین کو ہو رہا ہے تو پھر آہستگی کے معنی ہی کیا ہوئے؟ دراصل یہ خواب گھڑنے والے کی بے ڈھنگی ہے۔ الغرض خوش گپیوں کا اور کذب تراشیوں کا یہ مجموعہ ہے جس کا ایک ایک حرف اپنے وضاع و مفتری کی کذب بیانی کا شاہد عدل ہے ٭

اگر نظامی اسے سچا کرنا چاہتا تو اسے چاہئے تھا کہ محرم کی دوسری تاریخ کو مر جاتا لیکن ایسی بے حیا زندگی خود اس کے جھوٹ کو اچھال رہی ہے۔ اگر اب بھی اسے اپنے سچا ہونے پر اصرار ہو تو ہم کہدینگے۔ کہ بیشک یہ اپنے جھوٹ میں سچا ہے ٭ محمد

نوٹ:- خواجہ صاحب کے جواب میں مولانا محمد صاحب کا ایک رسالہ بنام "نادان نظامی" قیمت ۱/ دوسری کتاب "عذاب الہون علی الفاتن المفتون" قیمت ۲/ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

اب ایسی کتابیں لکھی جا رہی ہیں چھپوائی جائیں نہ کہیں سے مل سکیں

دہلی میں جہاں میاں صاحب جیسے ظرف تھے۔ وہاں ان کی باتوں پر سینکڑوں ہزاروں وارے نیارے کرنے والے بھی موجود تھے۔ انہیں کے زمانے میں پنجاب سے شیطان کا سینگ طلوع ہوا یعنی مرزائے قادیان نے دعوائے نبوت باندھا۔ اس نبوت کو توڑنے اس دجال کی گردن مارنے اس خبر دجال کی ڈھیوں ڈھیوں

محمدی بھائیو! اس مضمون کو جو اس صفحے کے دوسرے کالم سے شروع ہے اول سے آخر تک پڑھیے اور خدا را اس پر غور کیجئے۔ جزاکم اللہ خیر

بند کرنے کے لئے میاں صاحب نے دو کتابیں لکھوائیں ایک بنام بیان للناس دوسری بنام شفاء للناس مولانا محمد عبدالمجید صاحب المحدث نے اپنے مطبع انصاری میں انہیں چھپوایا۔ اب گیا تھا فتنۂ قادیانیت خاکستر ہو کر رہ گیا۔ ان کے دونوں کے ایک ایک سو صفحات ہیں۔ اسی زمانے کی چھپی ہوئی ہیں۔ اس وقت ان کی قیمت صرف پانچ آنہ رکھی گئی تھی حالانکہ سائز اور صفحات بڑے ہیں اور بہت سے ہیں اتفاقیہ ان کتابوں کے چند نسخے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ ہم اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت ان ہی پرانے داموں پر دے رہے ہیں یعنی صرف پانچ آنے کے حساب سے آپ ضرور منگا لیں تاکہ ایسے تمام دجالوں سے محفوظ رہ سکیں۔ ساتھ ہی حدیث کا صحیح مصداق معلوم ہو جائے ختم نبوت کے اعلیٰ دلائل ہاتھ لگ جائیں عقائد کے بارے میں پختگی حاصل ہو جائے۔ مرزا کا دہلی آنا اور یہاں سے ناکام سر پر پاؤں رکھ کر چپکے سے بھاگ کھڑا ہونا بھی واضح ہو جائے گا اور ان کی کتاب اعلام الناس کا پورا جواب بھی ان میں ہے۔

پتہ: منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب
حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ کامل،

یہ کتاب شاہ صاحب کی تمام تصنیفات میں سب سے اعلیٰ درجہ کی ہے کوئی بات اسلام کی ایسی نہیں جس کی پوری بحث اس میں نہ ہو۔ اسلامی احکام کا فلسفہ، اسلامی سیاست کا کمال، اسلامی فرقوں کی پوری تفصیل اور تاریخ کتب حدیث وفقہ پر سیر حاصل بحث تقلید اور رائے قیاس کی نسبت فیصلے اختلافی مسائل میں حقیقت کا بیان۔ الغرض پورے دین خدا کی کامل تحقیق مع دلائل عقلیہ ونقلیہ اس میں ہے پہلی جلد کے چار سو صفحات ہیں دوسری جلد کے سوا پانچ سو صفحات ہیں چھپائی لکھائی کاغذ نہایت اعلیٰ ہے۔ قیمت اس وقت رعایتی دونوں جلدوں کی صرف سات روپے لی جائے گی کتاب کا وزن سیر ہے اس لئے محصول ڈاک لگتا ہے۔

پتہ: منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

سال بھر سے انتظار میں تھے

بارش کی آس لگائے جیسے ایک کسان ہوتا ہے۔ اسی طرح رمضان کی آس ہم سال بھر سے لگا رہے تھے کہ رمضان المبارک میں غریب فنڈ پر جو ہماری رقم ۹/۱۱ سات سو اکتھر روپے نو آنے ہے وہ بھی ہمارے بھائی ہمیں دیدیں گے۔ خطبات فنڈ میں بھی ہماری امداد ہو جائیگی اور ہم باطمینان دو صفحے جو باقی رہ گئے ہیں چھپوا لینگے۔ اخبار محمدی کی امداد کی بھی آپ سے توقع تھی کہ کچھ نہ کچھ مل جائیگا جس سے ہم کاغذ کی ہوشربا اور حوصلہ شکن گرانی کا مقابلہ کر لیں۔ مدرسہ محمدیہ جو پچیس سال سے مولانا صاحب چلا رہے ہیں اس کی طرف بھی آپ کو ہم نے متوجہ کیا تھا کہ ان پردیسی طالب علموں کی طرف ہاتھ بڑھائیے تاکہ ان کا گذارہ چلتا رہے اور مولانا پڑھانے کے علاوہ اور ان کے بار اور ان کی فکروں سے سبکدوش ہو جائیں۔ آہ! یہ موسم خیرات بھی بیتا جا رہا ہے اور ہماری بپتا باقی ہی ہے۔

پس گذارش ہے کہ اخبار محمدی کے غریب فنڈ میں اسکے امدادی فنڈ میں خطبات محمدی فنڈ میں مدرسہ محمدیہ فنڈ میں جو کچھ ہو سکے آپ نے مال زکوٰۃ سے بھیج دیں۔

اے جناب! رمضان میں ہی اسکی یاد دہانی آپ کو کرائی جاتی ہے پھر تو مدرسہ محمدیہ کہاں اور اس کی یاد کہاں۔ نہ ہماری طرف سے کوئی سفیر جائے نہ اشتہارات جائیں نہ چندے کی فہرستیں بھیجی جائیں نہ دہلی والوں کی چاپلوسی کی جائے کہ وہ کچھ دیدیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے دل میں ان نیک بہترین نیکیوں کی توفیق ڈالدے اور آپ کی کمائی سے اپنے دین کی ان خدمتوں کی ترقی کروے۔ آپ ہمارا ہاتھ بٹائیے خدا ہر جگہ آپکی مدد فرمائیگا۔ ایسا نہو رمضان شریف گذر جائے اور ہم منہ دیکھتے ہی رہ جائیں۔

گذشتہ نمبر ۱۸ کے اخبار میں غریب فنڈ کا حساب چھپا تھا جس کی رو سے ہمارے سات سو اکتھر روپے تین آنے باقی رہے تھے اُس کے بعد کا حساب ملاحظہ ہو ۱۸ اور ۱۹ سے جن اصحاب کے نام غریب فنڈ سے اخبار جاری ہوا (۱) مولوی فہیم الدین صاحب ڈوبائیل (۲) مولوی عبدالشکور صاحب جنڈیالہ (۳) مولوی بشیر اللہ خان صاحب سیر تھرم (۴) دل محمد صاحب کاٹھیاواڑ (۵) منشی جمال الدین صاحب نور محلہ (۶) انجمن ارتقائے ادب رامپور (۷) حافظ محمد سمیع صاحب اٹیہ (۸) مولوی ابراہیم صاحب جمیس آباد (۹) مولوی محمد سعید صاحب گونیر بازی (۱۰) مولوی محمد عبداللہ صاحب ویزاگاپٹم (۱۱) مولوی عبدالعزیز صاحب آنور (۱۲) مولوی لعل دین صاحب سنگرانی (۱۳) مولوی عبداللہ صاحب باڑی وال (۱۴) حافظ ابو محمد صاحب لال باڑی (۱۵) حاجی عشرت اللہ صاحب ناگپور (۱۶) مولوی محمد غوث مدراس (۱۷) مدرس صاحب مدرسہ شاہ آباد (۱۸) مدرس صاحب مدرسہ ملک ریاست رامپور (۱۹) مدرسہ اولیٰ ٹانڈہ۔ اور کیا بتائیں ہمیں کہتے کہ خدا کا شکر ہے اس فنڈ کی امداد میں آج ۱۰ اکتوبر تک تو کچھ نہیں آیا۔ انا للہ الخ پس اس حساب سے غریب فنڈ پر دفتر کے باقی سات سو تراسی روپے نو آنے رہے۔

کیا اے بھائیو! مال زکوٰۃ میں سے اس خدائی کام میں آپ کچھ نہ بھجوائیں گے کہ جس سے آپ کے غریب اہلحدیث بھائی دین خدا سیکھیں اور دوسروں میں اس کی تبلیغ کریں؟

مدرسہ محمدیہ دہلی۔ جہاں مولانا محمد صاحب خود چھوٹی سے لیکر بڑی کتابوں کو پڑھاتے ہیں طلباء کے رہنے سہنے کا انتظام ہے انکے پڑھنے کے لئے کتابوں کا انتظام ہے۔ انہیں ماہوار نقد دیا جاتا ہے تیل بتی وغیرہ کا خرچ بھی ملتا ہے ضرورت ہے کہ آپ حضرات اس مدرسہ میں مال زکوٰۃ وخیرات سے امداد دیں کہ سال بھر تک آٹھ دس طلبا تو پڑھتے رہیں۔ ان پردیسی مسکین حدیث وقرآن کے حاصل کرنیوالے اللہ والوں سے بہتر لوگ اور کہاں سے آپکو ملیں گے؟

حدیث شریف میں ہے کہ لا یاکل طعامک الا تقی یعنی تیرا ایک لقمہ بھی اس پیٹ میں جائے

جو خود متقی متبع سنت ہو۔ بس زکوٰۃ و خیرات کے مال کو ادھر ادھر نشانہ دو۔ دیکھ بھال کر مصرف خیر میں صرف کرو۔ ان موحد مسلم قرآن وحدیث کے علم کے حاصل کرنے والے مجاہد مسافر مسکین راہ نوردوں کو دو آپ کے اس روپے سے ان کے لئے کتابیں آئیں گی۔ آنا جانا آئیں گے مکان مہیا ہوگا۔ روشنی ہوگی اور یہ آرام سے قرآن وحدیث پڑھیں گے۔ اور رہتی دنیا تک بلکہ اُس کے بعد بھی آپکو اس کا ثواب ملتا رہیگا۔

شفاعت رسول کے امیدوارو!

اے اللہ والو آؤ اور سنو۔ ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے عمر بھر کے خطبے اور وعظ جمع کرکے اور ترجمہ کرکے اور شرح کرکے حضرت مولانا محمد صاحب کو چھپوانے شروع کردیا ہے۔ خدا کے فضل سے اس کے تین حصے چھپ بھی چکے ہیں دو حصے باقی ہیں جن کے چھپوانے کی فکر میں ہم گھلے جارہے ہیں۔ پس آپ سے عرض ہے کہ نافع روز جزا کے اس مجموعے کو طشت از بام کرنے کیلئے آپ بھی گرہ کھولیں۔ اور نہیں تو اپنی زکوٰۃ میں سے ہی کچھ بھیجدیجئے کہ ہم اس ضروری کام کو فوراً پورا کرلیں۔ یہ خرچ بھی آپ کے لئے باقیات صالحات میں سے ہے اس میں بھی آپ مال زکوٰۃ خرچ کرسکتے ہیں۔ "مینجر"

روزہ طب و حکمت کی رُو سے

زیادہ تر لوگ، میری مراد ان لوگوں سے ہے کہ جن کے ہاں روزہ رکھنا ایک مذہبی فرض ہے، صرف اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ اس طرح وہ اپنا ایک فرض ادا کررہے ہیں جو مذہب کی جانب سے ان پر عائد تھا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ روزہ رکھنے سے صفائے قلب حاصل ہوتا ہے۔ اور تزکیۂ نفس ہوجاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ روزہ رکھنے میں چونکہ بھوکا پیاسا رہنا پڑتا ہے اس لئے یہ نفس کُشی گویا ایک حقیر سی نذر ہوتی ہے جو بندہ اپنے خالق کے حضور میں پیش کرتا ہے۔ صوفیا کا خیال ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان کے حواس باطنی زیادہ ذکی ہوجاتے ہیں اور روح کو ایک خاص قسم کا سکون

اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

اپنی اپنی جگہ پر یہ تمام خیالات بالکل صحیح ہیں۔ اور اس میں ذرا سا بھی شک نہیں ہے کہ روزے سے تصفیہ باطن اور درستی اخلاق میں بہت بڑی مدد ملتی ہے۔ لیکن اس عجیب وغریب عادت کا ایک پہلو اور بھی ہے۔ طبی نقطۂ نظر سے اگر روزے کے فلسفہ پر نظر ڈالی جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی جسم کو بھی اس سے اسی قدر فائدے پہنچتے ہیں کہ جتنے روح کو۔ قدرت نے ہمارے جسم میں بعض اعضا تو ایسے بنائے ہیں کہ دن اور رات کے چوبیسوں گھنٹے یکساں کام کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کا آرام بس اسی چیز کا نام ہے کہ رات کے چند گھنٹوں میں جبکہ انسان لیٹا یا سویا ہوا ہو تو ان کی حرکت کی رفتار دن کی بنسبت کسی قدر سست پڑ جائے۔ ان کا کام اسقدر اہم ہے کہ ان کی حرکت کے رُکنے یا ان کے آرام پذیر ہونے کا نام موت ہے۔ انسان کا قلب اسی قسم کا ایک عضو ہے جو عالم جنین میں اپنی حرکت شروع کرتا ہے اور بستر مرگ پر اس کی حرکت بند ہوتی ہے۔ لیکن اس ہمہ وقت متحرک عضو کی ساخت جن عضلات سے ہوتی ہے وہ بھی بہت ہی مضبوط اور اسکے ریشے بہت زیادہ سخت ہوتے ہیں تاکہ قرنوں تک مسلسل کام کرنے کے باوجود وہ خستہ و درماندہ نہ ہونے پائیں۔

ہمارے جسم کے دیگر اعضا کا کام اس قسم کا نہیں ہے۔ وہ ضرورت کے وقت یا اپنے وقت مقررہ پر کام کرتے ہیں۔ لیکن اس کام کے بعد انہیں آرام کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ معدہ اسی قسم کے اعضا میں سے ہے۔ غذا کو ہضم کرنے کے متعلق وہ اپنا کام خوب محنت سے انجام دیتا ہے۔ اور اسکے بعد تھک کر آرام میں مشغول ہوجاتا ہے۔ بہت سے لوگ خاص کر بچپن اور جوانی کی عمر میں اس غریب معدے کو ہر وقت کام میں جُتا رکھتے ہیں، گھر سے کھانا کھا کے چلے اور راستہ بھر جب تک کہ جیب کے پیسوں نے یاری دی ہر خوانچے والے سے کچھ نہ کچھ لیکر کھاتے چلے گئے اور پھر جب گھر لوٹ کر آئے

تو پھر روٹیوں کی ڈلیا پر بیٹھ گئے۔ معدہ بیچارہ قہر درویش بجان درویش اس تمام رطب و یابس کو پیس کوٹ کر قابل ہضم بناتا رہتا ہے اور جب کام نہیں ہوسکتا تو درد اور ٹیس کی صورت میں صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ لیکن نوجوانوں کے کان ان صداؤں کے لئے بہرے ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کا یہ عقیدہ ہے کہ پیٹ کے درد کا بہترین علاج یہ ہے کہ خوب کثرت سے مرچیں اور نیبو ڈال کر چٹ سے کچا لو کھالئے جائیں۔

بہرحال ہم اپنے پیٹ کو آرام دیں یا ہر وقت کام میں مصروف رکھیں، معدہ ہے ضرور ایسا عضو کہ جسے کام کے بعد آرام کی ضرورت ہوتی ہے اور جسے اگر کام کے درمیان آرام کے وقفے ملتے رہیں تو وہ تر و تازہ ہوجاتا ہے اور اسکی قوت بحال ہوجاتی ہے۔ روزہ رکھنے سے سب سے بڑا فائدہ یہی پہنچتا ہے کہ سال کے گیارہ مہینے تک اپنے معدے سے کام لینے کے بعد جب اعتدالیاں ہماری طرف سے ظہور میں آتی رہی ہیں ان کی تلافی ہوجاتی ہے اور ایک مہینے تک معدہ کو خوب کافی خلا چھوڑا وقت روزانہ آرام کا مل جایا کرے۔ روزہ ہمیں اس بات کا بھی خوگر بنادیتا ہے کہ گھڑی گھڑی منہ چلانے کی بجائے ہم دو یا تین مقررہ اوقات ہی پر کھانا کھایا کریں اور ظاہر ہے کہ صحت کے نقطۂ نظر سے یہ ایک بہت ہی مفید عادت ہے مسلسل ایک مہینے تک دن بھر کام سے فرصت پاکر معدے کے خستہ اور درماندہ عضلات پھر اسکے لئے تیار ہوجاتے ہیں کہ دہی بڑے اور پھلکیاں چاٹ اور کچالو۔ ریوڑیاں اور گٹے۔ اور حلوا اور پوری غرضکہ دنیا بھر کی اَلا بَلا بلا لحاظ مقدار اور بلاتعین وقت معدے میں ٹھونسی جائے اور وہ اسے کسی نہ کسی طرح جان پر کھیل کے ہضم کرلیں۔

ہماری زندگی اور صحت کے قیام کے لئے جس طرح یہ ضروری ہے کہ ہم روزانہ کچھ نہ کچھ غذا کھاکر جسم کی اس کمی کو پورا کیا کریں کہ جو چلنے پھرنے یا کام کرنے کی وجہ سے پیدا ہوگئی ہے۔ اسی طرح یہ بھی

اسی قدر ضروری ہے کہ غذا کے بیکار نیا مادے کو جسم کے
دیگر فضلات برابر باقاعدگی کے ساتھ جسم سے خارج
بھی ہوتے رہیں۔ جب سے امتلا معدہ اور سینہ [illegible]
کی وجہ سے ہاضمہ میں فتور لاحق ہوتا ہے تو یہ فضلات
بھی بروقت اور پورے طور پر جسم سے خارج نہیں
ہونے پاتے۔ اور یا تو بطور ایک غلاظت کے خون
میں شامل رہتے ہیں۔ یا بسا اوقات جسم کے
مختلف جوڑوں میں جمع ہوکر تکلیف اور اکڑاؤ سا
پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ فاقہ کشی یا روزہ ان فضلات
ردیہ کے اخراج میں بھی مدد دیتا ہے اور اس طرح
اس سے بظاہر بھی "تصفیہ باطن" ہو جاتا ہے۔

بدقسمتی سے ہم لوگوں میں سحری اور افطار کا
کچھ ایسا دستور ہو گیا ہے کہ اس کی وجہ سے ہم
روزے کے حقیقی فوائد سے محروم رہ جاتے ہیں اور
روزہ کے معنی بس اب شاید اس قدر رہ گئے ہیں
کہ دن بھر افطاری تیار کرنا اور شام کو میٹھ کر
اناڑی کی بندوق کی طرح اس سے پیٹ بھر لینا۔
روزہ اگر روزہ کی طرح رکھا جائے تو صرف
روح ہی کو نہیں بلکہ جسم کو بھی اس سے گوناگوں
فائدے پہنچ سکتے ہیں +

اعلان!

مجلس احیاء السنہ حیدرآباد دکن کا
۱۶ سالہ جلسہ بصدارت فاضل اکمل
عالم باعمل حضرت الحاج مولانا مولوی سید عبدالحی صاحب
ادام اللہ فیوضہم وبرکاتہم بتواریخ ۳-۴ شوال ۱۳۵۹ھ
مطابق ۳،۴ آذر یکم دے ۱۳۵۰ ف مقام چنچل گوڑہ
متصل ڈیوڑھی نواب دولہ خانصاحب مرحوم روبرو مسجد مجوزہ
حسب نظام العمل ذیل ہوگا۔ جس میں انشاء اللہ تعالیٰ شانہ
قائد ملت لسان الامت شیر اسلام جناب نواب بہادر
یار جنگ بہادر اور بلدہ حیدرآباد دکن و دیگر مختلف مقامات
کے علمائے کرام و مقررین عظام کے وعظ و تقاریر ہوں گی
امید کہ برادران اسلام شریک جلسہ ہو کر مجلس کو
ممنون و مشکور فرمائیں گے۔
المعلن۔ محمد حفیظ الدین معتمد مجلس احیاء السنہ
حیدرآباد دکن

روزہ دار مزدور

اک عقیدت کا سمندر اک محبت کا سماں — اک مصیبت کا ہیولہ بیکسی کا ارمغاں
برق افگن اک ستارہ شعلہ افشاں اک شرر — اک بھڑکتا سا نظارہ اک دہکتی سی نظر
آسمانِ حریت کا اک درخشاں ماہتاب — اک مہر ضوفشاں لیکن حجاب اندر حجاب
ایک طوفانِ مصیبت اک پیامِ انقلاب — آتشیں نغمات کا اک گونجنے والا رباب
ایک اجڑا سا گلستاں اک بہارِ بیکسی — اک مصیبت کا ستایا جانور سا آدمی

یاس کا زندہ نظارہ آرزو کا مقبرہ
دین کا سچا پجاری حریت کا دیوتا

تھرتھراتا کپکپاتا آرہا ہے اشکبار — ہر قدم پر مضطرب ہے ہر قدم پر بے قرار
خشک ہونٹوں پر زباں کو پھیرتا ہے بار بار — یہ کوئی مزدور بے چارہ ہے شاید روزہ دار
چلچلاتی دھوپ میں نکلا ہے گھر سے کام کو — تاکہ چولھا آج تو سلگائے اپنا شام کو
آہ بر لب سوز در دل غم زدہ آشفتہ جگر — تھرتھراتے سے قدم اور ہلکی ہلکی سی نظر
ہچکی سی بندھ رہی ہے کپکپاہٹ ہے عیاں — اور پھر بھی ڈھو رہا ہے بوریوں پر بوریاں
روزہ داروں کو تمازت دھوپ کی بھاتی نہیں — دھوپ لیکن اس کے سر سے شام تک جاتی نہیں
یہ اٹھاتا ہے مصیبت چار پیسوں کے لئے — اپنی روزہ دار بیوی اور بچوں کے لئے

روح کی تسکین کا ساماں اسے ملتا نہیں
آہ کیا مزدور کا روزہ کوئی روزہ نہیں؟

ظہر کی سنکر اذاں مسجد میں پہنچا پاکباز — جلدی جلدی پھر وضو کر کے پڑھی اس نے نماز
بے ریا سجدے ہیں اسکے بے ریا اسکے رکوع — کیا تقدس آفریں دنیا میں ہے اسکا خضوع
عصر کی جب ہو رہی ہے سجدہ گاہوں میں اذاں — جا رہا ہے سر پہ یہ رکھے ہوئے بار گراں
دیکھ کر مسجد کو اسکے پاؤں بھاری ہو گئے — اور محویت کے کچھ آثار طاری ہو گئے

چاہتا ہے جائے زنجیر غلامی توڑ کر
جا نہیں سکتا مگر یہ بوجھ اپنا چھوڑ کر

وقت روزہ کھولنے کا آچلا بالکل قریب — ہاتھ پھیلائے ہوئے یہ رو رہا ہے بدنصیب
ہے سیاہی پر افق کی روزہ داروں کی نظر — اور ہیں اسکی نگاہیں منعموں کی جیب پر
التجاؤں کا اثر ہے کچھ نہ منت کا اثر — کل کے وعدے پر اسے ٹالا ہے نظریں پھیر کر

ہاتھ خالی یہ چلا ہے ہچکیاں لیتا ہوا
دل ہی دل میں اہل دولت کو دعا دیتا ہوا

(سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو)

کو کبوتروں کی دموں کی طرح کتروانے والوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ اسی طرح اُخروی نعمتوں سے بھی وہ محروم ہیں (احیاء العلوم) کل انبیاء علیہم السلام کی سنت یہی ہے کہ وہ ڈاڑھیاں بڑھاتے تھے اور مونچھیں کم کراتے تھے۔ یہ علامت ہے اسلام کی اور اس کا خلاف کرنے والا کل انبیاء علیہم السلام کا مخالف ہے (مسند احمد) خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک گھنی اور بہت زیادہ بالوں والی تھی (مسلم۔ ترمذی۔ نووی) +

افسوس! آجکل مسلمانوں کو ان شکلوں سے کیوں نفرت ہے؟ وہ آپ کے اور صحابہ کرام کے طریقے کو کیوں ناپسند کرتے ہیں؟ ایسی شکلیں صورتیں بنا لیتے ہیں کہ بعض وقت تو مسلم غیر مسلم میں تمیز مشکل ہو جاتی ہے۔ نوجوانوں میں یہ بیماری عام طور پر پھیل گئی ہے۔ میرے بھائیو! حدیث میں ہے جس صورت پر مرو گے اسی صورت پر قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے۔ منڈی ہوئی ڈاڑھی اور بڑھی ہوئی مونچھوں سے خدا کے اور اس کے رسولؐ کے سامنے جانے سے کیا آپ کو شرم نہیں معلوم ہوگی؟ مسلمانو! سکھوں کو دیکھو اُن کے گرو کا حکم ہے کہ جسم کے کسی حصے کے بال نہ لیں وہ کس طرح اپنے مذہب کا احترام کرتے ہیں؟ کہ ناپاک بال بھی نہیں لیتے۔ پھر تعجب ہے کہ ایک مسلمان کے دل میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی ذرہ بھر بھی قدر نہ ہو۔ بلکہ وہ بڑھی ہوئی ڈاڑھی اور پست مونچھ پر پھبتیاں اڑائیں۔ آوازے کسیں۔ مسلمانو! طب کی رو سے بھی ڈاڑھی منہ کی اور گلے کی بیماریوں سے بچا لیتی ہے قوت کو قائم رکھتی ہے وغیرہ۔ دوستو! اپنے ہاتھوں سے اسلام کے نشان کو گرانا اپنے آپ محمدی صورت سے نفرت رکھنا پیسے دیکر سنت کو مارنا یہ انسان کی کونسی شرافت ہے؟ +

مسلمانو! لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ تمہارے لئے تو اچھا نمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ تمہیں نہیں چاہیے کہ آپ کی مخالفت اور مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی موافقت کرو۔ دیکھو آپ فرماتے ہیں جو شخص جس قوم کی مشابہت کرے گا قیامت کے دن اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا۔ (ابوداؤد) مرد ہو کر عورتوں کی مشابہت کرنی نہایت بے شرمی کی بات ہے۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ کی لعنت ہے اُس مرد پر جو عورتوں کی مشابہت کرے۔ مرد کو ڈاڑھی کا منڈوانا ایسا ہی بُرا ہے جیسے عورت کو سر کا منڈوانا بلکہ اس سے بھی بد اور بدتر۔ باوجود اس قدر وعید شدید کے پھر بھی اکثر مسلمان اپنی شکلوں صورتوں کو شریعت کے مطابق

نہیں رکھتے۔ اکثر تو صفاچٹ کراتے ہیں اور بہت سے برائے نام کچھ بال لگے رہنے دیتے ہیں پھر بعض کے انچ بھر بعض کے دو انچ۔ اور بعض فرنچ فیشن دُمدار ڈاڑھی رکھواتے ہیں یہ سب کے سب سنت کے مخالف ہیں چونکہ حدیث کے الفاظ اَعْفُوا۔ وَفِّرُوا۔ اَوْفُوا۔ دَعُوا اَرْخُوا۔ وَاَفِرُوا۔ اَرْجُوا۔ وغیرہ ہیں۔ اور قریب قریب ان کل الفاظ کے معنی مطلقاً بڑھانے اور بالکل چھوڑ دینے کے ہیں (نیل الاوطار) نہایہ والے کہتے ہیں اَعْفُوا کے معنی بالوں کو پورا بڑھانے اور مونچھوں کی طرح کم نہ کرانے کے ہیں۔ عراقی کہتے ہیں جمہور نے اس سے استدلال کیا ہے کہ افضل بات یہی ہے کہ ڈاڑھی کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔ اور اس میں سے ایک بال بھی نہ تراشا جائے۔ امام شافعیؒ اور ان کے ساتھیوں کا یہی قول ہے۔ قرطبی کہتے ہیں ڈاڑھی کا مونڈنا۔ اکھیڑنا۔ ترشوانا کچھ بھی جائز نہیں۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں مختار قول یہی ہے کہ ڈاڑھیوں کو یونہی چھوڑ دیا جائے اور بالکل کچھ بھی کمی نہ کی جائے +

مسلمانو! کسی سنت کو ہلکی نہ سمجھو۔ کسی فرمانِ رسولؐ کی بے ادبی نہ کرو اپنی شکل و صورت محمدی بناؤ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک صورت خوش سیرت بنائے ہمارا ظاہر باطن سنوار دے۔ آمین!

(۱۶۶) عمرو بن عوفؓ کا بیان ہے کہ ہم ہیں اللہ کے رسولؐ تشریف فرما تھے تھوڑی دیر میں اٹھ کر مکان چلے گئے اور وہاں سے کہلوا بھیجا کہ میرے پاس تمام قریشی آجائیں قریش کے ساتھ کوئی اور نہ آئے جب سب لوگ پہنچ چکے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ اے قریشیو! بھلا تمہارے سوا اور کوئی تو نہیں؟ انہوں نے جواب دیا۔ آپ پر ہمارے ماں باپ فدا ہوں۔ کوئی نہیں۔ ہاں ہمارے بھانجے اور ہمارے حلیف ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ تو تم میں سے ہی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِنَّكُمُ الْوُلَاةُ مِنْ بَعْدِي لِهٰذَا الْاَمْرِ۔ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ۝ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۝ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اِحْفَظُوْنِيْ فِيْ اَصْحَابِيْ وَاَبْنَآئِهِمْ وَاَبْنَآءِ اَبْنَآئِهِمْ۔ رَحِمَ اللهُ الْاَنْصَارَ۔ وَاَبْنَآءَ الْاَنْصَارِ۔ وَاَبْنَآءَ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ) اے قریشیو! اس امرِ خلافت کے والی میرے بعد تم ہی ہو۔ پس نہ مرنا تم مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ خدا کی

رسی کو بل کھلکر مضبوط تھامے رہنا۔ اور ان کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے تفرقہ اور اختلاف کیا اس کے بعد کہ ان کے پاس دلیلیں آچکیں۔ انھیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ اللہ ہی کی عبادت کریں، خلوص کے ساتھ یک طرفہ ہو کر، اور نمازوں کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں، یہی مضبوط اور سچا اور قائم دین ہے۔ اے قریشیو! میرے اصحاب کے بارے میں میرا لحاظ رکھنا، بلکہ ان کی اولاد اور اولاد در اولاد کے بارے میں بھی۔ الٰہی انصار پر رحم فرما۔ اور انصار کی اولاد اور ان کی اولاد پر بھی" +

(۶۶۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَنْطَبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ اَلَسْتُ اَوْلٰى بِاَنْفُسِكُمْ، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ فَاِنِّيْ سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ عَنِ الْقُرْاٰنِ وَعَنْ عِتْرَتِيْ۔ اَلَا وَلَا تَقَدَّمُوْا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوْا۔ وَلَا تَخَلَّفُوْا عَنْهَا فَتَهْلِكُوْا۔ وَلَا تُعَلِّمُوْهَا فَهُمْ اَعْلَمُ مِنْكُمْ قُوَّةُ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ اَفْضَلُ مِنْ قُوَّةِ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ۔ لَوْلَا اَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَاَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ)

یعنی بمقام جحفہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا۔ پہلے تو ہم سے دریافت فرمایا کہ کیا میں تمہاری جانوں سے بھی زیادہ تم سے اولیٰ نہیں ہوں؟ ہم سب نے جواب دیا کیوں نہیں بیشک ہیں۔ آپ نے فرمایا میں تم سے دو چیزوں کا سوال کرنے والا ہوں۔ قرآن کے بارے میں اور میری عترت اہل بیت کے بارے میں سنو خبردار قریش کو ہی آگے کرنا ان سے آگے نہ بڑھنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور ان کا ساتھ دینے سے نہ رکنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ انھیں نہ سکھانا یہ تم سے بہت زیادہ علم والے ہیں۔ ایک قریشی کی قوت دو غیر قریشی سے افضل ہے۔ اگر قریش بھول نہ جاتے تو میں انھیں بتلا دیتا کہ ان کے درجے خدا کے ہاں کیا ہیں؟ یاد رکھو قریش کے بہتر لوگ ساری دنیا کے بہتر لوگ ہیں" +

(۶۶۳) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ عَنِ الْاِمَارَةِ وَمَا هِيَ، فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ وَثَانِيْهَا نَدَامَةٌ وَثَالِثُهَا عَذَابٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا مَنْ عَدَلَ۔ وَكَيْفَ يَعْدِلُ مَعَ قَرَابَتِهِ (رَوَاهُ الْبَزَّارُ)

یعنی ایک مرتبہ صحابہ کرام سے حضورؐ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتلاؤں کہ امارت (یعنی خلافت) کیا ہے۔ تو میں نے آواز بلند تین بار عرض کیا کہ ہاں حضورؐ ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اس کا شروع ابتدا ملامت ہے۔ دوسرا حصہ درمیانہ ندامت ہے۔ تیسرا حصہ آخری قیامت کا عذاب ہے۔ بجز ان امیروں اماموں اور بادشاہوں کے جو عدل و انصاف کیا کریں۔ اور یہ بہت مشکل ہے خصوصاً قرابت داروں کے ساتھ" +

(۶۶۴) مسلمانو! اللہ کی نعمت اللہ جسے چاہے دیتا ہے۔ یہ بھی رب کی مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں یہ توفیق دی کہ ہم اس کے دربار میں جمع ہو گئے ہیں۔ اللہ اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے ہمیں مالا مال فرما دے۔ آمین! سنو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنھیں خدائے تعالیٰ جبراً اپنی نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ حضرت ابوالطفیل وغیرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ہمارے مجمع میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور بغیر کسی بات کے ہنس دیئے پھر ہم سے فرمایا اَلَا تَسْاَلُوْنِيْ مِمَّ ضَحِكْتُ؟ تم مجھ سے نہیں پوچھتے؟ کہ میں کیوں ہنسا؟ تب ہم نے با ادب عرض کیا کہ ہاں حضورؐ آپ کیسے ہنسے؟ تو آپ نے ہم سب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ رَاَيْتُ نَاسًا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ فِي السَّلَاسِلِ۔ یعنی میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت کی طرف لائے جاتے ہیں۔ ہم نے کہا سبحان اللہ حضورؐ یہ کیسے؟ اور یہ کون لوگ؟ آپ نے فرمایا قَوْمٌ يَسْبِيْهِمُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَيُدْخِلُوْنَهُمْ فِي الْاِسْلَامِ (رَوَاهُ الْبَزَّارُ) یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن کفار سے مسلمان مجاہدین جہاد کرتے ہیں۔ وہ ہار جاتے ہیں۔ یہ انھیں زندہ گرفتار کر کے قیدی بنا کر لاتے ہیں۔ پھر خدا انھیں ہدایت دیتا ہے وہ مسلمان ہو جاتے ہیں۔ اور اس باعث جنت میں داخل ہوتے ہیں تو گویا انھیں جبراً گھسیٹ کر جنت میں لے گئے" + سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ +

رب العالمین اپنے بندوں پر ماں باپ سے بھی زیادہ رحم و کرم فرمانے والا ہے اس کی رحمت حیلے اور اسباب تلاش کرتی پھرتی ہے خود فرماتا ہے مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ تمہیں عذاب کرنے سے خدائے تعالیٰ کو کیا فائدہ؟ بشرطیکہ تم شکر گذاری برتو اور ایمان داری پیدا کر لو۔ حدیث شریف میں ہے میری ساری امت بخشی جائیگی مگر جو انکار کرے۔ انکار کرنے والا وہ ہے جو توحید کو بھی مان کر نہ دے پس اگر توحید موجود ہے اتباع سنت مضبوط ہے تو مالک کی رحمت میں اس کی امت میں کوئی کمی نہیں۔ بلا شک و شبہ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے۔ اس کا کرم و رحم ہم پر سب سے زیادہ ہے +

اے باری تعالیٰ ارحم الراحمین! ہم پر رحم فرما، ہمیں اپنے غلاموں میں شمار کر لے، اور ہمیں اپنی رحمت سے جنت الفردوس نصیب فرما آمین!!

اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ +++

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

بیالیسویں جمعہ کا دوسرا خطبہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائے نبوت و بعثت کے متعلق چھ خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَحَ صُدُوْرَ اَھْلِ الْاِسْلَامِ بِالْھُدٰی ۰ وَنَکَتَ فِیْ قُلُوْبِ اَھْلِ الطُّغْیَانِ فَلَا تَعِی الْحِکْمَۃَ اَبَدًا ۰ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا ۰ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مَا اَکْرَمَہٗ عَبْدًا وَّسَیِّدًا ۰ وَاَعْظَمَہٗ اَصْلًا وَّمَحْتِدًا ۰ وَاَطْھَرَہٗ مَضْجَعًا وَّمَوْلِدًا ۰ وَاَلَذَّہٗ صَدَرًا وَّمَوْرِدًا ۰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ نُجُوْمِ الْوَرٰی ۰ وَلُیُوْثِ الْھُدٰی ۰ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا دَآئِمَیْنِ مِنَ الْیَوْمِ اِلٰٓی اَنْ یُّبْعَثَ النَّاسُ غَدًا ۰ اَمَّا بَعْدُ ۰

(۶۶۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ صَلّٰی لَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعِشَآءَ فِیْ اٰخِرِ حَیَاتِہٖ (وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِشَھْرٍ) فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ - اَرَاَیْتَکُمْ لَیْلَتَکُمْ ھٰذِہٖ فَاِنَّ عَلٰی رَاْسِ مِائَۃِ سَنَۃٍ مِّنْھَا لَا یَبْقٰی مِمَّنْ ھُوَ عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری حیات میں یعنی وصال سے ایک ماہ پیشتر ہمیں عشا کی نماز پڑھائی بعد از سلام کھڑے ہو کر یہ خطبہ دیا کہ لوگو! اس رات کو دیکھ لو آج سے ایک سو سال پر آج جو بھی روئے زمین پر ہیں ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہیگا۔ یعنی یہ قرن ختم ہو جائے گا +

(۶۶۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ مَا تَرٰی فِیْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ؟ قَالَ مَثْنٰی مَثْنٰی۔ فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی وَاحِدَۃً فَاَوْتَرَتْ لَہٗ مَا صَلّٰی (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے جو ایک صحابی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ رات کی نماز (تہجد) کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں پڑھتے رہو جب صبح صادق کے ظاہر ہونے کا وقت قریب آجائے تو ایک وتر پڑھ لو سب نماز طاق ہو جائے گی +

(۶۶۷) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَظَرْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ حَتّٰی کَانَ شَطْرُ اللَّیْلِ یَبْلُغُہٗ فَجَآءَ فَصَلّٰی لَنَا ثُمَّ خَطَبَنَا فَقَالَ اَلَا اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوْا۔ وَاِنَّکُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) یعنی ایک رات ہم نے حضور کا انتظار کیا اور آپ تقریباً آدھی رات کے وقت تشریف لائے۔ پھر نمازِ عشا پڑھائی۔ پھر خطبہ پڑھا فرمایا۔ لوگ نماز پڑھ کر سو بھی گئے۔ لیکن تم جب تک انتظارِ نماز میں رہے تب تک نماز ہی کا ثواب ملتا رہا +

(۶۶۸) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بیس دن ہم نے مدینہ شریف میں حضور کی خدمت میں گذارے۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حضور جنگِ تبوک کی تیاریوں میں تھے۔ آپ کو ہم نے بہت نرم دل مہربان رحم و کرم والا پایا۔ آپ نے محسوس کیا کہ اب ہم اپنے گھر جانے کے مشتاق ہیں تو تشریف لائے اور ہم سب سے فرمایا اِرْجِعُوْا فَکُوْنُوْا فِیْھِمْ وَعَلِّمُوْھُمْ وَصَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْٓ اُصَلِّیْ۔ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) یعنی اب اپنے وطن لوٹ جاؤ وہیں رہو سہو۔ اور انھیں علمِ دین سکھاؤ اور سنو نماز اسی طرح پڑھنا جس طرح مجھے پڑھتے دیکھ چلے ہو۔ نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو بڑا ہو وہ نماز پڑھائے +

(۶۶۹) اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر صلوٰۃ و سلام بھیجے ابتدائے زمانۂ نبوت میں آپ نے سخت تر تکلیفیں اٹھائیں اور دینِ خدا کی تبلیغ کی حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے ہیں اور حکمِ خدا پہنچاتے ہیں کہ اپنی قوم کو بتوں سے ہٹنے اور خدا کی توحید کو ماننے کی ہدایت کر دو۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سب کو جمع کرتے

ہیں اور ایک خطبہ پڑھتے ہیں ع۵۱ جو میں آپ کو اپنے پانچویں جمعہ کے خطبہ ع۵۲ میں سنا چکا ہوں۔ اسی خطبہ میں آپ یہ بھی فرماتے ہیں۔ یَا بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ مَا اَعْلَمُ شَابًّا جَاءَ قَوْمَهٗ بِاَفْضَلَ مِمَّا جِئْتُكُمْ بِهٖ اِنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ (اَلسِّیْرَةُ النَّبَوِیَّةُ لِلزَّیْنِیْ عَلٰی هَامِشِ السِّیْرَةِ الْحَلَبِیَّةِ) یعنی اے اولاد عبدالمطلب قسم بخدا کوئی نوجوان اپنی قوم کے پاس اس سے بہتر چیز نہیں لایا جو میں تمہارے پاس لایا ہوں۔ سنو میں تمہارے پاس دین دنیا دونوں کی بھلائی لیکر آیا ہوں"۔ یہ سنکر سب کے دل پسیج جاتے ہیں۔ لیکن ابولہب بلبلا اٹھتا ہے کہ لوگو! اسے روکو ورنہ عرب تم پر چڑھ آئے گا اور ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ یہ سنتے ہی حضرت صفیہؓ جو حضورؐ کی پھوپھی ہوتی تھیں اور اسکی بہن تھیں اور حضرت زبیرؓ کی والدہ ہونے والی تھیں فرمانے لگیں بھائی کیا کر رہے ہو؟ اپنے عزیز کی رسوائی کے درپے ہو؟ واللہ! دنیا سنتی آئی ہے علماء کہتے آئے ہیں کہ اولاد عبدالمطلب میں سے ایک نبی آنے والے ہیں۔ واللہ مجھے یقین کامل ہے کہ وہ آنے والے نبی یہی ہیں۔ لیکن ابولہب نے انھیں بھی برا کہنا شروع کیا۔ اور اپنی بکواس بکتا رہا۔ پھر حضورؐ نے انھیں سب کو ایک بار اسی طرح اور جمع کیا اور وہ خطبہ دیا جو چوتھے جمعہ کے پہلے خطبہ کے ع۱۱ میں گذر چکا ہے ع۵۲ جس خطبہ میں اولاد عبدالمطلب تقریباً سب جمع تھی یہانتک کہ سیرۃ زینی وغیرہ میں ہے کہ جو نہ آسکا اس نے اپنی طرف سے آدمی بھیجدیا تھا۔

(۵۔۷) پھر حضورؐ ان کی دعوت کرتے ہیں جس میں مرد وعورت جمع ہوتے ہیں اس میں تھوڑا سا گوشت پکواتے ہیں اور تین پاؤ کے قریب آٹے کی روٹیاں ہوتی ہیں اور تین سیر کے قریب دودھ ہوتا ہے جب سب جمع ہو جاتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں اللہ کے نام سے کھانا شروع کرو۔ ان میں کا ایک ایک اتنا کھانے والا تھا کہ حضورؐ کا تیار کیا ہوا سب کچھ ایک ہی کھا لیتا۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسی میں برکت دی اور سب کا پیٹ بھر گیا۔ دس دس آدمی آتے تھے اور گوشت روٹی اور دودھ سے سیر ہو کر اٹھتے تھے۔ جب کھانے پینے سے فارغ ہوئے اور حضورؐ نے خطبہ دینا چاہا تو ابولہب اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ تو بڑا جادوگر ہے۔ ایسا جادو تو ہم نے آجتک نہ دیکھا نہ سنا۔ بھاگو! ورنہ خدا جانے اسوقت وہ تم پر اور کیا جادو کرے؟ آپ اب بھی مایوس نہ ہوئے پھر اسی طرح دعوت کی اور اٹھ کر یہ تقریر فرمائی۔ یَا بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَنِیْ اِلَی الْخَلْقِ كَافَّةً وَبَعَثَنِیْ اِلَیْكُمْ خَاصَّةً۔ فَقَالَ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلٰی كَلِمَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَیْنِ فِی الْمِیْزَانِ۔ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَمَنْ یُّجِیْبُنِیْ اِلٰی هٰذَا الْاَمْرِ وَیُوَازِرُنِیْ ؟۔ (سِیْرَةُ الزَّیْنِیْ) یعنی اے اولاد عبدالمطلب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام مخلوق کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور خصوصاً تمہاری طرف۔ مجھ سے فرمایا ہے کہ میں اپنے قرابت داروں کو ہوشیار کر دوں۔ سنو! میں تمہیں صرف دو کلموں کی دعوت دیتا ہوں جو زبان پر بہت ہی سبک ہیں۔ لیکن میزان نیکی میں بہت گراں اور وزنی ہیں۔ ان میں سے ایک تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا ہے دوسرا کلمہ میری رسالت کی گواہی دینا ہے۔ تم میں سے کون ہے؟ جو میری اس دعوت کو قبول کرے اور میری موافقت وزارت اور مساعدت کرے؟"۔

اس پر بھی سوائے حضرت علیؓ کے اس مجمع میں سے کسی نے اقرار نہ کیا ع۵۳۔ آہ! وہ بھی وقت تھا کہ سوائے ایک کے کوئی آواز موافقت میں نہ اٹھی اور پھر وہ بھی وقت آیا کہ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق دنیا ساری آپکے ماننے والوں کی مٹھی میں آگئی۔ اور آہ! آج پھر وہ وقت ہے کہ یہ دین غریب وانجان مسافر و بے سامان بن گیا توحید کا نور اور اتباع کا سرور جاتا رہا۔ اللہ! ہمیں سچا مسلمان بنا۔ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔ اے سچے معبود برحق ہم تیرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو بصدق دل قبول کرتے ہیں۔ تجھے گواہ کر کے تیری وحدانیت کو مانتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں۔ پس تو ہمیں گواہوں میں اور مسلمانوں میں اور مومنوں میں شمار کر لے اپنی غلامی کی اور عبادت کی توفیق دے۔ اور اپنے نبی کی اتباع کی توفیق عطا فرما آمین! اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّهٖ وَخُلَفَآئِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ع۵۱ یہ خطبہ جلد اول ص۲۳ کے کالم دوم ص۵۲ پر گذر چکا ہے افسوس کہ وہاں حوالہ چھوٹ گیا ہے۔ وہاں یہ حوالہ لکھ لیا جائے۔ السیرۃ النبویہ للسید احمد زینی۔ اسی خطبہ کے مزید الفاظ مندرجہ بالا خطبے میں ہیں ۱۲ محمد عفی عنہ

ع۵۲ ملاحظہ ہو ص۲۸ جلد اول ۱۲ منہ

ع۵۳ یہ واضح رہے کہ شیعہ نے اس خطبہ میں حضرت علیؓ کے متعلق بہت سی باتیں ایزاد وایجاد کر لی ہیں جس سے ان کا منشا خلافت بلا فصل کو حضرت علیؓ کے لئے ثابت کرنا اور ان تینوں خلفاء و صحابہؓ پر طعن کرنا ہے۔ یہ زیادتی سنداً ثابت نہیں قابل اعتبار نہیں۔ ۱۲ محمد عفی عنہ

نوٹ: اس اخبار کے صفحہ ۲۰ پر آپ کی ضرورت کی اور سادہ دینی کی تفصیل کتابوں کی بیدار زائی کا اشتہار ہے اور صفحہ ۱۹ اور صفحہ ۱۸ پر قسم کے کلام اللہ شریف کا پورہ عاشق کا اعلان ہے اور صفحہ ۱۷ پر حدیث کی کتابوں کا۔

سوانح عمری حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اسناد کا اہتمام:۔ روایت کے معاملہ میں اسناد کا بڑا اہتمام کرتے تھے۔ مسیب بن واضح کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں نے ابن مبارک سے دریافت کیا کہ ہم کس سے علم حاصل کریں؟ فرمایا اُن لوگوں سے جنہوں نے علم محض اللہ کے واسطے طلب کیا ہو۔ اور اسناد کے معاملہ میں سخت ہوں کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی ملاقات کسی ثقہ سے ہوتی ہے۔ لیکن اُس کی ملاقات غیر ثقہ سے ہوتی ہے۔ وہ روایت کرتا ہے۔ اور کبھی اس کے برعکس ہوتا ہے۔ روایت کا ثقہ عن ثقہ مروی ہونا ضروری ہے[1]۔"

فقہ فقہ میں بھی بڑا کمال رکھتے تھے۔ حافظ ابن حجر۔ علامہ ذہبی۔ امام نووی۔ ابن عماد حنبلی۔ سب ان کو "فقیہ" لکھتے ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں" یہ ابن مبارک خراسان کے فقیہ ہیں[2]"۔ ابن شماس کہتے تھے" میں نے سب سے بڑے فقیہ کو دیکھا ہے۔ اور سب سے بڑے متقی کو بھی، اور سب سے زیادہ قوی حافظہ رکھنے والے کو بھی۔ سب سے بڑے فقیہ ابن مبارک ہیں"۔

حضرت عبداللہ بن مبارک کی موجودگی میں بڑے بڑے معتمد علماء و فقہا مسئلہ بتانے سے احتراز کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت سفیان ثوری سے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے دریافت کیا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ بولا میں اہلِ مشرق میں سے ہوں" آپ نے فرمایا" کیا تمہارے پاس مشرق کا سب سے بڑا عالم نہیں ہے؟ اُس نے کہا وہ کون ہیں؟ بولے" عبداللہ بن مبارک" یہ سنکر سائل نے تعجب سے کہا" تو کیا ابن مبارک مشرق کے سب سے بڑے عالم ہیں؟ حضرت ثوری نے جواب دیا" ایک مشرق ہی کیا وہ تو مغرب کے بھی سب سے بڑے عالم ہیں[3]"۔

[1] تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۵۵ ۔ [2] تہذیب التہذیب ۳۸۴ [3] تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۲

جامعیت ابن مبارک علمی و عملی کمالات کا ایک ایسا گلدستہ سدا بہار تھے کہ اُن کی جس خصلت کو دیکھا جاتا نگاہ تجسس محو حیرت ہو کر رہ جاتی تھی اور بے ساختہ زبان سے یہ شعر نکل جاتا تھا ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست

عموماً دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ ارباب درس و تدریس اور اصحاب علم و فضل ہوتے ہیں۔ "بادہ مرد افگن جنگ" کے حریف بننے کی تاب اُن میں کم ہوتی ہے؟ اور جو لوگ کتاب بینی میں زیادہ وقت گذارتے ہیں اُن کے گھوڑے میدان غزا میں سرپٹ نہیں دوڑتے لیکن ابن مبارک کی ذات بیک وقت تمام علمی و عملی کمالات کی جامع تھی۔ عباس بن مصعب کہتے ہیں۔ ابن مبارک حدیث۔ فقہ۔ عربیت ایام رجال۔ بہادری۔ سخاوت۔ تجارت۔ ہردلعزیزی ان تمام کے جامع تھے[1]۔ حسن بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک کے اصحاب جمع ہوئے اور اُنہوں نے کہا کہ آؤ ابن مبارک کے خصائل و شمائل کو شمار کریں۔ چنانچہ انہوں نے بالاتفاق کہا ابن مبارک کی ذات ستودہ صفات میں علم۔ فقہ۔ ادب۔ نحو۔ لغت۔ شعر۔ فصاحت زہد۔ تقویٰ۔ خوش نویسی۔ قیام لیل۔ عبادت۔ حج غزوہ۔ شہسواری۔ شجاعت۔ تندرستی و تنومندی فضول اور لغو باتوں سے اجتناب، اپنے ساتھیوں سے اختلاف کم کرنا۔ یہ تمام صفات جمع تھیں[2]۔" حافظ ذہبی بڑے اشتیاق انداز میں لکھتے ہیں خدا کی قسم! میں عبداللہ بن مبارک سے محبت فی اللہ کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ اُن کے ساتھ محبت رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ کو بھلائیاں عطا فرمائے گا۔ کیونکہ اللہ نے اُن کو

[1] تہذیب الاسماء جلد ۱ صفحہ ۲۸۵
[2] تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۵۴

پرہیزگاری۔ عبادت۔ اخلاص۔ جہاد۔ وسعتِ علم پختہ یقینی۔ ہمدردی، غمگساری، مروت اور دوسری صفات حمیدہ سے متصف کیا تھا[1]۔"

اُن کی اس شانِ جامعیت کے باعث ابو اسحاق الفزاری انہیں "امام المسلمین" کہتے تھے[2]۔

مرجع خلائق حضرت عبداللہ بن مبارک کے فضل و کمال کی شہرت دور دور پہنچ چکی تھی۔ لوگ ان کی زیارت و ملاقات کے لئے بے چینی کے ساتھ کسی مناسب موقعہ کے منتظر رہتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن یزید کا بیان ہے کہ ایک دفعہ امام اوزاعی نے اُن سے پوچھا" تم نے کبھی عبداللہ بن مبارک کو بھی دیکھا ہے" انہوں نے کہا نہیں فرمایا لو رأیتہ لقرت عینک اگر تم انہیں دیکھ لیتے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں[3]۔

وہ جدھر جاتے تھے ارادت مندوں اور عقیدت گساروں کا جمگھٹا لگ جاتا تھا۔ ایک مرتبہ مشہور عباسی خلیفہ ہارون الرشید رقہ میں فروکش تھا کہ اسی اثنا میں حضرت عبداللہ بن مبارک کے یہاں تشریف لانے کی خبر پہنچی۔ اس خبر کے مشہور ہوتے ہی لوگ بے تحاشا دوڑ پڑے۔ اور ایسی بھاگ دوڑ مچی کہ بہتیروں کی جوتیاں ٹوٹ گئیں۔ ہزاروں آدمی استقبال کے لئے شہر سے باہر نکل پڑے تھے۔ فضا پر غبار چھا گیا۔ ہارون رشید کی ایک حرم (ام ولد) نے محل کے برج پر سے جو یہ تماشا دیکھا تو پوچھا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ حاضرین نے کہا" خراسان کے ایک عالم جن کا نام عبداللہ بن مبارک ہے۔ رقہ آرہے ہیں۔ بولی۔ بخدا! بادشاہ تو یہ ہیں۔ بھلا ہارون کیا بادشاہ ہے جو پولیس اور سپاہیوں کے بغیر لوگوں کو جمع کر ہی نہیں سکتا[4]۔"

حضرت عبداللہ بن مبارک مرو سے روانہ ہوئے تو اہلِ مرو کو آپ کی جدائی کا سخت

[1] خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۷، [2] تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۵ [3] خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۱، [4] تاریخ ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۲۴۵

بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ کے ترجمے کی کتابوں کا رعایتی اعلان اسی صفحہ میں پڑھ کر رمضان شریف میں صرف سترہ روپے میں منگوا لیجیے ۔

بیخ و قلق ہوا۔ ایک شاعر نے ان لوگوں کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا۔

اذا سار عبد اللہ من مرو لیلۃ ۔ فقد سار منہا نورہا وجمالہا

اذا ذکر الاحبار فی کل بلدۃ ۔ فہم انجم فیہا وانت ہلالہا

ترجمہ: عبد اللہ رات کے وقت مرو سے روانہ ہوئے تو گویا مرو کا تمام نور و جمال وہاں سے چلا گیا۔ ہر شہر کے بڑے بڑے علما کا اگر ذکر کیا جائے تو وہ سب ستارے ہوں گے اور ابن مبارک آپ ان میں ہلال کی طرح چمکتے ہوں گے[1]

علما میں رفعت عامۃ الناس کا کیا ذکر! بڑے بڑے ائمہ اور اساتذۂ حدیث وفقہ اُن کا غایت درجہ احترام کرتے تھے اور اُن کے استقبال و مشایعت کو اپنا فریضۂ عقیدتمندی سمجھتے تھے۔ علی بن حسان کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک مکہ سے روانہ ہوئے تو سفیان بن عیینہ اور فضیل بن عیاض اُن کی مشایعت کے لئے دور تک ساتھ گئے۔ ان میں سے ایک نے ابن

[1] شذرات الذہب جلد ا صفحہ ۲۹۶

مبارک کی طرف اشارہ کرکے کہا "یہ فقیہ اہل مشرق ہیں" دوسرے نے کہا "اور فقیہ اہل مغرب بھی"[2]۔ یحییٰ بن یحییٰ الاندلسی کہتے ہیں "ایک مرتبہ ہم امام مالکؒ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابن مبارک آ گئے۔ انہوں نے شرکت مجلس کی اجازت چاہی۔ امام مالکؒ نے اجازت دیدی۔ وہ تشریف لائے تو امام مالکؒ نے اپنی طرز نشست کو بدل دیا اور حضرت ابن مبارک کو اپنے پاس بٹھایا" یحییٰ کا بیان ہے کہ امام مالک کسی شخص کے لئے بھی اپنی مجلس میں تبدیلی پیدا نہیں کرتے تھے[3] (باقی آئندہ)

[2] تذکرۃ الحفاظ جلد ا صفحہ ۲۵۲۔ [3] تہذیب التہذیب صفحہ ۳۸۶ ج ۵

خط بنام خریدار حیث نمبر ۱۹۳۰ کتاب جادو کی دنیا ختم ہے اور جو چاہئے لکھئے + چودھری صاحب کوہاٹ فرمائش کتب کا تفصیل خط لکھئے + مولوی محمد علی پور فرمائش کتب کی تفصیل لکھئے + خریدار ۹۹ آپکے پوسٹل آرڈر کے للعہ وصول ہوئے ۶ر اور ہمارے باقی رہے + منیجر

۱۵ نومبر تک نصف قیمت کی خاص رعایت

جواہرات سے تولنے کے قابل بلند پایہ تصنیف

ارمغان جواہرات

الموسوم

گنج جواہرات

جواہرات روحانی اور عملیات کا ایک بے نظیر مرقع ہے جس کی نظیر آج کی دنیا میں ملنی محال ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اس میں ہندوستان بھر کے مشہور و معروف دواخانوں کی حاصل محاصل تجارتی و اشتہاری اور پیٹنٹ ادویات کا راز بے نقاب کیا گیا ہے۔ نسخہ جات بالکل صحیح درست مع ہر دوا خانہ کے نام ادویات وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ الغرض کتاب قابل دید ہے۔ ایک ایسا مجموعہ ہے جو سینکڑوں مجربات کی کتابوں کو دیکھنے سے بہتر ہے جس کی قیمت پہلے دو روپے اور محصولڈاک علاوہ تھی۔ جو ایک مسودہ کی قیمت کے برابر بھی نہیں ہے۔ ریویو۔ ایک خریدار لکھتے ہیں صفحوں کی جو ایک مسودہ سے دس صفحوں۔ اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ اس میں فیلسوف زمانہ نے سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ اور اس میں اسرار روحانی اور عمل تسخیر کا اس خوب دیا گیا ہے۔ جن عام طبی دلچسپی رکھنے والے احباب علم دوست حضرات سے ضرور سفارش کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب کی ایک ایک جلد منگوا کر ضرور ہی فائدہ اٹھائیں۔ خادم محمد اسلام صاحب ... ضلع انبالہ۔ رعایت ۱۵ نومبر تک نصف قیمت یعنی ایک روپیہ آٹھ آنہ مع عائلی اور پیشگی قیمت بھیج کر منگوانے والوں کو محصولڈاک بھی معاف کر دیا جائیگا۔ ضمانت میں طلبہ طور پر اقرار کرتا ہوں کہ اگر پسند نہ آئے تو دوسرے ہی دن واپس بھیجکر اپنی قیمت واپس منگوا لیں۔ منگانے والے کتابوں کی پیشگی قیمت بھیجو ادیں تاکہ کتاب جلد روانہ کی جائیگی۔ پتہ۔ حکیم محمد یعقوب شمیم تو نسئی ڈھوڈہ براستہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ پنجاب

پوری صحیح بخاری شریف کا ترجمہ تین جلدوں میں مجلد بہت ہی سستا ختم رمضان شریف صرف سوا چار روپے میں منگوا لیجیے

صحیح بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ ہے تین جلدوں میں دس ہزار صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے تینوں جلدیں جز بندی کی ہوئی نہ ٹوٹنے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بندھوائی ہیں کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ پہلی جلد کے سوا چھ سو صفحے ہیں اس میں تین ہزار ۲۲۳ باون حدیثیں ہیں۔ پہلے پارے سے دسویں پارے تک کی یہ جلد ہے۔ دوسری گیارہ سے بیس پارہ کی ہے اسکے چھ سو پچاس صفحات ہیں۔ اور اس میں دو ہزار تین سو چودہ ۲۳۱۴ حدیثیں ہیں۔ تیسری جلد پانچسو اڑسٹھ صفحات کی ہے اس میں دو ہزار پانچسو دس ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں۔ اسکی اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن رعایتی قیمت اسوقت مع تین جلدوں کے سوا چار روپے رکھی ہے آپ آج ہی منگوا لیں محصول بذمہ خریدار۔ آنے لگتا ہے رمضان شریف کے بعد دس روپے سے کم میں نہیں ملیگی۔

بخاری شریف کے بعد درجہ صحیح مسلم شریف کا ہے اس کا ترجمہ ایک ہزار صفحات میں آیا ہے۔ اس میں کل سات ہزار ساٹھ حدیثیں ہیں اسکی بھی دو جلدیں بخیہ جز بندی نہ ٹوٹنے والی نہایت مضبوط بنوائی ہیں۔ اور آج سے تاختم رمضان شریف بجائے پانچ روپے کے صرف پونے چار روپے میں آپ کو بھیج دینگے۔

صحاح ستہ میں سے تین اور کتابوں کا صرف اردو ترجمہ بہت سستا (۱) **ترمذی شریف** کا صرف اردو ترجمہ دو جلدوں میں مجلد۔ بارہ سو صفحات۔ دو ہزار ساٹھ حدیثیں۔ رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت بجائے پانچ روپے کے صرف پونے چار روپے میں (۲) **ابوداؤد شریف** کا صرف اردو ترجمہ دو بخیہ جلدوں میں مجلد گیارہ سو صفحات۔ چار ہزار آٹھ سو پچاس حدیثیں۔ ہدیہ اصلی پانچ روپے رعایتی تاختم رمضان پونے چار روپے (۳) **ابن ماجہ شریف** کا صرف اردو ترجمہ پونے چھ سو صفحات کا مجلد کامل اصلی قیمت تین روپے رعایتی تاختم رمضان شریف سوا دو روپے میں اس میں چار ہزار تین سو اڑتیس حدیثیں ہیں **اطلاع** بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ ان سب مجلد کی قیمت تاختم رمضان آپ سے صرف سترہ روپے۔

پوری مشکوۃ شریف کا صرف اردو ترجمہ یعنی حدیث شریف کی دس صحیح

کتابوں کا اردو میں انتخاب بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، سنن امام مالک، امام احمد، امام شافعی اور بیہقی کی دس کتابوں کا عطر ہے۔ دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد پانچ سو صفحات میں ہے اس میں ۲۷۰۰ حدیثیں ہیں۔ دوسری جلد بھی ... صفحات میں ہے اس میں ۲۳۸۰ حدیثیں ہیں۔ آخر میں ایک ہزار محدثین کرام کے حالات جن سے احادیث مروی ہیں۔ دونوں جلدیں مجلد ہیں قسم اول پانچ روپے رعایتی تاختم رمضان پونے تین روپے قسم دوم اصلی چار روپے رعایتی تاختم رمضان شریف صرف دو روپے میں منگوا لیجیے

بلوغ المرام مترجم یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے۔ ہمارے پاس مترجم اہل حدیث کے حاشیہ والی ہے عربی زیر زبر سمیت ہے صحیح سچا ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر حدیث کی شرح مطابق حدیث ہے اصلی ہدیہ ڈھائی روپیہ رعایتی دو روپے

عربی متن، اردو ترجمہ مطابق مذہب اہل حدیث صحیح حاشیے کے بلوغ المرام صرف پونے دو روپے میں تاختم رمضان شریف منگوا لیجیے -- پتہ: ...

ہر قسم کے کلام اللہ شریف کا بوجہ رمضان شریف رعایتی اعلان اسی صفحہ میں اور صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ فرمائیے جو پسند ہو آج ہی منگوا لیجئے ورنہ افسوس کیا جو تھائی بھی نہ بچے گی۔ وہ اسماعیل بلوچی مہتمم

دو ترجمہ کا معجزنما معہ قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب کے ترجمے و حاشیہ تفسیر ابن کثیر وغیرہ سے

شروع میں اسی صفحات کا ایک بہت بڑا مقدمہ معلومات و مسائل قرآن اور سوانح انبیاء کے متعلق صفحات سوا نو سو ہدیہ رعایتی مع جلد پارچہ خوشنما سنہری صرف چار روپے اصلی ہدیہ مجلد چرمی سمیت پانچ روپے لیکن اسوقت رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت صرف چار روپے

بڑے حروف والا عدیم المثال تفسیر والا صحیح ترجمے والا احمد کے کونے پتے کی جلد والا قرآن شریف

اسکے مترجم المحدث حضرت مرزا حیرت صاحب مرحوم ہیں جنہوں نے مولانا اسمٰعیل شہیدؒ کی سوانحعمری بھی لکھی ہے۔ حاشیہ بروئے قرآن کریم کی تفسیر صرف حدیث شریف سے چڑھی ہوئی ہے۔ مولانا کے انتقال کے بعد اسے دوسرے نام سے چھپوایا گیا ہے بڑے اور بہت صاف حروف ہیں۔ سائز اس اخبار سے لمبائی چوڑائی میں زیادہ ہے۔ کاغذ نہایت عمدہ ہے چھپائی بالکل بے عیب ہے حروف تو گویا بکھرے ہوئے موتی ہیں سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ حاشیہ پر کامل تفسیر صحیح حدیثوں سے چڑھی ہوئی ہے۔ جلد سمیت ہم صرف دو روپے آٹھ آنے ہدیہ کر رہے ہیں۔ ساڑھے چھ سو صفحات ہیں گویا چار آنے میں سو صفحات ہیں۔ اس سے زیادہ ارزانی کیا ہو سکتی ہے؟؟

خوشنما قرآن مجید ترجمے والا مع مقدمہ و تفسیر موضح القرآن

ترجمہ بامحاورہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحبؒ دہلوی کا ہے، حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن اردو کے فوائد تحریر ہیں۔ شروع میں مقدمۃ القرآن ہے جو آنحضرتؐ کی سوانح عمری اور دیگر اہم مسائل وغیرہ پر مشتمل ہے حروف قابل تعریف ہیں بڑے ہیں الگ الگ ہیں۔ اصلی ہدیہ کاغذ ولایتی رف خاشدہ مجلد پارچہ ایکروپیہ تیرہ آنے مجلد چرمی جالدار ڈھائی روپے۔ مجلد چرمی سنہری پونے تین روپے۔ کاغذ گلیز چکنا سفید نہایت دیدہ زیب خاشدہ مجلد پارچہ نقرئی جالدار ڈھائی روپے

حمائل شریف مترجم کارڈ سائز

حمائل شریف مترجم ترجمہ حضرت شاہ عبد القادر محدث دہلوی۔ یہ ایسا مستند ترجمہ ہے جو دوسو برس سے مسلمانوں کے ہر طبقہ میں مقبول ہے اور جو لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی۔ عدہا اصحاب کے اصرار پر یہ حمائل ایسے وقت میں چھپوائی ہے جبکہ کاغذ معمول سے ڈھائی گنا زیادہ مہنگا ہے۔ اگر ان کی تاکید نہ ہوتی تو اتنا گراں کاغذ خریدنے کا موقعہ ہی نہ تھا۔ سات سو بیس صفحات کی ضخامت ہے کاغذ نہایت سفید چکنا ہے چھپائی خدا کے فضل سے بہت صاف ہے صحت بھی بہت احتیاط اور امکانی کوشش کے ساتھ ہوئی ہے ہدیہ بہت کم مجلد پارچہ خاشدہ دس آنے مجلد چرمی نقرئی جز بندی کی چودہ آنے

بیشمار خوبیوں والا قرآن مجید مترجم مجلد

اس سے بہتر اس سے زیادہ صحیح اس سے زیادہ صاف دوسرا ایک بھی قرآن نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ بامحاورہ ہے چھ سو صفحات کا قرآن شریف ہے۔ چوبیس صفحے کا مقدمہ ہے پورے چمڑے کی نقرئی کار جلد ہے، حاشیہ پر شان نزول ہے۔ نہایت ہی صاف اور صحیح چھپائی ہے۔ کاغذ سفید ولایتی تار ٹے کا ہے اس کے مقدمے میں وہ خاص خاص باتیں درج ہیں جو ہر ضرورت پر کام آنے والی ہیں اور معلومات قرآنی کا ایک بڑا ذخیرہ ہے خاشدہ ارغوانی بھی ہے ہدیہ ایکروپیہ دس آنے لیکن اسوقت فی عدد چھ آنے کی کمی کر دینگے۔

ایضاً چرمی تین روپے ایضاً سنہری مطابق کلکتہ سوا تین روپے۔ لیکن اس وقت رمضان المبارک کی رعایت کے ماتحت تا ختم رمضان شریف ہر قسم کے ہدیہ میں فی عدد چھ آنے کی رعایت ہو جائے گی۔

خوشنما ترجمہ قرآن مجید معہ اختلاف قرأۃ سائز $\frac{22}{29}$

اصلی ہدیہ مجلد پارچہ سوا روپیہ مجلد چرمی ایکروپیہ دس آنے لیکن اس وقت رمضان مبارک کی رعایت کے ماتحت فی عدد تین آنے کی کمی کر دینگے۔ پتہ دفتر اخبار محمدی دہلی

علما و طلبا کو بشارت

پھر ہزاروں بھی خرچ کروگے تو اسے نہ پاؤ گے امام یحییٰ بن ابو بکر یمنی رحمۃ اللہ علیہ نے الریاض المستطابہ نامی ایک کتاب عربی میں لکھی تھی جو ۱۳۰۳ھ میں نواب صاحبؒ نے بھوپال میں طبع کرائی اس میں جملہ ان صحابہؓ کے حالات ہیں جن سے صحیح بخاری شریف میں روایت موجود ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بیان ہے کہ ان میں سے کس کس سے مسلم میں بھی روایتیں ہیں۔ ان کے ناموں کا ضبط ہے اور بھی بہت سے فوائد و خواص ہیں یہ کتاب بالکل کمیاب بلکہ نایاب ہے ہمارے پاس صرف ایک ہی کتاب ہے جو ہم دو روپے میں دیدینگے۔ محمد عثمان بمعرفت دفتر اخبار محمدی دہلی

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

عید الفطر ریشمی سوتی مکس بنڈل قیمت ۵ پونڈ ۲۵/۔ بعوض ۱۵/۔

ہر ایک مسلمان کو سوسائٹی بہترین تحفہ عید الفطر رعایتی سیل ۱۵ اکتوبر تک

حسب ذیل دونو بنڈل خاص طور پر عید الفطر کیواسطے تیار کئے گئے ہیں۔ تاکہ ہر امیر غریب منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ حسب ضرورت بنڈل منگوا کر اپنے عزیزوں دوستوں میں سفارش کریں۔ آپ کو ان بنڈلوں سے بہتر اور اچھا کپڑا کفایت کا اتنا بہم کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہ ملیگا۔ فروخت کرنیوالوں کیواسطے بہت اچھا موقعہ ہے۔ تھوڑے سے سرمایہ سے کافی منافع پیدا کر سکتے ہیں۔ عید الفطر ریشمی سوتی مکس بنڈل ۵ پونڈ قیمت ۲۵/۔ اس بنڈل میں زنانہ مردانہ دونو قسم کا سوتی ریشمی کپڑا ہوگا۔ ٹکڑے ۵ گز سے ۱۰ گز تک (۱) ریشمی بوسکی بڑی دھاری (۲) بوسکی باریک دھاری (۳) ریشمی لیڈی سوٹنگ کلاتھ (۴) ریشمی مور وکین رنگین (۵) بوسکی سفید (۶) چھینٹ (۷) پاپلین (۸) ململ (۹) لٹھا (۱۰) وائل (۱۱) کاشن کوٹنگ (۱۲) لٹھا (۱۳) فینسی ڈوریہ قیمت ۵ پونڈ ۲۵/۔ عید الفطر ریشمی مکس بنڈل قیمت ۵ پونڈ ۲۵/۔ اس بنڈل میں تمام کپڑا ریشمی ہوگا۔ ٹکڑے ۲ گز سے ۱۰ گز تک ریشمی مور وکین پھولدار۔ ریشمی لیڈی سوٹنگ کلاتھ ریشمی رنگین مور وکین۔ ریشمی چوڑی دھاری بوسکی۔ ریشمی باریک دھاری بوسکی اسپیشل کلاتھ۔ فینسی شاسہ وغیرہ قیمت دس پونڈ ۵۰/۔ علاوہ خرچہ آرڈر کے ہمراہ ½ قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔ خاص رعایت:- کل قیمت پیشگی آنے پر رجسٹری مزدوری خرچہ معاف ہوگا

مینیجر ایس ایف ایم اینڈ سنز ۱۲ لودیانہ پنجاب

لاانتہا خوبیوں اور بے مثل دلکشیوں کا شاندار

نور افزا قرآن مجید دو ترجمے والا

کتابت کی خوش نمائی اور خوش نویسی کا کمال، قلم کی موزونیت، اور زیر متن دو ترجموں کا صحت کے ساتھ اندراج، تفسیر کی وضاحت، اعراب کا اپنی اپنی جگہ صحیح ہونا، اور صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک حرف کو چھ چھ بار علماء و حفاظ کی جماعت نے درد دل اور خلوص سے صحیح کیا ہے۔ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر مثل ابن کثیر تفسیر کبیر ابن جریر، خازن، درمنثور، اسباب و شان نزول از جلال الدین سیوطیؒ وغیرہ وغیرہ اور تمام کتب احادیث مثل بخاری مسلم ترمذی وغیرہ سے پرمغز اور نافع خلاصے، آیات قرآنیہ کے فضائل ربط آیات شان نزول اور تاریخی واقعات کا لب لباب، مخالفین کے لغو اعتراضات کے جوابات، نیز صداقت اسلام کی حمایت کے دلائل درج ہیں ہر پارہ و ہر منزل جدا جدا، اور نقش و نگار سے آراستہ، ہر ترجمہ الگ خط عجائب نگار سے تحریر ہے۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں فضائل قرآن فہرست ایسی کہ جس مطلب کی آیت چاہو ایک منٹ میں نکال لو۔ اور قواعد قرأت کا کامل بیان ہے، حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں و ان کی امتوں کے حالات صحت کے ساتھ درج ہیں۔ ہدیہ اعلیٰ کاغذ سفید چکنا شدہ بے جلد دو روپے مجلد پارچہ دو روپے آٹھ آنے۔ مجلد کامل چرم تغرئی تین روپے لیکن اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت فی عدد چھ آنے کی کمی کر دی ہے محصول ڈاک ایک قرآن مجید بے جلد پر تیرہ آنے اور مجلد پر ایک روپیہ لگتا ہے۔ جو بذمہ خریدار ہے ✦

کمزور نگاہ والوں اور بوڑھوں کیلئے بہت

نئے حروف کا چوب قلم قرآن شریف ترجمے اور تفسیر والا مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث نے یہ قرآن شریف اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کے ساتھ چھپوایا تھا اسے دوسرے نام سے اب چھپوایا گیا ہے حروف عربی کے بھی بہت بڑے بڑے ہیں۔ زیر زبر بھی بڑے بڑے ہیں اور ترجمہ کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے بڑے ہیں۔ ترجمہ بہت ہی معتبر اور مستند ہے ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ پورب پچھم اتر دکھن کے سب لوگ گو کم پڑھے ہوں پوری طرح سمجھ لیں صرف ترجمے سے ہی ہر آیت کا پورا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے پھر حاشیہ پر پوری تفسیر چڑھی ہوئی ہے اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے۔ اس کی تقطیع طول میں پندرہ انچ اور عرض میں گیارہ انچ ہے۔ کاغذ نارنجی کا اعلیٰ چکنا سفید اور دبیز پا ہے۔ صفحات آٹھ سو اڑتالیس ۸۴۸ ہیں ہدیہ چمڑے کے کونے پشتے والی اعلیٰ جلد سمیت صرف تین روپے آٹھ آنے اور پوری چمڑے کی مضبوط اعلیٰ جلد سمیت جو بہت مضبوط اور کارآمد ہے۔ صرف چار روپے لیکن رمضان شریف ختم تک فی عدد چھ آنے کی کمی ہے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ اس کا اصلی ہدیہ دس روپے ہے۔ چیز چونکہ وزنی ہے اس لئے محصول ڈاک اندازاً دو روپے لگ جائے گا۔ اگر کوئی اسٹیشن قریب ہو تو ریلوے پارسل سے منگوا لیجئے۔ اس میں محصول کی کمی رہے گی ✦

ترجمے اور حاشیے اور مقدمے والا چنا کیا ہوا

قرآن شریف جلد سمیت صرف تیرہ آنے میں

اس قرآن شریف میں شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے حاشیہ بہت عمدہ ہے۔ ترجمہ نہایت مستند ہے حاشیہ سیدھی لکھائی سے ہے، حنائی رنگ سطروں پر ہے، اور جلد پارچہ چاندی کے کام والی ہے جو چمڑے جیسی ہے۔ حنا شدہ مجلد پارچہ اعلیٰ قیمت صرف تیرہ آنے

بغیر کسی استاد کی مدد کے آپ بالکل صحیح پورا

قرآن شریف پڑھ سکتے ہیں!!!

قرآن شریف بطرز یَسَّرْنَا الْقُرْآنَ منگا کر پڑھنا شروع کر دیجئے۔ کیا مجال جو آپ کو پڑھنے میں تکلیف یا صحیح تلاوت میں احتمال ہو؟ اس کا انداز تحریر ہی ایسا ہے کہ غلط پڑھنے کا گمان ہی نہیں ہو سکتا حرف حرف علیحدہ ہے اور ہر حرف پر ٹھیک اعراب لگا ہوا ہے۔ تقطیع چھوٹی اس لئے رکھی ہے کہ بچے آسانی سے رکھ سکیں ہم نے بہت ہی کم ہدیہ رکھا ہے مجلد سنہری جزو بندہ ۲۸ صفحات کا ہدیہ صرف دس آنے رعایت رمضان کے ماتحت جلد سمیت صرف آٹھ آنے

اوسط درجے کا مصری وضع کا قرآن

شریف صرف چھ آنے میں منگوا لیجئے۔

مصری حروف جیسے حروف سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے بلکہ آیتوں پر بھی نمبر لگا ہوا ہے اس ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت رعایت رمضان شریف کے ماتحت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں جلد پارچہ عمدہ سمیت صرف آٹھ آنے۔ چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف دس آنے۔ پورے چمڑے کی جلد سمیت صرف بارہ آنے میں منگوا لیجئے ✦

جلی قلم دو ترجمے والا قرآن شریف شاہ رفیع

الدین صاحبؒ، شاہ عبدالقادرؒ صاحب کے ترجمے اور حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن والا حروف موٹے صاف واضح اور جلی اس اخبار سے قدرے بڑا قرآن شریف انگریزی وضع کی ہاف چمڑے کی کالی جلد۔ کل صفحات آٹھ سو سو زائد اصلی قیمت چھ روپے رعایتی ناظرین محمدی سے صرف چار روپے اتنی رمضان شریف میں اور بھی ۱۲ رکم ترجمے دونوں نہایت مقبول مستند ہیں ایک تحت لفظی دوسرا بامحاورہ

اول نمبر کا بغیر ترجمے کا الگ الگ حروف کا بہترین

کاغذ والا نہایت خوش خط سستا کلام اللہ شریف خراب حروف کے ردی کاغذ کے بیکار جلد کے قرآن لیکر قرأت غلط پڑھنا بچوں کو مصیبت میں ڈالدینا اور استاد کا دماغ خالی کرانا اب تو چھوڑیئے یہ موتی جیسے حروف کا پورے چمڑے کی خوبصورت برسوں تک نہ پھٹنے والی جلد کا عمدہ کاغذ کا اول نمبر کا قرآن شریف جلد سمیت صرف ایک روپیہ دو آنے میں ہم سے منگوا لیجئے اور ختم رمضان شریف تک ہم لوگ صرف ایک روپیہ میں بھیج دیں گے ✦

رمضان شریف کا مہینہ بحمد اللہ پھر ہماری زندگی میں آگیا

اور پھر دل میں ولولہ اٹھا کہ اشاعت حدیث و قرآن کو مد نظر رکھ کر حسب عادت قرآن کریم اور احادیث کی کتابوں کے دام سستے کر کے ناظرین محمدی تک پہونچا دی جائیں۔ گو کاغذ کی ہوش ربا گرانی اس کی اجازت نہیں دیتی تھی لیکن تاہم ہم نے رعایت کر دی ہے۔ اس صفحہ میں برادران اہل حدیث کے مذہب کے لئے جو ضروری کتابیں ہیں، وہ سستی کر دی ہیں۔ انیسویں اور اٹھارویں صفحہ پر ہر قسم کے کلام اللہ شریف کا ارزاں سے ارزاں ہدیہ لکھ دیا ہے۔ سترھویں صفحہ پر حدیث کی بہترین کتابوں کے ترجموں کی بہت ہی کم قیمت کر دی ہے جو چاہے منگوا لیجئے۔ — مینیجر

تفسیر ابن کثیر عربی کا ترجمہ تفسیر محمدی اردو

کامل بجائے بتیس ۳۲ روپے کے صرف اٹھارہ روپے میں۔ تفسیر ابن کثیر عربی کا درجہ تفسیروں میں وہی ہے جو صحیح بخاری شریف کا درجہ حدیث کی کتابوں میں ہے، آٹھ سال میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے اس میں پہلے تو قرآن کی تفسیر خود قرآن کریم سے ہے۔ پھر حدیث سے ہر حدیث کا حوالہ ہے۔ اس کی صحت عدم صحت کا بیان ہے۔ پھر صحابہؓ کے اقوال ہیں پھر تابعینؒ سے پھر سلف صالحین سے امت کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر تفسیر روئے زمین پر نہیں قرآن کریم کو جس قدر اس تفسیر نے کھول کھول کر بیان کیا ہے اور اس کے مطالب کو جس وضاحت سے اس تفسیر نے روشن کیا ہے اتنی جگہ اور اس قدر تفصیل وار اور کوئی تفسیر نہیں۔ اخبار کے برابر اس کے ڈھائی ہزار صفحات ہیں۔ ہر ہر پارہ الگ الگ چھپوا لیا ہے پوری تفسیر کی قیمت بتیس ۳۲ روپے ہے۔ اس وقت کاغذ کے دام تقریباً تین گنے ہو گئے ہیں۔ لیکن ہم نے ماہ رمضان کی رعایت کی خاطر اس کے دام ختم رمضان تک صرف اٹھارہ ۱۸ روپے کر دیئے ہیں چونکہ کتاب کا وزن زیادہ ہے اس لئے بہتر ہو کہ اپنے پاس کے اسٹیشن کا نام لکھ کر ریلوے پارسل منگوا لیں تاکہ محصول میں کمی ہو جائے۔ یا تو کل دام پہلے ہی بھیج دیجئے ورنہ کم از کم پانچ روپے ہمراہ فرمائش ضرور بھیج دیجئے۔ دو آنہ منی آرڈر کے اور آپ کے بھیجے ہوئے روپے وصول دیئے جائیں گے۔ دس دس پاروں کی ایک ایک جلد بھی ہے تینوں جلدوں کے رعایتی دام صرف دو روپے + پتہ مینیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

مجتہد کامل علامہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اعلام الموقعین

کا کامل ترجمہ اردو جس طرح تفسیروں میں ابن کثیر سب سے اعلیٰ تفسیر ہے اسی طرح امام صاحبؒ کی سینکڑوں تصنیفات میں یہ کتاب سب سے اعلیٰ ہے اگر آپ دین خدا کو اسی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا تو آپ آج ہی اس کتاب کو منگوا لیجئے اس میں اسلام کے کل مسائل کی عقلی دلیلیں دی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام بالکل مطابق عقل ہے۔ اس میں چاروں مذہبوں کے غلط مسائل کی تردید کی ہے اور حدیث سے جو مسئلہ جس طرح ثابت ہے اسی طرح اسے مع دلائل ثابت کیا ہے اور اس کے خلاف کے دلائل کی خوب تردید کی ہے۔ تقلید کی عقلی نقلی جتنی دلیلیں ہو سکتی ہیں سب کو بیان کر کے سب کے جوابات دیئے ہیں قیاس اور رائے کی پوری مذمت بیان کی ہے۔ رائے اور قیاس کا دین خدا میں داخل نہ ہونا۔ صدہا دلیلوں سے ثابت کیا ہے۔ پھر قیاسی مسائل جو خلاف عقل و نقل ہیں نقل کر کے ان کی تردید کی ہے۔ آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) سے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم) نے جو مسائل عمر بھر میں پوچھے ہیں۔ اور آپ نے ان کے جو جوابات دیئے ہیں سب اس میں درج ہیں اور اس اخبار کے برابر اس کے ایک ہزار صفحات ہیں۔ قیمت اصلی دس روپے ہے لیکن اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت رعایتی قیمت صرف چھ روپے۔ جلد سمیت پونے سات روپے۔ (مینیجر) +

خطبات محمدی کی تین جلدیں بحمد اللہ

چھپ کر تیار ہو گئی ہیں جلد منگوا لیجئے

اللہ کے نبیؐ کے خطبے اس کے آخری رسولؐ کے وعظ اس کے پیارے حبیبؐ کے وہ کلمات جن سے پتھر پانی ہو گئے جن سے ہواؤں کے رخ بدل گئے۔ وہ آج تک حدیث کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے حضورؐ کے خطبے اور وعظ کسی ایک کتاب میں جمع نہیں تھے بحمد اللہ یہ نعمت مولانا محمد صاحب کو نصیب ہوئی کہ آپ نے تقریباً تین سال میں ان پھیلے ہوئے خطبات نبویہ کو جمع کیا اور بصورت کتاب ایک جا مرتب کر کے اس معجزۂ رسول کو محفوظ کر لیا۔ الحمد للہ! اس وقت اس کی تین جلدیں چھپ چکی ہیں اور اس ترتیب سے ہیں کہ خطیب صاحب جمعہ کا خطبہ صرف اس کتاب سے باقاعدہ پڑھ سکتے ہیں۔ اور [illegible] سال بھر تک صرف خطبات نبویہ سے اپنے جمعہ پورے کر سکتے ہیں پہلی جلد میں ۴۸ خطبے دوسری جلد میں ۲۲۵ خطبے ہیں اور تیسری جلد میں ۲۲۳ خطبات مع ترجمہ و شرح ہیں۔ اصلی قیمت فی جلد ایک روپیہ ہے لیکن اس وقت ہم ہر جلد کو چودہ آنے کے حساب سے بھیج دیں گے ہر جلد مجلد منگوائیں تو فی جلد ایک روپیہ تینوں حصوں کے بے جلد دو روپے دس آنے۔ ہر حصہ علیحدہ علیحدہ مجلد صرف تین روپے میں بہت منگوا لیجئے۔

صیام محمدی

جس میں رمضان شریف کے روزوں کے لیلۃ القدر کے اعتکاف کے عید کے صدقۃ الفطر کے کل مسائل ہیں قیمت بجائے تین آنے کے رعایتی صرف دو آنے پتہ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

حضرت العلامہ مولانا مولوی محمد صاحب مدظلہ پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم

فرمانِ رسول ﷺ کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں

مسلک سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک ✦ جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ل ۱۵۹۵

ایڈیٹر و مالک

خطیب العلماء مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

جلد ۱۸ | بابت یکم نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۵۹ھ | **نمبر ۴**

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے محصول
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خیر وی پی منگا لیجئے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اُجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت نام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

رعایت رمضان میں توسیع

رعایت رمضان کی مدت کو ۱۵ نومبر تک کر دیا ہے تاکہ وہ اہل حدیث بھائی جو اب تک اس رعایت سے فائدہ حاصل نہ کر سکے وہ اب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔ اب دفتر ۱۵ نومبر تک جلد کتابیں اسی رعایت رمضان کے ماتحت رعایت سے بھیجے گا، اس لئے اہل حدیث بھائیوں کو جس قسم کے قرآن حمائل تفسیر اور حدیث کی درسی یا غیر درسی کتابیں اور اردو کی جس قسم کی کتابیں چاہئیں ہم سے بہت جلد طلب فرما لیجئے (۲) اس اخبار کے ساتھ اہل حدیث کی ضرورت کی تصنیفات کی فہرست آپ کو بھیجی جاتی ہے اس میں سے ہر کتاب جماعت کے کام کی ہے جو کتابیں منگوانی ہوں جلد فرمائش بھیجکر دفتر سے منگو لیجئے۔ — منیجر

مال زکوٰۃ

اخبار محمدی مذہب اہل حدیث کی جو خدمات انجام دے رہا ہے وہ کسی بھائی سے پوشیدہ نہیں اس لئے ... زکوٰۃ ... اس اخبار کی، اخبار کے غریب فنڈ کی خطاب ... کی۔ مدرسہ محمدیہ کی جو ہو سکے اس ... مبارک میں مدد فرما کر جر و ثواب حاصل کیجئے۔

عید کا تحفہ عید کے فطرے کے نماز عید کے کل مسائل احکام دعائیں ... صاحب کی تصنیف بنام انعام محمدی میں ملاحظہ ہوں ...

دو تحفے

اوّل تحفہ زاجیرت صاحب اہل حدیث مرحوم کے ترجمے والا قرآن شریف ہے جس کے حاشیے پر پوری تفسیر قرآن صرف حدیثوں سے پڑھی ہے اس کا اصلی ہدیہ پانچ روپے ہے لیکن اس وقت مع تبرکے کے کونے بستے کی جلد صرف دو روپے دو آنے میں دے رہے ہیں۔ دوم تحفہ صحیح بخاری شریف کا اردو ترجمہ ہے یہ تین جلدوں میں مجلد ہے اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن اس وقت صرف سوا چار روپے۔ **اطلاع** بخاری مسلم، ترمذی ابوداؤد، ابن ماجہ کا اردو ترجمہ سب کی سب کتابیں مجلد ہیں دفتر سے ۱۵ نومبر تک ہم صرف ستر روپے میں بھیج دیں گے روپے بھیج کر ریل پارسل سے اپنے اسٹیشن پر منگوا لیجئے۔ ہم سے خط و کتابت کا پتہ یہ ہے

دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی

عید کی مبارکباد

جدھر دیکھو ادھر ہے شور اب عید سعید آئی | محمد ﷺ کے غلاموں کو مسرت کی نوید آئی
مبارک ہو رسول ہاشمی ﷺ کے جاں نثاروں کو | سروں پر سایہ کرنے رحمت رب مجید آئی
زمین والوں کی خاطر آسماں والوں کی جانب سے | صد طوبیٰ لہم یعنی ان کے عشرت کی کلید آئی
ہر سو عرش سے تا فرش رحمت کی گھٹا چھائی
برسنے بارش عشرت ... آئی

حکومتِ حجاز کا اعلان!

وزیر مالیات سعودی عرب نے سلطان ابن سعود کے ایجنٹ کے نام ایک تار ارسال کر کے ظاہر کیا ہے کہ بیت اللہ شریف آنے والے ہندوستانی حاجیوں کے لئے ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔ اس دفعہ حاجیوں کو تین چوتھائی مصارف معاف کر دئے جائینگے بحیرہ قلزم کا راستہ اچھا ہے۔ بشرطیکہ میسر ہو۔ ورنہ بحرین سے راس طنبورہ کا راستہ مفید ثابت ہوگا۔ حکومت جسقدر بھی موٹریں مہیا کر سکی حاجیوں کی سہولت کے لئے بھیج دیگی۔ موٹروں کا خرچ ایک سو روپیہ فی حاجی ہوگا۔

عید الفطر رشمی سوتی تکسن بنڈل

کا اشتہار ۲ ۱۸ صفحہ میں نکلا تھا گو اس میں مدت کا اعلان نہ تھا لیکن پھر بھی خیال ہے کہ کہیں کوئی صاحب اسے ۱۵ اکتوبر تک ختم نہ سمجھ لیں اس لئے اعلان ہے کہ مدت رعایت اس ماہ کے ختم تک ہے۔ منیجر ایس ایف ایم ۲۳ لدھیانہ۔

عیسائیت کی تبلیغ

چرچ آف انگلینڈ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ایک لاکھ ستر ہزار ڈالر عیسائیت کی تبلیغ کے لئے منظور کیا جائے۔ اس کے علاوہ امریکہ میں وسیع پیمانے پر اس کام کے لئے روپیہ جمع کیا جائیگا۔

افغانستان میں نئے نوٹوں کا اجرا

خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت افغانستان نے سو اور پچاس روپے افغانی کے کرنسی نوٹ جاری کئے ہیں۔

ہندوستان میں سرمہ کی کانیں!

ہندوستان کے محکمہ سپلائی نے ہندوستان میں سرمے کی کانیں دریافت کی ہیں۔

افغانستان میں عسکری تنظیم!

کابل سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اعلیحضرت تاجدار دولتِ عالیہ افغانستان المتوکل علی اللہ ظاہر شاہ نے دو گھنٹے تک افغانستان کی بڑی بڑی توپوں اور مسلح کاروں کی فیلڈ پریکٹس کا معائنہ فرمایا۔ کابل ریڈیو کا بیان ہے کہ اس موقعہ پر توپیں داغی گئیں۔ اور اوپر فضائے آسمانی میں ہوائی جہاز پرے بنا کر پرواز کر رہے تھے۔

حاجیوں کی تعداد جنگ کے باوجود کم نہ ہوگی

معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے باوجود اس مرتبہ حج کے لئے مکہ معظمہ جانے والوں کی تعداد کم نہ ہوگی۔ حاجیوں کو حجاز مقدس پہنچانے کے لئے حکومتِ ہند ایک جہاز راں کمپنی سے گفت و شنید کر رہی ہے۔ دوسری طرف جلالۃ الملک سلطان ابن سعود نے اعلان کیا ہے کہ حاجیوں کے اخراجات میں ۲۵ فیصدی تخفیف کیجائیگی۔

حکومتِ ہند اور مغل لائن کی باہمی گفت و شنید کے ذریعہ فیصلہ ہوگیا

جنگ کا حج پر کوئی اثر نہیں پڑیگا۔ چنانچہ زائرین حجاز کو امسال بھی لے جانے کے لئے انتظامات کئے جا رہے ہیں حکومتِ ہند اور مغل لائن کی باہم گفت و شنید سے جہاز چلانے کے متعلق فیصلہ ہوگیا ہے۔ عنقریب اس ضمن میں حکومتِ ہند ایک اعلان جاری کریگی اور حج کے لئے جہازوں کی روانگی کی تاریخوں کا اعلان کر دیا جائیگا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ امسال زائرین کی تعداد میں کچھ زیادہ کمی واقع نہیں ہوگی۔ اسکے برعکس حکومت سعودی نے حاجیوں کی مصارف میں ۲۵ فیصدی کمی کر دی ہے۔ اس بات سے غریب زائرین کو بہت کافی امداد ملے گی۔ گزشتہ سال ہندوستان سے ساڑھے چھ ہزار حاجی گئے تھے۔ حج میں تقریبًا دو ماہ صرف ہوتے ہیں ایک ماہ تو سافرت میں اور دوسرا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت میں صرف ہوتا ہے۔ امسال حج ۹ دسمبر کو ہوگا اسدن ہر ایک فرد و بشر آقا و غلام ننگے پاؤں احرام باندھے کعبہ شریف میں گناہوں کی معافی کے لئے دست دعا دراز کرتے ہیں۔

وکٹوریہ روپیہ اور اٹھنی کے متعلق سرکاری اعلان

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند پچھلے کچھ عرصے سے اس بات پر غور کر رہی تھی کہ وکٹوریہ کے روپیہ اور اٹھنی کو اس لئے ممنوع قرار دیا جائے کیونکہ ان میں سے اکثر کھوٹے نکل آتے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں ایک آرڈی ننس کے ذریعہ سکوں کے قانون میں ترمیم کر دی گئی ہے اور اسکی رو سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۱ء سے وکٹوریہ کے روپوں اور اٹھنیوں کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے لیکن ۳۰ ستمبر ۱۹۴۱ء تک تمام سرکاری خزانوں ڈاکخانہ جات اور صرف کلکتہ و بمبئی کے ریزرو بنکوں کی ٹکسالوں میں لئے جاتے رہینگے۔

طائف میں فضائی مرکز

یہاں جولائی کے دوسرے ہفتہ میں طیران مدنی کا دستور جاری کر دیا گیا ہے مشہور حجازی طیارہ ران عبد اللہ آفندی مندیلی اپنا طیارہ لیکر جدہ سے یہاں پہنچے۔ ایک اور طیارہ کعبہ مشرفہ کے کلید بردار الشیخ عبد اللہ شیبی کو لیکر آیا۔ شیخ بحرین کے بھائی ہز ہائنس شیخ محمد بن عیسیٰ آل خلیفہ طیارہ میں بیٹھ کر جدہ سے طائف پہنچے اعیان و اکابر نے فضائی اڈہ میں آپکا استقبال کیا۔ اور جلسہ ہائے ضیافت منعقد ہوئے۔ آپ طیارہ میں بیٹھ کر ریاض چلے گئے اور جلالۃ الملک ابن سعود کا شرف باریابی حاصل کرنے کے بعد عزم بحرین کرینگے۔ آپ مصر سے آئے ہیں۔

حجاز میں ملٹری اکاڈمی

حکومت سعودیہ کے سر رشتہ دفاع نے طائف میں ایک شاندار مکتب حربیہ جاری کیا ہے۔ جس میں حجازی نوجوانوں کو فوجی افسروں کی تعلیم دی جائیگی۔

دعا عبد الرحمٰن صاحب ہاپوڑی سخت علیل ہیں ناظرین دعا صحت کریں۔ اللہم اشفہ انت الشافی۔ عبد الواحد میرٹھی۔

اعلام الموقعین کا لفظی ترجمہ اردو دنیا میں اگر کوئی کتاب صحیح معنی میں فقہ کی کتاب کہلا سکتی ہے تو وہ یہ کتاب ہے۔ اہل حدیث بھائیو اگر آپ اپنے مذہب کی سچائی اور تقلیدی مذہب کی پوری تردید دیکھنی چاہتے ہیں تو اسے دیکھو قیمت حصہ اول چودہ آنے حصہ دوم ایک روپیہ۔ حصہ سوم ایک روپیہ بارہ آنے حصہ چہارم ایک روپیہ آٹھ آنے حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے۔ حصہ ششم ایک روپیہ بارہ آنے حصہ آخر ایک روپیہ آٹھ آنے۔ ساتوں حصوں کی یکجا رعایتی قیمت آٹھ روپے + **شان قرآن اردو** قرآن کریم کی خوبیوں کو اس میں اس وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے سے قرآن کی عظمت سے دل بھر جاتا ہے باوجود بڑی کتاب ہونے کے رعایتی قیمت صرف پانچ آنے ہے + **اسلامی پردہ اردو** پردے کی فلاسفی پردے کے ثبوت کے دلائل اور مخالفین کی پوری تردید مع تصاویر رعایتی صرف چار آنے **بیانات سلف و کمالات سلف اردو** یہ کتاب مولانا شرر لکھنوی کی تصنیف ہے۔ رعایتی قیمت صرف آٹھ آنے **الانتقاک** اردو نواب صاحب کا رسالہ ہم **نجد و حجاز** نجدی حضرات کی اصل و نسل ان کی ابتدا سے لے کر آج تک کی مکمل تاریخ مکے کی پہلی لڑائی کے مفصل واقعات ان کے اصلی عقائد اور قبوں کے مسئلے کا پورا تصفیہ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے +

حدیث شریف کی اردو ترجمے والی بہترین اور نایاب کتابیں بہت سستی

بلوغ المرام یہ کتاب تمام حدیث کی کتابوں کا خلاصہ ہے حدیث کے طالب علموں کو سب سے پہلے یہی پڑھائی جاتی ہے اس کی عربی بھی زیر زبر سمیت ہے نیچے ترجمہ صحیح اردو میں ہے حاشیہ پر حدیثوں کا مطلب نہایت سچا اور سیدھا حدیثوں کے مطابق ہے جس میں مذہب کی ملونی نہیں اس کے دو حصے ہیں حمائل ترجمے والے قرآن کے عربی سطریں رنگین ہیں بہت صاف چھپائی ہے۔ تمام احکام کی حدیثیں ہیں۔ نہایت ضروری کتاب ہے قیمت کامل دو روپے + **تجرید البخاری** صحیح بخاری شریف کامل کی تمام حدیثیں اس میں ہیں مکررات حذف ہیں ایک طرف عربی زیر زبر سمیت ہے دوسری جانب اس کا صحیح ترجمہ ہے۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانح عمری ہے ساتھ ہی آپ کے شاگردوں اور استادوں وغیرہ کا کامل ذکر ہے جن جن صحابیوں سے بخاری میں حدیث ہے ان سب کے حالات ہیں ضرورت کی جگہ حاشیہ بھی دے دیا ہے۔ دو جلدیں ہیں کل صفحات تقریباً ساڑھے آٹھ سو ہیں۔ قیمت ایسی ہے کہ گویا کچھ بھی نہیں یعنی بے جلد کی پانچ روپے آٹھ آنے۔ مجلد صرف چھ روپے۔ وہ لوگ جو اپنے رسول کے صحیح اور عملی سچے پیرو بننا چاہتے ہیں، ان کو حدیث کی صحیح تر کتاب "**صحیح بخاری شریف**" کا صحیح ترین اردو ترجمہ ہم سے منگوا لینا چاہئے۔ یہ بخاری شریف کی ایک ایک حدیث کا ترجمہ ہے جس میں دس ہزار صحیح احادیث رسول ہیں کتب مقدسہ اسلامی میں قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کا درجہ ہے یہی وہ کتاب ہے جس سے قوانین اسلامی تیار ہوتے ہیں۔ اور یہی وہ کتاب ہے جس کی دس ہزار حدیثیں سب کی سب پرکھی ہوئی ہیں ایک بھی حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے سے آپ کی معلومات مولویوں کے برابر ہو جائے گی۔ بخاری شریف پڑھنے کے بعد آپ سنت رسول کے عالم بن جائیں گے۔ اور آپ کا رہنا سہنا کھانا پینا سب عبادت ہو جائے گا۔ کیونکہ بخاری شریف پڑھنے کے بعد یہ سب کچھ اتباع رسول میں ہوگا۔ بخاری شریف اصل میں عربی کتاب ہے جس کا لفظاً ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے تاکہ اردو داں بھائی بھی اسلام کی اس اہم کتاب کا مطالعہ کر سکیں اور یہ ملحوظ رکھا گیا ہے کہ اس کا ہدیہ آسان تر ہو کہ غریب بھائی اس کو خرید سکے۔ اس کا ترجمہ دو ہزار صفحات میں آیا ہے نہایت اعلیٰ درجہ کا کاغذ لگایا گیا ہے۔ تین جلدیں ہیں اور تینوں جلدیں مجلد چرمی ہیں۔ دفتر اخبار محمدی کی یہ خصوصیت اظہر من الشمس ہے کہ وہ قرآن شریف واحادیث تقریباً لاگت پر دیتا ہے، اس لئے آپ تعجب سے سنیں گے کہ اس مجلد ترجمہ کا ہدیہ صرف چھ روپے ہے محصول ڈاک ایک روپیہ دس آنے کل سات روپے دس آنے ہیں پوری بخاری شریف کا ترجمہ ہے اور یہی کامل بخاری ہے جو لوگ پوری بخاری شریف منگانا چاہتے ہیں وہ یہی بخاری شریف منگائیں اور یہ نوٹ کر لیں کہ یہ تین جلدوں میں ہے پہلی جلد مجلد چرمی ۶۲۴ صفحے کی ہے اور اس میں ۳۰۵۳ حدیثیں ہیں۔ دوسری ۸۴۴ صفحات ہیں اور ۴۳۲۱ حدیثیں ہیں اور تیسری جلد مجلد چرمی ۵۶۸ صفحے کی ہے اور اس میں ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں۔ کاغذ عمدہ اور وزن پونے تین سیر۔ صرف ترجمہ ہے اور نہایت معتبر اور مستند + **مشکوٰۃ شریف کامل کا اردو ترجمہ** احادیث رسول کریم کا بہترین انتخاب مشکوٰۃ شریف ہے۔ تمام ممالک اسلامیہ میں جو شہرت واشیا زاور مقبولیت مشکوٰۃ شریف کو حاصل ہے وہ حدیث کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں۔ ترجمہ اتنا آسان اور عام فہم لکھا ہے کہ گویا اصل حدیث اردو میں ہی تھی اس کے آخر میں اسماء الرجال مشکوٰۃ کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں ۴۰۵ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات ہیں جن سے احادیث مشکوٰۃ روایت ہوئی ہیں اس میں ۵۹۹۱ احادیث ہیں ہدیہ مجلد صرف تین روپے علاوہ محصول ڈاک + **ترمذی شریف عربی مع ترجمہ اردو** یہی وہ کتاب ہے جس کی بابت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جس گھر میں یہ ہو گویا وہاں اللہ کے رسول بول رہے ہیں۔ اس کے نصف صفحے میں عربی ہے نیچے نصف میں اردو ترجمہ ہے کام کی کتاب ہے اور اس کے بہت کم نسخے اب باقی رہ گئے ہیں بہت بڑی اور مفصل کتاب ہے تمام مسائل اس میں موجود ہیں دونوں حصوں کی رعایتی قیمت صرف ساڑھے سات روپے ہے + **سفر السعادت** یہ بھی حدیث شریف کی معتبر اور مفید کتاب ہے جو بالکل کمیاب بلکہ نایاب ہے اس کا اردو ترجمہ کرا کر چھپوا لیا گیا ہے اور بہت سستا مل رہا ہے جلدی منگوا لیجئے جس کام کو آپ دیکھنا چاہیں کہ حضور کس طرح کرتے تھے یہ کتاب بتا دے گی کہ اس طرح قیمت ایک روپیہ دو آنہ + **پیغام رسول** عربی کی حدیثیں زیر زبر اور ترجمے سمیت۔ پھر ان کی شرح مثنوی میں قیمت صرف آٹھ آنے + **حقیقت اخلاق** اخلاق کی حدیثیں مع ترجمہ پھر بطور مثنوی کے نہایت دل کش اور دل خوش کن شرح قیمت ایک آنہ + **مظہر علم دین** فضائل علم وعلما کی حدیثیں مع ترجمہ و شرح مثنوی قیمت چار آنے + **ملبوس سخا** سخاوت کی حدیثیں مع ترجمہ اور شرح بطور مثنوی نظم ایک آنہ + **موطا امام**

محمد۔ امام ابوحنیفہؒ کے جونئی کے شاگرد حضرت امام محمدؒ کی یہ کتاب ہے جس کا ترجمہ اور شرح مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اہل حدیث کے شاگرد رشید نے کی ہے یہ جلیل القدر کتاب اس قابل ہے کہ ہر اہل حدیث کے پاس رہے اس میں وہ مسائل بھی ہیں۔ جن میں امام محمدؒ نے امام ابوحنیفہؒ کی مخالفت کی ہے۔ اور حدیث اور اہل حدیث کی موافقت کی ہے۔ پھر اس کی شرح سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے۔ ۴۳۶ صفحہ کی کتاب ہے اور اس وقت ہم صرف ڈھائی روپے میں دے رہے ہیں۔ ہر حدیث عربی میں زیر زبر سمیت ہے اُردو ترجمہ اور مکمل حاشیہ بھی ہے جلد منگائیے + **کتاب الآثار** یہ کتاب بھی اوپر کی طرح نایاب ہے اس کے سوا تین سو صفحات ہیں۔ عربی زیر زبر سمیت ہے اُردو ترجمہ بھی ہے۔ رعایتی قیمت صرف دو روپے ہے + **فیض بادشاہِ دوعالم** حضور کی نصیحتوں کی حدیثیں مع ترجمہ و شرح دو آنے + **شمائل ترمذی** اگر آپ اپنے نبیؐ کی صورت سیرت اس طرح دیکھنا چاہتے ہیں کہ گویا آپ اپنی آنکھوں سے حضورؐ کو دیکھ رہے ہیں اور خود حضورؐ کی صحبت میں آپ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں تو امام ترمذیؒ جیسے محدث کی یہ کتاب آج ہی منگوا لیجئے عربی مع ترجمہ قیمت صرف دو روپے + **میزان شعرانی** کا اُردو ترجمہ کامل دو جلدوں میں قیمت صرف پانچ روپے + **ثلاثیات امام بخاری** اس کتاب میں وہ حدیثیں ہیں جن کو امام بخاریؒ نے صرف تین واسطوں سے آنحضورؐ سے نقل کی ہیں عربی بھی ہے ترجمہ بھی ہے واضح اور جلی حروف ہیں قیمت صرف تین آنے + **نسیم الریاض ترجمہ اردو شفا قاضی عیاض** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب و خصائل و شمائل کا مجموعہ بہ احادیث مستندہ قیمت دو روپے + **بستان المحدثین** مصنفہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اس کتاب میں شاہ صاحبؒ نے محدثین اور حدیث کی کتابوں کے تمام حالات لکھے ہیں۔ ہر اہل حدیث کے مطلب کی چیز ہے۔ ۱۳۶ صفحات ہیں۔ اصلی قیمت ایک روپیہ ہے ہم صرف بارہ آنے میں دے رہے ہیں + **کمالاتِ عزیزی** مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کرامات وغیرہ کے بیان میں ۸۴ صفحات قیمت صرف تین آنے + **تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار مع عربی** اس کتاب کے اس فہرست سے بھی بڑے ۰۰ہ صفحات ہیں ہر حدیث مع حوالہ زیر زبر سمیت ہے پھر ترجمہ ہے۔ پھر پوری شرح اور تفسیر حدیث کی ہے۔ رعایتی قیمت اس وقت تین روپے + **ترمذی شریف** کا صرف اُردو ترجمہ دو جلدوں میں مجلد ہے اس میں دو ہزار ساٹھ حدیثیں ہیں۔ اور ایک ہزار دو سو صفحات ہیں۔ جلدیں چمڑے کے کونے پشتے والی نہایت عمدہ ہیں۔ قیمت صرف پانچ روپے + **احادیثِ قدسیہ** اس میں وہ حدیثیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر روایت فرمائی ہیں ہر حدیث مع حوالہ عربی زیر زبر سمیت ہے پھر ترجمہ ہے قیمت دس آنے + **حزب المقبول** صحیح حدیث کی تمام تر دعاؤں کا مجموعہ عربی مع ترجمہ و حاشیہ قیمت رعایتی صرف آٹھ آنے + **غنیۃ الطالبین** عربی مع ترجمہ عربی کی سطریں زیر زبر سمیت ہر سطر کے نیچے اردو ترجمہ، حاشیہ پر شاہ جیلاں رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری کتاب فتوح الغیب عربی مع ترجمہ اردو قیمت ساڑھے پانچ روپے + **غنیۃ الطالبین** کا صرف اُردو ترجمہ قیمت صرف پونے تین روپے + **وظیفۂ خیر** ادھر اُدھر کے تعویذ گنڈوں کا خیال نہ کیجئے

اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ ہر موقعہ کی حدیثی دعائیں مع ترجمہ ہیں قیمت ۸ + **چہل حدیث** یہ عجیب کتاب ہے اس میں چالیس حدیثیں مع زیر و زبر ہیں پھر ان کا ترجمہ ہے پھر ان کی پوری شرح اور تفصیل ہے پھر سات حدیثیں قرآن کے متعلق مع شرح ہیں۔ آخر میں چالیس اور ہیں قیمت پانچ آنے + **ابو داؤد شریف** کا اُردو ترجمہ کامل کتاب دو جلدوں میں مجلد صرف پانچ روپے + **مسلم شریف** کا اُردو ترجمہ کامل دو جلدوں میں مجلد قیمت پانچ روپے + **تجرید البخاری اُردو** صحیح بخاری پوری مگر حدیثوں کے حذف کے بعد صرف اُردو ترجمہ ہے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے + **اربعین محمدی** اہل حدیث کے مذہب کے مسائل کے ثبوت کی ۴۰ حدیثیں مع ترجمہ نہایت مفید اور کارآمد کتاب قیمت صرف دو آنے + **ابن ماجہ شریف کا صرف اردو ترجمہ** اس کے سات سو بیس صفحات ہیں چمڑے کے کونے پشتے والی جلد ہے اس کے آخر میں امام ابن ماجہ کی کامل سوانح عمری ہے اس کتاب کے ایک ایک حرف کا سہل آسان اُردو ترجمہ ہے لکھائی چھپائی کاغذ جلد ہر چیز بہترین ہے۔ ہدیہ رعایتی ساڑھے تین روپے + **ریاض الصالحین** عربی عبارت زیر زبر سمیت ہے رنگین سطریں ہیں نیچے اُردو میں مفید اور عمدہ ترجمہ ہے اردو زبان میں ہے پھر حاشیہ ہے۔ حاشیہ بھی مولانا عبدالاول صاحب غزنوی اہل حدیث کا ہے ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے یہ کتاب مشکوٰۃ کی طرح جامع ہے دو جلدوں میں ہے کل صفحات آٹھ سو ہیں یہی وہ کتاب ہے جسے حضرت سلطان ابن سعود نے عربی میں چھپوا کر عرب کو اس کی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے خدا کا شکر ہے کہ اب وہ عربی مع زیر زبر مع ترجمہ و حاشیہ نہایت اعلیٰ کاغذ پر بہت صاف چھپ گئی ہے اور قیمت بھی ہم نے بہت کم کر دی ہے تاکہ ہر امیر و غریب فائدہ اٹھا سکے یعنی کامل کتاب کا ہدیہ صرف ساڑھے چھ روپے + **وعظ و خطبے کی حدیثیں** آپ تعجب سے سنیں گے کہ جس پیغمبر کا سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا اور ایک ایک کام ائمۂ اسلام نے لکھ رکھا ہو اُس کے خطبے اور وعظ کسی ایک جگہ موجود ہی نہ تھے الحمد للہ یہ توفیق مولانا محمد صاحب کو ہوئی تین سال کی دن رات کی محنت سے انہیں جمع کر لئے عربی پر زیر زبر لگا کر مع ترجمہ و شرح بطرز خطبۂ جمعہ چھاپنا شروع کر دیا ہے قیمت حصہ اول ایک روپیہ حصہ دوم ایک روپیہ حصہ سوم ایک روپیہ + **حجۃ اللہ البالغہ** مصنفہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی حدیث کیا ہے بلکہ اسلام کیا ہے اسے یہ کتاب بیان کرتی ہے دونوں حصوں کا مکمل ترجمہ صرف آٹھ روپے + **حدیث اربعین** قیمت تین آنے + **ترجمہ منبہات ابن حجر** بہت سستی یعنی صرف چار آنے + **دستور المتقی** عرف **صلوٰۃ النبیؐ** اُستادِ کل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب عرف میاں صاحبؒ دہلوی نے جماعت اہلحدیث کے لئے اپنی موجودگی میں اس کتاب کو دہلی کے اہل حدیث مطبع میں چھپوائی تھی اور اس کتاب نے بہت مقبولیت حاصل کی تھی۔ اب یہ کتاب بالکل ختم ہو چکی تھی کہیں نہیں ملتی تھی بحمد اللہ اس کے کچھ نسخے ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں ایک سچے اہل حدیث کو عمر بھر کے مسائل کے لئے یہ کتاب کافی ہے۔ ہم نے اس کتاب کی قیمت نہیں بڑھائی بلکہ جو قیمت پہلے تھی اسی قیمت پر دے رہے ہیں یعنی صرف بارہ آنے میں دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی سے جلد فرمائش لکھ کر طلب فرمائیے +

اُردو کی بہترین تفسیریں

تفسیر فتح العزیز اردو عموماً نمازوں میں آخری پارے کی چھوٹی بڑی سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس لئے آپ اس کو ضرور منگوائیں۔ اس کے پانچ سو صفحات ہیں۔ ہر مضمون کو قرآن حدیث اور سلف صالحین سے بیان کیا ہے اس کی قیمت بھی کوئی بڑی رقم نہیں صرف دو روپے میں بھیج دی جائے گی محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ایسی تفسیر فتح العزیز کا انتیسواں (۲۹) پارہ تبارک الذی کا اُردو ترجمہ قیمت ڈیڑھ روپیہ + **تفسیر سورۂ والتین** اس میں تین اہل قلم اہل علم حضرات کی تفسیر ایک ساتھ کرکے چھاپ دی ہے۔ بہت جامع تفسیر ہے قیمت صرف دس آنے + **تفسیر سورۂ اخلاص** امام ابن تیمیہؒ کی لکھی ہوئی ہے ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس سے مفصل اور اس سے اچھی اس سورت کی اور کوئی تفسیر نہیں ہدیہ ڈھائی روپے + **تفسیر سورۂ کوثر** امام صاحبؒ کی ہی لکھی ہوئی ہے ہدیہ آٹھ آنے + **تفسیر مُعوّذتین** دنیا اور آخرت کی بھلائی اس تفسیر میں ہے سورۂ والناس اور والفلق کی تفسیر ہے امام ابن تیمیہ کی تصنیف ہے قیمت صرف نو آنے + **تفسیر آیت کریمہ** حضرت یونس علیہ السلام کی دعا، تشریح تفسیر فوائد طریقے وغیرہ امام ابن تیمیہؒ کی لکھی ہوئی ہے قیمت دس آنے + **ترجمان القرآن** مولانا ابوالکلام آزاد کی لکھی ہوئی جس کا کئی سال سے انتظار تھا جلد اول ساڑھے پانچ سو صفحات پر ختم ہوئی ہے ۷۶ صفحات میں مقدمہ اور فہرست مضامین وغیرہ ہیں۔ ۴۸۷ صفحے میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے قیمت پہلی جلد چھ روپے مجلد سنہری سات روپے، جلد دوم سات روپے + **تفسیر موضح القرآن** اُردو میں یوں تو تقریباً بیسیوں عالموں مولویوں اور انشاء پردازوں نے قرآن پاک کی تفسیریں لکھی ہیں لیکن سب نے اس تفسیر کو مشعل راہ بنایا اس تفسیر کی اردو صاف ہے اور معمولی لکھے پڑھے آدمی بھی اس کو آسانی سے پڑھ سکتے اور سمجھ سکتے ہیں۔ مستند اتنی ہے کہ ہندوستان کے تمام عالموں نے اس کو صحیح تسلیم کیا ہے ضخامت بہت بڑی تقطیع کے چھ سو صفحات اور قیمت صرف چار روپے + **تفسیر حقانی** قرآن مجید کی وہ لاجواب تفسیر جو مدت سے نایاب تھی خدا کا شکر ہے اب مکرر نہایت آب و تاب سے عمدہ سفید کاغذ پر طبع ہو گئی۔ قیمت کامل پچیس روپے + **تفسیر سعیدی** ترجمہ اُردو **تفسیر حسینی** دو ضخیم جلدوں میں سفید کاغذ رنگین خوش نما ٹائیٹل قیمت رعایتی اس وقت صرف سات روپے، **تفسیر محمدی** بہ طریق سلف صالحین یہی ایک مطول عمدہ اور معتبر تفسیر ہے آٹھ جلدوں میں عربی میں تھی اب اس کا ترجمہ ہو گیا ہے جس کا مفصل اشتہار اسی فہرست کے صفحہ ۲۳ پر ہے اسے ضرور منگائیے قیمت رعایتی صرف چوبیس روپے **ترجمۃ القرآن** سورۂ ابراہیم سے سورۂ والناس تک اہلحدیث کی تفسیر صرف ۴ر + **تبویب القرآن** مع حواشی و تفسیر وحیدی مصنفہ مولوی وحیدالزماں صاحب حیدرآبادی۔ اس کتاب میں ہر صفحے کے دو کالم ہیں ایک میں قرآن مجید کی آیات اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج اور تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یکجا جمع کر دیا ہے طلباء، علماء، واعظین اور مناظرین کے لئے بے حد مفید اعلیٰ کاغذ قیمت پانچ روپے۔

امام غزالیؒ کی تفسیر سورۂ یوسف عربی مع اُردو ترجمہ اس کتاب کے ۲۴۲ بڑے صفحات ہیں نایاب چیز ہے حاشیہ پر اصل عربی تفسیر ہے متن میں بڑے حروف کے ساتھ آسان ترجمہ ہے، قرآن کریم نے اس سورت کو احسن القصص کہا ہے اگر آپ اس تفسیر کو دیکھیں تو آپ پر کلام اللہ شریف کے جو نکات اس سورت میں ہیں ظاہر ہوں گے یہ تفسیر کس قدر بلند پایہ ہے وہ آپ امام غزالیؒ کی تفسیر ہونے سے ہی سمجھ گئے ہوں گے۔ اسے چھپے ہوئے عرصہ ہوا۔ اس وقت اس کی قیمت دو روپے تھی لیکن ہمارے پاس اس کے چند نسخے کہنے پہونچے ہیں اس لئے ہم بھی سستے ہی دے دیں گے قیمت بجائے دو روپے کے صرف ایک روپیہ + **تفسیر شیخ الرئیس** فلسفے اور منطق کے امام ابوعلی سینا نے قرآن کی تین سورتوں کی یہ تفسیر لکھ کر دنیا کو محو حیرت کر دیا ہے آپ اسے ضرور دیکھئے عربی مع ترجمہ و شرح قیمت صرف آٹھ آنے + **مصباح الفرقان فی لغات القرآن** اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے اس میں قرآن کریم سے تمام الفاظ حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ جمع کرکے ہر ایک لفظ کے لغوی معنی اس کا صیغہ اور اس کا مادہ اشتقاق اور اس کے متعلق تمام ضروری معلومات اور تحقیقات صاف اور سلیس اردو میں بیان کی گئی ہیں اس کتاب کا محتاج جس طرح ایک عام مسلمان ہے اسی طرح ایک کامل مولوی صاحب بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہ کتاب گویا ان دس کتابوں کی جامع ہے مفردات امام راغب اصفہانی، قاموس، منجد، اسرار البلاغہ، غرائب القرآن، عمدہ لغات القرآن، عجائب البیان، لغات القرآن، تفسیر المنار، نجوم الفرقان۔ اس کی تقطیع بڑے قرآن شریف کے برابر ہے۔ چھاپہ بہت صاف حروف بہت موٹے الگ الگ اعراب بالکل صحیح، کاغذ نہایت اعلیٰ قرآن کریم کے کسی لفظ کے معنی میں اس کے بعد آپ کبھی نہ الجھیں گے نئی چھپی ہے قیمت صرف چار روپے آٹھ آنے + **تفسیر فتح العزیز** فارسی مع ائمہ مسائل زری

اسلامی میگزین یعنی ہندو دھرم کی تردیدی کتابیں

آریوں کے رد کی یہ بہترین کتابیں ہیں جن کے جواب سے آج تک آریہ دنیا خاموش ہے جن کتابوں نے کفر کو پاش پاش اور اہل کفر کو بے چین کر رکھا ہے منگوائیے، جو ناپسند ہو واپس۔ **اصول آریہ** ہندو مذہب کے اصول کی تردید قیمت تین آنے + **آریہ سماجی** اور دیانند آریوں کے تمام مذہب کا کھنڈن قیمت ایک روپیہ + **گیان پرکاش** یہ وہ کتاب ہے جس کے بعد ہندو اور آریہ مذہب کی تردید میں اور کتاب کی ضرورت نہیں رہتی قیمت ایک روپیہ **دعوت مسلم** ہندو آریہ اور عیسائیوں کا رد۔ اسلام کی حقانیت کا ثبوت رعایتی قیمت صرف دو آنے + **قربانی گاؤ** حصہ اول چار آنے حصہ دوم چار آنے + **کفر توڑ** صرف آٹھ آنے + **آرین فلاسفی** حصہ اول چار آنے حصہ دوم چھ آنے + **آریہ انصاف** قیمت صرف چھ آنے + **آواگون توڑ** قیمت آٹھ آنے + **رشینلزم اور اسلام** قیمت صرف آٹھ آنے + **مطالبہ حق** قیمت صرف چار آنے + **سر توڑ** قیمت آٹھ آنے + **بت توڑ** قیمت صرف آٹھ آنے + **ترک ویدیزم** ایک آریہ

کی تصنیف حوالہ مسلمان ہیں قیمت صرف تین آنے + **ویدک الیشور** صرف تین آنے
قدامت اسلام صرف تین آنے + **استقامت** یہ بھی صرف تین آنے
اسلام و نمستے صرف چار آنے + **ابدی نجات** قیمت صرف تین آنے +
فلسفہ اور معجزہ قیمت آٹھ آنے + **ابطال تناسخ** قیمت چھ آنے +
بیان الحق قیمت چار آنے + **تحفۃ الہند** بارہ آنے + **تحفہ شکن** تین آنے
بنی معصوم قیمت صرف ایک آنہ + **تحفہ نیوگ** یہ کتاب نیوگ کے رد
میں ہے قیمت صرف آٹھ آنے + **تحفہ شادی** ہندوؤں کی شادی کے
بدترین طریقوں کا رد قیمت صرف دو آنے + **تحفہ نزول وید** ویدوں کے
کلام الٰہی ہونے کی تردید قیمت تین آنے + **تحفہ ذات پات** انسانوں میں
عدم مساوات کی تردید۔ قیمت تین آنے + **تحفہ الہام وید** ویدوں کے درست
نہ ہونے کا ثبوت قیمت صرف تین آنے + **تحفہ روح** قدامت روح کا ابطال
قیمت صرف چھ آنے + **مجموعہ ردّ وید** آریوں کے سارے مذہب کا رد۔ قابل دید یہ
کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے + **جڑمار** اس میں ہندو مت کا رد ہے
قیمت ایک آنہ + **انجیلوں میں خدا کا بیٹا** عیسائیوں کی لاجواب تردید
شہاب ثاقب سے پہلے جب ہندو دھرم ... یہ کتاب لکھی گئی قیمت آٹھ آنے

مرزائیوں کے رد کی بہترین نئی کتابیں

حالات مرزا خود مرزا کی کتابوں سے مرزا کی تردید قیمت پانچ آنے **ابا طیل
مرزا** مرزا صاحب کے چھتیس جھوٹ کا بیان قیمت صرف ایک آنہ + **بطلان
مرزا** مرزائی علمائے مرزا کی تردید قیمت ایک آنہ + **نوشتہ غیب** مرزائی قلعہ
پر مرزا کے توپ خانے کی بارھ قیمت صرف آٹھ آنے + **القول الفصیح**
حیات مسیح اور امام مہدی کے مکمل حالات اور ان کے جھوٹے دعوے داروں کی
تردید قیمت صرف دو آنے + **حیات مسیح** حضرت مسیح کی آسمانی زندگی کا ثبوت
قیمت صرف دو آنے + **تصویر مرزا** ڈھائی سو صفحات کی کتاب ایک ہزار روپے کا انعام
لیکن مرزائیوں نے اب تک اس کتاب کے جواب کی ہمت نہیں کی قیمت بارہ آنے
شفاء للناس ہمارا تو خیال ہے کہ اگر مرزا کی تردید کی صرف یہی ایک کتاب کوئی
خرید لے تو کافی ہے یہ استاد المحدثین حضرت میاں صاحب کی لکھوائی ہوئی ہے پانچ آنے
مناظرہ مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی با مرزا قادیانی
مولانا سہسوانی سے ان کے زمانے میں منطق فلسفہ وغیرہ میں کوئی بڑھا ہوا نہ تھا پھر اُن کی
تائید میں ہر حدیث و قرآن حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین صاحب تھے قیمت آٹھ آنے
لوبت مرزا تین سو صفحات کی کتاب پانچ سو روپیہ انعام کا اشتہار ہوتے ہوئے
مرزائیوں نے اس کی طرف رخ نہیں کیا بارہ آنے + بیان للناس رد مرزا میں پانچ آنے

عربی کار آمد کتابیں درسی اور غیر درسی

بخاری شریف عربی طبع مصر حاشیہ سندھی ساڑھے سات روپے + **بخاری
شریف** مطبوعہ دہلی بیس روپے + **مسلم شریف** نووی عربی قیمت صرف چھ
روپے آٹھ آنے + **فتح الباری** شرح صحیح بخاری مطبع انصاری قیمت پچاس روپے
ابو داؤد شریف عربی قیمت چھ روپے آٹھ آنے + **ترمذی شریف** عربی
قیمت ساڑھے چھ روپے + **مشکوٰۃ شریف** عربی قیمت ساڑھے تین روپے +
ابن ماجہ شریف قیمت چار روپے آٹھ آنے + **نسائی شریف** عربی قیمت
صرف دس روپے + **بیضاوی** تا مقام درس دو روپے آٹھ آنے + **مسند
امام احمد بن حنبل** قیمت پچاس روپے + **اعلام الموقعین** عربی خوشنما
چھاپہ ہندوستانی ساڑھے چار روپے + **تفسیر جامع البیان** عربی جس کے
حاشیہ پر اکلیل فوز الکبیر رسالہ امام احمد وغیرہ ہے قیمت کامل کی صرف چار روپے
خلاصۃ السیر عربی للطبری سیرت الرسول کے بیان میں قیمت آٹھ آنے +
الخشوع فی الصلوٰۃ لابن رجب قیمت ڈھائی آنے + **مسند عمر بن عبد العزیز**
قیمت صرف ڈھائی آنے + **تذکرۃ الموضوعات** مع قانون الموضوعات والضعفا
لمحمد بن طاہر پٹنی دو روپے + **کتاب الحیدہ** قیمت صرف چھ آنے + **الدر النضید**
للشوکانی قیمت بارہ آنے + **کشف الکربہ** لابن رجب قیمت دس آنے + **ذکری
المولد النبوی** وحقیقۃ الدعوۃ الاسلامیہ للسید محمد رشید رضا قیمت ایک روپیہ +
**علماء اور طلباء کے لئے حدیث کی پہلی کتاب بلوغ المرام مع
شرح عربی** تمام مدرسوں میں سب سے پہلے حدیث کی یہی کتاب پڑھائی جاتی
ہے۔ خدا بھلا کرے مولانا حاجی حافظ سید احمد حسن صاحب مرحوم محدث اہل حدیث
کا جنہوں نے اس کی مکمل شرح لکھی جس کی ضرورت تمام طلباء اور علماء کو تھی۔ تمام
حدیثوں کی تخریج کی ہے۔ ضعیف حدیثوں کی وجہ ضعف بیان کی ہے تقویت کی اگر کوئی
وجہ تھی تو اسے بھی بتلا دیا ہے جو حدیثیں مختصر تھیں انہیں پوری بیان کر دی ہیں جہاں
مذہب والوں نے حدیث کے معانی غلط بیان کئے تھے اور تاویل کی تھی وہ بے نقاب
کر کے حدیث کے اصلی معنی ظاہر کر دیئے ہیں جن حدیثوں میں بظاہر مخالفت تھی،
ان میں جمع و تطبیق کی صورت بیان کر دی ہے۔ ہر جگہ محدثین کے مذہب اور المحدث
کے مسلک کی تقویت با دلائل ظاہر کی ہے اور خلاف حدیث جو مذاہب تھے، اُن کو
جواب دیا ہے۔ آخر میں تمام محدثین کی سوانح عمری لکھ دی ہے اور مؤلف کتاب بلوغ
المرام حافظ ابن حجرؒ کی سوانح عمری بھی لکھ دی ہے۔ اس کے دو حصے ہیں قیمت اصلی
تین روپے ہے لیکن ہم صرف دو روپے میں دے رہے ہیں + **اصول شاشی
معلم** ... اصول فقہ کی یہ کتاب اصلی قیمت ایک روپیہ اس وقت صرف چار آنے + **مفید
الطالبین** درسی ابتدائی کتاب ہے نئی ہے قیمت رعایتی ایک آنہ + **منطق کی
پہلی کتاب اردو** طالب علم بھائیو! منطق اگر سمجھ میں نہ آتی ہو اگر مشکل معلوم ہوتی
ہو تو یہ رسالہ منگوا لیجئے تمام منطق کی اصطلاح اور تعریفوں کو پانی کر دیا ہے ۳ ر
مسک الختام فارسی کی صرف جلد دوم ڈھائی روپے + **الریاض المستطابہ** امام یمنی
کی کتاب صحیح بخاری کے رواۃ صحابہؓ کے حالات کے بیان میں دو روپے + **آیات
السائلین** عربی تفسیر قرآن دو روپے آٹھ آنے ... تفسیر خود قرآن سے ہے +

اگر حنفی ہونا یہ ہے کہ امام صاحبؒ کے جملہ مسائل مانے جائیں تو ساری دنیا میں ایک بھی حنفی نہیں

بعض مسائل امام صاحبؒ کے جس طرح اہلِ حدیث نہیں مانتے اسیطرح حنفی بھی نہیں مانتے

:- (از ایڈیٹر) :-

اس عنوان کو پڑھکر بہت ممکن ہے کہ آپ کو تعجب ہوا ہو۔ لیکن جب اس پورے مضمون کو آپ پڑھ لینگے تو آپ کا تعجب دور ہو جائے گا۔ اور آپ قطعاً اُسی نتیجے پر پہنچ جائیں گے جس پر پہنچکر میں نے اس عنوان کو قائم کیا ہے ✤

مسائل کا اختلاف اور چیز ہے اور گروہ بندی اور چیز ہے۔ آپ سلف کے زمانے پر نظر ڈالئے گو اُن میں مسائل کا اختلاف آپ کو نظر آئے گا۔ لیکن فرقہ بندی کی مکروہ صورت آپ کو ڈھونڈے بھی نہ ملے گی۔ سلف صالحین کے زمانے گذر جانے کے بعد چوتھی صدی میں مسلمانوں میں فرقہ بندی قائم ہوئی۔ جدا جدا گروہ قائم ہو گئے اور ہر ایک نے دوسرے کے خلاف اپنا ایک پورا مسلک بنالیا۔ بلکہ اپنے نام اور نسبت بھی الگ الگ قائم کر کے بالکل ہی ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ چار مذہب بالکل جداگانہ ایک دوسرے سے محض بیگانہ قائم ہو گئے۔ ہر ایک مذہب کی کتابیں بھی الگ الگ لکھ لی گئیں۔ اور اُنہی کے اصول و فروع کی علیحدہ علیحدہ جامد تقلید شروع ہو گئی ✤

بلکہ ان مذاہب نے اتنی ترقی کی کہ جس طرح دینِ اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کرنے پر دینی سزا ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرے کے اختیار کرنے پر بھی سزا مقرر کر دی گئی۔ چنانچہ حنفی مذہب کی معتبر کتاب دُرِّ مختار باب التعزیر میں ہے اِرْتَحَلَ اِلٰی مَذْهَبِ الشَّافِعِیِّ یُعَزَّرُ یعنی جو حنفی شافعی بن جائے اُسے سزا کی جائے۔ اور حنفی مذہب کی فقہ کی

کتاب قُنیہ میں ہے لَیْسَ لِلْعَامِیِّ اَنْ یَّتَحَوَّلَ مِنْ مَذْهَبٍ اِلٰی مَذْهَبٍ وَیَسْتَوِیْ فِیْهِ الْحَنَفِیُّ وَالشَّافِعِیُّ یعنی عام آدمیوں کو ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف گھومنا نہ چاہیئے۔ اس میں حنفی شافعی برابر ہیں۔ الغرض جس طرح اسلام کے بعد یہودی نصرانی بننے پر سزا ہوتی ہے اسی طرح حنفی کو شافعی بننے پر اور شافعی کو حنفی بننے پر سزا کا فتویٰ دیدیا گیا ✤

شدہ شدہ نوبت یہانتک پہنچی کہ ۸۰۱ھ میں سلطان ناصر فرح بن برقوق کے زمانے میں کعبۃ اللہ کو بھی چار حصوں میں تقسیم کردیا گیا۔ اور حنفی شافعی مالکی حنبلی کے نام سے چار جداگانہ مصلّے چار جہتوں میں قائم ہوئے۔ اور مسلمانوں میں ہاں ہاں اُن مسلمانوں میں جنہیں آج سے آٹھ سو برس پہلے ایک مرکز پر جمع کیا گیا تھا۔ چار مورچے قائم ہو گئے۔ بلکہ انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنے مرکز کے بھی چار ٹکڑے کر کے اسلامی وحدت کو کثرت سے اتفاق کو اختلاف سے یگانگت کو بیگانگی سے یکجہتی کو چار جہتی سے۔ ایک دین کو چار مذہبوں سے بدل دیا۔ اور خوشی خوشی اس پر جم گئے۔ محمدی کہلوانے کے بجائے حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کہلوانے لگے۔ ہر ایک دل میں یہ جذبہ اُٹھنے لگا۔ ایک ایک کان میں یہ صور پھونکا جانے لگا کہ ہمارا مذہب یہ ہے اور اس کا یہ ہے۔ اب دنیا کی نگاہوں میں سب سے بڑا جرم یہ ہو گیا کہ کوئی شخص اپنی نسبت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کر کے اپنے تئیں محمدی کہلائے اور مسئلے مسائل کو براہ راست حدیث و قرآن سے لے ع

فَلْیَبْکِ عَلَی الْاِسْلَامِ مَنْ کَانَ بَاکِیًا

اے آنکھ تجھ میں جتنے آنسو ہیں وہ سب اسلام کے نام لیواؤں پر بہا دے تو بھی میرے دل کا رنج کم نہ ہوگا ✤

یہ مسلّم بات ہے کہ انسانی اصول جگہ جگہ ٹوٹتے ہیں۔ عقلی گھوڑے بڑی بڑی ٹھوکریں کھاتے ہیں بدعتوں کے پاؤں نہیں ہوتے۔ دین میں نئی بات ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے ریشمی کپڑے میں ٹاٹ کا پیوند۔ یا سونے کی تھالی میں لوہے کی میخ۔ یہ چیز نبھ نہ سکی۔ ٹوٹ گئی۔ اور اس زور سے ٹوٹی کہ اس کے ٹوٹنے کی آواز ایک ایک کان میں پہنچ گئی۔ اور سکے بکھرے ہوئے ٹکڑے ایک ایک گھر میں گرے۔ یہ ٹوٹی اور ایسی ٹوٹی کہ پھر نہ جڑ سکی۔ اور نہ جڑ سکے ✤

سنئے! الگ الگ ایک ایک امام کی یا تو سب کی سب باتوں کا ماننا تقلید ہے یا کچھ باتوں کا ماننا اور کچھ باتوں کا چھوڑ دینا تقلید ہے۔ اگر آنکھیں بند کر کے بلا دلیل ایک امام کی تمام باتوں کے تسلیم کر لینے کا نام تقلید ہے تو لو آپ یقین مانئے کہ روئے زمین پر مقلد کوئی نہیں۔ اور اگر بعض باتوں کا ماننا باوجود بعض کو نہ ماننے کے تقلید ہے تو پھر باور کر لیجئے کہ تمام زمین پر غیر مقلد کوئی نہیں۔ پھر یہ افراتفری کیوں مچی ہوئی ہے؟ روزمرّہ مقلدی غیر مقلدی کے ناخوشگوار قصّے کیوں چل رہے ہیں؟ تیرہ بہم دنیا میں کیوں پھیلی ہوئی ہے؟ ہندوستان کے فلاکت زدہ شکست خوردہ مسلمان کیوں آپس میں سر پھٹول کر رہے ہیں؟ اگر مقلد ہیں تو سب۔ اور اگر غیر مقلد ہیں تو سب۔ پس اتفاق و اتحاد

سے رہو۔ صحابہ تابعین کی روش پر قائم ہو جاؤ۔ اور بل جل کر اسلام کی ترقی کی کوشش میں لگ جاؤ۔ تفرقہ اندازوں کی ایک نہ سنو۔ خدا کی عبادت اور رسول کی اطاعت میں مشغول ہو جاؤ ✤

سنو! اگر کسی حنفی کو یہ اختیار ہے کہ وہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کسی بات کو نہ مانے اُس کے خلاف عمل عقیدہ رکھ کر پھر بھی وہ حنفی ہی رہے تو کیا وجہ ہے یہ اختیار دوسروں سے سلب کر لیا جائے؟ انہیں یہ آزادی نہ دی جائے؟ وہ اگر امام صاحبؒ کے کسی مسئلے کو چھوڑ دیں تو اُن کے خلاف قیامت قائم کر دی جائے۔ اور غیر مقلد غیر مقلد کہہ کہہ کر سر پھٹول جوتم پیزار عدالت کچہری تک کی نوبت پہنچے۔ دلوں میں بغض و عناد پیدا کرکے نفرت و حقارت کے جذبات اُبھار دئے جائیں۔ اور ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکا کر طرفین کی طاقت آپس میں خرچ کر دی جائے۔ کفر کے گولے برسائے جائیں اور اُس سے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا جائے اور بجائے اس کے کہ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ۔ ایک دوسرے پر آپس میں سختی کی جائے۔ میل جول توڑے جائیں رشتے ناتے بگاڑے جائیں۔ اور خدا کے بندوں پر زمین تنگ کر دی جائے ✤

اب سنئے! حنفی مذہب کی بہت ہی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری میں ہے وَيُكْرَهُ صَوْمُ سِتَّةٍ مِّنْ شَوَّالٍ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مُتَفَرِّقًا كَانَ اَوْ مُتَتَابِعًا۔ وَعَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ كَرَاهَتُهُ مُتَتَابِعًا لَا مُتَفَرِّقًا۔ لٰكِنْ عَامَّةُ الْمُتَاَخِّرِيْنَ لَمْ يَرَوْا بِهٖ بَأْسًا۔ هٰكَذَا فِيْ بَحْرِ الرَّائِقِ وَالْاَصَحُّ اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِهٖ۔ كَذَا فِيْ مُحِيْطِ السَّرَخْسِيِّ۔ وَتُسْتَحَبُّ السِّتَّةُ مُتَفَرِّقَةً كُلُّ اُسْبُوْعٍ يَوْمَانِ۔ كَذَا فِي الظَّهِيْرِيَّةِ۔ فِيْ فَصْلِ الْاَوْقَاتِ الَّتِيْ يُكْرَهُ فِيْهَا الصَّوْمُ وَيُسْتَحَبُّ۔

یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شوال کے چھ روزے مکروہ ہیں۔ خواہ وہ پے در پے ہوں خواہ الگ الگ ہوں۔ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک پے در پے ہوں تو مکروہ ہیں۔ لیکن الگ الگ ہوں تو مکروہ نہیں لیکن عام متأخرین اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے بحرالرائق میں اسی طرح ہے۔ اور زیادہ صحیح بھی یہی ہے کہ اس میں کوئی ڈر خوف نہیں۔ محیط سرخسی میں اسی طرح ہے۔ یہ چھ روزے جُدا جُدا مستحب ہیں۔ ہر ہفتے میں دو دن کرے۔ اسی طرح ہے ظہیریہ کی اس فصل میں جس میں ان وقتوں کا ذکر ہے جس میں روزہ رکھنا مکروہ ہے اور مستحب ہے ✤

برادران! اصلی عبارت مع ترجمے کے آپ کے سامنے ہے۔ کسی مزید حاشیے کی ضرورت نہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ:-

(۱) امام صاحبؒ کے نزدیک شش عید کے روزے رکھنے مکروہ ہیں لگاتار بھی اور الگ الگ بھی ✤

(۲) اس کی تقلید نہ کرکے امام صاحب کے چوٹی کے شاگرد امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ لگاتار نہ رکھے بلکہ الگ الگ مہینہ بھر میں یہ چھ روزے پورے کرے۔ یعنی ان کے نزدیک جائز ہیں ✤

(۳) پچھلے فقہا عام طور پر اس طرف ہیں کہ ان روزوں کے رکھنے میں کوئی ڈر خوف نہیں ✤

(۴) صاحب کتاب کے نزدیک بھی زیادہ صحیح یہی قول ہے ✤

(۵) پھر ایک صورت یہ ہے کہ ہر ہفتے میں دو روزے رکھے یوں شوال کے تین ہفتوں میں یہ چھ روزے رکھ لے ✤

(۶) ساتھ ہی فقہ کی کتابوں کا اختلاف بھی ظاہر ہے۔ بحرالرائق میں کچھ ہے۔ محیط سرخسی میں کچھ ہے۔ اور ظہیریہ میں کچھ ہے ✤

الغرض اگلے پچھلے سب حنفیوں نے مل کر امام صاحبؒ کے قول کو اس مسئلے میں نہیں مانا اور اس کے خلاف فتویٰ دیا۔ آج کل حنفیوں کا عمل بھی امام صاحبؒ اس فتوے کے بالکل خلاف ہے۔ وہ سب شش عید کے روزوں کو جائز اور کارِ ثواب جانتے ہیں اور اکثر لوگ رکھتے بھی ہیں حالانکہ امام صاحبؒ اسے مکروہ بتلاتے ہیں۔ اور فقہ کا قاعدہ ہے کہ جب مکروہ کو مطلق کہا جائے تو مراد حرمت ہوتی ہے پس شش عید کے روزے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام اور مقلدین حنفی مذہب کے نزدیک کارِ ثواب ✤

بیشک حدیثوں میں بھی یہی ہے یہ روزے ثابت ہیں اور کارِ ثواب ہیں چنانچہ صحیح مسلم شریف میں ہے مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے رمضان کے روزوں کے بعد چھ روزے شوال کے بھی رکھ لئے تو گویا اُس نے سارا زمانہ روزے میں گذارا۔ طبرانی میں ہے کہ یہ سنکر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ کیا ہر دن کے روزے کے بدلے دس روزوں کا ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ نسائی وغیرہ میں ہے کہ رمضان کا ثواب دس مہینے کا اور ان چھ روزوں کا ثواب دو ماہ کا۔ اوسط طبرانی کی روایت میں پے در پے لگاتار ان روزوں کے رکھنے پر یہ ثواب ہے۔ اسی کتاب میں ہے کہ ان روزوں کا رکھنے والا اپنے گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا آج ہی پیدا ہوا۔

پس جس طرح یہاں امام صاحبؒ کے فرمان کو خلافِ حدیث پا کر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اسیطرح

اخبار محمدی کی جو صاحب اب بھی منگوائیں ان کے نام اس جلد ۱۸ کے نمبر ۱ سے جاری کر دیا جائے گا تاکہ خطبات نبویہ کی چوتھی جلد اخبار کی جلد ۱۸ کے ساتھ پوری آ جائے۔ آپ اپنے احباب کو بھی یہ خوشخبری دیں

جہاں کہیں قولِ امام حدیثِ رسولؐ کے خلاف
پایا جائے ترک کر دیا جائے۔ تو آج یہ سب
جھگڑے رگڑے دور ہو جائیں۔ اور مسلمان پھر
مل بیٹھیں۔ اور پھر وہی ترقی کی روح پرور
ہوائیں چلنے لگیں۔ اور ہماری دین و دنیا سنور
جائے۔ مسلمانو! یہی فرمان حضرت امام صاحبؒ
کا ہے۔ یہی وصیت اُن کی ہے۔ فرماتے ہیں
اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ میری بات
کو حدیث کے مقابلے پر چھوڑ دو۔ فرماتے ہیں
اِنْ تَوَجَّهَ لَكُمْ دَلِيْلٌ فَقُوْلُوْا بِهٖ (...)
مطلب یہ ہے کہ تمہیں جب میرے قول کے خلاف
کوئی دلیل مل جائے تو تم وہی کہو جو دلیل سے
ثابت ہو۔ یہی وجہ تھی کہ خود امام صاحبؒ
کے شاگردوں نے آپ کی مخالفت کی۔ آپ کی
باتوں کو نہ مانا۔ جس بات کو خلاف دلیل یعنی
خلاف قرآن و حدیث سمجھا اسے علی الاعلان
ترک کیا۔ چنانچہ تہائی مذہب میں انہوں نے
امام صاحبؒ کی مخالفت کی۔ جیسے کہ شامی
میں ہے فَحَصَلَ الْمُخَالَفَةُ مِنَ الصَّاحِبَيْنِ
فِيْ نَحْوِ ثُلُثِ الْمَذْهَبِ۔ یعنی حضرت ابو یوسفؒ
اور محمدؒ جو امام صاحبؒ کے چوٹی کے شاگرد تھے
انہوں نے پورے ایک تہائی مذہب میں حضرت
امام صاحبؒ کا خلاف کیا۔ بلکہ یہ اختلاف
در اصل دو تہائی تک پہنچ گیا ہے۔ الغرض
امام صاحبؒ کے مسائل کو جبکہ وہ خلاف حدیث
و قرآن ہوں چھوڑ دینا اگر غیر مقلد ہو جانا اور امام
صاحبؒ کے دشمن بن جانا ہے تو یہ وہ جرم ہے
جس میں حنفی اہلحدیث دونوں برابر کے شریک ہیں
اگر اسی کا نام امام صاحبؒ کی محبت اور اُن کی
تقلید ہے کہ اُن کے کل مسائل کو آنکھیں بند
کر کے تسلیم کر لیا جائے۔ اُن کے ایک ایک فرمان
کو شریعت کے مسائل کا درجہ دیا جائے تو اِس
معنی میں نہ حنفیوں میں کوئی حنفی ہے۔ نہ اہلحدیثوں
میں کوئی حنفی ہے۔ ہم سب ایک ہی کشتی میں سوار
ہیں اور کشتی کا رُخ ایک طرف ہے۔ پس لِلّٰہ
جھگڑے بکھیڑے چھوڑ دو اور ایک ہو کر بیٹھو۔

ہاں اگر کسی نے آپ کے کانوں میں یہ
افسوں پڑھ کر پھونک دیا ہو کہ اہلحدیث اماموں
کے دشمن ہیں۔ وہ اماموں اور مجتہدوں کو
گالیاں دیتے ہیں۔ ان کی توہین و حقارت
کرتے ہیں۔ اُن سے بغض و بیر رکھتے ہیں تو
سنو اور کان کھول کر سنو! خود سنو اور دوسروں
کو بھی سنا دو کہ اہلحدیث اس شخص کو مطرود و خدا
کی رحمت سے دور اور شیطان کا ساتھی سمجھتے
ہیں جو ائمہ دین مجتہدین و محدثین سے بغض و
بیر رکھے۔ اُن کے حق میں بُرے الفاظ کہے
انہیں حقارت اور توہین سے یاد کرے۔ اور
اُن کا دشمن ہو۔

آؤ اے اہلحدیثو! اور اے حنفیو! مل جُل
کر حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس
فرمان پر کاربند ہو جاؤ۔ جو خود حنفی مذہب کی
معتبر کتاب شامی میں موجود ہے کہ اِذَا صَحَّ
الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ۔ یعنی صحیح حدیث
میں جو ہو وہی میرا مذہب ہے۔

یہی نہیں کہ یہ ایک ہی مسئلہ اس قسم کا ہو
آؤ میں آپ کو اور بھی ایسے مسائل بتلاؤں۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کے وہ مسائل جنہیں حنفی نہیں مانتے

حنفی مذہب کی معتبر کتاب ہدایہ فاروقی
جلد ثالث ص۲۹۸ میں ہے وَلَا الْاِسْتِئْجَارُ
عَلَى الْاَذَانِ وَالْحَجِّ وَكَذَا الْاِمَامَةِ وَ
تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَالْفِقْهِ...... وَبَعْضُ
مَشَائِخِنَا اسْتَحْسَنُوْا۔ وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى
یعنی امام صاحبؒ کے نزدیک اذان پر، حج پر
امامت پر، قرآن پڑھانے پر، فقہ سکھانے پر
اجرت اور تنخواہ لینی ناجائز ہے۔ لیکن بعد
کے مشائخ نے اسے جائز رکھا ہے اور فتویٰ
اسی پر ہے کہ جائز ہے۔ مقلدو! بتلاؤ یہ تقلید ہے
یا غیر مقلدی؟

(۶) جس عورت کا خاوند گم ہو اس کے بارے
میں امام ابو حنیفہؒ کا حکم ہے کہ اس کے ہم زمان
لوگوں کی موت تک اس کی بیوی بیٹھی رہے۔
دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ لیکن سب حنفیوں نے
اگلوں اور پچھلوں نے اسے نہیں مانا۔ بعض
کہتے ہیں کہ نوے سال تک انتظار کرے۔
مصنفِ کنز اسی کو اختیار کرتے ہیں بمصنف
ہدایہ اسے آرام دہ بتلاتے ہیں۔ مصنف ذخیرہ
اسی پر فتویٰ بتلاتے ہیں۔ بعض احناف ستر
سال کی مدت مقرر کرتے ہیں بعض
پچھلے حنفی ساٹھ سال کی۔ ابن الہمام ستر برس
کی (ملاحظہ ہو رد المحتار مطبوعہ دار الکتب مصر
جلد ثالث ص۳۹۲) اسی صفحہ میں لکھتے ہیں لَوْ
اَفْتٰى بِهٖ فِيْ مَوْضِعِ الضَّرُوْرَةِ لَا بَأْسَ
بِهٖ یعنی اگر ضرورت کے موقعہ پر چار سال انتظار
کا اور اس کے بعد چار مہینے دس دن عدت
گذار کر نکاح کر لینے کا حکم بھی دیا جائے تو کوئی
حرج نہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے
اقوال ہیں۔ مثلاً قاضی کو اختیار ہے۔ اور موقوف
ہے جگہ پر، اور زمانہ پر، اور غلبہ ظن پر وغیرہ
وغیرہ۔ مقلدو دوستو! یہ مقلدی ہے یا
غیر مقلدی؟

(۷) ٹھیک اسی طرح پانی کی پاکی کا مسئلہ
ہے۔ عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ ص۸۶ میں
ہے قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ
يُعْتَبَرُ فِيْهِ اَكْبَرُ رَأْيِ الْمُبْتَلٰى۔ یعنی امام
ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ استعمال کرنے والے
کے غالب گمان کا اعتبار ہے۔ پانی کی کوئی
حد مقرر نہیں۔ لیکن حنفی مذہب مقلدوں
نے اسے نہیں مانا۔ انہوں نے حد مقرر کی
چنانچہ عمدۃ الرعایہ جلد اول ص۸۶ میں ہے

منهم من جعل اكثرها كان بقدر ثمان في ثمان، وما عداه قليلاً ومنهم من اختار خمسة عشر واختار جمع من اصحابنا التقدير بعشرة في عشرة وافتوا به ۔ یعنی بعض کے نزدیک آٹھ ہاتھ لمبا آٹھ ہاتھ چوڑا حوض ہونا چاہئے۔ بعض نے بارہ بارہ ہاتھ کہا۔ بعض نے پندرہ پندرہ۔ ایک جماعت نے دس دس دہ در دہ پر فتوے دیا ہے۔ حنفیو! بتلاؤ یہ تقلید ہے یا غیر تقلید؟ ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو نکلا وہ گاجر کا چھلکا

(۸) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ فرض ہے لیکن طحاوی مصطفائی جلد اول صفحہ ۳۲۲ میں ہے ۔ لا زكوٰة في الخيل هذا قول ابي يوسف ومحمد وهو احب القولين الينا ۔ یعنی ابو یوسفؒ اور محمدؒ کہتے ہیں۔ گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں۔ ان ہی کا قول ہمیں بھی پسند ہے۔ اور فتاویٰ قاضی خاں میں ہے الفتوى على قولهما یعنی فتوے امام صاحبؒ کے قول کے خلاف ہے۔ کہو مقلد بھائیو! یہ تقلید ہے یا عدم تقلید؟ +

(۹) اسی کتاب کے صفحہ ۳۱۶ پر لکھا ہے کہ ضب یعنی گوہ (ایک جانور) کا کھانا امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ اور محمدؒ تینوں کے نزدیک مکروہ ہے لیکن اس سے اگلے صفحہ پر لکھتے ہیں لا باس باكل الضب وهو القول عندنا ۔ یعنی اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ہمارے نزدیک صحیح بات یہی ہے۔ کہو حنفیو! یہ تقلید شخصی ہے یا ترک تقلید؟ +

(۱۰) رد المختار جلد ثالث مصری مطبوعہ دار الکتب صفحہ ۳۶۲ پر لکھتے ہیں کہ ایک عورت عدت میں ہے اُسے خون حیض پہلی مرتبہ تین دن تک آیا پھر نہیں آیا امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں جب تک تین حیض نہ آجائیں بیٹھی رہے اگرچہ سالہا سال گذر جائیں لیکن حنفی مذہب کی معتبر کتاب فتاویٰ بزازیہ میں ہے الفتوى في زماننا على قول مالك یعنی ہمارے زمانے میں فتویٰ امام مالکؒ کے قول پر ہے یعنی ۹ مہینے تک عدت میں رہے۔ پھر عدت سے باہر ہے۔ کہو مقلد دوستو! تقلید شخصی یہاں کیا ہوئی؟ +

(۱۱) ہدایہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۱۵ کتاب المساقاۃ میں ہے قال ابو حنيفة المساقاة بجزء من الثمر باطلة یعنی امام صاحبؒ فرماتے ہیں کھجوروں کا کچھ حصہ مقرر کر کے باغ کو پانی پلانا اور خدمت کرنا باطل و ناجائز ہے۔ آگے چل کر اسی کتاب کے اسی صفحہ میں ہے جائزة۔ یعنی یہ جائز ہے۔ دوستو! کیا اب بھی تقلید باقی رہ گئی؟ ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں رسوا
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

(۱۲) دو چار آدمی شرکت میں کھیتی کریں تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے ملاحظہ ہو ہدایہ فاروقی جلد ۴ صفحہ ۴۰۸ و ۴۰۹ میں لکھتے ہیں الا ان الفتوى على قولهما ۔ یعنی ہم اسے نہیں مانتے۔ فتویٰ اس کے برخلاف ہے یعنی مزارعت جائز ہے۔ کہو حنفیو! یہ حنفیت ہے یا کچھ اور؟ +

(۱۳) یہ تیرہ مسائل ہی نہیں بلکہ شامی جلد ۲ صفحہ ۵۸۴ میں اصول ہے کہ اذا لم يوجد في مذهب الامام قول في مسئلة يرجع الى مذهب مالك ۔ یعنی ضرورت کے وقت امام مالکؒ کے مذہب پر عمل کر لے۔ بھائیو! اب کہئے تقلید شخصی یہاں کیا ہوئی؟ +

(۱۴) در مختار مصری جلد ۳ صفحہ ۳۹۱ میں ہے عنده جائز غير لازم یعنی وقف امام صاحبؒ کے نزدیک جائز ہے۔ لیکن لازم نہیں۔ پھر اسی صفحہ میں لکھتے ہیں فيلزم فلا يجوز له ابطاله ولا يورث عنه وعليه الفتوى کہ فتویٰ اس کے برخلاف ہے۔ یعنی جائز بھی ہے اور لازم بھی۔ فرمائیے تقلید شخصی رہی یا گئی؟ +

اسی طرح اور بیسیوں مسائل ہیں۔ جہاں حنفیوں نے اپنے امام کے قول کو ترک کر دیا ہے۔ پس در اصل تقلید شخصی ایک ایسا لفظ ہے جو شرمندۂ معنی نہیں۔ ایک ایسی چیز ہے، جو لفظوں میں ہیبت ناک ہے لیکن در اصل وجود اس کا ہی نہیں۔ ایک آرزو ہے جس کی طرف ہاتھ بڑھتے ہیں۔ اور در اصل وہ کوئی چیز نہیں۔ ؎

جی چاہتا ہے ابروئے پرخم کو دیکھنا
اس حوصلے کو دیکھنا اور ہم کو دیکھنا

(۱۵) فتاویٰ عالمگیری جلد پنجم مطبوعہ میمنیہ مصر صفحہ ۳۹۸ میں ہے لا يعق عن الغلام ولا عن الجارية وانه اشارة الى الكراهية یعنی لڑکے اور لڑکی کا عقیقہ نہ کرے اس میں اشارہ ہے عقیقے کے مکروہ ہونے کی طرف۔ پس اصل مذہب میں عقیقہ مکروہ ہے۔ لیکن آج تمام حنفی اپنے مذہب کے خلاف کر رہے ہیں۔ عام طور پر ہر ایک حنفی کے ہاں عقیقہ ہوتا ہے اور اسے جائز بلکہ مسنون سمجھتے ہیں +

(۱۶) فتاویٰ بزازیہ جلد ثالث برحاشیہ عالمگیری مطبوعہ مصر صفحہ ۲۸۷ میں ہے وان ماتت بحق الماء او بردة فعن الامام انها

کیا دہلی وغیرہ لوگوں کو ایک روزہ قضا کرنا چاہیئے؟

(از ایڈیٹر)

اس دفعہ رمضان المبارک کا چاند کہیں بدھ کو نظر آیا کہیں جمعرات کو۔ اس لئے کہیں جمعرات کا پہلا روزہ ہوا کہیں جمعہ کا۔ ازاں بعد چرچا ہوا اور بعض مفتیوں نے فتویٰ دیا کہ جہاں جہاں کے باشندوں نے جمعہ کا روزہ رکھا ہے وہ ایک روزے کی قضا کریں۔ ہمیں حیرت ہے کہ یہ خلاف حدیث فتویٰ اس زور شور اور تاکید کے ساتھ کیوں دیا جا رہا ہے۔ حالانکہ حدیث سے ثابت شدہ فیصلہ یہ ہے کہ "ہر جگہ کے لئے وہیں کی رؤیت کا اعتبار ہے"۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فیض بنیاد ہے۔ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ (متفق علیہ) یعنے چاند کے دیکھنے پر روزہ رکھو اور چاند ہو جانے پر عید مناؤ۔ اگر ابر و باراں وغیرہ کی وجہ سے مطلع غبار آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لیا کرو۔ دہلی میں بدھ والے دن مطلع صاف تھا۔ ہزاروں نگاہیں چاند کی جستجو میں تھیں۔ لیکن نظر نہ آیا۔ حدیث کے مطابق جب جمعرات کو چاند دکھائی دے گیا۔ اہل دہلی نے بالاتفاق روزہ رکھا۔ اس درمیان میں دہلی کے آس پاس سے کہیں سے کوئی شہادت بھی نہیں آئی۔ پھر ان پر دوسری جگہ چاند ہو جانے سے فتویٰ لگانا یہ تو درست نہیں۔ اب دوسری جگہ کی چاند کی رؤیت یہاں نا معتبر ہونیکی روایت بھی سن لیجئے۔ حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت کُریب کو اپنے ایک کام کیلئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام میں بھیجتی ہیں۔ حضرت کُریب فرماتے ہیں کہ وہاں ہم نے رمضان شریف کا چاند جمعہ کی رات کو دیکھا۔ میں اپنا کام کر کے واپس لوٹا۔ یہاں میری باتیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہو رہی تھیں۔ آپ نے مجھ سے شام کے چاند کے بارے میں دریافت فرمایا۔ میں نے کہا وہاں چاند جمعہ کی رات کو دیکھا گیا ہے۔ آپؓ نے فرمایا تم نے خود دیکھا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! میں نے بھی دیکھا اور سب لوگوں نے دیکھا سب نے بالاتفاق روزہ رکھا۔ خود جناب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن ہم نے تو ہفتہ کی رات چاند دیکھا ہے اور ہفتہ سے روزہ شروع کیا ہے۔ اب چاند ہو جانے تک ہم تو تیس روزے پورے کرینگے۔ یا یہ کہ چاند نظر آ جائے۔ میں نے کہا سبحان اللہ! امیر معاویہ اور اہل شام کا چاند دیکھنا کیا آپ کو کافی نہیں؟ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں! ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔ (مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد۔ وغیرہ) شام اور حجاز کی سرحد ملی ہوئی ہے۔ لیکن شام کے چاند کا اعتبار حجاز میں نہیں کیا جاتا۔ اسی کو فرمان رسول اور شریعت کا مسئلہ بتلایا جاتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی بڑی جماعت مدینہ شریف میں موجود ہے۔ بالاتفاق یہاں ہفتہ کا روزہ ہوا ہے۔ سچی خبر بلاتردید پہنچتی ہے کہ ملک شام میں ایک روز پہلے چاند دیکھا گیا۔ وہاں بالاتفاق روزہ ایک دن پہلے کا ہوا۔ لیکن مدینے کے صحابہؓ کے اجماع سے وہاں کے چاند کی رؤیت کا اعتبار یہاں کے لئے نہیں کیا گیا۔ یا تو عمل اہل مدینہ کو حجت بتلایا جاتا ہے۔ یا آج اُس کی اس مسئلہ میں کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ الغرض اجماع صحابہؓ اور حکم نبیؐ سے یہ ثابت ہے کہ دور دراز کی رؤیت ہلال دور دراز جگہ والوں کیلئے معتبر نہیں ٭ محمد

عید الفطر مبارکباد

(از ایڈیٹر)

ہے روزہ داروں کو کرم کردگار عید
لایا ہے برگ و بر شجر خوش گوار عید
ہر سر میں ہے سرور تو ہر دل ہے شادکام
ہر سمت عطر بیز ہے صبح بہار عید
ہر لب پہ کیوں نہ نعرۂ تکبیر ہو بلند
صبح طرب ہے رحمت پروردگار عید
کرتے ہیں قدر دل سے جو ماہ صیام کی
دونوں جہاں میں اُن کو ہے لطف بہار عید

جہاں تک نظر ڈالی جاتی ہے اسلام کے کل احکام اسلام کے جملہ اصول حکمت اور اتفاق و اتحاد کی جیتی جاگتی عملی تصویر نظر آتے ہیں۔ اس عید کے دن کو ہی دیکھو حکم ہوا کہ اس دن نہا دھو کر اچھے کپڑے پہن کر صبح ہی صبح شہر سے باہر جنگل میں ایک جگہ جمع ہو جاؤ تاکہ تمہاری جاہ و حشمت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھے پھر ایک کو آگے کر کے سب اس کی اقتدا میں خدا کے سامنے جھکو تاکہ تمہارا اتفاق و اتحاد ظاہر ہو۔ جاؤ تو تکبیریں کہتے ہوئے۔ نماز پڑھو تو تکبیریں کہتے ہوئے۔ واپس آؤ تو تکبیریں کہتے ہوئے تاکہ تمہاری خدا پرستی کا اظہار ہو۔ اللہ اللہ! یہ جمعیت، یہ جماعت، یہ یک جائی، یہ یک جہتی، یہ ہم آہنگی، یہ اتحاد مقصد، یہ اتفاق روحانی و جسمانی کیا وہ چیزیں نہیں؟ جو تمہارے دشمنوں کے سینوں پر سانپ بن کر لوٹیں اور ان کا کلیجہ پھٹ جائے ٭

حکم ہوتا ہے جانے سے پہلے فطرہ ادا کرو تاکہ تمہاری غم خواری اور ہمدردی ظاہر ہو۔ جہاں تم اپنی ضروریات پر سینکڑوں خرچ کرتے ہو وہاں ان غرباء کی بھی خبر لو جو تم جیسے ہی ہاتھ پاؤں رکھتے ہیں مگر قدرت نے انہیں تمہارا دست نگر بنا رکھا ہے۔ ہاں اپنی رانڈوں یتیموں بے کسوں کی بھی خبر لیا کرو تم نے اپنے بچوں کی ہٹ اور ضد پوری کر دی۔ اُن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تینتالیسویں معہ کا پہلا خطبہ حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل نصائح اصلاح نفس وغیرہ کے آٹھ خطبے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَسْتَهْدِيْهِ وَنَسْتَنْصِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى حَتّٰى يَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ

حَمْدًا لَّكَ يَا مَنْ اَفْتَتَحَ كِتَابَهُ الْكَرِيْمَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَشُكْرًا لَّكَ يَا مَنْ اَنْزَلَ فِيْ تِبْيَانِهِ الْعَظِيْمِ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى نَبِيِّكَ الْهَادِيْ اِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُتَّقِيْنَ نُجُوْمِ الْقَوْمِ وَنَسْاَلُكَ اللّٰهُمَّ اَنْ تُفِيْضَ عَلَيْنَا شَآبِيْبَ نِعْمَتِكَ وَاَنْ تُدْخِلَنَا بِمَنِّكَ فَسِيْحَ جَنَّتِكَ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ

اے حمد و ثنا کے لائق! اے سب سے اونچے اور سب سے فائق! اے وہ کتاب بھیجنے والے جو کتاب عظیم ہے! اے وہ نبی مبعوث فرمانے والے جو نبی کریم ہے! تیری تعریف اور ہم؟ چھوٹا منہ بڑی بات ہے

ہستی سے تیری رنگ و بو سب کے لئے ٭ طاعت میں ہے تیری آبرو سب کے لئے
ہیں تیرے سوا سارے سہارے کمزور ٭ سب اپنے لئے اور تو سب کے لئے

درود و سلام اس پر جو تیرا حبیب ہے تیرا دلارا ہے۔ تیرا محبوب ہے تیرا برگزیدہ بنایا ہوا ہے جس کی نبوت کی گواہی تو نے دی جس کی عزت تو نے کی جس پر تیرا بےحد و حساب کرم و رحم ہے جو تیرے نزدیک ذی جاہ و حشم ہے

زہاد کو اس نے محو تمہید کیا ٭ عشاق کو مست لذت دید کیا
طاعت میں رہا نہ حق کی ساجھی کوئی ٭ توحید کو اس نے آ کے توحید کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ

محمدی بھائیو! آپ نے ابھی ابھی قرآن مجید سے وعظ لقمانی سنا ہے جنہیں خدائی حکمت ملی تھی کہ وہ شکر خدا بجا لائیں۔ شاکر شخص اپنا ہی نفع کرتا ہے اور ناشکر گذار اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ کیونکہ پاک پروردگار تو ہر حال میں غنی ہے اور تعریفوں والا ہی ہے۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے جو وعظ کہا وہ سنو! فرمایا بچے خبردار خدا کے ساتھ شریک نہ کرنا۔ یہ زبردست ظلم و ناانصافی ہے۔ ہر ایک انسان کو فرمان حکم ہے کہ اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری اور خدمت کرے۔ ان کے ساتھ سلوک و احسان کرے۔ سمجھے کہ اس کی ماں نے کیسی کیسی ناقابل برداشت مصیبتیں اٹھا کر دکھ جھیل کر نو ماہ تک اسے اپنے

پیٹ میں رکھا۔ پھر دو سال کے عرصے میں اُسے دودھ سے جدا کیا۔ اپنا خون
اُسے پلاتی رہی۔ کیا اب بھی ماں باپ شکریہ کے مستحق نہیں؟ اور فی الواقع
صحیح معنی میں تو احسان رب العالمین کا ہے۔ جس کی طرف بالآخر لوٹنا ہے۔
اسلئے اگر ماں باپ بھی خدا کے ساتھ شریک کرنے کو کہیں تو ان کی تابعداری حرام
ہے۔ تاہم ان کے ساتھ دنیوی سلوک کرتے رہو۔ ان لوگوں کی راہ لگ جاؤ
جن کا دلی رجوع خدا کی جانب ہو۔ سب کا مرجع خدا کی طرف ہے۔ اور ہاں
اپنے اعمال کی سزا جزا بھگتنی ضروری ہے۔ پیارے بچے اعمال کی سزا جزا سے
غافل نہ ہونا۔ چھوٹے سے چھوٹا یہاں تک کہ رائی کے دانے برابر بھی کوئی عمل
ہو نیک یا بد پھر وہ کسی پتھر تلے ہو یا آسمانوں میں ہو۔ اسے بھی اللہ تعالیٰ سب
کے سامنے پیش فرمانے پر قادر ہے۔ یاد رکھو وہ بڑا ہی باریک بین اور علم و خبر
والا ہے۔ میرے اچھے بچے نماز کو قائم رکھو۔ بھلی باتیں لوگوں کو بتلاتے رہو۔ برائیوں
سے منع کرتے رہو۔ اور اس معاملہ میں کوئی تکلیف پہنچے۔ یا کوئی مخالفت کھڑی
ہو۔ تو صبر و سہارے سے کام لو۔ یہ زبردست اولوالعزمی ہے۔ دیکھو بداخلاقی سے پرہیز
کرو۔ کسی کے سامنے گلے نہ پھلاؤ۔ تکبر تجبر اور اکڑ فوں چھوڑ دو۔ زمین پر اکڑ کر نہ
چلو۔ سمجھ لو کہ تکبر کرنے والے شیخی خوروں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ درمیانی
چال چلا کرو۔ فخر و غرور نہ کرو۔ نرم آواز سے بولا کرو۔ دیکھتے نہیں ہو کہ گدھے کی
آواز سب کو ناپسند ہے اسلئے کہ وہ بلند آواز ہے +

حضرت لقمان علیہ السلام کے اس شخصی وعظ کے بعد میں چاہتا ہوں
کہ حضرت لقمان بھی جن کی خطابت و فصاحت پر فخر کریں۔ جو نبیوں کے خطیب
ہیں۔ ان کا بھی ایک شخصی وعظ آپ کو سناؤں +

(۶۷) حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول خدا شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم
اپنے ایک صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں۔ اُوْصِیْكَ
بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ ۔ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ
فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ ۔ عَلَيْكَ بِطُولِ
الصَّمْتِ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ عَنْكَ ۔ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى
أَمْرِ دِينِكَ إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ
بِنُورِ الْوَجْهِ عَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ أُمَّتِي أَحِبَّ الْمَسَاكِينَ
وَجَالِسْهُمْ ۔ أُنْظُرْ إِلَى مَنْ تَحْتَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى مَنْ فَوْقَكَ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ
أَنْ لَا تَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللّٰهِ عِنْدَكَ ۔ صِلْ قَرَابَتَكَ وَإِنْ قَطَعُوكَ ۔ قُلِ
الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا ۔ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۔ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ
مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ ۔ وَلَا تَجِدْ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَأْتِي ۔ وَكَفَى بِالْمَرْءِ
عَيْبًا أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ ۔ أَنْ يَعْرِفَ مِنَ النَّاسِ مَا يَجْهَلُ
مِنْ نَفْسِهِ ۔ وَيَسْتَحْيِي لَهُمْ مِمَّا هُوَ فِيهِ ۔ وَيُؤْذِي جَلِيسَهُ يَا أَبَا ذَرٍّ
لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ ۔ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ ۔ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ ۔
(رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ فِي تَفْسِيرِهِ) یعنی میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے
رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اسلام کے تمام کاموں کی اصل یہی ہے۔
تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو لازم پکڑے رہو۔ اسی سے آسمانوں میں تمہارا
ذکر ہوگا۔ اور زمین پر تمہارے لئے نور ہوگا۔ سنو بجز بھلائی کے کوئی
بات زبان سے نہ نکالو۔ اس سے شیطان دور ہٹ جائے گا۔ اور دینی
کاموں پر مدد ملیگی۔ بہت زیادہ نہ ہنسا کرو اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے
اور چہرہ کا نور جاتا رہتا ہے۔ جہاد میں برابر مشغول رہو۔ میری امت کی صوفیت اور ترک دنیا
یہی ہے۔ مسکینوں سے محبت رکھو اور ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے رہا کرو۔ دنیوی امور میں اپنے سے کم
درجے کے لوگوں پر نظر رکھو۔ جو تم سے زیادہ مال وغیرہ والے ہوں انھیں نہ دیکھو۔ اس
سے تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قدردان اور شکرگذار بن جاؤ گے۔ قرابت
داری اور رشتہ داری کا لحاظ رکھو۔ اگرچہ دوسرے تمہاری قرابت داری کا
لحاظ نہ بھی رکھیں۔ حق بات زبان سے نکالا کرو۔ اگرچہ وہ کسی کو کڑوی لگے
اور اگرچہ تمہیں اس سے کوئی نقصان بھی پہنچے۔ اللہ تعالیٰ کے اور اس کے
دین کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔ اپنے نفس
کی برائیاں دور کرنے میں مشغول رہو۔ تاکہ اوروں کی برائیاں تمہاری نظروں
تلے نہ رہا کریں۔ ایسا نہ ہو کہ خود میں تو کوئی عیب ہو۔ لیکن اوروں کے عیوب
کی نکتہ چینی میں لگے رہو۔ سنو ان تین خصلتوں میں سے کسی کا انسان میں ہونا
وہ بدی ہے جو غارت و برباد کرنے کیلئے کافی ہے، اول تو یہ کہ اپنے گناہوں
بدعادتوں کمیوں اور قصوروں پر نظر نہ ڈالے اور دوسروں کے عیوب ٹٹولتا
پھرے۔ دوسرے اوروں کی کوئی بات دیکھکر برا مانے۔ لیکن خود میں وہی بات
ہو اور خیال بھی نہ کرے۔ تیسرے یہ کہ اپنے ساتھی اور پڑوسی اور ہمنشین کو ستائے
ایذا پہنچائے۔ اے ابوذرؓ سنو عقلمندی نام ہے صرف حسن تدبیر کا۔ پرہیزگاری
نام ہے۔ نافرمانی خدا سے بچنے کا۔ حسب نسب کی بہتری نام ہے خوش اخلاقی کا +
برادران! رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے خطبات اس سے

بے نیاز ہیں کہ کوئی ان پر کچھ کہے۔ آیئے اب ان خصلتوں کی برائی بھی سن لیجئے جو آج عموماً پائی جاتی ہیں۔

(۶۷۲) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَرَفَعَ بَصَرَهٗ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ خَفَضَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ قَدْ حَدَثَ فِي السَّمَاءِ أَمْرٌ. فَقَالَ: إِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ يَظْلِمُوْنَ وَيَكْذِبُوْنَ. فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَمَالَأَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَا أَنَا مِنْهُ. وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُمَالِئْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ (رواہ احمد) یعنی ماہ عشا کے بعد ہم لوگ مسجد میں ہی تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ونچی نگاہ سے آسمان کو دیکھا پھر نیچی نظریں کر لیں۔ ہم تو یہ گمان کرنے لگے کہ شاید آسمان پر کوئی چیز ظاہر ہوئی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ سنو میرے بعد ایسے امیر (سردار بادشاہ) ہونگے جو ظلم کریں گے جھوٹ بولینگے۔ ان کے جھوٹ کو جو سچا کہے اور سچا کر دکھائے اور سچا سمجھے ان کے ظلم میں جو ان کا ساتھ دے وہ نہ میرا ہے نہ میں اس کا ہوں ہاں جو ان کے جھوٹ کو نہ سچائے ان کے ظلم سے یکسو اور کنارہ کش رہے وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں"۔ پس اے مسلمانو! ابروں کا ساتھ نہ دو ورنہ اللہ کے رسول کا ساتھ چھوٹ جائیگا۔ نہ خود ظلم کرو نہ ظالموں کے مددگار اور ساتھی بنو۔ گو وہ ظالم سردار ہوں بادشاہ ہوں امیر امرا ہوں۔ بڑے آدمی ہوں جھوٹ اور ظلم میں کسی کا نہ ساتھ دو نہ طرفداری کرو۔ بلکہ ظالموں اور جھوٹوں سے الگ تھلگ رہو۔

(۶۷۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا عَلٰى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا. فَقَالَ: اِسْمَعُوْا. قُلْنَا قَدْ سَمِعْنَا. قَالَ اِسْمَعُوْا قُلْنَا قَدْ سَمِعْنَا. قَالَ إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ أُمَرَاءُ فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَا تُعِيْنُوْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ. فَإِنَّ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ (رواہ الطبرانی وابن حبان فی صحیحہ واللفظ لہ) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کے دروازے پر ہم لوگ تھے آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا سنو! ہم نے کہا حضور ہم سب سن رہے ہیں فرمایئے۔ آپ نے پھر فرمایا سنو! ہم نے پھر بھی جواب دیا کہ ہم سن رہے ہیں ارشاد؟ آپ نے فرمایا میرے بعد جو امیر امام آئیں ان کے جھوٹ کو تم نہ سچانا اور ان کے ظلم میں تم ان کے مددگار نہ بننا۔ یاد رکھو جو بھی ان کے جھوٹ کو سچائے اور ان کے ظلم میں ان کا معاون بنے وہ میرے حوض کوثر پر نہ آسکیگا۔

وہ لوگ جو بھیڑ بکریوں کی طرح سو پچاس مل کر کسی ایک کو اپنا بڑا بنا کر اس کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ اس کے جھوٹے دعووں کو سچا بیان کرتے ہیں اور اس کی ناانصافی میں اس کے ساتھ رہتے ہیں وہ ان وعیدوں پر مزید غور کریں اسی طرح جو لوگ دولتمندوں کی ہاں میں ہاں ملانے کے چاپلوسی اور خوشامد کے عادی ہوتے ہیں امیروں کے رو وبال بنے رہتے ہیں وہ بھی اپنی آخرت کو تباہ کرنے والے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ سلطانی مقرب ہوتے ہیں انہیں بھی چاہیے کہ حق گوئی سے باز نہ رہیں دہشت اور رعب میں آکر گونگے نہ بن جائیں برائیوں اور سیاہ کاریوں میں ہم نوالہ ہم پیالہ نہ رہیں۔ بلکہ دین کو اور خدا رسول کے فرمان کو مقدم رکھیں۔

(۶۷۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ. فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ كُلُّ رَجُلٍ يُوَسِّعُ رَجَاءَ أَنْ يَجْلِسَ إِلٰى جَنْبِهٖ. ثُمَّ قَامَ إِلَى الْبَابِ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيْهِ فَقَالَ: الْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ. وَلِيْ عَلَيْكُمْ حَقٌّ عَظِيْمٌ. وَلَهُمْ ذٰلِكَ. مَا فَعَلُوْا ثَلَاثًا: إِذَا اسْتُرْحِمُوْا رَحِمُوْا. وَإِذَا حَكَمُوْا عَدَلُوْا. وَإِذَا عَاهَدُوْا وَفَوْا. فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن واللفظ لہ واحمد باسناد جید وابو یعلی) یعنی ہم مہاجر وانصار ایک گھر میں بیٹھے تھے اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کو دیکھتے ہی ہر شخص اس خوشی میں کہ حضور میرے پاس بیٹھیں ادھر ادھر جگہ کرنے لگا۔ لیکن آپ دروازے پر ہی چوکھٹ تھام کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا امام قریش میں سے ہی ہیں۔ سنو میرے حقوق تم پر بہت سے اور بہت بڑے ہیں۔ یہی حق ان کے بھی ہیں۔ جب تک وہ تین کام کرتے رہیں جب ان سے رحم کی درخواست کی جائے تو یہ رحم کرتے رہیں۔ اپنے فیصلوں میں عدل وانصاف کرتے رہیں۔ اور اپنے وعدے اور عہد وپیمان پورے کرتے رہیں۔ ان میں سے جو اسے نہ کرے اس پر خدا کی اس کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

اس حدیث اور ایسی ہی اور حدیثوں کے مطابق مسلمانوں کا اجماع ہے

کہ امام وقت کے لئے ایک شرط قریشی ہونا بھی ہے۔ اور جو امام ان تینوں کاموں کو نہ کرے اور باوجود نہ کر سکنے کے دعویٰ کرنے والا بھی معزول ہے +

(۷۵) جنگ حنین میں جو مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا تھا سچ تو یہ ہے کہ گویا وہ بے شمار تھا۔ اس لئے کہ قبیلہ ہوازن و غطفان وغیرہ اپنے اونٹ اور بکریوں غرض کل مال لوٹ کر میدان میں آئے تھے اپنے چھوٹے بچوں اور عورتوں تک کو انھوں نے گھر نہیں چھوڑا تھا تاکہ فیصلہ کن جنگ کریں۔ ان کی شکست کے بعد چار ہزار اوقیہ چاندی۔ چوبیس ہزار اونٹ چالیس ہزار بکریاں سات ہزار قیدی اور بھی بہت سا مال مسلمانوں کے ہاتھ لگا تھا۔ تعلیم اسلامی کے ماتحت ایک طرف اس کی تقسیم کا وقت تھا۔ دوسری جانب یہ خیال تھا کہ مکہ والے جو ابھی ابھی مسلمان ہوئے ہیں انھیں زیادہ حصہ دیا جائے تاکہ یہ مطمئن ہو جائیں اور ان کے دلوں میں اسلام جم جائے۔ چنانچہ یہی آپ نے کیا۔ ان میں سے ایک ایک کو ایک ایک سو اونٹ عطا فرمائے اور چالیس چالیس اوقیہ چاندی۔ اس وقت بشری تقاضا تھا کہ بعض انصار کو اس کا خیال ہو کہ کٹنے مرنے کے لئے تو ہم۔ اور انعام اور فیاضی کے حصے دار وہ۔ ہمیں کچھ نہ ملا اور ان کے گھر بھر گئے۔ چنانچہ یہی ہوا اور کسی زبان سے اس قسم کے الفاظ نکل بھی گئے۔ اسی وقت آپ نے انصار رضوان اللہ علیہم کو ایک جگہ جمع کیا اور ایک خطبہ دیا وہ بھی سنئے +

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ وَلَمْ يَدَعْ مَعَهُمْ غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ قَالَ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا اَتَرْضَوْنَ اَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ اِلٰى رِحَالِكُمْ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا اَلْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ (بخاری شریف) وَفِيْ زَادِ الْمَعَادِ ثُمَّ دَعَا لَهُمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَاَبْنَاءَ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءَ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ۔ یعنی حضورؐ نے آدمی بھیجکر تمام انصار کو ایک چمڑے کے خیمے تلے جمع کیا۔ ان کے ساتھ ان کے علاوہ اور کوئی نہ تھا جب سب جمع ہو گئے تو آپ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر یہ خطبہ پڑھا۔ اے انصاریو! کیا میں نے تمہیں گمراہی میں نہیں پایا؟ پھر اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت کی۔ تم آپس میں ایک دوسرے سے جدا تھے میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تم سب کو اکٹھا کر دیا اور تم میں آپس میں اتفاق کر دیا۔ تم بے مال مفلس فقیر تھے میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالدار غنی اور تونگر کر دیا۔ ان تمام باتوں میں سے ہر ایک کے جواب میں انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین یہی کہتے رہے کہ ہاں بیشک یہ سچ ہے بلکہ اس سے بھی بہت بڑے احسان ہم پر اللہ کے اور اس کے رسول کے ہیں۔ اب آپ نے فرمایا لیکن اس کے جواب میں تم بھی یہ کہہ سکتے ہو کہ آپ جب ہمارے پاس آئے اس حال میں تھے اور ایسے تھے پھر اب ہماری مدد سے ایسے ہو گئے ویسے ہو گئے وغیرہ۔ پھر فرمایا۔ کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لیکر اپنے گھروں کو لوٹیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اپنے گھروں کو واپس جاؤ۔ سنو! اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں آپ انصار میں سے ہی ہوتا۔ سنو! اگر سب لوگ ایک گھاٹی میں یا ایک وادی میں چلیں اور انصار کسی اور راستے پر چل رہے ہوں تو میں انصار کے راستے پر ہی چلونگا۔ سنو تم لوگ تو مثل اس کپڑے کے ہو جو جسم کو برہنگی سے روکے اور جسم سے لگا کر پہنا جائے اور جو جسم کا بچاؤ ہو۔ اور دوسرے لوگ گویا اس کے اوپر کے کپڑے ہیں۔ سنو! ابتو ایسا نہیں ہوا لیکن میرے بعد ایسا ہوگا کہ حق تمہارا ہوگا اور دیا جائیگا اوروں کو۔ لیکن میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ تم اس وقت بھی صبر و سہارے سے کام لینا یہاں تک کہ حوض کوثر پر تم مجھ سے مل لو +
الہی انصار پر رحم فرما ان کی اولاد پر بھی رحم فرما اور ان کی اولاد کی اولاد پر بھی رحم فرما ++

(۷۶) بخاری شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ بعض نوجوان انصار نے اس موقعہ پر یہ کہہ دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درگذر فرمائے آپ قریشیوں کو مال دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں حالانکہ ابھی ابھی تو ہم ان سے مکہ میں لڑکر آئے ہیں ابھی تو ہماری تلواروں پر سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے اس خطبے کے شروع میں یہ بھی فرمایا مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَقَالَ فُقَهَاءُ الْاَنْصَارِ اَمَّا رُؤَسَاؤُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَاَمَّا نَاسٌ مِّنَّا حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ

کے لئے نئے اور عمدہ کپڑے بنوائے لیکن ایک یتیم بچہ آہ کر کے رہ گیا۔ یہ کس کے سامنے ہٹ کرے؟ کون اس کی ضد پوری کرے گا؟ آج اس کا باپ ہوتا تو وہ بھی اپنے نورِ نظر لختِ جگر کے نہ جانے کیا کیا ارمان پورے کرتا؟ تم نے اپنی بیویوں کے کپڑے لتے جوتی زیور وغیرہ کا انتظام کرلیا۔ انہوں نے تم سے لڑ جھگڑ کر کہہ سُن کر بن بگڑ کر اپنی اپنی چاہت کے مطابق اپنی فرمائش پوری کرائی لیکن ان غریب رانڈ عورتوں کی ناز برداری کرنے والا، اُن کی اُمنگوں کو پورا کرنے والا کون ہے؟ وہ کس پر دباؤ ڈالیں گی؟ وہ کس کا پلہ تھامیں گی؟ وہ کہاں سے اچھے اچھے کپڑے وغیرہ لائیں گی؟ جنہیں پیٹ پالنے کے بھی لالے پڑے ہوئے ہیں؟ ہاں امیرو! تم اپنے مال سے گلچھرے اُڑاؤ، تو کیا خدا کے مسکین بندوں کا حق بھول جاؤ؟ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اور غربا نوازی کیا تم فراموش کر گئے؟ جن کی زبان مبارک سے کبھی کسی سائل نے انکار کا لفظ تک نہیں سُنا؟ +

غرض اس فطرے کے حکم نے محل زارِ الفاق میں بادِ بہاری کا کام کیا۔ پھر حکم ہوتا ہے نماز کے بعد سب مل کر ذکر اللہ یعنی خطبہ سنو۔ جس میں اسلام کی اگلی شان و شوکت کا نقشہ، تمہارے اسلام کے بہترین جوش و خروش کے نمونے، اُن کی سچی جاں نثاریاں، تمہاری ترقیوں کی گذشتہ داستانیں تمہارے کانوں میں پڑیں۔ اور تمہارے برف سے زیادہ منجمد اور سرد دلوں میں پھر ایک مرتبہ گرمی پہونچے، کچھ خیال بندھے اور پھر ولولہ پیدا ہو۔ حکم ہوا کہ اب واپس آؤ تو راستہ بدل کر دوسری راہ سے آؤ تاکہ اس طرف بھی تکبیر کا غلغلہ بلند ہو ادھر بھی شانِ اسلام نمایاں ہو، ادھر بھی توحید کا چرچا ہو +

مسائل عید الفطر

عیدین کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اصحابہٖ وسلم اس دعا کو پڑھا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى وَالْبَقَاءَ وَالْهُدٰى وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِيْ دِيْنِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (طبرانی)

یعنی خدایا ہم تجھ سے پاک صاف زندگی اور ایسی ہی عمدہ موت طلب کرتے ہیں۔ خدایا ہمارا لوٹنا رسوائی اور فضیحتی کا نہ ہو۔ خدایا ہمیں اچانک ہلاک نہ کر، نہ اچانک پکڑ۔ نہ ایسا ہو کہ ہم حق ادا کرنے، اور وصیت کرنے سے بھی رہ جائیں۔ خدایا ہم تجھ سے پاک دامنی بے پرواہی، بقا، ہدایت اور دنیا اور دین کی بہتری طلب کرتے ہیں۔ اے پروردگار ہمیں شک سے نافرمانی سے نافرمانی سے اور دین کے کاموں میں دکھاوے سُناوے سے بچالے۔ اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنی ہدایت کے بعد ٹیڑھے نہ کر اور ہمیں خاص اپنے پاس کی رحمت عطا فرما۔ بے شک بہت کچھ دینے والا ہے +

عیدین میں تکبیرات بکثرت کہنی چاہئیں (طبرانی) تکبیر اس طرح کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا (فتح الباری)۔ یا اس طرح ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ (دارقطنی) +

نمازِ عیدین[1] کی ترکیب

باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے تکبیر تحریمہ کہتا ہوا سینے پر ہاتھ باندھ لے۔ اور اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ الخ یا کوئی اور دعائے افتتاح پڑھکر قرأت سے پہلے ٹھیر ٹھیر کر سات تکبیریں اور کہے۔ ہر ہر تکبیر پر رفع الیدین کرتا جائے۔ اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیا کرے۔ پھر اَعُوْذُ پڑھکر امام باواز بلند اور مقتدی آہستہ الحمد پڑھیں۔ پھر امام اونچی آواز سے قرأت پڑھے، اور مقتدی خاموشی سے سنیں۔ بہتر یہ ہے کہ سورۂ قٓ اول رکعت میں اور دوسری میں سورۂ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ الخ پڑھے یا سَبِّحِ اسْمَ الخ اور هَلْ اَتٰكَ الخ پڑھے یا عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ الخ اور وَالشَّمْسِ الخ پڑھے (ملاحظہ ہو ابن خزیمہ، ترمذی، بیہقی) + پہلی رکعت پوری کر کے جب دوسری کے لئے کھڑا ہو تو شروع کرنے سے پہلے مذکورہ بالا طریقہ پر پانچ تکبیریں کہے۔ پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر لے (بخاری مسلم)

[1] اس نماز اور کل نمازوں کے احکام ارکان مسائل وغیرہ مولانا کی ایک تصنیف بنام صلوٰۃ محمدی میں ہیں قیمت تین آنے۔ اس پتے سے مل سکتی ہے۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی۔

مسلمانوں کی خیر خواہی

برادران! اس دن آپ مٹھائیاں خریدیں گے سودے لیں گے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ لین دین مسلمانوں سے کریں۔ بھائیو اگر کسی مسلمان حلوائی کی دکان سے آپ کسی ایک ہندو کے بچے کو بھی ایک پیسہ کا سودا لیتے دیکھیں تو آپ بھی ہندو کی دوکان سے خریدتے ہوئے اچھے لگیں، لیکن جب کہ وہ تم سے اس قدر بیزاری رکھیں، پھر خودداری کے خلاف ہے کہ ہم آپ اُن سے یہ سودے خریدتے نظر آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ دین دارو وہ ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی خیر خواہی کرے + والسلام! +

محمد عفی عنہ

عید الفطر کے لئے بہترین تحفہ

اس میں عید الفطر کے، صدقۃ الفطر کے، نماز عید کے ششش عید کے مسائل و احکام مطابق مذہب اہل حدیث مولانا کی تصنیف انعام محمدی میں ملاحظہ کیجئے، قیمت ایک آنہ۔ برائے تقسیم زیادہ تعداد میں خریدنے والوں کو تین روپے کی ایکسو۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

ماہِ مبارک بھی گویا نکل گیا اور ہم رہ گئے

تعجب سا تعجب ہے کہ ایک سائل بھی اگر کسی کے در پر آواز لگائے تو اسے کچھ نہیں روٹی کا ٹکڑا ہی مل جاتا ہے۔ لیکن قومی مذہبی دینی خدائی کام کے لئے ہم نے ہر چند متوجہ کرنا چاہا۔ بہت کم اللہ کے بندے ہمارے ہاتھ لگے جنہوں نے ہماری آواز پر کان دھرا ہو۔ غریب فنڈ پر سات سو تراسی روپے نو آنے باقی تھے۔ جیسے کہ گذشتہ نمبر کے محمدی میں ہم نے حساب چھاپا تھا۔ ازاں بعد مندرجہ ذیل حضرات کو اس فنڈ سے اور بھی اخبار محمدی جاری ہوا۔ (۱) موذن صاحب مسجد کوچہ خانچند دہلی (۲) مولوی نصرۃ الحق صاحب کلکتہ۔ (۳) مولوی نعیم الحق صاحب ردوال (۴) ولی محمد صاحب زیان (۵) مدرس صاحب مدرسہ سوار رامپور (۶) مدرس صاحب بلاسپور (۷) حافظ ابراہیم صاحب گوپال (۸) امام مسجد اہل حدیث باد ۵ اس فنڈ کی امداد میں جن اصحاب خیر نے اس ماہ مبارک میں ۲۳ تک جو بھیجا اس کی تفصیل بھی سن لیجئے۔

صدر انکم جناب محمد اکرام صاحب اکرمہ اللہ۔ بنارس۔ آپ اس سے پہلے بھی ہمارے دینی کاموں میں ہمارا ہاتھ بٹا چکے ہیں۔ جزاہم اللہ۔ اس مرتبہ بھی آپ نے اس کے ساتھ ہی صہ مدرسہ محمدیہ کے لئے۔ صہ اخبار محمدی کے لئے صہ امداد خطبات محمدی میں بھجوائے جزاہم اللہ۔ دلی دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو دونوں جہان کی برکتیں بخشے۔ اور ہر وقت آپ کی مدد و حفاظت کرتا رہے۔ نیز دعا ہے اور ناظرین محمدی بھی دعا کریں کہ پروردگار رب العالمین ہمارے مکرم محترم میاں محمد ابو الہاشم صاحب بنارسی مرحوم مغفور کو بخشے۔ اپنے انوار رحمت میں جگہ دے اور اپنی پاکیزہ ترمہانی میں رکھے۔ اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر اپنے پاس عطا کرے آمین۔

افسوس افسوس! اس کے سوا امداد غریب فنڈ میں اب تک کچھ نہیں آیا فانا للہ لکن ہمت نہیں ٹوٹی کہ اس سلسلے کو باوجود اس قدر خوفناک سرد مہری کے اور اتنی ہولناک رقم چڑھ جانے کے بھی جاری رکھا جائے۔ لیکن ہم خدا کے فضل سے ناامید نہیں۔ ممکن ہے پروردگار کسی ایک ہی نیک دل سے غربا کا یہ قرض ادا کرا دے۔ لیکن ہاں اس وقت تو دشمنوں کی خوب بن آئی کہ رمضان گویا نکل گیا اور ہم یونہی رہ گئے۔ حالانکہ ہمیں اپنے بھائیوں سے بہت زیادہ توقعات تھیں۔ الحمد للہ امداد مدرسہ میں ۵ جناب بابو احمد علی صاحب نے فیض آباد سے بھجوائے۔ جزاہم اللہ۔ آپ اس مدرسہ کے قدیمی کرم فرما اور پرانے معاون ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ رب العالمین آپ کی تمام نیک امیدیں پوری کرے۔ دنیا و دین کی بھلائی بڑائی خیر و برکت عنایت فرمائے۔ اور ایمان مال عزت نیکی فراخ دستی عطا فرمائے آمین!

الحمد للہ! امداد خطبات میں صہ اور امداد مدرسہ میں صہ جناب امام الدین صاحب نے محمد پورا دکن سے بھجوایا۔ جزاہم اللہ اور محترم جناب شیخ محمد یامین صاحب آڑھتی چرم صدر بازار دہلی نے صہ مدرسہ محمدیہ کی امداد میں اور صہ اخبار کی امداد میں عطا فرمائے۔ جزاہم اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے کرم سے مالامال رکھے اور آپ پر ہمیشہ رحمت و کرم کی نظریں رکھے۔ آمین!

غور سے پڑھئے! اب سال بھر درس کا گذار نا ہے اور یہ رقم ہے جو آپ نے سن لی۔ غریب فنڈ پر مندرجہ بالا حساب سے سات سو اٹھاسی روپے ہمارے باقی رہ گئے ہیں۔ آکھی اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال کر اس خدائی قرض کو خدائی مال سے وہ ادا کریں۔ بیشک یہ چیز ہم پر گراں ہے۔ لیکن کچھ پر بہت ہی آسان ہے۔ اخبار محمدی کی امداد کے لئے کہنا بھی گویا بیہودہ سا ہی رہا۔ کل دس روپے سارے رمضان میں آئے۔ خیر الحمد للہ! لیکن کہنے دیجئے کہ یہ راہ بھی بے رہرو کے ہی رہ گئی خطبات محمدی جیسی اہم مدد بھی تشنہ لب ہی رہی۔

سچی بات ہے اب ہماری راہ میں بہت سے روڑے اٹک گئے ہیں۔ اس لئے پھر آپ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس طرف بھی التفات کیجئے۔ ورنہ ہم تو کر گذر چکے ہیں۔ انشاء اللہ کام تو ہو کر ہی رہیگا۔ لیکن یہ سمجھ لیجئے کہ خدا کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ پر بھی کچھ حق ہے یا نہیں؟ ہے اور ضرور ہے۔ تو آپ کے خطبات کے نشر و اشاعت میں آپ ہمارا ہاتھ کیوں نہ بٹائیں۔ پس مکرر عرض ہے کہ اخبار کی امداد میں غریب فنڈ کی امداد میں۔ خطبات نبویہ کی امداد میں۔ اور مدرسہ محمدیہ کی امداد میں جو کچھ آپ سے ہو سکے۔ ہمیشہ برابر بھیجتے رہا کیجئے۔ مال زکوٰۃ ہو خیرات ہو خدا کی رضا جوئی کے لئے ہو۔ ان سب کے بہترین مصارف یہی ہیں۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم

منیجر

پہلا پارہ ترجمہ نکل چھپ گیا ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کا ۔ پہلا پارہ آدھا ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب بالکل اسی طرز سے جس طرح سے قرآن مجید مترجم چھپتے ہیں سائز چھوٹا عربی عبارت نیچے اردو ترجمہ ہے صرف ناظرین کی سہولت کے لئے اور بچوں کو ترجمہ پڑھانے کے لئے ایک نئی اور ضروری اور قابل قدر چیز ہے آپ جتنے چاہیں منگوائیں اور اللہ کا دین عام کریں اور ثواب کے حقدار بنیں۔ قیمت فی پارہ صرف ۲ محصول معاف۔

خطبات التوحید جدید مکمل مولانا مولانا ابو الحسن صاحب مع خطبات شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور مولانا شاہ اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ اور شروع میں نہرست مضامین ہے اس میں ۲۰ خطبے خالص توحید میں ڈوبے ہوئے درج ہیں یہ ایک قابل کتاب ہو لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ قیمت فی ۱۲ محصول معاف

نوٹ:- سارے یا خطبے اکٹھے منگانے والے کو خاص کمیشن دیا جائیگا خرید کر [illegible] قیمت [illegible] جانے کی ضرورت نہیں، لوگ دیہ منگا کر واپس کر دیتے ہیں منگا نیکا تہیہ۔ مینجر محمدی گنج دہلی

نیز فہرست کتب تفاسیر و حدیث فقہ اخلاق وغیرہ کا پیاں جا پسے ہم سے منگائیں۔

فہرست اس اخبار کیساتھ فہرست کے چار صفحات ہیں۔ انہیں ضرور ملاحظہ فرمائیے اس سے پہلے بھی ہم اخبار دن کیساتھ دو دفعہ فہرست کے چار چار صفحات بھیج چکے ہیں یوں چار صفحات آپ کو بھیج چکے ہیں انہیں نکال کر الگ کر لیجئے اور دیکھ بھال کر جو چیز [illegible]

رسم و ملت

(۱)

ہو گئے ہیں سخت اتنے دُنیوی رسم و رواج — حکم و قانونِ الٰہی سے بھی بالاتر ہیں آج
رسم کی خاطر اُتر جاتے ہیں سُلطانوں کے تاج — رسم سے برباد ہوتے ہیں بڑے شاہوں کے راج
رسم ہے کفر و بغاوت حکمِ قدرت کے خلاف — رسم ہے انکارِ حق پیغمبروں سے انحراف
رسم ہے اک مستقل لعنت زمانے کے لئے — اپنا مطلب اور کام اپنا بنانے کیلئے
رسم ہے زندہ جنازہ مذہبی احکام کا — رسم سے اُٹھتا ہے خاکہ ملتِ اسلام کا
گر تمہیں ناموسِ دینِ مصطفےٰ کا پاس ہے — کچھ تمہیں اپنی مذلت کا اگر احساس ہے

رسم کے بندو! یہ طرزِ کافرانہ چھوڑ دو
چھوڑ دو! رسم و رواجِ مشرکانہ چھوڑ دو

(۲)

سازو سامان و ہجوم و اہتمام و رنگ و بو — دعوتِ شہر و شکر کے گرم چرچے کُو بکُو
یہ ترانے، شادیانے، یہ مزیّن محفلیں — ان سے آتی ہے مجھے افلاسِ مستقبل کی بُو
لے گیا خاوند دختِ زن کے زیورِ سیم و زر — یہ کھلا راز فغاں وما جرائے ہاؤ ہُو
رسم سے جلتا ہے عشرت خانۂ صراف میں — روشنی کے دیولوں میں مردِ مومن کا لہو
سود خواروں کے قدم پر مردِ مومن کی جبیں! — آج یوں ارزاں ہے دینِ ہاشمی کی آبرو
اے کہ تو پیمانہ بردارِ رسولِ پاک ہے" — توڑ دے رسموں کے شیشے اور رواجوں کے سبُو
شبنمِ بے مایہ کی اس ہیچ مقداری پہ بھی — پھول کر لیتا ہے اسکے ایک قطرے سے وضو
غیر کا تیری طرح شرمندۂ منت نہیں، — بے خودی سے وہ تبسم آشنا و سُرخرو
تو الجھ کر رہ گیا رسم و رواجِ دہر میں — جائیگا کس منہ سے غافل اب خدا کے روبرو
وہ نشیمن کیا ہوا؟ طرزِ نشیمن کیا ہوئی؟ — بجلیاں جس کیلئے رہتی ہیں صرفِ جستجو

آہ! تیرے دل سے وہ سوزِ یقیں جاتا رہا
عشقِ ملت کا شرارِ دل نشیں جاتا رہا

توڑ یہ زنجیرِ باطل قید سے آزاد ہو — اپنی ملت کی "بہشتِ سادہ" میں آباد ہو

یہ رواج و رسم ہے شیطان کی جادوگری
اور مذہب ہے سرود و نغمۂ پیغمبری

نتیجۂ فکر ابوالاسرار رمزی

—:(٥):—

سوانح عمری حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

حسنِ ادب:- ابن مبارک حُسنِ ادب کے جوہر سے بھی حصہ وافر رکھتے تھے۔ اُن کے سامنے اگر کوئی قراءتِ حدیث کرتا تھا تو وہ اُس سے کسی عبارت کو دو بار نہیں پڑھواتے تھے۔ بلکہ خاموشی سے سنتے رہتے تھے۔ ابن مہدی کا بیان ہے ابن المبارک

ادب عند نا من الثوری[؟] ایک دفعہ امام مالکؒ حدیث کا درس دے رہے تھے جس میں ابن مبارک بھی اتفاقاً شریک ہو گئے تھے۔ ایک تلمیذ قراءت کر رہا تھا۔ اس درس میں متعدد موقع پر امام مالک نے حضرت ابن مبارک سے بعض حدیثوں اور مسائل کی نسبت دریافت کیا کہ اُن کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ وہ از راہِ حسنِ ادب چپکے چپکے جوابات دیتے رہے۔ امام مالکؒ کو حضرت ابن مبارک کے اس ادب پر بڑا تعجب ہوا اور جب وہ چلے گئے تو فرمایا یہ ابن مبارک فقیہ خراسان تھے[۲]

عبادت:- ان علمی و اخلاقی کمالات کے ساتھ عبادت گذار بھی بہت تھے۔ نعیم بن حماد کہتے ہیں۔ "میں نے ابن مبارک سے زیادہ نہ تو کوئی عقلمند دیکھا ہے اور نہ ان سے زیادہ کوئی عبادت گذار دیکھا[۳]"

خوفِ خدا:- اُن پر خوفِ خدا کا غلبہ اس درجہ تھا کہ زہد سے متعلق احادیث یا آیات پڑھتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ذبح کئے ہوئے بیل ہیں گھگی بندھ جاتی تھی اور وہ بولنے پر بالکل قادر نہیں ہوتے تھے[۴]

فصاحت:- فصاحت کا کمال بھی اُن میں اس قدر تھا کہ تمام علماء عصر اس کا اعتراف کرتے تھے۔ ابن جریج تو یہاں تک کہتے ہیں کہ میں نے ابن مبارک سے بڑا کوئی عراقی فصیح نہیں دیکھا[۵]

---

[۱] تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۵۵۔ [۲] تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۷۔ [۳] تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۵۵۔ [۴] تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۶[؟]۔ [۵] تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۶ ۔

شاعری:۔ اپنے علمی و مذہبی مشاغل کے ساتھ کبھی کبھی شعر کہہ لیا کرتے تھے۔ لیکن ان میں عام شاعری سے الگ حکمت و نصیحت کی باتیں بیان کرتے تھے۔ اُن کا نمونہ کلام یہ ہے۔

قد يفتح المرء حانوتا لمتجره
وقد فتحت لك الحانوت بالدين
بين الأساطين حانوت بلا غلق
تبتاع بالدين أموال المساكين
صيرت دينك شاهينا تصيد به
وليس يفلح أصحاب الشواهين

ترجمہ:۔ (۱) لوگ تجارت کے لئے دکانیں کھولتے ہیں لیکن تونے دین کی دکان کھول رکھی ہے (۲) بڑے بڑے ستونوں کے درمیان تیری دوکان ہے جو بند ہی نہیں ہوتی اور جس کے ذریعہ دین کے مسکینوں کے اموال خریدے جاتے ہیں۔ (۳) تونے اے دین فروش! اپنے دین کو شاہین بنا رکھا ہے جس سے تو شکار کرتا پھرتا ہے، اور حال یہ ہے کہ شاہین باز لوگوں کی فلاح نہیں ہوتی۔

تجارت:۔ غایت خودداری کی وجہ سے وہ علم و زہد کو اپنا ذریعہ معاش بنانا نہایت معیوب خیال کرتے تھے۔ اس بنا پر اُن کا ذریعہ معاش تجارت تھا۔ اور اُس میں اُن کو جو نفع ہوتا تھا اُس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ فضیل بن عیاض کی روایت کے مطابق وہ ایک لاکھ درہم سالانہ فقراء پر تقسیم کرتے تھے۔[1]

تجارت کا مقصد:۔ لیکن ان کی تجارت کا مقصد سرمایہ دار بن کر بیٹھنے یا بیش از بیش سامان آسائش فراہم کرنا نہیں تھا۔ بلکہ وہ اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھتے تھے کہ علم کی حقیقی وقعت اُس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ صاحب علم کو اپنی کسی معاشی ضرورت میں ابنائے روزگار میں سے کسی کی طرف احتیاج نہ ہو۔ جیسا کہ کسی فارسی شاعر نے کہا ہے[2]

۱؎ تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۵۵
۲؎ تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۲۸۶

مرا بتجربہ معلوم گشت آخر حال
کہ قدر مرد بعلم ست و قدر علم بمال

اور ایک عربی شاعر کہتا ہے:۔

و یزری بعقل المرء قلة ماله
وان کان اسری من رجال احولا

ترجمہ:۔ کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا سردار اور تدبیر کرنے والا ہو۔ لیکن اگر وہ قلیل المال ہے تو لوگ بات بات پر اس کی عقل کو بٹہ لگاتے ہیں۔

چنانچہ ایک دفعہ فضیل نے اُن سے دریافت کیا کہ "آپ ہم کو تو زہد۔ اور قوت لایموت پر قانع رہنے کا حکم کرتے ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آپ خود خراسان سے قیمتی قیمتی سامان تجارت لاتے ہیں۔ اور اسے بلد حرام میں فروخت کرتے ہیں آخر یہ کیوں ہے؟" فرمایا "اے ابو علی! میں یہ اس لئے کرتا ہوں کہ مال کے ذریعہ اپنی آبرو محفوظ رکھوں اور اس کی مدد سے خدا کی اطاعت زیادہ سے زیادہ کروں اور تاکہ میں خدا کا جو حق اپنے ذمہ واجب دیکھوں اُس کی طرف سبقت کرکے اُسے ادا کروں" فضیل نے کہا "ابن مبارک! سبحان اللہ! اس مقصد نیک کا کیا کہنا۔ اگر یہ پورا ہو سکے۔"[1] غالباً اسی عام مسلمانوں کی خیرخواہی و خیر اندیشی کی وجہ سے ابن مہدی کہا کرتے تھے "میں نے اس اُمت کا خیرخواہ ابن مبارک سے زیادہ کوئی اور شخص نہیں دیکھا۔"[2]

علماء کی خدمت:۔ حضرت ابن مبارک یوں تو اپنا تمام مال کارہائے خیر میں صرف کرتے تھے لیکن علماء و طلباء دین کی مالی خدمت کا خصوصیت سے بڑا اہتمام کرتے تھے۔ چنانچہ علی بن الحسن کا بیان ہے کہ "ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک نے فضیل بن عیاض سے جو اُن کے تلمیذ تھے فرمایا اگر تم اور تمہارے ساتھی نہ ہوتے تو میں تجارت نہ کرتا۔"[3] بعض لوگ اس پر اعتراض کرتے تھے کہ ابن مبارک خاص اپنے اہل وطن پر اپنا مال تقسیم نہیں کرتے جتنا کہ وہ دوسرے شہروں میں تقسیم کراتے ہیں۔ ابن مبارک کو اس اعتراض کی خبر ہوئی تو انہوں نے فرمایا "میں جن علماء اور طلباء پر اپنا مال خرچ کرتا ہوں میں جانتا ہوں کہ وہ کیسے ارباب فضل و صدق ہیں۔ ان لوگوں نے علم حدیث حاصل کیا اور اس میں پوری محنت و سعی سے کام لیا۔ لیکن ان کی ضرورتیں بھی ویسی ہی ہیں جو عام لوگوں کی ہوتی ہیں۔ اس لئے اگر ہم ان کو چھوڑ دیں تو یہ اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے میں لگ جائیں گے اور علم ضائع ہو جائے گا۔ اسکے برخلاف اگر ہم نے ان کو غنی کر دیا۔ تو یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں علم کی اشاعت کریں گے اور نبوت کے بعد میرے نزدیک اشاعت علم سے افضل کوئی چیز نہیں ہے۔"[1]

ارباب حوائج کی امداد:۔ علماء و طلباء کے علاوہ عام حاجت مند لوگوں کی امداد بھی بڑی فراخ حوصلگی سے کرتے تھے۔ سلمہ بن سلیمان کا بیان ہے "کہ ایک شخص عبداللہ بن مبارک کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں مقروض ہوں۔ آپ میری طرف سے قرض ادا کر دیجئے۔ آپ نے فوراً اپنے وکیل کو لکھ دیا کہ اس شخص کا قرض ادا کر دیا جائے۔ یہ شخص خط لیکر وکیل کے پاس گیا تو اُس نے پوچھا "تم نے عبداللہ بن مبارک سے کتنی رقم طلب کی تھی؟ بولا سات سو درہم۔ اب اُس وکیل نے حضرت ابن مبارک کو لکھا کہ یہ شخص تو سات سو درہم کا مقروض ہے اور اسی کا آپ سے اس نے مطالبہ کیا تھا۔ لیکن آپ لکھتے ہیں کہ اس کو سات ہزار درہم دیدئے جائیں۔ درآنحالیکہ غلات بھی ختم ہو گئے ہیں"۔ ابن مبارک نے جواب میں لکھا "اگر غلات ختم ہو گئے ہیں تو کیا مضائقہ ہے عمر بھی ایک دن یونہی ختم ہو جائے گی۔ اب جو کچھ میرے قلم سے نکل گیا ہے تم اس پر عمل کر دو۔"[2]

ایک اور واقعہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے محمد بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن

۱؎ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۰
۲؎ تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹

۱؎ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۱ ۲؎ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۱ ۳؎ تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۶

دو ترجمہ کا معجز نما متن قرآن شریف رفیع الدین صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب کے ترجمے اور حاشیہ تفسیر ابن کثیر وغیرہ

شروع میں اسی صفحات کا ایک بہت بڑا مقدمہ معلومات و مسائل قرآن و سوانح انبیا کے متعلق صفحات سوا نو سو ہدیہ عاقبی مع جلد با خوش نما سنہری فقط چار روپے اصلی ہدیہ مجلد جرمی سمیت پانچ روپے لیکن اسوقت رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت صرف چار روپے

بڑے حروف والا اعداد والا گویا پوری تفسیر والا صحیح ترجمے والا چمڑے کے کو پشتے کی جلد والا قرآن شریف

اس کے مترجم اہلحدیث حضرت مرزا حیرت صاحب مرحوم ہیں جنہوں نے مولانا اسماعیل شہیدؒ کی سوانحعمری بھی لکھی ہے۔ حاشیہ پر پورے قرآن کریم کی تفسیر صرف حدیث شریف سے چڑھی ہوئی ہے۔ مولانا کے انتقال کے بعد اسے دوسرا نام سے چھپوا دیا گیا ہے۔ بڑے اور بہت صاف حروف ہیں۔ سائز اس اخبار سے لمبائی چوڑائی میں زیادہ ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ ہے چھپائی بالکل بے عیب۔ حروف تو گویا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ حاشیہ پر کامل تفسیر صحیح حدیثوں سے چڑھی ہوئی ہے۔ جلد سمیت ہم صرف دو روپے دو آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ ساڑھے چھ سو صفحات ہیں۔ گویا چار آنے میں سو صفحات ہیں۔ اس سے زیادہ ارزانی کیا ہو سکتی ہے۔

بیشمار خوبیوں والا قرآن مجید مترجم مجلد

اس سے بہتر زیادہ صحیح اس سے زیادہ صاف دوسرا ایک نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ بامحاورہ ہے ۲۰۰ صفحات کا قرآن شریف ہے۔ چوبیس صفحے کا مقدمہ ہے جو پورے پڑھنے کی نظر کی کا ہے جلد سے حاشیہ پر شان نزول ہے۔ نہایت ہی صاف اور صحیح چھپائی ہے۔ کاغذ سفید ولایتی ناروے کا ہے۔ اس کے مقدمے میں وہ خاص خاص دعائیں درج ہیں جو ہر ضرورت پر کام آنے والی ہیں۔ اور معلومات قرآنی کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ حاشیہ ارغوانی بھی ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ دس آنے لیکن اس وقت فی عدد چھ آنے کی کمی کر دیتے ہیں۔

غلطی نکالنے والے کو سونے کی اشرفی انعام

بے ترجمے کا یہ قرآن کریم بہت مقبول ہے بہت صحیح ہے جو دہ حافظوں کی مہریں اسکی صحت پر موجود ہیں شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں تلاوت کے آداب فضائل اور حضور کی سوانح اور قرآن کے محفوظ رہنے کے دلائل اور اول آخر وحی کا بیان وغیرہ ہے ساڑھے پانچسو صفحات ہیں ہدیہ انتہائی رعایت اور کمی کے ساتھ اسوقت بے جلد کا گیارہ آنے مجلد با چمڑہ چودہ آنے مجلد جرم ایک روپیہ پانچ آنے۔ اس میں اور کسی طرح کی کمی نہیں ہو سکتی۔

خوشنما بے ترجمہ قرآن مجید معہ اختلاف قراۃ سائز ۲۲/۲۹

اصلی ہدیہ مجلد بارچہ سوا روپیہ مجلد چرمی ایک روپیہ دس آنے لیکن اسوقت رمضان المبارک کی رعایت کے ماتحت فی عدد تین آنے کم۔

اب ایسی کتابیں لکھی جائیں نہ چھپوائی جائیں نہ کہیں سے مل سکیں

دلی میں جہاں میاں صاحب جیسے ظرف علم تھے وہاں ان کی باتوں پر سینکڑوں ہزاروں وارے نیارے کرنیوالے بھی موجود تھے ان ہی کے زمانے میں پنجاب سے شیطان کا سینگ طلوع ہوا یعنی مرزائے قادیان نے دعوائے نبوت باندھا۔ اس نبوت کو توڑنے کیلئے میاں صاحب نے دو کتابیں لکھوائی ایک بنام بیان للناس دوسری بنام شفاء للناس مولانا محمد عبدالمجید صاحب اہلحدیث نے اپنے مطبع انصاری میں انہیں چھپوایا تھا اب کیا تھا فتنۂ قادیانیت خاکستر ہو کر رہ گیا ان کے دونوں کے ایک ایک سو صفحات ہیں اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت صرف پانچ آنے کے حساب سے آپ فرود منگا لیں تاکہ ایسے تمام دجالوں سے محفوظ رہ سکیں ساتھ ہی حدیث کا صحیح مصداق معلوم ہو جائے ختم نبوت کے اعلیٰ دلائل ہاتھ لگ جائیں عقائد کے بارے میں پختگی حاصل ہو جائے مرزا کا دلی آنا اور یہاں سے ناکام سر پر پاؤں رکھکر چپکے سے بھاگ کھڑا ہونا بھی واضح ہو جائے گا۔ اور ان کی کتاب اعلام الناس کا پورا جواب بھی ان میں ہے۔

معجز نما حمائل شریف پورے چمڑے کی نہایت اعلیٰ جلد والی بجائے چار روپے کے صرف دو روپے میں

آپ تعجب نہ کریں ہم قرآنوں پر نفع اتنا نہیں لگاتے بازار میں کوئی بھی آپکو چار روپے سے کم میں نہیں دیگا۔ عمدہ کاغذ ہے۔ کلکتہ کی وضع کی جلد ہے۔ ایک ہزار صفحات ہیں۔ اسی صفحے کا تو مقدمہ ہے۔ اس وقت ہم صرف دو روپے میں دیدیں گے۔

خوشنما قرآن مجید مترجم والا مع مقدمہ و تفسیر موضح القرآن

ترجمہ بامحاورہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کا ہے۔ حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن اردو کے فوائد تحریر ہیں۔ شروع میں مقدمۃ القرآن ہے جو آنحضرت کی سوانحعمری اور دیگر اہم مسائل پر مشتمل ہے حروف قابل تعریف ہیں بڑے ہیں الگ الگ ہیں۔ اصلی ہدیہ کاغذ ولایتی رف خانہ شدہ مجلد بارچہ ایک روپیہ تیرہ آنے مجلد چرمی جالدار ڈھائی روپے۔ جلد چرمی سنہری پونے تین روپے کاغذ گلیز چکنا سفید نہایت دیدہ زیب خانہ شدہ مجلد بارچہ نقرئی جالدار ڈھائی روپے ایضاً چرمی تین روپے۔ ایضاً سنہری مطابق کلکتہ سوا تین روپے۔ لیکن اسوقت رمضان المبارک کی رعایت کے ماتحت تا ختم رمضان ہر نسخہ کے ہدیہ میں فی عدد چھ آنے کم۔

اہلحدیث کے مطلب کی لاجواب مولوی .... صاحب مرحوم کی تصنیف چھپ گئی

توحید کو ثابت کرنے اور موجودہ زمانے کے مسلمانوں کو پیر پرستی قبر پرستی سے بچانے کے لئے نواب صاحب نے یہ کتاب لکھی تھی۔ اب الحمدللہ یہ کتاب نہایت آب و تاب سے بڑے حروف سے عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہو گئی ہے نام الانتقاد ہے قیمت چار آنے + کارڈ سائز جیبی حمائل مجلد بارچہ بہت صحیح اعلیٰ کاغذ کی ہدیہ رعایتی آٹھ آنے + کارڈ سائز جیبی حمائل مترجم یہ ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب پورے چمڑے کی جلد سمیت رعایتی قیمت صرف چودہ آنے۔ پتہ: دفتر اخبار محمدی دہلی

شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ کامل

یہ کتاب شاہ صاحب کی تمام تصنیفات میں اعلیٰ ترین ہے دو جلدیں تقریباً سوا نو سو صفحات کی ہے قیمت رعایتی صرف سات روپے

از دفتر اخبار محمدی دہلی — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

خریدار چٹ نمبر ۲۱۴۴ بخدمت جناب منیجر صاحب

"رسالہ جامعہ" قرول باغ - دہلی

New Delhi

رعایت رمضان کی میعاد بڑھا دی گئی = رعایت رمضان کے نرخ پر ہی ۱۵ر نومبر تک کتابیں بھیجدی جائیں گی!

تفسیر ابن کثیر عربی کا ترجمہ تفسیر محمدی اکاؤل

بجائے بتیس روپے کے صرف اٹھارہ روپے

تفسیر ابن کثیر عربی کا [illegible] وہی ہے جو صحیح بخاری شریف کا درجہ حدیث کی کتابوں میں ہے [illegible] سال میں اس کا ترجمہ کیا گیا ہے [illegible] اس میں پہلے تو قرآن کی تفسیر خود قرآن کریم سے ہے [illegible] حدیث سے [illegible] ہے [illegible] کا بیان ہے [illegible] اقوال سے [illegible] سے [illegible] قرآن کریم کو جس [illegible] کیا ہے اور اس [illegible] سے [illegible] کیا ہے [illegible] صحیح اور [illegible] اردو کی تفسیر [illegible] برابر اس کے [illegible] ہیں۔ چونکہ کتاب کا وزن [illegible] اس لئے بہتر ہو کہ آپ پاس کے سٹیشن کا نام لکھ کر ریلوے پارسل منگوائیں تاکہ محصول میں کمی ہو جائے یا ڈاک [illegible] پہلے ہی بھیج دیجئے ورنہ کم از کم پانچ روپے ہمراہ فرمائش ضرور بھیج دیجئے۔ اس دس پاروں کی ایک ایک جلد بھی ہے۔ جلد والی کے رعایتی دام بجائے چوبیس روپے کے صرف بیس روپے۔ جلد منگا لیجئے +

منگا لیجئے۔ اس میں اسلام کے کل مسائل کی عقلی [illegible] اور چاروں مذہبوں کے غلط مسائل کی تردید کی ہے اور حدیث [illegible] مسئلہ جس طرح ثابت ہے اسی طرح اسے مع دلائل ثابت کیا ہے۔ اور اس کے خلاف کے دلائل کی [illegible] تردید کی ہے تقلید کی عقلی نقلی جتنی دلیلیں ہو سکتی تھیں سب کو بیان کر کے [illegible] جوابات دیئے ہیں۔ قیاس اور رائے کی [illegible] بیان کی ہے رائے اور قیاس کا دین خدا میں داخل نہ ہونا صدہا دلیلوں سے ثابت کیا ہے۔

کو محفوظ کر لیا۔ الحمدللہ اس وقت اس کی تین جلدیں چھپ چکی ہیں اور اس ترتیب سے ہیں کہ خطیب صاحب جمعہ کا خطبہ صرف اس کتاب سے باقاعدہ کر سکتے ہیں اور پورے سال بھر تک صرف خطبات نبویہ سے اپنے جمعے پورے کر سکتے ہیں۔ پہلی جلد میں ۱۴۹ خطبے۔ دوسری جلد میں ۲۴۵ خطبے ہیں۔ اور تیسری جلد میں ۲۲۳ خطبات مع ترجمہ و شرح ہیں۔ اصلی قیمت فی جلد ایک روپیہ ہے لیکن اس وقت ہم ہر جلد کو چودہ آنے کے حساب سے بھیج دیں گے۔ ہر جلد مجلد منگوائیں تو فی جلد صرف ایک روپیہ +

کارڈ سائز جیبی حمائل مترجم

اس میں ترجمہ شاہ [illegible] القادر صاحب دہلوی کا ہے۔ حروف صاف اور نہایت واضح ہیں۔ ساڑھے سات سو صفحات ہیں۔ پوری جلد چمڑے کی نہایت خوبصورت اور سنہری ہے۔ صحیح ہے۔ کاغذ عمدہ ہے چھپائی صاف ہے اور ۱۵ر نومبر تک رعایتی ہدیہ مجلد مترجم کا صرف چودہ آنے۔ بہت جلد منگوایئے +

کارڈ سائز جیبی حمائل معری

یقین مانئے کہ اتنی صاف اتنی صحیح۔ اتنی عمدہ کاغذ کی۔ اتنے اچھے حروف والی۔ اتنی نفیس چھپائی والی حمائل اور ہاتھوں ہاتھ ہوتی تو آپ کو بارہ آنے سے کم کو نہ ملتی۔ لیکن ہم اس وقت ۱۵ر نومبر تک مجلد بارہ صرف آٹھ آنے میں اپنے ناظرین کو دے رہے ہیں۔ اس رعایت سے فائدہ اٹھایئے +

انعام محمدی

اس میں عید کے فقرے کے

نماز عید کے کل احکام مطابق حدیث مع حوالہ درج ہیں قیمت رعایتی تین پیسے۔ اہل حدیث بھائیوں کو عید کے صحیح مسائل معلوم کرنے کے لئے یہ کتاب ضرور تقسیم کرنی چاہیئے۔ ایک سو کے رعایتی دام صرف تین روپے اسی طرح بقرہ عید کے قربانی کے نماز عید کے عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت کے کل احکام کتاب تحفہ محمدی میں ہیں۔ قیمت ایک آنہ + اسی طرح محرم الحرام کے کل احکام و مسائل و فضائل مع تردید تعزیہ داری وغیرہ کتاب صراط محمدی میں ہے قیمت ایک آنہ ایک سو کے تین روپے اسی طرح ماہ ربیع الاول کے کل احکام مسائل مع تردید مولود مروجہ و قیام مولود و جلسہ و جھنڈیاں وغیرہ قیمت دو آنہ۔ ایک سو کے صرف چھ روپے + اسی طرح رجب [illegible]

پھر قیاسی مسائل جو خلاف عقل و نقل ہیں نقل کر کے ان کی تردید کی ہے۔ آنحضرت سے صحابہ کرام نے جو مسائل عمر بھر میں پوچھے ہیں اور آپ نے ان کے جو جوابات دیئے ہیں سب اس میں درج ہیں۔ قیمت اصلی دس روپے ہے لیکن ۱۵ر نومبر تک رعایتی صرف چھ روپے مجلد سمیت چھ روپے بارہ آنے۔

خطبات محمدی

اللہ کے نبی کے خطبے اس کے آخری رسول کے وعظ جن سے کفر اسلام سے بدل گیا وہ کسی ایک کتاب میں جمع نہیں تھے بحمد اللہ نعمت مولانا محمد صاحب کو نصیب ہوئی آپ نے ان بکھرے ہوئے خطبات نبویہ کو جمع کیا اور بصورت کتاب ایک جا مرتب کر کے اس معجزہ رسول

علامہ امام ابن القیم کی کتاب اعلام الموقعین

کا کامل ترجمہ اردو بجائے دس روپے کے چھ روپے

جس طرح تفسیروں میں تفسیر ابن کثیر سب سے اعلیٰ تفسیر ہے اسی طرح امام صاحب کی سینکڑوں تصنیفات میں یہ کتاب سب سے اعلیٰ ہے۔ اگر آپ دین خدا کو اسی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا تو آپ آج ہی اس کتاب کو

حضرت العلامہ مولانا مولوی محمد صاحب مدظلہ پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

فرمان رسول کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں +

مسلک سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک + جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ایل ۱۵۸۹

ایڈیٹر و مالک

خطیب الہند مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسوم غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار ہفت روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے مع محصول۔
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غربا کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ ویلیو پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

(جلد ۱۸) (بابت ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۹ھ) (نمبر ۵)

دعائے علم

(از جناب روح الحسن صاحب شہرت خاں جہانپوری متعلم مدرسہ ریاضیہ دہلی)

الٰہی قلب سے سب کے جہالت دور ہو جائے ۔ مری رگ رگ شراب علم سے مخمور ہو جائے
حصول علم کا ایسا کہ سب کو شوق پیدا ہو ۔ حصول علم کی خاطر جہاں مجبور ہو جائے
مئے علم و ہنر کا دور دورا ہو زمانے میں ۔ مئے علم و ہنر سے جو بھی ہے مخمور ہو جائے
الٰہی جلوۂ علم و ہنر کا یوں پڑے پرتو ۔ پڑے جو داغ دل میں وہ چراغ طور ہو جائے
اگر بیدار ہو کر دل سے پیغام عمل سن لیں ۔ تو بے شک یہ جہالت قوم سے کافور ہو جائے
نہ اب زمانے میں رہ جائے کوئی جاہل ۔ جو ذرہ ہے ضیائے علم سے معمور ہو جائے
شراب علم ساقی یوں پلائے سب کو اے شہرت ۔ نہ ہو معلوم لیکن ہر بشر مخمور ہو جائے

چودھویں صدی کی عید؟

جی کھول کر سال بھر بدی کی ۔ مفتی کی سنی نہ مقتدی کی
سجدے میں کبھی سر نہ جھکایا ۔ کی فکر نہ فرض ایزدی کی
حجت ہی رہی غرض ہمیشہ ۔ تعمیل میں شرع احمدی کی
عید آئی تو بن گئے مسلماں
یہ عید ہے چودھویں صدی کی

سیماب اکبرآبادی

حجاز کیلئے مصری جہازراں کمپنی

جریدہ صوت الحجاز کے نامہ نگار مقیم جدہ کو معلوم ہوا ہے کہ بعض مصری تجار نے مشترک سرمایہ سے ایک جہازراں کمپنی امریکہ میں رجسٹر کرائی ہے۔ اس کمپنی کا نام بجنہ الاسکندریہ ہے۔ اس کے جہازوں پر مصری جھنڈے لہرائیں گے۔ اور یہ مختلف جہات میں کاروبار کرے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کمپنی کے جہاز سویز کے راستے سے بحر احمر میں بھی آیا کریں گے اور جدہ، ینبوع وغیرہ بندرگاہوں میں ٹھیرا کریں گے۔ جلالۃ الملک المعظم ابن سعود کی حکومت سے کمپنی کے نمائندے نے استدعا کی ہے کہ غیر ملکی ڈاک لے جانے اور لانے کا اجارہ کمپنی کو دیا جائے۔

عیسائیت کی تبلیغ

چرچ آف انگلینڈ نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ایک لاکھ سترہ ہزار ڈالر عیسائیت کی تبلیغ کے لئے منظور کیا جائے۔ اس کے علاوہ امریکہ میں وسیع پیمانہ پر اس کام کے لئے روپیہ جمع کیا جائے گا۔

بھڑوں نے عورت کو ہلاک کردیا

شیخوپورہ کے ایک میدان میں میلا منائی جا رہی تھی۔ اور راون کی ارتھی کو آگ لگائی جانیوالی تھی۔ راون کے جلائے جانے کا منظر دیکھنے کے لئے ایک برہمنی اپنے ہمسایہ کے مکان کی تیسری منزل پر چڑھی۔ راون کو جلائے جانے کے وقت جو پٹاخے چھوٹے ان کی چنگاریاں اڑ اڑ کر دور تک پہونچیں۔ اور مکان مذکور سے متصل چھت کی بھڑوں کی فوج خوف زدہ ہو کر اڑی اور بھڑوں کے جھنڈ کے جھنڈ عورت مذکور کی طرف دوڑ کر لپکیں۔ ان زہریلی مکھیوں نے غریب عورت کے جسم پر متعدد جگہ کاٹا عورت بھڑوں کے ڈنگوں کے زہر اور کاٹنے کی تکلیف کے باعث بے ہوش ہو کر گر پڑی اور طبی امداد پہونچنے سے قبل ہی زندگی کو خیرباد کہہ دی۔

دارالعلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ

حسب دستور اس سال بھی طلباء نے دارالعلوم کا سالانہ امتحان ۱۲ شعبان سے شروع ہو کر ۲۲ کو ختم ہوا۔ ۹۵ طلباء داخل امتحان تھے جن میں ۸۰ طلباء کامیاب ہوئے۔ نتیجہ بحمد اللہ تعالیٰ مجموعی حیثیت سے کامیاب او بہتر رہا۔ درجہ تاسعہ میں دو لڑکے شریک امتحان تھے جن میں ایک کامیاب ہوئے اور ایک کو ضمنی امتحان میں شرکت کی اجازت دی گئی۔ ۱۰ شوال کو دارالعلوم کھل جائے گا اوپر کی جماعتوں میں دس جاگیریں خالی ہیں یہ ان غیر مستطیع طلباء کو دی جائیں گی جو مشکوٰۃ شریف یا اس سے اوپر کی حدیث کی کتابیں پڑھتے ہوں۔ نصاب تعلیم میں اس سال تفسیر و حدیث کی اعلیٰ اور مکمل تعلیم کے ساتھ ساتھ مدرسہ اگزامینیشن بورڈ بہار کا نصاب بھی رکھا گیا ہے تاکہ طلباء کو مولوی عالم اور فاضل کے امتحانات میں شرکت کا موقع مل سکے۔ دارالعلوم کے مخلص معاونین اور ہمدردان سے اپیل ہے کہ اس وقت آپ کا دارالعلوم بہت زیادہ مالی پریشانی میں مبتلا ہے۔ اس موقع پر اپنے دارالعلوم کو کبھی فراموش نہ فرمائیں گے۔ دارالعلوم کے سفراء آپ کی خدمت میں جائیں گے + (ڈاکٹر) سید محمد فرید

مہتمم دارالعلوم احمدیہ سلفیہ لہیریا سرائے (دربھنگہ)

گذارش

صاحب اہل خیر سے گذارش ہے کہ قصبہ کوپاگنج ضلع اعظم گڈھ میں ایک غریب جماعت ہے اس جماعت میں ایک مدرسہ مظہر العلوم ہے اور مدرسہ کا حجرہ نہایت بوسیدہ ہے۔ جس پر از سر نو تعمیر کرانے کی ضرورت ہے۔ آپ حضرات اپنی دینی حمیت اور مذہبی حمایت کی بنا پر اس غریب مدرسے کی ہر ممکن صورت سے امداد فرمائیں۔ مدرسہ ہذا کی طرف سے ایک سفیر جائیں گے آپ حضرات کا اخلاقی فرض ہوگا کہ اُن کی ہر طرح دلجوئی کریں اور امداد فرمائیں۔

العاجز محمد عبدالرحمن۔ ناظم مدرسہ مظہر العلوم کوپاگنج اعظم گڈھ پورہ پھولیل۔

حکومت ہند کا حاجیوں کی بابت اعلان

نومبر اور دسمبر میں زمانہ حج کا خیال کر کے حاجیوں کے لئے بحری سفر کا انتظام اور دوران سفر میں ان کی حفاظت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے فی الحال بمبئی اور کراچی سے ایک مرتبہ اور کلکتہ سے ایکبار جہازوں کی روانگی کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ بھی کوشش جاری ہے کہ دسمبر کے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں بھی ایک مرتبہ جہاز روانہ ہوں گے۔ اس انتظام کی تکمیل یقینی نہیں ہے۔ اس لئے عازمان حج کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ جن جہازوں کی روانگی کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ انہیں سے سفر کریں۔ بمبئی اور کراچی سے جانے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۲۲ نومبر تک اور کلکتہ سے جانے والوں کو ۲۹ نومبر تک بندرگاہ پہونچ جانا چاہیے۔

حاجیوں کو لیجانیوالے جہاز

مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں ۵ غیر سرکاری بل پیش ہوئے ان میں سے ایک بل کا مقصد یہ ہے کہ حجاز جانے والے جہازوں میں حاجیوں کے لئے زیادہ جگہ وقف کی جائے۔

موجودہ جنگ اور ہندوستان

ہندوستان جنگ میں عظیم امداد دے رہا ہے بیس لاکھ روپیہ روزانہ خرچ کر رہا ہے لاکھ آدمی فوج میں بھرتی ہو گئے۔ ساٹھ ہزار آدمی باہر بھیجے جا چکے۔ تیس کروڑ روپیہ قرضہ جنگ فراہم ہو گیا تین کروڑ عطیے وصول ہو گئے۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

کا بائیسواں (۲۲) سالانہ اجلاس بمقام آرہ ضلع شاہ آباد میں بتواریخ ۲۸-۲۹ شوال و یکم ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۹-۳۰ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۴۰ء بروز جمعہ، شنبہ، یکشنبہ انشاء اللہ ہوگا۔ برادران اسلام سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ کو کامیاب بنانے کی غرض سے کثرت سے شریک اجلاس ہو کر داخل حسنات ہوں۔ فقط۔ پریسیڈنٹ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی۔

[illegible] ہمارے محترم جناب استاد عبدالقادر صاحب کی [illegible] والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ ناظرین جنازہ غائبانہ ادا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اغفر لہ وارحمہ + محمد

میزان منشعب مترجم اردو اگر آپ کو صرف و نحو عربی کی سیکھنی ہو اور بغیر استاد کے اس میں مہارت پیدا کر لینی ہو تو یہ کتاب منگو لیجئے صَرف عربی کو پانی بنا دے گی، اور قیمت رعایتی صرف تین آنے + **کامل عون المعبود شرح ابی داوٗد**۔ دو جلدوں میں مجلد ہے بالکل صحیح سالم ہے اس وقت ہدیہ پچاس روپے ہے لیکن ہم پینتیس روپے میں دیدیں گے۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو روپیہ بھیج کر اپنے ہاں کے اسٹیشن کا نام لکھ کر بہت جلد منگوالیں کتاب میں صفحات وغیرہ کی کمی کے ہم ذمہ دار ہیں + **احیاء العلوم عربی کامل** مع عوارف المعارف و کتاب تعریف الاحیاء للشیخ محی الدین۔ یہ تینوں کتابیں صرف پانچ روپے میں دیدیں گے مجلد میں مستعمل ہیں + **تعطیر الانام فی تعبیر المنام** للشیخ عبدالغنی النابلسی مع کتاب منتخب الکلام فی تفسیر الاحلام للامام محمد بن سیرین کامل۔ دونوں حصے عربی مجلد قیمت صرف پانچ روپے + **عون الباری شرح صحیح بخاری** کی صرف دوسری جلد نواب صاحبؒ کے زمانے کی اسی وقت کے کاغذ کی کہنہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ + **سراج الوہاج** شرح صحیح مسلم شریف عربی کی۔ نواب صاحبؒ کی۔ پرانی ہلکے کاغذ پر کہنگی نمایاں ہے۔ قیمت صرف تین روپے (تنے) **مسک الختام** شرح بلوغ المرام فارسی۔ نواب صاحبؒ کی تصنیف کی ہوئی اسی کاغذکی جلد دوم سوم صرف فی جلد ایک ایک روپیہ + **رفع الالتباس عن لبعض الناس عربی** دوبارہ چھپ گئی۔ شائقین اس کتاب کے لئے بے قرار تھے حضرت امام المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حنفی مذہب کے جن مسائل کی تردید اپنی صحیح بخاری شریف میں کی تھی وہ لبعض الناس کرکے کی تھی۔ مولانا شمس الحق صاحب شارح بخاری نے اُن مسائل کو جمع کیا، اور اُن کی تحقیق کی اور حق کو واضح کیا یہ کتاب مدتوں سے نایاب تھی۔ دنیا کے محققین آرزومند تھے بحمداللہ اب چھپ گئی ہے صرف چھ آنے میں ہم سے منگوا لیجئے + **زنجانی**۔ درسی کتاب قیمت صرف دو آنے + **حظیرۃ التقدیس و ذخیرۃ التانیس عربی** نواب صاحبؒ بھوپالی کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب ایک ہی مجلد ہے بے عیب ہے بالکل اچھی ہے اس کتاب کے خاتمہ کے بعد اس میں جو رواۃ ہیں اُن سب کے تراجم بھی ہیں۔ قیمت تو اس نایاب کتاب کی جو لی جائے کم ہے لیکن ہم نے صرف ایک روپیہ قیمت رکھی ہے + **کریم اللغات** بچوں کے لئے فارسی کی مشہور لغت گیارہ آنے **لغات فیروزی اردو**۔ اُردو لغات اور ضرب الامثال کی اردو میں تشریح، ضخامت ۱۰۶۰ صفحات کے قریب۔ قیمت صرف تین روپے + **الدرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ** دو روپے آٹھ آنے + **القول المفید** للشوکانی قیمت ایک روپیہ چار آنے + **کریما** فارسی کی درسی کتاب جلی اور خوب قلم قیمت صرف ا/ + **سکندر نامہ** بڑی فارسی قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ + **خالق باری** فارسی کی درسی کتاب جلی قلم قیمت صرف دو پیسے + **مثنوی زلالی** مجلد فارسی قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے + **ازالۃ الرائی** و تحفۃ القراء عربی فن تجوید میں قاریوں کے مطلب کی چیز قیمت صرف بارہ آنے + **کتاب الاعتصام** کی ایک جلد عربی،

قیمت رعایتی صرف ایک روپیہ + **الاسلام والنصرانیہ** لمحمد عبدہ قیمت بارہ آنے + **تفسیر مدارک عربی** مع حاشیہ فاضل قندھاری۔ یہ ناپید تفسیر جلد سمیت صرف آٹھ روپے میں دے دیں گے + **نیز** ہر قسم کے پارے قاعدے درسی کتابیں، سرکاری مدرسوں کی کتابیں اُردو کی۔ انجمن حمایت الاسلام لاہور کی کتابیں، ہر قسم کے کلام اللہ شریف مترجم و بے ترجمہ چھوٹے بڑے کم ہدیہ اور قیمتی ہر طرح کے ہمارے ہاں سے مل سکتے ہیں بازار سے جو بھی ہم ہر قسم کی کتابیں خرید کر بھیجتے ہیں +

اُردو کی چار عجیب و غریب معتبر و مستند تفسیریں

تفسیر صغیر اُردو۔ مصنفہ فخر المناظرین امام المتکلمین حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ۔ مترجمہ، حضرت مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب مرحوم منطقی دہلوی۔ حضرت امام فخر الدین رازیؒ نے جو علمی خدمتیں اسلام اور مسلمانوں کی انجام دی ہیں۔ ان میں سب سے بہترین یادگار آپ کی تفسیر کبیر ہے۔ جب یونانی فلسفے، موجودہ سائنس، نئی روشنی، اور عقلی خیالات نے عالم اسلام میں ایک طوفان برپا کر دیا تھا۔ اور مسلمانوں کے مضبوط عقائد کے ایوان میں ایک زلزلہ ڈال دیا تھا، اور الحاد کی بادِ صرصر نے اسلام کے ہرے بھرے درخت کو بے برگ و بار کرنا چاہا تھا۔ اُس وقت حضرت امام مرحوم نے قلم اٹھایا اور یہ جامع و مانع تفسیر ایسی لکھی کہ خود یونانی فلاسفر اور سیدایان سائنس اور فدایان عقل، حامیِ اسلام کی طرف بدل راغب ہو گئے اس مبارک تفسیر نے ان کا دماغ ٹھیک کر دیا اور فاران کی چوٹیوں سے جو نور چمکا تھا اس سے ان کے دلوں کو منور کر دیا۔ ایک طرف اگر مسلمان ثابت قدم رہے اور الحاد کی ظلمت بھری آندھیوں سے نجات پا گئے تو دوسری طرف اس مبارک تفسیر کی وجہ سے گم شدہ گان راہ ہدایت دشت ضلالت سے نکل کر راہ راست پر آ گئے۔ قرآن کریم کے اسرار، اس کی باریکیاں، اس کے نکات، اس کی تفسیر، اس کے معانی، اس کی ظاہر و باطن خوبیاں اس طرح بیان فرمائیں کہ اپنے تو اپنے غیر اور معترض و دشمن بھی عش عش کرنے لگے۔ شک و شبہ والے دل تشفی اور تسلی پاکر مطمئن ہو گئے۔ اور دنیا میں قرآن کریم کے معجزے کا وہ ظہور ہوا کہ عالم پُر نور ہو گیا۔ الحمد للہ کہ اب اس مبارک تفسیر نے اردو جامہ پہن لیا اس کا پہلا حصہ طبع ہو گیا ہے اس اخباری صفحات سے بڑے دو سو چالیس صفحات ہیں۔ اور اس کی اس وقت قیمت صرف تین روپے ہے آپ اس متبرک تحفہ کو ضرور منگوا لیجئے۔ صرف اس کے اعلیٰ مضامین کی فہرست ہی چار صفحات میں آئی ہے + **تفسیر عزیزی** حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مفید عام تفسیر "تفسیر عزیزی" کے انتیسویں پارہ "تبارک الذی" کا ترجمہ ہم نے خدا پر توکل کر کے چھپوالیا ہے۔ اس اخبار سے ڈیوڑھے دو سو دس صفحات ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ یہ پارہ قرآن کا جامع پارہ ہے۔ اس کی سورتوں کا صحیح مطلب اور مفصل حل اس میں معلوم ہو جائے گا۔ چند چیدہ چیدہ مضامین کی فہرست ذیل میں درج کرتے ہیں۔ بادشاہِ حقیقی کی صفتیں، دس ذکر۔ ایجاد عالم، رجم شیاطین،

بہترین مفید اور قابل دید سوانح عمریاں اور تاریخی کتابیں

التاریخ الکامل اردو ترجمہ نصف قیمت پر۔ یہ کتاب علامہ ابن اثیر جزری کی وہ معرکۃ الآرا تاریخی کتاب ہے جو صدیوں سے مسلمانوں میں مقبولیت کا اعلیٰ درجہ حاصل کر چکی ہے۔ اس کے اُس حصے کا ترجمہ ہمارے پاس ہے جس میں عرب کی ان لڑائیوں کا کامل بیان ہے جو زمانہ جاہلیت میں عین اشاعت اسلام کے قریب واقع ہوئی ہیں اسے پڑھکر آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عرب کے وہ لوگ جو اس قدر جاہل تھے کس طرح اسلام نے اپنے کندھوں پہلے کر اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے چل کر کس طرح یہی ناخواندہ لوگ اسلام کی بیخ و بنیاد بنے قیمت بجائے تین روپے کے صرف ڈیڑھ روپیہ ● **تاریخ ابن خلدون اردو** ابن خلدون کی یہ اہم تاریخ عربی میں ہے جس کی قیمت اس وقت ایک سو پچیس (۱۲۵) روپے کے قریب ہے چودہ جلدوں میں ترجمہ ہو کر شائع ہوا ہے۔ تاریخی دنیا میں ابن خلدون کی جو عزت ہے وہ تاریخ داں حضرات پر پوشیدہ نہیں اسی وجہ سے بلا خوف تردید کہا جاسکتا ہے کہ کسی واقعے کے متعلق ابن خلدون کا صرف نام ہی واقعے کی حقیقت اور سچائی کا ضامن ہے قیمت مکمل چودہ حصے اڑتالیس (۴۸) روپے آٹھ آنے ● **مصر و سوڈان کی تاریخ** یہ اردو میں پہلی تاریخ ہے۔ اس میں مصر و سوڈان کی تمام لڑائیاں وغیرہ درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ پانچ آنے ● **تاریخ خلافت اسلامیہ** حضرت ابو بکر صدیق رض کے زمانہ خلافت سے سلطنت عثمانیہ کے آخری تاجدار سلطان عبد الحمید خاں مرحوم کے زمانہ خلافت تک کے مختصر واقعات نہایت خوبی سے بیان کئے ہیں اور ہر بادشاہ کی تخت نشینی و مدت حکومت و تاریخ وصال کے سنہ کو خاص طور پر نمایاں کیا ہے۔ ایک سو صفحات ہیں۔ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲) ● **تاریخ الخلفاء** حضرت ابو بکر صدیق رض حضرت عمر فاروق رض حضرت عثمان ذو النورین رض حضرت علی رض کی مفصل سوانح عمریاں۔ ان چاروں خلافتوں کے کل حالات ان کے بعد کے تمام خلفاء امراء اور بادشاہوں کے حالات۔ امام سیوطی کی عربی کتاب کا ترجمہ۔ نو سو سال تک کی اسلامی تاریخ کامل۔ اس کتاب کو دیکھے بغیر اسلامی عروج، اسلامی سلطنت و شوکت سے آپ واقف نہیں ہو سکتے۔ قیمت صرف ڈھائی روپے ● **تاریخ انگورہ** جس میں سلطنت اناطولیہ کے عام حالات کے علاوہ طرابزون، انگورہ، سمرنا، قفقاز، ارض روم، الطنہ، سمسون، ایڈریانوپل، سالونیکا مشہور شہروں ملکوں اور بندروں کے تاریخی حالات پولیٹکل کوائف جغرافیائی حیثیت دیگر مغربی اور مشرقی ممالک کے تعلقات۔ ساتھ ہی ساتھ غازی مصطفےٰ کمال پاشا، باقر سمیع بے، یوسف کمال بے، شیخ سنوسی، جنرل نور الدین پاشا، فوزی پاشا، کاظم پاشا، علی فتحی بے، خالدہ خانم، ناظمہ خانم، عصمت پاشا، جنرل علی احسان پاشا، محمد رفعت بے، امیر البحر خیر الدین پاشا وغیرہ مشہور مجاہدین انگورہ و ترکی کے کل حالات، فتوحات سلطنت ترکی کا تذکرہ پھر مزا یہ کہ باوجود اس کے کامل تاریخ ترکی ہونے کے علاوہ یہ کتاب ان پچھلے مجاہدین کی سوانح عمریوں اور ان کے

لا کا بیان آنحضرت کے اخلاق۔ شرعی وعظ۔ مدارات اور مداہنت۔ بد عقیدوں سے پرہیز۔ قسم کی کتب۔ باغ والوں کا قصہ۔ مشرکین کا حال۔ حضرت یونس علیہ السلام کا قصہ۔ نظر لگ جانے کی دعا۔ حضرت شعیب کا قصہ۔ فرعون اور بنی اسرائیل کا قصہ۔ حضرت لوط و نوح کا قصہ۔ مسنون روزوں کا بیان۔ متعہ کی حرمت۔ دیانتداری کا بیان۔ نماز کے مفسدات و مکروہات۔ حرص و ظلم کی مذمت۔ حضرت ادریس کا قصہ۔ محرمات کا بیان۔ تقدیر کا مسئلہ۔ قبر کے عذاب کا بیان۔ جنوں کے فرکا ذبیحہ۔ ابلیس کے پڑپوتے کی حکایت۔ جنات صحابی۔ ترتیل کا بیان۔ پیر پرستی کا رد۔ تہجد کے طریقے و مسائل۔ ملحدوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات۔ توکل کے مراتب۔ شفاعت کا بیان۔ بد صحبت کے بد نتائج۔ دوزخ کا ذکر۔ قیامت کا ذکر۔ راہ اللہ کھلانے کا مسنون طریقہ۔ کافروں نے آنحضرت کو جو ایذا دی اس کا مفصل بیان۔ رافضیوں کا رد۔ قرآن کریم کے ختم کے مروجہ طریقوں کی تردید۔ قرض دینے کا ثواب۔ ولید کا حال۔ بچوں کا ذکر۔ آ تیرکی کا جواب۔ منکروں اور مومنوں کا ذکر۔ اہل المسلمین بہشت کا بیان۔ نذر کا مسئلہ۔ ہر سورت کا شان نزول۔ کیمیا گروں کی بوالہوسی۔ آدمی کا امتحان۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار وغیرہ۔ قیمت اس وقت بجائے تین روپے کے صرف ڈیڑھ روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک ● **اسی تفسیر کے پارہ عم یتساءلون** کے اردو ترجمے کی اس وقت رعایتی قیمت صرف دو روپے (۲) ● **تفسیر محمدی** دنیا کے آج کے اور آج سے پہلے کے کسی عالم کو اس میں اختلاف نہیں کہ سب سے اعلیٰ سب سے مفید سب سے زیادہ قرآن کریم کو بطریق سلف صالحین سمجھا دینے والی تفسیر، تفسیر ابن کثیر ہے۔ یہ سلف کی تفسیر ہے۔ اور اس کے بعد کی کل عربی اردو تفسیریں اسی سے ماخوذ ہیں۔ آٹھ جلدوں میں ہے۔ کلام اللہ شریف کی تفسیر خوب کھول کھول کر کی ہے سب سے پہلے تو کلام اللہ کی آیت کی تفسیر کلام اللہ شریف کی دوسری آیتوں سے کرتے ہیں۔ پھر حدیثوں سے، پھر سلف صالحین سے ہر ہر حدیث اور ہر آثار کے حوالے بھی دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ تفسیر دنیا کی تمام تفسیروں سے اعلیٰ ہے۔ آج تک اس سے صرف علماء ہی فائدہ اٹھاتے رہے لیکن الحمد للہ اب اس کا اردو ترجمہ مولانا محمد صاحب مدظلہ نے کر دیا ہے اس ترجمہ نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ کیونکہ ترجمہ عام فہم سلیس عبارت میں ہونے کے علاوہ اردو محاورہ کے مطابق ہے۔ وہ خود ایک مستقل تصنیف معلوم ہوتی ہے حروف کھلے ہوئے اور واضح ہیں کاغذ اعلیٰ ہے۔ چھپائی نہایت صاف ہے۔ ایک ایک پارہ الگ ہے اور الگ الگ مل سکتا ہے۔ پوری تفسیر آپ کو اس وقت رعایتی قیمت یعنی صرف چوبیس (۲۴) روپے میں بھیج دی جائے گی ● **تفسیر ترجمان القرآن** کا پہلا حصہ از سورۃ فاتحہ تا ختم سورۃ بقرہ۔ یہ تفسیر عمدۃ المفسرین حضرت نواب صاحب کی ہے۔ ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ تفسیر سلف کی تمام تفاسیر کا خلاصہ ہے، اس سے بہتر تفسیر کوئی نہیں۔ اس کا صرف ایک ہی نسخہ ہمارے پاس ہے اسی زمانے کا چھپا ہوا ہے قیمت تو اس کی جو لیں وہ کم ہے لیکن ہم تو کم از کم داموں پر دیدیں گے یعنی صرف دو روپے میں ● ہمارا پتہ یہ ہے۔ دفتر اخبار محمدی۔ صدر بازار۔ دہلی۔

کارناموں اور خدمات اسلامیہ کا کامل نمونہ ہے۔ مجلد ہے۔ پونے تین سو کے قریب صفحات ہیں۔ ڈیڑھ روپیہ اصلی قیمت ہے لیکن ہم صرف ایک روپے میں دیدینگے + نو سو صفحات کی مکمل مجلد **تاریخ اسلام** صرف چار روپے میں ناظرین کو خوش خبری ہو کہ یہ گوہر بے بہا کتاب نہایت آب و تاب سے چمکتے ہوئے سفید کاغذ پر بہت صحت و صفائی سے چھپ گئی ہے۔ اس کے پانچ حصے ہیں پہلے حصے میں سنہ ہجری سے ایک سو سال پہلے سے لے کر سنہ ۱۱ھ تک کے تمام تاریخی واقعات ہیں۔ ساتھ ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت کامل اور صحیح مکمل سوانح عمری ہے۔ دوسرے حصے میں سنہ ۱۱ھ سے سنہ ۴۰ھ تک کی مکمل تاریخ ہے۔ ساتھ ہی خلافت۔ خلفائے راشدین کی مکمل تاریخ ہے۔ جلد سوم میں سنہ ۴۰ھ سے سنہ ۱۳۲ھ تک کی مکمل تاریخ ہے۔ اور ساتھ ہی بنی امیہ کی پوری تاریخ ہے۔ چوتھی جلد میں سنہ ۱۳۲ھ سے سنہ ۹۲۲ھ تک کی تمام اسلامی تاریخ ہے۔ ساتھ ہی مکمل تاریخ عباسیہ ہے۔ پانچویں جلد میں سنہ ۹۲۲ھ سے سنہ ۱۳۴۲ھ تک کی پوری تاریخ ہے۔ جس میں مکمل تاریخ سلاطین عثمانیہ و ترکان احرار وغیرہ بھی ہے۔ اس طرح چودہ سو سال کی مکمل تاریخ کی یہ بے بہا بے نظیر صحیح تاریخ کی کتاب ہے۔ اس کتاب کی قیمت گو بہت زیادہ ہے لیکن ہم اپنے ناظرین کو پوری کتاب مجلد سنہری چار روپے میں دیدینگے + **تاریخ دلچسپ** یہ کتاب اہل حدیث کے مطبع انصاری دہلی نے چھپوائی ہے۔ اس میں ملک دکن کی قدیم و جدید پوری تاریخ ہے چھ حصوں میں پوری کتاب ہے قیمت اصلی تو بہت ہے لیکن اس وقت چار آنے میں دیدیں گے + **تاریخ الحکماء** اس میں دنیا کی مشہور و معروف عقلمندوں کی سوانح عمریاں ہیں جن کے نام تو ہر زبان پر ہیں لیکن ان کے حالات سے واقف کم لوگ ہیں اس میں ایسے ۲۶ حکماء کی سوانح عمریاں ہیں مثلاً مقنع خراسانی، شیخ الرئیس ابن سینا، ابوبکر رازی، نصر الدین کے سلاطین ابو نصر فارابی، امین الدولہ وغیرہ وغیرہ قیمت رعایتی صرف دو آنے + **تاریخ اسپین** کا ایک نہایت ہی دلچسپ تاریخی اور اسلامی واقعہ جس میں مسلمانوں کی ایک ہزار سالہ سلطنت کے دار السلطنت کا اور وہاں کے پادریوں کا ذکر ہے۔ پھر کس طرح وہاں اسلام پھیلا شہزادی ازبلا اور اس کی سہیلیوں نے کس طرح اسلام قبول کیا؟ اور کس طرح مصائب و آلام برداشت کئے اور آخر عیسائیت نے کھلی شکست پائی اور اسپین اسلام سے مالا مال ہو گیا قیمت صرف چودہ آنے + **خلافت عثمانی کا جہاد** سچا مسلمان بنانے والی کتاب۔ **مرشد کامل** بظاہر تو یہ ایک تاریخی رنگ کا دلچسپ و پرسوز افسانہ ہے لیکن درحقیقت یہ افسانہ اسلامی جوش ایمانی محبت مسلمانی اخلاق اور سلف صالحین کی اتباع کی رغبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اور عیسائی راہبوں اور الوہیت کے مدعیوں کی مخفی شرمناک کارروائیوں کا آئینہ ہے۔ ذو النورین خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ کے زمانے کی تصویر آنکھوں میں پھر جاتی ہے۔ اگلے پرجوش اور دریا کبار مسلمانوں کی ولولہ خیز جانبازیاں پڑھنے والوں کو مبہوت کر دیتی ہیں۔ ایک شاہزادی کا مکار پادریوں کے ہاتھ سے بچ کر اسلام کی آغوش میں آنا مسلمانوں کی ایک قلیل جماعت کا ٹڈی

دل لشکر سے بھڑ جانا اور ان کا صفایا کر دینا قیمت رعایتی صرف بارہ آنے (۱۲) + **جنگ عظیم کے کارنامے۔ ترکی سلطنت کا ٹوٹ کر جڑنا۔ کمال پاشا** کی بہادری اس کتاب میں غازی اعظم کے مفصل حالات، یونان کی شرارت، مسلمانوں کی فتوحات، یورپ کی سازش، ایک عیسائی شہزادی کا قبول اسلام، اس پر تکلیفیں سہنا، ثابت قدم رہنا وغیرہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ) + **جزو تاریخ بغدادی عربی مع اردو ترجمہ** یہ کتاب محدث کامل امام خطیب بغدادی کی ہے اس کا یہ حصہ مخصوص ہے حضرت امام ابوحنیفہ کے ساتھ اس میں آپ کی ایک ایک دن کی تاریخ ہے اور تمام واقعات مندرج ہیں اسی کتاب سے امام صاحب کی بزرگیاں نقل کی جاتی ہیں اور اسی کتاب میں اس کے خلاف بھی بہت کچھ ہے لیکن اسے دنیا سے پوشیدہ کیا جا رہا ہے ضرور پڑھیے قیمت عربی مع اردو کامل دو حصے ایک روپیہ چھ آنے

طب و حکمت کی وہ کتابیں جن سے آپ گھر بیٹھے حکیم بن سکتے ہیں

اگر آپ کو اولاد اور تندرستی کی چاہت ہو۔ بڑھاپے میں جوانی اور کھوئی ہوئی طاقت مردانگی حاصل کرنی ہو تو کتاب **مجربات بوعلی سینا** منگوائیے۔ اس میں قوت باہ اور طلا وغیرہ کے بہترین نسخے ہیں جن کو ہر اردو دان بآسانی سمجھ سکتا ہے اور خود تیار بھی کر سکتا ہے۔ حکیم بوعلی کی سوانح عمری بھی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ اگر ہر قسم کی بیماری کا سہل آسان اور بے خطا علاج معلوم کرنا چاہتے ہوں اور ہر قسم کے نسخوں کا مجموعہ جیب میں رکھنا منظور ہو۔ اگر آخر وقت کے اعلیٰ درجہ کے طبیب کے مجرب نسخے معلوم کرنے چاہتے ہوں تو حکیم اجمل خاں صاحب کے والد مرحوم کی کتاب ضیاء الابصار فارسی کا ترجمہ اردو **جوانی کی بہار** منگوائیے۔ اس میں عورتوں کی قسمیں، مباشرت کے صحیح طریقے، قوت باہ کو محفوظ رکھنے کے علاج وغیرہ سب اس میں درج ہیں قیمت صرف ایک روپیہ + **مجربات صوفی**۔ یہ علم طب و حکمت کا ایک بہترین رسالہ ہے۔ حکیم مرزا احمد اختر صاحب جو ایک ماہر حکیم نباض گذرے ہیں انہوں نے اس کو چھپوایا تھا، اب اس کی تلاش عرصے سے بڑے بڑے حکیموں کو تھی۔ الحمد للہ اس کے چند نسخے ہمارے پاس آ گئے ہیں۔ جہاں اس میں اور بیماریوں کے بیسیوں آسان نسخے ہیں وہاں خصوصاً قوت باہ کے نہایت اعلیٰ مجرب اور خاندانی نسخے بہت سے ہیں۔ ہر نسخے کی مفرد دوائیں۔ اُن کی ترکیب اس طرح ہے کہ اردو پڑھے ہوئے حضرات خود انہیں تیار کر سکتے ہیں۔ اور کام میں لا کر لطف جوانی سرے سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ساتھ ہی جریان کے روکنے کے عجیب الاثر نسخے بھی اس میں ہیں۔ قوت کی معجونیں، قوت کے طلاء، ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرنے والے نسخہ جات بھی ایسے ایسے ہیں۔ جن سے ہر شخص اپنے گھر بیٹھے اپنا اور اپنے متعلقین احباب وغیرہ کا علاج کر سکتا ہے۔ اسی طرح اور بیماریوں کے بھی نہایت مجرب نسخے اس میں لکھے ہیں مثلاً سرسام کے اور ہر قسم کے بخار کے، ناسور کے، بواسیر کے، سوزاک کے، آتشک کے اور ہر قسم کی کھانسی کے فالج کے، عرق النساء کے پھر ہر قسم کے نزلہ کے اور دیگر

بیماریوں کے بھی تیر بہدف نسخے اس میں درج ہیں، تیل کے منجن کے، دانتوں کے درد کے وغیرہ وغیرہ۔ غرض ایک طبیب گویا آپ کے گھر میں موجود ہو جائے گا قیمت رعایتی صرف دو آنے + **شفاء الاطفال** بچوں والے گھروں میں آئے دن بچے بیمار رہا کرتے ہیں۔ ہر وقت حکیموں ڈاکٹروں میں سینکڑوں خرچ کرنے سے یہ اچھا ہے کہ آپ ہم سے یہ کتاب منگوالیں تو گویا آپ نے اپنے بچوں کے لئے ایک ماہر تجربہ کار حکیم اپنے گھر بٹھا لیا اس میں بچے کے ہر مرض کی ایسی نشانیاں اور علامتیں ہیں، جن سے آپ معلوم کرلیں گے کہ اسے یہ بیماری ہے پھر اس بیماری کے نہایت مجرب نسخے اور چٹکلے بھی اس میں درج ہیں جو آسان ہیں ساتھ ہی بہت جلد اثر کرنے والے ہیں، ساتھ ہی بچوں کے تندرست رکھنے کی ہدایتیں ایسی ہیں کہ ان پر عمل کرنے سے ہی بیسیوں بیماریاں بفضل خدا دور ہی رہتی ہیں۔ بچوں کی پرورش کے حکیمانہ طریقے اس کتاب سے آپ مصنف کے ساتھ سلام کرسکتے ہیں ڈیڑھ سو صفحے کی کتاب ہے اور اس وقت ہم صرف آٹھ آنے میں دے رہے ہیں + **اکسیر دماغ**، دماغی کام کرنے والے حضرات اور سر کے درد کے مریضوں کو خوش خبری ایسے حضرات کی کمائی کا اکثر حصہ حکیموں ڈاکٹروں کی جیب میں جاتا ہے۔ اس لئے ہمارا مشورہ ہے کہ یہ حضرات ہم سے کتاب "اکسیر دماغ" منگوالیں۔ اس میں سر کی دماغ کی تمام بیماریوں کے اسباب پھر اُن بیماریوں کے علاج۔ ان بیماریوں سے بچنے کی ترکیبیں، دماغ کو تر و تازہ رکھنے کی دوائیں۔ سر کے درد کی کل قسمیں، اُن کے علاج اُن سے بچاؤ کی تدبیریں۔ سر میں تقویت دماغ کے لئے ملنے کے بیسیوں مفید تیل بنانے کی ترکیبیں۔ الغرض یہ ایک ایسا جامع رسالہ ہے کہ دماغی کام کرنے والوں کے لئے سچ مچ اکسیر ہے۔ اس کتاب کے بہت تھوڑے نسخے باقی رہ گئے ہیں آپ صرف ایک روپے میں ہم سے منگوالیجئے + **علاج النسواں**۔ عورتوں کی خاص بیماریاں جتنی ہیں اُن کے بہترین علاج۔ بچپن سے لے کر بڑھاپے تک کے عورتوں کی ہر ہر قسم کی بیماریوں کے اسباب اُن سے بچاؤ کی تدبیریں اور ان کے علاج کے بہترین تیر بہدف اور آزمودہ نسخے اور چٹکلے اس میں ہیں۔ حکیم معصوم علی صاحب جو اپنے زمانے کے استاد الحکما تھے ان کی تصنیف ہے مُدتیں ہوئیں چھپی تھی، اُس وقت کی چھپائی میں چھپی ہوئی ہے۔ چیز نایاب ہے ہمارے ہاں کچھ وہی نسخے قدیمی ہیں۔ صرف آٹھ آنے فی نسخہ کے حساب سے دیدینگے + **بہار شباب**۔ ہر ایک شادی شدہ نوجوان کو زندگی کے ہر ہر قدم پر اس کتاب کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب دہلی کے مشہور خاندانی شاہی حکیم مسیح الملک محمد اجمل خاں صاحبؒ کے والد ماجد حکیم محمود خاں صاحب کی شہرۂ آفاق کتاب ضیاء الابصار کا عام فہم اور سلیس اُردو ترجمہ ہے۔ بازاری کتابیں جو عام مصنف اِدھر اُدھر کی لایعنی باتیں جوڑ کر بنا لیتے ہیں اس کتاب کے سامنے ہیچ ہیں کیونکہ یہ فن طب کی ایک بڑی ہی ماہر ہستی کی تصنیف ہے جس میں ان کے تمام مجربات درج ہیں۔ اس کتاب میں مواصلت اور مباشرت کے طبی اصول اور اس کے تمام مجرب نشاط انگیز اور صحیح طبی طریقے بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کرنے سے صحت

ہمیشہ درست رہتی ہے۔ اولاد خوبصورت اور مضبوط پیدا ہوتی ہے، بیوی اپنے خاوند کی محبت میں دیوانی بن جاتی ہے۔ جوانی کی پُر کیف زندگی کو ہمیشہ قائم اور درست رکھنے کے لئے بڑے بڑے مجرب طریقے قاعدے نسخے اور ہدایات درج ہیں۔ زنانہ امراض اُن کی تشریح اور علاج اور عورتوں کی اندرونی کیفیات اور ان کے سمجھنے کے طریقے مفصل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بہ سینہ چلے آتے ہیں، اس کتاب میں عوام الناس کے فائدے کے لئے نہایت فیاضی سے لکھ دیئے ہیں۔ قیمت بجائے ایک روپیہ چار آنے کے صرف دس آنے + **اکسیر نبض**۔ نبض شناسی کے طریقوں کا اس قدر آسان بیان کہ ہر شخص اچھا نباض بن سکتا ہے۔ نیز ہر شخص خود اپنی نبض کی بھی شناخت کرسکتا ہے۔ قیمت صرف دو آنے + **اکسیر جریان** اس موذی مرض کے اسباب اس کی روک اس کا علاج ایسے نسخوں سے جو تیر بہدف ہیں قیمت صرف دو آنے (۲) **رسالہ قوت باہ** قوت باہ کو بڑھانے قائم رکھنے اور فوت شدہ قوت کو واپس لانے کے نایاب اور عجیب و غریب نہایت مجرب نسخے درج ہیں چار آنے + **اکسیر دندان** دانتوں کی ہر بیماری کی وجہ اور اس کا علاج وغیرہ قیمت صرف دو آنے + **کنز المجربات** اس کتاب میں پانچ سو اڑتیس ایسے نسخے درج ہیں، جو حکیموں کے ہاں پشت ہا پشت سے سینوں میں چلے آتے تھے ہر ایک مجرب اور خوب آزمایا ہوا، ہر بیماری کے کئی کئی بہترین تیر بہدف نسخے ہیں قیمت ڈھائی روپے + **مسیحائی گوہر طب** اس کتاب کی مدد سے نہ صرف اپنا ہی بلکہ دوسروں کا بھی علاج آپ خود آسان اور کم قیمت نسخوں سے کرسکتے ہیں قیمت ایک روپیہ چار آنے + **رسالہ قارورہ** اس کے ذریعے سے قارورہ کی شناخت ہو سکتی ہے حکیموں طبیبوں کے کام کی پُرانی کتاب ہے۔ عام لوگ بھی اس کے ذریعے سے اپنی بیماری اور علاج معلوم کرسکتے ہیں قیمت بجائے تین آنے کے صرف ایک آنہ + **قانون الادویہ** یہ کتاب فن طب کی مایہ ناز ہستی بو علی سینا کی تصنیف ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ + **بیاض ماھر** فن طب میں بہترین کتاب ہے قیمت دو روپے + **اکسیر ماھر** یہ بھی طب کی بہترین کتاب ہے صرف دو روپے میں + **جوہر ماہر** قیمت صرف چھ آنے + **گھر کی دائی** اس کتاب میں بچے کی اور بچے کی ماں کی حفاظت کے طریقے، بچہ ہونے کے وقت کی تمام ترکیبیں وغیرہ قیمت صرف تین آنے + **خواص پھٹکری** صرف پھٹکری سے ایک سو بیماریوں کے سہل عمدہ اور مجرب نسخے۔ پھٹکری سے بیسیوں قسم کے شعبدے کشتے وغیرہ اس میں درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ + **خواص ریٹھا** ساٹھ بیماریوں کا ریٹھے سے علاج اس میں بتایا ہے۔ ہر گھر میں رہنے کے قابل ہے۔ قیمت صرف چھ آنے + **خواص نمک** بہت سی بیماریوں کے نمک سے علاج کے نہایت آسان طریقے اس کتاب میں درج ہیں قیمت صرف دو آنے + **خواص بادام** بادام میں کیا فائدے ہیں؟ کس کس مرض کی دوا ہے؟ استعمال کی کیا ترکیبیں ہیں؟ قیمت صرف چار آنے + **خواص لیموں** اس کتاب میں لیموں کے صحت بخش فوائد کا بیان ہے آٹھ آنے

تقلید باعث تفریق ہے!

(از ایڈیٹر)

اسلام کو شروع ہوئے ترانوے سال گذر گئے تب تک تو اُن چاروں اماموں میں سے جنہیں سے ایک ایک کی تقلید آج کی جاتی ہے ایک بھی روئے زمین پر موجود نہ تھا سو سال کامل اسلام کو گذر چکے لیکن ان بزرگ اماموں میں سے ایک بھی دنیا میں بحیثیت امامت موجود نہ تھا۔ جب یہ بزرگ ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین دنیا میں آئے تو صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کے طریق پر ان کا اپنا مذہب بھی قرآن و حدیث رہا۔ نہ کوئی تیسری چیز ان سے پہلے تھی نہ ان بزرگوں نے ایجاد کی۔ دنیائے تقلید کو ہم چیلنج دیتے ہیں کہ وضو اور پاخانہ پیشاب تک کے احکام تم ان اماموں میں سے ایک ایک سے جن کی تقلید کے تم دعوے دار ہو۔ پیش کر دیتے ہو۔ لیکن ناممکن کہ ایک قول بھی ان چاروں بزرگوں میں سے کسی ایک کا اس معنی کا پیش کرو کہ اُنہوں نے اپنی تقلید دنیائے اسلام پر واجب گردانی ہو ٭

جب ان بزرگوں کا زمانہ بھی گذر گیا یہ چاروں بزرگ دنیا سے سوئے عقبٰے سدھار گئے اُس وقت۔ ٹھیک اُس طرح جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسٰے علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے بعد ان کی پرستش شروع کر دی تم نے بھی ان ائمہ کے بعد ان میں سے ایک کی تقلید کی نیو رکھ دی۔ اور قرآن و حدیث کے سوا ایک تیسری چیز ایجاد کر کے دنیا کو اس گورکھ دھندے میں پھانس لیا۔ چار سو سال جب اسلام پر گذر گئے تو تقلید نا سدید نے مسلمانوں میں جنم لیا۔ اور آٹھ سو سال گذر جانے کے بعد کعبۃ اللہ کو بھی چار مصلوں میں تقسیم کر لیا گیا۔ عیسائیوں کی تثلیث کے مقابلہ میں چار مذہبوں کی تربیع تم نے قائم کر لی۔ پھر نویں اور دسویں اور ان کے بعد کی صدیوں میں کتب فقہ کا مجموعہ ایک ایک جداگانہ مذہب اور ایک ایک امام کے نام پر گھڑ گھڑا کر گھڑ لیا۔ اور مسلمانوں کو جو موحد تھے مقلد بنا کے مذہبوں پر لگا دیا۔ تاہم خدا کے فضل و کرم سے خود ان اماموں کے نام لیوا اُن میں جنہیں علم حدیث و قرآن کی کچھ ہوا لگی تھی وہ زمانے کی صبر آزما سخت تر ٹھوکروں کی برداشت اپنے میں نہ پا کر گو ان میں سے کسی ایک مذہب کی طرف منسوب ہو گئے۔ لیکن پھر بھی جامد تقلید ان میں نہ تھی۔ بیسیوں اور سینکڑوں امور میں اپنے امام کی بات کو حدیث کے مقابل پا کر وہ چھوڑ دیا کرتے تھے۔ لیکن اب وہ زمانہ آ گیا کہ جھوم جھوم کر درس دینے والے اور مولوی ملّا اور مفتی کہلانے والے بھی اس تقلید جامد کے پھیر میں پھنس گئے۔ حدیث و قرآن پر سے توغل ہٹ جائے۔ لیکن فقہ کی کوئی جزئی مرتے دم تک ہاتھ سے نہ چھوٹے ٭

آپ کو میری یہ بات شاید کچھ نئی سی معلوم ہوئی ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تفسیر ابن کثیر پارہ دوم کا چند سطری مضمون آپ کے سامنے رکھ دوں۔ اس تفسیر میں صلوٰۃ وسطیٰ کی تفسیر میں منقول ہے:-

"صحیح حدیثوں سے عصر کی نماز کا صلوٰۃ وسطیٰ ہونا ثابت ہے۔ پس لازم ہو گیا کہ ہم سب اقوال کو چھوڑ کر یہی عقیدہ رکھیں کہ صلوٰۃ وسطیٰ نماز عصر ہے۔ امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن ابو حاتم رازی رحمہا اللہ نے اپنی کتاب فضائل شافعی میں روایت کی ہے کہ حضرت امام صاحبؒ فرمایا کرتے تھے كُلُّ مَا قُلْتُ فَكَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ قَوْلِيْ مِمَّا يَصِحُّ فَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلٰى وَلَا تُقَلِّدُوْنِيْ۔ یعنی میرے جس کسی قول کے خلاف کوئی صحیح حدیث شریف مروی ہو۔ تو حدیث ہی اولیٰ ہے خبردار میری تقلید نہ کرنا۔ امام شافعیؒ کے اس فرمان کو امام ربیع اور امام زعفرانیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ بھی روایت کرتے ہیں۔ اور موسیٰ ابو الولید بن جارود رح امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ وَقُلْتُ قَوْلًا فَأَنَا رَاجِعٌ عَنْ قَوْلِيْ وَقَائِلٌ بِذٰلِكَ یعنی میری جو بات حدیث شریف کے خلاف ہو میں اپنی اس بات سے رجوع کرتا ہوں۔ اور صاف کہتا ہوں کہ میرا مذہب وہی ہے جو حدیث میں ہو۔ یہ امام صاحب کی امانت اور سرداری ہے۔ اور آپ جیسے ائمہ کرام میں سے بھی ہر ایک نے یہی فرمایا ہے کہ اُن کے اقوال کو دین نہ سمجھا جائے۔ رَحِمَهُمُ اللهُ وَرَضِيَ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ
اسی لئے قاضی ماوردیؒ فرماتے ہیں کہ امام صاحب کا صلوٰۃ وسطیٰ کے بارے میں یہی قول سمجھنا چاہئے کہ وہ عصر ہے گو امام صاحبؒ کا اپنا نیا قول یہ ہے کہ وہ عصر نہیں ہے مگر آپ کے اس فرمان کے مطابق حدیث صحیح کے خلاف اُس قول کو پا کر ہم نے چھوڑ دیا۔ شافعی مذہب کے اور بھی بہت سے محدثین نے یہی فرمایا ہے۔ فالحمد للہ!" تفسیر محمدی ترجمہ تفسیر ابن کثیر

میدان صاف ہے نہ جس مسئلے میں مقلدین حنفیہ میں اپنے امام کا قول صاف اور صریح حدیث کے خلاف پاتے تھے اُسے ترک کر دیتے تھے۔ لیکن آہ! آج یہ وصف بھی جاتا رہا۔ آج کچھ ترپوش مولوی حدیثوں کی شرح اور حاشیہ لکھتے وقت بھی خوف خدا اور اتباع مصطفےٰ سے الگ ہو کر اس سے دامن چھڑا کر تعصب مذہب کی آن میں تعصب کی شان میں حدیث کو توڑ مروڑ کر اپنا مذہب ثابت کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔ فانا للہ الخ

اہلحدیث جماعت کا یہ حال ہے کہ انہیں مطلق اس بات کا احساس نہیں کہ صحاح ستہ کا حاشیہ حدیث کے مطابق لکھوا کر ان کتابوں کو شائع کرائیں تاکہ اہلحدیث طلبہ بدعقیدہ نہ ہوں۔ انہیں چاہئیے کہ ان کتابوں کے اردو ترجمے لکھیں اور کم سے کم قیمت پر انہیں شائع کریں تاکہ عوام کے ہاتھ میں حدیث رسول اپنے صحیح معنی مطلب کے ساتھ آئے۔ آج ان کتابوں کے ترجمے حنفی مذہب لوگ کرتے ہیں نہ جانیں کیا کیا تحریف کر گذرتے ہونگے۔ نہ جانیں کیا کیا ٹھونس ٹھانس اپنی طرف سے کر کے اپنے مذہب کو بناتے اور خدا کے رسول کے دین کو بگاڑتے ہونگے۔

پس اے حنفی بھائیو آپ سے گذارش ہے کہ خدا اور رسول کے کلام کے سامنے اور اس کے خلاف کسی کا قول مت مانو۔ بلکہ سنو بھی مت۔ دیکھو پیر صاحب شاہ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں وَلَیْضُمْ ھواسوا ھما - سوائے قرآن حدیث کے دوسرے کی بات سے بہرے بن جاؤ۔

اور اے اہلحدیث امیدوار آپ سے گذارش ہے کہ کم از کم صحاح ستہ کا تو اردو ترجمہ مع حاشیہ و مطلب چھپوالو۔ اور کم از کم ان کتابوں کا تو حاشیہ حدیث و قرآن کے مطابق دنیا میں پھیلا دو۔ لیکن آہ! اس جمود کے زمانے میں ہماری کون سنے! یہاں تو یہ حالت ہے کہ اہلحدیث کے ترجمے اور حاشیہ کا قرآن شریف بھی منڈی میں نظر نہیں آتا۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اشاعت قرآن و حدیث کی توفیق بخشے اور ان پر عمل کرنے کی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین! "محمد"

جماعت اہلحدیث سے ضروری گذارش

(از عنایت اللہ حیدرآبادی متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

یہ ظاہر ہے کہ حکومت حجاز اور حجازیوں کے لئے زمانہ حج ہی ایک ایسا موسم ہے جس میں اہل حجاز اپنے سال بھر کا ذوقہ زندگی مہیا کر لیتے ہیں۔ بحالت موجودہ جنگ یورپ کے شعلے اقطاع عالم میں پھیل چکے اور پھیلتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے بحری راستے تقریباً مسدود ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں اہل حجاز پر آنے والی دردناک مصیبت کا تصور کیا دل ہلا دینے کے لئے کافی نہیں ہے؟

مصر، ٹرکی، فلسطین، شام، عراق وغیرہ موت و حیات کی کش مکش میں ہچکولے کھا رہے ہیں۔ اس لئے ان ممالک سے زائرین کا آنا مشکل ہے۔ ہندوستان ہمارا ہمسایہ ہے جہاں سے ہر سال ہزاروں حاجی جایا کرتے ہیں۔ لیکن امسال ان کا جانا بھی دشوار ہے۔ زمانہ حج بالکل قریب ہے اس وقت حکومت ہند حاجیوں کے لئے جہازوں کا انتظام کر رہی ہے۔

ہندوستان جہاں سے ہر سال بیس بائیس ہزار زائرین بیت اللہ جایا کرتے تھے۔ گذشتہ سال صرف پانچ چھ ہزار جا سکے اسی طرح دیگر بلاد اسلامیہ سے۔ جس کا نتیجہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و جدہ وغیرہ میں فقر و فاقہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اب جب کہ زائرین کے لئے ہر طرف سے راستے بند ہوتے اور ہوتے جا رہے ہیں مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح حجازی یتامیٰ و غرباء و بیوگان کی زکوٰۃ خیرات صدقات سے امداد کریں۔ اور یہ فریضہ جماعت اہل حدیث پر بدرجہ اتم عائد ہوتا ہے کہ ان کا حجاز اور حکومت حجاز سے خصوصی تعلق ہے۔

اہل حدیث کانفرنس کا اسی ماہ میں سالانہ اجلاس ہو رہا ہے اعیان کانفرنس سے اس غریب طالب علم کی التجا ہے کہ وہ اس عظیم الشان اجتماع کے موقع پر اس تحریک کو پیش و منظور فرما دیں۔ اور کانفرنس کے زیر انتظام حرمین کے بسنے والے یتامیٰ اور غرباء کی امداد کا عملی کام شروع فرما دیں۔ اس طرح اس وقت اہل حجاز کی مدد کرتے ہوئے اپنے خصوصی تعلق کو نبھائیں۔

خطاب بہ اہل حدیث

(محمد عنایت اللہ سیف حیدرآبادی متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

دیکھ تنظیم عدو ہوشیار ہو اہل حدیث — خواب غفلت سے تو اب بیدار ہو اہل حدیث
چھا گئی ہیں دھر میں کالی گھٹائیں کفر کی — گونجتی ہیں بجلیاں تیار ہو اہل حدیث
بڑھ کے دکھلا دے زمانے کو جلال حیدری — جس طرح سے برق کی رفتار ہو اہل حدیث
نعرۂ توحید سے لرزا دے کفرستان کو — بن عمرؓ اور حیدرِ کرار ہو اہل حدیث

تیری ہمت اور شجاعت کے فسانے یاد ہیں — آ گیا ہے وقت اب سرشار ہو اہلِ حدیث
بزم میں صدیقؓ اور عثمان غنیؓ کی ہو تو مثال — رزم گہہ میں جعفر طیارؓ ہو اہلِ حدیث
ما انا علیہ و اصحابی کا دعویٰ ہے سچے — تو خدا کی شان کا اظہار ہو اہلِ حدیث
صاحب علم و حیا اور صاحب عدل و وفا — اور رمزِ حق کا تو اسرار ہو اہلِ حدیث

سیف کی صبح و مسا بس ہے یہی ایک التجا
مصطفےٰ کا یہ چمن گلزار ہو اہلِ حدیث

بسلسلہ صفحہ ۱

سلاطین کے سامنے اظہارِ حق: حضرت عبداللہ بن مبارک ان بزرگوں میں سے تھے، جن کی نظر میں جاہ و جلالِ خداوندی کے تصور سے ہر وقت روشن رہتی ہیں اور اس بنا پر وہ دنیا کے قاہر و جابر بادشاہوں کی صولت و شوکت سے ذرا مرعوب نہیں ہوتے۔ ابراہیم بن نوح موصلی کا بیان ہے کہ ہارون رشید عین ذرجۃ آیا تو اس نے حضرت ابن مبارک سے ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے کہا امیر المومنین! ابن مبارک خراسانی شخص ہیں، مجھ کو ڈر یہ ہے کہ کہیں وہ آپ سے ایسی باتیں نہ کریں کہ آپ کو ناگوار گذریں اور جن سے متاثر ہو کر آپ انہیں قتل کرا دیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو میں اپنے آپ کو بھی ہلاک کر دوں گا۔ اور عبداللہ بن مبارک اور امیر المومنین کی ہلاکت کا بھی سبب بنوں گا! ہارون رشید اس وقت تو خاموش ہو گیا چند روز کے بعد اس نے پھر ابن مبارک کو یاد کیا تو میں نے عرض کیا: امیر المومنین! ابن مبارک سخت مزاج اور بے پروا آدمی ہیں؟ ہارون پھر خاموش ہو گیا لیکن اتفاقاً اس واقعہ کے تین دن بعد حضرت ابن مبارک خود ہی تشریف لے آئے۔ ان سے کسی نے پوچھا آپ پہلے تو ہارون کی ملاقات سے اجتناب کرتے تھے اب آپ کیسے چلے آئے؟ فرمایا: میں اپنے دل کو موت پر راضی کرنا چاہتا تھا، مگر وہ نہیں ہوتا تھا اب جب کہ وہ مرنے پر رضامند ہو گیا تو میں ہارون کے پاس چلا آیا۔ ۵۱ +

۵۱ تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۶

طب: حضرت عبداللہ بن مبارک کے کمالات کا دائرہ اتنا وسیع تھا کہ اس سے طب کا فن تک خارج نہ تھا وہ اس میں بھی اربابِ فن کا سا کمال رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ وہ حضرت سفیان ثوری کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ شدتِ کرب سے کراہ رہے ہیں۔ پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے اپنا مرض بیان کیا۔ حضرت ابن مبارک نے لوگوں سے اسی وقت پیاز کی ایک گنٹھی منگوائی، وہ آ گئی تو آپ نے اس کو پھاڑ کر حضرت ثوری سے کہا کہ اس کو سونگھئے! انہوں نے تھوڑی دیر اس کو سونگھا تھا کہ ایک چھینک آئی، اور اس سے تمام کرب و اضطراب ختم ہو گیا۔ حضرت ثوری بولے "سبحان اللہ آپ فقیہ بھی ہیں، اور طبیب بھی!" ۵۲ +

تواضع اور انکسار: ان خوبیوں کے باوصف تواضع اور فروتنی اس قدر تھی کہ کبھی اپنی تعریف سننی گوارا نہیں کرتے تھے۔ ابو وہب المروزی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا کہ تکبر کی تعریف کیا ہے؟ فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم لوگوں کو حقیر سمجھو اور ان سے اس کی توقع کرو کہ تمہیں پسند کریں۔ اس کے بعد فرمایا: تکبر میں یہ بھی داخل ہے کہ تم اپنی کسی چیز کی نسبت یہ خیال کرو کہ ویسی اور کے پاس نہیں ہے۔ ۵۳ + (باقی باقی)

عید: ناظرین کو عید الفطر مبارک ہو۔ یہاں عید ہفتہ کے دن کی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے لئے یہ سارا سال بلکہ ساری عمر عید ہی کرے۔ آمین +

غریب فنڈ: (۱) مولوی عبدالملک صاحب ضلع حصار (۲) ... عبدالغفور صاحب بپ (۳) حافظ عبداللہ صاحب لال پور (۴) مدرس صاحب مدرسہ سوان (۵) حافظ ابراہیم صاحب پٹن (۶) مولوی عبدالرحیم صاحب ثیرہ (۷) حاجی عبدالرشید صاحب رامپور کے نام اس مرتبہ اخبار محمدی اس فنڈ سے جاری کیا گیا۔ اور امداد میں ۳ از شیخ اللہ دتا صاحب از جہنگ ۳ حافظ محمد یامین صاحب سوداگر صدر بازار دہلی ۵ از محترمہ اہلیہ صاحبہ جناب محمد ظہیر الدین صاحب مرحوم مغفور ۲ از جناب بابو شکور احمد خاں صاحب از کادی پور ۲ محترم جناب حاجی واحد بخش صاحب نے فانپور سے بھجوائے امداد مدرسہ میں۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ حضرات کو جزائے خیر دے برکتیں رحمتیں عطا فرمائے اور انکی دلی مرادیں پوری فرمائے۔ گذشتہ نمبر کے حساب کے مطابق اس فنڈ پر ہمارے سات سو اٹھاسی روپے باقی تھے اب سات سو چھیاسی روپے آٹھ آنے ہمارے اس فنڈ پر باقی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے حوالے آپ سے عرض ہے کہ جو ہو سکے ہر وقت اس فنڈ کی امداد میں بھجوا دیا کیجئے۔ جزاکم اللہ۔

الحمد للہ الحمد للہ! خطبات فنڈ میں صرف مولانا مولوی فیض الرحمٰن صاحب ایک صاحب خیر نے عطا فرمائے۔ مد جناب فقیہ مشتاق محمد صاحب نے بھیمڑی سے بھجوایا۔ مد از جناب بابو شکور احمد خاں صاحب از کادی پور موصول ہوا۔ آپ نے مد امداد مدرسہ میں بھی بھجوائے ہیں۔ جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ مد جناب حافظ محمد یامین صاحب دہلوی نے عطا فرمائے جزاہم اللہ خیر الجزاء۔ ہماری دلی دعا ہے کہ رب العالمین ہمیشہ ان جملہ حضرات کی امداد فرماتا رہے۔ اور انہیں ہر نقصان اور برائی سے محفوظ رکھے۔ اور خیر و برکت عطا فرمائے۔ آمین!

۵۲ تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۶
۵۳ تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۶

مسئلہ بناء علی القبور

(از عبدالعزیز اہلحدیث از کوٹلی لوہاراں مغربی)

قبروں کے پختہ بنوانے یا چونہ گچ کرنے کی ممانعت جناب نبی علیہ السلام سے جس قدر تاکید وارد ہے اسی قدر فی زمانہ بریلوی قبر پرست محض ضد وہٹ دھرمی اور حدیث رسول اللہ کی مخالفت میں اس بات پر اڑے ہوئے ہیں کہ بناء علی القبور جائز ہے ۔ بریلوی ملاں جس چیز کو خود ناجائز لکھتے ہیں تو دوسرے وقت میں خود اسی کو جائز کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مولوی محمد شریف کوٹلوی خود اپنی قلم سے ایک سوال کے جواب میں صاف لکھ چکے ہیں۔ سوال ہوتا ہے کہ قبروں کا پختہ بنوانا اور راگ ناچ باجہ سے کرنا جائز ہے یا کہ نہیں ؟ جواب قبروں کا پختہ بنوانا اصل مذہب میں داخل نہیں۔ البتہ بعض علماء نے ان کی دینی عزت اور زائرین کی آسائش کے لئے جائز لکھا ہے لیکن راگ ناچ باجہ وغیرہ سے قبروں پر کوئی بھی جائز نہیں کہتا ۔ واللہ اعلم ۔ دیکھو اخبار الفقیہ ۵ فروری ۳۳ء ۔ وکتاب اباحۃ السلف البنا ؛ خیر صفحہ مصنفہ مولوی محمد شریف کوٹلوی ۔

ناظرین خود اندازہ لگائیں جب اصل مذہب قرآن و حدیث یا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ میں قبروں کا پختہ بنوانا بقول مولوی صاحب جائز درست نہیں تو علما کا کیا حق ہے کہ قرآن و حدیث بلکہ اپنے امام کے خلاف ناجائز چیز کو جائز کر دیں ؟ +

بس اب مولوی صاحب کا الفقیہ میں جا بجا بھیر پلسا جوڑ مضمون لکھنا سوائے تضیع اوقات اور ورق سیاہ کرنے کے کچھ فائدہ نہیں ۔ جب تک کہ اپنے الفاظ کو غلط نہ لکھدیں اور اخبار دنیا میں صاف اپنی غلطی کا اعتراف نہ کرلیں تب تک اس مضمون کو جو آپ شائع کر رہے ہیں چھپا رکھیں ورنہ بنا بریں آپ کی کسی بات پر اعتبار نہیں ہوسکتا ۔

تعجب ہے کہ مولوی محمد شریف حضرت مولانا امرتسری مدظلہ سے تو دور واپیوں کے متعلق بے سود شدید الفاظ میں شکوہ کرتے ہیں ۔ کہ انہوں نے جواب نہیں دیا لیکن اپنا یہ حال ہے کہ خود ایک حدیث لکھ کر معنوی تحریف کرتے ہیں ۔ اور بار بار حدیث کا مطالبہ کیا جاتا ہے مگر ابھی تک ایسے خاموش ہیں گویا کہ سنا ہی نہیں ؟

مکہ مدینہ کی خبر لو !

قرآن شریف میں مکہ مکرمہ کو وَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ کہا ہے (جہاں کھیتی نہیں ہوتی) وہ مقام فرمایا ہے ۔ اس لئے اللہ تعالٰے کا مکہ والوں کے واسطے یاتیہا رزقہا رغدا من کل مکان کا وعدہ ہے کہ میں تمام روئے زمین سے تمہارے واسطے رزق پہنچاؤنگا ۔ گزشتہ سال حج اکبر تھا ۔ مگر حج کا راستہ بالکل محفوظ ہونے کے باوجود اکیس بائیس ہزار حاجیوں کے بجائے صرف چھ ہزار حاجی ہندوستان سے گیا ۔ اور بیس ہزار حجاج کی بجائے صرف دس ہزار مصر سے حاجی گیا اور تیس پینتیس ہزار حاجیوں کے بجائے صرف تیرہ ہزار جاوا ۔ سماٹرا سے حاجی گئے ۔

گذشتہ حج پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی حالت جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے ۔ کیا بیان کروں ، کراچی ، کلکتہ اور بمبئی کے بڑے بڑے معلمین کو میں نے دیکھا جو حاجیوں کو ہزاروں کی تعداد میں لیکر مکہ مکرمہ جایا کرتے تھے ۔ ان کے پاس مکہ مکرمہ جانے کا کرایہ بھی نہ تھا اور وہ اپنے بیوی بچوں کے واسطے ہندوستان میں پڑے پڑے خون کے آنسو بہا رہے تھے ۔

اس سال مصر ، جاوا ، سماٹرا ، ہندوستان کے حاجیوں کے متعلق تو کچھ کہنا ہی بیکار ہے اس لئے میں ہر مسلمان سے اپیل کرتا ہوں کہ ہندوستان سے صدقات اور خیرات زکوٰۃ جمع کرکے اور پردرد اپیلیں لکھ کر اور تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ اپنی طاقت خرچ کر کے مسلمانوں کی اس طرف مسلسل توجہ منعطف کرائیں ۔ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو جتنا بھی ممکن ہے روپیہ روانہ کریں ۔ خان بہادر سید لعل شاہ صاحب وائس کونسل جدہ اور صاحب السعادت شیخ محمد سرور مدیر المالیہ مکرمہ کے نام روانہ کریں ۔ خان بہادر صاحب تو جدہ برطانیہ کیطرف سے متعین ہیں اور شیخ محمد سرور صاحب نہایت دیانتدار اور بیحد درد مند دل رکھنے والے مکہ مکرمہ کے سب سے بڑے سخی بزرگ ہیں ۔ میں ہر مسلمان کو یقین دلاتا ہوں کہ جو لوگ اس تحریک میں دامے درمے قدمے ۔ سخنے امداد فرمائیں گے ان کے واسطے عرش الٰہی کے فرشتے دعا کرینگے ۔ جن کے دلوں میں بیت اللہ اور مدینۃ الرسول کی محبت جوش زن ہے وہ ضرور اس تحریک کی طرف دل وجان سے متوجہ ہونگے ۔

یہ بھی یاد رکھئے کہ حج کا راستہ بالکل محفوظ ہے ۔ اس کے علاوہ حاجیوں کے جہاز کی گورنمنٹ کا بحری بیڑہ خاص طور پر حفاظت کرے گا اور عن قریب جہاز حاجیوں کو لیکر روانہ ہونگے جو لوگ حج کی استطاعت رکھتے ہیں ان کو ضرور حج کو جانا چاہئے ۔

اس مرتبہ حکومت سعودیہ نے حاجیوں کے تمام اخراجات میں پچیس فیصدی تخفیف کر دی ہے ۔ اور اعلان کیا ہے کہ بحر احمر یعنی جدہ کا راستہ بالکل محفوظ ہے ۔ اس کے علاوہ ایک نیا راستہ بھی جاری کیا گیا ہے ۔ یعنی کراچی سے بحرین اور بحرین سے راس طنبورہ اور راس طنورہ ایک نیا بندرگاہ بحرین کے پاس ہے اور اس جگہ سے ایک سو روپیہ میں موٹر مکہ مکرمہ پہنچا دے گی ۔ بحرین کا کرایہ کراچی سے صرف بائیس روپیہ ہے ۔ راس طنورہ خلیج فارس میں سعودی بندرگاہ ہے +

مولوی محمد شریف کوٹلوی کی حدیث دانی

(از عبدالعزیز اہل حدیث از کوٹلی لوہاران مغربی)

حضرات مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی بریلوی طبقہ میں محدث فقیہ اعظم کہلواتے ہیں انہوں نے حنفی مذہب کی سچائی میں ایک کتاب موسومہ صداقت الاحناف لکھی ہے۔ اس کے سرورق پر یہ حدیث انی خلقت عبادی حنفا کلھم لکھ کر اس کا ترجمہ یوں تحریر فرماتے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالے نے میں نے اپنے سب بندوں کو حنفی پیدا کیا ہے۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۵ پر خود ہی لفظ حنفی کی صحیح تعریف اور صاف تشریح تحریر فرماتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ ع حضرت ابو حنیفہ جیسے　مقلد سارے۔ یعنے ہم سب حضرت ابو حنیفہؒ کے مقلد ہیں۔ مولوی صاحب نے خود ہی اس چیز کو صاف واضح فرما دیا۔ کہ حنفی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد کو کہتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ مولوی صاحب آپ نے عمداً باوجود علم ہونے کے قرآن و حدیث کے خلاف حنفاء کا صریحاً غلط ترجمہ اپنے مذہب کی خاطر لکھ کر معنوی تحریف کیوں کی ہے؟ کیا آپ لغت عربیہ سے لفظ حنفاء یا حنیفاً کے معنے حنفی مقلد امام ابو حنیفہ ثابت کر سکتے ہیں؟

کیا یہ انبیاء کرام کی کھلی بے ادبی اور بزرگان دین کی صاف گستاخی اور توہین نہیں؟ کیا امام صاحب تو قریباً ایک صدی بعد نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کے پیدا ہوئے اور تقلید شخصی کی وبا چوتھی صدی میں نمودار ہوئی۔ اس قدر بدیہی چیز کے بعد آپ کا دیدہ دانستہ قرآن و حدیث کے بالکل برعکس غلط استدلال کرنا تمام انبیاء کرام بالخصوص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو حنفی مقلد لکھنا شارع علیہ السلام کی بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا کسی محدث امام نے بھی اس حدیث کا یہی ترجمہ کیا ہے؟

کہ خدا تعالے نے اپنے سب بندوں کو حنفی (مقلد امام صاحب) پیدا کیا ہے۔ وہ خدا جو علیم و خبیر ہے دلی ارادوں اور اندرونی چالوں اور دھوکہ بازوں کو خوب اچھی طرح جانتا تھا۔ کہ ایک فرقہ ایسا پیدا ہونے والا ہے جو کہ قرآن و حدیث کو اپنے مطلب کے مطابق بنا کر اپنے سانچہ میں ڈھال کر پیش کیا کریگے۔ جناب یہود و نصاریٰ بھی یہی کہا کرتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام یہودی ہیں یا نصرانی لیکن رب العزت نے ایک دندان شکن جواب دیا کہ ان کی ساری قلعی کھل گئی۔ فرمایا یَا اَهْلَ الْکِتَابِ لِمَ تُحَاجُّوْنَ فِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَمَا اُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْ بَعْدِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۝ اے صاحب کتاب حضرت ابراہیم کے متعلق کیوں جھگڑا کرتے ہو تمہیں اتنی عقل اور دانش نہیں کہ توراۃ انجیل تو ان کے بعد نازل کی گئی ہے اسی طرح مولوی صاحب لفظ حنفاء کا ترجمہ حنفی لکھتے ہیں حالانکہ امام ابو حنیفہ حضور علیہ السلام کے سو سال بعد پیدا ہوئے ہیں۔ اور متبوع سے پہلے تابع ہرگز نہیں ہو سکتا۔ امام صاحب تو پیدا نہیں ہوئے تھے تو ان کے مقلد اور حنفی مذہب کے پیرو کہاں سے بن گئے بدیں ہے مولوی صاحب محدث کوٹلوی کی حدیث دانی؟

جناب من! قرآن مجید خود حنفاء یا حنیفاً کے معنے بیان فرماتا ہے۔ بغور پڑھیں۔ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ پ ۸ انعام۔ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ پ ۱۷ حج۔ ان آیات کے علاوہ بکثرت آیتیں موجود ہیں۔ جن سے روز روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ حنفاء یا حنیفاً کے اصلی اور صحیح معنے یکطرفہ۔ توحید پرست۔ موحد مسلمان کے ہیں۔ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کمال درجہ کے موحد خدا پرست تھے اس لئے خدا تعالے نے ان کی صفت ابراہیم حنیفاً فرمائی۔

نیز حنفی اور حنیفی میں بُعد المشرقین ہے۔ جو کہ بریلوی صاحبان کو ناحق کی حمایت میں دکھائی نہیں دیتا۔ اگر مولوی صاحب حنیفی بننے کا دل میں شوق رکھتے ہوں تو ان بیس مسائل شرعیہ سے جو اپنی کتاب مناکحت میں لکھ چکے ہیں تائب ہو کر زمرہ حلقہ سلسلہ عالیہ اہل توحید میں بحکم آیت کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ شامل ہو جائیں۔

میں اپنے شائع کردہ ٹریکٹ موسومہ منین کو فکر قرآن۔ حدیث کے دشمن میں صفحہ ۶ پر مولوی صاحب سے اسی حدیث کے متعلق جو کہ یہ اپنی کتاب صداقت الاحناف کے سرورق پر لکھتے ہیں کہ اِنِّیْ خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ کُلَّهُمْ ترجمہ کرتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے اپنے سب بندوں کو حنفی پیدا کیا۔ دریافت کر چکا ہوں کہ اس مفہوم کی ہرگز کوئی حدیث نہیں اگر ہے تو پیش کریں۔ پھر یہی سوال اخبار اہلحدیث ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء صفحہ ۔۔ میں لکھ چکا ہوں۔ لیکن مولوی صاحب عرصہ سے بالکل خاموش ہیں۔ مولوی صاحب مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ کی وعید کو خیال شریف میں رکھ کر جواب لکھیں یا اس کھلی غلطی کا بذریعہ اخبار اعتراف کریں۔ اور اپنی غلطی کی معافی بدرگاہ ایزدی سے جلد از جلد مانگیں۔ بس حدیث وضع کرنے سے بقول محدثین آپ کا اعتبار جاتا رہا۔

نوٹ بدعتوں اور بدعتیوں کی تردید کی یہ لاجواب کتابیں ہمیشہ اپنے پاس رکھئے۔ (۱) جواب مرگیا مردود اس میں میت کے بعد کی جتنی بدعتیں اور رسمیں ہیں سب کی تردید ہے قیمت ۵ ؍ (۲) دلائل الفریقین اس میں حضورؐ کا نام سن کر انگوٹھے چومنے کی تردید ہے ایک آنہ (۳) رجب نامہ اس میں ماہ رجب کی جملہ بدعتوں کی تردید ہے ایک آنہ (۴) محرم نامہ اس میں تعزیہ داری کی مکمل تردید ہے ایک آنہ (۵) میلاد مروج کی اور قیام میلاد کی تردید میں اکیس دلیلیں قیمت دو آنے۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت

(از جناب مولانا محمد حیات صاحب قصوری)

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ.

اے پیغمبر اعلان کردو کہ میں تمہاری ہی طرح کا ایک آدمی ہوں، ہاں میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کتب سماوی اور علم تاریخ سے جو شخص فی الجملہ آگاہی اور خبر رکھتا ہے وہ ضرور جانتا ہوگا۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہمارے زمانے تک اس عالم کون وفساد میں ہزارہا ادیان ومذاہب عرصۂ ظہور میں آتے رہے ہیں اور شاید آئندہ بھی ظاہر ہوتے رہیں۔ اور ہر ایک مذہب کا پیرو ہمیشہ مدعی رہا کہ حق اسی کا دین ومذہب ہے۔ دیگر سب ہیچ ؎

کس نگوید کہ دوغ من ترش است

کیونکہ حقانیت اور سچائی کا دعوی کرنا کچھ مشکل نہیں۔ ہاں ثبوت حقانیت بیشک مشکل امر ہے۔ لہذا ارباب بصیرت اور اصحاب فراست کی تحقیق میں دین برحق وہ دین ہے جس میں منجملہ دیگر محاسن اور خوبیوں کے خالق لایزال کی توحید کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔ نیز جس دین کی تعلیم میں مقصد اہم اور جزو اعظم یہ ہو کہ خداوند لایزال اپنی ذات و صفات میں لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ اور وحدہٗ لاشریک ہے۔ کوئی نبی ولی فرشتہ جن و انس نہ اس کا شریک ہے۔ نہ لائق پوجا۔ جمیع عبادت ودعوات اور نیاز ونداو دعا کی حقدار ہے تو محض اکیلی اسی کی ذات ہے۔ پس اسی اصول مسلمہ کی بنا پر خالص توحید وعبادت کا فخر حاصل ہے تو مذہب اسلام کو حاصل ہے۔

چنانچہ اسلام کی خالص توحید پر فقط کلمہ طیبہ کی شہادت کافی ہے۔ جو کلمہ کی تعلیم اسلامی کا سنگ بنیاد ہے۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

پس اسلام میں جو شخص داخل ہوتا ہے۔ اس کے لئے اس امر کا اعلان لازمی ہے کہ میں اقرار کرتا، عقیدہ رکھتا اور تسلیم کرتا ہوں کہ بجز اللہ جل جلالہٗ کے کوئی شخص اور کوئی شے من الاشیا پرستش اور پوجا کی حقدار نہیں حتی کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی خدا کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔ خدا کی ذات وصفات میں ان کا بھی کوئی حق اور حصہ نہیں، چنانچہ اسی اقرار پر دائم وقائم رہنے کی غرض سے ہر ایک کلمہ گو کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ شب وروز پانچ نمازوں میں بار بار اس اقرار کی اس طرح تجدید کرے إِيَّاكَ نَعْبُدُ خدایا ہم فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں نہ غیر کی۔ کے باشد۔ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ مولی فقط تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں نہ غیر سے۔ کے باشد ؎

خدا خود فرما چکا قرآن کے اندر ✽ کہ محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں طاقت سوا جس کسی میں ✽ جو کام آئے تمہاری بیکسی میں

اس کی تصدیق چاہو تو ملاحظہ ہو تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اور نیز اس اقرار کی نگہداشت اور تحفظ کے لئے ہر نماز کے ہر ایک تشہد میں وظیفہ عمل بتایا گیا ہے أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ سبحان اللہ مذہب اسلام کی تعلیم وعبادت میں کیسی خالص و مکمل توحید ہے۔ چنانچہ اسی کامل اور خالص توحید کو خود حضور سرور کائنات فخر موجودات سید الرسل والانبیا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اپنے عمل سے خدا کی عظمت و وحدت کو دنیا پر ثابت کیا، یہاں تک کہ حسب فرمان وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ توحید قائم رہتے ہوئے اور تا حد استطاعت خدا کی عبادت کرتے ہوئے دنیائے فانی سے تشریف لے گئے۔ اور جاتے جاتے بھی اپنی امت کو جامع ہدایت فرما گئے تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ۔ رواہ فی الموطا (مشکوۃ باب الاعتصام) ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں تم جب تک ان کو مضبوط پکڑے رہوگے۔ تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے یعنی قرآن شریف، دوسری چیز سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ کیونکہ صحیح اعتقاد اور خالص توحید اور طریق حقۂ عبادت فقط کتاب وسنت ہی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ پس حضورؐ کے فرمان کی رو سے تمام امت پر لازم اور فرض ہوگیا کہ اپنا عقیدہ اور عمل ہر ایک پیش آمدہ مسئلہ میں اور اپنے فیصلہ کو قرآن وحدیث کے تابع رکھے۔ مگر افسوس صد ہزار افسوس کہ آج کل اکثر مسلمانوں کے اعمال تو ایک طرف اعتقادات میں بھی فتور آرہا ہے اور توحید خالص کو بھی فراموش کئے ہوئے ہیں۔ عوام

مسلمان لڑکی سے!

لے تو کہ ہے اخلاق کے پھولوں کا خزانہ ✽ دنیا بڑی پُر پیچ ہے، نازک ہے زمانہ
سورج کی کرن تیرے تقدس کی ہو شاہد ✽ کلیوں کی زباں پر تری عصمت کا فسانہ
نغمہ بہ ہر انداز ہے، سرسم کُن جذبات ✽ بربط کی صدا ہو کہ پپیہے کا ترانہ

تہذیب گناہوں کے دورا ہے پہ کھڑی ہے
تعلیم فقط مکر ہے، اصلاح کا بہانہ

کاغذ کے ہیں یہ پھول، نہ خوشبو، نہ طراوت ✽ افرنگ کی تہذیب کے دھوکے میں نہ آنا
آتے ہیں تری سمت بھڑکتے ہوئے شعلے ✽ شعلوں سے ذرا دامن تقدیس بچانا

اسلام کو اب تک ترے کردار پہ ہے ناز
جذبات کو اخلاق کا پابند بنانا

(ماہر القادری)

اور سلطنت ہوگئی۔ آپ نے بھی یہ سن لیا۔ سب کو جمع کیا اور پوچھا تم نے کیا کہا ؟ انھوں نے جو بات تھی سچ کہدی۔ تو آپ نے ان کے مجمع میں تین فقروں کا خطبہ کہا فرمایا۔ مَعَاذَ اللّٰہِ ۔ اَلْمَحْیَا مَحْیَاکُمْ ۔ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُکُمْ ۔ (رواہ فی زاد المعاد) یعنی توبہ میں ایسا کرسکتا ہوں ؟ میری تو اب زندگی اور موت تمہارے ساتھ ہے موت زیست میں میں تمہارا ہی شریک حال ہوں ۔ + اتنا سنتے ہی انصار کی ساری کوفت جاتی رہی۔ اور مارے خوشی کے گویا اچھل پڑے۔ فَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔

برادران! یہ تھے خطبات نبویہ اور یہ تھے ان کے اثر۔ سچ تو یہ ہے کہ جس پاک زبان سے یہ نورانی الفاظ نکلتے تھے۔ ان کو سننے کے لئے بھی وہی کان موزوں تھے۔ جو دل وجان سے ان پر عمل کرنے کیلئے تیار ہوجاتے تھے فَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔ میں اپنے تئیں اور آپ حضرات کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ حضور کے ان خطبوں کا ایک ایک فقرہ اپنے دلمیں لکھ لیجئے۔ خدا ہمیں توفیق عمل دے۔ آمین! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ وَعَلٰی اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ۔ وَعَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ ۔ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ۔ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ۔ وَعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ وَعَلَی الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَعَلٰی کُلِّ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ + + +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تینتالیسویں جمعہ کا دوسرا خطبہ جسمیں عدل وانصاف کیمتعلق اور نکاح حضرت فاطمہ کے موقعہ پر حضور کے پانچ خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ ۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۔ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۔

محترم بھائیو! بیماریوں سے شفا دینے والے۔ ضلالت سے ہدایت دینے والے۔ بھوک کے وقت نرم وگرم غذا کھلانے والے۔ پیاس کے وقت سرد وخنک پانی پلانے والے۔ ہر حاجت کے وقت کام آنے والے۔ ہر پکار کو سننے والے۔ ہر مصیبت کو دور کرنے والے۔ ہر مشکل کو آسان کرنے والے۔ ہر گھڑی حفاظت کرنے والے۔ ہر اضطرار کو دفع کرنے والے۔ غرض ہر وقت کام آنے والے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پاک کو تمام تعریفیں سزاوار ہیں۔ وہ سب بھی جو ہمیں معلوم ہیں۔ اور وہ سب بھی جو ہم سے پوشیدہ ہیں۔ الٰہی اپنا ثناخواں ہمیں بنادے۔ خدایا ہماری حمد وثنا سے خوش ہوجا۔ پروردگار ہمیں ہمیشہ اپنی تعریف کرنے والوں میں رکھ۔ جب تک زبان چلتی رہے تیری حمد بیان ہوتی رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ ۔

خدایا اس پر جو ہم پر ہم سے زیادہ مہربان تھے جنھوں نے دن رات تیرے دین کی تبلیغ کی۔ جنھوں نے ساری دنیا کو تیری موافقت میں اپنی مخالفت پر کھڑا ہوتے دیکھکر بھی پرواہ تک نہ کی۔ تیری راہ میں سکھ آرام تج دیا۔ تیرے دین کی خاطر اپنا خون بہایا۔ تیرے خوف سے ہر وقت کانپتے رہے۔ تیری رحمت کو ہر وقت تکتے رہے۔ تیرے بندوں کو تیری بندگی دن رات سکھاتے رہے۔ راہ حق ہر وقت بتلاتے رہے۔ الٰہی تو ان پر بیحد و بےشمار درود وسلام نازل فرما۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔

اَمَّا بَعْدُ ۔ جس آیت شریفہ کی میں نے اسوقت تلاوت کی ہے اسمیں جناب باری عزوجل نے ہمیں عدل وانصاف کا حکم دیا ہے۔ فرماتا ہے عدل گویا اسلام کی جڑ ہے۔ اپنوں سے اور غیروں سے ہر معاملہ میں ہر وقت عدل و

انصاف کو پیش نظر رکھو۔ کسی دشمن کی دشمنی میں بھی اس اصل اسلام سے دست کشی نہ کرو۔ اصل تقویٰ عدل و انصاف ہی ہے۔ اگر تم ایمان و نیک عمل پر رہے تو مغفرت و اجر ملیگا۔ اور اگر کسی نے کفر و تکذیب کی تو جہنمی بنیگے +

(۶۷۹) اسی عدل و انصاف کا ایک واقعہ مع ایک خطبۂ نبویہ سنو!

مسلم برادری کے ممبرو! ہماری اور تمام مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کرلی۔ مطابق قانون شریعت اس کا ہاتھ کٹنا ضروری تھا۔ قریش پر یہ بہت گراں گذرا اور انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ حضورؐ سے اس کے بارے میں سفارش کرنی چاہئے لیکن کسی کی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ آگے بڑھے۔ آخر یہ مشورہ ہوا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اس کام پر مامور کیا جائے کیونکہ یہ حضورؐ کو مثل اولاد کے بہت پیارے ہیں۔ حضرت اسامہؓ ان سب کے کہنے سننے سے حضورؐ کی خدمت میں پہنچے اور کچھ سفارش کی۔ آپ سخت غضبناک ہوگئے اور بار بار فرمانے لگے کہ اسامہ خدا کی حد کو ہٹانے کیلئے تو سفارش کرنے آیا ہے؟ ان پر ناراض ہوکر پھر آپ خطبے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ۔ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ۔ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔ (رواہ البخاری ومسلم وغیرہما) یعنی تم سے اگلی امتوں کی ہلاکت کا باعث یہی تھا کہ جب ان میں سے کوئی شریف اور بڑا آدمی چوری کرتا تو یہ اس سے چشم پوشی کرلیتے۔ ہاں جب کوئی کمزور اور کم زر چوری کرتا تو اس پر سزائے خداوندی قائم کرتے۔ لیکن میں ایسا نہیں کرنے کا۔ خدا کی قسم اگر میری لخت جگر فاطمہ بنت محمد (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرے تو میں بلا تامل اس کا ہاتھ بھی کاٹ دونگا +

برادران! یہ تھا وہ عدل و انصاف جس سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ یہی وہ چیز تھی جسے ترک کردینے کے بعد اگلی امتیں عزت کے آسمان تلے سے ہٹادی گئیں۔ اور ذلت کی زمین میں دھنسادی گئیں۔ آئیے اسی کے متعلق ایک خطبۂ محمدیہ مع ایک واقعہ اور سن لیجئے +

(۶۸۰) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبَرَةً مِنْ سَنَامِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذَا۔ وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ۔ فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ۔ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ۔ فَقَالَ اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا وَنَبَذَهَا (رواہ ابوداؤد) یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ کی کوہان کے چند بال اپنی چٹکی میں لے اور اپنی سپاہ کی طرف منہ کرکے یہ خطبہ سنایا۔ اے لوگو تمہارے اس مال غنیمت میں سے میرا کچھ بھی نہیں یہ چند بال جو میری چٹکی میں تم دیکھ رہے ہو اتنا حق بھی میرا اس میں نہیں بجز خمس پانچویں حصہ کے۔ اور وہ پانچواں حصہ بھی پھر تم پر ہی لوٹا دیا جائیگا۔ پس تمہیں چاہئے کہ دھاگے اور سوئی تک یہاں پہنچادو۔ اس پر ایک لشکری صحابی کھڑے ہوگئے ان کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا جسے دکھاکر وہ کہنے لگے کہ میں نے اسے لے لیا تھا کہ اپنی سواری کے پالان تلے کی پھٹی ہوئی گدی کو ان سے سی لونگا آپ نے فرمایا سنو اس میں جو حصہ میرا اور میرے خاندان کا ہے وہ تو میں نے تمہیں ہبہ کیا۔ باقی جن اور لوگوں کا حصہ ہے ان سے بخشش کرالو۔ یہ سنکر وہ کہنے لگے یہ بے جان چیز جب اس حد کو پہنچ گئی ہے تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ کہکر اسے پھینکدیا +

بھائیو! میری باتوں کی طرف کان لگاؤ میرا بیان سنو میرا نہیں بلکہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ میری باتیں نہیں بلکہ اپنے محترم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ توجہ سے سنو، دل سے سنو میں اسوقت آپ کو وہ خطبہ سنانا چاہتا ہوں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کے موقعہ پر پڑھا تھا۔ مجمع نکاح جمع ہے اور حضورؐ فرماتے ہیں۔

(۶۸۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهٖ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهٖ الْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهٖ وَسَطْوَتِهٖ النَّافِذِ اَمْرُهٗ فِيْ سَمَائِهٖ وَاَرْضِهٖ الَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ وَمَيَّزَهُمْ بِاَحْكَامِهٖ وَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهٗ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا اَوْشَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ بِهَا الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا۔ فَاَمْرُ اللّٰهِ يَجْرِيْ اِلٰى قَضَائِهٖ وَقَضَاؤُهٗ يَجْرِيْ اِلٰى قَدَرِهٖ وَلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ۔ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِيْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاشْهَدُوْا اَنِّيْ

زَوَّجْتُهُ عَلٰى أَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ إِنْ رَضِيَ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ (المواهب اللدنیہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جو اپنی نعمتوں کے انعام فرمانے کی وجہ سے ہر وقت قابل تعریف اور مستحق شکر ہے جو بڑی قدرتوں والا ہے۔ اس کی قدرتوں کو دیکھکر اسی کا معبود برحق ہونا ہر عقلمند جان سکتا ہے۔ جو اپنی وسیع سلطنت اور ہر چیز کی ملکیت کی وجہ سے اسی قابل ہے کہ فقط اسی کی عبادت و اطاعت کی جائے۔ اسکی سطوت و جلال اس کی سرزنش و سزا ایسی سخت ہے کہ ہر وقت اس کا ڈر خوف اپنے دل میں رکھا جائے۔ ساتوں آسمانوں میں اور ساتوں زمینوں میں اس کا حکم جاری ہے۔ اس نے اپنی قدرت سے ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے وہی ہے جس نے انسان کو اپنی حکم برداری کیلئے چن لیا۔ اُن پر اپنا دین نازل فرمایا۔ اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں بھیجکر انہیں سرفراز فرمایا۔ اللہ ہی کا نام برکت والا ہے۔ اسی کی عظمت بلند ہے۔ ہم اس کے شکر گذار ہیں کہ اس نے میاں بیوی کے تعلقات کو قرابت کا ایک ذریعہ بنا دیا ہے۔ اور اسے واجب کر دیا ہے۔ اسی سے رشتے جڑ جاتے ہیں۔ اسلئے فطرتی طور پر ہر ایک کو اس کا پابند کر دیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جناب باری وہ ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا اور نسب کے اور سسرال کے رشتے اس کیلئے بنا دیئے۔ تیرا رب ہر چیز پر قادر ہے۔ یاد رکھو اللہ کا امر اس کی قضا و قدر پر جاری ہوتا ہے اور قضاء الٰہی تقدیر تک پہنچتی ہے۔ ہر فیصلے کے لئے اندازہ ہے اور ہر اندازے کا ایک وقت مقرر ہے جسے خدا خدا چاہے مٹائے جسے خدا چاہے برقرار رکھے ام الکتاب لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔ لوگو! سنو مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے کہ میں (اپنی صاحبزادی) فاطمہ کا نکاح علی بن ابی طالبؓ سے کر دوں۔ پس تم سب گواہ رہو کہ میں نے یہ نکاح کر دیا ہے اور مہر میں چالیس مثقال چاندی کے مقرر کئے ہیں بشرطیکہ علیؓ بھی اس پر راضی ہوں"۔ حضرت علیؓ نے قبول کیا اور دعا پر یہ مجلس ختم ہوئی۔ فالحمد للہ +

نامناسب ہوگا اگر اس موقع پر میں آپ کو یہ بھی نہ بتلا دوں کہ حضورؐ نے اپنی لخت جگر کو اس موقعہ پر جہیز کیا دیا تھا؟ ترغیب ترہیب میں ہے کہ بَعَثَ مَعَهَا بِخَمِيلَةٍ وَوِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَرَحَيَيْنِ وَسِقَاءٍ وَجَرَّتَيْنِ ایک چادر ایک بستر جس میں کھجور کی پتیوں کا بھراؤ تھا اور اوپر چمڑا منڈھا ہوا تھا دو چکیاں ایک مشک اور دو ٹھلیاں۔ پس نکاح کے وقت مسرفانہ اور مشرکانہ رسوم کرنے والے اس پر غور فرمالیں۔ انہیں رسموں نے مسلمانوں کو بھکاری اور کنگلا بنا دیا۔ منگنی سے لیکر نکاح تک بلکہ اس کے بعد تک کی رسموں کو پورا کرنے کیلئے گھر در کھو بیٹھے ہیں دیوالیہ بن جاتے ہیں۔ ساتھ ہی خدا رسول کے نافرمان بلکہ دشمن بن بیٹھتے ہیں۔ بعض لوگ تو کسی قبر پر مزار پر دولھا کو سجدہ بھی کرلتے ہیں اور بیوی ملنے سے پہلے ایمان کو کھو بیٹھتے ہیں۔ ناچ رنگ باجا گاجا اور خدا جانے کن کن حرام کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ مسلمانو! ان بدعادتوں کو ترک کرو رسومات سے بدعات سے اور شرکیات سے بچتے رہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق خیر دے +

(۶۸۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ مِنْهَا وَالْمَسْأَلَةَ. اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ. وَالسُّفْلَى السَّائِلَةُ (وَفِي رِوَايَةٍ) وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُتَعَفِّفَةُ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) یعنی حضورؐ نے ایک مرتبہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے خیرات کے فضائل بیان فرمائے بے پرواہی اور استغنا کی فضیلت بیان فرمائی۔ سوال کرنے کی مذمت بیان فرمائی۔ ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔ اونچا ہاتھ خرچ کرنے والے کا ہے اور نیچا ہاتھ لینے والے کا ہے۔ اسی طرح جو سوال سے بچے وہ بھی اونچے ہاتھ والا ہے" +

(۶۸۳) آؤ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مختصر خطبہ اور بھی سن لو۔ فرماتے ہیں۔ تَصَدَّقُوا. فَإِنَّ الصَّدَقَةَ خَيْرٌ لَكُمْ. اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى. أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ وَأَدْنَاكَ أَدْنَاكَ. (رواہ صاحب زاد المعاد و مواھب) لوگو صدقہ خیرات کرتے رہو۔ سنو خیرات صدقات ہی تمہارے لئے بہتر چیز ہے۔ سنو اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہت بہتر ہے۔ اپنی ماں سے اپنے باپ سے اپنی بہن سے اپنے بھائی سے سلوک واحسان کرو پھر جو ان سے متصل ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں" +

محمدی بھائیو! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلنشین خطبوں کو اپنے دلوں میں جگہ دو اور خیال کرو کہ بغیر ریڈیو کے بغیر ٹیلیفون کے بغیر تار اور وائرلیس کے آج ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کے آپ کے نبی کے صحیح اور ٹھیک الفاظ آپ کے کانوں میں گونج رہے ہیں اب صرف عمل کی دیر ہے ادھر عمل ہوا اُدھر رحمت رحیم کے دروازے تم پر کھلے۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَصَلَّى اللهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ +

(بسلسلہ صث)

سے قطع نظر خواص کی توحید بھی جاتی رہی یا سخت مسخ ہوگئی۔ چنانچہ بعض مشائخ صورت اور قضاۃ سیئت مسلمان اور علماء و مفتیانِ جماعت اور واعظانِ شریعت اپنے اپنے حلقۂ مجالس میں بڑی دلیری و جرأت سے کہہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم ہمارے اباؤنا و اجدادنا بشر یعنی آدمی نہ تھے۔ حضور کو بشر مت کہو۔ کیونکہ حضور کو بشر کہنے والا نجدی ہے، وہابی ہے، کافر ہے، ایسا ہے اور ویسا ہے وغیرہ وغیرہ کہا ہو! ہم سبحان اللہ بحمدہٖ اس قسم کے اقوالِ غیر مصدقہ کی تشنید سے حیرانی اور تعجب کی کوئی حد نہیں رہتی۔ کہ خدایا یہ لوگ کیا کہتے پھرتے ہیں اپنے جی میں نہیں سوچتے کہ یہ عقیدہ اور قول ہمارا کس قدر غلط اور حقیقتِ اصلیہ سے بعید ہے کہ جس میں رتی بھر صداقت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قول اور یہ عقیدہ حقائقِ اصلیہ اور واقعاتِ حقہ کے یکسر خلاف ہے۔ کما ستعرف انشاء اللہ! خود رانضیحت و دیگرے رانصیحت کا مصداق اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ذرا نہیں سمجھتے اور کوشش نہیں کرتے کہ حضور سرورِ عالم کو بشر تسلیم نہ کرنا گویا حضورؐ کی ذات کی نفی۔ نسب نامہ کی نفی، قومیت وغیرہ کی نفی، بلکہ حضور کے جمیع خصائل و شمائل بشریہ کی نفی کرنا ہے۔ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا کَذِبًا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ السَّفْسَطَۃِ۔ اب ہم واقعاتِ اصلیہ اور حقائقِ یقینیہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔ و باللہ التوفیق۔

حضور علیہ السلام کا شجرۂ نسب یہ ہے۔
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ھٰذَا الْقَدْرُ مِنْ نَسَبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَخْتَلِفْ فِیْہِ اَحَدٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْاَعْلَامِ یعنی حضورؐ کے اس قدر نسب نامہ میں اکابر علماء میں سے کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ (شرح علی قاری) ناظرین اگر شجرہ کے آخری جملہ ھٰذَا الْقَدْرُ مِنْ نَسَبِہٖ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَمْ یَخْتَلِفْ فِیْہِ) کا کبھی نظرِ عمیق سے مطالعہ کریں تو اجمالی طریق پر ساری کی ساری نزاع ہی ختم ہوئی جاتی ہے۔ کیونکہ شجرۂ نسب یعنی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ ہی بین دلیل ہے کہ بشر ابن بشر ابن بشر کے سلسلے سے جو شخص بھی عالمِ ہستی میں نمودار ہوگا۔ وہ قطعًا اور حتمًا بشر ہوگا۔ کَمَا لَا یَخْفٰی عَلٰی مَنْ لَّہٗ عَقْلٌ سَلِیْمٌ وَّطَبْعٌ مُّسْتَقِیْمٌ۔ چنانچہ اسی مقام پر علی قاری شارح فقہ اکبر بالتصریح لکھتے ہیں۔ قَدْ رُوِیَ مِنْ اَخْبَارِ الْاٰحَادِ عَنْہُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَنَّہٗ نَسَبَ نَفْسَہٗ کَذَالِکَ اِلٰی نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ جس کا حاصل یہ ہے کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خود فرمایا کرتے کہ ہم نزار بن معد بن عدنان کی اولاد میں سے ہیں پس مذکورہ شجرۂ نسب سے بالتفصیل معلوم ہوا کہ جب حضور اکرم سرورِ عالم بلحاظ اپنے نسب نامہ کے عبداللہ بن عبدالمطلب کے فرزند ہیں۔ اور وہ دونوں بشر ہیں۔ تو لاریب حضور بھی بشر ہی ہوئے۔

اجمال کی تفصیل:۔ حضور رسول خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن عبدالمطلب کے گھر میں صلب عبداللہ و بطن آمنہ سے شہر مکہ میں حسب روایت حاشیہ شمائل ترمذی یوم دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ اگرچہ تاریخ ولادت میں اختلاف بھی ہے۔ لہٰذا تاریخ مرقومہ پر ہمارا اصرار نہیں۔ فافہم۔ چونکہ عبداللہ حضور کی جلوہ فرمائی سے قبل فوت ہو چکے تھے۔ اس لئے کچھ مدت تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عبدالمطلب کے زیر سایہ تربیت یاب رہے۔ اس کے بعد ابوطالب عمِ حقیقی حضورؐ کے خدمتگذار بنے رہے۔ پھر ۲۵ سال کی عمر میں قبل از نزول وحی و بعثت حضورؐ نے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حسب تقاضا بشری عقدِ نکاح کیا۔ پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے امہات المومنین سے بھی عقد کئے۔ چنانچہ مطابق سنت اللہ و قانونِ قدرت آپ کے ہاں ذکور واناث اولاد بھی ہوئی۔ دس سال کی تبلیغ پیہم کے بعد کفار کی ایذا دہی اور شرارت سے بالکل مجبور ہو کر حضور بحکم الٰہی ام القریٰ شہر مکہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت فرما ہوئے اور تاحیات وہیں سکونت پذیر رہے اور مطابق عادتِ انسانی و دستورِ بشری کھاتے پیتے بجسد انسانی چلتے پھرتے اپنے خالق و معبودِ حقیقی کی عبادت کرتے۔ نماز پڑھتے۔ اور جہاد کرتے رہے وغیرہ وغیرہ چنانچہ سنت اللہ و قدرت کے مطابق جو تمام ذریتِ آدم کے لئے جاری ہے۔ (اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ) آپ دنیائے فانی سے ضرور کوچ فرمائیں گے، اور بالضرور یہ لوگ بھی مریں گے حضور سرورِ موجودات بھی ۱۱ھ ۱۲ ربیع الاول یوم دوشنبہ بوقتِ چاشت رہگرائے عالم جاودانی ہوئے وَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ضُحٰی یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ لِثِنْتَیْ عَشَرَۃَ مِنْ شَھْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ سَنَۃَ اِحْدٰی عَشَرَۃَ مِنَ الْھِجْرَۃِ وَدُفِنَ یَوْمَ الثَّالِثَۃِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَقِیْلَ لَیْلَۃَ الْاَرْبِعَاءِ (حاشیہ شمائل ترمذی) ترجمہ مطلب کا یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم بھی قانونِ الٰہی کے ماتحت ۱۱ھ کو بروز دوشنبہ بوقتِ چاشت فوت ہوئے۔ پھر حسب عادت اولادِ آدم حضور کا غسل و کفن بھی ہوا۔ پھر نمازِ جنازہ بھی پڑھی گئی۔ ازاں بعد بموجب فرمان رحمٰن وَمِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی حضورؐ بھی مہد لحد حدیقہ خلد میں خلوت گزیں ہوئے۔ حضور بھی مدفون ہوئے۔ اللہم صل وسلم علیٰ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

کیا ان تمام واقعات کے بعد بھی مسئلہ بشریت رسول میں کوئی کلام رہ جاتا ہے؟ ناظرین خود انصاف کریں کہ باوجود ان اصلی حالات اور

قدرتی دلائل کے اگر کوئی شخص رسول اللہ علیہ وسلم کو بشر تسلیم نہ کرے۔ اور اپنی غلطی سے رجوع نہ کرے تو اس شخص سے سوال کرنا چاہئے۔ کہ بالفرض حضور سرورِ عالم اگر بشر نہیں تھے تو تم بتاؤ کہ حضور کون تھے۔ کیا خدا تھے۔ یا فرزند خدا تھے؟ کیا عبداللہ بن عبدالمطلب کے فرزند نہیں تھے؟ کیا فرشتہ تھے یا جن تھے؟ پس اگر جواب میں کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تھے، یا خدا کے فرزند تھے تو عقیدہ عین شرک اور عین کفر ہے۔ نعوذ باللہ من ہذا الشرک الصریح والکفر القبیح۔ اگر یوں کہے کہ حضور فرشتہ یا جن تھے۔ تو اول یہ بہتانِ عظیم ہے حسب فرمانِ رحمٰن وَلَا اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ ترجمہ لوگو! میں تم سے نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں۔ یا جن کہنا یا تصور کرنا تبدیلِ حقیقت اور خلافِ اصلیت ہوگا۔ کیونکہ شجرۂ نسب اور دیگر واقعات و حالاتِ صحیحہ کی رو سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بشر ابن ہونا تحقق ہو چکا ہے۔ پھر حضرت کو فرشتہ یا جن کہنا تبدیل حقیقت نہیں تو اور کیا ہے؟ علاوہ ازیں حضرت کو فرشتہ کہنا یا جن تسلیم کرنا ہمارے حضورؐ کی توہین بھی ہے۔ منجر الی الکفر ہے۔ یا یوں کہو کہ خالی از خطرۂ کفر نباشد بلکہ حضورؐ کو بشر نہ ماننا آدمی تسلیم نہ کرنا خود فرمان آلٰہی اور اقرارِ بندگی کی گویا تکذیب کرنا ہے۔ کیونکہ کلام اللہ میں بحق نبی صریح حکم نازل ہوا ہے۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اَنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ ترجمہ اے محمدؐ آپ لوگوں میں اعلان کردیں کہ بے شک میں بحسب الذات مثل تمہارے آدمی ہوں، بوجہ ہم جنسی و ذریۂ آدم۔ البتہ مراتب میں فرق زمین و آسمان کا ہے۔ کیونکہ خدا کی وحی میری طرف آتی ہے کہ معبود تم سب کی فقط ایک اللہ ہی کی ذات ہے اور بس!

اس آیۂ کریمہ سے روشن ہوا کہ اللہ جلّ شانہٗ اپنے سچے نبی کو حکم دیتا ہے کہ تم بموجب ارشاد قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اپنی حقیقت بشریہ کا اقرار و اظہار خود کردو۔ اور نیز بحکم یُوْحٰی اِلَیَّ سے اپنی صفتِ رسالت و مرتبہ نبوت بھی بیان کردو۔ مبادا کل کو چند اشخاص پیدا ہو جائیں جو بوجہ جاہلانہ غلو آپؐ کو بشر نہ مانیں یا بالعکس حیثیت و مراتب نبی کو اپنے برابر کا بشر قرار دیں اور نبی کو بشر خالی از صفتِ رسالت خیال کریں تو اسی آیت کے مضمون سے ان دونوں کا منہ بند کر دیا۔

اور چونکہ مزاج مبارک میں فطرتاً کسی قسم کی نمائش یا طمع کاری نہیں تھی۔ لہٰذا ارشاد ہٰذا کی تعمیل میں حضور بار بار بھری مجلس میں علیٰ رؤس الرجال اپنی بشریت کا اظہار فرمایا کرتے چنانچہ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ طیبہ میں آ گئے تو دیکھا کہ اہلِ مدینہ کھجور کے درختوں کے پھل کو زیادہ کرنے کی غرض سے قلم لگایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَصْنَعُہٗ قَالَ لَعَلَّکُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا کَانَ خَیْرًا فَتَرَکُوْہُ فَنَقَصَتْ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ۔ خلاصہ حدیث یہ ہے کہ مدینہ والے بخیالِ خود مادہ کھجور کا خوشہ چیر کر اس میں نر کا خوشہ بھر دیتے کہ جس کو زیادتی پھل کا سبب کہتے۔ حضورؐ کے دریافت کرنے پر انہوں نے جواب دیا کہ اسی طرح ہم کرتے چلے آئے ہیں تو حضرت نے فرمایا کہ اگر نہ کرو تو اچھا ہوگا چنانچہ باغ والوں نے حسب فرمان جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم اپنا عمل ترک کردیا ادھر شانِ ایزدی دیکھئے کہ اسی سال نخلستان میں پھل کم پیدا ہوا۔ لوگوں نے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ امسال نخلستان میں پھل کی کمی واقع ہوگئی ہے۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ اُمُوْرِ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِہٖ وَ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ رَّاْیِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ (رواہ مسلم بمشکوٰۃ باب الاعتصام) مطلب حدیث کا صاف ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثمر کی کمی کی شکایت سنتے ہی اپنی زبان فیض ترجمان سے حقیقتِ بشریہ کو آشکارا کردیا اور فرمایا کہ بیشک میں بشر یعنی آدمی ہوں جب دین کی کسی بات کا بحیثیت نبی تمہیں حکم دوں تو اسکو ہو بہو قبول کرلو اور اگر اپنی رائے اور خیال سے کچھ کہوں دنیاوی امور میں سے تو خیر میں خود بشر ہوں سبحان اللہ سبحان اللہ سچا رسول کس طرح اپنی سچائی خود بیان کرتا ہے۔ صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَصَدَقَ رَسُوْلُہٗ۔

ایک اور واقعہ پر غور کیجئے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ۔ فَقَالَ مَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ (مشکوٰۃ باب السہو) حاصل یہ ہے کہ حضورؐ نے نماز ظہر ایک روز پانچ رکعتیں پڑھیں تو عرض کیا گیا کہ آج نماز ظہر زیادہ ہوگئی ہے پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے سہو کئے۔ اور تمام حاضرین کے روبرو اقرار کیا کہ بیشک میں تمہاری طرح بشر ہوں بمقتضائے بشریت میں بھی بھول جاتا ہوں جیسا کہ تم بھول جاتے ہو۔ آئندہ یاد رکھو کہ میں کبھی بھول جاؤں تو مجھکو یاد کرا دیا کرو۔ یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔

کیا اب بھی حضور اکرمؐ کی بشریت و انسانیت میں کوئی کلام رہ گیا۔ کس طرح آپؐ نے خود اپنی زبان حق ترجمان سے اپنے آدمی ہونے کا ثبوت دیکر توہمات رکیکہ اور تاویلاتِ ضعیفہ کا قلع قمع کردیا اب کیا فرمانِ نبوی کے مقابل بھی کسی غیر کے قول و تاویل کا اعتبار ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ کلام آلٰہی قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اور حدیث نبوی اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ کی تردید

ایماندار کلمہ گو کر سکتا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی۔
ہرگاہ کہ بشر ہونا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آیت کلام اللہ اور شجرۂ نسب اور سنت اللہ اور واقعات صحیحہ سے محقق و ثابت ہو چکا تو اب غالباً اس مسئلہ کی تسلیم سے بھی کسی منصف مزاج سلیم العقل کو مجال انکار نہ ہوگی۔

جو لوگ غلط بات پر مصر نہوں انکے لئے مصرع صد بیان بالکل کافی ہے۔ تاہم زیادہ تشنہ نہوں کے لئے مزید تفصیل کی ضرورت ہے بس غور سے سنئے! حضور رحمت کی شان میں ایک مقام پر ارشاد ہوا وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ (آل عمران) یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کوئی خدا نہیں۔ اور نہ خدا کے شریک اور نہ جن و ملک بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں انکی طرح کے رسول ان سے قبل گذر چکے جو بشر تھے۔ بنا بریں بطریق سنت جاریہ آئے اور مدت زندگی پوری کر کے چلے گئے ٹھیک اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی آدمی ہیں نہ کہ اگلے انبیا ربشر کے سوا کچھ اور تھے نہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کچھ اور ہیں۔ سبحان اللہ کیسا کھلا ہوا فیصلہ ہے۔

ہاں اسجگہ لفظ محمد اور لفظ رسول کی تشریح ضروری ہے جو حسب ذیل ہے۔ پس غور سے سنئے۔ لفظ محمد اسم یعنی نام ہے اور مسمی اس کا وہ برگزیدہ شخص مصطفےٰ و مجتبےٰ ہے جو بمطابق سنت اللہ و قانون قدرت صلب عبد اللہ بن عبد المطلب اور بطن آمنہ سے عبد اللہ کے گھر مکہ میں پیدا ہوا۔ تو عبد المطلب نے اپنے اس ابن الابن یعنے پوتے کا نام محمد (صلے اللہ علیہ وبارک وسلم) رکھا۔ چونکہ عبد المطلب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دادا بشر تھے اور عبد اللہ رسول اللہ کے باپ بھی بشر تھے تو بالضرور بشر کا پوتا بشر بیٹا بھی بشر ہوگا جبکہ آزر بشر کا بیٹا حضرت ابراہیم بشر تھے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام بشر کے بیٹے حضرت اسمٰعیل بھی بشر ہی تھے ھَلُمَّ جَرًّا۔ اسی سلسلۂ شجرہ کو فلاں ابن فلاں ابن فلاں سے تعبیر کرتے ہوئے چلے آئیے۔ تو عبد مناف و ہاشم و عبد المطلب و عبد اللہ اسماء سامنے آ حاضر ہونگے۔ اب چونکہ ان ناموں والے تمام کے تمام بشر ابن بشر تھے تو لامحالہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ بھی بشر ہونگے وَھٰذِہٖ حَقِیْقَۃُ النَّبِیِّ وَلَا یَرْغَبُ عَنْھَا اِلَّا مَنْ سَفِہَ نَفْسَہٗ اب رہا لفظ رسول سو اس کی شرح بھی سن لیجئے یاد رہے کہ لفظ رسول اسی برگزیدہ شخص کی جو مسمیٰ ہے لفظ محمد کی صفت ہے۔ خاطر توضیح تمثیل حاضر ہے ذرا غور کیجئے کہ تمام عالم کے روبرو آسمان پر نیر اعظم یعنی آفتاب عالمتاب موجود ہے جس کی رویت نے ہمیں دو چیزوں کا علم بزرگا حاصل ہوتا ہے۔ ایک جرم شمس جو روپیہ یا پیسہ کی شکل میں گول گول جسم دکھائی دیتا ہے اس کو حقیقت شمس یا وجود شمس کہتے ہیں۔ یعنی یہ گول سا جسم شمس کی ذات ہے دوسری چیز نور شمس ہے جو شمس کی صفت ہے۔ نہ حقیقت شمس اور نہ وجود شمس ولیکن کوئی شخص کوئی شخص اگر وجود شمس یعنی گول گول جسم کا تو قائل ہو مگر صفت شمس یعنی نور کا انکار کرتا ہے تو یقیناً کاذب ہوگا۔ علیٰ ہذا اگر صفت نور کا اقرار کرے مگر جرم و وجود شمس سے انکاری ہو تو بھی کاذب اکبر۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقت بشریہ کا انکار ایسا ہی ہے جیسے وجود شمس کا منکر کاذب ہے تو لامحالہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود بشری کا منکر اس سے بڑا کاذب ہوگا۔ لَا تُفَرِّقْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ ذٰلِکَ پھر اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود بشری کا اقرار اور صفت رسالت سے انکار بھی کفر و کذب سے خالی نہیں چنانچہ کفر کفار کی وجہ صفت رسالت کی نفی کرنا ہی تو تھی نہ مماثلت بشری کی تسلیم۔ کیونکہ مماثلت بشری کے تو جملہ انبیاء علیہم السلام خود قائل تھے کقولہ تعالیٰ۔ قَالَتْ لَھُمْ رُسُلُھُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَمُنُّ عَلٰی مَنْ یَّشَاۤءُ مِنْ عِبَادِہٖ۔ سورۂ ابراہیم۔ رکوع ۲ آیت مذکورۃ الصدر کے ماقبل کفار کے طعن و تشنیع کا ذکر ہے جو حضرات انبیاء پر کفار کیا کرتے تھے۔ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا یعنی کفار بطریق تحقیر و توہین انبیاء سے کہتے کہ تم بھی تو خالی از صفت رسالت بالکل ہماری مثل آدمی ہو۔ بہر حیثیت ہم تم برابر برابر ہیں پھر تمہیں ہم پر کیا فضیلت و فوقیت ہے جس کے جواب میں حضرات انبیاء فرماتے اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ بیشک ہم تمہارے جیسے ہی بشر ہیں مگر فرق مراتب ضرور ہے۔ ع گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی۔ ہم تو موصوف بصفات رسالت ہیں کہ جس کے انکار و نفی سے کفر لازم آتا ہے رہا مماثلت بشری مع تسلیم صفت رسالت تو قرآن و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے بالکل مطابق ہے جو عین اسلام اور حقیقی ایمان ہے بلکہ یہی عقیدہ اسلام کی جان و روح رواں چنانچہ خوش نجواں لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ناظرین! کیا اس کلمہ طیبہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خدا اپنی ذات و صفات میں یگانہ اور وحدہٗ لا شریک ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور اس عقیدہ کی بنا پر رسول کو تمام اکابر اسلام سلف و خلف بشر مانتے بشر کہتے بشر لکھتے چلے آئے ہیں۔ فقط!

الحمد للہ! ہمارے مدرسہ محمدیہ کی امداد میں از محترمہ والدہ صاحبہ جناب حاجی الٰہی بخش صاحب مرحوم مغفور سوداگر صدر بازار دہلی نے عہ۵ بھجوائے۔ حق تبارک و تعالیٰ جزائے خیر و برکت بخشے اور پروردگار مرحوم کو اپنی رحمتوں اور نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور انکے پسماندگان کو اپنی طرف جھکائے رکھے آمین! صہ از محترم جناب مولانا محمد عبد العظیم صاحب از کلاچی وصول ہوئے۔ للعہ۵ ایک صاحب خیر نے بھجوائے ہیں جو ہمیشہ اس مدرسہ کی مدد فرماتے رہتے ہیں لیکن بوجہ خلوص اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ دعا ہے کہ رب العالمین ان سب کو خیر و برکت عطا فرمائے۔ اور دونوں جہاں میں خوش و خرم رکھے۔ آمین!
امداد اخبار کی مد میں جناب محترم نفیسہ مشتاق احمد صاحب عہ از بھیری روانہ فرمایا۔ جزاہ اللہ بارک اللہ۔
"منیجر"

نام نہاد صوفیوں سے خطاب

(از جناب مرزا اسلام اللہ فضا الہ آبادی)

باش اے جاہل برست عصر موجودہ کے پیر — تجھ پہ لعنت بھیجتا ہے دیکھ خود تیرا ضمیر
اسقدر ملت فروشی الحفیظ و الاماں — کھول کر بیٹھا ہے تو پیری مریدی کی دکاں
یہ بناوٹ یہ سجاوٹ اور یہ تیرا بانکپن — یہ فریب آمیز باتیں یہ نظر عصمت شکن
اندرون خانقہ کرتا ہے تو ایسے گناہ — دیکھ کر شیطان جسکو مانگتا ہے خود پناہ
تو نہیں کرتا کبھی مردوں سے دم بھر گفتگو — ہاں زباں کھلتی ہے تیری عورتوں کے روبرو
جس گھڑی آتی ہے تجھکو کوئی دوشیزہ نظر — مسکرا دیتا ہے تو آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر
یہ تری رنگیں عبائیں اور یہ زریں کلاہ — تیری بداعمالیوں کی ہوتی ہیں پشت پناہ
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم معصیت میں غرق ہے — آہ تیرے ظاہر و باطن میں کتنا فرق ہے
تیرے سجدے وقف ہیں درگاہ تربت کیلئے — تو فقط پیدا ہوا ہے کار بدعت کیلئے
سادہ لوحوں کی رہا کرتی ہے تجھ کو جستجو — چوستا رہتا ہے ہر دم احمقوں کا تو لہو
راہ حق سے کس لئے بہکا رہا ہے قوم کو — سوئے دوزخ کسلئے لیجا رہا ہے قوم کو
لوٹتا ہے قوم کو تو خوب غافل جان کر — ناسمجھ نافہم ناداں اور جاہل جان کر
کون کہہ سکتا ہے ظالم تجھکو تو انسان ہے — آدمی کے بھیس میں تو سر بسر شیطان ہے
دامن توحید پر اک داغ ہے ہستی تری — قابل نفریں ہے اے کذاب تیری زندگی
واگر چشم حقیقت ہو تو ظالم دیکھ لے — کتنے گھر ویران ہوئے ہیں تیرے ظلم و جور سے
رہتی ہے ہر دم چڑھاوے اور چادر پر نظر — نذر کے پیسوں پہ ہوتی ہے بسا یا تیری گذر
ہند میں افلاس لانے کا معاون تو بھی ہے — قوم کی بے دست و پائی کا ضامن تو بھی ہے
خانقہ میں بیٹھکر لیتا ہے عزت قوم کی — لوٹتا ہے دونوں ہاتھوں سے تو دولت قوم کی
اک طرف خلوت میں تیری گردش جام شراب — اک طرف محفل میں تیری شورش چنگ و رباب
رقص میں رہتا ہے تو ہر اک نوائے ساز پر — مست ہو جاتا ہے تو رقاصہ کی آواز پر
تو ہی اپنے دل میں کچھ انصاف کر اے بیحیا — عیش اڑاتا قوم کے پیسہ سے ہے کبتک روا
کیا تجھے کچھ پرسش روز جزا کا خوف ہے — سچ بتا کیا تیرے دل میں بھی خدا کا خوف ہے
معنیٔ توحید بھی تو نے بھلا سمجھے کبھی — یا فقط تربت پرستی میں گذاری زندگی
باز آ ظالم تو اس فعل زبوں سے باز آ — توبہ کر بے سود اقدام جنوں سے باز آ
چھوڑ دے اے بیحیا ایماں فروشی چھوڑ دے — اے پندار اور نخوت کے تو لات کو توڑ دے
ہو گئی دنیا پہ ظاہر ساری مکاری تری — چھپ نہیں سکتی ہے ظالم اب ریاکاری تری
خانقہ کی آبرو کو خاک کیوں کرتا ہے تو — دین کو بدنام اے بیباک کیوں کرتا ہے تو
تجھکو کیا مذہب سے مطلب کیا سیاست سے غرض — ہاں غرض ہے تو غرض چادر سے تربت سے غرض
ترنوالوں سے تو ظالم تو شکم اپنا بھرے — قوم کا اک ایک بچہ ہائے فاقہ سے مرے
تاچتا رہتا ہے ہر دم مدفن اسلاف پر — بس گذر اوقات ہوتی ہے تری اوقاف پر
تو نے سمجھا بھی کبھی اللہ کے پیغام کو — دل کی آنکھوں سے کبھی دیکھا مذہب اسلام کو
مصلحان دین سے لیتا نہیں تو کیوں سبق — کیوں بھٹکتا پھر رہا ہے چھوڑ کر نور راہ حق
صوفیوں کے نام کو بدنام کیوں کرتا ہے تو — جو خلاف دین ہے وہ کام کیوں کرتا ہے تو
باش اے بہروپیے گندم نمائے جو فروش — بھاگ ظالم قوم کو اب آ چلا غفلت سے ہوش
ہو گئی روشن زمانے پر ریاکاری تری — چل نہیں سکتی ہے اب عیاری عیاری تری

عقل والے تیرے اس پھندے میں آ سکتے نہیں
اور جو ذی ہوش ہیں دھوکا وہ کھا سکتے نہیں

سوانحعمری حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

تواضع اور مدارات:۔ ارباب حوائج کے سوا وہ اپنے مہمانوں دوستوں اور رشتہ داروں کی خاطر مدارات پر بھی بہت کافی خرچ کرتے تھے۔ اسمٰعیل بن عیاش اپنے بعض دوستوں سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ مصر سے مکہ تک حضرت عبداللہ بن مبارک کے رفیق سفر ہوگئے تو کل مدت سفر میں حضرت ابن مبارک کا یہ معمول تھا کہ خود روزہ رکھتے تھے۔ لیکن اپنے تمام ساتھیوں کو حلوہ بنا بنا کر کھلاتے تھے

ایک دفعہ غالباً کسی غزوہ کے لئے حضرت ابن مبارک بغداد سے مصیصہ کے لئے روانہ ہوئے صوفیا کی ایک جماعت بھی رفیق سفر تھی۔ آپ نے اپنے ملازم کو بلا کر حکم دیا کہ ایک طشت لاؤ۔ طشت آگیا تو آپ نے اُس کو ایک رومال سے ڈھکوا دیا۔ اور اُسکے بعد اپنے ساتھیوں سے خطاب کرکے فرمایا "تم میں سے ہر شخص اپنا ہاتھ رومال کے نیچے لے جائے اور اُسے جو ملے لیلے" ایسا کرنے سے کسی کو دس درہم ملے۔ کسی کو بیس۔ اور کسی کو اس سے کم یا زیادہ مصیصہ پہنچکر آپ نے فرمایا "یہ پردیس ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب جو کچھ باقی رہ گیا ہے اُسے تقسیم کر دیا جائے۔ اسوقت آپ کی بے تکلفی کا یہ عالم تھا کہ بعض لوگ جنہیں بیس بیس دینار ملے تھے ازراہ مذاق کہتے تھے "ابو عبدالرحمٰن! یہ تو بیس درہم ہیں" آپ جواب میں فرماتے "پرواہ نہ کرو کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ غازی کے نفقہ میں برکت عطا فرمادے"

حسن بن شقیق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مبارک مرو سے حج کے لئے روانہ ہونے لگتے تھے تو اُن کے پاس مرو کے احباب و اصحاب جمع ہو کر اُن کے ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کرتے۔ آپ اُن سے فرماتے "تم لوگ اپنے نفقات میرے پاس جمع کر دو" چنانچہ اب آپ اُن سے روپیہ پیسہ لیکر اس کو ایک صندوق میں بند کر دیتے اور اسکو مقفل کرتے رکھ دیتے۔ اسکے بعد ان اصحاب کو لیکر مرو سے بغداد آتے اور راستہ میں ان پر خوب خرچ کرتے۔ بہترین کھانے کھلاتے اور راحت و آسائش کا عمدہ سے عمدہ سامان فراہم کرتے۔ بغداد سے مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہوتے تو ان لوگوں کے واسطے اچھے اچھے کپڑے بھی سلواتے۔ غرض یہ ہے کہ مرو کی واپسی تک حضرت عبداللہ بن مبارک ان لوگوں پر بڑی فراخ حوصلگی کے ساتھ

اپنا روپیہ خرچ کرتے۔ یہاں آ کر اپنے تمام حاجی دوستوں کے مکانات پر اُس زمانہ کے حجاج کے قاعدہ کے مطابق سفیدی اور دوسرے آرائش و زیبائش کے لوازم کراتے۔ تین ان کے بعد ان سب کی طرف سے ان کے احباب و اعزا کی نہایت مکلف دعوت کرتے۔ اور جب ان سب کاموں سے فارغ ہو جاتے تو صندوق کھول کر ہر ایک کی تھیلی جس پر اس کا نام لکھا ہوتا تھا اُس شخص کے سپرد کر دیتے تھے۔ اس طرح وہ اپنے تمام رفقا کے جملہ مصارف حج کا خود متحمل کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وطن کی واپسی کے وقت ان لوگوں کو اپنے بال بچوں اور متعلقین کے لئے مکہ سے جو تحائف خریدنے ہوتے تھے ان کی قیمت بھی خود ہی ادا کرتے تھے۔ [1]

ان واقعات سے جہاں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن مبارک کس قدر کریم، فیاض، با مروت اور سخی

[1] یہ واقعات تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۷ ۱۵۸ سے ماخوذ ہیں۔

تھے۔ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے دوستوں کے کس درجہ جاں نثار دوست تھے۔ چنانچہ وہ بسا اوقات یہ شعر پڑھتے تھے:

وَاِذَا صَاحَبْتَ فَاصْحَبْ صَاحِبًا
ذَا حَيَاءٍ وَعَفَافٍ وَكَرَم
قَائِلًا لِلشَّيْءِ لَا اِنْ قُلْتَ لَا
وَاِنْ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ نَعَم

ترجمہ:۔ اگر تم کسی کو دوست بناؤ تو ایسے شخص کو بناؤ جو باحیا ہو اور صاحب عفت و کرم بھی ہو۔ اور جس کا یہ حال ہو کہ تم کسی چیز پر نہیں کہدو تو وہ بھی نہیں کہدے اور اگر تم ہاں کردو تو وہ بھی ہاں کہہ اٹھے۔ (باقی پھر) [1]

[1] تہذیب الاسماء جلد ۱ صفحہ ۲۸۵

نوٹ:۔ امام خطیب بغدادی کی کتاب تاریخ بغداد کا ایک جز متعلق امام ابو حنیفہ مع مناقب و مثالب عربی مع اردو ترجمہ ہم نے چھپوا لیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی دہلی۔

رعایتی اعلان

خطبات التوحید جدید مکمل۔ مولفہ حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہید مولانا محمد ابو الحسن صاحب مرحوم کے وعظ نصیحت پر مختلف مسائل کے ۲۰ خطبے درج ہیں قیمت ۱۲ محصول علاوہ

صراط مستقیم۔ یہ کتاب مولانا اسمٰعیل صاحب شہید نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی۔ اب اس کا ترجمہ اردو میں ہوگیا ہے کتاب پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے قیمت ۸ محصول مع رجسٹری

بلوغ المرام مترجم اردو یہ حدیث کی کتاب ہے جو بے مثل ہے اس کو سمجھ کر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد چڑھائے ہیں نئی چھپی ہے قیمت ۸ رعایتی ۸ محصول مع رجسٹری ۱۱

تقویۃ الایمان کلاں مکمل حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کی لکھی ہوئی مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ حاشیہ الانزار و رسالہ اپنا مسلک و خط مولانا اسمٰعیل شہید مع فتوی مولانا سید احمد صاحب گنگوہی قیمت ۸ محصول مع رجسٹری ۸

نوٹ ضروری:۔ قیمت بہر حال میں مع محصول بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنی چاہیئے۔ **ملنے کا پتہ**

منیجر محمدی بکڈپو امرتسر

اکسیر اعظم یعنی تحفہ سرما اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ اور ممسک ہونے کے علاوہ اعلیٰ مقوی جسم جنرل ٹانک بھی ہے۔ تمام جسمانی قوتوں کو بحال کرتی ہے ضعف اعصاب اور ضعف دماغ کو دور کر کے جسم میں ایک برقی رو پیدا کر دیتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے دماغی تکان کو دور کر کے دماغ کو فوراً کام کے لئے مستعد کر دیتی ہے۔ اور فرحت و انبساط پیدا کرتی ہے۔ مرض سرعت کے لئے لاثانی دوا ثابت ہو چکی ہے اس کے چند روز کے استعمال سے امساک قدرتی پیدا ہو جاتا ہے۔ وقتی طور پر استعمال کرنے سے بھی حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے ان تمام فوائد کے علاوہ دائمی نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے بھی مفید ہے قیمت چالیس خوراک صرف دو روپے مع محصول و پیکنگ۔ دراصل یہ قیمت نہیں احسان کے بدلے کا احسان ہے ورنہ قیمت تو ہم ان سے وصول کرتے ہیں جو رواج رجواڑے نواب امرا ایسی شکایتیں لے کر ہمارے پاس آتے ہیں یہ دام تو صرف اسلامی خیرخواہی

کے طور پر ہیں۔ آپ آج ہی منگوا لیجئے۔ اور جاڑوں کے موسم میں رب کی اس قدرت کا مشاہدہ کریں

تریاق صحت لگنے والی دواؤں کا سرتاج غذا کو ہضم کرنے والی اور بھوک بادی چیزوں کو بہت جلد تحلیل کرتا اور بھوک لگاتا ہے اگر پیٹ میں گرانی رہتی ہے؟ نفخ شکم اور درد شکم ستاتا رہتا ہے؟ ریاح کی کثرت ہے؟ بھوک نہ لگتی ہو؟ تو یہ دوا کچھ دنوں تک استعمال کیجئے۔ ان تمام شکایتوں کو دور کر دے گا۔ جگر اور معدے کو قوت دینے والی ہے۔ بے نظیر دوا ہے دماغ کو قوت بخشتی اور قلب کو قوت و فرحت دیتی ہے۔ ہمیشہ تولہ دو دو مسلسل کھائیے۔ انشاء اللہ اس قسم کی تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی قیمت ایک روپیہ چھ آنے ترکیب استعمال کا پرچہ دوا کے ہمراہ ہوگا۔

پتہ:۔ حکیم محمد جان معرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

مصباح الفرقان فی لغات القرآن۔ اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے اس میں قرآن کریم کے تمام الفاظ حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ جمع کر کے ہر ایک لفظ کے لغوی معنی اس کا صیغہ اور اس کا مادہ اشتقاق اور اس کے متعلق تمام ضروری معلومات اور تحقیقات صاف اور سلیس اردو میں بیان کی گئی ہیں اس کتاب کا محتاج جس طرح ایک عام مسلمان ہے اسی طرح کامل مولوی صاحب بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہ کتاب گویا ان دس کتابوں کی جامع ہے۔ مفردات امام راغب اصفہانی (۲) منجد (۳) قاموس (۴) اسرار البلاغہ (۵) غرائب القرآن (۶) تفسیر المنان (۷) عمدہ لغات القرآن (۸) عجائب البیان (۹) لغات القرآن (۱۰) نجوم الفرقان۔ اس کی تقطیع بڑے قرآن شریف کے برابر ہے چھاپہ بہت صاف حروف بہت موٹے الگ الگ اعراب بالکل صحیح کاغذ نہایت اعلیٰ قرآن کریم کے کسی لفظ کے معنی میں اس کے بعد آپ کبھی نہ اٹکیں گے نئی چھپی ہے۔ اس وقت رعایتی قیمت صرف چار روپے آٹھ آنے ہے۔ جلد منگوا لیجئے۔

پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

اخبار محمدی دہلی — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

خریداری نمبر ۲۱۴۴ — بخدمت جناب منیجر صاحب

"رسالہ جامعہ" قرول باغ - دہلی

New Delhi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم

فرمان رسول کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں +

مسلک سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک + جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اغراض و مقاصد

۱. قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲. مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳. شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴. رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵. فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶. وقتیہ اہم مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷. مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ل ۱۵۸۹

ایڈیٹر و مالک

خطیب الہند مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

قواعد و ضوابط

۱. مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲. یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے محصول
۳. دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴. بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ ویلیو پی منگائیے۔
۵. اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶. جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷. خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہیے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

جلد ۱۸ | بابت یکم دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق یکم ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۶

وعظ پُر تاثیر

(از جناب راز صاحب سکراوی)

خوگر تخریب مت ہو فکر کر تعمیر کا — یہ خلاصہ ہے ہمارے وعظ پُر تاثیر کا
ہر دگر بازار اب تفریق اور تکفیر کا — مبلغ "ہونا چاہیئے عنواں تری تقریر کا"
ہو کھڑا مسلم دکھا کچھ کرشمہ تدبیر کا — پیکر اخلاص۔ بن منشا ہے یہ تقدیر کا
چھوڑ عشرت عزت اسلام پر قربان ہو — کچھ اثر دنیا کو دکھلا نالۂ شبگیر کا
جبل باطل میں ہو سناٹا پڑے اک کھلبلی — غلغلہ ایسا ہو تیرے نعرۂ تکبیر کا
قوتیں باطل کی ساری ہیچ ہیں سب ہیچ ہیں — سامنے نقشہ ہو جب کہ سنت شبیر کا
ہائے ذلت کا گلہ کس سے کروں اور کیا کہوں — پیش آیا جو کہ تھا لکھا ہوا تقدیر کا
قعر ذلت میں ہیں اور احساس ذلت بھی نہیں — شغل ہم نے جب سے چھوڑا ہے بہر اوزبیر کا

نایت اسلام سے یارب ہمیں کر آشنا
جلد چمکا دے ستارا قوم کی تقدیر کا

اب ایسی کتابیں لکھی جائیں نہ چھپوائی جائیں نہ کہیں سے مل سکیں

دہلی میں جہاں میاں صاحبؒ جیسے ظرف علم تھے وہاں ان کی باتوں پر سینکڑوں ہزاروں جان نثار رہنے والے بھی موجود تھے انہی کے زمانے میں پنجاب سے شیطان کا سینگ طلوع ہوا یعنی مرزائے قادیان نے دعوائے نبوت باندھا اس نبوت کو توڑنے کیلئے میاں صاحب نے دو کتابیں لکھوائیں۔ ایک بنام بیان للناس دوسری بنام شفاء للناس مولانا محمد عبد المجید صاحب اہل حدیث نے اپنے مطبع انصاری میں انہیں چھپوایا۔ اب کیا تھا؟ فتنۂ قادیانیت خاک ہو کر رہ گیا۔ ان دونوں کے بڑے سائز کے ایک سو اکیس صفحات ہیں اس سے مرزا کا دہلی آنا اور یہاں سے ناکام سر پر پاؤں رکھ کر چپکے سے بھاگ کھڑا ہونا بھی واضح ہو جائیگا اور نئی کتاب اعلام الناس کا پورا جواب بھی ان میں ہے قیمت ہر ایک کی پانچ آنے

حسب میاں صاحب استاد اہل حدیث کی کرامت جن دنوں مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ان کی جو آئی شامت تو کیا رخ دہلی کا یہاں میاں صاحب کا زمانہ تھا اس سے کہا گیا کہ آؤ مناظرہ کر لو بد نصیبی سے اس نے اس چیلنج کو قبول کر لیا جامع مسجد شاہی میں مناظرہ ہوا مولانا محمد بشیر صاحب سہوانی نے وہ دھر دبایا کہ مدعی کی آنکھیں تالو سے لگ گئیں آخر جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو جوتیاں بغل میں پولیس کی آڑ لے یہ جا وہ جا۔ اس فریاد علمی مناظرے کو اور مرزائے قادیانی پر اس گولہ باری کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہو تو یہ مناظرہ ہم سے منگوا لیجئے قیمت اصلی تو جو دیں کم ہے اس لئے کہ یہ کتاب کمیاب بلکہ نایاب ہے لیکن اسوقت ہم تو اپنا اسٹاک ختم کر کے روپیہ جمع کر کے خطبات محمدی کی چوتھی جلد چھاپنا چاہتے ہیں اس لئے آپ کو صرف آٹھ آنے میں دیدینگے۔ مرزا صاحب کے تدریجی تمام دعوے ان دعوؤں کی پوری تردید حیات مسیح پر ختم نبوت پر بحث مرزا کی صداقت پر نبوت کے نشانات پر غرض ایسی بحثیں ہیں اور ان دلائل سے ہیں جو آپ آج کل کی کتابوں میں ہرگز نہیں پا سکتے + ملنے کا پتہ: مینیجر دفتر اخبار محمدی صدر دہلی۔

حاجیوں کے جہازوں کی حفاظت پر جنگی بیڑا؟

حکومت ہند نے مسلمانان ہند کے جذبات کا اندازہ لگانے کے بعد کہ وہ حج کے لئے سارا سال بے تاب رہتے ہیں۔ اعلان کیا ہے کہ جنگ کے باوجود حاجیوں کو حج پر لے جانے کے لئے جہاز کھلے کئے جا رہے ہیں۔ گذشتہ دو سال سے جہاز کا کرایہ فی حاجی ۱۴۳ روپے چلا آرہا ہے لیکن اس سال جنگ کی وجہ سے ۱۹۵ روپے ہوگا۔ لیکن کرائے میں جو اضافہ ہوا ہے اس کا کچھ حصہ حکومت ہند اور کچھ حصہ حکومت برطانیہ ادا کرے گی۔ علاوہ بریں حاجیوں کے جہازوں کی حفاظت کے لئے جنگی جہازوں کا ایک بیڑا بھی ان کے پاس رہے گا۔ نیز دیگر حفاظتی تدابیر عمل میں لائی جائیں گی۔ حکومت برطانیہ اور حکومت ہند کے یہ اقدامات ہر طرح سے مستحسن اور قابل قدر ہیں جن کے لئے مسلمانان ہند گورنمنٹ عالیہ کے بے حد ممنون اور شکرگذار ہیں۔

ہائی کمشنر فلسطین نے حیفہ کی مسجد کی تعمیر کے لئے سو پونڈ دیئے ہیں۔ ان کی بیوی نے امدادی فنڈ میں ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے پانچسو پونڈ دیئے ہیں +

لنڈن میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ کا عطیہ۔ حکومت برطانیہ نے لنڈن میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرنے اور اس کلچر کا سنٹر کھولنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی رقم دی ہے۔

حکومت پنجاب نے اچھوت اقوام کے افراد کے خاص استعمال کے لئے صوبے کے دیہات میں تقریباً تیس ہزار روپے کے خرچ سے ۵۲ باون کنوئیں کھدوا کر بہترین خدمت انجام دی ہے۔

انتقال جناب منشی حبیب الرحمن صاحب کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ ناظرین جنازہ غائبانہ ادا کریں۔
محمد عثمان از بمبئی

مسلمانوں کے چند اہم مطالبات

شمس العلماء ہند حضرت مولانا سید احمد صاحب شاہی امام جامع مسجد دہلی نے ۱۸ نومبر کو ۱۲½ بجے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ امام صاحب نے سب سے پہلے یہ مطالبہ پیش کیا کہ مردم شماری کے موقعہ پر جو ذمہ دار افسر اور کارکن مقرر کئے جائیں ان میں ضعف تعداد مسلمانوں کی ہو۔ دوسرا مطالبہ یہ پیش کیا کہ عید الضحٰی کے موقع پر سرکاری دفاتر میں مسلمانوں کے لئے تین دن کی چھٹیاں منظور کی جائیں۔ تیسرا مطالبہ یہ پیش کیا کہ اکثر اوقات ایسے آنریری مجسٹریٹ مقرر کردیئے جاتے ہیں جو تعلیم یافتہ نہیں ہوتے اور جو دستخط بھی نہیں کرسکتے۔ ظاہر ہے کہ یہ لوگ قانون سے کس حد تک واقف ہوسکتے ہیں لہٰذا اس امر کی ضرورت ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کے لئے ایک امتحان مقرر کیا جائے تاکہ وہ صحیح طور پر اپنے فرائض انجام دے سکیں۔ چوتھا مطالبہ امام صاحب نے یہ پیش کیا کہ جنگ کے لئے چندہ صرف اُمرا اور رؤسا اور اعلیٰ حکام سے لیا جائے۔ اور غریب لوگوں سے کوئی چندہ نہ لیا جائے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے یہ تمام مطالبات انتہائی توجہ کے ساتھ سنے اور نوٹ کئے۔ ملاقات ساڑھے بارہ بجے شروع ہوکر ایک بجے ختم ہوگئی۔

صلوٰۃ محمدی حضرت مولانا محمد صاحب کی کتاب جس میں وضو تیمم نماز پنجگانہ عید کی نماز جنازے کی نماز سورج گہن کی نماز جمعہ کی نماز تراویح تہجد بیمار اور مسافر کی نماز استسقا کی نماز وغیرہ کے طریقے مسائل دعائیں وغیرہ مع ترجمہ سب کچھ ہیں۔ ختم ہوچکی تھی لہٰذا آٹھویں دفعہ مع اضافہ چھپ چکی ہے قیمت تین آنے۔ اہل حدیثو! اس کتاب سے نماز نبی سیکھو اپنے بچوں اور عورتوں کو سکھاؤ ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار محمدی۔ صدر بازار دہلی

عازمان حج کے متعلق اعلان

حال ہی میں حکومت ہند نے ایک اعلان کیا تھا کہ عازمین حج اپنے ساتھ ایک ہزار روپے لے جاسکتے ہیں لیکن اب اعلان کیا گیا ہے کہ اوّل درجے کے حاجی ۲ ہزار اور دوم درجے کے حاجی ۱½ ہزار روپیہ لے جاسکتے ہیں۔

زائرین بیت اللہ شریف بمبئی میں

۲۲ نومبر تک تقریباً چھ سو زائرین بیت اللہ شریف بمبئی میں وارد ہوئے ہیں یہ چند روز کے اندر اندر جدّے روانہ ہوجائیں گے۔ اسی طرح کلکتہ اور کراچی سے بھی زائرین بیت اللہ شریف کی روانگی کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

ترکی شامی ایرانی ریلوں کے نمائندوں

کی کانفرنس۔ ترکی شامی وایرانی ریلوں کے نمائندگان کی کانفرنس میں بصرے کی مجوزہ بندرگاہ کے متعلق یہ بحث وتمحیص ہوئی کہ بصرے کو ترکی تجارت کے لئے ایک باقاعدہ بندرگاہ کی حیثیت سے کام میں لایا جائے۔ غیر ملکی تجارت سے متعلق مسائل بھی اس کانفرنس میں زیر بحث آئے اور طے پایا کہ باہر بھیجنے کے لئے ترکی میں کافی رولنگ سٹاک موجود ہے۔ اور ترکی روزانہ تین سو ٹن مال باہر روانہ کرسکتا ہے۔

آپ سے ایک عرض یہ اخبار آپ ہی کا اخبار ہے اس کی اشاعت آپ ہی سے ہے۔ اس لئے آپ اسے خریدیئے۔ اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کی رغبت دلائیں جو ہوسکے اس کے غریب فنڈ میں بھجوائیں یہ یاد رہے کہ آج کل بھی جو صاحب اس کی خریداری منظور فرمائیں گے انہیں جلد ۱۸ کے نمبر ۱ سے مکمل پرچے بھیج دیئے جائیں گے تاکہ ان کے پاس خطبات محمدی کی چوتھی جلد مکمل پہونچ سکے۔ اور نئے جلد ۱۸ سے اُن کی خریداری شمار کرلی جائے گی + "منیجر"

...نی مولویوں سے چند سوالات اور اُن کے جوابات پر فی جواب ایک سو روپیہ (۱۰۰) کی پیش کش

(از ایڈیٹر)

۱) یہ دیکھا جا رہا ہے کہ حنفی حضرات وضو
...وقت سر کے اور کانوں کے مسح کے بعد
...ہاتھوں کی انگلیوں سے گردن کا مسح کرتے
...فقہ حنفی کی کتابوں میں بھی انہیں یہ تعلیم دی
...ہے۔ اور آج کل کے کل حنفی علماء غیر علماء
...کے عامل بھی ہیں۔ پس میرا سوال ہے علمائے
...ین دیوبندیوں سے بھی اور علمائے مقلدین
...یلویوں سے بھی۔ کہ کیا وہ کوئی ایک صریح صحیح
...وع غیر مجروح حدیث اس بارے کی پیش
...سکتے ہیں؟ +

چونکہ ہم اہل حدیث نہ اس کے قائل ہیں،
...عامل ہیں۔ بلکہ ہم اسے بدعت سمجھتے ہیں ایسے
...کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے
...ف جانتے ہیں۔ الحمد ہم تو یہاں تک اس مسح
...دن کو بُرا سمجھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک تو تعلیم
...ول میں یہ نقص نکالنا ہے۔ اس لئے ہم با دب
...ن تمام علماء سے سوال کرتے ہیں، کہ اس بارے
...ی حدیث ہمارے مطالبے کے مطابق پیش فرمائیں
...کہ ہم اہل حدیث بھی اس پر عمل کر سکیں۔ اور
...ں خوشی میں اس عالم صاحب کو جو ایسی حدیث
...دیث پیش فرمادیں ایک سو روپیہ دیں گے +

حنفی بھائیو! آپ جہاں بھی ہوں اپنے اپنے
...علماء سے ایسی حدیث کا مطالبہ کریں اور اسے
...پ خود دیکھ کر پھر ہمیں بھی بھجوا دیجئے۔ واللہ
...ہم ابھی روز سے اس کے عامل ہو جائیں گے۔
...کیوں کہ ہمارا مذہب وہی ہے جو صحیح حدیث
...میں ہو۔ اگر صحیح حدیث میں ہمیں یہ مل جائے
...کہ کانوں کے مسح کے بعد اُلٹے ہاتھوں سے گردن
...کا مسح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یا فرمایا پس

فقط ختم۔ اور اگر مرفوع حدیث میں یہ صراحت
وصحت کے ساتھ نہ ہو، تو اے حنفی بھائیو! اس
مذموم بدعت سے، شریعت میں زیادتی کرنے
سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اصلاح
دینے سے باز رہو۔ اور اب تک جو ہو گیا، اس
سے توبہ کرو۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ
وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ○ +

گو ہماری نظر سے یہ واقعہ نہیں گذرا لیکن
تاہم بعض حضرات سے سُنا گیا ہے کہ گردن
کے اس طرح سے مسح کی اصلیت یہ ہے کہ
یزید وضو کر رہا تھا، اور کانوں میں مسح کرنے
لگا تھا کہ اس سے کسی درباری نے پوچھا کہ
لڑائی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا کیا انجام
ہوا؟ تو اس نے اپنے ہاتھ لوٹا کر گردن پر سے
دونوں طرف لے جا کر نکال لئے گویا اشارۃً
بتلا دیا کہ اُن کی گردن ماری گئی (شہید ہو گئے)
چونکہ وہ بادشاہ وقت تھا۔ یہ سمجھ کر کہ اُس کا
یہ فعل ہم بھی کریں گے، تو اُس کی نگاہوں میں
باوقعت ہو جائیں گے۔ بعض اہل دربار نے
بھی یہ شروع کر دیا۔ اور شدہ شدہ بعض عوام
بھی اس کے عامل بن گئے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ
الحال۔ اگر یہ صحیح ہے، تو اس میں دوہری خرابی
آگئی۔ لہٰذا اس سے بچنا اور بھی ضروری ہو گیا +

بھائیو! آخری غرض یہ ہے کہ پوری عمر میں
ہزار ہا بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو
کیا اور آپ کے وضو کی تمام تر تفصیل صحابہ کرام
رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بیان فرمائی۔
چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی ہم تک پہونچایا۔
یہاں تک کہ ہاتھوں پیروں کی انگلیوں کے
درمیان خلال کرنا، داڑھی کا خلال کرنا، انگوٹھی
کا پھیرنا، آنکھ کے کوبوں کو مَلنا، وغیرہ۔ پھر کیا
وجہ ہے؛ کہ ایک پورا فعل کسی نے بیان ہی
نہیں کیا؟ پس ظاہر ہے کہ حضور نے اپنے وضو
میں کبھی یہ کیا ہی نہیں۔ اور جب آپ نے یہ
نہیں کیا تو پھر تم کون؟ یاد رکھو شریعت کے
کسی امر میں کمی بیشی کرنا حرام ہے، زبردست
جُرم ہے۔ تم اُمتی ہو نبی نہیں ہو۔ تابع ہو متبوع
نہیں ہو۔ فرماں بردار ہو فرماں روا نہیں ہو۔
کامل شریعت میں نقصان یا اضافے کا تمہیں
کوئی حق نہیں +

ابھی آنکھیں کھلی ہیں۔ مذہب کی پرکھ،
حنفیت کا تعصب، اگلوں کی تقلید، بھیڑ چال،
بے دلیل عمل خدا کے پاس خون کے آنسو رُلوائیگا
آنکھیں بند ہو جانے کے بعد کی بیداری محض
بے سود ہے۔ باپ دادوں کی دیکھا دیکھی کسی
فعل کا کرنا، اُن کے فعل کو حجت سمجھنا، دستار
بندوں اور جُبّے والوں کی تقلید میں پھنسے رہنا،
کسی بزرگ کا نام لے کر کسی فعل کی سند پیش
کرنا، جاہلیت کے کفار کا کام تھا۔ ہم مسلمانوں کا
مذہب تو صرف قرآن حدیث ہے جو اُن سے
ثابت ہو، ہم اس کے عامل وقائل۔ جو ان سے
ثابت نہ ہو، وہ ناقابل تسلیم، ناقابل عقیدہ،
ناقابل عمل بلکہ قابل تردید، لائق شرک۔ یہ وہ
اصول ہے جو حنفی شافعی مالکی حنبلی اور محمدی میں
یکساں ہے۔ اسی اصول کے ماتحت تحقیق کرو،
اگر حضور کے قول وفعل سے بطرز مروج مسح گردن
ثابت ہوا الحمدللہ ہم تم دونوں مل کر کریں نہ ثابت
ہو تو آپ بھی ہماری طرح ترک کر دیجئے +

یاد رکھو! جو ثواب وضو پر ہے وہ اسی وضو پر
ہے، جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور
آپ کے طریق کے مطابق ہو۔ ورنہ فاطلقنا ناجیۃ
کے ماتحت یہاں عمل کرو گے، اور خدا کے ہاں
سزا بھگتو گے۔ دنیا میں اللہ کے رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نمونہ بنا کر بھیجے گئے تھے۔ جس کا عمل
اس نقشے کے مطابق ہوگا مقبول۔ ورنہ مردود۔
دوستو! غور کرلو، سوچ سمجھ لو اور اس بدترین بدعت
سے اس گردن زدنی فعل سے، اس خود کشی
سے بچو اور دوسروں کو بچاؤ۔ سنو سنو! دنیا
بھر میں ایک بھی صحیح صریح مرفوع غیر مجروح
حدیث اس طرح گردن کے مسح کی نہیں۔ کسی کو
دعویٰ ہو تو پیش کرے۔ سو روپے بطور شکریہ
لے اور عمل بھی لے۔ وَاللهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ
وَكِيْل ۰ + + +

(۲) سجدۂ سہو کرتے وقت دیکھا جاتا ہے
کہ امام و مقتدی اور اکیلا نمازی صرف التحیات
پڑھ کر ایک طرف سلام پھیرتے ہیں۔ پھر سجدۂ سہو
کر کے التحیات درود دعا پڑھ کر دونوں طرف
باقاعدہ سلام پھیر دیتے ہیں۔ ہمیں حیرت ہے
کہ یہ کاٹ چھانٹ انہوں نے کیوں کر لی؟
اس کی بابت بھی حنفیہ کی دونوں پارٹیوں سے
ہمارا سوال ہے کہ اس فعل کی کوئی صحیح صریح
مرفوع غیر مجروح حدیث پیش کریں +

یہ یاد رہے کہ حدیث میں سجدۂ سہو سلام
سے پہلے بھی ہیں۔ اور سلام کے بعد بھی ہیں خواہ
یوں کر لے خواہ ووں۔ لیکن جو طریقہ آج حنفیوں
میں رائج ہے اور جو طریقہ انہیں ان کے موجودہ
علماء بتلا رہے ہیں۔ اور کتب فقہ حنفیہ نے پیش
کیا ہے۔ سیا یکا و بندہ ہے۔ اور مثل مسح گردن کے
یہ بھی ایجاد و ایزاد ہے۔ بدعت ہے۔ مذموم و
مردود ہے۔ شریعت میں اصلاح کرنا ہے۔ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سبق دینا ہے۔ اپنی طرف
سے آپ شریعت گھڑ لینا ہے۔ عمل کر کے عذاب
مول لینا ہے۔ اچھائی کے لباس میں برائی
کرنا ہے +

پس ہم عرض گذار ہیں۔ اور دونوں پارٹیوں
کے ذی علم حضرات کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ کوئی
صحیح صریح مرفوع حدیث غیر مجروح ایسی پیش
فرمائیں جس میں یہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوری عمر میں ایک مرتبہ بھی اس طرح سجدۂ
سہو کیا ہو کہ صرف التحیات پڑھ کر دائیں طرف
سلام پھیرا ہو۔ اور پھر سجدۂ سہو کر کے التحیات
درود دعا پڑھ کر باقاعدہ دونوں جانب سلام
پھیرا ہو۔ اس خوشی میں کہ ہم ایسی صحیح صریح حدیث
پالیں۔ وعدہ کرتے ہیں، اور تحریری وعدہ
کرتے ہیں۔ کہ ایسی حدیث پیش کرنے والے کو
ہم ایک سو روپیہ حق محنت دیں گے۔ نیز اپنا
عمل بھی اس پر کر لیں گے ہاں ہمیں اسی پر اصرار
نہیں کہ وہ فعل رسول پیش کریں، نہ سہی قول
رسول ہی ہو۔ لیکن ہو صراحت و صحت کیساتھ
کہ حضور نے سجدۂ سہو کا یہ طریقہ بتلایا ہو۔ فرمان
بھی ہمیں کافی ہے اور فعل بھی +

محترم حنفی بھائیو! یہ چیز بھی وہ ہے، جو
حدیث میں ہے ہی نہیں۔ پس آپ سے گذارش
ہے کہ اس فعل کو بھی ترک کر دیں۔ التحیات
درود دعا سب پڑھ کر جب صرف سلام پھیرنا
باقی رہ جائے۔ دو سجدے سہو کے کر لیجئے، اور
پھر دونوں طرف باقاعدہ سلام پھیر لیا کیجئے سنئے
کار ثواب کا اور نماز وہی ہے۔ جس کی تعلیم معلم
صادق و مصدوق حضرت محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے دی ہو۔ نہ وہ کہ جسے ہم نے ایجاد
کر لیا ہو۔ نہ وہ کہ جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو
پایا ہو۔ نہ وہ کہ جسے ہمارے جبہ پوش حضرات
کہتے ہوں۔ نہ وہ کہ جسے افراد امت میں سے
کسی نے بتلایا ہو۔ پس اگر یہ حق ہے تو قول و
فعل رسول جو صریح صحیح مرفوع غیر مجروح ثابت ہو
کر دیا جائے۔ تاکہ ہم آپ دونوں اس کے عامل
و عامل بن جائیں۔ اور اگر یہ فعل ایسی طرح کی
حدیث سے ثابت نہیں، تو آؤ جس طرح ہم
نے اسے ترک کر رکھا ہے، تم بھی اس کے ترک
پر ہمارے ساتھی بن جاؤ۔ دوستو! کسی کا فعل
و قول ترک کرنے پر ہم خدا کے ہاں مؤاخذہ دار
نہیں ہوں گے۔ ہاں قول و فعل رسول کے ترک
پر خدا کے ہاں کی سزاؤں سے نہ بچ سکیں گے
اور خصوصاً جب کہ کسی اور کے قول و فعل کے
مقابلہ پر اس کا ترک ہو۔ تو یہ کفر کی طرف لے
جانے والی چیز ہے۔ پس اے آنکھوں والو! اپنی
آنکھیں کھولو اور خلاف حدیث فعل سے باز آؤ۔
اپنے علماء سے یہ سوال کر کے جواب لو اگر وہ تمہیں
صحیح حدیث سے یہ فعل اسی طرح دکھا دیں تو تم ہمیں
بھی دکھا دو۔ ورنہ اس بدعت مذمومہ سے
اس خلاف فعل رسول سے توبہ کرلو۔ اور وہی کرو
اور اسی طرح کرو، جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے اور جس طرح کیا ہے +

علمائے حنفیہ اس طرف توجہ فرمائیں اور اگر
واقعی کوئی صریح صحیح مرفوع غیر مجروح حدیث
اس فعل کے بارے میں ہے۔ تو وہ پیش فرما کر ہم
سے عمل اور سو روپے کا انعام قبول فرمائیں
ورنہ خود بھی اس سے باز آجائیں، اور اپنے حلقۂ
مریداں کو بھی اس سے روک لیں + بہت سے
اور بھی مسائل اسی قسم کے ہیں۔ بشرط زندگی
انشاء اللہ پھر کسی وقت سہی +

"محمد"

اطلاع از منیجر نماز و وضو کے مسائل میں مولانا
محمد صاحب نے ایک کتاب بنام
"صلوٰۃ محمدی" لکھی ہے۔ جو سات مرتبہ چھپ چکی
تھی۔ اب پھر ختم ہو جانے کے بعد طبع ہشتم کی
چھپ گئی ہے۔ اس میں بہت سے مسائل کے
بیان کا اضافہ بھی ہے۔ اور صرف تین آنے میں ہم

سے مل سکتی ہے۔ اس میں توحید و سنت کے بیان کے بعد نماز کی فرضیت، ترک نماز پر وعید پھر وضو کے احکام، وضو کا طریقہ، تیمم کے احکام، تیمم کا طریقہ، نماز کے احکام، نماز کا طریقہ جنازے کی نماز، وقید کی نماز، بیمار کی نماز، مسافر کی نماز، تہجد کی نماز، تراویح کی نماز، طلب باراں کی نماز، سورج و چاند گہن کی نماز، نمازوں کے وقت، سہو کے مسائل، لباس و طہارت نماز۔ الغرض

کل چیزیں اس میں ہیں۔ ہر مسئلہ کا حوالہ ہے۔ موٹے موٹے حروف میں، چکنے سفید کاغذ پر نہایت صاف چھپائی سے چھپی ہوئی ہے۔ دعائیں وغیرہ کے اردو معنی بھی ہیں۔ بچوں کو پڑھائیے مکتبوں اور مدرسوں میں پڑھائیے۔ عورتوں کو پڑھائیے، ایک ایک حرف الگ الگ ہے قیمت فی عدد تین آنے زیادہ لینے والوں کو خاص رعایت پتہ: مینیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

ختنے کے موقعہ پر جو رسمیں ہوتی ہیں اُن کی قباحت

(از ایڈیٹر)

ہم نے ایک موقعہ پر اس مذموم رسم کی بابت سرسری طور پر "محمدی" میں بیان کی تھی، ۱۳ نومبر کے اخبار انقلاب لاہور میں ایک واقعہ چھپا ہے۔ جو ہمارے بیان کی بہت کچھ تائید کرتا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ مروجہ رسومات نے جہاں مسلمانوں کو ایک طرف شریعت سے غافل کیا ہے وہاں دوسری جانب ان سے عمل شریعت بھی چھڑا لیا ہے۔ اور اتنا ہی نہیں، بلکہ ان کی دنیا بھی بگاڑ دی ہے۔ آپ مندرجۂ ذیل واقعہ سے ختنے کی ایک مختصر سی رسم کی پھیلی ہوئی زبردست قباحت سے واقف ہو کر سمجھ لیں گے کہ ان رسومات کی پابندی نے مسلمانوں کو کہاں سے کھینچ کر کہاں لا کھڑا کیا ہے؟ +

اخبار انقلاب لاہور ۱۳ نومبر کی اشاعت میں ناقل ہے۔ کہ:-

سہ سالہ "کو اپریشن" (لاہور) نے اپنا ایک نہایت شاندار "جنگ نمبر" نکالا ہے۔ اس میں ایڈیٹر صاحب نے ایک واقعہ لکھا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ بعض پنجابی زمیندار رسم و رواج کے بندھنوں میں کس مضحکہ خیز حد تک جکڑے ہوئے ہیں۔

لکھا ہے کہ ایک دیہاتی بزرگ ایف اے پاس ہیں۔ عمر اچھی خاصی ہے۔ بظاہر بڑے دانش مند اور چست چالاک آدمی ہیں اور اپنے خیال میں سچے اور پکے مسلمان بھی ہیں۔ آپ کا ایک صاحب زادہ انٹرنس میں تعلیم پا رہا ہے +

ایک دن دوران گفتگو میں معلوم ہوا کہ اس نوجوان صاحب زادے کا ختنہ اب تک نہیں ہوا۔ پوچھا گیا، کہ آخر اس تاخیر کا سبب؟ تو ایف، اے پاس پکے مسلمان دیہاتی زمیندار نے جواب دیا۔ کہ صاحب برادری کی رسموں کا مقابلہ کون کر سکتا ہے؟ وہ تو پوری کرنی ہی پڑتی ہیں۔ رسم کا تقاضا یہ ہے کہ ختنے پر ڈھائی سو من گڑ صرف کیا جائے۔ برادری میں لڈو بانٹے جائیں۔ میری مالی حالت یہ ہے کہ لڑکی کی شادی پر جو قرضہ لیا تھا وہی اب تک بے باق نہیں ہو سکا۔ اس سے نجات پاؤں گا تو لڑکے کے ختنے کی فکر بھی کروں گا +

سُن لیا آپ نے؟ لڑکا انیس بیس سال کا ہو چکا ہے۔ اور ابھی والد محترم قرضے کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں ان کا چھٹکارا دو سال کے بعد ہو، چار سال کے بعد ہو۔ خدا جانے کب ہو۔ بہرحال اس لڑکے کی شادی سے پہلے اس کا ختنہ ضرور ہو جائے گا۔ یہ اور بات ہے کہ ختنے پر جو قرض چڑھے گا۔ وہ اُترے گا۔ تو شادی کی فکر کی جائے گی۔

اس جوان آدمی کے ختنے کی جرأت کسی نائی یا جرّاح کو تو ہوگی نہیں یہ کام ہومیو ہسپتال میں کلوروفارم دے کر کسی ڈاکٹر ہی سے کرانا پڑے گا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ جہالت کی بھی کوئی انتہا ہے؟" + (انتہا)

اب فرمائیے کہ جن کاموں کو ہم اپنے نزدیک ہلکا سمجھ رہے ہیں۔ وہ کس قدر بوجھل ہیں اور یہ پابندیٔ رسم کس طرح مسلمانوں کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر چکی ہے اور کر رہی ہے۔ ایک یہی نہیں آپ اپنے ہاں بھی نظریں ڈالیں گے۔ تو آپ کو بہت سے بڑی عمر کے لڑکے ملیں گے جن کی ختنہ ابھی تک نہیں ہوئی۔ اور جب ان کے والدین سے آپ اس کا سبب پوچھیں گے تو یہی جواب ملیگا کہ روپیہ پیسہ نہیں۔ صرف ختنہ کوئی اتنے خرچ کا کام نہیں ہاں رسومات ختنہ مسرفانہ اخراجات کی خواہاں ہیں۔ محض ان رسوم کی پابندی نے ان سے ایک سنت ترک کرا رکھی ہے فاعتبروا یا اولی الالباب + محمد

اطلاع خلاف شرع رسم و رواج۔ ان بدعتوں کی تردید میں، مولانا محمد صاحب کی کتاب "دردِ محمدی"، ملاحظہ ہو۔ قیمت ایک کی صرف پانچ آنے، منگوانے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

پیر جماعت علی شاہ سے تعارف

دنیائے اسلام، اہل اسلام سے بغیر امتیاز مذہب وملت عموماً اور لیڈران اخبارات و رسائل مذہبی سے خصوصاً اور رہبران قوم و جمیع بزرگان احناف ومحدثین رحمہم اللہ اجمعین سے کامل توقع اور پوری امید ہے کہ وہ مضمون مندرجہ ذیل پر موافق سطر سطر کافی شافی روشنی ڈال کر اپنے بھولے بھالے ناواقف گم کردہ راہ مسلم بھائیوں کی رہبری فرماکر عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہوں گے کیونکہ اظہار حق ہر مسلم کا کام اور شیوۂ اسلام ہے بس ضرورت وقت محسوس کرتے ہوئے ایک واقعہ ہو بہو دریافت ہے۔

علی پور سیداں (پنجاب) کے بڑے پیر جناب سید جماعت علی شاہ صاحب ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو بعد از نماز جمعہ میسور کی جامع مسجد کلاں میں وعظ فرمایا۔ مسجد حاضرین سے کھچا کھچ بھر گئی آپ نے دوران وعظ میں حاضرین پر حقائق ومعارف کی جو موسلا دھار بارش کی تھی۔ اس میں سے چند قطرے پیش کرتا ہوں اور تکلیف شرعی کہتا ہوں کہ اس میں کوئی جملہ غلط یا خلاف واقعہ نہیں ہے۔

(۱) جس شخص کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے (۲) جس کا پیر نہیں وہ دوزخی ہے (۳) جو مرید نہیں ہوا اس پر جنت حرام ہے (۴) جسے پیر کی ضرورت نہیں اسے پیغمبر کی بھی ضرورت نہیں (۵) جو شخص پیر سے بے زار ہے اس سے خدا رسول فرشتے اور سارے کائنات بے زار ہے اور اس پر لعنت بھیجتی ہے (۶) بے پیر انسانوں کا شمار کافروں اور مشرکوں میں کیا جاتا ہے (۷) بے پیر کی نجات ہرگز نہ ہوگی (۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے پیرے سے کہدو کہ مجھ سے اس کا کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے (۹) اگر کوئی شخص نماز پنجگانہ بلاقضا ہمیشہ باجماعت پڑھتا ہو۔ نماز تہجد کا بھی پابند ہو، رمضان کے روزے بھی قضا نہ کرتا ہو، زکوٰۃ ہمیشہ صحیح طریقے پر ادا کرتا ہو، ہر سال حج بھی کرلیتا ہو اور جہاد فی سبیل اللہ میں اپنی عمر گذار دے لیکن کسی کا مرید نہ ہو تو ان میں سے کوئی ایک عبادت بھی قبول نہ کی جائے گی (۱۰) پیر کی محبت میں فنا ہو جانا ہی جہاد اکبر ہے (۱۱) شریعت کا راستہ دشوار گذار اور طویل ہے طریقت کا راستہ مختصر اور سہل ہے (۱۲) جس شخص کا پیر نہیں وہ حرام زادہ ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے حرام زادوں سے پیام وسلام یک دم بند کر دیں (۱۳) امان اللہ خاں اس لئے تباہ وبرباد ہوا کہ وہ کسی کا مرید نہ تھا اگر آج بھی وہ مرید ہو جائے تو یقیناً اسے تخت و تاج مل جائے (۱۴) اگر کوئی شخص مرید ہوکر مرے تو سیدھا جنت میں جائے گا۔ فرشتے ادب واحترام کے ساتھ اس کا خیر مقدم کرینگے مرید حیران ہوکر پوچھے گا کہ یہ کون سا مقام ہے؟ فرشتے جواب دیں گے کہ یہ جنت ہے۔ مرید کہے گا کہ جنت تک تو پہونچنے کے لئے تو منزل سکرات، منزل عذاب قبر، پل صراط، و میدان محشر کو طے کرنا پڑتا ہے۔ یہ تمام مقامات کیا ہوئے؟ فرشتے ادب سے عرض کریں گے کہ حضور کے مرید ہوتے ہی وہ تمام منزلیں معاف کردی گئیں (۱۵) خداوند کریم اپنے قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ بغیر وسیلہ ہرگز ہرگز میرا قرب حاصل نہیں ہو سکتا (۱۶) جس طرح جسمانی بیماریوں کے لئے حکیموں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی بیماریوں کے ازالے کے لئے پیر کی ضرورت ہے (۱۷) عورتوں کو چاہئے کہ سب سے پردہ کریں لیکن پیر سے پردہ نہ کریں (یہی وجہ ہے کہ پیر صاحب کا دربار ہمیشہ راجہ اندر کا اکھاڑہ بنا رہتا ہے اور ہمہ وقت سو ڈیڑھ سو خواتین زرق برق ملبوسات سے آراستہ حاضر خدمت رہتی ہیں)

اگر پیر صاحب کے ارشادات صحیح ہیں تو علمائے حق اور اسلامی اخبارات کا فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد تمام مسلمانوں کو پیر صاحب کے حلقۂ ارادت میں داخل کرانے کی سعی کریں اور اگر یہ سب کچھ ہفوات اور خرافات کی ایک پوٹ ہے تو خدا کے لئے تمام کام چھوڑ کر سب سے پہلے اس قسم کے قومی لیڈروں اور انسان نما شیطانوں کا خاتمہ کرکے امت مرحومہ کے بے علم اور ناداں افراد کو ان کے دام فریب سے ہمیشہ کے لئے مامون ومصئون کردیں۔

خطیب محمد ایوب نیل گری

ایڈیٹر — یہ جتنی باتیں بیان کی گئی ہیں سب غلط ہیں۔ ان میں سے بہت سی باتیں کفر کے درجے تک پہونچی ہوئی ہیں۔ یہ سب جہالت کا کرشمہ ہے۔ یہ شخص پڑھا لکھا کچھ نہیں صرف تحصیل وصول کے لئے پیری مریدی کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اصلی شیطان سے بیعت کرنا ہے۔ جس دن مسلمان کلمہ پڑھتا ہے اسی دن سے وہ براہ راست آں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید بن جاتا ہے۔ اس کے بعد ان جیسے کے ہاتھ میں ہاتھ دینا گویا بیعت رسول توڑنا ہے۔ قبر میں، حشر میں صرف اتباع نبوی کا سوال ہوگا۔ نہ کہ پیری مریدی کا۔ حنفیو! تم پر روٹی رزق سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ اپنے پیروں کا کان پکڑلو۔ اور ان سے پوچھو کہ یہ جو خرافات تم نے بکی ہیں۔ کم از کم امام صاحب نے کہاں فرمائی ہیں؟ فقہ کی کس کتاب میں حضرت امام ابوحنیفہ سے منقول ہیں؟ حنفیو! آخر تم حنفی ہو، علی پوری تو نہیں ہو۔ پھر اس پیر سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کیوں نہیں طلب کرتے؟ یا در کھو ایسے جاہل پیر

چھوٹے دجال ہیں۔ جو اُس بڑے اور کانے دجال کی پیشوائی کے لئے آیا کرتے ہیں۔ بس اپنی متاع دین و دنیا کو ایسے لٹیروں سے بچاؤ۔ قرآن و حدیث عمل کے لئے بس ہے۔ باقی سب خار و خس ہے۔

اہل حدیث بھائیو! جس طرح بدعتیوں کے یہ پیر ہیں۔ اسی طرح تم میں مدعیان امامت ہیں بس تم بھی ان پر حملہ کر دو۔ جب تک ان جاہل پیروں کو اور جب تک ان جھوٹے مدعیان امامت کو نہ چھوڑو گے۔ دین اسلام پر قائم نہیں رہ سکتے۔ سنو! قرآن فرماتا ہے اِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ۔ یہ پیر اور یہ امام تمہارے دُنیوی خزانوں کے ڈاکو اور تمہاری ایمانی متاع کے چور ہیں۔ ان سے بچو۔ دیکھو مقصد دونوں کا ایک ہی ہے۔ ڈراوے دونوں کے یکساں ہیں۔ زبانیں اور بیانات بالکل مختلف ہیں مقصد و مطلب یعنی جلب زر اور طلب جاہ کے اعتبار سے بھی ایک ہیں۔ پس اے حنفیو! اور اہل حدیثو! خبردار ہو جاؤ۔ والسلام

محمد

اطلاع ان پیروں کے سلسلے کے بانی حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات جو ان بدعتوں اور بدعتیوں کے خلاف ہیں اور جو تعداد میں سینکڑوں ہیں اور جن سے اہل حدیث کی تائید ہوتی ہے۔ اہل حدیث کے عقائد ثابت ہوتے ہیں۔ اہل حدیث کے اعمال ثابت ہوتے ہیں۔ حضرت مولانا محمد صاحب نے کتاب ذکر محمدی اور کتاب غنیۂ محمدی میں مع اصل عبارت عربی و اردو ترجمہ جمع کئے ہیں۔ موجودہ پیری مریدی کا بھر کس، موجودہ حنفیت کا رد، موجودہ بدعتوں کا خلاف۔ سب کچھ شاہ صاحب ہی سے ثابت کیا ہے قابل دید چیز ہے قیمت ذکر محمدی چھ آنے۔ غنیۂ محمدی چھ آنے منگوانے کا پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

غریب فنڈ وغیرہ

خدا جانے اسے کوئی صاحب دیکھتے بھی ہیں یا نہیں۔ ہم تو اس بار میں دبے جا رہے ہیں اور ہمارے ناظرین اس سے بے فکر ہیں۔ دعا ہے کہ رب العالمین اس تبلیغی کام کی سب کو توفیق دے اور ہمیں اس بار سے سبک دوش فرمائے۔ تازہ حساب ملاحظہ ہو۔ نمبر ۵ کے اخبار کے حساب کے مطابق اس فنڈ پر ہمارے سات سو چھیاسی روپے آٹھ آنے باقی تھے ازاں بعد (۱) مولوی رفیع الدین صاحب کوٹ منڈی (۲) مولوی عبدالرحمان صاحب فتح گڈھ (۳) میاں احمد الدین صاحب شیرپور (۴) مولوی عزیز الرحمان صاحب بلہاری (۵) مولوی عبدالرزاق صاحب بلسہ (۶) مولوی عبدالودود صاحب کیمل (۷) مولوی حفظ اللہ صاحب ضلع بدایوں (۸) حافظ عبدالرحیم صاحب ضلع پٹنہ۔ کے نام اس فنڈ سے اخبار جاری ہوا اور امداد میں کہیں سے کچھ بھی نہیں آیا۔ بس اب اس فنڈ پر ہمارے سات سو چھیانوے روپے چڑھ گئے اللہ تعالیٰ آپ کے دل میں ڈالے تو جو آپ سے ہو سکے۔ اس فنڈ کی امداد میں بھیج دیں جزاکم اللہ۔

الحمد للہ اس مرتبہ ع‍۵ محترم جناب مولانا ڈاکٹر محمد عبدالوہاب صاحب نے حیدرآباد سے مدرسہ کے لئے بھجوائے۔ اور عہ امداد مدرسہ میں جناب حکیم ابوعبدالرحمان محمد اکبر صاحب نے اودنی سے بھجوایا۔ اور عہ جناب محمد ہاشم محمد قاسم صاحب نے مندرہ سے اس میں بھیجا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان جملہ حضرات کو جزائے خیر دے برکتیں دے رحمتیں دے اور ہر وقت ان کی امداد فرمائے۔ ہماری دلی دُعائیں ہمارے ان کرم فرماؤں کے حق میں ہر وقت ہیں۔ خدائے تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین! +

خطبات محمدی کی جلد چہارم کے اخبارے علیحدہ چھپوانے کے لئے بھی ہمیں روپے کی ضرورت ہے اس کے لئے بھی آپ سے تمنا ہے کہ خدا کی راہ کے اس اچھوتے اور اہم کام میں بھی آپ سے جو ہو سکے بھجوا دیں۔ الحمد للہ اب کے اس فنڈ میں عہ محترم جناب مولانا حکیم ابوعبدالرحمان محمد اکبر صاحب نے اداونی بھجوایا۔ جزاکم اللہ۔ اور اصحاب خیر بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔ والسلام!

(منیجر) دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

فیشن کے پابندوں کو نصیحت

بابو صاحب کی میز میرے مکان پر تھی ان کا چپراسی میز لینے کے لئے آیا۔ میں نے کہا یہ میز وہ پڑی ہے۔ یہ لو تین آنے کے پیسے میز اٹھا لیجاؤ۔ چپراسی بولا ہم تو میز نہیں اٹھا سکتے۔ یہ تو قلی کا کام ہے حکم دیں تو قلی بلا لاؤں! غرض قلی آ گیا، اور تین آنے لے کر میز اٹھا کر لے گیا۔ مگر میز اٹھانے میں چپراسی کی بے عزتی تھی۔ اس چپراسی کی تنخواہ بتاؤں کتنی تھی؟ سات روپے مہینہ! گرمی ہے۔ بابو صاحب باہر سے آ رہے ہیں

کپڑے اُتار دیئے۔ پسینہ خشک ہوا۔ اب نہانے کو جی چاہتا ہے۔ غسل خانے سے چار گز دور پانی کا گھڑا موجود ہے۔ نوکر نہیں کہ گھڑے کو اٹھا کر غسل خانے تک پہنچا دے صاحب گھنٹوں نوکر کا انتظار کریں گے۔ نوکر نہ آئے تو نہانا منظور مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ خود گھڑا اٹھالیں۔ وہ سمجھتے ہیں، یہ نوکر کا کام ہے۔ غسل خانے میں تیل، صابن، برش سب کچھ موجود ہے مگر بیگم بھی نہیں نہا سکتیں کیوں؟ اس لئے کہ کوئی نہیں ہے جو پانی ڈالے

اور بدن سے یعنی نہاتے وقت پانی ڈالنا اور بدن ملنا بھی نوکرانیوں کا کام ہے۔ بیگم خود کیوں کریں؟ بابو صاحب نہا چکے کپڑے بدلتے ہیں۔ یہ کام بھی نوکر کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ نوکر کپڑے نکالے۔ نکال کر پہنائے پھر بابو صاحب تیار ہوں۔

ہمیں گھروں کی عورتیں خود کھانا پکانا عیب سمجھتی ہیں۔ باورچی بیمار ہو تو دونوں بھوکی رہیں گی یا ڈھنگے بے ڈھنگے داموں بازار سے کھانا پکا ہوا ہی منگوا لیں گی۔ مگر کھانا پکانا تو باورچیوں کا کام سمجھتی ہیں۔

پیدل چلنا صحت کے لئے اچھا ہے۔ مگر آج کل پیدل چلنے میں بھی بے عزتی ہے اول تو موٹر کار، نہیں پھر تانگہ۔ اپنا نہیں تو کرائے کا ہی سہی۔ یہ بھی نہ ہو تو خیر سائیکل ہی سہی، پھر جو پیدل جا رہا ہے، اسے تو یہی سمجھتے ہیں کہ غریب ہے، اور اس لئے نفرت کے قابل ہے۔ بازار سے سودا تو نوکر لائے اچھا لائے برا لائے مہنگا لائے سستا لائے، یہ سب منظور مگر ساتھ جانے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری بے عزتی ہے۔

شریفوں کے لڑکے آوارہ ہو جاتے ہیں۔ بار بار فیل ہو کر مدرسہ چھوڑ دیتے ہیں۔ پڑھائی ادھوری ہے کسی کام کے لائق نہیں بھوکا مرنا منظور کریں گے مگر محنت و مشقت سے پیٹ پالنے کو ذلت اور بے عزتی سمجھتے ہیں۔

گاؤں میں عورتوں کے لئے لائق اور تربیت یافتہ دائیوں کی سخت ضرورت ہے۔ ہر سال سو میں دس عورتیں اور کئی بچے پڑھی لکھی دائیوں کے نہ ہونے سے مر جاتے ہیں۔ گاؤں والوں سے کہا جاتا ہے کہ آپ اپنی لڑکیوں کو یہ کام کیوں نہیں سکھاتے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ یہ بھنگیوں اور چماریوں کا کام ہے۔ ہماری لڑکیاں بھلا ایسا کام کیوں کرنے لگیں؟

گاؤں کے لڑکے پڑھ جاتے ہیں، تو انہیں ہل چلانے سے شرم آتی ہے اور اگر ماں باپ جُلاہے ہوں، تو پڑھے ہوئے لڑکوں کو جلاہا کہلانے میں بڑی شرم اور بے عزتی معلوم ہوتی ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تمہیں معلوم ہے؟ کہ بابا آدم اور اماں حوا جو تمام دنیا کے ماں باپ تھے۔ کیا کام کرتے تھے؟ بابا جی تو ہل چلاتے تھے، اور بڑی اماں چرخہ کاتتی تھیں اور کپڑا بننے کے لئے کیا تمہارے گاؤں سے جلاہا جاتا تھا؟ نہیں! وہ خود ہی بُن لیتے تھے۔

تمہیں بھیڑیں پالنے کے لئے اگر کہا جائے تو تم کہتے ہو کہ یہ بے عزتی کا کام ہے۔ حالانکہ بڑے بڑے ولی اور پیغمبر بھیڑیں چراتے تھے! آج ان ہی بھیڑوں کی اُون سے کپڑا بنا کر دنیا کے لوگ مالا مال ہو رہے ہیں۔ اور ہم گاؤں والے سردی کے مارے ٹھٹھر رہے ہیں اور پیسے پیسے کے محتاج ہیں۔ جب مکان میں روشندان نکالنے کے لئے کہا جائے تو کہتے ہیں کہ سردی لگتی ہے لیکن بھیڑیں رکھ کر ان کی اُون سے کمبل بنانے میں بے عزتی سمجھتے ہیں۔

میں اپنے ایک انگریز دوست سے ملنے گیا وہ کھرپا ہاتھ میں لئے اپنے باغ کی کیاریاں درست کر رہا تھا۔ مگر ہمارے ہندوستانی جنٹل مینوں کو اگر کہا جائے تو وہ کہیں گے کہ میں۔۔۔؟ کھرپا؟ یہ تو ذلیل بات ہے۔

تمہارے گھروں کے سامنے کوڑا پڑا رہے سڑتا رہے اس کی بدبو پھیلتی رہے، مکھیاں اس پر بیٹھتی رہیں اور گاؤں میں گندگی پھیلاتی رہیں۔ مگر تم اپنی جگہ سے نہیں ہلتے کہ یہ تو بھنگیوں کا کام ہے نہ بھنگی آئے نہ کوڑا اُٹھے۔

مگر ایک بہت مشہور انگریز افسر کو ایک کتے کی لاش نظر آئی۔ جو میدان میں سڑ رہی تھی۔ وہ فوراً گھوڑے سے اُترا اور نزدیک کے گاؤں سے کسی کی کدال منگوائی اپنے ہاتھوں گڑھا کھودا اور اس سڑی ہوئی لاش کو گڑھے میں دبا کر دکھا دیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ +

«ایک دیہاتی»

(سلسلہ کے لئے صفحہ ۱۳ ملاحظہ فرمائیے)

تقاضائے انسانیت

ایک وہ ہیں خلعت زرّیں ہے جن کے زیب تن — ایک وہ ہیں فصلِ سرما میں ہیں عُریاں بدن
ایک وہ ہیں جن پہ ہے عیشِ مسلسل کا نزول — ایک وہ ہیں جن کے چہرے سے غم سے ہیں ملول
ایک وہ جن کو میسر ہے سُنہری پیرہن — ایک وہ میت کو بھی جن کی نہیں گز بھر کفن
ایک وہ جن کی رگوں میں خون کے دریا رواں — ایک وہ گھٹتی ہوئی لہریں ہیں جن کی پسلیاں
ایک وہ جن تک کسی کا غیر ممکن ہے گذر — ایک وہ جو پھر رہے ہیں مارے مارے دربدر
ایک وہ ہیں جن کے لب پر ہے خوشی کی داستاں — ایک وہ ہیں جن پہ ہے پابندیٔ ضبط و فغاں
ایک وہ جن کے لئے ہے بسترِ گل ہائے تر — ایک وہ جو لیٹ رہتے ہیں بساطِ خاک پر
ایک وہ اُٹھتے ہیں ٹھکراتے ہوئے جن کے قدم — ایک وہ جو ہیں سراسر تختۂ مشقِ ستم
ایک وہ جو اپنی ہستی پر لٹاتے ہیں گہر — ایک وہ جن کی متاعِ زندگی ہے اشکِ تر
ایک وہ جو بادۂ گلفام سے مخمور ہیں — ایک وہ دن بھر کی محنت سے جو چکنا چور ہیں
ایک وہ جلتے ہیں جن کے واسطے گھی کے چراغ — ایک وہ جن کو تصور میں بھی ناممکن فراغ

کیا اسی تہذیب پر اہلِ جہاں مغرور ہیں؟
آہ! ہم معیارِ انسانی سے کتنے دور ہیں!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوالیسویں جمعہ کا پہلا خطبہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل ایمان وغیرہ کی نسبت چھ خطبے ہیں

أحمد من اطلعم من شاء من خواص عباده على لطائف كلامه. و
أشار إليهم بكتابه ورفع عنهم الحجاب. فأذهلهم لذيذ الخطاب. فهم في
رياضه يرتعون. ولمعانيه يسمعون. وله يعون. وعليه وعلى
كلام رسوله يعملون. فأولئك أصحاب الجنة وأولئك هم الفائزون.
وأصلي وأسلم على الرحمة المرسلة والبركة الشاملة المنزلة من جعل
الله السعادة الدنيوية والأخروية في اتباع آثاره الكاملة والحق لا يخرج
عنه وعن أصحابه وأتباعه فصلى الله عليه وعلى آله وأصحابه وأنصاره و
آخر إليه. أما بعد. أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم. وكم أهلكنا
قبلهم من قرن هم أشد منهم بطشا فنقبوا في البلاد هل من محيص. إن
في ذلك لذكرى لمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد. ولقد خلقنا
السموت والأرض وما بينهما في ستة أيام وما مسنا من لغوب. فاصبر على ما
يقولون وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب. ومن الليل
فسبحه وأدبار السجود. واستمع يوم يناد المناد من مكان قريب. يوم
يسمعون الصيحة بالحق ذلك يوم الخروج. إنا نحن نحيي ونميت وإلينا المصير.
يوم تشقق الأرض عنهم سراعا ذلك حشر علينا يسير. نحن أعلم بما يقولون
وما أنت عليهم بجبار فذكر بالقرآن من يخاف وعيد.

اے سب سے بڑی کتاب کے اتارنے والے۔ اے سب سے افضل رسولؐ کے
بھیجنے والے۔ اے کامل دین ہمیں عطا فرمانیوالے۔ اے بھرپور نعمتیں ہمیں دینے والے۔
اے اپنے دین پر ہمیں چلانے والے۔ اے روٹی کپڑا مکان۔ سانس اور جسم و جان انعام
کرنے والے۔ تیرے کس کس احسان کا شکریہ بجالائیں؟ تیری کس کس شان و صفت کا
اظہار کریں؟ تیرے کن کن انعامات کا بیان کریں؟ زبان ایک اور تیری نعمتیں بے شمار
زبان ایک اور تیرے احسانات ان گنت سچ ہے اگر رونگٹے رونگٹے پر ہزارہا زبانیں
ہوں اور ہستی دنیا تک وہ سب مل کر تیری ثنا و صفت تیری حمد و عظمت بیان کریں
تو بھی تیرے صحیح اور پاک اوصاف کی اتنی تعریف بھی نہیں کر سکتے جیسے پہاڑ کے مقابلہ
پر ذرہ۔ یا سمندر کے مقابلہ پر قطرہ۔ الٰہی! جی چاہتا ہے کہ تیری حمد و ثنا بیان کریں،
لیکن تیری قسم نہ ایسے بلند الفاظ ملتے ہیں نہ ایسے وسیع خیال نظر آتے ہیں بلکہ ڈر لگتا
ہے کہ کہیں کوئی ایسا لفظ نہ نکل جائے جو تیری شانِ عالی کے مطابق نہ ہو۔ اے
زبردست شان والے! اے بلند مکان والے! اے وسعت و حکمت والے! اے
قدرت و سلطنت والے! ہم سب تیرے ثنا گو ہیں۔ ہم سب تیرے در کے فقیر ہیں۔
ہم سب تیرے محتاج ہیں۔ تیرے سامنے دامن پھیلائے ہوئے ہیں۔ تیرا دیا کھاتے
ہیں تیرے دست نگر ہیں۔ الٰہی ہماری حمد و ثنا قبول فرما۔ ہمیں اپنے گن گانیوالا
بنا۔ شکر کی توفیق دے۔ ناشکری کے کفر سے بچا۔ اپنی نعمتیں بڑھاتا جا۔ اپنے ذکر کا
خوگر بنا دے۔ اپنی عبادتوں میں لذت عطا فرما۔ اپنی نافرمانیوں سے بچا۔

الٰہی جن کی راتیں تیری عبادتوں میں جن کے دن تیرے دین کی ریاضتوں
میں۔ جن کا وقت تیری راہ کے جہاد میں جن کی عمر تیرے دین کی تبلیغ میں گذری،
جس نے خشکی تری کو تیرا کلمہ پڑھوایا۔ جس نے دنیا کے گوشے گوشے میں تیری توحید
کا جھنڈا گاڑا۔ جس نے اپنے آپ کو مٹا کر تجھے پہچنوایا۔ جس نے راہ بھٹکے ہوؤں کو
تیری راہ پر لا کھڑا کیا۔ ہاں جس نے تیرے نور کو پھیلا دیا۔ تیرے دین کو بلند کیا جس
نے تیرا نام ایک ایک زبان پر جاری کر دیا۔ تو اس پر تاقیام قیامت اپنے بہترین
درود و سلام نازل فرما۔ ان کا نام بلند کر۔ ان کا ذکر اونچا کر۔ ان کو حوض کوثر شفاعت
اور مقام محمود عطا فرما۔ ان کا کلمہ ہر زبان پر جاری فرما۔ ان کے جسد مطہر پر درود
و سلام پہنچا۔ الٰہی ہم سب کی طرف سے اپنے اس نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو
سلام پہنچا اور آپ کی امت کی طرف سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر آمین!

محمدی بھائیو! ہم کیا؟ اور ہمارا علم کیا؟ علم سب کچھ علام الغیوب اللہ

تبارک وتعالیٰ ہی کو ہے۔ اُس کے بعد اُس کا سکھایا ہوا علم اُس کے رسولؐ کو ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اسی لئے میں اپنے نہیں بلکہ اللہ کے رسولؐ کے خطبے آپ کو سنا رہا ہوں۔ کیونکہ بہت سارے علم سے حاصل شدہ علم یہی ہے کہ ہم بالکل بے علم ہیں ؎

اَلْعِلْمُ لِلرَّحْمٰنِ جَلَّ جَلَالُہٗ + وَسِوَاہُ فِیْ جَہَلَاتِہٖ یَتَغَمْغَمُ
مَا لِلتُّرَابِ وَلِلْعُلُوْمِ وَاِنَّمَا + یَسْعٰی لِیَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یَعْلَمُ

عالم صرف اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ہی ہے۔ سارا علم اسی کو ہے اس کے ماسوا اور سب تو بے علمیوں کے سمندروں میں غوطہ زن ہیں۔ نادانستگی کے جنگلوں میں خاک بسر ہیں۔ مٹی کے بنے ہوئے انسان کو علموں سے کیا واسطہ؟ انسان کے تمام تر علم کا نتیجہ یہ ہے کہ اس بات کا علم اسے حاصل ہو جائے کہ وہ بے علم ہے۔ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ۝

مانا کہ اچھے اچھے بولنے والے ہیں۔ مانا کہ عقل و علم کے دعوےدار بھی ہیں مانا کہ لچھے دار تقریریں اور دل لبھانے الفاظ بھی دنیا میں موجود ہیں۔ لیکن ایمان کی تو یہ ہے کہ جو نورِ موفور، جو روشنی، جو علم و حکمت، جو رشد و ہدایت، اللہ کے نبی نبیوں کے خطیب خدا کے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں ہے۔ اسکا ادنیٰ سا شائبہ بھی دوسرے الفاظ میں ڈھونڈنا اپنا وقت بیکار کھونا ہے۔ الحمد للہ الحمد للہ آج تک آپ سینکڑوں خطبے حضورؐ کے سُن چکے یہ ہماری خوش نصیبی ہے، آج ان نورانی الفاظ کے مجموعے سے پھر اپنے دلوں کو زندہ کریں۔ وَفَّقَنَا اللّٰہُ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضَاہُ۝

(۶۸۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سردارانِ قریش مکہ جمع ہوئے جن میں یہ لوگ بھی تھے۔ عتبہ بن ربیعہ، ابو سفیان بن حرب، نضر بن حارث، ابو البختری، اسود بن عبدالمطلب، زمعہ بن اسود، ولید بن مغیرہ، ابو جہل بن ہشام، عبداللہ بن ابو امیہ، امیہ بن خلف، عاص بن وائل، منبہ بن حجاج وغیرہ۔ ان سب نے اپنے اس جلسے میں یہ طے کیا، کہ ایک مرتبہ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سمجھا دو، تاکہ ان کا کوئی عذر باقی نہ رہ جائے اب بھی اگر وہ نہ مانیں تو پھر ان کی مخالفت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جائے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا ایک قاصد حضورؐ کے پاس بھیجا کہ ہم لوگ آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، آپ ہمارے مجمع میں آئیے، اور سن لیجئے۔ پیغام پہنچتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سردارانِ قریش کے مجمع میں پہنچ گئے۔ اب سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ آج یہ ہمارا آخری اجتماع ہے۔ اور ہم نے آپس میں طے کر کے آج صلح کی ایک آخری تجویز پاس کر لی ہے جو ہر طرح آپ کے حق میں مفید ہے۔ اگر آپ مان لیں تو صلح ہے ورنہ پھر جنگ ہے۔ سُنئے!

آپ نے جو یہ نئی بات نکالی ہے اس سے اگر آپ کی غرض مالدار بننا ہے۔ تو ہم حاضر ہیں، ہم آپس میں مال جمع کر کے آپ کو اتنا دیتے ہیں کہ حجاز میں آپ سے بڑا مالدار اور کوئی نہ ہو۔ اور اگر اس سے آپ کی غرض اپنی سرداری اور بادشاہت کا منوانا ہے تو آج سے ہم آپ کو یہ شرف اور منصب دیتے ہیں۔ اور آپ کو اپنا سردار اور بادشاہ تسلیم کر لیتے ہیں وغیرہ۔ یہ سنکر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں فرمایا +

مَا بِیْ مَا تَقُوْلُوْنَ، مَا جِئْتُکُمْ بِمَا جِئْتُکُمْ بِہٖ اَطْلُبُ اَمْوَالَکُمْ، وَلَا الشَّرَفَ فِیْکُمْ، وَلَا الْمُلْکَ عَلَیْکُمْ، وَلٰکِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا، وَاَنْزَلَ عَلَیَّ کِتَابًا، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَکُوْنَ لَکُمْ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، فَبَلَّغْتُکُمْ رِسَالَۃَ رَبِّیْ، وَنَصَحْتُ لَکُمْ، فَاِنْ تَقْبَلُوْا مِنِّیْ مَا جِئْتُکُمْ بِہٖ فَھُوَ حَظُّکُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، وَاِنْ تَرُدُّوْہُ عَلَیَّ اَصْبِرْ لِاَمْرِ اللّٰہِ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ۔ (اَخْرَجَہٗ ابْنُ اِسْحَاقَ وَابْنُ جَرِیْرٍ وَّابْنُ الْمُنْذِرِ وَصَاحِبُ فَتْحِ الْبَیَانِ) یعنی

آپ لوگوں نے جو چیزیں پیش کی ہیں، اُن میں سے کسی کی مجھے ضرورت نہیں۔ نہ میرا مقصد ان میں سے کسی چیز کو حاصل کرنا ہے۔ میں اسلئے نہیں آیا کہ تمہارے مال طلب کروں۔ یا تم میں اپنی شرافت و بلندی پیدا کروں یا ملک کا بادشاہ بن جاؤں۔ سنو! مجھے جناب باری رب العالمین نے تم سب کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس نے مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لئے خوشیاں سُنانے والا اور ڈرانے دھمکانے والا بنوں۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اپنا فرض بجا لا رہا ہوں میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا رہا ہوں۔ تمہاری خیر خواہی اور بہبودی میں کوئی کمی نہیں کر رہا۔ اب اگر تم نے اُسے قبول کر لیا تو اپنے دونوں جہان سنوار لوگے۔ اور اگر تم نے اسے واپس کر دیا۔ تو میں صبر و سہارے سے کام لونگا یہانتک کہ جناب باری تعالیٰ خود مجھ میں اور تم میں کوئی دو ٹوک فیصلہ کر دے +

(۶۸۵) یہ موتیوں کی لڑیوں جیسے الفاظ اور یہ ٹکسالی سکہ بند فقرے گو اُن کے دلوں میں کھُب گئے، اور معاملہ کی اصلیت تک پہنچ گئے۔ لیکن اتنی ہمت نہ ہوئی نہ یہ جرأت ہوئی کہ حق کو علی الاعلان قبول کر لیں، اور صدیوں کی پرانی لکیر کو یکسر چھوڑ دیں۔ اسلئے خفت مٹانے کے طور پر کہنے لگے اچھا اگر آپ ان سب باتوں میں سے کسی پر بھی آمادہ نہیں، تو ہم اپنے مسلمان ہو جانے کیلئے آپ سے کچھ اور عرض کرتے ہیں۔ آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ کسی فرشتے کو آپ کی تصدیق کیلئے

آپ کے ساتھ کر دے۔ ہم اُس سے دریافت کریں اور وہ ہمارا اطمینان کر دے اگر یہ نہیں تو آپ اپنے رب سے کہئے کہ وہ آپ کو باغات اور سونے چاندی کے محلات دے۔ تاکہ ہم آپ کی فضیلت کے قائل ہو جائیں اور جان لیں کہ واقعی آپ اپنے رب کے پاس بہت قدر و قیمت والے ہیں۔ ورنہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ بازاروں میں آپ بھی ہماری طرح پھیرے کرتے ہیں اور کسب معاش میں لگے رہتے ہیں اس پر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَا اَنَا بِفَاعِلٍ۔ مَا اَنَا بِالَّذِیْ یَسْاَلُ رَبَّهٗ هٰذَا۔ وَمَا بُعِثْتُ اِلَیْکُمْ بِهٰذَا۔ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا۔ (فتح البیان وغیرہ وغیرہ) یعنی میں تم لوگوں کی یہ درخواست بھی قبول نہیں کر سکتا۔ نہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ مانگوں نہ میرا یہ منصب۔ نہ میرا یہ مقصد نہ میری بعثت سے یہ مطلب۔ میں تو صرف خدا کا پیغام پہنچانے والا جنت دوزخ کے کام بتانے والا ہوں اور بس ۔

اس پر قریش برہم و برافروختہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہ دیکھو نہ یوں مانتے ہیں نہ ووں۔ ہم تو سوئی ہوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کی طبیعت میں ہی یہ نہیں۔ کہ مل جل کر رہیں۔ اچھا تو اب دیکھو ہم کس طرح تمہارے کس بل نکالتے ہیں؟

دنیا کے لوگو! تاریخ عالم پڑھ کر بتلاؤ اور سچ سچ بتلاؤ۔ کہ کس کے کس بل نکل گئے؟ کون ہر میں مغلوب ہوا؟ کون مکہ پر حکمراں بنا؟ کس نے عرب کو زیر نگیں کر لیا؟ کس کے سامنے کون قیدیوں کی صورت میں کھڑا ہو کر معافی مانگتا نظر آیا۔؟ سچ ہے جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے؟ سانچ کو آنچ نہیں ۔ ان کافروں کے اسی سوال اور واقعہ کا بیان قرآن پاک کی ان آیتوں میں ہے وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَکٌ فَیَکُوْنَ مَعَهٗ نَذِیْرًا۔ اَوْ یُلْقٰۤی اِلَیْهِ کَنْزٌ اَوْ تَکُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْکُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا۔ یعنی یہ کافر کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے؟ جو کھانا بھی کھاتا ہے، اور بازاروں میں آمد و رفت بھی رکھتا ہے، اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا جاتا؟ جو اس کی باتوں کی تصدیق کر کے اس کے ساتھ مل کر ہمیں دھمکائے۔ یا اسے کوئی خزانہ کیوں نہیں دیا جاتا؟ یا اس کیلئے کوئی باغ کیوں نہیں تیار کیا جاتا؟ جہاں سے یہ کھا پی لے۔ یہ ظالم اس قدر بڑھے کہ صاف کہہ دیا کہ مسلمانو! تم تو ایک ایسے شخص کی تابعداری میں لگ گئے ہو جس پر کسی لو کا جادو چل گیا ہے ۔

(۶۸۶) بالآخر تباہ ہو گئے اور خدا کا دین کامل ہوا۔ اللہ کے نبی کا خود ان پر بھی تسلط ہو گیا آپ کے مخالفین کا یہ انجام ہوا۔ اب جو حضور کی بات مانے آپ سے محبت رکھے اس کی نسبت سنئے۔ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا نَنْظُرُ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَةَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ۔ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ هٰذَا۔ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِهٖ۔ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا۔ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤٗدَ) یعنی چودھویں رات تھی، ہم خدائی چاند حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جھرمٹ مارے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے آسمانی چاند کی طرف دیکھا، پھر ہماری طرف نظریں ڈال کر فرمایا تم عنقریب (روز قیامت) اپنے رب کا دیدار اسی طرح کرو گے، جیسے اب تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کوئی بھیڑ بھاڑ دھکا پیل ریل پیل نہ ہوگی۔ پس دیدار رب کے حصول کیلئے ایک کام تو تم ضرور کیا کرو، کہ صبح کی اور عصر کی نماز اول وقت باجماعت ادا کر لیا کرو۔ پھر آپ نے آیت قرآن تلاوت فرمائی کہ اپنے رب کی پاکی اور تعریف بیان کر سورج کے نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے؟

(۶۸۷) اور لوگ تو اپنی جانیں میں تو اپنی کہتا ہوں، کہ خدا کے بعد سب سے بڑے احسان ہم پر ہمارے نبی کے ہیں۔ میں آپ کو وہ خطبہ سنا چکا ہوں جو انصار کے مجمع کے سامنے آپ نے بیان فرمایا تھا۔ آج اسی کا ایک حصہ اور بھی سن لو۔ فرماتے ہیں:۔ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ یَمُنَّ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ بِالْاِیْمَانِ وَخَصَّکُمْ بِالْکَرَامَةِ۔ وَسَمَّاکُمْ بِاَحْسَنِ الْاَسْمَآءِ۔ اَنْصَارُ اللّٰهِ وَاَنْصَارُ رَسُوْلِهٖ۔ قَالُوْا بَلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمَنُّ وَاَفْضَلُ۔ ثُمَّ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِیْبُوْنِیْ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ؟ قَالُوْا بِمَاذَا نُجِیْبُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ الْمِنَّةُ وَالْفَضْلُ۔ وَجَدْتَنَا فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَخْرَجَنَا اللّٰهُ بِکَ اِلَی النُّوْرِ۔ وَوَجَدْتَنَا عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَنَا اللّٰهُ بِکَ۔ وَوَجَدْتَنَا ضُلَّالًا فَهَدَانَا اللّٰهُ بِکَ۔ فَرَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا۔ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔ فَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ حِلٍّ (مجمع الزوائد وغیرہ) انصاریو! کیا تم پر خدا نے یہ کرم نہیں کیا؟ کہ تمہیں ایمان بخشا؟ تمہیں مخصوص بزرگی عطا فرمائی۔ اور تمہارا بہترین پیارا نام رکھا یعنی خدا کے اور اس کے رسول کے انصار و مددگار، انھوں نے جواب دیا کہ بیشک اللہ کے یہ احسان ہم پر ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ احسان ہم پر اللہ کے اور اس کے رسول کے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کے

بدل تم بھی اپنے احسانات جو مجھ پر ہیں بیان کر سکتے ہو۔ انصار نے فرمایا ہم اللہ کے رسولؐ کو کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ ہم پر حضورؐ کے اور جناب باری کے بڑے بڑے انعامات ہیں۔ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کفر کی اندھیریوں سے نکال کر اسلام کے نور میں لاکھڑا کیا ہماری نجات ہوگئی ہماری گمراہی ہدایت سے بدل گئی بس ہم اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور آپ کے نبی ہونے پر خوش ہیں راضی ہیں اور دل سے اقراری ہیں۔ یارسول اللہ آپ جو چاہیں کیجیے ہماری جو چیز آپ کے کام میں آجائے ہماری خوشی کا باعث ہے۔ +

(۶۸۸) پس میرے بھائیو اور بزرگو اللہ کے احسانات کو اس کے رسولؐ کے اکرامات کو اپنے سامنے رکھو۔ اور ممنوع کاموں کے آس پاس بھی نہ پھٹکو۔ سنو میں تمہیں سنہ ہجری کا غزوہ احد کا خطبہ ختم المرسلین اور موعظت محمدی سناؤں۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ قَدْ قُذِفَ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ مَنْ كَانَ عَلٰى حَرَامٍ فَرَغِبَ عَنْهُ ابْتِغَآءَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ۔ وَمَنْ اَحْسَنَ مِنْ مُسْلِمٍ وَّكَافِرٍ وَّقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ فِيْ عَاجِلِ دُنْيَاهُ اَوْ فِيْ اٰجِلِ اٰخِرَتِهٖ۔ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا صَبِيًّا اَوِ امْرَاَةً اَوْ مَرِيْضًا اَوْ عَبْدًا مَمْلُوْكًا مَنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (جمع الزوائد)

لوگو ابھی ابھی مجھے وحی کی گئی ہے کہ جو شخص کسی حرام کام میں مبتلا ہو پھر خدا سے ڈر کر ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اسے چھوڑ دے، اس کے گناہ خداوند کریم معاف فرما دیتا ہے۔ اور جو شخص نیک کام کرے خواہ وہ مومن ہو یا کافر وہ اپنا بدلہ ضرور پاتا ہے، کافر دنیا میں مومن دونوں جگہ۔ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھنے والوں پر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز فرض ہے ہاں بچوں پر عورتوں پر بیماروں پر اور غلاموں پر فرض نہیں۔ (وہ ظہر پڑھ لیں) یاد رکھو جو جمعہ کی نماز سے بے پرواہی کرے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے منہ موڑ لیگا۔ اور اللہ تعالیٰ سارے جہان سے بے نیاز بے پرواہ اور غنی ہے اور وہی تعریفوں والا اور مستحق تعریف ہے۔ +

(۶۸۹) بھائیو! وفد بنو عبس کے سامنے جو خطبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا وہ بھی آپ کو سنا دوں، اس وفد نے حضورؐ سے ملاقات کی، اور دریافت کیا، کہ ہم مال مویشی والے لوگ ہیں، اگر ہجرت بغیر ہمارا اسلام ہی مقبول نہ ہو تو خیر ہم سب کچھ بیچ کھوچ کر حاضر خدمت ہونے کو تیار ہیں۔ ورنہ جو ارشاد ہو تو آپ نے ان کے سامنے اپنا یہ مختصر خطبہ پڑھا۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ حَيْثُ كُنْتُمْ۔ فَلَنْ يَّلِتَكُمُ اللّٰهُ مِنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا جاؤ جہاں رہتے ہو وہیں رہو کہیں بھی رہ کر نیک اعمال کرو گے انھیں اللہ تعالیٰ برباد نہ کریگا۔ (زاد المعاد) +

(۶۹۰) قبیلۂ ازد کا وفد حاضر دربار رسالت پناہ ہوا، یہ وفد سات اشخاص پر مشتمل تھا۔ حضورؐ سے جب اس وفد نے شرف ملاقات حاصل کیا اور بات چیت ہوئی، تو آپ کو ان لوگوں کے اخلاق و عادات پسند آئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کون ہو؟ انھوں نے کہا ایمان والے۔ آپ مسکرائے اور فرمایا سنو ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارے اس دعوے کا ثبوت کیا ہے؟ وفد نے جواب دیا پندرہ خصلتیں۔ پانچ کا حکم تو آپ کے قاصدوں نے ہمیں دیا کہ ہم ان پر ایمان لائیں۔ اور پانچ باتوں کا حکم دیا کہ ہم ان پر عمل کریں۔ اور پانچ خصلتیں اسلام سے پہلے کی ہم میں ہیں۔ ہم تو انھیں نیک خصلتیں سمجھتے ہیں، ہاں اگر آپ ان سے روکیں گے تو ہم رک جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اچھا بتلاؤ میرے قاصدوں نے ایمان کی بابت پانچ حکم تمہیں کیا کیا دیے ہیں؟ وفد نے کہا اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد جینے پر ایمان رکھنا۔ فرمایا بہت خوب اب وہ پانچ چیزیں بھی بتلاؤ جن پر عمل کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا۔ نمازیں قائم رکھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔ جس میں طاقت ہو۔ آپ نے فرمایا بہت خوب اب یہ بتلاؤ کہ پہلے سے پانچ عادتیں تم میں کیا کیا ہیں؟ جواب دیا کہ خوشی کے وقت شکر۔ مصیبت کے وقت صبر۔ قضائے خداوندی پر رضامندی۔ دشمن سے لڑائی کے وقت ثابت قدمی۔ غیروں کے طعنوں سے بے پرواہی۔ آپ نے فرمایا بہت خوب۔ یہ تو حکمت کی علم کی بلکہ نبوت کی باتیں ہیں۔ اچھا اب پانچ باتیں میری سن لو، اور انھیں بھی پلے باندھ لو، تو پوری بیس ہو جائیں۔ پھر حضورؐ نے انھیں یہ خطبہ دیا + لَا تَجْمَعُوْا مَا لَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَا تَبْنُوْا مَا لَا تَسْكُنُوْنَ ۝ وَلَا تَنَافَسُوْا فِيْ شَيْءٍ اَنْتُمْ عَنْهُ غَدًا تَزُوْلُوْنَ ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَعَلَيْهِ تُعْرَضُوْنَ ۝ وَارْغَبُوْا فِيْ مَا عَلَيْهِ تَقْدَمُوْنَ ۝ وَفِيْهِ تُخَلَّدُوْنَ ۝ (رَوَاهُ ابْنُ الْقَيِّمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ زَادِ الْمَعَادِ فِيْ هَدْيِ خَيْرِ الْعِبَادِ ۝ وَرَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ كِتَابِ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ وَغَيْرُهُمَا فِيْ غَيْرِهَا)

چنانچہ حضورؐ کے اس خطبے کو انھوں نے حفظ کر لیا۔ اور اس پر بھی عمل شروع کر دیا۔ یعنی وہ جمع نہ کرنا جو نہ کھاؤ۔ وہ نہ بنانا جس میں نہ رہو نہ بسو۔ اس چیز کی رغبت نہ کرنا جسے چھوڑ کر کل چل بسو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا جس کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور اسی کے سامنے پیش ہونا ہے۔ بلکہ رغبت

(بسلسلہ)

الاسلام دین الفطرت؟

اسلام ایک سیدھا اور سادا آسان اور قابل عمل مذہب ہے۔ وہ دین الفطرت ہے۔ اس کی حدود "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہیں یعنی یہ مذہب "لا الٰہ الا اللہ" سے شروع ہوتا ہے اور "محمد رسول اللہ" پر ختم ہو جاتا ہے ان حدود سے باہر نکلنا بے دینی ہے خواہ اس کا نام کچھ ہی رکھا جائے۔ سورۂ جمعہ میں صاف طور پر حکم ہے کہ صحیح مذہب وہی ہے جو ان پڑھ رسول ان پڑھوں کو سکھاتا ہے اور پڑھے لکھے ہدایت نہیں پا سکتے جب تک ان پڑھوں کے جو خدا کے پڑھائے ہوئے ہیں اصول وطریقے اختیار کر کے ان کے ساتھ مل نہ جائیں اور جو خود ساختہ پڑھے لکھوں کے اصول اختیار کریں ان کو گدھوں سے تشبیہ دی ہے۔ اور صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کو (امام یا پیر یا بزرگ تو کیا) نبی (بھی) ماننا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی کو اچھا سمجھا جائے تو صرف یوں کہنے کی اجازت ہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے۔ اللہ اس کا حساب لینے والا ہے۔ اس حکم سے کسی شخص کو قابل تقلید یا قابل نمونہ یا قابل اعتقاد یا کسی صورت سے بھی پیشوا ہونے کے قابل سمجھنا اور اس کی ہر بات کو مثل شریعت کے حکم کے ماننا منع ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ جس کسی نے سوائے رسول اللہ کے کسی اور کو ایسا سمجھا وہ قیامت کے دن کف افسوس ملے گا اور بہت پچھتائے گا، کہ فلاں شخص کو کیوں ایسا سمجھا جیسا کہ فرمایا "ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یٰلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا" (پارہ ۱۹ سورۂ فرقان رکوع ۔ یعنی اس دن ظالم (یعنی غلط پیشوا اختیار کرنے والا) اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا یہ کہتے ہوئے کہ کاش میں نے صرف رسول اللہ کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا؟ ہائے میری خرابی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اور قرآن شریف میں یہ بھی جتا دیا کہ ہم نے جہنم کے لئے بہت سے جن اور انسان چھوڑ رکھے ہیں۔ ان کے دل ہیں وہ ان سے سمجھتے نہیں۔ ان کی آنکھیں ہیں وہ ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے کان ہیں وہ ان سے سنتے نہیں (بلکہ اور کسی کو پیشوا بنا کر اس کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں) وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ وہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو "ولقد ذرأنا لجہنم" پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ صرف ایک راستہ جس پر میں اور میرے صحابہ چلتے ہیں نجات کا ہے۔ باقی سب راستے آگ کے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اور رسول اللہ نے اپنی نصیحت میں بالکل واضح کر کے فرما دیا ہے کہ "دین الفطرت" اور نجات کا راستہ کیا ہے؟ لیکن افسوس کہ شرک اور تقلید کا اثر اس قدر دنیا پر چھا گیا ہے کہ جو لوگ بظاہر مشرک نہیں ہیں انہوں نے بھی جس طرح مشرکین عرب نے بے شمار رب بنا رکھے تھے اور یہودیوں نے اپنے علماء و مشائخ کو رب رکھا تھا اسی طرح بے شمار پیشوا اور رب بنا رکھے ہیں۔ ان ہی سے جو کچھ بھی کسی نے کہہ دیا بس اس کو خدا اور رسول کے حکم سے بڑھ کر سمجھ لیا یعنی خدا اور رسول کے حکم پر غور کر کے اس پر عمل نہ کیا بلکہ اُن غیر اللہ کے اقوال پر چلنے لگے اور بے سند لوگوں کی راؤں کے مطابق بہت سے بناوٹی اصول و قواعد قائم کرلئے ہیں یہاں تک

شاعر کا خطیبِ بے عمل و باریائے سے خطاب

ذوقِ ایثار و عمل کا نہ تجھے ہے نہ مجھے　　زیست اس طرح کی زیبا نہ تجھے ہے نہ مجھے
ڈھونڈتے رہتے ہیں لذت سخن آرائی میں　　عملی کام کا چسکا نہ تجھے ہے نہ مجھے
مست رکھتا ہے ہمیں نشۂ صہبائے سخن　　حاجتِ ساغر و مینا نہ تجھے ہے نہ مجھے
ہمہ تن قال ہی رہنا ہے کہاں کی دانش　　مان لیتا ہوں کہ سودا نہ تجھے ہے نہ مجھے
اپنی ان باتوں کو ہم چاہتے ہیں منوانا　　جن پہ الہام کا دھوکا نہ تجھے ہے نہ مجھے
ہے وہ مسحور فقط سن کے ہماری باتیں　　قوم نے غور سے دیکھا نہ تجھے ہے نہ مجھے
یہ تو سوچیں کہ بھلا دیں کی کیا خدمت کی　　میں نے مانا غمِ دنیا نہ تجھے ہے نہ مجھے
فکر پر فخر مجھے اور تجھے نطق پہ ناز　　دست و بازو پہ بھروسا نہ تجھے ہے نہ مجھے
میرا چلتا ہے قلم اور تری چلتی ہے زباں　　حوصلہ جنبشِ پا کا نہ تجھے ہے نہ مجھے
تجھ کو تقریر سے مطلب مجھے اشعار سے کام　　حالتِ قوم کی پروا نہ تجھے ہے نہ مجھے
جاں نثاری کا سبق دیتے ہیں سب کو لیکن　　اپنی تکلیف گوارا نہ تجھے ہے نہ مجھے

لاکھ اسد ہم کو دکھائے رہِ میدانِ عمل
اپنے کوچے سے نکلنا نہ تجھے ہے نہ مجھے

غضب کرتے ہیں کہ اگر قرآن شریف کی کسی آیت میں کوئی بات ان کے عقیدے کے خلاف ہو یا سمجھ میں نہ آئے تو اس آیت کو بغیر اس کے کہ خود خدائے تعالیٰ نے اسے منسوخ کیا ہو محض اپنی رائے سے منسوخ کہہ دیتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) یہ بتلا دینا بھول گیا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اس لئے بندوں کو منسوخ کرنی پڑی۔ حق شناس لوگ کہہ بھی گئے ہیں کہ "مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب" مگر کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی۔ اس پر اگر کوئی شخص ان کے بنائے ہوئے مذہب کو نہ مانے اور اپنے دل، آنکھوں اور کانوں سے بموجب خدا کے حکم کے کام لے کر سمجھ کر عمل کرے تو اُسے "غیر مقلدیت" کا الزام دیا جاتا ہے۔ تقلید کا اس قدر اندھیرا چھایا ہوا ہے کہ رائے اور سمجھ میں تمیز نہیں کر سکتے۔ افسوس! شرک بدعت اور تقلید عام ہونے کی وجہ سے کچھ ایسا عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے کہ قریباً ہر مسجد میں ہر جمعے کو خطبے میں پڑھا جاتا ہے کہ سب کلاموں سے بہتر کلام، اللہ کا ہے اور سب طریقوں سے بہتر طریقہ رسول اللہ کا ہے۔ اور طرح طرح سے جتایا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث کے مطابق عمل کئے بغیر نجات نہیں ہے۔ اور زبانی سب اس کو مانتے ہیں مگر عمل پر ذرہ بھر بھی اس کا اثر نہیں ہے بلکہ یہ ہے غیر اللہ کے اقوال وغیرہ کو خدا کے حکم کی طرح مانا جاتا ہے۔ اور غیر رسول ہر ہر طریقے سے پیشوا مانا جاتا ہے۔ اگر ان سے کسی مسئلہ کے متعلق کہا جائے کہ رسول اللہ کا فرمان یہ ہے تو بے دھڑک جواب دیتے ہیں کہ ہمارے ہاں (اس کے خلاف) یوں ہے۔ معاذ اللہ! گویا ان کا مذہب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی حد سے باہر ہے۔ ڈرتے نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

(پارہ ۵) یعنی جو کوئی خلاف کرتا ہے رسول کے بعد اس کے کہ اس پر وہ راستہ ظاہر ہو گیا ہو اور مومنوں کے طریقے کے خلاف کسی اور طریقے کی پیروی کرتا ہے، ہم اس کو اس طرف پھیر دیتے ہیں جس طرف وہ پھرتا ہے اور اس کو آگ میں داخل کر دیتے ہیں اور وہ بُرا ٹھکانا ہے فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ یعنی اے آنکھوں والو عبرت پکڑو۔ راقم عبد الجلیل از فرید آباد۔

اہلحدیث کی شان!

(از عبد العزیز کوٹلوی)

مولوی محمد شریف صاحب بزعم خود لکھتے ہیں کہ جماعت حقہ اہل حدیث سے ملنا جلنا دوستی محبت، ان کی عزت کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ وہابی دین دار نہیں بُرے ہمنشیں کی سیاہی نہ ہو بچے تو دھواں ضرور ملے گا۔ جس نے وہابی کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو گرا دیا۔ ان کے ساتھ کھانا پینا شادی بیاہ کرنا ناجائز ہے جب اہل حدیث مر جائے تو اس کا جنازہ تک نہ پڑھا جائے۔ جو شخص جنازے کے پیچھے جائے وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی میں واپس لوٹنے تک رہے۔

آپ مذکورہ بالا تحریر سے مولوی محمد شریف صاحب کا اصل مدعا اور صحیح مطلب خوب اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ مولوی صاحب کس قدر تاکیداً جماعت حقہ اہل حدیث سے میل ملاپ اور کھانا پینا منع فرماتے ہیں اور اہل حدیث کا جنازہ پڑھنا بقول مولوی صاحب گویا اسلام کو گرانا اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر خدا کی ناراضگی کو خود خریدنا ہے۔

تعجب تو اس بات پر ہے کہ ایک طرف مولوی صاحب اس قدر تعدی سے لوگوں کو اہل حدیث سے الگ رہنے کی تاکید کریں اور دوسری طرف مولوی صاحب کا اپنا عمل اپنے ہی قول کے صریحاً خلاف اور بالکل برعکس ہو۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ یہی مولوی صاحب اہل حدیث کے گھر کا کھانا تناول فرماتے ہیں اور صدقہ خیرات بھی لے لیا کرتے ہیں۔ بلکہ ایک دفعہ خود ماسٹر جا کر ہمارے معزز رکن جناب محمد اسماعیل صاحب اہل حدیث کے گھر کا کھانا نوش فرما کر اور کچھ نقدی بھی لے کر آئے تھے۔

نیز مولوی صاحب! آپ کس لحاظ سے اُسی اہل حدیث کو جس کے متعلق آپ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ شخص واقعی تمام زندگی اہلحدیث رہا اور اسی مذہب حقہ پر اس کا انتقال ہوا ہے باوجود آپ کے ہم عقیدہ نہ ہونے کے آپ خود اس اہل حدیث کو غسل دیتے کفن پہناتے اور اپنے کاندھوں پر اٹھا کر قبرستان لے جا کر جنازہ پڑھتے ہیں یہ کیوں؟ جب کہ آپ کے نزدیک اہل حدیث کے ساتھ کسی قسم کا نیک سلوک کرنا ان کا جنازہ وغیرہ پڑھنا ناجائز اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

بس ہمارے خیال میں آپ کا ایسا کرنا دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو آپ محض دنیوی لالچ کی خاطر ریاء الناس کر کے حواریوں کو خوش کرتے ہیں۔ یا آپ کے دل میں واقعی اہل حدیث کی عزت ہے اور آپ محض ظاہر داری ضد و تعصب ہٹ دھرمی کی بنا پر اہل حدیث کے ساتھ احناف کو ملنے جلنے نماز جنازہ پڑھنے سے روکتے ہیں۔ ورنہ آپ کا عمل تو زبان حال سے پکار کر اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ جماعت حقہ اہل حدیث بے شک لائق عزت اور واجب الاحترام ہے۔

مستری چراغ الدین ہند و مستری عبد اللہ

(سلسلہ کے لئے صفحہ [illegible] ملاحظہ ہو)

(بسلسلہ صفحہ ۱۴)

صاحب جنڈیسر جو کہ بفضل خدا پختہ اہل حدیث تھے رب العزت نے دست قدرت سے ان کی بزرگی کو واضح کرنے کے لئے اشد ترین مخالفین سے بھی ان کی خدمت کروا کر روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا کہ دیکھو اہل حدیث کو لامذہب بے دین کہہ کر ان سے بائیکاٹ کرنے والے خدائے تعالےٰ نے کیوں کر خادم بنا دیئے اسی طرح خدا تعالےٰ اپنے پیارے صادقین کی شان و شوکت کو کبھی مخالفوں کے ذریعے بھی ظاہر کروا کر ان کی سچائی کو ثابت کر دیتا ہے ذلک الفضل ماشہدت به الاعداء فافہم۔

نیز آپ نے اپنے برادر کلاں مولوی عبداللہ صاحب کے جنازے پر مقتدیوں کو الحمد شریف پڑھنے کی تلقین تاکید کر کے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ مسائل اہل حدیث ہی بہتر افضل اور آپ کے نزدیک محبوب ترین ہیں اور ان پر ہی عمل کرنا خوشنودی دارین اور موجب نجات اخروی ہے اور بس۔ خدائے تعالیٰ آپ کو اسی طرح عامل بالقرآن والحدیث بنائے۔

سوانح عمری حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

(گذشتہ سے پیوستہ آخری قسط)

شجاعت اور مہارت جنگ۔ جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک صرف صاحب علم و فضل ہی نہیں تھے بلکہ انہیں فن سپہ گری میں بھی کمال حاصل تھا۔ عبدۃ بن سلیمان المروزی کا بیان ہے "ہم ایک مرتبہ روم کی ایک مہم پر حضرت عبداللہ بن مبارک کے ساتھ گئے وہاں دیکھا کہ فریقین کی صف آرائی کے بعد دشمن کی صف سے ایک بہادر نکلا اور اس نے للکار کر دعوت جنگ دی اس کے جواب میں ہماری طرف سے بھی ایک بہادر بڑھا جس نے اپنے حریف کو قتل کر دیا اس کے بعد دشمن کی صف سے ایک اور جنگجو سپاہی نکلا، اور ہماری فوج کے بہادر نے اس کا بھی کام تمام کر دیا۔ اب ہمارے بہادر نے گرج کر کہا۔ کیا کوئی اور ہے جو مقابلہ کے لئے آئے؟ کچھ تامل کے بعد دشمن کی صف سے تیسرا جنگ آزما بڑھا تھوڑی دیر تک دونوں میں جنگ ہوتی رہی آخر کار ہماری فوج کے اس بہادر نے اس کے بھی اس زور سے نیزہ مارا کہ اس کا لاشہ زمین پر خاک و خون میں تڑپ رہا تھا۔ راوی کہتا ہے اب ہم سب دوڑ پڑے اور اس شخص کا احاطہ کر لیا۔ اس نے آستین سے اپنا منہ چھپا رکھا تھا۔ میں نے زور سے جھٹکا دے کر آستین منہ پر سے ہٹائی دیکھا کہ ہمارا یہ بہادر "عبداللہ بن مبارک" تھا! مجھ کو دیکھ کر فرمانے لگے "کیوں ابو عمرو! تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو مجھ پر طعن و تشنیع کرتے ہیں؟" عل۱ +

غایت کمال و بزرگی۔ تمام علمی و عملی کمالات کی جامعیت نے حضرت عبداللہ بن مبارک کی شخصیت کو اس قدر محبوب و ہر دل عزیز بنا دیا تھا کہ لوگ ان سے بے ساختہ محبت کرتے تھے اور ان کی شان میں کوئی کلمہ استخفاف سن نہیں سکتے تھے۔ اسود بن سالم کہتے ہیں "ابن مبارک امام مقتدیٰ تھے اور سنت میں سب سے زیادہ متثبت رکھتے تھے میں اگر کسی شخص کو ان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے اس کے اسلام میں شک ہونے لگتا ہے" عل۲۔

ابن عیینہ فرماتے ہیں "میں نے صحابہ کرامؓ کے حالات میں غور کیا ہے اور ادھر عبداللہ بن مبارک کے حالات بھی دیکھے ہیں دونوں کے مقابلہ سے میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ صحابہؓ کو حضرت ابن مبارک پر محض اس وجہ سے فضیلت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا ہے اور آپ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے رہے ہیں" عل۳۔

امام نسائی کا بیان ہے کہ "میں ابن مبارک کے عہد میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو مرتبہ کے اعتبار سے ان سے زیادہ بڑا اور بلند ہو اور جس میں تمام خصائل محمودہ اس جامعیت کے ساتھ پائے جاتے ہوں"۔ خلیلی کہتے ہیں۔ "ابن مبارک متفق علیہ امام ہیں ان کی کرامات ناقابل شمار ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ابدال میں سے ہیں" عل۴۔

تلامذہ۔ حضرت عبداللہ بن مبارک ایسی جامع شخصیت سے کون کسب فیض کرنا نہ چاہتا چنانچہ آپ سے استفادے کی غرض سے مختلف ولایتوں کے بے شمار لوگ دور دراز سے آتے اور اپنی تشنگی علم بجھاتے تھے؛ عل۵

ان میں سے بعض بڑے بڑے ائمہ علم و ہدیٰ بھی تھے مثلاً عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن معین، ابوبکر بن شیبہ، احمد بن حنبل المروزی حبان بن موسےٰ" عل۶

مقولے۔ آپ کے مقولے نہایت حکیمانہ اور نصیحت آموز ہوتے تھے۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا "لوگ دنیا سے اٹھے جا رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے اس چیز کو نہیں چکھا جو یہاں کی سب سے زیادہ عمدہ اور نفیس چیز ہے" لوگوں نے پوچھا "حضرت وہ کیا؟" ارشاد ہوا، "اللہ کی معرفت"

ان سے کسی نے پوچھا "تواضع کیا ہے؟"

عل۱ تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۷ +
عل۲ تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۸ +

عل۳ تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۵ +
عل۴ تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۷؛ عل۵ تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۳ + عل۶ تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۳ +

فرمایا سوال داروں کے ساتھ تکبر سے پیش آتا۔"
ایک دفعہ آپ نے فرمایا "چھ لاکھ درہموں کے صدقہ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ میں ایک مشتبہ درہم کو رد کر دوں۔"

ایک مرتبہ آپ سے دریافت کیا گیا "واقعی انسان کون ہیں؟" فرمایا "علماء" پھر پوچھا گیا، "بادشاہ کون ہیں؟" ارشاد ہوا "ارباب زہد" پھر سوال کیا گیا "کمینے کون ہیں؟" جواب دیا "وہ بدنصیب انسان جو دین کو معاش کا ذریعہ بناتے ہیں۔"

ایک موقعہ پر ارشاد ہوتا ہے "ہم نے تو علم دنیا کے لئے ہی حاصل کیا تھا۔ لیکن جب اُسے حاصل کر چکے تو علم نے ہم کو بتایا کہ دنیا ترک کر دینی چاہئے۔"

ایک دفعہ آپ چند ساتھیوں کے ساتھ پانی لینے ایک گھاٹ پر تشریف لے گئے وہاں جو لوگ موجود تھے وہ آپ کو پہچانتے نہیں تھے چنانچہ جب آپ پانی پینے کے لئے آگے بڑھے تو اُن لوگوں نے مزاحمت کی اور آپ کو آگے بڑھنے سے روک دیا حضرت کے ساتھیوں کو ان "ناواقفوں کی یہ حرکت سخت ناگوار گذری۔ لیکن آپ نے یہ فرما کر انہیں خاموش کر دیا "زندگی کا لطف ایسی ہی جگہ پر ہے۔ کہ جہاں ہمیں کوئی نہ جانتا ہو اور جہاں کوئی ہماری توقیر نہ کرتا ہو۔" ۱؎۔

وفات:۔ وفات بھی اس قدر اچھی ہوئی کہ خدا ہر مسلمان کو نصیب کرے۔ کسی غزوے میں گئے تھے کہ وہاں سے واپسی پر رلتے ہی میں بیمار ہو گئے۔ عمر وہی پائی جو سید ولد آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی یعنی ۶۳ سال کی۔ آخر کار اسی مرض میں ۱۲ ربیع رمضان ۱۸۱ ہجری کو علی الصباح ہیت ۲؎ میں انتقال فرمایا ۳؎ مشہور عباسی خلیفہ ہارون کو اطلاع ہوئی تو اس نے کہا "افسوس علماء کے سردار کا انتقال ہو گیا" ۴؎۔ حضرت سفیان بن عیینہ بولے "وہ بڑے فقیہ عالم، عابد، زاہد، شیخ، بہادر اور شاعر تھے" فضیل بن عیاض نے کہا۔ ابن مبارک چل بسے لیکن انہوں نے اپنا مثل کوئی نہیں چھوڑا۔" ۵؎۔ رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

نوٹ:۔ امام خطیب بغدادی کی کتاب تاریخ بغداد کا ایک جو متعلق ہے امام ابو حنیفہ مع مناقب و مثالب عربی مع اردو ترجمہ ہم نے چھپوا لیا ہے قیمت صرف ایک روپیہ۔ منگوانے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

۱؎ یہ سب منقولے کتاب صفۃ الصفوۃ جلد ۴ از ص ۱۱۱ تا ۱۱۵ سے ماخوذ ہے۔ ۲؎ یہ شہر دریائے فرات کے لب ساحل واقع اور حدود عراق میں داخل تھا (ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۲۴۴)

۳؎ تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۸ ۴؎ تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۳

۵؎ تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۵

جنت کا جعلی پاس پورٹ

بعض مسلمان جس طرح لے رہے ہیں کہ اپنے پیش امام مولوی کو جمعرات کی روٹیاں، شب برات کا حلوہ گیارھویں کی کھیر وغیرہ، محرم کا پلاؤ، مردے کا قل درود ختم مع سینی فروٹ، تیسرا، ساتواں، دسواں، چالیسواں، قربانیوں کے چمڑے، صدقہ فطر سب کچھ دیں شادی غمی میں مولود کرائیں۔ عید میلاد کا چندہ دیں۔ جماعت اہل حدیث کو وہابی نجدی غیر مقلد کہہ کر کوستے رہیں۔ اصل بات جس سے مولوی کے مقرب ہو کر معرفت کے پتلے بن جائیں وہ یہ کہ مولوی کے کہنے سے قرآن مجید کے پکے منکر ہو جائیں قرآن مجید کے ترجمے کا ایک حرف بھی دنیا میں سنانا اور خود پڑھنا یا سننا مکروہ جانیں۔ ترجمہ سنانے والوں کو از حد برا اور پاگل خیال کریں، اگر کوئی خدا خوف آدمی دو چار آیات کا ترجمہ سن بھی لے تو اُسے بُری طرح بد تہذیبی سے منع کر دیں۔ بس یہ سب کام کر کے اپنے مولوی سے جنت کا پاسپورٹ حاصل کر لیتے ہیں پھر اُن کو کسی طرح کا دنیا و آخرت کا ڈر نہیں رہتا۔ خواہ گھروں میں تصویریں لٹکائیں۔ عورتوں بہو بیٹیوں میں باجے بجاتے رہیں۔ ریکارڈ ایسے ایسے لگائیں کہ وہ یہاں لکھنے خلاف تہذیب ہیں۔ باتیں جب کریں تو ایسی ہی کریں کہ فلاں ٹاکیز میں اچھے اچھے ایکٹر کام کرتے ہیں۔ فلانی جان تو غضب کا پاٹ کرتی ہے۔ خواہ نماز بھی نہ پڑھیں۔ روزے نہ رکھیں۔ مال ہوتے ہوئے بھی حج کو نہ جائیں۔ زکوٰۃ نہ دیں۔ کلمۂ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے جپتے ہوئے بھی انبیاء اولیاء سے مرادیں مانگیں۔ اور ان کو حاجت روا جانیں۔ اور غیر اللہ کو پکاریں۔ ایسے مسلمانوں کو چاہیئے کہ کسی قرآن مجید کا ترجمہ جاننے والے سے پوچھ لیں کہ ان مولویوں کا دیا ہوا یہ پاس پورٹ ٹھیک ہے یا جعلی؟ اور ہم بجائے جنت کے کہاں پہونچائے جائیں گے؟ کیوں کہ ایسے لوگوں کے واسطے اللہ پاک قرآن مجید کی سورۃ الحاقۃ میں فرماتا ہے خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ ترجمہ۔ اس کو پکڑ لو۔ پھر طوق ڈالو۔ پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو بٹھاؤ۔

اخیر میں دعا ہے کہ اللہ پاک گمراہ پیشواؤں سے بچائے۔ اور قرآن مجید کا ترجمہ شوق سے سننے اور سنانے والوں سے خوش ہو جائے۔ آمین یا ربنا آمین!! ۔ عبدالعزیز ناگی از کوٹلی لوہاران۔

حب اللیل مع اوصاف

سبعہ رات کو طبیعت میں ہیجان لانا اس کا معمولی کرشمہ ہے (۲) قوت مردمی کو قائم کرتی ہیں (۳) عضو مخصوص کو نہایت قوی کرتی ہیں (۴) خون کثرت سے پیدا کرتی ہیں (۵) عام جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہیں (۶) عورت کے دل میں مرد کی محبت پیدا کرتی ہیں (۷) جوش جوانی کو

برقرار رکھتی ہیں + تنبیہ: بغیر عورت والے کو اسکا استعمال نہیں چاہئے قیمت دو ماہ کی دوا صرف دو روپے آٹھ آنے۔ نمونہ کی پانچ خوراک صرف آٹھ آنے میں منگوا لیجئے +

معجون مقوی عنبری

یہ معجون اپنے اوصاف میں ہم صفت موصوف ہے مقوی اعضائے رئیسہ و مقوی باہ ہے سرعت کو دور کر دیتی ہے گذری ہوئی یا کھوئی ہوئی بہار کو از سر نو پیدا کر کے جوانی کے لطف دکھاتی ہے موسم سرما کا تحفہ ہے نیز ہر طرح کے دردوں مثلاً ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا رہنا، کھانسی، نزلہ، زکام، درد قولنج، درد گردہ، نفخ وغیرہ کو دور کرتی ہے، ریاحی اخراج کرتی ہے غذا کو جزو بدن بنا کر صالح خون کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو سرخ کرتی ہے دماغی محنت والوں کے لئے اسکا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے قیمتی اجزاء سے تیار کی گئی ہے قیمت چھ ڈبیا کی پانچ روپے صرف دو روپے آٹھ آنے۔ نمونہ کی ڈبیہ پانچ خوراک صرف بارہ آنے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا۔ منگوانے کا پتہ: حکیم عبدالرحمن خاں معرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی۔

اکسیر اعظم یعنی تحفہ سرما

اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ اور ممسک ہونے کے علاوہ عام مقوی جسم جنرل ٹانک بھی ہے تمام جسمانی قوتوں کو بحال کرتی ہے ضعف اعصاب و ضعف دماغ کو دور کر کے جسم میں ایک برقی روح پیدا کر دیتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے دماغی تکان کو دور کر کے دماغ کو فوراً کام کے لئے مستعد کر دیتی ہے اور فرحت و بشاشت پیدا کرتی ہے مرض سرعت کے لئے لاثانی دوا ثابت ہو چکی ہے اس کے چند روز کے استعمال سے امساک قدرتی پیدا ہو جاتا ہے۔ وقتی طور پر استعمال کرنے سے بھی حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ ان تمام فوائد کے علاوہ دائمی نزلہ و زکام اور کھانسی کے لئے بھی مفید ہے قیمت چالیس خوراک صرف دو روپے مع محصول و پیکنگ۔ دراصل یہ قیمت ہمیں احسان کے بدلے کا احسان ہے ورنہ قیمت تو ہم ان سے وصول کرتے [illegible]

[illegible] کے طور پر ہیں۔ آپ آج ہی منگوا لیجئے اور جاڑوں کے موسم میں رب کی اس قدرت کا مشاہدہ کریں +

تریاق صحت

غذا کو ہضم کرنے والی اور بھوک لگانے والی دواؤں کا سرتاج بادی چیزوں کو بہت جلد تحلیل کرتا اور بھوک لگاتا ہے۔ اگر پیٹ میں گرانی رہتی ہے؟ نفخ شکم اور درد شکم ستاتا رہتا ہے؟ ریاح کی کثرت ہے؟ بھوک نہ لگتی ہو؟ تو یہ دوا کچھ دنوں تک استعمال کیجئے۔ ان تمام شکایتوں کو دور کر دے گا۔ جگر اور معدے کو قوت دینے والی ہے بے نظیر دوا ہے دماغ کو قوت بخشتی اور قلب کو قوت و فرحت دیتی ہے۔ آٹھ تولہ دوا مسلسل کھا لیجئے۔ انشاءاللہ اس قسم کی تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی قیمت صرف ایک روپیہ چھ آنے (۱۶/)۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا +

[illegible] حکیم [illegible] جان الوری، معرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

اپنے گھر کی عورتوں کی اصلاح

کے لئے ہم سے نبی کریم کی ازواج مطہرات کی سوانح منگوا لیجئے۔ اس میں حضور کی گیارہ بیویوں کی پاک زندگیاں ہیں ان کا صبر و شکر کے ساتھ دنیا کو گذارنا تنگی ترشی سے اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنا۔ خاوند اور دیگر اقرباء سے میل ملاپ رکھنا ان کی پوری سوانح کے ساتھ ہی اس مسئلہ پر مخالفین اسلام جو اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا جواب۔ ان نکاحوں کی مصلحت اور اس بات کا بیان کہ حضور کا کوئی نکاح صرف خواہش نفس کے لئے نہ تھا وغیرہ مجلد کتاب ہے۔ اصلی قیمت بارہ آنے اس وقت مجلد کی قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

اسلامی پردہ

اس رسالہ میں شرعی پردے کی حقیقت مع اہمیت و حکمت کو قرآن و حدیث اور عقلی نقلی سینکڑوں دلائل سے ثابت کیا ہے مخالفین پردہ کے تمام شکوک و شبہات اور دلیلوں کا پرزور [illegible]

خلافت فاروقی، تنزل کا اصلی سبب، مذہب و سیاست، ہجرت نبوی، نظام حکومت اسلام، عہد جہانگیری، بربادی سلطنت، حضور کے اخلاق اور غربا نوازی وغیرہ مضامین پر پھڑکتی ہوئی جاندار نظمیں۔ ساتھ ہی شبلی صاحب کی زندگی کے حالات اور ان کی سوانح مرتب کردہ مولانا نشتر صاحب لکھنوی۔ یہ بہترین کتاب ہم آپ کو بجائے چھ آنے کے صرف چار آنے میں دیدیں گے +

فتاوی محمدیہ جس میں صحابہ کرام کے بارہ سو سوالات اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ سو جوابات ہیں۔ ساتھ ہی سوال جواب شرعی کے متعلق تمام احکام ہیں۔ آپ نے آج تک مولویوں کے فتاوے دیکھے ہوں گے۔ آج فتاوی محمدیہ دیکھو۔ یہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا جمع کردہ ہے۔ اور حضرت مولانا محمد صاحب ...

محصول ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے جلد منگائیے

بخاری شریف عربی ہندی چھاپے کی دہلی کے مطبع کی نئی چھپی ہوئی اعلیٰ کاغذ بہترین چھپائی قیمت رعایتی صرف بیس روپے

یہ عجیب و غریب کتاب **ثلاثیات بخاری** ہے اس میں صرف وہ حدیثیں ہیں جو حضرت امام بخاری نے صرف تین واسطوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں عربی مع زیر زبر پھر ترجمہ اور شرح قیمت تین آنے

بلوغ المرام مترجم یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے ہمارے پاس علامہ ڈپٹی سید احمد حسن صاحب اصل حدیث کے حاشیے والی ہے عربی زیر زبر سمیت ہر حدیث کے نیچے صحیح ترجمہ ہے حاشیہ پر حدیث کی شرح مطابق حدیث ہے اصلی ہدیہ ڈھائی روپے ہے لیکن اس وقت رعایتی صرف دو روپے۔ جلد منگوا لیجئے + دفتر محمدی ...

احادیث قدسیہ اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے اس میں وہ حدیثیں ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر روایت فرمائی ہیں ہر حدیث مع حوالہ عربی میں زیر زبر سمیت ہے پھر ترجمہ ہے قیمت صرف دس آنے +

اسلام کے چار ستونوں کی مکمل سوانح عمریاں نصف قیمت پر (۱) حضرت ابوبکر صدیق ایک سو ساٹھ صفحات کی کتاب ہے حضور کے ان یار غار کی مکمل سوانح عمری ہے پیدائش کے، زمانۂ جاہلیت کے واقعات، پھر اسلام کے حضور کے زمانے کے پھر آپ کی خلافت کے چھوٹے بڑے تمام واقعات مفصل۔ پھر بیماری اور شہادت کے حالات۔ قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی صرف چار آنے + (۲) حضرت عمر فاروق ایکسو ساٹھ صفحات کی کتاب ہے حضور کے اس حامی کی ...

... بڑے واقعات قیمت اصل آٹھ آنے، رعایتی صرف چار آنے + (۳) حضرت عثمان غنی اسی طرح اس تیسرے خلیفۃ الرسول کے تمام حالات۔ اس کتاب میں فتوحات اسلامی کی اعلیٰ تاریخ ہے ساتھ ہی آپ کے وصال اور آپ کی شہادت کے وہ روح فرسا واقعات جس نے عالم کو تڑپا رکھا ہے قیمت اصل آٹھ آنے رعایتی صرف چار آنے + (۴) حضرت علی۔ یہ ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب ہے۔ حضرت علی کے بچپن سے لیکر شہادت تک کے تمام حالات آپ کی خلافت کے زمانے کے بھی حالات باہمی آویزش وغیرہ۔ قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی چار آنے

دیوان گلشن ہدایت یہ اٹھاسی صفحات کی کتاب ہے۔ توحید و سنت کی بے بہا اتنی دنیا کی بدعتوں کی تردید کی ایسی پیاری نظمیں اس میں ہیں کہ دل خوش ہوجائے ساتھ ہی مسائل معلوم ہوجائیں لطف یہ ہے عمدہ کاغذ ہے اچھے حروف ہیں اور اس وقت قیمت صرف چھ آنے۔ منگوانے کا پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

حنفی مذہب فقہ کی اعلیٰ ترین کتاب ہدایہ کی غلطیوں کا مکمل بیان

مصنف ہدایہ نے قرآن کی آیتیں غلط بیان کی ہیں۔ حدیثیں غلط بیان کی ہیں جو حدیث ہے ہی نہیں اسے بھی مذہب بنانے کے لئے حدیث کہہ دیا ہے۔ صحابہ پر تابعین پر تہمتیں رکھی ہیں۔ ائمہ اربعہ کے اقوال غلط نقل کئے ہیں خود امام ابو حنیفہ کا مذہب بیان کرنے میں غلطی کی ہے۔ صرف، نحو، بیان، منطق، معقول، عربی عبارت وغیرہ میں بھی غلطی کی ہے۔ غرض ہر فن میں صاحب ہدایہ کی غلطیوں کا اظہار ہے ساتھ ہی امام صاحب اور ان کے شاگردوں کے آپس کے اختلاف کا اس کتاب میں ذکر ہے۔ امام صاحب کی مسائل کو ان کے مقلدوں کے نہ ماننے بلکہ رد کر دینے کا ذکر ہے حدیث نقل کرنے میں فقہ کے ان مصنفین کا اعتبار نہ ہونے کا بیان ہے خود فقہ میں بھی یہ کتابیں درست نہیں اس کا بیان ہے۔ فقہ کی کتابوں کے غیر معتبر ہونے کی خود فقہوں سے شہادتیں اس میں نقل کی ہیں۔ غرض ہدایہ کی پوری تنقیح اور حنفی مذہب کا کامل رد اس میں ہے۔ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد مسلمان خوگر تقلید اور پابند کتب فقہ نہیں رہ سکتا۔ اس سے حدیث و فقہ کا فرق واضح ہو جاتا ہے قیمت صرف بارہ آنے۔ پتہ۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

نبی صلعم کے خط کا آپ کی مہر کا نقشہ

بادشاہ مقوقس کے نام حضور نے نامہ مبارک بھیجا تھا جسے لکھوا کر اپنی انگوٹھی کی مہر لگوا کر قاصد کے ہاتھ بھیجا تھا اس کی ایک صحیح نقل مع اصلی الفاظ اور اصلی حروف کے ر[illegible] کے بیت المال میں تھی خوش نصیبی سے اس کا فوٹو ہندوستان میں بھی آگیا اور ہزار روپیہ خرچ کرکے یہ تبرک چھپوا دیا گیا بس چودہ سو سال کے اس متبرک خط کو اس کی اصلی حالت میں مع مکتن کے اور چودہ سو سال پہلے کے حروف اور حضور کی مہر کے آپ دیکھنا چاہیں تو پانچ آنے کے صرف تین آنے میں ہم سے منگوا لیجئے

اہل حدیث کے مطلب کی نواب صاحب مرحوم کی تصنیف چھپ گئی

توحید کو ثابت کرنے اور موجودہ زمانے کے مسلمانوں کو پیر پرستی قبر پرستی سے بچانے کے لئے نواب صاحب نے یہ کتاب لکھی تھی اب الحمد للہ یہ کتاب نہایت آب و تاب سے بڑے حروف سے عمدہ کاغذ پر چھپ گئی ہے۔ آپ ضرور منگوا لیجئے۔ قیمت رعایتی اس وقت صرف چار آنے

شریعت کا کوڑا اسی کے ساتھ شریعت کا کوڑا ہے۔ شریعت کا دُرہ ہے جو بار بار کا ڈنکہ ہے۔ یہ بھی توحید و سنت کی بدعتوں کے رد کی نظموں کا ایک عجیب مجموعہ ہے۔ اہل حدیث کی کتاب ہے دو آنے

حزب المقبول اس کتاب میں ہر حاجت اور ہر موقع کی وہ دعائیں ہیں۔ جو صحیح حدیثوں سے آئی ہیں عربی کا ترجمہ بھی ہے حوالہ اور ترکیب ہے کل صفحات ڈیڑھ سو ہیں۔ کاغذ چکنا اعلیٰ ہے چھپائی بہت ہی عمدہ ہے اور قیمت بھی بہت ہی کم یعنی گلیز اعلیٰ کاغذ کی صرف سات آنے۔ مفیا ڈاک بھیج کر بہت جلد ہم سے منگوا لیجئے۔ +

کارڈ سائز حبیبی حمائل مترجم

اس میں ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب دہلوی کا ہے۔ حروف صاف اور نہایت واضح ہیں ساڑھے سات سو صفحات ہیں۔ پوری جلد بہت مضبوط نہایت خوب صورت اور رنگ ہے صحیح ہے کاغذ عمدہ ہے، چھپائی صاف ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود ہدیہ مجلد باریچہ کا صرف گیارہ آنے (۱۱/) +

کارڈ سائز حبیبی حمائل معرّیٰ

یقین مانئے کہ اتنی صاف اتنی صحیح، اتنی عمدہ کاغذ والی، اتنی اچھے حروف والی، اتنی نفیس چھپائی والی حمائل اور ہاتھوں میں ہوتی تو آپ کو بارہ آنے سے کم کو نہ ملتی لیکن ہم اس وقت رفاہ عام کی خاطر اپنے ناظرین کو مجلد باریچہ سمیت صرف آٹھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ بہت جلد منگوا لیں

اخبار محمدی کی سترھویں جلد مع خطبات محمدی کی تیسری جلد کے کامل صرف دو روپے

میں کامل مکمل بے عیب اخبار محمدی کی سولہویں جلد کے اول نمبر سے ۲۴ نمبروں تک مع خطبات محمدی کے تیسرے حصے کامل کے میں صرف دو روپے میں ہدیہ کر دونگا محصول ڈاک بے رجسٹری چار آنے ہے مع رجسٹری سات آنے خریدار بھیجکر طلب فرمالیں۔ پتہ منیجر دفتر [illegible] جلد ساز معرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

طارق الاشرار

یہ کتاب ناپید ہے بدعتی اسے کھوج رہے ہیں ہمارے پاس اس کے کئی سو نسخے موجود ہیں۔ صرف دو آنے کے حساب سے دیدیں گے یہی کتاب ہے جس نے مولانا شہیدؒ کے وقت میں ایک ایک دل میں توحید و سنت کی لگن لگا دی تھی۔ آج بھی بوڑھے بڑے اہل حدیثوں کے منہ پر اس کی نظمیں چڑھی ہوئی ہیں قیمت دو آنے

نصیحت المسلمین یہ کتاب مولانا خرم علی صاحب مجاہد اہل حدیث کی تصنیف ہے اس سے ہر اہل حدیث آگاہ ہے اسی کتاب نے تقویۃ الایمان کے ساتھ مل کر ہندوستان میں مذہب اہل حدیث پھیلایا۔ قیمت صرف دو آنے (۲/) +

ترجمۃ القرآن

سورۂ اقرأ باسم سے لیکر سورۂ والناس تک کی حضرت مولانا عبد المجید صاحب دہلوی مالک مطبع انصاری کی تفسیر جسے حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین صاحب دہلوی نے چھپوائی تھی آج کل ہم صرف چار آنے میں دیرہے ہیں حالانکہ اصل قیمت بارہ آنے ہے۔

شمائل ترمذی حضرت امام ترمذیؒ کی کتاب عربی مع اردو ترجمہ وحاشیہ ہم سے منگوا لیں۔ اگر حضور کی مجلس میں بیٹھنے کا اور آپ کے دیدار کا مزا آجائے تو ہمارا ذمہ۔ قیمت بجائے ڈھائی روپے کے اس وقت رعایتی صرف دو روپے (۲) ہمارا پتہ۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

صرف ڈیڑھ روپے میں اہل حدیث بھائیوں کے مذہب کی نہایت اہم اور ضروری بیس عدد کتابیں مجلد

(۱) نادان نظامی حسن نظامی دہلوی نے مذہب اہل حدیث کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی اس کا اس میں جواب ہے اور مذہب اہل حدیث کی حقانیت کا ثبوت ہے۔ (۲) دلائل الفریقین آنحضرت صلعم کا نام سن کر انگوٹھے چومنے کی تردید اس کے جتنے دلائل ہوتے ذکر ہیں سب کے نہایت مدلل اور ٹھوس جوابات دیئے ہیں (۳) کتاب العقائد حضرت امام احمد بن حنبل کی کتاب العقیدہ کا اردو ترجمہ (۴) مذہب اہل حدیث اہل حدیث کا مذہب کیا ہے؟ اس کا بیان جو تہمتیں ان پر رکھی جاتی ہیں سب کا ازالہ۔ ناممکن کہ اس کے دیکھ لینے کے بعد کوئی شخص ہم سے بدگمان رہے (۵) اشعار ردِ تقلید مثنوی مولوی روم کے ردِ تقلید کے اشعار مع اردو ترجمہ (۶) محرم نامہ تعزیہ داری کی اور محرم کی تمام بدعتوں کی تردید مع سوانح امام حسینؓ (۷) رجب نامہ ماہ رجب کی تمام بدعتوں کی تردید مع بیان وثبوت معراج جسمانی (۸) عیدی۔ عید الفطر کے فطرے کے نماز عید کے جملہ مسائل وفضائل وغیرہ (۹) داڑھی مونچھ کے احکام خضاب لگانے کے مسائل لباس کے احکام ومسائل وغیرہ (۱۰) بقرہ عید حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش کے ذبیح اللہ کی قربانی کے واقعات گائے کی قربانی کا ثبوت، قربانی کے احکام بقرہ عید کے کل مسائل نماز عید کی ترکیب وغیرہ (۱۱) تعلیم النساء عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے جواز میں مع تردید مخالفین (۱۲) آداب قبور قبرستان میں کون سے کام ممنوع ہیں؟ اور زیارت قبور کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ (۱۳) ملوکیت سلطان اور اہل حدیث پر جو اعتراضات ہیں ان کے جوابات (۱۴) علماء مقلدین سے تقلید کی بابت اکیس سوالات جن کے جوابات سے وہ عاجز ہیں (۱۵) ترجمہ خطبہ جمعہ کے خطبے کا ترجمہ کرنے کے دلائل مع تردید مخالفین۔ (۱۶) مناظرہ تقلید حنفی مناظر کے دلائل اور محمدی کے جوابات (۱۷) مسئلہ امامت امام وامیر کے نام سے ہندوستان کے مدعیوں کی تردید (۱۸) حنفیت کتب فقہ کے غلط مسائل کی تردید حنفی لقب کی تردید (۱۹) حیات النبی ﷺ حیات ووفات رسول ﷺ کی کامل بحث اور حضور ﷺ کی وفات (۲۰) تاریخ تعزیہ تعزیہ ہندوستان میں کب آیا؟ پہلا تعزیہ۔ تعزیے کی تردید (۲۱) ادب نماز نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے دلائل مع تردید مخالفین (۲۲) صلوٰۃ غوثیہ کی کامل تردید بدعتیوں کے کل دلائل کے جوابات سمیت (۲۳) تبرک پرستی تبرکات کو چومنے چاٹنے اس پر میلہ لگانے کی حرمت مع جواب لمستدلین (۲۴) مقالہ رحمانی غیبت حنفی تجسس کی حرمت مع مواقع جواز (۲۵) نام محمد ﷺ محمد نام رکھنے کا ثبوت مع تردید ادلہ مخالفین + نوٹ۔ ان چوبیس کتابوں کی مع جلد اصلی قیمت دو روپے ہے۔ سو تب ہم صرف ڈیڑھ روپے میں دے رہے ہیں۔ محصول ڈاک مع رجسٹری سات آنے مجلد ایک روپیہ پندرہ آنے کا منی آرڈر کر کے منگوا لیجئے ہمارا پتہ کتب خانہ محمدیہ دفتر اخبار محمدی باڑہ ہندو راؤ دہلی +

کتاب شام زندگی کا انیسواں ایڈیشن

اس کتاب سے زیادہ گذشتہ بائیس سال میں اردو کی کوئی کتاب مقبول نہیں ہوئی انیس دفعہ چھپ چکی ہے لیکن مانگ کا وہی حال ہے جو شروع میں تھا۔ جو مرد چاہتے ہیں کہ ان کی بیویاں ان کے مزاج کے موافق ہو جائیں وہ شام زندگی کو انہیں پڑھوالتے ہیں اور جو عورتیں آرزو رکھتی ہیں کہ ان کا گھر رشک جنت بن جائے وہ شام زندگی کو پڑھتی ہیں۔ وہ اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں جنہیں اولاد کی تربیت کا خیال ہے ان کے نزدیک تو اس کام کے لئے شام زندگی سے بہتر تالیف نہیں ہے۔ شام زندگی میں قصے کے طور پر ایک لڑکی کا حال لکھا ہے کہ اس نے شادی سے لیکر مرنے کے وقت تک کیونکر زندگی بسر کی؟ زندگی کے کسی شعبہ اور حیات کے کسی مرحلہ کو جس سے انسان ہو کر گذرتا ہے نظر انداز نہیں کیا گیا۔ پھر پیرایہ بیان نہایت دلچسپ اور مؤثر انشیٰ کہ قوم نے اس کی وجہ سے مصنف کو "مصور غم" کا خطاب دیا تھا۔ ہر سطر آنکھوں کو پر نم کر دیتی ہے۔ غرض شام زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک جلد طلب فرمایئے آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہونچ جائیگی۔ عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں۔ تمہارے دل کا علاج، تمہارے دل کا بہلاوا، تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شام زندگی ہے۔ شام زندگی نے سینکڑوں جانوروں کو انسانیت سکھا دی۔ لامذہبوں میں مذہبیت پیدا کر دی۔ اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا۔ شام زندگی میں دین و دنیا کی درستی کا سامان پیش کر رہا ہے۔ ضخامت ۱۲۸ صفحات ہے اور بہترین قسم کا ولایتی کاغذ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی۔ قیمت صرف ایک روپیہ دو آنے

تاریخ حجاز ومصر وشام

مرتبہ مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث مرحوم اس کتاب کے پانچ حصے ہیں کرزن گزٹ پریس کی مولانا کی زندگی کی چھپی ہوئی ہے اس وقت کہیں نہیں ملتی ہمارے پاس اس کے چند نسخے آگئے ہیں اس میں جہاں ان دونوں ملکوں کی تاریخ ہے وہاں عرب اور ترک کے تعلقات ان کی آن بن ان دونوں قوموں کی تاریخ اور بھی بہت سے معاملات چشم دید و تاریخی ہیں پھر مولانا صاحب کا زور قلم تو مشہور دنیا ہے غرض تاریخ کا یہ بیش بہا خزانہ ہے۔ قیمت بجائے سوا روپے کے اس وقت صرف چھ آنے میں ہمارے ہاں سے منگوا لیجئے ہمارا پتہ۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

مولانا محمد صاحب پرنٹر وپبلشر نے جید برقی پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

قرآن رسول کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں

مسلک سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک ✦ جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ایل ۵۵۹۹

ایڈیٹر و مالک

خطیب عبداللہ مولوی محمد ... مدرس محمدیہ صدر بازار دہلی

جلد ۱۸ | بابت ۱۵ دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق یکم ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۶

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ مسلمانوں کو ... سے ... کو روکنا
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو خلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے محصول
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خیر دی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

وعظ پُر تاثیر

(از جناب آزما صاحب شکرادی)

فکر تخریب مت ہو فکر کر تعمیر کا | یہ خلاصہ ہے ہمارے وعظ پُر تاثیر کا
سرد کر بازار اب تفریق اور تکفیر کا | صلح ہونا چاہئے عنواں تری تقریر کا
ہو گیا اسلم دکھا کچھ کرشمہ تدبیر کا | پیکر اخلاص بن منشا ہے یہ تقدیر کا
چھوڑ عشرت عزت اسلام پر قربان ہو | تجھ اخر دنیا کو دکھلا نالۂ شبگیر کا
اہل باطل میں ہو سناٹا پڑے اک کھلبلی | غلغلہ ایسا ہو تیرے نعرۂ تکبیر کا
قوتیں باطل کی ساری ہیچ ہیں سب ہیچ ہیں | سامنے نقشہ ہو جب کہ سنت شبیر کا
ہائے ذلت کا گلہ کس سے کروں اور کیا کہوں | پیش آیا جو کہ تھا لکھا ہوا تقدیر کا
قعر ذلت میں ہیں اور احساس ذلت بھی نہیں | شغل ہمنے جب سے چھوڑا ہے تبر اور تیر کا

غایت اسلام سے یا رب ہمیں کر آشنا
جلد چمکا دے ستارا قوم کی تقدیر کا

اب ایسی کتابیں لکھی جائیں نہ چھپوائی جائیں نہ کہیں سے مل سکیں

دہلی میں جہاں میاں صاحبؒ جیسے عرف علم تھے وہاں ان کی باتوں پر سینکڑوں ہزاروں والے نیارے کر نیوالے بھی موجود تھے انہی کے زمانے میں پنجاب سے شیطان کا سینگ طلوع ہوا یعنی مرزائے قادیان نے دعوائے نبوت باندھا اس نبوت کو توڑنے کیلئے میاں صاحب نے دو کتابیں لکھوائیں۔ ایک بنام بیانٌ للناس دوسری بنام شعائر للناس مولانا محمد عبدالمجید صاحب اہل حدیث نے اپنے مطبع انصاری میں انہیں چھپوائیں۔ اب کیا تھا؟ فتنہ قادیانیت خاکستر ہو کر رہ گیا ان دونوں کے بڑے سائز کے ایک ایک سو صفحات ہیں اس سے مرزا کا دہلی آنا اور یہاں سے ناکام سر پر پاؤں رکھکر چپکے سے بھاگ کھڑا ہونا بھی واضح ہو جائیگا اور انکی کتاب اعلام الناس کا پورا جواب بھی ان میں ہے قیمت ہر ایک کی ۱۲ آنے

میاں صاحب استاد اہل حدیث کی کرامت

جن دنوں مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ان کی جو آئی شامت تو کیا رخ دہلی کا یہاں میاں صاحب کا زمانہ تھا اس سے کہا گیا کہ آؤ مناظرہ کر لو بدنصیبی سے اس نے اس چیلنج کو قبول کر لیا جامع مسجد شاہی میں مناظرہ ہوا مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی نے وہ رگڑا دیا کہ قدرتی کی آنکھیں تالو سے لگ گئیں آخر جب کوئی جواب نہ بن پڑا تو جوتیاں بغل میں پولیس کی آڑ لے یہ جا وہ جا۔ اس فرمایا علمی مناظرے کو اور مرزائے قادیانی پر اس گولہ باری کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا ہو تو یہ مناظرہ ہم سے منگوا لیجئے قیمت اصلی تو چودہ کم ہے اس لئے کہ یہ کتاب کمیاب بلکہ نایاب ہے لیکن اسوقت ہم تو اپنا اسٹاک ختم کرکے ... کر کے خطبات محمدی کی چوتھی جلد چھاپنا چاہتے ہیں اس لئے آپ کو صرف آٹھ آنے میں دیدینگے۔ مرزا صاحب کے تدریجی تمام دعوے اور ان دعووں کی پوری تردید حیات مسیح پر ختم نبوت ... ہیں جو آپ آج کل کی کتابوں میں ہرگز نہیں پا سکتے ... ملنے کا پتہ: منیجر دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

حاجیوں کے جہازوں کی حفاظت پر جنگی بیڑا؟

حکومت ہند نے مسلمانانِ ہند کے جذبات کا اندازہ لگانے کے بعد کہ وہ حج کے لئے سارا سال بے تاب رہتے ہیں۔ اعلان کیا ہے کہ جنگ کے باوجود حاجیوں کو حج پر لے جانے کے لئے جہاز اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔ گذشتہ دو سال سے جہاز کا کرایہ فی حاجی ۳۰۱ روپے چلا آ رہا ہے لیکن اس سال جنگ کی وجہ سے ۱۹۵ روپے ہوگا لیکن کرائے میں جو اضافہ ہوا ہے اس کا کچھ حصہ حکومت ہند اور کچھ حصہ حکومت برطانیہ ادا کرے گی۔ علاوہ بریں حاجیوں کے جہازوں کی حفاظت کے لئے جنگی جہازوں کا ایک بیڑا بھی ان کے پاس رہے گا۔ نیز دیگر حفاظتی تدابیر عمل میں لائی جائیں گی۔ حکومت برطانیہ و حکومت ہند کے یہ اقدامات ہر طرح سے مستحسن اور قابل قدر ہیں جن کے لئے مسلمانانِ ہند گورنمنٹ عالیہ کے بے حد ممنون اور شکر گذار ہیں۔

ہائی کمشنر فلسطین نے حیفہ کی مسجد کی تعمیر کے لئے سو پونڈ دیئے ہیں۔ ان کی بیوی نے امدادی فنڈ میں ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے پانچسو پونڈ دیئے ہیں +

لنڈن میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ کا عطیہ۔ حکومت برطانیہ نے لنڈن میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کرنے اور اسلامی کلچر کا سنٹر کھولنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ کی رقم دی ہے۔

حکومت پنجاب نے اچھوت اقوام کے افراد کے خاص استعمال کے لئے صوبے کے دیہات میں تقریباً تیس ہزار روپے کے خرچ سے ۱۵۰ کنوئیں کھدوا کر بہترین خدمت انجام دی ہے۔

انتقال جناب منشی حبیب الرحمٰن صاحب کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ ناظرین جنازہ غائبانہ ادا کریں۔
محمد عثمان از بمبئی

مسلمانوں کے چند اہم مطالبات

شمس العلماء ہند حضرت مولانا سید احمد صاحب شاہی امام جامع مسجد دہلی نے ۱۸ نومبر کو ۱۲½ بجے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند سے ملاقات کی۔ امام صاحب نے سب سے پہلے یہ مطالبہ پیش کیا کہ مردم شماری کے موقعہ پر جو ذمہ دار افسر اور کارکن مقرر کئے جائیں ان میں نصف تعداد مسلمانوں کی ہو۔ دوسرا مطالبہ یہ پیش کیا کہ عید الضحیٰ کے موقع پر سرکاری دفاتر میں مسلمانوں کے لئے تین دن کی چھٹیاں منظور کی جائیں۔ تیسرا مطالبہ یہ پیش کیا کہ اکثر اوقات ایسے آنریری مجسٹریٹ مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو تعلیم یافتہ نہیں ہوتے اور دستخط بھی نہیں کر سکتے۔ ظاہر ہے کہ یہ لوگ قانون سے کس حد تک واقف ہو سکتے ہیں لہٰذا اس امر کی ضرورت ہے کہ آنریری مجسٹریٹوں کے لئے ایک امتحان مقرر کیا جائے تاکہ وہ صحیح طور پر اپنے فرائض انجام دے سکیں۔ چوتھا مطالبہ امام صاحب نے یہ پیش کیا کہ جنگ کے لئے چندہ صرف امراء اور رؤسا اور اعلیٰ حکام سے لیا جائے۔ اور غریب لوگوں سے کوئی چندہ نہ لیا جائے۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند نے یہ تمام مطالبات انتہائی توجہ کے ساتھ سنے اور نوٹ کئے۔ ملاقات ساڑھے بارہ بجے شروع ہو کر ایک بجے ختم ہوگئی۔

صلوٰۃ محمدی حضرت مولانا محمد صاحب کی کتاب جس میں وضو تیمم نماز پنجگانہ عیدین کی نماز جنازے کی نماز سورج گہن کی نماز جمعہ کی نماز تراویح تہجد بیمار اور مسافر کی نماز استسقاء کی نماز وغیرہ کے طریقے مسائل دعائیں وغیرہ مع ترجمہ سب کچھ ہیں۔ ختم ہو چکی تھی لہٰذا ساتویں دفعہ مع اضافہ عجیب چھپ چکی ہے قیمت تین آنے۔ اہل حدیثو! اس کتاب سے نماز نبی سیکھو اپنے بچوں اور عورتوں کو سکھاؤ
ملنے کا پتہ: منیجر دفتر اخبار محمدی۔ صدر بازار دہلی

عازمانِ حج کے متعلق اعلان

حال ہی میں حکومت ہند نے ایک اعلان کیا تھا کہ عازمین حج اپنے ساتھ ایک ہزار روپے لے جا سکتے ہیں لیکن اب اعلان کیا گیا ہے کہ اول درجے کے حاجی ۲ ہزار اور دوم درجے کے حاجی ۱½ ہزار روپیہ لے جا سکتے ہیں۔

زائرین بیت اللہ شریف بمبئی میں

۲۲ نومبر تک تقریباً چھ سو زائرین بیت اللہ شریف بمبئی میں وارد ہوئے ہیں یہ چند روز کے اندر اندر جدے روانہ ہو جائیں گے۔ اسی طرح کلکتہ اور کراچی سے بھی زائرین بیت اللہ شریف کی روانگی کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

ترکی شامی ایرانی ریلوے کے نمائندوں

کی کانفرنس۔ ترکی شامی و ایرانی ریلوے کے نمائندگان کی کانفرنس میں بصرے کی مجوزہ بندرگاہ کے متعلق یہ بحث و تمحیص ہوئی کہ بصرے کو ترکی تجارت کے لئے ایک باقاعدہ بندرگاہ کی حیثیت سے کام میں لایا جائے۔ غیر ملکی تجارت سے متعلق مسائل بھی اس کانفرنس میں زیر بحث آئے اور طے پایا کہ باہر بھیجنے کے لئے ترکی میں کافی رولنگ سٹاک موجود ہے اور ترکی روزانہ تین سو ٹن مال باہر روانہ کر سکتا ہے۔

آپ سے ایک عرض یہ اخبار آپ ہی کا اخبار ہے اس کی اشاعت آپ ہی سے ہے اس لئے آپ اسے خریدیئے۔ اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کی رغبت دلائیں جو ہو سکے اس کے غریب فنڈ میں بھجوائیں یہ یاد رہے کہ آج کل بھی جو صاحب اس کی خریداری منظور فرمائیں گے انہیں جلد ۱۸ کے نمبر اسے مکمل پرچے بھیج دیئے جائیں گے تاکہ ان کے پاس خطبات محمدی کی چوتھی جلد مکمل پہونچ سکے۔ اور یہ جلد ۱۸ سے ان کی خریداری شمار کر لی جائے گی + "مینیجر"

حنفی مولویوں سے چند سوالات اور اُن کے جوابات پر فی جواب ایک سو روپیہ کی پیش کش (۱۰۰)

:(از ایڈیٹر):

(۱) یہ دیکھا جا رہا ہے کہ حنفی حضرات وضو کرتے وقت سر کے اور کانوں کے مسح کے بعد اُلٹے ہاتھوں کی انگلیوں سے گردن کا مسح کرتے ہیں۔ فقہ حنفی کی کتابوں میں بھی اُنہیں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ اور آج کل کے کل حنفی علماء غیر علماء اس کے عامل بھی ہیں۔ پس میرا سوال ہے علمائے مقلدین دیوبندیوں سے بھی اور علمائے مقلدین بریلویوں سے بھی۔ کہ کیا وہ کوئی ایک صریح صحیح مرفوع غیر مجروح حدیث اس بارے کی پیش فرما سکتے ہیں؟ ✦

چونکہ ہم اہلِ حدیث نہ اس کے قائل ہیں، نہ عامل ہیں۔ بلکہ ہم اسے بدعت سمجھتے ہیں اپنے وضو کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے خلاف جانتے ہیں۔ اور ہم تو یہاں تک اس مسح گردن کو بُرا سمجھتے ہیں کہ ہمارے نزدیک تو تعلیم رسولؐ میں یہ نقص نکالنا ہے۔ اس لئے ہم با دب ان تمام علماء سے سوال کرتے ہیں، کہ اس بارے کی حدیث ہمارے مطالبے کے مطابق پیش فرمائیں تاکہ ہم اہلِ حدیث بھی اس پر عمل کر سکیں۔ اور اس خوشی میں اُس عالم صاحب کو جو ایسی حدیث پیش فرما دیں ایک سَو روپیہ دینگے ✦

حنفی بھائیو! آپ جہاں بھی ہوں اپنے اپنے علماء سے ایسی حدیث کا مطالبہ کریں اور اُسے آپ خود دیکھ کر پھر ہمیں بھی پہونچا دیجئے۔ واللہ ہم اُسی روز سے اس کے عامل ہو جائیں گے۔ کیوں کہ ہمارا مذہب وہی ہے جو صحیح حدیث میں ہو۔ اگر صحیح حدیث میں ہمیں یہ مل جائے کہ کانوں کے مسح کے بعد اُلٹے ہاتھوں سے گردن کا مسح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یا فرمایا پس

قصہ ختم۔ اور اگر مرفوع حدیث میں بہ صراحت وصحت کے ساتھ نہ ہو، تو اے حنفی بھائیو! اس مذموم بدعت سے، شریعت میں زیادتی کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اصلاح دینے سے باز رہو۔ اور اب تک جو ہو گیا، اُس سے توبہ کرو۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ✦

گو ہماری نظر سے یہ واقعہ نہیں گذرا لیکن تاہم بعض حضرات سے سُنا گیا ہے کہ۔ گردن کے اس طرح سے مسح کی اصلیت یہ ہے کہ۔ یزید وضو کر رہا تھا، اور کانوں میں مسح کرنے لگا تھا کہ اُس سے کسی درباری نے پوچھا کہ لڑائی میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا کیا انجام ہوا؟ تو اُس نے اپنے ہاتھ لوٹا کر گردن پر سے دونوں طرف لے جا کر نکال لئے گویا اشارۃً بتلا دیا کہ اُن کی گردن ماری گئی (شہید ہو گئے) چونکہ وہ بادشاہِ وقت تھا۔ یہ سمجھ کر کہ اُس کا یہ فعل ہم بھی کریں گے، تو اُس کی نگاہوں میں با وقعت ہو جائیں گے۔ بعض اہلِ دربار نے بھی یہ شروع کر دیا۔ اور شارہ شدہ بعض عوام بھی اس کے عامل بن گئے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ اگر یہ صحیح ہے، تو اس میں دوہری خرابی آگئی۔ لہٰذا اس سے بچنا اور بھی ضروری ہو گیا ✦

بھائیو! آخری عرض یہ ہے کہ پوری عمر میں ہزار ہا بار رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور آپ کے وضو کی تمام تر تفصیل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بیان فرمائی۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی ہم تک پہونچایا۔ یہاں تک کہ ہاتھوں پیروں کی انگلیوں کے

درمیان خلال کرنا، ڈاڑھی کا خلال کرنا، انگوٹھی کا پھیرنا، آنکھ کے کویوں کو مَلنا، وغیرہ۔ پھر کیا وجہ ہے؟ کہ ایک پورا فعل کسی نے بیان ہی نہیں کیا؟ بس ظاہر ہے کہ حضورؐ نے اپنے وضو میں کبھی یہ کیا ہی نہیں۔ اور جب آپ نے یہ نہیں کیا تو پھر تم کون؟ یاد رکھو! شریعت کے کسی امر میں کمی بیشی کرنا حرام ہے، زبردست جُرم ہے۔ تم اُمتی ہو نبی نہیں ہو۔ تابع ہو متبوع نہیں ہو۔ فرماں بردار ہو فرماں روا نہیں ہو۔ کارِ شریعت میں نقصان یا اضافے کا تمہیں کوئی حق نہیں ✦

ابھی آنکھیں کھلی ہیں۔ مذہب کی پیچ، حنفیت کا تعصب، اگلوں کی تقلید، بھیڑ چال، بے دلیل عمل خدا کے ہاں خون کے آنسو رلوائیگا آنکھیں بند ہو جانے کے بعد کی بیداری محض بے سود ہے۔ باپ دادوں کی دیکھا دیکھی کسی فعل کا کرنا، اُن کے فعل کو حجت سمجھنا، دستار بندوں اور جُبّے والوں کی تقلید میں پھنسے رہنا، کسی بزرگ کا نام لے کر کسی فعل کی سند پیش کرنا، جاہلیت کے کفار کا کام تھا۔ ہم مسلمانوں کا مذہب تو صرف قرآن حدیث ہے جو اس سے ثابت ہو، ہم اس کے عامل و قائل۔ جو ان سے ثابت نہ ہو، وہ ناقابلِ تسلیم، ناقابلِ عقیدہ، ناقابلِ عمل بلکہ قابلِ تردید، لائقِ شرک۔ یہ وہ اصول ہے جو حنفی شافعی مالکی حنبلی اور محمدی میں یکساں ہے۔ اسی اصول کے ماتحت تحقیق کرو، اگر حضورؐ کے قول و فعل سے بطرزِ مروّج مسح گردن ثابت ہو، الحمد للہ۔ ہم تم دونوں مل کر کریں۔ نہ ثابت ہو تو آپ بھی ہماری طرح ترک کر دیجئے ✦

یاد رکھو! جو ثواب وضو پر ہے، وہ اسی وضو پر ہے، جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے طریق کے مطابق ہو۔ ورنہ فاطلۂ تاجمیۂ کے ماتحت یہاں عمل کر دگے، اور خدا کے ہاں سزا بھگتو گے۔ دنیا میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نمونہ بنا کر بھیجے گئے تھے۔ جس کا عمل اس نقشے کے مطابق ہوگا مقبول۔ ورنہ مردود۔ دوستو! غور کر لو، سوچ سمجھ لو، اور اس بدترین بدعت سے، اس گردن زدنی فعل سے، اس خودکشی سے، بچو اور دوسروں کو بچاؤ۔ سنو، سنو! دنیا بھر میں ایک بھی صحیح صریح مرفوع غیر مجروح حدیث اس طرح گردن کے مسح کی نہیں۔ کسی کو دعویٰ ہو تو پیش کرے۔ سَو روپے لے۔ شکریہ لے اور عمل بھی لے۔ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ ۞ + + +

(۲) سجدۂ سہو کرتے وقت دیکھا جاتا ہے کہ امام و مقتدی اور اکیلا نمازی صرف التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیرتے ہیں۔ پھر سجدۂ سہو کرکے التحیات درود دعا پڑھ کر دونوں طرف باقاعدہ سلام پھیر دیتے ہیں۔ ہمیں حیرت ہے کہ یہ کاٹ چھانٹ انہوں نے کیوں کر لی؟ اس کی بابت بھی حنفیہ کی دونوں پارٹیوں سے ہمارا سوال ہے کہ اس فعل کی کوئی صحیح صریح مرفوع غیر مجروح حدیث پیش کریں +

یہ یاد رہے کہ حدیث میں سجدۂ سہو سلام سے پہلے بھی ہیں۔ اور سلام کے بعد بھی ہیں خواہ یوں کر لے خواہ ووں لیکن جو طریقہ آج حنفیوں میں رائج ہے اور جو طریقہ انہیں ان کے موجودہ علماء بتلا رہے ہیں، اور کتب فقہ حنفیہ نے پیش کیا ہے۔ یہ ایجاد بندہ ہے۔ اور مثل مسح گردن کے یہ بھی ایجاد و ایزاد ہے۔ بدعت ہے۔ مذموم ہے۔ مردود ہے۔ شریعت میں اصلاح کرنا ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سبق دینا ہے۔ اپنی طرف سے آپ شریعت گھڑ لینا ہے۔ عمل کرکے عذاب مول لینا ہے۔ اچھائی کے لباس میں بُرائی کرنا ہے +

پس ہم عرض گذار ہیں۔ اور دونوں پارٹیوں کے ذی علم حضرات کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ کوئی صحیح صریح مرفوع حدیث غیر مجروح ایسی پیش فرمائیں جس میں یہ ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری عمر میں ایک مرتبہ بھی اس طرح سجدۂ سہو کیا ہو کہ صرف التحیات پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرا ہو۔ اور پھر سجدۂ سہو کرکے التحیات درود دعا پڑھ کر باقاعدہ دونوں جانب سلام پھیرا ہو۔ اس خوشی میں کہ ہم ایسی صحیح صریح حدیث پالیں۔ وعدہ کرتے ہیں، اور تحریری وعدہ کرتے ہیں۔ کہ ایسی حدیث پیش کرنے والے کو ہم ایک سَو روپیہ حق محنت دیں گے۔ نیز اپنا عمل بھی اس پر کر لیں گے ہاں ہمیں اسی پر اصرار نہیں کہ وہ فعل رسولؐ پیش کریں، نہ سہی، قول رسول ہی ہو۔ لیکن ہو صراحت وصحت کیساتھ کہ حضورؐ نے سجدۂ سہو کا یہ طریقہ بتلایا ہو۔ فرمان بھی ہمیں کافی ہے اور فعل بھی +

محترم حنفی بھائیو! یہ چیز بھی وہ ہے، جو حدیث میں ہے ہی نہیں۔ پس آپ سے گذارش ہے کہ اس فعل کو بھی ترک کر دیں۔ التحیات درود دعا سب پڑھ کر جب صرف سلام پھیرنا باقی رہ جائے۔ دو سجدے سہو کے کر لیجئے، اور پھر دونوں طرف باقاعدہ سلام پھیر لیا کیجئے، سنئے کارِ ثواب کار نماز وہی ہے۔ جس کی تعلیم معلّم صادق و مصدوق حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہو۔ نہ وہ کہ جسے ہم نے ایجاد کر لیا ہو۔ نہ وہ کہ جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو پایا ہو۔ نہ وہ کہ جسے ہمارے جُبّہ پوش حضرات کہتے ہوں۔ نہ وہ کہ جسے افرادِ اُمت میں سے کسی نے بتلایا ہو۔ پس اگر یہ حق ہے تو قول و فعل رسولؐ جو صریح صحیح مرفوع غیر مجروح ہو پیش کر دیا جائے۔ تاکہ ہم آپ دونوں اس کے قائل و عامل بن جائیں۔ اور اگر یہ فعل اسی طرح ایسی حدیث سے ثابت نہیں، تو آؤ جس طرح ہم نے اسے ترک کر رکھا ہے، تم بھی اس کے ترک پر ہمارے ساتھی بن جاؤ۔ دوستو! کسی کا فعل و قول ترک کرنے پر ہم خدا کے ہاں مؤاخذہ دار نہیں ہوں گے۔ ہاں قول و فعل رسولؐ کے ترک پر خدا کے ہاں کی سزاؤں سے نہ بچ سکیں گے، اور خصوصاً جب کہ کسی اور کے قول و فعل کے مقابلہ پر اس کا ترک ہو۔ تو تو یہ کفر کی طرف لے جانے والی چیز ہے۔ پس اے آنکھوں والو! اپنی آنکھیں کھولو اور خلاف حدیث فعل سے باز آؤ۔ اپنے علماء سے یہ سوال کرکے جواب لو، اگر وہ تمہیں صحیح حدیث سے یہ فعل اسی طرح دکھا دیں تو فبہا، تم ہمیں بھی دکھا دو۔ ورنہ اس بدعتِ مذمومہ سے اس خلاف فعل رسولؐ سے توبہ کر لو۔ اور وہی کرو اور اسی طرح کرو، جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور جس طرح کیا ہے +

علمائے حنفیہ اس طرف توجہ فرمائیں اور اگر واقعی کوئی صریح صحیح مرفوع غیر مجروح حدیث اس فعل کے بارے میں ہے، تو وہ پیش فرما کر ہم سے عمل اور سَو روپے کا انعام قبول فرمائیں، ورنہ خود بھی اس سے باز آ جائیں، اور اپنے حلقۂ مُریداں کو بھی اس سے روک لیں + بہت سے اور بھی مسائل اسی قسم کے ہیں۔ بشرط زندگی انشاء اللہ پھر کسی وقت سہی +

"محمد"

اطلاع ملتجی از مدیر | نماز وضو کے مسائل میں مولانا محمد صاحب نے ایک کتاب بنام "صلوٰۃ محمدی" لکھی ہے۔ جو سات مرتبہ چھپ چکی تھی۔ اب پھر ختم ہو جانے کے بعد طبع ہشتم کی چھپ گئی ہے۔ اس میں بہت سے مسائل کے بیان کا اضافہ بھی ہے اور صرف تین آنے میں ہم

سے مل سکتی ہے۔ اس میں توحید و سنت کے
بیان کے بعد نماز کی فرضیت، ترک نماز پر وعید
پھر وضو کے احکام، وضو کا طریقہ، تیمم کے احکام
تیمم کا طریقہ، نماز کے احکام، نماز کا طریقہ، جنازے
کی نماز، عید کی نماز، بیماری کی نماز، مسافر کی نماز
تہجد کی نماز، تراویح کی نماز، طلب باراں کی نماز
سورج و چاند گہن کی نماز، نمازوں کے وقت،
سہو کے مسائل، لباس و طہارت، نماز۔ الغرض
کل چیزیں اس میں ہیں۔ ہر مسئلہ کا حوالہ ہے۔
موٹے موٹے حروف میں۔ چکنے سفید کاغذ پر نہایت
صاف چھپائی سے چھپی ہوئی ہے۔ دعاؤں
وغیرہ کے اردو معنی بھی ہیں۔ بچوں کو پڑھائیے
مکتبوں اور مدرسوں میں پڑھائیے۔ عورتوں کو
پڑھائیے۔ ایک ایک حرف انگ انگ ہے۔ قیمت
فی عدد تین آنے زیادہ لینے والوں کو خاص رعایت
پتہ: منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

ختنے کے موقعہ پر جو رسمیں ہوتی ہیں ان کی قباحت

(از ایڈیٹر)

ہم نے ایک موقعہ پر اس مذموم رسم کی
بالائی سرسری طور پر "محمدی" میں بیان کی تھی۔
۱۳ر نومبر کے اخبار انقلاب لاہور میں ایک واقعہ
چھپا ہے۔ جو ہمارے بیان کی بہت کچھ تائید
کرتا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ مروجہ رسومات
نے جہاں مسلمانوں کو ایک طرف شریعت سے
غافل کیا ہے وہاں دوسری جانب ان سے عمل
شریعت بھی چھڑا لیا ہے۔ اور اتنا ہی نہیں، بلکہ
ان کی دنیا بھی بگاڑ دی ہے۔ آپ مندرجہ ذیل
واقعہ سے ختنے کی ایک مختصر سی رسم کی پھیلی
ہوئی زبردست قباحت سے واقف ہو کر سمجھ لیں
گے کہ ان رسومات کی پابندی نے مسلمانوں کو
کہاں سے کھینچ کر کہاں لا کھڑا کیا ہے؟ +

اخبار انقلاب لاہور ۱۳ر نومبر کی اشاعت
میں ناقل ہے۔ کہ:-

سر سالہ دکوا پریشن، (لاہور) نے اپنا
ایک نہایت شاندار "جنگ نمبر"
نکالا ہے۔ اس میں ایڈیٹر صاحب نے
ایک واقعہ لکھا ہے جس سے معلوم ہوگا
کہ بعض پنجابی زمیندار رسم و رواج
کے بندھنوں میں کس مضحکہ خیز حد تک
جکڑے ہوئے ہیں۔

لکھا ہے کہ ایک دیہاتی بزرگ
"ایف اے" پاس ہیں۔ عمر اچھی خاصی
ہے۔ بظاہر بڑے دانش مند اور چست
چالاک آدمی ہیں اور اپنے خیال میں
بچے اور پکے مسلمان بھی ہیں۔ آپ
کا ایک صاحب زادہ انٹرنس میں
تعلیم پا رہا ہے +

ایک دن دوران گفتگو میں معلوم
ہوا۔ کہ اس نوجوان صاحب زادے
کا ختنہ اب تک نہیں ہوا۔ پوچھا گیا،
کہ آخر اس تاخیر کا سبب؟ تو ایف،
اے پاس بچے مسلمان دیہاتی زمیندار
نے جواب دیا کہ صاحب برادری کی
رسموں کا مقابلہ کون کر سکتا ہے؟ وہ
تو پوری کرنی ہی پڑتی ہیں۔ رسم کا
تقاضا یہ ہے کہ ختنے پر ڈھائی سومن
گڑ صرف کیا جائے۔ برادری میں لڈو
بانٹے جائیں۔ میری مالی حالت یہ ہے
کہ لڑکی کی شادی پر جو قرضہ لیا تھا وہی
اب تک بے باق نہیں ہو سکا۔ اس سے
نجات پاؤں گا تو لڑکے کے ختنے کی
فکر بھی کر لوں گا +

سُن لیا آپ نے؟ لڑکا انیس بیس
سال کا ہو چکا ہے۔ اور ابھی والد محترم
قرضے کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں
ان کا چھٹکارا دو سال کے بعد ہو، چار
سال کے بعد ہو۔ خدا جانے کب ہو۔
بہرحال اس لڑکے کی شادی سے پہلے
اس کا ختنہ ضرور ہو جائے گا۔ یہ
اور بات ہے کہ ختنے پر جو قرض
چڑھے گا۔ وہ اُترے گا۔ تو شادی کی
فکر کی جائے گی۔

اس جوان آدمی کے ختنے کی
جرأت کسی نائی یا جرّاح کو تو ہوگی نہیں
یہ کام ہومیو ہسپتال میں کلوروفارم
دے کر کسی ڈاکٹر ہی سے کرانا پڑے گا
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ جہالت کی بھی کوئی
انتہا ہے؟ + (انتہا)

اب فرمائیے! جن کاموں کو ہم اپنے نزدیک
ہلکا سمجھ رہے ہیں۔ وہ کس قدر بوجھل ہیں اور
یہ پابندیٔ رسم کس طرح مسلمانوں کو اندر ہی
اندر کھوکھلا کر چکی ہے اور کر رہی ہے۔ ایک
یہی نہیں آپ اپنے ہاں بھی نظر پر ڈالیں گے۔
تو آپ کو بہت سے بڑی عمر کے لڑکے ملیں گے
جن کی ختنہ ابھی تک نہیں ہوئی۔ اور جب
ان کے والدین سے آپ اس کا سبب پوچھیں
گے تو یہی جواب ملیگا کہ روپیہ پیسہ نہیں۔ صرف ختنہ
کوئی اتنے خرچ کا کام نہیں ہاں رسومات فتنہ
مسرفانہ اخراجات کی خواہاں ہیں۔ بعض ان رسوم
کی پابندی نے ان سے ایک سنت ترک کرا رکھی
ہے فاعتبروا یا اولی الالباب +
محمد

اطلاع خلاف شرع رسم و رواج۔ ان بدعتوں
کی تردید میں، مولانا محمد صاحب کی کتاب
"درود محمدی" ملاحظہ ہو۔ قیمت ایک کی صرف پانچ
آنے۔ منگوانے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

پیر جماعت علی شاہ سے تعارف

دنیائے اسلام اہل اسلام سے بغیر امتیاز مذہب و ملت عموماً اور ایڈیٹران اخبارات و رسائل مذہبی سے خصوصاً اور رہبران قوم و جمیع بزرگان احناف و محدثین رحمہم اللہ اجمعین سے کامل توقع اور پوری امید ہے کہ وہ مضمون مندرجہ ذیل پر موافق شرع کافی شافی روشنی ڈال کر اپنے بھولے بھالے ناواقف گم کردہ راہ مسلم بھائیوں کی رہبری فرما کر عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں گے۔ کیونکہ اظہار حق ہر مسلم کا کام اور شیوۂ اسلام ہے بس ضرورت وقت محسوس کرتے ہوئے ایک واقعہ ہو بہو زیر اپیل ہے۔

علی پور سیدان (پنجاب) کے بڑے پیر جناب سید جماعت علی شاہ صاحب ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو بعد از نماز جمعہ میسور کی جامع مسجد کلاں میں وعظ فرمایا۔ مسجد حاضرین سے کھچا کھچ بھر گئی۔ آپ نے دوران وعظ میں حاضرین پر حقائق و معارف کی جو موسلا دھار بارش کی تھی۔ اس میں سے چند قطرے پیش کرتا ہوں اور بحلف شرعی کہتا ہوں کہ اس میں کوئی جملہ غلط یا خلاف واقعہ نہیں ہے:

(۱) جس شخص کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے + (۲) جس کا پیر نہیں وہ دوزخی ہے + (۳) جو مرید نہیں ہوا اُس پر جنت حرام ہے + (۴) جسے پیر کی ضرورت نہیں اُسے پیغمبر کی بھی ضرورت نہیں + (۵) جو شخص پیر سے بے زار ہے اس سے خدا رسول فرشتے اور ساری کائنات بے زار ہے اور اس پر لعنت بھیجتی ہے + (۶) بے پیر انسانوں کا شمار کافروں اور مشرکوں میں کیا جاتا ہے + (۷) بے پیر کی نجات ہرگز نہ ہوگی + (۸) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے پیر سے کہدو کہ مجھ سے اس کا کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے + (۹) اگر کوئی شخص نماز پنجگانہ بلا قضا ہمیشہ با جماعت پڑھتا ہو۔ نماز تہجد کا بھی پابند ہو، رمضان کے روزے بھی قضا نہ کرتا ہو، زکوٰۃ ہمیشہ صحیح طریقے پر ادا کرتا ہو، ہر سال حج بھی کر لیتا ہو، اور جہاد فی سبیل اللہ میں اپنی عمر گذار دے لیکن کسی کا مرید نہ ہو تو ان میں سے کوئی ایک عبادت بھی قبول نہ کی جائے گی + (۱۰) پیر کی محبت میں فنا ہو جانا ہی جہاد اکبر ہے + (۱۱) شریعت کا راستہ دشوار گذار اور طویل ہے طریقت کا راستہ مختصر اور سہل ہے + (۱۲) جس شخص کا پیر نہیں وہ حرام زادہ ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے حرام زادوں سے سلام و پیام یک دم بند کر دیں + (۱۳) امان اللہ خاں اس لئے تباہ و برباد ہوا کہ وہ کسی کا مرید نہ تھا اگر آج بھی وہ مرید ہو جائے تو یقیناً اُسے تخت و تاج مل جائے + (۱۴) اگر کوئی شخص مرید ہو کر مرے تو سیدھا جنت میں جائے گا۔ فرشتے ادب و احترام کے ساتھ اس کا خیر مقدم کرینگے مرید حیران ہو کر پوچھے گا کہ یہ کون سا مقام ہے؟ فرشتے جواب دیں گے کہ یہ جنت ہے۔ مرید کہے گا کہ جنت تک تو پہونچنے کے لئے تو منزل سکرات، منزل عذاب قبر، پل صراط، و میدان محشر کو طے کرنا پڑتا ہے۔ یہ تمام مقامات کیا ہوئے؟ فرشتے ادب سے عرض کریں گے کہ حضورؐ کے مرید ہوتے ہی وہ تمام منزلیں معاف کر دی گئیں + (۱۵) خداوند کریم اپنے قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ بغیر وسیلہ ہرگز ہرگز میرا قرب حاصل نہیں ہو سکتا + (۱۶) جس طرح جسمانی بیماریوں کے لئے حکیموں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی بیماریوں کے ازالے کے لئے پیر کی ضرورت ہے + (۱۷) عورتوں کو چاہیئے کہ سب سے پردہ کریں، لیکن پیر سے پردہ نہ کریں (یہی وجہ ہے کہ پیر صاحب کا دربار ہمیشہ راجہ اندر کا اکھاڑہ بنا رہتا ہے اور ہمہ وقت سو ڈیڑھ سو خواتین زرق برق ملبوسات سے آراستہ حاضر خدمت رہتی ہیں) +

اگر پیر صاحب کے یہ ارشادات صحیح ہیں تو علمائے حق اور اسلامی اخبارات کا فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد تمام مسلمانوں کو پیر صاحب کے حلقۂ ارادت میں داخل کرانے کی سعی کریں اور اگر یہ سب کچھ ہفوات اور خرافات کی ایک پوٹ ہے تو خدا کے لئے تمام کام چھوڑ کر سب سے پہلے اس قسم کے قومی لیڈروں اور انسان نما شیطانوں کا خاتمہ کر کے اُمّت مرحومہ کے بے علم اور نادان افراد کو ان کے دام فریب سے ہمیشہ کے لئے مامون و مصئون کر دیں + + +

خطیب محمد ایوب نیل گری

ایڈیٹر ؟ یہ جتنی باتیں بیان کی گئی ہیں سب غلط ہیں۔ ان میں سے بہت سی باتیں کفر کے درجے تک پہونچی ہوئی ہیں۔ یہ سب جہالت کا کرشمہ ہے۔ یہ شخص پڑھا لکھا کچھ نہیں۔ صرف تحصیل وصول کے لئے پیری مریدی کا ڈھنگ رچا رکھا ہے۔ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اصلی شیطان سے بیعت کرنا ہے۔ جس دن مسلمان کلمہ پڑھتا ہے اسی دن سے وہ براہ راست آں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید بن جاتا ہے۔ اس کے بعد ان جیسے کے ہاتھ میں ہاتھ دینا گویا بیعت رسولؐ توڑنا ہے۔ قبر میں، حشر میں صرف اتباع نبویؐ کا سوال ہوگا۔ نہ کہ پیری مریدی کا۔ حنفیو! تم پر روٹی رزق سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ایسے پیروں کا کان پکڑ لو۔ اور ان سے پوچھو کہ یہ جو خرافات تم نے بکی ہیں۔ کم از کم امام صاحبؒ نے کہاں فرمائی ہیں؟ فقہ کی کس کتاب میں حضرت امام ابو حنیفہؒ سے منقول ہیں؟ حنفیو! آخر تم حنفی ہو، علی پوری تو نہیں ہو۔ پھر اس پیر سے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کیوں نہیں طلب کرتے؟ یاد رکھو ایسے جاہل پیر

تقاضائے انسانیت

ایک وہ ہیں خلعتِ زریں سے جنکے زیب تن — ایک وہ ہیں فصلِ سرما میں محو ہیں عریاں بدن
ایک وہ ہیں جن پہ ہے عیشِ مسلسل کا نزول — ایک وہ ہیں جن کے چہرے غم سے ہیں ملول
ایک وہ جن کو میسّر ہے سنہری پیرہن — ایک وہ میت کو بھی جن کی نہیں گز بھر کفن
ایک وہ جن کی رگوں میں خون کے دریا رواں — ایک وہ کھنچتی ہوئی لہریں ہیں جن کی پسلیاں
ایک وہ جن تک کسی کا غیر ممکن ہے گذر — ایک وہ جو پھر رہے ہیں مارے مارے دربدر
ایک وہ ہیں جن کے لب پر ہے خوشی کی داستاں — ایک وہ ہیں جن پہ ہے پابندیٔ ضبط وفغاں
ایک وہ جن کے لئے ہے بسترِ گلہائے تر — ایک وہ جو لیٹ رہتے ہیں بساطِ خاک پر
ایک وہ اٹھتے ہیں ٹھکراتے ہوئے جن کے قدم — ایک وہ جو ہیں سراسر تختۂ مشقِ ستم
ایک وہ جو اپنی ہستی پر لٹاتے ہیں گہر — ایک وہ جن کی متاعِ زندگی ہے اشکِ تر
ایک وہ جو بادۂ گلفام سے مخمور ہیں — ایک وہ دن بھر کی محنت سے جو چکنا چور ہیں
ایک وہ جلتے ہیں جن کیواسطے گھی کے چراغ — ایک وہ جن کو تصور میں بھی ناممکن فراغ

کیا اسی تہذیب پر اہلِ جہاں مغرور ہیں؟
آہ! ہم معیارِ انسانی سے کتنے دور ہیں!

اور بدن سے یعنی نہاتے وقت پانی ڈالنا اور بدن ملنا بھی نوکرانیوں کا کام ہے۔ بیگم خود کیوں کریں؟ بابو صاحب نہا چکے کپڑے بدلتے ہیں۔ یہ کام بھی نوکر کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ نوکر کپڑے نکالے۔ نکال کر پہنائے پھر بابو صاحب تیار ہوں۔

امیر گھروں کی عورتیں خود کھانا پکانا عیب سمجھتی ہیں۔ باورچی بیمار ہو تو دنوں بھوکی رہیں گی یا دگنے تگنے داموں بازار سے بھلا بُرا کھانا ہی منگوالیں گی۔ مگر کھانا پکانا وہ باورچیوں کا کام سمجھتی ہیں۔

پیدل چلنا صحت کے لئے اچھا ہے۔ مگر آج کل پیدل چلنے میں بھی بے عزتی ہے۔ اوّل تو موٹر کار نہیں پھر تانگہ۔ اپنا نہیں تو کرائے کا ہی سہی۔ یہ بھی نہ ہو تو خیر سائیکل ہی سہی، پھر جو پیدل جا رہا ہے، اسے تو یہی سمجھتے ہیں کہ غریب ہے اور اس لئے نفرت کے قابل ہے۔

بازار سے سودا تو نوکر لائے اچھا لائے برا لائے مہنگا لائے سستا لائے، یہ سب منظور، مگر ساتھ جانے میں لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری بے عزتی ہے۔

شریفوں کے لڑکے آوارہ ہو جاتے ہیں، بار بار فیل ہو کر مدرسہ چھوڑ دیتے ہیں۔ پڑھائی ادھوری ہے کسی کام کے لائق نہیں بھوکا مرنا منظور کریں گے مگر محنت و مشقت سے پیٹ پالنے کو ذلت اور بے عزتی سمجھتے ہیں۔

گاؤں میں عورتوں کے لئے لائق اور تربیت یافتہ دائیوں کی سخت ضرورت ہے۔ ہر سال سو میں دس عورتیں اور کئی بچے پڑھی لکھی دائیوں کے نہ ہونے سے مر جاتے ہیں۔ گاؤں والوں سے کہا جاتا ہے کہ آپ اپنی لڑکیوں کو یہ کام کیوں نہیں سکھاتے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ یہ بھنگیوں اور چماریوں کا کام ہے۔ ہماری لڑکیاں بھلا ایسا کام کیوں کرنے لگیں؟

گاؤں کے لڑکے پڑھ جاتے ہیں، تو انہیں ہل چلانے سے شرم آتی ہے اور اگر ماں باپ غریب ہوں تو پڑھے ہوئے لڑکوں کو جُلاہا کہلانے میں بڑی شرم اور بے عزتی معلوم ہوتی ہے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تمہیں معلوم ہے؟ کہ بابا آدم اور اماں حوا جو تمام دنیا کے ماں باپ تھے۔ کیا کام کرتے تھے؟ بابا جی تو ہل چلاتے تھے، اور بڑی اماں چرخہ کاتتی تھیں اور کپڑا بُننے کے لئے کیا تمہارے گاؤں سے جلاہا جاتا تھا؟ نہیں! وہ خود ہی بُن لیتے تھے۔

تمہیں بھیڑیں پالنے کے لئے اگر کہا جائے تو تم کہتے ہو کہ یہ بے عزتی کا کام ہے۔ حالانکہ بڑے بڑے ولی اور پیغمبر بھیڑیں چراتے تھے! آج ان ہی بھیڑوں کی اُون سے کپڑا بنا کر دنیا کے لوگ مالا مال ہو رہے ہیں۔ اور ہم گاؤں والے سردی کے مارے ٹھٹھر رہے ہیں اور پیسے پیسے کے محتاج ہیں۔ جب مکان میں روشندان نکالنے کے لئے کہا جائے تو کہتے ہیں کہ سردی لگتی ہے لیکن بھیڑیں رکھ کر اُن کی اُون سے کمبل بنانے میں بے عزتی سمجھتے ہیں۔

میں اپنے ایک انگریز دوست سے ملنے گیا وہ کھرپا ہاتھ میں لئے اپنے باغ کی کیاریاں درست کر رہا تھا۔ مگر ہمارے ہندوستانی جنٹل مینوں کو اگر کہا جائے تو وہ کہیں گے کہ ہیں....؟ کھرپا؟ یہ تو ذلیل بات ہے۔

تمہارے گھروں کے سامنے کوڑا پڑا رہے ہفتوں سڑتا رہے اس کی بدبو پھیلتی رہے۔ مکھیاں اس پر بیٹھتی رہیں اور گاؤں میں گندگی پھیلاتی رہیں۔ مگر تم اپنی جگہ سے نہیں ہلتے کہ یہ تو بھنگیوں کا کام ہے نہ بھنگی آئے نہ کوڑا اُٹھے۔

مگر ایک بہت مشہور انگریز افسر کو ایک کتے کی لاش نظر آئی۔ جو میدان میں سڑ رہی تھی۔ وہ فوراً گھوڑے سے اُتر اور نزدیک کے گاؤں سے کسی کی کُدال منگوائی اپنے ہاتھوں گڑھا کھودا اور اس سڑی ہوئی لاش کو گڑھے میں دبا کر دکھا دیا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟+

"ایک دیہاتی"

(سلسلہ کے لئے صفحہ ۱۳ ملاحظہ فرمائیے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوالیسویں جمعہ کا پہلا خطبہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل ایمان وغیرہ کی نسبت چھ خطبے ہیں

الحمد لمن اطلع من شاء من خواص عباده على لطائف كلامه و
أسرار كتابه ورفع عنهم الحجاب فاذهبهم لذيذ الخطاب فهم في
رياضه يرتعون ولبديع معانيه يسمعون ولا يعون وعليه وعلى
كلام رسوله يعملون فاولئك اصحاب الجنة واولئك هم الفائزون
واصلي واسلم على الرحمة المرسلة والبركة الشاملة المنزلة ممن جعل
الله السعادة الدنيوية والاخروية في اتباع آثاره الكاملة والحق لا يخرج
عنه وعن اصحابه واتباعه فصلى الله عليه وعلى آله واصحابه وانصاره و
احزابه اما بعد اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم وكم اهلكنا
قبلهم من قرن هم اشد منهم بطشا فنقبوا في البلاد هل من محيص ان
في ذلك لذكرى لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد ولقد خلقنا
السموات والارض وما بينهما في ستة ايام وما مسنا من لغوب فاصبر على ما
يقولون وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن الليل
فسبحه وادبار السجود واستمع يوم يناد المناد من مكان قريب يوم
يسمعون الصيحة بالحق ذلك يوم الخروج انا نحن نحيي ونميت والينا المصير
يوم تشقق الارض عنهم سراعا ذلك حشر علينا يسير نحن اعلم بما يقولون
وما انت عليهم بجبار فذكر بالقرآن من يخاف وعيد

اے سب سے بڑی کتاب کے اتارنے والے۔ اے سب سے افضل رسول کے بھیجنے والے۔ اے کامل دین ہمیں عطا فرمانیوالے۔ اے بھرپور نعمتیں ہمیں دینے والے۔ اے اپنے دین پر ہمیں چلانے والے۔ اے روٹی کپڑا مکان۔ سانس اور جسم وجان انعام کرنے والے تیرے کس کس احسان کا شکریہ بجا لائیں؟ تیری کس کس شان وصفت کا اظہار کریں؟ تیرے کن کن انعامات کا بیان کریں؟ زبان ایک اور تیری نعمتیں بے شمار زبان ایک اور تیرے احسانات ان گنت ہیچ ہیچ اگر رونگٹے رونگٹے پہ ہزار ہزار زبانیں ہوں اور ہستی دنیا تک وہ سب مل کر تیری ثنا وصفت تیری حمد وعظمت بیان کریں تو بھی تیرے صحیح اور پاک اوصاف کی اتنی تعریف بھی نہیں کر سکتے جیسے پہاڑ کے مقابلہ پر ذرہ۔ یا سمندر کے مقابلہ پر قطرہ۔ الٰہی! جی چاہتا ہے کہ تیری حمد وثنا بیان کریں، لیکن تیری قسم نہ ایسے بلند الفاظ ملتے ہیں نہ ایسے وسیع خیال نظر آتے ہیں بلکہ ڈر لگتا ہے کہ کہیں کوئی ایسا لفظ نہ نکل جائے جو تیری شانِ عالی کے مطابق نہ ہو۔ اے زبردست شان والے! اے بلند مکان والے! اے وسعت وحکمت والے! اے قدرت وسلطنت والے! ہم سب تیرے ثنا گو ہیں۔ ہم سب تیرے در کے فقیر ہیں۔ ہم سب تیرے محتاج ہیں۔ تیرے سامنے دامن پھیلائے ہوئے ہیں۔ تیرا دیا کھاتے ہیں تیرے دست نگر ہیں۔ الٰہی ہماری حمد وثنا قبول فرما۔ ہمیں اپنے گن گانیوالا بنا۔ شکر کی توفیق دے۔ ناشکری کے کفر سے بچا۔ اپنی نعمتیں بڑھاتا جا۔ اپنے ذکر کا خوگر بنادے۔ اپنی عبادتوں میں لذت عطا فرما۔ اپنی نافرمانیوں سے بچا۔

الٰہی جن کی راتیں تیری عبادتوں میں جن کے دن تیرے دین کی ریاضتوں میں۔ جن کا وقت تیری راہ کے جہاد میں جن کی عمر تیرے دین کی تبلیغ میں گذری، جس نے خشکی تری کو تیرا کلمہ پڑھوایا۔ جس نے دنیا کے گوشے گوشے میں تیری توحید کا جھنڈا گاڑا۔ جس نے اپنے آپ کو مٹا کر تجھے پہچنوایا۔ جس نے راہ بھٹکے ہوؤں کو تیری راہ پر لا کھڑا کیا۔ ہاں جس نے تیرے نور کو پھیلا دیا تیرے دین کو بلند کیا جس نے تیرا نام ایک ایک زبان پر جاری کر دیا۔ تو اس پر تا قیام قیامت اپنے بہترین درود وسلام نازل فرما ان کا نام بلند کر۔ ان کا ذکر اونچا کر۔ ان کو حوض کوثر شفاعت اور مقام محمود عطا فرما۔ ان کا کلمہ ہر زبان پر جاری فرما۔ ان کے جسد مطہر پر درود وسلام پہنچا۔ الٰہی ہم سب کی طرف سے اپنے اس نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچا اور آپ کی امت کی طرف سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر آمین!

محمدی بھائیو! ہم کیا؟ اور ہمارا علم کیا؟ علم سب کچھ علام الغیوب اللہ

تبارک وتعالیٰ ہی کو ہے۔ اُن کے بعد اُس کا سکھایا ہوا علم اُس کے رسولؐ کو ہے صلی اللہ
علیہ وسلم۔ اسی لئے میں اپنے نہیں بلکہ اللہ کے رسولؐ کے خطبے آپ کو سنا رہا ہوں۔
کیونکہ بہت سارے علم سے حاصل شدہ علم یہی ہے کہ ہم بالکل بے علم ہیں ؎

اَلْعِلْمُ لِلرَّحْمٰنِ جَلَّ جَلَالُهٗ ✦ وَسِوَاهُ فِیْ جَهَلَاتِهٖ يَتَغَمْغَمُ
مَا لِلتُّرَابِ وَلِلْعُلُوْمِ وَاِنَّمَا ✦ يَسْعٰى لِيَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ

عالم صرف اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ ہی ہے۔ سارا علم اسی کو ہے۔ اس کے ماسوا اور سب۔ تو
بے علمی کے سمندروں میں غوطہ زن ہیں۔ ناواقفیت کے جنگلوں میں خاک بسر ہیں۔
مٹی کے بنے ہوئے انسان کو علموں سے کیا واسطہ! انسان کے تمام تر علم کا نتیجہ یہ ہے
کہ اس بات کا علم اسے حاصل ہو جائے کہ وہ بے علم ہے۔ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا
عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

مانا کہ اچھے اچھے بولنے والے ہیں۔ مانا کہ عقل وعلم کے دعوے دار بھی ہیں
مانا کہ پیچ دار تقریریں اور دل لبھانے الفاظ بھی دنیا میں موجود ہیں۔ لیکن ایمان کی تو
یہ ہے کہ جو نور، جو نور، جو روشنی، جو علم وحکمت، جو رشد وہدایت، اللہ کے نبی نبیوں کے
خطیب خدا کے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں ہے۔ اسکا ادنیٰ
سا شائبہ بھی دوسرے الفاظ میں ڈھونڈنا اپنا وقت بیکار کھونا ہے۔ الحمد للہ الحمد للہ
آج تک آپ سینکڑوں خطبے حضورؐ کے سن چکے یہ ہماری خوش نصیبی ہے۔ آج ان نورانی
الفاظ کے مجموعے سے پھر اپنے دلوں کو زندہ کریں۔ وَفَّقَنَا اللّٰهُ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضَاهُ ۝

(۶۸۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرداران قریش
مکہ جمع ہوئے جن میں یہ لوگ بھی تھے۔ عتبہ بن ربیعہ، ابو سفیان بن حرب، النضر بن حارث،
ابو البختری، اسود بن عبد المطلب، زمعہ بن اسود، ولید بن مغیرہ، ابو جہل بن ہشام، عبد اللہ
بن ابی امیہ، امیہ بن خلف، عاص بن وائل، منبہ بن حجاج وغیرہ۔ اور سب نے اپنے
اس جلسے میں یہ طے کیا کہ ایک مرتبہ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سمجھا دو، تاکہ ان کا کوئی
عذر باقی نہ رہ جائے اب بھی اگر وہ نہ مانیں تو پھر ان کی مخالفت میں کوئی کسر نہ اٹھا
رکھی جائے۔ چنانچہ انھوں نے اپنا ایک قاصد حضورؐ کے پاس بھیجا کہ ہم لوگ آپ
سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، آپ ہمارے مجمع میں آئیے اور سن لیجئے۔ پیغام
پہنچتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سرداران قریش کے مجمع میں پہنچ گئے۔
اب سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ آج یہ ہمارا آخری اجتماع ہے۔ اور ہم نے
آپس میں طے کر کے آج صلح کی ایک آخری تجویز پاس کر لی ہے جو ہر طرح آپ
کے حق میں مفید ہے۔ اگر آپ مان لیں تو صلح ہے ورنہ پھر جنگ ہے۔ سنئے!

آپ نے جو یہ نئی بات نکالی ہے اس سے اگر آپ کی غرض مالدار بننا ہے۔ تو ہم حاضر
ہیں، ہم آپس میں مال جمع کر کے آپ کو اتنا دیتے ہیں کہ حجاز میں آپ سے بڑا مالدار
اور کوئی نہ ہو۔ اور اگر اس سے آپ کی غرض اپنی سرداری اور بادشاہت کا منوانا
ہے تو آج سے ہم آپ کو یہ شرف اور منصب دیتے ہیں۔ اور آپ کو اپنا سردار
اور بادشاہ تسلیم کر لیتے ہیں وغیرہ۔ یہ سنکر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
جوابی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں فرمایا ✦

مَا بِیْ مَا تَقُوْلُوْنَ، مَا جِئْتُكُمْ بِمَا جِئْتُكُمْ بِهٖ اَطْلُبُ اَمْوَالَكُمْ وَلَا
الشَّرَفَ فِيْكُمْ وَلَا الْمُلْكَ عَلَيْكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۝
وَاَنْزَلَ عَلَیَّ كِتَابًا وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَكُوْنَ لَكُمْ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَبَلَّغْتُكُمْ رِسَالَةَ
رَبِّیْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ فَاِنْ تَقْبَلُوْا مِنِّیْ مَا جِئْتُكُمْ بِهٖ فَهُوَ حَظُّكُمْ فِی الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَاِنْ تَرُدُّوْهُ عَلَیَّ اَصْبِرْ لِاَمْرِ اللّٰهِ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ۝
(اَخْرَجَهُ ابْنُ اِسْحَاقَ وَابْنُ جَرِيْرٍ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَصَاحِبُ فَتْحِ الْبَيَانِ) یعنی
آپ لوگوں نے جو چیزیں پیش کی ہیں، اُن میں سے کسی کی مجھے ضرورت نہیں۔ نہ میرا
مقصد ان میں سے کسی چیز کو حاصل کرنا ہے۔ میں اسلئے نہیں آیا کہ تمہارے
مال طلب کروں۔ یا تم میں اپنی شرافت وبلندی پیدا کروں۔ یا ملک کا بادشاہ
بن جاؤں۔ سنو! مجھے جناب باری رب العالمین نے تم سب کی طرف اپنا
رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس نے مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے۔ اور مجھے حکم دیا ہے
کہ میں تمہارے لئے خوشیاں سنانے والا اور ڈرانے دھمکانے والا بنوں۔ مجھے
خوشی ہے کہ میں اپنا فرض بجا لا رہا ہوں۔ میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا رہا
ہوں۔ تمہاری خیر خواہی اور بہبودی میں کوئی کمی نہیں کر رہا۔ اب اگر تم نے اُسے
قبول کر لیا تو اپنے دونوں جہان سنوار لوگے۔ اور اگر تم نے اسے واپس کر دیا۔ تو
میں صبر وسہارے کام لونگا یہانتک کہ جناب باری تعالیٰ خود مجھ میں اور تم میں
کوئی دو ٹوک فیصلہ کر دے ✦

(۶۸۵) یہ موتیوں کی لڑیوں جیسے الفاظ اور یہ ٹکسالی سکہ بند فقرے گو اُن کے
دلوں میں کھُب گئے، اور معاملہ کی اصلیت تک پہنچ گئے۔ لیکن اتنی ہمت نہ ہوئی
نہ یہ جرأت ہوئی کہ حق کو علی الاعلان قبول کر لیں، اور صدیوں کی پرانی لکیر کو یکسر
چھوڑ دیں۔ اسلئے خفت مٹانے کے طور پر کہنے لگے۔ اچھا اگر آپ ان سب
باتوں میں سے کسی پر بھی آمادہ نہیں، تو ہم اپنے مسلمان ہو جانے کیلئے آپ سے کچھ
اور عرض کرتے ہیں۔ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ کسی فرشتے کو آپ کی تصدیق کیلئے

آپ کے ساتھ کر دے ہم اُس سے دریافت کریں اور وہ ہمارا اطمینان کر دے اگر یہ نہیں تو آپ اپنے رب سے کہئے کہ وہ آپ کو باغات اور سونے چاندی کے محلات دے۔ تاکہ ہم آپ کی فضیلت کے قائل ہو جائیں اور جان لیں کہ واقعی آپ اپنے رب کے پاس بہت قدر و قیمت والے ہیں۔ ورنہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ بازاروں میں آپ بھی ہماری طرح پھیرے کرتے ہیں اور کسب معاش میں لگے رہتے ہیں اس پہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَا اَنَا بِفَاعِلٍ۔ مَا اَنَا بِالَّذِیْ یَسْاَلُ رَبَّہٗ ھٰذَا۔ وَمَا بُعِثْتُ اِلَیْکُمْ بِھٰذَا۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا۔ (فتح البیان وغیرہ وغیرہ) یعنی میں تم لوگوں کی یہ درخواست بھی قبول نہیں کر سکتا۔ نہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ مانگوں نہ میرا یہ منصب۔ نہ میرا یہ مقصد نہ میری بعثت سے یہ مطلب۔ میں تو صرف خدا کا پیغام پہنچانے والا جنت دوزخ کے کام بتانے والا ہوں اور بس" +

اس پر قریش برہم و برافروختہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہ دیکھو نہ یوں مانتے ہیں نہ ووں۔ ہم تو سموئی ہوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کی طبیعت میں ہی یہ نہیں۔ کہ ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ اچھا تو اب دیکھو ہم کس طرح تمہارے کس بل نکالتے ہیں؟ +

دنیا کے لوگو! تاریخ عالم پڑھ کر بتلاؤ اور سچ سچ بتلاؤ۔ کہ کس کے کس بل نکل گئے؟ کون بدر میں مغلوب ہوا؟ کون مکہ پر حکمراں بنا؟ کس نے عرب کو زیر نگیں کر لیا؟ کس کے سامنے کون قیدیوں کی صورت میں کھڑا ہو کر معافی مانگتا نظر آیا۔؟ سچ ہے جسے خدا رکھے اُسے کون چکھے؟ سانچ کو آنچ نہیں + ان کافروں کے اسی سوال اور واقعہ کا بیان قرآن پاک کی ان آیتوں میں ہے وَقَالُوْا مَالِ ھٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مَلَکٌ فَیَکُوْنَ مَعَہٗ نَذِیْرًا۔ اَوْ یُلْقٰٓی اِلَیْہِ کَنْزٌ اَوْ تَکُوْنُ لَہٗ جَنَّۃٌ یَّاْکُلُ مِنْھَا وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا۔ یعنی یہ کافر کہتے ہیں کہ یہ کیسا رسول ہے؟ جو کھانا بھی کھاتا ہے۔ اور بازاروں میں آمد و رفت بھی رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا جاتا؟ جو اس کی باتوں کی تصدیق کر کے اس کے ساتھ مل کر ہمیں دھمکائے۔ یا اسے کوئی خزانہ کیوں نہیں دیا جاتا؟ یا اس کیلئے کوئی باغ کیوں نہیں تیار کیا جاتا؟ جہاں سے یہ کھا پی لے۔ یہ ظالم اسقدر بڑھے کہ صاف کہہ دیا کہ مسلمانو! تم تو ایک ایسے شخص کی تابعداری میں لگ گئے ہو جس پر کسی اور کا جادو چل گیا ہے +

(۶۸۶) بالآخر تباہ ہو گئے اور خدا کا دین کامل ہوا۔ اللہ کے نبی کا خود ان پر بھی تسلط ہو گیا آپ کے مخالفین کا انجام سنکر جو حضور کی بات ماننے آپ سے محبت رکھنے اس کی نسبت سنئے۔ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ۔ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا۔ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ۔ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوۃٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا۔ ثُمَّ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ) یعنی چودہویں رات تھی، ہم خدائی چاند حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جھرمٹ مارے بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے آسمانی چاند کی طرف دیکھا، پھر ہماری طرف نظریں ڈال کر فرمایا تم عنقریب (بروز قیامت) اپنے رب کا دیدار اسی طرح کرو گے جیسے اب تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کوئی بھیڑ بھاڑ دھکا کی ریل پیل نہ ہو گی۔ پس دیدار رب کے حصول کیلئے ایک کام تو تم ضرور کیا کرو، کہ صبح کی اور عصر کی نماز اول وقت با جماعت ادا کر لیا کرو۔ پھر آپ نے آیت قرآن تلاوت فرمائی کہ اپنے رب کی پاکی اور تعریف بیان کر، سورج کے نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے"

(۶۸۷) اور لوگ تو اپنی جانیں میں تو اپنی کہتا ہوں، کہ خدا کے بعد سب سے بڑے احسان ہم پر ہمارے نبی کے ہیں۔ میں آپ کو وہ خطبہ سنا چکا ہوں جو انصار کے مجمع کے سامنے آپ نے بیان فرمایا تھا۔ آج اسی کا ایک حصہ اور بھی سن لو۔ فرماتے ہیں۔ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ یَمُنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ بِالْاِیْمَانِ وَخَصَّکُمْ بِالْکَرَامَۃِ وَسَمَّاکُمْ بِاَحْسَنِ الْاَسْمَآءِ۔ اَنْصَارُ اللّٰہِ وَاَنْصَارُ رَسُوْلِہٖ۔ قَالُوْا بَلَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمَنُّ وَاَفْضَلُ۔ ثُمَّ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا تُجِیْبُوْنِیْ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ؟ قَالُوْا اِنَّمَا نُجِیْبُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہِ الْمِنَّۃُ وَالْفَضْلُ۔ وَجَدْتَنَا فِیْ ظُلْمَۃٍ فَاَخْرَجَنَا اللّٰہُ بِکَ اِلَی النُّوْرِ۔ وَوَجَدْتَنَا عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَنَا اللّٰہُ بِکَ۔ وَوَجَدْتَنَا ضُلَّالًا فَھَدَانَا اللّٰہُ بِکَ۔ فَرَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا۔ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ فَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ حِلٍّ (مجمع الزوائد وغیرہ) انصاریو! کیا تم پر خدا نے یہ کرم نہیں کیا؟ کہ تمہیں ایمان بخشا؟ تمہیں مخصوص بزرگی عطا فرمائی۔ اور تمہارا بہترین پیارا نام رکھا یعنی خدا کے اور اس کے رسول کے انصار و مددگار، انھوں نے جواب دیا کہ بیشک اللہ کے یہ احسان ہم پر ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ احسان ہم پر اللہ کے اور اس کے رسول کے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کے

بلکہ تم بھی اپنے احسانات جو مجھ پر ہیں بیان کر سکتے ہو۔ انصار نے فرمایا ہم اللہ کے رسولؐ کو کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ ہم پر حضورؐ کے اور جناب باری کے بڑے بڑے انعامات ہیں۔ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کفر کی اندھیریوں سے نکال کر اسلام کے نور میں لاکھڑا کیا ہماری نجات ہوگئی ہماری گمراہی ہدایت سے بدل گئی پس ہم اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور آپ کے نبی ہونے پر خوش ہیں راضی ہیں اور دل سے اقراری ہیں۔ یا رسول اللہ آپ جو چاہیں کیجئے ہماری جو چیز آپ کے کام میں آجائے ہماری خوشی کا باعث ہے۔

(۶۸۸) پس میرے بھائیو! اور بزرگو! اللہ کے احسانات کو اس کے رسولؐ کے اکرامات کو اپنے سامنے رکھو۔ اور ممنوع کاموں کے آس پاس بھی نہ پھٹکو۔ سنو میں تمہیں ۳ھ ہجری کا غزوۂ احد کا خطبۂ ختم المرسلین اور موعظت محمدی سناؤں۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ قُذِفَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّ مَنْ كَانَ عَلٰی حَرَامٍ فَرَغِبَ عَنْهُ ابْتِغَآءَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ۔ وَمَنْ اَحْسَنَ مِنْ مُّسْلِمٍ وَّكَافِرٍ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ فِیْ عَاجِلِ دُنْيَاهُ اَوْ فِیْ اٰجِلِ اٰخِرَتِهٖ۔ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ بِالْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا صَبِيًّا اَوِ امْرَاَةً اَوْ مَرِيْضًا اَوْ عَبْدًا مَمْلُوْكًا وَمَنِ اسْتَغْنٰی عَنْهَا اسْتَغْنَی اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَمِيْدٌ ۝ (مجمع الزوائد)

لوگو ابھی ابھی مجھے وحی کی گئی ہے کہ جو شخص کسی حرام کام میں مبتلا ہو پھر خدا سے ڈر کر ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اسے چھوڑ دے، اس کے گناہ خداوند کریم معاف فرما دیتا ہے۔ اور جو شخص نیک کام کرے خواہ مومن ہو یا کافر وہ اپنا بدلہ ضرور پاتا ہے، کافر دنیا میں مومن دونوں جگہ۔ اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھنے والوں پر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز فرض ہے، ہاں بچوں پر عورتوں پر بیماروں پر اور غلاموں پر فرض نہیں۔ (وہ ظہر پڑھ لیں) یاد رکھو جو جمعہ کی نماز سے بے پرواہی کرے، اللہ تعالیٰ بھی اس سے منہ موڑ لیگا۔ اور اللہ تعالیٰ سارے جہان سے بے نیاز بے پرواہ اور غنی ہے اور وہی تعریفوں والا اور مستحق تعریف ہے۔

(۶۸۹) بھائیو! وفد بنو عبس کے سامنے جو خطبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا وہ بھی آپ کو سنا دوں، اس وفد نے حضورؐ سے ملاقات کی، اور دریافت کیا، کہ ہم مال مویشی والے لوگ ہیں، اگر ہجرت بغیر ہمارا اسلام ہی مقبول نہ ہو تو خیر ہم سب کچھ بیچ کھوچ کر حاضر خدمت ہونے کو تیار ہیں۔ ورنہ جو ارشاد ہو تو آپ نے ان کے سامنے اپنا یہ مختصر خطبہ پڑھا اِتَّقُوا اللّٰهَ حَيْثُ كُنْتُمْ۔ فَلَنْ يَّلِتَكُمُ اللّٰهُ مِنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا۔ جہاں رہتے ہو وہیں رہو کہیں بھی رہ کر نیک اعمال کرو گے

تمہیں اللہ تعالیٰ برباد نہ کریگا۔ (زاد المعاد)

(۶۹۰) قبیلہ ازد کا وفد حاضر دربار رسالت پناہ ہوا، یہ وفد سات اشخاص پر مشتمل تھا حضورؐ جب اس وفد نے شرف ملاقات حاصل کیا اور بات چیت ہوئی آپ کو ان لوگوں کے اخلاق و عادات پسند آئے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا ایمان والے۔ آپ مسکرائے اور فرمایا سنو ہر بات کی ایک حقیقت ہوتی ہے تمہارے اس دعوے کا ثبوت کیا ہے؟ وفد نے جواب دیا پندرہ خصلتیں۔ پانچ کا حکم تو آپ کے قاصدوں نے ہمیں دیا کہ ہم ان پر ایمان لائیں۔ اور پانچ کا حکم دیا کہ ہم ان پر عمل کریں۔ اور پانچ خصلتیں اسلام سے پہلے کی ہم میں ہیں۔ ہم تو انہیں نیک خصلتیں سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر آپ ان سے روکینگے تو ہم رک جائیں گے۔ آپ نے فرمایا اچھا بتلاؤ میرے قاصدوں نے ایمان کی بابت پانچ چیزیں تمہیں کیا کیا دیئے ہیں؟ وفد نے کہا اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد جینے پر ایمان رکھنا۔ فرمایا بہت خوب اب وہ پانچ چیزیں بھی بتلاؤ جن پر عمل کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا۔ نماز قائم رکھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔ اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا جس میں طاقت ہو۔ آپ نے فرمایا بہت خوب اب یہ بتلاؤ کہ پہلے سے پانچ عادتیں تم میں کیا کیا ہیں؟ جواب دیا کہ خوشی کے وقت شکر۔ مصیبت کے وقت صبر۔ قضائے خداوندی پر رضامندی۔ دشمن سے لڑائی کے وقت ثابت قدمی۔ غیروں کے طعنوں سے بے پرواہی۔ آپ نے فرمایا بہت خوب۔ یہ تو حکمت کی علم کی بلکہ نبوت کی باتیں ہیں۔ اچھا اب پانچ باتیں میری سن لو، اور انہیں بھی پلے باندھ لو، تو پوری بیس ہو جائیں۔ پھر حضورؐ نے انہیں یہ خطبہ دیا۔ لَا تَجْمَعُوْا مَا لَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَا تَبْنُوْا مَا لَا تَسْكُنُوْنَ ۝ وَلَا تَنَافَسُوْا فِیْ شَیْءٍ اَنْتُمْ عَنْهُ غَدًا تَزُوْلُوْنَ ۝ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ وَعَلَيْهِ تُعْرَضُوْنَ ۝ وَارْغَبُوْا فِیْ مَا عَلَيْهِ تَقْدَمُوْنَ ۝ وَفِيْهِ تُخَلَّدُوْنَ ۝ (رَوَاهُ ابْنُ الْقَيِّمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ زَادِ الْمَعَادِ فِیْ هَدْیِ خَيْرِ الْعِبَادِ ۝ وَرَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِیْ كِتَابِ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ وَغَيْرُهٗ كَمَا فِیْ غَيْرِهٖ)

چنانچہ صحابہ کرام نے اس خطبے کو انہوں نے حفظ کر لیا۔ اور اس پر ہی عمل شروع کر دیا۔ یعنی وہ جمع نہ کرنا جو نہ کھاؤ۔ وہ نہ بنانا جس میں نہ رہو نہ بسو۔ اس چیز کی رغبت نہ کرنا جسے چھوڑ کر کل چل بسو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا جس کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور اسی کے سامنے پیش ہونا ہے۔ بلکہ رغبت

(بسلسلہ)

الاسلام دین الفطرت؟

اسلام ایک سیدھا اور سادا آسان اور قابل عمل مذہب ہے۔ اور دین الفطرت ہے۔ اس کی حدود "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہیں یعنی یہ مذہب "لا الٰہ الا اللہ" سے شروع ہوتا ہے اور "محمد رسول اللہ" پر ختم ہو جاتا ہے ان حدود سے باہر نکلنا بے دینی ہے خواہ اس کا نام کچھ ہی رکھا جائے۔ سورۂ جمعہ میں صاف طور پر حکم ہے کہ صحیح مذہب وہی ہے جو ان پڑھ رسول ان پڑھوں کو سکھاتا ہے اور پڑھے لکھے ہدایت نہیں پا سکتے جب تک ان پڑھوں کے جو خدا کے پڑھائے ہوئے ہیں اصول وطریقے اختیار کر کے ان کے ساتھ مل نہ جائیں اور جو خود ساختہ پڑھے لکھوں کے اصول اختیار کریں ان کو گدھوں سے تشبیہ دی ہے۔ اور صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کو (امام یا پیر یا بزرگ تو کیا) نیک (بھی) ماننا جائز نہیں ہے۔ اگر کسی کو اچھا سمجھا جائے تو صرف یوں کہنے کی اجازت ہے کہ میرے خیال میں وہ ایسا ہے۔ اللہ اس کا حساب لینے والا ہے اس حکم سے کسی شخص کو قابل تقلید یا قابل نمونہ یا قابل اعتماد یا کسی صورت سے بھی پیشوا ہونے کے قابل سمجھنا اور اس کی ہر بات کو مثل شریعت کے حکم کے ماننا منع ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ جس کسی نے سوائے رسول اللہ کے کسی اور کو ایسا سمجھا وہ قیامت کے دن کف افسوس ملے گا اور بہت پچھتائے گا، کہ فلاں شخص کو کیوں ایسا سمجھا جیسا کہ فرمایا "وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا" (پارہ ۱۹ سورۂ فرقان رکوع ۳) یعنی اس دن ظالم (یعنی غلط پیشوا اختیار کرنے والا) اپنے دونوں ہاتھ کاٹے گا یہ کہتے ہوئے کہ کاش میں نے صرف رسول اللہ کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا! ہائے میری خرابی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا؟ اور قرآن شریف میں یہ بھی جتا دیا کہ جہنم کے لئے بہت سے جن اور انسان چھوڑ رکھے ہیں۔ ان کے دل ہیں وہ ان سے سمجھتے نہیں۔ ان کی آنکھیں ہیں وہ ان سے دیکھتے نہیں۔ ان کے کان ہیں وہ ان سے سنتے نہیں (بلکہ اور کسی کو پیشوا بنا کر اس کے قول کے مطابق عمل کرتے ہیں) وہ چوپایوں کی طرح ہیں۔ بلکہ وہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَہَنَّمَ پارہ ۹ سورۂ اعراف رکوع ۲۱) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ صرف ایک راستہ جس پر میں اور میرے صحابہ چلتے ہیں نجات کا ہے۔ باقی سب راستے آگ کے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں اور رسول اللہ نے اپنی نصیحت میں بالکل واضح کر کے فرما دیا ہے کہ "دین الفطرت" اور نجات کا راستہ کیا ہے؟ لیکن افسوس کہ شرک اور تقلید کا اثر اس قدر دنیا پر چھا گیا ہے کہ جو لوگ بظاہر مشرک نہیں ہیں انہوں نے بھی جس طرح مشرکین عرب نے بے شمار رب بنا رکھے تھے اور یہودیوں نے اپنے علماء و مشائخ کو رب رکھا تھا اسی طرح بے شمار پیشوا اور رب بنا رکھے ہیں ان ہی سے جو کچھ بھی کسی نے کہہ دیا بس اس کو خدا اور رسول کے حکم سے بڑھ کر سمجھ لیا یعنی خدا اور رسول کے حکم پر غور کر کے اس پر عمل نہ کیا بلکہ اُن غیر اللہ کے اقوال پر چلنے لگے اور بے سند لوگوں کی راؤں کے مطابق بہت سے بناوٹی اصول و قواعد قائم کر لئے ہیں یہاں تک

شاعر کا خطیب بے عمل و بار یار سے خطاب

ذوق ایثار و عمل کا نہ تجھے ہے نہ مجھے
ڈھونڈتے رہتے ہیں لذت سخن آرائی میں
مست رکھتا ہے ہمیں نشۂ صہبائے سخن
ہمہ تن قال ہی رہتا ہے کہاں کی دانش
اپنی ان باتوں کو ہم چاہتے ہیں منوانا
ہے وہ مسحور فقط اس کے ہماری باتیں
یہ تو سوچیں کہ بھلا دین کی کیا خدمت کی
فکر پر فخر مجھے اور تجھے نطق پہ ناز
میرا چلتا ہے قلم اور تری چلتی ہے زباں
تجھ کو تقریر سے مطلب مجھے اشعار سے کام
جاں نثاری کا سبق دیتے ہیں سب کو لیکن

زیست اس طرح کی زیبا نہ تجھے ہے نہ مجھے
عملی کام کا چسکا نہ تجھے ہے نہ مجھے
حاجت ساغر و مینا نہ تجھے ہے نہ مجھے
مان لیتا ہوں کہ سودا نہ تجھے ہے نہ مجھے
جن پہ الہام کا دھوکا نہ تجھے ہے نہ مجھے
قوم نے غور سے دیکھا نہ تجھے ہے نہ مجھے
میں نے مانا غم دنیا نہ تجھے ہے نہ مجھے
دست و بازو پہ بھروسا نہ تجھے ہے نہ مجھے
حوصلہ جنبش پا کا نہ تجھے ہے نہ مجھے
حالت قوم کی پروا نہ تجھے ہے نہ مجھے
اپنی تکلیف گوارا نہ تجھے ہے نہ مجھے

لاکھ اسدؔ ہم کو دکھائے رہ میدان عمل
اپنے کوچے سے نکلنا نہ تجھے ہے نہ مجھے

غضب کرتے ہیں کہ اگر قرآن شریف کی کسی آیت
میں کوئی بات ان کے عقیدے کے خلاف ہو یا
سمجھ میں نہ آئے تو اس آیت کو بغیر اس کے کہ
خود خدائے تعالیٰ نے اسے منسوخ کیا ہو محض اپنی
رائے سے منسوخ کہہ دیتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ
(معاذ اللہ) یہ بتلا دینا بھول گیا۔ کہ یہ آیت منسوخ
ہے اور اس لئے بندوں کو منسوخ کرنی پڑی۔
حق شناس لوگ کہہ بھی گئے ہیں کہ "مسلمانان
در گور و مسلمانی در کتاب" مگر کسی کے کان پر جوں
نہیں رینگتی۔ اس پر اگر کوئی شخص ان کے بنائے
ہوئے مذہب کو نہ مانے اور اپنے دل، آنکھوں
اور کانوں سے بموجب خدا کے حکم کے کام لے کر
سمجھ کر عمل کرے تو اُسے "غیر مقلدیت" کا الزام
دیا جاتا ہے۔ تقلید کا اس قدر اندھیرا چھایا ہوا ہے
کہ رائے اور سمجھ میں تمیز نہیں کر سکتے۔ افسوس!
شرک بدعت اور تقلید عام ہونے کی وجہ سے کچھ
ایسا عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے کہ قریباً ہر مسجد میں
ہر جمعے کو خطبے میں پڑھا جاتا ہے کہ سب کلاموں
سے بہتر کلام، اللہ کا ہے اور سب طریقوں سے
بہتر طریقہ رسول اللہ کا ہے۔ اور طرح طرح سے
جتایا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث کے مطابق عمل
کے بغیر نجات نہیں ہے۔ اور زبانی سب اس کو
مانتے ہیں مگر عمل پر ذرہ بھر بھی اس کا اثر نہیں
ہے عمل یہ ہے غیر اللہ کے اقوال وغیرہ کو خدا
کے حکم کی طرح مانا جاتا ہے۔ اور غیر رسول ہر ہر
طریقے سے پیشوا مانا جاتا ہے۔ اگر ان سے کسی
مسئلے کے متعلق کہا جائے کہ رسول اللہ کا فرمان
یہ ہے تو بے دھڑک جواب دیتے ہیں کہ ہمارے
ہاں (اس کے خلاف) یوں ہے معاذ اللہ!
گویا ان کا مذہب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ کی حد سے باہر ہے۔ ڈرتے نہیں کہ خدائے
تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ وَمَن
يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ
الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ
مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا
(پارہ ۵) یعنی جو کوئی خلاف کرتا ہے رسول کے
بعد اس کے کہ اس پر وہ راستہ ظاہر ہو گیا
ہو اور مومنوں کے طریقے کے خلاف کسی اور
طریقے کی پیروی کرتا ہے۔ ہم اس کو اس طرف
پھیر دیتے ہیں جس طرف وہ پھرتا ہے اور اس کو
آگ میں داخل کر دیتے ہیں اور وہ بُرا ٹھکانا ہے
فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ یعنی اے آنکھوں
والو عبرت پکڑو۔ راقم عبدالجلیل از فریدآباد۔

اہل حدیث کی شان!

(از عبدالعزیز کوٹلوی)

مولوی محمد شریف صاحب بزعم خود لکھتے
ہیں کہ جماعت حقہ اہل حدیث سے ملنا جلنا
دوستی محبت، ان کی عزت کرنا اپنے آپ کو
ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ وہابی دین دار نہیں،
بُرے ہمنشیں کی سیاہی نہ ہو پہنچے تو دھواں
ضرور ملے گا جس نے وہابی کی تعظیم کی اس نے
گویا اسلام کو گرا دیا۔ ان کے ساتھ کھانا پینا
شادی بیاہ کرنا ناجائز ہے جب اہل حدیث
مر جائے تو اس کا جنازہ تک نہ پڑھا جائے۔
جو شخص جنازے کے پیچھے جائے وہ خدا تعالیٰ
کی ناراضگی میں واپس لوٹنے تک رہے۔

آپ مذکورہ بالا تحریر سے مولوی محمد شریف
صاحب کا اصل مدعا اور صحیح مطلب خوب اچھی
طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ مولوی صاحب کس قدر
تاکیداً جماعت حقہ اہل حدیث سے میل ملاپ
اور کھانا پینا منع فرماتے ہیں اور اہل حدیث
کا جنازہ پڑھنا بقول مولوی صاحب گویا اسلام
کو گرانا اور اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر خدا
کی ناراضگی کو خود خریدنا ہے۔

تعجب تو اس بات پر ہے کہ ایک طرف مولوی
صاحب اس قدر تعدی سے لوگوں کو اہل حدیث
سے الگ رہنے کی تاکید کریں اور دوسری طرف
مولوی صاحب کا اپنا عمل اپنے ہی قول کے
صریحاً خلاف اور بالکل برعکس ہو۔ کیونکہ ہم
دیکھتے ہیں۔ یہی مولوی صاحب اہل حدیث کے
گھر کا کھانا تناول فرماتے ہیں اور صدقہ خیرات
بھی لے لیا کرتے ہیں۔ بلکہ ایک دفعہ خود امرتسر
جا کر ہمارے معزز رکن جناب محمد اسماعیل صاحب
اہل حدیث کے گھر کا کھانا نوش فرما کر اور کچھ
نقدی بھی لے کر آئے تھے۔

نیز مولوی صاحب! آپ کس لحاظ سے اُس
اہل حدیث کو جس کے متعلق آپ خوب اچھی طرح
جانتے ہیں کہ یہ شخص واقعی تمام زندگی اہل حدیث
رہا اور اسی مذہب حقہ پر اس کا انتقال ہوا ہے
باوجود آپ کے ہم عقیدہ نہ ہونے کے آپ خود
اس اہل حدیث کو غسل دیتے، کفن پہناتے اور
اپنے کاندھوں پر اٹھا کر قبرستان لے جا کر
جنازہ پڑھتے ہیں یہ کیوں؟ جب کہ آپ کے
نزدیک اہل حدیث کے ساتھ کسی قسم کا نیک
سلوک کرنا ان کا جنازہ وغیرہ پڑھنا ناجائز اور
خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔

بس ہمارے خیال میں آپ کا ایسا کرنا دو
حالتوں سے خالی نہیں یا تو آپ محض دنیوی
لالچ کی خاطر ریاءً للناس کر کے حواریوں کو خوش
کرتے ہیں۔ یا آپ کے دل میں واقعی اہل حدیث
کی عزت ہے اور آپ محض ظاہر داری ضد و
تعصب ہٹ دھرمی کی بناء پر اہل حدیث کے
ساتھ احناف کو ملنے جلنے نماز جنازہ پڑھنے سے
روکتے ہیں۔ ورنہ آپ کا عمل تو زبانِ حال سے
پکار کر اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ جماعت
حقہ اہل حدیث بے شک لائق عزت اور واجب
الاحترام ہے۔

مستری چراغ الدین ہند و مستری عبداللہ

(سلسلہ کے لئے صفحہ ملاحظہ ہو)

(بسلسلہ صفحہ ۱۴)

ء احب جنڈ لیسر جو کہ بفضل خدا پختہ اہل حدیث تھے رب العزت نے دست قدرت سے ان کی بزرگی کو واضح کرنے کے لئے اشد ترین مخالفین سے بھی ان کی خدمت کرواکر روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا کہ دیکھو اہل حدیث کو لامذہب بے دین کہہ کر ان سے بائیکاٹ کرنے والے خدائے تعالیٰ نے کیوں کر خادم بنا دیئے اسی طرح خدا تعالیٰ اپنے پیارے صادقین کی شان و شوکت کو کبھی مخالفوں کے ذریعے بھی ظاہر کر دا کر ان کی سچائی

کو ثابت کر دیتا ہے ۔ الفضل ما شہدت بہ الاعداء فافہم۔

نیز آپ نے اپنے برادر کلاں مولوی عبد اللہ صاحب کے جنازے پر مقتدیوں کو الحمد شریف پڑھنے کی تلقین تاکید کر کے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ مسائل اہل حدیث ہی بہتر افضل اور آپ کے نزدیک محبوب ترین ہیں۔ اور ان پر ہی عمل کرنا خوشنودی دارین اور موجب نجات اخروی ہے اور ہیں۔ خدائے تعالیٰ آپ کو اسی طرح عامل بالقرآن والحدیث بنائے۔

سوانح عمری حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

(گذشتہ سے پیوستہ۔ آخری قسط)

شجاعت اور مہارت جنگ:۔ جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک صرف صاحب علم و فضل ہی نہیں تھے بلکہ انہیں فن سپہ گری میں بھی کمال حاصل تھا۔ عبدۃ بن سلیمان المروزی کا بیان ہے "ہم ایک مرتبہ روم کی ایک مہم پر حضرت عبداللہ بن مبارک کے ساتھ گئے وہاں دیکھا کہ فریقین کی صف آرائی کے بعد دشمن کی صف سے ایک بہادر نکلا اور اس نے للکار کر دعوت جنگ دی اس کے جواب میں ہماری طرف سے بھی ایک بہادر بڑھا جس نے اپنے حریف کو قتل کر دیا اس کے بعد دشمن کی صف سے ایک اور جنگجو سپاہی نکلا، اور ہماری فوج کے بہادر نے اس کا بھی کام تمام کر دیا۔ اب ہمارے بہادر نے گرج کر کہا۔ کیا کوئی اور ہے جو مقابلہ کے لئے آئے؟ کچھ تامل کے بعد دشمن کی صف سے تیسرا جنگ آزما بڑھا۔ تھوڑی دیر تک دونوں میں جنگ ہوتی رہی آخر کار ہماری فوج کے اس بہادر نے اس کے بھی اس زور سے نیزہ مارا کہ اس کا لاشہ زمین پر خاک و خون میں تڑپ رہا تھا۔ راوی کہتا ہے اب ہم سب دوڑ پڑے اور اس شخص کا احاطہ کر لیا۔ اس نے آستین سے اپنا منہ چھپا رکھا تھا۔ میں نے زور سے جھٹکا دے کر آستین منہ پر سے ہٹائی دیکھا کہ ہمارا یہ بہادر، عبداللہ بن مبارک تھا۔ مجھ کو دیکھ کر فرمانے لگے "کیوں ابا عمرو! تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو مجھ پر لعن و تشنیع کرتے ہیں؟" عل +

غایت کمال و بزرگی:۔ تمام علمی و عملی کمالات کی جامعیت نے حضرت عبداللہ بن مبارک کی شخصیت کو اس قدر محبوب و ہر دل عزیز بنا دیا تھا کہ لوگ ان سے بے ساختہ محبت کرتے تھے اور ان کی شان میں کوئی کلمہ استخفاف سن نہیں سکتے تھے۔ اسود بن سالم کہتے ہیں "ابن مبارک امام مقتدی تھے اور سنت میں سب سے زیادہ تثبت رکھتے تھے میں اگر کسی شخص کو ان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو مجھے اس کے اسلام میں شک ہونے لگتا ہے" علہ۔

ابن عیینہ فرماتے ہیں "میں نے صحابہ کرام کے حالات میں غور کیا ہے اور ادھر عبداللہ بن مبارک کے حالات بھی دیکھے ہیں دونوں کے مقابلے سے میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضرت ابن مبارک پر محض اس وجہ سے فضیلت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف پایا ہے اور آپ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتے رہے ہیں" عله۔

امام نسائی کا بیان ہے کہ "میں ابن مبارک کے عہد میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جو مرتبہ کے اعتبار سے ان سے زیادہ بڑا اور بلند ہو اور جس میں تمام خصائل محمودہ اس جامعیت کے ساتھ پائے جاتے ہوں"۔ خلیلی کہتے ہیں۔ "ابن مبارک متفق علیہ امام ہیں ان کی کرامات ناقابل شمار ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ابدال میں سے ہیں" عله۔

تلامذہ:۔ حضرت عبداللہ بن مبارک ایسی جامع شخصیت سے کون کسب فیض کرنا نہ چاہتا چنانچہ آپ سے استفادہ کی غرض سے مختلف ولایتوں کے بے شمار لوگ دور دراز سے آتے اور اپنی تشنگی علم بجھاتے تھے۔ عله

ان میں سے بعض بڑے بڑے ائمہ علم و ہدیٰ بھی تھے مثلاً عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن معین، ابوبکر بن شیبہ، احمد بن حنبل المروزی، حبان بن موسیٰ۔ عله

مقولے:۔ آپ کے مقولے نہایت حکیمانہ اور نصیحت آموز ہوتے تھے۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا "لوگ دنیا سے اٹھے جا رہے ہیں، حالانکہ انہوں نے اس چیز کو نہیں چکھا، جو یہاں کی سب سے زیادہ عمدہ اور نفیس چیز ہے" لوگوں نے پوچھا "حضرت وہ کیا؟" ارشاد ہوا، "اللہ کی معرفت"

ان سے کسی نے پوچھا "تواضع کیا ہے؟"

عله تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۷ +
عله تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۸ +

عله تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۵ +
عله تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۷ + عله تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۳ + عله تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ ۲۵۳ +

فرمایا "سال داروں کے ساتھ تکبر سے پیش آنا"۔
ایک دفعہ آپ نے فرمایا "چھ لاکھ درہموں کے صدقہ کرنے سے بہتر یہ ہے کہ میں ایک مشتبہ درہم کو رد کر دوں"۔

ایک مرتبہ آپ سے دریافت کیا گیا "واقعی انسان کون ہیں؟" فرمایا "علما" پھر پوچھا گیا "بادشاہ کون ہیں؟" ارشاد ہوا "ارباب زہد" پھر سوال کیا گیا "کمینے کون ہیں؟" جواب دیا "وہ بدنصیب انسان جو دین کو معاش کا ذریعہ بناتے ہیں"۔

ایک موقعہ پر ارشاد ہوتا ہے "ہم نے تو علم دنیا کے لئے ہی حاصل کیا تھا۔ لیکن جب اُسے حاصل کر چکے تو علم نے ہم کو بتایا کہ دنیا ترک کر دینی چاہیئے"۔

ایک دفعہ آپ چند ساتھیوں کے ساتھ پانی پینے ایک گھاٹ پر تشریف لے گئے وہاں جو لوگ موجود تھے وہ آپ کو پہچانتے نہیں تھے چنانچہ جب آپ پانی پینے کے لئے آگے بڑھے تو اُن لوگوں نے مزاحمت کی اور آپ کو آگے بڑھنے سے روک دیا حضرت کے ساتھیوں کو ان "واقفوں" کی یہ حرکت سخت ناگوار گذری۔ لیکن آپ نے یہ فرما کر انہیں خاموش کر دیا "زندگی کا لطف ایسی ہی جگہ پر ہے۔ کہ جہاں ہمیں کوئی نہ جانتا ہو اور جہاں کوئی ہماری توقیر نہ کرتا ہو" علہ۔

وفات:۔ وفات بھی اس قدر اچھی ہوئی کہ خدا ہر مسلمان کو نصیب کرے۔ کسی غزوے میں گئے تھے کہ وہاں سے واپسی پر راستے ہی میں بیمار ہو گئے۔ عمر وہی پائی جو سید ولد آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی یعنی ۶۳ سال کی۔ آخر کار اسی مرض میں ۱۲ رمضان ۱۸۱ھ ہجری کو علی الصباح ہیت علہ میں انتقال فرمایا علہ مشہور عباسی خلیفہ ہارون کو اطلاع ہوئی تو اس نے کہا "افسوس علماء کے سردار کا انتقال ہو گیا" علہ۔ حضرت سفیان بن عیینہ بولے "وہ بڑے فقیہ، عالم، عابد، زاہد، سخی، بہادر اور شاعر تھے۔ فضیل بن عیاض نے کہا۔ "ابن مبارک چل بسے لیکن انہوں نے اپنا مثل کوئی نہیں چھوڑا" علہ۔ رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً + فقط

نوٹ:۔ امام خطیب بغدادی کی کتاب تاریخ بغداد کا ایک جز متعلق بہ امام ابوحنیفہ مع مناقب و مثالب عربی مع اردو ترجمہ ہم نے چھپوا لیا ہے قیمت صرف ایک روپیہ۔ منگوانے کا پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

علہ یہ سب ماخوذ ہے کتاب صفۃ الصفوۃ جلد ۴ از ۱۱۵-۱۱۳ سے ماخوذ ہے علہ یہ شہر دریائے فرات کے لب ساحل واقع اور حدود عراق میں داخل تھا (ابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۲۴۸)

علہ تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۸ + علہ تاریخ خطیب بغدادی جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۳ +

علہ تہذیب التہذیب جلد ۵ صفحہ ۳۸۵ +

جنت کا جعلی پاسپورٹ

بعض مسلمان اس طرح لے رہے ہیں کہ اپنے مینے امام مولوی کو جمعرات کی روٹیاں، شب برات کا حلوہ، گیارھویں کی کھیر وغیرہ، محرم کا پلاؤ، مردے کا قل درود ختم مع سیپی فروٹ، تیسرا، ساتواں، دسواں، چالیسواں، قربانیوں کے چمڑے، صدقہ فطر سب کچھ دیں۔ شادی غمی میں مولود کرائیں۔ عید میلاد کا چندہ دیں۔ جماعت اہل حدیث کو وہابی نجدی غیر مقلد کہہ کر کوستے رہیں۔ اصل بات جس سے مولوی کے مقرب ہو کر معرفت کے پتلے بن جائیں وہ یہ کہ مولوی کے کہنے سے قرآن مجید کے پکے منکر ہو جائیں قرآن مجید کے ترجمے کا ایک حرف بھی دنیا میں سنانا اور خود پڑھنا یا سننا مکروہ جانیں۔ ترجمہ سنانے والوں کو از حد بُرا اور پاگل خیال کریں، اگر کوئی خدا خوف آدمی دو چار آیات کا ترجمہ سُن بھی لے تو اُسے بُری طرح بدتہذیبی سے منع کر دیں۔ بس یہ سب کام کر کے اپنے مولوی سے جنت کا پاسپورٹ حاصل کر لیتے ہیں پھر ان کو کسی طرح کا دنیا و آخرت کا ڈر نہیں رہتا۔ خواہ گھروں میں تصویریں لٹکائیں۔ عورتیں بہو بیٹیوں میں باجے بجاتے رہیں۔ ریکارڈ ایسے ایسے لگائیں کہ وہ یہاں لکھنے خلاف تہذیب ہیں۔ باتیں جب کریں تو ایسی ہی کریں کہ فلاں ٹاکیز میں اچھے اچھے ایکٹر کام کرتے ہیں۔ فلانی جان تو غضب کا پاٹ کرتی ہے۔ خواہ نماز بھی نہ پڑھیں۔ روزے نہ رکھیں۔ مال ہوتے ہوئے بھی حج کو نہ جائیں۔ زکوٰۃ نہ دیں۔ کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ کے جھکتے ہوئے بھی انبیاء اولیاء سے مُرادیں مانگیں۔ ان کو حاجت روا جانیں۔ اور غیر اللہ کو پکاریں۔ ایسے مسلمانوں کو چاہئے کہ کسی قرآن مجید کا ترجمہ جاننے والے سے پوچھ لیں کہ ان مولویوں کا دیا ہوا یہ پاسپورٹ ٹھیک ہے یا جعلی؟ اور ہم بجائے جنت کے کہاں پہونچائے جائیں گے؟ کیوں کہ ایسے لوگوں کے واسطے اللہ پاک قرآن مجید کی سورۃ الحاقہ میں فرماتا ہے خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۞ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۞ ترجمہ۔ اس کو پکڑ لو۔ پھر طوق ڈالو۔ پھر آگ کے ڈھیر میں اس کو بٹھاؤ۔

آخیر میں دعا ہے کہ اللہ پاک گمراہ پیشواؤں سے بچائے۔ اور قرآن مجید کا ترجمہ شوق سے سننے اور سنانے والوں سے خوش ہو جائے۔ آمین یا ربنا آمین!! + عبدالعزیز نائی از کوٹلی لوہاران۔

بلا فرار کھتی ہیں۔ متنبیہ: بغیر عورت والے کو اسکا استعمال نہیں چاہئے قیمت دو ماہ کی دوا صرف دو روپے آٹھ آنے۔ نمونہ کی پانچ خوراک صرف آٹھ آنے میں منگوا لیجئے +

معجون مقوی عنبری یہ معجون اپنے اوصاف میں ہم صفت موصوف ہے مقوی اعضائے رئیسہ و مقوی باہ ہے سعت کو دوبارہ کرتی ہے گذری ہوئی یا کھوئی ہوئی بہار کو از سر نو پیدا کرکے جوانی کے لطف دکھاتی ہے موسم سرما کا تحفہ ہے نیز سرطرح کے دردوں مثلاً ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا رہنا کھانسی نزلہ زکام درد قولنج اور دیگر ریاح وغیرہ کو دور کرتی ہے اور ریاحی اخراج کرتی ہے مقوی جزو بدن بنا کر دوران خون کثرت سے پیدا کرکے چہرے کو سرخ کرتی ہے دماغی محنت والوں کے لئے اسکا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے قیمتی اجزاء سے تیار کی گئی ہے قیمت ہر ایک کے لئے صرف دو روپے آٹھ آنے۔ نمونہ کی ڈبیہ پانچ تولے صرف بارہ آنے پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا۔ منگوانے کا پتہ: حکیم عبدالرحمٰن خاں معرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

فہرست مائیہ لیے شمائل شریف (خورد) یوسف کے کتب خانے مشرقی جواہرات علمیہ سے مالا مال ہیں ہم اس علمی ذخیرہ سے ہاتھ دھوئے بیٹھے تھے لیکن چند علم دوست بزرگوں نے اسطرف توجہ کی اور مطبع کا دیانی کے نام سے ایک مطبع اور دارالاشاعت قائم کرکے فارسی عربی اور ترکی وغیرہ کے چند قدیم نسخوں کو شائع کیا ہے شمائل شریف بھی اسی مطبع کی مطبوعہ ہے کاغذ اور طباعت انگلستان یا انگلینڈ شام اور مصر وغیرہ کتابوں میں چھپکر نکلی ہیں ان میں سے اعلیٰ ہے سائز بھی ہے پہلے ہدیہ سے کم اب ستہ کر دیا گیا ہے تاکہ زیادہ لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ **شمائل شریف (کلاں)** بخط جناب محمد حسن صاحب خوشنویس کی لکھی ہوئی شمائل شریف جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے کتابت کی دلآویزی اور پاکیزگی کو جسے خاص شان کی مالک ہے موصوفہ کو ہندوستان کی سب سے بہترین عربی خوشنویس ہونے کی حیثیت سے مختلف انجمنوں اور نمائشوں کی طرف سے طلائی تمغے ملے ہیں جو علم و ہنر بھوپال اور اعلیحضرت نواب صاحب حیدرآباد نے ہدیہ اور وظائف دیئے ہیں

رعایتی اعلان خطبات التوحید جدید مکمل مولفہ حضرت شاہ اسمٰعیل صاحب شہید مولانا محمد ابوالحسن صاحب مرحوم کے بلانصیحت کے پڑاور مختلف مسائل کے اہم خطبے درج ہیں قیمت ۱۲/ محصول معاف۔ صراط مستقیم یہ کتاب مولانا اسمٰعیل صاحب شہید نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی اب اس کا ترجمہ اردو میں ہو گیا ہے یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت ایک روپیہ محصول مع رجسٹری ۔ بلوغ المرام مترجم اردو یہ حدیث کی کتاب ہے جو بیٹیل ہے اسکو سمجھ کر پڑھنے سے طالب حدیث کو مکمل صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہو جاتا ہے ترجمہ بین السطور و حاشیہ پر فوائد درج ہیں نئی چھپی ہے قیمت اصلی ۱۲/ محصول مع رجسٹری ۔ تقویۃ الایمان کلاں مکمل حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کی لکھی ہوئی مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ عارف الاشرار و رسالہ اتباع سنت و خط مولانا اسمٰعیل شہید مع فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قیمت ۱۲/ محصول مع رجسٹری گیارہ آنہ۔ نوٹ ضروری: قیمت ہر حال میں مع محصول بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنی چاہئے + ملنے کا پتہ: مینیجر محمدی بکڈپو امرتسر +

ملنے کے پتے: صدر دفتر۔ کتبہ جامعہ قرولباغ نئی دہلی + شاخیں اور ایجنسیاں: (۱) مکتبہ جامعہ جامع مسجد دہلی (۲) مکتبہ جامعہ بیرون لوہاری دروازہ لاہور (۳) مکتبہ جامعہ امین آباد لکھنؤ (۴) مکتبہ جامعہ پرنسس بلڈنگ بمبئی (۵) سرحد بک ایجنسی بازار قصہ خوانی پشاور (۶) کتب خانہ عابد شاپ حیدرآباد دکن — یہ شمائل مترجم ہے اور ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ سائز ۲۰×۲۶ ہدیہ مجلد ۸ آنہ

اکسیر اعظم یعنی تحفہ سرما اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ اور ممسک ہونے کے علاوہ عام مقوی جسم جنرل ٹانک بھی ہے تمام جسمانی قوتوں کو بحال کرتی ہے ضعف اعصاب و ضعف دماغ کو دور کرکے جسم میں ایک برقی روح پیدا کر دیتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر ہے دماغی تکان کو دور کرکے دماغ کو فوراً کام کے لئے مستعد کر دیتی ہے اور فرحت و بشاشت پیدا کرتی ہے مرض سرعت کے لئے لاثانی دوا ثابت ہو چکی ہے اس کے چند روز کے استعمال سے امساک قدرتی پیدا ہو جاتا ہے۔ وقتی طور پر استعمال کرنے سے بھی حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ ان تمام فوائد کے علاوہ دائمی نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے بھی مفید ہے قیمت چالیس خوراک صرف دو روپے مع محصول و پیکنگ۔ دراصل یہ قیمت نہیں احسان کے بدلے کا احسان ہے ورنہ قیمت تو ہم ان سے وصول کرتے ہیں جو رواج رجواڑے نواب امراء ایسی شکایتیں لیکر

ہمارے پاس آتے ہیں یہ دام تو صرف اسلامی خیر خواہی کے طور پر ہیں۔ آپ آج ہی منگوا لیجئے اور جاڑوں کے موسم میں رب کی اس قدرت کا مشاہدہ کریں +

تریاق صحت غذا کو ہضم کرنے والی اور بھوک لگانیوالی دواؤں کا سرتاج بادی چیزوں کو بہت جلد تحلیل کرتا اور بھوک لگاتا ہے۔ اگر پیٹ میں گرانی رہتی ہے؟ نفخ شکم اور درد شکم ستاتا رہتا ہے؟ ریاح کی کثرت ہے؟ بھوک نہ لگتی ہو؟ تو یہ دوا کچھ دنوں تک استعمال کیجئے۔ ان تمام شکایتوں کو دور کر دے گا۔ جگر اور معدے کو قوت دینے والی بے نظیر دوا ہے دماغ کو قوت بخشتی اور قلب کو قوت و فرحت دیتی ہے۔ آٹھ تولہ دوا مسلسل کھا لیجئے۔ انشاءاللہ اس قسم کی تمام شکایتیں رفع ہو جائیں گی قیمت صرف ایک روپیہ چھ آنے (عہ)۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا + اس پتے سے جلد منگوائیں۔ حکیم محمد جان انوری، بمعرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی +

اپنے گھر کی عورتوں کی اصلاح کے لئے ام نبی کریم کی ازواج مطہرات کی سوانح منگوا لیجئے۔ اس میں حضور کی گیارہ بیویوں کی پاک زندگیاں ہیں ان کا صبر و شکر کے ساتھ دنیا کو گذارنا تنگی ترشی سے اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنا۔ خاوند اور دیگر اقرباء سے میل ملاپ رکھنا ان کی پوری سوانح کے ساتھ ہی اس مسئلہ پر مخالفین اسلام جو اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا جواب۔ ان نکاحوں کی مصلحت اور اس بات کا بیان کہ حضور کا کوئی نکاح صرف خواہش نفس کے لئے نہ تھا وغیرہ مجلد کتاب ہے۔ اصلی قیمت بارہ آنے اس وقت مجلد کی قیمت صرف آٹھ آنے ۸/ +

اسلامی پردہ اس رسالہ میں شرعی پردے کی حقیقت و اہمیت و حکمت کو قرآن و حدیث اور عقلی نقلی ٹھوس دلائل سے ثابت کیا ہے مخالفین پردہ کے تمام شکوک و شبہات اور دلیلوں کا پرزور اور مدلل جواب دیا ہے ۴۸ صفحات ہیں قیمت صرف چار آنے (۴/) +

ہے کوئی حنفی مذہب کا عالم جو اس کا جواب دے؟

الحمد شریف امام کے پیچھے پڑھنے کا مسئلہ مدتوں سے حنفیوں اور اہل حدیثوں میں زیر بحث ہے دونوں طرف سے برابر کتابیں اس پر لکھی جا رہی ہیں۔ اس مسئلہ میں حضرت مولانا مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی نے ایک کتاب بنام ہدایۃ المعتدی لکھی ہے جو اس مسئلہ کو سمجھانے کے لئے بے نظیر ہے۔ اس مسئلہ کے دلائل اور حنفیوں کے دلائل کے جوابات سب اس میں پورے ہیں۔ اس کا جواب چوتھائی صدی گذر جانے کے باوجود حنفیوں سے نہیں ہو سکا۔ اس کی اصلی قیمت آٹھ آنے ہے۔ اس وقت ہم سات آنے میں آپ کو یہ کتاب بھیج دیں گے

مجموعہ نظم شبلی مع سوانح عمری اس میں مولوی شبلی صاحب کی تمام نظمیں ہیں۔ مثلاً قومی مسدس اور مد و جزر اسلام، مسلم لیگ، صلح کانفرنس، مسلم یونیورسٹی، مسئلہ الحاق، نالۂ شبلی، انصاف، خلیفۂ اسلام، دعوت عمل، غزلیات شبلی، سیرت نبوی، اسلام، مساوات، خلافت فاروقی، تنزل کا اصلی سبب، مذہب و سیاست، ہجرت نبوی، نظام حکومت اسلام، عدل جہانگیری، بربادی سلطنت، حضور کے اخلاق اور غربا نوازی وغیرہ مضامین پر پھڑکتی ہوئی جاندار نظمیں۔ ساتھ ہی شبلی صاحب کی زندگی کے حالات اور ان کی سوانح مرتب کردہ مولانا اشرف صاحب لکھنوی۔ یہ بہترین کتاب ہم آپ کو بجائے چھ آنے کے صرف چار آنے میں دیں گے۔ بھیجئے +

فتاوی محمدیہ یہ جس میں صحابہ کرام کے بارہ سو سوالات اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ سو جوابات ہیں۔ ساتھ ہی سوال جواب شرعی کے متعلق تمام احکام ہیں۔ آپ نے آج تک مولویوں کے فتاوے دیکھے ہوں گے۔ آج فتاوی محمدیہ دیکھو۔ یہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا جمع کردہ ہے۔ اور حضرت مولانا محمد صاحب مدظلہ کا ترجمہ کردہ ہے۔ اس کے صفحات اس اخبار کے صفحات کے برابر ڈیڑھ سو سے زائد ہیں۔ قیمت فی عدد صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ جلد منگائیے۔

پوری صحیح بخاری شریف کا ترجمہ

تین جلدوں میں مجلد بہت ہی سستا یعنی بجائے دس روپے کے صرف چھ روپے میں۔ صحیح بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ ہے۔ تین جلدوں میں دس ہزار صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے ہم نے اس کی جلدیں چمڑے کی کونے پشتے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بندھوالی ہیں۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی بہترین ہے پہلی جلد کے سوا چھ سو صفحات ہیں اس میں تین ہزار باون حدیثیں ہیں۔ پہلے پارے سے دسویں پارے تک کی یہ جلد ہے۔ دوسری گیارہ سے بیس پارے تک کی ہے اس کے چھ سو پچاس صفحات ہیں اور اس میں دو ہزار تین سو چودہ حدیثیں ہیں تیسری جلد پانچ سو ساڑھے سٹھ صفحات کی ہے۔ اس میں دو ہزار پانچ سو دس حدیثیں ہیں۔ اس کی اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن رعایتی قیمت اس وقت مع تین جلدوں کے صرف چھ روپے رکھی ہے محصول ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے جلد منگائیے

بخاری شریف عربی ہندی چھاپے کی دہلی کے مطبع کی نئی چھپی ہوئی اعلیٰ کاغذ بہترین چھپائی قیمت رعایتی صرف بیس روپے

ثلاثیات بخاری یہ عجیب و غریب کتاب ہے اس میں صرف وہ حدیثیں ہیں جو حضرت امام بخاری رح نے صرف تین واسطوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں عربی مع زیر زبر پھر ترجمہ اور شرح قیمت تین آنے

بلوغ المرام مترجم یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے ہمارے پاس علامہ ڈپٹی سید احمد حسن صاحب اہل حدیث کے حاشیے والی ہے عربی زیر زبر سمیت ہے نیچے ترجمہ ہے **حاشیہ پر حدیث کی شرح معانی** حدیث ہے اصلی ہدیہ ڈھائی روپے ہے لیکن اس وقت رعایتی صرف دو روپے۔ جلد منگوا لیجئے + دفتر محمدی دہلی

احادیث قدسیہ اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے اس میں وہ حدیثیں ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر روایت فرمائی ہیں ہر حدیث مع حوالہ عربی میں زیر زبر سمیت ہے پھر ترجمہ ہے قیمت صرف دس آنے +

اسلام کے چاروں ستونوں کی مکمل سوانح عمریاں نصف قیمت پر

(۱) حضرت ابوبکر صدیق ایک سو ساٹھ صفحات کی کتاب ہے حضور کے ان یار غار کی مکمل سوانح عمری ہے پیدائش کے، زمانہ جاہلیت کے واقعات، پھر اسلام کے، حضور کے زمانے کے، پھر آپ کی خلافت کے چھوٹے بڑے تمام واقعات مفصل۔ پھر بیماری اور شہادت کے حالات۔ قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی صرف چار آنے + (۲) حضرت عمر فاروق ایک سو ساٹھ صفحات کی کتاب ہے حضور کے ان حامی کی پوری سوانح عمری ہے۔ پیدائش کے، زمانۂ جاہلیت کے اسلام کی الفت کے، اسلام لانے کے بعد از اسلامی خدمات خاصہ بجا لانے کے، حضور کے ساتھ صدیق اکبر کے تمام چھوٹے بڑے واقعات قیمت اصلی آٹھ آنے، رعایتی صرف چار آنے + (۳) حضرت عثمان غنی اسی طرح اس تیسرے خلیفۃ الرسول کے تمام حالات اس کتاب میں فتوحات اسلامی کی اعلیٰ تاریخ ہے ساتھ ہی آپ کے وصال اور آپ کی شہادت کے وہ روح فرسا واقعات جس نے عالم کو تڑپا رکھا ہے قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی صرف چار آنے + (۴) حضرت علی یہ ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب ہے۔ حضرت علی کے بچپن سے لیکر شہادت تک کے تمام حالات آپ کی خلافت کے زمانے کے بھی حالات باہمی آویزش وغیرہ۔ قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی چار آنے

دیوان گلشن رحمت یہ اٹھاسی صفحات کی کتاب ہے۔ توحید و سنت کی، بے ثباتی دنیا کی، بدعتوں کی تردید کی ایسی پیاری نظمیں اس میں ہیں کہ دل خوش ہو جائے ساتھ ہی مسائل معلوم ہو جائیں نو طبع ہے۔ عمدہ کاغذ ہے اچھے حروف ہیں۔ اور اس وقت قیمت صرف چھ آنے۔

منگوانے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

حنفی مذہب فقہ کی اعلیٰ ترین کتاب ہدایہ کی غلطیوں کا مکمل بیان

مصنف ہدایہ نے قرآن کی آیتیں غلط بیان کی ہیں۔ حدیثیں غلط بیان کی ہیں جو حدیث ہے ہی نہیں اسے بھی مذہب بنانے کے لئے حدیث کہدیا ہے۔ صحابہ پر تابعین پر تہمتیں رکھی ہیں۔ ائمہ اربعہ کے اقوال غلط نقل کئے ہیں خود امام ابوحنیفہ کا مذہب بیان کرنے میں غلطی کی ہے۔ صرف، نحو، بیان، منطق، معقول عربی عبارت وغیرہ میں بھی غلطی کی ہے۔ غرض ہر فن میں صاحب ہدایہ کی غلطیوں کا اظہار ہے ساتھ ہی امام صاحب اور ان کے شاگردوں کے آپس کے اختلاف کا اس کتاب میں ذکر ہے، امام صاحب کے مسائل کو ان کے مقلدوں کے نہ ماننے بلکہ رد کر دینے کا ذکر ہے، حدیث نقل کرنے میں فقہ کے ان مصنفین کا اعتبار نہ ہونے کا بیان ہے خود فقہ میں بھی یہ کتابیں درست نہیں اس کا بیان ہے۔ بلکہ فقہ کی کتابوں کے غیر معتبر ہونے کی خود حنفیوں سے شہادتیں اس میں نقل کی ہیں۔ غرض ہدایہ کی پوری تنقیح اور حنفی مذہب کا کامل رد اس میں ہے۔ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد مسلمان خوگر تقلید رہ یا منکر کتب فقہ نہیں رہ سکتا۔ اس پر حدیث و فقہ کا فرق واضح ہو جاتا ہے قیمت صرف بارہ آنے۔ پتہ۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

اخبار محمدی کی ستر ھویں جلد مع خطبات محمدی کی تیسری جلد کے کامل صرف دو روپے میں

کامل مکمل بے عیب اخبار محمدی کی سولہویں جلد کے اول نمبر سے ۲۴ نمبروں تک مع خطبات محمدی کے تیسرے حصے کامل کے صرف دو روپے میں ہدیہ کر دونگا محصولڈاک بے رجسٹری چار آنہ ہے مع رجسٹری ساتھ آنہ جلد منگوائیں۔ پتہ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

نبی صلعم کے خط کا آپکی مہر کا نقشہ

بادشاہ مصر کے مقوقس کے نام حضور نے نامہ مبارک بھیجا تھا جسے لکھوا کر اپنی انگھوٹھی کی مہر لگوا کر قاصد کے ہاتھ بھیجا تھا۔ اس کی ایک صحیح نقل مع اصلی الفاظ اور اسی حروف کے رُوم کے بہت اعلیٰ پر کسی نوشنویسی سے اس کا فوٹو ہندوستان میں بھی آگیا اور ہزارہا روپیہ خرچ کر کے یہ تبرک چھپا دیا گیا پس چودہ سو سال کے اس متبرک خط کو اس کی اصلی حالت میں مع تمکن کے اور جو دہ سو سال پہلے کے حروف اور حضور کی مہر کے آپ دیکھنا چاہیں تو لیجائے پانچ آنے کے صرف تین آنے میں سے منگوالیجئے

حارق الاشرار

یہ کتاب نایاب ہے بدعتی اسے کھو بیٹے ہیں جہاں سے پاس اس کے کئی سو نسخے موجود ہیں صرف دو آنے کے حساب سے دیدیں گے یہی کتاب ہے جس نے مولانا شہید کے وقت میں ایک ایک دل میں توحید و سنت کی لگن لگا دی تھی۔ آج بھی بوڑھے بڑے اہل حدیثوں کے منہ پر اس کی نظمیں چڑھی ہوئی ہیں قیمت دو آنے

نصیحت المسلمین

یہ کتاب مولانا خرم علی صاحب مجاہد اہل حدیث کی تصنیف ہر اس سے ہر اہل حدیث آگاہ ہے اسی کتاب نے تقویۃ الایمان کے ساتھ مل کر ہندوستان میں مذہب اہل حدیث پھیلایا۔ قیمت صرف دو آنے (۲/ر)

کارڈ سائز جیبی حمائل مترجم

اس میں ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کا ہے۔ حروف صاف اور نہایت واضح ہیں ساڑھے سات سو صفحات ہیں۔ پوری جلد بہت مضبوط نہایت خوب صورت اور رسک ہے۔ صحیح ہے کاغذ عمدہ ہے، چھپائی صاف ہے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود ہدیہ مجلد پارچہ کا صرف گیارہ آنے (۱۱/ر)

کارڈ سائز جیبی حمائل معریٰ

یقین مانئے کہ اتنی صاف، اتنی صحیح، اتنی عمدہ کاغذ والی، اتنی اچھے حروف والی، اتنی نفیس چھپائی والی حمائل اور ہاتھوں میں ہوتی تو آپ کو بارہ آنے سے کم کو نہ ملتی لیکن ہم اس وقت رفاہ عام کی خاطر اپنے ناظرین کو مجلد پارچہ سمیت صرف آٹھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ بہت جلد منگوالیں

اہل حدیث کے مطلب کی نواب صاحب مرحوم کی تصنیف چھپ گئی

توحید کو ثابت کرنے اور موجودہ زمانے کے مسلمانوں کو پیر پرستی قبر پرستی سے بچانے کے لئے نواب صاحب نے یہ کتاب لکھی تھی اب الحمدللہ یہ کتاب نہایت آب و تاب سے بڑے حروف سے عمدہ کاغذ پر چھپ گئی ہے۔ آپ ضرور منگوا لیجئے قیمت رعایتی اس وقت صرف چار آنے

شریعت کا کوڑا

اسی کے ساتھ شریعت کا کوڑا بھی ہے، شریعت کا درہ ہے، چار یار کا ڈنکہ ہے۔ یہ بھی توحید و سنت کی بدعتوں کے رد کی نظموں کا ایک عجیب مجموعہ ہے۔ اہل حدیث کی کتاب ہے دو آنے

حزب المقبول

اس کتاب میں ہر حاجت اور ہر موقع کی وہ دعائیں ہیں۔ جو صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں عربی کا ترجمہ بھی ہے حوالہ اور ترکیب ہے کل صفحات ڈیڑھ سو ہیں۔ کاغذ چکنا اعلیٰ ہے چھپائی بہت ہی عمدہ ہے اور قیمت بھی بہت ہی کم یعنی بجائے اعلیٰ کاغذ کی صرف آٹھ آنے۔ مفیا ڈیڑھ پر بہت جلد ہم سے منگوا لیجئے۔

ترجمۃ القرآن

سورۂ اقرأ باسم سے لیکر سورۂ والناس تک کی حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دہلوی مالک مطبع انصاری کی تفسیر جسے حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین صاحب دہلوی نے چھپوائی تھی آج کل ہم صرف چار آنے میں دیرہے ہیں حالانکہ اصل قیمت بارہ آنے ہے۔

شمائل ترمذی

حضرت امام ترمذی کی کتاب عربی مع اردو ترجمہ و حاشیہ ہم سے منگوائیں۔ اگر حضور کی مجلس میں بیٹھنے کا اور آپ کے دیدار کا مزہ آجائے تو ہمارا ذمہ۔ قیمت بجائے ڈھائی روپے کے اس وقت رعایتی صرف دو روپے (۲) ہمارا پتہ: منیجر دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

دفتر اخبار جمہوری دہلی — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

خریدار نمبر ۲۱۴۳ — بخدمت جناب منیجر صاحب

"رسالہ جامعہ" قرول باغ ۔ دہلی

New Delhi

[illegible] الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم

[illegible] رسول کی مخالفت کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں

مسلک سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک + جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

قواعد وضوابط

۱- مطابق اغراض ومقاصد جو مضامین آئیں درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲- یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے [illegible]
۳- دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴- بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجدیجئے ورنہ ویلیو پی منگائیے۔
۵- اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶- جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷- خط وکتابت بنام ایڈیٹر ومالک اخبار ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ل ۵۸۹۵

ایڈیٹر ومالک

خطیب ہند ابو الوفا مولوی محمد جونا گڑھی مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

[illegible]
[illegible] کرنا۔
[illegible] جواب دینا۔
[illegible] مخلوق
[illegible] مسلمانوں کو روکنا۔
[illegible] بے جا بحثوں اور [illegible] کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے [illegible] قرآن وحدیث کو مخلوق [illegible] کرنا۔
۶- [illegible] مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷- مسلمانوں کو قرآن وحدیث پر اتفاق واتحاد کی [illegible]

جلد ۱۸) (بابت ۱۵ دسمبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۵ ذی قعدہ ۱۳۵۹ھ) (نمبر ۷

عالم راز

از جناب محمد داؤد صاحب راز شکراوی

[illegible] تھے جو کہ راہ بتانے کے واسطے | گمراہ ہیں وہ خود کو مٹانے کے واسطے
[illegible] قوم نے عالم کو ترقی پہ لگایا | زندہ ہے آج ذلت اٹھانے کے واسطے
[illegible] آج ہوئی ہے زمین تنگ | کہنا ہے یہ ہر خویش وبیگانے کے واسطے
[illegible] جو حسنہ کو چھوڑ دی | عبرت بنے ہوئے ہیں زمانے کے واسطے

اٹھ اے ملت خفتہ کو جگانے کے واسطے
اٹھا کس لے کمر کفر مٹانے کے واسطے۔

[illegible] مسلمان میں گر اتفاق ہو | رحمت ہے اس کی ذات زمانے کے واسطے
[illegible] کہ آج کل تدبیر ہم کریں | اغیار کے قلوب لبھانے کے واسطے
اسلام کی تعلیم پر مسلم ہو کار بند | کافی ہے بیڑا پار لگانے کے واسطے

نمونۂ سلف ولی خدا حضرت مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی امرتسری رح کی تصنیف

علمی کمال میں خدا رسی میں عقائد کی پختگی میں آپ کو خدا نے خاص درجہ دے رکھا تھا۔ آپ کے پیچھے نماز پڑھنے میں لطف حاصل ہوتا تھا۔ آپ پر خدا کی طرف سے خاص انعامات تھے۔ الحمد للہ آج آپ کی ایک تصنیف ہمارے ہاتھوں میں ہے جس میں اعمال عقائد وغیرہ سب چیزوں کا بیان ہے۔ وضو کا، مساجد کا، نماز کا، دال اور ضاد کا، رفع الیدین کا، سورہ فاتحہ کا، قرأت کا، امامت کا، جمعہ کا، تراویح کا، روزوں کا، عید کا، قربانی کا، فطرے کا، خطبے کا، نماز جنازہ کا، مسائل دفن کفن کا، زکوٰۃ کا، حج کا، توحید ورسالت کا، شرک وبدعت کی تردید کا، عیسائیوں مرزائیوں بدعتیوں وغیرہ کی تردید کا، قوالی باجے گاجے مولود وغیرہ کی تردید کا بیان ہے۔ غرض یہ ایک کتاب پورے دین کو حاوی ہے۔ بڑی کتاب ہے ڈھائی سو سے زیادہ صفحات ہیں نام عروۃ الوثقیٰ ہے میرے پاس صرف چار ہی کتابیں ہیں۔ قیمت اصلی ۲ ڈھائی روپے فی کتاب ہے۔ میں صرف دو ہی روپے میں دیدوں گا۔ ظفر المبین بھی وہ کتاب ہے جس نے ہزارہا انسانوں کو اہلحدیث بنا دیا۔ اس میں فقہ کی غلطیاں ظاہر کر دی ہیں اور اہلحدیث مذہب کے دلائل قائم کرائے ہیں یہ صرف ایک ہی کتاب ہے۔ مجلد ہے مستعمل ہے پرانی ہے صرف دو روپے میں بھیجدی جائیگی دنیا بھر میں صرف یہی ایک کتاب [illegible] پھرتا ہے۔ محمد سراج بمعرفت دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

نماز محمدی

حضرت مولانا محمد صاحب کی کتاب جس میں وضو تیمم نماز پنجگانہ عید کی نماز جنازے کی نماز سورج گہن کی نماز جمعہ کی نماز تراویح تہجد نماز مسافر کی نماز استسقا کی نماز وغیرہ کے طریقے مسائل دعائیں وغیرہ سب کچھ ہیں ختم ہو گئی تھی لہٰذا اب ساتویں دفعہ مع اضافہ چھپ چکی ہے قیمت تین آنے۔ المجد شوا [illegible] کتاب نماز نبی سکھلانے بچوں اور عورتوں کو سکھائیے پتہ :- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

حاجیوں کے آخری جہاز کی روانگی

بمبئی اور کراچی سے جدے کو جانے والے جہازوں کی آخری روانگی کے انتظامات کرلئے گئے ہیں۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ زائرین بیت اللہ شریف کو ۱۶ دسمبر تک بمبئی اور ۱۹ دسمبر تک کراچی میں پہونچ جانا چاہئے اور انہیں بندرگاہ میں کسی تاخیر کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔ یہ تاخیر پانچ دن تک کی ہوسکتی ہے ملک معظم کی حکومت اور حکومت ہند سفر کے مصارف کے ایک بڑے حصے کا بار بٹا رہی ہیں۔ اور عرشہ جہاز کے مسافروں کے لئے بمبئی اور کراچی سے واپسی کرایہ [illegible] اور ۱۸۹ روپیہ ہے +

ڈاک کی شرح بڑھادی گئی

اتوار یکم دسمبر ۱۹۴۰ء سے ہندوستان کے اندر لفافے کی قیمت ایک آنے کے بجائے پانچ پیسے ہوگئی ہے۔ بک پوسٹ پیکٹ کے پہلے پانچ تولہ کی شرح ڈاک دو پیسے کی بجائے تین پیسے ہو جائے گی۔ اسی طرح برطانیہ، سمالی لینڈ، مصر، سوڈان، فلسطین، شرق اردن وغیرہ جانے والے خطوط ڈھائی آنے میں جاتے ہیں۔ برما جانے والے خطوط پر آئندہ دو آنے کے ٹکٹ لگانے جائیں گے (۲) ہندوستان سیلون، لاشور، برما، اور افغانستان کے [illegible] برقی تار پر ایک آنہ اور ایکسپریس تار پر دو آنے زائد لئے جائیں گے۔ (۳) ٹرنک ٹیلی فون کی شرح میں دس فی صدی کا اضافہ ہو جائے گا۔ نیز یونائیٹڈ سٹیٹ جانے والے منی آرڈر عارضی طور پر بند کردیئے گئے ہیں +

انتقال مولوی محمد شفیع صاحب ریونیو سکرٹری ریاست قدرت کا ۲۶ نومبر کو انتقال ہوگیا ہے۔ ناظرین جنازہ غائبانہ اور دعا مغفرت کریں۔ محمد عبداللہ از کوئٹہ۔

سندھ میں زلزلے آرہے ہیں

کراچی میں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ۳۱ اکتوبر سے نگر پار کر (سندھ) میں روزانہ زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے جارہے ہیں بعض اوقات تو دن میں تین تین چار چار دفعہ جھٹکے محسوس ہوتے ہیں۔ بوثوق بیان کیا جاتا ہے کہ کارونجھر کے پہاڑ میں سے اکثر ایک ہولناک آواز آتی سنائی دیتی ہے جس سے یہ خطرہ ہے کہ کہیں پہاڑ میں آتش فشانی نہ ہو رہی ہو۔ بہت سے مکانات اور سرکاری عمارات شق ہوگئی ہیں۔ اللھم لا تقتلنا بغضبك الخ +

”افغان ہوابازوں کو سرٹیفکیٹ“

متعدد افغان نوجوان جو ممالک خارجہ میں فن ہوابازی کی تحصیل کے واسطے گئے ہوئے تھے تعلیم سے فارغ ہو کر یہاں واپس آئے ہیں۔ والاحضرت وزیر صاحب حربیہ نے اُن نوجوانوں کو شرف باریابی عطا فرمایا اور عصر حاضر میں فن ہوابازی کی اہمیت کے موضوع پر مؤثر تقریر کرنے کے بعد طلبا کو شہادت نامے عطا کئے طلبا نے والاحضرت اشرف وزیر صاحب حربیہ اور حکومت کا شکریہ ادا کیا +

ریویو ماہ یثرب [illegible] سوانح حسنہ رسالت مآب صلعم حال ہی میں شائع ہوئی ہے جو نہایت ہی قابل دید قابل قدر اور دیوانہ نگارش کی حامل ہے۔ فی کاپی صرف چھ پیسے کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک وغیرہ۔

مُفت ۔ دوسری کتاب بنام بچوں کا دوست قابل قدر تحفہ ہے فی کاپی صرف ایک آنے کا ٹکٹ حسب ذیل پتہ پر بھیجوا کر حاصل کریں۔ ایم محمد جان سیف گوندل ناظم بزم توحید مقام مونگ براہ منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات +

حاجیوں کے متعلق [illegible] کے اعلان پر اظہار اطمینان

قاہرہ۔ اخبار زہرہ الشرق [illegible] نے اس [illegible] اظہار پسندیدگی کیا ہے کہ حکومت برطانیہ [illegible] برطانوی ممالک کے حاجیوں کی حفاظت کرے گی بلکہ دیگر تمام ممالک سے آنیوالے جہازوں کا بھی خیال رکھے گی، خواہ یہ ملک غیر جانبدار ہوں یا نہیں اخبار نے مزید لکھا ہے حج کا زمانہ قریب آنے کی وجہ سے حاجیوں کے بارے میں طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اور بہت سے لوگ یہ دریافت کررہے ہیں کہ آیا حاجیوں کی حفاظت و سلامتی کا بھی کوئی سامان کیا گیا ہے یا نہیں، اور یہ کہ امن و سلامتی کے قیام کی صورت کیا ہوگی؟ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ حکومت برطانیہ نے جلالت الملک ابن سعود کو یقین دلایا ہے کہ مکہ معظمہ جانے والے حجاج سے کسی قسم کا کوئی تعرض نہ کیا جائیگا۔ اور چونکہ برطانوی بیڑے کو بحر احمر (قلزم) اور بحر ہند پر آج بھی پورا اقتدار حاصل ہے اس بنا پر دشمن کے حملوں کا چنداں خوف نہیں اس صورت میں ان لوگوں کو جو اپنے اس مذہبی فریضے کو ادا کرنا چاہتے ہیں کوئی خوف و ہراس نہ ہونا چاہئے [illegible] ساتھ ہی حکومت برطانیہ نے یہ بھی [illegible] دلا[illegible] برطانوی بیڑا صرف برطانوی ممالک [illegible] کی ہی حفاظت نہیں کرے گا بلکہ وہ تمام ممالک [illegible] آنے والے جہازوں کی نگہداشت کے فرائض بھی انجام دے گا۔ اور ابھی عازم حج سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ وہ برطانوی حکام کو اپنے بارے میں مطمئن کردے۔

انتقال میرے والد عبداللطیف فاضل محمد راج کوٹ والی کا انتقال ۱۷ شوال کو رنگون میں ہوا ہے آپ ایک سادہ مزاج متبع سنت اور صوفی آدمی تھے۔ ناظرین جنازہ غائبانہ ادا کریں اور دعائے مغفرت [illegible]
”محمد ہارون بن عبداللطیف راج کوٹی

تار آیا ہے کہ الحمد للہ الحمد للہ! حاجیوں کا پہلا جہاز صحیح سالم جدہ پہنچ گیا۔ اللہ تبارک تعالیٰ اور جہازوں کو بھی اپنی حفاظت میں سلامت لیجائے اور لے آئے +

...ی لوگوں سے چند سوالات اور ان کے جوابات پر فی جواب ایک سو (۱۰۰) روپے کی پیش کش

(قسط نمبر ۲ + از ایڈیٹر)

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ہماری غرض
ان مضامین سے نہ کسی کی توہین کی
ہوتی ہے نہ کسی کی دل آزاری کی۔ نہ کسی پر
اعتراض جمانے کی۔ بلکہ چونکہ تحفظ اسلام علماء
کے ذمے ہے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی خدا کی
طرف کا فریضہ ہے۔ ان کی رہنمائی اور ان پر
حق کی وضاحت جزو ایمان ہے۔ اس لئے ہم
مکلف ہیں کہ جسے حق سے ادھر اُدھر دیکھیں
اسے حق کی طرف لائیں۔ حق اُن پر ظاہر کریں اور
حق کی طرف اُن کی رہبری کریں۔ اسی جذبے
کے ماتحت ہم اپنے ہزار ہا بھائیوں کو حدیث و
قرآن کے صحیح مسئلہ سے برگشتہ دیکھکر اُن پر
کتاب وسنت پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور خدا
کے فضل سے کچھ نہ کچھ لوگ راہ راست پر آہی
جاتے ہیں +

ابھی چند صدیوں کا ذکر ہے کہ ہندوستان
حدیث وقرآن کی آواز سے نا آشنا تھا یہاں
تک کہ شاہ دہلی کے دربار میں حدیث پیش کرنے
سے جواب ملتا تھا کہ حدیث سے ہمیں کیا ہم
حنفی مذہب ہیں، قول امام ابو حنیفہ دکھاؤ اسی
پایۂ تخت اسلامی کا یہ دوسرا واقعہ ابھی اتنا
پرانا نہیں ہوا کہ دُنیا اسے بھول جائے۔ شاہ
ولی اللہ جب ترجمہ قرآن لکھتے ہیں تو فتح پوری
کی فضا ہی مسجد میں مسلمان انہیں گھیر لیتے ہیں
کہ اسے مار ڈالو! لیکن الحمد للہ یہ طوفانی آندھی
دور ہوئی۔ اور قرآن وحدیث بھی کوئی چیز ہے
اتنا عوام الناس بھی سمجھنے لگے۔ اب بہت زیادہ
ضرورت ہے کہ اس جہالت کے زمانے میں
جو غلطیاں ہی مسلمانوں میں رواج پا گئی ہیں ان
کی اصلاح کی جائے۔ اور جُز در طریق سے کی

جائے۔ آپ کے اس اخبار محمدی کی منشا یہی
ہے۔ اور اسی لئے یہ اس حق گوئی میں پس و
پیش نظر نہیں ڈالتا۔ نہ وہ اس امر کی پرواہ کرتا
ہے کہ کسے میری یہ رَوش پسند ہے اور کسے
ناپسند ہے؟ ہماری مرضی تو صرف یہ ہے کہ
خدا کی مرضی حاصل ہو۔ خواہ وہ لوگوں کی ناراضگی
سے مل سکے، خواہ رضامندی سے وَاُفَوِّضُ
اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ +

(۳) جس طرح گذشتہ نمبر میں ہم نے
دو مسئلے پیش کئے تھے۔ جو برادران احناف
میں مروج اور مستعمل ہیں۔ اور دراصل کسی صحیح
مرفوع غیر مجروح حدیث میں وہ ہیں ہی نہیں
اسی طرح آج بھی دو مسئلے اسی قسم کے آپ کے
سامنے ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ مجھے سچا سمجھ کر آپ
میری مان لیں۔ بلکہ میری دعوت تو یہ ہے کہ
آپ اپنے بڑے چھوٹے تمام علماء سے سوال
کریں۔ اور اگر وہ کوئی ایسی حدیث پیش فرمائیں
تو الحمد للہ، آنکھیں سکھ، کلیجے ٹھنڈک۔ اور اگر پیش
نہ فرما سکیں، تو آپ حنفی بعد میں ہیں پہلے محمدی
ہیں۔ قرآن حدیث کے ماننے والے ہیں۔ آپ
آج ہی ان مسائل سے دامن جھاڑ دیں۔ کسی
اُمتی کے قول وفعل کو چھوڑنا اس سے بہت
زیادہ آسان ہے کہ تمام دنیا کے پیغمبر خدا کے
مجتبیٰ اور مصطفیٰ آں حضرت محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے کسی قول وفعل سے [illegible]ست
برداری کر لی جائے۔ اور وہ بھی مدت العمر کے
لئے۔ سنئے! آپ حضرات وتر کی آخری رکعت
میں قرأت کے بعد رفع الیدین کرتے ہیں۔ پھر
ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔ اور دعاء قنوت پڑھتے
ہیں۔ آپ نے کبھی بھی تحقیق کیا؟ کہ آپ کے اور

ہمارے اور کل دُنیا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی ایسا کیا ہے؟ اچھا نہ سہی کبھی تحقیق نہیں
کی تو نہ سہی اب تحقیق کر لیجئے۔ گنتے گنتے بھول
گئے پھر سے گننا شروع کر دیا کوئی وجہ نہیں،
کہ بچپن میں ننگے پھرتے تھے تو آج بھی ننگے
بن جائیں۔ آپ اپنے علماء کرام سے دریافت
فرمائیں کہ مولانا صاحب ایسی کوئی حدیث بتلا
دیجئے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری
عمر میں ایک مرتبہ بھی اس طرح قنوت پڑھی ہو
یا اس طرح قنوت پڑھنے کا حکم دیا ہو۔ ہاں ہو وہ
حدیث صحیح اور صریح اور غیر مجروح +

یہ یاد رہے کہ ہماری بحث قبل از رکوع
قنوت پڑھنے سے نہیں۔ ہماری بحث ہاتھ اٹھا
کر دُعا مانگنے سے نہیں۔ بلکہ جو چیز وہ ہے جو آج
حنفیوں میں مروج ہے۔ ہم تو خدا لگتی کہتے ہیں
کہ ہماری نظر سے اس طرح کی کوئی حدیث نہیں
گذری۔ اگر علمائے حنفیہ پیش فرما دیں، تو ہم
اپنی طاقت کے مطابق اُن کا منہ میٹھا کرنے
کے لئے انہیں ایک سو روپیہ پیش کریں گے۔
اور آئندہ سے یہ تحریری اقرار نامہ پیش کرتے
ہیں کہ ہم بھی اسی طرح دعاء قنوت وتروں میں
پڑھنے لگیں گے۔ ہمیں حنفی مذہب سے کوئی ضد
نہیں ہمیں اپنی تحقیق پر کوئی اصرار نہیں ہر وقت
ہماری گردن ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے قول وفعل کے سامنے جھکی ہوئی ہے۔ آپ
حدیث پیش فرما دیں اور ہم سے عمل اور انعام
دونوں لے لیں، اور ساتھ ہی شکریہ بھی۔ اگر
نہ ہو اور نہ پیش فرما سکیں تو للہ اپنی جان پر
رحم کیجئے حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان واجب الاذعان ہے صَلُّوا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ

حنفی نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ پس نماز نبی صلوٰۃ محمدی میں کوئی چیز اپنی طرف سے بڑھا گھٹا لینا نبی کو سبق سکھانا اور دین خدا پر رضامند نہ ہونا ہے۔ جو شان اسلام سے بعید ہے۔ فقہا بڑی چیز ہیں۔ ائمہ محترم ہستیاں ہیں۔ لیکن خدا کی قسم جو عزت اور حرمت اللہ نے اپنے آخر الزماں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہے۔ ایک دو تو کہاں؟ ساری دنیا کے اماموں اور فقیہوں کی بڑائی اور حرمت ملا کر بھی اس کے ایک کروڑویں حصے کو نہیں پہونچ سکتی +

شان خدا ہے جس جگہ اللہ تعالیٰ نے محترم و مکرم رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر رفع الیدین نہیں کی۔ وہاں تو یہ عمر بھر میں ایک دفعہ بھی رفع الیدین نہ چھوڑیں۔ اور جہاں نبی خدا آں حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر رفع الیدین کی وہاں عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی نہ کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اللہ کے پیغمبر نے رفع الیدین کیا اور انتقال کے وقت تک حضور کی نماز اسی طرح رہی۔ وہاں تو آپ حضرات کو کبھی رفع الیدین کرنا نصیب نہیں ہوا محض اس بات پر کہ حنفی مذہب میں نہیں۔ گو اور تینوں مذاہب میں بھی جنہیں برحق مانا جاتا ہے، یہ ہے۔ اور وتر میں مروج طریق پر ایک مرتبہ بھی اللہ کے رسول سے یہ رفع الیدین ثابت نہیں۔ لیکن کیا مجال ہے جو آپ سے کبھی بھولے سے بھی یہ رہ جائے۔ بعض اس وجہ سے کہ حنفی مذہب فقہا نے یہ تعلیم دی ہے۔ مذہب حنفی کے جھنڈا بردار علماء اس کے قائل ہیں۔ پس اپنی اس مہلک روش پر دوبارہ نظر ڈالئے۔ اور برائے خدا اس بدعت سے بچئے۔ ورنہ صحیح سند کے ساتھ کوئی ایسی روایت پیش کر دیجئے کہ اللہ کے نبی نے وتر میں قرأت ختم کر کے کھڑے ہی کھڑے رفع الیدین کیا پھر ہاتھ باندھ لئے۔ اور یہ دعا قنوت پڑھی جسے کھایا ہوا اپنے پیروں کے اندھے چیلے نہ بوجھ سکے کھایا ہوا اپنے علماء کے پیچھے لگو نہ بن جاؤ حنفی بھائیو! اپنے کلمے کی عزت رکھ لو۔ اور وہ کرو جو خدا کے پیغمبر نے کیا ہو اسے چھوڑو جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا ہو۔ ہمارا دین آپ کے ہاتھوں پر کامل ہو گیا اب جو چیز جو شخص نکالے۔ وہ رد ہے، غلط ہے، ناقابل عمل ہے۔ بلکہ یقیناً قابل انکار و لائق ترک ہے۔ اللہ ہمیں صحیح سمجھ دے اور کتاب و سنت پر عمل نصیب فرمائے آمین! ثم آمین! +

---

(۴) آپ حضرات ہر نماز سے پہلے نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرتے ہیں۔ میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کبھی یہ الفاظ اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں؟ آخر حضور کی تو نمازیں پڑھتے تیئیس برس کی نمازوں کو شمار کیا جائے۔ تو ہزارہا نمازیں ہیں۔ پھر ان ہزارہا مرتبہ میں سے ایک مرتبہ بھی رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے بھی کبھی نویت ان اصلی الفاظ آخر تک پڑھے؟ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ختم الرسل کے بعد کون سا رسول آیا؟ جس نے یہ تعلیم دی؟ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کلمے کے بعد آپ نے کس کا کلمہ پڑھا جس نے یہ لمبی چوڑی نیتیں آپ کو سکھائیں؟ فرض کی الگ، سنت کی الگ، نفل کی الگ، وتر کی الگ، دو رکعت کی الگ، تین کی الگ، چار کی الگ، ظہر کی الگ، عصر کی الگ، مغرب کی الگ، عشاء کی الگ، فجر کی الگ، امام کی الگ، مقتدی کی الگ، اکیلے کی الگ، یا اللہ یہ سارا سلسلہ مع اس کی اتنی ساری کڑیوں کے اللہ کے رسول بتانا ہی بھول گئے؟ یا خانے، پیشاب تک کے ڈھنگ سکھانے والے اللہ کی طرف سے رہبر بنائے جانے والے نبی نے ساری عمر میں ایک دفعہ بھی یہ کر کے نہ بتلایا؟ تیئیس سال دنیا میں بحیثیت نبی گذارے اور اپنی امت کو نیت کے الفاظ سکھائے ہی نہیں؟ یہاں تک کہ حنفی مذہب فقہا آئے اور انہوں نے شریعت کی اس کمی کو محسوس کیا۔ اور یہ لمبی نیتیں تعلیم فرمائیں۔ اور تم میں سے ایک ایک کی زبان پر جاری کر دیا پھر یہ آسانی بھی کر دی کہ عربی میں نہ یاد ہوں تو اپنی زبان میں ہی کہہ لو۔ پھر غسل کی نیت، وضو کی نیت، تیمم کی نیت، الغرض شیطان کی آنت ہے جس کی ابتدا کے بعد کی انتہا بعد المشرقین سے کم نہیں +

نیت کے لفظی معنی ہیں۔ قصد القلب کے یعنی دلی ارادے کے اسے الفاظ سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ سلیم الحواس انسان کا کوئی کام بے نیت کے ہوتا ہی نہیں۔ پہلے نیت ہوتی ہے، پھر فعل کا صدور ہوتا ہے۔ ہمارے ذہن میں پہلے ایک چیز آتی ہے، اس کے بعد ہم اسے کرنے لگتے ہیں۔ ایک شخص وضو کے لئے اٹھا، یہی اس کی نیت ہے۔ ایک شخص نماز کے لئے کھڑا ہوا یہی اس کی نیت ہے۔ اسے علم ہے کہ فلاں وقت ہے، فلاں نماز ہے، اکیلا ہے،

ف صلوٰۃ محمدی اور نماز نبی اگر اس طرح معلوم کرنا چاہتے ہو کہ جس طرح حضور پڑھا کرتے تھے تو صلوٰۃ محمدی تین آنے میں مجھ سے منگوا لیجئے۔ منیجر دفتر اخبار محمدی دہلی

ف رفع الیدین کی بابت رسالہ دلائل محمدی حصہ اول دو آنے اور حصہ دوم سات آنے اور برہان محمدی دو آنے میں مجھ سے منگوا کر سینکڑوں حدیثیں ملاحظہ فرمائیے اور دفع مغالطے رفع الیدین نہ کرنے والے دیتے ہیں ان کے چھ ٹلے سینکڑوں جوابات بھی ان رسالوں میں ملاحظہ فرمائیے۔ و میرا پتہ۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر دہلی +

یا مقتدی ہے، یا امام ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ
پھر ان الفاظ کے ادا کرنے سے نتیجہ کیا ہے؟
نمازی جانتا ہے جس کی وہ نماز ادا کر رہا ہے
یعنی حق تبارک و تعالیٰ وہ علام الغیوب ہے
پھر یہ رٹ کیوں؟ کیا حق کو یہ کھٹکا ہے کہ
پڑھ تو رہا ہوں میں ظہر کی، لیکن اللہ تعالیٰ
کہیں یہ سمجھ لے کہ یہ عشا پڑھ رہا ہوں۔ اس
لئے ذرا ہوشیار کر دوں۔ پڑھتا تو ہوں ب
چار رکعت لیکن کہیں قیامت کے دن یہ
نہ کہہ دیا جائے کہ تو نے دو ہی پڑھی ہیں۔
پڑھتا ہوں فرض لیکن غلطی سے نفل نہ کر لی
ہوے۔ اس لئے مسکین ہر ہر وقت سمجھا جا
رہا ہے، جتا رہا ہے، بتلا رہا ہے۔ کہ کہیں
اندھیر نگری اور چوپٹ راج میں الٹا پلٹا معاملہ
نہ ہو جائے۔ بھائیو! آخر ہمیں بھی تو سمجھاؤ کہ
یہ طوطا مینا کی کہانی کی اصلیت کیا ہے؟
اتعلمون اللہ بدینکم کیا خدا کو اپنا دین
سکھا رہے ہو؟ +

مسلمانو! نماز کی ابتدا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صرف لفظ اللہ اکبر سے کرتے تھے۔
افسوس! اسے بھی تمہارے فقیہوں نے پلٹ
دیا اور فتوے دے دیا کہ کوئی بھی لفظ تعظیم
ہو، اس سے نماز شروع ہو جائے گی۔ پھر آگے
بڑھے۔ اور کہہ دیا کہ خواہ کسی زبان میں بھی ہو
نماز شروع ہو جائے گی۔ الغرض حضور کی نماز
کی ابتدا کو یوں مسخ و فسخ کر کے پھر اپنی طرف
سے ایک ابتدا ایجاد کی۔ کہ نویت ان اصلی للہ
مسلمانو! اس بدترین بدعت سے پرہیز کرو۔ اور
گر یوں ہی دین خدا میں عبادت خدا میں
زیادتی کرنی ہے تو پھر اس نیت کو اور بھی پختہ
کر لو۔ تاکہ اور بھی بہت سے احتمالات جاتے
رہیں، مثلاً موجودہ مروجہ نیت میں تم کہتے ہو،
منہ میرا طرف کعبے کے۔ اب سے یہ بھی کہہ لیا
کرو کہ پشت میری طرف مشرق کے۔ میرے
دائیں شاہ زادہ زید اور میرے بائیں سپاہی
زادہ عمرو۔ یہ تو تم کہا ہی کرتے ہو، پیچھے اس
امام کے۔ آئندہ کہہ لیا کرو جس کا نام بکر ہے
جس کی عمر تریپن برس کی ہے۔ جس کی
ڈاڑھی سفید ہے۔ جو محلہ [illegible] میں رہتا ہے
جو خیر نگر کا باشندہ ہے۔ وقت بھی تم
بتلا دیا کرتے ہو کہ نماز ظہر وغیرہ۔ اسی کے
ساتھ یہ بھی کہہ دیا کرو کہ دن ڈیڑھ کا، وقت
ڈھلی بجے کا، تاریخ دس، مہینہ خواجہ اجمیر
کا، سن فلاں۔ رکعتوں کی گنتی بھی تم اپنی
نیت میں بتلا دیا کرتے ہو۔ اب اس میں بھی
یہ بڑھا دو کہ ہر رکعت میں ایک رکوع، ہر
رکعت میں دو سجدے، جملہ چار رکعت کے
آٹھ سجدے چار رکوع وغیرہ وغیرہ +

یہ آنکھوں دیکھی اور کانوں سنی حقیقت
ہے کہ نماز کیلئے سورہ فاتحہ اور قرآن کی سورتوں
سے پہلے ان مختلف اور بے شمار نیتوں کو
یاد کرایا جاتا ہے۔ عموماً بے چارے عوام اسی
نیت کے یاد کرنے میں سانس توڑ دیتے ہیں
قولیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ سمجھ لیتے ہیں۔ بلکہ
کہہ گزرتے ہیں کہ بھائی یہ نماز ہمارے
بس کا روگ نہیں۔ پس میں دردِ دل کے
ساتھ آپ سے آپ کے زندہ ضمیر سے، آپ
کے دین سے، آپ کے ایمان سے، آپ کے
کلمہ کی عزت سے آپ سے اپیل کرتا ہوں
کہ اس بدترین بدعت کو چھوڑ دو۔ اس لایعنی
فعل سے توبہ کر لو۔ ورنہ اپنے ان جبے باز
پگڑ بند عصا گیر مولویوں سے وہ خواہ دیوبند
کے ہوں یا بریلی بند کے، خواہ بدایوں کے
ہوں کے ہوں خواہ بدایوں کے، سب سے
پوچھو کہ یہ الفاظ نیت کسی حدیث میں تو
دکھا دو۔ اگر وہ کوئی صحیح صریح مرفوع غیر مجروح
حدیث پیش کر دیں، تو ہم انہیں سو روپے
انعام بھی دیں گے اور ان سے سبقاً سبقاً یہ
نیت نامہ یاد بھی کر لیں گے۔ پھر زبان گلے
اگر کوئی رکعت بھی بغیر اس نیت کے ادا
کئے پڑھ لیں۔ اور بھائی جان، اگر یہ علما اس
نیت کو الفاظ رسول یا فعل رسول سے نہ
پیش کر سکیں، تو سمجھ لو کہ یہ ان کی گھڑنت
ہے۔ یہ خود بھی گمراہ ہیں۔ اور دوسروں کو بھی
گمراہی کے خار دار جنگل میں پھنسا رہے ہیں
پس آپ ان سے الگ ہو جایئے۔ اور ان
کے سائے سے بھی دور رہیں اور ان سے
ایسے بھاگیں جیسے ہوش مند انسان سانپ
بچھو سے۔ تعجب سا تعجب ہے خدا کے دین
کو کھلونا سا بنا لیا گیا ہے۔ جو آتا ہے، اپنی
کہتا آتا ہے۔ جو آتا ہے دوسروں کی تقلید
کی طرف گھسیٹ رہا ہے۔ الٰہی وہ دن جلد
لائے کہ دنیا پر فقط تیرے حبیب و محبوب
سرور انبیا، تاجدار اصفیا حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں پر ہی عمل ہو
اور صرف تیری ہی عبادت تیرے بندے
کریں۔ آہ! آج گھر گھر معبود و مسجود بنائے گئے
گھر گھر تقلید کی دلدل [illegible] تحقیق ہٹ گئی۔
اتباع مفقود ہو گئی۔ باری تعالیٰ پھر سے وہ
لا جو آج سے چودہ سو برس پہلے تھا۔ آمین +

محمد

انگریزی خوان مسلمان لیڈروں کی مذہب اسلام سے ناواقفی!

اپریل ۱۹۳۸ء میں لندن کے مقام پر تمام مذاہب کی کانفرنس منعقد ہوئی تھی جسے ۔۔۔ اور مفید ہو سکتے ہیں بشرطیکہ مقررین حضرات اس مذہب کے حقائق سے واقف ہوں جس کی نسبت وہ کچھ بیان کرتے ہوں اور سامعین میں قوت فیصلہ کے ساتھ اتنی جرأت قلب بھی ہو کہ جہاں کوئی غلطی محسوس کریں۔ اس کا اظہار کے سامنے بے باکانہ اظہار کر دیں۔ لندن کی کانفرنس نے ہمارے دل میں اس کانفرنس کی یاد تازہ کر دی جو جولائی ۱۹۳۶ء میں لندن کے مقام پر بصدارت سر فرانسس ینگ ہسبنڈ منعقد ہوئی۔ اور جس میں تمام مذاہب عالم کے ممتاز ترین نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کی روئداد مع ان مقالات کے جو اس میں پڑھے گئے شائع ہو چکی ہے اور حسب معلومات کا مجموعہ ہے جیسا کہ اس روئداد (FAITHS AND FELLOW SHIP) سے ظاہر ہے۔ اور جس کی تائید کانفرنس مذکور کے سکریٹری صاحب کی ایک پرائیویٹ چٹھی سے بھی ہوتی ہے۔ عام اندازہ یہ تھا کہ جلسہ میں تو مقالہ پڑھا جانے والا ہوتا اسی کو پہلے سے چھپوا دیا جاتا تھا۔ اور نمائندگان جلسہ شروع ہونے سے پیشتر اس کا مطالعہ کر لیتے۔ پھر مقالہ کے ختم ہونے پر اس کے متعلق بحث و مذاکرہ ہوتا۔ ۹ جولائی کو صبح کے اجلاس میں ایک ممتاز عیسائی محقق ڈاکٹر سٹین (STEIN) نے عیسائیت کے متعلق ایک عالمانہ مقالہ پڑھا۔ یہ صاحب رسالہ عصر حاضرہ (PRESENT AGE) کے ایڈیٹر اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ اپنے مقالہ میں انہوں نے الوہیت مسیح کو متعدد دلائل سے ثابت کرنے کی کوشش کی۔ بہر حال یہ ان کا موضوع تھا۔ اپنے مذہب کا سو مدعا تھا۔ جو جی میں آئے کہے۔ لیکن انہوں نے فرمایا کہ حضرات! الوہیت مسیح تو ایک ایسی حقیقت ثابتہ ہے۔ جس کا اعتراف خود اسلام کو بھی ہے۔

جب ہم نے ذرا غور سے مقالہ کو پڑھنا شروع کیا۔ ذرا تصور میں لائیے۔ اس کیفیت کو یہ صاحب علمی دنیا میں اتنی شہرت کے مالک ہیں چار پانچ سو ممتاز نمائندگان مذاہب کا اجتماع ہے۔ خود مذہب اسلام کے نمائندے بھی موجود ہیں۔ بھری محفل میں کس جرأت و بے باکی سے فرماتے ہیں کہ:

"قرآن کریم کی انیسویں سورہ میں حضرت محمدؐ نے کہا ہے کہ (حضرت) عیسیٰ کی ذات گرامی وہ ہے جو آفتاب کو اپنے دائیں ہاتھ پر اور مہتاب کو بائیں ہاتھ پر لئے ہوئے ہیں"

کسی مسلمان نے قرآن کریم کی انیسویں سورہ کو نہیں دیکھا؟ اور اگر نہیں دیکھا تو اب نکال کر دیکھ لے۔ اور تلاش کرے کہ یہ آیت کون سی ہے؟ جو ڈاکٹر صاحب نے اس بلند آہنگی کے ساتھ پیش کی ہے۔ ہم نے مقالہ کے بعد اس بحث کو دیکھا جو اس مقالہ کے اختتام پر اس سے متعلق وہاں چھڑی۔ ادھر ادھر کی باتیں بہت سی تھیں۔ لیکن غیر تو ایک طرف کسی اسلامی نمائندے نے بھی وہاں یہ نہ کہا کہ حضور! ذرا ہمیں بھی تو اس قرآن کی زیارت کرا دیجئے جس میں یہ آیت درج ہو۔ بحث ہوئی۔ مقالہ کی تعریف ہوئی اور جلسہ برخاست ہو گیا۔ اور جرأت بالائے جرأت ملاحظہ ہو کہ مقالہ مع اس اقتباس قرآنی کی روئداد میں شائع ہوا۔ اور اب ساری دنیا میں گردش کر رہا ہے۔

جہاں ایسے ایسے محققین، مقالہ نگار ہوں۔ اور ایسے ایسے واقف کار نمائندگان مذاہب۔ وہاں اس قسم کے مذہبی اجتماعات سوائے جہل و ظلمت کی غلط فہمیوں کو دور کریں اور آپ یہ خیال فرمائیے کہ اسلام کی نمائندگی کسی "مسٹر" کے حصے میں آئی تھی۔ ہندوستان کے مسلمانوں کے نمائندہ ہمارے ایک بہت بڑے جنٹلمین روشن خیال انگریزی داں بلکہ انگریزی دانوں میں مشہور بہ لقب علامہ مفسر قرآن تھے۔ یا للعجب!

افسوس یہ رہ گئے ہیں جو اس وقت اسلام وغیرہ کو دوں کے سامنے پیش کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ جنہیں دین خدا کی الف با بھی یاد نہیں۔ اور جن کا کام رات دن علماء اسلام کی ہجو کرنا اور ان پر حقارت آمیز نظر ڈالنا ہے ۔۔۔ علم سے تو خالی ہوتے ہی ہیں۔ لیکن علم دین سے بھی بالکل کورے اور نرے محروم ہوتے ہیں۔ بس قوم کو چاہیے کہ بھیڑیوں اور بھیڑ بکریوں میں علماء اور جہلاء میں تمیز پیدا کریں۔

مجمل

حساب غریب فنڈ وغیرہ

گذشتہ نمبر کے حساب کے مطابق اس فنڈ پر ہمارے سات سو چھیانوے روپے باقی تھے۔ مزید سنئے (۱) مولوی نذیر احمد صاحب بنارس (۲) مولوی عبدالغفار صاحب ملارکول (۳) نور محمد صاحب کلکتہ (۴) حافظ نور احمد صاحب بانسکول (۵) پیش امام صاحب مسجد ندی پور کے نام اس فنڈ سے اخبار جاری کیا اور امداد میں ۵۰ بمعرفت جناب سیٹھ سلیمان داؤد جی بھائی میاں صاحب پٹیل از رنگون وصول ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر

ے۔ برکت اور رحمت عطا فرمائے۔ آمین!
ب اس حساب کے بعد اس فنڈ پر ہمارے
منت سو چھیانوے روپے چار آنے باقی ہے
اہل دل حضرات سے جو حدیث و قرآن کی اور
اشاعت مذہب اہل حدیث کی امنگ اپنے
دل میں رکھتے ہیں۔ ہماری پرزور اپیل ہے
کہ وہ اس مد کی خبر لیں اور جو ہو سکے ہمیشہ
اس میں بھیجتے رہیں۔ تاکہ اخبار محمدی غرباء
کے پاس پہونچ سکے اور ہمارے مذہب
کی تبلیغ ہو۔ اور آپ کے لئے باقیات صالحات
ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے
کہ سیٹھ صاحب مذکور کی وساطت سے اس
رقم کے ساتھ ہی مدرسہ محمدیہ کی امداد میں لعہ

اور خطبات محمدی کی امداد میں مللعہ بھی وصول
ہوئے ہیں۔ فجزاہم اللہ۔ اس رقم کی تفصیل
یوں ہے عـــہ جناب سیٹھ سیمان داؤدجی
بھائی میاں صاحب پٹیل صہ میاں ابراہیم
اسماعیل سدات صاحب سے میاں حاجی
محمد صاحب سوجی صاحب۔ ہماری دلی دعا ہے
کہ رب العالمین تینوں حضرات کو جزائے
خیر دے اور اپنی مدد ہر وقت ان کے شامل حال
رکھے۔ آمین! اور حضرات سے بھی گذارش ہے
کہ وہ بھی مدرسہ محمدیہ اور خطبات محمدی اور اخبار محمدی
کے غریب فنڈ کا خیال رکھیں اور اپنے صدقات
زکوٰۃ خیرات کے وقت ان تینوں مدوں کو
بھی فراموش نہ فرمائیں۔ والسلام (ایڈیٹر)

ضرورت قرآن اور موجودہ بائیبل

عیسائیوں کی طرف سے یہ سوال ہوتا ہے
کہ دنیا میں قرآن نے آکر کس ضرورت کو پورا
کیا؟ اور آنے کی کیا حاجت تھی؟
اس کے جواب میں اہل اسلام کی طرف
سے جس طرح تعلیمات قرآنی پیش کرتے ہوئے
یہ دکھایا جاتا ہے کہ تعلیم انجیل کے مقابلہ میں
قرآن شریف کی تعلیم فطرت کے مطابق ہے
اور انجیلی تعلیم برعکس فطرت ہونے کے سبب
ناقابل عمل ہے۔ اسی طرح ایک بڑی وجہ قرآن
پاک نے اپنے نازل ہونے کی یہ بتائی ہے
کہ توریت و انجیل میں تحریف ہوگئی اور تحریف
ہو جانے کے باعث اُن کتابوں کی ضرورت
باقی نہیں رہی۔ قرآن مقدس نے اپنے دعوے
کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے یُحَرِّفُونَ
الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا
ذُكِّرُوا بِهِ (مائدہ ۳ رکوع ۲) ترجمہ یہ بدلتے
ہیں کلام کو اپنے ٹھکانے سے اور بھول گئے
ایک فائدہ لینا اس نصیحت سے۔ جو اُن کو
کی گئی تھی۔

اس آیت میں یہودیوں سے خطاب
ہے کہ اُن لوگوں نے دیدہ و دانستہ توریت
میں سے اصلیت کی باتیں نکال ڈالیں اور
حسب منشاء تحریف کر دی۔ توریت کے محرف
ہونے کا بین ثبوت یہ ہے کہ جس کتاب کو
حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ مانی
جاتی ہے . . . .
لا . . . . اُسی
کتاب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
متعلق یوں لکھا ہے کہ "سو خداوند کا بندہ
موسیٰ خداوند کے حکم کے موافق مواب کی
سرزمین میں مر گیا" (استثناء ۳۴)
اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ یہ کتاب حضرت
موسیٰ علیہ السلام پر نازل نہیں ہوئی بلکہ ان
کے وفات پا جانے کے بعد لکھی گئی ہے اگر
اُن کے انتقال کے بعد لکھی گئی ہے تو اُن
کی طرف منسوب کرنا غلط ہے اور اگر انہیں
پر نازل ہوئی ہے تو لامحالہ ان کے بعد
"مر گیا" والی عبارت بڑھائی گئی ہے اور

جب یہ ثابت ہوگیا کہ اس کی عبارت ان کے
بعد ملائی گئی ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ اور بھی
جملے ایزاد کئے گئے ہوں [illegible]
دیئے گئے ہوں گے۔ لہٰذا [illegible] موجودہ تحریر
و ترمیم سے خالی نہیں ہے۔
بدیں وجہ اب اس کتاب [illegible] ضرورت
نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں [illegible]
گواہا ہی فقروں سے [illegible]
وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا
مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ (مائدہ
رکوع ۳) ترجمہ: اور جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں
سے بھی لیا تھا ہم نے عہد ان کا پھر بھول گئے
ایک فائدہ لینا اس نصیحت سے جو اُن کو کی
گئی تھی۔ اس آیت میں عیسائیوں کی بابت
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نصاریٰ کو بھی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کی معرفت عہد نامہ (کتاب)
دیا تھا۔ وہ لوگ بھی اس نصیحت کی کتاب سے
فائدے کی باتیں بھول گئے۔ قرآن مجید کے
اس دعوے کے ثبوت میں ہم دو قسم کی شہادت
سے کام لینا چاہتے ہیں۔ اول بیرونی یعنی
مسیحی علماء کے اقوال۔ دوم اندرونی یعنی خود
انجیل کی عبارت سے۔

(۱) بیرونی شہادت

(۱) لارڈنر صاحب فرماتے ہیں کہ [illegible]
پیش لکھتا ہے کہ متی نے انجیل عبری (زبان)
میں لکھی تھی اور ہر کسی نے اپنی لیاقت کے
موافق اس کا ترجمہ کیا (کلیات لارڈنر جلد ۲
صفحہ ۱۱۹)۔
(۲) پھر وہی صاحب کہتے ہیں کہ [illegible]
نے انجیل عبری میں یروشلم میں لکھی تھی۔
(کلیات جلد ۴ صفحہ ۱۶۵)۔
(۳) پھر فرماتے ہیں کہ یوسی بیس لکھتا
ہے کہ مینٹس جب حبش میں آیا۔ اس
نے ایک نسخہ وہی انجیل متی کا پایا جو وہاں کے
لوگوں کو برتھولما حواری سے پہونچا تھا اور اس

وقت اُس سے پہلے قسطنطنیہ میں وہ لکھتا ہے کہ بین ٹی نس ... نسخہ وہاں سے اسکندریہ میں ... مفقود ہو گیا انکلیسٹ لارڈنر جلد ۲ صفحہ ۷ ۔ ...

... زبی ... صاحب موصوف دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں ... عالموں سے متی نے ... عبرانی میں انجیل لکھی اور باقی نے یونانی زبان میں (جلد ۵ صفحہ ۱۳۷)

(۵) ریو صاحب نے اپنی تاریخ انجیل میں لکھا ہے کہ یہ بات غلط ہے جو اگلے کہتے ہیں کہ متی نے انجیل یونانی زبان میں لکھی تھی اس لئے کہ یوسی بیس اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ متی نے انجیل عبرانی میں لکھی ہے نہ یونانی میں اور جیروم کہتا ہے کہ بین ٹی نس نے ایک جلد عبری اس انجیل کی حبش میں پائی تھی اور اس نے اس کو اسکندریہ میں لا کر سرکاری کتب خانے میں رکھا تھا کہ وہاں سے جاتی رہی مگر ترجمہ اُس کا یونانی باقی رہا اور نام مترجم کا معلوم نہیں "۔

(۶) تفسیر ہنری اسکاٹ میں لکھا ہے کہ سبب مفقود ہو جانے نسخہ عبری کا یہ ہوا کہ فرقہ ابیونیہ نے جو منکر الوہیت مسیح کا تھا اُس نسخے میں تحریف کی تھی اور بعد تباہی یروشلم کے نسخہ اصل عبری کا جاتا رہا اور بعض کہتے ہیں کہ ناصریوں یا یہودیوں نے جو نئے عیسائی ہوئے تھے انجیل عبری کو محرف کیا تھا اور فرقہ ابونیہ نے بہت سے فقرے نکال ڈالے تھے۔

(۷) یوسی بیس بھی اپنی تاریخ میں لکھتا ہے کہ ارینیس نے لکھا ہے کہ متی نے اپنی انجیل عبری میں لکھی تھی۔

(۸) باتفاق لیکلرک، کوپ، لینک، نیمبر، اکھورن، مارس صاحبان جو عیسائی دین کے نامی گرامی محققین ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اصل میں ایک عبری نسخہ تھا اور اس کے کئی ترجمے بھی چھپے تھے مگر وہ مع ترجموں کے یقینی ثابت ہو کہ مفقود ہو گئے "۔

(۹) لارڈنر صاحب فرماتے کہ جب قسطنطنیہ میں مسالہ حاکم پاک انجیلیں مصنفوں کی جہالت کے سبب بحکم بادشاہ اناسطیشوس نئی تصحیح کی گئیں اور ان کی پھر تصحیح ہوئی (کتاب الاسناد جلد ۵ صفحہ ۱۲۵)۔

(۱۰) جب ان کتابوں میں ایسی غلط رد و بدل ہوئی تو سب سے پہلی کونسل شاہ قسطنطین کے حکم سے مسیحی علما کی ۳۲۵ء میں شہر نائس میں منعقد ہوئی اس میں ایک کتاب جوڈتھ بھی کتب الہامیہ میں شامل کی گئی۔

(۱۱) پھر اس کے بعد ۳۶۴ء میں ایک اور کمیٹی لوڈیسیا میں قائم ہوئی جس نے علاوہ جوڈتھ کے انجیل میں اور حسب ذیل کتابیں واجب التسلیم قرار دیں۔ (۱) کتاب آستر، (۲) نامہ یعقوب، (۳) نامہ پطرس (۴) نامہ داؤد یوحنا (۵) نامہ پولوس عبرانیوں کو (۶) نامہ یہودا، اور اسی حکم کو جا بجا مشتہر کرا دیا۔

(۱۲) پھر ۳۹۷ء میں ایک کمیٹی اور منعقد ہوئی جس کو کارتھیج کہتے ہیں۔ جس میں علاوہ (سلسلہ کے لئے صفحہ ۱۳ ملاحظہ فرمائیے)

معرکہ حق و باطل

یہ سمجھے تھے عرب والے کہ ہم ہیں حق پر
درس توحید جو دیتے ہیں نبی تم
دور نظروں سے ہے افتاب محمد کا خدا
باپ دادا کے طریقے کو برا کہتے ہیں
نہایت لطف سے سرورا انہیں سمجھاتے تھے
ہم تو تمہارے بھلے ہیں ایذا انہیں دیتے تھے
بدزبانی پہ اگر آتے تمامی کافر
گالیاں فطرتاً انسان نہیں سن سکتا
جب آپ سے اصحاب نے یہ عرض کیا
ہائے سرکار کو کہتے ہیں مذمم ظالم
ہم فدا کاروں سے اب صبر نہیں ہوتا ہے
سن کے یہ رحمت عالم نے کہا روحی فدا
مجھ کو اللہ نے گالی سے بچایا ان کی
کوئی یہ ہم کو بتاؤ کہ تعجب کیا ہے؟
ہے کوئی اور بھی اس جانِ رحمت کی نظیر
میں فدا اور فدا ساری خدائی اس پر

سر کو درگاہ میں اصنام کے خم کرتے ہیں
مذہب و قوم پہ بے شبہ ستم کرتے ہیں
بندگی ان کی جو محسوس ہے ہم کرتے ہیں
آج توحید کا اونچا جو علم کرتے ہیں
اور کفار یہ کہتے تھے ستم کرتے ہیں
کوششیں اپنی مگر یہ نہیں کم کرتے ہیں
یہ سمجھ کر کہ فضولی سے یہ رم کرتے ہیں
سبھی ان باتوں پہ دنیا یہ الم کرتے ہیں
اور شوخ ان کو خونی سے تو ہم کرتے ہیں
جاں نثاروں پہ بے شبہ ستم کرتے ہیں
کیوں " سقط گو " یہ بھی سرکار کرم کرتے ہیں
کب نظر اس پہ کبھی اہل ہم کرتے ہیں
میں محمد ہوں مذمم کی یہ ذم کرتے ہیں
جاں فدا نام محمد پہ جو عصم کرتے ہیں
اہل دنیا کہیں اس طرح کرم کرتے ہیں
وصف خود حضرت حق جس کا رقم کرتے ہیں

دے ہمیں اپنے محمد کی محبت مولیٰ!
التجا تجھ سے یہ با دیدۂ نم کرتے ہیں

اُن کاموں کی کرنا جن کا پھل قیامت کے دن پاؤ جہاں تمہیں ہمیشہ ہمیش رہنا ہے۔
بھائیو! آج کا پہلا خطبہ میں اسی خطبے پر ختم کرتا ہوں۔ آؤ مل کر خلوصِ قلب سے اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ یہ بیس کی بیس نیک خصلتیں اور پاک عادتیں رب العالمین ہم میں بھی پیدا کردے۔ یعنی ہمارا پختہ ایمان خدا پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد کی زندگی پر ہوجائے۔ توحید، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ کے ہم پابند ہوجائیں شکر، صبر، رضا بالقضا، قربانی جان و مال براہِ خدا۔ اور دشمنانِ دین کے طعنوں سے بے پروائی اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ ناپاک مال سے بیکار نمائش سے بچائے۔ دنیا کا بندہ نہ بنائے۔ اپنا خوف اور اپنی ذات سے لالچ ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا۔ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَکُمْ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۞ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ مُّجِیْبُ الدَّعْوَاتِ ۞

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوالیسویں جمعہ کا دوسرا خطبہ جس میں جنت دوزخ کے بیان میں رسول اللہ کے سات خطبے ہیں

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ خَالِقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۞ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ اَنْ تَزُوْلَ وَالْاَرْضَ بِاَمْلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّكَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ ۞ وَبَعْدُ ۞

(۱۹۶) فَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ بِمَا فِيْهَا مِنَ الزَّهْرَةِ ۞ فَتَنَاوَلْتُ قِطْفًا مِّنْ عِنَبِهَا لِاٰتِيَكُمْ بِهٖ ۞ وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلَ مِنْهُ مَنْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلَا يَنْتَقِصُوْنَهٗ ۞ فَحِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ ۞ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَلَمَّا وَجَدْتُ حَرَّ شُعَاعِهَا تَاَخَّرْتُ ۞ وَاَكْثَرُ مَنْ رَاَيْتُ فِيْهَا النِّسَآءُ الّٰاتِيْ اِنِ ائْتُمِنَّ اَفْشَيْنَ ۞ وَاِنْ سَاَلْنَ اَحْفَيْنَ وَاِنْ اُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ ۞ وَرَاَيْتُ فِيْهَا لُحَيَّ بْنَ عَمْرٍو يَجُرُّ قُصْبَهٗ ۞ وَاَشْبَهُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ مَعْبَدُ بْنُ اَكْثَمَ ۞ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْعَرَبَ عَلَى الْاَصْنَامِ (رَوَاهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهٖ) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ظہر یا عصر کی نماز میں ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں باندھے کھڑے ہوئے تھے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ گویا کوئی چیز لینے آگے سے اپنے ہاتھوں سے لے رہے ہیں۔ پھر دوبارہ دیکھا کہ گویا کچھ قصد کر رہے ہیں۔ پھر ایسا معلوم ہوا کہ گویا جس چیز کو آپ لینا چاہتے تھے اس کے اور آپ کے درمیان کوئی چیز حائل ہوگئی۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹنے لگے۔ سلام کے بعد حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے آپ سے سوال کیا کہ حضور آج تو آپ نے اپنی اس نماز میں وہ کام کیا جو اس سے پہلے کبھی کرتے نہ تھے۔ تب آپ نے ہم سب کو مخاطب فرما کر فرمایا، سنو!

جنت میرے سامنے مع اپنی کل تروتازگی کے پیش کی گئی تو میں نے اس کے انگوروں کا ایک خوشہ توڑ لینا چاہا۔ اگر میں اُسے لے لیتا تو رہتی دنیا تک اگر آسمان زمین والے سب اس میں سے کھاتے رہتے تو بھی اس میں سے کچھ بھی نہ گھٹتا لیکن میرے اور اس کے درمیان حائل ہوگیا۔ اور مجھ پر دوزخ بھی پیش کی گئی۔ جب مجھے اس کی حرارت محسوس ہوئی تو میں پیچھے کو ہٹا۔ میں نے اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی یہ وہ عورتیں ہیں کہ اگر ان سے کوئی مخفی بات بطور امانت کہی جائے تو یہ اُسے بھی پھیلا دیں۔ اور اگر کچھ مانگیں تو چمٹ جائیں ٹلیں ہی نہیں۔ اور اگرچہ انہیں دیا جائے لیکن یہ شکر گذاری نہ کریں۔ میں نے جہنم میں لحی بن عمرو کو دیکھا جو اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا۔ بالکل معبد بن اکثم جیسا تھا۔ اسی نے سب سے پہلے عرب میں بت پرستی کی بنیاد ڈالی۔ سب کو اس پر آمادہ کر لیا۔

یہ سنکر حضرت معبد رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ حضورؐ میں تو اس کی اولاد میں سے ہوں۔ اور ہوں بھی اس جیسی شکل و صورت کا۔ تو کیا یہ ظاہری مشابہت مجھے کچھ نقصان پہنچائیگی؟ آپ نے فرمایا لَا اَنْتَ مُؤْمِنٌ وَّهُوَ كَافِرٌ۔ ہرگز نہیں تم مومن ہو وہ کافر تھا۔ +

یہ یاد رہے کہ اگر کسی موقعہ پر شیطان کسی بھلے آدمی کے روپ میں ظاہر ہو تو اس بھلے آدمی یا بھلے گروہ کے لئے کوئی ضرر نہیں ہے ہاں مسلمان بھائیو! یاد رہے ہمارے نبی وہ نبی تھے کہ فرمایا کرتے تھے۔ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ یعنی قیامت کے دن نبیوں کا امام نبیوں کا خطیب اور نبیوں کی شفاعت کرنے والا میں ہوں۔ پس اپنی خوش قسمتی سمجھو کہ خطیب الانبیاء کے خطبے آج تم سن رہے ہو۔ لو اور سنو! +

(۶۹۲) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِلَّا قَائِمًا (مسند احمد) یعنی میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ خطبۂ جمعہ کھڑے ہو کر ہی کہتے سنا ہے۔ +

(۶۹۳) انہی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی اور ہم نے دیکھا کہ آپ اپنے سامنے سے کسی چیز کو پکڑنے کیلئے ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔ جب سلام پھیرا تو ہم نے پوچھا حضورؐ آج کیا بات تھی؟ آپ نے فرمایا اِنَّ الشَّيْطَانَ هُوَ كَانَ يُلْقِيْ عَلَيَّ شَرَرَ النَّارِ لِيَفْتِنَنِيْ عَنْ صَلَاتِيْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَلَوْ اَخَذْتُهُ مَا انْفَلَتَ مِنِّيْ حَتّٰى يُنَاطَ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔ (مسند احمد) یعنی شیطان نے مجھے نماز سے بہکانے کیلئے مجھ پر آگ کے شعلے ڈالنے چاہے تو میں نے بھی اسے پکڑنے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ اگر پکڑ لیتا تو مسجد کے کسی ستون سے باندھ دیتا اور اہل مدینہ کے بچے بھی اسے دیکھ لیتے۔ +

(۶۹۴) انہی حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی زناکاری کا اقرار کیا لیکن آپ نے منہ پھیر لیا جب انہوں نے کئی بار (چار بار) اقرار کر لیا تو آپ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم فرمایا وہ سنگسار کر دیئے گئے پھر واپسی میں جب حضورؐ کو یہ خبر دی گئی تو آپ نے کھڑے ہو کر یہ بیان فرمایا۔

فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ كُلَّمَا نَفَرْنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَخَلَّفَ عِنْدَهُنَّ اَحَدُهُمْ لَهُ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ اِحْدٰهُنَّ الْكُثْبَةَ لَئِنْ اَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ لَاَجْعَلَنَّهُمْ نَكَالًا (مسند احمد) یعنی آپ نے کھڑے ہو کر اللہ عزوجل کی حمد و ثنا خوب بیان کی۔ پھر فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ ادھر ہم جہاد راہ خدا میں نکلے ادھر عورتوں کی نگرانی کرنے والوں کو مست سانڈ کی سی مستی سوجھی اور ادھے کے تھوڑے بہت تحفے دیکر وہ عورتوں کو بہکانے لگا۔ واللہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے موقعہ دیا تو میں انہیں عبرت ناک سزائیں دونگا۔ +

(۶۹۵) اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت جابر بن سمرہ پر اپنی رحمت و رضوان نازل فرمائے آپ فرماتے ہیں تم سے اگر کوئی کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر جمعہ کا خطبہ کہا کرتے تھے تو اُسے ہرگز سچا نہ ماننا۔ میں نے تو کوئی سو بار سے زیادہ ہی زیادہ آپ کو جمعہ کا خطبہ کھڑے کھڑے ہی کہتے سنا ہے۔ کھڑے ہو کر خطبہ شروع کرتے۔ پھر بیٹھ جاتے۔ بیٹھنے کی حالت میں کوئی کلام نہ کرتے۔ پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ بیان فرماتے۔ آپ کے شاگرد آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے خطبے کی کیفیت تو بتلائیے تو آپ فرماتے ہیں كَانَتْ قَصْدًا اَلْكَلَامُ يَعِظُ بِهِ النَّاسَ وَيَقْرَأُ اٰيَاتٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى (مسند احمد) یعنی آپ کا خطبۂ جمعہ نہ تو بہت طویل ہوتا تھا نہ بالکل مختصر۔ لوگوں کے لئے وعظ ہوتا تھا جس میں آیات قرآنی کی تلاوت بھی ہوتی تھی۔

(۶۹۶) اسلمی کو جس دن رجم کیا گیا اسی شام کے خطبے میں حضورؐ نے یہ بھی بیان فرمایا لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ یہ بیان فرما کر راوی حدیث حضرت جابر بن سمرہ رضی فرماتے ہیں وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عُصَيْبَةُ الْمُسْلِمِيْنَ يَفْتَتِحُوْنَ الْبَيْتَ الْاَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرٰى وَاٰلِ كِسْرٰى۔ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ۔ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ۔ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ (رَوَاهُ فِي الْمُسْنَدِ) یعنی یہ امر دین محمدی قیامت تک برابر قائم رہیگا جب تک کہ بارہ بادشاہ نہ آجائیں جو سب قریشی ہوں گے۔ میری امت کی ایک جماعت فرماں روائے ایران کسریٰ کے بیت الابیض خزانہ گھر کو فتح کرے گی۔ قیامت کے قریب بہت سے کذاب جھوٹے دعوے دار ظاہر ہونگے۔ ان سے بچتے رہنا۔ سنو تم میں سے کسی کو جب جناب باری کوئی بھلائی اور خیر و برکت عنایت فرمائے تو

حاشیہ: حضور محمدی کی صورت میں شیطان اہل مکہ کے مشورے میں شریک ہوا تھا اسے نجدیوں کی مذمت کی
[illegible]

اُسے چاہیے کہ خود اس سے نفع اٹھائے۔ اپنے گھر والوں کو نفع پہنچائے۔ پھر اور سُن کر سنو! میں تمہارا میر ساماں ہوں حوض کوثر پر۔ الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صادق و مصدوق کو سچا کیا۔ ایران آپ کے صحابہ نے فتح کیا۔ قصر ابیض کے خزانے کھینچ کر مدینہ منورہ کے فقراء پر تقسیم ہوگئے۔ شاہی کنگن ایک بدو عرب کے ہاتھ لگے جن کی قیمت دنیا آنک بھی نہیں سکتی تھی۔ ایران کی شاہزادیاں مسلمانوں کے قبضے میں آئیں۔ آہ! آج یہ سب ایک سراب کی حیثیت ہے۔ ایک خواب کی بات ہے۔ اب تو مسلمان ٹکے ٹکے میں بکنے لگے۔ اب تو مسلمان اغیار کے بوٹ صاف کرنے، کتوں کے پالنے، سور پکانے اور شراب پلانے پر ملازم نظر آنے لگے۔ آہ! اصل تو اعمال ہی ہے۔ رسول کی سچائی میں کمی نہیں آئی۔ خدا کے وعدے جھوٹے نہیں ہوئے۔ وہ کہتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ یعنی اگر تم میں ایمان اور نیکیاں ہیں تو تم زمین کے بادشاہ ہو۔ سچ ہے ہم ایمان میں بودے ہوگئے۔ نیک اعمال سے دور پڑ گئے۔ پس بادشاہت چھن گئی۔ غلامی کی لعنت کا طوق گلے میں آپڑا۔ مسلمانو! اب بھی کروٹ لو۔ خدا کو راضی کر لو۔ پیروں پیغمبروں قبروں تعزیوں پر سے سر اٹھا لو۔ اماموں کی تقلید، رسموں رواجوں کی پابندی سے یکسو ہو کر حدیث و قرآن کو لیلو پھر یہ خشک سالی تر سالی ہے۔ پھر یہ مصیبت راحت ہے۔ پھر یہ تنزل ترقی سے پھر یہ غلامی شاہی سے بدل جائیگی۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ عَسَاكِرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَىٰ أَعْدَائِكَ وَأَعْدَاءِ الدِّينِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاهْدِنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ آمِين۔ أَيُّهَا الْإِخْوَانُ۔ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ۔ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَعْلَىٰ وَأَهَمُّ وَأَوْلَىٰ وَأَكْبَرُ ! ! !

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پینتالیسویں جمعہ کا پہلا خطبہ جس میں خصائل اسلام اور فضائل نبی علیہ السلام وغیرہ ہیں حضورؐ کے اٹھارہ خطبے ہیں

(۶۹۷) إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (نسب کنز العمال) ؎

(۶۹۸) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا لَا نُذْكَرُ فِي الْقُرْآنِ كَمَا يُذْكَرُ الرِّجَالُ، قَالَتْ فَلَمْ يَرُعْنِي مِنْهُ يَوْمًا إِلَّا وَنِدَاؤُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قَالَتْ وَأَنَا أُسَرِّحُ رَأْسِي فَلَفَفْتُ شَعْرِي ثُمَّ دَنَوْتُ مِنَ الْبَابِ فَجَعَلْتُ سَمْعِي عِنْدَ الْجَرِيدِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا۔ (رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ) یعنی ایک روز ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خدمتِ نبوی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا بات ہے؟ کہ ہم عورتوں کا ذکر قرآن میں نہیں کیا جاتا جیسے کہ مردوں کا ذکر ہوتا ہے۔ ایک دن میں بیٹھی ہوئی کنگھی کر رہی تھی کہ اچانک منبر پر سے حضورؐ کی آواز آئی کہ آپ فرما رہے ہیں اے لوگو! میں نے کنگھی چھوڑ دی اور یونہی اپنے بال لپیٹ کر دروازے سے قریب ہو کر سننے لگی۔ تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے ہیں جناب باری نے یہ آیتیں قرآن پاک میں نازل فرمائی ہیں یعنی إِنَّ الْمُسْلِمِينَ سے أَجْرًا عَظِيمًا تک +

؎ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض خطبے اسی حمد و ثنا سے شروع کئے ہیں۔ بحمد اللہ آج یہ سنت بھی ہم سے ادا ہو گئی۔ محمد

ترجمہ: مومن مرد و عورت ایمان دار مرد و عورتیں فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں۔ سچے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں خوفِ خدا سے عاجزی کرنے والے اور کرنے والیاں۔ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں۔ روزے دار مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں بدکاری سے بچنے والے مرد اور عفت مآب عورتیں، اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرنے والے مرد اور ایسی ہی عورتیں یہ مرد و عورت وہ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بہت بڑا اجر و ثواب تیار کر رکھا ہے۔ +

(۶۹۹) غزوۂ تبوک والے سال اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے ہیں تہجد گزاری میں مشغول ہیں آپ کے اصحاب کا مجمع جمع ہو گیا ہے وہ آپ کی چوکیداری کر رہے ہیں۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ان کی طرف متوجہ ہو کر یہ وعظ بیان فرماتے ہیں۔ جسے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں۔ لَقَدْ اُعْطِیْتُ اللَّیْلَۃَ خَمْسًا مَّا اُعْطِیَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ۔ اَمَّا اَنَا فَاُرْسِلْتُ اِلَی النَّاسِ کُلِّھِمْ عَامَّۃً۔ وَکَانَ مَنْ قَبْلِیْ اِنَّمَا یُرْسَلُ اِلٰی قَوْمِہٖ وَنُصِرْتُ عَلَی الْعَدُوِّ بِالرُّعْبِ۔ وَلَوْ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ لَمُلِئَ مِنْہُ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ کُلُّھَا۔ وَکَانَ مَنْ قَبْلِیْ یُعَظِّمُوْنَ اَکْلَھَا۔ وَکَانُوْا یُحْرِقُوْنَھَا وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسَاجِدَ وَطَھُوْرًا اَیْنَمَا اَدْرَکَتْنِی الصَّلٰوۃُ تَمَسَّحْتُ وَصَلَّیْتُ۔ وَکَانَ مَنْ قَبْلِیْ یُعَظِّمُوْنَ ذَالِکَ۔ اِنَّمَا کَانُوْا یُصَلُّوْنَ فِیْ کَنَائِسِھِمْ وَبِیَعِھِمْ وَالْخَامِسَۃُ ھِیَ مَا ھِیَ؟ قِیْلَ لِیْ سَلْ فَاِنَّ کُلَّ نَبِیٍّ قَدْ سَاَلَ فَاَخَّرْتُ مَسْاَلَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ فَھِیَ لَکُمْ وَلِمَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ۔ یعنی آج کی رات مجھے وہ پانچ چیزیں منجانب خدا عطا فرمائی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔ اول تو یہ کہ میں ساری دنیا کی طرف رسول و نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ مجھ سے پہلے کے تمام انبیا صرف اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے رہے۔ دوسرے یہ کہ دشمن پر میری مدد صرف رعب سے ہی کی گئی ہے۔ گو مجھ سے وہ مہینہ بھر کے فاصلے پر ہو۔ تیسرے یہ کہ میرے لئے مالِ غنیمت حلال کر دیئے گئے مجھ سے پہلے کسی نبی پر اسکا کھانا حلال نہ تھا۔ وہ اس کی بڑی حرمت مانتے تھے اور اسے جلا دیا کرتے تھے۔ چوتھے یہ کہ ساری زمین میرے لئے نماز کی جگہ بنا دی گئی۔ بلکہ زمین کی مٹی بوقت نہ ملنے پانی کے میرے لئے پاکیزگی حاصل کرنے کی چیز مثل پانی کے کر دی گئی کہ جہاں کہیں وقت نماز ہو جائے مٹی پر ہاتھ مار کر تیمم کر کے وہیں نماز ادا کر دی جائے۔ اگلی امتوں اور نبیوں کو یہ آسانی نہ تھی۔ اُن پر فرض تھا کہ وہ اپنے عبادت خانے میں پہنچ کر نماز پڑھیں۔ اور پانچویں خاصیت اور خصوصیت تو عجیب و غریب ہے وہ یہ کہ مجھ سے کہا گیا تم ایک دعا مانگو ہمارا وعدہ ہے کہ ہم اسے قبول فرمائیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر نبی کو ایک مقبول دعا دی تھی (تو ہر نبی نے تو مانگ لی) لیکن میں نے اپنی اس مقبول دعا کو مؤخر کر دی کہ اب میں اسے قیامت کے دن مانگوں گا اور وہ میری دعا امت کے لئے شفاعت کی ہوگی۔ جو تمہارے لئے بھی کرونگا اور میرے ہر اُس امتی کے لئے جو خدا کی وحدانیت کی گواہی دے +

(۷۰۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک مختصر سا لشکر بھیجا لیکن وہ لشکر خالی ہاتھ واپس آیا۔ ان کے چہروں پر مشقت کے نشان دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا جس میں پہلے یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْھُمْ اِلَیَّ فَاَضْعُفَ عَنْھُمْ وَلَا تَکِلْھُمْ اِلٰی اَنْفُسِھِمْ فَیَعْجِزُوْا عَنْھَا وَلَا تَکِلْھُمْ اِلَی النَّاسِ فَیَسْتَاْثِرُوْا عَلَیْھِمْ۔ الٰہی انھیں میری طرف نہ سونپ دے کہ میں ان کی نگرانی سے کمزور ہوں۔ الٰہی انھیں خود ان کی طرف بھی نہ سونپ دے کہ یہ عاجز ہو جائیں نہ انھیں لوگوں پر ڈال دے کہ وہ ان پر دوسروں کو ترجیح دیں۔ اس دعا کے بعد آپ نے حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اِذَا رَاَیْتَ الْخِلَافَۃَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَۃَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابِلُ وَالْاُمُوْرُ الْعِظَامُ۔ وَالسَّاعَۃُ یَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنَ النَّاسِ مِنْ یَدِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی رَاْسِکَ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْحَاکِمُ) جب خلافت زمین مقدس میں اتر آئے اسوقت زلزلے بلائیں فتنے اور بڑے بڑے اہم امور لوگوں کے سروں پر منڈلانے لگیں۔ اس وقت قیامت لوگوں سے اسقدر قریب ہو جائے گی جیسے میرا یہ ہاتھ تیرے سر سے قریب ہے۔ +

(۷۰۱) ایک مرتبہ صبح کی نماز کے وقت کسی نے حضورؐ سے سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے انھیں تیز نظروں سے دیکھا۔ کوئی جواب نہ دیا۔ اور نماز کو کھڑے ہو گئے۔ فارغ ہو کر اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا تَبَارَکَ خَالِقُھَا وَرَافِعُھَا وَمُدَبِّرُھَا وَطَاوِیْھَا کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکِتَابِ۔ برکتوں والا ہے وہ خدا جو اس کا خالق ہے، اس کا بلند کرنیوالا ہے، اسکا بدلنے والا ہے اور لپیٹ لینے والا ہے جیسے دفتری کسی کتاب کو تہ کر لیتا ہو۔ پھر آپ نے زمین کی

(بسلسلہ صفحہ ۸)

گسٹائن کے جو بہت بڑا مسیحی عالم تھا۔ ایک سو چھبیس اور بڑے بڑے علما تھے۔ اس کمیٹی نے پہلی کمیٹیوں کے حکم کو بحال رکھ کر مندرجہ ذیل سات کتابیں اور الہامی قرار دیں۔ (۱) کتاب وزڈم (۲) کتاب لوبیاس (۳) کتاب باروق (۴) کتاب ایکلزیاسٹکس (۵) کتاب مقابیس اول (۶) کتاب مقابیس دوم (۷) مکاشفات یوحنا۔

(۱۳) اس کے بعد اور تین کمیٹیاں مقرر ہوئیں جن کو کمیٹی ٹرلوا و کمیٹی فلورنس و کمیٹی ترنت کہتے ہیں۔ ان کمیٹیوں نے کارتھیج کے قول کو بحال رکھا پس یہ کتابیں بارہ سو برس تک عیسائیوں میں واجب التسلیم رہیں۔

(۱۴) ڈاکٹر کینی کاٹ صاحب لکھتے ہیں، کہ قریب تمام نسخے موجودہ عہد عتیق مابین ۱۰۰۰ء اور ۱۴۵۷ء کے لکھے گئے ہیں۔ اور اس سے استدلال کرکے یہ بات کہتا ہے کہ تمام نسخے جو ساتویں یا آٹھویں صدی کے لکھے ہوئے تھے یہودیوں کی کونسل کے حکم سے بسبب اس کے کہ وہ نسخے ان نسخوں سے جن کو وہ بہتر سمجھتے تھے بہت مخالفت رکھتے تھے نیست و نابود کر دیئے گئے (دریس کے سائیکلوپیڈیا کی جلد ۴ بیان بائبل)۔

(۱۵) بعد ازاں فرقہ پروٹسٹنٹ ۱۵۱۷ء میں نکلا اس نے کتاب باروق کتاب لوبیاس کتاب جوڈتھ کتاب وزڈم کتاب ایکلزیاسٹکس اور مقابیس کی دونوں کتابوں کو رد کر دیا۔ اور لغو سمجھا اور کتاب آستر کے چند بابوں کو الہامی بتایا اور اس کے سولہ باب میں سے اب ۹ باب اور دسویں کی بعض آیات کو مانتے ہیں اور باقی کو جعلی بتاتے ہیں (نوید ان اندرق ذیل صفحہ ۱۷)۔

(۱۶) اسی طرح اور دیگر انجیلوں کا حال ہے مسیحی مورخین لکھتے کہ پہلے علاوہ رسولوں کے خطوط کے صرف انجیل چودہ عدد تھیں۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) برتھولما کی انجیل (۲) لوقا کی انجیل (۳) پطرس کی انجیل (۴) یوحنا کی اول انجیل (۵) یوحنا کی دوسری انجیل (۶) اندریاس کی انجیل (۷) فلپ کی انجیل (۸) مسیح کی طفولیت کی انجیل (۹) یعقوب کی انجیل (۱۰) مرقس کی انجیل (۱۱) متیا کی انجیل (۱۲) برنباس کی انجیل (۱۳) متی کی انجیل۔

باوجود اصلی عبری کتاب کو غائب کر دینے کے اس دو ہزار برس کے اندر عیسائیوں نے کمیٹیاں کر کرکے اس ترجمے میں سے صرف چار انجیلوں کو مستند مان کر باقی دس انجیلوں کو خارج کر دیا اور اس کے علاوہ مسیح کے شاگردوں کے خطوط جن کی تعداد تیئیس ہے اسے انجیل میں بلا وجہ شامل کر دیا۔ مسیحی دنیا یہ کہے گی کہ بیرونی شہادت اس وقت تک ناقابل تسلیم ہے جب تک اندرونی شہادت سے یہ نہ ثابت کر دیا جائے کہ انجیل موجودہ میں تحریف کی گئی ہے۔ لہٰذا ہم ادھر بھی توجہ کرتے ہیں۔

اندرونی شہادت

موجودہ انجیل اصلی نہیں ہے۔ جب کہ سطور بالا سے ظاہر ہو گیا کہ انجیل عبری زبان میں لکھی گئی اور آج عبری نسخہ موجود نہیں ہے بلکہ اس کے بجائے ہمارے ہاتھ میں اردو انگریزی فارسی ہندی وغیرہ ترجمے ہیں تو بہت ممکن ہے کہ ان ترجموں میں مترجموں نے اپنے خیال کے مطابق گھٹا بڑھا دیا ہو۔ اس لئے موجودہ انجیل تحریف سے خالی نہیں ہے۔

(۲) موجودہ انجیل حضرت مسیح علیہ السلام پر نازل نہیں ہوئی۔

قرآن مقدس میں ارشاد ہے وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ۔ ترجمہ یعنی سکھائے گا اس کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل۔ اس سے ثابت ہوا کہ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے نازل کی۔ مگر موجودہ انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات صلیب اور حالات بعد موت لکھا ہوا ہے۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ان کے بعد لکھی گئی۔ لہٰذا یہ انجیل جعلی ہے۔

(۳) موجودہ انجیل الہامی نہیں ہے

لوقا صاحب لکھتے ہیں کہ "اے معزز تھیوفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کرکے انہیں تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔ (لوقا ۱/۳)۔

پولوس صاحب فرماتے ہیں کہ "اے تھیوفلس میں نے پہلا رسالہ ان سب باتوں کے بیان میں تصنیف کیا جو یسوع شروع میں کرتا اور سکھاتا رہا (اعمال ۱/۱)۔

ان دونوں حوالجات سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ انجیل میں مسیح کے شاگردوں نے لوگوں سے دریافت کرکے لکھ لیا ہے خدا کی طرف سے ان کو الہام نہیں ہوا۔ ممکن ہے، کہ کسی نے غلط روایت بھی بتا دی ہو۔ کیونکہ یہ دونوں حضرات راوی کا نام نہیں بتاتے۔ لہٰذا اناجیل الہامی نہیں ہیں۔

(۴) شاگردوں نے بہت باتیں نہیں لکھیں

یوحنا صاحب کہتے ہیں کہ "بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی (یوحنا ۲۱/۲۵)۔

جب یوحنا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ انجیل میں سب باتیں نہیں لکھی گئیں بلکہ بہت زیادہ واقعات نظر انداز کر دیئے گئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ موجودہ اناجیل بالکل ناقص صورت میں ہمارے ہاتھوں میں ہیں۔ لہٰذا یہ انجیل ناقص ہے۔

(۵) موجودہ انجیلوں میں اختلاف

ہے۔ قرآن شریف نے الہامی کتاب کے لئے ایک یہ بھی معیار لگا دی ہے کہ وہ اختلاف سے پاک ہو جیسا کہ ارشاد ہے وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ یعنی یہ کتاب اگر خدا کی طرف سے نہ ہوتی تو اس میں بہت سے اختلافات ہوتے۔ اس اصول کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں تو انجیلوں میں ایک سو سے زیادہ اختلافات پاتے ہیں۔ ان میں سے بطور نمونہ دو اختلاف دکھاتے ہیں (۱) مرقس ۲/۲۶ میں لکھا ہے کہ وہ (داؤد) سردار کاہن ابیاتار کے عہد میں خدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں۔

متی ۱۲/۴ میں لکھا ہے کہ داؤد اور اس کے ساتھی بھوکے تھے۔ تو اس نے کیا کیا، وہ خدا کے گھر میں گیا اور نذر کی روٹیاں کھائیں اس کے خلاف اسموئیل ۲۱/۱ میں لکھا ہے کہ "داؤد نوب میں اخیملک کاہن کے پاس آیا۔ اور اخیملک نے کہا تو تنہا کیوں آیا ہے؟ سو کاہن نے مقدس کی روٹی اس کو دی۔

اوپر کی دو آیتوں میں یہ ہے کہ سردار کاہن ابیاتار کے عہد میں داؤد مع اپنے ساتھیوں کے آیا اور اسموئیل اس کے برعکس کہتا ہے کہ اخیملک کاہن کے پاس آیا اور تنہا آیا۔

(۲) متی باب اول آیت ۱-۱۶ میں مسیح کا نسب نامہ ۲۷ پشتوں میں ختم ہوتا ہے جو درج ذیل ہے۔ یعنی (۱) داؤد سے سلیمان (۲) سلیمان سے رحبعام (۳) رحبعام سے ابیاہ (۴) ابیاہ سے آسا (۵) آسا سے یہوشافاط (۶) یہوشافاط سے یورام (۷) یورام سے عزیاہ (۸) عزیاہ سے یوتام (۹) یوتام سے آحاز (۱۰) آحاز سے حزقیاہ (۱۱) حزقیاہ سے منسّی (۱۲) منسّی سے آمون (۱۳) آمون سے یوشیاہ (۱۴) یوشیاہ سے یکنیاہ (۱۵) یکنیاہ سے سیالتی ایل (۱۶) سیالتی ایل سے زربابل (۱۷) زربابل سے ابیہود (۱۸) ابیہود سے الیاقیم (۱۹) الیاقیم سے عازور (۲۰) عازور سے صدوق (۲۱) صدوق سے اخیم (۲۲) اخیم سے الیہود (۲۳) الیہود سے الیعزر (۲۴) الیعزر سے متان (۲۵) متان سے یعقوب (۲۶) یعقوب سے یوسف (۲۷) یوسف سے یسوع۔

لوقا باب چہارم آیت ۲۳-۳۸ میں مسیح کا نسب نامہ اکتالیس پشتوں میں ختم ہوتا ہے جو درج ذیل ہے "جب یسوع تعلیم دینے لگا تو برس تیس ایک کا تھا اور جیسا سمجھا جاتا تھا (۲) یوسف کا بیٹا تھا (۳) اور وہ عیلی کا (۴) اور وہ متات کا (۵) اور وہ لیوی کا (۶) اور وہ ملکی کا (۷) اور وہ ینا کا (۸) اور وہ یوسف کا (۹) اور وہ متتیاہ کا (۱۰) اور وہ آموس کا (۱۱) اور وہ نحوم کا (۱۲) اور وہ اسلیاہ کا (۱۳) اور وہ نوگہ کا (۱۴) اور وہ ماعت کا (۱۵) اور وہ متتیاہ کا (۱۶) اور وہ شمعی کا (۱۷) اور وہ یوسیخ کا (۱۸) اور وہ یوداہ کا (۱۹) اور وہ یوحنا کا (۲۰) اور وہ ریسا کا (۲۱) اور وہ زربابل کا (۲۲) اور وہ سیالتی ایل کا (۲۳) اور وہ نیری کا (۲۴) اور وہ ملکی کا (۲۵) اور وہ ادی کا (۲۶) اور وہ قوسام کا (۲۷) اور وہ المودام کا (۲۸) اور وہ عیر کا (۲۹) اور وہ یشوع کا (۳۰) اور وہ العازار کا (۳۱) اور وہ یورم کا (۳۲) اور وہ متات کا (۳۳) اور وہ لیوی کا (۳۴) اور وہ شمعون کا (۳۵) اور وہ یہوداہ کا (۳۶) اور وہ یوسف کا (۳۷) اور وہ یونان کا (۳۸) اور وہ داؤد کا۔

مسیح کے ان دونوں مرقومہ بالا نسب ناموں میں کس قدر زمین و آسمان کا فرق ہے جناب متی تو حضرت مسیح علیہ السلام سے حضرت داؤد تک ستائیس پشت گناتے ہیں اور جناب لوقا بجائے ۲۷ کے ۳۸ نام بتاتے ہیں یعنی دس ناموں کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک انجیل نویس حضرت داؤد کے بیٹے حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسل میں سے جناب مسیح کو بتاتے ہیں اور دوسرے صاحب حضرت ناتان کی صلب میں جناب مسیح علیہ السلام کو گناتے ہیں۔ ایک انجیل نویس حضرت مسیح کے دادا کا نام یعقوب بتاتا ہے اور دوسرا عیلی کہتا ہے۔ اب دونوں انجیلوں کو الہامی مان کر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں نسب ناموں میں سے کون سا نسب نامہ صحیح ہے۔ ہمارے پاس ان نسب ناموں کو جانچنے کے لئے کوئی معیار نہیں ہے۔ پس ایسی حالت میں ان مشکوک کتابوں پر یقین کرنا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ لہٰذا ایسی کتابیں ناقابل تسلیم ہیں + «باقی دارد»

تجاویز

(۱) آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس بحیثیت جماعت مذہبی جماعت ہے۔ اسلئے اسکا حق ہے کہ مسلمانوں کو اس تفرقہ سے بچائے جو سیاسیات کی وجہ سے ان میں پیدا ہو کر نفاق و شقاق تک پہنچ گیا ہے۔ جلسہ اہلحدیث کانفرنس مسلمانوں کو عموماً اور برادران اہلحدیث کو خصوصاً بزور توجہ دلاتا ہے کہ سیاسیات میں اختلاف رائے کو موجب تفریق نہ بنایا کریں۔ اور جہاں تفریق ہو وہاں اسے مٹانے کی کوشش کریں۔

(۲) اہلحدیث کے مذہب کا بنیادی عقیدہ ہے کہ ہر موقع میں اتباع سنت ملحوظ رہے اسلئے یہ جلسہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس مسلمانوں کو عموماً اور برادران اہلحدیث کو خصوصاً پرزور توجہ دلاتا ہے کہ شادی و غمی کی تقریبات میں جملہ رسوم قبیحہ ترک کر کے اتباع سنت کو ملحوظ رکھا کریں نیز جلسہ ہذا برادران اسلام کو عموماً اور اخوان اہلحدیث کو خصوصاً بزور تاکید کرتا ہے کہ کسب معاش میں حسب حیثیت تجارت کی طرف بھی توجہ کریں۔

(۳) آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ اجلاس منعقدہ [illegible] کے تمام اہلحدیث بھائیوں سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ آئندہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں اپنے اور اپنے اہل و عیال کا مذہب اہلحدیث لکھائیں تاکہ جماعت اہلحدیث کے وجود کا ثبوت بھی ہو سکے۔ نیز مزید کوشش آئندہ کیلئے جاری رہے۔

(۴) معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ بہار اسلامی مسائل کے متعلق

... ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ فقط۔ پریسیڈنٹ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس محمد صالح عفی عنہ ،

دنیا کے مسلمانوں کی گنتی !!

اس وقت تک اخبارات میں مسلمانوں کی تعداد کے مختلف تخمینے شائع کیے گئے ہیں مگر جب ایک دوسرے سے ان کا مقابلہ کیا گیا تو ان میں کافی فرق معلوم ہوا۔ ذیل کے اعداد و شمار کافی جستجو کے بعد مہیا کیے گئے ہیں۔ ان پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی زیادہ تعداد ایشیا میں آباد ہے۔ ایشیائی ممالک میں ہندوستان میں سب سے زیادہ مسلمان بستے ہیں یورپ میں مسلمان ریاست ہائے بلقان یا جنوبی روس میں آباد ہیں۔ فرانس میں مسلمانوں کی تعداد دو لاکھ کے قریب ہے۔ اور نصف سے زیادہ صرف پیرس میں رہتے ہیں +

افریقہ مصر ایک کروڑ پچاس لاکھ انگریزی مصری سوڈان پچاس لاکھ۔ طرابلس دس لاکھ۔ ٹیونس تیئس لاکھ سینتیس ہزار۔ مراقش و فرانسیسی اٹھاون لاکھ اٹھانوے ہزار۔ الجزائر (فرانسیسی اندرونی حکومت کے ماتحت) باسٹھ لاکھ سینتالیس ہزار۔ مراقش فرانسیسی پچاس لاکھ۔ مراقش ہسپانوی سات لاکھ۔ فرانسیسی سوڈان (صحرائی) چھ لاکھ۔ شمالی والٹا چھ لاکھ۔ طوگو چھ لاکھ سینیگال ۸۰ فی صدی مسلم چودہ لاکھ۔ فرانسیسی گنی بیس لاکھ۔ ساحل آئوری دس لاکھ۔ داہومی چھ لاکھ۔ ٹوگولینڈ پانچ لاکھ۔ کیمرون فرانسیسی دس لاکھ۔ نائجیریا کی نوآبادی بارہ لاکھ۔ ڈاکر اور نواح اسی ہزار۔ ماریطانیا (فرانسیسی) چار لاکھ۔ صحرائے اعظم دو کروڑ۔ گیمبیا تین لاکھ۔ گولڈ کوسٹ دو لاکھ۔ نائجیریا ایک کروڑ دس لاکھ۔ سائرالیون بیس لاکھ۔ گنی (پرتگیزی) تین لاکھ۔ لیبیریا دس لاکھ۔ ریوڈی اورو ستر ہزار۔ گابن دو لاکھ۔ وسطی کانگو اسی فی صدی مسلم چار لاکھ۔ انگریزی کیمرون (تابع) پانچ لاکھ۔ جزائر کیپ وردی (پرتگیزی) ساٹھ ہزار۔ انگولا (پرتگیزی) ایک ہزار۔ جنوب مغربی افریقہ (تابع) ایک لاکھ۔ جنوبی افریقہ ایک لاکھ پچاس ہزار۔ پرتگیزی مشرقی علاقہ اور موزمبیق دس لاکھ۔ نیاسالینڈ (انگریزی) پچاس ہزار۔ بلجیمی کانگو دو لاکھ۔ نیاسا لینڈ (انگریزی) پانچ لاکھ۔ نو متحدہ جزائر (جزائر فرانسیسی) آٹھ لاکھ۔ جزیرہ ماریشس (انگریزی) ایک لاکھ۔ جزائر سیشلز (انگریزی) پانچ ہزار۔ زنجبار (انگریزی) اور یمبا چار لاکھ۔ کینیا بیس لاکھ۔ ٹانگانیکا دس لاکھ۔ انگریزی سمالی لینڈ سو فی صدی مسلم تین لاکھ پچاس ہزار اطالوی سمالی لینڈ سو فی صدی مسلم دس لاکھ دس ہزار۔ ایری ٹریا (اطالوی) تین لاکھ پچاس ہزار۔ حبشہ پچاس فی صدی مسلم پچاس لاکھ +

یورپ البانیہ اسی فی صدی مسلم آٹھ لاکھ۔ یوگوسلاویہ سترہ لاکھ پچاس ہزار۔ بلغاریہ سات لاکھ اسی ہزار۔ رومانیہ (۱۹۳۰ء میں) دو لاکھ ساٹھ ہزار۔ یونان (۱۹۳۸ء میں) ایک لاکھ اسی ہزار۔ پولینڈ اور لیتھونیا بارہ ہزار۔ فن لینڈ تین ہزار۔ ہنگری تین ہزار۔ فرانس دو لاکھ۔ جزائر برطانیہ تیس ہزار۔ بلجیم (۱۹۲۹ء میں) پانچ ہزار۔ جرمنی اور آسٹریا چھ ہزار۔ اٹلی اور ہسپانیہ چھ ہزار پانچ سو۔ سائپرس چھ لاکھ پانچ ہزار۔ روڈز پندرہ ہزار +

ایشیا ترکی ایک کروڑ پچاس لاکھ۔ شام اور لبنان تیس لاکھ۔ فلسطین (۱۹۲۵ء میں) آٹھ لاکھ پچیس ہزار۔ شرق اردن چار لاکھ۔ عراق تیس لاکھ۔ سعودی عربستان ایک کروڑ بیس لاکھ۔ جزائر بحرین ایک لاکھ بیس ہزار۔ ریاست ہائے متحدہ ایک لاکھ پچاس ہزار۔ عدن اور پیرم اکیاون ہزار۔ قاطر تیس ہزار۔ سکوطرہ بارہ ہزار۔ ایران ایک کروڑ پچاس لاکھ۔ افغانستان ایک کروڑ۔ ہندوستان آٹھ کروڑ بیس لاکھ۔ بورنیو (انگریزی) دو لاکھ ستر ہزار۔ برونئی تینتیس ہزار۔ ساراوک ایک لاکھ بیس ہزار۔ لنکا چھ لاکھ۔ بلوچستان آٹھ لاکھ بیس ہزار۔ انگریزی بستیاں سینگاپور، ملکا، پنیانگ، وغیرہ آٹھ لاکھ۔ غیر تابع ملایا کی بستیاں گیارہ لاکھ۔ سیام چھ لاکھ۔ چین پانچ کروڑ۔ تبت دس ہزار۔ مانچوریا بیس لاکھ۔ اندرونی اور بیرونی منگولیا تیس لاکھ۔ ولندیزی جزائر شرق الہند پانچ کروڑ پچاس لاکھ۔ روس کی متحدہ ریاستیں تین کروڑ۔ فرانسیسی ہندچینی پانچ لاکھ۔ جاپان ایک ہزار +

امریکہ شمالی امریکہ ایک لاکھ۔ جنوبی امریکہ چار لاکھ۔ جزائر فلپائن، آسٹریلیا اور دیگر جزائر بیس لاکھ +

افریقہ	۱۰۳۶۲۱۰۰۰
یورپ	۴۱۱۵۰۰۰
ایشیا	۲۸۸۹۴۲۰۰۰
امریکہ	۲۵۰۰۰۰
میزان	۳۹۹۱۷۸۰۰۰

سلف رحمہم اللہ کے تین واقعات

(۱) حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات گذارا کرتا تھا اور تہجد کے وقت وضو کا پانی اور دوسری ضروریات مثلاً مسواک، مصلے وغیرہ رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خدمات سے خوش ہو کر فرمایا۔ مانگ کیا مانگتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جنت میں آپ کی رفاقت۔ آپ نے فرمایا کہ اور کچھ۔ بالس یہی چیز مطلوب ہے؟ آپ نے فرمایا اچھا میری مدد کیجیو سجدوں کی کثرت سے (ابوداؤد) ف:- اس میں تنبیہ ہے اس امر پر کہ صرف دعا پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھنا چاہئے بلکہ کچھ طلب اور عمل کی بھی ضرورت ہے اور اعمال میں سب سے اہم نماز ہے کہ جتنی اس کی کثرت ہوگی اتنے ہی سجدے زیادہ ہوں گے۔ حضور نے بھی یہ ارشاد فرمایا کہ سجدوں کی کثرت سے میری دعا کی مدد کرنا+

(۲) ایک صحابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور بھوک اور پریشانی کی حالت کی اطلاع دی۔ حضور نے اپنے گھروں میں آدمی بھیجا، کہیں کچھ نہیں ملا۔ تو حضور نے صحابہ سے فرمایا کہ کوئی شخص ہے جو ان کی ایک رات کی مہمانی قبول کرے؟ ایک انصاری صحابی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مہمانی کروں گا۔ ان کو گھر لے گئے اور بیوی سے فرمایا کہ یہ حضور کے مہمان ہیں جو اکرام کر سکے اس میں کسر نہ کرنا، اور کوئی چیز چھپا کر نہ رکھنا۔ بیوی نے کہا خدا کی قسم بچوں کے قابل کچھ تھوڑا سا رکھا ہے اور کچھ بھی گھر میں نہیں۔ صحابی نے فرمایا کہ بچوں کو بہلا کر سلا دیجیو۔ اور جب وہ سو جائیں تو کھانا لے کر مہمانوں کے ساتھ بیٹھ جاویں گے۔ اور تو چراغ درست کرنے کے بہانے سے اٹھ کر اس کو بجھا دینا۔ چنانچہ بیوی نے ایسا ہی کیا۔ اور دونوں میاں بیوی اور بچوں نے فاقے سے رات گذاری جس پر یہ آیت يُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ نازل ہوئی۔ ترجمہ۔ اور ترجیح دیتے ہیں اپنی جانوں پر اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔ ف:- اس قسم کے متعدد واقعات ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاں پیش آئے۔ چنانچہ ایک دوسرا واقعہ اسی قسم کا لکھا ہے کہ:-

(۳) ایک صحابی روزے پر روزہ رکھتے تھے۔ افطار کے لئے کوئی چیز کھانے کی میسر نہ آتی تھی۔ ایک انصاری صحابی حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے تاڑ لیا۔ بیوی سے کہا کہ میں رات کو ایک مہمان کو لاؤں گا۔ جب کھانا شروع کریں تو تم چراغ کو درست کرنے کے حیلے سے بجھا دینا۔ اور اتنے مہمان کا پیٹ نہ بھر جائے خود نہ کھانا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا ساتھ میں سب شریک رہے، جیسے کھا رہے ہوں۔ صبح کو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو حضور نے فرمایا کہ رات کا تمہارا اپنے مہمان کے ساتھ کا برتاؤ حق تعالیٰ جل شانہ کو بہت ہی پسند آیا۔ (درمنثور) (حکایات الصالحین)+

نعت

(از جناب روح الحسن شہرت خاں جہان پوری مدرسہ فیاضیہ دہلی)

رہے کیوں نہ ہر دم خیالِ محمدؐ — نظر میں ہے رقصاں جمالِ محمدؐ
رہے گا نظر میں جمالِ محمدؐ — نہ جائے گا دل سے خیالِ محمدؐ
فدا حسنِ یوسف سے سو دل سے کیا کیا — کوئی آ کے دیکھے جمالِ محمدؐ
مجھے اب کوئی فکر مطلق نہیں ہے — سمایا ہے دل میں خیالِ محمدؐ
جلالِ رسالت خدا نے وہ بخشا — فرشتوں پہ چھایا جلالِ محمدؐ
ادب شرط ہے ذکرِ ختم الرسل پر — ادب سے سنیں لوگ حالِ محمدؐ
کسے ایسی توقیر حاصل ہے شہرت
یہ ہے دو جہاں میں کمالِ محمدؐ

نوٹ:- اس لوٹ مار کے زمانے میں جبکہ تمام اشیاء کی قیمتیں دگنی اور تگنی تک ہوگئی ہیں اور ہر قسم کے اخبارات اور رسائل کی قیمتیں بڑھا دی گئی ہیں یا ضخامتیں کم کر دی گئی ہیں۔ لیکن آپ کا اخبار محمدی اپنی گذشتہ آب و تاب کے ساتھ آپ کی خدمت میں اپنے سابقہ سالانہ چندہ پر ہی آرہا ہے اگر آپ اب بھی اس کی خریداری منظور فرمائیں تو ہم ۱ سے آپ کے نام اخبار بھیجدیں گے۔ اس سے خطبات محمدی کی چوتھی جلد مکمل آپ کے پاس پہونچ جائے گی+ "مینیجر"

حب الملیل مع اوصاف سبعہ

(۱) رات کو طبیعت میں ہیجان لانا اس کا معمولی کرشمہ ہے (۲) قوت مردمی کو قائم کرتی ہے (۳) عضو مخصوص کو نہایت قوی کرتی ہیں (۴) خون کثرت سے پیدا کرتی ہیں (۵) عام جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہیں (۶) عورت کے دل میں مرد کی محبت پیدا کرتی ہیں (۷) جوش جوانی کو برقرار رکھتی ہیں + تنبیہ بغیر عورت والے کو اس کا استعمال نہیں چاہیئے۔ قیمت دو ماہ کی دوا کے لئے صرف دو روپے آٹھ آنے نمونہ کی پانچ خوراک صرف آٹھ آنے میں +

معجون مقوی عنبری

یہ معجون اپنے اوصاف میں ہم صفت موصوف ہے مقوی اعضائے رئیسہ و مقوی باہ ہے سرعت کو دور کر دیتی ہے۔ گذری ہوئی یا کھوئی ہوئی بہار کو از سر نو پیدا کر کے جوانی کے لطف دکھاتی ہے موسم سرما کا تحفہ ہے نیز ہر طرح کے دردوں مثلاً ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا رہنا، کھانسی، نزلہ، زکام، درد قولنج، درد گردہ، نفخ، وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ ریاحی اخراج کرتی ہے۔ غذا کو جزو بدن بنا کر دوران خون کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو سرخ کرتی ہے، دماغی محنت کرنے والوں کے لئے اس کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے قیمتی اجزا سے تیار کی گئی ہے قیمت ایک ماہ کی دوا کے لئے صرف دو روپے آٹھ آنے نمونہ کی ڈبیہ پانچ خوراک صرف پانچ آنے، پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا۔ منگوانے کا پتہ دو حکیم عبدالرحمان خان معرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

رعایتی اعلان | خطبات التوحید جدید مکمل

مؤلفہ حضرت شاہ اسماعیل صاحب شہیدؒ مولانا محمد ابو الحسن صاحب مرحوم کے وعظ نصیحت سے پُر اور مختلف مسائل کے اہم خطبے درج ہیں قیمت بارہ آنے محصول معاف + صراط مستقیم یہ کتاب مولانا اسماعیل صاحب شہید نے علم تصوف کے بیان میں بزبان فارسی لکھی تھی اب اس کا ترجمہ اردو میں ہو گیا ہے یہ کتاب پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہے قیمت ایک روپیہ، محصول مع رجسٹری + **بلوغ المرام اردو** یہ حدیث کی کتاب ہے جو بے مثل ہے اس کو سمجھ کر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا کافی ملکہ ہو جاتا ہے بین السطور ترجمہ و حاشیہ پر فوائد چڑھائے ہیں نئی چھپی ہے قیمت اصلی ۲ رعایتی ۱ محصول مع رجسٹری ۱۱ / **تقویۃ الایمان** حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ کی لکھی ہوئی مع تذکرۃ الاخوان و رسالہ عارف الاشرار و رسالہ راہ سنت دخط مولانا اسمٰعیل شہیدؒ مع فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قیمت ۱۲ محصول مع رجسٹری ۱۱ + نوٹ۔ قیمت ہر حال میں مع محصول بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنی چاہیئے + پتہ۔ منیجر محمدی بکڈپو (جامع مسجد)

سوداگران کا انتہائی مجاہدانہ حملہ جو کچھ تجارتی دنیا میں انقلاب برپا کر دے گا

گرم مردانہ شال کا تھان صرف نو روپیہ ۔ آرڈر بک کرائیں

[illegible] اس زمانہ جنگ میں گرم مال کی جسقدر کمی واقع ہوئی ہے اسکو پورا کرنا آسان کام نہیں انڈیا بھر میں بڑی سے بڑی فرم بھی اس کمی کو پورا نہیں کر سکتی ہمنے کسی حد تک اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اگر آپ نے اپنا آرڈر فوراً بک کرا دیا تو آپکو مال عین وقت پر مل جائیگا۔ اگر آپ نے ذرہ بھی غفلت کی تو مال نہیں ملیگا دیر نہ کریں آرڈر بک کرا جائیے جسکے ہمراہ ۱/ قیمت پیشگی وصول ہوگی۔ یہ تمام رقم قیمت میں محسوب ہوگی [illegible] خط و کتابت فضول ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ کا آرڈر آپکا بک کر سکتے ہیں [illegible] جسقدر جلد ممکن ہو سکے آرڈر کرنا کی روانہ کریں۔ [illegible] کوشش یہی کی جائیگی کہ جلد از جلد [illegible]

لیڈی وول شال نمونہ زنانہ گرم چادریں

سوتر سائز [illegible] یہ بالکل نئی سو فیصدی گرم ایک تار بھی [illegible] اس میں نہ ہوگا۔ جرمنی چادروں سے بدرجہا بہتر [illegible] نفیس [illegible] ریشم جیسی ملائم دیدہ زیب خوبصورت سائز [illegible] قیمت فی عدد [illegible]

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۸ پر ملاحظہ کیجئے)

بخاری شریف اردو

تین جلدوں میں۔ تینوں مجلد چرمی اٹھارہ سو صفحات احادیث رسول میں سب سے بڑی کتاب ہے اور بہت ہی مستند و مقبول ہے صرف ترجمہ ہے عربی نہیں ہے قیمت مجلد صرف چھ روپے محصول علاوہ

مسلم شریف اردو

دو جلدوں میں مجلد چرمی ایک ہزار صفحات یہ صحیح حدیث کی دوسری کتاب ہے۔ جلد اول میں ۱۷۵۳ حدیثیں، اور جلد دوم میں ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں آخر میں امام مسلم کے حالات بھی ہیں قیمت ہر دو جلد مجلد چرمی چار روپے

ترمذی شریف اردو

یہ صحاح ستہ کی تیسری کتاب ہے اس کی بھی دو جلدیں مجلد چرمی ہیں جلد اول میں ۶۴۰ صفحات اور ۱۷۰۵ حدیثیں ۱۲۱۰ احادیث اور ۵۶۹ صفحات کاغذ اعلیٰ قیمت ہر دو جلد مجلد چرمی صرف چار روپے آٹھ آنے۔

ابو داؤد شریف اردو

احادیث مستندہ کی چوتھی کتاب دو جلدوں میں ہے جلدیں مجلد چرمی ہیں (باقی صفحہ ۱۸ پر ملاحظہ کیجئے)

پہلی جلد ۵۰۲ صفحات کی جن میں ۲۴۶۶ حدیثیں ہیں دوسری جلد کے ۵۹۲ صفحات اور ۲۲۱۹ حدیثیں کاغذ اعلیٰ مجلد چرمی ہر دو جلد قیمت صرف چار روپے

ابن ماجہ شریف اردو صحاح ستہ کی پانچویں کتاب صرف ایک جلد ۷۲۰ صفحات ہیں جن میں ۴۳۳۸ حدیثیں ہیں۔ مجلد چرمی ہے۔ آخر میں جامع کے حالات ہیں۔ ہر کتاب کے آخر میں فہرست مضامین بھی ہے مجلد چرمی کی قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے۔ جلد منگوایئے۔

مشکوٰۃ شریف اردو دو جلدوں میں۔ پہلی جلد کے پانسو صفحات ہیں۔ اس میں ۲۶۰۷ حدیثیں ہیں اور دوسری جلد بھی پانسو صفحات ہیں اور ۳۸۰۴ احادیث ہیں یہ بخاری وغیرہ دس حدیث کی کتابوں میں خلاصہ ہے سہہ دو جلد مجلد قسم اول چار روپے قسم دوم تین روپے

تجرید بخاری اردو جامعہ ازہر کے ایک فاضل کا انتخاب بخاری۔ یہ دو جلدوں میں ہے دونوں جلدیں یکجا مجلد ہیں۔ کاغذ چکنا ولایتی ۸۰۰ صفحات ۲۱۲۲ حدیثیں ہیں قیمت مجلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنے محصول ڈاک دس آنے

تاریخ اسلام کامل ۸۷۲ صفحات مجلد چرمی کاغذ اعلیٰ از جناب شوق امرتسری پانچ حصہ یکجا مجلد۔ پہلا حصہ عرب کی تاریخ رسول اللہؐ کے حالات حصہ دوم خلافت راشدہ کے حالات۔ حصہ سوم خلافت بنو امیہ کے واقعات حصہ چہارم خلافت عباسیہ کے حالات وغیرہ حصہ پنجم خلافت ترکی قیمت مجلد چرمی صرف چار روپے

تاریخ مکہ معظمہ ۲۲۴ صفحات۔ تاریخ بیت اللہ یعنی مکہ معظمہ کے حالات حضرت ابراہیمؑ سے لیکر ابن سعود تک ہر عہد کی تاریخ، اور دلچسپ موضوعات ہیں۔ یہ کتاب چوتھی بار چھپی ہے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے

تاریخ مدینہ منورہ ۸۴ صفحات۔ دیار حبیب کا مفصل حال مسجد نبوی کا فوٹو روضۂ رسول کا پورا حال (کالم ۳ پڑھو)

[illegible] ایجاد
جاری شدہ [illegible]

درد گردہ کا

نمبر ہدف علاج

موجودہ زمانہ میں ناقص غذا اور بے اعتدالیوں سے اکثر درد گردہ کا نامراد مرض کی شکایت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ ایک ہی پل میں اچھے بھلے انسان پر جب درد گردہ کا حملہ ہوتا ہے۔ تو مارے درد کے ایسا محسوس کرتا ہے۔ کہ پشت میں گردہ کے مقام پر کوئی نشتر چبھو کر برمے سے سوراخ کر کے میخ گاڑ رہا ہے۔ مریض چیخ چیخ کر شدت درد سے بدحال ہو کر ماہی بے آب کی طرح کروٹ بدلتا ہے۔ اور بیماری میں بعض جلن ہو ہو کر پیشاب کی قدر بار بار حاجت ہوتی ہے۔ اور جن عورتوں کو درد گردہ کی شکایت رہتی ہو۔ ان بہنوں کو حمل نہ قرار پانے کی وجہ سے بیچاریاں اولاد سے بھی محروم رہتی ہیں۔ اگر درد گردہ کے علاج میں ذرا بھی کوتاہی کی جاوے تو مریض کی جان پر آ بنتی ہے۔ ان تمام تکلیفوں کیلئے ہماری تیار کردہ اکسیر درد گردہ کی دوائی تریاق ثابت ہو چکی ہے۔ آپ آپریشن کی زحمت ہی کیوں اٹھاتے ہیں۔ ہماری تیار کردہ نمبر ہدف دوائی صرف پندرہ دن متواتر کھانے سے گردہ و مثانہ کی پتھری ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے ساتھ بالکل ہی نکل جاتی ہے۔ اور پیشاب ہمیشہ کیلئے بغیر جلن بلا تکلیف وقت پر آتا رہتا ہے اور درد فوراً نیست و نابود ہو کر آئندہ بفضل خدا یقینی طور پر تا دم زیست (عمر بھر) درد گردہ کی نوبت ہی نہیں آتی۔ اور پھر لطف یہ کہ زندگی تک نہ تو دوبارہ پتھری پیدا ہو سکتی ہے۔ اور نہ درد گردہ کا خطرہ رہتا ہے۔ بلکہ مثانہ و گردے طاقتور ہو جاتے ہیں۔

پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ہمراہ روانہ خدمت ہوگا۔
قیمت مکمل کورس تیس خوراک دو روپے آٹھ آنہ
محصول ڈاک موازی سات آنہ علاوہ۔
جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا ضروری ہے
اخبار وغیرہ کا حوالہ ضرور دیویں۔

دوائی ملنے کا پتہ

حکیم عبدالرحمٰن ڈینٹسٹ و معالج درد گردہ
ڈیرہ اسمٰعیلخان (صوبہ سرحد)

تار کا پتہ:- ایچ عبدالرحمان ڈی آئی خان

اور مدینہ منورہ کے شہر کی پوری تاریخ اور تمام کیفیات۔ قیمت صرف ایک روپیہ

تاریخ فلسطین ۲۰۴ صفحات بیت المقدس کے حالات حضرت سلیمان کے وقت سے لیکر انگریزوں کے دور تک جس قدر اہم واقعات اس سرزمین پر ہوئے اس کی مصدقہ حالت بیان ہوئی ہے قیمت مجلد صرف دس آنے۔

آفتاب رسالت ۴۳۲ صفحات دو حصوں میں۔ رسول کریمؐ کی سب سے بڑی اور سب سے سستی سوانح عمری جس میں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا پورا تذکرہ ہے ملک عرب کی پوری تاریخ بھی ہے قیمت ہر دو حصہ بلا جلد صرف بارہ آنے مجلد ایک روپیہ۔

خلافت راشدہ ۵۶۰ صفحات، اس کتاب کے چار حصے ہیں اور ہر حصے میں ایک خلیفہ کی سوانح عمری ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی کی مکمل اور سستی سوانح عمری اور کوئی نہیں قیمت مجلد ایک روپیہ۔

الفاروق ۳۰۴ صفحات کی کتاب۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق کی سب سے بڑی سوانح حیات دو حصوں میں۔ حصہ اول میں ان کے ذاتی حالات اور دوسرے حصہ میں فتوحات اسلامیہ، اور خلافت کے حالات قیمت ہر دو حصہ صرف ایک روپیہ۔

سیرت امیر معاویہؓ ۴۰۰ صفحات حضرت امیر معاویہ کے حالات اردو زبان میں پڑھنے ہوں تو یہی ایک کتاب ہے۔ بڑی مشکل سے یہ حالات ملے ہیں یہ اپنی وضع کی پہلی کتاب ہے مجلد کتاب کی اس وقت قیمت صرف ایک روپیہ،

سیرت عمرو بن العاصؓ یہ چار سو صفحات کی کتاب ہے۔ یہ عرب کے سب سے بڑے سیاسی اور مدبر جرنیل ہیں جن کو فتح مصر نے صحابہ کرام میں بہت ممتاز کر دیا ہے ان کے پورے حالات مجلد صرف ایک روپیہ

ہمارا پتہ
دفتر اخبار محمدی۔ صدر بازار، دہلی

امام ابن تیمیہ اور ابن القیم کی کتابوں کے اردو ترجمے

تفسیر معوذتین ان سے اچھی تعویذ کی کوئی سورت نہیں اور اس تفسیر کی طرح ان کی کوئی تفسیر نہیں قیمت صرف نو آنے + تفسیر سورۂ اخلاص وحدانیت کے اثبات اور شرک کے ابطال میں اس سے اعلیٰ کوئی چیز نہیں عیسائیوں و یہودیوں اور آریوں کی اس میں تردید ہے۔ جاہل مسلمانوں کی رسوم شرک کی اس میں تردید ہے فلسفہ اور منطق کے مفتوں لوگوں کی اس میں تردید ہے بت پرست آتش پرست، مادہ پرست، پیر پرست، گور پرست غرضیکہ ہر دیگر پرست کی اس میں نہایت مدلل تردید کی گئی ہے وقت آپ ہم سے صرف دو روپے آٹھ آنے میں منگالیں + تفسیر سورۂ کوثر کوثر ہے بڑی نعمت اور کیا؟ اور اس تفسیر سے اچھی اور کتاب کیا؟ قیمت صرف چار آنے + تفسیر سورۂ والتین اس سورت کی اور تفسیریں بھی ہیں لیکن اس میں تو جو بات ہے لاجواب ہے قیمت صرف دس آنے + زیارت القبور زیارت کا مسنون طریقہ، زیارت کی اور قبر پرستی کی بدعتوں کا رد، شفاعت کا مسئلہ وغیرہ عربی مع اردو ترجمہ قیمت صرف نو آنے (۹) درجات الیقین اصلی صوفیت کا نقشہ تعلیم اسلامی کا نچوڑ معرفت الٰہی وغیرہ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف دو آنے + عقیدۂ واسطیہ آمنت باللہ کی صحیح تفسیر اور پوری تشریح عربی مع اردو ترجمہ، قیمت رعایتی صرف چھ آنے اصحاب صفہ بنے ہوئے صوفیوں کی کھال ادھیڑ دی گئی ہے ان کی کرامات کے درخت اکھاڑ دیئے گئے ہیں اور حضور کے زمانے کا تصوف اور فقیری دکھلائی گئی ہے آپ کے مدرسے اور اس مدرسے کے طلباء کا بیان ہے۔ قیمت صرف دس آنے + عروۃ الوثقیٰ اصل اسلام کا نقشہ اور ملونی کا اظہار، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی قیمت صرف چھ آنے + ائمہ اسلام اس میں حدیث اور اجتہاد کے فرق کو، اجتہادی غلطی کی وجہ کو، ائمہ کے طرز استدلال کو نہایت اعلیٰ پیمانے پر بیان کرکے ضرورت حدیث کو واضح کیا ہے قیمت صرف دس آنے، خلاف الامت اس بات کا ثبوت کہ قطعیت سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی معصوم نہیں۔ بڑے بڑے ائمہ کرام سے مذہبی مسائل میں غلطیاں ہوجاتی ہیں، اختلاف کی اصلی وجہ، اختلاف کے برے نتائج، صحیح راہ عمل کا بہترین اور مطابق سنت نقشہ وغیرہ ضرور ملاحظہ فرمائیے قیمت صرف پانچ آنے الوسیلہ کون سا وسیلہ جائز ہے؟ کون سا حرام ہے؟ یعنی فلاں کے طفیل کی تحقیق بہترین اور عمدہ طریقے پر اور اس کی حرمت کا اعلیٰ بیان، جائز کہنے والوں کی پوری تردید قیمت صرف دو روپے + الوصیۃ الکبریٰ توحید اور اتباع سنت کی ترغیب عقائد اسلام کا بیان، بدعتوں اور بدعتیوں کی تردید اس وقت قیمت صرف آٹھ آنے + قوالی اس رسالے میں امام صاحب نے بنے ہوئے صوفیوں کی وہ خبر لی ہے کہ اس سے زیادہ ناممکن۔ قوالی، ناچ، چنا، تالی بجانا، کودنا، وغیرہ سب چیزوں کا بہترین رد ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸)

اعلام الموقعین مجدد وقت حضرت حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی مفید تر تصنیف کے ایک ایک حرف کا کامل ترجمہ اردو سات حصوں میں بنام دین محمدی یہی وہ کتاب ہے جس میں چاروں مذہبوں کے خلاف حدیث مسائل کی بادلائل تردید ہے۔ تقلید کی جتنی دلیلیں عقلی نقلی دی جاتی ہیں سب کے ٹھوس جوابات ہیں۔ قیاس کی نسبت وہ اعلیٰ بحث ہے کہ دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں قیاس کی خرابیاں قیاسی مسائل کا تضاد اور ان کی کھوٹ پوری طرح ظاہر کی ہے۔ صحیح معنی میں فقہ اسلامی یہی کتاب ہے شرعی مسائل کا مطابق عقل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ فتویٰ نویسی کے شرعی قواعد، ساتھ ہی صحابہ کرام کے عمر بھر کے سوالات اور حضور کے جوابات بھی درج ہیں۔ قیاس کی تمام دلیلوں کا جواب ہے، حدیث وفقہ کا فرق ظاہر کیا ہے ان دونوں میں جو اختلاف ہے اسے بیان کرکے فقہ کے ان خلاف حدیث سینکڑوں مسائل کی بادلائل عقلیہ ونقلیہ تردید کی ہے۔ فقہ میں جو حیلے لکھے ہیں ان کی اصولی اور پھر ایک ایک کی تردید ہے تین طلاقیں جو ایک وقت میں ایک ساتھ دی جائیں ان کے ایک ہونے کا، حلالہ کے حرام ہونے کا تفصیلی دلائل سے بیان ہے۔ اور بھی سینکڑوں بحثیں ہیں مختصر یہ ہے کہ اگر آپ دین خدا کو، مسائل شرعیہ کو، اسلام کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں جس صورت میں وہ حضور کے زمانے میں تھا تو آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمایئے۔ سات حصے ہیں اس فہرست کے برابر ایک ہزار صفحات ہیں قیمت اصلی دس روپے رعایتی آٹھ روپے

حدیث شریف کی اردو ترجمے والی بہترین اور نایاب کتاب

ریاض الصالحین عربی عبارت زیر زبر سمیت ہے رنگین سطریں ہیں نیچے اردو میں مفید اور عمدہ ترجمہ ہے پھر حاشیہ ہے حاشیہ بھی مولانا عبدالاول صاحب غزنوی اہل حدیث کا ہے ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے یہ کتاب مشکوٰۃ کی طرح جامع ہے دو جلدوں میں ہے کل صفحات آٹھ سو ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے جسے حضرت سلطان ابن سعود نے عربی میں چھپوا کر عرب کو اس کی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ عربی مع زیر زبر ترجمہ اور حاشیہ سمیت نہایت اعلیٰ کاغذ پر بہت صاف چھپ گئی ہے اور قیمت بھی ہم نے کم کر دی ہے تاکہ ہر امیر و غریب فائدہ اٹھا سکے یعنی کامل کتاب کی قیمت صرف چھ روپے + تبویب القرآن مع حواشی تفسیر وحیدی مصنفہ مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یکجا جمع کر دیا ہے طلباء علماء واعظین اور مناظرین کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت چار روپے تفسیر محمدی ڈھائی ہزار بڑے صفحات کی تفسیر، تفسیر ابن کثیر کے ایک ایک لفظ کا ترجمہ اردو اس سے معتبر مستند اور مفید تفسیر اور کوئی نہیں۔ اس [illegible] الگ الگ بھی دیا جا سکتا ہے۔ پوری تفسیر کی رعایتی قیمت صرف [illegible] روپے

بچوں کے لیے نہایت دلچسپ خوشنما اور جادو اثر کتابیں

[illegible] الوقت جو لوگ آنکھیں بند کر کے یورپین طرز معاشرت بود و باش لباس وغیرہ اختیار کر لیتے ہیں۔ انہیں پہلے اس کتاب کو دیکھ لینا چاہئے اس میں قصے کے طور پر اس کی خرابیاں دکھائی گئی ہیں اور مذہب کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا گیا ہے اور جگہ جگہ بحث مباحثہ دکھایا گیا ہے ساتھ ہی قصہ عجیب اور دلچسپ ہے ڈپٹی صاحب کی تصنیف ہے تین سو صفحے ہیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ **منتخب الحکایات** بچوں کو کہانی سننے کا بہت شوق ہوتا ہے ان کے لئے اس میں چھوٹی چھوٹی نتیجہ خیز مختصر کہانیاں درج ہیں۔ کم عمر بچوں کو اور گھر والوں کو سنائیے تاکہ انہیں عقل و ہوش آئے قیمت صرف آٹھ آنے۔ **عزم بالجزم** استقلال اور پختہ ارادے اور مضبوط عقیدے سے مشکل سے مشکل کام بھی آسان سے آسان ہو جاتا ہے اس نصیحت کو ذہن نشین کرنے کے لئے ایک قصے کی صورت میں بیان کیا ہے قیمت صرف چار آنے۔ **مراۃ العروس** یہ کتاب کافی مشہور و معروف ہو چکی ہے جس گھر میں نہ ہو ضرور منگوائیں۔ بچیوں کو دنیا سے اور گھر کے کاموں سے سسرال سے اور میکے سے یہ کتاب خبردار کر دے گی تین سو سے زائد صفحات ہیں قیمت صرف ایک روپیہ۔ **بنات النعش** یہ کتاب مراۃ العروس کا دوسرا حصہ ہے عورتوں کو شائستگی سکھانے اور مہذب بنانے گھرداری کے قابل بنانے کے لئے یہ کتاب کافی ہے۔ قیمت اعلیٰ کاغذ کی ایک روپیہ۔ کاغذ ادنیٰ قیمت بارہ آنے۔ **توبۃ النصوح** دنیاداروں کو دین دار بنانے والی کتاب عورتوں میں مذہبی بیداری پیدا کرنے والی کتاب ڈھائی سو سے زائد صفحات قیمت صرف ایک روپیہ۔ **ایامیٰ** اس رسالے میں دینی اور دنیوی طور پر رانڈوں کی شادی کی ضرورت پر اعلیٰ بحث ہے اور اس رسم کو چھوڑنے سے کیا قباحتیں آتی ہیں؟ اسے بطور قصہ نہایت عمدہ انداز میں بیان کیا گیا ہے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے۔ **فسانۂ اشرف** وہ مرد جو بیویوں اور بیٹیوں کو بے زبان جانور کی طرح سمجھتے ہیں انہیں یہ کتاب پڑھانی چاہئے تاکہ وہ ظلم کے انجام کو سمجھ لیں قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ **حسن معاشرت** مجھے تو ڈپٹی صاحب کی یہ کتاب بے حد پسند ہے لڑکیوں کو عمر بھر [illegible] سے بہتر ہے کہ سوار ہونے سے پہلے ہی یہ کتاب منگوا کر پڑھا دی جائے پھر آپ دیکھئے کہ یہ لڑکیاں میکے اور سسرال میں کس طرح خوش رہتی ہیں؟ پھر کتاب ایسی دلچسپ ہے کہ بغیر پوری کئے ہاتھ سے نہ چھوٹے ضرور منگائیے **ناول عشق** سوتوں کو جگانے والی روتوں کو ہنسانے والی غمزدوں کو خوش کرنے والی دل کی کلی کھلا دینے والی غرض ہر طرح دل بہلانے والی کتاب ہے [illegible] اور رنج و غم کو پاس نہ پھٹکنے دیجئے [illegible] [illegible]

مقالات شرر مولانا شرر کے بیش بہا مضامین کا مجموعہ [illegible] قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ **مقالات شبلی** مولانا شبلی نعمانی کے قابل قدر بہترین مضامین کا مجموعہ قیمت صرف ایک روپیہ۔ **سمرنا کا چاند** عورتوں کی تربیت کے لئے ان کی معلومات بڑھانے کے لئے مغربی تقلید کی برائیاں انگریزی تعلیم کے نتائج دکھانے کے لئے یہ کتاب مفید ہے دل چسپ ناول کی طرز پر قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے۔ **سراب مغرب** غیر مسلم مدارس میں مسلم لڑکیوں کی تعلیم کا حشر مغربی تقلید کے دردناک نتائج بطور قصہ قیمت صرف نو آنے۔ **تمغۂ شیطانی** امت شیطانی کے آٹھ کیر کٹر مزاحیہ اور درد انگیز سبق آموز اور نتیجہ خیز قیمت صرف چودہ آنے۔ **سات روحوں کے اعمال نامے** جو ایک شیطان کی مغفرت کے لئے پیش کئے جاتے ہیں، بطور قصہ نہایت بہترین کتاب ہے قیمت صرف دس آنے۔ **ستونتی** یہ ایک نہایت دل آویز اور عبرت ناک افسانہ ہے اس میں دکھایا گیا ہے کہ مرد کے لئے دنیا میں شریف بیوی سے بڑھکر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی قیمت آٹھ آنے۔

اصلاحی نتیجہ خیز عبرت انگیز نہایت بہترین سوانح عمریاں

حضرت ابوذر غفاریؓ یہ رسول کریمؐ کے محبوب صحابی کی سوانح عمری ہے ۹۶ صفحات کی یہ مختصر سی کتاب ہے لیکن یہ بھی تاریخ اسلام کا ایک روشن صفحہ ہے جس سے سلف کی حریت کا اندازہ ہوتا ہے قیمت رعایتی اس وقت صرف چھ آنے۔ **حضرت ابوبکر صدیقؓ** خلیفۂ رسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مکمل سوانح عمری اور ان کی خلافت کے حالات ہیں۔ قیمت صرف آٹھ آنے۔ **حضرت عمر فاروقؓ** خلیفۂ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری اور ان کی خلافت کے مکمل حالات بھی ہیں ضرور پڑھیئے قیمت آٹھ آنے۔ **حضرت عثمان غنیؓ** تیسرے خلیفہ رسول حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مکمل سوانح عمری اور ان کی خلافت کے حالات بھی ہیں قیمت صرف آٹھ آنے۔ **حضرت علی کرم اللہ وجہہ** چوتھے خلیفہ رسول حیدر کرار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مکمل سوانح عمری۔ آپ کی خلافت کے زمانے کے کل حالات اور شیعہ جماعت کے خلافت کے مسئلے پر جتنے اعتراضات ہیں سب کا جواب انہی کی کتابوں سے قیمت صرف ایک روپیہ۔ **حضرت ابوایوب انصاریؓ** یہ انصاریوں کے سردار ہیں ان ہی کے مکان پر ہجرت کر کے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا تھا۔ اگر آپ کو ان کی پوری سوانح عمری دیکھنی ہو تو اس کتاب کو منگوا لیجئے قیمت صرف آٹھ آنے۔ **حضرت جعفر طیارؓ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی فدائے اسلام شہید راہ خدا حضرت جعفرؓ کی پوری سوانح عمری اور آپ کی شہادت کا پُر درد رقت آمیز بیان۔ آپ کی حبشہ کی ہجرت دربار [illegible] [illegible] کا اسلام آپ کی جوانمردی [illegible] قیمت صرف [illegible] **حضرت [illegible]** [illegible] اسلام کی [illegible]

غزوات کا، اسلام پر پتنگوں کی طرح گرنے والے یہ بہادر صحابہؓ ہیں ان کی شہادت
کا مکمل حال اور سوانح عمریاں اس کتاب میں ہے قیمت صرف چھ آنے
حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ آپ محدثین کے سردار تھے اس چھوٹی
سی کتاب میں آپ کی پوری سوانح عمری ہے ساتھ ہی صحیح بخاری شریف کی
فضیلت اس کی تصنیف کی حقیقت اور اس کے بلند پایہ ہونے کا بیان ہے
قیمت صرف تین آنے + **حضرت امام مسلم** رحمۃ اللہ علیہ آپ کا درجہ محدثین
میں امام بخاریؒ کے بعد ہے باقی تمام محدثین پر آپ کو فضیلت حاصل ہے
اگر آپ کی تمام و کمال سوانح عمری اور صحیح مسلم شریف کی تصنیف و تالیف
کا حال اور اس کتاب کی بزرگی کا راز معلوم کرنا چاہتے ہوں تو لیجئے دیکھئے
قیمت صرف چار آنے + **حضرت امام مالک** رحمۃ اللہ علیہ جن مجتہدین کے
چار مذہب آج مانے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک آپ بھی ہیں مدینہ کے
امام اور مدینہ منورہ رسولؐ کے مدرس ہیں آپ کے تمام حالات بچپن سے وفات
تک کے اور آپ کی تصنیف موطا امام مالک کے فضائل وغیرہ کا اس میں بیان
ہے قیمت صرف تین آنے + **حضرت امام ابو حنیفہ** رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ کی
بچپن سے لیکر آخر دم تک کی یہ سوانح علامہ شبلی کی لکھی ہوئی ہے۔ چھوٹے
سے چھوٹے واقعات بھی اس میں درج ہیں قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے
فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبی کی کامل سوانح عمری
اور عیسائیوں سے صلیبی معرکوں کے مقابلے کے ان کے یادگار زمانہ کل
حالات۔ اور آپ کی پوری سوانح عمری کاغذ چھاپہ لکھائی حروف نہایت اعلیٰ
قیمت صرف دو روپے + **سلطان محمود غزنوی** اس سلطان اسلام کی
پوری سوانح عمری اور ان کے ہندوستان پر جو سترہ حملے ہوئے ہیں ان سب
کے تفصیلی حالات اس کتاب میں ہیں۔ ہر ہندوستانی مسلمان کو ضرور پڑھنی چاہئے
ایک سو صفحات ہیں قیمت صرف ایک روپیہ + **گلبدن بیگم** بادشاہ ہند بابر کی
بیٹی کی پوری سوانح عمری جس میں علاوہ اس مکمل سوانح کے بابر ہمایوں اور اکبر
بادشاہ کے کل حالات اور ان کی بادشاہت کے وقت کے کل حالات، مع
ہندوستان کی تمام لڑائیوں کے ہیں۔ جلد سمیت کی قیمت صرف آٹھ آنے +
حضرت فاطمۃ الزہرا اس میں سیدۃ النساء خاتون جنت ام الحسنین، بنت
رسول حضرت فاطمہ زہرا کے حالات اور ان کی خوشگوار زندگی جو ہمارے لئے
درس عبرت ہے خود پڑھیں اور اپنے گھر میں عورتوں کو بھی پڑھائیں قیمت صرف
بارہ آنے + **نور جہاں** اس کتاب کے ایک سو بانوے صفحات ہیں شاہان مغلیہ
کے چشم و چراغ جہانگیر کی محبوب ملکہ جہاں جس کی شان حسن، تدبر اور حکومت پر حاوی
میں اپنی آپ نظیر تھی اس کے حالات و واقعات بڑے ہی دلچسپ ہیں قیمت
[illegible] **شاہان مغلیہ کی بیویاں** بیگمات خاندان تیموریہ کے حالات
[illegible]
[illegible]

جنات طیبات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیوں کی پوری
سوانح عمری یہ ہر مسلمان عورت مرد کو ضرور پڑھنی چاہئے قیمت صرف آٹھ آنے
سفرنامہ ابن بطوطہ محمد بن بطوطہ نے ۷۲۵ھ میں ہندوستان، لنکا
بلاد روم و شام اور دوسرے اسلامی ممالک کی سیاحت کی اور اپنے چشم دید
حالات مکمل و کامل اس میں قلمبند کئے ہیں قیمت جلد اول چار روپے اور
جلد دوم صرف تین روپے + **فتوح الشام و مصر** علامہ واقدی نے
فتوح الشام و مصر کے جو حالات جمع کئے ہیں ان کا اردو ترجمہ المعروف بہ
فیوض الاسلام ہے قیمت صرف تین روپے چار آنے + **فتوح الشام** ملک
شام کی ہزاروں برس کی پرشوکت سلطنت کو مسلمانوں کا زیر و زبر کرنا، تثلیث
کے جھنڈے کو اوندھے منہ گرا کر کلمۂ توحید کو بلند کرنا صحابہ کرام کی جان بازی،
کے روح پرور نظارے، مسلمانوں کے شوق شہادت کی بیتابیاں، بے نظیر
شجاعت و جواں مردی کے مظاہرے، خلافت کبریٰ کے حالات اس کتاب
میں دیکھئے قیمت تین روپے چار آنے + **تواریخ عجیب** کالے پانی کے
واقعات، وہابیت کے الزام میں گرفتاری پھر چھٹکارا وغیرہ کے مفصل حالات
قیمت صرف بارہ آنے + **نجد و حجاز** نجدی حضرات کی اصل و نسل، ان کی
ابتداء سے لے کر آج تک کی مکمل تاریخ، مکے کی پہلی لڑائی کے مفصل واقعات
ان کے اصلی عقائد اور قبوں کے مسئلے کا پورا انصاف قیمت ایک روپیہ چار آنے +
مرأۃ محمدی اس میں گجرات، کاٹھیاواڑ، اور بمبئی وغیرہ کے علاقے کی پوری
تاریخ ہے مسلم اور ہندو سلاطین کی سوانح عمریاں بھی ہیں قیمت دو روپے
آٹھ آنے + **محاصرہ غرناطہ** لارڈ لٹن کی کتاب اسلامی سلطنت اسپین اور
اندلس کے حالات آخری صلیبی لڑائیاں بطرز ناول قیمت صرف دو روپے +
یاسمین شام خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے کی اسلامی جنگ ہلال
و صلیب کے معرکے، اسلام کی فتح، اور فتح شام کے حالات، حسن و عشق کی
داستان بمع تہذیب و متانت سے لکھے ہوئے۔ ایک مسلم خاتون کی کارگذاری
اس کا کمال اس کی عصمت پروری، اس کی جان بازیاں اور اس پر خدا کی مدد
لڑائیوں کے ایسے نقشے کہ گویا آپ اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں قیمت صرف
ایک روپیہ چار آنے + **تیغ کمال** ترکی اور یونانی جنگ کے تفصیلی واقعات
بطرز ناول نہایت بہترین پیرائے میں لکھے ہیں قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ
آنے + **آثار دہلی** دہلی کی نئی پرانی تاریخی تحقیق اور اس کی تمام عمارتوں کا
مفصل حال اور تاریخی تحقیق قیمت صرف ایک روپیہ + **تاریخ بیت
المقدس** یہ کتاب واقعی دیکھنے کے قابل ہے بیت المقدس کی مکمل تاریخ،
اس کا مسلمانوں کے قبضے میں آنا پھر جانا پھر آنا وغیرہ، ساتھ ہی بیت المقدس
کی شرعی عظمت مسائل فضائل وغیرہ قیمت صرف تین آنے ضرور ملاحظہ فرمائیے
تاریخ ہندوستان یورپ میں ہندوستان کی مفصل تاریخ اور اس کے
حالات قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] **بہشت بہشت** یعنی خواجہ عثمان [illegible]

[illegible] معین الدین اجمیری، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، بابا فرید گنج شکر، [illegible] نظام الدین اولیا، حضرت صابر کلیری، خواجہ چراغ دہلی، حضرت امیر [illegible] بزرگوں کے حالات۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے ●

[illegible] الریاحین ترجمہ اردو بستان المحدثین۔ اس میں تمام مشہور محدثین [illegible] ان کی مشہور کتابوں کے جزئی اور کلی حالات ہیں مثلاً صحاح ستہ، موطا امام مالک، موطا امام محمد، مسند امام شافعی، مسند امام ابو حنیفہ، دارمی، دغیرہ وغیرہ قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے ● **فتوح المصر** اہل جنگ عظیم کا پورا لطف چھوٹے چھوٹے واقعات سمیت مسلمانوں کی کوہ شکن ہمت اور غیر کسن جرأت دیکھنی ہو تو اسے دیکھئے امام واقدی کی عربی کتاب کا ترجمہ قیمت ایک روپیہ جلد منگائیے ●

مضمون نگاری کی مفید کتاب بنام "مضامین حیرت"

مرزا حیرت دہلوی کے نام سے ہندوستان اچھی طرح واقف ہے جب اہل قلم نے اس کتاب میں قلم توڑ دیا ہے وہ بے بہا مضامین چٹپٹے چٹخارے اردو میں ہیں کہ واہ واہ اور سب پڑھ کے پھڑکتے ہیں کارآمد اور دل چسپ دنیا کے مختلف واقعات کا خوش منظر جنگی، ملکی، سیاسی، مذہبی، اخلاقی وغیرہ معلومات سے پُر مضامین روم و یونان کی لڑائی کی بے بہا تاریخ قسطنطنیہ کے چشم دید حالات و نقشے بڑے نام مولویوں اور پیروں کا کچا چٹھا وغیرہ قیمت بجائے چار روپے کے صرف ایک روپیہ آٹھ آنے ●

مسدس حالی و مسدس حیرت یکجا صفحات ۲۸۴ صرف بارہ آنے میں

مولانا حالی کی مسدس دنیا بھر میں مشہور اور مقبول ہے ایسی مسدس مرزا حیرت صاحب دہلوی کی ہے۔ دونوں مل کر کچھ اور ہی چیز ہو گئی بلکہ مرزا حیرت کی مسدس باعتبار دینی امور کے اور بھی اچھی ہے اس میں مذہب اہل حدیث کو خوب ثابت کیا ہے اور شرک و بدعت تقلید وغیرہ کی نہایت عمدہ پیرائے میں تردید کی ہے یہ کتاب نایاب ہو گئی تھی ایک پرانے کتب خانے سے اس کے کچھ نسخے مل گئے ہیں اس کے کل صفحات ۲۸۴ ہیں اصل قیمت تین روپے ہے لیکن چونکہ ہم کو سستی ملی ہے اس لئے ہم بھی مجلد صرف بارہ آنے میں دے رہے ہیں۔ جلد منگوائیے ●

سارے شیعہ مذہب کی تردید میں کتاب شہادت نصف قیمت پر!

شیعہ مذہب کی اصلیت اگر معلوم کرنی ہو، ان کی تمام تر دلیلوں کا صحیح جواب معلوم کرنا ہو، خلفائے ثلاثہ کی خلافت کا کافی ثبوت منظور ہو، شیعہ کے مناظرے کی پوری تیاری کرنی ہو تو پانچ جلدوں کی یہ ضخیم کتاب جس کے دو ہزار صفحات ہیں صرف تین روپے میں ہم سے بہت جلد منگا لیجئے ● **تحفہ اثنا عشریہ** [illegible] شاہ عبد العزیز صاحب کی تصنیف ہے۔ رافضیوں کے رد میں لاجواب [illegible] شیعہ مذہب کی تردید بہترین طریقہ پر اس میں کی گئی ہے [illegible] روپے ● **تاریخ شہادت** یہ کتاب بھی شیعہ مذہب کی

تردید میں اپنی آپ نظیر ہے چھوٹی سی کتاب [illegible] لبریز اگر شیعہ مذہب سے مناظرے کی پوری تیاری [illegible] ہے یہ کتاب صرف تین آنے میں طلب فرما کر ڈھول کا پول دیکھئے ● **محرم نامہ** اس کتاب میں [illegible] کی اور شرک کی قرآن سے حدیث سے امام ابو حنیفہ سے اور بزرگان دین سے اور خود حنفی مذہب سے تردید کی گئی ہے قیمت صرف ایک آنہ ● **تاریخ تعزیہ** اس کتاب میں بتایا ہے کہ سب سے پہلا تعزیہ کہاں بنا؟ ہندوستان میں سب سے پہلے تعزیہ کب آیا؟ اور اس کی تردید بہت سے دلائل کے ساتھ کی گئی ہے قیمت صرف ایک آنہ ● رد شیعہ میں ان کتابوں کے علاوہ بھی ہر قسم کی کتابیں ہم سے منگائیے

مجموعہ فتاویٰ مولانا عبد الحی لکھنوی کی [illegible] جلدیں کامل۔ حضرت مولانا عبد الحی صاحب کی پوری عمر کے فتوے عبادات معاملات وغیرہ۔ قیمت صرف پانچ روپے ● **فتاویٰ عزیزی** کی دونوں جلدیں کامل۔ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی کی پوری عمر کے کل فتوے عبادات معاملات اخلاق و عادات وغیرہ درج ہیں قیمت صرف پانچ روپے

فتاویٰ رشیدیہ کی تینوں جلدیں کامل۔ حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی پوری عمر کے کل فتوے عبادات معاملات وغیرہ تین روپے

شرعی نظموں کی بہترین کتابیں "دیوان گلشن ہدایت"

توحید و سنت کی، بے ثباتی دنیا کی، بدعتوں کی تردید کی ایسی پیاری نظمیں اس کتاب میں ہیں کہ دل خوش ہو جائے ساتھ ہی مسائل معلوم ہو جائیں، نئی چھپی ہے [illegible] صفحات ہیں، عمدہ کاغذ ہے اچھے حروف ہیں قیمت صرف چھ آنے ● **مظہر علم دین** علم دین کے فضائل، قرآن حدیث کی عظمت اور علوم سیکھنے کی فضیلت اور بزرگی کی حدیثیں اس میں جمع کی ہیں پھر ان کا ترجمہ کیا ہے پھر ان کے مضمون کو نہایت مزیدار مثنوی میں خوبصورتی سے بیان کیا ہے قیمت صرف چار آنے ● **فیض بادشاہ دو عالم** حضور کی وہ حدیثیں جو اخلاق کے متعلق ہیں پھر ان کا ترجمہ پھر اردو میں ان کی نظم ہے صرف دو آنے میں منگا لیں ●

سالنامہ یہ کتاب تو آپ ضرور منگوا لیجئے ہر مہینہ میں جاہل مسلمانوں کے ہاں جو رسمیں منائی جاتی ہیں اس میں مسدس کے طور پر ان کا بیان ہے اور پھر دلائل کے ساتھ ان کی لاجواب تردید ہے ضرور ملاحظہ کیجئے قیمت صرف دو آنے

حارق الاشرار اس نے تقویۃ الایمان کے ساتھ مل کر شرک و بدعت کی بیخ کنی کی ہے اور بہت شہرت حاصل کی ہے اس کتاب کی بہت سی نظمیں آج بھی بوڑھے بڑوں کی زبان پر ہیں قیمت صرف چار آنے ● **مسدس حالی** اس سے تو شاید کوئی شخص بھی ناآشنا نہ ہوگا کتاب کیا ہے دنیائے اسلام اور اسلام کی ترقی و تنزل کا ایک مرقع ہے خوشخط نفیس کاغذ پر اعلیٰ چھپائی ہے قیمت [illegible]

قومی نظم مرزا حیرت صاحب [illegible] لیڈروں کی [illegible] کو بیدار کر دیا تھا قیمت صرف [illegible] آنے ● [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

فرمان رسول ؐ کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں

مسلک سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک ✦ جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ نمبر ڈی ۱۵۸۵

ایڈیٹر و مالک

خطیب الملۃ مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے اُن کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے محصول۔
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب قند سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجئے ورنہ ویلیو پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں، جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہیے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

جلد ۱۸ | بابت یکم جنوری سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۹ ہجری | نمبر ۸

”اللہ کے خلیل ؑ کا آج امتحان ہے“ از جناب قمر لکھنوی

کرّوبیانِ عرش میں یہ قال و قیل ہے … کچھ آج اور مرضیٔ ربِ جلیل ہے
حجت کی ہے جگہ نہ مجالِ دلیل ہے … مقصود آزمائش بہر خلیل ؑ ہے
کہتے ہیں جبرئیل عجب داستان ہے … اللہ کے خلیل کا آج امتحان ہے
ملتا ہے یہ پیام خداوند بحر و بر … منظور امتحانِ محبت ہے سر بسر
دیکھیں تو پاس مرضیٔ مولیٰ ہے اس قدر … قرباں کرو وہ شے جو ہو تم کو عزیز تر
مطلب یہ ہے کہ حق رفاقت ادا کرو … بیٹے کو اپنے راہ خدا میں فدا کرو
سن کر کہا خلیل خدا نے بصد ادب … منظور جان و دل سے ہے جو کچھ ہو حکم رب
چپکے سے پھر پسر کو بلایا بصد طرب … بولے چلو خدا نے کیا ہے تمہیں طلب
بیٹا ضعیف باپ کی تم یادگار رہو … وہ سرخرو ہو تم جو خدا پر نثار ہو
ہنس کر کہا پسر نے کہ لبیک اے پدر … مالک کو ہو قبول تو حاضر ہے میرا سر
اللہ سے پھرے یہ نہیں طاقت بشر … ہاں آپ مضطرب نہ ہوں مجھ کو نہیں خطر
میں خوب جانتا ہوں جو دل میں ہے آپ کے … بیٹا وہ ہے جو وقت پہ کام آئے باپ کے
لیکر پسر کو ساتھ خلیل ؑ خدا چلے … ایک تیز سا چھرا بھی بغل میں دبا چلے
خوش خوش خدا کی راہ میں سوئے منیٰ چلے … اہل جہاں کو شانِ نبوت دکھا چلے
ہر آن تھی جو مرضیٔ مولیٰ نگاہ میں … لائے خلیل بیٹے کو قربان گاہ میں
بولے پسر کہ دیر مناسب نہیں حضور … یہ حق کا راستہ ہے نہ آئے کوئی فتور
تعمیل حکم حق و علیٰ میں نہ ہو قصور … پٹی بھی اپنی آنکھوں پر اک باندھئے ضرور
تڑپوں گا میں تو آپ سے دیکھا نہ جائے گا … بیٹے کا خون باپ سے دیکھا نہ جائے گا

اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کے سوا کسی اور کی پوجا مت ہونے دو

اتنا کام ہمارا تھا کہ آپ کو ہتھیار بند کر دیں اب یہ آپ کا کام ہے کہ ان ہتھیاروں سے کام لیں اور خدا کی توحید کو پھیلا دیں۔ قبروں کو پختہ کرنے اونچی بنانے اُن پر قبے گنبد وغیرہ بنانے کی حرمت کی ستّر حدیثیں، قبے وغیرہ گرا دینے اور پکی قبروں کو توڑ دینے کی بہت سی حدیثیں پختہ قبروں اور گنبدوں کی حرمت پر امام ابوحنیفہ ؒ کے بہت سے اقوال حنفی مذہب فقہ کی کتابوں کے چالیس حوالے مع عبارت اور صفحہ۔ قبوں اور گنبدوں وغیرہ کے توڑ دینے کا ثبوت حنفی مذہب سے اُن کی حرمت کا چاروں اماموں کا فتویٰ۔ قبوں کو جائز کہنے والوں کی تمام دلیلوں کے جوابات قرآن حدیث اور فقہ سے۔ نجدیوں اور سلطان ابن سعود کی برأت۔ پیران پیر کا فیصلہ پکی قبروں گنبدوں اور قبوں وغیرہ کی بابت مکہ مدینہ کے مزارات وغیرہ کی تاریخی تحقیق کہ یہ سب بناوٹی ہیں، تبرکات اور آثار پرستی کی زبردست تردید بناوٹی مزارات کا شرعی حکم شریعت اور مصلحت کا فرق، قبوں اور گنبدوں اور آثار پرستی کی نجاست پر مہر صداوندی معبودان باطل کو توڑنے کی تمام نبیوں کی سنت، اولیاء اللہ کے مقبروں کو گرا دینے کا فعل نبوی، جو جگہ غیر اللہ کی عبادت کی ہو اُن کے توڑ دینے اور ڈھا دینے کے دلائل بلکہ ایسے خطرے کے وقت بھی یہی حکم تبرکات کو بھی کاٹ دینے کا حکم اسکی بابت موجودہ علماء حنفیہ کا فتویٰ، وغیرہ اس مضمون پر مولانا محمد صاحب کی کتاب بہت عمدہ چھپائی ہے قیمت فی جلد آنے مفت تقسیم کرنیکے لئے زیادہ تعداد میں منگوانیوالوں کو ساڑھے چار روپیہ کی ایک سو، چار روپیہ کی پچیس، محصول ڈاک قیمت کے علاوہ ہے اس پتہ سے طلب فرمائیے اور قبر پرستی اور آثار پرستی کے خلاف مسلمانوں کو توحید سکھائیے۔ ملنے کا پتہ: مینیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی۔

رتبہ تھا یہ خلیل خدا کے پسر کا … بیٹے کو حق کی راہ میں قربان کر دیا
ذبح عظیم کا جو سنا تم نے ماجرا … بس اس سے مدعا ہے رضا جوئی خدا
مسلم کو بس رضائے الٰہی سے کام ہے … اور ما سوا کو دور سے اپنا سلام ہے

ترکی میں سیلاب کی تباہ کاریاں

اناطولیہ میں زبردست سیلاب کی وجہ سے بھاری نقصانات ہوئے ہیں۔ لگاتار بارشوں سے دریائے سیماؤ اور دریائے حنیفی بھر چڑھ آئے ہیں جس کی وجہ سے وہ اضلاع جن میں گذشتہ سال سیلاب آیا تھا۔ زیر آب ہوگئے ہیں۔ سمرنا کے نشیبی علاقے بھی زیر آب ہوچکے ہیں، اسوقت تک کسی خاص حادثے کی اطلاع نہیں آئی لیکن نقصانات سخت ہوئے ہیں۔ تمام ترکی سے سخت برفانی طوفان اور شدید سردی کی اطلاعات آرہی ہیں۔

برطانیہ اور ترکی

ترکی اور برطانیہ کے تازہ تجارتی معاہدے کی رُو سے برطانیہ چوبیس ریلوے انجن اور چھ سو ٹرک عنقریب ترکی کو مہیا کرے گا اور آئندہ چھ ماہ کے اندر اندر ۴۸ مزید ریلوے انجن اور ایکہزار دو سو ٹرک بھیجے جائیں گے۔ کیونکہ ترکی کو ریلوے انجنوں اور سڑکوں کی اشد ضرورت ہے۔ برطانیہ کی تجارتی فرموں نے ترکی کی منڈیوں میں مختلف نوعیت کے مال اور پیداوار کے آرڈر بھیجنے شروع کردیئے ہیں۔ زیادہ آرڈر تمباکو، خشک میووں اور زرعی پیداوار کے متعلق ہیں۔ اور ترکی فرم صنعتی اشیاء اور مشینری کے لئے آرڈر بھیج رہے ہیں۔ ایک اعلیٰ افسر نے ترکی اخبارات میں اس معاہدے پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے لکھا ہے، کہ اس معاہدے سے ترکی کو نہ صرف تجارتی اور اقتصادی فائدہ پہونچے گا، بلکہ سیاسی طور پر بھی یہ معاہدہ ترکی کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

اطالوی قیدی

معلوم ہوا ہے کہ سیدی برانی اور مغربی صحرا کی لڑائیوں میں جو اطالوی گرفتار کئے گئے ہیں ان میں سے کم از کم تیس ہزار قیدیوں کو ہندوستان بھیجا جائے گا۔ اور یہاں لاکر انہیں نظربند کردیا جائے گا۔ ان لڑائیوں میں جتنے اطالوی قید کئے گئے ہیں، یہ اُن کا صرف ایک حصہ ہے۔

ایران میں فضائی ترقی

طہران کے اخبار اطلاعات کے ایک مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ آج سے دو سال پیشتر ایران میں طیارہ رانی کی جو مہم شروع کی گئی تھی، اس میں بہت کامیابی ہوئی ہے۔ ایرانی مرد و عورت اپنی فضائی طاقت کو بڑھانے کے لئے انتہائی جوش اور ایثار سے کام لے رہے ہیں۔ اور جو ایرانی بیرون ملک دوسرے علاقوں میں مقیم ہیں، انہوں نے بھی دل کھول کر طیارہ رانی کے سرمائے میں چندہ دیا ہے۔ صدہا نوجوان مرد اور دوشیزہ لڑکیاں طیارہ رانی کی ٹریننگ حاصل کررہی ہیں اور ادارہ فضائی کے منتظم اور کارکن بیحد مستعدی سے کام کررہے ہیں۔

انتقال پرملال

ہمارے مکرم جناب سیٹھ امام فضل دین صاحب ریکھی سوداگر سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار تھیں۔ آخر ۲۹ و ۳۰ نومبر کی درمیانی رات کو انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں اور غرباء نواز تھیں۔ ناظرین اُن کے حق میں دعاء مغفرت کریں اور ان کا جنازہ غائبانہ ادا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ۔ خدائے تبارک و تعالیٰ مرحومہ کے پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین!

یورپ پر جرمن تسلط

ہاؤس آف لارڈز میں لارڈ سنیل نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی گورنمنٹ کسی ایسے انتظام کو منظور نہ کرے گی جس کی رُو سے یورپ میں غلبہ جرمنی کو استقراری صورت حاصل ہو اور ہم نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ جو یورپین اقوام اس وقت جرمنی کی غلامی میں ہیں انہیں اس غلامی سے آزاد کرانے اور ان کی مسلوب آزادی کو بحال کرانے کے لئے برطانیہ سے جو کچھ بھی ہوسکے گا، وہ ضرور کرے گا۔ برطانیہ اس بات کا تہیہ کرچکا ہے۔

حاجیوں کا جہاز اکبر خیریت سے پہونچ گیا

نئی دہلی سے اطلاع ملی ہے کہ ہندوستان کے جو حاجی حج خانہ کعبہ و مدینہ منورہ ایس ایس اکبر جہاز سے روانہ ہوئے تھے۔ وہ سب بخیر و عافیت حجاز پہونچ گئے ہیں۔ الحمدللہ!

امریکہ سے برطانیہ کی امداد

سہ شنبہ کے دن پریذیڈنٹ روزویلٹ نے دو سو نمائندگان جرائد کے سامنے صاف الفاظ میں کہدیا کہ امریکہ لازماً برطانیہ کی انتہائی امداد کرے گا۔ اور ہوائی جہازوں، اور دوسرے سامان جنگ کی امکانی مقدار برابر مہیا کرتا رہے گا۔ خواہ ان کی قیمت ادا کرنے کے لئے برطانیہ کے پاس ایک ڈالر بھی نہ ہو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "قانون غیر جانبداری"۔ اور جانسن ایکٹ وغیرہ اس امداد میں حائل نہیں ہوسکتے۔ برطانیہ کو جتنے سامان کی ضرورت ہوگی، ہم تیار کریں گے اور "ڈلیور" برطانیہ کو دیدینگے اصل مقصد روپیہ نہیں، بلکہ یہ ہے، کہ جنگ میں برطانیہ کو فتح حاصل ہونی چاہئے اور اس مقصد کے لئے امریکہ عملاً جنگ میں شامل ہونے کے سوا ہر قسم کی امداد دینے کے لئے تیار ہے!

سلطان ابن سعود

نے حجاز میں تقسیم کرنے کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے اور اشیائے خوردنی کی ہزاروں بوریاں بھجوائی ہیں۔ بارک اللہ!

انتقال

میری بیوی پانچ بچے چھوڑکر ۲۲ نومبر کو اس دار فانی سے انتقال کرگئیں مرحومہ صابرہ، عابدہ، پابند شریعت موحدہ اہل حدیث تھیں۔ ناظرین اخبار محمدی سے درخواست ہے کہ وہ نماز جنازہ غائبانہ ادا فرمائیں۔ ابوسعید عبداللہ لکھنوی

اخبار محمدی

اس کے خود خریدار بنئے اور احباب کو بھی اس کی خریداری کی ترغیب دلائیے اس کی اشاعت آپ کا پہلا فرض ہے۔

بقرہ عید کی قربانی کی نمازِ عید کی قربانی گاؤ کے مسائل وفضائل مع قصہ ذبیح اللہ وغیرہ

(از ایڈیٹر)

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ برادرانِ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مسلمانوں کے لئے سال بھر میں علاوہ جمعہ کے دو عیدیں ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔ بحمد اللہ میں نے عید فطر کے مسائل وفضائل اپنی کتاب انعام محمدی میں لکھ دیئے ہیں۔ عید الاضحیٰ کے مسائل وفضائل اس مضمون میں لکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری زبانوں سے حق نکلوائے اور حق پر عمل کرنے کی ہمیں جرأت وہدایت دے۔ آمین، آمین! +

حکمبرداری کی بے مثل مثال

خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا کا حکم ہوتا ہے اور آپ اپنی بیوی حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دودھ پیتے اکلوتے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ملک شام سے سرزمین عرب میں لے کر جاتے ہیں، اور ایک لق ودق سنسان بیابان میں بٹھا دیتے ہیں، ایک چھاگل میں تھوڑا سا پانی اور کچھ چھوارے دے کر بغیر کچھ کہے سنے پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا متعجب اور بے تاب ہو کر دریافت فرماتی ہیں۔ خلیل اللہ آپ ہمیں یہاں تنہا چھوڑ کر کہاں چلے؟ مگر جواب تو کجا آپ نے مڑ کر دیکھا بھی نہیں، پکڑنے کو اٹھیں مگر آپ دوڑنے لگے، ناچار ہو کر فرمایا۔ اچھا یہ تو فرمائیے کہ کیا ہم سے ناراضگی ہے؟ یا خدا کا حکم آپ کو اس طرح ہوا ہے؟ فرمایا ہاں مجھے میرے رب کا یہی حکم ہوا ہے حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تسکین ہو گئی۔ اور فرمانے لگیں اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا اللّٰهُ اَبَدًا۔ شوق سے تشریف لے جائیے جب ہم اس کے فرمان پر کاربند ہیں تو وہ ہمیں ہرگز ضائع نہ کرے گا الٹے پاؤں واپس چلی آئیں۔ اور صبر وشکر کے ساتھ اطاعت خداوندی میں اپنے ننھے سے گود کے بچے کے ساتھ دل بہلانے لگیں +

بے کسی کا بھیانک سماں

یہاں تک کہ وہ ناکافی توشہ چند کھجوریں اور چند گھونٹ پانی ختم ہو گیا۔ بھوک پیاس کا غلبہ ہوا۔ ہائے بے بسی! اور کس مپرسی! چٹیل میدان کی تنہائی جہاں کالے کوسوں تک آدمی چھوڑ جانور تک کا بھی نام ونشان نہیں، حد نظر تک کوئی سایہ دار درخت تک نہیں۔ سوا ریت کے تودوں اور غیر مسلسل ناہموار پہاڑیوں کے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ پانی تو کہاں؟ دور دور تک تری بھی نہیں۔ ہُو کا عالم ہے غضب کا سناٹا ہے، نہ کوئی مونس ہے، نہ غمخوار، نہ یار ومددگار، جان سے زیادہ عزیز بچے کا برا حال ہے۔ اس کا پھول سا چہرہ مرجھا رہا ہے، ہونٹوں پر پپڑیاں جم گئی ہیں، سانس رک رک کر چل رہا ہے، نبضیں چھوٹی ہوئی ہیں، زبان اینٹھ رہی ہے، حلق خشک ہو رہا ہے، گلے میں کانٹے پڑ رہے ہیں، ٹانگیں رگڑ رہا ہے، دم توڑ رہا ہے، مامتا بھری ماں سامنے بیٹھی منہ تک رہی ہے، ٹکٹکی لگائے ہوئے ہے۔ دنیا ساری آنکھوں تلے اندھیر ہو رہی ہے، خاوند کی دوری، وطن کی مہجوری بچے کی جان کنی، اور اپنی بے بسی، بھوک اور پیاس، ریت اور دھوپ، تنہائی اور بیابان۔ آہ! اس ننھی سی جان کا اپنی بھولی بھالی بولی میں اماں اماں پکارنا، اور بے بس اور دکھیا اماں کا صدقے اور نثار ہونا۔ بچے کا پانی مانگنا اور ماں کا آنکھوں سے موسلا دھار آنسو بہانا، اور کلیجہ مسوس کر رہ جانا، عجیب عبرت خیز منظر تھا۔ اپنے کلیجے کے ٹکڑے، اپنی آنکھوں کے نور، اپنے دل کے سرور، معصوم لاڈلے اور اکلوتے پیارے فرزند کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی، بے تاب ہو کر کھڑی ہو جاتی ہیں، اور آس پاس نظریں دوڑاتی ہیں، کہ کہیں پانی دیکھ لوں، یا کوئی ہم جنس نظر آجائے، مگر سوا مایوسی کے کچھ نہیں +

ابتداء طواف

صفا پہاڑی پر چڑھتی ہیں، پھر وہاں سے اتر کر مروہ پہاڑی پر چڑھتی ہیں، مگر بے سود، (صفا مروہ کی سعی کی ابتدا یہی ہے) تھک کر آسمان کی طرف دیکھتی ہیں۔ اتنے میں ایک غیبی آواز آتی ہے، مَنْ اَنْتِ؟ تم کون ہو؟ جواب دیتی ہیں اَنَا اُمُّ وَلَدِ اِبْرَاهِیْمَ هَاجَرَۃُ میں ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے اسماعیل کی والدہ ہوں۔ فرشتہ پوچھتا ہے اِلٰی مَنْ وَکَلَکُمَا؟ ابراہیم اس بے بندہ جنگل میں تمہیں کس کے سپرد کر گئے ہیں؟ فرماتی ہیں وَکَلَنَا اِلَی اللّٰهِ وہ ہمیں خدا کو سونپ گئے ہیں، جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں وَکَلَکُمَا اِلٰی کَافٍ، پھر کوئی حرج نہیں، خدا کافی ہے، اسے سونپی ہوئی چیز برباد نہیں ہوتی +

چاہِ زمزم کی ابتداء

وہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام بحکم خداوندی اپنی ایڑی زمین پر رگڑتے ہیں اور صاف شفاف پانی کا چشمہ ابلنے لگتا ہے (یہی چاہ زمزم ہے جس کا پانی بہت مبارک اور متبرک ہے) حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدائے تعالیٰ کا شکر

بجالاتی ہیں۔ یہ پانی انہیں غذا کا کام بھی دیتا ہے اور پانی کا بھی۔ بچے کی جان بھی بچ جاتی ہے اور آپ بھی آسودہ حال ہو جاتی ہیں + ؎

تازہ ہے چمن عہد خدائے دو جہاں کا
کچھ دخل نہیں گلشن قدرت میں خزاں کا

مکہ مکرمہ کی ابتدا

اب پانی کی وجہ سے کچھ اور لوگ بھی یہاں آن بسے۔ اور ایک چھوٹی موٹی سی آبادی ہو گئی (اسی بستی کا نام مکہ مکرمہ ہے جو آج کچھ تر کروڑ مسلمانوں کا قبلہ ہے) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام یہیں بڑے، یہیں پلے ہوئے، انہیں لوگوں میں نکاح کیا۔ والدہ صاحبہ بفضلہٖ الٰہی اپنی عمر کو پہونچ کر فوت ہو گئیں +

بیت اللہ شریف کی ابتدا

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے، باپ بیٹوں میں ملاقات ہوئی۔ بزرگ باپ نے سعادت مند بیٹے سے فرمایا کہ مجھے خدا کا حکم ہوا ہے کہ اس جگہ بیت اللہ تعمیر کروں۔ تم بھی میرا ہاتھ بٹاؤ۔ چنانچہ باپ بیٹوں نے بیت اللہ شریف کی بنیاد ڈالی اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق خدا کا گھر ان مبارک ہاتھوں تیار ہوا۔ جس کو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اور فرمایا وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ (یہ ہے بیت اللہ شریف کی ابراہیمی نیو) +

خلیل اللہ کا معجزہ، حج کی منادی

جب خانۂ خداوندی اتنے بڑے جلیل القدر پیغمبروں کے ہاتھوں بن کر تیار ہو گیا تو خلیل خدا کو حکم ہوا اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ۔ لوگوں میں حج کی منادی کر دو۔ آپ نے عرض کی۔ خدایا، یہاں ہے کون؟ میں کسے پکاروں؟ کون میری آواز سنے گا؟ جناب باری نے ارشاد فرمایا، تم پکارو، میں تمہاری آواز زمین و آسمان تک پہونچا دوں گا چنانچہ آپ نے مقام ابراہیم پر چڑھ کر آواز دی، يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ بَنٰى بَيْتًا وَّاَوْجَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ اِلَيْهِ فَاَجِيْبُوْا رَبَّكُمْ لوگو، تمہارے رب نے ایک گھر بنایا اور تم پر اس کا حج فرض کیا تم اپنے رب کی دعوت قبول کرو۔ تمام درخت پتھر اور نزدیک و دور کی چیزیں اور جن جن کی قسمت میں حج لکھا تھا وہ سب اور تمام زمین خشک چیزیں جواب میں پکار اٹھیں، لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ +

خلیل اللہ اور ذبیح اللہ

یہی بانیٔ بیت اللہ، یہی منادیٔ خدا، خلیل الرحمان، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جو اس سے بھی سخت تر امتحان میں ثابت اترے۔ خواب میں دیکھتے ہیں کہ گویا اپنے لخت جگر، پیارے بچے کو راہ خدا میں قربان کر رہے ہیں۔ تعمیل ارشاد کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ بیٹے سے کہتے ہیں، بچے سیر کو چلو۔ رسی اور چھری بھی لے لو، جنگل سے لکڑیاں بھی کاٹ لائیں گے۔ ماں خوشی خوشی بچے کو نہلا دھلا کر، اچھے کپڑے پہنا کر باپ کے ساتھ کر دیتی ہیں بچہ ہنسی خوشی کھیلتا کودتا میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہوا چلا جا رہا ہے +

وسوسۂ شیطانی

شیطان لعین ایک بھلے مانس کی شکل بنا کر ماں کے پاس آتا ہے، اور کہتا ہے، نیک بخت! تمہارا بچہ کہاں گیا؟ جواب دیتی ہیں، کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ سیر کے لئے گیا ہے۔ شیطان کہتا ہے اے بھولی عورت! کہاں کی سیر؟ وہ تو اُسے ذبح کرنے کے لئے لے گئے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں، سبحان اللہ آج تک کسی باپ نے بھی بیٹے کو ذبح کیا ہے؟ وہ ایسا کیوں کرنے لگے؟ شیطان نے کہا، وہ یوں کہتے ہیں کہ خدا کا انہیں یوں ہی حکم ہوا ہے۔ جواب دیتی ہیں، اگر خدا کا یہ حکم ہے، تو ایک بیٹا کیا؟ ہزاروں بیٹے تصدق ہیں۔ یہاں سے مایوس اور نامراد ہو کر شیطان بچے کے پاس آتا ہے کہتا ہے، صاحبزادے کہاں جا رہے ہو؟ جواب دیتے ہیں، ابا جی کے ساتھ تفریح کے لئے جا رہا ہوں۔ لعین کہتا ہے، کیسی تفریح وہ تو تمہیں ذبح کرنے کے لئے لے جا رہے ہیں۔ فرماتے ہیں، کیوں؟ کہا اس لئے کہ خدا کا انہیں حکم ہے۔ فرمایا، پھر کیا ہے؟ ایک جان کیا؟ ہزاروں جانیں بھی اس کے پاک نام پر قربان ہیں۔ اب باپ کے پاس آ کر کہتا ہے، ابراہیم یہ بے رحمی؟ تم اپنے چاند سے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کے لئے کون سا فولادی جگر لاؤ گے؟ کیا تمہارا خون ایسا ہی سفید ہو گیا؟ آپ فرماتے ہیں، بھلا میں اسے ذبح کیوں کرنے لگا؟ کہتا ہے انہیں یہ خیال ہے کہ خدا کا یہ حکم ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ پھر کیا حکم خداوندی سے بیٹا زیادہ عزیز ہے؟ اُسی کا عطیہ ہے، اُسی کے نام پر قربان ہو گا۔ اب ناکام ہو کر ملعون خائب و خاسر لوٹتا ہے +

باپ بیٹے کی گفتگو

منیٰ میں پہونچ کر باپ بیٹے میں گفتگو شروع ہوتی ہے۔ باپ۔ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى؟ میرے لاڈلے! مجھے تمہیں قربان کرنے کا حکم ہوا ہے، تم کیا کہتے ہو؟ بیٹا يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ابا جان! فوراً تعمیل ارشاد کیجئے (چھری لیجئے گردن حاضر ہے) انشاء اللہ صبر و شکر کے ساتھ خالق کی اطاعت بجا لاؤں گا۔ ہاں میرے مہربان باپ! میرے ہاتھ پاؤں باندھ دیجئے کہیں ایسا نہ ہو کہ تڑپوں اور خدا کے ہاں بے صبر گنا جاؤں، یا آپ

کے کپڑوں پر خون کی چھینٹیں اڑیں، اور میری اماں جان انہیں دیکھ کر بے قرار ہوں، مجھے اُلٹے منہ زبان پر گرانا، ایسا نہ ہو کہ بوقت ذبح میری صورت دیکھ کر آپ کو محبت آجائے چھری تیز کر لیجئے کہ فوراً مالک کو جان سونپ دوں۔ ہاں پیارے ابا گھر جا کر میری امی جان سے میرا آخری سلام کہہ دینا، انہیں تسلی اور تشفی دینا کہیں ان کے دل پر صدمہ نہ گذرے۔ یہ میرا کپڑا انہیں بطور نشانی کے دیدینا، لو ابا جی رخصت بسم اللہ کیجئے +

قربانی کی ابتدا

باپ اپنے پیارے فرزند کو گلے سے لگا لیتے ہیں۔ اور آخری پیار کر کے فرماتے ہیں، جان پدر! میں بہت خوش ہوں کہ تم اپنے مالک کے نام پر سرفروشی کے لئے تیار ہو۔ بیٹا تمہیں خدا کو سونپا۔ اپنے سینے پر صبر کی سل رکھ کر اپنے کلیجے پر داغ جدائی دے کر اپنے نور نظر کے ساتھ وہ کرتا ہوں جو کسی نے نہ کیا ہو۔ کچھ ہاتھ پاؤں باندھتے ہیں، کرتا اتار لیتے ہیں اور ذبیح اللہ کو منہ کے بل زمین پر گرا کر تیز چھری حلق پر پھیرنے لگتے ہیں +

جوشِ رحمت

رحمت ایزدی جوش میں آتی ہے۔ دریائے کرم لہریں مارنے لگتا ہے۔ ربّ العالمین آواز دیتا ہے یَآ اِبْرَاهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اے میرے خلیل ابراہیم بس امتحان ہو چکا تم میرے حکم کی تعمیل کر چکے، تمہارا اجر ثابت ہو گیا۔ میں تم دونوں باپ بیٹوں سے خوش ہو گیا۔ جبرئیل علیہ السلام نے حکم خداوندی سے نبی زادے کو اٹھا لیا، اور ان کے بدلے ایک بہشتی دُنبہ رکھ دیا جو ذبح ہوا ۝

طفیلانِ نازہیں کہ جگر گوشۂ خلیل
خود زیرِ تیغ رفت و شہیدش نمی کنند

(یہ ہے قربانی کی ابتدا) اب وقتیہ مسائل سنئے اور ان پر عمل کیجئے وَفَّقَنَا اللّٰہُ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰى

ماہ ذی الحجہ کے فضائل

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ پورا مہینہ حرمت والا ہے۔ اور خاص کر پہلے دس دن تو بڑی بزرگی والے ہیں، ہر دن کے روزے کے عوض اللہ تعالیٰ سال بھر کے روزوں کا ثواب عنایت فرماتا ہے اور ہر ایک رات کے قیام کا ثواب بقدر قیام لیلۃ القدر کے عطا فرماتا ہے (ترمذی) بالخصوص عرفہ کے دن یعنی نویں تاریخ ذی الحجہ کا روزہ رکھنے والے کے دو سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں ایک سال گذشتہ، دوسرا سال آئندہ (مسلم)، ایک ہزار روزوں کا ثواب ملتا ہے (بیہقی)۔ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے گناہ گار بندوں کو جہنم سے اس قدر آزاد کرتا ہے کہ اور کسی دن اس قدر آزاد نہیں ہوتے (مسلم) +

عید

عید کا دن خدائے تعالیٰ عزّ اسمہٗ کی عبادت کرنے اور خوشی منانے کا ہے۔ یہ دن اس لئے نہیں کہ اس میں تھیٹروں اور تماشہ گاہوں کو آباد کیا جائے، یا پتنگ بازی، جفہ، چوسر اور شطرنج اور دوسرے خلاف شرع لہو و لعب میں اسے گذار دیا جائے، بلکہ اس مبارک دن میں وہ کام کرنے چاہئیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑا کام اس دن راہ خدا میں خون بہانا یعنی قربانی کرنا ہے +

قربانی کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگ بال کھر اور گوشت سمیت لایا جائے گا اور اس کا وزن ستر گنا بڑھا کر میزان میں رکھا جائے گا (ترمذی و اصبہانی) قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی خدائے تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے، (ترمذی) اور قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے اللہ ربّ العالمین ایک نیکی عنایت فرماتا ہے۔ اسی طرح اُون کے عوض بھی (ابن ماجہ) قربانی کرنے والے کے تمام اگلے گناہ، قربانی کے خون کا اول قطرہ زمین پر گرتے ہی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے (بزار) آپ فرماتے ہیں قربانی کے جانوروں کو خوب موٹا کرو، کیونکہ یہ تمہارے لئے پل صراط پر سواریاں بنیں گے (تلخیص) آپ نے قربانی کی یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ فرمایا جو شخص قربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور پھر نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے (حاکم) +

رغبت قربانی

باوجود اس قدر تاکید ہونے کے پھر بھی ہمارے بعض بدشوق بھائی ایسے بھی ہیں کہ قربانی کے وقت غربت ظاہر کرنے لگتے ہیں اور شادی بیاہ، موت میت، چھٹی چلے کی خلاف شرع قومی رسموں اور ملکی رواجوں میں اپنا سینکڑوں روپیہ ٹھیکریوں کی طرح برباد کر کے اپنے نبی کے مخالف اور خدائے تعالیٰ کے نافرمان بنتے ہیں + قربانی کے لئے یہ شرط نہیں کہ ہم صاحب زکوٰۃ ہوں جس کو خدا نے صرف اتنا دے رکھا ہو کہ وہ قربانی کا جانور خریدے، تو اُسے چاہئے کہ خدا پر بھروسہ کر کے قربانی کر ڈالے۔ کسے خبر ہے؟ کہ آئندہ سال یہ مبارک مہینہ دیکھنا کس کو نصیب ہو؟ + اب ہم قربانی کے کچھ مسائل بیان کرتے ہیں اُنہیں سنئے اور سنت طریقہ کے مطابق اپنی قربانیاں کیجئے +

قربانی کے مسائل

نماز عید پڑھ کر قربانی کرے، اور اپنے ذبیحہ کا گوشت کھائے (مسلم) ایک گائے میں سات

آدمی، اور ایک اُونٹ میں دس شریک ہو سکتے ہیں، (نسائی) ایک بکرا یا ایک بھیڑ وغیرہ ایک گھر کی طرف سے کافی ہے، اگرچہ ان کی تعداد زیادہ ہو (ابوداؤد) یہ جواز کی صورت ہے اور بغیر ریا و نمود کے جس قدر زیادہ خون بہائے گا، اُسی قدر زیادہ ثواب پائے گا قربانی کا گوشت خود کھائے اور دوست احباب کنبے قبیلے مساکین محتاج وغیرہ کو دے، اور اگر چاہے تو ذخیرہ بھی کر سکتا ہے (ابوداؤد) قربانی کا جانور دو دانت سے کم نہو (ہاں بھیڑ، بکری، دُنبہ، دُنبی اُونٹ بھی جائز ہے) +

عیبدار جانور

پورا لنگڑا، اور بالکل کانا، اور بہت مریض اور نہایت ہی دُبلا پتلا، اور آدھا یا آدھے سے زیادہ کان کٹا ہوا، اور آگے یا پیچھے سے کن کٹا، اور چرے ہوئے اور سوراخ دار کان والا اور آدھا یا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹا ہوا، اور بہت بوڑھا جانور قربانی میں ناجائز ہے (ابوداؤد) جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے قربانی کرنے تک نہ تو سر منڈوائے، نہ بال ترشوائے، نہ ناخن کٹوائے، نہ جسم کے کسی اور حصہ کے بال لے (ابوداؤد)

قربانی کی دُعا

دسویں، گیارہویں، بارہویں، تیرھویں، تک قربانی کر سکتا ہے (موطا امام مالک، دارقطنی) قربانی کے جانور کو لٹا کر اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ (اس جگہ اپنا یا جس کی طرف سے قربانی کرتا ہو اس کا نام لے) اور جانور کی گردن پر اپنا پاؤں رکھ کر تیز چھری سے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر پھرتی سے بلا تکلیف دیئے ذبح کر ڈالے (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

خوش خبری

ناظرین کو میں ایک خوش خبری سناؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بھیڑے بڑے بڑے سینگوں والے چت کبرے، خصی منگوائے، اور انہیں راہ خدا میں قربان کر کے کہا، کہ اے باری تعالیٰ تو اسے میری اور میری امت کی طرف سے قبول فرما (جو قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے، (ابوداؤد) اور سنئے! آپ فرماتے ہیں، کہ جس شخص کو قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو، وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال ناخن وغیرہ نہ لے، نماز عید پڑھ کر لے، تو اسے باری تعالیٰ ارحم الراحمین قربانی کا پورا ثواب عنایت فرمائے گا (ابوداؤد) غرض قربانی کی طاقت نہ رکھنے والوں کے لئے یہ حکم ہے، نہ کہ وہ مرغ ذبح کریں۔ اس من گھڑت بدعت سے بچنا چاہئے۔ (اس مسئلہ کی تردید ایک الگ رسالے میں ہے جو صاحب چاہیں منگوالیں) +

گائے کی قربانی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ یعنی اپنے رب کے لئے نمازیں پڑھو، اور اس کے نام پر قربانیاں کرو۔ اور جگہ ارشاد ہے، عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ یعنی چوپائے جانوروں کو (بقرہ عید کے موقعہ پر) قربان کرو۔ اور چوپایوں کی تفسیر اس طرح بیان فرمائی مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ پھر فرمایا وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَیْنِ یعنی بکری بھیڑ اور اونٹ گائے نر مادہ (کنز العمال و تفسیر کبیر) ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے، کہ بقرہ عید کے موقعہ پر جن جانوروں کے ذبح کرنے کا ہمیں حکم ہے ان میں گائے بھی ہے +

حضورؐ نے گائے کی قربانی کی

صحیح بخاری شریف مطبوعہ محمدی کے ساتویں پارے صفحہ ۲۳۱ میں ہے ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ بِالْبَقَرِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کی قربانی کی + صحیح بخاری شریف مطبوعہ انصاری جلد اول کے صفحہ ۲۲۴ میں ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ یعنی صحابہ کرامؓ نے حدیبیہ والے سال ۶ھ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات سات آدمیوں نے شریک ہو کر گائے کی قربانی کی پھر اسی صفحے میں ہے حجۃ الوداع والے سال ۱۰ھ ہجری میں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گائے کی قربانی، سات سات آدمیوں نے شریک ہو کر کی + ابن ماجہ میں ہے اَمَرَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْحَرُوا الْبَقَرَ یعنی صحابہ کو حضورؐ نے گائے کی قربانی کا حکم کیا +

قربانی گاؤ کی فضیلت

جمہور علمائے اسلام کا فتویٰ ہے کہ بکری کی قربانی سے گائے کی قربانی افضل ہے حنفی مذہب کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔ اَلْبَقَرَةُ اَفْضَلُ مِنْ سِتَّةِ شِیَاهٍ یعنی ایک گائے کی قربانی چھ بکروں سے افضل ہے + غرض گائے کے قربان کرنے کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کی قربانی کی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین گائے کی قربانی کرتے تھے۔ علمائے اسلام اور بزرگان اُمت نے گائے کی قربانی کو بکری وغیرہ کی قربانی سے افضل بتایا، آج تک مسلمانوں کا عمل اسی پر رہا اور بعد کے اسی پر عمل رہے +

ہندوستان اور گائے

مُلک ہند میں اس مسئلہ پر عمل کرتے ہوئے عین عید والے دن مسلمانوں نے ہندوؤں سے تکلیفیں برداشت کیں۔ آہ! آج جہاں اور اسلامی احکام کو پس پُشت ڈال دیا گیا جہاں اسلامی بلیغچے کے بیسیوں پودوں کو جڑ سے اکھیڑ دیا گیا۔ جہاں اسلامی گلدستے کی سینکڑوں کلیوں کو نوچ کر پھینک دیا گیا۔ وہاں اس تیرہ سو برس کے اس تحت الثریٰ تک جڑیں پہونچائے ہوئے درخت کو بھی بیخ وبُن سے اُکھیڑنے کی ترکیبیں کچھ عجب پردہ داری سے کی جا رہی ہیں +

غیرتِ اسلامی

ہم مانتے ہیں کہ غیر مسلم اقوام سے دنیوی امور اور مشترکہ فوائد میں میل جول اور اتفاق ہمیں شرعًا منع نہیں۔ مگر میرے بھائیو! اس اتفاق کا اوّل نتیجہ ہی کیا یہ ہے؟ کہ ہم ایک اسلامی حکم سے دست بردار ہو جائیں؟ سنو! یہ اتفاق اسی وقت قائم رہ سکتا ہے کہ ہم اپنے مذہب میں بالکل آزاد رہیں۔ اگر کسی کی اندرونی یا بیرونی رعایت یا دھمکی سے دب کر ہم نے مذہبی آزادی کو پامال کرنا چاہا، تو یہ وہ پرند نہیں، جو پنجرے میں بند رہ سکے دو دن کے بعد پھر چونچوں میں دال بٹنے لگے گی بانیٔ اسلامؐ تو بُت اور بُت پرستی کو دُنیا سے مٹانے کے لئے آئے تھے، تم بھی گائے کو جو ایک قوم کی معبود ہے، راہِ خدا میں ذبح کر کے کیوں نہ ثابت کرو؟ کہ یہ غریب تو اپنی جان پر سے بھی سختیاں اور مصیبتیں نہیں ہٹا سکتی +

سلطان محمود غزنویؒ

اپنے اسلاف کو دیکھو سلطان محمود غزنوی کو ہنود نے لاکھوں روپیہ بمنت وسماجت دینا چاہا کہ وہ سومنات کی مورتی کو نہ توڑیں۔ مگر غازی مرد نے صاف جواب دیا کہ میں بُت فروش نہیں

ہوں، بلکہ بُت شکن ہوں۔ اور اس معبودِ باطل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہمارے ملکی ہمسایوں کو بھی چاہئے کہ وہ ہمارے کسی مذہبی کام میں دخل نہ دیں۔ اور دست درازی نہ کریں، بلکہ ہمارا ساتھ دیں +

ہندو مذہب میں گائے کی قربانی

گائے کی قربانی تو ان کے مذہب کے بھی خلاف نہیں (۱) چنانچہ مہا بھارت میں ہے مہاراجہ برانھو نے جنگ میں گائے فربہ کو قتل کیا؛ (۲) بلکہ یہ بھی ہے کہ "دیوانتی راجہ ہر روز دو ہزار گائے ذبح کرتا تھا" (۳) منوسمرتی میں لکھا ہے "جب برہمن کا بیٹا کاشی سے بدیا یعنی علم پڑھ کر آئے تو اس کا باپ اس کے استقبال کو جائے، اور گائے ذبح کر کے اس کی گرما گرم کھال بیٹے کے بدن پر رکھے" (۴) ستیہ پوران میں لکھا ہے کہ "رنتی دیو راجہ کے یہاں بیٹوں نے گائے ذبح کی اور کھائی" (۵) بلکہ یجروید کا چوبیسواں ادھیائے تو اس سے پُر ہے۔ (۶) منوسمرتی میں ہے "گائے کا گوشت میت کی طرف سے کھلانے سے میت کو برس تک آسودہ رہتی ہے" (۷) ستیارتھ پرکاش میں ہے "یہ گو یدہ (گائے کی قربانی) کا جو کرنا ہے اس سے سنسار کا بڑا اُپکار رہے" (سمولاس ۱۰) وغیرہ وغیرہ +

نصیحت

ہاں مسلمانو! سنو! اس سلطنت پر بھی لعنت، جو ایک سنّت ترک کر کے ملے۔ اس آزادی اور عیش پر صد پھٹکار جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے عوض حاصل ہو۔ وہ عزّت عین ذلت ہے جو شرعی مسئلہ کی کایا پلٹ کر حاصل کی جائے۔ مسلمانو! شریعت میں جو کام جس طرح پر ہے، اُسے اسی طرح رہنے دو، ورنہ خدا کے باغی کہلاؤ گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے نافرمان شمار ہو گے۔ خصوصًا اُس

وقت جب کہ لوگ اس شرعی امر کو مٹانا چاہتے ہیں تم اس پر عمل کر کے ثابت کر دو کہ ابھی دُنیا میں ایسے مسلمان ہیں، جو دنیا کی تمام نعمتوں اور راحتوں کو ایک ارشادِ نبوی کے بدلے خس وخاشاک سے بھی کمتر، بلکہ بد اور بدتر جانتے ہیں +

عیدالاضحیٰ کے بقیہ مسائل

مرد اس دن غسل کر کے، اچھا لباس پہن کر، خوشبو مل کر سویرے نماز صبح پڑھتے ہی، بغیر کچھ کھائے، عید گاہ جائیں (بخاری، ترمذی، حاکم) عید کے دن سے لے کر تیرہ تاریخ تک تکبیر بکثرت بلند آواز سے پڑھتا رہے (تکبیر یہ ہے، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ) (بخاری) جس راستے سے گیا ہو اُسی سے واپس نہ آئے۔ بلکہ راستہ بدل دے (بخاری) اس عید کی نماز جب آفتاب ایک نیزے پر آ جائے، پڑھنی چاہئے یہی سنون ہے۔ نماز کے بعد امام اپنی جگہ کھڑے ہو کر متوسط خطبہ کہے۔ اور لوگ اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھے سنتے رہیں (بخاری وغیرہ) یہ نماز کھلے میدان میں پڑھیں۔ عذر ہو مثلًا بارش، تو مسجد میں بھی جائز ہے۔ عید کے دن سے تیرھویں تاریخ تک روزہ رکھنا حرام ہے +

قربانی کی کھال کا حکم

قربانی کی کھال کو بیچ کر دام اپنے کام میں نہ لائے، اگر ایسا کرے گا تو اس کی قربانی مقبول نہ ہوگی، (حاکم) اور نہ اس کھال کو قصاب اور سقہ اور دائی وغیرہ کی اُجرت میں دے (ابوداؤد) بلکہ اُسے خدا کی راہ میں خیرات کر دے (بخاری مسلم)

عیدالاضحیٰ کی نماز

یہ نماز سنہ ہجری میں اوّلًا پڑھی گئی، پھر آپ ہمیشہ پڑھتے رہے کبھی ترک نہیں کی، پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر دعا

طرف نظر ڈالی اور فرمایا۔ تَبَارَكَ خَالِقُهَا وَوَاضِعُهَا وَمُبِيدُ لَهَا وَطَاوِيهَا كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكِتَابِ۔ یعنی برکتوں والا ہے وہ خدا جو اس زمین کا پیدا کرنے والا اس کا بچھانے والا، اسے بدلنے والا، اور اسے سمیٹ لینے والا ہے جیسے کتاب کو لپیٹ لیا جاتا ہے۔ پھر دریافت فرمایا کہ قیامت کے وقت کو پوچھنے والا کہاں ہے؟ تو مجمع کے آخر سے ایک صاحب اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوگئے۔ ہم نے جو دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب تھے رضی اللہ عنہ۔ انھیں دیکھکر حضورؐ نے فرمایا عِنْدَ حَيْفِ الْأَئِمَّةِ. وَتَكْذِيبٍ بِالْقَدَرِ. وَإِيمَانٍ بِالنُّجُومِ وَقَوْمٍ يَتَّخِذُونَ الْأَمَانَةَ مَغْنَمًا. وَالزَّكٰوةَ مَغْرَمًا. وَالْفَاحِشَةَ زِيَارَةً. جبکہ امام اور بادشاہ ظلم کرنے لگیں۔ جبکہ تقدیر کو جھٹلایا جائے۔ جبکہ ستاروں پر ایمان رکھا جائے۔ جبکہ ایسے لوگ آجائیں جو امانت کو اپنا مال سمجھنے لگیں۔ زکوٰۃ کو تاوان اور چٹی اور جرمانہ سمجھنے لگیں اور بدکاریوں کو ملاقات اور میل کا سبب بنالیں۔ اسپر حضرت علیؓ نے سوال کیا کہ اس آخری جملے کا کیا مطلب ہے؟ ہم نہیں سمجھے۔ آپ نے فرمایا۔ اَلرَّجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْعَيْشِ يَصْنَعُ أَحَدُهُمَا طَعَامًا وَشَرَابًا وَيَأْتِيهِ بِالْمَرْأَةِ فَيَقُولُ اِصْنَعْ لِي كَمَا صَنَعْتُ. فَيَتَزَاوَرُونَ عَلٰى ذٰلِكَ. قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ هَلَكَتْ أُمَّتِي يَا ابْنَ الْخَطَّابِ (رواہ ابن ابی الدنیا والسیوطی فی الدر المنثور) یعنی فاسق لوگ ایک پر کی دعوت کرینگے۔ کھانا دانا تیار کر کے ساتھ ہی کسی عورت کو بھی بلائیں گے اور اُس کو فرمائش کرینگے۔ یہی اس دوسرے کی طرف سے اس کی دعوت میں کیا جائے گا۔ بس یہی میری امت کی ہلاکت ہے۔ + ع

(۷۰۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ؟ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ. قَالُوا فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ. (رواہ ابن ماجہ) یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت۔ پوچھا پھر ہمیں اس میں کیا اجر ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلے نیکی۔ پوچھا اُون کے بارے میں کیا فرمان ہے؟ فرمایا اُون کے بھی ایک ایک روئیں پر ایک ایک نیکی ہے +

(۷۰۳) عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ. أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَفِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ فِيهَا أَرْبَعُونَ ثَنِيَّةً إِلٰى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهُنَّ خَلِفَةٌ (رواہ النسائی) یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر کے وہاں خطبہ پڑھا۔ اس میں فرمایا جس کے ہاتھ سے کوئی مار ڈالا جائے لیکن قصداً مار ڈالنے کے ارادے سے نہ مرا ہو، بلکہ خطا سے مر گیا ہو، مثلاً کوڑا مارا، لکڑی ماری، پتھر مارا، تو قاتل پر سو اونٹ دیت ہے۔ جو مقتول کے وارثوں کو دلوائے جائینگے۔ ان میں سے چالیس وہ ہوں جو چھٹے سال سے نویں سال کی عمر تک کے ہوں۔ یہ سب اونٹنیاں ہوں اور پہلی بھی گابھن ہوں +

(۷۰۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ. وَنَصَرَ عَبْدَهُ. وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ. (رواہ النسائی) یعنی کعبۃ اللہ کی سیڑھی پر کھڑے ہو کر فتح مکہ والے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا۔ جس میں پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا۔ تمام تعریفیں ذات باری ہی کیلئے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اپنے غلام کی مدد کی۔ اور مخالفین کی تمام مادی طاقتوں کو اُسی ایک نے زیر وزبر کردیا۔ فالحمد للہ +

(۷۰۵) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کسی شخص نے ان کے داداؤں میں سے کسی کو برا کہا۔ اس پر انھیں غصہ آگیا اور ایک تھپڑ مار دیا۔ اُس کی ساری قوم جمع ہوگئی، اور کہا کہ یا تو عباسؓ کو بھی یہ تھپڑ ماریگا، ورنہ ہم لڑائی کرینگے۔ بات طول پکڑ گئی اور وہ لوگ لپک کر ہتھیار بند ہو کر آگئے۔ حضورؐ کو بھی واقعہ کا علم ہوا۔ اسی وقت آپ منبر پر چڑھے اور یہ خطبہ دیا۔ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ. أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُونَ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالُوا أَنْتَ قَالَ فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا (رواہ النسائی) یعنی اے لوگو! جانتے ہو کہ تمام زمین والوں میں سے کون خدا کے نزدیک زیادہ افضل ہے؟ سب نے کہا ہاں وہ آپ ہیں۔ آپ نے فرمایا اب سنو عباسؓ میرے ہیں اور میں عباسؓ کا ہوں۔ خبردار ہمارے مُردوں کو برا کہکر ہمارے زندوں کے جذبات کو مجروح نہ کرو! +

اتنا سننا تھا کہ وہ ساری قوم آپ کے پاس آئی، اور کہنے لگی یارسول اللہ ہم آپ کے غصے سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں، ہم سے قصور ہوا آپ معاف فرمائیں، اور اللہ تعالیٰ سے بھی ہمارے لئے معافی طلب فرمائیں۔ قصہ جاتا رہا ہوگیا۔ فالحمد للہ +

ع یہ خطبہ گو پہلے گذر چکا ہے لیکن وہاں اجمال ہے یہاں تفصیل ہے فالحمد للہ۔ محمد عفی عنہ

(۲۰۶) عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم قال (اے فی موعظتہ) ثلاث مھلکات و ثلاث منجیات و ثلاث کفارات و ثلاث درجات ۔ فاما المھلکات فشح مطاع و ھوی متبع واعجاب المرء بنفسہ ۔ واما المنجیات فالعدل فی الغضب والرضاء والقصد فی الفقر والغناء وخشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ ۔ واما الکفارات فانتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ واسباغ الوضوء فی السبرات ونقل الاقدام الی الجماعات ۔ واما الدرجات فاطعام الطعام وافشاء السلام ۔ والصلوۃ والناس نیام ۔ رواہ منتخب کنز العمال فی مواعظہ وخطباتہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ الکمال) یعنی آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی وعرضی ومالی فرماتے ہیں۔ تین کام سخت خطرناک اور مہلک ہیں۔ اور تین کام گناہوں کو معاف کرانیوالے اور کفارہ اور بدلہ بن جانیوالے ہیں۔ اور تین کام درجوں کے بڑھانے والے عزت اور آبرو عزت دینے والے ہیں۔ ہلاک کرنے والے تین گناہ تو یہ ہیں اول بخیلی اور حرص کے پیچھے لگ جانا۔ دوسرے خواہش نفس کی پیروی میں مشغول ہو جانا۔ تیسرے انسان کا اپنی عقلمندی اور رائے پر نازاں ہو جانا۔ تین چیزیں نجات دلوانے والی یہ ہیں۔ غصے اور محبت کے وقت میانہ روی کرنا۔ فقیری امیری میں بھی درمیانہ چال چلنا۔ پوشیدگی اور ظاہر میں خوف خدا رکھنا۔ تین چیزیں جو گناہوں کا بدلہ ہو جاتی ہیں انھیں بھی سن لیجئے۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ کڑکڑاتے جاڑوں وغیرہ سختی کے موقعہ پر بھی کامل وضو کرنا۔ اور دور دراز سے پیدل چلکر نماز باجماعت کیلئے مسجد میں جانا۔ رہیں درجات کو بڑھانے والی تین چیزیں وہ یہ ہیں کھانا کھلانا۔ بکثرت ہر ایک کو السلام علیکم کہنا۔ اور لوگوں کے سوتے ہوئے نماز ادا کرنا یعنی رات کو تہجد پڑھنا۔

(۲۰۷) عن عتبۃ بن عبد بن لوذان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اے فی موعظتہ) تعاھدوا بالتذکرۃ ۔ واتبعوا الموعظۃ ۔ وھو اقوی للعالمین بما یحب اللہ ولا تخافوا فی اللہ لومۃ لائم ۔ واتقوا اللہ الذی الیہ تحشرون ۔ (ابو نعیم والدیلمی رحمھما اللہ تعالیٰ کما رواہ صاحب منتخب کنز العمال فی المواعظ والخطبات) یعنی حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وعظ میں فرمایا۔ نصیحت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ وعظ وخطبہ سنکر عمل کیا کرو یہی چیز ہے جس کے باعث تم محبت خدا حاصل کر سکتے ہو۔ اللہ کے دین پر عمل کرنے اور اسکی تبلیغ کرنے میں آزاد رہو۔ برا ماننے والے اور ملامت کرنیوالوں کی ذرہ بھر پرواہ نہ کرو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ڈر خوف رکھو جسکی طرف تمہارا حشر ہونے والا ہے۔

(۲۰۸) اخرجہ صاحب منتخب کنز العمال فی المواعظ والخطب ۔ عن یعلی بن الاشدق عن عبد اللہ ابن جراد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ۔ اطلبوا الخیر دھرکم ۔ واھربوا من النار جھدکم ۔ فان الجنۃ لا ینام طالبھا ۔ والآخرۃ محفوفۃ بالمکارہ ۔ وان الدنیا محفوفۃ باللذات والشھوات ۔ فلا تلھینکم شھوات الدنیا ولذاتھا عن الآخرۃ ۔ وانہ لا دنیا لمن لا آخرۃ لہ ۔ ولا آخرۃ لمن لا دنیا لہ ۔ ان اللہ قد ابلغ فی العذرۃ وبلغ الموعظۃ ۔ ان اللہ قد احل لکم طیبا فیہ سعۃ ۔ وحرم خبیثا ۔ فاجتنبوا ما حرم اللہ علیکم ۔ واطیعوا اللہ عز وجل ۔ فانہ لن یحل اللہ شیئا حرمہ ۔ ولن یحرم شیئا احلہ ۔ وانہ من ترک الحرام واحل الحلال اطاع الرحمن ۔ واستمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لھا واجتمعت لہ الدنیا والآخرۃ ۔ ھذا لمن اطاع اللہ عز وجل ۔ (ابن صیصری فی امالیہ) یعنی لوگو عمر بھر بھلائیوں کی طلب میں لگے رہو۔ اپنی طاقت بھر جہنم سے بچنے کی کوشش کرتے رہو۔ سنو طالب جنت غفلت کی نیند سوتا نہیں۔ یاد رکھو آخرت کی بھلائی کے کام ناپسندیدگیوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ اور دنیا لذتوں اور شہوت کے کاموں کا لفافہ چڑھائے ہوئے ہے۔ پس شہوت پرستیوں میں اور لذتوں میں پھنسکر آخرت سے غافل نہ ہو جانا۔ ہاں اسکی دنیا گیا جس نے اپنی آخرت کو بگاڑ لیا۔ اور وہاں آخرت بغیر دنیا میں کی ہوئی نیکیوں کے نہیں سنور سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر طرح تمہاری عذر معذرت ختم کر دی ہے۔ اسنے تمہیں اپنے وعظ خوب سنا دیئے ہیں۔ اس نے تمہارے لئے بہت سی پاک اور عمدہ چیزیں حلال کر دی ہیں جو تمہیں کافی وافی ہیں۔ اس نے خبیث گندی اور نقصان رساں چیزیں تم پر حرام کر دی ہیں۔ انسے بچتے رہو۔ جناب باری عز وجل کی فرمانبرداری میں لگے رہو۔ اللہ کا دین کامل ہے۔ اب وہ اپنے حلال کو حرام اور اپنے حرام کو حلال نہیں کریگا۔ خدا کا سچا بندہ وہ ہے جو حرام کو ترک کر دے اور حلال پر کفایت کرلے۔ اور قرآن حدیث کے مضبوط کڑے کو پوری طاقت سے تھام لے۔ جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔ یہی ہے جس نے دین دنیا کو جمع کر لیا۔ یہ خوش نصیبی انہی کے حصے میں ہے جو خدا کے فرمانبردار ہو جائیں۔

(۲۰۹) آؤ بھائیو! میں تمہیں حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہما وسلم کا مشترکہ خطبہ سناؤں۔ حضور فرماتے ہیں! ان اخی عیسی بن مریم قال للحواریین یا معشر الحواریین ۔ کونوا من الشر بلھا کالحمام ۔ وکونوا فی

لِلْاِجْتِهَادِ وَالْحَذَرِ كَالْوَحْشِ اِذَا طَلَبَهَا الْقَنَّاصُ (كَنْزُ الْعُمَّالِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رض) یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دن حواریوں کے مجمع میں فرمایا۔ اے میرے حواریو! بدی اور برائی سے اس طرح انجان اور بھولے بن جایا کرو جیسے کبوتر ہوتا ہے اور عبادت کی کوشش میں اور گناہ سے بچنے میں ایسے ہو جاؤ جیسے وحشی جانور جو شکاری کو اپنے تعاقب میں دیکھ لے۔" +

(۱۷۰) آؤ اللہ کے نبی کی ایک نصیحت آپ کا ایک وعظ سن لو + فرماتے ہیں اَقِلَّ مِنَ الدَّيْنِ تَعِشْ حُرًّا۔ وَاَقِلَّ مِنَ الذُّنُوْبِ يَهُنْ عَلَيْكَ الْمَوْتُ وَانْظُرْ فِيْ اَيِّ نِصَابٍ تَضَعُ وَلَدَكَ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ (رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) یعنی قرض نہ لے تا کہ آزادی کی زندگی گذار سکے۔ گناہ نہ کر تا کہ موت کی سختی سے بچ جائے۔ اور دیکھ لے کہ تو اپنے عمل سے اپنی اولاد کو کیا تربیت و تعلیم دے رہا ہے۔ شاخیں اپنے تنے کی پیرو ہوتی ہیں۔" +

(۱۷۱) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنِّيْ اَنَا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لَا شَرِيْكَ لِيْ اِنَّهُ مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَائِيْ وَصَبَرَ عَلٰى بَلَائِيْ وَرَضِيَ بِحُكْمِيْ كَتَبْتُهُ صِدِّيْقًا وَبَعَثْتُهُ مَعَ الصِّدِّيْقِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رَوَاهُ ابْنُ النَّجَّارِ) یعنی جناب باری تبارک و تعالیٰ نے سب سے پہلے لوح محفوظ میں یہ لکھا ہے شروع بنام اللہ رحمان و رحیم کے۔ یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں۔ نہ کوئی میرا شریک ساجھی اور ساتھی ہے۔ جو میری قضا پر راضی ہو جائیگا اور میری نازل کردہ بلا پر صبر کرے گا اور میرے حکم پر رضا مند ہو جائے گا۔ میں اسے صدیقوں میں لکھ لونگا اور قیامت کے دن بھی صدیقوں کے ساتھ اسے اٹھاؤنگا۔"

(۱۷۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مسکین انصاری کو ضرورت و حاجت نے ستایا۔ ان کے گھر والوں نے کہا تم حضور کے پاس جاؤ آپ سے سوال کرو آپ دینگے۔ یہ چلے یہاں جب پہنچے تو نقشہ یہ تھا فَاَتَاهُ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَغْنٰى اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ سَاَلَنَا فَوَجَدْنَا لَهٗ اَعْطَيْنَاهُ (رَوَاهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهٖ) یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے ان کے پہنچنے کے وقت حضور کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکل رہے تھے جو سوال سے بچنے کی کوشش کریگا اللہ تعالیٰ اس پر سوال کا وقت ہی نہیں لائیگا۔ اور جو شخص لوگوں سے بے پرواہی کریگا اللہ تعالیٰ اُسے غنی کر دیگا۔ اور جو شخص ہم سے سوال کریگا اور ہمارے پاس ہوگا تو ہم اُسے ضرور دینگے" + یہ سنتے ہی وہ غیور مسلم انصاری بلا سوال واپس لوٹ گئے۔" +

(۱۷۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ حضور مجھ سے زنا کاری ہو گئی ہے مجھ پر حد جاری کیجئے۔ جب چار مرتبہ اقرار کیا اور حضور نے اچھی طرح تحقیق کر لی تو حضور نے انھیں رجم کرنے کا حکم دیا۔ جب رجم کر کے ہم واپس خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا فَلَمَّا كَانَ بِالْعَشِيِّ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ (رَوَاهُ فِي الْمُسْنَدِ) تو اُس شام کو کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے؟ (اس کے بعد کے جملے راوی نے بیان نہیں فرمائے)ؑ

(۱۷۴) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَحِمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْفَعُ قَوْمَهٗ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنَّ رَحِمِيْ مَوْصُوْلَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ وَاِنِّيْ اَيُّهَا النَّاسُ فَرَطٌ لَّكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَاِذَا جِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ لَهُمْ اَمَّا النَّسَبُ فَقَدْ عَرَفْتُهٗ وَلٰكِنَّكُمْ اَحْدَثْتُمْ بَعْدِيْ وَارْتَدَدْتُمُ الْقَهْقَرٰى (رَوَاهُ فِي الْمُسْنَدِ) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیا جس میں فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی رشتے داری آپ کی قوم کو کچھ نفع نہ دیگی؟ ہاں سنو میری رشتے داری دنیا آخرت میں ملی ہوئی ہے۔ لوگو! میں حوض کوثر پر تم سب کا میر سامان ہوں۔ جب تم آؤگے تو لوگ مجھ سے کہیں گے کہ یا رسول اللہ میں فلاں کا بیٹا ہوں یا رسول اللہ میں فلاں بن فلاں ہوں۔ میں جواب دونگا کہ ہاں نسب تو میں نے پہچان لیا۔ لیکن تم نے میرے بعد بدعتیں نکال لی تھیں۔ پچھلے پیروں لوٹتے گئے تھے۔ پس بدعتیوں کو نہ حوض کوثر کا پانی نصیب ہو نہ شفاعت رسول۔ خدا ہمیں بدعتوں سے بچائے اور سچا سُنی بنائے آمین +

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْنَا بِنُوْرِ الْاِيْمَانِ ۝ وَزَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِسْلَامِ ۝ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ اَنْتَ وَلِيُّنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۝ تَوَفَّنَا مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۝ +++

ع اس کے بعد کے جملے سمیت یہ خطبہ ۲۶ دفعہ نمبر خطبہ ۱۴۳ دفعہ میں ملاحظہ ہو۔ محمد عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پینتالیسویں جمعہ کا دوسرا خطبہ جس میں فضائل جہاد، مذمت ریاکاری وغیرہ کے متعلق آنحضرت صلعم کے آٹھ خطبے ہیں

اَحْمَدُ مَلْفُوْظٍ بِہٖ اَمَامَ کُلِّ کَلَامٍ ۔ وَاَسْعَدُ مَا یَفْتَخِرُ بِہٖ کُلُّ مَأْمُوْمٍ وَّاِمَامٍ ۔ حَمْدُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی بِمَا حَمِدَ بِہٖ فِیْ کِتَابِہِ الْعَزِیْزِ ۔ وَتَنْزِیْلِہِ الذَّھَبِ الْاَبْرِیْزِ مِنْ جَوَاھِرِ زَوَاھِرِ صِیْغَۃِ الْحَلَاوَۃِ بِاِسْمِہٖ ۔ اِذْ لَا یُشَارِکُہٗ اَحَدٌ فِیْ حُلَاہٗ وَوَسْمِہٖ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا فَاعْبُدْہُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِہٖ ھَلْ تَعْلَمُ لَہٗ سَمِیًّا ۔ وَاِنَّمَا ھِیَ مَحَامِدُ لِذَاتِہِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ ۔ اَلْمُوْجِدِ لِکُلِّ مَوْجُوْدٍ اِیْجَادًا سَوِیًّا ۔ وَاَحْسَنُ مَا یُحَلّٰی بِحَمْدِہِ النَّامِیْ وَوَصْفِہِ السَّامِیْ اَلتَّصْلِیَۃُ ۔ وَالتَّسْلِیْمُ عَلٰی اَفْضَلِ رُسُلِہٖ وَخَاتَمِ اَنْبِیَائِہٖ اَلْمُسْتَلِّ مِنْ سُلَالَۃِ عَدْنَانَ ۔ اَلْمُفَضَّلِ بِالْقُرْاٰنِ وَاللِّسَانِ وَالْبَیَانِ ۔ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَائِہِ الْاَرْبَعَۃِ اُولِی الْاِیْمَانِ وَالْعِرْفَانِ ۔ وَبَعْدُہٗ

(۷۱۵) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْکَ خَطَبَ النَّاسَ وَھُوَ مُسْنِدٌ ظَھْرَہٗ اِلٰی نَخْلَۃٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ؟ اِنَّ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَلٰی ظَھْرِ فَرَسِہٖ اَوْ عَلٰی ظَھْرِ بَعِیْرِہٖ اَوْ عَلٰی قَدَمَیْہِ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمَوْتُ ۔ وَاِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا جَرِیًّا یَقْرَاُ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَرْعَوِیْ اِلٰی شَیْءٍ مِّنْہُ (مسند احمد) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَرْعَوِیْ بَدَلَ لَا یَدْعُوْ ۔ یعنی تبوک والے سال کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا جس میں فرمایا سنو میں تمہیں بھلے اور برے انسان کے اوصاف بتلا دوں۔ بھلا انسان وہ ہے جو اپنے گھوڑے یا اپنے اونٹ کی پیٹھ پر راہ خدا کے عمل میں لگا رہے۔ یا اپنے پیروں پر۔ یعنی ہر وقت جہاد میں مشغول رہے۔ یا جہاد کی تیاریوں وغیرہ میں۔ اور برا انسان وہ ہے جو بدکار ہو۔ ڈھیٹ ہو کتاب اللہ پڑھتا ہو لیکن کسی کو تبلیغ نہ کرتا ہو۔ نہ خود اس پر عامل ہو۔ +

(۷۱۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضور کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ رکوع میں آپ سے پہلے چلا جاتا تھا اور آپ سے پہلے ہی سر بھی اٹھا لیتا تھا۔ حضور نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ یہ کون تھا؟ اس نے کہا میں اور میں نے یہ چاہا کہ دیکھوں آپ کو اس کی خبر بھی ہوتی ہے یا نہیں؟ تو آپ نے تمام نمازیوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ اِتَّقُوْا خِدَاجَ الصَّلٰوۃِ ۔ اِذَا رَکَعَ الْاِمَامُ فَارْکَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا (مسند احمد) + یعنی نماز کو ناقص کرنے سے بچو امام کے پیچھے رکوع کیا کرو اور امام کے بعد ہی رکوع سے سر اٹھایا کرو۔ +

(۷۱۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم باری باری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات گذارا کرتے تھے کہ آپ کو کوئی کام نکل آئے تو ہم خدمت کر سکیں۔ ایک رات ہم لوگ زیادہ تعداد میں جمع تھے اور آپس میں باتیں کر رہے تھے جو حضور آ گئے اور دریافت فرمایا کہ یہ سرگوشیاں کیا ہو رہی ہیں؟ کیا میں نے ان سے منع نہیں کیا؟ ہم نے کہا اے نبی اللہ ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں قصور ہو گیا ہم مسیح دجال کی بابت اس سے ڈر کر آپس میں ذکر اذکار کر رہے تھے تو آپ نے ہم سے فرمایا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا ھُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ مِنَ الْمَسِیْحِ عِنْدِیْ؟ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اَلشِّرْکُ الْخَفِیُّ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ یَعْمَلُ لِمَکَانِ رَجُلٍ (رَوَاہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِہِ الشَّرِیْفِ) یعنی میرے صحابیو سنو میں تمہیں مسیح دجال سے بھی زیادہ خوفناک چیز کی خبر دوں وہ پوشیدہ شرک ہے اس طرح کہ انسان دوسرے انسان کی موجودگی کی وجہ سے اس کے دکھانے کیلئے نیکیوں پر کھڑا ہو جائے۔ +

(۷۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانۂ نبوی میں قحط پڑا حضور استسقا کیلئے مدینہ سے بقیع غرقد کی طرف چلے۔ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے جس کا ایک سرا دونوں ہاتھوں کے درمیان لٹک رہا تھا اور دوسرا دونوں

(بسلسلہ صفحہ ۸)

ایک غریب صحابی نے کہا آپ نے جواب دیا، اپنے سر اور زیر ناف کے بال لے ڈال، مونچھیں اور ناخن کتر واڈال، خدا کے نزدیک تیری پوری قربانی یہی ہے (رواہ ابوداؤد والنسائی)+

غرض غرباء امت کی طرف سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قربانی کی غرباء کے سوال پر فرمایا کہ تم عید کا چاند دیکھ کر دل ناخن وغیرہ نہ لو، اور نماز عید کے بعد لو تمہاری پوری قربانی یہی ہے۔ آپ نے انہیں مرغ کی قربانی کرنے کو نہیں فرمایا۔ پھر ہم نہیں سمجھ سکتے کہ آج غرباء کو مرغ کی قربانی کی تعلیم دینے والے کو اللہ کے رسول سے ایسی کون سی پوشیدہ عداوت ہے کہ آپ کے فتوے کے خلاف فتویٰ دے کر اپنے آپ کو فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (خود گمراہ ہو کر دوسروں کو بھی گمراہ کرنا) کا مصداق بناتا ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الخ یعنی لوگ جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کل احکام کو جی کھول کر بکشادہ پیشانی نہ مان لیں، وہ ہرگز خدا کی قسم مومن نہیں ہوں گے+

ان لوگوں نے آڑ یہ پکڑی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرغ کی قربانی کی روایت مروی ہے۔ میں کہتا ہوں، اول تو اس اثر کی کوئی سند ہی نہیں، پہلے اس کی سند پیش کریں، پھر سند کی صحت ثابت کریں۔ پھر اپنے دعوے پر دلیل کی مطابقت بیان کریں۔ اور یہاں تینوں چیزیں ندارد۔ ایسی بے سند باتیں تسلیم نہیں کی جاتیں لَوْلَا الْاِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ (مسلم) اگر اسناد کی دیکھ بھال نہ کی جائے تو ہر شخص جو چاہے کہہ دے+

دوسرے یہ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فعل سے یہ تو ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ غرباء یہ کریں اور امراء یہ نہ کریں۔ اس تخصیص خانہ ساز کی کیا وجہ؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مکے کے گورنر رہ چکے (ملاحظہ ہو نسائی شریف)، کوئی غربت آپ کو نہ تھی۔ مکے کے حاکم اور قاضی، اور اتنے غریب کہ نہ بکرا خرید سکتے ہیں نہ اونٹ اور گائے میں حصہ رکھ سکتے ہیں فیا للعجب! اور نہ حضرت ابوہریرہؓ یہ فرماتے ہیں کہ غرباء کریں اور امراء نہ کریں۔ اگر بالفرض یہ فعل بسند صحیح ثابت ہو جائے اور اسے قابل عمل تسلیم بھی کر لیا جائے تو یہ ثابت ہوگا کہ جس طرح بھیڑ، دنبہ، گائے، بکری، اونٹ پر قربانی ہے۔ اسی طرح مرغ پر بھی وفیہ ما فیہ+

تیسرے یہ کہ اصول کا قاعدہ ہے صحابی کا قول و فعل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے خلاف ہو تو حجت نہیں ہوتا (کتب اصول حدیث و مقدمہ ترمذی وغیرہ) آپ مندرجہ بالا دلائل سے معلوم کر چکے ہیں کہ سوا چوپایوں کے اور جانوروں پر قربانی جائز نہیں، قرآن، حدیث، اجماع امت، تعامل مسلمین سے یہی ثابت ہے۔ زمانہ نبوی میں غرباء تھے، نہ ان کو آپ نے مرغ کی قربانی کرنے کو فرمایا، نہ انہوں نے کی۔ بلکہ دریافت کرنے پر آپ نے بال ناخن وغیرہ لینے کو فرمایا۔ پھر اگر بالفرض حضرت ابوہریرہؓ آپ کے فرمان کے خلاف کریں، یا کہیں تو کیا تسلیم کر لیا جائے گا؟ حالانکہ ان سے بھی نہ کرنا ثابت، نہ کہنا+

چوتھے یہ کہ اگر کوئی شخص یوں ہی نئے مسائل ٹٹول ٹٹول کر لوگوں میں اپنی علمیت جتانی اور اپنے آپ کو بڑا عالم مشہور کرنا چاہتا ہو تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو درہم کا گوشت خرید کر لوگوں میں اپنی قربانی کرنے کا اعلان کرنا بھی مروی ہے۔ مرغ تو آج کل بہت گراں ہو رہے ہیں، یہ سستا سا چٹکلہ بہت اچھا ہے جس میں کچھ جھنجھٹ ہی نہیں، جیسے فعل صحابیؓ بے سند اور خلاف مرفوع وہ، ایسے ہی یہ بھی۔ اگر وہ جائز تو یہ بھی۔ کیا عجب؟ یوں ہی ترقی کرتے کرتے دو چار سال میں انڈے اور چڑیا کی قربانی کرنے کا بھی فتویٰ دینے لگیں۔ فَبِكَ رَبِّ اَعُوْذُ۔ هٰذَا مَا عِنْدِيْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ+ کتبہ العاجز ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ عربیہ دہلی+

(۲) واضح ہو کہ قربانی آں حضرتؐ کے زمانے سے آج تک متفق علیہ چوپایوں کی ہے کسی کا سلف خلف میں اختلاف نہیں جو کوئی مرغ کی قربانی مقرر کرے، وہ اس کی اپنی شریعت طریقہ نبیؐ سے خارج ہے تلخیص الحبیر صفحہ ۳۸۴ میں ہے لَمْ يُؤْثَرْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَنْ اَصْحَابِهِ التَّضْحِيَةُ بِغَيْرِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ یعنی نبی کریمؐ اور آپؐ کے اصحابؓ سے یہ ثابت ہی نہیں ہے کہ سوائے اونٹ یا گائے یا بھیڑ، بکری، دنبے کے کسی نے قربانی کی ہو۔ مرغ کا ذکر مخدوش و مشکوک ہے۔ اس کا رواج دینا طریقہ نبی علیہ السلام کو بدلنا، اور تحریف کرنا ہے+ عبد الرحمان دہلی۔

(۳) الجواب صحیح (مہر) سید محمد ابو الحسن (نبیرہ حضرت میاں صاحبؒ دہلی)+

(۴) مرغ کی قربانی حدیث صحیح سے ثابت نہیں۔ تلخیص میں لفظ ذالک ہے اور مسک الختام میں بھی اس کا ترجمہ کیا ہے۔ تلخیص کے حاشیے پر دال مہملہ اور یائے سے لکھا ہے اور صحیح ذال معجمہ اور لام ہے۔ غرض مرغ کا ذکر ہی غلط ہے ابو سعید محمد شرف الدین دہلی+

(۵) مرغ اضحیہ نہیں۔ ابو محمد عبید اللہ دہلی+

(۶) احادیث سے مرغ کی قربانی ثابت نہیں ہوتی۔ عبد الرشید دہلی+

(۷) وجہ غلطی کی فی الواقع یہی ہے کہ لفظ ذالک

کو دیگ یعنی مُرغ سمجھ لیا ہے۔ ابو تراب عبد الوہاب دہلی +

(۸) قربانی اُونٹ بقر غنم کی ہوتا آئی ہے۔ یہ موقوفات ابو ہریرہ وغیرہ سے بے سند مروی ہیں، حجت نہیں ہوسکتیں۔ مقدمہ ترمذی میں ہے ھُوَ لَیْسَ بِحُجَّۃٍ عَلَی الْاَصَحِّ حدیث میں ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا الخ یعنی جو شخص اس دین میں کوئی نئی بات نکالے، وہ مردود ہے (متفق علیہ) عبد الرحمن مدرس مدرسہ حاجی علی جان دہلی +

(۹) فتویٰ ہذا کو عاجز نے غور سے دیکھا واقعی صحیح ہے۔ مُرغی کی قربانی یوم النحر نا جائز اور بدعت ہے۔ کرنے والا منکر قرآن و حدیث اور مخالف کرنے والا سلف صالحین کی ہے۔ عبد الرحمن مدرس مدرسہ میاں صاحب مرحوم دہلی +

(۱۰) مُرغ کی قربانی کرنا کتاب و سنت سے ہرگز ثابت نہیں۔ کتبہ محمد عبد الرحمن المبارک فوری عفا اللہ عنہ +

(۱۱) مُرغ کی قربانی جائز نہیں جو حدیث جمعہ کے باب میں ہے اس میں قَرَّبَ کے معنی نحر یا ذبح کے نہیں بلکہ بطور تقرب کے صدقہ کرنے کے ہیں (فتح الباری) اگر قَرَّبَ کے معنی ذبح کے لئے جائیں گے، تو پھر اس جملہ میں سخت مشکل واقع ہوگی فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَۃً پس انڈے کو بھی ذبح کرنا ہوگا وَلَا یَقُوْلُ بِہٖ اِلَّا مَنْ سَفِہَ نَفْسَہٗ۔ کتبہ محمد ابو القاسم البنارسی +

(۱۲) مُرغ کی قربانی کرنا قرآن و حدیث کی منشا کے خلاف ہے۔ محمد عبد اللہ شہر میرٹھ +

(۱۳) مرغ بہیمۃ الانعام میں داخل نہیں۔ پھر قربانی مرغ کی کسی طور سے نہیں سمجھی جاتی۔ ابو محمد عبد الجبار از کھنڈیلہ +

(۱۴) مرغ مرغی کی قربانی نہیں ہوسکتی ہے بلکہ اور قربانیوں میں بھی یہ شرط فرمائی ہے کہ مُسِنَّۃ ہو اگر مُرغ کی قربانی بھی جائز ہوتی، تو اور جانوروں میں یہ قید نہ لگائی جاتی۔ کیونکہ وہ کم عمر بھی مُرغ مرغی سے بہتر ہوتے ہیں۔ مولوی عبد الغفور غزنوی، امرتسر +

(۱۵) مرغ کی قربانی میں شبہ ہے۔ روشن عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب سبل السلام ان اقوال سے قربانی کی فرضیت کی نفی سمجھتے ہیں۔ عبد اللہ امرتسری از روپڑ +

(۱۶) مسلمانوں کو مرغ کی قربانی پر ہرگز دلیری نہ کرنی چاہئے۔ اور جو اس کے جواز کا فتویٰ دیتا ہے۔ اس کا فتویٰ اور قول مردود ہے۔ راقم حکیم ابو تراب محمد عبد الحق (ایڈیٹر اخبار اہل سنت) از امرتسر + (۱۷) الجواب صحیح۔ حکیم ابو الفقر محمد شمس الحق از امرتسر +

(۱۸) غیر مستطیع کی قربانی کے حق میں ایک روایت آئی ہے کہ بعد نماز عید ناخن وغیرہ اُتروائے۔ مگر مرغ مرغی کی قربانی اضحیہ کرنے کی حدیث میرے ناقص علم میں نہیں گذری۔ ابو الوفا ثناء اللہ (ایڈیٹر اخبار اہل حدیث) امرتسر +

(۱۹) اللہ تعالیٰ اہل حدیث فرقہ پر رحم کرے اور نئے نئے اجتہادوں سے بچائے۔ بہیمہ اور انعام میں اضافت بیانیہ ہے (تفسیر کبیر سورۃ حج) قرآن شریف سورۃ انعام میں بھی انعام کی تفصیل یہی چار انواع بیان کئے ہیں۔ راقم محمد ابراہیم سیالکوٹی +

(۲۰) مجوزین قربانی کو کوئی دلیل نہیں ملے گی وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا۔ ضیاء الرحمن کان اللہ لہٗ کلکتہ +

(۲۱) وَلَقَدْ صَرَّحَ الْقُرْاٰنُ بِتَضْحِیَۃِ الْاَنْعَامِ وَلَقَدِ اتَّفَقَتْ کَلِمَۃُ الْعَرَبِ الْعَرْبَاءِ اَنَّ الْاَنْعَامَ ھِیَ الضَّاْنُ وَالْمَعْزُ وَالْاِبِلُ وَالْبَقَرُ ھٰذَا وَتَعَامُلُ الْاُمَّۃِ مِنَ الصَّدْرِ الْاَوَّلِ اِلَی الْیَوْمِ عَلٰی طَرِیْقِ التَّوَاتُرِ اَوَّلُ دَلِیْلٍ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ فِی الْاُضْحِیَۃِ اِلَّا الْاَنْعَامُ لَا الدَّجَاجَۃُ وَلَا الْبَیْضَۃُ۔ یعنی قرآن کریم میں انعام کی قربانی کرنے کی تصریح ہے اور لغت عرب میں بالاتفاق بکری، بھیڑ، اُونٹ اور گائے کو ہی انعام کہتے ہیں، اور آپ کے زمانے سے لے کر اب تک سلف و خلف میں تعامل بطور تواتر اسی پر ہونا صاف روشن دلیل ہے۔ اس بات پر کہ قربانی میں فقط چوپائے جائز ہیں۔ نہ کہ مُرغ اور انڈا۔ عبد الواحد بن عبد اللہ الغزنوی از لاہور +

(۲۲) سوا چوپایوں کے قربانی کسی اور چیز کی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انعام کا لفظ فرمایا، دابہ کا لفظ نہیں فرمایا۔ تو کہ مرغا مرغی اس میں داخل ہو جاتے، اور مرغ والوں کو دلیل کی آسانی ہو جاتی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (کے فعل کی) سند نہیں ہے، اور بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو ہریرہؓ پر کوئی محتاجی ثابت نہیں کر سکتا۔ بحرین کے تحصیل دار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنا رکھا تھا۔ مدینے شریف میں یہ حکومت کرتے تھے (مجوزین مُرغ) نبی کے طریقے کے در پردہ دشمن ہیں۔ غرض کہ مُرغی مُرغے کی قربانی قرآن کے خلاف ہے، حدیث کے خلاف ہے، فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے، فعل خلفاء، اور باقی صحابہ رضی اللہ عنہم کے خلاف ہے۔ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنی جو شخص اتباع سلف سے ہٹا وہ جہنمی ہوا۔ یہ صاف صاف داخل ہے بدعت سیئہ ہے۔ نفس پرستوں کی یہ چال ہے۔ اللہ تعالیٰ بچائے۔ آمین۔ فقط۔ الراقم عبد الحکیم مدرس مدرسہ حقانی حجاوئی نصیر آباد، ضلع اجمیر + (انتہیٰ)

ناظرین اب آپ کو اختیار ہے یا تو قرآن حدیث، اجماع امت، اور تعامل مسلمین کو قبول کریں یا مولوی عبد الوہاب صاحب ملتانی صدری کی اس نو ایجاد بدعت کو۔ مگر یہ خیال رہے قَالَ اللہُ تَعَالٰی وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا یعنی جو شخص رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کا خلاف کرے اور مومنوں کے خلاف راہ تلاش کرے اس کے لئے بدتر جگہ جہنم ہے +

میں نے محض خدا کے خوف سے ایک مسئلہ کی حقیقت کو کھولنے، اور ایک بدعتی کی بدعت کو مٹانے کے لئے یہ لکھا ہے اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ فَاسْتَطَعْتُ مجھے اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت یوں ہوئی کہ محض ایک شخص کی وجہ سے ہمارا سارا فرقہ بدنام ہوتا ہے۔ لوگ یہی کہیں گے اور سمجھیں گے کہ اہل حدیث کے ہاں متعہ جائز ہے، اہل حدیث مرغی کی قربانی کو جائز رکھتے ہیں، وغیرہ وغیرہ، جب تردید کر دی جاتی ہے تو انہیں واضح ہو جاتا ہے، کہ فرقہ اہل حدیث ان گندے اور غلط الزامات سے بری ہے۔ صرف ایک بدعتی کا یہ فساد مچایا ہوا ہے +

مسلمانو! اپنے دلوں میں خدا کا خوف رکھو کلام اللہ اور کلام رسول اللہ کے طرف دار بنو کہ اپنے مولویوں کے کہنے میں آن کر خلاف شرع باتوں پر اڑ کر آپس میں نا اتفاقی کر کے الگ الگ پارٹیاں بن جاؤ۔ قَالَ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَمَّ نَوَالُہٗ۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا مگر یہ یاد رہے کہ اس کا نام اتفاق نہیں کہ ایک شخص دلیری سے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خلاف کرتا رہے ہر وقت نئے نئے مسائل ایجاد کیا کرے۔ اپنے آپ کو اونچا بناتا رہے، یہاں تک مغرور ہو جائے، کہ امام المسلمین ہونے کا دعویٰ کرے۔ اور دنیا کے مسلمانوں کو ملعون اور جاہلیت کی موت پر مرنے والا سمجھے۔ پھر بھی تم اس کی ہاں میں ہاں ملائے جاؤ۔ اس کا خلاف کرنے یا اس کی ان بدعات کی تردید کرنے کو نا اتفاقی سمجھو۔ بلکہ خدا کی رسی قرآن و حدیث کے عمل کرنے پر سب اتفاق کرو اور ان دنیا طلب مولویوں کی نوایجاد بدعتوں سے بچتے رہو۔ ان کی طمع کا شکار نہ ہو۔ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْحَمِیْدِ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ بھلائی اور پرہیزگاری کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔ اور گناہ و سرکشی پر مددگار نہ بنو + فقط! والسلام!

محمد عفی عنہ

ماہ ذی الحجہ کے احکام و فضائل

(سید نذیر الحسن مدرس مدرسہ فرقانیہ سہوان)

اللہ تعالیٰ نے سال کے بارہ مہینوں میں سے چار ماہ کو فضیلت تامہ عطا کی ہے اور ان کو اشہر حرم سے موسوم فرمایا ہے۔ جن میں سے ایک مہینہ ذی الحجہ کا ہے جس میں حج اور قربانیاں کی جاتی ہیں۔ اگرچہ سارا مہینہ مبارک و محترم ہے لیکن خصوصاً اس کا پہلا عشرہ بہت ہی زائد فضیلت رکھتا ہے اس میں جو عمل خیر کیا جاوے وہ پروردگار عالم کو باعتبار اور دنوں کے اعمال کے بہت ہی زیادہ پیارا ہے۔ اس کے ہر روزے کے بدلے سال بھر کے روزوں کا، اور ہر رات کی عبادت کے بدلے لیلۃ القدر کی عبادت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ خصوصاً عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کے روزے کا ثواب ہزار روزوں کے برابر ہے۔ نیز اس کی برکت سے گذشتہ و آئندہ دو سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور عرفہ ہی کے روز ارحم الراحمین اپنے بے شمار مجرم و خطا کار بندوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ اے رحیم مولیٰ تو ہم سب کا شمار بھی انہیں آزادوں میں کر دے آمین

مسلمانو! ان ایام میں تمہارے رب کی رحمتوں کی گھٹائیں چھایا کرتی ہیں، ان کو اپنے سے دور نہ رہنے دو، اور پوری طرح کوشش کرو کہ وہ تم پر بغیر برسے نہ چلی جائیں۔ ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر ان تکبیرات کو بکثرت پڑھنا چاہئے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

ان ایام کے خاص کام دو ہیں۔ حج، اور قربانی، جو شخص باوجود استطاعت کے عمر میں ایک مرتبہ بھی حج نہ کرے۔ یعنی مولیٰ کے مقدس مقام کی زیارت نہ کرے اس کے متعلق ارشاد ہے کہ اس کا خاتمہ اسلام پر نہ ہوگا اور جو شخص باوجود استطاعت کے قربانی نہ کرے، اس کے متعلق فرمان ہے کہ ہماری عیدگاہوں میں داخل نہ ہو۔ قربانی ۱۰ ذی الحجہ بعد نماز عید سے ۱۳ تک کر سکتا ہے۔

ہاں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے ان غریبوں کے لئے جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتے۔ ایک نہایت ہی ہلکی قربانی مقرر فرما دی ہے۔ یعنی ذی الحجہ کا چاند ہونے سے عید کی نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ کی حجامت نہ کروائیں۔ اور نہ ناخن ترشوائیں۔ اس عمل سے ان کو قربانی کا ثواب عطا ہوگا، نیز وہ لوگ جو قربانی کرنا چاہتے ہیں ان کو بھی اس پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی گئی۔

عید کی نماز کے لئے بہت جلد بغیر کچھ کھائے عیدگاہ پہونچ جانا چاہئے۔ جب سورج ایک نیزہ ہو نماز شروع کر دینا چاہئے۔ اس سے زیادہ تاخیر کرنا خلاف سنت ہے۔ نیز تکبیرات کہتے ہوئے ایک راستے سے جانا، اور تکبیرات کہتے ہوئے دوسرے راستے سے واپس آنا سنت نبوی علیہ التحیۃ والتسلیم ہے۔ عیدین میں تکبیرات کے علاوہ اذان و اقامت سنن و نوافل پہلے پیچھے کچھ نہیں ہیں۔ نماز کی ادائیگی حسب تصریح احادیث صحیحہ موافق فعل و ارشاد نبوی علیہ السلام اس طرح ہونی چاہئے کہ پہلی رکعت میں بعد تکبیر تحریمہ دعائے

افتتاح اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ یا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وغیرہ پڑھ کر قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہے، اور دوسری رکعت میں بھی قرأت سے پہلے ۵ تکبیریں کہے۔ اسی پر ائمہ ثلاثہ اور دوسرے ائمہ دین کا اتفاق ہے۔ تکبیرات میں رفع یدین کرنے اور ہاتھ باندھنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح روایت منقول نہیں ہے۔ البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ خود رفع یدین کرتے اور ہاتھ باندھتے تھے اسی بنا پر اگر کوئی رفع یدین کرے، تو کوئی حرج بھی نہیں۔ عید کی نماز دو رکعت ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورہ قٓ، و قمر، اعلیٰ، و غاشیہ کی قرأت عیدین کیا کرتے تھے۔ یہ نماز جنگل میں ہونی چاہئے، اور نماز عید سے فارغ ہو کر خطبہ سننے اس نماز کے بعد دعا مانگنے کا ذکر کسی روایت میں نہیں آتا ہے۔ واللہ اعلم،

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک و زمانۂ خلافت میں خطبہ بغیر منبر زمین پر کھڑے ہو کر ہوا کرتا تھا منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا مروان کی ایجاد ہے جس کو کثیر بن صلت نے کچی اینٹ کا بنایا تھا۔ کذا فی مسلم، اس دن میں اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا کام خون کا بہانا ہے۔ جو نمائش اور مفاخرت سے قطعی مبرّہ خالص بوجہ اللہ ہو۔ قربانی کا جانور جس قدر فربہ تیار اور بے عیب ہو، بہتر ہے۔ قربانی میں یہ کوئی تعین نہیں ہے، کہ ایک جانور کرے یا زیادہ۔ بلکہ حسب استطاعت و توفیق جس قدر کر سکتا ہے، وہ کرے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں سو اونٹوں کی قربانی فرمائی ہے۔

قربانی کرنے والے پر شرع محمدی میں کوئی قید نہیں کہ کتنا مال اس کے پاس موجود ہو؟ بلکہ جو شخص قربانی کا جانور خرید سکتا ہے وہ قربانی کرلے۔ گوشت کی تقسیم کے متعلق فرمان خداوندی ہے کہ تم خود کھاؤ، محتاجوں، پڑوسیوں، دوستوں سب کو کھلاؤ۔ قربانی کے جانور کے متعلق مختصرًا یہ معلوم کر لینا چاہئے کہ دَنتا ہوا یعنی دو دانت سے کم نہ ہو۔ سوائے بھیڑ کے بچے کے کہ وہ اگر موٹا تازہ ایک سال کا بھی ہو تو جائز ہے۔ نیز جانور میں کسی قسم کا عیب نہ ہونا چاہئے یعنی آدھا یا اس سے زائد کان، یا سینگ کٹا ٹوٹا اور آگے پیچھے یا بیچ میں سوراخ یا چرا ہوا نہ ہو۔ اسی طرح دم آدھی یا اس سے زائد کٹی نہ ہو، نیز جانور بہت دُبلا، پورا لنگڑا اور بالکل کانا نہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس صفت کا جانور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربان فرمایا اسی طرح کا ہو۔ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضور نے مجھ کو ایک دُنبہ سینگ دار اس صفت کا لانے کا حکم فرمایا کہ جس کے ہاتھ پاؤں منہ آنکھ اور پیٹ پر سیاہی ہو، اگر اس قسم کا نہ ملے تو جس طرح کا بھی میسر آئے قربان ضرور کرے، نیز خصی کی قربانی بھی مسنون ہے۔

جملہ مسلمانوں خصوصًا اہل بیت کو خوش خبری دی جاتی ہے کہ ان کی قربانی کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور وہ جانور قیامت کے دن مع خون و گوشت اور پوست کے ستر گنا بڑھا کر تولا جائے گا۔ علاوہ ازیں پل صراط پر جو جہنم کے اوپر بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگی۔ اور جس میں طرح طرح کے آنکڑے لگے ہوں گے۔ یہ جانور سواری کا کام دے گا۔ ایک بکرا، دُنبہ، مینڈھا، اور بھیڑ ایک گھر کی طرف سے اور ایک گائے بھینس بیل وغیرہ سات شخصوں کی طرف سے، اور ایک اونٹ دس شخصوں کی طرف سے قربان ہو سکتا ہے۔

مسلمانو! ربّ العزت کے یہاں کمی نہیں، لینے والوں کی ضرورت ہے۔ اس نے معمولی عبادت پر بڑے بڑے ثواب مقرر فرمائے ہیں اس کا فرمان ہے کہ جب تک اپنی پیاری اور محبوب چیزوں کو ہماری راہ میں خرچ نہ کروگے ہمارا تقرب نہیں حاصل کر سکتے ہو۔ سمجھا گو، اور دوڑو، ابر رحمت برس رہا ہے تم بھی خوب نہاؤ اور اپنے مرنے والوں کو بھی نہلاؤ۔ خود اپنی جانب سے اور اُن کی طرف سے بھی قربانی کرو، قربانی کو خود ذبح کرنا چاہئے۔ ذبح سے پہلے چھری کو خوب تیز کرے، اور جانور کے ہاتھ پاؤں کس کر باندھنے کے بعد اس کو قبلہ رُخ داہنی کروٹ لٹا کر حسب ذیل دعا پڑھ کر اور اس کے منہ یا گردن پر اپنا پاؤں رکھ کر بسم اللہ و اللہ اکبر کہہ کر جلدی سے چھری پھیرنا طریق مسنون ہے۔ دعا یہ ہے إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۔ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ۔ وَعَنْ فُلَانٍ فلاں کی جگہ جس کی طرف سے قربانی کرنی ہو اس کا نام لے اور اگر اپنی طرف سے قربانی کرنی ہو تو عَنِّی کہے۔

بھائیو! اگر اللہ نے استطاعت دی ہے تو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس موقع پر نہ بھولنا چاہئے۔ ہاں وہ نبی جو بغیر تمہاری فرمائش کے محض محبت ورحمت کے باعث تمہاری طرف سے قربانی فرما چکے ہیں۔ تم بھی ضرور محبت کا ثبوت دے کر آپ کی اور آپ کی آل کی طرف سے قربانی کرنا۔ قربانی کے گوشت میں سے قصاب کو بطور اجرت کچھ نہ دے اُجرت اپنے پاس سے دینی چاہئے۔ قربانی کی کھال کا مصرف وہی ہے جو زکوٰۃ کا ہے۔ عمومًا قصاب گھر آ کر سستی کر کے کھالیں خرید لیتے ہیں۔ اس کا ضرور خیال رکھنا چاہئے۔ یہ اللہ کا مال ہے، ٹھیک ٹھیک اس کو فروخت کر کے حق داروں کو پہونچائیے ورنہ اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جانور کی رسی وغیرہ بھی صدقہ کرنی یا اپنے کام میں لانی چاہئے اس موقع پر اللہ کی... راہ کے مجاہدوں یعنی مدرسوں کو بھولنا نہ چاہئے۔ فقط: وَمَا عَلَیْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ +

صدائے شہرت

(از روح الحسن خاں شہرت جہانپوری متعلم مدرسہ فیاضیہ دہلی)

اے مسلماں کیوں تری تقدیر ہے سوئی ہوئی
کس لئے ہر کام میں تدبیر ہے سوئی ہوئی
کس لئے ہر سمت ہیں بربادیاں تیرے لئے
ڈھا رہا ہے کیوں ستم یہ آسماں تیرے لئے
رہ چکا تو خواب غفلت میں بہت بیدار ہو
عقل سے کچھ کام لے للہ اب ہشیار ہو
علم دیں سے اس قدر بیگانگی اچھی نہیں
یہ روش اور اس طرح کی بیخودی اچھی نہیں
ہو خدا کے واسطے راہ عمل پر گامزن
علم حاصل کر ہنر تحصیل سیکھ ایک ایک فن
ورنہ تیری زندگی ہے رائیگاں ناکام ہے
ایسی باتوں کا حقیقت میں برا انجام ہے
سن صدا شہرت کی اب پھر چھیڑ ساز زندگی
ہے نہاں علم و عمل میں حسن راز زندگی

معجون مقوی عنبری

یہ معجون اپنے اوصاف میں ہمہ صفت موصوف ہے۔ مقوی اعضائے رئیسہ و مقوی باہ ہے سرعت کو دور کر دیتی ہے گذری ہوئی یا کھوئی ہوئی بہار کو از سر نو پیدا کر کے جوانی کے لطف دکھاتی ہے۔ موسم سرما کا خاص تحفہ ہے۔ نیز ہر طرح کے درد وں مثلاً ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا رہنا کھانسی نزلہ زکام، درد قولنج، درد گردہ، نفخ وغیرہ کو دور کرتی ہے ریاحی اخراج کرتی ہے۔ غذا کو جزو بدن بنا کر دوران خون کثرت سے پیدا کر کے چہرے کو سرخ کرتی ہے دماغی محنت کرنے والوں کے لئے اس کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے قیمتی اجزا سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی دوا کے لئے صرف دو روپے آٹھ آنے۔ نمونہ کی ڈبیہ پانچ خوراک صرف پانچ آنے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ہوگا۔ پتہ "حکیم عبدالرحمن خاں معرفت دفتر اخبار محمدی دہلی"

حب اللیل مع اوصاف سبعہ

(۱) رات کو طبیعت میں ہیجان لانا اس کا معمولی کرشمہ ہے (۲) قوت مردمی کو قائم کرتی ہیں (۳) عضو مخصوص کو نہایت قوی کرتی ہیں (۴) خون کثرت سے پیدا کرتی ہیں (۵) عام جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہیں (۶) عورت کے دل میں مرد کی محبت پیدا کرتی ہیں (۷) جوش جوانی کو برقرار رکھتی ہیں + تنبیہ بغیر عورت والے کو اس کا استعمال نہیں چاہئے۔ قیمت دو ماہ کی دوا کے لئے صرف ۱ روپے آٹھ آنے۔ نمونہ کی پانچ خوراک صرف آٹھ آنے میں منگوا لیجئے منگوانے کا پتہ:۔ حکیم عبدالرحمن خاں معرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

نوٹ۔ آپ کو دہلی کی جس اشیاء کی ضرورت ہو ہم سے طلب فرمائیے مثلاً دہلی ٹوپیاں، گھڑیاں، دوائیاں وغیرہ۔ چیز اچھی ہوگی اور سستی ہوگی اور نہایت ایمانداری کے ساتھ بھیجی جائینگی بمنیجر

تاریخ مکہ معظمہ اس کتاب کے ۴۲۲ صفحات ہیں بیت اللہ شریف کی پوری تاریخ یعنی مکہ معظمہ کے حالات۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر سلطان ابن سعود تک ہر عہد کی تاریخ اور دلچسپ موضوعات ہیں یہ کتاب چوتھی بار چھپی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے +

آفتاب رسالت اس کتاب کے دو حصے ہیں اور ۴۳۲ صفحات ہیں۔ نبی کریم کی سب سے بڑی اور سب سے سستی سوانح عمری ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا پورا تذکرہ ہے۔ ملک عرب کی پوری تاریخ بھی ہے قیمت ہر دو حصہ بلا جلد ۱۲ مجلد صرف ایک روپیہ

حضرت امیر معاویہ رض اس کتاب کے ۰۰۰ صفحات ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات اردو زبان میں پڑھنے ہوں تو یہی ایک کتاب ہے۔ بڑی مشکل سے یہ حالات ملے ہیں۔ یہ اپنی وضع کی پہلی کتاب ہے۔ اور پھر مجلد کی قیمت اس وقت صرف ایک روپیہ ہے +

تاریخ مدینہ منورہ یہ کتاب ۱۸۴ صفحات کی ہے۔ دیار حبیب کا مفصل حال۔ مسجد نبوی کا فوٹو۔ روضۂ رسول کا پورا حال، اور مدینہ منورہ کے شہر کی پوری تاریخ اور تمدنی کیفیات۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔ جلد منگا لیں +

خلافت راشدہ اس کتاب کے چار حصے ہیں اور ۵۶۰ صفحات ہیں۔ ہر حصے میں ایک خلیفہ کی سوانح عمری ہے، حضرت ابوبکر حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی کی مکمل اور معتبر سوانح عمری اور حالات خلافت اس میں ہیں قیمت ایک روپیہ

حضرت عمرو بن العاص رض یہ ۰۰۰ صفحات کی کتاب ہے یہ عرب کے سب سے بڑے سیاسی اور مدبر جرنیل ہیں جن کو فتح مصر نے صحابہ کرام میں بہت ممتاز کر دیا ہے ان کے پورے حالات مجلد صرف ایک روپیہ +

تاریخ فلسطین اس کتاب میں بیت المقدس کے حالات، حضرت سلیمان علیہ السلام کے وقت سے لے کر انگریزوں کے دور تک جس قدر اہم واقعات اس سرزمین پر ہوئے اس کی مصدقہ حالت بیان ہوئی ہے یہ ۴۰۰ صفحات کی کتاب ہے قیمت مجلد صرف دس آنے

الفاروق یہ کتاب ۴۳۰ صفحات کی ہے۔ اس میں خلیفۂ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی اور مکمل سوانح حیات ہے۔ حصہ اول میں ان کے ذاتی حالات، اور دوسرے حصہ میں فتوحات اسلامیہ اور خلافت کے حالات ہیں قیمت ہر دو حصہ صرف چودہ آنے

حضرت ابوذر غفاری رض رسول کریم کے محبوب صحابی کے حالات میں ۹۶ صفحات کی یہ مختصر سوانح عمری ہے یہ تاریخ اسلام کا ایک نہایت روشن صفحہ ہے جس سے سلف کی حریت کا اندازہ ہوتا۔ قیمت چھ آنے +

پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

صلاح الدین اعظم یہ ۲۹۶ صفحات کی کتاب ہے۔ فاتح بیت المقدس غازی صلاح الدین ایوبی کے حالات ایسے ولولہ خیز کہ اب بھی مردہ رگوں میں جان آجاتی ہے سب سے بڑا صلیبی معرکہ قیمت صرف دو روپے

غازی اعظم اورنگ زیب عالمگیر اس کتاب میں غازی ہند اورنگ زیب عالمگیر کی انتہائی مبسوط سوانح حیات ہے۔ جس میں سب سے زیادہ ان متعصب مؤرخوں کا جواب ہے، جنہوں نے غازی موصوف پر مختلف الزامات لگائے۔ یہ موصوف کا صحیح مرقع ہے قیمت صرف چھ آنے۔ یہ کتاب ضرور پڑھئے +

غازی اتاترک اس کتاب کے ۱۲۸ صفحات ہیں اور مجلد ہے۔ اس میں غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے شروع سے تا ممات مکمل حالات اور آپ کے محیر کارنامے، اسلامی جوش و خروش اور ترکوں کی حریت و بسالت کی پرجوش داستان پڑھئے اور سبق حاصل کیجئے قابل دید کتاب ہے قیمت اس وقت صرف آٹھ آنے +

غازی عصمت پاشا موجودہ صدر ترکی غازی عصمت پاشا کے حالات حقیقت میں عصمت اور مصطفیٰ دونوں ہی ترکی کی نجات دہندہ ہیں، فرق یہ ہے کہ اتاترک مغرب کے زیادہ شیدائی تھے اور غازی اعظم عصمت انونو پاشا خالص اسلامی مصلح قیمت صرف آٹھ آنے +

شاہان مغلیہ کی بیویاں اس کے ۲۴۰ صفحات ہیں، بیگمات خاندان تیموریہ کے حالات جس میں چغتائیہ بیگمات کے علاوہ چودہ رانیوں کے بھی حالات ہیں جو حرم شاہی میں داخل تھیں قیمت صرف دس آنے

نورجہاں اس کتاب کے ۱۹۲ صفحات ہیں، شاہان مغلیہ کے چشم و چراغ جہانگیر کی محبوب ملکہ جو اپنی شان حسن، تدبر اور حکومت رانی میں اپنی آپ نظیر تھی اس کے واقعات و حالات بڑے ہی دلچسپ ہیں۔ ضرور پڑھئے قیمت صرف چھ آنے

حضرت خدیجۃ الکبریٰ اس کتاب کے ایک سو ساٹھ صفحات ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدیم رفیق حیات، جن کی زندگی میں رسول کریم نے اور نکاح نہیں کیا، اسلام کی پہلی معاون خاتون جن کا لقب طاہرہ ہوگیا تھا۔ قیمت صرف آٹھ آنے

حضرت عائشہ صدیقہ رض اس کتاب کے ایک سو چوالیس صفحات ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق کی بیٹی، رسول کریم کی محبوب بیوی، عالم اسلامی کی سب سے بڑی خطیب اور فقیہہ خاتون، ان کے لئے قرآن کی چند مخصوص آیتیں نازل ہوئیں قیمت آٹھ آنے

حضرت فاطمۃ الزہرا رض اس کتاب کے ایک سو ساٹھ صفحات ہیں، اس میں سیدۃ النساء خاتون جنت، ام الحسنین، بنت رسول، حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حالات، اور ان کی خوش گوار زندگی ہمارے لئے درس عبرت ہے قیمت مجلد کی صرف چھ آنے

میاں بیوی کے حقوق ۸۰ صفحات کی کتاب ہے اسلام نے انسانی زندگی کے کسی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا پھر یہ تو سب سے بڑا شعبہ تھا میاں بیوی کے پورے پورے حقوق متعین کر دیئے قیمت آٹھ آنے

اسلامی میاں بیوی یہ تین سو صفحات کی کتاب ہے، میاں بیوی کے تعلقات کی سب سے بڑی تاریخ اور خوش اسلوب زندگی کا بہترین پروگرام۔ اور میاں بیوی کے مدارج کا بہترین خاکہ قیمت بارہ آنے +

مساوات المسلمین اس کتاب کے ایک سو بارہ صفحات ہیں۔ اس میں نسبی شرافت کے غرور کو ڈھایا گیا ہے۔ اور بتلایا ہے کہ مسلمانوں میں جو بھی نسبی امتیاز پیدا ہوا ہے، وہ ہندوستان کا اثر ہے۔ ورنہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰكُمْ خدا کے نزدیک شریف وہ ہے کہ جو پرہیز گار ہے قیمت اس وقت صرف چھ آنے (۶۱)

اندلس کی شہزادی یہ ۴۳۶ صفحات کی عجیب و غریب کتاب ہے۔ اس میں اندلس سے مسلمانوں کی جلاوطنی کا لرزہ خیز سماں، مسلمانوں کا اسلام پر قائم رہنا، اور جان و مال اور ہر چیز کو قربان کر دینا وغیرہ قیمت آٹھ آنے

بیگمات اودھ ۹۶ صفحات کی کتاب ہے شاہان اودھ کی چند خاص محبوب بیگموں کے حالات جنہوں نے معمولی درجے سے ترقی کر کے حرم سرائے شاہی میں جگہ پائی۔ بڑی سبق آموز اور قابل دید کتاب ہے قیمت صرف چھ آنے (۶۱)

خون کے آنسو مسلمانوں کے لئے صدائے صور ان کی عظمت رفتہ کا ماتم اور مستقبل کے شاندار بنانے کا ایسا پروگرام کہ اگر ہم اس پر عامل ہوجائیں تو ہماری اقتصادی سیاسی اور معاشرتی بدحالی دور ہوجائے قیمت صرف چار آنے

امام غزالی یہ مولوی شبلی نعمانی کی تصنیف ہے اس میں محب العارفین، زبدۃ الاصفیا حضرت امام محمد غزالی کے حالات اور تصوف کے کرشمے طریقت کی راہیں اور درویشی کے اذکار اس کتاب کا امتیاز ہے تصوف کے شیدائی اس کو پڑھیں ۱۱۲ صفحات کی کتاب ہے اور قیمت صرف چھ آنے (۶۱)

مولانائے روم یہ ۹۶ صفحات کی کتاب ہے از مولوی شبلی نعمانی۔ مثنوی مولانا روم کے مصنف کے تصوف کے بادشاہ مولانا رومی کے حالات اور ان کی مشہور و معروف مثنوی کے اقتباسات اور افراد مولانا کے پرمعارف حکایات وغیرہ کا نہایت دلچسپ بیان ہے قیمت چھ آنے +

تاریخ اسلام کامل اس کتاب کے ۸۶۲ صفحات ہیں پختہ جلد ہے، کاغذ اعلیٰ ہے، پانچ حصے یک جا مجلد ہیں، پہلا حصہ عرب کی تاریخ رسول اللہ کے حالات۔ حصہ دوم خلافت راشدہ کے حالات۔ حصہ سوم خلافت بنو امیہ کے واقعات۔ حصہ چہارم خلافت عباسیہ کے حالات۔ حصہ پنجم خلافت ترکی۔ قیمت کامل مجلد کی صرف تین روپے آٹھ آنے

پتہ: مینیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

ضعیف العمر اور کمزور نگاہ والوں کے لئے بہت جلی خوب قلم بہت سستا آسان دو تفسیر الاہم ترجمہ قرآن مجید ۸۴۸ صفحے ۳ سیر وزن اتنا مہنگا کاغذ

جنا شدہ اور پوری چمڑے کی جلد کا ہدیہ صرف چار روپے پچھلی جنگ میں جب کاغذ کا نرخ یہی تھا یہ قرآن شریف مجلد دس روپے میں ہدیہ ہوتا تھا اس زمانے میں جب کہ کاغذ ۵ر پونڈ سیاہی دو روپے پونڈ اور چھپائی گذشتہ نومبر سے ڈیوڑھی ہے تین سیر وزنی قرآن شریف مجلد چرم چار روپے میں ہدیہ کر رہے ہیں قرآن شریف بھی ایسا کہ خود اپنی آپ نظیر کتابت دہلی کے سب سے بہتر استاد شیخ حاجی عبد الغنی صاحب لے کی کتابت کی خوبروئی اور خوش نمائی کے ماسوا اعراب برجا، حروف کشادہ، نہایت دیدہ زیب اس کا ترجمہ آسان، سلیس اور عام فہم با محاورہ ہے ایسا مربوط ترجمہ کہ اگر ترجمہ ہی پڑھ لیا جائے تو گویا ایک مسلسل قرآن اردو میں پڑھا جا رہا ہے پھر زبان ایسی سادہ کہ شمال سے جنوب تک ہر خطہ کا مسلمان جو ذرا سی اردو جانتا ہو، وہ عورتیں جو بہت معمولی اردو جانتی ہوں بلا دقت قرآن کا مطلب سمجھ جاتی ہیں۔ یہ ترجمہ حضرت مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث مرحوم کا ہے جو اب دوسرے نام سے شائع کیا ہے حاشیہ بھی آپ ہی کا لکھا ہے تفسیر جو حاشیہ پر ہے، اس میں ضروری باتیں سب آ گئی ہیں اور یہ تفسیر بھی صرف حدیث سے ہے۔ ضعیف اور کمزور نگاہ والے بھائیوں کے لئے یہ قرآن شریف آیۂ رحمت ہے تقطیع پندرہ انچ طویل، گیارہ انچ عریض، کاغذ سفید عمدہ حنا شدہ ستی ۸۴۸ صفحات ۳ سیر وزن۔ چمڑے پشتے اور کپڑے کی جلد والا ساڑھے تین روپے اور پورے چمڑے کی نقرئی کار جلد والا صرف چار روپے میں آپکو جلد وہاں بنوانے میں دقت ہوگی اور دام بھی زیادہ لگینگے اسلئے مجلد چرمی پشتہ ساڑھے تین روپے اور کامل چرمی جان دار نقرئی چار روپے صرف رہا تھا ہے محصول جلد سمیت کا ایک روپیہ چودہ آنے لگتا ہے بہتر ہے کہ ریل کے ذریعہ منگائیں اس میں آپ کو کفایت رہے گی چیز ایسی ہے بار بار نہیں ملتی۔ ضرور منگا لیجئے۔ پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی +

لاانتہا خوبیوں اور بے مثیل دلکشیوں کا شاندار نور افزا قرآن مجید دو ترجمے والا،

کتابت کی خوش نمائی اور خوش نویسی کا کمال قلم کی موزونیت اور زیر متن دو ترجموں کا صحت کے ساتھ اندراج تفسیر کی وضاحت، اعراب کا اپنی اپنی جگہ صحیح ہونا، اور صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک حرف کو چھ چھ بار علماء و حفاظ کی جماعت نے صحیح کیا ہے اس کے حاشیے پر تمام تفاسیر مثل ابن کثیر، تفسیر کبیر وغیرہ وغیرہ اور تمام کتب احادیث مثل بخاری مسلم وغیرہ سے بہ مغز اور نافع خلاصے آیات قرآنیہ کے فضائل، ربط آیات و شان نزول، اور تاریخی واقعات کا لب لباب، شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں فضائل قرآن، فہرست ایسی کہ جس مطلب کی آیت چاہو ایک منٹ میں نکال لو، اور قواعد قرأت کا کامل بیان ہے۔ حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں وغیرہ صحت کے ساتھ درج ہیں۔ ہدیہ اصلی کاغذ سفید حنا شدہ بلا جلد دو روپے۔ مجلد پارچہ دو روپے آٹھ آنے مجلد کامل چرم نقرئی تین روپے۔ لیکن اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت ختم نومبر تک فی عدد چھ آنے کی کمی کر دی ہے۔ پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

کارڈ سائز حمائل شریف حضرت شاہ عبد القادر صاحب مرحوم محدث دہلوی کے ترجمہ والی حنا شدہ مجلد صرف گیارہ (۱۱) آنے میں

ایسا مستند ترجمہ جو دو سو برس سے مسلمانوں کے ہر طبقہ میں مقبول ہے اور جو لفظی بھی ہے اور با محاورہ بھی۔ یہ حمائل ایسے وقت میں چھپوائی ہے جب کہ کاغذ معمول سے تین گنا زیادہ مہنگا ہے پھر بھی ہم نے بہت ہی ارزاں ہدیہ رکھا ہے ساڑھے سو بیس صفحات کی ضخامت ہے کاغذ نہایت سفید چکنا ہے چھپائی خدا کے فضل سے بہت صاف ہے صحت بھی بہت احتیاط اور امکانی کوشش کے ساتھ ہوئی ہے ہدیہ بلا جلد۔ حنا شدہ صرف نو آنے مجلد پارچہ حنا شدہ گیارہ آنے۔ مجلد چرمی نقرئی جز بندی کی صرف چودہ آنے کارڈ سائز جیسی حمائل مصری نہایت خوشخط صحیح اور خوش نما مجلد اس وقت ہم صرف آٹھ آنے میں دے رہے ہیں۔ پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی۔ دہلی۔

نیا اور سستا دو ترجمے والا معجز نما قرآن شریف صرف ایک روپیہ آٹھ آنے میں

یہ قرآن شریف بھی بہت بہتر چھپا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ پڑھنے سے پہلے اس کی خوب رُوئی گرویدہ کر لیتی ہے۔ دو ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ لفظی مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا، دوسرا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی کا با محاورہ۔ ابتدا میں ایک بسیط حاشیہ پر شان نزول اور ضروری معلومات وغیرہ۔ ہدیہ بلا جلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ مجلد چرمی کونے پشتے کا صرف دو روپے۔ مجلد چرمی نقرئی کامل صرف دو روپے چار آنے۔ منیجر دفتر اخبار محمدی دہلی

اوسط درجے کا مصری وضع کا قرآن شریف صرف چھ آنے میں

مصری حروف۔ جیسے حروف، سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے اس ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ مجلد پارچہ عمدہ سمیت صرف آٹھ آنے میں۔ چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف دس آنے میں منگوا لیجئے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی +

حمائل شریف شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمے والی

حاشیے پر موضح القرآن تفسیر چرمی ہوئی۔ پوری چمڑے کی کلکتہ کی وضع کی جلد سمیت بہترین چیز اس وقت بجائے چار روپے کے صرف ڈھائی روپے میں ہم سے منگوا لیجئے۔ نوٹ:۔ ہر قسم کے قرآن شریف طلب فرماتے وقت فرمائش کے ساتھ نصف پیشگی بھیجا کریں ورنہ تعمیل فرمائش نہ ہوگی +۔ پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

آؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لو؟

مولانا محمد صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جو بحمد اللہ
بہت مقبول ہے آٹھ مرتبہ چھپ چکی ہے۔ کبھی پانچ
ہزار کی تعداد میں کبھی کم۔ اس مرتبہ بھی نہایت آب و
تاب سے چھپی ہے۔ اس میں سب سے پہلے توحید
خداوندی کا بیان ہے۔ پھر اتباع سنت کا، پھر نماز کی
تاکید، ترک نمازی کے حشر کا بیان ہے۔ پھر وضو
کرنے کے طریقے کا اس طرح بیان ہے کہ گویا آپ
خود حضور کو وضو کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ وضو
میں لوگوں نے جو کمی بیشی کر رکھی ہے سب کا رد ہے
پھر وضو کے بعد کی دعائیں مع ترجمہ ہیں۔ پھر وضو
کے مسائل ہیں۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
ان کا بیان ہے۔ پھر تیمم کا بیان ہے۔ تیمم کے
مسائل ہیں۔ اس میں جو باتیں کم بیش کی گئی ہیں
ان کی تردید ہے۔ اذان کا بیان ہے۔ تکبیر کا
بیان ہے۔ اذان و تکبیر کے مسائل ہیں۔ اذان
کے بعد کی دعائیں ہیں۔ جن موضوعوں پر لوگوں نے
اذان بطور بدعت جاری کر رکھی ہے، ان کی تردید
ہے۔ اب نماز پڑھنے کے طریقے کا بیان ہے۔ بس
اس طرح کہ گویا آپ نماز نبی کو اپنی آنکھوں دیکھ
رہے ہیں۔ نماز مع دعائیں پڑھی جاتی ہیں سب
ہیں اور مع ترجمہ ہیں۔ تکبیر اولیٰ سے ختم نماز تک
ہر ہر رکن کا طریقہ اور کیفیت مطابق سنت بیان
کی ہے۔ نماز بعد نماز کے کل مسائل ہیں۔ آمین کا
مسئلہ، رفع الیدین کا مسئلہ، سجدۂ سہو کا بیان، اطمینان
کا بیان، نماز کے وقتوں کا بیان، جن وقتوں میں نماز
پڑھنی منع ہے ان وقتوں کا بیان، مقتدی کے مخصوص
احکام، امام کے خاص مسائل، صف بندی کا بیان، نماز
با جماعت کا بیان، عورتوں کے مخصوص مسائل کا بیان،
آداب نماز کا بیان، سترے کا بیان، لباس کا بیان،
نماز میں جو کام جائز ہیں اور جو منع ہیں ان کا بیان،
دعا کے بعد کے وظیفے کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد
فرض نماز کے بعد کی دعائیں زیر زبر سمیت ہیں۔ پھر
نماز کی رکعتوں کا بیان ہے، فرض سنت نفل وتر
وغیرہ سب کا بیان ہے، دعائے قنوت کا ذکر و مسائل
مع ترجمہ، دعا بھی ہے۔ پھر سفر کی نماز کے احکام ہیں
بیماری نماز کے احکام ہیں۔ دو نمازوں کو جمع کرنے
کے مسائل ہیں۔ تراویح کی نماز کا طریقہ اور مسائل
ہیں۔ تہجد کی نماز کا طریقہ، رکعتوں کی تعداد، اور
مسائل تہجد وغیرہ کا بیان ہے۔ ساتھ ہی جمعہ کا مکمل
بیان ہے۔ جمعہ کا وقت، جمعہ کے دن کے مسنون کام
خطبے کا بیان، نماز جمعہ کا بیان، مسائل و فضائل
گاؤں میں جمعہ کا بیان، ظہر احتیاطی کی تردید، جمعہ
کے دن کی سنتوں کا بیان، اذان جمعہ کا بیان، جمعہ
کی مسنون قرأت وغیرہ۔ پھر جنازے کی نماز کا بیان،
اس کا طریقہ، اس کی تکبیریں، اس کی دعائیں مع
ترجمہ، اس کی صفیں، اور اس موقعہ پر جو بدعتیں مروج
ہیں ان کی تردید۔ پھر عید کی نماز کی ترکیب، دعائیں،
تکبیریں، وقت اور جملہ مسائل، پھر سورج گہن کی نماز
کا طریقہ اور مسائل، اس موقعہ کے خطبے کا بیان۔ پھر
صلوٰۃ استسقاء یعنی قحط سالی کے موقع پر بارش طلب
کرنے کی نماز کا مفصل پورا بیان ہے۔ اس کا وقت،
اس کے لئے نکلنے کا طریقہ، اس کی نماز، اس کا خطبہ،
اس کی دعا، اس دعا کا طریقہ، چادر گھمانے کا مسئلہ
اور طریقہ، ساتھ ہی اس موقعہ کی مسنون دعائیں وغیرہ
حروف بڑے بڑے، چھاپہ بہت صاف، سیاہی
چمکدار، زبان و بیان بہت سلیس اور بامحاورہ،
جسے عورتیں اور بچے بھی سمجھ لیں، کاغذ دبیز چکنا موٹا
دیرپا، ٹائیٹل رنگین خوب صورت چکنا گلیز اور نہایت
دیدہ زیب، ہر مسئلہ کا حوالۂ حدیث، ہر کام ہر دعا، ہر
مسئلہ صرف قرآن و حدیث سے۔ الغرض یہ کتاب
آپ کو نبی کی نماز بتائے گی، نماز کی ترکیب اور مسائل
مطابق حدیث آپ کو سکھائے گی۔ بالیقین مانئے کہ
یہ کتاب دیکھ کر آپ کو حضور کی نماز صحیح طور پر معلوم
ہو جائے گی۔ مسائل میں کوئی کھٹکا باقی نہ رہے گا،
عورتوں کو پڑھائیے، بچوں کو پڑھائیے، مکتبوں اور
مدرسوں میں پڑھوائیے۔ قیمت ایک کی تین آنے،
زیادہ تعداد میں خریدنے والوں سے ایک سو کے
ساڑھے بارہ روپے ۔ پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

سردار اہل حدیث مولانا نواب صدیق حسن خاں
نواب بھوپال کی اردو تفسیر ترجمان القرآن

یہ تفسیر نایاب ہے ہمارے پاس اس کا پہلا حصہ جس
میں سورۂ فاتحہ کی اور سورۂ بقرہ کی مکمل تفسیر ہے
بہت تھوڑی تعداد میں موجود ہے [illegible] کا مطبع
انصاری اہل حدیث دہلی کا چھپا ہوا ہے اس اخبار کے
ڈیوڑھے لمبے چوڑے صفحات میں ڈھائی سو سے زائد
صفحات ہیں۔ بالکل صحیح سالم غیر مستعمل نسخے ہیں۔ اصلی
قیمت ڈھائی روپے ہے لیکن باوجود نایاب ہونے
کے ہم صرف دو روپے میں بھیج دیں گے جلد منگوائیے

امام شافعیؒ کی فقہ کی نایاب کتاب اردو

زبان میں اس سے آپ معلوم کر سکتے ہیں، کہ یہ
دونوں مذہب حنفی شافعی جو برحق کہلواتے ہیں،
اور دونوں کے ماننے والے بھی ہندوستان میں
ہیں، ان میں کس قدر اختلاف ہے، نیز دونوں کے
دلائل بھی آپ کے سامنے آ سکتے ہیں، حنفیت کے
غلبہ نے شافعیت پر چھا کر اُسے گویا فنا کر دیا ہے
یہ کتاب بھی اہل حدیث کے مطبع انصاری دہلی کی
چھپی ہوئی ہے۔ ساٹھ صفحات کی ہے۔ قیمت اصلی
آٹھ آنے ہے لیکن ہم رعایتی قیمت صرف چار آنے
پر بھیج دیں گے۔ یہ کتاب بھی نایاب ہے بہت جلد
پتہ ذیل سے طلب فرمائیے۔

کتب خانہ محمدیہ (دفتر اخبار محمدی) صدر دہلی

از دفتر اخبار محمدی دہلی — رجسٹرڈ نمبر ۱۵۸۵

خریدار چٹ نمبر ۲۱۴۴ — بخدمت جناب منیجر صاحب

"رسالہ جامعہ" قرول باغ ۔ دہلی

New Delhi

مولانا محمد صاحب پرنٹر و پبلشر نے جید پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

[illegible] مخالفت کرنے والے بھیانک فتنوں اور دردناک عذاب سے ڈرتے رہیں

[illegible] • [illegible]

محمدی

اغراض ومقاصد

۱۔ [illegible] کی حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک بدعت تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ ملت غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے اُن کے سچے مذہب قرآن وحدیث کو خلوص [illegible] پیش کرنا۔
۶۔ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن وحدیث پر اتفاق واتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد وضوابط

۱۔ مطابق اغراض ومقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ [illegible]
۳۔ [illegible] بھیجنے پر غریب [illegible] بشرط گنجائش پرچہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجئے ورنہ وی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جملہ امور خط وکتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط وکتابت بنام ایڈیٹر [illegible] چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

ایڈیٹر ومالک

خطیب الہند مولوی محمد رضا مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

جلد ۱۸ | بت ۸ فروری سنہ ۱۹۴۱ عیسوی مطابق ۱۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۵۹ھ | نمبر ۹

پیام بیداری (از جناب خطیب محمد ایوب صاحب از نیلگری)

کب تلک سوئیں گے بیکار ہمارے بھائی
چھوڑ کر سنت [illegible] ہمارے بھائی
بھولے کو بھائی بتاتا ہے جو سنت کا طریق
چھوڑ کر بغض وعداوت کو کریں دل سے درد
ماو حق جو دکھلاتے ہیں کھاتے ہیں تہیں
راہ جنت سے کہیں ہٹ کے ہیں سنت کی فضا
وہ بھی علم کی تحصیل کریں اور سبھیں
سنت سے جی چراتے ہیں مسلمان بھی کہیں
سمجھتے [illegible] مقدر سنت سے بھاگتے ہیں
سنت کے عائد ونکو اک سنی سی بھاگتے پوچھیں
[illegible] محبت احمد مختار سے ہے
[illegible] کوئی
[illegible] کو غرض
[illegible] کہ جہالت [illegible] کو فنا
[illegible] کہیں اور [illegible]
[illegible] بھائی [illegible] ہے کوئی
سب [illegible] کی صحبت کی ہے تاثیر عزیز
[illegible] آپ

اب تو ہوں خواب سے بیدار ہمارے بھائی
بنتے ہیں مفت گناہ گار ہمارے بھائی
کاش سیکھیں یہی رفتار ہمارے بھائی
ایک کے ایک ہوں غمخوار ہمارے بھائی
اپنے دشمن سے ہیں بیزار ہمارے بھائی
دیکھ لیں گلشن گلزار ہمارے بھائی
پیرو احمد مختار ہمارے بھائی
وہ ہوشیار رہیں خبردار ہمارے بھائی
غافل رہیں تماس سے یہ زنہار ہمارے بھائی
وہ جو شیدائے محمد ہیں رضا کار ہمارے بھائی
ہیں وہ کمیاب وفادار ہمارے بھائی
سنت سے گر کریں گے انکار ہمارے بھائی
نقلی پیروں کے جو ہیں دلدار ہمارے بھائی
جو ہوئے شرک [illegible] گرفتار ہمارے بھائی
بزم توحید کے ساقی وہ مددگار ہمارے بھائی
ترک کرتے ہیں جو سنت مختار ہمارے بھائی
ورنہ بنتے نہ یہ [illegible] ہمارے بھائی
کیا نہیں [illegible] ہمارے بھائی

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سوا کسی اور کی پوجا مت کرو

اتنا کام ہمارا تھا کہ آپ کو ہتھیار بند کر دیں اب یہ آپ کا کام ہے کہ ان ہتھیاروں سے کام لیں اور خدا کی توحید کو پھیلا دیں۔ قبروں کو پختہ کرنے، اونچی بنانے، ان پر قبے گنبد وغیرہ بنانے کی حرمت کی حدیثیں۔ قبے وغیرہ گرا دینے، اونچی قبروں کو توڑنے کی حدیثیں۔ پختہ قبروں اور گنبدوں کی حرمت پر امام ابوحنیفہؒ کے اقوال۔ حنفی مذہب فقہ کی کتابوں کے حوالے۔ قبوں اور گنبدوں وغیرہ کے توڑ دینے کا ثبوت حنفی مذہب سے۔ قبوں کو جائز کہنے والوں کی تمام دلیلوں کے جوابات۔ تبرکات اور آثار پرستی کی زبردست تردید۔ بناوٹی مزارات کا شرعی حکم۔ شریعت اور مصلحت کا فرق۔ قبوں اور گنبدوں اور آثار پرستی کی نجاست پر مہر خداوندی۔ معبودان باطل کو توڑنے کی تمام نبیوں کی سنت۔ اولیاء اللہ کے مقبروں کو گرا دینے کا فعل نبوی۔ جو جگہ غیر اللہ کی عبادت کی ہو اس کے توڑ دینے اور ڈھا دینے کے دلائل، اس کی بابت موجودہ علمائے حنفیہ کا فتویٰ وغیرہ [illegible] پر مولانا محمد صاحب کی کتاب ہم نے چھپوائی ہے قیمت صرف چار آنے مفت تقسیم کرنے یا زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو ساڑھے بارہ روپے کی ایک سو چار روپے کی [illegible] محصول ڈاک قیمت کے علاوہ ہے ہمارے ہاں سے منگوا کر قبر پرستی اور آثار پرستی کے خلاف مسلمانوں کو توحید سکھائیے۔ ریحان محمدی اس کتاب میں ماہ محرم الحرام کے مسائل و فضائل ہیں اور تاریخ تعزیہ اور تردید تعزیہ بھی ہے ساتھ ہی ارشاد امام ابوحنیفہؒ اور علمائے حنفیہ کا تعزیہ کی تردید میں فتویٰ بھی ہے۔ اہل حدیث بھائیو اس کتاب کو ہم سے مفت ڈیڑھ روپیہ کی ایک سو منگا کر مسلمانوں میں تقسیم کیجئے پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

[illegible] تا ہے شب وروز خدا سے یہ خطیب — تا ابد قربان رہیں احمد کا رہمارے بھائی

قاہرہ کے عرب سفارتخانہ کا اعلان

قاہرہ میں حکومت حجاز کا جو سفارتخانہ ہے۔ اس کی طرف سے ایک اعلان جاری ہوا ہے جس میں درج ہے کہ مکہ معظمہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں حکومت حجاز اور جلالت الملک سلطان ابن سعود کے خلاف ایک سازش پکڑی گئی ہے اس سازش کی تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہوسکیں۔ سازش کنندہ اپنے کیفر کردار تک پہونچا دیئے گئے ہیں۔

ترکوں کی آخری مردم شماری

استنبول بذریعہ ڈاک ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکوں کی آخری مردم شماری کا کام پایۂ تکمیل کو پہونچ گیا ہے۔ اعداد و شمار مظہر ہیں کہ اس وقت ترکوں کی آبادی ایک کروڑ اڑتیس لاکھ افراد پر مشتمل ہے گذشتہ پانچ سال میں ترکوں کی آبادی میں ستو لاکھ اضافہ ہوا ہے۔

درخواست دعا

میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ عرصے سے علیل ہیں اور آج کل آپ کی علالت کچھ بڑھ گئی ہے۔ ناظرین بخلوص دل دعا شفا کریں اَللّٰھُمَّ عَافِھَا وَاشْفِھَا اللّٰھُمَّ دَا … بلائک واشفھا بشفائک۔ محمد

انتخابات انجمن اہلحدیث بنگل دیبا بانور ضلع نظام آباد (دکن)

انجمن ہذا کے ایک غیر معمولی جلسہ میں بلطبیعہ ذیل انتخابات عمل میں آئے۔

مولوی منشی محمد عبدالرحیم صاحب .... صدر

محمد بن علی ہمدم .... معتمد

مولوی محمد عبدالشکور صاحب تاجر .... امین

مولوی محمد عنایت اللہ صاحب سیف .... مبلغ

محمد بن علی ہمدم معتمد

والیٔ شرق اردن کی تقریر

ہز ہائینس امیر عبداللہ نے عمان میں شرق اردن کی مجلس قانون ساز کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عرب ممالک سے رشتہ اتحاد مضبوط کرنے کے لئے شرق اردن کے قونصل خانے ایک مصر میں اور ایک عراق میں قائم کر دیئے گئے ہیں۔ ہز ہائینس نے اپنے بڑے حلیف برطانیہ عظمےٰ کی تعریف کی کہ وہ حملوں کا انتہائی ثابت قدمی سے مقابلہ کر رہا ہے۔ انتخابات کے بعد سے مجلس قانون ساز کا یہ چوتھا اجلاس تھا۔ امیر موصوف نے تمام ارکان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ حکومت کی خدمت وفاداری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔

اعلیحضرت شاہ ایران کی مساعی

طہران کے ایک اخبار کی اطلاعات سے ایک مضمون ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آج سے دو سال پیشتر ایران میں طیارہ رانی کی جو مہم شروع کی گئی تھی۔ اس میں بہت کامیابی ہو رہی ہے۔ ایرانی مرد و زن سب اپنی فضائی طاقت کو بڑھانے کے لئے انتہائی جوش اور ایثار سے کام لے رہے ہیں۔ انہوں نے دل کھول کر طیارہ رانی کے سرمایہ میں چندہ دیا ہے۔ صدہا جوان طیارہ رانی کی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ اور ادارۂ فضائی کے منتظم بے حد مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ ایرانیوں کے جوش ملی نے اسکو مالی اعتبار سے بالکل بے فکر و مطمئن کر دیا ہے۔

یورپین ترکی کا نظم و نسق

معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے چھ صوبوں میں محاصرہ کی حالت کے اعلان کے بعد فوجی ٹریبونل بھی مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ پولیس اور نظم و نسق کے تمام دیگر اختیارات انہیں حاصل ہوں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان چھ صوبوں کا ہیڈ کوارٹر استنبول میں قائم کیا گیا ہے دو دانیال کا ہیڈ کوارٹر چناق اور ترکی تھریس کا ہیڈ کوارٹر جاری قائم کیا گیا ہے۔ ان کا حلقۂ اختیار بلغاریہ اور ترکی کی سرحد تک ہوگا بیان کیا جاتا ہے کہ چند روز کے اندر اندر یہ ٹریبونل اپنا کام سنبھال لیگا۔

موجودہ جنگ کا خونی ریلو

حکومت جاپان کے ایک سرکاری اعلان میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ ۳۰ نومبر تک ختم ہونے والے ۱۱ مہینوں میں ۷ لاکھ چینی مارے گئے۔ اعلان میں اس امر کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ جب سے چین اور جاپان کی لڑائی چھڑی ہے ۱۰ لاکھ چینی ہلاک ہو چکے ہیں۔

شرق اردن کے ولی عہد کی شادی

فواد پاشا الخطیب جو امیر شرق اردن کے مذاتی مشیر کے عہدے پر سالہا سال تک رہ کر حال میں مستعفی ہوئے ہیں عنقریب شام جانے والے ہیں۔ اور وہاں مع اپنے اہل و عیال کے سکونت اختیار کر لیں گے۔ شرق اردن کے امیر یعنی ہز ہائینس امیر عبداللہ کے دوسرے بیٹے کی شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ صاحب موصوف کی نسبت قاہرہ کے تاجر ترین سفر کے دوران میں ہو گئی تھی۔

اخبار اہلحدیث کو جواب

اہلحدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ ساحر ودی صاحب نے میرے خلاف کوئی مضمون دہلی کے اامی پرچے میں چھپوایا ہے اہلحدیث کا ارشاد ہے کہ میں اُس کا جواب دوں لیکن میرے پاس وہ رسالہ آتا ہے نہ میں نے اُسے دیکھا۔ اگر کسی کو مجھ سے سوال کرنا ہوتا یا مجھ پر اعتراض کرنا ہوتا تو میرا اخبار موجود تھا اس میں اپنا سوال بھیج دیتا جسے میں مع جواب شائع کر دیتا۔ لیکن یہ تو وہ کرے جسے جواب مطلوب ہو۔ جو بزدلی سے صرف دشنام دہی کو اپنا دل پسند شغلہ سمجھتا ہو اس کی بابت تو میں اس پر عامل ہوں کہ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاھِلِیْنَ۔ محمد

امسال حج میں ہندوستانیوں کی شرکت

ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ اب تک جدہ میں پہنچنے والے ہندوستانی حاجیوں کی تعداد ۴۰۰ - ۵ تک پہنچ گئی ہے اور اسلامی اور رحمانی جہاز ابھی ۵۵ و ۲ جہازیوں کو لے کر صحیح و سلامت پہونچا۔

مفت

صرف دو آنہ کے ٹکٹ بغرض محصول ڈاک بھیجکر یکصد طبی تجربات۔ اسلام کے حسنات اور جنتری ۱۹۴۰ء مفت حاصل کریں۔

مکتبہ اسلامیہ امرت سر

(۳) انجیل متی ۲۳ باب ۱۴ "اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس کہ بیواؤں کے گھر نگل جاتے ہو اور مکر سے لمبی چوڑی نمازیں پڑھتے ہو۔ اس سبب تم زیادہ سزا پاؤ گے۔

(۴) ایوحنا ۵ باب ۷ "تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ کلام۔ روح القدس۔ اور یہ تینوں ایک ہیں" +

اب ہر ایک متلاشی حق آسانی کے ساتھ اس بات کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ آج موجودہ اناجیل در اصل الہامی زبان میں نہیں بلکہ ترجمہ ہے اور نہ عبری زبان جس میں انجیل نازل ہوئی تھی کسی ملک میں بولی جاتی ہے اور نہ اصل عبری انجیل دنیا میں موجود ہے۔ اگر بہ فرض محال کہیں موجود بھی ہو تو اُس کا جاننے اور سمجھنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے موجودہ تراجم میں جو کچھ ترمیم و تنسیخ ہوئی یا جو آیتیں نکالی گئیں یا داخل کی گئیں ہم کس طرح یقین کر سکتے ہیں کہ پادریوں نے جو کچھ کارروائی کی اُن کی حرکت کسی الہام کی بنا پر ہوئی۔ پس ہمارے نزدیک موجودہ انجیل نہ تو صحیح ہے نہ نازل شدہ انجیل ہے اور نہ الہامی ہے اور نہ اصل متن دنیا میں موجود ہے۔ نہ تحریف سے بے نقص۔

ترمیم اختلاف وغیرہ سے پاک ہے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک موجودہ اناجیل بجوے نیرزد ہے کوڑی کے کام کی نہیں ہے۔ ہاں قرآن شریف کے بھیجنے والے کا دعویٰ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ہے یعنی اس کتاب کو ہم (خدا) نے نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اس کی صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ جس زبان میں قرآن کریم نازل ہوا وہ دنیا کے زندہ لسانوں کی زبان ہے۔ قرآن اقدس اُسی ابتدائی الفاظ کے ساتھ اب تک موجود ہے۔ خدا کی طرف سے حفاظت کا سلسلہ ایسا جاری ہے کہ آج بھی ہر ملک ہر شہر ہر قریہ ہر گاؤں ہر محلہ ہر مکان میں قرآن شریف کے حافظ موجود ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ ایک شوشہ ایک نقطہ نہ مٹا ہے نہ قیامت تک مٹے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ ۵

جمالِ حسن زیبا نورِ جاں ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں غور کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

بار الٰہ العالمین تو اُن بھٹکے ہوؤں کو راہ ہدایت دکھا تاکہ وہ تیری کامل اور پاک کتاب قرآن مجید پر عمل کریں اور محرف و مردہ اور ناقص کتابوں کو چھوڑ دیں۔ آمین! +

مشاہیر ہند مولانا محمد علی، شوکت علی، گاندھی، مالوی، مولانا ابوالکلام آزاد، تلک، گوکھلے، جناح، آغاخان، ٹیگور، سروجنی، بزنس رت، مالاباری، لارڈ سنہا، الغرض تمام ہندو مسلم بڑے لیڈروں کی سوانح عمریاں اور ان کے تمام کارنامے اور سرگرمیاں اس میں درج ہیں ساڑھے تین سو صفحات کی کتاب ہے اصلی قیمت دو روپے چار آنے ہے اس وقت ہم صرف بارہ آنے میں دیتے ہیں منگوانے کا پتہ: مینیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

حاضر جوابی ۸۴ صفحات کی کتاب جو آپ کو کہیں لاجواب نہ ہونے دے۔ رعایتی قیمت صرف ایک آنہ۔ دل چسپ کتاب ہے ضرور پڑھیئے۔

رسالہ عرق النسا نامور طبیب نے صرف اس بیماری کے اسباب اور علاج پر یہ رسالہ لکھا ہے قیمت صرف ایک آنہ۔

سوانح عمری زیب النسا مرزا حیرت صاحب دہلوی کی تصنیف بادشاہ اورنگ زیب کی عالمہ شہزادی مع اورنگ زیب کی اور شہزادیوں کے حالات اور مکمل سوانحات کے۔ قیمت صرف چار آنے۔ قابل دید ہے

مرقعہ رسوم دینی جاہل مسلمانوں میں جو رسمیں ہیں، اُن کا تفصیلی بیان مع اُن کی برائی اور ممانعت کے اور اُن سے ہونے والے نقصانات کے قیمت صرف دو آنے۔ مسلمان اسے ضرور پڑھیں

جادو کی ڈبیا تمام شعبدے اور دلفریب تماشے، اور مبہوت کرنیوالے ہنر قیمت ۱ھر

جمشید بادشاہ کی سوانح عمری اور اس زمانے کے تمدن کا پورا فوٹو قیمت ۳ر

رسالہ سرسام اس مرض کی اس کے اسباب کی اس کے علاج کی کامل کتاب قیمت ۳ر

حکیم جالی نوس اس اولوالعزم بانی طب کی مکمل سوانح مع اعلیٰ کارناموں کے قیمت صرف چھ پیسے۔ (۱۰۱)-

سوانح عمری خواجہ معین الدین صاحب پیدائش سے وفات تک کے تمام تر حالات قیمت ۲ر

علاج النسوان عورتوں کی مخصوص بیماریاں اور ان کے مجرب علاج ۳ر

صنعت الف کا قرآن شریف مع تفسیر القان اردو۔ وہ قرآن شریف ہے جو کسی زمانے میں دس روپے کو بکتا تھا ابھی [illegible] ہے اس کا زبردست معجزہ یہ ہے کہ پورے قرآن میں ہر سطر الف سے شروع ہوتی ہے حاشیہ پر القان ہے تقطیع بہت بڑی ہے۔ گو چھوٹا ہے ہم نے اس کی جلدیں بھی بندھوالی ہیں مجلد کو اس وقت میں اپنی ضرورت سے صرف دو روپے میں بیچ دونگا جلد منگوایئے۔ کم ہیں۔ ان سب کتابوں کے ملنے کا پتہ: منشی بلاقی بمعرفت دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

تاریخ مکہ معظمہ اس کتاب کے ۲۲۴ صفحات ہیں بہت مشہور مکہ معظمہ شریف کی پوری تاریخ یعنی مکہ معظمہ کے حالات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لیکر سلطان ابن سعود والی نجد و حجاز تک ہر عہد کی تاریخ اور دلچسپ موضوعات ہیں یہ کتاب چوتھی بار چھپی ہے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے۔

تاریخ مدینہ منورہ یہ ایک سو چوراسی صفحات کی کتاب ہے دربار حبیب کا مفصل حال مسجد نبوی کا فوٹو، روضہ رسول کا حال مکمل اور مدینہ منورہ کے شہر کی پوری تاریخ اور تمدنی کیفیات قیمت ایک روپیہ۔

منگوانے کا پتہ: مہتمم دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

کمیاب بلکہ نایاب سچے موتی کوڑیوں کے مول بیچ رہا ہوں

یہ سب کتابیں سو برس کی ہیں۔ ان کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ادھر چھپیں ادھر نکلیں۔ اب میرے پاس ان کتابوں کے تھوڑے ہی نسخے ہیں لمبا اشتہار اور ہر کتاب کا پورا وصف تو مجھ غریب کیلئے ناممکن ہے مختصر لفظوں میں صرف مضامین کتاب کا خلاصہ تحریر کرتا ہوں کتابیں یقیناً اس قابل ہیں کہ سب کی سب آپ آج ہی منگوالیں قیمت اصلی سے نصف ہی لے رہا ہوں۔ شاید یہ اشتہار دوبارہ نہ چھپے اسلئے جو کتابیں آپ کے کام کی ہوں آج ہی خواہ نقد دام بھیجکر خواہ وی پی منگوالیں۔

سوانح داراشکوہ یہ کتاب شعلۂ معرفت فارسی کا اردو میں ترجمہ ہے جو ۳۰ صفحات میں نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہے۔ قیمت رعایتی صرف دو آنے۔

سوانح امیر تیمور و حمیدہ بانو بیگم۔ از تالیف مولانا مرزا حیرت صاحب مرحوم۔ اس فاتح بادشاہ کے تمام حالات اور اسکی چہیتی بیگم کی کامل سوانحعمری لکھائی چھپائی نہایت صاف بڑی تقطیع کے پچاس صفحات پر۔ قیمت رعایتی صرف تین آنے۔

سوانح فریدون و فرخ سیر یہ کتاب ۲۰ صفحات کی ہے رعایتی قیمت صرف دو آنے

حکایات بلقیس یہ کتاب بڑے سائز کے ۳۰ صفحات پر ہے قیمت رعایتی چھ پیسے

سوانحعمری نوشیروان و حکیم بزرجمہر۔ ۳۶ صفحات کی کتاب ہے قیمت رعایتی تین آنے

سوانحعمری لقمان حکیم مصنفہ مولانا مرزا حیرت صاحب دہلوی ۵۰ صفحات کی کتاب رعایتی قیمت تین آنے

سوانحعمری افلاطون مصنفہ مولانا مرزا حیرت صاحب دہلوی ایکسو صفحات رعایتی قیمت تین آنے

سوانحعمری خواجہ قطب الدین بختیار کاکی بہت بڑے صفحات پر ایکسو بارہ صفحات پر آپکے جملہ حالات از پیدائش تا وفات۔ قیمت رعایتی بجائے دو روپے کے صرف دس آنے۔

سوانحعمری شیخ سعدی شیرازی ایکسو چار صفحات پر رعایتی قیمت آٹھ آنے

اکسیر جریان اس موذی مرض کے اسباب اسکے دور کرنیکے مجرب سہل کم قیمت بہت سے نسخے مرتبہ جناب حکیم مولوی سید احمد حسین صاحب دو حصوں میں کامل ۴۸ صفحات میں قیمت رعایتی صرف دو آنے

رسالہ بواسیر و نواسیر اس مرض کے اسباب اسکے ازالہ کے نسخے جناب حکیم مرزا احمد اختر صاحب کے خاندانی مجربات کے تیر بہدف نسخہ جات۔ قیمت ایک آنہ۔

رسالہ قوت باہ باہ کی شکایت والو بڑے ڈاکٹروں کی بجائے اس رسالے کو منگوالو۔ نیز جو صاحب جوانی اس قوت کو بحال رکھنا چاہتے ہوں وہ بھی لے لیں قیمت رعایتی دو آنے

رسالہ قارورہ حکمت و طب کرنیوالے اور نہ کرنیوالے دونوں کے کام کی کتاب۔ قیمت ایک آنہ۔

رسالہ علم قیافہ جس میں مردوں عورتوں کے تمام بدن کے جوڑوں اور نشانوں اور لکیروں کا بیان اور اس سے انسان کی صحیح شناخت نہایت مفصل اور مشرح قیمت رعایتی ایک آنہ۔

لطائف بیربل و اکبر خوش دلی کی کنجی تفریح کی جان، قیمت صرف ایک آنہ

بڈھے کی شادی نظم و نثر میں وہ امور بتلائے گئے ہیں جن سے یہ عادت ہو جاتی ہے رعایتی دو آنے

قومی نظم جس میں زمانہ حال کی برائیوں کا فوٹو کھینچا گیا ہے اور ان کی اصلاح کیطرف قوم کو متوجہ کیا گیا ہے۔ قیمت رعایتی سوا آنہ۔ (پانچ پیسے)

رنگریز کپڑے پر جو کچا پکا رنگ آپ چاہیں یہ کتاب بے دام کے رنگریز کا آپ کو کام دیگی۔ اور بجائے روپوں کے آپ کوڑیوں میں رنگ لینگے۔ دو آنے

رقعات نسوان عورتیں جو عورتوں اور مردوں کو خط لکھیں اس کی مدد سے نہایت فصیح صحیح اور موزوں القاب میں لکھ سکتی ہیں ۶۰ صفحے کی کتاب ہے یہ کتاب تو ضرور منگوالیں۔ اس سے عورتوں کے خاص محاورے بھی آپ معلوم ہو جائینگے۔ قیمت رعایتی چار آنے۔

رسالہ ظرافت حاضر جوابی میں محفل کو ہنسانے میں اپنی محبوبیت کرانے میں اپنی زبان کا سکہ بٹھانے میں لطیفہ گوئی اور بذلہ سنجی میں زبان و کلام کو شیریں بنانے میں یہ کتاب ایک ہی ہے۔ اس مضمون پر کوئی اور کتاب نہیں ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ کتاب کیا ہے ہنسنے رونے کا سراپا۔ مذاق و ظرافت و لطائف کا بولتا پھرتا ہو۔ صفحات دونوں حصوں کے ڈھائی سو ہیں۔ قیمت اصلی تو ایک روپیہ ہے لیکن اسوقت رعایتی چھ آنے میں دیدینگے۔

اکسیر ملمع یہ ایک کتاب ایسی ہے کہ اسکی مدد سے آپ سینکڑوں کما سکتے ہیں قیمت رعایتی دو آنے

مسمریزم بناوٹی صوفی شعبدے بازیوں کو کرامت بتاکر لوگوں کو مرید بنالیتے ہیں اس کتاب کے شعبدے آپ کو ان صوفیوں کی کرامتوں کی اصلیت دکھائیگی اور خود آپ روحانی تصرف کرسکینگے۔ یہ کتاب گنجینۂ غیب ہے اسی صفحات ہیں ایک روپیہ اصلی قیمت ہے صرف چھ آنہ میں لے سکینگے

اکسیر کشتہ جس میں تمام کشتہ جات بنانے اور انکے استعمال کی ترکیب اور کس مرض پر کونسا کشتہ کیا فائدہ دیتا ہے سب کا بیان بڑی تقطیع کے سوا سو صفحات کاغذ بہت بڑھیا چھپائی لکھائی اعلیٰ قیمت بجائے ڈیڑھ روپے کے دس آنے

دو عجیب و غریب نایاب اور بہترین کارآمد کتابیں بہت سستی

الوان نعمت اس کتاب کے بڑی تقطیع پر تین حصے ہیں پہلا حصہ ۵۲ صفحات کا دوسرا ۶۰ صفحات کا تیسرا ۷۲ صفحات کا ہر قسم کے کھانے ہر قسم کی روٹی ہر قسم کے پلاؤ ہر قسم کی مٹھائی ہر قسم کے چاول ہر قسم کے مربے۔ چٹنی اچار الغرض بادشاہان مغلیہ دہلویہ کے باورچیخانے کا لطف اپنے گھروں میں اٹھانا ہو تو اس کتاب کو منگوالیجئے۔ اصل کتاب پکوان اور کھانوں کی یہی ہے۔ یہی دہلی کے باورچیوں کے خاندان میں ہے جس سے ان کا سا لذیذ کھانا اور کوئی نہیں پکا سکتا۔ آجکل کی کتابیں ادھوری اور غلط ہیں سب اسی میں سے ہی نقل کی گئی ہیں۔ اصل قیمت تین روپے ہے اور پھر بھی نہیں ملتی میں صرف ایک روپیہ میں بھیجدونگا۔ جلد منگوالیجئے بہت کم ہیں

دنیا میں قوت باہ کے جتنے آزمودہ تجربے والے نسخے ہیں سب کا مجموعہ نام مجربات باہ! بڑی تقطیع کے ڈھائی سو صفحات یونانی طبی ویدک ڈاکٹری بوعلی سینا اور افلاطون سے لیکر آجتک کی باہ کی تحقیق کا نچوڑ اس کتاب میں ہے۔ باہ کو کم کرنیوالی چیزوں کا بیان باہ کی کمزوری کو دفع کرنیوالے نسخے۔ علامت اور ہر قسم کی کمزوری

دو سوالوں کا جواب

(از ایڈیٹر)

علمائے دین سے صرف دو سوالات

(از محمد عبدالکریم مدرس مدرسہ محمدیہ۔ اور باگیر)

سوال اول | آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے متعلق چند عجیب وغریب واقعات بیان کئے جاتے ہیں یعنے آپ کے تولد ہوتے ہی قصر کسریٰ میں تزلزل آیا۔ اور اس کے چودہ کنگرے منہدم ہو گئے۔ فارس کا وہ قدیم آتشکدہ جس میں برابر ایکہزار سال سے آگ جلتی رہی خود بخود سرد ہوگیا اور آگ بجھ گئی۔ دریائے ساوہ خشک اور سماوہ کے جنگل میں بالکل پانی نہ تھا۔ دریا جاری ہوگیا۔ تمام روئے زمین کے بت سرنگوں ہوکر گر پڑے۔ ہر چند کفار اُن کو بٹھاتے تھے مگر وہ نہ ٹھیرتے تھے گر گر پڑتے تھے۔ آپ کی میلاد شریف کی خوشی میں حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک علم سبز کعبۃ اللہ پر کھڑا کیا مغرب کے وحشی جانوروں نے مشرق کے وحشی جانوروں کو مبارکبادیاں دیں۔ آمنہ خاتون فرماتی ہیں کہ ولادت باسعادت کے بعد ہی ایک ایسی روشنی دفعتہً جلوہ گر ہوئی کہ اس روشنی پر مجھکو ملک شام کے محل نظر آئے۔ اور پانی کی ایک بوند آسمان سے ایسی ٹپکی کہ برف سے زیادہ سفید اور خنک اور شہد سے زیادہ شیریں تھی۔ اُس کو میں نے نوش کرلیا جس سے میں بہت ہی مسرور اور محفوظ ہوئی۔ ولادت کے تھوڑے ہی عرصے بعد ایک سفید ابر کا ٹکڑا آسمان سے اُترا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اٹھا کر لیگیا اس واقعہ سے آمنہ خاتون بہت متردد اور مشوش ہوئیں لیکن پھر چند لمحے کے بعد وہ ابر کا ٹکڑا آپکو پہنچا گیا جس سے اُن کو تسکین ہوئی۔ آپ نے والدہ ماجدہ کے بطن سے پیدا ہوتے ہی تکبیر کہی اور معبود مطلق کو سجدہ کیا۔ اور اُمتی اُمتی کے الفاظ آپ کی زبان مبارک سے نکلے +

پس کیا ان باتوں کا کامل ثبوت کتب معتبرہ سے ملتا ہے؟ اور یہ سب باتیں قابل عقیدہ اور واجب التسلیم ہیں؟ +

سوال دوم | یہ قول مشہور ہے کہ جناب زہرائے بتول رضی اللہ عنہا نے اپنے پدر عالیقدر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم سے کہا کہ اُمت محمدیہ کی لڑکیوں کا مہر دام و درہم مقرر کیا جاتا ہے۔ پس اس صورت میں عام لڑکیوں اور میرے مہر میں کیا تفاوت رہا میری یہ خواہش ہے کہ مہر میرا شفاعت عصاۃ اُمت محمدیہ مقرر کیا جائے۔ یہ سنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہؓ تیری خواہش میں نے قبول کی۔ پس جناب سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کا مہر شفاعت عاصیان اُمت قرار پایا۔ اس نقل یا قول مشہور کی کچھ اصلیت ہے یا نہیں؟ +

دونوں سوالات کے جوابات منجانب ایڈیٹر

(۱) جتنے واقعات اس سوال میں میلاد محمدی کے مذکور ہیں۔ سب گھڑنت ہیں کسی میں اصلیت نہیں۔ انہی موضوع روایتوں کے ڈھیر کا نام آج کل میلاد رکھا گیا ہے۔ اور یہی ایک بڑی وجہ مولود مروج کی مخالفت کی ہے۔ قصر کسریٰ کا واقعہ محض بے اصل ہے۔ آتشکدۂ فارس کا واقعہ محض خوش گپی ہے۔ بند دریا کا جاری ہونا بھی گپ ہے۔ بتوں کا سرنگوں ہوجانا بھی گھڑیلو گھڑنت ہے۔ سبز رنگ کا علم تو خوب دکھلایا۔ اپنی رسوم خوشی کا خیال کرکے آسمان کی خوشی کو بھی اُسی رنگ میں رنگ لیا وحشی جانوروں کی بولیاں خوب سُن لیں اور سمجھ لیں۔ یہ بھی وحشیانہ جھوٹ ہے۔ روشنی کا دیکھنا۔ بوند کا ٹپکنا۔ سفید ابر کا اترنا۔ سب کذب محض ہے۔ کسی دجال کی گھڑی ہوئی ہے۔ کسی صحیح حدیث میں ان میں سے کوئی بات نہیں آئی۔ یہ یار لوگوں کی گھڑنت ہے۔ بس یہ باتیں الاپ الاپ کر گا دیں اور ساتھ ہی مژدہ سُنا دیا کہ سہ

جو ہیں مولود نبی گھر میں اپنے پڑھانے والے
وہ ہیں جنت میں مکاں اپنا بنانے والے

بس۔ ساری محفل سے واہ واہ اور سبحان اللہ کا شور مچا۔ مولویوں کی مٹھیاں گرم ہوئیں۔ سامعین کو شیرینی تقسیم ہوئی۔ اور جنت کا پاسپورٹ لے کر سب دامن جھاڑ کھڑے ہوگئے۔ اب کس کی نماز کہاں کے روزے اور کہاں کی اسلامی تعلیم۔ بس ان چند خوش گپیوں پر عقیدہ جمالیا۔ اور سیدھے جنتی بن گئے۔ جہاں کسی نے ان کے کانوں تک سچی تعلیم اسلام پہنچائی کہ میاں ان فضولیات اور بے اصل قصوں میں کیا رکھا ہے سُنّت پر عمل کرو۔ حدیثوں پر چلو کہ انہوں نے پھر سے جو کی بھائی اور لگے پانی پی پی کر کوسنے کہ دیکھو صاحب یہ غیر مقلد ہیں۔ یہ رسول اللہ کو مانتے نہیں۔ آپ کے فضائل کے منکر ہیں۔ وغیرہ۔ رگیں پھلالیں۔ آواز بلند کرلی۔ آنکھیں سُرخ کرلیں لام کاف بکنے لگے۔ غرض جب تک مسلمانوں میں سر پھٹول نہ کرالی خاموش نہ ہوتے۔ چین سے نہ بیٹھے۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننا ہمارے نزدیک کفر ہے۔ ہم اہلحدیث آپ کی اُن تمام بزرگیوں اور فضیلتوں کے ماننے والے ہیں جو صحیح سند سے ثابت ہیں۔ ہم آپکے ہزار ہا معجزوں کو ہم آپ کی سب سے اعلیٰ فضیلت کو آپکے معراج کو آپ کی شفاعت کو آپ کے حوض کوثر کو اور آپ کی تمام بزرگیوں کو مانتے ہیں۔ لیکن جو چیزیں ثابت نہ ہوں جو چیزیں مولویوں نے صرف عوام کو خوش کرنے اور اصل اسلام پر سے اُن کے

عمل کے مٹانے کے لئے خود کھڑی ہوں تم انہیں
ذاتِ رسول پر چسپاں کرنا بددیانتی اور دجالیت
سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ کام جہنمیوں کا ہے
رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ مَنْ
كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ
مِنَ النَّارِ ۔ جو شخص مجھ پر عمداً جھوٹ بولے
اُسے چاہئے کہ اپنی جگہ جہنم میں بنالے۔ پس ہم
اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو سر
آنکھوں پر رکھ کر جو چیز آپ پر ثابت نہو اُسے
بیان کرنا اُس پر عمل کرنا اُس پر عقیدہ رکھنا حرام
سمجھتے ہیں۔ ان تمام باتوں میں سے کوئی بات بھی
بوقتِ ولادت نہیں ہوئی۔ جھوٹ طومار سے
کیا نتیجہ؟ یہی کام عیسائیوں نے کیا۔ اور بالآخر
حضرت عیسےٰ کو خدا کا بیٹا بنا کر چھوڑا۔ یہی کام ان
بدعتیوں نے کیا۔ اور آخر کہہ بیٹھے سے

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اُتر پڑا مدینے میں محمد مصطفےٰ ہو کر

سُنا آپ نے؟ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کو خدا کا بیٹا کہا۔ ان بدعتیوں نے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خود خدا کہہ دیا۔ دراصل
کفر میں دونوں برابر ہیں۔ اگر ایک انسان کو خدا
کا بیٹا قرار دینے والا کافر ہے تو ایک انسان کو خود
خدا قرار دینے والا اُس سے بڑا کافر ہے۔ پس
جو درجات ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے
قرآن کریم اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں اُنہیں
مانو، سنو، بیان کرو، عمل، عقیدہ رکھو۔ اور جو ثابت
نہیں اُنہیں خود نہ گھڑو۔ ایجاد نہ کرو۔ اُنہیں نہ مانو
نہ سُنو نہ بیان کرو۔ سنو! رسولِ خدا آنحضرت
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَا تُطْرُونِي
كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ
إِنَّمَا أَنَا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ فَقُولُوا
عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ اَوکما قال۔ یعنے میری
تعریفوں میں ایسے بڑھ نہ جانا جیسے حضرت عیسےٰ
کی تعریف میں نصرانی بڑھ گئے۔ سنو! میں خدا
کا بندہ اور اُس کا [illegible] پیغمبر ہوں۔ پس تم بھی
مجھے خدا کا بندہ اور اُس کا رسول ہی کہنا ﴿

ستم پر ستم ہے کہ اس عقیدہ ساز گروہ کو قرآن
بھی نظر نہیں آتا۔ قرآن فرماتا ہے مَا كُنْتَ تَدْرِي
مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ ۔ تو (قبل از نبوت)
یہ بھی نہ جانتا تھا کہ کتاب اللہ کیا چیز ہے؟ اور ایمان
کس چیز کا نام ہے۔ ایمان باللہ اور کتاب اللہ
کی ماہیت سے بھی بے خبر تھا۔ قرآن فرماتا ہے وَ
وَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۔ فرمانِ خدا ہے
عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ یعنے قبل از
نبوت آپ کو راہِ ہدایت معلوم نہ تھی۔ آپ
علم خدا سے بے خبر تھے۔ ازاں بعد علم اللہ وحی
خدا آپ پر نازل ہوئی۔ اور ساری دنیا کیلئے
آپ معلم و اُستاد مقرر ہوئے۔ اور دنیا سے
آپ نے ضلالت و جہالت دور کردی۔ نور و
روشنی ایمان و سلامتی کا پیغام دنیا کو پہنچایا۔
فصلی اللہ علیہ وسلم۔ لیکن یہاں یہ عجب
مسلمان ہیں کہ کہتے ہیں تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرتے
ہوئے اُمتی اُمتی کہتے ہوئے ہی دنیا میں آئے
بدعتیو! سوچو تو سہی کہ تم کیسے بے ادب ہو؟ کیا
تولد کے وقت تم وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ کیا تولد
کے وقت عورت کی چارپائی کے گرد کوئی مجمع جمع
تھا؟ جو ان واقعات کو دیکھتا رہا پھر تم تک پہنچاگئے؟
غلط اور محض غلط۔ بہتان طوفان سے بچو! یاد
رکھو ایک لفظ بھی بے ثبوت صحیح کے زبان سے
نکالا تو جہنمی بن جاؤ گے۔ الغرض اس سوال میں
جتنی چیزوں کا بیان ہے۔ سب بے ثبوت ہیں۔
کسی معتبر کتاب حدیث میں صحیح سند کے ساتھ اس
میں سے ایک کا بھی بیان نہیں۔ یہ سب مولودیوں
کی دنت گھڑنت ہے اور محض لغو و لچر اور بے ثبوت
ہے۔ ان میں سے ایک بات بھی قابلِ عقیدہ اور
واجب التسلیم نہیں۔ واللہ اعلم!

---

(۲) شیطان نے جب دیکھا کہ امتِ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے میں عملی ذوق تو چھین چکا
ہوں تو انہیں خوش گپیوں میں پھنسا دیا کہ بیٹھکر
ہوکر اطمینان کا سانس لے لیں۔ انہیں ایسا سُلایا
کہ پھر جاگنے کا نام بھی نہ لیں۔ اسی لئے بطور
قصوں سازی کے ان کے کان میں ایسے واقعات
ڈال دئے کہ میاں تم تو سب کے سب بہ ہیں
بخش دئے گئے۔ اب عمل کا کیا کام؟ عیسائیوں
نے صلیبِ مسیح کو اپنا کفارہ ٹھیرا لیا۔ رافضیوں
نے مہرِ زہرا کو کفارہ بنالیا۔ اور رشدہ شدہ
یہ بات سُنیوں میں بھی جاری کرادی۔ یہ سب
ڈھونگ صرف امت کو عملِ شریعت چھڑانے
کے لئے رچائے جارہے ہیں۔ ورنہ اسکی بھی
اصلیت کچھ نہیں۔ بلکہ حدیثوں میں صحیح سند
کے ساتھ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا بھی مہر درہم و دینار سے مروی ہے (ملاحظہ ہو
ترغیب ترہیب وغیرہ)۔ امتِ محمدیہ کے موعود
کو شفاعتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ملنا بیشک
امر یقینی ہے لیکن مہرِ زہرا پر مقرر ہونا محض خوش
گپی۔ فسانہ نویسی۔ قصہ گوئی اور گپ شپ سے زیادہ
باوقعت نہیں۔ پس اس بہتان و تہمت سے بھی
مسلمانوں کو بچنا چاہئے۔

آؤ! ہم دعا کریں کہ آلٰہی تمام بے ثبوت باتوں
سے ہمیں دور رکھ۔ ہمارے دلوں میں اپنے نبی
آخر الزماں افضل الرسل کی سچی محبت دے۔ آپکے
سچے فضائل اور آپ کی بزرگیوں کو ہمارے دل
میں رچا دے اور ہمیں آپکی حدیثوں اور سنتوں
پر عمل نصیب فرما۔ اور ہر بُرے عقیدے سے
محفوظ رکھ۔ آپ کی آل و اولاد اور اصحاب امجاد
کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ اور خلافِ
شرع غلط اور بے ثبوت عقائد سے ہمیں بچا۔
اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب
فرما اور اپنی توحید پر ہمیں زندہ رکھ اور اُسی پر مار۔
آمین! یا عزیز یا جبار ﴿

محمد

طرح مرثیہ خوانی کرے وہ ہماری جماعت سے خارج ہے
یہ دونوں حدیثیں مشکوٰۃ میں موجود ہیں۔ فقط واللہ اعلم
محمد عبدالقادر عفی عنہ فرنگی محل لکھنؤ

دہلوی علما حنفی

(۱) یقیناً توہین امر حرام ہے اور حضرت قدوس نے
اور نبی کریم نے اس قسم کے افعال کی کہیں اجازت
نہیں فرمائی۔ (۲) جواب سابق کی طرح یہ بھی ناجائز
ہے۔ سینہ کوبی کی ماتم کرنے حدیث میں ممانعت
اور تین دن سے زیادہ سوگ کسی کا جائز نہیں ✦
اسعد خاں مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی
الجواب صحیح۔ خادم العلما سلطان محمود عفی عنہ
صدر مدرس مدرسہ فتحپوری۔ دہلی

آگرہ کے علما حنفی

تربت اہلبیت مصنوعی بنانا اور اس پر احکام
عزاداری مرتب کرنا مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا مَقْبُوْرٍ
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ کا مصداق ہے اور مصنوعی
تصاویر یا تماثیل کی تعلیم صریح بت پرستی معلوم
ہوتی ہے۔ یہ بدعت ضالہ اور حرکت فاحشہ قابل
کی ایجاد ہے۔ جن کے یہاں خاتمہ تمام اعمال کا
صرف ماتم اہل بیت و تبرائے اہل مراتب نبی علیہ
الصلوٰۃ والسلام ہے۔ نہ تو تبلیغ دین ہے نہ
تذکیہ نہ تذکرہ نہ تبصرہ کا ذکر صرف مباکات پر
نجات بالیقین ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
واللہ اعلم! (المفتی) محمد اعظم شاہ مفتی آگرہ)
مضمون فتویٰ بہت پامال ہے۔ مناظرہ کی
کتابوں کو ملاحظہ فرمائیں۔

پھلواری کے حنفی علما

قائم مقام ناظم امامت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ
الجواب :۔ (۱) اس طرح تربت نکالنا
بدعت قبیحہ و ناجائز ہے اور ماتم کرنا بھی حرام ہے
حدیث میں آیا ہے نَهٰى عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ
وَشَقِّ الْجُيُوْبِ ایسی حرکتوں سے مسلمانوں کو
باز آنا لازم ہے۔ (۲) یہ بالکل حرام ہے شریعت
مطہرہ نے نوحہ و بین سے ممانعت فرمائی اور
اس کو فعل جاہلیت قرار دیا۔ پھر اسکو اہلبیت
کی طرف نسبت کرنا ان کے پاک دامنوں پر بدنما
دھبہ لگانا اور ان کی توہین ہے جو ہرگز کسی مسلم کے
لئے روا و درست ہو نہیں سکتی۔ واللہ تعالیٰ

بریلوی علما حنفی

اعلم ✦ فقیر امجد علی اعظمی عفی عنہ بریلوی
(۱) ماہ محرم وغیرہ میں کربلا کی قبروں کی شبیہ
بنا کر نکالنا اور ماتم کرنا یعنی سینہ کوبی کرنا بدعت
سیئہ اور حرام ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب اپنے
فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں "تعزیہ داری در
عشرہ محرم و ساختن ضریح و صورت وغیرہ درست
نیست" آگے فرماتے ہیں "و ساختن صورت
قبور و علم وغیرہ اینہم بدعت است وظاہر است
کہ بدعت حسنہ کہ دراں مافذ باشد نیست بلکہ
بدعت سیئہ است" رہی یہ بات کہ ان تعزیوں
کو ماتم کرتے ہوئے لیجا کر دفن کرنا اہانت اسلام
وتوہین اہلبیت ہے تو اس میں شک نہیں کہ اس
میں توہین اہلبیت بایں معنی ہے کہ اس فعل کا
مرتکب جب ان تعزیوں کو شہدائے کربلا کی طرف
منسوب کرتا ہے اور ان کی عظمت کرتا ہے پھر انہی
کو توڑ مروڑ کر زمین میں دفن کرتا ہے تو گویا وہ اپنے
زعم میں شہدائے کربلا کی شبیہ قبور کو توڑتا مروڑتا
ہے اور ان کی بے حرمتی کرتا ہے (۲) بیشک
صورت مسئولہ میں ایسے واقعات کو مع بہتان
اور بین گلی کوچوں میں بیان کرنا اہلبیت کی توہین
ہے۔ کیونکہ تاریخ کی کتابوں میں متفقہ طور پر
کہیں ان واقعات کا پتہ نہیں لگتا پس اہلبیت
کرام پر بہتان لگانا اور ان کی بے صبری کے
امور مخترعہ کا بیان کرنا یقیناً جان بوجھ کر ان کی
توہین کرنا ہے۔ العیاذ باللہ! وَهٰذَا اِنَّمَا
لَا يَخْفٰى عَلٰى مَنْ لَهٗ اَدْنٰى دِرَايَةٍ وَّفِقَاهَةٍ
واللہ اعلم ✦ محمد حفیظ اللہ العبدی

امام ابوحنیفہ کا واقعہ

اب میں یہاں ایک واقعہ نقل کرتا ہوں جس
سے ان تمام مندرجہ بالا واقعات پر روشنی پڑیگی۔
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو دیکھا
کہ وہ اولیا اللہ کی قبروں پر آیا کرتا ہے۔ اور
سلام کرکے مخاطب ہوکر کہتا ہے کہ کیا آپ کو معلوم
نہیں میں کئی مہینوں سے آیا کرتا ہوں اور آپ کو
پکارتا ہوں۔ آپ سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ
اللہ تعالیٰ سے میرے لئے نیک دعا کریں۔ امام
صاحب نے یہ سنکر اس کو فرمایا کہ کیا ان اولیا اللہ
نے تجھے کوئی جواب دیا؟ اس نے کہا نہیں! آپ
نہایت غصے ہوئے اور ڈانٹ کر فرمایا تف ہے
تجھ بے سمجھ پر ان کو پکارتا ہے اور ان سے اپنی
حاجتیں طلب کرتا ہے جو نہ تو جواب دے سکتے ہیں
نہ انہیں کسی چیز پر اختیار ہے بلکہ وہ سن بھی نہیں
سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ
مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ تو قبر والوں کو اپنی آواز نہیں
سنا سکتا۔ (نقلہ صاحب الغرائب) ✦

مولانا مولوی عبدالحی حنفی لکھنوی کی کتاب مجموعہ
فتاویٰ جلد دوم صفحہ میں تعزیہ داری کی بابت
لکھا ہے کہ "یہ سب امور بدعت اور ممنوع ہیں اور
مرتکب ان کا مبتدع اور فاسق ہے" ✦

مثنوی مولوی روم میں دیکھئے اس مضمون کو کس
طرح ادا کیا گیا ہے۔ لکھتے ہیں سہ

از کسے دیگر چہ می خواہی مگر
حق ز داد ان مفلس آمدے پسر
رزق از وے خواہ نے از غیر او
آب از یم جو مجو از خشک جو
گفت پیغمبر کہ جنت از الٰہ
گر ہمی خواہی ز کس چیزے مخواہ

یعنی تو جو خدا کے سوا اوروں سے مانگتا پھرتا ہے۔
شاید تو نے اپنے خیال میں خدا کو مفلس سمجھ رکھا ہے
تو اپنی روزی وغیرہ کل حاجتیں خدا ہی سے طلب
کر کیونکہ اوروں سے طلب کرنے والا ایسا ہے۔
جیسے کوئی شخص پانی کے لبریز بھرے ہوئے دریا بلکہ
سمندر کو چھوڑ کر کسی خشک گڑھے سے پانی طلب کرے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اگر جنت
میں جانا چاہتے ہو تو خدا کے سوا کسی سے کچھ نہ مانگو ✦

مسلمانو بھائیو! سخت شرم کی بات ہے کہ ہمارا
ہزار ہا روپیہ کاغذ کھپچی ابرک بانس میں ضائع ہو رہا
ہے۔ اگر یہی رقم کسی اسلامی مفید کام میں خرچ
ہو تو کتنا اچھا ہو۔ مسلمانو! سخت شرم کی بات ہے
کہ مسلمان عورتیں ان دنوں مردوں کے دوش
بدوش چلیں اور بے حیائی کا بھیانک منظر شارع عام

الفقیہ بھی مسلمان ہوتا چلا

(از ایڈیٹر)

یہ اخبار شرک کا ٹھیکہ دار اور بدعتیوں کا شکار ہے۔ لیکن آپ جانتے بدر کے موقعہ پر شیطان کے منہ سے بھی نکل گیا تھا۔ اِنّی اَخَافُ اللّٰہ میں اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہوں۔ بعینہ اس اخبار کے ۱۲ر دسمبر کے پرچہ میں صفحہ ۶ پر یہ بھی شائع ہوگیا ہے

بہت سے آج کل کے بیجا اہل اُنے حیف
کیا بدنام بدعت سے طریقہ بوحنیفہ کا
احادیث نبی پر طعن کرنا ہے میرا حق
مہ ا ہے عداوت سے طریقہ بوحنیفہ کا
روافض تعزیئے والے۔ یزیدی ہیں عَلَم والے
الگ ہے اس جہالت سے طریقہ بوحنیفہ کا

سُنا آپ نے؟ پس آج سے جو بدعت کرے وہ بیجا۔ اہل ہوا اور غیر حنفی ہے۔ تعزیہ داری جو کرے وہ رافضی ہے۔ عَلَم جو نکالے اُٹھائے وہ یزیدی ہے جو یہ کام کرے وہ جاہل ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے طریقے کے برخلاف ہے۔ کہو الفقیہ صاحب یہ کلمۂ حق جو تمہاری اپنی زبان سے نکلا ہے کیا اس پر قائم بھی رہوگے یا محرم آتے ہی تعزیہ داری اور عَلَم پرستی اور طرح طرح کی بدعتوں میں رنگ رنگا کر پھر اپنی اصلیت پر آجاؤ گے؟ پس ہم ایک حدیث کے مضمون کو اپنے لفظوں میں اس طرح بیان کرسکتے ہیں کہ قد صدقک وھو کذاب "ھو شیطان" ہے تو یہ جھوٹا لیکن یہ بات سچ کہی ہے تو شیطان لیکن اس وقت تو حق کی رہنمائی کرگیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ بریلویوں کو قبول حق کی توفیق بخشے ✦ "محمد"

اطلاع۔ مولانا محمد صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں توحید کا اتباع سنت کا ثبوت ہے ساتھ ہی تعزیہ داری کا میلاد کا قیام میلاد کا فاتحہ اور رسومات میت کا پکی قبروں اور گنبدوں کا اور اسی طرح کی تمام بدعتوں کا رد ہے قیمت ۲ر نام نصیحت محمدی۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

فضائل و مسائل ماہِ محرم الحرام۔ و تاریخ تعزیہ و ارشاد حضرت امام ابوحنیفہ و فتویٰ علمائے حنفیہ

(از ایڈیٹر)

یہ مہینہ حرمت والا ہے۔ صحیح حدیثوں سے صرف اتنا ثابت ہے کہ اس ماہ میں روزے بکثرت رکھنے چاہئیں۔ ایک ایک دن کے روزے کا ثواب ایک ایک ماہ کے روزوں کا ملتا ہے۔ عاشورے کے روزے کی وجہ سے ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں ✦

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ۶۱ھ میں ہوئی ہے۔ اسکے انیس ۱۹ برس بعد ۸۰ھ میں امام ابوحنیفہؒ پیدا ہوتے ہیں ۱۵۰ھ میں انتقال فرماتے ہیں۔ لیکن ستر سال کی عمر میں کسی محرم میں نہ آپ تعزیہ داری کرتے ہیں نہ اس کا حکم دیتے ہیں ✦

اسی طرح ہندوستان بھی تعزیہ داری کی موجودہ رسم سے آٹھ سو سال تک پاک رہتا ہے ۸۰۱ھ میں تیمور لنگ جو مذہباً شیعہ تھا اس رسم کی ایجاد کرتا ہے اور ۹۶۲ھ میں ہمایوں بادشاہ بیرم خاں کو بھیجکر ۴۶ تولہ کا زمرد کا تعزیہ ہندوستان میں منگواتا ہے۔ یہ ہے پہلا تعزیہ جو ہندوستان میں آیا۔ پھر یہ رسم چل پڑی۔ اور شیعوں کی اس تعزیہ پرستی میں بھولے بھالے سُنّی حضرات بھی پھنس گئے ✦

حالانکہ یہ نقل ہے ہندوؤں کے دسہرے کی۔ دیکھ لیجئے اُن کے ہاں بھی دس دن ان کے ہاں بھی دس دن۔ وہ جلائیں یہ دبائیں۔ اُن کے ہاں بھی ایک جنگی فسانہ ان کے ہاں بھی ایک جنگ نامہ۔ وہ بھی سانگ رچاتے ہیں یہ بھی نقلیں اُتارتے ہیں۔ وہ رام رام پکارتے ہیں یہ حسین حسین کے نعرے لگاتے ہیں۔ سچ ہے ع

بنے ہیں پوجنے کو پتھر ادھر ہمارے اُدھر تمہارے

سُنّی مسلمانوں کو حکم شریعت سے آگاہ کرنے کے لئے ہم علماء اہل سنت حنفی مذہب حضرات کا ایک فتویٰ یہاں شائع کرتے ہیں۔ سوال مع جواب ملاحظہ ہو۔

سُوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایام محرم میں اہلبیت نبی کے کربلا کی تُربتیں بناکر نکالنا اور شاہراہ عام پر ماتم کرتے ہوئے لیجاکر مسلمان مردہ کی میت کی طرح زمین میں دفن کرنا اہانتِ اسلام و توہینِ اہلبیت ہے یا نہیں؟

(۲) یہ کہ کوچہ و بازار و شاہراہ عام پر شہدائے کربلا کے خود ساختہ تعزیوں (تربتوں) کے ساتھ خواتین اہلبیت کے بین آہ و بکا سینہ کوبی اور برہنہ سری کی من گھڑت واقعات کا بیان کرنا توہین اہل بیت ہے یا نہیں؟ ✦

المستفسر مسلمانان ضلع بلند شہر۔

الجواب بعون الملک الوہاب

جواب حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ "۱ و ۲ سب بدعت ہے۔" اشرف علی عفی عنہ

۱ و ۲ یہ فعل شرعاً حرام ہے اور اس میں علاوہ توہین اہل بیت کے اسراف و تبذیر بھی ہے جو کہ کبیرہ گناہ ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ آیہ۔ فقط واللہ اعلم حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی

۱ و ۲ میں جو امور تحریر کئے گئے وہ سب ناجائز ہیں مسلمانوں کو ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ اپنے فتاویٰ میں تحریر فرماتے ہیں۔ ترجمہ "یہ کام ناجائز ہیں امام خطیبؒ کتاب السراج میں حدیث لائے ہیں کہ اللہ کی لعنت ہے اُن پر جو اُن مزاروں کی زیارت کریں جن میں کوئی دفن نہ ہو اور اُن پر جو بے جان بتوں کی زیارت کریں..... فریاد و نوحہ اور سینہ کوبی اور ماتم داری بھی حرام ہے۔ حدیث میں ہے جو مصیبت کے وقت سر منڈوائے اور اپنے تئیں زخمی کرے اور اپنے کپڑے پھاڑے وہ نہ میرا اُمتی ہے نہ میں اس کا نبی۔ اور حدیث میں ہے جو شخص مصیبت کے وقت اپنے گلے نوچے اور اپنا گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی

دیناگر - وملاقات کنندہ باحضور نظام دکن سر میر عثمان
علیخاں والی دکن - وملاقات کنندہ باحضرت جلالۃ
الملک سلطان ابن سعود ملک النجد والحجاز و ملحقاتہا
وملاقات کنندہ با نواب صاحب مرحوم رامپور وملاقات
کنندہ وانعام یافتہ از جناب سلالہ خاندان عباسیہ
والی ریاست بہاولپور وملاقات کنندہ و انعام
یافتہ از مہاراجہ صاحب بہادر اندر سنگھ والی ریاست
پٹیالہ سٹیٹ وانعام یافتہ وعلاج کنندہ از جناب
نواب صاحب محمد حسین خاں مرحوم جاگیردار گڑھی
حبیب اللہ خاں ضلع ہزارہ و فاتح مولوی ثناء اللہ
صاحب امرتسری و فاتح اول قادیان ضلع گورداسپور
و فاتح کانگریس و فاتح اڈیٹر اخبار زمیندار و فاتح
اڈیٹر اخبار الفقیہ امرتسر و فاتح جماعت چکڑالویہ
امرتسر و فاتح آریہ سماج بٹالہ و دیناگر و امرتسر -
و فاتح امجد صاحب دہلوی مناظر آریہ سماج المشتہر
و مصنف رسالہ الحق الیقین در جواب مولوی ثناء اللہ
صاحب امرتسری و مصنف رسالہ احسن الاقوال
فی تحقیق برازالاطفال وضمیمہ آں مجموعہ معافی نامہ
جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ کے مقدمات
کا ذکر ہے - و سند انعام یافتہ از گورنمنٹ پنجاب
لاہور و مصنف رسالہ حفاظۃ البقر (گئو رکھشا) و
مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن والسنۃ والفقہ امرتسر
و سکرٹری انجمن اصلاح المسلمین امرتسر و ممبر انجمن
خالقیہ کوٹ عبدالخالق ضلع ہوشیارپور و خادم
ریاست حیدرآباد دکن و حکومت سعودیہ عربیہ -
و خادم ریاست بہاولپور دار السرور ریاست
پٹیالہ و کپورتھلہ و خادم ملت و قوم و ملک و
حکومت وقت و پیشوائے طریقت وغیرہ وغیرہ
ابھی اور اوصاف بحمد اللہ باقی ہیں جنکو حاضر ہو کر
عرض کرونگا + بقلم خود ۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء

از ایڈیٹر: - ابھی موصوف کی اور صفات
بھی ہیں لیکن تواضعًا اور نظر بد کے خوف سے بطور
انکساری و شرافت آپ نے بیان نہیں فرمائیں -
الغرض یہ ہمہ صفت موصوف ہیں فقط ایک ہی
کسر ہے خدا کرے وہ بھی پوری ہو جائے - دعا کرو
کہ کہیں حضرت پیر انقلاب کے ہاتھ یہ مضمون
نہ لگ جائے ورنہ اُن کی رنگین بیانی کے بعد
اس کا اصلی روپ شاید برقرار نہ رہ سکے +

ضرورت قرآن اور موجودہ بائیبل

(سلسلہ کے لئے اخبار محمدی دیکھیے)

(۶) موجودہ انجیلوں میں تحریف لفظی

جب ہم مختلف سنوں کی چھپی ہوئی دو انجیلوں
کا مطالعہ کرتے ہیں تو زمین آسمان کا فرق نظر آتا
ہے اکثر عبارتیں ۱۸۴۳ء کی انجیلوں سے ۱۹۰۸ء
کی چھپی ہوئی انجیلوں میں نہیں ملتیں اور بعض بالکل
مسخ شدہ حالت میں ملتی ہیں بطور نمونہ دو حوالجات
درج ذیل ہیں :-

۱۸۴۳ء کی انجیل - کرنتھیوں باب ۷ آیت
۳۶ "اور اگر کوئی اپنی کنواری لڑکی کے حق میں
جوانی سے ڈھل جانا نامناسب جانے اور یہی ضرور
سمجھے تو جو چاہے سو کرے وہ گناہ نہیں کرتا۔ بیاہ کرے"

۱۹۰۸ء کی انجیل :- کرنتھیوں باب ۷ آیت ۳۶
"اور اگر کوئی یہ سمجھے کہ میں اپنی کنواری لڑکی کی
حق تلفی کرتا ہوں جس کی جوانی ڈھل چلی ہے - اور
ضرورت بھی معلوم ہو تو اختیار ہے اس میں گناہ
نہیں وہ اس کا بیاہ ہونے دے +

۱۸۴۳ء کی انجیل - مرقس باب ۱۱ - آیت ۱۹
میں ہے " اور جب شام ہوئی وہ شہر سے باہر گیا"

۱۹۰۸ء کی انجیل - مرقس باب ۱۱ - آیت ۱۹
میں ہے " اور روز شام کو وہ باہر جایا کرتا تھا " +

ان عبارتوں کا مطلب ناظرین اپنے ذہن
میں رکھ کر فیصلہ کریں کہ آج جبکہ ترجمہ میں اس قدر
ترمیم کی جا رہی ہے کہ ایک سنہ کے ترجمے دوسرے
ایڈیشن کے بالکل برعکس ہیں تو معلوم نہیں ۱۹۰۰
برس کے اندر اصلی عبارت سے کس قدر دوری
ہو گئی ہوگی - اور کیا عجب کہ جو انجیل ہمارے
ہاتھوں میں ہے وہ اصلی عبری نسخہ کے خلاف ہو
اس لئے موجودہ انجیل نہ تو الہامی کہی جا سکتی ہے
اور نہ غلطی سے پاک ہے +

موجودہ انجیلوں میں کتربیونت

آج جو انجیل ہمارے ہاتھوں میں ہے جہاں
اُس میں اور بہت سے نقائص ہیں وہاں ایک یہ
بھی عیب ہے کہ پادریوں نے موجودہ ایڈیشن میں
نہ معلوم کس مصلحت سے بہت سی آیتیں خارج
کر دی ہیں حالانکہ وہ آیتیں پہلے کی اناجیل میں
موجود ہیں ہم ذیل میں اُن آیتوں کو نقل کرتے ہیں
جو کہ آج ہم کو موجودہ اناجیل میں دکھائی نہیں دیتیں

(۱) متی ۱۷/۲۱ "مگر اس طرح کے دیو بغیر نماز و روزہ کے نہیں نکالے جاتے"

(۲) متی ۱۸/۱۱ "کیونکہ ابن آدم آیا ہے کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈھ کے بچائے -

(۳) مرقس ۷/۱۶ "اگر کسی کے کان سننے کے ہوں تو سُنے -

(۴) مرقس ۹/۴۴-۴۶ "جہاں اُن کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی-

(۵) مرقس ۱۱/۲۶ "اور اگر تم معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے تمہارے قصور بھی معاف نہ کریگا -

(۶) لوقا ۱۷/۳۶ "اور دو آدمی جو کھیت میں ہونگے ایک پکڑا اور دوسرا چھوڑا جاویگا -

(۷) مرقس ۱۵/۲۸ "تب وہ نوشتہ کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا پورا ہوا -

(۸) یوحنا ۵/۴ "کیونکہ ایک فرشتہ بعض وقت اُس حوض میں اُتر کے پانی ہلاتا تھا اور پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اُس میں اُترتا کسی ہی بیماری میں کیوں نہ مبتلا ہو چنگا ہو جاتا -

(۹) یوحنا ۱۵/۳۴ "مگر سیلاس نے وہاں بہتر نہ جانا -

(۱۰) اعمال ۲۴/۷ "اور چاہا کہ اپنی شریعت کے مطابق اس کی عدالت کریں پر لوسیاس سردار فوج سمیت آکے اُسے ہمارے ہاتھوں سے چھین لیگیا اور اُسکے مدعیوں کو حکم دیا کہ تیرے پاس جائیں -

(۱۱) اعمال ۲۸/۲۹ "جب اُس نے کہا یہودی آپس میں بہت بحث کرتے چلے گئے -

(۱۲) رومیوں ۱۶/۲۴ "ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل تم سب کے ساتھ ہو - آمین !

(بسلسلہ صـ)

پر نظر آئے مسلمانو! اس شرک و بدعت سے باز آجاؤ۔ اللہ ہمیں نیک توفیق دے +

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ "محمد"

نوٹ:۔ یہ مضمون بصورت کتابچہ بھی چھپوالیا ہے۔ تقسیم کیلئے صرف ڈیڑھ روپیہ ایک سو رسالے علاوہ محصول ڈاک دفتر اخبار محمدی دہلی سے منگا لیجئے۔ "منیجر"

نوٹ یہ تمام مسائل اگر آپ مع دلائل تفصیل کے ساتھ دیکھنا چاہتے ہیں تو کتاب صراط محمدی قیمت ایک آنہ اس پتہ سے منگوالیں۔ دفتر اخبار محمدی۔ ہندو راؤ کا باڑہ دہلی

ہم تو کہینگے کہ مسلمانوں میں سے تعزیہ داری جیسے شرک اکبر کے مٹانے میں اگر اہلحدیثوں نے سستی کی تو عجب نہیں کہ ان سے بھی میدان محشر میں بازپرس ہو۔ صراط محمدی وہ کتاب ہے جسکے بے انتہا دلائل کے بعد کوئی سُنی مسلمان تعزیہ داری اور تعزیہ پرستی نہیں کرسکتا۔ اس میں قرآن حدیث کے علاوہ خود فقہ حنفی سے بھی بہت سے دلائل وارد کئے ہیں۔ آپ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر اپنے ہاں تقسیم کرائیں۔ اس تبلیغی خدمت کے فریضے کو ادا کریں۔ ہم اس غرض سے یہ کتاب نصف قیمت پر بھیج دینگے۔ یعنے تین روپے کی ایک سو پچیس کا ایک روپیہ۔ اس سے کم ایک کا ایک آنہ محصول قیمت کے علاوہ ہے۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی۔ باڑہ ہندو راؤ دہلی

شاہ ایران رضا شاہ پہلوی کا فرمان

•(۱) ایران میں کوئی شیعہ اور سُنی انجمن اپنی انفرادی حیثیت میں باقی نہیں رہیگی (۲) ہر شخص اپنے نام کے آگے شیعہ اور سُنی کا دُم چھلا لگانے کے بجائے صرف "ایرانی" لفظ لکھا کریگا۔ (۳) تعزیہ داری میں سرکاری امداد بند کردی جائیگی اور اُسے آئندہ تعلیمی ترقی پر صرف کیا جائے گا (۴) تمام اہل ایران سے اپیل کی جائیگی کہ وہ ان مجلسوں اور فضول رسومات پر جو بے فائدہ روپیہ خرچ کرتے ہیں اُسے آئندہ تعمیری کاموں پر صرف کیا جائے!! یہ اعلان کرکے اعلیٰحضرت شاہ ایران نے دُنیا کے سامنے منتہائے وطن دوستی کو پیش کرکے مذہب و حیات کی رُوح کو روشن کردیا ہے۔

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے؟

(از ایڈیٹر)

آج کی ڈاک میں ایک خط ہمیں وصول ہوا ہے جس نے مجھ جیسے شخص کو ہنسا دیا۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کو بھی اس ہنسی میں شریک کروں۔ مضمون خط گو ہنسی کا نہ ہو لیکن کاتب خط کا مختصر نام مع چند اوصاف و القاب کے جن کے بعد بھی وغیرہ کا فقط دو مرتبہ استعمال کرنا پڑا یقیناً دل خوشکن ہے۔

خدا کی شان ہے۔ ایسے بھلے انسان کی ایسی مختصر نویسی کی قدر کے بدلے آجکل ان تحریروں کے محرروں کا نام ہمارے زمانے کے بعض بدشوق حضرات کتاب المجانین میں، کتاب الضعفاء میں، کتاب الحمقاء میں درج کردیا کرتے ہیں۔ یہ بے ذوقی کی انتہا ہے اچھا اب مزید انتظار کرائے بغیر اصلی خط بجنسہٖ سنئے:۔

از امرتسر حکیم ابوتراب عبدالحق ۲۵ر دسمبر ۱۹۴۰ء

مجمع مکارم اخلاق حضرت مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی زاد عنایتکم:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' مزاج گرامی الحمد للہ احوال اینجد و دمقران بحمد ایزد متعال ہے اور صحت و خوشنودی مزاج آنجناب درگاہ واہب العطیات سے ہمیشہ نیک خواہاں ہوں۔ گذارش ہے کہ میں مجلس عاملہ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس پٹیالہ کے اجلاس منعقدہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۰ء کو دہلی آؤنگا۔ اور حکیم دلبر حسن خاں شفاء الملک کے مطب شاہی واقعہ دہلی متصل جامع مسجد میں ایک دو روز ٹھہرونگا۔ اگرچہ علیل چلا آرہا ہوں مگر فن طب یونانی اسلامی کی ترقی اور آپ جیسے بزرگان دین ماحی شرک و بدعت ناشر قرآن و سنت سے بھی ملاقات کرنی ہے لہٰذا اطلاعاً لکھا گیا ہے کہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۰ء یا ۲۸ دسمبر کو جناب والا کی خدمت بابرکت میں بھی حاضر ہو کر بموجب حدیث النظر الی وجہ العلماء عبادۃ کما قالہ بعض العلماء شرف ملاقات حاصل کرکے ثواب دارین حاصل کرونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ امید ہے کہ جناب والا اور صاحبزادگان بلند اقبال اور منیجر صاحب محمدی وغیرہ خیریت سے ہونگے۔ زیادہ والسلام۔

الراقم آپ کا اور جماعت اہلحدیث و اہل السنت والجماعت کا قدیمی خادم حکیم طبیب مولوی حاجی حافظ مفتی واعظ مناظر ابوتراب محمد عبدالحق مالک و ایڈیٹر اخبار اہل السنت والجماعت امرتسر۔ و مالک شفاخانہ حقانی و پریذیڈنٹ پنجاب ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس و طبیہ کالج امرتسر و تردید کنندہ اہل بدعت از جہمیہ و معتزلہ و روافض و خوارج و مشرکین ہندوستان و پنجاب۔ و سند و تعلیم یافتہ از حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث مرحوم دہلی و سند یافتہ از حضرت مولانا شیخ حسین صاحب محدث مرحوم یمنی بھوپالی اتالیق نواب والا جاہ صدیق حسن خانصاحب علیہ الرحمۃ والغفران۔ و تعلیم یافتہ از حضرت والد ماجد مولانا عبدالعزیز صاحب مرحوم۔ امام جماعت اہلحدیث دینانگر ضلع گورداسپور۔ و تعلیم یافتہ از حضرت مولانا علی صاحب مرحوم پیشوا جماعت اہل حدیث امرتسر و تعلیم یافتہ از حضرت مولانا احمد اللہ صاحب رئیس اہل حدیث و استاذ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و تعلیم یافتہ کتب منطق از مدرسہ فیض عام کانپور حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری مرحوم و سند یافتہ از جناب حکیم اجمل خانصاحب مرحوم پریذیڈنٹ طبیہ کالج دہلی۔ و سند و تمغہ یافتہ از آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی۔ و سند فاضل الطب و تمغہ یافتہ از ہوپ اندر اطبیہ کالج پٹیالہ سٹیٹ و سند و تمغہ علامہ حکمت پژوہ یافتہ از یونیورسٹی (جامعہ عربیہ کپورتھلہ اسٹیٹ و سند و تمغہ شفاء الہند و جالینوس زماں یافتہ از پنجاب ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس و طبیہ کالج امرتسر و تعلیم یافتہ از مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور و تعلیم یافتہ از جناب حکیم واصل خانصاحب دہلوی مرحوم و حکیم عبدالمجید خانصاحب مرحوم دہلوی و تعلیم یافتہ مولانا عبدالرشید صاحب مرحوم رامپوری و سکرٹری انجمن قامع الملحدین امرتسر و رکن انجمن تبلیغ الاسلام

لیکن ایک تو صحابہؓ کے دل اس صلح سے ملول تھے دوسرے بیت اللہ سے یہ روک دیئے گئے تھے۔ تیسرے امید تھی کہ شاید یہ حکم ہٹ جائے وغیرہ۔ اسلئے قدرت تاخیر ہو گئی آپ واپس آئے اور خاطر شریف ملول تھی حضرت ام سلمہؓ سے فرمانے لگے۔ دیکھو تو آج ایسا ہوا۔ مائی صاحبہؓ نے کہا آپ جانتے ہیں کہ اسوقت ان پر کیسی مصیبت نازل ہوئی ہے؟ آپ باہر تشریف لیجائیے۔ اپنے جانوروں کو ذبح کر دیجئے اور خود نائی کے پاس بیٹھ جائیے۔ آپ گئے اپنے جانوروں کو لیکر ذبح کر دیا یہ ستر اونٹ تھے جنہیں آپ نے اس دن راہِ خدا نحر کئے اور سر منڈوانے بیٹھ گئے اب کیا تھا؟ ہر شخص اپنی قربانی کی طرف بڑھا، اور ہر شخص نائی کی تلاش میں لگ گیا۔ یہانتک کہ آپس میں جھگڑے ہونے لگے کہ پہلے میں وہ کہتا تھا پہلے میں" +

حسب شرطِ صلح جب اگلے سال آپ عمرہ کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے تو مکہ میں اس شان سے داخلہ ہوا کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آگے آگے تھے اور یہ اشعار زبان پر تھے ؎

بِاسْمِ الَّذِیْ لَا دِیْنَ إِلَّا دِیْنُہٗ	بِاسْمِ الَّذِیْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُہٗ
خَلُّوْا بَنِی الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ	اَلْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَأْوِیْلِہٖ
کَمَا ضَرَبْنَاکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ	ضَرْبًا یُّزِیْلُ الْہَامَ عَنْ مَّقِیْلِہٖ
وَیُذْہِلُ الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ	قَدْ أَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ فِیْ تَنْزِیْلِہٖ
فِیْ صُحُفٍ تُتْلٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ	بِأَنَّ خَیْرَ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِہٖ
یَا رَبِّ إِنِّیْ مُؤْمِنٌ بِقِیْلِہٖ	خَلُّوْا فَکُلُّ الْخَیْرِ فِیْ رَسُوْلِہٖ

یعنی اللہ کے پاک نام کی برکت پر ہمارا یہ داخلہ ہے۔ سچا دین اسی خدا کا دین ہے۔ اسی کے بھیجے ہوئے آنحضرت محمدؐ ہیں۔ جو خدا کے سچے رسولؐ ہیں۔ سلامٌ علیہ۔ اے کافرو! ان کے بچو! آپ کا راستہ چھوڑ دو۔ یاد ہو گا آپ ہی کی دشمنی میں پہلے پٹ چکے ہو۔ کیا اب دوبارہ ہڈیاں کھا رہی ہیں؟ یاد رکھو ہم وہ مستانِ بادۂ الست ہیں کہ ہمارا ایک ہی وار دماغ پلپلا کر دیتا ہے۔ کھوپری بھنا دیتا ہے۔ دوست دوست سے الگ ہو جاتا ہے بلکہ اُسے بھول جاتا ہے۔ سنو! سنو! ہم موت کے عشاق ہیں۔ ہم میدانِ جنگ میں قتل ہونا اپنی سعادت جانتے ہیں۔ ہم موت کے گھاٹ اترنے کے عادی ہیں ہم دریائے موت کے پیراک ہیں۔ اسلئے کہ خدا کی سچی کتاب جو سچے رسولؐ پر اتری ہے۔ اسمیں خدائی وعدہ ہم نے پڑھا ہے کہ راہِ خدا کا قتل حقیقی زندگی ہے۔ پس ہم جان سے بے نیاز ہو کر زندگی سے بے پرواہ بن کر۔ موت کو زندگی سمجھکر پھر جو دشمنوں میں گھستے ہیں تو ہم میں کا ایک، مخالف کے سب لشکر کی صفیں توڑ دیتا ہے۔ اسلئے کہ ہمیں اپنے نبیؐ کی باتوں کا یقین ہے۔ بلکہ ہمارا ان پر ایمان ہے" +

کفار کپکپا اٹھتے تھے۔ ان کے دل دہل جاتے تھے خدائی لشکر کو دیکھ کر ان کی ہمت میں آگ لگ رہی تھی، صحابہؓ کے بڑھے ہوئے حوصلے اور ان کی بے مثل شجاعت نے فریقِ ثانی کی کمر توڑ دی۔ اس کے سال بھر بعد جبکہ حضورؐ دس ہزار قدوسیوں کی جماعت کے ساتھ یہاں آئے تو صحابہ نے آتے ہی انھیں اس طرح دبوچ لیا جیسے شکاری تیر خوردہ شکار کو۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَصَرَ عَبْدَہٗ +

(۲۹۷) امتِ محمدؐ کے لوگو! آج ایک عام مغالطہ میں ہم سب پڑ گئے ہیں جس نے ہمیں دین میں سست کر دیا ہے۔ آؤ اس کی بابت بھی میں تمہیں کچھ سناؤں جب کہ مکہ میں حضرت عمر اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما اسلام لاچکتے ہیں۔ تو کفار کی کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ آپس میں مشورہ کرتے ہیں کہ یہ کام تو چل پڑا چلو اب ابوطالب کو بیچ میں ڈالکر کچھ فیصلہ کر لیں۔ تمام سردارانِ قریش جمع ہو کر ابوطالب کے پاس آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے وہ آپ پر عیاں ہے۔ آج ہم ایک منصفانہ ریزولیوشن پاس کر کے آئے ہیں۔ جس کے تسلیم کرنے میں آپ کو اور آپ کے بھتیجے صاحب کو کوئی تامل نہ ہونا چاہیے۔ وہ یہ ہے کہ وہ ہمیں اور ہمارے دین کو چھوڑ دے ہم اُسے اور اس کے دین کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جو ہم کر رہے ہیں کرتے رہیں۔ وہ ہمیں تبلیغ نہ کریں۔ وہ جو کرتے ہیں کرتے رہیں ہم انھیں نہ چھیڑینگے۔ عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدینِ خود۔ ابوطالب کہتے ہیں ہاں یہ تو بات انصاف کی ہے۔ ٹھیرو میں اپنے بھتیجے کو بلاتا ہوں۔ جب آپ آگئے تو ابوطالب نے کہا۔ پیارے بچے تمہاری قوم کے شرفا تمہاری برادری کے اکابر جمع ہوئے ہیں۔ وہ کچھ تم سے لینا چاہتے ہیں کچھ تم کو دینا چاہتے ہیں۔ حضورؐ اتنا سنتے ہی کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے۔ کَلِمَۃٌ وَّاحِدَۃٌ تُعْطُوْنِیْہَا تَمْلِکُوْنَ بِہَا الْعَرَبَ وَتَدِیْنُ لَکُمْ بِہَا الْعَجَمُ (سیرۃ ابن ہشام) میرے بزرگو! اور قوم کے بڑو! میں تو تم سے صرف ایک کلمہ چاہتا ہوں۔ اور اس کے عوض میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ عرب کے تم مالک ہو جاؤ گے۔ اور عجم کے سر تمہاری چوکھٹ پر خم ہو جائیں گے۔" ابوجہل نے کہا ہاں ہاں ایک کلمہ کیا ہم دس کلموں کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں صرف ایک تَقُوْلُوْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَتَخْلَعُوْنَ مَنْ دُوْنَہٗ۔ کہدو لا الٰہ الا اللہ۔ اور جن جن کو سوائے خدا کے پوجتے ہو ان سب کو چھوڑ دو۔ بس یہ سنتے ہی بدک گئے اور کہنے لگے۔ بس میاں یہ ضدی شخص ہے کبھی نہیں ماننے کا چھوڑو اور چلو۔ چنانچہ سب چل دیئے۔ اسی واقعہ پر سورۂ صٓ کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔" آہ آج یہی بیماری ہم میں آگئی۔ ہم نے اپنی مجلسوں میں اپنے

دل کو وہاں بھیجا اور اس درخت کو کٹوا دیا اس واقعہ کو نقل صف مجالس الابرار لکھتے ہیں فَاِذَا کَانَ عُمَرُ فَعَلَ هٰذَا بِالشَّجَرَةِ الَّتِیْ بَایَعَ الصَّحَابَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَهَا وَذَکَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ فَمَاذَا يَكُوْنُ حُكْمُهٗ فِيْ مَا عَدَاهَا مِنْ هٰذِهِ الْاَنْصَابِ الَّتِیْ قَدْ عَظُمَتِ الْفِتْنَةُ بِهَا وَاشْتَدَّتِ الْبَلِيَّةُ بِسَبَبِهَا یعنی جبکہ خلیفۃ الرسول نے اس درخت کو کٹوا دیا جس کے نیچے صحابہ کرام نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی جس کا ذکر رب العالمین نے اپنے کلام قرآن مجید میں کیا (محض اس بنا پر کہ لوگوں نے وہاں جانا آنا شروع کیا تھا اور خوف تھا کہ مبادا کہیں آثار پرستی شروع نہ ہو جائے) پس اس کے سوا وہ جگہیں اور وہ چیزیں جو باوجود اس درجہ کی نہ ہونے کے پھر بھی متبرک اور مقدس مانی جاتی ہیں اور وہاں کے فتنے اور بلائیں اس درخت کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں ان کی بابت تو نہ جانیں خلیفۃ الرسول کس قدر سخت تر احکام جاری فرماتے؟ اسی طرح جبکہ خلافت فاروقی میں حضرت عبداللہ بن تامر کی قبر ظاہر ہوئی جس کا ذکر سورۂ بروج میں ہے تو آپ نے حکم دیا کہ وہ یونہی دفن کر دیئے جائیں اور قبر بے نشان کر دی جائے۔ یہ سب محض قبر پرستی اور آثار پرستی کو رد کرنے کیلئے ہی تھا۔

پس محترم بھائیو! آثار پرستی قبر پرستی اور غیر اللہ پرستی کو چھوڑ دو اور موحد مخلص بنجاؤ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی توحید نصیب فرمائے آمین۔

میں بہت دور نکل گیا، بیعت حدیبیہ کے موقعہ پر جبکہ صحابہؓ جمع تھے آپ نے ان سب کو مخاطب کر کے فرمایا اَنْتُمْ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ الْيَوْمَ۔ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔ يَدْخُلُ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ كُلُّهُمُ الْجَنَّةَ كُلُّكُمْ مَغْفُوْرٌ لَّهٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ (تفسیر ابن کثیر) یعنی آج کے دن روئے زمین پر جتنے لوگ ہیں ان سب سے بہتر تم ہو۔ اس درخت تلے آج بیعت کرنیوالوں میں سے ایک بھی جہنم میں نہیں جائیگا۔ اس درخت تلے بیعت کرنیوالے سب جنتی ہیں سب کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بخش دیا ہے۔ بجز سرخ اونٹ والے ایک کے۔

اس بدنصیب کا نام جد بن قیس تھا یہ بنو سلمہ کے قبیلے میں سے تھا۔ شان خدا دیکھئے ایسی رحمت کے موقعہ پر بھی بعض محروم رہ جاتے ہیں۔ اللہ ہمیں ان میں سے نہ کرے۔ اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْعَفُوُّ الرَّحِیْمُ۔

چھیالیسویں جمعہ کا دوسرا خطبہ جس میں جنگ حدیبیہ اور تبلیغ اسلام وغیرہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سات خطبے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَشْهَدُ اَللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ حمد ہے اُسے جس نے ہمیں قرآن دیا۔ ایمان دیا جسم و جان دی توحید و سنت دی۔ بھلے برے کی تمیز دی۔ ماں کے پیٹ میں پالا ایسان کی گردیں میں [illegible] لئے بہائیں۔ دانت دیئے تو چبانے کو دیا۔ پھر اس کے ہضم کو معدہ بنایا۔ فضلے کے خارج کرنے کا راستہ بنایا۔ اے خلاق عالم! اے رزاق کائنات! اے بہترین احسان و انعام والے! اے برتر فضل و کرم والے! تیرے کس کس انعام و احسان کو یاد کریں؟ رُوئیں رُوئیں پر زبان ہو۔ اور بہت سارے شاندار الفاظ میں تیری حمد کریں۔ تو بھی عہدۂ شکر بجا نہیں لا سکتے۔ اے

افضل رسول کو ہم پر بھیجنے والے! اے بہترین نبی کو ہم میں مبعوث فرمانیوالے! اے کامل دین بوساطت آخری رسول ہمیں عطا فرمانے والے! اپنے اس نبی رحمت پر رہتی دنیا تک بلکہ اس کے بھی بعد تک درود وسلام نازل فرما۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ۔ میں ابھی ابھی آپ کو صلح حدیبیہ کا ذکر سنا رہا تھا یہاں آخر حضورؐ نے صلح کر لی اور صحابہؓ کو جمع کر کے فرمایا۔

(۲۸۷) اَيُّهَا النَّاسُ انْحَرُوْا وَاحْلِقُوْا (ابن کثیر) لوگو اپنی قربانیاں یہیں قربان کر لو، اور سر بھی منڈوا لو۔ کیونکہ صلحنامہ کی ایک شرط یہ تھی۔ کہ اس سال یہیں سے واپس چلے جائیں۔ اور اگلے سال عمرہ ادا کرنے کو آئیں۔ یہ فرمایا

تَحِيَّاتِكَ ۞ عَلَىٰ مَنْ اَنْزَلْتَ عَلَيْهِ كَلَامَكَ الْمَجِيْدَ ۞ وَائْتَمَنْتَهٗ عَلَىٰ حُلْوِ مَظْهَرِ الْوَحْيِ وَالْمَجِيْدِ ۞ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَدْوِ وَالْحَضَرِ ۞ وَاَفْضَلِ مَنْ وَّفٰى وَنَهٰى وَاَمَرَ ۞ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى مَنْ وَالَاهُ ۞ مَا دَعَا دَاعٍ فَحْمَتْ اَوَاهُ ۞ وَبَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ ۞ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۞ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۞ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۞ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۞ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۞ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۞ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۞ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۞ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۞ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۞ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۞ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۞ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۞ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۞ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۞ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۞ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۞

حمد اُسے جو لائق حمد ہے۔ زمین آسمان سورج چاند جن انسان فرشتے اور ساری مخلوق ہر آن اُسکی حمد و ثنا کے بیان میں مشغول ہے۔ سب پست اور وہ بلند۔ سب مانگنے والے اور وہ سب کو دینے والا۔ سب بے بس اور وہ قادر۔ سب نیچے اور وہ اونچا۔ سب محکوم اور وہ حاکم۔ سب مخلوق اور وہ خالق۔ سب مرزوق اور وہ سب کا مربی۔ سب بے خبر اور وہ غیب داں۔ سب فقیر اور وہ غنی۔ وہ ہر کمی سے دور۔ ہر عیب سے پاک۔ ہمیشہ سے وہ ہے۔ اور ہمیشہ تک رہیگا۔ خرچ کرتا ہے اور کمی نہیں ہوتی۔ دیتا ہے اور لیتا نہیں۔ نیکوں کی نیکیاں اسکے لئے نفع دہ نہیں۔ بدوں کی بدیاں اُسے نقصان نہیں پہنچاتیں۔ سب عابد اور وہی اکیلا سب کا معبود۔ اُسی کی چوکھٹ سر جھکانے کے لائق۔ اُسی کی ذات کمر خم کرنے کے قابل۔ اسی کا دربار ہاتھ باندھ کر باادب کھڑے رہنے کے لائق۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔ درود و سلام اس پر جو ساری مخلوق سے افضل ہیں۔ جو خدا کا کلام لیکر آئے ہیں۔ جن پر رب کی رحمت جھومتی رہتی تھی۔ جن کی نبوت عام تھی جن کی دعوت سب کیلئے تھی۔ جن کا رحم و کرم انسان جن بلکہ جانوروں پر بھی تھا جن کا دین کامل ہے جن کی تعلیم دنیا اور دین کی ترقی کی کفیل ہے۔ جو وہی کہتے تھے جو خدا فرماتا تھا۔ جن کا دربار نورانی تھا۔ جن کا کلام ربانی تھا۔ جن کی تعلیم پُر نور تھی۔ جس کی تکمیل سے ہماری روح مسرور ہے ۔

(۲۳ے) حضرت خالد عدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں مکہ شریف گیا دیکھا کہ سوق ثقیف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمان پر یا لکڑی پر ٹیک لگائے کھڑے ہیں اور خطبہ دے رہے ہیں جسکا مقصد یہ تھا کہ لوگ آپ کی نبوت کو مان لیں۔ اُس خطبے میں میں نے سُنا حضورؐ نے اس سورت کی تلاوت فرمائی۔ اول سے آخر تک اسے پڑھ سنائی۔ میرے دل میں وہ اس کے الفاظ گڑ گئے۔ اور اسی کفر کے زمانے میں مجھے پوری سورت حفظ ہو گئی۔ جب میں واپس اپنے وطن پہنچا تو مجھ سے قبیلۂ ثقیف نے دریافت کیا کہ تم نے آپ سے کیا سنا؟ میں نے یہ سورت پڑھ سنائی۔ تو ان کے دل تو مان گئے۔ لیکن کہنے لگے کہ اگر وہ حق پر ہوتا تو سب سے پہلے قریش اُسے مان لیتے۔ (تفسیر فتح البیان) الحمد للہ آج اس سنت پر بھی عمل ہو گیا۔ اور اسی سورت کی تلاوت آج کے خطبے میں ہوئی۔ اسکا مختصر مطلب بھی سُن لیجئے۔ جناب باری عز اسمہ آسمان کی اور روشن ستارے کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ ہر ایک پر نگہبان مقرر ہے۔ انسان دیکھے تو سہی کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ وہ اُچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو پشت اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔ تو جس نے اُسے اس طرح پیدا کیا ہے وہ یقیناً اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ یہ دوسری دفعہ کی پیدائش جس دن ہوگی۔ اُس دن تمام پوشیدگیاں کھل پڑینگی۔ کسی میں نہ تو کوئی طاقت ہوگی نہ اُس کا کوئی مددگار رہو گا۔ سنو بارش والے آسمان اور پھٹنے والی زمین کی قسم۔ یہ بالکل صحیح دو ٹوک بات ہے۔ ہنسی مذاق نہیں۔ یہ کفار گو مکر کریں لیکن میں بھی ان کے مکر کا بدلہ کرونگا۔ ان کافروں کو اس دنیا کی زندگی جتنی ڈھیل ہے۔ پھر تو سب حقیقت واضح ہو جائیگی ۔

(۲۴ے) اس کے بعد حضورؐ نے ہجرت فرمائی۔ پھر ۶ھ ماہ ذی قعدہ میں آپ چودہ سو سے زیادہ اصحاب کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کی نیت سے چلے۔ لیکن حدیبیہ میں آپ کو مشرکین نے روک لیا۔ یہیں سے آپ ان سے صلح کرکے واپس لوٹے۔ لیکن صلح سے پہلے جنگ کے تمام آثار نمودار ہو چکے تھے۔ اسلئے آپ نے ان صحابہؓ سے جہاد پر بڑھنے اور پیچھے نہ ہٹنے پر بیعت لی۔ جب واپس لوٹے تو راستے میں سورۂ فتح نازل ہوئی۔ آپ نے صحابہؓ کو بلوایا۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ جب ہم حدیبیہ سے واپس ہو گئے تو آپ نے فرمایا لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْاَرْضِ ۔ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ۔ (تفسیر ابن کثیر[۵]) مجھ پر ایک ایسی آیت اتری ہے جو مجھے ساری دنیا سے عزیز ہے۔ جس کا بیان ہے کہ جناب باری عزوجل نے میرے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے۔ ہم نے کہا مبارک ہو۔ آپ سے تو بیان فرما دیا گیا کہ آپ کے ساتھ یہ ہونے والا ہے اب ہم رہ گئے تو یہ آیت اتری۔ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

عــہ۵ اس پوری تفسیر کا اردو ترجمہ بحمد اللہ میں نے کر دیا ہے اور اسے چھپوا بھی دی ہے ۱۲ محمد

یُکَفِّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنی وہ مومن مردوں عورتوں کو جنت میں پہنچائیگا جو بہتی نہروں والی ہے۔ جہاں ہمیشگی ہے اور وہ تمہاری سب خطائیں دور کر دیگا۔ اور تمہیں بھی مراد تک پہنچا کر مقصد یاب کر دیگا" +

(۲۵) حضرت مجمع بن حارثہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حدیبیہ میں ہم حاضر تھے۔ لوٹ رہے تھے جو میں نے دیکھا کہ لوگ اپنی سواریوں کو تیز دوڑاتے ہوئے ایک سمت چلے جا رہے ہیں۔ ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ کیا بات ہے؟ معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کلام خدا نازل ہوا ہے۔ اس کے سننے کیلئے لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ ہم بھی گئے دیکھا کہ حضورؐ کراع غمیم کے پاس اپنی اونٹنی روکے کھڑے ہیں۔ جب ہم سب جمع ہو گئے تو آپ نے ہمیں سورۂ فتح سنائی۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا اس صلح کا نام فتح ہے؟ آپ نے فرمایا اِیْ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَفَتْحٌ (تفسیر ابن کثیر) ہاں یہ فتح ہے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے" +

(۲۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حدیبیہ سے لوٹتے ہوئے ایک رات ہم نے پڑاؤ کیا۔ اور صبح کو سوتے رہے سورج نکلنے پر آنکھ کھلی۔ گھبرائے ہوئے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہم سے فرمایا + اِفْعَلُوْا مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ وَكَذٰلِكَ یَفْعَلُ مَنْ نَامَ اَوْ نَسِیَ (ابن کثیر) ہمیشہ ہر روز بروقت جو تم کرتے تھے وہی آج بھی کرو (یعنی قضا اور ادا نماز میں کوئی فرق نہیں اُسی طرح اذان کی طرح سنتیں پڑھو۔ اسی طرح تکبیر کہو۔ اسی طرح باجماعت نماز ادا کرو) یہی شخص کیلئے ہے جو سوتا رہ جائے یا بھول جائے" + یاد رہے کہ جو لوگ قضا و ادا میں فرق کرتے ہیں وہ اس حدیث کے مخالف ہیں۔ +

(۲۷) حضرت عثمان بن عفان علیہ الرحمۃ والرضوان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قاصد بنا کر مکہ میں بھیجا ہے۔ کہ مکی کفار کو خبر کر دیں کہ حضورؐ جنگ کے ارادے سے تشریف نہیں لائے۔ صرف عمرے کے ارادے سے آئے ہیں۔ یہاں آپ کو مشرکین روک لیتے ہیں۔ وہاں یہ غلط افواہ اڑتی ہے کہ جناب عثمانؓ کو مشرکین نے شہید کر دیا۔ ادھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی مسلمان صحابہؓ میں ندا کرتا ہے کہ روح القدس حضور پر نازل ہوئے۔ اور بیعت کا حکم دے گئے ہیں۔ چلو اس سعادت کو حاصل کر لو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ببول کے درخت تلے کھڑے ہیں۔ اس کی جھکی ہوئی شاخوں کو ایک طرف سے جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ اٹھائے ہوئے ہیں دوسری طرف سے جناب معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے حضرت ابو سنان اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ پھر مسلسل بیعت ہونے لگتی ہے۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے آپ فرماتے ہیں تم بیعت نہیں کرتے؟ وہ کہنے لگے حضورؐ میں تو پہلے ہی بیعت کر چکا۔ آپ نے فرمایا پھر سہی۔ چنانچہ یہ دوبارہ بیعت کرتے ہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں سلمہؓ تمہارے پاس نہ تو کوئی ہتھیار ہے نہ ڈھال ہے؟ لو یہ ڈھال تو لیجاؤ۔ پھر آخری ریلے میں آپ فرماتے ہیں۔ سلمہؓ تم بیعت نہیں کرتے؟ سلمہؓ عرض کرتے ہیں حضورؐ میں تو دو مرتبہ بیعت کر چکا۔ آپ فرماتے ہیں تیسری بھی سہی۔ چنانچہ یہ آگے بڑھ کر پھر بیعت کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں سبحان اللہ وہ ڈھال جو میں نے دی تھی کیا ہوئی؟ عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ عامر رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ ان کے پاس نہ ہتھیار ہے نہ ڈھال۔ تو میں نے اپنے جی میں خیال کیا کہ یہ تو ٹھیک نہیں۔ چنانچہ وہ ڈھال میں نے انہیں دیدی۔ یہ تھا صحابہؓ کا ایثار۔ ساتھ ہی یہ بھی یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہ تھے غیب داں نہ تھے ورنہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر سنکر جنگ کی تیاری نہ کرتے۔ حالانکہ یہ افواہ غلط تھی۔ اس بیعت کا اس درخت کا ذکر قرآن کریم کی سورۂ فتح میں موجود ہے۔ لیکن شان خدا دیکھئے صرف اسلئے کہ آثار پرست طبقہ کہیں اس متبرک درخت کی پوجا نہ کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بے نشان کر دیا چنانچہ تفسیر ابن کثیرؒ میں ہے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے والد ماجد صاحبؓ بھی ان لوگوں میں تھے جنھوں نے اس درخت تلے بیعت الرضوان کی تھی۔ ان کا بیان ہے کہ اگلے سال جب ہم حج کیلئے چلے تو ہم نے ہر چند وہ درخت اور وہ جگہ تلاش کی۔ لیکن قدرتی پردہ پڑ گیا اور ہم سے وہ جگہ مخفی ہو گئی۔ ہمیں وہ درخت نہ ملا۔ نہ اسکی جگہ ملی۔ یہ بیان فرما کر فرمانے لگے کہ تم نے جو ایک فرضی درخت بنا لیا کہ اس کے نیچے یہ بیعت ہوئی تھی اس کے تو ظاہر باہر معنی یہی ہیں کہ تم ان صحابہؓ سے بھی زیادہ علم والے ہو افسوس ہے آثار پرستی نے مسلمانوں کو خدا جانے کہاں سے کہاں ڈال دیا؟ مجھے کہنے دیجئے کہ اس چیز نے مسلمانوں کو کافر بنا کر چھوڑا۔ یہ آثار اور مقامات مقدسہ کے ساتھ شرک کرنے لگے۔ انھوں نے فرضی قدم شریف بنا لئے۔ فرضی نعلین بنائے فرضی موئے مبارک بنا لئے اور نہ جانیں کیا کیا فرضی مقامات مقرر کر لئے۔ ان پر چڑھاوے چڑھنے لگے ان کی زیارت ہونے لگی۔ ان کے میلے اور عرس لگنے لگے۔ ان پر نذریں اور منتیں اترنے لگیں انہیں چومنے چاٹنے لگے۔ سنو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے معبودان باطل کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے

تمام تفسیروں میں تفسیر ابن کثیر کا وہی درجہ ہے جو حدیث کی تمام کتابوں میں بخاری شریف کا۔ اس کا پورا ترجمہ جس نے بحمد اللہ کر کے چھپوا دیا ہے۔ تعلیل اللہ منی ۱۲ محمد

مونڈھوں کے درمیان۔ ہاتھ میں عربی کمان تھی جس پر ٹیک لگا رہے تھے۔ آتے ہی قبلے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اللہ اکبر کہکر صحابہؓ کو دو رکعت نماز پڑھائی دونوں میں قرأت بآواز بلند پڑھی۔ پہلی میں اذا الشمس کورت پڑھی۔ دوسری میں سورۂ والضحیٰ کی تلاوت فرمائی۔ پھر اپنی چادر کو پلٹی جو اشارہ تھا کہ اسی طرح قحط سالی لوٹ جائے۔ پھر اللہ عزوجل کی پوری اور بہت کچھ حمد و ثنا بیان فرمائی۔ پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگی۔ اَللّٰهُمَّ ضَاحَتْ بِلَادُنَا وَاغْبَرَّتْ أَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا۔ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ مِنْ أَمَاكِنِهَا وَنَاشِرَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيثِ۔ أَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ لِلْآثَامِ۔ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوبِنَا۔ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ مِنْ عَظِيمِ خَطَايَانَا۔ اَللّٰهُمَّ أَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَاكِفًا مُغْزِرًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ مِنْ حَيْثُ يَنْفَعُنَا غَيْثًا مُغِيثًا دَارِعًا رَائِعًا مُمْرِعًا طَبَقًا غَدَقًا خِصْبًا تُنْبِتُ لَنَا بِهِ النَّبَاتَ وَتُكْثِرُ لَنَا بِهِ الْبَرَكَاتِ وَتَقْبَلُ بِهِ الْخَيْرَاتِ۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ فِي كِتَابِكَ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔ اَللّٰهُمَّ فَلَا حَيَاةَ لِشَيْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ إِلَّا بِالْمَاءِ۔ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ قَنَطَ النَّاسُ أَوْ مَنْ قَنَطَ النَّاسُ مِنْهُمْ وَسَاءَ ظَنُّهُمْ وَهَامَتْ بَهَائِمُهُمْ وَعَجَّتْ عَجِيجَ الثَّكْلَى عَلَى أَوْلَادِهَا إِذْ حُبِسَتْ عَنَّا قَطْرُ السَّمَاءِ فَدَقَّ لِذٰلِكَ عَظْمُهَا وَذَهَبَ لَحْمُهَا وَذَابَ شَحْمُهَا۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ أَنِينَ الْآنَّةِ وَحَنِينَ الْحَانَّةِ وَمَنْ لَا يَحْمِلُ رِزْقَهُ غَيْرُكَ۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْبَهَائِمَ الْحَائِمَةَ وَالْأَنْعَامَ السَّائِمَةَ وَالْأَطْفَالَ الصَّائِمَةَ۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمَشَايِخَ الرُّكَّعَ وَالْأَطْفَالَ الرُّضَّعَ وَالْبَهَائِمَ الرُّتَّعَ۔ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا قُوَّةً إِلَى قُوَّتِنَا وَلَا تَرُدَّنَا مَحْرُومِينَ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ (رواہ الکرمانی ورجالہ ثقات)

الٰہی! شہر اجڑنے لگے۔ زمین مرنے لگی چوپائے چیخنے لگے۔ اے ہر جگہ سے برکتوں کے نازل فرمانے والے۔ اے ہر مرکز سے رحمت کے پھیلانے والے۔ تو بارشیں برسا جو ہماری پیاس بجھا دیں۔ گناہوں کی بخشش تجھ ہی سے طلب کی جاتی ہے۔ ہم اپنے تمام گناہوں کو تیرے سامنے لاکہ تجھ ہی سے معافی مانگتے ہیں۔ ہم اپنی تمام خطاؤں سے درگذر چاہتے ہیں۔ الٰہی بہت بہت بارشیں برسا۔ جو ہمیں کفایت کریں۔ الٰہی عرش تلے کے خزانے کھول دے اور ہمیں نفع پہنچا۔ الٰہی بکثرت کافی وافی بہتی کچی نفع دینے والی ضرر سے دور بارشیں برسا کر زمین کی پیداوار کو اگا دے۔ اور ہمیں برکتیں دے۔ خیریت نصیب فرما۔ الٰہی تو نے آپ ہی فرمایا ہے کہ ہر چیز کی زندگی پانی سے ہے پھر پانی کی چیزوں کی پانی بغیر زندگی۔ ناامید جیسے ہوگئے۔ ان کے گمان بدلنے لگے ہیں۔ ان سے جانور پریشان ہوگئے ہیں۔ ان کی چیخ پکار بڑھ گئی ہے۔ بارش کے نہ ہونے نے ان کی کمر توڑ دی ہے۔ ان کی ہڈیاں خالی ہوگئی ہیں۔ گوشت سست پڑ گیا ہے۔ چربی سوکھ گئی ہے الٰہی ان بے زبانوں کی چیخ پکار پر رحم فرما۔ الٰہی ان کی روزی کا تو بظاہر کوئی بھی سامان نہیں۔ پروردگار یہ تو تیرے وسیع دسترخوان کے ہی مہمان ہیں۔ الٰہی ان پریشان حواس جانوروں پر۔ ان جنگل کے چارے سے پیٹ بھرنے والے چوپایوں پر ان بے زبان ننھے منھے بچوں پر۔ جو بھوک کے مارے رو رہے ہیں رحم فرما ان پر کرم کر۔ الٰہی کبڑی پیٹھوں والے بڈھوں پر الٰہی دودھ پیتے بچوں پر۔ الٰہی گھانس پات چرنے والے جانوروں پر رحم فرما۔ الٰہی ہماری قوت طاقت روزی رزق بڑھا دے پروردگار اے ارحم الراحمین! ہمیں اپنے دروازے سے محروم نہ پھیر۔ تو ہی دعاؤں کا سننے والا اور قبول فرمانے والا ہے۔ الٰہی رحم فرما۔ ارحم الراحمین تیری رحمت سب سے بڑی ہے بس ادھر یہ دعا ہوتی ہے ادھر اسقدر جم کر بارش شروع ہوتی ہے کہ لوگوں کو گھر پہنچنا مشکل ہوگیا۔ یہ تھی برکت دعائے رسول کی صلی اللہ علیہ وسلم عہ

(۷۱۹) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ہم لوگ مسجد میں جمع تھے۔ تلاوت قرآن ہم کر رہے تھے۔ جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمیں مخاطب فرما کر فرمایا۔ اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ وَابْتَغُوا بِهِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ قَوْمٌ يُقِيمُونَهُ إِقَامَةَ الْقِدْحِ يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ (احمد) یعنی قرآن پڑھو۔ اور اس کی تلاوت سے مرضیٔ مولا تلاش کرو سنو ایسے لوگ بھی آنے والے ہیں۔ جو اسکے حرفوں کو تولیے درست کرینگے۔ تیر درست اور سیدھے کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس سے دنیا طلب کرینگے۔ آخرت کیلئے کچھ نہ رکھینگے۔

(۷۲۰) حضرت عبد اللہ بن مرفع فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا۔ اس کے اٹھارہ سو حصے کئے۔ ایک ایک حصہ ایک ایک سو کا مقرر کیا۔ یہ زمین پر میوہ تھی۔ لوگوں نے خوب میوے کھائے جس سے انھیں بخار ہوگیا۔ تو حضورؐ کے پاس شکایت لیکر آئے۔ آپ نے اس وقت انھیں خطبہ دیا اور فرمایا۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هٰذِهِ الْحُمّٰى رَائِدُ الْمَوْتِ وَسِجْنُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ ع وَهِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَإِذَا أَخَذَتْكُمْ فَبَرِّدُوا لَهَا الْمَاءَ فِي الشِّنَانِ ۝

عہ استسقاء کے خطبے مسائل وغیرہ خطبات محمدی جلد سوم میں ملاحظہ فرمائیے ۱۲ محمد

مَا بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ یَعْنِی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ ٥
(رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ وَ غیرہ) یعنی اے لوگو! یہ بخار موت کا قاصد ہے۔ اور زمین میں خدائی قید خانہ ہے۔ یہ آگ کا ٹکڑا ہے۔ جب تمہیں یہ (گرم) بخار چڑھے تو اس کے لئے مشک میں پانی ٹھنڈا کرو۔ اور مغرب عشا کے درمیان غسل کر لو +

(۲۱۷) عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ يَوْمًا مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ رَجُلٍ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالُوا الْجَنَّةُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. قَالَ فَمَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ رَجُلٍ مَاتَ فَقَامَ رَجُلَانِ ذَوَا عَدْلٍ فَقَالَا لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا فَقَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. قَالَ الْجَنَّةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. قَالَ فَمَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ رَجُلٍ مَاتَ فَقَامَ رَجُلَانِ ذَوَا عَدْلٍ فَقَالَا لَا نَعْلَمُ خَيْرًا. فَقَالُوا النَّارُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُذْنِبٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ) +
یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم سے حضورؐ نے ایک دن فرمایا۔ بتلاؤ تو جو شخص میدانِ جہاد میں راہِ خدا میں شہید کر دیا جائے۔ اسکی نسبت تم کیا کہتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا وہ جنتی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں انشاء اللہ وہ جنتی ہے۔ اچھا بتلاؤ جو مرا اور دو عادل مسلمانوں نے کہا کہ ہمارے علم میں تو یہ شخص بہت نیک تھا انھوں نے کہا اسکا علم اللہ رسول کو ہے آپ نے فرمایا انشاء اللہ وہ بھی جنتی ہے۔ اچھا بتلاؤ جو مرا اور دو بھلے عدالت والے مسلمانوں نے کہا ہم تو اسکی بھلائی سے بے خبر ہیں اسکی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟ صحابہؓ نے کہا وہ جہنمی ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ گنہگار ہے۔ آگے بخشش خدا کے ہاتھ ہے اور وہ غفور رحیم ہے +

(۲۱۸) یزید بن شجرۃ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میدانِ جنگ میں حضورؐ نے ہمیں خطبہ دیا۔ اِنَّكُمْ قَدْ اَصْبَحْتُمْ بَيْنَ اَحْمَرَ وَاَخْضَرَ وَاَصْفَرَ. فَاِذَا لَقِيْتُمْ [illegible] فَقَدِّمُوْا فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يَحْمِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا ابْتَدَرَتْ اِلَيْهِ ثِنْتَانِ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَاِذَا اسْتُشْهِدَ كَانَ اَوَّلُ قَطْرَةٍ تَقَعُ مِنْ دَمِهٖ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ وَتَمْسَحَانِ الْغُبَارَ عَنْ وَجْهِهٖ وَتَقُوْلَانِ قَدْ اٰنَ لَكَ وَتَقُوْلُ قَدْ اٰنَ لَكُمَا (رَوَاهُ الْبَزَّارُ) یعنی مسلمانو! تم تیس دانتوں میں زبان کی طرح ہو۔ تم سرخ سبز زرد کے درمیان ہو۔ سنو دشمن سے لڑائی شروع ہونے پر آگے ہی آگے بڑھتے رہنا۔ بتدریج غالب آتے جانا۔ سنو! راہ خدا میں جہاں غازی نے حملہ کیا وہیں اس کی طرف دو حورعین نکلتی ہیں جہاں یہ شہید ہوا کہ اس کے خون کا پہلا قطرہ ہی اس کے تمام گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ حوریں آتے ہی اس کے چہرے سے گرد و غبار جھاڑتی ہیں اور کہتی ہیں بس اب تو تیری مسرتوں کا وقت آ گیا۔ یہ بھی کہتا ہے اب تمہاری امیدیں پوری ہوگئیں +

الٰہ العالمین۔ ہمیں بھی اپنی راہ کی شہادت نصیب فرمایا۔ اے بے مانگے عطا فرمانے والے اے بغیر حق کے انعام دینے والے! ہمیں بھی حور و قصور جنان و غلمان عطا فرما۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ. رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ. وَانْصُرْهُمْ عَلٰى اَعْدَائِكَ وَاَعْدَائِهِمْ. وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ٥

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چھیالیسویں جمعہ کا پہلا خطبہ جس میں صلح حدیبیہ وغیرہ کے مواقع کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ٥ وَخَيْرُ الْكَلَامِ كَلَامُ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا ٥ وَاَعْظَمُ الْاٰثَارِ ثَنَاؤُهٗ عَلٰى رُؤُوْسِ الْمَلَاءِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَاَزْكٰى

خطبات التوحید جدید مع خطبات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی بہت سستا

یہ کتاب اہلحدیث کی کام کی ہے اس میں مولانا حمید اللہ صاحب اہلحدیث (سراوہ میرٹھ) کے خطبوں کے ساتھ ہی ساتھ مندرجہ بالا دونوں بزرگوں کے خطبے بھی ہیں۔ نکاح کا خطبہ عیدین کے خطبے بھی ہیں۔ سوا دو سو ۲۲۵ صفحات ہیں۔ کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ چھاپہ بہت صاف ہے۔ حروف بڑے بڑے ہیں۔ واعظوں اور خطیبوں اور ہر لکھے پڑھے اور عوام کو مفید ہے مذہبی مسائل اور دینی احکام مطابق قرآن و حدیث اس میں درج ہیں قیمت اصلی بارہ آنہ ہے لیکن ہم گیارہ آنے میں بھیجد یتے۔ اس کے مضامین کا مختصر فہرست ملاحظہ ہو۔

توحید کا بیان۔ شرک کی برائی۔ علم غیب غیر اللہ کی عبادت کی تردید۔ غیر اللہ کی تعظیم کی تردید۔ قبر پرستی کی برائی۔ حدیث و قرآن کی تابعداری۔ بدعت کی برائی۔ رسوم کی تردید۔ کلمہ شریف کے معنیٰ۔ نماز کی تاکید جماعت کی تاکید۔ درود شریف کی فضیلت نفل نماز کی فضیلت۔ احکام جمعہ۔ ظہر احتیاطی کا رد۔ زکوٰۃ کے احکام۔ رمضان کا بیان روزوں کے مسائل۔ لیلۃ القدر اور اعتکاف کا بیان۔ فطرہ اور خیرات کے مسائل قربانی اور عید کے مسائل۔ توبہ استغفار کا بیان۔ شرعی آداب کا بیان۔ دنیا سے بے رغبتی۔ زہد و توکل صبر و سپاس کا بیان۔ قیامت کی ہولناکیاں قیامت کے احوال۔ جنت دوزخ کا بیان۔ محرم۔ شعبان۔ ربیع الاول ربیع الآخر کی بدعتوں کی تردید۔ اسراف اور جوسر شطرنج شراب جوا زنا کی حرمت عقیقہ۔ ولیمہ وغیرہ کا بیان نصیحتوں کا اور دل کو نرم کرنے کا خطبہ۔ نکاح کا خطبہ مسائل وغیرہ وغیرہ۔ غرض ایک مجموعہ ہے اور عجب دل لبھاؤنا ہے۔ صرف گیارہ آنے قیمت ہے۔ پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

چھ سو صفحات کا ترجمے اور حاشیے والا حمائل کی پوری جلد والا قرآن شریف

ترجمہ بامحاورہ ہے حاشیہ مصری تحریر کا ہے عربی سطروں پر رنگ چڑھا ہوا ہے حروف موتی جیسے ہیں صحت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ جلد منقش نقرئی جالدار ہے کتابت طباعت بہتر ہے۔ دیدہ زیب ہے چیز ہے اور اس وقت بہت سستے ہیں۔ جلد کے دام ۲/۱ تھے ہیں اور ہم اس جلد سمیت آپکو اس وقت صرف ڈیڑھ روپے میں بھیجد یتے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

نو سو صفحات کی ساڑھے چودہ سو سال کی مکمل اسلامی تاریخ
پانچ جلدوں میں مجلد پختہ صرف ساڑھے تین روپے میں۔

سنہ ہجری سے ایک سو سال پہلے سے اس تاریخ کو شروع کیا ہے اس وقت ملک عرب کی اور دنیا کی جو حالت تھی اسکا صحیح اور مکمل نقشہ کھینچا ہے پھر ساری دنیا کی جہالت کا خاکہ کھینچا ہے اور مذہبی حالت بیان کرکے اب حضور کی پیدائش سے انتقال تک کے تمام جزوی کلی واقعات صحت کیساتھ بیان کئے ہیں جس میں کل غزوے جہاد وغیرہ چھوٹی بڑی تمام باتیں آگئی ہیں پھر ازواج مطہرات اور اولاد امجاد کا بیان کرکے چاروں خلفا کی خلافت کا پورا پورا بیان مع فتوحات اسلامیہ کئے ہیں پھر بنو امیہ کی خلافت کے تمام بادشاہوں اور انکی بادشاہت کے تمام واقعات بیان کئے ہیں۔ حکومت اسپین حکومت اندلس قوم تاتار۔ تیمور خاندان خلافت عباسیہ کا پورا بیان ہے پھر خاندان آل عثمان کا پورا ذکر ہے۔ ہندوستان کی سلطنت اسلامیہ کے تمام تر تاریخی واقعات پھر سلطنت کا تنزل انگریزوں کا داخلہ ترکوں کی تمام کارگذاریاں آجتک کی عرب کی آجتک کی حکومت تازہ حالات شریف اور ابن سعود اور تا بیان حکومت مصطفےٰ کمال و سلطان ابن سعود سب کچھ اس میں ہے۔ الغرض ابتدائے اسلام سے آجتک کے تمام اسلامی حالات و تواریخ کا یہ مجموعہ ہے قیمت اسوقت صرف ساڑھے تین روپے مجلد کے ہیں کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ وزن مجلد کا سوا سیر ہے محصول تیرہ آنے جو بذمہ خریدار ہے۔

اوسط درجے کا مصری وضع کا قرآن شریف صرف چھ آنے میں

مصری حروف جیسے حروف اسپیارہ رکوع اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے اس ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ مجلد بارچہ عمدہ سمیت صرف آٹھ آنے میں چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف دس آنے میں منگا لیجئے

حمائل شریف شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمے والی

حاشیے پر موضح القرآن تفسیر مع حرمی کی پوری چمڑے کی گلکتہ کی وضع کی جلد سمیت بہترین چیز اسوقت بجائے چار روپے کے صرف ڈھائی روپے میں ہم سے منگا لیجئے۔ نوٹ:۔ ہر قسم کے قرآن شریف طلب فرماتے وقت فرمائش کیساتھ نصف پیشگی بھیجا کریں ورنہ تعمیل فرمائش نہ ہوگی +

کارڈ سائز حمائل شریف حضرت شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم محدث دہلوی کے ترجمہ والی حاشیہ مجلد صرف گیارہ آنے میں

ایسا مستند ترجمہ جو دو سو برس سے مسلمانوں کے ہر طبقہ میں مقبول ہے اور جو لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی۔ یہ حمائل ایسے وقت میں چھپوائی ہے جبکہ کاغذ معمول سے تین گنا زیادہ مہنگا ہے۔ پھر بھی ہم نے بہت ہی ارزاں ہدیہ رکھا ہے۔ سات سو بیس صفحات کی ضخامت ہے کاغذ نہایت سفید چکنا ہے۔ چھپائی خدا کے فضل سے بہت صاف ہے صحت بھی بہت احتیاط اور امکانی کوشش کے ساتھ ہوئی ہے۔ ہدیہ بلا جلد حاشیہ صرف نو آنے مجلد بارچہ حاشیہ گیارہ آنے۔ مجلد چرمی نقرئی جزبندی کی صرف چودہ آنے (۱۴/)

نیا اور سستا دو ترجمے والا معجز نما قرآن شریف صرف ایک روپیہ آٹھ آنے میں

یہ قرآن شریف بھی بہت بہتر چھپا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ پڑھنے سے پہلے اس کی خوب روئی گرویدہ کر لیتی ہے۔ دو ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ لفظی مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا۔ دوسرا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی کا بامحاورہ۔ ابتدا میں ایک بسیط خلاصہ پر شان نزول اور ضروری معلومات وغیرہ۔ ہدیہ بلا جلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ مجلد چرمی کونے پشتے کا صرف دو روپے۔ مجلد چرمی نقرئی کامل ۔۔۔ روپے جاتے ہیں۔

منیجر۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

اخبار محمدی دہلی رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

خریدار نمبر ۲۱۴۴ بخدمت جناب منیجر صاحب

"رسالہ جامعہ" قرول باغ ۔ دہلی

New Delhi

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم

اللہ و رسول کی مخالفت کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں ✦

مسلک سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک ✦ جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اخبار محمدی

۵۸۹

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو خلق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے محصول
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خیر وی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جن کی بابت خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہیے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضروری ہے۔

ایڈیٹر و مالک

خطیب الہند مولوی محمد صاحب جونا گڑھی مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

جلد ۱۸ | بابت یکم فروری سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۳ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۰

وعظ ممتاز — حضرت ممتاز صاحب "ویروی" ملتان

دل بے کیف میں کچھ لذت ایمان پیدا کر
تو اپنی زندگی کا آپ ہی سامان پیدا کر

نبی کے نقش پا پر چل سلف کی شان پیدا کر
تن بے جان میں مسلم ذرا ہیجان پیدا کر

یہ طامع خود غرض آ کر تمہارے دوست بنتے ہیں
محبت اور مطلب میں ذرا پہچان پیدا کر

کرم کر تو غریبوں بیواؤں اور یتیموں پر
یحب المحسنین کی اپنے دل میں شان پیدا کر

گزشتہ عظمتوں کی یاد آئے دیکھ کر تجھ کو
مطیع ہاشمی بن کر پھر اگلی شان پیدا کر

فدائے ملک و ملت بن کمال علم و صنعت کر
نیا انداز محبوبی نرالی شان پیدا کر

اگر ہے شوق اپنی قوم کی اصلاح کا دل میں
نیا کر حوصلہ پیدا نئے ارمان پیدا کر

محبت سے جو تیرے کام میں مصروف رہتا ہو
تو ایسے دوست دنیا میں دل نادان پیدا کر

کہاں تک ذوق غولانی رہیگا حسن خود بیں کو
ذرا پردے میں رہنے کے نئے سامان پیدا کر

مسافر ہے یہاں ممتاز تیرا دل نہیں لگتا
بس اب عقبیٰ کو جانے کیلئے سامان پیدا کر

فرمان محمدی — قبروں پر کون سے کام جائز ہیں اور کونسے منع ہیں؟ سب کا بیان۔ زیارت قبور کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ اور کونسا منع ہے؟ نیز قبروں پر چڑھاوے چڑھانے عرس وغیرہ کئے جانے کا سب [illegible] قیمت ایک آنہ۔ **فیصلہ محمدی** نبوں پر پھول [illegible] چڑھانے اور رقت سے پکے نکالنے کی تردید [illegible] قیمت ایک آنہ۔ **صمصام محمدی** موجودہ زمانے کے [illegible] جو قبر پرستی اور بیا [illegible] کرتے ہیں اور اللہ جو [illegible] ان کے جوابات اور [illegible] ثبوت پیش کئے۔ پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سوا کسی اور کی پوجا مت ہونے دو!

اتنا کام ہمارا تھا کہ آپ کو ہتھیار بند کر دیں اب یہ آپ کا کام ہے کہ ان ہتھیاروں سے کام لیں اور خدا کی توحید کو پھیلا دیں۔ قبروں کو پختہ کرنے اونچی بنانے۔ ان پر قبے گنبد وغیرہ بنانے کی حرمت کی حدیثیں۔ قبے وغیرہ گرا دینے اور پکی قبروں کو توڑ دینے کی حدیثیں۔ پختہ قبروں اور گنبدوں کی حرمت پر امام ابو حنیفہؒ کے اقوال۔ حنفی مذہب فقہ کی کتابوں کے حوالے۔ قبوں اور گنبدوں وغیرہ کے توڑ دینے کا ثبوت حنفی مذہب سے۔ قبوں کو جائز کہنے والوں کی تمام دلیلوں کے جوابات۔ تبرکات اور آثار پرستی کی زبردست تردید۔ بناوٹی مزارات کا شرعی حکم۔ شریعت اور مصلحت کا فرق۔ قبوں اور گنبدوں اور آثار پرستی کی نجاست پر مہر خداوندی۔ بتوں اور باطل کو توڑنے کی تمام ہیولیٰ کی سنت۔ اولیاء اللہ کے مقبروں کو گرا دینے کا فعل نبوی۔ جو جگہ غیر اللہ کی عبادت کی ہو اس کے توڑ دینے اور ڈھا دینے کے دلائل اس کی بابت موجودہ علمائے حنفیہ کا فتویٰ وغیرہ۔ یہ مضمون پر مولانا محمد صاحب کی کتاب ہم نے چھپوائی ہے۔ قیمت صرف چار آنے۔ مفت تقسیم کرنے کیلئے زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو ساڑھے بارہ روپے کی ایک سو۔ چار روپے کی پچیس۔ محصول ڈاک قیمت کے علاوہ ہے ہمارے ہاں سے منگوا کر قبر پرستی اور آثار پرستی کے خلاف مسلمانوں کو توحید سکھائیے۔ **ریحان محمدی** اس کتاب میں ماہ محرم الحرام کے مسائل و فضائل ہیں اور تاریخ تعزیہ اور تردید تعزیہ بھی ہے۔ ساتھ ہی ارشادات امام ابو حنیفہؒ اور موجودہ علماء حنفیہ کا تعزیہ کی تردید میں فتویٰ بھی ہے۔ اہل حدیث بھائیو! اس کتاب ہم سے صرف ڈیڑھ روپے میں ایک سو منگا کر مسلمانوں میں تقسیم کیجئے۔ پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر

ترکی و برطانیہ کی اہم جنگی گفتگوئیں

برطانیہ کے بحری بری اور فضائی حکام کی وہ گفتگوئیں انگورہ میں مکمل ہو چکی ہیں جو انہوں نے ترکی کے جنگی حکام کے ساتھ جاری رکھیں جن کے دوران میں وہ تمام مسائل زیر بحث آئے جو جنگ کی جدید صورتوں سے تعلق رکھتے تھے جو ترکی کے لئے خطرات ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ترکی جنگ میں شریک ہو سکتا ہے۔ برطانوی مشن اتوار کو انگورہ سے روانہ ہو جائیگا۔ وہ کرابوک میں ترکی کے اسلحہ ساز کارخانوں کا معائنہ کریگا۔

جرمنی کو ترکی کی تازہ للکار!

ترکی ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ اگر کسی نے ترکی پر حملہ کیا تو ترکی بھوکے شیر کی طرح ان پر پل پڑے گا ترکی کو اپنی آزادی کی حفاظت مطلوب ہے۔ جو کسی صورت میں ہاتھ سے جانے نہیں دی جا سکتی۔ ترکی فوج آہنی دیوار ہے اور مملکت ترکیہ کو اس پر پورا بھروسہ ہے جو اس سے ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائیگا۔

ترکی میں زلزلہ و سیلاب

ترکی پر کئی مہینے سے آسمانی ابتلاؤں کا دور گذر رہا ہے۔ چند مہینے پیشتر اناطولیہ میں ہولناک زلزلے آئے۔ پھر دریاؤں میں طغیانی آ گئی۔ ہزارہا نفوس اور کروڑ ہا روپے کے اموال تلف ہو گئے۔ ساری دنیا نے ترکی کی اس مصیبت میں دست امداد بڑھایا۔ اب چند روز ہوئے پھر ایک علاقہ میں زلزلہ آیا۔ اس زلزلہ سے تو بہت زیادہ نقصان نہ پہنچا تھا لیکن انطاکیہ کے علاقہ میں دریائے آسی کے بڑھ جانے سے جو سیلاب عظیم آیا۔ اس سے بیشمار پل۔ بہت سے کارخانے اور سڑکیں برباد ہو گئیں۔ وسیع قطعات اراضی زیر آب ہو گئے۔ ہزارہا درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ دیہیوں کی کثیر تعداد تلف ہو گئی اور بہت سے انسانوں کی جانیں بھی گئیں۔ بارش ابھی موسلا دھار جاری ہے۔ حکومت رقبہ متاثرہ سے باشندوں کو منتقل کر رہی ہے۔ سلسلہ رسل و رسائل کے منتقل ہو جانے سے مشکلات بہت بڑھ گئی ہیں۔

ان آفات ارضی و سماوی میں اس کے سوا اور کیا تدبیر ہو سکتی ہے کہ بارگاہ باری تعالیٰ میں دعا کی جائے کہ وہ اپنے عاجز بندوں پر رحم کرے اور ترکی قوم کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

افغان وزیر پشاور میں

سردار عبد المجید خاں افغان وزیر کل شام کو کابل سے پشاور تشریف لائے وہ امریکہ جا رہے ہیں۔ خیبر ایجنسی کے افسروں نے ان کا استقبال کیا +

— وزیر خارجہ افغانستان نے جمہوریہ فنلینڈ کے صدر کی وفات پر جو پیغام تعزیت بھیجا تھا اسکے جواب میں وزیر خارجہ فنلینڈ نے دلی تشکر کا پیغام بھیجا +

— وزیر تعلیمات افغانستان نے نئے اصول تعلیم کے مطابق نصاب تیار کرایا تھا اب تیار شدہ کتابیں اصلاح و نظر ثانی کے لئے مختلف علمی مجالس کے سپرد کر دی ہیں +

— کابل کی طبی یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ کی ایک جماعت کو عمل و تجربہ کی غرض سے ہندوستان بھیجا گیا ہے +

مردم شماری کے متعلق قائد اعظم کی اپیل

مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک صحافتی بیان کے ذریعہ مسلمانان ہند سے اپیل کی ہے کہ وہ افسران مردم شماری کو ہندوستان کے ہر گوشہ میں ہر طرح کی مدد دیں۔ اور ان سے تعاون عمل کریں۔ انہوں نے اس مسئلہ پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ نسل اور فرقہ کے سوال کے متعلق ہر مسلمان کو چاہیئے کہ جواب میں "مسلم" لکھوائے۔ اور مذہب کے سوال پر ہر مسلمان کو جواب "اسلام" دینا چاہیئے مادری زبان "اردو" بتلانا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی اردو نہیں جانتا تو جس زبان میں وہ گفتگو کرتا ہے اسے اپنی مادری زبان بتلانا چاہیئے۔ مسٹر جناح اس کی امید کرتے ہیں کہ ہر گھر کا بزرگ اپنے خاندان کو بتلانے میں احتیاط رکھیگا۔ اور صحیح تعداد نام لکھوائیگا۔ اور اس معاملہ میں ہر طرح کی تدابیر پورے ہندوستان میں اختیار کئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

مردم شماری کے متعلق مسلمانوں کو انتباہ

مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال اور مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی سکریٹری بنگال پراونشل مسلم لیگ نے اورینٹ پریس کی وساطت سے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے۔

"چند دن ہوئے ہم نے مسلمانان بنگال کو اس امر کی تنبیہ ضرورت جتائی تھی کہ وہ اپنے آپ کو اس طرح منظم کریں کہ آئندہ مردم شماری کے سلسلہ میں ہندو مہاسبھا جو سازباز کر رہی ہے اس کی یہ تمام شر انگیز مساعی بیکار ثابت ہوں۔ ہم نے اپنے ہندو اور مسلمان دوستوں کے سامنے یہ بات واضح کر دی ہے کہ جائز یا ناجائز طریقہ پر یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ہندوؤں کی آبادی زیادہ دکھائی جائے اور مسلمانوں کی کم۔ لہٰذا ہم پھر اپنے مسلمان بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہوشیار رہیں۔ اور اس کا خیال رکھیں کہ ان کے ناموں وغیرہ کے اندراجات صحیح ہوتے ہیں یا نہیں۔

درخواست دعا

میرے والد سید محمد شریف صاحب کئی روز سے عارضہ فالج میں مبتلا ہیں ناظرین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا کامل عطا فرمائے۔ — محمد یحییٰ گھرپاوی

انتقال پر ملال

افسوس کہ چار ماہ کی علالت کے بعد آج صبح ۸ بجے جناب مولانا مولوی حبیب اللہ صاحب چھپرولی مدرس مدرسہ جامعہ رحمانیہ مدنپورہ بنارس انتقال فرما گئے انا للہ ناظرین مرحوم کا جنازہ غائبانہ پڑھیں اور پسماندوں کے لئے صبر کی دعا کریں۔ — قاری احمد سعید۔ بنارس

انتقال

میرے والد صاحب مسمی عبد الحق صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ ناظرین نماز جنازہ غائبانہ پڑھیں اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ — محمد نسیم

سکندر آباد کا شہری رقبہ حضور نظام کے حوالے کر دیا جائیگا

معلوم ہوا ہے کہ سکندر آباد شہر کے رقبہ کو نظام گورنمنٹ کے حوالے کرنے کیلئے عارضی طور پر ۱۳ مارچ کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔ یہ انکشاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سکندر آباد نے ایک سرکلر میں کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو جو ریذیڈنٹ حیدر آباد کا انڈر سکریٹری بھی ہے اس رقبہ میں تمام فوجداری اختیارات حاصل ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سکندر آباد چھاؤنی نمبر ۱۸۹۸ء

سوانح حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تعزیہ داری اور ماہ محرم کے احکام

(از ایڈیٹر عفی عنہ)

نام و نسب

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابو طالب بن عبد المطلب بن ہاشم ہاشمی ہیں۔ آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند ہیں حضورؐ کے پیارے راج دلارے محبوب اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہیں اور ان کے بڑے بھائی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا بیٹا کہہ کر یاد فرماتے۔ اور دعا کرتے کہ خدایا یہ دونوں میرے محبوب ہیں تو بھی ان سے محبت رکھ۔ یہ دونوں بھائی شکل و شباہت میں حضورؐ سے بہت ہی ملتے جلتے ہوئے تھے۔

فضائل

ایک مرتبہ آپ ان دونوں بچوں کو اپنے کندھوں پر بٹھائے فرمانے لگے کہ ان کا دوست مجھ سے محبت رکھنے والا ہے۔ اور ان سے دشمنی کرنے والا مجھ سے دشمنی رکھنے والا ہے۔ آپ کا ارشادِ مبارک ہے کہ یہ دونوں نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت شعبان سن چار ہجری میں ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ کہتے ہیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام زمین والوں سے زیادہ آسمان والوں کا محبوب آج کے دن یہی ہے۔ آپ کی اقامت مدینہ شریف میں ہی رہی۔ اپنے والدِ بزرگوار کے ساتھ جنگِ جمل جنگِ صفین قتلِ خوارج میں شرکت کی اور والد صاحبؓ کی شہادت تک انکے قدم نہ چھوڑے۔

کوفیوں کی عقیدت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد والیٔ مدینہ ولید بن عتبہ بن ابی سفیان نے آپ کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ آپ سے بیعت لے لے۔ لیکن آپ نے جواب دیا کہ مجھے کچھ مہلت ملنی چاہیئے۔ والیٔ مدینہ نے اسے منظور کرلیا۔ آپ مدینہ سے نکل کر مکہ شریف آگئے۔ یہاں کوفیوں کے پیغام آنے شروع ہوئے کہ ہم آپ کی بیعت کرینگے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ یہاں تشریف لائیں۔ یا اپنے کسی خلیفہ کو یہاں بھیجدیں۔ آپ نے اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو بھیجدیا۔ اس وقت کوفہ کی گورنری پر نعمان بن بشیر انصاری تھے۔ یہاں آکر امام مسلم عوسجہ نامی ایک شخص کے ہاں ٹھیرے۔ اسی وقت کوفیوں کے جتھے کے جتھے آنے شروع ہوئے۔ بارہ ہزار کوفیوں نے آپ کے ہاتھ پر حضرت حسینؓ کی بیعت کی۔ یزید جو اس وقت سلطنت پر تھا اس کے طرفداروں میں سے کسی نے یہ تمام خبریں پرائیویٹ طور پر یزید کو لکھ بھیجیں۔ یزید نے اسی وقت عبید اللہ بن زیاد کو خط لکھا کہ میں نے تجھے بصرے کے ساتھ ہی ساتھ کوفے کا بھی گورنر کیا۔ تم فوراً وہاں پہنچو اور مسلم بن عقیلؓ کو گرفتار کرکے قتل کردو۔ یہ وہاں سے بصریوں کا لشکر لے کر کوفے آیا۔ یہاں پہنچتے ہی اپنے مولیٰ کو بلاکر تین ہزار درہم دے کر کہا کہ تم کوفے میں اپنے تئیں اہل حمص کا ظاہر کرو اور یہ کہو کہ میں امام مسلمؓ سے بیعت کرنے اور حمص والوں کی طرف سے یہ رقم ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس طرح ان کا پتہ چلاکر یہ رقم بھی انہیں پہنچا آؤ۔ اور ان سے بیعت بھی کر آؤ تاکہ ان کی جگہ اور ان کا حال معلوم ہوجائے۔ یہ چلا اور نہایت ہی اعلیٰ مکاری اور ہوشیاری سے اس نے پتہ چلالیا۔ امام مسلمؓ کے پاس پہنچکر بیعت بھی کی اور رقم بھی پیش کردی لیکن واپس جاکر تمام رازوں سے عبید اللہ بن زیاد کو خبردار کردیا۔ عبید اللہ بن زیاد کے یہاں آنے کی خبر امام مسلمؓ کو ہو گئی تھی۔ اس لئے آپ نے اس گھر کو چھوڑ دیا تھا اور اس وقت ہانی بن عروہ مرادی کے ہاں قیام رکھا تھا۔ عبید اللہ کو جب اپنے مولیٰ سے یہ سب پتہ مل گیا تو اس نے ہانی کو بلواکر دریافت کیا کہ مسلم بن عقیل کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا مجھے کیا معلوم۔ اسی وقت عبید اللہ کا وہ مولیٰ جو درہم لیکر آیا تھا اور بیعت کر آیا تھا آموجود ہوا۔ انہیں ہانی کے ہاتھوں کے طوطے اڑگئے حیران رہ گیا اور بے تکا ہوکر کہنے لگا۔ [illegible] مجھے معاف فرمایا جائے۔ واللہ میں نے انہیں نہیں بلوایا۔ ہاں جب وہ بے بلوائے میرے ہاں آن پڑے تو مروت کے خلاف تھا کہ میں انہیں دھکے دیدوں میں نے انہیں ٹھیرالیا۔ عبید اللہ نے کہا اچھا جاؤ اور انہیں دربار میں حاضر کرو۔ اس پر یہ جھجکے اور حکم برداری کرنے سے [illegible] اس نے انہیں خوب پیٹا۔ اور قید کردیا جب یہ خبر اس کی قوم کو پہنچی تو انہوں نے قصر شاہی کا محاصرہ کرلیا ہتھیاروں کی جھنکار سنکر عبید اللہ نے قاضی شریح کو حکم دیا کہ آپ جاکر اس مجمع کو ٹھنڈا کیجئے۔ ان سے کہدیجئے کہ ہم نے ہانی کو صرف مسلم بن عقیلؓ کے حالات اور ان کی خبریں دریافت کرنے کے لئے روک رکھا ہے۔ ہماری طرف سے انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچیگی۔ حکومت تمہیں ہر طرح مطمئن کرتی ہے تم بے فکری کے ساتھ واپس ہوجاؤ۔ یہ سنکر مجمع کو تسکین ہوگئی اور وہ لوگ واپس چلے گئے۔

الکوفی لا یوفی

امام مسلمؓ کو جب یہ حالات معلوم ہوئے تو آپ نے اپنے بیعت کرنے والوں کو آواز دی یہ لوگ ہڑبڑاکر اٹھ کھڑے ہوئے اور چالیس ہزار کا کوفی لشکر امام مسلمؓ کے اردگرد جمع ہوگیا۔ امام مسلمؓ بھی سوار ہوکر اس لشکر کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے۔ ادھر عبید اللہ بن زیاد نے ان کوفیوں کے سرداروں کو

محلِ شاہی میں جمع کیا۔ اور ان سے کہا کہ جا کر اپنے اپنے قبیلہ والوں سے کہو کہ وہ ہمارا ساتھ دیں۔ انہوں نے یہی کیا اور امام مسلمؒ کے یہ بے وفا ساتھی کوئی سرک سرک کر دشمنوں میں ملنے لگے۔ آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے ہی پہلے یہ لوگ ہزاروں کی تعداد میں شاہی لشکر سے جا ملے اور امام مسلمؒ چند سپاہیوں کے ہمراہ رہ گئے۔ حیران تھے کہ یہ کوفی کس قدر بے وفا غدار بدعہد پیمان شکن اور بے ایمان ہیں۔ رات کا اندھیرا ہونا تھا کہ باقی کے لوگ بھی اندھیرے ہی اندھیرے میں ایک ایک دو دو ہو کر سرکنے لگے تھوڑی دیر میں آپ دیکھتے ہیں کہ چالیس ہزار کوفیوں میں سے آپ کے ساتھ ایک بھی نہیں ہے۔ سچ ہے اَلْکُوْفِیْ لَا یُوْفِیْ۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

اب امام مسلمؒ وہاں سے چلے۔ راستے میں ایک عورت کے گھر پر جا کر اس سے کہا کہ مجھے پانی پلا دو۔ وہ پانی لائی آپ کو پلایا۔ آپ پی کر وہیں کھڑے کھڑے کچھ سوچنے لگے۔ عورت نے کہا کیا بات ہے؟ آپ بہت تردد میں ہیں آپ کون ہیں؟ کس حال میں ہیں؟ آپ نے اس کے سوال پر اپنا نام بتلا دیا اور کہا کیا تم مجھے اجازت دے سکتی ہو کہ میں یہ رات تمہارے ہاں چپکے سے گذار دوں؟ اس نے بخوشی اسے منظور کر لیا۔ آپ اس کے ہاں رات گذارنے کے ارادے سے ٹھہر گئے۔

امام مسلمؒ کی شجاعت

اس عورت کا ایک لڑکا تھا محمد بن اشعث کے موالی میں سے۔ اس نے جا کر محمد بن اشعث سے یہ کل ذکر کر دیا۔ اس نے جا کر عبید اللہ بن زیاد سے جڑ دی۔ وہاں سے دوڑ آ گئی۔ ہتھیار کی اچانک جھنکار نے امام مسلمؒ کو ہوشیار کیا اور آپ نے دیکھا کہ سارے گھر کا محاصرہ فوج نے کر رکھا ہے اور ہر ایک مسلح سوار ان کے خون کا پیاسا ہے۔ بہادری اور شجاعت کے خاندانی جوہر نے اس نامردی سے تو آپ کو روک دیا کہ بے بسی کے ساتھ قتل ہوں۔ مردانہ وار تلوار سوت کر لشتے ہوئے مجمع میں تنہا کھڑے ہو گئے اور للکار کر پیترا بدل کر تیار ہو گئے۔ یہ رنگ دیکھ کر محمد بن اشعث آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا میں آپ کو امن دیتا ہوں آپ میری امن میں آ جائیے۔ آپ نے یہ قبول فرما لیا۔ اس نے آپ کو اپنے ساتھ لیا اور عبید اللہ بن زیاد کے پاس آیا۔ اس نے دیکھتے ہی حکم دے دیا کہ انہیں محلِ شاہی کے کنگورے پر چڑھا کر وہیں ان کی گردن مار دی جائے چنانچہ یہی ہوا۔ ان کے قتل کے بعد اس سفاک نے حکم دیا کہ ہانی بن عروہ جن کے گھر آپ ٹھہرے تھے اسے بھی قتل کر دیا جائے اور ان دونوں کی نعشیں سولی پر لٹکا دی ہیں۔

امام حسینؓ کا سفر

یہاں تو یہ ہو رہا تھا ادھر اہلِ کوفہ کے خطوط ان کے پے در پے قاصدوں کے تقاضے اور ان کی بیعت کی ظاہری تعداد کی کثرت ان کے جان چھڑکنے کے زبانی وعدوں اور ان کی کھینچا تانی سے مجبور ہو کر انکی خواہش پوری کرنے کے ارادے سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ سے کوفے کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ قادسیہ سے تین میل ادھر تک کا سفر ختم کر چکے تھے کہ حُر بن یزید تمیمی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اطلاع دی کہ آپ خدارا لوٹ چلئے۔ کوفے میں کوئی خیریت اور بھلائی نہ پہلے تھی نہ اب ہے۔ یہ بے وفا جرگہ۔ یہ دنیا پسند بزدل گروہ۔ آپ سے باغی ہو گیا ہے۔ آپ کے دشمنوں سے سازباز کر لی ہے۔ روپے کے لالچ اور ہتھیاروں کے خوف نے ان کے دل پھیر دئے ہیں۔ امام مسلمؒ کو تنہا چھوڑ کر یہ مکار روباہ بازی کر کے یزیدی ہو گئے ہیں۔ اہلِ کوفہ سے وفاداری کی امید ریت سے تیل نکالنا ہے۔ خدارا جلد واپس چلئے۔

عزمِ حسینؓ

واقعات کی رفتار کو، اپنی حالت کو سامنے رکھ کر سبطِ رسولؐ نے بھی اس رائے سے موافقت کی اور واپس لوٹنے کا مصمم قصد کر لیا لیکن امام مسلم شہیدؒ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائیوں اور قریبی رشتے داروں نے جو آپ کے ساتھ تھے کہا کہ ناممکن ہے کہ ہم اپنے مرحوم بھائی کا بدلہ چھوڑ دیں۔ ہماری رگوں کے خون کا آخری قطرہ بھی اپنے مظلوم شہید بھائی کے خونِ ناحق کا بدلہ لینے میں ہم بہا دیں گے یہ سنکر آپ مجبور ہو گئے۔

عبید اللہ بن زیاد نے قتلِ مسلم اور بغاوت اہلِ کوفہ سے فارغ ہو کر امام حسینؓ کی لڑائی کے لئے ایک زبردست لشکر عمرو بن سعد کی ماتحتی میں روانہ کر دیا تھا۔ اس لشکر نے میدانِ کربلا میں سبطِ رسولؐ کو گھیر لیا۔ اس وقت آپ کے ہمراہ پینتالیس سوار اور تقریباً ایک سو پیدل تھے۔ جن میں اکثر آپ کے اپنے گھرانے کے آدمی تھے۔ جب کوفیوں کے اس لشکر نے ہمراہیانِ حسینؓ کو گھیرا تو آپ نے ان کے امام عمر بن سعد سے ملاقات کی اور اس سے فرمایا کہ دیکھو میں تین باتیں پیش کرتا ہوں ان میں سے آپ جونسی منظور کر لیں مجھے منظور ہے اوّلاً تو یہ کہ میں یہاں سے کسی جگہ چلا جاؤں دوسرے یہ کہ میں واپس مدینہ شریف پہنچ جاؤں۔ تیسرے یہ کہ میں اپنا ہاتھ یزید بن معاویہ کے ہاتھ میں دیدوں عمر بن سعد نے آپ کی یہ بات مان لی۔ اور عبید اللہ کو لکھ بھیجا۔ لیکن اس شقی القلب نے جواب دیا کہ میں اسے نہیں مانتا۔ ہاں اگر وہ میرے ہاتھ میں ہاتھ رکھ دیں تو مجھے منظور ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسے قبول نہیں فرمایا اس پر جنگ شروع ہو گئی۔

شہادت

منظورِ خدا یہی تھا۔ یہ مٹھی بھر پاکباز جماعت ان دیووں کی کثرت کا مقابلہ نہ کر سکی اور مظلومانہ طور پر حضرت امام حسینؓ شہید کر دئے گئے۔ آپکے ساتھ آپ کی اہلِ بیت کے سترہ نوجوانوں نے بھی جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اللہ اُن سب پر اپنی

رضامندی اور رحمت نازل فرمائے۔ باقی کے لوگ زندہ گرفتار کر لئے گئے۔ بدکش و بے حمیت والی کوفہ عبیداللہ بن زیاد نے مزید بد باطنی ہی کر کے امام مظلوم شہید رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا سر مبارک یزید کے پاس بھیج دیا۔ اسی کے ساتھ اس نے بقیۂ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی وہیں روانہ کر دیا۔ یزید نے ان کی بڑی عزت کی اپنے گھر انہیں اتارا اور پھر تمام سامان تیار کر کے انہیں بعزت مدینہ بھیج دیا + (اصابہ ملتقطاً) +

تنبیہ

ناظرین کرام! یہی سوانح امام اور سچا کربلا نامہ اور صحیح شہادت نامہ مختصراً یہ ہے۔ جو ہم نے لکھا افسوس ہے کہ اس واقعہ کو اگلوں اور پچھلوں نے بہت ہی مبالغے سے بڑھا لیا ہے۔ ہزار ہا صفحات سیاہ کر ڈالے ہیں۔ اور بڑھا چڑھا کر سے کہیں کا کہیں پہنچا دیا ہے۔ سوکھی گیلی سچی جھوٹی غلط صحیح باتیں بے سر و پا قصے محض سننے سنانے افسانے اور رافضیوں کی گھڑنت کو اس میں ملا کر رائی کا پہاڑ تنکے کا تاڑ۔ سایہ کا بھوت اور لکیر کا سانپ بنا لیا ہے۔ ان فضول قصوں ان نامراد مرثیوں کے پیچھے مسلمانوں کو ہرگز نہ پڑنا چاہئے۔ آل رسول کی محبت اور قاتلان حسین رضی اللہ عنہ سے اور دشمنان اہل بیت سے نفرت بیشک اسلامی امر ہے۔ لیکن واقعات کے بیان میں زیادتی مبالغہ جھوٹ تعصبہ خوانی اور بیجا اس فسانہ نویسی اور ناولانہ دلفریبی مرثیوں کا رنگ اور شاعرانہ تخیل کی چاٹ پوری بے ایمانی کوری لعنت اور محض پھٹکار ہے +

مسلمانو! سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اسلام میں کوئی انوکھا واقعہ نہیں آپ سے بڑھ کر آپ سے افضل اور آپ سے اعلیٰ اسلام کی بہت سی پاکیزہ ہستیاں اس سے بہت زیادہ مظلومانہ طور پر شہید کر دی گئی ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی اور آپ کے والد کی شہادت کو دیکھئے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بے کسی بے بسی عاجزی انکساری کی شہادت کا دلدوز جگر سوز واقعہ ہمارے سامنے ہے۔ آہ! دل و دماغ کو معطل کر دینے والا بطل اسلام فاروق اعظم کا سانحۂ شہادت کچھ کم ہوشربا ہے؟ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، سیدنا امام جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے روح فرسا واقعات کیا عالم اسلام بھول گیا ہے؟ لیکن تعجب سا تعجب ہے کہ ہمارے زمانے کے مسلمانوں نے آج اپنے سامنے صرف اس ایک واقعہ کو رکھ کر اسے رنگ روغن چڑھا کر بڑھا چڑھا کر ہندوانہ رسوم اور جاہلانہ افعال اور احمقانہ حرکات کا ایک ذریعہ بنا لیا ہے فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ +

اسلام اور توحید

دنیا میں سب سے پہلا وہ دین جس نے باطل پرستی کی ظلمت کو حق پرستی کے نور سے بدلا۔ جس نے جھوٹے معبودوں کا سر نیچا کر کے سچے رب العالمین کی توحید کا جھنڈا بلند کیا۔ جس نے مخلوق پرستی کو ٹھکرا کر خالق پرستی جمائی جس نے کمزور ہستیوں کی طرف سے ہٹا کر انسانوں کی باگیں ایک زبردست زور آور ہستی کے ہاتھ میں دیدیں۔ غرض جس نے مخلوق کو خالق سے اور عابد کو معبود سے ملا دیا۔ آہ آج اس کے نام لیواؤں نے اس کی سکھائی ہوئی منتری اور خالص توحید سے ایسی نظریں پھیر لیں کہ ع ان تلوں تیل ہی نہ تھا گویا۔ نام کے مسلم۔ اور کام کے مشرک۔ ہمیشہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پڑھتے رہیں مگر کبھی بھولے سے بھی اس کے معنی کیطرف توجہ نہیں کرتے ورنہ یہ پاکیزہ کلمۂ توحید کا پورا سبق پڑھانے میں یہیں کافی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جیسی ذات خدا کی ہے نہ تو ایسی کسی کی ذات ہے نہ اُس جیسی کسی کی صفات ہیں نہ ان کاموں کے لائق کوئی اور ہے جو اُس کے لئے کئے جاتے ہیں۔ ہر ایک وہ وصف جو خدا میں مانا جائے۔ ہمارا کلمہ ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ پھر وہ وصف کسی اور میں نہ مانا جائے۔ جو کام خدا کے لئے کیا جائے وہ کام خدا کے سوا کسی اور کے لئے نہ کیا جائے مثلاً جب ہم نے مانا کہ دُور اور نزدیک کی پکار کا سننے والا خدا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑیگا کہ اور کوئی ایسا نہیں کہ ہماری دور اور نزدیک کی آواز کو سن سکے۔ جب ہم نے حاجتوں کو پورا کرنے والا اور مُرادوں کو بر لانے والا اللہ تعالیٰ کو مانا تو لامحالہ ماننا پڑیگا کہ کوئی اور ایسا نہیں۔ جب ہم نے مال و اولاد تندرستی و رزق کا عطا فرمانے والا اور ان میں برکتیں دینے والا خدا کو سمجھا تو ضرور ماننا پڑے گا کہ خدا کے سوا کوئی اور ان کاموں کو نہیں کر سکتا۔ جب مان لیا کہ اُس کے سامنے ہمیں سجدہ کرنا چاہئے اس کے گھر کا طواف کرنا چاہئے اس سے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس کے نام پر جان و مال تصدق کرنا چاہئے تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہمیں سکھاتا ہے کہ بس پھر یہ کام کسی اور کے لئے کرنے گویا کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو توڑ دینا ہے۔ یہی حکم رب العالمین کی طرف سے ہر پیغمبر کو ملتا رہا۔ قرآن شاہد ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ہم نے تمام پیغمبروں کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ صرف میری ہی عبادت کیا کرو +

مسلمان اور توحید

مگر افسوس اب اس کلمہ پڑھنے والوں نے خدا تعالیٰ کے کل اوصاف مخلوق میں مان لئے۔ ادھر وہ خدا کو پکارتے ہیں اُدھر نبیوں ولیوں شہیدوں اور اماموں کو۔ خدا کے نام پر مال کو صدقہ کیا تو اماموں کے نام بھی کچھ نذر چڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد میں سر جھکایا تو قبروں کے پتھروں اور تعزیوں کی لکڑیوں پر بھی سجدہ کر دیا۔ اللہ تعالےٰ کے سامنے اقرار کیا کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یعنی اے خدا ہم فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں

اور صرف تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں اور اُدھر یا علیؑ مشکلکشا اور یا حسینؑ مدد کے بھی نعرے لگائے۔ غرض حاکم و محکوم۔ عابد و معبود۔ مالک و مملوک میں کچھ فرق نہ کیا۔ حالانکہ قرآن کریم میں سب سے پہلے اسی سے روکا گیا ہے۔ ارشاد ہے فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ باوجود علم کے خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو۔ قرآنِ کریم نے سینکڑوں جگہ شرک کی مذمت بیان فرمائی۔ اور اس سے ہمیں روکا۔ مگر پھر بھی مسلمان ہیں کہ عموماً شرک میں مبتلا رہتے ہیں اور خصوصاً اس ماہ محرم الحرام میں "تو کھُل کھیلتے ہیں۔

محرم کے سالانہ اجتماع

وہ ہر سال ان دنوں کاغذ کھپچیوں ابرک اور بانس کا ایک ڈھانچہ کھڑا کرتے ہیں جس کا نام تعزیہ رکھ چھوڑا ہے۔ اس دن ہزاروں مردوں عورتوں کے جمگھٹے چوطرف نظر آتے ہیں۔ نمازیں چاہے نہ پڑھیں۔ روزہ نہ رکھیں۔ جمعہ۔ جماعت عید اور حج چاہے نصیب بھی نہ ہوتا ہو۔ مگر محرم کا مجمع فوت نہ ہو +

محرمی مسلمان شیعہ یا سُنی؟

محرم کا چاند ادھر آسمان پر نمودار ہوا اور اُدھر بڑے بڑے مرثیہ خواں اپنی بانکی ترچھی اداؤں۔ نیکلی۔ سُریلی صداؤں سے لوگوں کے دل گرمانا شروع کر دیتے ہیں۔ باجے گاجے والے۔ ڈھول تاشے والے تو اس موسم کو بڑی سہنگ اور کمائی کا زمانہ خیال کرتے ہیں۔ اور مذہب کی آڑ میں عقیدت کے نام پر ان جلسوں اور جلوسوں میں ہزاروں روپے ان کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں +

مجنونانہ حرکات

اور تو اور گھوڑے گدھے۔ ہاتھی، اونٹ ابرک۔ بانس۔ کاغذ بھی اس زمانے میں "خدائی" کے منصب پر فائز ہو جاتے ہیں۔ اچھی اچھی جھولیں ان جانوروں کے جسم پر ڈال دی جاتی ہیں زرق برق لباس۔ اور سونے چاندی کے زیور انہیں پہنائے جاتے ہیں۔ بجائے گھاس دانے کے گھی شکر کا ملیدہ کھانے کو ملتا ہے۔ ان کا "جھوٹن جھاٹن" تبرک خیال کرکے اشرف المخلوقات انسان خود "نوش جان" کرتا ہے۔ اور جب یہ تمام جانور سج سجا کر جلوس کی شکل میں سڑکوں اور بازاروں میں گھمائے جاتے ہیں تو "عقیدتمند" ان کے پیروں اور جسموں کو چوم چاٹ کر اپنی محبت و شیفتگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مگر یہ عجیب لطیفہ ہے کہ جب یہ زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو پھر یہی جانور جانور بنا کر باہر کر دئے جاتے ہیں اور ظلم و ستم ہوتے دیکھ کر بھی کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی کہ یہ وہی مقدس دُلدل اور مبارک اونٹ ہیں جن کو ساری قوم کل اپنی آنکھوں پر جگہ دے چکی ہے۔ یہی وہ کھپچیاں اور بانس کاغذ اور گھاس ہے جو کل ہمارے کندھوں پر تھا۔ کل جس کے سامنے ہم سر رگڑتے تھے۔ آج اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے گئے +

غمِ حسینؑ؟ یا مراسم یزید؟

امام باڑوں کو دیکھئے تو وہاں بھی یہی حقیقت آپ کو آشکارا نظر آئے گی کہ سال کے گیارہ مہینے تو ان مقدس گھروں میں شاماؤں اور چمگادڑوں کا راج رہتا ہے اور ادھر بقرعید ختم ہوئی کہ یہ ویران کدے صاف کئے جانے لگے جانوروں کی جگہ یہ کائنات کے بادشاہ حضرت انسان خود سجادہ بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں اور عمارت کا وسیع صحن گرد و غبار سے پاک و صاف کیا جاتا ہے۔ میلے کچیلے دروازوں اور دیواروں کو چونے اور رنگین کپڑوں کے غلافوں سے آراستہ و پیراستہ کیا جاتا ہے۔ روشنی کے لئے ہزاروں من تیل اور لاکھوں یونٹ بجلی کے صرف ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی آراستگی اور درستگی میں اس قدر اسراف اور تکلف کیا جاتا ہے کہ چند دن کے لئے یہ مقامات بالکل بقعۂ نور بن جاتے ہیں اور روشنی و گلکاری کی نئی نئی جدتوں کو لوگ دور دور سے دیکھنے آتے ہیں۔ وہ تکلفات اور وہ معاملات ہوتے ہیں کہ دنیا عید کو بھول جائے کیوں نہ ہو؟ غمِ حسینؑ ہے؟ +

جھوٹی نقل

غرضکہ اس موسم میں شیعوں کے ساتھ ہی ساتھ ان سنیوں کے سارے میلے گھر صاف اور ویران جگہیں آباد و روشن ہو جاتی ہیں۔ چاہے کھانے کو نہ ملے۔ سال بھر تک چراغ کا ایک دیا بھی جلانے کی توفیق نہ ہوتی ہو۔ مگر اس زمانہ میں چاہے قرض ادھار کریں۔ مال و دولت رہن کریں مگر یہ رسوم ضرور ادا کی جائیں گی۔

بانس کی کھپچیوں، کاغذ کے بیکار ٹکڑوں اور سنہرے روپہلے پھولوں اور پنیوں سے ایک مجسمہ تیار کیا جاتا ہے جسے حضرت حسینؑ شہید کربلا کی روضہ کی شبیہ خیال کرکے "تعزیہ" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ بڑے بڑے عَلم بنائے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت حسینؑ کے فوجی نشانات ہیں +

محرمی سپاہ

فوج بنتی ہے۔ فوج کی وردیاں تیار ہوتی ہیں دعوت نامے چھپتے ہیں۔ دعوتوں کا انتظام ہوتا ہے۔ تازہ بتازہ نوحے اور مرثیے تصنیف کئے جاتے ہیں۔ پڑھنے والوں کی جماعت بندیاں ہوتی ہیں۔ تال سُر کی مشقیں ہوتی ہیں۔ مرد عورتوں کو اور عورتیں مردوں کو دعوتیں دیتی پھرتی ہیں۔ جوان جہاں بہو بیٹیاں اپنے خوبصورت اور سڈول جسموں کو سبز و سیاہ لباسوں میں منتقل کر دیتی ہیں اور چاند دیکھتے ہی چوڑیاں توڑ بال بکھرے سہاگ اجاڑ، شوہر کے جیتے جی رانڈ بیوہ بن بیٹھتی ہیں۔ جلوس پر جلوس اٹھائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے نواب اور جاگیردار ننگے سر۔ ننگے پاؤں گریبان چاک۔ سڑکوں پر پھرنے لگتے ہیں +

(سلسلہ کے لئے صفحہ ۱۵ ملاحظہ ہو)

حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ ۝ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ ۝ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ ۝ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ ۔ يَا اِلٰهَ الْحَقِّ ۝

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

سینتالیسویں جمعہ کا پہلا خطبہ جس میں احکام خطبہ جمعہ اور توکل و تقوی متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ خطبے

نَحْمَدُكَ اَللّٰهُمَّ حَمْدًا يُوَافِيْ دُرَرَ فَضْلِكَ الْمَنْثُوْرِ وَيُكَافِيْ عِقْدَ نَعْمَائِكَ الَّذِيْ لَا يَتَنَاهٰى عَزِيْزُ جَوْهَرِهِ الْمَاْثُوْرِ وَنَسْاَلُكَ اَللّٰهُمَّ الْاِعَانَةَ عَلٰى تَاْدِيَةِ شُكْرِكَ ۝ وَالْاِسْتِزَادَةَ مِنَ الْعُبُوْدِيَّةِ بِالْوُقُوْفِ عِنْدَ نَهْيِكَ وَاَمْرِكَ ۝ وَ نَضْرَعُ اِلَيْكَ اَنْ تُدِيْمَ وَافِرَ صَلَاةِ صَلَوَاتِكَ ۝ وَكَامِلَ رَقِيْقِ تَسْلِيْمَاتِكَ عَلٰى نُقْطَةِ دَائِرَةِ الْوُجُوْدِ وَالْوَاسِطَةِ فِي التَّنَزُّلَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ ۝ رَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۝ اَلْمُؤَيَّدِ بِكَلَامِكَ الَّذِيْ هُوَ النُّوْرُ الْمُسْتَضَاءُ بِهٖ وَالْمُرْشِدُ الْاَمِيْنُ ۝ وَعَلٰى اٰلِهٖ خَيْرِ اٰلٍ ۝ وَاَصْحَابِهٖ مَنْ نَالُوْا مِنْ هَدْيِهٖ خَيْرَ مَنَالٍ ۝ اَمَّا بَعْدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ ۝ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ اے تعریفوں ستائشوں بڑائیوں عظمتوں اور عزتوں کے لائق خدا۔ اے وہ کہ جسے چاہے عزت کے جھولے جھلائے! اور جسے چاہے در در سے دُر دُرکرائے! جسے چاہے اپنوں سے پٹوادے اور جسے چاہے غیروں سے پلوادے۔ کسی کو اتنا دے کہ رکھنے ڈھکنے کو جگہ نہ ملے۔ کسی کو ایک ایک پانی کے قطرے کی محتاجی رہے۔ تونے ہی حضرت ابراہیمؑ کو ان کے باپ کے ہاتھوں آگ میں دھکیلا اور پھر آگ کو باغ بنا دیا۔ تونے ہی حضرت موسیٰؑ کو فرعون کے ملک سے بھگایا اور پھر پانی کو پتھر کر دیا۔ تو جسے عزت دے وہ عزیز ہے۔ اور وہ ذلیلوں کا ذلیل ہے جو تجھ سے منہ موڑے ہوئے ہے۔ حقیقی سلامتی اُسے ہے جو تیری چوکھٹ چومتا ہو۔ گو روٹی کے ٹکڑے سے بھی محتاج ہو۔ اور وہ حقیقی فقیر پورا ذلیل نہایت کمین ہے جو تیری عبادت سے جی چراتا ہو۔ گو تخت سلطنت پر بیٹھا ہو تو ہی ہے کہ جس کا ٹ فدا بن جائے دنیا ساری ملکر اسے ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ اور جسے تو اپنے ہاں سے دھکا دیدے دنیا تمام اس کی دستگیری نہیں کر سکتی۔ الٰہی اپنا درود وسلام نازل فرما اُس رسول دنیٰ پر جو نبیوں میں بھی سب سے اعلیٰ ہیں جو ساری دنیا کی طرف تیری رسالت لیکر آئے۔ الٰہی ان کی آل واولاد پر ان کی ازواج واصحاب پر بھی درود وسلام نازل فرما۔ آمین! +

(۷۳۵) محمدی بھائیو! آج جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں یہ سورۂ فتح کی ہیں۔ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ ضجنان میں تھے جو میں نے دیکھا کہ مسلمان صحابہؓ اپنی اونٹنیوں اور سواریوں کو بھگائے لئے جاتے ہیں اور یہ فرماتے جاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تازہ وحی نازل ہوئی ہے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی اونٹنی کی نکیل ڈھیلی کی۔ اور پہنچا۔ جب ہم سب جمع ہو گئے تو آپ نے یہی سورت ہمیں پڑھ سنائی۔ جو اُسی وقت تازہ نازل ہوئی تھی۔ اور فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے اس سورت کے نزول پر مجھے مبارکباد دی۔ تو ہم نے بھی آپ کو تہنیت پیش کی + (ابن سعد) + پس قیامت کے دن کی بہترین فضیلت آپکو مل گئی +

(۷۳۶) جماعت صحابہؓ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں۔ گویا ستاروں کے جھرمٹ میں چودھویں رات کا چاند ہے۔ وہیں چند بنو ہاشم آتے ہیں جنہیں دیکھتے ہی چہرہ مبارک کا رنگ بدلنے لگتا ہے اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آتے ہیں۔ صحابہؓ پوچھتے ہیں کہ

عے احد والے دن جبکہ مشرکین لوٹ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کی صف بندی کر کے انھیں اپنے پیچھے کھڑا کر کے یہ دعا پڑھی تھی (ملاحظہ ہو کتاب الادب للبخاری وغیرہ) ۱۲ محمد

حضورؐ کیا بات ہے ؟ آپ فرماتے ہیں ۔ اِنَّا اَھْلُ بَیْتٍ اِخْتَارَ لَنَا الْاٰخِرَۃَ عَلَی الدُّنْیَا ۔ وَاِنَّ اَھْلَ بَیْتِیْ سَیَلْقَوْنَ بَعْدِیْ بَلَآءً وَّتَشْرِیْدًا وَّتَطْرِیْدًا حَتّٰی یَاْتِیَ قَوْمٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَعَھُمْ رَاٰیَاتٌ سُوْدٌ فَیَسْاَلُوْنَ الْخَیْرَ فَلَا یُعْطَوْنَہٗ فَیُقَاتِلُوْنَ فَیُنْصَرُوْنَ فَیُعْطَوْنَ مَا سَاَلُوْا فَلَا یَقْبَلُوْنَہٗ حَتّٰی یَدْفَعُوْھَا اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَؤُھَا قِسْطًا کَمَا مَلَؤُوْھَا جَوْرًا ۔ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَاْتِھِمْ وَلَوْ حَبْوًا عَلَی الثَّلْجِ (اخرجہ ابن ابی شیبۃ وابن ماجۃ) یعنی ہم اُس گھرانے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے ۔ میرے اہلبیت میرے بعد بلاؤں میں اور قلت اور دھکیلوں میں مبتلا ہو جائیں گے ۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم سیاہ جھنڈوں والی آئیگی وہ بھلائی طلب کرینگے لیکن نہ ملیگی ۔ تو وہ لڑائی کرینگے ۔ فتح ہوگی ۔ اب جو وہ طلب کرتے تھے اسکے دینے پر تیار ہو جائیں گے لیکن اب وہ انکار کرینگے ۔ یہاں تک کہ ملک میرے اہلبیت میں سے ایک کو دیدینگے وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیگا جیسے کہ ان لوگوں نے ظلم وجور سے بھر دی تھی ۔ اسوقت جو ہو وہ اُس لشکر سے جا ملے ۔ گو اُسے برف پر گھٹنیوں چلنا پڑے ؟ +

(۷۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہؓ مسجد میں جمع تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے ۔ اسوقت وہ آپس میں ہنس بول رہے تھے ۔ آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا ۔ اور چادر گھسیٹتے ہوئے ان کے پاس چلا کر فرمانے لگے ۔ اَتَضْحَکُوْنَ وَلَمْ یَاْتِکُمْ اَمَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ بِاَنَّہٗ قَدْ غَفَرَ لَکُمْ ۔ وَلَقَدْ نَزَلَ عَلَیَّ فِیْ ضِحْکِکُمْ اٰیَۃٌ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ ۔ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا کَفَّارَۃُ ذٰلِکَ ؟ قَالَ تَبْکُوْنَ قَدْرَ مَا ضَحِکْتُمْ (ابن مردویۃ ودرمنثور) یعنی کیا تم ہنس رہے ہو ؟ حالانکہ تمہارے پاس امن خداوندی نہیں پہنچا کہ اس نے تمہیں بخش دیا ہو ۔ سنو ! تمہارے اس ہنسنے کے بارے میں مجھ پر قرآن پاک کی آیت اتری ہے جسمیں فرمان خدا ہے کہ کیا ابتک ایمانداروں کیلئے وہ وقت نہیں آیا ؟ کہ ان کے دل ذکر اللہ سے پگھل جائیں ؟ یہ سنکر صحابہؓ نے کہا حضورؐ پھر اس کا کفارہ کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا جتنا ہنسے ہو اتنا خوف خدا سے رو لو ۔ +

(۷۸) اللہ کے رسولؐ ، رسولوں کے خطیب ، خدا کے حبیبؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان خطبوں کی قدر افسوس کہ آج ہم میں نہیں ۔ ہم الفاظ کے ڈھیر کے ، ہم بڑے بڑے ثقیل الفاظ کی بندش کے ، ہم راگ کے ، اور سُر بیلے گلے کے ۔ بھاؤ اور ادا کاری کے عاشق بن گئے ہیں ۔ آؤ ان خطبوں کی قدر کا ایک خطبہ بھی سن لو ۔ جمعہ کا دن ہے

حضورؐ خطبہ پڑھ رہے ہیں کہ ایک تجارتی قافلہ مدینہ میں پہنچا ہے ۔ یہ خبر پاتے ہی سوائے چند بزرگ صحابہؓ مثلاً حضرت ابو بکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کے باقی لوگ چلے جاتے ہیں ۔ اس پر جناب باری ناراض ہوتا ہے اور یہ آیت نازل ہوتی ہے وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً اَوْ لَھْوَا نِ انْفَضُّوْا اِلَیْھَا وَتَرَکُوْکَ قَآئِمًا ۔ حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ تَتَابَعْتُمْ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ لَسَالَ لَکُمُ الْوَادِیْ نَارًا (عبد بن حمید) یعنی اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سب کے سب اُٹھ کر میرے پاس سے چلے جاتے تو یہی وادی آگ بن کر تم سب کو جلا دیتی ۔ +

(۷۹) عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَخَطَبَھُمْ وَوَعَظَھُمْ وَذَکَّرَھُمْ فَقِیْلَ جَآءَتْ عِیْرٌ فَجَعَلُوْا یَقُوْمُوْنَ حَتّٰی بَقِیَتْ عِصَابَۃٌ مِّنْھُمْ فَقَالَ کَمْ اَنْتُمْ ؟ فَعَدُّوْا اَنْفُسَکُمْ فَاِذَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا وَّامْرَاَۃٌ ۔ ثُمَّ قَامَ الْجُمُعَۃَ الثَّانِیَۃَ فَخَطَبَھُمْ وَوَعَظَھُمْ وَذَکَّرَھُمْ فَقِیْلَ جَآءَتْ عِیْرٌ فَجَعَلُوْا یَقُوْمُوْنَ حَتّٰی بَقِیَتْ عِصَابَۃٌ مِّنْھُمْ فَقَالَ کَمْ اَنْتُمْ ؟ فَعَدُّوْا اَنْفُسَکُمْ فَاِذَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا وَّامْرَاَۃٌ فَقَالَ ۔ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوِ اتَّبَعَ اٰخِرُکُمْ اَوَّلَکُمْ لَالْتَھَبَ الْوَادِیْ عَلَیْکُمْ نَارًا وَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْھَا وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَۃً الاٰیۃ (تفسیر درمنثور) یعنی جمعہ والے دن حضورؐ کھڑے ہو کر خطبہ فرما رہے تھے ۔ وعظ ونصیحت بیان ہو رہا تھا ۔ کہ کہا گیا ۔ قافلہ آگیا ہے ۔ لوگ کھڑے ہونے شروع ہو گئے ۔ کچھ ہی لوگ رہ گئے ۔ تو آپ نے فرمایا گن لو تم کتنے آدمی ہو ؟ گنا تو صرف بارہ مرد اور ایک عورت باقی تھے ۔ دوسرے جمعہ کو بھی یہی ہوا کہ عین خطبے کے وقت ہی آواز لگی ۔ اور سب لوگ چلے گئے ۔ صرف چند رہ گئے آپ کے فرمان سے جب گنتی ہوئی تو وہی بارہ مرد اور ایک عورت ۔ تو آپ نے فرمایا اسکی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے اگر تم سب کے سب چلے جاتے تو یہ وادی شعلے نار بن کر تم سب کو جلا دیتی ۔ اسی کا ذکر اس آیت میں ہے کہ جب یہ کوئی تجارت یا کھیل دیکھ لیتے ہیں تو اسی کی طرف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۔ اور تجھے کھڑا کا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں الخ + یہ قافلہ بکریاں گھی وغیرہ لیکر آیا تھا اور طبل بجا کر اس کے آنے کی اطلاع مشہور کی گئی تھی ۔ اور صحابہؓ کو مسئلہ معلوم نہ تھا واللہ اعلم ۔ +

(۸۰) عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ بَلَغَنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا خَطَبَ کُلُّ مَا ھُوَ اٰتٍ قَرِیْبٌ ۔ لَا بُعْدَ لِمَا ھُوَ اٰتٍ ۔ لَا یُعَجِّلُ اللّٰہُ لِعَجَلَۃِ اَحَدٍ ۔ وَلَا یَخِفُّ لِاَمْرِ النَّاسِ ۔ مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا مَا شَآءَ

النَّاسُ وَ يُرِيدُ النَّاسُ أَمْرًا وَيُرِيدُ اللهُ أَمْرًا۔ وَمَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَلَوْ كَرِهَ النَّاسُ لَا مُبَعِّدَ لِمَا قَرَّبَ اللهُ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَعَّدَ اللهُ وَلَا يَكُونُ شَيْءٌ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ) یعنی آپ خطبے میں فرمایا کرتے تھے ہر آنیوالی چیز قریب ہے۔ جسکا آنا یقینی ہے اُسے دور سمجھنا غلطی ہے۔ کسی کی جلدی کی وجہ سے خدا جلدی نہیں کرتا نہ لوگوں کے امر سے خدا کوئی کمی کرتا ہے۔ وہ ہوتا ہے جو خدا کا چاہا ہوا ہو۔ نہ کہ لوگوں کی منشا پوری ہو۔ لوگ کچھ چاہیں اور خدا کچھ اور ہی چاہے تو وہی ہوگا جو خدا کا چاہا ہوا ہو۔ گو لوگ اُسے ناپسند رکھتے ہوں۔ خدا کے قریب کئے ہوئے کو کوئی دور نہیں ڈال سکتا۔ اور خدا کے دور کئے ہوئے کو کوئی قریب کرنیوالا نہیں کوئی چیز بغیر خدا کی منشا کے نہیں ہوتی نہ ہو سکتی ہے۔ +

(۴۱) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ۔ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَاحِدًا مِنْ ذَا الشِّقِّ وَوَاحِدًا مِنْ ذَا الشِّقِّ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ۔ صَدَقَ اللهُ قَالَ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔ إِنِّي لَمَّا نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ لَمْ أَصْبِرْ أَنْ قَطَعْتُ كَلَامِي وَنَزَلْتُ إِلَيْهِمَا + (ابن مردویہ) یعنی افصح الفصحا خطیب الانبیا رسول خدا علیہ التحیۃ خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ جو حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سرخ رنگ کے کرتے پہنے ہوئے گرتے پڑتے چلے آرہے ہیں۔ اسی وقت حضور منبر سے اتر آئے۔ ایک کو ادھر تھا۔ ایک کو اُدھر۔ پھر منبر پر چڑھ گئے۔ اور فرمایا۔ جناب باری کا فرمان بالکل صحیح ہے کہ تمہارا مال واولاد تمہارے لئے فتنہ ہے۔ میں نے ان دونوں بچوں کو گرتے پڑتے چلتے دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا۔ اپنا خطبہ ادھورا چھوڑ کر انھیں لینے کے لئے اتر آیا۔ +

(۴۲) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَوَطِئَ فِي ثَوْبٍ كَانَ عَلَيْهِ فَسَقَطَ فَبَكَى فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَلَمَّا رَأَى النَّاسُ أَسْرَعُوا إِلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَتَعَاطَوْنَهُ يُعْطِيهِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى وَقَعَ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَاتَلَ اللهُ الشَّيْطَانَ إِنَّ الْوَلَدَ لَفِتْنَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا دَرَيْتُ أَنِّي نَزَلْتُ عَنْ مِنْبَرِي۔ (ابن مردویہ) یعنی حضور منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے، جو حضرت حسین بن علیؓ آئے کپڑے میں پاؤں الجھ گیا گر پڑے اور رونے لگے۔ یہ دیکھکر حضور منبر پر سے اتر آئے۔ لوگوں نے جب یہ دیکھا تو ہاتھوں ہاتھ بچے کو لیا۔ ایک نے دوسرے سے لیکر حضور تک پہنچا دیا۔ اب آپ نے فرمایا "خدائے تعالیٰ شیطان کو غارت کرے واقعی اولاد بھی انسان کیلئے فتنہ ہے۔ واللہ مجھے تو خیال ہی نہ رہا کہ میں منبر پر سے اتر رہا ہوں" +

(۴۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غالباً حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور روتے ہوئے عرض پرداز ہوئے کہ یا رسول اللہ بنی فلاں نے ڈاکہ ڈالا اور میرے اونٹوں کو اور میرے لڑکے کو پکڑ کر لے گئے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اللہ سے دعا کرو۔ یہ واپس گھر گئے۔ ان کی بیوی صاحبہ نے پوچھا کہ حضور نے کیا ارشاد فرمایا۔ انہوں نے کہا دعا کرنے کو کہا ہے۔ چنانچہ دونوں دعا میں مشغول ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ان کے بیٹے کو دشمنوں کے بیچ سے چھڑا دیا۔ اور وہ مع اونٹوں کے آگئے۔ تو انھوں نے آکر حضور کو یہ خبر پہنچائی + فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَأَمَرَهُمْ بِمَسْئَلَةِ اللهِ وَالرَّغْبَةِ إِلَيْهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (أَخْرَجَهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ مَرْدُوَيْهِ وَالسُّيُوطِيُّ) یعنی آپ منبر پر کھڑے ہوئے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی۔ اور لوگوں کو دعا کی، خدا سے مانگنے کی، اور اسکی طرف رغبت کرنے کی ہدایت فرمائی پھر یہ آیت تلاوت کی۔ کہ جو اللہ سے ڈرتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے چھٹکارا کر دیگا۔ اور اُسے روزی ایسی جگہ سے دیگا جو خود اس کے اپنے خیال میں بھی نہ ہو" + حضرت عوف کے صاحبزادے کو مشرکین گرفتار کرکے لے گئے تھے۔ انھیں قید کر رکھا تھا۔ اور کھانے کو بھی نہیں دیتے تھے انھوں نے اپنے والد کو بذریعہ خط کے یہ خبر دی۔ اور التجا کی کہ حضور کو اس معاملہ کا علم کرائیں۔ جب حضور کو یہ واقعہ معلوم ہوا۔ تو آپ نے فرمایا انھیں لکھدو کہ تقویٰ رکھیں اور توکل خدا پر کریں اور صبح شام لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۔ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ پڑھا کریں۔ اور انھیں فرمایا کہ تم اور بچے کی ماں دونوں بکثرت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ پڑھا کرو۔ چنانچہ بچے نے اس وظیفے کو اور ماں باپ نے اس وظیفے کو شروع کر دیا۔ ادھر حق تعالیٰ نے دشمن کو غافل کر دیا۔ اور قدرت خدا سے ان کی قید کھل گئی۔ یہ نہ صرف اپنے بلکہ اُن کے بھی اونٹوں کو لیکر یہاں آگئے فالحمد للہ +

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ کسی بادشاہ کے ظلم کا جب ڈر ہو، سمندر کے طوفان کے وقت، درندے کے حملے کا جب خوف ہو اس وقت جو شخص اس آیت کو یعنی لقد جاءکم آخر سورت تک پڑھ لیگا اللہ تعالیٰ اُسے ان بلاؤں سے نجات عطا فرمائیگا +

(۴۴۴) عن معاذ بن جبل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا ایہا الناس اتخذوا تقوی اللہ تجارۃ یاتکم الرزق بلا بضاعۃ ولا تجارۃ ثم قرأ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (طبرانی) یعنی حضور کا ارشاد ہے اے لوگو! اللہ کے تقوے کو تجارت بنالو۔ روزی تو بغیر پونجی اور بغیر تجارت کے تمہیں پہنچتی رہیگی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ جو اللہ سے ڈرتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے آسانی اور کشادگی کردیگا۔ اور اسے روزی ایسی جگہ سے دیگا جس کا گمان بھی نہ ہو۔ +

(۴۴۵) عقبہ کی بیعت والے دن ستر انصاریوں کے سامنے اللہ کے رسول نے پوشیدہ طور پر جو خطبہ دیا تھا اور ان سے جو عہد و پیمان لئے تھے وہ بھی بزبان ابو مسعود رضی اللہ عنہ سن لیجئے۔ فرماتے ہیں اسئل لربی ان تؤمنوا بہ ولا تشرکوا بہ شیئا واما الذی اسئل لنفسی اسئلکم ان تطیعونی اھدکم سبیل الرشاد واسئلکم لی ولاصحابی ان تواسونا فی ذات ایدیکم وان تمنعونا مما منعتم منہ انفسکم۔ فاذا فعلتم ذالک فلکم علی اللہ الجنۃ وعلی (رواہ الطبرانی) یعنی ایک چیز تو میں تم سے اللہ تعالیٰ کے بارے میں طلب کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ تم اُس پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ایک چیز میں اپنے بارے میں کہتا ہوں وہ یہ کہ میری اطاعت کرو میں تمہیں رُشد و نیکی کا راستہ دکھادونگا۔ میرے اور میرے اصحاب کے لئے بھی ایک بات تم سے چاہتا ہوں کہ تم ہماری سب کی خیر خواہی کرنا اور ہمارے دشمنوں سے ہمیں بچانا جیسے کہ تم خود اپنے تئیں بچاتے ہو۔ جب تم یہ کروگے تو میں ضامن ہوں جناب باری تمہیں جنت دیگا۔ +

(۴۴۶) ایک مرتبہ فتح ہوازن کے بعد آپ اونٹ پر سوار ہیں جو لوگ آکر گھیر لیتے ہیں کہ یا رسول اللہ ہمیں مال دلوائیے۔ مجمع بڑھتا جاتا ہے اور حضور کھسکتے جاتے ہیں۔ یہانتک کہ ببول کے درختوں میں گھس جاتے ہیں۔ اور کانٹوں میں آپکی چادر الجھ جاتی ہے۔ اسوقت آپ مجمع کی طرف التفات فرماکر فرماتے ہیں + یا ایہا الناس ردوا علیّ ردائی فواللہ لو کان بعدد شجر تہامۃ نعما لقسمتہ بینکم ثم لا تلفونی بخیلا ولا جبانا ولا کذابا (رواہ احمد) یعنی اے لوگو! میری چادر تو مجھے لوٹا دو۔ قسم خدا کی اگر مدینہ کے اس پورے جنگل کے کانٹوں کی مقدار میں بکریاں میرے پاس ہوں۔ تو میں وہ سب بھی تم میں ہی تقسیم کردونگا تم اس وقت بھی دیکھوگے کہ میں بخیل نامرد اور جھوٹا نہیں ہوں + اس کے بعد آپ نے ایک اونٹ کی کوہان سے اپنی چٹکی میں چند بال لیکر فرمایا یا ایہا الناس لیس لی من ھذا الفیء ولا ھذہ الا الخمس والخمس مردود علیکم ردوا الخیاط والمخیط۔ فان الغلول یکون علی اھلہ یوم القیامۃ عارا وشنارا (مسند احمد) یعنی اے لوگو! مجھے اس فئے کے مال سے کچھ حلال نہیں۔ یہ اتنے سے بال بھی حلال نہیں۔ بجز خمس کے اور وہ پانچواں حصہ بھی پھر تم پر ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔ لوگو اس مال کا سوئی دھاگا بھی اس میں ڈال دو۔ ورنہ یہ خیانت قیامت کے دن سبب عار اور سبب شرمندگی اور سبب نار جہنم ہوگی +

(۴۴۷) عبداللہ بن سعد بن ابی سرح جو حضور کے لئے اور آپ کے اصحاب کیلئے سخت موذی تھا جب فتح مکہ کے بعد یہ چھپا چھپایا لوگوں کے مجمع میں بیعت کے لئے آتا ہے۔ تو تین مرتبہ تو حضور اسے ٹالدیتے ہیں۔ پھر اپنی انگلیوں سے بیعت لے لیتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں ثم اقبل محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقال اما کان فیکم رجل رشید یقوم الی ھذا حیث رآنی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ یعنی کیا تم میں سے کوئی اتنا سمجھدار نہ تھا کہ میں نے جونہی اسکی بیعت سے ہاتھ روکا آگے بڑھکر اس کا کام تمام کردیتا۔ اس پر صحابہ نے کہا اگر ایسا ہی تھا تو پھر آپ آنکھ سے ہمیں اشارہ ہی کردیتے تو آپ نے فرمایا۔ فانہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنۃ الاعین (رواہ البزار) یعنی نبی کی یہ شان نہیں کہ اس کی آنکھیں خیانت کرنے والی ہوں +

(۴۴۸) عن سمرۃ فی مواعظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اوصیکم بتقوی اللہ عز وجل والقرآن۔ فانہ نور الظلمۃ۔ وھدی النھار۔ فاتلوہ ما کان من جھد وفاقۃ۔ فان عرض بلاء فاجعل مالک دون دمک فان تجاوز البلاء فاجعل مالک ودمک دون دینک۔ فان المسلوب من سلب دینہ۔ والمحروب من حرب۔ انہ لا فاقۃ بعد الجنۃ ولا غنی بعد النار۔ ان النار لا یستغنی فقیرھا ولا یفک اسیرھا (تاریخ کرمانی و ابن عساکر) یعنی اے لوگو! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اللہ عزوجل کے تقوے کی اور تلاوت قرآن کی یہ نہر اندھیرے کا اجالا ہے۔ اور ہر دن کی ہدایت ہے۔ گو مشقت ہو گو فاقہ ہو تلاوت قرآن کیا کرو۔ بلا اور مصیبت کے وقت اپنی جان بچانے

کیلئے اپنا مال قربان کردیا کرو۔ اگر اس سے بھی بلا نہ ٹلے تو مال کے ساتھ جان بھی دیدو مگر ایمان نہ دو۔ سنو! دیوالیہ وہ ہے جسکا دین جاتا رہے۔ اور مغلوب وہ ہے جو دین میں ہار جائے۔ یاد رکھو جنت کے بعد فاقہ نہیں اور جہنم کے بعد غنی نہیں۔ جہنم کا فقیر کبھی غنی نہیں ہوتا۔ اس کا قیدی کبھی چھٹکارا نہیں پاتا۔ +

میں نے آج آپ کو بہت سے مضامین کے بہت سے خطبے سنائے جن کا حاصل یہ ہے کہ خدا کے پاس آنحضرت کی بڑی قدر و منزلت ہے۔ تونگری اور مالداری اس امر کا نشان نہیں کہ خدا اسے چاہتا ہے۔ دنیا میں مومن کو خوف خدا سے بہت رونا چاہیئے۔ گناہوں سے بچنا چاہیئے۔ جمعہ کا جمعہ کے خطبے کا ادب کرنا چاہیئے۔ اس دن امام کے منبر پر آتے ہی اذان ہوتے ہی دنیا کے کل کام کاج حرام ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی صفتوں پر ایمان رکھنا چاہیئے قیامت کو اور موت کو قریب تر سمجھنا چاہیئے۔ دنیا اور دنیا والوں کی محبت کے فتنے میں پھنسکر خدا اور احکام دین کو نہ بھولنا چاہیئے۔ ہر مصیبت کے وقت بھی تقوے کو مضبوط تھامنا چاہیئے۔ رب العالمین پر پورا توکل اور بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ مصیبت کے وقت مایوس نہ ہونا چاہیئے تقوی اور توکل دنیا آخرت کو سنوار دیتے ہیں۔ مسلمانو! ہر صبح کی اور مغرب کی نماز کے بعد یہ وظیفہ ضرور جاری رکھو آیت لَقَدْ جَآءَكُمْ سے ختم سورت تک ایک بار ضرور پڑھ لیا کرو۔ اللہ رسول کی مانو انجیلی سے بچو۔ دشمنان دین سے دلی دوستی نہ رکھو۔ اللہ رسول کا لحاظ رکھو۔ + آؤ اب سب مل کر اس غنی کریم سے کچھ بھیک مانگیں۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ ۝ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّيْحُ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانَا صَغِيْرًا ۝ وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَانْصُرْ عَسَاكِرَ الْمُوَحِّدِيْنَ ۝ وَاخْذُلِ الْكَفَرَةَ وَالْفَجَرَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ ۝ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا +++

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سید المعصومین جمعہ کا دوسرا خطبہ جس میں حکیمانہ اقوال اور پند و نصیحت کی بابت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تین خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۝ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝ فَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ۝ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ +

(۷۴) عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَقَالَ يَٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ فِیْ دَارِ هُدْنَةٍ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظَهْرِ سَفَرٍ ۔ اَلسَّيْرُ بِكُمْ سَرِيْعٌ فَاَعِدُّوْا الْجِهَازَ لِبُعْدِ الْمَسَافَةِ (رَوَاهُ الدَّيْلَمِیُّ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مجمع میں کھڑے ہو کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا جس میں فرمایا لوگو! تم اسوقت اس دنیا میں ہو لیکن یہ مسافر خانہ ہے۔ تم پابرکاب ہو۔ بہت جلد یہاں سے کوچ کرنا ہے اور بہت دور کا سفر سر پر ہے۔ پس توشہ جتنا تیار کر لو۔ +

(۷۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوْصِنِیْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ هَيِّئْ جِهَازَكَ وَاَصْلِحْ زَادَكَ وَكُنْ وَصِیَّ نَفْسِكَ فَاِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ اللّٰهِ عِوَضٌ وَّلَا لِقَوْلِ اللّٰهِ خُلْفٌ (رَوَاهُ الدَّيْلَمِیُّ) یعنی ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کرتا ہے کہ حضور مجھے کچھ وعظ سنایئے لیکن ہو مختصر۔ تو آپ فرماتے ہیں۔ سفر آخرت کی تیاریاں کر لو۔ توشہ بھتہ درست کر لو۔ اپنے نفس کے خود ہی خیر خواہ بن جاؤ۔ سنو! اللہ تعالیٰ کو ناراض

کر دینے کے بعد اُس کا کوئی بدلہ نہیں۔ یاد رکھو خدا کی باتیں غلط نہیں ہوتیں۔

(۱۵۷) برادران! میں آج تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور حضرت خضر کا ایک شستہ خطبہ و وعظ سناؤں۔ مجھے امید ہے کہ آپ پورے غور سے اُسے سنیں گے۔ حضور فرماتے ہیں میرے بھائی حضرت موسیٰ نے جناب باری میں دعا کی کہ الٰہی ایک بار اور بھی حضرت خضر سے میری ملاقات ہو جائے جن سے پہلی مرتبہ میں کشتی میں ملا تھا۔ حق تبارک و تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی۔ تھوڑے دنوں میں حضرت خضر ملے اور سلام کرکے خدائی سلام پہنچایا۔ حضرت موسیٰ نے درخواست کی کہ مجھے کچھ وعظ سنائیے تو آپ نے فرمایا یَا طَالِبَ الْعِلْمِ اِنَّ الْقَائِلَ اَقَلُّ مَلَالَةً مِنَ الْمُسْتَمِعِ۔ فَلَا تُمِلَّ جُلَسَاءَكَ اِذَا حَدَّثْتَهُمْ وَاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَكَ وِعَاءٌ فَانْظُرْ مَا تَحْشُوْا بِهِ وِعَاءَكَ۔ وَاعْرِفْ عَنِ الدُّنْيَا وَانْبِذْهَا وَرَاءَكَ فَلَيْسَتْ لَكَ بِدَارٍ وَلَا لَكَ فِيْهَا مَحَلُّ قَرَارٍ وَاِنَّهَا جُعِلَتْ بُلْغَةً لِلْعِبَادِ لِيَتَزَوَّدُوْا مِنْهَا لِلْمَعَادِ يَا مُوْسٰى وَطِّنْ نَفْسَكَ عَلَى الصَّبْرِ تَلْقَى الْحِلْمَ وَاَشْعِرْ قَلْبَكَ التَّقْوٰى تَنَلِ الْعِلْمَ وَرَوِّضْ نَفْسَكَ عَلَى الصَّبْرِ تَخْلُصْ مِنَ الْاِثْمِ يَا مُوْسٰى تَفَرَّغْ لِلْعِلْمِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُهُ فَاِنَّ الْعِلْمَ لِمَنْ تَفَرَّغَ لَهُ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِكْثَارًا بِالْمَنْطِقِ مِهْذَارًا فَاِنَّ كَثْرَةَ الْمَنْطِقِ تُشِيْنُ الْعُلَمَاءَ وَتُبْدِي مَسَاوِيَ السُّخَفَاءِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْاِقْتِصَادِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ التَّوْفِيْقِ وَالسَّدَادِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجُهَّالِ وَبَاطِلِهِمْ وَاحْلُمْ عَنِ السُّفَهَاءِ فَاِنَّ ذٰلِكَ فِعْلُ الْحُكَمَاءِ وَزَيْنُ الْعُلَمَاءِ اِذَا شَتَمَكَ الْجَاهِلُ فَاسْكُتْ عَنْهُ حِلْمًا وَجَانِبْهُ حَزْمًا فَاِنَّ مَا بَقِيَ مِنْ جَهْلِهِ عَلَيْكَ وَشَتْمِهِ اِيَّاكَ اَعْظَمُ وَاَكْبَرُ يَا ابْنَ عِمْرَانَ! وَلَا تَرٰى اَنَّكَ اُوْتِيْتَ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا فَاِنَّ الْاِنْدِلَاثَ وَالتَّعَسُّفَ مِنَ الْاِقْتِحَامِ وَالتَّكَلُّفِ يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَا تَفْتَحَنَّ بَابًا لَا تَدْرِيْ مَا غَلْقُهُ وَلَا تُغْلِقَنَّ بَابًا لَا تَدْرِيْ مَا فَتْحُهُ يَا ابْنَ عِمْرَانَ مَنْ لَا تَنْتَهِيْ مِنَ الدُّنْيَا نَهْمَتُهُ وَلَا تَنْقَضِيْ مِنْهَا رَغْبَتُهُ كَيْفَ يَكُوْنُ عَابِدًا؟ وَمَنْ يَحْقِرُ حَالَهُ وَيَتَّهِمُ اللّٰهَ فِيْمَا قَضٰى كَيْفَ يَكُوْنُ زَاهِدًا؟ هَلْ يَكُفُّ عَنِ الشَّهَوَاتِ مَنْ غَلَبَ عَلَيْهِ هَوَاهُ؟ وَيَنْفَعُهُ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْجَهْلُ قَدْ حَوَاهُ لِاَنَّ سَفَرَهُ اِلٰى اٰخِرَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلٰى دُنْيَاهُ يَا مُوْسٰى تَعَلَّمْ مَا تَعَلَّمْتَ لِتَعْمَلَ بِهِ وَلَا تَتَعَلَّمْهُ لِتُحَدِّثَ بِهِ فَيَكُوْنَ عَلَيْكَ بَوَارُهُ وَيَكُوْنَ لِغَيْرِكَ نُوْرُهُ يَا ابْنَ عِمْرَانَ اجْعَلِ الزُّهْدَ وَالتَّقْوٰى لِبَاسَكَ وَالْعِلْمَ وَالذِّكْرَ كَلَامَكَ وَاَكْثِرْ مِنَ الْحَسَنَاتِ فَاِنَّكَ مُصِيْبُ السَّيِّاٰتِ وَزَعْزِعْ بِالْخَوْفِ قَلْبَكَ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُرْضِيْ رَبَّكَ وَاعْمَلْ خَيْرًا فَاِنَّكَ لَا بُدَّ عَامِلٌ سِوَاهُ قَدْ وُعِظْتَ اِنْ حَفِظْتَ۔ (رَوَاهُ الْمُرْهَبِيُّ فِي الْعِلْمِ وَابْنُ لَالٍ فِيْ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَالدَّيْلَمِيُّ وَمُنْتَخَبُ كَنْزِ الْعُمَّالِ) یعنی اے علم کے طالب سن! کہنے والے کو ملال اور تھکن بہ نسبت سننے والے کے کم ہوتا ہے۔ تو جب وعظ وغیرہ کیلئے کھڑا ہو تو اس کا احساس رکھ کہ سامعین ملول خاطر نہ ہو جائیں۔ سمجھ لے کہ تیرا دل ایک برتن ہے۔ خوب دیکھ بھال لے کہ تو اس میں کیا بھرتا ہے؟ دنیا سے بھاگتا رہ اور اسے پیٹھ پیچھے ڈال دے۔ سن دنیا تیرا گھر نہیں۔ نہ یہاں تیری قرارگاہ ہے۔ یہ تو آخرت کی کھیتی ہے۔ اے موسیٰ صبر کی عادت ڈال لے تاکہ حکمت تیرے دل پر اترے۔ اپنے دل کو تقویٰ سے پر کرلے۔ تاکہ علم دین حاصل ہو۔ اپنے نفس کو صبر پر راضی کرلے تاکہ گناہوں سے بچ سکے۔ ہوسکے اگر علم دین حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو ہمہ تن اسی کا ہو رہ۔ ورنہ علم حاصل نہیں ہوسکیگا۔ زیادہ نہ بولا کر۔ بڑھ بڑھ کر باتیں بنانا علما کیلئے نازیبا حرکت ہے۔ اور غیر علما کی بیوقوفی اسی سے ظاہر ہوتی ہے۔ درمیانہ روی بہم جا۔ حسن توفیق اور روش نیک کا پھل یہی ہے۔ جاہلوں سے اور ان کی باطل باتوں سے منہ پھیر لے۔ بیوقوفوں کی باتیں برداشت کرلیا کر۔ حکمت والوں کی عادت یہی ہونی چاہیے۔ یہی علما کی شان ہے۔ نادان و جاہل لوگوں کی کڑوی باتوں کو پی لیا کر۔ بردباری نرمی اور عقلمندی کے ساتھ ان کے مقابلہ میں چپ اختیار کرلیا کر۔ اُسنے خود اپنے تئیں بوجھل کرلیا ہے۔ اے ابن عمران ہمیشہ یقین رکھ کہ جو علم تجھے ہے وہ بہت ہی کم ہے۔ یاد رکھ دعوے کرنے اور تکلف کرنے سے انسان کو ندامت اور پشیمانی اٹھانی پڑتی ہے۔ اے عمران کے بیٹے وہ دروازہ نہ کھول۔ جسکا بند کرنا نہ جانتا ہو۔ اور وہ دروازہ بند نہ کر جس کے کھولنے کا تجھے علم نہ ہو۔ اے ابن عمران جسکا پیٹ دنیا سے نہ بھرا ہو۔ اور جس کی لالچ اب تک ختم نہ ہوئی ہو۔ بھلا وہ عابد خدا کیسے بن سکتا ہے؟ جو اپنے تئیں دنیا میں مصیبت زدہ گنتا ہو۔ اور خدا کی نعمتوں کی حقارت کرتا ہو۔ اور رضا بقضا نہ حاصل ہوئی ہو بھلا وہ کیسے زاہد کہلایا جاسکتا ہے؟ ناممکن کہ خواہشات نفسانی سے وہ باز رہے جس پر اس کا نفس غالب ہو۔ اور ناممکن ہے کہ طلب علم اُسے نفع دے۔ جسکی جہالت اُسے گھیرے ہوئے ہو۔ نری حماقت ہے کہ جسکا سفر آخرت کی طرف ہو۔ اس کی توجہ دنیا کی جانب ہو۔ اے موسیٰ جو سیکھ وہ عمل کے ارادے سے سیکھ

نہ کہ بیان کرنے اور دوسروں کو حکم دینے کے ارادے سے۔ اس صورت میں تو ہلاکت تیری ہوگی۔ اور بھلائی دوسروں کی ہائے عمران کے بیٹے تقوے کو اپنا لباس بنا لے علم و ذکر اللہ کو اپنا کلام بنا لے۔ نیکیاں بہت زیادہ کرتا رہ۔ کیونکہ کچھ نہ کچھ برائیاں بھی ہو ہی جاتی ہیں۔ اپنے دل کو خوف خدا سے کپکپاتا رکھ۔ اسی سے تیرا رب تجھ سے راضی ہوگا۔ عمل خیر کرتا رہ۔ کیونکہ کبھی نہ کبھی کوئی برائی بھی سرزد ہو ہی جاتی ہے میں اپنے وعظ کو ختم کرتا ہوں اور تجھے حکم دیتا ہوں کہ اسے حفظ کرلے۔" اب حضرت خضرؑ چلے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام روتے رہ گئے۔" +

مسلمانو! آہ ہم کہاں پھنس گئے؟ کس بھنور میں آگئے؟ کس دلدل میں دھنس گئے؟ طوطے مینا کے قصے سننے لگے۔ مثنوی کی دھن بھانے لگی۔ بے پر کے فسانے پسند آنے لگے۔ کوئی ہے کہ ناولوں میں اٹکا ہوا ہے۔ کوئی ہے کہ راگ پسند ہوگیا ہے کوئی ہے کہ ناٹک تھیٹر اور بائیسکوپ کا رسیا ہوگیا ہے۔ کوئی ہے کہ ملکی اخبار بینی سے فارغ نہیں۔ وعظ ہوا ہوگئے۔ خطبے ختم ہوگئے۔ مسجدیں خالی ہوگئیں۔ نیکی کی مجلسیں اٹھ گئیں۔ کوئی واعظ کھڑا بھی ہوا۔ کوئی لیکچرار آ بھی گیا تو زمین کی طنابیں کھینچنے لگا۔ بے سر و پا قصے کہنے لگا۔ راگ راگنیاں الاپنے لگا۔ حقیقی وعظ یہ

ہیں جو آپ سن رہے ہیں۔ دین دنیا کو سنوارنے والے کلمات یہ ہیں۔ جو آپ کے کانوں میں پڑ رہے ہیں۔ پس خدا کی سنئے۔ خدا کے رسولؐ کی سنئے اور اس پر کاربند ہو جائیے۔ یہی چیز دین دنیا کے سنوارنے کے لئے کافی ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق خیر دے۔ کلام اللہ اور کلام الرسولؐ سے ہمارے دلوں کو معمور اور ہماری آنکھوں کو پرنور اور ہماری طبیعتوں کو مسرور رکھے آمین! + اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ ٭ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ٭ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ. مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ٭ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا ٭ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا. وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا ٭

عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ٭ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۤءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ ٭ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ ٭ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَهَمُّ وَاَعَزُّ وَاَكْبَرُ ٭ + + +

اڑتالیسویں جمعہ کا پہلا خطبہ جس میں فضائل قریش اور وعظ خداوندی کے آٹھ خطبے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرٰى مَكَانِيْ ٭ وَتَسْمَعُ كَلَامِيْ ٭ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ ٭ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ ٭ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ ٭ اَلْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ ٭ اَلْوَجِلُ الْمُشْفِقُ ٭ اَلْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ ٭ اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمِسْكِيْنِ ٭ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ ٭ وَاَدْعُوْكَ دُعَاۤءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ ٭ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ ٭ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ ٭ وَذَلَّ لَكَ جَسَدُهٗ ٭ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ ٭ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَاۤئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ٭ وَكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا ٭ يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ ٭ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ ٭ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٭

الٰہی تو میرے مکان کو جان رہا ہے۔ بلکہ میرا اپنے سامنے کھڑا ہونا تو آپ دیکھ رہا ہے۔ تجھ پر میری پوشیدگی اور ظاہر سب کچھ کھلا ہوا ہے۔ میرا کوئی امر تجھ پر مخفی نہیں۔ خدایا میں محتاج و فقیر ہوں۔ فریادی ہوں۔ پناہ مانگنے والا ہوں خوف رکھنے والا اور ڈرنے والا ہوں۔ اپنے گناہوں کا اقراری ہوں۔ بھکاریوں کی طرح تجھ سے بھیک مانگ رہا ہوں۔ اور ایک ذلیل مجرم کی طرح تیرے سامنے عاجزی کر رہا ہوں۔ خدایا گڑگڑا کر تجھ سے مسکینی سے مانگ رہا ہوں۔ ڈر بھی ہے۔ اور ہوں بھی ستم رسیدہ۔ تکلیف زدہ۔ میری گردن تیرے سامنے جھکی ہے میری آنکھیں تیرے خوف سے بہ رہی ہیں۔ میرا جسم تیرے سامنے خاک آلودہ ہے

تھرا رہا ہے۔ میرا ماتھا اور ناک تیرے سامنے بر سرِ خاک ہے۔ الٰہی اپنے عاجز غلام کو اپنے فقیر بھولی والے کو اپنے شاہانہ اور فیاضانہ در سے محروم نہ کر۔ خالی ہاتھ نہ پھیر الٰہی تیرے رحم و کرم کا طالب ہوں تیرے فضل و مہر کا خواہاں ہوں۔ کوئی تجھ سے بہتر نہیں جس سے سوال کریں۔ ٹھیک اسی طرح تجھ سے بہتر دینے والا بھی کوئی نہیں۔ سب سے زیادہ رحیم و کریم تو ہی ہے۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے ساری تعریفوں کے لائق فقط تیری ہی ذات ہے +

محترم بھائیو! یہ الفاظ ان کے ہیں جو ساری دنیا سے افضل و اکرم ہیں فقیرانہ بھیس ہیں۔ جلتے بھلستے میدان میں کھڑے ہیں۔ اور یہ دعائیں ہو رہی ہیں جن میں ایک طرف عظمتِ خداوندی توحیدِ باری بیان ہو رہی ہے۔ دوسری طرف اپنی بندگی بے کسی بے بسی فقیری مسکینی غلامی عاجزی قلت ذلت کا اظہار ہو رہا ہے۔ بندے اور خدا میں فرق نہ کرنے والے کہاں ہیں؟ خدا کی گدی پر نبیوں ولیوں کو بٹھانے والے کہاں ہیں؟ آئیں۔ اور اپنے محترم رسولؐ کی زبان فیض ترجمان سے شان خدا سنیں۔ اور اپنے شرکیہ عقائد سے واپس ہٹیں۔ یاد رکھو سارے نبی ولی دربارِ خدا کے فقیر ہیں۔ رب کی عزت کے سامنے مخلوق کوئی عزت نہیں رکھتی۔ سب اس کے در کے فقیر، سب اس کے دربار کے غلام ہیں۔ اسی کا دیا کھاتے ہیں۔ اسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ جسم و جان اسی کی طرف سے پاتے ہیں۔ اسی کے جلائے جیتے ہیں۔ اور اسی کے مارے مرینگے۔ جب وہ چاہے بہتر حالت میں رکھے۔ جب چاہے بیمار ڈال دے۔ دشمنوں میں پھنسا دے۔ انبیاؑ لوگوں کے ہاتھوں مقتول ہوئے۔ اسیر ہوئے۔ ہاں اُحد کا میدان ہے اور سرورِ انبیاؐ کا چہرہ لہولہان ہے۔ پس ہر چیز پر قادر، سب کا مالک، ایک خدا ہی ہے۔ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ نہ اس کے کارخانے کا کوئی مالک۔ نہ اس کا کوئی شریک۔ نہ وہ کسی کی مرضی کا تابع۔ نہ وہ کسی سے ڈرنے دبنے والا۔ نہ وہ کسی کا کہا کرنے پر مجبور۔ نہ اس کے سامنے کوئی چوں کر سکے۔ نہ اُسکے حکم کو کوئی ٹال سکے۔ نہ اس کی مرضی کے خلاف کوئی لب ہلا سکے۔ وہ فرماتا ہے اِنْ کُلُّ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ اس کی شان ہے یَسْئَلُہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی زمین کے تمام انسان و جنات، آسمانوں کے تمام فرشتے۔ اس کے غلام اس کے در کے سوالی، اس کے ہاں کے فقیر۔ لوگو! خدا کی شان پہچانو۔ لوگو اس کے سوا نبیوں ولیوں کو حاجت روا اور مشکل کشا غوث اور عالم الغیب نہ سمجھو خالق خالق ہے۔ اور مخلوق گو کتنا ہی بڑا ہو پھر بھی مخلوق ہے۔ اگر کوئی مخلوق خدائی صفات و شان اپنے میں رکھتا ہے۔ تو پھر خدا کی وحدانیت

کہاں رہی؟ پھر توحیدِ خدا تو فنا ہو گئی۔ پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کیا معنی کرو گے؟ پس اے کلمہ گو بھائیو! کلمہ پڑھکر اس کا خلاف نہ کرو۔ مسجد میں جو سر خدا کے سامنے جھکا ہے خبردار اب یہ کسی مزار پر، کسی تعزیے پر، کسی چلے پر، کسی مرشد کے سامنے، کسی پیر کے سامنے، کسی درگاہ پر، کسی خانقاہ پر نہ جھکے۔ جس زبان نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیا ہے اب اس سے خدا کا وصف کسی اور کیلئے نہ نکلے۔ جس دل میں خدا ہے وہاں اور کا کیا کام؟ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا مسلمانو کہدو۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ خدا کی عبادت میں لگ جاؤ + اس کی نعمتوں پر اس کا شکر بجا لاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اسکی ندا موعظتِ محمدیؐ کی شکل میں سنو!

(۷۵۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں سرکارِ نبوت میں حاضر تھا۔ بدر کی جنگ ہو چکی تھی۔ ایک انصاریؓ کہنے لگے۔ یہ لوگ کیا تھے؟ مثل بڑھیا عورتوں کے تھے یا زانو بندھے ہوئے چند اونٹ تھے جنھیں ہم نے ذبح کر دیا۔ یہ سنکر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ یہ معلوم ہونے لگا کہ گویا انار کے دانے چہرے پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ پھر فرمانے لگے میرے بھتیجے ایسا نہ کہو۔ بدر میں تم نے جن سے لڑائی کی ہے یہ سردارانِ قریش تھے۔ واللہ اگر تم انھیں ان کی مجلسوں میں دیکھ لو تو اُن سے ہم کلام ہونے میں بھی تم جھجک جاؤ۔ اس انصاریؓ کا بیان ہے کہ واقعی ایسا ہی ہوا۔ مکہ میں میرا گذر ہوا۔ مجمع قریش جمع تھا واللہ میرا حیاؤ نہ پڑا کہ ان میں سے کسی سے بات بھی کروں۔ بلکہ سلام کرنے کی بھی جرأت نہ ہوئی۔ اس فرمان کے بعد حضورؐ نے سب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ یَا مَعَاشِرَ النَّاسِ ۝ اَحِبُّوْا قُرَیْشًا۔ فَاِنَّہٗ مَنْ اَحَبَّ قُرَیْشًا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ۔ وَمَنْ اَبْغَضَ قُرَیْشًا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ۔ اِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیَّ قَوْمِیْ فَلَآ اَتَعَجَّلُ لَھُمْ نِقْمَۃً وَّلَآ اَسْتَکْثِرُ لَھُمْ نِعْمَۃً (رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ) یعنی اے لوگو! قریش سے محبت رکھو ان کی محبت میری محبت ہے، اور ان کا بغض میرا بغض ہے۔ میرے دل میں خدا نے میری قوم کی محبت ڈال دی ہے۔ اسی لئے میں ان کی سزا کی جلدی نہیں کرتا اور نہ نعمت میں تنہائی کرتا ہوں۔ زاں بعد آپ نے قریش کیلئے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَیْشٍ نَکَالًا۔ فَاَذِقْ اٰخِرَھَا نَوَالًا۔ الٰہی تو نے اسوقت کے قریش کو تو سزا دی، تو آخر والوں کو انعام عطا فرما۔ پھر خطبہ جاری کیا اور فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی عَلِمَ مَا فِیْ قَلْبِیْ مِنْ حُبِّیْ لِقَوْمِیْ فَسَرَّنِیْ فِیْھِمْ۔ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ "وَاِنَّہٗ لَذِکْرٌ لَّکَ وَلِقَوْمِکَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ۝ فَجَعَلَ الذِّکْرَ وَالشَّرَفَ لِقَوْمِیْ فِیْ کِتَابِہٖ۔ فَقَالَ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ

ایسے ہی بنانا صورت و شبیہ روضۂ مقدسہ کا واسطے حصول ثواب کے داخل بدعات ہے اور شرعاً ناجائز ہے (الی) صورت و شبیہ روضۂ مقدسہ کا بطور عمارت کے بنانا اور اس سے طلب حصول ثواب زیارت کرنا امر لغو و باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کی نذر و نیاز منت وغیرہ کرنا

یہ تعزیہ دار تعزیہ بناکر پھر اس پر نذریں اور منتیں چڑھاتے ہیں۔ حالانکہ خدا کے دیئے ہوئے مال کو اسی مالک کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ رسول اللہ صلعم کا ارشاد ہے لَا نَذْرَ اِلَّا فِيْمَا ابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی نذر ماننی حرام ہے۔ ابوداؤد میں حدیث ہے لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ جو نذر اللہ کی نافرمانی کی ہو اُسے پورا کرنا حرام ہے حنفی مذہب کی معتبر کتاب بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں ہے کہ اَلْاِجْمَاعُ عَلٰی حُرْمَةِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوْقِ یعنی خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی نذر ماننی حرام ہے اور یہی فتویٰ ہے امت کے تمام علماء کا۔ نہ یہ نذر منعقد ہوتی ہے نہ اسے پورا کرنا واجب ہے۔ بلکہ حرام اور نجس ہو۔ نہ اسے لینا جائز نہ کھانا نہ کسی اور کام میں لانا۔ شامی میں اسکے حرام ہونے کی چار وجہیں لکھی ہیں: "اول تو یہ کہ یہ نذر مخلوق کیواسطے ہے اور مخلوق کیلئے نذر ماننی جائز نہیں۔ دوسرے نذر ماننا عبادت کرنا ہے اور عبادت کے لائق خدا ہے نہ کہ خدا کے بندے۔ تیسرے یہ کہ جس کیلئے نذر مانی گئی وہ میت ہے اور میت کسی چیز کی مالک نہیں۔ چوتھے اسلئے کہ نذر ماننے والا یوں جانتا ہے کہ اس میت کو بھی بھلائی برائی کا کچھ اختیار ہے۔ حالانکہ یوں جاننا صریح کفر ہے" حنفی مذہب کے مایۂ ناز بہت بڑے عالم مولانا مولوی عبدالحی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ صفحہ ۹۵ جلد دوم میں لکھتے ہیں "غیر اللہ کی نذر و منت حرام ہے اور منذور غیر اللہ کا شیرینی ہو یا فیرنی کھانا ہر امیر و غریب پر حرام ہے" بعض لوگ ان دنوں شربت پر نذر حسینؓ کی صدائیں لگاتے ہیں۔ یہ شربت بھی اسی حکم میں داخل ہے اور یہ بھی شرک و کفر ہے اور اس کا پینا بھی مطلق حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کے سوا غیر کے نام پر جو چیز مشہور کی جاتی ہے وہ حرام ہے۔ قرآن کریم اور جگہ فرماتا ہے وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ جن چیزوں کی پرستش ہوتی ہے وہاں جو چیز چڑھائی جائے وہ حرام ہو جاتی ہے۔ فتاویٰ غرائب میں لکھا ہے مَا يَفْعَلُهُ الْجَهَلَةُ مِنَ الذَّبْحِ الخ یعنی جو جاہل لوگ مشائخ اور شہیدوں کے مزاروں پر جانور (وغیرہ) چڑھاتے ہیں وہ حرام ہو جاتا ہے اور چڑھانے والے کافر ہو جاتے ہیں۔ مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ صفحہ ۶۵ جلد ۱ میں لکھتے ہیں "شیخ سدو وغیرہ کا بکرا جس میں خالص طور پر غیر اللہ کیواسطے جان دینا منظور ہوتا ہے اور خون بہانا تقرباً الی غیر اللہ تعالیٰ مقصود ہوتا ہے حرام ہے۔ جو حکم جاندار چیز کا ہے وہی غیر جاندار کا بھی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں لفظ مَا عام ہے"

اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو سجدہ کرنا.

ان دنوں اکثر لوگ تعزیوں کے سامنے سجدے کرتے ہیں کوئی طواف کرتا ہے کوئی چومتا چاٹتا ہے کوئی تبرک حاصل کرنے کے لئے ہاتھ اور بدن اس پر ملتا ہے حالانکہ خداوند عالم فرماتا ہے لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ لوگو نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو (نہ کسی اور مخلوق کو) بلکہ سجدہ اُس خالق کے سامنے کرو جس نے سب چیزوں کو پیدا کیا۔ خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابۂ کرامؓ دریافت کرتے ہیں کہ حضور ہم آپ کو تعظیم کے طور پر سجدہ کر لیا کریں؟ آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سجدہ کئے جانے کے قابل نہیں (الحدیث) حنفی مذہب کی معتبر کتاب کفایہ شعبی میں ہے اَمَّا فِيْ شَرِيْعَتِنَا فَلَا يَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوْهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ۔ یعنی ہماری شریعت میں کسی کو کسی کیلئے سوائے خدا تعالیٰ کے سجدہ کرنا جائز نہیں۔ کسی طرح کا سجدہ ہو اور جو شخص کسی کو سجدہ کرے وہ کافر ہے۔ شیخ عبدالحقؒ دہلوی نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ "ترجمہ قبر کو بوسہ دینا اور سجدہ کرنا اور اس پر رخسار ملنے حرام ہیں۔ تاتارخانیہ حنفی مذہب کی کتاب میں ہے کہ قبر کو بوسہ دینا یہ نصرانیوں کی عادت ہے مسلمان ایسا نہ کریں۔ معراج الدرایہ میں ہے لَوْ طَافَ حَوْلَ مَسْجِدٍ سِوَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ يُخْشٰى عَلَيْهِ الْكُفْرُ یعنی بیت اللہ کے سوا کسی اور چیز کا طواف کرنے میں اگرچہ وہ مسجد ہی کیوں نہ ہو کفر کا خوف ہے۔ ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں يَحْرُمُ الطَّوَافُ حَوْلَ قُبُوْرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ الخ یعنی بیت اللہ کے سوا کسی اور جگہ کا طواف درست نہیں۔ اولیا و انبیا کی قبروں کا طواف بھی حرام ہے اور جو جاہل لوگ قبروں کا طواف کرتے ہیں یہ کوئی دلیل نہیں اگرچہ یہ جاہل بظاہر صوفیوں اور عالموں کے لباس میں ہوں۔ امام زعفرانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں "حضرت انس بن مالکؓ صحابی و خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ روضۂ نبوی پر ہاتھ پھیر رہا ہے تبرک حاصل کرنے کیلئے آپ نے اُسے منع فرمایا اور کہا کہ یہ سنت کے خلاف یعنی بدعت ہے امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ بھی ان کاموں کو سختی سے روکتے تھے"

اللہ کے سوا اوروں سے مرادیں مانگنا اور انہیں حاضر ناظر جان کر پکارنا

سیدنا حضرت امام حسنؓ کو تو زہر دلوا کر شہید کیا گیا۔ اور سیدنا حضرت امام حسینؓ کو میدان جنگ میں گھیر کر مظلومانہ طور پر شہید کیا گیا۔ اس واقعہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ یہ بزرگ (ہزاروں رحمتیں اللہ کی اُن پر نازل ہوں) اپنی جان کے بھی نفع نقصان پر اپنی زندگی میں ہی کچھ اختیار نہیں رکھتے تھے۔ پھر شہادت کے بعد اوروں کی بھلائی برائی کا اختیار انہیں کیسے حاصل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ پیغمبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے یعنی لوگو میں تمہارے نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتا" بلکہ قرآن کریم میں اور جگہ ارشاد فرماتا ہے "حاجتمندوں کی حاجت بر لانیوالا اور مصیبتوں کو ٹالنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں"۔ وہ حکم فرماتا ہے "مجھے پکارو میں تمہیں دونگا اور تمہاری دعائیں قبول فرماؤنگا" اور فرمایا "یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاجت روائی کیلئے نہ پکارو (نہ کسی پیغمبر کو نہ کسی ولی اور امام کو) کیونکہ اس کے سوا کوئی کسی کے نفع نقصان پر قادر نہیں اور اگر ایسا کروگے تو مشرک ہو جاؤ گے"۔ ملا علی قاری حنفی شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں "یعنی حنفی مذہب کے کل عالموں نے اُس شخص کو کافر کہا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ عالم الغیب تھے حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ الخ یعنی زمین و آسمان والوں میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب داں نہیں"

فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ جو شخص بزرگوں کی روحوں کو حاضر ناظر جانے وہ کافر ہے۔" حنفی مذہب کے بہت بڑے جید عالم مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ جلد اول کے اٹھائیسویں صفحہ میں لکھتے ہیں "یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر ناظر ہیں اور ہر حال میں ہمارے پکارنے کو اگرچہ ہم دور سے پکاریں وہ سنتے ہیں اور خبر رکھتے ہیں یہ عقیدہ شرک ہے" (ایسا شخص مشرک ہے) مثنوی مولوی روم میں دیکھئے اس مضمون کو کس طرح ادا کیا گیا ہے۔ لکھتے ہیں سہ

ترک کردے پیغمبر خواہی مگر حق نداند مفلس آمد اے پسر رزق از وے خواہ نے از غیر او ✦
آب از یم جو مجو از خشک جو گفت پیغمبر کہ جنت از الٰہ ✦
گر ہمی خواہی ز کس چیزے مخواہ

یعنی تو جو خدا کے سوا اوروں سے مانگتا پھرتا ہے شاید تو نے اپنے خیال میں خدا کو مفلس سمجھ رکھا ہے تو اپنی روزی وغیرہ کل حاجتیں خدا ہی سے طلب کر کیونکہ اوروں سے طلب کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کے بھرے ہوئے دریا بلکہ سمندر کو چھوڑ کر کسی خشک گڑھے سے پانی طلب کرے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر جنت میں جانا چاہتے ہو تو خدا کے سوا کسی سے کچھ نہ مانگو چونکہ تعزیہ دار عموماً حنفی مذہب کے مدعی ہیں اس لئے حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتابوں کے حوالے لکھے گئے۔ تاکہ اُن کی تشفی اور تسلی ہو جائے۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ

اب میں یہاں ایک واقعہ نقل کرتا ہوں جس سے ان تمام واقعات پر روشنی پڑے گی۔ امام ابو حنیفہؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اولیاء اللہ کی قبروں پر آیا اور سلام کرکے مخاطب کرکے کہتا ہے کہ کیا آپکو معلوم نہیں ہے کئی مہینوں سے آیا کرتا ہوں اور آپکو پکارتا ہوں۔ آپ سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے نیک دعا کریں۔ امام صاحبؒ نے یہ سنکر اُسکو فرمایا کہ کیا ان اولیاء اللہ نے تجھے کوئی جواب دیا اس نے کہا نہیں۔ آپ نہایت غصے ہوئے اور فرمایا تف ہے تجھ پر تو ان کو پکارتا ہے اور اُن سے اپنی حاجتیں طلب کرتا ہے جو نہ تو جواب دے سکتے ہیں نہ انہیں کسی چیز پر اختیار ہے بلکہ وہ سن بھی نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ تو قبر والوں کو اپنی آواز نہیں سنا سکتا (نقلہ صاحب الغرائب)۔ مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی کی کتاب مجموعہ فتاویٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۱ میں تعزیہ داری کی بابت لکھا ہے "کہ یہ سب امور بدعت اور ممنوع ہیں اور مرتکب ان کا مبتدع و فاسق ہے"۔ علاوہ اس شرک و کفر کے اس تعزیہ داری میں وہ وہ خرافات اور بیہودہ حرکتیں مسلمانوں کو سرزد ہوتی ہیں جو نہ صرف شرعاً ممنوع ہیں بلکہ عقل سلیم ان سے نفرت کرتی ہے مثلاً ریچھ بندر وغیرہ بننا آتشبازی چھوڑنا باجے بجانا۔ مرثیہ گانا۔ سینہ کوبی اور ماتم و شیون کرنا۔ عورتوں کا کھلے خزانوں بے پردہ ہو کر برساتی کیڑوں کی طرح اُبل پڑنا۔ دُلدل نکالنا۔ سانگ بھرنا۔ جوگی اور فقیر بننا۔ گلے میں گنغنیاں لٹکانا۔ سوگ کرنا۔ چارپائیوں پر نہ سونا۔ اس پورے مہینے میں نکاح وغیرہ کوئی خوشی نہ کرنا۔ وغیرہ وغیرہ ✦

موحدوں کو نصیحت

پھر تعجب سا تعجب ہے اُن لوگوں پر جو باوجود ان برائیوں سے دور رہنے اور سچے مسلمان موحد متبع سنت ہونے کے پھر بھی انکے ساتھ ملے جلے رہتے ہیں، ان مجمعوں میں ان کی صورتیں بھی نظر آتی ہیں حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی شخص کا خلاف شرع مجمع بڑھائے وہ قیامت کے دن بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق دے اور برائیوں سے بچائے۔ آمین!

"محمد"

نوٹ: اس مضمون کو اگر آپ مکمل دیکھنا چاہتے ہیں تو حضرت مولانا محمد صاحب کی کتاب "محرم نامہ" منگا لیجئے مفت تقسیم کرنے والوں کو تین روپے میں ایکسو۔ ایک روپے کی پچیس ایک کی قیمت ایک آنہ ہے۔ یہ کتاب زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت تقسیم کیجئے۔ پتہ:- "دفتر اخبار محمدی دہلی"

---

۱۸ کی بقیہ کتابیں یہاں ملاحظہ ہوں

حاضر جوابی ۸۰ صفحات کی دلچسپ قابل دید کتاب ہے جو آپ کو کہیں لاجواب نہ ہونے دے گی۔ رعایتی قیمت صرف ایک آنہ۔

رسالہ عرق النساء ایک نامور طبیب نے عرق النساء کے اسباب اور اس بیماری کے علاج پر یہ رسالہ لکھا ہے قیمت صرف ایک آنہ۔

سوانح عمری زیب النساء یہ کتاب مرزا حیرت صاحب دہلوی کی تصنیف ہے۔ بادشاہ اورنگ زیب کی عالمہ شہزادی مع اورنگ زیب کی اور شہزادیوں کے حالات۔ مکمل سوانحات کے قیمت صرف چار آنے۔ ضرور منگوایئے۔

مرقعہ رسوم جاہل مسلمانوں میں جو رسمیں رائج ہیں، اُن کا تفصیلی بیان مع اُن کی بطلان اور ممانعت کے اور ان سے ہونے والے نقصانات کے مسلمان اس کو ضرور پڑھیں قیمت صرف دو آنے۔

صنعت الف کا قرآن کریم مع تفسیر القان اردو یہ وہ قرآن شریف ہے جو کسی زمانے میں دس روپے کو بکتا تھا۔ اسی زمانے کا چھپا ہوا ہمارے پاس ہے۔ اس کا زبردست معجزہ یہ ہے کہ پورے قرآن میں ہر سطر "الف" سے شروع ہوتی ہے حاشیہ پر تفسیر القان ہے تقطیع بہت بڑی ہے۔ حجم چھوٹا ہے ہم نے اس کی جلدیں بھی بندھوالی ہیں مجلد کو اس وقت ہیں اپنی ضرورت سے صرف دو روپے میں بھیج دوں گا۔

جمشید بادشاہ اس کتاب میں شاہ جمشید کی پوری سوانح عمری اور اس زمانے کے تمدن کا پورا فوٹو ہے۔ قیمت صرف تین آنے۔

حکیم جالی نوس اس اولوالعزم بانی طب کی مکمل سوانح عمری مع موصوف کے اعلیٰ کارناموں کے اس کتاب میں ملاحظہ فرمایئے قیمت

رسالہ سرسام اس مرض کی اس کے اسباب کی اس کے علاج کی کامل کتاب قیمت تین آنے۔

خواجہ معین الدین حسن اجمیری صاحب کی سوانح عمری اور اُن کی پیدائش سے وفات تک کے تمام حالات اس کتاب میں ہیں قیمت دو آنہ

علاج النساء اس کتاب میں عورتوں کی مخصوص بیماریوں کا ذکر ہے اور اُن کے آسان اور مجرب علاج ہیں قیمت صرف تین آنے۔

جادو کی ڈبیا تمام شعبدے اور دل فریب تماشے اور مبہوت کرنے والے ہنر اس کتاب میں درج ہیں۔ رعایتی قیمت صرف چار آنے۔

پتہ:- منشی بلاقی بمعرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

تاریخ مکہ معظمہ اس کتاب کے دو سو چوبیس صفحات ہیں۔ بیت اللہ شریف کی پوری تاریخ یعنی مکہ معظمہ کے حالات ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر سلطان ابن سعود ایدہ اللہ ودود تک ہر عہد کی تاریخ اور دلچسپ موضوعات ہیں یہ کتاب چوتھی بار چھپی ہے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے

پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

خطبات التوحید جدید مع خطبات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی بہت سستا

یہ کتاب اہلحدیث کی کام کی ہے۔ اس میں مولانا عبداللہ صاحب اہلحدیث (ساکن میرٹھ) کے خطبوں کے ساتھ ہی ساتھ مندرجہ بالا دونوں بزرگوں کے خطبے بھی ہیں۔ نکاح کا خطبہ عیدین کے خطبے بھی ہیں۔ سوا دو سو ۲۲۵ صفحات ہیں۔ کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ چھاپہ بہت صاف ہے۔ حروف بڑے بڑے ہیں۔ واعظوں اور خطیبوں اور ہر لکھے پڑھے اور عوام کو مفید ہے۔ مذہبی مسائل مدینی احکام مطابق قرآن و حدیث اس میں درج ہیں۔ قیمت اصلی بارہ آنہ ہے لیکن ہم گیارہ آنے میں بھیج دینگے۔ اس کے مضامین کا مختصر خاکہ ملاحظہ ہو۔ توحید کا بیان۔ شرک کی برائی۔ علم غیب غیر اللہ کی عبادت کی تردید۔ غیر اللہ کی تعظیم کی تردید۔ قبر پرستی کی برائی۔ حدیث و قرآن کی تابعداری۔ بدعت کی برائی۔ رسوم کی تردید۔ کلمہ شریف کے معنی۔ نماز کی تاکید۔ جماعت کی تاکید۔ درود شریف کی فضیلت۔ نفل نماز کی فضیلت۔ احکام جمعہ۔ ظہر احتیاطی کا رد۔ زکوٰۃ کے احکام۔ رمضان کا بیان۔ روزوں کے مسائل۔ لیلۃ القدر اور اعتکاف کا بیان۔ فطرہ اور خیرات کے مسائل۔ قربانی اور عید کے مسائل۔ توبہ استغفار کا بیان۔ شرعی آداب کا بیان۔ دنیا سے بے رغبتی۔ زہد و توکل صبر و سہار کا بیان۔ قیامت کی ہولناکیاں۔ قیامت کے احوال۔ جنت دوزخ کا بیان۔ محرم۔ شعبان۔ ربیع الاول۔ ربیع الآخر کی بدعتوں کی تردید۔ اسراف اور جوسر شطرنج شراب جوا زنا کی حرمت۔ عقیقہ۔ ولیمہ وغیرہ کا بیان۔ نصیحتوں کا اور دل کو نرم کرنے کا خطبہ۔ نکاح کا خطبہ۔ مسائل وغیرہ وغیرہ۔ غرض ایک مجموعہ ہے اور عجب دل لبھاؤنا ہے۔ صرف گیارہ آنے قیمت ہے۔ پتہ :۔ نیجر دفتر اخبار محمدی صدر دہلی۔

چھ سو صفحات کا مترجمہ اور حاشیے والا احمد یکی پوری جلد والا قرآن شریف

ترجمہ بامحاورہ ہے حاشیہ سیدھی تحریر کا ہے۔ عربی سطروں پر رنگ چڑھا ہوا ہے۔ حروف موتی جیسے ہیں صحت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ جلد منقش نفرئی جالدار ہے۔ کتابت طباعت بہترین ہے۔ دیدہ زیب چیز ہے اور اسوقت بہت سستا دے رہے ہیں۔ جلد کے دام ۱۲؍ رکھے ہیں اور ہم اس جلد سمیت آپکو اس وقت صرف ڈیڑھ روپے میں بھیج دینگے۔ جلد طلب کیجئے۔ محصولڈاک ہدیہ کے علاوہ

نوسو صفحات کی ساڑھے چودہ سو سال کی مکمل اسلامی تاریخ پانچ جلدوں میں مجلد نجتہ صرف ساڑھے تین روپے میں

سن ہجری سے ایک سو سال پہلے سے اس تاریخ کو شروع کیا ہے اُس وقت ملک عرب کی اور دُنیا کی جو حالت تھی اُس کا صحیح اور مکمل نقشہ بیان کر کے پھر ساری دنیا کی جہالت کا خاکہ کھینچا ہے۔ اور مذہبی حالت بیان کر کے اب حضورؐ کی پیدائش سے انتقال تک کے تمام جزوی کلی واقعات صحت کیساتھ بیان کئے ہیں۔ جس میں کل غزوے جہاد وغیرہ چھوٹی بڑی تمام باتیں آگئی ہیں۔ پھر ازواج مطہرات اور اولاد امجاد کا بیان کر کے چاروں خلفا کی خلافت کا پورا پورا بیان مع فتوحات اسلامیہ کے ہے۔ پھر بنو امیہ کی خلافت کے تمام بادشاہوں اور اُنکی بادشاہت کے تمام واقعات بیان کئے ہیں۔ حکومت اسپین حکومت اندلس۔ قوم تاتار۔ تیمور خاندان۔ خلافت عباسیہ کا پورا بیان ہے۔ پھر خاندان آل عثمان کا پورا ذکر ہے۔ ہندوستان کی سلطنت اسلامیہ کے تمام تر تاریخی واقعات۔ پھر اس سلطنت کا تنزل۔ انگریزوں کا داخلہ۔ ترکوں کی تمام کارگذاریاں آج تک کی۔ عرب کی آجتک کی حکومت تا خاتمہ زمانہ شریف حسین تا بیان حکومت مصطفےٰ کمال و سلطان ابن سعود سب کچھ اس میں ہے۔ الغرض ابتدائے اسلام سے آجتک کے تمام اسلامی حالات و تواریخ کا یہ مجموعہ ہے۔ قیمت اسوقت صرف ساڑھے تین روپے مجلد کے ہیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ وزن مجلد کا سوا سیر ہے۔ محصول تیرہ آنے جو بذمہ خریدار ہے۔

اوسط درجے کا مصری وضع کا قرآن شریف صرف چھ آنے میں

مصری حروف جیسے حروف سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے ایسی ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ مجلد پارچہ عمدہ سمیت صرف آٹھ آنے میں چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف دس آنے میں منگوا لیجئے۔

حمائل شریف شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمے والی تفسیر جو حاشیے پر موضح القرآن ہی ہے

پوری چمڑے کی کلکتہ کی وضع کی جلد سمیت بہترین چیز اس وقت بجائے چار روپے کے صرف ڈھائی روپے میں ہم سے منگوا لیجئے۔ پتہ :۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

نوٹ :۔ ہر قسم کے قرآن شریف طلب فرماتے وقت فرمائش کیساتھ نصف رقم پیشگی بھیجا کریں۔ ورنہ تعمیل فرمائش نہ ہوگی۔

کارڈ سائز حمائل شریف حضرت شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم محدث دہلوی کے ترجمہ والی حنا شدہ مجلد صرف گیارہ آنے میں

ایسا مستند ترجمہ جو دو سو برس سے مسلمانوں کے ہر طبقہ میں مقبول ہے اور جو لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی۔ یہ حمائل ایسے وقت میں چھپوائی ہے۔ جبکہ کاغذ معمول سے تین گنا زیادہ مہنگا ہے پھر بھی ہم نے بہت ہی ارزاں ہدیہ رکھا ہے۔ سات سو بیس صفحات کی ضخامت ہے کاغذ نہایت سفید چکنا ہے۔ چھپائی خدا کے فضل سے بہت صاف ہے۔ صحت بھی بہت احتیاط اور امکانی کوشش کے ساتھ ہوئی ہے۔ ہدیہ بلا جلد حنا شدہ صرف نو آنے مجلد پارچہ حنا شدہ گیارہ آنے۔ مجلد چرمی نقرئی جز بندھی کی صرف چودہ آنے (۱۴؍)

نیا اور سستا دو ترجمے والا معجز نما قرآن شریف صرف ایک روپیہ آٹھ آنے میں

یہ قرآن شریف بھی بہت بہتر چھپا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ پڑھنے سے پہلے اس کی خوبروئی گرویدہ کر لیتی ہے۔ دو ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ لفظی مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا۔ دوسرا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی کا بامحاورہ۔ ابتدا میں ایک بسیط حاشیہ بر شان نزول اور ضروری معلومات وغیرہ۔ ہدیہ بلا جلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ مجلد چرمی کونے پشتے کا صرف دو روپے۔ مجلد چرمی نقرئی کامل صرف دو روپے چار آنے۔ پتہ :۔ مینیجر دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

آؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لو!

مولانا محمد صاحب [illegible] کی یہ کتاب بھی [illegible]
آنحضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نماز [illegible]
[illegible] کتاب [illegible] ہے اس میں سب سے پہلے
[illegible] کا بیان [illegible] سنت کا [illegible] تاکید
[illegible] کا بیان [illegible] طریقے کا صحیح
[illegible] کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں
[illegible]
[illegible] مسائل ہیں۔ جن
[illegible] کا بیان ہے پھر تیمم کا بیان
ہے [illegible] مسائل [illegible] کم بیان کی گئی ہیں اسکی
تردید ہے۔ اذان کا [illegible] بیان۔ اذان کے بعد کی دعائیں
[illegible] اذان [illegible] بدعت جاری
[illegible] کی تردید ہے [illegible] نماز پڑھنے کے طریقے کا بیان
ہے۔ جس [illegible] آپ نماز [illegible] اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں
نماز کی سب دعائیں مع ترجمہ ہیں۔ تکبیر [illegible] سے ختم نماز تک
ہر ہر رکن کا [illegible] کیفیت مطابق سنت بیان کی ہے۔
نماز کے بعد نماز کے کل مسائل ہیں [illegible] رفع الیدین کا مسئلہ
[illegible] کا بیان۔ [illegible] کا بیان۔ نماز کے وقتوں کا بیان
[illegible] وقتوں کا بیان [illegible]
[illegible] احکام۔ امام کے خاص مسائل [illegible] کا بیان
نماز باجماعت کا بیان۔ عورتوں کے مخصوص مسائل کا بیان۔
[illegible] کا بیان۔ لباس کا بیان۔ نماز میں
[illegible] کا بیان۔ [illegible] کے [illegible]
[illegible] اسکے بعد فرض نماز کے بعد کی دعائیں [illegible]
[illegible] رکعتوں کا بیان ہے [illegible] سنت [illegible]
وغیرہ کا بیان ہے۔ دعاء قنوت کا ذکر و مسائل مع ترجمہ۔
دعا بھی ہے پھر سفر کی نماز کے احکام ہیں۔ بیمار کی نماز کے احکام
ہیں۔ دو نمازوں کو جمع کرنے کے مسائل ہیں نماز تراویح کی نماز کا طریقہ
اور مسائل ہیں۔ تہجد کی نماز کا طریقہ۔ رکعتوں کی تعداد اور مسائل
[illegible] کا بیان ہے۔ ساتھ ہی جمعہ کا مکمل بیان ہے۔ جمعہ کا وقت
[illegible] کا بیان۔ نماز جمعہ کا بیان
[illegible] کا بیان [illegible] کی تردید
[illegible] کا بیان۔ اذان جمعہ کا بیان۔ جمعہ کی

[illegible] قرأت وغیرہ پھر جنازے کی نماز کا بیان۔ اسکا طریقہ
اسکی [illegible] اسکی دعائیں مع ترجمہ اسکی [illegible]
[illegible] عیدین کی نماز کی ترکیب
دعائیں۔ تکبیریں وقت اور جملہ مسائل۔ پھر کسوف و خسوف کی نماز
کا طریقہ و مسائل۔ اس موقعہ کے خطبے کا بیان۔ پھر صلوۃ استسقا
یعنی قحط سالی کے موقعے پر بارش طلب کرنے کی نماز کا مفصل
پورا بیان ہے۔ اسکا وقت [illegible] کے لئے نکلنے کا طریقہ
[illegible] اس کا خطبہ۔ اسکی دعا۔ اس دعا کا طریقہ۔

تعزیہ داری اور اسلام؟

تعزیہ پرستی اور تعزیہ داری مسلمانوں کیلئے مذہبی
اور اقتصادی نقطۂ نظر سے کس قدر تباہ کن ہے؟
یہ اگر آپ اپنے ناواقف مسلمان بھائیوں کو بتا دیں
تو پھر ناممکن ہے کہ وہ اس بُری رسم میں مبتلا ہوں۔
صراط محمدی کہ جس میں تعزیہ داری اور رسومات
محرم کی پوری تحقیق ہے اور قرآن حدیث اور حنفی مذہب
سے ان تمام کاموں کی تردید ہے جو ان دنوں میں عام
طور پر مسلمان کرتے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ کی پوری
سوانح عمری اور سچا شہادت نامہ بھی اس میں ہے قیمت صرف
[illegible] کو تین روپے میں ایک سو۔ ایک روپے میں
پچیس۔ ایک کی ایک آنہ۔ اہلحدیث بھائیوں! آپ اس کتاب
کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کیجئے اور قیامت
کے دن سرخروئی حاصل کیجئے۔ [illegible] زیادہ انعام!
ریحان محمدی! اس کتاب میں ماہ محرم الحرام کے
مسائل و فضائل ہیں اور تاریخ تعزیہ داری [illegible] کے
ساتھ ہی ارشادات امام ابو حنیفہ اور [illegible] علماء حنفیہ کا [illegible]
کی تردید میں فتوی بھی ہے یہ کتاب صرف [illegible] روپے سیکڑہ [illegible]
منگوا کر اشاعت توحید کا فرض پورا کیجئے۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

اس دعا کا طریقہ۔ چادر گھمانے کا طریقہ اور مسئلہ۔ ساتھ ہی اس موقعہ
کی مسنون دعائیں وغیرہ۔ حروف موٹے موٹے۔ چھاپہ بہت صاف
سیاہی چمکدار۔ زبان و بیان بہت سلیس اور بامحاورہ جسے عورتیں
اور بچے بھی سمجھ لیں۔ کاغذ بھی چکنا موٹا دبیز [illegible] رنگین۔
خوبصورت چکنا [illegible] اور نہایت دیدہ زیب۔ ہر مسئلہ کا حوالہ [illegible]

از دفتر اخبار محمدی دہلی [illegible]
خریدار نمبر ۲۱۴۲ بخدمت جناب مہتمم صاحب
" رسالہ جامعہ " قرول باغ۔ دہلی
New Delhi

ہر کام ہر دعا ہر مسئلہ صرف قرآن و حدیث سے۔ [illegible]
آپ کو نبی کی نماز بتائیگی۔ نماز کی ترکیب [illegible]
حدیث آپکو سکھائیگی۔ یقین کیجئے کہ یہ کتاب [illegible] آپ کو [illegible]
کی نماز صحیح طور پر معلوم ہو جائیگی۔ مسائل میں کوئی [illegible] باقی
نہ رہیگا۔ عورتوں کو پڑھائیے۔ بچوں کو پڑھائیے۔ مکتبوں اور
مدرسوں میں پڑھوائیے۔ قیمت ایک کی تین آنے۔ زیادہ تعداد
میں خریدنے والوں سے ایک سو کے ساڑھے بارہ روپے

سرتاج اہل حدیث مولانا نواب صدیق حسن خاں
نواب بھوپال کی اردو تفسیر ترجمان القرآن

یہ تفسیر نایاب ہے ہمارے پاس اس کا پہلا حصہ جس میں سورۂ
فاتحہ کی اور سورۂ بقرہ کی مکمل تفسیر ہے بہت تھوڑی تعداد میں
ہے [illegible] کا طبع انصاری [illegible] دہلی کا چھپا ہوا ہے
اخبار سے ڈیوڑھے لمبے چوڑے صفحات میں ڈھائی سو سے زائد
صفحات ہیں۔ بالکل صحیح سالم غیر مستعمل نسخے ہیں۔ اصلی
قیمت ڈھائی روپیہ ہے۔ لیکن باوجود نایاب ہونے کے
ہم صرف [illegible] روپے میں دیں گے جلد منگوا لیجئے

امام شافعیؒ کی فقہ کی نایاب کتاب [illegible]

آپ اس سے معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ دونوں مذہب حنفی شافعی [illegible]
کہلواتے ہیں۔ ان دونوں کے ماننے والے ہی ہندوستان میں [illegible]
میں کس قدر اختلاف ہے۔ نیز دونوں کے [illegible]
ہیں۔ حنفیت کے [illegible]
یہ کتاب بھی اہلحدیث کے مطبع انصاری دہلی کی چھپی ہوئی ہے
[illegible] صفحات کی ہے۔ قیمت اصلی [illegible] آنے ہے [illegible]
قیمت صرف چار آنے پر بھیج دیں گے۔ [illegible]
پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی [illegible]

[illegible] مولانا [illegible] محمد صاحب [illegible] نے جید برقی پریس [illegible] میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

فرمانِ رسول کے خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں

مسلکِ سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک + جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اخبار محمدی دہلی

ایڈیٹر و مالک

خطیب الہند مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک بدعت تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے محصول۔
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خیر وی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

جلد ۱۸ | بابت ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ | نمبر ۱۱

نظم

از جناب محمد داؤد صاحب راز شکراوی

جوش تیرا مسلم ہندوستاں جاتا رہا
وائے محرومی کہ احساس زیاں جاتا رہا

ہائے صد افسوس میر کارواں جاتا رہا
شاہ اسماعیل مرد پہلواں جاتا رہا

ہم بھی میدان عمل میں سر کف تھے جن دنوں
کیا عجب رونق تھی وہ سارا سماں جاتا رہا

تھا کبھی شوق شہادت جن دلوں میں موجزن
آج ان کا جوش سب مثل دھواں جاتا رہا

جس طرف ہم چل دئے اقبال اپنے ساتھ تھا
وہ زمیں جاتی رہی وہ آسماں جاتا رہا

سر کٹاتے تھے خوشی سے امر حق کے واسطے
رہ گیا کیا جبکہ طرز بزرگاں جاتا رہا

نکلے تھے ہم بھی طوفان باطل کیلئے
کیا کہوں وہ ولولہ سارا کہاں جاتا رہا

داستان ماضی اوراق پارینہ ہوئی
بزرگان دین کا نام و نشاں جاتا رہا

عالم غیرت پہ زباں ہیوند ہستی ہو گئے
پیر کاہل ہو گئے شوق جواں جاتا رہا

دل ہوئے خالی ہمارے الفت احباب سے
اب نہ سوز و ساز ہے درد نہاں جاتا رہا

پیٹھ دیدی راز مسلم نے کتاب اللہ کو
منتشر جب ہو گئے امن و اماں جاتا رہا

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سوا کسی اور کی پوجا مت ہونے دو!

اتنا کام ہمارا تھا کہ آپ کو ہتھیار بند کر دیں اب یہ آپ کا کام ہے کہ ان ہتھیاروں سے کام لیں۔ اور خدائی توحید کو پھیلا دیں۔ قبروں کو پختہ کرنے اونچی بنانے۔ ان پر قبے گنبد وغیرہ بنانے کی حرمت کی حدیثیں۔ قبے وغیرہ گرا دینے اور پکی قبروں کو توڑ دینے کی حدیثیں۔ پختہ قبروں اور گنبدوں کی حرمت پر امام ابو حنیفہؒ کے اقوال حنفی مذہب فقہ کی کتابوں کے حوالے۔ قبوں اور گنبدوں وغیرہ کے توڑ دینے کا ثبوت حنفی مذہب سے۔ قبوں کو جائز کہنے والوں کی تمام دلیلوں کے جوابات۔ تبرکات اور آثار پرستی کی زبردست تردید۔ بناوٹی مزارات کا شرعی حکم۔ شریعت اور مصلحت کا فرق۔ قبوں اور گنبدوں اور آثار پرستی کی نجاست پر مہر خداوندی۔ معبودان باطل کو توڑنے کی نبیوں کی سنت۔ اولیاء اللہ کے مقبروں کو گرا دینے کا فعل نبوی۔ جو جگہ غیر اللہ کی عبادت کی ہو اسکے توڑ دینے اور ڈھا دینے کے دلائل اسکی بابت موجودہ علمائے حنفیہ کا فتویٰ وغیرہ۔ اس مضمون پر مولانا محمد صاحب کی کتاب بنے چھپوائی ہے قیمت صرف چار آنے۔ مفت تقسیم کرنے والے حضرات کو ساڑھے بارہ روپے میں سو۔ ایکروپے میں پانچ محصول ڈاک قیمت کے علاوہ۔ ہمارے ہاں سے منگوا کر قبر پرستی اور آثار پرستی کیخلاف مسلمانوں کو توحید سکھائیے۔

فرمانِ محمدی۔ قبروں پر کون سے کام جائز ہیں؟ اور کون سے منع ہیں؟ سب کا بیان۔ زیارت قبور کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ اور کونسا ممنوع ہے؟ نیز قبروں پر ملنی بدعتیں عُرس وغیرہ کئے جاتے ہیں سب کا رد قیمت ایک آنہ۔ فیصلۂ محمدی۔ قبروں پر پھول چڑھانے اور شدے سے پنجے نکالنے کی تردید دلنشین پیرایہ میں قیمت ایک آنہ۔ صمصام محمدی موجودہ زمانے کے مسلمان جو قبر پرستی اولیا پرستی کرتے ہیں اور ان پر جو دلیلیں دیتے ہیں ان کے جوابات اور توحید خدا کا پورا ثبوت قیمت تین آنے۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی۔ صدر بازار دہلی

حجاز کے مقدس شہروں اور عراق کے درمیان نیا راستہ

پچھلے دنوں حکومت حجاز نے حکومت عراق کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ حجاز کے مقدس شہروں اور عراق کے درمیان حاجیوں کے لئے ایک نیا راستہ بنایا جائے جو مقام زبیر سے شروع ہو۔ (موجودہ صحرائی راستہ نجف اشرف سے مدینہ منورہ تک جاتا ہے) لیکن حکومت عراق نے اپنی بعض مصلحتوں کی بنا پر حجاز گورنمنٹ کی یہ تجویز منظور نہیں کی۔

یمن کی جدید فوج

عراق نے جو ملٹری مشن یمن کی فوج کو جدید ترین طریقہ پر منظم کرنے کے لئے بھیجا تھا اس نے یمن میں نہایت قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ امام یمن نے اس مشن کی کارگزاری اس قدر پسند فرمائی کہ مشن کے صدر العقید لفٹنٹ کرنل اسمٰعیل صفوۃ کو یمن کی مسلح فوجوں کا سپہ سالار اعظم بنا دیا۔ عربی اخباروں کا بیان ہے کہ یمن میں پہلے پہل جدید ترین طریقہ پر فوج مسلح اور آراستہ کی گئی ہے +

ایران میں فوجی تنظیم

اخبار "الاستقلال" کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ ایران میں جس طرز کی فوجی تنظیم ہو رہی ہے اس سے پہلے اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ ایران کو بالشویک روس سے خطرہ ہے اور ماسکو کی سیاست ہمیشہ طہران کو پریشان رکھتی ہے۔ ایران کی جنگی تیاریوں کا مقصد یہ ہے کہ قوم کو ہر خطرے کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جائے +

حکومت افغانستان کیلئے چار مصری افسروں کی خدمات

حکومت افغانستان نے مصری وزارت امور خارجہ سے ایسے افسروں کی خدمات حاصل کرنے کی درخواست کی تھی جو آبپاشی اور زراعت کے تجربات رکھتے ہوں تاکہ وہ افغانستان میں ان مربوط محکموں کی تنظیم کر دیں۔ مصری وزارت نے چار مصری افسروں کو افغانستان بھیجنا طے کر لیا ہے۔ ان افسروں کو حکومت افغانستان دو برس کیلئے ملازم رکھیگی۔ اگر ضرورت ہوئی تو اس میعاد میں اضافہ ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت افغانستان بڑی شدت سے جبری بھرتی کر رہی ہے قبائل کے بارسوخ اشخاص علما

اور فوندزادگان حکومت کا اس کام میں ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

بغداد میں اسکولوں کی تعداد میں اضافہ

بغداد میں طلبا کی تعداد بڑھ رہی ہے اس لئے وزارت تعلیم نے فیصلہ کیا ہے کہ مستقبل قریب میں چھ نئے ابتدائی اسکول قائم کئے جائیں۔ ایک اسکول کاظمین میں اور ایک یوسفیہ میں کھولا جائیگا۔ بعض صورتوں میں موجودہ اسکولوں میں نئے کلاس بڑھا دئے جائیں گے +

ہندوستان و چین کے درمیان فضائی راستہ

چین کے قومی فضائی کار پوریشن کے ارکان دہلی کا دورہ کرنے کے بعد جمعرات کو براہ آگرہ کلکتہ کو روانہ ہوگئے۔ ارکان موصوف نے حکومت ہند کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ چنگکنگ اور ہانگکانگ کے ساتھ ہندوستان کا براہ راست فضائی تعلق قائم کر دیا جائے۔ اس پر حکومت ہند غور و خوض کر رہی ہے +

قائد اعظم مسٹر جناح پھر صدر منتخب ہوگئے

نواب زادہ لیاقت علیخاں صاحب آنریری جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے یونائیٹڈ پریس کو بتایا ہے کہ تمام صوبوں نے بہ اتفاق رائے مدراس کے اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ کیلئے قائد اعظم جناح ہی کے نام کی سفارشیں کی ہیں۔ کوئی دوسرا نام پیش ہی نہیں ہوا ہے۔ اس طرح قائد اعظم جناح پھر آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر منتخب ہوگئے +

کلکتہ کی آبادی میں حیرتناک اضافہ

کلکتہ کی مردم شماری کے سلسلہ میں جو ابتدائی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کی آبادی میں حیرتناک اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ مردم شماری میں یہاں کی آبادی ۱۱ لاکھ اور مکانوں کی تعداد ۲ لاکھ تھی۔ اب آبادی ۲۰ لاکھ اور مکان ۳ لاکھ ہوگئے ہیں +

اخبار محمدی کی اشاعت بڑھانے پر توجہ کیجئے۔

حکومت نظام کو سالی علاقہ عطا کر دیا جائیگا

نواب کمال یار جنگ بہادر نے ورنگل میں ایجوکیشنل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سر اکبر حیدری کے چیمبر آف کامرس کے سالانہ ڈنر کے موقع پر یہ کہنے کہ حیدرآباد ریاست کو سمندر تک دسترس ہونے والی ہے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ اس طرح ریاست اپنے معاشی حالات کو کافی حد تک درست کر سکیگی۔ نواب صاحب نے محکمہ تعلیم سے درخواست کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ کو سکول اور کالجوں میں تاریخ جغرافیہ اور معاشیات کے مضامین پر کافی زور دینا چاہئے۔

ناریل کا کوئلہ

حکومت برطانیہ نے ہندوستان کو ہزاروں ٹن ناریل کے کوئلہ کا آرڈر دیا ہے۔ ان میں سے ۹ ہزار ٹن کوئلہ بھیجا جا چکا ہے۔ ناریل کا کوئلہ گیس کے نقاب بنانے میں کام آتا ہے +

جراحی میں تانت کی بجائے ریشمی تاگا

ڈاندار خیمے کی بوتلیں جو زیادہ تر انگلستان سے منگائی جاتی تھیں اب دیسی ذرائع سے حاصل کی جائیں گی۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی طور پر تین ہندوستانی کارخانے ان کو بناتے ہیں +

ایک مشہور قبائلی ڈاکو کی ہلاکت

شمالی وزیرستان میں میران شاہ کے قریب ایک مشہور قبائلی ڈاکو شوبی خیل اور اس کے نو ساتھیوں کا ٹوچی سکاؤٹوں سے مقابلہ ہوگیا۔ جس سے شوبی خیل اور اس کے آٹھ ساتھی مارے گئے۔ ایک ڈاکو زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ شوبی خیل کئی سرکاری علاقوں سے کئی جرم کرکے بھاگ گیا تھا +

محرم پر فساد

ویلور ڈسٹرکٹ کرنول علاقہ مدراس میں تعزیہ داری کے سلسلے میں بلوہ ہوگیا۔ نتیجہ میں ایک آدمی مارا گیا چار زخمی ہوئے۔ سوا اگرپور ضلع بارہ بنکی آبادی میں تعزیہ کے جلوس پر فرقہ وارانہ فساد ہوگیا۔ متعدد آدمی زخمی ہوئے۔

[illegible]

ماہ صفر احکام

صَفَر بالتحریک۔ محرم کے بعد کا مہینہ

(از ایڈیٹر)

یہ وہ مہینہ ہے جس کو اسلام سے پہلے اہل عرب نحس اور بد سمجھنے کے علاوہ شگون بد لیتے تھے۔ اسلام نے ان کے اس عقیدے کو باطل ٹھیرایا۔ لیکن اس زمانہ میں بھی بہت سے مسلمان اس مہینے کو اچھا نہیں سمجھتے۔ یہی سبب ہے کہ محرم اور صفر میں شادی بیاہ اور اس قسم کی تقریبوں سے حتی الامکان احتراز کیا جاتا ہے۔ محرم میں خوشی کی تقریب اس لئے نہیں ہوتی کہ وہ غم کا مہینہ خیال کیا جاتا ہے۔ اور صفر میں اس لئے کہ وہ نحس اور مصیبتوں کا مہینہ ہے۔ یہ خیال اہل جاہلیت کا تھا۔ جاہل مسلمانوں میں ابتک قائم ہے وہ اس کا نام "تیرہ تیزی" رکھتے ہیں۔ اور اس مہینہ کو آفات و بلیات کا مرکز تصور کرتے ہیں۔ اس میں شادی یا اور کوئی خوشی کا کام مناسب نہیں سمجھتے۔ بلکہ منحوس خیال کرتے ہیں۔ اس مہینہ کو اتنا منحوس سمجھتے ہیں کہ جس عورت نے خدا اور رسولؐ کے حکم کے مطابق مرد سے نسبت صحیحہ پیدا کی تھی اس کو اس سے تیرہ روز تک پردہ کرا دیتے ہیں حالانکہ کتاب و سنت و اجماع امت سے اسکا پتہ نہیں چلتا۔ ان تیرہ دنوں میں جوتشی برہمن نجومی کے احکام کو نہایت عقلمندی کے ساتھ تسلیم کرتے ہیں۔ اگر ان کے منہ سے کوئی خلاف بات نکل جائے تو اسے لئے فال بد تصور کرتے ہیں۔ کیا آپ نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو نہیں سنا؟ ارشاد ہوتا ہے ورجس کسی نے نجومی وغیرہ سے اپنے واقعات کو دریافت کیا تو اُس کی چالیس روز کی نماز باطل ہو جاتی ہے +

اس مہینے کی تیرھویں شب کو عام طور پر امیر و غریب اپنے اور اپنے بچوں کے سرہانے تیل۔ ماش۔ بھلاویں۔ کیلیاں رکھ کر صبح کو تیل میں صورت دیکھ کر ایک پیسہ ڈال کر بڑے اعتقاد سے جوشی برہمن کو دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ان کی ہزاروں بلاؤں کو دفع کرتا رہتا ہے۔ پھر ہمارے بھائی بہنوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ ہماری سال بھر کی بلائیں آج دفع ہو گئیں اس کے بعد گھونگنیاں پکائی جاتی ہیں اور بڑے ہی زوروں کے ساتھ حصے تقسیم ہوتے ہیں۔ اور کچھ چنے گھر کے چاروں طرف پھینکے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔" بھاگ ری تیزی بھاگ" اور گھونگنیوں کو سل کر پیٹ پھوڑا جاتا ہے۔ اس ہی طرح سے تیرہ تیزی کا پیٹ پھوڑتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ! اور کیا کیا بے اصل حرکات کرتے ہیں۔ تیرہ تیزی سے فراغت حاصل ہو ئی تو آخری چہارشنبہ آیا۔ بس اُس روز باغوں اور جنگلوں میں جشن کرتے ہیں۔ اور اقسام کے جتن کرتے ہیں۔ ہزاروں عورتیں ہیں کہ بے پردہ ہیں۔ اور اس روز آیۂ سلام لکھ کر چاٹتے ہیں یہ عمل بھی محض بے اصل اور تعلیم اسلامی کے یکسر خلاف اور مکروہ بدعت ہے +

ماہ صفر کو منحوس باور کرنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ جس کام میں نقصان ہوا وہ ماہ صفر کی نحوست کی مثال کے طور پر مذکور ہونے لگا۔ اور ان نقصانات کی ایسی لمبی فہرست بن گئی کہ ان بد فالی کے خیالات کے جال سے انسان تو کیا انسان کا خیال بھی نکلنے نہیں پایا۔ کیونکہ یہ بھی ہوتا ہے کہ نقصان ہوا تو بار ہا اس کا ذکر ہوتا رہتا ہے کہ فلاں شخص نے تیرہ تیزی میں یہ کام کیا تھا اُسکو یہ برائی پیش آئی۔ اس کے خلاف اگر کسی کام میں نقصان نہ ہوا تو اس کا ذکر بھی نہیں کیا جاتا۔ اس طرح اس کا اثر بٹ جاتا ہے۔ اور عام خیالات کو متاثر نہیں کر سکتا +

ہم اس ماہ کے متعلق اختصار کے ساتھ اہل جاہلیت کے اعتقادات اور ان کے خیالات ظاہر کرتے ہیں۔ جیسا کہ ائمۂ محدثین نے لکھا ہے:-

(۱) صفر

صفر۔ ایک بیماری ہے جو پیٹ کے اندر پیدا ہوتی ہے جس سے انسان کا چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور کبھی وہ مر جاتا ہے۔ یا کوئی ایسا کیڑا ہے۔ جو پیٹ میں پرورش پا کر کاٹتا رہتا ہے۔ ابن اثیرؒ نے نہایہ میں لکھا ہے کہ اسلام سے پیشتر اہل عرب کا گمان تھا کہ پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے جو آدمی کو بھوک کی حالت میں کاٹتا اور ستاتا ہے یہاں تک کہ مرض میں تجاوز کرتا ہے۔ بخاری کی شرح کرمانی میں لکھا ہے کہ ان کے خیال میں وہ سانپ ہے جو خارش سے زیادہ بڑھنے والا ہوتا ہے نیز ان کا پکا اعتقاد تھا کہ اسی مہینے میں مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ فتنے اور فساد پیدا ہوتے ہیں گویا یہ مہینہ فسادات اور نحوست کا گھر ہے۔ امام نووی رکھتے ہیں کہ ان کے خیال کے مطابق صفر پیٹ میں وہ کیڑے ہوتے ہیں جو بھوک کے وقت جوش میں آتے اور بعض وقت مار ڈالتے ہیں۔ جامع الاصول میں ابو داؤد کہتے ہیں کہ بقیہ نے محمد بن راشد سے لَا هَامَةَ کے معنے پوچھے انہوں نے کہا اہل جاہلیت کا اعتقاد تھا کہ مرنے کے بعد مردے کی قبر سے ایک طائر نکلتا ہے اسکا نام ہامہ ہے۔ پھر انہوں نے لَا صَفَرَ کے معنی دریافت کئے تو کہا اہل عرب ماہ صفر کے آنے کو نحس کہتے تھے۔ اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا صَفَرَ غرضکہ صفر کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ مگر ما حصل سب کا یہی ہے۔

(۱) مشہور مہینہ (۲) پیٹ کے اندر کا کیڑا۔ (خواہ سانپ ہو یا چھوٹے کیڑے جگر میں ہوں یا پسلی میں)۔ (۳) نسی۔ یعنی تقدیم و تاخیر ماہِ صفر کی نفی اور ماہ صفر سے شگون بد لینے کی ممانعت اکثر حدیثوں سے ثابت ہے۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری کا لگنا ہے (یعنی بیماری مؤثر فی الذات نہیں) نہ نحوست ہے نہ بھوت وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہ بیماری کا لگنا ہے۔ نہ صفر کی (نحوست) اور نہ ہامہ کی نحوست۔ یہ سنکر ایک بدوی نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر یہ کیا بات ہے کہ جب کوئی خارشتی اونٹ اونٹوں میں مل جاتا ہے تو سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا۔ اس کو کس نے بیمار کیا۔ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ بخاری کی ایک روایت میں ہے نہ بیماری کا لگنا ہے نہ بدشگونی نہ اُلّو کی نحوست نہ صفر کی بدفالی۔ ہم یہاں ہر ایک کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہیں :-

(۲) عَدْوٰى

عدوی۔ علت اور عادت کا دوسرے میں اثر کرنا۔ یعنی کسی کو اپنے ساتھی کی ہمنشینی ہمسائگی اور اختلاط سے وہی بیماری پیدا ہو جائے جو اُس کو لاحق ہے۔ اہل عرب کا اعتقاد کامل تھا کہ بیماری مؤثر فی الذات اور اُڑ کر لگنے والی شے ہے۔ قدرت کوئی چیز نہیں۔ اس لئے بدوی نے تعجب کے ساتھ کہا تھا کہ خارشتی اونٹ جب اور اونٹوں کے ساتھ مل جاتا ہے تو سب کو خارشتی بنا دیتا ہے۔ اس کا جواب حضور اقدس نے دیا کہ پہلے خارشتی اونٹ کو کس نے بیمار کیا۔ اسکے جواب سے ثابت ہے کہ وہ اپنے اعتقاد میں بیماری کو ضار سمجھتے تھے نہ قدرت خداوندی کو۔ لہذا اس باطل عقیدے کی تردید فرمائی گئی ❖

(۳) اَلطِّيَرَةُ

اَلطِّيَرَةُ۔ وہ پرند جس سے نحوست کا شگون لیں جیسے کہ اہل عرب توتے اور دخل (ایک پرندہ) اور اسی قسم کے پرندوں سے بدفالی لیتے۔ اور ان کو منحوس سمجھتے تھے۔ کیونکہ ان کے اعتقاد میں وہ خیر و خوبی سے خالی یا مانع ہوتے ہیں۔ اس لئے اس عقیدہ کو اسلام نے فاسد ٹھیرا ❖

(۴) اَلْهَامُ

ہام۔ ہامہ کی جمع۔ بعض اہل عرب کا خیال تھا کہ مردہ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو کر ہامہ بنجاتی ہیں۔ یا مقتول کے سر سے ہامہ نکل کر چلاتا ہے کہ پانی پلادو اور اس وقت تک چلاتا رہتا ہے جبتک کہ اس کے قاتل سے اس کا بدلہ نہ لیا جائے۔ ہامہ کے متعلق اہل عرب کے خیال تھے (۱) پرندہ ہے جو رات کو اڑتا ہے (۲) اُلّو۔ (۳) مردے کی بوسیدہ ہڈیاں ہامہ بنجاتی ہیں اور وہ قبر سے نکل کر پھرتا ہے اور اپنے اہل و عیال کو خبر دیتا ہے (۴) خود مردے کی روح ہامہ بنجاتی ہے۔ ہامہ اُلّو کو بھی کہتے ہیں۔ اہل جاہلیت اسے بھی منحوس مانتے تھے اور افسوس کہ آج کمزور عقیدے کے مسلمان بھی اس جانور کو منحوس مانتے ہیں کہ جس گھر پر بیٹھ جائے یا بولے تو وہ گھر اُجڑ جاتا ہے۔ یا وہاں کا کوئی مرجاتا ہے ❖

(۵) صَدٰى۔

ابو عبیدؒ کا قول ہے کہ اہل عرب کے خیال میں مردے کی بوسیدہ ہڈیاں جوانڑ جاتی تھیں وہ ہامہ ہیں اور مردہ کی کھوپری سے اس کے بوسیدہ ہونے کے بعد جو طائر نکلتا تھا وہ صدی ہے ❖

(۶) غُول

اہل جاہلیت کا اعتقاد تھا کہ غول وہ حیوان ہے جو بعض وقت راستہ میں سامنے آکر لوگوں کو بہکاتا اور ہلاک کر ڈالتا ہے۔ یا بھوت، شیطان اور جن کی جنس کا جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور مسافروں کو راستہ سے بھٹکا دیتا ہے ❖

(۷) النوء

النوء۔ واحد ہے اس کی جمع انوار۔ یہ ۲۸ ستارے ہیں غرب میں تیرھویں شب کو طلوع فجر کے ساتھ ایک منزل ڈوب جاتی ہے۔ اور دوسری منزل اس کے مقابل نکل آتی ہے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ ایک منزل کے ڈوبنے اور اسکے مقابل نکلنے پر مینہ برستا ہے یعنی مینہ کا برسنا کواکب کے منزل بدلنے پر منحصر ہے نہ قدرتِ خداوندی پر ❖

اس قسم کے بہت سے عقیدے تھے جن سے شرک یا شائبہ شرک کا توہم یقینی تھا۔ اسلام نے ایسے باطل اور فاسد عقیدوں کی تردید فرمائی مگر افسوس ابتک ماہ صفر کی نحوست خصوصاً پہلی تاریخ سے لیکر پندرہ صفر تک رائج ہی نہیں بلکہ اعتقاد میں داخل ہوگئی ہے۔ نحوست کے علاوہ مصیبتوں اور آفتوں کا نزول بھی عقائد قدیمہ کے مطابق مسلمانوں کی کثیر تعداد خصوصاً مستورات ضروری سمجھتی ہیں۔ اسی خیال سے اس ماہ میں شادی بیاہ اور خوشی کی کوئی تقریب نہیں کی جاتی حالانکہ اسلام نے ان باطل عقیدوں کی پرزور تردید کردی ہے۔ ماہ صفر کا آخری چہار شنبہ الخ الملا خیال کیا جاتا ہے۔ اور بعض شہروں میں بڑے زور کا میلا لگتا ہے۔ عورتیں کثرت سے شریک ہوکر جھلے چڑھاتی ہیں۔ یہ عقیدہ بھی بالکل لغو اور خلاف تعلیم اسلامی ہے کہ اسی ماہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل صحت فرمایا تھا۔ حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ کتب تاریخ و سیر میں صاف مذکور ہے کہ آپ کل بارہ روز بیمار رہے اور مشہور قول یہ ہے کہ آپ کا انتقال ۱۲ ربیع الاول کو ہوا۔

پھر صفر میں جو اس سے پہلے کا مہینہ ہے غسل صحت کیا ۔ ایک اور روایت میں آپ کی بیماری کی کل مدت چودہ روز ہے ۔ اس حساب سے ماہ صفر کے آخر میں آپ کی بیماری شروع ہوئی ہوگی ۔ پس اس دن خوشی منانا دشمنانِ رسول کا کام ہے ۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ نحوست اور بلاؤں کا نزول اس ماہ کے ساتھ مخصوص کیوں ہے؟ اور اہل عرب کے عقائد باطلہ مسلمانوں میں اب تک جُوں کے تُوں قائم کیوں رہے؟ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا عَنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ پس مسلمانوں کو چاہئے کہ اُن حدیثوں کو سامنے رکھ کر جو ہم نے بیان کر دی ہیں ان توہمات اور ظلمات سے باز آجائیں اور ان رسوم کے پیچھے پڑ کر اپنے ایمان کو خراب نہ کریں ۔ محمد

عاشوراء پر ایک نظر

(از محمد ایوب صاحب دربھنگوی نرائن پوری)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالْيَهُودُ يَصُومُ عَاشُورَاءَ ۔ فَقَالُوا هٰذَا يَوْمٌ ظَهَرَ فِيهِ مُوسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَنْتُمْ أَحَقُّ بِمُوسٰى مِنْهُمْ ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ طیبہ میں تشریف لائے ۔ یہود اس وقت عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے ۔ دریافت کرنے پر لوگوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس میں موسیٰ علیہ السلام فرعون پر غالب ہوئے تھے ۔ آپ نے یہ سنکر صحابہ کرامؓ سے فرمایا ۔ تم یہودیوں کی نسبت موسیٰ علیہ السلام کے (شکرانہ میں شرکت کرنے) زیادہ مستحق ہو ۔ اس لئے اس دن میں روزہ رکھو ۔

عاشوراء ۔ محرم کی دسویں تاریخ کو کہتے ہیں یہ نہایت ہی متبرک دن ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمیشگی عطا کی ہے ۔ عالم میں اس کا ظہور نہایت شرافت اور عظمت کے ساتھ ہوا ۔ اس میں بھلائی ہی بھلائی ہے ۔ بڑے بڑے اولوالعزم رسولوں نے اس میں روزہ رکھا ہے ۔ نوح علیہ السلام کی کشتی اسی دن جودی پہاڑ پر ٹھہری اور اسی دن نوح علیہ السلام نے اللہ کے انعام کے شکریے میں روزہ رکھا تھا ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی دن میں اللہ جل شانہٗ نے فرعون کے ظلم سے نجات دی ۔ اس طرح پر کہ حضرت موسےٰؑ نے اپنا عصا پانی پر مارا ۔ پانی شق ہوگیا ۔ اور دونوں جانب پہاڑ کی طرح کھڑا ہوگیا ۔ حضرت موسیٰ دریا پار ہوگئے اور خدا نے فرعون کو اسی میں غرق کر دیا ۔ اس کے شکریہ میں حضرت موسیٰؑ نے اس دن روزہ رکھا ۔ آپ کے پیرو بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں ۔ تمام رسولوں کے سردار خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس دن میں روزہ رکھا اور اپنی امت کو بھی اس دن میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ۔ تاکہ اس مبارک دن کی اور خدائے رحمان رحیم کی نعمتیں جو برگزیدہ رسولوں پر ہوئیں ان کی یاد قیامت تک تازہ رہے ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ آنے سے قبل بھی اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے ۔ جب مدینہ تشریف لائے یا تو یہود سے اس دن کی اہمیت دریافت کی وہ لوگ کہنے لگے یہ ایک بہترین دن ہے ۔ اسی دن میں اللہ جل شانہٗ نے بنی اسرائیل کو دشمنوں سے نجات دی تھی ۔ تو حضرت موسیٰؑ نے روزہ رکھا تھا ۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ نے آپ کو وحی کے ذریعہ معلوم کرا دیا ہو ۔ یا مسلمان شدہ یہودیوں کی خبر دینے پر آپ نے یقین کر لیا ہو ۔ جیسے حضرت عبداللہ بن سلامؓ وغیرہ ۔ خواہ کچھ بھی ہو ۔ آپ نے سنکر اس دن کے روزہ کا اقرار کیا ۔ اور فرمایا کہ میں یہودیوں سے کہیں زیادہ اس روزہ کا مستحق ہوں کیونکہ حضرت موسیٰؑ میرے بھائی تھے میری طرح نبی تھے اس لئے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرامؓ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا ۔

ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیا بھیجے گئے ۔ ایک کتاب یعنی قرآن مجید لائے جو اس سے پیشتر نازل شدہ تمام کتابوں یعنی توریت انجیل وغیرہ کی تصدیق کر رہا ہے ۔ یہ قرآن مجید ان تمام کتابوں کے عقائد ۔ احکام اور اخلاقیات وغیرہ کا جامع اور نچوڑ ہے ۔ اس کے علاوہ قرآن میں ان امور کا بھی تذکرہ ہے ۔ جن کی آئے دن انسان کو ضرورت پڑتی ہے ۔

اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے ۔

وَمَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ۔ ہم نے قرآن مجید میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا ۔ دوسری جگہ فرماتا ہے ۔ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ترجمہ ۔ اور ہم نے یہ کتاب آپ کے پاس بھیجی ہے جو خود بھی صدق کے ساتھ موصوف ہے اور اس سے پہلے جو کتابیں ہیں اُنکی بھی تصدیق کرتی ہے ۔ اور ان کتابوں کی محافظ ہے ۔

اسلام دنیا میں دوسری کتابوں کے درمیان کسی قسم کی تفریق بیان کرنے کے لئے نہیں آیا ۔ کیونکہ اس کا صادر کرنے والا اور اس کا نازل کرنے والا وہی اللہ ہے ۔ اور اس کے نازل کرنیکا مقصد بھی بس اتنا ہی ہے کہ مخلوق کو راہِ راست پر لایا جائے ۔ مطلب یہ ہے کہ جس غرض کے لئے دیگر انبیأ کرام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھیجا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی لئے مبعوث فرمایا یعنی آپ تمام آدمیوں کو شرک کی برائی سے بچا کر راہِ راست پر لائیں ۔ اور سب کو دین حق یعنی اسلام پر قائم کر دیں ۔ فرمایا :-

اٰمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ

وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۔ ترجمہ۔ رسول اس چیز کا اعتقاد رکھتے ہیں جو ان کے پاس رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اور مومن بھی سب کے سب اللہ کے ساتھ عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اور اس کے سب پیغمبروں کے ساتھ عقیدہ رکھتے ہیں" دوسری جگہ فرمایا:۔

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف ایک دین "اسلام ہے" اس لئے اسلام کوئی نیا دین نہیں بلکہ جب سے اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کی اور عقل وحکمت کا اہل بنایا اسی وقت سے یہ فرما دیا۔

شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۔ تمہارے لئے دین سے وہ چیزیں مقرر کیں جن کا نوح علیہ السلام کو حکم دیا تھا۔ اور جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے اور ہم نے جس کا ابراہیم موسیٰ عیسیٰ کو حکم کیا کہ اس دین میں تفرقہ مت ڈالو۔

دنیا میں جتنے نبی تشریف لائے سبھوں نے اپنی امت کو اس بات کی دعوت دی کہ خدائے واحد کی عبادت کرو۔ اور کسی کو اس کا شریک ٹھہراؤ اگرچہ دین کے راستے اور طریقے امتوں کی عقل واستعداد کے اختلاف کے اعتبار سے مختلف ہوئے۔ اللہ اپنی مخلوق کے لئے جو قانون بنا دیتا ہے۔ اس میں سرمو بھی فرق نہیں ہو سکتا۔

رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے دین اور دنیا کو برابر کر دیا ہے۔ اس لئے جنگی سپہ سالار اور نماز کے امام میں (دونوں میں) کسی قسم کی تفریق نہیں رکھی۔ اور یہ بتایا کہ دونوں اپنے اپنے عمل میں برابر ثواب کو پہنچیں گے۔ آپ نے دینی اور دنیاوی دونو کاموں کا حکم دیا ہے۔ رہبانیت، احمقانہ تعصب اور جھگڑے کا خاتمہ کر دیا۔ جس کے خطرناک سمندر کے بھنور میں دیگر قومیں پڑ گئیں۔ جیسا کہ یہود و نصاریٰ میں دیکھا گیا کہ وہ لوگ ایک دوسرے پر لعنت بھیجا کرتے تھے۔ ایک دوسرے پر مختلف قسم کا اتہام باندھتے تھے۔ قتل و خون ہوتا رہتا تھا۔ ہر ایک قوم دوسرے کے نبی کو برا کہتی تھی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سراپا رحمت بنکر آئے۔ اور ساری قوم کو برائی سے بچا کر ایک مرکز پر قائم کر دیا۔ ان کی تفریق مٹا دی، وحدت اور یکجہتی پیدا کر دی۔ اللہ جل شانہ نے سچ فرمایا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

ہم نے آپ کو جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔

اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مومنوں کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے تھے اس لئے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تعلق رکھنے کے یہودیوں سے زیادہ مستحق ہیں جنہوں نے اپنے کسی نبی کے ساتھ عدل نہیں کیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں حق کو پہچاننے کے باوجود ان لوگوں نے آپ کو نہیں مانا۔ خود توریت میں لکھا ہے کہ وہ نبی جو اچھی باتوں کا حکم دینگے اور بری باتوں سے منع فرمائیں گے۔ پاک چیزوں کو حلال اور بری چیزوں کو حرام قرار دینگے۔ غلامی کے بوجھ اور اس کی زنجیروں کو ان سے دور کرینگے۔ چنانچہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو لوگوں نے نہیں مانا اور اپنے حال پر جمے رہے۔

اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نصاریٰ کی نسبت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تعلق رکھنے کے زیادہ مستحق ہیں۔ کیونکہ عیسائیوں نے اپنا یہ گندہ اعتقاد بنا لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی پر چڑھا کر قتل کر دئے گئے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا۔

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ يَقِينًا وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۔ نہ تو ان کو قتل کیا نہ سولی چڑھایا۔ لیکن شبہ میں پڑ گئے اور ان کو خدا کا بیٹا کہنے لگے۔

قرآن مجید نے صاف طور سے بیان کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول اور اس کے کلمہ تھے۔ جس کو اس نے مریم علیہا السلام کے رحم میں ڈالا۔ وہ اور ان کی ماں حضرت مریم علیہا السلام دونوں انسان تھے۔ انسان کی طرح کھاتے پیتے تھے۔ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہیں نہیں کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ اور وہ کبھی کیسے کہہ سکتے تھے۔ جبکہ تمام نبیوں اور رسولوں کی طرح بشر تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت علیہ السلام خدا کی خدائی کے مظہر یعنی نشانیوں میں سے تھے۔ کیونکہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ بایں ہمہ ان کی ولادت حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے زیادہ تعجب خیز نہیں کیونکہ وہ تو بے ماں اور بے باپ کے پیدا ہوئے تھے۔

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۔ اس کا معمول یہ ہے کہ جس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ "ہو جا" وہ ہو جاتی ہے۔

ہمارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل جتنے رسول علیہم السلام آئے سب ستاروں کے مانند ہیں جو آفتاب کے آنے کے پیشتر اپنی اپنی روشنیوں سے عالم کو روشنی پہنچاتے ہیں۔ مگر آفتاب نکلنے کے وقت غائب ہو جاتے ہیں۔ اگر انسان اپنی انسانیت پر رحم کرے اور تعصب کی پٹی کو اتار دے تو یقیناً مقاصد انسانی یعنی امن وسلامتی اور سعادت دنیوی و اُخروی اسلام کی غلامی میں ہی پائے۔

بہرکیف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کے قبل اور اس کے بعد بھی عاشورا کے روزہ کا اہتمام کرتے تھے۔ اور اپنے اصحاب کو اس دن کے روزے کا حکم دیتے تھے۔ اس لئے یہ سنت میں داخل ہو گیا۔ اور آپ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ ایک مبارک دن ہے۔ جس میں نیک اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کیا جا سکتا ہے۔

عاشورا کے دن روزہ رکھنے کی خاص وجہ

(سلسلہ کیلئے صفحہ ۱۵ ملاحظہ کیجئے)

مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ يَعْنِيْ قَوْمِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الصِّدِّيْقَ
مِنْ قَوْمِيْ۔ وَالشَّهِيْدَ مِنْ قَوْمِيْ۔ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ قَوْمِيْ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَلَبَ
الْعِبَادَ ظَهْرًا لِبَطْنٍ۔ فَكَانَ خَيْرُ الْعَرَبِ قُرَيْشًا۔ وَهِيَ الشَّجَرَةُ الْمُبَارَكَةُ
الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا
ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ۔ قُرَيْشًا اَصْلُهَا ثَابِتٌ يَقُوْلُ اَصْلُهَا كَرَمٌ وَ
فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ يَقُوْلُ الشَّرَفُ الَّذِيْ شَرَّفَهُمُ اللّٰهُ بِهٖ بِالْاِسْلَامِ الَّذِيْ
هَدَاهُمْ لَهٗ وَجَعَلَهُمْ اَهْلَهٗ۔ ثُمَّ اَنْزَلَ فِيْهِمْ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِهٖ مُحْكَمَةً لِاِيْلَافِ
قُرَيْشٍ۔ اِيْلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ۔ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ۔
الَّذِيْ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ۔ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ) یعنی یہ
جان کر کہ میرے دل میں میری قوم کی محبت ہے۔ حق تعالیٰ نے ان کے بارے میں
مجھے خوش کردیا اور یہ آیت نازل فرمائی کہ یہ ذکر ہے تیرے لئے اور تیری قوم کے
لئے اور عنقریب تم سے سوال کیا جائیگا۔ پس جناب باری نے میری قوم کا ذکر و شرف
اپنی کتاب میں بیان فرمایا۔ فرماتا ہے اپنے قریبی قرابت داروں کو ہوشیار کردے اور اپنے
بازو اپنے تابعداروں کیلئے جھکادے۔ اس سے مراد بھی میری قوم ہے۔ اللہ کا بڑا شکر
ہے کہ اس نے صدیق بھی میری قوم میں سے بنایا اور شہید بھی میری قوم میں سے بنایا اور
امام بھی میری قوم میں سے بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دل الٹ پلٹ کردیکھے اور
سارے عرب سے بہتر قریش کو کیا۔ یہی وہ مبارک درخت ہے جسکا ذکر اس آیت میں ہے
کلمہ طیبہ کی مثال اس مبارک درخت جیسی ہے جسکی جڑ مضبوط ہو۔ اور جسکی شاخیں آسمانوں
میں ہوں پس قریش کی اصل ثابت ہے اور اس کی فرع آسمان میں ہے۔ مراد اس سے وہ
اسلام ہے جس سے یہ مشرف ہوئے۔ خدا نے انھیں ہدایت دیکر اہل اسلام بنادیا۔ پھر
ان کے بارے میں ایک پوری سورت اپنی پاک کتاب میں نازل فرمائی جس میں ارشاد ہے
قریش کو رغبت دلانے کیلئے ان کے جاڑے گرمیوں کے سفر میں۔ پس انھیں چاہئے کہ
اس گھر کے رب کی ہی عبادت کرتے رہیں۔ جس نے انھیں بھوک میں کھلایا اور خوف
سے امن عطا فرمایا۔" +

(۷۵۳) حضرت خارجہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو جاہلیت میں حضرت ابوسفیان کے
حلیف تھے۔ بیان فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے خطبہ دیا جس میں فرمایا۔ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
لَا يَحِلُّ لِيْ وَلَا لِاَحَدٍ مِّنْ مَغَانِمِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا يَزِنُ هٰذِهِ الْاِبْرَةَ بَعْدَ الَّذِيْ
فَرَضَ اللّٰهُ لِيْ۔ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ) یعنی ہاتھ میں چند بال لیکر حضورؐ نے فرمایا اے لوگو
جو میرا حق جناب باری نے مال غنیمت میں مقرر کردیا ہے اس کے بعد مجھے یہ چند بال
بھی حرام ہیں۔ اور ہر ایک پر بھی یہ حرام ہیں" +

(۷۵۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک چرواہا جنگل
میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ جو بھیڑیے نے ایک بکری پکڑ لی۔ اور لے چلا۔ یہ اسکے پیچھے
چلا اور بکری اس سے چھین لی۔ بھیڑیا اپنی دم پھیلا کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا تو مجھ سے
میری روزی جو خدا نے مجھے پہنچائی چھین رہا ہے؟ چرواہے نے کہا سبحان اللہ بھیڑیا
جانوروں کی بیٹھک بیٹھکر انسانوں کی طرح کلام کرتا ہے! بھیڑیے نے کہا اس پر کیا تعجب
کرتا ہے؟ میں تجھے اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات بتلاؤں۔ جا مدینہ میں محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو لوگوں کو گذشتہ زمانوں کی خبریں دے رہے ہیں۔ یہ چرواہا وہاں
سے اپنی بکریاں لئے ہوئے سیدھا مدینہ شریف پہنچا۔ اور کسی جگہ اپنی بکریاں چھوڑ کر
حاضر خدمت نبوی ہوا۔ اور آپ کو اس سارے واقعہ کی اطلاع دی۔ حضورؐ نے اسی
وقت حکم دیا کہ لوگوں میں پکار دو کہ اس نماز میں سب آجائیں۔ جب مجمع جمع ہوگیا تو
آپ تشریف لائے اور اس اعرابی سے کہا تم نے جو خبر مجھے سنائی ہے انھیں بھی کہہ
سناؤ۔ اس نے دوبارہ سارا قصہ دہرادیا۔ تب آپ نے فرمایا صَدَقَ وَالَّذِيْ نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَيُكَلِّمَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ
وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَيُخْبِرَ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ (رَوَاهُ اَحْمَدُ) یعنی یہ سچا
ہے۔ اُسکی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ انسانوں
سے درندے باتیں کرنے لگیں گے۔ انسان سے اسکے کوڑے کا سرا باتیں کرے گا اور
اس کی جوتی کا تسمہ۔ اور اس کی ران اُسے وہ خبر پہنچادیگی جو اس کی عدم موجودگی
میں اس کی اہل میں ہوئی ہو" +

(۷۵۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ مُتَوَكِّئًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اَيُّكُمْ يَسُرُّهٗ اَنْ يَّقِيَهُ اللّٰهُ مِنْ فَيْحِ
جَهَنَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ عَمَلَ الْجَنَّةِ حَزْنٌ بِرَبْوَةٍ ثَلَاثًا۔ اَلَا اِنَّ عَمَلَ النَّارِ
اَوْقَالَ الدُّنْيَا سَهْلٌ بِسَهْوَةٍ ثَلَاثًا۔ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّقِيَ الْفِتَنَ وَمَنِ ابْتُلِيَ
فَصَبَرَ فَيَالَهَا ثُمَّ يَالَهَا (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ) (والشیخ علاؤ الدین فی
منتخب کنز العمال) یعنی ہمارا مجمع مسجد میں جمع تھا۔ جو ٹیک لگائے ہوئے سرکار مدینہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے اور آتے ہی فرمانے لگے۔ تم میں سے کسے یہ بات بھلی لگتی ہے کہ
اللہ تعالیٰ اسے گرمی جہنم سے بچائے۔ سنو جنتی کام بڑے غمگینی والے اور نفس پر شاق
گذرنے والے ہیں۔ تین مرتبہ یہی فرمایا۔ پھر فرمایا۔ برخلاف اسکے جہنمی کام اور دنیوی امور
بڑے ہی سہل اور بظاہر پرفریب ہیں۔ تین بار یہی فرمایا سنو! نیک بخت وہ ہے

جو فتنوں سے محفوظ رہا۔ اور جو ان میں مبتلا ہو کر پھر صابر رہا اسکا تو کیا ہی کہنا ہے۔ +

(۷۵۶) حضرت علیؓ حضورؐ نے جو پر مغز وعظ کہا وہ بھی سن لیجئے۔ فرماتے ہیں۔ يَا عَلِيُّ مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ كَانُوْا فِيْ حَبْرَةٍ اِلَّا اتَّبَعَتْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ عَبْرَةٌ يَا عَلِيُّ كُلُّ نَعِيْمٍ يَزُوْلُ اِلَّا نَعِيْمَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَكُلُّ هَمٍّ مُنْقَطِعٌ اِلَّا هَمَّ اَهْلِ النَّارِ يَا عَلِيُّ عَلَيْكَ بِالصِّدْقِ وَاِنْ ضَرَّكَ فِي الْعَاجِلِ كَانَ خَيْرًا لَكَ فِي الْاٰجِلِ (رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ اَنَسٍ) اے علیؓ! جس گھرانے کے لوگ حبرت میں ہوتے۔ انھیں اس کے بعد عبرت حاصل ہوگی۔ اے علیؓ! سوائے جنت کی نعمتوں کے ہر نعمت زوال پذیر ہے۔ اے علیؓ! سوائے جہنمیوں کے غم وصدمے کے ہر غم وصدمہ ٹلنے اور زائل ہونے والا ہے۔ اے علیؓ! سچائی کو لازم پکڑے رہو گو اس سے تمہیں فوراً کچھ نقصان ہی پہنچے۔ لیکن انجام کے اعتبار سے فرحت وخوشی کا باعث ہوگا۔ +

(۷۵۷) بڑے مرتبے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خوش نصیب امتیو! آؤ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اپنے خدا کا وعظ سنو! اِبْنَ اٰدَمَ اِنْ تَقْبَلْ عَنِّيْ مَلَأْتُ قَلْبَكَ غِنًى وَاَنْزِعُ الْفَقْرَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْكَ وَاَكُفُّ عَلَيْكَ ضَيْعَتَكَ فَلَا تُصْبِحُ اِلَّا غَنِيًّا وَلَا تُمْسِيْ اِلَّا غَنِيًّا وَاِنْ اَدْبَرْتَ اَوْ وَلَّيْتَ عَنِّيْ نَزَعْتُ الْغِنٰى مِنْ قَلْبِكَ وَجَعَلْتُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْكَ وَاَفْشَيْتُ عَلَيْكَ ضَيْعَتَكَ فَلَا تُصْبِحُ اِلَّا فَقِيْرًا وَلَا تُمْسِيْ اِلَّا فَقِيْرًا (رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخِ عَنْ اَنَسٍ) اے بنی آدم میری طرف متوجہ ہو جا میں تیرے دل کو غنا بے پرواہی اور تونگری سے پُر کر دونگا اور تیری نگاہوں کے سامنے سے فقیری محتاجی قلت وذلت کو دور کر دونگا۔ اور تیرے تمام کنبے قبیلے کی کفالت کرونگا۔ اور ہر حاجت کو کفایت کر دونگا۔ پس تو ہر وقت بے نیاز رہیگا صبح کو بھی غنی اور شام کو بھی غنی۔ اور اگر تو نے مجھ سے منہ موڑ لیا تو میں تیرے دل سے تونگری اور بے پرواہی الگ کر دونگا اور فقیری کو تیرے ماتھے پر چپکا دونگا اور بال بچوں کی الجھن میں ڈالدونگا تو ہر وقت فقیر وذلیل ہی رہیگا صبح کو بھی اور شام کو بھی۔

(۷۵۸) برادران آیئے ایک اور وعظ بھی اسی جیسا فرمودۂ خدا سن لیجئے۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى وَاَمْلَأْ يَدَيْكَ رِزْقًا يَا ابْنَ اٰدَمَ لَا تَبَاعَدْ مِنِّيْ فَاَمْلَأْ قَلْبَكَ فَقْرًا وَاَمْلَأْ يَدَيْكَ شُغْلًا (طبرانی کبیر عن معقل بن یسار) اے انسان میری عبادتوں کیلئے فارغ ہو جا۔ تو میں بھی تیرے دل کو آسودہ بنا دونگا۔ تجھے بے نیاز غیر محتاج اور غنی کر دونگا اور تیرے دونوں ہاتھوں کو روزیوں سے پُر کر دونگا۔ بیشمار روزی دونگا۔ اے ابن آدم مجھ سے دور نہ ہو۔ ورنہ میں بھی تیرے دل کو فقیری سے پُر کر دونگا اور تیرے ہاتھوں کو کام کاج سے بھر دونگا نہ محنت کم ہو نہ فقیری ٹلے۔ +

(۷۵۹) یہ کلمات خداوندی یہ مواعظ محمدی بخدا دل کو نرم کر دینے آنکھوں کو بہا دینے اور جسم کو اطاعت خدا میں لگا دینے کیلئے کافی ہیں۔ تاہم اگر یہ چیزیں ہمارے دلوں پر اثر نہیں کرتیں تو سمجھو ہمیں اس برے وقت کا انتظار کرنا چاہئے جو ہی فرامین خداوندی ہیں ہے۔ ہاں دل کے کانوں سے سنو۔ ادب سے سنو۔ حرمت و عزت کے ساتھ سنو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جناب باری تعالیٰ عز وجل سے ناقل ہیں کہ خدائے عالم فرماتا ہے۔ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ نَازَعَكَ بَصَرُكَ اِلٰى بَعْضِ مَا حَرَّمْتُ عَلَيْكَ فَقَدْ اَعَنْتُكَ عَلَيْهِ بِطَبَقَتَيْنِ فَاَطْبِقْهُمَا عَلَيْهِ وَاِنْ نَازَعَكَ لِسَانُكَ اِلٰى بَعْضِ مَا حَرَّمْتُ عَلَيْكَ فَقَدْ اَعَنْتُكَ عَلَيْهِ بِطَبَقَتَيْنِ فَاَطْبِقْهُمَا عَلَيْهِ وَاِنْ نَازَعَكَ فَرْجُكَ اِلٰى بَعْضِ مَا حَرَّمْتُ عَلَيْكَ فَقَدْ اَعَنْتُكَ عَلَيْهِ بِطَبَقَتَيْنِ فَاَطْبِقْهُمَا عَلَيْهِ (رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ) یعنی اے ابن آدم! اگر تیری نگاہ تجھے میری حرام کردہ چیزوں کے دیکھنے کی طرف بہکائے تو میں نے اس کے ڈھکنے کیلئے تجھے دو پردے دے رکھے ہیں تو ان پر وہ ڈال لے۔ اور اگر تیری زبان تجھ سے وہ باتیں نکلوانا چاہے جو میری حرام کردہ ہیں تو ان پر بھی میں نے دو ڈھکن بنا دیئے ہیں تو اسے ڈھک لیا کر اور اگر تیری شرمگاہ تجھے حرام کاری کی رغبت دے تو میں نے اس کے بھی دو سرپوش بنا رکھے ہیں تو ان سے روک لے۔ +

پس میرے عزیزو بھائیو! دوستو اور بزرگو! اپنی زبان کو اپنی نگاہ کو اپنے آپ کو گناہوں سے بچاؤ۔ رب کی طرف کٹ جاؤ۔ اسکی عبادت پر جھک جاؤ۔ اس سے دوری اختیار نہ کرو۔ نہ اس کی عبادت سے جان چراؤ۔ دنیا سے دل نہ لگاؤ۔ آخرت کا خیال رکھو۔ مالدار بننے کے پیچھے آخرت کی فقیری مول نہ لیلو فرائض خداوندی کی بجا آوری میں سستی نہ کرو۔ عورتو! اپنے خاوندوں سے منہ نہ پھلا لیا کرو۔ انھیں راحت پہنچاؤگی تو راحت اٹھاؤگی۔ انھیں ناراض رکھوگی خود بھی تکلیف میں رہوگی۔ سنو تمہارے حسن سے تمہاری شیریں اداؤں سے لطف اندوز ہونے کا حق صرف تمہارے خاوندوں کو ہی ہے۔ خاوندوں کے خوش کرنے کیلئے تمہارا بناؤ سنگھار بھی عبادت ہے۔ اسے اپنی طرف مائل کرنے کیلئے تمہارا ہنسنا بولنا بھی صدقہ خیرات سے افضل ہے۔ ان کی دلبری تم پر فرض ہے۔ یہ نہیں کہ ان کے سامنے تو سر جھاڑ منہ پہاڑ ہو۔ اور ادھر ادھر جانا ہو تو خوب سنگھار ہو۔ اس سے تو شیطان سرشار ہوگا اور یہ کام باعث پھٹکار ہوگا۔ خاوند اگر ناراض ہو جائے تو جب تک اسے منا نہ لو آرام وراحت اپنے

(٧٦٠) يَا ابْنَ آدَمَ أَمَرْتُكَ فَتَوَلَّيْتَ. وَنَهَيْتُكَ فَتَمَادَيْتَ. وَسَتَرْتُ عَلَيْكَ فَتَجَرَّأْتَ. وَأَعْرَضْتُ عَنْكَ فَمَا بَالَيْتَ. يَا مَنْ إِذَا مَرِضَ شَكَا وَبَكَى. وَإِذَا عُوفِيَ تَمَرَّدَ وَعَصَى. يَا مَنْ إِذَا دَعَاهُ الْعَبِيدُ هَذَا أَوْ لَبَّى. وَإِذَا دَعَاهُ الْجَلِيلُ أَعْرَضَ وَتَأَبَّى. إِنْ سَأَلْتَنِي أَعْطَيْتُكَ. وَإِنْ دَعَوْتَنِي أَجَبْتُكَ. وَإِنْ مَرِضْتَ شَفَيْتُكَ. وَإِنْ سَأَلْتَ رَزَقْتُكَ. وَإِنْ أَقْبَلْتَ قَبِلْتُكَ. وَإِنْ تُبْتَ غَفَرْتُ لَكَ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ) یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جناب باری نے فرمایا ہے۔ اے ابن آدم میں نے تجھے حکم دیا لیکن تہنے اس سے منہ موڑ لیا۔ میں نے تجھے ممانعت کی۔ لیکن تو اسی میں منہمک رہا میں نے جوں جوں تیری پردہ پوشی کی۔ تو جری اور دلیر ہوتا گیا۔ اے ابن آدم تو ہی تو وہ ہے کہ جب بیمار پڑتا ہے تو شکوے شکایت اور رونا دھونا شروع کر دیتا ہے لیکن جب تجھے صحت و عافیت دیدی جاتی ہے تو تو سرکشی اور نافرمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اے ابن آدم جب تجھے کوئی انسان بلائے جو میرا غلام ہے تو تو دوڑتا بھاگتا لبیک پکارتا ہوا اس کی پکار کی طرف لپکتا ہے۔ اور جب تجھے جلیل و برتر و بزرگ مالک خدا پکارے تو تو منہ موڑ لیتا ہے، اور انکار کر جاتا ہے۔ سن میرے احسانات سن۔ اگر تو مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ مانگتا ہے تو دیتا ہوں۔ بیمار پڑتا ہے تو شفا دیتا ہوں۔ تندرستی میں روزیاں پہنچاتا ہوں۔ میری طرف جہاں تو آیا اور میں تیری طرف آتا ہوں۔ تونے جہاں توبہ کی اور میں نے قبول فرمائی۔ سن میں تو ہوں ہی توبہ قبول فرمانے والا رحم و کرم کرنے والا ❊❊

(٧٦١) برادران آؤ رحمان و رحیم خدا کی مہربانی اور کرم میں آپ کو سناؤں۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِذْ رَأَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ ثَنَايَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ فَقَالَ. رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذْ لِي مَظْلِمَتِي مِنْ أَخِي. قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْطِ أَخَاكَ مَظْلِمَتَهُ. قَالَ يَا رَبِّ لَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِي شَيْءٌ. قَالَ رَبِّ فَلْيَحْمِلْ عَنِّي مِنْ أَوْزَارِي. قَالَ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ. إِنَّ ذَالِكَ لَيَوْمٌ عَظِيمٌ يَوْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَى مَنْ يَتَحَمَّلُ عَنْهُمْ مِنْ أَوْزَارِهِمْ. فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِلطَّالِبِ ارْفَعْ بَصَرَكَ وَانْظُرْ فِي الْجِنَانِ. فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَبِّ أَرَى مَدَائِنَ مِنْ فِضَّةٍ وَقُصُورًا مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ لِأَيِّ نَبِيٍّ هَذَا؟ لِأَيِّ صِدِّيقٍ هَذَا؟ لِأَيِّ شَهِيدٍ هَذَا؟ قَالَ هَذَا لِمَنْ أَعْطَى ثَمَنَهُ. قَالَ يَا رَبِّ وَمَنْ يَمْلِكُ ثَمَنَهُ. قَالَ أَنْتَ تَمْلِكُهُ. قَالَ مَاذَا يَا رَبِّ؟ قَالَ تَعْفُو عَنْ أَخِيكَ مَظْلِمَتَهُ. قَالَ يَا رَبِّ فَإِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ. قَالَ اللّٰهُ خُذْ بِيَدِ أَخِيكَ فَادْخُلَا الْجَنَّةَ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ. فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (تفسیر ابن کثیر[ع]) یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا مجمع جمع تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، جو آپ ہنس دیئے اور خوب ہنسے۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے وجہ ہنسی دریافت کی۔ تو آپ نے فرمایا، میری امت کے دو شخص خدا کے سامنے گھٹنوں کے بل گر گئے۔ اور ایک نے کہا خدایا اس میرے بھائی مسلمان سے میرا بدلہ دلوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ اپنے بھائی کا بدلہ دے اس نے جواب دیا کہ الٰہی اب تو میرے پاس کوئی نیکی بھی باقی نہیں رہی۔ تو اس شخص نے کہا میرے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں۔ یہ بیان فرماتے ہوئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رو دیئے، آنسو نکل آئے۔ اور فرمانے لگے، آہ یہ دن بہت ہی عظمت اور سختی والا دن ہے۔ آج ہر شخص کی یہی چاہت ہوگی، کہ کسی اور پر اسکا بوجھ لاد دیا جائے۔ الغرض اب جناب باری ارحم الراحمین فرمائیگا، کہ اے بدلے کے طالب اپنی نگاہ تو اٹھا، اوپر کی جنتوں کو دیکھ، یہ دیکھیگا، اور کہیگا الٰہی! یہ کیا ہے شہر کے شہر صرف چاندی کے بنے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے زبردست محلات محض سونے کے بنے ہوئے ہیں۔ جن پر موتی جڑے ہوئے ہیں۔ خدایا یہ تو کسی نبی کی، یا کسی صدیق کی، یا کسی شہید کی منزل ہوگی۔ جناب باری تعالیٰ فرمائیگا، بلکہ یہ بکاؤ ہے، جو اس کی قیمت دے وہ لے۔ یہ کہیگا، خدایا بھلا اس کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیگا تو دے سکتا ہے، وہ پوچھیگا یہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیگا، جو ظلم تیرے مسلمان بھائی نے تجھ پر کیا ہے، جسکا تو بدلہ طلب کر رہا ہے، اسے تو معاف کر دے، یہی اسکی قیمت ہے۔ اب تو اسکی کلی کلی کھل جائیگی، بڑی خوشی سے کہیگا کہ ہاں الٰہی میں نے معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ جاؤ اپنے بھائی کا ہاتھ تھام لو، اور تم دونوں اس جنت میں پہنچ جاؤ۔ پھر حضورؐ نے آیت قرآن کے ان لفظوں کی تلاوت فرمائی کہ اللہ سے ڈرو۔ اور آپس کی اصلاح کر لیا کرو۔ دیکھو قیامت کے دن بھی

[ع] تفسیر ابن کثیر جو تمام تفسیروں میں اعلیٰ درجہ کی ہے۔ الحمدللہ میں نے اسکا لفظ بہ لفظ ترجمہ آسان اردو زبان میں کر دیا ہے اس خطبات محمدیہ کے برابر اسکے ڈھائی ہزار صفحات ہیں۔ ۱۲ محمد

اللہ تعالیٰ اپنے ایمان دار بندوں کے درمیان صلح کرائیگا ۔

(۷۶۲) حضورؐ کے ساتھ صحابہؓ کی جماعت ہے، راستے میں بنو معاویہ کی مسجد پڑتی ہے۔ آپ مسجد میں جا کر مع صحابہؓ کے دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں پھر دیر تک دعا میں مشغول رہتے ہیں، پھر فارغ ہو کر صحابہؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں ۔

سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا (مسلم) یعنی میں نے اپنے رب سے تین دعائیں کیں جن میں سے دو مقبول ہوئیں، ایک کی ممانعت ہو گئی۔ میں نے مانگا کہ وہ میری امت کو سب کو غرق نہ کردے، میں نے مانگا کہ وہ میری ساری امت کو قحط سالی میں ہلاک نہ کردے، یہ دونوں دعائیں تو منظور ہو گئیں۔ لیکن میں نے تیسری دعا یہ کی کہ ان میں آپس میں لڑائیاں نہ ہوں، یہ دعا میری قبول نہ ہوئی ۔

(۷۶۳) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نور رسالت پھیلانے کیلئے مکہ سے پوشیدہ طور پر ہجرت کر گئے، کفار تلملاتے رہ گئے۔ اب تیاریاں کرنے لگے کہ آپ اور آپکے سب ساتھیوں کو باقاعدہ موت کے گھاٹ اتار دیں۔ اسکے لئے سامان جنگ مطلوب تھا، ابو سفیان کو مال دیکر شام کی طرف بھیجا کہ تجارت کرکے نفع سمیت لائیں اور یہ سارا مال اس جنگ میں لگایا جائے، جب ابو سفیان کا قافلہ واپس آرہا تھا تو مدینہ شریف میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابؓ کو جمع کیا، اور ان میں ایک خطبہ دیا۔ فرمایا۔ إِنِّي أُخْبِرْتُ عَنْ عِيرِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهَا مُقْبِلَةٌ فَهَلْ لَكُمْ أَنْ نَخْرُجَ قِبَلَ هٰذِهِ الْعِيرِ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُغْنِمَنَاهَا (تفسیر ابن کثیر) یعنی مجھے یہ خبر دی گئی ہے کہ ابو سفیان کا قافلہ آرہا ہے تو کیا تم لوگ تیار ہو؟ کہ ہم جائیں اور اس قافلے سے جہاد کریں، کیا عجب کہ ہم غنیمت کے ساتھ لوٹیں؟ سب اس پر آمادہ ہو گئے، چنانچہ آپ انھیں لیکر چلے ایک دو دن کے سفر کے بعد آپ نے پھر ہمیں جمع کیا، اور یہ خطبہ دیا ۔

(۷۶۴) مَا تَرَوْنَ فِي قِتَالِ الْقَوْمِ؟ فَإِنَّهُمْ قَدْ أُخْبِرُوا بِخُرُوجِكُمْ (تفسیر ابن کثیر) یعنی قافلہ والوں نے تمہارے نکلنے کی خبر پاکر راستہ بدل دیا، اور قریش مکہ کا جرار لشکر تم سے لڑنے کیلئے نکل چکا ہے، اب بتلاؤ اس جہاد کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ یہ سنکر جواب دیا کہ اس ساز و سامان سے تو ہم نکلے نہیں، نہ اسکی سر دست ہم میں طاقت ہے۔ ہم تو قافلے کے ارادے سے نکلے تھے۔ آپ نے پھر یہی سوال کیا، اس پر

حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ آپ کو جو کرنا ہو کیجئے ہم ساتھ ہیں، ہم وہ نہیں کہ قوم موسیٰ کی طرح کہدیں، کہ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑ لیجئے، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ یہ سنکر ہمیں بڑا افسوس ہونے لگا کہ کاش کہ ہم بھی یہی جواب دیتے ۔

(۷۶۵) یہ خطبہ مقام روحا میں ہوا تھا، جیسے کہ تفسیر ابن کثیر میں ہے خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ خَطَبَ النَّاسَ۔ یعنی بدر کی طرف جاتے ہوئے روحا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضورؐ کے اس سوال پر کہ کَيْفَ تَرَوْنَ؟ تمہاری کیا رائے ہے؟ جواب دیا کہ ہاں ہمیں بھی معلوم ہوا ہے کہ لشکر کفار فلاں جگہ ہے۔ راوی حدیث حضرت علقمہ بن وقاص لیثی کا بیان ہے کہ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ كَيْفَ تَرَوْنَ؟ آپ نے اپنا خطبہ جاری رکھا، پھر بھی دریافت فرمایا کہ اپنی اپنی رائے بیان کرو۔ تو حضرت عمرؓ نے وہی حضرت ابو بکرؓ کا جواب دوہرا دیا۔ کہتے ہیں آپ نے پھر خطبہ جاری رکھا اور سہ بارہ بھی یہی دریافت فرمایا۔ اس پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا حضورؐ ہمارا جواب چاہتے ہیں؟ خدا کی قسم جس نے آپ کو مکرم بنایا ہے۔ اور آپ پر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے۔ مجھے نہ تو لشکر کفار کا کوئی علم ہے نہ میں ان راہوں میں کبھی چلا ہوں۔ لیکن اگر آپ کسی دور سے دور مقام پر چڑھائی کریں تو ہم آپ کا دامن نہ چھوڑیں گے۔ رکاب تھامے رہیں گے۔ ہم ان کی طرح نہیں ہیں جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایسے موقعہ پر کہدیا کہ تو آپ اپنے خدا کو ساتھ لیکر لڑ بھڑ ہمارے بس کی بات نہیں۔ سنئے حضورؐ ہمارا جواب سنئے، آپ چلئے خدا آپ کا ساتھ دے، ہم آپ کے جھنڈے تلے ہیں، اور آپ کے حکم کے ماتحت ہیں۔ آپ گو کسی اور ارادے سے نکلے، اور اب کچھ اور ارادہ ہو گیا، تو جو نئی بات خدا کی طرف سے پیدا ہوئی ہے اسے پوری کیجئے، چلئے ہم آپ کے زیر فرمان ہیں۔ جس سے چاہیں صلح کیجئے جس سے چاہیں جنگ کیجئے، جس سے چاہیں جوڑیئے، جس سے چاہیں توڑیئے۔ ہمارا مال ہماری جانیں آپ ہی کی ہیں جو چاہیں لیجئے جو چاہیں چھوڑ دیجئے۔

مسلمانو! بس یہ ہے اسلام کہ جان مال عزت سب ایک فرمان نبیؐ پر فدا۔ اللہ ہمیں توفیق دے۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ه

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

ـــــ تفسیر ابن کثیر جو تمام تفسیروں میں اعلیٰ درجے کی ہے۔ الحمد للہ میں نے اسکا لفظ بہ لفظ ترجمہ آسان اردو زبان میں کر دیا ہے اس خطبات محمدیہ کے برابر اسکے ڈھائی ہزار صفحات ہیں ۱۲ محمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انچاسویں جمعہ کا پہلا خطبہ واقعہ داؤد و واقعہ ابوطالب و واقعہ قبر اور کتابت حدیث وغیرہ کے متعلق حضورؐ کے خطبے

نحمدك يا من جعل العلماء العاملين ورثة الانبياء ورفع مقامهم اعلاماه فكانوا اللغير بعثة والاهتداء نجوماً واعلاماه وشغلهم بجد بعد كتابه وحديث رسوله فبينوا احكامه وكشفوا اسراره واوضحوا حقائقه وفهموا علومه اقساماه ووفقهم لعنايته فقاموا في حفظ متنه بتفسيره وتأويله وتبيينه وتبليغه واجروا في ضبطه وكشف حقائقه اقلاماه لما علموا انه ارسخ العلوم اصلاه وانورها كلاماه واسبغها فرعاً واصلاه واحسنها نظاماه اذ لا اشرف الا وهو السبيل اليه ولا خير الا وهو الدال عليه ولنا اماماه ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله اكرم به رسولاً واماماه صلى الله عليه وسلم وعلى آله واصحابه صلاة وسلاماه اما بعده اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم ○ وهل اتاك نبأ الخصم اذ تسوروا المحراب ○ اذ دخلوا على داود ففزع منهم قالوا لا تخف خصمان بغى بعضنا على بعض فاحكم بيننا بالحق ولا تشطط واهدنا الى سواء الصراط ○ ان هذا اخي له تسع وتسعون نعجة ولي نعجة واحدة فقال اكفلنيها وعزني في الخطاب ○ قال لقد ظلمك بسؤال نعجتك الى نعاجه وان كثيراً من الخلطاء ليبغي بعضهم على بعض الا الذين آمنوا وعملوا الصالحات وقليل ما هم وظن داود انما فتناه فاستغفر ربه وخر راكعاً واناب ○ فغفرنا له ذالك وان له عندنا لزلفى وحسن مآب ○ ع ۵

اے وہ خدا! جس نے اپنا کامل دین اپنے آخری رسولؐ پر نازل فرمایا۔ اور اپنی آخری کتاب سے اور جامع کلمات سے اور زبردست معجزات سے آپ کو سرفراز فرمایا پھر اس دین کی نگہبانی اپنے ذمے لی کہ نہ تو اس میں کوئی زیادتی کر سکے نہ کمی گو اسکے نام لیوا گروہ بندی میں لگ جائیں۔ لیکن اصل دین محفوظ ہی رہے۔ اور اس پر ایک جماعت عامل ہی رہے۔ ہم تیری اس بے بدل نعمت پر تیرے شکر گذار ہیں۔ الحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله ○ اس رسول برحق پر دنیا تک بلکہ اس کے بھی بعد تک درود وسلام نازل ہوں جس نے نہایت ہی جانفشانی اور پوری امانت داری کے ساتھ دین خدا کو کامل پورا کا پورا ہم تک پہنچایا۔ اور اُسے خوب پھیلایا۔ الٰہی! آپ کی آل وازواج پر انصار و مہاجرین پر بھی رحمت دوامی نازل فرما۔ اور اُن سے خوش رہ۔ اور انہیں بھی اپنی ذات سے خوش رکھ ہاں ان کے تابعین کو اور ان کے بعد کے اُن محدثین کو بھی غریق رحمت فرما جن کے واسطے سے تیری کتاب اور تیرے پیغمبر کے پیغامات ہم تک اسی طرح پہنچے جس طرح وہ دراصل تھے۔ رضي الله عنهم وارضاهم وجعل الجنة الفردوس مأواهم ○

حاضرین وحاضرات! اس وقت میں نے آپ کے سامنے سورۂ صٓ کی چند

ع ۵ ان آیتوں کی تلاوت کے بعد امام منبر سے اترے اور اللہ اکبر کہکر سجدے میں جائے۔ اسی طرح سامعین بھی سجدہ کرکے تکبیر کہتے ہوئے سب سجدے سے اٹھیں۔ پھر امام منبر پر چڑھکر خطبہ شروع کردے۔ بہتر ہو کہ اس سجدۂ تلاوت میں یہ دعا بھی پڑھے۔ اللهم اكتب لي بها عندك اجرا واجعلها لي عندك ذخرا وضع بها عني وزرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داود۔ یعنی خدایا میرے لئے اس کی وجہ سے اپنے پاس اجر وثواب لکھ لے۔ اور اسے میرے لئے خزانہ اور ذخیرہ لے لے۔ اور اس کی وجہ سے میرے گناہوں کے بوجھ ہلکے کردے۔ اور مجھ سے بھی میرا یہ سجدہ اسی طرح قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔

محمد

آیتیں تلاوت کی ہیں۔ اس سورت کا شان نزول سنئے۔ تفسیر ابن کثیر فتح البیان وغیرہ
میں ہے۔ ابوطالب کے مرض الموت میں سرداران قریش بیمار پرسی کیلئے آتے ہیں۔
پہلے ہی ان میں مشورے ہو چکے ہیں۔ کہ ابوطالب اب موت کے منہ میں ہے۔ چلو
اور اس سے کہہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روکو۔ ورنہ اس کے مرنے کے بعد
جب ہم اسے تنگ کریں گے تو دنیا کہیگی کہ اس کی زندگی میں تو کچھ کر نہ سکے۔ اب
اس کے بعد بڑے بہادر بن گئے ہیں۔ چنانچہ ابوجہل بن ہشام عاص بن وائل اسود
بن عبدالمطلب اسود بن عبد یغوث اور بھی قریشیوں کی ایک بہت بڑی جماعت سے
ابوطالب کا گھر بھر گیا۔ اور سب نے بیک زبان شکایت کی۔ کہ آپ کے بھتیجے نے
ہمارا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے۔ اور ہمارے
ساتھ یہ یہ کرتا ہے۔ اور ہمیں یوں یوں کہتا ہے تم قوم کے سردار ہو ہمارے بڑے
ہو ہم انصاف کے طالب ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ نہ وہ ہمیں کچھ کہے نہ ہم اسے وغیرہ
وغیرہ۔ بہت کچھ کہا سنا۔ اس پر ابوطالب نے آدمی بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو بلوایا۔ آپ جب تشریف لائے تو سارا گھر ان کفار سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن ایک آدمی
کے بیٹھنے کی جگہ ابوطالب اور ان قریشیوں کے درمیان خالی تھی۔ تو ابوجہل ملعون
نے یہ سمجھ کر کہ حضور ابوطالب کے قریب اور ہم سے آگے بیٹھ جائینگے۔ اپنی جگہ سے
اٹھکر اس خالی جگہ بیٹھ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے پاس ہی بیٹھ گئے
ابوطالب نے کہا بھتیجے آپ کی قوم کے یہ سردار و بزرگ حضرات آپ کی شکایت کرتے
ہیں کہ آپ ان کے معبودوں کو برا کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ اب آپ نے کھڑے ہوکر
بیان فرمانا شروع کیا۔ فرمایا +

(۷۶۶) یا عماہ انی اریدھم علی کلمۃ واحدۃ یقولونھا تدین لھم بھا
العرب وتؤدی الیھم بھا العجم الجزیۃ (رواہ ابن کثیر فی تفسیرہ) یعنی
میں تو انہیں صرف ایک کلمہ کہنے کی ہدایت کرتا ہوں اور اس پر ضمانت دیتا ہوں کہ
اس کے بعد سارا عرب ان کے زیر نگیں ہو جائیگا سارا عجم انہیں جزیہ دینے لگیگا۔
یہ سنتے ہی سب کے سب متفقہ آواز سے پکار اٹھے کہ اگر یہی ہے تو ایک کیا ہم دس
کلمے کہنے کو موجود ہیں۔ اب ابوطالب نے بھی اور سب حاضرین نے دریافت کیا کہ
وہ کلمہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا لا الہ الا اللہ۔ یہ سنتے ہی سب کپڑے جھاڑ کر بھاگنے
لگے اور کہنے لگے واہ واہ اس نے تو تمام معبودوں کا ایک ہی معبود بنا دیا۔ یہ عجیب و
غریب بات ہے آپ چچا اور فرمائیے تو ہم مان جائیں گے۔ آپ نے فرمایا لو جئتمونی
بالشمس حتی تضعوھا فی یدی ما سالتکم غیرھا۔ یعنی اگر تم سورج کو لاکر
میرے ہاتھ پر رکھدو تب بھی ناممکن کہ میں اپنی بات کو بدلوں۔ اسی پر سورۂ ص کی
ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں۔ (اخرجہ الترمذی وصححہ والنسائی واحمد
وابن ابی شیبۃ وعبد بن حمید والحاکم وصححہ وابن ابی حاتم وابن
مردویہ والبیھقی فی الدلائل وابن جریر وابن المنذر) +

(۷۶۷) اس مبارک سورت کی نسبت ایک اور خطبۂ نبویہ بھی سن لیجئے۔ عن ابی
سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وھو علی المنبر ص فلما بلغ السجدۃ نزل فسجد وسجد الناس معہ۔
فلما کان یوم اخر قرأھا فلما بلغ السجدۃ تشزن الناس للسجود
فقال صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی توبۃ نبی ولکنی رأیتکم تشزنتم فنزل
وسجد (رواہ الامام ابن کثیر فی تفسیرہ واخرجہ الدارمی وابوداؤد وابن
خزیمۃ وابن حبان والدارقطنی والحاکم وصححہ وابن مردویہ والبیھقی
فی سننہ) یعنی منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کی تلاوت کی اور جب
سجدے کی آیت آئی اترکر سجدہ کیا۔ اور سب سامعین نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا
پھر ایک اور دن بھی آپ نے اسی سورت کی تلاوت کی جب سجدے کی آیت آئی تو
لوگوں نے سجدے کی تیاری کی۔ آپ نے یہ دیکھکر فرمایا۔ یہ تو ایک نبی کی توبہ کا ذکر ہے
لیکن چونکہ تم سجدے کیلئے تیار ہوئے ہو اسلئے آؤ سجدہ کرلیں چنانچہ آپ اترے اور
سجدہ کیا" + اس سجدے کیلئے ایک مخصوص دعا بھی تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی اللھم اکتب لی بھا عندک اجرا واجعلھا
لی عندک ذخرا وضع بھا عنی وزرا واقبلھا منی کما قبلتھا من عبدک
داؤد یعنی الٰہی میرے لئے اپنے پاس اس سجدے کے بدلے اجر لکھ۔ اور اسے میرے
لئے اپنے پاس ذخیرہ بنا۔ اور اس کی وجہ سے میرے گناہ معاف فرما۔ اور مجھ سے اسے
قبول فرما جیسے کہ تونے اپنے بندے (حضرت) داؤد کا سجدہ قبول فرمایا (ترمذی) یہ
بھی یاد رہے کہ سجدۂ تلاوت فرض نہیں۔ جیسا کہ خود اس حدیث سے معلوم ہوا بخاری
شریف میں ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ
منبر پر جمعہ کے دن اپنے خطبے میں سورۂ نحل کی تلاوت کی جب سجدے کی آیت پر
پہنچے تو منبر پر سے اترکر سجدہ کیا۔ اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ اگلے جمعہ کے خطبے میں پھر
اسی سورت کی تلاوت کی۔ اور جب سجدہ کی آیت پڑھی تو فرمایا لوگو! ہم سجدوں کی آیتیں
پڑھتے ہیں جس نے سجدہ کیا اچھا کیا۔ اور اگر کوئی سجدہ نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور
خود آپ نے سجدہ نہ کیا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سجدے فرض نہیں

ہم اگرچاہیں کرلیں۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ ان آیتوں میں جو لوگ اوریاکے واقعہ کو بڑے
مزے لے لیکر بیان کرتے ہیں وہ بالکل موضوع اور من گھڑت ہے صحیح اور سچا نہیں۔
مثلاً تفسیر ابن کثیر وفتح البیان وغیرہ۔ بلکہ حضرت علیؓ نے تو فرمایا تھا کہ جو اس قصے
کو بیان کرے گا میں اسے ایک سو ساٹھ کوڑے لگاؤنگا۔ مقصود ان آیتوں کا یہ ہے
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آزمائش ہوئی۔ بوقت آزمائش آپ اسے نہ سمجھ سکے
بعد ازاں معلوم ہوگیا تو بہ استغفار کرکے رب کو راضی کرلیا۔ واللہ اعلم۔

(۷۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن أمہ سے مروی ہے کہ ہم ایک
مرتبہ حضورؐ کے ساتھ ایک جنازہ لئے ہوئے قبرستان گئے۔ وہاں آپ نے ہمارے
مجمع سے مخاطب ہوکر یہ وعظ بیان فرمایا۔ مَا يَأْتِي عَلَى هٰذَا الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا وَهُوَ
يُنَادِي بِصَوْتٍ ذَلْقٍ طَلْقٍ يَا ابْنَ آدَمَ نَسِيْتَنِيْ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنِّي بَيْتُ
الْوَحْدَةِ وَبَيْتُ الْغُرْبَةِ وَبَيْتُ الْوَحْشَةِ وَبَيْتُ الدُّوْدِ وَبَيْتُ الضِّيْقِ
إِلَّا مَنْ وَسَّعَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبْرُ
إِمَّا رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ (رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ
فِي الْأَوْسَطِ) یعنی قبر پر ایسا کوئی دن نہیں جاتا جس میں وہ صاف اور فصیح زبان
میں با آواز بلند یہ نہ کہتی ہو کہ اے انسان! کیا تم مجھے بھول گئے؟ کیا نہیں جانتے؟ کہ
میں تنہائی کا گھر ہوں۔ انجان جگہ ہوں۔ وحشت و دہشت ناکی کا مکان ہوں۔
کیڑوں اور سانپ بچھوؤں کا گھر ہوں۔ تنگ و تار جگہ ہوں بجز ان لوگوں کے
جن کیلئے خدائے تعالیٰ مجھے وسیع اور کشادہ کردے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ قبر یا تو
جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قُبُوْرَنَا رِيَاضًا مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ٭

(۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم دس شخصوں کا مجمع تھا۔
جو ہم میں سے ایک انصاریؓ نے کھڑے ہوکر آپ سے دریافت کیا کہ حضورؐ سب
سے دانا فرزانہ ہوشیار اور عقلمند کون ہے؟ آپ نے فرمایا أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِّلْمَوْتِ
وَأَكْثَرُهُمْ اسْتِعْدَادًا لِّلْمَوْتِ أُولٰئِكَ الْأَكْيَاسُ ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا
وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْمَوْتِ) سب سے زیادہ
موت کو یاد کرنے والے۔ اور سب سے زیادہ موت کیلئے اعمال نیک کی تیاریاں
کرنے والے۔ یہی لوگ عقلمند و دانا ہیں۔ یہی دنیا کی شرافت اور آخرت کی کرامت
کو اپنے لئے جمع کرلیتے ہیں ٭

(۸۰) تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ حضرت مقدام بن معدی کرب حضرت عبادہ بن
صامت، حضرت ابو الدرداء، حضرت حارث بن معاویہ کندی رضی اللہ عنہم سب جمع
ہوتے ہیں۔ آپس میں حدیث رسول کا مذاکرہ شروع ہوتا ہے۔ حضرت ابو الدرداءؓ
حضرت عبادہؓ سے کہتے ہیں فلاں غزوے میں خمس کے بارے میں حضورؐ نے جو خطبہ
دیا تھا وہ تو بیان فرمائیے۔ حضرت عبادہؓ فرماتے ہیں ہاں سنئے۔ ایک نماز حضورؐ
نے غنیمت کے ایک اونٹ کے پیچھے پڑھائی۔ بعد از سلام کچھ بال اس کے آپ نے
اپنی چٹکی میں لئے اور فرمایا۔ إِنَّ هٰذِهٖ مِنْ غَنَائِمِكُمْ وَإِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ فِيْهَا
إِلَّا نَصِيْبِيْ مَعَكُمْ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيْطَ
وَأَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَأَصْغَرَ وَلَا تَغُلُّوْا فَإِنَّ الْغُلُوْلَ عَارٌ وَّنَارٌ عَلٰى
أَصْحَابِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللّٰهِ الْقَرِيْبَ وَ
الْبَعِيْدَ وَلَا تُبَالُوْا فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَأَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي
الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ
الْجَنَّةِ عَظِيْمٌ يُنَجِّي اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ (رَوَاهُ ابْنُ كَثِيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ
فِي تَفْسِيْرِهٖ) یعنی یہ چند بال بھی تمہارے غنیمت کے مال میں سے ہیں۔ میرا سوائے
خمس کے اس میں بال بھر کا بھی حصہ نہیں۔ وہ خمس بھی تم پر ہی لوٹایا جاتا ہے۔ پس
تم دھاگا اور سوئی تک بلکہ اس سے بھی بڑی چھوٹی ہر چیز ادا کردو۔ خیانت نہ
کرو۔ یہ خیانت عار کا اور آگ کا باعث ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ لوگو
راہ خدا میں نزدیک دور والوں سے جہاد جاری رکھو۔ اللہ کے بارے میں اپنے
اور غیروں کا کوئی لحاظ نہ کرو۔ نہ کسی ملامت کنندہ کی ملامت کا اندیشہ رکھو۔ سفر
میں اور وطن میں حدود خداوندی جاری رکھو۔ غزوہ کرتے رہو سن لو جہاد تو جنت کا
سب سے بڑا دروازہ ہے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ غم والم سے بچالیتا ہے ٭

(۷۷) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا النَّارَ قَالَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَ
أَشَاحَ ثَلَاثًا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهٗ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ
تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ) یعنی حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو جہنم سے بچو۔ پھر آپ نے ایک طرف دیکھا۔ منہ
بنایا۔ پھر فرمایا لوگو آگ سے بچ جاؤ پھر منہ موڑ کر ایک طرف دیکھ کر پھر ہم سے فرمایا
لوگو آتش دوزخ سے بچاؤ کرلو۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ اس آگ کو دیکھ رہے
ہیں اور ہمیں ڈرا رہے ہیں۔ تین بار کے اس کہنے اور اس کہنے کے بعد فرمایا۔ گو آدھی کھجور ہی
راہ للہ دیکر۔ یہ بھی نہیں تو کوئی کلمہ خیر بھلی بات کہہ کرہی ٭

یہی ہے کہ یہ مہتم بالشان دن ہے جس میں اللہ
نے اپنے رسولوں پر بخششیں کیں۔ ہر زمانہ میں
اس کی یاد تازہ ہوتی رہے اور اس کی عظمت قیامت
تک باقی رہے۔ کیونکہ زمان و مکان سب اللہ کی
ملک ہیں۔ کسی زمانہ کو دوسرے زمانہ پر باعتبار
زمانہ فضیلت نہیں۔ اس کے علاوہ کسی کو اختیار
بھی نہیں کہ فضیلت دے سکے ✦

بہت ساری احادیث یہ ثابت کر رہی ہیں
کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عاشوراً کا روزہ
رکھتے تھے اور صحابہؓ کو بھی اس دن کا روزہ رکھنے
کی ترغیب دیتے تھے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ
اِنِّیْ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ
الَّتِیْ قَبْلَہٗ -- حضرت ابوقتادہ رضؓ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عاشوراً
کے روزہ کے متعلق فرمایا کہ میں اللہ سے امید
کرتا ہوں کہ اس سے سال گذشتہ کے گناہ معاف کردے

یہاں پر علماء کا اس بات میں اختلاف ہو گیا
کہ رمضان کے روزے کی فرضیت کے قبل عاشوراً
کا روزہ واجب تھا یا نہیں۔ لیکن صحیح یہی ہے کہ
شریعت اسلامیہ میں یہ روزہ واجب نہ تھا۔ ہاں
صرف اجازت تھی اور تقرب الٰہی کے لئے بہترین
ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ واللہ اعلم ✦

اس دن ثواب سمجھ کر کوئی شخص اپنے بچوں کو
اچھے کپڑے پہنائے اور عید منائے یا کفنیاں
پہنائے اور سوگ منائے تو سخت گناہ کا کام ہے
جیسا کہ شیعہ اور بدعتی لوگ کیا کرتے ہیں۔ اولادی
خرچ کرنا اور صدقہ وغیرہ اعمال اگرچہ ہر وقت اچھے
ہیں لیکن عاشوراً کے دن کو اس دن کے لئے خاص
کرلینا ثابت نہیں۔ اسی طرح سے عاشوراً کے
دن میں خاص طور سے غسل کرنا اور اس خیال سے
سرمہ لگانا کہ سال بھر آنکھیں امراض مختلفہ سے
محفوظ رہیں۔ اس کا خاص طور سے رسول اکرمؐ
سے کہیں ثبوت نہیں ہے۔ جیسا کہ شیعہ اور بدعتی
کیا کرتے ہیں۔ اور اسلام اُن سے بھی بری ہے
جو اس دن میں گھر گھر پھرتے ہیں عود جلاتے ہیں
بچوں کو جھاڑ پھونک۔ اور گنڈا تعویذ کرکے اپنا
پیٹ پالتے ہیں۔ بدعتی عورتیں فاتحہ کرتی ہیں۔
بچوں کو بدھیاں پہناتی ہیں۔ بانس کی کھپچیوں
پر اپنے ہاتھوں سے رنگ برنگ کے کاغذات
لپیٹ کر (نعوذ باللہ) امام حسین رضی اللہ عنہ کی
تربت کی شکل بناتے ہیں۔ اس کے سامنے عورتیں
نذریں مانتی ہیں۔ اس سے اولاد طلب کرتی ہیں۔
تندرستی مانگتی ہیں بہشتی نیوں چڑھا کر بچوں کو
کھلاتی ہیں۔ ٹھیک اس طرح جس طرح ہندو عورتیں
چھٹ میں آفتاب پر پکوان چڑھا کر بچوں کو کھلاتی
ہیں اور خود بھی کھاتی ہیں۔ ان تمام کام کے کرنے سے
انسان مشرک اور مخلد فی النار ہو جاتا ہے ✦

جو لوگ خود کو موحد سمجھتے ہیں۔ ایسے افعال کو
جائز نہیں سمجھتے۔ لیکن بعض دنیاوی مصلحتوں کی
بنا پر تعزیے کے جلوس میں شریک ہو جاتے ہیں اور
اسے اسلام کی مدد سمجھتے ہیں۔ حدیث کی رو سے دیکھا
جائے تو یہ بھی انہیں لوگوں میں شامل ہیں۔ اللہ
تمام مسلمانوں کو ان نام ہرائیوں سے دور رکھے۔
آمین!

تقلید مفوت تنظیم ہے!

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام
علی سید المرسلین شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین الذی لا نبی بعدہ
وعلی آلہ واصحابہ الغر المکرام۔

اما بعد! واضح ہو کہ ایک اشتہار بعنوان تقلید
باعث تنظیم، احقر کی نظر سے گذرا۔ ہر چندکہ
نہ چاہتا تھا کہ اس پر تبصرہ کروں۔ لیکن چونکہ اسکا
مضمون ملت اسلامیہ کو غلط فہمی میں ڈالنے کا باعث
ہوگا اس لئے اظہار حقیقت کی ضرورت پڑی۔ راقم
اشتہار تحریر فرماتے ہیں کہ تقلید اپنے سے زیادہ علم و
فہم والے کی بات بلا دلیل دریافت کئے مان لینے
کا نام ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ایکدن مجھے بڑے
پیر صاحب کے وعظ میں جو اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں
اور غیر مقلدین کی شان میں فحش الفاظ کہنا باعث فخر
سمجھتے ہیں جانے کا اتفاق ہوا۔ پیر صاحب فرماتے
تھے کہ مریم کے پاس فرشتہ آیا اور بولا میں تجھے
لڑکا دینے آیا ہوں یہ قرآن کا مضمون ہے لیکن ان
...... وہابیوں کو دیکھو کہ اولیا کا کچھ دینا تسلیم
نہیں کرتے۔ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ فرشتہ باہمہ کمال
ہے ابنِ مسعود لینے مریم کو لڑکا دے سکتا ہے تو اولیا اللہ
بدرجہ اولیٰ دے سکتے ہیں۔ یہ سنکر میرے محقق دماغ
نے پیر صاحب کے اس قول کو مطلق تسلیم نہ کیا۔ میں نے
قرآن مجید کی طرف توجہ کی تو یہ لکھا پایا۔ کہ فرشتہ آیا
اور کہا کہ میں لڑکا دینے آیا ہوں۔ لیکن مریم نے
کہا کیسے ہوگا مجھ کو لڑکا۔ بلکہ کسی مرد نے مجھ کو نہیں چھوا۔
فرشتہ نے جواب دیا تیرے رب نے کہا ہے کہ اس پر آسان ہے
صاف ثابت ہے کہ فرشتہ قول خدا بیان کرتا ہے۔ اب
میں محترم راقم اشتہار سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ
اگر پیر صاحب کی بات کو بلا دلیل دریافت کئے مان
لیتا تو کیا مسلمان بھی رہتا؟ حالانکہ پیر صاحب علماً مجھ سے
مقدم ہیں۔ خیر سے آپ نے تسلیم حافظ قرآن بھی کہتے ہیں
اور محدث بھی۔ بعینہٖ غلام احمد قادیانی آنجہانی جو علماً
اس عاجز سے مقدم تھے دعویٰ نبوت کر چکے ہیں۔ لیکن
قربان جائیے ان محقق دماغوں کے کہ جنہوں نے ان سے
دلیل طلب کی اور جب کھوٹ ظاہر ہوا تو ان سے منہ
پھیر لیا۔ اور اپنی جان و جان اخروی تباہی کو نہیں کھایا۔

پھر محترم مضمون نگار لکھتے ہیں کہ سلف میں اختلاف تھا
اور کوئی مذہب ایجاد نہیں ہوئے تھے۔ ائمہ کی تعداد سینکڑوں
سے بڑھ گئی تھی اور ہر ایک امام کا ایک ایک گروہ ہو گیا
اور ہر ایک کا ایک ایک مذہب۔ میں عرض کرتا ہوں کہ
اختلاف فطرت انسانی ہے۔ لیکن صاحب مضمون نے
جیسا سمجھا ہے ویسا اختلاف سلف صالحین میں نہ تھا
بلکہ بقول شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بایددانست کہ
سلف در استنباط مسائل و فتاویٰ بر دو وجہ بودند

یکہ آئمہ قرآن و حدیث و آثار صحابہ جمع میکردند و ازاں جا استنباطی نمودند ریں طریقہ اصل راہ محدثین است) سلف قرآن و حدیث و آثار صحابہؓ سے استنباط مسائل کیا کرتے تھے اور ظاہر ہے کہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے چکے تھے۔ گویا ان کا قیاس ناکتاب و سنت کے ماتحت تھا۔ شرعیات میں منتہائے بحث قرآن و حدیث ہو تو مسائل شرعیہ کی تحقیق کی انتہا بھی قرآن و حدیث تک پہنچنی چاہئے۔ ان سے آگے کسی عالم (ایک ہو یا کئی ایک) تک پہنچا کر سلسلہ تحقیق ختم کر دینا ہی تقلید ہے جو انسان کو شرعیات کے منتہائے بحث تک پہنچنے سے روک دیتی ہے۔ ~

تقلید کی روش سے تو بہتر ہی خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

پھر محترم مضمون نگار رقم پرداز ہیں کہ مدبرین امت نے دیکھا کہ ان تمام مجتہدین، تابعین و تبع تابعین کے مذاہب عروج پا جائیں اور سب کے مسائل ائمہ اربعہ کی طرح مسلم الثبوت ہو جائیں تو علاوہ گمراہ فرقوں کے اہل حق کے اندر کتنی ہی جماعتیں پیدا ہو جائینگی۔ اس لئے انہوں نے باقی تمام مذاہب کی اقتدا کو ترک کر دیا۔ اور تفرق کا دروازہ بند کر کے صرف چار مذاہب میں سے کسی ایک کی تقلید کو واجب قرار دیا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ فاضل مضمون نگار کا دعویٰ تو چست ہے لیکن دلیل سست تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ تقلید کے معنے اپنے سے زیادہ علم و فہم والے کی بات بلا دلیل دریافت کئے مان لینا ہیں۔ اب تابعین و تبع تابعین علماً و زماناً انکار کرنیوالے مدبرین پر ہزار درجہ فوق رکھتے ہیں۔ جب چار کو مان لیا گیا اور باقی کو چھوڑ دیا گیا تو یہ بھی غیر مقلد ہوئے اور جہاں سینکڑوں کو چھوڑا وہاں چار اور کو بھی چھوڑ دیتے تو کیا برا تھا؟ اسلام اپنی اصلی صورت پر رہتا اور جہاں سینکڑوں لکیریں مٹ گئیں تھیں وہاں یہ چار لکیریں بھی فنا ہو جاتیں۔ آہ! چار کو باقی رکھ کر ایک کے چار کر دئے۔ اور عیسائیوں کی تثلیث کے بعد انکی تربیع قائم ہوگئی۔ فَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشِّقَاقِ۔

غرضیکہ تقلید ایک ایسی چیستان ہے جسکو دوسرے الفاظ میں بارود قائم اسنار کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ فاضل مضمون نگار کا سب سے بڑا دعویٰ یہ ہے کہ تقلید باعث تنظیم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اسی تقلید نے مسلمانوں کا ناس کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔ ایک سو جہاں چاہئے تفرق آ گئی۔ علاوہ ازیں بقول مشتہر صاحب حضرت شاہ صاحب کا یہ قول کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کشف میں پہچان کرائی کہ مذہب حنفیہ بہترین طریقہ ہے اور یہی طریقہ ان احادیث کے موافق ہے جو امام بخاریؒ اور انکے ہمعصر لوگوں کے زمانے میں جمع کی گئیں۔ اسپر میں عرض کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اگر کشف میں فرمانا صحیح ہے تو لامحالہ کہنا پڑیگا کہ باقی تین مذاہب ان احادیث کیخلاف ہیں اور صرف یہی ایک مذہب حق ہے پھر گذارش ہے کہ صحیح بخاری اب بھی موجود ہے اور اسکی حدیثیں ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حنفی مذہب اُن کے صریح خلاف ہے پس اگر یہ کشف صحیح ہے تو پھر واقعہ اسکے خلاف کیوں ہے؟ اس کشف کی سند کیا ہے؟ اور اسکے مستند ہونیکی دلیل کیا ہے؟

یہ مسلم ہے کہ کشف اولیاء اللہ کو ہوتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بالاتفاق ولی ہیں۔ لیکن غنیہ میں آپنے حنفیہ کے حق میں انکے "گمراہ" ہونیکی شہادت دی ہے اسپر مولنا و مرشدنا المحقق الحنفیہ ملا علی قاری بدیں الفاظ جھنجلاتے ہیں۔ قَالَ فِي شَرْحِ الْفِقْهِ الْاَكْبَرِ اَمَّا مَا وَقَعَ فِي الْغُنْيَةِ لِلشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ فَهُوَ وَهْمٌ فَاسِدٌ وَظَنٌّ كَاسِدٌ یعنے پیران پیر نے حنفیوں کو جو گمراہ فرقوں میں شمار کیا ہے یہ انکا فاسد وہم ہے اور انکا نکما گمان ہے"۔ اگر کوئی اہلحدیث یہ الفاظ بڑے پیر صاحبؒ کی شان میں کہتا تو دنیا میں ایک غل مچ جاتا۔ لیکن چونکہ کہنے والا حنفی ہے اسلئے یہ بے ادبی میں بھی داخل نہیں کئے گئے۔ نیز یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شیخ کو کیوں کشف میں حضور انورؐ نے صحیح مذہب کی شناخت نہیں کرائی۔ اس سے ذرا آگے آئیے حضرت امام شافعیؒ کے یہاں بغیر فاتحہ خلف امام نماز نہیں ہوتی اور احناف کرام کے یہاں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا درست نہیں۔ اب عرض ہے کہ جب تقلید کی رو چلی ہے لاکھوں اور کروڑوں آدمی امام اعظمؒ کی تقلید میں رہے اور انتقال کیا۔ نمازیں بھی پڑھیں کیا امام شافعیؒ کے نزدیک وہ نمازی ہو سکتے ہیں؟ درآنحالیکہ بغیر فاتحہ خلف الامام امام ممدوح کے نزدیک نماز ہی نہیں ہوتی۔ آپنے جو یہ فرمایا کہ تقلید باعث تنظیم ہے اسپر ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ جو شخص لاکھوں اور کروڑوں کی عبادت کو رائیگاں اور اکارت ٹھیرائے اس سے اور اسکے گروہ سے ان لوگوں کے دلوں میں نفرت کا پیدا ہونا لابدی ہے۔ اور نفرت ہی تفرق کا مولد و منشا ہے۔ امید کہ آپ اس حقیقت پر غور فرمائینگے بعلاوہ ازیں جب کشف کے ذریعہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طریقہ حنفیہ کو آخر زمانے میں طریقہ صحیحہ بتلایا تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ حضرت شاہ صاحب سے لیکر امام شافعیؒ تک جتنے شوافع کرام گذرے ان سے جانے نبی کریمؐ کو کونسی عداوت تھی کہ غلط راستہ پر ہی گامزن رہنے کے لئے چھوڑ دیا۔ اگر خود امام شافعیؒ کو حضورؐ کشف کے ذریعہ صحیح مذہب کی شناخت فرما دیتے تو خیر خواہی امت کی جو شاندار روایت آپکی طرف منسوب ہے بحال رہتی دیکھئے تقلید کی صنجہت کس کس کو محل اعتراض بنا رہی ہے یقیناً اس نے مسلمانوں کا ناس کر رکھا ہے۔

یہی تقلید تھی جس نے سندھ میں ایک پیر صاحب کے مکان کا طواف کرا دیا کہ حج کا نعم البدل ہے۔ موخرالذکر چونکہ مقلد تھے اسلئے تحقیق کو گناہ عظیم سمجھے اور سندھ ہی میں حج کر لیا۔ نہ دلیل طلب کی نہ زبان ہلائی۔ اگر گورنمنٹ مداخلت نہ کرتی تو پیر صاحب کا مکان کعبۂ مقلدین ہندوستان بنجاتا۔ غور تو کیجئے تقلید عملی دنیا میں کیا کیا گل کھلاتی ہے۔ اگر حضورؐ کشف سے امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمدؒ کو بھی یہی فرما دیتے تو کم از کم ایک ہی مذہب بنجاتا۔ افسوس ان مدبرین کو جنہوں نے سینکڑوں مذاہب مٹا کر چار باقی رکھے تھے یہ نہ سوجھی کہ تین اور بھی مٹا دیتے حالانکہ اگر انہیں احساس اتفاق ہوتا تو یہ ایک بھی سینکڑوں کی طرح قابل حذف تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ اور وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى پھر حدیث

یہ آیا ہو صلوا خلف کل بر و فاجر کیا مصیبت ہو کہ تقلید کیوجہ سے کعبۃ اللہ میں چار مصلے قائم کئے گئے ہیں جب شافعی مصلی پر نماز ہوتی تو باقی مذاہب کے لوگ اپنے امام اور وقت کے انتظار میں بیٹھے کیا اسی کا نام تنظیم ہے؟ معاف فرمائیے یہ تو مذاہب الٰہی ہو۔ علیٰ ہذا القیاس حنفی مصلی پر جب نماز ہوتی تو باقی تین مذاہب کے لوگ تماشہ دیکھا کرتے آفرین ہے ان مدبرین پر جنہوں نے اس تنظیم کی نیو ڈالی کہ بیت اللہ کے بھی چار حصے کر دئے اور فرائض و میراث میں اس قدر ترقی کی کہ خدا کے گھر کو بھی بانٹ دیا اور ایک کے چار کر دئے ہیں ؎

کیا کہوں حنفی تقلید ہیں کیا

مرگئے چار کے کاندھے پہ گئے

پھر آپ فرماتے ہیں کہ قیاس حجت ہو ہم کب کہتے ہیں کہ قیاس صحیح حجت نہیں۔ لیکن یہ کہاں سے اور کیونکر ثابت ہو سکتا ہے کہ ائمہ اربعہ ہی پر قیاس ختم ہو گیا۔ اور ان میں بھی ایک ہی امام کا قیاس مطابق احادیث صحیح بخاری ہی؟ ان چار نے سوا جتنے مسلمان ان سے پہلے اور آج تک پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہونگے ان سب کے دماغ معطل اور مفلوج ہیں۔ جو بیداد مغز قومیں ہیں وہ اپنے افراد کو دماغ کو کام میں لانے کی تعلیم دیتی ہیں اور تحقیقی قوت سے جو خدا کی بہترین نعمت ہی فائدہ حاصل کرتی ہیں لیکن تقلید کے حامی ہیں کہ سوائے ائمہ اربعہ کے اپنے تمام دماغوں کو معطل اور بیکار سمجھے ہوئے ہیں پھر ان میں سے بھی ایک ہی کے قیاس پر عامل ہیں۔ یہانتک کہ اسلام کے پانچ سادہ اصولوں کو معمہ نما پہیلیوں اور چیستانوں میں تبدیل کرکے خود ان سے ترستے اور خوف کھاتے لگے ہیں۔ غرضیکہ تقلید نے ہم لوگوں کو سودا زدہ بنا دیا ہے۔ اللہ رحم کرے ؛

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور بانی اسلام نہ صرف افراد کو قوم بننے کی دعوت دے رہے ہیں بلکہ اقوام کو وحدت کے بندھن میں منسلک ہو جانے کا سہل الحصول طریقہ بتلا رہے ہیں۔ افسوس ایسے مذہب کی ترمیم کرکے خود مذہب کے ماننے والوں میں تشتت و تفرق پیدا کرنے کی کوشش کرنا۔ جانے کہانتک درست ہے۔ یہ سب تقلید کا جگایا ہوا منتر ہے۔ ان تمام باتوں کے پیش نظر ایک جماعت کو خیال ہوا کہ ملت اسلامیہ کو کتاب و سنت کی طرف دعوت دے اور تقلید کی بھول بھلیاں سے مسلمانوں کو نکالے۔ چونکہ جذب و استیلاء و استعلاء شیروں کا شعار ہے۔ الحمد للہ آج تقریباً ایک کروڑ آدمی ہیں جنہوں نے اس جماعت کی دعوت پر لبیک کہا اور نیز تقریباً کئی کروڑ آدمی مزید ان کے ہمخیال ہیں ؛

بس خدا سے دعا ہے کہ وہ ہم مسلمانوں کو تقلید کے پر ہول پھندے سے چھڑا کر حبل اللہ کی طرف ہاتھ بڑھانے اور اس کو مضبوط تھامنے کی توفیق عنایت کرے۔ ہند چالاک دماغوں کی تخلیق کردہ پہیلیوں کو بوجھنے سے باز رہنے کا خیال دے۔ اور جس طرح صحابہ کے ذہن نشین کیا تھا کہ اسلام کا نبی ایک ہے اور قرآن ایک ہے۔ اسی طرح ہمارے بھی ذہن نشین فرمائے۔ آمین !

راقم بشیر احمد شائق عفی عنہ

صفحہ ۱۸ کی بقیہ کتابیں یہاں ملاحظہ ہوں

حاضر جوابی۔ ۴۰ صفحات کی دلچسپ قابل دید کتاب ہے جو آپ کو کہیں لاجواب نہ ہونے دیگی۔ قیمت رعایتی صرف ایک آنہ۔ (۱ر)

رسالہ عرق النساء۔ نامور طبیب نے عرق النساء کے اسباب اور اس بیماری کے علاج پر یہ رسالہ لکھا ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ۔ (۱ر)

سوانح عمری زیب النساء۔ یہ کتاب مولانا مرزا حیرت صاحب دہلوی کی تصنیف ہے۔ بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی عالمہ شہزادی زیب النساء مع اورنگ زیب کی اور شہزادیوں کے حالات اور مکمل سوانحات کے۔ قیمت رعایتی صرف چار آنے

مرقعہ رسوم۔ جاہل مسلمانوں میں جو رسمیں رائج ہیں۔ ان کا تفصیلی بیان مع اُن کی بُرائی اور ممانعت کے۔ اور ان سے ہونے والے نقصانات کے۔ مسلمان اس کو ضرور پڑھیں اور عورتوں کو سنائیں تاکہ اس عذاب سے نجات ملے۔ قیمت صرف دو آنے۔

صنعت الف کا قرآن مع تفسیر اتقان اردو

یہ وہ قرآن مجید ہے جو کسی زمانہ میں دس روپے کو بکتا تھا۔ اسی زمانے کا چھپا ہوا ہمارے پاس ہے اس کا زبردست معجزہ یہ ہے کہ پورے قرآن میں ہر سطر "الف" سے شروع ہوتی ہے۔ حاشیے پر تفسیر اتقان ہے۔ تقطیع بہت بڑی ہے۔ حجم چھوٹا ہے۔ ہمنے اسکی جلدیں بھی بندھوالی ہیں۔ مجلد کو ہم اس وقت اپنی ضرورت سے صرف دو روپے میں بیچ دینگے۔

جمشید بادشاہ۔ اس کتاب میں شاہ جمشید کی پوری سوانح عمری اور اس زمانے کے تمدن کا پورا فوٹو ہے۔ قیمت صرف تین آنے۔

حکیم جالینوس۔ اس اولوالعزم بانی طب کی مکمل سوانح عمری مع موصوف کے اعلیٰ کارناموں کے اس کتاب میں ملاحظہ فرمائیے قیمت چھ پیسے

رسالہ سرسام اس خوفناک مرض کا پورا بیان اس کے اسباب کی۔ اس کے علاج کی کامل کتاب قیمت رعایتی صرف تین آنے۔ (۳ر)

خواجہ معین الدین صاحب کی سوانح عمری۔ اور اُن کی پیدائش سے وفات تک کے تمام حالات اس کتاب میں ہیں۔ قیمت صرف دو آنے۔

علاج النسوان۔ اس کتاب میں عورتوں کی مخصوص بیماریوں کا ذکر ہے۔ اور اُن کے آسان اور مجرب علاج ہیں۔ قیمت صرف تین آنے۔

جادو کی ڈبیا۔ تمام شعبدے اور دل فریب تماشے اور مبہوت کرنے والے سحر اس کتاب میں درج ہیں۔ رعایتی قیمت صرف چار آنے۔ (۴ر)

ملنے کا پتہ: منشی بلاقی معرفت دفتر اخبار محمدی دہلی

تاریخ مکہ معظمہ اس کتاب کے دو سو چوبیس صفحات ہیں۔ بیت اللہ شریف کی پوری تاریخ یعنی مکہ معظمہ کے حالات ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لیکر سلطان ابن سعود ایدہ الودود تک ہر عہد کی تاریخ اور دلچسپ واقعات ہیں یہ کتاب چوتھی بار چھپی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے۔

پتہ :۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

کمیاب بلکہ نایاب سچے موتی کوڑیوں کے مول بیچ رہا ہوں

یہ سب کتابیں میور پریس کی ہیں۔ انکی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ ادھر چھپیں ادھر نکلیں۔ اب میرے پاس ان کتابوں کے تھوڑے ہی نسخے ہیں۔ مبالغہ اشتہار اور پورا وصف تو مجھ غریب کیلئے ناممکن ہے مختصر لفظوں میں صرف مضامین کتاب کا خلاصہ تحریر کرتا ہوں۔ کتابیں یقیناً اس قابل ہیں کہ سب کی سب آپ آج ہی منگوالیں۔ قیمت اصل سے نصف ہی لے رہا ہوں۔ شاید یہ اشتہار دوبارہ نہ چھپے اسلئے جو کتابیں آپکے کام کی ہوں آج ہی خواہ نقد دام بھیجکر خواہ وی پی منگوالیں۔

سوانح داراشکوہ۔ یہ کتاب شاعر معرفت فارسی کا اردو میں ترجمہ ہے۔ ۴۰ صفحات ہیں۔ نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہے۔ قیمت رعایتی صرف دو آنے۔

سوانح امیر تیمور و حمیدہ بانو بیگم۔ از تالیف مولانا مرزا حیرت صاحب مرحوم۔ اس فاتح بادشاہ کے تمام حالات اور انکی بھتیجی بیگم کی کامل سوانحعمری لکھائی چھپائی نہایت صاف بڑی تقطیع کے ۵۰ صفحات پر قیمت صرف تین آنے۔

سوانح فریدون و فرخ سیر یہ کتاب ۲۰ صفحات کی ہے۔ رعایتی قیمت صرف دو آنے ہے۔

حکایت بلقیس یہ کتاب بڑے سائز کے بیس صفحات پر ہے۔ قیمت رعایتی صرف چھ پیسے (۱ ۱/۲)

سوانحعمری نوشیرواں و حکیم بزرجمہر۔ ۴۰ صفحات کی کتاب ہے۔ قیمت رعایتی تین آنے۔

سوانحعمری لقمان حکیم مصنفہ مولانا مرزا حیرت صاحب دہلوی ۵۰ صفحات کی کتاب رعایتی قیمت تین آنے۔

سوانحعمری افلاطون۔ مصنفہ مولانا مرزا حیرت صاحب دہلوی۔ ایک سو صفحات رعایتی قیمت تین آنے۔

سوانحعمری خواجہ قطب الدین بختیار کاکی۔ بہت بڑے صفحات میں ایکسو بارہ صفحات پر آپکے جملہ حالات از پیدائش تا وفات۔ قیمت رعایتی بجائے دو روپے کے صرف دس آنے

سوانحعمری شیخ سعدی شیرازی ایک سو چار صفحات پر۔ رعایتی قیمت صرف آٹھ آنے۔

اکسیر جریان۔ اس موذی مرض کے اسباب اسکے دور کرنے کے مجرب سہل کم قیمت بہت سے نسخے۔ مرتبہ جناب حکیم مولوی سید احمد حسین صاحب دو حصوں میں کامل ۴۰ صفحات ہیں۔ قیمت رعایتی صرف دو آنے۔ ۲

رسالہ بواسیر و نواسیر۔ اس مرض کے اسباب اس کے ازالہ کے نسخے جناب حکیم مرزا احمد اختر صاحب کے خاندانی مجربات کے بیر بہدف نسخہ جات۔ قیمت ایک آنہ۔

رسالہ قوت باہ۔ باہ کی شکایت والے بڈھے ڈاکٹروں سے بچکر اس رسالے کو منگوالو۔ نیز وہ اصحاب بھی جو اپنی اس قوت کو بحال رکھنا چاہتے ہیں اسے لیلیں قیمت رعایتی دو آنے۔

رسالہ قارورہ حکمت وطب کرنیوالے اور نہ کرنیوالے دونوں کے کام کی کتاب۔ قیمت ایک آنہ

رسالہ علم قیافہ جس میں مردوں عورتوں کے تمام بدن کے جوڑوں اور نشانوں اور لکیروں کا بیان اور اس سے انسان کی صحیح شناخت نہایت مفصل اور مشرح۔ قیمت رعایتی ایک آنہ۔

لطائف بیربل و اکبر خوشدلی کی کنجی تفریح کی جان۔ ایک آنہ

بڈھے کی شادی نظم و نثر میں وہ امور بتلائے گئے ہیں جن سے یہ عادت ہوجاتی ہے۔ قیمت رعایتی دو آنے۔

قومی نظم جس میں زمانہ حال کی برائیوں کا فوٹو بکمال خوبی کھینچا گیا ہے۔ اور ان کی اصلاح کی طرف قوم کو متوجہ کیا گیا ہے۔ قیمت رعایتی سوا آنہ (پانچ پیسے)

رنگریز۔ کپڑے پر جو کچا پکا رنگ آپ کرنا چاہیں یہ کتاب بے دام کے آپ کو رنگریز کا کام دیگی۔ اور بجائے روپوں کے آپ کوڑیوں میں رنگ لینگے۔ قیمت رعایتی دو آنے۔

اکسیر کشتہ۔ جس میں تمام کشتہ جات بنانے اور ان کے استعمال کی ترکیب اور کس مرض پر کونسا کشتہ کیا فائدہ دیتا ہے سب کا بیان۔ بڑی تقطیع کے سوا سو صفحات کاغذ بہت بڑھیا لکھائی اور چھپائی اعلیٰ۔ قیمت بجائے ڈیڑھ روپے کے دس آنے۔

اکسیر ملمع یہ ایک کتاب ایسی ہے کہ اس کی مدد سے آپ سینکڑوں کما سکتے ہیں۔ قیمت رعایتی دو آنے۔

رسالہ ظرافت حاضر جوابی میں محفل کو ہنسانے میں اپنی مقبولیت کرانے میں اپنی زبان کا سکہ بٹھلانے میں لطیفہ گوئی اور بذلہ سنجی میں زبان و کلام کو شیریں بنانے میں یہ کتاب یکتا ہی ہے اس مضمون پر کوئی اور کتاب نہیں ہے اسکے دو حصے ہیں۔ کتاب کیا ہے ہنسنے ہنسانے کا مرا ہے۔ مذاق و ظرافت و لطائف کا بولتا پرندہ ہے۔ صفحات ۲۰۰ دو حصص ڈھائی سو قیمت بجائے ۱ روپے کے چھ آنے

رقعات نسواں۔ عورتیں جو عورتوں اور مردوں کو خط لکھیں انکی مسند نہایت فصیح صحیح اور موزوں القاب ہیں لکھ سکتی ہیں۔ ۹۶ صفحے کی کتاب ہے۔ یہ کتاب تو ضرور منگوالیں۔ اس سے عورتوں کے خاص محاورے بھی آپکو معلوم ہوجائینگے۔ قیمت رعایتی چار آنے

مسمریزم بناوٹی صوفی شعبدے بازیوں کو کرامت بناکر لوگوں کو مرید بنا لیتے ہیں۔ اس کتاب کے شعبدے آپکو ان صوفیوں کی کرامتوں کی اصلیت دکھادیگی اور خود آپ وہ عالی تصرف کرسکیں گے۔ یہ کتاب گنجینۂ غیب ہے۔ اسی صفحات ہیں ایک روپیہ اصلی قیمت ہے بصرف چھ آنے میں دیدینگے۔

عجیب و غریب نایاب اور بہترین آمد کتابیں بہت سستی

الوان نعمت اس کتاب کے بڑی تقطیع پر تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ ۱۵۲ صفحات کا دوسرا ۹۶ صفحات کا۔ تیسرا ۲۰ صفحات کا ہر قسم کے کھانے ہر قسم کی روٹی ہر قسم کے پلاؤ۔ ہر قسم کی مٹھائی ہر قسم کے چاول ہر قسم کے مربے چٹنی اچار الغرض بادشاہان مغلیہ دہلویہ کے باورچیخانے کا لطف اپنے گھروں میں اٹھانا ہو تو اس کتاب کو منگوالیجئے۔ اصل کتاب پکوان اور کھانوں کی یہی ہے۔ یہی دہلی کے باورچیوں کے خاندان میں ہے جس سے ان کا سا لذیذ کھانا اور کوئی نہیں پکا سکتا۔ آجکل کی کتابیں ادھوری اور غلط ہیں۔ سب اس ہی میں سے لکھی گئی ہیں۔ اصل قیمت تین روپے ہے اور یہ بھی نہیں ملتی۔ میں صرف ایک روپیہ میں بھیجدونگا۔ جلد منگولیجئے۔ بہت کم باقی ہیں۔

دنیا میں قوت باہ کے جتنے آزمودہ تجربے والے نسخے ہیں سب کا مجموعہ نام مجربات باہ!

بڑی تقطیع کے ڈھائی سو صفحات۔ یونانی طبی ویدک ڈاکٹری۔ بوعلی سینا اور افلاطون سے لیکر آجتک کی باہ کی تحقیق کا نچوڑ اس کتاب میں ہے۔ باہ کو کم کرنیوالی چیزوں کا بیان باہ کی کمزوری کو دفع کرنیوالے نسخے علامت اور ہر قسم کی کمزوری کے مختلف اسباب شناخت بھی علاج اور علاج بھی صدری مجرب۔ یہ کتاب میور پریس میں دسویں مرتبہ چھپی تھی اور ہاتھوں ہاتھ نکل گئی پھر نہیں چھپی میرے پاس اس کے چند نسخے ہیں اصلی قیمت پانچ روپے ہیں فقط سوا روپیہ میں بھیجدونگا۔ نہ صرف یہ کہ اس سے اپنا علاج کوئی کرے بلکہ اسکی بدولت ہر مایوس اور کمزور شخص کو اصل قوت پہنچا سکتے ہیں۔ ہزاروں نسخے اور ہزارہا قسم کی کمزوریوں کو مٹانے کے علاج اسمیں درج ہیں

اس سلسلہ کی باقی کتابیں صفحہ ۱۲ پر دیکھئے

ان سب کتابوں کے منگوانے کا پتہ:- منشی بلاقی بمعرفت دفتر اخبار محمدی۔ صدر بازار۔ دہلی

خطبات التوحید یعنی خطبات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و شاہ اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی بہت سستا

یہ کتاب اہلحدیث کے کام کی ہے۔ اس میں مولانا عبد اللہ صاحب اہلحدیث (سراوہ میرٹھ) کے خطبوں کے ساتھ ہی ساتھ مندرجہ بالا دونوں بزرگوں کے خطبے بھی ہیں۔ نکاح کا خطبہ عیدین کے خطبے بھی ہیں۔ سوا دو سو صفحات ہیں۔ کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ چھاپہ بہت صاف ہے۔ حروف بڑے بڑے ہیں۔ واعظوں خطیبوں اور ہر لکھے پڑھے اور عوام کو مفید ہے۔ مذہبی مسائل اور دینی احکام مطابق قرآن و حدیث اس میں درج ہیں۔ قیمت اصلی بارہ آنے ہے لیکن ہم گیارہ آنے میں بھیج دینگے۔ اس کے مضامین کا مختصر خاکہ ملاحظہ ہو۔ توحید کا بیان۔ شرک کی برائی۔ علم غیب۔ غیر اللہ کی عبادت کی تردید۔ غیر اللہ کی تعظیم کی تردید۔ قبر پرستی کی برائی۔ حدیث و قرآن کی تابعداری۔ بدعت کی برائی۔ رسوم کی تردید۔ کلمہ شریف کے معنی۔ نماز کی تاکید۔ جماعت کی تاکید۔ درود شریف کی فضیلت نفل نمازکی فضیلت۔ احکام جمعہ۔ ظہر احتیاطی کا رد۔ زکوٰۃ کے احکام۔ رمضان کا بیان۔ روزوں کے مسائل۔ لیلۃ القدر اور اعتکاف کا بیان۔ فطرہ اور خیرات کے مسائل۔ قربانی اور عید کے مسائل۔ توبہ استغفار کا بیان۔ شرعی آداب کا بیان۔ دنیا سے بے رغبتی۔ زہد و توکل صبر و سہارا کا بیان۔ قیامت کی ہولناکیاں۔ قیامت کے احوال۔ جنت و دوزخ کا بیان۔ محرم۔ شعبان۔ ربیع الاول۔ ربیع الآخر کی بدعتوں کی تردید۔ اسراف اور چوسر شطرنج شراب جوا زنا کی حرمت۔ عقیقہ۔ ولیمہ وغیرہ کا بیان۔ نصیحتوں کا اور دل کو نرم کرنے کا خطبہ۔ نکاح کا خطبہ۔ مسائل وغیرہ وغیرہ۔ غرض ایک بے بہا مجموعہ ہے اور عجیب دل لبھاونا ہے۔ صرف گیارہ آنے قیمت ہے۔ پتہ:۔ مینجر دفتر اخبار محمدی دہلی

چھ سو صفحات کا ترجمہ اور حاشیے والا حمائلی پوری جلد والا قرآن شریف

ترجمہ با محاورہ ہے حاشیہ سیدھی تحریر کا ہے۔ عربی سطروں پر رنگ چڑھا ہوا ہے۔ حروف موتی جیسے ہیں صحت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ جلد منقش نقرئی جالدار ہے۔ کتابت طباعت بہترین ہے۔ دیدہ زیب چیز ہے اور اسوقت بہت سستا دے رہے ہیں۔ جلد کے دام ۱۲ رکھے ہیں اور ہم اس جلد سمیت آپکو اسوقت صرف ڈیڑھ روپے میں بھیج دینگے۔ جلد طلب کیجئے۔ محصولڈاک ہدیہ کے علاوہ۔

نو سو صفحات کی ساڑھے چودہ سو سال کی مکمل اسلامی تاریخ پانچ جلدوں میں مجلد پختہ صرف ساڑھے تین روپے میں۔

سن ہجری سے ایک سو سال پہلے سے اس تاریخ کو شروع کیا ہے اُسوقت ملک عرب کی اور دنیا کی جو حالت تھی اسکا صحیح اور مکمل نقشہ بیان کر کے پھر ساری دنیا کی جہالت کا خاکہ کھینچا ہے اور مذہبی حالت بیان کر کے آپ حضورؐ کی پیدائش سے انتقال تک کے تمام جزوی کلی واقعات صحت کیساتھ بیان کئے ہیں۔ جس میں کل غزوے جہاد وغیرہ چھوٹی بڑی تمام باتیں آگئی ہیں۔ پھر ازواج مطہرات اور اولاد امجاد کا بیان کر کے چاروں خلفا کی خلافت کا پورا پورا بیان مع فتوحات اسلامیہ کے ہے۔ پھر بنو امیہ کے خلافت کے تمام بادشاہوں اور اُن کی بادشاہت کے تمام واقعات بیان کئے ہیں۔ حکومت ہسپین حکومت اندلس۔ قوم تاتار۔ تیمور خاندان۔ اور خلافت عباسیہ کا پورا بیان ہے پھر خاندان آل عثمان کا پورا ذکر ہے۔ ہندوستان کی سلطنت اسلامیہ کے تمام تر تاریخی واقعات پھر اس سلطنت کا تنزل۔ انگریزوں کا داخلہ۔ ترکوں کی تمام کارگزاریاں آجتک کی۔ عرب کی آجتک کی حکومت تا خاتمہ زمانہ شریف اور تا بیان حکومت مصطفےٰ کمال و سلطان ابن سعود سب کچھ اس میں ہے۔ الغرض ابتدائے اسلام سے آجتک کے تمام اسلامی حالات و تواریخ کا یہ مجموعہ ہے۔ قیمت اسوقت صرف ساڑھے تین روپے مجلد کے ہیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ۔ وزن مجلد کا سوا سیر ہے۔ محصول تیرہ آنے جو بذمہ خریدار ہے۔

او سطور جب کا مصری وضع کا قرآن شریف صرف چھ آنے میں

مصری حروف جیسے حروف سپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے اس ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ مجلد پارچہ عمدہ سمیت صرف آٹھ آنے میں۔ چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف دس آنے میں منگوا لیجئے۔

حمائل شریف شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمے والی تفسیر حقانی حاشیے پر موضح القرآن

پوری چمڑے کی کلکتہ کی وضع کی جلد سمیت بہترین چیز اس وقت بجائے چار روپے کے صرف ڈھائی روپے میں ہم سے منگوا لیجئے۔ پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی۔

(نوٹ:۔ ہر قسم کے قرآن شریف طلب فرماتے وقت فرمائش کے ساتھ نصف رقم پیشگی بھیجا کریں۔ ورنہ تعمیل فرمائش نہ ہوگی)۔

کارڈ سائز حمائل شریف حضرت شاہ عبد القادر صاحب مرحوم محدث دہلوی کے ترجمہ والی حنا شدہ مجلد صرف گیارہ آنے میں

ایسا مستند ترجمہ جو دو سو برس سے مسلمانوں کے ہر طبقہ میں مقبول ہے اور جو لفظی بھی ہے اور با محاورہ بھی۔ یہ حمائل ایسے وقت میں چھپوائی ہے جبکہ کاغذ معمول سے تین گنا زیادہ مہنگا ہے۔ پھر بھی ہم نے بہت ہی ارزاں ہدیہ رکھا ہے۔ سات سو بیس صفحات کی ضخامت ہے۔ کاغذ نہایت سفید چکنا ہے۔ چھپائی خدا کے فضل سے بہت صاف ہے صحت بھی بہت احتیاط اور امکانی کوشش کیساتھ ہوئی ہے۔ ہدیہ بلا جلد حنا شدہ صرف نو آنے۔ مجلد پارچہ حنا شدہ گیارہ آنے۔ مجلد چرمی نقرئی جز بندھی کی صرف چودہ آنے۔

نیا اور سستا دو ترجمے والا معجز نما قرآن شریف صرف ایک روپیہ آٹھ آنے میں

یہ قرآن شریف بھی بہت بہتر چھپا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ پڑھنے سے پہلے اسکی خوبروئی گرویدہ کر لیتی ہے۔ دو ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ لفظی مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا۔ دوسرا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی کا با محاورہ۔ ابتدا میں ایک بسیط حاشیہ بر شان نزول اور ضروری معلومات وغیرہ۔ ہدیہ بلا جلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ مجلد چرمی کونے پشتے کا صرف دو روپے۔ مجلد چرمی نقرئی کامل صرف دو روپے چار آنے۔ پتہ:۔ مینجر دفتر اخبار محمدی۔ صدر دہلی

آؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لو!

مولانا محمد صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جو بحمد اللہ بہت مقبول ہے آٹھ مرتبہ چھپ چکی ہر دفعہ کبھی پانچ ہزار کی تعداد میں کبھی کم۔ اس مرتبہ پھر نہایت آب و تاب سے چھپی ہے۔ اس میں سب سے پہلے توحید خداوندی کا بیان ہے۔ پھر اتباع سنت کا۔ پھر نماز کی تاکید۔ اور بے نمازی کے حشر کا بیان ہے پھر وضو کرنے کے طریقے کا اس طرح بیان ہے کہ گویا آپ خود حضور کو وضو کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ وضو میں لوگوں نے جو کمی بیشی کر رکھی ہے سب کا رد ہے۔ پھر وضو کے بعد کی دعائیں مع ترجمہ کے پھر وضو کے مسائل ہیں۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کا بیان ہے۔ پھر تیمم کا بیان ہے۔ تیمم کے مسائل۔ اس میں جو باتیں کم بیش کی گئی ہیں انکی تردید ہے۔ اذان کا۔ تکبیر کا بیان۔ اذان کے بعد کی دعائیں ہیں۔ جن موقعوں پر لوگوں نے اذان بطور بدعت جاری کر رکھی ہے ان کی تردید ہے۔ اب نماز پڑھنے کے طریقے کا بیان ہے۔ بس اس طرح کہ گویا آپ نماز نبی کو اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں نماز کی سب دعائیں مع ترجمہ ہیں۔ تکبیر اولیٰ سے ختم نماز تک ہر ہر رکن کا طریقہ اور کیفیت مطابق سنت بیان کی ہے۔ ازاں بعد نماز کے کل مسائل ہیں۔ آمین کا اور رفع الیدین کا مسئلہ۔ سجدہ سہو کا بیان۔ اطمینان کا بیان۔ نماز کے وقتوں کا بیان۔ جن وقتوں میں نماز پڑھنی منع ہے ان وقتوں کا بیان۔ مقتدی کے مخصوص احکام۔ امام کے خاص مسائل صف بندی کا بیان۔ نماز باجماعت کا بیان۔ عورتوں کے مخصوص مسائل۔ آداب نماز کا بیان۔ سترے کا بیان۔ لباس کا بیان۔ نماز میں جو کام جائز ہیں اور جو منع ہیں انکا بیان۔ نماز کے بعد کے وظیفے کا ذکر و فیرہ وغیرہ۔ اسکے بعد فرض نماز کے بعد کی دعائیں زیر بحث ہیں۔ پھر نماز کی رکعتوں کا بیان ہے۔ فرض سنت نفل وتر وغیرہ سب کا بیان ہے دعائے قنوت کا ذکر و مسائل مع ترجمہ دعا بھی ہے۔ پھر سفر کی نماز کے احکام ہیں۔ بیمار کی نماز کے احکام ہیں۔ دو نمازوں کو جمع کرنے کے مسائل۔ تراویح کی نماز کا طریقہ اور مسائل ہیں تہجد کی نماز کا طریقہ۔ رکعتوں کی تعداد اور مسائل تہجد وغیرہ کا بیان ہے۔ ساتھ ہی جمعہ کا مکمل بیان ہے۔ جمعہ کا وقت جمعہ کے دن مسنون کام۔ خطبے کا بیان۔ نماز جمعہ کا بیان و مسائل و فضائل۔ گاؤں میں جمعہ کا بیان۔ ظہر احتیاطی کی تردید۔ جمعہ کے دن کی سنتوں کا بیان۔ اذان جمعہ کا بیان۔ جمعہ کی مسنون قرأت وغیرہ۔ پھر جنازے کی نماز کا بیان اسکا طریقہ اسکی تکبیریں۔ اسکی دعائیں مع ترجمہ۔ اسکی صفیں اور اس موقعہ پر جو بدعتیں۔ مروج ہیں انکی تردید۔ پھر عید کی نماز کی ترکیب دعائیں۔ تکبیریں وقت اور جملہ مسائل۔ پھر سورج گہن کی نماز کا طریقہ اور مسائل۔ اس موقعہ کے خطبے کا بیان۔ پھر صلوٰۃ استسقا یعنی قحط سالی کے موقع پر بارش طلب کرنے کی نماز کا مفصل پورا بیان ہے۔ اس کا وقت۔ اسکے لئے نکلنے کا طریقہ۔ اس کی نماز۔ اس کا خطبہ۔ اسکی دعا۔ اس دعا کا طریقہ۔ اس دعا کا طریقہ چادر گھمانے کا طریقہ اور مسئلہ۔ ساتھ ہی اس موقعہ کی مسنون دعائیں وغیرہ۔ حروف بڑے بڑے۔ چھاپہ بہت عمدہ سیاہی چمکدار۔ زبان و بیان بہت سلیس اور بامحاورہ جسے عورتیں اور بچے بھی سمجھ لیں۔ کاغذ دبیز چکنا موٹا دیرپا۔ ٹائٹل رنگین۔ خوبصورت چکنا گلیز اور نہایت دیدہ زیب۔ ہر مسئلہ کا حوالہ حدیث۔ ہر کام ہر دعا ہر مسئلہ صرف قرآن و حدیث سے۔ الغرض یہ کتاب آپ کو نبی کی نماز بتائیگی۔ نماز کی ترکیب اور مسائل مطابق حدیث آپکو سکھائیگی [illegible] مانئے کہ یہ کتاب پڑھ کر آپ کو حضور کی نماز صحیح طور پر معلوم ہو جائیگی۔ مسائل میں کوئی کھٹکا باقی نہ رہیگا [illegible] کو پڑھائیے۔ بچوں کو پڑھائیے۔ مکتبوں اور مدرسوں میں پڑھوائیے۔ قیمت ایک کی تین آنے۔ زیادہ تعداد میں خریدنے والوں سے ایک سو کے ساڑھے بارہ روپے۔

امام شافعیؒ کی فقہ کی نایاب اردو زبان میں

آپ اس سے معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ دونوں مذہب حنفی شافعی جو برحق کہلواتے ہیں ان دونوں کے ماننے والے بھی ہندوستان میں ہیں ان میں کس قدر اختلاف ہے۔ نیز دونوں کے دلائل بھی آپکے سامنے آسکتے ہیں حنفیت کے غلبے نے شافعیت پر چھا کر اسے گویا فنا کر دیا ہے یہ کتاب اہلحدیث کے مطبع انصاری دہلی کی چھپی ہوئی ہے ساڑھے [illegible] صفحات کی ہے۔ قیمت اصلی آٹھ آنے ہے لیکن ہم رعایتی قیمت صرف چار آنے پر بھیجینگے۔ یہ کتاب بھی نایاب ہے۔

سردار اہلحدیث مولانا مولوی صدیق حسن خاں نواب بھوپال کی اردو تفسیر ترجمان القرآن

یہ تفسیر نایاب ہے۔ ہمارے پاس اسکا پہلا حصہ جس میں سورۃ فاتحہ کی اور سورۃ بقر کی مکمل تفسیر ہے بہت تھوڑی تعداد میں موجود ہے ۱۹۰۹ء کا مطبع انصاری اہلحدیث دہلی کا چھپا ہوا ہے اس اخبار سے ڈیوڑھے سائز کے چھوٹے صفحات میں ڈھائی سو سے زائد صفحات ہیں۔ بالکل صحیح سالم غیر مستعمل نسخے ہیں۔ اصلی قیمت ڈھائی روپے ہے لیکن باوجود نایاب ہونیکے ہم صرف دو روپے میں بھیج دینگے۔ جلد طلب کیجئے۔

اہلحدیث جماعت کی شاندار فتح

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد صاحب کو جزائے خیر دے کہ آپ نے ایک ساتھ دی ہوئی تین طلاقوں پر ایک جامع رسالہ لکھا اور نہ صرف یہ کہ اس اعتراض کو ہٹایا بلکہ اسے معترضین ہی پر لوٹا دیا اور ایک دلیل سے نہیں بلکہ سینکڑوں دلیلوں سے بتا دیا کہ حدیث قرآن اجماع قیاس ائمہ مجتہدین محدثین خلفاء رسول اللہ سب اہلحدیث کے ساتھ ہیں۔ اور فی الواقع عند الشرع ایک ساتھ کی تین طلاقیں شمار میں ایک کے ہی آئیں گی۔ جو دیوث خاوند اپنی بیویوں کو خوراک پوشاک نہ دیں وہ ان سے الگ کرالی جائیں جو گم ہو جائیں وہ بعد از انتظار چار ماہ مدت گذار کر دوسرا نکاح کر لیں گی۔ یہ کتاب ایک سو صفحات کی ہے اس کا نام ردّ الاحداث فی التطلیق الثلاث ہے۔ قیمت بارہ آنے۔

(ہر قسم کی اردو فارسی عربی درسی وغیر درسی کتابیں) ملنے کا پتہ:۔ **دفتر اخبار محمدی صدر دہلی**

حضرت العلامہ مولانا مولوی محمد صاحب مدظلہ پرنٹر و پبلشر نے محمد برقی پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

[illegible] رسول کی مخالفت [illegible] دردناک عذابوں سے ڈریں

مسلک سنت پہ اے سالک چلا جا بے دھڑک ❊ جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک بدعت تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کرکے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

اخبار محمدی دہلی

ایڈیٹر و مالک

خطیب الہند مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ جوناگڑھی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے محصول۔
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب نادار سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ ویلیو پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مالک اخبار ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

جلد ۱۸ — بابت یکم مارچ ۱۹۴۱ء مطابق یکم صفر ۱۳۶۰ھ — نمبر ۱۲

نوائے درد

(از جناب ملک منظور حسین صاحب منظور بی اے)

نہ آئین سلف کی پاسداری ❊ نہ وہ تقوےٰ نہ وہ پرہیزگاری
فسون خانقاہی کے اثر سے ❊ مسلماں بن گیا بت کا پجاری

یہ حجرے، خانقاہیں اور یہ ناہد ❊ زوال عشق پر ہیں آج شاہد
کبھی کا حسن فطرت کہہ رہا ہے ❊ کہاں ہیں بدر و خندق کے مجاہد؟

معابد ہیں مسلمانوں سے خالی ❊ عیاں مسجد سے ہے قحط الرجالی
کشش کیوں کر کریں دل کو اذانیں ❊ مؤذن میں نہیں روح بلالی

امیروں میں نہیں خوئے امیری ❊ فقیروں میں نہیں بوئے فقیری
ہوس نے کر دئے مغلوب دونو ❊ کریں وہ کیا کسی کی دستگیری

اگر دل سوز سے ناآشنا ہے ❊ تو اس کی زندگی بے مدعا ہے
نہیں ہے گردش خوں زندگانی ❊ جگر کے سوز میں راز بقا ہے

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سوا کسی اور کی پوجا مت کیجئے!

اتنا کام ہمارا تھا کہ آپ کو ہتھیار بند کر دیں اب یہ آپ کا کام ہے کہ ان ہتھیاروں سے کام لیں اور خدا کی توحید کو پھیلا دیں۔ قبروں کو پختہ کرنے، اونچی بنانے، ان پر قبے گنبد وغیرہ بنانے کی حرمت کی حدیثیں، قبے وغیرہ گرا دینے اور پکی قبروں کو توڑ دینے کی حدیثیں، پختہ قبروں اور گنبدوں کی حرمت پر امام ابوحنیفہؒ کے اقوال، حنفی مذہب کی کتابوں کے حوالے۔ قبوں اور گنبدوں وغیرہ کو توڑ دینے کا ثبوت حنفی مذہب سے۔ قبوں کو جائز کہنے والوں کی تمام دلیلوں کے جوابات، تبرکات اور آثار پرستی کی زبردست تردید، بنا دئی مزارات کا شرعی حکم، شریعت اور مصلحت کا فرق، قبوں اور گنبدوں، اور آثار پرستی کی نجاست پر مہر خداوندی، معبودان باطل کو توڑنے کی تمام نبیوں کی سنت! اولیاء اللہؒ کے مقبروں کو گرا دینے کا فعل نبویؐ، جو جگہ غیر اللہ کی عبادت کی ہو، اس کے توڑ دینے اور ڈھا دینے کے دلائل، اس کی بابت موجودہ علمائے حنفیہ کا فتویٰ وغیرہ، اس مضمون پر مولانا محمد صاحب کی کتاب ہم نے چھپوالی ہے۔ قیمت صرف چار آنے مفت تقسیم کرنے کے لئے زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو ساڑھے بارہ روپے کی ایک سو، چار روپے کی پچیس۔ محصول ڈاک قیمت کے علاوہ ہے۔ ہمارے ہاں سے منگوا کر قبر پرستی اور آثار پرستی کے خلاف مسلمانوں کو توحید سکھائیے۔

ہمارا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی۔

مسلم اوقاف بل صوبہ دہلی

مسٹر محمد عبدالغنی ایم ایل اے نے مرکزی اسمبلی میں جو دہلی مسلم اوقاف بل پیش کیا ہے اس کا منشا یہ ہے کہ صوبہ دہلی میں مسلم اوقاف کا بہتر انتظام کیا جائے۔ یہ ایک جامع بل ہے جو ستر دفعات پر مشتمل ہے۔

شاہ فاروق سے مسٹر ایڈن کی ملاقات

آج مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ شاہ فاروق کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد آپ نے حسین سری پاشا وزیر اعظم مصر سے مبادلہ خیالات کیا۔

ترکی سے برطانوی مشن کی واپسی

برطانیہ کا جو فوجی مشن ترکی میں ترک فوجی افسروں سے بات چیت کرنے گیا تھا وہ اب قاہرہ روانہ ہوگیا ہے جہاں جنرل ڈیوال کے سامنے تمام گفت وشنید رکھی جائیگی۔ خیال ہے کہ یہ مشن بہت جلد پھر ترکی جائیگا۔

افغانستان کا تجارتی مشن جاپان کو

افغانستان کا ایک تجارتی مشن جاپان کو جا رہا ہے اس کے رہنما مسٹر غلام غوث نائب وزیر مالیات ہیں۔ مشن کو حکومت جاپان نے بلایا ہے۔ جاپان کا دو ماہ تین ہفتہ دورہ کریگا۔ اور جاپان کی صنعتی اور تجارتی حالت کا معائنہ کرے گا۔

پشمینہ بافی کا کارخانہ

افغانستان کی وزارت اقتصادیہ نے ایک کروڑ افغانی کے سرمایہ سے پشمینہ بافی کا ایک کارخانہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلہ میں وزارت اقتصادیات میں ایک اہم مجلس منعقد ہوئی جس میں عالیقدر صداقت مآب غلام غوث خاں نائب وزیر اقتصاد نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مجلس میں کارخانہ پشمینہ بافی کے متعلق اہم فیصلے کئے گئے۔

نقد روپیہ باہر لیجانیکی ممانعت

افغانستان سے اجازت کے بغیر نقد روپیہ باہر جانے کی اجازت نہیں جو شخص بغیر اجازت نقد روپیہ دوسرے ملکوں میں لے جاتا ہے اسے گرفتار کرکے اس کا روپیہ ضبط کرلیا جاتا ہے اطلاع ملی ہے کہ متعلقہ حکام نے بہت سا روپیہ پکڑا ہے جو ممالک خارجہ میں جارہا تھا۔

دباغت کے کارخانے

افغانستان میں دباغت کے متعدد کارخانے پہلے بھی موجود تھے مگر چونکہ عوام کی ضرورت پوری نہیں ہوتی تھی اس لئے حکومت نے چند اور کارخانے کھولنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ ان کارخانوں کے لئے زمین وقف کردی گئی ہے۔

گورنر یوپی کی تقریر

گورنر یوپی نے راجہ بہادر آف بستی کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس بات سے مطمئن نہیں ہونا چاہئیے کہ ہندوستان میں برطانیہ یا مصر جیسے حالات پیدا نہیں ہوئے یہ جنگ دراصل ہندوستان کی حفاظت کے لئے لڑی جارہی ہے۔ کیونکہ مصر اور سنگاپور ہندوستان کے دروازے ہیں۔

اس سال ریلوں کی آمدنی

۱۱ کروڑ ۸۳ لاکھ روپیہ ہوگی

سر اینڈرو کلو نے مرکزی اسمبلی میں ۱۹۴۱ء کا ریلوے بجٹ پیش کرتے ہوئے پیشگوئی کی کہ ۱۹۴۱ء کی بچت ۱۴ کروڑ ۵۹ روپیہ ہوگی ابتدائی تخمینہ کے مطابق بچت ۸ کروڑ ۲۹ لاکھ روپیہ تھی۔ نئے بجٹ میں آمدنی کا اندازہ ایک ارب ۴ کروڑ ۷ لاکھ روپیہ اور اخراجات کا اندازہ ۹۲ کروڑ روپیہ دکھایا گیا ہے۔ گویا آئندہ بچت کا تخمینہ ۱۱ کروڑ ۸۳ لاکھ روپیہ ہے۔

کوئٹہ میل میں آتشزدگی

کوئٹہ میل کے ایک فسٹ کلاس کمپارٹمنٹ میں حیدرآباد سٹیشن کے قریب آگ لگ گئی اور ڈبہ بالکل جل گیا۔ اس آتشزدگی سے اندازاً چالیس ہزار کا نقصان ہوا ہے۔

فیشن پرستی کا انجام

ضلع گوجرانوالہ موضع باجوہ سے ایک جاٹ امام دین نے اپنی نوجوان عورت [illegible] پر ٹکوے سے قاتلانہ حملہ کر دیا ملزم مفرور ہے۔ بیوی خطرناک حالت میں ہسپتال میں ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ جاٹ مذکور کی عورت فیشن پرست تھی۔ جاٹ اسکو منع کرتا تھا مگر وہ باز نہ آئی وقوعہ کے روز عورت ساڑھی باندھے سر پر کلپ لگائے روٹی لیکر کھیتوں پر آرہی تھی کہ جاٹ کے ہمراہیوں نے کہا کہ دیکھو ہیر روٹی لیکر آرہی ہے اس پر اسکو غصہ آگیا اور ٹکوے سے حملہ کردیا۔

متعدی مریضوں کے سفر پر پابندی

معلوم ہوا ہے کہ مولوی اصغر علی کونسل آف سٹیٹ میں ایک قرارداد پیش کرینگے جس میں اس امر کی ضرورت جتائی جائیگی کہ سٹیمر اور بسوں اور ریلوں وغیرہ میں جذامیوں اور تپ دق وغیرہ جیسے متعدی امراض کے مریضوں کو سفر کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔

ماں اور بچہ کی المناک موت

لاہور دھوبی منڈی سے اطلاع ملی ہے کہ کل ایک عورت اپنے بچے کو مکان کے نیچے نہلا رہی تھی کہ مکان کی دیوار بوسیدہ ہونے کے باعث گر گئی اور ماں اور بچہ دونوں ملبہ کے نیچے دب گئے۔ ملبہ ہٹانے پر دونوں کو مردہ پایا۔

ماں اور تین بچے کٹ گئے

انبالہ چھاؤنی سے ایک ریل گاڑی دہلی کی طرف آرہی تھی جبکہ ایک عورت جس کیساتھ تین بچے بھی تھے لائن کو پار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے انجن سے کٹ گئے۔ اس کے بعد جب بچوں کا خاوند آیا تو وہ بھی بیہوش ہوگیا۔ گاڑی روک کر لاشوں کو انبالہ پہنچا دیا گیا۔

نو عمر مسلم لڑکے کی ہلاکت

اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایک نو عمر مسلم لڑکا سیالکوٹ اور جموں ریلوے سٹیشنوں کے درمیان ریل کا پھاٹک عبور کررہا تھا کہ اچانک ریل آگئی اور لڑکا نیچے آکر ہلاک ہوگیا۔

آہ! آفتابِ علم و عرفان غروب ہو گیا!

مَوتُ العَالِمِ مَوتُ العَالَم

جماعتِ اہلحدیث دہلی کی کمر ٹوٹ گئی

مولانا محمد صاحبؒ (جوناگڑھی) کا انتقال ہو گیا!!

اللھم اغفر لہ وارحمہ واجعل مدخلہ فی علّیین آمین!

بڑے افسوس و حسرت کے ساتھ یہ خبر شائع کی جاتی ہے کہ والدِ محترم حضرت مولانا محمد صاحب جوناگڈھی ثم الدھلوی کے اچانک انتقال کی خبر آئی ہے۔ مولانا ۷ ذی الحجہ اپنے وطن جوناگڈھ بغرضِ تبدیل آب و ہوا تشریف لے گئے تھے۔ ۲۶ محرم کو آپ کا آخری خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ بخیریت ہوں اور آٹھ دس روز میں دہلی آؤنگا۔ آہ! یکم صفر جمعہ کی شب کو اچانک حرکتِ قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔ آپکے انتقال کی خبر بجلی کی طرح دہلی میں پھیل گئی۔ ساری جماعت موحدین بے چین ہو گئی۔ اس اچانک حادثہ سے ہمارے ہوش و حواس ٹھکانے نہیں ہیں +

آہ! آپکے انتقال سے جو نقصانِ علمِ حدیث و جماعت اہل حدیث کو پہنچا اس کی تلافی محالات سے ہے اللہ تعالیٰ آپکو بخشے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ مولانائے مرحوم کیلئے دعاءِ مغفرت کریں اور جنازہ غائبانہ ادا کریں۔ غمگین احمد بن مولانا محمد مرحوم

ایک مردہ سنت کو زندہ کرو مغرب کے فرضوں سے پہلے کی دو رکعتیں

(از ایڈیٹر)

(۱) بخاری شریف مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۱۵۷ باب الصلوٰۃ قبل المغرب حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث عن الحسین وھو المعلم عن عبد اللہ بن بریدۃ قال حدثنی عبد اللہ المزنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا قبل صلوٰۃ المغرب قال فی الثالثۃ لمن شاء کراھیۃ ان یتخذھا الناس سنۃ۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز مغرب کے فرض سے پہلے نماز پڑھ لیا کرو۔ پھر دوبارہ بھی یہی فرمایا تیسری مرتبہ اس فرمان کے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ جو چاہے۔ یہ اس لئے کہ اس کا سنت لازمہ بنا لینا آپ کو پسند نہ تھا۔

(۲) حدثنا عبد اللہ بن یزید قال حدثنا سعید بن ابی ایوب قال حدثنی یزید بن ابی حبیب قال سمعت مرثد بن عبد اللہ الیزنی قال اتیت عقبۃ بن عامر الجھنی فقلت الا اعجبک من ابی تمیم یرکع رکعتین قبل صلوٰۃ المغرب فقال عقبۃ انا کنا نفعلہ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت فما یمنعک الآن قال الشغل ص۱۵۸ یعنی مرثد بن عبد اللہ یزنی حضرت عقبہ بن عامر جہنی کے پاس آ کر کہتے ہیں کہ آپ کو ابو تمیم کی اس بات سے یقیناً تعجب معلوم ہوگا کہ وہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھا کرتے ہیں اس پر حضرت عقبہ نے فرمایا۔ ہم خود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ دو رکعتیں (قبل از نماز فرض مغرب) پڑھا کرتے تھے۔ یہ سن کر حضرت عبد اللہ نے فرمایا پھر اب کون سی چیز آپ کو روکتی ہے؟ فرمایا کام کاج اور اشتغال دنیا۔

(۳) عن انس بن مالک انہ قال کنا نصلی علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد غروب الشمس قبل صلوٰۃ المغرب فقلت لہ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیھما قال کان یرانا نصلیھما فلم یامرنا ولم ینھنا رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب السنن) یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ سورج کے غروب ہو جانے کے بعد مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہ سن کر حضرت مختار بن فلفل نے دریافت فرمایا کہ کیا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پڑھتے تھے؟ آپ نے فرمایا آپ ہمیں پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے، نہ ہمیں حکم فرماتے نہ منع کرتے۔

(۴) عن انس قال کنا بالمدینۃ فاذا اذن المؤذن لصلوٰۃ المغرب ابتدروا السواری فرکعوا رکعتین حتی ان الرجل الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوٰۃ قد صلیت من کثرۃ من یصلیھما رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ باب السنن) یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا لوگ جلدی جلدی ستونوں کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور دو رکعت نماز ادا کرنے لگتے۔ یہاں تک کہ کوئی انجان یا نیا آدمی آتا تو یہ سمجھ بیٹھتا کہ مغرب کی نماز فرض ہو چکی۔ کیونکہ مغرب سے پہلے کی ان دو رکعتوں کے پڑھنے والوں کی تعداد بہت کثرت ہوا کرتی تھی۔

(۵) بخاری شریف ص۱۵۸ حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ قال سمعت عمرو بن عامر الانصاری عن انس بن مالک قال کان المؤذن اذا اذن قام ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبتدرون السواری حتی یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھم کذالک یصلون رکعتین قبل المغرب۔ یعنی جب مؤذن اذان مغرب کہتا صحابہ ستونوں کی طرف لپکتے اور نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں ادا کیا کرتے اسی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آ جاتے۔ اس روایت میں تو تم کبار اصحاب رسول اللہ کو بھی دیکھ لیتے ہو۔ بڑے بڑے صحابہ کرام یہ دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

(۶) صحیح مسلم شریف مع نووی ص۲۷۸ جلد اول عن عبد اللہ بن مغفل المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوٰۃ قالھا ثلاثا قال فی الثالثۃ لمن شاء۔ وفی روایۃ قال فی الرابعۃ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ہر وقت کی اذان و تکبیر کے درمیان نماز ہے۔ دو بار یا تین بار یہ فرما کر تیسری یا چوتھی بار کے فرمان میں یہ بھی فرما دیا کہ جو چاہے۔ یعنی یہ دو رکعتیں فرض واجب نہیں مستحب ہیں۔ پس اس فرمان میں بھی مغرب کی یہ دو رکعتیں جو فرضوں سے پہلے کی ہیں داخل ہیں۔ یہ حدیث بخاری شریف جزو سوم میں بھی موجود ہے۔

(۷) فتح الباری پارہ سوم میں ہے قد روی محمد بن نصر وغیرہ من طرق قویۃ عن عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن ابی وقاص و ابی بن کعب و ابی الدرداء و ابی موسیٰ وغیرھم انھم کانوا یواظبون علیھما یعنی حضرت عبد الرحمٰن بن عوف حضرت سعد بن وقاص حضرت ابی بن کعب حضرت ابو درداء حضرت ابو موسیٰ رضوان

اللہ علیہم اجمعین وغیرہ، غروب سے پہلے کی ان دو رکعتوں پر ہمیشگی کرتے تھے ✦

(۸) قیام اللیل میں حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے بھی یہی مروی ہے ✦

(۹) الغرض بقول امام محمد بن نصر ایک جماعت صحابہ اور ایک جماعت تابعین اسکی قائل تھی۔ رُوِّيْنَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ ✦

(۱۰) ترمذی شریف میں ہے قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ یعنے بہت سے صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے اذان و اقامت کے درمیان پڑھ لیا کرتے تھے ✦

(۱۱) اسی ترمذی میں ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے اور امام اسحاقؒ کا بھی ✦

(۱۲) ابوداؤد میں مروی ہے حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (ای المختار بن فلفل) قُلْتُ لِاَنَسٍ اَرَاٰكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ رَاٰنَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا یعنے میں زمانہ رسالت پناہ میں مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتا تھا پس کر آپ کے شاگرد نے سوال کیا کہ تم صحابہؓ کو یہ دو رکعتیں پڑھتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی دیکھتے تھے؟ فرمایا ہاں دیکھتے تھے اور نہ حکم کرتے تھے نہ منع فرماتے تھے ✦

(۱۳) یہاں تک تو یہ سب حدیثیں قولی اور تقریری۔ اب فعلی حدیث سنئے! اَخْرَجَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ خَافَ اَنْ يَحْسَبَهَا النَّاسُ سُنَّةً۔ یعنے خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں پھر زبانی ارشاد بھی فرمایا کہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرو دوبارہ یہی فرمایا۔ تیسری مرتبہ بھی یہی فرما کر فرمایا جو چاہے آپ کو ڈر تھا کہ کہیں لوگ سے سنت نہ سمجھ لیں ✦

علامہ احمد بن علی مقریزی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مختصر میں لکھتے ہیں هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ یعنے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور امام مسلمؒ کی شرط پر ہے ✦

(۱۴) صحیح ابن حبان میں ہے اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ الْمُزَنِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ (عون المعبود) یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں ✦

(۱۵) پس خاص طور سے عام طور سے قولاً فعلاً تقریراً یہ دو رکعتیں ثابت ہیں اور حدیث سنئے غایۃ المقصود میں ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَلٰوةٍ مَفْرُوْضَةٍ اِلَّا وَبَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ يَعْنِيْ رَكْعَتَيْنِ یعنے کوئی فرض نماز ایسی نہیں جس سے پہلے دو رکعتیں نہ ہوں۔ پس مغرب کے فرضوں سے پہلے دو رکعتیں ادا کر لینی چاہئیں۔ واللہ اعلم ✦

(۱۶) سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ لَيُؤَذِّنُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُرٰى اَنَّهَا الْاِقَامَةُ مِنْ كَثْرَةِ مَا يَقُوْمُ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ (ابن ماجہ) یعنی مغرب کی اذان کے ہوتے ہی اس قدر کثرت سے لوگ دو سنتیں ادا کرنے کو کھڑے ہو جاتے کہ یہ گمان ہوتا کہ یہ اذان نہیں بلکہ اقامت تھی ✦

(۱۷) صحیح بخاری شریف میں ہے كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا قَلِيْلٌ ✦

(۱۸) اور امام محمد بن نصر کی روایت میں ہے وَكَانَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ يَسِيْرٌ یعنے اذان مغرب ہوتے ہی صحابہ کرامؓ دو سنتیں ادا فرمایا کرتے تھے اذان اور اقامت میں بہت کم فاصلہ ہوا کرتا تھا ✦

(۱۹) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض قَالَ كُنَّا نَرْكَعُهُمَا اِذَا اَحْمَنَا يَعْنِيْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ فِي الْمَغْرِبِ (قیام اللیل للمروزی) یعنے حضرت عبدالرحمٰنؓ صحابی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مغرب کی اذان و اقامت کے درمیان سنتیں پڑھتے تھے ✦

(۲۰) حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ مَا بَيْنَ الْاَذَانِ وَاِقَامَةِ الْمَغْرِبِ (قیام اللیل) یعنی نماز اوابین کی درمیان اذان و اقامت مغرب کے ہوتی ہے ✦

(۲۱) حضرت مکحولؒ تابعی فرماتے ہیں عَلَى الْمُؤَذِّنِ اَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ عَلٰى اَثَرِ التَّاذِيْنِ (قیام اللیل) یعنے مؤذن کو چاہئے کہ اذان کے بعد دو رکعت پڑھ لیا کرے ✦

(۲۲) حضرت امام احمد بن حنبلؒ سے کسی نے پوچھا قَبْلَ الْاَذَانِ اَمْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ فَقَالَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ (قیام اللیل) یعنے مغرب کے قبل کی سنتیں اذان سے پہلے پڑھی

چاہئیں یا اذان کے بعد؟ فرمایا اذان کے بعد اقامت سے پہلے ٭

صحابہ بالخصوص کبار صحابہ مغرب کے قبل کی سنت التزام کے ساتھ پڑھتے اس سنت کو کبھی چھوڑتے نہ تھے۔ (۲۳) بعض فرماتے ہیں کہ اگرچہ میں کوڑے مارا جاؤں مگر اس سنت کو ترک نہ کروں گا۔ (۲۴) اولاد کو وصیت فرمائی کہ اسے ترک نہ کرنا۔ (۲۵) عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے كَانَ الْمُؤَذِّنُ لَيُؤَذِّنُ بِالْمَغْرِبِ ثُمَّ تَفَرَّغُ الْمَجَالِسُ مِنَ الرِّجَالِ يُصَلُّوْنَهَا موذن اذان مغرب کی دے چکتا تھا اس کے بعد عموماً لوگوں کے ان دو رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو جانے کی وجہ سے بیٹھنے کی جگہیں خالی ہو جاتی تھیں ٭

امام نوویؒ نے شرح مسلم میں لکھا ہے قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّ فِعْلَهُمَا يُؤَدِّيْ اِلٰى تَاْخِيْرِ الْمَغْرِبِ عَنْ اَوَّلِ وَقْتِهَا خَيَالٌ فَاسِدٌ مُنَابِذٌ لِلسُّنَّةِ جو شخص یہ کہتا ہے کہ ان دو رکعتوں سے مغرب کی نماز میں تاخیر ہوتی ہے اُس کا خیال فاسد ہے۔ سنت کے چھپانے کے لئے ہے جیسے حوالے ہیں ان کی طرف دھیان نہ دینا چاہئے ٭

اس سنت سے روکنے والا خدا سے ڈرے۔ دیکھو سورۂ علق میں فرمایا اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى الخ اگر اپنی ایسی حرکت سے باز نہ آیا تو بری سزا کا قیامت میں مستحق ہوگا۔ فقط۔ واللہ اعلم ٭ "محمد"

ڈاڑھی مُنڈانے کے مضرات طبی نقطۂ نظر سے

(حکیم سید علیشاہ صاحب فاضل الطب والجراحۃ)

خداوند کریم نے اعضائے ذوی الشعر بیرونی جلد پر بنائے ہیں جن میں سے بعض کی حجامت ضروری ہے اور بعض کی نہیں۔ سر جس کا مونڈنا جائز ہے ضروری نہیں۔ موئے زہار جن کا مونڈنا ضروری اور ڈاڑھی جس کا نہ مونڈنا لازمی ہے۔ بغل کے بالوں کو مونڈنے یا اکھیڑنے کا اختیار ہے۔ اس کا سبب شرعی طور پر تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اور احکامات ہیں جو بعض کی تحلیق اور بعض کی تطویل پر شاہد ہیں لیکن طبی نقطۂ نظر سے بھی یہ چیزیں اسی شکل وصورت میں لازمی ہیں ٭

ڈاڑھی کے قریب اعضائے رئیسہ میں سے دماغ ہے اور اعضائے وظائف ضروریہ میں سے آنکھ اور پھیپھڑے۔ اب طبی قاعدہ ہے کہ جس عضو پر خراش پہنچائی جائے اس کی طرف خون کی کافی مقدار رجوع کرتی ہے جس سے اس کا تغذیہ بڑھ جاتا ہے جس کا ادنیٰ ثبوت کسی عضو کو رگڑنے اور دبانے ڈال کر ہٹانے سے اس میں مزید سرخی کے مشاہدہ سے ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب سر کو مونڈا جائیگا تو خون اُس کی طرف زائد آئے گا جو اُس کی اور اعضاء مجاورہ کی پرورش مزید کا باعث ہوگا۔ جب موئے زہار کو مونڈا جائیگا اور خصیتین کے بالوں کی حجامت کی جائے گی تو ان کا تغذیہ بڑھ جائے گا۔ اور یہ عضو بقائے نوع کے لحاظ سے عضو رئیس ہے۔ لیکن جب کلّوں کو مونڈا جائیگا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ خود اس کا تغذیہ زیادہ ہوگا۔ اور اس کے تغذیہ کی زیادتی بنا بر اصول ابدال ہوگی جو اعضائے مجاورہ کے تغذیہ کی کمی کا باعث ہوگی۔ اور کمی تغذیہ باعث کمی قوت۔ یہی وجہ ہے کہ فی زمانہ بصارت کی کمی کی بہت شکایت ہے۔ اور دماغی قوٰی پہلے لوگوں کی نسبت کم ہیں یعنی دماغی کام اسوقت کا آدمی اتنی دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا جتنا اگلے زمانہ کا آدمی۔ نیز چونکہ نظام اعصاب کے ماتحت زندگی کے ادوار ہیں۔ اس لئے موجودہ زمانہ کے ادوار حیات کم ہیں جس کا ثبوت زندگی کی کمی ہے جو مجموعہ ادوار ہے۔ نیز ڈاڑھی کے زیریں حصے کے مجاور پھیپھڑے بھی ہیں۔ جو کمزور ہو جائینگے جن کی کمزوری کا ثبوت مرض نمونیا کی زیادتی ہے نیز مرض سل کی زیادتی میں بھی موجودہ طرز حجامت کا بہت کچھ دخل ہے۔ جس کا ثبوت کسی ایسے فرقہ میں ان امراض کی کمی ہے جو ڈاڑھی منڈانے کی قباحت میں مبتلا نہیں۔ مثلاً سکھ ٭

ڈاڑھی اور خصیتین کے درمیان کوئی خصوصی تعلق بھی ہے یعنی اگر کسی شخص کے خصیے پیدائش ہی سے نہ ہوں یا چھوٹے ہوں تو ڈاڑھی نہ اُگیگی جس سے معلوم ہوا کہ خصیوں کا طبعی ہونا ڈاڑھی کے لئے سبب پیدائش کے قائم مقام ہے۔ نیز اس پر یہ بات مزید شہادت ہے کہ اگر بچے کے خصیے سن بلوغ سے پہلے ہی نکال دئے جائیں تو ڈاڑھی نہ اُگے گی۔ یہ تمام شواہد اس بات کا آئینہ ہیں کہ خصیوں اور مقام ریش کے درمیان کوئی ایسا مخفی تعلق ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔ اب اگر ڈاڑھی کو مونڈا جائیگا تو امالہ اُدھر ہوگا جس سے لازمی طور پر خصیتین ضعیف ہو جائینگے۔ اور خصیتین کی کمزوری باہ کی کمزوری پیدا کریگی۔ اور یہ سبب بھی اس زمانہ میں منجملہ ان اسباب کثیرہ کے ہے جو مضعف باہ ہیں۔ برخلاف اسکے خصیتین کی حجامت انکی قوت کا باعث ہوگی۔ جو بالواسطہ کلّوں کی تقویت ہوگی۔

جس طرح مردوں میں ڈاڑھی اُگنے کا سبب ان کے خصیتین ہیں اسی طرح عورتوں میں پستانوں کا بڑھنا خصیتین کی صحت پر موقوف ہے۔ اگر عورت کے خصیتین مردوں کی طرح طبعی طور پر چھوٹے ہوں یا کسی مرض کیوجہ سے انکے افرازات داخلیہ خراب ہو جائیں۔ یا بعض ناگزیر حالات کی بنا پر ان کو نکالنا پڑے تو عورتوں کے پستان ظاہر نہ ہونگے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح مردوں میں خصیتین کی طبعی یا غیر طبعی کیفیات غیر صحیحہ ان کو بے ریش وبرگ بنا دیتی ہے اسی طرح عورتوں کے خصیۃ الرحم کی یہی کیفیات ان کے سینے ابھرنے نہیں دیتی۔ جس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے خصیۃ الرحم کے فعل کا مظہر اور مردوں کے خصیتین کے فعل کا مظہر ابدان انسانی میں ہم رتبہ ہیں

(جس کا مزید ثبوت یہی ہے کہ جس طرح داڑھی مردوں میں نمونما اصل کی پیدائش کے لئے ڈھال ہے اسی طرح عورتوں کے پستان صنف نازک کو اس مرض بھوڑی سے بچاتے ہیں اور ایک ہی سبب سے معیب۔ اس لئے جو مرد داڑھی کو منڈانا درست سمجھتے ہیں یا جرم نہیں سمجھتے ان کو اس کی اہمیت کا خیال رکھنا چاہیئے ۔

مندرجہ بالا مضمون کے مطالعہ سے ناظرین کے دل میں ایک سوال خود بخود پیدا ہو جائیگا کہ "کتانے سے نہ تو خراش ہوتی ہے اور نہ اجتماع۔ لہٰذا اگر منڈانے کی بجائے کتائی جائے تو پھر تو معیوب ہوگی" لیکن ہم ان کو بتانا چاہتے ہیں کہ ان کا یہ خیال بھی درست نہیں۔ شرعًا تو معیوب ہے ہی۔ طبًا اس لئے معیوب ہوئی کہ ہر عضو ایک خاص حد تک بڑھتا ہے۔ یہ نہیں کہ ہاتھ باقی جسم سے لمبے ہوں۔ یا ٹانگیں اونٹ کی ٹانگوں کے برابر۔ گویا ہر عضو کسی خاص حد تک بڑھ کر قوت نامیہ کے زیر اثر نہیں رہتا۔ اور اس میں مزید بڑھاؤ رک جاتا ہے۔ بال بھی اسی قانون کے ماتحت ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ باقی اعضا تو سن نمو تک قوت نامیہ کے زیر اثر رہتے ہیں۔ لیکن بال عمر کے ہر حصہ میں بڑھتے ہیں یہانتک کہ منتہائے طوالت پر پہنچ جاتے ہیں اور پھر مزید بڑھنا چھوڑ دیتے ہیں اب جب ان کو کاٹا جائے گا تو طبیعت جو ضروریات کی کمی کا بہت خیال رکھتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کیطرف متوجہ ہو جائیگی اور یہ ضروری ہے کہ کسی کو پورا کرنے کے لئے زائد اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور زائد اخراجات ایک مقررآمدنی میں سے کسی دوسری ضرورت کو کم کرنیکی صورت میں ہی پورے کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے ان کٹے ہوئے بالوں کی کمی کو پورا کرنے کے لئے طبیعت کم و بیش اسباب کے ساتھ متوجہ ہوگی جس سے کسی نہ کسی عضو کے حصۂ غذا میں کمی کرنی پڑیگی۔ یونانی طب کے لحاظ سے دخانیت خون صورت شعریہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے طبیعت دخانی زائد پیدا کریگی جو خود مضر ہے۔ اور جسموں کو بھی اس میں زائد زحمت گوارا کرنی پڑیگی اور یہ قریبی ہی ہونگے۔ گو اس کا نقصان بہ نسبت مونڈانے کے کم ہوگا لیکن خالی از مضرت نہیں۔ اور کتانے کی صورت میں سکے کالے گورے دکھائی دینے سے نور ہے تو کیوں پھر ان دونوں نقصانوں کو برداشت کیا جائے۔ ایک شرعی اور دوسرا بدنی ۔

حدیث شریف میں آیا ہے اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ صحیح علم طب کبھی بھی شریعت کے منافی ہو یہی سبب ہے کہ پیغمبران عظام و صحابہ کرام و فقہاء و صلحاء و اولیاء ذوی الاحترام میں سے ایک بھی ایسا نہیں گذرا جس کے چہرے کی زینت ریش نہ ہو۔ لیکن موجودہ کورانہ تقلید کے ماتحت مسلمانوں نے ازراہ تقلید یورپ ایسا کرنا شروع کر دیا ہے۔ جو شرعًا اور طبًا مذموم ہے ۔

کسی کی تقلید کرنے میں صرف تین سبب کارفرما ہوتے ہیں ایک تو ازراہ پسندیدگی دوسرے ازراہ اعتقاد تیسرے ازراہ وقار۔ اعتقاد تو جزو مذہب ہے۔ اگر یہ ہوتا تو مسلمان اس قباحت کو قبول ہی نہ کرتا۔ باقی رہے پسندیدگی اور وقار۔ سو یہ دونوں ہی اس قباحت کے سبب ہیں۔ اب غور فرمائیے کہ دو چیزوں میں سے اگر ایک کو پسند اور مؤقر سمجھا جائیگا ۔ تو دوسری کو اس کے مقابلہ میں ناپسند اور غیر مؤقر۔ گویا آج کل مسلمان حضور صلے اللہ علیہ وسلم نیز جمیع الانبیاء کے اسوۂ حسنہ کو ناپسند اور غیر مؤقر سمجھتا ہے۔ جو سراسر اسلام کے خلاف ایک کھلا ہوا عصیان اور گمراہی ہے۔ گناہ کے بھی دو درجے ہیں ایک گناہ کو گناہ سمجھتے ہوئے کرنا۔ دوسرے اشارۃً کنایۃً یا لفظًا اس کو اچھا کام سمجھ کر کرنا۔ مقام افسوس ہے کہ داڑھی کے خلاف آجکل ان دونوں قسم کے گناہوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ عمل سے تو ظاہر ہی ہے۔ اور اپنے خلاف شرع عمل کو درست بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ داڑھی منڈانے میں کیا حرج ہے۔ یہ تو عرب کی ایک رسم تھی۔ مذہب کو اس سے کیا تعلق۔ وغیرہ وغیرہ ۔

لیکن ان تمام ہفوات کے مقابلہ میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارکہ سے لاپروائی کرتے ہیں۔ اور حضور کا یہ اسوہ تمام انبیاء علیہم السلام کے اسوہ کے موافق ہے۔ گویا تمام انبیا کی تضحیک و تخفیف کرتے ہیں۔ وَلَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا

طبی شواہد کے بعد اس استدلال قرآنیہ کی حیثیت روشنی کے اس زمانہ میں دبرعکس نام نہند زنگی کافور) نوجوان مسلمانوں کے سینوں میں شاید اسقدر اعتقاد و اعتماد پیدا کر سکے جو یورپ کے ایک مشہور و معروف ڈاکٹر کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات سے ہے وہ لکھتا ہے۔

" مجھے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات طبیہ پر اس قدر کامل وثوق ہے کہ میں صرف انہی کی تحقیق کرتا ہوں اور اعلیٰ اعلیٰ نتائج طبیہ تک پہنچا ہوں اور جب کبھی میرا تجربہ کسی حدیث صحیحہ کے خلاف ہوتا ہے تو میں اُسے تجربہ کا نقص سمجھتا ہوں۔ اور اس فرمودہ کو کبھی بھولے سے بھی غلط تصور نہیں کرتا۔ یہانتک کہ بعد تجربات کثیرہ وہ حدیث تجربۃً یقین کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔"

چنانچہ وہ کتے کے برتن میں منہ ڈالنے اور اس کے پاک کرنے والی ترکیب مندرجہ کے متعلق کہ "تین یا سات بار مٹی سے پاک و صاف کیا جائے اور ہر بار پانی سے دھویا جائے" لکھتا ہے :-

" مٹی کے تجزیے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ اس میں اجزائے نوشادر یا اسی قبیل کے دوسرے ایسے نمکیات موجود ہیں جو کتے کے زہر کو بے اثر کر دیتے ہیں "

میں ان مسلمانوں سے جو قرآن کریم اور حضور کے فرمودات کے مقابلہ میں موجودہ طرز تمدن اور علمی تحقیقات و رواجات کو نہ صرف مافوق بلکہ اول الذکر کے ساتھ بطور استہزا پیش آتے ہیں۔ پوچھتا ہوں کہ کیا آپکا خلوص و عقیدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے یا اُس یورپین ڈاکٹر کا۔ افسوس اس اندھا دھند تقلید نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا۔ اس بے پرواہی ہی کے نتیجہ میں ہم

(بقیہ سلسلہ کیلئے دیکھئے صفحہ ۱۵)

(ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اتباع رسول کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین) +

(۲۷۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُودًا نَكْتُبُ مَا نَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا هٰذَا تَكْتُبُونَ؟ فَقُلْنَا مَا نَسْمَعُ مِنْكَ۔ فَقَالَ أَكِتَابٌ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ؟ اِمْحَضُوا كِتَابَ اللّٰهِ وَأَخْلِصُوهُ۔ قَالَ فَجَمَعْنَا مَا كَتَبْنَاهُ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أَحْرَقْنَاهُ بِالنَّارِ۔ فَقُلْنَا أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ أَنَتَحَدَّثُ عَنْكَ؟ قَالَ نَعَمْ تَحَدَّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ۔ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ قَالَ قُلْنَا أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ أَنَتَحَدَّثُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ نَعَمْ تَحَدَّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ فَإِنَّكُمْ لَا تُحَدِّثُونَ عَنْهُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ كَانَ فِيهِمْ أَعْجَبُ مِنْهُ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

یعنی ہم صحابہؓ جو کچھ حضورؐ سے سنتے تھے اسے بیٹھے ہوئے لکھ رہے تھے کہ حضورؐ ہمارے مجمع میں آئے۔ اور ہم سے دریافت فرمایا کہ تم کیا لکھ رہے ہو؟ ہم نے کہا جو کچھ آپ سے سنتے ہیں سب لکھ لیتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کیا اللہ کی کتاب کے ساتھ اور کتاب بھی ہے؟ اللہ کی کتاب علیحدہ رکھو اسے خاص اور خالص رکھو۔ اب ہم نے جو کچھ بھی لکھا تھا سب کو ایک میدان میں جمع کر کے جلا دیا۔ ہم نے آپ سے پوچھا بھی۔ کہ آپ کی حدیثیں بیان بھی کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں ہاں بیشک بغیر تنگی کے میری حدیثیں بیان کرتے رہو۔ یہ خیال رہے کہ جو شخص قصداً میرا نام لیکر وہ کہے جو میں نے نہ کہا ہو وہ جیتے جی اپنے تئیں جہنمی سمجھ لے۔ ہم نے کہا حضورؐ ہم بنی اسرائیلی روایتیں بھی روایت کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن جو تم ان سے لوگے اس سے بھی عجیب تر چیز ان کے ہاں پاؤ گے۔ + یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس حدیث کے راویوں میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ہیں جو ضعیف ہیں۔ نیز یہ بھی یاد رہے کہ حضورؐ نے جو منع کیا یہ ممانعت قرآن و حدیث کو ملا کر لکھنے کی تھی۔ اس میں یہ قباحت تھی کہ قرآن ممتاز نہیں رہتا تھا علاوہ ازیں یہ روایتیں ضعیف بھی ہیں۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ حدیث لکھنے کی ممانعت تھی۔ جب اس اختلاط اور التباس کا جب قرآن حدیث کے خلط ملط ہو جانے اور ان میں امتیاز نہ ہونے کا خطرہ نہ رہا تب آپ نے اجازت دیدی بلکہ حکم فرمایا چنانچہ صحیح مسلم وغیرہ میں حدیث ہے کہ آپ نے حضرت ابوشاہ رضی اللہ عنہ کو اپنے فرامین لکھکر دینے کا حکم دیا تھا۔ ابوداؤد کے حوالے سے آپ کا ایک خطبہ لکھوانا گذر چکا ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ برابر آپ کی حدیثیں لکھ لیا کرتے تھے بلکہ مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ اِسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ عَنْهُ فَأَذِنَ لَهُ یعنی حضرت عبداللہ بن عمروؓ کو آپ نے اپنی حدیثیں لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی اور عام اجازت بھی عطا فرمائی تھی سنئے۔

(۲۷۷) عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَحَدَّثُوا وَلْيَتَبَوَّأْ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ۔ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَنَكْتُبُهَا قَالَ اكْتُبُوا وَلَا حَرَجَ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ) + یعنی ہمارے مجمع میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ میری حدیثیں بیان کیا کرو۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ جو جان بوجھکر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ جیتے جی اپنا ٹھکانا جہنم میں مقرر کرلے۔ اس پر حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ کی حدیثیں لکھ لیا کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ہاں لکھ لیا کرو کوئی حرج نہیں۔ +

اور یہی نہیں کہ آپ نے حضرت رافع ہی کو یہ اجازت دی ہو یا بعض اور گنے چنے صحابہؓ کو ہی یہ فرمایا ہو بلکہ تمام صحابہ کی یہی عادت تھی۔ چنانچہ مندرجہ بالا خطبے میں آپ سن چکے ہیں کہ حضرت رافعؓ فرماتے ہیں ہم صحابہؓ آپ کی باتوں کو لکھ لیا کرتے ہیں۔

(۲۷۷) صحابہؓ کو حضورؐ صبح کی نماز پڑھاتے ہیں۔ اس میں سورۂ روم کی تلاوت کرتے ہیں۔ لیکن قرأت میں کچھ وہم سا ہو جاتا ہے۔ فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں۔ إِنَّهُ يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ إِنَّ أَقْوَامًا مِنْكُمْ لَا يُحْسِنُونَ الْوُضُوءَ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الصَّلٰوةَ مَعَنَا فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ (رَوَاهُ ابْنُ كَثِيرٍ فِي تَفْسِيرِهِ) تم لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اچھی طرح وضو نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے قرآن کی قرأت ہم پر خلط ملط ہو جاتی ہے۔ نشابہ لگ جاتا ہے۔ یاد رکھو تم میں سے جو بھی ہمارے ساتھ نماز کو آنا چاہے اُسے چاہئے کہ اچھی طرح پورا کامل وضو کرے۔ +

پس مسلمانو خدا کی عزت دل میں رکھو۔ اسکا دبدبہ مانو۔ شیطان کو غلبہ نہ دو اسکی ذلت کرو۔ حدیث کے بالمقابل رائے فقہ قیاس واجتہاد کو کوئی چیز نہ سمجھو۔ گو اس کا قائل کوئی بڑے سے بڑا ہی کیوں نہ ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے باہر نہ نکلو۔ کل قیامت کے دن آپ ہی کے ہاتھوں جام کوثر پینا ہے اور آپ ہی کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے۔ جہنم سے بچنے کے کام کرو۔ راہِ خدا کے

مجاہد بنے رہو۔ نماز اور وضو سنت کے مطابق ادا کرتے رہو۔ موت کو آنکھوں کے سامنے رکھو اور بعد از موت کام آئیں اُن اعمال کے کرنے میں سبقت کرو۔ آخر ایک روز قبر کی تنگی میں سونا ہے اور عاجزی اور بے کسی کے ساتھ وہاں دوسروں کے کندھوں پر جانا ہے اللہ ہمیں نیک نصیب اور سعید بخت کرے آمین ❊

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ ++++

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انچاسویں جمعہ کا دوسرا خطبہ جس میں ترقی اسلام کا اور دلوں کو نرمانے اور گرمانے کے متعلق حضورؐ کے گیارہ خطبے ہیں

أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ + وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ ثَارِهِ
وَأُثْنِيْ عَلَيْهِ بِآلَائِهِ + بِإِعْلَانِ قَلْبِيْ وَإِسْرَارِهِ

بَكَتِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ عَلَى النُّوْ + رِ الَّذِيْ كَانَ لِلْعِبَادِ سِرَاجًا
مَنْ هَدَيْنَا بِهِ إِلَى سُبُلِ الْحَقِّ + وَكُنَّا لَا نَعْرِفُ النِّهَاجَا

(۷۷۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أَسْمِعْنِيْ مَوْعِظَتَهُ) أَشَدُّ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ خَصْلَتَانِ اتِّبَاعُ الْهَوٰى وَطُوْلُ الْأَمَلِ۔ فَأَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوٰى فَإِنَّهُ يَعْدِلُ عَنِ الْحَقِّ۔ وَأَمَّا طُوْلُ الْأَمَلِ فَالْحُبُّ لِلدُّنْيَا۔ ثُمَّ قَالَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ يُبْغِضُ۔ وَإِذَا أَحَبَّ عَبْدًا أَعْطَاهُ الْإِيْمَانَ۔ أَلَا إِنَّ لِلدِّيْنِ أَبْنَاءً وَلِلدُّنْيَا أَبْنَاءً۔ فَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الدِّيْنِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا۔ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا قَدِ ارْتَحَلَتْ مُتَوَلِّيَةً۔ وَالْآخِرَةُ قَدِ ارْتَحَلَتْ مُقْبِلَةً۔ أَلَا وَإِنَّكُمْ فِيْ يَوْمِ عَمَلٍ۔ لَيْسَ فِيْهِ حِسَابٌ۔ أَلَا وَإِنَّكُمْ تُوْشِكُوْنَ فِيْ يَوْمِ حِسَابٍ وَلَيْسَ فِيْهِ عَمَلٌ۔ (رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِيْ قَصْرِ الْأَمَلِ وَنَصْرُ الْمَقْدِسِيُّ فِيْ أَمَالِيْهِ) یعنی حضورؐ نے اپنے ایک وعظ میں فرمایا۔ مجھے تم پر دو خصلتوں کا بہت ہی خوف ہے۔ خواہش کی تابعداری۔ اور لمبی امیدیں۔ تابعداری خواہش تو حق سے ہٹا دیتی ہے۔ اور لمبی امید دنیا کی محبت پیدا کردیتی ہے۔ لوگو غور سے سنو! دنیا تو اللہ تعالیٰ اُسے بھی دیتا ہے جسے چاہتا ہو۔ اور اسے بھی دیتا ہے جس سے بغض رکھتا ہو۔ ہاں ایمان اسی کو عطا فرماتا ہے جس بندے کو محبوب رکھتا ہو۔ لوگو! کچھ لوگ تو دیندار ہوتے ہیں اور کچھ دنیادار۔ پس تم کوشش کرو کہ دیندار بن جاؤ۔ دنیادار نہ بنو۔ دیکھو دنیا تو منہ موڑے پیٹھ دکھلائے جارہی ہے اور آخرت سیدھ باندھے توجہ کیے چلی آرہی ہے۔ میرے بھائیو! آج تم زندگی میں ہو جہاں عمل کرسکتے ہو۔ یہاں حساب نہیں ہے کل حساب کا دن آنے والا ہے جہاں عمل کا موقعہ نہیں ❊

(۷۷۶) میری زبان سے نہیں، اپنے نبیؐ کی زبان سے اور وہ بھی خدائی زبان کا ایک خطبہ سن لو۔ دل کو حاضر کرلو، ادب وعزت سے سنو! دل کے کانوں سے سنو! يَا ابْنَ آدَمَ مَا تُنْصِفُنِيْ؟ أَتَحَبَّبُ إِلَيْكَ بِالنِّعَمِ وَتَتَمَقَّتُ إِلَيَّ بِالْمَعَاصِيْ۔ خَيْرِيْ إِلَيْكَ مُنْزَلٌ وَشَرُّكَ إِلَيَّ صَاعِدٌ۔ وَلَا يَزَالُ مَلَكٌ كَرِيْمٌ يَأْتِيْنِيْ عَنْكَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بِعَمَلٍ قَبِيْحٍ۔ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ سَمِعْتَ وَصْفَكَ مِنْ غَيْرِكَ وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ مَنِ الْمَوْصُوْفُ لَسَارَعْتَ إِلَى مَقْتِهِ (الدیلمی والرافعی عن علیؓ) یعنی اے ابن آدم! تو میرے ساتھ انصاف کا برتاؤ نہیں برتتا۔ سن میں تو تیرے پاس پے درپے اپنی نعمتیں بھیجتا رہتا ہوں۔ لیکن تو میری نافرمانیوں پر نافرمانیاں کرتا رہتا ہے۔ میری جانب سے تیری طرف بھلائی اور خیر اترتی رہتی ہے۔ لیکن تیری طرف سے میری جانب برائیاں اور بدیاں چڑھتی رہتی ہیں۔ میرے بزرگ فرشتے تیری طرف سے دن رات برائیاں لے لیکر میرے پاس آتے رہتے ہیں۔ سن اے انسان سن! جو جو اوصاف تجھ میں ہیں۔ اگر یہی تیرے سامنے کسی اور کے بیان کیے جائیں تو یقیناً

تو اس موصوف سے سخت ناراض ہوگا۔ اور تجھے بڑا غصہ آئیگا (کہ ایسا بھی کوئی ہے؟) ایسا شخص نہایت نالائق ہے لیکن افسوس تجھ میں وہ سب اوصاف ہیں اور تو کبھی غور نہیں کرتا۔) +

(۷۷۷) بھائیو! آؤ خدائی آواز پھر سنو اور وہ بھی بروایت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم۔ لَسْتُ نَاظِرًا فِیْ حَقِّ عَبْدِیْ حَتّٰی یَنْظُرَ عَبْدِیْ فِیْ حَقِّیْ۔ (طبرانی عن ابن عباسؓ) یعنی میں بھی اپنے بندے کے حقوق کی طرف نظر نہ ڈالونگا جب تک میرا بندہ میرے حقوق کی طرف نظر نہ ڈالے۔" +

(۷۷۸) اور فرمان ہے عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِخْتَرِ الْجَنَّۃَ عَلَی النَّارِ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ فَتُقْذَفُوْا فِی النَّارِ مُنَکَّسِیْنَ خَالِدِیْنَ فِیْہَا اَبَدًا۔ (رواہ الرافعی) یعنی اے ابن آدم جنت کو پسند کرلے۔ اور دوزخ سے الگ ہوجا۔ لوگو اپنے اعمال غارت نہ کرو۔ ورنہ اوندھے منہ ہمیشگی والی جہنم کی آگ میں جھونک دیئے جاؤگے +

(۷۷۹) آؤ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی وہ باتیں سنو! جو دنیا میں کسی نے نہ سنائی ہوں۔ فرماتے ہیں عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَدَّقَ اللّٰہَ نَجَا ۰ وَمَنْ عَرَفَہٗ اتَّقٰی ۰ وَمَنْ اَحَبَّہٗ اسْتَحْیَاہُ ۰ وَمَنْ رَّضِیَ بِقِسْمَتِہٖ اسْتَغْنٰی ۰ وَمَنْ حَذِرَہٗ اٰمِنَ ۰ وَمَنْ اَطَاعَہٗ فَازَ ۰ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَیْہِ اکْتَفٰی ۰ وَمَنْ کَانَتْ ہِمَّتُہٗ عِنْدَ نَوْمِہٖ وَیَقْظَتِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۰ کَانَتِ الدُّنْیَا تُحْفَۃً عَلَی الْاٰخِرَۃِ ۰ وَتُحَذِّرُہُ الْفَاقِرَۃَ ۰ (ابو عبد الرحمن السلمی) یعنی جس نے خدا کی باتوں کو سچ مانا۔ اس نے نجات پائی۔ جس نے خدا کی معرفت حاصل کرلی۔ وہ متقی پارسا بن گیا۔ جس نے خدا کی محبت رکھی وہ یقیناً خدا سے شرمائے گا یگا۔ جو اپنی قسمت پر راضی ہوگیا وہی غنی ہے۔ جو اللہ سے ڈرتا رہا۔ اسی نے امن و امان حاصل کرلی۔ جس نے خدا کی اطاعت کی وہی مراد کو پہنچا۔ اور کامیاب ہوا۔ جس نے رب پر توکل کرلیا۔ اس نے اپنی کفایت کا سامان پیدا کرلیا۔ جو توحید خدا پر ایسا پختہ ہوگیا کہ جاگتے سوتے اس کے سامنے اسم کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہی ہے اسے تو خود دنیا دین پر آمادہ کرتی رہتی ہے۔ اور اپنی برائیوں سے دور رکھتی ہے" +

(۷۸۰) عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُحَارِبِیِّ اَنَّہٗ قَالَ قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِذَا ھُوَ قَائِمٌ عَلَی الْمِنْبَرِ یَخْطُبُ وَیَقُوْلُ یَدُ الْمُعْطِی الْعُلْیَا (کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ) حضرت طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پہلی دفعہ آیا تو میں نے آپ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا میں نے سنا آپ اپنے اس خطبے میں فرما رہے ہیں کہ دینے والے کا ہاتھ اونچا ہے اور افضل ہے +

(۷۸۱) حضرت ذوالنور طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ مکہ میں آتے ہیں۔ یہ بلند پایہ شاعر اور بڑے عالم ہیں۔ اہل مکہ ان کی عزت و سرداری کے قائل ہیں مل جل کر ان سے کہتے ہیں آپ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جائیے۔ اور انھیں عاجز کر دیجئے تاکہ ان کا دعویٰ باطل ہوجائے۔ یہ آتے ہیں اور اپنے نہایت زوردار اشعار آپ کو سناتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں آؤ تم بھی اس کے مقابلہ میں کچھ کہو چنانچہ آپ کھڑے ہوجاتے ہیں اور قرآن کریم کی سورۂ اخلاص اور سورۂ معوذتین کی تلاوت کرتے ہیں۔ یہ سنتے ہی حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے کلام کو چاک کر دیتے ہیں۔ اور اسی وقت وہیں اسلام قبول کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی قوم کے پچھتر آدمی تھے وہ بھی سب کے سب مسلمان ہوجاتے ہیں حضرت طفیلؓ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ اب میں اپنی پوری قوم کو مسلمان کرنا چاہتا ہوں آپ رب سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے کوئی نشان صداقت عنایت فرمائے۔ آپ دعا کرتے ہیں۔ ان کا ماتھا چاند کی طرح چمکنے لگتا ہے۔ عرض کرتے ہیں کہ دوس بڑی بدگمان قوم ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کہدے دیکھو اس کے ماتھے پر کوڑھ نکل آئی۔ چنانچہ اسی وقت وہ نور ان کی لکڑی کے سرے پر چمکنے لگا۔ یہ واپس گئے قوم کو مسلمان کیا۔ ان کے بت کو اپنے ہاتھوں ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ توڑتے جاتے تھے۔ اور یہ شعر پڑھتے جاتے تھے ؎

یَا ذَا الْکَفَّیْنِ لَسْتُ مِنْ عِبَادِکَا ۰ مِیْلَادُنَا اَقْدَمُ مِنْ مِّیْلَادِکَا
اِنِّیْ حَشَوْتُ النَّارَ فِیْ فُؤَادِکَا ۰

اے ذو الکفین بت! میں اب تیرے پجاریوں میں نہیں رہا۔ اور کیسے رہوں؟ تو نہ تھا اور میں تھا۔ میری پیدائش تجھ سے پہلے ہے۔ پھر تو میرا خالق یا مربی کیسے بنا؟ میں تو تجھے جھلسا دونگا۔ تیرے پیٹ میں آگ لگاؤں گا اور تجھے جلا کر بھسم کر دونگا +

(۷۸۲) اصحاب صفہ جو طالب علمی کی حیثیت میں مسجد شریف کے پھونس کے چھپر تلے ننگے بھوکے رہا کرتے تھے رضی اللہ عنہم۔ ایک دن ان میں سے کوئی کہہ بیٹھتا ہے کہ یارسول اللہ روٹی میسر نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی کھجوریں مل جاتی ہیں۔ جنھیں

کھا کھا کر اتو کلیجہ ٹھیک گیا آپ نے اسی وقت سب کو جمع کیا۔ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ فَقَالَ لَوْ وَجَدْتُ خُبْزًا أَوْ لَحْمًا لَأَطْعَمْتُكُمُوهُ۔ أَمَا إِنَّكُمْ تُوشِكُونَ أَنْ تُدْرِكُوا ذَالِكَ أَنْ يُرَاحَ عَلَيْكُمْ بِالْجِفَانِ وَتَسْتُرُونَ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ (كِتَابُ الْإِصَابَةِ فِي تَمْيِيزِ الصَّحَابَةِ) منبر پر چڑھ گئے۔ اور یہ خطبہ دیا۔ اگر میں روٹی گوشت پاتا تو یقیناً تمہیں وہی کھلاتا لیکن تم یقین مانو وہ زمانہ آرہا ہے کہ تم پیالوں کی طرح طرح کے کھانوں کے خوان پر خوان تمہارے پاس آئیں گے۔ بلکہ تم اپنے گھروں کو پردے چڑھاؤ گے جیسے اس وقت کعبہ پر غلاف چڑھتا ہے ؀ + + +

(۸۳ ۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ۔ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ۔ فَوَاللهِ۔ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا (رَوَاهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي كِتَابِ الْإِصَابَةِ) یعنی سورج ڈھلتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی سلام پھیر کر منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا تم میں سے جو بھی مجھ سے جو پوچھنا چاہے پوچھ لے قسم خدا کی تم مجھ سے جو پوچھو گے میں اس کا جواب دیدوں گا جب تک کہ اپنی اس جگہ ہوں ؀ +

(۸۴ ۷) حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آئے۔ ابھی مسجد کے باہر ہی تھے کہ حضور کا یہ فرمان کان میں پڑا۔ اِجْلِسُوا۔ بیٹھ جاؤ۔ یہ سنکر آپ وہیں بیٹھ گئے فارغ ہو کر حضور سرور رسل نے انہیں یہ دعا دی زَادَكَ اللهُ حِرْصًا عَلَى طَوَاعِيَةِ اللهِ وَطَوَاعِيَةِ رَسُولِهِ (اصابہ) اللہ تعالیٰ تیرے اس شوق کو زیادہ کرے کہ تو اللہ رسول کی اطاعت میں بڑھ جائے ؀ +

(۸۵ ۷) حضرت عبداللہ بن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کو رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے مدینہ کے آس پاس غزوے کیلئے پیدل روانہ فرمایا لیکن وہاں ہمیں مال غنیمت کچھ نہ ملا جب ہم واپس لوٹے اور حضور نے دیکھا کہ ہمارے چہرے ملول ہیں تو آپ تشریف لائے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ إِلَيَّ فَأَضْعُفَ عَنْهُمْ وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكِلْهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ۔ ثُمَّ قَالَ۔ لَيُفْتَحَنَّ عَلَيْكُمُ الشَّامُ وَالرُّومُ وَفَارِسُ حَتَّى يَكُونَ لِأَحَدِكُمْ مِنَ الْإِبِلِ كَذَا وَكَذَا۔ وَمِنَ الْغَنَمِ كَذَا وَكَذَا۔ حَتَّى يُعْطَى أَحَدُكُمْ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا۔ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ۔ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ الحديث (رَوَاهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِي كِتَابِ الْإِصَابَةِ) الٰہی انہیں میرے سپرد نہ کر کہ میں ان سے عاجز آجاؤں۔ نہ انہیں انہی کے ذمے کر کہ یہ عاجز آجائیں۔ نہ انہیں دوسروں کے اوپر ڈال دے کہ وہ ان پر چلنے لگیں۔ پھر فرمایا سنو اے گروہ مجاہدین! اللہ تبارک و تعالیٰ تم پر شام کو روم کو اور فارس کو فتح کریگا۔ یہانتک کہ تم بہت زیادہ اونٹوں والے اور بہت زیادہ بکریوں والے ہو جاؤ گے۔ یہانتک کہ تم میں سے کسی کو جب ایک سو گنیاں دیجائینگی تو وہ اسے کوئی چیز نہ سمجھیگا اور اسے کتر جان کر ناراض ہو جائیگا۔ پھر آپ نے میرے سر پر ہاتھ رکھکر فرمایا اے ابن حوالہ جب تم دیکھو کہ خلافت بیت المقدس میں آگئی تو سمجھ لینا کہ زلزلے اور مصیبتیں اور بڑے بڑے امور قریب آگئے ؀ اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر درود و سلام نازل فرمائے جو فرمایا تھا ہو کر رہا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو غالب رکھے۔ انہیں دینی جوش اور سچا ولولہ اور عمل بالسنۃ نصیب فرمائے ان کے دشمنوں کو ان کے مقابلہ میں ذلیل و خوار رکھے اور اپنے دین کو سب دینوں پر غالب رکھے۔ أَقُولُ قَوْلِي هَذَا۔ وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَصَلَوَاتٌ عَلَى نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ؀ +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پچاسویں جمعہ کا پہلا خطبہ۔ جس میں عورتوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ۔ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا

؀ امام ابن ابی الدنیا کتاب المحذر میں حضرت صدیق اکبرؓ کا ایک مطول خطبہ لائے ہیں جو انہی الفاظ پر ختم ہے ۱۲ محمد عفی عنہ

مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ
هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ
مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ۔
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ
اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا
يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ
يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ
فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

مسلمان بھائیو! اور بہنو! آؤ سب ملکر اس خدائے تعالیٰ کی تعریفیں کریں جس نے ہمیں ایک ماں باپ سے پیدا کیا اور آپس میں ہمیں ایک کر دیا۔ ایک کی ضرورتیں دوسرے سے وابستہ کرکے سب کو جوڑ دیا۔ وہ خدا کامل قدرتوں والا ہے۔ اس نے ہمیں ماں باپ سے پیدا کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ کے صرف ماں سے۔ حضرت حوا علیہا السلام کو حضرت آدمؑ سے بن ماں باپ کے پیدا کرکے اپنی کامل قدرت کا ظہور فرمایا۔ ساتھ ہی اپنی کمالِ قدرت دکھانے کیلئے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر دیا۔ سچ ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں وہ نعمتیں بخشیں جو انمول اور گراں بہا ہیں۔ آج اگر وہ ہماری آنکھیں لے لے تو ساری دنیا کے مالک اگر ہم ہوں۔ اور ساری دنیا دیکر آنکھیں لینی چاہیں تو نہیں مل سکتیں۔ ایسی ہی قدرت کی فیاضی والی بے شمار نعمتیں ہمارے پاس موجود ہیں پس آؤ سب مل کر ان کا شکر کریں۔ اور کہیں کہ الٰہی ہمارے پاس جو بھی نعمتیں ہیں سب تیری ہی دی ہوئی ہیں۔ ان تمام نعمتوں کا انعام کرنے والا صرف تو اکیلا ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو اپنی نعمتیں ہم پر بڑھاتا رہ۔ اور ہمیں شکر گذاری کی توفیق عطا فرما اور جیسے تو نے ہمارے کسی حق بغیر ہم سے کسی معاوضے اور بدلے کی تمنا بغیر یہ بیشمار اور ان گنت نعمتیں دنیا میں عطا فرمار کھی ہیں۔ ایسے ہی ہمیں اپنے فضل وکرم سے اپنی بے بہا اور نہ ختم ہونے والی نعمتیں آخرت میں بھی عطا فرما۔ الٰہی ہمارے پاس عبادت وریاضت ایسی نہیں جو پیش کرکے ہم اس کی قیمت طلب کریں۔ نہ ہمارے پاس کوئی صنعت وحکمت محنت و مزدوری ایسی جسے پیش کرکے بدلہ طلب کریں۔ ہم تو جھولیاں لٹکا کر بھیک کے ہاتھ پھیلا کر اپنی عاجزی اور فقیری پیش کرکے تجھ سے بھیک مانگتے ہیں اے غنی اے داتا اے سخی اے جواد اے ارحم الراحمین اے ذوالجلال والاکرام ہمیں اپنی سرکار سے محروم نہ بھیج۔ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ الٰہی ہم جیسا فقیر اور تجھ جیسا غنی کوئی نہیں۔ الٰہی ان سفید ڈاڑھیوں کی ان سفید چوٹیوں کی شرم بھرم رکھ لے ہمارے گناہ معاف فرما۔ ہماری بیماریوں کو دور کر۔ ہمیں سب سے بے نیاز کر دے ہمارے دلوں کو ایمان سے پُر کر دے۔ ہمیں نیکیوں کی الفت دے برائیوں سے نفرت دے۔ ہماری دین دنیا میں برکت بخش!

بھائیو! اور بہنو! آؤ ہل جل کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیں۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
کہیں یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ آپ نے حق رسولؐ ادا کر دیا۔ نہیں نہیں! یاد رکھئے دنیا میں کسی کا حق ہم پر حضورؐ کے حق سے بڑا نہیں۔ کسی مخلوق کا احسان ہم پر اتنا نہیں جتنا حضور علیہ السلام کا احسان ہے چلتے پھرتے بیٹھتے اٹھتے دن رات آپؐ پر درود پڑھا کرو اور یہ بھی یاد رکھو کہ تمام درودوں میں بہتر افضل یہی درود ہیں۔

میں آج آپ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خطبے اور وعظ سنانا چاہتا ہوں جو آپ نے خاص عورتوں کے مجمع میں یا خاص عورتوں سے خطاب کرکے یا خاص عورتوں کے بارے میں ارشاد فرمائے ہیں۔ پس آپ دل کے کانوں سے سنیں اور ان پر عمل کیلئے تیار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق خیر دے اور ہر شر سے محفوظ رکھے آمین!

(۷۸۶) مسلمان عورتیں اپنی طرف سے وفد بناکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجتی ہیں۔ ان کی طرف سے حضرت اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مردوں عورتوں سب کی طرف رسولؐ بن کر آئے ہیں۔ ہم عورتیں بھی آپ پر ایمان لائی ہیں آپ کی تابعداری میں لگی ہوئی ہیں۔ حضورؐ کو علم ہے کہ ہم عورتیں پردہ نشین ہیں۔ گھروں کی چار دیواری میں بیٹھی رہنے والیاں ہیں۔ مردوں کی خواہشوں کو پورا کرنے والیاں اور ان کی اولادوں کی پرورش کرنے والیاں ہیں۔ مردوں کیلئے درجوں کے کام بہت سے ہیں۔ وہ جماعتوں سے نماز پڑھتے ہیں۔ جنازوں میں شرکت کرتے ہیں۔ جہاد کو جاتے ہیں

ہم بھی ان کا ہاتھ بٹاتی ہیں۔ اس طرح کہ ان کے بعد ان کے گھر کی، ان کے مال کی، ان کی اولاد کی حفاظت کرتی ہیں۔ تو کیا ان کے اجر میں ہماری بھی شرکت ہوتی ہے یا نہیں؟ آپ نے اپنے صحابہؓ کے مجمع کی طرف منہ کرکے فرمایا؟ تم نے عورتوں کے اس سوال سے بہتر سوال کسی کا سنا ہے؟ پھر آپ نے عورتوں کی اس پیشوا عورت سے فرمایا اِنْصَرِفِی یَا اَسْمَاءُ وَاعْلِمِی بِاَنَّکِ مِنَ النِّسَاءِ اِنَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ اِحْدَاکُنَّ لِزَوْجِهَا وَطَلَبِهَا لِمَرْضَاتِهَا وَاتِّبَاعِهَا لِمُوَافَقَتِهِ یَعْدِلُ کُلَّ مَا ذَکَرْتِ لِلرِّجَالِ (السیرۃ الحلبیہ) یعنی اے اسماء لوٹ جا اور سن لو سنا دو کہ تم میں سے جو عورت اپنے خاوند کو خوش کرنے کیلئے اس سے سنتی بولتی اور اس کا دل بہلاتی رہے۔ اس کی رضا جوئی کی طلب میں رہے اس کی موافقت سے الگ نہ ہو۔ اس کی تابعداری سے باہر نہ ہو۔ اور اسے خوش رکھے۔ وہ مردوں کے ان تمام کاموں میں جو تم نے بیان کئے ہیں بہ حیثیت اجر کے شامل ہے۔ یعنی نماز باجماعت نماز جنازہ جہاد وغیرہ کا ثواب اسے گھر بیٹھے ملیگا۔ جب کہ خاوند کا دل وہ اپنے ہاتھ میں رکھے۔ یہ سنکر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا دربار حضورؐ سے خوش خوش اٹھیں اور تکبیر تہلیل کہتی ہوئی آگے بڑھیں۔ میری بہنو آپ نے خدائی کرم و رحم سن لیا؟ آپ نے معلوم کر لیا کہ خاوندوں کو خوش رکھنے میں آپ کیلئے کیسے کیسے درجے ہیں اب ناخوش رکھنے کا وبال بھی سن لیجئے۔

(۷۸۷) عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِی الْمَسْجِدِ وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ قَالَ بِیَدِہٖ اِلَیْهِنَّ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اِیَّاکُنَّ وَکُفْرَانَ الْمُنْعِمِیْنَ اِیَّاکُنَّ وَکُفْرَانَ الْمُنْعِمِیْنَ (قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مِنْ کُفْرَانِ نِعَمِ اللّٰہِ قَالَ بَلٰی اِنَّ اِحْدَاکُنَّ تَطُوْلُ اَیْمَتُهَا ثُمَّ تَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَقُوْلُ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُ مِنْہُ سَاعَةً خَیْرًا قَطُّ فَذَالِکَ کُفْرَانُ نِعَمِ اللّٰہِ وَذَالِکَ کُفْرَانُ الْمُنْعِمِیْنَ (ادب المفرد) یعنی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ اسوقت عورتوں کی ایک جماعت بھی مسجد میں بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے انہیں سلام کیا اور فرمایا۔ احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچو! دیکھو خبردار اپنے محسنوں کی ناشکری بے قدری نہ کرنا۔ یہ سنکر عورتوں میں سے ایک نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتی ہیں کہ ہم اللہ کی نعمتوں کی شکر گذاری نہ کریں آپ نے فرمایا ہاں یہی ہوتا ہے کہ جہاں غصہ آیا کوئی بات ناگوار گذری کہ جھٹ سے کہدیا کہ واللہ اس گھر میں میں نے کوئی گھڑی سکھ کی نہیں گذاری مجھے تو کبھی اس سے کوئی راحت نہیں پہنچی۔ یہی اللہ تعالیٰ کی ناشکری بھی ہے اور یہی محسن کشی ہے اس کا نام شرعی اصطلاح میں شکر کے بدلے کفر ہے۔

(۷۸۸) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیَّةِ مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِی جَوَارٍ اَتْرَابٍ لِّی فَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَقَالَ اِیَّاکُنَّ وَکُفْرَ الْمُنْعِمِیْنَ وَکُنْتُ مِنْ اَجْرَئِهِنَّ عَلٰی مَسْئَلَتِہٖ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا کُفْرُ الْمُنْعِمِیْنَ؟ قَالَ لَعَلَّ اِحْدَاکُنَّ تَطُوْلُ اَیْمَتُهَا مِنْ اَبَوَیْهَا ثُمَّ یَرْزُقُهَا اللّٰہُ زَوْجًا وَیَرْزُقُهَا مِنْہُ وَلَدًا فَتَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَکْفُرُ فَتَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ (ادب المفرد) یعنی حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ میں اور میرے ساتھ اور بھی نوجوان لڑکیاں اور عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ہمیں سلام کیا اور فرمایا احسان کرنے والوں کی ناشکری سے بچتی رہا کرو۔ میں حضورؐ سے مسائل دریافت کرنے میں بہت دلیر تھی اسلئے میں نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسان و انعام کرنیوالوں کی ناشکری کیسے ہے؟ آپ نے فرمایا لمبی مدت تک بے خاوند کے اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھی رہیں۔ پھر پروردگار نے نکاح کر دیا خاوند دیا پھر اس سے اولاد بھی ہوئی۔ پھر کسی وقت کسی بات سے جہاں ناراض ہوئی کہ زبان سے نکلا۔ میاں! میں نے تم سے کوئی راحت کبھی نہیں پائی۔ بہنو! خبردار رہو ناشکری کی عادت بہت بری ہوتی ہے۔ اس بدعادت کے پاس بھی نہ پھٹکو۔ سنو! اپنے نہ فراموش کرنیوالے خدا کی آواز سنو۔

(۷۸۹) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا لَا نُذْکَرُ فِی الْقُرْاٰنِ کَمَا یُذْکَرُ الرِّجَالُ؟ قَالَتْ فَلَمْ یَرُعْنِیْ مِنْہُ یَوْمَئِذٍ اِلَّا وَنِدَاءُہٗ عَلَی الْمِنْبَرِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ. قَالَتْ وَاَنَا اُسَرِّحُ رَاْسِیْ فَلَفَفْتُ شَعْرِیْ ثُمَّ دَنَوْتُ مِنَ الْبَابِ فَجَعَلْتُ سَمْعِیْ عِنْدَ الْجَرِیْدِ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِیْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِیْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِیْنَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِیْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِیْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذَّاکِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰہُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا (رَوَاہُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِیْ مُسْنَدِہٖ) یعنی ایک روز ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا بات ہے؟ کہ ہم عورتوں کا ذکر

قرآن میں نہیں کیا جاتا؟ جیسے کہ مردوں کا ذکر ہوتا ہے۔ ایک دن میں بیٹھی ہوئی کنگھی کر رہی تھی کہ اچانک منبر پہ سے حضورؐ کی آواز آئی کہ آپ فرما رہے ہیں اے لوگو! میں نے کنگھی چھوڑ دی اور یونہی اپنے بال لپیٹ کر دروازے سے قریب ہو کر سننے لگی۔ تو میں نے سنا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ جناب باری نے یہ آیتیں قرآن پاک میں نازل فرمائی ہیں یعنی اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ سے اَجْرًا عَظِیْمًا تک ۔+

ترجمہ۔ مومن مرد و عورت ایمان دار مرد و عورتیں فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں سچے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں خوف خدا سے عاجزی کرنے والے اور کرنیوالیاں صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ کرنیوالی عورتیں روزے دار مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں۔ بدکاری سے بچنے والے مرد اور عفت مآب عورتیں۔ اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرنیوالے مرد اور ایسی ہی عورتیں یہ مرد و عورت وہ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بہت بڑا اجر و ثواب تیار کر رکھا ہے۔" بہنو! آپ نے اپنا درجہ سمجھ لیا۔ کہ آپ کی خواہش پر آپ کا ذکر قرآن کریم میں ہوا۔ اب سنئے میں آپ کو آپ کے متعلق ایک خاص مسئلے کا خطبہ نبویہ سناؤں۔+

(۷۹۰) حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو عمرو بن عوف کے محلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے قبائل میں صلح کرانے کیلئے تشریف لیگئے۔ ادھر نماز عصر کا وقت آگیا تو حضورؐ کے فرمان کے مطابق حضرت بلالؓ نے اذان کہی۔ تکبیر کہی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھانے کیلئے آگے بڑھے۔ نماز شروع کی ہی تھی جو حضورؐ صلح کرا کر واپس تشریف لائے۔ لوگوں نے دستک دینی شروع کی۔ لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ عادت تھی کہ نماز میں ادھر ادھر التفات کریں۔ نہ اب کیا۔ حضورؐ صفوں میں سے گذرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے دستک کی زیادتی سے آخر صدیق اکبرؓ نے التفات کیا تو حضورؐ پر نگاہ پڑی۔ اور آپ نے اشارہ سے فرمایا کہ اپنی جگہ ٹھیرے رہو۔ لیکن صدیق اکبرؓ نے اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد کی۔ کہ حضورؐ میری امامت پر خوش ہیں۔ پھر پچھلے پیروں پیچھے ہٹ کر صف میں مل گئے۔ اور حضورؐ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ فارغ ہو کر حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ میری اجازت کے باوجود تم مصلے پر کیوں نہ ٹھیرے رہے؟ آپ نے فرمایا ابو قحافہ کے لڑکے کو یہ کب پھبتا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرائے؟ اور آپ کے آگے کھڑا ہو؟ اب آپ نے تمام صحابہؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ مَالِیْ رَأَیْتُکُمْ اَکْثَرْتُمُ التَّصْفِیْقَ؟ مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ۔ فَاِنَّہٗ اِذَا سَبَّحَ اُلْتُفِتَ اِلَیْہِ۔ وَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ (بخاری) یعنی یہ کیا بات ہے؟ کہ تم نے بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی انگلیاں مارنی شروع کر دیں سن لو۔ کسی کو نماز کی حالت میں کوئی ایسی اہم بات پیش آجائے تو سبحان اللہ کہے اس کے سبحان اللہ کہنے سے اس کی طرف التفات کیا جائیگا۔ یہ دستک دینا تو عورتوں کیلئے ہی ہے۔ وہ سبحان اللہ نہ کہیں دستک دیں لیکن مرد تو سبحان اللہ کہیں۔" + پس عورت جب کسی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہو، اسے امام کی غلطی پر سبحان اللہ نہ کہنا چاہئے۔ بلکہ اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں مار کر دستک دینی چاہئے۔ ++

(۷۹۱) اللہ کے نبی پر لاکھوں درود و سلام ہوں۔ آپ عورتوں سے فرماتے ہیں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسْوَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ۔ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِخْتَضِبْنَ غَمْسًا وَاخْفِضْنَ وَلَا تُنْهِکْنَ فَاِنَّہٗ اَحْظٰی عِنْدَ اَزْوَاجِکُنَّ وَاِیَّاکُنَّ وَکُفْرَ الْمُنْعِمِیْنَ (رَوَاہُ الْبَزَّارُ) یعنی انصار کی عورتیں ایک مرتبہ حضورؐ کے گھر جمع ہوتی ہیں تو آپ انہیں خطبہ دیتے ہیں جس میں فرماتے ہیں۔ اے انصار کی عورتو تم مہندی لگایا کرو۔ اور مبالغہ سے ختنہ نہ کراؤ۔ تاکہ اپنے شوہروں کو اچھی لگو۔ دیکھو خبردار کبھی بھی اپنے خاوندوں کی ناشکری نہ کرنا احسان کرنے والوں کا احسان مانتی رہا کرنا۔ + میری بہنو! نہ جانیں آج کیا حالت ہے اور کل کیا ہو؟ دنیا میں تم کیسی کچھ ہو اور آخرت میں خدا جانے کیسی کچھ ہو جاؤ۔ پس آخرت کی فکر کو مقدم کرو سنو۔+

(۷۹۲) عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتِ اسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَقَالَ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ اَیْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) یعنی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو جاگے اور فرمانے لگے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ آج کی رات کیسے کیسے فتنے اترے؟ اور کیسے کیسے خزانے کھلے؟ ان حجروں والیوں کو تو جگاؤ۔ بہت سی عورتیں ہیں جو دنیا میں کپڑے پہنے ہوتی ہیں، لیکن آخرت میں ننگی ہونگی +

یہ ہے حضورؐ کا رات کا وعظ جیسے امام بخاریؒ نے اس پر باب باندھا ہے رحمۃ اللہ علیہ۔ اللہ تعالیٰ کے قربان جائیں جس نے عورتوں کی کمزوری کا لحاظ فرما کر ان کے

چھوٹے عمل کا ثواب بڑا کر دیا۔ سنئے

(۷۹۳) عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ مَوَاعِظِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا الصَّنِیْعَۃُ اِلٰی ذِیْ دِیْنٍ اَوْ حَسَبٍ وَجِھَادُ الضُّعَفَاءِ الْحَجُّ وَجِھَادُ الْمَرْأَۃِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ لِزَوْجِھَا وَالتَّوَدُّدُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ وَمَا عَالَ امْرُؤٌ عَلٰی اقْتِصَادٍ وَاسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَۃِ وَاَبَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ اَرْزَاقَ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَّا مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُوْنَ ۔ (اَلْعَسْکَرِیُّ فِی الْاَمْثَالِ) سلوک دیندار قرابت داروں سے کیا کرو۔ کمزوروں کا جہاد حج کرنا ہے۔ عورتوں کا جہاد اپنے خاوندوں کی دلبری کرنا۔ انھیں ناز و ادا سے خوش رکھنا ہے۔ آپس کی محبت آدھا ایمان ہے۔ میانہ روی سے چلنے والا انسان فقر و فاقہ سے محفوظ رہتا ہے۔ روزیوں کی زیادتی راہ خدا کے خرچ پر موقوف ہے سنو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے رزق کی سبیل صرف ایسی ہی جگہ سے رکھی ہے جہاں سے کسی کو گمان بھی نہ ہو۔ + مسلمان بہنو! میری دعا ہے کہ خدا تمہیں بہت دے دودھوں نہاؤ۔ پوتوں پھلو۔ اچھے سے اچھا کھاؤ بہتر سے بہتر پہنو اوڑھو لیکن دیکھنا کبھی بھی کسی مسلمان عورت پر جو غریب مسکین ہو حقارت کی نظر نہ ڈالنا۔ سنو!

(۷۹۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دن چڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر مسجد میں استسقا کیا۔ تین مرتبہ اللہ اکبر کہا۔ پھر تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا کہا۔ پھر یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا سَمْنًا وَّلَبَنًا وَّشَحْمًا وَّلَحْمًا۔ الٰہی ہمیں گھی دودھ چربی اور گوشت عطا فرما۔ اسی وقت ایسی بارش برسی کہ لوگ گھبرا گئے۔ ادھر ادھر بارش سے بچنے لگے۔ لیکن حضورؐ کھڑے ہی رہے۔ یہانتک کہ پانی کے قطرے موتیوں کی طرح آپ کی ڈاڑھی مبارک پر سے ٹپکنے لگے۔ اور جسم مبارک پر بہنے لگے۔ پھر حضورؐ چلے میں بھی آپ کے ساتھ ہو لیا۔ آپ فرمانے لگے یہ پانی اپنے رب کے پاس سے ابھی ہی تو آرہا ہے۔ واللہ اس سال سے زیادہ یہ چیزیں ہم نے تو کبھی نہیں دیکھیں۔ یہانتک کہ ان کے خریدار نظر نہیں آتے تھے۔ اب آپ مردوں کی طرف آئے انھیں وعظ کیا۔ خدا کی نافرمانیوں سے منع کیا + پھر عورتوں کی طرف آئے وَوَعَظَھُنَّ فَشَدَّدَ عَلَیْھِنَّ فِی الْحَرِیْرِ وَالذَّھَبِ۔ یعنی عورتوں کو وعظ کہا اور سونے اور ریشم کے بارے میں ان پر بہت سختی کی (یعنی سونا اور ریشم پہن کر جو عورتیں تکبر اور بڑائی کرتی ہیں فخر اور غرور کرتی ہیں وہ خدا کے نزدیک بری کیوں ہیں اور انھیں سخت عذاب کئے جائیں گے وغیرہ) اس پر بنو عامر کے ایک شخص نے تکبر کی تفصیل دریافت کی، تو آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ وَاِنَّمَا الْکِبْرُ مَنْ جَھِلَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ بِعَیْنَیْہِ (رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ) یعنی خوبصورتی اور بناؤ چناؤ اور سلیقہ، پاکیزگی اور لطافت پسندی اور چیز ہے۔ جمال تو پسندیدہ خدا چیز ہے۔ خود خدا جمیل ہے۔ تکبر بڑائی اور اترانا تو یہ ہے کہ حق سے جاہل رہے اور دوسروں پر حقارت کی نظریں ڈالے۔ + حق تبارک و تعالیٰ ہم مردوں عورتوں کو تکبر سے بچائے اور تواضع نصیب فرمائے۔ تکبر صرف شایان شان خدا ہے۔ ہم مٹی کے بنے ہوئے انسانوں کو تکبر سے کیا کام؟ حدیث شریف میں ہے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ (او کما قال) یعنی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں نہیں جائیگا + بہنو! سنو میں تمہیں تمہاری ایک صحابیہ بہن کا واقعہ مع خطبۂ نبویہ سناؤں۔

(۷۹۵) صحیح بخاری شریف میں ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ ایک عورت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں۔ کہ یا رسول اللہ آپ کی حدیثیں تو مرد ہی لیکر چلدیئے؟ ہمارے لئے بھی آپ کوئی دن مقرر فرمائیں کہ ہم بھی آکر آپ سے وہ علم سیکھیں جو آپ کو خدا نے سکھایا ہے۔ آپ نے اس درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔ اور فرمایا فلاں فلاں دن فلاں فلاں مکان پر جمع ہو جایا کرو۔ چنانچہ وہ جمع ہوئیں۔ اور حضورؐ وہاں تشریف لیگئے اور جو علم خدا آپ کو تھا اس میں سے کچھ آپ نے انھیں بھی سکھایا۔ اسی وعظ میں آپ نے یہ بھی فرمایا۔ مَا مِنْکُنَّ امْرَأَۃٌ تُقَدِّمُ بَیْنَ یَدَیْھَا مِنْ وَّلَدِھَا ثَلٰثَۃً اِلَّا کَانَ لَھَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ۔ یعنی تم میں سے جس عورت نے تین بچے اپنے سے بھیج دیئے ہوں اس کے وہ بچے اس کیلئے جہنم سے حجاب بن جائیں گے۔ اس پر ایک عورت نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر دو ہوں۔ دو مرتبہ اس نے اپنا سوال دوہرایا۔ تو حضورؐ نے فرمایا وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ وَاثْنَیْنِ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) یعنی ہاں دو بھی دو بھی دو بھی +

محترم بہنو! صبر میں اجر ہے۔ شکر میں برکت ہے۔ سنو! دنیا میں کوئی درخت نہیں جسے ہوا نہ لگی ہو۔ اسی طرح دنیا میں ایک انسان نہیں جو مصیبتوں سے بچا ہوا ہو۔ مسلمان کا کام یہ ہے کہ نعمتوں پر شکر کرے تکلیفوں پر صبر کرے۔ جس حال میں خدا رکھے اس پر خوش رہے۔ اسی کا نام رضا بہ قضا ہے۔ قناعت اختیار کرے بہنو! ہر وقت یہ دعا پڑھتی رہو۔ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ یعنی اے اللہ! جو کچھ تو نے مجھے دے رکھا ہے اسی پر قناعت دے اور میری

منہ پھٹ جماعت

(مولانا محمد یونس مدرس مدرسہ میاں صاحب دہلی)

جب سے فرقہ اہل حدیث کو اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں فروغ و ترقی بخشی، اور ظلمات شرک و کفر و بدعات شعاع توحید و سنت سے مٹنے لگیں، تب سے برادران احناف نے اُن کو طرح طرح کی اذیتیں دینی شروع کیں کہیں مساجد سے روکا، کہیں مارا پیٹا، فرضی مقدمات دائر کئے، لیکن جب ان باتوں سے بھی وہ کامیاب نہ ہوئے، تو بے چارے اہل حدیثوں پر بے جا اتہام لگانے شروع کئے، اور طرح طرح کے پروپیگنڈے کئے، ہر اخلاقی خرابی اُن کے ذمہ لگائی گئی، اور ہر مذہبی بُرائی کے مرتکب گردانے گئے۔ مثال کے طور پر ایک اسی کو لیجئے کہ اہل حدیث بڑے بے ادب ہیں، گستاخ ہیں، اماموں اور بزرگوں کو بُرا کہتے ہیں، گالی دیتے ہیں، یہ کہتے ہیں، وہ کہتے ہیں۔ بیچارے اہل حدیث ہمیشہ ان ناکردہ جرم سے برائت ظاہر کرتے رہتے ہیں، مگر یہ حضرات برابر اس افترا پردازی ہی میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں لہٰذا آج اس تحریر میں یہ دکھانا ہے کہ فرقہ اہلحدیث ان تمام آلائشوں سے پاک ہے۔ بلکہ اس قسم کی گستاخیوں میں خود حضرات احناف ہی سلف سے خلف تک مبتلا پائے جاتے ہیں صحابہ کرامؓ اور مجتہدین عظامؒ و محدثین باکرام کو جو گالیاں انہوں نے دی ہیں، وہ اخبار محمدی جلد ۶ نمبر میں بالتفصیل بیان ہو چکی ہیں آج پھر سُن لیجئے

(۱) امام المحدثین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں علامہ عینی ایک شعر نقل کرتے ہیں جس کا دوسرا مصرع یہ ہے۔ وآفتہ من الفهم السقیم یعنی امام بخاری کا فہم خراب ہے +

(۲) وقلد ابا عبیدة وآفتہ من التقلید بعض الناس فی دفع الوسواس صفحہ ۳ یعنی امام بخاریؒ نے ابو عبیدہ کی منکار کی تفسیر میں تقلید کی اور یہ آفت بخاری کو تقلید سے لگی (۳) مولوی احمد علی صاحب سہارن پوری ان لفظوں کو نہایت تعلی سے اپنے رسالہ میں نقل کرتے ہیں، اللہ اللہ امام بخاری کی شخصیت معمولی نہیں۔ کتب اسماء الرجال وتراجم وتواریخ اُن کی تعریف سے مالا مال ہیں۔ امام مسلم دارمی ترمذی وغیرہم کے شیخ ہیں۔ چھ لاکھ حدیث کے حافظ تھے۔ سولہ برس میں صحیح بخاری کو انتخاب کرکے سات ہزار سے کچھ زائد حدیثیں صحیح بخاری میں جمع کیں۔ نوے ہزار شاگردوں نے اُن سے صحیح بخاری شریف بلا واسطہ پڑھی۔ اُس کو ایسے نکمے الفاظ کے ساتھ علامہ عینی حنفی کا یاد کرنا اور مولانا احمد علی صاحب سہارن پوری حنفی کا یاد کرنا کیا صریح گستاخی و بے ادبی نہیں ہے؟

(۴) امام دارقطنی اور ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کو علامہ ابن عابدین شامی حنفی لکھتے ہیں۔ ومن المتعصبین علی ابی حنیفة الدارقطنی وابو نعیم فانہ لم یذکرہ فی الحلیة۔ (شامی شرح درمختار مطبوعہ مجتبائی منشی ممتاز علی صاحب دہلی صفحہ ۳۷) یعنی دارقطنی وابو نعیم دونوں متعصب ہیں۔ اس وجہ سے کہ دارقطنی نے امام صاحب کے متعلق بعض محدثین کا رد ذکر کیا ہے۔ اور ابو نعیم اس واسطے متعصب ہے کہ امام صاحب کا ذکر اپنی کتاب حلیہ میں کیوں نہیں کیا؟ حنفی دوستو! آپ کو معلوم نہیں کہ امام دارقطنی کس پایہ کے محدث ہیں۔ اس کی شہادت خود ان کی کتاب سنن دارقطنی دیتی ہے ان کے متعلق محدثین لکھتے ہیں۔ کان الدار قطنی امیر المؤمنین فی الحدیث سمع خلقا کثیرا۔ یعنی دارقطنی محدثین کے سردار ہیں ان کو تنقید اسانید و رجال میں خاص ملکہ ہے اسی طرح ابو نعیم کی خود مستقل کتاب حلیۃ الاولیاء حدیث میں ہے۔ بڑے پایہ کے محدث ہیں، محدثین ان کے متعلق لکھتے ہیں۔ ھو من مشائخ الحدیث الثقات المعمول بحدیثہم المرجوع الی قولہم کبیر القدر۔ کیا علامہ شامی کا ان دونوں بزرگوں کو متعصب لکھنا اُن کی کسر شان نہیں ہے؟ +

(۵) امام ابوبکر احمد بن خطیب بغدادیؒ کی شان میں علامہ شامی حنفی لکھتے ہیں۔ ولا یغتر احد بکلام الخطیب فان عندہ العصبیة الزائدة (شامی شرح درالمختار مطبوعہ دہلی صفحہ ۳۷) یعنی خطیب بغدادی کے کلام سے کوئی دھوکے میں نہ پڑے۔ اس لئے کہ اس میں بے حد ہٹ دھرمی ہے۔ حضرات! خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کوئی معمولی آدمی نہیں ہیں۔ پانچویں صدی میں بڑے نامور محدث گذرے ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ ان کے متعلق رطب اللسان ہیں وقل فن من فنون الحدیث الا وقد صنف فیہ کتابا مفردا وکان کما قال الحافظ ابوبکر بن نقطة کل من انصف علم ان المحدثین بعد الخطیب عیال علی کتبہ (شرح نخبہ صفحہ ۲) یعنی کوئی فن حدیث کے متعلق نہیں۔ مگر خطیب نے اس کے متعلق مستقل کتاب لکھی۔ حافظ ابوبکر بن نقطہ فرماتے ہیں جو منصف مزاج ہوگا، وہ ضرور جانے گا کہ محدثین بعد خطیب کے اُن کی کتابوں کے خوشہ چین ہیں۔ ان کی تصانیف میں تاریخ بغداد کو خاص شرف حاصل ہے۔ یہ تاریخ ۱۴ جلدوں میں ہے۔ جس میں تاریخ کو محققانہ و محدثانہ طرز پر تحریر فرمایا ہے ایسے بزرگ کی شان میں علامہ شامی حنفی کا ہٹ دھرم و متعصب لکھنا، کیا یہ انصاف کا خون کرنا نہیں ہے؟ +

(۶) امام داؤد ظاہری اور ان کے متبعین کو حضرات احناف نے جاہل قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو نور الانوار صفحہ ۳۰۰ مطبوعہ یوسفی لکھنؤ، میرے دوستو! امام داؤد ظاہری فرقہ ظاہریہ کے امام مانے جاتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ دین میں قیاس ورائے لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ان کی تعریف میں محدثین لکھتے ہیں۔ الامام المشہور المعروف بالظاہری زاھد متقی کثیرالورع والعلم (اتحاف النبلاء) یعنی امام داؤد ظاہری میں زہد وتقویٰ علم، پرہیزگاری کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اسحاق بن راہویہ وابو ثور وغیرہ محدثین سے علم حدیث حاصل کیا تھا سنہ ہجری میں کوفہ میں پیدا ہوئے تھے، اور سنہ ہجری میں انتقال فرمایا غفرلہ اللہ۔ اتنے بڑے محدث کو حضرات احناف کا جہل کی طرف نسبت کرنا کیا صریح گستاخی نہیں؟

(۷) شیخ الاسلام امام تقی الدین احمد بن تیمیہؒ کی شان میں مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اپنی کتاب غیث الغمام علی حواشی امام الکلام میں یوں دُر افشانی فرماتے ہیں ابتدع له مذهبًا یعنی ابن تیمیہؒ نے بدعت کا مذہب نکالا۔ ان فی عقله لشاء یعنی ابن تیمیہؒ کی عقل میں خرابی ہے۔ قلیل العقل تھوڑی عقل والا ہے۔ عقل ناقص یورطه فی المهالك ابن تیمیہؒ کی ناقص عقل نے اس کو ہلاکت میں ڈال دیا ہے۔ خفة العقل ہلکی عقل والا۔ سیئی العقل بدعقل (غیث الغمام صفحہ ۵، مطبوعہ یوسفی لکھنؤ) +

میرے محترم دوستو! آپ نے دیکھا مولوی عبدالحی صاحب کی سخت کلامی و دشنام دہی؟ علامہ ابن تیمیہؒ کوئی معمولی انسان نہیں۔ یہ چھٹی صدی میں بہت بڑے مقتدر محدث گذرے ہیں۔ تمام علوم شرعیہ وفنون عقلیہ کے ماہر تھے ان کی تعریف سے تمام کتب تواریخ ورجال پُر ہیں۔ علامہ ذہبی ان کے متعلق لکھتے ہیں کہ کہ سوائے علم وعمل کے اُن کو دنیا میں کسی چیز سے لذت نہیں آئی۔ اگر مجھ کو رکن ومقام ابراہیمؑ کے درمیان کھڑا کر کے سو دفعہ بھی قسم لی جائے تو میں یہی کہوں گا کہ ابن تیمیہؒ جیسا بزرگ عالم فاضل میں نے اپنی آنکھوں سے آج تک نہیں دیکھا۔ ان کے متعلق محدثین لکھتے ہیں۔ سریع الادراك۔ سیال الفهم۔ کثیر المحاسن حافظ الشریعه۔ حافظ مزی ان کی شان میں لکھتے ہیں۔ چار سو برس سے ایسا قابل عالم محدث دنیا میں نہیں پیدا ہوا۔ ان کے جسم پر جو لباس ہوتا تھا کل بارہ آنے کی قیمت سے زیادہ نہ ہوتا تھا۔ ان کی تصانیف (جو کہ اکثر ضخیم ہیں) پانچ سو سے زیادہ ہیں ان کی ایک کتاب تأسیس التقدیس بھی صرف بیس جلدوں میں ہے۔ دین وسنت کی حمایت وشرک و بدعت کی بیخ کنی کی بدولت سات مرتبہ قید بھگتی ہے۔ آخر میں حمایت سنت نبویؐ میں دمشق کے قلعے میں دو برس قید رہے۔ اور حالت قید ہی میں انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ ان کے جنازے کے ہمراہ دو لاکھ سے زائد آدمی تھے۔ جس وقت آپ کا جنازہ نکلا ہے یہ آواز آئی ہے هكذا جنائز ائمة السنة۔ آپ گورستان صوفیہ میں دفن کئے گئے۔ حضرات! کیا یہ غضب کی بات نہیں ہے؟ کہ اتنے بڑے محدث کو مولوی عبدالحی صاحب نے ایسے لفظوں کے ساتھ یاد کیا ہے +

(۸) قاضی العلامہ حافظ محمد بن علی بن محمد الشوکانی یمنی کی شان میں مولوی عبدالحی صاحب حنفی غیث الغمام میں یوں رقمطراز ہیں ان المجتهد لا بد له من ان یکون ذا عقل وقاد وطبع نقاد وهو مفقود فی الشوکانی، یعنی مجتہد کے لئے ضروری ہے کہ عقل تیز وعمدہ طبیعت کا ہو اور یہ دونوں باتیں شوکانی میں نہیں، الی ان قال ممن وقف علی خرافاته، یعنی یہ باتیں ان لوگوں کو معلوم ہیں جو شوکانی کی بکواس سے واقف ہیں + میرے محترم بھائیو! مولوی عبدالحی صاحب نے کس دلیری سے شوکانی پر بے جا حملہ کیا ہے۔ کیا آپ حضرات کو معلوم نہیں؟ شوکانی متاخرین محدثین میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ آپ نے حدیث نبوی ؐ کی جو خدمت کی ہے اس کے صلے میں اگر قیامت تک آپ کا شکریہ ادا کیا جائے تب بھی تھوڑا ہے۔ آپ صنعائیین کے قاضی القضاۃ تھے۔ مذہب شیعہ وزیدیہ کے رد میں اہل سنت کی طرف سے آپ نے معتد بہ حصہ لیا ہے۔ خدمت حدیث نبوی میں آپ کی تمام عمر گذری نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار ہمارے سامنے موجود ہے۔ جو کہ شرح حدیث میں بے نظیر مانی جاتی ہے آپ ہی کی تصنیف ہے جو کہ آٹھ ضخیم جلدوں میں ہے؛ ان کے علاوہ بہت سی دینی خدمات آپ کی ہیں جس کے علمائے اسلام آپ کے مرہون منت ہیں۔ اتنے بڑے محدث کی شان میں ایسے نکمے الفاظ لکھنے حضرات احناف ہی کی شان ہے۔ عیاذاً باللہ یہ تو مشتے نمونہ از خروارے ہے +

اس کے مقابلے میں اہل حدیث کا بھی عقیدہ سُن لیجئے۔ اسلاف اُمت وبزرگان دین واولیاء کی حقیقی عزت وپوری عظمت وسچا وقار اہل حدیث کا جزو ایمان ہے + «محمد یونس»

اللہ کا قہر وغضب اور اسکا سبب

آج دنیا ہر طرح کے مصائب میں گھری ہوئی ہے کہیں جنگ کے مصائب ہیں کہیں بیماریوں سے پریشانی اور گرانی اشیا کی آفت مزید ہے ان مصائب میں مسلمان بھی مبتلا ہیں کیونکہ مسلمان مالی اور تعلیمی اور اخلاقی حیثیت سے بمقابل دوسری اقوام کے بہت پیچھے ہیں آج مسلمانوں کو جسقدر پریشانی ہے اسقدر دوسری اقوام کو نہیں۔ حکومتوں کی پریشانیوں کو چھوڑ کر اگر گرانی اور امراض میں مسلمانوں اور دیگر اقوام کا توازن کیا جائے تو معلوم ہو جائیگا کہ یہی ایک بدقسمت قوم زیادہ تر پریشانی وحیرانی میں پڑی ہوئی ہے۔

اس کی وجہ ہر ایک شخص اپنے فہم وادراک کے مطابق علیحدہ علیحدہ قائم کر لیتا ہے مگر میرے نزدیک یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ سب مصائب پروردگار ذوالجلال کے قہر وغضب کی

وجہ سے واقع ہو رہے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ جس سے کسی کو زیادہ تعلق ہوتا ہے اسی پر غصہ بھی بہت کیا جاتا ہے پس اس اصول کے لحاظ سے مسلمانوں کی ممتاز اور مخصوص قوم پر اللہ تعالے کا غضب زیادہ ہو رہا ہے۔ خداوند کریم نے صاف طور پہ یہ ارشاد فرمایا۔ یعنی جو لوگ کہ اللہ و رسول کا خلاف کرتے ہیں۔ وہ لوگ بڑے ذلیلوں میں سے ہیں۔

آج مسلمانوں کی حالت کا اگر متقدمین کی حالت سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ آج کل کے مسلمان مسلمان کہلائے جانے کے قابل نہیں۔ اور نہ ان مسلمانوں کو اگلوں سے کوئی مناسبت یا توازن ہو سکتا ہے۔ آہ! جس اسلام نے ایک بھولے ہوئے خدا کو یاد دلا کر اس کی توحید کا ڈنکا دنیا میں بجا دیا تھا آج اس اسلام کے نام لیواؤں کی یہ حالت ہے کہ ان کے پاس خداؤں کا ایک ڈھیر لگ گیا ہے۔ کسی نے چاہا تو بنا دیا۔ کسی نے روزی دیدی کسی نے چاہا تو نوکری چاکری سے لگا دیا۔ ایک ایک قبر ایک ایک تعزیہ پوجا جانے لگا۔ ایک ایک پیر کے سامنے سجدے ہونے لگے۔ مسلمانوں نے جہاں اونچی اور بلند قبر دیکھی وہاں ایک عرضی لگا دی کہ اے حضرت ہماری فلاں مراد بر لاؤ مراد بر آنے پر ہم اسقدر رقم کی نذر چڑھائیں گے۔ اور جہاں کوئی علم دیکھا وہاں چھوٹے بڑے سب نثار ہونے لگے کہ ہم ان کی وجہ سے دنیا میں اچھے رہیں گے۔

اے مسلمانو! اگر تمہارا یہی اسلام ہے تو تم اپنے کو مسلمان کہنے سے باز آجاؤ کیا کوئی مسلمان از راہ انصاف ہم کو بتا سکتا ہے کہ ہمارے یہ اعمال بت پرست اقوام سے کچھ کم ہیں؟ ہوشیار اور چالاک رہبروں نے عوام کو ایک اور نسخہ اچھا یہ بتلا دیا کہ ہم ان مقابر یا اعلام کے رو برو اپنی مرادیں لیجاتے ہیں وہ ہمارے خدا نہیں ہیں بلکہ ہمارے ذرائع و وسائل ہیں جن کی سفارش سے ہماری مقصد برآری ہوگی مگر عزیزو! ان کے اس عامیانہ خیال کا جواب بھی خداوند کریم نے اس آیت میں صاف طور پر دیدیا ہے کہ پوجتے ہیں اللہ کے سوائے ایسی چیز کو جو نہ کچھ فائدہ پہنچا سکے۔ اور نہ نقصان اور کہتے ہیں هٰؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ یہ لوگ ہمارے سفارشی ہیں اللہ کے پاس کہدو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا جتاتے ہو تم اللہ کو جو نہیں جانتا وہ نہ آسمانوں میں نہ زمینوں میں وہ نرالا ہے اُن سے جنکو یہ شریک بتاتے ہیں۔ یہ غور کرنا چاہئیے کہ دنیا میں ہر شخص جو کسی کی سفارش کسی کے پاس پہنچاتا ہے اس کی غایت یہی ہوتی ہے کہ فلاں افسر یا فلاں حاکم واقف نہیں ہے اس کو ہمارے حالات کا بخوبی علم نہیں ہے اسلئے کسی کے ذریعہ سے اپنی تنگی وغیرہ حالات کا اسکے رو برو اظہار کیا جائے۔ اس کے مقابل خداوند کریم کی ذات ہر کھلے اور چھپے حالات سے واقف ہے۔ پھر اُس کے پاس کسی ذریعہ اور سفارش کی کیا ضرورت ہے؟

(باقی باقی)

اکسیر بلکہ نایاب سچے موتی کوڑیوں کے مول بیچ رہا ہوں

سوانح دارا شکوہ یہ کتاب شاہزادہ معرفت فارسی کا زبان میں ترجمہ ہے۔ ۹۰ صفحات ہیں نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہے قیمت رعایتی صرف دو آنے **سوانح امیر تیمور و حمیدہ بانو بیگم** از تصنیف مولانا مرزا حیرت صاحب مرحوم۔ اس فاتح بادشاہ کے تمام حالات اور اس کی چہیتی بیوی کی کامل سوانح عمری لکھائی چھپائی نہایت صاف بڑی تقطیع کے پچاس صفحات پر قیمت صرف تین آنے **سوانح فرید و فرخ سیر** یہ کتاب ۷۰ صفحات کی ہے لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ قیمت رعایتی صرف دو آنے۔ **حکایت بلقیس** یہ کتاب بڑے صفحات کی ۲۰۰ صفحات کی ہے قیمت رعایتی صرف چھ پیسے **سوانح عمری نوشیرواں و حکیم بزرجمہر** اس کتاب کے ۴۶ صفحات ہیں قابل دید کتاب ہے۔ قیمت رعایتی صرف تین آنے۔ **سوانح عمری لقمان حکیم** مصنفہ مولانا مرزا حیرت صاحب دہلوی۔ اس کتاب کے ۷۵ صفحات ہیں۔ رعایتی قیمت صرف تین آنے۔ **سوانح عمری افلاطون** مصنفہ مولانا مرزا حیرت صاحب دہلوی ایک سو صفحات کی کتاب ہے رعایتی قیمت تین آنے **سوانح عمری خواجہ قطب الدین بختیار کاکی** یہ کتاب بہت بڑے صفحات میں ایک سو بارہ صفحات میں ہے آپ کے جملہ حالات پیدائش سے وفات تک کے ہیں قیمت رعایتی بجائے دو روپے کے صرف دس آنے **سوانح عمری شیخ سعدی** تبریزی یہ ایک سو چار صفحات کی کتاب ہے قیمت رعایتی صرف آٹھ آنے۔ **اکسیر جریان** اس موذی مرض کے اسباب، اس کے دور کرنے کے مجرب سہل اور کم قیمت بہت سے نسخے۔ مرتبہ جناب حکیم مولوی سید احمد حسین صاحب دو حصوں میں کامل۔ ۴۶ صفحات ہیں قیمت رعایتی صرف دو آنے۔ **رسالہ بواسیر و نواسیر** اس مرض کے اسباب اس کے ازالے کے نسخے۔ جناب حکیم مرزا احمد اختر صاحب کے خاندانی مجربات کے تیر بہدف نسخہ جات۔ قیمت ایک آنہ۔ **رسالہ قوت باہ** باہ کی شکایت والو! بڑے ڈاکٹروں سے بچ کر اس کو منگوالو نیز جو صاحب اپنی اس قوت کو بحال رکھنا چاہتے ہیں وہ بھی اسے لے لیں قیمت رعایتی صرف دو آنے۔ **رسالہ قارورہ** حکمت و طب کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں کے کام کی کتاب قیمت ایک آنہ **لطائف بیربل و اکبر** خوش دلی کی کنجی، تفریح کی جان ہے۔ صرف ایک آنہ میں منگوا لیجئے **بڈھے کی شادی** نظم و نثر میں وہ امور بتائے گئے ہیں جن سے یہ عادت ہو جاتی ہے قیمت رعایتی صرف دو آنے۔ **قومی نظم** جس میں زمانہ حال کی برائیوں کا فوٹو کھینچا گیا ہے اور ان کی اصلاح کی طرف قوم کو متوجہ کیا گیا ہے قیمت رعایتی سوا آنہ۔ **رنگریز** کپڑے پر جو کچا پکا رنگ آپ چاہیں یہ کتاب بے دام آپ کو رنگریز کا کام دے گی۔ قیمت رعایتی صرف دو آنے۔ اس سے آپ کپڑے روپیوں کے بجائے کوڑیوں میں رنگ لیں گے۔ ہر گھر میں رکھنے کے قابل چیز ہے جلدی منگوا لیجئے +

رقعات نسواں عورتیں عورتوں اور مردوں کو خط لکھیں۔ اس کی مدد سے نہایت فصیح و صحیح اور موزوں القاب میں لکھ سکتی ہیں۔ ۹۶ صفحے کی کتاب ہے یہ کتاب تو آپ ضرور منگوا لیں اس سے عورتوں کے خاص محاورے بھی آپکو معلوم ہو جائیں گے قیمت رعایتی چار آنے۔ **رسالہ ظرافت** حاجی جوانی میں محفل کی جان بننے میں اپنی مقبولیت کرانے میں اپنی زبان کا سکہ بٹھانے میں لطیفہ گوئی اور بذلہ سنجی میں زبان و کلام کو شیریں بنانے میں یہ کتاب ایک ہی ہے اس مضمون پر کوئی اور کتاب نہیں ہے اس کے دو حصے ہیں کتاب کیا ہے؟ ہنسنے ہنسانے کا سراپا مذاق ظرائف و لطائف کا بوتا ہے صفحات دونوں حصوں کے ڈھائی سو ہیں۔ قیمت اصلی تو ایک روپیہ ہے لیکن اس وقت رعایتی قیمت صرف چھ آنے میں دے دینگے **الوان نعمت** اس کتاب کے بڑی تقطیع پر تین حصے ہیں پہلا حصہ ۱۵۲ صفحات کا دوسرا ۹۶ صفحات کا تیسرا بھی صفحات کا۔ ہر قسم کے کھانے ہر قسم کی روٹی، ہر قسم کے پلاؤ، ہر قسم کی مٹھائی، ہر قسم کے چاول ہر قسم کے مربے چٹنی اچار، الغرض بادشاہان مغلیہ دہلویہ کے باورچی خانے کا لطف اپنے گھروں میں اٹھانا ہو تو اس کتاب کو منگوا لیجئے اصل کتاب پکوان، اور کھانوں کی یہی دہلی کے باورچیوں کے خاندان میں سے تھی اب ان سے اُن کا سالہا سال کا پکانا اور کوئی نہیں پکا سکتا آج کل کی کتابیں ادھوری اور غلط ہیں۔ یہ اس میں سے ہی لکھی گئی ہیں۔ اصل قیمت تین روپے ہے اور پھر بھی نہیں ملتی ہیں صرف ایک روپیہ میں دیدونگا بہت کم ہیں جلد منگوا لیجئے۔ **مجربات باہ** دنیا میں قوت باہ کے جسقدر آزمودہ بہتر سے بہتر نسخے ہیں یہ کتاب سب کا مجموعہ ہے بڑی تقطیع کے ڈھائی سو صفحات۔ یونانی، طبی، ویدک، ڈاکٹری، بو علی سینا اور افلاطون سے لیکر آج تک کی باہ کی تحقیق کا نچوڑ اس کتاب میں ہے۔ باہ کو کم کرنے والی چیزوں کا بیان باہ کی کمزوری کو دفع کرنے والے نسخے علامت اور ہر قسم کی کمزوری کی مختلف اسباب شناخت، پھر علاج اور علاج بھی صدری مجرب۔ یہ کتاب میور پریس میں دو مرتبہ چھپی تھی، اور ہاتھوں ہاتھ نکل گئی پھر نہیں چھپی۔ میرے پاس اس کے چند نسخے ہیں اصلی قیمت پانچ روپے ہے لیکن میں اس وقت صرف سوا روپے میں بھیجدونگا، نہ صرف یہ کہ اس سے اپنا علاج کوئی کر لے بلکہ اس کی مدد سے ہر مایوس اور کمزور شخص کو اصلی قوت پر پہونچا سکتا ہے۔ ہزاروں نسخے اور ہزارہا قسم کی کمزوریوں کو ہٹانے کے علاج اس میں درج ہیں۔ **اکسیر کشتہ** جس میں تمام کشتہ جات بنانے اور ان کے استعمال کی ترکیب، اور کس مرض پر کون سا کشتہ کیا فائدہ دیتا ہے سب کا بیان بڑی تقطیع کے سوا سو صفحات کاغذ بہت بڑھیا چھپائی اور لکھائی اعلیٰ قیمت بجائے ڈیڑھ روپے کے صرف دس آنے۔ **اکسیر ملمع** یہ ایک کتاب ایسی ہے کہ اس کی مدد سے آپ سینکڑوں روپے کما سکتے ہیں قیمت رعایتی صرف دو آنے + **مسمریزم** اس کتاب کے ذریعہ آپ خود روحانی تصرف کر سکیں بجائے ایک روپیہ کے صرف چھ آنے میں + (باقی کتابیں صفحہ پر) +

مجرب کتابیں ۷۰ برس کی ہیں انکی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ دھڑا دھڑ نکلیں اب میرے پاس ان کتابوں کے تھوڑے ہی نسخے ہیں لمبا اشتہار دیکر ہر کتاب کا پورا وصف توجہ غریب لیکن ناممکن ہے مختصر لفظوں میں فہرست مضامین کتاب کا خلاصہ تحریر کرتا ہوں کتابیں یقیناً اس قابل ہیں کہ آپ آج ہی منگالیں

پتہ: منشی بلاقی بمعرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

خطبات التوحید جدید مع خطبات شاہ ولی اللہ محدث دہلوی و شاہ اسماعیل صاحب شہید دہلوی بہت سستا

یہ کتاب اہل حدیث کے کام کی ہے۔ اس میں مولانا حمید اللہ صاحب اہل حدیث (سرادہ میرٹھ) کے خطبوں کے ساتھ ہی ساتھ مندرجہ بالا دونوں بزرگوں کے خطبے بھی ہیں۔ نکاح کا خطبہ، عیدین کے خطبے بھی ہیں۔ سوا دو سو صفحات ہیں۔ کاغذ نہایت اعلیٰ ہے، چھاپہ بہت صاف ہے، حروف بڑے بڑے ہیں، واعظوں اور خطیبوں اور ہر لکھے پڑھے اور عوام کو مفید ہے۔ مذہبی مسائل اور دینی احکام مطابق قرآن و حدیث اس میں درج ہیں قیمت اصلی بارہ آنے ہے لیکن ہم گیارہ آنے میں بھیج دینگے۔ اس کے مضامین کا مختصر خاکہ ملاحظہ ہو۔ توحید کا بیان، شرک کی برائی، علم غیب، غیر اللہ کی عبادت کی تردید، غیر اللہ کی تعظیم کی تردید، قبر پرستی کی برائی، حدیث و قرآن کی تابعداری، بدعت کی برائی، رسوم کی تردید، کلمہ شریف کے معنی، نماز کی تاکید، جماعت کی تاکید، درود شریف کی فضیلت، نفل نماز کی فضیلت، احکام جمعہ، ظہر احتیاطی کا رد، زکوٰۃ کے احکام، رمضان کا بیان، روزوں کے مسائل، لیلۃ القدر اور اعتکاف کا بیان، فطرہ اور خیرات کے مسائل، قربانی اور عقیقہ کے مسائل، توبہ استغفار کا بیان، شرعی آداب کا بیان، دنیا سے بے رغبتی، زہد و توکل، صبر و سہار کا بیان، قیامت کی ہولناکیاں، قیامت کے احوال، جنت دوزخ کا بیان، محرم، شعبان، ربیع الاول، ربیع الآخر کی بدعتوں کی تردید، اسراف اور حقہ سر شطرنج، شراب خوار زنا کی حرمت، عقیقہ، ولیمہ وغیرہ کا بیان، نصیحتوں کا اور دل کو نرم کرنے کا خطبہ، نکاح کا خطبہ، مسائل وغیرہ وغیرہ۔ غرض ایک مجموعہ ہے اور عجب دل لبھانا ہے۔ صرف گیارہ آنے قیمت ہے۔ پتہ۔ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

چھ سو صفحات کا ترجمہ اور حاشیے والا حمائل کی پوری جلد والا قرآن شریف

ترجمہ بامحاورہ ہے حاشیہ سیدھی تحریر کا ہے۔ عربی سطروں پر رنگ چڑھا ہوا ہے۔ حروف موتی جیسے ہیں صحت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ جلد منقش نقرئی جالدار ہے کتابت طباعت بہترین ہے، دیدہ زیب چیز ہے اور ہم اس وقت بے حد سستا دے رہے ہیں۔ جلد کے دام بارہ آنے ہیں اور ہم اس وقت جلد سمیت آپ کو اس وقت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے میں بھیج دینگے جلد طلب کیجئے۔ محصول ڈاک ہدیہ کے علاوہ ہے +

اوسط درجے کا مصری وضع کا قرآن شریف صرف چھ آنے میں۔

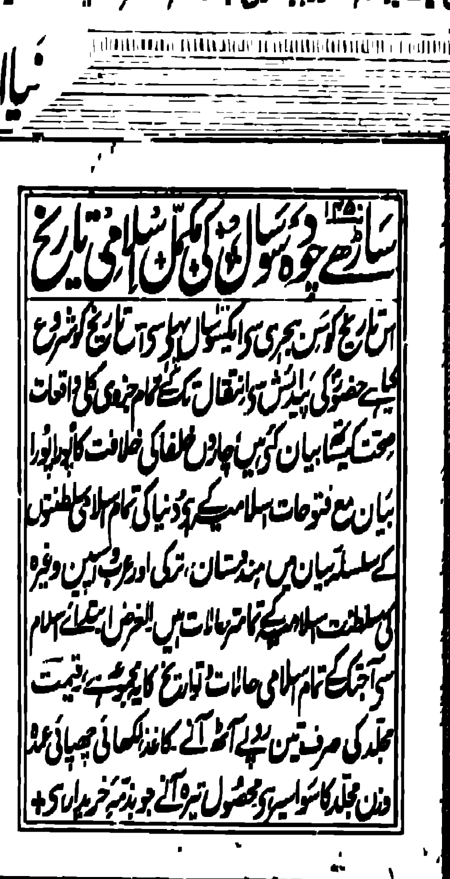
مصری حروف جیسے حروف، سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لکھا ہوا ہے۔ اس ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ مجلد پارچہ عمدہ سمیت صرف آٹھ آنے میں چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف دس آنے میں منگوا لیجئے +

نیا اور سستا دو ترجمے والا معجز نما قرآن شریف صرف ایک روپیہ آٹھ آنے میں

یہ قرآن شریف بھی بہت بہتر چھپا ہے اور واقعہ یہ ہے کہ پڑھنے سے پہلے اس کی خوب روئی گرویدہ کر لیتی ہے۔ دو ترجمے ہیں۔ پہلا ترجمہ لفظی مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کا۔ دوسرا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی کا بامحاورہ۔ ابتدا میں ایک بسیط مبحث ہے حاشیہ پر شان نزول اور ضروری معلومات وغیرہ ہدیہ بلا جلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ مجلد چرمی کونے پشتے کا صرف دو روپے۔ مجلد چرمی نقرئی کامل صرف دو روپے چار آنے میں بہت جلد ہم سے منگا لیجئے

شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے ترجمے والی حمائل شریف۔

حاشیہ پر موضح القرآن تفسیر چڑھی ہوئی پوری چمڑے کی کلکتہ کی وضع کی جلد سمیت بہترین چیز اس وقت بجائے چار روپے کے صرف دو روپے آٹھ آنے میں ہم سے بہت جلد منگوا لیجئے +



کارڈ سائز حمائل شریف حضرت شاہ عبد القادر صاحب مرحوم محدث دہلوی کے ترجمہ والی حاشیہ مجلد صرف گیارہ آنے میں

ایسا مستند ترجمہ جو دو سو برس سے مسلمانوں کے ہر طبقے میں مقبول ہے اور جو لفظی بھی ہے اور بامحاورہ بھی۔ یہ حمائل ایسے وقت میں چھپوائی ہے جب کہ کاغذ معمول سے تین گنا زیادہ مہنگا ہے پھر بھی ہم نے بہت ہی ارزاں ہدیہ رکھا ہے۔ سات سو بیس صفحات کی ضخامت ہے۔ کاغذ نہایت سفید چکنا ہے۔ چھپائی خدا کے فضل سے بہت صاف ہے صحت بھی بہت احتیاط اور امکانی کوشش کے ساتھ ہوئی ہے ہدیہ بلا جلد حاشیہ صرف نو آنے۔ مجلد پارچہ حاشیہ گیارہ آنے۔ مجلد نقرئی جزبندی کی صرف چودہ آنے (۱۴) جلد منگائیے

نوٹ۔ ہر قسم کے قرآن شریف طلب فرمانے وقت فرمائش کے ساتھ نصف رقم پیشگی بھیجا کریں۔ ورنہ فرمائش کی تعمیل نہ ہوگی (منیجر) +

نصیحت محمدی یہ مولانا محمد صاحب کی بہترین تصنیف ہے۔ اس میں توحید کا اتباع سنت کا ثبوت مولانا نے اپنے مخصوص انداز بیان میں فرمایا ہے۔ ساتھ ہی تعزیہ داری کا میلا، قیام میلاد کا فاتحہ اور رسومات میت کا پکی قبروں اور گنبدوں کا اور اسی طرح کی تمام بدعتوں کا رد ہے۔ قیمت دو آنے + پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

آؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھلو

مولانا ممدوح صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جو بحمد اللہ بہت مقبول ہے اٹھ مرتبہ چھپ چکی ہے کبھی پانچ ہزار کی تعداد میں کبھی کم اس مرتبہ بہت آب و تاب سے چھپی ہے اس میں سب سے پہلے توحید خداوندی کا بیان ہے پھر اتباع سنت کا پھر نماز کی تاکید کا اور بے نمازی کے حشر کا بیان ہے پھر وضو کرنے کے طریقے کا اس طرح بیان ہے کہ گویا آپ خود حضور کو وضو کرتے ہوئے دیکھ رہے ہیں اور وضو میں لوگوں نے جو کمی بیشی کر رکھی ہے سب کا رد ہے۔ پھر وضو کے بعد کی دعائیں مع ترجمہ ہیں، پھر وضو کے مسائل ہیں جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کا بیان ہے پھر تیمم کا بیان ہے، تیمم کے مسائل، اس میں جو باتیں کم بیش کی گئی ہیں ان کی تردید ہے، اذان کا، تکبیر کا بیان، اذان کے بعد کی دعائیں ہیں، جن موقعوں پر لوگوں نے اذان بطور بدعت جاری کر رکھی ہے ان کی تردید ہے، آپ نماز پڑھنے کے طریقے کا بیان ہے بس اس طرح کہ گویا آپ نماز نبی کو اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔ نماز کی سب دعائیں مع ترجمہ ہیں، تکبیر اولیٰ سے ختم نماز تک ہر ہر رکن کا طریقہ اور کیفیت مطابق سنت بیان کی ہے نال بعد نماز کے کل مسائل ہیں، آمین اور رفع الیدین کا مسئلہ، سجدہ سہو کا بیان، اطمینان کا بیان، نماز کے وقتوں کا بیان، جن وقتوں میں نماز پڑھنی منع ہے ان وقتوں کا بیان، مقتدی کے مخصوص احکام، امام کے خاص مسائل، صف بندی کا بیان، نماز باجماعت کا بیان، عورتوں سے متعلق مسائل کا بیان، آداب نماز کا بیان، سترے کا بیان، لباس کا بیان، نماز میں جو کام جائز ہیں اور جو منع ہیں ان کا بیان، وتر کے بعد کے وظیفے کا ذکر، وغیرہ وغیرہ اس کے بعد فرض نماز کے بعد کی دعائیں زیر ترجمہ ہیں۔ پھر نماز کی رکعتوں کا بیان ہے، فرض سنت نفل وتر وغیرہ سب کا بیان ہے، دعا قنوت کا ذکر و مسائل مع ترجمہ، دعا بھی ہے پھر مسافر کی نماز کے احکام ہیں۔ بیمار کی نماز کے احکام ہیں۔ دو نمازوں کو جمع کرنے کے مسائل ہیں، تراویح کی نماز کا طریقہ اور مسائل ہیں، تہجد کی نماز کا طریقہ، رکعتوں کی تعداد اور مسائل تہجد وغیرہ کا بیان ہے

ساتھ ہی جمعہ کا مکمل بیان ہے، جمعہ کا وقت، جمعہ کے دن کے مسنون کام، خطبے کا بیان، نماز جمعہ کا بیان و مسائل و فضائل، گاؤں میں جمعہ کا بیان، ظہر احتیاطی کی تردید، جمعہ کے دن کی سنتوں کا بیان، اذان جمعہ کا بیان، جمعہ کی مسنون قرأت وغیرہ، پھر جنازے کی نماز کا بیان، اس کا طریقہ، اس کی تکبیریں، اس کی دعائیں مع ترجمہ، اس کی صفیں اور اس موقعہ پر جو بدعتیں مروج ہیں ان کی تردید، پھر عیدین کی نماز کی ترکیب، تکبیریں، وقت اور جملہ مسائل، پھر کسوف و خسوف کی نماز کا طریقہ اور مسائل، اس موقعہ کے خطبے کا بیان، پھر صلوٰۃ استسقاء یعنی قحط سالی کے موقعہ پر بارش طلب کرنے کی نماز کا مفصل پورا بیان ہے۔ اس کا وقت، اس کے لئے نکلنے کا طریقہ، اس کی نماز، اس کا خطبہ، اس کی دعا، اس دعا کا طریقہ، چادر گھمانے کا طریقہ اور مسئلہ، ساتھ ہی اس موقعہ کی مسنون دعائیں وغیرہ۔ حروف بڑے بڑے، چھاپہ بہت صاف، سیاہی چمکدار، زبان و بیان بہت سلیس اور بامحاورہ جسے عورتیں اور بچے بھی سمجھ سکیں۔ کاغذ دبیز چکنا موٹا دیرپا، ٹائٹل رنگین، خوب صورت چکنا، گلیز اور نہایت دیدہ زیب، ہر مسئلہ کا حوالہ حدیث، ہر کام ہر دعا ہر مسئلہ صرف قرآن و حدیث سے۔ الغرض یہ کتاب آپ کو نبی کی نماز بتائے گی۔ نماز کی ترکیب اور مسائل مطابق حدیث آپ کو سکھائے گی یقین مانئے کہ یہ کتاب دیکھ کر آپ کو حضور کی نماز صحیح طور پر معلوم ہو جائے گی، مسائل میں کوئی کھٹکا باقی نہ رہے گا، عورتوں کو پڑھائیے، بچوں کو پڑھائیے، مکتبوں اور مدرسوں میں پڑھوائیے، قیمت ایک کی تین آنے زیادہ تعداد میں خریدنے والوں سے ایجنسی کے کاٹے ... لئے

سردار اہل حدیث مولانا ابو الطیب صدیق حسن خاں نواب بھوپال کی اردو تفسیر ترجمان القرآن

یہ تفسیر نایاب ہے ہمارے پاس اس کا پہلا حصہ جس میں سورۂ فاتحہ کی اور سورۂ بقرہ کی مکمل تفسیر ہے بہت تھوڑی تعداد میں موجود ہے۔ ۱۳۰۱ھ کا مطبع انصاری اہل حدیث دہلی کا چھپا ہوا ہے۔ اس اخبار سے ڈیوڑھے لمبے چوڑے صفحات میں ڈھائی سو سے زائد صفحات ہیں۔ بالکل صحیح سالم غیر مستعمل نسخے ہیں۔ اصلی قیمت ڈھائی روپے ہے لیکن باوجود نایاب ہونے کے ہم صرف دو روپے میں بھیج دینگے

امام شافعیؒ کی فقہ کی نایاب کتاب اردو زبان میں

آپ اس سے معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ دونوں مذہب حنفی شافعی جو برحق کہلاتے ہیں، ان دونوں کے ماننے والے بھی ہندوستان میں ہیں۔ ان میں کس قدر اختلاف ہے نیز دونوں کے دلائل بھی آپ کے سامنے آ سکتے ہیں حنفیت کے غلبے نے شافعیت پر چھاپا کر کے گویا فنا کر دیا ہے یہ کتاب بھی اہل حدیث کے مطبع انصاری دہلی کی چھپی ہوئی ہے ... صفحات کی ہے قیمت اصلی آٹھ آنے ہے لیکن ہم رعایتی قیمت صرف چار آنے پر بھیجینگے یہ کتاب بھی نایاب ہے۔ جلدی منگوالیجئے + + + +

تاریخ اہلحدیث

حدیث کی کتابیں کب لکھی گئیں، قرآن شریف کب لکھا گیا، فقہ کی کتابیں کب لکھی گئیں، مذہب اہل حدیث کب سے ہے، تقلیدی مذاہب کب سے ہیں، محمدی نام کب سے ہے، حنفی کب سے ہوئے، پھر یہ ثابت کیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی کوئی تصنیف نہیں، ایک حرف ان کا اپنا لکھا ہوا دنیا میں نہیں، کتب فقہ میں ان کے مسائل ... پھر اہل حدیث پر جتنے اعتراضات جو بعض حنفیوں نے کئے تھے ان کے جواب ہیں، پھر حنفیہ پر جتنے بھی اعتراضات ہیں ... کتاب اہلحدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے جواب کے لئے کافی ہے۔ قیمت ہے آنے۔

ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

حضرت العلامہ مولانا مولوی محمد صاحب مدظلہ پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا۔

ویلیو پے ایبل نمبر ۲۱۴۴ ۔ بخدمت جناب مہتمم صاحب رسالہ جامعہ قرول باغ دہلی
New Delhi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم
(رسول کی مخالفت کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈریں) (قرآن مجید)

مسلک سلف کے سالک علمائے حدیث کی جنت الفردوس کو سدھاری ہوئی روحیں

اخبار محمدی دہلی

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ غیر شریعت سے مسلمانوں کو بچانا۔
۵۔ اہل حدیث پر سے بے جا اتہامات ... عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کرکے اُن کے سچے مذہب قرآن و حدیث ... مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ ... صحیح مسائل ... بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جائیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ... ہے۔
... روپے بھیجے ... نام ... اخبار جاری کیا جاتا ہے ... قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج دیجئے ورنہ خریداری ... منگاتے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اُجرت پر درج کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتے ہیں۔
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ ...
۷۔ خط و کتابت ... منیجر اخبار محمدی ... ہونی چاہیئے ... نمبر خریداری ...

یادگار خطیب الہند مولانا مولوی محمد صاحب جونا گڑھی غفر لہ مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر۔ مولوی سید تقریظ احمد سہسوانی

جلد ۱۸ | دہلی | ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۵ جون ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۲

اعتذار

ناظرین کرام! آپ کا قدیمی مبلغ اخبار محمدی تین مہینے کی لمبی غیر حاضری کے بعد آج پھر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے آپ کو اس کی غیر حاضری کے زمانہ میں انتظار کی جو سخت گھڑیاں جھیلنی پڑیں وہ اکثر احباب کے خطوط سے ہم کو بھی معلوم ہوتی رہیں۔ ہم کو خود بھی اس کا اچھی طرح احساس تھا بقول شخصے ہجر کی راتیں تو کاٹے نہیں کٹتیں وہی خوشی کے گھڑیوں میں گذر جاتے ہیں کیسے احباب کی اطلاعات اور زیادہ پریشانی اور قلق کا باعث ہوتی تھیں، مگر ہم مجبور تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ حضرت الشیخ مولانا محمد صاحب غفر اللہ لہ کے انتقال کے فوراً بعد ہی کمیٹی (جو مولانا مرحوم کے کاروبار بچوں کی سرپرستی و تربیت کے لئے روسائے دہلی نے منتخب اور چیدہ حضرات پر مشتمل ہے) نے فیصلہ کیا کہ مولانا مرحوم کی یادگار اخبار محمدی و کتب جاری رکھا جائے۔ چونکہ اخبار کی اجازت حکومت کی جانب سے مولانا مرحوم ہی کے نام سے تھی وہ انتقال کے ساتھ ختم ہو گئی۔ لہٰذا اجازت کے لئے مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے سعید احمد کے نام سے فوراً درخواست دی گئی اور جلد سے جلد اجازت حاصل کرنے کی متواتر کوشش کی گئی مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، خلاف توقع تاخیر پر تاخیر ہوتی رہی اس عرصہ میں کئی درخواستیں دی گئیں۔ الغرض ۹ رجون ۱۹۴۱ء کو خدا خدا کرکے اجازت مل گئی۔ فالحمد للہ۔ اب ہم نے ارادہ کیا ہے کہ اس یادگار کو برابر جاری رکھیں لیکن یہ کام اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور قوم کے احباب و بزرگوں کی مدد کے بغیر چلنا ناممکن ہے۔ لہٰذا ہمدردان اہل حدیث کی خدمت میں عرض ہے کہ صاحب قلم حضرات مضامین اور دولتمند احباب مالی امداد سے ہمیشہ اس طرف متوجہ رہیں۔ اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ اخبار محمدی کی ترغیب دلاکر خریداری بڑھائیے اور ہر قسم کی کتابی فرمائش کے وقت سب سے پہلے دفتر محمدی کو یاد فرمائیے۔ اس وقت یہ امداد ہم خرما و ہم ثواب کے موافق تبلیغ کے ساتھ ساتھ یتیموں کی پرورش کا ثواب بھی آپ کو دلائے گی۔

مولانا مرحوم کی اطلاع کے موافق خطبات محمدی کا سلسلہ بھی جلد کے ختم تک اخبار محمدی میں برابر جاری رہے گا ان شاء اللہ۔

"تقریظ احمد"

تعزیت نامہ و تاریخ فوت مولانا محمد صاحب مرحوم

آہ! رخصت آج ہم سے فرد کامل ہو گیا
سالک توحید جو اکثر یہاں تھا ہمیں
ہر مُوَحِّد آج اُن کے ہجر میں بیتاب ہے
اتفاقاً ناگہاں کتنی جوانی کی رحلت کی خبر
شخص ہیں کی مدح میں کل تک ...

دار فانی چھوڑ کے جنت میں داخل ہو گیا
ساقیٔ کوثر کے زمرے میں وہ شامل ہو گیا
ان کے جاتے ہی دگرگوں رنگ محفل ہو گیا
سنتے ہی ہر صاحب دل آہ بیدل ہو گیا
آج ان کی یاد میں ہم کو بھی ... ہو گیا

سال رحلت کی ... یہ تاریخ ...
وہ جواب کے ساتھ جنت میں داخل ہو گیا

گورکھپوری — ... قیس

ایڈیٹر۔ مولوی سید تقریظ احمد سہسوانی

قیامت قریب آ - تیار ہوجائیے

(از ایڈیٹر)

روزانہ صبح ہی سورج طلوع ہوکر غروب ہوتا
چاند نکل کر ڈوب جاتا ہے۔ رات آکر جلد غائب ہو
جاتی، اور دن بھی دیکھتے ہی دیکھتے اندھیرے میں
چھپ جاتا ہے۔ اسی طرح عمریں تمام ہوگئیں ؎

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے۔

اگر غور کیا جائے تو کل کی بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تھا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی
الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ط میں اس زمین میں کوئی خلیفہ مقرر
کرنے والا ہوں۔ آج شرعی وتاریخی دفاتر ہم کو بتا رہے
ہیں کہ اس واقعہ (تقرر خلافت) کے بعد لاکھوں نبی
اور مصلح وریفارمر اس دنیا میں آئے اور چلے گئے، ان
مخصوص ہستیوں کے علاوہ عام انسان بے شمار گذر
چکے ہیں، بلکہ نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو بھی اس دار فانی سے کوچ فرمائے ہوئے
۱۳۵۰ سال سے بھی زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر دنیا
برابر ترقی کی طرف قدم بڑھائے چلی جارہی ہے،
لیکن اگر عقل (چشم بصیرت) سے دیکھا جائے
تو بالکل اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے، ہر چیز برابر
گھٹتی اور کمی کی طرف جارہی ہے۔ ہم سے پہلے لوگوں
کو جو قوتیں حاصل تھیں ہم ان سے بالکل محروم ہیں
بلکہ خود ایسے اسباب ہم پیدا کررہے ہیں، جن سے
قوتیں دن بدن کم ہوکر فنا کی طرف تیزی کے ساتھ
جارہی ہیں۔ سچ ہے ؎

اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا
طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

اسی واسطے ہماری بعد والی نسل ہم سے بہت زیادہ
کمزور ہے اور ہورہی ہے۔ پہلے زمانہ کی طرح اب
گرمی نہیں پڑتی، نہ اس قدر بارش ہی ہوتی ہے جس
سے کافی پیداوار ہوکر دنیا کی پرورش کا باعث ہو،
نہ دھوپ میں گرمی ہی ہے اور نہ چاند میں روشنی،
زوال قمر سے ہوا ہمکو ثابت

نہیں رہتا یکساں زمانہ کسی کا

غرض ہر چیز ظاہر طور پر گھٹتی اور فنا ہوتی معلوم
ہورہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تھا کہ قیامت کے قریب یَتَقَارَبُ الزَّمَانُ الخ
زمانہ بہت جلد ختم ہونے لگے گا، یہاں تک کہ
ایک سال مہینہ کی برابر اور مہینہ ہفتہ کی مانند اور
ہفتہ ایک دن کی طرح باتوں باتوں میں گذر جائیگا،
ونیز ارشاد فرمایا یَقِلُّ الْعِلْمُ وَیَکْثُرُ الْجَھْلُ ہو
جانے کی وجہ سے جہالت وبے عقلی بہت بڑھ جائے
گی۔ اس کے نتیجے کے طور پر ہر قسم کی برائیاں بے
تکلف ہونے لگیں گی بلکہ برائی کو برائی بھی نہ سمجھا جائیگا
ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مجمع عام میں وعظ فرمارہے تھے ناگاہ
ایک اعرابی (دیہاتی) نے آکر پوچھا، قیامت کب
ہوگی؟ آپ نے فرمایا اِذَا ضُیِّعَتِ الْاَمَانَۃُ
جب امانت برباد کردی جائے۔ اس نے فوراً
سوال کیا کَیْفَ اِضَاعَتُھَا امانت کی بربادی
کس طرح ہوگی؟ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ
اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ (مشکوٰۃ بحوالہ بخاری)
جب عام طور پر انتظامی اور حکومت وسیاست
کے کام نالائقوں اور نااہلوں کے سپرد کردیئے جائیں
تو قیامت کے (عنقریب آنے کے) منتظر رہنا۔

علامات کا ظہور

آج کل یہ علامتیں ہر چشم بینا کو اپنی طرف متوجہ
کرکے قبول اسلام کی پُر زور دعوت دیتی، اور
ہادی اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا
بزبان حال اعلان کررہی ہیں۔

علم کی کمی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا
گیا کہ تعلیم برابر جاری رہتے ہوئے علم کس طرح
کم ہوجائے گا؟ تو فرمایا، اللہ تعالیٰ لوگوں سے علم
اس طرح نہیں چھینے گا کہ کتابوں کے کاغذ یا حروف
غائب ہوجائیں وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ
الْعُلَمَاءِ لیکن علماء کو دنیا سے اٹھالے گا۔ لہٰذا
ان کے ساتھ علم بھی قبر میں چلا جائے گا۔ اسی
واسطے عالم کی موت کو دنیا کی موت کہتے ہیں۔

آہ مولانا محمد غفر اللہ لہٗ

بقرہ عید کے مہینے میں وطن تشریف لے گئے
محرم کے آخر میں برابر خط آتے رہے "میں آٹھ
دس روز میں آرہا ہوں" یہ کس کو معلوم تھا کہ
یہ آخری سفر ہے۔ آہ ؎

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

افسوس کہ ان کے ساتھ سینے کے علمی ذخیرے
بھی مدفون ہوگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

نااہلوں کا انتظام

اب قوم کے بزرگوں نے مجھ کو اس گدی پر
بٹھادیا ہے اور بمصداق اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ
میں نے اس کو قبول بھی کرلیا ہے اگرچہ میں اس
جگہ کے لئے نہایت ہی درجہ نااہل ہوں، مگر اب
بیٹھ گیا ہوں تو آرزو ہے کہ ارحم الراحمین میری مدد
فرمائے (آمین) اور قوم کے بزرگ بھی نظر عنایت
فرمائیں تاکہ ہمارے بزرگ کی یہ یادگار قائم رہے
اور ان کے واسطے باقیات صالحات کا ذریعہ ہو،
میری دلی دعا وتمنا ہے کہ اللہ ان کی اولاد میں سے
ان کا سچا جانشین پیدا کرے۔ اور سب چھوٹے
بڑوں کا خود کفیل ہو اور مرحوم کو اسلامی خدمات
کا بہترین بدلہ دے (آمین) +

تعزیت نامے

مولانا مرحوم کی اچانک وفات سے متاثر جن
احباب کے تعزیت نامے دفتر میں موصول ہوئے ہیں
ہم ان کے شکر گذار ہیں ہمیں افسوس ہے کہ وہ بسبب
عدم گنجائش درج اخبار نہیں کئے جاسکے آئندہ اشاعت
میں کچھ مراسلات درج اخبار کئے جائینگے انشاء اللہ

(از تقریظ احمد)

ساری دنیا کے مقلد غیر مقلد بنگئے

حضرت مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم نے تقلید کے رد میں بہت سی کتابیں اور بیشمار مضمون لکھے ہیں۔ لیکن ذیل میں جو مضمون درج کیا جا رہا ہے یہ حضرت علامہ کا آخری مضمون ہے۔ اسکا مسودہ مولانا کے انتقال کے بعد جوناگڈھ سے آیا تھا۔ اور انتقال سے چند روز پہلے لکھا گیا تھا۔ "مدیر"

مقلدین نے تقلید کی تعریف یوں کی ہے کہ غیر نبی کی جملہ باتوں کو بلا دلیل بطور حکم شرعی کے مانتے چلے جانا۔ چنانچہ جمع الجوامع میں لابن السبکی جلد ۲ صفحہ ۲۵۱ میں ہے أَخْذُ قَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةِ دَلِيْلِهِ نبی کے سوا اور کی بات کو دلائل معلوم کئے بغیر لیتے چلے جانا۔ مسلم کے [illegible] میں ہے اَلتَّقْلِيْدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ حُجَّةٍ یعنی بلا دلیل کے کسی کے قول پر عمل کرنے کا نام تقلید ہے۔ مختصر ابن حاجب جلد ۲ صفحہ ۳۰۰ میں ہے فَالتَّقْلِيْدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ غَيْرِكَ مِنْ غَيْرِ حُجَّةٍ یعنی کسی کے قول پر بغیر دلیل کے عمل کرنا تقلید ہے۔ مسلم الثبوت مجتبائی صفحہ ۵ میں ہے أَمَّا الْمُقَلِّدُ فَمُسْتَنَدُهُ قَوْلُ مُجْتَهِدِهٖ وَلَا ظَنُّهٗ وَلَا ظَنُّهٗ یعنی مقلد کی دلیل صرف اس کے امام کا قول ہے۔ نہ تو وہ خود تحقیق کر سکتا ہے نہ اپنے امام کی تحقیق پر نظر ڈال سکتا ہے۔ شامی مصری جزو اول صفحہ ۵۵ پر لکھا ہے يَحِلُّ الْإِفْتَاءُ بِقَوْلِ الْإِمَامِ بَلْ يَجِبُ وَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ مِنْ أَيْنَ قَالَ یعنی امام کے ہر قول پر فتویٰ دینا حلال ہے بلکہ واجب ہے اگرچہ اس کا علم نہ ہو، کہ امام کے پاس کیا دلیل ہے۔ بلکہ اسی کتاب کی اسی جلد کے صفحہ ۶۲ میں تحریر ہے ؂

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا أَعْدَادَ رَمْلٍ
عَلٰى مَنْ رَدَّ قَوْلَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ

یعنی ہمارے رب کی لعنتیں ریت کے ذروں کی گنتی کے برابر نازل ہوں اُن لوگوں پر جو امام ابو حنیفہ کا قول رد کریں۔ توضیح مع تلویح اور دیگر حواشی مطبوعہ خیریہ مصر جلد اول صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے فَأَمَّا الْمُقَلِّدُ فَالدَّلِيْلُ عِنْدَهٗ قَوْلُ الْمُجْتَهِدِ فَالْمُقَلِّدُ يَقُوْلُ هٰذَا الْحُكْمُ وَاقِعٌ عِنْدِيْ لِأَنَّهٗ أَدّٰى إِلَيْهِ رَأْيُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَكُلُّ مَا أَدّٰى إِلَيْهِ رَأْيُهٗ فَهُوَ وَاقِعٌ عِنْدِيْ یعنی مقلد کی دلیل صرف اس کے امام کا قول ہے مقلد یہی کہے کہ اس مسئلہ کا یہی حکم ہے، اس لئے کہ میرے نزدیک وہی صحیح ہے۔ توضیح مصری صفحہ ۱۰ میں ہے قَوْلُ الْمُجْتَهِدِ دَلِيْلٌ لَهٗ یعنی مقلد کی دلیل اس کے امام کا قول ہے۔ تلویح کے اسی صفحہ میں ہے لَمْ يَكُنْ عِلْمُ الْمُقَلِّدِ حَاصِلًا عَنِ الْأَدِلَّةِ یعنی مقلد قرآن حدیث اجماع قیاس سے علم حاصل نہیں کر سکتا۔ تلویح مصری صفحہ ۸۳ جزو اول میں ہے فَعِلْمُ الْمُقَلِّدِ لَمْ يَحْصُلْ مِنَ النَّظَرِ فِي الدَّلِيْلِ یعنی مقلد کو کسی دلیل سے علم حاصل کرنے کا حق نہیں، بلکہ محض امام کا قول اس کا علم اور اس کی دلیل ہے۔ توضیح مصری جزو اول صفحہ ۱۳۶ میں ہے فَالْأَدِلَّةُ الْأَرْبَعَةُ إِنَّمَا يَتَوَصَّلُ بِهَا الْمُجْتَهِدُ لَا الْمُقَلِّدُ یعنی قرآن حدیث اجماع قیاس سے مسئلہ سمجھنا مجتہد کا کام ہے مقلد کا نہیں اسی صفحہ میں لکھتے ہیں فَإِنَّ تَحْقِيْقَ الْمُقَلِّدِ أَنْ يُقَلِّدَ مُجْتَهِدًا يَعْتَقِدُ حَقِيَّةَ رَأْيِ ذٰلِكَ الْمُقَلَّدِ یعنی مقلد کو تحقیق کرنے اور دلائل ٹٹولنے سے دور کا بھی کچھ سروکار نہیں، اس کی تحقیق تو صرف یہی ہے کہ جس مجتہد کی رائے کو اچھی جان کر وہ اس کی تقلید کر رہا ہے، اس کی بے دلیل بات مانتا چلا جائے۔ صفحہ ۱۲۵ پر لکھتے ہیں لَيْسَ دَلِيْلُ الْمُقَلِّدِ مِنْهَا یعنی نہ تو قرآن مقلد کی دلیل ہے نہ حدیث، نہ اجماع، نہ قیاس، یعنی تقلید اس کا نام ہے کہ قرآن حدیث اجماع قیاس سب کو چھوڑ دے اور ہر ہر مسئلہ میں صرف اپنے امام کے قول کو حق پر جانے اور آنکھیں بند کئے ہوئے بلا تحقیق اس پر عمل کرتا چلا جائے۔ درمختار مصری جزو ۴ صفحہ ۱۳۵ میں ہے لَا يُفْتِيْ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِقَوْلِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ یعنی مقلد حنفی سوائے امام اعظمؒ کے قول کے نہ تو کوئی فتویٰ دے نہ کسی اور کے قول پر کبھی عمل کرے۔

مندرجہ بالا اقوال سے ثابت ہوا کہ تقلید یہ ہے کہ انسان اپنی خداداد قابلیت کا خون کر ڈالے اپنی ضمیر کا گلا گھونٹ دے، اپنی عقل کو رو بیٹھے، اپنے دل و دماغ کو بے کار کر دے، تحقیق کی گردن پر چھری پھیر دے، قرآن حدیث سے بے نیاز ہو جائے کسی ایک امام کے پیچھے لگ جائے اور اپنی آنکھیں کھو دے، اسی لئے اعلام الموقعین صفحہ ۲۱۷ میں لکھا ہے لَا فَرْقَ بَيْنَ بَهِيْمَةٍ تُنْقَادُ وَإِنْسَانٍ يُقَلِّدُ یعنی چوپائے جانور اور مقلد میں کوئی فرق نہیں اور مرجانی شرح توضیح تلویح جزو اول صفحہ ۹۳ میں ہے لَيْسَ التَّقْلِيْدُ بِعِلْمٍ وَلَا الْمُقَلِّدُ بِعَالِمٍ یعنی تقلید علم نہیں اور مقلد عالم نہیں۔ ناظرین! تقلید کی تعلیم اور مقلد کا فرض تو آپ نے ان تعریفوں اور ان اقوال سے معلوم کر ہی لیا۔ میں محمدی کے اس نمبر میں اس کی بابت اور کچھ نہ لکھوں گا صرف ان چاروں اماموں کے بعض اقوال پیش کر دوں گا، جن کی جدا جدا تقلید کی جاتی ہے پھر آپ خود انصاف کر لیں کہ یہ تقلید خود اماموں کے فرمان کے بموجب بھی غیر مقلدی ہے یا نہیں؟ سنئے!

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُخْطِئُ وَأُصِيْبُ فَانْظُرُوْا فِيْ رَأْيِيْ فَكُلُّ مَا وَافَقَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ وَكُلُّ مَا لَمْ يُوَافِقْ فَاتْرُكُوْهُ (محمد بن سنہ) یعنی میں ایک انسان ہوں کبھی میری بات ٹھیک ہوتی ہے کبھی غلط ہوتی ہے۔ تم میری اس بات کو لے لو جو کتاب و سنت کے مطابق ہو اور جو ان میں سے کسی کے خلاف ہو اُسے ہرگز نہ مانو۔ آپ فرمایا کرتے تھے مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَأْخُوْذٌ مِنْ كَلَامِهٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الصارم صفحہ ۱۱۱) یعنی دنیا میں کوئی ایسا نہیں جس کی بعض باتیں سچی اور درست اور بعض باتیں غلط اور نادرست نہ

ہوتی ہوں۔ اُن کی اچھی باتیں نہ لے لی جاتی ہوں اور بری باتیں نہ چھوڑ دی جاتی ہوں، سوائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کی تمام باتیں سچی اور اچھی، آپ کی تمام باتیں لینے ماننے قبول کرنے اور عمل کرنے کے قابل۔ فرماتے ہیں قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَمَّ ھٰذَا الْاَمْرُ وَاسْتَکْمَلَ فَاِنَّمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّتَّبَعَ اٰثَارُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ وَلَا تُتَّبَعِ الرَّاْیُ وَاِنَّہٗ اِذَا اتُّبِعَ الرَّاْیُ جَاءَ رَجُلٌ اٰخَرُ اَقْوٰی مِنْکَ فَاتَّبَعْتَہٗ اَرٰی ھٰذَا الْاَمْرَ لَا یَتِمُّ یعنی حضورؐ فوت ہوگئے، اور دین کامل ہو چکا، ہمیں صرف احادیث نبوی اور اقوال صحابہؓ کافی ہیں، اگر رائے کی تابع داری کا دروازہ کھولا گیا تو آج ایک شخص کی ہم نے مانی کل دوسرے اُس سے اعلیٰ شخص کی پھر تو گویا ہمارے نزدیک خدا کا دین ناقص اور ادھورا ہے (جزء تاریخ خطیب بغدادی صفحہ ۱۴۴)۔

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لَا تُقَلِّدْنِیْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَلَا الشَّافِعِیَّ وَلَا الْاَوْزَاعِیَّ وَلَا الثَّوْرِیَّ وَخُذْ مِنْ حَیْثُ اَخَذُوْا (عقد الجید) یعنی خبردار ہرگز ہرگز میری تقلید نہ کرنا، نہ مالک کی، نہ شافعی کی، نہ اوزاعی کی، نہ ثوری کی۔ بلکہ جہاں سے یہ بزرگ احکام لیا کرتے تھے وہیں سے تم بھی لیا کرو، یعنی صرف قرآن وحدیث سے۔ آپ کا یہ بھی ارشاد ہے، لَیْسَ لِاَحَدٍ مَعَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کَلَامٌ (عقد الجید) یعنی خدا اور رسولؐ کے کلام کے ہوتے ہوئے کسی کا کلام کوئی چیز نہیں۔ آپ فرماتے ہیں ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ خَیْرٌ مِّنْ رَّاْیِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ (صفحہ ۱۱۱ جزء تاریخ خطیب بغدادی) یعنی ضعیف حدیث بھی امام ابوحنیفہ جیسے کی رائے سے افضل و بہتر ہے۔

حضرت امام شافعیؒ لکھتے ہیں اِذَا وَجَدْتُّمْ فِیْ کِتَابِیْ خِلَافَ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُوْلُوْا بِسُنَّتِہٖ وَدَعُوْا مَا قُلْتُ (بیہقی) یعنی جب تم میری کتاب میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کچھ پاؤ، تو میرے قول کی کچھ پرواہ نہ کرو، اور سنت نبوی کو مضبوط تھام لو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَاِذَا رَاَیْتُمْ کَلَامِیْ یُخَالِفُ الْحَدِیْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِیْثِ وَاضْرِبُوْا بِکَلَامِیْ الْحَائِطَ (عقد الجید) یعنی صحیح حدیث میں جو وارد ہوا ہو وہی میرا مذہب ہے۔ جب تم میرے کلام کو حدیث کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو، اور میرے قول کو دیوار پہ دے مارو۔ آپ سے ایک مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے آپ اس کے متعلق ایک حدیث سُنا دیتے ہیں کہ اس حدیث میں اس مسئلہ کا یہ حکم ہے۔ سائل کہتا ہے کیا آپ بھی یونہی فرماتے ہیں؟ امام صاحب کپکپانے لگتے ہیں، چہرے کا رنگ بدل جاتا ہے اور نہایت خفا ہو کر فرماتے ہیں مجھے کون سی زمین اپنی پیٹھ پر چلنے دے گی؟ اور کون سا آسمان مجھے اپنے سائے تلے رکھے گا؟ اگر میں حدیث نبویؐ کے خلاف کہوں۔ خدا کے پیغمبرؐ کا فرمان سر آنکھوں پر ہے (رواہ محمد بن محمد بن سہا) دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کیا تو مجھے زنار باندھے ہوئے یا کسی گرجے میں سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہے؟ یعنی میں فرمان رسالتؐ کے خلاف کچھ کہوں تو کافر اور نصرانی نہ بن جاؤں؟ اسی طرح آپ کا فرمان ہے کہ اگر میں کوئی حدیث بہ سند صحیح بیان کروں اور پھر اس کے خلاف فتویٰ دوں، تو اُشْھِدُکُمْ اَنَّ عَقْلِیْ قَدْ ذَھَبَ تم سمجھ لینا میری عقل جاتی رہی (ربیع) بلکہ تقلید کی مذمت بیان فرماتے ہوئے آپ کا ارشاد ہوتا ہے کہ مقلد کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بینائی کے بعد اندھا بن جانا، یا روشن چراغ بجھا کر اندھیرے میں مارا مارا پھرنا۔ (منہج امام شعرادی)۔

ان تینوں اماموں کے یہ چند اقوال جمع کر کے میں چاہتا ہوں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بھی اس بارے میں چند اقوال بیان کردوں، کیونکہ میرا روئے سخن زیادہ تر برادران احناف سے ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَکِتَابُ اللّٰہِ یُخَالِفُہٗ فَاتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَقِیْلَ اِذَا کَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَالِفُہٗ قَالَ اتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِخَبَرِ الرَّسُوْلِ فَقِیْلَ اِذَا کَانَ قَوْلُ الصَّحَابَۃِ یُخَالِفُہٗ قَالَ اتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِقَوْلِ الصَّحَابَۃِ (روضۃ العلماء) یعنی جب میرا قول کتاب اللہ کے خلاف ہو تو اُسے چھوڑ دو، لوگوں نے پوچھا جب آپ کا فرمان حدیث رسولؐ کے خلاف ہو تو؟ فرمایا اس وقت بھی ترک کر دو۔ پوچھا گیا جب صحابہ کرامؓ کے خلاف ہو تو؟ فرمایا اس وقت بھی چھوڑ دو۔ آپ نے فرمایا لَا یَنْبَغِیْ لِمَنْ لَّمْ یَعْرِفْ دَلِیْلِیْ اَنْ یُّفْتِیَ بِکَلَامِیْ (الیواقیت والجواہر) یعنی جس شخص کو میری دلیل نہ معلوم ہو اُسے میرے قول پر فتویٰ نہ دینا چاہئے۔ اسی طرح آپ سے یہ بھی منقول ہے لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّاْخُذَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ یَعْلَمْ مِنْ اَیْنَ اَخَذْنَاہُ یعنی جب تک کوئی شخص ہمارے قول کی سند کتاب اللہ و سنت رسول اللہؐ سے نہ پائے، تب تک اس قول کو لینا اور اس پر عمل کرنا اُسے حرام ہے۔ نہایۃ النہایہ میں حضرت امام صاحبؒ کا یہ زریں قول مروی ہے کہ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ یعنی صحیح حدیث سے جو مسئلہ ثابت ہو جائے وہی میرا مذہب ہے، حنفی مذہب کی معتبر کتاب درمختار مصری جلد اول صفحہ ۵۰ میں ہے کہ حضرت امام صاحبؒ نے فرمایا اِنْ تَوَجَّہَ لَکُمْ دَلِیْلٌ فَقُوْلُوْا بِہٖ یعنی اگر تمہیں کوئی دلیل (قرآن وحدیث) مل جائے تو اسی پر عمل کرو اور اسی پر فتویٰ دو۔ شامی کے اسی صفحہ میں ہے اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ وَکَانَ عَلٰی خِلَافِ الْمَذْھَبِ عُمِلَ بِالْحَدِیْثِ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ مَذْھَبَہٗ وَلَا یَخْرُجُ مُقَلِّدُہٗ عَنْ کَوْنِہٖ حَنَفِیًّا بِالْعَمَلِ بِہٖ فَقَدْ صَحَّ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَقَدْ حَکٰی ذٰلِکَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْاَئِمَّۃِ وَنَقَلَہٗ اَیْضًا الْاِمَامُ الشَّعْرَانِیُّ عَنِ الْاَئِمَّۃِ الْاَرْبَعَۃِ یعنی جب صحیح حدیث امام صاحبؒ کے قول کے خلاف ملے، تو حنفی مقلد پر فرض ہے کہ امام صاحبؒ کے قول کو چھوڑ دے اور حدیث پر عمل کرے، اس سے وہ حنفیت اور

تقلید سے خارج نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ امام صاحبؒ
نے فرمایا ہے کہ جو کچھ صحیح حدیث میں ہو وہی میرا
مذہب ہے۔ ابن عبد البر نے اسے امام ابوحنیفہؒ سے
اور شعرانی نے اس قول کو چاروں اماموں سے نقل
کیا ہے۔ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی فتوے
دیتے یا کوئی مسئلہ بیان فرماتے تو ساتھ ہی ساتھ یہ
بیان فرما دیا کرتے هٰذَا رَأْيُ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ
يَعْنِي نَفْسَهُ وَهُوَ أَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ
بِأَحْسَنَ مِنْهُ فَهُوَ أَوْلَى بِالصَّوَابِ (عقد الجید)
یعنی یہ میری رائے ہے جو مقدور بھر کوشش کے بعد
ظاہر ہوئی، اگر کسی شخص کو اس سے بہتر بات مل جائے
تو وہی زیادہ اچھی اور قابل عمل ہے۔

امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند سے اپنی کتاب
تاریخ بغداد میں امام صاحبؒ کے حالات میں لکھتے
ہیں کہ آپ نے اپنے شاگرد رشید قاضی ابویوسفؒ
سے فرمایا لَا تَرْوِ عَنِّي شَيْئًا فَإِنِّي وَاللهِ مَا أَدْرِي
مُخْطِئٌ أَنَا أَمْ مُصِيبٌ یعنی تم میری روایت سے
مسائل نہ بیان کیا کرو۔ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ
میں نے ٹھیک مسئلہ بیان کیا یا غلط بیان کیا اسی
کتاب کی ایک اور روایت میں سند کے بعد ہے
وَيْحَكَ يَا يَعْقُوبُ لَا تَكْتُبْ كُلَّمَا سَمِعْتَ مِنِّي
فَإِنِّي قَدْ أَرَى الرَّأْيَ الْيَوْمَ فَأَتْرُكُهُ غَدًا وَ
أَرَى الرَّأْيَ غَدًا وَأَتْرُكُهُ بَعْدَ غَدٍ یعنی اے
ابویوسف تم مجھ سے جو کچھ سنو، اسے ہرگز نہ لکھو۔ ایک
مسئلہ کی بابت میری رائے آج کچھ ہوتی ہے پھر اس
کے خلاف کل کچھ اور ہوتی ہے، اور کل کی بات پرسوں
میں بدل لیا کرتا ہوں۔ امام صاحبؒ کا یہ پاکیزہ فرمان
بھی سنئے، فرماتے ہیں إِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامَنَا يُخَالِفُ
ظَاهِرَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ فَاعْمَلُوا بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ
وَاضْرِبُوا بِكَلَامِنَا الْحَائِطَ (میزان شعرانی) یعنی
تم ہمارے اقوال کو قرآن و حدیث کے خلاف پاؤ
تو انہیں دیوار پر دے مارو، اور قرآن و حدیث پر
عمل کرو۔ آپ فرماتے ہیں إِيَّاكُمْ وَالْقَوْلَ فِي
دِينِ اللهِ بِالرَّأْيِ وَعَلَيْكُمْ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ
فَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا ضَلَّ (فتوحات) لوگو! خدا
کے لئے دین میں رائے قیاس کرنے سے بچو، اور
حدیث کی تابعداری میں لگے رہو، اگر سنت رسول
کی تابعداری چھوڑی تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ فرماتے
ہیں حَرَامٌ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْرِفْ دَلِيلِي أَنْ يُفْتِيَ
بِكَلَامِي (میزان شعرانی) یعنی میری بات دلیل
(قرآن و حدیث) سے جسے معلوم نہ ہو اُسے میرے
کلام پر فتوی دینا حرام ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص
کوفہ میں آتا ہے، اور اس کے پاس دانیال کی
کتاب ہوتی ہے، امام صاحب اس پر اس قدر
بگڑتے ہیں کہ قریب تھا کہ اُسے قتل کروا لیں اور
نہایت غصہ کے ساتھ فرماتے ہیں أَكِتَابٌ ثَمَّ
غَيْرُ الْقُرْآنِ وَالْحَدِيثِ یعنی کیا دین خدا میں
قرآن و حدیث کے سوا تیسری چیز ملانی چاہتے ہو
(میزان شعرانی) آپ علی الاعلان یہ بھی فرمایا کرتے
تھے كَذَبَ وَاللهِ وَافْتَرَى عَلَيْنَا مَنْ يَقُولُ
عَنَّا إِنَّنَا نُقَدِّمُ الْقِيَاسَ عَلَى النَّصِّ وَهَلْ
يُحْتَاجُ بَعْدَ النَّصِّ إِلَى قِيَاسٍ یعنی جو شخص یہ کہتا
ہے کہ ہم قیاس کو صریح قرآن و حدیث پر مقدم
کرتے ہیں وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔ قرآن و حدیث
کی موجودگی میں رائے قیاس کی ضرورت ہی نہیں،

فضل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،
إِذَا وَرَدَتْ عَلَيْهِ مَسْأَلَةٌ فِيهَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
اتَّبَعَهُ أَوْ كَانَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ،
یعنی امام صاحبؒ کے پاس جب کوئی مسئلہ آتا
اور اس میں صحیح حدیث ہوتی تو آپ اسی کی پیروی
کرتے (جز تاریخ بغدادی صفحہ ۳۴) امام ابویوسفؒ
سے سوال ہوتا ہے کہ امام صاحبؒ نے حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ مسئلہ کہ لونڈی جب آزاد
ہو اور اس کا خاوند غلام ہو، تو آزاد ہوتے ہی اس پر
طلاق پڑ جائے گی، کیوں چھوڑ دیا؟ اور یہ مذہب
اختیار کیا کہ لونڈی کو اس صورت میں اختیار ہے
خواہ اپنا نکاح باقی رکھے خواہ چھوڑ دے تو فرمایا محض
اس حدیث کی بنا پر جس میں ہے کہ إِنَّ بَرِيرَةَ
حِينَ أُعْتِقَتْ خُيِّرَتْ یعنی بریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا جب آزاد ہوئیں تو انہیں نکاح باقی رکھنے، نہ
رکھنے کا اختیار دیا گیا (جز تاریخ بغداد صفحہ ۳۶)،
امام صاحبؒ اپنا مذہب خود بیان کرتے ہیں، فرماتے
ہیں آخُذُ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنْ لَمْ أَجِدْ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ لَمْ أَجِدْ فِي كِتَابِ
اللهِ وَلَا سُنَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ
بِقَوْلِ أَصْحَابِهِ آخُذُ قَوْلَ مَنْ شِئْتُ مِنْهُمْ وَ
أَدَعُ مَنْ شِئْتُ مِنْهُمْ وَلَا أَخْرُجُ مِنْ قَوْلِهِمْ
إِلَى قَوْلِ غَيْرِهِمْ فَأَمَّا إِذَا انْتَهَى الْأَمْرُ أَوْ جَاءَ
إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ وَابْنِ سِيرِينَ وَالْحَسَنِ
وَعَطَاءٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَدَّدَ رِجَالًا
فَقَوْمٌ اجْتَهَدُوا فَأَجْتَهِدُ كَمَا اجْتَهَدُوا۔ جز تاریخ بغداد ۳۶
یعنی میں سب سے پہلے مسئلے کو کتاب اللہ میں ٹٹولتا
ہوں، اور اس کو لیتا ہوں، اس میں نہ ملے تو حدیث
رسولؐ کو لیتا ہوں، اگر قرآن و حدیث دونوں میں نہیں
پاتا تو صحابہؓ کے اقوال پر عمل کرتا ہوں۔ اگر ان میں
اختلاف ہو، تو جس کے قول کو میں پسند کرتا ہوں لے
لیتا ہوں، اور دوسروں کے اقوال کو چھوڑ دیتا ہوں
لیکن اس صورت میں بھی رائے قیاس نہیں کرتا، نہ
کسی اور کے قول کو لیتا ہوں، ہاں جب قرآن و
حدیث اور اقوال صحابہؓ تینوں میں نہ پاؤں تو پھر بھی
ابراہیم نخعی، اور امام شعبی، اور ابن سیرینؒ، اور حسن
بصری، اور عطا تابعی، اور سعید بن مسیب جیسے جلیل
القدر بزرگ ہستیوں کی تقلید نہیں کرتا، بلکہ انہیں
مجتہد جان کر اور اُن کے کلام کو خطا سے پاک نہ مان کر
میں بھی ان کی طرح اجتہاد کرتا ہوں۔ اسی کتاب کے
صفحہ ۱۳۱ میں ہے کہ مزاحم بن زفر نے ایک مرتبہ
امام صاحبؒ سے دریافت کیا کہ حضرت یہ جو آپ
فتوے دیا کرتے ہیں، اور رائے قیاس سے مسائل
بتلایا کرتے ہیں کیا آپ کے نزدیک یہ سب حق ہیں؟
آپ نے فرمایا لَعَلَّهُ الْبَاطِلُ الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ
شاید یہ سراسر ناحق باطل اور غلط ہی ہوں، اور ان
کے غلط ہونے میں کوئی شک ہی نہ ہو، اسی کتاب
کے اسی صفحہ میں ہے کہ ایک شامی آپ سے فقہ
سیکھتا تھا جب وہ اپنے وطن جانے لگا تو آپ نے
اس سے پوچھا کہ کیا میرے یہ قیاسی مسائل اپنے ساتھ

لے جاؤ گے؟ اُس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تَحْمِلُ شَرًّا كَثِيْرًا یعنی تم بڑی بُرائی اٹھائے جا رہے ہو۔ صفحہ ۱۲۲ میں ہے کہ آپ نے اپنے ان قیاسی مسائل کی نسبت فرمایا عَامَّةُ مَا اُحَدِّثُكُمْ بِہٖ خَطَاءٌ یعنی میرے مسائل اکثر غلط ہیں خطا ہیں فرماتے ہیں مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَی الرَّأْسِ وَالْعَیْنِ وَمَا جَاءَ عَنْ اَصْحَابِہٖ اِخْتَرْنَا وَمَا كَانَ مِنْ غَیْرِ ذٰلِكَ فَنَحْنُ رِجَالٌ وَّهُمْ رِجَالٌ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف تو سر آنکھوں پر ہے، صحابہؓ کے ارشادات بھی چھانٹ لئے جائیں گے باقی لوگوں کے اقوال کے ہم مقلد نہیں جیسے وہ انسان تھے ہم بھی ہیں (مختصر المؤمل لابی شامہ)۔

برادران! آپ نے اس اختلاف کو بھی ملاحظہ فرمایا۔ کیا لطف ہے کہ مدعی سست گواہ چست۔ امام صاحب تو فرمائیں، میرے تمام اقوال ممکن ہے غلط ہوں۔ مقلدین کہیں امام صاحب بالکل معصوم ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن کے ہر قول کو سچا اور صحیح سمجھیں۔ امام صاحب تو فرمائیں جب تک میرے قول کی دلیل معلوم نہ ہو، اس پر عمل کرنا فتویٰ دینا حرام۔ مقلدین کہیں واجب۔ امام صاحب تو فرمائیں میری بے دلیل باتیں چھوڑ دیا کرو، مقلدین کہیں لے لیا کرو۔ امام صاحب تو فرمائیں ہر ہر مسئلہ میں قرآن حدیث ٹٹولو، مقلدین کہیں بھولے سے بھی نظر نہ ڈالو۔ امام صاحب تو فرمائیں جو صحیح حدیث میں ہو وہ میرا مذہب۔ مقلدین کہیں جو حدیث پر نظر ڈالے وہ بھی غیر مقلد۔ امام صاحب فرمائیں سوائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ایسا نہیں کہ جس کی سب باتوں کا ماننا ہم پر فرض ہو، مقلدین کہیں کوئی ایسا نہیں سوائے ہمارے مخصوص امام کے جس کی سب باتوں کا ماننا ہم پر فرض ہو۔ امام صاحبؒ تو فرمائیں رائے کوئی چیز نہیں، مقلدین کہیں صرف رائے ہی پر دین اسلام موقوف ہے۔ امام صاحبؒ تو فرمائیں تقلید ہرگز نہ کرو، مقلدین کہیں تقلید واجب اور ضروری ہے۔ امام صاحب تو فرمائیں خلاف حدیث میرے قول کو لینا حرام، مقلدین کہیں امام کے ایک قول کو بھی چھوڑنے والا ملعون۔ امام صاحبؒ تو فرمائیں، قرآن و حدیث ٹٹولو۔ مقلدین کہیں ہمارا یہ منصب ہی نہیں کہ قرآن و حدیث پر نگاہ ڈالیں۔ امام صاحبؒ تو فرمائیں کہ دلیل صرف قرآن و حدیث، مقلدین کہیں نہیں! بلکہ دلیل صرف امام صاحب کا فرمان۔ امام صاحب تو فرمائیں عمل بالحدیث کو چھوڑنے والا گمراہ، مقلدین کہیں حدیث پر عمل کرنے والا گمراہ۔ امام صاحبؒ تو فرمائیں میری باتوں کو بھی حدیث کے مقابلہ میں چھوڑ دو، مقلدین کہیں حدیث بلکہ قرآن کو بھی امام صاحبؒ کے فرمان کے مقابلہ میں چھوڑ دو۔ کون کہاں تک لکھے؟ اور اس مذہبی دنگل کے کس کس داؤں پیچ پر نظر ڈالے۔

ہمارا مقصد تو اس وقت صرف یہ ہے، کہ جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مقلد ہیں، در اصل سچے اور پختہ غیر مقلد وہی ہیں۔ تصویر کے دونوں رُخ آپ کے سامنے ہیں۔ جب مان لیا کہ مقلد کو امام صاحب کے سارے اقوال ماننے ضروری ہیں پھر امام صاحب کا یہ قول کہ میری باتیں بلا دلیل تسلیم نہ کرو میری باتیں قرآن و حدیث پر پیش کرو، موافق ہوں لیلو نا موافق ہوں چھوڑ دو۔ میری باتوں کی دلیل معلوم کئے بغیر اُن پر عمل نہ کرو۔ یہ بھی ماننے کے قابل ہے یا نہیں اگر کہو نہیں تو تقلید باطل۔ اگر کہو ہاں تو تقلید باطل، گئے دونوں جہاں سے پانڈے نہ حلوا ملا نہ مانڈے۔ میں انشاء اللہ کسی اور وقت یہ بھی بتلاؤں گا کہ تقلید کو صرف ایک خیالی سدِ سکندری بنا رکھا ہے۔ ورنہ مسائل کے اعتبار سے بھی مقلدین پختہ غیر مقلد ہیں۔

مقلد بھائیو! ذرا غور کرو۔ اماموں کے فرمان دیکھو، وہ خود اہل حدیث تھے۔ اہل حدیث بننے کی تمہیں نصیحت و وصیت کر گئے پھر تم پر افسوس ہے کہ تم اُن کی نصیحت و وصیت پر عمل نہ کرو۔ خدا ہم سب کو توفیق دے کہ صرف قرآن و حدیث کو اپنا امام بنا کر ائمۂ دین کے اس فرمان کو دل و جان سے قبول کرلیں اور تقلید کی پھانسی کے تختہ پر سے خود اماموں کے فرمان سے نجات پالیں۔ والسلام۔ "محمد"

سینۂ صد چاک سے کس نے اٹھائے اپنے ہاتھ؟
یک بیک دل پر الٰہی کیوں اُداسی چھا گئی؟

ہیں کہاں شوخیاں طبیعت کی کیا ہوئیں تیزیاں مسرت کی
کش مکش ہے جانِ حسرت کی کٹ چکی گھڑی مصیبت کی
نبض چلتی ہے موجِ غم کی طرح
آس ٹوٹی ہوئی ہے دم کی طرح

بزم ماتم ہے وادیٔ ایمن فرش گل ہے کہ دامن مدفن
رنگ گلبرگ تر ہے نارِ کفن آہ پُر سوز ہے کہ بادِ چمن
شمع بن کر امید روتی ہے
آرزو منہ لپیٹے سوتی ہے

کیا اُداسی ہے بزم عالم میں خاک اُڑتی ہے چشم پُر نم میں
اے مسرت پڑی ہے کس غم میں لٹ گیا ہے کس کے ماتم میں
کس نے دنیا سے انتقال کیا
فرقِ اُمید پائمال کیا

کس کا ماتم ہے ہر گلی میں آج جان باقی نہیں کسی میں آج
کیسی افسردگی ہے جی میں آج کچھ قضا بھی ہے بیکسی میں آج
دُور بیٹھی روئے یاس بیٹھی ہے
بے کسی بھی اُداس بیٹھی ہے

حضرت مولانا محمدؒ مغفور ہائے دنیا کو کر گئے رنجور
یہی اللہ کو تھا کچھ منظور ہو گیا دل پہ درد و غم مامور
کوئی سر پر نہیں رہا حامی
رہ گئی بھی تو ایک ناکامی

ہر طرف جوشِ آہ و زاری ہے حالتِ نزع سب پہ طاری ہے
جوش زن بحرِ اشک باری ہے دن قیامت ہے رات بھاری ہے
دل بیتاب اضطراب میں ہے
ہم ہیں بیدار بخت خواب میں ہے

الغرض ہے جہان بزم عزا پاسباں ہے دروں پہ آہ و بکا
رونقِ انجمن ہے رنج افزا سوگواروں سے ہے مکان بھرا
دل کو تسکین بھول بیٹھی ہے
کچھ مسرت بھی بھول بیٹھی ہے

کیا اٹھیں ہاتھ اب دعا کیلئے قلم اٹھتا نہیں ہے نازک سے
ناتوانی سی ناتوانی ہے دیدیا ہے جواب طاقت نے
نہ وہ اگلا سا شور باقی ہے
نہ طبیعت میں زور باقی ہے

نازک

خواتینِ اسلام اور میدانِ جنگ!

(از جناب محمد عنایت اللہ صاحب سیف حیدرآبادی متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

قرنِ اول کے وہ مجاہدین جرأت کو شب زندہ دار اور دن کو شہسوار تھے جن کی شان بلا شبہ کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ تھی۔ جن کے جذبہ ایمان و سرفروشی و ایثار و قربانی نے طوفانی سیلاب میں نہ صرف ایران و روم و ارض شام کی با عظمت و با شوکت سلطنتیں خس و خاشاک کی طرح بہگئیں بلکہ کرۂ ارض سے ذلالت۔ ضلالت۔ جہالت۔ بہیمیت استبداد۔ اور ظلم و ستم کا خاتمہ ہوگیا۔ اور ہر طرف امن و سلامتی۔ راحت و آسائش کے نغمے سنائی دینے لگے۔

جب ہم ان واقعات پر نظر کرتے ہیں تو خود بخود سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی اس شاندار ماضی کے بننے میں کیا صرف مردوں ہی کا ہاتھ تھا یا ان میں عورتوں کا بھی کوئی حصہ ہے؟ اس کے جواب میں تاریخ اسلام بے شمار مثالیں پیش کرتی ہے۔ جس سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ یہ صرف مردوں ہی کی شمشیر آبدار کا نتیجہ نہیں تھا۔ بلکہ اس میں خواتینِ اسلام کے شمشیر خارا شگاف کا بھی حصہ ہے۔ ہم اس دعوی کے ثبوت میں قرن اول کے چند تاریخی واقعات پیش کرتے ہیں۔

۱۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

آپ باوجود ایک کمسن خاتون ہونے کے میدانِ قتال میں جہاں رستم و اسفندیار جیسے بہادروں کے ہوش و حواس گم ہوجاتے ہیں ایک با ہمت و تجربہ کار فن جنگ کی طرح اپنے ہاتھوں سے مشکیزے بھر بھر کر زخمی سپاہیوں کی پیاس بجھاتیں انہیں اس کی کوئی پرواہ نہ ہوتی کہ تیر و سنان چل رہے ہیں یا نیزہ و کٹار۔

۲۔ جنگِ خیبر

اس جنگ میں جو فوج بھیجی گئی تھی اس کے ساتھ مدینہ منورہ سے چھ عورتیں بھی چلی تھیں جس کی خبر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ تھی۔ جب معلوم ہوا تو خفا ہو کر فرمایا۔ تمہیں فوج کے ساتھ آنے کی کس نے اجازت دی؟ عورتوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ دوائیں ہیں۔ معرکہ قتال میں ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کریں گی۔ ان کے جسموں سے تیر نکالیں گی ان کے کھانے پینے کا انتظام کریں گی۔ اس پر آپ نے اجازت دیدی اور بعد فتح خیبر مردوں کے ساتھ عورتوں کو بھی مال غنیمت کا حصہ دیا گیا۔

۳۔ جنگِ قادسیہ

ایک صحابیہؓ جو اس جنگ میں تھیں بیان کرتی ہیں کہ جب لڑائی کا خاتمہ ہوچکا تو ہم جتنی عورتیں فوج کے ساتھ گئی تھیں۔ رزم گاہ کی طرف لاٹھیاں لئے ہوئے چلیں۔ جہاں کوئی مسلمان مجروح نظر آیا اٹھا کر خیموں میں لائیں۔

۴۔ جنگِ اُحد

اس جنگ کا وہ دردناک نظارہ جو چند منٹ پیشتر فتح کی صورت میں تھا شکست کی صورت میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ بہادرانِ اسلام کے پاؤں میدانِ جنگ سے اکھڑ جاتے ہیں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کفاروں کے نرغہ میں آجاتے ہیں حتی کہ دندان مبارک شہید ہوجاتے ہیں۔ ایسے وقت جبکہ شیرانِ اسلام میں بھگدڑ مچ گئی ہے حضرت ام عمارہؓ پانی پلاتے پلاتے نہایت ہی حوصلہ سے دادِ شجاعت دینے لگیں۔ یہاں تک کہ خود زخمی ہوگئیں۔ لیکن میدان جنگ سے منہ نہ موڑا۔

اسی جنگ میں ام سلیطؓ نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ حضرت سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے عہد خلافت میں ان کو اسی بنا پر ایک خاص عطیہ دیا کہ انہوں نے ایسے وقت میں اسلام کی خدمت کی تھی جبکہ مردوں کے بھی قدم اکھڑ چکے تھے۔

۵۔ جنگِ خندق

ابوسفیان کے زیر کمان چوبیس ہزار کا انبوہ کثیر سامان حرب سے آراستہ و پیراستہ مدینہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کو آموجود ہوا ہے۔ ادھر تین ہزار جاں نثارانِ اسلام صرف ایمانی اسلحہ سے مسلح ہو کر صف آرا ہیں۔ گھر کے دشمن یہودیوں کی عہد شکنی کے اندیشہ سے مسلمانوں نے اپنی عورتوں کو قلعہ میں چھوڑا اور خود میدانِ کارزار میں دادِ شجاعت دینے لگے۔ چنانچہ یہودی مسلمانوں کو مصروفِ پیکار دیکھ کر اپنی بزدلی و بے ایمانی کے قیامت تک نہ مٹنے والے نقوش چھوڑتے ہوئے عورتوں پر حملہ کرنے کے لئے بڑھے اور ایک یہودی قلعہ کے پھاٹک تک پہنچ گیا۔ حضرت صفیہؓ (حضرت زبیرؓ بن عوام کی والدہ محترمہ) یہ دیکھ کر حسانؓ سے جو عورتوں میں تھے فرماتی ہیں کہ اسے جا کر مار دو مگر ان کی ہمت نہ ہوسکی۔ فرمایا یہ مجھ سے نہ ہوگا تب جناب صفیہؓ ایک گرز لے کر قلعہ سے نکلیں اور چشم زدن میں اس ملعون یہودی کو واصل جہنم کیا۔ یہ دیکھ کر یہودی گھبرا گئے کسی میں ہمت نہ ہوسکی کہ قلعہ کا رخ کریں۔ آپ نے واپس قلعہ میں آکر حسانؓ سے کہا کہ میں نے تو مار ڈالا ہے۔ آپ اس کے کپڑے اتار لائیے۔ میں عورت ہوں مرد کے کپڑے اتارتے شرم آئیگی۔ لیکن پھر بھی حسان کو قلعہ کے باہر جانے کی جرأت نہ ہوسکی۔

۶۔ جنگِ یمامہ

مسیلمہ کذاب مدعی نبوت و سجاح بنت حارثہ مدعیہ نبوۃ۔ میاں بیوی کے رشتہ میں منسلک ہو کر چالیس ہزار نبرد آزما مرتدین کو لئے مصروف پیکار ہیں۔ اور مقابل میں سیف اللہ خالد بن ولیدؓ صرف چار ہزار شیر کے مانند مجاہدین کے ساتھ۔ معرکہ کا رن پڑتا ہے۔ مسلمان پسپائی کے

ترتیب پہونچتے پہونچتے ایک زور شور کا حملہ کرتے ہیں جس کی تاب نہ لاکر لشکر کفار میدان چھوڑ باغ کی چار دیواری میں سد ہو جاتا ہے۔ شیر غزاں حضرت براء بن مالکؓ دیوار پر چڑھ کر اندر کود جاتے ہیں اور دروازہ کھولتے ہوئے جام شہادت نوش فرماجاتے ہیں اور مجاہدین اندر داخل ہوجاتے ہیں۔ دونوں طرف سے تیروں کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ کشتوں کے پشتے لگ جاتے ہیں ایسے خوفناک عالم میں وہی ام عمارہؓ جنہوں نے جنگ اُحد میں کفار مکہ کو ایک مسلم خاتون کے جوہر شجاعت کا لرزا دینے والا نظارہ دکھایا تھا۔ اس معرکہ میں سپاہیانہ بھیس بدلے ہوئے مرتدین کو تہ تیغ کر رہی ہیں۔ اس حالت میں کہ ایک ہاتھ کٹ گیا ہے لیکن مارتے مارتے خود بھی اس چار دیواری میں گھس گئیں۔ اور ہر طرف مسیلمہ کذاب کو ڈھونڈھتی ہیں۔ عین اُسی وقت جبکہ اس شیر دل ماں کے شیر دل فرزند حضرت عبداللہؓ اور وحشیؓ مسیلمہ کو واصل جہنم کر رہے تھے اُس جگہ پہنچ جاتی ہیں اور اس مردود کو خاک و خون میں تڑپتا دیکھ کر سجدہ میں گر جاتی ہیں اور خدا کا شکر بجالاتی ہیں۔

۷۔ جنگِ دمشق

اہل دمشق مجاہدین اسلام سے تاب مقابلہ نہ پاکر قلعہ بند ہو گئے۔ اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا۔ اس عرصہ میں ابوعبیدہؓ اور خالدؓ سیف اللہ مہم عراق سے مظفر و منصور محاصرین سے آملتے ہیں۔ لیکن باہم یہ رائے قرار پاتی ہے کہ محاصرے کے بجائے پہلے عساکر اسلام کو جو منتشر ہیں ان کو اکٹھا کیا جائے۔ چنانچہ محاصرہ اٹھا لیا جاتا ہے۔ اور تمام فوج اجنادین کیطرف چل پڑتی ہے۔ ابن الامۃ ابوعبیدہؓ کچھ فوج کے ساتھ عورتوں بچوں اور سامان رسد کو لئے پیچھے جا رہے ہیں۔ اس موقع کو غنیمت جان کر اہل دمشق قلعہ سے نکل پڑے۔ اور پیچھے سے اس مٹھی بھر فوج پر جو عورتوں بچوں اور سامان کو لئے جا رہی تھی حملہ کر دیا۔ اور عین اس وقت قیصر روم کی وہ کمک جو اہل دمشق کی مدد کے لئے بھیجی گئی وہ بھی پہنچ گئی۔ چند مجاہدین کہاں تک لڑتے آخر لشکر کفار نے خواتین اسلام کو اپنی حراست میں لے کر قلعہ کا رُخ کیا۔ یہ وقت کس قدر نازک ترین ہے۔ کہاں قیصر روم کی وہ شاندار کمک اور دمشق کے غضبناک کفار اور کہاں یہ صنف نازک، اب اس قید سے چھٹکارے کی کیا صورت؟ اس موقع پر خولہ بنت ازورؓ نے کہا:۔

"بہنو! کیا تمہاری غیرت گوارا کر سکتی ہے کہ تم مشرکین دمشق کے قبضہ میں آجاؤ۔ کیا تم عربی شجاعت و حمیت میں داغ لگانا چاہتی ہو۔ میرے نزدیک تو ایسی ذلت سے مرجانا بہتر ہے۔"

خدا ہی جانے ان فقروں میں کیا اثر تھا۔ جس کے سنتے ہی مسلم خواتین کے دل و دماغ میں آگ لگ گئی۔ بہادر خواتین خیموں کی چوبیں لے کر باقاعدہ حلقہ باندھتے ہوئے آگے بڑھیں۔ سب کے آگے خولہ بنت الازور۔ اور ان کے بعد عفیرہ بنت عفار۔ ام ابان بنت عتبہ۔ سلمیٰ بنت لقمان۔ ابن مقرن وغیرہ تھیں۔ ان غیور عورتوں نے دیکھتے دیکھتے دشمن کی تین لاشیں گرادیں۔ آفرین ہے ان خواتین اسلام پر جنہوں نے ایسے نازک وقت میں بھی دامن عصمت کی کامیابی کیساتھ حفاظت کی اور تاریخ میں ایک ایسی یادگار چھوڑ گئیں جس پر فرزندان اسلام جسقدر فخر کریں کم ہے۔ یہ عقیدت نہیں بلکہ حقیقت ہے اور ایسی حقیقت جس کو عیسائی مورخ ایڈورڈ گبن بھی اپنی کتاب میں اس واقعہ کو شرح و بسط کیساتھ نقل کر کے لکھتا ہے:۔

"یہ وہ عورتیں تھیں جو شمشیر زنی، نیزہ بازی۔ اور تیر اندازی میں اپنا جواب نہ رکھتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ نازک سے نازک موقعہ پر بھی یہ اپنے دامن عفت کو محفوظ رکھنے میں کامیاب ہوتی تھیں۔"

۸۔ جنگِ یرموک۔

میدان یرموک میں دو لاکھ رومیوں کا لشکر جرار اس جوش و خروش سے آگے بڑھا کہ تین ہزار کفار نے تو اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈال لیں کہ پیچھے ہٹنا بھی چاہیں تو نہ ہٹ سکیں۔ اور مجاہدین اسلام صرف چالیس ہزار۔ عسکر اسلامی کا داہنا بازو جہاں وہ قبائل تھے جو عرصے سے عیسائیوں کے ماتحت رہے تھے اور اب مسلمان ہو گئے تھے رومیوں کے سخت حملہ سے مرعوب ہو کر پیچھے ہٹنے لگے۔ آخر بھاگ کھڑے ہوئے۔ رومیوں کا لشکر ان کا تعاقب کرتے ہوئے عورتوں کے خیمہ تک پہنچ گیا۔ یہ دیکھ کر خواتین اسلام کے غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی۔ فوراً خیموں سے نکل کر باہر آئیں اور اس شدت سے حملہ کیا کہ جو دستہ تیزی سے بڑھا آ رہا تھا پیچھے ہٹا۔ قریش کی عورتیں تلوار سونت کر دشمنوں پر ٹوٹ پڑیں اور حملہ کرتے ہوئے مردوں سے آگے نکل گئیں۔ حضرت معاویہؓ کی بہن عورتوں کا ایک دستہ لیکر آگے بڑھیں اور نہایت دلیری سے لڑ کر زخمی ہوئیں۔ معاویہؓ کی ماں ہندہ بنت عتبہ مردوں کو مخاطب کر کے کہتی تھیں عربو! مرد بن جاؤ۔ ضرار ابن ازور کی بہن خولہ مسلمانوں کی غیرت کو اکساتی تھیں اور شعر پڑھ پڑھ کر جوش دلاتی تھیں جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"اے پاکدامن عورتوں کو چھوڑ کر بھاگنے والو! تم تیروں کا نشانہ نہ بن جاؤ۔"

یہ چند مثالیں اثبات دعوےٰ کے لئے بہت کافی ہیں کہ مسلمان عورتیں میدان جنگ میں مردانہ وار حصہ لیتی تھیں زخمیوں کو پانی پلانا۔ عساکر اسلام کے کھانے کا انتظام مجروح سپاہیوں کی مرہم پٹی۔ شہدا کی قبریں کھودنا۔ زخم خوردہ بہادروں کو میدان سے اٹھالانا۔ ضرورت کے وقت فوج کی ہمت بڑھانا اور ان کی مدد کرنا ان کا کام تھا۔

اِظہارِ عقیدہ

(از جناب خطیب محمد ایوب صاحب زنیلگی)

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ -

آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک کے جو خاص مخلص بندے ہوتے ہیں وہ سب سے بڑی اور سب سے زیادہ محبت اللہ ہی سے رکھتے ہیں لیکن افسوس! آج کل نقلی پیری مریدی بداعتقادی کا گمراہ کن طوفان غارت گر ایمان بہر عروج نظر آتا ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ پیر جی کا سب سے پہلا سبق اور سب سے پہلی تعلیم و تلقین چلتے پھرتے کھاتے پیتے جاگتے سوتے بہر حال ہر رنگ میں یہی ہوتی ہے کہ جو شخص کسی پیر کا مرید نہیں وہ چیلہ شیطان کا ہے اور جنت اس پر حرام ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بات بھی ضروری ہے کہ خوبرو عورتوں کو چاہیئے کہ وہ سب سے پردہ کریں مگر پیر سے پردہ نہ کریں کیونکہ جس گھر میں پیر کا قدم جاتا ہے وہ مکان جنت بنجاتا ہے اور ساکنانِ مکان حور و غلمان بنجاتے ہیں اور وہ پیر کے لئے وقفِ نظر ہوتے ہیں فافہم۔ کیا برادرانِ اسلام! ایسے حیا سوز شرمناک افعال دیکھتے سنتے نہیں؟ اب جبکہ بے دینی کا زہر مردوں سے گذر کر عورتوں تک پہنچ چکا ہے جس کی بدولت اکثر گھرانے اس بے پردگی۔ پیری مریدی کا شکار ہو چکے ہیں۔ کس کا دل گردہ ہے جو اس سب کچھ کے بعد اس خرافات کا انسداد نہ چاہتا ہو؟۔

مسلم نے جس وقت صدق دلی سے کلمۂ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا وہ اسی وقت سب بڑے پیرانِ پیر حضرت رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلقہ بگوش مرید کامل بن گیا۔ اب اس کو اس پیر رہبر کامل کے ہوتے ہوئے جن کے نام کا ڈنکا مشرق سے مغرب تک چار دانگ بج رہا ہے کسی دوسرے پیر فقیر ہمہ شما کی کیا ضرورت ہے؟ مگر یہ نقالی بناوٹی پیر محض جاہ طلبی نفس پروری کے لئے پیری مریدی بداعتقادی کیا دی کا دام فریب بچھا کر سُنّی کی آڑ میں شکار کھیلتے ہیں اور بیچارے عوام بے علم لوگوں کا خون چوستے اور ہر حال میں اپنی مٹھی گرم کرتے رہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ آج حقگو لوگ بھی نایاب و کمیاب ہیں بعض حقگو حق پسند احباب بھی اظہارِ حق سے چشم پوشی کرتے جاتے ہیں۔

قرآن مجید از ابتدا تا انتہا تردید و تخریب شرک والحاد سے مملو ہے اور توحید آلہی۔ خدا پرستی کا مخزن ہے اور مسلم کا مطلوب و مقصود دعوت الی الخیر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے اور یہ دعوت الی الحق تا زیست اسکے دم کیساتھ ہے پس ضرورتِ وقت محسوس کرتے ہوئے مسلم کا حق ہے کہ وہ بفرمانِ رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام محض رضائے آلہی خوشنودی رب کے لئے بغیر روک ٹوک اپنے مسلم بھائیوں کو ان کے نفع نقصان اور گمراہ کن لوگوں کے حالات ان پر پیش کرتا اور پیغامِ حق پہنچاتا رہے تاکہ وہ وعید شدید آیت وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ سے بچ بچا کر مستحقِ جنت ہو جائیں۔ آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جس کسی نے خدا کے ساتھ اس کی ذات و صفات میں کسی دوسرے پیر پیغمبر غوث قطب ولی شہید۔ زندہ مردہ۔ حجر شجر وغیرہ مخلوقات کو شریک خدا کیا یا اس کا اعتقاد رکھا تو خدا نے ایسے لوگوں پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ پھر وہ کوئی پیرزادے ہوں یا پیغمبرزادے یا اس کے ماں باپ ہوں یا غیران کے لئے نہ کسی کی سعی سفارش ہی کام آسکتی ہے اور نہ بغیر توبہ نجات ہی مل سکتی ہے اور یہ نتیجہ ثمرہ ہے فسادِ عقائد اور خدا فراموشی اور مخلوق پرستی کا +

یاد رہے کہ جملہ احکام و اعمال فرائض ارکان اسلام نماز روزہ حج زکوٰۃ ذکر اذکار وغیرہ عبادات سے بھی اہم تر ایک شے اور بھی ہے جس کا نام عقیدہ ہے اگر عقیدہ درست نہیں تو بہتر سے بہتر عمل اور بڑی سے بڑی نیکی بھی زیر آیت حَبِطَتْ اَعْمَالُہُمْ رائیگاں اور نیکی برباد گناہ لازم کی مصداق ہے۔ پس موجودہ وقت میں شرک و بدعات کفر و الحاد پر نظر کرتے ہوئے درستی عقائد کی زیادہ ضرورت ہے۔ یوں تو دنیا میں ایسے نام نہاد بداعتقاد بدنام کنندۂ اسلام لوگوں کی کمی نہیں۔ لیکن ان میں دو فریق قادیانی اور فرقہ بلویہ پیش پیش ہیں جن کی وجہ سے اکثر ذکور و اناث راہِ ضلالت غارِ ہلاکت کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہیں۔ اور دوسرے مسلمان ٹھنڈے دل سے سب کچھ دیکھ سُن رہے ہیں +

جناب پیر جماعت علی شاہ صاحب کا ایک عقیدہ ضال و مضل یہ بھی ہے کہ جو شخص رسول اللہ کو بشر کہے وہ کافر ہے۔ نعوذ باللہ! جو صریحاً تکذیب آیاتِ قرآنی اور آیت اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ اور فرمانِ رسول لَا تُطْرُوْنِیْ الخ کے خلاف اور آیات و احادیث کا بطلان اور تشہد نماز میں مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سے بھی صاف انکار و فرار ہے۔ حالانکہ اہلِ علم جانتے مانتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر آجتک جتنی امت گذری ہے سب کا یہی صحیح اعتماد رہا ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خیر البشر اولادِ آدم نبی اللہ محمد بن عبداللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء سرتاج اصفیاء ہیں جو معاذ اللہ بفرمان پیر صاحب سب کے سب کافر ٹھیرتے ہیں۔ نعوذ باللہ ولا حول ولا قوۃ الخ۔ اسی ضمن میں ایک دلچسپ حکایت یاد آگئی جو بطور تمثیل ناظرین کرام کی ظرافتِ طبع کے لئے بغرض فائدہ عام سپردِ قلم ہے بغور سنیں اور یاد رکھیں +

حکایت: - جناب بیرسٹر عبدالرشید صاحب انباوی اور جناب پنڈت درگا پرشاد صاحب انباوی بچپنے کے ہمراز گویا دو قالب یکجان اور بذلہ سنج مذاق انسان تھے۔ پنڈت جی نے ایک پتھر کی مورتی اپنے گھر میں بنا رکھی تھی جس کی وہ صبح شام ایک گھنٹہ لنگوٹ بند ننگ دھڑنگ پوجا پاٹ کیا کرتے تھے۔ اور اس کو بزعم خود سبب خیر و برکت اور ذریعہ نجات تصور کرتے تھے

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ خاص پوجا پاٹ کے وقت بغرض ملاقات بیرسٹر صاحب پنڈت صاحب کے مکان پر گئے اور پنڈت صاحب کا یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر افسوس کے ساتھ کہا کہ پنڈت صاحب! آپ جیسا صحیح الدماغ اور تعلیم یافتہ آدمی ایک ناچیز خودساختہ مورتی جو نہ ہلے نہ جلے اس کی اس طرح عاجزانہ دست بستہ ڈنڈوت کر رہا ہے جو سراسر شرافت اور انسانیت کا ماتم کرنا ہے۔ پنڈت صاحب بہت شرمندہ ہوئے اور کہا بیشک آپکا فرمانا درست و بجا ہے آج کے بعد ایسا نہ کرونگا۔ چنانچہ اس روز شام کی پوجا نہ کی۔ اور بغیر پوجا کئے سو گئے۔ رات کو دیوی نے خواب میں پنڈت جی کو آ دبایا اور کہا کیا سبب ہے آج تو نے خلاف معمول ہمارے درشن نہیں کئے؟ کیا اپنی موت اور بربادی کا خواستگار ہے؟ پنڈت جی دیوی کا فرمان اور غیر متوقع عتاب سنکر سکتہ میں آگئے اور لرزتے کانپتے بولے دیوی جی مجھ پر ہمیشہ کرپا درشٹی کی نظر رکھیں کیونکہ یہ جو کچھ بھی مال و اولاد اور عزت و آبرو ہے آپ ہی کی دی ہوئی ہے۔ کیا کروں آج ایک مسلمان وہابی بیرسٹر کے بہکانے میں آ گیا۔ شما کیجئے آئندہ ایسی خطا نہ ہوگی۔ دیوی نے کہا خیر یہ پہلا قصور ہے جا معاف کیا آئندہ پھر کبھی ایسا نہ کرنا اور نہ پھر کبھی اس دشت وہابی سے ملنا۔ یاد رہے وہ ہمارا مخالف اور کٹا دشمن ہے۔ پنڈت جی نے اقرار کیا۔ صبح اٹھ کر پنڈت جی حسب سابق پوجا پاٹ میں مشغول ہو گئے۔ اتفاقیہ شام کو پوجا کے وقت بیرسٹر صاحب پھر آ دھمکے۔ اور پنڈت جی کو مصروف کار دیکھ کر عہد وعدہ یاد دلایا۔ پنڈت جی نے رات والا خواب سنایا اور صاف کہدیا کہ جناب میں آپکی بات ماننے سے مجبور ہوں۔ بیرسٹر صاحب کو اس پر بڑی ہنسی آئی اور مسکراتے ہوئے بولے اچھا پنڈت جی آپ کی اَلا بَلا سب میرے سر مگر آپ آج اور پوجا نہ کریں۔ اگر دیوی جی آ جائیں اور خفا ہوں تو بے خوف و خطر کہدیں کہ حضور میں تو ہر طرح آپ کی اطاعت میں حاضر ہوں کیا کروں وہی آپکا مخالف وہابی مسلمان بہکاتا رہتا ہے جو بغیر طلب بغیر بلائے خودبخود میرے پاس چلا آتا ہے۔ مہربانی فرماکر بجائے میرے اس منکر مسلمان کا پہلے صفایا کر دیں۔ اگر آپ کی دیوی نے میرا صفایا کر دیا تو پھر آپ بشوق دیوتی کی پوجا کریں اور جو چاہیں کریں۔ اور اگر دیوی کا زور مجھ پر نہ چلا تو یاد رکھو آپ پر بھی اس کا اثر داؤ پیچ نہ چل سکے گا۔ اور آپ کو ہمیشہ کے لئے اس ناپسندیدہ حرکت سے نجات مل جائے گی بیرسٹر صاحب نے کچھ اس ڈھنگ سے سمجھایا کہ پنڈت جی نے قبول کر لیا اور آج پھر بغیر پوجا کئے سو گئے۔ دیوی نے خواب میں آ کر بہت کچھ غیظ و غضب کے بعد کہا او پاپی چنڈال دیکھ تجھکو ابھی ابھی تہس نہس کر کے فنا کے گھاٹ اتارتی ہوں اور سرکشی نافرمانی کا مزہ چکھاتی ہوں۔ دیوی کا یہ رنگ ڈھنگ دیکھکر پنڈت جی بدحواس ہو گئے۔ اور مارے خوف کے لرزنے کانپنے بیرسٹر صاحب کا پیغام کہہ سنایا اور مؤدبانہ کہا حضور مہربانی فرماکر مجھے فنا کرنے سے پہلے اس وہابی نافرمان مسلمان کو فنا کر دیجئے جو ورغلاتا رہتا ہے اور ہمارا آپکا مخالف ہے تاکہ بیفکر ہوکر آپکی سیوا کرتا درشن دیتا رہوں۔ اتنا کہنا تھا کہ دیوی بہت بگڑی اور غضبناک ہوکر دانت پیسکر بولی معلوم ہوتا ہے اس وہابی منکر مسلمان کا کچھ اثر تجھ پر بھی پڑ گیا ہے جو اس طرح ایک دشمن مخالف کا بیان پیش کرتا ہے ارے پاپی چنڈال تو نہیں جانتا کہ اس مخالف منکر مسلمان نافرمان پر ہمارا کوئی زور نہیں چلتا۔ ایسے نافرمانوں پر ہمارا کوئی اثر نہیں ہوتا اور اس کو نہ ہم مار سکتے ہیں نہ فنا کر سکتے ہیں نہ انکا کچھ بگاڑ سنوار سکتے ہیں۔ اور نہ ان پر ہمارا کچھ اختیار ہے۔ دیوی جی کی اس تقریر نے پنڈت جی کی آنکھیں کھول دیں بیدار ہوکر کہنے لگے آج دیوی جی کا حوصلہ زور و شور سب معلوم ہو گیا قصور معاف آج سے بندہ بھی حضور سے باغی مخالف اور سخت مخالف اور منکر ہے اور اب آپ میرا بقول خود کچھ بھی بگاڑ سنوار نہیں سکتیں اور یہ میری حماقت تھی جو ناحق اتنی عمر بیکار ایک خودساختہ مورتی پتھر کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں ڈالے رہا وہ تو بھلا کرے مولوی فاضل محدث عالم جناب بیرسٹر عبدالرشید صاحب کا۔ ان کی نیک صحبت نے اس غلامی کے ناپاک پٹے کو مجھ سے ہمیشہ کے لئے دور کرایا۔ اس واقعہ کے بعد نہ تو کبھی دیوی جی نے پنڈت جی کو درشن دئے۔ اور نہ دیوی جی کے سامنے گھٹنے ٹیکے اور یہ کہتے ہوئے ہمیشہ کے لئے دیوی سے رخصت ہوئے ؎

پتھر پوجے ہر ملے تو ہم پوجیں پہاڑ
اس سے تو چکی بھلی کہ پیس کھائے سنسار

خلاصہ کلام یہ کہ محترم بزرگو! یاد رکھو کہ یہ دیوی جی مہاتما جی ہوں یا اور کوئی بھوت۔ یا پیر جی ہوں یا کوئی فقیر کسے باشد یہ تو سب ماننے تک کے مہمان دیوتا اور مہاتما جی ہیں کہ جوں جوں آپ ان کو مانکر سر چڑھاؤ اسیقدر زیادہ سر چڑھتے تنتے اکڑتے اور بگڑتے پیر گرتے ہیں اور اگر آپ انکو مان کر اپنے دل میں خیال کر لو اور سمجھ لو کہ یہ جو کچھ خیر و برکت ہے یہ سب انہیں کے دم قدم کا صدقہ ہے تو گویا آپ نے خودبخود ان کی غلامی کا ناپاک پٹہ اپنے گلے باندھ لیا اور آپ بے موت مر لئے۔ اور اگر ان کو نہ مانو تو نہ تو آپ کا قیمتی وقت ضائع ہوگا اور نہ روپیہ پیسہ برباد جائیگا۔ اور اسی طرح آپ کی سب سے بڑی دولت شرافت انسانی اور دولت انسانی بھی محفوظ رہ سکتی ہے ✤

آپ جب سچے موحد خدا پرست بن جائیں گے اُسی وقت آپکو لطف زندگانی نوید جاودانی دین و دنیا کی کامرانی کا ذائقہ معلوم ہو جائیگا۔ چنانچہ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎ موحد چہ بر پائے ریزی زرش چہ فولاد ہندی نہی بر سرش۔ امید و ہراسش نباشد ز کس ہمین است بنیاد توحید و بس۔ بس یہ وحدت پرستی وہ شے ہے کہ آپ کو آپکے مطلوب و مقصود رب ودود تک پہنچا سکتی ہے۔ بس عزیزو! محترم بزرگو! ہمکو چاہئے کہ ہم ایسے غارت گر ایمان گمراہ کن لوگوں سے بچتے بھاگتے رہیں۔ اور جو لوگ ان کے بیدام غلام بن چکے ہیں وہ انکی غلامی کے طوق کو گردن سے نکال باہر کریں۔ اور اپنی آبرو عزت دولت حشمت اسلام ایمان کو ان سے بچائیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

خطبہ جمعہ ہوتے ہوئے سنتیں پڑھنے کا حکم

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَفِي رِوَايَةٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا فَقَالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَفِي لَفْظٍ قُمْ وَارْكَعْ ۔ صحیحین ۔ ابن ماجہ صفحہ ۷۹ (اصح المطابع) ترمذی صفحہ ۹۶ (مجتبائی) ابوداؤد صفحہ ۹۶ (مجتبائی) وغیرہ باختلاف الفاظ۔

ترجمہ۔ جابرؓ فرماتے ہیں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا آپ نے اس کو فرمایا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اُس نے کہا نہیں فرمایا اٹھو کر دو رکعت پڑھ لو۔ یہ حدیث صحیح اعلیٰ درجہ کی ہے۔ اس مضمون کی احادیث ابوہریرہؓ و سہل بن سعدؓ وغیرہ سے بھی مروی ہے۔ ترمذی میں ہے۔ بعض اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ و اسحٰق بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام ترمذی کہتے ہیں "یہی قول صحیح تر ہے"۔ حسن بصری سفیان بن عیینہ خطبے میں آتے تو اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے دو رکعت پڑھ لیا کرتے۔ (ترمذی) ہاں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مذہب ہے کہ "کچھ نہ پڑھے اور بیٹھ جائے"۔ +

حنفی مذہب اس نص صریح کے رد کے لئے اس میں کئی احتمال نکالتا ہے۔ پہلا یہ کہ آپ نے ابھی تک خطبہ شروع نہیں کیا تھا۔ مگر اس احتمال کو حدیث کے الفاظ صریحہ رد کرتے ہیں۔ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ (ترمذی) (حضور علیہ السلام خطبہ فرما رہے تھے)۔ ہاں بر تقدیر ثبوت و صحت بھی یہ احتمال مانعین کو مفید نہیں ہو سکتا۔ ان کا تو مذہب یہ ہے کہ جب سے امام خطبے کے لئے نکلے خطبہ شروع کرے یا نہ کرے نماز مکروہ بلکہ حرام ہے۔ ملاحظہ ہو شرح وقایہ۔ کنز الدقائق صفحہ ۴۶ وغیرہ کتب فقہ۔ علامہ سندھی حنفی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ ابن ماجہ مصری صفحہ ۱۶۲ میں فرماتے ہیں ثم الحديث ظاهر في جواز الركعتين حال الخطبة للداخل وبذلك قال الجمهور ومن يقول بذلك تارة على انه كان قبل شروع النبي صلى الله عليه وسلم في الخطبة وهذا الحديث صريح في رده لقوله والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب وايضا مذهب الحنفية عدم جواز الصلوة من حين خروج الامام وان لم يشرع في الخطبة + خلاصہ وہی ہے جو پہلے گزرا۔

ایک حیلہ یہ ہے کہ سلیک کیساتھ خاص ہے۔ اوروں کے لئے یہ حکم نہیں۔ دوسرا یہ بھی کہ وہ خطبہ جمعہ نہ تھا۔ ولا يخفى بعدهما عن ظاهر النص دوسرا احتمال یہ کہ "جب تک سلیک نماز پڑھتے رہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبے سے چپ رہے۔ تا آنکہ انہوں نے نماز پڑھ لی۔ اس احتمال کی مؤید بعض روایات بتائی جاتی ہیں جواب اس کا اولاً یہ ہے کہ اس احتمال اور احتمال خصوصیت کو دوسری روایۃ رد کرتی ہے جو یہ ہے وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ بِطَرِيقِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ دَخَلَ النُّعْمَانُ بْنُ نَوْفَلٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا فَإِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَلْيُخَفِّفْهُمَا (قوت المغتذی صفحہ ۶۹ برحاشیہ ترمذی مجتبائی) اقول واصلہ فی صحیح مسلم (یعنی جب نبی علیہ السلام خطبہ جمعہ بیان فرما رہے تھے حضرت نعمانؓ آئے آپ نے ان سے فرمایا کہ مختصر دو رکعتیں پڑھ لو خطبہ کی حالت میں جو شخص آئے ہلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرے"۔ حنفیہ کے حیلہ کا اس روایت سے صاف رد ہو گیا اس لئے کہ آپ نے کلیہ بیان فرمایا ہے کہ "خطبہ کی حالت میں جو آئے دو رکعت ضرور پڑھے" مگر یہ نہیں فرمایا کہ تب تک خطیب چپکا رہا کرے۔ اور ضرورت بیان ہوتی تو ضرور بیان فرما دیتے۔ ثانیاً جو روایت اس احتمال کی مؤید بتائی جاتی ہے۔ سند اس کی محل نظر ہے ثالثاً حنفی مذہب میں خطیب چپکا ہو جائے جب بھی نماز جائز نہیں جیسے کہ علامہ سندھی نے ذکر کیا ہے اور حنفیہ کو الزام دیا ہے۔ پس اس احتمال کو گویا انہوں نے خود ہی باطل کر دیا۔ فلله الحمد۔ رابعاً بر تقدیر ثبوت غایت الامر اس سے ثابت ہوا تو یہ ہوا کہ آنیوالا بہر حال دو رکعتیں ضرور پڑھ لے خطیب پر ضروری ہے کہ اسکے نماز پڑھنے تک خطبہ روک کر اس کا منتظر رہے +

ایک جواب اس کا یہ بھی دیا جاتا ہے کہ خطبہ جمعہ چونکہ قائم مقام دو رکعت نماز ظہر ہے اس لئے جب نماز میں کلام جائز تھا۔ اُن دنوں خطبہ کی حالت میں نماز بھی جائز تھی۔ جب نماز میں کلام ممنوع ہو گیا خطبہ کی حالت میں نماز بھی ممنوع ہو گئی۔ (قال العلامۃ السندھی) اور یہی عادت ہے میں کہتا ہوں علامہ کا یہ جواب بالکل بودا اور یہ عذر بالکل لنگڑا ہے کئی وجوہ سے۔

وجہ اول۔ کسی شرعی دلیل سے ثابت نہیں کہ خطبہ جمعہ قائم مقام دو رکعت ظہر ہے۔ اسی وجہ سے محققین کا مذہب ہے کہ خطبہ شرط صحت جمعہ نہیں۔ (الروضۃ الندیہ صفحہ ۱۴۳-۱۴۵ مطبوعہ علوی لکھنوی) +

وجہ ثانی۔ خطبہ جمعہ قائم مقام دو رکعت ظہر ہوتا تو مستقبل قبلہ ضروری ہونا چاہئے تھا۔ حالانکہ اسکا کوئی قائل نہیں۔ بلکہ کبیری شرح منیۃ المصلی صفحہ ۵۱۶ میں ہے ولا نقول الخطبۃ قائمۃ مقام الرکعتین فیشترط لها الا ما نقول لا اسلم ولا نسلم انه لا استدبار فیها انتہی +

وجہ ثالث۔ جس سے خطبہ رہ جائے چاہئے کہ اسکے جمعہ میں نقصان ہو۔ بلکہ جمعہ ادا ہی نہ ہو۔ حالانکہ اسکا جمعہ عند الحنفیہ بھی جائز ہے (ملاحظہ ہو کتب فقہ) +

وجہ رابع۔ چھوٹے ہوئے حصہ کی قضا نماز میں ضروری ہے۔ خطبہ میں نہیں +

وجہ خامس۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت کی بات خطبہ میں فرما لیا کرتے تھے۔ جیسے کہ نسائی وغیرہ کی روایات میں ہے۔ نماز میں ایسے افعال کی اجازت نہیں +

وجہ سادس۔ اسکا کیا ثبوت ہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب نماز میں کلام کرنا مباح تھا۔ یہ احتمال بھی ہے کہ اسکے بعد کا معاملہ ہو۔ بلکہ یہی زیادہ راجح ہے +

وجہ سابع۔ معرفت نسخ میں معرفت تاریخ ضروری ہے تاکہ تقدم تاخر دونوں حکموں کا معلوم ہو جو شرط تحقق نسخ ہے ✢

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ حضرت سُلیکؓ کو نماز پڑھوانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ فقیر آدمی تھا کپڑا چنداں اُسکے پاس نہیں تھا آپ نے خیال فرمایا کہ یہ نماز پڑھیگا تو لوگ اسکے حال پر نظر کرکے اسکے ساتھ سلوک کرینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مگر یہ بھی ان حضرات کی سمجھ کا پھیر ہے۔ یہ وجہ تعلیلیہ نہ تھی۔ جب حضورؐ نے فرمادیا کہ اس سے احسان کرو۔ کیا صحابہؓ کو اتنا کافی نہ تھا، کیا اُسے آتے ہوئے انہوں نے نہیں دیکھا تھا؟ نہیں، بلکہ یہ تو اتفاقی امر تھا اس سے حکم کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ دیکھو نعمان بن نوفل کا قصہ جو اوپر گذر چکا ہے اور صیغۂ امر جو کلیہ دوامی ہے صحیح مسلم وغیرہ میں موجود ہے صریح اس احتمال کی تردید کررہا ہے۔ کما لا یخفیٰ ✢

یہانتک تو ان کے ڈھکوسلے تھے جو محض نص صریح صحیح کے رد کے لئے اور حنفی مذہب کی لاج قائم رکھنے کیلئے کئے جاتے ہیں۔ لیکن منع صلوٰۃ کے دلائل جو وہ زیادہ تر بیان کیا کرتے ہیں یہ ہیں :۔

اوّل حدیث میں ہے اِذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد لغوت (ابن ماجہ مشکوٰۃ) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن خطبے کی حالت میں تو نے کسی سے کہا کہ چپکے ہوجاؤ تو بیہودہ کیا" وجہ استدلال یہ بیان کی جاتی ہے کہ خطبہ میں جب آپ نے امر بالمعروف سے منع فرمایا ہے جو فریضہ ہے تو نماز کی ممانعت جو فرض نہیں بالاولیٰ ثابت ہوگئی"
جواب اس کا اولاً تو یہ ہے کہ یہ بھی آپکا ارشاد واجب الاطاعت ہے اور وہ بھی فرمان واجب العمل والاذعان ان میں کسی طرح کا تعارض نہیں بیٹھنے والوں پر اسکی تعمیل ضروری اور داخل پر اُس پر عمل واجب۔ سُبل السلام شرح بلوغ المرام ص ۱۶۳ ج ۱ میں ہے وجوابہ ان ھذا من الشارع وھذا امر الشارع فلا تعارض بین امریہ بل القاعد ینصت والداخل یرکع التحیۃ انتہی۔
ثانیاً نص صریح کے مقابلے میں یہ قیاس ہے پس مردود اور مطرود ہے ✢

ثالثاً حنفیہ کا مذہب ہے کہ اگر خطبہ شروع ہونے سے پہلے نماز شروع کررکھی ہے تو خطبہ کی حالت میں اسے پوری کرسکتا ہے۔ حالانکہ امر بالمعروف اگر پہلے سے کررہا ہو تو خطبہ شروع ہوتے ہی اسے چھوڑ دینا پڑیگا۔ یہ نہیں کہ نماز کی طرح امر بالمعروف کو بھی پورا کرے تو پھر جیسے قیاس نماز کا امر بالمعروف پر بقاءً صحیح نہیں ابتداءً بھی صحیح نہیں۔ کما قال العلامۃ السندھی الحنفیؒ فی حاشیۃ ابن ماجۃ ولا دلیل علی المنع عن الرکعتین عندھم الا حدیث اذا قلت لصاحبک انصت۔ ولذلک لان الامر بالمعروف من تحیۃ المسجد فاذا منع منہ منع منھا بالاولیٰ۔ وفیہ بحث کیف والمضی فی الصلوٰۃ لمن شرع فیھا جائز ... کما لا یصح قیاس الصلوٰۃ علی الامر بالمعروف بقاءً لا یصح ابتداءً۔ واللہ اعلم انتہی ✢

رابعاً۔ ان دو رکعتوں کا حکم ثابت ہے یہ عبارت النص ہے اور استدلال منع صلوٰۃ چپ رہنے کے حکم سے دلالت ہے والعبارۃ مقدم علی الدلالۃ کما تقرر فی الاصول۔ دوسری دلیل روی البیھقی باسناد صحیح اذا خرج الامام فلا صلوٰۃ ولا کلام (حاشیہ ابو داؤد مولانا محمود الحسن الدیوبندیؒ ص ۱۹۶)
مگر یہ حدیث صحت کو نہیں پہنچی۔ زہری کا کلام ہے مرفوع نہیں ہے کان الرفع غریب المعروف کونہ من کلام الزھری۔ (کبیری شرح منیہ جمعہ ص ۲۴۰)

تیسری دلیل۔ ابن عمرؓ سے رفعاً مروی ہے۔ اذا دخل احدکم المسجد والامام یخطب فلا صلوٰۃ ولا کلام حتی یفرغ الامام۔ یعنی جب امام خطبہ کے لئے نکلے یا خطبہ پڑھ رہا ہو تو جب تک خطیب فارغ نہو لے نہ نماز جائز ہے نہ کلام"۔ لیکن اس میں ایوب بن نہیک ہے۔ جو متروک ہے "ایک جماعت نے اسے ضعیف کہا ہے" ابن حبان کہتے ہیں خطا کرتا ہے"۔ لہٰذا قابل حجت نہیں۔ چہ جائیکہ صحیح کے مقابلہ میں۔ سبل السلام ص ۶۳ ج ۱ میں ہے وامّا حدیث ابن عمر عند الطبرانی فی الکبیر مرفوعاً بلفظ اذا دخل احدکم المسجد والامام یخطب فلا صلوٰۃ ولا کلام حتی یفرغ الامام ففیہ ایوب بن نھیک متروک وضعفہ جماعۃ وذکرہ ابن حبان فی الثقات وقال یخطئ۔ انتہی ✢

باقی رہے آثار صحابہ تو وہ برتقدیر صحت ثبوت خلاف مرفوع حجت نہیں ہوسکتے دوسرے یہ کہ ان صحابہ کو عدم علم کا احتمال قوی ہے کیونکہ جن صحابہ کرام کو حدیث رسول اللہؐ کا علم تھا وہ خطبہ کی حالت میں دو رکعت پڑھ لیا کرتے تھے۔ دیکھو حضرت ابو سعید خدریؓ تشریف لائے ہیں۔ مروان خطبہ پڑھ رہا ہے۔ آپ آتے ہی دو رکعت نماز میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ مروانی لوگ روکتے ہیں۔ وہ شیدائے سنت نہیں رُکتے۔ بعد از فراغت فرماتے ہیں کہ جب مجھے عہد مبارک نبوی کا واقعہ مذکور یاد ہے پھر میں کیسے چھوڑنے لگا۔ (ترمذی ص ۹۶) اللہ اکبر! واہ رے اتباع سنت! ✢

حنفی بھائیو! گو حنفی مذہب خطبہ ہوتے ہوئے دو سنتیں پڑھنے کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن صحیح احادیث آپ کے سامنے ہیں جن میں ان رکعتوں کا پورا ثبوت ہے۔ ایسی صورت میں امتی ہونے کی حیثیت سے آپ کو حدیث پر عمل کرتے ہوئے یہ سنتیں پڑھ لینی چاہئیں۔ یاد رہے حنفی مذہب کی رُو سے بھی آپ کو عمل بالحدیث کی اجازت ہے آپ کی حنفیت میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ علامہ شامیؒ حنفی فرماتے ہیں اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ وَکَانَ عَلٰی خِلَافِ الْمَذْھَبِ عُمِلَ بِالْحَدِیْثِ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ مَذْھَبَہٗ وَلَا یَخْرُجُ مُقَلِّدُہٗ عَنْ کَوْنِہٖ حَنَفِیًّا بِالْعَمَلِ بِہٖ فَقَدْ صَحَّ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَقَدْ حَکٰی ذٰلِکَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَغَیْرِہٖ مِنَ الْاَئِمَّۃِ انتہی۔ رد المختار ص ۵۰ ج ۱
یعنے حدیث صحیح ہو اور مذہب اس کے خلاف ہو تو حدیث (صحیح) پر عمل کیا جائے۔ امام کا بھی وہی حدیث (صحیح) مذہب ہوگا (یعنی با عمل مقلد حنفی (شافعی) مذہب سے خارج نہیں ہوگا۔ کیونکہ حضرت امام (وغیرہ) کا فرمان ہے کہ میرا مذہب صحیح حدیث ہے ✢

"محمد"

ایمان پر تبصرہ

از قلم (مولوی) محمد سلیمان متعلم مدرسہ میانصاحبؒ دہلی

حضرات! جب کبھی دو قوموں کا مقابلہ ہوگا۔ تو ہمیشہ اس قوم کو فتح ہوگی جس کا نقطۂ تخیل (ایمان) زبردست ہوگا۔ اور جس کے افراد اس رشتۂ حیات میں سب سے زیادہ بندھے ہونگے اور جو اپنے اس مشترکہ اساس و بنیاد پر سب سے زیادہ متفق و متحد ہونگے۔ عربوں نے اس قوت سے قیصر و کسریٰ کو شکستِ فاش دی۔ ان کے پاس ایرانیوں کے خزانے اور رومیوں کے اسلحہ نہ تھے مگر ان کے پاس وہ قوتِ ایمانی تھی جس سے ایرانی اور رومی محروم تھے۔ جب کوئی قوم تنزل پذیر ہوتی ہے تو اس کی وہی قوتِ ایمانی کمزور ہو جاتی ہے۔ اس کی وہی مشترک اساس و بنیاد منہدم ہونے لگتی ہے۔ اور قوم کی زندگی کا مقصد اس مشترکہ قومی غرض و غایت سے ہٹ کر اپنے اپنے نفس! اپنے اپنے خاندان اپنی اپنی جماعت میں بٹ جاتا ہے اس لئے اس میں قومی خائن پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن کے پیش نظر اس مشترکہ جامعیت کے فوائد و نقصانات کی بجائے خود اپنی ذات و خاندان کا فائدہ و نقصان ہوتا ہے۔

آج ہندوستان میں ہندو، مسلمان، عیسائی، پارسی، جین، سکھ۔ ہزاروں قومیں آباد ہیں شکل و صورت اور رنگ روپ کے لحاظ سے ان میں کوئی تفاوت نہیں۔ اگر ہے تو ہر ایک کے اس تخیل میں ہے جس سے اس کی ملت کی تعمیر ہوئی ہے۔ اسلئے کسی قوم کے کسی ملت کے تخیل کو بدل دینے کے معنی اس ملت کو مٹا دینے کے مترادف ہے۔ دنیا میں جو کمزور قومیں فنا ہوتی ہیں ان کی صورت یہی تھی کہ انہوں نے اپنے تخیلِ ایمانی کو چھوڑ کر کسی دوسری طاقتور قوم کے تخیلِ ایمانی کو قبول کر لیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ قوم مٹ گئی اور دوسری قوم میں ضم ہو کر وہ خود فنا ہو گئی۔ ہندوستان کے یونانی، سیتھین اور بودھ مت کیا ہوئے آرین ہندؤں میں سما گئے۔ ایران کے مجوسی کہاں گئے؟ مسلمانوں میں مل گئے مصر کے قبطی کدھر گئے؟ عربوں میں ضم ہو گئے اس لئے ملت کے وجود کے لئے ایک کامل تخیلِ ایمانی کے تغیر و تبدل کا سلسلہ اتنا آسان نہیں جتنا ظاہر بین سطح پرست کو نظر آتا ہے۔

ایمان ملت کی تعمیری حقیقت کا نام ہے جو ہر ملت کی روحِ رواں ہے۔ اس کی بقا سے اسکی زندگی اور اس کی موت سے اسکی فنا ہوتی ہے۔ یہی ملت کے جسم کا گرم خون ہوتی ہے جس سے رگ رگ میں زندگی کی لہر دوڑ رہی ہے اور سعی و کوشش کی قوت پیدا ہوتی ہے کسی قوم کی اس اساس ملت اور بنیادِ تعمیر کا نام اس کا ایمان ہے اسی طرح ملتِ اسلامیہ کی بنیاد توحید و رسالت اور تعلیم محمدی کی بنیاد پر ہے۔ اب اگر کوئی شخص اس بنیاد کو اکھاڑنا چاہتا ہے تو وہ حقیقت میں ملتِ اسلامیہ ہی کی بنیاد کو مٹانا چاہتا ہے۔ اور سرے سے اس عمارت ہی کو گرانا چاہتا ہے۔ غرض دنیا میں ہر قوم و ملت کی تعمیر کسی نہ کسی اساس پر ہے جسکو دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ کسی نہ کسی اصولِ ایمان پر ہے جس کی بقا سے اسکی بقا اور جس کی فنا سے اس کی فنا ہے۔

برادرانِ ملت ہر قوم کے لئے ضروری ہے کہ جس قسم کا دعویٰ کرے اس قسم کے دلائل اور سامان مہیا کرے۔ اگر عالمگیری تخیل کا دعویٰ کرے تو اسکی تعمیرِ ملت کیلئے بنیادی پتھر رکھے ملتِ اسلامیہ جو اپنے کو دائمی اور ہمیشہ رہنے کی مدعی ہے۔ اور آخر الامم اور غیر منسوخ ملت ہونے کا اعلان کر چکی ہو اس کے اساسِ ملت بننے کے لئے ہر روز بدل جانے والے اور ہر صدی میں منقلب ہونیوالے تخیلات اور نظریئے کبھی اساسِ ملت قرار پا سکتے ہیں؟ اور ایسی قوم کے لئے جو کسی نسل کسی رنگ کسی قطعۂ زمین میں اپنے کو محدود نہ کرے اس عالمگیر خدائی برادری سے بڑھ کر کوئی برادری مناسب ہو سکتی ہے؟ بجز اس عقیدہ جو تنہا ہماری ملت کا اساس ہی نہو بلکہ ہمارے عمل کی بنیاد بھی ہو۔ اس خلاقِ عالم اور علام الغیوب کے یقین کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ لازوال اور زندہ جاوید ہستی ہماری ملت کو لازوال اور زندہ جاوید بناتی ہے یہ عالمگیر اور محیط ہستی ہمارے اندر عالمگیر اخوت اور عمومی برادری کا رشتہ قائم کرتی ہے وہ خیرِ مجسم اور سراپا نیک ہستی ہم کو خیر کی دعوت اور نیکی کی صدا دیتی ہے اس کے کمالی اوصاف ہم کو اپنے اخلاقِ کمال کا نصب العین عطا کرتے ہیں۔ اس کے اسمائے حسنیٰ اور صفاتِ کاملہ کا عقیدہ ہم کو حسین اور کامل بننے کا درس دیتے ہیں۔

ایمان و عمل کا تلازم۔ ایمان اور عمل در حقیقت لازم و ملزوم ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ مومن بدکار ہو سکتا ہے یا نہیں؟ تو یہ سوال ہی تضاد کو مستلزم ہوگا۔ کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ کوئی مومن ہو کر بدکاری اور چوری نہیں کر سکتا۔ اگر کرتا ہے تو اس وقت اس کا ایمان مسلوب ہو جاتا ہے اور یہ بالکل واضح ہے کہ جب کوئی مومن برائی کرنا چاہتا ہے تو اس کے ایمان یعنی اصول اور جذباتِ فاسدہ کے درمیان کشمکش پیدا ہوتی ہے تھوڑی دیر یہ لڑائی قائم رہتی ہے اگر ایمان اور اصول نے فتح پائی تو مومن اپنے آپ کو بچا لیتا ہے اور اگر جذباتِ فاسدہ غالب آ گئے تو ایمان اور اصول کا تخیل اس وقت دب کر اس کی نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اس بنا پر سچا مومن اور بدکردار ہونا محال ہے۔ اگر ممکن ہے تو حقیقت میں ایمان ہی کا کمال نہیں۔ پس مسلم قوم کا جب تک نقطۂ تخیل (ایمان) مضبوط نہ ہوگا دنیا میں کامیاب ہونا مشکل امر ہے۔ فقط ✦

اہلحدیث بھائیوں کے مذہب کی مولانا محمد صاحب مرحوم کی تصنیف کردہ نہایت اہم اور ضروری چوبیس (۲۴) عدد کتابیں مجلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں منگو لیجئے

۱- نادان نظامی حسن نظامی دہلوی نے مذہب اہلحدیث کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی اس کا اس میں جواب ہے اور مذہب اہلحدیث کی حقانیت کا ثبوت ہے نام برأت محمدی- ۲ دلائل الفریقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر انگوٹھے چومنے کی تردید اس کے جتنے دلائل بدعتی دیتے ہیں سب کے نہایت مدلل اور ٹھوس جوابات دیئے ہیں نام حقوق محمدی- ۳ کتاب العقائد حضرت امام احمد بن حنبل کی کتاب العقیدہ کا اردو ترجمہ نام عقائد محمدی ۴ مذہب اہلحدیث اہلحدیث کا مذہب کیا ہے؟ اس کا بیان- جو تہمتیں ان پر رکھی جاتی ہیں سب کا ازالہ- ناممکن کہ اس کے دیکھ لینے کے بعد کوئی شخص ہم سے بدگمان رہے (عقیدۂ محمدی) ۵ اشعار رد تقلید مثنوی مولوی روم کے رد تقلید کے اشعار مع اردو ترجمہ- ۶ محرم نامہ تعزیہ داری کی اور محرم کی تمام بدعتوں کی تردید مع سوانح عمری امام حسینؓ (صراط محمدی)- ۷ رجب نامہ ماہ رجب کی تمام بدعتوں کی تردید مع بیان و ثبوت معراج جسمانی (معراج محمدی) ۸ عیدین عید الفطر کے، فطرے کے، نماز عید کے جملہ مسائل و فضائل وغیرہ (انعام محمدی)- ۹ ڈاڑھی مونچھ کے احکام خط بنوانے کے مسائل، لباس کے احکام و مسائل وغیرہ (آئینۂ محمدی)- ۱۰ بقر عید حضرت ابراہیم کی آزمائش کے، ذبیح اللہ کی قربانی کے واقعات، گائے کی قربانی کا ثبوت، قربانی کے احکام، بقر عید کے کل مسائل، نماز عید کی ترکیب وغیرہ (تحفۂ محمدی)- ۱۱ تعلیم النساء عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے جواز میں مع تردید مخالفین (تعلیم محمدی) ۱۲ آداب قبور قبرستان میں کون سے کام ممنوع ہیں؟ اور زیارت قبور کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ (فرمان محمدی) ۱۳ ملوکیت سلطان اور اہلحدیث- پر جو اعتراضات ہیں ان کے جوابات- ۱۴ علماء مقلدین سے تقلید کی بابت ایک سو سوالات جن کے جوابات سے وہ عاجز ہیں (ضرب محمدی) ۱۵ ترجمۂ خطبۂ جمعہ کے خطبے کا ترجمہ کرنے کے دلائل مع تردید مخالفین (خطبۂ محمدی) ۱۶ مناظرۂ تقلید حنفی مناظر کے دلائل اور محمدی کے جوابات (مناظرۂ محمدی) ۱۷ مسئلۂ امامت امام و امیر کے نام سے ہندوستان کے مدعیوں کی تردید (ظل محمدی) ۱۸ حنفیت کتب فقہ کے غلط مسائل کی تردید حنفی لقب کی تردید- ۱۹ حیات النبیؐ حیات و وفات رسول کی کامل بحث اور حضورؐ کی وفات (حیات محمدی) ۲۰ تاریخ تعزیہ پہلا تعزیہ ہندوستان میں کب آیا؟ تعزیہ کی تردید (ریحان محمدی) ۲۱ ادب نماز نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے دلائل مع تردید مخالفین (سنت محمدی) ۲۲ صلوٰۃ غوثیہ کی کامل تردید، بدعتیوں کے کل دلائل کے جوابات سمیت (اسلام محمدی) ۲۳ تبرک پرستی تبرکات کو چومنے چاٹنے ان پر میلہ لگانے کی حرمت مع جواب قبر پرستوں (کرامت محمدی) ۲۴ مقالۂ حقانی غیبت تجسس کی حرمت مع مواقع جواز (مقالۂ محمدی) ۲۵ نام محمد رکھنے کا ثبوت مع تردید دلائل مخالفین (گل محمدی)

حنفی مذہب فقہ کی اعلیٰ ترین کتاب ھدایہ کی غلطیوں کا بیان

مصنف ہدایہ نے قرآن کی آیتیں غلط بیان کی ہیں حدیثیں غلط بیان کی ہیں- جو حدیث سرے سے ہی نہیں اُسے بھی مذہب بنانے کے لئے حدیث کہہ دیا ہے- صحابہؓ اور تابعین پر تہمتیں رکھی ہیں، ائمہ اربعہ کے اقوال غلط نقل کئے ہیں- خود امام ابوحنیفہ کا مذہب بیان کرنے میں غلطی کی ہے- صرف، نحو، بیان، منطق، معقول، عربی عبارت وغیرہ میں بھی غلطی کی ہے- غرض ہر فن میں صاحب ہدایہ کی غلطیوں کا اظہار ہے، ساتھ ہی امام صاحبؒ اور ان کے شاگردوں کے آپس کے اختلاف کا ذکر اس کتاب میں ہے- امام صاحب کے مسائل کو ان کے مقلدوں کے نہ ماننے، بلکہ رد کر دینے کا ذکر ہے- حدیث نقل کرنے میں فقہ کے ان مصنفین کا اعتبار نہ ہونے کا بیان ہے- خود فقہ میں بھی یہ کتابیں درست نہیں اس کا بیان ہے، فقہ کی کتابوں کے غیر معتبر ہونے کی خود حنفیوں سے شہادتیں اس میں نقل کی ہیں غرض ہدایہ کی پوری تنقیح اور حنفی مذہب کا کامل رد اس کتاب میں ہے- اس کے دیکھنے کے بعد مسلمان خوگر تقلید اور پابند کتب فقہ نہیں رہ سکتا- اس پر حدیث و فقہ کا فرق واضح ہو جاتا ہے- کاغذ چکنا، لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲) جلد منگوائیے

کتاب شام زندگی انیسواں ایڈیشن صرف ایک روپیہ دو آنے میں

جو مرد چاہتے ہیں کہ ان کی بیویاں ان کے مزاج کے موافق ہو جائیں شام زندگی کو انہیں پڑھواتے ہیں، اور جو عورتیں آرزو رکھتی ہیں کہ ان کا گھر رشک جنت بن جائے وہ شام زندگی کو پڑھتی ہیں اور اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں جنہیں اولاد کی تربیت کا خیال ہے ان کے نزدیک تو اس کام کے لئے شام زندگی سے بہتر اتالیق نہیں ہے پھر پیرایۂ بیان نہایت دل چسپ اور مؤثر اتنی کہ قوم نے اس کی وجہ سے مصنف کو "مصور غم" کا خطاب دیا تھا، ہر سطر آنکھوں کو پرنم کر دیتی ہے- غرض شام زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا، محاسن ہی محاسن ہیں- ایک جلد طلب فرمالیجئے آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہونچ جائے گی- عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں تمہارے دل کا علاج، تمہارے دل کا بہلاوا، تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شام زندگی ہے- شام زندگی نے سینکڑوں جانوروں کو انسانیت سکھادی، لاکھوں گھروں میں مذہبیت پیدا کردی اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا- شام زندگی میں دین و دنیا کا سامان پیش کر دیا ہے ۱۲۸ صفحات، اور بہترین قسم کا ولایتی کاغذ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی قیمت اٹھارہ آنے

ملنے کا پتہ: مدیر دفتر اخبار محمدی بارہ ہندو راؤ دہلی

کوئی حنفی مذہب عالم جواس کا جواب دے ؟

الحمد شریف امام کے پیچھے پڑھنے کا مسئلہ مدتوں سے حنفیوں اور اہلحدیثوں میں زیر بحث ہے دونوں طرف سے برابر کتابیں اس پر لکھی جارہی ہیں۔ اس مسئلہ میں حضرت مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی نے ایک کتاب بنام "ہدایت المعتدی" لکھی ہے جو اس مسئلہ کو سمجھانے کے لئے بے نظیر ہے۔ اس مسئلہ کے دلائل اور حنفیوں کے دلائل کے جوابات اس میں پورے ہیں۔ اس کا جواب چوتھائی صدی گذر جانے کے باوجود حنفیوں سے نہیں ہوسکا۔ اس کی اصلی قیمت آٹھ آنے ہے۔ اس وقت ہم سات آنے میں آپ کو یہ کتاب بھیج دیں گے۔

مجموعہ نظم شبلی مع سوانحعمری

اس میں مولوی شبلی صاحب کی تمام نظمیں ہیں۔ مثلاً قومی مسدس اور مدوجزر اسلام مسلم لیگ صلح کانفرنس مسلم یونیورسٹی مسئلہ الحاق۔ نالۂ شبلی۔ انصاف خلیفہ اسلام دعوت عمل۔ غزلیات شبلی۔ سیرت نبوی۔ اسلام۔ مساوات۔ خلافت فاروقی تنزل کا اصلی سبب۔ مذہب و سیاست۔ ہجرت نبوی۔ نظام حکومت اسلام۔ عدل جہانگیری۔ بربادی سلطنت۔ حضور کے اخلاق اور غربا نوازی وغیرہ مضامین پر پھڑکتی ہوئی جاندار نظمیں۔ ساتھ ہی شبلی صاحب کی زندگی کے حالات اور ان کی سوانح۔ مرتب کردہ مولانا خیر صاحب لکھنوی۔ یہ بہترین کتاب ہم آپ کو بجائے آٹھ آنے کے صرف چار آنے میں دیدینگے۔

اسلام کے چاروں ستونوں کی مکمل سوانحعمریاں نصف قیمت پر

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ ایک سو ساٹھ صفحات کی کتاب ہے حضور کے ان یار غار کی مکمل سوانحعمری ہے۔ پیدائش کے زمانہ جاہلیت کے واقعات پھر اسلام کے حضور کے زمانے کے۔ پھر آپ کی خلافت کے چھوٹے بڑے تمام واقعات مفصل۔ پھر بیماری اور شہادت کے حالات قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی چار آنے

(۲) حضرت عمر فاروق۔ ایک سو ساٹھ صفحات کی کتاب ہے حضور کے ان حامی کی پوری سوانحعمری ہے۔ پیدائش کے۔ زمانۂ جاہلیت کے۔ اسلام کی الفت کے۔ اسلام لانے کے بعد اسلامی خدمات خاصہ بجا لانے کے حضور کے ساتھ کے۔ صدیق اکبر کے ساتھ کے تمام چھوٹے بڑے واقعات قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی صرف تین آنے۔

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔ اسی طرح اس تیسرے خلیفۃ الرسول کے تمام حالات۔ اس کتاب میں فتوحات اسلامی کی اصلی تاریخ ہے۔ ساتھ ہی آپ کے وصال اور آپ کی شہادت کے وہ روح فرسا واقعات جس نے عالم کو تڑپا رکھا ہے قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی چار آنے۔ (۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ یہ ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن سے لیکر شہادت تک کے تمام حالات آپ کی خلافت کے زمانے کے حالات باہمی آویزش وغیرہ۔ قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی چار آنے

دیوان گلشن سنت

یہ اٹھاسی صفحات کی کتاب ہدا ہے۔ توحید و سنت کی، بے غباتی دنیا کی، بدعتوں کی تردید کی ایسی پیاری نظمیں اس میں ہیں کہ دل خوش ہوجائے۔ ساتھ ہی مسائل معلوم ہوجائیں۔ نو طبع ہے۔ عمدہ کاغذ ہے اچھے حروف ہیں اور اس وقت قیمت صرف چار آنے

احادیث قدسیہ

اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے۔ اس میں وہ حدیثیں ہیں جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر روایت فرمائی ہیں۔ ہر حدیث مع حوالہ عربی میں زیر زبر سمیت ہے پھر ترجمہ ہے۔ قیمت صرف دو آنے۔

شمائل ترمذی

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب عربی مع اردو ترجمہ و حاشیہ ہم سے منگوالیں۔ اس کتاب کو پڑھکر اگر حضور کی مجلس میں بیٹھنے کا اور آپ کے دیدار کا مزا نہ آجائے تو ہمارا ذمہ۔ قیمت بجائے ڈھائی روپے کے اسوقت رعایتی صرف دو روپے۔

تحریک سلف کے مطالعہ — نواب صاحب مرحوم کی تصنیف چھپ گئی

توحید کو ثابت کرنے اور موجودہ زمانے کے مسلمانوں کو پیر پرستی قبر پرستی کو چھڑانے کے لئے نواب صاحب نے یہ کتاب لکھی تھی۔ اب الحمد للہ یہ کتاب نہایت آب و تاب سے بڑے حروف سے عمدہ کاغذ پر چھپ گئی ہے قیمت چار آنے

شریعت کا کوڑا

اسی کیساتھ شریعت کا کوڑا ہے۔ شریعت کا درہ ہے۔ چاریار کا ڈنکہ ہے۔ یہ بھی توحید و سنت کی بدعتوں کے رد کی نظموں کا ایک عجیب مجموعہ ہے۔ اہلحدیث کی کتاب ہے۔ قیمت دو آنے۔

نبی صلعم کے خط کا اور آپکی مہر کا نقشہ

مصر کے بادشاہ مقوقس کے نام حضور نے نامہ مبارک بھیجا تھا جسے لکھوا کر اپنی انگوٹھی کی مہر لگوا کر قاصد کے ہاتھ بھیجا تھا۔ اسکی ایک صحیح نقل مع اصلی الفاظ اور اُسی حروف کے روم کے بیت المال میں بھی خوش نصیبی سے اس کا فوٹو ہندوستان میں بھی آگیا اور ہزار ہا روپیہ خرچ کرکے یہ تبرک چربہ لیکر چھاپ لیا گیا ہے چودہ سو سال کے اس متبرک خط کو اسکی اصلی حالت میں مع شکن کے اور چودہ سو سال پہلے کے حروف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کے آپ دیکھنا چاہیں تو بجائے پانچ آنے کے صرف تین آنے میں ہم سے منگوا لیجئے۔

حزب المقبول

اس کتاب میں عبادت اور ہر موقع کی وہ دعائیں ہیں جو صحیح حدیثوں سے آئی ہیں۔ عربی کا ترجمہ بھی ہے حوالہ اور ترکیب ہے۔ کل صفحات ڈیڑھ سو ہیں کاغذ چکنا اعلیٰ ہے چھپائی بہت ہی عمدہ ہے اور قیمت بھی بہت ہی کم۔ یعنی گلیز اعلیٰ کاغذ کی صرف آٹھ آنے ہے

ترجمۃ القرآن

سورۂ اقرأ باسم سے لیکر سورۂ والناس ختم تک کی حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دہلوی مالک مطبع انصاری کی تفسیر جسے حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین صاحب دہلوی نے چھپوائی تھی آج کل ہم صرف چار آنے میں دے رہے ہیں اصلی قیمت باوہ آنے ہے۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم و مغفور کی بہترین یادگار تفسیر محمدی اردو

کامل بجائے تیئس روپے کے صرف اکیس روپے میں

تفسیر ابن کثیر کا درجہ عربی تفسیروں میں وہی ہے جو صحیح بخاری شریف کا درجہ حدیث کی کتابوں میں ہے مولانا مرحوم نے آٹھ سال میں اس کا ترجمہ کیا تھا۔ لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے۔ اس میں پہلے تو قرآن کی تفسیر خود قرآن کریم سے ہے۔ پھر حدیث سے ہر حدیث کا حوالہ ہے۔ اس کی صحت عدم صحت کا بیان ہے۔ پھر صحابہؓ کے اقوال سے پھر تابعینؒ سے پھر سلف صالحین سے امت کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر تفسیر روئے زمین پر نہیں۔ قرآن کریم کو جس قدر اس تفسیر نے کھول کھول کر بیان کیا ہے اور اس کے مطالب کو جس وضاحت سے اس تفسیر نے روشن کیا ہے اتنی صحیح اور اسقدر تفصیل وار اور کوئی تفسیر نہیں۔ اخبار کے برابر اسکے ڈھائی ہزار صفحات ہیں۔ ہر ہر پارہ الگ الگ چھپوالیا ہے۔ پوری تفسیر کی قیمت تیئس روپے ہے۔ اسوقت اگرچہ کاغذ کے دام تقریباً تین گنے ہوگئے ہیں لیکن ہم نے اس کی قیمت میں بیحد رعایت کردی ہے یعنی بجائے تیئس روپے کے صرف اکیس روپے۔ چونکہ کتاب کا وزن زیادہ ہے اسلئے بہتر ہو کہ اپنے قریب اسٹیشن کا نام لکھ کر ریلوے پارسل سے منگوالیں تاکہ محصول میں کمی ہوجائے۔ بہتر یہ ہے کہ دام پہلے ہی بھیجدیجئے ورنہ کم از کم پانچ روپے ہمراہ فرمائش ضرور بھیجدیجئے۔ دو آنہ فی پارسل ... اور آپکے بھیجے ہوئے روپے وصول دئے جائینگے۔ نوٹ۔ تفسیر محمدی کی دس دس پاروں کی تین جلدیں بندھوالی گئی ہیں۔ تینوں جلدوں کے رعایتی دام صرف ... روپے ہیں۔

مجتہد زمان علامہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اعلام الموقعین کا کامل ترجمہ اردو

جس طرح تفسیروں میں ابن کثیر سب سے اعلیٰ تفسیر ہے اسی طرح امام صاحبؒ کی سینکڑوں تصنیفات میں یہ کتاب سب سے اعلیٰ ہے۔ اگر آپ دین خدا کو اسی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا تو آپ آج ہی اس کتاب کو منگوا لیجئے اس میں اسلام کے کل مسائل کی عقلی دلیلیں دی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام بالکل مطابق عقل ہے صفحات ایکہزار۔ قیمت اصلی دس روپے ہے لیکن اسوقت رعایتی قیمت صرف آٹھ روپے۔ مولانا محمد صاحب مرحوم نے اس کا ترجمہ کیا ہے ترجمہ نہایت سلیس اور آسان اردو میں ہے عبارت کی موزونیت کا یہ عالم ہے کہ گویا ایک مستقل تصنیف ہے۔ طباعت کتابت اور کاغذ نہایت عمدہ۔

محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مژدہ

خطبات محمدی کی تین جلدیں

ماشاء اللہ کے نبیؐ کے خطبے اسکے آخری رسولؐ کے وعظ اسکے پیارے حبیبؐ کے وہ کلمات جن سے پتھر پانی ہوگئے جن سے ہواؤں کے رخ بدل گئے۔ وہ آج تک حدیث کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ حضورؐ کے خطبے اور وعظ کسی ایک کتاب میں جمع نہیں تھے۔ بحمداللہ یہ نعمت مولانا محمد صاحب مرحوم کو نصیب ہوئی کہ آپنے تقریباً تین سال میں ان پھیلے ہوئے خطبات نبویہ کو جمع کیا اور بصورت کتاب یکجا مرتب کرکے اس معجزۂ رسول کو محفوظ کرلیا۔ تین جلدیں چھپ چکی ہیں۔ پہلی جلد میں ۱۴۸ خطبے دوسری جلد میں ۲۴۵ خطبے ہیں۔ اور تیسری جلد میں ۲۲۳ خطبات مع ترجمہ و شرح ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔

پوری بخاری شریف کا ترجمہ اردو تین جلدوں میں مجلد

بہت ہی سستا یعنی بجائے دس روپے کے صرف چھ روپے میں صحیح بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ ہے۔ تین جلدوں میں دس ہزار صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے ہم نے اسکی جلدیں چمڑے کی کونے پشتے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بندھوالی ہیں۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن رعایتی قیمت اس وقت مع تین جلدوں کے صرف چھ روپے رکھی ہے۔ محصول ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے۔ جلد منگا لیجئے۔

ثلاثیات بخاری

یہ عجیب وغریب کتاب ہے اس میں صرف وہ حدیثیں ہیں جو حضرت امام بخاریؒ نے صرف تین واسطوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔ عربی مع زیر زبر پیش ترجمہ اور شرح۔ قیمت تین آنے

بلوغ المرام مترجم

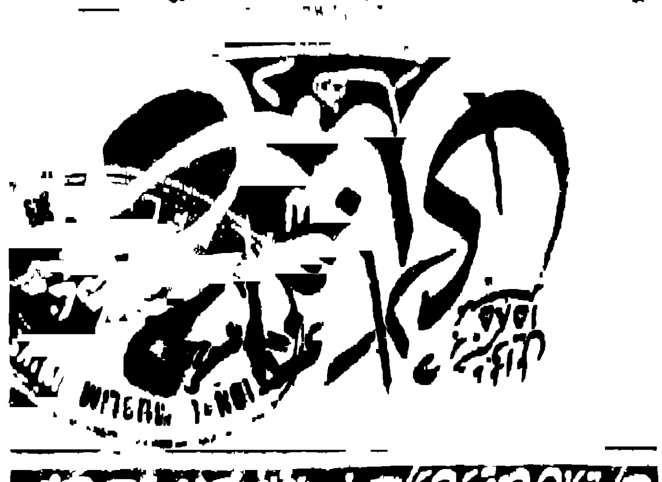
یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے ہمارے پاس علامہ دہلی حضرت مولانا احمد حسن صاحب محدث کے حاشیہ والی ہے۔ عربی زیر زبر پیش کے نیچے صحیح ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر حدیث کی شرح مطابق مذہب اہلحدیث ہے اصلی ہدیہ ڈھائی روپے ہیں لیکن اسوقت رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ میں منگا لیجئے۔

فتاوی محمدیہ

جس میں صحابہ کرامؓ کے بارہ سو سوالات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ سو جوابات ہیں۔ ساتھ ہی سوال جواب شرعی کے متعلق تمام احکام ہیں۔ آپ نے آجتک مولویوں کے فتاوی دیکھے ہونگے آج فتاوی محمدیہ دیکھو۔ یہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا جمع کردہ ہے اور حضرت مولانا محمد صاحب غفرلہٗ کا ترجمہ کردہ ہے۔ اس کے صفحات اس اخباری صفحات کے برابر ڈیڑھ سو سے زائد ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔ جلد منگا لیجئے

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

احمد بن مولانا محمد (رحمۃ اللہ علیہ) پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا



ایران جرمنی نے الٹی میٹم نہیں دیا

سرکاری طور پر اس افواہ کی تردید کردی گئی

برلن کے سرکاری حلقوں سے اٹلی کی خبر رساں ایجنسی کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نے حکومت ایران کو کوئی ایسا الٹی میٹم نہیں دیا جس میں یہ لکھا ہو کہ اگر ایران کی گورنمنٹ نے جرمنوں کو اپنی سلطنت سے نکالا تو جرمنی اور ایران کے سیاسی تعلقات منقطع کر دئے جائیں گے،

مجلس احرار اور مسلم لیگ میں تعاون!

مولانا عبدالقیوم صاحب کانپوری صدر مجلس احرار اسلام ہند نے اپنے ایک بیان میں فرمایا! اگر ہم ملک کی آزادی کے لئے کانگریس سے تعاون کر سکتے ہیں تو بوقت ضرورت مسلم مفاد کے لئے مسلم لیگ سے بھی مل سکتے ہیں۔ مولانا فرماتے ہیں کہ احرار نے مسلم لیگ کے اس ریزولیوشن کی مخالفت و موافقت میں جو آج کل پاکستانی اسکیم کے نام سے مشہور ہے کوئی جماعتی فیصلہ نہیں کیا ہے ۔ +

سود خوار پٹھان کی توبہ!

احمد آباد سے ایک پٹھان ساہوکار کی ساہوکارے سے توبہ کرنے کے متعلق دلچسپ خبر موصول ہوئی ہے۔ پٹھان مذکور ایک عرصہ سے ساہوکاری کرتا تھا، جمعہ کے روز اس نے آواز غیب سے متاثر ہوکر جمعہ کی نماز کے بعد اپنی ساہوکاری کے تمام بہی کھاتہ اور دوسرے حسابات مسجد میں نمازیوں کے سامنے جلا دیئے، اور یہ عہد کیا کہ وہ آئندہ کبھی بھی ساہوکاری نہیں کرے گا۔ بہی کھاتوں میں ۲۵ ہزار روپے کے پرمیسری نوٹ بھی تھے، باقی اور ساہوکار بھی اس سے درس عبرت لیں +

جیور میں مسلمانوں پر لرزہ خیز مظالم

جیور ضلع بلند شہر میں ۲۸ جولائی کو نہتے اور بے امن مسلمانوں پر کسی منظم سازش کے ماتحت جو ہوش ربا اور سخت وحشیانہ حملہ کیا گیا ہے، واقعات شاہد کہ ہندو مسلم فسادات کی تاریخ میں وہ بالکل نئی قسم کا ہے، ناظم جمعیۃ العلماء ہند ۴ راگست کو جیور تشریف لے گئے ہیں، اور ناظم صاحب کی جانب سے حسب ذیل برقی پیغامات یوپی کے حکام اعلیٰ کو ارسال کئے گئے ہیں۔ — علف

گورنر یوپی کے نام

جیور ضلع بلند شہر میں مسلمانوں کی مظلومانہ حالت آپ کی فوری توجہ کی محتاج ہے، مسلمان ہندو بلوائیوں سے سخت خوف زدہ ہیں۔

کلکٹر ضلع بلند شہر کے نام

میں جیور کے معاملہ میں آپ کی فرض شناسی کی داد دیتا ہوں، صورت حال ابھی تک آپ کی مسلسل نگرانی اور گہری توجہ کی محتاج ہے۔ +

قائد اعظم کیخلاف محاذ تیار ہو رہا ہے

معلوم ہوا ہے کہ سر سکندر حیات خاں اور دیگر مسلم زعماء حضرات کے درمیان ایک کانفرنس ہونے والی ہے جس میں ڈیفنس کونسل کی شرکت کے مسئلہ پر بحث و مباحثہ کیا جائے گا، اگرچہ اس کانفرنس کے متعلق انتہائی رازداری کے ساتھ کام لیا جا رہا ہے، تاہم یہ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم پنجاب اور دیگر مسلم لیڈر آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد کا اظہار کریں گے، اور جہاں تک ممکن ہو سکے گا اپنی موجودہ پوزیشن قائم رکھیں گے اور ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے سے گریز نہ کیا جائیگا، معلوم ہوا ہے کہ یہ تمام باتیں مسٹر جناح کے اعلان کی وجہ سے پیش آ رہی ہیں +

قطعۂ تاریخ وفات

از جناب محمد عبداللہ صاحب فائق اعظمی متعلم مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی

آہ! مولانا محمد دہلوی ۔۔۔ خادم اسلام اور دین نبیؐ

کہہ کے اس دار الفنا کو خیرباد ۔۔۔ دفعتہً دار البقا کی راہ لی

اہل دیں میں کیوں نہ ہو محشر بپا ۔۔۔ ذات ان کی قاطع البدعات تھی

دل میں رکھتے ولولہ توحید کا ۔۔۔ موجزن سینہ میں تھا عشق نبیؐ

جنت الفردوس ہو ان کو نصیب ۔۔۔ یہ دعا ہے فائق ناچیز کی

قبر ان کی نور سے معمور ہو ۔۔۔ راضی ہو اللہ ان سے خوش نبیؐ

فائق غمگیں لکھو سال وفات

چشم حق بیں خادم علم نبیؐ

شاعر اعظم ڈاکٹر ٹیگور کی وفات

یہ خبر ہندوستان کے تمام حلقوں میں بلا امتیاز مذہب و ملت نہایت رنج و غم کے ساتھ سنی گئی، کہ شاعر اعظم ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کافی عرصہ علیل رہنے کے بعد ۷ راگست کو ۱۲ بجکر ۱۳ منٹ پر کلکتہ میں انتقال فرما گئے۔ آپ کی وفات کی خبر سن کر بنگال کونسل کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا اور بعد دوپہر ہائیکورٹ بھی بند کر دی گئی۔ شام کے وقت کلکتہ میں تجہیز و تکفین کی رسم ادا کی گئی جنازہ میں لاکھوں آدمی شریک تھے

جرمنی ترکی کی امداد کا محتاج ہے

جرمنی میں پٹرول کی سخت قلت محسوس کی جا رہی ہے اسی لئے وہ جلد سے جلد کوہ قاف تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے، جہاں پٹرول کے عظیم الشان روسی ذخائر ہیں، لیکن جرمنی ترکوں کی امداد کے بغیر کوہ قاف تک بآسانی نہیں پہونچ سکتا، اور بظاہر اس بات کا امکان نہیں کہ ترکی کوہ قاف تک پہونچنے میں جرمنی کی مدد کرے گا، کیونکہ اس علاقے پر جرمنوں کا اقتدار ترکی مفاد کے لئے سخت مضر ہے +

ہائے تجھے خلق خدا غائبانہ کیا؟

حضرت مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم کی اچانک وفات سے مسلمانوں کو بیحد رنج ہوا۔ خصوصًا جماعت اہلحدیث کو جو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اس پر جماعت کا ہر فرد خون کے آنسو رو رہا ہے۔ ملک کے مقتدر اخبارات نے آپکی وفات پر نوٹ لکھے اور دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ بیشمار تعزیت نامے موصول ہو چکے ہیں۔ ان میں سے چند ہم آج اخبار محمدی میں درج کر رہے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے آپکو اندازہ ہوگا کہ مولانا کی موت سے امت مسلمہ کو کسقدر نقصان پہنچا ہے۔

(۱) رثاء الخطيب الكبير ابی احمد المولوی محمد جوناگڈھی المرحوم

من ابی عمران محمد حسین الحسن فوری المتعلم بالمدرسة الرحمانیہ

فدی لحبیب الله خلق تمامه　　فیدعی محمدًا تمت میاسمه

سارا عالم اللہ کے اس حبیب پر قربان ہو　　جنکو لوگ محمد کے نام سے پکارتے تھے اور جنکے اسم بالکل ظاہر تھے

خطیب کان النطق کان بجنبه　　فاختاره اوجار فی النطق قاسمه

وہ خطیب اعظم گویا قوت گویائی نے انکو پسند کر لیا　　یا تو اس گویائی کا تقسیم کرنیوالا انکا پڑوسی تھا اسلئے اسنے انکو حصہ میں پہم دی

علیم باسرار الاحادیث والقرآن　　بحر بحسب العلم والعلم صارمه

قرآن و احادیث کے نکات و رموز سے خوب واقف　　علم کے ایک بحر ناپیدا کنار تھے اور انکا علم ہی انکو لئے سیف قاطع تھا

جراز مقطع وحسام مصقل　　اذا سل عن جفنه فالضرب ثالمه

انکا علم و فضل ایسی تیز اور چمکدار تلوار کے مرتبہ میں تھا　　جسکی ضرب کا ری دشمن پر ایسی پڑتی کہ دھار بھی ختم ہو جاتی

فخطرات تخاف بها العدی　　ویقلق ذو العلی وکانت مکارمه

ایسے ایسے بلند خیالات انکے ذہن میں آتے تھے کہ جن سے دشمن کانپ اٹھتے　　اور بڑے بڑے بلند پایہ لوگ اس سے بے چین ہو جاتے تھے

مزینة بین الحلاحل والسرا　　ة کالبدر بین الشهب والقرم خادمه

انکے مکارم شریفوں اور سرداروں کے درمیان باعث زینت تھے　　جیسے ماہ کامل ستاروں کے درمیان زینت بخش ہو

فکم من مبارز مقاصدہ العلی　　اذا ما رآه فی المجال یسالمه

کتنے ہی حریف ایسے ہیں جنکے مقاصد بہت بلند و بالا ہوا کرتے　　لیکن جیسے انکی آنکھیں آپ پر پڑیں فورًا مصالحت کی راہ ڈھونڈنے لگے تھے

ورب مناظر ینور باسمه　　فادبر نادمًا اذا ما یصادمه

بہت سے ایسے مناظر جو اپنے فضل و کمال کی نور سے منور تھے　　مگر انکے ساتھ ٹکر کر تے ہی پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے تھے

لقد کان قوالا خطیبًا معبرًا　　اذا قام للبراز والناس شاتمه

نہایت زبردست خطیب اور بیحد بولنے والے تھے　　جب کبھی مقابلہ میں کھڑے ہوتے تو معلوم ہوتا کہ لوگ انکو ڈانٹ رہے ہیں

ابا قاطع البدع وقامع اصلها　　ابا نافع القوم وانت سلاحه

اے بدعت کے مٹانے اور اس کا قلع قمع کرنے والے!　　اے قوم کو نفع پہنچانے والے آپ ہی اسکے لئے بمنزلہ ہتھیار کے تھے

ابا جامع العلم ومنطیق جیلنا　　ابا سلحة الفضل وانت معالمه

اے علم و عرفان کے جامع اور ہمارے زمانے کے بیمثال مقرر　　اے فضل و کمال کی کان گویا آپ ہی منبع فضل و کمال تھے

قد عت الدنیا دامعة بفراقك　　غدی الناس بدء تحتیر اجمه

انکی جدائی سے ساری دنیا بے چین و پریشان ہے　　اور روئے زمین کا ہر ایک انکے ایک جوڑ تک رو رہے ہیں

فحین اصابك بل العالم كله　　یذیب فواد القوم والقوم لائمه

ہلاکت صرف آپ ہی کو نہیں پہنچی ہے بلکہ سارے عالم کو پہنچی ہے　　آپکی موت سے لوگوں کے جگر پگھل رہے ہیں اور تمام قوم غمگین ہے

فتبکی المحافل ومحراب مسجد　　منابره تبکی وتشجی عوالمه

آپکے فراق میں محفلیں اور مسجد کے محراب و منبر تک گریاں ہیں　　اور ساری دنیا غمگین و پریشان ہے

لتبکی لنوادب علیك مصابة　　یقاسی الشجی لفرطاس حتی مقالمه

ندبہ کرنیوالی عورتیں آپ پر ماتم کناں ہیں　　یہانتک کہ آپکے مضامین کے سودات اور قلمدان بھی غم کو گھونٹ رہے ہیں

ابا احمد لقد کسرت قوادما　　لاهل الاحادیث لانك قادمه

اے ابو احمد آپکی موت نے جماعت اہلحدیث کے پروں کو توڑ دیا　　اسلئے کہ آپ ہی اس جماعت کے سردار تھے

نوائب دهر جمعت فی قلوبهم　　ولم یکفها حتی تفقتها مظالمه

زمانہ کے کل مصائب انکے دلوں میں جمع ہو گئے　　اسی پر اکتفا نہیں بلکہ مزید مظالم اسکے پیچھے لگ گئے

لکانت له ذاته کالبدر طالعا　　فها له قد غاب تبکی امامه

انکی ذات طلوع ہونیوالے چاند کی طرح روشن تھی　　ہائے افسوس آج وہ روپوش ہے اور قوم گریہ کناں ہے

لقد بان عنا عیشنا کدر دوذ　　ه العین تبکی والفواد لهائمه

آہ ہم سے جدا ہو گئے اور ہم انکے لئے تڑپ رہے ہیں　　آنکھیں رو رہی ہیں اور دل انکے لئے حیران ہے

الا انما کانت وفاة محمد　　دلیلا علی ان لیس للموت حاکمه

یاد رکھو وفات محمد اس امر کی دلیل ہے کہ موت کسی کی محکوم نہیں جس پر حکومت کی جائے یا جس سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے

فمنا الدعاء له من طیب قلبنا

ان کے لئے خلوص قلب سے ہماری دعا ہے

ینور ضریحه وعین نخوادمه

کہ انکی قبر نور سے منور ہو اور انکو جوار جنت نصیب ہو (آمین)

(۲)

آہ! حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم

(تاثرات مولوی عبد العظیم صاحب بستوی - رفیق خاص حضرت مولانا مرحوم)

بیسویں صدی کے اس الحاد و کفر کے زمانے میں جبکہ اسلامی تہذیب کے بجائے فرنگی تہذیب کا عروج ہو رہا ہے اسلام کی نورانی شعاعیں خود اس کے نام لیواؤں کے طرز عمل کے سبب کالعدم ہوتی جا رہی ہیں جدید تعلیم یافتہ بانی اسلام کے بتلائے ہوئے زریں اصول سے منحرف اور یورپ کی نام نہاد تہذیب کا گرویدہ ہو رہا ہے۔ ایسے دور میں جبکہ مسلمانوں کی توجہ تعلیم جدید کی طرف منعطف شارع اسلام کے قابل فخر ارشادات سے علیحدگی عمل ہی ہے اور جبکہ اسلام خطرہ کے انتہائی ساحل پر ہے۔ کسی ایسی ہستی کا انتقال جس کے سر پر دست قدرت نے تفقہ فی الدین کا سہرا باندھا ہو قابل صد افسوس سانحہ ہے۔ چہ جائیکہ مولانا محمد صاحب (نور اللہ مرقدہ) جنکی وفات حسرت آیات سے اسلامیان ہند کو عموماً اور جماعت اہل حدیث کو خصوصاً ایک ایسے جانکاہ صدمہ سے دوچار ہونا پڑا ہے جو ہر مرد مومن کے لئے سوہان روح ہے ✦

فخر دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرب قیامت کی علامات میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ اللہ رب العزت دنیا سے علم دین کو ناپید کر دیگا۔ اس طرح سے نہیں کہ لوگوں کے سینوں سے نکال دیگا۔ بلکہ رفتہ رفتہ علماء اٹھتے جائیں گے اور ان کی جگہ عوام جاہلوں کو لیڈر بنائیں گے جو کہ خود بھی گمراہ ہونگے اور عوام الناس کو بھی گمراہ کرینگے۔ کون نہیں جانتا کہ شیخ الکل حضرت مولانا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی اور مولانا سہسوانی کے بعد انکا کوئی قائمقام نہ بن سکا۔ اسی طرح آپ دیکھ رہے ہیں کہ مولانا عبد اللہ غازیپوری اور مولانا رحیم آبادی کے بعد کوئی دوسرا غازیپوری اور رحیم آبادی پیدا نہ ہوا۔ اور نہ مولانا مبارکپوری اور شمس فیض آبادی علیہم الرحمۃ کی رحلت کے بعد کسی دوسرے "شارح ترمذی" اور "شمس" کے طلوع ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ اسی طرح اب یہ بھی امید نہیں کہ مستقبل قریب میں ارض ہند کسی ایسے لائق شخص کو پیدا کرے گی جو عزم و استقلال جرأت و ایثار میں مولانا محمد مرحوم کا مثیل ہو سکے اور جو دل میں توحید و سنت کا جذبہ راسخ لے کر اٹھے جس کو مولانا لے کر اٹھے تھے۔ اِلّا ان یشاء اللہ ✦

آہ! اجمل! تو ہم کو اپنے بے نسب انتقال سے ایسا داغ مفارقت دے گیا جس کے ہم بالکل اہل نہ تھے۔ تیرے اس جانگسل انتقال سے ملت اسلامیہ پر وہ ضرب لگی ہے جس کا اندمال ناممکن نظر آتا ہے۔ محمد! اگرچہ تو اس دار فانی سے کوچ کر گیا تاہم تیری بے لوث تبلیغ کے دھارے برابر بہتے رہیں گے اور کفر و شرک کی مہیب چٹانوں سے ٹکرا کر تیرا نام اچھالتے رہیں گے ✦

اگرچہ تیری زبانی تبلیغ کی ہوا گوشہ قبر سے ہم کنار ہو کر فضا میں گم ہوئی۔ لیکن تیری تحریر صحف عالم پر بکھری ہوئی ہے۔ اور ابد الآباد تک بکھری رہیگی۔ محمد! تو نے کلمۃ حق عند سلطان جائر پر عمل کرتے ہوئے صداقت و حقگوئی کا جو زبردست پارٹ ادا کیا اور اس کی پاداش میں جن مصائب کو برداشت کیا اسے دنیا بھلائے بھلا دے؟ لیکن کلکتہ و دہلی کی گلی گلی اور کوچے زبان قال سے نہ سہی لیکن زبان حال سے چرچا کرتے رہیں گے۔ خدا تیری قبر کو نور سے بھر دے ✦ آمین!

ان قلبی تاثرات کو سطح قرطاس پر لانے کے بعد میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مولانا مرحوم کی حیات طیبہ کے اس درخشاں پہلو کو مختصراً واضح کر دوں جو ہماری معیت میں مولانا کا طالب علمی دور کہا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا کے طالب علمی کا زمانہ جس قدر خوش آئند انجام دکھانے والا تھا۔ مولانا نے اس سے زیادہ قابل رشک کارہائے نمایاں انجام دئے مثل مشہور ہے کہ ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات خصوصاً میرے لئے کس قدر قابل فخر ہے کہ جس پر میں ناز کروں تو بیجا نہ ہوگا ✦

مولانا مرحوم صوبہ کاٹھیاوار کی مشہور ریاست جوناگڑھ میں پیدا ہوئے۔ موصوف نے ابتداً اپنے وطن مالوف میں ایک بزرگ مولوی عبد اللہ صاحب مرحوم کے سامنے زانوئے تلمذ خم کئے۔ چنانچہ جب ابتدائی مروج تعلیم سے فارغ ہوئے اور اپنے استاذ مرحوم سے دہلی کے بزم علم کا چرچا سنا تو طلب علم کے شوق نے پہلو میں گدگدی پیدا کی چنانچہ ایک ساتھی کی معیت میں دہلی تشریف لائے۔ اور احناف کے مشہور مدرسہ امینیہ میں داخل ہوئے غالباً یہ واقعہ ۱۳۲۵ھ کا ہے لیکن قربان جائیے اس حدیث رسول کے شیدائی پر کہ وہ عامل بالحدیث ہونے کی پاداش میں کچھ ہی دن کے بعد مذکورہ مدرسہ سے نکالدئے گئے۔ اس کے بعد مولانا عبد الوہاب صاحب صدری کے مدرسہ میں داخل ہوئے۔ اور متعدد علمائے سے میری معیت میں فیض حاصل کیا جس کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا عبد الوہاب مرحوم سے صحاح ستہ اور تفسیر جلالین وغیرہ۔ مولانا احمد اللہ صاحب محدث دہلوی سے (جو اس وقت مدرسہ حاجی علیجان میں مسند تدریس پر سرفراز تھے) معانی و بیان کی کتابیں وغیرہ۔ مولانا عبید اللہ صاحب مرحوم مدرس مدرسہ زبیدیہ کے برادر خورد مولوی عبد الرشید اور مولوی عبد الرحمن

تفسیر دین محمدی کے علاوہ تمام تصانیف محمدیہ میں ۴۰ روپیہ کی تخفیف کر دی گئی ہے - منیجر

صاحب ولایتی سے کتب ادب وصرف نحو کی
تعلیم حاصل کی اور کتب صحاح ستہ سے ماہ
شعبان ۱۳۱۴ھ میں سند فراغت حاصل کی
فراغت کے بعد بھی مولانا نے برابر تعلیم جاری
رکھی اور مولوی محمد اسحٰق صاحب منطقی اور مولوی
محمد ایوب صاحب پراچہ سے معقولات پڑھا۔
بہرحال تکمیل درس نظامیہ کے بعد اجمیری دروازہ
میں ایک رسالہ گلدستہ محمدیہ کے نام سے جاری
کیا جو اب تک اخبار محمدی کے نام سے مسلم قوم
کی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اور احقاق حق
ابطال باطل اماتت بدعت میں ابتک پیش پیش
اور سینہ سپر رہا ہے۔ خدا کرے اسی حالت
پر ہمیشہ قائم رہے ✤ آمین!

مولانا مرحوم اپنی خداداد ذکاوت طبع اور
ذہنی و دماغی قابلیت کی وجہ سے ہمیشہ اپنے
ہمعصروں میں ممتاز رہتے تھے۔ آپ کی ذہانت
کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی کسی سبق کا مطالعہ
نہ کیا۔ اور ہم لوگوں میں سے اگر کوئی شخص
باوجود مطالعہ کے اپنی باری پر عبارت پڑھنے
سے ہچکچاتا۔ تو آپ بغیر کسی قسم کی جھجک محسوس
کئے قرأت شروع کر دیتے۔ اور معانی ومطالب
کے سمجھنے میں ذرا بھی دشواری پیش نہ آتی۔
کسی مسئلے کو بغیر اچھی طرح منقح کئے آگے نہ بڑھتے
اکثر ایسا ہوتا کہ بخاری شریف میں دو دو تین تین دن
تک ایک ہی سبق میں استاد سے الجھے رہتے۔
اور جب تک خاطر خواہ تشفی نہ ہو جاتی آگے نہیں
بڑھتے تھے ✤

مدرسہ دار الکتاب والسنہ میں طلبہ کے
مشورہ سے ایک انجمن قائم کی گئی۔ جس میں
ہر جمعرات کو تقریریں ہوتی تھیں۔ چونکہ مضامین
پہلے ہی سے شائع کر دئے جاتے اس لئے
سب لوگ غایت انہماک سے مضامین تیار
کرتے۔ لیکن مولانا مرحوم بالکل اس چیز سے
بے پرواہ رہتے۔ لیکن موقعہ پر سب سے بڑھ
جاتے۔ ایک مرتبہ میں نے "اخفاء" و "کتمانہ"
آپ کے مضمون کی تردید کی۔ لیکن مولانا نے
اپنے مدعا کو اس طرح مدلل ثابت کیا کہ میں
ہکا بکا رہ گیا۔ انہی لیاقتوں کی بنا پر مولانا
عبدالوہاب صدری مرحوم آپ کی بڑی قدر
کرتے۔ اور ہمیشہ آپ پر ناز کیا کرتے۔ اور
آپ بھی فرمایا کرتے کہ یہ اصول وہابیہ تو کسی
اور جگہ نظر ہی نہیں آتا کہ صحاح و تفسیر کو
جملہ علوم و فنون پر مقدم رکھا جائے۔ قصہ
مختصر یہ کہ جب مولانا عبدالوہاب صاحب
کے بعض مسائل آپ کی دوررس اور حقیقت
بیں نظروں میں غلط معلوم ہوئے تو الحب
للہ والبغض للہ پر عمل کرتے ہوئے
استاذ کے مقابلے میں سینہ سپر ہو گئے ✤

آپ کے ذاتی اوصاف اور اخلاق کے
متعلق کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے
ہر وہ شخص جو آپ کی صحبت میں چند منٹ
بھی بیٹھا ہوگا۔ بد اسعیہ وہ اپنے ساتھ حسن
خلق، تواضع۔ ملنساری وغیرہ حمیدہ
فضائل کا گرانمایہ خزانہ لیکر گیا ہوگا۔ جب بھی
چند طلباء آپ کے ساتھ بازار جاتے تو ضرور
مولانا اپنے پاس سے سبھوں کو مٹھائیاں، آم
خربوزے، کلفیاں وغیرہ کھلاتے۔ اگر کوئی
پیسہ دینا چاہتا تو بگڑ جاتے۔ پانچ چھ برس
تک میرا اور مولانا کا ساتھ رہا۔ ہم اور مولانا
بلاناغہ روزانہ صبح کے وقت صدر میں
مسجد کلاں کے پیچھے گلی میں ایک نانبائی کی
دوکان پر دہلی کا مشہور تحفہ "نہاری"
کھایا کرتے۔ لیکن کبھی بھی مولانا نے مجھے
پیسہ نہ دینے دیا۔ جب میں دینا چاہتا
تو فرماتے کہ "مجھے آپ کی مالداری خوب
معلوم ہے"۔ ✤

چونکہ مولانا مرحوم کے برادر بزرگ کلکتہ
میں تجارت کرتے تھے اور وہی مولانا کے
کفیل تھے۔ اس لئے مولانا کی مالی حالت
بہت اچھی تھی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے
دو وقت سے کھانا نہیں کھایا تھا اور آپ
کو کسی طرح معلوم ہو گیا فوراً ایک روپیہ دیا کہ
جاکر فوراً کھانا کھالو۔ آپ ایسے خوش اخلاق
خندہ رو تھے کہ کبھی اگر کسی طالب علم سے کچھ
معمولی سا بھی جھگڑا ہو جاتا تو دوسرے وقت
خود جاکر بات چیت شروع کر دیتے۔ اور دل
میں کسی قسم کا کینہ نہ رکھتے۔ ایک مرتبہ میں بیمار
ہو گیا اور سخت بخار آیا۔ رات کا وقت تھا
مولانا رات ہی میں کہیں سے بکری کا دودھ لائے
ہاتھ پیر میں مالش کی۔ اور جب تک مجھے
نیند نہ آئی تیمارداری میں برابر مصروف
رہے۔ آپ اگر ایک طرف نہایت ہی متواضع
تھے تو دوسری طرف جسمانی حیثیت سے جری
بھی تھے۔ ایک موقعہ پر کسی سوداگر نے مولوی
عبدالوہاب صاحب سے بدتہذیبی سے کلام
کیا تو آپ بغیر کسی خوف کے اس سے لڑ پڑے
اتنے میں اس کے دیگر معاون بھی آگئے لیکن
مولانا نے سبھوں کا تنہا مقابلہ کیا ✤

مولانا کی تبلیغی خدمات کا اندازہ کرنا ہو تو
تو ان کی تصانیف کا مطالعہ کیا جائے۔ خدا
مولانا کی قبر کو نور سے بھر دے۔ اور جوار رحمت
میں جگہ دے۔ آمین! ✤

دردمندان ملت سے اپیل! اگر مولانا
کے بعد ان کی اولاد سے ہمدردی ہے اور حقیقی
معنوں میں اسلامی اخوت کا ثبوت دینا ہے تو
ضرورت ہے کہ جماعت اہلحدیث کا ہر فرد
اخبار محمدی کی اشاعت میں اپنی انتہائی ہمدردی
کا ثبوت دے اور جہاں تک ہوسکے مولانا کی تصانیف
خرید کر مولانا کی اولاد کی پرورش کی جائے۔ کتنا
عمدہ موقعہ ہے کہ تصانیف محمدی کی قیمت میں
پچیس فیصدی تخفیف کر دی گئی ہے اگر موقعہ
غنیمت سمجھ کر ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق نہ
بنے تو انتہائی کم نصیبی ہے۔ نزاکت وقت کا
تقاضہ ہے کہ کوئی قصبہ اور گاؤں "محمدی" سے
خالی نہو۔ واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تفسیر و دین محمدی کے علاوہ تمام تصانیف محمدیہ میں ۲۵ روپیہ کی تخفیف کر دی گئی ہے۔ منیجر

۴ صفر ۱۳۶۰ھ کی اشاعت میں روزنامہ انقلاب لاہور نے مندرجہ ذیل نوٹ لکھا:

(۳) آہ! مولانا محمد جوناگڑھی

ہمیں دفعتہً یہ خبر سن کر بے انتہا صدمہ ہوا کہ اخبار محمدی دہلی کے ایڈیٹر اور اجل علماء حدیث مولانا محمد جوناگڑھی کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس میں شک نہیں مولانا محمد کی وفات مسلمانوں کا ایک ایسا نقصان ہے جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ ہمیں مولانا کے بعض مناظرانہ مشاغل سے اتفاق نہ تھا۔ لیکن بلاشبہ وہ حدیث رسول معظم کے بہت بڑے عالم تھے۔ انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں تک حدیث کا پیغام پہنچانے میں اپنے تمام معاصرین سے زیادہ کام کیا۔ حدیث کی تقریباً تمام معتبر کتابوں کے اردو میں ترجمے شائع کئے۔ اصلاح عقائد کے سلسلے میں صدہا کتابیں لکھیں۔ اور اخبار محمدی کے ذریعہ سے عمر بھر دین کی خدمت کی۔ اور اپنے علم و عمل کے اعتبار سے سلف صالحین اور محدثین سابقین کا نمونہ تھے۔ اور دنیاوی نقطہ نظر سے مفید دینی کتابوں کے نہایت کامیاب طابع و ناشر تھے۔ مسلمانان ہند ان کے احسانات کے شکریہ سے کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انہوں نے قرآن و حدیث کو معمولی سے معمولی اردو داں کی رسائی کے دائرے میں داخل کر دیا اور عمر بھر مسلمانوں کو شرک و کفر اور بدعات و محدثات سے احتراز کی نصیحت کرتے رہے۔

ہمیں مولانا کے انتقال پر بے حد رنج ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور متعلقین کو صبر جمیل بخشے۔

دہلی کے اہل ثروت خصوصاً حافظ حمید اللہ صاحب رئیس اعظم و نائب ناظم اہلحدیث کانفرنس کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اخبار محمدی اور اس کے دار الکتب کی حفاظت کریں، تاکہ مولانا مرحوم کی خدمت دینی کے یہ وسائل برابر مسلمانوں کی خدمت میں مصروف رہیں۔

دہلی کے کثیر الاشاعت روزنامہ انجام نے ۳ صفر ۱۳۶۰ھ کو مندرجہ ذیل نوٹ لکھا:

(۴) مولانا محمد صاحب ایڈیٹر محمدی کا انتقال

یہ خبر ماتم اثر آج جوناگڑھ سے موصول ہوئی ہے کہ حضرت مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی کا وہاں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مولانا مرحوم بڑے ممتاز خطیب و عالم تھے۔ آپ کو مسلم لیگ کے مقاصد سے بڑی ہمدردی تھی چنانچہ مسلم لیگ باڑہ ہندو راؤ کے نائب صدر بھی رہ چکے تھے۔ اس محرومی و صدمہ میں انجام دل سے ان کے تمام اعزا و معتقدین کے ساتھ شریک غم ہوتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ مولانائے مرحوم کی روح پر فتوح کو اعلیٰ علیین میں جگہ ملے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہو۔ آمین!

آہ علم و عمل کا روشن آفتاب غروب ہو گیا!

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

کون سی آنکھ ہے جو اس زمانہ قحط الرجال میں ماتم علمی اور غم دینی پر سیلاب اشک نہ بہائے۔ کون سا جگر ہے جو نشتر ہجوم حوادث سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پگھل نہ جائے۔ کون سا دل ہے جو یادگار سلف صالحین و نمونہ محدثین سابقین کی وفات حسرت آیات پر وفور غم سے خون بن کر صورت اشک نہ بہہ پڑے۔

آہ! حضرت العلامہ مولانا محمد صاحب جوناگڑھی ثم الدہلوی جو ابھی کل تک دنیا میں ہر دلعزیز ہستی بن کر زینت دہ مجالس تبلیغ و اشاعت تھے آج زیب دہ گوشہ لحد ہیں۔ وہ جو شب کو شمع انجمن تھے۔ آج صرصر قضا کے ہاتھوں صبح سے پہلے دود خاک نہیں عرش رسیدہ ہیں۔ کیونکہ خدا کی رحمت خاص کی گود نگراں اور منتظر تھی۔

مولانائے مرحوم کی وفات ایسا حادثہ ہے جس کی تلافی ممکن نہیں۔ آپ کی ذات تمام علوم و فنون خصوصاً حدیث میں جس درجہ ماہر اور کثیر المعلومات تھی۔ آپ کے حسن عمل، تقوی اور اخلاق پاکیزہ کی جو حیثیت تھی اس پر ان چند سطروں میں کچھ لکھنا دشوار ہے۔ مختصر یہ کہ ہندوستان ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں وہ آپ اپنی نظیر تھے۔ ناظرین! علامہ مرحوم کا جنازہ غائبانہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔

اس سلسلہ میں بتاریخ ۲۸ فروری بعد نماز جمعہ مدرسہ رحیمیہ میں جمعیۃ الطلباء بنگال و آسام دہلی کا ایک جلسہ مولوی محمود الرحمن صاحب وائس پریذیڈنٹ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا مرحوم کی وفات پر ایک تعزیتی تجویز پیش ہوئی جو تائیدی تقریروں کے بعد باتفاق رائے منظور ہوئی۔

تجویز یہ ہے:-

جمعیۃ الطلباء بنگال و آسام دہلی کا یہ جلسہ حضرت مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی کی بے وقت غیر متوقع وفات حسرت آیات پر دلی رنج اور قلبی اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں دعا کرتا ہے کہ اللہ پاک مولانا مرحوم کو جنت الفردوس عطا کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

نیز یہ جلسہ رؤسائے دہلی خصوصاً جناب شیخ حافظ حمید اللہ صاحب رئیس اعظم دہلی و نائب ناظم آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی خدمت میں باادب عرض کرتا ہے کہ اخبار محمدی جو کہ مذہبی اور جماعتی آرگن ہے اس کی بقا کے لئے کوئی صورت نکالیں۔ تاکہ مسلمانان ہند اس جماعتی آرگن سے محروم نہ ہو جائیں۔

احقر عبد العزیز سلہٹی
صدر جمعیۃ الطلباء بنگال و آسام دہلی

مصنفات محمدی پر چوتھائی قیمت کم کر دی گئی ہے۔

جامع اہلحدیث مدنپورہ میں جماعت اہلحدیث بنارس کا اجتماع عظیم

آہ! مولانا محمد صاحب دہلوی

خطیب ہند قاطع بدعت ماحی شرک حامی سنت ۔ مجدد دین منادی حق حضرت مولٰنا مولوی محمد صاحب کی وفات حسرت آیات کی خبر جانکاہ ۴ صفر یوم دوشنبہ کو ۱۱ بجے دن میں بنارس پہنچی ۔ عوام وخواص پر غم والم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ۔ نماز جنازہ غائبانہ ادا ہوئی ۔ اور ۵ صفر یوم سہ شنبہ بعد نماز مغرب ایک جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالاحد صاحب رئیس اعظم بنارس منعقد ہوا ۔ عوام وخواص کثیر تعداد میں شریک جلسہ تھے حسب ذیل تجاویز باتفاق پاس ہوئیں ۔

تجویز اول منجانب مولانا قاری احمد سعید صاحب مدرس جامعہ رحمانیہ

جماعت اہلحدیث بنارس بالخصوص راکین ومدرسین مدرسہ جامعہ رحمانیہ مولانا محمد صاحب کے اس اچانک انتقال سے بیحد غمزدہ ہیں ۔ اور اس واقعہ جانکاہ میں ان کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالٰے ان کو اس حادثہ عظیمہ میں صبر کی طاقت بخشے اور ان کے درجہ کو بلند فرمائے ۔

جماعت اہلحدیث دہلی اور خصوصًا اراکین کانفرنس اہلحدیث سے استدعا ہے کہ وہ اخبار محمدی کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیکر چلائیں اور جاری رکھیں ۔ جماعت اہلحدیث کا ہر فرد اخبار محمدی کا خریدار بڑھانے اور ان کی جملہ تصانیف خاص کر وہ چھوٹے چھوٹے رسالے جن سے سینکڑوں بندگان خدا کو ہدایت ہوئی ہے کافی تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کریں ۔

تجویز دوم منجانب مولانا حافظ عبدالوہاب صاحب مدرس جامعہ رحمانیہ ۔

یہ جلسہ جماعت اہلحدیث دہلی سے یہ اپیل کرتا ہے کہ وہ مولانا محمد صاحب کی جانشینی کے لئے کسی ایسے عالم کا انتخاب کریں جو تحریر وتقریر میں مولانا کے طرز کا عامل اور متدین ہو تاکہ اخبار محمدی اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ شائع ہوکر خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے میں کسی طرح بھی پیچھے نہ رہ سکے ۔ اور کتابوں کی فروختگی کا انتظام بھی حسن وخوبی کے ساتھ انجام پائے ۔ نیز ان کے بچوں کی تعلیم کا معقول انتظام کریں تاکہ ان میں کا کوئی آگے چل کر حقیقی معنوں میں مولانا کا جانشین ہوسکے ۔ یہ جلسہ مولانا کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے ۔ اور دعا کرتا ہے کہ ان کو صبر جمیل کی توفیق دے ۔ یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ ان تجویزات کی نقل دفتر اہلحدیث امرتسر دفتر کانفرنس اہلحدیث دہلی و دفتر محمدی دہلی بھیجی جائے ۔

تجویز سوم منجانب مولانا محمد ابو الخیر رحمانی مدرس جامعہ رحمانیہ ۔

یہ جلسہ مولانا محمد صاحب کا انتقال جماعت اہلحدیث کے لئے ایک نقصان عظیم سمجھتا ہے جس کی تلافی ناممکن ہے اور دعا کرتا ہے کہ خدا جلد سے جلد ان کا بہترین نعم البدل عطا فرمائے ۔

جماعت اہلحدیث خصوصًا امرائے دہلی سے استدعا ہے کہ وہ مرحوم کے بچوں کی تعلیم کا معقول انتظام کریں اور کسی ایسی درسگاہ میں ان کو داخل کرائیں جہاں معقول ومنقول کا پورا انتظام ہو ۔ مرسل ماسٹر عبدالحمید جونپوری مدرس مدرسہ جامعہ رحمانیہ مدنپورہ بنارس ۔

مسلم لیگ

ریزولیوشن کمیٹی وارڈ نمبر ۱۲ باڑہ ہندوراؤ قصاب پورہ

زیر صدارت جناب شیخ حافظ شمس العارفین صاحب صدر منعقد ہوا ۔ یہ جلسہ اپنے ہمدرد محسن جناب الحاج مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم جونا گڑھی جو مسلم لیگ کے حامی ومددگار تھے ان کے انتقال پر ملال پر اپنے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کرتے ہوئے خدائے عزوجل سے دست بدعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے ہمدردان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ اور نیز یہ جلسہ قرار دیتا ہے کہ اس ریزولیوشن کی نقل ان کے لواحقین کو روانہ کی جائے ۔

دستخط سکریٹری ۔ چودھری عبدالباقی خاں

حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب نے اپنے اخبار اہلحدیث کے ذریعہ جس غم واندوہ کا اظہار کیا وہ تو آپکی نظر سے گذرا ہوگا ۔ ذیل میں آپ کا دستی خط درج کیا جاتا ہے :۔

۲ رمارچ ۱۹۴۱ء

عزیزی احمد میاں سلمک اللہ وعافا

السلام علیکم ! مولوی صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر سے سخت صدمہ ہوا ۔ مگر بجز اِنّا لِلّٰہ کہنے کے ہم سے کیا ہوسکتا ہے ۔ خدا تم لوگوں کی مدد کرے اور ان کو بخشے ۔ آخر ہم سب کی یہی راہ ہے ۔ گھر میں سب کو میری طرف سے صبر اور تعزیت کا پیغام پہنچایئے ۔ باقی امور کے متعلق میں نے حاجی محمد صالح کو لکھا ہے ۔ تم سے جو کچھ ہوسکے تعلیم پر وقت لگاؤ ۔ اور یہ سمجھو کہ اب سارا بوجھ تمہارے کندھوں پر ہے خدا تمہاری مدد کرے ۔ ابوالوفا ثناءاللہ

از گجرات ۔ ۴ مارچ ۱۹۴۱ء

بعزیز احمد میاں سلمہٗ ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ کل مولوی صاحب کی خبر وفات پڑھی ۔ آپ لوگ میرے قلق کا اندازہ نہیں کرسکتے ۔ وہ مجھ سے کسقدر محبت کرتے تھے یہ بھی آپ لوگوں کو معلوم نہیں ہوسکتا ۔ افسوس! آہ! اب آپ لوگوں کا کیا حال ہوگا ! ناؤ کا بیڑا اور کوئی ملاح نہیں ! دل بیٹھا جاتا ہے ۔ اللہ تعالٰی مرحوم کو جنت اور آپ لوگوں کی دستگیری فرمائے ۔ اگر نامناسب نہ ہو تو اپنی سب والدہ اور تمام بھائی بہنوں کے سامنے میری طرف سے اظہار افسوس فرمائیں ۔ آپکا [illegible] ضلع گوجرانوالہ

باقی آئندہ

پھوٹ جاؤں ✦

ادب عربی کے علمی لطائف

از جناب مولانا محمد صاحب جوناگڈھی مرحوم

یہ مضمون مولانا مرحوم نے یکم مارچ کے اخبار کے لئے جوناگڈھ سے بھیجا تھا۔ بسبب عدم گنجائش کے اُس اخبار میں نہ جاسکا اب درج کیا جا رہا ہے ✦ (ایڈیٹر)

(۱) خلیفہ وقت عمر ثانی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنی خلافت کے اولین دور میں ایک مرتبہ رات کو رعایا کی خبرگیری کے لئے سادہ لباس میں نکلے۔ ایک مسجد میں پہنچے وہاں اندھیرا تھا۔ آپ آگے بڑھ رہے تھے کہ ایک سوئے ہوئے شخص کے پاؤں میں آپ کا پاؤں لگا۔ اس نے اپنا سر اُٹھا کر کہا کیا تو مجنوں ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں مجنوں نہیں ہوں۔ آپ کے ساتھ چوکیدار تھا وہ بہت بگڑا اور اسے پکڑنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا جو حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کیا کر رہے ہو؟ اُس نے مجھے کیا کہا ہے جو تمہیں غصہ آگیا؟ اُس نے مجھ سے صرف یہ پوچھا ہے کہ کیا تو مجنوں ہے؟ میں نے جواب دیدیا کہ نہیں میں مجنوں نہیں ہوں۔ اس میں بگڑنے کی کونسی بات ہے؟ ✦

(۲) خلیفہ مہدی جب بصرہ میں آئے تو دیکھا کہ حضرت ایاس بن معاویہ محدث رحمۃ اللہ علیہ جا رہے ہیں اُس وقت آپ کی عمر بہت کم تھی۔ لیکن چونکہ اپنے فن کے امام تھے اس لئے اُن کے ساتھ ایک جم غفیر علماء کا تھا۔ جس وقت خلیفہ مہدی کی نظر اُس مجمع پر پڑتی ہے اور دیکھتے ہیں کہ ایک نو عمر کے پیچھے چار سو بڑے بڑے علماء کرام باادب جا رہے ہیں تو حیرت زدہ ہو کر بے ساختہ زبان سے نکل جاتا ہے کہ کیا اس اتنے بڑے مجمع میں ایک بھی معمر بزرگ سن رسیدہ ایسا نہیں جسے یہ لوگ اپنا پیشوا مقرر کرتے؟ پھر جب نہیں رہا جاتا تو بحکم خلیفہ اُس وقت امام ایاس کی طرف دیکھ کر فرماتے ہیں۔ میاں آپ کی عمر کتنی ہے؟ وہ فی الفور جواب دیتے ہیں اُتنی ہی جتنی حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی اُس وقت تھی جبکہ آنحضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ایک لشکر کا امیر و امام مقرر کیا تھا جس میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر جیسے معمر اور صاحب فضیلت حضرات تھے۔ یہ جواب سنتے ہی خلیفہ نادم اور خجل ہو کر چپکا ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی بے تحاشا زبان سے نکل جاتا ہے کہ نوجوان! خدا کی برکتیں تیرے شامل حال رہیں بیشک تم پیشوائی کی اہلیت رکھتے ہو ✦

(۳) محمد بن جہم نامی ایک مالدار آدمی تھا لیکن تھا کنجوس۔ بلکہ مکھی چوس جس کے ہاں بخیلی پرورش پاتی تھی۔ ایک دن کہنے لگا میری خواہش تو یہ ہے کہ دس فقیہ دس مولوی جو خطیب اور خوب بولنے والے ہوں۔ اور دس شاعر اور دس ادیب ہوں اور یہ سب اجماع کر کے میری بُرائی بیان کرنے لگیں۔ میری بخیلی کے قصے مجمع میں سُنایا کریں بلکہ مجھے بُرا بھلا کہا کریں تو بہت اچھا ہو۔ لوگوں نے کہا اس میں تیرا کیا فائدہ؟ اُس نے کہا یہی کہ لوگوں کی اُمیدیں منقطع ہو جائیں (یا) پھر میرے پاس کوئی شخص اپنی حاجت لے کر آئے ہی نہیں۔ کسی کو مجھ سے کوئی آس نہ رہے۔ ہر ایک مجھ سے مایوس ہو جائے بس میں سکھ سے رہوں سہوں۔ یونہی تو بھلا دیکھ کر ہر شخص تمنا کرتا ہے اُس صورت میں اس کمبخت نے اور مار بار کے ... رہے

(۴) عمرو بن علاء کے پاس ایک صاحب اپنے صاحبزادے کو لے کر آئے۔ اور فرمایا یہ شعر کہتا ہے۔ اور میری خواہش ہے کہ جناب بھی اس کا کلام سنیں۔ عمرو نے کہا ہاں صاحب ارشاد! لڑکے نے اپنے شعر سُنائے جو نہایت بے معنی اور غیر مربوط ہونے کے ساتھ ہی بحر و قافیہ سے بھی آزاد تھے۔ جب اُس نے اپنی نظم ختم کی تو عمرو نے کہا سنو! شاعروں کے تین درجے ہیں (۱) شاعر (۲) شعشعر (۳) متشعور۔ یہ سُنکر اُس شخص نے کہا پھر جناب کے نزدیک میرا یہ لڑکا کس قسم میں ہے؟ عمرو نے جواب دیا الحمد للہ تمہارا لڑکا ان میں سے کسی میں نہیں ہے بلکہ یہ تو شعرہ ہے ✦

(۵) احمد بن ابو طاہر بہت بدصورت شخص تھا۔ اُس کے ہاں جو کنیز تھی وہ نہایت ہی خوبصورت تھی۔ ایک مرتبہ احمد نے نہایت خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے اُس کی طرف دیکھا تو وہ منہ بنا کر پیشانی پر شکن ڈال کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔ اس پر احمد نے اُس کو دریافت کیا کہ میں تو خندہ پیشانی سے محبت اور اُلفت بھری نظر تجھ پر ڈالتا ہوں مگر تو تیور بدل کر ناک چڑھا کر میری طرف دیکھتی ہے؟ اُس نے برجستہ جواب دیا کہ آپ ایسی چیز کو دیکھتے ہیں جو دل خوش کن ہے اور میرے سامنے وہ منظر ہے جو دلشکن ہے۔ پس جو آپ نے کیا تھا وہی کرنا چاہئے۔ اور جو میں نے کیا میں اُسی میں حق بجانب ہوں ✦

(۶) بغداد میں ایک سائل تھا جو بغداد کے پل پر کھڑا کہہ رہا تھا کہ الٰہی تو اپنے کسی بندے کو دے کہ وہ میرا سوال پورا کرے۔ یہ سنکر ابو داؤد مشہور سخی نے اُس سے کہا ...

روزیوں میں برکتیں عطا فرماتا رہ۔ ہر وقت توبہ استغفار کرتی رہو اور یہ پڑھتی رہو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ سنو! دنیا گذشتنی اور گذاشتنی ہے۔ دکھ سکھ سب آنی جانی چیز ہے۔ اپنے خدا کی عبادت میں اپنے رسول کی اطاعت میں اپنے خاوند کی خوشی میں اپنی عمر گذارو۔ ہاں اگر وہ تمہیں دکھ دیگا تو خدا کے ہاں اس کی پکڑ ہوگی تم بھی اس کا حق ادا کرتی رہو۔ اور اے مردو! شرک کے بعد کوئی گناہ اس سے بڑھکر نہیں کہ تم اپنی بیوی کو بلا وجہ ستاؤ۔ اسے تڑپاؤ اور کلپاؤ۔ اس پر تنگی کرو! اور اس سے بے رخی برتو۔ آج جس طرح تم دوسرے کی بیٹی کے خاوند بنے ہو۔ کل اسی طرح تمہاری بیٹی کا بھی کوئی خاوند بننے والا ہے۔ یاد رکھو سب سے زیادہ حقدار تمہاری محبت کی تمہارے کھلانے پلانے کی ہنسنے بولنے کی، خوشی خوشی رہنے کی تمہاری بیوی ہے جو تم پر جی رہی ہے۔ جو ماں باپ چھوڑ کر تمہارے گھر بسی ہوئی ہے۔ اسے چھوڑ تم نے اپنا بناؤ سنگھار غیر عورت کو دکھایا۔ اس کی راحت چھوڑ تم نے اور جگہ منہ مارا۔ قیامت کے دن جہنم کا تنور ہوگا اور تم ہوؤ گے۔

عورتو! تمہاری خوبصورتی تمہارے بناؤ سنگھار تمہارے زیور کپڑے تمہاری ناز و ادا دیکھنے والا صرف تمہارا خاوند ہی ہے۔ اگر غیر مردوں کی طرف آنکھیں اگر انھیں اپنی طرف مائل کیا تو یاد رکھو۔ کباب سیخ کی طرح جہنم کی آگ میں بھنتی جھلستی رہوگی۔

مردو اور عورتو! دنیا کی گاڑی کے تم دونوں دو پہیے ہو۔ ایک دوسرے کی مخالفت کروگے تو دنیا کی زندگی بے لطف ہوجائے گی۔ دنیا کا مزہ زندگی کی بہار سچا عیش حقیقی لطف تمہارے میل ملاپ اور یکجہتی اور آپس کی محبت والفت عورتوں میں ہی ہے۔ عورتوں کے قصوروں سے بھی درگذر کرنے کی عادت ڈال دو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں سے درگذر فرمائیگا۔ میری مسلمان بہنو! جو آیتیں میں نے اپنے اس خطبے کے شروع میں تلاوت کی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ اپنے نبی محترم آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ تم مسلمان عورتوں سے عہد و پیمان اقرار و وعدہ لے لو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ چوری اور بدکاری نہ کریں اپنی اولادوں کو قتل نہ کریں۔ اندھا دھند بہتان اور تہمت باندھکر افترا کھڑا نہ کریں۔ آپ کی فرمانبرداری برابر کرتی رہیں۔ یعنی قرآن حدیث پر پکی عمل عقیدہ رکھیں۔ عورتیں جب ان باتوں کا اقرار کرلیں تو تم ان کے اس اقرار کو قبول کرلو۔ اور ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے پس آپ سب ان باتوں کا اقرار کرلیجئے۔ ان پر عمل جاری رکھئے آپ کی بیعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگئی۔ خبردار اب ان بنے ہوئے بے شرع پیروں کی مصنوعی اور بدعتی بیعت میں نہ پھنسنا قبریں اور تعزیے خانقاہیں اور پہاڑ تھان اور شدے پنجے نہ پوجنا۔ برائیوں سے دور رہنا۔ نیکیوں پر کمر بستہ رہنا۔ حدیث و قرآن پر ہی عمل رکھنا۔

آؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ الٰہی ہم میں آپس میں محبت دے ہماری آنکھیں ہماری جوروں سے اور ہمارے بچوں سے ٹھنڈی رکھ۔ الٰہی جہاں تا جا تیاں ہیں وہاں بھی الفتیں دے ہمارے گھر بستے رکھ۔ ہمارے کنبے جڑے رکھ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا۔ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچاسویں جمعہ کا دوسرا خطبہ۔ جسمیں عورتوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ۞ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ ۞ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ۔

تمام حمد و ثنا سزاوار ہے۔ اس اللہ کو جو تمام جہانوں کا روزی رساں۔ سب کا خالق۔ مالک۔ مربّی۔ پالنہار اور پروردگار ہے۔ اس کے کارخانوں کا نہ کوئی مالک و مختار۔ آپ اپنے ہاتھ سے جس کو جتنا چاہے دے۔ جب چاہے دے جو چاہے دے۔ اعلیٰ قسم کے بہت بہت اور پاک پاک درود و سلام اس آخری رسول پر جو ساری دنیا کے لئے رحمتِ خدا ہیں۔ جو سب کے رہنما ہیں جو مغفرت یافتہ ہیں۔ جو شفاعت کنندہ ہیں۔ جو ساقی کوثر اور شافع اکبر ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ۔

جن آیتوں کی تلاوت ابھی آپ نے سنی یہ سورۂ تحریم کی آخری آیتیں ہیں جن میں دو بدترین عورتوں کا۔ اور دو بہترین عورتوں کا ذکر ہے۔ یہ بدنصیب دو جلیل القدر پیغمبروں کی بیویاں تھیں۔ ایک حضرت نوح علیہ السلام کی۔ دوسری حضرت لوط علیہ السلام کی۔ لیکن ایمان اور نیک اعمال سے خالی تھیں۔ اس لئے جہنم واصل ہوئیں۔ ان کے خاوندوں کی نبوت نے انھیں کوئی نفع نہ پہنچایا۔ دو بہترین بیویوں میں ایک فرعون کی عورت تھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنہوں نے اپنے خاوند کے کفر میں شرکت نہ کی۔ خدا کے خلاف خاوند کی نہ مانی۔ اس کے ظلم و ستم پر صبر کیا۔ جان دیدی۔ لیکن ایمان نہ دیا۔ ان کی دعا رب العالمین نے قبول فرمائی۔ فرعون سے اور اس کی ظالم قوم سے انھیں نجات بخشی۔ اور جنت الفردوس انھیں عطا فرمائی۔ دوسری بیوی حضرت مریم صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جو نہایت پاکیزہ خصلتوں اور نیک عادتوں کی وجہ سے قدرت کی نظر انتخاب میں آئیں اور ان کو اس اہم معجزہ اور عجوبۂ روزگار نشانِ قدرت کے واسطے چن لیا گیا۔ جو آج تک اکثر انسانوں کی فکروں کا جولانگاہ اور معرکۃ الآراء بحث بنا ہوا ہے۔ دنیا والے ان کے حالات میں عقل گم کر چکے ہیں۔ دراصل یہ خاندان ہمیشہ سے منتخب روزگار رہا ہے۔ حضرت مریم صدیقہ رضی اللہ کی پیدائش سے پہلے جبکہ یہ ابھی ماں کے پیٹ میں تھیں ان کی والدہ محترمہ نے دعا کی تھی رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ یعنی میرے پروردگار میں اپنے پیٹ کے بچہ کو آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں تو اپنے رحم و کرم سے اس حقیر نذر کو بھی قبول کرلے کیونکہ ؏

گر قبول افتد زہے عز و شرف

چونکہ یہ دعا ایک نیک دل کی گہرائیوں سے نہایت خلوص کے ساتھ بغیر کسی ظاہری ٹیپ ٹاپ کے نکلی تھی فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ فوراً ہی درجۂ قبولیت حاصل کرگئی سچ ہے ؎

دل سے جو دعا نکلتی ہے اثر رکھتی ہے ۔ پر نہیں، طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

اگرچہ اس زمانہ میں لڑکے ہی خدا کی نذر کئے جاتے تھے مگر یہ لڑکی ہونیکے باوجود بھی مقبول بارگاہ ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ۔ بہت سے فرشتوں نے (پکار کر) کہا اے مریم یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم کو چن لیا ہے اور ہر قسم کی گندگی اور برائی سے پاک کر کے خصوصاً اس زمانہ کی تمام عورتوں کے مقابل تم کو پسند فرمایا ہے۔ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ۔ اے مریم ادب کے ساتھ اپنے رب کی فرمانبرداری کیا کرو اور رکوع سجدہ کرنے (نماز پڑھنے) والوں کے ساتھ تم بھی رکوع سجدہ کرتی رہو۔

بہر حال دیکھو ان دونوں پاکدامن پرہیزگار اور نیک بیویوں کی دعائیں کتنی جلد قبول ہوئی۔ اور جو ان کی دلی تمنائیں تھیں وہ فوراً ہی پوری کردی گئیں اسی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔ جو شخص بھی ہر طرح اللہ ہی کا ہو جائے۔ اللہ بھی ضرور اسکا ہو جائے گا۔

(۹۶۷) اب ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان بھی سن لیجیے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ۔ الحدیث متفق علیہ (ابن کثیر و مشکوٰۃ) عورتوں میں سے تو

صاحبِ کمال بہت سارے ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے کامل عورتیں صرف حضرت آسیہؑ ہیں جو فرعون کی بیوی تھیں اور حضرت مریم بنت عمرانؑ (جناب عیسٰی مسیح علیہ السلام کی والدہ محترمہ) ہیں ۱۲ (تفسیر محمدی ۵ پ)

(۷۹۷) اور مسند امام احمد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور صحابہؓ سے دریافت کیا کہ جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ہی کو پورا علم ہے آپ نے فرمایا سنو! تمام جنتی عورتوں میں سے افضل خدیجہ بنت خویلدؓ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی حضرت فاطمہؓ کی والدہ ماجدہ) اور فاطمہؓ بنت محمدؐ، اور مریم بنت عمرانؑ اور آسیہؑ بنت مزاحم ہیں۔ (تفسیر محمدی)

(۷۹۸) اور سنئے عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ - -

امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بیان فرمایا کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا کہ تمام دنیا کی عورتوں میں سب سے بہتر حضرت مریم بنت عمرانؑ اور حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں (مشکوٰۃ)

(۷۹۹) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم فضیلت والی عورتیں تلاش کروگے تو) تم کو تمام دنیا میں کافی فضیلت والی عورتیں (چار ملینگی) عمران کی بیٹی مریمؑ۔ خویلد کی بیٹی خدیجہؓ۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ زہراؓ اور فرعون کی بیوی آسیہ (رضی اللہ عنہن) (مشکوٰۃ)

میری بہنو! آپ نے ان چاروں نیک اور پارسا بیویوں کی فضیلت اور بھلائی خود زبانِ رسالتؐ سے سن لی ان میں سے حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کچھ بیان شروع میں سن چکیں اب ایک حدیث خصوصی اور بھی سن لیجئے۔

(۸۰۰) ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو بلا کر کچھ پوشیدہ طور پر کان میں بات کی تو فوراً وہ رونے لگیں پھر ذرا ہی بعد آپ نے اپنی جگر گوشہ سے کچھ بیان کیا تو فوراً ہی ہنس پڑیں۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو چکا تو میں نے فاطمہ زہراؓ سے ان کے رونے اور ہنسنے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے بتلایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو خبر دی تھی کہ اب یقیناً آپ کا انتقال ہو جائیگا تو میں رو پڑی پھر ذرا دیر بعد مجھکو خبر دی کہ میں مریم بنت عمران کے علاوہ جنتی عورتوں کی سردار ہونگی تو مجھکو (خوشی کی وجہ سے) فوراً ہی ہنسی آگئی (مشکوٰۃ)

اس حدیث سے ظاہر ہوگیا کہ ان چاروں میں بھی جناب عیسٰی مسیح علیہ السلام کی والدہ محترمہ سب سے افضل بہتر اور اعلیٰ درجہ پر ہیں اب میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ یہ سب فضیلتیں صرف پرہیزگاری اور عمل سے حاصل ہوتی ہیں اس کے متعلق خطبہ سنئے اور عمل کیجئے۔

(۸۰۱) حضرت عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ عورتیں جمع تھیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے (زبانی) بیعت لے رہے تھے۔ میں بھی اپنی ماں رائطہ بنت سفیان کے ساتھ تھی تو آپ نے عورتوں سے خطاب فرما کر فرمایا۔ اُبَايِعُكُنَّ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقْنَ وَلَا تَزْنِيْنَ وَلَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَكُنَّ وَلَا تَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُنَّ وَاَرْجُلِكُنَّ وَلَا تَعْصِيْنَ فِيْ مَعْرُوْفٍ (طبرانی وغیرہ) یعنی اے عورتو! میں تم سے بیعت (عہد) لیتا ہوں اس بات پر کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت کرنا۔ چوری مت کرنا۔ بدکاری مت کرنا۔ اپنی اولادوں کو ہلاک مت کرنا۔ سر تا پا بہتان

باندھ کر کھڑا امت کرنا۔ سب عورتوں نے گردن جھکا کر ان باتوں کا اقرار کیا
میری کم سنی کی وجہ سے میری ماں مجھے سمجھاتی جاتی تھیں۔ میں نے بھی
زبانی اقرار کرکے کہا کہ ہاں جہاں تک طاقت ہوگی +

بہنو! یہ جو کچھ فضیلتیں آپ نے سنیں سب عمل اور اللہ و رسول کے
حکم کی فرمانبرداری کا نتیجہ ہے۔ اگر تم بھی شریعت کے احکام کا خیال رکھو
تو جنت میں ان معزز خواتین کا پڑوس حاصل کر سکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب
کو نیک عمل کی توفیق دے اور ہمارے گناہوں کو بخشے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ۔ رَبَّنَا اجْعَلْنَا
مُسْلِمِیْنَ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا
وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔
اِنَّکَ سَمِیْعٌ مُّجِیْبُ الدَّعَوَاتِ۔ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ۔ اَسْتَغْفِرُ
اللّٰہَ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اکیانویں جمعہ کا پہلا خطبہ جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ۔ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا
یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ وَلَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰی مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِ مُحَمَّدٍ وَّذُرِّیَّاتِ مُحَمَّدٍ وَّاَتْبَاعِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنَا
مِنْھُمْ۔ اَمَّا بَعْدُ۔

برادران! دنیا مصائب کا گھر ہے۔ اچھے برے سب پر دکھ سکھ آتا جاتا
رہتا ہے حدیث میں ہے کہ تم پر جو تکلیف آئے میری اسی قسم کی تکلیف کو
یاد کرکے اپنے مغموم دل کو تسکین دے لیا کرو۔ آج میں آپ کو ایک واقعہ
مع ایک خطبہ نبویہ کے سناؤں۔

(۲۸۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی صاحبہ حضرت ابوبکر صدیق
خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی صاحبہ۔ مسلمانوں اور مومنوں
کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا فرماتی
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب سفر میں جانا
چاہتے تو اپنی بیویوں کے نام قرعہ ڈالتے جس کا نام نکلتا وہی آپ کے
ساتھ جاتیں۔ آپ نے جب غزوۂ بنو المصطلق کی تیاری کی یہ واقعہ ۵ھ
ماہ شعبان کا ہے۔ خزاعہ قبیلہ سے یہ لڑائی تھی۔ مدینہ شریف پر حضورؐ نے
حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا تھا۔ قبیلہ بنو مصطلق
کا مکھیا حارث بن ابوضرار یہاں جمع ہوا تھا۔ اور حضورؐ سے لڑائی کے ارادے
سے تیاریوں میں مصروف تھا۔ آپ نے خود ہی ان پر چڑھائی کر دی اور
قدید کے پاس مریسیع نامی جگہ جنگ ہوئی۔ جس میں کفار کے اس گروہ کو
شکست فاش ہوئی۔ اور آپ مع مال غنیمت و اسیران جنگ واپس تشریف
لے چلے۔ اس غزوہ میں میرے نام کا قرعہ نکلا تھا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھی۔ پردہ کا حکم اتر چکا تھا۔ میں اپنے اونٹ پر ہودج میں تھی جب
لشکر اترتا لوگ ہودج سمیت مجھے اتار دیتے روانگی کے وقت ہودج سمیت
میں اپنی سواری پر سوار کرا دی جاتی۔ واپسی میں مدینہ شریف کے قریب رات
کو کوچ کا حکم دیا گیا۔ میں قضائے حاجت کیلئے چلی۔ فارغ ہو کر جب آئی تو دیکھا
کہ میرا ہار جو سفید و سیاہ خوشبودار خرمہروں کا تھا جو ظفار سے آتے ہیں جسے
میں نے کسی سے مستعار لیا تھا وہ میرے گلے میں نہیں۔ میں اسے ڈھونڈنے
میں لگ گئی۔ بڑی دیر کے بعد وہ مجھے ملا۔ جب میں واپس آئی تو دیکھا کہ لشکر

خدا سے مانگنا بھی ہے تو واسطے سے۔ تو براہِ راست اپنے لئے ہی خدا سے دعا کیوں نہیں کرتا؟ ✦

(۷) جمازی نامی ایک شخص بصرہ میں رہتا تھا جس کی خوش گوئی حاضر جوابی اور بذلہ سنجی کی متوکل کے دربار میں بڑی شہرت تھی۔ یہانتک کہ متوکل کو بھی اس کی باتیں سننے کا شوق ہوا تو اُسے اپنے دربار میں بُلا بھیجا۔ یہ وہاں پہنچا جب بادشاہ کے سامنے آیا تو چپ تھا بادشاہ نے کہا باتیں کرو میں تمہیں بری کر دینا یا کہ صاف کر دینا چاہتا ہوں۔ یہ سنکر اُس نے کہا میری برأت اور پاکیزگی ایک صفر سے ہوگی یا دو سے؟ متوکل کو بے ساختہ ہنسی آگئی۔ اُتنے میں اہل دربار میں سے کسی نے کہا آپکو امیرالمومنین کتوں اور بندروں کا سردار بنا رہے ہیں۔ جمازی نے کہا۔ مجھے شوق سے یہ عہدہ منظور ہے۔ آج سے تم سب اہل دربار میری اطاعت کرنا کیونکہ تم سب کا سردار اور والی میں ہوں۔ یہ سنکر تو متوکل کھلکھلا کر ہنس دیا اور بہت کچھ انعام و اکرام دیکر رخصت کیا ✦

(۸) سِنّ کے معنیٰ ہیں دانت کے اور سال کے اور عمر کے۔ اور سنین اس کی جمع ہے۔ اور معنیٰ قحط سالی کے بھی ہے۔ اسے یاد رکھ کر اب سنئے! ایک اعرابی نے اپنے فاضل دوست سے ایک مرتبہ پوچھا کہ کَمْ تَعُدُّ مِنَ السِّنِیْنَ؟ کہ جناب کا سن کتنا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ بتیس یعنی میرے دانت بتیس ہیں اس پر جھنجھلا کر اُس نے کہا کَمْ لَکَ مِنَ السِّنِیْنَ؟ یعنی جناب آپ کے برس کتنے ہیں؟ اُنہوں نے کہا واللہ میرا ایک بھی نہیں۔ اُس نے پھر غضبناک ہو کر کہا کَمْ یَاتِیْ عَلَیْکَ مِنَ السِّنِیْنَ یعنی آپ کا سن کتنا ہے؟ اُس نے جواب دیا بڑی سے۔ یعنی میرے دانتوں کی پیدائش بڑی سے ہے۔ اب تو اعرابی نے دانت پیس کر کہا میں دریافت کرتا ہوں اِبْنُ کَمْ اَنْتَ؟ آپ کتنے کے لڑکے ہیں؟ اُس نے کہا صرف دو لڑکوں کا۔ تیسری اولاد میرے ہاں ہے ہی نہیں۔ اب تو اعرابی پیچ و تاب کھانے لگا اور کہا عجب بے تکے آدمی ہو۔ میاں یہ بتاؤ کہ تم پر کتنے ایک آئے ہیں؟ کَمْ اَتٰی عَلَیْکَ؟ اُس نے کہا واہ ایک ہی آتا تو مجھے ہلاک کر ڈالتا۔ اب تو اعرابی کا حال بگڑ گیا۔ اور کہنے لگا میاں سمجھو تو سہی میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی عمر کتنی ہے؟ کَمْ عُمْرُکَ؟ آپ میری ہر بات کا اُلٹا مطلب لیتے ہیں۔ اب تم ہی بتلاؤ کہ میں کن الفاظ میں تم سے سوال کروں؟ اُس نے کہا تو بس یہی سیدھی سیدھی سی بات موٹے لفظوں میں پہلے ہی پوچھ لیتے۔ اس قدر بننے کی اور پر تکلف الفاظ تلاش کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

(۹) ایک ٹھنگنا جلاد ایک مجرم کو جو بہت لانبے قد کا تھا کسی جرم کی سزا میں کوڑے مارنے آیا۔ تو اُس کا کوڑا بوجہ اس کی کوتاہی اور اُس کی لمبائی کے مجرم کو اچھی طرح لگتا نہ تھا۔ اس پر جلاد نے کہا ذرا جھک جا۔ اُس نے کہا سبحان اللہ کیا مجھے فالودہ پلائے گا؟ جس کے لئے میں جھک جاؤں واللہ میں تو چاہتا ہوں بلکہ دُعا کرتا ہوں کہ خدا کرے تو یاجوج ماجوج سے بھی پست قد ہو جائے اور میں عوج بن عنق سے بھی لمبا ہو جاؤں ✦

(۱۰) ایک اندھے نے اپنا نیا نکاح کیا۔ اُس کا ایک دوست اُس سے ملنے آیا اور ازراہ ظرافت کہنے لگا بھئی ماشاءاللہ دلہن تو گلاب کے پھول جیسی پائی ہے۔ اندھے نے کہا بالکل درست ہے اور مجھے خود بھی اسکا احساس و علم ہے۔ دوست نے کہا یہ کیسے تو تو نابینا ہے اُس نے کہا ہاں لیکن اُن کانٹوں سے جو اس کے جسم کو احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ میں نے سمجھ لیا ہے کہ یہ گلاب کا پھول ہے ✦

(۱۱) روبہ نامی ایک شخص سے کسی امیر کبیر نے ایک دن کہا اگر تم کوئی ایسی بات کہو کہ جس میں میں تمہیں سچا نہ کہہ سکوں تو ایک لونڈی تمہیں دونگا اُس نے کہا بہت اچھا سنئے۔ میرا ایک غلام بھاگ گیا تھا۔ میں نے ہر چند اُس کی تلاش کی لیکن کہیں نہ ملا۔ ایک روز میں نے ایک تربوز خریدا۔ گھر جا کر اُسے جو تراشا تو اُس میں سے وہ غلام نکل آیا۔ اُس نے کہا آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ یہ قصہ صحیح ہے اور مجھے تو پہلے ہی سے اس کا علم تھا۔ روبہ نے کہا اور سنئے میرا گھوڑا بیمار ہو گیا میں نے اُسے انار کے چھلکے کھلانے شروع کئے۔ تھوڑے عرصے کے بعد اُس کی پیٹھ میں سے ایک درخت پھوٹا اور آج کل ہر سال فصل کے موقعہ پر اُس میں خوب انار لگتے ہیں۔ اُس نے کہا بجا ارشاد ہے آپ سچے ہیں مجھے بھی یہ واقعہ معلوم ہے۔ اب روبہ نے کہا اور سنئے! آپ کے والد صاحب نے مجھ سے ایک ہزار اشرفی قرض لی تھیں وہ مرگئے اور میری رقم اُن پر رہ گئی۔ اس پر تو وہ امیر سٹ پٹا گیا اور کہنے لگا بس میں ہارا۔ اس میں اگر تجھے سچا کہتا ہوں تو ایک ہزار اشرفیاں دینی پڑتی ہیں کیونکہ یہ اقرار ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ میں ہاری مان لوں اور لونڈی آپ کے سپرد کر دوں ✦

(۱۲) ایک مجلس میں ایک دفعہ ایک نابینا صاحب گئے۔ اہل مجلس نے اُن کا مذاق اڑانا شروع کیا اور کہنے لگے میاں یہ تو بتلاؤ کہ آنکھوں کے عوض میں ہر ایک اندھے کو کوئی نہ کوئی معاوضہ ملا کرتا ہے تمہیں تمہاری آنکھوں کا

"تفسیر رودین مجھری کے علاوہ تمام تصانیف محمدیہ میں ۲/۱ روپیہ کی تخفیف کر دی گئی ہے۔ منیجر"

کا معاوضہ کیا ملا؟ اُس نے برجستہ جواب دیا کہ کیا یہی معاوضہ کم ہے کہ تم جیسے کمین انسان میری نگاہوں سے دور ہیں۔ ورنہ تمہاری بدصورتیں میں دیکھتا اور غم میں گھلتا رہتا ۔

(۱۳) ایک اندھے ایک مجلس میں پہنچے لوگوں نے اُن سے کہا حافظ قرآن کچھ قرآن سُنائیے۔ اُنہوں نے کہا مجھے قرآن یاد نہیں۔ لوگوں نے کہا تعجب ہے نابینا ہو اور حافظ قرآن نہیں ہو؟ اچھا جو حدیثیں یاد ہوں وہی سُنائیے۔ اُس نے کہا مجھے کوئی حدیث یاد نہیں۔ لوگوں نے اور تعجب کیا اور کہا اچھا صاحب جو قصے حکایتیں یاد ہوں وہی سُنائیے اُس نے کہا مجھے کوئی قصہ یا حکایت بھی یاد نہیں۔ ان لوگوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہم بھی جانتے ہیں اور دنیا جانتی ہے کہ اندھوں کے سینے علم کے صندوق ہوتے ہیں۔ اُسنے کہا یہ سچ ہے لیکن بعض صندوق خالی بھی ہوتے ہیں میں صندوق ہوں لیکن خالی ۔

ماہ رجب کی بدعتیں

حرمت والے چار مہینوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اس ماہ مبارک میں خدا تعالےٰ کی نافرمانیوں اور ظلم و زیادتی کے کاموں سے مقدور بھر بچنا چاہیئے۔ مگر خدا کی شان ہے کہ مسلمان اس باحرمت مہینے میں خصوصیت سے بدعتوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس ماہ میں رجبی مناتے ہیں جس کا کچھ ثبوت شریعت محمدیہ میں نہیں۔ پھر خاصکر اس ماہ میں بعض روزے رکھے جاتے ہیں کوئی لکھی روزہ مشہور ہے کوئی ہزاری کوئی مریم روزہ اور کوئی کچھ، حالانکہ یہ سب روزے بدعت ہیں اور ان کا رکھنے والا گنہگار ہے۔ ابن ابی شیبہ میں ہے اِنَّ عُمَرَ کَانَ یَضْرِبُ اَکُفَّ النَّاسِ فِیْ رَجَبَ حَتّٰی یَضَعُوْهَا فِی الْجِفَانِ وَیَقُوْلُ کُلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ شَهْرٌ کَانَ تُعَظِّمُهُ الْجَاهِلِیَّةُ یعنی خلیفہ ثانی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ جن لوگوں کو اس مہینے میں روزے سے دیکھتے ان کو مار پیٹ کر روزہ تڑواتے اور فرماتے اس مہینے کی ایسی تعظیم جاہلیت کے زمانے کے لوگ کیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اِنَّهٗ کَانَ یَکْرَهُ صَوْمَ رَجَبَ (ابن ابی شیبہ) یعنی وہ بھی رجب کے ان روزوں کو مکروہ جانتے تھے بلکہ ایک مرفوع حدیث میں ہے۔ لوگوں نے آنحضرتؐ سے رجب کے روزوں کی نسبت پوچھا۔ آپ نے فرمایا اَیْنَ اَنْتُمْ عَنْ شَعْبَانَ یعنی شعبان کیا اس کے پیچھے نہیں آرہا؟ شعبان میں رہ لینا (ابن ابی شیبہ) ابن ماجہ کی ایک مرفوع ضعیف حدیث میں ہے نَهٰی عَنْ صِیَامِ رَجَبَ حضور علیہ السلام نے رجب کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ غرض ان خاص خاص دنوں میں فضیلت جان کر یہ روزے رکھنے بدعت ہیں اور گناہ عظیم ہیں۔ جن بعض احادیث میں ان روزوں کا ذکر ہے ان کی سند بالکل غیر معتبر ہے۔ چنانچہ نیل الاوطار میں ہے وَالْاَحَادِیْثُ الَّتِیْ تُرْوٰی فِیْهِ وَاهِیَةٌ لَا یَفْرَحُ بِهَا عَالِمٌ یعنی ان روزوں کے بارے میں جو حدیثیں بعض غیر معتبر کتابوں میں ہیں وہ سب کی سب واہی ہیں۔ جن سے کوئی عالم خوش نہیں ہو سکتا۔ سفر السعادت میں ہے وَ نَهٰی عَنْ صِیَامِ رَجَبَ۔ آنحضرت صلعم رجب کے روزوں سے منع فرمایا ہے ۔

مولانا مولوی عبدالحی حنفی لکھنوی اپنے رسالہ الآثار المرفوعہ میں لکھتے ہیں وَمَا اشْتَهَرَ فِیْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَغَیْرِهٖ اَنَّ صَوْمَ صَبَاحِ تِلْکَ اللَّیْلَةِ یَعْدِلُ اَلْفَ صِیَامٍ فَلَا اَصْلَ لَهٗ۔ یعنی ہندوستان وغیرہ میں مشہور ہے کہ رجب کی ستائیسویں کا روزہ ایکہزار روزوں کا ثواب رکھتا ہے۔ یہ بالکل غلط بے اصل اور من گھڑت بات ہے۔ جس کی کوئی دلیل نہیں ۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی کتاب مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ میں تحریر فرماتے ہیں اِعْلَمْ اَنَّا لَمْ نَجِدْ فِیْ کُتُبِ الْاَحَادِیْثِ الخ یعنی لوگوں نے جو رجب کی پندرھویں تاریخ کی تعظیم اور اس میں روزہ رکھنا اور خاص نمازیں پڑھنا شروع کر رکھا ہے۔ اور اس دن کا نام (یوم الاستفتاح اور اس روزہ کا نام مریم روزہ رکھا ہے) یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں ۔

اسی طرح مولانا عبدالحی حنفی نے الآثار المرفوعہ میں لکھا ہے "ستائیسویں کے روزے اور نماز کے بارے میں جو حدیثیں غنیہ وغیرہ میں مروی ہیں وہ بھی موضوع ہیں۔ اور رجب کی اوّل شب کی بیس رکعت نماز کے بارے میں جو حدیث ہے وہ بھی موضوع ہے۔ ابن جوزی وغیرہ نے کہا ہے"۔

پھر اس ماہ میں صلوۃ الرغائب جاری کر رکھی ہے جسے اس مہینے کی اول جمعہ کی رات کو پڑھتے ہیں۔ اس کی بابت مولانا موصوف لکھتے ہیں وَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مَوْضُوْعٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِیْنَ یعنی اس بارے میں جو حدیث ہے وہ کل محدثین کے نزدیک موضوع ہے۔ عراقی نے بھی اسے موضوع کہا ہے۔ پھر ابن رجبؒ کا قول نقل کیا ہے کہ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ بِدْعَةٌ عِنْدَ جُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ اور لکھتے ہیں اِنَّمَا ظَهَرَتْ بَعْدَ الْاَرْبَعِمِائَةِ یعنی چوتھی صدی کے بعد یہ بدعت ابتداءً جاری ہوئی (ملک شام میں) حالانکہ جمہور علماء اسلام کے نزدیک یہ بدعت سیئہ ہے۔" پھر امام نوویؒ کا قول لکھا ہے کہ "یہ نہایت مذموم بدعت ہے اور بیحد قبیح اور منکر چیز ہے۔ کئی ایک منکر بھی خرابیاں اس میں ہیں۔ اسے ترک کرنا اور اس

سے اعراض کرنا چاہئے۔ احیاء العلوم اور قوت القلوب (اور غنیہ) وغیرہ کی ان موضوع حدیثوں سے دھوکہ میں نہ پڑنا چاہئے۔"

لیکن افسوس! مسلمان باوجود اس ممانعت کے اس بدعت پر گویا مرمٹتے ہیں۔ فرض چاہے نہ پڑھیں لیکن اس نماز کے لئے دھوم دھام سے اجتماع ضرور ہو۔

رجب کی ستائیس تاریخ کو تو مسلمان گویا عید مناتے ہیں۔ حالانکہ اولاً تو یہ ثابت ہی نہیں کہ اسی رات میں معراج ہوئی۔ فتح الباری میں علماء کے دس سے زیادہ قول لکھے ہیں۔ مولانا عبدالحی حنفی لکھتے ہیں وَهُوَ أَمْرٌ مُخْتَلَفٌ فِيهِ بَيْنَ الْمُحَدِّثِينَ وَالْمُؤَرِّخِينَ یعنی بعض کہتے ہیں معراج ربیع الاول میں ہوئی۔ بعض کے نزدیک ربیع الآخر میں بعض کے نزدیک ذالحجہ میں کسی کے نزدیک شوال میں۔ اور کوئی کہتا ہے رمضان میں۔ پھر تاریخ میں اس سے بھی زیادہ تاریکی ہے۔ حکمت خداوندی اور راز مخفی اس پوشیدگی میں یہی تھا کہ کہیں مسلمان اس رات کو بڑی چیز سمجھ کر بدعتوں میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ مگر واہ رے مسلمانو! تم نے باوجود نہ معلوم ہونے کے بھی کچھ نہ کچھ گھڑ ہی لیا۔ اور اپنے نبی کی سنت کی مطلق پروا نہ کی۔

مسلمان بھائیو! معراج مکے میں ہوئی۔ کم سے کم دس سال تو اس کے بعد مدینہ میں آپ کی زندگی کے دن گذرے۔ ہر سال ماہ معراج اور شب معراج آتی رہی مگر نہ تو حضور نے خود کچھ کیا نہ کرنے کا حکم کیا۔ کوئی عبادت یا محفل کی نہ کرائی۔ نہ اس بات کی کوئی فضیلت بتائی نہ آپ کے بعد صحابہ تابعین تبع تابعین ائمہ دین فقہاء و محدثین خصوصاً چاروں اماموں میں سے کسی ایک نے کوئی ہدایت کی۔ پھر اے مسلمانو! تم ان سب کا خلاف کرکے کیا نہال ہو جاؤ گے؟ تم امتی ہو۔ تمہارا کام تابعداری کرنا اور قدم بقدم چلنا ہے نہ کہ اپنی طرف سے عبادتیں گھڑ لینا اور خدا کے دین کو ناکمل سمجھنا۔

دوستو! جس نبی نے تمہیں پیخانہ پیشاب کے سونے جاگنے کے طریقے اور آداب سکھائے کیا وہ اتنی بڑی باتیں بتانی بھول گئے۔

مسلمانو! کیا اپنے نبی کے اس ارشاد کو اتنا جلد بھول گئے کہ آپ نے فرمایا "جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے جسے ہم نے نہ کہی ہو وہ مردود ہے۔ بلکہ اس کی اور عبادتیں جو سنت کے مطابق ہوں وہ بھی رد ہیں۔ اتنا تو سمجھو کہ جو فضیلت اس رات کو حاصل ہوئی وہ بوجہ حضور کی معراج کے حاصل ہوئی۔ اب ہر سال کی اس رات میں نہ تو معراج ہو نہ وہ فضیلت حاصل ہو اور اگر محض اس سبب سے یہ عبادتیں ایجاد کی ہیں کہ اس میں معراج کا احتمال ہے تو آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں کہ اور مہینوں میں بھی محدثین کا قول معراج کی نسبت ہے۔ تو ان سب مہینوں میں بھی جشن منانا چاہئے۔

اس رات میں مسجد یا غیر مسجد میں کثرت سے چراغاں کرنا بھی ممنوع ہے۔ اولاً تو اس میں اسراف ہے۔ اور اسراف حرام ہے۔ دوسرے اس میں کفار سے مشابہت ہے اور یہ بھی حرام ہے۔ اس لئے ملا علی قاری حنفی اور شیخ عبدالحق حنفی اور مولانا عبدالحی حنفی وغیرہ نے اسے منع لکھا ہے:۔

الآثار المرفوعہ میں مولانا عبدالحی حنفی لکھتے ہیں

ترجمہ "عام جاہلوں نے اس رات کو اور شعبان کی پندرھویں رات کو گویا دو عیدیں بنا رکھی ہیں۔ اور شعار اسلام سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ یہ صریح بدعت ہے۔ اس میں روشنیاں کرنی بالکل خلاف سنت ہیں۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ کس طرح ان بدعتوں پر چمٹے ہوئے ہیں اور سنتوں کی مطلق پرواہ نہیں کرتے"۔

مسلمانو! میں تو یہی کہوں گا کہ جو کام جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا ہو نہ کہا ہو اسے کرنا دونوں جہاں کی تباہی و بربادی کا سبب ہے وہ کونسی بھلی بات ہے جو ہمیں ہمارے پیغمبر نے تعلیم نہیں فرمائی۔ مسلمانو! اسلام نام ہی ہے حضور کی محبت کا اور آپ کی محبت آپ کی تابعداری ہی ہے۔ وہ امتی ہی کیا جو نبی کا تابع نہ ہو؟ خداوند جل وعلیٰ ہمیں اتباع سنت کی توفیق بخشے۔ آمین!

نوٹ:۔ یہ مضمون ہم نے مولانا محمد صاحب مرحوم کی کتاب معراج محمدی سے لیا ہے۔ اگر آپ اپنی جگہ اس کتاب کو لوگوں میں مفت تقسیم کریں تو اُن کی ہدایت کا اور آپ کے اجر کا باعث ہوگا۔ تقسیم کرنے والوں کو تین روپے کی ایک سو۔ ایک روپے کی پچیس کے حساب سے منگا لیجئے۔ ایک کی قیمت ایک آنہ۔ بارہ صفحہ کی کتاب ہے۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

ہماری نماز اہل یورپ کی نظر میں

(از برادرم محمد محمود پسر مولانا محمد صاحب مرحوم)

یورپ جس کو اپنی تہذیب و تمدن پر ناز ہے مذہبی نقطۂ نظر سے الحاد و زندقہ کا عظیم الشان مرکز ہے۔ آج ہم دنیا میں جس قدر الحاد پرستی دیکھ رہے ہیں یورپ اُن کا اولین سرچشمہ ہے لیکن قدرت کی اعجاز آفرینیاں دیکھو کہ اس الحاد آباد یورپ میں ایسی صداقت شعار ہستیاں بھی ہیں جو اپنی کامل طاقت کے ساتھ حق و صداقت کی حمایت میں مشغول ہیں ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ موجودہ آزاد خیالی کے سیلاب کو جلد از جلد ختم کر دینے کے لئے مضطر و بیقرار ہیں۔ ہماری مراد ان علمائے مغرب سے ہے جو کافی آزاد خیال ہونے کے باوجود مذہب کی ضرورت وعظمت کے قائل ہیں۔ جن کا مذہب خود پرستی نہیں بلکہ خدا پرستی ہے۔ ہم موجودہ حالت میں جبکہ الحاد کی آندھیاں

زوروں پر ہیں۔ ایمان کی شمع جھلملا رہی ہے۔ مسلمانوں کے لئے ان خیالات کو باعث غیرت سمجھکر نقل کرتے ہیں:-

موسیو فلاسفر پورن لیبان فضائل نماز پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں "میں نے مسیحی و اسرائیلی و اسلامی نماز کا موازنہ کیا تو ثابت ہوا کہ آخر الذکر عبادت افضل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسلامی نماز بہت سی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ میں التزاماً جمعہ کے دن اسکندریہ کی جامع مسجد میں محض اسلامی نماز کی شان دیکھنے جاتا تھا۔ میں نے جب خطیب کے پُرجوش خطبے صفوں کی ترتیب اور رکوع و سجود کے اہتمام پر غور کیا تو میرے دل پر عجیب و غریب اثر ہوا جو ناقابل بیان ہے میں سمجھتا تھا کہ اسلام مجھے آواز دے رہا ہے اور اُس کی عبادت کا پُرکیف اثر میری روح پر قبضہ کر رہا ہے*

روما کا مشہور پادری سینٹ ہیلرا اپنی کتاب الدعا (دی پریر) میں لکھتا ہے۔ میں نے جہاں جہاں اسلامی ممالک کا سفر کیا وہاں کی عبادت گاہوں کو ضرور دیکھا۔ اس سلسلہ میں اسلامی نماز پر بھی غور کرنیکا موقعہ ملا۔ میرے نزدیک یہ ایک افضل ترین عبادت ہے۔ جب ایک خدا کا پجاری اپنے کاروبار سے فارغ ہوکر اس کی خوشنودی چاہتا ہے اور اس کی حمد و ثنا کا گیت گاتا ہے تو روح وجد میں آجاتی ہے۔ اس وقت وہ یقیناً اپنے خدا سے قریب تر ہوجاتا ہے۔ تاآنکہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اس کے حضور میں سربسجود نظر آتا ہے اس کا آخری نتیجہ جسم و روح کی طہارت اور قلب کی پاکیزگی ہے مزید برآں اس عبادت میں ورزشی پہلو بھی نمایاں ہے۔ جس کا تعلق جسم کی تقویت سے ہے میں نے دیکھا کہ نماز گذار سست و کاہل نہیں ہوتے بالخصوص صبح کی بیداری عجیب اثر رکھتی ہے*

مذہبی رہنما پورن جیمس مولر تحریر فرماتے ہیں کہ تعصب سے کام لینا آسان ہے لیکن سچ بولنا دشوار ہے۔ اس وقت میں دشوار ہی منزل کو اختیار کرتا ہوں۔ میں نے بارہا اپنے محمدی بھائیوں سے گفتگو کی اور ان کے عقائد کی تحقیقات میں مشغول رہا ہوں۔ تیرہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی وہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اطاعت گذار ہیں۔ اور ان کی ہستی کو محبوب رکھتے ہیں۔ مسیحی دنیا کے لئے اس صحبت میں ایک خاص سبق ہے۔" فقط

صلوٰۃ محمدی۔ سنت کے مطابق ہر ایک نماز کے احکام و طریقے قیمت تین آنے دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

اللہ کا قہر و غضب اور اس کا سبب

(سلسلہ کیلئے اخبار محمدی ع۱۲ دیکھئے)

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ جو کچھ تم ظاہر کرو یا چھپائے رکھو اُس کا محاسبہ خدا لے گا۔ اس آیت سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کو ظاہری و باطنی حالات کا پورا علم ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس مالک و متصرف کا وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی تمام داد فریاد کے سننے کے لئے ہم شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ پس جس پروردگار کو ہمارے ظاہری و باطنی حالات کا پورا پورا علم ہے۔ اُس کے پاس کسی کے ذریعہ اور سفارش کی کیا ضرورت ہے؟

دوسرے یہ کہ ہمیشہ آدمی اپنا سفارشی ایسے شخص کو قرار دیتا ہے جو اس حاکم سے جس سے کام لینا مقصود ہے رتبہ اور درجہ میں برتر ہو یا اُس کا دباؤ اس حاکم پر پڑ سکتا ہو اور ظاہر ہے کہ بغیر اس کے کسی کی سفارش کچھ کام نہیں دے سکتی۔ اور اگر ایک غریب آدمی کسی افسر کے پاس کوئی سفارش کرے تو اُس کی سفارش کچھ کارگر نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے پاس نہیں ہو سکتی۔ پس اس اصول کو مدنظر رکھ کر مہربانی کرکے ہم کو بتایا جائے کہ خدا کی ذات جبار و قہار پر کس کا دباؤ پڑ سکتا ہے۔ اور کون اس سے رتبہ اور درجہ میں بڑھ چڑھ کر ہے جس کا اثر اُس مالک رب العزت پر پڑ سکتا ہے؟ بس اسی کیطرف آیت متذکرہ میں لفظ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ ارشاد کرتا ہے۔ اس اصول کے لحاظ سے ان جھوٹے رہبروں کا یہ کہنا کہ اہل قبور اور جمیع اعلام ذرائع و وسائل ہیں۔ بالکل باطل ٹھہرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ براہ راست مجھی کو پکارو میں آپ سُنتا ہوں اور حاجت براری اور کامیابی عطا فرماتا ہوں*

اس کے قطع نظر یہ بھی ایک غور طلب امر ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جسقدر اقوام بت پرستی پر لگی ہوئی تھیں وہ کیا اپنے بتوں کو خدا سمجھا کرتی تھیں؟ یا اب سمجھا کرتی ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ وہ بھی ان کو اپنے ذرائع یا وسائل قرار دیا کرتی تھیں یا دیا کرتی ہیں*

پس اے مسلمانو! انصاف سے بتانا کہ ہماری قبور و اعلام پرستی میں اور ان بت پرستوں کی بت پرستی میں کیا فرق ہے؟ خدا کے لئے اس مالک ذوالجلال کو قہر و جلال میں نہ لاؤ۔ دیکھو خدا کا قہر اسی توحید کے چھوڑنے سے زیادہ ہو سکتا ہے جس طرح کہ ایک بادشاہ کو رعیت کی بغاوت پر سخت سے سخت تر تجویز کرنی پڑتی ہے اُسی طرح مالک رب العزت اپنے باغی مشرکوں پر قہر و غضب نازل کرتا ہے*

قرآن مجید میں انبیأ سابقہ کے قصص دیکھو جس سے معلوم ہوگا کہ ان کی قوم نے جب توحید باری سے انکار کیا اُس وقت ان پر عذاب آیا۔ اور اس مالک رب العزت نے صاف صاف فرمادیا کہ جس شخص کو اپنے پروردگار سے ملنے کی توقع ہے اس کو چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے*

(محمد عبد الکریم محمدی کنڈ گوریکا)

حدیث حنفاء اور مولوی محمد شریف کوٹلوی

میں نے اخبار اہلحدیث ۱۳ مئی و یکم نومبر ۱۹۴۰ء میں مولوی محمد شریف سے اس بات کا مطالبہ کیا تھا کہ آپ نے جو حدیث رسول میں عمداً معنوی تحریف کرتے ہوئے لفظ حنفاء کا ترجمہ صریح قرآن و حدیث، لغت عربیہ کے خلاف ایسی کتاب پر حنفی (مقلد امام ابو حنیفہ) کیا ہے اس کا ثبوت پیش کریں یا اپنی فاش غلطی کا اخبار میں اعتراف کر کے رجوع الی الحق کریں بجائے اس کے کہ مولوی صاحب کوئی ایسی دلیل پیش کرتے جس سے ان کی بڑی مضبوط بات ثابت ہوتی مگر کسی سینہ زوری سے خود اپنی دیرینہ عادت کے مطابق پردہ میں کھڑے ہو کر غیر کی پیٹھ ٹھونکتے ہوئے مستری یار محمد کے نام الفقیہ ۲۱/۲۸ نومبر میں نمودار ہو کر لکھتے ہیں کہ حنفاء جمع حنیف ہے۔ اور اور حنیف کی طرف منسوب کو حنفی یا حنیفی کہنا درست ہے۔ شاباش اہلحدیث اور فقیہ الاعظم ہونے کا دعویٰ اور جان چھڑانے کے لئے استدلال تار عنکبوت سے بھی زیادہ کمزور۔ جناب من کم از کم ایسی توجیہ پیش کرنا جس کا نتیجہ کچھ بھی نہ ہو۔ آپ کے لئے زیبا نہیں۔ مولوی جی! آپ ابھی بھول گئے لفظ حنفی کا صحیح مفہوم تو آپ خود بیان کر چکے ہیں۔ اب اتنی مدت کے بعد حنیفی اور حنفی کو از خود ہم معنے ثابت کرنے کی بے سود ناکام کوشش میں کیوں مشغول ہو گئے۔ بلکہ اپنی شہادت بغور پڑھیں یہی مولوی صاحب اپنے صحیفہ الفقیہ میں لفظ حنفی کی تشریح صاف یوں لکھ چکے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کی طرف نسبت ہے یعنی وہ شخص جو امام ابو حنیفہ کا مذہب رکھتا ہو۔ دیکھو الفقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۴ء۔ مولوی جی یہ کیا آپ ہی لکھتے ہیں کہ حنفی مقلد امام صاحب کو کہتے ہیں اور پھر اپنی نوک قلم سے اس کی تردید کرتے ہوئے مقلدیت سے پیچھا چھڑانے کی خاطر جماعت حقہ موحدین سے ملنے کے لئے حنفی کو حنیفی سے ملانے لگے۔

ع　برین عقل و دانش بباید گریست

بھلا آپ کی کونسی بات پر اعتبار ہو۔ ناظرین کرام ان لوگوں کی چالوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں تاکہ بوقت ضرورت کام آ سکے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ قرآن و حدیث و اقوال مفسرین و محدثین حنیف یا حنفاء کا صحیح مطلب توحید پرست مسلمان فرماتے ہیں۔ چنانچہ لغات فیروزی عربی و غیاث اللغات۔ مجمع البحار ص۳۱۲ میں صاف یہی نقل کر کے لکھتے ہیں۔ حنفاء ای طاہری الاعضاء من المعاصی تیز والحنیف عند العرب من کان علی دین ابراہیم علیہ السلام پھر لکھتے ہیں حنیفاً ای مخلصاً فی عبادۃ اب مولوی جی محض اپنے حواری اپنے ہی گریبان میں منہ ڈال کر غور کریں کہ آیا قرآن شریف سچا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحیح لغت عربیہ اقوال مفسرین محدثین درست ہیں یا کہ صرف ایک چلتا پھرتا قبلہ و کعبہ بریلویوں کا محدث کوٹلوی؟

مزے کی بات

اسی اخبار الفقیہ ۲۱/۲۸ نومبر میں لکھا ہے کہ مولوی صاحب نے اب اپنی کتاب صداقت الاحناف کے دوسرے ایڈیشن میں لفظ حنفاء کا ترجمہ بجائے حنفی کے حنیف لکھ دیا ہے۔ خوب! اچھا صاحب جب آپ کے نزدیک حنفی اور حنیفی میں کوئی فرق نہیں تھا۔ تو اب اتنی مدت کے بعد ہماری گرفت سے سوچ و بچار کر کے ترجمہ کو رد و بدل کرنے کی کونسی مصیبت پڑ گئی تھی جوں کا توں ہی رکھا رہنے دیتے۔ بس حقگوئی اسی کا نام ہے جس غلطی کو ہمارے کہنے سے جدید ایڈیشن میں دور کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسیطرح اب بھی اس کھلی غلطی کا بظاہر طور پر اعتراف کر لیں۔ اور صاف لکھ دیں کہ حنفی اور حنیفی میں بہت فرق ہے۔ ہماری غلط فہمی تھی آپکو کوئی فکر لاحق نہ ہو بلکہ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ خدارا کتمان حق کی عادت شریفہ کو ترک کر دیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ضلوا فاضلوا کا نمونہ مل جائے ✤

پھر آگے چلکر اسی پرچہ میں اپنی علمی لیاقت کا مظاہرہ کرنے کے لئے اپنے غلط فتوے کو درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے یہی مولانا اخبار الفقیہ ۵ جنوری ۱۹۳۴ء میں قبروں کے پختہ بنانے کے متعلق صاف فتویٰ لکھ چکے ہیں کہ قبروں کا پختہ بنوانا اصل مذہب میں جائز نہیں۔ اس فتوے پر جماعت اہلحدیث کو بہت خوشی ہوئی کہ سو پشت بھی کریں آرزو تیری خدائی کی

شان ہے تیری کبریائی کی

اتنے عرصہ تو مولوی صاحب ہمارے اعتراضات سنکر خاموش رہے۔ انہیں یہی فکر دامنگیر رہا کہ اب کیونکر پلٹی کھائی جائے۔ کیونکہ اب حق بات تو منہ سے نکل گئی۔ کس طرح اسکو ٹیڑھا کیا جائے آخر اسی پرچہ ۲۱/۲۸ نومبر میں زعم باطل سے نئی توجیہ پیش کر دی۔ جو سراسر بناء فاسد علی الفاسد ہے۔ لکھتے ہیں فتویٰ بنا علی التنویر کو پیش کرنے والو اگر تم میں سے کسی کو تطبیق کی لیاقت نہیں تو انما یوخذ الاخر فالاخر پر ہی عمل کرو۔ ڈرتے ہیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض نہ کر دو کہ آپ نے کسی حدیث میں کچھ فرمایا ہے اور کسی میں کچھ۔ واہ مولوی صاحب ایک نہ شد دو شد اپنا دعویٰ ثابت کرنے اٹھے تو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے دل کی بھڑاس نکال کر لوگوں کے دلوں میں بدظنی اور شبہات ڈالنے شروع کر دئیے کہ نعوذ باللہ! حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلام مصطفٰے میں بھی تناقض ہے۔ جناب کیا آپکو صاحب وحی ہونیکا دعویٰ بھی ہے کیونکہ زمانہ نبی علیہ السلام میں تو بتدلیل وحی میں احکام کی تبدیلی کا امکان ہوتا تھا تب ہی تو صحابہؓ نے فرمایا انما یوخذ الآخر فالآخر کیا اب بھی چودھویں صدی میں بالخصوص جبکہ یہ پوتھی اباحۃ الخلف ابنا تصنیف کی گئی تھی احکام کی تبدیلی کا امکان ہو سکتا ہے؟

آخر میں مستری یار محمد کو بطور نصیحت کہتا ہوں کہ آپ تدلیس فی التحریر نہ کیا کریں بلکہ جو مضمون نویس ہو اسی کا نام لکھ دیا کریں۔ بشرا اس عادت بد کو ترک فرما دیں۔

اہل حدیث بھائیو! مذہب کی تبلیغ کے سبب مولانا محمد صاحب مرحوم کی تصنیف کردہ نہایت اہم اور ضروری چوبیس عدد کتابیں مجلد صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں منگوالیجئے

(۱) نادان نظامی۔ حسن نظامی دہلوی نے مذہب اہلحدیث کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی اس کا اس میں جواب ہے اور مذہب اہلحدیث کی حقانیت کا ثبوت ہے نام برأت محمدی (۲) دلائل الفریقین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام سنکر انگوٹھے چومنے کی تردید اس کے جتنے دلائل بدعتی دیتے ہیں سب کے نہایت مدلل اور ٹھوس جوابات دئے ہیں نام حقوق محمدی ہے (۳) کتاب العقائد حضرت امام احمد بن حنبل کی کتاب العقیدہ کا اردو ترجمہ نام عقائد محمدی (۴) مذہب اہل حدیث اہلحدیث کا مذہب کیا ہے؟ اس کا بیان جو تہمتیں ان پر رکھی جاتی ہیں سب کا ازالہ۔ ممکن نہ اس کے دیکھ لینے کے بعد کوئی شخص ہم سے بدگمان رہے (عقیدۂ محمدی) (۵) اشعار رد تقلید مثنوی مولوی روم کے رد تقلید کے اشعار مع اردو ترجمہ (۶) محرم نامہ تعزیہ داری کی اور محرم کی تمام بدعتوں کی تردید مع سوانحعمری امام حسینؓ۔ (صراط محمدی) (۷) رجب نامہ ماہ رجب کی تمام بدعتوں کی تردید مع بیان وثبوت معراج جسمانی (معراج محمدی) (۸) عید ی عید الفطر کے۔ فطرے کے۔ نماز عید کے جملہ مسائل وفضائل وغیرہ (انعام محمدی) (۹) داڑھی مونچھ کے احکام خط بنوانے کے مسائل۔ لباس کے احکام ومسائل وغیرہ (آئینۂ محمدی) (۱۰) بقرعید حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش کے ذبیح اللہ کی قربانی کے واقعات گائے کی قربانی کا ثبوت۔ قربانی کے احکام بقرعید کے کل مسائل۔ نماز عید کی ترکیب وغیرہ۔ (تحفہ محمدی)۔ (۱۱) تعلیم النساء عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے جواز میں مع تردید مخالفین نام تعلیم محمدی (۱۲) آداب قبور قبرستان میں کونسے کام ممنوع ہیں؟ اور زیارت قبور کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ (وہاب محمدی) (۱۳) ملوکیت سلطان اور اہل حدیث پر جو اعتراضات ہیں ان کے جوابات (۱۴) علماء مقلدین سے تقلید کی بابت ایک سو سوالات جن کے جوابات سے وہ عاجز ہیں (ضرب محمدی) (۱۵) ترجمۂ خطبہ جمعہ کے خطبے کا ترجمہ کرنے کے دلائل مع تردید مخالفین (خطبۂ محمدی) (۱۶) مناظرۂ تقلید حنفی مناظر کے دلائل اور محمدی کے جوابات۔ (مناظرۂ محمدی) (۱۷) مسئلہ امامت امام و امیر نام سے ہندوستان کے مدعیوں کی تردید (ظل محمدی) (۱۸) حنفیت کتب فقہ کے غلط مسائل کی تردید حنفی لقب کی تردید (۱۹) حیات النبی حیات و وفات رسول کی کامل بحث اور حضورؐ کی وفات (حیات محمدی) (۲۰) تاریخ تعزیہ پہلا تعزیہ۔ تعزیہ ہندوستان میں کب آیا؟ تعزیہ کی تردید (ریحان محمدی)۔ (۲۱) ادب نماز نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے دلائل مع تردید مخالفین (سنت محمدی) (۲۲) صلوٰۃ غوثیہ کی کامل تردید۔ بدعتیوں کے کل دلائل کے جوابات سمیت (اسلام محمدی) (۲۳) تبرک پرستی تبرکات کو چومنے چاٹنے ان پر میلہ لگانے کی حرمت مع جواب مبتدعین۔ (کرامت محمدی)۔ (۲۴) مقالۂ رحمانی غیبت تجسس کی حرمت مع مواقع جواز (مقالۂ محمدی) (۲۵) نام محمد رکھنے کا ثبوت مع تردید ادلۂ مخالفین (لؤلؤ محمدی)

حنفی مذہب فقہ کی اعلیٰ ترین کتاب ہدایہ کی غلطیوں کا مکمل بیان

مصنف ہدایہ نے قرآن کی آیتیں غلط بیان کی ہیں۔ حدیثیں غلط بیان کی ہیں۔ جو حدیث ہے ہی نہیں اُسے بھی مذہب بنانے کے لئے حدیث کہدیا ہے۔ صحابہؓ اور تابعینؒ پر تہمتیں رکھی ہیں۔ ائمہ اربعہؒ کے اقوال غلط نقل کئے ہیں۔ خود امام ابوحنیفہؒ کا مذہب بیان کرنے میں غلطی کی ہے۔ صرف نحو بیان منطق معقول عربی عبارت وغیرہ میں بھی غلطی کی ہے۔ غرض ہر فن میں صاحب ہدایہ کی غلطیوں کا اظہار ہے ساتھ ہی امام صاحبؒ اور ان کے شاگردوں کے آپس کے اختلاف کا ذکر اس کتاب میں ہے۔ امام صاحب کے مسائل کو ان کے مقلدوں کے نہ ماننے بلکہ رد کر دینے کا ذکر ہے۔ حدیث نقل کرنے میں فقہ کے ان مصنفین کا اعتبار نہ ہونے کا بیان ہے۔ خود فقہ میں بھی یہ کتابیں درست نہیں اس کا بیان ہے۔ فقہ کی کتابوں کے غیر معتبر ہونے کی خود حنفیوں سے شہادتیں اس میں نقل کی ہیں۔ غرض ہدایہ کی پوری تنقیح اور حنفی مذہب کا کامل رد اس کتاب میں ہے۔ اس کے دیکھنے کے بعد مسلمان خوگر تقلید اور پابند فقہ نہیں رہ سکتا۔ اس پر حدیث و فقہ کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔ کاغذ چکنا۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ اور قیمت صرف بارہ آنے (۱۲/)

کتاب "شام زندگی" انیسواں ایڈیشن صرف ایک روپیہ دو آنے میں

جو مرد چاہتے ہیں کہ ان کے مزاج کے موافق ان کی بیویاں ہو جائیں "شام زندگی" کو انہیں پڑھواتے ہیں۔ اور جو عورتیں آرزو رکھتی ہیں کہ ان کا گھر رشک جنت بنجائے وہ شام زندگی کو پڑھتی ہیں۔ اور اس کی مدد سے اپنے خاوند کا دل موہ لیتی ہیں جنہیں اولاد کی تربیت کا خیال ہے ان کے نزدیک تو اس کام کے لئے شام زندگی سے بہتر اتالیق نہیں ہے۔ پھر پیرایۂ بیان نہایت دلچسپ اور مؤثر اتنی کہ قوم نے اسکی وجہ سے مصنف کو "مصور غم" کا خطاب دیا تھا۔ ہر سطر آنکھوں کو پرنم کر دیتی ہے۔ غرض شام زندگی بڑی ہی کامیاب کتاب ہے۔ کسی اعتبار سے کوئی عیب اس میں نہیں ملتا محاسن ہی محاسن ہیں۔ ایک جلد طلب فرما لیجئے آپ کے تمام خاندان اور احباب میں پہنچ جائے گی۔ عورت اور مرد سب اس پر شیدا ہو جاتے ہیں۔ تمہارے دل کا علاج۔ تمہارے دل کا بہلاوا۔ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک شام زندگی ہے۔ شام زندگی نے سینکڑوں جانوروں کو انسانیت سکھا دی۔ لامذہبوں میں مذہبیت پیدا کر دی اور گم گشتہ راہوں کو راہ پر لگا دیا۔ شام زندگی میں دین و دنیا کا سامان مہیا کر دیا ہے ۱۲۸ صفحات۔ اور بہترین قسم کا ولایتی کاغذ۔ اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی۔ قیمت اٹھارہ آنے

طلب فرمایئے پتہ:۔ منیجر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

ہے کوئی حنفی مذہب کا عالم جو اس کا جواب دے؟

الحمد شریف امام کے پیچھے پڑھنے کا مسئلہ مدتوں سے حنفیوں اور اہلحدیثوں میں زیر بحث ہے۔ دونوں طرف سے برابر کتابیں اس پر لکھی جا رہی ہیں۔ اس مسئلہ میں حضرت مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی نے ایک کتاب بنام "ہدایت المقتدی" لکھی ہے جو اس مسئلہ کو سمجھانے کے لئے بے نظیر ہے۔ اس مسئلہ کے دلائل اور حنفیوں کے دلائل کے جوابات اس میں پورے ہیں۔ اس کا جواب چوتھائی صدی گذر جانے کے باوجود حنفیوں سے نہیں ہو سکا۔ اس کی اصلی قیمت آٹھ آنے ہے۔ اس وقت ہم سات آنے میں یہ کتاب آپ کو بھیج دیں گے۔

مجموعہ نظم شبلی مع سوانحعمری

اس میں مولوی شبلی صاحب کی تمام نظمیں ہیں۔ مثلاً قومی مسدس اردو، جزر اسلام، مسلم لیگ، صلح کانفرنس، مسلم یونیورسٹی، مسئلہ الحاق، نالۂ شبلی، انصاف خلیفہ اسلام، دعوت عمل، غزلیات شبلی، سیرت نبوی، اسلام، مساوات، خلافت فاروقی، تنزل کا اصلی سبب، مذہب یا سیاست، ہجرت نبوی، نظام حکومت اسلام، عدل جہانگیری، بربادی سلطنت، حضور کے اخلاق اور غربا نوازی وغیرہ مضامین پر بہترین ہوئی چند نظمیں۔ ساتھ ہی مولانا شبلی صاحب کی زندگی کے حالات اور ان کی سوانح۔ مرتب کردہ مولانا شرر صاحب لکھنوی۔ یہ بہترین کتاب ہم آپ کو بجائے چھ آنے کے صرف چار آنے میں دیدیں گے۔

اسلام کے چاروں ستونوں کی مکمل سوانحعمریاں نصف قیمت پر

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ: ایک سو ساٹھ صفحات کی کتاب ہے۔ حضور کے ان یار غار کی مکمل سوانحعمری ہے۔ پیدائش کے، زمانہ جاہلیت کے واقعات، پھر اسلام، حضور کے زمانے کے، پھر آپ کی خلافت کے چھوٹے بڑے تمام واقعات مفصل۔ پھر بیماری اور شہادت کے حالات۔ قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی چار آنے۔ (۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ: ایک سو ساٹھ صفحات کی کتاب ہے۔ حضور کے ان حامی کی پوری سوانحعمری ہے۔ پیدائش کے، زمانہ جاہلیت کے، اسلام کی الفت کے، اسلام لانے کے بعد اسلامی خدمات خاصہ بجا لانے کے۔ حضور کے ساتھ کے، صدیق اکبر کے ساتھ کے تمام چھوٹے بڑے واقعات۔ قیمت اصلی آٹھ آنے۔ رعایتی چار آنے۔ (۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ: اسی طرح اس تیسرے خلیفۃ الرسول کے تمام حالات اس کتاب میں فتوحات اسلامی کی اعلیٰ تاریخ ہے۔ ساتھ ہی آپ کے وصال اور آپ کی شہادت کے وہ روح فرسا واقعات جس نے عالم کو تڑپا رکھا ہے قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی چار آنے۔ (۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ: یہ ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچپن سے لیکر وفات تک کے تمام حالات آپ کی خلافت کے زمانے کے تمام حالات۔ باہمی آویزش وغیرہ۔ قیمت اصلی آٹھ آنے رعایتی چار آنے۔

دیوان گلشن سنت ہدا

یہ اٹھاسی صفحات کی کتاب ہے۔ توحید و سنت کی۔ بے ثباتی دنیا کی۔ بدعتوں کی تردید کی۔ ایسی پیاری نظمیں اس میں ہیں کہ دل خوش ہو جائے۔ ساتھ ہی مسائل معلوم ہو جائیں۔ نو طبع ہے۔ عمدہ کاغذ ہے اچھے حروف ہیں اور اسوقت قیمت صرف چھ آنے۔

احادیث قدسیہ

اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے۔ اس میں وہ حدیثیں ہیں جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ عز و جل کا نام لے کر روایت فرمائی ہیں۔ ہر حدیث مع حوالہ عربی میں زیر زبر سمیت ہے پھر ترجمہ ہے۔ قیمت صرف دس آنے۔

شمائل ترمذی

حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب عربی مع اردو ترجمہ و حاشیہ ہم سے منگوالیں۔ اس کتاب کو دیکھ کر اگر حضور کی مجلس میں بیٹھنے کا اور آپ کے دیدار کا مزا نہ آجائے تو ہمارا ذمہ۔ قیمت بجائے ڈھائی روپے کے اسوقت صرف دو روپے۔

اہلحدیث کے مطلب کی نواب صاحب مرحوم کی تصنیف چھپ گئی

توحید کو ثابت کرنے اور موجودہ زمانے کے مسلمانوں کو پیر پرستی قبر پرستی سے بچانے کے لئے نواب صاحب نے یہ کتاب لکھی تھی۔ اب الحمد للہ یہ کتاب نہایت آب و تاب سے بڑے حروف سے عمدہ کاغذ پر چھپ گئی ہے۔ قیمت چار آنے۔

شریعت کا کوڑا۔ اسی کے ساتھ شریعت کا کوڑا ہے۔ شریعت کا ڈنڈا ہے چار یار کا ڈنکہ ہے۔ یہ بھی توحید و سنت کی، بدعتوں کے رد کی نظموں کا ایک بہترین مجموعہ ہے۔ اہل حدیث کی کتاب ہے۔ قیمت دو آنے۔

نبی صلعم کے خط کا آپ کی مہر کا نقشہ

مصر کے بادشاہ مقوقس کے نام حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نامۂ مبارک بھیجا تھا جسے لکھوا کر اپنی انگوٹھی کی مہر لگوا کر قاصد کے ہاتھ بھیجا تھا۔ اس کی ایک صحیح نقل مع اصلی الفاظ و اسی حروف کے روم کے بیت المال میں تھی خوش نصیبی سے اس کا فوٹو ہندوستان میں بھی آگیا۔ اور ہزاروں روپیہ خرچ کر کے یہ متبرک چربہ لیکر چھاپ پا گیا بس چودہ سو سال کے اس متبرک خط کو اسکی اصلی حالت میں مع شکن کے اور چودہ سو سال پہلے کے حروف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کے آپ دیکھنا چاہیں تو بجائے پانچ آنے کے صرف تین آنے میں ہم سے منگوا لیجئے۔

حزب المقبول

اس کتاب میں ہر حاجت اور ہر موقع کی وہ دعائیں ہیں جو صحیح حدیثوں سے آئی ہیں۔ عربی کا ترجمہ بھی ہے حوالہ اور ترکیب ہے۔ کل صفحات ڈیڑھ سو ہیں۔ کاغذ چکنا اعلیٰ ہے۔ چھپائی بہت ہی عمدہ ہے اور قیمت بھی بہت ہی کم۔ یعنی گلیز اعلیٰ کاغذ کی صرف آٹھ آنے ہے۔

ترجمۃ القرآن

سورۂ اقرأ باسم سے لیکر سورۂ والناس تک کی حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دہلوی مالک مطبع انصاری کی تفسیر جسے حضرت میاں صاحب نذیر حسین صاحب دہلوی نے چھپوائی تھی آج کل ہم صرف چار آنے میں دیتے ہیں اصلی قیمت بارہ آنے ہے۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی بصدر دہلی

الداعی اخبار محمدی دہلی ۱۵ شوال ۱۳۶۰ھ
خریدار نمبر ۲۱۴۴ بخدمت جناب منیجر صاحب
"رسالہ جامعہ" قرول باغ۔ دہلی
New Delhi

حضرت مولنا محمد صاحب مرحوم [illegible] بہترین یادگار تفسیر محمدی اردو کامل [illegible] تیس روپے [illegible] صرف بیس روپے میں

تفسیر ابن کثیر کا درجہ عربی تفسیروں میں وہی ہے جو صحیح بخاری شریف کا درجہ حدیث کی کتابوں میں ہے۔ مولانا مرحوم نے اسی سال میں اس کا ترجمہ کیا تھا۔ لفظ بلفظ ترجمہ ہے۔ اس میں پہلے تو قرآن کی تفسیر خود قرآن کریم سے ہے۔ پھر حدیث کا حوالہ ہے۔ اس کی صحت عدم صحت کا بیان ہے۔ پھر صحابہ رض کے اقوال سے پھر تابعین سے پھر سلف صالحین سے امت کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر تفسیر روئے زمین پر نہیں ہے قرآن کریم کو جس [illegible] تفسیر نے کھول کھول کر بیان کیا ہے اور اس کے مطالب کو جس وضاحت سے اس تفسیر نے روشن کیا ہے یعنی صحیح اور اس تفصیل والی اور کوئی تفسیر نہیں۔ اخبار کے برابر کے ساڑھے [illegible] ہزار صفحات ہیں۔ ہر ہر پارہ الگ الگ چھپوایا ہے۔ پوری تفسیر کی قیمت تیس روپے ہے۔ اسوقت اگرچہ کاغذ کے دام تقریباً تین گنے ہو گئے ہیں لیکن ہمنے اسکی قیمت میں بیحد رعایت کردی ہے یعنی بجائے تیس روپے کے صرف بیس روپے۔ چونکہ کتاب کا وزن زیادہ ہے اسلئے بہتر ہو کہ اپنے قریب کے اسٹیشن کا نام لکھ کر ریلوے پارسل سے منگوالیں تاکہ محصول کم ہی ہو جائے۔ بہتر یہ ہے کہ دام پہلے ہی بھیج دیجئے ورنہ کم از کم پانچ روپے ہمراہ فرمائش ضرور بھیجئے۔ دو آنہ فی روپیہ [illegible] کے آپ کے بھیجے ہوئے روپے وصول نہ کئے جائیں گے۔ **نوٹ**:۔ تفسیر محمدی کی دس دس پاروں کی تین جلدیں بندھوالی گئی ہیں۔ تینوں جلدوں میں مجلد تفسیر کے رعایتی دام بائیس ۲۲ روپے

پوری بخاری شریف اردو ترجمہ تین جلدوں میں مجلد

بہت ہی سستا یعنی بجائے دس روپے کے صرف چھ روپے میں۔ صحیح بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ ہے تین جلدوں میں دس ہزار صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے ہم نے اسکی جلدیں چمڑے کی اور نے پشتے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بندھوائی ہیں۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن رعایتی قیمت اس وقت مع تین جلدوں کے صرف چھ روپے رکھی ہے۔ محصول ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے۔ جلد منگوالیجئے۔

ثلاثیات بخاری

یہ عجیب و غریب کتاب ہے اس میں صرف وہ حدیثیں ہیں۔ جو حضرت امام بخاری نے صرف تین واسطوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں عربی متن زبر زیر ترجمہ اور شرح۔ قیمت تین آنے

بلوغ المرام مترجم

یہ حدیثوں کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے ہمارے پاس علامہ ڈپٹی سید احمد حسن صاحب اہلحدیث کے حاشیہ والی ہے۔ عربی زیر زبر سمیت ہے نیچے صحیح ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر حدیث کی شرح مطابق حدیث ہے۔ اصلی ہدیہ ڈھائی روپے ہے لیکن اسکی رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ ہی منگالیجئے۔

خطبائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مژدہ خطبات محمدی کی تین جلدیں

نبی کے خطبے اسکے آخری رسول کے وعظ اسکے پیارے حبیب کے وہ کلمات جن سے پتھر پانی ہوگئے جن سے ہواؤں کے رخ بدل گئے۔ وہ آج تک حدیث کی کتابوں میں بکھرے ہوئے تھے۔ حضور کے خطبے اور وعظ کسی ایک کتاب میں جمع نہ تھے۔ بحمد اللہ یہ سعادت مولانا محمد صاحب مرحوم کو نصیب ہوئی کہ آپ نے تقریباً تین سال میں ان بکھرے ہوئے خطبات نبویہ کو جمع کیا اور بصورت کتاب ایک جا مرتب کر کے اس معجزہ رسول کو محفوظ کرلیا تین جلدیں تیار ہو چکی ہیں۔ پہلی جلد میں ۸۴ خطبے دوسری جلد میں ۲۴۵ خطبے ہیں۔ اور تیسری جلد میں ۲۲۳ خطبات مع ترجمہ و شرح ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک

مجتہد زمان علامہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اعلام الموقعین کا کامل ترجمہ اردو

جس طرح تفسیروں میں ابن کثیر سب سے اعلی تفسیر ہے اسی طرح امام صاحب کی سینکڑوں تصنیفات میں یہ کتاب [illegible] کی ہے۔ اگر آپ دین خدا کو اصلی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا تو آپ آج ہی اس کتاب کو [illegible] اس میں اسلام کے کل مسائل کی عقلی دلیلیں دیکر ثابت کیا ہے کہ دین اسلام بالکل مطابق عقل ہے۔ صفحات ایک ہزار قیمت اصلی دس روپے ہے لیکن رعایتی قیمت صرف آٹھ روپے اس کا ترجمہ مولانا محمد صاحب مرحوم نے نہایت سلیس اور آسان اردو میں کیا ہے۔ عبارت کی موزونیت کا یہ عالم ہے کہ گویا ایک مستقل تصنیف ہے۔ طباعت عمدہ اور کاغذ نہایت عمدہ

فتاوی محمدیہ

جس میں ائمہ کرام کے بارہ سو سوالات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ سو جوابات ہیں۔ ساتھ ہی سوال جواب شرعی کے متعلق تمام احکام ہیں۔ آپ نے آجتک مولویوں کے فتاوی دیکھے ہونگے آج فتاوی محمدیہ دیکھو یہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا جمع کردہ ہے اور حضرت مولانا محمد مرحوم کا ترجمہ کردہ ہے۔ اس کے صفحات اس اخباری صفحات کے برابر دو سو سے زائد ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

احمد بن مولانا محمد (رحمۃ اللہ علیہ) ایڈیٹر و پبلشر نے جید برقی پریس بلیماران دہلی میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

(فرمان رسول) کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

مسلک سنت پہ سالک چلا جا بے خطر ، جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اغراض ومقاصد

۱۔ قرآن وحدیث کی خدمت وحمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا
۳۔ شرک وبدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو دور کرنا۔
۵۔ فرقہ وار [illegible] سے بچا [illegible] اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کرکے اُن کے سچے مذہب قرآن وحدیث [illegible] مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقت [illegible] صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن وحدیث پر اتفاق واتحاد کی طرف [illegible] کرنا۔

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ڈی نمبر ۱۵۸۵

یادگار خطیب ہند مولانا مولوی محمد صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر:۔ مولوی سید تقریظ احمد سہوانی

قواعد وضوابط

۱۔ مطابق اغراض ومقاصد [illegible] وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہوگیا ہے [illegible] دو روپے بھیجئے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام [illegible] اخبار جاری کیا جاتا ہے [illegible] قیمت بذریعہ منی آرڈر [illegible] بھیج دیجئے ورنہ ویلیو پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اُجرت پر [illegible] جاتے ہیں جو بذریعہ خط وکتابت طے ہوتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے
۷۔ خط وکتابت "دفتر اخبار محمدی" کے پتہ پر ہونی چاہئے اور رجسٹر نمبر کا حوالہ ضروری ہے۔

نمبر ۱۸ ۔ دہلی ۸ شعبان المعظم ۱۳۶۰ھ مطابق یکم ستمبر ۱۹۴۱ء ۔ جلد ۱۵

اخبار محمدی کی حیاتِ ثانیہ پر

ماہ من آمد بہ دہلی با رُخ خورشید وار ۔۔۔ اک گُلِ رعنا نے دکھلائی ہے پھر اپنی بہار
پھر ہے میدانِ عمل میں گامزن وہ شہسوار ۔۔۔ جامۂ بدعت کو جس نے کردیا ہے تار تار
ہے مسرت اک گُلِ تازہ کی رنگت دیکھ کر ۔۔۔ گلشنِ توحید میں سرسبز ہیں پھر برگ وبار
ہاں عجب اک تازگی بزمِ مئے سنت میں ہے ۔۔۔ پھر سنبھالا ساقیِ سنت نے خمِ مستانہ وار
یعنی اس اخبار نے پائی ہے پھر اب زندگی ۔۔۔ اہلِ حق تھے جسکے پڑھنے کو نہایت بیقرار
واہ اے اخبار ہے تجھ میں عجب اک دلکشی ۔۔۔ اہلِ حق کے ہاتھ میں گویا کہ ہے تو ذوالفقار
وقف ہے تو خدمتِ توحید وسنت کیلئے ۔۔۔ اہلِ حق کا کام ہوتا ہے یہی لیل ونہار
زنگ کفر وشرک وبدعت کو ہزاروں کوس دور ۔۔۔ یہ ہے پیراہن کہ ہے توحید جس کا پود وتار
بانیِ اخبار کی تصویر پھر آنکھوں میں ہے ۔۔۔ تا ابد قائم رہے یارب یہ اُن کی یادگار
کیا بتاؤں بانیِ اخبار کے حالات کو ۔۔۔ ایک عالم یاد کرکے رو رہا ہے زار زار
پیکرِ روحِ عمل تھے عالم وفاضل تھے وہ ۔۔۔ عارفِ کامل تھے وہ اک بحرِ ناپیدا کنار
ہائے ہم سے وہ خطیبِ ہند رخصت ہوگئے ۔۔۔ حشر تک جنکو نہ بھولیں گے کبھی ہم زینہار
ہائے کیا گذری ہیں ایسی پیاری پیاری صورتیں ۔۔۔ آج آنکھیں ڈھونڈتی ہیں جنکو ہر سو بار بار

ہے صمیمِ قلب سے یہ راز خستہ کی دُعا
گلشنِ آلِ محمد تا ابد ہو سبزہ زار

محمد داؤد راز دارالعلوم حمیدیہ شکراوہ

اخبار محمدی

آپ کا مبلغ اخبار محمدی آپ کی خدمت میں پھر برابر حاضر ہونے لگا ہے اور انشاء اللہ اپنی پرانی خصوصیت کیساتھ تاریخ مقررہ پر آپکی خدمت میں پہنچتا رہیگا۔ آپ بھی اس طرف توجہ فرمائیے۔ رمضان شریف میں قرآن مجید وکتابوں کی آپ کو اور آپ کے احباب کو جس قدر ضرورت ہو دفتر اخبار محمدی کو لکھئے۔ بس ایک یہی صورت ہے کہ آپ کا اخبار اسی شان سے جاری رہ سکتا ہے۔ ورنہ کاغذ کی اس ناقابلِ برداشت گرانی کے زمانے میں جبکہ بڑے بڑے اخباروں نے سائز کم اور صفحات میں تخفیف کردی ہے محمدی اُسی پرانی وضع پر کب تک باقی رہ سکتا ہے؟ ہمدردانِ محمدی سے گذارش ہے کہ اس کے غریب فنڈ کو قرض سے سبکدوش کردیجئے۔ تاکہ غریبوں میں بھی تبلیغ ہوتی رہے۔ امداد کرنے والے حضرات بھی اپنی امدادیں برابر جاری رکھیں۔ تاکہ مدرسہ محمدیہ بھی بطور صدقۂ جاریہ چلتا رہے +

ہم حاجی محمد یوسف صاحب نور علی لین انٹالی کلکتہ کے نہایت شکر گذار ہیں کہ وہ تقریباً ہر مہینے پانچ روپے بطور امداد بھیجتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ اور احباب بھی جلد توجہ فرمائیں۔ تاکہ اس کساد بازاری اور کاغذ کی مہنگائی کے زمانہ میں "محمدی" اپنی ہستی کو قائم رکھ سکے۔ اس کے واسطے نئے خریدار مہیا کیجئے۔

نوٹ:۔ خط وکتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھئے اور جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے

صیام محمدی

رمضان کے تراویح کے اعتکاف کے لیلۃ القدر کے صدقۃ الفطر کے نماز عید کے عید کے دن کے جملہ احکام ومسائل قیمت تین آنے مفت تقسیم کے لئے زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو آدھی قیمت پر بھیجدی جائیں گی۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

روس و برطانیہ کی فوجیں ایران میں گھس گئیں

نئی دہلی ۲۵ راگست۔ آج صبح روس اور برطانیہ کی فوجوں نے ایران کی سرحد کو پار کر لیا اور اب وہ ایران کے ملک میں داخل ہو رہی ہیں۔

شمال سے روس کی فوجیں اور جنوب کی طرف سے برطانیہ کی فوجیں ایران میں بڑھ رہی ہیں۔ ابھی تک ایرانی فوجوں کے ساتھ مقابلہ کی خبر نہیں آئی ہے۔ ایران کے جنوب سے جن برطانوی فوجوں نے یلغار کی ہے ان میں برطانیہ اور ہندوستان کی فوجیں بھی شامل ہیں۔ برطانیہ کا بحری جنگی بیڑہ بھی وہاں موجود ہے۔ برطانوی فوجیں سمندری راستے سے خلیج فارس میں پہنچیں اور وہاں بندر شاہ پور پر کامیابی سے اتر گئیں۔

طہران کا ریڈیو چھ گھنٹے سے خاموش ہے وہ آخری بار صبح سنایا گیا تھا اس وقت وہ کہہ رہا تھا کہ ایران کافی طاقتور ہے اور ملک میں جو گڑبڑ بھی پیدا ہو اس سے عہدہ برآ ہونے کی قابلیت رکھتا ہے۔ اس کے بعد وہ خاموش ہے۔ ایران کا سفارت خانہ لندن بھی خاموش ہے۔

حکومت برطانیہ نے ترکی مصر عراق سعودی عرب اور افغانستان کو حالات بتا دئے ہیں اور اطمینان دلایا ہے کہ ان کے مفاد کو کوئی صدمہ نہیں پہونچے گا۔ ہندوستان میں ایرانی قنصل خانوں کے خلاف احتیاطی تدبیریں اختیار کی جا رہی ہیں۔

اعلیحضرت ظاہر شاہ کی حریت آمیز تقریر

ہز میجسٹی ظاہر شاہ نے کابل میں کل افغانستان کے جشن آزادی پر تقریر کرتے ہوئے افغان قوم سے موجودہ نازک بین الاقوامی صورت حال میں متحد رہنے کی اپیل کی۔ آپ نے کہا کہ بین الاقوامی صورت حال کی وجہ سے موجودہ زمانہ افغان قوم کے لئے کڑی آزمائش کا وقت ہے افغانستان نے کبھی دوسروں کی غلامی قبول نہیں کی اور وہ اپنی آزادی اور حقوق کے تحفظ کے لئے ہر طرح تیار ہے۔ افغانستان نے موجودہ جنگ شروع ہوتے ہی اپنی غیر جانبداری کی پالیسی کی دوبارہ تصدیق فرمائی اور کہا کہ یہ پالیسی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک کہ افغانستان کی آزادی کو خطرہ لاحق نہیں ہوتا اور افغان قوم کے حقوق اور مفاد کو نظر انداز نہیں کیا جاتا۔

افغانستان کے تمام ہمسایہ ممالک سے اچھے تعلقات ہیں اور کوئی جھگڑا ایسا نہیں جو باہمی گفت و شنید سے طے نہ ہو سکے۔ شاہ موصوف نے افغان قوم کی بہادری اور آزادی سے محبت کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ جس طرح افغان قوم نے بڑی بڑی قربانیوں سے آزادی حاصل کی تھی اسی طرح وہ اسے قائم بھی رکھیں گے۔ شاہ موصوف نے ملک کی عام ترقی اور خوشحالی پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ آپ نے کہا کہ افغانستان کی فوج اب پہلے سے کہیں زیادہ عمدہ تربیت یافتہ اور جدید ہتھیاروں سے مسلح ہے۔ ناخواندگی کے خلاف حکومت کا جہاد جاری ہے۔ شاہ نے افغانستان کی خوشحالی اور ترقی کے لئے دعا کی۔ جشن آزادی کے روز کابل کو دلہن کی طرح آراستہ کیا گیا تھا اور ہر جگہ خوب چہل پہل تھی۔

ٹرکی میں ۱۹ سالہ نوجوانوں کی بھرتی

ترکی کی قومی اسمبلی نے ایک مسودہ قانون منظور کیا ہے جس کی رو سے انیس اور بیس سال کے درمیانی عمر والے نوجوانوں کو قومی ملازمت کے لئے طلب کیا جائے گا۔ اور فوجی بھرتی کے لئے باضابطہ اعلان بھی ہوگا۔ اس کے قبل بغیر ایسے اعلان کے ان نوجوانوں کو بھرتی نہ کیا جا سکتا تھا۔

مملکت مصر کی آبادی

اگرچہ مملکت مصر کی آبادی تقریباً ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ہے۔ تاہم صحت مندی کا تناسب بہت کم ہے۔ اس سال ایک سال سے کم عمر بچوں میں شرح اموات ۱۹۳ فی ہزار تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مصر کا ہر پانچواں بچہ اپنی پیدائش کے پہلے سال میں فوت ہو جاتا ہے۔

محمدی کی اشاعت بڑھائیے جزاکم اللہ

ہندوستان کے نئے وائسرائے

لارڈ لنلتھگو اپنے عہدے کی مدت ختم ہونے کے بعد توسیع قبول نہیں کریں گے۔ اس خبر سے ان کے جانشین کے متعلق یہاں قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ غیر سرکاری حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ گورنر بمبئی پر نظر انتخاب پڑیگی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر برطانوی مدبرین نے زمانہ جنگ میں یا جنگ کے بعد کوئی تبدیلی کرنی چاہی تو وہ نیا آدمی بھیجیں گے۔

تیل کا ٹینک پھٹ گیا

کلکتہ کے نواح میں کیروسین کاٹن ملز میں تیل کا ایک ٹینک پھٹ گیا جس کے دھماکے سے ایک دیوار گر گئی۔ ۹ آدمی زخمی ہوئے ہم کی حالت خراب ہے۔ زخمیوں کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔

لینن گراڈ

لینن گراڈ روس کا بہت بڑا شہر ہے یہ چالیس مربع میل رقبہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کے اردگرد زبردست قلعہ بندیاں کی جا چکی ہیں یہ ماسکو (روس کا دار الخلافہ) سے ۴۰۰ میل کے فاصلے پر ہے لیکن درمیانی علاقہ کی آبادی گنجان نہیں ہے۔ لینن گراڈ کی آبادی ۲۸ لاکھ ہے۔ اس کی فوجی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ روس کا بحیرۂ بالٹک کا بیڑہ سپلائی کے لئے کرونسٹڈ کے جس بحری طاس پر انحصار رکھتا ہے وہ یہاں سے صرف ۱۶ میل کے فاصلے پر ہے۔

امریکہ اپنے ڈیفنس پر ۱۵ ارب ڈالر خرچ کر چکا ہے

امریکہ اپنے ڈیفنس پر پانی کی طرح روپیہ خرچ کر رہا ہے اور نہ صرف دوسرے ملکوں کو سامان جنگ روانہ کرنے میں لگا ہوا ہے بلکہ اپنے ڈیفنس کے انتظامات بھی زیادہ سے زیادہ مستحکم کرنے میں لگا ہوا ہے۔ امریکہ اپنے بچاؤ کے انتظامات کے سلسلہ میں ۱۵ ارب ڈالر سے زیادہ خرچ کر چکا ہے۔ ہوائی جہاز، سامان جنگ وغیرہ دے چکنے کے بعد اس رقم کی تعداد ۵۵ ارب ڈالر تک پہنچ جائے گی۔

—:(۵):—

ماہِ شعبان کے احکام! اور اس ماہ کی بدعتوں کی تردید مسلمانوں کا نو کروڑ روپیہ بچالو!

(از مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

جہاں تک کتب حدیث پر نظر ڈالی جاتی ہے ماہ شعبان میں صرف روزوں کی کثرت کا حکم پایا جاتا ہے اس کے سوا کوئی نئی عبادت نظر نہیں پڑتی۔ چنانچہ نسائی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں نفلی روزے بہ نسبت اور مہینوں کے بہت زیادہ رکھا کرتے تھے، اور اس کی وجہ آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اس ماہ کے اعمال اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف چڑھائے جاتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اس حالت میں پہونچیں کہ میں روزہ دار ہوں۔

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ شعبان کے روزے آپ کو پسند خاطر تھے۔ ترمذی شریف کی ایک غریب حدیث میں ہے کہ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ بعد از رمضان کس مہینے کے روزے افضل ہیں، تو آپ نے فرمایا شعبان کے۔ خود آپ اس مہینے کے اکثر دن روزوں میں ہی گذارا کرتے تھے۔ کچھ ہی دن بے روزے کے گذارتے۔ +

شعبان کی پندرھویں تاریخ کے روزے اور اس رات کے قیام کی بابت بھی ایک حدیث ابن ماجہ وغیرہ میں مروی ہے، گو اس کی سند اتنی زیادہ صحیح نہیں، تاہم چونکہ یہ روزہ بھی شعبان کے اکثر روزوں میں داخل ہے، لہٰذا رکھ لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کے سوا اس ماہ اور دنوں کے روزوں کی خاص فضیلتوں اور خاص اوقات کی مخصوص طریق پر نمازوں وغیرہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث نہیں، بلکہ کوئی قابل عمل روایت بھی نہیں +

لیکن ہندوستان کے نیم مذہب مسلمانوں کا کیا کہنا ہے؟ ان کی ایجاد و ابزاد نے اس ماہ مبارک کو بدعتوں نئی ایجادوں اور اپنی تباہیوں کا مرقع بنا رکھا ہے۔ ان کے عالم نما جاہل ملانوں نے صرف اپنے مزے کی خاطر اپنی ڈاڑھ گرم کرنے اور پیاسا منہ میٹھا کرنے کے لئے انہیں حلوے کی چاشنی کچھ ایسی دل فریب بتادی ہے کہ یہ اس پر جھک پڑے ہیں +

حلوے کو مذہب کی رو سے جائز کرنے کے لئے ہمارے ناسمجھ بھائیوں نے عجیب و غریب باتیں گھڑلی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ جنگ اُحد میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت شہید ہوا (ٹوٹا) تھا تو آپ نے حلوا نوش فرمایا تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ حضرت امیر حمزہؓ (آنحضرتؐ کے چچا) اس دن شہید ہوئے تھے یہ حلوا ان کے فاتحہ کے لئے بنوایا جاتا ہے، اگر اس خیال کو صحیح مان بھی لیا جائے تب بھی اس کا کیا جواب دیا جائے گا؟ کہ آنحضرت کے دندان مبارک اور حضرت امیر حمزہ کی شہادت پندرہ یا پندرہ شعبان بلکہ ماہ شعبان میں ہی نہیں ہوئی؟ +

تمام کتب سیرت اس بات پر متفق ہیں کہ غزوۂ اُحد میں حضور کا دانت شہید ہوا تھا، اور اسی غزوے میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تھی، یہ غزوہ ۳ھ ماہ شوال میں ہوا تھا، پس شوال کے یہ دونوں واقعات ہیں نہ کہ شعبان کے۔ پھر حلوا خوری کی بدعت کو دانت ٹوٹنے یا شہادت پانے کے ساتھ مناسبت ہی کیا ہے؟ اگر اس واقعہ کی یاد اس طرح منانا کوئی اسلامی امر ہوتا تو صحابہؓ تابعینؒ ائمۂ دین، چاروں امام، حلوے مانڈے میں پیش پیش ہوتے؟ لیکن ان حضرات سے ایک لفظ بھی یا ان میں سے ایک کا عمل بھی اس کے اثبات میں نہیں +

حنفی دوستو! فیصلے کی بات سنو! اپنے حلوا خور ملانوں سے کہو کہ فقہ کی کس معتبر کتاب میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے حلوا خوری یا حلوا سازی مروی ہے؟ ہمیں دکھادو۔ اگر وہ ایسا کریں تو ہم تمہارا منہ میٹھا کردیں گے، ورنہ کم از کم تم حنفیت کی لاج تو رکھ لو! یا یہ کہ تقلید امام صرف آمین، رفع الیدین کی دشمنی تک ہی محدود ہے؟ حلوا مانڈا اچھوٹتا دیکھو، تو تقلید ہی چھوڑ دو، یہ تو سراسر ناانصافی ہے! +

ایک تیسری بات اس سلسلہ میں یہ بھی سننے میں آتی ہے کہ خواجہ اویس قرنیؒ جو عاشق رسول تھے، انہیں جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دانت کے شہید ہونے کی اطلاع ملی تو انہوں نے جوش محبت میں اپنے سارے دانت توڑ ڈالے، اس لئے حلوا کھایا، یہ حلوا انہیں کے فاتحہ کے لئے بنایا جاتا ہے۔ یہاں بھی وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ اویسؒ قرنی کا جوش محبت میں اپنے دانتوں کو توڑنا گو صحیح بھی مان لیا جائے لیکن اس کا ثبوت کون دے سکتا ہے؟ کہ اویس قرنیؒ کے اس فعل کی تاریخ یہی دن اور یہی رات ہے اور اگر واقعی یہی واقعہ ہے تو آپ حضرات بھی حلوا کھانے سے پہلے اپنے دانت توڑلیں، پھر حلوا ٹپلپائیے۔ یہ حلوا خوردن را روئے باید۔ یہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو کے کیا معنی؟ دانت توڑنے کی تلخی سے تو بال بال بچ گئے اور حلوا خوری کے لئے منہ پھاڑ دیا، یہ لینے کو بھلی اور دینے کو کانٹے؟ + اور سنئے!

کیا حضورؐ سے حضرت اویسؓ جیسی محبت بھی
صحابہؓ میں سے، اہل بیت میں سے کسی کو نہ تھی؟
پھر ان میں سے تو کسی نے بھی نہ اپنے دانت توڑ کر
نہ حلوے کھائے۔ پھر حضرت اویسؓ نے بالفرض
ایسا کیا ہو تو ہمیں بلا تأمل کہنے دیجئے کہ ان کی
یہ حرکت کم از کم شریعت کے کسی حکم پر عمل کی
تو نہ تھی۔ پھر اس سے سند لینے کے کیا معنی؟ پھر
حضرت اویسؓ نے سب کے سب دانت کیوں
شہید کر دیئے؟ حضورؐ کے تو سب دانت شہید
نہیں ہوئے تھے؟ صرف نیچے کے چار دانتوں پر
ضرب آئی تھی، اور یہ کہ وہاں دانت عمداً نہیں توڑے
گئے تھے، یہاں عمداً کیوں توڑے گئے؟ شرعاً تو یہ
فعل ممنوع ہے۔ اصطلاح شرع میں یہ مثلہ ہے
اور مثلہ حرام ہے (یاد رہے کہ بیماری کی وجہ سے
ہو تو اور بات ہے) الغرض حضرت اویسؓ نے اگر
ایسا کیا بھی ہو تو ان کا یہ فعل خلاف شرع ہے،
حقیقت یہ ہے کہ ان سے ایسا کرنا ہی ثابت نہیں
اور ہو بھی تو تاریخ ثابت نہیں۔ پس یہ دلیل بھی
ھباءً منثورا ہو گئی۔ کچھ گرد تھی جو ہوا کے ایک
ہلکے سے جھونکے سے اڑ گئی فالحمد للہ +

پتے کی بات یہ ہے کہ ہم اس موقع پر جو کچھ
کرتے ہیں اس لئے کرتے ہیں کہ "ہم لکیر کے فقیر
بن چکے ہیں" آنکھیں کھولنے کے بعد ہم نے جن
رسموں کو ہوتے ہوئے دیکھا ہماری غلط وضعداری
کے خلاف ہے کہ ان رسموں کو ادا نہ کریں اور کیا!
یہی کہا جا سکتا ہے جب کہ شب برات جیسی نری
مذہبی چیز نے ایک ایسی منحوس گھڑی میں رسم کی
شکل اختیار کی، جس کی رَو میں پوری قوم کی قوم
بہہ گئی، کیا عالم، کیا جاہل، کیا امیر کیا غریب سب
ہی اس مصیبت کا شکار ہو گئے۔ یہی وجہ ہے کہ
لگاتار کوششوں کے باوجود مسلمانوں کے سر پر
جوں نہیں رینگتی۔ قوم کے روشن دماغ لوگوں نے
ایک دو بار نہیں، بلکہ سینکڑوں بار اپنی تقریر و
تحریر سے دلیل و ثبوت کے ساتھ اس بات کو
سمجھایا اور بتلایا کہ شب برات کے موقع پر حلوا
دین کی اور قوم کی بربادی کا باعث ہے لیکن
اس پر کون کان دے؟ غریب ہیں، مسکین ہیں،
مگر قرض لے کر چیز گروی رکھ کر حلوا ضرور کریں گے

مسلمانو! سوچو، سمجھو! اللہ سے ڈرو، دین
سے مذاق نہ کرو، اپنی بربادی کو خود نہ بلاؤ،
سنو! صرف شب برات کے حلوے کی تیاری
میں ہندوستان جیسے مفلس ملک میں مسلمان
جیسی تباہ حال مفلوک قوم کا کم از کم چھ
کروڑ روپیہ تباہ ہوتا ہے۔ کاش کہ یہ رقم
یتیموں، رانڈوں، مسکینوں، مفلسوں کے کام آتی
کاش کہ اس بیش بہا قیمت سے دینی مدارس کھلتے
یا کسی اور قومی مفید کام میں صرف کی جاتی۔ مسلمانو!
نصیحت پر کان رکھو، اور لکیر کے فقیر نہ بنو +

حلوا خوری کی بدعت میں اپنے دین کو اور
اپنے مال کو اس طرح تباہ کرنے کے ساتھ ہی
پھر آتش بازی کی مجوسیانہ رسم کو دیکھئے جس
میں ہر سال علاوہ نقصان مال کے نقصان جان
بھی ہوتا ہے بیسیوں بچے جل جاتے ہیں، بیسیوں
بڑے بھک جاتے ہیں، بیسیوں گھر آگ کے
شعلے بن جاتے ہیں، مبصرین نے جو تخمینہ کیا
ہے ہائے سنو! ان کا بیان ہے اور اعداد و شمار
سے بالکل صحیح ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں
کے ہاتھوں شب برات کے موقع پر جو آتش بازی
چھوڑی جاتی ہے وہ تین کروڑ روپے کی
ہوتی ہے۔ اللہ اکبر! +

مسلمانو! کیوں مسرف بنتے ہو؟ کیوں شیطان
کے بھائی بنتے ہو؟ کیوں اپنی کمائی کو آپ آگ
لگاتے ہو؟ کیوں گھر پھونک تماشہ دیکھتے ہو؟
کیوں اپنے بچوں کو نذر آتش کرتے ہو؟ کیوں
مجوسیوں کی طرح آگ سلگاتے ہو؟ کیوں اپنے
پیٹ پر آپ پاؤں رکھتے ہو؟ کس امام نے تمہیں
یہ تعلیم دی ہے؟ کس حنفی مذہب نے تمہیں یہ
سکھایا ہے؟ خدا کی قسم نہ تمہارے مذہب میں یہ
ہے نہ ہمارے امام عالی مقام نے یہ فرمایا ہے،
حنفیو! کیوں ایک بزرگ امام کو بدنام کرتے ہو؟
کیوں اسلام پر حرف لاتے ہو؟ کیوں اپنے
تئیں دوسروں کی نگاہوں میں ذلیل کرتے ہو؟
جو ہوا سو ہوا۔ مرد بنو، مسلمان بنو، قسم کھاؤ کہ
آج سے نہ کبھی ایک پیسہ اس آتش بازی میں
صرف کریں گے نہ اپنے بچوں کو کرنے دیں گے۔
بلکہ منظم طریق پر مسلمانوں میں سے اس غارت گر
دین و دنیا رسم کو دور کر دیں گے +

مسلم لیگ والو! کیا مسلمانوں کی
گرہ سے یہ ۹ کروڑ روپیہ جاتے ہوئے
دیکھ کر تمہیں کچھ درد نہیں ہوتا؟ کیا یہ کام تمہارے
کرنے کا نہیں؟ کیوں منظم طریق پر اس کی روک
کے لئے کمربستہ ہو کر کھڑے نہیں ہوتے، اہل
حدیث بھائیو! تم ہمت کرو، محلے محلے میں، گھر
گھر میں، ایک ایک کان میں اس کی مذمت پہنچاؤ
اور مسلمانوں کو اس بربادی سے بچاؤ +

فقط — "محمدؐ"

اہلحدیث سے خطاب!

ساقیٔ جاں بخش کا انعام تیرے ساتھ ہے
میکدہ تیرا ہے دورِ جام تیرے ساتھ ہے
انقلاب گردش ایام سے خائف ہے کیوں
[illegible] گردش ایام تیرے ساتھ ہے
ابتدائے راہ میں ہوتی ہی ہیں دشواریاں
زندہ باد اے سرفروش! انجام تیرے ساتھ ہے
رہبر راہِ عمل مایوس کیوں ہوتا ہے تو
رحمت اللہ صبح و شام تیرے ساتھ ہے
یہ جبیں سائی ہے کیسی آستان غیر پر؟
اے محدث عزت اسلام تیرے ساتھ ہے

"زیبا"

ماہِ شعبان کے فضائل و برکات

(از جناب مولوی عبدالسلام صاحب بستوی)

یہ مہینہ برکات و حسنات کے لحاظ سے صرف رمضان ہی سے کچھ کم ہے، ورنہ باقی تمام مہینوں سے افضل و ارفع ہے۔ اس کا نام شعبان اس لئے رکھا گیا ہے کہ شعبان شعب یا انشعاب سے مشتق ہے، جس کے معنی شاخ کے ہیں۔ گویا اس مہینے میں خیر و برکت کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔ اور اس مہینے میں سال بھر کے لئے ہر حکمت والا کام خدائے عز و جل کے پاس سے طے ہوتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ (دخان) یعنی ہم نے اس قرآن کو اتارا ہے ایک برکت والی رات میں۔ بے شک ہم ڈرانے والے ہیں۔ اسی رات میں طے کیا جاتا ہے ہر حکمت والے کام کا حکم ہو کر ہمارے پاس سے۔ بے شک ہم بھیجنے والے ہیں۔ یعنی اس قرآن کو اللہ تعالیٰ نے شب براتِ[1] میں نازل فرمایا ہے۔

شب برات شعبان کی پندرھویں شب کو کہتے ہیں، تو گویا اس قرآن کو شعبان کے ماہ مقدس میں نازل فرمایا ہے۔ اتنی فضیلت شعبان کے لئے کافی ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ (رواہ النسائی و ترغیب)

یعنی یہ شعبان رجب اور رمضان کے مابین ایک مبارک مہینہ ہے جس کی فضیلت اور عظمت سے لوگ یکسر غافل ہیں، حالانکہ اسی ماہ میں بندوں کے اعمال خدا کی طرف اٹھائے جاتے ہیں، اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال بارگاہ رب العزت میں ایسی حالت میں پیش ہوں کہ میں روزے دار ہوں۔

اس مبارک مہینے کی فضیلت مذکورہ بالا آیت و حدیث سے بخوبی واضح ہو گئی ہے اب رہی یہ بات کہ اس مہینے میں ہمیں کیا روش اختیار کرنی چاہئے؟ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا اسوۂ حسنہ کیا تھا؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینے کو روزوں کے لئے مخصوص فرما لیا تھا اس لئے کہ اس میں بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں آپ قریب قریب تمام شعبان کو روزوں میں گزارتے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ (ترمذی و ابوداود) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سوائے شعبان اور رمضان کے کسی اور مہینے میں متواتر اور پے در پے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ (رواہ النسائی ایضاً) یعنی تمام سال کے صرف دو مہینے شعبان و رمضان ایسے تھے جس میں آپ تقریباً پورے مہینے روزے رکھتے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ إِلَّا قَلِيلًا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ (ترغیب) میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ شعبان میں تقریباً پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوسری روایت میں فرماتی ہیں كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ (متفق علیہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نفلی) روزے رکھتے جاتے، یہاں تک کہ ہم کہتے (غالباً) آپ افطار ہی نہیں کریں گے اور (کبھی) افطار کرنے لگتے، یہاں تک کہ ہم کہتے (شاید) آپ روزہ ہی نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بجز رمضان کے کسی دوسرے مہینے کے پورے روزے رکھتے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوں۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ آپ رمضان کے بعد سب سے زیادہ شعبان ہی میں روزے رکھتے، اگرچہ پورے مہینے کے نہیں رکھتے، بلکہ کچھ کم رکھا کرتے تھے چنانچہ دوسری روایت میں ہے كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا (مسلم) شعبان کے روزے رکھتے مگر کچھ کم؛ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کے نزدیک روزے رکھنے کے واسطے سب سے زیادہ محبوب شعبان کا مہینہ تھا شعبان میں روزے یہاں تک رکھتے تھے کہ رمضان سے ملا دیتے تھے۔

برادران اسلام! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اس ماہ مقدس میں روزے

---

[1] یہ کہنا قرآن مجید کے صریح خلاف ہے کیونکہ دوسرے پارے میں ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ (الآیۃ) رمضان کے مہینے میں قرآن مجید اتارا گیا (نہ کہ شعبان میں) دراصل شب براءت کی فضیلت کسی صحیح حدیث سے بھی ثابت نہیں۔ ح ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نقرنیلا احمد۔

رکھنے کو اس قدر محبوب کیوں رکھتے تھے؟ اس کی وجہیں ہیں —— (۱) ایک تو یہ کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَرَكَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَاكَ شَهْرٌ تَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاُحِبُّ اَنْ يُّرْفَعَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔ رواہ النسائی (ترغیب) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم! میں نے کسی مہینے میں آپ کو شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ (مبارک) مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان میں ہے۔ اس کی فضیلت اور بزرگی سے لوگ غافل ہیں حالانکہ وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں بندوں کے اعمال حضور رب العالمین میں پیش کئے جاتے ہیں۔ پس میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال ایسے وقت میں پیش ہوں کہ میں روزے سے ہوں۔

یہ تو صرف ایک معمولی وجہ ہے دوسری وجہ اس سے بھی زیادہ اور بڑی ہے (جو ابھی آگے بیان کی جائے گی) لیکن اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس ماہ مقدس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح کثرت سے روزے رکھے —— (۲) اور اس مہینے میں ہر ایک مرنے والے کی عمر لکھی جاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلَيْكَ اَنْ تَصُوْمَهُ شَعْبَانُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَكْتُبُ فِيْهِ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةَ فَاُحِبُّ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ اَجَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ (ترغیب وابویعلی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو شعبان کا مہینہ سب مہینوں سے زیادہ محبوب ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ سال بھر میں جو بھی مرنے والا ہوتا ہے اس کی موت شعبان ہی میں لکھی جاتی ہے، پس مجھ کو محبوب ہے کہ میری موت ایسی حالت میں آئے کہ میں روزے کی حالت میں عبادت الٰہی میں مشغول ہوں۔

یہ دوسری وجہ ہے جو پہلی وجہ سے زیادہ اہم ہے لہٰذا کم از کم دو روزے شعبان میں ضرور ہی رکھنے چاہئیں (مسلم)۔

سورۂ دخان کی مذکورہ بالا آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اس قرآن مجید کو ایسی شب مبارک میں اُتارا ہے جس میں سال بھر کے تمام حکمت بھرے معاملات جس طرح پر ہمیں انجام دینے منظور ہوتے ہیں ہمارے خاص حکم سے فیصل ہو کر ان کے کارکن فرشتوں کو سپرد کر دیئے جاتے ہیں، اور وہی شعبان کی پندرھویں شب ہے جس کو شب برات کہتے ہیں، اور بعض کہتے ہیں اس لیلہ مبارک سے شب قدر مراد ہے اور یہی صحیح قول ہے، اور پہلا قول مرجوح[علہ] ہے اور ممکن ہے کہ دونوں راتوں میں معاملات فیصل ہوتے ہوں، یا یہ کہ لکھ دیئے جاتے ہوں شب برات میں اور سپرد کئے جاتے ہوں شب قدر میں۔ بہرکیف ایک مرجوح تفسیر کی بنا پر اس سے شب برات کی فضیلت نکلتی ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ (ترمذی) یعنی شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتا ہے اور قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو بخش دیتا ہے، چونکہ قبیلہ بنی کلب میں بکریاں تھیں، اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مثال بیان فرمائی، مراد اس سے کثرت ہے یعنی بے شمار گناہ گاروں کی مغفرت کرتا ہے، اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مِنْ مُّسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مِنْ مُّبْتَلًى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ (ابن ماجہ وترغیب وغیرہ) یعنی شعبان کی پندرھویں شب میں عبادت کرو، اور دن کو روزہ رکھو، اس لئے کہ اللہ جل شانہ اس رات میں آفتاب غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور اپنے بندوں کو خطاب کر کے فرماتا ہے۔ کیا ہے کوئی گناہ گار بندہ؟ اپنے گناہوں کی معافی چاہنے والا؟ کہ میں اس کے گناہوں کو معاف کر دوں۔ اور کوئی رزق طلب کرنے والا؟ ہے کہ میں اس کو رزق عطا کروں۔ اور کوئی مصیبت زدہ ہے؟ کہ مجھ سے عافیت طلب کرے کہ میں اس کو صحت و تندرستی عطا کروں۔ حتیٰ کہ صبح صادق تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اسی قسم کا خطاب فرماتا رہتا ہے اور ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَطَّلِعُ اِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ (طبرانی وترغیب) یعنی اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب میں تمام مخلوق کی طرف اپنی خاص توجہ مبذول فرماتا ہے، اور مشرک اور کینہ رکھنے والے کے سوا تمام مخلوق گناہ گار کی مغفرت کر دیتا ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ

علہ راجح اور مرجوح اس وقت ہوتا ہے جب کہ دونوں قول صحیح ہوں مگر ایک زیادہ صحیح ہو، حالانکہ ہم پہلے بتلا آئے ہیں کہ قول ثانی نص صریح کے مخالف ہے اس لئے مرجوح نہیں بلکہ مردود ہے اور قول اول ہی مقبول ہے اور اصل یہ ہے کہ شب برات کی قرآن مجید یا کسی صحیح صریح حدیث سے کوئی فضیلت ثابت نہیں۔ ہاں ماہ شعبان میں طرح بکثرت روزے رکھنا ثابت ہے ۱۲۔ تقریظ الاحمد

جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ ھٰذِہٖ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰہِ فِیْھَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ کَلْبٍ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ فِیْھَا اِلٰی مُشْرِكٍ وَّلَا اِلٰی مُشَاحِنٍ وَّلَا اِلٰی قَاطِعِ رَحِمٍ وَّلَا اِلٰی مُسْبِلٍ وَّلَا اِلٰی عَاقٍّ لِّوَالِدَیْہِ وَلَا اِلٰی مُدْمِنِ خَمْرٍ (ترغیب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، فرمایا کہ یہ شعبان کی پندرھویں شب ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ بے شمار لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے، مگر مشرک و کینہ ور اور قاطع رحم کو اور جو ٹخنے کے نیچے پاجامہ یا تہبند کا لٹکانے والا ہو، اور والدین کی نافرمانی کرنے والا، اور شراب پینے والے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اَتَدْرِیْنَ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ یَعْنِیْ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِیْھَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ فِیْھَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ ھٰذِہِ السَّنَۃِ وَفِیْھَا اَنْ یُّکْتَبَ کُلُّ ھَالِكٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ ھٰذِہِ السَّنَۃِ وَفِیْھَا تُرْفَعُ اَعْمَالُھُمْ وَفِیْھَا تَنْزِلُ اَرْزَاقُھُمْ (مشکوٰۃ و بیہقی) یعنی اے عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اس شب برات میں کیا ہوتا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی فرمائیں اس شب میں کیا ہوتا ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے فرمایا کہ اس رات میں جتنے آدمی سال بھر میں پیدا ہونے والے اور مرنے والے ہوتے ہیں سب کا نام لکھا جاتا ہے اور اس شب میں سب کی روزی

اتاری جاتی ہے پس مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس شب مقدس کو تمام رات عبادت الٰہی میں گذار دیں +

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس رات کو عبادت اور نماز میں گذارتے اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ (ترغیب) اور قبرستان میں جا کے مسلمان مُردوں کے لئے دعا کرتے۔ اور دن کو روزہ رکھتے۔ باوجود ان فضائل کے مسلمان اس شب کو کھیل کود میں گذارتے ہیں اور اس مبارک رات میں وہ کام کرتے ہیں جو جہنم میں لے جانے والے ہیں، یعنی آتشبازی، بدعت نوری اور حلوا سازی وغیرہ +

منجملہ دیگر خرافات کے جس کا وجود شریعت مطہرہ میں کچھ بھی نہیں ہے آتشبازی اور حلوی نوازی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اس آتشبازی میں کون سا دینی و دنیوی فائدہ ہے؟ اگر نظر غائر سے دیکھا جائے تو ہر سال اپنی کمائی ہوئی دولت کو آگ لگا کر گھر پھونک تماشہ دیکھ کے مصداق بنتے ہیں۔ ہماری عقل و دانش پر پردہ پڑا ہوا ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے آگ سے دل بہلائیں، اور آتشی انار، پٹاخوں کی شوں شوں پر خوش ہو کر آہا کر کے جہنم کے انگاروں

اور سانپوں سے کھیلیں، اور یاجوج وماجوج کی طرح اس مقدس شب میں آسمان پر گولہ باری کریں۔ حماقت تو دیکھئے کہ اُدھر تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرما کر دنیا والوں کی طرف خاص رحمت و برکت نازل فرماتا ہے اور اِدھر یہ دنیا والے آتشی انار پٹاخوں سے آسمان کی طرف گولہ باری کرتے ہیں گویا خدا کو جواب دیا جا رہا ہے کہ ہم کو تیری رحمت کی ضرورت نہیں ہے نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔

خدارا اس جہنمی (غارت گری) و دنیا (فعل) سے باز آؤ۔ ورنہ بہت ممکن ہے کہ جہنمی آتش بازی کرنی پڑے جس کی آپ کو طاقت نہیں ہے اس آتشبازی پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے، اس لئے کہ کسی حدیث صحیح و موضوع و ضعیف سے بھی ثابت نہیں اور نہ کوئی عقلی دلیل ہے اس لئے کہ اپنے مال میں آگ لگانا اور اس بے باکی سے برباد کرنا عین بے وقوفی ہے اور اس میں جانی و مالی دونوں نقصان ہیں، اس لئے کہ ہر سال لاکھوں بچے اور جوان و بوڑھے تباہ ہو جاتے ہیں اور چہرے جھلس جاتے ہیں اور آنکھیں اڑ جاتی ہیں اور راستہ چلنے والے ہزاروں زخمی ہو جاتے ہیں، اور مالی نقصان یہ ہے کہ آتش بازی میں ہر سال تین کروڑ روپیہ مسلمانوں کی جیب سے نکل کر آگ اور دھوئیں کی نذر ہو کر جاپان و جرمن اور دیگر اعداء کی جیبوں میں پہونچتا ہے، جس قوم میں اس قدر اسراف تبذیر ہو اور فضول کاموں میں کروڑوں روپیہ برباد کیا جائے یقیناً وہ قوم تباہ ہوگی۔ اگر اسی روپے کو کسی بنک یا بیت المال میں جمع کرتے رہتے تو دس بیس سال میں کروڑوں روپیہ جمع ہو جاتا اور اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کو کام میں

آہ مولانا محمد صاحب محدث جوناگڈھی مرحوم

از جناب محمد رمضان صاحب نسیم جنیت گڈھی

حامیٔ دین محمد چل بسا جب ناگہاں
کر گیا مجھ کو پریشاں لے گیا وردِ نہاں

چھین لیا اس گوہر نایاب کو اللہ نے
قوم کی خاطر تھی جس کو جانفشانی ہر زماں

چھوڑ کر ہم بے کسوں کو چل دیئے دار البقا
پھر نہ کیوں آنسو بہائیں قوم کے پیر و جواں

چل بسے جس دم مچا زلزلہ دلی میں تھا
جس کی فرقت میں تھے ہر پیر و جواں محوِ فغاں

اس بیاں پر ختم کرتا ہے نسیم اپنا کلام
جس کے غم سے ہیں دو دیدار سب ماتم کناں

لگاتے تو دنیوی واخروی بہت بڑا فائدہ ہوتا، یَا لَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ط اس فضول خرچی کی بابت اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، اور ایک جگہ فرمایا کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ط کھاؤ اور پیو اور بیجا خرچ مت کرو (کیونکہ) اللہ تعالیٰ فضول خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ کیا کریں صاحب بچے رو کر اپنی جان ہلکان کرتے ہیں، اس وجہ سے لا دیتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ یعنی گناہ کے کاموں میں کسی کی مدد مت کرو۔ اس آیت کے ماتحت وہ لوگ بھی داخل ہوگئے۔ جو بچوں کو آتش بازی (جو گناہ کا کام ہے) لا کر دیتے ہیں اور جو خود نہیں لاتے مگر بچوں کو روپیہ پیسہ دے دیتے ہیں وہ بھی داخل ہیں اور بنانے والے اور فروخت کرنے والے سب داخل ہیں، تو ایک آتش بازی کے بدلے چار آدمی عند اللہ عذاب کے مستحق ہوں گے جیسے ایک تیر فی سبیل اللہ کے عوض میں چار آدمی جنت کے مستحق ہوتے ہیں

میرے عزیزو! اور بزرگو! اگر آپ کو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے اور جنت و دوزخ پر ایمان ہے، اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کا یقین ہے تو خدارا ایسے شیطانی افعال سے باز آجاؤ، اور اس شب میں وہ کام کرو جس سے اللہ خوش ہو۔

جیسے آتش بازی ایک لغو حرکت ہے اسی طرح حلوا سازی و نوازی بھی اس شب میں ایک فضول کام ہے۔ کیونکہ اس کا ثبوت قرآن وحدیث میں کہیں نہیں ہے، اس بدعت کو اس قدر لازم اور ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اگر اپنے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو تو بنیوں اور مہاجنوں کے یہاں سے قرض سودی روپیہ لا کر اس بدعت کو ضرور کریں گے،

اخبار محمدی کی یکم شعبان ۱۳۵۹ھ کی ایک اطلاع کے مطابق ہر سال ہندوستان کے غریب مسلمان اسی شب برات کی تقریب پر چھ کروڑ روپیہ حلوہ مانڈے میں فضول خرچ کرتے ہیں، جب ان کو منع کیا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم سنت پر عمل کرتے ہیں کیونکہ جنگ اُحد میں جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوگیا تھا تو آپ نے اس وقت حلوا تناول فرمایا تھا، اور بعض کہتے ہیں کہ اسی دن حضرت امیر حمزہؓ کی شہادت واقع ہوئی تھی تو یہ فاتحہ کے لئے کرتے ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ یہ دونوں باتیں بے اصل ہیں اور کتب حدیث وسیر میں ان کا کوئی ثبوت نہیں، بلکہ یہ دونوں باتیں شوال کے مہینے میں ہوئی تھیں اور دوسری بات یہ ہے کہ صرف حلوا کھانے کی سنت باقی رہ گئی ہے اور کوئی سنت نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حلوا کھانے کا یہ حیلہ ہے۔ اب اگر اس کو دین میں داخل مان کر کیا جائے اور باعث ثواب سمجھیں تو بدعت ہے اور اگر اس سے قطع نظر کر لیا جائے جیسے اور کھانے کھاتے ہیں اس کو بھی کھائیں اور کار خیر نہ سمجھیں تو بھی اس سے بوجہ مشابہت اجتناب کرنا ضروری ہے، اور اگر قرض لے کر اس رسم بد کو ادا کیا جائے، تو گناہ ہے ؎

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین +

ختم بخاری شریف

۲۲ ر رجب ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۷ ر اگست ۱۹۴۱ء بروز یکشنبہ مدرسہ حاجی علی جان گھنٹہ گھر دہلی میں بخاری شریف کا ختم ہوا۔ اور حسن اتفاق یہ کہ طلبہ مدرسہ کی انجمن اصلاح اللسان کا سالانہ اجلاس بھی اسی روز تھا۔ دہلی کے معززین رؤسا اور علماء و طلبہ کا کافی مجمع تھا مسجد کو نہایت خوبصورت اور نایاب کتبوں سے سجایا گیا تھا۔ یہ مبارک تقریب صبح ۷ بجے سے شروع ہوئی۔ اردو عربی میں بہت سے طلبہ نے کامیاب تقریریں کیں۔ اس کے بعد محمد حنیف اغلب بستوی نے جناب صدر حاجی حافظ محمد صالح صاحب متولی مدرسہ مذکورہ کی اجازت سے وہ بے مثل خطبہ پیش کیا جو محترم مولانا عبد السلام صاحب بستوی (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ مذکورہ نے نہایت جانفشانی اور عرق ریزی سے تیار کیا تھا۔ (چونکہ خطبہ نہایت اعلیٰ معلومات کا خزانہ خصوصاً طلبہ عربیہ کے لئے بہت ہی گرانبہا تحفہ ہے اس لئے ہم اس کو محمدی میں انشاء اللہ باقساط شائع کریں گے) +

اس کے بعد مہتمم مدرسہ و صدر جلسہ جناب حاجی محمد صالح صاحب نے خود اپنے دست خاص سے کامیاب طلبہ کو نقد انعام تقسیم کیا۔ پھر حضرت الشیخ مولانا احمد اللہ صاحب محدث مدرسہ زبیدیہ دہلی نے بخاری ختم کرائی اور عقائد پر مختصر تبصرہ فرما کر دعا پر جلسہ ختم کیا۔ حاضرین کو مہتمم صاحب کی طرف سے شیرینی دیکر رخصت کیا گیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بابرکت درس گاہوں کو تا ابد قائم رکھے اور مہتمم صاحب کو مزید توفیق دے اور ان کی نیک مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین!

مدرسہ فیاضیہ دہلی۔ ۱۹ ر رجب ۱۳۶۰ھ بروز پنجشنبہ مدرسہ فیاضیہ میں طلبہ کی انجمن اصلاح اللسان کا سالانہ جلسہ بعد عشا ہوا۔ یہ مدرسہ اگرچہ صرف ابتدائی تعلیم کا ہے اور پڑھنے والے بھی عموماً بچے ہی ہیں۔ پھر بھی انہوں نے اپنی حیثیت سے زیادہ مدرسہ کو جھنڈیوں وغیرہ سے سجا کر بجلی کی روشنی سے بقعۂ نور بنا رکھا تھا۔ طلبہ کی تقریریں اور انتظامات گذشتہ سے اعلیٰ تھے۔ ان کی تقریروں کے بعد مولانا عبد الرحیم صاحب مولانا حفیظ الدین صاحب مولانا عبد اللطیف صاحب مولانا حافظ عبد الوکیل صاحب نے طلبہ کو نصیحت فرمائی اور دعا کر کے جلسہ ختم کیا گیا۔ طلبہ مدرسہ نے حاضرین جلسہ کو مٹھائی دے کر باعزاز رخصت کیا +

(+)

کوچ کر گیا ہے۔ یہاں کوئی بھی نہیں خالی میدان ہے اور بالکل سناٹا ہے
بات یہ ہوئی کہ میرا ھودج اتارنے رکھنے والے جو مقرر تھے وہ آئے اور
حسبِ عادت ھودج اٹھا کر اونٹ پر رکھدیا اور مہار تھام کر چلتے ہوئے
سمجھتے رہے کہ میں اس میں ہوں۔ حالانکہ میں اپنے ہار کی تلاش میں تھی
اور مجھ میں کیا اوس وقت تک عام طور پر عورتوں کے جسم میں سٹاپا نہ تھا
وہ ہلکی پھلکی ہوتی تھیں کچھ ایسی ہی ہلکی سلکی غذا انھیں ملجایا کرتی تھی اس لئے
ہودج کے اٹھانیوالوں کو یہ محسوس نہ ہو سکا کہ میں اس میں نہیں ہوں
(یہ یاد رہے کہ حساب سے اسوقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر پندرہ
سال سے کم تھی) الغرض جب میں نے یہاں سناٹا دیکھا تو مغموم ہو کر ایک
طرف بیٹھ گئی کہ جب بھی معلوم ہوگا کہ میں اپنے ہودج میں نہیں ہوں تو
لوگ بھیجے جائیں گے جو مجھے لے جائیں۔ یہاں مجھے کچھ دیر ہوگئی تو میں اپنی
چادر میں لپٹ کر لیٹ گئی۔ رات کی تکان اسوقت کی کوفت اور جاگنے
نے مجھے پریشان کر دیا تھا۔ کچھ یونہی سی اونگھ آگئی۔ تھوڑی دیر میں میرے
کان میں کسی کے انا للہ پڑھنے کی آواز آئی۔ میں جھٹ اٹھ بیٹھی اور چادر
میں سمٹ کر بیٹھ گئی۔ یہ آواز حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی تھی (یاد رہے کہ یہ جنگ خندق وغیرہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور ۱۹ھ میں خلافت عمرؓ میں جنگ ارمینیہ میں
شہید ہوئے واللہ اعلم) یہ لشکر کے پیچھے مقرر کئے گئے تھے تاکہ گری پڑی چیز
چھوٹا بچھڑا آدمی ان کے ساتھ ہو لے۔ اسوقت صبح ہو چکی تھی انھوں نے
مجھے دیکھ کر اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کے اگلے پاؤں پر اپنا پاؤں رکھا کہ
اٹھ نہ جائے۔ میں اپنی جگہ سے اٹھی اور اونٹ پر سوار ہو گئی انھوں نے
نکیل تھامی اور مجھے لے چلے۔ واللہ نہ تو انھوں نے کوئی کلام کیا نہ
میں نے۔ دوپہر کے وقت ہم اپنے لشکر میں جاملے۔ عبداللہ بن ابی جو
اس مہم میں ہمارے ساتھ تھا اور جو منافقوں کا سردار تھا۔ اور جس نے
اسی جنگ میں کہا تھا کہ مدینہ پہنچکر ان ذلیل محمدیوں کو ہم اپنے شہر سے خارج
کر دینگے۔ اس نے اس موقع کو غنیمت جانا اور مجھ پر لب کشائی کرنے لگا۔ اس
کے ساتھ ہی چند اور منافقین نے بھی میری بابت بری باتیں مشہور کرنی
شروع کر دیں کچھ بھولے بھالے مسلمان بھی ہلاکت میں پڑ گئے۔ مجھے
ان باتوں کی مطلق خبر نہ تھی نہ میرے ماں باپ نے مجھ سے کوئی ذکر کیا۔
نہ خدا کے رسولؐ نے مجھ سے کبھی کوئی بات کی۔ مدینہ میں آتے ہی میری
طبیعت بگڑ گئی اور پورے ایک مہینے تک میں بیمار رہی۔ اس بیماری کی
مدت میں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لطف وکرم میں
البتہ نمایاں فرق دیکھا جو عموماً میں اپنی بیماری کے زمانے میں پایا کرتی
تھی لیکن اس کی کوئی وجہ میری سمجھ میں نہ آتی تھی۔ لوگوں کی چہ میگوئیاں
میرے کانوں تک نہیں پہنچی تھیں۔ حضورؐ میرے پاس آتے اور صرف اتنا
پوچھکر چلے جاتے کہ طبیعت کیسی ہے؟ میری بیماری پر کچھ اوپر بائیس دن
گذر چکے تھے اور نقاہت بہت بڑھ گئی تھی۔ اسوقت تک ہمارے گھروں
میں پاخانے نہیں بنے تھے اور قدیم عرب کی عادت کے مطابق ہم قضائے حاجت
کے لئے جنگلوں میں جایا کرتی تھیں عورتیں صرف رات ہی کو جاتی تھیں
گھروں میں پاخانے بنانے سے ہم کو گھن آتی تھی۔ ایک رات میں ام مسطح
رضی اللہ عنہا کے ساتھ جو میرے والد کی خالہ تھیں حضرت مسطح بن اثاثہ
رضی اللہ عنہ کی ماں تھیں اور رہم بن عبد مناف کی بیٹی تھیں۔ پاخانے کے
لئے نکلی۔ واپسی میں ام مسطح کا پاؤں چادر میں الجھ گیا تو عورتوں کی عادت
کے مطابق ان کی زبان سے کوسنا نکل گیا اور کہا مسطح ہلاک ہو۔ میں نے
کہا افسوس تم نے کیا بات کہی؟ تم اپنے لڑکے کو جو ایک بدری صحابیؓ ہے
کوستی ہو؟ تین مرتبہ یہی ہوا انھوں نے یہی کہا اور میں نے انھیں روکا۔
اس پر ان سے نہ رہا گیا کہنے لگیں اے بھولی بیٹی کیا تم نے نہیں سنا کہ وہ
کیا کہتا ہے؟ میں نے پوچھا کیا کہتا ہے؟ تو اب انھوں نے مجھ پر تہمت
لگائے جانے کا واقعہ میرے سامنے دہرایا۔ میرے تو پاؤں تلے سے
زمین نکل گئی اور میری بیماری بڑھ گئی اور مجھ پر موت کا سا ہراس طاری ہو گیا
جوں توں کر کے گھر پہنچی۔ حضور جب تشریف لائے اور میری مزاج پرسی
کی تو میں نے آپ سے اپنی والدہ کے ہاں جانے کی رخصت طلب کی۔ آپ
نے اجازت دی اپنا غلام میرے ساتھ کر دیا اور میں اپنے میکے چلی آئی کہ
واقعات تو معلوم کروں۔ میرے آنسو تھمتے نہ تھے اور میرا کلیجہ پھٹا جا رہا تھا
یہاں آکر میں نے اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ کیا واقعی میری نسبت
کچھ ایسی بات اڑ رہی ہے؟ والدہ نے فرمایا بیٹی یہ کونسی انوکھی بات ہے؟
ہر ایک نیک سیرت خوش رو عورت جس کی سوکنیں بھی ہوں اور جس کا
خاوند اس سے محبت کرتا ہو اس کے پیچھے تو ایسی باتیں لگا ہی کرتی ہیں

تم اس غم میں اپنی جان کیوں گھلاؤ؟ یہ تو معمولی بات ہے۔ میں نے کہا
سبحان اللہ! کیا لوگوں کی زبان سے ایسے کلمات میری بابت نکل رہے
ہیں؟ پھر میں نے دریافت کیا کہ کیا حضورؐ تک یہ بات پہنچ گئی ہے؟ اور
کیا میرے والد صاحب نے بھی یہ سنا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پس
اب تو میں ضبط نہ کر سکی اور با آواز بلند رونے لگی اور بیہوش ہو گئی۔ جب ہوش
میں آئی تو جاڑا چڑھ گیا۔ گھر کے تمام کپڑے مجھ پر ڈال دیئے میں بخار میں کانپ
رہی تھی۔ میرے والد اوپر کے کمرے میں تھے۔ میرے رونے کی آواز سن کر
آگئے تھے۔ والدہ سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے کہا کہ آج انھیں
اس واقعہ کا پتہ چلا ہے اس لئے رو رہی ہیں۔ اب دن رات سوائے رونے
کے میرا کوئی کام ہی نہ تھا رات بھر مجھے نیند نہیں آئی۔ دن کو میرے آنسو
نہیں تھمے۔ اسی اثنا میں ایک انصاریہ عورت سے بھی میں نے اس واقعہ
کا ذکر سنا۔ ادھر کوئی وحی میرے بارے میں اللہ کے رسول پر ان دنوں
میں نہیں اتری تھی۔ اس لئے آپ نے مشورے کیلئے حضرت علیؓ بن ابی طالب
کو اور حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بلوایا (رضی اللہ عنہما) حضرت اسامہؓ نے کہا
یا رسول اللہ ہم نے آپ کی اہل میں آج تک کوئی ایسی بات نہ دیکھی نہ
معلوم کی وہ ان ناپاک تہمتوں سے بری ہیں وہ پاکدامن ہیں یہ خبر بالکل
غلط اور محض جھوٹ ہے۔ ہاں حضرت علیؓ نے کہا خدا نے کوئی تنگی آپ
پر نہیں کی ان کے سوا بھی عورتیں بہت ہیں۔ ہاں مزید تحقیق گھر کی ملازمہ
لونڈی (حضرت بریرہؓ) سے کر لیجیے صحیح واقعات سامنے آجائیں گے چنانچہ
حضرت بریرہؓ بھی بلوائی گئیں ان سے دریافت فرمایا کہ کیا تم مجھے رسول اللہ
مانتی ہو؟ انھوں نے کہا بیشک۔ فرمایا یاد رکھو جو میں پوچھوں اس کا جواب
صاف اور سچ دینا کوئی بات نہ چھپانا سنو عائشہؓ کی تم نے کبھی کوئی بات
اس قسم کی دیکھی ہے جس سے کوئی شک شبہ ہو سکے؟ اس نے کہا خدا کی قسم
جس خدا نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے آج تک کبھی
کوئی بات اس قسم کی واللہ نہیں دیکھی۔ بلکہ حضرت علیؓ نے انھیں ڈانٹا ڈپٹا
بھی بلکہ بعض روایات میں ہے کہ مارا بھی اور بہت دھمکایا کہ حضورؐ کو صحیح
صحیح خبر دو۔ اس نے کہا واللہ میں سچ کہتی ہوں میرے علم میں سوائے خیر کے
کوئی بات نہیں۔ ہاں اپنی کم عمری کی وجہ سے گندھا ہوا آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہیں
چاہے بکری آکر کھا جائے۔ باقی کوئی عیب کی بات ہرگز ہرگز نہیں۔ واللہ
ان میں کوئی برائی یا عیب نہیں جس طرح خالص سونا میل سے پاک صاف
ہوتا ہے وہ طیبہ طاہرہ ہیں۔ حضرت زینبؓ سے (جو میری سوکن ہیں) سوالات
ہوئے لیکن آپ نے صاف گوئی سے کام لیا اور میری برأت ظاہر کی حالانکہ
میرا ان کا مقابلہ رہتا تھا۔ یہی سوال حضرت ام ایمنؓ سے بھی حضورؐ نے
کیا لیکن انھوں نے بھی میری پاکدامنی کی شہادت دی۔

(آہ! دل ہلتا ہے کلیجہ پھٹتا ہے مسلمان الگ مغموم ہیں حضرت صدیقہؓ
پر تو گویا قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔ اللہ کے رسولؐ رنجیدہ ہیں صدیقؓ کا
گھرانہ آفت میں آیا ہوا ہے۔ حضرت صفوانؓ کی پریشانی کا کچھ نہ پوچھئے
جب وہ اس ناخوشگوار بہتان کو سنتے ہیں تو بے ساختہ ان کی زبان سے نکلتا
ہے وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْثَى قَطُّ۔ میرے رب کی قسم میں نے تو
آج تک کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا)

حضرت صدیق اکبرؓ کی غمناکی کا کچھ نہ پوچھئے رہ رہ کر فرماتے تھے۔
وَاللّٰهِ مَا قِيْلَ لَنَا هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَيْفَ بَعْدَ أَنْ أَعَزَّ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ
یعنی واللہ ہمارے گھرانے پر ایسا الزام تو کفر میں بھی کبھی نہیں لگا چہ جائیکہ
اب اسلام لانے کے بعد

منافقین کی اس گھڑنت میں بعض سچے مسلمان بھی آگئے ہیں حضرت
مسطح اور حضرت حسانؓ کی زبان سے بھی یہ نکل رہا ہے حضرت حمنہ بنت
جحش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی بھی کچھ ایسے ہی کلمات زبان سے
نکال رہی ہیں اور اپنی بہن زینب بنت جحش کی طرف سے گویا بدلہ لے
رہی ہیں ہاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا خود اس سے بالکل الگ ہیں بلکہ
اس کے خلاف ہیں اس ناپاک گھڑنت کی تردید کرتی ہیں اور اپنے دین و دیانت
پر استوار ہیں ابتو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبر نہیں ہو سکتا۔

(۸۰۳) . . . . . . لوگوں کا مجمع مسجد میں جمع ہے جو آپ
آتے ہیں منبر پر کھڑے ہو جاتے ہیں راوی کا بیان ہے قَامَ فِيْنَا خَطِيْبًا
فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
أَمَّا بَعْدُ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يُؤْذُوْنَنِيْ فِيْ أَهْلِيْ وَيَقُوْلُوْنَ
عَلَيْهِمْ غَيْرَ الْحَقِّ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ
مَنْ يَعْذِرُنِيْ فِيْمَنْ يُؤْذِيْنِيْ فِيْ أَهْلِيْ وَيَجْمَعُهُمْ فِيْ بَيْتِهِ. مَنْ
يُؤْذِيْنِيْ. يَسُبُّوْنَ أَهْلِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ

وَاللہِ مَا عَلِمْتُ مِنْ اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا۔ وَلَقَدْ ذَکَرُوْا رَجُلًا صَالِحًا
وَاللہِ مَا عَلِمْتُ عَلَیْہِ اِلَّا خَیْرًا۔ وَمَا کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا مَعِیَ
وَلَا غِبْتُ فِیْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِیَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ وَابْنُ
ھِشَامٍ وَالتِّرْمِذِیُّ) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے خدا
کی توحید اور اپنی رسالت کی گواہی دی اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ اور جن
تعریفوں کے لائق وہ ہے وہ تعریفیں بیان فرمائیں پھر اما بعد کہکر فرمایا
اے مسلمانو! لوگوں کا کیا حال ہے؟ کہ وہ مجھے میری اہل کے بارے میں
ایذا دیتے ہیں۔ اور ان پر ناحق تہمت رکھتے ہیں۔ کوئی ہے؟ جو میرا بدلہ اس
سے لے جس کی ایذا مجھے میری اہل تک پہنچ رہی ہے۔ میرا بدلہ اس
سے کون لیگا جو میری اہل کے بارے میں مجھے ایذا پہنچا رہا ہے اپنے گھر
میں ان لوگوں کو جمع کرتا ہے جو مجھے ایذا پہنچانے والے ہیں۔ یہ لوگ
میری اہل کو برا کہتے ہیں۔ واللہ میں نے کبھی بھی کوئی برائی اپنی اہل میں
نہیں دیکھی۔ واللہ جہاں تک میرا علم ہے میں تو اپنی اہل میں بھلائی ہی
بھلائی جانتا ہوں۔ پھر جس شخص کا نام یہ لے رہے ہیں وہ نہایت صالح
دیندار شخص ہے۔ میرا علم تو اس کے متعلق بھی نیکی ہی کا ہے۔ وہ کبھی بھی
میری غیر موجودگی میں میرے اہل کے پاس نہیں جاتا ہمیشہ میرے ساتھ
میرے گھر میں آتا ہے اور میرے ہر سفر میں میرے ساتھ رہتا ہے۔

یہ سنکر حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ بے باکانہ کھڑے
ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ اس سے میں آپکا انتقام
لینے کیلئے تیار ہوں۔ اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو اس قبیلہ کا میں
سردار ہوں میں اس کی گردن مار دونگا۔ اور اگر وہ ہمارے بھائی خزرج
کے قبیلہ میں سے ہو تو ہمیں جو حکم آپ دیں ہم اس کی بجا آوری کے لئے
مستعد ہیں۔ یہ سنکر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوگئے
آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ تھے بھی مرد صالح۔ لیکن حمیت قومی اور
غصہ میں اس وقت ان کی زبان سے نکل گیا کہ یہ غلط ہے واللہ نہ تو
تم اسے قتل کروگے نہ قتل کرسکوگے بلکہ اگر وہ آپ کی جماعت سے ہو
تو آپ اس کا قتل کیا جانا پسند ہی نہ کریں گے۔ بلکہ دراصل آپ کا یہ کہنا
اسی پہلی عداوت پر محمول ہو سکتا ہے جو قبیلہ اوس و خزرج میں دیرینہ چلی
آرہی ہے اس کے جواب میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔
یہ بدگمانی درست نہیں میرے ارادے کا علم اللہ تعالیٰ کو بخوبی ہے۔ میں نے
جو کہا صرف حمایت رسولؐ میں کہا ہے۔ اسی وقت حضرت اُسید بن حُضیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کھڑے ہوگئے۔ یہ حضرت سعد بن معاذ کے قبیلے کے
تھے۔ انہوں نے حضرت سعد بن عبادہؓ سے فرمایا غلطی پر آپ ہیں واللہ
ہم اُسے مار ہی ڈالیں گے گو وہ خزرجی ہو ہمیں حکم رسولؐ کافی ہے اسی
کا انتظار ہے منافقوں کی حمایت کرنا بھی نفاق ہے۔ اس پر دونوں
قبیلوں میں بدمزگی بڑھ گئی اور قریب تھا کہ تلوار چل پڑے بلکہ ایک آدھ
نے اپنی تلوار بے نیام کر بھی لی۔ حضورؐ نے طرفین کو ٹھنڈا کیا۔ ہر ایک کو
دوسرے سے الگ کیا اور سمجھا بجھا کر اس اٹھتے فتنے کو بٹھا دیا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ فرماتی ہیں مجھے
اس خطبہ کا مطلقاً علم نہیں ہوا۔ میرا تو یہ سارا دن بھی روتے ہوئے گذر گیا
رات بھی اسی طرح آنسو بہاتے ہوئے۔ نہ نیند تھی نہ چین تھا۔ دو راتیں اور
ایک دن ایک منٹ کے لئے میرا آنسو نہیں تھما۔ صبح کے وقت میرے
ماں باپ میرے پاس آئے وہ دیکھ رہے تھے کہ یہ آہ و بکا میرا کلیجہ پاش
پاش کردے گی۔ یہ آکر بیٹھے ہی تھے جو ایک انصاریہ عورت بھی آگئیں اور
مجھے روتا دیکھکر وہ بھی رونے لگیں۔ یہ سب یوں ہی تھا جو آنحضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اسوقت میرے دائیں بائیں میرے
والدین تھے انصاریہ عورتیں بھی بیٹھی تھیں میں بخار کے مارے ہانپ رہی تھی
عصر کی نماز ہوچکی تھی اس واقعہ کو پچاس دن بلکہ زیادہ گذر چکے تھے خود مجھے
اس کا علم ہوئے ایک مہینہ ہوگیا تھا۔ میری حالت ابتر ہوچکی تھی۔ آپ نے
سلام کیا اور میرے پاس بیٹھ گئے اس سے پہلے اس تمام مدت میں حضورؐ
میرے پاس بیٹھے نہ تھے پھر یہ خطبہ دیا۔

(۸۰) فَتَشَھَّدَ فَحَمِدَ اللہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ۔ یَا
عَائِشَۃُ فَاِنَّہٗ قَدْ بَلَغَنِیْ عَنْکِ کَذَا وَکَذَا۔ فَاِنْ کُنْتِ بَرِیْئَۃً فَسَیُبَرِّئُکِ
اللہُ۔ وَاِنْ کُنْتِ اَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِی اللہَ وَتُوْبِیْ اِلَیْہِ۔ فَاِنَّ الْعَبْدَ
اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِہٖ ثُمَّ تَابَ اِلَی اللہِ تَابَ اللہُ عَلَیْہِ۔ یَا عَائِشَۃُ فَاتَّقِی
اللہَ۔ اِنَّمَا اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ اِنْ کُنْتِ اَخْطَأْتِ فَتُوْبِیْ وَعَظَ
رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَابْنُ حَجَرٍ رَحِمَھُمَا اللہُ تَعَالٰی
وَالتِّرْمِذِیُّ) یعنی آپ نے اللہ کی توحید اور اپنی رسالت کی گواہی اللہ تعالیٰ کی

حمد و ثنا بیان فرمائی اور فرمایا اے عائشہؓ! مجھے تیری طرف سے ایسی ایسی بات پہنچی ہے اگر تو اس سے بری ہے تو عنقریب اللہ تعالیٰ تجھے بری کر دیگا اور اگر کوئی گناہ تجھ سے ہوگیا ہے تو تو اللہ سے استغفار کر اور اس سے توبہ کر سنو! جب بندہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے پھر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ عائشہ! اللہ سے ڈر تو بھی تو آخر آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ایک ہے۔ اگر کوئی خطا تجھ سے ہوئی ہے تو توبہ کرلے اور بھی آپ نے لمبا وعظ فرمایا۔" +

یہ سُنکر میرے والد صاحب نے بھی مجھ سے فرمایا بیٹی کوئی بات ہوگئی ہو تو پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنے میں کیا تامل ہے؟ اور اگر کچھ نہیں ہوا تو اپنے عذر و واقعہ کا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح صحیح کردو۔ میری شرمندگی اور رنج کی انتہا نہ ہوگئی۔ میں کہہ رہی تھی کہ ہائے ایک اجنبی عورت کے سامنے میری یہ رسوائی؟

اب تو اس تازہ مصیبت نے پرانی مصیبت بھلا دی آنسو خشک ہوگئے اور حرارتِ مصیبت نے ایک ایک قطرہ آنسو کا چوس لیا۔ اور میں نے اپنے والد صاحب سے بھی کہا کہ خود آپ حضورؐ کو میری طرف سے جواب دیجئے لیکن انھوں نے فرمایا میں اصل واقعہ سے لاعلم ہوں میں کیا جواب دوں؟ میں خاموش ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خود خدا واقعہ کو کھول دیگا۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا آپ ہی جواب دیجئے لیکن انھوں نے بھی یہی کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں حضورؐ کو کیا جواب دوں؟ آخر مجھے ہی جواب دینا پڑا میں کم عمر لڑکی ہی تو تھی کچھ زیادہ قرآن شریف مجھے ازبر نہ تھا۔ (دوسرے غم و صدمہ نے دماغ پر دباؤ ڈال رکھا تھا) تاہم میں نے جواب دینا شروع کیا۔

پہلے تو میں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی پھر اس کے رسولؐ کی رسالت کی گواہی دی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور اما بعد کہکر کہنا شروع کیا کہتی جاتی تھی اور روتی جاتی تھی۔ خدا کی قسم تم نے ایک بات سُنی ہے اسے اپنے دل میں بٹھا لی ہے اور سچ مان لی ہے۔ اب اگر میں کہتی ہوں کہ میں اس ناپاک الزام سے بری ہوں اور خدا خوب جانتا ہے کہ میں اس سے بالکل الگ ہوں لیکن تم میری برأت کی تصدیق نہ کروگے اور میرا یہ قول مجھے کچھ سودمند نہ ہوگا نہ قسم مجھے مفید پڑیگی تمہارے تو دلوں میں یہ بات بٹھا دی گئی ہے۔ اور اگر میں کسی ایسی چیز کا اقرار کر لوں جس سے خدا کے علم میں میں بالکل الگ تھلگ ہوں تو یقیناً تم اسے باور کر لوگے کہ اب اس نے سچ کہا پس میری اور تمہاری مثال تو حضرت یوسف علیہ السلام کے باپ کی سی ہے جنھوں نے فرمایا تھا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ط وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۔ پس میرے حق میں صبر ہی بہتر ہے اور جو کچھ تم بیان کر رہے ہو اُس میں جناب باری سے مدد طلب کرتی ہوں خدا کی قسم مجھے تم اس بارے میں استغفار کرنے کو کہتے ہو لیکن میں ہرگز ہرگز نہ کروں گی۔ اسوقت مجھے حضرت یعقوب کا نام تک یاد نہ آیا کیونکہ ایک طرف میرا رونا مجھے بیکار کر رہا تھا دوسری جانب تپ کا جلایا مجھے کھوئے ہوئے تھا۔ اتنا کہکر میں اپنے بچھونے پر لیٹ گئی اور منہ دیوار کی طرف کرلیا۔ اسوقت مجھے یقین تھا کہ ارحم الراحمین خدا اس الزام سے مجھے بری فرمادیگا۔ کیونکہ میں پاکدامن ہی تھی۔ لیکن یہ تو میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ میرے بارے میں قرآنی وحی اترے گی۔ میں اپنے تئیں اس سے بہت کم درجے کی سمجھتی تھی کہ میرے بارے میں قرآن کی آیتیں اتریں جو نمازوں میں پڑھی جائیں اور مسجدوں میں تلاوت کی جائیں۔ ہاں مجھے یہ قطعاً یقین تھا کہ خواب میں حضورؐ پر اللہ تعالیٰ میری پاکدامنی دکھادے

یہ مجمع جوں کا توں تھا کہ اسی وقت حضورؐ پر وحی اترنی شروع ہوگئی۔ نہ گھر میں سے کوئی باہر گیا نہ اس واقعہ پر کوئی وقفہ گذرا۔ کہ حضورؐ پر وحی کی کیفیت طاری ہوئی۔ آنکھیں اوپر کو اٹھ گئیں پسینہ پسینہ ہوگئے۔ کپڑا آپ کو اُڑھا دیا گیا۔ سر تلے چمڑے کے بھراؤ کا تکیہ رکھ دیا گیا۔ آپ کی پیشانی نورانی سے مثل سفید موتیوں کے پسینہ ٹپکنے لگا حالانکہ دن سخت جاڑے کا تھا۔ میں اس وحی کے نتیجے سے بالکل مطمئن تھی کیونکہ میں بے قصور تھی۔ لیکن میں دیکھتی تھی کہ میرے ماں باپ کا عجیب حال تھا یہ معلوم ہو رہا تھا کہ جیسے کسی کی جانکنی ہو رہی ہو۔ کیونکہ انھیں ڈر تھا کہ کہیں کوئی اور بات ظاہر نہ ہو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اپنا بیان ہے کہ ادھر میں حضورؐ کو وحی کی حالت میں دیکھتا ادھر میرا خطرہ بڑھتا جاتا لیکن جب میری نگاہ اپنی بچی پر جو بچی تھی پڑتی اور اس کا چہرہ کھلا ہوا اور مطمئن پاتا تو مجھے قدرے سکون ہوتا۔ تھوڑی دیر میں جب وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ حضورؐ کا چہرہ مبارک بشاش ہے نور سے دمک رہا ہے چہرے سے پسینہ پونچھتے ہوئے آپ مسکرا بلکہ پھر تو ہنس دیئے یہانتک کہ آپ کے مسوڑے

ہندوستانی بھائیو فرمان رسولؐ پر عمل کرو!

ہندوستان میں علم حدیث عرصہ سے جاری ہے، مگر عمل بالحدیث تھوڑے عرصہ سے۔ جن علمائے کرام رضی اللہ عنہم نے عمل بالحدیث کو خالی الذہن غیر جانب دار ہوکر محض ھدایت نفس کے لئے پڑھا، پڑھایا۔ ان کو عمل بالحدیث کا بھی شوق ہوا، وا انہوں نے اس علم کے عشق میں دیوانہ وار وجد میں یہ اشعار پڑھے ہیں۔

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے
دروانۂ درج مصطفیٰ ہے
صوفی و عشق عالم و حکیم دینی
کرتے رہے اُسی کی خوشہ چینی
بابا کے ہاں سے کون لایا؟
جس نے پایا یہیں سے پایا

عمل بالحدیث کے ظاہری نشانوں میں سے دو نشان کھلے ہیں، جو پانچوں وقت نماز میں ظہور پذیر ہوتے ہیں، یعنی "آمین بالجہر" اور "رفع الیدین"۔ ان دونوں مسائل میں علماء محدثین کی طرف سے بہت کچھ لکھا گیا ہے، تاہم مانعین کی طرف سے اس پر پردہ پوشی کی کوشش کی جارہی ہے ادھر عوام عامل بالحدیث کو بھی ضرورت ہے کہ ان دونوں نشانوں کا ثبوت ہاتھ میں رہے تاکہ بوقت ضرورت پیش کرسکیں اس لئے یہ مختصر سا مضمون اخبار محمدی میں شائع کیا جارہا ہے اس میں نفس مسئلہ کا ثبوت دیا گیا ہے۔

عاملین بالحدیث کو ضروری ہے کہ نماز موافق سنت صحیحہ کے پڑھا کریں۔ جب ان کا دعوےٰ ہے کہ وہ کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم۔ تو پھر نماز جیسی عبادت کو موافق سنت ادا کرنے میں کیا عذر ہوسکتا ہے! اللہ الموافق!

آمین بالجہر

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (بخاری، مسلم وغیرہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگی، اس کے سب گناہ معاف ہوجائیں گے +

(۲) عن وائل الحضرمی انہ صلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین رافعا بھا صوتہ اخرجہ البیھقی فی سننہ۔ وائل حضرمی صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، جب آپ نے آیت ولا الضالین پڑھی تو اونچی آواز سے آمین کہی +

(۳) عن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرء ولا الضالین قال آمین ورفع بھا صوتہ (ابوداؤد) وائل بن حجر صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ولا الضالین پڑھتے تھے تو بلند آواز سے آمین کہتے تھے +

(۴) عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تلا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من یلیہ من الصف الاول (ابوداؤد) ابوہریرہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کبھی یہ آیت پڑھتے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین تو آمین کہتے۔ یہاں تک کہ پہلی صف کے لوگ سن لیتے +

(۵) عن ام الحصین

وفات حسرت آیات جناب مولانا محمد بن ابراہیم جونا گڑھی ثم الدہلوی ایڈیٹر و مالک اخبار محمدی

خبر وحشت اثر قاصد تو ہائے کیسی لایا ہے؟
کلیجہ جس خبر کو سن کے یارب منہ کو آیا ہے
محمد نام نامی تھا محمد کا وہ وارث تھا
اسی کی موت کا پیغام لے قاصد تو لایا ہے
نہیں یہ مرثیہ کوئی حقیقی میرے ہیں جذبات
جدائی نے مجھے یارب بہت اس کی رلایا ہے
مقرر تھا، مفسر تھا، مصنف فرد یکتا تھا
مخالف کو ہمیشہ دوستوں نیچا دکھایا ہے
سلف کی پیروی کرتا سلف کا خود نمونہ تھا
یہی اس نے پڑھا لکھا یہی ہم کو پڑھایا ہے
رنگا توحید میں تھا اور سنت کا تھا متوالا
کہ جس اوصاف میں جانچا تو آگے آگے پایا ہے
نہ فتنے جُتے والا تھا ہمیشہ سے وہ تاجر تھا
یہ جو کچھ دیکھتے ہیں ہم تجارت سے کمایا ہے
دعائے مغفرت کرنا یہی تو آخری حق ہے
وہی کتابوں میں صاحب حدیثوں نے جو آیا ہے
ہمیں ہمدردی گہری بیگموں سے ہے اعزہ سے
کلیجہ داغ تے سے غمزدوں کا منہ کو آیا ہے
حقیقت میں ہو پیدا کوئی یارب جانشیں ان کا
تری سرکار سے جس نے جو مانگا تھا وہ پایا ہے
صفر کی پہلی اور سن ۶۰ ہے اور جمعہ ہوں یں صدر
محمل نے بھی اب شہر خموشاں جا بسایا ہے
حقیقت میں وہ زندہ ہے نہ مردہ اس کو تم کہنا
ہمیشہ جس نے سنت کو اٹھا رہا ہے جلایا ہے
اچانک موت واقع ہوگئی عرفان ملت کی
کہ لوٹی جماعت کی اجل نے منہ دکھایا ہے
مثبت میں مجاہل دم زدن ہم کو کہاں یارب
یہی بس کام ہے تیرا بنایا ہے مٹایا ہے
خدارا اب زباں کو اور قلم کو روک لے حسرت
کرشمہ ذات لاپروائی کا یہ حق نے دکھایا ہے

الناظم عبدالمجید سوہدروی

انہما صلّت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال ولا الضالین قال آمین فسمعتہ وھی فی صف النساء اسحاق بن راھویہ (تخریج الہدایہ للزیلعی) ام الحصین سے جو رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے ولا الضالین پڑھا تو آمین بلند کہی، یہاں تک کہ ام الحصین نے جو عورتوں کی صف میں تھیں رسول اکرم کی آمین کو سنا +

آمین بالجہر کے مسئلہ نے اپنی قوت دلائل کی وجہ سے یہاں تک اثر کیا ہے، کہ بعض اکابر حنفیہ کو بھی اپنا قائل بنا لیا۔ بغرض اختصار ہم اس موقع پر چار گواہ پیش کرتے ہیں (۱) دو متقدمین علمائے کبار میں سے۔ (۲) اور دو متاخرین علماء کبار میں سے۔ متقدمین میں سے ہماری مراد شیخ ابن الہمام شارح ہدایہ اور اُن کے شاگرد خاص علامہ ابن امیر الحاج شارح منیۃ المصلی ہیں اور متاخرین سے مراد ہماری مولانا عبدالحی لکھنوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ ان چاروں کی (باوجود حنفی ہونے کے) شہادت کافی سے زیادہ موثر ہے + مولانا عبدالحی لکھنوی مرحوم حاشیہ شرح وقایہ پر لکھتے ہیں :-

قد ثبت الجہر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باسانید متعددۃ یقوی بعضہا بعضا فی سنن ابن ماجہ والنسائی وابی داؤد وجامع الترمذی وصحیح ابن حبان وکتاب الام للشافعی وغیرہا وعن جمع من اصحابہ (علیہ السلام) بروایات ابن حبان فی کتاب الثقات وغیرہ ولہذا اشار بعض اصحابنا کابن الہمام فی فتح القدیر وتلمیذہ ابن امیر الحاج فی حلیۃ المحلی شرح منیۃ المصلی الی قوتہ روایۃ (جلد اول صفحہ ۲۰۷) یعنی آمین بلند آواز سے کہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے آئی ہے جن میں سے بعض بعض کو قوت دیتی ہیں۔ یہ روایات ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، ترمذی، صحیح ابن حبان، اور کتاب الام شافعی وغیرہ میں تمام ہیں، اور حضرت کے اصحاب کی ایک جماعت سے بھی کئی ایک روایات ابن حبان کی کتاب الثقات وغیرہ میں ہیں اس لئے ہمارے (حنفیہ کے) بعض علماء نے جیسے شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر میں اور ان کے شاگرد ابن امیر الحاج نے شرح منیۃ المصلی میں آمین بالجہر کی روایتوں کی قوتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔

یعنی تسلیم کیا ہے کہ آمین بالجہر بہ نسبت آہستہ کے از روئے روایات کے قوی ہے، یہ نہیں جو بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ اونچے اور آہستہ دونوں فعل برابر ہیں۔

رئیس الاحناف شیخ ابن الہمام نے آہستہ آمین کی کل روایات کو ایک جا جمع کر کے بطور فیصلہ کے کہا ہے لو کان الی فی ھذا شئی لوفقت بان روایۃ الخفض یراد بہا عدم القرع العنیف وروایۃ الجہر بمعنی قولہا فی زیر الصوت وذیلہ یدل علی ھذا ما فی ابن ماجہ کان علیہ السلام اذا تلا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع من فی الصف الاول فیرتج بہا المسجد (فتح القدیر جلد اول صفحہ ۱۱۷) اگر مجھے اس امر میں کچھ اختیار ہو تو میں اس اختلاف کو یوں رفع کروں کہ جو روایت آہستہ کی آئی ہے، اس سے مراد چیخنے کی نفی ہے، یعنی بہت چلا کر آمین نہ کہتے تھے، اور جو جہر کی روایت آئی ہے اس سے مراد مناسب آواز سے کہنے کے ہیں، اس تطبیق پر دلیل ابن ماجہ کی روایت ہے جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے تو آمین کہتے اتنی کہ پہلی صف والے سن لیتے پھر ان کے کہنے سے مسجد گونج جاتی +

نوٹ۔ شیخ ابن الہمام علماء حنفیہ میں کوئی معمولی درجے کے عالم نہیں بلکہ اس درجے کے ہیں کہ ان کی نسبت شامی نے رد المحتار میں لکھا ہے کمال ابن الہمام بلغ رتبۃ الاجتہاد (مصری جلد ۱ صفحہ ۳۸۸)

چوتھے گواہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم گنگوہی ہیں۔ آپ سے سوال ہوا جس کا آپ نے جواب دیا سوال و جواب درج ذیل ہے :-

سوال۔ اگر کوئی غیر مقلد ہمارے پاس جماعت میں کھڑا ہو رفع الیدین اور آمین بالجہر کرتا ہو، تو اس کے پاس کھڑا ہونے سے ہماری نماز میں تو کچھ خرابی نہ آئے گی، یا ہماری نماز میں بھی کچھ فساد واقع نہ ہوگا؟

الجواب۔ کچھ خرابی نہیں آئے گی، ایسا تعصب اچھا نہیں، وہ بھی عامل بحدیث ہے، اگرچہ نفسانیت سے کرتا ہے، مگر فعل تو فی حد ذاتہ درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ...) +

خاتمے پر ہم ایک واجب التعظیم مسلم الطرفین بزرگ کا فتوے بطور تبرک کا نقل کرتے ہیں۔

حضرت الشیخ محبوب سبحانی مولانا سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ فرماتے ہیں والجہر بالقرأۃ والتامین (غنیۃ الطالبین مصری صفحہ ۶) یعنی نماز کی سنتوں میں یہ بھی سنت ہے کہ جہری نمازوں میں قرأت اور آمین بلند آواز سے کہی جائے۔ الحمد للہ +

منقول از اخبار اہل حدیث "

ما حسدکم الیہود علی شئ ما حسدکم بالتامین (ابن ماجہ)

کون نہیں جانتا کہ آمین کہنے کی کس قدر فضیلت احادیث میں وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ جس کی آمین کی آواز فرشتوں کی آواز سے موافقت کر جائے، اس کے تمام اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (بخاری ومسلم) + بعض بزرگوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آمین اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، طبرانی کی ایک حدیث میں ہے کہ آمین کہنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ ابو یعلے میں حدیث ہے کہ آمین نہ کہنے والا ایسا ہے جیسے ایک شخص مجاہدین کے گروہ میں ہو اور مال غنیمت

کا حصہ نہ پائے۔ ایک روایت میں ہے کہ آمین
میرے سوا کسی نبی کو نہیں دی گئی، ہاں البتہ
حضرت ہارون نے حضرت موسیٰ کی دعا پر آمین کہی
تھی (ابن خزیمہ) مگر تاہم مسلمانوں میں ایک فرقہ
موجود ہے جو آمین کی آواز سے چڑتا ہے، طبلے
کی تھاپ سارنگی کے سُر، باجوں کی آوازیں گو
بھلی معلوم ہوتی ہوں، لیکن آمین کی آواز کلیجے پر
تیر کا کام دیتی ہے، ایسے لوگوں کی نسبت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما حسدتکم
الیہود علی شئ ما حسدتکم.... والتامین
(ابن ماجہ) یعنی یہودی آمین پر جس قدر تمہارا
حسد کرتے ہیں کسی اور چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے
مسند امام احمد کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں
وعلی قولنا خلف الامام آمین یعنی ہمارا
امام کے پیچھے آمین کہنا یہودیوں کو برا لگتا ہے،
طبرانی میں یہ الفاظ ہیں وقولھم خلف امامھم
فی المکتوبۃ آمین یعنی یہ حاسد یہودی مسلمانوں
کے اپنے امام کے پیچھے فرض نمازوں میں آمین کہنے
سے جس قدر چڑتے ہیں، اس سے زیادہ کسی اور
چیز سے نہیں چڑتے۔ ظاہر ہے کہ جب تک آمین
کی آواز کان میں نہ پڑے نہ اُسے کوئی سن سکتا ہے
نہ اس پر حسد کر سکتا ہے نہ اس سے چڑ سکتا ہے
پس ان احادیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
آمین سے چڑنے والے اس سے برا ماننے والے
یہود تھے۔ ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے ما
حسدتکم الیہود علی شئ ما حسدتکم علی
آمین فاکثروا من قول آمین یعنی یہودیوں
نے تمہارا حسد کسی چیز پر اتنا نہیں کیا جتنا آمین پر،
تم بھی آمین بہ کثرت کہا کرو۔

میں اپنے مضمون میں صرف یہ ثابت کرنا
نہیں چاہتا کہ آمین اونچی آواز سے کہنی چاہئے،
بلکہ میرا مطلب اس وقت یہ ہے کہ جو لوگ آمین
کی آواز سے چڑتے ہیں، اور نفرت کرتے ہیں ہم
انہیں بتاؤں کہ آمین کی چڑنے انہیں کہاں سے
کہاں پہونچا دیا ہے؟ اگر اس آواز کو ناپسند کرنے
والے مقلد حنفی ہیں جو صرف اسی ایک مسئلہ پر
لڑتے جھگڑتے ہیں، مارتے پیٹتے ہیں، مقدمات
قائم کرتے ہیں، مساجد سے اہل حدیث کو نکالتے
ہیں، ان مقلدین حاسدین کی نسبت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنئے۔ حضور فرماتے ہیں
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی دجال
یدعون الناس الی اقوال اماھم و
رھبانھم ویحیدون المسلمین علی
التامین خلف الامام اولئک یھود ھذہ
الامۃ اولئک یھود ھذہ الامۃ اولئک
یھود ھذہ الامۃ (رواہ ابن قطان) وعنہ
ابن السکن (جمع الجوامع للسیوطی) یعنی
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری
امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو لوگوں کو اپنے
امام کے اقوال کی طرف اور اپنے بزرگوں کے
اقوال کی طرف بلائیں گے اور مسلمانوں سے امام
کے پیچھے آمین کہنے پر حسد کریں گے۔ یاد رکھو!
یہ لوگ اس امت کے یہودی ہیں، یہ لوگ اس
امت کے یہودی ہیں، یہ لوگ اس امت کے
یہودی ہیں۔ یہ لوگ اس امت کے یہودی ہیں،
برادران! آپ کو قسم ہے، ایک مرتبہ اور اس
حدیث کو پڑھ جائیے۔ اور دیکھئے کہ اس کا مصداق
کون فرقہ ہے؟ کیا حنفی مذہب حضرات آمین سے
نہیں چڑتے؟ کیا وہ لوگوں کو اپنے امام ابوحنیفہ
اور اپنے بزرگ کتب فقہ کے مصنفین کے اقوال
کی طرف نہیں بلاتے؟ پھر کیا وہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبانی مسلمان رہے۔ سنئے
ابن ماجہ کی ایک حدیث میں ہے حضرت جابرؓ
بن عبداللہ فرماتے ہیں ہم حضورؐ کی خدمت میں
ایک روز بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے خط کھینچا اور خطین
عن یمینہ وخطین عن یسارہ ثم وضع
یدہ فی الخط الاوسط فقال ھذا سبیل اللہ
ثم تلا ھذہ الآیۃ وان ھذا صراطی مستقیما
فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن
سبیلہ آپ نے ایک خط کھینچا اور دو خط اس
کے دائیں جانب کھینچے اور دو خط اس کے بائیں
طرف کھینچے پھر اپنا ہاتھ بیچ والی لکیر پر رکھ کر
فرمایا اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ یہی ہے پھر یہ آیت
تلاوت فرمائی میری سیدھی راہ یہی ہے تم اسی کی
پیروی کرو۔ اور راستوں پر نہ لگو ورنہ خدا کی راہ
سے بہک جاؤ گے۔

میرے بھائیو! کیا اتنی صاف بات بھی ہم
نہیں سمجھ سکتے کہ ایک سیدھی لکیر کو راہ خدا بتلانا پھر
ٹھیک چار لکیریں اس کے گرد کھینچنا اور ان چاروں
کو بہکنے اور بھٹکنے کی راہیں بتانا کیا اس مصلحت کو
ظاہر نہیں کرتا جو چار لکیروں میں تھی؟ خیر میرا
مقصد تو یہ تھا کہ یہ یہودیت ہے کہ اپنے امام کی
رائے قیاس پر بھروسہ کر بیٹھنا اور دینی امور میں
شخصی تقلید کو کوئی چیز سمجھنا اور آمین کی آواز سے
چڑھنا۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بھی
ایسے مقلدین کی مذمت کرتے ہوئے انہیں نمونۂ
یہود لکھتے ہیں فان شئت ان تری انموذج
الیہود فانظر الی علماء السوء من الذین
یطلبون الدنیا وقد اعتادوا تقلید السلف
(الی) کانھم ھم یعنی اگر تم یہودیوں کا نمونہ دیکھنا
چاہتے ہو تو ان برے علماء کو دیکھ لو، جو اپنے
پیشواؤں کو تقلید کے پھندے میں پھنسے ہوئے
ہیں (کتاب وسنت کو چھوڑے ہوئے ہیں) اگلے
فقہ دان بکواسی اور قیاسی لوگوں کے پیچھے لگ
گئے ہیں، اور شارع معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاکیزہ فرامین واہی باتوں اور فضول تاویلوں
سے رد کر رہے ہیں، یہ یہود اور وہ یہود گویا بالکل
ایک ہی ہیں۔

امید کہ برادران احناف اس مختصر مضمون
سے نصیحت حاصل کریں گے۔ اور آمین کی چڑسے
بچ کر سنت رسول پر عمل کریں گے، اللہ تعالیٰ ہم
سب کو نیک توفیق دے، وما علینا الا البلاغ۔

محمد

اسلام کا غیر مسلموں کے ساتھ سلوک؟

(از جناب مولوی روح الحسن شہرت خان جہان پوری)

اسلام چونکہ دین فطرت ہے، اس کا ہر حکم بلکہ اس کی ہر حرکت خالق فطرت اللہ تعالیٰ کی تجلیات کی آئینہ دار ہے، اس کے ہر گوشے میں اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں جلوہ نما ہیں اسی واسطے ہادی اسلام تاجدار مدینہ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو وہ احکام دیئے جس سے ہر مخلوق کے ساتھ ہم نہایت نرمی سے برتاؤ کرنا سیکھیں، چنانچہ ارشاد فرمایا اَلْخَلْقُ عَیَالُ اللہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عَیَالِہٖ مولانا حالی مرحوم نے اس کا ترجمہ کیا خوب کیا ہے ؎ یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا + کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا - وہی دوست ہے خالق دوسرا کا + خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا - یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں + کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انساں -

جب عام مخلوق سے ہمیشہ نیک سلوک کرنے کا حکم ہے، تو انسان تو انسان ہے۔ اس کے متعلق تو ہم کو اس قدر سخت احکام دئے گئے کہ کبھی کسی کے ساتھ کسی قسم کی سختی جائز نہیں سمجھی گئی بلکہ فرمایا لَا یَرْحَمُ اللہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ یعنی اگر تم اپنے لئے اللہ تعالیٰ کی مہربانی چاہتے ہو، تو دوسروں پر مہربانی کرو، ورنہ یاد رکھو کہ جو انسانوں پر مہربانی کرنی نہیں جانتا، اس کو اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت میں سے کچھ بھی حصہ نہیں ملے گا، مولانا حالی مرحوم فرماتے ہیں ؎

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر
کسی کے گر آفت گذر جائے سر پر
پڑے غم کا سایہ نہ اُس بے اثر پر
کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم ہو یا غیر مسلم سب پر مہربانی اور سب سے نیک سلوک کرنا چاہئے، خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ دیکھئے۔ جب آپ کو طائف والوں نے لہولہان کر دیا آپ شہر سے باہر نکلتے ہیں تو پہاڑوں کا محافظ فرشتہ آکر عرض کرتا ہے کہ اگر آپ فرمائیں تو میں دونوں جانب کے پہاڑوں کو ملا کر اُن کو چکنا چور کر دوں۔ آپ فرماتے ہیں نہیں۔ ممکن ہے کہ ان کی اولاد نیک ہو جائے۔ علیٰ ھٰذا القیاس اور بہت سے واقعات ہیں مگر میں مختصر طور پر قلم بند کرتا ہوں ایک مرتبہ آپ کہیں تشریف لیجا رہے تھے گرمی کا زمانہ تھا ایک سایہ دار درخت کے نیچے ہو بیٹھتے ہیں۔ ٹھنڈک کی وجہ سے تلوار درخت میں لٹکا کر آپ وہیں سو جاتے ہیں، اچانک ایک کافر وہاں سے گذرتا ہے، آپ کو سوتے ہوئے دیکھ کر بہت خوش ہوتا ہے، اور چاہتا ہے کہ آپ ہی کی تلوار سے آپ کو شہید کر ڈالے، تلوار ہاتھ میں اُٹھا کر حملہ کرنا چاہتا ہے آپ کی آنکھ کھل جاتی ہے وہ دریافت کرتا ہے کہ آپ کو کون بچائے گا؟ آپ فرماتے ہیں، خدا، وہ آپ کے استقلال کو دیکھ کر لرز جاتا ہے، اور تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑتی ہے، آپ تلوار کو فوراً اٹھا کر فرماتے ہیں کہ بتلا تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ عرض کرتا ہے، آپ خود بہترین انسان ہیں، آپ اس کو چھوڑ دیتے ہیں وہ جاکر آپ کے اخلاق کریمانہ کو تمام قوم سے کہتا ہے وہ یہ سنکر سب کے سب مشرف باسلام ہو جاتے ہیں۔

نظم تعزیت نامہ بخدمت محترم مولوی احمد میاں خلف اکبر مولانا محمد صاحب مرحوم حفظ اللہ سلمہ

آہ مولانا محمد! الوداع - واحسرتا ۔ وادریغا حسرتا ثم دریغا حسرتا
آہ اب اسلام میں تو ہے ہی قحط الرجال ۔ آہ مولانا بھی ہم سے ہو گئے اک دم جُدا
موت عالِم کی ہے بیشک گویا ایک عالم کی موت ۔ کیونکہ وہ قوم کا ہوتا ہے اپنے مقتدا
جو تری مرضی ہو مولیٰ سب سے اولیٰ ہے وہی ۔ کچھ مجالِ دم زدن ہرگز نہیں چون وچرا
جو کہ آئے ہیں چکھیں گے موت سب ذائقے ۔ ہو گئے دنیا سے رخصت بادشاہ و انبیاء
جو کہ گلزار محمد کا تھا بلبل خوش بیاں ۔ اور جو عاشق شریعت کا رہا دل سے سدا
اب کہاں ویسا مناظر اور مجاھد سر فروش ۔ قاطع تقلید و بدعت مانع شرک و ریا
اب وہ تحقیقِ مسائل اور وہ تبلیغ دین ۔ اب کہاں قرآں حدیثوں کا حوالہ برملا
جو خطیب الہند تھا، تھا اور اپنا سرپرست ۔ اب کہاں سے ڈھونڈھ لائیں دے خدا ہم کو بتا
الغرض خالی تھے سب یہ دونوں عالم بالیقیں ۔ ہے بقا اُس کو ہی جو ہے خالق ارض و سما
بھائیو! اہل حدیثو! حادثہ ہے یہ عظیم ۔ صبر کر کے مغفرت کی کیجیو دل سے دُعا
لکھ رہا ہوں تعزیت آنکھوں سے ہیں آنسو رواں ۔ اور سب ہیں غمزدہ یا اب گھر کوئی چھوٹا بڑا
آہ اے احمد میاں دیوے خدا صبر جمیل ۔ اور محترمہ کو صبر فرمائے عطا
کیجئے مضبوط دل کو آپ ہیں اب جانشیں ۔ آپ ہوں بہ از پدر سب کی ہے دل سے یہ دُعا
جانتے ہیں ہم مرحوم کے اہل حدیث ۔ جانئے ایسا ہی خادم ہم سبھوں کو بھی سدا
دے خدا قربت نبیؐ کی ان کو علّیین میں ۔ ان کی تمنا سبھی ہی اُن کی یہی اُن کی دُعا

اے سعید غمزدہ رنجور بس اب صبر کر
مغفرت فرمائے خالق کر یہی تو بھی دُعا

ڈاکٹر سعید الدین خان [illegible]

فتح مکہ کے بعد کافر لوگ بہت ڈرے، کہ ہم لوگوں نے ان کے ساتھ بہت ظلم کیا ہے لہٰذا اب ہماری خیریت نہیں، یہ ہمیں بہت تکلیفیں دینگے مگر رحمۃ اللعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ فرمان ملا کہ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی تم مت ڈرو، تمہیں کوئی تکلیف نہیں دی جائے گی فتح مکہ کے بعد جو قومیں کہ مسلمان نہیں ہوئی تھیں اُن کے لئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی ایک قوانین نافذ فرمائے، مثلاً ان کو ان کے مذہب سے برگشتہ نہ کیا جائے گا، اور ان کے جان ومال کی حفاظت کی جائے گی۔ اُن سے فوجی خدمات نہ لی جائیں گی۔ اور ایسے ہی کئی قوانین تھے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اصول مرتبہ نبویہ پر خلفائے اربعہ یا اسلام نے کہاں تک عمل کیا؟ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب حیرہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا تو وہاں کے عیسائیوں کو آپ نے یہ عہد نامہ لکھ کر دیا کہ تمہارے بت خانے وگرجے نہیں ڈھائے جائیں گے، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب یروشلم (بیت المقدس) فتح ہوا، تو آپ نے وہاں کے ذمیوں کے لئے ایک عہد نامہ لکھوایا، جس سے ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں، کہ اسلام کا غیر مسلم کے ساتھ سلوک کس طرح تھا یروشلم کے غیر مسلم اقوام کے جان ومال کی حفاظت کی حفاظت کی ضمانت دی جاتی ہے اُن کی زمینوں اور ان کے مذہب میں کوئی تعرض نہ کیا جائے گا ان کو اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی ہوگی، وغیرہ وغیرہ۔ اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آتا ہے۔ آپ نے بھی غیر مسلم کے ساتھ بہت اچھا سلوک روا رکھا۔ اب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلافت کا دور شروع ہوا۔ آپ نے بھی غیر مسلموں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ جنگ صفین میں جاتے وقت آپ کی زرہ گم ہو جاتی ہے، واپسی میں ایک یہودی کے پاس دیکھ کر اس سے طلب کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میرے پاس سالہا سال سے ہے آپ باوجود خلیفہ وقت ہونے کے عام لوگوں کی طرح مقدمہ دائر کرتے ہیں۔ جب آپ ایک مدعی کی حیثیت سے قاضی کے سامنے حاضر ہوتے ہیں تو آپ سے شہادت طلب کی جاتی ہے تو آپ اپنے بیٹے حضرت حسنؓ کو گواہ پیش کرتے ہیں۔ قاضی کہتا ہے کہ بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں اسلامی اصول کے ماتحت معتبر نہیں۔ حالانکہ آپ خلیفۃ الوقت تھے مگر عدالت نے زرہ یہودی کو دے دی۔ یہودی یہ انصاف دیکھ کر فوراً اسلام قبول کرتا ہے۔

آج قانون کی حکومت پکارنے والے ان حالات سے اندازہ کریں کہ قانون کی حکومت رہتی یا یہ؟

واللہ اعلم بالصواب ✦

انجمن اہل حدیث لودہیانہ کی شاندار فتح!

کچھ عرصے سے مشن کمپونڈ لودیانہ کی مشنری لیڈیز نے ہر اتوار کو موضع جمال پور آداناں میں جاکر مستورات کو عیسائیت کی تبلیغ کرنی شروع کر دی تھی۔ اور اس تبلیغ میں مردمان دیہہ نے چند سوالات اُن سے کئے۔ جن کا ان سے کچھ جواب بن نہ سکنے کی صورت میں انہوں نے کہا کہ ہم اپنے پادری صاحب کو لائیں گے ہم اُن سے بحث کرنا چنانچہ اگلے اتوار کو وہ پادری عبدالحق صاحب کو لے کر وہاں پہونچیں۔ پادری صاحب نے تمام مردمان دیہہ کو کھلا چیلنج دیا کہ اگر تم سچے ہو، تو میرے مقابلے میں اپنے بڑے۔ بڑے مولوی صاحب کو لے آؤ میں مناظرہ کروں گا اور آئندہ اتوار کو میں پھر یہاں آؤں گا مجبوراً اھالیان موضع جمال پور کو مولانا مولوی ابوسعید عبدالعزیز صاحب مدرس مدرسہ اہل حدیث لودھیانہ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ اور بتاریخ ۲ر فروری ۱۹۴۷ء بروز اتوار ان کو پادری عبدالحق صاحب سے مناظرے کے واسطے گاڑی میں لے گئے۔ مناظرہ کی خبر سُن کر ارد گرد کے دیہات کے اہل اسلام و دیگر مذاہب کے لوگ جوق درجوق موضع جمالپور میں جمع ہوگئے اور ادھر مشن کمپونڈ سے عیسائی لوگ و مشنری لیڈیز بھی کثیر تعداد میں پہونچ گئیں مناظرہ مابین پادری عبدالحق صاحب و مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب ٹھیک دو بجے دن شروع ہوا، اور موضوع مناظرہ حسب ذیل تھا۔

(۱) موجودہ انجیل الہامی انجیل نہیں ہے، بلکہ عیسائیوں نے اس کو بدل دیا ہے اور اس قدر نقائص پیدا کئے ہیں کہ معمولی عقل والا انسان بھی اس کو الہامی کتاب کا درجہ نہیں دے سکتا۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام "خدا" یا "خدا کا بیٹا" نہ تھے۔

سر دو فریق یکے بعد دیگرے سترہ سترہ منٹ تقریر کرتے تھے مولوی صاحب نے موجودہ انجیل کے حوالہ جات دے کر امور مندرجہ بالا کو کافی سے زیادہ وضاحت سے ثابت کر دیا جس کو جملہ سامعین نے تسلیم کیا۔ پادری صاحب نے بہت کوشش کی لیکن مولوی صاحب کے پیشکردہ دلائل میں سے ایک کو بھی رد نہ کر سکے۔ آخر لاجواب ہو کر میدان مناظرہ سے تشریف لیجانا ہی مناسب سمجھا اور ساڑھے چار بجے شام پادری صاحب مع اپنے رفقا کے اپنی ناکامی پر بصد ندامت افسوس کرتے ہوئے اپنی موٹروں اور لاریوں پر سوار ہو کر لودیانہ واپس آگئے۔ مولوی عبدالعزیز صاحب کی علمیت اور فن مناظرہ کی کامیابی کا سامعین پر بہت گہرا اثر پڑا اور سب نے آپ کی قابلیت کی داد دی۔ پادری صاحب نے چیلنج تو بہت زور شور سے دیا لیکن مقابلہ میں پورے نہ اترے

امید ہے کہ آئندہ مشنری لیڈیز کو یہ جرأت نہ ہوگی کہ گرد ونواح کے دیہات میں جاکر مسلم و دیگر مستورات کو بہکائیں ✦ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے اہل اسلام کو فتح مبین عطا فرمائی۔ فقط

غلام محمد خطیب جامع مسجد باڑیوال

پوری صحیح بخاری شریف کا ترجمہ تین جلدوں میں مجلد بہت سستا تا ختم رمضان شریف صرف سوا چھ روپے میں منگوا لیجئے۔

صحیح بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ ہے۔ تین جلدوں میں دس ہزار صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ ہم نے اس کی جلدیں چمڑے کی کونے پشتے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بندھوائی ہیں۔ کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ پہلی جلد کے سوا چھ سو صفحات ہیں۔ اس میں تین ہزار باون حدیثیں ہیں۔ چھے پارے سے دسویں پارے تک کی پہلی جلد ہے۔ دوسری گیارہ سے بیس پارے تک کی ہے۔ اس کے چھ سو پچاس صفحات ہیں۔ اور اس میں دو ہزار تین سو چودہ حدیثیں ہیں۔ تیسری جلد پانچ سو اٹھ صفحات کی ہے۔ اس میں دو ہزار پانچ سو دس حدیثیں ہیں۔ اس کی اصلی قیمت دس روپے ہے۔ لیکن رعایتی قیمت اس وقت مع تین جلدوں کے صرف سوا چار روپے رکھی ہے۔ آج ہی آپ منگوالیں۔ محصول ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے۔ رمضان شریف کے بعد دس روپے سے کم میں نہیں ملیں گی۔

بخاری شریف کے بعد درجہ صحیح مسلم شریف کا ہے اس کا ترجمہ ایک ہزار صفحات میں آیا ہے۔ اس میں کل سات ہزار ساٹھ حدیثیں ہیں۔ اس کی ہم نے دو جلدیں پختہ چمڑے کے کونے پشتے والی نہایت مضبوط بندھوائی ہیں۔ اور تا ختم رمضان شریف بجائے پانچ روپے کے صرف پونے چار روپے میں کر دیئے ہیں۔

صحاح ستہ میں سے تین اور کتابوں کا صرف اردو ترجمہ بہت سستا۔

ترمذی شریف کا صرف اردو ترجمہ دو جلدوں میں مجلد۔ بارہ سو صفحات۔ دو ہزار ساٹھ حدیثیں۔ رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت بجائے پانچ روپے کے صرف پونے چار روپے ہیں۔ (۲) **ابو داؤد شریف** صرف اردو ترجمہ دو پختہ جلدوں میں مجلد گیارہ سو صفحات۔ چار ہزار آٹھ سو پچاس حدیثیں۔ ہدیہ اصلی پانچ روپے رعایتی تا ختم رمضان شریف پونے چار روپے۔ (۳) **ابن ماجہ شریف** کا صرف اردو ترجمہ۔ پونے چھ سو صفحات کا مجلد کامل اصلی قیمت تین روپے رعایتی تا ختم رمضان شریف سوا دو روپے۔ اس میں چار ہزار تین سو آٹھ حدیثیں ہیں۔ صحاح ستہ: بخاری مسلم ترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ ان سب کی مجلد کی قیمت تا ختم رمضان بیس روپے

پوری مشکوٰۃ شریف کا صرف اردو ترجمہ یعنی حدیث شریف کی دس صحیح کتابوں کا اردو میں انتخاب۔ بخاری مسلم ترمذی۔ ابو داؤد و ابن ماجہ۔ نسائی مسند امام مالک امام احمد امام شافعی اور بیہقی کی دس کتابوں کا عطر ہے دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد پانچ سو صفحات میں ہے۔ اس میں ۲۶۰۰ حدیثیں ہیں۔ دوسری جلد بھی ۵۰۰ صفحات میں ہے اس میں ۳۴۸۰ حدیثیں ہیں آخر میں کبار محدثین کرام کے حالات جن سے احادیث مروی ہیں۔ دونوں جلدیں مجلد ہیں قسم اول پانچ روپے رعایتی تا ختم رمضان شریف پورے تین روپے قسم دوم اصلی چار روپے رعایتی تا ختم رمضان شریف صرف تین روپے میں منگوا لیجئے +

حزب المقبول اس کتاب میں ہر حاجت اور ہر موقع کی وہ دعائیں ہیں جو صحیح حدیثوں سے آئی ہیں عربی کا ترجمہ بھی ہے حوالہ اور ترکیب ہے کل صفحات ڈیڑھ سو ہیں۔ کاغذ چکنا اعلیٰ ہے۔ چھپائی بہت ہی عمدہ ہے اور قیمت بھی بہت ہی کم یعنی گلیز اعلیٰ کاغذ کی صرف پانچ آنے ہے۔

کارڈ سائز جیبی حمائل مجلد بارہ بہت صحیح اعلیٰ کاغذ کی ہدیہ رعایتی گیارہ آنے

کارڈ سائز جیبی حمائل مترجم ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب پورے چمڑے کی جلد سمیت رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ

اب ایسی کتابیں لکھی جائیں نہ چھپوائی جائیں کہ جہیں مل سکیں

دہلی میں جہاں میاں صاحب جیسے عالم تھے وہاں نئی نئی باتوں پر سینکڑوں ہزاروں ولیے نباہنے والے بھی موجود تھے ان ہی زمانے میں پنجاب میں شیطان کا سینگ طلوع ہوا یعنی مرزائے قادیان نے دعوائے نبوت باندھا۔ اس نبوت کو توڑنے کے لئے میاں صاحب نے دو کتابیں لکھوائیں۔ ایک کا نام "بیان للناس" دوسری کا نام "شفاء للناس" مولانا محمد عبد المجید صاحب اہلحدیث نے اپنے مطبع انصاری میں انہیں چھپوالیں اب کیا تھا فتنہ قادیانیت خاکستر ہو کر رہ گیا ان کے دونوں کے ایک ایک سو صفحات ہیں اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت صرف پانچ آنے کے حساب سے آپ ضرور منگوالیں تاکہ ایسے نامہ دجالوں سے محفوظ رہ سکیں۔ ساتھ ہی حدیث کا صحیح مصداق معلوم ہو جائے ختم نبوت کے اعلیٰ دلائل ہاتھ لگ جائیں عقائد کے بارے میں پختگی حاصل ہو جائے۔ مرزا کا دہلی آنا اور یہاں سے ناکام سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑا ہونا بھی واضح ہو جائیگا۔ اور ان کی کتاب علام الناس کا پورا جواب بھی ان میں ہے +

شاہ ولی اللہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ کامل۔ یہ کتاب شاہ صاحب کی تمام تصنیفات میں اعلیٰ ترین ہے دو جلدیں تقریباً نو سو صفحات کی ہیں قیمت رعایتی صرف سات روپے

صیام محمدی روزے۔ افطار سحری اور اعتکاف وغیرہ کے کل احکام اور طریقے حدیث کے موافق دیکھنے ہوں تو حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کی کتاب صیام محمدی دیکھئے۔ قیمت تین آنے

ترجمۃ القرآن بسم سورۂ اقرأ باسم سے لیکر سورۂ والناس تک کی حضرت مولانا عبد المجید صاحب دہلوی مالک مطبع انصاری کی تفسیر جسے حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین صاحب دہلوی نے چھپوائی تھی آج کل ہم صرف چار آنے (۴ر) میں دے رہے ہیں اصلی قیمت بارہ آنے ہے +

بلوغ المرام مترجم یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا عطر ہے ہمارے پاس مترجم اہلحدیث کے حاشیہ والی ہے۔ عربی زیر زبر سمیت ہے نیچے سچا ترجمہ ہے حاشیہ پر حدیث کی شرح مطابق حدیث ہے اصلی ہدیہ ڈھائی روپیہ رعایتی دو روپے تا ختم رمضان صرف ایک روپیہ (عہ)

نوٹ:۔ مصنفات محمدیہ پر فی روپیہ ہم نے کی رعایت کر دی گئی ہے اس رعایت سے خود فائدہ اٹھائیے اور احباب کو اسکی خبر کر دیجئے +

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

دو ترجمہ کا معجز نما سلطانیہ متن قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب کے ترجمے اور حاشیہ تفسیر ابن کثیر وغیرہ

شروع میں اسی صفحات کا ایک بہت بڑا مقدمہ معلومات و مسائل قرآنی اور سوانح انبیاء کے متعلق ہے۔ ساڑھے سات سو صفحہ۔ نہایتی مجلد پارچہ سنہری خوشنما صرف پانچ روپے اصلی ہدیہ مجلد چرمی کا چھ روپے لیکن اسوقت رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت پانچ روپے۔

بڑے حروف کا حدیثوں کی تفسیر والا اور پوری صحیح ترجمے والا چمڑے کے جلد کی پشتے کی جلد والا قرآن شریف

اس کے مترجم اہل حدیث حضرت مرزا حیرت صاحب مرحوم ہیں۔ جنہوں نے مولانا اسمٰعیل شہید کی سوانح عمری بھی لکھی ہے۔ حاشیہ پر پورے قرآن کریم کی تفسیر صرف حدیث شریف سے چڑھی ہوئی ہے۔ مولانا کے انتقال کے بعد اسے دوسرے نام سے چھپوا لیا گیا ہے۔ بڑے اور بہت صاف حروف ہیں۔ سائز اس اخبار سے لمبائی چوڑائی میں زیادہ ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ ہے۔ چھپائی بالکل بے عیب۔ حروف تو گویا بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ حاشیہ پر کامل تفسیر صحیح حدیثوں سے چڑھی ہوئی ہے۔ جلد سمیت ہم صرف دو روپے دو آنے میں ہدیہ کرتے ہیں۔ ساڑھے چھ سو صفحات ہیں۔ گویا چار آنے میں سو صفحات ہیں۔ اس سے زیادہ ارزانی کیا ہوسکتی ہے؟

بیشمار خوبیوں والا قرآن مجید مترجم مجلد

اس سے بہتر اس سے زیادہ صحیح اس سے زیادہ سستا صاف دوسرا ایک بھی قرآن نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ بامحاورہ ہے۔ چھ سو صفحات کا قرآن شریف ہے۔ چوبیس صفحے کا مقدمہ ہے پورے چمڑے کی نقرئی کار جلد ہے۔ حاشیہ پر شان نزول ہے۔ نہایت ہی صاف اور صحیح چھپائی ہے۔ کاغذ سفید ولائتی نارو کا ہے۔ اس کے مقدمے میں وہ خاص خاص دعائیں درج ہیں جو ہر ضرورت پر کام آنے والی ہیں۔ اور معلومات قرآنی کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ حنا شدہ ارغوانی بھی ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ دس آنے۔ لیکن اسوقت فی عدد چھ آنے کی کمی کر دیں گے۔

غلطی نکالنے والے کو سونے کی اشرفی انعام

بے ترجمے کا یہ قرآن کریم بہت مقبول ہے۔ بہت صحیح ہے۔ چودہ حافظوں کی مہریں اسکی صحت پر موجود ہیں۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں تلاوت کے آداب فضائل اور حضورؐ کی سوانح اور قرآن محفوظ رہنے کے دلائل اور اول آخر وحی کا بیان وغیرہ ہے۔ ساڑھے پانچسو صفحات ہیں۔ ہدیہ انتہائی رعایت اور کمی کے ساتھ اسوقت بے جلد کا گیارہ آنے۔ مجلد پارچہ پندرہ آنے۔ مجلد چرم ایک روپیہ آٹھ آنے۔ اس میں اور کسی طرح کی کمی نہیں ہوسکتی۔

معجز نما حمائل شریف پورے چمڑے کی نہایت اعلیٰ جلد والی بجائے چار روپے کے دو روپے آٹھ آنے میں

آپ تعجب کریں ہم قرآنوں پر نفع اتنا نہیں لگاتے۔ بازار میں کوئی بھی آپکو چار روپے سے کم میں نہیں دیگا۔ عمدہ کاغذ ہے۔ کلکتہ کی وضع کی جلد ہے۔ ایک ہزار صفحات ہیں۔ اسی صفحات کا تو مقدمہ ہے۔ اسوقت ہم صرف ڈھائی روپے میں بھیج دینگے۔

ترجمے اور حاشیے اور مقدمے والا حنا کیا ہوا قرآن شریف جلد سمیت صرف پندرہ آنے میں

اس قرآن شریف میں شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے۔ شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے۔ حاشیہ بہت عمدہ ہے۔ ترجمہ نہایت مستند ہے۔ حاشیہ کی لکھائی سے ہم حنائی رنگ سطروں پر ہے۔ اور جلد پارچہ چاندی کے کام والی ہے جو چمڑے جیسی ہے۔ حنا شدہ مجلد پارچہ اعلیٰ قیمت صرف پندرہ آنے ہے۔

کمزور نگاہ والوں اور بوڑھوں کیلئے بہت بڑے حروف کا چوب قلم قرآن شریف مع ترجمے اور تفسیر والا

یہ قرآن بھی مولانا مرزا حیرت صاحب مرحوم نے اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کے ساتھ بنام شاہانہ قرآن شریف چھپوایا تھا اُسے دوسرے نام سے اب چھپوایا گیا ہے۔ حروف عربی کے بھی بہت بڑے بڑے ہیں ترجمہ بہت ہی معتبر اور مستند ہے۔ زیر زبر بھی بڑے بڑے ہیں اور ترجمہ کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے بڑے ہیں۔ ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ پورب پچھم اتر دکھن کے سب لوگ گو کم پڑھے ہوں پوری طرح سمجھ لیں۔ صرف ترجمے سے ہی ہر آیت کا پورا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔ پھر حاشیہ پر پوری تفسیر چڑھی ہوئی ہے اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے۔ اس کی تقطیع طول میں پندرہ انچ اور عرض میں گیارہ انچ ہے۔ کاغذ ناروے کا اعلیٰ چکنا سفید اور دیرپا ہے صفحات آٹھ سو اڑتالیس ۸۴۸ ہیں۔ ہدیہ چمڑے کے کونے پشتے والی اعلیٰ جلد سمیت صرف تین روپے آٹھ آنے اور پوری چمڑے کی مضبوط جلد سمیت جو بہت مضبوط اور کامدار ہے صرف چار روپے لیکن رعایت کے ماتحت فی عدد چھ آنے کی کمی رہے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ اسکا اصلی ہدیہ بارہ روپے ہے۔

نواب صاحب بھوپالی کی تفسیر

ترجمان القرآن کا ابتدائی حصہ۔ اس میں سورہ بقر کی تفسیر ہے عجیب و غریب تفسیر ہے اس سے بہتر بس خدا کا نام ہے اسی زمانے کی بڑے لکنے کا غذ پر چھپی ہوئی ہے۔ قیمت اصلی ڈھائی روپے ہے لیکن اسوقت ہم صرف دو روپے میں دیدینگے۔ فقط ایک ہی تفسیر ہے۔

اوسط درجے کا مصری وضع کا قرآن شریف صرف چھ آنے میں منگو لیجیے

مصری حروف جیسے حروف۔ سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے بلکہ آیتوں پر بھی نمبر لگا ہوا ہے۔ اس ڈیڑھ روپے کی حمائل کو ہم اسوقت رعایت رمضان کے ماتحت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ جلد پارچہ عمدہ سمیت صرف آٹھ آنے۔ چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف دس آنے۔ پورے چمڑے کی جلد سمیت صرف بارہ آنے میں منگو لیجیے۔

خوشنما بے ترجمہ قرآن مجید اختلاف قرآۃ ساتھ ۲۲ ×۲۹

اصلی ہدیہ مجلد پارچہ سوا روپیہ۔ مجلد چرمی ایک روپیہ دس آنے۔ لیکن اسوقت رمضان کی رعایت کے ماتحت فی عدد تین آنے کم۔

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی

رعایت رمضان کے سلسلہ میں بہت سستی کتابیں بھیجی جا رہی ہیں

تفسیر ابن کثیر عربی کا ترجمہ تفسیر محمدی اردو کامل بجائے ۳۲ بتیس روپے کے صرف پندرہ روپے میں

تفسیر ابن کثیر کا درجہ عربی تفسیروں میں وہی ہے جو صحیح بخاری شریف کا درجہ حدیث کی کتابوں میں ہے۔ مولانا مرحوم نے آٹھ سال میں اس کا ترجمہ کیا تھا لفظ بلفظ ترجمہ ہے۔ اس میں پہلے تو قرآن کی تفسیر خود قرآن کریم سے ہے پھر حدیث کا حوالہ ہے۔ اسکی صحت عدم صحت کا بیان ہے۔ پھر صحابہؓ کے اقوال ہیں پھر تابعینؒ سے پھر سلف صالحین سے۔ امت کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر تفسیر روئے زمین پر نہیں ہے۔ قرآن کریم کو جسقدر اس تفسیر نے کھول کھول کر بیان کیا ہے اور اس کے مطالب کو جس وضاحت سے اس تفسیر نے روشن کیا ہے اتنی صحیح اور اسقدر تفصیل دار اور کوئی تفسیر نہیں۔ اخبار کے برابر اسکے ڈھائی ہزار صفحات ہیں۔ ہر پارہ الگ الگ چھپا ہوا ہے۔ پوری تفسیر کی قیمت ۳۲ بتیس روپے ہے۔ اس وقت اگرچہ کاغذ کے دام تقریباً تگنے ہو گئے ہیں لیکن ہمنے اسکی قیمت میں بیحد رعایت کردی ہے یعنی بجائے ۳۲ بتیس روپے کے صرف پندرہ روپے۔ چونکہ کتاب کا وزن زیادہ ہے اسلئے بہتر ہو کہ اپنے قریب کے اسٹیشن کا نام لکھکر ریلوے پارسل سے منگوائیں۔ تاکہ محصول میں کمی ہو جائے۔ بہتر یہ ہے کہ دام پہلے ہی بھیج دیجئے ورنہ کم از کم پانچ روپے ہمراہ فرمائش ضرور بھیجئے۔ دو آنہ منی آرڈر کے اور آپکے بھیجے ہوئے روپے وصول دے جائینگے۔ نوٹ:۔ تفسیر محمدی کی دس دس پاروں کی تین جلدیں بندھوالی گئی ہیں۔ تین جلدوں میں مجلد تفسیر کے رعایتی دام سترہ روپے۔

جلی قلم دو ترجمے والا قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحبؒ، شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے ترجمے اور حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن

الا حروف موٹے صاف واضح اور جلی۔ اس اخبار سے بڑا قرآن شریف۔ انگریزی وضع کی ہاف چمڑے کی کالی جلد کل صفحات آٹھ سو سے زائد اصل قیمت چھ روپے رعایتی ناظرین محمدی سے صرف چار روپے اسوقت رعایت رمضان کے ماتحت اور چھ آنے کم۔ ترجمے دونوں نہایت مستند ہیں۔ ایک تحت لفظی ہے اور دوسرا بامحاورہ ہے۔ جلد منگوا لیجئے۔

اول نمبر کا بغیر ترجمے کا الگ الگ حروف کا

[illegible] کاغذ والا نہایت خوش خط بیحد سستا کلام اللہ شریف۔ خراب حروف کے ردی کاغذ کے بے کار جلد کے قرآن لے کر قرأت غلط پڑھنا بچوں کو مصیبت میں ڈال دینا اور استادوں کا دماغ خالی کرانا اب تو چھوڑ دیجئے۔ یہ موتی جیسے حروف کا پورے [illegible] کی خوبصورت برسوں تک نہ پھٹنے والی جلد کا عمدہ کاغذ کا اول نمبر کا قرآن شریف جلد سمیت صرف ایک روپیہ دو آنے (۱؍۲) میں ہم سے منگوا لیجئے۔ رمضان کی رعایت میں ہم اسے ایک روپے میں آپکو بھیجدینگے۔

مجتہد زمان علامہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اعلام الموقعین کا کامل ترجمہ اردو

جس طرح تفسیروں میں ابن کثیر سب سے اعلیٰ تفسیر ہے اسی طرح امام صاحبؒ کی سینکڑوں تصنیفات میں سب سے اعلیٰ ہے۔ اگر آپ دین خدا کو اسی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا تو آپ آج ہی کتاب کو منگوا لیجئے۔ اس میں اسلام کے کل مسائل کی عقلی دلیلیں دی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام بالکل مطابق عقل ہے صفحات ایکہزار۔ قیمت اصلی دس روپے ہے۔ لیکن اسوقت رعایتی قیمت صرف چھ روپے۔ اس کا ترجمہ مولانا محمد صاحب مرحوم نے نہایت سلیس اور آسان اردو میں کیا ہے۔ عبارت کی موزونیت کا یہ عالم ہے کہ گویا ایک مستقل تصنیف ہے۔ طباعت کتابت اور کاغذ عمدہ۔ مجلد چھ روپے بارہ آنے

محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مژدہ خطبات محمدی کی تین جلدیں کامل

نبیؐ کے خطبے اسکے آخری رسولؐ کے وعظ۔ اس کے پیارے حبیبؐ کے وہ کلمات جن سے پتھر پانی ہو گئے۔ جن سے ہواؤں کے رخ بدل گئے وہ آجتک حدیث کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے حضورؐ کے خطبے اور وعظ کسی ایک کتاب میں جمع نہ تھے۔ بحمد اللہ یہ نعمت حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کو نصیب ہوئی۔ آپ نے تقریباً [illegible] میں ان پھیلے ہوئے خطبات نبویہ کو جمع کیا اور بصورت کتاب ایک جا مرتب کر کے اس معجزۂ رسول کو محفوظ کر لیا تین جلدیں تیار ہو چکی ہیں پہلی جلد میں ۱۴۸ خطبے دوسری جلد میں ۱۴۵ خطبے ہیں اور تیسری جلد میں ۲۲۳ خطبات مع ترجمہ و شرح ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ لیکن اسوقت چودہ آنے میں بھیجی جائیگی مجلد کا ایک روپیہ

کارڈ سائز جیبی حمائل مترجم۔

اس میں ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کا ہے۔ حروف صاف اور نہایت واضح ہیں۔ ساڑھے سات سو صفحات ہیں۔ پوری جلد چمڑے کی نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے۔ صحیح ہے کاغذ عمدہ ہے۔ چھپائی صاف ہے اور رمضان کی رعایت کے ماتحت مجلد حمائل کا ہدیہ صرف چودہ آنے۔ بہت جلد منگوا لیجئے۔

کارڈ سائز جیبی حمائل معریٰ۔

یقین مانئے کہ اتنی صاف اتنی صحیح اور اتنی عمدہ کاغذ والی اتنی نفیس چھپائی والی حمائل اور [illegible] ہوتی تو آپ کو بارہ آنے سے کم کو نہ ملتی۔ لیکن ہم اسوقت رمضان کی رعایت کے ماتحت مجلد بارہ صرف (۱۰) دس آنے میں دے رہے ہیں۔ اس رعایت سے فائدہ اٹھائیے۔

ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

بمقام دفتر اخبار محمدی دہلی — رجسٹرڈ ایل [illegible]
خریدار نمبر ۲۱۴۳ بخدمت جناب مینیجر صاحب
رسالہ جامعہ قرول باغ۔ دہلی
New Delhi

احمد بن مولانا محمد صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

سو ڈرنا چاہیے ان لوگوں کو جو اس (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ... اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ ... مسلمانوں کو ...
عوام الناس کی بدظنیاں ... دور کرکے
ان کے سچے ... قرآن و حدیث کو
خلوص ... پیش کرنا۔
۶۔ ... بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر ... اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

اخبار محمدی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸

دہلی

یادگار خطیب الہند مولانا مولوی محمد صاحب جوناگڈھی مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر مولوی ... سوانی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد ... مضامین
وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ اخبار ...
...
نام لکھ کر ... کیا جاتا ہے
...
بھیج دیجئے ورنہ خریدی ...
۵۔ اشتہارات ...
...
۸۔ ...
۹۔ خط و کتابت ...

جلد ۱۸ | دہلی ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۰

آہ ای علامہ محمد جوناگڈھی

آہ اے علامہ جوناگڈھی — اے خطیب ہند فخر لودھی
حامل قرآن اب رخصت ہوا — فاضل ذیشان اب رخصت ہوا

آہ تیری موت نے گھبرا دیا — قلب کی حرکت نے کیا دھوکا دیا
اک وہی تھا قوم کا روح رواں — ملک و ملت کا وہی تھا پاسباں

تیرے غم میں ہیں زمین و آسماں — تیرے رنج و حزن میں کون و مکاں
کاشف سر حقیقت کون تھا؟ — واقف رمز طریقت کون تھا

موت عالم موت عالم راست شد — مجلس علم و حکم برخاست شد
واعظ شیریں زباں جاتا رہا — ناصح جادو بیاں جاتا رہا

کس کے مرنے سے ہوئی دنیا تباہ — نور اللہ قبرہ طاب ثراہ
جس کا اک اک قول تھا بحر محیط — جس کا اک اک لفظ تھا شرح بسیط

مات ہو احمد فعز شانہ — لم یمت فیضانہ احسانہ
جس کا اک اک حرف کان معرفت — جس کا اک اک نقطہ درس تربیت

یا ادیب الفاضل المتبحر — انتنا عن موتک المتحسر
حیف ای ناظورۂ اہل صفا — حیف ای آئینۂ اہل وفا

ان قلبی قد بکت فی غمہ — ان عینی قد فضت فی ہمہ
ناشر احکام دیں مستور شد — نزد رب دو جہاں مغفور شد

آفتاب علم شد زیر زمیں — گشت عالم از غمش اندوہگیں
جاں بحق تسلیم شد از بہر ملک — آفتاب اوج عزت فخر ملک

عندلیب گلشن رشد و ہدیٰ — یک بیک خاموش شد آں خوشنوا
از سر حسرتش باندہ و ملال — گفت تاریخ چشمۂ فضل و کمال

مکہ معظمہ میں طوفان باراں

بیان کیاجاتا ہے کہ مکہ معظمہ کے قریب موسلا دھار بارش ہوئی جس سے پایۂ تخت اور قریب کے دوسرے شہروں میں سخت نقصانات ہوئے حکومت حجاز نے نقصانات کا ازالہ اور مصیبت زدوں کی امداد کے لئے انتظامات کردیئے ہیں۔

ترک فوج کے نام پیغام

ترکی کے طول وعرض میں اعلانیہ کی فتح کی انیسویں سالگرہ نہایت تزک واحتشام سے منائی گئی، ترکی کے پریذیڈنٹ عصمت انونو نے ترک فوجوں کے کمانڈر انچیف کو اس مضمون کا ایک پیغام بھیجا "آج سے ۱۹ برس قبل ترک فوجوں نے اپنے وطن کی آزادی کی خاطر جو قربانیاں کیں ان کی بدولت ہی آج ہم اس بلند عظمت کو حاصل کرپائے ہیں مجھے کامل اعتماد ہے کہ ترک فوجیں اپنی روایات کو برقرار رکھتی ہوئی مستقبل میں اپنی مادر وطن کی خاطر ہر ممکن قربانی دینے کو تیار رہیں گی" فیلڈ مارشل چقماق نے جوابی پیغام میں لکھا "آپ کے پیغام کے لئے شکریہ، ہم آج پوری قوت سے اپنے ملک کی حفاظت کررہے ہیں اور ہمیں آپ جیسے مدبر اور قابل فخر لیڈر پر مکمل اعتماد ہے ترکی نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے" صبح ۹ بجے کے قریب وزیراعظم نے کمانڈر انچیف چقماق سے ملاقات کی دس بجے کے قریب پریذیڈنٹ عصمت انونو کی صدارت میں وزارت کا اجلاس ہوا۔

دھلی میں تیرہ گز کا آدمی

دہلی کے ایک گاؤں میں کھدائی کے دوران میں ہڈیوں کا ایک عجیب الخلقت ڈھانچہ ملا ہے، جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ پرانے زمانہ کے انسان کا ہے اس ڈھانچہ کی کچھ ہڈیاں دھلی کے حکام کے سامنے پیش کی گئی ہیں، جس سے اس شخص کی قد وقامت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ بیان کیاجاتا ہے کہ یہ ڈھانچہ ۱۳ گز لمبا ہے، اس کے سرکی کھوپڑی دھوبیوں کے درمیانہ درجے کے کونڈ (ناند) کے برابر اور آنکھوں کا خلا آج کل کے ایک اوسط انسان کی کھوپڑی کے برابر ہے۔ اس کی ناک کے نتھنے اتنے بڑے ہیں کہ آج کل کے انسان کی مٹھی بند ہوکر اس میں داخل ہوسکے۔ اس کے دانت ۴ انچ لمبے ہیں، گھٹنے سے لے کر ٹخنہ تک پنڈلی کی ہڈی دو گز کے برابر ہے اس کے سینہ کا گھیر پانچ گز سے زیادہ بتایا جاتا ہے اسی طرح اس کی پسلیاں بھی غیر معمولی طور پر بہت لمبی اور مضبوط بتائی جاتی ہیں، یہ ڈھانچہ موضع تلوکڑی چوکی بدرپور تھانہ مہرولی میں ایک بجری کیلئے زمین کھودتے وقت ملا۔

پٹرول کی پیداوار

تیل موجودہ جنگ کی جان ہے، ذیل میں مختلف ملکوں میں تیل کی پیداوار کی مقدار درج کی جاتی ہے، کل دنیا میں تیل کی پیداوار تیس کروڑ ٹن ہے (ایک ٹن سوا ستائیس من کا ہوتا ہے)۔

ملک	پیداوار
ریاست ہائے متحدہ امریکہ	۱۷ کروڑ ٹن
روس	۳ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن
وینزولا	۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن
ایران	ایک ۵۰ لاکھ ٹن
ڈچ انڈیز	۷۴ لاکھ ٹن
رومانیہ	۶۰ لاکھ ٹن
میکسیکو	۵۰ لاکھ ٹن
عراق	۴۰ لاکھ ۳۰ ہزار ٹن
کولمبیا	۳۰ لاکھ ٹن
ٹرنڈاڈ	۲۵ لاکھ ٹن
ارجنٹائن	۲۴ لاکھ ٹن
پیرو	۲۱ لاکھ ٹن
افغانستان	۲۰ لاکھ ٹن
برما	۲۰ لاکھ ٹن
کناڈا	۹ لاکھ ٹن
پولینڈ	۵ لاکھ ٹن
جرمنی	۵ لاکھ ٹن
مصر	۲ لاکھ ٹن
کسوین	۱ لاکھ ٹن

ہندوستان میں صوبہ آسام میں بھی چند ہزار ٹن تیل نکلتا ہے۔

اخبار محمدی

آپ کا مبلغ اخبار محمدی آپ کی خدمت میں پھر برابر حاضر ہونے لگا ہے اور انشاء اللہ پہلی ہی پرانی خصوصیت کے ساتھ تاریخ مقررہ پر آپ کی خدمت میں پہونچتا رہے گا۔ آپ بھی اس طرف توجہ فرمائیے۔ رمضان شریف میں قرآن مجید کتابوں کی آپ کو اور آپ کے احباب کو جس قدر ضرورت ہو دفتر اخبار محمدی کو لکھیئے بس ایک ہی صورت ہے کہ آپ کا اخبار اسی شان سے جاری رہ سکتا ہے، ورنہ کاغذ کی اس ناقابل برداشت گرانی کے زمانے میں جب کہ بڑے بڑے اخباروں نے سائز کم اور صفحات میں تخفیف کردی ہے محمدی اسی پرانی وضع پر کب تک باقی رہ سکتا ہے؟ ہمدردان محمدی سے گذارش ہے کہ اس کے غریب فنڈ کو قرض سے سبکدوش کر دیجئے، تاکہ غریبوں میں بھی تبلیغ ہوتی رہے۔ امداد کرنے والے حضرات بھی اپنی امدادیں برابر جاری رکھیں، تاکہ مدرسہ محمدیہ بھی بطور صدقۂ جاریہ چلتا رہے، ہم حاجی محمد یوسف صاحب نور علی لین انٹالی کلکتہ کے نہایت شکر گزار ہیں کہ وہ تقریباً ہر مہینہ پانچ روپے بطور امداد بھیجتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ اس مہینہ شیخ اللہ دتہ صاحب جھنگ جموں نے بھی اخبار محمدی کی امداد میں دو روپیہ ارسال فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے، اور دلی مقاصد میں کامیاب کرے آمین! اور احباب بھی جلد توجہ فرمائیں، تاکہ اس کساد بازاری اور کاغذ کی مہنگائی کے زمانہ میں "محمدی" اپنی ہستی کو قائم رکھ سکے، اس کے واسطے نئے خریدار مہیا کیجئے (نوٹ) خط وکتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھئے اور جوابی امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔

مولانا یونس خاں صاحب رئیس تاولی

اخبار محمدی جلد ۱۸ نمبر ۱۵ صفحہ پر پٹھان کی توبہ، اور پرامیسری نوٹ جلانے کی خبر شائع ہوئی تھی، اس کے متعلق مولانا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس نے ۲۵ ہزار کے کرنسی نوٹ جلاکر غیر مسلموں کو فائدہ پہنچایا کیونکہ وہ برابر سود لیتے ہیں، و نیز امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے بھی خلاف ہے کیونکہ امام صاحب کے نزدیک غیر مسلم کے مقابل سود لینا جائز ہے وہ سود نہیں بلکہ عوض و بدلہ ہے، و نیز عقل کے لحاظ سے بھی درست نہیں ہے۔

نوٹ: ناظرین محمدی خط وکتابت کے وقت خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔

رمضان المبارک کے مسائل وفضائل

(از جناب مولانا عبدالسلام صاحب خوجہ بستوی (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ حاجی علی جان دہلی)

تمام حمد وخوبی اس خدائے قدوس کے لئے زیبا ولائق ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ اور رحمت واسعہ سے ایام وشہور کو اپنے فضل وکرم سے محض بندوں کے اکتساب سعادت کے لئے اس قدر مقدس اور بابرکت بنایا کہ ان میں عبادت وطاعت کا بیشمار ثواب ملتا ہے۔ ان میں سے ایک مہینہ رمضان المبارک ہے کہ برکات وحسنات کے لحاظ سے تمام مہینوں میں اعلیٰ و افضل ہے۔ اسی مہینے میں ہدایت ورشد والی کتاب نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ: رمضان کا وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے جو لوگوں کے لئے باعث ہدایت اور حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رمضان کے لئے جنت سال بھر تک مزین اور سنواری جاتی ہے اور جب رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک لطیف اور خوش گوار ہوا چلتی ہے جس کو مثیرہ کہا جاتا ہے، وہ جنتی درختوں کے پتوں اور کنڈیوں کو لگتی ہوئی گذرتی ہے جن سے نہایت سُریلی اور شیریں آواز پیدا ہوتی ہے جس سے بہتر کسی سننے والے نے نہ سنی ہوگی۔ اس وقت حوریں اپنے بالاخانوں سے باہر نکل آتی ہیں، اور آواز دیتی ہیں، کیا کوئی ہے جو خدا سے اس مہینہ میں ہماری درخواست کرے؟ کہ خدا اس کا نکاح ہمارے ساتھ کردے، پھر حوریں جنت کے دربان رضوان سے دریافت کرتی ہیں کہ یہ کون سی رات ہے؟ وہ لبیک کہہ کے ان کو جواب دیتا ہے کہ یہ رمضان کی پہلی رات ہے اس رات میں امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے داروں پر جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رضوان! جنت کے دروازے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے داروں کے لئے کھول دو۔ اور اے جہنم کے داروغہ! دوزخ کے دروازے امت محمدیہ کے روزہ داروں پر بند کردو۔ اور اے جبرئیل تم زمین پر جاؤ اور سرکش شیطانوں کو جکڑ کے سمندر میں ڈال دو تاکہ امت محمدیہ کے روزہ داروں کے روزہ کو خراب نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم فرماتا ہے کہ وہ رمضان کی ہر رات میں تین مرتبہ پکارتا ہے کہ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ میں اس کا سوال پورا کردوں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کرلوں؟ اور کوئی استغفار کرنے والا ہے جس کے گناہوں کو معاف کروں، کوئی ہے جو ایسے کو قرض دے؟ جو غنی ہے اور پورا دینے والا ہے، ظلم کرنے والا نہیں ہے، اور اللہ تعالیٰ روزہ افطار کے وقت لاکھوں ایسے مجرموں کو جو جہنم کے لائق ہوتے ہیں آزاد کردیتا ہے (ترغیب وبیہقی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رمضان کے آنے کی وجہ سے پہلی ہی شب کو سرکش شیاطین اور جنات کو قید کردیا جاتا ہے، اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اور ان میں سے کوئی نہیں کھلا رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، ایک بھی نہیں بند کیا جاتا ہے، اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے بھلائی کرنے والو! آگے بڑھو۔ اور اے برائی کرنے والو پیچھے ہٹو، اور اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات میں آزاد کرتا رہتا ہے۔ (ترمذی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رمضان کا مہینہ غمخواری اور صبر کرنے کا ہے اور صبر کا بدلہ ہی جنت ہے (مشکوٰۃ)۔ حضورؐ فرماتے ہیں جو شخص رمضان کو مکہ میں گذارے اور اس کے روزوں کی بخوبی حفاظت کرے، اور اپنی طاقت بھر قیام بھی کرتا رہے، اس کو دوسری جگہ ایک لاکھ رمضان گذارنے کا ثواب ملتا ہے، اور ہر دن کے بدلہ ایک غلام اور ہر رات کے بدلہ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ (ابن ماجہ)۔ اگر لوگ رمضان کی خوبیوں کو معلوم کرلیں تو سارا سال رمضان ہونے کی آرزو کریں (ابن خزیمہ)۔ رمضان کے فضائل کی بابت بہت سی حدیثیں ہیں، جن کا اگر ذکر کیا جائے تو ایک مستقل کتاب چاہیئے مختصر یہ کہ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اس مہینہ میں نفلی عبادت کے بجالانے کا ثواب اور دنوں کی فرض کے برابر ہے اور ایک فرض کی ادائیگی کے بدلہ میں ستر فرضوں کا ثواب ملتا ہے (بیہقی)۔

رمضان کا روزہ ہر بالغ عاقل مسلم پر فرض عین ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اے ایمان والو! تمہارے اوپر روزہ فرض کیا گیا ہے، جیسے ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

دراصل تمام عبادتوں کا مقصد اصلی یہی تقویٰ ہے، قرآن مجید میں اس تقوے پر بہت زور دیا گیا ہے ــــ فرمایا اور اگر تم صبر کرتے رہو اور پرہیزگار بنے رہو تو یہ کام بڑی ہمت کے ہیں ــــ اور فرمایا اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو تم کو کبھی نقصان نہ پہونچا سکے گا ان کا فریب ــــ اور فرمایا جو شخص خدا سے ڈرتا ہے وہ اس کے لئے نجات کی صورت نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی پہونچا دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا ــــ اور فرمایا اللہ تک پاس نہ ان کے گوشت پہونچتے ہیں اور نہ اُن کے خون ولیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہونچتا ہے (الحج)

تقوے کے تین معنی ہیں (۱) خوف وڈر جیسے وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ (۲) طاعت جیسے يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (۳) دل کو گناہوں سے پاک کرنا جیسے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ اور اس تقوے کے تین درجے ہیں (۱) شرک سے بچنا (۲) بدعت سے بچنا (۳) گناہ صغیرہ سے بچنا۔ ان تینوں کو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور روزے سے تقوے کے تقریباً سب درجے حاصل ہو جاتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ روزہ رکھو تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو رمضان کا روزہ ایمان اور خلوص نیت اور ثواب سمجھ کر اور تشرع کی پابندی کے ساتھ رکھے تو اس کے اگلے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (مشکوٰۃ) روزہ اللہ کے نزدیک اس قدر محبوب ہے کہ روزے دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسند ہے (ابن حبان، مشکوٰۃ)۔ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ (مسلم) روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہا جاتا ہے، اس میں سے قیامت کے دن صرف روزے دار ہی داخل ہونگے! اور جگہ آپ فرماتے ہیں کہ "قرآن" اور "روزہ" قیامت کے دن اپنے صاحب کی سفارش اور شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا، اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور شہوتوں کے پورا کرنے سے روکا ہے، اور قرآن کہے گا میں نے اس کو رات کو سونے سے روک دیا تھا، دونوں اس کے بعد کہیں گے اے ہمارے رب! ہماری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرما۔ تو دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور روزے دار کی مغفرت ہو جائے گی (مشکوٰۃ) حضور اکرمؐ فرماتے ہیں روزہ دوزخ کے لئے ڈھال ہے، کہ وہ جہنم میں نہیں داخل ہوگا (ترغیب)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں روزہ دار کے لئے دو خوشی کے وقت ہیں، ایک خوشی افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری خوشی خدا کی ملاقات کے وقت ہوگی (مشکوٰۃ)، حضورؐ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے (ابن ماجہ، ترغیب) یعنی روزہ رکھنے سے جسم صحیح وسالم تندرست رہتا ہے، جسمانی اور قلبی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاهُ اُمِّیْ وَاَبِیْ وَاُمِّیْ)۔

روزے میں دن بھر بھوکا رہنا پڑتا ہے اور بھوکے رہنے کی وجہ سے بدن تندرست رہتا ہے، مشاہدہ ہے کہ جنگلی ملکوں کے رہنے والے جو محض شکار پر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں، اکثر تین تین چار چار روز تک شکار کے نہ ملنے کی وجہ سے بھوکے رہ جاتے ہیں، لیکن وہ ان آرام طلب آدمیوں سے کہیں زیادہ صحیح اور تندرست رہتے ہیں، جو رات دن پلاؤ قورمہ وغیرہ قیمتی غذائیں کھایا کرتے ہیں اور جو جانتے بھی نہیں کہ بھوک کی تکلیف کیا شے ہے؟ انسان کو زیادہ کھانے سے جتنی بیماریاں ہوتی ہیں ان کا ہزارواں حصہ بھی بھوکا رہنے سے نہیں ہوتی ہیں۔ امریکہ اور فرانس کے ڈاکٹروں نے ۴۰ شب و روز بھوکا رہ کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ سوائے کمزوری کے بھوکا رہنے سے کوئی اور ضرر اس میں نہیں پیدا ہوتا ہے، یہ ایک خدائی قانون ہے کہ جب تک آدمی تکلیفوں سے بھاگتا پھرتا ہے، تکلیف اس کی جان نہیں چھوڑتی، لیکن جو تکلیف کو پیاری چیز بنا لیتا ہے تو ہر طرف اس کے لئے آرام ہی آرام ہے۔ اسلام کی پاکیزہ تعلیم کو اگر نظر غائر سے دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام انسان کو پورا جفاکش بنانا چاہتا ہے، چنانچہ جب مسلمانوں کی ترقی کا زمانہ تھا تو ان کے برابر جفاکش قوم اس پردۂ دنیا پر کوئی دوسری نہ تھی۔ اگلے زمانہ میں مسلمانوں کو عیش وعشرت سے نفرت تھی وہ بھوک کو بھوک اور پیاس کو پیاس نہیں سمجھتے تھے وہ دھوپ کو دھوپ نہیں سمجھتے تھے، وہ کھجور کی گٹھلیاں کھا کر جنگ کرتے اور فائز المرام ہو کر واپس ہوتے، مگر جب سے مسلمانوں نے جفاکشی سے منہ موڑا ہے اقبال رخصت ہو گیا، اور ادبار کی گھنگھور گھٹائیں ان کے اوپر چار و نطرف سے چھا گئیں۔

اسلام کی پاکیزہ تعلیم پر اگر غور کیا جائے تو ہر ایک حکم و رکن میں اتحاد و اتفاق مضمر ہے، کلمہ توحید پڑھ کر ہر شخص بلا امتیاز قوم وملت اسلامی بھائی ہو جاتا ہے اس کو قتل کرنا مارنا بالکل حرام ہو جاتا ہے۔ نماز ہر شخص پر واجب ہے اور بلا امتیاز قوم وشاہ و گدا ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں، اور حج ہر ذی استطاعت شخص پر فرض ہے، اس میں ہر شاہ و گدا وغیرہ ایک ہی لباس ایک سے آواز ایک طرز وطریقہ پر ہوتا ہے، زکوٰۃ بھی اسی لئے ہے کہ آپس میں سلوک حاصل ہو جائے روزہ بھی ہر ذی عقل مسلم انسان پر ضروری ہے خواہ وہ فقیر ہو یا بادشاہ جن لوگوں کو بھوک و پیاس ہی نہیں معلوم کہ بھوک

مسلمانوں کیلئے صُورِ بیداری

از جناب مولوی ابوظفر محمد جعفر صاحب سلیم پرتاب گڈھی مدرسہ دار السلام دہلی

لرزتے تھے کبھی تجھ سے زمین و آسمان مسلم ۔۔۔ ترا وہ رعب وہ شوکت وہ ہیبت ہے کہاں مسلم
توہی تو ساری دنیا میں کبھی تھا حکمراں مسلم ۔۔۔ کہاں ہیں اب تری پہلی سی وہ آزادیاں مسلم
ترا پرچم جماعت در جماعت لہلہاتا تھا ۔۔۔ نظر آتا تھا تو ہی کارواں در کارواں مسلم
تری بابِ جہاں میں یہ دلیری یاد ہے سب کو ۔۔۔ جہاں چاہا بنایا تو نے اپنا آشیاں مسلم
بڑی دقت سے کشتِ قوم سینچی تھی کبھی تو نے ۔۔۔ بہا دیتا تھا اپنے خون کی تو ندیاں مسلم
مٹا کر وہم باطل ڈوب جا تو رنگ وحدت میں ۔۔۔ نظر آئیں گی جب توحید کی نیرنگیاں مسلم
یہ غفلت تابکے؟ فکر رفو درکار ہے تجھ کو ۔۔۔ ترے جامے کی بکھری جا رہی ہیں دھجیاں مسلم
اگر غفلت شعاری سے نہ موڑا تو نے منہ اپنا ۔۔۔ کسی دن مٹ ہی جائے گا ترا نام ونشاں مسلم
نہیں بگڑا ابھی کچھ بھی اگر اب بھی سنبھل جائے ۔۔۔ وہی دیکھے گا پہلی سی تو اپنی خوبیاں مسلم
پڑی ہے قوم ساری شرک وبدعت کی ضلالت میں ۔۔۔ فضائے دہر میں ایسی تری بربادیاں مسلم

نہیں اچھی سلیم خستہ اتنی خود فراموشی
سنا سکتے نہیں خود آج اپنی داستاں مسلم

اور پیاس کس بلا کو کہتے ہیں، ان پر بھی فرض کیا گیا ہے تاکہ وہ بھی معلوم کرلیں کہ بھوک و پیاس کی تکلیف اس کو کہتے ہیں، اور ایسی ہی تکلیف ہر شخص کو ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ بھی دوسروں کو شفقت و مہربانی کی نظر سے دیکھیں گے۔

رمضان شریف کا چاند دیکھ کر پہلی تاریخ کی صبح صادق سے روزہ رکھنا شروع کر دینا چاہئے، اور عید (شوال) کا چاند دیکھ کر روزہ ختم کر دینا چاہئے، اگر بادل وغبار وغیرہ کی وجہ سے چاند نہ نظر آئے، تو شعبان کے ۳۰ دن پورے کرکے روزے رکھنا شروع کر دے جس دن چاند ہونے میں شک ہو جائے اس دن روزہ رکھنا منع ہے، رمضان کے چاند کی بابت ایک عادل مسلمان کی شہادت کافی ہو سکتی ہے، اور عید کے لئے دو عادل مسلمانوں کی گواہی ضروری ہے، رمضان سے دو ایک روز پہلے بطور استقبال کے روزہ رکھنا ناجائز ہے، اور چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللہُ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً (مسلم۔ مشکوٰۃ) یعنی سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے، اور ایک حدیث میں فرمایا کہ سحری کھا کر روزے کے لئے طاقت حاصل کرو مسلمان اور یہود و نصاریٰ کے روزے میں فرق یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ سحری نہیں کھاتے مسلمانوں کو سحری ضرور کھانا چاہئے (مسلم) تاکہ دونوں کے روزوں میں فرق ہو جائے، اور ترمذی میں ہے کہ سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے، اور فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ سحری کرو اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی ہو اور جب آفتاب غروب ہو جائے تو افطار کرنا چاہئے جہاں تک ہو سکے افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہئے، آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ (بخاری و مسلم) ہمیشہ لوگ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار جلدی کرتے رہیں گے، اور حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُھُمْ فِطْرًا (ترمذی) میرے وہ

بندے میرے نزدیک بہت محبوب ہیں، جو افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور افطار کرنا کھجور یا چھوارے سے سنت ہے ورنہ پانی سے۔ فَاِنَّہٗ طَھُوْرٌ۔ اور افطار کرانے والوں کو بہت ثواب ملتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کا روزہ خالصاً لوجہ اللہ اپنی حلال کمائی سے افطار کرایا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور اس کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، اور روزہ رکھنے والے کے برابر اسے بھی ثواب عنایت فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کو حوض کوثر سے پانی پلائے گا جس سے وہ جنت میں داخل ہونے تک میدان حشر میں پیاسا نہ ہوگا، اور اس کے لئے فرشتے تمام مہینے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں، اور لیلۃ القدر میں جبرئیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اگرچہ اس نے ایک کھجور، یا ایک دودھ کے گھونٹ یا پانی کے گھونٹ ہی سے افطار کرایا ہو اور روزے دار کا ثواب اس میں سے کچھ کم نہ ہوگا (ابن خزیمہ) اور افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللہِ اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد) اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھے ذَھَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللہُ (ابوداؤد) افطار کے وقت دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، اور اس وقت اللہ تعالیٰ ہر روز ساٹھ ہزار آدمیوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے، لیکن ایسے مبارک وقت میں بعض ناواقف حقہ تازہ کرتے اور فضول کاموں میں مشغول ہوتے ہیں اور دن بھر غیبت و چغلی وغیرہ میں لگے رہتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ (مشکوٰۃ) جو شخص روزہ کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت اور ضرورت نہیں ہے یعنی ایسا روزہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں ہوتا، آنکھ، کان، دل، دماغ، پیٹ، شرمگاہ، و زبان، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سب کا روزہ ہے کہ ان کو منع شدہ اور حرام کاموں سے بچائیں ورنہ یہ حدیث صادق آئے گی کَمْ مِّنْ قَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ قِیَامِہٖ اِلَّا السَّھَرُ

وَکَمْ مِّنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صِیَامِہٖ اِلَّا الظَّمَاُ (ترغیب ترہیب) بہت سے قیام کرنے والوں کے لئے سوائے جاگنے کے اور کچھ ثواب نہیں ہے، اور بہت سے روزے دار ہیں کہ ان کو سوائے پیاسے اور بھوکے رہنے کے کچھ ثواب نہیں ملتا، اللہ تعالیٰ سب کو تمام فواحش و منہیات سے بچائے (آمین) انہی گناہ کی تخفیف کے لئے صدقہ فطر کو واجب کر دیا گیا ہے کہ نماز عید سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے، ورنہ روزہ معلق رہے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں تو تمام رات عبادت میں گذارتے تھے مگر عشرہ اخیرہ میں بہت زیادہ اہتمام اور خصوصیت سے ذکر الٰہی اور عبادت خداوندی میں مستغرق رہا کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ اَحْیَی اللَّیْلَ کُلَّہٗ وَشَدَّ مِیْزَرَہٗ وَاَیْقَظَ اَھْلَہٗ (بخاری) جس وقت رمضان کا آخر عشرہ داخل ہوتا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے اور عبادت الٰہی میں بسر کرتے اور اپنے اہل و عیال کو جگاتے اور خود بھی کمر بستہ ہو کے عبادت الٰہی کرتے مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ عشرہ اخیرہ میں اس قدر عبادت کرتے کہ دوسرے وقت میں اس قدر نہ کرتے اور اسی عشرہ اخیرہ میں اعتکاف بھی کرتے، اعتکاف کے فضائل حدیثوں میں بہت وارد ہیں، بیہقی میں ہے کہ رمضان کے دن میں اعتکاف کرنے والے کو دو کامل حج اور دو کامل عمرے کا ثواب ملتا ہے اور طبرانی میں ہے کہ ہر دن کے بدلہ میں اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، اعتکاف مسجد میں ہونا چاہئے، سوائے حاجت ضروریہ کے باہر نکلنا جائز نہیں ہے اور معتکف کے لئے رات دن میں کسی وقت بھی عورت سے مباشرت جائز نہیں ہے اور اعتکاف کے لئے روزہ بھی محدثین کے نزدیک شرط نہیں ہے۔

اسی عشرہ اخیرہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس کو لیلۃ القدر یا شب قدر کہا جاتا ہے، اسی رات کی خوبی میں اللہ تعالیٰ نے ایک مکمل صورت نازل فرمائی اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ

یعنی ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور تم کو خبر بھی ہے کہ شب قدر کیا ہے، شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے جس میں فرشتے اور جبرئیل اپنے رب کا حکم لے کر اترتے ہیں، وہ رات سلامتی کی ہے فجر تک۔ اس سورت کا شان نزول تفسیر خازن میں یہ لکھا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے کسی عابد کا قصہ بیان فرمایا کہ وہ تمام رات عبادت کرتا اور دن بھر جہاد کرتا تھا ہزار مہینے تک اسی طرح عبادت میں مشغول رہا، صحابہ کرام کو تعجب لاحق ہوا اور حسرت بھی ہوئی کہ ہماری اتنی عمریں نہیں ہوتیں کہ اس کی حرص کریں (لہٰذا وہ لوگ ہم سے بڑھ جائیں گے اور ان کے زیادہ درجے ہوں گے) تب یہ سورت نازل ہوئی۔ جس میں فضائل امت محمدیہ کا اظہار ہوا اور بتایا کہ جو ہزار مہینے عبادت کرنے کا ثواب ہوگا اس سے بدرجہا زیادہ ایک شب قدر میں عبادت کرنے سے تم کو حاصل ہوگا جو ہر سال رمضان میں آتی اور غروب آفتاب سے صبح صادق تک رہتی ہے، البتہ اس کی تعیین اس مصلحت سے نہیں کی گئی کہ اس کے شوق میں اخیر عشرہ میں خوب عبادت کی جائے۔ تفسیر ابن کثیر و ترغیب میں ہے کہ اس شب مقدس میں جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جم غفیر کو اپنے ساتھ لیکر آفتاب کے غروب ہوتے ہی زمین پر تشریف لاتے ہیں، ان فرشتوں کی تعداد زمین کے سنگریزوں کی گنتی سے بھی زیادہ ہوتی ہے، تمام روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں، مگر بت خانوں، گرجاؤں اور غیر اللہ کی پرستش کی جگہوں میں نہیں جاتے، اسی طرح نجس اور ناپاک جگہ اور وہ گھر جس میں نشہ کی چیز ہو یا نشہ باز شخص یا وہاں بلا ضرورت تصویریں ہوں

وہاں بھی نہیں جاتے، اور کل مسلمان مرد و عورت کے لئے نیک دعاؤں میں ساری رات مشغول رہتے ہیں پھر جبرئیل علیہ السلام نیک بخت لوگوں سے معانقہ کرتے ہیں اس کی ظاہر نشانی یہ ہے کہ خدا کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور دل نرم ہو جائے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں، یہ تمام فرشتے آفتاب طلوع ہونے تک اسی طرح رہتے ہیں، اور اس کے بعد آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان والوں کو خبر دیتے ہیں، وہ زمین والوں کا نام دریافت کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں کیسا ہے؟ زمین والے فرشتے بتاتے ہیں، تو وہ مسلمان موحدین سے خوش ہوتے ہیں اور ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور بدعتیوں سے ناخوش ہوتے ہیں، پھر سب مل کر دن بھر مومن مردوں اور عورتوں کے لئے دعا و استغفار کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں اسی طرح ہر آسمان والوں کو خبر دیتے ہوئے اور دعا کرتے ہوئے سدرۃ المنتہیٰ پر جا پہونچتے ہیں، وہ ان سے دریافت کرتی ہیں پھر جنت متوجہ ہو کے سدرۃ المنتہیٰ سے دریافت کرتی ہے، جنت یہ سن کے کہتی ہے، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى فُلَانَةَ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْهُمْ اِلَيَّ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں

نے ان سب کو بخش دیا، اور قیامت کے دن ان سب کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کروں گا، اسی حدیث میں ہے کہ جو شخص شب قدر میں تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور دوزخ سے نجات پاتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے، ترمذی میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) اگر میں اس رات کو پالوں تو اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کروں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

یہ رات اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی رات ہے یعنی ۲۱ — ۲۳ — ۲۵ — ۲۷ — ۲۹ ان میں سے لاعلی التعیین کوئی رات ضرور ہے، اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس رات میں سکون ہوتا ہے، نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے، نہ زیادہ سردی، آسمان صاف ہوتا ہے، اور اس کی صبح کو آفتاب کی تیز شعاعیں نہیں ہوتیں۔ وغیرہ۔ واللہ اعلم! اللہ تعالیٰ یہ رات ہر مسلمان مرد و عورت کو نصیب فرمائے ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے۔ آمین! ◆ ◆

(نوٹ) اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو رمضان کے، تراویح کے اعتکاف کے، لیلۃ القدر کے، صدقۃ الفطر کے، نماز عید کے، عید کے دن کے جملہ احکام و مسائل بآسانی معلوم ہو جائیں، تو حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کی تصنیف کردہ کتاب صیام محمدی، یہ قیمت تین آنے دفتر اخبار محمدی دہلی سے منگوا لیجئے بغرض تقسیم کے لئے زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو آدھی قیمت پر بھیجی جائیں گی ◆ ◆ منیجر

صدائے اہل حدیث

از جناب مولانا محمد داؤد صاحب ناظم شعبہ اشاعت دار العلوم شکراوہ

روحِ حق اک نہ اک دن ساری دنیا کو دکھا دیں گے	بعون اللہ بزم کفر میں ہل چل مچا دیں گے
رسول اللہ کی طاعت صراط کامیابی ہے	یقیں یہ ہے کہ ہم اس "راہ" پر سب کو لگا دیں گے
اکھاڑیں گے جڑیں خود ساختہ باطل مذاہب کی	کتاب اللہ اور سنت کا ہم ڈنکا بجا دیں گے
تمامی امت اسلام اک "مرکز" پہ آئے گی	بس اب ہم امتیاز رنگ و بو بالکل مٹا دیں گے
حقیقت میں "ترقی" اسوۂ حسنہ میں مضمر ہے	یہی ہتھیار ہے ہم جس سے باطل کو مٹا دیں گے
یقیناً قوم سے بدعات بے دینی، پھر اٹھیں گے	"فدائے دین" ہوا ایسی نئی دنیا بسا دیں گے
مسلمانی سے کیا اک بادشاہی دونوں عالم کی	پیام مدرس حیات جاوداں "سب کو پڑھا دیں گے
مسلماں جب کبھی مایوس ہونگے اس تنگ و دو میں	تو بس ہم "انتم الاعلون" کا نغمہ سنا دیں گے
مسلماں جب سمجھ جائیں گے سراز زندگی اپنا	تو ہاں یکدم میں باطل کے ہی تنکے اڑا دیں گے

الٰہی گر توان جذبات میں جولانیاں دے گا
تو ہم ہر سو ترے احکام کا سکہ بٹھا دیں گے (ان شاء اللہ)

جماعت اہل حدیث کی موت وحیات کا ایک لمحہ فکریہ

یہ مضمون مولانا ابو یحیےٰ صاحب کا غالباً ۱۹۳۹ء ہی میں آیا ہوگا، نمعلوم کیوں اب تک التوا میں رہا ہم اس تاخیر کی معافی چاہتے ہوئے اس کو پیش کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

جناب قمر (المغفور بہ مولانائے قمر بنارسی) کا ایک مضمون بعنوان مذکور اہل حدیث گزٹ دہلی (ماہ نومبر ۱۹۳۸ء) میں شائع ہوا ہے جس کے یہ جملے نہایت درد ناک ہیں:۔

"——— اور اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ جماعت اہل حدیث بجائے ترقی کے مٹ رہی ہے"

"——— ہم ایسے بے وقعت ہوگئے ہیں کہ خود ہماری عزت اپنے ہی افراد میں نہیں"

"——— خدا کی مرضی اسی میں ہے کہ موجودہ جماعت اہل حدیث فنا ہوجائے"

(وغیر ذالک)

یہ امراض ہیں۔

اب اس کا معالجہ یعنی

"ہر شخص اپنے دل میں خدا کا ڈر پیدا کرے اور جو کام کرے خدا کے لئے کرے"

اور اس میں کانفرنس کی ممبری کی بھی تحریک ہے میں عرض کرتا ہوں۔ کہ

نسیمان الشر نکو گفتی

اور اس کے بعد مجمل طور پر (سر دست) اپنا خیال عرض کرتا ہوں۔

پبلک کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔ رہبری اُن میں اصابت فکر پیدا کرتے ہیں، انہیں اہل اسلام علماء سے نامزد کرتے ہیں۔ بظاہر ہماری جماعت کی ابتداء شاہ اسماعیل صاحب شہید کی (ہندوستان میں) انہوں نے عوام میں اصابت فکر پیدا کی مخلصانہ وعظوں اور تنظیم کی، جہاد سے۔ اور ولولۂ عمل پیدا فرمایا، خون شہادت سے۔

شاہ اسماعیل صاحب کے رفقاء نے جہاد بھی کیا، تنظیم بھی کی، مخلصانہ وعظ بھی کئے، اور جماعت منظم بنی رہی۔

اب ان کے اتباع آئے، انہوں نے جہاد چھوڑ دیا مگر مخلصانہ وعظوں کا سلسلہ قائم رکھا۔ اس سے جماعت میں باہمی انسلاک قائم رہا۔

آخر میں (جس دور میں ہم سب گذر رہے ہیں) صرف وعظ رہ گئے۔ مگر مخلصانہ اور دوسری قسم کے اکثر۔ پہلے لوگ فقر وفاقہ کی زندگی میں مست الست، مگر توحید پھیلانے میں نہایت ہوشیار۔ گاؤں بہ گاؤں پھرتے کہ کوئی ان کی کہانی سُنے، لوگ ان کی صورتیں دیکھتے تو مسکین پاتے، ان کا لباس صرف ستر بدن کے لئے کافی ہوتا کسی سے کچھ طلب نہ کرتے، وعظ کیا دعائیں کیں، خود روئے، دوسروں کو تڑپا دیا، چند اہل خیال بن گئے، اور یہ اگلے گاؤں میں پہونچے یہی شغل وحلقے یہاں پیدا کرلئے، وہ اسی طرح اپنا اوقات کا اکثر حصہ ختم کردیتے۔

عوام ان میں خلوص وبے غرضی پاتے اور گرویدۂ توحید ہوجاتے،

لیکن موجودہ دور کے واعظین!

وعظوں کی اجرت پہلے طے کرلیتے ہیں، اور سامعین کے حال کے مطابق نہیں۔ بلکہ اپنے مرتبۂ غلو کے مطابق۔ پیشگی کرایہ منگا لیتے ہیں اور صرف کرایہ نہیں بلکہ بہت زیادہ ——— چنانچہ معلوم ہوا ہے، کہ ایک بڑے عالم اہل حدیث نے گیارہ سو روپیہ ایک تقریر کا وصول فرمایا، الہٰی! اتنا سفر خرچ! نادر لوگی یہ کیفیت!

تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وعظوں سے خوش تو بہت ہوتے ہیں، کہ آخر ان کے سینکڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں، مگر وعظوں کے بعد جب خالی الذہن ہوتے ہیں، تو غریب سر پکڑ کر رونے لگتے ہیں کہ توبہ ہے! اب جلسہ وعظ کا نام نہیں لیں گے، یہ تو تمام جماعت کا تعلیقہ ہوگیا!!!

اب اس رقم کے تصور سے آپس میں جرح وقدح ہوتی ہے کہ یہ تم نے کہا تھا، وہ کہتا ہے آپ نے ایسا چاہا، غیر اولی الحشا ہے میں نے جو منع کیا تھا کہ ہاشمی دروازے پر باندھ تو رہے ہو، اس کا نکل کہاں سے لاؤگے؟ بس باہم بد دلی پیدا ہوتی ہے اور "تنن ھٹ رنجیکمز" کی مصیبت میں گرفتار ہوجاتے ہیں۔

یہ تو ان علمائے فحول کا حال ہے جن کے کندھوں پر ہندوستان کے اہل حدیثوں کی گاڑی کا جوا رکھا گیا ہے (حقیقتاً نہیں بلکہ تصنعاً)

ان کے سوا جس قدر مجلسی واعظین ہیں، ان کی پوزیشن بھی صاف ہے، بس میں بھی آپ کی طرح "——— اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ جماعت اہل حدیث بجائے ترقی کے مٹ رہی ہے۔"

مگر آپ نے اس کا مقدمہ تحریر نہیں فرمایا، غالباً آپ کو میرے مقدمے ہی سے اتفاق ہوگا۔ اگر نہیں۔ تو!!!

یا دکھا دو مجھے تم پاؤں کا ناخن اپنا
یا یہ کہہ دو میرے ناخن سے ہلال اچھا ہے

اب رہا معالجہ ———!

جسے آپ ان لفظوں میں بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"——— ہر شخص اپنے دل میں خدا کا ڈر پیدا کرے جو کام کرے خدا کے لئے کرے"

تو میں عرض کروں گا۔ کہ

"ہر عالم اہل حدیث اپنے دل میں خدا کا ڈر پیدا کرے جو کام کرے خدا کے لئے کرے"

نہ کہ جماعتوں کی اور اپنی حیثیت سے زیادہ معاوضۂ سفر حاصل کرنے کی تگ ودو میں مصروف رہے، علماء وعظ کہیں، اور صرف تھرڈ کلاس کا کرایہ، اور بالکل واقعی زاد راہ وصول کریں۔ مگر وہ بھی اس طرح نہیں۔ کہ مثلاً ایک واعظ دہلی سے علیگڈھ تشریف لے گئے ہیں ایک سفر خرچ انہوں نے دہلی سے علی گڈھ تک واپسی کا وصول فرمایا۔

اس کے بعد؟

اٹاوہ وارد ہوئے، وعظ فرمایا، یہاں سے بھی دہلی تا اٹاوہ واپسی کا خرچ حاصل کیا۔

اس کے بعد؟

کانپور قدم رنجہ فرمایا، ارشاد تذکیر فرمائی، اور دہلی تا کانپور صرف آمد ورفت لے لیا، تا آنکہ پٹنہ پہونچے اور اسی طرح سے دہلی تا بہ آخر مصارف قبول فرمالئے گئے۔

اب چندے سے لیتے ــــــــ ؟

تو لکھنؤ کی رو سے ہر مقام کی دعوت پہلے سے مرتب کر رکھی ہے، ان سب سے بھی اسی طرح زاد راہ کے عنوان سے وصول کرلئے گئے۔

ظاہر ہے کہ یہ نہ دیانتاً حلال ہے نہ جماعت اور ان کی شان کے موافق ہے۔

اگر میری یہ معروضات ناقابل اعتنا ہیں، تو میں اس پر رجوع کے لئے حاضر ہوں۔ ورنہ حضرات واعظین کی اصلاح فرمایئے، کہ آخر پبلک کی ذہنیت کے گرتا دھرتا یہی لوگ ہوسکتے ہیں ــــ

رہی کانفرنس کی ممبری!

میرا جہاں تک خیال ہے، علمائے کرام کی زبان سے کانفرنس کا ذکر خیر صرف مطلع غزل کے لئے ہے، ورنہ کانفرنس کی روئدادوں میں کسی اہل علم کا فہرست چندہ میں نام نظر نہیں آتا۔ آخر ان سے چندہ ساقط کیوں ہے؟ پبلک اگر چار آنے ماہانہ دے سکتی ہے، تو ان ہیروں کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ چندہ نہ دیں! جب کہ اس قسم کے واعظین علماء تمام کے تمام غنی بھی ہیں ؎۱

مگر آہ! میں خوب جانتا ہوں کہ میری اور آپ کی آواز نہ عوام سنیں گے، نہ خواص اس پر توجہ فرمائیں گے۔ کیونکہ ؎

؎۱ عام لوگ سال بھر میں صرف چار آنے دیکر سبکدوش ہوجاتے ہیں، مگر آپ کے مطلوب واعظین حضرات اگر ایک جلسہ میں بھی شرکت کریں تو جلسہ کامیاب ہوجاتا ہے، اور خود ان کا کافی قیمتی وقت صرف ہوتا ہے اور کانفرنس کی طرف سے تو صرف تھرڈ کلاس ہی کا کرایہ ملتا ہے ظاہر ہے کہ اس میں ہم سے تو زیادہ پیسے بھی اٹھ جاتے ہیں اگر مجھ سے پوچھئے تو کانفرنس کو چندے کی ضرورت ہی نہیں ہے، ورنہ کوئی محصل ضرور مقرر کیا جاتا، سکریٹری کا تنخواہ دار عہدہ بھی آج تک التوا میں ہے، تقریباً اٹھارہ سال ہوئے، میں نے چار آنے کی ممبری میں نام لکھایا تھا، اور کئی سال تک بغیر مانگے دیتا رہا وہ وصول کیا گیا اور روئدادوں میں درج ہے، مگر جب سے میں نے سستی کی تب سے دا گرچہ میں دہلی میں ہوں آج تک کسی نے پوچھا بھی نہیں، کہ کیا وجہ ہے؟ (ایڈیٹر)

کام اس سے آپڑا ہے کہ جس کا جہان میں
لیوے نہ کوئی نام ستمگر کہے بغیر

یہ جماعت اگر مٹ گئی تو اس کا مواخذہ ان علماء سے ہوگا جنہوں نے قوت گویائی کو ہدایت کا نہیں بلکہ افزائش دولت کا ذریعہ بنالیا۔

آہ! اسماعیل امانت!! رخصت!!! ؎۲ ہم نے تیری قدر نہ کی۔ ہم نے تنظیم چھوڑی، مرکزیت سے قطع تعلق کیا، خلوص سے کنارہ کشی کی۔ اور آج ہم اصلاح واستحکام باہمی کی بجائے ایک دوسرے پر نقض کررہے ہیں کاش! کوئی مرد خدا اٹھے، جو علماء کو ان کا فرض یاد دلائے ؎ سنبھلنے دے ذرا اے ناامیدی کیا قیامت ہے * کہ دامانِ خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے!

؎۲ بقول مولانائے ابوالوفا صاحب ابقاہ اللہ تعالیٰ

میں مولانائے محترم جناب ...... دوستوں سے اس جرأت کی معافی مانگتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ مبادا یہ حضرات اس صاف گوئی کو سوء ادبی پر محمول نہ فرمائیں۔ مگر

معاف اے ہم نشیں گر آہ کوئی لب پہ آجائے
طبیعت رفتہ رفتہ خوگرِ دردِ جگر ہوگی

کیا کروں؟ کب تک اپنے اس دردِ دل کو چھپاؤں؟ ؎

کتنا چھپایا رازِ محبت نہ چھپ سکا
افسانہ اُن کے عشق کا مشہور ہوگیا

ابھی وقت ہے کہ ان حاملانِ توحید کو درس خلوص دیا جائے، ورنہ اندیشہ ہے کہ یہ سب تقلید اور اس کے بعد رسوم جاہلیت میں پھر نہ گھر جائیں ؎

امید ہے کہ دعا کو درِ قبول ہے
ہونک نہ جائے کہیں آہ بے اثر کی طرح

دعوت عمل تحقیق اور موجودہ تقلید وتحریک کا توازن

رشید اور سعید خالہ زاد بھائی، صاحب علم، اور تحقیقات دینیات مسئلہ مسائل میں دلچسپی رکھنے والے انسان ہیں۔ رشید کے خیالات محققانہ اور سعید کے مقلدانہ خیالات ہیں آج کی صحبت میں سعید بغرض تحقیق مسائل رشید کے پاس آیا ہوا ہے، چونکہ تحریر تقریر ازبس مفید نصیحت آمیز نتیجہ خیز سیدھی سادی مفید خاص وعام ہے، جو صاحب فہم وبصیرت کے لئے اکسیر اعظم اور آب حیات اور تریاق اکبر کا حکم رکھتی ہے، ہدیہ ناظرین، قارئین کرام سپرد قلم ہے ؎

تحقیق کیا ہے صاف صداقت کلام ہے
تشنہ لبوں کے واسطے کوثر کا جام ہے

(۱) سعید۔ بھائی رشید پہلے لوگ نیک ہوں یا بُد، باوجود کم علمی اپنے بڑے بوڑھے بزرگوں کا پاس ادب ملحوظ رکھتے اور اپنے خطا قصور کے قائل ونادم زبانی وعدے وعید اور صوم وصلوٰۃ کے پابند صاف گو حق پسند حامی حق ہوا کرتے تھے۔ کیا وجہ ہے کہ آج اس کا خلاف نظر آرہا ہے؟

رشید۔ بھائی صاحب وہ اگلے زمانے کے لوگ خدا غریق رحمت کرے باوجود کم علمی اپنے دلوں میں خوف کبریائی موت کو پیش نظر اور خاص رضا جوئی خدا کے لئے کرتے تھے وہ بات مفقود بلکہ نابود ہے، الا ماشاء اللہ!

(۲) سعید۔ مگر بھائی صاحب موجودہ زمانے میں تو بہ نسبت سابقہ اسباب ترقی مدرسے مدارس درس وتدریس تحریر وتقریر لیڈری خاکساری لیگی کانگریسی چیخ پکار وغیرہ وغیرہ کا زور وشور اور ہر فریق حمایت اسلام ہمدردی قوم کا دم بھرتا اور تیز رفتاری کے ساتھ خیر خواہی کا وظیفہ رٹتا پڑھتا دکھائی دے رہا ہے، پھر نہیں معلوم کہ بجائے خوف الٰہی کیوں گمراہی جلوہ افروز ہے اور جو دن بھی رات کے بعد آتا ہے تازہ مصیبت کا پیش خیمہ ہی لے کر نمودار ہوتا ہے۔

رشید۔ اس میں کلام نہیں یہ جتنے اوقاف واوصاف وتحریکات لیگی، کانگریسی، خاکساری وغیرہ کا بیان جو آپ نے فرمایا ہے اس میں بعض نیک دل سچے ہمدرد وخیر خواہ قوم وپیرو اسلام بھی ہیں، لیکن ایسے لوگوں کی آواز نقار خانے میں طوطی کی پکار ہے، اور ایسے مبلغ دین فدائے اسلام کے سوا جن لوگوں کا طرز عمل بظاہر باطن صورت سیرت خلاف شان اسلام ہے، خواہ وہ کسی طبقے کسی مذہب وملت کے ہوں، ایسے لوگوں کا وجود قوم اور

(مسلسل)

ہمیں نظر آنے لگے۔ پھر میری طرف نظریں اٹھا کر فرمایا سب سے پہلا کلمہ یہ
کہکر کہ خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت نازل فرمادی۔ اللہ تعالیٰ
کی حمد و ثنا بیان کرو۔ اس کا شکر بجالاؤ۔ اس نے تمہیں بری کردیا۔ میرا رنج
و غم، غصہ و غضب اس وقت اور بھی بڑھ گیا اور میں نے کہا۔ میں اللہ تعالیٰ
کا شکر ادا کرتی ہوں اور صرف اسی کی حمد کرتی ہوں۔ الحمد للہ الحمد للہ۔ میری
والدہ نے فرمایا اٹھو رسول خدا کی ستائش کرو۔ میں نے کہا واللہ! نہ میں
اٹھوں نہ میں حضورؐ کی ستائش کروں نہ تمہاری نہ میرے والد صاحب کی
نہ حضورؐ کے اصحاب کی، میں صرف اپنے رب کی شکر گذار ہوں جس نے
مجھے پاک کردیا اور میری برأت نازل فرمائی۔ تم نے تو سُنا اور کوئی انکار
نہ کیا، نہ اس سے کوئی غیرت کی۔ میرے والد آگے بڑھے اور میری پیشانی
پر بوسہ لیا۔ میں نے کہا اب اس سے پہلے کیا میں آپ کی لڑکی نہ تھی؟ تو
میرے والد نے فرمایا بیٹی جس چیز کا مجھے علم ہی نہ تھا میں اس میں لب
ہلا کر کس آسمان تلے سہارا لیتا اور کس زمین پر چلتا پھرتا؟ اس وقت تو
میری عجیب کیفیت تھی۔ یہاں تک کہ حضورؐ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینا
چاہا لیکن میں نے اسے بھی کھینچ لیا۔ حضورؐ نے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ پڑھکر وہ تازہ وحی ہمیں سُنائی اور اِنَّ الَّذِيْنَ
جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ سے پوری دس آیتیں پڑھ سنائیں۔ پھر
آپ یہاں سے اٹھے مسجد تشریف لیگئے منبر پر چڑھے اور سب کو خطبہ سنایا
اور ان آیتوں کی تلاوت فرمائی راوی کا بیان ہے۔

(۸۰۵) ثُمَّ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ وَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ عُذْرِيْ وَتَلَا
عَلَيْهِمْ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ ذٰلِكَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ
عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ۔ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ
خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ۔ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ۔ وَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ
اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ
وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا
بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ۔ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ۔ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ وَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ رَوَاهُ ابْنُ
مُحَمَّدٍ وَّالْبُخَارِيُّ وَابْنُ هِشَامٍ وَّالتِّرْمِذِيُّ) حضورؐ نے لوگوں کے مجمع
میں منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ کہا میرا عذر بیان فرمایا اور اس بارے میں جو
آیتیں قرآن کی اتری تھیں انھیں پڑھکر سنایا۔ ان کی تلاوت سے پہلے
پھنکارے ہوئے شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی۔ آیتوں کا
ترجمہ یہ ہے جن لوگوں نے اس بہتان کو اٹھایا ہے وہ تم میں سے ہی ہیں
تم اُسے اپنے حق میں بُرا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ ان بہتان
بازوں میں سے ہر ایک اتنا ہی گنہگار ہے جتنا جس کسی نے اس میں حصہ لیا
اس میں سب سے پیش پیش جو ہے اسے تو بہت بڑا عذاب ہوگا۔ (۱) مسلمانو!
جب تمہارے کان میں یہ باطل افواہ پڑی تم نے اسی وقت اپنے والوں
پر نیک ظنی کرکے کیوں نہ کہدیا کہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ (۲) یہ بہتان باز
اگر سچے تھے تو یہ چار گواہ کھڑے کرتے۔ اور جب یہ گواہ نہیں لاسکتے تو یقیناً
خدا کے نزدیک یہ بالکل کذاب ہیں (۳) مسلمانو! اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم
تم پر دنیا آخرت میں نہ ہوتا تو جس بہتان میں تم اوندھے منہ گرے تھے اس پر
تمہیں سخت تر عذاب ہوتا۔ (۴) تم اسے برابر اپنی زبانوں سے بیان کررہے
تھے۔ اور وہ بات کہہ رہے تھے جس سے تم بالکل بے خبر تھے۔ تم تو اسے
ہلکا کام سمجھ رہے تھے لیکن خدا کے نزدیک وہ بہت بڑی بات تھی ۔
(۵) تمہیں تو چاہیے تھا کہ اسے سنتے ہی کہدیتے کہ ہم تو ایسی بات منہ سے
نہیں نکال سکتے معاذ اللہ! یہ تو بہت بڑا طوفان اور بہتان ہے ۔ (۶)
سنو! اللہ تعالیٰ تمہیں وعظ و نصیحت فرمارہا ہے کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو آئندہ
ہرگز ہرگز کبھی بھی ایسی حرکت نہ کرنا۔ (۷) اللہ تعالیٰ پورے علم والا اور کامل
حکمت والا اپنے احکام تمہارے سامنے واضح طور پر بیان فرمارہا ہے۔
(۸) سنو! جن لوگوں کی یہ چاہت ہے کہ مسلمانوں میں بری باتوں کا چرچا

ہو اور برائی پھیلے ان کے لئے دونوں جہان میں الم ناک دردافزا عذاب ہیں
تم محض بے علم ہو اور اللہ تعالیٰ پورے علم والا ہے۔ (۹) اگر تم پر اللہ تعالیٰ
کا فضل و کرم نہ ہوتا (تو تم برباد ہو جاتے) یاد رکھو اللہ تعالیٰ بڑی شفقت والا
اور زبردست مہربانی والا ہے۔ (۱۰)۔ یہ تھا ان آیتوں کا ترجمہ۔

اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ لِیْ وَلَكُمْ
وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِیِّنَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ وَهُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِیْنَ ++++

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکیاونویں جمعہ کا دوسرا خطبہ جس میں عورتوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خطبہ ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ
مَا فِی الْاَرْضِ ۖ وَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ۔ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ
اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُهٗ
وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۔ اَلَّذِیْ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ عِنْدَهٗ اِلَّا
كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِیِّهِ
الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ ۔ الَّذِیْ بُعِثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ
وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالنَّاسُ كَانُوْا فِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
اَجْمَعِیْنَ ۔ اَمَّا بَعْدُ۔

مسلم بھائیو! دل میں ہوک اٹھ رہی ہے۔ کلیجے میں ٹیس ہو رہی ہے۔ آہ!
اس پر تہمت! جس کے لحاف میں اللہ کے رسول پر وحی خدا نازل ہوتی تھی
اس پر بہتان! جس کی گود میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کرتی
ہے اس پر تہمت بدی جسے خود خدا اپنے نبی کے نکاح کے لئے پسند کرتا ہے
اس پر انگشت نمائی جو خدا کے نبی کو سب سے زیادہ عزیز ہے ان پر شرمناک
الزام! جو راتوں اور دنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں ان پر
بدزبانی، جن کی دل دہی ہر وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں، جن
کی نسبت صحابہ کہا کرتے تھے ۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَةٍ + وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ
پاکدامن شرم و حیا والی بھاری بھرکم جس کی طرف کسی برائی کی کوئی شک شبہ
کی کسی طرح نسبت نہیں کی جاسکتی۔ جو کسی کی برائی میں بدی غیبت میں
چغلی میں کبھی حصہ نہیں لیتیں جو عفیفہ ہیں جو دنیا کی چالاکیوں سے بے خبر ہیں۔
جو بھولی اور پاک نفس نیک خو ہیں رضی اللہ عنہا۔

(۸۰۶) برادران! آپ ان دس آیتوں کو سن چکے جو حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا کی برأت میں اتریں۔ میں ان کا ترجمہ بھی آپ کو سنا چکا۔ راوی کا بیان ہے
ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ بِمِسْطَحِ
ابْنِ اُثَاثَةَ وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَّحَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ ۔ وَكَانُوْا مِمَّنْ اَفْصَحَ
بِالْفَاحِشَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ رَوَاهُ ابْنُ هِشَامٍ وَابْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى۔ جب یہ آیتیں اتر چکیں اور حضرت عائشہؓ پاک دامن ثابت
ہو چکیں۔ علام الغیوب خدا نے ان کی پاکیزگی اور منافقوں کی شرارت کا
بیان فرما دیا تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانوں کو جو اس منافق
عبداللہ بن ابی کی باتوں میں آگئے تھے اور ان کی زبان سے بھی ایسی گندی
بات نکلی تھی حد مارنے کا حکم دیا۔ اور حضرت مسطح کو حضرت حسان کو حضرت حمنہ
کو بہتان لگانے کی شرعی سزا دی گئی یعنی ان سب کو اسی اسی کوڑے مارے
گئے۔ یہ حد ان کے لئے پاکیزگی بن گئی اور اب ان کی نسبت برائی کا
کلمہ نکالنا حرام محض ہے۔ پہلے بزرگ تو بدری صحابی ہیں دوسرے دربار

محمدی کے شاعر ہیں۔ تیسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سائلی ہیں رضی اللہ عنہم اجمعین۔

سنو! جب کبھی کوئی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا کہتا تو حضرت عائشہؓ سخت ناراض ہوتیں اور فرماتیں تم انھیں برا کہتے ہو جس نے نعتِ نبوی میں یہ شعر کہا ہے ؎

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِیْ + لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءٌ

یعنی میرے باپ دادے اور میری عزت وجان سب عزتِ رسولؐ پر قربان ہے۔

اور سنئے! اس واقعہ سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت مسطح کے ساتھ سلوک کرتے رہتے تھے چونکہ ایک طرف رشتہ داری تھی دوسری جانب وہ مسکین محتاج تھے لیکن اب آپ نے فرمایا کہ جب اس نے ہمیں یہ دکھ پہنچایا تو واللہ میں اسے ایک کوڑی بھی نہ دونگا اس پر آیت وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنی بزرگی اور وسعت والے مسلمانوں کو اس سے قسم نہ کھانی چاہئے کہ وہ قرابت داروں اور مسکینوں اور راہِ خدا کے مہاجروں سے سلوک و احسان نہ کرینگے انھیں معافی اور چشم پوشی سے کام لینا چاہئے۔ کیا تم خدائے تعالیٰ سے معاف کرانا نہیں چاہتے۔ سنو اللہ خود غفور و رحیم ہے۔ اس آیت کو سنتے ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گردن جھکادی اور جواب دیا کہ وَاللّٰهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا نُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا۔ واللہ میری عین چاہت ہے کہ خدا مجھے بخشے پھر جو انھیں دیا کرتے تھے جاری کر دیا اور فرمایا واللہ میں اب کبھی بھی اسے بند نہ کروں گا بلکہ طبرانی میں ہے کہ آپ جو دیا کرتے تھے اس سے دگنا دینا اب شروع کر دیا۔

مسلمان بھائیو! اس واقعہ میں ہمارے لئے بہت سی عبرتیں ہیں اول تو یہ کہ مسلمانوں کی نسبت ہمیشہ نیک ظنی کرنی چاہئے۔ دوم عورتوں اور بچوں میں عدل اور برابری کرنی چاہئے۔ سوم عورتوں کو پردہ ضروری ہے چہارم پردے کے ساتھ عورتیں اپنی ضروریات کے لئے گھر سے باہر نکل سکتی ہیں پنجم خاوند عورت پر اپنی ناراضگی کا اظہار کر سکتا ہے۔ ششم عورت اپنے ماں باپ کے گھر بھی خاوند کی اجازت سے جائے۔ ہفتم۔ عورتیں اپنے خاوندوں کو اپنی زینت دکھلانے کے لئے زیورات وغیرہ کا استعمال کر سکتی ہیں۔ ہشتم اپنے مال کو ضائع نہ کرنا چاہئے۔ (۹) مال کی حرص کبھی انسان کو سخت پریشانی میں ڈالدیتی ہے۔ (۱۰) مصیبت کے وقت انا للہ پڑھنا چاہئے (۱۱) گرے پڑے مسلمان کی خیرخواہی مسلمان کا فرض ہے۔ (۱۲) مریض کی تیمارداری مسنون ہے (۱۳) مسلمان دوسرے مسلمان کی برائی نہ کرے نہ کسی سے سنے بلکہ جہانتک ہوسکے اس سے رکے اور روکے۔ (۱۴) مسلمان عورتیں اپنے خاوندوں کی خدمت کیلئے میدانِ جہاد میں بھی جاسکتی ہیں۔ (۱۵) خاوند کو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی اور حسنِ معاشرت رکھنی چاہئے (۱۶) کوئی بات پھیل جائے تو اس کی تحقیق و تفتیش میں کوئی حرج نہیں۔ (۱۷) ازواجِ مطہرات کی محبت اولاد کی محبت سے زیادہ صحابہؓ کیا کرتے تھے (۱۸) کسی تہمت کے موقعہ پر تحقیق و تفتیش کرنا اور اس سے کسی یقین تک پہنچنے کی کوشش کرنا نیک لوگوں سے مشورہ کرنا وغیرہ حرام غیبت میں داخل نہیں ؎ (۱۹) جس گناہ کی شرعی حد لگ جائے اس پر پھر عار دلانا حرام ہے وہ حد کفارہ ہو جاتی ہے (۲۰) دشمنوں کے مقابلہ پر دوستوں سے امداد لینا جائز ہے۔ (۲۱) بوقت شہادت حق بات کا اظہار فرض ہے۔ (۲۲) اللہ اور رسول کی حمایت ہر وقت مسلمان کا فرض ہے۔ (۲۳) حضرت عائشہؓ کی ان کے گھرانے کی پاکیزگی اور بزرگی تو اس سے صاف ظاہر ہوری ہے (۲۴) بعض الفاظ جو خلاف واقعہ غصے میں نکل جاتے ہیں ان پر شرعی احکام مرتب نہیں ہوتے۔ (۲۵) فتنوں کو دبانا اور انھیں نہ ابھارنا نشانِ اسلام ہے۔ (۲۶) گو کیسا ہی قریب ہو رشتہ دار ہو لیکن حدیث قرآن کے خلاف روش رکھتا ہو تو اس سے اس کی سرکشی کے مطابق علیحدگی ضروری ہے۔ (۲۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دینے والا آپ کی بیویوں کے خلاف کہنے والا اور ان پر طعن کرنے والا۔ رسول کریم کی توہین کرنے والا واجب القتل ہے (۲۸) اہلِ مصیبت کی تعزیت کرنا انھیں دلاسا دینا اسلامی رکن ہے۔ (۲۹) یہ بھی معلوم ہوا کہ بوقتِ مصلحت کسی کی تعریف اس کے سامنے کرنا بھی جائز ہے۔ (۳۰) گناہ کا اقرار اور پھر اس سے رجوع و توبہ انسان پر رب کی رحمت کو برسا دیتا ہے اور اس کے گناہ معاف کرا دیتا ہے۔ گنہگاروں کو توبہ کی طرف مائل کرنا چاہئے اور انھیں امید مغفرت دلانی چاہئے تاکہ مایوس نہ ہو جائیں (۳۱) بوقتِ مصلحت اپنی پاکیزگی کا بیان بھی ضروری ہے (۳۲) رب کی نعمت پر اس کی حمد و ثنا بیان کرنی چاہئے۔

؎ اس مسئلہ پر مولف صاحب کا ایک مستقل رسالہ بنام مقالۂ محمدی ہے ۱۲

(۳۳) خوشی کے وقت مسکرانا خوشی ظاہر کرنا بلکہ ہنسنا بھی شرعاً عیب کی بات نہیں۔ (۳۴) بچے اپنے ماں باپ پر عورتیں اپنے خاوندوں پر لاڈ بھی کر سکتی ہیں۔ ان کے ناز اٹھانے بھی مشروع ہیں (۳۵) اہم امور میں اور گھبراہٹ کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ (۳۶) ہر مسلمان کو عقیدہ رکھنا چاہئے کہ سختی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔ تکلیف کتنی ہی بوجھل اور سخت کیوں نہ ہو؟ لیکن کشائش اور رحمت کی امید رکھنی چاہئے مایوسی کفر ہے (۳۷) راہ خدا کا خرچ بند نہ کرنا چاہئے گو اس شخص سے ہمیں کوئی دنیوی تکلیف بھی پہنچ جائے (۳۸) یہ بھی یاد رہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر انبیاء پر دنیا میں مصیبتیں اور بلائیں آتی رہی ہیں۔ (۳۹) اس سب سے بڑھ کر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہ تھے ورنہ پچاس دنوں تک مسلمان اس کرب و بلا میں اس مصیبت و تکلیف میں مبتلا نہ رہتے۔ نہ آپ مشورے لیتے نہ صدیقہؓ سے باز پرس کرتے نہ صدیقہؓ کو اس پریشانی میں گھلنے دیتے۔ سچ فرمایا رب العالمین نے اپنی کتاب عظیم میں لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ زمین و آسمان والوں میں بجز ذات باری کے کوئی غیب جاننے والا نہیں۔ شرح فقہ اکبر حنفی مذہب کی عقیدہ کی کتاب میں بھی یہی ہے صَرَّحَ عُلَمَاؤُنَا بِالتَّکْفِیْرِ بِاِعْتِقَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْلَمُ الْغَیْبَ یعنی حنفی مذہب کے علماء نے کھلے لفظوں میں اسے کافر کہا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے۔ چالیسواں فائدہ اس حدیث کا یہ ہے کہ پریشانیوں تباہ حالیوں، دشمنوں کی چڑھائیوں اور اپنی کمزوریوں کے وقت انسان کیلئے بہترین دعا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ہے اس دعا کو بکثرت پڑھے۔ یہی دعا ہے جسے خلیل خدا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں ڈالے جانے کے وقت پڑھی تھی۔ یہی دعا ہے جسے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے اوپر تہمت لگنے کے وقت پڑھی تھی۔ یہی دعا ہے جسے صحابہؓ نے اس جنگ کے وقت پڑھی تھی جبکہ اہل کتاب اور مشرکین نے مل جل کر مدینہ شریف پر چڑھائی کی تھی جسے جنگ احزاب اور جنگ خندق کہا جاتا ہے۔ ان تینوں موقعوں پر رب کی مدد کا سایہ ان کے سروں پر ہو گیا۔ آگ باغ بن گئی، تہمت عصمت بن گئی کمزوری طاقت سے بدل گئی۔ شکست کے عوض فتح نصیب ہوئی پس آؤ ہم بھی کہیں:۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔ اٰمِیْنَ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باونویں جمعہ کا پہلا خطبہ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹھ خطبے ہیں۔

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ اَحْمَدُہٗ وَاَسْتَعِیْنُہٗ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ مه اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُسْتَوْجِبِ لِکُلِّ کَمَالٍ الْمَنْعُوْتِ بِکُلِّ تَعْظِیْمٍ وَّجَمَالٍ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ جَمَعَ کُلَّ خَلْقٍ وَّ خُلُقٍ فَاسْتَوٰی عَلٰی اَکْمَلِ الْاَحْوَالِ وَاخْتَصَّ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ فِی الْاَقْوَالِ وَعَلٰی مَنِ اغْتَنَمَ التَّاَسِّیَ بِہٖ فِی التَّخَلُّقِ بِاَخْلَاقِہٖ وَ تَمَامِ ھِمَّۃِ الْاِحْسَانِ مِنَ الْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ وَالتَّابِعِیْنَ لَھُمْ عَلٰی مَمَرِّ الزَّمَانِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بِالتَّحْقِیْقِ وَالْاِیْقَانِ شَھَادَۃً

مه قد خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ بہذہ الالفاظ المبارکۃ کما رواہ القاضی ابوبکر الباقلانی فی کتابہ اعجاز القرآن ۱۲۔ منہ

مذہب کے لئے زہر قاتل ہے۔ اوران کی یہ سب چیخ پکار
تیز رفتاری شورہ شاری شیخ چلی کی کہانی اوران کی زبان
درازی نقش برآب صدا بصحرا ہے۔ اور ایسے لوگوں کی یہ
ظاہرداری حمایت ہمدردی رحم وکرم دعائے بزعم خود جو
قوم اور مذہب وملت کا اظہار ہورہا ہے، اس کو اگر آپ
نظر غور سے ملاحظہ فرمائیں گے، تو آپ کو معلوم ہوجائے گا
کہ یہ سب کچھ ان کی اپنی کچھ نہ کچھ ذاتی وجاہتی خودغرضی
مطلب برآری کے تحت ہے۔ جس کا معائنہ اختصاراً چند
جامع سیدھے سادے الفاظ میں فرماسکتے ہیں جس سے
آپ کو حق ناحق جھوٹ سچ کا حال معلوم ہوجائے گا پہلے
آپ ہر طبقے کے ہر فریق کو بغیر امتیاز مذہب وملت ان کے
عقائد واغراض ومقاصد رنگ ڈھنگ چال چلن طرق
عمل کا مقابلہ آپ اسلامی کسوٹی پر کس کر دیکھیں اگر ان
کا طرز عمل ظاہر باطن صورت سیرت موافق شارع اسلام
ہے تو تحصیل حاصل چشم ما روشن دل ما شاد، ورنہ چنیں
خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند کا مضمون ہے۔ اور بقول شاعر

جب کہ اندھے ہیں خود پیر ومرشد
رہبری کیا کریں اندھے گھرانے والے

بس جب کہ خود ماہ دولت کی یہ حالت ہے، اوراس پر
طرفہ تماشا اوراس دانائی پر قوم کو بھی دعوت شرک دینا،
گویا قوم کو خودکشی کی دعوت دینا اور ان کے جان ومال
ایمان واسلام کو بھی بربادی کا مشورہ دینا ہے اور یوں
دنیا کسی وقت بھی بیوقوف لوگوں سے خالی نہیں، وہ بھی
ہر پکار ہر آواز پر لبیک وسعدیک کہتے ہوئے سرجانی مالی
ایمانی قربانی کے لئے سربسجود ہیں۔ اللہ رحم فرمائے آمین
اوراس نوایجاد دنیا زاد طبقہ میں عنایت اللہ مشرقی بانی تحریک
خاکساران کے ناپاک گندے خیالات دل خراش اقوال
سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلام کا دوست
نما دشمن اور خود مسلم نما کافر ہے، اور یہ دشمن اسلام پردہ
اسلام میں رہ کر خصوصاً اسلام کی بیخ کنی کو اپنا فرض منصبی
سمجھتا ہے، بس ؎

خود غرض نفس پرست ہیں یہ شکاری بنکے
خون خوار ہے پیاس اپنی بجھانے والے

اس جگہ اس سب کی کچھ تفصیل کردینا بھی مناسب معلوم
ہوتا ہے وہ یہ کہ اس طبقے کے جو لوگ اسلام سے جاہل
اور غیر اسلامی عقائد واعمال وافعال کے مشابہ ہونے
کے باوجود محض قومی مذہبی نام نہاد تعلق کی وجہ سے
دینی دنیوی ترقی اور سیاسی حقوق اور مادی غلبے کے
لئے جدوجہد کرنے کے لئے اٹھتے ہیں ان کو بھی مسلمانوں
کو دھوکا نہ کھانا چاہئے کیونکہ ان کی سیاسی تحریک کی
تعلیم وتحریک سے مسلمان اپنی حقیقی منزل مقصود کو کبھی
نہیں پہونچ سکتے۔ ایسے لوگ ملت اسلام کے قائد بننے
کے ہرگز اہل نہیں، بلکہ اس کے مستحق ہیں کہ پہلے ان
کے سامنے اسلام پیش کیا جائے، اور جب تک یہ قولاً
فعلاً عملاً ایمان لاکر واقعی احکام اسلام کے آگے سر نہ
جھکادیں، ان کو قیادت تو درکنار ملت کی صف آخر میں
بھی بمشکل کھڑا ہونے کی جگہ دی جاسکتی ہے اور جو لوگ
بھی کسی مصلحت یا کسی کمزوری کی بنا پر ان طبقوں میں
سے کسی طبقہ کا ساتھ دیں گے، وہ آخر کار اپنے دین و
ایمان جان ومال کو ضرور خطرے میں ڈال دیں گے،
کیونکہ بقول شاعر ؎

بنے آج جو گلہ باں ہیں ہمارے
یہ ہیں آدمی آدمی خوار سارے

اور سونے پر سہاگہ ؎

بیاں کیا ہو اس بزم شوریدہ کا احوال
جہاں گھر کے صوفی ہوں اور گھر کے قوال

(۳) سعیدہ۔ خیر بھائی صاحب ایسے ناگفتہ بہ حالات
اور دل ہلکن حیرت زدہ واقعات کو تو کسی تاریک گڑھے
ہی میں دفن کردینا چاہئے، لیکن اس وقت آپ کی
طول کلامی سے بہت کچھ لطف اور معلومات کا انکشاف
ہوگیا۔ جزاک اللہ! مگر میرا جو اصلی مقصود اس وقت آپ
کے پاس آنے کا ہے وہ بہت ہی اہم ہے اور جس کو پیش
کرتے ہوئے بھی حیا دامنگیر ہوتی ہے، لیکن مجبوری اور شک
شبہ کا دور کرنا بھی ضروری ہے، اور وہی مثل ہے ؎

اگر منہ سے کچھ بولوں مزہ الفت کا جاتا ہے
اگر خاموش رہتا ہوں کلیجہ منہ کو آتا ہے

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل کا مقام ہے۔ اگر اجازت ہو بیاں کروں
رشید۔ مسئلہ مسائل تحقیقات دینیات میں شرم و
حیا کا کیا پاس لحاظ، بلکہ یہ تو شان اسلام اور نشان
دین وایمان ہے آپ کو جو کچھ بھی شک شبہ ہو وہ بلا پس
وپیش بے تکلف شوق سے بیان فرمائیں، انشاء اللہ یہ ناچیز
تا بہ امکان آپ کو تسلی بخش جواب دے گا۔

(۴) سعیدہ۔ آج کا روزنہ ایک پرچہ اخبار محمدی نظر سے
گذرا جس کے صفحہ ۳ پر ایک جلی قلم سرخی دکھائی دی وہ
یہ کہ "حنفی مذہب فقہ کی کتابوں پر حنفیوں کا ریمارک"
اس سرخی کے نیچے تحریر ہے، کہ دہلی سے حنفیوں کے بہت
سے رسالے نکلتے ہیں ان میں ایک رسالہ "شاہجہاں"
ہے، جو نیم مذہبی رسالہ ہے۔ یکم نومبر ۱۹۳۸ء کے رسالہ میں
سب سے پہلے ایک مضمون تقریباً تین صفحہ کا ہے جس کی
سرخی ہے "بہشتی زیور کی غلطیاں" مضمون نگار صاحب کا
نام "مرزا اعظم بیگ چغتائی بی اے۔ ایل ایل بی علیگ"
ہے جن کا فوٹو بھی رسالہ میں ہے اور جن کے نام کے
ساتھ "مجتہد اعظم" اور "علامہ" کا لقب بھی ہے اس مضمون
کی ایڈیٹر صاحب بہت تعریف لکھتے ہیں، اور اسے بہت
خوب ابھارا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ اول مضمون نگار صاحب
بہشتی زیور اوراس کے مصنف پر ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے
صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں، یہ بہشتی زیور کے مصنف کی دراصل
اس میں کوئی خطا نہیں، بلکہ ساری خطا درمختار کی ہے
جس کے مصنفوں نے اسلام کے احکام کو جوتوں سے روند
کر پامال کیا ہے، اور بہشتی زیور کے مصنف نے اسی ناپاک
کتاب کا حوالہ دیا ہے؟ پھر صفحہ ۴ میں لکھتے ہیں یہ واقعہ یہ
ہے کہ ہندوستان کا بڑے سے بڑا مولوی سوائے فقہ کی
غلط سلط کتابوں کا حافظ ہونے کے احادیث رسول سے
قطعی نابلد رہتا ہے طریقۂ تعلیم ہی ایسا ہے، اوراسی وجہ سے
وہ فقہی اسلام سوز حرکات کو مغالطہ میں اسلام سمجھے
ہوئے ہیں۔ (یکم نومبر ۱۹۳۸ء) بس بھائی رشید صاحب جب
سے یہ مضمون دیکھا ہے، اس وقت سے یہ کیفیت ہے کہ

خون کے قطرے نکلتے ہیں لہو روتا ہوں میں
اللہ اللہ خون دل سے آج منہ دھوتا ہوں میں

اس وقت سوائے اس کے کیا عرض کروں ؎

کیا حسرت غم کروں کہ جگر منہ کو آئے ہے
دم رک رہا ہے جی مرا بیٹھا سا جائے ہے

آہ! میرا تو اس وقت ندامت وخجالت کے سبب لہو پسینہ ایک
ہو رہا ہے، وجہ یہ کہ یہ کوئی معمولی کم درجے بات تو ہے نہیں
جو رو دھو کر صبر کرلیا جائے، بلکہ یہ تو ایک نہایت اہم

جگر خراش کر توڑ رہی ہے۔ وہاں مسئلہ اور خصوصاً مذہب حنفی
کا حسب العین نہ ہب سباب دین و ایمان بہتر از جان ہے
نقاب مسئلہ ہے، لیکن آہ بے ہر چہار طرف مذہب حنفی سنت
جماعت سنت جماعت کی (باقی) چیخ پکار اور اسی کا گیت
گایا اور اسی کا کلام بھرا جا رہا ہے، اور بجائے قرآن و حدیث
انہیں کتب فقہ پر ہمارے مذہب حنفی کی موت و حیات کا
دارومدار اور اسی چمن کے ہم سب خوشہ چیں یا بند و پیرو
ہیں، اور طرفہ تحفہ یہ کہ خود ہمارے ہی گھر کا بھیدی لنکا
ڈھا رہا اور اس چمن کی جڑ بنیاد کو کھوکھلا تا پیروں تلے کچلتا
چلا جا رہا ہے، اور ہم سب دم بخود حیران ہیں اور کیا سچ
مچ ہم لوگ بقول علامہ اعظم بیگ صاحب لکیر کے فقیر
سوائے کتب فقہ قرآن و حدیث سے ایسے ہی نابلد بے خبر
محض ہیں، جو خاموش بیٹھے یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں اور
ہنوز کوئی جواب تسلی بخش دیکھنے میں نہیں آیا۔ حالانکہ ہم
خود اور ہمارے پیش رو، بڑے بوڑھے آبا و اجداد اسی گھاٹ
اترگئے اور اترتے چلے جا رہے ہیں اور اتنا اندھیر کہ اس کی
کوئی تفتیش تحقیق نہیں، اور کیا ہمارے لئے یہ جائے شرم
اور ڈوب مرنے کا مقام نہیں کہ فقہ کی زبردست چوٹی کی
خاص کتاب درمختار کی یہ گت، یہ حالت کہ علانیہ بیباکانہ
تردید و تذلیل کی جائے اور ہمارے کان آنکھ پر سکوت مہر
لگ جائے، اس سکوت و خاموشی سے تو یہی صاف طور
پر معلوم ہوتا ہے کہ ضرور کچھ دال میں کالا کالا ہے بس بھائی
رشید میری تو بخدا اس وقت یہ حالت ہے کہ ؎

طاقت نہیں ہے نام کو صبر و قرار کی
مرجائے موت ہوتی اگر اختیار کی

بس آپ سے التجا ہے کہ آپ مجھے اس واقعہ بالا مرزا صاحب
او مذہب احناف کی حقیقت حال کا خلاصہ کچھ سیدھے
سادے پیرائے میں تسکین بخش جواب سے مطمئن فرما کر
ماجور من اللہ ہوں۔

رشید۔ آہ میاں سعید کیا آپکی آنکھ آج ۱۳۰۰ برس
بعد کھلی، تاہم غنیمت کہ بہت جلد کھلی اور وقت سے پہلے
کھلی، آپ کا بیان کردہ واقعہ علامہ اعظم بیگ صاحب قبلہ
ایک سبق آموز عبرت خیز واقعہ ہے، اور وہ جو کچھ لکھتے ہیں
صحیح لکھتے ہیں، بلکہ ماہرین فن کے مطابق بہت کم لکھتے
ہیں، کیونکہ یہ واقعہ آج کوئی نیا اور انوکھا واقعہ نہیں ہے
اگر آپ اس کی پوری تحقیق تفتیش فرمائیں گے تو آپ کو
اس سے بھی کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر ایسے ایسے واقعات
نظر آئیں گے کہ جن کو دیکھ سن کر آپ حیران بھی ہو جائیں
گے، اس میں کلام نہیں کہ بعض لوگ مذہب احناف میں
بھی منصف مزاج حق پسند خدا پرست ایسے بھی گذرے
ہیں اور اب بھی شاذ و نادر موجود ہیں جو حامی حق فرمان
خدا اور فرمان رسول ؐ کے سامنے کسی کے قیاس و رائے
کو جگہ نہیں دیتے، اور دینی مذہبی معاملات میں کسی کی
پرواہ اور رعایت نہیں کیا کرتے۔ آپ کا سوال تحقیق طلب
مذہب حنفیت کی اصلیت تو پہلے آپ ایک مثال سے
سمجھنے کی کوشش کریں۔ اس مذہب کی مثال مثل شمال
یعنی شہد کی مکھیوں کے چھتے کی سی مثال ہے کہ وہ
اسی میں پیدا ہوتی ہیں اور اسی میں جیتی اور مرتی اور کھیتی
رہتی ہیں، تاہم مزید برآں آپ کے لئے بھی آپ کا بیان
کردہ واقعہ اعظم بیگ صاحب بھی کیا کم ہے، یہی کافی
شافی ہے، جس کا خلاصہ یہ کہ اسلام ایک مکمل بلکہ اکمل
مذہب ہے، اس میں کوئی نئی بات جوڑ توڑ کر پیوند
پیوندکاری کی نہ تو گنجائش ہے، نہ ضرورت۔ اسلام نے
تمام ضروریات کا حل پیدا کر دیا ہے، اور کسی چیز کو باقی
نہیں چھوڑا، اسلام کے تمام اصول نہایت سادہ اور
واضح ہیں، جن کے سمجھنے کے لئے کسی دقیق نگاہ کی ضرورت
نہیں، اس کے سوا جو نئی نئی چیزیں پیدا کی گئیں، یا پیدا
کی جا رہی ہیں، یا پیدا ہوں گی اگر وہ مطابق اسلام ہیں،
تحصیل حاصل چشم ماروشن دل ماشاد۔ اور اگر وہ
احکام اسلام کے خلاف ہیں تو اہل اسلام کو نہ ان کی
حاجت نہ ضرورت، اور نہ کسی مسلمان کو ان خلاف باتوں
کے ماننے کی جو خلاف اسلام ہوں اجازت، بلکہ مناہی
اور سخت مناہی کا حکم ہے ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم
کہ بامن ہرچہ کرد آن آشنا کرد

(۵) سعید۔ بھائی صاحب صاف بات تو یہ ہے
کہ ہم کو آج تک ایسی باتیں سننے سنانے کا اتفاق ہی
نہیں ہوا، اور نہ ہم نے کچھ اس طرف توجہ کی، اور ایسی
تحقیقات سے ہمارے کان ہمیشہ نا آشنا ہی رہے،
اور اس وقت جو کچھ آپ نے فرمایا، مگر میں چاہتا ہوں کہ
آپ میرے لئے ایک ایسا پر اثر آسان سیدھا سادا
صاف ستھرا نسخہ تجویز کریں جو تمام جسمانی اور روحانی امراض
کے لئے صحت بخش ثابت ہو، اور جو میرے لئے اور میرے
دیگر زیادہ برادران بے خبر کے لئے جامع صفات ہو۔

رشید۔ چونکہ آپ ایک ہولناک پر خطر ناگزیر دشوار
منزل سے گذر کر ایک پُر بہار خوش گوار صحت بخش دل کشا
راحت افزا منزل کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں جس کی
اصلی حقیقت تفصیلات کی محتاج ہے، اور وقت کم ہے
اس لئے اختصاراً بطور نمونہ ایک صحت بخش نایاب نسخہ
پیش کرتا ہوں، جو آپ کے اور آپ کے برادران کے لئے
انشاء اللہ کافی شافی ہوگا (وھو ھذا) عقل مند آدمی
کو چاہئے کہ قدم اٹھانے سے پہلے غور و فکر کے بعد اپنی
منزل مقصود معین کرلے، اور مطلوبہ منزل کی طرف پیش
قدمی کرنے کے لئے وہ راستہ اختیار کرے جو یقیناً راہ راست
ہو، اس واسطے سر دست میری رائے ہے کہ آپ چند
کتب رسائل تصانیف و تراجم مولوی محمد صاحب مرحوم
کا مطالعہ کریں۔ مثلاً طریق محمدی۔ سیف محمدی۔ امام
محمدی۔ عقائد محمدی۔ دلائل محمدی وغیرہ اور دوران مطالعہ
میں صواب کو خطا سے ممیز و ممتاز کرتے چلے جائیں، جو کچھ
صواب نظر آئے اسے قبول کریں اور جس چیز میں خطا پائیں
اس کو واضح طور پر بتادیں کہ اس خطا کو جو آپ یا آپ کا
اور کوئی ہم خیال (گو یا یہ عام چیلنج ہے) خطا سمجھیں
آیا وہ کتاب اللہ کے خلاف ہے، سنت رسول اللہ ؐ کے
خلاف ہے یا عقل کے خلاف ہے اور اس توضیح سے
خاکسار کو بھی نظر ثانی کا موقع دیں، اگر واقعی کوئی خطا ہو
تو وہ شکریہ کے ساتھ مان لی جائے گی، اور بعد میں ہم
اور آپ ایک صحیح نتیجہ پر پہونچ سکیں گے۔

(۶) سعید۔ مرحبا، بارک اللہ، میں انشاء اللہ آج
ہی تعمیل حکم بجا لاتا ہوں لیکن میں تکلیف دہی کی معافی چاہتا
ہوا اس بات کا خواہش مند ہوں اور آپ کی زبانی بھی
مولانا محمد صاحب مرحوم کے کچھ اوصاف حمیدہ سننے کا
آرزومند ہوں، کیونکہ ہم کو تو آج تک ایسے محقق لوگوں کی
صحبت ہی نصیب نہ ہوئی اور نہ ان کے کتب تراجم وغیرہ
دیکھنا نصیب ہوئے، بلکہ ہم کو تو ایسی صحبت اور ایسی کتب
دیکھنے سننے سے بھی ممانعت اور سخت مخالفت کا درس

دیا جاتا ہے جو آج تک جاری تھا، اور ہماری آنکھوں و عقل پر غفلت کا نقاب پڑا ہوا تھا، یہ بھی خوبیٔ قسمت تھی جو آج میاں بشیر کے یہاں جانے کا اتفاق ہوا، اور انہیں کے ہاں یہ اخبار محمدی عمر میں پہلی بار نظر سے گذرا جس کا رونا اوپر کے واقعے علامہ اعظم بیگ صاحب کے الفاظ میں رو چکا ہوں۔ اور دراصل اس وقت یہی واقعہ مجھے آپ تک کھینچ لایا ہے، بارے الحمد للہ کچھ تسلی ہوئی اور حق ناحق کا وہ راز جو آج تک نظر سے اوجھل تھا، افشائے راز ہوا۔ اور امید ہے کہ ایسے بزرگان دین کے حالات سننے سے مزید اطمینان ہو جائے گا۔

رشید۔ حق تو یہ ہے کہ علامہ محمد صاحب مرحوم خدا غریق رحمت کرے، نور اللہ مرقدہٗ۔ ایک السا باکمال نبض شناس ماہر فن شخص گذرا ہے کہ باید و شاید جس نے ایک مہلک مرض اور وہ تباہ کن بیماری جس کی ایجاد وایزاد آٹھ نو سو برس سے چلی آتی ہے اور جس میں ہر ایک خاص و عام گرفتار بلا ہیں، اور بطور وراثت ترکہ بنتی چلی آ رہی ہے، اس مہلک مرض کے دفعیہ کے لئے ایسے ایسے نایاب مجربات لاجواب بے مثال نسخے ساری دنیا کے سامنے علی الاعلان بے نقاب پیش کئے جو کوئی حکیم، کوئی ڈاکٹر، کوئی فلاطون زمان، اور کوئی فلاسفر پیش نہیں کر سکتا، اور جس کی صحت کامیابی کی ساری دنیا سوائے چند نو۔۔۔ باطل پرست ہٹ دھرم ضدی متعصب لوگوں کے سب قائل اور معترف ہیں۔ بقول شاعر ؎

آنکھ والا اس کے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

اور سچ تو یہ ہے ؎

سچے عالم تھے وہ حق بات بتانے والے
راز مخفی تھے وہ لوگوں کو جتانے والے
شرک و بدعات کو دنیا سے مٹانے والے
سکہ توحید کا ہر دل پہ بٹھانے والے
آہ! قبر کی آغوش میں آرام سے سونے والے
سبھی روتے ہیں تری یاد میں رونے والے

آہ مولانا محمد!

گئے ہو دے کے اپنا داغ ہم کو
خدا جنت کا بخشے باغ تم کو

اور زیادہ تر مسرت اس وقت اس خوش خبری سے ہوئی کہ حامیان دین بزرگان قوم قدر دان علم و عمل نے خصوصاً شرفائے دہلی نے ۵ار جون ۱۹۴۱ء سے اخبار محمدی کا اجراء زیر اہتمام ایڈیٹر جناب مولانا مولوی سید تعزیلط احمد صاحب کر دیا ہے، فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اور خدا کی شان کہ حضرت مولانا محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ وقت روانگی سفر آخرت ایک ایسا لاجواب اور بے مثال نسخہ لکھ گئے کہ ساری دنیا کے مقلدین کو بزور قلم مع دلائل و براہین قاطعہ ساکت کر کے لاجواب اور خود بفرمان ائمہ کرام مقلدین کا غیر مقلد ہونا بھی ثابت کر گئے جس کا صحیح جواب رہتی دنیا تک کسی کے پاس نہیں ؎

کھل گئی خلق پہ حسن بیانی تیری
تری تحریر کو سمجھے ہیں نشانی تیری

اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بھی آپ کی بہت بڑی خوش قسمتی خوش نصیبی کی ایک بین دلیل ہے، جو آپ کے حسب منشا گویا الہامی غیب سے آپ کی گونہ تشفی کا سامان ظاہر ہوا۔ دیکھو اخبار محمدی ۵ار جون ۱۹۴۱ء صفحہ ۳۔ پس اس اخبار کو بھی جلد منگاؤ، اور اس کے مستقل خریدار بن جاؤ۔ اور دیگر برادران کو بھی ترغیب طلبی کتب و اخبار کے لئے مجبور کرو۔

(۷) سعید۔ بھائی رشید یہ تو واقعی میری خوش قسمتی ہے، زہے نصیب جو آپ کی زبان سے یہ نوید جاوید سننے میں آئی۔ انشاء اللہ آج سے میں اس اخبار محمدی کا بخت خریدار اور چند کتب و رسائل طلب کرتا اور ان پر عمل پیرا ہوتا ہوں، ہر چند کہ اس وقت آپ کو تکلیف تو بہت ہوئی اور وقت بھی زیادہ گذرا جس کی معافی چاہتا ہوں، مگر اس وقت سعود کی یہ ساعت یہ صحبت یہ گھڑی جس کا ایک ایک لمحہ ایک ایک لحظہ نور ہدایت اور ایک ایک صحت بخش نسخہ جس کی بدولت ایک مریض نہیں بلکہ جیتی دنیا فیضیاب و کامیاب ہوتی رہے گی، اور اگر وہ اس مجرب نسخے کو باقاعدہ عمل میں لائیں گے تو انشاء اللہ ضرور شفا پائیں گے، چونکہ میں ایک پرانا بیمار اور مہلک مرض آبائی تقلید کا شکار تھا اور اسی طرح وہ چار دس بیس ہزار نہیں بلکہ ان گنت و بے شمار مخلوق خدا ان مہلک امراض شرک و بدعات کفر و الحاد میں گرفتار بلا ہیں، اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ جو لوگ اس نسخہ کے موجد پاس شدہ ہیں، ان کا طرز عمل دستور العمل ان کا مسلک آپ کی زبانی معلوم ہو جائے تو عین مہربانی۔ جو میرے لئے اور میرے ہم خیال دیگر خاص و عام برادران اسلام کے لئے زیادہ مفید ہوگا۔

رشید۔ بھائی سعید آپ میری تکلیف اور وقت کا خیال نہ فرمائیں، اور جو کچھ آپ کو دریافت کرنا ہے، وہ بے تکلف بیان کریں، اور اس وقت کی صحبت کو غنیمت اور خدا کی رحمت سمجھیں، کبھی ہم بھی آپ کی طرح اس مرض میں گرفتار تھے، اور شبہات مرض کا اظہار کرتے ہوئے جھجکتے شرماتے تھے، خدا بھلا کرے مولوی محمد بشیر کا کہ اُن کی صحبت سے توفیق ہدایت اور مطالع کتب تصانیف و تراجم مولوی محمد صاحب نور اللہ مرقدہ نصیب ہوا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین، آمین!۔ اب آپ اپنے سوال نمبر ۳ کا جواب صدق دل سے بغور سنیں۔ یہ فریق موحدین محققین حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی شریعت قرآن و حدیث کا پیرو و پابند ہے، اور جو چیز بھی شریعت محمدیہ کے مخالف ہو اور وہ خلاف خواہ کسی بڑے سے بڑے علامہ امام مجتہد ہی کا قول فعل کیوں نہ ہو، یہ فریق اس سے مخالفت ظاہر کرتا ہے، اور دعوت الی الحق اشاعت اسلام امر بالمعروف نہی عن المنکر نیکی کا حکم بدی سے منع کرتا ہے، اور پکارے کہتا ہے کہ اسلامی فیصلے کے بعد اپنے کاموں کا کسی کو کسی حال میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور فرمان رسول کو بجز ماننے لینے اور عمل کرنے کے کسی مسلمان کو چارہ نہیں، اور اگر ایسا نہیں تو وہ مسلمان نہیں، بلکہ کھلم کھلا گمراہ منافق ٹھیکا ہوا ہے، بس آپ کے اور آپ کے ہم خیال برادران اسلام کے لئے چشمۂ نور ہدایت فلاح دارین کے لئے اگر کوئی چیز ہے، تو وہ صرف خدا کی کتاب اور اس کے رسول پاک کی سیرت ہی میں ہے، اس کو چھوڑ کر محض اپنے خیالی رائے قیاس پر عمل کرنا ان کے لئے ہلاکت و ندامت کا پیش خیمہ ثابت ہوگا ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است

اور یہ بھی یاد رہے کہ یہ فریق موحدین محققین مذہبی لحاظ سے اہل حدیث اور نسبتی لحاظ سے محمدی کہلاتا اور اسی شرف منصبی پر فخر کرتا ہے اور کہتا ہے ؎

چمکا عرب میں جب سے ستارہ محمدی
ہم کو خطاب کرکے پکارا محمدی
خیر الامم ہے جب کہ یہ امت خدا کے پاس
بہتر ہو کیوں نہ دین ہمارا محمدی
اس دین حق کے سامنے دین اپنا چھوڑ کر
لاکھوں ہوئے یہود و نصاریٰ محمدی
بھاگیں رسالے پلٹنیں کفار خوار کی
آنکھوں سے دیکھتے ہی اکھاڑا محمدی
اکثر ہوئی ہے منکر سنت سے گفتگو
لیکن کسی جگہ میں نہ ہارا محمدی
اٹھ جائے علم ہندی و انگریزی ناگری
گھر گھر پڑھایا جائے سپارہ محمدی
دنیا میں گرچہ کیسا ہی خوار و ذلیل ہو
پروردگار کا ہے پیارا محمدی
مسلم کو روز حشر ثواب و عذاب سے
مولیٰ کا آسرا ہے سہارا محمدی

باقی جو ناواقف باطل پرست لوگ ان بزرگان دین حق پرست موحدین محققین لوگوں کو کوئی لامذہب، غیر مقلد وہابی وغیرہ وغیرہ ناموں نامزد کرتے اور بدنام کرتے ہیں، یہ سب ان کے تراشیدہ خود ساختہ لغویات ہیں، اور ان حق پرستوں کا تو یہ زریں مقولہ قابل ناز ہے

ما مسلماں نیم از فضل خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا

اور یہی طریقہ یہی طرز عمل یہی روش اور یہی عقیدہ خلفائے راشدین اصحاب کرام سلف صالحین اور تمام بزرگان دین اور ائمہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے ؎

کوئی ملے نہ ملے مصطفیٰ ملے
وہ شے ملے کہ ملیں جسکے خدا ملے

ہماری بھی شب و روز بارگاہ ایزدی میں یہی دعا ہے أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۔ آمین یعنی (خدایا) تو ہی میرا کارساز ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور تو مجھ کو اپنی پوری تابع داری اور رضامندی کی حالت میں دنیا سے اٹھا لے۔ اور مجھ کو اپنے خاص الخاص نیک بندوں میں شامل کرلے۔ ثم آمین!

سعید۔ ماشاء اللہ، بارک اللہ، آپ کے بیان سے میری پوری تسکین و تشفی، اور دل کو اطمینان کلی نصیب ہوئی جس کے شکریہ سے میری زبان بیان گونگی اور کہ قلم شکستہ ہے، اور اس وقت جو خوشی جو فرحت مجھے نصیب ہے ساری عمر نہیں نصیب ہوئی اور اس خوش نصیبی پر جتنا بھی فخر کروں کم ہے، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوا، اور اپنے دیگر برادران کو بھی اس طریق موحدین محققین کی دعوت دیتا ہوا اجازت کا خواستگار ہوں ؎

نیارم گوہر شکر تو سفتن
ہر موئے زاحسان تو گفتن

از کمترین خادم قوم دعا گو خطیب محمد ایوب کان اللہ لہٗ

اللہ عزوجل کے نزدیک شریف کون ہے؟

(از ابوالقاسم محمد عبداللہ صاحب رزاق منزل لال دروازہ دھلی)

سچ تو یہ ہے کہ جب سے ہم نے فرمان رسولؐ کی پیروی چھوڑی، اسی وقت سے لے کر آج تک ہم دنیا میں ذلیل و خوار ہیں تعجب ہے کہ آج ہم پیرو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہلانے کے باوجود بھی آپ کے فرمودات پر عمل نہیں کرتے، نبی اکرمؐ تو فرمائیں کہ نسلی امتیاز جہالت ہے، تم سب آدمؑ کی اولاد ہو، اور آدمؑ مٹی سے بنائے گئے تھے۔ یاد رکھو نہ عربی کو کسی غیر عربی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ گورے کو کالے پر کوئی بزرگی لیکن آج ہمارا عمل یہ ہے کہ مسجد کا امام خواہ وہ کیسا ہی نیک تعلیم یافتہ بزرگ ہو اگر پیشہ دھوبی، سقہ، جلاہا، موچی، درزی، کمہار، لوہار وغیرہ ہے تو اس کے پیچھے ہماری نماز ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ نیچ قوم سے تعلق رکھتا ہے۔

قرآن فرمائے کہ خدا کے نزدیک بزرگ وہ ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے، لیکن ہم و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے دعویدار کہیں کہ ہم ان سے برادرانہ میل جول نہیں رکھ سکتے، ان میں شادیاں نہیں کر سکتے، حتیٰ کہ (بعض بعض جگہ) ان کی جماعت کے ساتھ نماز تک نہیں پڑھ سکتے۔ اس لئے کہ یہ اچھوت ہیں اور ہم بڑے،

ہماری ہمسایہ پڑوسی قومیں اپنے ہاں سے اس اونچ اور نیچ کو نکال رہی ہیں، حالانکہ ان کے مذہب ہی میں اونچ نیچ کی تعلیم دی گئی ہے آج گاندھی جی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہریجن اور برہمن بھائی بھائی ہیں، ان میں کوئی امتیاز نہیں، افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو اپنی پاک تعلیمات کو چھوڑ کر ان گھڑی ہوئی باتوں کے پیچھے لگ چلے ہیں۔ میں ذیل میں حافظ نذیر احمد صاحب کا وہ بیان جو انہوں نے ۱۶ر نومبر ۴۹ء کے مومن گزٹ میں شائع کرایا ہے درج کرتا ہوں، جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ اسلام اور اس کی پاک تعلیم کیا ہے؟ اور ہم اس کو پس پشت ڈال کر دنیا میں کتنے ذلیل ہو گئے۔

اسلام اور بعثت نبویؐ کے قبل دنیا گوناگوں برائیوں اور خرابیوں میں مبتلا تھی، ہادیوں کی ہدایتیں اور پیغمبروں کی تعلیمیں واعظوں کے اخلاقی مواعظ حسنہ، فلاسفروں کے فلسفۂ حکمت اور اخلاق، حکماء کے پند سود مند افسانۂ پارینہ بن چکے تھے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نوری شریعت جو کوہ طور سے لائی گئی تھی، شریعت موسوی کے مقتداؤں کی نفس پرستی خود غرضی اور جاہلانہ شرح و موشگافی سے ظلمات میں تبدیل ہو چکی تھی؟ کوہ زیتون کے مشہور عالم معلم اخلاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت اور تعلیمات یونانی کے پولس کی زبان پر آکر کچھ سے کچھ ہو چکی تھیں یہی حال دیگر پیغمبروں اور ان کی شریعتوں کا ہوا تھا، خدائی تعلیمات اور اس کے ضوابط کے فقدان کا جو نتیجہ ہوا کرتا ہے، وہ ظاہر ہو چکا تھا تمام دنیا کفر و شرک اور اخلاقی و سماجی برائیوں میں مبتلا ہو چکی تھی

عرب اور تمام دنیا میں جہاں بت پرستی، شجر پرستی، کواکب پرستی، آفتاب پرستی، لڑائی جھگڑے، چوری ڈاکہ زنا اور دختر کشی کی گمراہیاں پھیلی ہوئی تھیں وہاں نسلی افتخار کی ضلالت، خاندانی اقتدار کی جہالت کی برائی بھی مسلط ہو چکی تھی، کسی گروہ نے محض اس بنا پر کہ اس میں چند انبیاء و پیغمبر ہو چکے ہیں، کسی قوم نے اس وجہ سے کہ کوئی اولوالعزم بادشاہ یا سرداران میں گذرا ہے کہیں جماعت

نے اس بناء پر کہ اس میں کوئی فلاسفر، حکیم، رہنما یا عالم گذرا ہے کسی نے اس سبب سے کہ ان میں کوئی بڑا بھاری بزرگ گذرا ہے، دنیا کے ہر قسم کے اعزاز، بزرگی اور افتخار و اقتدار کے واحد اجارہ دار بن بیٹھے تھے، اور باقی تمام بنی نوع انسان کو ذلیل، رذیل، اچھوت، ملیچھ، اور ہر قسم کی دنیاوی عزت سے محروم سمجھتے تھے، بلکہ خدا کی رحمتوں اور عنایتوں سے بھی دور سمجھتے تھے، یہود و نصاریٰ چونکہ بنی اسرائیل سے تھے جن کی نسبت مشہور ہے کہ ان میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوئے ہیں اُن کا دعویٰ تھا نحن ابناء اللہ و احبائہ ہم خدا کے بیٹے ہیں اور اس کے محبوب۔

اسلام نے جہاں تمام گمراہیوں، ضلالتوں اور بت پرستیوں کو نیست و نابود کیا اور بتوں کو توڑا وہیں نسلی، خاندانی اور قومی افتخار و اقتدار کے بت کو بھی چکنا چور کیا، شخصیت کے صنم اکبر کو ایسی کاری ضرب لگائی جس سے وہ بھی چور چور ہو گیا۔ دنیا نے دنیا والو نے داعی اسلام رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ صوت سرمدی سنا کہ یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثیٰ و جعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا، تم کو قبیلہ قبیلہ میں اس لئے تقسیم کیا تاکہ تم پہچانے جاسکو، خدا کے نزدیک بزرگ وہ ہے جو پرہیزگار ہے۔

نسلی بزرگی، خاندانی بڑائی اور قومی اچھائی کے لاشئے محض ہونے پر بھی مہر لگا دی گئی فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون

تعلیم بذات خود کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو، لائحہ عمل پروگرام چاہے کتنا ہی مفید اور دلپذیر کیوں نہ ہو جب تک اس پر عمل نہ کیا جائے، بے سود اور فضول ہے، اگر پیش کرنے والا اور اس کے پیرو اس پر عمل نہ کریں تو دھوکہ ہے اور فریب ہے، بہترین الفاظ کا بدترین گورکھ دھندا ہے۔

اب ہم رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور حیات طیبہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو آپ کی زندگی اس قرآنی تعلیم کی بہترین تفسیر نظر آتی ہے جسے آپ نے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا، زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو غلام تھے، انہیں آپ نے اپنا متبنیٰ کیا یہاں تک کہ وہ زید بن محمدؐ کے نام سے مشہور بھی ہو گئے تھے، ان کی ایک سریہ میں شہادت کے بعد ان کے فرزند اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، بڑے بڑے صحابہ کرامؓ اُن کے ماتحت تھے۔ حضرت بلال "حبشی" رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی کے مؤذن اور خانہ مصطفوی کے منتظم تھے۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا طرۂ امتیاز فارسی ہے، ان کی نسبت آپ کا ارشاد مبارک ہے سلمان منا اھل البیت یعنی سلمانؓ ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین ہو چکے تھے، اور اس دنیا میں خدا کے سوا ان پر کوئی اور حکمراں نہ تھا مسجد نبوی میں منبر کے اوپر ہزاروں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے خطبہ فرماتے ہیں سیدنا ابوبکر اعتق سیدنا بلال یعنی ہمارے سردار حضرت ابوبکرؓ نے ہمارے سردار حضرت بلالؓ کو آزاد کیا۔

اسلامی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ مسلمانوں میں کسی نے سلطنت، حکومت، امامت، ریاست، عزت، حرمت محض اس وجہ سے نہیں پائی کہ وہ قریشی عربی یا فاطمی سید ہے۔ سلطان، امام، حاکم، پیشوا، رہنما مؤرخ اکثر آپ کو غیر عرب، غیر سید، غیر قریشی اور غیر فاطمی نظر آئیں گے۔ سلجوقی، آل بویہ، سلاطین عثمانیہ، غزنویہ، اتابکہ ایبک، التمش، مغلیہ، تاتاریہ، چغتائیہ، غوری، ابدالی وغیرہ وغیرہ غیر عرب تھے، ان میں کسی کو فاطمی سید ہونے کا شرف حاصل نہ تھا۔ آج حنفیہ جس امام کے پیرو ہیں یعنی امام ابو حنیفہ النعمانؒ کوفی ہانک تھے ــــ شمس الائمہ کروری حلوائی تھے ــــ علامہ قفال مروزی قفل ساز تھے ــــ علامہ مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس غیر عربی تھے اور سادات میں سے نہ تھے ــــ حضرت امام محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ صاحب مؤلف صحیح بخاری جس کتاب کی نسبت متفقہ فیصلہ ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی قرآن کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے، نہ عربی تھے نہ سید ــــ علامہ محمد جوناگڈھی میمن تھے نہ کہ سید ــــ مشہور مؤرخ مقریزی بعلبک کے تھے نہ عربی نہ سید ــــ امام نحو سیبویہ، امام لغت و نحو جار اللہ زمخشری کے وجود پر عجم کو فخر ہے ــــ فقہا میں ابو اللیث فقیہ سمرقندی قاضی خاں سید نہ تھے ــــ سیدوں کے مورث اعلیٰ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے ان الفتیٰ من یقول ھا انا ھذا لیس الفتیٰ من یقول کان ابی یعنی مرد وہ ہے جو اپنی قابلیت و لیاقت پیش کرے، وہ مرد نہیں جو اپنے باپ دادا کے فضائل پر اترائے اور گھمنڈ کرے۔

غرضکہ مسلمانوں میں جس نے اپنی قابلیت دکھلائی عالم اسلامی نے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا یہ کبھی نہیں پوچھا گیا کہ یہ "سید" ہے یا "قریشی" ہاشمی ہے یا مطلبی۔ اور کوئی کہتا بھی کیسے؟ جب کہ شارع اسلام کا قول ہو لا فضل لعربی علی العجمی ولا فضل لاحمر علی الاسود کلکم بنی آدم و آدم من تراب یعنی نہ عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت ہے نہ گورے کو کالے پر کوئی بزرگی، سب آدم کے بیٹے ہیں، اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے۔

آج عمر خیام کی شاعری اور حافظ بصری کی خطابت پر مسلمانوں کو فخر ہے، کون کہہ سکتا ہے کہ یہ سید تھے قریشی تھے، یا فاطمی اور مطلبی تھے؟ یہ تھا اسلام! یہ تھی اس کے شارع کی سنت! یہ تھا سلف صالحین اور صحابہ کرامؓ کا طرز عمل!

اب ذرا ہندوستان کے مدعیان شرافت و عظمت یعنی عرفی شرفاء کی ذہنیت اور انانیت پر غور فرمایئے ان میں اور اسلامی تعلیمات، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، طریقہ صحابہ و سلف میں کس قدر بعد المشرقین ہے۔ کیا غایات النسب، اور فتاویٰ رضویہ اور دوسرے فقہائے یرقان زدہ کے کفاءت کے جھوٹے مسئلے ان کی ذہنیت و انانیت کے آئینہ دار نہیں؟

اعتبار شرف آدمیاں از حسب است
بہر تحقیق نسب آدمؑ و حواؑ کافی است

(باقی دارد)

پوری صحیح بخاری شریف کا ترجمہ تین جلدوں میں مجلد بہت ہی سستا تا ختم رمضان شریف صرف ۱۶/ چھ روپے میں منگوالیجئے

صحیح بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ ہے۔ تین جلدوں میں دس ہزار صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے ہم نے اس کی جلدیں چمڑے کی کونے لگنے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بندھوالی ہیں۔ کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ پہلی جلد کے ساڑھے چھ سو صفحات میں اس میں تین ہزار باون حدیثیں ہیں۔ پہلے پارے سے دسویں پارے تک کی یہ جلد ہے۔ دوسری گیارہ سے بیس پارہ تک کی ہے۔ اس کے چھ سو پچاس صفحات ہیں۔ اور اس میں دو ہزار تین سو چودہ ۲۳۱۴ حدیثیں ہیں۔ تیسری جلد پانچسو اٹھاون صفحات کی ہے۔ اس میں دو ہزار پانچسو دس ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں۔ اس کی اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن رعایتی قیمت بوقت مع تین جلدوں کے صرف ساڑھے چھ روپے رکھی ہے ۳۰ تک آپ منگوالیں۔ محصول ایکروپیہ دس آنے لگتا ہے۔ رمضان شریف کے بعد دس روپے سے کم میں نہیں ملیں گی :

بخاری شریف کے بعد درجہ صحیح مسلم شریف کا ہے اس کا ترجمہ ایک ہزار صفحات میں آیا ہے۔ اس میں کل سات ہزار پانسو اٹھاسٹھ حدیثیں ہیں۔ اس کی ہم نے دو جلدیں پختہ چمڑے کے کونے لگنے والی نہایت مضبوط بندھوالی ہیں اور تا ختم رمضان شریف بجائے پانچ روپے کے صرف پونے چار روپے میں آپ کو بھیجدینگے :

صحاح ستہ میں سے تین اور کتابوں کا صرف اردو ترجمہ مجلد سستا

ترمذی شریف کا صرف اردو ترجمہ دو جلدوں میں مجلد۔ بارہ سو صفحات۔ دو ہزار ساٹھ حدیثیں۔ رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت بجائے پانچ روپے کے صرف پونے چار روپے میں (۲) **ابوداؤد شریف** صرف اردو ترجمہ دو پختہ جلدوں میں مجلد گیارہ سو صفحات۔ چار ہزار آٹھ سو پچاس حدیثیں۔ ہدیہ اصل پانچ روپے رعایتی تا ختم رمضان شریف پونے چار روپے۔ (۳) **ابن ماجہ شریف** کا صرف اردو ترجمہ پونے چھ سو صفحات کا مجلد کامل اصل قیمت تین روپے۔ رعایتی۔ **اطلاع**: بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ ان سب کی مجلد کی قیمت تا ختم رمضان شریف بیس روپے

پوری مشکوٰۃ شریف کا صرف اردو ترجمہ یعنی حدیث شریف کی دس صحیح کتابوں کا اردو میں انتخاب۔ بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی۔ سنن امام مالک۔ امام احمد۔ امام شافعی اور بیہقی کی دس کتابوں کا عطر ہے دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد پانچسو صفحات میں ہے۔ اس میں ۲۶۰۷ حدیثیں ہیں۔ دوسری جلد بھی ۵۰۰ صفحات میں ہے۔ اس میں ۲۳۸۰ حدیثیں ہیں۔ آخر میں ایکہزار محدثین کرام کے حالات جن سے احادیث مروی ہیں۔ دونوں جلدیں مجلد ہیں قسم اول پانچ روپے رعایتی تا ختم رمضان شریف پورے تین روپے قسم دوم اصلی چار روپے رعایتی تا ختم رمضان شریف صرف تین روپے میں منگوالیجئے :

کارڈ سائز جیبی حمائل مجلد بارچہ بہت بہت صحیح اعلیٰ کاغذ کی ہدیہ عایتی دس آنے

کارڈ سائز جیبی حمائل مترجم یہ ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب پورے چمڑے کی جلد سمیت رعایتی قیمت صرف چودہ آنے۔

اب ایسی کتابیں لکھی جائیں نہ چھپوائی جائیں نہ کہیں سے مل سکیں

دہلی میں جہاں میاں صاحب جیسے ظرف علم تھے وہاں اُن کی باتوں پر سینکڑوں ہزاروں وارے نیارے کرنیوالے بھی موجود تھے ان ہی زمانے میں پنجاب میں شیطان کا سینگ طلوع ہوا یعنی مرزائے قادیان نے دعوائے نبوت باندھا۔ اس نبوت کو توڑنے کے لئے میاں صاحبؒ نے دو کتابیں لکھوائیں۔ ایک بنام "بیان للناس" دوسری بنام "شفاء للناس" مولانا محمد عبدالمجید صاحب اہلحدیث نے اپنے مطبع انصاری میں انہیں چھپوالیں اب کیا تھا فتنۂ قادیانیت خاکستر ہو کر رہ گیا ان کے دونوں کے ایک ایک سو صفحات ہیں اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت صرف پانچ آنے کے حساب سے آپ ضرور منگوالیں تاکہ ایسے تمام دجالوں سے محفوظ رہ سکیں۔ ساتھ ہی حدیث کا صحیح مصداق معلوم ہوجائے ختم نبوت کے اعلیٰ دلائل ہاتھ لگ جائیں عقائد کے بارے میں پختگی حاصل ہوجائے۔ مرزا کا دہلی آنا اور یہاں سے ناکام سر پر پاؤں رکھ کر چپکے سے بھاگ کھڑا ہونا بھی واضح ہوجائے گا۔ اور ان کی کتاب اعلام الناس کا پورا جواب بھی ان میں ہے :

شاہ ولی اللہؒ کی کتاب حجۃ اللہ بالغہ کا اردو ترجمہ کامل۔ یہ کتاب شاہ صاحبؒ کی تمام تصنیفات میں اعلیٰ ترہے دو جلدیں تقریباً ساڑھے نو سو صفحات کی ہیں قیمت رعایتی فی سٹ روپے

حزب المقبول اس کتاب میں ہر حاجت اور ہر موقع کی وہ دعائیں ہیں جو صحیح حدیثوں سے آئی ہیں۔ عربی کا ترجمہ بھی ہے حوالہ اور ترکیب ہے کل صفحات ڈیڑھ سو ہیں۔ کاغذ چکنا اعلیٰ ہے۔ چھپائی بہت ہی عمدہ ہے اور قیمت بھی بہت ہی کم یعنی گلیز اعلیٰ کاغذ کی صرف پانچ آنے ہے :

صیام محمدی روزے۔ افطار سحری اور اعتکاف وغیرہ کے کل احکام اور طریقے حدیث کے موافق دیکھنے ہوں تو حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کی کتاب صیام محمدی دیکھئے۔ قیمت تین آنے

ترجمۃ القرآن سورۂ اقرأ باسم سے لیکر سورۂ الناس تک کی حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دہلوی نے چھپوائی تھی آج کل ہم صرف چار آنے (۴) میں دے رہے ہیں اصلی قیمت بارہ آنے ہے :

بلوغ المرام مترجم یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے ہمارے پاس مترجم حاشیہ والی ہے۔ عربی زیر زبر سمیت ہے نیچے سچا ترجمہ ہے حاشیہ پر حدیث کی شرح ہے۔ اصلی ہدیہ ڈھائی روپیہ رعایتی دو روپے تا ختم رمضان صرف ایک روپیہ (عہ)

نوٹ:۔ مصنفات محمدیہ پر فی روپیہ ۴ر کی رعایت کردی گئی ہے۔ اس رعایت سے خود فائدہ اٹھائیے اور احباب کو اس کی خبر کردیجئے۔ فرمائش کے ساتھ کچھ نہ کچھ پیشگی رقم ضرور بھیجئے۔ ورنہ تعمیل فرمائش ہرگز ہرگز نہ ہوسکے گی۔

خط و کتابت کا پتہ :- **دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی**

دو ترجمہ کا معجز نما سطریہ قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب

کے ترجمے اور حاشیہ تفسیر ابن کثیر وغیرہ سے شروع میں اسّی صفحات کا ایک بہت بڑا مقدمہ معلومات و مسائل قرآن اور سوانح انبیا کے متعلق صفحات سوا نو سو ہدیہ عامی مجلد پارچہ سنہری خوشنما صرف پانچ روپے اعلیٰ ہدیہ مجلد چرمی کا چھ روپے لیکن اسوقت رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت پانچ روپے

بڑے حروف حاشیوں کے ساتھ پوری تفسیر والا چمڑے کے کونے لپٹے کی جلد والا

قرآن شریف اس کے مترجم اہلحدیث حضرت مرزا حیرت مرحوم ہیں جنہوں نے مولانا اسمٰعیل شہید کی سوانحعمری بھی لکھی ہے حاشیہ پر پورے قرآن کریم کی تفسیر صرف حدیث شریف سے چڑھائی ہے۔ مولانا کے انتقال کے بعد اسے دوسرے نام سے چھپوا لیا گیا ہے۔ بڑے اور بہت صاف حروف ہیں۔ سائز اس اخبار سے لمبائی چوڑائی میں زیادہ ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ ہے۔ چھپائی بالکل بے عیب ہے۔ حروف تو گویا بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ حاشیہ پر کامل تفسیر صحیح حدیثوں سے چڑھی ہوئی ہے جلد سمیت ہم صرف تین روپے دو آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ ساڑھے چھ سو صفحات ہیں۔ اس سے زیادہ ارزانی کیا ہو سکتی ہے؟

غلطی بتانے والے کو سونے کی اشرفی انعام

یہ ترجمے کا یہ قرآن کریم بہت مقبول ہے۔ بہت صحیح ہے۔ چودہ حافظوں کی مہریں اسکی صحت پر موجود ہیں۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں تلاوت کے آداب فضائل اور حضور کی سوانح اور قرآن محفوظ رہنے کے دلائل اور اول آخر وحی کا بیان وغیرہ ہے۔ ساڑھے پانچ سو صفحات ہیں۔ ہدیہ انتہائی رعایت اور کمی کے ساتھ اس وقت بے جلد کا پندرہ آنے۔ مجلد پارچہ ایک روپیہ چار آنے۔ مجلد چرمی ایک روپیہ بارہ آنے۔ اس میں اور کسی طرح کی کمی نہیں ہو سکتی۔

معجز نما حمائل شریف پورے چمڑے کی نہایت اعلیٰ جلد والی بجائے چار روپے کے دو روپے آٹھ آنے میں

آپ تعجب کریں ہم قرآنوں پر نفع اتنا نہیں لگاتے۔ بازار میں کوئی بھی آپ کو چار روپے سے کم میں نہیں دیگا۔ عمدہ کاغذ ہے۔ کلکتہ کی وضع کی جلد ہے۔ ایکہزار صفحات ہیں۔ اتنی صفحات کا تو مقدمہ ہے۔ اس وقت ہم صرف ڈھائی روپے میں بھیج دیں گے۔

ترجمے اور حاشیے اور مقدمے والا چھپا ہوا قرآن شریف مجلد سمیت صرف ایک روپیہ چار آنے میں

اس قرآن شریف میں شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے۔ شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے۔ حاشیہ بہت عمدہ ہے۔ ترجمہ نہایت مستند ہے۔ حاشیہ سیدھی لکھائی سے ہے۔ حنائی رنگ سطروں پر ہے۔ اور جلد پارچہ چاندی کے کام والی ہے جو چمڑے جیسی ہے۔ حنا شدہ مجلد پارچہ اعلیٰ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ)

خوشنما ترجمہ قرآن مجید معہ اختلاف قرأت سائز ۲۲×۲۹

اصلی ہدیہ مجلد پارچہ سوا روپیہ۔ مجلد چرمی ایک روپیہ دس آنے لیکن اسوقت رمضان کی رعایت کے ماتحت فی عدد تین آنے کم۔

سب سے اعلیٰ درجے کا مصری وضع کا قرآن شریف صرف چھ آنے میں منگوا لیجئے

مصری حروف جیسے حروف سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے بلکہ آیتوں پر بھی نمبر لگا ہوا ہے۔ اس ڈیڑھ روپے کی حمائل کو ہم اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ مجلد پارچہ عمدہ سمیت صرف آٹھ آنے چمڑے کے کونے لپٹے والی جلد سمیت صرف دس آنے۔ پورے چمڑے کی جلد سمیت صرف بارہ آنے میں منگوا لیجئے۔

بیشمار خوبیوں والا قرآن مجید مترجم مجلد

اس سے بہتر اس سے زیادہ صحیح اس سے زیادہ سستا صاف دوسرا ایک بھی قرآن نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ بامحاورہ ہے۔ چھ سو صفحات کا قرآن شریف ہے جو بیس صفحے کا مقدمہ ہے پورے چمڑے کی لفرئی کار جلد ہے۔ حاشیہ پر شان نزول ہے نہایت ہی صاف اور صحیح چھپائی ہے۔ کاغذ سفید ولائتی نارو ے کا ہے۔ اس کے مقدمہ میں وہ خاص خاص دعائیں درج ہیں جو ہر ضرورت پر کام آنے والی ہیں۔ اور معلومات قرآنی کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ حاشیہ ارغوانی بھی ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ دس آنے۔

کمزور نگاہ والوں اور بوڑھوں کیلئے بہت بڑے حروف کا خوب قلم قرآن شریف

ترجمے اور تفسیر والا۔ یہ قرآن بھی مولانا مرزا حیرت صاحب مرحوم نے اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کے ساتھ بنام شاہانہ قرآن شریف چھپوایا تھا اُسے دوسرے نام سے اب چھپوایا گیا ہے۔ حروف عربی کے بھی بہت بڑے بڑے ہیں ترجمہ بہت علمی معتبر اور مستند ہے۔ زیر زبر بھی بڑے بڑے ہیں اور ترجمے کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے بڑے ہیں ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ پورب پچھم اُتر دکھن کے سب لوگ کم پڑھے ہوں پوری طرح سمجھ لیں۔ صرف ترجمے سے ہی ہر آیت کا پورا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔ پھر حاشیہ پر پوری تفسیر چڑھی ہوئی ہے اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے۔ اس کی تقطیع طول میں پندرہ انچ اور عرض میں گیارہ انچ ہے کاغذ نارویے کا اعلیٰ چکنا سفید اور دیرپا ہے صفحات آٹھ سو اڑتالیس ہیں ہدیہ چمڑے کے کونے لپٹے والی اعلیٰ جلد سمیت صرف چار روپے آٹھ آنے اور پوری چمڑے کی مضبوط جلد سمیت جو بہت مضبوط اور کارآمد ہے صرف پانچ روپے۔ لیکن رعایت کے ماتحت فی عدد چھ آنے کی کمی ہے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ اس کا اصل ہدیہ بارہ روپے ہے۔

نواب صاحب بھوپالی کی تفسیر

ترجمان القرآن کا ابتدائی حصہ۔ اس میں سورۂ بقر کی تفسیر ہے۔ عجیب و غریب تفسیر ہے اس سے بہتر بس خدا کا نام ہے اسی زمانے کی پرانے کاغذ پر چھپی ہوئی ہے۔ قیمت اصلی ڈھائی روپے ہے لیکن اسوقت ہم صرف دو روپے میں دیدینگے۔ فقط ایک ہی تفسیر ہے۔

تین ترجمہ والا قرآن مجید

پہلا فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ کا دوسرا اردو شاہ رفیع الدین کا تیسرا بامحاورہ اردو ترجمہ شاہ عبدالقادر کا ہے کاغذ چکنا حروف جلی اور موٹے۔ ہدیہ۔ بیجلد سات روپے مجلد چرم پختہ نو روپے۔

ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

رعایت رمضان کے نرخ پر ابھی سے کتابیں بھیج دی جائیں گی جلد منگوائیے

تفسیر ابن کثیر عربی کا ترجمہ تفسیر محمدی اردو کامل بجائے بتیس روپے کے صرف پندرہ روپیہ

تفسیر ابن کثیر کا درجہ عربی تفسیروں میں وہی ہے جو صحیح بخاری شریف کا درجہ حدیث کی کتابوں میں ہے۔ مولانا محمد رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ سال میں اس کا ترجمہ کیا تھا، لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے، اس میں پہلے تو قرآن کی تفسیر خود قرآن کریم سے ہے پھر حدیث کا حوالہ ہے۔ اس کی صحت عدم صحت کا بیان ہے، پھر صحابہؓ کے اقوال سے پھر تابعینؒ سے پھر سلف صالحین سے۔ امت کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر تفسیر روئے زمین پر نہیں ہے، قرآن کریم کو جس قدر اس تفسیر نے کھول کھول کر بیان کیا ہے اور اس کے مطالب کو جس وضاحت سے اس تفسیر نے روشن کیا ہے اتنی صحیح اور اس تفصیل والا اور کوئی تفسیر نہیں، اخبار کے برابر اس کے ڈھائی ہزار صفحات میں سہ سہ پارہ الگ الگ چھپوالیا ہے پوری تفسیر کی قیمت بتیس روپے ہے اس وقت اگرچہ کاغذ کے دام تقریباً تگنے ہو گئے ہیں، لیکن ہم نے اس کی قیمت میں بے حد رعایت کر دی ہے یعنی بجائے بتیس روپے کے صرف پندرہ روپے۔ چونکہ کتاب کا وزن زیادہ ہے، اس لئے بہتر ہو کہ اپنے قریب کے اسٹیشن کا نام لکھ کر ریلوے پارسل سے منگوالیں تاکہ محصول میں کمی ہو جائے بہتر یہ ہے کہ دام پہلے ہی بھیج دیجئے، ورنہ کم از کم پانچ روپے ہمراہ فرمائش ضرور بھیجئے دو آنے منی آرڈر کے اور آپ کے بھیجے ہوئے روپے وصول دیئے جائیں گے۔ (نوٹ) تفسیر محمدی کی دس دس پاروں کی تین جلدیں مع محصول ہیں ۳ جلد دیں مجلد سترہ روپے

مجتہد زماں علامہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اعلام الموقعین کا کامل اردو ترجمہ

جس طرح تفسیروں میں تفسیر ابن کثیر سب سے اعلیٰ تفسیر ہے اسی طرح امام صاحبؒ کی سینکڑوں تصنیفات میں یہ کتاب سب سے اعلیٰ ہے، اگر آپ دین خدا کو اسی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا تو آپ آج ہی اس کتاب کو منگوا لیجئے، اس میں اسلام کے کل مسائل کی عقلی دلیلیں دی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام بالکل مطابق عقل ہے ایک ہزار صفحات ہیں اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن اس وقت رعایتی قیمت صرف چھ روپے۔ اس کا ترجمہ مولانا محمد صاحب مرحوم نے نہایت سلیس اور آسان اردو میں کیا ہے، عبارت کی موزونیت کا یہ عالم ہے کہ گویا ایک مستقل تصنیف ہے، طباعت، کتابت اور کاغذ عمدہ ہے قیمت مجلد چھ روپے بارہ آنے (۶؍۱۲)

محبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مژدہ خطبات محمدی کی تین جلدیں کامل!

اللہ کے نبیؐ کے خطبے اس کے آخری رسولؐ کے وعظ اس کے پیارے حبیبؐ کے وہ کلمات جن سے پتھر پانی ہو گئے جن سے ہواؤں کے رخ بدل گئے وہ آج تک حدیث کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے حضورؐ کے خطبے اور وعظ کسی ایک کتاب میں جمع نہ تھے بحمد اللہ یہ نعمت حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کو نصیب ہوئی کہ آپ نے تقریباً تین سال میں ان پھیلے ہوئے خطبات نبویہ کو جمع کیا اور بصورت کتاب ایک جا مرتب کر کے اس معجزۂ رسول کو محفوظ کر لیا، تین جلدیں تیار ہو چکی ہیں پہلی جلد میں ۱۴۸ خطبے دوسری جلد میں ۲۴۵ خطبے اور تیسری جلد میں ۲۲۳ خطبات مع ترجمہ و شرح ہیں قیمت فی جلد ایک روپیہ لیکن اس وقت رعایتی قیمت بارہ آنے میں بھیج دیں گے۔ مجلد کے پندرہ آنے۔

کارڈ سائز جیبی حمائل مترجم اس میں ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب

دہلوی کا ہے حروف صاف اور نہایت واضح ہیں ساڑھے سات سو صفحات ہیں پوری جلد چمڑے کی نہایت خوب صورت اور سبک ہے، صحیح ہے کاغذ عمدہ ہے چھپائی صاف ہے اور رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت مجلد چرم کا ہدیہ صرف چودہ آنے۔ بہت جلد منگوا لیجئے،

کارڈ سائز جیبی حمائل معری

یقین مانئے کہ اتنی صاف اتنی صحیح اور اتنے عمدہ کاغذ والی اتنی نفیس چھپائی والی حمائل ادھا مقتوں میں ہوتی تو آپ کو بارہ آنے سے کم کو نہ ملتی لیکن ہم اس وقت رمضان کی رعایت کے ماتحت مجلد پارچہ صرف دس آنے میں دے رہے ہیں

جلی قلم دو ترجمے والا قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحبؒ اور شاہ عبد القادر صاحبؒ کے ترجمے

حاشیے پر تفسیر موضح القرآن والا حروف موٹے

صاف واضح اور جلی۔ اس اخبار سے بڑا قرآن شریف، انگریزی وضع کی ہاف چمڑے کی کالی جلد کل صفحات آٹھ سو سے زائد اصلی قیمت چھ روپے، رعایتی ناظرین محمدی سے صرف چار روپے، اس وقت رمضان کی رعایت کے ماتحت اور چھ آنے کم۔ ترجمے دونوں نہایت مستند ہیں، ایک تحت لفظی ہے اور دوسرا با محاورہ ہے

اول نمبر کا بغیر ترجمے کا الگ الگ حروف کا بہترین کاغذ والا نہایت خوش خط اور بیحد سستا کلام اللہ شریف

خراب حروف کے ردی کاغذ کے بے کار جلد کے قرآن لے کر قرأت غلط پڑھنا، بچوں کو مصیبت میں ڈال دینا، اور استادوں کا دماغ خالی کرانا اب تو چھوڑ دیجئے، یہ موتی جیسے حروف ہاف چمڑے کی خوب صورت برسوں تک نہ پھٹنے والی جلد کا عمدہ کاغذ کا اول نمبر کا قرآن شریف جلد سمیت صرف ایک روپیہ دو آنے کے بجائے بھی صرف ایک ہی روپے (عہ) میں رمضان کی رعایت کی وجہ سے منگالیں۔ (نوٹ) خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ اور فرمائش بھیجتے وقت کچھ رقم پیشگی ضرور بھیجا کیجئے،

پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم
پیغمبر رسول کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈریں (قرآن مجید)

مسلک سلف صالحین اہل حدیث کا علمبردار، جمعیۃ الغرباء کی ترجمان

محمدی اخبار دھلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۱

یادگار خطیب ہند مولانا مولوی محمد صاحب جونا گڑھی مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر مولوی نقیب اللہ احمد سہوانی

جلد ۱۸ دھلی ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۰ھ مطابق یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء نمبر ۱۷

اغراض و مقاصد

۱- توحید و سنت کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲- مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳- شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴- دسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵- قرآن و احادیث صحیحہ سے بیان کرنا۔ عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶- وقتیہ صحیح مسائل برقت بیان کرنا۔
۷- مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱- مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین ہیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲- اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپیہ
۳- سلانہ روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام نمبر کی گنجائش پر اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴- بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خیر وی پی منگایئے۔
۵- اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶- جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷- خط و کتابت "دفتر اخبار محمدی" کے پتہ پر ہونی چاہئے اور خریدار نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

میرا پیغام دنیائے اسلام کے نام!

(از جناب محمد نجیب اللہ صاحب اَشتر گورکھپوری متعلم مدرسہ سعیدیہ دہلی)

بزم امکاں میں سراپا ہی نشان عبرت — تری رُوداد ہے دنیا میں بیان عبرت
اے مسلماں تری دنیا ہے جہان عبرت — ترا معمورۂ ہستی ہے مکان عبرت
بے حقیقت ہوئی تری ذات حقیقت کیا ہے
آج تو خوار ہے دنیا میں مصیبت کیا ہے

ہو کے اسلام کا تابع ہے تو مشرک کا غلام — اس قدر کس لئے بد تر نظر آتا ہے نظام
ہے ترے واسطے یہ ڈوب کے مرنے کا مقام — ترے جیتے ہوئے مدہم ہو چراغ اسلام
دامن جوش شجاعت میں چھپا لے اس کو
خو و فنا ہو کے زمانے میں بچا لے اس کو

اپنی رگ رگ میں رواں خون شجاعت کر لے — وقت ہے وقت سنبھل اور عبادت کر لے
حسن اسلام سے پیمان محبت کر لے — دین و دنیا بھی مل جائیں گی ہمت کر لے
پھر دوبارہ ذرا اسلام کا حامی ہو جا
دہر میں قاطع زنجیر غلامی ہو جا

اپنے اطوار کے انداز بدل لے اب بھی — دین اسلام یہ دیتا ہے صدائیں کب سے
تو نے اسلام کا چھوڑا ہے طریقہ جب سے — ہو گیا حال بُرا تیرا جہاں میں سب سے
ہوش کر ہوش زماں تیرا زمیں ہے تیری
سچ تو یہ ہے کہیں تمثیل نہیں ہے تیری

نقشۂ اسلاف سا دنیا میں بنا لے اپنا — دل صحابہؓ سا محمدؐ سے لگا لے اپنا
بخت سویا ہوا اللہ سے جگا لے اپنا — ذرے ذرے کو پرستار بنا لے اپنا
ظلمت دہر میں پھر اُٹھ کے جلا شمع عمل
سن صدا اشتر کی دنیا کو دکھا شمع عمل

اخلاق سلف ... [illegible]

[illegible]

ایشیا میں مسلمانوں کی صحیح آبادی

قبرص	چھ لاکھ پانچ ہزار
رہوڈز	پندرہ ہزار
ترکی	ایک کروڑ پچاس لاکھ
شام و لبنان	تیس لاکھ
فلسطین ۱۹۳۵ء میں..	آٹھ لاکھ پچیس ہزار
شرق اردن	چار لاکھ
عراق	تیس لاکھ
سعودی عرب (حجاز و نجد) زان عمان یمن کویت حضرموت	ایک کروڑ ۲۰ ہزار
بحرین	ایک لاکھ بیس ہزار
ششش ریاستہائے معاہدہ	ایک لاکھ پچاس ہزار
عدن و پیرم	اکیاون ہزار
سقوطرہ	بارہ ہزار
قاطر	تیس ہزار
ایران	ایک کروڑ پچاس لاکھ
افغانستان	ایک کروڑ
ہندوستان	آٹھ کروڑ بیس لاکھ
بورنیو (برطانوی) ...	دو لاکھ ستر ہزار
برزنی	تینتیس ہزار
سارا واک	ایک لاکھ بیس ہزار
سیلون	چھ لاکھ
بلوچستان	آٹھ لاکھ بیس ہزار
غیر تابع ملایا کی آبادیاں..	گیارہ لاکھ
برطانوی نوآبادیات سنگاپور، پینانگ ملاکا اور لابوان..	آٹھ لاکھ
سیام	چھ لاکھ
چین	پانچ کروڑ
تبت	دس ہزار
منچوریا	بیس لاکھ
اندرونی و بیرونی منگولیا۔	تیس لاکھ
ولندیزی جزائر شرق الہند۔	پانچ کروڑ پچاس لاکھ

دنیا کا سب سے بڑا پل۔ تقریباً پچاس سال کی محنت کے بعد دنیا کا سب سے بڑا ریلوے پل بنکر تیار ہوگیا ہے یہ پل امریکہ کے دریائے مسی سپی پر بنا ہے۔ پل ۱۳۵ فٹ اونچا اور چار میل کے قریب لمبا ہے اس پل میں تار استعمال ہوئے ہیں انکا قطر ۲۸ انچ ہے اور یہ ۱۷۴۶۴ عام تاروں کو بٹکر بنائے گئے ہیں ✦

تخت طاؤس۔ شاہجہاں نے بنوایا تھا اس میں ۱۳ من ۱۰ سیر سونا لگا تھا۔ ۸۰ لاکھ کے ہیرے جڑے گئے اور اس کے بنانے کے لئے جو اوزار بنائے گئے ان پر ۴ لاکھ روپے خرچ آئے ✦

نہر سویز میں سے ہر سال ۵ ہزار جہاز گزرتے ہیں۔ جن میں سے تقریباً آدھے برطانیہ کے ہوتے ہیں ✦

تیل کا معمولی کنواں کھودنے پر ۱۰۰۰۰ پونڈ لاگت آتی ہے ✦

ملٹری ٹینک ۱۹۱۲ء میں سونٹن نے ایجاد کیا ✦

ڈائنمو ۱۸۳۱ء میں فریڈے (انگریز) نے ایجاد کیا ✦

لندن میں آج سے دو سو برس پہلے ہر پانچ نوزائیدہ بچوں میں سے تین بچے پانچ برس کی عمر کو پہنچنے سے پہلے مر جاتے تھے ✦

امریکہ میں برقی کپڑے:۔ امریکہ میں ایک عجیب وغریب قسم کا کپڑا تیار کیا گیا ہے جو بجلی کے کرنٹ سے گرم ہو جاتا ہے۔ اس میں تانبے کے تار سوت اور ریشم اور اون کے تاروں کے ساتھ بنے ہوئے ہیں۔ یہ تار ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں بُننے میں کسی خاص تمیز کی ضرورت نہیں پڑتی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کمروں کو گرم کرنے کیلئے یہ تار خاص طور پر مفید ہونگے ✦

مسجد اہلحدیث کولوٹولہ کلکتہ

کلکتہ آبادی کے لحاظ سے تمام مملکت برطانیہ میں دوسرے نمبر پر ہے اور ہندوستان میں سب سے بڑا شہر ہے۔ بذاتی ضرورت سے یکایک میرا کلکتہ جانا ہوگیا۔ مدت سے کلکتہ کی مسجد اہلحدیث کی انتظامی خوبیوں اور تعمیری نفاستوں کے تذکرے سنتا تھا۔ الحمدللہ آنکھوں کو دیکھی۔ خوب مسجد ہے تعمیر دو منزلہ ہے نیچے اوپر کا تمام فرش مرمریں ہے۔ مسجد بہت وسیع اور خوبصورت ہے دہلی سے چل کر متعدد شہروں میں ہوتا ہوا کلکتہ پہنچا تھا مجھے تو کسی جگہ بھی ایسی شاندار مسجد اہلحدیث نظر آئی نہ جماعت کے اتنے افراد پنجوقتہ نماز میں شرکت کرتے ہیں کہ طبیعت باغ باغ ہو جاتی ہے۔ صبح قرآن کا درس ہوتا ہے جس سے روح تازہ ہو جاتی ہے۔ مولانا عبیدالرحمن صاحب دہلوی سے ملاقات ہوئی۔ کوئی شناسائی نہ ہونے کے باوجود بھی بعد شفقت سے پیش آئے۔ آپ مطب کے سلسلہ میں کلکتہ میں رونق افروز ہیں۔ مہتمم صاحب نہایت خلیق ہیں بڑی خندہ پیشانی سے اقامت کی اجازت دی۔ میں تین روز مسجد میں مقیم رہا۔ امام صاحب اور موذن صاحب کا برتاؤ دوستانہ تھا۔ قدیم اہلحدیثوں کی یاد تازہ ہوگئی جو نووارد اہلحدیث کو دیکھ کر بہت ہی مسرور ہوتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب حضرات کو تا دیر زندہ رکھے اور دین و دنیا میں خیر و برکت عطا فرمائے آمین

محمد عثمان دہلوی کاتب اخبار محمدی

سچی تبلیغ۔ بنگلور کے ایک حنفی عالم عبیدی صاحب نے بیس تراویح کے متعلق ایک رسالہ لکھا تھا جس کا جواب بنگال توحید حضرت شیخ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے دیا جو اہلحدیث امرتسر میں مسلسل شائع ہوتا رہا۔ اس سبب کے بعد یہ رسالہ کسی تعریف کا محتاج نہیں رہتا۔ حضرت الشیخ کے ..

[illegible]

لیلۃ القدر کے فضائل اور مسائل

از جناب فدائی توحید سنت احمد مولانا محمد رحمۃ اللہ علیہ

رمضان المبارک کی اکیس، تئیس، پچیس، ستائیس، انتیس، ان پانچ راتوں میں سے ایک رات لیلۃ القدر ہے (مسند احمد) قرآن کریم اس رات میں لوح محفوظ سے آسمان اول پر نازل ہوا، سال بھر کے کل معاملات کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی رات میں صادر ہوتا ہے (ابن کثیر) اس رات جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی بے شمار جماعت کو اپنے ساتھ لے کر آفتاب کے غروب ہوتے ہی زمین پر تشریف لاتے ہیں، ان فرشتوں کی تعداد زمین کے سنگریزوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے، تمام روئے زمین پر پھیل جاتے ہیں، مگر بت خانوں، گرجاؤں اور غیر اللہ کی پرستش کی جگہوں میں داخل نہیں ہوتے، اسی طرح نجس اور ناپاک جگہ اور وہ گھر جس میں نشے کی چیز ہو یا نشے باز شخص ہو یا وہاں باجہ اور تصویریں ہوں وہاں بھی نہیں جاتے اور کل مومن مرد و عورت کے لئے نیک دعاؤں میں ساری رات مشغول رہتے ہیں جبرئیل علیہ السلام نیک بخت لوگوں سے مصافحہ کرتے ہیں، اس کی نشانی بظاہر یہ ہے کہ خوف خدا سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں، دل نرم ہو جائے اور آنسو بہہ نکلیں، یہ تمام فرشتے آفتاب طلوع ہونے تک اسی طرح رہتے ہیں اور اس کے بعد آسمان پر چڑھ جاتے ہیں کہ جب فلکمدان پھر مومن مرد و عورت کے لئے دعا اور استغفار میں مشغول رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے ان سب کو بخش دیا، اور قیامت کے دن میں ان سب کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل کروں گا (ابن ابی حاتم، ابوداؤد طیالسی) اس بابرکت رات میں مسلمانوں کو بہت کوشش اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پورے عشرے میں تمام رات جاگتے تھے، اور عبادت خدا میں مشغول رہتے تھے، اپنے اہل و عیال کو اور سب گھر والوں کو جگاتے تھے (بخاری، مسلم) ایک موقوف حدیث میں آیا ہے کہ اس رات تین مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے کے کل گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جہنم سے نجات پا کر جنت میں داخل ہو جاتا ہے (ابوداؤد طیالسی) وغیرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضور اگر میں رات کو پاؤں تو خدائے تبارک و تعالیٰ سے کیا دعا کروں؟ آپ نے فرمایا یہ دعا کرو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یعنی الٰہی تو درگذر کرنے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے، میرے گناہوں سے بھی درگذر فرما (ترمذی) اس رات کی فضیلت سے محروم رہنے والا بڑا ہی بدنصیب اور نقصان اٹھانے والا ہے (نسائی) اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے (مسند احمد) اس رات کی ظاہری علامت یہ ہے کہ اس رات میں سکون ہوتا ہے، نہ تو زیادہ سردی ہوتی ہے نہ گرمی، اور نہ اس رات میں ستارے جھڑتے ہیں آسمان صاف اور روشن ہوتا ہے اور اس کی صبح کو سورج تیز شعاعوں والا نہیں نکلتا اور نہ اس کے ساتھ شیطان خروج کرتا ہے بلکہ سورج کی شعاعیں ہلکی اور اس کی روشنی بوقت طلوع مدہم ہوتی ہے (ابن خزیمہ و مسند احمد) اس مبارک رات میں بھی کچھ گنہگار ایسے ہیں جن کی بخشش نہیں ہوتی اور رضائے تعالیٰ کے عام انعامات سے محروم رہتے ہیں وہ مجرم یہ ہیں (۱) شرابی (۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) اسلامی رشتوں ناتوں کو توڑنے والا (۴) مسلمانوں سے دنیاوی بنا پر بغض و کینہ رکھنے والا (ابن حبان) بعض لوگوں میں مشہور ہے کہ اس رات میں ایک ساعت ہے جس میں پانی دودھ ہو جاتا ہے سمندر کا بہتا پانی تھم جاتا

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک بولوں کی خدمت کیجئے

اسلام پر چودہ سو سال پورے ہونے کو ہیں، لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے خطبے اور وعظ جس کا ایک ایک لفظ معجزہ ہے بصورت کتاب یک جا جمع نہ ہو سکے، قدرت نے اس خدمت کے لئے مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تاک رکھا تھا، الحمدللہ تین سال کی مسلسل محنت اور لگاتار دن رات کی کوششوں میں یہ جمع ہوئے، اب ان کی چھپائی کا سوال پیدا ہوا، الحمدللہ بفضل رب ذوالجلال تین حصے تو چھپ گئے، اب چوتھا قریب الختم ہے اور پانچویں حصے کے لئے ہم فضل ربی کے منتظر ہیں آپ سے عرض ہے کہ اس ماہ مبارک میں راہ خدا کے مال سے جو ہو سکے آپ بھی اس میں امداد فرمایئے تاکہ یہ کام پورا ہو جائے اور قیامت کے روز آپ دامن رسول صرف اس سہارے سے بھی تھام سکیں کہ آپ نے حضور کے کلام کی خدمت اعانت اشاعت اور حمایت کی۔ مال زکوٰۃ کا ایک مصرف (وضرورۃ) مصرف یہ بھی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان، مال، جان، اہل و عیال صحت اور عافیت میں برکت بخشے آمین!

مینجر اخبار محمدی دہلی

ہے وغیرہ۔ یہ بالکل بے اصل اور خود تراشیدہ باتیں ہیں
(بخاری) لیلۃ القدر کا جو شخص ایمانداری اور نیک نیتی
سے قیام کرے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف
فرما دیتا ہے، (طبرانی) اس رات گنہگاروں کی گریہ
وزاری توبہ و استغفار اور مالداروں کی سخاوت و
فیاضی دیکھنے کے لئے اور مسلمانوں سے ملاقاتیں کرنے
کے لئے فرشتے آتے ہیں (تفسیر کبیر)۔ محمد

اعتکاف کی فضیلت و احکام

(از جناب مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

رمضان کے دس دن اعتکاف کرنے والے کو دو حج اور دو کامل عمروں کا ثواب ملتا ہے (بیہقی) اور ہر دن کے بدلے اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں، اور اس کو تمام نیکیاں کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے (ابن ماجہ) اور ہر دن کے عوض اس کے اور آگ کے درمیان اللہ تعالیٰ تین خندقیں بنا دیتا ہے ہر ایک آسمان و زمین جتنی دوری والی (طبرانی) اعتکاف مسجد میں کرے، اور یہ شرط نہیں کہ وہاں جمعہ بھی ہوتا ہو اگر وہاں جمعہ نہ ہوتا ہو تو جمعہ کے لئے جا سکتا ہے (ابوداود) دیوار مسجد کے کسی گوشہ میں پردے لٹکا کر یا بوریا وغیرہ کھڑا کر کے معتکف کو بیٹھنا چاہئے (ابن ماجہ) سوائے حاجات ضروری پاخانہ پیشاب وغیرہ کے باہر نہ نکلے (بخاری مسلم) ایسی ضروری حاجتوں کے لئے گھر جانا بھی جائز ہے (بخاری ومسلم) اگر آخری دس دنوں کا اعتکاف کرنا چاہے تو اکیسویں رات غروب آفتاب سے ہی مسجد میں آجائے اور پھر چاند دیکھ کر باہر نکلے (ابوداود) معتکف کو نہانا دھونا، سر میں تیل ڈالنا کنگھی کرنا، ضروری باتیں کرنا، لوگوں سے بضرورت ملنا جائز ہے (بخاری)

عورت سے رات کو یا دن کو کسی قسم کی مباشرت جائز نہیں (بخاری مسلم) بیمار کی مزاج پرسی کے لئے اور جنازے کے ساتھ جانا بھی منع نہیں مگر جائے کسی اشد ضرورت سے (ابوداود) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے اخیری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے بلکہ ایک مرتبہ آپ کا اعتکاف کرنا چھوٹ گیا تو آپ نے شوال کے پہلے دس دنوں میں اس کی قضا کی، جس سال آپ کا وصال ہونے والا تھا اس سال آپ نے بیس روز کا اعتکاف کیا تھا (بخاری) اعتکاف کی جگہ میں چارپائی اور بستر بچھانا بھی جائز ہے (ابن ماجہ) تھوڑی سی دیر کا اعتکاف کرنے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے، (طبرانی) اعتکاف رمضان کے سوا بھی کر سکتا ہے، اس اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں (دارقطنی)

(مقتبس) محمد

ماہ رمضان شریف اور ادائیگی زکوٰۃ

انہیں بھی دو جو غریب مفلس ہیں، لیکن انہیں ہرگز نہ بھولو جو غربت و افلاس کے باوجود دین سیکھنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں، ہم نے اسی لئے غریب فنڈ کھول رکھا ہے، کہ دینی علم کے حاصل کرنے والے طلباء اور غرباء کو اس فنڈ سے اخبار محمدی جاری کریں، اس کا باقاعدہ حساب برابر محمدی میں چھپتا رہتا ہے، آپ کو معلوم ہوگا کہ اس فنڈ پر دفتر کے سینکڑوں روپے چڑھ گئے ہیں، پس اس ماہ مبارک میں اس مد کی رقم میں سے جو ہو سکے ادھر بھی بھیج دیجئے یہ بھی باقیات صالحات میں سے ہے، یہ بھی کار خیر ہے، یہ بھی جہاد کا ثواب رکھتا ہے، ایسا نہ کیجئے کہ یہ ماہ مبارک بھی گذر جائے اور ہم اور غرباء منہ تکتے ہی رہ جائیں۔ مدیر

اخبار محمدی کی ایک ضروری گذارش

جو کام اس کے سپرد ہیں، بحمد اللہ یہ کر رہا ہے اس کی امداد و اشاعت کا کام آپ کے سپرد ہے آپ بھی اسے انجام دیجئے، اس کی خریداری جاری اور باقی رکھئے، اور اپنے والوں کو اس کی خریداری کی رغبت دلا کر ان سے روپے بھجوا کر اس کے خریدار بنائیے، اس کے غریب فنڈ میں، خطبات فنڈ میں، امداد فنڈ میں، مدرسہ محمدیہ میں جو ہو سکے بھجوائیے، جزاکم اللہ! بھائیو! اس مبارک مہینے میں ان چاروں مصرف کو ہرگز نہ بھولئے اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنی رحمت سے کبھی نہ بھولے۔

والسلام! منیجر دفتر اخبار محمدی دہلی

ریویو ۔۔۔؟

(۱) مصباح المومنین (ترجمہ بلاغ المبین) حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کی رد شرک میں وہ لاجواب کتاب جس کا ثانی آج تک ہندوستان میں نہیں ہے، مگر وہ کتاب فارسی میں ہونے کی وجہ سے ہندوستانیوں کے لئے بیکار ہو چکی تھی الحمد للہ کہ اب اس کا اردو با محاورہ ترجمہ شائع ہو گیا ہے، اور دہلی میں مفت تقسیم ہو رہا ہے۔ چھ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیے

(۲) کتاب الجمعہ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ جہاں کہیں بھی مسلمان ہوں وہاں پر جمعہ فرض ہے شہر وغیرہ کی شرطیں لغو ہیں، اور مخالفین کے نہایت مدلل جواب دیئے گئے ہیں ایک آنہ برائے محصول بھیج کر مفت طلب فرمائیے

(۳) اسلامی عقائد اس میں وہ سیدھے سادے اسلامی عقائد بتائے گئے ہیں جو صحابہ کرام اور خیر القرون میں مسلمانوں کے تھے یہ بھی بلا قیمت ہے محصول کے لئے چھ پیسے بھیجئے

پتہ: حافظ محمد صدیق صاحب [illegible] مسلم الدین [illegible] دہلی

اللہ عزوجل کے نزدیک شریف کون ہے؟

شرافت کے واحد ٹھیکیدار غور سے پڑھیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

یقین فرمائیے ہم کلام اللہ، سنت رسول اللہ، طریقہ صحابہ، سلف صالحین وغیرہ سب کو مانتے ہیں۔ ہم فقیہوں کو بھی مانتے ہیں، اور شاید اس طرح جس طرح تمہیں بھی توفیق نہیں، بے شک فقہائے متاخرین کے فتاویٰ کمزور اقوال کتابوں میں درج ہیں، مگر سنتِ رسول اللہ، کلام اللہ، طریقہ صحابہ و سلف صالحین کو خلاف ہم کیسے تسلیم کرلیں؟ کس طرح مان لیں؟ کیسے ایمان لائیں؟ کیا اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں؟ المجتہد یخطی ویصیب یعنی مجتہد کبھی خطا کرتا ہے، اور کبھی صواب کو پہونچتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیفات کے پڑھنے کے اصول بتاتے ہوئے فرماتے ہیں اترکوا قولنا لقول رسول اللہ یعنی اگر میرا قول رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے خلاف ہو تو اسے ترک کردو۔ اگر یہ کفائت کے جھوٹے مسئلے خاص اقوام کے فضائل ومناقب کی من گھڑت رام کہانیاں جھوٹے ڈھکوسلے تسلیم کرلیں، تو اسلام اور برہمنیت دونوں ہم آغوش نظر آتے ہیں، خود اسلام اور داعی اسلام پر زبردست حرف آتا ہے کیونکہ اپنی اولاد اور اپنے اہل خاندان کو اپنے تمام متبعین پر مسلط کردینا دنیادار مکار اور دھوکہ باز کا کام ہے، اور یہ امر سچے مذہب اور سچے نبی کی شان سے بعید ہے۔

اگر قرآن وحدیث کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا جائے تو اتنا ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مرد صالح کا صالحہ عورت سے نکاح کیا جائے، کفائت صرف دین کی معتبر ہے، باقی یہ کہ جلاہے، دھنیے، کنجڑے، قصائی، درزی وغیرہ دیگر پیشہ ور اقوام سادات وشیوخ کے کفو نہیں، بالکل لغو، فضول اور ایجاد بندہ ہے، اس لئے ساقط الاعتبار و قابل الرد ہے، خدائے تعالیٰ کا فرمان ہے الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات پلید عورتیں پلید مردوں کے لئے، پلید مرد پلید عورتوں کے لئے۔ پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے، پاک مرد پاک عورتوں کے لئے۔

اس حکم خداوندی سے اتنا ثابت ہوا کہ صالح مرد کا صالحہ عورت سے نکاح ہونا چاہئے، نیک مرد کا فاجرہ عورت سے یا نیک عورت کا فاسق مرد سے نکاح ٹھیک نہیں۔ قرآن شریف سے یہ ثابت ہوا کہ کفائت کا مدار دین اور اعمال صالحہ پر ہے، یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ علوی فاطمی، سید کے پارچہ باف، دھنیے وغیرہ کفو نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے تنکح المرأۃ لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک یعنی عورتیں چار سبب سے نکاح کی جاتی ہیں، مال، جمال، خاندان، دین، تو اے مسلمان دیندار عورت سے نکاح کر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ ان لا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد عریض یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے ایک شخص ناطہ مانگے جس کا دین اور خلق تمہیں پسند ہو، تو اس کو ناطہ دیدو، اگر ایسا نہ کروگے تو زمین پر فتنہ وفساد پھیلے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تزوجوا النساء لحسنہن فعسی حسنہن ان یردیہن ولا تزوجوہن لاموالہن فعسی اموالہن ان تطغیہن ولکن تزوجوہن علی الدین ولامۃ خرماء سوداء ذات دین افضل یعنی عورتوں سے خوب صورتی کی وجہ سے نکاح نہ کرو، قریب ہے کہ ان کا حسن انہیں ہلاک کردے مال کے لئے نکاح نہ کرو قریب ہے کہ ان کا مال انہیں سرکش بنادے، لیکن تم دین کے لئے نکاح کرو کہ ایک لونڈی ناک کٹی دیندار افضل ہے ـــــ آیات قرآنی واحادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کفائت صرف دین داری پر مبنی ہے، نہ کہ نسل، خاندان اور قوم پر۔

اچھوتو!

(جناب مولانا قدرت اللہ صاحب مرادآبادی)

کہا آدھرمی سے اک برہمن نے ابھی ہاتھ کانوں ذرا وید چھوتو
مساوات کی زندگی چاہتے ہو تو بن جاؤ محکوم قرآں اچھوتو
اگر آدمیت سے ہے تم کو الفت پکڑ لو محمد کا دامن سپوتو
خدا کے کرم سے ہو مایوس کیوں تم سنو ہوش سے حکم لَا تَقْنَطُوْا تو
اچھوتوں کی لاتوں سے مانوگے اک دن
شرافت کی مرگھٹ کے بے درد بھوتو

حنفیوں کی مشہور کتاب درمختار کے صفحہ ۱۶۸ پر درج ہے تعتبر فی العرب والعجم دیانۃ ای تقویٰ فلیس فاسق کفوا الصالحۃ یعنی کفاءت عرب عجم میں دیانۃ معتبر ہے یعنی تقوے کے لحاظ سے، تو فاسق کسی نیک عورت کا کفو نہیں ہو سکتا ——— اگر ان متاخرین فقہاء کے مسئلوں کو تسلیم کر لیا جائے تو اخوت اسلامی کی شہرت مٹ جائے گی، مساوات اسلامی کا لاشہ تڑپتا نظر آئے گا، مساوات اسلامی اور اخوت دینی کا محض ڈھکوسلا، فریب اور ڈھول کی پول سے زیادہ وقعت نہ رکھیگا۔

ہر ملل از ملتے انگیختی ｜ بر حصار خود شبخوں ریختی

ز لشتن را ترک و افغاں خواندہ ｜ وائے بر تو آنچہ بودی ماندۂ

گر نسب را جزو ملت کردۂ ｜ رخنہ در کار اخوت کردۂ

ایک شو توحید را مشہود کن ｜ غائبش را از عمل موجود کن

اقبالؒ

اسلامی تاریخ کے قارئین سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ عجم میں آکر اسلام کی سادگی، اصلیت اور وہ صورت جو خلفائے راشدین اور قرون اولیٰ کے زمانہ میں تھی باقی نہ رہی، عجم کے خیالات، یونانی علوم کی تاثرات اور ایرانی رسم و رواج کے اثرات مسلمانوں میں سرایت کر گئے، عجمیت اور ایرانیت کا معجون مرکب بن گیا، کیونکہ جب ایرانی اور عجمی اقوام مسلمان ہوئیں تو اپنے خیالات اپنے رسم و رواج اور پرانے مذہب کے لٹریچر کے بہت سے حصہ کو ساتھ لیتی آئیں اور انہیں طرح طرح کی رنگ آمیزی سے اسلامی بنا دیا گیا۔

یہ قاعدے کی بات ہے کہ جب دو قوموں کا اختلاط میل جول اور تبادلۂ خیالات ہوتا ہے تو وہ ایک دوسرے کی بہت سی باتیں اختیار کر لیتے ہیں، ہندوستان میں جو لوگ اسلام کو لائے وہ عجمی ہی تھے، اسلام کی اصلی و صحیح روح کا انہیں پتہ بھی نہ تھا تعلیمات اسلامی کے لحاظ سے بالکل کورے تھے۔ اکبر اعظم کے وقت میں جب پہلی بار ہندوؤں اور مسلمانوں کا اختلاط بڑھا اور میل جول ہوا تو جہاں سینکڑوں قاعدے، رسم و رواج پوشش اور خوراک ہندوؤں نے اختیار کیں وہیں مسلمانوں نے بھی سینکڑوں رسمیں ہندوؤں کی اختیار کر لیں۔

منوجی کے قانون کے مطابق ہندو سوسائٹی چار طبقوں میں منقسم تھی، برہمن، ویش، چھتری، شودر، انہیں چار جماعتوں کا نام تھا، ہندو مذہب، مسلمانوں نے بھی منوجی کی اس طبقاتی تقسیم کو اپنا بنا ڈالا، اور ہندوستانی جماعتوں کو بھی چار جماعتوں میں تقسیم کر ڈالا — سادات چونکہ بہت کچھ فضیلت و عظمت کے مدعی تھے، انہوں نے برہمن کا رتبہ حاصل کر لیا — مغل، پٹھان چونکہ جنگجو تھے اس مناسبت سے وہ چھتری کے مرتبے میں آگئے — شیوخ نے ویشوں کا مرتبہ حاصل کر لیا — رہ گیا شودر کا درجہ تو وہ پیشہ وروں، کنجڑوں، جلاہوں کو عموماً اور جماعت مومن برادری کو خصوصاً از راہ عنایت وجود و کرم عنایت فرمایا گیا ع "حوریاں رقص کناں ساغر مستانہ زدند"۔

ہر جگہ ہمیشہ چونکہ پیشہ و تعلیمی لحاظ سے پسماندہ رہا کرتے ہیں، کیونکہ اجرت کی قلت، عیال کی کثرت ہی سب سے بڑا مانع علم ہے، اسی لئے ایک مدت تک یہ لوگ شرافت و عظمت کے واحد اجارہ دار بنے رہے پیشہ وروں کی جہالت و ناواقفی اسلام سے ناجائز فائدہ اٹھایا اور اپنی باطل شرافت کی بنیادپر فلک بوس عمارت کھڑی کر لی، اسلامی اخوت اور محمدی مساوات کو پارہ پارہ کر ڈالا۔

اب حالت یہ ہے کہ جب کبھی الیکشن کا ہنگامہ ہو، ہندو مسلم فساد ہو، فنڈ کھلے، چندے کا وقت آئے تو عرفی شرفاء کیونکہ چندہ باز لیڈر اور پیری و صوفیت کے جھگڑے بکھیڑے ان ہی میں ہوتے ہیں مسلمانوں کے لیڈر پیشہ وروں کے محلوں میں آتے ہیں، جلوس نکالتے ہیں، جلسہ ہوتا ہے، ایمان افروز تقریریں قرآن اور حدیث کی روشنی میں ہوتی ہیں إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ پر بصیرت افروز لکچر ہوتا ہے بڑے بلند دعوے سے کہا جاتا ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، اسلام میں رنگ، نسل،

توحید باری

از جناب روح الحسن صاحب شہرت خانجہانپوری مدرسہ فیاضیہ دہلی

وہی بخشے گا سب کچھ اور اسی سے التجا بہتر ｜ ہمیں جس نے کیا پیدا اسی کو پوجنا بہتر

حقیقت ہے کہ کل ذکروں میں ہے ذکر خدا بہتر ｜ پھر اس کے بعد کل راہوں میں راہ مصطفےٰ بہتر

خدا کے بعد ہے ذکر محمد مصطفےٰ بہتر ｜ جو ایسی محفلیں ہوں ان میں اکثر بیٹھنا بہتر

جہاں جس انجمن میں کفر و بدعت کا تعلق ہو ｜ وہاں سے ہے ہمیں لاحول پڑھ کر بھاگنا بہتر

نہیں چکھی ہے جس دل نے کبھی شیرینی ایماں ｜ تو اس دل کا ہے مرجانا ہی کھا کر سنکھیا بہتر

امیرو تم کو لازم ہے کہ کھولو ہاتھ بخشش کا ｜ نہیں تو اس امیری سے فقیر بے نوا بہتر

برے افعال ہوں جن کے برے اعمال ہوں جنکے ｜ تو ایسے اشتر بادِ خویش سے منہ موڑنا بہتر

گناہ گارو یقیناً رحمتیں اللہ کی ہوں گی ｜ نہیں توبہ سے بڑھ کر اور اب کوئی دوا بہتر

ہمیشہ تم برے کاموں سے بچتے ہی رہو یارو ｜ قیامت میں اگر درکار ہو حق سے جزا بہتر

یہ لئے شہرت وطیرہ خوب ہے دنیائے فانی میں ——— مسلمانوں کے حق میں چاہئے ہر دم دعا بہتر

اونچ نیچ کی گنجائش نہیں ہے، اور یہی بھی یہی صحیح، لیکن عمل کا یہ حال ہے کہ سب صاحب کامیاب ہوکر اسمبلی، کونسل، میونسپل بورڈ، اور ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ میں پہونچتے ہیں، اور خان صاحب ناکام ہوکر گھر میں۔ مگر خمیازہ مومنوں کو اُٹھانا پڑتا ہے۔ الیکشن کی تلخی و افتراق انگیزی انہیں مُدت تک آپس میں دست و گریبان رکھتی ہے،

اسی طرح سفری پیرزادے، اور خود غرض لیڈروں کی سب سے بڑی منڈی مومنوں کی بستی ہے، یہ لوگ اپنے اغراض، اپنے مقاصد کے لئے بقول حضرت ماتم مدظلہ بہاج پر مُرغی لڑادیا کرتے ہیں۔ مگر جب کونسل، اسمبلی، میونسپل بورڈ، ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری یا وزارت اور ملازمت کی ریوڑی بٹنے لگتی ہے، تو مومنوں کو کہنی مار کر پیچھے ہٹا دیا جاتا ہے۔ یہ ایسی درد انگیز و عبرت خیز حقیقت ہے کہ جس کا بارہا تجربہ ہوچکا ہے، اور آئندہ بھی ہوگا۔ جب چندہ لینے، ووٹ لینے، جلوس و جلسہ کی رونق بڑھانے اور لیڈر، قائد یا امیر بننے کا وقت آئے تو مومن مسلمان بھی بھائی ہیں، اور جب یہ ہنگامہ ختم تو پھر رزیل کے رزیل! کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں ——؟

رزیل۔ شرافت دراصل ذاتی ہوا کرتی ہے نہ کہ نسلی (نسبی) آبائی شرافت کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ——۔ اگر ہم ایسا نہ کرسکے تو ایک وقت آئے گا کہ ہم کو اس اتنی بڑی مسلم قوم کی حق تلفی کا تلخ مزا چکھنا پڑے گا جن کی عزت پر ڈاکہ ڈال کر آج ہم شریف بنے بیٹھے ہیں۔

فقط — ابوالقاسم ایم ۔ اے دہلوی

جنگ اُحد

جنگ بدر کے موقع پر چونکہ مسلمانوں نے کفار کے بڑے بڑے ستر آدمیوں کو قتل کیا اور ستر ہی کو گرفتار کرلائے تھے، اس لئے کفار خصوصاً قریش کو بدر کے مقتولوں کا انتقام لینے کا بے حد جوش تھا، چنانچہ سب لوگ جن کے اقربا مارے گئے تھے، ابوسفیان کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ ہمارے بڑے بڑے سردار اور رشتہ دار بدر کی لڑائی میں قتل ہوگئے ہیں، مال تجارت کا جو نفع ہو اس سے ہماری مدد کی جائے تاکہ ہم مسلمانوں سے بدلہ لیں، ابوسفیان نے اس کو منظور کرلیا، قریش تیار ہو گئے اور اپنے مددگار قبیلوں کو بھی ساتھ لیا، عمرو جمحی شاعر (جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے موقعہ پر قید کر کے رحم فرمایا تھا) و نیز دوسرے شاعر اپنے اپنے اشعار سنا کر لوگوں کو آمادہ کرتے تھے، جبیر بن مطعم کا ایک حبشی غلام نیزہ چلانے میں مشہور تھا، جبیر نے اس سے کہا کہ اگر تم نے حمزہ کو قتل کردیا تو میں تم کو آزاد کردوں گا، الغرض تین ہزار کا یہ لشکر جرار روانہ ہوکر مدینہ کے مقابل کوہ اُحد کی وادی میں اُترا، ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے مشورہ کیا، عبداللہ بن اُبَیّ منافق نے رائے دی کہ ہم مدینے ہی میں رہ کر کفار سے مقابلہ کریں، لیکن دوسرے صحابہؓ اس کے خلاف کہتے تھے کہ باہر نکل کر دشمنوں کو روکنا چاہئے، آپ نے بھی اس رائے کو پسند فرمایا۔

۱۴ر شوال ۳ھ کی صبح کو ہزار صحابہؓ لے کر مدینہ سے نکلے جن میں سے عبداللہ بن اُبَیّ نے اپنے گروہ کے تین سو مسلمانوں کو واپس کرلیا، مسلمانوں کے جوش کا یہ حال تھا کہ بچوں نے بھی واپس جانا گوارا نہ کیا، چنانچہ معائنہ کے وقت حضرت رافع بن خدیج انصاری ایڑیاں اٹھا کر پنجوں کے بل کھڑے ہوگئے ان کی یہ تدبیر کارگر ہوگئی، مگر انہیں کے ہم عمر حضرت سمرہؓ تھے ان سے جب کہا گیا کہ تم واپس چلے جاؤ تو انہوں نے کہا کہ میں رافع سے قوی ہوں آخر کشتی لڑائی گئی تو انہوں نے رافع کو پچھاڑ لیا اور فوج کے ساتھ چلنے کی اجازت حاصل ہوگئی۔

مسلمانوں نے اُحد پہاڑ کے پاس پہونچ کر صف بندی شروع کی، حضرت مصعب کو علم دیا گیا

بہرحال وقت آگیا ہے کہ ہم بیدار ہو جائیں، اور اتنی بڑی قوموں کو جن کو کہ اچھوت بنا رکھا ہے، گلے لگا کر گلے ملالیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہر ہر محکمہ میں ان کے تمام حقوق واپس کردیں اور ہر چھوٹے بڑے معاملہ میں اُن سے برادرانہ سلوک کریں، اور یہ جان لیں کہ بحیثیت مسلمان ہونے کے سب برابر ہیں، نہ کوئی شریف ہے اور نہ

حمد و نعت و دُعا منظوم

مجسم رحم بن کے احمدِ گردوں جناب آیا
مٹانے کفر کی تاریکیاں اک آفتاب آیا

صحیفے آگئے سب جس کی آغوشِ صداقت میں
وہ لے کر رہبری کے واسطے اُمُّ الکتاب آیا

جو تھا بے مثل قادر تو ہوا محبوب لاثانی
وہ کیا آیا جہاں میں آپ ہی اپنا جواب آیا

جہاں والوں سے جس نے ہاشمی اُمی لقب پایا
خدا سے رحمۃ للعالمیں جس کو خطاب آیا

جو اس کی یاد آئی تو تڑپ اُٹھی محبت کی
ہر اک آنسو مری آنکھوں میں با صد اضطراب آیا

نہ میرے جرم بے حد کا کیا تو نے شمار اے رب
نہ تیری رحمتوں ہی کا مجھے کچھ بھی حساب آیا

ہوا ٹپکے آنسوؤں میں اک ندامت بھی محبت بھی
ترا بندہ تری درگاہ میں با چشم پُر آب آیا

اور عبداللہ بن جبیرؓ کی ماتحتی میں ۵۰ تیرانداز کو پہاڑ کے درہ پر مقرر کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اُدھر سے فوج کو اِدھر نہ آنے دینا اور ہم لوگوں کو خواہ فتح ہو یا شکست تم لوگ ہرگز بلا حکم کے یہاں سے نہ ہٹنا۔ اُدھر مقابلہ میں قریش بھی صف آرا ہوئے اور لڑائی شروع ہو گئی، مسلمان نہایت بے جگری سے لڑے خصوصاً حضرت حمزہؓ، علیؓ اور ابو دجانہؓ نے بے مثل شجاعت دکھائی، ابو دجانہؓ نے بہت سے کافروں کو قتل کیا، حضرت حمزہؓ دو دستی تلوار چلا کر دشمنوں کو آگے سے صاف کرتے جاتے تھے۔ حبشی غلام مذکور چھپا ہوا ان کی تاک میں لگا ہوا تھا، جب اس کے قریب پہنچے تو اس نے فوراً نیزہ مارا جو ناف سے گذر کر پشت کے پار نکل گیا، آپ نے چاہا کہ لوٹ کر اس پر وار کریں، لیکن زخم بہت کاری تھا، سنبھل نہ سکے، فوراً ہی گر کر شہید ہو گئے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اب قریش نے مسلمانوں پر زور کا حملہ کیا لیکن خود ہی جم نہ سکے اور پیچھے ہٹنے لگے ان کے علمبردار یکے بعد دیگرے قتل ہوتے جاتے تھے آخر پیچھے ہٹتے ہٹتے میدان چھوڑ کر شکست کھا گئے اب مسلمان مجاہد مال غنیمت کے جمع کرنے میں مشغول ہو گئے، یہ دیکھ کر کہ لڑائی ختم ہو چکی تیر انداز مسلمان بھی اپنی جگہ چھوڑ کر اِدھر چلے آئے صرف چند مسلمان وہاں رہ گئے اب مشرکین کا راستہ صاف تھا حضرت خالد جو اس وقت کفار کے جرنیل تھے انہنے اس درہ کو نکل کر حملہ کر دیا۔ مسلمان جو اطمینان سے غنیمت کا مال حاصل کر رہے تھے، اچانک دیکھتے ہیں کہ پیچھے سے ان کے سروں پر تلواریں چمکنے لگیں، مسلمانوں میں نہایت ابتری پھیل گئی یہاں تک کہ بدحواسی میں ایک دوسرے پر وار کرنے لگے، اسی حالت میں مسلمانوں کے علمبردار مصعبؓ کو ابن قمیہ نے شہید کر دیا چونکہ حضرت مصعبؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شکل تھے ابن قمیہ نے چلا کر کہا فَقَتَلْتُ مُحَمَّدًا (میں نے محمدؐ کو مار دیا) یہ سن کر مسلمانوں کے دل میں اور بھی مایوسی چھا گئی، رہے سہے ہوش بھی جاتے رہے، بہت سے لوگ بھاگے بعض حیران ہو کر جہاں کھڑے تھے وہیں کھڑے رہ گئے حضرت انسؓ کے چچا لڑنے کو جا رہے تھے راستے میں دیکھا کہ حضرت عمرؓ ہتھیار پھینک کر غمزدہ بیٹھے ہیں، پوچھا کہ آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں، حضرت عمرؓ جواب دیتے ہیں کہ اب لڑنے سے کیا ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو شہید ہو چکے۔ وہ مرد خدا جواب میں کہتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی جب شہید ہو گئے تو ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے؟ یہ کہکر مشرکین میں گھس کر خود بھی شہید ہو گئے آنحضرتؐ کے پاس صرف چند جان نثار باقی رہ گئے تھے، سعد بن ابی وقاصؓ اور ابو طلحہؓ تیر چلا چلا کر تیروں کو روکتے تھے، اسی وقت کسی کافر نے پتھر پھینک کر مارا جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لب زخمی ہو گئے اور اگلے دو دانت مبارک شہید ہو گئے، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کھاتا ہوا آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ میں خدا کی راہ میں مروں گا تو کہاں جاؤں گا؟ آپ فرماتے ہیں "جنت میں" وہ اسی وقت کلمہ پڑھ کر جاتا اور شہید ہو جاتا ہے، یہی وہ شخص ہے کہ جو بغیر نماز روزے کے جنت میں چلا گیا۔

جب کعب بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو چلا کر کہا مسلمانو! خوش ہو جاؤ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں، یہ آواز سن کر تمام صحابہؓ اٹھے ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہاڑی پر چڑھ گئے، یہ دیکھ کر دشمن بھی آگے بڑھے لیکن حضرت عمرؓ نے ایسے پتھر برسائے کہ وہ آگے نہ بڑھ سکے، کفار میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہونچ کر کہتا ہے کہ آج بغیر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مارے نہ چھوڑوں گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم حارث بن صمہ کے ہاتھ سے نیزہ لے کر اس کی گردن پر مارتے ہیں وہ مکہ کے راستہ میں مرجاتا ہے، صرف وہی بدبخت شخص ہے جس کو نبی اکرمؐ نے تمام عمر میں اپنے ہاتھ سے ہلاک کیا۔

اتباعِ سنت

(از جناب مولانا محمد داؤد صاحب رازؔ دار العلوم حمیدیہ شکراوہ)

اگر باقی ہے دل میں پاس ناموس شریعت کا
کمربستہ ہوا بن جا باغبان گلزار سنت کا

نہ گاہک ہے کوئی دنیا میں اب جنس اخوت کا
نہایت گرم ہے بازار جنس کبر و نخوت کا

بھلا دیں داستانیں سنت و توحید کی ہم نے
ہوا ہے اس قدر بازار ٹھنڈا درس وحدت کا

خیالوں میں گھسی ہیں کفر اور الحاد کی باتیں
دماغوں پر تسلط ہو چکا فیشن کی لعنت کا

نہیں ہے واسطہ کچھ اسوۂ سرکار مدنی سے
ہوا ہے اس قدر گھر گھر میں چرچا مغربیت کا

نمائش اور فریب و جھوٹ میں سرشار ہو رہنا
یہی ہے دنیا میں اب معیار تہذیب و شرافت کا

غلامی گھس چکی ہے قوم اور ملت کی رگ رگ میں
نکالا اپنے ہاتھوں سے جنازہ شرم و غیرت کا

فدا ہم ہو گئے ہیں آج کل ظاہر پرستی پر
نہیں معلوم ہم کو بھید کچھ حق کی حقیقت کا

مسلمان اور غلام کفر! یہ متضاد چیزیں ہیں
خلاصہ رازؔ نے سمجھا ہے یہ قرآن و سنت کا

تُنْجِيْ عَنْ عَذَابِ اللّٰهِ وَعَنِ النِّيْرَانِ ○ اِسْمَعُوْا اَيُّهَا الْاِخْوَانُ ○ قَالَ اللّٰهُ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ ○ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ فَنَقُوْلُ سُؤْلًا مِّنَ الرَّحِيْمِ الرَّحْمٰنِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ حمد وثنا اس کے لئے جو سب کا خالق ہے اس کے سوا کوئی کسی کا خالق نہیں۔ کبریائی اور سطوت، بڑائی اور عظمت، اونچائی اور عزت، بلندی اور شوکت اس کے لائق ہے جو اپنی ذات میں صفات میں افعال میں یکتا، یگانہ اور لاشریک ہے۔ سب اس کے در کے فقیر اور وہ سب سے غنی۔ سب اس کے لونڈی غلام اور وہ سب کا مالک اور دھنی۔ ساری مخلوق اس کے سامنے سرفگندہ اور محتاج۔ اور وہ سب سے بے پرواہ اور بے نیاز۔ چیونٹی سے لیکر ہاتھی تک اسی کے دسترخوان پر مہمان، ہر چھوٹے بڑے امیر غریب نیک بد پر وہ سب سے زیادہ مہربان۔

(۸۰۷) تمام تعریفوں کے لائق اسی کی پاک ذات۔ ہر نفع نقصان اسی کے ہاتھ۔ مسلمان بھائیو! توحید خدا کے شیدائیو! سنو! دنیا ساری سے افضل۔ کل مخلوق سے بہتر، حبیب خدا شافع روز جزا خطیب الانبیاء احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کی تعریف و توصیف کن الفاظ میں کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں اور درگاہ باری تعالیٰ میں عرض کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرٰى مَكَانِيْ ○ وَتَسْمَعُ كَلَامِيْ ○ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ ○ وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ ○ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ ○ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ ○ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ ○ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ ○ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمِسْكِيْنِ ○ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ ○ وَاَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ ○ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ ○ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ ○ وَذَلَّ لَكَ جَسَدُهٗ ○ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ ○ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ○ وَكُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا ○ يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ ○ يَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ ○ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (طبرانی) یعنی الٰہی تیری نظریں مجھ پر ہیں تو میری جگہ کو جانتا ہے اور مجھے دیکھ رہا ہے۔ اور میرا کلام میری دعا تو خود سن رہا ہے۔ میرا باطن ظاہر تجھ پر خوب روشن ہے، میرا کوئی کام کوئی حاجت اور حالت تجھ پر پوشیدہ نہیں۔ الٰہی میں مصیبت زدہ فقیر ہوں۔ الٰہی میں تیرے در پر فریادی کی حیثیت سے اور پناہ پکڑنے والے کی حیثیت سے حاضر ہوا ہوں۔ الٰہی میرا دل تیرے خوف سے کپکپا رہا ہے۔ میرا کلیجہ تیرے ڈر سے اچھل رہا ہے۔ باری تعالیٰ مجھے اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ میں اپنی خطاؤں کا اعتراف کرتا ہوں اور تجھ سے معافی کا طالب ہوں۔ اے معبود برحق مجھ مسکین کا سوال پورا کر۔ اے رحیم خدا اس گنہگار ذلیل غلام کی التجا اور عاجزی پر مہر کی نظر فرما۔ الٰہی اس خوف زدہ بالکل محتاج کی گڑگڑاہٹ پر توجہ فرما خدایا میں تیرے سامنے گردن جھکائے ہوئے۔ آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے اپنے جسم کو تیرے خوف سے پگھلاتے ہوئے اپنی ناک اور پیشانی تیرے سامنے خاک آلودہ کئے ہوئے۔ ڈر خوف لالچ وطمع سے باادب کھڑا ہوا ہوں۔ الٰہی میری دعاؤں کو قبولیت کا درجہ عطا فرما۔ مجھے اپنے دربار دُربار سے خالی ہاتھ نہ پھیر۔ سب سے بڑی تمنا سب سے زیادہ ضروری درخواست یہی ہے کہ تو مجھ پر مہربان ہو جا۔ مجھ پر نرمی آسانی اور کرم فرمائی کرتا رہ۔ الٰہی تجھ سے بہتر کوئی نہیں جس سے ہم سوال کریں۔ نہ تجھ سے زیادہ کوئی دینے والا ہے تو ہی سائلوں کا سہارا ہے تو ہی سب کچھ دینے والا ہے۔ اے ارحم الراحمین خدا مجھ پر رحم فرما۔ اے تمام جہانوں کے پالنے والے دونوں جہان میں اپنی رحمت کے خزانے عطا فرما۔

حاضرین کرام! آپ نے خدا اور بندے کا فرق معلوم کر لیا۔ آہ! سب نبیوں اور ساری مخلوق کے سردار سرکار خداوندی میں اپنی کیسی کیسی عاجزی اور بے بسی بیان کرتے ہیں اور حقیقی مالک کی کیا کیا تعریفیں کرتے ہیں؟ پس اس دعا سے اپنے عقائد کو درست کرلو۔ اس دعا کو یاد کرلو۔ دیکھنا یہ دعا رحمت کی بدلیاں برسانے والی ہے یہ دعا بندے پر خدا کو مہربان کرنیوالی ہے۔ الٰہی تو گواہ رہ ہم تجھے ایسا ہی مانتے ہیں جیسا تیرے پیغمبر نے ہمیں بتلایا ہے۔ ہم اس پیغمبر پر اس افضل الرسل پر اس صاحب معراج پر، اس مکی مدنی پر اس شفیع المذنبین اور رحمۃ للعالمین پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَخُلَفَآئِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○

معزز بھائیو اور محترم بہنو! میں آج کچھ کلام آپ کو کیا سناؤں؟ آؤ اور شوق سے غور سے توجہ سے اور دل کے کانوں سے سنو! میں تمہیں

ان کے خطبے سناؤں جو نبیوں کے خطیب ہیں جو اس وقت بولیں گے
جب ساری مخلوق اور کل انبیاء خاموش ہوں گے۔ سنو! حضورؐ خود اپنی اور
اپنے صحابہؓ کی بابت اپنے خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

(۸۰۸) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہتے
ہیں ہم صحابہ نے ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی
نماز پڑھی۔ پھر مسجد میں ہی بیٹھے رہے کہ عشا کی نماز پڑھکر جائیں گے۔ اتنے
میں حضورؐ واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا کیا تم اس وقت سے اب تک یہیں
رہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا اچھا کیا اور ٹھیک کام کیا۔ پھر آپ نے
آسمان کی طرف دیکھا اور عموماً آپ سر اٹھا کر اپنے کو دیکھا کرتے تھے۔
پھر ہمیں مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا۔ اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ
النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ۔ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِّاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ
اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ۔ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِّاُمَّتِيْ۔ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ
اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ (اعلام الموقعین) یعنی ستارے آسمانوں کی حفاظت
ہیں۔ جب ستارے جاتے رہیں گے تو آسمانوں پر وعدۂ خداوندی آپہنچیگا۔
میں اپنے اصحاب کی حفاظت ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب
پر وہ آجائے گا جس کا انھیں وعدہ دیا گیا ہے۔ میرے اصحاب میری امت
کی حفاظت ہیں۔ ان کے بعد میری امت پر وہ آجائیگا جس کا ان سے وعدہ ہے۔

(۸۰۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے چہرے پر نظر پڑتے ہی میں نے پہچان
لیا کہ آج کوئی نئی بات پیش آئی ہے آپ نے آتے ہی وضو کیا اور بغیر کچھ
کہے سنے مسجد میں تشریف لے چلے۔ میں بھی دیوار سے چپٹ کر کھڑی ہوگئی کہ
آپ کیا فرماتے ہیں وہ بھی سنوں فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى
عَلَيْهِ وَقَالَ۔ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَكُمْ مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْا فَلَا اُجِيْبَ لَكُمْ وَتَسْاَلُوْنِيْ فَلَا
اُعْطِيَكُمْ وَتَسْتَنْصِرُوْنِيْ فَلَا اَنْصُرَكُمْ (رواہ ابن ماجہ) یعنی آپ نے
منبر پر بیٹھکر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا۔ اے لوگو! جناب باری
عزوجل فرماتا ہے کہ اگر تم نے بھلائی کا حکم اور برائی سے ممانعت چھوڑ دی تو
میں تمہاری دعائیں قبول فرمانا تمہارے سوال پورے کرنا تمہاری مدد کرنا سب
چھوڑ دونگا۔ پس اس سے پہلے تم قرآن حدیث لوگوں کو پہنچانے کی عادت
ڈال لو۔ بس اتنا ہی فرما کر آپ منبر سے اتر آئے۔ +

(۸۱۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اَيْ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ)
اِقْرَاْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ۔ قَالَ
اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغْتُ
وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا قَالَ فَرَاَيْتُ عَيْنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
تَهْمِلَانِ (وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ اَنَّهُ قَالَ لَحَسْبُكَ الْاٰنَ) (رواہ الامام
الترمذی فی شمائلہ وشارحہ فی المواہب اللدنیۃ) یعنی منبر پر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ مجھے
کچھ قرآن شریف پڑھکر سناؤ حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
میں آپ کو پڑھکر سناؤں؟ آپ ہی پر تو قرآن کریم نازل ہوا ہے۔ آپ نے
فرمایا درست ہے لیکن میرا جی چاہتا ہے کہ کسی اور کی زبانی سنوں۔ چنانچہ
میں نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کی۔ جب میں اس آیت پر پہنچا کہ اے
نبی ہم تجھے تیری امت پر بطور گواہ کے لائینگے تو آپ نے فرمایا بس اب ختم کرو
میں نے نگاہ ڈالی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ +

(۸۱۱) عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِسُوْرَةٍ مَلَاَ عَظَمَتُهَا مَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ شَيَّعَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ سُوْرَةُ الْكَهْفِ (رواہ
الامام جلال الدین السیوطی فی تفسیرہ والاتقان) یعنی صحابہؓ کا مجمع
جمع ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم انھیں مخاطب فرما کر ارشاد فرماتے ہیں
کیا میں تمہیں بتلاؤں؟ مجھ پر ایک ایسی مبارک سورت اتری ہے جس کی
عظمت نے آسمان و زمین کے درمیان کی تمام جگہ کو پر کر دیا ہے۔ جس سورت
کے پہنچانے کے لئے اس کے ساتھ ستر ہزار آسمانی فرشتے اترے تھے وہ سورت
سورۂ کہف ہے۔ +

(۸۱۲) مجمع صحابہؓ جمع ہے جو سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لاتے ہیں اور یہ خطبہ فرماتے ہیں۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى
كَلِمَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنَ الْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ۔ تَقْرَءُوْنَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ عِنْدَ
مَنَامِكُمْ (رواہ الامام السیوطی فی تفسیرہ والاتقان) اصحابو
کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ بتلاؤں؟ جو تمہیں خدا کے ساتھ شرک کرنے سے نجات

دیں! تم سونے کے وقت سورۂ قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھ لیا کرو" +

(۸۱۳) مع صحابہؓ میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لاتے ہیں اور یہ آیت تلاوت فرماتے ہیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَقَدْ قَالَہَا نَاسٌ مِّنَ النَّاسِ ثُمَّ کَفَرَ اَکْثَرُھُمْ۔ فَمَنْ قَالَہَا حَتّٰی یَمُوْتَ فَھُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ عَلَیْہَا (اتقان فی علوم القرآن)

یعنی جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر اس پر جم گئے وہ بے خوف و بے ہراس ہیں۔ سنو! پہلے لوگوں نے اسے کہا تو سہی لیکن پھر ان میں سے اکثر لوگوں نے کفر کر لیا۔ پس جو اسے کہے اور مرتے دم تک اسی پر جا رہے وہ ہے جس نے اس کلمہ پر استقامت کی اور اس کیلئے بیڑا پار ہے۔" +

(۸۱۴) ایک روایت میں ہے کہ صَلَّی الْعِیْدَ ثُمَّ رَخَّصَ فِی الْجُمُعَۃِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ یُّصَلِّیَ فَلْیُصَلِّ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃ) یعنی بعد از عید جمعہ کی رخصت عنایت فرمائی اور فرمایا جو پڑھنا چاہے پڑھ لے۔"

(۸۱۵) ایک روایت میں یہ بھی ہے فَصَلّٰی بِالنَّاسِ ثُمَّ قَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ یَّاْتِیَ الْجُمُعَۃَ فَلْیَاْتِہَا وَمَنْ شَاءَ اَنْ یَّتَخَلَّفَ فَلْیَتَخَلَّفْ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃ) یعنی نماز عید کے بعد ارشاد ہوا کہ جمعہ کی نماز کے لئے جو آنا چاہے آجائے اور جو پیچھے رہ جانا چاہے رہ جائے۔" مطلب یہ ہے کہ اس دن جمعہ معاف ہے پڑھ لو تو افضل ہے نہ پڑھو تو فرض نہیں (اپنی جگہ نماز ظہر ادا کر لو) +

(۸۱۶) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیُعِدْ۔ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ ھٰذَا یَوْمٌ یُّشْتَہٰی فِیْہِ اللَّحْمُ۔ وَذَکَرَ مِنْ جِیْرَانِہٖ (یَعْنِیْ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ وَّفَقْرٌ کَمَا فِی الرِّوَایَۃِ الْاُخْرٰی) فَکَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَّقَہٗ۔ قَالَ وَعِنْدِیْ جَذَعَۃٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَا اَدْرِیْ اَبَلَغَتِ الرُّخْصَۃُ مَنْ سِوَاہُ اَمْ لَا۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) یعنی حضورؐ نے عید اضحیٰ کے خطبے میں فرمایا جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی ہو اسے دوبارہ اب قربانی کرنی چاہیے۔ اس پر ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ اس دن ہر ایک کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور میرے پڑوس میں بہت سارے غریب ہیں تو اس نیت سے کہ ان کے گھر سب سے پہلے میرے ہاں کا گوشت پہنچے اور یہ خوش ہو جائیں۔ اور مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میں نے تو ایسا ہی کیا ہے کہ نماز سے پہلے اپنی قربانی کرڈالی۔ حضورؐ نے گویا انھیں سچا سمجھا۔ اس نے کہا اب میرے پاس چھ مہینے کی ایک تیار بکری ہے جو مجھے تو دو پوری بکریوں سے بھی زیادہ پسند ہے اس پر حضورؐ نے انھیں اس کی قربانی کی اجازت دی۔ اب میں نہیں کہہ سکتا کہ اوروں کو بھی اس کی اجازت ہے یا نہیں؟ یہ صاحب کون تھے؟ اور اور لوگ بھی چھ ماہ کی بکری کی قربانی کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا بیان بھی سنئے۔

(۸۱۷) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَضْحٰی بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَنَسَکَ نُسُکَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُکَ۔ وَمَنْ نَّسَکَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّہٗ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَلَا نُسُکَ لَہٗ۔ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنِّیْ نَسَکْتُ شَاتِیْ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ۔ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ۔ وَاَحْبَبْتُ اَنْ تَکُوْنَ شَاتِیْ اَوَّلَ شَاۃٍ تُذْبَحُ فِیْ بَیْتِیْ۔ فَذَبَحْتُ شَاتِیْ۔ وَتَغَدَّیْتُ قَبْلَ اَنْ اٰتِیَ الصَّلٰوۃَ قَالَ شَاتُکَ شَاۃُ لَحْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَۃً اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شَاتَیْنِ اَفَتَجْزِیْ عَنِّیْ؟ قَالَ نَعَمْ۔ وَلَنْ تَجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

یعنی بقرہ عید والے دن اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید پڑھائی اس کے بعد خطبے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہماری قربانی کی وہ تو قربانی کے ثواب کو پہنچ گیا۔ اور جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی وہ چونکہ نماز سے پہلے ہے اس لئے اسے قربانی کا اجر نہیں۔ یہ سنکر حضرت براء بن عازبؓ راوی کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیارؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ سمجھا کہ آج کا دن کھانے پینے کا ہے سب سے پہلے میں اپنی قربانی کرڈالوں۔ نماز سے پہلے ہی میں نے اپنی بکری اپنے گھر ذبح کر لی اور ناشتہ کر کے نماز کے لئے چلا آپ نے فرمایا یہ بکری تو یونہی گوشت کھانے کی نہ کہ قربانی کی۔ حضرت ابو بردہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میرے ہاں چھ مہینے کی ایک بکری ہے لیکن دو بکریوں سے بھی زیادہ مجھے وہ محبوب ہے۔ کیا اب اس کی قربانی میرے لئے کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا ہاں لیکن تیرے سوا اور کسی کو کافی نہیں۔ +

(۸۱۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَدَأَ بِالصَّلٰوۃِ۔ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ بَعْدُ۔ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَاَتَی النِّسَآءَ فَذَکَّرَهُنَّ وَهُوَ مُتَوَکِّئٌ عَلٰی یَدِ بِلَالٍ وَّبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ تُلْقِیْ فِیْهِ النِّسَآءُ صَدَقَةً۔ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَتَرٰی حَقًّا عَلَی الْاِمَامِ الْاٰنَ اَنْ یَّاْتِیَ النِّسَآءَ فَیُذَکِّرَهُنَّ حِیْنَ یَفْرُغُ۔ قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَیْهِمْ وَمَا لَهُمْ اَنْ لَّا یَفْعَلُوْا (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) یعنی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عید والے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نماز عید ادا کی اس کے بعد لوگوں کو خطبہ سنایا۔ فارغ ہو کر اتر کر عورتوں کے پاس آئے انھیں نصیحت کی اس وقت آپ حضرت بلالؓ کے ہاتھ پر سہارا لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلالؓ اپنا دامن پھیلائے ہوئے تھے جس میں عورتیں اپنی خیرات صدقہ ڈال رہی تھیں۔ ابن جریج حضرت عطاء سے پوچھتے ہیں کہ کیا آجکل بھی امام پر ضروری ہے کہ وہ مردوں کے خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس جا کر انھیں الگ خطبہ کہے؟ آپ نے فرمایا بیشک یہ حق امام پر ہے وجہ کیا کہ وہ ایسا نہ کریں؟ +

جہانتک نظر ڈالی جاتی ہے اسلام کے کل احکام اسلام کے جملہ اصول حکمت اور اتفاق واتحاد کی جیتی جاگتی عملی تصویر نظر آتے ہیں۔ اس عید کے دن کو ہی دیکھو حکم ہوا کہ اس دن نہا دھو کر اچھے کپڑے پہن کر صبح ہی صبح شہر سے باہر جنگل میں ایک جگہ جمع ہو جاؤ تاکہ تمہاری جاہ وحشمت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھے پھر ایک کو آگے کر کے سب اس کی اقتدا میں خدا کے سامنے جھکو تاکہ تمہارا اتفاق واتحاد ظاہر ہو۔ جاؤ تو تکبیریں کہتے ہوئے، نماز پڑھو تو تکبیریں کہتے ہوئے، واپس آؤ تو تکبیریں کہتے ہوئے، تاکہ تمہاری خدا پرستی کا اظہار ہو۔ اللہ اللہ! یہ جمعیت! یہ جماعت، یہ یکجائی، یہ یکجہتی، یہ ہم آہنگی، یہ اتحاد مقصد، یہ اتفاق روحانی وجسمانی کیا وہ چیزیں نہیں؟ جو تمہارے دشمنوں پر سانپ بن کر لوٹیں اور ان کا کلیجہ پھٹ جائے۔

حکم ہوتا ہے جانے سے پہلے فطرہ ادا کرو تاکہ تمہاری غمخواری اور ہمدردی ظاہر ہو، جہاں تم اپنی ضروریات پر سینکڑوں خرچ کرتے ہو وہاں ان غرباء کی بھی خبر لو جو تم جیسے ہی ہاتھ پاؤں رکھتے ہیں مگر قدرت نے انھیں تمہارا دست نگر بنا رکھا ہے۔ ہاں اپنی رانڈوں، یتیموں، بیکسوں کی بھی خبر لیا کرو تم نے اپنے بچوں کی ہٹ اور ضد پوری کر دی ان کے لئے نئے اور عمدہ کپڑے بنوائے لیکن ایک یتیم بچہ آہ کر کے رہ گیا یہ کس کے سامنے ہٹ کرے کون اس کی ضد پوری کرے گا؟ آج اس کا باپ ہوتا تو وہ بھی اپنے نور نظر لخت جگر کے نہ جانے کیا کیا ارمان پورے کرتا۔ تم نے اپنی بیویوں کے کپڑے لتے جوتی زیور وغیرہ کا انتظام کر لیا، انھوں نے تم سے لڑ جھگڑ کر ہنس کر، رو کر، بگڑ کر، اپنی اپنی چاہت کے مطابق اپنی فرمائش پوری کرائی، لیکن ان غریب رانڈ عورتوں کی ناز برداری کرنے۔ ان کی امنگوں کو پورا کرنے والا کون ہے؟ وہ کس پر دباؤ ڈالیں گی؟ وہ کس کا پلہ تھامیں گی؟ وہ کہاں سے اچھے اچھے کپڑے وغیرہ لائیں گی؟ جنھیں پیٹ پالنے کے بھی لالے پڑے ہوئے ہیں۔ ہاں امیرو! تم اپنے مال سے گلچھرے اڑاؤ کیا خدا کے مسکین بندوں کا حق بھول جاؤ؟ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اور غربا نوازی کیا تم فراموش کر گئے؟ جن کی زبان مبارک سے کبھی کسی سائل نے لا کا لفظ تک نہیں سنا +

غرض اس فطرے کے حکم نے گلزار اتفاق میں باد بہاری کا کام کیا پھر حکم ہوتا ہے نماز کے بعد سب مل کر ذکر اللہ یعنی خطبہ سنو جس میں اسلام کی اگلی شان وشوکت کا نقشہ، تمہارے اسلام کے بہترین جوش وخروش کے نمونے ان کی سچی جاں نثاریاں، تمہاری ترقیوں کی گذشتہ داستانیں تمہارے کانوں میں پڑیں، اور تمہارے برف سے زیادہ منجمد اور سرد دلوں میں پھر ایک مرتبہ گرمی پہنچے، کچھ خیال بندھے اور پھر ولولہ پیدا ہو۔ حکم ہوا کہ اب واپس آؤ تو راستہ بدل کر دوسری راہ سے آؤ تاکہ اس طرف بھی تکبیر کا غلغلہ بلند ہو ادھر بھی شان اسلام نمایاں ہو، ادھر بھی توحید کا چرچا ہو۔

ناظرین مسلمانوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سال بھر میں خوشی کے دو دن مقرر فرمائے ہیں۔ ایک دن عید الفطر کا۔ دوسرا دن عید الاضحٰی کا۔ ان دونوں دنوں میں ہمیں کیا کرنا چاہئے اور خوشی کس طرح منانی چاہئے؟ یہ بھی آپ نے فرما دیا ہے۔ یہ دن ناٹکوں، تماشہ گاہوں پتنگ بازی اور لہو ولعب کے لئے نہیں ہیں، مبارک ہیں وہ لوگ جو عید کا دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق گذارتے اور خوشی کی خوشی اور ثواب کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔

عید الفطر کی رات کو فرشتوں میں بوجہ خوشی کے دھوم مچ جاتی ہے

ابوسفیان نے سامنے کے ٹیلے پر چڑھ کر زور سے پکارا اُعْلُ ھُبَلْ (ہبل سربلند رہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو حکم کیا کہ جواب میں کہیں اَللّٰہُ اَعْلیٰ وَاَجَلُّ (اللہ سب سے برتر ہے) ابوسفیان نے حضرت عمرؓ کی آواز کو پہچان کر کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں؟ حضرت عمر کہتے ہیں، ہاں زندہ ہیں؛ ابوسفیان نے چلا کر کہا کہ یہ جنگ بدر کا بدلہ ہے؛ اور آئندہ سال ہمارا تمہارا پھر مقابلہ ہوگا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حکم دیا کہ کہدو منظور ہے بس!

موجودہ زمانے کے مسلمانوں کو اپنے اسلاف کے بہادروں کی تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیئے آج کل کے مسلمان اسلامی تاریخ سے بالکل بے بہرا ہیں۔ کیا ہم کو معلوم نہیں کہ اسلام دنیا میں کتنی مشکلوں سے پھیلا ہے لیکن آج ہم اس اسلام کو اپنے پیروں کے نیچے روندتے ہیں اور اپنے دشمنوں کے سامنے اپنی کمزوری ضعیفی دکھا کر اسلام کی حرمت وعزت کو کھوتے ہیں اگر آج بھی ہم اپنی آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹا کر خدا اور رسولؐ کے احکام کو دیکھ کر عمل کریں، تو پھر ہم وہی فتح و نصرت دیکھیں گے

خدائے لم یزل کا دست قدرت تو زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوب گماں تو ہے

اے مسلمانو! نہ ہم کو دین کی ضرورت ہے نہ اپنی قوم سے واسطہ، ہم کو محض اپنی کرسی کو قائم رکھنا اور اپنی دولت کو بڑھانا، دشمن کے ساتھ مل کر اپنے ہی بھائیوں کی گردن پر چھری چلانا ہمارا مقصد ہے؛

مندرجہ بالا مضمون سے معلوم ہوگیا کہ اس منافق جماعت نے حد درجہ مکر وفریب سے کام لیا یہاں تک کہ سرور دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کو مشہور کردیا تاکہ صحابہؓ کے پیر ڈگمگا جائیں، اور ہم کو کامیابی ہو، لیکن وہ مقدس گروہ پہاڑ کے مانند اپنی جگہ پر مضبوط جما کھڑا رہا، اور اپنے دلوں میں یہ بات ٹھان لی تھی، جب اللہ کے رسول (سلام علیہ) اپنی زندگی کو مذہب اسلام پر قربان کرگئے ہیں، تو ہم بھی اپنی جانوں کو یہیں قربان کریں گے، پہلے مسلمانوں میں یہ [illegible] ایمان تھا لیکن آج محض تھوڑے سے لالچ پر پیاری سے پیاری چیز کو اسلام کے دشمنوں کے سپرد کردیتے ہیں اگر یہی حالت اور چند روز قائم رہی تو ہم اس سے بھی زیادہ ذلیل ورسوا ہوں گے۔ فقط

محمد ظہور در بھنگوی، مدرسہ فیاضیہ دہلی

مراسلات!

نتیجہ امتحان سالانہ بابت ۱۹۴۱ء

مدرسہ عالیہ جمال پورہ مئو | حسب دستور سابق مدرسہ عالیہ قصبہ مئو کے طلباء کا سالانہ امتحان بتاریخ ۲۰؍ شعبان ۱۳۶۰ھ کو جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب (مولوی فاضل) اور جناب مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب مدرسین مدرسہ فیض عام مئو اور جناب مولینا مولوی عبدالولی صاحب نے لیا، کئی طلباء اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئے اور اکثر دوسرے تیسرے درجے میں پاس ہوئے کامیاب طلباء کو انعامات تقسیم کئے گئے، عربی خواں طلباء میں سے حدیث کی انتہائی کتابیں پڑھنے والے ایک طالب علم کو مقدمہ تحفۃ الاحوذی انعام میں دیا گیا، اور بقیہ طلباء کو کافیہ و تلخیص المفتاح و مرقات و تسہیل الفرائض وغیرہ کتابیں انعام میں دی گئیں، فارسی، اردو اور درجہ حفظ کے کامیاب طلباء کو ان کے مناسب حال لکھنے پڑھنے کے متفرق سامان انعام میں دیئے گئے

مدرسۃ النسواں | متعلقہ مدرسہ عالیہ کا بھی امتحان اسی روز ہوا، نتیجہ بہت اچھا رہا، کامیاب طالبات کو انعامات دیئے گئے، رمضان شریف کی تعطیل کے بعد ۱۳۶۱ھ کا نیا تعلیمی سال شروع ہوگا، بیرونجات کے طلباء جو داخلہ کے خواہش مند ہوں مدرسہ کھلنے کے پیشتر ناظم مدرسہ سے خط وکتابت کرلیں۔

مدرسہ عالیہ | مدرسہ ہذا کے اراکین اُن اصحاب خیر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ۱۹۴۱ء میں بذریعہ سفیر مدرسہ جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب عقیل مئوی مدرسہ ہذا کی ایسے آڑے وقت میں اعانت و امداد فرمائی جب کہ مدرسہ کی موت وزیست کا سوال درپیش تھا، خدا کا شکر ہے کہ اب مدرسہ مذکورہ میں پھر دوبارہ زندگی کے آثار نظر آنے لگے اور تو لیفائیڈ ابریا بھی جاری ہوگئی اور بیرونی اصحاب نے بذریعہ سفیر صاحب مذکور مدرسہ کی آبیاری کی فجزاہم اللہ خیرا مگر چونکہ ہنوز مدرسہ کی پہلی حالت بحال نہیں ہوسکی، اور اخراجات وضروریات روز بڑھتے جارہے ہیں، لہٰذا امسال جناب مولوی عبداللہ صاحب عقیل مئوی کو آپ حضرات کی خدمت میں تحصیل چندہ کے لئے بھیجا جاتا ہے، امید کہ آپ حضرات پہلے سے زیادہ فراخدلی سے کام لیکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں گے؛ اس سال باوجود روئیداد مرتب ہونے کے کاغذ وغیرہ کی گرانی اور مدرسہ کی خستہ حالی اور مالی کمزوری کے باعث ہم طبع نہیں کراسکے، لہٰذا امید ہے کہ آئندہ سال ۱۹۴۲ء میں انشاء اللہ ہم آپکی خدمت میں مدرسہ عالیہ کی مکمل روئداد اور آپ کے عطیات وچندہ کی بھی دوسالہ فہرست حاضر خدمت کریں گے۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔ راقم خاکسار (مولوی) عبدالاحد ناظم مدرسہ عالیہ مئو ضلع اعظم گڈھ۔

مدرسہ محمدیہ عربیہ ابیدگہ کا ساتواں اجلاس

حسب سابق امسال بھی مدرسہ کا سالانہ اجلاس مؤرخہ

۹ راگست ۱۹۴۱ء بروز یکشنبہ ہوا، جس میں شہر مدراس سے چند امراء و رؤساء اور دیگر علمائے کرام تشریف لائے تھے، صبح کا اجلاس فخر قوم الحاج جناب عبدالوہاب صاحب بادشاہ اینڈ سنز مدراس کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں علمائے کرام کی تقریریں ہوئیں، اور اساتذہ کو تحفہ جات پیش کئے گئے، دوپہر کا اجلاس فخر قوم الحاج جناب شیخ عبدالعزیز صاحب۔ شیخ اسماعیل اینڈ سنز مدراس کی زیر صدارت ہوا، جس میں علمائے کرام اور طلبائے مدرسہ کی تقریریں ہوئیں اور طلباء کو نقد انعامات اور دیگر ضروریات تعلیم کی اشیاء تقسیم کی گئیں، علماء نے اپنی جادو بیانی اور بصیرت افروز تقریروں سے حاضرین کو محظوظ فرمایا ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں مولانا محمد یٰسین صاحب حیدرآبادی، مولانا حافظ عبداللہ صاحب، مسجد مبارک مدراس، مولانا ڈاکٹر سید عبدالحکیم صاحب بہاری، مولانا حافظ میاں محمد صاحب پنجابی، مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب کٹڑپوی و نیز فرزندان حاجی عبدالسلام صاحب مرحوم بلہاری نے بھی جلسہ میں شرکت فرمائی، شب کے دو بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ اس بنجر زمین میں باوجود بے سروسامانی کے مدرسہ آٹھ سال سے اپنی خدمات انجام دیتا آرہا ہے اور آج کل سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہے ناظرین سے ہماری درخواست ہے کہ جس ملک میں دینی مدارس کی بالکل کمی ہے، وہاں اس قسم کے ادارے کی امداد ہر ممکن طریقہ سے کریں، اور عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔ ترسیل زر بنام متولی محمد عمر صاحب خازن مدرسہ ہونی چاہئے، المعلن: وکیل محمد غوث صاحب سکریٹری مدرسہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ ضلع بلہاری علاقہ مدراس۔

گذارش احوال واقعی

برادران اہل حدیث السلام علیکم! معلوم ہو کہ شہر متھرا کے حنفیوں کی تعداد ۱۶ یا ۱۷ ہزار ہے، مگر اہل حدیث کوئی بھی نہ تھا، اگر کوئی اہل حدیث پردیسی آتا تو حنفی لوگ بہت برا بھلا کہتے تھے، ہم ہمیشہ ان کی زیادتیوں کو دیکھا کرتے بلکہ خود کرتے تھے، پھر ہم نے تحقیق کرنی شروع کی تو معلوم ہوا کہ سچا مذہب اہل حدیث ہی ہے تو ہم چند لوگ اہل حدیث ہو گئے، اب حنفی ہمارے ساتھ بھی وہی ظلم کرتے ہیں جو کہ ان کے ساتھ کرتے تھے، ہم لوگ تین چار ماہ سے اہل حدیث ہوئے ہیں اور ماشاءاللہ دن بدن ترقی ہے، حنفیوں کی مسجدیں شہر متھرا میں کافی ہیں ایک مسجد اہلحدیث قابض ہو گئے ہیں، مگر وہ مسجد بہت شکستہ ہے چھت بھی گر گئی ہے، مرمت کی سخت ضرورت ہے، اب گذارش یہ ہے کہ آپ صاحبان کچھ امداد کر دیں تاکہ مسجد کی تعمیر شروع ہو جائے، اگر ہمارا سفیر آئے تو اس سے رسید لیکر روپیہ عنایت کریں، ورنہ منی آرڈر اس پتہ سے روانہ کردیں یہ محمد اسماعیل اہل حدیث ٹیلر ماسٹر محلہ قاضی پاڑہ شہر متھرا۔

انتقال پُرملال!

افسوس کہ جناب ڈاکٹر متولی سید عبدالقادر صاحب جیلانی ایم ایل سی نے بروز سہ شنبہ ۱۶ ستمبر ۱۹۴۱ء دن کے گیارہ بجے اختلاج قلب سے تخمیناً ۸۰ سال کی عمر میں رحلت فرمائی، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ آپ کے انتقال سے فرنگی کنڈہ کے جملہ موحدین برادر کو بہت صدمہ اور رنج و ملال ہوا، خصوصاً آپ کی اولاد کو تو بہت ہی رنج و غم و الم لاحق ہوا، خداوند کریم مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے، مرحوم اخبار محمدی کے قدیم خریدار تھے، ڈگر مرحوم کو اتباع سنت کا بہت زیادہ خیال تھا خود عامل بھی تھے اور دوسروں کو بھی ہمیشہ تاکید فرمایا کرتے تھے، غرباء و مساکین کی ہر طرح سے امداد و سلوک کیا کرتے تھے، مہمان نوازی و اخلاق محمدی میں آپ اپنی نظیر ہی تھے، آپ کا مکان مہمان سرا تھا، آپ بڑے مستعد اور پرجوش موحد تھے، آپ کا خیال آتا ہے تو یہی شعر زبان پر جاری ہو جاتا ہے ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدم و بہار آخر شد

جناب رب الارباب آپ کو فردوس بریں میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ بخیر کرے، جملہ موحدین سے استدعا کی جاتی ہے کہ جنازہ غائبانہ ادا فرمائیں، (دہلی میں جمعہ کے روز جامع اہلحدیث مدرسہ میں آپ کی نماز جنازہ ایک جم غفیر نے ادا کی، ناظرین سے بھی استدعا ہے کہ اپنی اپنی جگہ جنازہ غائبانہ ادا کریں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَالْحِقْهُ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰى۔ ایڈیٹر) فقط والسلام حافظ محمد عبداللہ امام مسجد اہل حدیث مدراس۔

"مدرسہ سعیدیہ دہلی"

حضرات! دارالسلطنت دہلی میں تخمیناً گیارہ سال سے مدرسہ سعیدیہ قائم ہے، جس میں علوم اسلامیہ کی ابتدائی تعلیم سے انتہا تک تعلیم دی جاتی ہے، قرآن و حدیث و دیگر علوم خادمہ شریعت کی باقاعدہ بطریق سلف صالحین صحیح تعلیم دی جاتی ہے، شہر کے طلباء کے علاوہ بیرون شہر دور و دراز ملکوں سے جو اکثر غیر مستطیع طلبا آتے ہیں ان کے خورد و نوش کا بھی مدرسہ کفیل ہوتا ہے جو اصحاب خیر کی ہمدردی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے، لہٰذا آپ بھی دامے درمے اس صدقہ جاریہ میں حصہ لیکر ثواب حاصل کریں، زکوٰۃ صدقات کا یہ مدرسہ بہترین مصرف ہے، جو کچھ بھیجنا ہو بنام ناظم مدرسہ سعیدیہ پل بنگش دہلی روانہ

کریں اسی واسطے حسب دستور سابق قاضی محمد حسین صاحب
سفیر مدرسہ کو برائے وصولی چندہ بھیجا جاتا ہے جہاں جہاں
وہ پہونچیں اہل خیر حضرات ان کو چندہ دے کر اور رسید
مطبوعہ ان سے لے کر عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور
ہوں۔ فقط والسلام! ابوسعید محمد شرف الدین
ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی
(یہ مدرسہ احباب کی توجہ کا بہت زیادہ مستحق ہے۔ ایڈیٹر)

نہایت ضروری گذارش

خاکسار سکنڈ مولوی ہائی انگلش اسکول لوہ پیری ۳۲
سال کی خدمات کے بعد اپنی ملازمت سے نیک نامی
کے ساتھ ریٹائر کر گیا، اب جو صاحب خاکسار سے خط و
کتابت کریں وہ پتہ میں محمد عبدالحکیم محلہ جرہ بہ حاجی پور
ضلع مظفرپور صوبہ بہار، ارقام فرمایا کریں ورنہ ضائع ہوجانے
کا خوف ہی نہیں بلکہ یقین ہے۔ والسلام۔

او شرک کے حامیو اور قبر کے پجاریو! اب بھی جماعت
محمدی موجود ہے اور قیامت تک یہ جماعت ابلیس کے لشکر
کا مقابلہ کرے گی یہ فرمان رسالت ہے جس کی صداقت و
حقانیت نیر اعظم سے زیادہ روشن ہے، غازی اعظم گو ہم کو
علیحدہ ہو چکے ہیں لیکن ایسا درس دے کر گئے ہیں کہ جماعت
محمدی کا ہر ہر فرد شرک و بدعت کے لئے شمشیر برہنہ ہے اور
ناممکن ہے کہ ان کی موجودگی میں شیطانوں کا لشکر آزادانہ
طور پر توحید و سنت کی مخالفت کر کے قبر پرستی اور رسم پرستی
کا پرچار کر سکے! ـــ تم غازی موصوف کی موت پر اظہار
خوشی کرتے ہو کیا تم کو موت نہ آوے گی؟ کیا بریلویت کے
بانی بدعتیوں کے سردار اب بھی تم میں موجود ہیں؟ اگر نہیں
تو اس خوشی کے کیا معنیٰ؟۔

پیارے مجاہد نے تو یہی کہا تھا کہ محبوب رب العالمین کی
حدیث پہونچتے ہوئے کسی کی نہ مانو جس کا کلمہ پڑھتے ہو اسی کی
مانو، اپنی نسبت اسی کی طرف کرو۔ او قبر کے پجاریو! کیا یہ امام
صاحب کی دشمنی ہے؟ اگر تمہارا یہی خیال ہے تو میں کہوں گا
ان نادان بریلویوں سے بڑھ کر بزرگوں اور اماموں کا دشمن
اور ان کو بدنام کرنے والا کوئی نہیں، ان جیسا توہین رسول
کرنے والا صفحۂ ارض پر چراغ لے کر تلاش کرو تو کوئی نہ ملیگا
کیا یہ انصاف ہے کہ کلمہ تو ہم پڑھیں محمد رسول اللہ صلے
اللہ کا اور بات مانیں امتیوں کی؟ باپ دادا اور پیر مرشد
کی۔ ان کے اسلام اور ایمان کا ماتم کرنا چاہئے، باطل
جب تک ہے، اس کا قلع قمع کرنے کے لئے حق موجود رہیگا
تمہاری پھونکوں سے شمع توحید بجھ نہیں سکتی۔

امام ابوحنیفہ کی باتوں پر عمل صرف جماعت محمدی
کا ہے، امام صاحب کو وہ اپنا پیشوا اور بزرگ سمجھتے ہیں جو
ان کو برا کہے اس کو ہم بزرگوں کا دشمن سمجھتے ہیں لیکن امام
صاحب کو رسالت کا درجہ نہیں دیتے۔

(باقی صفحہ ھٰذا کے کالم دوم پر ملاحظہ فرمائیے)

(باقی کالم ۳) پس او تمامی مقتدیو اور امام صاحب کو بدنام
کرنے والو اپنی ان افترا پردازیوں سے باز آجاؤ سنت
رسول کی مخالفت کر کے پنپ نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ
نیک سمجھ دے ـــ (محمدی)۔ الفاظ ہمیشہ نرم
اور عام فہم ہونے چاہئیں ورنہ اصل مقصد ہی غائب ہو
جاتا ہے، قرآن مجید فرماتا ہے لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ
قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا

مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ یادگار!

مولانا مرحوم نے ۴۴ سال پہلے مدرسہ سعیدیہ جاری کیا تھا
اور بلا معاوضہ کے خود ہی اس میں پڑھاتے تھے، اصحاب
خیر سے گذارش ہے کہ وہ اپنے صدقات و زکوٰۃ سے اس کی
امداد فرمائیں تاکہ مرحوم کی وہ یادگار جس کو موصوف نے اپنے
ہی ہوتے ہوئے جاری کیا تھا قائم رہ سکے۔ «منیجر»

ایک سوائے عالم پرچہ کی بیہودہ خرافات

(از جناب مولانا محمد ابوالخیر صاحب رحمانی مدرس مدرسہ جامعہ رحمانیہ مدن پورہ، بنارس سٹی)

غازی وقت حامی سنت مولانا محمد صاحب کا انتقال
کیا ہوا کہ پرستاران باطل علمبرداران بدعت کے گھروں
میں عید ہوگئی، شافع محشر سرتاج انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
کے متعلق بھی دشمنان اسلام کہا کرتے تھے کہ جب ان کا
انتقال ہوجائے گا تو ان کے ساتھ ہی دین اسلام بھی
ختم ہوجائے گا، اور ہماری بت پرستی کی تردید کا سلسلہ
بھی نیست و نابود ہوجائے گا لیکن دنیا نے دیکھا کہ
دشمنان رسول کا وجود حرف غلط کی طرح مٹ گیا، اور
بت پرستی قبر پرستی اور کاغذ پرستی کی کھلم کھلا آج بھی تردید
ہورہی ہے، عصر حاضر میں مولانا محمد صاحب ؒ نے غیراللہ
پرستی کے خلاف عظیم الشان جہاد کیا جس کی وجہ سے دنیائے
شرک و بدعت میں ایک تہلکہ عظیم مچ گیا، قصر بدعت
میں تزلزل آگیا، صدائے توحید نے غیراللہ پرستی کے خرمن
میں آگ لگا دی، قبر کی ریوڑیاں اور تعزیہ کے ملیدے
خطرے میں پڑ گئے، طاغوتی جماعت نے واویلا مچایا
لشکر شیطانی میں صف ماتم بچھی آج جبکہ غازی موصوف
عالم اسلام کی بدقسمتی کی وجہ سے ہم سب سے جدا ہو کر رب
کی بے شمار رحمتوں سے ہم آغوش ہو چکے ہیں ابلیس مردود
نے شور مچایا کہ اب صدائے حق خاموش ہے بدعتیوں کی
باچھیں کھل گئیں کہ اب میدان صاف ہے ہماری قبر پرستیوں
کے خلاف کوئی آواز اٹھانے والا نہ رہا، اب جس طرح چاہیں
شجر و حجر کے سامنے سجدہ ریزیاں کریں،

پیغمبر پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی

"قادیان میں طاعون نہیں آئے گی"

(از جناب مولوی محمد صاحب کھیڑا نوالہ ریاست کپورتھلہ)

پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی اپنے صدق دعویٰ کے ثبوت میں فرماتے ہیں کہ "دو چار سال ہوئے کہ میں نے ایک پیش گوئی شائع کی تھی کہ پنجاب میں سخت طاعون آنے والی ہے" (کتاب دافع البلاء صفحہ ۴) ایضاً "بلکہ طاعون کی خبر آج سے ۲۲ برس پہلے براہین احمدیہ میں دی گئی ہے" (کتاب دافع البلاء صفحہ ۶)۔

طاعون کیوں آئی؟ مرزا صاحب فرماتے ہیں "کیونکہ براہین احمدیہ (مرزا جی کی پہلی کتاب ہے) میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں آخری دنوں میں طاعون بھیجوں گا تاکہ میں ان خبیثوں اور شریروں کا منہ بند کر دوں جو میرے رسول (مرزا جی) کو گالیاں دیتے ہیں" (کتاب مذکور صفحہ ۹)

ثابت ہوا کہ وبا طاعون بوجہ تکذیب مرزا جی واقع ہوئی ہے مگر قادیان طاعون سے پاک رہے گی۔

مرزا صاحب فرماتے ہیں "تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا، اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہوگئے یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے، بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا، وہ بھی اچھا ہوگیا، کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت ہوگا" (دافع البلاء صفحہ ۵)۔

دیگر: "اور جیسا کہ اس احمد کے غلام کی نسبت اس نے فرمایا انہ اوی القریۃ لولا الاکرام لہلک المقام جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس شفیع کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس گاؤں قادیان کو طاعون سے محفوظ رکھا، جیسا کہ دیکھتے ہو کہ وہ پانچ چھ برس سے محفوظ چلی آتی ہے" (صفحہ ۱۳)

ثابت ہوا کہ قادیان میں طاعون آ نہیں سکتی، کیونکہ خدا کا فیصلہ ہو چکا ہے، بعزت رسول اگر مریض طاعون آ بھی جائے بالکل شفایاب ہو جائے گا، گویا قادیان ایک آب حیات ہے، مگر جب ہم رجسٹر اموات قادیان دیکھتے ہیں تو مرزا جی کو سب سے بڑھ چڑھ کر پاتے ہیں —— ماہ مارچ و اپریل ۱۹۰۴ء صرف دو ماہ میں ۳۱۳ آدمی طاعون سے ہلاک ہوگئے، حالانکہ اس وقت قادیان کی کل آبادی ۲۸۰۰ کی تھی (رجسٹر اموات قادیان ۱۹۰۴ء) اور مرزا صاحب کا سکول بھی ۹ مئی تک بند ہوگیا —— نبی ہو تو ایسا ہو کہیں کچھ اور ہووے کچھ ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

بیٹے کی شہادت باپ کے کاذب ہونے پر ناظرین محترم! باپ بیٹے کا فیصلہ ہونے لگا ہے، ذرا غور سے سنئے!

مرزا صاحب کے بیٹے موجودہ خلیفہ فرزند دلبند فرماتے ہیں کہ "ادھر خدا تعالیٰ نے طاعون کو قادیان میں بھیج دیا اور ایک سال نہیں، دو سال نہیں متواتر چار پانچ سال تک قادیان پر طاعون کا حملہ ہوتا رہا" (کتاب احمدیت صفحہ ۱۱۱) ایضاً "ایک سال نہیں دو سال نہیں متواتر ۵ سال تک قادیان میں طاعون پڑی" (کتاب مذکور صفحہ ۱۱۳)

صاحبان! بیٹے نے باپ کو کاذب جھوٹا مفتری قرار دیا، شھد شاھد من اھلھا کی مثال پوری ہوگئی کسی دوسرے کی ضرورت نہیں رہی، بیٹے نے فیصلہ کر دیا کہ مرزا جی کاذب، مفتری، جھوٹے ہیں، طاعون نے آگ ایسی لگا رکھی تھی کہ صرف دو ماہ میں ۳۱۳ موتیں واقع ہوگئیں تو پانچ سال میں کیا حال ہوا ہوگا؟

دوسری طرز سے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ "جو شخص میری بیعت میں آجائے گا وہ طاعون سے محفوظ رہیگا" لہٰذا آپ کو الہام الٰہی ہوتا ہے "انی احافظ کل من فی الدار" یعنی ہر وہ شخص جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے، میں اس کو بچاؤں گا، اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں، بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں، میرے روحانی گھر میں داخل ہیں" (کتاب کشتی نوح صفحہ ۱)۔

تحریر مرزا صاحب سے ثابت ہوا کہ میرا کوئی مرید اور اہل خانہ طاعون کا شکار نہ ہوگا، اگر کوئی ہو جائے، تو الہام الٰہی غلط۔ لہٰذا نبی سے خدا تعالیٰ جو وعدہ کرتا ہے اس کو ہر طرح سے پورا کرتا ہے، خدا ہر طرح سے نبی کی مدد، نصرت، اعانت، حفاظت کرتا ہے جیسے کہ اسکا نبیوں سے برتاؤ رہا ہے،

جب طاعون آئی تو بڑے بڑے کٹر مرزائی مرنے لگے اور آپ کی طرف چاروں طرف سے نعشیں پڑنے لگیں کہ آپ کا دعویٰ غلط ٹھیرا، آپ کے مرید مر رہے ہیں لہٰذا مرزا صاحب خود قائل ہیں، فرماتے ہیں "جن لوگوں کو خدا کا خوف نہیں ہے وہ ایسی نکتہ چینیاں کرتے ہیں جن کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے اعتراض کے نیچے آجاتے ہیں، چنانچہ بعض نادان کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بعض لوگ بھی طاعون سے ہلاک ہوگئے ہیں منجملہ ان کے ڈاکٹر عبدالحکیم خان بھی ہے، جو

بہت خوش ہو کر لکھتا ہے کہ سنور میں فلاں فلاں
احمدی طاعون سے ہلاک ہو گیا ہے، ہم ایسے متعصبوں
کو یہ جواب دیتے ہیں کہ ہماری جماعت میں سے بعض لوگوں
کا طاعون سے فوت ہونا بھی ایسا ہی ہے جیسا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ لڑائیوں میں شہید ہو گئے
تھے....... اگر ایک شخص ہماری جماعت
میں طاعون سے مرتا ہے تو بجائے اس کے سو آدمی
یا زیادہ ہماری جماعت میں داخل ہوتے ہیں.......
بس اس سے زیادہ اندھا کون شخص ہے جو چند احمدی
لوگوں کا طاعون سے فوت ہونا پیش کرتا ہے اور اس
سے اب تک بے خبر ہے کہ اب تک کئی لاکھ انسان طاعون
سے ہماری جماعت میں داخل کر دیئے اور ہر روز داخل
ہو رہی ہے پس مبارک ہے یہ طاعون جو ہمارے عدد کو
بڑھا رہی ہے اور مخالفوں کو گھٹا رہی ہے اور حقیقت میں
ہماری جماعت کا طاعون سے کوئی فوت نہیں ہوا،

قول باطل نہیں ہو سکتا (ست بچن صفحہ آخر) ـــــ
خدا کے کلام پر ہنسی نہ کرو، پہاڑ ٹل جاتے اور دریا خشک
ہو سکتے، موسم بدل جاتے، مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک
پورا نہ ہوے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۸۵) ــــ "زمین
آسمان ٹل جائیں مگر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی" (کتاب
جنگ مقدس صفحہ ۱۸۸) ــــ "خدا تعالیٰ کی شان اس
سے بلند ہے کہ جھوٹ بولے یا خلاف واقعہ کہے" (کتاب
ازالۂ اوہام صفحہ ۱۴۵)۔
ناظرین! دیکھا آپ نے؟! مرزا جی سے ان کے
اللہ کا وعدہ تھا کہ تیری جماعت میں طاعون نہیں آئے
گی (الہام) پر مذکور ہو چکا ہے کیا مرزا جی کے خدا نے
اس کو پورا کیا؟ ہرگز نہیں کیا۔ جب کہ مرزا جی خود اقرار کرتے
ہیں "ہماری جماعت میں طاعون پڑی اور جا بجا مرتے
رہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ وجہ یہ ہے، سنیئے! مرزا جی
فرماتے ہیں "وہ ہستی قدیم اور وہ پاک وقدوس جو تمام

اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے، وہ کاذب کو کبھی عزت
نہیں دیتا" (کتاب نزول المسیح صفحہ ۱۸۰) ــــ "خدا
جھوٹے کذابوں دجالوں کی مدد نہیں کرتا" (راز حقیقت صفحہ)
آگے اور سنئے! مرزا جی کی بے باکی ہوشیاری اور چالاکی کا
اندازہ کریں ــــ "انی احافظ کل من فی الدار"
یعنی خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ اس گھر کی چار دیواری کے
اندر ہیں سب کو میں طاعون سے بچاؤں گا، سو گیارہ
برس سے بڑے بڑے حملے طاعون کے اس نواح میں
ہو رہے ہیں، مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے گھر کا
ایک کتا بھی طاعون سے نہیں مرا" (حقیقۃ الوحی صفحہ)
ناظرین! وہی مذکورہ الہام اس جگہ ہے کہ ایک
کتا بھی نہ مرا، یہ ہے مرزا جی کی چالاکی ۔
نہ ہو بچا ہے ... ہوئے گا تمہاری ظلم کیشی کو
گرچہ ہو ... نے بہت ستمگر پہلے
خادم المسلمین ــــــــ محمد ظہیر انوالوی

چونکہ ایک کے عوض ہم نے سو
یا اس سے بھی زیادہ پا لئے ہیں
کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ حاشیہ)
مرزا جی نے الہام الٰہی کو
خود غلط ثابت کر دیا، خدا نے
مرزا کو فرمایا تھا کہ تیری جماعت
کا کوئی آدمی طاعون سے مر گیا
ہی نہیں، لیکن خود مرزا جی اقراری
اقراری ہو گئے اور اپنی نبوت کو
کاذب کر کے دکھلایا۔
فیصلہ! مرزا صاحب فرماتے
ہیں "ممکن نہیں نبیوں کی
پیشگوئیاں ٹل جائیں" (کشتی
نوح صفحہ ۵) ــــ "نبوت کا

سچا مسلمان

ازجناب الحاج محمد داؤد صاحب راز ــــ دار العلوم حمیدیہ سنگراوہ

مئے وحدت کو پی کر رات دن سرشار رہتا ہوں
بہ جان و دل فدائے احمد مختار رہتا ہوں

رضائے ایزدی مطلوب ہے دارین میں مجھ کو
یہی مقصد ہے جس کے واسطے تیار رہتا ہوں

زباں پر ورد ہے ہردم کہ لا معبود الا اللہ!
میں ہوں مسلم فدائے مسلک ابرار رہتا ہوں

مری جاں اُن پہ ہو قربان جو سنت پہ عامل ہیں
جو ہیں اعدائے سنت اُن سے میں بیزار رہتا ہوں

کبھی گر وقت آئے جان کو قربان کرنے کا
خدا کے نام پر ہر وقت میں تیار رہتا ہوں

مجھے تعلیم دی اسلام نے صدق و امانت کی
جو فاسق ہیں میں ان سے برسرپیکار رہتا ہوں

نہ شرم و عار ہے مجھ کو کبھی روزی کمانے سے
تجارت اور زراعت کے لئے تیار رہتا ہوں

نماز پنجگانہ کی حفاظت عین ایماں ہے
جماعت کے لئے دن رات میں بیدار رہتا ہوں

مسلمانوں کی حالت ہو گئی ایسی دگرگوں اب
یہی ہے درد دل جس سے سدا بیمار رہتا ہوں

گناہوں سے ہوں شرمندہ مگر یہ فخر حاصل ہے
جو اہل دین ہیں ان کا کفش بردار رہتا ہوں

احادیث قدسیہ

وہ حدیثیں جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اللہ کے حوالہ سے
بیان فرمائیں عربی اعراب دار
مع ترجمہ، قیمت بارہ آنے (۱۲)
خطبات التوحید ازمولانا
حمید اللہ صاحب مرحوم میرٹھی
سال بھر کے ہر جمعے کے خطبے
حدیث کے موافق قیمت دس آنے
شریعت کا کوڑا شرک و
بدعت ورسوم کی تردید میں نظم کی
کتاب، قیمت تین پیسے (۳)
منگوانے کا پتہ
دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

پوری صحیح بخاری شریف کا ترجمہ تین جلدوں میں مجلد
بہت ہی سستا تاختم رمضان شریف صرف سوا چھ روپے میں

صحیح بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ ہے تین جلدوں میں دس ہزار صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ ہمنے اسکی جلدیں چمڑے کی کونے پلٹنے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بنوائی ہیں۔ کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ پہلی جلد کے سوا چھ سو صفحات ہیں۔ اس میں تین ہزار باون حدیثیں ہیں پہلے پارے سے دسویں پارے تک کی یہ جلد ہے۔ دوسری گیارھویں سے بیس پارہ تک کی ہے۔ اسکے چھ سو پچاس صفحات ہیں۔ اور اس میں دو ہزار تین سو چودہ حدیثیں ہیں۔ تیسری جلد پانچسو ساٹھ صفحات کی ہے۔ اس میں دو ہزار پانچسو دس حدیثیں ہیں۔ اس کی اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن رعایتی قیمت اتنی مع تین جلدوں کے صرف سوا چھ روپے رکھی ہے۔ آج ہی آپ منگوا لیں محصول ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے۔ رمضان شریف کے بعد دس روپے سے کم میں نہیں ملیگی ✦

صحیح مسلم بخاری شریف کے بعد درجہ مسلم شریف کا ہے۔ اس کا ترجمہ ایک ہزار صفحات میں آیا ہے۔ اس میں کل سات ہزار ساٹھ حدیثیں ہیں۔ اس کی ہم نے دو جلدیں پختہ چمڑے کے کونے پلٹنے والی نہایت مضبوط بند ھوالی ہیں اور تاختم رمضان شریف بجائے پانچ روپے کے صرف پونے چار روپے میں آپ کو بھیج دیں گے ✦

صحاح ستہ میں سے تین اور کتابوں کا صرف اردو ترجمہ بہت سستا

(۱) **ترمذی شریف** کا صرف اردو ترجمہ دو جلدوں میں مجلد۔ بارہ سو صفحات۔ دو ہزار ساٹھ حدیثیں۔ رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت بجائے پانچ روپے کے پونے چار روپے۔

(۲) **ابوداؤد شریف** صرف اردو ترجمہ دو پختہ جلدوں میں مجلد گیارہ سو صفحات۔ چار ہزار آٹھ سو پچاس حدیثیں۔ ہدیہ اصلی پانچ روپے رعایتی تاختم رمضان شریف پونے چار روپے

(۳) **ابن ماجہ شریف** کا صرف اردو ترجمہ پونے چھ سو صفحات کا مجلد کامل اصلی قیمت تین روپے رعایتی

اطلاع:- بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ ان سب کی مجلد کی قیمت تاختم رمضان شریف بیس روپے۔

پوری مشکوٰۃ شریف کا صرف اردو ترجمہ یعنی حدیث شریف کی دس صحیح کتابوں کا اردو میں انتخاب۔ بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ نسائی۔ سنن امام مالک۔ امام احمد امام شافعی اور بیہقی کی دس کتابوں کا عطر ہے۔ دو جلدیں ہیں پہلی جلد پانچسو صفحات میں ہے۔ اس میں ۲۰۰۷ حدیثیں ہیں۔ دوسری جلد بھی ۵۰۰ صفحات میں ہے۔ اس میں ۲۳۸۰ حدیثیں ہیں۔ آخر میں ایکہزار محدثین کرام کے حالات جن سے احادیث مروی ہیں۔ دونوں جلدیں مجلد ہیں قسم اول پانچ روپے رعایتی تاختم رمضان شریف تین روپے۔ قسم دوم اصلی چار روپے رعایتی تاختم رمضان شریف صرف تین روپے

بلوغ المرام مترجم یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے ہمارے پاس مترجم حاشیہ والی ہے۔ عربی زیر زبر سمیت ہے۔ نیچے سہا ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر حدیث کی شرح ہے۔ اصلی ہدیہ ڈھائی روپے رعایتی دو روپے۔ تاختم رمضان شریف صرف ایک روپیہ۔

اب ایسی کتابیں لکھی جائینگی نہ چھپوائی جائینگی کہیں کل

دہلی میں جہاں میاں صاحب جیسے ظرف علم تھے وہاں انکی باتوں پر سینکڑوں ہزاروں فلیرے نیارے کرنے والے بھی موجود تھے اس ہی زمانے میں پنجاب میں شیطان کا سینگ طلوع ہوا یعنی مرزائے قادیان نے دعوائے نبوت باندھا۔ اس نبوت کو توڑنے کیلئے میاں صاحب نے دو کتابیں لکھوائیں ایک بنام "بیان للناس" دوسری بنام "شفاء للناس" مولانا عبدالمجید صاحب اہلحدیث نے اپنے مطبع انصاری میں انہیں چھپوالیں۔ ابکا فتنۂ قادیانیت فاکستر ہوکر رہ گیا۔ دونوں کے ایک ۔ صفحات ہیں۔ اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت صرف پانچ آنے کے حساب سے آپ ضرور منگوالیں تاکہ ایسے تمام دجالوں سے محفوظ رہ سکیں ساتھ ہی حدیث کا صحیح مصداق معلوم ہوجائے۔ ختم نبوت کے اعلیٰ دلائل ہاتھ لگ جائیں۔ عقائد کے بارے میں تسلی حاصل ہوجائے مرزا کا دہلی آنا اور یہاں سے ناکام سر پر پاؤں رکھ کر چپکے سے بھاگ کھڑا ہونا بھی واضح ہوجائے گا۔ اور ان کی کتاب اعلام الناس کا پورا جواب بھی ان میں ہے ✦

حزب المقبول اس کتاب میں ہر حاجت اور ہر موقع کی وہ دعائیں ہیں جو صحیح حدیثوں سے آئی ہیں۔ عربی کا ترجمہ بھی ہے۔ حوالہ اور ترکیب بھی ہے کل صفحات ڈیڑھ سو ہیں۔ کاغذ چکنا اعلیٰ ہے چھپائی عمدہ اور قیمت بھی بہت ہی کم یعنی گلیز اعلیٰ کاغذ کی صرف پانچ آنے ہے ✦ **ترجمۃ القرآن** سورۂ اقرأ باسم سے لیکر سورۂ الناس تک کی حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دہلوی نے چھپوائی تھی۔ آج کل ہم صرف چار آنے میں دے رہے ہیں۔ اسکی اصلی قیمت بارہ آنے ہے ✦

صیام محمدی روزے افطار سحری اور اعتکاف وغیرہ کے کل احکام اور طریقے حدیث کے موافق دیکھنے ہوں تو حضرت مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم کی کتاب صیام محمدی دیکھئے۔ قیمت تین آنے ✦

فتاوی ولی اللہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ کامل۔ یہ کتاب شاہ ولی اللہ صاحب کی تمام تصانیف میں اعلیٰ تر ہے دو جلدیں تقریباً سوا نو سو صفحات کی ہیں رعایتی قیمت ...

اول نمبر کا بغیر ترجمے کا الگ الگ حروف کا بہترین کاغذ والا نہایت خوشخط

اور بہت سستا کلام اللہ شریف۔ خراب حروف کے ردی کاغذ کے بیکار جلد کے قرآن لیکر قرأت غلط پڑھنا بچوں کو مصیبت میں ڈالدینا اور استادوں کا دماغ خالی کرانا اب تو چھوڑ دیجئے۔ یہ موتی جیسے حروف کا پورے چھوٹی سی خوبصورت رسول تک بھنے والا عمدہ کاغذ کا اول نمبر کا قرآن شریف جلد سمیت ایک روپیہ دو آنے کی بجائے صرف ایک ہی روپے میں رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت منگا لیجئے ✦

نوٹ:- مصنفات محمدیہ پر فی روپیہ چار آنے کی رعایت کردیگئی ہے۔ اس اہم رعایت سے خود فائدہ اٹھائیے اور احباب کو بھی اس کی خبر کر دیجیئے۔ فرمائش کے ساتھ کچھ نہ کچھ رقم پیشگی ضرور بھیجئے۔ ورنہ تعمیل فرمائش ہرگز نہ ہو سکیگی ✦

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی - صدر بازار دہلی -

دو ترجمہ معہ کلمات قرآن شریف شاہ رفیع الدین صاحب اور مولوی اشرف علی صاحب کے ترجمے اور حاشیہ تفسیر ابن کثیر وغیرہ سے

شروع میں ایک سو صفحات کا ایک بہت بڑا مقدمہ معلومات و مسائل قرآن اور سوانح انبیا کے متعلق صفحات سوا نو سو ہدیہ عام جلد یا بچہ سنہری خوشنما صرف پانچ روپے اصلی ہدیہ مجلد چرمی کا چھ روپے لیکن اس وقت رمضان کی رعایت کے ماتحت پانچ روپے

بڑے حروف حدیثوں کی سلیس پوری تفسیر الاحمدی کے نونسخی کی جلد والا قرآن شریف

اس کے مترجم اہلحدیث حضرت مرزا حیرت مرحوم ہیں جنہوں نے مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی کی سوا گھمری بھی لکھی ہے۔ حاشیہ پر پورے قرآن کریم کی تفسیر صرف حدیث شریف سے چڑھی ہوئی ہے۔ مولانا کے انتقال کے بعد اسے دوسرے نام سے چھپوالیا گیا ہے۔ بڑے اور بہت صاف حروف ہیں۔ سائز اس اخبار سے لمبائی چوڑائی میں زیادہ ہے۔ کاغذ نہایت اعلیٰ اور چھپائی بالکل بے عیب ہے۔ حروف تو گویا بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں۔ سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ حاشیہ کامل تفسیر صحیح حدیثوں سے چڑھی ہوئی ہے۔ جلد سمیت ہم صرف تین روپے دو آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ ساڑھے چھ سو صفحات ہیں۔ اس سے زیادہ ارزانی اور کیا ہو سکتی ہے۔

معجز نما حمائل شریف پورے ترجمہ کی نہایت اعلیٰ جلد والی بجائے چار روپے کے ڈھائی روپے میں

آپ تعجب کریں ہم قرآنوں پر نفع اتنا نہیں لگاتے۔ بازار میں کوئی بھی آپ کو چار روپے سے کم میں نہیں دیگا۔ عمدہ کاغذ ہے۔ کلکتہ کی وضع کی جلد ہے سائز ہزار صفحات ہیں اتنی صفحات کا تو مقدمہ ہے۔ اس وقت ہم صرف ڈھائی روپے میں ہدیہ دینگے ✦

غلطی نکالنے والے کو سونے کی اشرفی انعام

یہ ترجمے کا یہ قرآن کریم بہت مقبول ہے، بہت صحیح ہے

چودہ حافظوں کی مہریں اسکی صحت پر موجود ہیں۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں تلاوت کے آداب فضائل اور حضور کی سوانح اور قرآن محفوظ رہنے کے دلائل اور اول آخر وحی کا بیان وغیرہ ہے۔ ساڑھے پانچسو صفحات ہیں۔ ہدیہ انتہائی کمی اور رعایت کے ساتھ اس وقت بے جلد کا پندرہ آنے۔ مجلد بارچہ ایک روپیہ چار آنے۔ مجلد چرم ایک روپیہ بارہ آنے۔ اس میں اور کسی طرح کی کمی نہیں ہو سکتی ✦

خوشنما بے ترجمہ قرآن مجید معہ اختلاف قراۃ

سائز ۲۲×۲۹ اصلی ہدیہ مجلد بارچہ سوا روپیہ مجلد چرمی ایک روپیہ دس آنے۔ لیکن اس وقت رمضان کی رعایت کے ماتحت فی عدد تین آنے کم ✦

اوسط درجے کا مصری وضع کا قرآن شریف صرف چھ آنے میں منگوا لیجئے

مصری حروف جیسے حروف۔ سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے بلکہ آیتوں پر بھی نمبر لگا ہوا ہے۔ اس ڈیڑھ روپے کی حمائل کو ہم اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں جلد پارچہ عمدہ سمیت صرف آٹھ آنے چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف دس آنے۔ پورے چمڑے کی جلد سمیت صرف بارہ آنے میں منگوا لیجئے ✦

بیشمار خوبیوں والا قرآن مجید مترجم مجلد

اس سے بہتر اس سے زیادہ صحیح اس سے زیادہ مستا صاف دوسرا ایک بھی قرآن نہیں ہے۔ اس کا ترجمہ بامحاورہ ہے۔ چھ سو صفحات کا قرآن شریف ہے۔ چوبیس صفحے کا مقدمہ ہے پورے چمڑے کی نقرئی کار جلد ہے۔ حاشیہ پر شان نزول ہے نہایت ہی صاف اور صحیح چھپائی ہے۔ کاغذ سفید لائتی نازنے کا ہے۔ اسکے مقدمے میں وہ خاص خاص عائیں درج ہیں جو ہر ضرورت پر کام آنے والی ہیں۔ اور معلومات قرآنی کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ خاتمہ ارغوانی بھی ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ دس آنے ✦

کمزور نگاہ والوں اور بڑے بوڑھوں کیلئے بہت بڑے حروف کا چوکھا تعلیم قرآن شریف ترجمے اور تفسیر والا

یہ قرآن بھی مولانا مرزا حیرت صاحب مرحوم نے اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کیساتھ بنام شاہانہ قرآن شریف چھپوایا تھا۔ اسے دوسرے نام سے اب چھپوایا گیا ہے۔ حروف عربی کے بھی بہت بڑے بڑے ہیں ترجمہ بہت ہی معتبر اور مستند ہے نیز ترجمہ بھی بڑے بڑے ہیں، اور ترجمے کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے بڑے ہیں ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ پورب پچھم اتر دکھن کے سب لوگ کم پڑھے ہوں پوری طرح سمجھ لیں۔ صرف ترجمے ہی سے ہر آیت کا پورا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔ پھر حاشیہ پر پوری تفسیر چڑھی ہوئی ہے اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے۔ اس کی تقطیع طول میں پندرہ انچ اور عرض میں گیارہ انچ ہے۔ کاغذ نارنجی کا اعلیٰ چکنا سفید اور دیرپا ہے صفحات آٹھ سو اڑتالیس ہیں۔ ہدیہ چمڑے کے کونے پشتے والی اعلیٰ جلد سمیت صرف چار روپے آٹھ آنے اور پوری چرمی کی مضبوط جلد سمیت جو بہت مضبوط اور کامدار ہے صرف پانچ روپے لیکن رعایت کے تحت فی عدد چھ آنے کی کمی ہے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ اس کا اصلی ہدیہ بارہ روپے ہے ✦

تین ترجمہ والا قرآن مجید

پہلا فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ کا دوسرا اردو شاہ رفیع الدین کا تیسرا بامحاورہ اردو ترجمہ شاہ عبد القادر کا ہے کاغذ چکنا حروف جلی اور موٹے۔ ہدیہ بے جلد سات روپے مجلد چرم پختہ نو روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

فرمان رسول ؐ کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

مسلک سنت پہ سالک چلا جا بے دھڑک ۔ جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اغراض و مقاصد

١۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
٢۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا
٣۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
٤۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا
٥۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بیجا اتہام دور [illegible] عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کرکے اُن کے سچے مذہب قرآن و حدیث سے [illegible] مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
٦۔ وقتاً فوقتاً صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
٧۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔



بیادگار خطیب مولانا مولوی محمد صاحب مہتمم مدرسہ محمدیہ بازار [illegible]

ایڈیٹر مولوی سید [illegible] احمد سوانی

قواعد و ضوابط

١۔ مطابق اغراض و مقاصد [illegible] وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
٢۔ یہ اخبار [illegible] قیمت [illegible]
٣۔ دو روپے [illegible] نام [illegible] اخبار جاری کیا جاتا ہے
٤۔ [illegible] قیمت [illegible] بھیج دیجئے ورنہ خریداری [illegible]
٥۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
٦۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے
٧۔ خط و کتابت و زر اخبار محمدی کے پتہ پر ہونی چاہیے [illegible]

جلد ١٨ ۔ ٢٣ رمضان المبارک سنہ ١٣٦٠ھ مطابق ١٥ اکتوبر سنہ ١٩٤١ء ۔ نمبر ١٨

ترانۂ عید از منجانب جمعیۃ المؤمنین شیخ پورہ مونگیرا

گلشن اسلام میں پھر آ گئی تازہ بہار ۔۔۔ ہے مسرت کی جھلک چہرے پہ سب کے آشکار
آگیا وہ دن کہ جس دن کا تھا سب کو انتظار ۔۔۔ یعنی روز عید باسرمایۂ صد افتخار

آئی ہے لے کر نسیم صبح پھر پیغام عید
مژدہ باد اے مومنو! لو آ گیا روز سعید

باغ عالم میں طرب زا ہے بہار آئی ہوئی ۔۔۔ ہر طرف ہے رحمت حق کی گھٹا چھائی ہوئی
عید کی آمد جو وجہ عزت افزائی ہوئی ۔۔۔ امت مسلم میں اس سے ہے خوشی چھائی ہوئی

آئی ہے لے کر نسیم صبح پھر پیغام عید
مژدہ باد، اے مومنو! لو آ گیا روز سعید

جوش میں ہیں اہل ایماں کیا مبارک دن ہے آج ۔۔۔ خوش ملک اور حور و غلماں کیا مبارک دن ہے آج
کھل گئی ہیں دل کی کلیاں کیا مبارک دن ہے آج ۔۔۔ جس کو دیکھو ہے وہ شاداں کیا مبارک دن ہے آج

آئی ہے لے کر نسیم صبح پھر پیغام عید
مژدہ باد اے مومنو! لو آ گیا روز سعید

پھر بفضل الٰہی وہ مبارک دن ملا ۔۔۔ غم غلط جس سے ہوا رنج و الم جاتا رہا
آؤ سب مل کر ادب سے شکر حق لائیں بجا ۔۔۔ سر جھکا کر اس کے در پر کریں دوگانہ ادا

آئی ہے لے کر نسیم صبح پھر پیغام عید
مژدہ باد اے مومنو! لو آ گیا روز سعید

اہلحدیث بھائیو! عید کے موقع پر کتابیں خرید کر اخبار محمدی کی امداد کرو

اس لوٹ مار کے زمانے میں جبکہ کاغذ وغیرہ کی تنگی اور گرانی سے بھی زیادہ ہو گئی ہے اخبار محمدی اپنی قدیم روایات کے مطابق جب ہی قائم رہ سکتا ہے جبکہ اسکے دفتر سے آپ کچھ کتابیں خریدیں اور اس کے [illegible] پیدا کریں۔ عید الفطر آ رہی ہے اس موقعہ پر آپ اپنے دوست احباب کو عیدی [illegible] آپ سے عرض ہے کہ عید کارڈ کے بجائے عیدی بھیجے۔ یہ حضرت العلامہ مولانا محمد صاحب علیہ الرحمۃ کی تصنیف ہے اس میں عید الفطر کی فلاسفی اور فضائل و مسائل فطرے کے مسائل، فضائل عید کی خاص دعا، نماز عید کی ترکیب اور احکام وغیرہ مطابق احادیث مع حوالہ درج ہیں احباب میں اس کو بھیجئے سے آپ تبلیغ جیسے اہم فرض سے سبکدوش ہو جائیں گے اور اخبار محمدی کی امداد کیوجہ سے بھی ثواب کے مستحق ہونگے۔ ہم یہ رسالہ تین روپے کے اکسو اور ایک روپے کے پچیس ۲۵ کے حساب سے بھیجدینگے ایک کی قیمت ایک آنہ **صدق صحابہؓ** فداکاران اسلام شمع نبوت کے پروانوں کی سوانح کے متعلق وہ کتاب جس میں پورہ صحابہ مہاجرین و انصار کے تفصیلی واقعات صحیح صحیح بیان کئے گئے ہیں اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ زمانۂ نبوت و عہد صحابہ میں مسلمانوں کی ترقی کا اصل سبب جان نثاری اور مالی قربانی تھا ٹائٹل و فہرست کی علاوہ ٤٥٦ صفحات ہیں۔ مجلد کی قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ **اخلاق سلف** مضمون کتاب نام سے ظاہر ہے امام عبدالوہاب شعرانیؒ کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے قیمت عہ رعایتی ایک روپیہ۔ **مدینہ کانفرنس** ١٣٠٩ھ میں تمام علمائے مدینہ طیبہ میں جمع ہو کر اسلام و مسلمانوں کی بہبودگی کی جو تدبیریں سوچیں اور بیان کیں اُن کی پوری روداد قیمت صرف ایک روپیہ۔ **درایہ فی تخریج احادیث ہدایہ** عربی حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی محققانہ تصنیف ہے اسکو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ہدایہ کی حدیثیں کس درجے کی ہیں جلی [illegible] رعایتی عہ

جنگ یورپ

روس کے خلاف جرمنوں کے نئے بڑے حملے بہت خطرناک ہوتے جارہے ہیں۔ زیر نظر چار روز میں جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ روس کی حالت بہت زیادہ نازک ہوگئی ہے اور غالباً اس حالت سے بہت ملتی جلتی ہے جو زوال فرانس سے قبل فرانس میں پیدا ہوگئی تھی، جرمن ہر مورچہ پر آندھی اور طوفان کی طرح حملے کررہے ہیں ان حملہ آوروں کے پاس جنگی حربوں کی اتنی افراط ہے کہ وہ انہیں اندھا دھند استعمال کررہے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ روسی فوجیں اس حملہ کی تاب نہ لاکر پیچھے ہٹتی چلی جارہی ہیں، اس وقت وسطی اور جنوبی مورچہ پر بڑی گھمسان کی لڑائیاں ہورہی ہیں جنوبی مورچہ کے سلسلہ میں جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے مارشل بڈینی کی فوجوں کو اتنی بڑی شکست دی ہے کہ اب ان میں مقابلہ کی طاقت باقی نہیں رہی ہے انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ بحر ازوف کی لڑائی میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کے بعد جرمن فوجیں میلی ٹوپول پر قابض ہوگئی ہیں اور جرمن دستے روسی فوجوں کا پیچھا کرتے ہوئے ماریوپول اور برڈیانسک تک پہونچ چکے ہیں جرمن کہتے ہیں کہ بحر ازوف کی لڑائی نے ڈونیز کی وادی کو روسیوں سے خالی کرالیا ہے اور اب روسی فوجیں روستوف میں جو دریائے ڈان کے دہانے پر واقع ہے پناہ لینے کے لئے بھاگ رہی ہیں اسی مورچہ کی دوسری طرف خارکوف پر قبضہ کرنے کے لئے جرمن فوجیں بڑھ رہی ہیں، روسی یہاں دشمن کا سخت مقابلہ کررہے ہیں، لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ خارکوف کی حالت بہت خطرناک ہے، اوڈیسہ اور کریمیا کے مورچوں پر بھی بہت سخت لڑائیاں ہورہی ہیں، لیکن ان مورچوں سے کچھ زیادہ تفصیلات نہیں آئی ہیں۔

وسطی مورچہ کے سلسلہ میں جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اوریل پر قبضہ کرلیا ہے اور اب انہوں نے مارشل ٹموشنکو کی فوجوں کو برائنسک اور ویازما کے مقامات پر اس طرح محصور کرلیا ہے کہ مارشل ٹموشنکو کی کوئی فوج جرمنوں کے حصار سے نہیں بچ سکی۔ جرمن کہتے ہیں کہ یہاں روسی فوجوں کے متعلق یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ان کا خاتمہ ہوچکا ہے روس کے سرکاری بیان سے اگرچہ جرمنوں کے دعووں کی لفظ بلفظ تائید تو نہیں ہوتی، لیکن انہوں نے بھی اوریل کے تخلیہ کا اعلان کردیا ہے اور وسطی مورچہ پر نزاکت حال کا بھی اقرار کرلیا ہے، اوریل ماسکو سے جنوب مغرب میں ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے اور یہ بہت بڑا ریلوے اسٹیشن ہے عام خیال ہے کہ اگر برائنسک اور ویازما میں روسیوں کو شکست ہوگئی، جیسا کہ جرمن کہہ رہے ہیں کہ یہاں کی روسی فوجوں کی قوت توڑ دی گئی ہے تو ماسکو کی سڑک بالکل صاف ہوجائے گی۔ لندن والوں کی رائے میں روس کی لڑائی بہت ہی نازک دور میں داخل ہو گئی ہے کیونکہ جرمنوں نے اپنی پوری قوت سے یہ حملہ کیا ہے، کہا جاتا ہے کہ مغربی مورچوں اور مقبوضہ ممالک میں جرمنوں نے صرف بوڑھے اور ناقص جسم لوگوں کو پہرے پر بٹھا کر وہاں کی تمام فوجیں روسی محاذ جنگ پر بلالی ہیں۔ لینن گراڈ بدستور محصور ہے لیکن روسیوں کے بیان کے مطابق یہاں کی حالات پہلے سے بہتر ہیں۔ مورمانسک کے سلسلہ میں روسی کہتے ہیں کہ وہاں انہوں نے جرمن حملہ کو پسپا کرکے دشمن کو سخت نقصان پہونچایا ہے۔

مغربی مورچہ سے جو اطلاعیں آئی ہیں اُن سے کوئی خاص بات ظاہر نہیں ہوتی۔ البتہ شمالی افریقہ کے محاذ سے فوجی سرگرمیوں کی اطلاعیں ملی ہیں لیکن یہاں کی سرگرمیاں بھی حسب سابق مقامی نوعیت ہی کی تھیں۔ مشرقی افریقہ یعنی ابی سینیا سے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ حبشیوں نے ۸۰ ہزار فوج لیکر اطالویوں پر ایک بہت بڑا حملہ کیا ہے جس میں حبشیوں کو کامیابی حاصل ہورہی ہے۔ مشرق بعید کے سلسلہ میں یہ اطلاع بھی بہت اہم ہے کہ برطانیہ امریکہ اور نیدرلینڈ کی حکومتوں نے جاپان کے لئے تیل کی نکاسی بالکل بند کردی ہے۔ امریکہ کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ کانگریس کے جلسہ میں صدر روزویلٹ کا وہ طویل بیان پڑھا جاچکا ہے جس میں صدر موصوف نے غیر جانبداری کے قانون میں ضروری تبدیلیوں کی اپیل کی ہے۔ یہ اطلاع بھی آئی ہے امریکن کانگریس میں امریکی جہازوں کو مسلح کرنے کی اجازت کا مسودہ قانون پیش کردیا گیا ہے۔ عراق سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں نوری سعید پاشا نے نئی وزارت مرتب کرلی ہے ترکی اور جرمنی کی حکومتوں نے ایک مشترکہ اعلان کے ذریعہ اُن افواہوں کی تردید کی ہے جو ترکی پر بلغاریہ کے راستہ جرمن حملہ کی تیاریوں کے متعلق گشت لگارہی تھیں۔

برطانیہ اور جرمنی میں زخمی اور بیمار قیدیوں کے تبادلہ کا سمجھوتہ مکمل ہوگیا ہے، اس سلسلہ میں آج جنگ کے بعد پہلی مرتبہ دونوں ملکوں میں وائرلیس پر براہ راست گفت وشنید ہوئی سب سے پہلے کیلے (فرانس) کے جرمن ریڈیو اسٹیشن پر برٹش گورنمنٹ کو وائرلیس پر اطلاع دی گئی کہ وہ ایک اہم پیغام کو سُنے جواب میں بی بی سی نے کہا کہ برٹش گورنمنٹ تیار ہے جس پر جرمن ریڈیو نے کہا کہ جرمن قیدیوں کو لانیوالا برطانوی جہاز منگل، ۷ اکتوبر کو انگلستان کی بندرگاہ نیوہیون سے روانہ ہوسکتا ہے، براہ مہربانی روانگی کے ٹھیک وقت اور قیدیوں کی تعداد سے اطلاع دیں۔ ڈیپے (فرانس) کی بندرگاہ سے انگریز قیدیوں کو انگلستان لے جانے والے جرمن جہاز کی روانگی کے وقت کی اطلاع بھی کل دی جائے گی۔ بی بی سی نے کہا ہم دوسرے پیغام کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں اور نصف گھنٹہ میں جواب دیں گے اس پر ایک منٹ بات چیت ہوئی اور بی بی سی نے برٹش گورنمنٹ کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور جواب دیا کہ برطانوی جہاز کل جرمنی کو روانہ ہوں گے

شملہ سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ عید کے بعد حسب سابق حاجیوں کے لئے جہازوں کا انتظام کیا جائے گا۔ (مدینہ)

عید الفطر کی فلاسفی، مسائل اور فضائل

روزہ داروں کو کرم کردگار عید ⁂ لایا ہے برگ و بر شجرِ خوشگوارِ عید
ہر دل میں ہے سرور تو ہر دل ہے شادکام ⁂ ہر سمت عطر بیز ہے صبح بہار عید
ہر لب پہ کیوں نہ نعرۂ تکبیر ہو بلند ⁂ صبح طرب سے رحمت پروردگار عید
کرتے ہیں قدر دل سے جو ماہِ صیام کی ⁂ دونوں جہاں میں ان کو ہی لطف بہار عید

جہاں تک نظر ڈالی جاتی ہے اسلام کے کل احکام اسلام کے جملہ اصول حکمت اور اتفاق واتحاد کی جیتی جاگتی عملی تصویر نظر آتے ہیں۔ اس عید کے دن کو ہی دیکھو حکم ہوا کہ اس دن نہا دھو کر اچھے کپڑے پہن کر صبح ہی صبح شہر سے باہر جنگل میں ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔ تاکہ تمہاری جاہ وحشمت کا سکہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھے پھر ایک کو آگے کرکے سب اسکی اقتدا میں خدا کے سامنے جھکو تاکہ تمہارا اتفاق واتحاد ظاہر ہو جاؤ تو تکبیریں کہتے ہوئے۔ نماز پڑھو تو تکبیریں کہتے ہوئے۔ واپس آؤ تو تکبیریں کہتے ہوئے تاکہ تمہاری خدا پرستی کا اظہار ہو۔ اللہ اللہ، یہ جمعیت! یہ جماعت یہ یکجائی۔ یہ یکجہتی۔ یہ ہم آہنگی۔ یہ اتحاد مقصد، یہ اتفاق روحانی وجسمانی کیا وہ چیزیں نہیں؟ جو تمہارے دشمنوں کے سینوں پر سانپ بن کر لوٹیں اور ان کا کلیجہ پھٹ جائے ٭

حکم ہوتا ہے جانے سے پہلے فطرہ ادا کرو تاکہ تمہاری غمخواری اور ہمدردی ظاہر ہو۔ جہاں تم اپنی ضروریات پر سینکڑوں خرچ کرتے ہو وہاں ان غرباء کی بھی خبر لو جو تم جیسے ہی ہاتھ پاؤں رکھتے ہیں مگر قدرت نے انھیں تمہارا دست نگر بنا رکھا ہے۔ ہاں انہی رانڈوں یتیموں بیکسوں کی بھی خبر لیا کرو۔ تم نے اپنے بچوں کی ہٹ اور ضد پوری کردی ان کے لئے نئے اور عمدہ کپڑے بنوائے لیکن ایک یتیم بچہ آہ کرکے رہ گیا۔ بیکس کے سلنے ہٹ کرے کون اسکی ضد پوری کریگا؟ آج اس کا باپ ہوتا تو وہ بھی اپنے نورِ نظر لخت جگر کے نہ جانے کیا کیا ارمان پورے کرتا۔ تم نے اپنی بیویوں کے کپڑے لتے جوتی زیور وغیرہ کا انتظام کرلیا۔ انہوں نے تم سے لڑ جھگڑ کر کہہ سن کر بگڑ کر اپنی اپنی چاہت کے مطابق اپنی فرمائش پوری کرائی۔ لیکن ان غریب رانڈ عورتوں کی ناز برداری کرنے والا۔ ان کی امنگوں کو پورا کرنے والا کون ہے؟ وہ کس پر دباؤ ڈالیں گی؟ وہ کس کا پلہ تھامینگی؟ وہ کہاں سے اچھے کپڑے وغیرہ لائینگی؟ جنہیں پیٹ پالنے کے بھی لالے پڑے ہوئے ہیں۔ ہاں امیرو! تم اپنے مال سے گلچھرے اڑاؤ تو کیا خدا کے مسکین بندوں کا حق بھولجاؤ؟ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اور غربا نوازی کیا تم فراموش کرگئے؟ جن کی زبانِ مبارک سے کبھی کسی سائل نے انکار کا لفظ تک نہیں سنا ٭

غرض اس فطرے کے حکم نے گلزار اتفاق میں بادبہاری کا کام کیا۔ پھر حکم ہوتا ہے نماز کے بعد مل کر ذکر اللہ یعنی خطبہ سنو جس میں اسلام کی اگلی شان وشوکت کا نقشہ تمہارے اسلام کے بہترین جوش وخروش کے نمونے۔ ان کی سچی جاں نثاریاں تمہاری ترقیوں کی گذشتہ داستانیں۔ تمہارے کانوں میں پڑیں۔ اور تمہارے برف سے زیادہ منجمد اور سرد دلوں میں پھر ایک مرتبہ گرمی پہنچے کچھ خیال بندھے اور پھر ولولہ پیدا ہو۔ حکم ہوا کہ اب واپس آؤ تو راستہ بدل کر دوسری راہ سے آؤ تاکہ اس طرف بھی تکبیر کا غلغلہ بلند ہو۔ ادھر بھی شانِ اسلام نمایاں ہو ادھر بھی توحید کا چرچا ہو ٭

ناظرین! ناظرین مسلمانوں کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سال بھر میں خوشی کے دو دن مقرر فرمائے ہیں۔ ایک دن عید الفطر کا دوسرا دن عید الاضحیٰ کا۔ ان دونوں دنوں میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اور خوشی کس طرح منانی چاہیئے یہ بھی آپ نے تعلیم فرمادیا ہے۔ یہ دن ناٹکوں۔ تماشہ گاہوں۔ پتنگ بازی اور لہو ولعب کے لئے نہیں ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو عید کا دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق گذارتے اور خوشی کی خوشی اور ثواب کا ثواب حاصل کرتے ہیں ٭

عید الفطر کی رات کو فرشتوں میں بوجہ خوشی کے دھوم مچ جاتی ہے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان پر تجلی فرما کر ان سے دریافت کرتا ہے کہ بتاؤ جب مزدور اپنا کام پورا کرچکے تو اس کی جزا کیا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اسے پوری مزدوری ملنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ داروں کو بخشدیا۔ اور انکے لئے جنت کو واجب کردیا۔ (اصبہانی) اسی لئے اس رات کا نام بھی فرشتوں میں لیلۃ الجائزہ یعنی نجات اور انعام کی رات ہے (بیہقی)۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان دونوں عید کی راتوں کو خدائے تعالیٰ کی عبادت میں گذارے قیامت کے دن اس کو امن وامان نصیب ہوگا (طبرانی) ٭

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عید
الفطر کے دن فرشتے تمام راستوں پر کھڑے ہو جاتے
ہیں، اور باآواز بلند پکارتے ہیں، اے مسلمانو! اپنے
رب کریم کے دربار کی طرف چلو جو بہت بڑا منعم اور
محسن ہے۔ تم کو اُس نے روزے رکھنے اور راتوں کو
قیام کرنے کا حکم دیا تھا۔ تم اُسے بجالائے اب اپنا
انعام لینے کو آؤ۔ اور جب وہ نماز پڑھ چکتے ہیں تو
فرشتے کہتے ہیں مسلمانو! خوش ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ
نے تمہیں بخش دیا۔ اب تم خوشی کے ساتھ بھلائی اور
نیک بختی لئے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ (طبرانی
مجمع الزوائد) اور اللہ تبارک وتعالےٰ فرماتا ہے اے
فرشتو! تم گواہ رہو میں اُن کے روزوں اور نمازوں
کی وجہ سے ان سے خوش ہو گیا اور ان کے لئے
اپنی رضامندی اور بخشش کو عام کر دیا۔ میرے بندو!
تم مجھ سے مانگو مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم!
تم مجھ سے آج کے دن جو کچھ دنیا اور آخرت کی
بھلائی طلب کرو گے میں تمہیں دونگا۔ اور جب تک
میرا خوف کرتے رہو گے میں تمہاری خطاؤں سے
درگذر کرتا رہونگا مجھے میری عزت وجلال کی قسم
میں تمہیں نہ تو رسوا کرونگا نہ فضیحت کرونگا۔ جاؤ۔
میں نے تم سب کو بخش دیا تم نے مجھ کو راضی کرنا چاہا
تھا میں تم سے خوش ہو گیا۔ اے میرے غلامو!
اور لونڈیو! میں نے تمہارے کل گناہ معاف کر دئے
اور میں نے اپنی رضامندی سے تمہاری برائیوں
کو بھلائیوں سے بدل دیا۔ (ابن حبان بیہقی)
یوم الفطر کو اللہ تعالیٰ اس قدر لوگوں کو جہنم سے
آزاد کرتا ہے کہ جس قدر سارے ماہ رمضان میں
آزاد کئے تھے (ترغیب)۔ پس اس سارے دن کو
خوشی کے ساتھ ذکر اللہ میں گذارنا چاہئے +

فطرے کے مسائل اور فضائل

روزے میں لغو اور رفث وغیرہ کی وجہ سے
جو کچھ نقصان صادر ہوا ہو۔ اس کو اللہ تعالیٰ صدقۃ
الفطر کے عوض معاف فرما دیتا ہے (ابوداؤد) اور
روزے دار کو پاک صاف کر دیتا ہے۔ جب تک
صدقۃ الفطر ادا نہ کیا جائے روزے آسمان و
زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں قبول نہیں ہوتے
(ابوحفص) صدقۃ الفطر کا ادا کرنا ہر ایک مسلمان
مرد و عورت چھوٹے بڑے آزاد و غلام، امیر غریب
سب پر فرض ہے (بخاری مسلم) جس شخص کو صدقۃ
الفطر ادا کرنے کی طاقت ہو اُس پر اس کا ادا کرنا
فرض ہے اگرچہ صاحب زکوٰۃ نہ ہو (بخاری مسلم)
صدقۃ الفطر ادا کرنے کے بعد نماز عید کے لئے گھر
سے نکلے۔ اگر عید کی نماز کے بعد ادا کیا گیا تو مقبول
نہ ہوگا۔ (بخاری۔ ابوداؤد) صدقۃ الفطر ہر قسم کے
کے اناج یا کھجور یا پنیر یا آٹے یا کشمش سے ایک صاع
ادا کرے (زاد المعاد) گیہوں کا آدھا صاع دینا بھی
کافی ہے (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی) اسی روپے
بھر کے سیر سے ایک صاع قریب پونے تین سیر کے
ہوتا ہے۔ (دارقطنی وغیرہ) صدقۃ الفطر کے عوض
نقد دام دینے کی کوئی دلیل نہیں۔ مسلمانوں کو
چاہئے کہ اپنی تمام عبادات اور معاملات سنت
طریقے کے مطابق کریں۔ منتقی میں حدیث ہے
عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ مَا اَخْرَجْنَا عَلٰی عَھْدِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا
صَاعًا الخ یعنی ہم (سب صحابہ) صدقۃ الفطر ان
ہی چیزوں سے دیتے۔ الا کے سوا اور کوئی چیز
سے نہیں۔ یہاں نفی کے بعد استثناء واقع ہوا ہے
اور کلام عرب میں اس سے فائدہ حصر کا ہوتا ہے
یعنی یہی چیزیں دینی چاہئیں +

صدقۃ الفطر کو اگر کوئی شخص چاند دیکھنے کے
دو ایک روز پہلے دیدے تو بھی جائز ہے (ابوداؤد)
صدقۃ الفطر غریب مسکین مسلمانوں کا حق ہے بخاری
مسلم میں حدیث ہے کہ انہیں آج کے دن اُسنا دو
کہ غنی ہو جائیں اور انہیں کسی کے پاس جانے
کی ضرورت باقی نہ رہے +

فی زمانہ بعض لوگ صدقۃ الفطر۔ زکوٰۃ قربانی
کی کھالیں وغیرہ کا مستحق فقط اپنے تئیں سمجھتے ہیں
اور اس بغیر ان چیزوں کو ادا شدہ نہیں بتلاتے
یہ اپنی طرف سے شریعت گھڑ لینا ہے۔ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز یہ باتیں نہیں بتلائیں +

عید کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
دعا کو پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ
عِیْشَۃً نَقِیَّۃً وَّ مِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَّ مَرَدًّا
غَیْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ اَللّٰھُمَّ لَا تُھْلِکْنَا
فُجَاءَۃً وَّلَا تَاْخُذْنَا بَغْتَۃً وَّلَا تُعْجِلْ
عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِیَّۃٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ
الْعَفَافَ وَالْغِنٰی وَالْبَقَاءَ وَالْھُدٰی
وَحُسْنَ عَاقِبَۃِ الْاٰخِرَۃِ وَالدُّنْیَا
وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّقَاقِ وَ
الرِّیَاءِ وَالسُّمْعَۃِ فِیْ دِیْنِکَ یَا مُقَلِّبَ
الْقُلُوْبِ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا
وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ
اَنْتَ الْوَھَّابُ (طبرانی) یعنے خدایا ہم تجھ سے
پاک صاف زندگی اور ایسی ہی عمدہ موت طلب
کرتے ہیں۔ خدایا ہمارا لوٹنا رسوائی اور فضیحتی کا
نہ ہو۔ خدایا ہمیں اچانک ہلاک نہ کر نہ اچانک پکڑ
نہ ایسا ہو کہ ہم حق ادا کرنے اور وصیت کرنے

سے بھی رہ جائیں۔ خدایا ہم تجھ سے پاکدامنی پرہیزگاری بقا۔ ہدایت اور دنیا اور دین کی بہتری طلب کرتے ہیں۔ اے پروردگار ہمیں شک سے نافرمانی سے اور دین کے کاموں میں دکھاوے سنانے سے بچالے اور دلوں کے پھیر نیوالے ہمارے دل اپنی ہدایت کے بعد ٹیڑھے نہ کر اور ہمیں خاص اپنے پاس کی رحمت عطا فرما۔ بے شک تو بہت بخشنے والا ہے +

عیدین میں تکبیرات بکثرت کہے (طبرانی) تکبیر اس طرح کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا (فتح الباری) یا اس طرح کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (دارقطنی)۔ عیدین میں غسل کرے (طبرانی) اور بقدر استطاعت اچھا لباس پہنے (طبرانی) مگر اس بات کا خیال رہے کہ ریشمی کپڑا پہننا اور سونا پہننا (مثلاً بٹن یا گھڑی کی زنجیر یا انگوٹھی وغیرہ) مردوں پر حرام ہے۔ اسی طرح نابالغ لڑکوں پر بھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ریشم اور سونا پہننے والے مردوں پر اللہ تعالیٰ جنت کی نعمتیں حرام کر دیتا ہے اور انہیں جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں رسوا اور ذلیل کرکے داخل کرے گا۔ اور ان پر سخت تر عذاب ہوگا۔ ان پر اللہ تعالے کی لعنتیں نازل ہوتی ہیں اور ممکن ہے کہ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ ان کی صورتیں بدل دے۔ سور اور بندر بنادے۔ یا ان پر آسمان سے پتھر برسائے یا زمین میں دھنسا دے (بخاری مسلم۔ ترغیب وغیرہ) اس دن طاق کھجوریں کھا کر گھر سے نکلے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سات کھجوریں کھایا کرتے تھے (طبرانی) عیدگاہ پیدل جائے۔ ہاں بوجہ عذر سواری پر جانا بھی جائز ہے (ترمذی)

مرد اور عورتیں اور بچے سب عیدگاہ جائیں بلکہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی عورت کے پاس چادر (یا برقعہ) نہ ہو تو دوسری کوئی اپنے برقعہ میں اسے لیجائے (بخاری مسلم) عورتیں بن سنور کر اور عطر مل کر اور پھول پہن کر نہ جائیں بلکہ سادی سودی جس طرح عموماً گھروں میں رہتی ہیں جائیں + اس نماز کو جبکہ آفتاب دو نیزے پر آجائے پڑھنی چاہئے۔ (تلخیص الحبیر وعون المعبود) دیر کرکے پڑھنا خلاف سنت ہے (ابوداؤد) اس نماز کو جنگل میں ادا کرنا چاہئے (بخاری) ہاں بوجہ عذر (مثلاً بارش وخوف وغیرہ) شہر میں پڑھ لینی بھی جائز ہے (ابوداؤد) بلا عذر شرعی اس نماز کو شہر میں پڑھ لینا سنت کے خلاف ہے۔ نماز کے بعد امام اپنی جگہ کھڑا رہ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر متوسط خطبہ کہے اور لوگ چپ چاپ باادب اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہوئے سنیں۔ اگر امام کی آواز عورتوں تک نہ پہنچی ہو تو امام انہیں دوبارہ الگ خطبہ سنائے (بخاری مسلم) عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے یا پیچھے نوافل کا پڑھنا ممنوع ہے (بخاری مسلم) خطبہ کے وقت امام کے ہاتھ میں لکڑی و عصا ہونی چاہئے (ابوداؤد) عیدین میں منبر نہ لیجانا چاہئے (مسلم) عیدین کی نماز میں نہ اذان کہے نہ تکبیر (مسلم) خطیب اس خطبے میں تکبیریں بکثرت کہے (ابن ماجہ) اگر عید جمعہ والے روز ہو تو عید پڑھ چکنے کے بعد جمعہ پڑھنا افضل ہو اور جمعہ نہ پڑھے ظہر پڑھ لے تو بھی جائز ہے (ابن ماجہ) نماز کے وقت امام کے سامنے سُترہ ضرور ہونا چاہئے (ابن ماجہ) عیدین کے دن روزہ رکھنا حرام ہے (مسلم) جس شخص سے عید کی جماعت فوت ہوجائے وہ اکیلا ادا کرے۔ اگر کئی آدمی ہوں تو دوسری جماعت کرلیں۔ گاؤں والے بھی باجماعت عید پڑھیں۔ اسی طرح جو مرد وعورت بوجہ شرعی عذر عیدگاہ نہ جاسکیں وہ گھر میں ادا کرلیں یہ سب لوگ بھی عید کی نماز ویسے ہی پڑھیں جو طریقہ اب بیان ہوتا ہے :۔

نماز عیدین کی ترکیب۔ باوضو قبلہ کیطرف منہ کرکے تکبیر تحریمہ کہتا ہوا سینے پر ہاتھ باندھ لے اور اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ الخ یا کوئی اور دعائے افتتاح پڑھ کر قرأت سے پہلے ٹھہر ٹھہر کر سات تکبیریں اور کہے۔ ہر ہر تکبیر پر رفع الیدین کرنا چاہئے اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیا کرے پھر اعوذ پڑھ کر امام باواز بلند اور مقتدی آہستہ الحمد پڑھیں پھر امام اونچی آواز سے قرأت پڑھے اور مقتدی خاموشی سے سنیں۔ بہتر یہ ہے کہ سورۂ قٓ اول رکعت میں اور دوسری میں سورۂ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ الخ پڑھے یا سَبِّحِ اسْمَ الخ اور ہَلْ اَتٰکَ الخ پڑھے یا عَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ الخ اور وَالشَّمْسِ الخ پڑھے (ملاحظہ ہو ابن خزیمہ۔ ترمذی بیہقی) + پہلی رکعت پوری کرکے جب دوسری کے لئے کھڑا ہو تو شروع کرنے سے پہلے مذکورہ بالا طریقہ پر پانچ تکبیریں کہے۔ پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے (بخاری مسلم) +

شش عید۔ شوال کے مہینے میں جو شخص چھ روزے رکھے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ سال بھر کے روزوں کا ثواب دیگا (مسلم) ان روزوں کو چاہے پے در پے رکھے چاہے الگ الگ، اختیار ہے اسی طرح عید کے دوسرے دن سے ہی ان روزوں کا شروع کردینا ضروری نہیں۔ ہاں اگر عید کے دوسرے دن سے ہی شروع کرے اور لگاتار رکھے تو افضل ہے۔ ان روزوں کے بعد عید منانا ثابت نہیں ۔ (فتح الباری وغیرہ) ++

برادران! اس دن آپ مٹھائیاں خریدیں گے

سودے لیں گے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ یہ
لین دین مسلمانوں سے کریں بھائیو! اگر مسلمان
حلوائی کی دوکان سے آپ کسی ایک ہندو کے
بچے کو بھی ایک پیسہ کا سودا لیتے دیکھیں تو آپ
بھی ہندو کی دوکان سے خریدتے ہوئے اچھے
لگیں۔ لیکن جبکہ وہ تم سے اس قدر بیزاری
رکھیں پھر خودداری کے خلاف ہے کہ ہم آپ
اُن سے یہ سودے خریدتے نظر آئیں۔ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دیندار
وہ ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی خیر خواہی
کرے۔ والسلام
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ

مولانا محمد مرحوم

تائید بزم توحید

از حافظ حامد حسین: روئی قلم مدرسہ فیاضیہ دہلی

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں جتنی جماعتیں ہیں خواہ وہ سیاسی حیثیت سے ہوں یا مذہبی ہر جماعت ترقی کی طرف قدم اٹھائے چلی جا رہی ہے اور اپنے مقصد کو دنیا کے سامنے اپنی قابلیت کے مطابق پیش کرنا چاہتی ہے۔ لیکن آہ! جماعت اہلحدیث خواب غفلت میں پڑی ہے۔ آج ہم میں اپنے اسلاف کا سا نہ ہی جوش نہیں ہے جس سے دنیا میں حرکت پیدا ہو گئی تھی۔ افسوس! اگر یہ جماعت اسی طرح افسردگی چھائی رہی تو جلد ہی یہ ناپید ہو جائے گی۔ سیاست تو در کنار مذہبی باتوں میں بھی ہم اتنے پیچھے ہیں کہ ہر طرف شرک و بدعت کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ جہاں دیکھو کفرستان بنا ہوا ہے۔ کوئی قرآن وحدیث کی اشاعت کرنے والا توحید کا بیان کرنے والا۔ اُن کو حق بات سنانے والا نہیں ہے۔

اہلحدیث کے بڑے سے لیکر چھوٹے تک کی زبان پر حضرت مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کا نام رہتا ہے۔ لیکن یہ کوئی نہیں سوچتا کہ آج اتنے علما طلبا اور رؤسا ہونے کے باوجود وہ کام نہیں ہو رہا جو اس جوانمرد نے اپنی اکیلی ذات سے ہندوستان میں کیا۔ اس زمانے کے لحاظ سے انکی تبلیغی خدمتیں قیاس سے باہر ہیں۔ اس مرد مجاہد کے بعد عرصہ بعد تک افراد جماعت اس مشن کو چلاتے رہے اور بہت اچھا اثر ہوتا رہا۔ مگر جب سے ہم لوگ خاموش ہوئے شرک و بدعت کی ترقی ہو گئی

وہ سب سن رہے تھے بڑے شوق سے
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

اب اکثر جگہ شرک و بدعت کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ پیری مریدی کا بازار گرم ہے امامت خلافت کا مسئلہ چھڑا ہوا ہے۔ غرضکہ ہر قسم کا فتنہ و فساد برپا ہے۔ یہ سب باتیں دیکھ کر دماغ چکراتا ہے اور دل کانپ اٹھتا ہے کہ یا الٰہی کہیں تیرا غضب نہ نازل ہو جائے۔ لیکن ان سب چیزوں کے ہوتے ہوئے یہ موحد جماعت ایسی میٹھی نیند سوئی ہوئی ہے جس کی کوئی حد نہیں۔

مسلمانو! اور بالخصوص اہلحدیثو! یہ یاد رہے کہ صرف اپنے عمل سے نجات نہیں ملے گی۔ اگر یہ سب خرافات یوں ہی ہوتے رہینگے اور ہم انکو مٹانے کی کوشش نہ کرینگے تو عجب نہیں دنیا میں خدا کا عذاب ہم کو پکڑ لے اور خدا کے ہاں بھی ہم سے پوچھ جائیں۔ اُسوقت سوال ہوگا کہ تم نے [illegible] برائیوں سے کیوں نہیں روکا؟

اس کے بہت سے دلائل ہیں کہ صرف اپنے ہی عمل سے نجات ملنی ناممکن ہے بلکہ اپنے عمل کے ساتھ اچھی بات بتانا اور برائی سے روکنا بھی ضرور ہونا چاہئے۔ ہم مانتے ہیں بعض مقامات پر انجمنیں ہیں لیکن یہ انجمنیں تمام ہندوستان کے لئے کافی نہیں ہیں۔ سارے ہندوستان میں تبلیغ اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ ہر ہر جگہ انجمن قائم ہو اور شرک و بدعت کو مٹانے میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیا جائے۔

شیخ الاسلام امام المناظرین حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے جو تبلیغ کا کام بصورت بزم توحید شروع کیا ہے اور دنیا کے سامنے جو شاہراہ پیش کی ہے درحقیقت بہترین چیز ہے۔ میں تمام اہلحدیث بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ جہانتک ہو سکے علما و طلبا اپنے علم سے اور مالدار اپنے مال سے تیار ہو جائیں اور مولانا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شرک و بدعت کو مٹانے میں نہایت سرگرمی سے حصہ لیں۔ اللہ کی مدد ہمارے شامل حال ہو گی۔

برادران اسلام اور خصوصاً اہلحدیث بھائیو! اگر ہم نے اس بات کی طرف توجہ دی اور اس تجویز کو کامیاب بنایا تو ہم سا بد قسمت دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک دہریت پھیلتی جا رہی ہے۔ ایسے نازک موقع پر اس جماعت کے لئے زیبا نہیں ہے کہ خاموشی اختیار کرے۔

آخر میں صرف اتنا عرض کر کے ختم کرتا ہوں کہ اگر اپنی اور اپنی قوم کی زندگی چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ قدرتی قانون یہی رہا ہے کہ اِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ اگر تم کچھ نہ کرو گے تو ڈیوٹی دوسروں کو دیکر تم کو فوراً برطرف کر دیا جائیگا

ڈر ہے یہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے — والسلام

نظم تعزیت حضرت مولانا مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم و مغفور

(افکار ڈاکٹر سعید الدین خاں وظیفہ یاب کوچہ حافظ مہتاب خانصاحب۔ حیدرآباد دکن)

آہ! مولانا معظم مولوی عبدالسلام ؛ دار فانی سے ہوئے جا داخل دار السلام
موت کا تو ذائقہ ہر نفس چکھے گا ضرور ؛ رنج اس کا ہے نہیں یاں آپ کا قائم مقام
آپ کا اصلی وطن تھا ہند میں صوبہ بہار ؛ بہر تحصیل علوم دیں گئے اکثر مقام
عہد میں مرحوم کے جو تھے مشاہیر علوم ؛ علم سیکھا اور صحبت میں کیا برسوں قیام
بعد اس کے آ گئے پھر حیدرآباد دکن ؛ جو کہ دار السلطنت ہے تاجدار ان نظام
ارتقاء اسلام کا رہتا تصور ہر گھڑی ؛ عمر گذری آپ کی تبلیغ ہی میں یاں تمام
جوش تھا اسلام کا رہتے مجاہد کی طرح ؛ حامیٔ توحید تھے مشرک کے دشمن بے نیام
جب کوئی کرتا مسائل میں مخالف اختلاف ؛ سن کے استدلال و برہان قائل ہوتا لا کلام
ہو گئے اکثر موحد خانداں کے خانداں ؛ تھی عجب تاثیر سمجھانے میں جب کرتے کلام
سختیاں بے حد اٹھائیں دشمن سے بہت ؛ بر سر ضبط و تحمل سے لیا کرتے تھے کام
کوئی حاجت ہو کسی سے بھی نہ کہتے تھے کبھی ؛ بس خدا ہی پر توکل تھا سدا۔ ہو کوئی کام
گو نہیں پابند دیں کوئی امیر ابن امیر ؛ کچھ نہ کرتے اس کی پروا کچھ نہ آداب و سلام
کوئی خدمت کی نہ سرکاری بھی آخر تک قبول ؛ عمر ساری کی بسر چھوٹی تجارت میں تمام
بات حق کہنے نہ ڈرتے تھے کبھی حق کے سوا ؛ لومۃ لائم کی کچھ پروا نہ کرتے تھے مدام
لمبی لمبی سورتیں پڑھتے نماز صبح میں ؛ درد قرأت میں بہت تھا رو پا کرتے تا قیام
جا کے غاروں میں کیا کرتے تھے واں ذکر الٰہ ؛ اور مہینوں تک وہیں تنہا کیا کرتے قیام
آپ کا اخلاق تھا اخلاق نبوی کی طرح ؛ موحدوں سے تو بہت اخلاص سے ملتے مدام
تھا وقار ایسا کہ جب جاتے کبھی باہر کہیں ؛ قوم مسلم کے سوا۔ ہر قوم کرتی احترام
وضع سادی تھی طبیعت میں تکلف کچھ نہ تھا ؛ شان تھی سب آپ میں علمائے ربانی تمام
علم میں اعمال میں تقوے میں تھے ضرب المثل ؛ موحدین و متقی اور صالحوں کے تھے امام
مجلس احیاء سنت، مجلس اہل حدیث ؛ صدر دونوں کے تھے یاں محترم ہی عالی مقام
جو کہ آتے تھے یہاں علما مشاہیر زماں ؛ جائے ملتے تھے مکاں پر اور کرتے احترام
اس زمانے کے تھے گویا آپ ثانی تیمیہ ؛ مانتے تھے آپ کے فتوے کو علمائے کرام
دی تھی خالق نے فراست اور کرامت آپ میں ؛ برطالت کی وجہ سے کردیا جب ختم کلام
ستر پوری ہو گئی جب آپ کی عمر شریف ؛ ہو گئے معذور اعضا کر نہ سکتے کوئی کام
لائے اسدم آہ! عزرائیل پیغام اجل ؛ تھے غشی میں بھی۔ ولے فرمایا وعلیکم السلام
مسکرائے اور چہرہ پر عجب اک نور تھا ؛ روح پھر پرواز کر کے ہو گئی جنت مقام
بھائیو! اہلحدیثو! کیجئے دل سے دعا ؛ ہو جوار مصطفٰے صلعم میں حضرت کا مقام
دے خدا مسلم کو موت و زندگی ایسی سعید ؛ عفو کر عصیاں بھی سب بخشے روز قیام

اُسوۂ رسول اور مسلمان

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ط

حضرات اس آیت شریفہ میں حضرت حق جل مجدہٗ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! ہمارا رسول تمہارے واسطے بہترین نمونہ ہے اگر اقوام کی تاریخ کو دیکھو تو ایسا نمونہ ہرگز نہ مل سکیگا۔ ایسی جامع کمالات ظاہری و باطنی کہیں نہ پاؤ گے ؎

حسن یوسف دم عیسٰی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

مقصد یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنی زندگی اپنی وضع قطع اپنی طرز معاشرت اپنا مرنا جینا اپنا رہنا سہنا اپنی بیاہ شادی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نمونہ بنالے۔ لیکن آہ صد افسوس آج ہماری حالت سراسر اس کے برعکس ہے مسلمانوں کا ہر ایک فرقہ ظاہری محبت کا ضرور مدعی ہے لیکن صحیح سنت کے شیدائی دنیا میں عنقا نظر آتے ہیں جنکی ہر ادا ہر حرکت و جنبش میں سنت رسول کی شیدائیت پائی جاتی ہو۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎ تَعْصِی الرَّسُوْلَ وَ اَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ ھٰذَا لَعَمْرِیْ فِی الْفِعَالِ بَدِیْعٌ — لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ — شاعر چھوٹے

مدعی کو ملامت کرتا ہوا کہتا ہے کہ اے مدعی اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تو اپنے محبوب کے خلاف کوئی قدم نہ اُٹھاتا لیکن تیرے رات دن کے معاملات بتا رہے ہیں کہ تو ایسی چیز کو کہہ رہا ہے جو تیرے دل میں نہیں يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ۔ ذاتِ ایزدی نے ہمیں وہ نعمت عطا فرمائی جو تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ جس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ہم نے تجھ کو تمام کائناتِ انسانی کے لئے سراپا رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ تیری دعوت کسی ملک یا خاندان کسی حبشی یا رومی کسی امیر و غریب تک محدود نہیں بلکہ ذاتِ بابرکات نے فرمایا تم اعلان کردو يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا مسلمانوں جو دنیا کے لئے نمونہ بنا کر بھیجا گیا ہم نے اپنی زندگی اور رات دن کے معاملات میں اُسکی سنت کو اپنا شیوہ بنایا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ جب کوئی خوشی یا غمی کا موقع آیا تو ہم نے اپنے آباؤ اجداد کی رسومات کو ہی اپنا امام بنایا۔ اور سنتِ رسول کو یہ کہکر ٹھکرایا إِنَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا۔ کیا کریں جناب ہمارے باپ دادا سے یہ قدیم رسم چلی آرہی ہے اسواسطے اس کو چھوڑنا مشکل ہے اور سنت کو چھوڑنا آسان کیوں صاحب! آپ ایک درزی کو قمیص کا نمونہ دکھاتے ہیں کہ بعینہٖ اس نمونہ کی قمیص تیار کر دینا۔ اور اگر اس میں اور اُس میں کچھ فرق ہوا تو کپڑے کے دام تم سے واپس لے لونگا۔ پھر اسکے بعد اگر اُس نے ویسی قمیص تیار نہ کی تو آپکو حق ہے کہ وہ قمیص اس کے منہ پر ماریں۔ اسی طرح اگر ہمارا نمونہ رسول اللہؐ کے مطابق نہ ہوا تو یقیناً ہم روز قیامت محبوب نہیں مردود ہونگے منعم علیہ نہیں مغضوب علیہ ہونگے۔ بلکہ روز محشر جبکہ العطش العطش کی صدائے دردناک میں مبتلا ہوگا اُس وقت آنحضور فداہ ابی و اُمی حوضِ کوثر سے پیالے بھر بھر کے اپنے شیدائیوں کو پلائیں گے تو اس وقت چند ایسے نابکار انسان جنہوں نے دنیا میں رسول اللہ کی سنت کو ٹھکرایا ہوگا وہ بھی حوضِ کوثر کی طرف شدتِ پیاس کی وجہ سے دوڑتے ہوئے آوینگے راستہ میں فرشتے کوڑے مار کر پیچھے ہٹا دیں گے رسول اللہؐ فرمائیں گے " فرشتو! یہ میری امت ہے" فرشتے عرض کرینگے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تیرے اسوہ کو ٹھکرایا تیری سنت کو چھوڑا اور بدعت سے اپنا رشتہ جوڑا تیرے اخلاق و عادات تیرے عبادات و معاملات سے ان کو بیزاری تھی اور اپنے آبا و اجداد کی رسومات سے انکو اُنس و محبت تھی حضور فرمائینگے فسحقاً فسحقاً لمن غیروا بعدی۔ لیجاؤ ان ناخلفوں کو جنہوں نے میرے نقشِ قدم کی مخالفت کی۔ آنحضورؐ کے شیدائیوں کو ایک ترغیبی حدیث بھی سناؤں تاکہ ان کے شوق و محبت میں زیادتی ہو۔ آپ فرماتے ہیں مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ۔ جس نے میری سنت پر ایسے وقت میں عمل کیا جب دنیا میرے طریقہ سے اعراض کر رہی ہو۔ تو ایسے شخص کو سو شہیدوں کا ثواب ہوگا۔ اللہ اکبر! لطف یہ ہے کہ آپکی زندگی ہر شخص اور ہر طبقہ والوں کیلئے نمونہ ہے قدرت نے ہمکو ایسا مسیحا دیا کہ جس کے پاس ہر مرض کا نسخہ موجود ہے کبھی آپ بکریاں چرا رہے ہیں تو کبھی آپ فوج کے جرنیل بنکر فوج کی کمانڈ کر رہے ہیں۔ ایک وقت میں اگر آپ تاجر کی حیثیت میں ہیں تو دوسرے وقت میں ایک مزدور کے لباس میں۔ ایک وقت میں اگر آپ کرسئ حکومت پر جلوہ افروز ہیں تو دوسرے وقت میں گوشۂ تصوف میں راز و نیاز کی باتیں کر رہے ہیں غرضیکہ ہر طبقہ کے

ماہِ صیام

از شمس الدین شمس بہاری تلمیذ مولانا عبد السلام صاحب بستوی (دہلوی فاضل)

مسلمانو مبارک ہو کہ پھر ماہِ صیام آیا — لئے ہمراہ اپنے خیر و برکت کا پیام آیا
جہاں کے حق میں بنکر رحمتِ ربِّ انام آیا — سراپا بنکے دنیا کیلئے امن و سلام آیا
دیا آکر پیامِ مغفرت ایمان والوں کو — بشارت عفو و بخشش کی سُنائی خستہ حالوں کو
گئی فصلِ خزاں پھر نو بہار آئی گلستاں میں — نسیم جانفزا نے تازگی بخشی دل وجاں میں
اسی ماہِ مبارک میں اتارا حق نے قرآں کو — نکالا جس نے کفر و جہل کی ظلمت سے انساں کو
اسی ماہِ مکرم میں شیاطیں قید ہوتے ہیں — گناہ و معصیت کے دیو سب ناپید ہوتے ہیں
فرشتے آسمانوں سے اسی کی شب میں آتے ہیں — صبح تک جو سلام اللہ کے بندوں کو کہتے ہیں
اُٹھو کھلائے رحمت سے بھر و دامن مسلمانو! — کرو راضی تم اپنے رب کو روزے سے مسلمانو!
گذارو یہ مہینہ تقویٰ و زہد و عبادت میں — سفینے معصیت کے غرق کر دو بحرِ رحمت میں
دعا ہے شمسِ خستہ کی خدائے پاک سے ہر دم — رواں ذکرِ الٰہی میں رہے میری زباں پیہم

اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان پر تجلی فرماکر اُن سے دریافت فرماتاہے کہ بتاؤ جب مزدور اپنا کام پورا کر چکے تو اس کی جزا کیا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اسے پوری مزدوری ملنی چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ داروں کو بخش دیا اور ان کے لئے جنت کو واجب کردیا (اصبہانی) اسی لئے اس رات کا نام بھی فرشتوں میں لَیْلَۃُ الْجَائِزَۃ یعنی نجات اور انعام کی رات ہے (بیہقی) اور آپ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان دونوں عید کی راتوں کو خدائے تعالیٰ کی عبادت میں گذارے قیامت کے دن اس کو امن وامان نصیب ہوگا (طبرانی) +

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عید الفطر کے دن فرشتے تمام راستوں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور آوازِ بلند پکارتے ہیں. اے مسلمانو! اپنے رب کریم کے دربار کی طرف چلو، جو بہت بڑا منعم اور محسن ہے. تم کو اس نے روزے رکھنے اور راتوں کو قیام کرنے کا حکم دیا تھا تم اسے بجالائے. اب اپنا انعام لینے کو آؤ اور جب وہ نماز پڑھ چکتے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں. مسلمانو! خوش ہوجاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخشدیا اب تم خوشی کے ساتھ بھلائی اور نیک بختی لئے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ. (طبرانی. مجمع الزوائد) اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتاہے، اے فرشتو! تم گواہ رہو میں ان کے روزوں اور نمازوں کی وجہ سے ان سے خوش ہوگیا اور ان کے لئے اپنی رضامندی اور بخشش کو عام کردیا. میرے بندو! تم مجھ سے مانگو، مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم تم مجھ سے آج کے دن جو کچھ دنیا اور آخرت کی بھلائی طلب کروگے میں تمہیں دونگا، اور جبتک میرا خوف کرتے رہوگے میں تمہاری خطاؤں سے درگذر کرتا رہونگا مجھے میری عزت وجلال کی قسم میں تمہیں نہ تو رسوا کرونگا نہ فضیحت کرونگا. جاؤ میں نے تم سب کو بخشدیا. تم نے مجھکو راضی کرنا چاہا تھا میں تم سے خوش ہوگیا اے میرے غلامو! اور لونڈیو! میں نے تمہارے کل گناہ معاف کردیئے اور میں نے اپنی رضامندی سے تمہاری برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیا (ابن حبان بیہقی) یوم الفطر کو اللہ تعالیٰ اسقدر لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتاہے جسقدر سارے ماہ رمضان میں آزاد کئے تھے. (ترغیب).

(۸۱۹) عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلٰى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَعَتِيْرَةً. هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ؟ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) یعنی عرفات کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر گھر والوں پر ہر سال بقرہ عید کی قربانی ہے اور عتیرہ بھی جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ وہی ہے جسے تم لوگ رجبیہ کہتے ہو + یہ یاد رہے کہ عتیرہ منسوخ ہے اور بقرہ عید کی قربانی باقی ہے.

الغرض قربانی اور نماز عید اللہ کے رسول نے مقرر کی ہے. عید کے دن تماشوں اور پتنگ بازیوں اور گنجفے چوسر شطرنج کے لئے نہیں ہیں یہ بزرگ وبرتر دن افضلیت والے دن ہیں اس دن سرور وخوشی کے ساتھ پاک اور صاف ستھرے لباسوں سے عمدہ طیب لذیذ غذائیں کھاؤ اور خدا کی عبادت بجالاؤ. مسلمانوں کے غریب غربا کو بھی نہ بھولو. اللہ تعالیٰ ہمیں یہ دن مبارک کرے. اور ہمیں دین دنیا کی برکتیں عطا فرمائے. آخر میں میں آپ کو ایک نصیحت اور بھی کردوں. کہ جہانتک ہوسکے سو کھا گیلا ہر سودا مسلمان سے خریدو یہ بھی آپس کی ہمدردی ہے اور اسلامی مواساۃ ہے. مسلمانوں کی خیرخواہی کا تقاضا اور ہماری غیرت وطہارت کا اقتضا بھی یہی ہے

تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باونویں جمعہ کا دوسرا خطبہ [illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نو خطبے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ

وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ
طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا ۔ وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۔
وَهُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَهْرَکُمْ
وَیَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ ۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کو سزاوار
ہیں جس نے آسمان و زمین کو اندھیروں اور نور کو پیدا کیا انسان کو مٹی سے
بنایا پھر اجل کا ایک وقت مقرر فرمایا۔ دوسرا معین وقت اللہ کے نزدیک
ہے پھر بھی تم شک شبہ میں پڑے ہوئے ہو۔ وہی معبود برحق ہے آسمانوں
میں اور زمین میں بھی۔ وہ تمہاری سب پوشیدگیاں اور ظاہرداریاں بخوبی
جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے بھی باعلم و باخبر ہے ۔

(۸۲۰) پس سنتوں پر عمل بھی اسلام ہے۔ آج جو تقشف کو اور موجودہ صوفیت
کو اسلام بتلایا جاتا ہے یہ غلط ہے۔ سنئے حضورؐ کی موجودگی میں بعض صحابہؓ
عہد کرتے ہیں کہ ہم نکاح نہیں کریں گے بعض کہتے ہیں ہم گوشت نہیں کھائیں
گے۔ بعض کہتے ہیں ہم بستروں پر سوئیں گے نہیں۔ بعض کہتے ہیں ہم بلاناغہ
روزے رکھتے چلے جائیں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو
حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ
یَقُوْلُوْنَ کَذَا وَکَذَا لٰکِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ
فَمَنْ رَّغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ) یعنی آپ نے اللہ
تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ کہ ایسی
ایسی باتیں کہتے ہیں میں تو ان کاموں کو نہیں کرتا بلکہ راتوں کو تہجد پڑھتا
ہوں اور سوتا بھی ہوں نفلی روزے رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا عورتوں
سے نکاح بھی کرتا ہوں۔ سنو میری سنت سے بے رغبتی کرنیوالا میرا نہیں ۔

(۸۲۱) محمدی بھائیو! آج ریڈیو ہے آج آلہ نشر الصوت ہے آج مطبع ہے
اور بھی بہت سے ذرائع اشاعت ہیں لیکن آج سے تیرہ سو برس قبل جب کہ
یہ چیزیں نہ تھیں اسوقت بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی آواز کو اِدھر اُدھر
تک پہنچا دیا تھا سنئے۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بِمِنًی فَفُتِحَتْ اَسْمَاعُنَا حَتّٰی
اِنْ کُنَّا لَنَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ وَنَحْنُ فِیْ مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِکَهُمْ حَتّٰی بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِحَصَی الْخَذْفِ
وَاَمَرَ الْمُهَاجِرِیْنَ اَنْ یَّنْزِلُوْا فِیْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَاَمَرَ الْاَنْصَارَ اَنْ
یَّنْزِلُوْا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ (رَوَاهُ النَّسَائِیُّ) یعنی جب حضورؐ نے میدان منیٰ
میں خطبہ شروع کیا اسوقت اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے کان کھول دیئے
(ڈیڑھ لاکھ کے قریب مجمع تھا میلوں تک پڑاؤ پھیلا ہوا تھا) لیکن ہم اپنی اپنی
منزل میں بیٹھے ہوئے حضورؐ کے تمام الفاظ سن رہے تھے۔ آپ نے احکام
حج کی تعلیم دینی شروع کی۔ جب آپ جمروں تک پہنچے تو کنکریاں ماریں
جو ٹھیکریوں کے برابر چھوٹی چھوٹی تھیں مہاجرین کو تو مسجد کے اگلے حصے میں
اترنے کا حکم دیا اور انصار کو پچھلے حصے میں اتارا ۔

آپ نے سن لیا کہ کس طرح حضورؐ کی آواز کو ڈیڑھ لاکھ انسانوں نے
سن لیا فالحمد للہ۔ پس آپ کی آواز کو پہاڑوں سمندروں نے آگے بڑھایا۔
میدانوں نے اس کا استقبال کیا۔ آخر روئے زمین نے اسے قبول کیا۔ صلی اللہ
علیہ وسلم ۔

(۸۲۲) اپنے اصحاب میں پیچھے رہ جانے کی عادت دیکھ کر انہیں خطبہ دیتے
ہیں فرماتے ہیں۔ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ۔ لَا یَزَالُ
قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) یعنی آگے بڑھو تم
میری اقتدا کرو اور تمہارے پیچھے والے تمہاری اقتدا کریں۔ سنو پیچھے رہنے والے
یونہی پیچھے رہتے جائیں گے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی انہیں پیچھے ڈال دیگا ۔

(۸۲۳) صحابہؓ کی جماعت جمع ہے لیکن الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہیں
جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں اور سب کو مخاطب فرما کر
ارشاد فرماتے ہیں۔ مَالِیْ اَرَاکُمْ عِزِیْنَ؟ یہ الگ الگ حلقے کیسے قائم کئے
سب مل جل کر بیٹھو۔ پھر دوبارہ تشریف لاتے ہیں اور سب کو مخاطب فرما کر
ارشاد فرماتے ہیں اَلَا تَصُفُّوْنَ کَمَا تَصُفُّ الْمَلٰٓئِکَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ تم
ایسی صف بندی کیوں نہیں کرتے؟ جیسی صف بندی فرشتے خدا کے سامنے
کرتے ہیں صحابہؓ عرض کرتے ہیں خدا کے پاس فرشتوں کی صفیں کس طرح
ہوتی ہیں؟ آپ فرماتے ہیں یُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوَلَ وَیَتَرَاصُّوْنَ
فِی الصَّفِّ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) پہلی صف پوری کرتے ہیں پھر دوسری شروع
کرتے ہیں اسی طرح جب تک ایک صف پوری نہ ہو جائے دوسری شروع
نہیں کرتے۔ اور صف کو اس طرح ملاتے ہیں جیسے سیسے سے دو چیزوں
کو چپکا دیا جائے ۔

(۸۲۴) آؤ میں آپ کو آپ کے نبیؐ کا وہ خطبہ سناؤں جو ہر زمانے کے وقت

آپ اپنے صحابہؓ کو سنایا کرتے تھے عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَنْ یَمِیْنِہٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَعَنْ یَسَارِہٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) یعنی نماز شروع کرنے سے پہلے دائیں جانب متوجہ ہو کر فرماتے۔ لوگو! سیدھے ہو جاؤ صفیں درست کرلو۔ پھر بائیں جانب متوجہ ہو کر یہی فرماتے لوگو! اعتدال پر قائم ہو جاؤ صفیں درست کرلو۔ +

(۸۲۵) ۶ہجری ماہ جمادی الاولیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر صحابہؓ کو موضع عیص کی جنگ میں بھیجتے ہیں ان کے امام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہوتے ہیں۔ وہاں دشمنوں کو ہزیمت ہوتی ہے اور مال غنیمت اور قیدیوں کو لیکر یہ لشکر مظفر و منصور واپس لوٹتا ہے۔ ان قیدیوں میں ابوالعاص بھی ہوتے ہیں یہ قریشیوں کے نامی تاجر تھے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے آپ کی صاحبزادی صاحبہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے نکاح میں تھیں یہ اسوقت تک کافر تھے۔ جب یہ لشکر مدینہ میں پہنچتا ہے اور بنت الرسولؐ کو علم ہوتا ہے کہ ان کا خاوند بھی قیدیوں میں ہے تو آپ اسے پناہ دیتی ہیں۔ صبح کی نماز ہو رہی ہے جو آپ اپنے حجرے میں سے آواز بلند فرماتی ہیں لوگو میں نے ابوالعاص کو پناہ دی ہے جب نماز کا سلام پھرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں۔ اَیُّھَا النَّاسُ ھَلْ سَمِعْتُمْ مَا سَمِعْتُ؟ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا عَلِمْتُ بِشَیْءٍ مِّنْ ھٰذَا حَتّٰی سَمِعْتُ مَا سَمِعْتُمْ اَلْمُؤْمِنُوْنَ یَدٌ وَّاحِدَۃٌ یُجِیْرُ عَلَیْھِمْ اَدْنَاھُمْ وَقَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَارَتْ۔ (سیرۃ السید احمد زینی المکی) یعنی لوگو! میں نے جو سنا وہ تم نے بھی سنا؟ سب نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا واللہ مجھے اس سے پہلے کوئی علم نہ تھا اس وقت ہی میں نے تمہارے ساتھ ہی یہ کلمات سنے ہیں۔ سنو سارے مسلمان مثل ایک ہاتھ کے ہیں۔ بہت دور دراز کا ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دیدے تو اس کی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہو جاتی ہے سنو جسے زینبؓ نے پناہ دی ہے وہ سب مسلمانوں کی پناہ میں ہے۔

(۸۲۶) اس کے بعد آپ گھر جاتے ہیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں یہ حالت کفر میں ہے تم سے الگ ہی رہے۔ آپ فرماتی ہیں ایسا ہی ہوگا مگر میں چاہتی ہوں کہ ان سے جو لے لیا گیا ہے وہ بھی واپس کردیا جائے کیا عجب اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق رفیق ہو اور یہ اسلام قبول کرلیں آپ پھر باہر آتے ہیں اور مسلمانوں کو یہ خطبہ سناتے ہیں۔ اِنَّ ھٰذَا الرَّجُلَ مِنَّا حَیْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ فَقَدْ اَصَبْتُمْ لَہٗ مَالًا فَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَرُدُّوْا عَلَیْہِ الَّذِیْ لَہٗ فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِکَ وَاِنْ اَبَیْتُمْ فَھُوَ فَیْءُ اللّٰہِ الَّذِیْ اَفَاءَ عَلَیْکُمْ فَاَنْتُمْ اَحَقُّ بِہٖ۔ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَلْ نَرُدُّہٗ عَلَیْہِ (قالہ السید احمد صاحب السیرۃ النبویۃ والآثار المحمدیۃ) یعنی ابوالعاص کا جو تعلق ہم سے ہے وہ تم سب کو معلوم ہے۔ وہ مع مال تمہارے ہاتھوں میں اسیر ہے اگر تم بطور احسان اس کا مال بھی اُسے واپس کردو تو یہ عین خوشی کی بات ہے اور اگر نہ کرو تو بیشک شرعاً یہ تمہارا حصہ ہے اور تمہاری چیز ہے۔ سب نے کہا حضورؐ ہم بخوشی ان کی تمام چیز واپس کردیتے ہیں" +

یہ ہوتے ہی ہر ایک اپنے اپنے مکان کو دوڑتا ہے اور ابوالعاص سے لی ہوئی چیزیں لاکر ڈھیر کرتا ہے یہاں تک کہ ڈول رسی وغیرہ بھی ان سے پوچھا جاتا ہے کہ اب تمہاری کوئی چیز باقی تو نہیں رہی؟ ابوالعاص نے کہا کوئی نہیں یہ مع اپنے تمام سامان واسباب کے مکہ واپس جاتے ہیں۔ چونکہ اہل مکہ کی پونجی لیکر ان کے مال لیکر یہ تجارت کی غرض سے گئے تھے اس لئے ان کے مال اسباب تجارتی چیزیں مع نفع ایک ایک کے حوالے کرتے ہیں جب سب کچھ ادا کر چکتے ہیں تو کعبہ میں کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ لوگو! جس جس کا حق مجھ پر تھا اُسے پہنچ گیا؟ سب کہتے ہیں اے وفادار شریف نوجوان بیشک آپ نے نہایت ایمانداری اور نیک نیتی سے جو کچھ ہمارا تھا ہمیں پورا پہنچا دیا جزاک اللہ آپ فرماتے ہیں اب تو کسی کا کوئی حق میرے ذمے باقی نہیں وہ سب کہتے ہیں رب کعبہ کی قسم آپ بری الذمہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں بس اسی چیز کی دیر تھی، اب سنو۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ تم سب میرے اسلام کے گواہ رہو۔ میں تم سے اور تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں۔ میں حضرتؐ کی تعلیم سے آپ کے اخلاق سے مسلمانوں کے طرز عمل سے اپنی قید کے زمانے میں خوب واقف ہو چکا میں نے چاہا تھا کہ میں وہیں اپنے اسلام کا اعلان کردوں لیکن پھر یہ خیال کیا کہ تم سمجھوگے میں نے تمہارا مال مارلینے کی خاطر ایسا کیا اس لئے میں تمہارے حق سے سبکدوش ہو کر اب آزاد ہو گیا مسلمان ہو گیا اب میں ہجرت کرکے دارالسلام

میں جارہا ہوں جب یہ آگئے مسلمان بہت خوش ہوئے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کو بدستور آپ کے عقد نکاح میں رکھا۔

(۸۲۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ إِنِّي لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِّنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ۔ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ۔ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمارہے تھے اور میں درخت کی ٹہنی کو جو آپ کے سر مبارک کے متصل تھی اوپر کو اٹھائے ہوئے تھا کہ آپ کو لگ نہ جائے۔ اس خطبے میں میں نے سنا آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر مخلوقات خدا میں سے ایک جماعت کتوں کی بھی نہ ہوتی تو میں ان سب کے قتل کرنے کا حکم دیدیتا۔ اب بھی میں کہہ رہا ہوں کہ ان میں سے سخت سیاہ کتوں کو مار ڈالو۔ سنو جس گھر والے کتا پالتے ہیں ان کے اعمال میں سے ہر روز ایک قیراط گھٹ جاتا ہے ہاں شکاری کتے کھیت کی حفاظت کرنے والے کتے بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرنیوالے کتے اس حکم میں نہیں ہیں۔

(۸۲۸) حضرت حسنؓ بیمار ہوئے لوگ ان کے پاس عیادت کے لئے گئے جب سارا گھر بھر گیا تو آپ نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے پھر فرمایا اسی طرح ہم لوگ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لئے گئے اور گھر بھر گیا تو آپ نے اپنے پاؤں سمیٹ لئے اور فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جمع ہوئے اس وقت حضورؐ اپنی کروٹ کے بل لیٹے ہوئے تھے جب سارا گھر بھر گیا تو حضورؐ نے بھی اپنے پاؤں سمیٹ لئے۔ پھر ہم سب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ إِنَّهُ سَيَأْتِيكُمْ أَقْوَامٌ مِّنْ بَعْدِي يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَرَحِّبُوا بِهِمْ وَحَيُّوهُمْ وَعَلِّمُوهُمْ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ) یعنی میرے بعد تمہارے پاس بہت سے لوگ علم دین سیکھنے کیلئے آئیں گے تم انہیں مرحبا کہنا انہیں دعائیں دینا ان کے ساتھ بھلائی اور عزت سے پیش آنا اور انہیں علم دین اچھی طرح سکھانا۔

الحمد للہ صحابہ کرامؓ نے اس خطبہ نبوی کو نبھایا اور خوب نبھایا ملاحظہ ہو، امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شرف اصحاب الحدیث میں ہے عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الشَّبَابَ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُوَسِّعَ لَكُمْ فِي الْمَجْلِسِ وَأَنْ نُفَهِّمَكُمُ الْحَدِيثَ فَإِنَّكُمْ خُلُوفُنَا وَأَهْلُ الْحَدِيثِ بَعْدَنَا۔ (شرف اصحاب الحدیث عربی مع ترجمہ فضائل محمدی صہ) یعنی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حدیث کے جوان طلباء کو دیکھتے تو فرماتے تمہیں مرحبا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری بابت ہمیں وصیت فرمائی ہے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم تمہارے لئے اپنی مجلسوں میں کشادگی کریں۔ تمہیں مرحبا کہیں اور تمہیں حدیثیں پڑھائیں اور سمجھائیں۔ اسلئے کہ ہمارے خلیفہ تم ہو اور ہمارے بعد اہلحدیث تم ہو۔

اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ اپنے تئیں اہلحدیث کہتے تھے اور اپنے بعد والوں کو بھی اہلحدیث بتلاتے تھے فَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَرَحِمَهُمْ وَعَنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ۔ ے

پس میں آپ سے کہونگا اور بہ پرزور طریق پر کہونگا کہ جو لوگ علم حدیث کی خدمت کرنے والے ہیں ان کا وقار عزت اور احترام کرو اس کے پڑھنے والے اس کے پڑھانے والے اس کے پھیلانے والے اس کے جمع کرنے والے اس کے حفظ کرنے والے بلکہ اس کے عمل کرنے والے بھی نہ صرف یہاں بلکہ وہاں بھی ذی احترام اور ذی شان ہیں۔ یاد رکھو علم حدیث طلب کرنے والے پر کبھی حقارت کی نگاہ نہ ڈالنا ورنہ ڈر ہے کہ خدائے تعالیٰ کے ہاں اسی وجہ سے تمہاری حقارت نہ ہو جائے۔ حدیث اور اہل حدیث کی عزت کرو اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں نور حدیث ہمارے سینوں میں علم حدیث ہمارے جسم میں عمل حدیث کی قوت طاقت بخشے آمین۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا
كَثِيرًا كَثِيرًا

ے اس کتاب کو مع ترجمہ بحمد اللہ میں نے چھپوا دیا ہے۔ ے اس کا پورا ثبوت مع دلائل میری کتاب مشکوٰۃ محمدی سراج محمدی اور فضائل محمدی وغیرہ میں ملاحظہ ہو ۱۲ منہ محمد۔

(بسلسلہ صہ)

انسانوں کے واسطے آپ کی زندگی بہترین نمونہ اور سچا مونس وغمگسار ہے +

لیکن افسوس آج مسلمانوں کا مذاق بگڑ گیا اُن کی نظر میں اُسوۂ رسول کی بجائے یورپ کی تہذیب وتمدن اور گاندھی کی طرزِ معاشرت سما گئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج افلاس وذلت وکبت کی بے پناہ موجوں میں مسلمان محصور ہیں اور اسوۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے انحراف کا خمیازہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ کی شکل میں اُس پر مسلّط ہے۔ آج بھی اگر مسلمان نبی کریم کی زندگی کو ہر معاملہ میں اپنا عالم بنالے تو یقیناً دین ودنیا کی نعمتیں اسکے قدموں پر نثار ہوسکتی ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

أَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۔ وما علینا الا البلاغ

ولی محمد از راماں۔ ریاست پٹیالہ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ اور ان سے سبق

از قلم احمد صاحب خلف اکبر مولانا محمد صاحب مرحوم مقیم جوناگڑھ)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے بڑی خصوصیت یہی تھی کہ جس کام کی آپ لوگوں کو تلقین فرماتے تھے پہلے اس پر خود عمل کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات وحالاتِ زندگی سے دنیا کا ہر فرد و بشر سبق حاصل کرسکتا ہے اور اپنی حالت کو سدھار سکتا ہے۔ سب سے بڑی تعلیم جو آپ کی زندگی کا زیور ہے وہ یہ ہے کہ جس کام کو اپنی یا خلق خدا کی بہتری کے لئے مفید خیال کیا جائے اس پر بلاپس وپیش عمل کرنا چاہئے +

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر کس وناکس کی فریاد سنتے۔ غریب بیکس اور بیوہ عورتوں کی خبرگیری فرماتے۔ ان کا سودا سلف بازار سے لاکر دیا کرتے تھے۔ آپ اکثر دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ مجھ کو مفلس مار اور مفلس مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر فرما۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کو مفلسی کی مصیبت سے دل شکستہ نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ ایسے وقت میں صبر سے کام لینا چاہئے۔ قبل از نبوت آپ کی راست گوئی اور وفا شعاری مشہورِ عالم تھی اور آپ کا لقب امین پڑ گیا تھا۔ آپ کی راست گوئی کا ابوجہل جیسے اسلام کے سخت ترین دشمن نے بھی اعتراف کیا ہے۔ بزرگوں کی عزت تعظیم اور شرم وحیا آپ کی عادت تھی۔ آپ کا فرمان ہے کہ جو بڑوں کا ادب اور چھوٹوں کا لحاظ نہیں رکھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ آپ ہر کام لوگوں کے ساتھ مل کر کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے بکرا ذبح کیا اور ہر شخص نے ایک ایک کام اپنے ذمہ لیا تو آپ نے فرمایا کہ میں لکڑیاں لاؤنگا دیکھی آپنے خاتم الرسل کی سادگی! جنگ خندق میں جو خندق شہر کے گرد کھودی گئی تھی اس میں آپ نے بنفس نفیس شریک ہوکر کام کیا ہمارے ملکی لیڈران اور قومی مشائخ کو اس سے خصوصیت کے ساتھ سبق لینا چاہئے۔ جب کوئی آپ کے پاس آتا تو اپنی چادر مبارک بچھادیتے تھے۔ آپ ہمیشہ نرمی سے پیش آتے۔ دشمن بسا اوقات راستہ میں کانٹے بچھادیتے کوڑا کرکٹ آپکے جسم اطہر پر پھینکتے۔ سنگریزوں کی بوچھاڑ کرتے آپ کے بدن مبارک کو لہولہان کردیتے۔ مگر قربان جلئیے اس رحمۃ للعالمین پر کہ سزا پر قادر ہونے کے باوجود قصوروں کو معاف فرمادیتے اور خطا سے درگذر کرتے تھے۔ جنگ اُحد میں آپ کے دندانِ مبارک شہید ہوگئے۔ چہرہ انور خون آلود ہوگیا۔ مگر آپ نے صحابہؓ کے اصرار کے باوجود بددعا نہ کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد جو چیز آپکے ہاں آتی آپ ان کی سہیلیوں کو ضرور اُس میں سے حصہ بھیجتے۔ مہمانوں کی اچھی طرح میزبانی کرتے۔ ہمیشہ اپنی محنت سے روزی کماتے اور خدا کی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ وفائے عہد کا بھی آپ کو بہت خیال رہتا تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ جسے عہد کا پاس نہیں وہ مومن نہیں صلح حدیبیہ میں تیسری شرط کے مطابق ابوجندل اور ابوبصیر رضی اللہ عنہما کو مکہ معظمہ کے لئے واپس بھیجدیا گیا حالانکہ مسلمانوں کے دل ان ہردو اصحاب کی خاطر تڑپتے رہ گئے۔ بُردباری حلم شجاعت حیا اور مروت کے آپ سختی کے ساتھ پابند تھے۔ شیریں کلامی کا یہ عالم ہے کہ ساری دنیا کے خطیبوں کے کارنامے آپ کے کلام کے سامنے ماند ہیں۔ غرض آپکی ذات مجموعہ صفات تھی ؎

شانِ خلیل وموسیٰ حسن وجمال یوسف

عالم کی خوبیاں ہیں بطحیٰ کے تاجور میں

سخت لڑائی کے موقعہ پر لوگ آپ سے امداد کے خواہاں ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ لوگ غسانی بادشاہ سے بہت زیادہ خوفزدہ ہورہے تھے یہ دیکھ کر آپ

گھوڑے کی برہنہ پشت پر سوار ہوئے اور نہایت
اطمینان سے کل شہر کا گشت کیا جس سے لوگوں
کا خوف و ہراس جاتا رہا۔ آپ سخاوت میں بھی کسی
سے کم نہ تھے۔ کوئی سائل در رسولؐ سے کبھی
خالی نہیں پھرا۔ خود بھوکے رہنا گوارہ فرماتے مگر
سائل کو بے نیل و مرام واپس نہ پھیرتے تھے ؂

بھوکے رہتے تھے پر اوروں کو کھلاتے تھے
کیسے صابر تھے محمدؐ کے گھرانے والے

ہنسی کی انتہا صرف مسکراہٹ تک محدود تھی۔ اخوت
و مساوات کا آپ کے مبعوث ہونے سے قبل
نام و نشان تک نہ تھا۔ آپ کا مذاق نہایت پاکیزہ
تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ حضرت علیؓ کے ہمراہ
تشریف فرما تھے اور کھجوریں نوش فرما رہے تھے
آپ نے اپنی گٹھلیاں حضرت علی کی گٹھلیوں میں
ملا دیں اور فرمایا تم نے میری نسبت زیادہ کھجوریں
کھائیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ شاید آپ نے
کھجوریں مع گٹھلیوں کے نوش فرمائی ہیں۔ یہ تھا
آپ کا مذاق۔ اسی طرح ایک ضعیفہ (بڑھیا) آپ
کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی بخشش کے لئے
دعا کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ بوڑھی
عورتیں جنت میں داخل نہ ہونگی۔ بڑھیا یہ سُنکر
گریہ وزاری کرنے لگی۔ تب آپ نے فرمایا کہ کوئی
عورت جنت میں بوڑھی ہونے کی حالت میں نہ
جائیگی۔ بلکہ جوان ہو کر +

آپکی پینتیس سال کی عمر میں جب خانہ کعبہ کی تعمیر
شروع ہوئی تو حجر اسود کے نصب کرنے میں عرب
قبائل کے اندر شدید اختلاف رونما ہو گیا مگر آپ نے
جس حسن و خوبی کے ساتھ اس معاملہ کو سلجھایا وہ
نہایت ہی عجیب ہے۔ آپ نے اپنی چادر مبارک
کے درمیان حجر اسود کو رکھا اور قبیلوں کے سرداروں
کو چادر کے گوشے تھام لینے کے لئے فرمایا۔ اسکے
بعد حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے خانہ کعبہ کی
دیوار میں نصب کر دیا۔ اس طرح وہ کام جو خون آشام
تلواروں سے بھی نہ ہو سکتا تھا نہایت آسانی اور
خوش اسلوبی سے طے ہو گیا۔ اس سے جہاں آپکی
کمال عقل و فراست کا پتہ چلتا ہے۔ وہاں آپ
کی خداداد قابلیت۔ عدیم النظیر بیدار مغزی کا بھی
آئینہ دار ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی ایسے اوصاف
سے متصف ہوں جو اوصاف حبیب خدا میں بدرجہ
اتم موجود تھے۔ تاکہ ہم صحیح معنوں میں انسان کہلائے
جا سکیں۔ خدا کے جو نیک بندے آپ کے نقش قدم
پر چلتے ہیں وہ ہمیشہ سرخرو اور سربلند رہتے ہیں لہٰذا
ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کے اور صرف آپ
آپکے بتلائے ہوئے اصولوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں
اور آپ کے دین مبین پر ثابت قدم رہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اتباع سنت کی توفیق عطا کرے
آمین۔ والسلام ! +

عجائبات مرزا

(از قلم مولوی محمد صاحب کھیرانوالہ۔ اسٹیٹ کپور تھلہ)

مرزا صاحب فرماتے ہیں"۔ میں ہُو بہو اللہ ہوں۔
اور میں نے یقین کر لیا کہ وہی ہوں۔ پھر میں نے
ایک آسمان اور زمین بنائی (آئینہ کمالات ص۵۶۴)
ایضاً۔ "میں خود خدا ہوں"۔ (البریہ ص۸۵) خدا نے
مرزا جی کو کہا:" اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ بُرُوْزِیْ " لے مرزا
تو مجھ سے ایسا ہے۔ جیسے میں ہی ظاہر ہو گیا" (تجلیات
الہیہ ص۲۱) + دیگر" اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ "
خدا نے کہا اے مرزا "تو مجھ سے اور میں تیرے سے
ہوں" (حقیقۃ الوحی ص۷۴) +
صاحبان ! جائے غور ہے کہ مرزا جی بے شک اللہ
تعالیٰ کی پیدائش ہیں۔ لیکن خدا مرزا جی سے کیسے
ہوئے۔ فاعتبروا ! +
دیگر" اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ " تو میرے
نزدیک میری اولاد کے مانند ہے" (اخبار الحکم [illegible]) +
" اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ " ۔ لے مرزا تو میرے
پاس میرے بیٹے کے مانند ہے" (حقیقۃ الوحی ص۸۶)
دیگر! اَنْتَ مِنْ مَّآءِنَا وَھُمْ مِّنْ فَشَلٍ
اے مرزا تو میرے پانی (منی) سے ہے باقی لوگ خشکی (مٹی)
سے ہیں۔ (اربعین ص۳۴) مرزا جی یہود و نصاریٰ
کے موافق ثابت ہوئے کیونکہ ان کا دعویٰ تھا کہ حضرت
عزیر و عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں +
قال مرزا ! اِنَّمَا اَمْرُکَ اِذَا اَرَدْتَ شَیْئًا
اَنْ تَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ "ترجمہ اے مرزا
جب تو کسی چیز کا ارادہ کرے تو تُو اُس کو کُن کہدے
پس وہ ہو جائے گی" (حقیقۃ الوحی ص۱۰۵)۔ گویا
مرزا جی عین خدا ہوئے۔ لیکن محمدی بیگم کے لئے زور
لگا کر مر گئے ملی نہیں۔ نہ معلوم اس وقت کُن کہنا بھول گئے
قال اللّٰہ یَا اَحْمَدِیْ اَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ "
ترجمہ۔ اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور تو میرے
ساتھ ہے" (اربعین [illegible]) قال اللّٰہ یَا اَحْمَدُ
یَتِمُّ اِسْمُکَ وَلَا یَتِمُّ اِسْمِیْ اے احمد (مرزا)
تیرا نام پورا ہوگا۔ میرا نام پورا نہیں ہوگا" (اربعین [illegible])
ایضاً۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ "
ترجمہ اے مرزا اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو

[illegible]

پیدا نہ کرنا (اربعین ص۲) +

ایضاً کمثلک دُرٌّ لا یضاع "ترجمہ اے مرزا تیرے جیسے موتی ضائع نہیں کئے جاتے۔" کیوں نہو۔ (حقیقۃ الوحی ص۹۹) ایضاً "آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا" (لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ حقیقۃ الوحی ص۹) +

ایضاً۔ "سِرُّک سرّی" ترجمہ تیرا بھید میرا بھید ہے۔ (رر ص۶۹)۔ مرزا جی فرماتے ہیں کشف میں میں نے دیکھا۔ "پلیٹھ یا پلیٹھی روپے مجھے دکھلائے گئے" (تریاق القلوب ص۳۷) یہ ابنی کا خواب دنیا کے طالبوں کو برزخ میں بھی دنیا ہی ملے گی +

دیگر۔ "ورڈ اینڈ ٹو گرلس" ترجمہ۔ ایک کلام دو لڑکیاں" (مکاشفات ص۳۸) +

دیگر۔ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ آسمان پر سے ایک روپیہ اترا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا۔ اس پر لکھا تھا "نعم اللہ" (بدر جلد ۶ نمبر ۱۰ ۱۹۰۷ء)

دیگر! ۱۹ر مارچ ۱۹۰۷ء کو خواب میں میں نے دیکھا کہ میری بیوی مجھے کہتی ہے کہ "میں نے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے"..... اس پر میں نے ان کو جواب میں کہا کہ "اسی سے تو تم پر حسن چڑھا ہے۔" ثابت ہوا کہ مرزا جی کی بیوی حسینہ جمیلہ تھی۔ اور یہ بھی ثابت ہوا اگر کوئی سیاہ فام ہو اور اپنی مرضی خدا پر چھوڑ دے تو صاحب حسن ہو جائے۔ مرزائیوں کو اپنی اہل وعیال کے لئے یہ نسخہ عمل میں لانا چاہئے۔

دیگر! "دو پل ٹوٹ گئے۔" دریافت کرنے پر کوئی خبر نہیں ملی لیکن پنجاب کے دو پل ٹوٹ گئے ہیں" (رر ص۵) حکومت کو فکر کرنا چاہئے (ناقل)

دیگر! ۱۲ر ستمبر ۱۹۰۳ء دو شنبہ [illegible] الہام [illegible]

دیک روپیہ آنے والے ہیں۔ (البشریٰ ص۴۲) کیوں نہو دنیا کے بندوں کو دنیا ہی ملے گی +

دیگر! "ھو شعنا لغسا" فرماتے ہیں یہ الہام شائد عبرانی ہے معنے نہیں کھلے۔ (رر ص۳۳) +

عجیب بات ہے کہ نبی کو بھی اپنے الہام کی خبر نہ ہو۔ اس میں معاملہ دگرگوں معلوم ہوتا ہے (ناقل)

دیگر! "یو مسٹ ڈو وہاٹ آئی ٹولڈ یو" (رر ص۴۴) نبی پنجابی لیکن الہام انگریزی +

دیگر! "اسمع ولدی" ترجمہ "میرے بیٹے سُن" (رر ص۴۹)۔ معلوم ہوا مرزا جی کی مائی خدا کی بیوی تھی + اس جگہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا جی اللہ تعالے کے بیٹے ہیں۔ قرآن سب کا سب معاذ اللہ ردی ہو گیا +

دیگر! "شخصے پائے من بوسید۔ من گفتم کہ سنگ اسود منم" ترجمہ کسی آدمی نے میرے پاؤں کا بوسہ لیا تو میں نے کہا میں سنگ اسود ہوں" (رر ص۵۱) ..... اس کو منع نہیں کیا بلکہ فخر کر رہے ہیں +

الہام! "پریشن۔ عمر براطوس۔ یا پلاطوس" (رر ص۸۵) "یعنے دریافت کرنے ہیں" (قبر میں جاکر) +

الہام! "بکر و ثیب" (کتاب انجام آتھم ص۱۳ ضمیمہ) ترجمہ بیوہ اور کنواری عورتیں" یہ نبی کے الہام ہیں جیسی روح ویسے فرشتے +

الہام! "آریوں کا بادشاہ آیا" (اخبار الحکم ج۱۲ نمبر ۱۷ ص۵۔ ۶ر مارچ ۱۹۰۸ء (رر ص۵۶) معلوم نہیں کب آئے گا۔ شاید قیامت کو ہوگا فی الحال تو برطانیہ ہے +

الہام! "ہے کرشن جی ردر گوپال" مرزا جی کا نام گرامی ہے۔ (اخبار البدر جلد ۲ نمبر ۴۱۔۴۲ ص۳۲۲)

الہام! "خدا قادیان میں نازل ہوگا" (براہین الہام [illegible]

ہے البدر ج ۲ نمبر ۲ ص۴۳) ف قادیان کا نبی خدا کا بیٹا ہے۔ شائد اس لئے نازل ہوگا۔ یا جنگ کے لئے کیونکہ خدا کا شریک بھی قادیان میں ہے +

الہام! "آگ سے ہمیں مت ڈرا ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" (براہ الہام ہے اخبار البدر جلد ۶ نمبر ۵۔ ۶ ص۴۳) ف کوئی مرزائی ہاتھ میں پکڑ کر دیکھے اور لذت چکھے پھر بائیں گے۔ مرزا جی نے یہ الہام طاعون میں شائع کیا ہے ہماری جماعت سے کوئی نہیں مریگا کیونکہ ہماری یہ غلام ہے۔ جب طاعون آئی تو مرزائیوں کے دماغ ہلائے بڑے بڑے کٹر مرزائی مرتے رہے۔ دیکھو کتاب حقیقۃ الوحی ص۵۴۳۔ مرزائی خود قائل ہیں +

الہام:۔ دس دن کے بعد موج دکھاتا ہوں۔ الا ان نصر اللہ قریب فی شائل مقیاس دن ول یو گو ٹو امرتسر" کیا مزیدار الہام ہے۔ ہر ایک زبان سبز ہے۔ عطار کی دوکان والی مثال ہے +

الہام! "غثم غثم غثم" اخبار الحکم جلد دہم نمبر ۲۶۔۲۷ ص۱۲) ف پتہ نہیں کس بلا کا نام ہے۔ مرزا جی کو بھی پتہ نہیں چلا +

الہام:۔ خط پر لکھا ہوا تھا "آئی ایم کوئرلر" (رر ص۔)۔ الہام "آئی ایم بائی عیسےٰ" میں (خدا) عیسےٰ کے ساتھ ہوں" +

الہام! "خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا (مرزا جی کا) نام بڑھادے الخ ۲۷ر اگست ۱۸۹۹ء۔ ف خدا کا بیٹا تھا کیوں نہ نام بڑھاتے۔ خوب بڑھا جی چاروں طرف سے لعنتیں برس رہی ہیں + باقی باقی

مرزائیوں کے رد کی کتابیں آپ دفتر اخبار محمدی سے طلب کیجئے بکفایت روانہ کی جائینگی" منیجر

صوم رمضان المبارک کی مختصر فلاسفی و تحقیق لفظی و معنوی

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ
معزز ناظرین علاج کی دو قسمیں ہیں ایک جسمانی، دوسری روحانی۔ مگر جسمانی علاج کے واسطے تو اللہ تعالیٰ نے فن طب کے ماہرین اطباء اور ڈاکٹروں کو پیدا کیا ہے، جو ہمارے آئے دن کے امراض ظاہری کا اپنی اپنی تشخیص کے مطابق دن رات علاج کرتے رہتے ہیں لیکن امراض روحانی وباطنی علاج کے واسطے انبیاء علیہم السلام کے نزول اجلال کا سلسلہ قائم رہا، جو ہمارے خاتم النبیین سرور مرسلین انسان کامل حقیقی عامل طبیب حاذق حکیم واثق معالج امراض روحانی وجسمانی مسیحائے لاثانی حضور اقدس جناب مُعلیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات (فداہ روحی) پر ختم ہوا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اب ایک علاج مرض کا دعائے پُرخلوص بھی ہے لیکن جو کلام معجز ذات باری تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا جس کو ہم قرآن مجید فرقان حمید کہتے ہیں، اور حالی مرحوم نے اس کو نسخہ کیمیا کے نام سے تعبیر کیا ہے ؎

اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا — اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا
مس خام کو جس نے کندن بنایا — کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا
عرب جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا
پلٹ دی بس اک آن میں اس کی کایا

وہ تا قیامت ہمارے ظاہری و باطنی روحانی جسمانی جملہ امراض کے علاج ورہبری کے لئے کافی ووافی ہے اُس کی ایک آیت کریمہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ ہے یعنی رمضان کا مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا ہے (م، منہ)

رمضان، رمض سے مشتق ہے جس کے معنی لغت میں جلانے کے ہیں، کیونکہ روزہ بھی روزے دار کے گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ لہٰذا اسم بامسمیٰ ہوا۔ اور رمضان کے معنی گرم پتھر کے بھی آتے ہیں، روزے سے بھی آدمی بوجہ حرارت قلبی وظاہری کے گرم ہو جاتا ہے، اسی واسطے قبل افطار اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ دعا پڑھنے کا حکم ہے اور ذَهَبَ الظَّمَاءُ بعد افطار کے ہے۔

بنی اسرائیل کی کتب میں اللہ تعالیٰ کے ناموں میں ایک نام رمضان کو بھی لکھا ہے۔ اسی لئے بعض محققین کی رائے ہے کہ خالی رمضان نہ کہو بلکہ رمضان کا مہینہ کہا کرو۔ قرآن پاک میں بھی شہر رمضان ہی ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اور حدیث قدسی میں ایک جگہ الصوم لی فرمان ہے کہ روزہ میرے ہی واسطے ہے کیونکہ ہمیشہ نہ کھانا پینا ذات باری عز اسمہٗ کا خاصہ ہے۔ مگر فی الجملہ تھوڑی دیر کے لئے یہ صفت صائم میں بھی آ جاتی ہے، دوسرے روزہ دکھاوے کے واسطے ریا کاری سے نہیں ہوسکتا۔ اب جیسے کہ ہمارے افسران بالادست اپنے متعلقہ محکمہ جات کی سال بسال تنقیح فرما کر ہدایات دیتے اور اصلاح کرتے جاتے ہیں، اسی طرح ہمارے وقت بے وقت اناپ شناپ کھانے پینے اور دیگر بے اعتدالیوں کا علاج کرتے ہوئے یہ صوم رمضان بھی ہمارا تنقیہ دماغ کر جاتے ہیں۔

صوم عربی لفظ ہے اس کے معنی لغت میں رکنے اور بچنے کے ہیں، صوم کی جمع قرآن شریف میں صیام آئی ہے۔ الصوم مصدر ہے مگر بمعنی صائم۔ اور بعض نے اسم جنس کے طور پر بھی اطلاق کیا ہے۔ اور مصدر بمعنی فاعل قرآن پاک میں آیا ہے جیسے اول پارے میں ھُدًی بمعنی ھادی (یعنی قرآن پاک پرہیزگاروں کو ہدایت کرنے والا ہے) آیا ہے۔ اصطلاح شرعی میں صوم اس فعل محمود کا نام ہے کہ صبح صادق کے ہوتے ہی ہر چیز کا کھانا پینا چھوڑ دینا اور لذات دنیوی کو مطلقاً رات ہونے تک ترک کر دینا، ایسے شخص کو صائم کہتے ہیں ہے۔ اور

(۱) صوم مریم کے معنی رات کو نیت کرکے دن بھر کسی سے بات نہ کرنے کے ہیں۔ جیسا کہ روزے کی نیت رات ہی کو کرنا افضل ہے، اور روزے دار کو یہی حکم ہے کہ فحش کلامی سے بچے۔ مسئلہ نیت کے معنی ارادہ کرنے کے ہیں۔ عربی، فارسی، اردو میں جو الفاظ بنائے گئے ہیں وہ ایجاد بندہ ہے۔ فقہانے نماز کی نیت کے الفاظ کو بھی بدعت لکھا ہے۔ روزہ رکھنے کے ارادے سے سحر کرنا یہ بھی روزے کی نیت ہے، جو یہود ونصاریٰ کے مقابلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ سحر کیا کرو۔ اور ماہ رمضان کا چاند دیکھتے ہی دل میں پکا ارادہ کرے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں پورے روزے رکھوں گا۔ تب بھی نیت ہو سکتی ہے الغرض حضرت بی بی مریم علیہا السلام اپنی عصمت مآبی کی وجہ سے اغیار کو دیکھ کر مطلق بات چیت نہ فرماتی تھیں اس لئے صوم مریم اصطلاح ہوگئی۔

(۲) صوم داؤدی ہمیشہ روزہ رکھنے والے کو کہتے ہیں چونکہ حضرت داؤد علیہ السلام صائم الدہر اور قائم اللیل پیغمبر تھے، لہٰذا یہ بھی ایک اصطلاح مقرر ہوگئی۔

تیسری اصطلاح۔ صوم العذرا ہے۔ اس کی نسبت بھی حضرت بی بی مریم کی طرف ہے۔ عذرا کے

لہ مصدر بمعنی کی صحیح نہیں ہوئی (ایڈیٹر)۔

معنی عربی میں عاصمہ بن بیاہی، کنواری لڑکی اور بغیر
شوہر کے ہیں بن بندھے موتی کے ہیں اور آپ بھی
بحمد اللہ تعالیٰ عاصمہ طیبہ تھیں۔ اور بیہودہ کے بہتان
سے بالکل پاک وصاف۔

ایک عذرا عرب کے مشہور شاعر وامق کی معشوقہ
کا بھی نام تھا اور وہ بھی کنواری تھی۔ بقول وامق
انا وامق اللیل الا مفتون؟ اب چونکہ طبائع
بشری و خیالات انسانی مختلف ہیں، اس لئے
صائمین کا تخیل بھی مختلف ہے کوئی رسمًا، کوئی
خوف خدا سے، کوئی جنت کے شوق میں کوئی دوزخ
کے ڈر سے، اور کوئی حکم خدا و رسول سمجھ کر روزہ رکھتا
اور ثواب دارین حاصل کرتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر شادی کرنے
کی وسعت نہ ہو اور ارتکاب گناہ کا اندیشہ ہو تو مسلمان
روزہ رکھے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ روزہ ہمارا
عصمت مآب پشت پناہ جسمانی، روحانی، اخلاقی
علاج ہے لیکن روزوں کے کچھ متعلقات اور لوازمات
بھی ہیں جن میں سب سے اول نماز پنجگانہ ہے کہ ہر
مسلمان مرد عورت عاقل بالغ پر فرض قطعی ہے اور
قیامت میں سب سے پہلے اسی کی بازپرس ہوگی بقول
علامہ جرجانی ؎

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

ہاں حائضہ عورت کو جب تک کہ نفس حیض جاری
رہے جس کی مدت کم از کم تین روز اور زیادہ سے زیادہ
دس روز ہے، نماز معاف ہے، لیکن روزوں کی قضا
کا حکم ہے کیونکہ ماہ رمضان سال بھر میں صرف ایک
ماہ ہمارا مہمان رہتا ہے، پس مہمان کی خاطر و مدارات
ہم میزبانوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مگر آہ!
افسوس صد افسوس ہم اپنے فرض قطعی نماز ہی کی
پروا نہیں کرتے جس کی قرآن پاک میں سخت تاکید ہے
اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تو تارک الصلوٰۃ کا مثل
مرتد کے قتل تک واجب فرماتے ہیں۔ البتہ ہمارے
امام ابوحنیفہ عالی مقام صرف قید رکھنے پر اکتفا کرتے
ہیں کہ جب تک بے نمازی توبہ نہ کرے مقید رکھا جائے
مگر اللہ رے انقلاب زمانہ اور انحطاط مسلمانان کہ
جمع قلت اور کثرت کے روزوں تک سے جو لوگ نا
واقف ہوں جیسے نام نہاد مسٹر نیاز فتح پوری صاحب
شب و روز میں ستہ وقتیہ نماز اور مہینہ بھر میں تین کو
کے روزوں پر شاید ایام بیض کے سمجھ کر اکتفا کرتے
ہیں۔ انا للہ! کیا کیا اردو کے فضلا ہیں؟ ؎

بریں عقل و دانش بباید گریست

عوام کہنے کے اکثر یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ تین روزے
رکھ کر ایک لوٹر دو تو صفر لگ کر ۳۰ ہو جاتے ہیں شاید
نیاز صاحب کی بھی یہی مراد ہو۔

نماز کا الحاق تو خیر ظہر کے ساتھ عصر کا اور
مغرب کے بعد عشا کا ہو سکتا ہے کہ سفر میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل رہا ہے۔ مگر صرف تین روز
کے فرض روزے تو ہر طرح بعید از عقل ہیں، کیونکہ
عرب جیسے جفاکش لوگ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ کئی کئی روز پیٹ کو پتھر باندھ کر بھوکے پیاسے
جہاد میں رہے تو تین روز کے روزے ان پر کیا ایسے
شاق ہو سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فعدۃ من ایام
اُخر فرمایا یعنی جب سہولت ہو تو دوسرے زمانہ میں
قضا روزوں کی گنتی پوری کر لو۔ باقی نیاز صاحب
کے جو سوالات قرآن مجید کلام الٰہی حدیث نبوی
کے متعلق ہیں، ان کے جوابات اپنے اپنے مقامات پر
کافی سے زیادہ ہو چکے ہیں مگر آپ کی جب بے نیازی
سے کہیں آریہ سماج یا فلسفیوں کے قول پر نظر پڑ
جاتی ہے تو جناب والا اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے
اپنی شہرت کی خاطر عوام کے سامنے پیش کر دیتے ہیں
جو جناب کی جدت طبع و ذہانت پر دال ہے، کاش
کہ یہ اسلامی مخالفت ہماری موافقت میں جدت
طرازی کرتی تو کیا برائی تھی؟ ھداہ اللہ تعالیٰ۔ مگر
واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم۔

الغرض صرف روزہ رکھنے اور نماز نہ پڑھنے
والے کی مثال مرغ بے بال و پر کی سی ہے کہ جان
تو ہے مگر طاقت پرواز نہیں ہے۔ اب اگر ہمارا مسلمان
بھائی روزہ رکھ کر بھوکا تو مرے مگر نماز نہ پڑھے اور
روزے میں خدانخواستہ جھوٹ بولے یا وہ گوئی کرے
یا کسی کی غیبت کرے یا کسی پر بہتان لگائے یا اسی
قسم کی باتیں لکھے تو بالاتفاق روزہ ٹوٹ جاتا ہے،
اور وہی تسبیح و تہلیل ہو صلوٰۃ تراویح ادا کرتا رہے
تو روزہ اور مضبوط ہو جاتا ہے بلکہ روزے دار کے
ایمان کو بھی مضبوط اور زیادہ کر دیتا ہے، اور یہی
روزہ دوزخ کے بچاؤ کی ڈھال بن کر اپنی شہادت
سے روزے دار کو جنت میں لے جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

نہایت افسوس کیساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ
کاغذ کی روز افزوں مہنگائی سے مجبور ہو کر
ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ اخبار محمدی
سولہ صفحوں پر شائع ہوا کرے، افسوس
کہ احباب نے اب تک امداد کی طرف خاطر خواہ
توجہ نہیں کی۔

والسلام
منیجر

پوری بخاری شریف کا ترجمہ تین جلدوں میں مجلد
بہت ہی سستا تاختم رمضان شریف صرف چھ روپے میں

صحیح بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ ہے تین جلدوں میں دس ہزار صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ ہم نے اس کی جلدیں چمڑے کی کونے پشتے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بنوالی ہیں، کاغذ عمدہ، لکھائی چھپائی بہترین ہے، پہلی جلد کے سوا چھ سو صفحات ہیں اس میں تین ہزار باون حدیثیں ہیں پہلے پارے سے دسویں پارے تک کی یہ جلد ہے۔ دوسری گیارھویں سے بیس پارے تک کی ہے اس کے ساڑھے چھ سو صفحات ہیں، اور اس میں دو ہزار تین سو چودہ حدیثیں ہیں۔ تیسری جلد پانچ سو اڑسٹھ صفحات کی ہے، اس میں دو ہزار پانچ سو دس حدیثیں ہیں اس کی اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن رعایتی قیمت اس وقت مع تینوں جلدوں کے صرف چھ روپے رکھی ہے آج ہی آپ منگوا لیں، محصول ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے۔ رمضان شریف کے بعد دس روپے سے کم میں نہیں ملیں گی

صحیح مسلم بخاری شریف کے بعد درجہ مسلم شریف کا ہے اس کا ترجمہ ایک ہزار صفحات میں آیا ہے اس میں کل ایک ہزار ساٹھ حدیثیں ہیں، اس کی ہم نے دو جلدیں پختہ چمڑے کے کونے پشتے والی نہایت مضبوط بندھوا لی ہیں اور تاختم رمضان شریف بجائے پانچ روپے کے چار روپے میں تمام آپ کو بھیج دیں گے بہت جلد منگوائیے،

ترمذی شریف ترمذی شریف کا صرف اردو ترجمہ دو جلدوں میں مجلد، بارہ سو صفحات، دو ہزار ساٹھ حدیثیں، رمضان شریف کی رعایت کے ماتحت بجائے پانچ روپے کے چار روپے آٹھ آنے میں دفتر اخبار محمدی سے منگوا لیجئے۔

ابوداؤد شریف صرف اردو ترجمہ دو پختہ جلدوں میں مجلد، گیارہ سو صفحات ہیں اور چار ہزار آٹھ سو پچاس حدیثیں، ہدیہ اصلی پانچ روپے، رعایتی تاختم رمضان شریف صرف چار روپے (للعہ) بہت جلد طلب فرمائیے ورنہ پچھتانا پڑے گا

ابن ماجہ شریف کا صرف اردو ترجمہ پونے چھ سو صفحات کا مجلد کامل کی اصلی قیمت تین روپے رعایتی دو روپے آٹھ آنے۔ **اطلاع** بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، ان سب کی مجلد کی قیمت تاختم رمضان شریف صرف بیس روپے

مشکوٰۃ شریف پوری مشکوٰۃ شریف کا صرف اردو ترجمہ یعنی حدیث شریف کی دس صحیح کتابوں کا اردو میں انتخاب۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، سنن امام مالک، الامام احمد، امام شافعی اور بیہقی کی دس کتابوں کا عطر ہے دو جلدیں ہیں پہلی جلد پانچ سو صفحات میں ہے، اس میں ۲۶۰۷ حدیثیں ہیں، دوسری جلد بھی پانچ سو صفحات میں ہے اس میں ۲۲۸۰ حدیثیں ہیں، آخر میں ایک ہزار محدثین کرام کے حالات جن سے احادیث مروی ہیں، دونوں جلدیں مجلد ہیں قیمت قسم اول پانچ روپے رعایتی تاختم رمضان شریف چار روپے بقسم دوم اصلی چار روپے، رعایتی تاختم رمضان شریف صرف تین روپے۔ اہل حدیث بھائیو ان حدیث کی کتابوں کو ضرور منگا لو۔

اب ایسی کتابیں لکھی جائیں نہ چھپائی جائیں جیسی مل سکیں گی

دہلی میں جہاں میاں صاحبؒ جیسے ظرف علم تھے وہاں ان کی باتوں پر سینکڑوں ہزاروں وارے نیارے کرنے والے بھی موجود تھے، اس ہی زمانے میں پنجاب میں شیطان کا سینگ طلوع ہوا یعنی مرزائے قادیان نے دعوائے نبوت باندھا۔ اس نبوت کو توڑنے کے لئے میاں صاحبؒ نے دو کتابیں لکھوائیں ایک بنام "بیانٌ للناس" اور دوسری بنام "شفاءٌ للناس" مولانا عبدالمجید صاحب اہل حدیث نے اپنے مطبع انصاری میں انہیں چھپوالیں۔ اب کیا تھا؟ فتنۂ قادیانیت خاکستر ہو کر رہ گیا، دونوں کے ایک سو صفحات ہیں اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت صرف پانچ آنے کے حساب سے آپ ضرور منگوا لیں تاکہ ایسے تمام دجالوں سے محفوظ رہ سکیں، ساتھ ہی حدیث کا صحیح مصداق معلوم ہو جائے ختم نبوت کے اعلیٰ دلائل ہاتھ لگ جائیں، عقائد کے بارے میں پختگی حاصل ہو جائے مرزا کا دہلی آنا اور یہاں سے ناکام سر پہ پاؤں رکھ کر چپکے سے بھاگ کھڑا ہونا بھی واضح ہو جائے گا اور ان کی کتاب "اعلام الناس" کا پورا جواب بھی ان میں ہے۔ ضرور منگائیے

حزب المقبول اس کتاب میں ہر حاجت اور ہر موقع کی وہ دعائیں ہیں جو صحیح حدیثوں سے آئی ہیں، عربی کا ترجمہ بھی ہے، حوالہ اور ترکیب بھی ہے، کل صفحات ڈیڑھ سو ہیں، کاغذ چکنا اعلیٰ ہے، چھپائی عمدہ اور قیمت بھی بہت ہی کم، یعنی گلیز اعلیٰ کاغذ کی صرف پانچ آنے ہے۔ ہر مسلمان کے مطلب کی چیز ہے۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ کامل، یہ کتاب شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی تمام تصانیف میں اعلیٰ ترہے، دو جلدیں تقریباً سوا نو سو صفحات کی ہیں، اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت سات روپے میں منگا لیجئے

احادیث قدسیہ وہ حدیثیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کے حوالے سے بیان فرمائیں، عربی اعراب دار مع ترجمہ قیمت بارہ آنے

خطبات التوحید یہ کتاب مولانا حمید اللہ صاحب مرحوم سرادی کی تصنیف ہے سال بھر کے ہر جمعے کے خطبے حدیث کے موافق قیمت دس آنے

انعام محمدی یہ کتاب فدائے توحید ربّ احد حضرت مولانا محمد یغفر اللہ الصمد کی تصنیف ہے، اس میں عید الفطر کی فلاسفی اور فضائل و مسائل فطرے کے مسائل و فضائل، عید کی خاص دعا، نماز عید کی ترکیب اور احکام وغیرہ مطابق احادیث مع حوالہ درج ہیں اسے منگا کر غریب اور بے خبر مسلمانوں میں مفت تقسیم کر کے خدا سے اجر و ثواب حاصل کیجئے۔ مفت تقسیم کرنے والے حضرات کو یہ رسالے تین روپے کے ایک سو ایک روپے کے پچیس بھیج دیئے جائیں گے، قیمت فی عدد ایک آنہ

صیام محمدی یہ کتاب بھی مولانا محمد صاحبؒ کی تصنیف ہے، اس میں روزے افطار سحری اور اعتکاف وغیرہ کے کل احکام اور طریقے حدیث کے موافق دیکھنے ہوں تو یہ کتاب ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی عدد صرف تین آنے۔

نوٹ:۔ بغیر کچھ نہ کچھ رقم پیشگی آئے کوئی قرآن اور کوئی حدیثی کتاب وغیرہ ہرگز ہرگز نہیں روانہ کی جاسکتی۔

پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

کمزور نگاہ والوں اور بوڑھوں کیلئے بہت بڑے حرف کا چوقلم

قرآن شریف ترجمے اور تفسیر والا یہ قرآن مولانا مرزا حیرت صاحب مرحوم نے اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کے ساتھ بنام شاہانہ قرآن شریف چھپوایا تھا اُسے دوسرے نام سے اب چھپوایا گیا ہے، حروف عربی کے بھی بہت بڑے بڑے ہیں، ترجمہ بہت ہی معتبر اور مستند ہے، زیر زبر بھی بڑے بڑے ہیں، اور ترجمے کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے بڑے ہیں، ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ پُورب پچھم اُتر دکھن کے سب لوگ کم پڑھے ہوں پوری طرح سمجھ لیں۔ صرف ترجمہ سے ہی ہر آیت کا پورا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے، پھر حاشیہ پر پوری تفسیر چڑھی ہوئی ہے، اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے۔ اس کی تقطیع طول میں پندرہ انچ اور عرض میں گیارہ انچ ہے کاغذ نادرہ کا اعلیٰ چکنا سفید اور دبیز پایہ ہے صفحات آٹھ سو اڑتالیس ہیں، ہدیہ چمڑے کے کونے پشتے والی اعلیٰ جلد سمیت صرف چار روپے آٹھ آنے، اور پوری چمڑے کی مضبوط جلد سمیت جو بہت مضبوط اور کام دار ہے، صرف پانچ روپے لیکن رعایت رمضان کی ماتحت فی مجلد چھ آنے کی کمی کردی گئی ہے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ اس کا اصلی ہدیہ بارہ روپے ہے۔

دو ترجمے کا معجز نما متوسط قرآن شریف اس کا پہلا ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی کا ہے، اور دوسرا مولوی اشرف علی صاحب کا ہے، حاشیہ تفسیر ابن کثیر وغیرہ معتبر کتابوں سے ہے شروع میں اسّی صفحات کا ایک بہت بڑا مقدمہ معلومات و مسائل قرآن اور سوانح انبیا کے متعلق ہے، سوا نو سو صفحات ہیں، ہدیہ رعایتی مجلد پارچہ سنہری خوش نما صرف پانچ روپے اعلیٰ ہدیہ مجلد چرمی کا چھ روپے لیکن اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت صرف پانچ روپے۔

غلطی نکالنے والے کو سونے کی اشرفی انعام بے ترجمہ کا یہ قرآن کریم بہت مقبول اور بہت صحیح ہے، چودہ حافظوں کی مُہریں اس کی صحت پر موجود ہیں، شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں تلاوت کے آداب وفضائل اور حضورؐ کی سوانح اور قرآن محفوظ رہنے کے دلائل، اور اول آخر وحی کا بیان وغیرہ ہے ساڑھے پانچ سو صفحات ہیں، ہدیہ انتہائی رعایت اور کمی کے ساتھ اس وقت بے جلد کا پندرہ آنے، مجلد پارچہ ایک روپیہ چار آنے، مجلد چرم ایک روپیہ بارہ آنے۔ اس میں تاجروں کے لئے بھی اور کسی قسم کی رعایت نہیں ہو سکتی۔

معجز نما حمائل شریف بجائے چار روپے کے صرف دو روپے آٹھ آنے میں منگالیجئے آپ تعجب نہ کریں ہم قرآنوں پر نفع اتنا نہیں لگاتے بازار میں کوئی بھی آپ کو چار روپے سے کم میں نہیں دے گا، نہایت عمدہ کاغذ ہے، اور پورے چمڑے کی نہایت اعلیٰ کلکتہ کی وضع کی جلد ہے، ایک ہزار صفحات ہیں اسّی صفحات کا [illegible] مقدمہ ہے، رعایت رمضان کے ماتحت ہم آپ کو اس وقت صرف چار روپے میں بھیجدینگے

خوشنما مصری قرآن شریف مع اختلاف قرأۃ سائز ۲۲x۲۹ ہدیہ مجلد پارچہ سوا روپیہ مجلد چرم ایک روپیہ دس آنے اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت فی عدد تین آنے کم (عہ)

بڑے حرف کا حدیثوں کے ساتھ پوری تفسیر والا چمڑے کے کونے پشتے کی جلد والا قرآن شریف

اس کے مترجم اہل حدیث حضرت مرزا حیرت صاحب مرحوم ہیں جنہوں نے مولانا اسماعیل شہیدؒ کی سوانح عمری لکھی ہے، حاشیہ پر پورے قرآن کریم کی تفسیر صرف حدیث شریف سے چڑھی ہوئی ہے، مولانا کے انتقال کے بعد اسے دوسرے نام سے چھپوایا گیا ہے، بڑے اور بہت صاف حروف ہیں، سائز اس اخبار سے لمبائی چوڑائی میں زیادہ ہے، کاغذ نہایت اعلیٰ ہے، چھپائی بالکل بے عیب ہے حروف تو گویا بکھرے ہوئے موتی ہیں سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ حاشیہ پر کامل تفسیر صحیح حدیثوں سے چڑھی ہوئی ہے، جلد سمیت اس وقت ہم صرف تین روپے دو آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں، ساڑھے چھ سو صفحات ہیں۔ اس سے بھی زیادہ اور کیا ارزانی ہو سکتی ہے؟

بیشمار خوبیوں والا قرآن شریف مترجم مجلد اس سے بہتر اور اس سے زیادہ صحیح، اس سے زیادہ سستا اور صاف دوسرا ایک بھی قرآن نہیں ہے، اس کا ترجمہ بامحاورہ ہے چھ سو صفحات کا قرآن شریف ہے، چوبیس صفحے کا مقدمہ ہے، پورے چمڑے کی نقرئی کام دار جلد ہے، حاشیہ پر شان نزول ہے، نہایت ہی صاف اور صحیح چھپائی ہے، کاغذ سفید ولایتی نادرہ کا ہے، اس کے مقدمے میں وہ خاص خاص دعائیں درج ہیں جو ہر ضرورت پر کام آنے والی ہیں، اور معلومات قرآنی کا ایک بڑا ذخیرہ ہے، جلد شدہ ہے، ہدیہ ایک روپیہ دس آنے

مترجم ومحشی اور مقدمے والا قرآن شریف اس قرآن شریف میں حضرت شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے حاشیہ بہت عمدہ ہے ترجمہ نہایت مستند ہے حاشیہ سیدھی لکھائی سے ہے، حنائی رنگ سطروں پر ہے اور جلد پارچہ جلدی کے کام والی ہے جو چمڑے جیسی ہے، قیمت جلد شدہ مجلد پارچہ اعلیٰ صرف ایک روپیہ چودہ آنے

کارڈ سائز جیبی حمائل مترجم اس میں ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی کا ہے، حروف صاف اور نہایت واضح ہیں اور ساڑھے سات سو صفحات ہیں، پوری جلد چمڑے کی نہایت خوب صورت اور سنہری ہے، کاغذ عمدہ ہے، چھپائی صاف ہے اور اس وقت رعایت رمضان شریف کے ماتحت مجلد چرم کا ہدیہ صرف چودہ آنے۔ مجلد پارچہ کا صرف بارہ آنے (۱۲) بہت جلد منگا لیجئے۔

کارڈ سائز جیبی حمائل مصری یقین مانئے کہ اتنی صاف اتنی صحیح اور اتنی عمدہ کاغذ والی، اتنی نفیس چھپائی والی حمائل شریف اور ہاتھوں میں ہوتی تو آپ کو بارہ آنے سے کم کو نہ ملتی لیکن ہم اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت مجلد چرم صرف چودہ آنے میں اور مجلد پارچہ صرف دس آنے میں دیں گے

تین ترجمے والا قرآن مجید پہلا فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا دوسرا اردو شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی کا تیسرا بامحاورہ اردو ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کا ہے، کاغذ چکنا ہے، حروف جلی اور موٹے ہیں، ہدیہ بے جلد سات روپے مجلد چرم پختہ نو روپے پتہ دفتر اخبار محمدی دہلی

تفسیر ابن کثیر عربی کا ترجمہ تفسیر محمدی اردو کامل بجائے بتیس روپے کی صرف پندرہ روپے میں

تفسیر ابن کثیر کا درجہ عربی تفسیروں میں وہی ہے، جو صحیح بخاری شریف کا درجہ حدیث کی اور کتابوں میں ہے، مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ سال میں اس کا ترجمہ کیا تھا، لفظ بلفظ ترجمہ ہے، اس میں پہلے تو قرآن کی تفسیر خود قرآن کریم سے ہے، پھر حدیث کا حوالہ ہے، اس کی صحت و عدم صحت کا بیان ہے، پھر صحابہؓ کے اقوال سے، پھر تابعینؒ سے، پھر سلف صالحینؒ سے۔ اُمت کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر تفسیر روئے زمین پر نہیں ہے۔ قرآن کریم کو جس قدر اس نے کھول کھول کر بیان کیا ہے اور اس کے مطالب کو جس وضاحت سے اس تفسیر نے روشن کیا ہے اتنی صحیح اور اس قدر تفصیل والا اور کوئی تفسیر نہیں، اخبار کے برابر اس کے ڈھائی ہزار صفحات ہیں، ہر ہر پارہ الگ الگ چھپا ہوا ہے، پوری تفسیر کی قیمت ... روپے ہے، اس وقت ترجمہ ... ہو گئے ہیں لیکن ہم نے اس کی قیمت میں بے حد رعایت کر دی ہے یعنی بجائے بتیس روپے کے صرف پندرہ روپے۔ چونکہ کتاب کا وزن زیادہ ہے اس لئے بہتر ہو کہ اپنے قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام لکھ کر ریلوے پارسل سے منگوالیں، تاکہ محصول میں کمی ہو جائے۔ بہتر یہ ہے کہ دام پہلے ہی بھیج دیجئے ورنہ کم از کم پانچ روپے فرمائش کے ہمراہ ضرور بھیج دیجئے، وہ آنے منیارڈر کے اور آپ کے بھیجے ہوئے روپے وصول دیئے جائیں گے (نوٹ) تفسیر محمدی کی دس دس پاروں کی ۳ جلدیں بندھوائی ہیں، تین جلدوں میں مجلد کی قیمت سترہ روپے (...) جلد منگائیے

دین محمدی

جس طرح تفسیروں میں تفسیر ابن کثیر سب سے اعلیٰ تفسیر ہے اسی طرح علامہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی سینکڑوں تصنیفات میں یہ کتاب سب سے اعلیٰ ہے، اگر آپ دین خدا کو اسی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا تو آپ آج ہی اس کتاب کو منگوا لیجئے، اس میں اسلام کے کل مسائل کی عقلی دلیلیں دی ہیں، اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام بالکل مطابق عقل ہے، ایک ہزار صفحات ہیں، اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن اس وقت رعایتی قیمت صرف چھ روپے، اس کا ترجمہ مولانا محمد صاحب مرحوم نے نہایت سلیس اور آسان اُردو میں کیا ہے، عبارت کی موزونیت کا یہ عالم ہے کہ گویا ایک مستقل تصنیف ہے طباعت کتابت اور کاغذ نہایت عمدہ ہے، قیمت مجلد کی صرف چھ روپے بارہ آنے (...) جلد منگائیے

خطبات محمدی

اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے خطبے، اس کے آخری رسول ﷺ کے وعظ، اس کے پیارے حبیب ﷺ کے وہ کلمات جن سے پتھر پانی ہو گئے، جن سے ہواؤں کے رُخ بدل گئے، وہ آج تک حدیث کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے، حضورؐ کے خطبے اور وعظ کسی ایک کتاب میں جمع نہ تھے، بحمد اللہ یہ نعمت حضرت مولانا محمد صاحبؒ مرحوم کو نصیب ہوئی کہ آپ نے تقریباً تین سال میں ان پھیلے ہوئے خطبات نبویہ کو جمع کیا اور بصورت کتاب ایک جامع مرتب کر کے اس معجزہ رسول کو محفوظ کر لیا، تین جلدیں تیار ہو چکی ہیں، پہلی جلد میں ۱۴۸ خطبے دوسری جلد میں ۲۰۵ خطبے اور تیسری جلد میں ۲۲۳ خطبات مع ترجمہ و شرح ہیں، قیمت فی جلد ایک روپیہ، لیکن اس وقت رعایتی قیمت بارہ آنے میں بھیج دیں گے، مجلد کے پندرہ آنے (۱۵) بھائیو! جلد منگالو۔

نواب صاحب بھوپالی کی تفسیر

ترجمان القرآن کا ابتدائی حصہ ... تفسیر ہے، عجیب و غریب تفسیر ہے، اس سے

بہتر بس خدا کا نام ہی ہے ... ہے لیکن ہم اس وقت رمضان کی رعایت سے دو روپے میں دیدیں گے ...

بلوغ المرام مترجم

یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے، ہمارے پاس مترجم حاشیہ والی ہے، عربی عبارات زیر بزبر سمجھت ہے نیچے سچا ترجمہ ہے، حاشیہ پر حدیث کی شرح ہے، اصلی قیمت دو روپے آٹھ آنے ہے اور رعایتی دو روپے۔ لیکن تا ختم رمضان شریف صرف ایک ہی روپے میں ہم بھیج دیں گے

ترجمۃ القرآن

سورۃ اقراء باسم سے لے کر سورۃ والناس تک کی بہترین تفسیر حضرت مولانا عبدالمجید صاحب دہلوی نے چھپوائی تھی آج کل ہم رعایت رمضان کے باعث چار آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں ورنہ اصلی قیمت بارہ آنے ہے۔

جلی قلم دو ترجمے والا قرآن شریف

شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ اور حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن والا۔ حروف ... اس اخبار کے سائز سے بڑی تقطیع ہے، انگریزی وضع کی ... آٹھ سو سے زائد کل صفحات ہیں، اصلی قیمت چھ روپے، رعایتی ... اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت اور چھ آنے کم ترجمے دونوں ...

اوّل نمبر کا

تفسیر ترجمہ کا الگ الگ حروف کا بہترین کاغذ ... سستا کلام اللہ شریف۔ خراب حروف کے ردی کاغذ ... قرآن لے کر قرأت غلط پڑھنا، بچوں کو مصیبت میں ڈال دینا اور استادوں کا دماغ خالی کرنا اب تو چھوڑ دیجئے، یہ موتی جیسے حروف کا چھپے چرمی کی ... خوبصورت ... جلد کا عمدہ کاغذ کا اول نمبر کا قرآن شریف جلد سمیت صرف ایک روپیہ ... کے بجائے بھی صرف ایک ہی روپے میں رمضان المبارک کی رعایت کی وجہ سے بہت جلد منگوالیں۔

مصری وضع کا قرآن شریف

مصری حروف جیسے حروف ... ہر صفحہ پر نمبر لگا ہوا ہے، ... اس ڈیڑھ روپیہ کی حمائل کو ہم اس وقت رعایت رمضان کے ماتحت صرف چھ آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں، جلد ... صرف آٹھ آنے ... جلد سمیت صرف دس آنے ... چرمی کی جلد سمیت صرف بارہ آنے میں طلب فرمائیے

ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی۔ بازار ... ہندو راؤ ... دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم
فرمان رسول صلعم کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

مسلک سلف صالحین جماعت اہلحدیث ۔ مخالفین کو ہمدردی کی دعوت

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

بیادگار شیخ الحدیث امام مولوی محمد صاحب غفر اللہ مدرس مدرسہ محمدیہ بازار دہلی

ایڈیٹر: مولوی سید تقریظ احمد سہسوانی

جلد ۱۸ ۔ ۱۰ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۔ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء ۔ نمبر ۱۹

اغراض ومقاصد

۱۔ قرآن وحدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بیجا اتہام دور کر کے عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے اُن کے سچے مذہب قرآن وحدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتاً فوقتاً صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن وحدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد وضوابط

۱۔ مطابق اغراض ومقاصد ۔۔۔ مضامین وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار ہفت روزہ ۔۔۔
۳۔ ۔۔۔ بھیجنے پر ۔۔۔ نام نمبر ۔۔۔ اخبار جاری کیا جاتا ہے
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر ۔۔۔ بھیج دیجئے ورنہ ۔۔۔ وی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر چھاپے جاتے ہیں جو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط وکتابت "دفتر اخبار محمدی" کے پتہ پر ہونی چاہیے اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

صوانشارۂ ثانیہ

موجودہ علمائے اہل حدیث کی سوئی ہوئی روحوں کے نام

تمہاری کل جبیں تھی سرفراز قربت یزداں ۔۔۔ تمہارے سامنے رہتا تھا ہر دم جلوۂ ایماں
تم اقوال رسول اللہ پر جان تک فدا کرتے تھے ۔۔۔ تمہارے دل کو روشن کر رہا تھا جلوۂ قرآں
تمہاری نصرتیں کرتی تھیں تائید خداوندی ۔۔۔ تمہارے واسطے چاروں طرف تھی رحمت یزداں
تمہیں بزم جہاں میں شمع بردار شریعت تھے ۔۔۔ پناہیں مانگتی پھرتی تھی تم سے فطرت شیطاں

مگر اب تلب ماہیت سمجھ میں کچھ نہیں آتی
اٹھو وقت عمل ہے چھوڑ دو یہ عشرت شاہاں

تمہارا جو ارادہ ہو وہی عزم کہستاں ہو ۔۔۔ ہر اک ہمت تمہاری ہمت مردان میداں ہو
ذرا اک بار پھر سے جگمگا دو ذرہ ذرہ اب ۔۔۔ کہ اس ظلمت کدے میں ہر کو تم ماہ تاباں ہو
جہاں تم کو خزاں دیدہ کوئی گلشن نظر آئے ۔۔۔ نگاہیں اس پہ یوں ڈالو کہ صد رشک بہاراں ہو
تمہاری دعوت حق پر زمانہ دوڑتا آئے ۔۔۔ وہ ہو اخلاص تم میں وہ دلوں میں جوش ایماں ہو

اگر یہ رہبران قوم و دیں بیدار ہو جائیں
نسیم زار جان و دل سے صدقے اور قرباں ہو

از حکیم نسیم الانصاری آسی
مقیم حال ریاست دلیپ پور ضلع پرتاب گڑھ

چند قابل دید کتابیں نہایت سستی قیمت پر طلب کیجئے

تذکرۂ صحابہ فداکاران اسلام شمع نبوت کے پروانوں کی سوانح کے متعلق وہ کتاب جس میں پورے صحابہ مہاجرین وانصار کے تفصیلی واقعات صحیح صحیح بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ زمانہ نبوت اور عہد صحابہ میں مسلمانوں کی ترقی کا اصل سبب جاں نثاری اور مالی قربانی تھا ٹائیٹل وفہرست کے علاوہ ۵۶۴ صفحات ہیں۔ مجلد کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

اخلاق سلف مضمون کتاب نام سے ظاہر ہے امام عبدالوہاب شعرانی کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ رعایتی ایک روپیہ

مدینہ کانفرنس ۱۲۷۴ھ میں بہتر علمائے مدینہ طیبہ میں جمع ہو کر اسلام اور مسلمانوں کی بہبودگی کی جو تدبیریں سوچیں اور بیان کیں اُن کی پوری روئداد قیمت صرف ایک روپیہ۔ ضرور منگائیے قابل دید کتاب ہے

درایہ فی تخریج احادیث ہدایہ عربی حافظ ابن حجر عسقلانی کی محققانہ تصنیف ہے اس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ہدایہ کی حدیثیں کس درجہ کی ہیں؟ قیمت اصلی تین روپے رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے

پتہ ۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

عالم اسلامی کی عیدیں

لندن جرمن اور مصر میں ۲۱ اکتوبر بروز منگل کو عید کی نمازیں نہایت شاندار طریقہ پر ادا کی گئیں ۲۱ اکتوبر کی شام کو برلن ریڈیو سے عید کی نماز کا ریکارڈ براڈ کاسٹ کیا گیا۔

ہندوستان میں حیدرآباد دکن۔ کلکتہ۔ ڈھاکہ۔ لکھنؤ شملہ۔ پشاور۔ ڈلہوزی۔ مری۔ بنوں۔ [illegible] بھوپال اجمیر۔ جودھپور۔ احمدآباد۔ بلوچستان۔ کوئٹہ۔ بمبئی۔ کراچی وغیرہ شہروں میں عید الفطر ۲۲ اکتوبر بروز بدھ کو منائی گئی دہلی۔ لاہور۔ لدھیانہ۔ امرتسر وغیرہ میں ۲۱ اکتوبر کو مطلع صاف ہونے کے باوجود ہلال عید نظر نہ آسکا۔ لہٰذا ان مقامات پر ۲۳ اکتوبر بروز جمعرات کو عیدیں منائی گئیں۔ دہلی میں نماز عید مولانا نواب ضمیر مرزا نے میدان [illegible] پڑھائی۔

جیور ضلع بلند شہر میں فرقہ وارانہ فساد (جس کا ذکر کسی گذشتہ اشاعت میں کیا جاچکا ہے) کی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں نے طے کیا کہ پہلے اہل حدیث جنگل میں نماز عیدین ادا کریں اور حنفی لوگ ان کے گھروں کی نگرانی کریں اس کے بعد احناف نماز پڑھنے جائیں اور اہل حدیث صاحبان ان کے اہل وعیال کی حفاظت کریں ساتھ دشمن کو وار کا موقع نہ دیں۔ الحمدللہ دونوں فریقوں نے بخیریت تمام نماز عید ادا کی۔

بھکاریوں کی عید

عید کے موقع پر گردونواح کے بہت سے لوگ بھیک مانگنے کے لئے دہلی آجاتے ہیں معلوم ہوا ہے کہ اس مرتبہ ان کی آمدنی معمول سے کم رہی ایک بھکاری ڈاک خانے گیا اور ۵۰ روپے منی آرڈر کے ذریعہ اپنے گھر بھجواتے وقت فارم پر اس نے یہ لکھوایا کہ اس مرتبہ موسم خراب رہا ہے ذرا سوچ سمجھ کر خرچ کرنا۔

عازمین حج کو اطلاع

سرکاری اطلاع اور مغل لائن کے اشتہار سے لوگوں کو یہ مغالطہ ہوا ہے کہ صرف دو جہاز کراچی اور دو جہاز بمبئی اور ایک جہاز کلکتہ سے حاجیوں کو لے کر جائیں گے۔ ان کے علاوہ اور کوئی جہاز نہیں جائے گا۔ یہ خیال غلط ہے۔ اصل بات حاجیوں کی تعداد پر منحصر ہے جس قدر حاجی بمبئی اور کراچی پہونچیں گے اتنے ہی جہازوں کا انتظام کردیا جائیگا موجودہ اعلان گذشتہ سال کے حاجیوں کی تعداد کو پیش نظر رکھ کر کیا گیا ہے۔ ورنہ اگر حاجی زیادہ تعداد میں پہونچیں گے تو ان کو یقین رکھنا چاہئے کہ ان کے واسطے جہاز ضرور مہیا کئے جائیں گے۔ گذشتہ سال کی طرح اس مرتبہ بھی حاجیوں کے جہاز نہایت ہی حفاظت سے جائیں اور آئیں گے کیونکہ حاجیوں کے جہازوں کی حفاظت اول ملک معظم کا بحری بیڑہ۔ دوم شاہی ہندوستانی بیڑہ۔ سوم بادشاہی ہوائی [illegible] حفاظت کریں گے۔ اس لئے حاجیوں کو یقین رکھنا چاہئے کہ وہ جس طرح اپنے گھروں میں محفوظ ہیں اتنا ہی خدا کے فضل سے اس سال حاجیوں کا راستہ محفوظ ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں حج کے واسطے مسلمانوں کو جانا چاہئے۔ «سکرٹیری آل انڈیا انجمن تبلیغ الحج دہلی»

پھر فرقہ وارانہ فساد ہو گیا

بمبئی میں نل بازار میں پھر فرقہ وارانہ فساد پھوٹ پڑا۔ اتفاق سے اب فساد والے علاقہ میں پولیس گشت کررہی ہے۔ پولیس کمشنر نے ۵ سے زیادہ اشخاص کا ایک جگہ جمع ہونا، لاٹھی اور ہتھیار وغیرہ رکھنا خلاف قانون قرار دیدیا ہے۔ کرفیو آرڈر کا نفاذ، ۸ بجے شب سے ۶ بجے صبح تک کیا گیا ہے۔ جمعرات کی رات کو ایک پولیس انسپکٹر کی موٹر میں آگ لگانے کی کوشش کی گئی وغیرہ۔ بہت سے اشخاص ہلاک وزخمی ہوچکے ہیں۔ پناہ بخدا۔

ڈھاکہ میں بھی عید کے روز عید کے جلوس پر حملے کی وجہ سے فرقہ وارانہ فساد ہو گیا بہت سے اشخاص ہلاک اور زخمی ہوگئے ہیں۔ یہاں بھی ۴۸ گھنٹے کا کرفیو آرڈر نافذ کردیا گیا ہے۔ اب حالات امید افزا ہیں۔

روس کے نئے دار الحکومت پر حملہ

ماسکو کے خطرے قریب تر ہوجانے کی وجہ سے حکومت روس نے اپنا دارالسلطنت تبدیل کردیا ہے۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ آج روس کے نئے دارالحکومت میں بھی ہوائی حملہ ہوا۔ نئے دارالخلافہ میں جرمن بمباری کا مقابلہ کرنے کے لئے بیشمار توپیں اور جنگی جہاز جمع کردیئے گئے ہیں۔

سائیگاں ریڈیو کے مبصر نے جنگی صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جرمن فوجیں ایک مقام پر ماسکو سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔ ڈی۔ این۔ بی ریڈیو کا بیان ہے کہ کچھ روسی فوجیں ماسکو سے نکال لی گئی ہیں مگر اس خبر کی تصدیق کسی دوسرے ذریعہ سے نہیں ہوئی ہے۔ سائیگاں ریڈیو کا کہنا ہے کہ جرمن طیارے ماسکو پر بمباری کررہے ہیں فن لینڈ کے ریڈیو نے یہ اعلان کیا ہے کہ لینن گراڈ جل رہا ہے۔ روس نے اپنے تازہ کمیونک میں لینن گراڈ کے محاذ کا قطعاً ذکر نہیں کیا۔ اور نہ ہی فن لینڈ کے دعوے کی تصدیق یا تردید ہوئی ہے۔

اس وقت جرمن فوجیں دریا [illegible] کے اسی راستے پر گامزن ہیں جس راستے پر نپولین کی فوج نے ماسکو پر چڑھائی کی تھی۔ حالات سخت خطرناک ہیں مگر روسی فوجیں برابر جوابی حملے کررہی ہیں۔

برطانوی فوج کاکیشیا نہیں جائیگی

مسٹر مارٹن [illegible] نے انقرہ سے اعلان کیا ہے کہ انقرہ میں مقیم برطانوی سفیر نے انہیں انٹرویو میں بتایا ہے کہ فی الحال برطانوی فوجیں کاکیشیا نہیں جارہی ہیں آپ نے کہا کہ مجھے اس بات کا کوئی علم نہیں کہ روس نے حکومت برطانیہ سے کاکیشیا کی حفاظت کے لئے فوجیں طلب کی ہیں۔

خبر واحد کی عدم حجیت پر ایک نظر

ابوالمرجان محمد فضل الرحمن عفا اللہ عنہ مبارکپوری اعظمگڈھ

سلسلہ انکار حدیث کی ایک کڑی خبر واحد کی عدم حجیت ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ علمائے احناف کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث خبر واحد کے قبیل سے ہو اور ظاہر نظر میں کتاب اللہ کے معارض ومخالف ہو تو اس پر عمل جائز نہیں ہے اور نہ اس سے کتاب اللہ کے حکم عام کی تخصیص یا اس کے حکم مطلق کی تقلید جائز ہے۔ اس پر تعجب یہ ہے کہ علمائے حنفیہ خبر واحد سے تو بصورت مخالفت کتاب اللہ استدلال کو ناجائز کہتے ہیں۔ مگر خود ہی وہ اپنے اس وضع کردہ اصول کی بنا ایک منقطع موضوع اور باطل حدیث پر رکھتے ہیں، اور اس سے کتاب اللہ کے حکم عام کی تخصیص کرتے ہیں چنانچہ صاحب اصول شاشی اپنا اصول ان لفظوں میں بیان فرماتے ہیں قلنا شرط العمل بخبر الواحد ان لا یکون مخالفا للکتاب والسنة المشهورة وان لا یکون مخالفا للظاهر قال علیہ السلام تکثر لکم الاحادیث بعدی فاذا روی لکم عنی حدیث فاعرضوه علی کتاب اللہ فما وافق فاقبلوه وما خالف فردوه یعنی ہم کہتے ہیں خبر واحد پر عمل با اس شرط جائز ہے کہ وہ قرآن اور سنت مشہورہ کے مخالف نہ ہو اور ظاہر کے بھی مخالف نہ ہو (کیونکہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میرے بعد تم سے بہت سی حدیثیں بیان کی جائیں گی۔ پس جب کوئی حدیث میری طرف سے تمہارے سامنے بیان کیجائے تو اس کو کتاب اللہ (قرآن مجید) پر پیش کرنا۔ اگر وہ کتاب اللہ کے موافق ہو تو اس کو قبول کرنا اور مخالف ہو تو اس کو رد کر دینا۔ اب اس اصول پر ایک تنقیدی نظر ڈالئے صاحب اصول شاشی نے جس حدیث (تکثر لکم الاحادیث بعدی الخ) سے خبر واحد کی عدم حجیت وابطال پر استدلال کیا ہے۔

اولاً تو خود وہ منقطع باطل اور موضوع ہے[1]، اس کی سند میں ایک راوی یزید بن ربیعہ مجہول ہے نیز اشعث اور ثوبان کے درمیان واسطہ متروک ہے لہذا یہ حدیث منقطع ہوئی جس سے استدلال جائز نہیں ہے۔ اور یحیی ابن معین (جو بڑے پایہ کے ناقد حدیث ہیں) فرماتے ہیں کہ اس کو بے دینوں نے گھڑ لیا ہے قال صاحب الحسن الحواشی قد طعن فیہا اهل الحدیث وقالوا روی هذا الحدیث یزید بن ربیعة عن ابی الاشعث عن ثوبان ویزید بن ربیعة مجهول ولا یعرف لہ سماع عن ابی الاشعث فکان منقطعا فلا یصح الاحتجاج بہ وایضا حکی عن یحیی بن معین انہ قال هذا حدیث وضعتہ الزنادقة وهو اعلم هذہ الامة۔ ناظرین! غور کیجئے۔ خبر واحد تو صحیح ہوتے ہوئے بھی قابل استدلال واحتجاج نہ ہو اور ایک منقطع باطل اور موضوع حدیث خبر واحد کی عدم حجیت پر قابل استدلال بن جائے۔ علمائے حنفیہ کا یہ فعل کیا تعجب خیز وحیرت انگیز نہیں ہے؟ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ثانیاً صاحب اصول شاشی نے جس حدیث تکثر لکم الاحادیث بعدی الخ سے خبر واحد کی عدم حجیت وابطال پر استدلال کیا ہے خود وہ کتاب اللہ کے حکم عام کے معارض ومخالف ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهٰکم عنہ فانتهوا (ترجمہ) جو رسول جو تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں، اس سے باز رہو۔ اس آیت کریمہ سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو حدیث بسند صحیح و معتبر ملے اس پر بلا چون وچرا عمل کرنا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اعلی درجہ کے مفسر اور مترجم قرآن تھے اور آپ جو کچھ کہتے تھے وحی الہی سے کہتے تھے پس آپ نے قرآنی آیات کا جو معنی و مطلب بیان فرمایا وہی حق اور صواب ہے۔ اس کو چھوڑ کر محض اپنے فہم ناقص کی بنا پر قرآن کے احکام و آیات پر عمل کرنا مومن کی شان نہیں۔ مختصر یہ صاحب اصول شاشی کے اصول عدم حجیت خبر واحد کی بنیاد جس چیز پر ہے خود وہ باطل اور فاسد ہے کیونکہ کتاب اللہ کے معارض ومخالف ہے۔

ثالثاً صاحب اصول شاشی کا یہ اصول کہ خبر واحد سے کتاب اللہ کی تخصیص جائز نہیں ہے خود ان کے امام کے مسلک کے خلاف ہے، بلکہ امام ابو حنیفہ کے علاوہ امام شافعی، امام احمد اور امام مالک (رحمة اللہ علیہم اجمعین) کے مسلک کے بھی خلاف ہے کیونکہ ان ائمہ کے نزدیک خبر واحد سے کتاب اللہ کی تخصیص جائز ہے۔ امام رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں یجوز تخصیص الکتاب بخبر الواحد عندنا وهو قول الشافعی وابی حنیفة ومالك وقال قوم لا یجوز اصلا اور مولوی عبدالحی صاحب امام الکلام میں لکھتے ہیں ذکر ابن الحاجب فی مختصر الاصول

[1] وهو قال ان الامام البخاری اورد هذا الحدیث فی صحیحہ فقولہ لیس مما ینبغی ۱۲ منہ

والعضل فی شرحہ ان تخصیص عام القرآن بالمتواتر جائز اتفاقا واما بالخبر الواحد فقال بجوازہ الائمۃ الاربعۃ مختصر یہ کہ جو مسلک آپ کا ہے وہ خلاف ابوحنیفہ ہے پھر اس پر ہیں مقلد آپ یہ اچھا لطیفہ ہے

ناظرین کرام! علمائے احناف کا اصول "خبر واحد کی عدم حجیت" ناقابل تسلیم ہے، کیونکہ اس چیز کی بنیاد جس چیز پر ہے، وہ موضوع اور باطل ہے اس کے علاوہ کتاب اللہ کے بھی خلاف ہے، ائمہ اربعہ کے مسلک کے بھی خلاف ہے۔ جیسا کہ ابھی آپ نے ملاحظہ فرمایا فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون

فقط۔ والسلام علیکم۔ فضل الرحمٰن

مولوی عُبیدی صاحب سے ہمارے دو اہم شرعی سوال!

ہم کو یہ سُنکر کہ جناب مولوی عبیدی صاحب جامع مسجد بنگلور کے امام بنا دیئے گئے ہیں نہایت ہی خوشی ہوئی، کیونکہ آپ مظاہر العلوم سہارن پور کے تعلیمیافتہ ہیں جن کے کرتا دھرتا اور عام مدرسین دیوبندی عقائد کے ہوتے ہیں۔ اسی بنا پر ہمارا خیال تھا کہ آپ دیوبندی عقیدے کے حنفی ہوں گے۔ اس وجہ سے ہمیں امید تھی کہ کم ازکم ان بدعتوں کا جو آپ کی جامع مسجد میں مروّج ہیں ضرور انسداد کریں گے، لیکن ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی جب کہ ہم نے ایک اشتہار جامع مسجد بنگلور کی طرف سے بعنوان "زیارت آثار مبارک حضرت محبوب سبحانی" دیکھا۔ اس سے ہمارے حسن ظن کو جو ہم آپ سے رکھتے تھے سخت صدمہ پہونچا اس لئے ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ حقیقت میں کیا یہ آثار یا آثار حضرت سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم اصلی ہیں؟ اگر اصلی ہیں تو آپ کے پاس اس کی کوئی سند ہے؟ کیا اس سند کو آپ پبلک میں پیش کر کے پبلک کی تشفی کر سکتے ہیں؟ کیا دیوبندی عقائد کے علماء ان آثار کے قائل ہیں؟ کیا حنفی مذہب کی کتابوں میں اس قسم کے آثار کی زیارت جائز ہے؟ اگر نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے، تو کیا ایک دیوبندی عالم ہونے کی حیثیت سے آپ کا یہ فرض نہ تھا کہ ان نام نہاد حنفیوں کو اصلی حنفیت کی طرف توجہ دلا کر ان بدعات سے روکتے۔ آپ نے کن وجوہ کی بناء پر ایسا نہیں کیا؟ ان کی وضاحت فرمائیے تاکہ آپ کی پوزیشن صاف اور ہماری تسلی ہو۔

عورتوں کی شرکت عیدگاہ سے آپ کی رگ حنفیت پھڑک اٹھی اور آپ نے جھٹ ایک مضمون اس کے خلاف لکھ ڈالا لیکن تعجب پر تعجب ہے کہ آپ کے مضمون کی غالبًا روشنائی بھی خشک نہ ہونے پائی تھی کہ آپ فلسفۂ شہادت بیان کرنے کے لئے اس مجلس میں نکل پڑے، جہاں عورتوں کی شرکت کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب تو صرف یہ ہوا کہ عید گاہ میں عورتوں کا جانا حرام ہے اور اس کے علاوہ تمام مجلسوں میں شریک ہو سکتی ہیں، بہتر تو یہ ہوتا کہ اس فلسفہ کو بھی آپ بیان کر دیتے۔

امید ہے کہ ہمارے ہر دو سوالوں کا جواب نہایت وضاحت کے ساتھ مدلل عنایت فرمائیں گے۔

المستفسرین۔ محمد عبید اللہ قاضی محلہ — عبدالستار کان اللہ لہ — عبدالودود — محمد لسین طالب العلم سنٹ جوسفس کالج بنگلور — محمد عمر طالب العلم سنٹ جوسفس کالج — محمد حیات — محمد عبدالکریم — محمد عبدالرزاق — سید عبدالعزیز — عبدالشکور۔

نظم تاریخ وفات حضرت مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(از غمزدہ شاکر گیاوی)

چل بسے جتنے بھی ہیرے تھے سب چل بسے
آہ! دنیا میں کہاں نبیوں کا وہ خاتم ہے اب
گلشن ملت کے گل ہائے شگفتہ اب کہاں
وہ غزالیؒ اور رازیؒ اور کہاں ادہم ہے اب
وہ مجاہد فی سبیل اللہ بھی ملتے نہیں
وہ شہیدؒ دہلوی اور وہ کہاں دم خم ہے اب
وہ میاں صاحب محدث دھلوی سورج گہن
اُف کہاں ہیں ہمہ جن کا فیض بیش و کم ہے اب
وہ رحیم آباد و غازی پور کے غُداماں دیں
آہ! وہ ہیں اور نہ ان کا عزم مستحکم ہے اب
آہ! مولانا محمد آہ! وہ بھی جو نا گہی
آہ! وہ بھی چل بسے تازہ یہ درد و غم ہے اب
آہ! مولانا کے غم میں ہو گیا مجروح دل
زخم یہ وہ ہے کہیں جس کا نہیں مرہم ہے اب
آہ! مولانا کو اس دنیا میں ہم ڈھونڈیں کہاں
جب نشاں کی طرح کوئی مونس و ہمدم ہے اب
خوش ہوا کرتی تھی جن کی دید کو کل تک جو آنکھ
برملا وہ آنکھ اُن کی یاد میں پُرنم ہے اب
بہر مولانا بشارت مجھ کو یہ ہاتف نے دی
وہ مکرم تھا جہاں میں خلد میں اکرم ہے اب
غمزدہ شاکر نے رو رو کر کہا سال وفات
آہ! مولانا محمد دہلوی کا غم ہے اب

۶۰ — ھ — ۱۳

آئے دلوں کے حال جاننے والے یاربّ ہیں خدا موصوف کی خدمات دینی قبول فرما کر اپنے مقرب بندوں میں شمار کر لے اور آغوش رحمت میں جگہ دے۔ ابوالقاسم ...

قرونِ اولیٰ کی حق گوئی و حق پسندی

(از جناب محمد عبدالشکور صاحب اختر اورنگ آبادی (بہار) تلمیذ حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم)

اگرچہ وحشیانہ آزادی و بیباکی عرب و عرباء کی طبیعتوں میں قدیم سے وراثۃً چلی آتی تھی، مگر اسلام کی تعلیم سے (جب تک کہ خودمختار سلطنتوں کے سیلاب نے اس کو گدلا اور مکدر نہیں کیا تھا) ان کی یہ جبلی خصلت تہذیب و شائستگی کے زیور سے آراستہ ہو گئی تھی، اور آزادی کا جوہر حق گوئی و حق پسندی کے قالب میں ڈھل گیا تھا، یہی وجہ تھی کہ خلفاء کی غلطیوں پر گرفت کی جاتی تھی اور وہ معقول جواب سُن کر خاموش ہو جاتے تھے۔ عمر فاروقؓ پر جب کوئی اعتراض کرتا تھا اور کہتا تھا کہ "اے عمر خدا سے ڈر" تو وہ اُس کا شکریہ ادا کرتے تھے اور کہتے تھے "خدا اس کا بھلا کرے جس نے ہمارے عیب سے ہم کو آگاہ کیا"۔ ایک دفعہ انہوں نے ایک معمر آدمی کو جب کہ وہ اپنے گھر کے اندر شراب و نغمہ و رباب و چنگ میں مشغول تھا جا پکڑا اور اس کو سخت لعنت ملامت کی۔ اُس نے کہا "اے امیرالمومنین! میری حرکت اس سے بھی زیادہ قابلِ نفرین ہے کہ تو نے تجسس کیا حالانکہ خدا تجسس کرنے سے منع کرتا ہے اور پھر تو گھر میں بغیر اجازت کے چلا آیا، حالانکہ خدا نے اس کی بھی ممانعت کی ہے"۔ عمر فاروق اعظمؓ نے کہا بے شک تو سچ کہتا ہے اور وہاں سے نہایت ندامت اور افسوس کے ساتھ یہ کہتے ہوئے نکلے ثکلت عمر امہ ان لم یغفر لہ ربہ یعنی عمر کی ماں اس کو روئے اگر خدا اس کا قصور معاف نہ کرے۔

مسلمان عورتوں کی بہادری و حقگوئی کی چند مثالیں

جس طرح مردوں کی آزادی و حق گوئی کی مثالیں تاریخ میں بکثرت ملتی ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی بھی ایسی مثالوں کی کچھ کمی نہیں ہے۔ یہاں ہم ایک عربی کتاب سے چند حکایتیں ان عورتوں کی ترجمہ کر کے بطور خلاصے کے پیش کرتے ہیں جو جنگ صفین میں بنی ہاشم کی طرفدار تھیں۔ اور عین جنگ کے موقع پر اہل شام کے خلاف نہایت پُرجوش خطبے پڑھتی تھیں، اور جنگ کے خاتمہ کے بعد جب حضرت امیر معاویہؓ سے ان کی گفتگو ہوئی تو انہوں نے نہایت آزادی و بیباکی کے ساتھ اپنے دلی خیالات ظاہر کئے اور جس بات کو وہ اپنے نزدیک حق جانتی تھیں اس کے ظاہر کرنے میں لومۃ لائم عناں گیر ہوا نہ امیر شام کا رعب و دبدبہ مانع آیا۔

از آں جملہ شعبی سے روایت ہے کہ بنی ہلال کی ایک عورت بکارہ نامی نے حضرت امیر معاویہؓ کے روبرو جب کہ وہ مدینے میں تھے، حاضر ہونے کی اجازت چاہی چنانچہ اس کو اجازت دی گئی بکارہ اس وقت معمر ہو گئی تھی، اس کی بینائی میں بھی فرق آ گیا تھا قویٰ ضعیف ہو گئے تھے اور بدن میں رعشہ تھا، دو خادم اس کو تھام کر امیرؓ کے سامنے لائے۔ بکارہ نے سلام کیا اور بیٹھ گئی امیرؓ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مزاج پرسی کی اور کہا "افسوس ہے کہ زمانے نے تمہارا حال دگرگوں کر دیا"، بکارہ نے کہا بے شک اُس کی گردشیں ایسی ہی ہوتی ہیں، مروان نے بطور سعایت کے کہا۔ اے امیرالمومنین تم نے اس کا کلام بھی سُنا ہے؟ یہ کہتی ہے ؎

اتری ابن ھند للخلافۃ مالکا
ھیھات ذاک وان اراد بعید
کلتک نفسک فی الخلاء ضلالۃ
اغراک عمرو للشقا وسعید

یعنی "کیا ہم ابن ہند (یعنی امیر معاویہؓ) کو خلافت کا مالک سمجھیں؟ یہ دُور از قیاس ہے اور اگر وہ ایسا چاہے تو اس کے مرتبے سے بالاتر ہے۔ (اے معاویہ) تیرے نفس نے گمراہی سے یہ آرزو تیرے دل میں ڈالی ہے اور عمرو بن عاص اور سعید بن العاص نے تجھ کو بدبختی کے لئے ورغلایا ہے"۔ جب مروان یہ اشعار پڑھ چکا، تو سعید بن العاصؓ نے کہا۔ اس نے یہ اشعار بھی کہے ہیں ؎

قد کنت ان اطمع ان اموت ولا اری
فوق المنابر من امیۃ خاطبا
فاللہ اخر مدتی فتطاولت
حتی رایت من الزمان عجائبا
فی کل یوم للزمان خطیبھم
بین الجمیع لآل احمد عائبا

ترجمہ۔ "میری آرزو تھی کہ میں مر جاؤں اور بنی امیہ میں سے کسی کو منبر پر خطبہ پڑھتا ہوا نہ دیکھوں، مگر خدا نے میری رسی دراز کر دی۔ یہاں تک کہ زمانے کے عجیب عجیب کرشمے میری نظر سے گذرے اور میں برابر ان خطیبوں سے علی الاعلان آلِ احمد کی برائیاں سنتی رہی"۔ مروان وغیرہ چھیڑنے کے بعد جب خاموش ہوئے تو بکارہ نے کہا "اے معاویہ! بے شک یہ میرا ہی کلام ہے جو انہوں نے اس وقت پڑھا، اور جو کلام ابھی تجھ پر ظاہر نہیں کیا گیا ہے وہ اس سے بہت زیادہ اور تلخ ہے"۔ امیر کو یہ سُن کر ہنسی آ گئی اور کہا یہ امر تمہاری حاجت برآری کرنے سے مجھ کو مانع نہیں ہو سکتا تم اپنی حاجت بیان کرو۔ مگر اس غیور اور خوددار عورت نے کہا "بس! اب اس بے لطفی کے بعد ایسا نہیں ہو سکتا" اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

شعبی نے بنی امیہ کی ایک جماعت سے روایت
کی ہے کہ ایک دن رات کو جب کہ امیر معاویہؓ کے پاس
عمرو، سعید، عتبہ اور ولید وغیرہ موجود تھے عدی بن قیس
ہمدانی کی بیٹی زرقا کا ذکر چلا جو اپنی قوم کے ساتھ
جنگ صفین میں شریک تھی۔ امیر نے کہا تم میں سے
کسی کو اس کا کلام یاد ہے؟ ان میں سے بعض نے کہا
ہاں امیر المومنین! ہم کو یاد ہے! امیر نے کہا تم مجھ کو مشورہ
دو کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ بعضوں نے
کہا اس کو قتل کر دیا جائے۔ امیر نے کہا تم نے بہت
برا مشورہ دیا۔ کیا مجھ کو زیبا ہے کہ میں اپنی نسبت
لوگوں سے یہ کہلواؤں کہ ایک عورت کو جب کہ وہ قابو
میں آگئی قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد امیر نے کوفہ کے
گورنر کو (جہاں زرقا رہتی تھی) لکھا کہ زرقا کو اس کے
چند معتبر محرموں اور قبیلے کے سرداروں کی معیت میں
عمدہ ساز و سامان کے ساتھ اور معقول سفر خرچ دیکر
ہمارے پاس روانہ کر دو۔ عامل نے زرقا کو طلب کیا
اور امیر کا خط پڑھوا دیا۔ زرقا نے کہا اگر امیر نے میرا
جانا میری مرضی پر منحصر رکھا ہے تو میں جانا نہیں
چاہتی، اور اگر حتمی حکم ہے تو بہرحال جانا پڑے گا کیونکہ
فرمانبرداری ضروری ہے۔ آخر گورنر نے جیسا کہ اس کو
حکم دیا گیا تھا نہایت تزک و احتشام کے ساتھ اس
کو روانہ کیا۔ جب وہ معاویہؓ کے پاس پہونچی تو امیر نے
اس کو بہت خاطرداری اور اعزاز کے ساتھ لیا اور
پوچھا کہ سفر کس طرح طے ہوا؟ کہا جس طرح لڑکی ماں
کی گود میں پرورش پاتی ہے یا بچہ گہوارے میں سوتا ہے!
امیر نے کہا میں نے اسی طرح عامل کو ہدایت کی تھی۔
پھر زرقا سے پوچھا تم کو معلوم ہے؟ تم کیوں بلائی گئی
ہو؟ اس نے کہا جو راز مجھ پر ظاہر نہیں کیا گیا، اس کو میں
کیونکر جان سکتی ہوں؟ امیر نے کہا اے زرقا! کیا تو سرخ
اونٹ پر سوار جنگ صفین کے مجمع میں موجود نہ تھی؟
اور کیا تو اپنے آتشیں خطبوں سے آتش حرب کو اور
زیادہ بھڑکا نہیں رہی تھی؟ لوگوں کو مقابلے پر اشتعال
نہیں دلا رہی تھی؟ آخر اس جوش کا کیا سبب تھا؟
زرقا نے کہا اے امیر المومنین! سر مر چکا اور دُم کٹ
چکی[1]، اور جو کچھ جانا تھا جا چکا، زمانہ پلٹیں کھانیوالا
ہے، اور حوادث و واقعات کا سلسلہ برابر جاری ہے
اب گذری ہوئی باتوں کو یاد کرنے سے کیا حاصل؟ ع

یاد نہ کر دل حزیں گذری ہوئی کہانیاں

امیر نے کہا اے زرقا! تجھ کو اپنا اس دن کا خطبہ یاد
ہے؟ اس نے کہا لا واللہ مجھ کو بالکل یاد نہیں رہا۔
امیر نے کہا تجھکو نہیں یاد مجھ کو تو یاد ہے، تیری اس
تقریر کا کیا کہنا ہے جو تو اس وقت کہہ رہی تھی کہ:۔
"اے لوگو! باز آؤ، اور پلٹ جاؤ، تم اس فتنے میں
پڑ گئے ہو جس نے تم پر ظلمت کے پردے ڈال دیئے،
اور تم کو راہ راست سے برگشتہ کر دیا ہے! یہ کیسا اندھا
بہرا اور گونگا فتنہ ہے کہ نہ ہانکنے والے کی آواز سنتا
ہے نہ کھینچنے والے کی مرضی پر چلتا ہے۔ دیکھو چراغ
آفتاب کے سامنے روشن نہیں ہوتا، اور ستارے چاند
کے سامنے ماند رہتے ہیں، اور لوہے کو لوہا ہی کاٹ سکتا
ہے۔ دیکھو! جو تم سے راہ پوچھے گا ہم اس کو راہ بتائیں گے
اور جو ہم سے سوال کرے گا ہم اس کو جواب دیں گے۔
لوگو! حق اپنی کھوئی ہوئی چیز کو ڈھونڈھ رہا تھا، سو
وہ اس کو مل گئی! پس اے مہاجرین! غم اور غصہ پر
صبر کرو، تفرقہ کا رخنہ بند ہو گیا ہے، اور کلمۂ حق پر سب
متفق ہو گئے ہیں، اور سچائی نے ظالموں کا سر توڑ دیا
ہے۔ یاد رکھو! عورتوں کی آرائش مہندی سے ہے
اور مردوں کی زیبائش خون سے!"

غرض کہ جس قدر امیر کو اس کے جملے یاد تھے،
پڑھ کر کہا اے زرقا! جو خون علیؓ نے بہائے ان میں
تو بھی شریک تھی؟ زرقا نے کہا، خدا ترا بھلا کرے
اور تجھے سلامت رکھے تو نے اپنی جلیس کو یعنی مجھکو
ایک مژدہ سنا کر خوش کر دیا! امیر نے کہا کیا اس بات
سے کہ معرکہ وغا میں تو علیؓ کے ساتھ شریک تھی،
تجھ کو خوشی ہوئی؟ کہا بے شک! اور اب تجھ کو میرے
خیالات کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا۔ امیر یہ سنکر ہنسا
اور کہا واللہ علیؓ کے ساتھ تمہاری وفاداری ان کی
وفات کے بعد زیادہ عجیب ہے، بہ نسبت اس محبت
ولا کے جو ان کی زندگی میں تم ان کے ساتھ رکھتی تھیں
اے زرقا! اب تو اپنی حاجت بیان کر میں اس کو پورا
کروں گا۔ زرقا نے کہا میں نے قسم کھائی ہے کہ جنکے
خلاف میں نے کوشش کی ہے ان سے کبھی کچھ سوال
نہ کروں گی۔ ہاں اگر تو بغیر طلب اور خواہش کے کچھ دے
تو تجھکو اختیار ہے! امیر نے اس کو اور اس کے ہمراہیوں
کو انعام و اکرام اور خلعت دے کر باعزت رخصت کیا۔

مذکورہ بالا حکایتوں سے قطع نظر اس کے کہ قرون
اولیٰ کی عورتوں کی راستبازی اور حق گوئی کا حقہ
ثابت ہوتی ہے، یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنگ کے
معرکوں میں شریک ہوتی تھیں اپنے حقوں کا ساتھ
دیتی تھیں۔ فریق مخالف کے خلاف لوگوں کو اشتعال
دلانے کے لئے نہایت فصیح و بلیغ پر جوش خطبے انشا کر
کے پڑھتی تھیں، دربار خلافت میں حاضر ہوتی تھیں
بھرے مجمع میں آزادانہ اور بے باکانہ گفتگو کرتی تھیں
سب سے بڑھ کر ان حکایتوں سے امیر معاویہؓ کے تحمل
اور فراخ حوصلگی کا ثبوت ملتا ہے کہ باوجود ہر طرح کا اقتدار

[1] عربی کی یہ مثل کہ مات الراس وتبر الذنب
ایسے موقع پر بولی جاتی ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ گذشتہ
را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط، یا الماضی لا یذکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترپنویں جمعہ کا پہلا خطبہ جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ۝ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۝ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ ۝ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَتَرَى الْمَلٰۗىِٕكَةَ حَاۗفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ عہ

کافروں کے گروہ کے گروہ جانوروں کی طرح اوندھے منہ جہنم کی طرف گھسیٹے جائیں گے۔ ان کے پہنچتے ہی جہنم کے دروازے اُن کے لئے کُھل جائیں گے اور داروغۂ جہنم اُن سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول، اللہ کی آیتیں پڑھنے والے اور اس خوفناک دن کے عذابوں سے ڈرانے والے نہیں آئے تھے؟ یہ جواب دیں گے کہ ہاں آئے تو تھے لیکن پھوٹی قسمت نے یہ بُرا دن دکھا ہی دیا۔ داروغۂ جہنم کہیں گے پھر آؤ اس بھڑکتی ہوئی جہنم کے ہمیشگی والے عذابوں میں آجاؤ اب یہاں سے چھٹکارا محال ہے۔ رب کی باتوں سے اینٹھنے والوں کیلئے یہ بدترین جگہ نہایت موزوں ہے۔

ان کے برخلاف متقی پارسا لوگوں کو جنت کے نورانی فرشتے بعزت تمام جنت کی طرف لے چلیں گے ان کے پہنچتے ہی ان کے لئے جنت کے دروازے کُھل جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ہنسی خوشی اُنھیں خوش آمدید کہیں گے سلام کریں گے اور کہیں گے مبارک ہو مبارک ہو، آپ خوش نصیب ہیں آپ بآرام اس ہمیشگی والی ابدی نعمتوں والی جنت میں تشریف لے چلئے۔ مرحبا مرحبا۔ اب تو خوش ہو کر کہیں گے الحمد للہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہم سے اپنے وعدے سچے کئے اور اس ہری بھری بنی سنوری جنت کا ہمیں مالک بنا دیا کہ جہاں چاہیں آئیں جائیں رہیں سہیں۔ واہ واہ تھوڑے سے اعمال کا اتنا بڑا بدلہ! اسوقت تم دیکھو گے کہ عرشِ خداوندی کے اردگرد چوطرف باادب فرشتے رب کی تسبیح وحمد میں مشغول ہوں گے۔ سب کے فیصلے درست اور باانصاف ہو جائیں گے۔ آخری صدا ساری مخلوق کی طرف سے یہی بلند ہوگی کہ حمد وثنا کے لائق صرف اللہ تعالیٰ رب العالمین ہی ہے۔

عہ سورۂ زمر کا خطبہ جمعہ میں پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجمع الزوائد میں مروی ہے۔ یہ آیتیں اسی سورت کے آخر کی ہیں۔ فالحمد للہ ۱۲۔

حمد و ستائش کے لائق ذاتِ خدا ہے جو واحد ہے فرد و صمد ہے۔ حقیقتاً تمام نعمتیں اسی کی انعام کردہ ہیں۔ ماں باپ کے دل میں بھی محبت ڈالتا ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات بھی اسی کی طرف سے ہیں جس سے جو نفع پہنچتا ہے اسی کے فرمان سے۔ کوئی نقصان جسے وہ نہ چاہے کوئی پہنچا نہیں سکتا۔ اس کی نعمتیں بھی بے پایاں۔ اس کے عذاب بھی لا انتہا۔ مبارک ہیں وہ ہستیاں جو اس کی نعمتوں کا لالچ رکھیں اور اس کے عذابوں سے خوف زدہ رہیں۔ اس مالک کے زبردست احسانات میں سے ایک اس کا پاک کلام ہے اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے متبرک الفاظ ہیں۔ اور ان الفاظ میں بھی سب سے گراں پایہ آپ کے خطبات ہیں۔ میں اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ اب تک میں آپ حضرات کو حضورؐ کے سوا آٹھ سو خطبات سنا چکا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ خدا اپنے رسول پر درود و سلام نازل فرمائے اور آپ کے خطبے سننے پڑھنے اور ان پر عمل کرنے کی ہمیں ہدایت دے آمین۔ اب حضورؐ کے خطبے سنئے۔

(۸۲۹) قریش کا ایک قبیلہ بنو مخزوم ہے اس میں ایک عورت تھی جسے عادت سی پڑ گئی تھی کہ اس سے اس سے کچھ ادھار سدھار کیا مانگ گئی چیز ست لی بیچ کھائی آخر ایک مرتبہ کہیں سے کچھ چوری کر لی اس وقت حضورؐ مکہ میں تھے فتح مکہ کا سال تھا معاملہ آپ تک پہنچا۔ آپ نے فرمایا اسے چاہئے چیز واپس کر دے۔ اللہ سے توبہ کرے۔ لیکن یہ الفاظ بے اثر رہے۔ اب حکم صادر ہوا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ اس پر قریش میں ایک شور مچ گیا کہ ایسی اتنی بڑی شریف عورت کے ساتھ یہ کیا معاملہ ہونے والا ہے؟ وہ دوڑی بھاگی حضرت ام سلمہؓ کے پاس گئی قریش دوڑ بھاگ کر کے مسلمان صحابہؓ کو سمجھانے بجھانے لگے بھلا کس کی ہمت پڑتی کہ حضورؐ کے سامنے آتے۔ آخر سب نے مل کر حضرت اسامہؓ سے کہا کہ تم تو حضورؐ کے گویا صاحبزادے ہو۔ تم اس کی سفارش کرو چنانچہ حضرت اسامہؓ ان کی باتوں میں آ گئے۔ حضورؐ کے پاس پہنچ کر کہنا سننا شروع کیا۔ حضورؐ کا چہرہ مارے غصے کے سرخ ہو گیا اور فرمانے لگے اسامہ خدا کی حد کے بارے میں تو سفارش کرنے کو آیا ہے؟ حضرت اسامہؓ تو کانپ اٹھے معافی مانگی استغفار کی درخواست کی ادھر دن ڈھل گئے لیکن چونکہ چرچا پھیل گیا تھا اس لئے آپ خطبے کیلئے کھڑے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی یہ خطبہ سنئے فرماتی ہیں۔

قَامَ فَخَطَبَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ) یعنی آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا بہت بہت بیان کی پھر اما بعد کہہ کر فرمایا۔ تم سے پہلے کے لوگ بنی اسرائیل اسی باعث برباد ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی شریف انسان چوری کر لیتا تو تو یہ اسے بغیر حد جاری کئے چھوڑ دیتے لیکن اگر کوئی کمزور انسان ہوتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر میری بیٹی فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کر لے تو مجھے اس کا ہاتھ کاٹنے میں بھی کوئی تامل نہ ہو۔ اس کے بعد حکم دیا کہ اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ چنانچہ کاٹ دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے توبہ کر لی بہت نیک بیوی بن گئی۔ قبیلہ بنو سلیم کے ایک شخص سے نکاح کر لیا۔ صدیقہؓ فرماتی ہیں میرے پاس آتی جاتی تھی اور جو کام اس کا ہوتا تھا میں حضورؐ سے کہہ کر کرا دیا کرتی تھی۔ ✦

(۸۳۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُّضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ) یعنی ایک صحابیؓ کا انتقال ہو گیا تو اس کے گھر والوں نے پورا کفن نہ دیا اور اسی وجہ سے رات کو ہی دفن کر دیا جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے اپنے خطبے میں اس پر ناراضگی کا اظہار کیا اور منع فرمایا کہ رات کو بغیر ضرورت کے دفن نہ کیا جائے جب تک کہ نماز جنازہ نہ ہو لے۔ اور حکم دیا کہ جب اپنے مُردوں کو کفن دو تو پورا اور اچھا کفن دو۔ ✦

(۸۳۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فِي الشَّمْسِ فَسَاَلَ عَنْهُ قَالُوْا هٰذَا

اَنَّهُ اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ۔ قَالَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ) یعنی حضور خطبہ پڑھ رہے تھے جو آپ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جو دھوپ میں کھڑا ہوا تھا، پوچھا یہ کون ہے؟ اور دھوپ میں کیوں کھڑا ہے؟ لوگوں نے کہا اس کا نام ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ بیٹھے گا نہیں سایہ حاصل نہ کرے گا بولیگا نہیں اور روزے سے رہیگا آپ نے فرمایا صرف روزہ رکھے باقی ساری نذر توڑ دے بیٹھ جائے سایہ حاصل کرے باتیں کرے بس روزہ پورا کرے۔

معلوم ہوا کہ جو نذر خلاف شرع ہو اس کا پورا کرنا منع ہے خصوصًا جو شرکیہ نذریں ہوتی ہیں ان کا پورا کرنا بھی شرک ہے مثلاً امام کے نام کی چوٹی رکھوانا کسی درگاہ یا چلے پر یا کسی ولی نبی کے نام پر کھانا انا کرنا وغیرہ یہ سب شرکیہ نذریں ہیں اور ان کا پورا کرنا حرام و شرک ہے۔

(۸۳۲) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَاَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِكُمْ؟ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِهَا (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ) وَفِيْ اَبِيْ دَاؤُدَ لَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی جس میں آپ پر قرأت بھاری ہوگئی فارغ ہوکر پلٹ کر ہم سے فرمایا شاید تم اپنے امام کے پیچھے پڑھا کرتے ہو؟ ہم نے کہا ہاں رسول اللہ نے فرمایا ایسا نہ کرو صرف سورہ فاتحہ پڑھ لیا کرو جو اسے نہ پڑھیگا اس کی نماز نہیں۔ جب میں آواز بلند پڑھوں تو تم سوائے الحمد شریف کے قرآن میں سے اور کچھ نہ پڑھو۔

پس الحمد کا پڑھنا ہر نماز کی ہر رکعت میں فرض ہے جو نہیں پڑھے گا اس کی نماز نہ ہوگی۔ امام کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو بھی ہر رکعت میں الحمد شریف ضرور پڑھ لے۔

(۸۳۳) عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ)۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ عمل بتلاؤں؟ جو تمہارے تمام اعمال سے بہتر ہو اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ مرتبے اور پاکیزگی والا ہو۔ اور تم سونا چاندی خرچ کرو اس سے بھی افضل ہو۔ بلکہ تمہارے لئے اس جہاد سے بھی زیادہ ثواب ہو جس جہاد میں تم دشمن سے بھڑ جاؤ اور تم ان کی اور وہ تمہاری گردنیں ماریں؟ حاضرین مجمع نے سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایسا عمل تو ضرور بتلائیے۔ آپ نے فرمایا وہ عمل ذکر اللہ ہے۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اللہ کے ذکر میں اپنی زبان جاری رکھو۔

(۸۳۴) عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہمیں نماز پڑھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف منہ کیا اور ہمیں یہ خطبہ دیا کہ اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ پس تم رکوع میں سجدے میں قیام میں پلٹنے میں مجھ سے سبقت نہ کرو۔ یاد رکھو میں تمہیں اپنے سامنے سے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ پس امام سے آگے پڑھنا حرام ہے۔ اور یہ حضور کا معجزہ تھا کہ بحالت نماز آپ پر مقتدیوں کی حالت اور حرکات وسکنات مخفی نہ رہتے تھے۔

(۸۳۵) حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ جب مسجد نبوی کی چھت نہ تھی صرف پتوں کا چھپر پڑا ہوا تھا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درخت خرما کے تنے کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی تنے کے سہارے خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ کے صحابہ میں سے ایک نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ہم کوئی ایسی چیز بنا دیں جس پر آپ کھڑے ہو کر جمعہ والے دن خطبہ پڑھا کریں تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ بھی سکیں اور آپ کی آواز بھی سب کو پہنچا کرے آپ نے اس رائے کو پسند فرمایا پس تین زینوں کا ممبر بنایا گیا اور

اس لکڑی کی جگہ رکھدیا گیا۔ آپ تشریف لائے اور منبر کی طرف بڑھے جب
اُس تنے کے پاس سے گذر گئے تو وہ گائے کی طرح ڈکرانے لگا اور پھٹ گیا
آپ منبر پر سے نیچے اتر آئے اور اپنا ہاتھ اس پر رکھا تب وہ چپکا ہوا آپ پھر
منبر پر تشریف لائے اور فرمایا لَوْ لَمْ اَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ
(رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃ) یعنی اگر میں اسے بطور تسکین دینے کے اپنے جسم سے نہ
لگاتا تو قیامت تک اس کا یہ رونا بند نہ ہوتا۔ پھر جب مسجد نبوی میں وسعت
کی ضرورت پڑی اس وقت اس تنے کو حضرت ابی بن کعبؓ اپنے گھر لے گئے
وہیں وہ گل گیا دیمک کھا گئی اور کھوکھلا ہو کر ریزہ ریزہ ہو گیا"۔

(۸۳۶) حضورؐ کے زمانہ میں سورج گہن ہوتا ہے آپ صلوۃ کسوف ادا
کرتے ہیں پھر خطبہ دیتے ہیں جس میں ارشاد فرماتے ہیں۔ رَاَیْتُ فِیْھَا
صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ اَخَا بَنِی الدَّعْدَعِ یُدْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ
شِقَّتَیْنِ فِی النَّارِ وَحَتّٰی رَاَیْتُ فِیْھَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِیْ
کَانَ یَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِہٖ مُتَّکِئًا عَلٰی مِحْجَنِہٖ فِی النَّارِ یَقُوْلُ اَنَا
سَارِقُ الْمِحْجَنِ (رَوَاہُ النَّسَائِیُّ) یعنی میں نے جہنم کو اس نماز میں دیکھا اس
میں میں نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے راہ خدا میں بیت اللہ شریف جاتی
ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی... دو اونٹنیاں لے لی تھیں شاخوں دار
لاٹھی سے اُسے دھکے دیئے جاتے تھے۔ اسی میں میں نے حاجیوں کے چور
کو دیکھا جو ایک لکڑی لئے پھرتا تھا جس کے سرے پر آنکڑا سا بنا ہوا تھا۔
اسی سے حاجیوں کے کپڑے وغیرہ لے لیتا اگر نگاہ پڑ گئی تو کہدیا کہ اس
سے میں اٹک گیا تھا ورنہ رکھ لیتا۔ یہ اپنی اسی خم دار لکڑی پر ٹیک
لگائے جل رہا تھا"۔ +

(۸۳۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عید کے خطبے
میں حضورؐ نے عورتوں سے فرمایا کہ تم زیادہ جہنم میں تھیں اور ایک عورت نے
آپ سے وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا تُکْثِرْنَ الشَّکَاۃَ وَتَکْفُرْنَ
الْعَشِیْرَ۔ دو وجہوں سے اول تو یہ کہ تم شکوے شکایت بہت کرتی ہو،
دوسرے یہ کہ تم خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو۔ (نسائی)

(۸۳۸) مکی زندگی ہے نبوت کا آغاز ہے قوم کو اور کنبے کو پہلے درست
کرنا ہے۔ بار بار سمجھا دیا ہے لیکن صدیوں کی بت پرستی نے دل کو کالا
کر رکھا ہے وہ سیاہی چھوٹتی نہیں اپنے خیرخواہ کو بری طرح ستانے لگے
ہیں اور بات تک سننا گوارا نہیں کرتے۔ اس لئے ایک دن حضرت علیؓ
رضی اللہ عنہ کو حکم ہوتا ہے کہ کھانا تیار کرو اور اولاد عبدالمطلب کی میری
طرف سے دعوت کردو۔ چنانچہ حمزہؓ ابوطالب اور عباسؓ اور ابولہب وغیرہ
وغیرہ سرداران کنبہ جمع ہوتے ہیں دعوت کھاتے ہیں۔ فارغ ہو کر اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم انہیں خطبہ سنانے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں لیکن
ابولہب رنگ بگاڑ دیتا ہے اور سب کو لیکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ حضورؐ پھر دوبارہ
حضرت علیؓ کو یہی حکم دیتے ہیں اور سب کو اپنے ہاں دعوت میں اکٹھا کرتے
ہیں کھانا کھلا پلا کر آپ کھڑے ہو کر یہ خطبہ دیتے ہیں یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اَعْلَمُ شَابًّا فِی الْعَرَبِ جَاءَ قَوْمَہٗ بِاَفْضَلَ مِمَّا جِئْتُکُمْ
بِخَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔ اَمَرَنِی اللّٰہُ اَنْ اَدْعُوَکُمْ اِلَیْہِ فَاَیُّکُمْ
یُوَازِرُنِیْ عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ؟ یعنی اے اولادِ عبدالمطلب خدا کی قسم میں
تو نہیں جانتا کہ کوئی نوجوان عرب اپنی قوم کے پاس اس سے بہتر چیز لایا
ہو جو میں تمہارے پاس لایا ہوں۔ سنو! میں تمہارے لئے دونوں جہان
کی بہتری لیکر آیا ہوں۔ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں کہ تمہیں اس کی
طرف بلاؤں۔ پس تم میری بات مانو تم میں سے کوئی ہے؟ جو اس میرے
کام میں میرا ساتھ دے؟" بس یہ سنتے ہی یہ لوگ چیں بہ جبیں ہو گئے منہ
پھلائے اور بک بک بکنے لگے اور اٹھ کر چلے گئے"۔ +

(۸۳۹) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلٰی ھٰذَا الْمِنْبَرِ مَا بَالُ
رِجَالٍ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَحِمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تَنْفَعُ قَوْمَہٗ۔ بَلٰی وَاللّٰہِ اِنَّ رَحِمِیْ مَوْصُوْلَۃٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
وَاِنِّیْ اَیُّھَا النَّاسُ فَرَطٌ لَکُمْ اِذَا جِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَنَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ فَاَقُوْلُ لَھُمْ اَمَّا النَّسَبُ فَقَدْ عَرَفْتُ وَ
لٰکِنَّکُمْ اَحْدَثْتُمْ بَعْدِیْ وَارْتَدَدْتُّمُ الْقَھْقَرٰی (رَوَاہُ ابْنُ
کَثِیْرٍ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیا جس
میں فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نزدیکی رشتہ داری بھی آپ کی قوم کو کوئی نفع نہ دے گی۔ ہاں قسم خدا
کی میری نزدیکی رشتے داری دنیا آخرت میں ملی ہوئی ہے۔ لوگو! میں تمہارا
میر ساماں ہوں جب تم آؤ گے تو کوئی کہیگا یا رسول اللہ میں فلاں بن فلاں ہوں

داستقیار کے رعیت کے ضعیف ترین فرقے کی ایسی تلخ
اور دل خراش باتیں برداشت کی جاتی تھیں اور اعیان
و دربار کے سامنے اُن کو اپنے اوپر اعتراض کرنے کا موقع
دیا جاتا تھا۔ آپ ایمان سے بتائیے کہ آج دُنیا کی
کوئی قوم مسلمانوں کی اس مساوات کی نظیر پیش کر سکتی
ہے؟ نہیں! اور یقیناً نہیں! امیر معاویہ کا یہ قول مشہور
ہے کہ النساء یغلبن الکرام ویغلبھن اللئام
یعنی عورتیں شریفوں پر غالب اور کمینوں سے مغلوب
رہتی ہیں۔ ہو سکتا ہے اس سے پہلے آپ کے دل میں
شاید یہ خیال گذرے کہ امیر کا اغماض اور تحمل شاید
عورتوں ہی کے ساتھ مخصوص ہو، مگر حقیقت یہ ہے
کہ امیر کا یہ برتاؤ عورتوں اور مردوں دونوں ہی کے ساتھ
یکساں تھا۔

چنانچہ ابو عمر نے ہمدان کے ایک شخص سے روایت
کی ہے کہ معاویہؓ نے ضرار الصدی سے کہا کہ میرے سامنے
علیؓ کے کچھ اوصاف بیان کرو۔ اُس نے جناب مرتضویٰ
کے عدل و انصاف، علم و حکمت، شب بیداری، اشکباری،
ذکر و فکر، قناعت، مسکینوں پر شفقت، اہل دین کی تعظیم
قوی اور کمزور کے ساتھ یکساں برتاؤ، اور اسی قسم کی
بہت سی خصلتیں بیان کیں۔ حضرت معاویہؓ پر اس ذکر
سے رقت طاری ہو گئی اور کہا ابو الحسن پر خدا کی
رحمت ہو، واللہ وہ ایسا ہی تھا۔ پھر ضرار سے پوچھا کہ
تجھ پر ان کے غم میں کیا گذرتی ہے؟ ضرار نے کہا جو اُس
عورت پر گذرتی ہے جس کا اکلوتا بیٹا اس کی گود میں
ذبح کیا گیا ہو۔

ظاہر ہے کہ امیر معاویہؓ کا جو معاملہ حضرت علی کرم
اللہ وجہہ کے ساتھ رہا تھا، اس کو ہر شخص خوب جانتا
تھا، باوجود اس کے لوگ آپ کے فضائل و مناقب
بے دھڑک امیر کے سامنے بیان کرتے تھے اس سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت اسلام کی تعلیم کا جو اثر
اس نے عرب کی آزاد طبیعتوں پر کیا تھا زائل نہیں
ہوا تھا اور وہ باوجود ہر طرح کی قدرت و تمکنت کے
حق کی تلخ اور ناگوار باتیں جو ان کی طبیعت اور مرضی
کے خلاف ہی کیوں نہ ہوتیں گوارا کرلیا کرتے تھے۔ اگرچہ
خلافت راشدہ کے تیس برس (جن کی رسول مقبول
نے پیشین گوئی فرمائی تھی) گذر چکے تھے اور ملک عضوض
کا دور دورہ شروع ہو گیا تھا، مگر آزادی جو عرب کی
خاک کا اصلی جوہر تھا اور اسلام کی تعلیم نے اُس کو
جلا دی تھی اس میں ابھی تک کچھ فرق نہیں آیا تھا۔

عنوان فوق کے ماتحت قاطع بدعت شیدائے
سنت خطیب ہند حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کا
ذکر آجانا ناگزیر ہے، اور یہ بے محل بھی نہ سمجھا جائے گا،
کیونکہ مولانا کے کسی طرز عمل اور خیالات سے کسی کو
اختلاف ہو تو ہو لیکن اس امر پر موافق، مخالف، اپنے
بیگانے سب کو اعتراف ہے کہ جماعت اہل حدیث میں
خصوصیت کے ساتھ موصوف ایک باعمل اور حق گو
عالم کی حیثیت سے ضرب المثل تھے۔ حق کی آواز
بلند کرنے میں کسی رئیس کی دولت و ثروت کا پرزاکرتی
نہ کسی لومۃ لائم سے مرعوب ہوتے تھے جس چیز کو
آپ سچ سمجھتے تھے اس کے اظہار میں کبھی تامل سے کام
نہیں لیا۔ بلکہ اس کی تائید و حمایت میں سر بکف
میدان میں نکل آتے تھے۔ غرض مولانائے موصوف
کی زندگی کا اصلی زیور حق گوئی اور حق بلندی تھا
کاش موصوف اسلام اور اپنی جماعت کی ابھی اور کچھ
خدمات انجام دیتے؟ ع

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

اس وقت جماعت علماء میں ایسے افراد کی بھی کوئی
کمی نہیں ہے جو بزعم خویش اعلائے کلمۃ الحق میں بیباک
ہونے کے مدعی ہیں مگر چونکہ خود کسی نہ کسی حیثیت سے
کسی رئیس کے زیر سایہ پرورش پانے اور زیر اثر رہنے
کے باعث جب کبھی کسی معاملے میں اعلائے حق کا
ارادہ کرتے ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان کے نمائشی
اور عدم خلوصیت پر مبنی عزم و ارادہ سنہری اور روپہلی
مصلحتوں میں الجھ کر رہ جاتا ہے اور اپنے ذاتی مفاد کو
خطرے میں پڑتا دیکھ کر اشاعت حق سے ہمیشہ گریزاں
اور خائف رہتے ہیں اور چپ سادھ لیتے ہیں۔ اپنے
ذاتی اغراض پر کلمۃ الحق کی اشاعت و اعلان کو قربان
کر دیتے ہیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس نوع کے علماء
آخرت میں کیا جواب دہی کریں گے؟ اب وقت آ گیا
ہے کہ مخلص، پُرجوش، اور حق گو علماء میدان عمل میں
تشریف لائیں، اور اپنی مُردہ جماعت میں زندگی کی
ایک برقی لہر دوڑا دیں۔

فی زمانہ جب کوئی شخص کسی لیڈر، عالم یا پیر کے
خلاف کسی معاملہ میں آواز بلند کرتا ہے۔ تو بجائے اس
کے کہ سوالات پر سکون قلب کے ساتھ غور کریں اُن
کے متبعین حضرات "چھوٹا منہ بڑی بات"، "یا خلاف
بزرگاں گرفتن خطاست" کا ڈھونگ رچا کر اُس کا
منہ بند کر دینے کی سعی نامشکور میں لگ جاتے ہیں،
بلاوجہ یا کسی ذاتی عناد اور مفاد کے پیش نظر کسی کو پبلک
کی نظروں میں بدنام اور بدظن کرانے کو ہم دل سے
بُرا سمجھتے ہیں اور اسے کبھی قابل ستائش نہیں کہہ سکتے
لیکن اگر سوالات صداقت، خلوصیت اور دیانت پر مبنی
ہوں تو پھر اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا ہر شخص کے
لیے بمقتضائے ایمان داری فرض ہو جاتا ہے ہمیں
قرون اولیٰ کے لوگوں سے عبرت اور سبق لینا چاہئے۔

فقط — عبدالشکور اختر۔

صومِ رمضان المبارک کی مختصر فلاسفی وتحقیق لفظی ومعنوی

(گذشتہ سے پیوستہ)

صَلوٰۃُ التراویح

ماہِ رمضان المبارک میں اول رات باجماعت تراویح پڑھنے اور قرآن مجید کے ختم کرنے کا رواج سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے ہوا ہے جس کا مفصل اور مدلل واقعہ ہم حضرت امام ہمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے چوٹی کے شاگرد امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مؤطا سے مع ترجمہ کے نقل کرتے ہیں فافہم فھو ھذا

مااخبرنا مالک۔ اخبرنا ابن شہاب عن عُروَۃَ بنِ الزبیر عن عبد الرحمٰن ابن عبد القاری انہ خرج مع عمر بن الخطاب لیلۃ فی رمضان فاذا الناس۔ اوزاعٌ متفرقون یصلی الرجل فیصلی بصلوٰتہ الرھط۔ فقال عمر واللہ لا ظنی۔ لو جمعتُ ھٰؤلاء علی قاریٍ واحدٍ لکان امثل۔ ثم عزم فجمعھم علیٰ اُبَی ابنِ کعب۔ قال ثم خرجت معہ لیلۃً اُخریٰ والناس یُصلون بصلوٰۃ قارئھم۔ فقال نعمتِ البدعۃ ھٰذہ والتی ینامون عنھا افضل من التی یقومون۔ یرید اٰخر اللیل وکان الناس یقومون اولہ۔ قال محمد وبھٰذا کلہ ناخذ لا باس بالصلوٰۃ فی شھر رمضان ان یصلی الناس تطوعًا بامامٍ لان المسلمون قد اجمعوا علیٰ ذالک وراوہ حسنا وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن۔ وما راٰہ المسلمون قبیحا فھو عند اللہ قبیح۔ انتھی ۱۲ منہ۔

یعنی عبد الرحمان بن عبد قاری سے روایت ہے کہ وہ عمر بن خطاب کے ساتھ رمضان کی ایک رات نکلے تو دیکھا کہ لوگ متفرق طور سے الگ الگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ کوئی شخص تو اکیلا اپنی نماز پڑھ رہا ہے۔ اور کوئی مل کر کسی کے ساتھ (اور بعض آٹھ دس آدمی نماز پڑھ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے دل میں خیال کرتا ہوں کہ ان سب کو کسی ایک قاری کے پیچھے کردوں تو کیا اچھا ہو۔ پھر ان سب کو ابی بن کعبؓ کے پیچھے جمع کر دیا (مطلب یہ کہ حضرت ابی کو امام اور باقی سب کو مقتدی بنا دیا) پھر حضرت عبد الرحمان فرماتے ہیں کہ دوسری رات کو دوبارہ میں حضرت عمرؓ کے ہمراہ نکلا تو دیکھا کہ سب لوگ حضرت ابی بن کعبؓ کے پیچھے نماز (تراویح) پڑھ رہے ہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اچھی بدعت ہے مقابل میں ان لوگوں کے جو سو جاتے ہیں۔ اس ف۵ سے بہتر نماز ہے ان لوگوں کی جو کھڑے ہوتے ہیں یعنی نماز پڑھتے ہیں اول شب۔ ف یُرِیْدُ اٰخر اللیل زہری کا قول ہے کہا محمد رحمہ اللہ نے کہ اسی پر ہے عمل ہمارا کہ نماز نوافل جماعت سے پڑھیں۔ رمضان شریف میں کیونکہ اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور اس کو مسلمانوں نے اچھا سمجھا ہے اور بالتحقیق حکایت کی گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایسا فعل جو خلاف شرع نہ ہو اگر سب مسلمان اس کو اچھا سمجھیں تو وہ اللہ جل شانہ کے نزدیک اچھا ہے۔ اور جو چیز کہ نامناسب ہو اور برا سمجھیں سب مسلمان اس کو، تو وہ بری ہے اللہ کے نزدیک۔

ف۲ بدعت لغت میں ہر نئی چیز اور نئے کلام کو کہتے ہیں مگر اصطلاح شرع شریف میں اس چیز کا نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین میں عبادت سمجھ کر نکالی گئی ہو اور وہ کسی دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مثلاً صلوٰۃ غوثیہ وغیرہ لیکن تراویح چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پڑھی جاتی تھیں۔ آخر رات میں اور جماعت سے بھی تین روز تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہیں، جس کی تفصیل ایک صاحب کے قلم سے بکیم آزر نمبر ۳۵ الف کے رہبر دکن میں آچکی ہے۔ اس لئے خاکسار اس کو نظر انداز کرتا ہے پس یہ قول نعمتِ البدعۃ اچھی بدعت ہے حضرت عمرؓ کا۔ اس کی مراد بدعت شرعی تو ہرگز نہیں ہو سکتی۔ البتہ معنی لغوی ولغوی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بدعت شرعی کو تو کبھی اچھا فرما نہیں سکتے جس کی تعریف حدیث میں کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار ہے یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جاتی ہے۔ پس یہ معنی قرین قیاس ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اول رات میں کھڑے ہونے اور التزاماً پڑھنے اور گیارہ رکعات سے زیادہ پڑھنے کو بدعت فرمایا اور حسنا اس واسطے کہدیا کہ اصل میں یہ نماز تو بدعت نہ تھی بلکہ سنت حسنہ تھی۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ تراویح پڑھنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔ مگر نہ بطور وجوب کے۔ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بدعت وسنت حسنہ کو ایک جگہ دیکھ کر اضطراراً ایک طرفی فیصلہ نہ دے سکے کہ آیا یہ سب سنت ہے یا بدعت۔ لہٰذا نعمتِ البدعۃ مرکب فرما دیا۔ جیسے کہ وہ نماز مرکب تھی، تو فرمایا جو سو جاتے ہیں اس نماز سے وہ اچھا کام کرتے ہیں ان پڑھنے والوں سے مطلب یہ کہ اول رات چار فرض عشاء کے

اور دو سنت پڑھ کر سو جاوے پھر آخر رات اٹھ کر سحر
سے قبل نماز تراویح آٹھ رکعت پڑھ کر تین وتر بطرف
قاعدہ اخیرہ سے پڑھے یعنی دوسری رکعت میں نہ بیٹھے
تاکہ نماز مغرب سے مشابہت نہ ہو۔ یا بہ طریقہ شافعیہ
جیسے عرب لوگ دو رکعت پڑھ کر ایک رکعت وتر کی
پڑھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو موطا امام محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ اب
اگر اس کا انتظام کیا جائے کہ مسجد میں اذان دی جائے
اور سب لوگ باجماعت دو دو رکعت کے بعد سلام
پھیرتے ہوئے خشوع و خضوع کے ساتھ جتنی طاقت
ہو کسی دین دار حافظ کو امام مقرر کر کے قرآن شریف
پڑھیں تو نور علیٰ نور ہے۔ ورنہ اپنے اپنے گھر پر اطمینان
قلب کے ساتھ دو دو یا چار چار رکعت کر کے تنہا یا
اپنے اہل و عیال کو لے کر چلا کر یا آہستہ قرأت سے
پڑھ لیں تو بھی احسن ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا تادم آخر یہی عمل رہا ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں اپنے اُستاد بھائی مولانا
حافظ حاجی محمد سورتی صاحب کے پاس رمضان
المبارک میں جب کہ وہ مقبول ریسٹورنٹ حیدرآباد
میں ٹھہرے ہوئے تھے مع اپنے دس سالہ لڑکے کے
ٹھیر گیا۔ تو مجھے تو صاحب موصوف نے بعد الفراغ طعام
و نماز عشاء وغیرہ کے سلا دیا اور اپنے آپ اول تو قرآن
شریف پڑھتے رہے پھر آخر وقت میں تراویح شروع
کی ہیں تو جب میری آنکھ کھلتی تو قیام قعود و سجود ہی میں
ہی میں آپ کو پاتا۔ جب صبح ہوئی تو میرے بچے نے بھی
کہا کہ ابا چچا تو رات بھر کھڑے ہوئے قرآن شریف
پڑھتے رہے پھر آخر وقت سحر کے لئے مجھ کو اٹھایا، اور
سنت کے مطابق دودھ میں بھیگی ہوئی کھجوروں اور کچھ
ہوٹل کے سامان سے سحر کرائی۔ اور اول وقت غلس میں
باجماعت نماز فجر ادا کر کے آرام کیا۔ (باقی باقی)

اسلامی صورت

(از مولوی خیر محمد خواجہ المتخلص بالاسد ثم الدہلوی)

میرے خیال میں مسلّمہ اور تسلیم شدہ امر ہے کہ بادشاہ
اپنی فوج و لشکر کی پوشاک و وردی جداگانہ اور دیگر
اقوام سے متغیر بنایا کرتا ہے۔ جو کہ اس کی سپاہ یا
پلٹنیں یا پولیس کی نمایاں حیثیت و شناخت ہوتی
ہے۔ اسی طرح ہر ایک مذہب و ملت کے بھی کچھ علیحدہ
علیحدہ نشانات و ظاہری بود و باش کے جداگانہ احکام
ہوتے ہیں۔ کہ جس سے اس مذہب و ملت سے تعلق و
عقیدت رکھنے والے حضرات فوراً بدون دریافت دُور
سے پہچانے جاتے ہیں اور معلوم ہو سکتے ہیں کہ یہ صاحبان
فلاں مذہب سے وابستگی و عقیدت رکھتے ہیں۔ چنانچہ
ہمارے آخری نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی
امت کے لئے ایک خاص قسم کی ہدایت صادر و نافذ
فرمائی ہے کہ جس سے آپ کی امت مرحومہ دیگر اقوام
و امم سے جداگانہ و علیحدہ نمایاں معلوم ہو سکے۔
اس لئے کہ دنیا میں کوئی شاید اس امت کی طرف
دیکھ کر یہ اشارہ کریں کہ یہ اُمت محمدی صلی اللہ علیہ
وسلم کے غلاموں کی ہے۔ یا یہ ان آخرت میں خود جناب
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرمائیں کہ ھذا امتی کما
اذکر۔ انشاء اللہ تعالیٰ لہٰذا جو وردی یا طرز بود و
باش خاص اپنی امت کے لئے سرکار مدینہ طیبہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہیں جن کو وہ مخصوص وردی
یا ظاہری وضع قطع پسند آئے گی اور وہ قانون نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت عمل میں لائے گی، تو وہ
یقیناً اپنی نمایاں جماعت اور پارٹی جداگانہ کہلانے
کے مستحق ہوں گے۔ اور جن جن حضرات پر وہ وضع
قطع اسلامی بلکہ محمدی ہوگی انہیں حضرات کو جناب نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور سے دیکھتے ہی کہا جائیگا
کہ وہ آپ کا خادم اور غلام ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ
جن حضرات پر حسب الارشاد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
وہ طرز یا وضع قطع نظر آئے گی وہی صاحب عاشق
رسول و پروانہ رسالت اور سچے مومن و پکے مسلمان
کہلانے کے حق دار اور لائق ہوں گے۔ کیونکہ عاشق صادق
کا یہ خاصہ ہوا کرتا ہے کہ جب کبھی اس کو محبوب کا اشارہ
کسی کام کی طرف معلوم ہو تو وہ فوراً اس کی تعمیل میں
سرنگوں اور کما آوری کا بدل و جان مشتاق اور منتظر
ہوتا ہے نہ کہ اُلٹی چُون و چرا اور نکتہ چینی پر اُتر آئے
بلکہ اپنے محبوب کے حکم کے خلاف عامل کامل ہو کر پھر
دعوائے عاشقیت کرے تو کیا آپ ہی انصاف فرمائیں
وہ اپنے دعوائے غلامی اور اطاعت میں صادق ہوگا یا
کاذب؟ انصاف آپ پر موقوف ہے۔

ہمارے خیال میں اگر انصاف کی نظر سے دیکھا
جائے تو کوئی صاحب بھی کہ جو اپنے محبوب کے حکم اور
اقتضاء کے خلاف کرتا ہو اس کو عاشق کیا، بلکہ اس
کو کہ جس سے وہ اپنا لگاؤ اور عقیدت کا اظہار یا نسبت
کرتا ہو صادق نہیں کہیں گے بلکہ کاذب اور دغاباز۔
حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کا مقولہ یاد آیا آپ فرماتے ہیں

اے مُرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

مشاہدہ گواہ ہے کہ جہاں شمع روشن ہوئی تو پروانہ
اس پر نثار ہوا۔ کیا کوئی صاحب بتلا سکتے ہیں؟ کہ
کبھی پروانہ نے پوچھا ہو کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ نہیں
نہیں! بلکہ وہ اپنے محبوب پر قربان ہو جانا ہی اپنے
عیش و آرام سے بدرجہا بہتر سمجھتا ہے۔ اس لئے وہ نہیں
چاہتا کہ ایک سکنڈ بھی توقف ہو۔ کیا ہم میں سے کوئی
صاحب ہیں کہ وہ آج طریق و روشِ شرعی کو گوارہ و

پسند کریں؟ ہرگز نہیں! اور پھر دعویٰ عاشقِ ان
رسولؐ اور مسلمان ہونے کا، این خیال است محال
است وجنوں؟

آیئے میں آپ کو ایک واقعہ سناؤں حضرت مولانا
رومؒ نے اپنی مثنوی میں متعدد واقعات لیلیٰ و مجنوں
کے ذکر کئے ہیں ایک مقام پر کہتے ہیں کہ مجنوں نے
ایک کتے کو پکڑ کر اس کے پاؤں چومنے شروع کر دیئے
لوگوں نے تعجب انداز میں پوچھا تو جواب دیا کہ یہ میرے
محبوب کی گلی سے گذر کر آرہا ہے جسکو مولوی صاحب نے
اس شعر میں ذکر کیا ہے۔ ؎

پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتہ ایں چہ بود
گفت مجنوں ایں سگے در کوئے لیلیٰ رفتہ بود

غور طلب مقام ہے کہ محض یہ کتا لیلیٰ کی گلی سے گذر
کر آیا، اس کی پائے بوسی ہو رہی ہے۔ لیکن اگر اسی کتے
میں کوئی خصلت یا عادت محبوب جیسی پیدا ہوگئی ہوتی
تو مجنوں کی کیا حالت ہوتی؟ ہائے افسوس صد افسوس
کہ جہاں ہمارا ایمان ہو اور عقیدت ہو کہ جناب آقائے
نامدار ﷺ بھی اس وقت تک نہیں فرماتے جب تک کہ
رب العالمین کی طرف سے ارشاد نہ ہو بلکہ یہ کہنا
لازمی اور عین ایمان ہے کہ ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

دعویٰ یہ اور عمل سراسر اس کے خلاف ہو قول فعل
بود و باش میں کیا یہی عاشقیت اور فرماں برداری ہے
آج ہماری نظر جب ایک سکھ قوم پر پڑتی ہے، تو ہم
حیران ہوتے ہیں کیونکہ جس طرح ہمارے اوپر یہ نئی
روشنی کا دور گذر رہا ہے ان پر بھی گذر رہا ہے۔ مگر وہ
اپنے گرو کے فرمان کی اسی حد تک عزت و حرمت
کریں کہ ایک بال بھی نہ کٹوائیں لیکن ہم ہیں کہ علی العموم
ڈاڑھی منڈوانے کے لئے حجام کی خاص ڈیوٹی لگا دیں
کیوں؟ محض اس لئے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے عن عبد اللہ ابن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر با
حفاء الشوارب واعفا اللحی موطاء امام مالک
صفحہ ۱۷۹ جس کے صاف اور صحیح معنی یہ ہیں کہ حضورؐ
فرماتے ہیں کہ مونچھوں کو کٹواؤ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ،
مگر ہم متبع رسولؐ اور عاشقان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
کہ ڈاڑھی کو منڈواتے ہیں اور کئی حضرات مونچھوں کو
تو مرغی کے پر کی طرح بڑھا دیا کرتے ہیں۔ اور بعض
حضرات ڈاڑھی اور مونچھوں[علا] کو دونوں کو منڈوا دیتے
ہیں جو کہ سراسر تقلید نصرانیت ہے اور عین خلاف [illegible]
شریعت اور مخالفت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے
جب ہماری یہ حالت ہو کہ ہم کمال دلیری اور جرأت کے
ساتھ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر
کمربستہ ہوں اور پھر مسلمان بھی اپنے آپ کو سمجھیں کس
قدر ہماری دانائی اور کج فہمی ہے مقام انصاف ہے
ذرا آپ قرآن پاک کی طرف تو خیال فرمائیں ارشاد
ہوتا ہے وَاِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ
اللّٰهُ خدائے قدوس کا یہ ارشاد جب کہ قرآن پاک میں
موجود ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب
نظر ہوں تو اس کا واحد طریقہ محض یہی ہے کہ تم حضورؐ
صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرماں برداری کو قبول
کرو۔ اور جب حضورؐ کا یہ ارشاد بھی موجود ہو کہ تم ڈاڑھی
کو بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ۔ اور ہمارا رویہ و معمول [illegible]
سے خلاف اور جس کی انتہی ہم نے آخیر عمر تک مقرر کر رکھی
ہے کہ جب تک زندہ ہیں خواہ عمر سو سال تک ہی کیوں
نہ پہونچ جائے مگر خیال تک نہیں کہ کبھی توبہ کر کے اس
خلاف ورزی رسول مقبول سے باز آجائیں گے، اور
توبہ کر کے خداوند کریم کی رضامندی حاصل کریں گے
یا یوں سمجھنا چاہئے کہ غالباً ہم کو یہ خیال ہو کہ ہم قیامت
کو خدائے قدوس کے حضور میں پیش نہیں ہوں گے۔
مگر عند العقلاء یہ وہم بھی خلاف اور سراسر وہم ہے تو
پھر کیا وجہ ہے کہ ہم نے کیوں اس فعل قبیح اور زنانہ پن
و تقلید نصرانیت کو اپنا معمول بنا رکھا ہے۔ اگر ہم نے
قیامت کے میدان میں باری تعالیٰ کے روبرو پیش
ہونا ہے اور ہم کو اس وقت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت درپیش یقیناً ہوتی ہے
تو آج ہی ہم تائب ہو جائیں اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے ارشاد کی قدر کرتے ہوئے عہد مصمم کریں
کہ آئندہ رسم و رواج اور تقلید نصرانیت سے تائب ہو
کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو ترجیح دیتے
ہوئے ہمیشہ کے لئے اس گناہ اور فعل قبیح سے باز آتے
ہیں جس کے انعام میں پھر اللہ تبارک و تعالیٰ آپکے
لئے اس آیت کریمہ کے ساتھ خیر مقدم اور سند کامیابی
مرحمت فرماتے ہیں کہ مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ
عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ
حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا، یعنی جس
شخص نے اپنے گناہ سے توبہ کی اور اللہ تبارک تعالیٰ
و نبی کریمؐ کی شریعت مقدسہ پر ایمان لایا اور آئندہ کے
لئے عمل صالح کرنے شروع کر دیئے تو پروردگار عالم
اس کے تمام گذشتہ گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل فرما
دیتے ہیں کیونکہ وہی خدا غفور الرحیم ہے۔ سبحان
اللہ وبحمدہ ۔ فقط ۔ والسلام !

بشیر محمد دھلی

علا ڈاڑھی مونچھ وغیرہ کے شرعی احکام اگر دیکھنے ہوں
تو دفتر اخبار محمدی دہلی سے آئینہ محمدی اور رسالہ اسلامی
صورت منگا لیجئے۔ قیمت ۸ / ۔ "منیجر"

پوری بخاری شریف کا ترجمہ تین جلدوں میں مجلد صرف سات روپے میں منگا لیجئے

صحیح بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ تو تین جلدوں میں دس ہزار سے حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ ہم نے اسکی جلدیں چمڑے کی کپڑے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بنوالی ہیں۔ کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی بہتر ہے۔ پہلی جلد کے سوا چھ سو صفحات ہیں اس میں تین ہزار باون حدیثیں ہیں پہلے پارے سے دسویں پارے تک کی یہ جلد ہے۔ دوسری گیارہ سے بیس پارے تک کی ہے اس کے ساڑھے چھ سو صفحات ہیں اور اس میں دو ہزار تین سو جو دہ حدیثیں ہیں۔ تیسری جلد پانچ سو اڑسٹھ صفحات کی ہے۔ اس میں دو ہزار پانچ سو دس حدیثیں ہیں۔ اس کی اصلی قیمت دس روپے لیکن رعایتی قیمت مع تین جلدوں کے صرف سات روپے ہے۔ محصول ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے۔

صحیح مسلم بخاری شریف کے بعد درجہ مسلم شریف کا ہے۔ اس کا ترجمہ ایکہزار صفحات میں آیا ہے۔ ایکہزار ساٹھ حدیثیں ہیں۔ اس کی بھی دو جلدیں پختہ چمڑے کے کپڑے والی نہایت مضبوط بندھوالی ہیں قیمت اصلی پانچ روپے رعایتی چار روپے

ترمذی شریف ترمذی شریف کا صرف اردو ترجمہ دو جلدوں میں مجلد۔ بارہ سو صفحات دو ہزار ساٹھ حدیثیں ہیں۔ قیمت بجائے پانچ روپے کے ساڑھے چار روپے

ابوداؤد شریف صرف اردو ترجمہ دو پختہ جلدوں میں مجلد۔ گیارہ سو صفحات ہیں اور چار ہزار آٹھ سو بچاس حدیثیں ہدیہ بجائے پانچ روپے کے صرف چار روپے

ابن ماجہ شریف کا صرف اردو ترجمہ پونے چھ سو صفحات کا مجلد کامل کی اصلی قیمت تین روپے رعایتی دو روپے آٹھ آنے (۲/۸)

مشکوٰۃ شریف پوری مشکوٰۃ شریف کا صرف اردو ترجمہ یعنی حدیث شریف کی دس صحیح کتابوں کا اردو میں انتخاب۔ بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد۔ ابن ماجہ نسائی سنن امام مالک۔ امام احمد۔ امام شافعی اور بیہقی کی دس کتابوں کا عطر ہے۔ دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد پانچ سو صفحات میں ہے اسمیں ۲۰۷۰ حدیثیں ہیں۔ دوسری جلد بھی پانچ سو صفحات میں ہے۔ اس میں ۲۳۸۰ حدیثیں ہیں۔ آخر میں ایکہزار محدثین کرام کے حالات جن سے احادیث مروی ہیں۔ دونوں جلدیں مجلد ہیں قیمت قسم اول پانچ روپے قسم دوم چار روپے رعایتی قسم اول چار روپے قسم دوم تین روپے۔ اہلحدیث بھائیو ان حدیث کی کتابوں کو ضرور منگالو۔

حج کو جاہیے اور ہم سے سفرنامہ حجاز ضرور لیکر جائیے قیمت آٹھ آنے۔

احکام الحج اس میں حج کے تمام مسائل اور احکام صحیح احادیث سے بیان کئے گئے ہیں قیمت ۳/ خرید لیجئے۔ یہ کتابیں سفر میں ہمراہ اور حج میں ایک معلم کا کام دینگی۔

اب ایسی کتابیں لکھی جائینگی نہ چھپوائی جائینگی نہ کہیں سے مل سکیں!

دلی میں جہاں میاں صاحب جیسے ظرف علم تھے وہاں ان کی باتوں پر سینکڑوں ہزاروں وارے نیارے کرنے والے بھی موجود تھے اس ہی زمانے میں پنجاب میں شیطان کا سینگ طلوع ہوا یعنی مرزائے قادیان نے دعوائے نبوت باندھا اس نبوت کو توڑنے کیلئے میاں صاحب نے دو کتابیں لکھوائیں۔ ایک بنام بیان الناس، دوسری بنام شفاء للناس، مولانا عبد المجید صاحب اہل حدیث نے اپنے مطبع انصاری میں انہیں چھپوالیں۔ اب کیا تھا؟ فتنہ قادیانیت خاکستر ہو کر رہ گیا۔ دونوں کے ایک سو صفحات ہیں صرف ۵ آنے کے حساب سے منگا لیجئے تاکہ اپنے تمام دجالوں سے محفوظ رہ سکیں۔ الحق یہ حدیث کا صحیح مصداق معلوم ہو جائے ختم نبوت کے اعلیٰ دلائل ہاتھ لگ جائیں عقائد کے بارے میں پختگی حاصل ہو جائے مرزا کا دجال ہونا اور یہاں سے ناکام سر پر پاؤں رکھ کر جیسے بھاگ کھڑا ہونا بھی واضح ہو جائے گا اور ان کی کتاب "اعلام الناس" کا بار جواب بھی ان میں ہے ضرور پڑھیے

حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ کامل۔ یہ کتاب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصانیف میں اعلیٰ ترہے۔ دو جلدیں تقریباً سوا نو سو صفحات کی ہیں۔ اس وقت ہم آپ کو صرف سات روپے میں منگا دیتے ہیں بہت جلد منگوا لیجئے۔

انعام محمدی یہ کتاب فدائے توحید رب احد حضرت مولانا محمد غفر اللہ الصمد کی تصنیف ہے اس میں عید الفطر کی فلاسفی اور فضائل و مسائل نطرے کے مسائل و فضائل عید کی خاص دعا، نماز عید کی ترکیب اور احکام وغیرہ مطابق احادیث مع حوالہ درج ہیں۔ اسے منگا کر غریب اور بے خبر مسلمانوں میں مفت تقسیم کر کے عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ مفت تقسیم کرنے والے حضرات کو یہ رسالے فی سینکڑہ پانچ روپے کے ایک سو ایک روپے کے پچیس کے حساب سے بھیج دیئے جائیں گے قیمت فی عدد ایک آنہ (۱/)

نواب صاحب بھوپالی کی تفسیر ترجمان القرآن کا ابتدائی حصہ۔ اس میں سورہ بقر کی تفسیر ہے عجیب و غریب تفسیر ہے اس سے بہتر بس خدا کا نام ہی ہے۔ اسی زمانے کی پرانے کاغذ پر چھپی ہوئی ہے قیمت اصلی دو روپے آٹھ آنے ہے لیکن رعایتی صرف دو روپے۔ فقط ایک ہی تفسیر رہ گئی ہے

ترجمۃ القرآن سورہ اقراء باسم سے لیکر سورہ والناس تک کی بہترین تفسیر ہے۔ حضرت مولانا عبد المجید صاحب دہلوی نے چھپوائی تھی آج کل ہم صرف چار آنے میں اس کا ہدیہ کر رہے ہیں جب کہ اس کا اصلی ہدیہ بارہ آنے ہے (۱۲/)

ہر قسم کی کتابیں منگانے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

[illegible]

از دفتر اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ڈاک نمبر ۱۵۸۵

خریداری نمبر ۲۱۹۹۲

بخدمت جناب منیجر صاحب

رسالہ جامعہ قرول باغ - دہلی

New Delhi

بسم اللہ الرحمن الرحیم فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنة او یصیبھم عذاب الیم

فرمان رسول کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

اغراض و مقاصد

۱- قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲- مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳- شرک و بدعت، تقلید جامد اور قبر پرستی کی تردید کرنا۔
۴- رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵- فرقہ اہل حدیث پر سے بیجا تہمتوں اور عوام الناس کی غلط فہمیوں کو دور کرکے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶- وقتاً فوقتاً صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷- مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

سالک سنت کے سالک علمائے حدیث کے، جنت الفردوس کو سدھاری تھی یہ ہدیہ شرک

اخبار محمدی دہلی

بیادگار خطیب الہند مولانا مولوی محمد صاحب جونا گڑھی مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر مولوی ابو الفتح نظار احمد سہوانی

قواعد و ضوابط

۱- مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲- یہ اخبار ہفت روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپیہ
۳- ... روپے بھیجئے پر غریب خستہ غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے
۴- بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خریداری منگائیے۔
۵- اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے
۶- جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے
۷- خط و کتابت دفتر اخبار محمدی کے پتہ پر ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

جلد ۱۸ | شوال سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۵ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۰

اخبار گوہر بار محمدی کی حیات ثانیہ کے موقعہ پر!

(نتیجہ فکر ابو الخیر محمد عبد الصمد صاحب ابن مولانا عبد الغنی جودھپوری)

موصوف نے یہ نظم اخبار محمدی کا پہلا پرچہ پہنچتے ہی تیار کرکے اخبار کے دفتر میں بھیجنے کے لئے رکھ دی تھی۔ موصوف کا کہنا ہے کہ وہ نظم کے لفافے کو کسی کتاب میں رکھ کر بھول گئے اب نظر آنے پر اس کو بھیجا ہے۔ تاخیر کی معافی چاہتے ہوئے بجنسہ ذیل میں درج کرتے ہیں

زندہ ہوا پھر آج دوبارہ محمدی
صد حیف انتقال محمد (مولانا) سے یہ غریب
سینہ سپر جو رہتا تھا تبلیغ کے لیے
یا رب خطیب ہند کا فردوس ہو مقام
ہے عاشق نبی کی یہ دنیا میں یادگار
یہ دین مصطفیٰ کا مبلغ ہے لاکلام
بدعت کے ناشروں کو یہ کرتا ہے لاجواب
باطل کے واسطے ہے یہ شمشیر بے نیام
شرک کو یہ مٹاتا ہے ہند سے

ہاں اہل حق کا ہے جو سہارا محمدی
اب ہو گیا یتیم بچارا محمدی
افسوس خلد کو وہ سدھارا محمدی
جس نے یہ زیب دیکے سنوارا محمدی
اسلام کا ہے پھول ہزارا محمدی
ہے دین کا جہاں میں نقارا محمدی
کثرت سے بدعتوں کی نہ ہارا محمدی
ہے اہل حق کی آنکھ کا تارا محمدی
ہے اس لئے یہ ہمکو پیارا محمدی

اختر کی بارگاہ خدا میں ہے یہ دعا
جاری رہے ہمیشہ ہمارا محمدی

۵۷ مبنی — خلیفہ مولانا محمد صاحب مرحوم

اخبار محمدی کو زندہ رکھنے کا نہایت آسان طریقہ

کاغذ کی ہوش ربا گرانی کو دیکھ کر ہمارے حوصلے پست ہو رہے ہیں، اس اخبار کے کاغذ کا ایک ریم جو ۲½ روپے کو ملتا تھا اب آٹھ روپے میں دستیاب نہیں ہے۔ ایسی حالت میں اخبار کا سلامت رہنا اسی وقت ممکن ہے جب کہ آپ حسب توفیق اس کی کچھ امداد فرمائیں۔ اس کی امداد کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس کے دفتر سے بڑی فہرست کتب مفت منگوا لیجئے اور جس کتاب کی آپ کو ضرورت ہو، فوراً منگوا لیجئے تاکہ یہ سرچشمہ رشد و ہدایت ہر قسم کی گرانی سے سینہ سپر ہو کر مقابلہ کرتے ہوئے ہمیشہ ہمیش قائم رہے۔ ذیل کی ان کتابوں کی قیمتیں بھی کم کر دی ہیں:-

اخلاق سلف مضمون کتاب نام ہی سے ظاہر ہے امام عبد الوہاب شعرانی کی کتاب کا اردو ترجمہ ہے قیمت ۱۲؍ رعایتی ایک روپیہ۔ **صد صحابہ** فداکاران اسلام شمع نبوت کے پروانوں کی سوانح کے متعلق وہ کتاب جس میں پورے سو صحابہ مہاجرین و انصار کے تفصیلی واقعات صحیح صحیح بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ زمانہ نبوت و عہد صحابہ میں مسلمانوں کی ترقی کا اصل سبب جان نثاری اور مالی قربانی تھا، ٹائٹل و فہرست کے علاوہ ۴۵۶ صفحات ہیں مجلد کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ **مدینہ کانفرنس** سنہ ۹۷ھ میں ۷۳ علماء نے مدینہ طیبہ میں جمع ہو کر اسلام اور مسلمانوں کی بہبودگی کی جو تدبیریں سوچیں اور بیان کیں ان کی پوری روئداد قیمت صرف ایک روپیہ۔ **درایہ فی تخریج احادیث ہدایہ** عربی حافظ ابن حجر عسقلانی کی محققانہ تصنیف ہے اس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ہدایہ کس درجہ کی ہے، ہر ہندوستانی اہل حدیث کے مطالعہ کے قابل یہ کتاب ہے قیمت اصلی تین روپے رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنے۔ پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

عالم اسلامی

نئی دہلی سے ایک سرکاری بیان چھپا ہے جس میں بمبئی اور کراچی سے حاجیوں کے جہازوں کی روانگی کے اطلاعات کے متعلق بتایا گیا ہے کہ بہت سے حاجی بمبئی اور کراچی پہونچ چکے ہیں اور حاجیوں کے جن تین جہازوں کا انتظام ہوا تھا ان میں جگہیں بھر چکی ہیں، اب جب تک چوتھے جہاز کی روانگی کے متعلق اعلان نہ ہو اس وقت تک عازمین حج گھروں سے روانہ نہ ہوں ورنہ انہیں بے ضرورت بندرگاہوں پر ٹھیرنا پڑے گا۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مزید عازمین حج کے لئے جہازوں کا کافی انتظام ہو جائے گا، اور اس کا کوئی اندیشہ نہیں کہ اور جہاز روانگی کے لئے دستیاب نہ ہوں گے آخر میں کہا گیا ہے کہ اس اعلان کا کلکتہ سے روانہ ہونے والے عازمین حج سے کوئی تعلق نہیں۔

اسکندرونہ۔ وکالت العربیہ کے نمائندہ نے ترکی کے باخبر حلقوں سے معلومات حاصل کر کے ایک دلچسپ اطلاع شائع کی ہے وہ لکھتا ہے کہ ترکی میں شام کے الحاق کا مسئلہ دلچسپ موضوع بنا ہوا ہے۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے کہ شام کی موجودہ پوزیشن کو بدل دینا چاہیئے ترکی شام کی آزادی کا صدق دل کے ساتھ خیر مقدم کرتا ہے مگر آزادی کے بعد اسے اپنے حق میں استعمال کرنے کو انصاف اور قانون کے خلاف تصور کرتا ہے

ذمہ دار لوگوں سے ملاقات کرنے پر معلوم ہوا کہ شام کے باشندے آزادی کے بعد ترکی سے خصوصی تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں، اور ان کی یہ خواہش ہے کہ کچھ عرصہ تک ترکی مملکت شام کی سرپرستی قبول کرلے۔ ترکی میں اس خیال کی تائید کی جارہی ہے کیونکہ شام کی موجودہ پوزیشن گو قابل اطمینان ہے مگر جنگ کے بعد شکوک و شبہات کا موجب بھی بن سکتی ہے!

وکالت العربیہ کے نمائندے خصوصی کا خیال ہے کہ دوران جنگ میں حکومت ترکی کو اس سلسلہ میں ایسی کوئی حرکت نہیں کرنی چاہیئے۔

استنبول۔ ترکی اخبار "اقشام" نے اپنے افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ جنگ کے بعد ترکی کا کیا پروگرام ہے؟ اس کے جواب میں وہ لکھتا ہے کہ ترکی ساری دنیا کا ٹھیکہ لینا نہیں چاہتا۔ دنیا کو اتنا موقعہ دو کہ وہ اپنا انتظام کرلے۔ دنیا احمقوں سے بھرپور نہیں ہے کہ ان کی تقدیر کا مالک بھی کوئی بن بیٹھے۔ ترکی کا پروگرام یہ ہے کہ جنگ کے بعد ہر ملک اپنا انتظام آپ کرے خواہ وہ ملک امن کی طرف جائے یا جنگ کی طرف۔ اس سے ترکی کو کوئی بحث نہیں ہے۔ دنیا جنگ کی طرف نہیں جائے گی لیکن اگر عظیم الشان ملکوں کی قیادت چند افراد کے ہاتھ میں رہی، تو جنگ کے بعد پھر ایک جنگ ہوگی اور اس کے امکانات ختم ہو جائیں گے۔ ترکی کا پروگرام بہت سہل ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر قوم کو انتظام کرنے کا موقعہ دو، ان کے انتظام کو اپنے ہاتھ میں نہ لو، خواہ نیت کتنی ہی بخیر ہو کر دوسروں کے انتظام میں دخیل ہونا جنگ کو دعوت دینے کے مرادف ہے۔ اقشام نے آخر میں صاف صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ جنگ کے بعد عالمگیر نظام قائم کرنے کے لئے چند افراد کی ٹھیکیداری بدنظمی کا پیش خیمہ ہوگی، عالمگیر نظام یہ ہونا چاہیئے کہ ہر قوم اپنی مشکل آپ حل کرے اور اسے مشکلات پر عبور کرنے کا پورا پورا موقع دیا جائے۔

استنبول۔ ترکی اخبار "ورلوس" نے ایک مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے جس کا اختصار حسب ذیل ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اتحاد و اشتراک میں یورپ کی کوئی قوم ہماری قوم کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ ہم متحد ہیں۔ ہمارے مقاصد مشترک ہیں۔ ہمارا نصب العین ایک ہے۔ ترکی قوم سب کچھ بھول سکتی ہے مگر اس بات کو نہیں بھول سکتی کہ اس کی غفلت اسے دنیا کے نقشہ سے یکسر محو کردے گی۔ یورپ کی ایک طاقت جاتی ہے اور ایک آتی ہے، اور شکست و فتح کا مسئلہ گھر کے گھر ہی میں رہتا ہے لیکن اگر ترکی قوم کو شکست ہو گئی تو اس کی جگہ کوئی دوسری ترکی قوم نہیں لے گی۔ کوئی غیر آئے گا اور ہمیں اس غیر کا مقابلہ کرنا ہے۔ "ورلوس" نے بڑے جوش سے لکھا ہے کہ گو ہمیں تصور کیا جاسکتا ہے مگر ہمارے قلب کو تاراج کرنے کے لئے کوئی راستہ پیدا نہیں کیا جاسکتا۔ دردانیال کو عبور کرنے کے لئے ترکی کے ہر فرد کو کٹ مر [illegible] ہوسکتی ہے [illegible] کافی [illegible] ہیں [illegible] خوفناک ہیں، مگر کیا ہم اس سے سہم کر اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دیں! کیا ترکی قوم موت کا اندازہ لگانے کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے؟ ترکی دوسروں کی نسبت کمزور سہی مگر وہ اپنے بچاؤ کے لئے کسی طاقت سے مرعوب نہ ہوگا۔

استنبول۔ مجلس ملی کبیر کے اجلاس میں وزیر خارجہ نے جو تقریر کی ہے وہ چونکہ ترکش گورنمنٹ کی جنگی پالیسی کے متعلق ہے اس لئے اسے ترکی میں خاص اہمیت دی گئی ہے وزیر خارجہ نے جنگ کی نازک صورت حالات پر پارلیمنٹ کے ارکان کو متوجہ کیا اور فرمایا اور وزراء کو اس جانب متوجہ کرنا میرے فرائض میں داخل تھا حالانکہ میں جانتا ہوں کہ ہر وزیر جنگ کی نزاکت سے مجھ سے زیادہ باخبر ہے۔ آپ نے جس وقت یہ فرمایا کہ ترکش گورنمنٹ جنگ و دفاع کی تیاریوں سے غافل نہیں ہے، اور ہر ترکی باشندہ اپنے وطن کی حفاظت کے لئے سخت سے سخت آزمائش میں کامیاب ہوگا، تو تمام ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ آپ نے فرمایا ۱۹۳۸ء میں ہماری جو جنگی پوزیشن تھی وہ اگر باقی رہتی تو آج خود ہم کو اس پر ہنسی آتی۔ مگر ۱۹۳۹ء میں وہ پوزیشن یکسر بدل گئی ۱۹۴۰ء کی پوزیشن بھی گو اس وقت کے لحاظ سے کتنی ہی قابل اعتبار ہو مگر اس وقت کے لئے تو وہ بھی غیر کافی، غیر مکمل اور ناقص تھی مگر ۱۹۴۱ء میں وہ جنگی حالت انقلاب سے بدل گئی، اور ۱۹۴۰ء کا جنگی معیار ۱۹۴۱ء میں بدل گیا یعنی ہم جو کل تھے وہ آج نہیں ہیں اور ہمیں اپنی حفاظت کی طرف سے کامل اطمینان ہے، ترکی سپاہی بہت مضبوط ہے اور پارلیمنٹ کو فخر ہے کہ اس پر ساری قوم کو اعتماد ہے۔

ترکی کا ایک خاص فوجی مشن جرمن گورنمنٹ کے ایما پر مشرقی محاذ پر گیا تھا۔ ہر ہٹلر نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں ترکی کے جرنیل علی فعیہ اور حسین ارکلت سے ملاقات کی تھی۔ ترکی مشن محاذ کے دورے سے واپس آگئے ہیں۔ ترکی جرنیلوں نے [illegible] فوجوں کے کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل کیٹل اور [illegible] بھی ملاقات فرمائی۔

یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ شیخ الزماں حضرت امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین اٹلی میں پہونچ گئے ہیں آپ نے سب سے پہلے سابق شاہ افغانستان حضرت شاہ امان اللہ خان سے ملاقات کی۔

رحمت و مغفرت کا دربار عام

میدان عرفات میں سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بلاوا

(از حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندوی)

حج اسلام کا چوتھا رکن ہے اور ہر استطاعت رکھنے والے مسلمان پر عمر میں ایک دفعہ فرض ہے، یہ دنیائے اسلام کی روحانی شہنشاہی کا وہ دربار عام ہے جس میں ہر سال وہ درباری شریک ہوتے ہیں جن کو توفیق الٰہی زمین کے گوشے گوشے سے کھینچ کر عرفات کے میدان میں جمع کر دیتی ہے۔ اسلام کا یہ دربار عام اخوت اسلامی کا پیغام ہے، تمام اونچے نیچے، گدا و شاہ، امیر و غریب سب ایک جگہ ایک لباس ایک حالت، ایک کیف میں سر برہنہ، ایک چادر میں لپٹے لبیک اللھم لبیک پکارتے ہیں۔ یعنی آقا کی پکار پر بندوں کی طرف سے حاضری و حضوری کا شور برپا ہوتا ہے، یہ اس اجتماع کا مظاہرہ ہے جو آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے عہد میں کرتے آئے ہیں۔ اس مقدس سرزمین میں ہر حامل نبوت نے والہانہ قدم رکھا ہے، اور وہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے زمانے میں انبیاء کی مثالی صورتیں چلتی پھرتی نظر آ رہی ہیں، کس قدر خوش قسمت ہیں وہ انسان جن کو اپنی عمر میں کم از کم ایک دفعہ ان مقدس مقامات کی حاضری، اور مشاہدہ انبیاء کی زیارت کی شرف یابی نصیب ہوتی ہے۔

مسلمان جو روئے زمین پر پراگندہ اور دنیا کے تمام ملکوں اور جزیروں میں منتشر ملکوں اور شہروں میں پھیلے اور پہاڑوں اور صحراؤں اور جنگلوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ سال میں ایک دفعہ وہ دن آتا ہے جب ہر گوشے سے ان کے نمائندے دریاؤں دشوار گذار صحراؤں کو طے کر کے اس خشک اور بنجر سرزمین میں جس کو صرف رحمت الٰہی کے چھینٹے سیراب کرتے ہیں جمع ہوتے ہیں، اور دیکھنے والے کو امت محمدی کی مرکزیت حالت اور کیفیت ایک نظر میں معلوم ہوتی ہے۔

واذن فی الناس	اور (اے ابراہیم) لوگوں میں
بالحج یاتوک	حج کی پکار پکار دے۔ لوگ
رجالا وعلی کل	تیرے پاس پیادہ پا آئینگے
ضامر یاتین من	اور (مشقت سفر سے) دُبلی پتلی
کل فج عمیق ہ	سواریوں پر جو ہر دُور دراز
لیشھدوا منافع	سے آئیں گی، تاکہ وہ اپنے
لھم ویذکروا اسم	فائدوں کے مقاموں میں
اللہ فی ایام	حاضر ہوں، اور چند مقررہ ایام
معلومات (حج-۴)	میں خدا کا نام لیں۔

جلوۂ طور

عشق کے بازار میں جب یہ صلائے عام دی گئی، اس وقت سے لیکر آج تک سالانہ لبیک کی جوابی آوازیں برابر دنیا کے کانوں میں آ رہی ہیں۔ اب یہ دور ہمارے زمانے تک پہونچا ہے، اور اب ہم پر فرض ہے کہ اس ربانی پکار کی آواز کو سنیں اور لبیک اللھم لبیک کہتے ہوئے ہر دُور دراز راستے سے اجتماعی و ملی و روحانی منافع کے مقامات میں حاضری دیں، اور چند مقررہ دنوں میں فاران کی چوٹیوں پر چڑھ کر طور کا جلوہ دیکھیں۔ خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری اُمت کو جو قیامت کے خزانۂ رحمت کی حامل و نگہبان بنائی گئی ہے، یہ حکم ملا ہے۔

وللہ علی الناس	اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ خانہ
حج البیت من	کعبہ کا حج فرض کرتا ہے جس
استطاع الیہ	کو وہاں تک جانے کی
سبیلا۔	استطاعت ہو

اس حکم نے ملت حنیفی کی اس آخری امت پر جس کا نام مسلمان ہے حج کو قیامت تک کے لئے فرض کر دیا ہے، اس مسلمان پر جو صحیح و تندرست ہے اور جس کے پاس اتنا سرمایہ ہے کہ اپنی غیر حاضری میں اہل و عیال کے گذارے کا سامان کر کے سفر حج کے مصارف اٹھا سکتا ہے، عمر میں ایک دفعہ اس فرض کا ادا کرنا ضروری ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ خداوندا جو تیری راہ میں چل کر اس فرض کو ادا کریں، ان کے گناہ تیرے دربار سے معاف ہوں

وارنا مناسکنا	اور (اے خدا) ہم کو ہمارے
وتب علینا انک	حج کے دستور اور قاعدے دکھا
انت التواب	اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ
الرحیم (بقرہ ۱۵)	رجوع ہو، بے شک تو ہی رحمت

کے ساتھ بندوں پر رجوع ہونے والا اور ان پر رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت ابراہیم کی دوسری دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی قبول ہوئی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ

عن ابی ھریرۃ	میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
قال سمعت النبی	وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جس نے
صلی اللہ علیہ وسلم	حج کیا اور اس میں گناہ کا
یقول من حج فلم	مرتکب نہیں ہوا تو وہ اس
یرفث ولم یفسق	طرح گناہوں سے پاک ہو کر
رجع کیوم ولدتہ	لوٹا، جیسا وہ اس دن تھا جب
امہ (بخاری مسلم)	اس کی ماں نے اس کو جنا۔

دینی اور دنیوی فوائد

جس طرح آگ کی بھٹی دھاتوں کے میل کچیل کو مٹا کر ان کو نکھار دیتی ہے، اسی طرح حج کی بھٹی گناہوں کے میل کچیل کو جلا کر مسلمان کو پاک کر دیتی ہے، اور اس کو پے بہ پے سفر حج و حلال تجربہ کار بنا کر تجارت اور کام کا شائق کر کے بابرکت بنا دیتا ہے جس سے اس کی محتاجی دور ہو جاتی ہے

عن عبداللہ قال	عبداللہ سے روایت ہے کہ
قال رسول اللہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم	نے فرمایا کہ حج اور عمرہ یکے
تابعوا الحج والعمرۃ	بعد دیگرے کیا کرو کہ یہ دونوں

فانھما ینفیان الفقر	محتاجی اور گناہوں کو ایسا
والذنوب کما ینفی	صاف کرتے ہیں، جیسے بھٹی
الکیر خبث الحدید	لوہے اور سونے اور چاندی
والذھب والفضۃ ولیس	کے میل کو۔ اور نیکی سے بھرے
للحجۃ المبرورۃ ثواب	ہوئے حج کا ثواب جنت ہی
الا الجنۃ (ترمذی)	ہے۔

عرفات کے محشر میں جب لاکھوں بندگان خدا کھلے سر گرد و غبار میں اٹے، چادریں لپیٹے چلچلاتی دھوپ میں کھڑے، ہاتھ پھیلائے، حسرت و ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے بارگاہ بے نیاز میں توبہ و استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں وہ جوش و خروش ہوتا ہے کہ گناہوں کا خس و خاشاک اس کے سیلاب میں بہہ جاتا ہے۔

قالت عائشۃ ان	عائشہؓ کہتی ہیں کہ خدا کے
رسول اللہ صلی	رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
اللہ علیہ وسلم	فرمایا عرفہ کے دن سے بڑھ کر
قال ما من یوم	کوئی دوسرا دن نہیں جس میں اللہ
اکثر من ان یعتق اللہ	بندے کو دوزخ سے آزاد کرتا
فیہ عبدا من النار	ہو، وہ اس دن نزدیک آتا
من یوم عرفۃ وانہ	ہے، پھر فرشتوں کے سامنے
لیدنو ثم یباھی	اپنے ان بندوں پر فخر کرتا ہے
بھم الملائکۃ	اور فرماتا ہے کہ میری
فیقول ما اراد ھؤلاء	خوشنودی کے سوا یہ اور
(مسلم)	کیا چاہتے ہیں؟

اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر کھڑی کی گئی ہے، ان میں سے ایک حج بھی ہے۔

عن ابن عمر قال	ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ
قال رسول اللہ	کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
صلی اللہ علیہ وسلم	فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ
بنی الاسلام علی خمس	باتوں پر ہے، اس کی گواہی کہ
شھادۃ ان لا الہ الا	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،
اللہ وان محمدا رسول	اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور
اللہ واقام الصلوۃ	نماز درست کرنا، زکوٰۃ دینا اور
وایتاء الزکوۃ والحج	حج کرنا، اور رمضان کا روزہ
وصوم رمضان	رکھنا۔

دردناک وعید

بیت اللہ دین محمدی کی سلطنت کا پایۂ تخت ہے یہی وہ جغرافیائی مرکز ہے جو تمام عالم کے مسلمانوں کو ان کے انتشار و پراگندگی اور پھیلاؤ کے باوجود سال میں ایک دفعہ اپنے دامن میں سمیٹ کر وحدت عمومی کے نقطے پر جمع کر دیتا ہے، اسی لئے اس بیت اللہ کا حج کفر و ایمان کے درمیان حد فاصل ہے جس کو اس درگاہ سے روگردانی ہو وہ دین محمدی کے دائرے سے باہر ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وللہ علی الناس	اور ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ
حج البیت من	خانہ کعبہ کا حج فرض کرتا ہے
استطاع الیہ	جو وہاں تک جانے کی
سبیلا ومن کفر	استطاعت رکھتا ہو اور جو کفر
فان اللہ غنی عن	(انکار) کرے، تو اللہ دنیا جہان
العالمین (البقرہ-۱۵)	سے بے نیاز ہے۔

استطاعت کے باوجود حج کے ادا کرنے سے روگرداں ہونے کو اللہ تعالیٰ نے "کفر" فرمایا ہے، اور وعید فرمائی ہے کہ اس پتھر اور چونے سے بنے ہوئے گھر میں جا کر حج کے مراسم ادا کرنے سے کچھ اس کی ذات اقدس میں برتری نہیں ہوتی ہے، بلکہ جو کچھ ہے وہ تمہارے لئے ہے، چنانچہ اس آیت پاک کی تشریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ یوں فرماتے ہیں۔

عن علی قال قال	علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ	خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم من ملک	نے جو زاد سفر اور اس سواری
زادا وراحلۃ تبلغہ	کا مالک ہو جو اس کو خانہ کعبہ
الی بیت اللہ ولم یحج	تک پہونچا دے اور حج نہ کرے
فلا علیہ ان یموت	تو اس پر کچھ نہیں کہ وہ یہودی
یھودیا او نصرانیا ترمذی	ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔

یعنی اس ابراہیمی مرکز عبادت کا تعلق ہی ایک ایسی چیز ہے جو مسلمان کو یہودی و عیسائی سے علیحدہ و ممتاز کرتا ہے، اب آج ان احکام کو سامنے رکھ کر ان صاحب استطاعت مسلمانوں کو غور کرنا ہے جو ہنوز اس فرض سے سبکدوش نہیں ہوئے، کہ آیا وہ مسلمان رہ کر مرنا چاہتے ہیں یا یہودی و عیسائی ہو کر جو آغاز اسلام ہی سے اس بات کے کوشاں ہیں کہ اسلام کے اس قبلہ کو ویران اور دین محمدی کے اس مرکز کو بے نشان کریں۔

مسلمانو! اٹھو! اور اس فرض کو جو آدمؑ سے لے کر ابراہیمؑ اور ابراہیمؑ سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک ادا ہوتا رہا ہے، اس کو ادا کریں، اور ان مشاہدات کی زیارت اور ادائے مناسک سے دیدہ و دل کو پر نور و مسرور کریں جو انبیاء علیہم السلام کی یادگاریں اور شعائر الٰہی کی تعظیمیں ہیں اور قبول و استجابت کے مکان و محل میں چلیں کہ بیت اللہ، صفا و مروہ، میزاب و مشعر حرام، عرفات و مزدلفہ میں کھڑے ہو کر اپنی مغفرت کی دعا کریں، اور قوم و ملت کی فلاح کی تدبیریں سوچیں، اور ان پہاڑیوں کو دیکھیں جہاں خدا کے رسولؐ نے محبت کی قربانی کی۔ اس گھر میں دوگانہ ادا کریں جس کے معمار مزدور دو مقدس رسول تھے۔ جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی پائی، انہوں نے ظہور کیا، قرآن نازل ہوا، رسول گویا ہوئے، فرشتے اترے، جبرئیل پیغام لائے، وغیرہ۔

زندگی کا اعتبار نہیں، مال و دولت کا بھروسہ نہیں، جو دم ہے غنیمت ہے، جو موقع آج ہے اس کے کل کے سوچنے کی مہلت نہیں، اس سے پہلے کہ آخرت کا سفر درپیش ہو اس فریضے کے سفر سے سبکدوشی ہو جائیے۔ لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک۔ الحمد لک والشکر لک +

نماز تراویح کی رکعات کی صحیح تعداد آٹھ ہی یا بیس؟

گذشتہ نمبروں میں آپ صوم رمضان کی مختصر فلاسفی کی دو اقساط ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اُسی مضمون کی یہ اگلی قسط ہے!

اس وقت میرے روبرو کتب حدیث وفقہ بحمداللہ بخاری شریف۔ سنن ابن ماجہ۔ سنن ترمذی شریف۔ مشکوٰۃ المصابیح۔ بلوغ المرام۔ مؤطا امام محمد۔ مشارق الانوار۔ ہدایہ وغیرہ موجود ہیں مگر صحیحین یعنی بخاری ومسلم شریف جن کا درجہ ہم اہل سنت والجماعت کے نزدیک بعد کتاب اللہ کے ہے کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں:۔

قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہا مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً۔ (بخاری ومسلم)

یعنی نہیں زیادہ ہوتی تھی کوئی نماز بعد عشاء کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رمضان وغیر رمضان میں گیارہ رکعات کے اوپر۔ رمضان شریف میں آٹھ رکعت تراویح اور تین رکعت وتر کی مراد ہیں۔ اور علاوہ رمضان کے ۸ رکعت تہجد اور ایک وتر اور دو نفل یا دو سنت فجر کی ہو سکتی ہیں۔ یا تین وتر مثل رمضان کے۔ اور بلوغ المرام وغیرہ میں جو ۱۳ رکعات مروی ہیں وہ رمضان شریف میں ۸ رکعت تراویح اور ۳ وتر۔ پھر ۲ نفل۔ عشاء کے بعد والے یا دو سنت فجر کی مثل صبح صادق کے۔ جن میں اول رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ شریف پڑھکر بعد سلام کے سیدھی کروٹ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن صبح کی اذان دیتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر غلس میں یعنی منہ اندھیرے نماز فجر ادا فرماتے۔ اور غیر رمضان شریف میں تیرہ کی تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ ۸ رکعات تہجد۔ پھر ۵ وتر یا مثل اول صورت کے۔ واللہ اعلم! ✦

دوسری حدیث خاص تراویح کے بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ وَاَوْتَرَ الحدیث۔

(رواہ الطبرانی فی جامع الصغیر۔ ومحمد بن نصر المروزی فی قیام اللیل۔ وابن خزیمہ وابن حبان فی صحیحہا ۱۲) فرمایا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہ نماز پڑھائی ہم کو رمضان کے مہینے میں آٹھ رکعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے۔ پھر تین رکعات وتر کی ادا کیں۔ روایت کیا اس کو علامہ طبرانی نے جامع صغیر میں اور محمد بن نصر نے قیام اللیل میں اور ابن خزیمہ وابن حبان رحمہما اللہ نے صحیح فرمایا اس کو ✦

اب ملاحظہ ہو باب قیام شہر رمضان کی دوسری حدیث مؤطا امام محمد رحمہ اللہ میں جو حضرت بی بی صدیقہ طیبہؓ کے قول مطہرت مروی ہے۔ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ حدثنا سعید المقبری عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمٰن اَنَّہٗ سَأَلَ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ۔ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُوْلِہِنَّ۔ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلٰثًا۔ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ عَیْنَایَ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ یعنی روایت ہے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے کہ سوال کیا اُنہوں نے حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیسی ہوتی تھی نماز رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ نہیں زیادہ کرتے تھے آپ رمضان وغیر رمضان میں گیارہ رکعات کے اوپر (اور) پڑھتے تھے چار رکعت ایسی کہ تو اسکی خوبی و درازی کو مت پوچھ۔ پھر پڑھتے تھے چار رکعتیں ایسی کہ تو مت پوچھ اُن کی خوبی وطول کو۔ پھر تین رکعتیں پڑھتے تھے۔ پس پوچھا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ یا رسول اللہ آپ وتر پڑھنے سے قبل سو جاتے ہیں تو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اے عائشہ میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں مگر دل نہیں سوتا۔ پس اس سے زیادہ صاف حدیث آٹھ رکعت تراویح کی اور کونسی ہو سکتی ہے۔ جس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور حضرت ام المومنینؓ الفقی۔ فقط

بخلاف بیس رکعات والی حدیث کے جس میں ایک راوی۔ ابوشیبہ قاضی واسط متروک الحدیث ہیں۔ مگر اللہ رے معلومات وتبحر علمی ہمارے بعض حضرات کا کہ اپنے دعوے کی دلیل میں عوام کے سامنے اسی کو پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آزرسنہ ۱۳۵۰ف کا اخبار رہبر دکن گھر بار کئی روز کے بعد نظر سے گذرا تو تعجب ہوا کہ ایک فاضل مضمون نگار نے کس حکمت عملی سے خامہ فرسائی کی ہے کہ حضرت بی بی عائشہؓ کی صحیح حدیث کو نظر انداز کر کے یحییٰ بن سعید انصاری کی سند سے بیس رکعات تراویح کا ثبوت پیش کیا ہے۔ حالانکہ یحییٰ بن سعید انصاریؒ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی نہیں پایا ہے۔ ملاحظہ ہو اصل عبارت (آثار السنن حنفیؒ)۔ رِجَالُہٗ ثِقَاتٌ۔ لٰکِنَّ

یحییٰ بن سعید الانصاری لم یدرکہ عمر۔ یعنی اس کے راوی ثقہ ہیں مگر یحییٰ انصاری نے حضرت عمرؓ کو نہیں دیکھا ہے کسی سے سن سنا کر لکھدیا ہوگا۔ ع
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

پس نہ معلوم کہ کس سے سنا اور وہ راوی ثقہ بھی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صحت کے ساتھ یہ فعل بتلایا گیا ہے کہ آپ نے حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز تراویح مع وتر کے گیارہ رکعت پڑھایا کریں۔ جو حدیث نبوی ﷺ کے بالکل موافق ہے۔ اب بالفرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول صحیح مان لیا جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے تو صحیح طور پر ثابت نہیں مگر ہماری قوت سے یہ بات باہر ہے کہ ہم کسی کے خیال و عقیدے کو بدل سکیں وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ ؎

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت جو لکھا ہے کہ ابو الحسناء کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رمضان میں ۲۰ بیس رکعت نماز تراویح پڑھائے۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ اول مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت بیٹھنے سے قبل (بخاری) پھر چار رکعت نماز فرض عشا سے قبل (بخاری) پھر چار فرض عشا کے بالاتفاق۔ بعد ازاں دو سنت (ابوداؤد) اور آٹھ رکعت تراویح (بلوغ المرام وغیرہ) جملہ بیس رکعت ہو گئیں۔ کیونکہ وتر آخر رات میں ان کے علاوہ پڑھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ حکم و عمل نبی صلعم کا تا آخر رہا۔ اور صحابہ کرامؓ کا بھی یہی عمل تھا۔ اور امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ

کی ذات سے تو ہم کو ایسی امید ہرگز نہیں ہے کہ وہ صریح قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف حکم دیتے۔ چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت عمرؓ کی شہادت صبح کے اندھیرے میں ہونے کے سبب سے صبح کی نماز اسفار یعنی صبح کے خوب اُجالے میں پڑھنا شروع کر دی ملاحظہ ہو اصل عبارت ابن ماجہ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۲۹ سطر ۱۵ فَلَمَّا طُعِنَ عُمَرُ أَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ ثم فرمان جائیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کہ آپ نے حسب الحکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وَصَلِّ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ یعنی صبح کی نماز غلس میں پڑھو۔ منہ اندھیرے ہی ہمیشہ صبح کی نماز ادا کی۔ حتیٰ کہ اسی وجہ سے آپ نے شہادت پائی۔ اور اسی اللہ رسولؐ کے حکم کی سختی سے پابندی کرنے کے باعث بعد شہادت حضرت عمرؓ کے آپ خلیفہ منتخب نہ کئے گئے (فیہ مافیہ فانہ دقیق) غرضکہ حکم خدا و رسولؐ کے مقابلے میں کسی کا قول بھی دلیل شرعی و حجت نہیں ہو سکتا۔ مگر اللہ رے ستم ظریفی علمائے نام نہاد کہ آٹھ رکعت تراویح کو جو سنت ہیں۔ اُن کو خلاف سُنت ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور بیس رکعت ہی کو سنت مانا جاتا ہے ع
بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

البتہ نوافل کے طور پر عام ہے اس بات سے کہ بریلوی حضرات ہوں یا دیوبندی صاحبان وغیرہ۔ ۲۰-۲۲-۲۴-۲۸-۳۴-۳۶-۳۹-۴۱ جتنی رکعات چاہیں پڑھیں ان سب کا ثبوت صحابہؓ کے عمل سے ملتا ہے۔ علامہ عینی حنفیؒ نے عمدۃ القاری میں ان سب آثار کو ذکر کیا ہے۔

علاوہ ازیں فاضل مفتی صاحب نے جو جو حوالجات کہ "اجماع صحابہ ہے" وغیرہ وغیرہ دئے ہیں وہ سب مجروح ہیں۔ مگر سُنت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اظہار کرنے والوں کے اقوال کو پمفلٹ لکھنا مقصود تھا اس لئے اتنی تکلیف گوارا فرمائی ورنہ من آنم کہ من دانم۔

اور میں کہتا ہوں کہ جیسی بیس رکعات نماز فی زمانہ بیگار کے طور پر لوگ پڑھتے ہیں کہ تو چل میں آیا۔ اور مساجد میں دھما چوکڑی مچاتے ہیں۔ دنیا بھر کی باتیں کرتے ہوئے امام کے رکوع کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں کہ کب امام جھکے اور ہم رکوع میں شریک ہوں۔ ہمیں تو امید نہیں کہ ایسی نماز اللہ تعالےٰ کے نزدیک مقبول ہو۔ وہاں تو خلوص مدنظر اور عبادت دوامی مقبول ہے۔ نہ کہ فرائض و سُنن ترک کرنے والوں کے وقتیہ نوافل۔ جماعت تو کجا نفس نماز اور جمعہ تک ندارد۔ مگر بحث میں رکعت تراویح پر کرنا ضروری۔ اور جو بالکل نماز نہ پڑھیں اُن سے کوئی تعارض نہیں (لاحول)۔

اب میں اپنے مخدوم و محترم مولانا شیخ الہند مرحوم مغفور کے شاگرد رشید مولانا سید انور شاہ صاحبؒ کے دو قول بطور محاکمہ کے پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ ہمارے دیوبندی بھائی ضرور تسلیم فرمائیں گے:-

وَلَا مَنَاصَ مِنْ تَسْلِيمِ أَنَّ تَرَاوِيحَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ ثَمَانِيَةَ رَكَعَاتٍ (العرف الشذی ص۳۲۹) یعنی اس کے تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تراویح کی نماز آٹھ ہی رکعت تھی اور پھر اگلے ص۳۳۰ میں ۲۰ رکعات تراویح کی بابت تحریر فرماتے ہیں (جس کی ایک فاضل دیوبند نے تائید فرمائی ہے) وَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَّ عَنْهُ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ وَأَمَّا عِشْرُونَ رَكْعَةً فَهُوَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ وَعَلَى ضَعْفِهِ اتِّفَاقٌ۔

فِی تَفْسِیْرِہٖ وَابْنُ عَسَاکِرَ فِی تَرْجَمَۃِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ) یعنی ایک دن حضورؐ نے ہمنشینوں سے فرمایا آسمان چرچرا رہا ہے اور یہ چرچرانا اسکا حق بجانب ہے اسلئے کہ ایک قدم کی جگہ بھی پورے آسمانوں میں ایسی نہیں جہاں ایک نہ ایک فرشتہ رکوع میں نہ کھڑا ہو یا سجدے میں نہ پڑا ہو ٭

پس مسلمانو اخدا کی عزت دل میں رکھو اس کا دبدبہ مانو۔ شیطان کو غلبہ نہ دو اس کی ذلت کرو۔ حدیث کے بالمقابل رائے فقہ قیاس و اجتہاد کو کوئی چیز نہ سمجھو۔ گو اس کا قائل کوئی بڑے سے بڑا ہی کیوں نہ ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے باہر نہ نکلو کل قیامت کے دن آپ ہی کے ہاتھوں جام کوثر پینا ہے اور آپ ہی کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے۔ جہنم سے بچنے کا کام کرو۔ راہ خدا کے مجاہد بنے رہو۔ نماز اور وضو سنت کے مطابق ادا کرتے رہو۔ موت کو آنکھوں کے سامنے رکھو اور بعد از موت کام آئیں ان اعمال کے کرنے میں سبقت کرو۔ آخر ایک روز قبر کی بغلی میں سونا ہے اور عاجزی او بے کسی کے ساتھ وہاں دوسروں کے کندھوں پر جانا ہے۔ اللہ ہمیں نیک نصیب اور سعید بخت کرے آمین ٭

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ۝ وَاَنْزَلَ اَشْرَفَ کُتُبِہٖ اِلَیْہِ زِیَادَۃً لِقَوْلِہٖ وَوَصْلِہٖ ۝ وَاَکْمَلَ تَشْرِیْفَہٗ لَدَیْہِ بِاِعْطَآئِہٖ جَوَامِعَ الْکَلِمِ ۝ وَخَوَاتِمَ الْحِکَمِ ۝ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ ۝

(۸۴۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعرات کے روز وعظ فرمایا کرتے تھے۔ تو ان سے درخواست کی گئی کہ آپ ہمیں روزانہ وعظ فرمایا کیجئے آپ نے فرمایا میں تو تمہارے ملال کا خیال رکھتا ہوں کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَۃَ السَّاٰمَۃِ عَلَیْنَا (متفق علیہ مشکوٰۃ) یہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے آپ بھی اس بات کا بہت خیال رکھتے تھے کہ ہماری طبیعتیں گھبرا نہ جائیں اور ہم اُکتا نہ جائیں۔

خود قرآن حکیم بھی بتدریج تھوڑا تھوڑا کر کے تیئس برس میں نازل ہوا یہ بھی اسی لئے۔ خود قرآن حکیم فرماتا ہے کَذٰلِکَ لِنُثَبِّتَ بِہٖ فُؤَادَکَ وَرَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا ۝ تھوڑا تھوڑا کر کے اتارنے میں حکمت یہ ہے کہ تیرا دل مضبوط رہے ٹھیرا رہے آہستہ آہستہ اسے پڑھتے رہو اور یاد کرتے رہو اور عمل بھی کرتے جاؤ۔

(۸۴۴) کفار قریش نے تیرہ سال تک مسلمانوں کو ایذائیں دیں آخر تنگ آ کر دین خدا پھیلانے کے لئے اور دین خدا پر عمل کرنے کیلئے امن وامان کی جگہ مدینہ شریف تجویز کر کے مسلمان صحابہؓ اپنا ملک و مال چھوڑ کر وہاں جا بسے۔ بالآخر خود حامل وحی خدا بھی وہیں ہجرت کر گئے۔ لیکن کفار کا جوش کفر اب بھی ٹھنڈا نہ ہوا وہ مدینہ شریف پر چڑھ دوڑے ایک صحابیؓ کا بیان ہے کہ اسی مقصد کے حصول کے لئے انھوں نے سردار کفر ابن اُبی اور اس کے کفار ساتھیوں کو خط لکھا کہ یا تو تم حضورؐ کو قتل کر دو۔ یا نکال دو ورنہ ہم سب تم پر چڑھائی کر کے تمہارا بھرکس نکال دیں گے کچھ تو خود یہ دشمنان اسلام تھے کچھ سرداران کی ترغیب و ترہیب سے انہوں نے اپنا مجمع جمع کیا اور سب نے اس پر اتفاق کر لیا کہ ہمیں مکے کے کافروں کا ساتھ دینا چاہیئے۔ اور ان کا کہا مان لینا چاہیئے۔ حضورؐ کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ عین ان کے اس مجمع میں پہنچے اور وہاں یہ خطبہ دیا۔ لَقَدْ بَلَغَکُمْ وَعِیْدُ قُرَیْشٍ مِنْکُمُ الْمَبَالِغَ مَا کَانَتْ تَکِیْدُکُمْ

يَا أَكْثَرَ مَا تُرِيدُونَ أَنْ تَكِيدُوا بِهِ أَنْفُسَكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا أَبْنَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ (ابوداؤد شریف) یعنی قریش کی دھمکی نے تمہارے ہوش حواس کھو دیئے ہیں۔ تمہیں جتنی ایذاء وہ پہنچا سکتے ہیں اس سے بہت زیادہ ایذا خود اپنے آپ پہنچانے کیلئے تم آپ ہی تیار ہوگئے۔ ہمارے ساتھ تمہاری اولادیں اور تمہارے بھائی اور قرابتی بھی ہیں تم ہم سے لڑوگے تو اپنے ہاتھوں سے اپنے خاندان و قبیلے کو قتل کروگے۔ سوچو کہ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اور کس مکر کے شکار ہو رہے ہو؟ بس یہ سننا تھا کہ ان کی آنکھیں کھل گئیں اور اپنے پہلے اجماع کو توڑ کر حضورؐ سے نہ لڑنا اس پر فیصلہ کرکے سب چلے گئے۔ یہ تھا حضورؐ کے خطبوں اور وعظوں اور تقریروں کا اثر کہ مجمع کے مجمع ایک تقریر سنکر ادھر سے ادھر ہو جاتے تھے فصلی اللہ علیہ وسلم۔

(۸۴۵) محرم ۷ھ کا واقعہ ہے کہ یہودیوں کی پیہم شرارت کو دفع کرنے کی غرض سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سولہ سو مجاہدین کا لشکر لیکر ان کے مرکز خیبر پر چڑھائی کرتے ہیں صحابہؓ کو جمع کرکے خطبہ دیتے ہیں جس میں ارشاد ہوتا ہے لَا يَخْرُجَنَّ مَعَنَا إِلَّا رَاغِبٌ فِي الْجِهَادِ (ابن سعد) یعنی ہمارے ساتھ وہی چلے جس کا مقصد صرف رضائے خدا اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جہاد فی سبیل اللہ ہی ہو۔ اب پاکباز لشکر روانہ ہوتا ہے آگے آگے حضرت عامر بن اکوع مشہور شاعر ہیں جو اپنے اشعار آبدار سے لشکر محمدی کے دل بڑھا رہے ہیں کہتے ہیں ؎

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اتَّقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا إِنَّ الْأُولَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا

یعنی اے خدا! اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، خیراتیں کرنے کی توفیق ہمیں ہوتی نہ نمازیں پڑھنے کی۔ اے خدا! تجھ پر ہم فدا ہوں ہماری لغزشوں سے درگذر فرما اور ہمیں کامل تسلی اور پوری دلجمعی عطا فرما + اے علیم و خبیر خدا! جنگ کی ابتدا ان کی طرف سے ہے۔ اگر مڈبھیڑ ہو جائے تو ہم تجھ سے ثابت قدمی طلب کرتے ہیں + پروردگار یہ لوگ ہم پر پل پڑے ہیں اور ہم پر ان لوگوں نے دست درازی کی ہے + یہ فتنہ جو لوگ ہیں اور ہم ان کے فتنہ میں ان کا ساتھ دینے کو آمادہ نہیں پس ان کے مقابلہ پر تو ہمیں کامیابی عطا فرما۔ ہمیں صرف تیرے فضل و کرم کا سہارا ہے ہم تیری رحمت سے کسی حال میں بے نیاز نہیں +

یہاں یہودیوں نے پوری تیاریاں کر رکھی تھیں چھ مضبوط اور سنگین قلعوں میں ان کی بیس ہزار آزمودہ کار فوج موجود تھی اپنے غلہ اور ہتھیاروں کے انباروں پر انہیں ناز تھا۔ جب اس ساز و سامان کی حضورؐ کو اطلاع پہنچتی ہے تو آپ دوبارہ صحابہؓ کا مجمع جمع کرتے ہیں اور ان میں کھڑے ہو کر ایک خطبہ ارشاد فرماتے ہیں جس کا حال تاریخ خمیس میں ان لفظوں میں بیان ہوا ہے۔ لَمَّا تَيَقَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْيَهُوْدَ تُحَارِبُ وَعَظَ أَصْحَابَهُ وَنَصَحَهُمْ وَحَرَّضَهُمْ عَلَى الْجِهَادِ (تاریخ خمیس) یعنی جب آپ کو یقین ہو گیا کہ یہود لڑنے پر تلے ہوئے ہیں تو آپ نے صحابہ میں وعظ فرمایا انہیں نصیحتیں کیں اور جہاد کی ترغیب دلائی + لڑائی اور محاصرہ وغیرہ ہوتا رہا آخر تقریباً بیس بائیس دنوں میں خیبر پر مسلمانوں کا کامل قبضہ ہو گیا فالحمد للہ الذی لا یھزم جندہ۔

مسلمانو! اسلام کے جہاد پر حرف رکھنے والے عیسائی آج جو لڑائیاں لڑ رہے ہیں آپ کو معلوم ہوگا کہ ان میں مقتولین کی تعداد سینکڑوں اور ہزاروں سے گذر کر لاکھوں تک پہنچتی ہے مجروحین اور مفقودین کی تعداد تو شمار سے خارج ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی یہ رحمدل ہیں اور مسلم و اسلام سنگدل لڑاکا ہیں۔ حالانکہ یہ لڑائیاں موجودہ لڑائیوں کے مقابلہ میں رکھنے کے قابل ہی نہیں۔ سنئے تاریخی طور پر صاف ثابت ہے کہ اس مسلسل اور طویل جنگ میں کل ترانوے ۹۳ غیر مسلم مرے اور پندرہ مسلمان صحابہؓ نے شہادت حاصل کی رضی اللہ عنہم و ارضاہم۔ پس دراصل اسلام پر مسلمانوں پر یہ بہتان عظیم ہے اسلام نام ہے سلم و صلح کا اسلام فساد کو روکتا ہے اسلام فساد و فتنہ کو دنیا سے مٹانے اور دور کرنے کے لئے بہ مجبوری تلوار اٹھاتا ہے اور فتنہ کی سرکوبی کے بعد فوراً اسے میان میں کر دیتا ہے +

مسلم بھائیو! یہ تھا اسلام کا ایک کارنامہ! اور یہ تھے فدایان اسلام بیتے شیدایان توحید! اور یہ ہیں رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ جو مجمع صحابہ میں بطور وعظ و تلقین درس و خطبے کے فرمائے گئے۔ کیا ہیں

اول اپنے نفس کو اور پھر آپ کو نہ کہوں؟ کہ ان الفاظ کی تسلیم و تعمیل کے لئے تیار ہو جاؤ ہر ایک کو تا امکان اور تا حد شرع خوش رکھو حسد، بغض اور رشک کی آگ سے بچو گناہوں سے نفرت کرو۔ صدقہ خیرات نہ چھوڑو ناپ تول پوری رکھو۔ جمعہ کیلئے وقت سے پہلے آیا کرو۔ اگر کبھی دیر لگ جائے اور اس حالت میں آؤ کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہے تو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھو گو تمہیں لوگ بہکائیں کہ حنفی مذہب میں منع ہے تم کہدو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے آپ کے حکم کو منسوخ کرنے والا کوئی نہیں۔ خلاف شرع عمل کو نیک نہ سمجھو۔ رشوتوں سے مسلمانوں کے حقوق کی عدم ادائیگی سے اپنے والوں سے بدسلوکی کرنے سے بچو، اپنا امام نماز ہمیشہ زیادہ پڑھے ہوئے مسئلہ مسائل سے واقف متقی لوگوں کو بنایا کرو وہ تمہارے اور خدا کے درمیان وفد ہوتے ہیں۔ اللہ سے ڈرو۔ نیکیوں کا حکم دینے میں برائیوں سے روکنے میں لوگوں کی ہیبت اور ان کی ناراضگی کا خیال نہ کرو۔ نمازوں کی حفاظت کرو۔ قرآن حدیث کی ماتحتی میں اپنی عمر گذارو!۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خوشی اور سرور ایمان اور نور، خوش اخلاقی اور نیک کرداری نصیب فرمائے۔ الٰہی مجاہدین کی مدد فرما۔ الٰہی حاجیوں اور نمازیوں کی نگرانی فرما۔ الٰہی ہمیں بخش، ہمارے ماں باپ کو بخش، ہماری آل اولاد کو نیک بنا، ہمارے کام کاج میں برکت دے ہمیں حرام کاموں اور حرام روزیوں سے محفوظ رکھ۔ بری بیماریوں سے برے وقت سے بری گھڑی سے برے لوگوں سے بچا۔ الٰہی ہمارا خاتمہ بالخیر کر اور ہم پر مہر کی نظریں رکھ آمین یا ارحم الراحمین۔

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اے میرے اور کل مخلوق کے خالق رازق معبود۔ کس زبان سے تیرا شکر ادا ہو۔ کہ تو نے مجھ جیسے عاجز کو یہ توفیق بخشی کہ تیرے سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے اور وعظ جمع کر دوں۔ اور تیرا شکر ہے کہ آج تو نے اس کے چار حصے پورے بھی کرا دیئے۔ تیرے اس رحم و کرم کو دیکھکر تیرے در کا یہ فقیر تیرے سامنے اپنی جھولی پھیلا کر اپنے ہاتھ اٹھا کر فقیرانہ سوال بلند کرتا ہے کہ تو میری اس خدمت کو قبول فرما میرے گناہوں سے درگذر کر۔ اور جس کے خطبے میں نے جمع کئے ہیں۔ اسی خطیب المرسلینؐ کے خادموں میں مجھے گن لے۔ اے ارحم الراحمین خدا! میری اس دعا کو قبول فرما۔ آمین یا رب العالمین۔

ناظرین کرام! وقت آئیگا کہ میں اس زمین پر نہ ہونگا اور میری کتاب آپ کے ہاتھ میں ہوگی۔ آپ سے گذارش ہے کہ مجھے اپنی نیک دعاؤں میں اس وقت بھی نہ بھولیں اور ضرور دعا کریں کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ۔ وَارْحَمْهُ۔ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ۔ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِكَ۔ وَاَدْخِلْهُ جَنَّتَكَ الْفِرْدَوْسَ ۝ اٰمِيْنَ ۝

عرض گذار محمد

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

غافل تجھے کیوں خواہش دنیائے دنی ہے | پیوند زمیں ہر کوئی مفلس و غنی ہے | جو قاقم و کمخواب پہنتے تھے ہمیشہ | سوتے ہیں تہ خاک گلے میں کفنی ہے
زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا | بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے | نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا | مٹے ناموں کے نشاں کیسے کیسے

یہ جلد جو وقت حضرت الشیخ مولانا مرحوم نے ختم کی تھی تو کسی کو کیا خود ان کو بھی یہ خیال نہ تھا کہ اس کے صفحۂ ہستی پر آنے سے پہلے میرا وجود اس دار فانی سے ناپید ہو جائیگا۔ آہ! آج یہ چیز وجود میں آئی جو تصرف قدرت سے ان کے قلم سے بھی نکل چکی تھی۔ کاش اگر وہ ہستی آج عالم وجود میں موجود ہوتی اور اپنی محنت و کاوش کے نتیجہ کو پھلتا پھولتا دیکھتی تو کسقدر طبیعت کو خوشی اور دل کو سرور ہوتا۔ ناظرین کرام آیئے ہم سب ملکر بارگاہ صمدی میں دست بدعا ہوں کہ اے بار الٰہا جیسے کہ انھوں نے ہماری خیر خواہی کے واسطے دن رات چین و آرام چھوڑ کر یہ جواہرات جمع کئے ایسا ہی تو ہم سب کی طرف سے ان کو بہترین بدلہ دے اور اپنے پیارے لوگوں میں ان کی معزز مہمانی فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَاَلْحِقْهُ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى۔

سید تقریظ احمد سہوانی

(العرف الشذی) یعنی نبی علیہ السلام سے تو آٹھ ہی رکعت تراویح کی صحیح طور سے ثابت ہیں۔ اور لیکن بیس رکعات جو ہیں اور اُن کے سلام ہو اُس کی ہر ایک سند ضعیف ہے بالاتفاق" اب انصاف سے فرمائیے کہ فقیہ و محدث مرحوم تھے یا مؤید صاحب۔ حضرات اس میں شک نہیں کہ عبادت جسقدر زیادہ کی جائے اُسی قدر ثواب بھی زیادہ ملیگا۔ اور خاصکر رمضان المبارک میں تو نُوْرٌ عَلٰی نُوْر۔ مگر خضوع و خشوع کے ساتھ اور اللہ و رسولؐ کے مقرر کردہ احکام سے کم زیادہ نہو۔ بس لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ۔ کے تحت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ و حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی سی نماز پڑھیں۔ یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح۔ اول شب چار رکعت فرض اور دو رکعت سنت پڑھکر سو جائیں۔ اور ایک دو بجے جب آنکھ کھلے تو وضو کر کے نہایت خلوص نیت کے ساتھ آٹھ رکعت تراویح اگر مسجد میں ہو تو اذان دی جائے اور باجماعت ادا کرے۔ اور گھر میں ہو تو اپنے اہل و عیال کے ساتھ جماعت سے۔ ورنہ فرداً فرداً جس کے رکوع و سجود۔ قاعدہ و قومہ جلسہ وغیرہ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوں دو۔ دو۔ رکعت کر کے یا چار چار رکعت کر کے ادا کریں۔ اور جسقدر قرآن مجید یاد ہو پڑھیں یا جتنا پڑھ سکیں پڑھیں۔ جو تھی رکعت کے سلام کے بعد سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ الخ اور دعا بھی پڑھیں پھر ۱۔۳۔۵۔۷۔۹ وتر تک پڑھ سکتے ہیں۔ ایسا کریں تو یقیناً ننانوے فیصدی ثواب کی امید ہے۔ پھر سحر کریں۔

صحابہ کرام سے روایات ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت سحر فرماتے تھے کہ ہمارے پچاس آیات پڑھنے تک صبح صادق ہو جاتی تھی مسنون سحری دودھ میں بھیگی ہوئی کھجوریں ہیں۔ آخر وقت میں سحر کا حکم یوں دیا گیا ہے کہ مسلمانوں میں ضعف نہ آجائے۔ جس کی وجہ سے عند الموقع جہاد اسلامی سے پیچھے نہ ہٹ جائیں بعد ازاں دو رکعت فجر کی سنت پڑھکر سیدھی کروٹ لیٹ جائے کہ یہی فعل تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا۔

شب قدر کی فضیلت

جیسے جمعہ کے دن میں ایک ساعت مقبولیت کی ہے کہ اُس میں جو دعا مانگے وہ اللہ تعالٰے قبول فرماتا ہے۔ ایسے ہی رمضان شریف کے مہینے میں ایک رات ایسی ہے کہ اس کی عبادت ایک ہزار رات کی عبادت کے برابر ہے مگر قدر کی رات ان راتوں سے خارج ہے اگر اللہ تعالٰے کسی کو یہ رات دکھادے تو حدیث میں آیا ہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ پڑھے۔ حضرت بی بی فاطمہ اور حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائی۔ علاوہ ازیں نوافل۔ ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ تلاوت قرآن مجید۔ درود شریف وغیرہ پڑھے۔

یہ رات ۲۱۔۲۳۔۲۵۔۲۷۔۲۹ میں سے کسی ایک شب کو ہر سال ضرور ہوتی ہے حدیث شریف میں حکم ہے کہ شب قدر کو آخر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس رات میں عابد سے حضرت جبرئیل علیہ السلام تک مصافحہ کرتے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ رقت طاری ہو کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ رزق تقسیم ہوتا ہے۔ عمروں کا حساب کتاب ہو جاتا ہے۔ معتکف کو شب قدر پانا آسان ہے۔ اسی واسطے اعتکاف فرض کفایہ ہے۔ اور بیس تاریخ سے بیٹھکر عید کا چاند دیکھ کر نکلے۔ رمضان شریف کے اول عشرہ کو رحمت دوسرے کو مغفرت۔ تیسرے کو دوزخ سے نجات دلانے والا کہا ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے اکثر بھائی صرف ستائیس ہی کو جاگتے ہیں۔

اے شیخ چہ جوئی تو شب قدر نشانی
ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی

نوٹ:۔ اس مضمون میں اگر کوئی صاحب صحیح حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے غلطی ثابت کر کے صحت فرمائیں گے تو ہم بسر و چشم تسلیم کرینگے۔ اور اپنے الفاظ واپس لے لیں گے۔

محمد مطلوب شاہ اکرم از [illegible]

مستری یار محمد کو جواب

از عبدالعزیز اہلحدیث کوٹلی لوہاراں غربی

ناظرین کرام ہمارے اس عنوان یار محمد کو جواب سے یہ نہ سمجھ لیں کہ اس مستری کو خوش قسمتی سے دین دنیا سے جواب مل چکا ہے بلکہ اسجگہ ہمارا مطلب ان کی تحریر فتنہ پذیر کارد کرنا ہے۔ نامہ نگار الفقیہ جن کی اسلامی دنیا میں کچھ بھی وقعت نہیں انہیں حق دریانت صدق و امانت تہذیب و شرافت سے قطعاً کوئی تعلق و اسطہ نہیں۔ یہ لوگ صحیح اور سیدھی بات کو کور باطنی اور کج فہمی سے بگاڑ کر ظاہر کرتے ہیں۔ یہی یار محمد اخبار الفقیہ ۷ر جنوری ۴۲ء میں ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے لکھتے ہیں کہ آپ مستورات کو پتھر مار مار کر مسجد سے نکالدیتے تھے۔ اس کے متعلق ہم نے اخبار اہلحدیث ۱۹ر جنوری ۴۲ء میں اس حدیث کا حوالہ دریافت کیا تھا۔ زبانی بالمشافہ غیرت دلانے سے بھی۔ ابھی تک یہ مستری دریائے حیرت میں غرق ہے اس کے جواب میں بھی دیکھیں مستری صاحب کیا لکھتے ہیں؟ اور اپنا پیچھا چھڑانے کی خاطر خوب توجیہہ ظاہر فرماتے ہیں۔ قربان جائیں آپ کی رنگین بیانی پر کہ صرف اتنا لکھ کر ٹال دیا کہ میں اس حدیث کے دکھانے کی جرأت نہیں کرتا۔ اگر میں نے دکھادی تو آپکی ہتک ہوگی۔ واہ جی واہ خوب ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق ہیں اب آپ کے آخری

دم معلوم ہوتے ہیں۔ حدیث کا مطالبہ اور میری ہتک کا بہانہ بنا کر حدیث کی وقعت کو گھٹانا آپ ہی کا خاصہ ہے۔ اگر آپ سچ مچ کے یار محمد ہوتے تو حدیث کی اہمیت کو خوب سمجھتے اور کتمان حق کا بار گراں نہ اٹھاتے۔ بس آپ مذکورہ بالا روایت کو بحوالہ کتب صحیح سند سے لکھیں تاکہ آپ کی ہتک نہ ہو۔ ورنہ ہم سمجھ لیں گے کہ تقاضائے عمر سے آپ کی جرأت اور حوالہ حدیث دریافت کرنے سے قطعًا مفقود ہو چکی ہے ؎

ابتدائے عشق ہے روتے ہو کیا
آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا

نام یار محمد اور کام جھوٹ بولنا

مستری صاحب ۱۶ فروری ۱۹۴۱ء کے الفقیہ میں سے لفظ "مسلمة" تلاش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مجھے مشکوٰۃ کے متن یا حاشیہ پر بسند صحیح نہ سہی بسند ضعیف ہی دکھا دیں۔ میں نے مستری جی کی تحریر پڑھتے ہی ایک دستی رقعہ ۹ فروری کو ان کے نام بھیجا کہ آپ ہمارے کارخانہ میں تشریف لا کر اپنی تسلی کر لیں۔ مستری صاحب مکرر سہ کرر بلائے جانے پر تشریف لائے۔ میں نے حسب خواہش مشکوٰۃ مترجم کے متن سے اور عربی مشکوٰۃ کے حاشیہ پر لفظ مسلمة نکال کر دکھا دیا۔ اور مستری صاحب نے روبرو چند حنفی اور اہلحدیث احباب کے اپنی آنکھوں دیکھ کر یہ کہا کہ واقعی مشکوٰۃ میں یہ لفظ ہے۔ میں نے دیکھ لیا لیکن بعد میں مطابق آیت وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا خود دیکھ کر بھی کس جرأت سے الفقیہ ۱۲ فروری ۱۹۴۱ء میں حوالہ کا مطالبہ کیا ہے۔ مستری جی اب تو اس آخری عمر میں جھوٹ کی عادت ترک کر دیں یا پھر آپ حلف اٹھالیں کہ آپ نے لفظ مسلمة حنفی اور اہلحدیث احباب کے روبرو دیکھا نہیں تھا اور دیکھ لینے کا اعتراف نہ کیا تھا۔ (۲) کیا اُسی مجلس میں مسجد میں بیٹھ کر آپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ میں جاہل ہوں اس کے جواب میں میں نے برو قت یہ کہا کہ آپ کو اپنی جہالت کا خود اعتراف ہے تو پھر آپ نے کس جرأت سے مجھے نادان لکھ کر اپنی نادانی اور کم سمجھی کا ثبوت دیا ہے۔ (۳) اس بات پر حلف اٹھائیں کہ مضمون نگاری آپ خود کرتے ہیں یا کوئی آپ کو نشانہ بنا کر اپنا مضمون آپ کے نام سے شائع کر دیتا ہے۔ مستری جی! تدلیس فی التحریر نہ کریں۔ کیونکہ جو اپنے استاد کا نام ظاہر نہ کرے محدثین اُسے مُدلس کہتے ہیں۔ فافہم! ؁

۶ فروری ۱۹۴۱ء اخبار محمدی میں میرا مضمون دیکھ کر لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ کی رٹ لگاتے ہوئے ۶ مارچ ۱۹۴۱ء کے الفقیہ میں مستری صاحب لکھ گئے کہ آپ نے مان لیا کہ نماز جمعہ عورتوں پر فرض نہیں۔ اسقدر جھوٹ ہم کب آپ سے کہتے تھے کہ مستورات پر جمعہ فرض ہے جب ہم اس بات کے قائل نہیں تو آپ نے عمدًا جھوٹ کیوں بولا؟ میں نے یہ لکھا تھا کہ جس طرح عورتوں پر جہاد فرض نہیں لیکن جنگوں میں شریک ہوئیں۔ اسی طرح مستورات زمانہ نبوی میں جماعت میں شریک ہوتی تھیں بلکہ آپ کے مولانا بھی مستورات کا جماعت میں شامل ہونا جائز مباح مانتے ہیں ہماری تائید میں لکھتے ہیں کہ مستورات کا نماز میں شریک ہونا جائز ہے اور زمانہ نبی علیہ السلام میں عورتوں کا مساجد میں جانا مباح تھا۔ عورتوں کو حق حاصل تھا کہ اس اباحت سے فائدہ اٹھائیں اسلئے حضور ؐ نے مردوں کو منع فرمادیا کہ مستورات کا حق زائل نہ ہو۔ پھر لکھتے ہیں کہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے زمانہ میں نماز کے لئے عورتیں مسجد میں آیا کرتی تھیں۔ دیکھو الفقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۱ء صفحہ ۱۴ خوب! جب آپ مستورات کا زمانہ نبوی میں مسجد میں حاضر ہونا مانتے ہیں اور مردوں کو حضور ؐ نے منع بھی کر دیا کہ مستورات کو مسجد کے حق سے محروم نہ کریں تو یہ بتائیں کہ آج ایک رضاخانی حجرہ میں بیٹھ کر حضور ؐ کے حکم خلاف ورزی کر کے مستورات کو اس حق اور حصہ سے روکنے والا کون ہے؟ پھر عجیب تقسیم ہے کہ نماز کی خاطر مستورات آئیں تو فتنہ و فساد کا بہانہ لیکن اگر میلاد۔ عرس میں راگ رنگ سننے بن ٹھن کر لباس فاخرہ پہن کر خواہ کسی نیت سے نکلیں تو آپ منع نہ کریں بلکہ اُلٹے تحریف فی الحدیث کر کے غلط استدلال لیکر حدیث پڑھ دیں۔ جناب کیا کسی صحیح حدیث میں حضور ؐ کا فرمان ہے کہ جب کبھی پُر فتن زمانہ ہو تو عورتیں جمعہ جماعت عیدین میں شامل نہ ہوں۔ نیز کوئی حدیث ایسی بھی پیش کریں کہ جن افراد پر جمعہ فرض نہیں۔ غلام بچے۔ مریض۔ مسافر اگر نماز جمعہ پڑھ لیں تو ثواب انکو ملتا ہے۔ اور یہ بھی بتائیں کہ جب بقول آپ کے گھر کی نماز بلکہ اندر اندھیرے کی کوٹھڑی میں افضل ہے تو گرمیوں میں حنفیہ مستورات کو بجائے مکانوں پر چڑھ کر نماز پڑھنے کے گھر گھر سب کو کہتے پھریں کہ بند کمرے میں گھس کر نماز پڑھیں نیز جب آپ نے تسلیم کر لیا ہے کہ زمانہ نبی علیہ السلام میں مستورات جماعت میں شریک ہوتی تھیں تو اتنا بتائیں کہ معاذ اللہ آنحضرت ؐ نے ان عورتوں کو گھر کی فضیلت سے کیوں محروم رکھا؟

اور آپ کا ایک حدیث پیش کر کے یوں استدلال کرنا کہ اگر رات کے ماتم میں عورتیں مسجد میں جانے کا اذن مانگیں تو اجازت دے دیا کرو۔ مستری صاحب ہوش کا علاج کرائیں۔ اگر آپ کا کوئی خاص مخفی راز ہو تو خیر ورنہ اس حدیث سے آپ مجلس وعظ میں آنے کی اجازت ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی آپ کو مفید ہے۔ اس حدیث سے سوائے نماز کے مجلس میلاد یا عرس وغیرہ میں شریک ہونے کی اجازت سمجھنا سراسر آپکی جہالت اور نادانی ہے۔ کیونکہ اس حدیث میں وعظ وغیرہ میں آنے کی اجازت کا قطعًا کوئی ذکر نہیں۔ بس مستری جی اپنے مدعا کو اس حدیث سے ثابت کریں۔ ورنہ اپنی نادانی پر دو آنسو بہائیں

تیز آپ اور آپ کے مولانا مستورات کا نماز
کی خاطر مسجد میں آنے سے فتنہ وفساد اور نہی
تنزیہی کی آڑ لیں۔ اور آپ اسی حدیث کو اپنے
مولانا کے خلاف استدلال کرکے ان کا بنا بنایا تار
پود درہم برہم کر دیں ❖

مستری جی! رات کو اذن دینے کی روایت
حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہی سے تو نہیں ہے؟ اور
آپ مستورات کو پتھروں سے مار مار کر نکال دینے
کی بھی حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہی سے
بتلاتے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کا عمل کس روایت
پر ہے۔ اگر مستورات کو رات کے وقت اذن
دینے پر ہے تو یاد رکھیں اس حدیث میں کوئی
تخصیص نہیں۔ بس حنفیہ مستورات کو چاہیے وہ
نماز ہی کے لئے اذن مانگیں آپ بخوشی اجازت
دیں۔ یا پتھراؤ کرنے والی روایت پر عمل ہے؟
تو سیدھے سیالکوٹ مسجد حنفیہ مولوی نور الحسن
دو دروازہ میں بیٹھ کر پتھراؤ کرنا شروع کر دیں۔
اور اپنی صلاحیتی کی خبر سنائیں ❖

مستری جی! اگر آپ نے مستورات کا نماز
جمعہ میں زمانہ نبی علیہ السلام میں شریک ہونیکا
ثبوت دیکھنا ہو تو اپنے مولانا سے تفاسیر
میں زیر آیت ذکر کو ک قائماً پڑھوا کر دیکھ
لیں نیز اسباب کا مفصل جواب دیں کہ عورتوں
کا نماز پڑھنے کی خاطر مسجد میں جانا کیوں کر فتنہ
وفساد کے ڈر سے منع ہے۔ اور مجلس وعظ عید
میلاد۔ عرس وغیرہ میں خواہ کسقدر مستورات
شریک ہوں۔ فتنہ وفساد کا کوئی عذر باقی نہ رہے
تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ یعنی یہی ہوتی آئی
خصلت ہے کہ اپنے مطلب کی بات کو خواہ کیسی
بھی ہو بضد وتعصب ہٹ دھرمی سے ترک
نہ کرنا۔ اور مدمقابل اہل حق خواہ کیسے مفید تر
امور اسلام پر عمل پیرا ہوں ان کو برا سمجھ کر مخالفت
پر تل جانا۔ بس جب رات کے وقت عورتوں کو
اجازت ہے تو دن کی روشنی میں بالاولی اجازت
سمجھیں۔ خدا تعالے آپ کو صحیح بات اور حق
کے سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین ❖

یاد رہے حدیث بُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ میں
بھی نماز کا ذکر نہیں۔ بس حنفیہ عورتوں کو بقول
اپنے مولانا حضرت سودہ رضی اللہ عنہ کی طرح
اپنے گھر سے کبھی بھی کسی حاجت کے لئے باہر
نکلنا درست نہیں۔ یہانتک کہ ان مستورات
کا جنازہ ہی نکلے۔ اور بقول اپنے مولانا
لَا تَشْهَدُ مَعَنَا الْعِشَاءَ رات کے وقت
ان کو مجلس میلاد میں شریک ہونے سے
سختی کے ساتھ منع کر دیں۔ نیز مستری جی!
آپ قدرے فراخ دلی سے کام لیں اگر آپ کو
میرے مضامین دیکھنے کی خواہش ہے تو اخبار
محمدی اپنے نام جاری کرا کر اپنے اندر ایمان پیدا
کریں۔ خدا آپ کو ہدایت دے ❖

مدرسہ محمدیہ عربیہ ایدرگ کا نتیجہ!

اسسال مدرسہ کا سالانہ امتحان مولوی نذر اللہ
صاحب منشی فاضل کلیا نذرگ نے لیا۔ جملہ طلباء
کامیاب رہے اور بعض نے شاندار کامیابی حاصل
کی۔ اس سال جدید داخل ہونے والے طلباء کی
تعداد زیادہ ہونے کے باعث مئو سے مولانا
عظیم اللہ صاحب منشی فاضل کو مدعو کیا گیا ہے
جو مولانا فضل الرحمن صاحب اعظمی منشی فاضل و
افضل العلماء صدر مدرس کی معیت میں کام کرینگے۔
مدرسہ کے اخراجات روز بروز افزوں ہوتے
جارہے ہیں اور مستقل آمدنی کا انتظام ابتک
نہ ہو سکا۔ گذشتہ اشتہارات میں ہم نے قوم
کے سربرآوردہ خصوصاً جنوبی ہند کے مخیر
اصحاب کو مدرسہ کی سرپرستی قبول کرنے کی
دعوت دی تھی۔ مگر اب تک کوئی آمادہ نہ ہو سکا
اس لئے آئے دن مشکلات کا سامنا پڑتا رہتا
ہے۔ کیونکہ اس قسم کا ادارہ بغیر کسی کی سرپرستی
کے خاطر خواہ ترقی نہیں کر سکتا لہذا ہم پھر ایک بار
ناظرین کی خدمات میں بزور التماس کرتے ہیں کہ
اس پہاڑی ملک میں اپنی نوعیت کی واحد دینی
درسگاہ کی سرپرستی قبول فرماتے ہوئے دوسروں
کو بھی اس کے لئے آمادہ کریں۔ تاکہ مدرسہ
مالی تفکرات سے بے نیاز ہو کر اپنی خدمات کو
اچھے طرح انجام دے سکے ❖

المعلن۔ وکیل محمد غوث صاحب کیہری

انتخاب

بعالی جناب ڈاکٹر الحاج سید
عبدالقادر صاحب جیلانی جو
جماعت اہلحدیث آلندور کے سربرآوردہ اور
متولی تھے انتقال کر گئے۔ جس کی اطلاع اخبارات
میں شائع ہو چکی ہے۔ رمضان المبارک کی مصروفیات
کے باعث ابتک مرحوم کے منصب وخدمت
کی جگہ خالی تھی۔ بحمد اللہ تعالے جمعہ ۲۴ر اکتوبر
۱۹۴۱ء کو مرحوم کے صاحبزادوں نے اپنے حقیقی
بھائی عالی جناب سید فضل اللہ صاحب جیلانی
کو اس خدمت پر نامزد کیا اور تولیت کا حق موصوف
کو عطا کیا۔ بعد نماز جمعہ حاضرین جمعہ اور تمام
جماعت نے باتفاق رائے اس فیصلہ کو قبول
کیا اور منظوری دی۔ مولانا قاضی احمد حسین صاحب
نمائندہ مدرسہ عربیہ سعیدیہ دہلی بھی حسن اتفاق
سے اس موقعہ پر موجود تھے۔ آپ نے متولی
کے انتخاب کی حمایت کی۔ نیز ایک مختصر سی تقریر
وہدایت جماعت کو اور متولی صاحب کو بھی
فرمائی۔ جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے
اور یہ جلسہ بحسن وخوبی دعا پر ختم ہوا۔ ڈاکٹر
صاحب مرحوم کے زمانے ہی سے جناب محمد جعفر
صاحب جیلر وظیفہ یاب نائب متولی کے عہدہ
پر فائز تھے۔ بدستور سابق جماعت نے موصوف
ہی کو نائب متولی رکھا ❖

حافظ محمد عبداللہ امام مسجد اہلحدیث آلندور
سنت تھامس مونٹ علاقہ مدراس

اخبار محمدی ایک دینی اخبار ہے اس کی
طرف سے آپ بے پروائی نہ کیجئے۔ اس کی سب سے بڑی
خدمت یہ ہو کہ پوری کوشش سے اشاعت بڑھائیے۔ منیجر

امریکن اخبار "سنڈے نیوز" کی مسلم کشی

حکومت برطانیہ اسلام کی محافظ اور مسلمانوں کی "پشت پناہ" ہے، آغاز جنگ کے بعد مسلمانوں اور اسلام کی حفاظت کی ذمہ داریاں مضاعف در مضاعف ہوگئی ہیں، اور مہربان برطانیہ ان سے عہدہ برآ ہونے کی کوششوں میں دن رات مصروف ہے۔ اس کا ایک کارنامہ جو اس نے ایسے زمانہ میں سرانجام دیا جب کہ انگلستان اور اس کے دارالحکومت کی فلک بوس عمارتیں انہدام اور انعدام کی گردان کر رہی تھیں یہ ہے کہ اسلام کے کلمے کو بلند رکھنے اور مسلمانوں کے جذبۂ دینی کے تحفظ و بقا کیلئے بمباریوں اور ہلاکت خیزیوں کے درمیان لندن میں ایک عالی شان مسجد اور اسلام کا ایک تمدنی مرکز تعمیر کرایا، اور ان کی تولیت اور ملکیت مسلمانوں کو عطا کر دی، شوریدہ سر مسلمانوں نے اگرچہ "بت خانہ کہ خانقہش نام کردہ اند" کہہ کر "یارب زسیل حادثہ طوفاں رسیدہ باد" کی دعا مانگی۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ سیدھے اور سچے مسلمانوں کو برطانیہ کی نیت اور ارادے کے خلوص پر کبھی شبہ نہیں ہوا۔

اس وقت برطانیہ کا سب سے بڑا مددگار اور حلیف امریکہ ہے، اور امریکی حکومت کی داخلی اور خارجی حکمت عملی میں برطانیہ کی امداد اور پاس داری بڑی حد تک اساسی اہمیت رکھتی ہے۔ اٹلانٹک چارٹر دونوں حکومتوں کا مشترکہ منشور ہے اور دونوں نے مل کر یورپ کی مفتوحہ اقوام کو آزادی کی نعمت سے بہرہ اندوز کرنے کا اعلان کیا ہے، ایسی حالت میں اگر امریکہ کی جانب سے مسلمانوں کے بارے میں موافق یا مخالف کوئی حرکت عمل میں آتی ہے تو لازماً اس کی ذمہ داری سے برطانیہ اپنے آپ کو سبکدوش نہیں کہہ سکتا بلکہ مسلمان خواہ وہ نیازمندوں کی کتنی ہی اعلیٰ قسم سے تعلق رکھتے ہوں، بجا طور پر یہ توقع قائم کر سکتے ہیں کہ جنگ کی شورا شوری کے دوران میں امریکہ بھی مسلمانوں کے جذبات و احساسات کا پاس کرے گا، اور ہر ایسے طریقے سے احتراز کرے گا جس سے برطانیہ کے ماتحت کروڑوں مسلمانوں میں نفرت و اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے بالکل برعکس امریکہ کے ایک اخبار "سنڈے نیوز" نے اپنی حماقت اور کوتاہ نظری سے مسلمانوں میں سخت بے چینی پیدا کر دی ہے

اخبار مذکور نے فداہ ابی وامی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہٹلر سے موازنہ کرتے ہوئے یہ جراحت پاش اور نفرت آمیز جملہ لکھا ہے کہ:-

> "جرمنی کے خون آشام ڈکٹیٹر ہٹلر کے کردار کا موازنہ نپولین سے نہیں بلکہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کرنا چاہئے (نعوذ باللہ) کیونکہ مؤخر الذکر (آنحضرتؐ) بھی بنی نوع انسان کو چند افراد کا غلام بنانا چاہتے تھے اور ہٹلر کی بھی یہی خواہش ہے۔"

اسی کے ساتھ بقول معاصر احسان اخبار مذکور کے بدبخت ایڈیٹر نے حضور رسالت مآبؐ کی تصویر بھی شائع کی ہے۔ سرورِ کائناتؐ پر اس شرمناک، اور اشتعال انگیز حملے اور آنحضرتؐ کی خیالی شبیہ کی اشاعت سے توہین کی بنا پر مسلمان جس قدر بھی متاثر ہوں کم ہے لیکن حیرت ہے کہ اسلام پرور اور مسلم نواز برطانیہ نے مسلمانوں کے احتجاج اور اضطراب کے باوجود ابھی تک اس طرف کوئی توجہ نہیں کی، اور نہ حکومتِ ہند نے اس کے خلاف کوئی اقدام کیا۔

حکومت کے اس تجاہل اور بے پروائی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے سر عبدالحلیم غزنوی نے مرکزی اسمبلی میں تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے ممکن ہے کہ سر غزنوی اور دوسرے مسلم ارکان کی صدائے احتجاج حکومت کی گراں گوشی کو دور کر سکے! ہمارے پاس ایسی کوئی قوت نہیں کہ امریکی اخبار کے ایڈیٹر سے باز پرس کر سکیں، یا امریکی حکومت سے احتجاج کر سکیں ہم جو کچھ کر سکتے ہیں وہ صرف قوت متسلطہ کے خلاف کر سکتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ حکومت کو بارے میں اپنی پوزیشن پر طور کر کے قدم اٹھائیں اور یہ ثابت کر دیں کہ جب تک انکی وجہ اضطراب کا مؤثر تدارک نہیں کیا جائیگا وہ مطمئن نہیں ہونگے۔ (مدینہ)

ترکی غیر جانبدار کیوں ہے؟

تین طرف سے خطرات میں گھر جانے کے باوجود بھی ترکی کی غیر جانبداری کیوں محفوظ ہے؟ اس کے جواب کے لئے ذیل کے ایک واقعہ کا تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

غالباً سنہ ۱۹۳۵ء کا واقعہ ہے کہ ہٹلر کے مجازی استاد مسولینی نے روم میں اطالوی فوجوں کے روبرو توپ کے دہانے پر کھڑے ہو کر اس بات کا اعلان کیا کہ اٹلی کو مشرق کی طرف نئے مقبوضات حاصل کرنے کے لئے بڑھنا پڑے گا۔ روم سے یہ آواز انقرہ میں اتاترک مرحوم کے کانوں میں پہونچی، کمرے میں بیٹھے ہوئے سگرٹوں پر سگرٹیں پی رہے تھے اور کام میں مصروف تھے۔ آواز سنتے ہی چہرے پر خشونت کے آثار پیدا ہوئے اطالوی سفیر کو طلب کرنے کا حکم دیا۔ اس وقت تک آپ سادے لباس میں ملبوس تھے سفیر حاضر ہوا، اور اجازت لے کر کمرے میں داخل ہوا۔ آپ نے اسے دیکھ کر کچھ تأمل کیا، پھر بولے ٹھیریئے! میں ابھی آتا ہوں۔ اس کے بعد دوسرے کمرے میں گئے اور چند منٹ کے بعد سپہ سالار افواج کی وردی پہنے اور ہاتھ میں تلوار لئے آئے۔ اور بارعب آواز میں مسولینی کی تقریر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اپنے مطلع مطلق سے کہہ دیجئے کہ اگر نظر اس ملک کی طرف ہے تو تمام ترکی اتنی ہی دیر میں مسلح ہو کر اس کے نشۂ ملک گیری کو اتار دے گا۔ سفیر یہ منظر دیکھ کر سہم گیا اور فوراً اپنی حکومت کو مطلع کیا، اور دوسرے ہی دن اطالوی ڈکٹیٹر نے معذرت چاہی، اور غازی مرحوم کو مطمئن کرنے کے لئے ترکی سے مزید دوستانہ تعلقات استوار کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ترکی سے نہ محمد ہٹلر کو تعرض کرنے کی جرأت ہوئی ہے اور نہ شاہ چرچل کو۔

صدر جمہوریہ ترکیہ نے ترکی کی گرینڈ نیشنل اسمبلی کے افتتاح پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ہٹلر نے اپنے نمائندہ مقیم ترکی کے ذریعہ ہم کو اپنی نیک نیتی اور ہمارے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کا یقین دلایا ہے۔ (مدینہ)

بخاری شریف کا ترجمہ تین جلدوں میں مجلدات ساتھ روپے میں

بخاری شریف کے ایک ایک حرف کا صرف اردو ترجمہ ہے تین جلدوں میں دس ہزار صحیح حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ ہمنے اسکی جلدیں چمڑے کی کونے پشتے والی نہایت عمدہ اور مضبوط بنوالی ہیں۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی بہترین ہے۔ پہلی جلد کے سوا چھ سو صفحات ہیں۔ اس میں تین ہزار باون حدیثیں ہیں۔ پہلے پارے سے دسویں پارے تک یہ جلد ہے۔ دوسری گیارہ سے بیس پارے تک کی ہے اسکے ساڑھے چھ سو صفحات ہیں اور اس میں دو ہزار تین سو چودہ حدیثیں ہیں۔ اسکی اصلی قیمت دس روپے ہے لیکن رعایتی قیمت مع تین جلدوں کے صرف سات روپے ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ دیکھیئے کتنا سستا ہے۔

صحیح مسلم مترجم بخاری شریف کے بعد درجہ مسلم شریف کا ہے۔ اس کا ترجمہ ایکہزار صفحات میں آیا ہے۔ ایکہزار ساٹھ حدیثیں ہیں۔ اس کی ہمنے دو جلدیں پختہ چمڑے کے کونے پشتے والی نہایت مضبوط بندھوالی ہیں۔ قیمت اصلی پانچ روپے رعایتی چار روپے

ترمذی شریف ترمذی شریف کا صرف اردو ترجمہ دو جلدوں میں مجلد بارہ سو صفحات دو ہزار ساٹھ حدیثیں ہیں۔ قیمت بجائے پانچ روپے کے ساڑھے چار روپے

ابوداؤد شریف صرف اردو ترجمہ دو پختہ جلدوں میں مجلد۔ گیارہ سو صفحات ہیں اور چار ہزار آٹھ سو پچاس حدیثیں ہیں ہدیہ بجائے پانچ روپے کے چار روپے

ابن ماجہ شریف کا صرف اردو ترجمہ پونے چھ سو صفحات کا مجلد کامل کی اصلی قیمت تین روپے رعایتی دو روپے آٹھ آنے (عہ/۸)

مشکوٰۃ شریف پوری مشکوٰۃ شریف کا صرف اردو ترجمہ یعنی حدیث شریف کی دس صحیح کتابوں کا اردو میں انتخاب۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، سنن امام مالک، امام احمد، امام شافعی اور بیہقی کی دس کتابوں کا عطر ہے دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد پانچسو صفحات میں ہے اس میں ۲۶۰۷ حدیثیں ہیں۔ دوسری جلد بھی پانچ سو صفحات میں ہے۔ اس میں ۲۳۸۰ حدیثیں ہیں۔ آخر میں ایکہزار محدثین کرام کے حالات جن سے احادیث مروی ہیں دونوں جلدیں مجلد ہیں قیمت قسم اول پانچ روپے قسم دوم چار روپے رعایتی قسم اول چار روپے قسم دوم تین روپے! اہلحدیث بھائیو احدیث کی ان کتابوں کو ضرور منگالو۔

حج کو جائیے! اور ہم سے سفرنامہ حجاز ضرور لیکر جائیے قیمت آٹھ آنے **احکام الحج** اس میں حج کے تمام مسائل اور احکام صحیح احادیث سے بیان کئے گئے ہیں قیمت آٹھ آنے۔ یہ کتابیں سفر میں رہبر اور حج میں معلم کا کام دیتی ہیں

بلوغ المرام مترجم یہ حدیث کی وہ کتاب ہے جو صحاح ستہ کا خلاصہ ہے ہمارے پاس مترجم حاشیے والی ہے۔ عربی عبارت زیر زبر سمیت ہے نیچے سچا ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر حدیث کی شرح ہے۔ اصلی قیمت دو روپے آٹھ آنے ہے اور رعایتی دو روپے لیکن اسوقت ہم آپکو صرف ایک روپیہ ہی میں بھیجدینگے ؛

ترجمۃ القرآن سورۂ اقرا باسم سے لیکر سورۂ والناس تک بہترین تفسیر ہے حضرت مولانا عبدالمجید صاحب ہلوی نے چھپوائی تھی آج کل ہم بہت سستی یعنی صرف چار آنے میں دے رہے ہیں۔ ورنہ اصلی قیمت بارہ آنے ہے ؛

اب ایسی کتابیں لکھی جائینگی نہ چھپوائی جائیں نہ کہیں سے مل سکیں!

دہلی میں جہاں میانصاحب جیسے ظرف علم تھے وہاں انکی باتوں پر ہنسنے والے اور نیلامی کرنیوالے بھی موجود تھے۔ اس ہی زمانے میں پنجاب میں شیطان کا سینگ طلوع ہوا یعنی مرزائے قادیان نے دعوائے نبوت باندھا۔ اس نبوت کو توڑنے کیلئے میانصاحب نے دو کتابیں لکھوائیں۔ ایک بنام بیان للناس" دوسری بنام "شفاء للناس" مولانا عبدالمجید صاحب محدث نے اپنے مطبع انصاری میں انہیں چھپالیں اب کیا تھا فتنہ قادیانیت خاکستر ہو کر رہ گیا۔ دونوں کے ایکسو صفحات ہیں صرف پانچ آنے کے حساب سے منگوائیے تاکہ آپ تمام دجالوں سے محفوظ رہ سکیں ساتھ ہی حدیث کا صحیح مصداق معلوم ہو جائے ختم نبوت کے اعلیٰ دلائل ہاتھ لگ جائیں عقائد کے بارے میں پختگی حاصل ہو جائے مرزا کا دہلی آنا اور یہاں سے ناکام سر پر پاؤں رکھ کر چپکے سے بھاگ کھڑا ہونا بھی واضح ہو جائیگا۔ اور انکی کتاب "اعلام الناس" کا پورا جواب بھی ان میں ہے ضرور پڑھئے۔

حجۃ اللہ البالغہ کا اردو ترجمہ کامل۔ یہ کتاب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصانیف میں اعلیٰ تر ہے۔ دو جلدیں تقریباً سوا نو سو صفحات کی ہیں ہم آپکو اسوقت صرف سات روپے میں بھیجدینگے۔ بہت جلد منگوالیجئے۔

نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی کی تفسیر ترجمان القرآن کا ابتدائی حصہ اس میں سورۂ بقر کی تفسیر ہے۔ اس سے بہتر بس خدا کا نام ہی ہے۔ اسی زمانے کے پرانے کاغذ پر چھپی ہوئی ہے قیمت اصلی دو روپے آٹھ آنے ہے لیکن رعایتی صرف دو روپے فقط ایک ہی تفسیر رہ گئی ہے ۔

حزب المقبول اس کتاب میں ہر حاجت اور ہر موقع کی وہ دعائیں ہیں جو صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں۔ عربی مع ترجمہ ہے حوالہ اور ترکیب ہے کل صفحات ڈیڑھ سو ہیں۔ کاغذ چکنا اعلیٰ ہے چھپائی بہت ہی عمدہ ہے اور قیمت بھی بہت ہی کم۔ یعنی گلیز اعلےٰ کاغذ کی صرف پانچ آنے ہے ۔

دنیا سے رسم شرک مٹا دیجئے تعزیہ پرستی اور تعزیہ داری مسلمانوں کے لئے مذہبی اور اقتصادی لحاظ سے کس قدر تباہ کن ہے؟ ناواقف مسلمان بھائیوں کو اگر آپ یہ بات سمجھا دیں تو پھر ناممکن ہے کہ وہ اس لعنت میں مبتلا ہو کر دین دنیا تباہ کریں۔ **صراط محمدی** مولانا محمد صاحب مرحوم نے تعزیہ کے رد میں لکھی ہے۔ اس میں تعزیہ داری اور رسومات محرم کی پوری تحقیق ہے اور قرآن حدیث اور حنفی مذہب سے اُن تمام کاموں کی تردید ہے جو ان دنوں میں عام طور پر سُنی مسلمان کرتے ہیں۔ حضرت امام حسین رض کی سوانحعمری اور سچا شہادت نامہ بھی اس میں ہے قیمت مفت تقسیم کرنے والے حضرات کو تین روپے میں ایک سو ایک روپے میں پچیس ایک کی ایک آنہ۔ **ریحان محمدی** اس کتاب میں ماہ محرم کے مسائل و فضائل ہیں اور تاریخ تعزیہ اور تردید تعزیہ ہے ساتھ ہی ارشادات امام ابوحنیفہ رح اور موجودہ علمائے حنفیہ کا تعزیہ کی تردید میں فتویٰ بھی ہے۔ صرف ڈیڑھ روپے میں ایک سو منگا لیجئے ؛

تفسیر ابن کثیر عربی کا ترجمہ اردو کامل [illegible] روپے کی بجائے بیس روپے میں

تفسیر ابن کثیر کا درجہ جو تفسیروں میں ہے وہی درجہ بخاری شریف کا درجہ حدیث کی اور کتابوں میں ہے۔ مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آٹھ سال میں اسکا ترجمہ کیا تھا لفظ بلفظ ترجمہ ہے۔ اس میں پہلے تو قرآن کی تفسیر خود قرآن کریم سے ہے پھر حدیث کا حوالہ ہے۔ اسکی صحت عدم صحت کا بیان ہے پھر صحابہؓ کے اقوال سے پھر تابعینؒ سے پھر سلف صالحین کا۔ امت کا اتفاق ہے کہ اس سے بہتر تفسیر لکھی ہی نہیں گئی۔ قرآن کریم کو جس قدر اس نے کھول کھول کر بیان کیا ہے اور اسکے مطالب کو اس تفسیر نے جس وضاحت سے روشن کیا ہے اتنی صحیح اور اسقدر تفصیل وار اور کوئی تفسیر نہیں۔ بخارے کے برابر اس کے ڈھائی ہزار صفحات ہیں۔ ہر ہر پارہ الگ الگ چھپا لیا ہے پوری تفسیر کی قیمت تیس روپے ہیں سو فسط اگرچہ کاغذ کے دام تقریباً دگنے ہو گئے ہیں لیکن پہلے اصلی قیمت میں بیحد رعایت کر دی ہے یعنی بجائے تیس روپے کے صرف بیس روپے چونکہ کاغذ [illegible] زیادہ ہے اس لئے بہتر ہو کہ آپ [illegible] بذریعہ ریلوے پارسل سو منگالیں تاکہ محصول میں کمی ہو جائے بہتر ہے کہ دام پہلے ہی بھیجدیجئے۔ ورنہ کم از کم پانچ روپے فرمائش کے ہمراہ ضرور بھیجدیجئے۔ دو آنے منیا ڈر کے اور آپ کے بھیجے ہوئے روپے وصول دے جائیں گے۔

تاریخ اسلام [illegible]

[illegible] سال کی مکمل اسلامی تاریخ [illegible]

سن ہجری سے ایک سو سال پہلے سے اس تاریخ کو [illegible] کیا ہے۔ اس وقت ملک عرب کی اور دنیا کی جو حالت تھی اس کا صحیح اندازہ [illegible] بیان کر کے پھر ساری دنیا کی جہالت کا خاکہ کھینچا ہے اور مذہبی حالت بیان [illegible] آپ حضورؐ کی پیدائش سے انتقال تک کے تمام جزوی کلی واقعات صحت [illegible] بیان کئے ہیں جس میں کل غزوے جہاد وغیرہ چھوٹی بڑی تمام باتیں آگئی ہیں [illegible] مطہرات اور اولاد امجاد کا بیان کر کے چاروں خلفا کی خلافت کا پورا [illegible] فتوحات اسلامیہ کے ہیں پھر بنو امیہ کی خلافت کے تمام بادشاہوں [illegible] بادشاہت کے تمام واقعات بیان کئے ہیں۔ حکومت اسپین واندلس [illegible] تیمور خاندان۔ خلافت عباسیہ کا پورا بیان ہے۔ پھر خاندان آل عثمان [illegible] ہندوستان کی سلطنت اسلامیہ کے تمام تر تاریخی واقعات پھر اس سلطنت کا [illegible] انگریزوں کا داخلہ۔ ترکوں کی آجتک کی تمام کارگزاریاں۔ عرب کی آجتک کی [illegible] خاتمہ تا زمانہ شریف اور تا بیان حکومت مصطفےٰ کمال و سلطان ابن سعود [illegible] اس میں ہے۔ الغرض ابتدائے اسلام سے آج تک کے تمام اسلامی حالات [illegible] کا یہ مجموعہ ہے قیمت اسوقت صرف چار روپے مجلد کے ہیں یہ کاغذ [illegible] چھپائی دیدہ زیب۔ وزن مجلد کا سوا سیر ہے محصول تیرہ [illegible]

دین محمدی

جس طرح تفسیروں میں تفسیر ابن کثیر سب سے اعلیٰ تفسیر ہے اسی طرح علامہ امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی سینکڑوں تصنیفات ہیں یہ کتاب سب سے اعلیٰ ہے۔ اگر آپ دین خدا کو اسی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا تو آج ہی اس کتاب کو منگوا لیجئے اس میں اسلام کی کل مسائل کی عقلی دلیلیں ہیں اور ثابت کیا ہے کہ دین اسلام بالکل مطابق عقل ہے ایک ہزار صفحات ہیں۔ اصلی قیمت دس روپے ہے۔ لیکن اسوقت رعایتی قیمت صرف چھ روپے اس کا ترجمہ مولانا محمد صاحب مرحوم نے نہایت سلیس اور آسان اردو میں کیا ہے عبارت کی موزونیت کا یہ عالم ہے کہ گویا ایک مستقل تصنیف ہے طباعت کتابت ورکاغذ عمدہ قیمت مجلد کی چھ روپے بارہ آنے

خطبات محمدی

اللہ کے نبی کے خطبے اسکے آخری رسولؐ کے وعظ اسکے پیارے حبیب کے وہ کلمات جن سے پتھر پانی ہو گئے جن سے ہواؤں کے رخ بدل گئے وہ آجتک حدیث کی کتابوں میں پھیلے ہوئے تھے حضورؐ کے خطبے بطور خود کسی ایک کتاب میں جمع نہ تھے بحمد اللہ یہ نعمت حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کو نصیب ہوئی کہ آپ نے تقریباً تین سال میں ان پھیلے ہوئے خطبات محمدیہ کو جمع کیا اور بصورت کتاب انکا مرتب کر کے اس معجزۂ رسولؐ کو محفوظ کر لیا۔ تین جلدیں تیار ہو چکی ہیں پہلی جلد میں ۸۴ خطبے دوسری جلد میں ۲۴۵ خطبے اور تیسری جلد میں ۲۲۳ خطبے مع ترجمہ وشرح ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ لیکن اسوقت رعایتی قیمت بارہ آنے میں بھیجدیں گے۔ مجلد کے پندرہ آنے۔

امام شافعیؒ کی فقہ کی نایاب کتاب اردو زبان میں

آپ اس سے معلوم کر سکتے ہیں کہ یہ دونوں مذہب حنفی شافعی جو برحق کہلاتے ہیں اور دونوں کے ماننے والے بھی ہندوستان میں ہیں۔ ان میں کسقدر اختلاف ہے۔ نیز دونوں کے دلائل بھی آپ کے سامنے آسکتے ہیں۔ حنفیت کے غلبہ نے شافعیت پر چھا کر اسے گویا فنا کر دیا ہے یہ کتاب اہلحدیث کے مطبع انصاری دہلی کی چھپی ہوئی ہے ساٹھ صفحات کی ہے قیمت اصلی آٹھ آنے ہے لیکن ہم رعایتی قیمت صرف چار آنے پر بھیجدینگے نایاب ہے

تاریخ مکہ معظمہ

اس کتاب کے ۴۲۴ صفحات ہیں بیت اللہ [illegible] تاریخ یعنی مکہ معظمہ کے حالات حضرت [illegible] السلام سے لے کر موجودہ سلطان ابن سعود دام اقبالہ تک [illegible] اور دلچسپ موضوعات ہیں یہ کتاب چوتھی بار چھپی ہے قیمت [illegible]

تاریخ مدینہ منورہ

یہ ایک سو چوراسی صفحات کی کتاب ہے مفصل حال مسجد نبوی کا فوٹو۔ مدینہ [illegible] مکمل حال۔ مدینہ منورہ شہر کی پوری تاریخ اور تمدنی کیفیات۔ قیمت [illegible]

منگوانیکا پتہ } دفتر اخبار محمدی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم

ان لوگوں کو جو رسولؐ کے حکم کا خلاف کرنے والے ہیں بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہنا (قرآن مجید)

مسلک سنت پہ سالک چلا جا بے دھڑک ۔ جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور خلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ درد سلف غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہلحدیث سے بیجا بدظنی اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتاً فوقتاً مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

اخبار محمدی دہلی

یادگار خطیب ہند مولانا مولوی محمد حبیب صاحب مرحوم غفر لہٗ مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر۔ مولوی سید تقریظ احمد سہسوانی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے پیشگی
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خریدی وی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت "دفتر اخبار محمدی" کے پتہ پر ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

جلد ۱۸ ۔ دہلی ۱۱ ذی قعدہ سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق یکم دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء ۔ نمبر ۲۱

جماعت اہلحدیث

زینت اسلام ہے یہ قوم اصحاب خیار ۔ اہل حق اسکا لقب تاریخ میں ہے آشکار
پیکر ایمان شیدائے رسول نامدار ۔ بادۂ توحید سے سرشار اور تقویٰ شعار
عہد ماضی میں کیا اسلام کا جھنڈا بلند ۔ رکھتی ہے یہ عزم مستقل نہایت شاندار
برق خاطف خرمن تقلید کو حق میں گئی ۔ کر دیا پیراہن تقلید کو ہاں تار تار
قوم کے حق میں حیات نو رہا اسکا پیام ۔ کر دکھایا از سر نو جشن ملت کا سدھار
ہند میں کی اہلحدیث نے آس کی بنا ۔ قوم میں قائم کیا توحید و سنت کا وقار
اسوۂ حسنہ سے ملت کو شناسا کر دیا ۔ ہند میں یہی جماعت کا ہے تازہ شاہکار
نور سنت سے مسلمانوں کے دل روشن ہوئے ۔ شرک و بدعت کی فضا میں چھا گیا گرد و غبار
گلشن اسلام کچھ مدت سے تھا نذر خزاں ۔ بعد مدت کے پھر آئی ہے نسیم خوش گوار
راز اہل اللہ کا دامن نہ ہرگز چھوڑنا
گلشن سرداری یہی ہے باعث صد افتخار

از مولانا محمد داؤد راز صاحب ۔ دار العلوم حسینیہ شکراوہ

دنیا سے رسم شرک مٹا دیجئے

تعزیہ پرستی اور تعزیہ داری مسلمانوں کے لئے مذہبی اور اقتصادی لحاظ سے کس قدر تباہ کن ہے! ناواقف مسلمان بھائیوں کو اگر آپ یہ بات سمجھا دیں تو پھر نا ممکن ہے کہ وہ اس لعنت میں مبتلا ہو کر دین دنیا تباہ کریں۔ مولانا محمد صاحب کو خدائے تعالیٰ اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے کہ آپ نے مسلمانوں کی سب سے زیادہ غارتگر دین و دنیا رسم تعزیہ داری کے خلاف ایک چھوٹی سی کتاب بنام "صراط محمدی" تصنیف فرمائی۔ اور اس میں تعزیہ داری اور رسومات محرم کی پوری تحقیق کے ساتھ ہی ساتھ قرآن حدیث اور حنفی مذہب سے ان تمام کاموں کی تردید بھی کر دی جو ان دنوں میں عام طور پر سنی مسلمان کرتے ہیں حضرت امام حسینؓ کی سوانح عمری اور سچا شہادت نامہ بھی اس میں ہے۔ تین روپے سینکڑہ ہم سے منگوا کر غریب اور ناواقف مسلمانوں میں مفت تقسیم کر دیجئے نہ سہی سو پچاس، دو چار بھی ہدایت پا گئے تو خدا آپ کو قیامت کے دن اپنے مجاہد بندوں میں شمار کرے گا پس آپ کی محنت اور قیمت ٹھکانے لگ گئی قیمت فی صد ایک آنہ۔ ایک روپے کے پچیس + **ریحان محمدی** اس کتاب میں ماہ محرم کے مسائل و فضائل ہیں اور تاریخ تعزیہ و تردید تعزیہ ہے، ساتھ ہی حضرت امام ابو حنیفہؒ کے ارشادات اور موجودہ علمائے حنفیہ کا تعزیہ کی تردید میں فتویٰ بھی ہے تقسیم کرنے والے حضرات کو ایک روپیہ آٹھ آنے سینکڑہ کے حساب سے بھیج دیئے جائیں گے

پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

عالمِ اسلامی

نئی دہلی سے اورینٹ پریس آف انڈیا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ۱۰ نومبر کو ایک پریس کمیونکے میں عازمین حج سے کہا گیا تھا کہ وہ تا اطلاع ثانی اپنے گھروں سے بمبئی و کراچی کو روانہ نہ ہوں اب ان کی اطلاع کے لیے اعلان کیا جاتا ہے کہ نومبر کے آخری اور دسمبر کے پہلے ہفتے میں بمبئی سے مزید جہازوں کی روانگی کا انتظام ہو گیا ہے لہٰذا عازمین حج کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ۲۸ نومبر تک بمبئی پہنچ جائیں۔ حاجیوں کا ایک جہاز دسمبر کے پہلے ہفتے میں کراچی سے جدہ کو روانہ ہوگا، جو عازمین حج اس جہاز سے جانا چاہیں انہیں زیادہ سے زیادہ ۴ دسمبر تک کراچی پہونچ جانا چاہئے۔ ان جہازوں سے سفر کا قصد کرنے والے عازمین حج کو بمبئی و کراچی میں ۵ دن قیام کرنے کے لئے تیار ہو کر آنا چاہئے۔ اگر مزید جہازوں کا روانہ کرنا ضروری ہوا تو آگے چل کر اور جہاز چھوڑنے کے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں ●

نئی دہلی سے بعد کے ایک سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ مزید چار ہزار عازمین حج کے لئے جہازوں کا انتظام ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے ساڑھے ۸ ہزار حاجیوں کے لئے جہازوں کا انتظام کیا گیا تھا جن میں سے ۵ ہزار جا چکے ہیں یا جنہوں نے ٹکٹیں بُک کر لی ہیں پھر ۲ ہزار ایسے ہیں جو بندرگاہوں میں انتظار کر رہے ہیں بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو عازمین حج ۲۸ نومبر تک بمبئی اور ۴ دسمبر تک کراچی پہونچنے والے تھے ان میں سے جو عازمین حج اپنے گھروں سے روانہ نہ ہوئے ہوں وہ اس وقت تک اپنے گھروں سے روانہ نہ ہوں جب تک کہ یہ اعلان نہ کر دیا جائے کہ انہیں جگہ مل سکتی ہے جن مزید جہازوں کا انتظام ہوا ہے ان کے لئے ۱۰ دسمبر تک بندرگاہوں میں پہونچنا ضروری ہے ●

لندن۔ اخبار ڈیلی مرر نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ پریذیڈنٹ عصمت انونو عنقریب برلن تشریف لیجا رہے ہیں۔ دو ہفتے ہوئے کہ صدر اعظم عصمت انونو نے پبلک طور پر اعلان کیا تھا کہ اگر ان سے درخواست کی جائے تو وہ فریقین جنگ کے درمیان صلح کرانے کے لئے تیار ہیں۔ اگر ڈیلی مرر کی یہ رپورٹ صحیح ہے تو ان کے عزم برلن کے تین مقاصد ہو سکتے ہیں:- (۱) پریذیڈنٹ انونو صلح کے بارے میں جرمنی کی شرائط صلح معلوم کریں گے۔ (۲) ڈانیال کانفرنس کے ایجنڈا کے متعلق ہٹلر سے بات چیت کریں گے، یہ کانفرنس ہفتہ کے اختتام پر ہونے والی ہے (۳) ہٹلر کسی ملک پر حملہ کرنے سے قبل اس کے نمائندے کو بلایا کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ پریذیڈنٹ کی دعوت بھی اس سلسلہ میں ہو، شاید اس میٹنگ کے اندر ہٹلر ان پر درہ دانیال کو جرمن فوجوں کے لیے کھولنے پر زور دے۔

پریذیڈنٹ انونو کے برلن جانے کی خبر کے ساتھ ہی ساتھ ابھی ابھی یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ ترکی کے وزیر اعظم ڈاکٹر رفیق سیدام برلن کے راستہ میں ہیں۔ یہ اطلاع اسٹاک ہالم کے ایک اخبار کے برلنوی نامہ نگار نے دی ہے ●

استنبول سے دشتی نیوز ایجنسی کو خبر ملی ہے کہ بحر اسود میں ترکی دو جہاز کسی نامعلوم آبدوز نے ڈبو دیئے ان میں سے ایک جہاز استنبول سے بلغاریہ جا رہا تھا اور دوسرا برگوس سے استنبول جا رہا تھا۔ کولمبیا براڈ کاسٹنگ کمپنی کے نامہ نگار نے انقرہ ریڈیو پر اطلاع کیا ہے کہ آج ترکی بحری علاقوں میں روس کی چند متحرک سرنگیں بہہ کر آگئیں جو روسیوں نے بحر اسود کے جنوب میں مشرقی ساحل کے قریب ڈال رکھی ہیں ان سے ٹکرا کر ترکی کی ایک مچھلیاں پکڑنے والی کشتی غرق ہو گئی تیرہ مسافروں میں سے دس کو بچا لیا گیا۔ کیوبائی شیف کے ترک سفیر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس ضمن میں روسی حکومت کے سامنے احتجاج کرے ●

استنبول معلوم ہوا ہے کہ ترکی وزیر اعظم پارلیمنٹ کے سامنے ایک قرارداد پیش کر کے جنگی اور فوجی ضروریات کے لئے ۵۲۴ ملین ترکی لیرہ کا مطالبہ کریں گے اور اس سلسلے میں پارلیمنٹ میں ایک بیان بھی دیں گے، اس رقم میں سے نصف ڈیفنس سپلائی پر خرچ کی جائے گی اور نصف رقم کو یورپین ترکی کے فوجی علاقوں پر صرف کیا جائے گا، اس کے ساتھ اس ضرورت کا بھی اظہار کیا جائے گا کہ ترکی کو بار برداری کے لئے چھوٹے جہازوں کی ضرورت ہے اس وقت بحر اسود کی بندرگاہوں کو جو پٹرول فراہم کیا جا رہا ہے ان کے لئے موجودہ جہاز کافی نہیں ہیں بڑے جہازوں کو اس مقصد کے لیے اب تک استعمال نہیں کیا گیا ہے ●

انگورہ۔ ترک پارلیمنٹ میں نائب وزیر جنگ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ گذشتہ ۱۶ ماہ میں ٹرکش گورنمنٹ نے جو طیارے مہیا کئے ہیں ان کی مجموعی قیمت ۳۰ ملین پونڈ ادا کی گئی ہے (ایک ملین ۱۰ لاکھ پونڈ کا ہوتا ہے)۔ ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ اگر موجودہ ہولناک جنگ ترکی کے لئے خطرات پیدا نہ کرتی تو ترکی کارخانوں کو اس قدر وسعت دی جاتی کہ دس سال کے اندر اندر وہ غیر ملکی خصوصیات ترکی کو مستغنی کر دیتے۔ حکومت اس مسئلے سے غافل نہیں ہے اور اب بھی مزید جنگی کارخانوں کا اہتمام و انصرام ہو رہا ہے آپ نے مزید فرمایا کہ ۶ ملین پونڈ آئندہ ۲ ماہ کے طیاروں پر صرف کئے جائیں گے اور یہ سلسلہ اس طرح قائم رہے گا۔ آپ نے امید ظاہر کی ہے کہ نئے ٹیکسوں سے جو رقم مہیا ہوگی وہ معمولی رقم نہیں ہوگی اور حکومت اسے جنگی ضروریات پر صرف کرے گی۔

انگورہ۔ ترک حکومت کے سائنسدان اور انجینیر اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی ایسا آتشیں مواد ایجاد کیا جائے جو زمین میں سینکڑوں کوس تک پیوست کر دیا جائے اور جب ضرورت پڑے تو اس میں آگ لگا دی جائے اس طرح اگر دشمن ترک قلمرو میں داخل ہو جائے تو زمین میں آگ لگا کر اس کی فوج اور جملہ سر و سامان کو بھسم کر دیا جائے اس ایجاد کا قابل غور پہلو یہ ہے کہ دشمن کو کسی ذریعے سے یہ پتہ نہ لگنے پائے کہ سرحد کے فلاں رقبہ میں آتشیں گیس پیوست کی گئی ہے یہ معلوم ہوا ہے کہ

خطبہ صدارت!

(از مولوی عبدالسلام بستوی غفرلہ)

مولوی صاحب نے اس صدارتی خطبہ کو انجمن اصلاح البیان کے سالانہ جلسہ کی نظر بیاں پڑھا تھا ناظرین محمدی کی دلچسپی کے لئے اخبار میں قسط وار شائع کیا جائے گا۔ ایڈیٹر +

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

عزیزان ملت و برادران اسلام! یہ عالم زمین سے آسمان تک خدائی علم کا مدرسہ ہے۔ اس کے سب سے پہلے مدرس و معلم حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام تھے جنہوں نے حرفت، صنعت، تجارت و زراعت اور دیگر علوم و فنون کی بنا ڈالی۔ ان کے بعد حضرت ادریس علیہ السلام تشریف لائے اور فن کتابت و تحریر کو رواج دیا۔ اب حضرت نوح علیہ السلام نے تشریف لا کر علم شریعت حلال و حرام کی تعلیم دی شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا یعنی تمہارے لئے وہی شریعت کی باتیں جاری کی ہیں جو کہ حضرت نوح ؑ کو تعلیم فرمائی گئی تھیں۔ اور انہوں نے علم صنعت (دستکاری) سے نجاری (بڑھئی) کا کام کیا جس کے ذریعہ طوفان سے نجات پائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو علم معرفت (پہچان) عطا کیا گیا اور لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ کا نعرہ لگاتے ہوئے فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ سے غالب آئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو تعبیر خواب کا معلم و مدرس بنایا گیا جس سے مسند وزارت پر عزیز مصر کی جگہ صدر نشین ہو کر ملک مصر کے مالک و مختار ہوئے یعنی اس علم کی بدولت غلامی سے نجات پا کر شاہی حاصل کی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم منطق الطیر (پرندوں کی بولی) عطا کیا گیا جس سے آپ ملکہ بلقیس کے تخت و تاج کے بھی مالک ہو گئے۔

بہر کیف تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اس عالم میں مبلغ و معلم و مدرس بنایا گیا۔ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور سارے جہان کے معلم ہیں، اس لئے کہ کبھی مکہ کی وادیوں (میدانوں) اور کبھی پہاڑ کی گھاٹیوں میں تعلیم دیتے ہوئے نظر آتے ہیں، اور کبھی مدینہ منورہ میں اصحاب صفہ کو درس دینے میں مصروف ہیں۔ مگر باوجود اس کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو زیادتی علم کے لئے دعا کی تعلیم دی وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا کہو اے میرے رب مجھے علم زیادہ عطا فرما۔ نیز فرمایا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ عالم اور غیر عالم دونوں برابر نہیں ہیں اس کو عقل والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ علم ہی ایک ایسا جادو ہے کہ امیر، غریب اور بادشاہ سب کو اپنا محکوم و گرویدہ بنا لیتا ہے، بادشاہ بھی اس کے آگے گردن جھکائے رہتا ہے جس کو علم کی دولت مل گئی اس کو دنیا و ما فیہا کی نعمت لا زوال حاصل ہو گئی۔ کیونکہ مال و دولت کے سب دشمن ہیں لیکن علم کا دشمن کوئی نہیں مال خرچ کرنے سے کم یا ختم ہو جاتا ہے مگر اس کو جتنا ہی زیادہ خرچ کیا جائے اتنا ہی اور بڑھتا چلا جاتا ہے ؎

یہ زر نہیں کہ چور چرالے اسے کبھی
یہ سر نہیں کہ تیغ اڑا لے اسے کبھی
یہ گھر نہیں کہ سیل بہا دے اسے کبھی
اخگر نہیں کہ آگ بجھا دے اسے کبھی
زینت کریمہ کی ہے کرشمہ وجیہہ کا
زیور سفیہ کا ہے تو خلہ فقیہہ کا

آپ کو معلوم نہیں کہ انسان کی آفرینش مَاءٍ مَّهِينٍ سے ہوئی ہے، انسان ہی کیا بلکہ سارے حیوان اسی مُتکوّن (ذلیل پانی) سے ہوئے ہیں

پھر حیوان و انسان میں تمیز کیا ہے؛ اس کا جواب دیتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

اَلنَّاسُ مِنْ جِهَةِ التِّمْثَالِ أَكْفَاءُ
أَبُوهُمُ آدَمُ وَالْأُمُّ حَوَّاءُ

آدمی صورت کے اعتبار سے سب برابر ہیں کیونکہ ان کے باپ آدم اور ماں حوا ہیں۔

فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَصْلِهِمْ شَرَفٌ
يُفَاخِرُونَ بِهِ فَالطِّينُ وَالْمَاءُ

اگر ان میں شرافت بلند فخر مفاخرۃ نہیں ہے تو مٹی و پانی ہی رہ جاتا ہے۔

لَا فَضْلَ إِلَّا لِأَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّهُمُ
عَلَى الْهُدَىٰ لِمَنِ اسْتَهْدَىٰ أَدِلَّاءُ

کسی کو کچھ فضیلت نہیں ہے، فضیلت تو صرف عالم ہی کو ہے کہ گمراہوں کے ہادی و پیشوا ہیں۔

فَفُزْ بِعِلْمٍ وَلَا تَبْتَغِي لَهُ بَدَلًا
فَالنَّاسُ مَوْتَىٰ وَأَهْلُ الْعِلْمِ أَحْيَاءُ

علم کو جاری رکھو، اور اس کے علاوہ کچھ تلاش مت کرو، کیونکہ اور لوگ مردے ہیں اور علم زندہ ہے +

میرے عزیز طالب علمو! یہ علم کی تعریف ہے مگر جس علم کے آپ متحمل ہوئے ہیں وہ سب علموں سے اعلیٰ و ارفع ہے، کیونکہ یہ انبیاء علیہم السلام کا علم ہے جو سب سے اشرف ہیں، اور سب علموں کے موجد انسان ہیں لیکن اس علم کا موجد اللہ تعالیٰ ہے جس کو نبیوں کے ذریعہ ہم تک پہونچایا إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) یعنی علماء انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے روپے پیسے کو ورثے میں نہیں چھوڑا بلکہ صرف علم کو چھوڑا ہے جس نے اس کو حاصل کر لیا ہے بہت ہی بڑے حصے کو لے لیا ہے۔

اس علم کے عالم کے لئے خدا کی تمام مخلوق حتیٰ کہ مچھلیاں بھی پانی میں دعا کرتی ہیں بعض مرسل روایتوں میں ہے کہ اس علم کے طالب اور نبیوں کے درمیان صرف ایک درجہ کا فرق ہے۔ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ

الاسلام فیبقی [illegible] درجۃ واحدۃ فی الجنۃ (الدارمی) کنز العمال میں عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْزَنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّہَدَاءِ فَیَرْجَحُ مِدَادُ الْعُلَمَاءِ عَلٰی دَمِ الشُّہَدَاءِ قیامت کے دن عالم کے تحریر مسائل کی سیاہی اور شہید کے بدن کا خون مقابلہ میں رکھ کر تولا جائے گا تو عالم کی سیاہی بھاری ہوگی۔ کیونکہ شہید اپنا خون بہا کر زمین کو سرخ کر کے چلا گیا اور عالم نے اپنی سیاہی سے ایک جہان کو روشن کیا۔ شہید تنہا جنت میں جائیگا اور عالم خود بھی جنت میں جائے گا اور اپنے ساتھ ہزاروں کو لے جائے گا۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ہزار گونہ زیادہ ہے۔ فرمایا فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ (ابن ماجہ ترمذی) اور فرمایا فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ اور آپ ہی جیسے حضرات کے لئے نبی اکرم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشین گوئی کے طور پر فرما گئے ہیں یَحْمِلُ ھٰذَا الْعِلْمَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُہٗ یَنْفُوْنَ عَنْہُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاْوِیْلَ الْجَاھِلِیْنَ (مشکوٰۃ بیہقی) یعنی اس علم کو ہر پچھلے لوگوں میں سے وہ لوگ اٹھائیں اور حاصل کریں گے جو صالح وعادل ہوں گے، وہ غلو اور حد سے تجاوز کرنے والوں کی تحریف کو اور باطل پرستوں کی دروغ گوئی کو اور جاہلوں کی تاویل کو دور کریں گے۔ اس علم سے علم دینی مراد ہے۔ جو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

غالین سے بدعتی مراد ہیں جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی مرادی سے تجاوز کر کے اپنی طرف سے بدعت کو پیدا کرتے ہیں۔ انتحال کے معنی ہیں کہ دوسرے کے شعر یا قول کو اپنی طرف منسوب کرنا۔ یعنی دوسرے کے کلام کو اپنا کلام ہونے کا دعویٰ کرے کہ یہ میرا کلام ہے اور حقیقتاً اس کا کلام نہیں ہے اس سے کذب اور دروغگوئی کی طرف اشارہ ہے، یعنی وہ موضوع من گھڑت روایتیں گھڑیں گے حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ علمائے عاملین کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو بدعت ظلمت کو قرآن وحدیث کے نور سے دور کرے گی اور جھوٹے لوگوں کی من گھڑت روایات کو چھانٹ دے گی۔ اور جاہلوں، احمقوں کی تاویلات کو دفع کر کے دور پھینک دے گی۔

چنانچہ ہر زمانے میں ہمیشہ ایسے لوگ ہوئے ہیں بلکہ قیامت تک رہیں گے۔ نبی اکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَا یَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ (بخاری ومسلم) یعنی ہمیشہ ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم ودائم رہے گی۔ کوئی خاذل ومخالف اُن کو نقصان نہیں پہونچا سکتا حتی کہ قیامت تک وہ اسی امر پر باقی وقائم رہیں گے اور ترمذی کی روایت میں یوں ہے لَا یَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ قَالَ ابْنُ الْمَدِیْنِیْ ھُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ یعنی ہمیشہ ایک گروہ اس امت کا منصور ومظفر رہے گا جو شخص ان کو بے یار ومددگار چھوڑ دے گا، وہ ان کو کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتا، یہاں تک کہ قیامت آجائے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ امام ابن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس جماعت سے اصحاب الحدیث (حدیث والے) مراد ہیں۔

یہ آپ کے لئے بشارت عظمیٰ اور نعمت کبریٰ ہے۔ اسلام کے فرقوں میں سے کسی کو یہ شرف حاصل نہیں کہ اس کی توثیق وتعدیل سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہو سوائے اس جماعت کے کہ اس گروہ کی حضور نے خود توثیق فرمائی ہے۔ حاصل آپ ہی حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] اور خلفاء ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں [illegible] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنْ خُلَفَاءُکَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ یَرْوُوْنَ اَحَادِیْثِیْ وَسُنَّتِیْ وَیُعَلِّمُوْنَھَا النَّاسَ (شرف اصحاب الحدیث للخطیب البغدادی صفحہ ۳۱) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور دعا کرنے لگے کہ خدایا ۔ میرے جانشینوں پر رحم فرما ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے خلفا کون ہیں؟ فرمایا میرے خلفاء وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں اور سنتوں کو روایت کریں گے اور لوگوں کو سکھائیں گے۔ اور آپ ہی جیسے لوگوں کے لئے آپ نے یہ دعا بھی دی ہے نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَہٗ حَتّٰی یُبَلِّغَہٗ (الحدیث) (بخاری) یعنی اللہ تعالیٰ تر وتازہ رکھے اس شخص کو جو ہماری حدیثیں سنے اور انہیں یاد کرے جس طرح سنا اسی طرح دوسروں کو پہونچا دے۔ اور آپ ہی کے متعلق فرمایا ہے اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ اَلَّذِیْنَ یُحْیُوْنَ سُنَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَالَ عَبْدَانُ ھُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ الْاَوَائِلُ (شرف اصحاب الحدیث صفحہ ۲۳) یعنی تحقیق اسلام شروع ہوا غربت سے اور عنقریب وہ غربت میں لوٹ جائے گا پس غرباء کو خوشخبری ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غرباء کون ہیں؟ فرمایا وہ ہیں جو میری سنتوں کو میرے بعد زندہ رکھیں گے۔ اور عبدان راوی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد متقدمین اہل حدیث ہیں جن کو اصحاب حدیث بھی کہتے ہیں ✦ (باقی)

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس اور انجمنہائے اہل حدیث

(از حضرت مولانا عبدالوکیل صاحب خطیب معتمد آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی)

دنیا میں انقلاب و تغیر کھلا امر ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں حالت اتار چڑھاؤ پر رہتی ہے۔ مختلف ہواؤں کے جھونکوں سے دوچار ہوتی ہے کبھی بڑھتی ہے اور کبھی پستی و تنزل کی طرف جاتی ہے۔ دنیا فانی ہے۔ دینی حالت بھی دنیا کی حالت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی، مذہبی وارفتگی رکھنے والے بھی اس اتار چڑھاؤ کے شکار ہے۔ اسی لئے علما ورثۃ الانبیاء قرار دیئے گئے تاکہ وہ تبلیغ و اصلاح کے ذریعہ جماعت مسلمہ کو اس سیلاب سے روک کر عالم ناپائیدار میں ہوشیار رکھ کر عالم پائیدار کا سبق دیتے رہیں۔ اور اس بے مروت مقام سے دل نہ لگنے پائے جس قوت و قوم نے اس دنیائے فانی سے دل لگایا وہ جلد ہی ذلت و خواری اور گرم و سرد کی مستحق ہوئی اور جس نے سنبھل کر قدم رکھا، اور دنیا میں اپنی اصلیت و حقیقت سے غفلت نہ کی وہ باعزت و بامراد رہی اور پھر جوں ہی قدم لغزش رونما ہوا، پھر اسی بادِ سموم کے جھونکوں اور تھپیڑوں نے خبر لینی شروع کی، اگر جلدی سنبھلا فبہا ورنہ بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔

ہم علمائے دین سلف صالحین کے لیے دست بدعا ہیں جنہوں نے سرکشن راہ پر چل کر امت مسلمہ کی خدمت کی اور مختلف اداروں و شعبوں کے ذریعہ جماعت میں نظام و عمل کی روح پھونکی "آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس" بھی انہیں میں سے ایک ہے۔ ایک مدت بعد یہ شعبہ بھی دنیا کے اثرات سمومی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ انحطاط و تنزل ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام اسی کے حصے میں آچکا ہے، مگر کچھ علمائے امت نے سال رواں میں شہر آرہ میں سالانہ جلسہ کی صورت میں جمع ہو کر اپنے قیمتی وقت و ضروریات کو چھوڑ کر جماعت حقہ امت مسلمہ کی بیماری کے اسباب پر بحث و تحقیق کے بعد یہ طے کیا کہ تمام جماعت اہل حدیث کو باہم متعلق کرنے کے لئے ہر مقام کی جماعت و انجمن کو "مرکز" سے ملحق کیا جائے۔ چنانچہ اس پر عمل شروع ہوا مبارک ہیں وہ حضرات جنہوں نے اپنے بیدار مغز ہمدردان جماعت کی اس تجویز پر لبیک کہا، اور عملی قدم اٹھا کر مذہبی فرائض کا احساس کیا خدا اُن کے کام و حرکت میں برکت دے (آمین)

ضرورت ہے کہ اس سلسلہ کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے۔ اپنے ذاتی اور نفسانی جذبات اور فوائد کو بالائے طاق رکھ کر ایثار و حمیت سے کام لیا جائے۔ علمائے امت و زعمائے جماعت اپنے خداداد اثر و رسوخ سے خدائی کام کریں تاکہ اس اثر و رسوخ میں برکت و پائیداری حاصل ہو ورنہ دارین کی رسوائی کا خطرہ ہے۔

"آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس" بذات خود کوئی چیز نہیں، بلکہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے، الفاظ کا مفہوم ضرور ہوتا ہے۔ اس کا مفہوم یہی ہوسکتا ہے کہ افراد جماعت کا مجموعہ۔ یہ مجموعہ اور تکتہ جب ہی ہوسکتا ہے جب کہ افراد جماعت یکدل و ہم خیال پیدا کریں، جو اسلام کا اصل مقصد ہے۔ جب افراد جماعت اس کے ساتھ منسلک ہونے میں غفلت سے کام لیں تو یہ ان کا قصور ہے جو نہ صرف ان کی ذات کو مضرت، بلکہ تمام جماعت کے لئے ضرب کاری ہے۔ جماعت کی اس بے نیازی و لاپرواہی کے باوجود یہ کانفرنس اپنے فرائض سے غافل نہیں۔ افراد جماعت خواہ کسی صوبہ کے باشندہ ہوں، حتی الوسع مدد دینے میں نہ دریغ کیا اور نہ ارادہ ہے تو پھر ایسے ادارہ سے بے نیازی کہاں تک روا ہوسکتی ہے، اور کہاں تک قابل تحسین!

بس اپنے اوپر اور جماعت کے اوپر رحم کیجئے، اور تعاون سے کام لیجئے۔ اہل دہلی کا دست سخا اور مذہبی امور میں خدمات و امداد مسلم ہے اگر کانفرنس اس مقامی جماعت ہی سے اپیل کرے اور وہ تمام ضروریات کی کفیل ہو جائے تو یہ کوئی ناممکن نہیں لیکن اسلامی تعلیم کے منافی ہوگا، کیونکہ ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کے مسلمان باہم ایک ہیں، لہٰذا تعاون و باہمی امداد ضروری ہے۔ اسی لئے سالانہ فی کس چار آنے کی حقیر رقم مقرر کرکے آپس میں ایک کو دوسرے کا ہمدرد اور کار خیر میں شریک کرانے کی تجویز آرہ کے سالانہ جلسہ میں پاس کی گئی۔

یہ رقم (آمدنی) کسی خاص مقام کے لئے نہ ہوگی بلکہ حسب ضرورت جہاں بھی موقعہ ہو، شرعی اصول پر خرچ ہوگی۔ اگر آپ کے چار آنے سے کسی مقام کی مشکل حل ہو رہی ہو، تو آپ کو نا گوار ہوگا؟ نہیں ہرگز نہیں! لہٰذا تعاون اور کار خیر میں تامل کے کیا معنی؟ آپ خود اور اپنے مقام کے رسر آوردہ حضرات کو آمادہ کریں کہ جلد اپنی جماعت کی تعداد اور حالات سے صدر دفتر کو مطلع کرکے جماعت پر احسان کریں۔

اس ابتدائی تعمیری کام میں جب "امت" دعمل ہوا اور وقت گذرے تو بتائیے اصل مقصد پر عمل کا وقت کب آئے گا؟ اور جماعت کو خوشحالی اور باطمینان دینی فروغ میں دیکھنے کا زمانہ کب ہوگا؟ دنیا فانی، عمر فانی، سب فانی ہے۔ جو کچھ کرنا ہے جلد کر لیجئے، تاکہ انجام کامیاب ہو اور ہم صحیح معنی میں مسلمان کہلائیں اور اسلام پر مرسکیں۔ بعض مخلص و ہمدردان جماعت کی طلب اور فرمائش پر رسید زرنک بھیجی جا چکی ہے سرگرمی سے کامیاب بنائیں۔ دیگر حضرات کام کرنے والوں کی مدد کریں، خدا سب کی مدد کرے۔ آمین۔!

فقط۔ والسلام! "عبدالوکیل دہلی"

الانتہائی الاستواء کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہے ترجمہ مولانا بدیع الزماں صاحب اور حاشیہ پر نقل رضائی مجلد صفحات ۵۰۰ کاغذ اعلیٰ قیمت تین روپیہ۔ پتہ: دفتر اخبار محمدی دہلی

صدقۂ فطر کا شرعی حکم

گذشتہ نمبروں میں آپ صوم رمضان کی مختلف فلاحی کی تین اقساط ملاحظہ فرما چکے ہیں اسی مضمون کی یہ چوتھی قسط ہے ✦ ایڈیٹر ✦

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایمان کی کمزوری جہاد سے رفع ہو جاتی ہے اور نماز کی غلطی سجدۂ سہو سے۔ اور روزے دار کے روزے کی کمزوری صدقۂ فطر سے۔ آیہ کریمہ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ سے ثابت ہے یعنی بے شک ان لوگوں نے فلاح پائی جو زکوٰۃ دے کر پاک ہو گئے۔ اور جنہوں نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پنجگانہ وغیرہ پڑھتے رہے۔ مطلب یہ کہ پاک ہوا انسان کفر و گناہ سے اور اپنے رب کا نام یاد کیا دل و زبان سے پھر پانچوں وقت کی نماز پڑھی۔

جامع البیان میں ہے کہ بعض سلف کا یہ قول ہے کہ اس سے مراد صدقۂ عید الفطر، اور دوگانہ نماز عید کا ہے۔ چنانچہ علامہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے، کہ اس آیہ کریمہ سے مراد صدقۂ فطر اور عید کی نماز ہے کیونکہ اہل مدینہ صدقۂ فطر اور پانی پلانے کو سب سے اچھا صدقہ سمجھتے تھے۔ پس یہ جو عام طور سے مشہور ہے کہ صدقۂ فطر صاحب نصاب ہی پر واجب ہے، بالکل غلط ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ ہر متوسط الحال جو دے سکتا ہے وہ ادا کرے، اور بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ صدقۂ فطر ادا کرنے کے بعد عید کی نماز کے لئے گھر سے باہر نکلے مگر اللہ رے جرأت! جو دل میں آتا ہے بلا دلیل لوگ لکھ دیتے ہیں ✦

مقدار صدقۂ فطر

صدقۂ فطر کی بابت حدیثوں میں اربعہ مُدات اور صاع کا لفظ آیا ہے۔ مُد عربی میں لپ کو کہتے ہیں (اور قبضہ مٹھی کو) اور مُد ایک پیمانہ بھی ہے پس چار مُد کا ایک صاع ہوتا ہے۔ اور صاع عرب میں دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک حجازی کہلاتا ہے جس کا وزن ۲۰۰ تولہ کا ہے اور دوسرا عراقی صاع ہے جس کا وزن ۲۰۰ تولہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو بعض علماء نے پونے ۳ سیر لکھا ہے، اور بعض نے ۲ ½ چھٹانک کم ۳ سیر ۸۰ تولہ کے سیر کے حساب سے لکھا ہے۔ بہرحال احادیث نبی صلعم سے از قسم غلہ، جو، آٹا، چاول، گیہوں، کھجور، پنیر، کشمش اور منقیٰ وغیرہ ایک صاع دینے کا حکم ہے۔ اور دوسری جگہ گیہوں کے واسطے نصف صاع کا بھی حکم ہے۔ مگر مجھے یاد ہے کہ آخر میں ثمناً بھی ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ گیہوں از روئے قیمت کے نصف صاع مناسب ہیں دیگر اشیاء ایک صاع کے۔ اب اگر ہم عقل سلیم سے غور کریں تو یہ امر مسلّم الثبوت ہے کہ گیہوں عرب میں اول تو کمیاب تھے اور آج کل بھی بمقابلہ ہمارے یہاں کے گراں تر۔ اور کھجور وغیرہ ہمارے یہاں سے ارزاں تر۔ پس جب کہ ہمارے یہاں گیہوں سستے ہیں تو وہ نصف صاع کیوں دیئے جائیں؟ بلکہ پورا ایک صاع دینا چاہئے، جیسا کہ سیدنا حضرت عمرؓ دیا کرتے تھے۔

پس یہ فعل کہ جس میں کچھ زیادہ خرچ ہو حضرت عمرؓ کا ترک کر دیا۔ اور بیس تراویح جس میں کچھ خرچ نہیں رسمی اٹھنا بیٹھنا دکھا کر اختیار فرما لیا گیا اور بڑی شد و مد سے ثابت کیا جا رہا ہے، اور ہاں اگر آپ ایسے ہی عامل بالحدیث ہیں اور نفس حکم حدیث کا بشرط شئی کے مرتبہ میں من حیث ھُوَ ھُوَ کے لحاظ سے مانتے ہیں تو براہ کرم کشمش و پنیر کیوں ایک صاع نہیں دیتے؟ البتہ جو ہمارے بعض بھائی ادسط حالت سے بھی اپنی حالت گری ہوئی رکھتے ہیں وہ نصف صاع گیہوں فطرہ دیں تو مضائقہ نہیں۔ ان کے واسطے گیہوں ایسے ہیں جیسے اہل عرب کے واسطے۔ اب رہے غریب محتاج مسکین سو اُن کا روزہ تو روزے کے روز مقبول ہو جاتا ہے۔ مگر ہم لوگوں کا روزہ جب تک فطرہ نہ دیں زمین آسمان کے درمیان معلق رہتا ہے۔ جو حضرات کہتے ہیں کہ عید کے بعد فطرہ شام تک ادا کیا جا سکتا ہے وہ شرع سے ثابت نہیں ہے مطلق ہے البتہ مطلق صدقہ مقصود ہو سکتا ہے۔

ایسے ہی بعض حضرات اپنے اغراض کے ماتحت اشتہارات دیتے ہیں کہ صدقہ کی قیمت بھی دی جائے تو عنایت ہوگی۔ یہ بھی کہیں حدیث شریف اور اقوال صحابہؓ سے ثابت نہیں کہ قیمت دی گئی ہو، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اتنا صدقہ کا غلہ وغیرہ آتا تھا کہ حضرت ابوہریرہؓ نگران مقرر فرمائے جاتے تھے (بخاری) حالانکہ اس زمانہ میں بھی حاجت مند لوگ بہت تھے۔ اور پھر کیا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کو دینار و درہم صدقۂ فطر کے بدلے میں نہیں دے سکتے تھے؟ البتہ فطرہ لینے والے کو اختیار ہے کہ وہ بازار میں رکھ کر خود فروخت کر دے اور اپنے حسب منشاء جو چیز چاہے خرید لے۔

اور پھر غضب تو دیکھئے کہ لوگ قربانی کی قیمت کو بھی طلب کرتے ہیں اور جھوٹے حوالے دیتے ہیں حالانکہ ذبیحہ کا جب تک خون نہ بہایا جائے قربانی نہیں ہو سکتی۔ ہاں کھال وغیرہ کی قیمت بیچ کر دی جا سکتی ہے، یہ ثابت ہے۔

عید کی نماز

عید کی نماز جنگل میں پڑھنا مسنون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنے عصا وغیرہ کا سترہ سامنے گاڑ کر بلا منبر کے عید البقرہ و عید کی نماز پڑھاتے تھے، پھر خطبہ دیتے تھے۔ یہی فعل خلفاء اور صحابۂ کرام کا رہا۔ مسٹر مروان کے زمانہ سے عیدگاہ اور منبر کا رواج ہوا ہے۔ عید الفطر کی نماز کا وقت دو نیزے آفتاب بلند ہونے کے بعد سے اور عید الضحیٰ کا ایک نیزہ بلند ہونے کے بعد سے زوال تک ہے عید الفطر میں طاق کھجور کھا کر جائے اور عید الضحیٰ میں نماز کے بعد آ کر کھائے ✦

(باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — والحمد للہ رب العالمین — والسلام علی سید المرسلین

خطبات محمدی جلد چہارم کے مضامین کی مختصر فہرست

تمت

خطبات محمدی جلد چہارم کے عنوان اور تعداد وشمار خطبات نبویہ در ہر خطبہ

تمت

فتاوے

(۱)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ مدخول بہا حبلی کو تین مجلس میں تین کاغذ پر تین گھنٹے میں تین طلاقیں تحریر کردیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اس قسم کی تین طلاقیں تین ہوں گی یا ایک۔ اگر اول ہو تو سنی یا بدعی، اور صورت مسئولہ میں غیر حبلی ہو تو کیا حکم ہوگا؟ اور حبلی کا طریقہ طلاق کیا ہوگا؟ بینوا بالاحادیث والقرآن وتوجروا عند الرحمٰن۔ المستفتی

مولوی طریق اللہ لال گولا ضلع مرشد آباد

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں حکم فرمان باری تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان۔ الی قولہ تعالیٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (الآیہ) تین واقع ہوگئیں۔ رہا سنی بدعی کا سوال سو جامع ترمذی کے باب ماجاء فی الطلاق السنۃ میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے حیض میں طلاق دینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو فرمایا مرہ فلیراجعها ثم لیطلقها طاهرا او حاملا۔ خلاصہ یہ کہ سنی یہ کہ حالت طہر یا حمل میں طلاق دے۔ یہ بھی ہے کہ اس طہر میں جماع نہ کیا ہو۔ اس کے آگے ترمذی میں ہے کہ بعض اہل علم نے اس کو بھی سنی کہا ہے بعض نے الگ الگ طہروں کی قید لگائی ہے۔ اور حبلی کے لئے کوئی نئی صورت نہیں (ھذا) واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ راقم ابوسعید محمد شرف الدین

ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی

(۲)

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کے والدین نے زید سے کہا کہ ہم اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح تیرے ساتھ کردیں گے لیکن زید کو قرائن سے معلوم ہوگیا کہ میرے ساتھ وعدہ صرف کھانے کے لئے کیا ہے نکاح میرے سے نہیں کریں گے۔ اس وجہ سے زید نے ہندہ سے زنا کیا، ہندہ حاملہ ہوگئی، پھر والدین نے حمل میں قبل وضع حمل پانچ ماہ زید سے ہندہ کا نکاح کردیا۔ کیا شرعاً یہ نکاح صحیح ہے؟ قرآن وحدیث سے جواب ہو۔

الجواب:۔ امام احمد کے نزدیک یہ نکاح حرام ہے اور یہی صحیح ہے۔ اس لئے کہ زانی کو حد لگانی واجب ہے، جب تک حد نہ لگائی جاوے اور توبہ صحیحہ نہ ہو تب تک نکاح صحیح نہیں اور یہ حمل زنا ہے، اور ولد الزنا ہوگا۔ حاملہ من الزنا کا نکاح حالت حمل میں صحیح اس وجہ سے بھی نہیں کہ یہ عموم واولات الاحمال میں داخل ہے اخرج اس کا محض قیاس ہے اور پھر زانیہ سے نکاح کرنے والا زانی ہوتا ہے۔ اور جب تک حمل موجود ہے حکم زنا بھی موجود ہے بنا علیہ یہ نکاح حرام ہے۔ فقط واللہ اعلم! ابو اسحاق نیک محمد عفی عنہ امرتسر۔

الجواب:۔ ہوالموفق نکاح زانیہ بزانی میں سلف کا اختلاف ہے۔ بعض قائل مجوز و مانع مگر بعد توبہ صحیحہ نکاح صحیح ہے۔ امام احمد بعد توبہ صحت کے قائل ہیں (نیل الاوطار) اور توبہ صحیحہ شرعی حد پر منحصر نہیں۔ قصہ افک صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو فرمایا تھا فان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی الیه فان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیه الحدیث صحت نکاح کی دلیل یہ ہے کہ سورۂ نور کی آیت کی منع کی دلیل میں علت منع وصف زنا ہے تعفیہ مشروط ہے اور بعد توبہ وصف زنا زائل ہے بحکم حدیث نبوی التائب من الذنب کمن لا ذنب له (سنن ابن ماجہ وغیرہ) اور عورت کی عدت اصطلاح شرع میں اس مدت کا نام ہے جس میں عورت فراق زوج یا سید کے بعد نکاح یا وطء سے رکی رہتی ہے (فتح الباری، نیل الاوطار، سبل السلام) قرآن وحدیث میں انہیں مواضع میں عدت عورت کا ذکر آیا ہے، استبراء امۃ اس میں داخل ہے۔ عدت کا تعلق اصل میں زوج یا سید سابق سے ہے۔ سورۃ احزاب کی آیت فما لکم علیهن من عدۃ تعتدونها بھی امر مذکور کی دلیل ہے۔ نظر بران اولات الاحمال کے عموم میں حامل من الزنا کا دخول محل نظر ہے قطعی نہیں صرف احتمال ہے۔ جیسا کہ خروج قیاسی کہا گیا، دخول بھی قیاسی ہے اور العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب بھی قیاس ہے۔ محض یہ بھی نہیں نیز عموم ہر چیز کا اپنے نوع میں ہوتا ہے نہ غیر میں اور اس عموم کی تصریح صرف مطلقہ اور متوفی عنہا میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے عن ابی بن کعب قال قلت یا رسول اللہ واولات الاحمال اجلهن للمطلقۃ ثلاثا وللمتوفی عنها فقال هی للمطلقۃ ثلاثا وللمتوفی عنها رواہ احمد والدارقطنی (نیل الاوطار) اور نکاح زانیہ بعد توبہ زنا نہیں کما تقدم اور احل لکم ماوراء ذالکم الآیۃ اور حدیث لا یحرم الحلال الحرام (سنن ابن ماجہ وغیرہ) بھی دلیل مجوزین ہیں، خلاصہ یہ کہ صورت مسئولہ منصوصہ نہیں۔ کتاب وسنت سے استنباط ہے۔ ایسے مسائل میں ترک احوط ہے بخلص تجدید نکاح ہوسکتا ہے۔ مگر حمل مذکور صحیح النسب نہ ہوگا۔ ھذا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ راقم ابوسعید محمد شرف الدین

ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی

امداد اخبار وغیرہ

مندرجہ ذیل اصحاب کرام کی طرف سے مندرجہ ذیل رقمیں امدادی وصول ہوئی ہیں جن کو ہم شکریہ کے ساتھ مع تفصیل ہدیہ ناظرین کرتے ہیں:۔

(۱) سیٹھ سلیمان داؤد جی رنگون (برما) عنہ
بھائی میاں صاحب

(۲) میاں احمد جی اے [illegible] صاحب " " عنہ

(۳) حاجی عبدالغفور عبدالشکور صاحب " " عنہ

اطلاع: حافظ عبدالکریم صاحب [illegible] کوئی صاحب نہ منگوائیں۔

(۴) حاجی داؤد احمد غلام محمد صاحب رنگون (برما) صہ
(۵) ایم ای دادا بھائی اینڈ سنز ” ” صہ
(۶) حاجی قاسم داؤد مون صاحب ” ” صہ
(۷) حاجی یوسف ابراہیم
کاسوجی ماسا صاحب ” ” صہ
(۸) حاجی داؤد ابراہیم کڑوا صاحب ” ” صہ
(۹) حاجی عبدالرحمٰن محمد سیا صاحب ” ” صہ
(۱۰) انجمن خدیجہ بی بی محمد سیا صاحب ” ” صہ
(۱۱) میاں احمد محمد کڑوا صاحب ” ” ۳ روپے
(۱۲) اسماعیل کی کی بھائی صاحب ” ” عہ
(۱۳) میاں محمد سلیمان مخدوم صاحب ” ” عہ

منی آرڈر فیس رنگون سے دہلی تک عہ

(۱۴) مولانا عبدالرحمان صاحب از پیگو (برما)
” ” غریب فنڈ عہ
” ” خطبات فنڈ عہ
” ” مدرسہ محمدیہ عہ

(۱۵) مسٹر مشتاق احمد نظام الدین صاحب فقیہ بندر اسٹریٹ بھیونڈی ضلع تھانہ
” ” غریب فنڈ عہ
” ” خطبات فنڈ عہ
” ” امداد اخبار عہ
” ” مدرسہ محمدیہ عہ

(۱۶) شیخ اللہ دتہ صاحب محالدار کسٹم عہ
(یہ محمدی کی کسی گذشتہ اشاعت میں آچکا ہے)

کل امداد :-

(سیٹھ حاجی محمد یوسف صاحب انشا بل کلکتہ والوں نے صہ تقریباً ماہوار اس کے علاوہ ہیں، وہ بھی اندازاً ۱۸ یا ۲۰ سالانہ ہے)۔

یہ امدادی رقمیں ملاحظہ فرمانے کے بعد موجودہ کاغذ وغیرہ کی گرانی کو ذہن نشین فرما کر ذرا غور کیجئے۔ اخبار محمدی کی زندگی کس قدر احباب کی نور ... کی محتاج ہے۔ لہٰذا آپ آج ہی اس کی زندگی قائم رکھنے کے لئے کمربستہ ہو کر اس کے لئے نئے خریدار پیدا کیجئے، اور ہر فنڈ کو تنگ دستی سے بے فکر کر دیجئے۔ جزاکم اللہ! منیجر

مُراسلات

انجمن شبان المسلمین کھڑیانواں کا سالانہ اجلاس ۲۶ اکتوبر کو نہایت شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ آغاز اجلاس تلاوت کلام سے ہوا اس کے بعد مدرسہ اسلامیہ کے ہونہار بچوں نے ترانۂ قومی و نغمۂ ملی وغیرہ پڑھے۔ مسٹر مطیع اللہ کھڑیانوی متعلم آئی اے ایس سی اسلامیہ کالج لاہور نے سالانہ رو داد تحریری پیش کی جو نہایت شگفتہ زبان میں مرتب کی گئی تھی۔ ازاں بعد مولانا عبدالرحیم۔ مولانا محمد اسحاق۔ مولانا عبدالودود سلفی نے کتاب و سنت اور تاریخ سلف کے آثار و شواہد کے حوالہ سے نہایت مؤثر و ولولہ انگیز تقریریں کیں جن کو حاضرین نے بے حد پسند کیا۔ جلسہ صدر محترم مولوی محمد مصطفیٰ صاحب بی اے ایل ایل بی (علیگ) وکیل چاپاسہ (سنگھ بھوم) کی صدارتی تقریر اور مولانا ارشد سلفی کے شکریہ پر اختتام پذیر ہوا۔ ناظم انجمن کھڑیانواں

روداد جلسہ و امتحان سالانہ دارالعلوم حمیدیہ شکراوہ

الحمد للہ حسب دستور سابق دارالعلوم حمیدیہ شکراوہ کا سالانہ جلسہ و امتحان ۱۲-۱۴ شعبان ۱۳۵۸ھ کو نہایت حسن و خوبی سے انجام پذیر ہوا۔ ۶۵ طلبا شریک امتحان ہوئے۔ امتحان حضرت مولانا شرف الدین صاحب محدث دہلوی اور مولانا عبدالوکیل صاحب مہتمم دارالحدیث کانفرنس وغیرہم نے لیا۔ جلسہ میں حضرات علمائے کرام کی تقریروں سے سامعین بے حد متاثر ہوئے۔ حضرت مولانا خطیب صاحب نے نتیجہ امتحان سنایا۔ اول آنے والے طلبا کو انعامات تقسیم فرمائے۔ جلسہ مدرسہ و بانی مدرسہ کے لئے نیک دعاؤں پر ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس درس گاہ کو تادیر قائم رکھے جو ضروریات میں توحید و سنت کی اشاعت کے لئے واحد درس گاہ ہے اور اس کے بانی کو جزائے خیر دے جنہوں نے اسی اجڑے بیابان میں یہ قال اللہ و قال الرسول کا باغ لگایا۔ آمین۔ صدر مدرس دارالعلوم حمیدیہ شکراوہ

درخواست کتاب :- میں غریب نادار مفلس ہوں کوئی صاحب مجھے سبیل اللہ بخاری شریف مترجم اردو خرید دیں۔ خداوند جل علیٰ اجر عظیم دے گا۔ میرا پتہ یہ ہے: عبدالقدیر پٹیل مسگر چاندوڑ ضلع ناسک۔ فقط۔ والسلام!

دو سال میں ہٹلر کی کامیابیاں

دو سال میں نازیوں نے ۷ لاکھ ۴۳ ہزار ۲ سو ۵۰ مربع میل علاقہ پر قبضہ کر کے ۱۴ کروڑ ۱۸ لاکھ ۹۷ ہزار انسانوں پر تسلط حاصل کر لیا ہے۔ نیویارک ٹائمز (امریکہ) کے سیاسی نامہ نگار اس کی تفصیل اس طرح بیان کی ہے:-

نام ملک	رقبہ مربع میل	آبادی
آسٹریا	۳۲۰۶۲	۶۷۰۰۰۰۰
چیکوسلواکیہ	۴۴۵۰۰	۱۳۷۰۰۰۰۰
پولینڈ	۶۴۲۵۴	۲۳۳۰۰۰۰۰
ناروے	۱۲۴۵۵۶	۳۰۰۰۰۰۰
ڈنمارک	۱۶۵۷۵	۳۸۰۰۰۰۰
نذرلینڈز	۱۲۷۰۴	۸۷۰۰۰۰۰
بلجیم	۱۱۷۷۵	۸۴۰۰۰۰۰
لکسمبرگ	۹۹۹	۳۰۰۰۰۰
مقبوضہ فرانس	۱۲۷۰۰۰	۲۶۹۰۰۰۰۰
ہنگری	۳۵۸۷۵	۸۷۰۰۰۰۰
رومانیہ	۶۲۴۲۵	۱۴۱۰۰۰۰۰
بلغاریہ	۴۲۸۰۸	۶۵۰۰۰۰۰
یوگوسلافیہ	۹۵۵۵۸	۱۴۳۰۰۰۰۰
یونان	۵۰۲۵۷	۷۱۹۷۰۰۰

اور اب نازی ان ملکوں کے وسائل پر حاوی ہو کر رہیں ...

... رجسٹرڈ نمبر ۱۸۱۹ ... ۱۹۰ ...

حضرت الشیخ مولانا محمد صاحب مرحوم کی روح کا پیغام

ــــــ از ایڈیٹر ــــــ

برادران! اگر آپ اخبار محمدی پڑھتے ہیں تو ہرگز آپ سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مولانا مرحوم نے اسی اخبار کے ذریعہ دین و قوم کی کتنی خدمات انجام دی ہیں؟ آپ راتوں اس کے مسودات تیار کرتے اور دنوں اس کی ترقی میں کوشاں رہا کرتے تھے۔ آپ کی خواہش تھی کہ یہ چشمۂ ہدایت زیادہ سے زیادہ چھپے تاکہ دین کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔ بحمد اللہ تعالیٰ آپ کی یہ خواہش ایک حد تک بار یاب بھی ہوگئی اور اس اخبار کے آپ جیسے مخلص معاون بھی پیدا ہوگئے۔

ناظرین! یہ جنگ کا زمانہ ہے، اس زمانہ تمام چیزیں تین گنی اور چار گنی قیمت پر بھی مشکل سے دستیاب ہوتی ہیں۔ اور یہ دینی اخبار ہے، آپ ہی کا ہے، آپ ہی کے مذہب کی رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے نام ہی سے بدعتیوں کے پر جل جاتے ہیں اب آپ ہی بتائیے کہ اس زمانے میں اس (یتیم) اخبار کی امداد آپ ہی نہ فرمائیں تو مدعی کریں گے؟ جو رات دن اس کی دشمنی میں لگے رہتے ہیں؟ اور طرح طرح سے اس کو ایذا پہونچانے میں کوشاں ہیں؟

آپ سے عرض ہے کہ اس کے خریدار بڑھایئے اور عزیزوں و نا واقف لوگوں میں اس کی اشاعت کیجئے تاکہ یہ لوگ بھی مذہب سے واقف ہو کر دین خدا کے پیہ دکار ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک توفیق اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

ذیل میں ہم اُن حضرات کے نام مع نمبر خریداری درج کرتے ہیں۔ جن کی قیمتیں ختم ہوچکی ہیں، یا ہو رہی ہیں، لہٰذا احباب کرام اپنے نمبروں کو غور سے ملاحظہ فرما کر جلد جلد کم از کم سال بھر کی قیمت ارسال کرکے وی پی کے زائد خرچ سے سبکدوش ہوجائیں، ورنہ اگلا نمبر وی پی بھیجا جائے گا تو تین آنے زائد خرچ ہوں گے۔ حضرت مولانا مرحوم کی پرانی محبت کو قائم رکھیے اور جلد قیمت بھیج کر مشکور فرمایئے، ورنہ ہم کو مطلع فرما دیجئے تاکہ ہم وی پی نہ کریں کیونکہ اگر وی پی واپس کی گئی تو دفتر کو چھ آنے کا صرف میں نقصان ہوگا جو خلاف قانون بھی ہے۔

نمبر ۵۰۷۔ الیس ایم عبد اللہ صاحب
بانگ کانگ (آدھار) از نمبر ۱ جلد ۱۹
نمبر ۱۲۹۔ محمد بن ولی محمد صاحب رنگون از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۱۴۱۔ حاجی کے عمر دھاجی جلال
عبد الکریم صاحب مدراس از نمبر ۱ جلد ۱۸
نمبر ۴۶۸ مولوی محمد عمر خاں صاحب بھوپال از نمبر ۱۷ جلد ۱۸ — نمبر ۵۵۲ حاجی محمد اکرام الدین صاحب بنارس سٹی از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۵۶۵ مولوی فضل الدین صاحب عثمان تہبد از نمبر ۱ ول جلد ۱۷ — نمبر ۵۸۲ مولوی حاجی محی الدین صاحب بلرگہ دکن از نمبر ۱۶ جلد ۱۸ — نمبر ۶۳۶ سیٹھ عبد الرحیم صاحب ربلی والے صدر راجکوٹ از نمبر ۱۵ جلد ۱۸ — نمبر ۶۵۳ مولوی عبد العزیز امین الدین صاحب مالیگاؤں از نمبر ۷ جلد ۱۸ — نمبر ۷۰۸ مولوی محمد سردار الدین خاں صاحب حیدر آباد دکن از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۷۶۷ سیٹھ محمد بن عبد الوہاب صاحب جونا گڈھ از نمبر ۹ جلد ۱۸ — نمبر ۷۹۱ عبد الرحمان صاحب کلکتہ از نمبر ۹ جلد ۱۸ — نمبر ۸۰۸ مستری امام الدین صاحب ضلع لاہور از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۸۱۸ حافظ عظیم اللہ حافظ عبد اللہ صاحب موٗ اعظم گڈھ از نمبر ۱۲ جلد ۱۸ — نمبر ۸۳۲ منیجر صاحب روغن احمر فانی تیلنی پاڑہ از نمبر ۹ جلد ۱۸ — نمبر ۸۶۸ سیٹھ کریم بھائی حسن بھائی صاحب زیاد از نمبر ۲۰ جلد ۱۸ — نمبر ۹۶۹ مہتمم صاحب کتب خانہ نذیریہ دہلی از نمبر ۱۳ جلد ۱۸ — نمبر ۱۱۰۳ مولوی محمد اسماعیل خاں صاحب پرولا تراس پور از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۱۱۸۵ سیٹھ محمد یعقوب صاحب ماہجر از رنگون از نمبر ۱۸ جلد ۱۸ — نمبر ۱۲۰۴ تراب حسین صاحب راج مندری از نمبر ۲ جلد ۱۸ — نمبر ۱۲۱۸ ایل ایس داؤد کیمنی سورا بایا (جاوا) از نمبر ۲۴ جلد ۱۸ — نمبر ۱۸۰۱ منشی عبد السبحان صاحب کلکتہ از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۲۴ سیٹھ سلیمان داؤد جی بھائی میاں صاحب رنگون از نمبر ۹ جلد ۱۸ — نمبر ۱۴۹ امسٹر مشتاق احمد صاحب نقیہ بھیونڈی از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۱۶۳۳ حاجی محمد عمر صاحب کرنول از نمبر ۱۸ جلد ۱۸ — نمبر ۱۶۶۹ شیخ جنگو میاں صاحب شولاپور از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۱۷۴۸ حاجی محمد ستار علی خاں صاحب کاسنج از نمبر ۳ جلد ۱۸ — نمبر ۱۷۸۲ مولوی ظہیر حسن صاحب گنڈی پنڈربا از نمبر ۱۹ جلد ۱۸ — نمبر ۱۸۲۲ مولوی حکیم ابو عبد الرحمن محمد اکبر صاحب اردنی از نمبر ۹ جلد ۱۹ — نمبر ۱۸۵۶ حاجی عبد الرحمن صاحب کاٹ کرنول از نمبر ۱۹ جلد ۱۸ — نمبر ۱۸۷۱ مولوی حاجی محمد ابراہیم صاحب شہر نانڈیر دکن از نمبر ۲ جلد ۱۸ — نمبر ۱۸۷۶ الیس محمد صالح صاحب بستی از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۱۸۸۱ مولوی محمد حسین صاحب فتح پور از نمبر ۱۸ جلد ۱۸ — نمبر ۱۸۸۲ مولانا اکرم علی و احمد نانڈیر از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۱۸۸۹ حاجی عبد العزیز صاحب نائکن بلی از نمبر ۹ جلد ۱۸ — نمبر ۱۹۱۳ مولوی عبد الرزاق خاں صاحب مالوی از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۱۹۳۶ مولوی ابو عبد اللہ ڈاکٹر شیخ مولا بخش صاحب کٹیری از نمبر ۱۲ جلد ۱۸ — نمبر ۱۹۴۴ جمعیت اشاعت سنت والجماعت باڑی از نمبر ۲ جلد ۱۸ — نمبر ۱۹۵۰ رفیق احمد صاحب دہلی از نمبر ۱۵ جلد ۱۸ — نمبر ۱۹۵۲ مولوی محمد برہان الدین صاحب رائچور از نمبر ۷ جلد ۱۸ — نمبر ۱۹۵۷ مولانا ابو تراب عبد الغنی صاحب جودھپور نمبر ۱۵ جلد ۱۸ — نمبر ۱۹۵۹ مولوی محمد حسین صاحب انصاری ماجرہ کلاں از نمبر ۱۵ جلد ۱۸ — نمبر ۲۰۳۶ مولوی محمد یوسف صاحب کوکنولی از نمبر ۱۲ جلد ۱۸ — نمبر ۲۰۵۱ مولوی عبد الکریم صاحب گوجیدہ از نمبر ۷ جلد ۱۸ — نمبر ۲۰۵۲ حاجی محمد سلیمان صاحب متولیہ از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۰۵۷ خطیب صاحب مسجد اہل حدیث گجرات از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۰۵۹ متولی مسجد اہل حدیث اوٹاکمنڈ از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۰۶۹ اے ایس محسن صاحب رنگون از نمبر ۲ جلد ۱۸۔

نمبر ۲۱۹ سیٹھ حاجی احمد حاجی اسماعیل آٹیا صاحب
رنگون از نمبر ۱۳ جلد ۱۸ — نمبر ۲۱۴۳ حکیم عزیز الرحمن
صاحب کیمبل از نمبر ۱۳ جلد ۱۸ — نمبر ۲۲۱۱ محمد ابراہیم
صاحب خرداروڈ از نمبر ۱۰ جلد ۱۸ — نمبر ۲۲۱۳ مولوی
عبد المجید صاحب ضلع وقار آباد دکن از نمبر ۱ جلد ۱۸ ۔
نمبر ۲۲۱۹ عبد اللہ صاحب بیلاڑا از نمبر ۱۰ جلد ۱۸ —
نمبر ۲۲۲۷ مولوی صفات اللہ صاحب کوماگنج از نمبر
۱۰ جلد ۱۸ — نمبر ۲۲۴۷ مولوی سید مصطفیٰ صاحب
بنگلور کینٹ از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۲۵۸ ایس لے
منگیرا صاحب جوہنسبرگ (افریقہ) از نمبر ۲ جلد ۱۸
نمبر ۲۲۵۹ سیٹھ جے لے محمد خاں صاحب ماری کوکم
از نمبر ۲۰ جلد ۱۸ — نمبر ۲۳۰۲ مولوی محمد عظیم صاحب
کلاچی از نمبر ۱۸ جلد ۱۷ — نمبر ۲۳۱۷ حاجی اللہ بخش
صاحب عقیلی کراچی از نمبر ۹ جلد ۱۸ — نمبر ۲۳۲۱ منشی
کلیم الدین صاحب کشن پور از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۳۲۴
شیخ سالار صاحب ٹاڈے پلی از نمبر ۲۱ جلد ۱۸ — نمبر
۲۳۲۵ عبد الرشید صاحب متولی پٹنہ از نمبر ۱۰
جلد ۱۸ — نمبر ۲۳۲۶ مولوی عبد الرحمن صاحب
سری نگر از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۳۳۲ مستری
حبیب اللہ صاحب میاں چنوں از نمبر ۱۳ جلد ۱۸ —
نمبر ۲۳۴۷ مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب دریا م
از نمبر ۱۴ جلد ۱۷ — نمبر ۲۳۵۲ شیخ سلیم الدین صاحب
کلکتہ از نمبر ۷ جلد ۱۸ — نمبر ۲۳۶۰ مولوی محمد
عبد السبحان صاحب نودباڑی از نمبر ۱۶ جلد ۱۸ —
نمبر ۲۳۶۳ محمد اشرف علی خاں صاحب لوہٹی از نمبر
۱۹ جلد ۱۸ — نمبر ۲۴۱۹ گردھر عبید اللہ صاحب
جودھ پور از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۴۲۴ منشی الٰہی بخش
وحاجی نور بخش صاحب گلاب پورہ از نمبر ۱ جلد ۱۸ —
نمبر ۲۴۳۶ متولی محمد صدیق صاحب دیزاگا پٹم از
نمبر ۹ جلد ۱۸ — نمبر ۲۴۳۷ محمد یا جا صاحب ویزگاپٹم
از نمبر ۱۸ جلد ۱۸ — نمبر ۲۴۴۴ مولوی قمر الہدیٰ صاحب
دملہ از نمبر ۸ جلد ۱۸ — نمبر ۲۴۴۹ مولوی محمد امام
الدین صاحب پٹیل محمد پور جاگیر از نمبر ۲۰ جلد ۱۸
— نمبر ۲۴۵۸ محمد نصیر خاں صاحب ڈیرہ اسماعیل
خاں از نمبر ۲۰ جلد ۱۸ — نمبر ۲۴۶۵ سکریٹری صاحب

محفل سیف الاسلام خولود از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر
۲۴۶۶ سکریٹری صاحب انجمن اسلام خولود از نمبر ۱
جلد ۱۸ — نمبر ۲۴۱۸ حسین صاحب دیوان صاحب
ترکوڑ از جلد ۸ نمبر ۷ — نمبر ۲۴۲۶ حافظ محمد حسین
صاحب شوراپور از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۴۳۷ سید
محمد شاہ صاحب مدراس از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۴۴۹
مولانا احمد بیگ غازی بی اے از نمبر ۹ جلد ۱۸ — نمبر
۲۴۵۶ پنجابی دار المطالعہ دہلی از نمبر ۸ جلد ۱۸ —
نمبر ۲۵۰۲ محمد شہاب الدین صاحب لئی از نمبر ۱۰ جلد
۱۸ — نمبر ۲۵۱۶ معتمد انجمن اہل حدیث بمگل از نمبر ۱۳
جلد ۱۸ — نمبر ۲۵۱۷ محمد عبد السلام صاحب سرکنڈہ جاگیر
از نمبر ۱۳ جلد ۱۸ — نمبر ۲۵۱۹ میاں جی احمد صاحب
کھاوڑہ از نمبر ۱۴ جلد ۱۸ — نمبر ۲۵۲۳ محمد عثمان خان
صاحب بمبئی از نمبر ۷ جلد ۱۷ — نمبر ۲۵۳۳ مولوی سید
محی الدین صاحب سالی کوٹ از نمبر ۹ جلد ۱۸ —
نمبر ۲۵۳۵ مولوی آدم خاں صاحب احمد نگر از نمبر ۲۱
جلد ۱۸ — نمبر ۲۵۴۰ مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب
حیدر آباد دکن از نمبر ۱۸ جلد ۱۸ — نمبر ۲۵۹۲ مستر
منٹو صاحب صوابی از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۵۹۳
مسافر عبد الغفور صاحب بپ از نمبر ۱۶ جلد ۱۸ — نمبر
۲۵۹۶ مولوی عبد اللہ صاحب لعل پور از نمبر ۱۳ جلد ۱۸
— نمبر ۲۵۹۷ عبد السلام صاحب مالیگاؤں از نمبر ۱
جلد ۱۷ — نمبر ۲۵۹۸ سیٹھ قاسم احمد آٹیا صاحب رنگون
از نمبر ۱۳ جلد ۱۸ — نمبر ۲۵۹۹ حمیدہ خاتون صاحبہ
اکراہیرا از نمبر ۱۴ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۰۰ مولوی محمد عبد العزیز
خاں صاحب سکندر آباد دکن از نمبر ۵ جلد ۱۸ — نمبر
۲۶۰۵ ایم اسماعیل صاحب جمال پور از نمبر ۱۵ جلد
۱۸ — نمبر ۲۶۰۷ بلقیس خاتون صاحبہ ہرل طالہ از
نمبر ۵ جلد ۱۶ — نمبر ۲۶۰۹ مولانا محمود علی صاحب نئی
دہلی از نمبر ۷ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۱۴ ایچ اے کے عبد الکریم
صاحب مدراس از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۱۵ مولانا راز
صاحب شکراوہ از نمبر ۸ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۱۷ محمد اسحٰق
محمد ایوب صاحب اجرانہ خورد از نمبر ۲۱ جلد ۱۸ —
نمبر ۲۶۱۹ سید محمود علی صاحب رام پور اسٹیٹ از
نمبر ۲۰ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۲۰ صوبیدار عبد القادر صاحب

[illegible] از نمبر [illegible] جلد [illegible] — نمبر [illegible]
الدین محمد [illegible] صاحب [illegible] از نمبر [illegible] — نمبر
۲۶۲۴ فضل الدین صاحب راولپنڈی از نمبر ۹
جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۳۷ مولوی محمد ابراہیم صاحب [illegible]
از نمبر ۱۶ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۴۵ مولوی عبد السلام صاحب
راماریڈی از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۵۳ دلی اے آٹیا
صاحب رنگون از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۵۹ رطیبہ
خاتون صاحبہ ڈھاکہ از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۶۰
مولوی حافظ محمد امین صاحب خوشاب از نمبر ۱ جلد ۱۸
— نمبر ۲۶۶۹ گل محمد صاحب راولپنڈی از نمبر ۱۰ جلد
۱۸ — نمبر ۲۶۷۳ رحمان جو صوفی عرف دوگرہ ریڈونہ
از نمبر ۱۲ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۷۴ مصطفیٰ بن غلام نبی منجے
صاحب نیرل از نمبر ۱۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۷۸ مولوی محمد
یعقوب صاحب شوپیان از نمبر ۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۷۹
عبد الحکیم صاحب ملتان شہر نمبر ۱۶ جلد ۱۵ — نمبر ۲۶۸۱
عبد الملک صاحب الٰہ آباد از نمبر ۱۶ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۸۲
عنایت اللہ خان صاحب کٹ یادی از نمبر ۱۶ جلد ۱۸
— نمبر ۲۶۸۴ مولوی بدر الدین احمد صاحب سرائے
از نمبر ۱۹ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۸۶ ایچ عبد العزیز صاحب
رانی پور ماجھی واڑہ از نمبر ۷ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۸۷ راجہ
محمد افضل خاں صاحب پر سچہ از نمبر ۵ جلد ۱۸ — نمبر
۲۶۹۰ عبد اللہ خدا بخش صاحب وجھر نمبر ۱۹ جلد ۱۸
— نمبر ۲۶۹۱ مولوی ابو سعید عبد اللہ صاحب لشکر گوالیار
از نمبر ۷ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۹۲ شیخ عبد القیوم صاحب
لکھنؤ از نمبر ۷ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۹۳ حاجی حسن [illegible]
بھائی صاحب بھاؤنگر از نمبر ۲۰ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۹۴
الیس ایم عبد الحکیم صاحب رام پور از نمبر ۷ جلد ۱۸
نمبر ۲۶۹۵ حاجی محمد اسحاق صاحب امرتسر از نمبر ۲۱
جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۹۷ محمد عبد الرحمان صاحب ترچنا پلی
از نمبر ۲۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۹۸ ایم عبد الستار عبد العظیم
صاحب ویراج پیٹ از نمبر ۲۱ جلد ۱۸ — نمبر ۲۶۹۹
شیخ حبیب اللہ صاحب سرہند از نمبر ۲ جلد ۱۸ *

مہربانی فرما کر بہت جلد ہمیں بذریعہ منی آرڈر ارسال
فرما کر سبکدوش ہو جائیے ورنہ اگلا نمبر آپ کی خدمت میں
وی پی بھیجا جائے گا۔ فقط ۔ تعریظ احمد

انبیاء علیہم السلام کی سوانح عمریاں

اپنے گھروں میں بچوں اور عورتوں کو کہانیوں اور قصوں سے بچاکر یہ کتاب پڑھوائیے۔ صاف صاف اور بڑے حروف کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی بہت صاف۔ جسے عورتیں اور بچے اور کم اردو پڑھے ہوئے بھی بآرام پڑھ لیتے ہیں۔ چوراسی صفحات ہیں، اس میں بچوں کے طرز پر کہانیوں کی طرح نبیوں کے قصے بیان کئے ہیں اور ہر قصے کے بعد بچوں کو نصیحت ہے اور اس قصے کے نتائج کا بیان ہے حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت یوسف، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ، حضرت ایوب، حضرت یونس، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت زکریا، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے قصے ہیں، اس کتاب سے ایک طرف معلومات بڑھتی ہے دوسری طرف دین کی رغبت پیدا ہوتی ہے، دین پر عمل کرنیکا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اخلاق سنورتے ہیں، دل چسپ اور عمدہ کتاب ہے۔ قیمت صرف چھ آنے۔

الفاروق یہ کتاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کامل سوانح عمری ہے اور مولانا شبلی کی تصنیف ہے اس کے دو حصے ہیں تقریباً پونے تین سو صفحات بڑے سائز کے ہیں، کوئی چھوٹا بڑا واقعہ ایسا نہیں جس کا بیان اس میں نہ ہو۔ آپکی خلافت کے تمام واقعات، روم و شام ایران و مصر وغیرہ کے جہاد کے تفصیلی حالات، آپ کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے تمام واقعات اس میں موجود ہیں اس کی قیمت تین روپے ہے لیکن ہم آپ کو دونوں حصے کامل صرف ایک روپیہ چار آنے میں بھیج دیں گے۔

تذکرۃ المحدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ اسلام کے معتمد محدثین کرام کے حالات زندگی وغیرہ کی کتاب۔ چودہ محدثین کرام کی کامل سوانح عمریاں اور ان کی خدمت حدیث وغیرہ کے مکمل حالات برادران! یہ کتاب اس سے پہلے کبھی نہیں چھپی، یہ [illegible] امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام دارمی، امام دارقطنی، امام بیہقی امام رزین، امام محمد وغیرہ کی سوانح عمریاں اور ان کی طلب حدیث کی کیفیت ان کا علمی پایہ ان کی تصنیف کردہ کتابوں کی حقیقت وغیرہ سب کچھ ہے، بہت کھلے حروف میں صاف چھپی ہوئی ہے، ہر ایک اہل حدیث کو اس کتاب کی ضرورت ہے کاغذ گلیز قیمت اصلی عہ رعایتی بارہ آنے کاغذ رف قیمت اصلی ۱۲ رعایتی آٹھ آنہ

مجاہد ہند مجاہد ملت محی السنت زندہ جاوید حضرت شاہ مولانا محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ الحمید کی مختصر سوانح حیات بنام "مجاہد ہند" چھپ کر شائع ہوگئی ہے جس میں حضرت مولانا شہید دہلوی کی سوانح حیات، آپ کا حسب و نسب آپ کی تحریک احیاء توحید و سنت آپ کی دینی و ملی خدمات اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ اقدامات آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ قیمت دو آنے محصول [illegible]

تاریخ اہلحدیث حدیث کی کتابیں کب لکھی گئیں قرآن شریف کب لکھا گیا فقہ کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ مذہب اہل حدیث کب سے ہے؟ تقلیدی مذاہب کب سے ہیں، محمدی نام کب سے ہے؟ حنفی کب سے ہوتے؟ پھر یہ ثابت کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی کوئی تصنیف نہیں، ایک حرف ان کا اپنا لکھا ہوا دنیا میں نہیں، کتب فقہ میں ان کے مسائل نہیں، پھر اہل حدیث پر جو چھپن اعتراضات بدعتی حنفیوں نے کئے تھے، ان کے جوابات ہیں، پھر حنفیہ پر اتنے ہی معقول اور منہ توڑ اعتراضات ہیں، جن کے جوابات کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق نہیں ہوسکتی، یہ کتاب خطیب الہند حضرت مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم کی تصنیف ہے انداز بیان اتنا دل کش ہے کہ ایک بار شروع کردینے کے بعد ہاتھ سے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ غرض یہی ایک کتاب اہل حدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے [illegible] ایک بار ضرور مطالعہ کریں، قیمت صرف چھ آنے۔

تقویۃ الایمان

اہلحدیث بھائیو! حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جہاد میں شامل ہوجایئے۔ مولانا مرحوم نے تلوار کے جہاد سے پہلے قلمی جہاد کیا تھا اس قلمی جہاد میں آپ نے جو اپنی ابدی اور دائمی یادگار چھوڑی ہے وہ کتاب تقویۃ الایمان ہے، ہم آج نہایت مسرت کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے پانی کی طرح روپیہ بہاکر کتاب تقویۃ الایمان کے پرانے اور نئے سب نسخے جمع کرکے پوری صحت کے ساتھ یہ کتاب لکھوائی حروف بڑے بڑے اور صاف رکھوائے، چھپائی نہایت اعلیٰ کرائی جیبی (پاکٹ) سائز رکھا کم نگاہ والے بوڑھے بڑے بچے عورتیں بھی آسانی سے پڑھ لیں اس لئے ایک ایک حرف الگ الگ رکھا اس کے ساتھ ہی حنفی علمائے کرام کا فتویٰ بھی چھاپ دیا جو انہوں نے مولانا کے اور کتاب کے نیک و صاف ہونے پر دیا تھا۔ ساتھ ہی مولانا کا وہ خط بھی عربی مع ترجمہ اردو چھاپ دیا جو انہوں نے اس کتاب پر جو اعتراضات تھے ان کے جواب میں بغدادی صاحب کو لکھا تھا سب سے بڑی بات بالکل نئی اس کتاب میں ایک یہ بھی ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان کی جن عبارتوں سے غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے ان کے جوابات کا رسالہ بھی اسی میں چھاپ دیا ہے کل صفحات ایک سو بتیس ہیں۔ ساتھ ہی حضرت مولانا شہید کی سوانح عمری بھی لکھدی ہے۔ ہم نے اس وقت اسکی قیمت بھی بہت کم رکھی ہے ہلکے کاغذ کی خراب حروف اور ردی چھپائی کی کتاب بھی سوا روپے میں ملتی ہے اور ہم اس بہترین کتاب کو اس وقت صرف چار آنے میں دیتے ہیں۔ مدرسوں میں پڑھانے کے لئے، اور مفت تقسیم کرنے والوں کے لئے اور بھی رعایت ہے۔

حزب المقبول مع ترجمہ وحاشیہ اس کتاب کو ہم نے چھپوایا ہے اس کے ڈیڑھ سو صفحات ہیں، عربی کی سطریں الگ ہیں پھر ان کا ترجمہ ہے حوالہ ہے وقت اور ترکیب ہے، حدیث، قرآن کی تمام دعائیں اس میں ہیں، ہر موقعہ کی دعائیں الگ الگ ہیں قیمت اصلی بارہ آنے ہے *

اردو دفتر اخبار محمدی
خریدار نمبر ۲۱۴۳ بخدمت جناب
رسالہ جامعہ قرول باغ
New Delhi

مولانا محمد صاحب مرحوم کی وہ معرکۃ الآرا تصنیف جس سے بدعتیوں میں صف ماتم بچھ گئی

مولانا مرحوم کو شرک و بدعت کی برائی میں مضامین لکھنے کا جو خداداد ملکہ حاصل تھا وہ محتاج بیان نہیں یہ کتاب مرحوم ہی کے زور قلم کا نتیجہ ہے جس کی مدد سے آج اہل حدیث کا بچہ بچہ حنفیوں سے مناظرہ کر سکتا ہے حنفیوں نے اہل حدیث کے خلاف جتنی کتابیں اردو میں لکھی تھیں اور ان سے جو زہر پھیلایا تھا اسے حیدرآباد کے ایک بدعتی نے جمع کر کے ایک بڑی کتاب لکھی۔ الحمد للہ مولانا محمد صاحب (خدا آپ کی قبر کو نور سے بھر دے) رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ایک ایک حرف کا جواب لکھا تقلید کا، شرک کا، بدعت کا، تہمتوں کا، برائیوں کا سب کا اس میں رد ہے اہل حدیث کے مسائل کا ثبوت ہے۔ جتنی دلیلیں حنفی اپنی حنفیت پر اپنے شرک و بدعت پر اور اپنے مسائل پر دیتے ہیں ان سب کا مدلل اور مسکت جواب ہے ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب بنام مشکوٰۃ محمدی ۱۲ [illegible] اور قیمت رعایتی صرف چودہ آنے ہے (۱۴)

صلوٰۃ النبی

اہل حدیث میں یہ کتاب بہت مقبولیت حاصل کر چکی ہے ۸۸ صفحات ہیں مسجد کے، اذان کے، تکبیر کے، نماز پنجگانہ کے، جمعہ کی نماز کے مختلف قسم کے مسائل ہیں۔ اہل حدیث کی حقانیت کے، عورتوں کی نمازوں کے، جنازہ، استسقا، عید وغیرہ کی نمازوں کے، خطبہ کے، الغرض کل احکام مطابق سنت ہیں مولانا ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی تصنیف ہے قیمت بجائے دس آنے کے صرف آٹھ آنے (۸/)۔

مصباح الفرقان فی لغات القرآن

اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے اس میں قرآن کریم کے تمام الفاظ حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ جمع کر کے ہر ایک لفظ کے لغوی معنی اس کا صیغہ اور اس کا مادۂ اشتقاق اور اس کے متعلق تمام ضروری معلومات اور تحقیقات صاف اور سلیس اردو میں بیان کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا محتاج جس طرح ایک عام مسلمان ہے اسی طرح کامل مولوی صاحب بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یہ کتاب گویا ان ۱۰ کتابوں کی جامع ہے (۱) مفردات امام راغب اصفہانی (۲) قاموس (۳) منجد (۴) اسرار البلاغہ (۵) غرائب القرآن (۶) عمدۃ لغات القرآن (۷) عجائب البیان (۸) تفسیر المنان (۹) لغات القرآن (۱۰) نجوم الفرقان۔ اس کی بڑی تقطیع بڑے قرآن شریف کے برابر ہے، چھاپہ بہت عمدہ حروف بہت موٹے الگ الگ، اعراب بالکل صحیح، کاغذ نہایت اعلیٰ، قرآن کریم کے کسی لفظ کے معنی میں اس کے بعد آپ کبھی نہ اٹکیں گے نئی چھپی ہے بہت جلدی منگوائیے [illegible] صرف چار روپے آٹھ آنے ہے (۴/۸)

ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح

اردو ترجمہ سمیت چھپ گئی یہ کتاب فاضل اجل عالم باعمل حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے، بڑے سائز کے ایک سو ساٹھ صفحات ہیں۔ کتاب کی عمدگی کے لئے مولانا کا نام نامی اسم گرامی کافی ہے موت میت کے موقعہ پر سنت طریقہ کیا ہے؟ اس کا بیان اور جتنی بدعتیں موت میت میں اور بعد از موت لوگ کرتے ہیں ان سب کی مع دلائل تردید ہے، اس وقت رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (۱/۸)

فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور

علامہ محمد حیات اللہ سندی محدث نے ایک رسالہ لکھا تھا جس میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی بہت سی حدیثیں جمع کی تھیں اور ہاتھوں کو ناف سے نیچے باندھنے کی روایتوں کے صحیح صحیح جواب دے کر اس مسئلہ کو صفا [illegible] بالکل صاف کر دیا تھا الحمد للہ اس کا ترجمہ بنام سنت محمدی علامہ محمد صاحب نے چھپوا دیا ہے اور صرف چار پیسے میں سلف کی ایک کتاب کا ترجمہ آپ منگوا سکتے ہیں۔ اس میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی ۲۰ سے اوپر دلیلیں ہیں اور اس مسئلہ کو اس قدر صاف کیا ہے کہ اس کے بعد کسی اور کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی اہلحدیث بھائی ضرور منگائیں

الدعاء والدواء

مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی جس میں تمام بیماریوں کے علاج قرآن و حدیث سے بتلائے ہیں ہر موقعہ کی دعائیں لکھی ہیں ۱۶۴ صفحے نو طبع رعایتی قیمت چھ آنے،

احکام الحج النبوی

مطابق سنت [illegible] اس کتاب کو ساتھ رکھئے جانے راستہ کی رہبر سنت کی سنتی ہے حج کے تمام ارکان ان کے مسائل اور ہر مقام کی دعائیں حدیث کے مطابق اس کتاب میں ہیں قیمت صرف آٹھ آنے ہے (۸/)

ہدایت المعتدی

حضرت مولانا مولوی حافظ عبد العزیز صاحب رحیم آبادی کی تصنیف ہے اس میں امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کے دلائل ہیں اور حنفی امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھنے کے جتنے دلائل دیتے ہیں سب کی حیرت انگیز تردید ہے قیمت بجائے آٹھ آنے کے سات آنے۔ بہت جلد منگائیے

وظیفہ خیر خورد

اس کتاب میں ہر موقعہ کی حدیث کی دعائیں ترجمہ سمیت [illegible] صرف ۴ پیسے میں ہم سے یہ کتاب منگوا لیجئے۔

وظیفہ خیر کلاں

اس میں ہر موقعہ کی دعائیں [illegible] ان کے ترجمے کے علاوہ [illegible] دعا، قبولیت دعا، اوقات دعا، طریقہ دعا وغیرہ [illegible] دعا وغیرہ کا رسالہ بھی ساتھ ہے قیمت [illegible]

شریعت کا کوڑا

یہ کتاب جناب کوئی [illegible] نے چھپوائی ہے یہی کتاب [illegible] جس نے بچے بچے کو اہل حدیث مذہب سے [illegible] نظم میں ہے ایک ایک بیان حکمت سے بھرا ہوا [illegible]

ضرب محمدی

صرف ایک آنہ کی کتاب جس میں تقلید کے متعلق وہ وہ سوالات ہیں جن سے تقلید کی کمر ختم ہو جائے ہر اہل حدیث کی جیب میں رہنے کے قابل کتاب ہے مولانا محمد صاحب کی تصنیف ہے [illegible]

پتہ:- دفتر اخبار محمدی [illegible]

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم (قرآن مجید)

اخبار محمدی دہلی

قواعد وضوابط

اغراض ومقاصد

ایڈیٹر مولوی ... احمد سوانی

جلد ۱۸ — دہلی ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء — نمبر ۲۲

نفحۃ العنبر

نظم در تہنیت «اخبار محمدی»

(از جناب مولوی محمد فضل الرحمان صاحب عنبر مبارکپور ضلع اعظم گڈھ)

اخبار یہ نرالا، پیارا محمدی ہے — مجھ کو تو جان و دل سے بھایا محمدی ہے
گمراہ کے لئے ہے یہ مشعل ہدایت — ہر راہ رو کا رہبر گویا محمدی ہے
اسلام کا مبلغ توحید کا محافظ — سنت پہ جان و دل سے شیدا محمدی ہے
الحاد و کفر کے حق میں ہے تیغ براں — بدعات کے گلے پر آرا محمدی ہے
تقلید کے سمندر سے دامن پکڑ پکڑ کر — ہر اک کو راہِ حق پر لاتا محمدی ہے
کافور ہو گیا اب دنیا سے کفر باطل — وہ نورِ حق کا جلوہ لایا محمدی ہے
اپنوں کے واسطے ہے یہ موم سے نرم تر — دشمن کے حق میں لیکن لوہا محمدی ہے
لرزاں ہیں آج اس سے دنیا کے کل مخالف — میداں کا مرد بن کر آیا محمدی ہے
چھپتے ہیں اس کے اندر چیدہ چیدہ مضموں — حکمت کے موتیوں کا دریا محمدی ہے
جی چاہتا ہے اپنی آنکھوں سے میں لگا لوں — کیا خوب بن سنور کر آیا محمدی ہے
تقریظ کو خدایا رکھیو تو سب سے ارفع — کوشش سے جن کی اب تک زندہ محمدی ہے

میں جان و دل کے بدلے کیوں نہ اسے خریدوں
عنبر کی چشم تر کا تارا محمدی ہے

اطلاع: خطبات محمدی کی جلد اول ختم ہو چکی، جلد دوم ۱۹۴۲ء سے شروع ہوگی۔ ...

بقرہ عید آ رہی ہے!

ناظرین تبیہ! بارگاہِ ایزدی میں ہم اور آپ مل کر دست بدعا ہوں کہ خدایا اس شیدائے سنت پر ہزاروں رحمتیں نازل فرما جس نے تیرے سچے دین کو پھیلانے کی غرض سے ہر چھوٹے بڑے مسئلہ کو صاف کر کے بدعتیوں اور مشرکوں کے سخت طعنے اور تکلیفیں جھیل کر سینکڑوں اور ان گنت گالیاں سن کر رات اور دن محنت کر کے تیرے اور تیرے رسول کے احکام کی اشاعت کی۔ تو بھی اس کو بخش دے جس نے بارہ مہینوں کی ہر ہر بدعت کے خلاف اعلاء کلمۃ الحق بلند کیا اور سینہ سپر ہو کر ہر ہر تکلیف کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ خدایا اس کی تصنیفات کو زندہ رکھ جس نے تیرے دین کی زندگی کی خلش میں پڑتے پڑتے جان دیدی! حضرت مولانا محمد صاحب نے ایک کتاب لکھی اور جو بقرہ عید کے متعلق ہے۔ اس کا نام «تحفۂ محمدی» ہے۔ اس میں قربانی کے اور بقرہ عید کے کل احکام اور نماز عید کے و ماہِ ذی الحجہ کے جملہ مسائل و فضائل مع حوالہ حدیث درج ہیں۔ ساتھ ہی قربانی کی ابتدا، ذبیح اللہ کا قصہ، مکہ شریف اور بیت اللہ شریف کی بنیاد کا بھی ذکر ہے اور گائے کی قربانی کی مکمل بحث ہے اور خود ہندؤں کی مذہبی کتابوں سے اس کا ثبوت درج ہے، مرغ وغیرہ کی قربانی کی تردید کی ہے، ہر اہل حدیث کے مطالعہ کے قابل ہے۔ بلا قیمت تقسیم کرنے والوں کو تین روپے کی ایک سو۔ ایک روپے کی پچیس کے حساب سے بھیج دیئے جائیں گے۔ قیمت ایک کی ایک آنہ (۱/)

منگانے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

حالاتِ حاضرہ

سلطنت برطانیہ نے یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ کانگریس کا منشا جنگ جیتنے کے خلاف نہیں ہے اُن ہزاروں سول نافرمانی کرنے والے قیدیوں کو جو جیلوں کی تنگ و تاریک کوٹھریوں میں زندگی بسر کر رہے تھے چھوڑ دیا یا چھوڑ رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس فیصلہ کا اطلاق فارورڈ بلاک کے ممبروں پر نہیں ہوگا۔ سبھاش چندر بوس کے بھائی سرت چندر بوس کو حکومت ہند کے حکم کی رُو سے ۱۱ دسمبر کو کلکتہ سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

صدر کانگریس مولانا محی الدین ابوالکلام آزاد رہائی کے بعد ۵ دسمبر کو نینی سنٹرل جیل سے بذریعہ بمبئی میل ساڑھے گیارہ بجے کلکتہ تشریف لے گئے اسٹیشن پر نمائندہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے ان سے جب ملک کی سیاسی صورت حالات پر اظہار خیال کرنے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ میں ملک کی تازہ ترین صورت حالات سے واقف نہیں ہوں، اب میں تازہ ترین پوزیشن معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس کے بعد آئندہ پروگرام طے کروں گا۔ ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے متعلق مولانا نے فرمایا کہ میرا جلد سے جلد واردھا جانے کا ارادہ ہے۔ وہاں کانگریس کے دوسرے لیڈروں سے مشورہ کر کے فیصلہ کروں گا۔ مولانا نے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق حکومت کے اعلان پر کوئی رائے زنی کرنے سے انکار کر دیا

پنڈت جواہر لال نہرو دہرہ دون سے رہا ہونے کے بعد لکھنؤ پہونچے۔ یہاں آپ نے حسب ذیل بیان شایع کیا۔ تمام ساتھیوں، تمام کانگریس مینوں اور یوپی والوں کو پیغام تہنیت، پرانے دوستوں کو پھر سے ملنا جلنا، پہچانے چہروں کا دیکھنا، استقبالیہ تبسم، بغل گیری اور نشاط آغوش کی گرمی محسوس کرنا، وسیع میدانوں اور پُر ہجوم سڑکوں کا دیکھنا، یہ سب اچھی باتیں ہیں لیکن یہ اچھا نہیں ہے کہ ایک غیر ملکی حکومت کے حکم پر جیل آنا جانا پڑے! یہ اچھا نہیں ہے کہ ایک تنگ قید خانہ سے اُس بڑے قید خانہ میں آ جائیے جسے ہندوستان کہتے ہیں جہاں ہم وہ وقت بیتنے کا جب ہم یہاں تمام زمانی زیادتیوں کو توڑ پھینکے گے جو ہمارے جسم اور دماغ کو مقید کئے ہوئے ہیں اور آزادانہ طور پر ایک آزاد قوم کی حیثیت سے کام کریں گے لیکن ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے اور ہمیں ایک چھوٹی سی بے معنی تبدیلی پر اس بات کو بھول نہ جانا چاہئے۔ ایک انتہائی مصیبت زدہ دنیا میں جس میں تشدد و نفرت اور جوش فنا کا راج نظر آتا ہے نہ آرام کیا جا سکتا ہے نہ مصیبت سے بچا جا سکتا ہے۔ اس ہندوستان میں جہاں ایک غیر ملکی ڈکٹیٹرانہ راج دکھ دے رہا ہے اور تنگ کر رہا ہے ہمارے لئے امن کہاں؟ آزاد ہندوستان اور آزاد دنیا کے مفاد کے لئے صدائے عمل اور بھی زیادہ پُر اصرار ہے۔ جو سننا چاہیں انہیں ہندوستان پکار رہا ہے۔ تباہ حال بنی نوع انسان کی پکار روز بروز دردناک ہوتی جاتی ہے بس ہمارے لئے چین کہاں؟ ہمیں تو وقت کا بوجھ اُٹھانا ہے۔ ہمیں بادبان مضبوطی سے ...

مہاراجہ صاحب کشمیر کے نام

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا برقیہ تار

بخدمت ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب سرینگر کشمیر۔ واقعات خپلو تبت خورد علاقہ کشمیر کی جانب میں مؤدبانہ جناب کی توجہ منعطف کراتا ہوں میرے پاس یہ اطلاع آئی ہے کہ وہاں کے شیعہ جاگیر دار کی نہایت ہی اشتعال انگیز اور سُنّی مذہب کی نہایت ہی شرمناک طریقہ پر توہین کے طرز عمل کی شکایت کی گئی ہے۔ جناب کے اس شاہی اعلان کے حوالہ سے جو جناب والا نے اپنی گدی پر بیٹھنے کے وقت فرمایا تھا اور جس میں ہر مذہب کے تحفظ کا اطمینان دلایا تھا۔ گذارش کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں فوری مداخلت فرمائیے۔ براہ نوازش جواب سے مطمئن کیجئے۔ فقط۔

حمید اللہ
سکریٹری آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی

... بہت زیادہ ... بہت ... جنہوں نے اپنی آزادی کے لئے کی ... وہ اس ... جو ساڑھے چار سال سے ... مقابلہ میں ... اور ... آزادی کے ... دل کا خون بہا رہے ہیں اور اپنی عظیم الشان اکتسابات کو ... ہمارے کانوں میں ہندوستان کی پکار گونج رہی ہے اور ہماری رگوں کا خون کھولا رہی ہے۔ لیکن ہمارے حالات مختلف ہیں، ہماری جد و جہد کا وہ طریقہ نہیں ہے لیکن ایسی قربانی کا ہمیں اصلی کے ارادہ کی طلبی ہے۔ ہمیں تمام مصیبتوں اور امتحانوں سے سکون، اعتماد اور مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ گذرنا چاہئے۔

دہلی کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں کانگریس، مسلم لیگ، فارورڈ بلاک، جمعیۃ علمائے ہند، احرار اور ... ملت کے بہت سے کارکنوں نے شرکت فرمائی اور بہ اتفاق رائے یہ تجویز منظور کی گئی کہ مسلمانان دہلی کا یہ عظیم الشان جلسہ علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی کے احتجاجی روزے کو تشویش سے دیکھتا ہے اور حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ علامہ مشرقی کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلا کر ان کے جرم کو ثابت کرے ورنہ علامہ موصوف کو بلا شرط رہا کر دے۔

استنبول۔ انگورہ سے روانہ ہوتے وقت ایک جاپانی جرنلسٹ نے اخبارات کے نمائندوں سے ملاقات کے دوران میں کہا: میں ترکی سے پُر امید جا رہا ہوں، یہاں آکر میرے خیالات یکسر بدل گئے ہیں۔ جاپان سے روانہ ہوتے وقت میں نے سمجھا تھا کہ یورپ کا مرد بیمار تندرست ہو گیا ہے، یہاں آکر معلوم ہوا کہ اُس کی جوانی بھی عود کر آئی ہے۔ جاپان مشرق کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہے۔ ترکی ہمارے اندازہ سے زیادہ مضبوط نکلا۔ آپ نے جنگی مسائل پر گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا اگر ہم ترکی کو ترکی کے مفاد کے لئے کوئی مشورہ دیں تو ہم سے زیادہ ...

عید الضحیٰ کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ قربانیاں دیکر غیرت اسلامی کا ثبوت دیجیے

رشحات قلم فدائے رب احد حضرت العلامہ مولانا مولوی محمد صاحب یغفر اللہ الصمد

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، یہ پورا مہینہ حرمت والا ہے، اور خاصۃً پہلے دس دن تو بڑی بزرگی والے ہیں۔ ہر دن کے روزے کے عوض اللہ تعالیٰ سال بھر کے روزوں کا ثواب عنایت فرماتا ہے اور ہر رات کے قیام کا ثواب بقدر قیام لیلۃ القدر کے عطا فرماتا ہے (ترمذی) بالخصوص عرفہ کے دن یعنی نویں تاریخ ذی الحجہ کا روزہ رکھنے والے کے دو سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، ایک سال گذشتہ دوسرا سال آئندہ۔ (مسلم) ایک ہزار روزوں کا ثواب ملتا ہے (بیہقی) اس دن اللہ تعالیٰ اپنے گناہ گار بندوں کو جہنم سے اس قدر آزاد کرتا ہے کہ اور کسی دن اس قدر آزاد نہیں ہوتے۔

عید

عید کا دن خدائے تعالیٰ عز اسمہ کی عبادت کرنے اور خوشی منانے کا ہے۔ یہ دن اس لئے نہیں کہ اس میں کھیلوں اور تماشہ گاہوں کو آباد کیا جائے، یا پتنگ بازی، گنجفہ و چوسر اور شطرنج اور دوسرے خلاف شرع لہو و لعب میں اسے گذار دیا جائے۔ بلکہ اس مبارک دن میں وہ کام کرنے چاہئیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائے ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑا کام اُس دن راہ خدا میں خون بہانا یعنی قربانی کرنا ہے

قربانی کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، کہ قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے سینگ، بال کھر اور گوشت وخون سمیت لایا جائے گا اور اس کا وزن ستر گنا بڑھا کر میزان میں رکھا جائے گا، (ترمذی و اصبہانی) قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی خدائے تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے، (ترمذی) اور قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے اللہ رب العالمین ایک نیکی عنایت فرماتا ہے، اسی طرح اُون کے عوض بھی (ابن ماجہ) قربانی کرنے والے کے تمام اگلے گناہ قربانی کے خون کا اول قطرہ زمین پر گرتے ہی اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے (بزار) آپ فرماتے ہیں قربانی کے جانور کو خوب موٹا کرو، کیونکہ یہ تمہارے لئے پل صراط پر سواریاں بنیں گے (تلخیص) آپ نے قربانی کی یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ فرمایا جو شخص قربانی کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور پھر نہ کرے وہ ہمارے عیدگاہ میں نہ آئے (حاکم) باوجود اس قدر تاکید ہونے کے پھر بھی ہمارے بعض بد شوق بھائی ایسے بھی ہیں کہ قربانی کے وقت غربت ظاہر کرنے لگتے ہیں، اور شادی بیاہ، موت میت، چھٹی چلّے کے خلاف شرع قومی رسموں اور ملکی رواجوں میں اپنا سینکڑوں روپیہ ٹھیکریوں کی طرح برباد کر کے اپنے نبی کے مخالف اور خدائے تعالیٰ کے نافرمان بنتے ہیں۔

رغبت قربانی

قربانی کے لیے یہ شرط نہیں کہ ہم صاحب نصاب ہوں جس کو خدا نے صرف اتنا دے رکھا ہو کہ وہ قربانی کا جانور خرید لے تو اسے چاہئیے کہ خدا پر بھروسہ کر کے قربانی کر ڈالے، کسے خبر ہے کہ آئندہ سال یہ مبارک مہینہ دیکھنا کسکو نصیب ہو؟ اب ہم قربانی کے کچھ مسائل بیان کرتے ہیں انہیں سنئے اور سنت طریقہ کے مطابق اپنی قربانیاں کیجئے۔

قربانی کے مسائل

نماز عید پڑھ کر قربانی کرے اور اپنے ذبیحہ کا گوشت کھائے (مسلم) ایک ... گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس شریک ہو سکتے ہیں (نسائی) ایک بکرا یا بھیڑ وغیرہ ایک گھر کی طرف سے کافی ہے، اگرچہ ان کی تعداد زیادہ ہو، (ابوداؤد) یہ جواز کی صورت ہے اور بغیر ریا و نمود کے جس قدر زیادہ خون بہائے گا اسی قدر زیادہ ثواب پائے گا۔ قربانی کا گوشت خود کھائے اور دوست احباب کنبے قبیلے مساکین محتاج وغیرہ کو دے اور اگر چاہے تو ذخیرہ بھی کر سکتا ہے (ابوداؤد) قربانی کا جانور دو دانت سے کم نہ ہو البتہ بھیڑ دُنبہ دُنبی اُونٹ بھی جائز ہے)۔

عیب دار جانور

پورا لنگڑا اور بالکل کانا اور بہت مریض اور نہایت ہی دُبلا پتلا اور آدھا یا آدھے سے زیادہ کان کٹا ہوا اور آگے یا پیچھے سے کن کٹا اور چرے ہوئے اور سوراخ دار کان والا، اور آدھا یا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹا ہوا اور بہت بوڑھا جانور قربانی میں ناجائز ہے (ابوداؤد) جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے قربانی کرنے تک نہ تو سر منڈوائے نہ بال ترشوائے۔ نہ ناخن کٹوائے نہ جسم کے کسی اور حصہ کے بال لے (ابوداؤد)۔

قربانی کی دُعا

دسویں، گیارھویں، بارھویں، تیرھویں تک قربانی کر سکتا ہے (موطا امام مالک، دارقطنی) قربانی کے جانور کو لٹا کر اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ (اس جگہ اپنا یا جس کی طرف سے قربانی کرتا ہو اُس کا نام لے) اور جانور کی گردن پر اپنا پاؤں رکھ کر تیز چھری سے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر پھرتی سے بلا تکلیف دیئے ذبح کر ڈالے (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

غربا کو خوش خبری

ناظرین کو میں ایک خوش خبری سنا دوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بھیڑ بڑے بڑے سینگوں والے چت کبرے خصی منگواتے، اور انہیں راہ خدا میں قربان کر کے کہا کہ اے باری تعالیٰ تو اسے میری اور میری اُمت کی طرف سے قبول فرما جو قربانی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے (ابوداؤد) اور سنیے! آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال ناخن وغیرہ نہ لے نماز عید پڑھ کر لے، تو اسے باری تعالیٰ ارحم الراحمین پوری قربانی کا پورا ثواب عنایت فرمائے گا (ابوداؤد)۔ غرض قربانی کی طاقت نہ رکھنے والوں کے لئے یہ حکم ہے نہ کہ وہ مرغ ذبح کریں اس من گھڑت بدعت سے بچنا چاہئے۔ (اس مسئلہ کی تردید ایک الگ رسالہ میں ہے جو صاحب چاہیں ایک آنہ میں دفتر سے منگالیں)

گائے کی قربانی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ یعنی اپنے رب کے لئے نمازیں پڑھو اور اس کے نام پر قربانیاں کرو، اور جگہ ارشاد ہے عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ یعنی چوپائے جانوروں کو (بقرعید کے موقعہ پر) قربان کرو، اور چوپاؤں کی تفسیر اس طرح بیان فرمائی مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ پھر فرمایا وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ، یعنی بکری بھیڑ اور اونٹ گائے نر مادہ (کنز العمال وتفسیر کبیر) ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ بقرعید کے موقعہ پر جن جانوروں کے ذبح کرنے کا ہمیں حکم ہے ان میں گائے بھی ہے۔

حضورؐ نے گائے کی قربانی کی

صحیح بخاری شریف مطبوعہ محمدی کے ساتویں پارے صفحہ ۱۲۳ میں ہے ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کی قربانی کی، صحیح مسلم شریف انصاری جلد اول کے صفحہ ۴۲۴ میں ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ یعنی صحابہ کرامؓ نے حدیبیہ والے سال ۶ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات سات آدمیوں نے شریک ہو کر گائے کی قربانی کی پھر اسی صفحہ میں لکھا ہے حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ یعنی حجۃ الوداع والے سال ۱۰ھ ہجری میں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گائے کی قربانی سات سات آدمیوں نے شریک ہو کر کی۔ ابن ماجہ میں ہے أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْحَرُوا الْبَقَرَ یعنی صحابہؓ کو حضورؐ نے گائے کی قربانی کا حکم کیا۔

گائے کی قربانی افضل ہے

جمہور علمائے اسلام کا فتویٰ ہے کہ بکری کی قربانی سے گائے کی قربانی افضل ہے حنفی مذہب کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خاں میں لکھا ہے وَالْبَقَرُ أَفْضَلُ مِنَ الشَّاةِ مِنَ الْمَعْزِ یعنی گائے کی قربانی بکرے کی قربانی سے افضل ہے بلکہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے الْبَقَرَةُ أَفْضَلُ مِنْ سِتِّ شِيَاهٍ یعنی ایک گائے کی قربانی چھ بکروں سے افضل ہے۔ بڑے پیر صاحب حضرت شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں لکھتے ہیں وَأَفْضَلُهَا الْإِبِلُ ثُمَّ الْبَقَرُ ثُمَّ الْغَنَمُ یعنی بکری سے گائے کی قربانی افضل ہے۔ غرض گائے کے قربان کرنے کا حکم قرآن میں موجود ہے۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کی قربانی کی۔ صحابہ کرام گائے کی قربانی کرتے تھے، علمائے اسلام اور بزرگانِ اُمت نے گائے کی قربانی کو بکری وغیرہ کی قربانی سے افضل بتایا۔ آج تک مسلمانوں کا عمل اسی پر رہا۔ ملکِ ہند میں اس مسئلہ پر عمل کرتے ہوئے عین عید والے دن مسلمانوں نے ہندوؤں سے تکلیفیں برداشت کیں۔

دشمنانِ اسلام کی چالیں

آہ! آج جہاں اور اسلامی احکام کو پس پشت ڈال دیا گیا، جہاں اسلامی باغیچہ کے بیسیوں پودوں کو جڑ سے اکھیڑ دیا گیا، جہاں اسلامی گلدستہ کی سینکڑوں کلیوں کو نوچ کر پھینک دیا گیا، وہاں اس تیرہ سو برس کے تحت الثریٰ تک جڑیں پہونچائے ہوئے درخت کو بھی بیخ و بن سے اکھیڑنے کی ترکیبیں کچھ عجب پردہ داری سے کی جا رہی ہیں۔ آج گائے کی قربانی کو موجبِ فساد بتلایا جاتا ہے۔ گویا اُن کے نزدیک خدا فساد کا حکم دینے والا، نبیؐ فساد کو پھیلانے والے، صحابہ کرامؓ فساد کے بانی، علماء و بزرگانِ دین فساد کو چاہنے والے اور فساد کی رغبت دلانیوالے ہیں۔ وائے! اچھا اسلام ہے!

غیرتِ اسلامی

ہم مانتے ہیں کہ غیر مسلم اقوام سے دنیوی امور اور مشترکہ فوائد میں میل جول اور اتفاق ہیں شرعًا منع نہیں۔ مگر میرے بھائیو اس اتفاق کا اصل نتیجہ ہی کیا نہیں ہے؟ کہ ہم ایک اسلامی حکم سے دست بردار ہو جائیں؟ سنو! یہ اتفاق اسی وقت قایم رہ سکتا ہے کہ وہ اور ہم اپنے اپنے مذہب میں بالکل آزاد رہیں۔ اگر کسی کی اندرونی یا بیرونی رعایت یا دھمکی سے دب کر ہم نے مذہبی آزادی کو پامال کرنا چاہا تو یہ وہ پرند نہیں جو پنجرہ میں بند رہ سکے۔ دو دن کے بعد پھر جوتیوں میں دال بٹنے لگے گی۔ بانیٔ اسلام تو بت اور بت پرستی کو دنیا سے مٹانے کے لئے آئے تھے۔ تم بھی گائے کو جو ایک قوم کی معبود ہے راہ خدا میں ذبح کر کے کیوں نہ ثابت کرو؟ کہ یہ غریب تو اپنی جان پر سے بھی سختیاں اور مصیبتیں نہیں ہٹا سکتی۔

سلطان محمود غزنوی

اپنے اسلاف کو دیکھیں سلطان محمود غزنویؒ کو ہنود نے لاکھوں روپیہ منت و سماجت دینا چاہا کہ وہ سومنات کی مورتی نہ توڑیں، مگر غازیِ مرد نے صاف جواب دیا کہ میں بت فروش نہیں ہوں بلکہ بت شکن ہوں اور اس معبودِ باطل کے ٹکڑے ٹکڑے

کرد یتے ہمارے ملکی بھائیوں کو بھی چاہئے، کہ وہ ہمارے کسی مذہبی کام میں دخل نہ دیں، اور دست درازی نہ کریں بلکہ ہمارے مددگار رہیں۔

ہندو مذہب میں گائے کی قربانی

گائے کی قربانی تو ان کے مذہب کے بھی خلاف نہیں چنانچہ (۱) مہابھارت میں ہے، راجہ برانچہ نے ہگسش میں گائے فربہ کو قتل کیا، (۲) بلکہ یہ بھی ہے کہ، دیوانتی راجہ ہر روز دو ہزار گائے ذبح کرتا تھا، (۳) منوسمرتی میں لکھا ہے، جب برہمن کا بیٹا کاشی سے بدیا یعنی علم پڑھ کر آئے تو اس کا باپ اُس کے استقبال کو جائے اور گائے ذبح کرکے اُس کی گرماگرم کھال بیٹے کے بدن پر رکھے، (۴) ستیہ پوران میں لکھا ہے کہ، رکوتنگ کے سات بیٹوں نے گائے ذبح کی اور کھائی، (۵) بلکہ یجر وید کا چوبیسواں ادھیائے تو اس سے پُر ہے، (۶) منوسمرتی میں ہے، گائے کا گوشت میت کی طرف سے کھلانے سے میت ۹ مہینے تک آسودہ رہتی ہے، (۷) ستیارتھ پرکاش میں ہے، گومیدھ (گائے کی قربانی) کا جو کرنا ہے، اس سے سنسار کا بڑا اپکار ہے (سمولاس ۱۰) وغیرہ وغیرہ

مسلمانو! مذہب پر قایم رہو

ہاں مسلمانو! سنو! اس سلطنت پر بھی لعنت جو ایک سنت ترک کرکے ملے، اس آزادی اور عیش پر صد پھٹکار جو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کے عوض حاصل ہو، وہ عزت عین ذلت ہے جو شرعی مسئلہ کی کایا پلٹ کر حاصل کی جائے۔ مسلمانو! شریعت میں جو کام جس طرح پر ہے اُسے اُسی طرح رہنے دو، ورنہ خدا کے باغی کہلاؤ گے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نافرمان شمار ہوگے خصوصًا اس وقت جب کہ لوگ ایک شرعی امر کو مٹانا چاہتے ہیں، تم اس پر عمل کرکے یہ ثابت کر دو، کہ ابھی دنیا میں ایسے مسلمان موجود ہیں جو دنیا کی تمام نعمتوں اور راحتوں کو ایک ارشادِ نبی کے بدلے خس و خاشاک سے بھی کمتر بلکہ بدتر اور بدتر جانتے ہیں، سا اٹھو! اور اُس ثواب کو حاصل کرو جس کی بابت ارشادِ نبوی ہے مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ یعنی جب لوگ میرے کسی طریقے کو چھوڑنے لگیں اُس وقت اس پر عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔

عید الضحیٰ کے بقیہ مسائل

مرد اس دن غسل کرکے اچھا لباس پہن کر خوشبو مل کر سویرے نماز صبح پڑھتے ہی بغیر کچھ کھائے عیدگاہ جائیں (بخاری، ترمذی، حاکم) عید کے دن سے لیکر تیرہ تاریخ تک تکبیر بکثرت بلند آواز سے پڑھتا رہے (بخاری)، تکبیر یہ ہے اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ (دارقطنی) جس راستے سے گیا ہے اُسی سے واپس نہ آئے بلکہ راستہ بدل دے (بخاری) اس عید کی نماز جب آفتاب ایک نیزے پر آجائے پڑھنی چاہئے، یہی مسنون ہے۔ نماز کے بعد امام اپنی جگہ کھڑے ہوکر متوسط خطبہ کہے، اور لوگ اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھے سنتے رہیں (بخاری وغیرہ) نماز کھلے میدان میں پڑھیں، عذر ہو، مثلاً بارش تو مسجد میں بھی جائز ہے۔ عید کے دن سے تیرھویں تاریخ تک روزہ رکھنا حرام ہے۔

قربانی کی کھال کا حکم

قربانی کی کھال کو بیچ کر دام اپنے کام میں نہ لائیں اگر ایسا کرے گا تو اس کی قربانی مقبول نہ ہوگی (حاکم)، اور نہ اس کھال کو قصاب اور سقہ اور دائی وغیرہ کی اُجرت میں دے (ابوداؤد) بلکہ اُسے خدا کی راہ میں خیرات کردے (بخاری مسلم)

عید الضحیٰ کی نماز

یہ نماز ۲ہجری میں اولاً پڑھی گئی، پھر آپ ہمیشہ پڑھتے رہے کبھی ترک نہیں کی۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کر دعاء افتتاح پڑھے، پھر ٹھیر ٹھیر کر سات تکبیر اور کہے پھر باآواز بلند قرأت پڑھے۔ دوسری رکعت میں سیدھا کھڑا ہوکر قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں اور کہے ہر تکبیر پر رفع یدین کرے، ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے (ابوداؤد وعون وغیرہ) پہلی رکعت میں امام سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قٓ اور دوسری میں فاتحہ کے بعد سورۂ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ پڑھے یا سَبِّحِ اسْمَ اور هَلْ أَتٰكَ پڑھے، چونکہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں آنے کا حکم ہے، (جس کی تفصیل مولانا مرحوم کی کتاب جماعت محمدی میں ہے) اگر ان تک امام کی آواز نہ پہونچی ہو، تو امام اس مجلے کے بعد انہیں الگ خطبہ سنائے فقط وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ ۔

(مقتبس) محمد مرحوم

تاریخ المناک

آہ حضرت علامہ مولانا محمد جوناگڈھی

(از قلم جناب محمد ابوالمعارف الاعظمی مئوی)

لَقَدْ مَاتَ فِي الْوَطَنِ الْمُبَارَكِ دَفْعَةً
سَمِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ شَيْخٌ مُمَجَّدٌ
فَقَالَ بِقَلْبِ الْحُزْنِ سَلْ مُؤَرِّخًا
تَخَلّٰى إِلَى اللّٰهِ الْجَمِيلِ مُحَمَّدٌ

۱۳ ہجری ۶۰

ایں چہ شد آہ اے شب تاریک
کہ نہاں گشت کوکب امید
ایں ندا آمد از لب دریا
غرق شد ہائے مرکب امید

۱۳ محرم ۶۰

خدمت دین خدا کی جس نے ہو کر بے خطر
جس نے سنت کی حمایت میں کیا سینہ سپر
درہم و برہم صف باطل کو جس نے کر دیا
رکھ دیا جس کے قلم نے قلب بدعت چیر کر
وہ بہادر آج ہم سے آہ رخصت ہو گیا
اُس کو لینے آگئے اللہ کے پیغامبر
خالق اکبر جناب حق سے ملنے کے لیے
آپ جنت کو سدھارے ہم کو مضطر چھوڑ کر
کہہ دو یہ تاریخ قلب مضطرب کو تھام کر
کیا ہوا؟ آہ! کیا ہوا؟ وہ فاضل عالی گہر

۱۳ ھ ۶۰

خطبۂ صدارت

از مولوی عبد السلام صاحب

گذشتہ (۲) سے پیوستہ

طالب علم کی زندگی

میرے عزیز پردیسی طالب علم جانو! جس گلشن علم کی آپ تفریح کر رہے ہیں وہ جس طرح دل فریب اور نشاط انگیز ہے اسی طرح دہشت خیز ووحشت انگیز بھی ہے۔ اس میں جہاں گل ورَیحاں موتیا چنبیلی وگلاب کے پھول نظر آرہے ہیں اس کے ساتھ ہی اس کی جھاڑیوں میں ہولناک درندے چھپے ہوئے ہیں، اور خوش نما پودوں پر مار وکژدم لپٹے ہوئے ہیں ماگر اس کی روشوں پر موتی وجوار کی بجری بچھی ہوئی ہے تو بے شمار خار (کانٹے) بھی پڑے ہوئے ہیں بہرکیف وہ اِنَّ الجَنّۃَ حُفَّتْ بِالمَکَارِہ کا صحیح مصداق ہے۔

جو نوجوان باہمت اس باغ کی سیر کر چکے ہیں یا کر رہے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس کی سیر کرنے والا کن کن مصیبتوں میں مبتلا ہوتا ہے کہیں افلاس کی آہنی دیوار حائل ہے جس کا توڑنا لوہے کے چنے چبانا ہے کہیں محنت ومشقت کی دشوار گذار گھاٹیاں ہیں جن کے پار اترنا بڑے اولوالعزم شہسواروں ہی کا کام ہے ایسے وقت میں سب سے مستقل مزاج لوگ بھی لا طاقۃ لنا الیوم کہہ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ عص

* طالب علم اس ہرن سے بھی زیادہ مصیبتوں کے جال میں پھنستا ہے۔ بعض تو شروع ہی میں صیاد کے پنجے میں آجاتے ہیں بعضے کچھ دور نکل کر اور بعضے کچھ اور آگے دور جا کر۔ بہت کم ایسے ہیں جو ان گھاٹیوں کو طے کر کے منزل مقصود تک پہونچتے ہیں۔ ان میں سے جو آخر منزل پہونچ جاتا اور مڑ کر دیکھتا ہے تو سارے اس کے ساتھی راستہ ہی میں پڑے ہوئے نظر آتے ہیں سچ ہے ؎

منزل عشق میں راحت بھی ہے آرام بھی ہے
راہ طیبہ میں تو گلشن بھی ہے اور خار بھی ہے

میرے پیارے عزیزو! یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ هوارث اباءکم اسلاف آپ اپنے اسلاف کی سوانح حیات کو دیکھ جائیے وہ کس غربت وافلاس میں طالب علمی زندگی بسر کر چکے ہیں وہ سوکھی روٹی اور چقندر کے پتے کھا کر گذارہ کرتے تھے۔

حضرت سید المحدثین امام بخاری علیہ الرحمۃ نے جنگل کی تین دن تک بوٹیاں کھائیں "تمام بغدادی حافظ الحدیث سوکھی روٹی کو دجلہ کے پانی سے بھگو کر کھاتے۔ امام ابو علی بلخی رحمۃ اللہ علیہ نانبائیوں کی دوکان کی خوش سونگھ کر اکتفا کرتے تھے (دیکھو تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ صفحہ ۱۷۳) حضرت ابو العلاء ہمدانی مسجد کے بلند مینار کی روشنی میں کھڑے کھڑے مطالعہ کرتے دیکھے جاتے تھے، اُن کو اگر تیل کی توفیق ہوتی تو اس قدر پریشانی ہرگز نہ برداشت کرتے (دیکھو تذکرۃ الحفاظ جلد ۲ صفحہ ۲۲۹) خلیل نحوی وعروضی کو کسی نے دیکھا ایک درخت کے نیچے سوکھی روٹی پانی سے کھا رہے ہیں۔ پوچھا کیا حال ہے؟ فرمایا ؎

خبزٌ وماءٌ وظلٌ ٭ هذا النعيم الأجل

حکیم ابو نصر فارابی جس کو تمام دنیا جانتی ہے وہ طالب علمی کے زمانے میں رات کو پاسبانوں کی قندیلوں کی روشنی میں مطالعہ کرتا۔ یہ تھی اسلاف کی پریشانی اور محنت۔ اسی محنت وکوشش کی وجہ سے آج کیا؟ قیامت تک اُن کے تذکرے آفتاب نصف النہار کی طرح روشن رہیں گے۔ ع۔ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

محنت کا دائمی ثمرہ

میرے عزیزو! ہمارے اسلاف رحمہم اللہ اجمعین نے دینی ودنیوی علمی وتاریخی وغیرہ ترقی کیوں اور کس طرح کی؟ ہماری طرح وہ بھی انسان تھے اور ہماری طرح اُن کو بھی پریشانیاں لاحق تھیں مگر اس کے باوجود جو کام کر گئے وہ ہم نہیں کر سکتے، بلکہ ہر چیز میں ان کے محتاج ہیں، اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ وہ اصل جفاکش ومجاہد ومحنتی تھے، وہ آرام طلب وعیش پسند نہ تھے۔ اس زمانے میں تو چھپی ہوئی کتابیں بھی نہ تھیں۔ یہ ریل، موٹر، اور دیگر بحری وفضائی جہاز نہ تھے۔ پیدل سفر کرتے دُور دراز ملکوں کی خاک چھانتے اور ہر قسم کی مصائب وتکالیف کو برداشت کرتے۔ لیکن چونکہ ان میں طلب صادق وتوجہ کامل تھی۔ بنا بریں وہ ترقی کے ان منازل کو طے کر گئے جو اب ہمارے خواب وخیال میں بھی محال نظر آتے ہیں۔

کیا آپ نے امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ہے؟ بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا درجہ کس نے دیا؟ یہی محنت اور طلب صادق تھی۔ آپ کی سوانح حیات کو دیکھو کہ علم کی تلاش میں کوفہ، بصرہ، شام، مصر، بغداد، مکہ، مدینہ، ہرات وغیرہ وغیرہ ممالک کا دورہ کیا۔ چلتے چلتے پاؤں میں چھالے پڑ جاتے، چیتھڑے باندھ باندھ کر مسافت کو طے فرماتے آج کل کی طرح موٹر، گاڑیاں وغیرہ کی آسانیاں نہ تھیں۔ انہیں جد وجہد کی وجہ سے آج امیر المومنین سید المحدثین کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ اور رہتی دنیا تک اسی طرح یاد کئے جائیں گے آپ کی محنت ومشقت کا حال اس سے معلوم ہوگا کہ چاند کی روشنی میں کتابیں لکھتے اور رات کو بہت کم سوتے صحیح بخاری کو سولہ سال میں لکھا کبھی مکہ تو کبھی مدینہ تو کبھی بصرہ میں۔ غرض جہاں موقع مل جاتا، اسی دُھن میں لگے رہتے، یہ شعر گویا آپ ہی کے بارے میں کہا گیا ہے ؎

فَیَوْمًا بِحَزْوَی وَیَوْمًا بِالعُقَیْقِ
وَبِالعُذَیْبِ یَوْمًا وَیَوْمًا بِالخُلَیْصَا

اسی طرح امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام نسائی امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام شافعی وامام احمد وغیرہم کو دیکھئے کہ ان کو اس رتبہ پر کس نے پہونچایا؟ یہی جواب ملے گا کہ ان کو محنت وجد وجہد نے اس درجہ علیا پر پہونچایا؟ حضرت نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ حافظ صاحب رات دن کے تمام وقتوں کو تحصیل وشغل علم میں صرف فرماتے۔ اسی واسطے ۱۵۰ کتابیں تصنیف فرمائیں، آپ کا کوئی وقت ان تین کاموں سے خالی

---

* اس ملک:۔ ان کے سیر کرنے والے کی مثال بالکل اس بھوکے پیاسے ہرن کی طرح ہے جس کے سامنے ایک سرسبز وشاداب خوشنما باغ مقابل ہے وہ اپنی آرزوؤں کو لیکر نہایت شوق [illegible]

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

یہ ہیں بیان اور ہدایت اور نصیحت کے خطبے جن سے لوگ پرہیزگار بنجائیں

الحمد للہ کہ خطیب الانبیا شافع روز جزا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے

وعظ و خطبات کا چوتھا حصہ بہ نام

خطباتِ محمدیؐ

جس میں خطیب الانبیا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقریباً دو سو خطبے عربی مع ترجمہ و شرح جمع کئے گئے ہیں۔ تاکہ خطیب صاحبان جمعہ کے خطبے اسی سے کہہ سکیں اور حضور کے عمر بھر کے خطبات یکجا جمع ہوجائیں جن کا ایک ایک لفظ معجزہ ہے جو آجتک عربی یا اردو کی کسی کتاب میں جمع شدہ نہیں ہیں

مؤلف و مرتب

مصنف تصانیف کثیرہ خطیب ہند حضرت مولانا الحاج محمد بن ابراہیم صاحب مرحوم و مغفور

مدرس و مہتمم مدرسہ دار الحدیث محمدیہ عربیہ و مالک و منصرم اخبار محمدی صدر بازار دہلی

باہتمام احمد بن مولانا محمد صاحبؒ

جید برقی پریس دہلی میں بماہ ذیقعدہ ۱۳۶۰ھ مطابق ماہ دسمبر ۱۹۴۱ء چھپا۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی

خطبات محمدی کی اس جلد چہارم میں جن بہتر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حضور ﷺ کے خطبات نبویہ نقل کیے گئے ہیں ان کے اسمائے گرامی

(۱) حضرت [illegible] ابن [illegible] (۲) حضرت عبداللہؓ (۳) حضرت عائشہؓ۔ (۴) حضرت فضالہ بن عبیدؓ (۵) حضرت علیؓ (۶) حضرت عبدالرحمٰن بن عمروؓ (۷) حضرت [illegible] (۸) حضرت کعب احبارؓ (۹) حضرت عمرو بن عوفؓ (۱۰) حضرت عبداللہ بن خطابؓ (۱۱) حضرت عوف بن مالکؓ (۱۲) حضرت [illegible] (۱۳) حضرت [illegible] (۱۴) حضرت انس بن مالکؓ (۱۵) حضرت مالک بن حویرثؓ۔ (۱۶) حضرت نعمان بن بشیرؓ (۱۷) حضرت عبداللہ بن خبابؓ (۱۸) حضرت عمرو بن شعیبؓ (۱۹) حضرت [illegible] بن عبداللہؓ (۲۰) حضرت جابر بن عبداللہؓ (۲۱) حضرت جابر بن سمرہؓ۔ (۲۲) حضرت ام سلمہؓ۔ (۲۳) حضرت عبداللہ بن حوالہؓ (۲۴) حضرت [illegible] (۲۵) حضرت زید بن ارقمؓ (۲۶) حضرت عبید بن صخرؓ (۲۷) حضرت عبداللہ بن جراد۔ (۲۸) حضرت ابوامامہؓ (۲۹) حضرت ابوسعید خدریؓ (۳۰) حضرت عبداللہ بن [illegible] (۳۱) حضرت کعب بن عجرہؓ۔ (۳۲) حضرت یزید بن شجرہؓ (۳۳) حضرت خالد عدوانیؓ۔ (۳۴) حضرت مجمع بن حارثہؓ (۳۵) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔ (۳۶) حضرت [illegible] (۳۷) حضرت سعید بن مسیبؓ (۳۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ (۳۹) حضرت عمرو بن تغلبؓ (۴۰) حضرت قتادہ ابن شہابؓ (۴۱) حضرت بریدہؓ (۴۲) حضرت معاذ بن جبلؓ (۴۳) حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرحؓ (۴۴) حضرت سمرہؓ۔ (۴۵) حضرت عدی بن حاتمؓ (۴۶) حضرت خارجہ بن عمرؓ (۴۷) حضرت عبداللہ بن عباسؓ (۴۸) حضرت معقل بن یسارؓ (۴۹) حضرت ابوہریرہؓ (۵۰) حضرت ابوالدرداءؓ (۵۱) حضرت عبادہ بن صامتؓ (۵۲) حضرت مقدام بن معدی کربؓ (۵۳) حضرت حارث بن معاویہ کندیؓ (۵۴) حضرت رافع ابن خدیجؓ (۵۵) حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمیؓ۔ (۵۶) حضرت طارق بن عبداللہؓ (۵۷) حضرت ذوالقور [illegible] بن عمر دوسیؓ (۵۸) حضرت ابن ابی لیلیٰؓ (۵۹) حضرت اسماء بنت یزید انصاریہؓ (۶۰) حضرت اسامہؓ (۶۱) حضرت سہل بن ساعدیؓ (۶۲) حضرت ابو [illegible] اشعریؓ (۶۳) حضرت اسمٰعیل بن رافعؓ (۶۴) حضرت براء بن عازبؓ (۶۵) ابوبردہ بن نیارؓ (۶۶) حضرت مخنف بن سلیمؓ۔ (۶۷) حضرت عبدالرحمٰن بن معاذؓ (۶۸) حضرت عبداللہ بن مغفلؓ (۶۹) حضرت حسنؓ (۷۰) حضرت عبادہ بن صامتؓ (۷۱) حضرت ابی بن کعبؓ۔ (۷۲) حضرت عبدالرحمٰن البیلمانی رضی اللہ عنہم اجمعین

حدیث و تفسیر وغیرہ کی ان ساٹھ کتابوں کے نام جن سے خطبات محمدی جلد چہارم میں حضورؐ کے خطبے نقل کیے گئے ہیں

(۱) تفسیر ابن کثیر۔ (۲) سیرۃ النبویہ للزینی۔ (۳) مسند احمد (۴) بزار۔ (۵) دیلمی۔ (۶) الحکیم۔ (۷) طبرانی۔ (۸) منتخب کنز العمال۔ (۹) ترمذی۔ (۱۰) نسائی۔ (۱۱) مسلم (۱۲) نووی (۱۳) احیاء العلوم۔ (۱۴) ابوداؤد۔ (۱۵) بخاری۔ (۱۶) سیرۃ الحلبیہ۔ (۱۷) عبد بن حمید۔ (۱۸) ابن حبان۔ (۱۹) ابو یعلیٰ۔ (۲۰) زاد المعاد۔ (۲۱) القسطلانی۔ (۲۲) مواہب لدنیہ۔ (۲۳) ترغیب ترہیب۔ (۲۴) ابن اسحاق۔ (۲۵) ابن جریر۔ (۲۶) ابن منذر۔ (۲۷) فتح الباری۔ (۲۸) مجمع الزوائد۔ (۲۹) معرفۃ الصحابہ۔ (۳۰) الحاکم۔ (۳۱) ابن ماجہ۔ (۳۲) الکامل۔ (۳۳) امالی ابن صیصری۔ (۳۴) ابن نجار۔ (۳۵) کرمانی۔ (۳۶) سراج [illegible] (۳۷) مجالس الابرار۔ (۳۸) سیرۃ ابن ہشام (۳۹) ابن ہشام (۴۰) ابن سعد۔ (۴۱) ابن ابی شیبہ۔ (۴۲) ابن مردویہ۔ (۴۳) درمنثور۔ (۴۴) البیہقی۔ (۴۵) سیوطی۔ (۴۵) ابن عساکر۔ (۴۶) ابوالشیخ۔ (۴۷) ابن ابی حاتم۔ (۴۸) دارمی۔ (۴۹) ابن خزیمہ۔ (۵۰) دارقطنی۔ (۵۱) ابن ابی الدنیا۔ (۵۲) رافعی۔ (۵۳) الاصابہ۔ (۵۴) ادب المفرد۔ (۵۵) العسکری۔ (۵۶) مشکوٰۃ۔ (۵۷) تفسیر محمدی۔ (۵۸) اعلام الموقعین۔ (۵۹) تفسیر اتقان۔ (۶۰) کتاب الرد علی ابی حنیفہؒ۔

اطلاع ۱:- ان خطبوں کے مضامین اور تعداد وغیرہ کی مکمل فہرست اس جلد کے صفحہ ۹۳ تا ۹۶ پر ملاحظہ فرمائیے۔

اطلاع ۲:- خطبات محمدی کی جلد اول بقیمت ایک روپیہ جلد دوم ایک روپیہ جلد سوم ایک روپیہ جلد چہارم ایک روپیہ اس پتہ سے منگوالیں [illegible]

[illegible] مولانا مرحوم خود تیار کر گئے ہیں [illegible] فہرست صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰ [illegible]

مجموعہ تصانیف حضرت مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم، جو ہر موحد مسلمان دینی مدد دیتی ہیں

صلوٰۃ محمدی جس میں وضو کرنے کا طریقہ و مسائل۔ تیمم کا طریقہ اور مسائل۔ اذان و تکبیر کا طریقہ۔ نماز کی دعائیں۔ نماز کی ترکیب اور مسائل۔ نماز کے بعد کی دعائیں مع ترجمہ۔ مسافر اور بیمار کی نماز کے احکام۔ تراویح، تہجد، جمعہ، استسقاء کی نماز کا طریقہ اور مسائل عید کی نماز کا طریقہ اور مسائل وغیرہ مطابق احادیث مع حوالہ کتب۔ صیام محمدی۔ چاند کے احکام۔ افطار کرانے کا ثواب۔ روزے میں جو کام منع ہیں ان کا بیان۔ معذور لوگوں کے روزے کے احکام۔ روزے کے جملہ مسائل۔ لیلۃ القدر، اعتکاف، نفل روزے۔ اور فطرے وغیرہ کے مسائل فضائل وغیرہ مطابق احادیث مع حوالہ قیمت تین آنے۔ زکوٰۃ محمدی۔ زکوٰۃ کی فرضیت، نہ دینے کا گناہ۔ زکوٰۃ کا نصاب۔ اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینی چاہئے اور جنہیں دینی حرام ہے۔ زکوٰۃ کے تمام مسائل۔ امامت کا مسئلہ۔ نفلی اور فرضی خیرات صدقے کے مسائل و فضائل۔ مطابق احادیث قیمت تین آنے۔ ایمان محمدی۔ حضرت امام بیہقیؒ کی کتاب شعب الایمان کے مختصر کا ترجمہ جس میں ایمان کی ستتر شاخوں کی تفصیل وار بیان مطابق قرآن وحدیث واقوال بزرگان قیمت دس آنے۔ حج محمدی۔ حج اور عمرے کی فضیلت حج۔ کرنے کا وبال۔ التوارِ حج کا مسئلہ وغیرہ قیمت ایک آنہ۔ توحید محمدی۔ پکی قبروں، گنبدوں اور مقبروں کے حرام ہونے کی اور ان کے گرا دینے کی دو سو دلیلیں۔ قبر کے متعلق شرعی احکام، قبر پرستی، چومنے چاٹنے اور چڑھاوے اور غلاف وغیرہ کی حرمت قرآن حدیث اور فقہ حنفی سے قیمت چار آنے۔ برأت محمدی حسن نظامی کے ایک رسالہ کا جواب جو اہلحدیث اور نجدیوں کے خلاف تھا ایک آنہ طریق محمدی۔ قرآن سے، حدیث سے، صحابہؓ سے تابعین سے چاروں اماموں اور ان کے شاگردوں سے۔ فقہ کی کتابوں سے تقلید شخصی کا قابلہ بیدرد۔ طرز تحریر اتنا دلکش کہ کتاب شروع کرنے کے بعد ختم ہی کر کے چھوڑیں گے بدلائل کی بھرمار والی اور کوئی کتاب اس سے بہتر تقلید کے رد میں نہیں قیمت ایک روپیہ۔ فضائل محمدی امام خطیب بغدادیؒ کی کتاب شرف اصحاب الحدیث چوتھی صدی کی تصنیف۔ مدینہ شریف میں قلمی نسخے سے مولانا مرحوم نے اپنے سفر حج میں اسے نقل کر کے ترجمہ کیا اب عربی مع اردو ترجمہ کے چھپ گئی اس میں بدعتوں اور بدعتیوں کی مذمت اور اہلحدیث کی فضیلت ہے۔ اس میں ثبوت ہے کہ صحابہ تابعین ائمہ دین سب اپنے تئیں اہلحدیث ہی کہتے تھے ڈیڑھ سو صفحات قیمت سوا روپیہ۔ امام محمدی یہ بھی امام خطیب بغدادیؒ کی تصنیف ہے جس میں تاریخ بغداد کا ایک جز یعنی حضرت امام ابو حنیفہؒ کی سوانح عمری اور آپ پر آپ کے زمانے کے اور بعد کے بزرگان ملت ائمہ دین اور مجتہدین نے جو جرح کی ہے اس کا سند کے ساتھ بیان۔ غرض مناقب و مثالب برائی بھلائی سب کا بیان عربی مع اردو ترجمہ قیمت ایک روپیہ چھ آنے۔ حقوق محمدی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف سن کر انگوٹھے چومنے کی تردید قیمت ایک آنہ۔ میلاد محمدی۔ میلاد مروجہ کی حنفی مذہب کی معتبر کتابوں سے تردید۔ میلاد کب جاری ہوا کس سنہ جاری کیا۔ قیمت دو آنے۔ برہان محمدی امام سبکیؒ کے رسالہ جزء رفع الیدین کا ترجمہ مع عربی جس میں رفع الیدین کا ثبوت وجوب ہے قیمت دو آنے۔ عقائد محمدی۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی کتاب السنۃ کا ترجمہ عقائد کے بارے میں ایک آنہ۔ درایت محمدی حنفی فقہ کی سب سے اعلیٰ کتاب ہدایہ کی تنقید یعنی ہدایہ میں حدیثوں کے اندر کہیں اپنی طرف سے زیادتی کر دی ہے کہیں کمی کی۔ کہیں ہیر پھیر کر دیا ہے

کہیں موضوع اور من گھڑت حدیثیں ہیں کہیں صحابہؓ کے اقوال کو پیغمبر کی حدیث بنا دیا۔ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام محمدؒ، امام یوسفؒ کا مذہب بھی غلط نقل کیا۔ غرض ہدایہ کی پول کھل گئی بیت ۱۲ ار۔ سیرت محمدی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہترین اور معتبر سوانح حضرت امام ابو جعفر طبریؒ کی کتاب خلاصۃ السیر کا اردو ترجمہ جس میں حضور کی مکمل سوانح آپ کی تمام بیبیوں اور کل خاندان کے صحیح حالات آپ کے منشیوں کے جلادوں کے ارکان شوری کے سواریوں کے بلکہ اونٹوں بکریوں ہتھیاروں وغیرہ کے نام قیمت عربی مع اردو ۱۲ ار ہر دو ایک روپیہ دو آنے۔ عقیدۂ محمدی اہلحدیث کے صحیح اور شیعہ عقائد اور مذہب کا بیان اُن پر جو تہمتیں ہیں ان کا ازالہ اہلحدیث اور حنفی دونوں کے مطالعہ کے قابل کتاب قیمت ایک آنہ۔ دلائل محمدی حصہ اول آمین رفع الیدین سورہ فاتحہ کا حنفی مذہب کی کتابوں سے بہترین ثبوت قیمت تین آنے دلائل محمدی حصہ دوم ان تینوں مسائل کے خلاف حنفی مذہب کی جتنی دلیلیں ہیں سب کے جواب سات آنے ہدایت محمدی فقہ کا نمونہ دکھانے کیلئے اس میں ہدایہ سے اکیسو مسائل نقل کئے ہیں جو صریحاً خلاف قرآن وحدیث ہیں قیمت دو آنے۔ سیف محمدی فقہ کی معتبر کتاب درمختار کے پچاس خلاف قرآن وحدیث مسائل پھر ان پر جو دلیلیں حنفی علماء دیتے ہیں وہ پھر ان کے بچے تلے اور صاف سچے جوابات ایسے چھ سو مسائل کی کتاب، فقہ کا برہنہ فوٹو یہ کتاب آپ کے سامنے پیش کریگی قیمت ایک روپیہ اشعار رد تقلید۔ مثنوی مولانا رومؒ اور شیخ سعدیؒ کی تصنیف سے تقلید کے رد کے اشعار مع اردو ترجمہ قیمت ایک آنہ۔ صراط محمدی تعزیہ داری کی اور شرک کی تردید مع سوانح حضرت امام حسینؓ ایک آنہ۔ معراج محمدی معراج کے صحیح واقعات معراج جسمانی کا ثبوت منکرین کا رد۔ رجب کی بدعتوں کی تردید ایک آنہ۔ انعام محمدی عید الفطر کے فطرے کے جملہ احکام مطابق احادیث ایک آنہ درود محمدی۔ تیجے دسویں بیسویں چالیسویں برسی، شب برات، عرس، تبارک، فاتحہ خوانی اور جمعراتی کی روٹی غرض میت کے بعد جتنی رسمیں رائج ہیں سب کی تردید پانچ آنے۔ آئینہ محمدی صورت شکل کیسی رکھنی چاہئے۔ ڈاڑھی مونچھ کے احکام ایک آنہ۔ تحفہ محمدی قربانی اور عقیقہ کے کل احکام مطابق سنت۔ ایک آنہ۔ تعلیم محمدی عورتوں کے لکھنے پڑھنے کے دلائل حدیث سے اور مخالفین کا رد ایک آنہ۔ فرمان محمدی قبروں پر کونسے کام جائز ہیں اور کون سے منع۔ عرس وغیرہ کی تردید ایک آنہ صدائے محمدی اہلحدیث پر جو جو اعتراضات ہیں ان کے مدلل جوابات قیمت دو آنے۔ موت میت کے مسائل کا ٹریکٹ ایک آنہ مسجد کی محرابوں کے منع ہونے کا ٹریکٹ ایک آنہ۔ مرغ کی قربانی کی تردید ایک آنہ کبیرہ گناہوں کی وعید کا ٹریکٹ ایک آنہ۔ اسی طرح گلدستہ محمدیہ کے ضمن میں پچپن کتابیں مختلف مسائل پر ہیں جن میں سے بعض موجود ہیں بعض ختم ہو چکی ہیں۔ اذان محمدی رمضان المبارک میں سحری کے وقت اذان کہنا سنت ہے اسکا ثبوت اور مخالفین کا رد ایک آنہ جماعت محمدی عورتوں کو عیدگاہ لیجانیکا جواز مع مخالفین کی تردید چار آنہ۔ عصائے محمدی بدعتیوں کے دو رسالے جو اہلحدیث کے خلاف تھے ان کا لاجواب جواب قیمت صرف چھ آنے

مملکتِ محمدی سلطان ابن سعود پر جو [illegible] اور اہلحدیث پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں انکا جواب ایک آنہ۔ ضربِ محمدی علی المقلدین بے تقلید کی بابت ایک سو لا جواب سوالات قیمت ایک آنہ۔ شمعِ محمدی ایک سو [illegible] حدیثیں مع ترجمہ و حوالہ جس میں ثابت کیا ہے کہ کس طرح فقہ حدیثوں کے خلاف ہے سیکھو صاف صاف مسائل کی حدیثوں کا مقلدین نے تقلید کی وجہ سے رد کر دیا ہے بلکہ دیدہ

تفسیر ابن کثیر کا حرف بحرف ترجمہ بنام تفسیر محمدی کامل اردو۔

کلام اللہ شریف کو خوب ذہن نشین کر دینے والی معتبر اور مفصل سب سے اچھی تفسیر۔ سب سے زیادہ قرآن کریم کو طریق سلف صالحین سمجھانے والی تفسیر تفسیر ابن کثیر ہے یہ سلف کی تفسیر ہے اور اس کے بعد کی کل اردو تفسیریں اسی سے ماخوذ ہیں۔ آٹھ جلدوں میں ہے۔ سب سے پہلے تو کلام اللہ کی آیت کی تفسیر کلام اللہ شریف کی دوسری آیتوں سے کرتے ہیں پھر حدیثوں سے پھر سلف صالحین سے پھر حدیث اور کل آثار کے حوالے بھی درج ہیں اسی وجہ سے یہ تفسیر دنیا کی تمام تفسیروں سے اعلیٰ ہے آجتک [illegible] علما ہی فائدہ اٹھاتے رہے لیکن بحمد اللہ اب اس کا اردو ترجمہ مولانا مرحوم رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی عظیم الشان خدمت کی۔ ترجمہ عام فہم سلیس عبارت میں کھلے کھلے موٹے موٹے حروف سے نہایت اعلیٰ کاغذ پر تیار ہے صفحات اسی کتاب خطبات محمدی کی برابر ڈھائی ہزار صفحات ہیں ہر پارہ الگ الگ بھی ملسکتا ہے۔ مکمل تفسیر کا اعلیٰ ہدیہ تیس روپے

مجدد وقت حضرت حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی مفید تر تصنیف اعلام الموقعین کے ایک ایک حرف کا کامل ترجمہ اردو سات حصوں میں بنام

دینِ محمدی یہی وہ کتاب ہے جس میں چاروں مذہبوں کے خلاف حدیث مسائل کی با دلیل تردید ہے تقلید کی جتنی دلیلیں عقلی نقلی دیجاتی ہیں سب کے ٹھوس جوابات ہیں قیاس کی نسبت وہ اعلیٰ بحث ہے کہ دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں۔ قیاس کی خرابیاں قیاسی مسائل کا تضاد اور ان کی کھوٹ پوری طرح ظاہر کی ہے۔ فتویٰ نویسی کے شرعی قواعد صحابہ کرام کے عمر بھر کے سوالات اور حضور کے جوابات بھی درج ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ اگر دین خدا کو مسائل شرعیہ کو اور اسلام کو اس صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں جس صورت میں وہ حضور کے زمانے میں تھا تو آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔ سات حصے ہیں اس فہرست کے برابر ایک ہزار صفحات ہیں قیمت اعلیٰ دس روپے رعایتی آٹھ روپے

خطبۂ محمدی اس میں جمعہ کے خطبہ کا سامعین کی زبان میں ترجمہ کرنیکا ثبوت اور مخالفین کا رد ایک آنہ۔ مناظرۂ محمدی ضلع [illegible] میں مولانا [illegible] صاحب مرحوم کا مناظرہ قیمت دو آنے۔ وضوءِ محمدی سوتی جرابوں پر مسح کرنے کے دلائل ۳ر

تعویذِ محمدی اسلام کے بہتر فرقوں میں ناجی جماعت صرف اہلحدیث کی ہے خود حنفی مذہب سے ثبوت قیمت ڈھائی آنے۔ فیصلۂ محمدی قبروں پر پھول چڑھانے اور سہرے بیچنے کٹانے کے رد میں قیمت ایک آنہ۔ رسمِ محمدی الفقیہ اخبار کے ایک رسالہ میں اہلحدیث پر ترپن اعتراض تھے۔ اس میں ہر اعتراض کو انہیں پر الٹ دیا ہے چھ آنے۔ ظلِ محمدی موجودہ امامت کی تردید کا ثبوت ایک آنہ۔ مرحمتِ محمدی طلاق، نکاح، اقرار شرک، دکھ جھگڑا [illegible] زبردستی بند کرایا جاتا ہے وہ سب شرعاً لغو ہے اسکی ۲۴۵ دلیلیں اور دیگر علما کرام کے ۱۵ مدلل فتوے اکیس صفحات تین آنے

درۂ محمدی حنفی لقب کی تردید محمدی لقب اور اہلحدیث لقب کا پورا ثبوت قیمت ایک آنہ

تائیدِ محمدی کتاب تقویۃ الایمان [illegible] مع تقویۃ الایمان قیمت اعلیٰ دس آنے [illegible] تحفۂ محمدی

ایک بدعتی نے اہلحدیث کے خلاف ایک کتاب بڑی پرفن لکھی تھی اس میں اسکا جواب ہے تقلید کے ثبوت میں جتنی دلیلیں عقلی نقلی پیش کرتے ہیں سب کے جواب ہیں سواد اعظم والی حدیث کو جو دلیل لیتے ہیں اسکے ۲۴ جوابات اور بہت سی لاجواب بحثیں صفحات [illegible] قیمت [illegible]

انصارِ محمدی بدعتیوں کے عقائد اور ان پر سے ازالہ تہمت۔ تعیانِ محمدی قبر پرستی کی تردید ۲ر حیاتِ محمدی بزرگوں کی روحوں کو حاضر ناظر جاننے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عقیدہ حیات میں حقیقی دنیوی زندہ ماننے کے تمام دلائل کی تردید ایک آنہ ارشادِ محمدی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب الاقتصاد کا جواب قیمت دس آنے۔

خطباتِ محمدی یعنی رسول کریم کی عمر بھر کے جمعہ اور غیر جمعہ کے تمام خطبے اور وعظ۔ جو ہزاروں انسانوں کے سامنے ہوئے جن سے دنیا کا رنگ بدل گیا۔ جن خطبوں کا ایک ایک لفظ معجزہ ہے جو آجتک جمع نہیں ہوئے تھے۔ الحمد للہ آج وہ مسلمانوں کے سامنے ہیں ان کی چار جلدیں اسوقت تک چھپ چکی ہیں پہلی جلد حضور کے ۱۸۴ خطبات مع ترجمہ و شرح قیمت ایک روپیہ۔ جلد دوم میں ۲۴۵ خطبات مع ترجمہ و شرح قیمت ایک روپیہ۔ جلد سوم میں ۲۲۳ خطبات مع ترجمہ و شرح قیمت ایک روپیہ جلد چہارم جو جناب کے ہاتھ میں ہے اس میں ۱۹۲ خطبات مع ترجمہ و شرح ہیں قیمت ایک روپیہ یہ سب اس طرح پر جمع کر دیئے گئے ہیں کہ خطیب صاحبان ہفتہ جمعہ اسی کتاب سے پڑھ کر دونوں خطبے سال بھر تک کہہ سکتے ہیں۔ دُرِّ محمدی درمختار کے ۵۰ غلط مسائل کی تردید۔ رکوعِ محمدی۔ ریحانِ محمدی تاریخ تعزیہ مکمل مع تردید ایک آنہ سنتِ محمدی سینے پہ ہاتھ باندھنے کے دلائل ایک آنہ سلامِ محمدی بجانب بغداد صلوٰۃ غوثیہ اور اوراد و وظائف اولیا کی تردید ایک آنہ۔ صمصامِ محمدی موجودہ قبر پرستی اور اولیا پرستی کی تردید تین آنے قبیلۂ محمدی جس میں نجد و اہل نجد اور قبیلہ بنو تمیم کی فضیلت دو آنے کرامتِ محمدی تبرکات پرستی کی بہترین تردید ایک آنہ مقالۂ محمدی بہشت جنتی کہاں کہاں حرام اور کہاں کہاں جائز ہیں ایک آنہ ملتِ محمدی ۳ر نصیحتِ محمدی توحید اور اتباع سنت کا ثبوت اور تعزیہ داری، میلاد، قیام میلاد، فاتحہ، رسومات میت، پکی قبروں اور گمبدوں کی تردید دو آنے۔ نورِ محمدی قوالیوں اور باجوں گاجوں کی حرمت قرآن حدیث صحابہ تابعین آئمہ سب کے اقوال سے قیمت بارہ آنے۔ نکاحِ محمدی ایک ساتھ دی ہوئی تین طلاقوں کا ایک ہونا قیمت بارہ آنے۔ وظیفۂ محمدی یعنی حزب المقبول مہذب [illegible] ہدیہ صرف پانچ آنے

خالص توحید اور سچی نبوی سنت کا پھیلانیوالا اخبارِ محمدی۔ دنیا میں اور اخبار بھی ہیں لیکن اخبار محمدی وہ ہے جو قرآن و حدیث کی حمایت و اشاعت کرتا ہے شرک و بدعت کے خلاف جہاد کرتا ہے رسومات اور تقلیدی امور پر گولہ باری کرتا ہے صراط مستقیم کی سچی رہبری کرتا ہے بروقت مسائل کی اشاعت کرتا ہے پندرھویں ٹھیک وقت پر نکلتا ہے قیمت سالانہ تین روپیہ فی نسخہ [illegible] یہ کل کتابیں ملنے کا پتہ دفتر اخبار محمدی [illegible]

نہیں ہوتا تھا۔ مطالعہ، تصنیف، عبادت (مسک الختام صفحہ ۴) اسی محنت کا پھل ہم کھا رہے ہیں، لہذا بلا محنت و مشقت کے کوئی شخص بلند رتبہ نہیں حاصل کر سکتا۔ دین کا ہو یا دنیا کا ؎

تمنیت اَنْ تُمْسِیَ فقیہاً مُنَاظِرًا
بغیر عناءٍ وَالْجُنُوْنُ فُنُوْنُ
وَلَیْسَ اکْتِسَابُ المال دون مشقۃٍ
تحملها۔ فالعلم کیفَ یَکُوْنُ

یعنی جتنی زیادہ مشقت کروگے اتنا ہی زیادہ مرتبہ حاصل کروگے۔ جتنا ہی گڑ ڈالوگے اتنا ہی میٹھا ہوگا۔ ؎

بِقَدْرِ الْکَدِّ تُکْتَسَبُ الْمَعَالِیْ
وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰی سَهِرَ اللَّیَالِیْ
تَرُوْمُ الْعِزَّ ثُمَّ تَنَامُ لَیْلًا
یغوص البحر من طلب اللآلی
علو الکعب بالهمم العوالی
وَعِزُّ المرءِ فی سهر اللیالی
ومن رام العلا من غیر کدٍّ
اضاع العمر فی طلب المحالی
ترکت النوم ربی فی اللیالی
لاجل رضاک یا مولی الموالی
فوفقنی الی تحصیل علم
وبلغنی الی اقصی المعالی

ہاں ہاں محنت ہی ادنیٰ کو اعلیٰ، غریب کو بادشاہ اور غلام کو آقا بنا دیتی ہے۔ بس علم ایک موتی ہے، جس کی قیمت محنت اور صرف محنت ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اَلْجِدُّ یُدْنِیْ کُلَّ اَمْرٍ شَاسِعٍ
وَالْجِدُّ یفتح کل باب مغلق

عیش و راحت سے علم نہیں حاصل ہو سکتا۔ حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لا یستطاع العلم براحۃ الجسم (مسلم) چنانچہ حضرت امام مسلمؒ اس علم و حدیث کی تلاش میں انتقال فرما گئے ہم نے اس واقعہ کو بحوالہ تہذیب التہذیب کشف الملہم عما فی مقدمۃ مسلم رحمۃ اللہ علیہ[1] میں بیان کیا ہے۔

اسی میں آپ کی بخشش بھی ہو گئی، ابو حاتم رازی جو کہ اجلہ محدثین میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر عرض کیا کہ حضرت آپ کا کیا حال ہے؟ تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے جنت مباح کر دی ہے۔ جہاں چاہتا ہوں پھرتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا آپ کو کس چیز سے نجات ملی؟ تو فرمایا اس جزو سے جو میرے ہاتھ میں ہے، وہ جزو صحیح مسلم تھا۔ یہ ہے محنت کا پھل۔ سچ ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت سے نہ نوری ہے نہ ناری ہے

امام طبریؒ سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ آپ کو اس قدر بے شمار معلومات کہاں سے حاصل ہوئیں تو جواب میں فرمایا کُنْتُ اَنَامُ عَلَی الْبَوَارِیْ ثلثین سنۃ ۳۰ سال تک صرف بوریہ اور چٹائی پر سوتا رہا، بستر کو ہاتھ بھی نہیں لگایا (تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ صفحہ ۱۲۸) اس روایت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ آرام طلبی کو چھوڑ کر بوریہ نشینی اختیار کرنے کی بدولت یہ دولت بے بہا ملی ہے۔

علم کے پروانو سوچو اور غور کرو ہمارے اسلافؒ کس قدر محنتی و جفاکش تھے، تم بھی محنت و جفاکشی کی اس قدر عادت ڈالو کہ یہی تمہاری طبیعت ثانیہ بن جائے۔ پھر دیکھو علم و فضل کا سہرا تمہارے ہی سر بندھے گا۔ طالب علمی اور آرام طلبی دونوں متضاد چیزیں ہیں جو آرام طلب ہوگا وہ کبھی بھی طالب علم نہیں ہو سکتا۔ اور جو طالب علم ہوگا وہ کبھی بھی آرام طلب نہیں ہو سکتا۔ آؤ میں تمہیں مولانا مولوی حماد الدین رومی رحمہ اللہ کا ایک واقعہ سناؤں۔

ایک رات آپ پوشیدہ طور پر طلبا کی دیکھ بھال کے لئے ان کے حجروں میں گشت کر رہے تھے کہ دو طالب علموں کو دیکھا کہ ایک تکیہ لگائے ہوئے کتاب دیکھنے میں مشغول ہے اور دوسرا دو زانو مستعد بیٹھا ہوا مطالعہ میں مصروف ہے کبھی کبھی کچھ نوٹ اور یادداشت بھی لکھتا جاتا ہے۔ یہ ماجرا دیکھ کر دل میں اور وجوہر شناس استاد نے اول کی نسبت فرمایا کہ انہ لا یبلغ درجۃ الفضل یہ عیش پسند تکیہ لگانے والا فضل و کمال کے مرتبے کو نہیں پہونچے گا اور دوسرے کے متعلق فرمایا سیحصل الفضل ویکون لہ شان یہ مستعد و جفاکش فضل و کمال کو حاصل کرے گا۔ اور اس کی بڑی شان ہوگی۔ چنانچہ استاد کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی (شقائق نعمانیہ صفحہ ۳۵ جلد اول بحوالہ علمائے سلف صفحہ ۱)۔

میرے عزیزو! جب تک علم کے حاصل کرنے میں نہ مٹوگے علم نہیں حاصل ہوگا ؎

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل گلزار ہوتا ہے

بس خوب محنت کرو اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرو یہی حصول اور فارغ البالی کا زمانہ ہے اسکو غنیمت سمجھو،

دقات را الکتا اعطی ما تروم
فمن رام المنی لبلا لیقوم
وایام الحداثۃ فاغتنمہا
الا ان الحداثۃ لا تدوم ؎

وقت جو گذرے بھلائی میں غنیمت سمجھو ✦ کل قیامت ہے اگر آج نہ فرصت سمجھو۔ ایک ولادت کا ہے ایک موت کا دن بیچ میں ✦ پنجروزہ ہی ہے دنیا میں اقامت سمجھو۔ فکر و تشویش سے کیا فائدہ ہوگا سوچو ✦ رنج کے بعد ملا کرتی ہے راحت سمجھو۔ کل کو کیا ہو نہیں معلوم تو غفلت کیوں ہو ✦ آج نیکی کرو اور کل کو قیامت سمجھو۔ نہ کرو ساتھ کسی کے کبھی بدی تا امکاں ✦ یہ مصیبت ہے بڑی اس کو تم آفت سمجھو۔ شر آفت ہے بشر کے لئے کبر و نخوت ✦ عدل و انصاف کو برہان شرافت سمجھو۔ ظلم و نخوت کے سبب ہوتی ہے ذلت آخر ✦ خاکساری کو مگر باعث عزت سمجھو۔ خلق کے ساتھ ملو خلق سے احسان کرو ✦ یہ عبادت ہے ذہیں اس کو عبادت سمجھو۔

(باقی)

[1] یہ کتاب دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی سے طلب فرمائیے۔ منیجر

فتاوے

(۳)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان سوالات میں کہ زید کہتا ہے نماز تراویح کچھ نہیں بدعت ہے نہ وہ پڑھتا ہے اور نہ کسی کو پڑھنے دیتا ہے۔ جو آدمی نماز تراویح پڑھنے آتا ہے اس کو مسجد سے نکال دیتا ہے۔ نماز تراویح کو اول رات جماعت سے پڑھنا یہ سب کاموں کو بدعت کہتا ہے۔

(۲) نماز فرض کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بدعت ہے یا درست؟

(۳) مسجد میں محراب بنانا بدعت ہے جس مسجد میں محراب ہو قطعاً نماز نہ ہوگی کہتا ہے۔ درست ہے یا نہیں؟

(۴) صدقۃ الفطر غیر صالح یعنی جو لوگ تمام شرعی کاموں پر ایمان رکھتا ہے مگر عملاً کبھی نماز چھوڑتا ہے گانا سنتا ہے۔ نشہ پیتا ہے وغیرہ۔ اس قسم کے آدمی کو دینا درست ہے یا نہیں؟

(۵) رمضان میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تراویح و تہجد دونوں ساتھ پڑھتے تھے یا صرف تہجد۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کیا عمل تھا بینوا بدلیل توجروا۔

الجواب (۱) زید غلط کہتا ہے تراویح کی نماز سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہے جیسا کہ صحاح ستہ کی حدیثوں سے پتہ چلتا ہے۔ بخاری و مسلم میں ہے عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ سال عن عائشۃ کیف کانت صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ الخ اور حضرت عمرؓ نے ابی بن کعب و تمیم داری کو تراویح کی نماز پڑھانے کے لئے امام مقرر کر دیا تھا۔ چنانچہ موطاء امام مالکؒ میں ہے عن السائب بن یزید انہ قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعبؓ و تمیما الداری ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ اور اس نماز کو اول شب و وسط اور آخر شب میں ہر طرح پڑھنا جائز ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر آخر شب میں پڑھی ہے۔ ایک مرتبہ اول شب سے آخر تک بھی پڑھی ہے۔ اور صحابہ کرام آپ کے پیچھے جماعت پڑھتے تھے۔ فرض ہونے کے خوف سے آپ نے منع فرمایا جب آپ کا انتقال ہو گیا (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صحابہ کرامؓ نے جماعت سے نماز پڑھی ہے۔ پہلے زمانے میں اس نماز کو قیام اللیل کہتے تھے بعد میں اس کو تراویح کہنے لگے نام کے بدلنے سے ماہیت نہیں بدلتی اس کی نظیریں بہت سی ہیں اور تراویح پڑھنے والے کو مسجد سے نکال دینا سخت گناہ ہے اور نکالنے والا آیت ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ۔ کا مصداق ٹھیرے گا۔

(۲) فرض نمازوں کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز بلکہ سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مامن عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلوٰۃ (الحدیث) رواہ الحافظ ابوبکر بن السنی عن الاسود العامری عن ابیہ قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفجر فلما انحرف رفع یدیہ ودعا الخ رواہ الحافظ ابوبکر بن ابی شیبہ عن محمد بن یحیی الاسلمی قال رایت عبد اللہ بن الزبیر ورای رجلا رافعا یدیہ قبل ان یفرغ من صلوتہ فلما فرغ منہا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یرفع یدیہ حتی یفرغ من صلوتہ رجالہ ثقات کذا فی کتاب فض الوعاء فی احادیث رفع الیدین فی الدعاء۔

(۳) بعض کے نزدیک بدعت ہے مگر راقم کے نزدیک جائز ہے اور جس مسجد میں محراب ہے اس میں نماز بلا کراہت جائز ہے واللہ اعلم بالصواب۔

(۴) دے سکتے ہیں بشرطیکہ غریب مسکین ضرورت مند و مستحق ہو۔ زکوٰۃ تالیف کی حیثیت سے جب کہ غیر مسلم کو دے سکتے ہیں تو مسلم فاسق کو بدرجہ اولیٰ دینا جائز ہے۔

(۵) اس کا جواب پہلے سوال کے جواب میں آچکا ہے اگر عشاء کے بعد قیام اللیل کر لیا جائے تو یہ تراویح ہے۔ اور سو جانے کے بعد وسط یا آخر شب میں قیام اللیل کیا جائے تو یہ تہجد ہے اور دونوں طرح جائز ہے۔ جب اول شب میں پڑھ لیا تو آخر شب میں تہجد پڑھنا چاہئے اور اگر آخر شب میں پڑھا تو وہی تراویح اور وہی تہجد ہو جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم و احکم۔

راقم الفقیر: عبد السلام غفرلہ مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی

دُعا

از جناب حکیم سید اسلمی صاحب آزری مجسٹریٹ حیدرآباد دکن

نہ اب دیکھو یا ہوا حوالی یہ نازک وقت آیا ہے
جہاں سے اٹھ گئی برکت یہ کیسا دن دکھایا ہے
نہ اپنوں میں محبت ہے نہ کچھ غیروں میں الفت ہے
عجب یہ دور آیا ہے کہ اپنا بھی پرایا ہے
جسے دیکھا اسے مطلب کا اپنے آشنا دیکھا
جہاں میں ہر طرح ہم نے ہر اک کو آزمایا ہے
سنا کرتے تھے جو اکثر بچشم خود وہ اب دیکھا
شیاطینوں نے کیا اقدر ہر سو سر اٹھایا ہے
لگے اب دین کو دنیا کی غرض بیچنے واعظ
جو ناحق تھا کیا ظاہر حق ظاہر تھا چھپایا ہے
نہ خوف حق رہا دل میں نہ کچھ پروائے سنت ہے
سمجھ پر پڑ گئے پتھر جو چاہا کر دکھایا ہے
شفاعت جنت و دوزخ تو بس اک مضحکہ ٹھہرا
نہیں معلوم کیا ابلیس نے جادو پڑھایا ہے
شریعت کے قواعد میں نہیں کچھ نام کو وقعت
ہمارے ہادی برحق نے کیا رستہ بتایا ہے
نہ کر روز جزا کا خوف رکھ تکیہ شفاعت پر
نبی کا امتی سید تجھے حق نے بنایا ہے

— اسلمی

منکرین حدیث کے تناقضات و اختلافات

از: جناب مولانا مولوی عبدالصمد صاحب مدرس مدرسہ عالیہ مئو اعظم گڈھ

ہندوستان میں فتنہ انکار حدیث کی بنیاد مولوی عبداللہ چکڑالوی نے ڈالی اور اس کو فروغ دیا۔ اُن کی موافقت اہل علم میں سے مولوی حافظ اسلم صاحب اور حافظ محب الحق صاحب نے کی۔ مؤخر الذکر نے اس موضوع پر پہلے اپنی کتاب "شرعۃ الحق" تصنیف کی۔ اس کا دندان شکن اور مسکتانہ جواب شیر پنجاب رئیس المناظرین حضرت العلامہ مولانا ثناء اللہ صاحب دامت برکاتہم نے اپنے مؤقر جریدہ "اہل حدیث" میں بنام "علمۃ الحق" بالاقساط شائع فرمایا۔ اسی طرح مولوی صاحب نے متعدد تحریریں اس خصوص میں شائع کی ہیں۔ جن میں سے اکثر کے جوابات اہل حدیث کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں اور کافی توجہ ان کی تردید و تغلیط کی طرف کی گئی لیکن یہ لوگ اپنی مضامین کو بہ تبدیل الفاظ و عنوان پبلک میں شائع کر کے اس فتنہ کو زندہ و بیدار کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں چونکہ دہریت اور بے دینی کا مرض روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور صحیح اسلام سے لوگ بے خبر ہوتے جا رہے ہیں اس لئے اس عقیدۂ باطلہ کی اشاعت زور پکڑ رہی ہے۔ سچ پوچھئے تو قادیانیت، اور بہائیت، نیچریت اور مشرقیت اسی انکار حدیث کی مختلف شاخیں ہیں۔ اور قرآن کریم میں اپنی رائے سے کلام کرنے کی وجہ سے حادث ہوئی ہیں۔

دسمبر ۱۹۴۰ء میں حافظ محب الحق صاحب کا ایک مضمون "طلوع اسلام" میں شائع ہوا تھا، جس میں موصوف نے اپنی عادت کے مطابق تبعین حدیث پر آوازے کسے ہیں اور ان پر غلط الزام لگائے ہیں۔ ہم کئی سال سے ان منکرین حدیث کی تحریریں جو اس موضوع (انکار حدیث) پر انہوں نے شائع کی ہیں اور کرتے رہتے ہیں پڑھ رہے ہیں، ان کے علاوہ اور تصنیفات میں بھی ان کے خیالات کا ہم نے مطالعہ کیا ہے ان سب کو سامنے رکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نزاع محض نزاع لفظی ہے یعنی اتباع حدیث کے بغیر انہیں بھی چارہ نہیں اور قرآن کی تعمیل کے لئے حدیث کی روشنی ضروری ولابدی ہے لیکن لطف یہ ہے کہ یہ لوگ حجیت حدیث کا اقرار نہیں کرتے۔ ہم اپنے اس دعوے کا ثبوت کہ اتباع حدیث بغیر انہیں بھی کوئی چارہ نہیں۔ اپنی بعض تحریرات "تائید حدیث" اور "شان حدیث" وغیرہ میں انہیں کی تحریروں سے مع حوالہ پیش کر چکے ہیں۔ آج ہم اس پر مزید ثبوت پیش کرتے ہیں۔ حافظ محب الحق صاحب لکھتے ہیں:-

"محاورات قرآنی کی تحقیق کا ذریعہ بجز پاس لغات و مصطلحات عمل متواتر اور تاریخ یعنی حدیث کے سوا اور کیا ہے؟" (طلوع اسلام صفحہ ۲۲ نمبر ۱۲ جلد ۳)

اور مدیر طلوع اسلام لکھتے ہیں:-

"حدیثیں جو قرآن کے مطابق ہوں گی قبول کی جائیں گی چنانچہ علامہ اسلم جے راجپوری صاحب نے بھی اپنے مضمون "علم حدیث" میں اس کی تصریح فرمادی ہے، بلکہ انہوں نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ "حدیثیں جو قرآن کریم اور عمل متواتر کے مطابق ہوں گی، قبول کی جائیں گی بلکہ وہ بھی جو ان کے خلاف نہ ہوں" اور جناب پرویز صاحب نے بھی اپنے مضمون میں اس امر کی صراحت فرمادی ہے کہ "اس قسم کی تنقید و تنقیح کے بعد احادیث کے ان مجموعوں سے ہم دین کے سمجھنے میں اور جزئیات کی تشکیل میں استفادہ کر سکتے ہیں"۔

احادیث کے متعلق ہم نے جو کچھ شائع کیا ہے اس سے ایک عام غلط فہمی یہ پیدا ہوئی یا پیدا کی گئی ہے کہ ہم حدیثوں کا بالکل انکار کر رہے ہیں، حالاں کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ ان کے غیر یقینی ہونے کے باعث صرف ان کے حجت دینی یعنی دین کے معاملات میں بطور دلیل کے پیش کرنے کا انکار ہے۔ امت اسلامیہ کو جس روایت پرستی سے نقصان پہونچا ہے وہ یہی ہے کہ ہر دینی معاملہ میں حدیثیں بطور حجت کے پیش کی جانے لگیں، اور قرآن کریم حجاب میں آگیا۔ اس حجاب کو اٹھا دینا ہمارے پیش نظر ہے اور یہی ہمارے مقالہ نگار حضرات کا مقصد ہے۔ قرآن کریم اور عمل متواتر کے موافق احادیث کی قبولیت اور ان کی افادیت سے نہیں انکار ہے نہ ان حضرات کو۔" (طلوع اسلام صفحہ ۲۳ نمبر ۱ جلد ۳)

میں کہتا ہوں ان عبارات منقولہ بالا میں چاروں مضمون نگار حضرات نے صاف اقرار کیا ہے کہ حدیثیں مقبول و مسلم ہیں یا بانی مولوی اسلم صاحب اور پرویز صاحب وغیرہ یہ قید لگاتے ہیں کہ "جو حدیثیں قرآن و عمل متواتر کے مطابق ہوں گی وہ قبول کی جائیں گی" اس میں در پردہ حدیث کے قبول و تسلیم سے زبردست انکار ہے، اس لئے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حدیثیں قرآن کریم کے خلاف ہیں اور جو حدیثیں مطابق قرآن ہوں گی وہ قبول کی جائیں گی۔ پس جب ان لوگوں کے نزدیک حدیثیں قرآن کے مطابق ہیں ہی نہیں تو قبولیت حدیث محض بے معنی اور بیہودہ ہوئی جاتی ہے۔ پھر عمل متواتر کی شرط اپنی طرف سے زائد کرتے ہیں جس کا شریعت میں کہیں وجود نہیں ہے کہ یہ تو آبائی رسم و رواج ہے جس کی قرآن مجید نے سخت مذمت اور تردید بلیغ کی ہے، اس کے بعد

ہم پوچھتے ہیں کہ آپ ان احادیث کو جو قبول کرتے یا قابل قبول قرار دیتے ہیں تو قرآن کی کس آیت کے ماتحت قبول؟ اگر قرآنی حکم کے مطابق قبول کرتے ہیں تو نزاع و اختلاف کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ آپ اپنی گذشتہ انکاری تحریروں

کو واپس لے لیں اور آئندہ اس قسم کی تحریر لکھنے اور شائع کرنے سے احتراز کریں اور توبہ کریں اور اگر عمر قرآن کے مطابق نہیں بلکہ اپنی رائے سے مقبول ٹھہراتے ہیں تو آپ کا یہ قبول کرنا ہمارے نزدیک کوئی وزن نہیں رکھتا اور ہم اسے کالعدم سمجھتے ہیں۔ نیز اگر آپ احادیث کو بحکم قرآن مقبول مانتے ہیں تو اُن کو دین قرار دینے میں کیوں عار ہے؟ اور اس میں کیا حرج ہے؟

علاوہ بریں آپ لوگوں نے جو یہ لکھا ہے کہ جو حدیثیں قرآن کے مطابق ہوں گی وہ قبول کی جائیں گی یہ بالکل مہمل اور لغو ہے کیا اہل حدیث کا مسلک آپ لوگ ثابت کر سکتے ہیں کہ وہ ہر قسم کی حدیثوں کو یا قرآن کے خلاف حدیثوں کو قبول کرتے ہیں؟ اور کیا صحاح ستہ میں صحیح حدیثیں قرآن کے خلاف ہیں؟ بحمد اللہ اہل حدیث آپ سے زیادہ قرآن کریم کی اتباع اور اس پر عمل کا التزام و اہتمام رکھتے ہیں۔ پھر آپ حضرات کا ایسا لکھنا عوام کو دھوکہ میں ڈالنا نہیں تو اور کیا ہے؟

ہم حافظ اسلم اور پرویز صاحب اور مدیر طلوع اسلام کو علی الاعلان کہتے ہیں کہ آپ لوگ کچھ تو دل میں خوفِ خدا رکھیں۔ اس طرح غلط بیانی آپ حضرات کی شان سے بہت بعید ہے۔ اگر آپ لوگ مذہب اہل حدیث سے ناواقف ہیں تو اس سے واقفیت کی بہت سی صورتیں ہیں کتب اصول حدیث کا مطالعہ کریں۔ دہلی میں مدرسہ رحمانیہ اور مدرسہ سعیدیہ اور مدرسہ حاجی علی جان میں جا کر معلومات حاصل کریں۔ دفتر اہل حدیث امرتسر سے بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں مگر بخدا مذہب اہل حدیث کی غلط ترجمانی کر کے اپنے کو عند اللہ قابل مؤاخذہ نہ بنائیں۔

جناب مدیر طلوع اسلام صاحب! آپ بلا سند اور بلا تحقیق احادیث کو ظنی و غیر یقینی کہہ کر اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ یاد رکھیے اتنا کہہ دینے سے کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ شرعی معاملات میں اس طرح بے پرواہی اور غیر ذمہ داری کے ساتھ قلم چلا دینا دینداروں کا کام نہیں ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ

"دراصل نقطۂ بحث قبولیت یا عدم قبولیت نہیں بلکہ حجیت حدیث ہے یعنی جب کہ حدیثیں ظنی اور غیر یقینی ہیں تو دینی معاملات میں وہ حجت کے طور پر (یعنی بطور دلیل و سند) پیش نہیں کی جا سکتیں ان کی قبولیت صرف قرآن کریم یا عمل متواتر کی موافقت ہی کے باعث ہو سکتی ہے۔ ہم نے جو حدیثوں کے دینی ہونے کا انکار کیا ہے اس کا مقصد یہی ہے کہ وہ دین میں حجت نہیں ہیں" (طلوع اسلام صفحہ ۶۳ نمبر ۱۰ جلد ۳)

جناب من! آپ اپنی اس کرم فرمائی اور نوازش کو اپنے ہی پاس رہنے دیجئے ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی اس تحریر سے تو ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک کوئی وزن حدیث کا نہیں ہے ورنہ قرآن سے مطابقت رکھنے کے باوجود اس کو دین قرار نہ دینا ضرور کچھ معنی رکھتا ہے۔ یہ سبز باغ دوسروں ہی کو دکھایئے ؎

برو ایں دام بر مرغ دگر نہ
کہ عنقا را بلند است آشیانہ

(بوجہ عدم گنجائش باقی آئندہ) ابو یحییٰ

مراسلات

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ مدرسہ عالیہ مئو تقریباً ایک صدی سے جاری ہے جس کی بنیاد مدرسہ دیوبند سے بھی قدیم حضرت مولانا عبد الحق صاحب مہاجر مکی جیسی مبارک ہستیوں کے ہاتھوں کی رکھی ہوئی ہے اس مدرسہ عالیہ سے ہزاروں علماء و فضلاء اور حفاظ و قراء علم و فضل کی جھولیاں بھر بھر کے نکلے اور بنگال، بہار، اودھ، پنجاب، مدراس اور کرناٹک و مالابار وغیرہ وغیرہ سارے ہندوستان پر چھا گئے لیکن بایں ہمہ فضل و کمال ہمارے بیرونی برادران اس مدرسہ سے محض اسی وجہ سے قطعی ناواقف و بے خبر ہیں کہ اب تک کبھی مدرسہ ہذا کی کارروائیاں اخبار کے کالموں پر نہیں آئیں، نہ ہی کبھی مدرسہ کا باقاعدہ سفیر حاضر خدمت ہوا۔ اور نہ اشتہار و اعلان وغیرہ کے ذریعہ سے بیرونی برادران کو امداد و اعانت کے لئے مجبور کیا گیا، بلکہ اب تک طوعاً و کرہاً خود برادران مئو ہی نے اس کے بار گراں کو اپنے ہی ناتوان کندھوں پر اٹھائے رکھا تھا، لیکن آخر نیرنگی زمانہ سے اقتصادی کمزوریاں انہیں بھی لاحق ہوئیں اور مدرسہ کی مالی حالت اس قدر کمزور ہو گئی کہ قرض کی زیادتی کے باعث مدرسہ کے موت و زیست کا سوال درپیش ہو گیا۔ آخر مجبوراً ۱۹۴۰ء میں جناب مولوی حافظ محمد عبد اللہ صاحب عقیل مئوی کو سفارت پر روانہ کرنا پڑا مگر چونکہ مدرسہ کی نہ تو شہرت تھی اور نہ مشاہیر ہند کی سفارشات اور خطوط وغیرہ تھے اس لئے سفیر صاحب کو خاطر خواہ کامیابی تو نہیں ہوئی تاہم جو کچھ بھی ہوئی غنیمت تھی اور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو گیا۔ مدرسہ میں مالی کمزوری کے باعث مدرسین کی کمی ہے طلبہ کی مجموعی تعداد ہمیشہ سو سے زائد رہتی ہے۔ اسی مدرسہ عالیہ کے ماتحت ایک مدرسہ نسواں بھی ہے جو ابتک کرایہ ہی کے مکان میں ہے۔ لڑکیوں کی تعداد ۵۰ سے زائد ہے یہاں بھی دو معلمہ کی ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں مدرسہ کی مزید تفصیلی کیفیات ۱۹۴۱ء میں انشاء اللہ روداد کی شکل میں ہم حاضر خدمت کریں گے جس میں آپ کے دو سالہ عطیات اور چندوں کے نام بنام فہرست اور مدرسہ کے جملہ آمد و خرچ کا حساب بھی درج ہوگا لہٰذا امید ہے کہ فی الحال ہمارے مدرسہ کی پوری بلند حوصلگی سے بذریعہ سفیر صاحب موصوف امداد و اعانت فرمائیں گے چونکہ دسہرہ کے موقعہ پر ہندو مسلم کشمکش سے مقدمہ کی نوبت آ گئی جو ابتک جاری ہے اس لئے اس سال مقامی چندہ کی حالت ناگفتہ بہ رہی بالخصوص رمضان شریف میں بہت ہی مایوس کن وصولی ہوئی بہ عقلمنداں را اشارہ کافی است۔

المرسل احقر عبد الاحد ناظم مدرسہ عالیہ مئو ناتھ بھنجن جمال پورہ ضلع اعظم گڑھ

میں ایک عرصہ سے کھانسی و بخار میں مبتلا ہوں صحت و سلامتی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی آپ لوگ دعا کریں کہ خدائے تعالیٰ صحت کلی عطا فرمائے۔ آمین!

اہلحدیث بھائیو محی السنت کے نسخہ جاوید حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جہاد میں شامل ہو جاؤ

مولانا شہید نے تلوار کے جہاد سے پہلے قلمی جہاد کیا تھا۔ اس قلمی جہاد میں آپ نے جو اپنی ابدی اور دائمی یادگار چھوڑی ہے وہ کتاب تقویۃ الایمان ہے۔ ہم آج نہایت مسرت کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے پانی کی طرح روپیہ بہا کر کتاب تقویۃ الایمان کے پرانے اور نئے سب نسخے جمع کر کے پوری صحت کے ساتھ یہ کتاب لکھوائی۔ حروف بڑے بڑے اور صاف رکھوائے۔ چھپائی نہایت اعلیٰ کرائی۔ جیبی (پاکٹ) سائز رکھا۔ کم نگاہ والے بوڑھے بڑے بچے عورتیں بھی آسانی سے پڑھ لیں اس لئے ایک ایک حرف الگ الگ رکھا۔ اس کے ساتھ ہی حنفی علمائے کرام کا فتویٰ بھی چھاپ دیا جو انہوں نے مولانا کے اور کتاب کے نیک اوصاف پر دیا تھا۔ ساتھ ہی مولانا کا وہ خط بھی عربی مع ترجمہ اردو چھاپ دیا جو انہوں نے اس کتاب پر جو اعتراضات تھے ان کے جواب میں بغدادی صاحب کو لکھا تھا۔ سب سے بڑی بات بالکل نئی اس کتاب میں ایک یہ بھی ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان کی جن عبارتوں سے غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے ان کے جوابات کا رسالہ بھی اس میں چھاپ دیا ہے۔ کل صفحات ایک سو بتیس ہیں۔ ساتھ ہی حضرت مولانا شہید کی سوانح عمری بھی لکھ دی ہے۔ ہم نے اس وقت اس کی قیمت بھی بہت کم رکھی ہے۔ ہلکے کاغذ کی خراب حروف اور ردی چھپائی کی کتاب بھی سوا روپے میں ملتی ہے لیکن ہم اس بہترین کتاب کو اس وقت صرف چار آنے میں دیتے ہیں۔ مدرسوں میں پڑھانے کے لئے اور مفت تقسیم کرنے والوں کے لئے اور رعایت۔ بھائیو اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کیجئے

فتح الغفور فی وضع الایدی علی الصدور علامہ محمد حیات سندی محدث نے ایک رسالہ لکھا تھا جس میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی بہت سی حدیثیں جمع کی تھیں اور ہاتھوں کو ناف سے نیچے باندھنے کی روایتوں کے صحیح صحیح جواب دے کر اس مسئلہ کو محدثانہ رنگ میں بالکل صاف کر دیا تھا۔ الحمد للہ مولانا محمد صاحب نے اس کا اردو میں ترجمہ کر دیا اور اب وہ بنام سنت محمدی چھپ گیا ہے۔ اور صرف چار پیسے میں سلف کی ایک عمدہ کتاب کا ترجمہ آپ منگوا سکتے ہیں اس میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی تیس سے اوپر دلیلیں ہیں اور اس مسئلہ کو اس قدر صاف کیا ہے کہ اس کے بعد کسی اور کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اہل حدیث بھائی ضرور منگائیں۔

ہدایۃ المعتدی حضرت مولانا مولوی حافظ عبد العزیز صاحب رحیم آبادی کی تصنیف ہے اس میں امام کے پیچھے الحمد پڑھنے کے دلائل ہیں اور حنفی حضرات امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھنے کے جتنے دلائل دیتے ہیں سب کی حیرت انگیز طریقہ پر تردید کی ہے۔ قیمت بجائے آٹھ آنے کے سات آنے۔

وظیفہ خیر کلاں اس میں ہر موقعہ کی دعاؤں اور ان کے ترجمے کے علاوہ آداب دعا، قبولیت دعا، اوقات دعا، طریقہ دعا وغیرہ آداب [illegible] کا رسالہ بھی ساتھ ہے۔ قیمت ڈھائی آنے۔ وظیفہ خیر خورد اس کتاب میں ہر موقعہ کی حدیث کی [illegible] قیمت صرف چھ پیسے۔

مصباح الفرقان فی لغات القرآن اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے۔ اس میں قرآن کریم کے تمام الفاظ حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ جمع کر کے ہر ایک لفظ کے لغوی معنی اس کا صیغہ اور اس کا مادہ اشتقاق اور اس کے متعلق تمام ضروری معلومات اور تحقیقات صاف اور سلیس اردو میں بیان کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا محتاج جس طرح ایک عام مسلمان ہے اسی طرح کامل مولوی صاحب بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ کتاب گویا ان دس کتابوں کی جامع ہے (۱) مفردات امام راغب اصفہانی (۲) قاموس (۳) منجد (۴) اسرار البلاغہ (۵) غرائب القرآن (۶) عمدہ لغات القرآن (۷) تفسیر اللسان (۸) عجائب البیان (۹) لغات القرآن (۱۰) نجوم الفرقان۔ اس کی بڑی تقطیع بڑے قرآن شریف کے برابر ہے۔ چھاپہ بہت صاف حروف بہت موٹے الگ الگ اور اعراب بالکل صحیح اور کاغذ نہایت اعلیٰ ہے قرآن کریم کے کسی لفظ کے معنی میں اس کے بعد آپ نہ اٹکیں گے یہ کتاب از سر نو چھپوائی گئی ہے ہر لحاظ سے اچھی کارآمد و مفید ہے قیمت صرف چار روپے آٹھ آنے۔

الدواء والدعاء یہ کتاب حضرت مولانا نواب صاحب صدیق حسن خاں صاحب مرحوم بھوپالی کی تصنیف ہے جس میں تمام بیماریوں کا علاج قرآن و حدیث سے بتلائے ہیں ہر قسم کی دعائیں لکھی ہیں نئی چھپی ہے ۲۴۲ صفحات ہیں رعایتی قیمت چھ آنہ

صلوٰۃ النبی اہل حدیث میں یہ کتاب بہت ہی مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ۱۸۸ صفحات ہیں۔ مسجد کے، اذان کے، تکبیر کے، نماز پنجگانہ کے، جمعہ کی نماز کے مختلف قسم کے مسائل ہیں۔ اہل حدیث کی حقانیت کے، عورتوں کی نمازوں کے، خطبہ کے، الغرض کل احکام مطابق سنت ہیں مولانا ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی تصنیف ہے نماز کے متعلق ہر مسئلہ اس کتاب میں ہے قیمت بجائے ۱۰ کے آٹھ آنے

دیوان گلشن ہدایت اس میں شرعی نظمیں ہیں، ۸۰ صفحات ہیں، لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ سب عمدہ قیمت اصلی چھ آنے اور رعایتی پانچ آنے۔ شریعت کا کوڑا یہ کتاب نہ اب کوئی چھاپے اور نہ کوئی چھپوائے۔ یہی کتابیں ہیں جس نے بچے بچے کو اہل حدیث مذہب سے آگاہ کیا نظم میں ہے ایک ایک شعر ایمان و حکمت سے بھرا ہوا ہے قیمت ایک آنہ۔

تحفہ محمدی اس کتاب میں قربانی کے، بقرہ عید کے، نماز عید کے، ماہ ذی الحجہ کے جملہ مسائل و فضائل مع حوالہ حدیث درج ہیں۔ ساتھ ہی قربانی کی ابتدا، ذبیح اللہ کا قصہ، مکہ شریف اور بیت اللہ شریف کی بنیاد کا بھی ذکر ہے، اور گائے کی قربانی کی مکمل بحث ہے اور ہندوؤں کو خود انہی کی مذہبی کتابوں سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا ہے۔ حضرت مولانا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ مفت تقسیم کرنے والوں کو تین روپے کی ایک سو اور ایک روپے کی ۱۵ فیصد

پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

خریدار نمبر ۲۱۴۲ بخدمت جناب مہتمم صاحب
رسالہ جامعہ قرول باغ ۔ دہلی
New Delhi

حضرت مولانا محمد صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف جس سے دنیائے شرک و بدعت میں زلزلے آگئے

حضرت الشیخ کو شرک و بدعت کی برائی میں مضامین لکھنے کا جو ملکہ حاصل تھا وہ محتاج بیان نہیں، یہ کتاب آپ ہی کے زور قلم کا نتیجہ ہے جس کی مدد سے آج اہل حدیث کا بچہ بچہ حنفیوں سے مناظرہ کر سکتا ہے۔ حنفیوں نے اہل حدیث کے خلاف جتنی کتابیں اردو میں لکھی تھیں اور ان سب سے بڑھ کر جو ایک کتاب حیدرآباد کے ایک بدعتی نے جمع کر کے ایک بڑی کتاب لکھی تھی حضرت مولانا محمد صاحب (خدا آپ کی قبر کو نور سے بھر دے) نے اس کتاب کے ایک ایک حرف کا جواب لکھا۔ تقلید کا ... اہل حدیث کے مسائل کا ثبوت ہے ... اپنی حنفیت پر اپنے شرک و بدعت پر اور اپنے مسائل پر ... ان سب کا مدلل اور مسکت جواب ہے ... صفحات کی کتاب ہے ... قیمت صرف چودہ آنے ہیں۔

تذکرۃ الانبیاء

اپنے گھر میں بچوں اور عورتوں کو قصوں اور کہانیوں سے بچا کر یہ کتاب پڑھوایئے صاف صاف اور بڑے حروف، کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی بہت صاف، جسے عورتیں اور بچے اور کم اردو پڑھے ہوئے بھی بآرام پڑھ سکتے ہیں، چوراسی صفحات ہیں، اس میں بچوں کے طرز پر کہانیوں کی طرح نبیوں کے قصے بیان کئے ہیں اور ہر قصے کے بعد ... ہے اور اس قصے کے نتائج کا بیان ... حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت یوسف، حضرت شعیب، حضرت موسیٰ، حضرت ایوب، حضرت یونس، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت زکریا، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے قصے ہیں، اس کتاب سے ایک طرف معلومات بڑھتی ہے تو دوسری طرف دین سے رغبت پیدا ہوتی ہے دین پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اخلاق سنورتے ہیں، دلچسپ اور عمدہ کتاب ہے۔ قیمت صرف چھ آنے۔

الفاروق

یہ کتاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کامل سوانح عمری ہے، اور مولانا شبلی کی تصنیف ہے اس کے دو حصے ہیں تقریباً پونے تین سو صفحات بڑے سائز کے ہیں، کوئی چھوٹا بڑا واقعہ ایسا نہیں کہ جس کا بیان اس میں نہ ہو، آپ کی خلافت کے تمام واقعات، روم و شام ایران و مصر وغیرہ کی جہاد کے تفصیلی حالات، آپ کی پیدائش سے لیکر وفات تک کے تمام واقعات اس میں موجود ہیں، اس کی اصل قیمت تین روپے ہے لیکن ہم آپ کو دونوں حصے کامل صرف ایک روپیہ چار آنے میں بھیج دیں گے۔

تذکرۃ المحدثین

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ اسلام کے معتبر محدثین کرام کے حالات زندگی وغیرہ کی وہ کتاب جس میں جو محدثین کرام کی کامل سوانح ... اور ان کی خدمت حدیث وغیرہ کے ... ہیں۔ ... اور ان ... یہ کتاب اس سے پہلے ... یہ ایک فرض اہل حدیث کے ذمہ تھا ... آج پورا ہوا ہے اس میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام دارمی، امام دار قطنی، امام بیہقی، امام رزین، امام محمد (رحمہم اللہ اجمعین) وغیرہ کی سوانح عمریاں اور ان کی طلب حدیث کی کیفیت، ان کا علمی پایہ، ان کی تصنیف کردہ کتابوں کی حقیقت وغیرہ سب کچھ ہے، بہت کھلے حروف میں صاف چھپی ہوئی ہے ہر ایک اہل حدیث کو اس کتاب کی ضرورت ہے، کاغذ عمدہ قیمت اصل ایک روپیہ رعایتی بارہ آنے، کاغذ معمولی قیمت اصل بارہ آنے رعایتی چھ آنے۔

مجاہد ہند

مجاہد ملت محی السنت زندہ جاوید حضرت شاہ مولانا مولوی حافظ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ الحمید کی مختصر سوانح حیات بنام مجاہد ہند، شائع ہوئی ہے جس میں حضرت مولانا شہید دہلوی کی سوانح حیات، آپ کا حسب و نسب آپ کی تحریک احیاء توحید و سنت، آپ کی دینی و ملی خدمات اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ اقدامات آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے قیمت صرف دو آنے۔ محصول ڈاک تین پیسے۔ کل پونے تین آنہ۔

تاریخ اہل حدیث

حدیث کی کتابیں کب لکھی گئیں، قرآن شریف کب لکھا گیا؟ فقہ کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ مذہب اہل حدیث کب سے ہے؟ تقلیدی مذاہب کب سے ہیں؟ محمدی نام کب سے ہے؟ حنفی کب سے ہوتے؟ پھر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہ کی کوئی تصنیف نہیں ایک حرف ان کا اپنا لکھا ہوا دنیا میں نہیں، کتب فقہ میں ان کے مسائل نہیں۔ پھر اہل حدیث پر جو چھپتی اعتراضات بدعتی حنفیوں نے کئے تھے ان کے جوابات ہیں، پھر حنفیہ پر اتنے ہی معقول اور منہ توڑ اعتراضات ہیں جن کے جواب دینے کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق نہیں ہو سکتی۔ یہ کتاب خطیب الہند حضرت الشیخ مولانا محمد صاحب مرحوم کی تصنیف ہے انداز بیان اتنا دلکش ہے کہ ایک بار شروع کر دینے کے بعد ہاتھ سے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی، غرض یہی ایک کتاب اہل حدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے جوابات اور تردید کے لئے کافی ہے قیمت چھ آنے۔

حزب المقبول

مع ترجمہ و حاشیہ اس کتاب کو ہم نے چھپوایا ہے۔ اس کے ڈیڑھ سو صفحات ہیں، عربی کی سطریں الگ ہیں پھر ان کا ترجمہ ہے حوالہ ہے، وقت اور ترکیب ہے، حدیث قرآن کی تمام دعائیں اس میں ہیں ہر ترجمہ کی دعائیں الگ الگ ہیں۔ قیمت اصل بارہ آنے ہے لیکن ہم اس وقت صرف پانچ آنے میں دے دیں گے، کاغذ اس کا نہایت اعلیٰ ہے، چھپائی لکھائی بالکل ... اہل حدیث عمدہ و ظائف کے لئے یہ کتاب کافی ہے۔

پتہ۔ دفتر اخبار محمدی بلیماران دہلی

احمد بن مولانا محمد صاحب مرحوم پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

فرمان رسول کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں ۔ قرآن مجید

مسلک سلف، مسلک علمائے اہلحدیث، جمعیت الغرباء کی ہری بھری ترجمان

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

بیادگار شیخ مولانا ابو محمد عبدالوہاب صاحب مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر مولوی عبدالستار احمد سروانی

جلد ۱۸ ۔ دہلی ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۔ جنوری ۱۹۴۲ء ۔ نمبر ۱ ۔ ۲۳

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و اشاعت کرنا۔

۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا

۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔

۴۔ ... سے مسلمانوں کو ...

۵۔ فرقہ ... عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث ... پیش کرنا۔

... بیان کرنا۔

۶۔ مسلمانوں ... اتفاق و اتحاد کی طرف ... کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

... قیمت سالانہ ... بھیجئے ... ترغیب ...

نام ... اخبار جاری ...

... قیمت ... بذریعہ ...

بھیج دیجئے ورنہ خیر دی پی منگائیے۔

۵۔ ... معمولی اجرت ... کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوتی ہے۔

۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ ... ہیئے

۔ خط و کتابت: دفتر اخبار محمدی ...

ہونی چاہئے اور ...

دعوت توحید

از جناب مولوی محمد داؤد صاحب راز دارالعلوم حمیدیہ سکراوہ

مسلمانو بہت کچھ کھو چکے بیدار ہو جاؤ ۔ اٹھا دو پردۂ غفلت ذرا ہشیار ہو جاؤ

بصد کوشش کرو میخانۂ سنت کی آبادی ۔ کھڑی ہو بادۂ سنت سے اور سرشار ہو جاؤ

کرو نابود غیر اللہ کی تعظیم گاہوں کو ۔ بھرو توحید کا دم شرک سے بیزار ہو جاؤ

جہاد حق میں مضمر ہیں تمہاری قوتیں ساری ۔ صدائے حق کہ پھر اب تم علمبردار ہو جاؤ

حقیقت ہے کہ پھٹ جائے کلیجہ اہل باطل کا ۔ اگر تم پھر مثال حیدر کرار ہو جاؤ

یقیناً دولت دارین کے حقدار تم ہی ہو ۔ ذرا تم صدق دل سے مومن دیندار ہو جاؤ

یہ فرقہ بازیاں اچھی نہیں ہیں اے مسلمانو ۔ بنو یکدل مطیع مذہب مختار ہو جاؤ

شناسا ہو گئے ہو تم اگر راز ترقی سے

برائے خدمت اسلام پھر تیار ہو جاؤ

دنیا سے رسم شرک مٹا دیجئے

تعزیہ پرستی اور تعزیہ داری مسلمانوں کے لئے مذہبی اور اقتصادی لحاظ سے کس قدر تباہ کن ہے؟ ناواقف مسلمان بھائیوں کو اگر آپ یہ بات سمجھا دیں تو پھر ناممکن ہے کہ وہ اس لعنت میں مبتلا ہو کر دین دنیا تباہ کریں۔ مولانا محمد صاحب کو خدائے تعالیٰ اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے کہ آپ نے مسلمانوں کی اس سب سے زیادہ غارت گر دین و دنیا رسم تعزیہ داری کے خلاف ایک چھوٹی سی کتاب بنام صراط محمدی تصنیف فرمائی اور اس میں تعزیہ داری اور رسومات محرم کی پوری تحقیق کے ساتھ ہی ساتھ قرآن حدیث اور حنفی مذہب سے ان تمام کاموں کی تردید بھی کر دی جو ان دنوں میں عام طور پر سنی مسلمان کرتے ہیں حضرت امام حسین کی سوانح عمری اور سچا شہادت نامہ بھی اس میں ہے تین روپیہ سینکڑہ ہم سے منگوا کر غریب اور ناواقف مسلمانوں میں مفت تقسیم کر دیجئے۔ نہ سہی سو پچاس دو چار بھی ہدایت پا گئے تو آپ کی قیمت و کاوش ٹھکانے لگ گئی خدا آپ کو قیامت کے دن اپنے مجاہد بندوں میں شمار کرے گا قیمت فی عدد ایک آنہ اور ایک روپے کی پچیس + **ریحان محمدی** تعزیہ کب بنا؟ کس نے بنایا؟ پہلا تعزیہ کون سا تھا؟ اس تاریخی تحقیق کے بعد تعزیہ داری کی پوری تردید ہے، ماہ محرم کے مسائل و فضائل ہیں، ساتھ ہی حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ کے ارشادات اور موجودہ علمائے حنفیہ کا تعزیہ کی تردید میں فتویٰ بھی ہے تقسیم کرنے والے حضرات کو ایک روپیہ آٹھ آنے سینکڑہ کے حساب سے بھیج دیں گے۔ قیمت ایک کی صرف دو پیسے

پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

حالاتِ حاضرہ

—— ہندوستان سے روانہ ہونے والے تقریباً تمام حاجیوں کے جہاز بخیر و عافیت جدہ پہونچ چکے ہیں، ۲۵ دسمبر کو نئی دہلی سے ایک سرکاری بیان شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ وسط دسمبر میں عازمینِ حج کے جو دو جہاز بمبئی اور کراچی سے روانہ ہوئے تھے وہ بخیریت تمام جدہ پہونچ گئے +

—— انگورہ کی ایک خاص اطلاع مظہر ہے کہ پریذیڈنٹ انونو نے کامل دو گھنٹہ تک بحری اور فوجی افسروں سے اہم ترین معاملات پر گفتگو کی اور بعد میں اس کے متعلق کوئی سرکاری اطلاع شائع نہیں کی گئی، دوسرے روز وزیر اعظم ترکی نے ایڈمیرل اور وزیر جنگ سے ملاقات کی جس کا سلسلہ ۵ گھنٹے تک جاری رہا، تحقیقات اور دریافت کرنے پر بھی معلوم نہ ہو سکا کہ گفتگو کن معاملات پر ہوئی اور کیا طے پایا، اخبار اقشام نے اس سلسلہ میں صرف اتنا لکھا ہے کہ یہ گفتگو دور رس نتائج کی حامل ہے، اور موضوع بحث دفاعی اور جنگی معاملات تھے"

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چونکہ وسط جنوری میں ترکی پارلیمنٹ میں صدر اعظم (عصمت انونو) کی تقریر ہوگی اس لئے اس میں گفتگو کے نتائج پر روشنی ڈالی جائے گی، اور بحری اور فوجی افسروں کے جو خیالات اور تاثرات ہیں ان کو بھی ہاؤس کے سامنے رکھا جائیگا

ایک اطلاع یہ بھی ہے کہ اس گفتگو میں بلغاریہ کی نئی کروٹ کو زیر بحث لایا گیا۔ لگزینی صباح، اس کی تردید کرتا ہوا لکھتا ہے کہ ترکی کے سامنے بلغاریہ سے زیادہ اہم معاملات زیر غور ہیں +

—— یورپ اور مشرق بعید کی تاریخ میں اگلے چند دن مشرپر پار کر دینے والے دن ثابت ہوں گے، ہٹلر کے متعلق توقع کی جاتی ہے کہ وہ اسپین کی فوجوں سے جبرالٹر پر حملہ کرائے گا تاکہ بحر روم میں برطانوی بیڑے کو بند کر دیا جائے، ہسپانوی مراقش [illegible] جزیروں میں دور مار توپیں نصب کی جا [illegible] مشرق بعید میں بھی خطرناک واقعات رونما ہونے والے ہیں، ممکن ہے جاپان اور روس میں بھی چھڑ جائے، چند برطانوی اخبارات لکھ رہے ہیں کہ روس جاپان کے خلاف اعلانِ جنگ کر دے گا +

—— ایک ہسپانوی خبر رساں ایجنسی کے نمائندے کو جرمنی کے وزیر خارجہ ہر فان ربن ٹروپ نے ایک انٹرویو دیا جسے جرمن نیوز ایجنسی نے براڈ کاسٹ کیا ہے اس انٹرویو میں ربن ٹروپ نے کہا کہ اگلے سال روس کی جنگ کو ختم کرنا جرمن فوج کے اہم ضروری کاموں میں سے ایک ہوگا، اور اس مہم کی رہنمائی خود ہر ہٹلر کرے گا، ہر فان ربن ٹروپ نے ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ اس وقت انگریزوں اور ان کے اتحادیوں کو جنگ کے تمام محاذوں پر محوریوں کی مشترکہ مخالفت کا سامنا ہے محوری طاقتیں گہرے سیاسی، فوجی اور اقتصادی تعاون سے ایک دوسرے سے لڑ رہی ہیں +

—— نئی دہلی سے اہل ہند کو جاپانی اور برطانوی طیاروں میں امتیاز قائم کرنے کے لئے جاپان اور برطانوی طیاروں کی نشانیاں بتائی گئی ہیں، کہا گیا ہے کہ برطانوی طیاروں پر تو ایک لال دائرے کے اندر سفید اور نیلے دائرے بنے ہوتے ہیں مگر جاپانی طیاروں کے بازوؤں پر سرخ دائرے ہوتے ہیں علاوہ ازیں جاپانی طیاروں کا رنگ سبز اور خاکی ہوتا ہے، یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جاپان کے بحری بمبار مسوودش ۹۲ اور فوجی بمبار مسوودش ۹۷ قسم کے ہوتے ہیں یہ بمبار آمدورفت میں ڈیڑھ ہزار میل کی مسافت ایک اڑان میں طے کر سکتے ہیں +

—— کلکتہ سے لوگ برابر چلے جا رہے ہیں، ٹکٹ گھر اور اسٹیشن پر بے پناہ ہجوم رہتا ہے، ریلوے کا اسٹاف پوری تن دہی سے انتظامات کرنے میں مشغول ہے، مگر مسافروں کا بے پناہ ہجوم اسٹیشن پر دیوانوں کی طرح ٹوٹ رہا ہے، روزانہ بہت سی اسپیشل ریلیں چھوڑی جا رہی ہیں، بہت سے لوگ لاری والوں کو ریلوے سے بہت زائد کرایہ دے کر سفر کر رہے ہیں مگر اس کے باوجود مسافر ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتے ہیں، بہت سے مکانات اور دکانیں خالی ہو رہی ہیں، لاری والوں کی آمدنی میں بھی زبردست اضافہ ہو گیا ہے کئی بازار بند ہو چکے ہیں، ایک ایک قلی آٹھ آٹھ دس دس روپے یومیہ کماتا ہے، عوام کو سرکاری طور پر اس کا یقین دلایا ہے کہ کلکتہ اور اس کے گرد و نواح کو جنگی رقبہ قرار دینے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کلکتہ کو کوئی فوری خطرہ درپیش ہے، بلکہ انتظامی حالات اور آئندہ کے لئے احتیاطی طور پر ایسا کیا گیا ہے عوام کو اپنے حوصلے پست نہیں کرنے چاہئیں دشمن کے خلاف ایسی دندان شکن جوابی کارروائی کی جانیوالی ہے جس سے عوام قطعی طور پر مطمئن ہو جائیں گے +

—— وکالت العربیہ کا نمائندہ استنبول کی اطلاع دیتا ہے کہ ترکی اس وقت اس جہاز کی مانند ہے جس کی رفتار بلا توقف جاری ہے اور اس کا کپتان جہاز کو چٹانوں سے بچانے اور جہاز کو صحیح و سلامت بچا کر لے جانے میں مصروف ہے، حکومت کا ہر شعبہ جس کا تعلق جنگ و دفاع سے ہے پوری حرکت میں ہے اور تمام وزراء صدر جمہوریہ سمیت گہری نظر سے آنے والے حوادث کا مطالعہ کر رہے ہیں، اس وقت ترکی کے ہر شہر میں مجلس دفاع وطن کے ذمہ دار ارکان اپنی پوری سرگرمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، جو پناہ گاہیں تیار ہو چکی ہیں وہ ان کا معائنہ کر رہے ہیں اور شہریوں کو حفاظت کی تدابیر اور دوسروں کو امداد پہونچانے کے طریقوں کی تعلیم دے رہے ہیں مجلس دفاع وطن کے ماتحت جو کمیٹی قائم ہے وہ دیہات اور قصبات کا دورہ کر رہی ہے اس کا کام یہ ہے کہ دیہاتیوں کے جنگی اسلحہ کا معائنہ کرے، جن کے پاس اسلحہ نہیں ہیں انہیں موثر اسلحہ بہم پہونچائے، اس شعبہ کا کام نہایت اہم ہے کیونکہ ترکش گورنمنٹ کی خواہش ہے کہ ہر گاؤں اور قصبہ ایسے اسلحہ اور آلات سے مسلح ہو جن سے وقت پر وہ اپنی حفاظت آپ کر سکے بلکہ دو بدو جنگ کے وقت میں وہ آلات اور اسلحہ کا استعمال آسانی کے ساتھ کر سکے، جو دیہات اور قصبات پرخطر مقامات پر واقع ہیں ان کے لئے مجلس دفاع وطن نے چھوٹی قسم کی توپیں اور کار آمد اور ہلکی مشین گنیں مہیا کی ہیں۔ دیہاتیوں کو ان کے استعمال کے طریقے بھی بتائے جا رہے ہیں، اس دیہاتی [illegible]

انتقال [illegible]

شمشیر وسناں[عه] کی تباہ کاریاں

(از قلم محمد عنایت اللہ اثری حیدرآبادی متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

آہ مجھ کو بتاؤں میں تقدیر امم کیا ہے؟
شمشیر وسناں اول طاؤس و رباب آخر

اس شعر کا مطلب صاف ہے کہ اے سلامتی تقدیر امم اگر تجھے اقوام وملل کی بقا و حیات کا راز سربستہ معلوم کرنا ہو تو آ اور سن کہ طاؤس و رباب بالائے طاق رکھ اور شمشیر وسناں کا سامان کر کہ یہی تقدیر امم ہے۔ اسی کے ذریعہ اقوام عالم بام ترقی پر پہونچی ہیں، اور اسی سے آفتاب جاہ و جلال نصف النہار پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ اسی سے شوکت وعظمت کا نیر تاباں درخشاں ہوتا ہے، اور اسی سے عزت و منزلت کی شمع فروزاں اور اسی سے وہ سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے جو انسانی کامرانی کے لئے مقصود ہے۔

لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ طاؤس و رباب چاہے اول ہوں یا آخر شمشیر وسناں سے کسی حال میں تقدیر امم ممکن نہیں، تقدیر امم کے لیے فطرت انسانی کا تقاضہ ہمیشہ سے نظام اخلاق کا رہا ہے اور اس سے بغاوت کا انجام سوائے ہلاکت ونامرادی کے اور کچھ نہیں مجھے معاف رکھا جائے اگر میں یہ کہوں کہ یہ یورپ زدہ شعر اور اس فلسفہ کی شکل وصورت اشتعال بہیمانہ اور افعال مجرمانہ کی محرک اور حقیقت و بصیرت سے یکسر سراسر جہل ونادانی ہے مجھے حیرت ہے کہ ایک مسلمان شاعر اور متشرق حکیم جس کی زندگی کا ایک ایک پل اسلامی مسائل کے حل کرنے اور قرآنی نکات کے بیان کرنے میں صرف ہوا وہ کس طرح مغرب کے دام فریب میں آگیا لیکن اس سے زیادہ حیرت ہے ان بھولے بھالے انسانوں کی والہانہ عقیدت پر جنہوں نے اس شعر قائل کو آب حیات سمجھ کر اقوام عالم کی فلاح وترقی کا واحد ذریعہ اسی کو قرار دیا۔ لیکن علم حقیقت رکھنے اور تاریخ عالم ایک مست کے لئے اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔

ہو سکتا ہے کہ اقبال پرستی کی دنیا میں شخصیت پرستی کا بھوت اس سوار ہو کہ میری اس اخلاقی جرأت کو سوئے ادب کا احساس اور کوشش ناکام سے تعبیر کیا جائے لیکن ایک حق گو کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ طاغوتی طاقتوں نے جب سے اس فلسفہ کو قبول کیا ہے اور جب سے اس بادۂ ہلاکت کے چند گھونٹ نوش کئے ہیں، اس وقت سے تمام زمین جہنم بنی ہوئی ہے جس میں ہر وہ قوم جو شمشیر وسناں کے نشہ سے مدہوش ہوئی ایندھن کی طرح جل اور جلا رہی ہے۔

دنیا نے ٹیٹس کے قصے سنے ہیں جس نے یروشلم میں داخل ہو کر خدا کی بے گناہ مخلوق کو درندوں اژدہوں کی طرح چیرا پھاڑا اور یروشلم کو تباہ وبرباد کر دیا۔ تاریخ بخت نصر کو بھی پیش کرتی ہے جو بنی اسرائیل کو گرفتار کر کے پابہ زنجیر لے گیا۔ یونانی فوجوں کے جنوں خیز والے جاہلانہ جذبات کے اثرات آج تک سکندر نامے میں موجود ہیں۔ ایرانیوں کے جبر واستبداد کے واقعات بھی صفحات تاریخ میں موجود ہیں۔ صلیبی جنگ کی خونی داستان بھی ابھی تک تازہ ہے اور معذور، مجبور انسانوں کی آہ و بکا ابھی تک ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے۔ چنگیزی خون آشامی کے تذکرے بھی صفحات تاریخ سے مٹائے نہیں جا سکتے۔ دجلہ و فرات کی موجیں ابھی تک گواہی دے رہی ہیں کہ ان کی مستانہ روانی کو بغداد کے علمی خزانوں سے پاٹ کر مہینوں تک محبوس ومسدود رکھا گیا۔

کیا یہ سب واقعات تقدیر امم کی مکمل توجیہ نہیں پیش کر سکتے؟ کیا اب بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ شمشیر وسناں کے بغیر تعمیر امم ممکن نہیں؟ کیا اب بھی کوئی متنفس ایسا ہے جو شمشیر وسناں کی لائی ہوئی تباہیوں وبربادیوں کا انکار کر سکے؟ —— پھر کہاں ہیں وہ جبار و قہار طاقتیں کہاں ہیں وہ فراعنہ مصر؟ کہاں ہے وہ سکندری جاہ وحشمت؟ کہاں ہے وہ چنگیزی قتل وغارت؟ اور مختصر یہ کہ کہاں ہے وہ تقدیر جو نوک شمشیر بنائی گئی تھی؟ —— ان عبرتناک حالات کے لئے تاریخ کے فرسودہ اوراق الٹنے کی ضرورت نہیں، عرصۂ ہستی آج بھی دنیا میں بسنے والے کروڑوں انسانوں نے تنگ ہے اور آج بھی ہر چہار سو شمشیر وسناں کی کارفرمائی ہے مغربی مطلع بالکل گرد آلود ہے، مشرق میں بھی تباہی وبربادی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوب وشمال سب اسی آفت میں مبتلا ہیں، اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ دن بہت قریب ہے جب کہ پیغام اجل یہ اعلان کر دے۔ ذالک الیوم الحق فمن شاء اتخذ الی ربہ مآبا ۔

جس طرح ایک آتش فشاں اپنی چند روزہ شعلہ باری سے قرب وجوار کے لہلہاتے کھیتوں معمور بستیوں کو تباہ وبرباد کر دیتا ہے، بالکل اسی طرح اس خطرناک نظریے نے جو شمشیر وسناں کے استعمال کو مباح قرار دیتا ہے اور اسی میں تعمیر امم کو منحصر کرتا ہے، روئے زمین کے خرمن

عه (نوٹ) یہ مقالہ جمعیۃ الاصلاح ندوۃ العلماء کے انعامی مقابلہ کے لئے لکھا گیا تھا دلچسپ ہونے کی وجہ سے قارئین اخبار محمدی کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ میں نے موضوع کی مخالفت پر لکھا ہے کسی موضوع کی مخالفت پر لکھنا جس قدر مشکل کام ہے وہ اہل قلم سے پوشیدہ نہیں، اور کوشش بھی یہی کی ہے کہ شمشیر وسناں کی تباہ کاریاں پورے طور سے ظاہر ہو جائیں، پھر بھی اگر میں ناکامیاب رہوں تو امید ہے کہ درگذر فرمائیں گے۔ عنایت اللہ

امن کو اپنی شعلہ باریوں سے جلا کر خاکستر کر رکھا ہے، اس کے ہلاکت آفریں اثرات سے آج بھی دنیا مامون نہیں —— چنانچہ ایک شخص جو شام کو ساحل کے کنارے کھڑا ہوا امواج سمندر سے محو تکلم نظر آتا ہے صبح ہوتے ہوتے پیام اجل کو لبیک کہتا ہے، اور وہی ساکن و مامون سطح سمندر جو اس کے لئے کیف آور ہوتی ہے عبرت کدہ بن جاتی ہے، اور وہی موجیں جو تھوڑی دیر قبل اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھیں آتشیں شعلوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں، اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا کا سارا سمندر انسانی خون سے رنگین ہو جاتا ہے تحقیق مقصود ہو تو ایک نظر دنیا کے سب سے بڑے اشتراکی مدعی ملک روس پر ڈالئے، جس کی سرخ فوج اور محیر العقول سامان جنگ سے دنیا کا گوشہ گوشہ دہل رہا تھا، اور جس کا رعب و دبدبہ ہر فرد بشر پر ملک الموت بن کر چھایا ہوا تھا۔ جس کے پاس پہاڑوں کو روئی کی طرح اڑا دینے والے مہیب ٹینک اور بمبار ہوائی جہاز تھے جو اپنی سائنس کے بل بوتے پر آسمان سر پر اٹھا لینا چاہتا تھا، دیکھا گیا کہ وہ بھی چند ایام کی معمولی جنگ کے بعد دشمن کے سامنے ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہو گیا اور اب بڑی بے بسی کے عالم میں دم توڑ رہا ہے۔ اور پھر فرانس، بلجیم، ہالینڈ، ناروے، پولینڈ، ہنگری، آسٹریلیا، یورپ کے ہر ملک پر نظر ڈالئے چادر موت میں لپٹے ہوئے نظر آ رہے ہیں ۔

شمشیر و سناں کی لائی ہوئی تباہی کی قسم[1]! بند موت و ہلاکت ٹوٹ گیا، ارض الٰہی کا امن ڈوب گیا، انسانیت کی بستی اُجڑ گئی، راحت کی جگہ اضطراب، بزم نشاط کی جگہ بزم ماتم، نغمہ سنجی کی جگہ نوحہ خوانی، بستیوں کی جگہ قبریں، بازاروں کی چہل پہل کے بجائے سڑی ہوئی انسانی لاشیں، فلک بوس عمارتوں کی جگہ عبرت کدے، طیور کی خوش الحانی کی جگہ ان کی درد و کرب میں ڈوبی ہوئی آوازیں، سمندروں میں تیرتی ہوئی مچھلیوں کی جگہ شور مچاتی ہوئی تباہ کن کشتیاں، گلزار شہروں کی جگہ آتش کدۂ نمرود، جہاں توپوں کے دھانوں سے یہ زلزلہ انگیز صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا

تقدیر امم کے لئے پھیلائی ہوئی وحشت کی قسم[1]! انسانوں کی بستیاں، دنیا کی آبادیاں، درندوں کے بھٹ اپنے اپنے کلیبوں کے لئے ترس رہے ہیں، یہ مخترعات و ایجادات اور یہ جدید اسلحہ جن میں تقدیر امم پنہاں تصور کی جاتی ہے ان کی لائی ہوئی تباہی کی قسم[1]! سلطنتوں سے سلطنتیں، قوموں سے قومیں ٹکرا ٹکرا کر پاش پاش ہو رہی ہیں۔ پھر اے شیطان شمشیر! یہ کس قدر تباہ کن تصور ہے جو تجھے اقوام و ملل کی ترقی کا ضامن اور ان کی فلاح و بہبودی کا ذریعہ قرار دے رہا ہے۔ اور اے شمشیر کے پجاریو! آخر کب تک اس خونی فلسفہ کو وحی ربانی سمجھ کر دنیا والوں کا عرصۂ حیات تنگ کرتے رہو گے؟

یہ مانا تم کو تلواروں کی تیزی آزمانی ہے
ہماری گردنوں پر ہوگا اس کا امتحاں کب تک

عنایت اللہ

[1] یہ شاعرانہ قسم شرعاً ناجائز ہے (ایڈیٹر)

[1] شاعری کی یہ قسم شرعاً ناجائز ہے متعلق مضامین نگار حضرات اس سے احتراز برتیں۔ (ایڈیٹر)

[1] غیر اللہ کی قسم شرعاً ناجائز ہے (ایڈیٹر)

وقلت راثیا

الفاضل الجلیل والحبر النبیل مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ تعالیٰ
رحمة الابرار واسکنہ جنات تجری من تحتها الانہار
(من مولانا خلیل بن محمد بن حسین یمانی کھوپالی)

للسان تعی محمد اترث ۔۔۔ صم اذنا و اهدمته الوقار
ای فضل هلم علیه ترابا ۔۔۔ ای جم احاطه الاحجار
ذالك للملة الحنیفة قد كا ۔۔۔ ن ملاذا وللصلاح منار
خطب قد صحت عن القلب رینا ۔۔۔ وبها قد تنورا الابصار
ترجم الضخم من تالیف سلف ۔۔۔ بتالیفه اهتدی الجبار
فاعزی اولادہ ثم اوصی ۔۔۔ هم فان الوصیة استذکار
اقتدوا فی الاعمال دینا ودنیا ۔۔۔ خاتم الرسل من هو المختار
اطلبوا العلم وافعلوا من هیبا ۔۔۔ بعفاف خیر الطعام القفار
واعلموا ان رزقتم العلم فضلا ۔۔۔ فهو العز والعلی والیسار
ذاکم الرازی الفقیر ملیك ۔۔۔ خدمته الملوك والاحبار
انما الناس یفخرون بمال
لرجال العنی بهم افتخار

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھوں لاکھ شکر ہے کہ

اُس نے کاغذ وغیرہ ہر چیز کی گرانی کے زمانے میں مولانا محمد صاحب مرحوم کی آخری تصانیف خطبات محمدی کی چوتھی جلد بھی چھپوا دی۔ ناظرین کرام گزشتہ نمبر پر خطبات محمدی کی جلد چہارم ختم ہو چکی ہے۔ آپ سال گزشتہ کے تمام پرچوں میں سے اس کے صفحات نکال کر ان کی جلد بنوالیں۔ اگر آپ کے پاس اخبار کا کوئی پرچہ ضائع ہو جانے کی وجہ سے خطبات کے صفحات کم ہو گئے ہوں تو جو صفحہ آپ کے پاس نہ ہو ہم سے فی صفحہ ایک پیسہ کے حساب سے منگالیں۔ برادران یہی وہ کتاب ہے جو تیرہ سو سال میں کسی نے نہیں لکھی تھی لیکن آج آپ اس کی ہر ہر جلد ایک روپے میں ہم سے منگا سکتے ہیں۔ خطبات محمدی کی پانچویں جلد اخبار کے نمبر ا جلد ۱۹ سے شروع ہوگی۔ مہتمم

منکرین حدیث کے تناقضات و اختلافات

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از جناب مولوی عبد الصمد صاحب مدرس مدرسہ عالیہ مبارک پوری)

یہ آپ کا محض خیال باطل ہے کہ اصل نقطۂ بحث قبولیت یا عدم قبولیت نہیں بلکہ حجیت حدیث ہے۔ آپ کے نزدیک قبولیت حدیث بھی محل تامل ہے، اسی لئے تو آپ باوجود قرآن سے مطابقت و موافقت رکھنے کے بھی حجت اور دین ماننے سے انکار کر رہے ہیں مگر مجبوراً اور اضطراراً اس کے تسلیم وقبول کا اقرار کرتے ہیں۔ ہماری بحث یہ ہے کہ آپ کے نزدیک عمل متواتر تو (جو کہ إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ کا صریح مصداق ہے) قرآن کا مساوی اور دین قرار پانے کے قابل ہے لیکن رسول کریم کی صحیح سے صحیح تر حدیثیں قرآن عظیم کے مطابق ہونے کے باوجود بھی اس لائق نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ ان کو دین تسلیم کرنے میں کیا بگڑتا ہے؟ احادیث نبویہ کے ساتھ ایسی بے اعتنائی اور بے انصافی کا برتاؤ کیوں کیا جاتا ہے؟ اس اہم سوال کا جواب دینا آپ پر فرض اور قرض ہے، حدیثوں کو آپ ظنی وغیر یقینی کہتے ہیں لیکن اس کا ثبوت نہ آپ نے دیا اور نہ آپ کی جماعت نے دیا، صرف اتنا لکھ دیا کہ علماء احادیث کو ظنی کہتے ہیں، حالانکہ یہ امر عیاں اور واضح ہے کہ ظنیت حدیث کا قول بالکل ضعیف و مردود ہے ظنیت احادیث کا بار ثبوت بہ ذمہ مدعی ہے آپ کو احادیث کی ظنیت قرآن کریم کی صریح آیت سے ثابت کرنا چاہئے اور یہ تا قیامت محال ہے، پرویز صاحب لکھتے ہیں:-

"احادیث کی جس قدر کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں (بخاری اور مسلم سمیت) ان میں ایک حدیث بھی ایسی نہیں ہے جس کے متعلق یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہو کہ اس کے الفاظ وہی ہیں جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمائے تھے اس بات پر پھر غور کیجئے کہ کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس کے الفاظ رسول اللہ کے الفاظ ہوں" (طلوع اسلام صفحہ ۴۳ نمبر ۲ جلد ۲)۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں: "لہٰذا کوئی حدیث بھی ایسی نہیں ہے جو حضور کے عہد مبارک میں لکھی گئی ہو اور وہ اس شکل میں ہمارے پاس موجود ہو" (حوالہ مذکور صفحہ ۴۰) نیز لکھتے ہیں "ان (مجموعہائے حدیث) میں کس کس قسم کی باتیں لکھی ہیں، ان کے ذکر سے میری روح کانپتی ہے، ہاتھ میں قلم لرزتا ہے، آج کل تو بخاری شریف کا اردو ترجمہ بھی مل سکتا ہے، آپ عربی نہیں جانتے تو اردو ترجمہ ہی دیکھ لیں، آپ کو اس میں ایسی باتیں ملیں گی جنہیں آپ کبھی جناب نبی اکرم کی ذات گرامی کی طرف منسوب کرنے کی جرأت نہیں کریں گے" (حوالہ مذکور صفحہ ۴۰)۔

حدیث نبوی کی شان میں اس قسم کے حملے اور اعتراضات شمار سے باہر ہیں۔ بس جب احادیث نبویہ کے لئے آپ حضرات کے خیالات ایسے ناہموار اور ناپاک ہیں تو بھلا آپ لوگ ان کو قابل قبول وتسلیم قرار دے سکتے ہیں؟ آپ نے (پرویز صاحب نے) تو صاف لکھا ہے کہ "یہ اعمال رسول اللہ قرآن کریم کے مجمل احکام کی تفسیر ہیں۔ لہٰذا دین قرآن کریم اور عمل متواتر ہے اور بس، اس میں نہ کمی ہو سکتی ہے نہ بیشی" (حوالہ مذکور صفحہ ۴۶)۔

بتلائیے! اب قبول احادیث کی گنجائش کہاں رہی؟ اور ان کے ماننے کی ضرورت ہی کیا باقی رہ گئی؟ یہ متعارض ومتضاد باتیں آپ حضرات کیوں لکھ رہے ہیں؟ آپ نے اس سوال کا بھی جواب نہ دیا، اور چپ سادھ لی کہ جس عمل متواتر کو آپ یقینی اور جزو دین قرار دیتے ہیں اگر عین اسی عمل کا بیان حدیث نبوی میں بسند صحیح موجود ہو اور وہ روایت عمل متواتر کے ساتھ پوری پوری مطابقت رکھتی ہو تو کیا وجہ ہے کہ اسے دین قرار نہ دیا جائے؟

پرویز صاحب اور دیگر منکرین حدیث نے ردِ احادیث کے متعلق جو لکھا ہے کہ "اسلام میں یقینی چیز قرآن کریم اور عمل متواتر ہے، لہٰذا یہ دونوں دین ہیں لیکن احادیث دین نہیں بلکہ دینی تاریخ کی حیثیت رکھتی ہیں" اس سے ظاہر ہے کہ آپ حضرات نے بھی یقینی دین کو صرف قرآن پر مشتمل نہیں سمجھا بلکہ اس پر عمل متواتر کا اضافہ ضروری سمجھا ہے۔ گویا آپ حضرات نے یہ تسلیم کر لیا کہ دین کے لئے قرآن کے علاوہ بھی کسی چیز کی ضرورت ہے اسے اسوۂ حسنہ کہا جائے، یا سنت یا تواتر عمل بہرحال مطلب ایک ہی ہے۔

اب دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس عمل متواتر کو آپ یقینی اور جزو دین قرار دیتے ہیں اگر عین اسی عمل کو احاطۂ تحریر میں لا دیا گیا ہو تو اسے یقینی اور جزو دین کیوں نہ سمجھا جائے؟ بالخصوص جب کہ اس تحریر کی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہو، بالفرض اس کی سند یقینی نہ سہی، روایت کا باللفظ ہونا ثابت نہ سہی، لیکن اگر وہ روایت عمل متواتر کے ساتھ پوری مطابقت رکھتی ہو تو کیا وجہ ہے کہ اسے دین قرار نہ دیا جائے۔

بہت سی احادیث ایسی ہیں جن کی صحت قطعی اور یقینی ہے، ایسی احادیث جو روایت و اسناد کی رو سے نہایت معتبر اور قابل وثوق ہیں اور وہ کسی نص صریح کے خلاف بھی نہیں ہیں، اور عمل متواتر کے عین مطابق ہیں تو ان کو صحیح اور یقینی اور دین ماننے میں کون سا امر مانع ہے؟ اور کیوں تامل و تردد ہوتا ہے؟ آپ عمل متواتر کے یقینی ہونے کے لئے یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم سے لے کر آج تک امت میں نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا ہو۔ اب اس کا کیا ثبوت کہ کوئی عمل واقعی نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس وقت تک متواتر چلا آیا ہے؟ لہٰذا خود تواتر عمل جسے آپ یقینی ٹھہراتے

ہیں اور کسی سند کے قطعی اور یقینی نہیں ہوسکتا
بہت سے اعمال میں خواہ وہ فروعی سہی اختلاف پڑ
چکا ہے۔ بہت سی دینی رسمیں مسلمانوں کی عملی
زندگی میں داخل ہوچکی ہیں اُن کی چھان بین
ضروری ہوگی چونکہ یہ اختلافات عموماً فروعی
جزئیات میں ہوتے ہیں، اس لئے قرآن کریم سے
ان کی تصدیق یا تردید نہیں ہوسکتی۔ لامحالہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی طرف رجوع
کرنا پڑے گا جس کے لئے احادیث نبویہ کے سوا
اور کوئی ذریعہ نہیں۔

عمل متواتر مجموعی طور پر عالم اسلام کا خواہ
کچھ ہو مقامی طور پر اس میں بہت کچھ اختلافات ہو
سکتے ہیں مثلاً ایک مسلمان جو کسی ایرانی شہر میں
پیدا ہوا، اور عمر بھر وہیں رہا، اس کے پیش نظر نماز
روزہ اور تعزیہ داری وغیرہ میں وہاں کا رواج
عملی تواتر کی حیثیت رکھے گا، خواہ باقی دنیائے
اسلام کا طرز عمل مختلف کیوں نہ ہو ایسی حالت
میں محض عملی تواتر پر اعتماد کر لینا یقیناً کافی نہیں
ہوسکتا کیونکہ قرآن مجید زیادہ تر اصول پیش
کرکے جزئیات اُسوۂ حسنہ کی طرف متوجہ کر دیتا ہے
اگر ہر عمل متواتر کو بلا تحقیق یقینی مان لیا
جائے تو کیا یہ إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ
وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ کی زد میں نہ
آجائے گا، یہ کہہ دینا کہ عمل متواتر کے یہ اختلافات
محض فروعی حیثیت رکھتے ہیں اور چنداں قابل
اعتنا نہیں تسلی بخش جواب نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ
بالعموم اصول دین میں اسلام کے مختلف فرقوں
کے درمیان اختلافات بہت کم ہیں۔ اختلاف اور
افتراق کی بنیاد زیادہ تر ان ہی فروعی باتوں پر
ہے۔ لہٰذا ان کی اہمیت کو کسی طرح نظر انداز نہیں
کیا جاسکتا۔

علاوہ ازیں جہاں ایک طرف بہت سے دینی
اعمال کا تواتر یقینی نہیں وہاں دوسری طرف
بہت سے ایسے دینی اعمال بھی ممکن ہیں جو مرور
زمانہ سے منقطع ہوچکے ہوں، مثال کے طور پر مسلمانوں
کی ہیئت اجتماعیہ خلافت راشدہ کے بعد سے درہم
برہم ہوچکی ہے۔ ہمارے پاس خلافت مجلس شوریٰ
اور جماعت کا کوئی نمونہ موجود نہیں ہے ان کے
بنیادی اصول یقیناً قرآن کریم میں مل سکتے ہیں
لیکن تفصیلی جزئیات کی ضرورت باقی رہتی ہے۔

(باقی آئندہ)

خطبہ صدارت

ازمولوی عبدالسلام صاحب

(قسط نمبر ۳)

میرے عزیزو! جب تک ہم علم کے نہ ہو جائیں گے
علم ہمارا نہ ہوگا۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں اَلْعِلْمُ
شَیْئٌ لَا یُعْطِیْکَ بَعْضَہٗ حَتّٰی تُعْطِیَہٗ کُلَّہٗ
(مقدمہ ہدایہ صفحہ ۸) یعنی علم وہ چیز ہے کہ وہ تم کو
اپنا کچھ بھی نہیں دے گا، جب تک تم اس کو اپنا
سب کا سب نہ دے دو۔ گویا تم اپنے آپ کو اس
شعر کا مصداق بنانے کی کوشش کرو۔ ع

دست از طلب ندارم تا کام من برآید
یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

کاہلی و سستی کو پاس بھی نہ آنے دو، کاہلی سے علم
نہیں حاصل ہوسکتا۔ صاحب ہدایہ فرماتے
ہیں ینبغی ان لا یکون لطالب العلم
فترۃ فانھا آفۃ طالب علم کو چاہئے کہ سستی
نہ کرے کیونکہ یہ علم کے لئے آفت ہے۔ خود صاحب
ہدایہ اپنے متعلق فرماتے ہیں انما فقت شرکائی
بان لم تقع لی الفترۃ فی التحصیل (تعلیم
المتعلم ص و فوائد البہیہ ص۸۷) میں اپنے
ہم سبقوں سے اس لئے فوقیت لے گیا ہوں کہ
تحصیل علم میں کاہلی و سستی نہ ہونے دی۔ یہی
محنت کی بدولت ان کی کتاب ہدایہ نصف
النہار کی طرح روشن ہے۔ تقریباً تمام مدارس
اسلامیہ کے نصاب میں ہے اور اسی کتاب کو
بعض الناس إِنَّ الْہِدَایَۃَ کَالْقُرْاٰنِ
کہتے ہیں۔

حضرت امام شافعی محنت اور جفاکش تھے
کہ رات بھر اسی شغل علم ہی میں گزار دیتے اور ایک
ایک رات میں ایک حدیث سے سو سو مسئلوں کا
استنباط فرماتے، سفر و حضر میں اور گھر و بازار میں بس
اسی دھن میں لگے رہتے تھے چنانچہ فرماتے ہیں ؎

علمی معی حیثما یممت ینفعنی
قلبی وعاءٌ لہ و بطن صندوق
ان کنت فی البیت کان العلم فیہ معی
او کنت فی السوق کان العلم فی السوق

ہمارے اسلاف کی محنت و جفاکشی وہ تھی جس
کی مثال ملنی مشکل ہے۔ حضرت ابو اسامہ حضرت
عبداللہ بن مبارک محدث کے متعلق فرماتے ہیں
ما رایت اطلب العلم من ابن المبارک
شعبہ بن حرب ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ انی
لاشتھی من عمری کلہ ان اکون سنۃ
واحدۃ من ابن المبارک فما اقدر ان
اکون ولا ثلثۃ ایام۔ احمد فرمایا کرتے تھے
لم یکن فی زمانہ اطلب العلم منہ (ترجمہ)
آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ وہ حضرات آرزو کرتے
تھے کہ ساری عمر کے بدلے ایک سال عبداللہ بن
مبارک کی صحبت مل جائے لیکن افسوس ۳ دن
بھی نہیں مل سکتے۔ اللہ اللہ ایسی محنت جس کے
تین دن دوسرے کی ساری زندگی کے برابر ہوں
بس محنت تیرا نام زندہ ہے لولا التقی لقلت
جلت عن دقۃ +

میرے عزیزو! تم خوب یاد رکھو کہ دنیا میں
جس نے بھی جس فن میں کمال حاصل کیا اس نے
صرف محنت ہی کی وجہ سے حاصل کیا ہے۔ ع

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

ورنہ وہ بھی ہماری طرح انسان تھے اور اپنی ہی
آغوش مادر میں پل کر جوان ہوتے۔ یہی ہاتھ،
یہی پاؤں، یہی دل و دماغ رکھتے تھے جو ہم رکھتے
ہیں، مگر اس محنت کی وجہ سے اشرف الانسان امام
الزمان حجۃ الاسلام فخر الاسلام کہلائے اُن کے سامنے
بڑے بڑے بادشاہ جھکتے اور سر تسلیم خم کرتے تھے۔

سکھایا کیا تم کو یاد نہیں ہے جس وقت حضرت عبداللہ
بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا گذر ہارون الرشید
کے شہر رقہ میں ہوا تو ان کے استقبال کے لئے
لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوا کہ سارے افق پر غبار
چھا گیا اور آدمیوں کی بھیڑ کی وجہ سے جوتیاں پارہ
پارہ ہو گئیں اور فلک شگاف نعروں سے فضا کی
فضاؤں سے ایک شور مچا ہوا تھا۔ ہارون الرشید
کے حرم سرا میں ایک خاتون اس ہنگامہ کو دیکھ کر
پوچھتی ہے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ کسی نے جواب دیا
کہ خراسان کے ایک بہت بڑے عالم محدث حضرت
عبداللہ بن مبارک تشریف لائے ہیں اُن کے
استقبال کے لئے تمام لوگوں کا یہ ہجوم ہوا ہے۔
یہ سن کر وہ بے ساختہ بول اٹھی "خدا کی قسم حکومت
اور سلطنت اس کو کہتے ہیں۔ ہارون الرشید کی
کیا حکومت ہے جس کا دار و مدار صرف فوج و سپاہ
کی قوت پر ہے۔ (ابن خلکان ص ۲۲۵ و اعلام
النبلاء ص ۲۷۲)۔

اسی طرح حضرت امام بخاریؒ جب دربارِ علم
سے کمال کا خلعت پہن کر اپنے وطن بخارا تشریف
لائے تو بخاریوں نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ
ان کے استقبال کا اہتمام کیا کہ شہر سے تین میل
کے فاصلے پر خیمے نصب کئے گئے۔ تمام بخاری ان
کے استقبال کے لئے اس تعداد میں آئے کہ کوئی
قابل ذکر آدمی باقی نہیں رہا اور شہر میں اس
شان و شوکت سے آئے کہ روپے اشرفیاں سر
پر نچھاور کی جاتی تھیں (سیرۃ البخاری اور مقدمہ
فتح الباری) اور جب شہر نیشاپور میں تشریف
لائے تو وہاں کے لوگوں نے بھی نہایت گرمجوشی
سے استقبال کیا۔ حضرت امام مسلم فرماتے ہیں جب
امام بخاریؒ کے تشریف لانے کی خبر نیشاپوریوں
نے سنی تو بعض نے دو منزل اور بعض نے تین منزل
آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ اور شہر میں جس شان سے
داخل ہوئے وہ شان پہلے کسی عالم یا حاکم کی آمد
میں نہیں دیکھی گئی (مقدمہ فتح الباری ص ۴۹۱) یہ سب
کچھ محنت ہی کا ثمرہ و نتیجہ ہے۔

امام رازی و امام غزالی اسی محنت ہی کی
وجہ سے امام الزماں ہوئے، اگر ان کی محنت کی
حقیقت بیان کی جائے تو ایک دفتر بھی ناکافی ہوگا
شیخ الرئیس حضرت بو علی ابن سینا کی محنت و مشقت
کی بابت یہ مشہور ہے ؎

بجاہ و دو سال صرف کردم شب و روز
معلوم شد کہ ہیچ معلوم نہ شد

یعنی اپنی زندگی کے ۵۲ سال رات و دن اسی
مشقت میں گذار دیئے۔ مگر پھر بھی مجھے یہ معلوم
ہوا کہ ابھی کچھ نہیں معلوم ہوا۔ یہ تھی شیخ الرئیس
کی محنت۔ علامہ ابن حزم ظاہری نے محنت کی
وجہ سے ۴۰۰ جلدیں اپنے قلم سے لکھیں (الملل
والنحل ص ۳)۔ علامہ تفتازانی اپنی محنت کا بیان
کتاب تلویح میں یوں فرماتے ہیں کہ میں گرمی
کے سخت ترین مہینوں میں اور رات دن کے
تاریک وقتوں میں دیر دیر تک اسی شغل میں
مشغول رہتا تھا۔ آپ کی عبارت یہ ہے ؎

فطفقت اقتحم سوارد السھم فی ظلم الدیاجر
واحتمل مکابد الفکر فی ظماء الھواجر

محب اللہ بہاری صاحب سلم و مسلم الثبوت اپنی
محنت و جدوجہد کے متعلق خود اپنی کتاب میں
فرماتے ہیں کہ میں نے اصول فقہ کی تحصیل میں اپنی
عمر کو صرف کر دیا اور اپنی نظر اس کے لئے وقف کر
دی۔ چنانچہ لکھتے ہیں کنت صرفت بعض
عمری الی تحصیل مطالبہ ووکلت نظری
الی تحقیق مآربہ (مسلم الثبوت ص ۵) یہ تھی
ان کی کامل محنت۔

اسی طرح محمد بن ابراہیم صدرالدین شیرازی
اپنی کتاب "صدرا" میں لکھتے ہیں کہ میں نے علوم
عقلیہ کے لئے تمام عمر کو صرف کر دیا اور رات دن
کتب بینی کرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق
سے اس کتاب کو لکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں صرفت
شطرا من عمری فی تحصیلھا و برھۃ من
دھری فی البحث عن اجمالھا و تفصیلھا
وکنت شدیدا الاشتغال من سابق
الاولین وکثیر التوجہ من اوائل السن الی الان
(صدرا ص ۲) اسی طرح بحر العلوم لکھنوی اپنے متعلق
حاشیہ قطبیہ میں تحریر کرتے ہیں صرفت شطرا
من عمری و برھۃ من دھری مصروفا علی التمام
و بنظت علی العمائم فی اقتباس شوارد
المعقولات یعنی بالکل ہی بچپن سے میں نے
اپنی عمر کا کافی حصہ تحصیل علم میں صرف کر دیا۔

بہر کیف ہمارے اسلاف ہر فن مولا اور ہر
ہنر میں کامل تھے۔ اور انہیں علوم و فنون کی خاطر
اپنے کو مٹا چکے تھے اسی لئے وہ بقول سعدی علیہ
الرحمۃ کاسہ چینی ثابت ہوئے۔ اور ہم جو ہر سال
درجنوں بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں تیار ہوتے ہیں
اس مٹی کے آبخوروں اور کوزوں کی طرح ہوئے
جو روزانہ ہزاروں کی تعداد میں بنتے ہیں، اور پھر
پیسے کو بھی نہیں بکتے۔ افسوس صد افسوس۔ آخر
اس کی کیا وجہ ہے؟ جہاں تک میری ناقص رائے
رسائی کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہم شوق اور محنت
سے نہیں پڑھتے، اور علوم و فنون میں مہارت تامہ
نہیں پیدا کرتے۔ دور دراز ملکوں سے آئے اور
چند دن سیر و تفریح کر کے چلے گئے۔ اسی آرام
طلبی اور تفریح نے ہم کو نکما کر دیا، اور اب ہم نہ
گھر کے رہے نہ گھاٹ کے ؎

نہ سرکار میں کام پانے کے قابل
نہ دربار میں لب ہلانے کے قابل
نہ جنگل میں ریوڑ چرانے کے قابل
نہ بازار میں بوجھ اٹھانے کے قابل
نہ پڑھتے تو سو طرح کھاتے کما کر
ہم کھوئے گئے اور تعلیم پا کر
نہ بو نصر تھا نوع میں ہم سے بالا
نہ تھا بو علی کچھ جہاں سے نرالا
طبیعت کو بچپن سے محنت میں ڈالا
ہوئے اس لئے صاحب قدر والا
اگر فکر کسب ہنر تم کو بھی ہو
تمہیں پھر ابو نصر اور بو علی ہو

اسی وجہ سے ہم دنیا کی نظروں میں ذلیل ہو گئے

عظمائے ملت کی [illegible]

[illegible] ہمارے بہت لوگ ایم اے پیر عالم اسی وقت تک رہ سکتا ہے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خلیفہ اور جانشین اور صحیح معنوں میں وارث نبی بن جاؤ۔ پچھلے زمانے کے علماء میں یہی چیز تھی کہ وہ صحیح طور پر وارث و خلیفہ تھے اور عام لوگ متدین و متشرع اور شریعت کے پابند تھے، ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وارث سمجھ کر ان کی تعلیم و تکریم کو اپنا مذہبی فریضہ خیال کرتے تھے۔ دینی مسائل کو ان ہی سے دریافت کرتے محتاج تھے، سائل ہو کر آتے تھے۔ ان کی خوشامد اور تملق کرتے۔ تحفے و نذرانے پیش کرتے تاکہ خوش ہو کر ان کی تشفی کریں۔ یہ اس لئے تھا کہ ان کا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان تھا۔ سچے مومن اور آپ کے جانشین تھے۔ مگر اب ہر چیز میں انقلاب پیدا ہو گیا ہے نہ اب سچے جانشین ہی رہے اور نہ قدر دان ہی رہے۔ جدید تعلیم و تمدن کا یہ اثر ہے کہ مذہب کوئی چیز نہیں، خدا اور رسول پر ایمان لانا کوئی ضروری نہیں۔ قرآن و سنت کی حاجت نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

جب لوگوں کی حالت یہ ہو گئی ہے تو وہ آپ کی کیوں قدر کریں؟ بلکہ اب تو آپ کی تحقیر و تذلیل کو عین ایمان سمجھتے ہیں۔ آپ جس سامان کو خریدے جا رہے ہیں اس کا کوئی خریدار نہیں بلکہ کوئی مفت بھی لینے کو تیار نہیں۔ چہ جائیکہ اس سے نفع کی توقع رکھیں۔

تیسیر الباری ترجمہ اردو صحیح بخاری۔ ترجمہ سطروں کے درمیان قرآن مجید کی طرح ہے۔ عربی پر زیر زبر اور رنگ کیا ہوا ہے۔ اور مولانا وحید الزماں صاحب حیدر آبادی کا یہ ترجمہ جو بالکل نایاب ہو چکا تھا الحمد للہ کہ اس کے شروع کے پانچ پارے چھپ چکے ہیں کاغذ اور لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے قیمت ہر ہر پارے کی ایک ایک روپیہ ہے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

پیغمبر پنجاب

مرزا غلام احمد قادیانی نے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں پر ایسی زبان دراز کی اور دریدہ دہنی کی ہے کہ کسی غیر مسلم کافر نے بھی نہیں کی۔ لہٰذا مشت نمونہ از خروارے پیش کرتا ہوں جس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کیا ایسا آدمی مسلمان کہلانے کا مستحق ہے؟ یہی مرزا غلام احمد کتاب ست بچن صفحہ ۱۷۱ کے حاشیہ پر لکھتا ہے:۔

"یسوع (عیسیٰ) اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چال چلن"

ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بد آدمی تھے نیز

"عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے" (کتاب کشتی نوح صفحہ ۶۵ حاشیہ)۔

ایضاً ریویو جلد اول صفحہ ۱۲۴ ۱۹۰۲ء میں لکھتا ہے

"میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا"

ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرابی کبابی، فاسق فاجر تھے۔ العیاذ باللہ۔ پھر لکھتا ہے:۔

"مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو شرابی۔ نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا" (مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صفحہ ۲۱ تا صفحہ ۲۴)۔

ایک اور جگہ بڑے ناز اور دھڑتے سے لکھتا ہے:۔

"آپ کا (عیسیٰ کا) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا" (کتاب انجام آتھم صفحہ ۷)۔

اور سنئے:۔

"آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چال چلن کا آدمی ہو سکتا ہے"

(انجام صفحہ ۷)

عزیزانِ محترم! مرزا جی نے بیچارے مسیح علیہ السلام کے حق میں کوئی کسر باقی چھوڑی ہے؟ کیا کوئی غیر مسلم بھی ایسے الفاظ استعمال کر سکتا ہے؟ حالانکہ مرزا جی کو دعوائے نبوت ہے۔ اور سنئے!

"کسی آدمی نے مرزا جی سے اپنے مرض کے لئے علاج میں افیون کو پوچھا تو مرزا جی نے فرمایا: میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا دوسرا افیونی" (نسیم دعوت صفحہ ۶۹)

پھر فرماتا ہے:۔

"عیسائیوں نے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ ممکن ہے آپ نے معمولی تدابیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کا علاج کیا ہو مگر بدقسمتی سے اسی زمانے میں ایک تالاب بھی موجود تھا اور اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے۔ آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے کچھ نہیں تھا"

(انجام صفحہ ۶، ۷)۔

عبارت مذکورہ سے روز روشن کی طرح صاف صاف ظاہر ہے کہ مرزا کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام

سب سے بڑا [illegible] مکّار، فریبی، [illegible] [illegible] [illegible] حق کو چھپانے والا [illegible] اپنے آپ کو سہرا لینے والا، خدائی دعویٰ کرنے والا، زانیہ عورتوں کا [illegible] عورتوں کے پاس رہنے والا، ان سے خدمت لینے والا، بدقسمت زنانہ کے پیسوں سے تیل ملنے والا، بدچال چلن والا بےغیرت بےحیا وغیرہ ہے۔ والعیاذ باللہ۔ استغفر اللہ) گویا پنجابی نبی کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام جیسا دنیا میں بد نہیں، سب سے بڑے درجہ کا بد سے بد عیسیٰ علیہ السلام ہی تھا اور آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔

مگر جب ہم قرآن مجید کو دیکھتے ہیں تو اس میں مرزاجی کے برعکس پاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ (پ۳) یعنی (عیسیٰ) "صاحب عزت و شرف و بزرگ دنیا و آخرت میں ہوگا اور مقربوں سے ہوگا اور (اے مریم) وہ لوگوں سے تری گود میں ہی باتیں کرے گا، اور ادھیڑ میں بھی کرے گا۔ اور نیک صالحوں سے ہوگا (یعنی نیک ہوگا) وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ترجمہ: "اور رسول ہوگا نبی اسرائیل کی طرف (ان سے کہے گا) کہ بےشک میں تمہارے رب کے پاس سے نشانیاں تمہارے پاس لایا ہوں اور میں مٹی کے جانور بنا کر ان میں پھونک مار دیتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے جانور ہو جاتا ہے۔ اور مادر زاد اندھے کو میں دیکھنے والا بنا دیتا ہوں اور سفید کوڑھ والے کو تندرست کر دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردے (اہل قبر) زندہ کرتا ہوں، اور جو تم کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں ذخیرہ جمع رکھتے ہو تمکو میں بتلا دیتا ہوں (پارہ ۳)

قرآن کریم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب عزت و رسالت و بزرگی و فراست و معجزہ تھے نہ کہ بقول مرزا مکری فریبی وغیرہ وغیرہ۔ اور بذریعہ قرآن ماننا پڑتا ہے کہ مرزاجی حسد بغض عناد کی وجہ سے ابن مریم پر حملہ آور ہوئے۔ جیسے کہ مرزاجی خود قائل ہیں:۔

"جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پٹڑی جمنا اسی میں دیکھتے ہیں کہ بزرگوں کی خواہ نخواہ تحقیر کریں" (کتاب ست بچن مصنفہ مرزا ص۵ ب)۔

آپ کا مقصد تھا کہ ابن مریم سے لوگ بدظن ہو کر میرے مرید بن جائیں۔ بنا بریں آپ ہر ایک کو برا جانتے۔ اور زبان درازی کرنا آپ کا شیوہ تھا۔ بایں وجہ مرزاجی کو عدالت سے تنبیہ کی گئی۔

مرزاجی کو عدالت سے تنبیہ

"ملزم نمبر ۱ (مرزا) اس امر میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعال انگیز تحریرات اپنے مخالفوں کے برخلاف لکھا کرتا ہے اگر اس کے اس میلان طبع کو نہ روکا گیا تو غالباً امن عامہ میں نقص پیدا ہوگا ۱۸۹۷ء میں کپتان ڈگلس صاحب نے ملزم کو ہر قسم تحریرات سے باز رہنے کے لئے فہمائش کی تھی پھر ۱۸۹۹ء میں مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ نے اس سے اقرارنامہ لیا کہ ہر قسم نقص والے فعلوں سے باز رہے گا" (روئیداد مقدمہ ص۱)

عدالت لالہ آتما رام مہتہ۔ بی اے
اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ درجہ اول۔ گورداسپور۔
مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء

مرزاجی سوءِ اخلاقی کے باعث عدالتوں میں بھی شہرت یاب ہو چکے تھے۔ آخر مجبور ہو کر آپ کو اقرار نامہ دینا پڑا کہ میں آئندہ ایسا نہ کروں گا۔ "میں نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کر لیا ہے کہ آئندہ ہم سخت الفاظ سے کام نہ لیں گے" (کتاب البریہ ص۱۲ مصنفہ مرزا)۔

ناظرین! مرزاجی خود اپنی سوءِ خلق اور زبان درازی کے معترف ہیں۔ کیا ایسا شخص نبوت کا حق دار ہو سکتا ہے؟ پھر باوجود اس کے اس شخص نے باشریعت نبی کے اوپر اس قدر حملے کئے جس کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔ ایسا بدترین شخص نبوت تو درکنار ایک ادنیٰ مسلمان کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ۔

فقط خادم الدین۔ محمد۔ کھیرانوالوی۔

زمانۂ حال پر ایک نظر

فرمان باری ہے تلک الایام نداولها بین الناس۔ یعنی زمانہ ہم لوگوں کے درمیان اَدل بدل کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ لوگ عبرت پکڑیں اور سبق حاصل کریں ۵

ذرا صول کر کان اور چشم عبرت
سنو اور دیکھو زمانے کی حالت

چونکہ موجودہ زمانے میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا ہو گیا ہے اور اکثر نام نہاد مسلمان احکام اسلامی سے روز بروز روگردانی نافرمانی بغاوت و مخالفت اسلام پر اتر آئے ہیں اگرچہ بعض لقاب پوش شرما شرمی بظاہر بزعم خود ادعائے اسلام کا دم بھرتے اور اپنے آپ کو سچا پکا مسلمان خیال کرتے ہیں، لیکن ان کا حال قال طرز عمل سراپا خلاف شان اسلام نظر آ رہا ہے جس کو دیکھا دیکھی اکثر بےخبر مسلمان بلکہ بعض باخبر لکھا پڑھا طبقہ بھی شریک حال اور ان کا ہم خیال ہے۔ بالخصوص قومی حکومت صدارت، وزارت، امارت، قیادت، لیڈری درجہ خان بہادری تمغہ بیگی، کانگریسی چیخ پکار ریش میش اور تفریق بین المسلمین کی موید موجد و بانی بلکہ غیر اقوام کی کشمکش جنگ وجدال کا قیام ان ہی کا جود باوجود ہے۔

پھر چونکہ دینی طالب یافتہ طبقہ میں بعض
صاحب دل نیک خیال سچے بھی ہیں مگر اکثریت
نام نہاد نافرمان حامی اسلام کی ہے جن کے
قدموں کی پیروی ہر کس وناکس کرکے احکام شارع
کو پامال کرتے چلے جارہے ہیں جس کا انسداد ہر
مسلم خیر خواہ اسلام کا پہلا کام ہے۔ مقام غور ہے
کہ خداوند کریم نے جتنے کتب سماوی کا اعلان بذریعہ
پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام فرمایا وہ یہی ہے
کہ انسان کو جہالت اور گمراہی اور نافرمانیوں کی
تاریکیوں سے نکال کر جو دنیا پر چھائی ہوئی ہوں
دور کریں۔ اور ایسے گمراہوں کو راہ ضلالت سے
بچا کر طریق نجات کا پیغام پہونچاتے رہیں۔
اسلام یہی چاہتا اور اسی کی دعوت دیتا ہے
کہ مسلمان صرف نام ہی نام کے مسلمان نہ رہیں
بلکہ قَالَ اللہُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ پر عمل کرنے والے
سچے پکے مسلمان بن جائیں ۔

مسلماں وہی جو ہو مسلماں علم باری میں
کروڑوں یوں تو ہیں لکھے پڑے مردم شماری میں

سچے مسلمان کی دلی خواہش ہے کہ ایک خدا ایک
کتاب ایک قبلہ کو ماننے والے ایک کلمہ پڑھنے اور
پڑھانے والے خدائی بغاوت، کینہ کپٹ، بغض
وحسد، دلی کدورت وعداوت، آپس کی تفرقہ
بازی باہمی رنجش، ناچاقیوں نا اتفاقیوں شرک
وبدعات کفر والحاد کی ناپاکیوں سے پاک وصاف
ہو کر اور دھوکا دغا فریب ظاہرداری کو چھوڑ کر باہم
شیر وشکر ایک جان ہو جائیں تاکہ اسلام کا اصل
منظر اور اصحاب کرام جیسی رنگت محبت ویگانگت
کا نقشہ آنکھوں کے روبرو آجائے سچ ہے ۔

اگر ہوتے ہم نہ قول پیمبر
کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور
معین اس کا ہے خود خداوند داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی
فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی

اسی لئے زمانہ حال پر نظر کرتے ہوئے مناسب معلوم
ہوا کہ اس جگہ سچے مسلم اور نام نہاد مسلم کا نقشہ
تھوڑا تھوڑا دل سے حسب حال تحت اسلام آیت
پاک تامرون بالمعروف وتنہون عن
المنکر پیش نظر رکھتے ہوئے چند پند ونصائح
اور وہ برگزیدہ مضامین جو علمائے کرام وحکمائے
امت وقتاً فوقتاً بضرورت حال زمانہ پیش کرتے
رہے ہیں وہ بطور اختصار بشکل مسدس نظم ونثر
ہدیہ ناظرین قارئین کرام تحفۃً پیش کردیے جائیں
تاکہ خاص وعام استفادہ کر سکیں وما توفیقی
الا باللہ بغور ملاحظہ فرمائیں ۔

اب جلوہ گاہ ناز کی جانب بڑھا ہوں میں
اشکوں کا چشم شوق میں دریا لئے ہوئے
اب بارگاہ عشق میں آتا ہوں سر بکف
زخموں سے پاش پاش کلیجہ سیئے ہوئے
اب پرسش جراحت غم کو چلا ہے دل
سامان صد ہزار نمک داں لئے ہوئے

دین احمدؐ میں خدایا یہ تبدل کیسا
خیر امت میں خدایا یہ تنزل کیسا
ملت بیضا میں خدایا یہ تجاہل کیسا
شارع اسلام میں خدایا یہ تغافل کیسا
کوئی بھی امت مرحومہ کا پرسان نہیں
نیک وبد کا بھی کسی کو ذرا احساس نہیں

نہ احکام ملت نہ اسرار عرفاں
نہ قول بزرگاں نہ پند حکیماں
نہ تعلیم روشن دبا غان یوناں
عوض اس تمامی افادات کے یاں
پسر کو پدر جو سکھاتا ہے باتیں
وہ کذب وفریب دغا کی ہیں گھاتیں

وہ نقش ناچ اور رنگ پر ہونے والے
وہ دار ہن سے بے خبر ہونے والے
کلاروں کے نور نظر ہونے والے
طوائف کے لخت جگر ہونے والے
نہ صورت نہ سیرت ہے اسلامیوں کی
نہ شکل وشباہت ہے کرمانیوں کی

وہ اعمال جو قحط خلقت پہ لائیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سر بزم بازار پھیلی ہے اک بو
عفونت سے جسکی ہوئی جگہ میں بدبو
مساجد میں جاکر کہیں پہنس گئے گر
کھڑے پہلی صف میں ہوئے سب سے بڑھکر
جو سجدہ کیا تو اٹھاتے نہیں سر
وضو کرکے آئے تھے گھر سے بہتر

نماز اس جگہ بے طہارت روا ہے
وضو کا بھی کرنا جو بارِ گراں ہے
بعضوں کو رتبہ جو زیادہ ملا ہے
مدارِ امور ان پہ رکھا گیا ہے
زمین وفلک پر کسے سوجھتا ہے
مظالم کے دریا میں طوفاں بپا ہے

حکومت کا حاصل دل آزاریاں ہیں
کمائی سے مقصود مے خواریاں ہیں
اگر لاکھ گل گونہ رخ پر ملے گا
تو رومی کے ہم شکل زنگی بنے گا
کبھی شیر قالیں نہ حملہ کرے گا
ملمع نہ سونے کی قیمت بکے گا

اسی طرح تم بھی پڑھو لاکھ قانون
نہ سمجھوگے نظم ممالک کا مضمون
چلے زاغ کبک دری کی جو رفتار
جو بندر کرے بیٹھکر کار نجار
یہ سب گرچہ ہیں بے شعوری کے آثار
پر اس سے بھی ہیں بدنما تر وہ کردار

جو تم نے کئے اختیار آشکارا
بہ تقلید قانون قوم نصاریٰ
کرے رحم خالق تمہارے چلن پر
تمہاری ہر اک صحبت انجمن پر
تمہاری سبھا پر تمہارے وطن پر
تمہارے خیالات بستر وعلن پر
کرے دل کو روشن تمہارے صفا سے
بدل دے مس قلب کو کیمیا سے

جسم تم زندہ و سلامت سے پہلے
بلاوے تمہیں وقتِ رحلت سے پہلے
کیسے کام آساں صعوبت سے پہلے
گناہوں کو بخشے عقوبت سے پہلے
کہ اُس بڑے وقت سے تم کو آگاہ
کہ تم پر قریب آنے والا ہے ناگاہ
چھپا ہے جو جلوہ وہ تم کو دکھاوے
پڑا ہے جو آنکھوں پہ پردہ اٹھاوے
پڑھا ہے جو اب تک سبق وہ بھلاوے
تمہیں اصل فطرت پہ اُمّی بنادے
انابت کرنے آپ رحمت میں دھو کر
تمہیں مثل نوزائدہ بطنِ مادر آمین
ہاں مسلم موحد بندوں کو اللہ پاک کی رحمت اور مہربانی سے ناامید نہ ہونا چاہئے (لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ) بلکہ وہ بندے بھی جو دانستہ یا نادانستہ معاصی کبائر کے مرتکب ہو کر درگاہ باری میں اپنی خطا اور قصور کی معافی آہ و زاری اور تائب ہو کر صدق دل سے پرستار شرمسار درگاہ الٰہی ہوتے ہیں وہ بھی اللہ پاک کی رحمت میں داخل و شامل ہیں کیونکہ اللہ کی رحمت سے بحر گمراہ، سرکش، ضدی، ہٹ دھرم، مشرک و کافر نافرمانوں کی جماعت کے کوئی ناامید نہیں ہو سکتا۔ وجہ یہ کہ کافر و مشرک گمراہ اور نافرمان ضدی اور ہٹ دھرم لوگوں نے اللہ کے سوا غیروں کو اپنا حاجت روا مشکل کشا بنا رکھا ہے اور انہیں پران کا اعتقاد اعتماد و بھروسہ اور دارومدار ہے جو مقصود اسلام اور قانون الٰہی کے سراپا خلاف اور توحید الٰہی کا ابطال و بطلان ہے۔ نعوذ باللہ
باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ
راہ نجات اور دعا بدرگاہ قاضی الحاجات
سنّت صدیق اکبرؓ پر خدارا کر عمل
کینہ توزی حیلہ سازی فتنہ بازی چھوڑ دے
جذبہ عزم و خلوص حضرت فاروق سیکھ
ظاہری تلوّنی نمائی پاکبازی چھوڑ دے
شانِ استغنا عثمان علی درکار ہے
پیش غیر از کبر یا دامن درازی چھوڑ دے
گامزن ہو حقیقت پر مثال بو تراب
اے گرفتار بغض عشق مجازی چھوڑ دے
باز آ بچائے گا ظالم بروز فیصلہ
مسلموں کا خون گرانا اے مجازی چھوڑ دے
قبلہ رو ہو کر کھڑا ہوا ایک صف میں غور کر
کجروی کبر و نخوت اے نمازی چھوڑ دے
اے خالق کون و مکاں ہادی و مہرباں علیم و خبیر دستگیر داتا اپنے فیض و کرم سے ہم گناہ گار شرمسار شرمندۂ احسان ضعیف و ناتواں پر نظر رحم و کرم فرما۔ جو مسلمان گمراہ ہو رہے ہیں، تیرے حکم احکام سے سرتابی کر کے حرص و ہوا کے بندے بن رہے ہیں ان کی راہ نمائی فرما۔ انہیں نور ہدایت عطا کر، ان کو حرام و حلال جائز ناجائز کی تمیز اور خلق عظیم چشم بصیرت عطا کر، گو وہ تجھ سے باغی ہو کر اپنی شامت اعمال بدخصال کا شکار ہو رہے ہیں لیکن وہ ہر حال میں تیری غلامی پر فخر کرتے ہیں اور تیرا ہی دم بھرتے اور تیرا ہی کلمہ پڑھتے ہیں۔ اپنے در کے غلام نافرمانوں کی لاج رکھنے۔ ہم لاکھ برے دل سہی پر تیرے پاک نام پاک کلام پاک اسلام کی توہین نہیں دیکھ سکتے۔ ہمیں توفیق دے ہمت دے قدرت دے کہ ہم تیرے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے دنیا سے باایمان رخصت ہو جائیں۔ آمین و فقط
کمترین ۔۔۔ خطیب نیلگری۔

مکمل بخاری شریف کا اردو ترجمہ

پوری بخاری شریف کا لفظ بہ لفظ بامحاورہ ترجمہ۔ دس دس پاروں کی تین جلدوں میں مجلد۔ قیمت چھ روپے علاوہ محصول
ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

فتاوے

سلسلہ ۲۴

استفتاء۔ ایک مسجد قدیم جو عرصہ چند سال سے غیر آباد ہے اور اب شہر سے بہت دور ہے۔ چونکہ اور کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جس پر باقاعدہ ادائے نماز عید ہو سکے وہی مسجد قدیم جس کا بہت حصہ نزول میں لگا دیا گیا ہے اب اہل اسلام نے اسی کو عید کے لئے مقرر کیا اور حکومت کی طرف سے اجازت مل گئی ہے لیکن اب ضرورت اس کی ہے کہ اس مسجد کو محاط بالجدر کر دیا جائے، تاکہ قبضہ مکمل ہو جائے اور کچھ حصہ پر اس کو مسقف کر دیا جائے کیا شرعاً ایسا محاط کرنا اور معمولی سقف کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور یہ معمولی تعمیر کان المصلی فضاءً کے ماتحت بدعت اور خلاف سنت تو نہ ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب۔ احادیث صحیحہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلی یعنی عیدگاہ میں جو کہ مسجد نبوی سے الف ذراع یا پانچ سو گز کا فاصلہ پر ایک میدان تھا (فتح الباری) عید کی نماز پڑھنا ثابت ہے اور بعذر بارش مسجد نبوی میں عید کی نماز پڑھنے کی مرفوع روایت سنن ابی داؤد وغیرہ میں ہے۔ اور مکہ معظمہ حرم شریف یعنی مسجد ہی میں عید کی نماز زعہد رسالت سلف و خلف سے بلانکیر ثابت ہے اور علمائے اسلام میں سے اگرچہ امام شافعی و امام یحیٰی وغیرہ مسجد میں عید کی نماز کی افضلیت کے قائل ہیں مگر راجح یہ ہے کہ بلا کسی عذر بارش وغیرہ کے کھلے میدان میں افضل ہے ہاں اگر ضرورت ہو جیسے کہ سوال میں مذکور ہے تاکہ قبضہ مکمل ہو جائے اور غیر قبضہ غاصبانہ نہ کر لے، یا سیلاب یا کیچڑ یا گندے پانی کے خطرے یا لید و پیشاب حمیر یا نجاست خنازیر وغیرہ سے بچنے کے لئے یا عورتوں کے پردہ کے لئے احاطہ کھینچ دیا جائے یا مثلاً بارش یا برف یا سخت سردی و ہوا یا کسی موذی کی ایذا سے بچنے کے لئے کچھ حصہ مسقف کر لیا

برہان محمدی حضرت امام سبکی کے رسالہ جزء رفع الیدین کا اردو ترجمہ جس میں حضرت خلفاء صحابہ اور امامت کے بزرگوں سے رفع الیدین کا ثبوت بلکہ وجوب - دو آنہ

جانتے تو تم کو یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر (آیہ) اور نیز انما الاعمال بالنیات سے جائز ہے۔

اور یہ آیت جو خلاصۃ الوفا سمہودی میں انس بن مالک سے مروی ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المصلی فقال ھذا مجمعنا ومستمطرنا ومدعانا وعیدنا منا لفطرنا واضحانا فلا یبنی فیہ لبنۃ علی لبنۃ ولا خیمہ (الانتہی) اس میں چند وجوہ کلام ہے۔ اول یہ کہ یہ روایت عمرو بن شبہ کے حوالہ سے بلاسند خلاصۃ الوفا میں منقول ہے پس بحکم لا تقف ما لیس لک بہ علم (الآیہ) تاوقتیکہ اس کی سند مذکور ہو کر اس کی صحت ثابت نہ ہو اس کا اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ دوم یہ کہ لا یبنی فیہ لبنۃ علی لبنۃ ولا خیمہ میں لا خیمہ قرینہ ہے جس سے امر واقعی کا اظہار تھا نہ کہ منع کا، سوم یہ کہ اگر نہی مراد ہو تو اس روایت میں خیمہ کی بھی نفی کی گئی ہے اور توارث وتعامل اہل حدیث اس کے خلاف ہے کہ خیمہ قنات وغیرہ سے عورتوں کے لئے پردے کا دستور ہے۔ لہٰذا محدثین کا یہ تعامل اس روایت کے عدم تسلیم کی دلیل ہے۔ چہارم، حرم شریف میں عید کی نماز کا عہد رسالت سے، سلف وخلف کا تعامل بھی اسی روایت کے عدم ثبوت کی دلیل ہے کہ وہ محاط بھی ہے اور مسقف بھی اور عیدگاہ بھی ہے اور مستمطر اور مجمع اور مدعا بھی۔ پنجم یہ کہ مستمطر اور مدعا وغیرہ مسجد نبوی بھی تھی آپ نے مسجد میں خطبہ جمعہ میں منبر پر استسقا کے وقت دعا کی اور طلب بارش بھی (صحیح بخاری)۔ ششم لا یبنی فیہ لبنۃ علی لبنۃ کی تردید صحیح بخاری کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ہے کہ ابو سعید خدری نے عیدگاہ میں مروان کو اخراج منبر یا تقدیم خطبہ سے روکا اور اعتراض کیا مگر کثیر بن صلت سے جو منبر بنا رکھا تھا اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا حالانکہ صدہا صحابہ اس وقت موجود تھے، بلکہ صحیح بخاری میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلعم عید کی نماز کے بعد خطبہ پڑھ کر اترے اور عورتوں کے پاس گئے سنن ابی داؤد میں ہے نزل عن منبرہ پس عیدگاہ میں مٹی پتھر وغیرہ کا منبر پایا گیا اسی قسم کا کثیر بن صلت کا منبر بھی تھا اس سے بھی لا یبنی فیہ لبنۃ علی لبنۃ کی تردید ہو گئی ہفتم اسی عمرو بن شبہ کی دوسری ضعیف روایت میں ہے کہ حضرت عثمان نے سب سے پہلے عیدگاہ میں منبر پر خطبہ پڑھا ہشتم طبرانی کبیر میں ایک ضعیف روایت میں ابن ابی اوفی صحابی سے عیدگاہ میں منبر کے ثبوت کا ذکر ہے، یہ دونوں اثر اگرچہ ضعیف ہیں مگر تائید کے لئے کافی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ بسبب ضرورت مذکورہ و ادلہ سابقہ عیدگاہ کا احاطہ یا کسی حصہ کا مسقف کرنا جائز ہے، بدعت نہیں اس لئے کہ منع کی دلیل ثابت نہیں ھذا ما عندی واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ المجیب ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی۔

حل مجیب علامہ کا جواب صحیح و درست ہے، ایسی صورت مذکورۃ الصدر میں دیوار اور فصیلوں سے نماز عید کی جگہ محفوظ کر لی جاوے اور برائے نام چھت بھی ڈال دی جاوے تاکہ عیدگاہ مسلمانوں کے قبضہ سے نہ نکل جاوے یہ بنا مذکور درست ہے بدعت نہیں ہے اور اگر یہ وجہ نہیں تو احاطہ کرنا درست ہے مسقف نہ کیا جاوے۔ فقط۔ واللہ اعلم احمد اللہ سلمہ غفرلہ از مدرسہ زبیدیہ نواب گنج دہلی۔

حل ایسی صورت میں کہ مسجد کی زمین کا کچھ حصہ نزول کے قبضہ میں جا چکا ہے اور بقیہ کے جانے کا احتمال ہے تو ضروری ہے کہ زمین کو محاط بالجدران وغیرہ کر دینا چاہئے تاکہ قبضہ مکمل ہو جائے واللہ یعلم المفسد من المصلح ونیز اگر ضرورت ہو تو چھت بھی ڈال سکتے ہیں، اس واسطے کہ مسجد قدیم کی مسجدیت قائم ہے اور قائم رہے گی۔ لہٰذا وہ زمین مسجد کے حکم میں ہے اور مسجد کی شکل کی تعمیر اس پر ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔ محمد یونس، مدرس مدرسہ میاں صاحب دہلی۔

حل مجیب صاحب نے جواب مدلل تحریر کیا ہے اس پر عمل کیا جاوے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ عبد الرشید عفی اللہ مدرس مدرسہ سبل السلام دہلی۔

پیغام عمل

از قلم جناب ابوالخیر محمد عبدالصمد صاحب اختر جودھپوری

میدان عمل میں پھر مسلم تجھے آنا ہے ۔ توحید کا ڈنکا سب عالم میں بجانا ہے
غفلت کا نہیں موقع ہشیار ہو اے غافل ۔ تکبیر کے نعروں سے دنیا کو جگانا ہے
معلوم تجھے کچھ ہے او نیند کے متوالے ۔ آمادہ مٹانے پر اب تجھ کو زمانہ ہے
مصروف عمل ہو جا اے دین کے شیدائی ۔ کاشانہ باطل میں پھر آگ لگانا ہے
توحید کی سنت کی کرنا ہے اشاعت پھر ۔ اور شرک کو بدعت کو دنیا سے مٹانا ہے
جو غیر کی چوکھٹ پر کرتے ہیں جبیں سائی ۔ در پہ انہیں مولا کے پھر لاکے جھکانا ہے
تفریق کی بیماری ملت سے مٹا تجھ کو ۔ پھر رشتہ اخوت کا مضبوط بنانا ہے
افسوس کبھی تو بھی کرتا تھا حکمرانی ۔ گذرا ہوا کیا تجھ کو وہ یاد زمانہ ہے؟
حاکم تھا کبھی تو اب محکوم ہوا افسوس ۔ کل اور زمانہ تھا اب اور زمانہ ہے
ہو اسوۂ آنحضرت دستور عمل تیرا ۔ کھوئی ہوئی طاقت گر مسلم تجھے پانا ہے

غفلت میں نہ کھو اختر اس عمر دو روزہ کو
گذرا ہوا عرصہ پھر ہاتھ نہ آنا ہے

تازیانہ عبرت

از قلم جناب ابوالخیر محمد عبدالصمد صاحب اختر جودھپوری

خواب خرگوش میں کیوں آج پڑا ہے مسلم ۔ کیا عبث پیدا تو دنیا میں ہوا ہے مسلم
غیر اقوام ترقی کے فلک پر پہونچیں ۔ خواب غفلت میں تو مدہوش پڑا ہے مسلم
تجھ میں اب علم ہے باقی نہ ہنر ہے باقی ۔ آج اسلاف کا تو ننگ بنا ہے مسلم
تیرے اسلاف تو کیا کام کے تھے غافل ۔ اور کس کام میں تو آج لگا ہے مسلم
تھی جبیں سائی تری ایک خدا کے آگے ۔ اب تو اغیار کی چوکھٹ پہ جھکا ہے مسلم
درس توحید کا دنیا کو دیا تھا تو نے ۔ آج توحید سے خود دور ہوا ہے مسلم
کل تو اغیار پہ فرمان تھے تیرے جاری ۔ اب غلاموں کا غلام آج بنا ہے مسلم
خانہ جنگی سے نہیں تجھ کو ہے فرصت مطلق ۔ اپنے مٹنے کا یہ اسباب کیا ہے مسلم
تجھ میں باہم نہ محبت ہے نہ الفت باقی ۔ حیف بھائی سے بھائی بھی جدا ہے مسلم
تختۂ مشق کیا آج عدو نے تجھ کو ۔ باد صرصر میں تو ہر سمت گھرا ہے مسلم

جب سے قرآن و خبر ہاتھ سے چھوٹے اختر
تب سے دنیا کی یہ نظروں سے گرا ہے مسلم

نتیجۂ فکر میاں محمد نجیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری متعلم دارالحدیث مدرسہ سعیدیہ دہلی

ذرہ ذرہ کی زباں پر ہے فسانہ تیرا ۔ کون سن پایا نہ عالم میں ترانہ تیرا
بس کہ مشہور رہے ہر کام یگانہ تیرا ۔ وہ ادائیں تھیں کہ قائل تھا زمانہ تیرا

آج اے مسلم خوابیدہ پریشاں تو ہے
اپنے حالات پہ خود خلق میں حیراں تو ہے

جس طرف دیکھو وہیں تو ہے گرفتار بلا ۔ بڈھوں بیواؤں یتیموں کے لبوں پہ ہے بکا
ہائے تیرا کوئی اب پوچھنے والا نہ رہا ۔ ہر طرح سے تو زمانے میں بہت خوار ہوا

غم تو یہ ہے کہ تجھے اب بھی مگر ہوش نہیں
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے کچھ جوش نہیں

تجھ کو تقدیر سے شکوہ ہے کہ ہر شے ہے ذلیل ۔ ہائے اس قوم کا باقی نہیں کوئی بھی کفیل
ہے نہ ہمدم نہ کوئی دوست نہ مشفق نہ خلیل ۔ تیرے حصے میں نہ باقی رہا وہ صبر جمیل

الغرض تو نے سب انداز بدل ڈالے ہیں
صرف تیرے لئے تقدیر نے بل ڈالے ہیں

ماضی و حال پہ بھی اپنے کبھی غور کیا ۔ لیکن اتنا بھی ناداں نہ تو نے سوچا
کیوں ترے واسطے نازل ہوا یہ قہر خدا ۔ جس کی پاداش یہ ہے کونسی ایسی ہے خطا

تجھ پہ بیگانگیٔ دیں سے مصیبت یہ ہے
بھول کر حق کو ہوا خوار حقیقت یہ ہے

کیا یونہی اپنے مقدر سے ہے گا شاکی ۔ حسن اعمال سے پھر کر لے خدا کو راضی
کام وہ کر کہ رہے جس سے نشاں کچھ باقی ۔ شیر اسلام کا بن دہر میں ہو جا غازی

مال و دولت سے غریبوں کی خبر لے مسلم
اور اللہ سے پھر اس کا ثمر لے مسلم

آئینہ خانۂ اسلام کی دنیا ہو جا ۔ دین احمد کا سبھی طور سے شیدا ہو جا
ڈوبتے کے لئے تنکے کا سہارا ہو جا ۔ خلق و اخلاص کی تصویر سراپا ہو جا

نشہ میں حال کی تو مست نہ ہو چور نہ ہو
شمع وہ خاک ہے جس میں کہ ذرا نور نہ ہو

مراسلات

جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بمبئی کے پیش نظر بہت سے اہم اور مفید مقاصد ہیں جن میں سے ایک بڑا اور اہم مقصد ایک ایسے دار العلوم کا قیام ہے جو اپنی نظیر آپ ہو جس کی ابتدا تقریباً ہو چکی ہے۔ اس زرین مقصد کو کامیاب بنانے کے لئے ایک معزز و مقتدر عالم مولوی عبد الجلیل صاحب سامرودی نے ایک مراسلہ بغرض اشاعت روانہ فرمایا جس سے جمعیۃ کے مقاصد اور سرگرمیوں پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ مراسلہ مذکور ہدیہ ناظرین ہے
عبد الصمد سکرٹری جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بمبئی

حضرت مولانا مولوی عبد الجلیل صاحب کا خط

دو یکشنبہ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء کو مجھے جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بمبئی کے جلسہ شوریٰ میں شرکت کا شرف حاصل ہوا مجھے بے حد مسرت ہوئی کہ جماعت کی تنظیم اور اس سلسلے میں ایک مرکزی دار التعلیم کے قیام کا اہم کام ان کے پیش نظر ہے ان کی تمام مساعی اس کی تکمیل میں صرف ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اعانت فرمائے کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ کاش! ہمارے احباب دامے درمے قدمے کچھ اس طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں تو ایسے کام باحسن وجوہ انجام پا سکتے ہیں کہ جس کی کل صوبہ بمبئی کوکن، گجرات اور کاٹھیاواڑ کو سخت ضرورت ہے اور جس کے نہ ہونے سے اہل توحید کی نسلوں میں گھن لگ رہا ہے اور وہ ختم ہوتی جا رہی ہیں یہ جس قدر جلد قائم ہو اسی قدر بہتر ہو گا۔

اس کے قائم رکھنے کے لئے ایک ایسے ادارے کی (جسے کالج یا یونیورسٹی یا جامعہ کہئے) سخت ضرورت ہے یہ ایسا جامع ادارہ ہونا چاہئے کہ جس سے علی گڈھ کالج، دیوبند، رحمانیہ، اور دیولالی وغیرہ کی محتاجی نہ رہے۔ جو علیگڈھ کالج ہو، دیوبند بھی اور رحمانیہ بھی ہو۔ اس کے علاوہ تعلیم گاہ صنعت و حرفت بھی ہو۔ یہاں سے جو طلبہ فارغ التحصیل ہو کر نکلیں وہ ہر فن میں طاق ہوں اور خلق کی رہبری کا صحیح معنی میں کام کر سکیں بہرکیف اس میں دینی و دنیوی ہر دو پہلو کی کامل و مکمل تعلیم ہو، یہاں سے جو فارغ ہو کسی بنی نوع انسان کا دست نگر نہ ہو۔

میں اپنے دینی برادران سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس اہم کام میں اپنی شمولیت کر جماعت کی ہمت افزائی فرمائیں یہی نہیں بلکہ اپنے احباب کو بھی شمولیت کی دعوت دیں۔ واللہ ولی التوفیق
خادم قوم عبد الجلیل سامرودی کان اللہ لہٗ۔

آہ بھائی فضل حسین

پشاور سے اطلاع ملی ہے کہ بھائی فضل حسین صاحب کا جوانی کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ مرحوم نے ایک بیوی اور دو بچیاں چھوڑی ہیں۔ خواجہ صدیقی اینڈ کو کا تمام کاروبار مرحوم ہی نے سنبھالا ہوا تھا۔ بارگاہ ایزدی میں خلوص دل سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس، پسماندگان کو صبر جمیل اور خواجہ صدیقی اینڈ کو کو ان کا نعم البدل عطا ہو۔ ناظرین دعائے مغفرت اور جنازہ غائبانہ پڑھیں۔
خواستگار۔ محمد صدیق لاہوری دروازہ دہلی

فن حدیث کا ایک نایاب قلمی نسخہ

گذشتہ سال سفر کے سلسلہ میں خدا بخش لائبریری پٹنہ میں فن حدیث کا ایک نایاب قلمی نسخہ نظر سے گذرا۔ کتاب کا نام سلم الانوار، تقطیع متوسط حجم ۲۲۸ ص ہے جس کے مضامین اہل حدیث کے لئے بہت ہی مفید اور کارآمد ہیں جو ایک بہت بڑے محقق علامہ محمد اسمٰعیل الیمانی کی تصنیف ہے۔ جماعت اہل حدیث کے دولتمند اصحاب سے درخواست کی جاتی ہے کہ کتاب مذکور کو طبع کرا کر شائع فرمائیں تاکہ اہل علم کے مستفیض ہونے کے ساتھ ساتھ فن حدیث میں ایک نمایاں اضافہ ہو جائے۔ (نوٹ) علمائے اہل حدیث اپنے اپنے [illegible]

بمع ہیں ہیں جت انجینیر ہیچا　　جاری شدہ ۱۹۱۰ء

درد گردہ کا عجیب تیر بہدف علاج

موجودہ زمانہ میں ناقص غذاؤں کے بے اعتدالیوں سے اکثر درد گردہ کا نامراد مرض کی شکایت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ ایک ہی پل میں اچھا بھلا انسان جب درد گردہ کا حملہ ہوتا ہے۔ تو مریض مارے درد کے زندگی پر موت کو ترجیح دینے کے علاوہ ایسا محسوس کرتا ہے کہ بغل میں گردہ کے مقام پر کوئی نشتر چبھو کر بڑی بے رحمی سے گودا گودا کر کے گویا کاٹ رہا ہے۔ مریض چیخ چیخ کر شدت درد سے نڈھال ہو کر ماہی بے آب کی طرح کروٹ بدلتا ہے۔ اور بیماری میں بے چین ہو کر پیشاب کی درد سے بار بار حاجت ہوتی ہے۔ اور جن عورتوں کو درد گردہ کی شکایت رہتی ہو۔ ان بہنوں کو حمل قرار نہ پانے کی وجہ سے بیچاریاں اولاد سے بھی محروم رہتی ہیں۔ اگر درد گردہ کے علاج میں ذرہ بھی کوتاہی کی جاوے۔ تو مریض کی جان پر آ بنتی ہے۔ سوا اپریشن کے اور کوئی تدبیر نظر نہ آتی ہو۔ تو ان تمام تکلیفوں کے لئے ہماری تیار کردہ حیرت انگیز **اکسیر درد گردہ** کی دوائی تریاق ثابت ہو چکی ہے۔ بغیر کسی حیلہ و حجت کے فوراً منگا استعمال کریں۔ آپ اپریشن کی زحمت ہی کیوں اٹھاتے ہیں۔ ہماری تیار کردہ تیر بہدف دوائی محض پندرہ دن متواتر کھانے سے گردہ مثانہ کی پتھری چند روز میں ریزہ ریزہ ہو کر پیشاب کے ساتھ تمام کی تمام بلا تکلیف نکل جاتی ہے۔ اور پیشاب ہمیشہ ہی کے لئے بغیر جلن کے بلا تکلیف وقت پر آتا رہتا ہے۔ اور درد فوراً ہی نیست و نابود ہو کر آئندہ بفضل خدا یقینی طور پر تادم زیست (عمر بھر) درد گردہ کی **نوبت** ہی نہیں آتی۔ اور پھر لطف یہ کہ زندگی تک نہ کو دوبارہ پتھری پیدا ہو سکتی ہے اور نہ درد گردہ کا خطرہ رہتا ہے۔ بلکہ مثانہ و گردے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اس اکسیر درد گردہ کے استعمال سے بے شمار مریض کو اللہ پاک نے **اپریشن** کی زحمت سے ہمیشہ کیلئے بچا لیا۔ پرچہ ترکیب استعمال اکسیر دوائی کے ہمراہ روانہ ہو گا۔ قیمت مکمل کورس تیس خوراک صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ) محصولڈاک علاوہ ساڑھے سات آنہ۔ علاوہ دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ اپنا پتہ معہ ڈاک خانہ کے خوشخط لکھیں۔

ملنے کا پتہ: حکیم عبد الرحمٰن ڈینٹسٹ معالج درد گردہ ڈیرہ اسمٰعیل خان　　تار کا پتہ: حکیم عبد الرحمٰن ڈی-آئی-خان

مسلمان بھائیو آؤ محی السنت مجدد جاوید حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جہاد میں شامل ہو جائیں!!

شہید نے تلوار کے جہاد سے پہلے قلمی جہاد کیا تھا اس قلمی جہاد میں آپ نے جو ابدی اور دائمی یادگار چھوڑی ہے وہ کتاب تقویۃ الایمان ہے۔ ہم آج نہایت مسرت کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے پانی کی طرح روپیہ بہا کر کتاب تقویۃ الایمان کے پرانے اور نئے سب نسخے جمع کرکے پوری صحت کے ساتھ یہ کتاب لکھوائی، حروف بڑے بڑے اور صاف رکھوائے چھپائی نہایت اعلیٰ کرائی، جیبی پاکٹ سائز رکھا، کم نگاہ والے بوڑھے بڑے بچے عورتیں بھی آسانی سے پڑھ لیں اس لئے ایک ایک حرف الگ الگ رکھا۔ اس کے ساتھ ہی حنفی علمائے کرام کا فتویٰ بھی چھاپ دیا جو انہوں نے مولانا کے اور کتاب کے نیک اوصاف پر دیا تھا۔ ساتھ ہی مولانا کا وہ خط بھی عربی مع ترجمہ اردو چھاپ دیا جو انہوں نے اس کتاب پر اعتراضات کے جواب میں بغدادی صاحب کو لکھا تھا۔ سب سے بڑی بات بالکل نئی اس کتاب میں ایک یہ بھی ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان کی جن عبارتوں سے غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے انکے جوابات کا رسالہ بھی اس میں چھاپ دیا ہے کل صفحات ایک سو بتیس ہیں۔ ساتھ ہی حضرت مولانا شہید کی سوانح عمری بھی لکھ دی ہے۔ ہم نے اس وقت اس کی قیمت بھی بہت کم رکھی ہے ہلکے کاغذ کی خراب حروف اور ردی چھپائی کی کتاب بھی سوا روپے میں ملتی ہے لیکن ہم اس بہترین کتاب کو کثرت اشاعت کی غرض سے صرف چار آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ بہت جلد طلب فرمائیں۔

تذکرۃ الانبیاء اپنے گھر میں بچوں اور عورتوں کو قصوں اور کہانیوں سے بچا کر یہ کتاب پڑھوائیے صاف صاف اور بڑے حروف کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی بہت صاف، جسے عورتیں اور بچے اور کم اردو پڑھے ہوئے بھی بآرام پڑھ لیتے ہیں جو اسی صفحات ہیں، اس میں بچوں کے طرز پر کہانیوں کی طرح نبیوں کے قصے بیان کئے ہیں، اور ہر قصے کے بعد بچوں کو نصیحت ہے اور اس قصے کے نتائج کا بیان ہے۔ حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت یوسف، حضرت شعیب حضرت موسیٰ، حضرت ایوب، حضرت یونس، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت زکریا، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے قصے ہیں، اس کتاب سے ایک طرف معلومات بڑھتی ہے تو دوسری طرف دین سے رغبت پیدا ہوتی ہے، دین پر عمل پیدا کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اخلاق سنورتے ہیں، دلچسپ اور عمدہ کتاب ہے قیمت صرف چھ آنے

تذکرۃ محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ اسلام کے معتمد محدثین کرام کے حالات زندگی وغیرہ کی وہ کتاب جس میں چودہ محدثین کرام کی کامل سوانح عمریاں اور ان کی خدمت حدیث وغیرہ کے مکمل حالات ہیں۔ برادران! یہ کتاب اس سے پہلے کبھی نہیں چھپی، یہ ایک فرض اہل حدیث کے ذمہ تھا جو بحمد اللہ آج پورا ہوا، اس میں امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام دارقطنی، امام دارمی، امام بیہقی، امام رزین، امام محمد رحمہم اللہ اجمعین وغیرہ کی سوانح عمریاں اور ان کی طلب حدیث کی کیفیت ان کا علمی پایہ، ان کی تصنیف کردہ کتابوں کی حقیقت وغیرہ سب کچھ ہے، بہت کھلے حروف میں صاف چھپی ہوئی ہے، ہر ایک اہل حدیث کو اس کتاب کی ضرورت ہے۔ کاغذ گلیز قیمت اصلی ایک روپیہ۔ رعایتی بارہ آنے۔ کاغذ رف اصلی قیمت بارہ آنے رعایتی چھ آنے۔

تاریخ اہلحدیث حدیث کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ قرآن شریف کب لکھا گیا؟ فقہ کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ مذہب اہلحدیث کب سے ہے؟ تقلیدی مذاہب کب سے ہیں؟ محمدی نام کب سے ہے؟ حنفی کب سے ہوئے؟ پھر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی کوئی تصنیف نہیں، ایک حرف ان کا اپنا لکھا ہوا دنیا میں نہیں کتب فقہ میں انکے مسائل نہیں۔ پھر اہل حدیث پر جو چھپن اعتراضات بدعتی حنفیوں نے کئے تھے ان کے جوابات ہیں، پھر حنفیہ پر اتنے ہی معقول اور منہ توڑ اعتراضات ہیں، جن کے جواب دینے کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق نہیں ہو سکتی یہ کتاب خطیب الہند حضرت الشیخ مولانا محمد صاحب مرحوم کی تصنیف ہے انداز بیان اتنا دلکش ہے کہ ایک بار شروع کر دینے کے بعد ہاتھ سے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی غرض یہی ایک کتاب اہل حدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے جوابات اور تردید کے لئے کافی ہے۔ قیمت صرف چھ آنے

الفاروق یہ کتاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کامل سوانح عمری ہے اور مولانا شبلی کی تصنیف ہے اس کے دو حصے ہیں تقریباً پونے تین سو صفحات بڑے سائز کے ہیں کوئی چھوٹا بڑا واقعہ ایسا نہیں کہ جس کا بیان اس میں نہ ہو، آپ کی خلافت کے تمام واقعات، روم و شام، ایران و مصر وغیرہ کے جہاد کے تفصیلی حالات، آپ کی پیدائش سے لیکر وفات تک کے تمام واقعات اس میں موجود ہیں اس کی اصلی قیمت تین روپے ہے لیکن ہم آپ کو دونوں حصے [illegible]

مجاہد ہند مجاہد ملت محی السنت زندہ جاوید حضرت شاہ مولانا مولوی حافظ محمد اسماعیل صاحب شہید دہلوی کی مختصر سوانح حیات ملقب بہ مجاہد ہند، شائع ہو گئی ہے جس میں حضرت مولانا شہید دہلوی کی سوانح حیات، آپ کا حسب نسب آپ کی تحریک احیائے توحید و سنت، آپ کی دینی و ملی خدمات اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ اقدامات، آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے قیمت صرف دو آنے محصول ڈاک دو [illegible] پیسے کل پونے تین آنے۔

ضرب المقبول مع ترجمہ و حاشیہ۔ اس کتاب کو ہم نے چھپوا لیا ہے، اس کے ڈیڑھ سو صفحات ہیں، عربی کی سطریں الگ ہیں، پھر ان کا ترجمہ ہے، حوالہ ہے، وقت اور ترکیب ہے، حدیث قرآن کی تمام دعائیں اس میں ہیں ہر موقعہ کی دعائیں الگ الگ ہیں قیمت اصلی بارہ آنے ہے لیکن ہم اس وقت صرف پانچ آنے میں دیدیں گے کاغذ اس کا نہایت اعلیٰ ہے، چھپائی لکھائی بالکل بے عیب ہے۔ اہل حدیث کے دعا و وظائف کے لئے یہ کتاب کافی ہے ضرور منگائیے

پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

سارے شیعہ مذہب کی تردید میں وہ کتابیں جن سے رافضیوں میں صف ماتم بچھ گئی

کتاب شہادت، شیعہ مذہب کی اصلیت معلوم کرنی ہو خلفائے ثلاثہ کی خلافت کا کافی ثبوت منظور ہو شیعہ کے مناظرہ کی پوری تیاری کرنی ہو تو پانچ جلدوں کی یہ ضخیم کتاب جس کے دو ہزار صفحات ہیں صرف تین روپے میں ہم سے منگا لیجئے۔ شیعوں کی تمام دلیلوں کا رد اور ان کے مسئلوں اور صحیح جوابات ہیں۔ غرض ہر طرح قابل دید کتاب ہے۔ **تحفہ اثنا عشریہ** یہ کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی تصنیف ہے۔ رافضیوں کے رد میں لاجواب کتاب ... بہترین طریقہ پر پریس میں کی گئی ہے قیمت تین روپے۔ **تازیانہ شہادت** یہ کتاب ... آپ ... چھوٹی سی کتاب ہے مگر نہایت قیمتی مضامین سے لبریز ... مذہب کے مناظرہ کی پوری تیاری کرنی ہو تو ہم سے یہ کتاب صرف تین آنے میں طلب فرما کر ڈھول کا پول دیکھئے۔ **محرم نامہ** اس ... قرآن سے، حدیث سے، امام ابو حنیفہ سے اور بزرگان دین سے اور خود شیعی مذہب سے تردید کی گئی ہے قیمت صرف ایک آنہ۔ **تاریخ تعزیہ** اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ سب سے پہلا تعزیہ کیا ... قیمت ایک آنہ۔

اردو دفتر اخبار محمدی دہلی
خریداری نمبر ۲۱۴۲ ...
"رسالہ جامعہ" قرول باغ۔ دہلی
New Delhi

تفسیر سورۂ اخلاص یہ تفسیر امام ابن تیمیہ کی لکھی ہوئی ہے ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس سے اچھی اور اس سے مفصل اس سورت کی اردو کوئی تفسیر نہیں ہے۔ ہدیہ دو روپے آٹھ آنے۔

توحید محمدی حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کی تصنیف ہے اس میں پکی قبروں گنبدوں اور مقبروں کے حرام ہونے کی اور بنے ہوؤں کو گرا دینے کی تقریباً دو سو دلیلیں ہیں نیز قبر کے متعلق شرعی احکام کا بیان، قبر پرستی کی تردید، قبر کو دہنے نذر نیاز چڑھانے ... کی حرمت قرآن، حدیث، فقہ حنفی وغیرہ سے ... قیمت صرف چار آنے۔ اہل حدیث بھائی ضرور پڑھیں۔

صراط مستقیم مصنفہ فاضل اجل عالم باعمل حضرت مولانا سید محمد اسماعیل صاحب شہید یہ کتاب فارسی میں تھی جس سے اردو جاننے والے احباب فائدہ نہیں لے سکتے تھے اب بامحاورہ اردو میں ترجمہ ہو گیا ہے قیمت ایک روپیہ چار آنے (دوہی)

صراط المستقیم اس میں سورۂ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دل کش انداز میں پیش کیا ہے۔ موجودہ ضروریات واحتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا اور ان حقائق ومعارف کی وضاحت وصراحت پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے جس سے مسلمان دور جا پڑے ہیں۔ قیمت دو روپیہ (عہ)

بیان یہ سورۂ آل عمران کی تفسیر ہے اس ...

بین الوحیین ... حضرت ابن مریم اور وفات حیات عیسیٰ علیہ السلام پر نہایت محققانہ بحث کی گئی ہے قیمت ۱۲ر

سبیل الرشاد تفسیر سورۂ حجرات اس کے ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب، اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط ولوازمات پر بحث کی گئی ہے خلفائے راشدین کا نظام حکومت کیا تھا؟ ان کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض ومقاصد کے ماتحت ہوتا تھا؟ اور کس طریقے سے یہ مسائل طے ہوتے تھے؟ ان سب کی ... سے کیا گیا ہے ہدیہ صرف ۱۰ آنے۔ ...

عبرت احسن القصص یعنی سورۂ یوسف کی تفسیر نہایت خوبی کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور اس سے نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کو بہت ہی موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ بغیر جلد کی قیمت بارہ آنے۔ اور جلد والی کی قیمت ایک روپیہ

برہان ... میں امت اسلامیہ کو ... مسائل کی تشریح عقل کی روشنی میں بڑی وضاحت سے کی گئی ہے۔ قیمت بارہ آنے۔ مجلد ایک روپیہ۔

سبل السلام اٹھائیسویں پارے کی تفسیر اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے ہدیہ غیر مجلد بارہ آنے (۱۲؍)

ذکریٰ تفسیر پارہ عم تمام چھوٹی چھوٹی سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر ہے جو ہم روزمرہ نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ زمانہ موجودہ کے مسلمانوں کی ضروریات ... عبدالحق صاحب فاروقی کے سلسلہ تفسیر القرآن کا یہ آخری حصہ ہے۔ ہدیہ غیر مجلد دو روپے مجلد ڈھائی روپے

بصائر اس رسالہ میں بنی اسرائیل کے ان واقعات وحوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دل کش رنگ میں پیش کیا گیا ہے نئی چھپی ہے سائز بڑا ہے قیمت صرف آٹھ آنے۔

الفرقان بین اولیاء الرحمان واولیاء الشیطان یہ اور بناوٹی ولیوں کا مفصل بیان امام ابن تیمیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ قیمت ڈیڑھ ...

ہدی المحمود ترجمہ ابوداؤد۔ عربی متن مع زیر زبر اردو ترجمہ بامحاورہ۔ مولانا وحیدالزماں صاحب مرحوم۔ اس کا صرف اول آدھا پرانا چھپا ہوا ہے قیمت سات روپے (سعہ)

دیوان گلشن ہدایت اس کتاب میں ... اسی بے ثباتی دنیا کی ... کی نہ دیکھی ایسی پیاری نظمیں اس کتاب میں ہیں کہ دل خوش ہو جائے، ساتھ ہی مسائل معلوم ہو ... حروف میں قیمت صرف پانچ آنے (۵) **فیض ارشاد** دو عالم حضور کی وہ حدیثیں جو اخلاق کے متعلق ہیں پھر ان کا ترجمہ پھر اردو میں ان کی نظم ہے۔ قیمت دو آنے

منگوانے کا پتہ
دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

احمد بن مولانا محمد صاحب مرحوم پرنٹر وپبلشر ... نے ... دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

(قرآن مجید)

قواعد و ضوابط

اغراض و مقاصد

محمدی

بیادگار خطیب ... مدرس ... صدر بازار دہلی

ایڈیٹر مولوی ... احمد سہوانی

جلد ۱۸ — دہلی ۲۹ر ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۵ر جنوری سنہ ۱۹۴۲ء — نمبر ۲۴

تعزیہ پرست سے خطاب

از ... مولوی محمد حبیب اللہ ... متعلم مدرسہ ... دہلی

اے مسلماں شرک و بدعت اور تیرا اشتغال
تو ہی یہ مجھکو بتادے ہوگیا ہے تجھکو کیا

بالا للہ جان کر بھی پوجتا ہے تعزیہ
اے علمبردار وحدت تجھکو آخر کیا ہوا

مانتا ہوں میں حسینؓ ابن علیؓ مارے گئے
زہر دھوکے سے حسنؓ کو بھی کسی نے دیدیا

مجھکو بھی یہ صدمہ ہو جاتا ہوں ...
یاد کر لیتا ہوں جس دم واقعات کربلا

میری آنکھوں سے بھی ... جاتے ہیں ...
دیکھتا ہوں جب چراغ فاطمہؓ گل ہوگیا

ہائے لیکن میں تری الٹی سمجھ کو کیا کہوں
غم کی لیکر آڑ تو نے ... پھیلایا دوسرا

یعنی جس کو شرک ...
تو سمجھتا ہے اسے اک جزو ہے اسلام کا

چند کاغذ کے ...
تو نے اے نادان سمجھا ہے انہیں حاجت روا

حق ہی جانب فرط الفت ...
بڑھ نہیں سکتے محمدؐ سے شہید کربلا

یہ کہاں کا ... محبت ...
پیٹتا ہے جھول کو دشمن بنا کر تعزیہ

قبر پر ...
اور پھر قبر جگر گوشۂ حبیب کبریا

یہ حسینؓ ابن علیؓ کی ...
بار آ اے دشمن ایماں خدارا باز آ

سینہ کوبی ہے ...
آنے والا ہے مگر سر پر ترے قہر خدا

نوحہ کرنا ...
ہے یہ فرمان محمد مصطفےٰؐ سن لے ذرا

...
چھوڑ کر تو تعزیہ کب مسلم صادق رہا

... توحید یہ دعا ...
... شرک سے تو بہ خدارا باز آ

... توحید کا

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سوا کسی اور کی پوجا مت ہونے دو!

اتنا کام ہمارا تھا کہ آپ کو ہتھیار بند کریں۔ اور اب یہ آپ کا کام ہے کہ ان ہتھیاروں کو کام میں لیں اور خدا کی توحید کو پھیلادیں۔ قبروں کو پختہ کرنے اونچی بنانے ان پر گنبد وغیرہ بنانے کی حرمت کی حدیثیں سبقے وغیرہ گرادینے اور پکی قبروں کو توڑ دینے کی حدیثیں پختہ قبروں اور گنبدوں کی حرمت پر امام ابو حنیفہؒ کے اقوال حنفی مذہب فقہ کی کتابوں کے حوالے قبوں اور گنبدوں وغیرہ کے توڑ دینے کا ثبوت حنفی مذہب سے۔ قبوں کو جائز کہنے والوں کی تمام دلیلوں کے جوابات، تبرکات اور آثار پرستی کی زبردست تردید بنائی مزارات کا شرعی حکم شریعت اور مصلحت کا فرق، قبوں اور گنبدوں اور آثار پرستی کی نجاست پر قہر خداوندی معبودان باطل کو توڑنے کی تمام نبیوں کی سنت اولیاء اللہ کے مقبروں کو گرادینے کا فعل نبوی جو جگہ غیر اللہ کی عبادت کی ہو اس کے توڑ دینے اور جلادینے کے دلائل اس کی بابت موجودہ علمائے حنفیہ کا فتویٰ وغیرہ اس مضمون پر حضرت مولانا محمد صاحبؒ کی کتاب ہم نے چھپوائی ہے قیمت صرف چار آنے مفت تقسیم کرنے کے لئے زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو ساڑھے بارہ روپے کی ایک سو، چار روپے کی پچیس محصولڈاک قیمت کے علاوہ ہے، بہت جلد منگوا کر قبر پرستی اور آثار پرستی کے خلاف مسلمانوں کو توحید سکھایئے لندا زبیان مؤثر ہے

ریحان محمدی اس کتاب میں ماہ محرم الحرام کے مسائل و فضائل ہیں اور تاریخ تعزیہ اور تردید تعزیہ بھی ہے ساتھ ہی ارشادات امام ابو حنیفہؒ اور موجودہ علمائے حنفیہ کا تعزیہ کی تردید میں فتویٰ بھی ہے اہل حدیث بھائیو! اس کتاب کو ہم سے صرف ڈیڑھ روپے میں ایک سو منگا کر مسلمانوں میں تقسیم کیجئے۔ پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

حالات حاضرہ

استنبول سے وکالت العربیہ کا نمائندہ اطلاع دیتا ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں سے ان ترکی سواحل کو جو جزائر ڈوڈیکانیز کے بالمقابل واقع ہیں اور جن پر اٹلی کا قبضہ ہے بڑی احتیاط کے ساتھ مستحکم کیا جارہا ہے اور فوجی حکایات کے مطابق وہاں اسلحہ جنگ بھی بڑی مقدار میں ارسال کئے جارہے ہیں ان سواحل کو اسلحہ جنگ کی جو پہلی قسط روانہ کی گئی ہے اس میں ۲۰ ٹینک، اسلحہ کاریں ۴۸ ہوائی جہاز (طیارے) ۲۰۰۰ بائیسکلیں، ۵۰ ٹرکیٹر کئی ملین کارتوس ایک ٹرین آتش گیر مادہ کئی ہزار بندوقیں اور رائفلیں وغیرہ شامل ہیں تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ یہ اسلحہ جنگ حسب دستور روانہ کئے گئے ہیں اور فی الحال کسی فوری خطرے کا امکان نہیں ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسلحہ جنگ دیگر محاذات اور سواحل پر بھی روانہ کئے گئے ہیں اور ان کی رفتار کسی حد تک تیز کردی گئی ہے نمائندہ مذکور کا بیان ہے کہ حکومت کی طرف سے جو فوجی کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس کی سفارشات کو بھی عملی جامہ پہنایا جائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ محاذات کے استحکام پر خاص توجہ مبذول کی جائے گی اور اسلحہ زیادہ سے زیادہ فراہم کئے جائیں گے +

برطانیہ کے سفیر مقیم ترکی نے انگورا میں ترکی کے وزیر خارجہ سید سراج اوغلو کے ساتھ ملاقات کی اور ایم اسٹالن اور مسٹر ایڈن کے پیغامات دوستی جو وہ ماسکو سے لائے تھے سید سراج اوغلو کو پہنچائے ان پیغامات میں یہ یقین دلایا گیا ہے کہ ترکی کو روس کی طرف سے کوئی اندیشہ نہیں ہونا چاہئے اور گذشتہ موسم گرما میں روس نے ترکی سے جو وعدے کئے تھے روس ان پر قائم ہے اور قائم رہے گا +

سر ہیوف ناشبل جو ترکی میں برطانیہ کے سفیر ہیں وہ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے ساتھ ماسکو گئے تھے اب وہ ماسکو سے انگورہ واپس پہنچ گئے ہیں اور سید سراج اوغلو سے ملاقات کرینگے +

ترکی میں ان دنوں اتنی سردی پڑ رہی ہے کہ گذشتہ بارہ سال میں اس کی مثال نہیں ملتی ٹمپریچر ۲۲ درجے فارن ہیٹ پر پہونچ گئی ہے سردی کی شدت سے کئی موتیں ہوگئی ہیں، برف باری کی وجہ سے خوراک کا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں پہونچ سکتا کیونکہ گاڑیاں رکی پڑی ہیں۔ ہفتوں ایکسپرس لائن پر برفباری کی وجہ سے الٹ گئی جس سے ۱۲۲ اشخاص مجروح ہوگئے۔ مشرق قریب میں کئی برس سے شدید سردی پڑ رہی ہے۔ موصل میں ۱۹۲۹ء سے اب تک اس سال کی سی شدید برفباری کبھی نہیں ہوئی — شام اور لبنان میں برف باری کی وجہ سے رسل و رسائل کے ذرائع قطع ہوگئے۔ بغداد تک میں برف پڑ رہا ہے اور دجلہ تک میں برف تیرتی نظر آتی ہے اس وقت بغداد کا درجہ حرارت اس قدر کم ہے کہ اتنا کم پیشتر کبھی نہیں ہوا — ماسکو میں مسٹر ایڈن کے کہنے کے مطابق درجہ حرارت بغداد سے ۴۰ درجہ کم ہے — افغانستان میں پچھلے چند دنوں میں وسیع پیمانہ پر زبردست بارش اور برف باری ہوئی جس سے آمد و رفت کو خطرہ پیدا ہوگیا، سڑکوں کو صاف کرنے والی پارٹیاں بیشتر ازیں ہی بڑی بڑی سڑکوں پر کام کررہی ہیں — صوبہ سرحد میں بھی پیر کی رات سے متواتر بارش ہورہی ہے — پشاور میں شدت کی سردی پڑ رہی ہے اور کہر کی وجہ سے دیکھنا مشکل ہورہا ہے، بارش سے ہوائی حملہ بچاؤ آرگنائزیشن کا پروگرام ملتوی ہوگیا۔ کشمیر میں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران میں تندی کے ساتھ برف پڑی جس سے گاڑیوں کے راستے بند ہوگئے — جموں میں بھی زبردست بارش ہوئی — سیالکوٹ کی اطلاع ہے کہ وہاں اور ضلع کے دوسرے مقامات پر زبردست بارش ہوئی، سیالکوٹ میں آٹھ گھنٹہ تک مسلسل بارش ہوئی — لاہور میں بھی سخت سردی پڑ رہی ہے، گذشتہ ۲۴ گھنٹے کے اندر درجہ حرارت انجماد یعنی ۳۲ تک پہونچ گیا اب زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۵۵ تک رہا — دہلی میں سردی کی شدت اچانک بہت بڑھ گئی ہے۔ گذشتہ رات کو درجہ حرارت ۳۲ تک پہونچ گیا جب کہ اسی رات کو شملہ میں بھی درجہ حرارت ۳۳ تھا۔ گویا سردی کی شدت میں دہلی شملہ سے بھی بازی لے گئی، سردی ناقابل برداشت ہے تیز ہوا کے جھونکے سردی میں اور اضافہ کررہے ہیں نمونیہ سے موت کی وارداتیں ہورہی ہیں۔ جمنا کے قریب ایک آدمی سردی سے ٹھٹھر کر مرگیا۔ سردی کے مارے گھروں سے باہر نکلنا دشوار ہے۔ دفتروں میں ملازمین کی شکایت ہے کہ انگیٹھیوں کی موجودگی کے باوجود انگلیاں کام نہیں دیتی ہیں۔ غریبوں کی حالت بہت قابل رحم ہے وہ تمام رات جاگ کر گذار رہے ہیں — میرٹھ میں بھی بارش اور برف باری ہوئی۔ بریلی میں بھی گذشتہ چند دنوں سے تمام ضلع میں بہت سرد ہوا چل رہی ہے اور رات کو درجہ حرارت بہت زیادہ گر جاتا ہے — لائل پور سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں پر درجہ حرارت انجماد تک پہونچ گیا ہے — احمد آباد میں سردی کی وجہ سے ایک آدمی مرگیا ہے اور کئی بیہوش ہوگئے ہیں +

کلکتہ کے لئے حکومت نے اعلان کیا ہے کہ لوگوں کو ہوائی حملے سے محفوظ رکھنے کے لئے پختہ خندقیں اور پناہ گاہیں بنانے کی فوری ضرورت کے پیش نظر رسل و رسائل اور ورکس ڈپارٹمینٹ کے انجینیروں اور افسروں کو کسی موزوں خالی پبلک یا پرائیوٹ زمین میں داخل ہونے اور ان میں خندقیں وغیرہ کھودنے کا اختیار دے دیا ہے +

مسلمانوں میں سچے اور حقیقی رہبروں کا پہلے ہی قحط الرجال ہے۔ شان خدا کہ ان کی گنی چنی مختصر سی تعداد میں سے بھی مایہ ناز ہستیاں ایک ایک کر کے اٹھتی جارہی ہیں۔ دہلی میں سر اکبر حیدری کا انتقال ہوا ہی ہے کہ مسلمانان پنجاب کے محبوب لیڈر چودھری افضل حق کے انتقال کی بھی دلدوز اور روح فرسا خبر آگئی۔ اب خبر آئی ہے کہ محی الدین مولانا ابوالکلام آزاد بھی انفلوائنزا (نمونیہ) میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ خدا تعالیٰ قوم کی اس بزرگ ترین ہستی پر اپنا فضل و رحم اور قوم کے سر پر تا دیر قائم رکھے۔ آمین!

انتقال — نہایت رنج و ملال کے ساتھ [illegible]

سوانح حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تعزیہ داری اور ماہِ محرم کے احکام

(حضرت العلامہ مولانا مولوی محمد صاحب ایڈیٹر ومالک اخبار محمدی دہلی مرحوم)

نام ونسب

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابو طالب بن عبد المطلب بن ہاشم ہاشمی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے، آپ کی صاحب زادی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند ہیں حضور کے پیارے لاڈلے محبوب اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اور ان کے بڑے بھائی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا بیٹا کہہ کر یاد فرماتے۔ اور دعا کرتے کہ خدایا یہ دونوں میرے محبوب ہیں تو بھی ان سے محبت رکھ۔ یہ دونوں بھائی شکل وشباہت میں حضور سے بہت ہی ملتے جلتے ہوتے تھے۔

فضائل

ایک مرتبہ آپ ان دونوں بچوں کو اپنے کندھوں پر بٹھاتے فرمانے لگے کہ ان کا دوست مجھ سے محبت رکھنے والا ہے اور ان سے دشمنی کرنے والا مجھ سے دشمنی رکھنے والا ہے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ یہ دونوں نوجوانان جنت کے سردار ہیں۔ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت شعبان سن چار ہجری میں ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ کعبے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام زمین والوں سے زیادہ آسمان والوں کا محبوب آج کے دن یہی ہے۔ آپ کی اقامت مدینہ شریف ہی میں رہی۔ اپنے والد بزرگوار کے ساتھ جنگ جمل، جنگ صفین، قتل خوارج میں شرکت کی اور والد صاحب کی شہادت تک ان کے قدم نہ چھوڑے

کوفیوں کی عقیدت

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد والی مدینہ ولید بن عتبہ بن ابی سفیان نے آپ کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ آپ سے بیعت لے لے۔ لیکن آپ نے جواب دیا کہ مجھے کچھ مہلت ملنی چاہئے والی مدینہ نے اسے منظور کر لیا۔ آپ مدینہ سے نکل کر مکہ شریف آ گئے۔ یہاں کوفیوں کے پیغام آنے شروع ہوئے کہ ہم آپ کی بیعت کریں گے اس لئے رُکے ہوئے ہیں کہ آپ یہاں تشریف لائیں، یا اپنے کسی خلیفہ کو یہاں بھیج دیں۔ آپ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل بن ابی طالب کو بھیج دیا۔ اس وقت کوفہ کی گورنری پر نعمان بن بشیر انصاری تھے۔ یہاں آکر امام مسلم عوسجہ نامی ایک شخص کے ہاں ٹھیرے اسی وقت کوفیوں کے بیعت کے جتھے آنے شروع ہوئے۔ بارہ ہزار کوفیوں نے آپ کے ہاتھ پر حضرت حسینؓ کی بیعت کی۔ یزید جو اس وقت سلطنت پر تھا اس کے طرف داروں میں سے کسی نے یہ تمام خبریں پرائیوٹ طور پر یزید کو لکھ بھیجیں۔ یزید نے اسی وقت عبید اللہ بن زیاد کو خط لکھا کہ میں نے تجھے بصرے کے ساتھ ہی ساتھ کوفے کا بھی گورنر کیا، تم فوراً وہاں پہونچو اور مسلم بن عقیل کو گرفتار کرکے قتل کر دو۔ یہ وہاں سے بصریوں کا لشکر لے کر کوفے آیا۔ یہاں پہونچتے ہی اپنے مولیٰ کو بلا کر اسے تین ہزار درہم دے کر کہا کہ تم کوفے میں اپنے تئیں اہل حمص کا ظاہر کرو اور یہ کہو کہ میں امام مسلم سے بیعت کرنے اور حمص والوں کی طرف سے یہ رقم ان کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اس طرح ان کا پتہ چلا کر یہ رقم بھی انہیں پہونچا آؤ اور ان سے بیعت بھی کر آؤ تاکہ ان کی جگہ اور ان کا حال معلوم ہو جائے۔ یہ چلا اور نہایت ہی اعلیٰ مکاری اور ہوشیاری سے اس نے پتہ چلا لیا۔ امام مسلم کے پاس پہونچ کر بیعت بھی کی، اور رقم بھی پیش کر دی لیکن واپس جا کر تمام راز ان سے عبید اللہ بن زیاد کو خبردار کر دیا۔ عبید اللہ بن زیاد کے یہاں آنے کی خبر امام مسلم کو ہو گئی تھی اس لئے آپ نے اس گھر کو چھوڑ دیا تھا اور اس وقت ہانی بن عروہ مرادی کے ہاں قیام رکھا تھا عبید اللہ کو جب اپنے مولیٰ سے یہ سب پتہ چل گیا تو اس نے ہانی کو بلوا کر دریافت کیا کہ مسلم بن عقیل کہاں ہیں؟ اس نے جواب دیا مجھے کیا معلوم؟ اسی وقت عبید اللہ کا وہ مولیٰ جو درہم پہونچا آیا تھا اور بیعت کر آیا تھا آموجود ہوا۔ اب تو ہانی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے، حیران رہ گیا اور ہکا بکا ہو کر کہنے لگا۔ اے والی کوفہ مجھے معاف فرمایا جائے، واللہ میں نے انہیں نہیں بلوایا، ہاں جب وہ بے بُلوائے میرے ہاں آن پڑے تو مروت کے خلاف تھا کہ میں انہیں دھکے دے دوں۔ میں نے انہیں ٹھیرا لیا۔ عبید اللہ نے کہا اچھا جاؤ اور انہیں دربار میں حاضر کرو اس پر یہ ٹھٹھکے، وہ حکم برداری سے رُکے۔ اس نے انہیں خوب پیٹا اور قید کر دیا جب یہ خبر اس کی قوم کو پہونچی تو انہوں نے قصر شاہی کا محاصرہ کر لیا ہتھیاروں کی جھنکار سن کر عبید اللہ نے قاضی شریح کو حکم دیا کہ آپ جا کر اس مجمع کو ٹھنڈا کیجئے ان سے کہہ دیجئے کہ ہم نے ہانی کو صرف مسلم بن عقیل کے حالات اور ان کی خبریں دریافت کرنے کے لئے روک رکھا ہے۔ ہماری طرف سے انہیں کوئی تکلیف نہیں پہونچے گی، حکومت تمہیں ہر طرح مطمئن کرتی ہے تم بے فکری کے ساتھ واپس ہو جاؤ۔ یہ سن کر مجمع کو تسکین ہوگئی اور وہ لوگ واپس چلے گئے۔

الکوفی لا یوفی

امام مسلم کو جب یہ حالات معلوم ہوئے تو آپ نے اپنے بیعت کرنے والوں کو آواز دی یہ لوگ بڑبڑا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور چالیس ہزار کا کوفی لشکر امام مسلم کے ارد گرد جمع ہو گیا۔ امام مسلم بھی سوار ہو کر اس لشکر کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے۔ ادھر عبید اللہ بن زیاد نے ان کوفیوں کے سرداروں کو محل شاہی میں جمع کیا، اور ان سے کہا کہ جا کر اپنے اپنے قبیلہ والوں

سے کہو کہ وہ ہمارا ساتھ دیں۔ انہوں نے بھی کیا اور امام مسلم کے یہ بے وفا ساتھی کوئی سرک سرک کر گمنوں میں ملنے لگے۔ آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے ہی چلے یہ لگ ہزاروں کی تعداد میں شاہی لشکر سے جاملے اور امام مسلم چند سپاہیوں کے ہمراہ رہ گئے۔ حیران تھے کہ یہ کوئی کس قدر بیوفا غدار بدعہد پیمان شکن اور بے ایمان ہیں۔ رات کا اندھیرا ہونا تھا کہ باقی کے لوگ بھی اندھیرے ہی اندھیرے میں ایک ایک دو دو ہو کر سرکنے لگے۔ تھوڑی دیر میں آپ دیکھتے ہیں کہ چالیس ہزار کوفیوں میں سے آپ کے ساتھ ایک بھی نہیں ہے۔ سچ ہے۔

اَلْکُوْفِیُّ لَایُوْفِیْ ●

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

اب امام مسلم وہاں سے چلے۔ راستے میں ایک عورت کے گھر پر جاکر اس سے کہا کہ مجھے پانی پلا دو۔ وہ پانی لائی آپ کو پلایا۔ آپ پی کر وہیں کھڑے کچھ سوچنے لگے۔ عورت نے کہا کیا بات ہے؟ آپ بہت تردد میں ہیں۔ آپ کون ہیں؟ کس حال میں ہیں؟ آپ نے اس کے سوال پر اپنا نام بتلا دیا اور کہا کیا تم مجھے اجازت دے سکتی ہو کہ میں یہ رات تمہارے ہاں چپکے سے گذار دوں؟ اس نے بخوشی اسے منظور کر لیا۔ آپ اس کے ہاں رات گذارنے کے ارادے سے ٹھہر گئے ●

امام مسلمؒ کی شجاعت

اس عورت کا ایک لڑکا تھا محمد بن اشعث کے موالی میں سے۔ اس نے جاکر محمد بن اشعث سے یہ کل ذکر کر دیا۔ اس نے جاکر عبید اللہ بن زیاد سے جڑ دی۔ وہاں سے دوڑ آگئی ہتھیار کی اچانک جھنکار نے امام مسلمؒ کو ہوشیار کیا اور آپ نے دیکھا کہ سارے گھر کا محاصرہ فوج نے کر رکھا ہے اور ہر ایک مسلح سوار اُن کے خون کا پیاسا ہے۔ بہادری اور شجاعت کے خاندانی جوہر نے اس نامردی کو آپ کو روک دیا کہ بے بسی کے ساتھ قتل ہوں، مردانہ وار تلوار سوت کر اتنے بڑے مجمع میں تنہا کھڑے ہو گئے اور للکار کر پیترا بدل کر تیار ہو گئے،

یہ رنگ دیکھ کر محمد بن اشعث آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں آپ کو امن دیتا ہوں، آپ میری امن میں آجایئے۔ آپ نے یہ قبول فرمالیا۔ اُس نے آپ کو اپنے ساتھ لیا اور عبید اللہ بن زیاد کے پاس آیا۔ اُس نے دیکھتے ہی حکم دیدیا کہ انہیں محل شاہی کے کنگورے پر چڑھا کر وہیں اُن کی گردن مار دی جائے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ ان کے قتل کے بعد اس سفاک نے حکم دیا کہ ہانی بن عروہ جن کے گھر آپ ٹھہرے تھے اسے بھی قتل کر دیا جائے اور ان دونوں کی نعشیں سولی پر لٹکا دی جائیں ●

امام حسین رضؓ کا سفر

یہاں تو یہ ہو رہا تھا ادھر اہل کوفہ کے خطوط ان کے پے درپے قاصدوں کے تقاضے اور اُن کی بیعت کی ظاہری تعداد کی کثرت ان کے جان چھڑکنے کے زبانی وعدوں اور ان کی کھینچا تانی سے مجبور ہو کر ان کی خواہش پوری کرنے کے ارادے سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ سے کوفے کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ قادسیہ سے تین میل اُدھر تک کا سفر ختم کر چکے تھے کہ حر بن تمیمی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اطلاع دی کہ آپ خدارا لوٹ چلئے۔ کوفے میں کوئی خیریت اور بھلائی نہ پہلے تھی نہ اب ہے، یہ بے وفا جرگہ، یہ دنیا پسند دل گروہ آپ سے باغی ہو گیا ہے۔ آپ کے دشمنوں سے ساز باز کر لی ہے۔ روپے کے لالچ اور ہتھیاروں کے خوف نے ان کے دل پھیر دیئے ہیں۔ حضرت امام مسلمؒ کو تنہا چھوڑ کر یہ مکار روباہ بازی کر کے یزیدی ہو گئے ہیں اہل کوفہ سے وفاداری کی امید ریت سے تیل نکالنا ہے، خدارا جلد واپس چلئے ●

عزم حسینؓ

واقعات کی رفتار کو اپنی حالت کو سامنے رکھ کر سبطِ رسولؐ نے بھی اس رائے سے موافقت کی اور واپس لوٹنے کا مصمم قصد کر لیا لیکن امام مسلم شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بھائیوں اور قریبی رشتے داروں نے جو آپ کے ساتھ تھے کہا کہ ناممکن ہے

کہ ہم اپنے مرحوم بھائی کا بدلہ چھوڑ دیں۔ ہماری رگوں کے خون کا آخری قطرہ بھی اپنے مظلوم شہید بھائی کے خون ناحق کا بدلہ لینے میں ہم بہا دیں گے یہ سن کر آپ مجبور ہو گئے ●

ابتدائے جنگ

عبید اللہ بن زیاد نے قتل مسلم اور بغاوت اہل کوفہ سے فارغ ہو کر امام حسینؓ کی لڑائی کے لئے ایک زبردست لشکر عمر بن سعد کی ماتحتی میں روانہ کر دیا تھا۔ اس لشکر نے میدان کربلا میں سبط رسولؐ کو گھیر لیا۔ اس وقت آپ کے ہمراہ پینتالیس سوار اور تقریباً ایک سو پیدل تھے جن میں اکثر آپ کے اپنے گھرانے کے آدمی تھے۔ جب کوفیوں کے اس لشکر نے ہمراہیان حسینؓ کو گھیر لیا تو آپ نے ان کے امام عمر بن سعد سے ملاقات کی اور اس سے فرمایا کہ دیکھو میں تین باتیں پیش کرتا ہوں ان میں سے آپ جون سی منظور کریں مجھے منظور ہے اولاً تو یہ کہ میں یہاں سے کسی جگہ پر چلا جاؤں، دوسرے یہ کہ میں واپس مدینہ شریف پہنچ جاؤں تیسرے یہ کہ میں اپنا ہاتھ یزید بن معاویہ کے ہاتھ میں دیدوں۔ عمر بن سعد نے آپ کی یہ بات مان لی اور عبید اللہ کو لکھ بھیجا لیکن اس شقی القلب نے جواب دیا کہ میں اسے نہیں مانتا۔ ہاں اگر وہ میرے ہاتھ میں ہاتھ رکھ دیں تو مجھے منظور ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قبول نہیں فرمایا۔ اس پر جنگ شروع ہو گئی ●

شہادت

منظور خدا یہی تھا، یہ مٹھی بھر پاکباز جماعت ان دیووں کی کثرت کا مقابلہ نہ کر سکی اور مظلومانہ طور پر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے، آپ کے ساتھ آپ کی اہل بیت کے سترہ نوجوانوں نے بھی جام شہادت نوش فرمایا۔ اللہ اُن سب پر اپنی رضامندی اور رحمت نازل فرمائے باقی کے لوگ زندہ گرفتار کر لئے گئے، سرکش و بے حمیت والی کوفہ عبید اللہ بن زیاد نے مزید یہ بھی کہ کے امام مظلوم شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک

یزید کے پاس بھیج دیا۔ اسی کے ساتھ اس نے بقیہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی وہیں روانہ کر دیا۔ یزید نے ان کی بڑی عزت کی اپنے گھر انہیں اتارا، اور پھر تمام سامان تیار کر کے انہیں باعزت مدینہ بھیج دیا (اصابہ، ملتقطا)+

تنبیہ

ناظرین کرام! ابھی سوانح امام اور سچا کربلا نامہ اور صحیح شہادت نامہ مختصراً یہ ہے جو ہم نے لکھا۔ افسوس ہے کہ اس واقعہ کو اگلوں اور پچھلوں نے بہت ہی مبالغے سے بڑھایا ہے، ہزارہا صفحات سیاہ کر ڈالے ہیں اور بڑھا چڑھا کر اسے کہیں کا کہیں پہنچا دیا ہے۔ سو کچھ کیلی بیتی جھوٹی غلط صحیح باتیں بے سر و پا قصے محض سننے سنانے اور رافضیوں کی گھڑنت کو اس میں ملا کر رائی کا پہاڑ تنکے کا تاڑ، سائے کا بھوت اور لکیر کا سانپ بنا لیا ہے۔ ان فضول قصوں، ان نامراد مرثیوں کے پیچھے مسلمانوں کو ہرگز نہ پڑنا چاہئے۔ آل رسول کی محبت، اور قاتلان حسین سے اور دشمنان اہل بیت سے نفرت بے شک اسلامی امر ہے، لیکن واقعات کے بیان میں زیادتی مبالغہ جھوٹ، قصہ خوانی اور بکواس فسانہ نویسی اور زنانہ دل فریب مرثیوں کا رنگ، اور شاعرانہ تخیل کی چاٹ پوری بے ایمانی، کوری لعنت اور محض پھٹکار ہے+

مسلمانو! سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اسلام میں کوئی انوکھا واقعہ نہیں آپ سے بڑھ کر آپ سے افضل اور آپ سے [illegible] اسلام کی بہت ہی پاکیزہ ہستیاں اس سے بہت زیادہ مظلومانہ طور پر شہید کر دی گئی ہیں۔ آپ کے بڑے بھائی اور آپ کے والد کی شہادت کو دیکھئے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی بے کسی بے بسی عاجزی انکساری کی شہادت کا دلدوز جگر سوز واقعہ ہمارے سامنے ہے۔ آہ! دل و دماغ کو معطل کر دینے والا بطل اسلام فاروق اعظم کا سانحہ شہادت کچھ کم ہوش ربا ہے! سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ، سیدنا امام جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے روح فرسا واقعات کیا عالم اسلام بھول گیا ہے! لیکن تعجب سا تعجب ہے کہ ہمارے زمانے کے مسلمانوں نے آج اپنے سامنے صرف اس ایک واقعہ کو رکھ کر اسے رنگ روغن چڑھا کر، بڑھا چڑھا کر ہندوانہ رسوم، اور جاہلانہ افعال اور احمقانہ حرکات کا ایک ذریعہ بنا لیا ہے فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ +

اسلام اور توحید

دنیا میں سب سے پہلا وہ دین جس نے باطل پرستی کی ظلمت کو حق پرستی کے نور سے بدلا جس نے جھوٹے معبودوں کا سر جھکا کر سچے رب العالمین کی توحید کا جھنڈا بلند کیا جس نے خالق پرستی کو مخلوق پرستی [illegible] مسکینوں کی طرف سے ہٹا کر انسانوں کی باگیں ایک زبردست زور آور ہستی کے ہاتھ میں دیدیں۔ غرض جس نے مخلوق کو خالق سے اور عابد کو معبود سے ملا دیا آہ آج اس کے نام لیواؤں نے اس کی سکھائی ہوئی نتھری اور خالص توحید سے ایسی نفرت ہی دیدی کہ مانو ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا۔

نام کے مسلم اور کام کے مشرک ہمیشہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے رہیں مگر کبھی بھولے سے بھی اس کے معنی کی طرف توجہ نہیں کرتے، ورنہ یہ پاکیزہ کلمہ تو توحید کا پورا سبق پڑھانے میں ہمیں کافی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ جیسی ذات خدا کی ہے نہ تو ایسی کسی کی ذات ہے نہ اس جیسی کسی کی صفات ہیں نہ ان کاموں کے لائق کوئی اور ہے جو اس کے لئے کئے جاتے ہیں۔ ہر ایک وہ وصف جو خدا میں مانا جائے ہمارا کلمہ ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ پھر وہ وصف کسی اور میں نہ مانا جائے جو کام خدا کے لئے کیا جاتے وہ کام خدا کے سوا کسی اور کے لئے نہ کیا جائے۔ مثلاً جب ہم نے مانا کہ دور اور نزدیک کی پکار کا سننے والا خدا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اور کوئی ایسا نہیں کہ ہماری دور اور نزدیک کی آواز کو سن سکے۔ جب ہم نے حاجتوں کو پورا کرنے والا اور مرادوں کو بر لانے والا اللہ تعالیٰ کو مانا تو لامحالہ ماننا پڑے گا کہ کوئی اور ایسا نہیں۔ جب ہم نے مال و اولاد تندرستی و رزق کا عطا فرمانے والا اور ان میں برکتیں دینے والا خدا کو سمجھا تو ضرور ماننا پڑے گا کہ خدا کے سوا کوئی اور ان کاموں کو نہیں کر سکتا۔ جب مان لیا کہ اسی کے سامنے ہمیں سجدہ کرنا چاہئے اس کے گھر کا طواف کرنا چاہئے اس سے دعائیں مانگنی چاہئیں اس کے نام پر جان و مال تصدق کرنا چاہئے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہمیں سکھاتا ہے کہ بس پھر یہ کام کسی اور کے لئے کرنے گویا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کو توڑ دینا ہے۔ یہی حکم رب العالمین کی طرف سے ہر پیغمبر کو ملتا رہا۔ قرآن شاہد ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ہم نے تمام پیغمبروں کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں صرف میری ہی عبادت کیا کرو+

مسلمان اور توحید

مگر افسوس اب اس کلمے کے پڑھنے والوں نے خدائے تعالیٰ کے کل اوصاف مخلوق میں مان لئے۔ ادھر وہ خدا کو پکارتے ہیں ادھر نبیوں شہیدوں ولیوں اور اماموں کو۔ خدا کے نام پر مال کو صدقہ کیا تو اماموں کے نام بھی کچھ نذر چڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے لئے سجدے میں سر جھکایا تو قبروں کے پتھروں اور تعزیوں کی لکڑیوں پر بھی سجدہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے اقرار کیا کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یعنی اے خدا ہم فقط تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں اور ادھر یا علی مشکل کشا اور یا حسین مدد دے کے بھی نعرے لگائے۔ غرض حاکم و محکوم، عابد و معبود، مالک و مملوک میں کچھ فرق نہ کیا۔ حالانکہ قرآن کریم میں سب سے پہلے اسی سے روکا گیا ہے، ارشاد ہے فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یعنی باوجود علم کے خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو، قرآن کریم نے سینکڑوں جگہ شرک کی

مذمت بیان فرمائی اور اس سے ہمیں روکا، مگر پھر بھی مسلمان ہیں کہ عموماً شرک میں مبتلا رہتے ہیں، اور خصوصاً اس ماہ محرم الحرام میں تو کھل کھیلتے ہیں۔

محرم کے سالانہ اجتماع

وہ ہر سال ان دنوں کاغذ، کھپچیوں، ابرک اور بانس کا ایک ڈھانچہ کھڑا کرتے ہیں جس کا نام تعزیہ رکھ چھوڑا ہے۔ اس دن ہزاروں مردوں عورتوں کے جمگھٹے چو طرف نظر آتے ہیں۔ نمازیں چاہے نہ پڑھیں روزہ نہ رکھیں، جمعہ جماعت عید اور حج چاہے نصیب بھی نہ ہوتا ہو، مگر محرم کا جشن فوت نہ ہو +

محرمی مسلمان شیعہ یا سُنّی؟

محرم کا چاند ادھر آسمان پر نمودار ہوا اور ادھر بڑے بڑے مرثیہ خوان اپنی بانکی ترچھی ادا اور نکیلی سُریلی صداؤں سے لوگوں کے دل گرمانا شروع کر دیتے ہیں، باجے گاجے والے، ڈھول تاشے والے تو اس موسم کو بڑی سہاگ اور کمائی کا زمانہ خیال کرتے ہیں، اور مذہب کی آڑ میں عقیدت کے نام پر ان جلسوں اور جلوسوں میں ہزاروں روپے ان کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں +

مجنونانہ حرکات

اور تو اور گھوڑے گدھے، ہاتھی، اونٹ، ابرک، بانس، کاغذ بھی اس زمانے میں "خدائی" کے منصب پر فائز ہو جاتے ہیں۔ اچھی اچھی جھولیں ان جانوروں کے جسم پر ڈال دی جاتی ہیں، زرق برق لباس اور سونے چاندی کے زیور انہیں پہنائے جاتے ہیں، بجائے گھاس دانے کے گھی شکر کا ملیدہ کھانے کو ملتا ہے۔ اُن کا جھوٹن جھاٹن، تبرک خیال کر کے اشرف المخلوقات انسان خود "نوش جان" کرتا ہے، اور جب یہ تمام جانور سج سجا کر جلوس کی شکل میں سڑکوں اور بازاروں میں گھمائے جاتے ہیں تو "عقیدت مند" ان کے پیروں اور جسموں کو چوم چاٹ کر اپنی محبت و شیفتگی کا مظاہرہ کرتے ہیں مگر یہ عجیب لطیفہ ہے کہ جب یہ زمانہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر یہی جانور جانور بنا کر باہر کر دیئے جاتے ہیں اور ظلم و ستم ہوتے دیکھ کر بھی کسی کے کان پر جوں نہیں

رینگتی کہ یہ وہی مقدس دُلدل اور مبارک اُونٹ ہیں جن کو ساری قوم کل اپنی آنکھوں پر جگہ دے چکی ہے۔ یہی وہ کھپچیاں اور بانس کا غذ اور گھاس ہے جو کل ہمارے کندھوں پر تھا کل جس کے سامنے ہم سر رگڑتے تھے آج اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے +

غم حسین؟ یا مراسم یزیدیا!

امام باڑوں کو دیکھئے تو وہاں بھی یہی حقیقت آپ کو آشکارا نظر آئے گی کہ سال کے گیارہ مہینے تو ان مقدس گھروں میں شاماؤں اور چمگادڑوں کا راج رہتا ہے اور ادھر بقرعید ختم ہوئی کہ یہ ویران کدے صاف کئے جانے لگے، جانوروں کی جگہ یہ کائنات کے بادشاہ حضرت انسان خود سجادہ بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں اور عمارت کا وسیع صحن گرد و غبار سے پاک و صاف کیا جاتا ہے۔ میلے کچیلے دروازوں اور دیواروں کو چونے اور رنگین کپڑوں کے غلافوں سے آراستہ و پیراستہ کیا جاتا ہے روشنی کے لئے ہزاروں من تیل اور لاکھوں یونٹ بجلی کے صرف ہو جاتے ہیں اور ان کی آراستگی اور درستگی میں اسقدر اطرف اور تکلف کیا جاتا ہے کہ چند دن کے لئے یہ مقامات بالکل بقعۂ نور بن جاتے ہیں اور روشنی و گل کاری کی نئی نئی جدتوں کو لوگ دُور دُور سے دیکھنے آتے ہیں، وہ تکلفات اور وہ معاملات ہوتے ہیں کہ دنیا عید کو بھول جائے کیوں نہ ہو؟ غم حسین ہے؟ +

جھوٹی نقل

غرض کہ اس موسم میں شیعوں کے ساتھ ہی ساتھ اُن سنیوں کے سارے میلے گھر صاف اور ویران جگہیں آباد و روشن ہو جاتی ہیں، چاہے کھانے کو نہ ملے، سال بھر تک چراغ کا ایک دیا بھی جلانے کی توفیق نہ ہوتی ہو، مگر اس زمانہ میں چاہے قرض اُدھار کریں، مال و دولت رہن کریں مگر یہ رسوم ضرور ادا کی جائیں گی + بانس کی کھپچیوں، کاغذ کے بیکار ٹکڑوں اور سنہرے روپہلے پھولوں اور پتیوں سے ایک مجسمہ تیار کیا جاتا ہے، جسے حضرت حسین شہیدؓ کربلا کی روضہ کی شبیہہ خیال کر کے "تعزیہ" کے

لقب سے یاد کیا جاتا ہے بڑے بڑے علم بنائے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت حسینؓ کے فوجی نشانات ہیں +

محرمی سپاہ

فوج بنتی ہے، فوج کی وردیاں تیار ہوتی ہیں، دعوت نامے چھپتے ہیں، دعوتوں کا انتظام ہوتا ہے تازہ بتازہ نوحے اور مرثیے تصنیف کئے جاتے ہیں، پڑھنے والوں کی جماعت بندیاں ہوتی ہیں، تال سُر کی مشقیں ہوتی ہیں، مرد عورتوں کو اور عورتیں مردوں کو دعوتیں دیتی پھرتی ہیں، جوان جہان بہو بیٹیاں اپنے خوب صورت اور سڈول جسموں کو سبز و سیاہ لباسوں میں منتقل کر دیتی ہیں اور چاند دیکھتے ہی چوڑیاں توڑ، بال بکھیرے، سہاگ اُجاڑ، شوہر کے جیتے جی رانڈ بیوہ بن بیٹھتی ہیں، جلوس پر جلوس اٹھائے جاتے ہیں بڑے بڑے نواب اور جاگیردار ننگے سر ننگے پاؤں گریباں چاک سڑکوں پر پھرنے لگتے ہیں + یہ چیز آج تک باوجود بہت کچھ غور کرنے کے ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ ڈھول تاشے کرّم کرّم ہیّم اور روشنی و میلے ٹھیلے سے اس یادگار کو کیا تعلق ہے؟ کچھ نہیں بلکہ درحقیقت یہ یزیدی خوشی ہے جسے بے سمجھ لوگ غم حسین کے پردے میں پوری کرتے ہیں +

اجتماع محرم کا شرعی حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لَا تَجْعَلُوا قَبْرِيْ عِيْدًا" (مشکوٰۃ) میری قبر پر ہر سال مجمع نہ کیا کرنا (یعنی عُرس) فتاوی عزیزیہ جلد اول صفحہ ۴۹ میں لکھا ہے ترجمہ (یعنی لوگ ایک دن مقرر کر کے اچھے اچھے لباس پہن کر عید کی طرح قبروں پر جمع ہوتے ہیں، وہاں باجے گاجے راگ راگنیاں اور طرح طرح کی بدعتیں کرتے ہیں جیسے قبروں کو سجدہ کرنا، قبروں کا طواف کرنا وغیرہ یہ جمع ہونا بالکل حرام ہے اور شرعاً منع ہے بلکہ بعض اعتبار سے کفر ہے اور یہی مطلب ہے حدیث "لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا" کا یعنی میری قبر پر میلہ اور عرس نہ کرنا۔ اور حدیث "اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ الخ" کا یعنی اے اللہ تو ایسا

بلاغ المبین۔ لاہور والی جنت ایک روپیہ بارہ آنے

نہ کرنا کہ لوگ میری قبر کے ساتھ وہ کرنے لگیں جو
بُت پرست اپنے بتوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ یہ حکم
تو شاہ صاحب کا اصلی قبروں کے لئے ہے۔ پھر نقلی
اور فرضی قبریں یعنی تعزیے تو اس حکم میں بطور اولیٰ
ہیں تو ان کے لئے ہر سال ایک دن مقرر کر کے جمع
کرنا یہ دوہرا حرام ہے۔ اسی طرح مقامات مظہریہ میں
حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی وصیتوں
میں لکھا ہے: "در بسیارے عرفی از عرس وغیرہ
مقید نہ باید بود کہ در ارتکاب آں شناعت بسیار
است" یعنی یہ سالانہ اجتماع (عرس) بہت سی
برائیوں کا مجموعہ ہے، اسے نہ کرنا چاہئے۔

تعزیے کا شرعی حکم

غرض اوّلاً تو یہ سالانہ دھوم دھام اور اجتماع
حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ تعزیہ میں تو مصنوعی قبریں
ہوتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے
اصلی روضہ مبارک کی بابت اللہ تعالیٰ سے دُعا
کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ
(مشکوٰۃ) خدایا ایسا نہ ہو کہ جس طرح بُت پرست
بتوں کو سجدے اور رکوع اور قیام کر کے منتیں
اور مرادیں مان کر دُور و نزدیک کی پکار کا سننے والا
جان کر حاجت روا اور مشکل کشا سمجھ کر عبادت
کرتے ہیں، اس طرح (مسلمان) میری قبر کے ساتھ
کرنے لگیں، بلکہ آپ نے حضرت علیؓ کو محض اس
کام پر مقرر کر کے بھیجا تھا کہ جہاں کہیں کسی اونچی
قبر کو پاؤ برابر کر دو اور جہاں کہیں تصویر کو دیکھو مٹا دو
حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قبر کو پختہ بنانا اور اس پر (مقبرہ یا گنبد یا
چھت) بنانا کوئی اور عمارت اینٹ یا لکڑی کی کھڑی
کرنا، اور قبر پر (مجاور یا مراقب بن کر) بیٹھنا حرام فرمایا
ہے (مسلم) اور فقہ حنفی کی کتاب منیۃ المصلی کی شرح
کبیری کے صفحہ ۵۹۹ پر ہے قبر کو پختہ بنانا امام احمدؒ
امام شافعیؒ، امام مالکؒ تینوں کے نزدیک مکروہ ہے
اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تو قبر پر کوئی گھر یا قبہ یا
کوئی اور چیز بنانی بھی مکروہ ہے۔ بڑے پیر صاحب حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غنیۃ الطالبین کے
صفحہ [illegible] پر لکھتے ہیں وَاِنْ جُصِّصَ کُرِہَ قبر کو پختہ
بنانا مکروہ ہے۔ الغرض سچی اور اصلی قبروں کا
جب یہ حکم ہے کہ اُن کو اونچی بنانا یا اُن پر گنبد
وغیرہ کھڑا کرنا، بناؤ چُناؤ اور زیب و زینت کرنا حرام
ہے، بلکہ اس کو برابر کر دینا اور اس کے اوپر کی بنی
ہوئی چیز کا توڑ پھوڑ دینا واجب ہے تو پھر ان مصنوعی،
اور نقلی قبروں اور مقبروں یعنی تعزیوں کا کیا ٹھکانا؟
پھر اس میں اسراف اور فضول خرچی ہے،
ہزاروں روپیہ جو اس کے تیار کرنے میں خرچ ہوتا
ہے کیا اچھا ہو کہ یہ کسی دینی کام میں خرچ کیا
جائے، اگر محبت حسینؓ پر خرچ کیا جاتا ہے، تو
اولادِ حسینؓ کو کیوں نہیں دیا جاتا؟ اس چیز پر
جسے دو تین دن کے بعد خود جا کر توڑ مروڑ کر پھینک دیں گے
ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ
اسراف اور بے جا خرچ کرنے والے شیطان کے
بھائی ہیں۔ مسلمانو! کچھ تو خیال کرو۔ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنی قوم کفار سے فرمایا تھا،
اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ کیا اس چیز کی عبادت
کرتے ہو جسے تم خود اپنے ہاتھوں سے بناتے ہو؟ کیا
آج تم پر بھی یہ قول صادق نہیں آتا کہ اپنے ہاتھوں
سے ایک ڈھانچہ کھڑا کیا، اور اسی کے سامنے سر جھکانے
اور ناک رگڑنے لگے؟ اس تعزیہ کا حکم نہ تو قرآن میں
ہے نہ حدیث میں، نہ صحابہؓ نے کیا نہ تابعینؒ نے، نہ
چاروں اماموں میں سے کسی نے اس کے کرنے کا حکم
دیا، نہ اُن کے زمانے میں یہ بنائے گئے۔ تواریخ سے
پتہ چلتا ہے کہ یہ رسم ہندوستان میں تیمور لنگ کے
زمانے میں شیعوں نے ایجاد کی۔ افسوس ہے کہ تم
اہل سنت والجماعت ہو کر اس بدعت میں پھنس گئے
عجب انصاف ہے کہ حضرت حسینؓ کا تو تعزیہ بنایا جائے
مگر نہ حضرت علیؓ کا، نہ حضرت عثمانؓ کا تعزیہ بنایا
جائے، نہ حضرت عمرؓ کا، نہ حضرت ابوبکرؓ کا۔ کیوں
سُنّی مسلمانو! یہ کیا انصاف ہے؟ شیعہ صاحبان تو خیر
مگر تم نے ان سے دشمنی کب سے کی؟ ہندوؤں کی
دیکھا دیکھی یہ بدعت رام لیلا یعنی دسہرے کے مقابل
شیعوں کی ایجاد ہے۔ دیکھئے اُن کے ہاں بھی دس
دن اِن کے ہاں بھی دس دن۔ اُن کے ہاں بھی
سوانگ بھرے جاتے ہیں، ان کے ہاں بھی۔ اُن
کے ہاں بھی ایک جنگ کا ذکر ہے، ان کے ہاں بھی،
وہ رام رام کہہ کر پکاریں یہ حسین حسین کہہ کر وہ
جلائیں یہ دبائیں، غرض ۔ع

بنے ہیں پوجنے کو پتھر ادھر ہمارے اُدھر تمہارے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی
قوم کے ساتھ مشابہت کرے قیامت کے دن بھی اُن
ہی کے ساتھ ہوگا (ابوداؤد) حنفی مذہب کے قابل فخر
عالم مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ جلد دوم
کے صفحہ ۵۶ پر لکھتے ہیں یہ بنانا صورت و شبیہ روضۂ
مقدسہ کا واسطے حصول ثواب کے داخل بدعات ہے،
اور شرعاً ناجائز ہے (الیٰ) صورت و شبیہ روضۂ مقدسہ
کا بطور عمارت کے بنانا اور اس سے طلب حصول
ثواب زیارت کرنا امر لغو و باطل ہے۔

غیر اللہ کی نذر و نیاز، منت وغیرہ

یہ تعزیہ دار تعزیہ بنا کر پھر اس پر نذریں اور منتیں
چڑھاتے ہیں، حالانکہ خدا کے دیئے ہوئے مال کو
اسی مالک کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا نَذْرَ اِلَّا فِیْمَا
ابْتُغِیَ بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا
اور کسی کی نذر ماننی حرام ہے۔ ابوداؤد میں حدیث ہے
لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ جو نذر اللہ تعالیٰ
کی نافرمانی کی ہو اسے پورا کرنا حرام ہے۔ حنفی مذہب
کی معتبر کتاب بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے
اَلْاِجْمَاعُ عَلٰی حُرْمَۃِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوْقِ الخ یعنی
خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کی نذر ماننی حرام ہے۔
اور یہی فتویٰ ہے اُمت کے تمام علماء کا۔ نہ یہ نذر
منعقد ہوتی ہے نہ اسے پورا کرنا واجب ہے بلکہ حرام
اور نجس ہے، نہ اسے لینا جائز نہ اسے کھانا، نہ کسی
اور کام میں لانا۔ شامی میں اس کے حرام ہونے کی
چار وجہیں لکھی ہیں، اوّل تو یہ کہ نذر مخلوق کے
واسطے ہے اور مخلوق کے لئے نذر ماننی جائز نہیں۔
دوسرے نذر ماننا عبادت کرنا ہے اور عبادت کے

لائق بندہ ہے نہ کہ خدا کے بندے۔ تیسرے یہ کہ جس کے لئے نذر مانی گئی وہ میت ہے اور میت کسی چیز کی مالک نہیں۔ چوتھے اس لئے کہ نذر ماننے والا یوں جانتا ہے کہ اس میت کو بھی بھلائی برائی کا کچھ اختیار ہے، حالانکہ یوں جاننا صریح کفر ہے۔ حنفی مذہب کے مایۂ ناز بہت بڑے عالم مولانا مولوی عبدالحئی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ صفحہ ۸۵ جلد دوم میں لکھتے ہیں، "غیر اللہ کی نذر و منت حرام ہے اور منت نذر غیر اللہ کا شیرینی ہو یا فیرنی کھانا ہر امیر و غریب پر حرام ہے۔"

بعض لوگ ان دنوں شربت پر نذر حسین رض کی صدائیں لگاتے ہیں، یہ شربت بھی اسی حکم میں داخل ہے اور یہ بھی شرک و کفر ہے، اور اس کا پینا بھی مطلق حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ "اللہ تعالیٰ کے سوا غیر کے نام پر جو چیز مشہور کی جاتی ہے وہ حرام ہے۔" قرآن کریم اور جگہ فرماتا ہے وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ "جن چیزوں کی پرستش ہوتی ہے وہاں جو چیز چڑھائی جاوے، وہ حرام ہو جاتی ہے۔" فتاویٰ غرائب میں لکھا ہے "مَا يَفْعَلُهُ الْجَهَلَةُ مِنَ الذَّبْحِ" یعنی جو جاہل لوگ مشائخ اور شہیدوں کے مزاروں پر جانور (وغیرہ) چڑھاتے ہیں وہ حرام ہو جاتا ہے، اور چڑھانے والے کافر ہو جاتے ہیں، مولانا عبدالحئی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ صفحہ ۱۲۵ جلد دوم میں لکھتے ہیں، "شیخ سدو وغیرہ کا بکرا جس میں خالص طور پر غیر اللہ کے واسطے جان دینا منظور ہوتا ہے اور خون بہانا تقرباً الی غیر اللہ تعالیٰ مقصود ہوتا ہے حرام ہے۔ جو حکم جاندار چیز کا ہے وہی غیر جان دار کا بھی ہے، کیونکہ قرآن کریم میں لفظ مَا عام ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو سجدہ کرنا

ان دنوں اکثر لوگ تعزیوں کے سامنے سجدے کرتے ہیں، کوئی طواف کرتا ہے کوئی چومتا جاتا ہے، کوئی تبرک حاصل کرنے کے لئے ہاتھ اور بدن اس پر ملتا ہے، حالانکہ خداوند عالم فرماتا ہے لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ "لوگو! نہ سورج کو سجدہ کرو، نہ چاند کو (نہ کسی اور مخلوق کو) بلکہ سجدہ اس خالق کو سامنے کرو جس نے سب چیزوں کو پیدا کیا۔" خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابۂ کرام رض دریافت کرتے ہیں کہ حضور ہم آپ کو تعظیم کے طور پر سجدہ کر لیا کریں؟ آپ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سجدہ کئے جانے کے قابل نہیں (ابوداؤد) حنفی مذہب کی معتبر کتاب کفایہ شعبی میں ہے أَمَّا فِي شَرِيعَتِنَا فَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَقَدْ كَفَرَ "یعنی ہماری شریعت میں کسی کو کسی کے لئے سوائے خدائے تعالیٰ کے سجدہ کرنا جائز نہیں کسی طرح کا سجدہ ہو اور جو شخص کسی کو سجدہ کرے وہ کافر ہے" شیخ عبدالحق رح دہلوی نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے۔ ترجمہ: "قبر کو بوسہ دینا اور سجدہ کرنا اور اس پر رخسار ملنے حرام ہیں۔" تاتار خانیہ حنفی مذہب کی کتاب میں ہے کہ "قبر کو بوسہ دینا یہ نصرانیوں کی عادت ہے مسلمان ایسا نہ کریں" معراج الدرایہ میں ہے لَوْ طَافَ حَوْلَ مَسْجِدٍ سِوَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ يُخْشَى عَلَيْهِ الْكُفْرُ "یعنی بیت اللہ کے سوا کسی اور چیز کا طواف کرنے میں اگرچہ وہ مسجد ہی کیوں نہ ہو کفر کا خوف ہے۔" ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں يَحْرُمُ الطَّوَافُ حَوْلَ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ "یعنی بیت اللہ کے سوا کسی اور جگہ کا طواف درست نہیں۔ اولیاء و انبیاء کی قبروں کا طواف بھی حرام ہے، اور جو جاہل لوگ قبروں کا طواف کرتے ہیں یہ کوئی دلیل نہیں، اگرچہ یہ جاہل بظاہر صوفیوں اور عالموں کے لباس میں ہوں،" امام زعفرانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں حضرت انس بن مالک رض صحابی و خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ روضۂ نبوی پر ہاتھ پھیر رہا ہے تبرک حاصل کرنے کے لئے۔ آپ نے اسے منع فرمایا اور کہا کہ یہ سنت کے خلاف یعنی بدعت ہے، امام مالک رح امام شافعی رح امام احمد بن حنبل رح بھی ان کاموں کو سختی سے روکتے تھے۔

غیر اللہ کو پکارنا اور اُن سے مرادیں مانگنا

سیدنا حضرت امام حسن رض کو تو زہر دلوا کر شہید کیا گیا اور سیدنا حضرت امام حسین رض کو میدان جنگ میں گھیر کر مظلومانہ طور پر شہید کیا گیا۔ اس واقعہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ یہ بزرگ (ہزاروں رحمتیں اللہ کی اُن پر نازل ہوں) اپنی جان کے بھی نفع نقصان پر اپنی زندگی میں ہی کچھ اختیار نہیں رکھتے تھے، پھر شہادت کے بعد اوروں کی بھلائی برائی کا اختیار اُنہیں کیسے حاصل ہو گیا؟ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ پیغمبر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے "یعنی لوگو میں تمہارے نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتا" بلکہ قرآن کریم میں اور جگہ ارشاد فرماتا ہے "حاجت مندوں کی حاجت بر لانے والا اور مصیبتوں کو ٹالنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں۔" وہ حکم فرماتا ہے "مجھے پکارو میں تمہیں دوں گا اور تمہاری دعائیں قبول فرماؤں گا" اور فرمایا "یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاجت روائی کے لئے نہ پکارو (نہ کسی پیر پیغمبر کو نہ کسی ولی اور امام کو) کیونکہ اس کے سوا کوئی کسی کے نفع نقصان پر قادر نہیں اور اگر ایسا کرو گے تو مشرک ہو جاؤ گے" ملا علی قاری حنفی شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں "یعنی حنفی مذہب کے کل عالموں نے اس شخص کو کافر کہا ہے جو یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ عالم الغیب تھے، کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ لَا يَعْلَمُ "یعنی زمین و آسمان والوں میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب دان نہیں" فتاویٰ بزازیہ میں ہے "جو شخص بزرگوں کی روحوں کو حاضر ناظر جانے وہ کافر ہے" حنفی مذہب کے بہت بڑے جید عالم مولانا عبدالحئی حنفی لکھنوی مجموعہ فتاویٰ جلد اول کے اٹھائیسویں صفحہ میں لکھتے ہیں "یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ حضرات انبیاء و اولیاء ہر وقت حاضر ناظر ہیں اور ہر حال میں ہمارے پکارنے کو اگرچہ ہم دور سے پکاریں وہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں، یہ عقیدہ شرک ہے" (ایسا شخص مشرک ہے) مثنوی مولوی روم میں دیکھئے اس مضمون کو کس طرح ادا کیا گیا ہے لکھتے ہیں

از کسے دیگر چہ می خواہی مگر
حق زداد ن مفلس آمد اے پسر
رزق از وے خواہ نے از غیر او
آب از یم جو مجو از خشک جو

گفت پیغمبر کہ جنت از الٰہ
گر ہمی خواہی زکس چیزے مخواہ

یعنی تو جو خدا کے سوا اوروں سے مانگتا پھرتا ہے شاید تو نے اپنے خیال میں خدا کو مفلس سمجھ رکھا ہے۔ تو اپنی روزی وغیرہ کل خدا ہی سے طلب کر، کیونکہ اوروں سے طلب کرنے والا ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کے لبریز بھرے ہوئے دریا بلکہ سمندر کو چھوڑ کر کسی خشک گڑھے سے پانی طلب کرے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر جنت میں جانا چاہتے ہو تو خدا کے سوا کسی سے کچھ نہ مانگو۔ چونکہ تعزیہ دار عموماً حنفی مذہب کے مدعی ہیں، اس لئے حنفی مذہب کی فقہ کی کتابوں سے حوالے لکھے گئے ہیں تاکہ اُن کی تشفی اور تسلی ہو جائے۔

حضرت امام ابو حنیفہؒ کا فتویٰ

اب میں یہاں ایک واقعہ نقل کرتا ہوں جس سے ان تمام واقعات پر روشنی پڑے گی۔ امام ابو حنیفہؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اولیاء اللہ کی قبروں پر آیا کرتا ہے اور مخاطب کر کے کہتا ہے کہ کیا آپ کو معلوم نہیں میں کئی مہینوں سے آیا کرتا ہوں! اور آپ کو پکارتا ہوں، آپ سے صرف یہ چاہتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے نیک دعا کریں۔ امام صاحبؒ نے یہ سنکر اُس کو فرمایا کہ کیا ان اولیاء اللہ نے تجھے کوئی جواب دیا؟ اُس نے کہا نہیں، آپ نہایت غصہ ہوئے اور ڈانٹ کر فرمایا تف ہے تجھ بے سمجھ پر اُن کو پکارتا ہے اور اُن سے اپنی حاجتیں طلب کرتا ہے جو نہ تو جواب دے سکتے ہیں نہ انہیں کسی چیز پر اختیار ہے بلکہ وہ سُن بھی نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ تو قبر والوں کو اپنی آواز نہیں سُنا سکتا (نقلہ صاحب الغرائب)۔ مولانا عبدالحی لکھنوی کی کتاب مجموعہ فتاویٰ جلد دوم کے صفحہ میں تعزیہ داری کی بابت لکھا ہے کہ یہ سب امور بدعت اور ممنوع ہیں اور مرتکب ان کا مبتدع و فاسق ہے۔ علاوہ اس شرک و کفر کے اس تعزیہ داری میں وہ وہ خرافات اور بیہودہ حرکتیں مسلمانوں سے سرزد ہوتی ہیں جو نہ صرف شرعاً ممنوع ہیں بلکہ ہر عقل سلیم ان سے نفرت کرتی ہے مثلاً ریچھ بندر وغیرہ بننا، آتش بازی چھوڑنا، باجے بجانا، مرثیہ گانا، سینہ کوبی اور ماتم و شیون کرنا، عورتوں کا کھلے خزانوں بے پردہ ہو کر برساتی کیڑوں کی طرح اُبل پڑنا، دُلدل نکالنا، سانگ بھرنا، جوگی اور فقیر بن کر گلے میں کفنیاں لٹکانا، سوگ کرنا، چارپائیوں پر نہ سونا، اس پورے مہینے میں نکاح وغیرہ کوئی خوشی نہ کرنا، وغیرہ وغیرہ۔

موحّدوں کو نصیحت

پھر تعجب سا تعجب ہے اُن لوگوں پر جو باوجود ان برائیوں سے دور رہنے اور سچے مسلمان موحد متبع سنت ہونے کے پھر بھی اُن کے ساتھ رَلے ملے رہتے ہیں، ان مجمعوں میں ان کی صورتیں بھی نظر آتی ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص کسی شخص کا خلاف شرع مجمع بڑھائے، وہ قیامت کے دن بھی اُن ہی کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق دے اور برائیوں سے بچائے۔ آمین۔

(باقی دارد) «محمد»

نوٹ از منیجر۔ اس مضمون کو اگر آپ مکمل دیکھنا چاہتے ہیں تو حضرت مولانا محمد صاحبؒ کی تصنیف کردہ کتاب «محرم نامہ» صرف [illegible] آنے میں دفتر اخبار محمدی دہلی سے طلب فرمائیے۔ مفت تقسیم کرنے والوں کو ایک روپے کی پچیس اور تین روپے میں ایک سو۔

خطبۂ صدارت

ازجناب مولوی عبدالسلام صاحب بستوی

سلسلہ (۳) گذشتہ

اگر آپ امن وامان کی زندگی بسر کرنی چاہتے ہیں، عزت و وقار کو قائم رکھنا چاہتے ہیں، دین و دنیا میں سُرخرو ہو کر فائز المرام ہونا چاہتے ہیں تو اسوۂ حسنہ کے رنگ میں رنگ جائیں، فرمایا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یہی وہ عمل ہے جس کی وجہ سے تمام عرب و عجم آپ کے سامنے سربسجود ہوئے۔ تمام معاندین و مخالفین محکوم و ماتحت ہو گئے یہی وہ جادو ہے جس سے تمام عالم کو مسخر کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کان خلقہ القرآن آپ کا خلق قرآن تھا۔ قرآن ایک خاموش و صامت کتاب ہے اس میں سب کچھ ہے۔ اگر اس کو زندہ انسان کی شکل میں دیکھنا چاہتے ہو، تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو جن کا ایک ایک عمل قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا بعثت لاتمم مکارم الاخلاق میں مکارم الاخلاق (نیک عادتوں) کی تکمیل کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ اسوۂ حسنہ اور مکارم اخلاق صرف خاکساری و تواضع کا نام نہیں ہے، بلکہ جو زندگی کی ہر شعبہ میں اور واقعات کے ہر پہلو میں نمایاں ہو جس میں عبادات، معاملات، اعتقادات، عادات، ریاضات، احسانات، تہذیبات اور امانت، صداقت، عفت و عصمت، عدل و اعتدال، رحم و شفقت، محبت، صلہ رحمی، شرم و حیا، صبر و حلم، جود و سخا، شجاعت و بسالت، عفو و رحم، کرم، اطاعت، زہد و قناعت، توکل، ایفائے عہد و وعدہ، استغنا و ضبط نفس، تقویٰ، طہارت، عدالت، مساوات، ایثار و قربانی، تواضع، بے طمعی و حق شناسی وغیرہ سب اوصاف حمیدہ شامل ہیں۔ اب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اوصاف پر ایک سرسری نظر ڈالیں کہ حضور کس طرح عبادت کرتے تھے؟ آپ خدا کی عبادت میں ہر وقت و ہر لحظہ لگے رہتے تھے، عبادت کرتے کرتے قدم مبارک متورم ہو جاتے، خدا کی یاد سے جو وقت بچتا اُس کو اُمت و مخلوق کی خدمت میں بسر فرماتے، بلا ضرورت گفتگو نہ فرماتے، کلام مختصر اور شیریں فرماتے، غرباء میں رہ کر خوش ہوتے، ہر چھوٹے اور بڑے سے ملتے اور سلام کرتے، مہمانوں کی خدمت کرتے، اُن کے واسطے اپنی چادر مبارک بچھا دیتے، خادم کے کام کاج میں مدد دیتے، بازار سے اپنی اور دوسروں کی چیزیں خرید لیتے اور خود ہی اُٹھا لاتے۔

آپ حضرات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور خلیفہ ہیں، آپ کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم عدل و انصاف فرماتے آخر وقت تک کسی پر کسی قسم کا ظلم تعدی نہیں کیا۔ بچپن سے وفات تک کبھی لہو و لعب میں حصہ نہیں لیا۔ کفار وغیرہ نے آپ کو ساحر شاعر اور مجنوں وغیرہ کے خطابات دیئے۔ مگر آپ کی سیرت پاک کے متعلق کسی نے اشارہ تک نہیں کیا۔ اور آپ ہمیشہ اپنی پاک بازی اور بے داغ زندگی کو اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش فرماتے رہے فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ لوگو! میری ساری عمر تمہارے سامنے گذری ہے، کیا تم غور و فکر نہیں کرتے؟ آپ کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیادار تھے۔ استغنا اعلیٰ درجہ کا رکھتے تھے۔ سرداران قریش نے عرب کی بہترین عورتیں، زر و مال، تخت و تاج آپ کی خدمت اقدس میں پیش کئے کہ بتوں کی مذمت نہ کریں، مگر آپ نے صاف انکار کر دیا۔ آپ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے جانشین ہیں یہی طریقۂ حسنہ لازم پکڑیں، دنیاوی حرص و طمع کو چھوڑ دیں دنیاوی طمع کی وجہ سے عالم ذلیل و خوار ہو جاتا ہے اس لئے علم کی برکت جاتی رہتی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا مَنْ أَرْبَابُ الْعِلْمِ قَالَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِمَا يَعْلَمُونَ قَالَ فَمَا أَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ الطَّمَعُ (رواہ الدارمی) عالم کون ہے؟ کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا عالم وہ ہے جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔ فاروق رضی اللہ عنہ نے سوال کیا علماء کے دل سے کس چیز نے علم کی برکت کو نکال دیا ہے؟ جواب دیا طمع نے۔ یعنی جس عالم نے دنیا کی دولت اور آرام اور جاہ و حشمت پر نگاہ کی اور اس کی تلاش میں لگا اس نے اپنے بھرم اور عزت کو کھو دیا، اور لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہو گیا۔

آپ لوگ ماشاء اللہ اب عالم ہو گئے ہیں حدیثیں ختم ہو گئی ہیں، عالم بے عمل کی مذمت حدیث میں پڑھ چکے ہیں۔ یہ علم قیمتی بھی ہے اور مُوبق بھی اس کے مقتضا پر چلنا، اس کی حفاظت کرنا نہایت ہی ضروری ہے حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں لو ان اهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند اهله لسادوا به اهل زمانهم ولكنهم بذلوه لاهل الدنيا لينالوا به من دنياهم فهانوا عليهم سمعت نبيكم صلى الله عليه وسلم يقول من جعل الهموم هما واحدا هم آخرته كفاه الله هم دنياه ومن تشعبت به الهموم احوال الدنيا لم يبال الله فى اى او ديتها هلك رواه ابن ماجه والبيهقى. اگر علماء اپنے علم کی حفاظت کرتے اور اس کی قدر سمجھ کر علم کو مستحق کے پاس رکھتے تو اپنے زمانے کے لوگوں کے دلوں پر سبقت و فوقیت لے جا کر سردار ہوتے مگر انہوں نے دنیا داروں کو دے دیا، تاکہ اُن سے اپنی کچھ دنیا حاصل کریں۔ تو دنیا داروں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو گئے، اور ان کی وقعت و عزت اُن کے دلوں سے نکل گئی۔ میں نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنا مقصود و غرض آخرت ہی کو رکھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے دین دنیا دونوں کے مطلب و مقصد کو پورا کر دیتا ہے۔ اور جو صرف دنیاوی اغراض حاصل کرنے کی فکر کرتا ہے تو وہ کہیں بھی جنگل وغیرہ میں جا کر ہلاک ہو اللہ تعالیٰ اس کی کچھ پروا نہیں کرتا یعنی اللہ تعالیٰ ناراض ہو کر اپنی رحمت اٹھا لیتا ہے۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عالیشان فرمان کی قدر کرو اور جو آپ فرماتے ہیں اس کے مطابق عمل کرنے کی سعی بلیغ کرو کیونکہ لم تقولون ما لا تفعلون۔ كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون اور حدیث جُبّ الحزن وغیرہ وغیرہ پڑھ چکے ہیں۔

زہد و قناعت کو لازم پکڑو!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زہد و قناعت پر غور کرو کہ سید الکونین جو کی روٹی کھاتے ہیں اور کئی ماہ تک گھر میں آگ نہیں جلتی۔ اسودین یعنی پانی و کھجور پر گذارہ کرتے اور فرماتے ہیں یا الٰہی ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن کھانے کو ملے، بھوک میں تجھکو گڑگڑا کر یاد کروں اور کھا کر تیرا شکر ادا کروں۔" آپ ہمیشہ سادہ لباس زیب تن فرماتے۔ فرمایا انسان کا بہترین لباس تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔ رات کو چمڑے کے بستر اور ٹاٹ کے ٹکڑے پر آرام فرماتے جود و سخا میں اجود من الريح المرسلة تھے، اور صداقت و امانت کی توصیف آپ کے دشمن بھی کرتے تھے والفضل ما شهدت به الاعداء آپ کی شجاعت و بسالت دنیا میں ضرب المثل ہے جنگ حنین کے واقعہ پر نظر ڈالئے۔ سب فرار ہو گئے صرف حضور میدان جنگ میں تن تنہا موجود ہیں اور دشمن کے مقابلہ میں (ص):—

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۞ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

فرما رہے ہیں۔ غرضیکہ آپ حضرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر چال ڈھال عادات و اطوار اوضاع وغیرہ وغیرہ کو لازم پکڑیں۔ آپ ہی کی درستگی سے عالم کی درستگی ہے۔

استفتاء

(مومن برادری غور سے پڑھے)

کیا حکم ہے شریعت حقہ کا اس امر میں کہ دہلی میں پارچہ باف برادری کے چند نوجوانوں نے ایک انجمن بنام "اصلاح الانصار" قائم کی ہے اور یہ کہتے ہیں: (۱) ہم انصار ہیں اس لئے ہر شخص پر آئیں اپنی ذات "انصار" ہی ظاہر کرنی چاہیئے۔ (۲) انجمن اصلاح الانصار کا دعویٰ ہے کہ ہندوستان کے پارچہ باف انصار کی اولاد ہیں۔ (۳) انصار مدینہ کا پیشہ پارچہ بافی تھا اس لئے مسلمان جن کا پیشہ پارچہ بافی ہے انصار کہا جا سکتا ہے۔

دہلی جیسے مرکزی شہر میں جہاں تقریباً ہندوستان کے ہر صوبے کے اور ہر قوم کے افراد آباد ہیں اور اسی طرح پارچہ باف برادری کے افراد بھی ہندوستان کے مختلف حصص سے آکر آباد ہو گئے ہیں (بعض راجپوت ہیں اور بعض جاٹ وغیرہ ہیں اور بہت سے ہندو پارچہ بافوں کی اولاد میں سے ہیں جن کے آباؤ اجداد کسی زمانے میں مسلمان ہو گئے تھے) اب سوال یہ ہے کہ کیا بغیر پورے ثبوت کے یہ لوگ اپنے تئیں انصار کہلوا سکتے ہیں؟ اور مَنْ انْتَسَبَ اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ اور من ادعی الی غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام وغیرہ احادیث کا کیا مطلب ہے؟ بینوا توجروا!

از مفتی محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری

یہ دعویٰ کہ ہندوستان کے تمام پارچہ باف انصار مدینہ کی اولاد اور نسل سے ہیں بظاہر صحیح نہیں اور اس کا ثبوت تقریباً ناممکن ہے۔ اس لحاظ تو پارچہ باف جماعت کو انصار (یعنی انصار مدینہ کی نسل) کہنا ایک بے اصل اور بے ثبوت دعویٰ ہے اور اس معنی کے لحاظ سے مدعی کا وعید من ادعی الی غیر ابیہ میں داخل ہونا اغلب ہے۔ ہاں اس جماعت میں سے اگر کوئی خاندان ایسے ہوں جو اپنے سلسلۂ نسب کو محفوظ رکھتے ہوں اور ان کا جد اعلیٰ کوئی انصاری ہو تو وہ یہ دعویٰ کر سکتے ہیں اور اس میں کوئی استبعاد نہیں ہے کہ پارچہ بافوں کے بعض خاندان بلحاظ نسب انصار مدینہ کی نسل سے ہوں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کا نام انصار یا انصاری تو رکھیں مگر یہ دعویٰ نہ کریں کہ ہم سب کے سب انصار مدینہ کی نسل سے ہیں تو اس صورت میں اُن پر ادعاء غیر اب کا گناہ تو نہ ہوگا مگر اس نام سے انصاری النسل ہونے کا اشتباہ ہونے کی وجہ سے ایک مشتبہ لقب اختیار کرنے کا نامناسب عمل ضرور قرار پائے گا۔ اور جو خاندان کہ فی الحقیقت انصاری النسل ہوں وہ معروف معنی سے بھی اپنے کو انصاری کہہ سکتے ہیں۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ دہلی

(مہر مدرسہ امینیہ اسلامیہ دہلی)

حبیب المرسلین مدرسہ امینیہ دہلی

پارچہ باف برادری کا اپنے آپ کو انصار کہلوانا اور انصار مدینہ پر اتہام پارچہ بافی کا لگانا بڑا سخت کبیرہ گناہ ہے بوجہ مصداق ہو جانے اس وعید کی روایت مرقومہ بالا کے ہاں جو شخص کہ بذریعہ شجرہ کے اپنے نسب کا ثبوت دے گا اور شجرہ سے اپنے نسب کا و اولاد ہونے کا انصار میں سے کسی خاندان کا ثبوت دکھلائے گا تو کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے اپنے آپ کو بچائے گا مگر پارچہ بافی کے اتہام لگانے کے گناہ سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکے گا۔ اور اگر شجرہ سے ثبوت اپنے نسب کا انصار میں سے ہونے کا نہیں دے سکتے ہیں تو ان پر لازم ہے کہ اس دعوے سے اور انصار پر اتہام پارچہ بافی کا لگانے سے بہت جلدی توبہ کر لیں ورنہ عذاب اُخروی میں گرفتار ہوں گے۔ فقط واللہ اعلم! اجابہ وکتبہ۔ حبیب المرسلین عفی عنہ نائب مفتی مدرسہ امینیہ دہلی (مہر مدرسہ ہذا)

مظہر اللہ امام مسجد جامع فتحپوری دہلی

جواب صحیح ہے بے شک جو لوگ انصاری النسل سے نہیں ہیں ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے کو انصاری ظاہر کریں اور یہ دعویٰ کہ ہندوستان کے تمام پارچہ باف انصاری ہیں بلا دلیل ہونے کی وجہ سے مردود ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ محمد مظہر اللہ غفرلہ امام مسجد فتحپوری دہلی

الجواب صحیح۔ محمد مظفر احمد غفرلہ نائب امام مسجد فتحپوری دہلی

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڈھی

بلاشک وشبہ نسب اور نسل کا بدلنا حرام ہے پارچہ بافی اسلام میں کوئی حقیر پیشہ نہیں نہ پارچہ بافوں کو اسلام میں کوئی ذلت ہے۔ سب انسان اسلام کے نزدیک ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں قرآن نے نسلی امتیاز اور پیشوں کی شرافت کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ ایک اصلی سید کا اور ایک جوتی گانٹھنے والے مسلمان کا اسلام میں ایک ہی حکم ہے، ذات پات پر فخر یہ جاہلیت کا کام ہے۔ پھر کسی برادری کو اپنا نسب نامہ گھڑنے کی کیا ضرورت؟ سوال میں جو حدیثیں ہیں اُن کی بنا پر نسب بدلنا حرام ہے۔ واللہ اعلم! محمد مدرسہ محمدیہ دفتر اخبار محمدی دہلی۔

مولوی عبد الستار صاحب صدری دہلوی

صورت مرقومہ مسئولہ بالا میں واضح ولائح ہو کہ محض پارچہ بافی انصار مدینہ کی اولاد ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ چونکہ واقعی ان کی اولاد میں سے ہوں ان کے پاس اس کا ثبوت ہو وہ البتہ اپنے آپ کو اُن کی طرف منسوب کر سکتے ہیں اور جن لوگوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں محض پارچہ بافی کی بنا پر اپنے آپ کو ان کی اولاد میں محسوب کرتے ہیں یہ اُن کی ڈبل غلطی ہے جو شرعاً ہرگز جائز نہیں فقط حررہ العاجز۔ ابو محمد عبد الستار غفرلہ الغفار ۱۳۶۰ھ

محمد عبد اللہ صاحب لال دروازہ دہلی

اس نسب نامہ کے گھڑنے کی وجہ دراصل ان مسلمانوں کی تعصب پرستی ہے جو ہندوؤں کی صحبت میں رہ کر بالکل ہندو ہی بن چکے ہیں جن کی نظر میں داعی اسلام کے اس فرمان لا فضل لعربی علی العجمی کے ہوتے ہوئے بھی سید کی شادی کسی دھوبی، سقہ، جُلاہے وغیرہ سے نہیں ہو سکتی۔ دہلی کے ان نوجوانوں کو اپنے ڈاکٹری وغیرہ پیشوں کو چلانا تھا مسلمانوں میں حقارت کے خوف سے انہوں نے اپنے نسب نامہ بدلے بہرحال ان مومن حضرات کو اپنا نسب نامہ نہیں بدلنا چاہئیے کیونکہ یہ فعل شرعاً گناہ ہے۔ واللہ اعلم!!

ابو القاسم ایم اے رزاق منزل لال دروازہ دہلی

سُن غور سے یہ باتیں اے مسلم خوابیدہ!

(از ابو المعانی حضرت مولانا انور حسین پوری)

اے مسلم ناکام اُٹھ — اے خوگر آرام اُٹھ
اے خادم اسلام اُٹھ — کچھ سوچ اب انجام اُٹھ
بس اب ہوشیار ہو
دیں کا علمبردار ہو

اے مسلم ناشاد اُٹھ — اب ہوچکا برباد اُٹھ
کر قوم کو آزاد اُٹھ — کچھ اپنی سُن روداد اُٹھ
اُٹھ پیشوائے دین اٹھ
اُٹھ رہنمائے دین اٹھ

عزت گئی اور آن بھی — دولت گئی اور شان بھی
کیا کیا گیا! کچھ دھیان بھی — تو خود کو اب پہچان بھی
پھر غازیٔ اسلام بن
پھر خوگر آلام بن

پھر جوشِ ایمانی دکھا — پھر جذبِ روحانی دکھا
پھر فضلِ ربانی دکھا — پھر شانِ یزدانی دکھا
پھر کفر کی بنیاد ڈھا
پھر شرک کی رسمیں مٹا

تو کون تھا؟ فخرِ زماں — تو کون تھا؟ رشکِ جہاں
تو کون تھا؟ شیرِ دماں — تو کون تھا؟ فرخ نشاں
تو کون تھا میں کیا کہوں
اب تیرا ہے حالِ زبوں

خود پیکرِ اعمال بن — خود جوہرِ احوال بن
خود شارحِ اقوال بن — خود قطب اور ابدال بن
خود گامزن ہو پیشتر
پھر دوسروں کو حکم کر

چل اپنے قدموں پر سنبھل — چل اپنی حالت کو بدل
چل سوئے میدانِ عمل — چل کفر کا پھر سر کچل
اک آہ کر پھر برق سوز
تثلیث کو کر خاک دوز

تو ضیغمِ اسلام تھا — تو دین کا ضرغام تھا
تو ناصحِ علام تھا — تو فاتحِ اوہام تھا
پھر کھینچ کر تلوار اُٹھ
اے دین کے سردار اُٹھ

کیوں دین سے بیگانہ ہے — کیوں اس قدر دیوانہ ہے
کچھ سوچ تو خود دانا ہے — کس شمع کا پروانہ ہے
اسلام پر قربان ہو
پھر حاملِ قرآن ہو

تو سو رہا ہے بےخبر — ہے قوم کا حال دگر
نازک کمر اب باندھ کر — ہتھیار اپنے مانجھ کر
اے فوج کے جرنیل اُٹھ
اے قوم کے سرخیل اُٹھ

اے انور خستہ بیاں — اب روک تو اپنی زباں
تو کر چکا سب کچھ عیاں — کر قوم پر آنسو رواں
تو اپنے دل پر جبر کر
ظلم و ستم پر صبر کر

پیامِ وقت

(از سید مقبول احمد صاحب بی اے احمد پوری)

اب وقتِ عمل آیا — الفت کی کتھا چھوڑو
دنیا یہی کہتی ہے
اب شیشۂ غفلت کو — جس طرح بنے توڑو
اب کام کرو کوئی
اب عشق و محبت کے — جھگڑوں سے نجات اچھی
دنیا یہی کہتی ہے
اب کام کی باتوں میں سے — ہو کوئی بات اچھی
ہاں نام کرو کوئی

کیا حدیث وحی الٰہی نہیں ہے؟

(از جناب محمد شعیب نظری دربھنگوی جامعہ رحمانیہ بنارس)

خدا کے جانچ کی کوئی انتہا نہیں، وہ اپنے بندوں کو مختلف امور سے آزماتا ہے۔ مسلمان شیطان مردود کے جال میں آکر کن کن گمراہ کن فرقوں میں پھنس گئے ہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ مانتے ہوئے بھی کوئی تقلید شخصی میں مبتلا ہے، کوئی احادیث نبوی کو سرے سے اڑاتا ہے، جس کا جو جی چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔ کچھ عرصہ سے ایک نیا فرقہ رونما ہوا ہے، جو منکر حدیث ہے، صرف قرآن متلو ہی کو اپنا لائحہ عمل بتاتا اور احادیث صحیحہ کی تردید میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ مگر مسلمانو! یاد رکھو! کبھی بھی احادیث نبویہ باطل پرستوں کے زور سے نہیں مٹ سکتیں جس طرح قرآن متلو وحی الٰہی ہے اسی طرح احادیث صحیحہ بھی وحی الٰہی ہیں یہ قرآن کے بالکل خلاف نہیں بلکہ اس کی مفسر ہیں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ اے نبی امی ہم نے آپ پر قرآن اتارا تاکہ آپ لوگوں کو کھول کھول کر بتا دیں امید ہے کہ غور فکر کریں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے: لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ اس تبیین اور بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ جو کچھ حضور پرنور اپنی زبان الہام ترجمان سے قرآن کے معنی و مطالب اور تفسیر و تفصیل کرتے تھے وہ منجانب اللہ ہی تھا کیونکہ نبی کا ہر فعل و قول امر و نہی بحکم الٰہی ہوتا ہے۔ فرمایا وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی آپ اپنی خواہش نفسانی سے کوئی بات نہیں بناتے بلکہ وہی کہتے ہیں جن کا حکم ہوتا ہے۔ اسی لئے تو فرمایا لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ اے مسلمانو! تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہتر نمونہ ہے۔ رسول کا نمونہ ہمیں احادیث ہی میں ملتا ہے آپ مشکل امر کی تفسیر کرتے اور مجمل امر کی توضیح کرتے۔ اللہ جل مجدہ فرماتا ہے: اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نماز درست کر کے ٹھیر ٹھیر کر پڑھا کرو۔ اس کا ذکر متعدد جگہ میں ہے لیکن کس طرح ادا کریں؟ کتنی رکعتیں ادا کی جائیں؟ قرآن متلو نہیں بتاتا اسی طرح روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ہیں۔ جب یہ امر بالکلیہ ثابت ہو گیا کہ احادیث صحیحہ بھی منجانب اللہ ہیں تو جس طرح قرآن متلو کا محافظ باری تعالیٰ ہے، اسی طرح احادیث کا حافظ بھی باری تعالیٰ ہے جس طرح قرآن میں ایک حرف کا رد و بدل نہیں بعینہ اسی طرح احادیث کے الفاظ بھی ثابت ہیں یہ لوگ حدیث پر کئی ایک اعتراض کرتے ہیں جو اُن کی ناسمجھی اور کجروی پر دال ہیں۔ انشاء اللہ بترتیب ہر اعتراض کا جواب دیتا چلوں گا:

اعتراض: لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ رسول سے مراد قرآن ہے یعنی تمہارے لئے اللہ کے قرآن میں بہتر نمونہ ہے اسی طرح قرآن میں جہاں کہیں بھی رسول کا لفظ آیا ہے قرآن ہی کے معنی میں ہے۔

جواب: اگر رسول سے مراد قرآن ہے تو اس آیت کے کیا معنی ہوں گے؟ ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وہی ذات ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں اُن ہی (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک رسول (قرآن) بھیجا جو اُن کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو (عقائد باطلہ سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب و دانشمندی (کی باتیں) بتلاتے ہیں۔ کیا اس کا یہی ترجمہ ہوگا؟

دوسری جگہ فرمایا اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ جب آپ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول (قرآن) ہیں، اور یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ آپ بے شک اللہ کے رسول (قرآن) ہیں۔ ع

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا +

اعتراض: سورہ نحل میں فرمان خداوندی ہے وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ یعنی ہم نے آپ پر قرآن اتارا ہے کہ تمام باتوں کا بیان کرنے والا ہے، اور خاص مسلمانوں کے واسطے بڑی رحمت اور خوش خبری ہے دوسری جگہ فرمایا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ ہم نے لوگوں کی (ہدایت) کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کے (ضروری اور عمدہ) مضامین بیان کئے ہیں تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ تیسری جگہ فرمایا وَھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ مُفَصَّلًا اس نے تمہارے پاس ایک کامل کتاب بھیج دی ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اس کے مضامین صاف کر دیئے ہیں ان آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے لئے قرآن ہی کافی ہے اور بس، حدیث کی کوئی ضرورت نہیں۔

جواب: ہاں یہ بجا اور درست ہے ہم کب اس سے انکار کرتے ہیں، واقعی قرآن اللہ کی بڑی باعظمت کتاب ہے اس میں شک نہیں کہ وہ تمام کتابوں سے افضل اور برتر ہے لیکن بتاؤ کس جگہ حضور نے اس قرآن کے خلاف لب کشائی کی ہے، انہوں نے بھی تو تم جیسے کم فہم نام کے مسلمان کو سمجھانے کے لئے اس کی تشریح کر دی وہی تو حدیث ہے اگر تم اس کو نہیں مانتے تو آؤ ہم بھی چند باتیں دریافت کرتے ہیں ماننا پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کھید کی کیفیت بیان فرماتا ہے جس کو آنحضور نے اپنی

بعض بیویوں سے پوشیدہ رکھا تھا، فرمایا وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا یہ کون سی بات تھی جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں سے پوشیدہ رکھا تھا، اور بعض کو بتلا دیا تھا، کیا قرآن نے دوسری جگہ اس بھید کو بتلایا؟ دوسری جگہ فرمایا أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ کیا آپ ان لوگوں پر نظر نہیں فرماتے جن کو سرگوشیوں سے منع کر دیا گیا تھا، مگر پھر بھی وہ وہی کام کرتے ہیں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا وہ کون سی سرگوشی تھی؟ قرآن نے دوسری جگہ کہیں اس کا ذکر کیا ہے؟ تیسری جگہ ارشاد ہے وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ (الآیۃ) جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے ہیں وہ تو محض اس کے لئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون ہمارے رسول کی اتباع کرتا ہے اور کون پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ تحویل قبلہ سے پہلے کون سا قبلہ تھا؟ اور اس کا حکم کون سی آیت میں ہے؟ + (باقی آئندہ)

خاص تحفہ ہے۔ نیز درد گنٹھیا، درد قولنج، نفخ شکم، درد گردہ اور ہر طرح کے ریاحی دردوں کو فوراً دور کرنے میں عجیب العمل ہے۔ نزلہ و کھانسی کے لئے مفید ہے۔ خفقان، وحشت اور بے ہوشی کو اس کے چند روزہ استعمال سے [illegible] کے لئے فائدہ ہوتا ہے دماغی تکان کو دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی دوا صرف (عہ) پانچ روپے۔ پتہ: حکیم عبدالرحمن خاں معرفت دفتر اخبار محمدی باڑہ ہندو راؤ دہلی +

مقوی اعظم گولیاں

مقوی گولیاں تندرستی کو قائم، جسم کو مضبوط بنانے والی ہیں۔ قوت خاصہ پیدا کرنے والی اور ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرنے والی ہیں۔ مذکورہ ذیل صورتوں میں ان کا استعمال بے حد مفید ہے۔ زائل شدہ قوتوں کو دوبارہ حاصل کرتی ہیں، ہر قسم کی کمزوری، ناطاقتی، بدہضمی اور پیٹ کی تمام شکایات، دل کی دھڑکن، بخار، خشکی، اعصابی تکالیف اور بچپن کی بری عادتوں سے برے نتائج رفع کرتی ہیں۔ دماغی یا جسمانی محنت زیادہ کرنے والوں اور مسافر ضعیف العمر آدمیوں کے لئے جو تکان محسوس کرتے ہیں نیز نزلہ زکام کھانسی ہر قسم کے دردوں میں ان کا استعمال عمدہ نتائج پیدا کرتا ہے مایوسوں کو تندرست تندرستوں کو توانا بناتی ہے بھوک بڑھاتی ہے ترکیب استعمال سوتے وقت دو گولیاں دودھ کے ساتھ کھالیں۔ قیمت ۴۰ خوراک صرف ایک روپیہ محصول ڈاک چھ آنے چار آدمیوں کے مل کر منگانے میں محصول صرف [illegible] ہوگا

جریان

جریان جیسے تباہ کن مرض کے لئے یہ دوا نعمت ہے۔ جریان خواہ کتنی ہی مدت کا ہو ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتی ہے۔ اعضاء کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لاکر صحیح کرتی ہے نامردی، جریان، سستی و کثرت احتلام کو اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی جڑ سے کھو دیتی ہیں انشاء اللہ چند روز کے استعمال سے یہ تمام بیماریاں بالکل دور ہو جائیں گی۔ پرچہ ترکیب ہمراہ دوا قیمت ۲۰ دن کی دوا ایک روپیہ دو آنے (عہ) محصول ڈاک فی پیکٹ الگ ہے طلب فرمانے کا پتہ: حکیم محمد جان خان معرفت دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی +

حب اللیل مع اوصاف

(۱) رات کو طبیعت میں سیلان لانا اس کا معمولی کرشمہ ہے (۲) قوت مردمی کو قائم کرتی ہیں (۳) عضو مخصوص کی تمام خرابیاں دور کر کے نہایت قوت پہونچاتی ہیں (۴) خون صالح بکثرت پیدا کرتی ہیں (۵) عام جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہیں (۶) عورت کے دل میں مرد کی محبت پیدا کرتی ہیں (۷) جوش جوانی کو برقرار رکھتی ہیں۔ جاڑوں کے موسم کی خاص چیز ہے۔ (تنبیہ) بغیر عورت والے اس کو استعمال نہ کریں قیمت ایک ماہ کے لئے صرف [illegible]

معجون مقوی عنبری

یہ معجون اپنے اوصاف میں ہمہ صفت موصوف ہے مقوی اعضائے رئیسہ و مقوی باہ ہے سرعت کو روک دیتی ہے۔ گذری ہوئی یا کھوئی بہار کو از سر نو پیدا کر کے جوانی کے لطف دکھاتی ہے موسم سرما کا

درد گردہ کا عجیب تیر بہدف علاج

[illegible]

نوٹ: [illegible]

حکیم عبدالرحمن ڈنٹسٹ و معالج درد گردہ ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد

تازہ تصدیق [illegible]

اہل حدیث بھائیو آؤ! محی السنۃ کے نئے جاوید حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کے ساتھ جہاد میں شامل ہو جائیں!!

مولانا شہیدؒ نے تلوار کے جہاد سے پہلے قلمی جہاد کیا تھا اس قلمی جہاد میں آپ نے جو اپنی ابدی اور دائمی یادگار چھوڑی ہے وہ کتاب "تقویۃ الایمان" ہے ہم آج نہایت مسرت کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے پانی کی طرح روپیہ بہا کر کتاب تقویۃ الایمان کے پرانے اور نئے سب نسخے جمع کر کے پوری صحت کے ساتھ یہ کتاب لکھوائی، حروف بڑے بڑے اور صاف رکھوائے، چھپائی نہایت اعلیٰ کرائی، جیبی پاکٹ سائز رکھا، کم نگاہ والے بوڑھے بڑے بچے عورتیں بھی آسانی سے پڑھ سکیں اس لئے ایک ایک حرف الگ الگ رکھا اس کے ساتھ ہی حنفی علمائے کرام کا فتویٰ بھی چھاپ دیا جو انہوں نے مولانا کے اور کتاب کے نیک اوصاف پر دیا تھا، ساتھ ہی مولانا کا وہ خط بھی عربی مع ترجمہ اردو چھاپ دیا جو انہوں نے اس کتاب پر اعتراضات کے جواب میں بغدادی صاحب کو لکھا تھا [illegible] اس کتاب میں ایک یہ بھی ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان کی جن عبارتوں سے غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے ان کے جوابات کا رسالہ بھی اس میں چھاپ دیا ہے کل صفحات ایک سو بتیس ہیں، ساتھ ہی حضرت مولانا شہیدؒ کی سوانح عمری بھی لکھ دی ہے ہم نے اس وقت اس کی قیمت بھی بہت کم رکھی ہے ہلکے کاغذ کی خراب حروف اور ردی چھپائی کی کتاب بھی سوا روپے میں ملتی ہے لیکن ہم اس بہترین کتاب کو کثرت اشاعت کی غرض سے صرف چار آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں، مدرسوں میں پڑھانے اور مفت تقسیم کرنے والے حضرات کو اور بھی رعایت، بھائیو اس کو ناواقف مسلمانوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب کی قدر کیجئے

سبیل الرشاد یہ سورہ "حجرات" کی تفسیر ہے اس کے ابتداء میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط ولوازمات پر بحث کی گئی ہے خلفائے راشدین کا نظام حکومت کیا تھا؟ ان کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض ومقاصد کے ماتحت ہوتا تھا؟ اور کس طریق سے یہ امور طے ہوتے تھے؟ ان سب کی اطلاع سبیل الرشاد سے ملے گی، ہدیہ صرف دس آنے پڑھنے کے قابل کتاب ہے +

ذکری تفسیر پارہ "عم" تمام چھوٹی بڑی سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر ہے، جو ہم روز مرہ نماز میں پڑھتے ہیں، موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ضروریات اور شبہات کو مدنظر رکھ کر یہ تفسیر مرتب کی گئی ہے خواجہ عبد الحی صاحب فاروقی کے سلسلۂ قرآن کا یہ آخری حصہ ہے، ہدیہ غیر مجلد ڈیڑھ روپے، مجلد دو روپے آٹھ آنے (عہ)

برہان اس میں سورۂ نور کی تفسیر ہے، مصنف نے اپنے مخصوص انداز میں امت اسلامیہ کو دعوت دی ہے علمی مسائل کی تشریح عقل کی روشنی میں بڑی وضاحت سے کی گئی ہے قیمت ۱۲ مجلد ایک روپیہ

بیان یہ سورۂ آل عمران کی تفسیر ہے اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم، اور وفات وحیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے قیمت (عہ)

سبل السلام یہ انتیسویں پارے کی تفسیر ہے اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے، ہدیہ غیر مجلد صرف بارہ آنے +

صراط المستقیم اس میں سورۂ "انفال" و "توبہ" کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا ہے، موجودہ ضروریات واحتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا اور ان حقائق و معارف کی وضاحت وصراحت پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے جس سے مسلمان دوچار ہو رہے ہیں قیمت دو روپے

عبرت احسن القصص یعنی سورۂ یوسف کی تفسیر نہایت ہی خوبی کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور اس سے نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کو بہت ہی موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے، بغیر جلد کی قیمت بارہ آنے، اور جلد والی کی قیمت ایک روپیہ ہے

اخلاص یہ سورۂ اخلاص کی حضرت امام ابن تیمیہؒ کی لکھی ہوئی تفسیر ہے ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس سے اچھی اور اس سے مفصل اس سورت کی اور کوئی تفسیر نہیں قیمت دو روپے آٹھ آنے

بصائر اس رسالہ میں بنی اسرائیل کے ان تمام واقعات، حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے، نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے، نئی چھپی ہے، بڑا سائز ہے، قیمت آٹھ آنے

الفرقان بین اولیاء الرحمان واولیاء الشیطان۔ یہ حضرت امام ابن تیمیہؒ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے، اس میں سچے اور بناوٹی ولیوں کا نہایت دلچسپ اور مفصل بیان ہے کتاب کی اہمیت کے لئے مصنف کا نام ہی کافی ہے، ہر اعتبار سے عمدہ اور قابل دید کتاب ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

صراط مستقیم مصنفہ فاضل اجل عالم باعمل حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ یہ کتاب فارسی میں لکھی جس سے اردو جاننے والے احباب فائدہ نہیں لے سکتے تھے، اب بامحاورہ اردو میں ترجمہ ہو گیا ہے قیمت سوا روپیہ

ہدی المحمود ترجمہ ابوداؤد عربی متن مع زیر زبر، اردو ترجمہ بامحاورہ، مولانا وحید الزماں صاحب مرحوم، اس کا صرف اول آدھا پارہ چھپا ہوا ہے۔ قیمت صرف سات روپے

دیوان گلشن ہدایت اس کتاب میں توحید و سنت کی، بے ثباتیٔ دنیا کی، بدعتوں کی تردید کی ایسی پیاری نظمیں ہیں کہ دل خوش ہو جاتے، ساتھ ہی مسائل معلوم ہوتے ہیں نئی چھپی ہے ۸۸ صفحات ہیں عمدہ کاغذ اچھے حروف ہیں۔ قیمت رعایتی صرف پانچ آنے

فیض بادشاہ دو عالم حضورؐ کی وہ حدیثیں جو اخلاق کے متعلق ہیں پھر ان کا ترجمہ پھر اردو میں ان کی نظم ہے قیمت دو آنے

توحید محمدی مولانا محمد صاحب مرحوم کی تصنیف ہے اس میں پکی قبروں گنبدوں اور مقبروں کے حرام ہونے کی اور بنے ہوؤں کو گرا دینے کی تقریباً دو سو دلیلیں ہیں قبر کے متعلق شرعی احکام کا بیان، قبر پرستی کی تردید، قبر کو چومنے نذر و نیاز چڑھانے، غلاف وغیرہ کی حرمت قرآن حدیث فقہ حنفی وغیرہ سے۔ انداز بیان دلکش قیمت چار آنے

پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۵ | اردو دفتر اخبار محمدی دہلی
خریداری نمبر ۲۱۴۲ بخدمت جناب مینیجر صاحب
"رسالہ جامعہ" قرول باغ - دہلی
New Delhi

سارے شیعہ مذہب کی تردید میں وہ کتابیں جن سے رافضیوں میں صفِ ماتم بچھ گئی!

تحفہ اثنا عشریہ یہ کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی تصنیف ہے رافضیوں کے رد میں لاجواب کتاب ہے پورے شیعہ مذہب کی تردید بہترین طریقہ پر اس میں کی گئی ہے قیمت تین روپے ۔ **تازیانہ شہادت** یہ کتاب بھی شیعہ مذہب کی تردید میں اپنی آپ نظیر ہے چھوٹی سی کتاب ہے مگر نہایت قیمتی مضامین سے لبریز اگر شیعہ مذہب سے مناظرہ کی پوری تیاری کرنی ہو تو یہ کتاب پڑھئے قیمت تین آنے ۔ **محرم نامہ** اس کتاب میں تعزیہ داری کی اور شرک کی قرآن سے حدیث سے امام ابوحنیفہؒ سے اور بزرگان دین سے اور خود حنفی مذہب سے تردید کی گئی ہے قیمت ایک آنہ ۔ **تاریخ تعزیہ** سب سے پہلا تعزیہ کہاں بنا؟ ہندوستان میں سب سے پہلے تعزیہ کب آیا؟ تردید تعزیہ وغیرہ ہے ایک آنہ کی ایک ہے سینکڑہ

قصص الانبیاء

اپنے گھر میں بچوں وغیرہ کو قصوں اور کہانیوں سے بچا کر یہ کتاب پڑھوایے، صاف صاف اور بڑے حروف کاغذ نہایت اعلیٰ چھپائی بہت صاف ہے عورتیں اور بچے اور کم اردو پڑھے ہوئے بھی بآرام پڑھ لیتے ہیں تو راسی صفحات ہیں اس میں بچوں کے طرز پر کہانیوں کی طرح [illegible] اور [illegible] کے نتائج کا بیان ہے حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ہود حضرت صالح، حضرت ابراہیم حضرت لوط حضرت یوسف حضرت شعیب، حضرت موسیٰ حضرت ایوب حضرت یونس حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت زکریا حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے قصے ہیں، اس کتاب سے ایک طرف معلومات بڑھتی ہیں تو دوسری طرف دین سے رغبت پیدا ہوتی ہے، دین پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اخلاق سنورتے ہیں، دلچسپ اور عمدہ کتاب ہے قیمت صرف (۶؍) چھ آنے،

تذکرۃ المحدثین

رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ اسلاف کے تذکرے یعنی محدثین کرامؒ کے حالات زندگی وغیرہ کی وہ کتاب جس میں چودہ محدثین کرام کی کامل سوانح عمریاں اور ان کی خدمت حدیث وغیرہ کے مکمل حالات ہیں۔ برادران! یہ کتاب اس سے پہلے کبھی نہیں چھپی، یہ ایک فرض اہل حدیث کے ذمہ تھا جو بحمد اللہ آج پورا ہوا اس میں امام بخاری امام مسلم، امام ابوداؤد امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد، امام دارقطنی، امام دارمی، امام بیہقی، امام رزین امام محمد رحمہم اللہ اجمعین وغیرہ کی سوانح عمریاں، اور ان کی طلب حدیث کی کیفیت، ان کا علمی پایہ، ان کی تصنیف کردہ کتابوں کی حقیقت وغیرہ سب کچھ ہے بہت نکھرے حروف میں صاف چھپی ہوئی ہے ہر ایک اہل حدیث کو اس کتاب کی ضرورت ہے۔ کاغذ گلیز قیمت اصلی ایک روپیہ رعایتی بارہ آنے کاغذ رف قیمت اصلی بارہ آنے، رعایتی اس وقت صرف چھ آنے

تاریخ اہل حدیث

حدیث کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ قرآن شریف کب لکھا گیا؟ فقہ کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ مذہب اہل حدیث کب سے ہے؟ تقلیدی مذاہب کب سے ہیں؟ محمدی نام کب سے ہے؟ حنفی کب سے ہوئے؟ پھر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی کوئی تصنیف نہیں ایک حرف ان کا اپنا لکھا ہوا دنیا میں نہیں کتب فقہ میں ان کے مسائل نہیں، پھر اہل حدیث پر جو چھتیس اعتراضات بدعتی حنفیوں نے کئے تھے ان کے جوابات ہیں پھر حنفیہ پر اتنے ہی معقول اور منہ توڑ اعتراضات ہیں جن کے جواب دینے کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق نہیں ہو سکتی، یہ کتاب خطیب الہند حضرت الشیخ مولانا محمد صاحب مرحوم کی تصنیف کردہ ہے انداز بیان اتنا دلکش ہے کہ ایک بار شروع کر دینے کے بعد ہاتھ سے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ غرض یہی ایک کتاب اہل حدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے جوابات اور تردید کے لئے کافی ہے ضرور پڑھئے قیمت چھ آنے

الفاروق

یہ کتاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کامل سوانح عمری ہے اور مولانا شبلی کی تصنیف ہے، اس کے دو حصے ہیں بڑے سائز کے تقریباً پونے تین سو صفحات ہیں، کوئی چھوٹا بڑا واقعہ ایسا نہیں کہ جس کا بیان اس میں نہ ہو آپ کی خلافت کے تمام واقعات، روم و شام، ایران و مصر وغیرہ کے جہاد کے تفصیلی حالات آپ کی پیدائش سے لیکر وفات تک کے تمام واقعات اس میں موجود ہیں اس کی اصلی قیمت تین روپے ہے لیکن ہم آپ کو دونوں حصے کامل صرف ایک ہی روپے میں بھیج دیں گے

مجاہد ہند

مجاہد ملت قاطع بدعت محی السنت زندہ جاوید حضرت شاہ مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کی مختصر سوانح حیات ملقب بہ "مجاہد ہند" شائع ہو گئی ہے جس میں حضرت مولانا شہید دہلوی کی سوانح حیات، آپ کا حسب و نسب، آپ کی تحریک احیائے توحید و سنت، آپ کی دینی و ملی خدمات، اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ اقدامات، آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے، لکھائی چھپائی اور کاغذ از حد عمدہ ہے قیمت صرف دو آنے محصول ڈاک: تین پیسے کل پونے تین آنے

ضرب المقبول

مع ترجمہ و حاشیہ۔ اس کتاب کو ہم نے چھپوا لیا ہے ایک سو بچاس صفحات ہیں، عربی کی سطریں الگ ہیں یہاں کا ترجمہ ہے، حوالہ ہے، وقت اور ترکیب ہے، حدیث و قرآن کی تمام دعائیں اس میں ہیں ہر موقعہ کی دعائیں الگ الگ ہیں، کاغذ نہایت نفیس اور لکھائی چھپائی بالکل بے عیب ہے، اہل حدیث کے درود و وظائف کے لئے یہ کتاب کافی ہے، جلد منگائیے قیمت اصلی بارہ آنے ہے لیکن ہم اس وقت صرف پانچ آنے میں دیدینگے

پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

احمد بن مولانا محمد صاحبؒ پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم ۰

(فرمان رسول کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل [illegible]
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد [illegible] پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں [illegible]
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بے جا تہمتوں [illegible] عوام الناس کی غلطیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ تشریح صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

مسلک سلف ہے سالک چلا جا بے دھڑک، جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

یادگار حضرت مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر: مولوی ابو القاسم سیف بنارسی؟ [illegible] احمد سہسوانی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ اخبار ہذا پندرہ روزہ قیمت سالانہ [illegible] دو روپے بھیجے بغیر [illegible]
نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری [illegible]
۴۔ بہتر یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں ورنہ خریداری منگائے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر [illegible] ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ [illegible]
۷۔ خط و کتابت دفتر اخبار محمدی کے پتہ ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

جلد ۱۹ ۔ دہلی ۱۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق یکم فروری سنہ ۱۹۴۲ء ۔ نمبر ۱

پیامِ عمل

از قلم جناب مولوی تہذیب ایں صاحب [illegible] گورکھپوری متعلم مدرسہ سعیدیہ دہلی

اٹھ ہوش میں آ اے مسلم اب دنیا کی تصویر بدل
بنیاد پرانی ہے تو لیکن اب تعمیر بدل

کس ذلت میں کس خواری میں کس رنج و بلا کا تو ہے شکار
اٹھ قوت بازو سے اپنے اس خواب کی اب تعبیر بدل

تہذیب نئی کے شکار ابھی کہیں تعمیر کرو ویرانہ
صدیق و عمر سا جا ہیں ایسے فرنگی تصویر بدل

دنیا میں مسلماں خوار رہا یہ کیسی کہانی ہے سنا
ایماں کی جھلک ہے تجھ میں اگر تقدیر بدل تقدیر بدل

یہ ضبط کی عادت چھوڑ ذرا لے ہاتھ میں سنان کا
طاقت ہے حکومت ہوتی ہے تو اب اپنی تدبیر بدل

اٹھ گھر سے نکل میدان میں آ پھر اضداد سے کر کر ٹکرا
پہچان بنا کر دنیا میں دنیا کی تصویر بدل

میدان سیاست میں آکر تعلیم اخوت بھول نہ جا
کر بات محبت کی باہم تفریق نہ کر تقریر بدل

یہ شعر و سخن کس کام کا پھر کل قوم نہ جاگی نشتر اگر
بیدار نہیں ہے قوم تری تقریر بدل تحریر بدل

اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سوا کسی اور کی پوجا مت ہونے دو!

اتنا کام ہمارا تھا کہ آپ کو ہتھیار مہیا کر دیں اور اب یہ آپ کا کام ہے کہ ان ہتھیاروں سے کام لیں اور خدائی توحید کو پھیلا دیں۔ قبروں کو پختہ کرنے اونچی بنانے اُن پر قبے گنبد وغیرہ بنانے کی حرمت کی حدیثیں۔ قبے وغیرہ گرا دینے اور پکی قبروں کو توڑ دینے کی حدیثیں۔ پختہ قبروں اور گنبدوں کی حرمت پر امام ابو حنیفہؒ کے اقوال حنفی مذہب فقہ کی کتابوں کے حوالے، قبوں اور گنبدوں کو توڑ دینے کا ثبوت حنفی مذہب سے۔ قبوں کو جائز کہنے والوں کی تمام دلیلوں کے جوابات۔ تبرکات اور آثار پرستی کی زبردست تردید، بناوٹی مزارات کا شرعی حکم۔ شریعت اور مصلحت کا فرق۔ قبوں اور گنبدوں اور آثار پرستی کی نجاست پر قہر خداوندی۔ معبودان باطل کو توڑنے کی تمام نبیوں کی سنت۔ اولیاء اللہ کے مقبروں کو گرا دینے کا فعل نبویؐ۔ جو جگہ غیر اللہ کی عبادت کی ہو اس کے توڑ دینے اور ڈھا دینے کے دلائل۔ اسکی بابت موجودہ علمائے حنفیہ کا فتویٰ وغیرہ۔ اس مضمون پر حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کی کتاب ہم نے چھپوائی ہے۔ قیمت صرف چار آنے۔ مفت تقسیم کرنے کے لئے زیادہ تعداد میں منگوانے والوں کو ساڑھے بارہ روپے (عہ ۱۲) کی ایک سو۔ چار روپے کی پچیس۔ محصول ڈاک قیمت کے علاوہ ہے۔ اہل حدیث بھائیو بہت جلد تم سے اس کتاب کو طلب فرما کر قبر پرستی اور آثار پرستی کے خلاف مسلمانوں کو توحید سکھایئے۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

حالاتِ حاضرہ

—— [illegible] ترکی کے صدر عصمت [illegible] پاشا [illegible] دیا [illegible] حقوق [illegible] ہمارا [illegible] کمال اتا ترک [illegible] نے ترکیا یا عصمت انونو [illegible] کی عظمت کے باعث ترکی قوم کا سر جھکا ہوا ہے کیونکہ قوم نے اپنی باگیں آپ کے حوالہ کر دی ہیں۔ آپ اپنے بڑے [illegible] قوم آپ کو [illegible] ہم [illegible] جسے ترکی قوم کو [illegible] حاصل ہے عصمت انونو سپاہی ہیں اور آخر میں بھی سپاہی رہیں گے اسی میں آپ کی عظمت پوشیدہ ہے آپ نے قوم کی [illegible] کیا اور کمال اتاترک کے جانشین بنے۔ اب ترکی قوم آپ کی ہدایات پر عمل پیرا ہے کیونکہ اس نے آپ کو ہادی اور لیڈر بنایا ہے اگر ترکی قوم حکومت کی ہدایات پر عمل کرتی ہے تو گویا وہ خود اپنے فیصلے کے سامنے جھکتی ہے آپ نے پبلک کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ عصمت انونو پر اعتماد کر کے ہم عصمت انونو پر اعتماد کرتے ہیں بلکہ ہم اپنی ترکی قوم کو نجات دلانے کی تمہاری نجات کا ثبوت یہ ہے کہ تم نے نجات حاصل کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ یہ نجات نہیں ہے کہ تم نجات نجات پکارتے رہو نجات اور کامیابی تمہارے عزم اور ارادے کا عکس ہے اور یہ عکس عصمت انونو کی ذات میں مجسم ہو کر مجسم ارادہ بن گیا ہے +

—— وزارت جنگ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ گذشتہ ایک سال میں فوجی مقاصد کے لئے جن نوجوانوں کا انتخاب عمل میں لایا جا رہا ہے ان میں دو تہائی سے زیادہ تعداد ان امیدواروں کی ہے جنہیں انتخاب میں نہیں لیا گیا یا تو اس وجہ سے مطلوبہ تعداد پوری ہو چکی تھی یا کسی اور وجہ سے لیکن اب فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ ایسے کثیر التعداد امیدواروں کو انتخاب کا از سرِ نو موقع دیا جائے اور ان میں سے قابل نوجوانوں کو منتخب کر لیا جائے + جو لوگ فوجی ٹریننگ حاصل کر چکے ہیں صرف انہیں کو دوبارہ دعوت دی جائے گی اور جنہوں نے فوجی تربیت کسی وجہ سے حاصل نہیں کی ہے انہیں فوراً اس کا انتظام کر لینا چاہئے۔ حکومت انہیں فوجی تربیت کے سلسلہ میں ہر امکانی امداد بہم پہنچائے گی۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ گذشتہ تین ماہ سے فوجی ضرورتوں کے قابل نوجوانوں کی بھرتی [illegible] بھرتی کیا جا رہا ہے اور ایسے افسروں کی ایک بڑی تعداد کو فوجی ٹریننگ دینے پر مامور کیا جا رہا ہے۔

—— کا [illegible] ہے کہ [illegible] کی ایک اطلاع [illegible] ہے کہ اس وقت بحر اسود بحر روم اور [illegible] کی تجارتی [illegible] کی جا رہی ہے اور فوجی دکام برابر نقل و حرکت کر رہے ہیں ترکی کے علاوہ [illegible] ہنگامی حالت طاری ہے اور احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں اس سلسلہ میں ترکی کے باشندوں کو مطلع کیا گیا ہے کہ وہ ان مقامات سے باہر آمد و رفت کم کر دیں جن کی تفصیل سے وقتاً فوقتاً باشندوں کو مطلع کیا جائے گا۔ ابھی عوام کی نقل و حرکت پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے صرف احتیاطاً انہیں مشورہ دیا گیا ہے جو لوگ ترکی میں پناہ گزین ہیں انہیں جدید جنگی احکام سے مطلع کر دیا گیا ہے اور ان کی حفاظت کے لئے خاص پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں +

حسرتناک انتقال

گذشتہ اشاعت میں ہم نے مولانا محمد صاحب مرحوم کی صاحبزادی زبیدہ کے انتقال کی خبر شائع کی تھی۔ نہایت ہی حسرت و ملال کے ساتھ اشاعت ہذا میں یہ خبر شائع کی جاتی ہے کہ مولانا محمد صاحبؒ کی دوسری صاحبزادی حنیفہ ۲ سال کی عمر میں ۸ دن تک خسرہ میں مبتلا رہ کر پیر کی رات کو ۱۱ بجے جو نا گڑھ میں انتقال کر گئی۔ شایان خدا ہے کہ صرف ۱۱ دن کے قلیل عرصہ میں آگے پیچھے دونوں بچیاں دنیا سے اٹھ گئیں۔ اللہ انہیں بخشے اور متعلقین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین! —— ایڈیٹر

—— لندن میں یومِ آزادیٔ ہند کی تقریب پر ایک ریزولیوشن میں یہ مطالبہ کیا گیا کہ حکومتِ برطانیہ ہندوستان کے مطالبۂ آزادی کو فوراً تسلیم کرے نیز ایک عارضی حکومت کے قیام کے لئے انڈین نیشنل کانگریس سے گفت و شنید کی جائے مسٹر ایچ پولسٹ نے کہا کہ اگر اتحادی کامیابی کے خواہشمند ہیں تو برطانیہ کو ہندوستان کے متعلق اپنی پالیسی کو تبدیل کر دینا چاہئے۔ جاپان اور [illegible] لیسٹ حکومتوں کے وعدوں پر پبلک کی بدگمانی سے پورا فائدہ اٹھایا ہے۔ ہمارے طرزِ عمل کی تبدیلی کے ساتھ ہی مشرقِ بعید میں فاسسزم کے خلاف ایک زبردست تحریک شروع ہو جائے گی۔ مسٹر ہوریس [illegible] نے کہا کہ اگر ہندوستان کو خارج کر دیا گیا تو اوقیانوسی چارٹر کے ساتھ سخت ناانصافی ہو گی۔ مسٹر ڈی این پرٹ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ حکومتِ برطانیہ کو یہ یقین کر لینا چاہئے کہ اینٹی فیسسٹ جنگ میں ہندوستان کے ساتھ ہمارا سلوک ہماری دیانتداری کا بہترین ثبوت تصور کیا جائے +

—— اپنے اخبار "ہریجن" کی تازہ اشاعت میں گاندھی جی نے "فرقہ وارانہ اتحاد" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا ہے جس میں فرمایا ہے کہ "آزادی پارلیمنٹری کوشش سے حاصل نہ ہو گی لہٰذا فرقہ وارانہ میثاق جہاں وہ اچھی چیز ہیں بشرطیکہ ہو سکیں، وہیں وہ اس وقت تک بے حقیقت ہیں جب تک کہ دلوں کا اتحاد ان کی پشت پر نہ ہو اگر دلوں کا ایسا اتحاد موجود نہ ہو تو پاکستان بھی امن و صلح کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ دلوں کا یہ اتحاد صرف باہمی محبت اور مل جل کر کام کرنے سے پیدا ہو سکتا ہے۔" ہندوستانی اس پر عمل کریں +

—— علامہ عنایت اللہ خاں مشرقی ۲۲ مہینے ویلور جیل میں بند رہنے کے بعد پیر کے دن حکومت ہند کے حکم سے پابندی کے ساتھ چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مستقبل کے متعلق آپ نے کوئی بیان نہیں دیا۔ سردست شہر مدراس ہی میں آپ نے سکونت اختیار کی ہے۔ علامہ خاکسار لیڈروں سے مل سکیں گے

مولانا سیالکوٹی کے
مضمون سیرۃ کے بعض حصوں پر ایک نظر
تصویر کا دوسرا رُخ

(از ابو القاسم محمد خاں سعید بنارسی)

الحمد لاهله والصلوة على اهلها

امابعد۔ اخبار اہلحدیث امرتسر میں مولانا صاحب ممدوح کا مضمون سیرۃ المصطفیٰ جب سے شائع ہو رہا ہے۔ اس وقت سے میں نے بھی مضمون مذکور پر ایک مبسوط ریویو "شیمة الوفا" کے عنوان سے قلمبند کرنا شروع کردیا ہے۔ تاکہ ناظرین کے سامنے تصویر کا دوسرا رُخ بھی بے نقاب ہو جائے۔

نبی الحال پیغمبر اسلام علیہ السلام کے آباء کرام کی نجات سے متعلق جو مضمون اہلحدیث کے کئی پرچوں میں شائع ہوا ہے۔ چونکہ یہ مضمون عوام اہلحدیث کے لئے باعث نزاع و متبدعین کے لئے سبب تقویت ثابت ہوا ہے۔ اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ جواب کا یہ حصہ جلد تر شائع کردیا جائے۔ اس لئے مضمون ہذا بغرض اشاعت مرسل ہے۔

ابن عربی۔ سب سے پہلا شخص جس نے ان لوگوں کو جن کے ناری ہونے کی نص صریح موجود تھیں ناجی ہونے کا دعویٰ کیا وہ ابن عربی وجودی زندیق تھا۔ اسی نے وحدۃ الوجود کے غلط عقیدے کو خوب رواج دیا۔ فرعون کو جنتی کہا، آباء پیغمبر علیہ السلام کو ناجی قرار دیا وغیر ذلک من هفواته۔ اس کی تصانیف کفریات و سخریات سے لبریز ہیں۔ اس شخص کے مفصل حالات قاضی شوکانی نے کتاب العواصم الحداد میں اور حافظ سخاوی نے کتاب القول المنبی میں اور نواب صاحب نے ابجد العلوم میں تحریر کئے ہیں۔ پھر شیعوں نے اس مسئلہ کو خوب پھیلایا۔ آباء و اجداد پیغمبر علیہ السلام کے ناجی ہونے پر متعدد رسائل شائع کئے۔ ان رسالوں میں سے بعض حافظ ابن حجر عسقلانی کی نظر سے گذرے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب اصابہ جلد چہارم میں ان کے دلائل نقل کرکے شافی جوابات دئے ہیں۔ دیکھو ترجمہ ابوطالب۔

تا اینکہ حافظ عسقلانی کے شاگرد حافظ سخاوی کے تلمیذ رشید حافظ سیوطی کا زمانہ آیا

شیخ سیوطی انہوں نے شاگردی کا حق یوں ادا کیا کہ سب سے پہلے اپنے استاد سخاوی کے مقابلے کے لئے خم ٹھونک کر میدان میں اتر آئے اور فتنے کی چوٹ پر اعلان کیا کہ

قل للسخاوی ان تعروك مشكلة (مقامہ سندسیہ)
علمي كبحر من الامواج ملتطم

دونوں کی لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرا علم بحر مواج کی مانند ہے۔ اپنی مشکل مجھ سے حل کرالو۔ اور حافظ سخاوی کی مخالفت میں ایک مستقل کتاب الكاوي في الرد على السخاوي لکھدی۔ کیا اچھا ہو کہ سیوطی کے دریائی علم کی حقیقت خود ان کے استاد کی زبانی پیش کی جائے۔ حافظ سخاوی اپنی کتاب الضوء اللامع میں لکھتے ہیں انه لم يمعن الطلب في كل الفنون اخذ من كتب المحمودية وغيرها كثيرا من التصانيف المتقدمة فغيرها يسيرا وقدم واخر ونسبها الى نفسه (الى ان قال) كل ذلك مع كثرة ما يقع له من التحريف والتصحيف وما ينشأ عن عدم فهم المراد لكونه لم يزاحم الفضلاء في دروسهم [illegible] ولم يجالسهم بل استبد باخذه من بطون الدفاتر والكتب واعتمد مما لا يرتضيه من الاتقان صحب المحصل

یعنی سیوطی نے تمام فنون کے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کتب خانہ جات محمودیہ وغیرہ سے متقدمین کی اکثر تصانیف ردوبدل کرکے اپنے نام سے شائع کردیں۔ چونکہ انہوں نے اساتذہ فن کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا اس لئے اس سے بکثرت تحریف و اغلاط واقع ہوئیں۔ جس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ مصنفین کی مراد سمجھ نہ سکے۔ اور انہوں نے ایسی باتوں پر اعتماد کیا جو محققین کے نزدیک ناپسندیدہ تھیں منجملہ ان کے ایک یہ مسئلہ ما نحن فیہا بھی ہے۔ عون المعبود شرح سنن ابی داؤد جلد رابع میں ہے والشيخ جلال الدين السيوطي قد خالف الحفاظ والعلماء المحققين واثبت لهما الايمان والنجاة فصنف الرسائل احدها في ذلك (الى ان قال) متساهل جدا لا عبرة بكلامه (ص ۳۶۷ ج ۴) اھ

یعنی سیوطی کا مذہب کمزور اور جمہور علماء محققین کے مخالف اور غیر معتبر ہے۔ اسی لئے متاخرین نے سیوطی کو "حارب لیل و حاطب لیل" کا لقب بخشا ہے۔ ان میں اپنے قول کی عصبیت بہت زیادہ تھی۔ چند نمونے مسئلہ ما نحن فیہا میں ہی ملاحظہ ہوں:-

(۱) سیوطی نے حدیث ابي مع ابيكما کا حوالہ صرف مستدرک حاکم کا دیا ہے (مسالک الحنفا) حالانکہ یہ حدیث مسند احمد میں بھی ہے دیکھو صفحہ ۳۹۵ ج ۱۔ حاکم نے مستدرک میں حدیث مذکور کو صحیح کہا تھا (ص ۳۶۵ ج ۲) لیکن ذہبی نے تلخیص میں حدیث مذکور کے راوی عثمان کی تضعیف دارقطنی سے نقل کی تھی۔ سیوطی نے اسے [illegible] میں نقل کردیا۔ کیونکہ روایت مذکورہ ان کے مفروضہ عقیدہ کے خلاف تھی۔ لیکن حاکم کی ایک اور حدیث (مستدرک [illegible])

جو سیوطی کی آوردہ روایت ابن ماجہ کے مطابق تھی اُسے مسالک ص۳ میں نقل کیا تو اس کا ایک ضروری جملہ واھلک یارسول اللہ کے بعد کا دنسال واھلی لعمر اللہ (مستدرک ص۶۰۵ ج۲) چونکہ ان کے خلاف تھا مسالک ص۵ میں نقل نہیں کیا لطف یہ کہ حاکم نے اسے بھی حسب العادت صحیح الاسناد کہا تھا اسے صحیح مان لیا۔ حالانکہ ذہبی نے تلخیص میں اس کے بھی راوی یعقوب کو ضعیف لکھا ہے (ص۶۰۵ ج۲) اسے نقل نہیں کیا۔ لطف برلطف یہ کہ سیوطی کو یہ بھی تسلیم ہے کہ حاکم تصحیح روایات میں متساہل ہیں (مسالک ص۲) یہ ہے ان کی عصبیت یا خود غرضی۔ علاوہ ازیں انہیں یہ بھی معلوم نہ تھا کہ حدیث مذکور ایک اور سند سے جس میں یعقوب راوی مذکور نہیں ہے امام احمد کی مسند جلد چہارم ص۱۱ اور ان کی کتاب السنہ ص۱۵۵ اور کتاب زاد المعاد (کامل پوری جلد اول ص۳۱۱ و ص۵۱۲) میں موجود ہے۔ گو کتاب التوحید لابن خزیمہ میں بھی ہے (از ص۱۲۱ تا ص۱۲۵) لیکن اس کی سند بھی مستدرک جیسی ہے +

(۲) سیوطی نے حدیث ان ابی واباک فی النار مسالک میں صحیح مسلم کے حوالہ سے نقل کی ہے (ص۴۵) اور کتاب التعظیم والمنہ میں مسلم کے ساتھ ابوداؤد کا بھی حوالہ دیا ہے (ص۴۵) لیکن باوجود دعوی علمی کعرم من الامواج کے ان کو پتہ نہیں کہ حدیث مذکور مسند احمد جلد ثالث میں بھی ہے اور ایک جگہ نہیں بلکہ دو جگہ ہے اور دو سندوں سے۔ جیسا کہ آئندہ میں نقل کروں گا انشاء اللہ۔ یہ تو کہا نہیں جاسکتا کہ مسند احمد ان کی نظر سے نہیں گذری تھی کیونکہ انہوں نے مسند کا حوالہ متعدد جگہ دیا ہے۔ دیکھو الدرج المنیفہ ص۱۹ و نشر العلمین ص۱ وغیرہ +

(۳) سیوطی نے اپنے مسلک کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اپنی مخالف روایت صحیح مسلم کے راوی حماد بن سلمہ پر مسالک ص۴۹ میں جرح کردی۔ حماد کے بارے میں قطان نے فرمایا ہے

اذا رأیت الرجل یقع فی حماد فاتھمہ علی الاسلام (خلاصہ مصری ص۹۲) یعنی جو حماد پر جرح کرے اس کے اسلام کو متہم جانو۔ اور التعظیم والمنہ کے ص۳۵ میں حماد کے شیخ ثابت کو (جو رجال صحیح بخاری سے ہیں) بھی ضعفاء میں شامل کردیا۔ لیکن مستدرک کی روایت کے ضعیف راوی یعقوب کی روایت کو صحیح لکھ دیا (مسالک ص۵) وھل ھذا الا عصبیۃ مستقبحۃ +

(۴) سیوطی نے حدیث مذکور (ان ابی واباک فی النار) کو راوی کا تصرف قرار دیا ہے (مسالک ص۵) اور کہا ہے کہ اصل لفظ حدیث کا اذا مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار ہے جو ابن ماجہ وغیرہ میں ہے۔ حالانکہ دونوں روایتوں میں دو مختلف واقعے مذکور ہیں۔ ابن ماجہ وغیرہ کی روایت میں ایک اعرابی کا واقعہ ہے جو صحیح مسلم کی روایت مذکورہ سے بالکل الگ قصہ ہے۔ سیوطی کو یہ بھی معلوم نہ ہوسکا کہ صحیح مسلم کی حدیث مذکور کا اصل واقعہ اور پوا متن کیا ہے؟ میں انشاء اللہ اسے ابن خزیمہ وغیرہ سے حدیث مذکور کی بحث میں نقل کروں گا +

(۵) سیوطی نے حدیث صحیح مسلم نہی استغفار والدہ پیغمبر علیہ السلام کو التعظیم والمنہ ص۶ و نشر العلمین ص۱۲ میں منسوخ کہا ہے، اور ناسخ اُن روایات احیاء کو بتلایا ہے جو باتفاق محدثین موضوع اور مجموعۂ اباطیل ہیں ولیس ھذا داب المحدثین۔ قال فی عون المعبود۔ کل ما ورد باحیاء والدیہ وایمانھما ونجاتھما اکثرہ موضوع مکذوب مفتریٰ وبعضہ ضعیف جدًّا لا یصح بحال لاتفاق ائمۃ الحدیث علی وضعہ وضعفہ کالدارقطنی والجوزقانی وابن شاھین والخطیب وابن عساکر وابن ناصر وابن الجوزی والسھیلی والقرطبی والمحب الطبری وفتح الدین بن سید الناس و ...

ابراھیم الحلبی فی رسالۃ مستقلۃ لہ والعلامۃ علی القاری فی شرح الفقہ الاکبر وفی رسالۃ مستقلۃ انتھی (ص۲۶ ج۴) یعنی ایمان ونجات واحیاء والدین کی روایات کا اکثر حصہ موضوع اور بعض بے انتہا ضعیف ہے اجلۂ محدثین کا اس کے ضعف اور موضوع ہونے پر اتفاق ہے۔ ابراہیم حلبی اور علی قاری نے سیوطی کے اس مذہب کی تردید میں علیحدہ علیحدہ مستقل رسالے لکھے ہیں۔ چنانچہ شرح فقہ اکبر طبع مجتبائی دہلی کے ص۱۳۰ پر ملا علی قاری کا تردیدی مضمون اور رسالہ مستقلہ لکھنے کا اقرار موجود ہے ولولا خوف التطویل لنقلتہ ولعل فیہ کفایۃ +

مُتأخرین

سیوطی کے بعد جو نسا لین تصانیف سیوطی کو کالوحی من السماء سمجھنے والے علماء (مثل ابن حجر ہیتمی و اسمٰعیل حقی صاحب تفسیر روح البیان ومن حذا حذوھم) پیدا ہوئے سب نے وہی راگ الاپنا شروع کیا۔ کچھ تو ان کی خوش اعتقادی اور کچھ زہد وتقشف کا حجاب حق وباطل کی تمیز میں حائل ہوگیا۔ ان مواد سے روافض اور مبتدعین کی بن آئی اور ان کو ایک جگہ جمع کیا ہوا سالہ (مواد) مل گیا ولیس ھذا باول قارورۃ کسرت فی الاسلام۔ نواب صاحب اتحاف النبلاء میں لکھتے ہیں "سرمایۂ شور وغوغائے اہل بدعت واہوا از فرقۂ اہل سنت بلکہ از فریق شیعہ غالبًا تالیف ایشان (سیوطی) است کہ از رطب ویابس وغث وسمین ہمہ حصۂ وافر وارد" (ص۲۹۲) یعنی شیعہ واہل بدعت کے شور وغوغا کا سرمایہ سیوطی ہی کی تالیفات ہیں جو رطب ویابس سے بھری پڑی ہیں قال فی عون المعبود۔ قد ملأ مؤلف تفسیر روح البیان تفسیرہ بھذہ الاحادیث الموضوعۃ المکذوبۃ کما ھو دابہ فی کل موضع من تفسیرہ بایرادہ للروایات

المکذوبة فصار تفسیرہ محشوًّا من الاحادیث
الموضوعة (ص۲۶ ج ۲) یعنی اسماعیل حقی نے
اپنی تفسیر روح البیان کو ان جھوٹی وضعی
حدیثوں سے (جو ایمان و نجات والدین
سید علیہ السلام کے ثبوت میں سیوطی نے نقل
کی ہیں) اپنی عادت کے مطابق ہر جگہ بھر دیا ہے
پس ان کی تفسیر احادیث موضوعہ کا مخزن بن
کے رہ گئی ہے۔ انتہیٰ ...

اشکالات کے جوابات پڑھئے

پہلا اشکال حضرت ابراہیمؑ ... کا جواب
کے باپ ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
بچا کے مجازی ... [illegible]
... کلام ... سیوطی نے بھی ... [illegible]
... [illegible]
وقت ہوتا ہے جب حقیقت وہاں متعذر ہو۔
مضمون سیرۃ میں یہ کہیں نہیں بتایا گیا کہ
یہاں لفظ حقیقت کیا ہے اور کیوں ہے؟ کیا
انبیاء اس کے رسول نے کہیں بیان کر دیا
ہے کہ انبیاء پر وہ ... حرام ہے؟ نہیں تو
اس کے خلاف نص صریح مانا ہے صحیح بخاری
شریف میں حضرت ابراہیمؑ کے باپ سے متعلق
یہ نص صریح موجود ہے ابوہریرہؓ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں یلقی ابراھیم
اباہ آزر یوم القیامة وعلی وجہ آزر قترة
وغبرة فیقول لہ ابراھیم الم اقل لک
لاتعصنی فیقول ابوہ فالیوم لا اعصیک
فیقول ابراھیم یا رب انک وعدتنی ان
لا تخزنی یوم یبعثون فای خزی اخزی
من ابی الابعد فیقول اللہ انی حرمت
الجنة علی الکافرین (الخ) فیلقی فی النار
(کتاب الانبیاء ب ۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے اس بیان میں تین مرتبہ لفظ اب آیا ہے
ایک بار بھی آپ نے لفظ عم نہ بولے۔ جس طرح
ابوطالب کو یا عم قل لا الہ الا اللہ ...
فرمایا تھا۔ ... [illegible]
... [illegible]
... ابراھیم ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... قرآن ... [illegible]
سورۂ انعام والی ... [illegible]
... آئی ... [illegible]
... یہی لفظ اب آیا ہے کہیں بھی لفظ عم
نہیں بولا گیا ہے۔ وما کان استغفار
ابراھیم لابیہ (توبہ) الا قول ابراھیم
لابیہ (ممتحنہ) اذ قال لابیہ یا ابت (مریم)
قال لابیہ وقومہ (انبیاء، شعراء، صافات و
زخرف) واغفر لابی انہ کان من الضالین
(شعراء) ربنا اغفر لی ولوالدیّ (ابراہیم)
یہاں ایک قراۃ میں والدیّ مفرد بھی پڑھا
گیا ہے اور یہ قراۃ موافق ہے آیت واغفر لابی
کے۔ دیکھئے یہاں اب کی جگہ والد کا لفظ ہے
جو چچا کے لئے مستعمل نہیں ہوتا۔ علاوہ بریں
جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے آزر کو فرمایا تھا

یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ... [illegible]
... اُن کے بیٹے حضرت اسماعیل نے اپنے
والد حضرت ابراہیمؑ کو کہا تھا یا ابت ... (صافات) اور یوسفؑ نے حضرت
یعقوبؑ سے کہا تھا یا ابت انی ... [illegible]
... یوسف) اور ... شعیبؑ نے ... [illegible]
کہا تھا یا ابت استاجرہ (قصص) ... [illegible]
مقامات میں حقیقی معنی باپ کے ہی ہیں ... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
قرآن میں ہی اب کی جگہ والد آیا ہے تو چچا
کے ... کی ... [illegible]
حدیث مذکور میں ایک جگہ ابی الابعد ہے تو
دوسری روایت میں والدی موجود ہے کہا تو
حضرت آدم کے ... ابونا بھی اسی لئے
بولا گیا کہ سلسلہ والدی وہ آخری کڑی ہیں
لیکن ... تایا وغیرہ تو کسی طرح بھی والد نہیں
ہو سکتے +

ازالہ شبہ کے اگر کوئی کہے کہ حدیث میں آیا
ہے العم والد (جامع صغیر
ص۵۹ جلد ۲) الخالة والدة (الفاضل جلد ۲)
جلیل القدر تابعی محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں
الخال والد والعم والد (سالک ص۲۶)
تو میں کہوں گا کہ اولاً سر دو روایات مذکورہ
مرسل بھی ہیں اور ضعیف بھی۔ جس کی تصریح
خود سیوطی نے جامع صغیر کے صفحات مذکورہ پر

کرتی ہے ثانیاً العم والد کے معنی ہیں العم کالوالد فی وجوب الاحترام (سراج منیر شرح جامع صغیر مصری ص۲۴۳ جلد ۲) الخالۃ والدۃ ای کالوالدۃ فی استحقاق الحضانۃ (کتاب مذکور ص۲۳۳ ج۲) چنانچہ ترمذی وابن ماجہ میں صاف آیا ہے الخالۃ بمنزلۃ الام (ابن ماجہ مصری ص۲) یہی مطلب قرطبی کے قول کا ہے کہ الخال کالوالد والعم کالوالد فی وجوب الاحترام حاصل مطلب یہ ہے کہ چچا ماموں خالہ کی عزت باپ ماں کی طرح کرنی چاہئے نہ کہ چچا ماموں کو والد بھی کہا جاتا ہے اور نہ خالہ کو والدہ کہا جاتا ہے۔ لفظ والد اور والدہ کا اس سے آپ نے جانا فہما او رد +

رہ گیا لفظ ابن کا تو واضح ہو کہ یہ لفظ اصطلاح عرب میں ولد کے معنی کے علاوہ مربوب اور خادم کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے۔ امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں ویقال لکل مایحصل من جہۃ شیئ اومن تربیتہ اوبتفقدہ اوکثرۃ خدمتہ لہ اوقیامہ بامرہ ھوابنہ (ص۶۰) چونکہ عبدالمطلب نے اپنے پوتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی تھی اس لئے آپ نے انا ابن عبدالمطلب فرمایا تھا (بخاری) ان کے بعد چونکہ ابوطالب نے آپ کی پرورش کی اس لئے انہوں نے ابنی تقتلونہ ھذا کہا تھا (ابن اثیر ص۲۳ جلد دوم) حسن علیہ السلام نے چونکہ سارے کمال آپ کی زیر تربیت حاصل کئے تھے، اس لئے آپ نے ان کی شان میں ابنی ھذا سید فرمایا تھا (بخاری) انس دس سال تک آپ کی خدمت کرتے رہے تھے اس لئے آپ نے ان کو بھی یا بنی ذلک من سنتی ارشاد فرمایا تھا (ترمذی) پس ابن کے معنی کی طرح والد کے معنی کو عام سمجھنا صحیح نہیں ہے +

اقوال مفسرین

(۱) اخبار اہل حدیث ۲۱ نومبر ص۹ میں حضرت ابن عباسؓ سے بسند ضعیف نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے والد آزر نہ تھے (مسالک ص۲۵) لیکن اسی مسالک میں آگے صحیح سند سے حضرت ابن عباسؓ سے جو اثر منقول ہے اُسے خلاف مدعی سمجھ کر چھوڑ دیا گیا وہ یہ ہے اخرج ابن ابی حاتم بسند صحیح عن ابن عباسؓ قال مازال ابراہیم یستغفر لابیہ حتی مات فلما تبین لہ انہ عدو للہ فلم یستغفر لہ (مسالک ص۲۶) یعنی ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ اپنے باپ کے لئے استغفار کرتے رہے یہاں تک کہ وہ مر گئے پس جب ابراہیمؑ پر واضح ہو گیا کہ اُن کا باپ خدا کا دشمن ہو کر مرا ہے تو پھر دعائے مغفرت نہیں کی۔ اس اثر صحیح کے آگے اثر ضعیف مذکور مردود ہے واضح رہے کہ حضرت علیؓ کا اثر ہیں استغفر ابراھیم لابویہ وارد ہوا ہے (مسند ابی داؤد طیالسی ص۲۱) معلوم ہوا کہ ماں باپ کے لئے استغفار کیا تھا نہ چچا چچی کے لئے کما حدث آیۃ القرآن فی سورۃ ابراھیم ربنا اغفرلی ولوالدی۔

(۲) مجاہد سے سیوطی نے نقل کیا ہے کہ آزر ابراہیمؑ کے باپ نہ تھے (مسالک ص۲۵ اہل حدیث حوالہ مذکورہ) لیکن سیوطی نے یہ نقل نہیں کیا کہ پھر آزر تھے کون؟ سنئے مجاہد کا پورا مقولہ یہ ہے آزر لم یکن بابیہ انما ھو صنم (تفسیر ابن جریر ص۱۵۸ ج۷) یعنی آزر بت کا نام تھا۔ چلئے چچا ہونا بھی ثابت نہ ہوا۔ یہ ہے ابن عباسؓ سے تیس دفعہ قرآن پڑھنے والے کی تفسیر۔ اصل یہ ہے کہ مجاہد آخذ عن اہل الکتب ہیں۔ تہذیب التہذیب میں ہے کانوا یرون انہ یسأل اہل الکتاب (جلد۱۰) لہذا ان کی تفسیر غیر معتبر ہے۔ نیز ان کی ایسی تفسیر سے ابن عباسؓ کے ضعیف اثر مذکور کے ضعف کا جبر کسی طرح نہیں ہو سکتا کما توھم +

(۳) ابن جریج شاگرد ہیں مجاہد کے۔ اور مجاہد کی تفسیر کا حال ابھی بیان ہوا، تو ابن جریج کا حال تفسیر میں جو ہوگا وہ ظاہر ہے اسی واسطے امام مالکؒ نے فرمایا ہے کان ابن جریج حاطب لیل (تہذیب جلد۶) یعنی ابن جریج (بھی سیوطی کی طرح) حاطب لیل ہیں۔ امام شافعیؒ نے کہا ہے استمتع ابن جریج بسبعین امرأۃ (حوالہ مذکورہ) یعنی ابن جریج نے ستر عورتوں سے متعہ کیا تھا۔ ان کے اسی فعل سے ان کی قرآن فہمی ظاہر ہے +

(۴) نیز سدی کا قول مسالک ص۲۵ سے اہل حدیث میں مثل اقوال مذکورہ بالا نقل کیا گیا ہے لیکن ابن جریر نے اس کے خلاف سدی سے نقل کیا ہے کہ اسم ابیہ آزر (تفسیر طبری ص۱۵۸ ج۷) یعنی آزر ابراہیمؑ کے باپ کا نام تھا۔ اب سدی کی یہ بات مانی جائے یا وہ؟ اسی لئے تو امام شعبیؒ نے سدی کی بابت کہا ہے قد اعطی حظا من جھل بالقرآن (تہذیب ج۱) یعنی بے شک سدی کو قرآن سے جاہل رہنے کا حصہ عظیم ملا ہے +

(۵) محمد بن کعب قرظی کے قول کا صحیح مطلب اوپر بیان ہو چکا ھذا واللہ الموفق +

" باقی آئندہ " بنارسی

ناظرین محمدی کو اطلاع

دی جاتی ہے کہ حضرت مولانا محمد صاحب مرحوم کی تصنیف "توحید محمدی" چھپ گئی ہے۔ مولانا نے اس کتاب میں پکی قبروں گنبدوں اور مقبروں کے حرام ہونے کی تقریباً دو سو عقلی و نقلی دلیلیں پیش کی ہیں۔ قبر کے متعلق شرعی احکام بیان فرما کر قبر پرستی کی تردید، قبر کو چومنے، نذر و نیاز چڑھانے، غلاف وغیرہ کی حرمت قرآن حدیث فقہ حنفی وغیرہ سے بیان فرمائی ہے انداز بیان دلکش ہے قیمت چار آنے ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطباتِ محمدیؐ کی پانچویں جلد ۵

حجۃ الوداع کا پہلا خطبہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجۃ الوداع کے کل خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا هَادِیَ لَہٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ ○

فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّهُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ فِیْهِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○

ایک دو کو نہیں، سو پچاس کو نہیں، سارے جہان کو اپنے دسترخوان پر ایک دو وقت نہیں، ساری عمر کے لئے مہمان رکھنے والا۔ دس بیس پر نہیں ہزار دو ہزار پر نہیں، تمام کائنات پر قبضہ رکھنے والا۔ آگ کو باغ، باغ کو آگ، پانی کو پتھر، پتھر کو پانی کرنے والا۔ وہ جس کا کوئی ارادہ کوئی نہ بدل سکے۔ وہ جس کا کوئی حکم کوئی بھی رد نہ کرسکے۔ جس کے سامنے کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہیں۔ جس کے سب محتاج، اور وہ سب سے بے نیاز۔ جس کے در کے سب فقیر۔ اور وہ علی کل شئ قدیر۔ جس نے پانی کے قطرے کو سیپ کے پیٹ میں موتی بنایا۔ جس نے ناقدرے پانی کے قطرے کو انسان بنایا۔ جو کنکر کو پہاڑ، جو تنکے کو تاڑ بنانے پر قادر ہے۔ زیروں کو شیر کرنے والا، سوکھوں کو ہرا کرنے والا۔ مسکینوں کو تاجدار بنانے والا۔ مُردوں کو جِلانے والا۔ گنہگاروں کو بخشنے والا۔ ضعیفوں کا ماویٰ۔ کمزوروں کا ملجا۔ فریاد رسی کرنے والا۔ درد کو پہنچنے والا۔ دور نزدیک کی سننے والا، ہر ایک کی مشکل کشائی کرنے والا، ہمارا مولیٰ، ہمارا مالک، ہمارا بادشاہ، ہمارا خدا، ہمارا معبود، ہمارا مسجود، ہماری امیدوں کا مسکن، ہماری آرزوؤں کا پورا کرنے والا، ہماری نگرانی کرنے والا۔ ہمیں کھلانے پلانے، پہنانے اوڑھانے والا ایک اللہ تعالیٰ ہی ہے وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

محمدی بھائیو! دینِ اسلام کے پابند اور خدا کی تعریفوں کے بعد تمام نبیوں پر بالعموم اور آخر الانبیاء آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بالخصوص درود و سلام بھیجیں۔ یقین ہے کہ خدا کے فرشتے جو اسی کام پر مامور ہیں، ہمارا درود و سلام آپ تک پہنچا دیں گے۔ پاک پروردگار تو بھی اس افضل الرسل پر نامحدود در نامحدود درود و سلام ہر دم نازل فرماتا رہ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

بھائیو! اللہ ہم پر رحم فرمائے، اللہ ہماری دنیا آخرت سنوار دے۔ آج کے خطبے میں جو آیت میں نے تلاوت کی ہے وہ ہر دولت مند مسلمان پر حج کو فرض کرتی ہے۔ اور باوجود کوئی عذر شرعی نہ ہونے کے حج کے تارک پر کافر ہونے کا حکم لگاتی ہے اس آیت کے نازل ہوتے ہی حضورؐ نے جو خطبہ پڑھا وہ سنئے

(۸۴۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ. یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا۔ فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلَاثًا۔ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ۔ ثُمَّ قَالَ۔ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ۔ فَاِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِهِمْ۔ وَاخْتِلَافِهِمْ

عَلٰی اَنْبِیَآئِهِمْ. فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ
اِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم نے خطبہ سنایا جس میں فرمایا اے لوگو تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے
پس تم حج کرو۔ اس پر ایک صاحب نے سوال کیا کہ اے نبی اللہ کیا ہر سال؟
آپ نے کوئی جواب نہ دیا اس نے پھر سوال کیا پھر کہا تو آپ نے فرمایا اگر میں
ہاں کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا۔ اور پھر تم اسے بجا لانے کی طاقت نہ رکھتے
پھر فرمایا لوگو جب تک میں تمہیں چھوڑ کروں تم بھی مجھے چھوڑتے رہو یعنی
میں آپ بیان کروں تو تم سوالات کی بوچھاڑ نہ برسا دو سنو اور یقین مانو کہ
تم سے اگلوں کی ہلاکت کا باعث یہی بکثرت سوال کرنا اور اپنے نبیوں پر
اختلاف کرنا ہی ہوا ہے۔ یاد رکھو میں آپ جب تمہیں کوئی حکم دوں تو
جہاں تک تمہاری طاقت یاری دے اسے بجا لاؤ اور جب میں تمہیں کسی چیز
سے روکوں تو رک جایا کرو۔ +

(۸۴۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ. فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ
فَقَالَ اَفِيْ كُلِّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ
لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا وَلَمْ تَسْتَطِيْعُوْا. وَالْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ (رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ) یعنی رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم نے
فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کر دیا ہے۔ یہ سنکر اقرع بن حابس
نے کھڑے ہو کر دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا اگر
میں ان سے کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا اور اگر واجب ہو جاتا تو نہ تم عمل کرتے نہ عمل
کی طاقت تم میں ہوتی۔ سنو حج عمر بھر میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے جو زیادہ کرے
وہ نفل ہے۔ +

حجۃ الوداع میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا مروہ کے درمیان
سعی فرمانے لگے تو اول پھیرے میں ہی مروہ پہاڑی پر چڑھ گئے لوگوں کا مجمع نیچے
جمع تھا آپ نے آواز بلند یہ خطبہ دیا۔

(۸۴۸) لَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ
الْهَدْيَ. وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً. فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ
وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً. فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْاُخْرٰى. وَقَالَ دَخَلَتِ
الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) یعنی اگر مجھے
پہلے سے اس بات کا علم ہوتا جو بعد میں ہوا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور
لاتا ہی نہیں اور اسے عمرہ کر ڈالتا۔ اب میں حکم دیتا ہوں کہ تم میں سے جس کسی
کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں وہ احرام سے باہر ہو جائے اور اسے عمرہ کر لے۔ یہ
سنکر حضرت سراقہ بن مالک نے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ یہ حکم صرف
اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے؟ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں
کی انگلیاں ایک میں ایک ڈال کر دکھا کر فرمایا کہ نہیں نہیں یہ حکم ہمیشہ کیلئے
ہے۔ عمرہ حج میں اس طرح داخل ہو گیا ہے دو دفعہ یہ فرمایا۔ +

چونکہ ایام جاہلیت میں حج کے زمانے میں عمرہ کرنا بڑا بھاری موٹا
گناہ سمجھا جاتا تھا۔ سب صحابہ حج کے ارادے سے چلے تھے لیکن جن کے ساتھ
قربانیاں نہیں تھیں آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ طواف وسعی سے فارغ ہو کر
احرام کھولدیں پھر آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام الگ باندھ لیں۔ چونکہ یہ فرمان
اچانک تھا خلاف عادت تھا صحابہ پر قدرے گراں تھا اسلئے آپ نے یہ
فرمایا کہ اگر یہی سین پہلے سے میرے سامنے ہوتا تو میں آپ اپنے ساتھ قربانی
نہ لاتا اور جیسے تم کو کہا خود بھی کرتا تو تمہیں کوئی پس وپیش نہ رہتا۔ اس سے یہ بھی
معلوم ہوا کہ حضور کو علم غیب نہ تھا چنانچہ فرمان قرآن ہے قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ. وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ
یعنی زمین آسمانوں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو غیب جانتا ہو بجز اللہ تعالیٰ کے
بلکہ ان سب کو یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ اپنی قبروں سے کب اٹھائے جائیں گے۔

(۸۴۹) مکہ شریف میں پہنچکر بھی آپ نے ایسے لوگوں میں ایک خطبہ دیا وہ
بھی سنئے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ. مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ. وَمَنْ
لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ
لْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا
فَلْيَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ (مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ) تم میں سے جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا ہو وہ تو اپنے احرام کو

باقی رکھے اس پر جو چیزیں حرام ہیں وہ حرام ہی ہیں جب تک کہ وہ اپنا حج پورا
نہ کرلے۔ ہاں تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہیں لایا وہ بیت اللہ
شریف کا اور صفا مروہ کا طواف کرکے اپنے بال کتروالے اور احرام کھول ڈالے
پھر حج کا احرام باندھیگا اور اس پر ایک جانور کا دم دینا یعنی اس کی قربانی کرنا
ضروری ہے ہاں اگر یہ طاقت نہ ہو تو دس دن کے روزے ہیں تین روزے تو
حج میں اور سات جب اپنے وطن پہنچ جائے۔ +

مطابق عادت سب کی نیت صرف حج کی تھی۔ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ
قافلہ محمدی مکہ شریف پہنچ گیا۔ حضورؐ نے فرمان جاری کیا کہ جن کے ساتھ قربانی
نہیں وہ احرام کھولدیں۔ تو یہ سمجھ کر کہ یہ صرف آپ کی طرف سے رخصت ہے صحابہؓ
کو اس پر عمل کرنے میں قدرے تامل رہا کہ اب حج کو پانچ دن کی ہی تو دیر رہی
اتنے کے واسطے کون عورتوں کے پاس جائے اور پھر اس حالت میں عرفات
میں حاضر ہو۔ اس پر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا وہ بھی سنئے +

(۸۵۰) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِينَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا
هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ۔ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ
لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) لوگو! انہیں خوب علم ہے کہ تم سے
زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، تم سب سے زیادہ سچا، تم سب سے زیادہ نیک میں
ہوں۔ اگر میری قربانی کا جانور میرے ساتھ نہ ہوتا تو میں آپ بھی تمہاری طرح
احرام کھولدیتا۔ اگر مجھے جواب معلوم ہوا پہلے سے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ
اپنی قربانی کا جانور لاتا ہی نہیں۔ اٹھو حلال ہو جاؤ +

چنانچہ یہ سنتے ہی سب نے گردن جھکالی۔ اطاعت گذاری کرلی، اور
فرمان رسولؐ پر عامل ہو کر اسی وقت احرام کھولدیا +

حضرت صفیہ بنت شیبہ فرماتی ہیں کہ آل ابی حسین کے گھروں میں ہم چند
عورتیں گئیں۔ وہاں سے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا مروہ کے درمیان
سعی کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ تیز چال کی وجہ سے آپ کا تہمد پیروں کے درمیان
جھکولے لے رہا تھا۔ اس وقت آپ نے یہ خطبہ دیا۔ +

(۸۵۱) عَنْ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةَ قَالَتْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْعَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ
السُّنَّةِ) یعنی لوگو صفا مروہ کے درمیان سعی کرو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے
تم پر فرض کردیا ہے" +

میدان عرفات میں اللہ کے رسول کے پرشکوہ اجلال و اعزاز کا وقت
تھا۔ ڈیڑھ لاکھ فدائیوں کے جھرمٹ میں آپ بحیثیت اور باکروفر تشریف فرما
تھے۔ سارا عرب زیر نگیں تھا۔ جاہ وجلال کی نمائش کا پورا وقت تھا لیکن تاجدار
مدینہ اس وقت بھی پوری سادگی میں تھے۔ +

(۸۵۲) عَنْ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى بَعِيرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ
(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ) یعنی حضرت خالدؓ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ آپ اپنے
اونٹ پر سوار تھے خطبہ کہہ رہے تھے میدان عرفات میں کھڑے تھے دونوں
پاؤں دونوں رکابوں پر جمائے کھڑے تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔

عرفات سے جب چلتے ہیں تو بیک وقت ڈیڑھ لاکھ انسانوں کا ٹھاٹھیں
مارتا ہوا سمندر ایک طرف کو چلا تھا کیا ٹھیک ہے؟ آپ کے کانوں میں کچھ ڈانٹ
ڈپٹ کی کچھ مار پیٹ کی آواز آتی ہے کہ گویا لوگ اپنی سواری کے جانوروں کو
آگے بڑھا رہے ہیں فوراً بدنظمی کا خیال آجاتا ہے ہاتھ میں کوڑا ہے اس سے
اشارہ کرتے جاتے ہیں اور زبان مبارک سے فرما رہے ہیں۔

(۸۵۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ
فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى)
یعنی اے لوگو اطمینان حاصل کرو سکون و راحت سے چلو۔ تیزی میں اور جانوروں
پر جلدی کرنے میں ہی بھلائی نہیں" +

(۸۵۴) یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور خیال آتا ہے کہ ایسا نہ ہو کوئی رہ جائے مسئلہ نہ
معلوم کرسکے کوئی اور ہی امید میں ہو تو مزدلفے سے روانہ ہو کر خطبہ دیتے ہیں سکینہ
اور دھیمی اور آہستگی کی ہدایت کرتے ہیں وادی محسر میں ذرا سواری کو تیز رفتار
کردیتے ہیں اور ٹھیکریوں کے برابر کنکریاں پھینکنے کا حکم کرتے ہیں ساتھ ہی
فرماتے ہیں عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي (مشکوٰۃ) یعنی شاید اس
سال کے بعد میں تمہیں نہ دیکھوں" +

اسی حجۃ الوداع میں آپ نے قربانی کی اور عرفات کے میدان میں کھڑے
ہوئے۔ پھر خیال آیا کہ ایسا نہ ہو اسی مخصوص جگہ کو لوگ قربانی کی جگہ یا
اونٹ [illegible] یہی جگہ ہے یعنی یہی جگہ عرفات کے قیام کی جگہ یا افضل جگہ

سمجھ لیں۔ یہی خیال مزدلفہ کے ٹھہرنے کی نسبت بھی تھا اسلئے اپنے خطبہ میں فرمایا۔

(۸۵۵) نَحَرْتُ هٰهُنَا وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِيْ رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) یعنی میں نے اس جگہ قربانی کی لیکن میدان منیٰ کل کا کل قربانی کی جگہ ہے اس لئے جو جہاں ٹھہرا ہوا ہے وہ وہیں قربانی کرلے، اپنے اپنے خیموں میں ہی قربانیاں کرلو میں گو میدان عرفات کی اس جگہ کھڑا رہا ہوں لیکن یہ سارا میدان کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ مزدلفہ کی اس جگہ میرا قیام ہوا ہے لیکن مزدلفہ کا سارا میدان موقف ہے جائے قیام ہے۔

پیغمبر آخرالزمان کا اہم فریضہ یہی تھا کہ جاہلیت نے دین ابراہیمی میں جو تبدیلیاں کی تھیں انہیں مٹا دیں خصوصاً حج کے ارکان میں اسلئے ایک خطبہ دیا۔

(۸۵۶) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَإِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالشِّرْكِ (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَصَاحِبُ الْمِشْكٰوةِ فِيْ كِتَابِهٖ) یعنی آپ نے اس خطبے میں فرمایا کہ اہل جاہلیت عرفات سے اس وقت لوٹا کرتے تھے جبکہ سورج ڈوبنے کے قریب ہو جائے ایسے جیسے لوگوں کے چہروں پر پگڑیاں ہوتی ہیں اور مزدلفہ سے اس وقت لوٹتے تھے جب سورج طلوع ہو جائے اور اسی حالت میں آجائے۔ لیکن ہم تو عرفات سے اس وقت تک نہ لوٹیں گے۔ جب تک سورج بالکل غروب نہ ہو جائے۔ اور مزدلفہ سے اس وقت ہماری واپسی ہوگی جب سورج نہ نکلا ہو، سورج طلوع ہونے سے پہلے یہاں سے لوٹ چلیں گے۔ ہمارا طریقہ بت پرستوں اور مشرکوں کے طریقے کے خلاف ہے۔

وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو اسی مکہ سے یکہ و تنہا نکالا گیا تھا، جو حسرت و یاس کے ساتھ مکہ کی طرف منہ کرکے یہ کہتا ہوا جا رہا تھا کہ اے مکہ تیری محبت میرے دل میں رچی ہوئی ہے اگر میں یہاں سے نہ نکال دیا جاتا جبراً مجھے یہاں کی

دین نکالا نہ ملتا تو واللہ میں تجھے ہرگز نہ چھوڑتا۔ آج اس نبی کا مکہ پر مدینہ پر عرب پر بلکہ بیرون عرب پر بھی شاہی جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اس وقت اس کے سامنے ڈیڑھ لاکھ وہ فوج کھڑی ہوئی ہے جو اپنے خون کے آخری قطرے کو اس کے قدموں میں بہانا اور کرنا اپنی سعادت ابدی سمجھتی ہے۔ یہ دیکھ کر گو انداز سے یہی معلوم ہو سکتا تھا کہ جو کام میرے سپرد تھا انجام پا گیا ہے تاہم خدا کی طرف سے بھی معلوم کرا دیا گیا ہے اس لئے امت کا پاسبان مومنوں پر مہربان دین خدا کا امانت دار مخلوق کا غم خوار عین عید کے دن شیطانوں پر کنکریاں پھینکتے ہوئے اپنی اونٹنی پر سے ہی اپنے صحابہؓ کو مخاطب کرکے خطبہ دیتے ہیں جس میں فرماتے ہیں +

(۸۵۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُوْلُ لِتَأْخُذُوْا عَنِّيْ مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) لوگو مجھ سے احکام حج احکام اسلام لے لو مجھے نہیں معلوم شاید میں اپنے اس حج کے بعد کا حج نہ کر سکوں +

کفار کی نت نئی ایذا دہی سے ذرا سا سکون پاتے ہی مدینہ پہنچے یہاں سب سے پہلا کام آپ کے یہ کیا تھا کہ صدیوں سے جن کے دل پھٹے ہوئے تھے اور جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے تھے انہیں کلمہ پڑھا کر ایک کر دیا اور ان دلوں میں وہ الفت و محبت پیدا کر دی جس کی نظیر سے دنیا خالی ہے۔ ڈر تھا کہ میرے بعد کہیں پھر مسلمانوں میں نا اتفاقی اور اختلاف نہ آجائے اسی لئے اسی حجۃ الوداع کے تبلیغی خطبہ میں اتفاق و اتحاد یگانگت اور یک جہتی کی تعلیم ایسے موثر پیرایہ میں کی کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ شان نبوت ہی تھی ورنہ انسانی ذہن اس اختراع کا اہل نہیں۔ ساتھ ہی صدیوں سے یہ خوئے بد چلی آرہی تھی کہ اگر کچھ چشمک آپس میں کسی کی ہوگئی تو اس کی روندن باقی چلی جائیگی۔ صدیوں پہلے اگر دو شخصوں میں کسی بات کی ان بن ہوگئی تھی تو ان کی صدیوں بعد کی اولادوں میں بھی وہی تیر میر اور بغض و عداوت باقی ہے انتقام کی آگ بجھتی ہی نہ تھی اس خلاف انسانیت عادت کو دنیا سے ناپید کرنی تھی اس کے لئے بھی ایک ایسا پیارا قانون بنایا جو مطابق فطرت ہونے کی وجہ سے دنیا ساری میں عملی طور پر فوراً ہاتھوں ہاتھ لے لیا گیا۔

(۸۵۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مولوی عُبیدی صاحب کی غلط رہنمائی

(از قلم محترمہ خاتون صاحبہ بنگلور لشکر)

میں یہ مضمون بغیر کسی خارجی دباؤ، انتقامی جذبہ یا غرض پروری کے اپنے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں، اتفاق سے مجھے ایک رسالہ مسمیٰ بہ "التحقیق المفید فی بعض احکام العید" جو عالی جناب مولوی عبیدی صاحب کا تصنیف کردہ ہے ملا۔ میں نے اس کو اول سے آخر تک پڑھا۔ اس میں منجملہ اور عنوانات کے ایک عنوان "حفظ المستورات عن المخطیات" بھی ہے جس پر میں آگے چل کر بحث کروں گی۔

کچھ دن بعد مجھے ایک اور اشتہار جس کی سرخی "کھلی چیٹھی" تھی ملا۔ میں نے اس کو بھی بغور پڑھا۔ مولوی عبیدی صاحب نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ یہ زمانہ چونکہ فتنہ کا زمانہ ہے، اس لئے اگر عورتیں نماز جمعہ و عیدین میں شریک ہوں تو خوف ہے کہ زنا کا دروازہ نہ کھل جائے، کھلی چیٹھی کے مصنف نے دریافت کیا ہے، کہ عورتیں جو میلوں ٹھیلوں اور عرسوں میں جاتی ہیں اور گیارہویں بارہویں کی سڑکوں پر رچنے والی مجلسوں میں بناؤ سنگار کر کے دھڑا دھڑ چلی آتی ہیں تو یہاں کیا ہوتا ہے؟ زنا کاری کے دروازے میں تالا کیسے لگ جاتا ہے؟

اچھی طرح دونوں طرف کے مضامین پڑھ لینے کے بعد میں نے کہا کہ چلو آنکھوں سے دیکھ کر فیصلہ کریں گے۔ علی الرغم افراد خاندان جو سب کے سب حنفی المذہب ہیں، میں اہل حدیث عیدگاہ میں چلی گئی۔ وہاں دیکھا کہ پردے کا ایسا معقول انتظام تھا کہ کسی کی نظر تو کیا خیال بھی ان اللہ کی بندیوں کے قریب تک نہ آ سکتا تھا مستورات اللہ کی حمد و ثنا زیر لب کر رہی تھیں ہر خاتون خشیت الٰہی کا پیکر دکھائی دیتی تھی میرے قلب پر بھی مومنات کے ساتھ نماز گذاری سے ایک ایسی وجدانی کیفیت طاری ہوئی کہ جس کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتی ہوں کہ اگر کوئی بدچلن عورت بھی ایسی خشیت و خوف الٰہی کا دروازہ کھولنے والی مجلس میں شریک ہو جائے تو اغلب ہے کہ بدچلنی سے ہمیشہ کے لئے تائب ہو کر نیک چلنی اختیار کر لے۔

پیروں، مولید و آثار کی مجلسوں کا حال تو اکثر لوگوں کو معلوم ہی ہے۔ جہاں اغوا کی وارداتیں بسا اوقات رونما ہوتی رہتی ہیں، اور عرسوں میں اجنبی نگاہوں کا تراکم، پرائے مردوں کا ہجوم، ہیجڑوں کا ڈھول بجانا، تالیاں پیٹنا نخرے دکھانا، بھویں مٹکانا، کمر ہلانا، رنڈیوں کا گانا، اور بھاؤ بتانا یہ تمام عادات شاید رحمت کے دروازے کھولنے والی ہوں گی۔ جب ہی تو جناب عبیدی صاحب نے ان کے خلاف قلم اٹھانے کو گناہ سمجھا اور اپنی نظر میں زنا کا دروازہ کھولنے والی کوئی عبادت تھی تو نماز۔

اب ذرا "حفظ المستورات" کی حقیقت سنیئے مولوی عبیدی صاحب نے اس رسالہ میں حفظ المستورات والا باب منعقد کر کے نہ صرف ایک فرض غیر منصبی ادا کیا ہے بلکہ اپنے کلام کی تائید اور حمایت میں نعوذ باللہ حضرت عمر جیسے جلیل القدر صحابی پر غلط نتائج نکال کر معاذ اللہ الزام رکھا ہے۔ اور اس قسم کے حملے کہ شاید حضرت عمرؓ[1] کی سوانح عمری پڑھنے کے بعد سوائے متعصب شیعوں کے اور کوئی اس طرح کے حملے کرنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ چنانچہ مولوی صاحب لکھتے ہیں، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب نکاح کا پیغام عاتکہ رضی اللہ عنہا کو بھیجا تو عاتکہؓ نے یہ شرط لگائی کہ عمران کو کسی وقت غصہ میں نہ ماریں، اور یہ کہ حق سے نہ روکیں، اور یہ کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے منع نہ کریں۔ انتہیٰ۔ اس روایت کو ذکر کر کے مولوی عبیدی صاحب یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ حضرت عمر عورتوں کو مسجد میں آنے سے عموماً ضرور منع کرتے تھے جب ہی تو عاتکہؓ نے یہ شرط لگائی۔

تعجب ہے کہ محترم مولوی صاحب باقی دو شرطوں کے نتائج نکالنے سے یک لخت دامن بچا گئے ہیں اگر غور کیا جائے تو دوسری دو شرطیں حضرت عمرؓ کے کیرکٹر پر کلنک لگانے کی سازش کی پیداوار معلوم ہوتی ہیں یعنی حضرت عمر عورتوں کو ان کا حق عموماً نہیں دیتے تھے اور ایسے مغلوب الغضب تھے کہ عورتوں کو خواہی نخواہی زدوکوب کیا کرتے تھے، یہ دو صفتیں جیسی کچھ مذموم ہیں، قرآن شریف کا مطالعہ کرنے والوں پر مخفی نہیں، مولوی عبیدی صاحب نے رد میں ایک ایسی واہیات بات بھی لکھ دی ہے جو اہل فکر و نظر کو ناگوار گذرتی ہے آپ لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت جمعہ و عیدین میں عورتوں کو شریک ہونے کا حکم منجملہ اور مصالح کے ایک اس مصلحت سے بھی دیا تھا کہ تعداد کی کثرت سے کفار کے قلوب پر رعب ڈالنے کے لئے سخت ضروری تھا۔ انتہیٰ۔ نعوذ باللہ کوئی نبی ایسا کر بھی سکتا ہے؟ پھر حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسی قیاس آرائیاں کس قدر جسارت پر مبنی ہیں! ایک معمولی انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ عورتوں کا مجمع خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو مردوں کے دل پر کسی قسم کا رعب نہیں جما سکتا۔ یقیناً اس قسم کی بے ہودہ مصلحتیں سوچنے سے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس بہت ہی بلند و بالا ہے۔

تبلیغ اسلام کی ابتدا اس وقت ہوئی جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چالیس سال کی تھی۔ اس کے بعد آپ تیئس سال بقید حیات رہے، اور آخری عمر میں کوئی ایک لاکھ تیس[2] ہزار صحابہ حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے کتنے ہی

[1] حضرت عمر کی سوانح عمری بنام "الفاروق" تقریباً پونے تین سو صفحات مولانا شبلی کی لکھی ہوئی بے نظیر کتاب ہم سے اس وقت بجائے تین روپے کے صرف ایک روپے میں منگا لیجیے۔ ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

[2] تقریباً ڈیڑھ لاکھ تو حج میں ساتھ تھے۔ (ایڈیٹر)

لڑائیاں مسلمان بہت چکے تھے، کافی سے زیادہ رعب جم چکا تھا دھاک بیٹھ چکی تھی۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد رعب جمانا ہی تھا تو کافی سے زیادہ رعب جم جانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے فتنے میں مبتلا ہونے کے باوجود اور مجرمہ کو بنفس نفیس حد لگوا کے باوصف اور آخر عمر میں یہ فرمان کیوں نہیں منسوخ فرمادیا؟ پس معلوم ہوا کہ نہ کوئی مصلحت تھی نہ دور اندیشی۔ بلکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان عین منشائے الٰہی کے مطابق تھا۔ "التحقیق المفید" میں ان حضرات نے ہر دو باتوں کے ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عورتوں کو عموماً مسجد میں جانے سے روکا، لیکن اپنی بیوی عاتکہؓ کو مستثنیٰ فرمایا، اور آخر دم تک وہ اخیر مسجد میں برابر نماز ادا کرتی رہیں، یہ بھی حضرت عمرؓ کی ذات پر ناشائستہ حملہ ہے اور عین آپ ایسی نیکی طبیعت کے واقع ہوئے تھے کہ سوائے عاتکہؓ کے باقی لاکھ سے زائد صحابیات کی عفت و پاکبازی پر اعتبار نہ کرسکتے تھے نعوذ باللہ من الغوایت۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ جب بخوف فتنہ مسجد میں جانے سے عمرؓ روکتے تھے تو عیدگاہ جانا جہاں کثرت سے لوگ مجمع ہوتے ہیں کس قدر خطرناک نہ ہوگا؟ مولوی عبیدی صاحب کی بات میری سمجھ میں نہیں آتی آپ نے اتنا بھی نہ سوچا کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آج کی طرح حج ہوتا تھا، عورتیں حج کے لئے آیا کرتی تھیں ظاہر ہے کہ مسجدوں اور عیدگاہوں کی بہ نسبت مسجد حرام میں کثیر مجمع ہوتا ہے، مولوی عبیدی صاحب کی طرح قیاسات کو گرم جولاں کرکے حضرت عمرؓ نے حج سے عورتوں کو کیوں نہیں روکا؟ حالانکہ یہاں مولوی موصوف کے قیاس کے مطابق بھیانک فتنے کا اندیشہ ہے۔ سچ پوچھو تو مولوی صاحب نے پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹوائی ہے۔ اہل حدیث کی مخالفت پر بے دھڑک کے ذریعہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے کسی قسم کا محابا نہیں کیا۔ ساتھ ہی ساتھ حضرت عمرؓ کی بھی تخفیف کا اثر اپنی تحریر سے پیدا کردیا۔ پس اے میری عزیز بہنو! آسمانی فرشتوں کی شہادتوں کا یقین کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تعمیل کے سلسلے میں جماعت جمعہ و عیدین میں بے کھٹکے چلی جایا کرو۔ اے میرے مسلمان بھائیو! یقین مانو کہ جناب مولوی عبیدی صاحب غلط رہنمائی فرمارہے ہیں، انہیں چند حضرات سے خراج تحسین حاصل کرلینے دو۔ اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل فرمان کے سلسلے میں اپنی بیویوں کو نماز جمعہ و عیدین میں جانے سے نہ روکو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو عین فرمان خداوندی سمجھو کیونکہ آپ کی نسبت آسمانی نوشتوں مثلاً قرآن حکیم میں کہا گیا ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (النجم) ہمارے نبی اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ جو کچھ آپ پر وحی کی جاتی ہے وہی کہتے ہیں۔

انجیل میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو آخری وصیت فرمائی کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور اس کو بھیجتا ہوں جو عالم کا سردار ہے اور سچائی کی روح ہے، وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہے گا، جو کچھ سنے گا وہی کہے گا، اور خدا کا کلام اس کے منہ میں ڈالا جائے گا۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

اطلاعاً عرض ہے کہ میں بنگلور میں ہر جمعہ اہل حدیث مسجد میں جاکر نماز جمعہ باجماعت برابر ادا کرتی ہوں، فتنہ کو کیا فتنے کا گمان تک نہیں آتا ہے۔ میں اپنی بہنوں سے پرزور درخواست کرتی ہوں کہ وہ خود ایک بار جاکر دیکھ لیں کہ مسجد میں پردے وغیرہ کا معقول انتظام ہے اس کے بعد مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنے

مدح الخلیل

فدی الخلیل الله روح العوالم — انقطیم اصنام بضرب الفدائم
واعلان حق واتماع خاطل — وتحقیق حدثات ومحو الحی الئم
وتهیبت نمرود وتضلیل کیده — وتذلیل طاغوت بقطع المراغم
وتسلیمه امر المنام بشاشة — بذبح ذبیح الله رب النسائم
فقلقل عرشا لکبریاء حقیره — اذا ما ظهر زلقطع الحلاقم
تهناء الصبر اذ کان معدما — اذا ما تقلقل نفوس الاناسم
وما مثله فی العز والصبر والعلی — وکیف اذا سابق اهل العوالم
فلم من شجاع فاق اهل زمانه — ولم من جری خاض غمر الملاطم
فزلت قدامهم وتشکی نفوسهم — نوازل دهر ومنایا الحوائم
ولکن خلیل الله مصباح خلقه — یخوض عباب البحر خوض الضیاغم
اترضی العقول ان تعوض مثله — وقتل نفوسهم بنحر الغلاصم
الی الخلق احد فعاص رزیه — بالقاء نفس فی الامور العظائم
اجل هو ذلك الذی سلم الدنا — ثباتا وصبرا بخوض الملاحم
فما اخبث الاناس من شغل الوقت — واصلا الخلیل فی اللهیب الملائم
لبئس النفوس ما تعذب ذاته — ینجیهم من الدواهی الدوائم
لنعم الخلیل ما ادام هدایته — بغیر مخافة من النار الاداهم
فشاعت وعمت بجمیع الجوانب — ودانت اناسها الدین المعالم
لصافحه بدر الشهور تحیة — وشمس وکوکب ومن فی العوالم
بآیة الفاظ حدقت فعاله — وآثاره وکم له من مکارم

من ابی عمران محمد حسین الحسن پوری
المتخلص بانوار

کیا حدیث وحیِ الٰہی نہیں ہے؟

(بسلسلۂ گذشتہ۔ قسط نمبر ۲)

اعتراض :- چونکہ حدیثوں میں تقدیم و تاخیر ہے ایک ہی لفظ کو کسی راوی نے مقدم اور کسی نے مؤخر کسی نے گھٹا دیا اور کسی نے زیادہ کر دیا یعنی روایت بالمعنی ہے اور یہ جائز نہیں، اس لئے حدیثیں ماننی نہیں چاہئیں۔

جواب :- اگر واقعی روایت بالمعنی ہی کی وجہ سے حدیث رسولؐ چھوڑی جاتی ہے، تو آؤ میں بھی قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر نقل بالمعنی بتائے دیتا ہوں۔ اللہ پاک جادو گروں کے کلام کو نقل بالمعنی ہی سے بیان فرماتا ہے۔ سورۂ شعراء میں ارشاد ہوتا ہے فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ (الٰہی نشانی) دیکھ کر جادوگر ایسے متاثر ہوئے کہ سب کے سب سجدے میں گر پڑے اور (پکار پکار) کر کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے رب العالمین پر جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ اسی مضمون کو سورۂ طٰہٰ میں یوں فرمایا فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ هَارُونَ وَمُوسَىٰ یعنی جادوگر سجدے میں گر گئے اور (باواز بلند) کہا کہ ہم تو ہارون اور موسیٰ کے پروردگار پر ایمان لے آئے۔ صرف لفظی فرق ہے دونوں آیتوں کا مفہوم ایک ہے۔

وہ تو جادوگروں کا قول منقول تھا، اب سنئے نبی کے ایک ہی قول کو مختلف انداز میں نقل فرماتا ہے۔ سورۂ نمل میں فرمایا إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ سورۂ قصص میں یوں نقل کیا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ سورۂ طٰہٰ میں یوں فرمایا إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ناظرین اب آپ ہی پر انصاف کا دار و مدار ہے، بات تو اتنی تھی کہ موسیٰ علیہ السلام جب مدین سے واپس ہوئے تو رات کی تاریکی میں راستہ بھول گئے دور سے کچھ روشنی معلوم ہوئی، آپ نے اپنے اہل سے فرمایا یہیں ٹھہرو میں آگ دیکھ رہا ہوں یا تو آگ لاؤں گا، یا راستہ پوچھ لوں گا۔

یہ تو نبی کے کلام کی نقل تھی اب آیئے خود باری تعالیٰ ایک ہی امر کی تلقین موسیٰ علیہ السلام کو چند مواضع پر کس طرح کرتا ہے۔ سورۂ طٰہٰ میں فرمایا وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلَىٰ جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ یعنی تم اپنا (داہنا) ہاتھ اپنی (بائیں) بغل میں دے لو، (پھر نکالو) وہ بلا کسی عیب (مرض) کے نہایت روشن ہو کر نکلے گا۔ اسی مضمون سورۂ قصص میں یوں فرمایا اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ۔ سورۂ نمل میں یوں ذکر ہے وَأَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ اب بتاؤ کیا قرآن بھی چھوڑ دوگے؟ + (باقی آئندہ)

خطبۂ صدارت

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب بستوی

بسلسلۂ (۵) گذشتہ

آج کل دنیا میں الحاد و دہریت کا سیلاب بہت زوروں کا آیا ہوا ہے اس کا انسداد آپ ہی کے ذمہ ہے۔ اس وقت تبلیغ کی اشد ضرورت ہے۔ آپ مبلغ ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران) اور تم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہئے جو لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کو کہیں اور برُے کام سے منع کریں، ایسے ہی لوگ مُراد کو پہونچیں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً اور آپؐ کو بھی حکم دیا گیا يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ الخ غرضیکہ یہ تبلیغ فرض کفایہ ہے اگر ایک شخص بھی اس فرض کو ادا کرنے والا نہ ہے تو ساری قوم گنہگار رہوگی اور اگر قوم کے کسی فرد واحد نے کر دیا تو سب کے ذمہ سے فرضیت ساقط ہوجائے گی۔ مگر اس کے لئے علم و عمل کی ضرورت ہے بے علم اگر تبلیغ کرے گا تو ضلوا فاضلوا کا مصداق ٹھیرے گا حضورؐ نے فرمایا من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ اور بے عمل اگر نصیحت کرے گا تو کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون کا مورد ہوگا ایسی تبلیغ سے کچھ اثر نہوگا جیسے اگر کوئی شخص ڈاڑھی منڈاتا ہے اور منبر پر کھڑا ہو کر ڈاڑھی بڑھانے پر وعظ کہے، اس پر قرآن و حدیث و آثار سے دلائل پیش کرے تو ظاہر ہے کہ سامعین ایسے وعظ و تبلیغ سے متاثر ہونے کی بجائے اس کا مضحکہ اتامرون الناس بالبر کہہ کر اڑائیں گے۔ اسی طرح ہر شرعی فعل کو قیاس کریں + مبلغ کے لئے ضروری ہے کہ وہ خوش اخلاق، ملنسار، خاکسار، عالی ہمت، پاکدامن ہو، مضامین نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرنے والا ہو، قوم کے طعن و تشنیع و ملامت کا خیال نہ کرے، تکالیف و مصائب پر صبر و استقلال سے کام لے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو ہر وقت مدنظر رکھے کہ غار حراء سے نکل کر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ شروع کی تو مکہ والوں نے آپ کو تکلیفیں دیں، مخالف

دوستی ہو کر علماء وطن کو بیٹھا گئے والوں نے پتھر مار مار کر بے ہوش کر دیا مگر آپ استقلال اور استقامت سے تبلیغ کرتے رہے اور اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون فرماتے رہے۔ ممکن ہے کہ آپ اپنے مقصد میں جلدی کامیاب نہ ہوں، تو آپ ہمت ہار کر ہرگز نہ بیٹھیں، بلکہ اس ناکامی کو کامیابی تصور کریں، قوم کے مرض کی تشخیص کریں اور تشخیص کے بعد مناسب علاج کریں یعنی آپ حضرات قوم کے شرعی حکیم ہیں، قوم جس مرض کی بیماری میں مبتلا ہے آپ ان کا علاج کریں گے تب کہیں بیماری دور ہوگی۔ یہ خیال رہے کہ فاسد مادے کا جب علاج کیا جاتا ہے، تو اس میں زیادہ جوش آتا ہے اسی طرح آپ نے کام شروع کرنے پر مخالفوں کا زور پکڑنا لازمی ہے لہٰذا اس وقت استقلال کی ضرورت ہے۔ ہاں جو چیز دکا سو محمدی شفاخانے سے لے کر پلائیں۔ بیمار کی حالت ملحوظ رکھ کر دوا دیں،

کریں یعنی نقصان نہ ہو۔ بلکہ مقتضائے حال کے مطابق جس مضمون کی وہاں ضرورت ہے وہی مضمون بیان فرمائیں۔ مثلاً قوم شرک، کفر اور بدعت میں مبتلا ہے تو توحید اور اتباع سنت کی تفصیل اور شرک و بدعت کی مذمت بیان کریں، اگر بے نمازی ہیں تو فضائل صلوٰۃ اور وعید ترک صلوٰۃ کے مضامین بیان کریں، اگر ان میں نفاق، شقاق، اختلاف، نااتفاقی وغیرہ ہے تو اتحاد و اتفاق، اخوت و ہمدردی کا سبق پڑھائیں۔ اگر وہ بزدل اور کاہل ہیں تو شجاعت بسالت اور جواں مردی کا وعظ سنائیں یعنی علیٰ ہذا القیاس۔ اور ایسا ہرگز نہ کیجئے کہ ایک ہی دوا بخار، زخم اور درد والوں کو دیں یعنی ایک ہی مضمون ہر جگہ بیان کریں، چاہے مناسب ہو یا نہ ہو۔ اور اہل معاصی کو خدا کی رحمت کی امید دلا کر معاصی پر جری نہ کیجئے، ورنہ اس تبلیغ سے بجائے نفع کے نقصان ہوگا اور دنیا

و تبلیغ کی اُجرت ہرگز نہ لیجئے یعنی وعظ کہہ کر یہ نہ کہئے کہ ہم کو چندہ دو فلاں فلاں چیزوں کی ضرورت ہے۔ آج کل مبلغین میں عموماً یہی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ آپ انبیاء علیہم السلام کے طریق محاسن کو لائحہ عمل بنائیں، وہ سب قوم کے سامنے فرماتے تھے ما اسالکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ آج کل سب سے بڑی قباحت یہی ہے کہ فارغ ہو جاتے ہیں تو قوم کے سامنے وعظ کہہ کر دست سوال دراز کرتے ہیں ایک تو قوم خود پریشان حال اور محتاج و مفلس ہے، دوسرے یہ علماء کرام ان کو اور پریشان کرتے ہیں لہٰذا وہ صورت دیکھتے ہی بھاگ جاتے ہیں اور یقین کر لیتے ہیں کہ ان کے وعظ میں شریک ہونا بجز جناب کی مقصد برآری کے نصیحت نہیں اکتساب زر ہے نہ وعظ ہے نہ پند

(باقی آئندہ)

حب اللیل معہ اوصاف سبعہ (۱) رات کو طبیعت میں ہیجان لانا اس کا معمولی کرشمہ ہے (۲) قوت مردمی کو قائم کرتی ہیں، (۳) عضو مخصوص کی تمام خرابیاں دور کر کے نہایت قوت پہونچاتی ہیں (۴) خون صالح بکثرت پیدا کرتی ہیں (۵) عام جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہیں (۶) عورت کے دل میں مرد کی محبت پیدا کرتی ہیں (۷) جوش جوانی کو برقرار رکھتی ہیں جاڑوں کے موسم کی خاص چیز ہے (تنبیہ) بغیر عورت والے اسکو استعمال نہ کریں قیمت ایک ماہ کی دوا تین روپے آٹھ آنے

معجون مقوی عنبری یہ معجون اپنے اوصاف میں ہمہ صفت موصوف ہے مقوی اعضائے رئیسہ و مقوی باہ ہے سرعت کو روک دیتی ہے گذری ہوئی یا کھوئی ہوئی بہار کو از سر نو پیدا کر کے جوانی کے لطف دکھاتی ہے موسم سرما کا خاص تحفہ ہے۔ نیز درد گٹھیا، درد قولنج، نفخ شکم، اور ہر طرح کے ریاحی دردوں کو فوراً

دور کرنے میں عجیب الاثر ہے نزلہ و کھانسی کے لئے مفید ہے خفقان وحشت اور بے ہوشی کو اس کے چند روزہ استعمال سے افاقہ کے لئے فائدہ ہوتا ہے، دماغی تکان کو دور کرتی ہے قیمت ایک ماہ کی دوا صرف پانچ روپے (صہ) طلب فرمایئے کا پتہ حکیم عبدالرحمٰن خاں معرفت دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

مقوی اعظم گولیاں مقوی گولیاں تندرستی کو قائم جسم کو مضبوط بنانے والی ہیں قوت خاصہ پیدا کرنے والی اور ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرنے والی ہیں مندرجہ ذیل صورتوں میں ان کا استعمال بے حد مفید ہے زائل شدہ قوتوں کو دوبارہ حاصل کرتی ہیں، ہر قسم کی کمزوری ناطاقتی بدہضمی اور پیٹ کی تمام شکایات دل کی دھڑکن، بخار، غشی، اعضا کی تکالیف، اور بچپن کی بری عادتوں سے برے نتائج رفع کرتی ہیں دماغی یا جسمانی محنت زیادہ کرنے والوں اور مسافر،

نیز نزلہ زکام کھانسی ہر قسم کے درد میں ان کا استعمال عمدہ نتائج پیدا کرتا ہے، مایوسوں کو تندرست، اور تندرستوں کو توانا بناتی ہے، بھوک خوب بڑھاتی ہے ترکیب استعمال صبح وقت ۲ گولیاں ہمراہ دودھ استعمال کریں قیمت، ۳۲ خوراک صرف ایک روپیہ محصول ڈاک ۶ر چار آدمیوں کے ملکر منگانے میں محصول صرف ۸ر لگے گا۔

جریان جریان جیسے تباہ کن مرض کے لئے یہ دوا نعمت ہے، جریان خواہ کتنی ہی مدت کا ہو، ہر صورت میں اپنا معجزنما اثر دکھاتی ہے، اعضا کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لا کر صحیح کرتی ہے نامردی جریان سستی و کثرت احتلام کو اس دوا کی ۲۴ خوراکیں ہی جڑ سے کھو دیتی ہیں انشاء اللہ چند روز کے استعمال سے یہ تمام بیماریاں بالکل دور ہو جائیں گی۔ نسخہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا بھیجا جائے گا۔ قیمت ۲۴ خوراک کی دوا ایک روپیہ دو آنے

اہل حدیث بھائیو آؤ! محی السنت زندۂ جاوید حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کے قلمی جہاد میں شامل ہو جائیں!!

مولانا شہیدؒ نے تلوار کے جہاد سے پہلے قلمی جہاد کیا تھا اس قلمی جہاد میں آپ نے جو اپنی ابدی اور دائمی یادگار چھوڑی ہے وہ کتاب "تقویۃ الایمان" ہے۔ ہم آج نہایت مسرت کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ ہم نے پانی کی طرح روپیہ بہا کر کتاب تقویۃ الایمان کے پرانے اور نئے سب نسخے جمع کر کے پوری صحت کے ساتھ لکھوائی، حروف بڑے بڑے اور صاف رکھوائے چھپائی نہایت اعلیٰ کرائی، جیبی پاکٹ سائز رکھا، کم نگاہ والے بوڑھے بڑے بچے عورتیں بھی آسانی سے پڑھ لیں اس لئے ایک ایک حرف الگ الگ رکھا۔ اس کے ساتھ ہی حنفی علمائے کرام کا فتویٰ بھی چھاپ دیا جو انہوں نے مولانا کے اور کتاب کے نیک، صاف پردیا تھا۔ ساتھ ہی مولانا کا وہ خط بھی عربی مع ترجمہ اردو چھاپ دیا جو انہوں نے اس کتاب پر اعتراضات کے جواب میں بغدادی صاحب کو لکھا تھا۔ سب سے بڑی بات بالکل نئی اس کتاب میں ایک یہ بھی ہے کہ کتاب تقویۃ الایمان کی جن عبارتوں پر غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے اُن کے جوابات کا رسالہ بھی اس میں چھاپ دیا ہے کل صفحات ایک سو بتیس ہیں۔ ساتھ ہی حضرت مولانا شہیدؒ کی سوانح عمری بھی لکھ دی ہے ہم نے اس وقت اس کی قیمت بھی بہت کم رکھی ہے بلکہ کاغذ کی خراب حروف اور ردی چھپائی کی کتاب بھی سوا روپے میں ملتی ہے لیکن ہم اس بہترین کتاب کو کثرت اشاعت کی غرض سے صرف چار آنے میں ہدیہ کرتے ہیں، مدرسوں میں پڑھانے اور مفت تقسیم کرنے والے حضرات کو اور بھی رعایت۔ بھائیو اسکو غیر مسلمانوں میں تقسیم کر کے توحید و سنت کی اشاعت کیجئے +

تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ دہلی

سبیل الرشاد یہ سورۂ حجرات کی تفسیر ہے اس کے ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت کیا تھا؟ اُن کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض و مقاصد کے ماتحت ہوتا تھا؟ اور کس طریق سے یہ امور طے ہوتے تھے؟ ان سب کی اطلاع سبیل الرشاد سے ملے گی۔ قیمت صرف دس آنے +

برہان اس میں سورۂ نور کی تفسیر ہے مصنف نے اپنے مخصوص انداز میں امت اسلامیہ کو دعوت دی ہے علمی مسائل کی تشریح عقل کی روشنی میں بڑی وضاحت سے کی گئی ہے قیمت ۱۲ر مجلد ایک روپیہ

عبرت احسن القصص یعنی سورۂ یوسف کی تفسیر نہایت ہی خوبی کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور اس سے نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کو بہت ہی مؤثر انداز میں پیش کیا گیا ہے، قیمت بغیر جلد کی بارہ آنے، جلد والی کی ایک روپیہ

بصائر اس رسالہ میں بنی اسرائیل کے اُن تمام واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے، نئی چیز ہے، بڑا سائز ہے، قیمت آٹھ آنے،

بیان یہ سورۂ آل عمران کی بہترین تفسیر ہے اس میں الوہیت مسیح، معجزات، ابن مریمؑ اور وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے، قابل دید کتاب ہے قیمت ایک روپیہ بارہ آنے

صراط المستقیم اس میں سورۂ انفال و توبہ کے حقائق و معارف دلکش انداز میں پیش کیا ہے موجودہ ضروریات و احتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے اور ان حقائق و معارف کی وضاحت و صراحت پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے جس سے سامان دو رجا پڑے ہیں قیمت دو روپے

سُبل السلام یہ انتیسویں پارے کی تفسیر ہے اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی ہے۔ قیمت بے جلد کی صرف بارہ آنے

ذکریٰ اس میں پارۂ عم یتساءلون کی تمام چھوٹی بڑی سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر ہے جو ہم روزمرہ نماز میں پڑھتے ہیں موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ضروریات اور شبہات کو مدنظر رکھ کر یہ تفسیر مرتب کی گئی ہے، خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی کی سلسلۂ قرآن کا یہ آخری حصہ ہے قیمت بغیر جلد دو روپے مجلد دو روپے آٹھ آنے۔ بہت جلد طلب فرمایئے +

اخلاص یہ سورۂ اخلاص کی حضرت امام ابن تیمیہؒ کی لکھی ہوئی تفسیر ہے، ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس سے اچھی اور اس سے مفصل اس سورت کی اور کوئی تفسیر نہیں قیمت دو روپے آٹھ آنے

ہدی المحمود ترجمہ ابوداؤد شریف عربی متن مع زیر زبر اردو ترجمہ بامحاورہ مولانا وحید الزماں صاحب مرحوم کا ہے اس کا صرف دو آدھا پارہ چھپا ہوا ہے، قیمت رعایتی صرف سات روپے

الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان، یہ حضرت امام ابن تیمیہؒ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے اس میں سچے اور بناوٹی ولیوں کا نہایت دلچسپ اور مفصل بیان ہے، کتاب کی اہمیت کے لئے مصنف کا نام ہی کافی ہے عمدہ اور قابل دید کتاب ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے،

صراط مستقیم مصنفہ فاضل اجل عالم باعمل حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہیدؒ دہلوی۔ یہ کتاب فارسی زبان میں تھی جس سے اُردو جاننے والے احباب فائدہ نہیں حاصل کر سکتے تھے لیکن آج ہم بڑی خوشی کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ اب اس کتاب کا بامحاورہ اردو میں ترجمہ ہو گیا ہے قیمت

دیوان گلشن ہدایت اس کتاب میں توحید و سنت کی ہدایت، بے ثباتی دنیا کی، بدعتوں کی تردید کی ایسی پیاری نظمیں ہیں کہ دل خوش ہو جائے ساتھ ہی مسائل بھی معلوم ہو جائیں نئی چھپی ہے ۸۸ صفحات ہیں عمدہ کاغذ ہے اچھے حروف ہیں قیمت رعایتی صرف پانچ آنے +

فیض بادشاہ دو عالم حضورؐ کی وہ حدیثیں جو اخلاق کے متعلق ہیں پھر ان کا ترجمہ اور پھر اردو میں اُن کی نظم ہے قیمت دو آنے،

ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

سارے شیعہ مذہب کی تردید بعض وہ کتابیں جن سے رافضیوں کی دنیا میں ہلچل مچ گئی!

تحفہ اثنا عشریہ - یہ کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی تصنیف رافضیوں کے رد میں لاجواب کتاب ہے پورے شیعہ [illegible] **تازیانۂ شہادت** یہ کتاب بھی شیعہ مذہب کی تردید میں [illegible] شیعہ مذہب سے مناظرہ کی پوری تیاری [illegible] تعزیہ داری اور شرک کی قرآن و حدیث سے [illegible] **تاریخ تعزیہ** سب سے پہلا تعزیہ [illegible] قیمت [illegible]

از دفتر اخبار محمدی دہلی — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

خریداری چٹ نمبر ۲۱۴۴ بخدمت جناب [illegible] صاحب

"رسالہ جامعہ" قرول باغ - دہلی

New Delhi

قصص الانبیاء

[illegible] یہ کتاب پڑھنا ہے [illegible] اردو زبان میں [illegible] صفحات میں [illegible] نبیوں کے قصے بیان کیے [illegible] بچوں کو نصیحت [illegible] قصے کے ساتھ کا بیان ہے حضرت آدم حضرت نوح حضرت ہود حضرت صالح حضرت ابراہیم حضرت لوط حضرت یوسف حضرت شعیب حضرت موسیٰ حضرت ایوب حضرت یونس حضرت داؤد حضرت سلیمان حضرت زکریا حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے قصے ہیں اس سے ایک طرف معلومات بڑھتی ہے تو دوسری طرف دین سے رغبت پیدا ہوتی ہے دین پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اخلاق سنورتے ہیں دل [illegible] چھوٹی بارہ آنے بڑی ایک روپیہ بارہ آنے

تذکرۃ المحدثین

[illegible] اسلام کے [illegible] جس میں چودہ [illegible] کرام کی [illegible] برادران ایک کتاب اس سے پہلے کبھی [illegible] اہل حدیث کے ذمہ تھا [illegible] امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ امام مالک امام شافعی امام احمد امام دارقطنی امام دارمی امام بیہقی امام [illegible] امام محمد رحمہم اللہ اجمعین وغیرہ کی سوانح عمریاں اور ان کی طلب حدیث کی کیفیت ان کا علمی پایہ ان کی تصنیف کردہ کتابوں کی حقیقت [illegible] بہت کھلے حروف میں [illegible] چھپی ہوئی ہے [illegible] اہل حدیث کو اس کتاب کی ضرورت ہے کاغذ [illegible] قیمت اصلی ایک روپیہ [illegible] بارہ آنے۔ کاغذ رف قیمت اصلی بارہ آنے رعایتی اس وقت صرف چھ آنے۔

تاریخ اہل حدیث

قرآن شریف [illegible] حدیث کی کتابیں کب لکھی گئیں اور حنفی کتابیں کب لکھی گئیں [illegible] صحابہ [illegible] حنفی مذہب کب ہوئے [illegible] ثابت کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی کوئی تصنیف نہیں ایک حرف ان کا اپنا [illegible] حنفیوں [illegible] ان کے جوابات ہیں [illegible] ایسے [illegible] اعتراضات ہیں جن کے جواب دینے کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق نہیں ہوسکتی۔ یہ کتاب خطیب الہند حضرت الشیخ مولانا محمد [illegible] صاحب کی تصنیف ہے انداز بیان اتنا دلکش ہے [illegible] ایک بار شروع کردینے کے بعد ہاتھ سے چھوٹنے کو جی نہیں چاہتی۔ یہی ایک کتاب اہل حدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے جوابات اور تردید کے لیے کافی ہے قابل دید کتاب ہے قیمت صرف چھ آنے۔

الفاروق

یہ کتاب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی کامل سوانح عمری ہے اور مولانا شبلی کی تصنیف ہے اس کے دو حصے اور بڑے سائز کے تقریباً پونے تین سو صفحات ہیں کوئی چھوٹا بڑا واقعہ ایسا نہیں کہ جس کا بیان اس میں نہ ہو آپ کی خلافت کے تمام واقعات، روم و شام ایران و مصر وغیرہ کے جہاد کے تفصیلی حالات آپ کی پیدائش سے لیکر وفات تک کے تمام واقعات اس میں موجود ہیں۔ اصلی قیمت اس کتاب کی تین روپے ہے زیادہ تو کبھی نہیں لیکن ہم آپ کو دونوں حصے کامل صرف ایک ہی روپے میں بھیج دینگے

مجاہد

اس میں مجاہد ملت قاطع بدعت محی السنت زندہ جاوید حضرت مولانا شاہ حافظ محمد اسماعیل صاحب شہید دہلوی کی مختصر سوانح حیات ہے آپ کا حسب و نسب آپ کی تحریک احیاء توحید و سنت آپ کی دینی و ملی خدمات اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے آپ کے مجاہدانہ اقدامات آپ کی جنگ حریت اور دیگر کارہائے نمایاں کا مفصل تذکرہ ہے انداز بیان دلچسپ ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ از حد عمدہ ہے ایک بار ضرور پڑھئے۔ قیمت صرف دو آنے محصول ڈاک منی تین پیسے کل پونے تین آنے (۲/۳)

حزب المقبول

مع ترجمہ و حاشیہ۔ اس کتاب کو ہم نے چھپوا لیا ہے۔ حدیث و قرآن کی تمام دعائیں اس میں ہیں ہر موقعہ کی دعائیں الگ الگ ہیں، عربی کی سطریں الگ ہیں، پھر ان کا ترجمہ بحوالہ وقت اور ترکیب ہے اہل حدیث کے درود و وظائف کے لیے یہ کتاب کافی ہے۔ ایک سو پچاس صفحات ہیں۔ کاغذ نہایت عمدہ اور لکھائی چھپائی بالکل بے عیب ہے قیمت اصلی تو بارہ آنے ہے لیکن ہم آپ کو اس وقت صرف پانچ آنے میں دے دیں گے

پتہ۔ دفتر اخبار محمدی۔ صدر بازار۔ دہلی

احمد بن مولانا محمد صاحب پرنٹر و پبلشر نے جید پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبهم فتنة او یصیبهم عذاب الیم

(ترجمہ) رسول کے حکم کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ سومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا
۵۔ ... اہل حدیث پر سے بیجا تہمتوں، عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کرکے اُن کے سچے مذہب قرآن و حدیث ... مخلوق خدا پرستش کرنا۔
۶۔ ... صحیح مسائل ... بیان کرنا
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

مسلک سنت پہ سالک صراط مستقیم ... جمعیۃ العرب کو سنتی کی ہر یہ سرکت

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۵

بانی ... مولانا مولوی محمد ... مدرس مدرسہ ... دہلی

ایڈیٹر: مولوی ... احمد ... سہسوانی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ ... روپے بھیجنے پر غریب ... نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے
۳۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر ... بھیج دیں ورنہ خیر وی پی منگا ... ۔
۵۔ ... معمولی اجرت پر ... ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتے ہیں
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے
۷۔ خط و کتابت "دفتر اخبار محمدی" کے پتہ ہونی چاہئے اور ... حوالہ ...

جلد ۱۹ نمبر ۲ — دہلی ۲۸ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۵ فروری سنہ ۱۹۴۲ء

مسلمان سے خطاب

(از جناب مولوی محمد داؤد صاحب آزر شکراوی)

کھول آنکھیں قوم کی تیری نسل خوار دیکھ — کس قدر بگڑا ہوا ہے حال زار دیکھ
وقت کا فوری تقاضا ہے کہ تو بیدار ہو — کود میدان عمل میں وقت کی رفتار دیکھ
تو نے کیوں درس اعدو ند نسیاں کر دیا — دیکھ کمزوری تری اپنی قوت اغیار دیکھ
آج ہے تیرے چمن پر یورش باد خزاں — جھڑ چکے ہیں کس قدر گلشن کے برگ و بار دیکھ
رات دن تدبیر میں تجھ کو مٹانے کیلئے — چشم باطل کیلئے تو ہے مثال خار دیکھ
گو کبھی تھی جس جگہ کل تیری عظمت کی صدا — آج وہ اجڑے ہوئے اپنے در و دیوار دیکھ
وقت نکلا جا رہا ہے سو رہا ہے ہائے تو — سوکھ کر مرجھا نہ جائے یہ ترا گلزار دیکھ
عشق سنت امتیاز قوم تیرا تھا کبھی — پست کتنا ہو گیا ہے اب ترا معیار دیکھ
بستر غفلت اٹھا کر رکھ دے اے آزر تو
کھول آنکھیں انقلاب دہر کے آثار دیکھ

بعض کام کی کتابیں

ابلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین مصنفہ شیخ محی الدین صاحب لاہوری۔ اہل حدیث کے لئے یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے یہی وہ کتاب ہے جس نے ارباب اہل حدیث کو احناف کے مقابلے میں مناظر بنا دیا ہے اہل حدیث کے مخصوص مسائل کو نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کرکے احناف کے دلائل کو ان دلائل سے توڑا گیا ہے جن کو احناف بھی تسلیم کریں، کاغذ لکھائی چھپائی اچھی قیمت ایک روپیہ بارہ آنے (عہ)

ظفر المبین فی مغالطات المقلدین اس کتاب میں احناف کے وہ مسائل جمع کئے گئے ہیں جو صریح احادیث کے خلاف ہیں قیمت صرف دو روپے۔ صیانۃ المقتصدین بعض احناف نے ظفر المبین کے کچھ جوابات دیئے تھے اُن کے جواب ابواب بلکہ دندان شکن جواب۔ اہل حدیث بھائیوان دونوں کتابوں کو ضرور منگائیے قیمت آٹھ آنے

حزب المقبول معہ ترجمہ و حاشیہ قرآن و حدیث کی تمام دعائیں اس میں ہیں ہر قسم کی دعائیں الگ الگ ہیں، عربی کی سطریں الگ ہیں، پھر ان کا ترجمہ ہے، حوالہ ہے، وقت اور ترکیب ہے اہل حدیث کے درود وظائف کے لئے یہ کتاب کافی ہے صفحات ۱۵۰ کاغذ نہایت اعلیٰ اور لکھائی چھپائی بے عیب ہے قیمت بجائے بارہ آنے کے صرف پانچ آنے + پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

اخبار محمدی کی موت و زیست کا سوال!

(اس صفحے کو شروع سے آخر تک ضرور ملاحظہ کیجئے)

حد ہو گئی! اس قدر چیخے چلائے، جہینوں پہلے چندہ ختم ہو جانے والے حضرات کے اسماء مبارک شائع اور انکو ضرور پڑھنے کی اپیلیں کیں۔ کہ بھائی! تمہاری گذشتہ سال بھر کی قیمت خریداری فلاں نمبر پر ختم ہو رہی ہے۔ لہٰذا آئندہ سال کی قیمت تین روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج دو ورنہ آئندہ نمبر آپ کی خدمت میں وی پی کر دیا جائے گا جس کو واپس کرنا خلاف اخلاق اور ہمارا دانستہ نقصان ہوگا اگر خدانخواستہ اخبار کی خریداری کسی طرح منظور ہی نہیں ہے تو برائے مہربانی ہم کو ایک کارڈ لکھکر مطلع کر دیجئے کہ ہم ڈاک خانے کے اس فضول خرچ سے بچ جائیں۔

لیکن افسوس نقارخانہ میں طوطی کی آواز صدائے صحرا بن کر رہ گئی۔ ہماری ساری کوششیں رائیگاں گئیں، اور جن اصحاب کی خدمت میں وی پیاں کی گئیں وہ قریب قریب سب ہی واپس ہو رہی ہیں جس سے ایک خالص دینی ادارہ کو خواہ مخواہ فی واپسی چھ آنے کا نقصان ہو رہا ہے — جس قوم کا خون اس قدر سفید پڑ گیا ہو کہ وہ اپنے تین پیسے کے ایک کارڈ کی بچت کے لئے غریب ادارے کا چھ آنے کا نقصان بمصداق "تو کونہ مو کو چولہے میں جھونکو" کے ایک تیسرے ہاتھ کو اچک لینے دے اس کے مستقبل کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا ہونیوالا ہے؟

ناظرین! یہ خالص دینی اخبار ہے، آپ کا ہے، اور آپ ہی کے مذہب کی اشاعت کرتا ہے۔ اب آپ ہی بتائیے کہ اگر اس کی خریداری آپ ہی قبول نہ کریں گے تو کیا اسے...... جیسے اغیار الحمدیشہ خریدیں گے اس کی شکل دیکھتے ہی جن کے پر جل جاتے ہیں، جن کے سینے پر اس کی ترقی سانپ بن کر لوٹتی ہے، جو اس کو نیست و نابود کرنے کی رات دن کوشش کرتے رہتے ہیں،

ایسی حالت میں اگر آپ بھی اس کی امداد نہ کریں گے تو خطرہ ہے کہ یہ ڈگمگا نہ جائے اور حضرت الشیخ مولانا محمد صاحبؒ کی خون پسینے سے سینچی ہوئی یہ آخری کمائی یعنی اخبار محمدیؒ جس کی ترویج اشاعت کے لئے انہوں نے رات کو رات اور دن کو دن نہ سمجھا آپ کی غفلت سے برباد نہ ہو جائے۔ ہمیں آپ جیسے دینی بھائیوں سے قوی امید ہے کہ آپ اخبار کی خریداری خود ہمیشہ بدستور جاری رکھتے ہوئے اپنے احباب کو بھی اس کی خریداری کی ترغیب دلا کر خطیب الہند مرحوم سے اپنی پرانی محبت کا ثبوت دیں گے۔

مکرر عرض ہے کہ جن حضرات کی خدمت میں اب تک وی پی نہیں کیا گیا ہے وہ نوٹ کریں کہ آج سے پندرہ روز بعد اخبار محمدی ان کی خدمت میں وی پی حاضر ہوگا، جس کو وصول کرنا انکا اخلاقی فرض ہوگا۔ ورنہ اس اطلاع کو دیکھتے ہی تین روپے کا منی آرڈر کریں اس طرح محصول میں بھی کفایت رہے گی اور ہم بھی پریشانی سے بچ جائیں گے نیز اگر خریداری نامنظور ہو تو ہم کو ایک کارڈ لکھ کر مطلع کر دیجئے کہ ہمارے نام اخبار بند کر دو۔

ہمیں یقین نہیں آتا کہ وی پی آپ نے واپس کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ پوسٹمین کی غلطی سے یا آپ کی عدم موجودگی سے وی پیاں واپس ہوئی ہیں۔ لہٰذا اگر یہ اخبار آپ تک پہونچ جائے تو پھر بہت جلد تین روپے کا منی آرڈر کر کے اپنے نام اخبار جاری کرائیے۔ ہم شکریہ کے ساتھ آپ کے نام اخبار جاری کر دیں گے، اور اگر آپ اپنے نام اخبار نہیں جاری کراتے، اور وی پی بھی واپس کر چکے ہیں تو پھر قیامت کے روز کے مواخذہ دار نہ رہئے بلکہ چھ آنے کا وہ نقصان جو دفتر کو آپ کی وجہ سے ہوا ہے دفتر کو بھیج کر سبکدوش ہو جائیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین سے محبت اور اس کو سمجھنے سمجھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! +

خوشخبری ہمارے ناظرین یقیناً یہ سنکر خوش ہوں گے کہ آئندہ اخبار محمدی حسب سابق بیس صفحات پر شائع ہوا کرے گا یقین فرمائیے کہ اگر حالات ہمیں اجازت دیں تو ہم اخبار کو سو صفحات پر شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، کاغذ کی ہوشربا گرانی نے جو ضخامت کم کرنے پر مجبور کر دیا تھا اب ہم نے انتہائی جرأت سے کام لیکر اس فیصلہ کو ترک کر دیا ہے۔ اور اعلان کرتے ہیں کہ آئندہ اخبار محمدی بجائے سولہ صفحات کے بیس صفحات پر شائع ہوا کرے گا، اور وہ بھی سفید چکنے اور گلیز کاغذ پر۔ جنگ کی وجہ سے اشیاء کی گرانی کی کوئی حد نہیں، طرح طرح کی دقتوں کا سامنا ہے۔ ایسے وقت ضروری ہے کہ آپ حضرات ایک دینی پرچہ کو چلانے کے لئے فیاض دلی سے کام لیکر اس کی مالی امداد کیجئے، اور اسے مالی مشکلات سے بےنیاز کر دیجئے! امداد کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنی ضرورت کی تمام کتابیں اس ہی کے دفتر سے طلب فرمائیے فقط والسلام

—— ادارہ

قطعۂ تاریخ وفات مولانا محمدؒ علیہ الرحمۃ جوناگڈھی

(نتیجۂ فکر جناب محمد ابوالحسن صاحب بسمل بی اے، جمالی، آروی)

تری ہی ذات سے ہندوستاں میں تھا روشن　　چراغ مصطفوی ہائے ہائے ضیغم ہند

جو تو نہیں تو نہیں وہ چہل پہل باقی　　اداس بزم ہوئی ہائے ہائے ضیغم ہند

شکست ہوتی تھی باطل کو حق کی ہوتی تھی فتح　　صدا تھی ایسی تری ہائے ہائے ضیغم ہند

اتر گئی وہ دلوں میں اثر کو ساتھ لئے　　جو بات تو نے کہی ہائے ہائے ضیغم ہند

علوم دیں سے مسلماں ہوں باخبر تجھ کو　　ہمیشہ فکر رہی ہائے ہائے ضیغم ہند

خیال جب مجھے تاریخ کا ہوا بسمل

صدائے غیب سنی ہائے ہائے ضیغم ہند

مضمونِ سیرۃ کے بعض حصوں پر ایک نظر

(گذشتہ سے پیوستہ۔ قسط نمبر ۲)

از جناب مولانا ابوالقاسم محمد خاں صاحب سعیدی بنارسی

دوسرا عبدالمطلب سے متعلق

مضمون سیرۃ میں ان کے جنتی ہونے کا اشکال قرار دیا گیا ہے اور اہل حدیث ۵ دسمبر میں مسند احمد (ص۱۲۲ و ص۱۶۹ جلد ۲) و ابوداؤد (معہ عون ص۳۸ جلد ۲) وسنن بیہقی (السنن ص۶۰ جلد ۴) کی حدیث قال لفاطمۃ ما انت ابیہ حتی یراھا جد ابیک کے راوی ربیعہ کو ضعیف کہا گیا ہے حالانکہ نہ تو امام ابوداؤد نے اس حدیث کے کسی راوی پر کوئی کلام کیا ہے نہ امام بیہقی نے۔ امام ابوداؤد جس حدیث پر سکوت کرتے ہیں وہ صحیح ہے یا حسن۔ قال السیوطی فی التدریب۔ وابوداؤد قال ان ما سکت عنہ فھو صالح فیحتمل الصحیح والحسن (ص۵۵ طبع مصر) اسی لئے امام خطابی نے معالم السنن شرح سنن ابی داؤد میں روایت مذکورہ پر کوئی کلام نہیں کیا ہے خود ذہبی نے بھی کوئی جرح نہیں کی ہے۔ دیکھو مسالک ص۳۶ والدرج المنیفہ ص۱۹ ونشر العالمین ص۱۱ والسبل الجلیہ ص۹۔ امام بیہقی نے اس کے بعد والی روایت (تعزیت حضرؐ والی) کو ضعیف کہا ہے لیکن حدیث فاطمہ پر کوئی جرح نہیں کی۔ الجوہر النقی میں بھی روایت مذکورہ پر کوئی جرح نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ حاکم نے حدیث مذکور مستدرک میں نقل کرکے صحیح علی شرط الشیخین کہا ہے۔ (ص۳۷۳ جلد ۱) امام فن رجال امام ذہبی صاحب میزان نے بھی تلخیص المستدرک میں اس پر کوئی جرح نہیں کی ہے۔ بلکہ میزان میں امام دارقطنی جیسے ناقد سے ربیعہ کا صالح الحدیث ہونا اور امام نسائی سے لیس بہ باس نقل کیا ہے۔ ان لوگوں کی تعدیل کی موجودگی میں ازدی وغیرہ کی جرح مرفوع اور لایعبأ بہ ہے۔ یہاں تک تو گفتگو من حیث السند تھی، اب من حیث معنی ملاحظہ ہو۔

حدیث مذکور کا مطلب یہ کہا گیا ہے کہ۔ یہ "عبدالمطلب کے جنتی ہونے کی دلیل ہے" (اہل حدیث ۵ دسمبر ص۶) اگر یہی مطلب ہوتا تو امام ابوداؤد کو بجائے الفاظ نبوی مذکورہ بالا نقل کرنے کے صرف دشمن من الی ذلک کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ بیچارے سیوطی نے امام موصوف کا کمال ادب قرار دیا ہے (الدرج المنیفہ ص۱۹) یہ اور بڑی بشارت تھی جس کا کتمان کرکے امام ابوداؤد نے خواہ مخواہ اپنے سر بار گناہ اٹھایا۔

علاوہ ازیں اہل حدیث ۴ اکتوبر میں لکھا گیا ہے کہ امام سیوطی کہتے ہیں کہ عبدالمطلب کے متعلق ہم کو کوئی روایت ادھر یا ادھر کی دستیاب نہیں ہوئی۔ (ص۵ کالم ۲) سوال یہ ہے کہ بر تسلیم مطلب مذکور سیوطی نے ایسا کیوں کہا؟ روایت مذکورہ سے ان کا جنتی ہونا کیوں نہ لکھ دیا؟ حالانکہ سیوطی نے یہ حدیث اپنے متعدد رسالوں میں نقل کی ہے کما اشرنا الیہ۔ اصل یہ ہے کہ حدیث مذکور عبدالمطلب کے جنتی ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہے، بلکہ اس کے برعکس ہے۔ ان کے اوائل عمر کی بت پرستی، بلوغ الارب کی اس عبارت سے ہی واضح ہے جو اہل حدیث (پرچہ مذکورہ) میں نقل کی گئی ہے۔ ورفض فی آخر عمرہ عبادۃ الاصنام اس پر یہ جرح کی گئی ہے کہ "آخری عمر میں چھوڑنا تب درست ہو جب پہلی عمر میں ثابت ہو" (اہل حدیث ۲۴ اکتوبر) میں کہتا ہوں کہ دستور عرب کے مطابق وہ ساری عمر ہی کرتے رہے تھے، حافظ ابن کثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں وقد کانوا یعبدون الوثن حتی ماتوا (ص۲۸۱ جلد ۲) یعنی تادم مرگ یہ لوگ عبادت اوثان کرتے رہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں ان اللہ جدد ھا بعد دروسھا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ بعثہ (کتاب الاسماء ص۳)

یعنی کلمہ لا الہ الا اللہ کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر اس کی تجدید کی۔ صحیح بخاری کی حدیث ارغب عن ملۃ عبدالمطلب اس امر پر نص قاطع ہے کہ عبدالمطلب کا خاتمہ شرک پر ہوا۔ خود سیوطی کو اقرار کرنا پڑا کہ ظاہر ھذا الحدیث یقتضی ان عبدالمطلب مات علی الشرک (مسالک ص۳۶ والسبل الجلیہ ص۱۵) یعنی ظاہر اس حدیث کا مقتضی ہے اس امر کو کہ عبدالمطلب شرک پر مرگئے۔ اور لکھا ہے ولا شک ان الرجاء لعبد المطلب بخصوصہ عسیر جدا۔ لان حدیث البخاری وھو الذی فیہ منع ابوجھل اباطالب من الایمان بانہ علی ملۃ عبدالمطلب مصادم قوی۔ وان احد فی تاویلہ لم یوجد تاویل قریب والتاویل البعید یاباہ اھل الاصول (مسالک ص۳۹) یعنی اس میں تو کوئی شک نہیں کہ خصوصیت سے عبدالمطلب کی نجات کو ترجیح دینی بہت مشکل ہے، اس لئے کہ صحیح بخاری کی وہ حدیث جس میں ابوجہل کا ابوطالب کو یہ کہہ کر ایمان سے روکنا مذکور ہے کہ کیا تم عبدالمطلب کے طریقہ کو چھوڑ دو گے؟ قوی مصادم ہے اور اس کی کوئی تاویل قریب بھی نہیں بنتی، اور دور کی تاویل سے اہل اصول انکار کرتے ہیں انتہی۔ لیکن صاحب مضمون سیرۃ نے ایک تاویل کرہی دی کہ "عبدالمطلب کے زمانے میں دعوت رسالت نہ تھی، اس لئے توحید کا مجملاً اقرار کافی تھا لیکن ابوطالب کے لئے نہیں (تا) اگر ابوطالب کلمہ کہہ دیتے تو نجات ہوجاتی؟ پھر عیسائیوں اور آریوں کے بارے میں مشکل پیش آئیگی (اہل حدیث ۱۹ دسمبر ص۶ ملخصاً) میں کہتا ہوں چونکہ ابوطالب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ خصوصی تھا احاج لک بھا عند اللہ (بخاری) اس لئے ان کی نجات صرف کلمہ ہی پڑھ دینے میں یقینی تھی۔ بخلاف دیگر موحدین زمان (اسکے آریہ)

کے خلاف قیاس ہم الدعی۔

علاوہ ازیں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ابو طالب مقر رسالت پہلے سے ہوں لیکن توحید کے منکر رہے ہوں۔ اسی لئے اُن کو صرف کلمہ لا الٰہ الا اللہ ہی کہنے فرمایا گیا ہو فتح الباری میں ہے ویحتمل ان یکون ابو طالب کان یتحقق انہ رسول اللہ ولکن لا یقر بتوحید اللہ ولہذا قال فی الابیات النونیۃ

ودعوتنی وعلمت انک ناصحی
ولقد صدقت وکنت قبل امینا

فاقتصر علی امرہ لہ بقول لا الٰہ الا اللہ فاذا اقر بالتوحید لم یتوقف علی الرسالۃ۔ یعنی احتمال ہے کہ ابو طالب کو آپ کا رسول اللہ ہونا تحقق ہو چکا ہو لیکن اللہ کی وحدانیت کا اقرار نہ کرتے ہوں۔ اسی لئے انہوں نے اپنے اشعار نونیہ میں کہا تھا کہ اے بھتیجے تم نے مجھے دعوت دی اور میں جانتا ہوں کہ تم سچے ہو اور پہلے سے امین بھی ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صرف لا الٰہ الا اللہ ہی کہنے کو فرمایا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص مقر رسالت ہو اور منکر توحید وہ بھی ناری ہے کما ورد ھو فی ضحضاح من النار (بخاری)۔

عجیب طرفہ تماشا

عبدالمطلب کی ایک طرف تو اتنی مدح کی گئی ہے کہ آسمان کے قلابے ملا دیئے گئے ہیں (اہل حدیث ۸ اگست و ۲۴ اکتوبر) دوسری طرف اُن کی یہ توہین کہ اصحاب فیل کے خوف سے مع دوسرے ساتھیوں کے پہاڑ کے غاروں میں جا کر چھپ گئے تھے (اہل حدیث ۱۵ اگست) ایک طرف عربوں کی شجاعت کا یہ مظاہرہ پیش کیا گیا ہے کہ وہ بخت نصر جیسے قاہر بادشاہ کی فوجوں سے ٹکرا گئے تھے انجام خواہ کچھ ہی ہوا (اہل حدیث ۲۰ جون) دوسری طرف ان کو ایسا ڈرپوک ثابت کیا گیا کہ وہ حبش کے عیسائیوں کے خوف سے جو خانۂ خدا کو ڈھانے کے لئے آئے ہوئے ہیں پہاڑوں کے غاروں میں پناہ لے رہے ہیں۔ کجا آں شورہ شوری کجا ایں بے نمکی۔ اگر واقعی عبدالمطلب فرار و روپوش ہو گئے تھے تو غزوۂ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فخراً فرمانا انا ابن عبدالمطلب (اہل حدیث ۲۴ نومبر بحوالہ بخاری) کیا معنی رکھتا ہے؟ حالانکہ آپ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح میرے جد میدانِ جنگ میں دشمنوں کے مقابلہ سے نہیں بھاگے تھے میں بھی دشمنوں کے مقابلہ سے نہیں بھاگ سکتا۔ بس ضرور ہے کہ عبدالمطلب نے اصحاب فیل سے مقابلہ و دفاع کیا تھا اسی طرح دوسرے عربوں نے بھی۔ چنانچہ ہم کو تاریخ عرب میں (جو کہ اُن کے دواوین سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے) یہ بات صاف نظر آ رہی ہے ذو الرمہ (غیلان بن عقبہ جو اولاد مضر میں سے ہے) بآنگ دہل کہہ رہا ہے ؎

وابرھۃ اصطادت صدور رماحنا
جہاراً وعثنون العجاجۃ اکدر
تنحی لہ عمرو فشک ضلوعہ
بنافذۃ نجلاء والخیل تصبر

یعنی ابرہہ کو ہمارے نیزوں کی نوکوں نے کھلم کھلا شکار کیا (اور ایسی جنگ ہوئی کہ) گرد و غبار سے کہر چھا گیا (ہمارے ایک شخص) عمرو نے ابرہہ کا تاک کر ایسا چوڑا نیزہ مارا کہ اس کی پسلیاں توڑ ڈالیں اور گھوڑے (میدان جنگ میں ہی) رکے ہوئے تھے (راکبوں سے نہ بھڑکے اور نہ بھاگے)۔ ہاں قبائل عرب میں سے صرف قبیلۂ ثقیف کے لوگ شریک جنگ نہیں ہوئے تھے بلکہ بھاگ گئے تھے تو عرب نے ان کی ہجو کی تھی چنانچہ ضرار بن خطاب فہری کہتا ہے ؎

وفرت ثقیف الیٰ لاتھا
بمنقلب الخائب الخاسر

یعنی قبیلۂ ثقیف خائب و خاسر واپس ہو کر اپنے معبود لات کی طرف بھاگ گیا۔ اسی قبیلہ کا سردار ابو رغال ثقفی جو ابرہہ کے لشکر کا رہنما تھا، عرب اس کی قبر پر ہمیشہ پتھر مارتے رہے۔ اگر دیگر قبائل نے بھی اسی طرح راہِ فرار اختیار کی ہوتی تو صرف قبیلۂ ثقیف ہی کی ہجو نہ کی جاتی اور صرف اس کے سردار پر ہی لعنت نہ بھیجی جاتی۔ بلکہ شعراء عرب اپنی زبان کی سنان سے بھاگنے والے کی ہجو کر کے مجروح اور بدنام کر دیتے۔

یہ مضمون بہت بسط سے ناظرین کرام رمضان کو دفتر اہل حدیث میں برائے اشاعت بھیجا گیا تھا لیکن مضمون تو کیا شائع ہوتا اُس کی رسید تک بھی نہیں بھیجی گئی فالی اللہ المشتکیٰ +

تیسرا جناب عبداللہ سے متعلق

پہلے میں وہ تمام حدیثیں جو اس باب میں مجھے ملی ہیں نقل کروں گا پھر اعتراضات وارده کا جواب تحریر کروں گا بعون اللہ و توفیقہ

(۱) مسند امام احمد عن عاصم بن لقیط ان لقیطاً خرج وافداً فذکر الحدیث بطولہ وفیہ فقلت یا رسول اللہ ھل لاحد ممن مضی من خیر فی جاھلیتھم فقال رجل من قریش واللہ ان اباک لفی النار فکانہ وقعت حر بین جلدی ووجھی ولحمی مما قال لابی علی رؤس الناس فھممت ان اقول وابوک یا رسول اللہ ثم اذا الاخریٰ اجمل فقلت یا رسول اللہ واھلک قال واھلی لعمر اللہ ما اتیت من قبر عامری او قرشی من مشرک ۔ الخ

مسند احمد ص ۱۳ جلد ۴ وکتاب السنۃ لاحمد ص ۱۵۵ و زاد المعاد طبع نظامی ص ۱۵ جلد ۲۔ یہ حدیث بہت طویل ہے میں نے متن کی تلخیص ضمنی کی ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ سال وفود (رجب ۹ ہجری) میں لقیط بن عامر مدینہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا، اور بہت سے سوالات کئے من جملہ اُن کے ایک سوال ان کا یہ تھا کہ جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں مر چکے ہیں اُن کے لئے بھلائی کی کوئی امید ہے؟ ایک قریشی مسلمان بول اٹھا کہ اے لقیط تیرا باپ یقیناً دوزخی ہے۔ تو میں نے چاہا کہ کہوں اور آپ کے باپ اے رسول خدا پھر اس سے عمدہ جملہ مجھے سوجھا تو میں نے کہا کہ اور آپ کے گھر والے اے رسول خدا؟ آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ وہ لوگ بھی دوزخی ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا

کہ اے لقیط جب تم کسی مشرک قریشی ہو یا عامری کی قبر پر جاؤ تو میرا یہ پیغام پہونچا دینا کہ تو اپنے منہ اور شکم کے بل آتش دوزخ میں کھینچا جائے گا ــــ امام ابن قیم اس حدیث کو کبیر و جلیل (ذی شان) کہتے ہیں، اور لکھا ہے حدیث صحیح، مشکوۃ النبوۃ × ×لم یطعن احد فیہ عنھم ولا فی احد من رواتہ (الی) مرسلک احد ولم یتکلم فی اسنادہ بل رووہ علی سبیل القبول والتسلیم ولا ینکرھذ "الحدیث الاجاھل او مخالف للکتاب والسنۃ

(زاد المعاد کانپوری ص۱۱۵ و ص۵۱۵ جلد اول) یعنی یہ حدیث مشکوٰۃ نبوت سے نکلی ہے، ائمہ حدیث میں سے کسی نے بھی نہ تو اس کے متن پر کوئی طعن کیا ہے نہ اس کے راویوں پر۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کا نہ تو کسی نے انکار کیا ہے نہ اس کی سند میں کسی نے کوئی کلام کیا ہے بلکہ تمام ائمہ حدیث نے اس حدیث کو علی سبیل القبول والتسلیم نقل کیا ہے۔ اس حدیث کا انکار یا تو جاہل کرے گا یا قرآن و حدیث کا مخالف۔ آگے چل کر لکھا ہے فیہ دلیل علی ان من مات مشرکا فھو فی النار وان مات قبل البعثۃ لان المشرکین کانوا قد غیروا الحنیفیۃ دین ابراھیم واستبدلوا بھا الشرک وارتکبوہ ولیس معھم حجۃ من اللہ بہ (ص۵۱۵ جلد ا زاد المعاد) یعنی اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ جس کا خاتمہ حالت شرک میں ہوا ہے وہ جہنمی ہے اگرچہ وہ بعثت نبوی سے پہلے مرگیا ہو اس لئے کہ ان لوگوں نے حضرت ابراہیم کے دین حنیف کو شرک سے بدل ڈالا تھا اور اسی کے مرتکب ہوئے تھے۔ حالانکہ ان کے پاس خدا کی جانب سے اس کی کوئی دلیل موجود نہ تھی میں کہتا ہوں کہ حدیث مذکور نے عبد المطلب اور ان کے بیٹے عبد اللہ اور آمنہ وغیرہ سب کی بابت فیصلہ کر دیا کہ یہ سب مخلد فی النار ہیں۔

(۲) صحیح مسلم۔ عفان عن حماد عن ثابت عن انس ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار قال فلما قفی الرجل دعاہ فقال ان ابی وابالک فی النار (مسلم مع النواوی ص۱۱۴ جلد اول) ترجمہ حصین بن عبید نے پوچھا کہ اے رسول خدا میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا دوزخ میں۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اسے بلوا کر فرمایا کہ میرا باپ اور تیرا باپ دو زخ میں ہیں۔ حافظ نواوی نے اس حدیث پر باب منعقد کیا ہے من مات علی الکفر فھو فی النار ولا تنالہ شفاعۃ ولا تنفعہ قرابۃ المقربین۔ شرح میں لکھا ہے من مات فی الفترۃ علی ما کانت علیہ العرب من عبادۃ الاوثان فھو من اھل النار (الی) ان ھؤلاء کانت قد بلغتھم دعوۃ ابراھیم (صفحہ مذکورہ) دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص کفر پر مرگیا وہ دوزخی ہے نہ تو اسے شفاعت پہونچے گی اور نہ اسے کسی مقرب ہستی کی رشتہ داری نفع پہونچائے گی۔ جو لوگ زمانہ فترت (قبل نبوت) میں مرگئے اس دین میں کہ جس پر عرب عبادت اوثان سے تھے تو وہ دوزخی ہیں کیونکہ ان لوگوں کو حضرت ابراہیم کی دعوت توحید پہونچی ہوئی تھی۔ حافظ ابن کثیر نے کہا ہے ولم یدینوا دین عدی (تاریخ ابن کثیر ص۲۵۱ جلد ۲) یعنی ان لوگوں نے دین عیسوی پر ہونے کا بھی دعویٰ نہیں کیا تھا (پھر کیوں نہ دوزخی ہوں؟)۔

(۳) سنن ابی داؤد۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل نا حماد عن ثابت عن انس ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال ابوک فی النار (ابو داؤد مع العون ص۳۶۱ ج۴) ترجمہ وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ شرح میں ہے وھذا الرجل ھو حصین بن عبید والد عمران بن حصین۔

(۴) مسند امام احمد۔ حدثنا وکیع عن حماد عن ثابت عن انس قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم این ابی قال فی النار قال فلما رأی ما فی وجھہ قال ان ابی وابالک فی النار (طبع مصر ص۱۱۹ جلد ۳) اس کا بھی ترجمہ وہی ہے، زیادہ صرف یہ ہے کہ حصین کے چہرے پر غم کے آثار ظاہر ہوئے تو آپ نے اپنے باپ کا مقام بھی بتلا دیا۔

(۵) ایضاً مسند مذکور۔ سند و متن مثل سند و متن صحیح مسلم (مسند احمد ص۲۶۸ جلد ۳) اب ابن خزیمہ کا واقعہ تفصیل سے ملاحظہ ہو۔

(۶) ان قریشا جاءت الی الحصین وکانت تعظمہ فقالوا لہ کلم لنا ھذا الرجل فانہ یذکر آلھتنا ویسبھم فجاؤا معہ حتی جلسوا قریبا من باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودخل الحصین فلما رآہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اوسعوا للشیخ وعمران واصحابہ متوافرون فقال حصین ما ھذا الذی یبلغنا عنک انک تشتم الھتنا وتذکرھم وقد کان ابوک جفنۃ وخبزا فقال یا حصین ان ابی واباک فی النار الحدیث (کتاب التوحید لابن خزیمہ طبع مصر ص۸ وکتاب العلو للذہبی طبع مصر ص۲ واصابہ ابن حجر ترجمہ حصین طبع مصر ص۳۳۷ جلد ۱) حضرت عمران صحابی کہتے ہیں کہ قریش مکہ میرے باپ حصین کے پاس آئے وہ لوگ ان کی عزت کرتے تھے ان سے کہا کہ ذرا جا کر اس شخص (پیغمبر خدا علیہ السلام) سے گفتگو کیجئے کیونکہ وہ ہمارے الٰہ (معبودوں) کو برائی سے یاد کرتے اور گالیاں دیتے ہیں۔ پس حصین کے ساتھ تمام قریش آئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے قریب سب بیٹھ گئے اور حصین اندر گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصین کو آتے ہوئے دیکھ کر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ شیخ کے لئے جگہ کشادہ کر دو۔ عمران اور ان کے ساتھی بھی بکثرت آئے تھے حصین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مجھے یہ کیسی خبریں آپ کی جانب سے مل رہی ہیں کہ آپ ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتے اور برائی سے

یا کہ ... ہیں ... باپ سب کو ... کچھ ... ہے اور ... تھے تو آپ نے ... دیا ... باپ دونوں جہنم کی آگ میں ہیں ... مسلمان ... کا واقعہ مذکور ہے) امام ذہبی نے کتاب ... کے راوی ... بن ... کو ضعیف کہا ہے۔ لیکن صحیح مسلم ابوداود ... ہیں راوی مذکور ... ہے ... نیا بت ... سے اسکے ...

... ہوجاتا ہے لیکن غضب تو یہ ہے کہ سیوطی نے صحیح مسلم کی روایت مذکورہ کے راوی ثابت کی بابت ... بخاری کے بھی راوی اور جلیل القدر تابعی ہیں لکھ دیا ہے کہ ابن عدی نے کامل میں ان کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ اور حوالہ سیوطی نے امام ذہبی کی میزان کا دیا ہے (التعظیم والمنۃ صفحہ ۲۵ و صفحہ ۲۶) حالانکہ امام ذہبی نے میزان میں یہ کہیں بھی نہیں لکھا ہے کہ ابن عدی نے ثابت کو ضعفاء میں ذکر کیا ہے بلکہ ... ہیں کہ ثابت سے ضعیف ... روایت کی ہے ... ثابت کو ضعیف کہا ہے۔

کیا حدیث وحی الٰہی نہیں ہے؟

(سلسلہ کے لئے دیکھئے ... نمبر ...)

طریقہ نقل قرآن نے ہی بتایا محدثین کرام نے حدیث کی اسناد قرآن ہی سے سیکھی ہے۔ اخبرنا، انبانا کے ذریعہ نقل حدیث کا طریقہ قرآن ہی سے سیکھا ہے۔ سورہ تحریم میں فرمایا واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا فلما نبات بہ واظھرہ اللہ علیہ عرف بعضہ واعرض عن بعض فلما نبأھا بہ قالت من انبأک ھذا قال نبأنی العلیم الخبیر۔ جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتلادی۔ اور حضور کو اللہ تعالیٰ نے (بذریعہ وحی کے) اس کی خبر کردی۔ آپ نے اس ظاہر کر دینے والی بی بی کو تھوڑی سی بات تو جتلادی اور بعض باتوں سے اعراض کر گئے۔ بی بی نے پوچھا کہ اس کی خبر آپ کو کیسے ہو گئی؟ آپ نے فرمایا کہ مجھ کو بڑے خبر رکھنے والے نے خبر کردی۔

طریقہ جانچ قرآن ہی سے اخذ ہے محدثین کرام نے راویوں کی جانچ پڑتال کا طریقہ بھی قرآن ہی سے اخذ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا (الآیۃ) جب تمہارے پاس کوئی فاسق کسی قسم کی خبر لائے تو پرکھ لیا کرو اس سے انہوں نے راویوں کی جانچ کا طریقہ ہم کو بھی سکھادیا ہے۔ جو کیسے طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ان لوگوں نے غلط باتیں اٹھائی کرلی ہیں۔

ناظرین! اب میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ایک پیشگوئی اسی طرح ثابت ہوکر رہی جس طرح آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا تھا بعض تو ایسی ہیں جو آپ ہی کے عہد مبارک میں پوری ہوئیں اور بعض کا وقوع عہد خلافت میں ہوا۔ اور بعض ایسی بھی ہیں جو محدثین کے دنیا سے جانے کے بعد ظاہر ہوئیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ غیب کی خبر اللہ ہی کو ہے لا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول وہ غیب کسی کو ظاہر نہیں کرتا سوا اس رسول کے جس سے وہ خوش ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کا رسول جھوٹا نہیں ہوتا، بلکہ اللہ کی وحی کی ہوئی بات لوگوں تک پہنچاتا ہے نمونے کے طور پر دو چار یہاں بتائے دیتا ہوں۔

(۱) عن انس بن مالک یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطعمتہ وجعلت تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوکا علی الاسرۃ (بخاری۔ بخاری جلد ... الخ) ام حرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی خالہ ہوتی تھیں حضور اکثر ام حرام کے گھر جایا کرتے تھے۔ وہ ان کو کھانا کھلاتیں پھر آپ ... جاتے تھے، ایک روز آپ ان کے یہاں سوئے ہوئے تھے، یکایک مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے، ام حرام نے وجہ دریافت کی، فرمایا میری امت کے غازی دکھلائے گئے جو سمندر میں جہاد کرتے ہیں اور وہ اپنے جہازوں پر اس طرح بیٹھے ہوں گے جس طرح بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں، ام حرام نے درخواست کی کہ اے اللہ کے رسول میرے لئے دعا کردیں کہ اللہ مجھے بھی انہیں میں بنائے آپ ان کے لئے دعا کرکے سو گئے۔ پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے ام حرام نے سبب پوچھا فرمایا میرے سامنے وہ جماعت پیش کی گئی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کی پھر ام حرام نے دعا کی درخواست کی فرمایا تم پہلے گروہ میں سے ہو۔

آپ کی یہ پیشگوئی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں پوری ہوئی وہ کہتے ... البحر فی زمان معاویۃ بن ابی سفیان فصرعت عن دابتھا حین خرجت من البحر فھلکت اپنے شوہر عبادہ بن صامت کے ہمراہ عہد معاویہ میں جزیرہ قبرس کی لڑائی میں شامل ہوئیں جہاد کی واپسی میں جب جہاز سے اتریں تو ان کے لئے سواری لائی گئی۔ اس سے گر کر شہید جنت کو سدھاریں، دوسری روایت میں ہے کہ انکو جنت کی بھی خوشخبری مل گئی تھی اول جیش من

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ۔ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا؟ قَالُوْا یَوْمُ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ۔ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِہٖ۔ اَلَا لَا یَجْنِیْ جَانٍ عَلٰی وَلَدِہٖ۔ وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِہٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّیْطٰنَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یُّعْبَدَ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَبَدًا۔ وَلٰکِنْ سَتَکُوْنُ لَہٗ طَاعَۃٌ فِیْ مَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَسَیَرْضٰی بِہٖ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

یعنی مسلمانو! جانتے ہو یہ کونسا دن ہے متفقہ آواز آئی کہ حج اکبر کا دن ہے فرمایا سنو اور یاد رکھو تمہارے خون اور مال اور عزتیں تمہیں پر حرام ہیں ٹھیک اسی طرح جس طرح آج کے دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں خبردار ہر مجرم کے گناہ کا وبال اسی پر ہے جو کرے وہی بھرے یہ نہیں کہ ایک کے ہاتھ سے دوسرے کا نقصان ہوگیا تو وہ اس کی اولاد سے بدلہ لے۔ یا اولاد نے کیا ہے تو اس کا باپ پکڑا جائے۔ سنو سنو شیطان اس سے نا امید ہوچکا ہے کہ تمہارے اس شہر میں کبھی بھی اس کی عبادت کی جائے۔ ہاں وہ اسی سے خوش ہوجاتا ہے کہ تم اپنے چھوٹے چھوٹے اعمال میں ہی اس کی اطاعت کرلو۔

بادشاہت اور نبوت میں امتیاز رہنا ایک قدرتی بات ہے فاتح بادشاہوں کے نخرے اور طمطراق الگ ہی ہوتے ہیں ان کا جشن فاتحانہ تمام دور عونت کی جیتی جاگتی تصویر ہوا کرتی ہے۔ لیکن ہمارے نبی ہاں سب انسانوں کے نبی ہاں ہاں کل انس وجن کے نبی خدا کے نبیوں کے نبی کی اسوقت بھی عجیب وغریب شان ہے جو آپ کی نبوت ورسالت کی گواہی اتنی بلند آواز سے دے رہی ہے کہ بہرے کان بھی سن لیں سنئے۔

(۸۵۹) عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِیْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَۃٍ شَھْبَاءَ۔ وَعَلِیٌّ یُعَبِّرُ عَنْہُ۔ وَالنَّاسُ بَیْنَ قَاعِدٍ وَّقَائِمٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ) یعنی دن چڑھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خطبے پر کھڑے ہوئے سیاہی مائل سفید خچر اس وقت آپ کی سواری میں تھا اور علی آپ کی آواز لوگوں تک پہنچانے والے اونٹ پر سوار تھے اور سامعین کچھ کھڑے تھے کچھ بیٹھے تھے۔

اللہ کے رسول پر ہم اور ہمارے ماں باپ قربان جائیں کس بات میں ہم پر کوئی سنت رکھی دی نہیں فرمایا تم فرماتا عزیز علیہ ما عنتم تم پر جو کام بھاری پڑتا ہے وہ اس پر پہلے ہی سے گراں ہوتا ہے اسی آسانی کو مدنظر رکھکر اسی حج میں خطبہ دیا جس میں فرمایا۔

(۸۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ وَھُوَ یَقُوْلُ۔ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَیْنِ لَبِسَ خُفَّیْنِ وَاِذَا لَمْ یَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِیْلَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) یعنی احرام والا جب جوتیاں نہ پائے تو موزے کی جرابیں پہن سکتا ہے (یعنی ٹخنے سے نیچے کرلے) اور جب تہبند نہ ملے تو پاجامہ پہن سکتا ہے۔

مکہ شریف کی حرمت وعزت آپ کے دل میں پوری تھی لیکن بادل ناخواستہ کفار سے لڑائی لڑنی بھی ضروری تھی ورنہ مکہ شریف کی اصل شرافت بتوں کی پلیدی سے صاف نہیں ہوسکتی تھی اس کام کو جب کرلیا مکہ پر اپنا جھنڈا گاڑ دیا اور بت پرست تھک گئے تو بہت سے ایک خطبہ دیا بقول حضرت ابن عباس اس خطبے میں آپ نے فرمایا۔

(۸۶۱) لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ۔ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ) یعنی اب مکہ سے ہجرت کرنے کا حکم جاتا رہا اسلئے کہ اسلام کے ہاتھوں فتح ہوگیا ہاں اللہ جہاد باقی ہے اور نیت جہاد ہمیشہ بیت ہجرت کی سنو اور جب کبھی تم سے جہاد کیلئے کھڑے ہونے کو کہا جائے تو اٹھ کھڑے ہو اور سفر شروع رکھو کہ ایک آواز پر گھوڑے کی پیٹھ پر لد جاؤ۔

(۸۶۲) اسی خطبے میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ ھٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَھُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَاِنَّہٗ لَمْ یَحِلَّ الْقِتَالُ فِیْہِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ۔ وَلَمْ یَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ فَھُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ لَا یُعْضَدُ شَوْکُہٗ وَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُہٗ۔ وَلَا یَلْتَقِطُ لُقَطَتَہٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَھَا۔ وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا۔ فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّہٗ لِقَیْنِھِمْ وَلِبُیُوْتِھِمْ۔ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) یعنی اے لوگو یہ شہر وہ ہے جسے ابتدائے آفرینش پر جناب باری عزوجل نے حرمت وعزت والا شہر بنایا ہے پس یہ حرمت اور تقدس اور عزت اور بزرگی والا ہی رہیگا تا قیام قیامت۔ سنو اس میں ہتھیار اٹھا کر لڑائی مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوئی۔ اور میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت میں ہی حلال ہوگئی تھی۔ اب وہ آج سے لیکر قیامت تک حرمت والا ہی

کاننے تک نہ کاٹے جائیں۔ یہاں کا شکار بھگایا نہ جائے۔ اس کے درخت اکھیڑے نہ جائیں۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت طلب فرمائی کہ یہ لُہاروں کے کام آتا ہے اور لوگوں کے چھپر بنتے ہیں آپ نے فرمایا اذخر کو کاٹنا جائز ہے۔

اسی خطبے کی طرف اشارہ کر کے حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کی صبح کو کھڑے ہو کر اللہ کے رسول نے یہ خطبہ دیا تھا میرے کانوں نے اسے سنا میرے دل نے اسے خوب یاد رکھا اور جس وقت آپ یہ خطبہ پڑھ رہے تھے میری نگاہیں آپ کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔ آپ نے جناب باری تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

(۸۶۳) إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً۔ فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ۔ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ۔ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ۔ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ۔ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (متفق علیہ)
یعنی اس شہر مکہ کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے خود ہی ذی حرمت باعزت متبرک اور مبارک بنایا ہے نہ کہ لوگوں نے جسے اللہ پر اور قیامت پر ایمان ہو اسے یہاں خون بہانا حلال نہیں نہ یہاں کا درخت کاٹنا حلال ہے۔ فرض ہے میرے آج کے جہاد کو کوئی دلیل بنائے تو تم اسے جواب دینا کہ یہ خاصہ تھا رسول اللہ کا اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دیدی تھی لیکن تمہیں اس نے اجازت نہیں دی۔ سنو مجھے بھی بس وہی ذرا سی دیر کے لئے ہی رخصت تھی اور اسی دن اتنے ہی وقت کے لئے۔ اس وقت مکہ کی حرمت ایسی ہی ہے جیسے اس سے پہلے تھی کل کی طرح آج بھی یہ حرمت والا ہے۔ اب او سنو تم میں سے جو موجود ہیں ان پر فرض ہے کہ جو حاضر نہیں ان تک میرا یہ خطبہ پہنچا دیں۔"

حضرت ام الحصین فرماتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں بھی تھی جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار کر آپ لوٹے۔ آپ اپنے اونٹ پر سوار تھے حضرت بلال اور حضرت اسامہ ساتھ تھے ایک صاحب مہار تھامے ہوئے تھے دوسرے آپ کے سر پر کپڑے سے سایہ کئے ہوئے تھے۔ اب حضور نے خطبہ کہا جس میں علاوہ بہت سی نصیحتوں کے یہ بھی فرمایا۔

(۸۶۴) إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ أَسْوَدُ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا۔ (صحیح مسلم) یعنی اگر تم پر کوئی غلام سیاہ فام چپٹی ناک کا بھی امیر بنا دیا جائے اور وہ تمہیں کتاب اللہ پر عمل کرائے تو تم اس کی سنتے رہو اور مانتے چلے جاؤ۔

(۸۶۵) اسی حجۃ الوداع میں جب آپ شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں مجمع کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔ أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ۔ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ) یعنی اے لوگو شیطانوں پر کنکریاں پھینکتے وقت چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکو جیسے ٹھیکریاں ہوتی ہیں۔ دینی معاملات میں مبالغہ کرنے اور آگے بڑھنے سے بچتے رہو۔ تم سے اگلی قوموں کو اسی زیادتی نے غارت کر دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ بقر عید کا دن تھا اور حضور اپنے خچر پر اس طور سے سوار تھے ہاتھ میں کنکریاں تھیں اور یہ فرمایا۔

(۸۶۶) عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔ وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ۔ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔ وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَمُهَلُّ أَهْلِ الْمَشْرِقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ لِلْأُفُقِ وَقَالَ۔ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمیں خطبہ سناتے ہوئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ والوں کے احرام باندھنے کی جگہ ذی الحلیفہ ہے اور شامیوں کے احرام باندھنے کی جگہ جحفہ ہے اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں اور نجدی قرن سے اور مشرقی ذات عرق سے پھر حضور نے مشرق کی طرف منہ کر کے یہ دعا کی کہ الٰہی ان کے دلوں کو دین کی طرف پھیر دے اور متوجہ کر دے۔"

برادران میں آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اکیس خطبے انہی اس خطبے میں بحمد اللہ سنا چکا جو سب کے سب حج کے اور مکہ مدینہ کے متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کی توفیق بخشے۔ ارکان اسلام میں سے ایک رکن اکبر حج ہے حضور سے جب سوال ہوا کہ سب سے پہلے افضل عمل کونسا ہے؟ تو آپ نے فرمایا اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لانا پوچھا گیا اس کے بعد؟ فرمایا راہ خدا کا جہاد پوچھا گیا پھر؟ فرمایا حج مبرور۔

کیا۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی جمعرات کے روز آٹھویں تاریخ کو مکہ سے کوچ
کر کے منیٰ میں پہنچے۔ نویں تاریخ جمعہ کے دن نماز صبح کے بعد منیٰ سے روانہ ہو کر
نمرہ میں کمل کے خیمے تلے آرام فرمایا دوپہر ڈھلے قصوا ناقہ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا جو
آگے آرہا ہے۔ پھر یہیں ظہر عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی پھر عرفات میدان میں تشریف فرما ہوئے
اور دعا میں مشغول ہو گئے۔ آفتاب کے ڈوبنے کے قریب وہاں سے واپس تشریف
لے چلے۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب عشا کی نماز جمع کر کے پڑھی اور آرام کیا صبح کی نماز
ادا کر کے آپ نے یہاں سے سورج نکلنے سے پہلے ہی کوچ فرمایا یہ سنیچر کا دن تھا
اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ تھی۔ منیٰ پہنچ کر شیطانوں کو کنکریاں ماریں۔ فارغ
ہو کر پھر ایک خطبہ سنایا جو عنقریب بیان ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پھر قربانی کی سر منڈوایا
اور ظہر سے پہلے ہی مکہ معظمہ تشریف لے چلے طواف سے فارغ ہو کر ظہر کی نماز پڑھ کر
واپس منیٰ آگئے۔ ۱۳ ذی الحجہ کو منگل کے دن یہاں سے چلے وادی محصب میں
رات گذاری آخری رات میں کوچ کیا اور بعد از آخری طواف کعبہ نماز صبح حرم
میں ادا کی۔ اب قافلہ لوٹا اور جسے جس طرف جانا تھا رخصت ہوا۔ آپ مع انصار
و مہاجرین مدینہ شریف کو روانہ ہو گئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب آپ کے یہ خطبات سنئے

(۸۶۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ۔ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ
وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا۔ فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا۔ فِيْ
بَلَدِكُمْ هٰذَا۔ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ۔ وَدِمَاءُ
الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ۔ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ
بْنِ الْحَارِثِ۔ وَكَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ۔ وَرِبَا
الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ۔ لَكُمْ رُءُوْسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ
وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ
كُلُّهُ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ۔ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ
فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ۔ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا
تَكْرَهُوْنَهُ۔ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ۔ وَلَهُنَّ
عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ
تَضِلُّوْا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ۔ كِتَابَ اللّٰهِ۔ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّيْ
فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟ وَفِيْ رِوَايَةٍ أَلَا يَا أُمَّتَاهُ هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ۔ قَالُوْا نَعَمْ نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ۔
فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ۔
اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ (رواہ مسلم فی صحیحہ)

لوگو! تمہارے خون اور مال اور آبرو آپس میں ایک کا ایک پر ایسے ہی حرام ہیں
جیسے آج کے دن کی حرمت اس مہینے اور اس شہر میں۔ لوگو! جاہلیت کے
تمام دستور آج میں اپنے ان دونوں قدموں تلے روند کر سب کو کالعدم قرار
دیتا ہوں۔ جاہلیت کے زمانے کے تمام خون برباد ہیں۔ اب ان خونوں کے انتقام
کے درپے ہرگز نہ ہونا۔ جو ہوا سو ہو چکا۔ سنو بطور نمونہ کے میں اپنے خاندان کا ایک
خون کالعدم کرتا ہوں۔ میرے چچازاد بھائی ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون
جو بنو سعد کے قبیلے میں دودھ پینے کے ایام گذار رہا تھا اور جسے قبیلہ ھذیل نے
قتل کر دیا تھا میں اس کے خون کو کالعدم قرار دیتا ہوں۔ سنو جاہلیت کے زمانہ
کا سود بھی میں باطل قرار دیتا ہوں اپنا اصلی مال لے لو نہ تو تم ظلم کر کے سود لو نہ تم پر
ظلم کیا جائے کہ تمہاری اصلی رقم بھی روک لی جائے۔ اس میں بھی پیش قدمی کر کے کہتا
ہوں کہ میرے چچا عباس کا جو سود جس کے ذمہ ہے وہ سب کالعدم ہے۔ لوگو!
عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ تم نے انہیں اللہ کی امن سے لیا ہے اور
ان کی شرم گاہیں تم نے اللہ کے کلمہ سے حلال کی ہیں۔ ہاں بیشک ان پر تمہارا یہ
حق ہے کہ وہ تمہاری اجازت بغیر کسی کو تمہارے گھر میں نہ آنے دیں۔ اگر وہ ایسا کریں
تو تم انہیں قدرے مار پیٹ سے بھی تنبیہ کر سکتے ہو۔ ان کا حق تم پر یہ ہے کہ تم انہیں
اپنی طاقت بھر دستور کے مطابق کھلاتے پلاتے پہناتے اڑھاتے رہو۔ مسلمانو! میں تم
میں اپنے بعد ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوط تھامے رہے تو گمراہ نہ ہو
وہ چیز کتاب خدا قرآن مجید ہے۔ لوگو تم سے میری بابت سوال کیا جانے والا ہے
تم بتلاؤ کہ تم کیا جواب دو گے؟ میرے امتیو! کیا میں نے تمہیں دین خدا کی تبلیغ
کر دی؟ تین دفعہ دریافت فرمایا۔ سب نے تینوں مرتبہ جواب دیا کہ ہاں ہم گواہی
دیتے ہیں کہ آپ نے تبلیغ کر دی۔ آپ نے حق رسالت ادا کر دیا۔ آپ نے ہماری
خیر خواہی میں کوئی کمی نہیں کی۔ اس وقت آپ نے اپنی کلمہ کی انگلی سے آسمان
کی طرف اشارہ کیا اور پھر لوگوں کی طرف اسے جھکائی تین مرتبہ ایسا کیا اور زبان
مبارک سے بھی تین مرتبہ ارشاد فرمایا کہ الٰہی تو گواہ رہ الٰہی تو گواہ رہ الٰہی تو گواہ رہ

(۸۶۸) طبقات ابن سعد اور عقد الفرید میں حضور علیہ السلام کے اس خطبے
میں کچھ الفاظ اور بھی مروی ہیں جن سے آپ نے دنیا میں امن و امان قائم کر دیا
اور وہ مساوات پیدا کر دی جو اقوام عالم کی ترقی کی معراج بنیاد دینے کیلئے

امتی یغزون البحر قد اوجبوا (بخاری جلد اول صفحہ ۴۱۰) میری امت کا پہلا گروہ جو سمندر میں جہاد کے لئے جائے گا بے شک وہ جنت کا حقدار ہوگا۔ اور دوسرا گروہ وہ تھا جو قیصر کے شہر پر حملہ آور ہوا، یہ لڑائی بھی حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی جب کہ انہوں نے اپنے بیٹے یزید کو قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے کے لئے ۵۲ھ ہجری میں بھیجا تھا۔ (دیکھو بخاری پارہ ۱۱ صفحہ ۴۰۹ باب ما قیل فی قتال الروم)

(۳) آپ کی پیش گوئی تھی ان ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح به بین فئتین عظیمتین من المسلمین (بخاری ج ۱ ص ۳۷۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ جب یہ خبر حضرت معاویہؓ کو شام میں پہونچی تو انہوں نے اس کو پسند نہیں کیا اور لڑائی کا سامان طرفین سے ہوگیا قریب تھا کہ دونوں جماعتوں میں تصادم ہوجائے کہ حضرت معاویہؓ نے صلح کا پیغام عبدالرحمٰن بن سمرہ وعبداللہ بن عامرؓ کی معرفت بھیجا، وہ دونوں حضرت حسنؓ کے پاس روانہ ہوئے اور صلح کا پیغام دیا حضرت حسنؓ نے فرمایا اگر میں صلح کر لوں اور وہ پیچھے سے حملہ کردیں تو اس کا ضامن کون ہوگا؟ ان دونوں نے کہا اس کے ضامن ہم ہیں۔ بالآخر صلح کر لیتے ہیں۔ اسی وقت حضرت حسن بصری کہتے ہیں کہ بے شک میں نے ابا بکرہ سے کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز خطبہ دے رہے تھے اور حسن بن علیؓ آپ کے پہلو میں کھڑے تھے۔ ایک مرتبہ آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، اور ایک مرتبہ ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمارہے تھے ان ابنی هذا سید بلا شک میرا یہ بیٹا سردار ہے عنقریب اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ ایک دن دو بڑی بڑی مسلمانوں کی جماعتوں میں صلح کرائے گا۔ اس طرح خدا کے رسولؐ کی پیش گوئی (حدیث) بعینہ سچی ثابت ہوئی۔

(۴) آپ نے فرمایا لا تقوم الساعة حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینهما مقتلة عظیمة دعواهما واحدة الحدیث (صحیح بخاری) قیامت سے پیشتر دو جماعتوں میں سخت جنگ وجدال ہوگا، اور دونوں کے دونوں مسلمان ہوں گے، چنانچہ حضرت علی ومعاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان عرصہ تک تنازع رہا، اس کے شواہد میں معرکۂ صفین پیش نظر ہے جس میں دونوں اپنے کو خلافت کا حقدار ٹھیراتے رہے۔

(۴) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کیف بك اذا لبست سواری کسری (بیہقی) تیری کیا شان ہوگی جب تجھے کسریٰ بن ہرمز کے کنگن پہنائے جائیں گے؟ سراقہ وہی سراقہ ہیں جن کو کفار نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو جان سے مار ڈالنے کے لئے آمادہ کیا تھا اور انعام بھی مقرر کئے تھے۔ سراقہ نے چند نوجوانوں کے ہمراہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیچھا کیا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا تو آپ سے فرمایا دشمن یہاں تک آ پہونچا، جواب ملا ان الله معنا خوف کی کوئی بات نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ادھر سراقہ اپنے گھوڑے کی باگ تیز کرتے ہوئے بالکل نزدیک پہنچ گئے۔ خدا کی شان کہ یکبخت اُن کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے وہ بہت ہی پریشان ہوئے اور آپ کے نبی ہونے کا یقین ہوگیا، اور گویا ہوئے اے محمدؐ! آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں اب مجھ سے ایسی حرکت نہ ہوگی بلکہ جو شخص میرے پیچھے آپ کی گرفت کے لئے آرہا ہے، اس کو بھی واپس کرلوں گا، مجھے اس بلا سے نجات دلائیے، آپ نے دعا فرمائی وہ نجات پاگئے۔ پھر سراقہ نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ جب آپ مکہ پر فاتح کی حیثیت سے آئیں گے تو شاید میں آپ کی فوج سے مارا جاؤں، اس لئے ایک دستاویز لکھ دیجئے کہ میں اس وقت اس کو دکھلا کر آپ کی فوج میں امن سے رہ سکوں، آپ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا لکھدو، حکم کی تعمیل کی گئی۔ سراقہ نے اس کو اپنے گلے کا تعویذ بنالیا جب مکہ فتح ہوا تو سارے کے سارے قید کئے جارہے تھے، اس وقت سراقہ نے حضورؐ کا دیا ہوا امن نامہ دکھلایا، لوگوں کو بہت تعجب ہوا اور ان کو پکڑ کر حضورؐ کے دربار میں لائے آپ نے فرمایا میرا ہی دیا ہوا ہے۔ سبھوں نے ان کو اپنے امن میں لے لیا۔ ان سراقہ سے فرمایا کیف بك اذا لبست سواری کسری۔

اب دیکھئے یہ پیشین گوئی ٹھیک اسی طرح ظاہر ہوتی ہے جس طرح آپ نے فرمایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سنہ ۲۲ھ میں ایران فتح ہوا، ایران کے بادشاہ کے خزانے اونٹوں پر لاد کر حضرت عمرؓ کے دربار میں لائے گئے سراقہ رضی اللہ عنہ بھی اس فتح میں پیش پیش تھے بیہقی کی دوسری روایت میں ہے کہ سراقہؓ کو جب ہرمز کے کنگن پہنائے گئے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ جس نے کسریٰ بن ہرمز جو اپنے کو رب الناس کہلاتا تھا کے کنگن چھین کر سراقہ اعرابی مدلجی کو پہنائے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کنگن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق پہنائے گئے اور حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ اس وقت تک زندہ رہے فتح ایران کے چند سال بعد سنہ ۲۴ھ میں دنیا سے کوچ کر گئے

(۵) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صلی لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم العشاء فی آخر حیاته فلما سلم قام فقال ارئیتکم لیلتکم هذه فان راس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو علی ظهر الارض احد (بخاری کتاب العلم) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی اہم بات بتانی مقصود ہوتی تو پہلے اکثر سوال کے طریق پر کلام کو شروع فرماتے۔ اپنی آخری حیات میں صحابۂ کرام کو عشاء کی نماز کے بعد فرمایا کہ اس تاریخ اس مہینے کو نوٹ کرلو کیونکہ سو سال کے اندر اندر سب دنیا کو خیرباد کہدو گے، یعنی تم میں کا ایک بھی روئے زمین پر باقی نہ رہے گا۔

چنانچہ آپ کا سچا فدائی عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ سو سال کے آخری دن بعد عصر اس دنیا سے رحلت کر جاتا ہے سچ ہے ؎

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

(۶) آپ نے فرمایا تھا کہ الخلافۃ ثلثون سنۃ ثم تکون ملکا (احمد، ابو داؤد، ترمذی) یعنی خلافت[1] راشدہ تیس سال تک رہے گی۔ اس کے بعد بادشاہت ہو جائے گی۔

چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فوت ہو جانے کے بعد حضرت حسن خلیفہ ہوئے، جوں ہی خلافت کو تیس سال پورے ہوئے، حضرت معاویہؓ کے سپرد کر کے دست بردار ہو جاتے ہیں۔

(۷) انکم ستفتحون ارضا یذکر فیہا القیراط فاستوصوا خیرًا فان لہم ذمۃ و رحما فاذا رائیتم رجلین یقتتلان علی موضع لبنۃ فاخرج منہا (مسلم، ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عنقریب اس ملک کو فتح کرو گے جہاں سکہ قیراط ہے۔ تم وہاں کے لوگوں سے بھلائی کے ساتھ پیش آنا کیونکہ ان کو ذمہ اور رحم کے حقوق حاصل ہیں پھر ابوذرؓ سے فرمایا جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ برابر زمین پر جھگڑتے دیکھنا تو وہاں سے چلے آنا۔

اس حدیث میں دو پیشگوئیاں ہیں، اول ان لہم ذمۃ و رحما حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حضرت عمرو بن عاصؓ نے مصر کو فتح کیا تو عمرؓ کو خط لکھا کہ یہاں کے باشندوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لہم ذمۃ و رحما ان کے ساتھ رحما، اچھا برتاؤ کرو۔ یہ سن کر حضرت عمرو بن عاصؓ سب قیدیوں کو رہا کر دیتے ہیں۔ ذمہ اور رحم اس لئے فرمایا تھا کہ مصر آپ کا دادیہال اور سسرال تھا کیونکہ حضرت ہاجرہ ام اسماعیل علیہ السلام اور ماریہ قبطیہ ام ابراہیم بن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مصر کی باشندہ ہیں۔ بیہقی اور ابو نعیم میں مصر کا لفظ صراحۃً موجود ہے۔

دوم اذا رائیتم رجلین یقتتلان علی موضع لبنۃ فاخرج منہا فتح مصر میں ابوذرؓ موجود تھے، جب انہوں نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن بن شرجبیل اینٹ برابر زمین کے لئے جھگڑ رہے ہیں، اسی وقت ابوذر وہاں سے چلے آتے ہیں، دیکھا چند ہی سال کے بعد مصر بھی فتح ہوا۔ اور اس کے سارے واقعات سچے ثابت ہوئے سچ کیوں نہ ہو جب کہ صادق المصدوق کا ارشاد ہے۔

(۸) دشمنوں کے حملے کی خبر سن کر مدینے کے اندگرد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق خندقیں کھودی جانے لگی۔ آپؐ بھی صحابہ کرام کے ہمراہ مٹی ڈھونے میں مصروف تھے اور زبان مبارک سے یہ رجز ادا کر رہے تھے واللہ لولا انت ما اھتدینا، ولا تصدقنا ولا صلینا، فانزلن سکینۃ علینا ان الاولی قد بغوا علینا اسی اثنا میں ایک بڑا پتھر نمودار ہوا جس پر کدال کا بالکل اثر نہ ہوتا تھا آپ کو جب خبر ہوئی تو کدال دست مبارک سے تھاما، اور تین ضربیں لگائیں، پہلی میں ایک تہائی پتھر ٹوٹ گیا۔ فرمایا اللہ اکبر انی اعطیت مفاتیح الشام مجھے ملک شام کے خزانے عطا کئے گئے، خدا کی قسم میں وہاں کے سرخ سرخ پتھروں کو دیکھ رہا ہوں، پھر دوسری ضرب لگائی ایک تہائی پتھر ٹوٹ گیا، فرمایا اللہ اکبر انی اعطیت مفاتیح الفارس واللہ انی لابصر قصر المدائن الابیض مجھے ملک فارس کے خزانے یا کنجیاں عطا کی گئیں، واللہ میں مدائن کے سفید محلوں کو دیکھ رہا ہوں، پھر تیسری ضرب لگائی، پتھر ریزہ ریزہ ہو گیا اور فرمایا اللہ اکبر انی اعطیت مفاتیح الیمن واللہ انی لابصر ابواب صنعاء من مکانی الساعۃ مجھے ملک یمن کی کنجیاں عطا کی گئیں، واللہ میں اس وقت یہاں سے شہر صنعاء کے دروازوں کو دیکھ رہا ہوں (بیہقی و ابو نعیم)۔

یہ سارے ممالک خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں فتح ہوئے مگر غور کرنے کی بات ہے کہ اسلام اس وقت بالکل غربت و کمزوری کی حالت میں تھا پھر اس وقت ان ممالک کی فتوحات کی پیشگوئی کرنا سوائے اللہ کے نبی کے دوسرا لب ہلا نہیں سکتا۔

(۹) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تلا ھذہ الایۃ، وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم، قالوا یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا فضرب علی فخذ سلمان الفارسی ثم قال ھذا وقومہ ولو کان الدین عند الثریا لتناولہ رجال من اھل الفرس (رواہ الترمذی مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵۸۰) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ کی مجلس میں سورۂ محمد کی یہ آیت تلاوت فرمائی ان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم اگر تم اللہ کے حکم سے روگردانی کرو گے تو خدائے تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے صحابہ کرامؓ نے دریافت فرمایا وہ کون حضرات ہیں، جن کو اللہ نے ذکر فرمایا کہ اگر ہم روگردانی کریں تو وہ ہم سے بہتر قوم لے آئے، آپ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ران پر ہاتھ مار کر بتایا کہ یہ اور اس کی قوم لو کان الدین عند

---

[1] خلفائے راشدہ پانچ ہوئے ہیں حضرت ابوبکر و عمر و عثمان، و علی و حسن رضی اللہ عنہم حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی چھ مہینے رہی۔ امام نووی نے اپنی کتاب تہذیب الاسماء جلد اول صفحہ ۱۵۱ و صفحہ ۱۵۲ میں ذکر کیا ہے۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۹۰۔ اسی طرح امام ابن قتیبہ کی کتاب الامامت والسیاست مطبوعہ مصر صفحہ ۱۳۵ میں دیکھو۔ اسی طرح کل تاریخوں میں مرقوم ہے۔ ۱۲ منہ

الثریا لتناولہ رجال من الفرس اگر دین ثریا تک بھی چلا جائے، جب بھی فارس کے لوگ اسے ڈھونڈ لائیں گے یعنی اسلام قریب المرگ بھی ہو، جہالت پھیل گئی ہو، اس وقت دین کا جہاں بھی کچھ چرچا ہوگا، فارس کے باشندے اُسے ڈھونڈ لائیں گے۔

اب اس پیشن گوئی کے مطابق امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہم کے سوانح پر غور کرو کہ وہ سب حضرات ملک فارس کے باشندے ہیں۔ بخاری کے جامع ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل "بخارا"، مسلم کے ابو الحسن مسلم بن حجاج "نیشاپور"، ابوداؤد کے جامع سلیمان بن اشعث بن اسحاق "سجستان"، جامع ترمذی کے ابو عیسیٰ محمد بن سورہ قریہ "بوغ"۔ نسائی کے جامع ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب "نسا"، ابن ماجہ کے ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن عبد اللہ ابن ماجہ ربعی "قزوین" کے باشندے ہیں اور یہ سب مقام فارس ہی میں واقع ہیں۔ (باقی آئندہ)

مذہب اسلام اور ہندو دھرم

از جناب ملک محمد صاحب خادم الاسلام کھیرانوالوی کپورتھلہ سٹیٹ

مذہب اسلام پر ہمارے بھائی ہندو حضرات جس قدر دانت پیستے اور دریدہ دہنی کرتے ہیں، وہ کسی ہندوستانی سے پوشیدہ نہیں۔ درآنحالیکہ مذہب اسلام فی نفسہٖ نور علیٰ نور ہے۔ اور ہندو دھرم كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ مانند اندھیروں کے گہرے سمندر میں ڈھانکتی ہے۔ اس کو موج پر موج اور اس کے اوپر پھر (سیاہ) بادل کی گھٹائیں جمی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ہم مشتے نمونہ از خروارے پیش خدمت کرتے ہیں۔ سنیئے!

"اے بیوہ عورت! اپنے اس مرے ہوئے اصلی خاوند کو چھوڑ کر زندہ دیور یعنی دوسرے خاوند کو قبول کر، اس کے ساتھ رہ کر اولاد پیدا کر، وہ اولاد جو اس طرح پیدا ہوگی، تیرے اصلی خاوند کی ہوگی جس کو تو نے بیاہ میں اپنا ہاتھ دیا تھا الخ (رگوید منڈل ۱، سوکت ۱۸، منتر ۸)۔ اس بیاہ کا نام نیوگ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اولاد اصلی خاوند کی ہوگی جو مر چکا ہے۔ اولاد کتنی حاصل کرنی چاہیئے اس بارے میں سنیئے!

"اے ویریہ عطا کرنے والے اصلی خاوند! تو اس بیاہتا عورت کو رتودان (ہمبستری) سے باامید کر اور اس کو صاحب اولاد اور ہر قسم کے اعلیٰ سکھ سے بہرہ ور کر۔ اس بیاہتا عورت سے دس اولاد پیدا کر لے، اس سے زیادہ ہرگز پیدا نہ کر (۔۔۔) اسی طرح اے عورت تو اپنے بیاہے ہوئے خاوند سمیت گیارہویں خاوند تک نیوگ کر" (رگوید اشٹک ۸، ادھیائے ۳، ورگ ۲۸، منتر ۵)۔

اس وید منتر میں عورت کو گیارہ مردوں اور دس بچوں کی اجازت فرمائی گئی ہے! اس فرمان وید کو دیکھتے ہی انسان شرمسار ہو جاتا ہے کہ یہ کیسا کھلم کھلا قانون ہے۔ بعض ہندو بھائیوں سے گفتگو میں جب اس نیوگ تک نوبت پہونچی ہے تو زمین کریدنے لگتے ہیں۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ ایک شخص کی بیوی نوجوان حسن کی پروردہ پری شکل ہو، وہ اپنے ہاتھ سے ہار سنگار زیب و زینت عطر خوشبو، سرمہ سرخی مہندی لگا کر کہے کہ جا پیاری! آج فلاں آدمی کے پاس رات رہ کر صبح آجانا، اور وہ جو بھی تیرے ساتھ برتاؤ کرے، تو انکار نہ کرنا۔ اگر تو نے کسی بھی طرح کسی امر پر انکار کیا تو تو نے وید سے انکار کیا۔

یہ اس لئے کراتا ہے کہ مرد بیمار ہے تاکہ اولاد حاصل کرے۔ ایک نہیں دو نہیں بلکہ دس تک کو اپنے ہاتھ سے اپنی پیاری بیوی دے گا۔ اگر مرد صحیح سالم تندرست ہے لیکن عورت نے دیکھا کہ فلاں شخص سونا اور اچھا خوب صورت جوان ہے، تو مرد سے ہمکلام ہوگی تو میری حاجت روائی نہیں کر سکتا۔ تو کیا مرد یہ کہے گا نہیں نہیں ہیں تیرے اوپر قادر ہوں؟ ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ واہ رے وید! تیری تعلیم!

مرنے کے بعد نہیں بلکہ تندرست مرد جیتے جی اپنی بیوی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ پھر تعجب یہ کہ نطفہ غیر سے ہو، اور اولاد ہو وارث دوسرے کی! انسان ایک پیسہ تک غیر کو دینا نہیں چاہتا مگر وید کہے کروڑوں پدموں کی جائیداد اُن کو دیدو، شرم شرم شرم! پھر وید نے قانون باندھا کہ گیارہ مردوں سے دس لڑکوں سے زیادہ ہرگز نہ پیدا کرے۔ تعلیم وید سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اولاد پیدا کرنا اپنے ہاتھ میں ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ ایک ہی حمل سے تین چار بلکہ پانچ بچے بھی پیدا ہوئے، تو بموجب فرمان وید اپنے ہاتھ سے خون کرنا بھی ضروری پڑے گا۔ وہی پیاری اولاد بدست خود بہ تیغ یا زندہ درگور کرنی پڑے گی، وہ اس طرح۔ مثلاً:-

ایک عورت کے نو بچے پیدا ہو چکے اب باقی ایک کی ضرورت ہے۔ ماشاء کی ماری غیر مردوں کے پاس دوڑی پھری، تقدیرًا حاملہ ہوگئی، بعد مدت دو یا تین بچے جنی، تو یہ باقی ماندہ بچے قانون وید کے خلاف ہوئے، دس سے زائد کا بدست خود گلا گھونٹنا پڑے گا، اگر ایسا نہ کیا تو وید کے خلاف۔ اگر کیا تو جُوں جگر کی مصیبت میں پڑنا پڑے گا (دیکھو منوسمرتی ادھیائے بارہ)۔ پھر وید نے اور غضب یہ ڈھایا کہ "(اے عورت) طاقت ور اولاد پیدا کر" (اتھرووید کانڈ ۱۴، انوواک ۲، منتر ۱۸)۔

اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وید... انسان کو ایشور (خدا) سے بالکل دست بردار کرتا ہے، بلکہ ظاہر فیصلہ ہے۔ ایشور (خدا) کا کوئی اقتدار نہیں انسان جو چاہے بنالے۔ اس جگہ اولاد طاقت ور پیدا کرنے کے لئے قانون وید ہی استعمال کرنا پڑے گا۔ جن منتروں کی علامہ فہامہ مہرشی مہیدیو جی مہاراج

نے تغییر کی ہے اس سے بہتر کوئی اور نسخہ نہیں سنیئے

ता उभौ चतुरः पदः सम्प्रस

ारयाव स्वर्गे लोके (یجروید

ادھیائے ۲۳ منتر ۲۰) پنڈت مہیدہر ترجمہ کرتے ہیں: اسپ عضو خود در جسم زن نے نگہ کند... زن عضو اسپ را بدست خود کشیدہ در جسم خود داخل می کند۔ (یجروید ادھیائے ۲۳ منتر ۲۰) یعنی گھوڑا اپنے آلہ تناسل کو عورت کے اندر داخل کرے اور عورت کا حق ہے کہ گھوڑے کے عضو کو پکڑ کر کھینچ کر اپنے اندر شرمگاہ سے داخل کرے۔

کوئی شک نہیں اس نسخے سے ضرور اولاد قوی طاقت ور پیدا ہوگی۔ اور کرنی چاہئے کیونکہ وید کا فیصلہ ہے۔ بنا بریں ہندوؤں کے بڑے بڑے اکابرین نے بذریعہ نیوگ اولاد لی۔ من جملہ ان میں سے راجہ پانڈو نے اپنی رانی سے کہا کہ بذریعہ نیوگ اولاد حاصل کرنے کی تدبیر کر۔ (مہا بھارت آدی پرب ادھیائے ۱۲۰ شلوک ۲۶) آدی پرب ادھیائے ۱۰۴ ویرگھ تما کی نظیر آتی ہے جس نے راجہ بل کی اجازت سے اس کی رانی سودیشنا سے بطریق نیوگ پانچ اولاد پیدا کیں۔ کنتی نے تین مختلف برہمن رشیوں سے تین اولاد حاصل کیں۔ (آدی پرب ادھیائے ۱۲۳)۔

ایسا بھی ثابت ہے کہ ایک ہی شخص کئی عورتوں سے نیوگ کرتا تھا مثلاً ویاس جی نے اپنی بھاوج انبکا سے دھرتراشٹر، امبالکا سے پانڈو اور ایک نوکرانی سے ودر پیدا کیا (ادھیائے ۱۰۶)۔ اور شاروندائینی نے ایک برہمن سے تین اولادیں لیں (ادھیائے ۱۲۰) اور سوداس کی بیوی مدینتی نے اپنے خاوند کی اجازت سے وشیسٹ سے (مہابھارت آدی پرب ادھیائے ۱۲۲) اور راجہ کلماش پاد کی رانی بھاونی نے اپنے خاوند کی اجازت سے غیروں سے اولاد لی۔ (ادھیائے ۱۲۲) اور راجہ پانڈو کی دوسری رانی مادری نے اشونی کماروں سے نکل اور سہدیو دو لڑکے توام (جوڑے) حاصل کئے (آدی پرب ادھیائے ۱۲۴) اور اتہیہ رشی کی بیوی ممتا نے یہ فعل کیا (ادھیائے ۱۰۴) اور اُدالک رشی کی بیوی نے شویت کیتو پیدا کیا۔ (شانتی پرب ادھیائے ۳۴ شلوک ۲۲) وغیرہ (رگوید آدی ...) +

ناظرین! ہندو دھرم کو نیوگ میں ننگا کر کے پیش کیا جا چکا ہے جس کی تعلیم ہے کہ ایک عورت گیارہ مرد تک سے مزے اڑا سکتی ہے۔ اب ذرا مذہب اسلام کی طرف توجہ مبذول فرمائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (قرآن کریم پارہ ۱۸ رکوع ۸) یعنی زانیہ عورت اور زانی مرد کو جدا جدا سو سو درّے مارو۔ اور تم کو دین اللہ میں کسی پر بھی شفقت مارنے وقت نہ آوے اگر تم اللہ اور دن قیامت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور چاہئے کہ جب ان دونوں کو مارا جائے لوگ جمع ہو جائیں (پ ۱۸)۔

اس آیت کریمہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ زانی اور زانیہ کو عذاب کرو یعنی جو عورت اپنے مرد کو چھوڑ کر غیر کے پاس جائے یا مرد غیر عورت کے پاس جا کے ناجائز فعل کرے۔ قرآن حکیم صاف فرماتا ہے کہ اس طرح اگر نہ مارو گے تو فتنہ فساد برپا ہو جائیگا اولادیں بے تمیز بے تہذیب بے غیرت ہوں گی۔ ہندو دھرم میں عورت دل بہلا کر سکتی ہے من بھاتا مرد لے سکتی ہے، قرآن نے فرمایا جب تم عورت کو طلاق دو تو فی الفور نکاح نہ کیا جائے بلکہ تین ماہ تاخیر کی جائے۔ یہ اس لئے فرمایا گیا کہ شاید عورت حاملہ نہ ہو، اگر حاملہ ہو اور حمل ظاہر ہو جائے تو اس سے نکاح نہ کیا جائے حتیٰ کہ وضع حمل نہ ہو۔ مطلقہ تین حیض انتظار کرے۔ کیوں؟ اس لئے کہ دوسرے کی جائداد نہ ضائع ہو جائے۔ جب بلا عدت نکاح کیا جائے گا تو اولاد مولدہ ضرور دوسرے کا حق مارے گی ہندو دھرم میں کوئی کمائے اور کوئی کھائے اندیشہ نہیں۔ پھر عجیب یہ ہے کہ عورت جسے اپنے دل میں بہتر سمجھے اُس کے پاس جا کر آرام حاصل کرے۔ فقط والسلام (باقی آئندہ) +

حب الملیک مع اوصاف سبعہ (۱) رات کو طبیعت میں ہیجان لانا اس کا معمولی کرشمہ ہے (۲) قوت مردی کو قائم کرتی ہیں (۳) عضو مخصوص کی تمام خرابیاں دور کر کے نہایت قوت پہونچاتی ہیں (۴) خون صالح بکثرت پیدا کرتی ہیں (۵) عام جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہیں (۶) عورت کے دل میں مرد کی محبت پیدا کرتی ہیں (۷) جوش جوانی کو برقرار رکھتی ہیں (تنبیہ) بغیر عورت والے اس کو استعمال نہ کریں قیمت ایک مہینہ کی دوا صرف تین روپے آٹھ آنے۔

معجون مقوی عنبری یہ معجون اپنے اوصاف میں اپنی نظیر نہیں رکھتی، بہ صفت موصوف ہے مقوی اعضاء رئیسہ و مقوی باہ ہے، سرعت کو روکتی ہے، گذری ہوئی یا کھوئی ہوئی بہار کو از سر نو پیدا کر کے جوانی کے لطف دکھاتی ہے، نیز درد قولنج، درد شکم درد گردہ اور ہر طرح کے ریاحی دردوں کو فوراً دور کرنے میں عجیب الفعل ہے نزلہ و کھانسی کے لئے مفید ہے خفقان وحشت اور بے ہوشی کو اس کے چند روزہ استعمال سے ہمیشہ کے لئے فائدہ ہوتا ہے۔ دماغی تکان کو دور کرتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی دوا صرف پانچ روپے۔ مذکورہ دوائیں اس پتہ سے طلب فرمائیں حکیم عبدالرحمن خان بمعرفت دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی +

جریان جیسے ناپاک مرض کے لئے یہ دوا نعمت ہے جریان خواہ کتنی ہی مدت کا ہو ہر صورت میں اپنا معجز نما اثر دکھاتی ہے، اعضاء کی بڑھی ہوئی حس کو اعتدال پر لا کر صحیح کرتی ہے۔ نامردی جریان سستی و کثرت احتلام کو اس دوا کی دو تین خوراکیں ہی جڑ سے کھو دیتی ہیں۔ انشاء اللہ چند روز کے استعمال سے یہ کل بیماریاں قطعی طور پر دور ہو جائیں گی۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ دوا ہوگا۔ قیمت ۲۰ دن کی دوا کی صرف ایک روپیہ دو آنے (۱/۲) محصول ڈاک قیمت کے علاوہ ہے۔ طلب فرمانے کا پتہ: حکیم محمد جان خان بمعرفت دفتر اخبار محمدی باڑہ ہندو راؤ دہلی +

انتخاب صحیحین اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مختصر ضروری احادیث کی وہ کتاب جس کی مسلمانوں کو ہمیشہ ضرورت رہتی ہے، ہر طرح کے معاملات و عبادات کی طہارت و پاکیزگی سے لے کر انتہائی معاملات تک کل احادیث سلیس و سادہ اردو میں بیان کی گئی ہیں، چھٹی صدی کے بے مثل و لاثانی محدث حافظ عبد الغنیؒ مقدسی کی کتاب عمدۃ الاحکام کا صحیح و سلیس ترجمہ لکھائی چھپائی عمدہ و دیدہ زیب، کاغذ اچھا صفحات تقریباً ڈیڑھ سو قیمت رعایتی صرف ایک روپیہ ●

احادیث قدسیہ یعنی وہ حدیثیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حوالہ دے کر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حالانکہ قرآن مجید میں نہیں ہیں ان سب کو یکجا کر دیا گیا ہے، عربی مع زیر زبر اور ترجمہ بین السطور اور صاف اردو میں ہے قیمت صرف دس آنے

رہبر کامل اس کتاب میں یہ واضح بیان کیا گیا ہے کہ نبی عربی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ایسا بزرگ ہوا ہی نہیں جس کے احکام و اعمال ہمارے لئے ہر حال میں کامل نمونہ بن سکیں ضخامت ۱۴۴ صفحات ہے اور قیمت صرف بارہ آنے، جلد منگائیے

اصحاب بدر ان انصار و مہاجرین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی سوانح حیات و مفصل حالات جو بدر کی لڑائی یعنی شمع نبوت کے پروانے تھے، علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر جج پٹیالہ کی تصنیف ہے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے (عہ)

عشرہ مبشرہ مصنفہ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب اس کتاب میں اُن دس صحابہ کرامؓ کے مفصل حالات جن کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی ہی میں جنت کی خوش خبری دی تھی درج ہیں قیمت صرف بارہ آنے عمدہ کتاب ہے ●

خطبات سلمان قاضی علامہ محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کے ایمان افروز علمی خطبات کا مجموعہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ●

زوال غازی امان اللہ خان یا انقلاب افغانستان

اس عدیم النظیر بہترین اور لاجواب کتاب میں مندرجہ ذیل باب ہیں (۱) غازی امان اللہ خان اور سیاحت یورپ (۲) واپسی اور مزید حالات (۳) پیش نظر ترقیات (۴) ملک کے دور عمرانی پر ایک نظر (۵) نجات کی راہ کون سی تھی (۶) ذہنیت عامہ (۷) انقلاب کا دور (۸) بچہ سقہ کی ۹ ماہہ بادشاہت (۹) حکومت امانیہ اور دول ہموار (۱۰) غازی امان اللہ خان کی ہندوستان میں ہر دل عزیزی لکھائی چھپائی کاغذ وغیرہ سب عمدہ ہے، صفحات علاوہ ٹائٹل ۲۴۶ قیمت صرف تین روپے

غنیۃ الطالبین مترجم اردو۔ یہ کتاب حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اس نسبت کے بعد کسی تعریف اور تعارف کی محتاج نہیں ہے، عربی بمعہ زیر زبر قرآن مجید کی طرح لگے ہوئے ہیں، نیچے صاف اردو میں ترجمہ، اور حاشیہ پر فتوح الغیب مترجم ہے۔ صفحات قیمت پانچ روپے
غنیۃ الطالبین صرف اردو ترجمہ قیمت تین روپے

الداؤ الدوا یہ کتاب حضرت نواب صاحب مولانا سید محمد صدیق حسن خان صاحب والئ بھوپال کی تصنیف کردہ ہے، اس میں قرآن حدیث کے موافق دعائیں اور وہ وظیفے جمع کئے گئے ہیں جو آپ کو تمام دینی و دنیوی کاموں میں مفید ہوں گے۔ قیمت رعایتی صرف چھ آنے، جلد منگائیے

الانتہا فی الاستوا اللہ تعالیٰ عزوجل عرش معلےٰ پر ہے، اس کے متعلق نہایت مفصل کتاب اردو میں یہ ہی ہے، نہایت عمدہ اور ضخیم کتاب ہے قیمت صرف دو روپے

صد صحابہ اس کتاب میں نبی اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سو جانباز جاں نثار بزرگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سوانح حیات نہایت تفصیل سے لکھی ہے ہر لحاظ سے قابل دید کتاب ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

خطبات التوحید مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی کے سال بھر کے ترجمہ کا علاحدہ علاحدہ خطبہ، حدیث و قرآن سے توحید و سنت کا بیان ہے قیمت قسم اول ۱ر قسم دوم ۸ر

اخلاق سلف مضمون کتاب نام سے ظاہر ہے امام شعرانی کی عربی کتاب کا سادہ ترجمہ ہے، قیمت اس وقت صرف ایک روپیہ

بخاری شریف صحیح بخاری شریف کا حرف بحرف صرف اردو ترجمہ تین ضخیم جلدوں میں مجلد ہے، قیمت صرف چھ روپے (للعہ)

تاریخ اہلحدیث مذہب اہل حدیث کب سے ہے؟ تقلیدی مذہب کب سے ہیں؟ محمدی نام کب سے ہے؟ حنفی مذہب کب سے ہوئے؟ پھر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہ کی کوئی تصنیف نہیں، ایک حرف ان کا اپنا لکھا ہوا دنیا میں نہیں، کتب فقہ میں اُن کے مسائل نہیں، پھر اہل حدیث پر جو چھوٹے اعتراضات بدعتی حنفیوں نے کئے تھے اُن کے جوابات میں پھر حنفیہ پر اپنے ہی معقول اور منہ توڑ اعتراضات ہیں، غرض یہ ایک کتاب اہل حدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے جوابات اور تردید کے لئے کافی ہے، قابل دید کتاب ہے قیمت صرف چھ آنے ●

تذکرۃ المحدثین برادران یہ کتاب اس سے پہلے کبھی نہیں چھپی تھی یہ ایک قرض اہل حدیث کے ذمہ تھا جو بحمد اللہ آج پورا ہوا، اس میں بخاری، مسلم وغیرہ اسلام کے چودہ معتمد محدثین کرام کی سوانح عمریاں اور ان کی طلب حدیث کی کیفیت اُن کا علمی پایہ، ان کی تصنیف کردہ کتابوں کی حقیقت وغیرہ سب کچھ ہے قیمت اصلی ایک روپیہ رعایتی بارہ آنے، کاغذ رف قیمت اصلی بارہ آنے رعایتی صرف چھ آنے

نیکوں کے قصے اپنے گھر میں بچوں اور عورتوں کو قصوں کہانیوں سے بچا کر یہ کتاب پڑھوائیے بڑے اور صاف حروف، لکھائی چھپائی صاف جس کو عورتیں و بچے اور کم اردو پڑھے ہوئے بھی بآرام پڑھ لیتے ہیں، کاغذ اچھا اور صفحات ۴۸ ہیں قیمت بارہ آنے۔ بڑی کے لئے

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی،

تصانیف خواجہ عبد الحی فاروقی پروفیسر جامعہ دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵ از دفتر اخبار محمدی دہلی
خریدار چٹ نمبر ۲۱۴۴ بخدمت جناب منیجر صاحب
"رسالہ جامعہ" قرول باغ - دہلی
New Delhi

سبیل الرشاد یہ کتاب سورۂ "حجرات" کی تفسیر ہے، اس کے ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں مجلس شوریٰ کی ترتیب ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط ولوازمات پر بحث کی گئی ہے خلفائے راشدین کا نظام حکومت کیا تھا؟ اُن کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض ومقاصد کے ماتحت ہوتا تھا؟ اور کس طریق سے یہ امور طے ہوتے تھے؟ ان سب کی اطلاع سبیل الرشاد سے ملے گی قیمت صرف دس آنے +

برہان اس کتاب میں سورۂ "نور" کی بہترین تفسیر ہے مصنف نے اپنے مخصوص انداز میں امت اسلامیہ کو دعوت دی ہے، علمی مسائل کی حل کی روشنی میں بڑی وضاحت سے تشریح کی گئی ہے، قیمت بے جلد کی صرف بارہ آنے مجلد ایک روپیہ +

عبرت احسن القصص یعنی سورۂ "یوسف" کی تفسیر نہایت ہی خوبی کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور اس سے نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کو بہت ہی موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے [illegible] قیمت بغیر جلد کی بارہ آنے، جلد والی کی ایک روپیہ

بصائر اس رسالہ میں "بنی اسرائیل" کے ان تمام واقعات وحوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے نئی چھپی ہے، بڑا سائز ہے، قیمت آٹھ آنے

صراط المستقیم اس میں سورۂ "انفال" و "توبہ" کے حقائق ومعارف کو دلکش انداز میں پیش کیا ہے موجودہ ضروریات واحتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے، اور ان حقائق ومعارف کی وضاحت وصراحت پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے جس سے مسلمان دوچار پڑے ہیں قیمت دو روپے

بیان یہ سورۂ "آل عمران" کی تفسیر ہے اس میں الوہیت مسیح، معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ قابل دید کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے

سبل السلام "عم" یعنی تیسویں پارے کی تفسیر ہے، اِن تفسیر کا شاندار مرقع ہے، اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہو رہی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے قیمت بے جلد کی بارہ آنے

اخلاص یہ سورۂ "اخلاص" کی حضرت امام ابن تیمیہ کی لکھی ہوئی تفسیر ہے ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس سے بہتر اور اس سے مفصل اس سورۃ کی اور کوئی تفسیر نہیں قیمت دو روپے آٹھ آنے +

ذکریٰ اس میں پارہ "عم تیساءلون" کی تمام چھوٹی بڑی سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر ہے، جو ہم روزمرہ نماز میں پڑھتے ہیں، موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ضروریات اور شبہات کو مد نظر رکھ کر یہ تفسیر مرتب کی گئی ہے، خواجہ عبد الحی صاحب فاروقی کے سلسلۂ قرآن کا یہ آخری حصہ ہے قیمت بغیر جلد دو روپے مجلد دو روپے [illegible] دفتر اخبار محمدی دہلی

تیسیر الباری ترجمہ اردو صحیح بخاری - ترجمہ سطروں کے درمیان قرآن مجید کی طرح ہے عربی پر زیر زبر او [illegible] کیا ہوا ہے، اور مولانا وحید الزماں صاحب حیدرآبادی کا وہ ترجمہ جو بالکل نایاب ہو چکا تھا الحمد للہ کہ اس کے شروع کے بھی پانچ پارے چھپ کر تیار ہو چکے ہیں، کاغذ اور لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے، قیمت ہر ہر پارے کی ایک ایک روپیہ ہے، محصول ڈاک قیمت کے علاوہ ہے +

ہدی المحمود ترجمہ ابو داؤد شریف، عربی متن مع زیر زبر اردو ترجمہ بامحاورہ حضرت مولانا وحید الزماں صاحب مرحوم کا ہے، اس کا صرف اول آدھا پارہ چھپا ہوا ہے، قیمت رعایتی صرف [illegible]

الفرقان بین اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطان، یہ حضرت امام ابن تیمیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے اس میں سچے اور بناوٹی ولیوں کا نہایت ہی دلچسپ اور مفصل بیان ہے، کتاب کی اہمیت کے لیے مصنف کا نام نامی ہی کافی ہے ہر لحاظ سے عمدہ اور قابل دید کتاب ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے،

رحمۃ للعالمین وہ کتاب جسے منجانب اللہ قبولیت عامہ حاصل ہوئی جسے عامۃ الخلق نے حرز جان اور ورد زبان بنایا جس نے سارے ہندوستان کے مصنفین واہل علم کو سیرت نبویہ کی تحریر و تالیف اور مطالعہ پر آمادہ کر لیا وہ کتاب جو جامعہ عثمانیہ دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دار العلوم دیوبند اور دار العلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے اور تمام اسلامی ہائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے محققین و مورخین وفلاسفر اس کی صحت وبرتری کے معترف ہیں وہ کتاب جو حب النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دل نشین کر دیتی ہے جسے ہر ایک غیر مسلم کو تحفۃً دیا جا سکتا ہے۔ جو علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر جج پٹیالہ کی تصنیف ہے جن کا طرز بیان نہایت دلکش اور مدلل ہوتا ہے، قیمت جلد اول دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) جلد دوم چار روپے چار آنے (۴/۴) جلد سوم دو روپیہ (۲) +

ریاض الصالحین مترجم اردو، یہ کتاب دراصل امام نووی رحمہ اللہ شارح صحیح مسلم کی تصنیف کردہ ہے اس میں [illegible] حدیثیں جمع کر دی گئی ہیں، عربی پر زیر زبر دئیے ہوئے ہیں، اور نیچے صاف اردو میں ترجمہ ہے اور حاشیہ بھی ہے ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف [illegible] روپے

بلوغ المرام مترجم اردو، عربی مع اعراب [illegible] ترجمہ وحاشیہ بہت صاف اردو میں، قیمت صرف ایک روپیہ۔ اور صرف عربی مع شرح عربی ایک روپیہ (۱) بہت جلد طلب فرمائیے +

ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

اہتمام مولانا محمد صاحب پرنٹر و پبلشر نے [illegible] پریس [illegible] میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

فرمان رسول کے خلاف کرنے والے ڈرتے رہیں فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

مسلک سنت پہ سالک چلا جا بے خطر، جنت الفردوس کو سیدھی گئی ہے یہ سڑک

اخبار محمدی

رجسٹرڈ ڈی ایل نمبر ۱۵۵

یادگار خطیب الہند مولانا مولوی محمد صاحب جونا گڑھی مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر مولوی نقیب احمد سہسوانی

اغراض ومقاصد

۱۔ قرآن وحدیث کی خدمت اور اشاعت کرنا۔

۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا

۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد او مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔

۴۔ سہولت تبلیغ مسلمانوں کو درس دینا۔

۵۔ قرآن و حدیث پر سے بیجا تہمتوں عوام الناس کی بدظنیوں کو دُور کرکے ان کے سچے مذہب قرآن وحدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔

۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔

۷۔ مسلمانوں کو قرآن وحدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد وضوابط

۱۔ مطابق اغراض ومقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

۲۔ اخبار ہر ماہ ۱ و ۱۶ تاریخ ... قیمت سالانہ ...

۳۔ منی آرڈر بھیجنے پر ... خریدار کا نام لفیرۂ الخواہش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے

۴۔ ... یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر روانہ کیجئے ورنہ خیر دی پی منگائیے۔

۵۔ اشتہارات معمولی اُجرت پر درج کئے جاتے ہیں جو ... وکت ... ہوسکتی ہیں

۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ... آنے چاہئیں

۷۔ خط و کتابت دفتر اخبار محمدی ... ہونی چاہئے اور ... ٹکٹ نمبر ... دفتر ... درج ہو

جلد ۱۹ | دہلی ۱۳ صفر المظفر ۱۳۶۱ھ مطابق یکم مارچ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۵

نظم تہنیت در دوبارہ اشاعت اخبار محمدی

(از جناب ڈاکٹر سعید الدین خان صاحب حیدرآباد دکن)

ایوان دین کا ہے منار احمدی	دیتا صدائے حق ہے ہمارا محمدی
جنت میں جائیگا وہی سنت کا متبع	جس نے کہ اپنا نام پکارا محمدی
تقلید و بدعت کے رد میں ہے یہ رسالہ	یہ قاطع بُرہان ہے سارا محمدی
اس ہند اور ہند کے بیرون ملک کو	توحید وسنت سے سدھارا محمدی
صد ہا مقلدوں کے کئے ہیں مناظرے	لیکن کہیں کسی سے نہ ہارا محمدی
آنکھوں کا نور اور یہ دل کا سرور ہے	یارب یہ چمکتا رہے تارا محمدی
زندہ ہیں تصانیف سے بیشک خطیب ہند	مسلم جو بدعتی سے نکھارا محمدی
عقبیٰ میں تو امید شفاعت ہے نبی سے	ایمان کا دنیا میں سہارا محمدی
کاغذ کی گرانی سے یہ مشکل میں آپڑا	امداد فرض ہے یہ تمہارا محمدی
ایسا نہ ہو کہ طبع میں ہوجائے التوا	پچتاؤ گے پھر ہائے ہمارا محمدی
تقویٰ ہی تھوڑی دیر جو درا پنی جماعت	ہوجائے ادا سارا اُدھارا محمدی
تقریظ واحمد کو ہمت دے اے خدا	جاری کیا جنہوں نے دوبارا محمدی

آسیب زمانہ سے رہے امن میں سعید

یارب یہ زندہ باد ہمارا محمدی

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

مصنفہ شیخ محی الدین صاحب لاہوری اہل حدیث کے لئے یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے یہی وہ کتاب ہے جس نے اردو دان اہل حدیث کو احناف کے مقابلے میں مناظر بنا دیا ہے اہل حدیث کے مخصوص مسائل کو نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کرکے احناف کے دلائل کو ان دلائل سے توڑا گیا ہے جنکو احناف بھی تسلیم کرلیں۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی اچھی ہے قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے۔

ظفر المبین فی مغالطات المقلدین

اس کتاب میں احناف کے وہ مسائل نقل کئے گئے ہیں جو صریح احادیث کے خلاف ہیں قیمت صرف دو روپے۔ صیانۃ المقتصدین بعض احناف نے ظفر المبین کے کچھ جوابات دیئے تھے، ان کے جواب الجواب بلکہ دندان شکن جواب۔ اہل حدیث بھائیو ان کتابوں کو منگا کر ضرور پڑھو قیمت صرف آٹھ آنے

تاریخ اہلحدیث

مذہب اہل حدیث کب سے ہے؟ تقلیدی مذاہب کب سے ہیں؟ محمدی نام کب سے ہے؟ حنفی مذہب کب سے ہوئے؟ پھر یہ ثابت کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی کوئی تصنیف نہیں ایک حرف ان کا اپنا لکھا ہوا دنیا میں نہیں، کتب فقہ میں اُن کے مسائل نہیں، پھر اہل حدیث پر جو ۲۵ اعتراضات بدعتی حنفیوں نے کئے تھے اُن کے جوابات ہیں جو حنفیہ کیا تنے ہی معقول اور منہ توڑ اعتراضات ہیں غرض یہی ایک کتاب اہل حدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے رد کے لئے کافی ہے خطیب الہند مولانا محمد صاحب مالک وایڈیٹر اخبار محمدی رحمۃ اللہ علیہ کے زور قلم کا نتیجہ ہے قیمت چھ آنے پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

حالاتِ حاضرہ

سمندروں کے راستے قریب قریب بند، ورنہ پُر از خطر تو ضرور ہی ہیں لیکن اس کے باوجود سرکار والا تبار نے اس وقت تک چار جہاز تقریباً پندرہ ہزار حاجیوں کو لے کر ہندوستان بخیر و عافیت واپس آگئے ہیں۔ ان جہازوں میں سے ایک جہاز کا انجن راستے میں کچھ خراب ہو گیا تھا جس کے باعث کئی روز تک حاجی جہاز میں رہے اور جہاز کی مرمت ہوتی رہی آخر میں اس جہاز کے مسافر کشتیوں وغیرہ کے ذریعہ ہندوستان لائے گئے ۔

ـــــ گاندھی جی نے اپنے اخبار "ہریجن" کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں کہا ہے کہ ان تمام لڑائیوں میں جو برطانیہ نے لڑی ہیں ناکامیاں اور پسپائیاں ہوئیں جن میں سے بعض تباہ کن بھی ثابت ہوئیں لیکن برطانیہ کو ان کے بعد بھی زندہ رہنے کا سلیقہ حاصل ہے اور وہ اپنی پسپائیوں کو ہی کامیابیوں کا زینہ بناتا آیا ہے اسی لئے ان کے ہاں ایک مخصوص مقولہ ہے کہ ٹھوکر کھا کر عقل آتی ہے گاندھی جی نے کہا ہے کہ برطانیہ کو حال میں جو پسپا ہو رہی ہیں ان کی وجہ سے ملک میں کھلبلی نہیں مچنی چاہئے اگر ہم نے برطانیہ سے کچھ اور نہیں سیکھا ہے تو کم سے کم اتنی چیز ان سے ضرور سیکھنی چاہئے کہ ناکامیوں کے وقت ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لیں۔ گاندھی جی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ جنگ دکھا رہی ہے کہ انسان کیسے اعصاب کے مالک ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا خطرے کے مقابلہ میں خوف بے اعتمادی اور گھبراہٹ پر ہمیں شرم آنی چاہئے اس لئے ہر کارکن کا فرض ہے کہ بزدلانہ گھبراہٹ کے مقابلہ کے لئے اپنے آپ کو فولاد بنا لے اور بزدلانہ گھبراہٹ جہاں تک ہو سکے نہ پھیلنے دے۔ بزدل لوگ موت سے پہلے بار بار مرا کرتے ہیں یہ بات ہم پر صادق نہیں آنی چاہئے۔ گاندھی جی نے کہا ہے کہ حقیقی خطرہ صرف شہروں کے لئے ہے ہو سکتا ہے کہ شکست سنگاپور یا امکانی طور پر برما کے نقصان کے بعد خطرہ بہت قریب ہو۔ بچاؤ کی ایک بہترین صورت یہ ہے کہ جن لوگوں کا شہر میں کام یا ضرورت نہیں ہے یا جو خطرے سے بچنا چاہتے ہیں وہ نظم و ترتیب کے ساتھ گاؤں کو چلے جائیں ۔

ـــــ اخبار نیشنل کال کو الٰہ آباد سے معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی صاحب زادی مس اندرا نہرو کی شادی مسٹر فیروز گاندھی پرسنل اسسٹنٹ چیف انسپکٹر س آف اسکولس یوپی کے بھائی مسٹر فیروز گاندھی کے ساتھ طے ہو گئی ہے امکان ہے کہ شادی بہت جلد ہو جائے گی اور انسپکٹر سول میرج ایکٹ کے ماتحت ہوگی۔ شادی کی تاریخ پنڈت جواہر لال نہرو کی مراجعت الٰہ آباد پر طے ہوگی۔ نہرو خاندان کے ساتھ مسٹر فیروز گاندھی کے کئی سال سے دوستانہ تعلقات ہیں ۔

ـــــ معلوم ہوا ہے کہ سول ڈیفنس کے سلسلہ میں صوبوں میں تعاون پیدا کرنے کے مدنظر حکومت ہند نے ہندوستان کو تین منطقوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ہر منطقے کے لئے ایک افسر مقرر کیا جائے گا جو اس کا دورہ کرتا رہے گا یہ افسر صوبہ میں کام کا معائنہ کیا کریں گے اور اس بات کا خیال رکھیں گے کہ حکومت ہند کی ہدایات پر پورا عمل ہو

ـــــ استنبول کی مجلس خواتین کی صدر نے ترکی خواتین کو مخاطب کرتے ہوئے ذیل کا اعلان شائع کیا ہے ہمیں اس امر کی جانب خاص توجہ دینی چاہئے کہ وقت سے پہلے ہر کام کی تکمیل ہو جائے ترکی خطرات میں مبتلا ہو یا نہ ہو لیکن ہمیں ہر وقت ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے اگر جنگ کی سمت بدل گئی اور ترکی کو اپنا فرض انجام دینا پڑا تو ترکی خواتین کو بھی اپنے ایثار اور تعاون کا ثبوت دینا چاہئے قوم اور وطن کی ذمہ داریاں خواتین پر بھی اسی طرح عائد ہوتی ہیں جس طرح مردوں پر۔ انجمن خواتین کی تجویز یہ ہے کہ عورتوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ملکی اور قومی خدمات کے لئے رجسٹر کیا جائے اپنی اپنی جگہ فرائض کو محسوس کرنا اور بات ہے اور اجتماعی رنگ میں ضابطہ کے ساتھ حرکت میں آنا اور بات۔ خواتین رضا کارانہ طریقہ سے اپنے نام درج کرا سکتی ہیں اندراج کے بعد انہیں ضروری ہدایات کے ساتھ مناسب تربیت بھی دی جائے گی اور انہیں گورنمنٹ کا تعاون بھی پورے طور پر حاصل ہوگا ۔

ـــــ اگرچہ ترکش گورنمنٹ نے کئی سال سے ترکی طلباء کو غیر ممالک میں فضائی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بھیجنا بند کر دیا ہے اور طلباء کو خود ترکی کے حربی اسکولوں میں فضائی اور بحری تربیت دی جا رہی ہے تاہم وزارت جنگ نے یہ اعلان کرنا مناسب سمجھا ہے کہ ترکی طلباء فضائی اور بحری تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئندہ غیر ممالک میں نہیں بھیجے جائیں گے وزارت جنگ کے اسپیشل آرڈر میں یہ بھی مذکور ہے کہ غیر ممالک میں طلباء کو بھیجنے کی غرض یہ تھی کہ وہ ہر ملک کے اسلوب تربیت سے آگاہی حاصل کریں، اور ہر ملک کی مخصوص تعلیم کے مفید پہلوؤں کو اختیار کریں، مگر اب ترکی مختلف تجربات سے پورا فائدہ اٹھا چکا ہے اور ترکی طلباء کو غیر ممالک میں بھیجنے کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے اس کے ساتھ یہ بھی اطلاع ہے کہ ترکی کی حربی اور جنگی تربیت گاہوں میں اب کوئی غیر ملکی پروفیسر یا ماہر جنگ نظر نہیں آتا ان کی جگہ مدت سے ترکی اساتذہ اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں چونکہ ترکی کی فوجیں اور اسکیموں کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے اس لئے نئی درس گاہوں کے قیام اور پرانی درس گاہوں کی توسیع کی ضرورت بھی محسوس کی جا رہی ہے اور وزارت بہت جلد اس جانب کوئی قدم اٹھانے والی ہے ۔

انتقال جناب حاجی سید محمد اکبر صاحب ساکن بنگلور تین بیویوں اور ۲۱ یا ۲۲ اولاد چھوڑ کر ۱۶ فروری کو راہی ملک بقا ہوئے خدا مرحوم کو بخشے اور پسماندگان کو توفیق صبر عطا فرمائے۔ خاکسار خطیب

اپیل بھائیو! شہر محلہ قاضی پاڑہ کے اہل حدیث کی مسجد کی تعمیری سلسلہ شروع ہو چکا ہے ضرورت ہے کہ اس غریب جماعت کی ہر طرح امداد فرمائیں اور مسجد کے لئے جو ہو سکے رقم بھیج کر ہاتھ بٹائیں محض بیرونی احباب کی امداد ہی پر اس کی تعمیر موقوف ہے

(محمد اسماعیل ... سکریٹری مسجد اہل حدیث محلہ قاضی پاڑہ ... (دہلی))

مضمون سیرۃ کے بعض حصوں پر ایک نظر!

(گذشتہ سے پیوستہ قسط نمبر ۳)

ازجناب مولانا ابوالقاسم محمدحان صاحب سعیدی بنارسی

امام ذہبی فرماتے ہیں ثابت بن اسلم البنانی ثقۃ بلامدافعۃ کبیر القدر ریتا کن ابن عدی بذکرہ فی الکامل (الی) وثابتٌ ثابتٌ کاسمہ۔ ولولا ذکرابن عدی لہ ما ذکرتہ (میزان مصری جلداول صـ۱۶۱) یعنی ثابت بنانی ذی مرتبہ اور بالاتفاق ثقہ ہیں اہم بالمعنی ہیں خواہ مخواہ ابن عدی نے کامل میں ان کا ذکر کیا اگر وہ ایسا نہ کرتے تو میں بھی ان کا ذکر نہ کرتا تہذیب التہذیب جلد ثانی میں ہے ثابت عن انس صحیح من حدیث شعبۃ والحماد وسلیمان بن المغیرۃ (صـ۳) یعنی سلیمان و شعبہ وحماد بن سلمہ وحماد بن زید کی روایتیں ثابت سے بروایت انس صحیح ہوتی ہیں۔ اب دیکھو کہ حدیث ان ابی واباک فی النار صحیح مسلم وابوداؤد ومسند احمد میں حماد عن ثابت عن انس کی سند سے آئی ہے۔ پس یقیناً وہ صحیح ہے۔ اس پر کوئی غبار نہیں ہے اب میں مضمون سیرۃ کے اعتراضوں کا جواب قولہ واقول سے تحریر کرتا ہوں۔ نعوذ اللہ وصونہ۔

قولہ صحیح مسلم میں یہ حدیث (ان ابی واباک فی النار) حضرت انس سے بواسطہ حماد بن سلمہ عن ثابت ہے لیکن امام ابوداؤد نے یہی حدیث حضرت انس سے بواسطہ معمر عن ثابت روایت کی ہے (اہل حدیث ۲۸ر نومبر صـ۳)۔

اقول۔ امام ابوداؤد نے حدیث مذکور اسی سند اور اسی لفظ سے روایت کی ہے جو صحیح مسلم میں ہے جیسے میں اوپر نقل کرچکا ہوں سنن ابی داؤد کے کسی نسخہ میں بھی معمر عن ثابت نہیں ہے جس کا متن ان ابی واباک فی النار ہو۔

قولہ۔ اور اس کے الفاظ یہ ہیں اذا مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار (یا) آنحضرت کے والد ماجد کا ذکر نہیں ہے۔

اقول۔ ابوداؤد کا متن بھی وہی ہے جو صحیح مسلم کا ہے قال ان ابی واباک فی النار اس میں آپ کے والد کا صاف ذکر موجود ہے، ملاحظہ ہو ابوداؤد مع عون المعبود صـ۳۶۷ جلد۴ و ابوداؤد طبع مصر صـ۲۳۱ جلد۲ وابوداؤد برحاشیہ زرقانی شرح موطا صـ۱۵۱ جلد۴۔ مجھے سنن ابی داؤد میں حدیث بالفاظ اذا مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار کہیں نہیں ملی سیوطی نے بھی جہاں یہ الفاظ بواسطہ معمر عن ثابت نقل کئے ہیں کہیں بھی ابوداؤد کا نام نہیں لیا ہے (مسالک صـ۱۹ والتعظیم والمنۃ صـ۲۳ وغیرہ) اور نہ سیوطی نے جامع صغیر میں ابوداؤد کا ذکر کیا ہے، بلکہ ابن ماجہ اور طبرانی کا حوالہ دیا ہے (صـ۲۵ جلداول) معلوم نہیں کہ امام ابوداؤد کس مقام پر یہ حدیث لائے ہیں۔

قولہ۔ حماد بن سلمہ (راوی حدیث مسلم واحمد وابی داؤد) کا حافظہ اخیر عمر میں خراب ہوگیا تھا (تا) ان کو ٹھیک یاد نہ رہا۔

اقول۔ امام بیہقی نے اس کا یہ جواب دیا ہے امامسلم فاخرج من حدیثہ عن ثابت ما سمع منہ قبل تغیرہ (تہذیب جلد سوم) یعنی امام مسلم نے اپنی صحیح میں حماد کی ثابت سے وہ روایت نقل کی ہے جسے حماد کے شاگرد نے حماد کے حافظہ میں تغیر آنے سے قبل سنا تھا حماد کے بارے میں حافظ ابن حجر نے ائمہ حدیث کے یہ فیصلے نقل کئے ہیں۔ قال ابن المدینی من تکلم فی حماد بن سلمۃ فاتھموہ فی الدین وقال ابن حبان لم ینصف من عدل عن الاحتجاج بہ وقال ایضا کان من العباد المجابین الدعوۃ ولم ینصف من جانب حدیثہ وقال ابن معمر کان حماد یعد من الابدال وقال ابوالفضل استشھد بہ البخاری فی مواضع لیبین انہ ثقۃ ثم اجماع ائمۃ اھل النقل علی ثقتہ وامانتہ وقال احمد حماد بن سلمۃ اثبت فی ثابت من معمر وقال ابن معین من خالف حماد بن سلمۃ فی ثابت فالقول قول حماد انتھی ملخصاً (تہذیب التہذیب جلد۳) امام بخاری کے استاد ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو شخص حماد پر جرح کرے اس کو دین میں متہم جانو اور ابن حبان نے کہا ہے کہ جو شخص حماد سے حجت نہ پکڑے اس نے انصاف نہیں کیا حماد ان ابدال لوگوں سے ہیں جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں امام بخاری نے بہت مقامات میں حماد سے استشہاد کیا ہے، تاکہ ان کی توثیق ظاہر کریں۔ حماد کی امانتداری اور ثقہ ہونے پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے، امام احمد نے فرمایا کہ بلحاظ معمر کے حماد ثابت کی بارے میں اثبت (ثقہ تر) ہے ابن معین نے کہا کہ ثابت کے بارے میں جو شخص (مثل معمر وغیرہ کے) حماد کا خلاف کرے تو قول معتبر حماد کا ہوگا۔ انتہی۔ تصریحات بالا کی موجودگی میں معمر عن ثابت والی روایت مرجوح بلکہ متروک ہوگی اور حماد عن ثابت والی روایت (جو صحیح مسلم وغیرہ میں ہے) راجح اور مقبول ہوگی وھو المطلوب۔

قولہ۔ الفاظ مذکورہ (ان ابی واباک فی النار) کی روایت میں کوئی دیگر راوی حماد کی متابعت نہیں کرتا۔

اقول۔ حماد والے الفاظ ایک دوسرے صحابی حضرت حصین بن معبد سے بھی مروی ہیں جیسا کہ اوپر میں نے بحوالہ اصابہ وغیرہ نقل کردیا ہے نیچے کے راویوں میں صحیح مسلم میں عفان روایت کرتا ہے حماد سے۔ اور مسند احمد میں وکیع روایت

نوٹ برائے خریداران اخبار محمدی۔ [illegible]

کرتا ہے حماد سے۔ اور سنن ابی داؤد میں امام
ابوداؤد کے استاد موسیٰ روایت کررہے ہیں
حماد سے۔ اور اوپر بیان ہوچکا ہے کہ حماد
اثبت الناس فی ثابت من معمر یہ مقولہ امام احمد
صاحب مسند کا ہے۔

قولہ۔ ابن ماجہ کے سب راوی ثقہ اور
سند متصل ہے۔

اقول لیکن سیوطی نے بابت سنن ابن
ماجہ والی روایت حدیث ... تعبیر کا قول
ضعیف لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو ... جلد اول۔

قولہ۔ ایک اور مفصل حدیث حوالہ مستدرک
حاکم ذکر کی ہے جو حضرت لقیط بن عامر صحابیؓ
سے مروی اور اس کی سند صحیح ہے۔

اقول لیکن اسی حدیث مذکورہ کے تحت میں
امام ذہبی نے تلخیص مستدرک میں تصریح کردی
ہے کہ اس کا راوی یعقوب بن محمد بن عیسیٰ زہری
ضعیف ہے (صفحہ ۳۶۵ جلد ۴) یہ حدیث اسی ضعیف
راوی کے واسطے سے ابن خزیمہ کی کتاب
التوحید صفحہ ۱۲۱ میں بھی منقول ہے۔ پھر اس کی
سند صحیح کیوں کر ہوگئی (وهل هذا الا التحکم)
بجائے اس کے کہ یہ سارے پاپڑ بیلے جاتے،
اور صحیح مسلم کی حدیث صحیح پر قرآن کی جاتی آسان
تر یہ امر تھا کہ کہہ دیا جاتا کہ حدیث مذکور میں
ان ابی سے مراد ان عمی ہے جیسا کہ سیوطی
نے مسالک صفحہ ۵۸ میں لکھا ہے کہ مطلب حدیث
کا یہ ہے کہ میرا چچا اور تیرا باپ دونوں جہنم میں
ہے جس طرح آزر کے بارے میں کہہ دیا گیا ہے
تو بحث طول نہ پکڑتی واللہ الہادی۔

چوتھا جناب آمنہ کے متعلق میں پہلے ان تمام
حدیثوں کو نقل کروں
گا جو اس باب میں وارد ہیں بعد اعتراضوں کا جواب
دوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱) عن ابن مسعود فی حدیث طویل
قال جاء ابنا ملیکة وهما من الانصار
فقالا یارسول الله ان امنا تفعل کذا و
کذا فاین امنا قال امکما فی النار فقاما
وقد شق ذلك علیهما فدعاهما فرجعا
فقال ان امی مع امکما الحدیث قال
الحاکم هذا صحیح الاسناد (مستدرک صفحہ ۳۶۴
جلد ۲ و مسند احمد صفحہ ۳۹۸ جلد اول) ابن مسعودؓ سے
روایت ہے کہ ملیکہ کے دو بیٹے جو انصاری تھے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے
اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہماری ماں فلاں
فلاں نیک کام کیا کرتی تھی وہ کہاں گئی؟ فرمایا
دوزخ میں۔ یہ جواب سن کر دونوں اٹھے اُن پر
یہ جواب شاق گذرا تو آپ نے ان دونوں کو
بلوایا وہ واپس آئے تو آپ نے فرمایا کہ میری
ماں بھی تم دونوں کی ماں کے ساتھ ہی ہے۔
حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس پر سیوطی
نے جرح کی ہے کہ اس کا راوی عثمان بن عمیر
ضعیف ہے (مسالک صفحہ ۴۷) میں کہتا ہوں کہ
وہ ضعیف اس کا شیخ ہے، باوجود اس کے امام
ابوداؤد و ترمذی وغیرہ نے اس کی روایت
درج سنن کی ہے کیونکہ ابن عدی نے کہا ہے
یکتب حدیثه مع ضعفه (تہذیب جلد ۷)
یعنی اس کی حدیث باوجود ضعف کے لکھی جا
سکتی ہے، اس کے ضعف کا جبر اگلی روایت سے
ہوجاتا ہے جو یہ ہے۔

(۲) عن ابی رزین العقیلی قال قلت
یارسول الله این امی قال امك فی النار
قال قلت فاین من مضی من اهلك
قال اما ترضی ان تکون امك مع امی
(مسند احمد صفحہ ۱۱ جلد ۴) ابو رزین عقیلی سے جن کا
نام لقیط بن عامر ہے روایت ہے کہ میں نے
عرض کی اے اللہ کے رسول میری ماں کہاں
ہے؟ فرمایا تیری ماں دوزخ میں ہے۔ میں نے
پوچھا اور آپ کی؟ فرمایا تم خوش ہوجاؤ، میری
ماں بھی تمہاری ماں کے ساتھ ہی ہے۔ اس
حدیث کے سب راوی ثقہ اور سلسلہ اسناد بالکل
متصل ہے۔ سیوطی کی نشر العلمین کے صفحہ ۱ میں
بھی یہ حدیث بلا جرح کے منقول ہے۔

(۳) عن ابی هریرة قال زار النبی
صلی الله علیه وسلم قبر امه فبکی وابکی من
حوله فقال استاذنت ربی فی ان استغفر لها
فلم یؤذن لی واستاذنته فی ان ازور
قبرها فاذن لی (صحیح مسلم صفحہ ۳۱۴ جلد ۱
و نسائی مصری صفحہ ۲۸۶ جلد ۱ و ابن ماجہ مصری
صفحہ ۲۳۵ جلد اول و سنن بیہقی صفحہ ۷۶ جلد ۴
و مسند احمد صفحہ ۴۴۱ جلد ۲ و مستدرک حاکم
صفحہ ۳۷۵ جلد ۱) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت
کی پس خود روئے اور ان کو بھی رلایا جو آپ کے
ساتھ تھے پھر فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی
ماں کی مغفرت کی دعا کرنے کی اجازت چاہی تو
مجھے اجازت نہیں دی گئی اور ان کی قبر کی
زیارت کی اجازت چاہی تو اجازت مل گئی۔ چونکہ
یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے اس کے کسی راوی پر
جرح نہیں ہوسکتی تھی اس لئے سیوطی نے مسالک
صفحہ ۵۴ میں اسے صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ ذہبی نے بھی
میزان میں اسے صحیح مانا ہے (مصری صفحہ ۱۹ جلد ۲)
لیکن مضمون بحث میں اس صحیح حدیث کے راوی
یزید بن کیسان پر جرح کردی گئی ہے کہ وہ غیر
معتمد علیہ غیر محتج بہ غیر ثقہ اور خاطی تھا ثقہ کی
مخالفت کرتا تھا (اہل حدیث ۲۸ نومبر صفحہ ۵)، یہ
دوسرا موقع ہے کہ صحیح مسلم کو پایہ اعتبار سے ساقط
کیا گیا ہے اور جب خود اپنے لوگ ایسا کررہے ہیں
تو غیروں کی کیا شکایت؛ حالانکہ امام مسلم کا کسی
راوی سے روایت لینا ہی اس کے حافظ معتمد علیہ
اور محتج بہ ہونے کے لئے کافی ہے جیسا کہ حافظ نووی
نے لکھا ہے یکفی فی صحة الحدیث احتجاج
مسلم به فی صحیحه (شرح صحیح مسلم صفحہ ۳۷۶ جلد ۱)
علاوہ ازیں حدیث مذکور کثیر طرق سے مروی ہے
اور ان میں یزید بن کیسان نہیں ہیں، جیسا کہ
آگے معلوم ہوگا پہلے یزید بن کیسان کی بابت
دیگر ائمہ حدیث کی رائے سن لیجئے جس پر امام مسلم

نے اعتماد کیا ہے قال ابن معین والنسائی
ثقة وقال ابوحاتم یکتب حدیثه محله
الصدق صالح الحدیث قلت یحتج بحدیثه
وقال الدارقطنی کوفی ثقة وقال احمد
بن حنبل ثقة (تہذیب جلد۱۱) یحیی بن معین و
امام نسائی جیسے ناقدین نے یزید کو ثقہ کہا ہے
ابوحاتم نے کہا کہ یزید سچا صالح الحدیث ہے اس
کی حدیث لکھی جائے گی۔ ابن حجر کہتے ہیں کہ اس
کی حدیث سے حجت بھی پکڑی جائے گی۔ دارقطنی
جیسے متشدد نے یزید کو ثقہ کہا ہے اور امام احمد
نے بھی۔ میں کہتا ہوں کہ امام نسائی و امام احمد
نے یزید کی روایت مذکورہ اپنی تالیفات میں
نقل کی ہے کما بینتہ۔

آگے مضمون سیرۃ میں "دوسری روایت"
کی بابت حسب ذیل جرح مرقوم ہے:۔

قولہ۔ اسی مضمون کی دوسری روایت حضرت
بریدہ صحابی کی ہے جو امام حاکم نے مستدرک
(ص۳۷ جلد اول) میں ابوشعیب حرانی کے واسطہ
سے روایت کی ہے وہ (ابوشعیب) خطا اور وہم
کرتا ہے (لسان المیزان)۔

اقول۔ حضرت بریدہ صحابی
کی روایت مذکورہ مستدرک حاکم
ص۳۷۵ جلد اول و ص۶۰ جلد دوم
میں بھی منقول ہے اور اس کی
سند میں ابوشعیب راوی مذکور
نہیں ہے۔ اسی طرح سنن بیہقی
ص۹ جلد چہارم میں بریدہ کی یہی
حدیث مذکور میں بھی نہیں ہے،
اسی طرح مسند احمد جلد پنجم میں
بریدہ صحابی کی روایت مذکورہ تین
بار آئی ہے اور کسی میں بھی ابوشعیب
نہیں ہے ملاحظہ ہو ص۳۵۵ و
ص۳۵۷ و ص۳۵۹۔ بلکہ سب راوی
ثقہ ہیں اور سند متصل ہے، اسی
طرح روایت مذکورہ مستدرک حاکم
(ص۳۳۶ جلد۲) میں تیسری سند سے حضرت ابن
مسعود صحابی سے بھی مروی ہے، کہاں تک سب
پر جرح کریں گے؟ اور کس طرح ان سب کا
انکار کریں گے؟

قولہ۔ کیا آپ ایسے خطا کرنے والے اور وہمی
راوی کی روایت کے اعتبار پر آنحضرت کی والدہ
کو خدا کی بخشش سے محروم سمجھیں گے؟

اقول۔ ہم نے ان راویوں کی روایتوں پر
اعتبار و اعتماد کیا ہے جو خطی اور وہمی نہیں ہیں،
بلکہ حافظ اور ثقہ ہیں، نیز قرآن پاک کی آیت
ما کان للنبی والذین آمنوا ان یستغفروا
للمشرکین ولو کانوا اولی قربی کی روشنی میں
صحیح مسلم کی حدیث مذکور سے استناد کیا ہے جو
اس قدر کثیر طرق سے مروی ہے کہ ان سب کے
بے اصل ہونے کا شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔

قولہ۔ راویوں کی بابت یہ کہنا کہ ان کو وہم
پیش آگیا، ان کو ٹھیک سے یاد نہ رہا آسان
ہے لیکن یہ کہنا کہ والدین پیغمبر کی بخشش نہیں
ہوئی آسان نہیں ہے (ملخص از اہل حدیث
۸ ذی قعدہ)۔

اقول۔ اس قسم کا احتمال تو تمام احادیث
نبویہ میں نکل سکتا ہے پس کتب احادیث کا
اعتبار ہی کیا رہا! یہ بات ویسی ہی ہے جیسی کہ
مرزائیوں اور چکڑالویوں وغیرہم نے کہی ہے کہ
حدیث بخاری لم یکذب ابراھیم الا ثلاث
کذبات کے راویوں اور جامعین حدیث کو
کاذب کہدینا آسان ہے لیکن یہ کہنا کہ حضرت
ابراہیم سے تین جھوٹ سرزد ہوئے تھے آسان
نہیں ہے جب کہ قرآن میں ان کو صدیقاً
نبیاً فرمایا گیا ہے۔ ما ھو جوابکم فھو
جوابنا ولکن لیس ھذا من داب المحصلین
وھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذا الباب۔
واللہ اعلم بالصواب۔ وکتبہ محمد
ابوالقاسم عفی عنہ البنارسی۔ اواخر
ذیقعدۃ الحرام سنہ ۶۰ھ +

مسلمان سے خطاب

از جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری متعلم مدرسہ سعیدیہ دہلی

خانہ جنگی چھوڑ دے اب ہے مقام اتفاق — پھر زمانے کو پڑھا درس نظام اتفاق
کیلئے راہ عمل کو چھوڑ کر بیٹھا ہے تو — ہاں اٹھا اپنے قدم سوئے مقام اتفاق
اے مسلماں وہ عمل کر ذرہ ذرہ کہہ اٹھے — اللہ اللہ کیا سنہرا ہے نظام اتفاق
پھونک دے پھر قوم کی رگ رگ میں روح حریت — پھر نئے سر سے سنا سب کو پیام اتفاق
متفق ہو کر بلندی پر نظر آئے گا تو — ہے ثریا سے بھی بالاتر مقام اتفاق
پھر نظر آئے یہ دنیا تیرے قدموں کی کنیز — تو ذرا قبضے میں لا اپنے نظام اتفاق
اس سے ٹکرانا کسی طاقت کا ہو امر محال — ہو گیا جس قوم کے گھر میں قیام اتفاق
جمع کر اے قوم مسلم اجتماعی طاقتیں — دھڑکے سب ساز و ساماں ہیں غلام اتفاق
ڈال اپنی اک نظر اسلاف کے اس عہد پر — راتدن اک ایک تھا جب شاد کام اتفاق
پھر قدم چومیں ترے کہ کر تری آزادیاں — ہر صدا تیری جو ہو جائے پیام اتفاق

نشتر جتنے ہیں مسلماں متفق ہو کر رہیں
کاش ہر مسلم کے دل میں ہو قیام اتفاق

جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اُن کے پیشاب کا حکم

(مصنف صاحب نے اپنا نام نہیں تحریر نہیں فرمایا ہے (ایڈیٹر))

ناظرین! آج کے دور میں بھی جب کہ اقوام عالم قرآن اور احادیث نبویہ کو معقول یا نا معقول تاویلات کے ساتھ اپنے دعوے کے مطابق کرتے ہیں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ بدقسمتی سے ہمارے بعض مسلمان بھائی بھی ٹھیک اسی طرح قرآن مجید و احادیث کی قسم قسم کی تاویلیں کر کے اپنے اماموں کے دعووں کو پایۂ ثبوت وصحت تک پہونچانے میں ان تھک کوششیں کرتے ہیں، حالانکہ خود ان کے امام ان کو ایسا کرنے کا نہ حکم دیتے اور نہ جائز سمجھتے تھے اور اس پر طرہ یہ کہ باوجود نا معقولیت کے اسی پر مصر رہتے ہیں۔

مسئلہ عنوان مندرجہ اس کی ایک واضح مثال ہے، امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے کہ بول ماکول اللحم نجس ہے۔ برادران احناف جب اس مسئلہ پر آتے ہیں تو محض اس وجہ سے کہ امام ابو حنیفہ بول ماکول اللحم کو نجس فرماتے ہیں۔ اسلامی قوانین کی صورت کو اپنی تاویلات رکیکہ سے اس طرح مسخ کر دیتے ہیں کہ پہچانی ہوئی صورت بھی پہچانی نہیں جا سکتی۔ اس صحبت میں خاکسار اس مسئلہ کے متعلق جماعت حقہ اہل حدیث شکر اللہ سعیہم کے زریں خیالات کو حق پسند ناظرین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہے۔ الحمد للہ یہ خیالات تمام ان نقائص سے پاک ہیں جو کسی تقلید کی وجہ سے قدرتاً پیدا ہو جاتے ہیں۔ مناسب ہے کہ برادران احناف کی وہ دلیلیں جو مسئلہ مندرجہ عنوان ہذا کے متعلق پیش کی جاتی ہیں، بیان کر کے ان کی صحت و سقم اور تاویلات کا انکشاف کیا جائے وما توفیقی الا باللہ۔

بول ماکول اللحم کی نجاست کے متعلق جو دلیل برادران احناف پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے مر بقبرین فقال انہما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدہما فکان لا یستتر عن البول یعنی صحیحین میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گذرے اور فرمانے لگے کہ ان دونوں قبروں کے مردوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہوتا ہے بلکہ ایک کو تو اس وجہ سے کہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا مقلدین کہتے ہیں کہ اس حدیث میں لفظ البول عام ہے تو تمام ابوال کو شامل ہے خواہ وہ بول ماکول اللحم ہو یا غیر لیکن یہ دلیل کئی وجوہ سے قابل قبول نہیں ہے۔

اوّلاً اس وجہ سے کہ اس حدیث میں البول سے بول انسان مراد ہے جیسا کہ صحیح مسلم شریف ص۱۴۱ میں فکان لا یستتر من بولہ و نیز صحیح بخاری شریف میں بھی ایسے ہی ہے وقال البخاری ولم یذکر سوی بول الناس وقال ابن بطال اراد البخاری ان المراد بقولہ کان لا یستتر من البول بول الانسان لا بول سائر الحیوان فلا یکون فیہ حجۃ لمن حملہ علی العموم فی بول جمیع الحیوان انتہیٰ فتح الباری ص۱۱۱) اور ایسے ہی علامہ یمانی صاحب سبل السلام وغیرہ نے بھی لکھا ہے بس ثابت ہوا کہ اس حدیث کے لفظ البول میں الف ولام عہد کا ہے یا مضاف الیہ کے عوض میں ہے جیسا کہ صحیحین کی دوسری روایت سے ثابت ہوتا ہے لہٰذا فقہا کا البول کو تعمیم پر محمول کرنا محض ان کی حدیث دانی کا کمال ہے۔ و نیز مولوی عبدالحلیم صاحب کا قول جو قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار میں بایں الفاظ ہے وھو عام فان البول جنس محلی باللام ولا عہد فیحمل علے الجمیع غلط ہے۔

ثانیاً احناف کا فتویٰ بتلاتا ہے کہ یہ حدیث عام نہیں ہے کیونکہ جن چڑیوں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پاخانے ان کے نزدیک پاک ہیں، جیسا کہ الجوہرۃ النیرۃ ص۳۸ میں ہے وما لا یخرء ما یوکل لحمہ من الطیور فطاہر عندنا کالحمام والعصافیر لان المسلمین لا یتجنبون ذالک فی مساجدھم وفی المسجد الحرام من لدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الی یومنا ہذا ولو کان نجسا لجنبوہ المساجد کسائر النجاسات کذا فی الکرخی یعنی جن چڑیوں کا گوشت کھایا جاتا ہے جیسے کبوتر گوریا وغیرہ ان کا پاخانہ ہمارے نزدیک طاہر ہے اس لئے کہ مسلمان اپنی مسجدوں میں اور مسجد حرام میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر ہمارے اس زمانہ تک اس سے پرہیز نہیں کرتے، اور اگر نجس ہوتا تو مسجدوں سے اس کو بقیہ نجاستوں کی طرح دور رکھتے۔ بلکہ حنفیہ کے نزدیک جن کا گوشت حلال نہیں ہے ان کے پیشاب و پاخانے بھی طاہر و پاک ہیں چنانچہ حاشیہ ما لا بد منہ ص۱۲ میں ہے مسئلہ بول خفاش و غائطا آن طاہر است و ہمچنیں بول موش کہ احتراز از آں متعذر است و بر آنست فتویٰ کذا فی التاتارخانیہ ۱۲ درمختار۔ یعنی چمگادڑ کا پیشاب و پاخانہ پاک ہے، اور ایسے ہی موش کا پیشاب پاک ہے کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

ثالثاً جب کہ البول سے عام پیشاب مراد ہے تو اس بنا پر حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ انسان کو ہر ذی روح کے پیشاب سے بچنا واجب ہے اور نہ بچنے کی صورت میں اس کو عذاب ہوگا تو اس بنا پر لازم آئے گا کہ چوہوں کے پیشاب سے (بقول فقہائے احناف جن سے بچنا متعذر ہے) نہ بچنے کی صورت میں انسان کو عذاب ہوگا پھر لازم آئے گا کہ جس چیز سے بچنا متعذر ہے ان سے بچنے کا انسان مکلف بنایا گیا ہے حالانکہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انسان انہیں چیزوں کا مکلف بنایا گیا ہے جن کی طاقت رکھتا ہے۔ نیز یہ بھی لازم آئے گا کہ

مرزا غلام احمد کی آسمانی منکوحہ سلطان محمد کی آغوش میں

(از جناب مولوی محمد صاحب کھیوالوی کیمبرپھلوی از سندھ)

آج کل مرزائی پارٹی کے بکثرت پروپیگنڈے سے سادہ لوح مسلمانوں کو اذیت پہنچ رہی ہے کہتے ہیں کہ ہمارے حضرت صاحب کا فرمودہ دیکھو کیسے پورا ہوا۔ روس کس طرح تباہ ہوا۔ یہ ہمارے حضرت (مرزا) صاحب کی صداقت کی کھلی علامت ہے۔ یہ ہے وہ ہے القصہ کیا ہندو، کیا مسلمان، کیا سکھ عیسائی وغیرہ سب کو دغلا رہے ہیں۔ بنا بریں ہم مرزا صاحب قادیانی کا معیار صداقت خود پیش کردہ پیش کرتے ہیں جس سے ہر بچہ بوڑھا واقف ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب سچے تھے یا جھوٹے؟

مرزا صاحب فرماتے ہیں "پھر ماسوا اس کے بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف معرض امتحان میں ہیں۔ جیسا کہ منشی عبد الحق صاحب مرتسری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۵ رجون ۱۸۹۳ء پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی نسبت پیش گوئی (موت کی) جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے۔ اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں۔ ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں۔ کیونکہ احیا اور امانت دونوں خدائے تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے موقع پر وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے، سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیش گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیش گوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزائیہ ہیں (۱) کہ مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری ۳ سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ واقعات انسان کے اختیار میں نہیں" (کتاب الشہادۃ القرآن صفحہ ۷۹ و ۸۰)۔

مذکورہ بالا عبارت سے صاف صاف ثابت ہے کہ مرزا جی کی صداقت تب ہی ہو سکتی ہے، جب کہ محمدی بیگم کا شوہر سلطان محمد فوت ہو جائے اور وہ مرزا جی کے نکاح میں آجائے اگر نہ ایسا ہو تو مرزا جی کاذب مفتری ہیٹو ٹھہرے اب یہ دیکھنا ہے کہ آیا محمدی بیگم کا خاوند فوت ہوا یا نہیں سو سلطان محمد پٹی مرزا جی کی آسمانی منکوحہ ابھی تک لئے بیٹھا ہے۔ دونوں زندہ ہیں۔ سرکار سے پنشن کھا رہا ہے۔

مرزا جی فرماتے ہیں کہ اُس نے توبہ اور رجوع الی الحق کر لیا۔ اس لئے مرا نہیں لہٰذا انتظار ہیں، "چنانچہ ان لوگوں کی طرف سے توبہ اور رجوع کے خط اور پیغام بھی آئے۔" (انعامی اشتہار چار ہزار روپیہ صفحہ ۵ حاشیہ) اور سنئے "گویا وہ جیتا جی مر گیا ہو گا چنانچہ اس کے بزرگوں کی طرف سے دو خط ہمیں بھی پہنچے جو ایک حکیم صاحب باشندہ لاہور کے ہاتھ سے لکھے ہوئے تھے جن میں انہوں نے اپنی توبہ و استغفار کا حال لکھا ہے، سو ان تمام قرائن کو دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ تاریخ وفات سلطان محمد قائم نہیں رہ سکتی" (اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء صفحہ ۳)۔ اور سنیئے "اب بعد اس تمہید کے جاننا چاہئے کہ پیش گوئی بھی بطور انذار اور تخویف کے تھی اور موت کا وعدہ بھی بطور عذاب کے وعدہ کے تھا کیونکہ اس کی بنیاد یہی کہ جو دختر احمد بیگ مسمی سلطان محمد سے بیاہی گئی اس کا والد اور اس کے اقارب اور عزیز بہت بے دین تھے اور تکذیب حق میں حد سے بڑھے ہوئے تھے۔" (حوالہ مذکور صفحہ ۴)۔

مرزا جی کی ہوشیاری اور چالاکی کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ کہاں سلطان محمد اور کہاں اسکی سسرال پیش گوئی تو محض مسلمانان ہند کے لئے تھی۔ الغرض سلطان محمد توبہ کرنے سے بچ گیا ہو تو بہ اس کی موت نہیں آئی۔ اب یہ معلوم ہونا چاہئے کہ سلطان محمد کا قصور کیا تھا؟ جس کی رو سے اس نے توبہ کی اور مرا نہیں؟ پنجابی نبی جناب مرزا صاحب خود ہی فرماتے ہیں۔ سنیئے "اور سلطان محمد اور اس کے اقارب اس لئے مجرم ٹھہر گئے کہ انہوں نے یہ گناہ کیا کہ ان کو ہم نے بار بار بوساطت بعض مخلصوں اور نیز خطوط کے ذریعہ سے بہت کھول کر سنا دیا تھا کہ یہ پیش گوئی ایک قوم کرش کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تم اُن کے ساتھ مل کر ویسے ہی مستوجب عذاب مت بنو مگر چونکہ وہ بھی سخت دل اور دنیا پرست تھے، اس لئے انہوں نے نہ مانا اور اسی طرح ٹھٹھا اور ہنسی کی اور اپنی بے باکی سے اس رشتہ سے دست کش نہ ہوئے" (اشتہار مذکور صفحہ ۳)۔ احمد بیگ کے داماد کا قصور بتاتے ہوئے مرزا جی لکھتے ہیں "احمد بیگ

داستان: مرزا اس کتاب میں مرزائیوں سے مناظرہ اور بڑی بہترین طور پر تردید کی گئی ہے قیمت آٹھ آنے

ئے داماد کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی، خط پر خط بھیجے گئے ان سے کچھ نہ ڈرا، پیغام بھیج کر سمجھایا گیا کسی نے اس طرف ذرا التفات نہ کی اور احمد بیگ سے ترک تعلق نہ چاہا بلکہ وہ سب گستاخی اور استہزا میں شریک ہوئے، سو یہی قصور تھا کہ پیش گوئی کو سن کر پھر ناطہ کرنے پر راضی ہوئے۔ (اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ حاشیہ صلا)۔

مرزاجی کی زبان سے ثابت ہوا کہ سلطان محمد کا قصور ناطہ کا تھا اور کوئی قصور نہ تھا، اب ہمیں یہ معلوم ہو کہ توبہ کیسی ہونی چاہئے؟ سو مرزا صاحب خود فیصلہ دیتے ہیں۔ غور سے پڑھئے "مثلاً اگر کافر ہے تو سچ مچ مسلمان ہو جائے۔ اور اگر ایک جرم کا مرتکب ہے تو سچ مچ اس جرم سے دست بردار ہو جائے" (اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء صلا) پس ثابت ہوا کہ سلطان محمد کی توبہ اس وقت ہو سکتی تھی جب کہ اس عورت سے نکاح کا نام تک بھی نہ لیتا، مگر اس کے برعکس وہ آج تک اس کو لئے بیٹھا ہے جو کہ نبی کی بیوی تھی، ایسا سخت جرم کرنے سے بھی نہ مرا۔

اب آگے محمدی بیگم کی طرف آیئے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں "اس عورت کا نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لاتبدیل لکلمات اللّٰہ یعنی یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا کا کلام باطل ہوتا ہے" (اشتہار حقیقۃ احمد بیگ و سلطان محمد ص۲)۔ اس عبارت میں تقدیر مبرم کا لفظ آیا لہٰذا مرزا صاحب اس کی صفت بیان کرتے ہیں "تقدیر مبرم جب آجاتی ہے ٹلتی نہیں" (اشتہار تین ہزار انعامی ص۳) اور سنیئے! آپ لکھتے ہیں "جو تقدیر حقیقی اور واقعی طور پر مبرم ہے وہ مومن کامل کی دعاؤں سے ہرگز بدلائی نہیں جاتی اگرچہ وہ کامل نبی یا رسول کا ہی درجہ رکھتا ہو" (کتاب آسمانی فیصلہ ص۱۴) آگے اور سنیئے، مرزاجی فرماتے ہیں "میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو، اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی" (کتاب انجام آتھم ص۳۱ حاشیہ)۔ مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ میری صداقت تب ہی ہے جب کہ محمدی بیگم کے ساتھ نکاح ہو جائے ورنہ کاذب مفتری ٹھیروں گا۔ پھر آگے اور سنیئے! "بل الامر قائم علی حالہ ولا یرد باحتیال والقدر مبرم من عند الرب العظیم وسیاتی وقتہ بفضل اللّٰہ الکریم فوالذی بعث لنا محمد المصطفٰی وجعلہ خیر الرسل وخیر الوری ان ھذا حق فسوف تری وانی اجعل ھذا النبا معیار الصدق او کذبی وما قلت الا بعد ما انبئت من ربی" (کتاب انجام آتھم ص۲۲۳) ترجمہ۔ بلکہ حکم (محمدی بیگم کا) اپنے حال پر قائم ہے پھیرا نہیں جائے گا اور رب عظیم کی طرف سے تقدیر مبرم ہے اور عن قریب اس کا وقت ظہور بفضل اللہ تعالیٰ بزرگ کے ہوگا۔ پس اس ذات کی قسم ہے جس نے ہمارے نئے محمد مصطفٰے کو بھیجا اور اس کو تمام رسولوں اور انسانوں سے بہتر کیا تحقیق یہ بات (محمدی بیگم کا نکاح میں آنا) سچ ہے پس عن قریب تو دیکھ لے گا اور (بے شک و شبہ) تحقیق میں اس خبر (نکاح محمدی) کو معیار صداقت اپنی یا کذب اپنا کرتا ہوں۔ اور میں نہیں کہتا یہ اپنی طرف سے۔ بلکہ اس کے بعد کہتا ہوں جو مجھے خبر دی جاتی ہے میرے رب کی طرف سے" (انجام آتھم ص۲۲۳)۔ مرزاجی کتاب فیصلہ آسمانی میں یوں تحریر فرماتے ہیں "اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ بات سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے خود اس سے (آسمان پر ناقل) تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے" (کتاب فیصلہ آسمانی ص۴۰)۔

ناظرین محترم! آپ ہی دیکھ و سمجھ لیں ہماری تشریح و تفسیر کی حاجت نہیں عبارات مذکورہ دقیق نہیں واضح اور لائح و صاف صاف روشن ہے کہ مرزا تب ہی صادق ہے جب کہ محمدی بیگم آپ کو مل جائے ورنہ بد کا بد۔ کیونکہ "یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری خبر پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھیروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افترا نہیں، یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے، وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں" (کتاب ضمیمہ انجام آتھم ص۵۴) یعنی سلطان محمد کا سسر مر گیا ہے اور اس کا داماد مرنے کو ہے اور اس کی بیوی محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آوے تو میں بد کا بد۔ مرزا صاحب کو ابتدا میں الہام ہوا جب کہ آپ کتاب براہین احمدیہ تصنیف کر رہے تھے کہ "شاتان تذبحان یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ پہلی بکری سے مراد پیش گوئی احمد بیگ ہوشیارپوری اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد" (کتاب ضمیمہ انجام آتھم ص۵۶)۔

افسوس ہے احمد بیگ کا داماد سلطان محمد ابھی تک مرزاجی کی چھاتی پر مونگ دلتا ہے مرزاجی کا الہام خدائی بیچ ہی میں رہ گیا، آپ کا خدا بھی عجیب ہے وعدہ کر لیتا ہے پھر وقت ایفا نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ مرزاجی بیچارے منہ دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔ —— مرزاجی کاذب مفتری جھوٹے تھے اگر آپ سچے ہوتے تو کیوں نہ الہام و پیش گوئیاں پوری ہوتیں۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں "ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں" (کشتی نوح ص۵) "توراۃ اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیش گوئیوں کو قرار دیا ہے" (استفتاء ص۳) "ہمارا صدق کذب جانچنے کو ہماری پیش گوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں" (اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء و آئینہ کمالات ص۲۸۰) مسلمانو! فتنہ مرزائیہ سے بچو۔ اس کے بانی مبانی مرزا غلام احمد قادیانی کاذب جھوٹے مفتری تھے۔ وما علینا الا البلاغ۔ فقط۔ محمد کپورتھلوی

پاک چیزوں سے بچنا بھی ضروری ہے ولم نقل بہ احد۔ پس ثابت ہوا کہ استنزاہ من البول والی حدیث عام نہیں بلکہ انسان کے پیشاب کے ساتھ خاص ہے اور یہ حدیث نہ تو بول ماکول اللحم کی نجاست کی دلیل بن سکتی اور نہ اس سے نجاست ثابت ہو سکتی، لیکن اس کے برعکس جو حدیث طہارت بول ماکول اللحم کے متعلق جماعت حقہ اہل حدیث کی جانب سے پیش کی جاتی ہے اس میں کسی طرح سے اعتراض کی گنجائش نہیں ہے لیکن جو اعتراضات مخالفین کرتے ہیں، وہ تار عنکبوت سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے، جیسا کہ معلوم ہو جائے گا۔

صحیحین میں حضرت انس رضی کی حدیث بایں الفاظ مروی ہے قال قدم علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم نفر من عکل فاسلموا فاجتووا المدینۃ فامرھم ان یاتوا ابل الصدقۃ فیشربوا من ابوالھا والبانھا ففعلوا فصحوا فارتدوا وقتلوا رعاتھا واستاقوا الابل فبعث فی اثارھم فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم ثم لم یحسمھم حتی ماتوا متفق علیہ مشکوۃ ص۳۰۷ یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکل کے چند لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے، پھر مدینہ کی آب وہوا ان کے ناموافق ہوئی (اوران کا شکم پھول گیا) توان سے آنحضرت صلی نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ کے پاس جا کر ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہوگئے۔ بعد ازاں دین اسلام سے پھر گئے، اور چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہانک لے گئے یہ خبر جب آنحضرت کو ملی توان کو پکڑنے کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو بھیجا اور وہ پکڑلائے گئے نبی صلی اللہ علیہ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیر دی، اوران کے خون کو بند نہیں کیا تا آنکہ وہ مر گئے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اونٹ کا پیشاب نجس نہیں ہے کیونکہ اگر نجس ہوتا تو آنحضرت ان کو پینے کا حکم نہیں دیتے اس لئے کہ نجس حرام ہوتی ہے، ثانیاً ان کو شفا بھی نہیں ہوتی کیونکہ حرام میں شفا نہیں ہے اسی وجہ سے امام محمدؒ نے فرمایا کہ لو ل مایوکل لحمہ لطاھر ... نحدث العرینین ولو کان نجسا لما امرھم بشربہ لان النجس حرام قال علیہ السلام لم یجعل اللہ شفاء کم فیما حرم علیکم الجوھرۃ النیرۃ ص۳۰ لیکن صاحب لمعات کا قول وتاویل ھذا الحدیث عندھما انہ صلے اللہ علیہ وسلم عرف شفاءھم فیہ وحیا اور ایسے ہی عینی کا قول والجواب المقنع فی ذالک انہ علیہ السلام عرف بطریق الوحی شفاءھم والاستشفاء بالحرام جائز عند التیقن بحصول الشفاء کتناول المیتۃ فی المخمصۃ والخمر عند العطش واساغۃ اللقمۃ وانما لا یباح ما لا یستیقن حصول الشفاء بہ انتہی چند وجوہ صحیح نہیں ہے اولاً یہ کہنا کہ اونٹ کے پیشاب اور دودھ سے اہل عرینہ کی شفا یابی آنحضور کو بطریق وحی معلوم ہو گئی تھی، محض دعوی ہے جس کی کوئی دلیل نہیں ہے اور بغیر دلیل کے دعوی مسموع نہیں ہے۔

ثانیاً تداوی بالحرام کا قیاس کرنا تناول میتہ عند المخمصہ وغیرہ پر قیاس مع الفارق ہے کیونکہ مخمصہ کی حالت میں مردار کھا لینے سے بھوک کا دفع ہونا یقینی ہے اوراسی وجہ سے میتہ اور شراب وغیرہ کے باوجود بھوک اور پیاس دفع نہ کرے اور مر جائے تو گنہگار ہوگا اور تداوی اس کے برعکس ہے کیونکہ اس کی وجہ سے تندرست ہونا یقینی نہیں ہے (اگرچہ حلال ہی سے علاج کیوں نہ ہو) بلکہ ظنی ہے، اوراسی وجہ سے جو شخص دوا نہ کرے اور مر جائے تو گنہگار نہ ہوگا، اور نووی نے شرح صحیح مسلم میں تحریر فرمایا ہے عن

اصحابنا انہ یحرم التداوی بالخمر وکذا یحرم شربھا واما اذا غص بلقمۃ ولم یجد ما یسیغھا بہ الا الخمر فیلزمہ الاساغۃ بھا لان حصول الشفاء بھا حینئذ مقطوع بہ بخلاف التداوی انتہی یعنی ہمارے اصحاب کے نزدیک شراب سے علاج کرنا اوراس کا پینا حرام ہے لیکن جب شراب کے علاوہ کوئی چیز حلق تر کرنے کے لئے نہ ہو تواس پر ضروری ہے کہ شراب سے حلق تر کر لیوے، کیونکہ اس وقت شراب کے ذریعہ سے اس کی شفا یابی یقینی ہے بخلاف تداوی کے۔ اور امام بیہقی وغیرہ کا قول فمن الحق التداوی بھا عند الضرورۃ کتناول المیتۃ عند الضرورۃ بھی صحیح نہیں ہے، اولاً اس لئے کہ قیاس مع الفارق ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ ثانیاً مسلم کی روایت اس کی تردید کرتی ہے کیونکہ اس میں ہے ان شئتم الی ابل الصدقۃ فتشربون من البانھا وابوالھا یعنی اگر تم چاہو تو صدقہ کے اونٹ کا دودھ اور پیشاب جا کر پیو، کیونکہ اگر ضروری ہوتا تو آپ ان کی مشیت پر نہیں چھوڑتے۔ ثالثاً اس کا جواب علامہ ابن العربی نے عارضۃ الاحوذی میں تحریر فرمایا ہے فان قیل انما کان ذالک علی وجہ التداوی والتداوی ضرورۃ والضرورۃ تبیح المحظور قلنا لیس التداوی حال الضرورۃ وانما الضرورۃ ما یخاف معہ الموت من الجوع فاما التطبب فی اصلہ فلا یجب فکیف یباح فیہ الحرام یعنی اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ شرب ابوال ابل علاجاً اور روا ہوا ہے اور دوا ضرورت ہے اور ضرور ممنوعات کو مباح کر دیتی ہے، اس لئے اس سے طہارت ابوال ابل پر استدلال نہیں کر سکتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ علاج علی وجہ الضرورت نہیں ہے کیونکہ ضرورت تو وہ ہے جس سے موت کا خوف ہو، ہاں زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہو کہ یہ ...

لیکن علاج درحقیقت واجب نہیں ہے۔ پس اس میں حرام چیز کیسے مباح ہو سکتی ہے لیکن بعض احناف نے اس حدیث کا جواب نہیں سمجھ میں آیا تو کہہ دیا کہ حدیث اہل عرینہ کے ساتھ خاص ہے چنانچہ فیہ معدن حاشیہ اصول شاشی میں ہے (یحتمل ھی علی تخصیص الاباحۃ فی اہل عرینۃ) جو احتمال ناشی من غیر دلیل ہونے کی وجہ سے درخور اعتنا نہیں ہے چنانچہ توضیح صفحہ ۲ میں ہے والاحتمال الغیر الناشی عن دلیل لا یعتبر۔ دوسری یہ بات کہ حدیث عرینین منسوخ ہے مسلم نہیں ہے کیونکہ نسخ کے لئے منسوخ کا تقدم اور ناسخ کا تاخر ثابت ہونا ضروری ہے اور یہاں دونوں حدیثوں میں ثابت نہیں ہے اور احناف کا یہ کہنا کہ حدیث عرینین مثلہ کو شامل اور مثلہ بالاتفاق منسوخ ہے دو وجہوں سے قابل تسلیم نہیں ہے۔ اولا اس وجہ سے کہ اس حدیث میں وسمر اعینہم سے مثلہ مراد نہیں ہے بلکہ جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا ہے۔ کیونکہ اہل عرینہ نے آپ کے راعی کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا جیسا کہ صحیح مسلم اور ترمذی میں ہے عن انس بن مالک انہ انما سمل النبی صلے اللہ علیہ وسلم اعینہم لانہم سملوا اعین الرعاۃ یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اس وجہ سے گرم سلائی پھیری تھی کہ انہوں نے آنحضرت کے راعی کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اور یہی دوسرے لفظوں میں قصاص کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے اسی وجہ سے مولانا عبدالحق صاحب لمعات حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۳۰۲ میں تحریر فرماتے ہیں ثم قالوا انما فعل صلے اللہ علیہ وسلم بھم ذالک مع نھیہ (یہ لفظ بتلا رہا ہے کہ حدیث عرینین مثلہ سے ممانعت کے بعد کی ہے ۱۲) عن المثلۃ قصاصا لانھم کذالک فعلوا بالرعاۃ یعنی چونکہ اہل عرینہ چرواہوں کے ساتھ ایسے ہی پیش آئے تھے

اسی وجہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے باوجود مثلہ سے منع فرمانے کے ان لوگوں سے قصاصا ایسا کیا پس ثابت ہوا کہ واقعہ عرینین میں مثلہ نہیں ہے بلکہ قصاص ہے اور قصاص کسی کے نزدیک منسوخ نہیں ہے ثانیا اگر تسلیم کر بھی لیا جائے کہ حدیث عرینین میں وسمر اعینہم سے مراد مثلہ ہی ہے جیسا کہ صاحبین رح وغیرہ فرماتے ہیں تو بھی ہمارا دعوی بخوبی ثابت ہوتا ہے کیونکہ مثلہ اور شرب ابوال ابل میں تعارض ہے، اور ایک شے کا منسوخ ہونا اس کے مغایر کے نسخ کو مستلزم نہیں ہے ورنہ لازم آئے گا کہ کل مصارف صدقہ منسوخ ہو جائیں کیونکہ ایک مصرف یعنی مصرف مؤلفۃ القلوب کو منسوخ بالاجماع کہتے ہیں چنانچہ حاشیہ اصول فقہ صفحہ ۱ میں ہے اما النسخ الکتاب بالاجماع مثل نصیب مولفۃ القلوب فی الصدقات کان ثابتا من الکتاب وسقط بالاجماع وھکذا فی اصول الشاشی صفحہ ۸۵ پس ثابت ہوا کہ مثلہ کے منسوخ ہونے سے شرب ابوال ابل کا منسوخ ہونا لازم نہیں آتا ہے اور الجواب الحق ان حدیث الاستنزاہ من البول محرم وحدیث العرینین مبیح والمحرم ھو المتاخر کیلا یتکرر النسخ وھو لاباحۃ الاصلیۃ بالمحرم ثم المحرم بالمبیح فثبت تقدم حدیث العرینین ھکذا فی قمر الاقمار حاشیہ نور الانوار صفحہ ۵ صحیح نہیں ہے کیونکہ استنزہوا من البول انسان کے پیشاب کے ساتھ خاص ہے عام نہیں ہے پس شرب ابوال ابل کی حرمت اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتی تاکہ حدیث عرینین کا نسخ ثابت ہو یا تکرار نسخ ثابت آئے۔ اور احناف کیسے حدیث عرینین کو منسوخ کہہ سکتے ہیں جب کہ اسی بول ماکول اللحم کے نجس مخفف ہونے کی یہ دلیل خود امام ابوحنیفہ رح سے منقول ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث عرینین منسوخ نہیں ہے چنانچہ

مستخلص الحقائق صفحہ ۱۹ میں ہے اما عند ابی حنیفۃ فلتعارض النصین فی حلہ وحرمتہ فان قولہ علیہ السلام استنزھوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ یعارض قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام للعرنیین اشربوا من ابوالہا والبانہا انتہی یعنی امام صاحب کے نزدیک بول ماکول اللحم اس وجہ سے نجس مخفف ہے کہ اس کے بارے میں استنزہوا من البول اور اشربوا من ابوالہا والبانہا متعارض ہیں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ متعارض اور ناسخ اور منسوخ میں بہت بڑا فرق ہے۔ چنانچہ التعلیق الحامی حاشیہ جامی صفحہ ۲ میں تعارض کی تعریف ہے وفی اصطلاح الاصولیین ھی تقابل الحجتین المتساویتین علی وجہ لا یمکن الجمع بینھما۔

اتمام دین

(از جناب مولوی محمد مجیب اللہ نشتر گورکھپوری)

یہ امر مسلم ہے کہ ہر فعل اور ہر چیز کی کوئی نہ کوئی غرض وغایت ضرور ہوتی ہے اور ہر عقلمند آدمی کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کی غرض وغایت کو دیکھتا ہے۔ اگر کوئی کام ایسا کیا جائے جس کی کوئی غرض وغایت نہ ہو تو ہر شخص یہی کہے گا کہ اس کے لئے کوشش وجانفشانی کرنا لغو اور باطل ہے مثلاً ایک طالب علم جب تحصیل علم کی غرض وغایت سے واقف ہو کر علم حاصل کرتا ہے تو اس کا علم حاصل کرنا اس کے لئے مفید ہوتا ہے اور اگر بلا کسی غرض وغایت کے وہ علم حاصل کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ اس کی محنت رائیگاں جاتی اور زندگی برباد ہو اس کو کچھ فائدہ نہیں۔

آج ہم کو دنیا میں عالی شان عمارتیں اور بے شمار نئی نئی ایجادیں جو نظر آ رہی ہیں ان کو دیکھ

کافی ہے۔ اس مساوات کو اور مذاہب میں ٹٹولنا اپنا وقت فضول ضائع کرنا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ عیسائیوں میں کالے گورے کا قبرستان تک الگ ہے۔ کسے خبر نہیں کہ پروٹسٹ اور رومن کیتھولک عیسائی دو غیر مذہب والوں کی طرح آپس میں امتیاز رکھتے ہیں۔ ہندوؤں کے چار ورن کس سے مخفی ہیں لیکن شاہ اسلام کا اپنے اس خطبے میں اعلان ہوتا ہے
لَيْسَ لِلْعَرَبِيِّ فَضْلٌ عَلَى الْعَجَمِيِّ وَلَا لِلْعَجَمِيِّ فَضْلٌ عَلَى الْعَرَبِيِّ كُلُّكُمْ أَبْنَاءُ آدَمَ وَآدَمُ مِنَ التُّرَابِ - إِنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ أَخُو الْمُسْلِمِ وَإِنَّ الْمُسْلِمِينَ إِخْوَةٌ - أَرِقَّاءَكُمْ أَرِقَّاءَكُمْ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ (طبقات ابن سعد و عقد الفرید) یعنی کسی عرب کو غیر عرب پر کسی عجمی کو کسی عرب پر کوئی بزرگی برتری فضیلت و عزت نہیں تم سب حضرت آدم کی اولاد ہو۔ اس حیثیت سے آپس میں سب برابر ہو ذاتی اور قومی فخر کوئی چیز نہیں اور چونکہ خود حضرت آدم مٹی سے پیدا شدہ ہیں اس لئے اور بھی تمہیں فخر و غرور سے یکسو رہنا چاہئے۔ پھر مذہب تم سب مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیتا ہے۔ ہر ایک مسلمان خواہ وہ کسی قوم کا کیوں نہ ہو مسلمان ہو کر تمہارا بھائی ہو جاتا ہے خواہ تم کسی برادری کے کیوں نہ ہو بلکہ اسلام تو تمہیں مساوات کا سبق اس طرح بھی سکھاتا ہے کہ اپنے غلاموں پر بھی حقارت کی نظر ڈال کر اُن پر اپنی برتری سمجھ کر اُنہیں گرا نہ دینا۔ اُن کا پورا خیال رکھو۔ دیکھو اُن کا ہر دم پاس و لحاظ رہے۔ جو تم کھاؤ اُنہیں بھی اُس میں سے کھلاؤ۔ اور جو تم پہنو اُنہیں بھی اُس میں سے پہناؤ:

اللہ تعالیٰ اپنے نبی رحمتؐ پر لاکھوں درود و سلام نازل فرمائے یہ پاک تعلیم آج اگر مسلمان سمجھ لیں اور اس پر عامل بن جائیں تو آج دُنیا ان کے قدموں پر لوٹنے لگے۔ لیکن آہ! افسوس اس پاک تعلیم کے خلاف آج فقہ حنفی کی کتابوں میں وہی اونچ نیچ پیشوں اور ذاتوں کا امتیاز پھر سے قائم کر دیا گیا۔ مسلمانو! واللہ تم ترقی کے زینے پر قدم بھی نہیں رکھ سکتے جب تک کہ قرآن و حدیث کے علاوہ جو کچھ ہے اُسے قرآن حدیث کا ماتحت اور تابعدار نہ بنالو۔ جسے اور جس کے قول کو اس کے خلاف پاؤ بلا تامل اُسے غلط مان کر چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق خیر دے اور مسلمانوں کو ایک کر کے انہیں ترقیاں نصیب فرمائے آمین یا الٰہ العالمین۔

محترم بھائیو! یہ تھے حجۃ الوداع کے مختلف مقامات کے خطبات ختم المرسلین اور مواعظ محمدیہ۔ یہی وہ خطبے ہیں جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس ڈیڑھ لاکھ کے مجمع میں کہے۔ دائیں جانب مہاجرین ہیں بائیں طرف انصار ہیں اور حضرات ان کے اردگرد ہیں۔ کائنات کا ذرہ ذرہ نورانی ہو رہا ہے۔ ایک ایک کنکر حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل کامیابی کی مبارک باد دے رہا ہے۔ منادی ہو چکی ہے کہ جو جہاں ہے وہیں رہے اور میرا خطبہ سُنے۔ لوگ میلوں تک پھیلے ہوئے ہیں اپنے اپنے ڈیروں، شامیانوں اور خیموں میں بیٹھے ہیں اور قدرت خدا سے میلوں دور والے بھی اپنی اپنی منزلوں میں آپ کی آواز کو اُسی طرح سُن رہے ہیں جس طرح وہ سنتے تھے جو آپ کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھے۔ الحمد للہ آج اسی طرح یہ آواز آپ کے ہمارے کانوں میں پڑی خدا توفیق عمل بخشے۔

آج کے خطبے میں کچھ زیادہ وقت گذر گیا اور ابھی اسی حج کے کچھ خطبے اور بھی رہ گئے۔ پھر سہی انشاء اللہ۔ بَارَكَ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، إِنَّهُ تَعَالَى جَوَادٌ مَلِكٌ بَرٌّ كَرِيمٌ رَءُوفٌ وَاسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حجۃ الوداع کا تیسرا خطبہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے بارہ خطبے ہیں

(۸۶۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۔ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ ؏

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۔ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۔ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۔ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۔ ہم اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں۔ اُس کی نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ اپنی تقصیروں کی اپنے اُس سچے آقا سے معافی چاہتے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ ہر آن اُس کے بے پایاں احسان ہم پر ہیں۔ ہم اُس کی بڑائی عظمت اور شوکت کو صحیح طور پر جانتے بھی نہیں چہ جائیکہ بیان کرسکیں۔ ہم اُس کی توحید ربوبیت کے اور اُس کی توحید الوہیت کے قائل ہیں۔ اُسی نے ہمیں پیدا کیا اور وہی ہمارا مالک ہے اس لئے ہر طرح کی عبادتوں کے لائق بھی اُسی کی ذات اقدس ہے۔ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۔ ہم اُس کے تمام رسولوں اور نبیوں پر درود وسلام بھیجتے ہیں بالخصوص اکرم الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فِدَاہُ اَبِیْ وَاُمِّیْ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد جو آیتیں میں نے اس وقت تلاوت کی ہیں اُن میں جناب باری ارحم الراحمین نے اپنا احسان جتایا ہے کہ ہم نے اپنے خلیل علیہ السلام کے ہاتھوں اپنے گھر کی بنیادیں رکھوائیں اور اُنہی کی زبانی حج کا اعلان کرایا۔ اس حج میں لوگوں کا سراسر نفع ہے دنیوی بھی اور اخروی بھی۔ وہاں کی ان کی قربانیاں بڑے اجر وثواب کا باعث ہیں ساتھ ہی ان کی بھی خوراک ہے اور ان کے غریب مسکین مفلس بھائیوں کی بھی۔ یہ بعد از قیام عرفات احرام کھول دیں نذریں ادا کریں اور بیت اللہ شریف کا طواف کریں وغیرہ۔

اس سے اگلے جمعہ کو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے خطبے جو حج کے متعلق ہیں آپ کو سنائے تھے آج کچھ اور بھی سُن لیجئے۔ وَفَّقَنَا اللّٰهُ اِيَّانَا وَاِيَّاكُمْ لِمَا يُحِبُّ وَيَرْضٰاهُ ۔

عرفہ کے خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے چند اصول بھی بیان فرمائے سنئے۔

(۸۷۰) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ ۔ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع والے سال میں نے آپ سے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبے میں فرما رہے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر حقدار کو اُسکا پورا حق دلوا دیا ہے۔ پس وارث کیلئے کوئی وصیت جائز نہیں۔

؏ عرفات کے خطبے کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی حمد وثنا سے شروع کیا تھا ۱۲- منہ

یہ ہوا کرتا تھا کہ مرنے والا کہہ گیا کہ میرے بعد اسے اتنا ملے اور اُسے اتنا۔ اسکا فیصلہ خود قرآن نے فرما دیا کہ کس کس رشتے دار کو کتنا کتنا ترکہ ملے۔ اب اس کے بعد بھی اگر کوئی کہہ گیا کہ فلاں وارث کو اتنا اور بھی دیدینا تو شریعت اُس وصیت کو باطل کرتی ہے۔ اُس کا یہ کہنا لغو ہے اور اُس نے خود بھی گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا۔ ہاں اگر وارثوں کے سوا اور کو دینا چاہے تو اپنے مال کی تہائی میں سے وصیت کرسکتا ہے۔ واللہ اعلم۔

حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس خطبے میں میں بھی موجود تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ وہ جگالی کر رہی تھی اُسکا لعاب دہن میرے مونڈھوں کے درمیان ٹپک رہا تھا۔ آپ نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا۔

(۸۷۱) اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ وَمَنِ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّىٰ إِلَىٰ غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔ أَوْ قَالَ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة) یعنی لڑکا اُسکا ہے جس کے بستر پر ہوا۔ زانی کیلئے سنگساری کے سوا کچھ نہیں۔ جو لوگ اپنے باپ دادوں کے علاوہ کسی اور سے اپنا نسب ملائیں اور اس دوسری قوم ونسل سے ہونے کا دعوےٰ کریں۔ اور جو غلام اپنے حقیقی آقا کے سوا اور کسی خاندان قوم یا شخص کی طرف اپنی غلامی کی نسبت کرے۔ اُن پر اللہ کی لعنت ہے اور سب فرشتوں کی بھی اور تمام لوگوں کی بھی۔ نہ اُس کی توبہ قبول ہے نہ فدیہ۔ نہ فرض قبول نہ نفل۔ راوی کو یہاں شک ہے کہ ان دو لفظوں میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسا لفظ پہلے فرمایا اور کونسا بعد میں۔"

یعنی جاہلیت کے زمانہ میں جو رواج تھا کہ کسی کی لونڈی وغیرہ نے دوسرے سے کالا منہ کیا تو وہ بچہ اُسی کا کہلاتا تھا۔ شریعت نے یہ رواج میٹ دیا اور فرما دیا کہ جس کی وہ ہے اولاد کی نسبت اُسی کی طرف رہے گی وغیرہ۔ ہاں اور یہ بھی تو دیکھئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو حفظ کرتے تھے اور اس دیانت وصداقت کو بھی ملاحظہ فرمائیے کہ جہاں ذرا سا شبہ ہوا فوراً ظاہر کر دیا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۸۷۲) عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَىٰ كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَّةً وَّعَتِيرَةً۔ أَتَدْرُونَ مَا الْعَتِيرَةُ؟ هِيَ الَّتِي يُسَمِّيهَا النَّاسُ الرَّجَبِيَّةَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة) یعنی میدان عرفات میں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس کھڑے تھے اور آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! ہر گھر پر ہر سال بقرعید کی قربانی ہے اور عتیرہ بھی۔ جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسکا نام لوگوں میں رجبیہ ہے"

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں۔ پس شریعت نے عید الاضحیٰ کی قربانی رکھی اور رجب کی قربانی کی نفی کر دی۔ اُسے منسوخ قرار دے دیا واللہ اعلم۔

(۸۷۳) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى فَقَالَ۔ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَبَلَّغَهَا۔ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ۔ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَىٰ مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ۔ ثَلَاثٌ لَا يُغَلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ۔ وَالنَّصِيحَةُ لِوُلَاةِ الْمُسْلِمِينَ۔ وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَة) یعنی منیٰ کی وادیٔ خیف کے خطبے میں اللہ کے رسول علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اُسے تروتازہ خوش وخرم رکھے جو میری باتیں سُنے پھر انہیں دوسروں کو پہنچائے۔ بعض عالم ناسمجھ بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی اکثر ہوتا ہے کہ جنہیں یہ پہنچائیں وہ ان سے بھی زیادہ سمجھ دار ہوں۔ مسلمانو! سنو تین باتوں میں کبھی بھی ایماندار کا دل کمی اور خیانت نہیں کرتا۔ اول تو عمل کا صرف اللہ کے لئے خالص کرنا۔ دوسرے مسلمان بادشاہوں کی خیر خواہی کرنا۔ تیسرے مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا۔ ان کی دعائیں ان کے سوا بھی سب کو شامل ہوا کرتی ہیں

(۸۷۴) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میدان عرفات میں جو خطبہ آپ نے اپنی اونٹنی پر سے ارشاد فرمایا اُسمیں یہ بھی فرمایا أَلَا وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔ وَأُكَاثِرُ بِكُمُ الْأُمَمَ فَلَا تُسَوِّدُوا وَجْهِي۔ أَلَا وَإِنِّي مُسْتَنْقِذٌ أُنَاسًا۔ وَمُسْتَنْقَذٌ مِّنِّي أُنَاسٌ۔ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي؟ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا

بَعْدَ اللّٰہِ ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ) یعنی "اے لوگو! میں تمہارا میر سامان ہوں حوض کوثر پر۔ اور میں تمام امتوں کے درمیان اپنی امت کی کثرت پر فخر کرنا چاہتا ہوں۔ تم میرے منہ پر [illegible] نہ پھیر دینا۔ سنو! میں اپنی شفاعت سے بہت سے لوگوں کو جہنم سے چھڑا لینے والا ہوں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو مجھ سے الگ کر دیئے جائیں گے۔ میں کہونگا بھی کہ الٰہی یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرمائیگا تجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں ایجاد کی تھیں۔" (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ)

(۸۷۵) اس خطبے میں آپ کا یہ فرمان بھی زاد المعاد میں منقول ہے اُعْبُدُوْا رَبَّکُمْ۔ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ۔ وَصُوْمُوْا شَهْرَکُمْ۔ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِکُمْ۔ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّکُمْ۔ یعنی فقط اپنے رب کی عبادت کرتے رہنا۔ پانچوں وقتوں کی نماز ادا کرتے رہنا۔ رمضان المبارک کے روزے رکھتے رہنا۔ اپنے مسلمان بادشاہوں کی فرمانبرداری کرتے رہنا تو تم بلا روک ٹوک جنت میں چلے جاؤگے۔

(۸۷۶) حجۃ الوداع کے خطبے میں آپ کا یہ فرمان بھی منقول ہے اَلَا لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ اَنْ تُعْطِيَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شَيْئًا اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ اَلدَّيْنُ مَقْضِيٌّ۔ وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ۔ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ۔ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ (ابن سعد) "کسی عورت کو حلال نہیں کہ اپنے خاوند کے مال میں سے کچھ بھی دے جب تک اُس کی اجازت نہ ہو۔ قرض ادا کرنے کی چیز ہے اُدھار لیا ہوا واپس کرنے کا ہے۔ جو چیز برتنے اور فائدہ اٹھانے کے لئے دی گئی ہو اُسے برت کر کام نکال کر واپس کر دیا کرو۔ جو ضامن ہو وہ ذمہ دار ہے۔"

تیئیس۲۳ سال کی جانکاہ محنتوں اور کاوشوں کے بعد آج اللہ تعالیٰ کا دین پورے جاہ و جلال سے ساری دنیا کے بگڑے ہوئے انتظام کو بنا چکا تھا۔ ہر چیز اپنے ٹھکانے پر آگئی تھی اس لئے رازدارِ خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے خطبے میں فرماتے ہیں۔

(۸۷۷) اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ کَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ اَلسَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا۔ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ۔ وَرَجَبُ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ۔ اَلَا لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّکُمْ فَيَسْئَلُکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ (مجمع الزوائد وغیرہ) یعنی زمانہ جس طرح پیدا ہوا تھا آج پھر پھرا کر اسی طرز پر آگیا ہے۔ اب سے سال کے بارہ مہینے گنتے رہو۔ اور اُن میں سے چار کو حرمت و عزت والے سمجھا کرو۔ تین تو پے در پے ہیں یعنی ذی قعدہ ذی حجہ اور محرم۔ چوتھا مہینہ رجب کا ہے جو مضر قبیلے کی گنتی کے مطابق جمادی الاخری اور شعبان کے درمیان ہے۔ میرے امتیو! دیکھو میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں ہی جدال و قتال شروع کر دو اور ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ میری امت کے لوگو! عنقریب تم خدا سے ملنے والے ہو اور وہ آپ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال کرنے والا ہے۔

(۸۷۸) مزدلفہ کی صبح کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے نام حکم صادر ہوتا ہے کہ لوگوں سے کہو۔ ٹھہر جائیں خاموش ہو جائیں اور میری طرف متوجہ ہو جائیں۔ چنانچہ اعلان کے بعد جب ڈھائی لاکھ آنکھیں خدا کے نبی کے منور چہرے پر گڑ گئیں تو یوں زمزمہ پرداز ہوئے اِنَّ اللّٰهَ تَطَوَّلَ عَلَيْکُمْ فِيْ جَمْعِکُمْ هٰذَا فَوَهَبَ مُسِيْئَکُمْ لِمُحْسِنِکُمْ۔ وَاَعْطٰى مُحْسِنَکُمْ مَا سَاَلَ اِدْفَعُوْا بِسْمِ اللّٰهِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) یعنی جناب باری ارحم الراحمین نے تمہارے اس مجمع پر بڑا ہی فضل و کرم فرمایا۔ تم کو اُس نے بہت ہی نوازا تمہارے بُروں کو بھلوں کی وجہ سے بخش دیا اور انہیں بھی اپنے انعامات سے مالا مال کیا۔ اور تمہارے بھلوں نے تو جو مانگا وہی اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا۔ اب اللہ کا نام لے کر یہاں سے آگے کوچ کرو۔

(۸۷۹) ان خطبات کے بیان کے بعد اور ان کے بیان کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا اَلَا فَلْيُبَلِّغْ اَدْنَاکُمْ اَقْصَاکُمْ۔ "خبردار جو نزدیک والے ہیں وہ دور والوں کو۔ جو حاضر ہیں وہ جو حاضر نہیں اُن کو میری یہ باتیں پہنچا دیں میری یہ نصیحتیں سُنا دیں۔" (ملاحظہ ہو زاد المعاد)

(۸۸۰) اُوْصِيْکُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَحُثُّکُمْ عَلَى الْعَمَلِ بِطَاعَتِهٖ وَاَسْتَفْتِحُ اللّٰهَ بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ اَمَّا بَعْدُ۔ اَيُّهَا النَّاسُ اِسْمَعُوْا مِنِّيْ اُبَيِّنْ لَکُمْ فَاِنِّيْ لَا اَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا اَلْقَاکُمْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا فِيْ مَوْقِفِيْ هٰذَا۔ وَاِنَّ مَآثِرَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ غَيْرَ السِّدَانَةِ وَالسِّقَايَةِ۔ وَالْعَمْدُ قَوَدٌ۔ وَشِبْهُ الْعَمْدِ مَا قُتِلَ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ مِائَةُ بَعِيْرٍ۔ فَمَنِ ازْدَادَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ۔ اَيُّهَا النَّاسُ۔

کریہ نہ سمجھئے کہ یہ سب چیزیں یوں ہی عالم وجود میں آگئی ہیں بلکہ ان کے ایجاد کرنے والوں نے کسی خاص غرض اور مقصد کے لئے ایجاد کیا ہے اسی طرح جو مذہبی یا سیاسی تحریکیں اٹھتی ہیں ان کا بھی کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے ہمیں سیاسی تحریکات سے سر دست بحث نہیں ہم اس وقت آپ کو صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ دنیا میں جتنے پیغمبر آئے ان سب کا مقصد ایک تھا کہ بندے کا رشتہ اس کے معبود سے جوڑیں اور لوگوں میں اعلیٰ کیرکٹر پیدا کریں جتنے انبیاء کے قصے قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے انہوں نے اپنی قوم کو توحید کا سبق دیا۔ اس کے بعد ان میں جو کچھ اخلاقی برائیاں تھیں ان سے منع کیا مثلاً فرمایا ولقد آتینا ابراہیم رشدہ من قبل وکنا بہ عالمین ٭ اذ قال لابیہ وقومہ ما ھذہ التماثیل التی انتم لہا عاکفون ٭ قالوا وجدنا آباءنا لہا عابدین ٭ قال لقد کنتم انتم وآباؤکم فی ضلال مبین ٭ (انبیاء) وقال ۔ والی عاد اخاہم ہودا قال یاقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ ان انتم الا مفترون (ہود) اور قریب قریب یہی چیز آپ کو مذہب اسلام میں بھی ملے گی لیکن جس طرح اسلام سب سے آخری مذہب تھا اسی طرح اس کا مقصد اور اس کا فائدہ بھی سب سے اعلیٰ اور عمدہ ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے الیوم اکملت لکم دینکم یعنی میں نے تمہارے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کردیں، تمام مذاہب کے برعکس اسلام نے اپنے ماننے والوں کو یہ پیغام سنایا کہ دیکھو تم کو دنیا میں خلافت الٰہی عطا ہوگی اور آخرت میں بھی تم کامیاب رہوگے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم قرآن حکیم نے جو اہل ایمان اور عمل صالح کرنے والوں سے وعدہ کیا تھا کہ ہم ان کو خلافت دیں گے اس کا وعدہ پورا ہوا اور مسلمانوں نے ایسے عمدہ طریقہ سے خلافت اور حکومت کی کہ دنیا میں اس کی نظیر کم ملے گی۔ خود غیر مسلم اور خصوصاً مغربی لوگوں نے اس کا اعتراف کیا ہے کہ اسلام نے جتنی جلد اور جتنی زبردست تبدیلی عربوں میں پیدا کی اور آناً فاناً ان کو گرے ہوئے درجہ سے اٹھا کر حکومت کے تخت پر بٹھا دیا اس کی مثال کسی دوسری قوم یا کسی دوسرے لیڈر کے کارناموں میں نہیں ملے گی۔ الفضل ما شہدت بہ الاعداء

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزا تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی!

خلافت اور حکومت کے سلسلہ میں مسلمانوں کو جب کبھی اپنے حریفوں سے مقابلہ کی نوبت آئی تو انہوں نے کبھی نیچا نہیں دیکھا بلکہ بعض مرتبہ تو اپنے مقابلہ میں اتنی بھاری اکثریت کو شکست فاش دی کہ مادی اسباب و ذرائع کو دیکھ کر کسی کو وہم بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ یہ اکثریت شکست کھائے گی مٹھی بھر لوگوں کی اقلیت نے نہ صرف ان کو زبردست شکست دی بلکہ قرآن مجید کا یہ حکیمانہ سبق بھی سنا دیا کہ اقلیت کو حقیر سمجھنا اور اکثریت پر فخر کرنا عقل سلیم کے خلاف ہے کیونکہ فتح وشکست قلت وکثرت پر نہیں بلکہ کسی دوسری ہی چیز پر موقوف ہے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مسلمانوں نے ہر معرکہ میں جو فتح پائی اور ہمیشہ ترقی کرتے رہے اس کی وجہ کیا تھی؟ ذرا غور کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کا سبب صرف یہ تھا کہ ان مسلمانوں میں اعلیٰ اخلاق موجود تھے۔ اور اس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ قوموں کا عروج وزوال اخلاق ہی پر موقوف ہے۔ قرآن مجید کا فرمان ہے واذا اردنا ان نہلک قریۃ امرنا مترفیہا الخ کہ جب کسی قوم کی بربادی وتباہی کا وقت آجاتا ہے تو اس قوم کے مال داروں کی اخلاقی حالت بالکل خراب ہوجاتی ہے۔

اگلے مسلمانوں میں بہت سی اخلاقی خوبیاں موجود تھیں۔ ان میں قومی احساس اور ملی حمیت کا جذبہ کمال درجہ کا موجود تھا۔ ان کو یہ تعلیم دی گئی تھی لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک کہ مومن نہ ہو اور مومن اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک کہ آپس میں میل محبت سے نہ رہو۔ انہوں نے اس پر عمل کرکے دکھا بھی دیا محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم وہ آپس میں بالکل رحم دل اور نرم ہوتے تھے مگر دوسروں کے مقابل میں بہت سخت ہوتے تھے،

ضرورت ہے کہ ہم بھی اپنے اندر وہ اخلاقی قوتیں پیدا کریں جو ہمارے اسلاف میں تھیں کیونکہ بغیر اس کے ہماری ترقی ہو نہیں سکتی، غالباً امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ لا یصلح آخر ہذہ الامۃ الا بما صلح بہ اولہا یعنی اس امت کے آخر والے بھی انہیں اوصاف سے سنور سکتے ہیں جن اوصاف سے کہ اس کے اگلے سنور چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو توفیق دے کہ ہم نیک کام کریں اور اپنے اخلاق وعادات درست کرکے دنیا میں چمکیں۔ آمین!

فقط، والسلام! منشی گورکھ پوری ۔

(البقیہ صفحہ ۱۸) کی ترقی ہوتی ہے اور یہی مطالعہ استعداد کامل کا ذریعہ ہے۔ رات کو جاگ کر پڑھنے سے دن کو چہرہ دل خوش رہتا ہے۔

(۱۳) افلاطون کا قول ہے کہ شاگرد اس بوتل کی مانند ہے جس کا دہانہ تنگ ہو۔ اگر اس بوتل میں جلدی سے یکبارگی پانی بھرنا چاہو تو ذرا سا بھی نہ جائے گا اور بہت سا گر جائے گا۔ اور خراب ہوگا۔ اگر پانی آہستہ آہستہ اس بوتل میں ڈالوگے تو آسانی سے بھر جائے گا۔ (باقی آئندہ)

کیا حدیث وحی الٰہی نہیں ہے؟

(بسلسلہ گذشتہ قسط نمبر ۵)

(۱۰) یوشک الرجل متکئاً علی اریکتہ یحدث بحدیث من حدیثی فیقول بیننا وبینکم کتاب اللہ عزوجل فما وجدنا فیہ من حلال استحللناہ وما وجدنا فیہ من حرام حرمناہ الا وان ما حرم رسول اللہ مثل ما حرم اللہ (ابن ماجہ باب تعظیم حدیث رسول اللہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے تخت (مسند) پر بیٹھا ہوا ہوگا جب اس کو کوئی حدیث میری حدیثوں میں سے سنائی جائے گی تو وہ کہے گا بس ہمارے تمہارے درمیان کتاب اللہ ہی فیصلہ کرنے والی ہے۔ پس جو کچھ ہم اس میں حلال پاویں گے صرف اسی کو حلال جانیں گے اور جو کچھ اس میں حرام پاویں گے اسی کو حرام جانیں گے خبردار (سن رکھو) جو کچھ رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے حرام کیا ہے وہ مثل اس کے ہے جو خدا (تعالیٰ) نے حرام کیا ہے۔

اس پیشگوئی کے مطابق ہم مولوی عبداللہ چکڑالوی وغیرہ کو پاتے ہیں جو اپنی مسند پر بیٹھ کر احادیث نبویہ سے انکار کرتے اور ان کی توہین کرتے ہیں اور صرف کتاب اللہ کو بیان شرائع کے لئے کافی خیال کرتے ہیں اور اپنے بے اصول و بے قاعدہ اجتہاد سے جیسی بن آوے ہانک دیتے ہیں +

(۱۱) عن عدی بن حاتم قال بینا انا عند النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذ اتاہ رجل فشکا الیہ الفاقۃ ثم جاءہ آخر فشکا الیہ قطع السبیل فقال یا عدی ہل رایت الحیرۃ قلت لم ارہا وقد انبئت عنہا قال فان طالت بک حیاۃ لترین الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ حتی تطوف بالکعبۃ لا تخاف احدا الا اللہ قلت فیما بینی وبین نفسی فاین دعار طی الذین قد سعروا البلاد (الحدیث) (بخاری پارہ ۱۴) عدی بن حاتم طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے فاقہ کی شکایت کی، دوسرا آیا اور اس نے ڈاکوؤں کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ اے عدی اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم دیکھ لوگے کہ ایک بڑھیا، حیرہ، سے اکیلی چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتی ہوگی۔ عدی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل ہی میں کہا کہ "طے کے ڈکیت کدھر جائیں گے؟ جنہوں نے تمام بستیوں کو اجاڑ رکھا ہے۔

پھر فرمایا ولئن طالت بک حیوۃ لتفتحن کنوز کسری بن ہرمز قلت کسری ابن ہرمز قال کسری بن ہرمز" اگر تیری عمر لمبی ہوئی تم کسری کے خزانے کھولو گے میں نے کہا کسری بن ہرمز فرمایا کسری بن ہرمز۔

پھر فرمایا ولئن طالت بک حیوۃ لترین الرجل یخرج ملاء کفہ من ذہب او فضۃ یطلب من یقبلہ فلا یجد احدا یقبلہ منہ اگر تیری عمر دراز ہوئی تم دیکھ لوگے کہ زکوٰۃ کا مال لوگ دردر لئے پھریں گے مگر اس کا قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔

عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایسی بڑھیا کو بھی دیکھا جو کوفہ سے تن تنہا حج کو آئی تھی اور اللہ کے سوا اس کو کسی کا خوف نہ تھا میں خزائن کسری کی فتح میں تو شامل ہی تھا۔ ولئن طالت بکم حیوۃ لترون ما قال النبی ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم یخرج ملاء کفہ اور تیسری بات بھی اے لوگو، تم دیکھ لوگے۔

امام بیہقی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کی سلطنت میں تیسری بات بھی پوری ہوگئی وہ وقت ایسا تھا کہ زکوٰۃ نکالنے والے کو تلاش کرنے پر بھی فقیر نہ ملتا تھا اور وہ اپنا مال واپس گھر لے جایا کرتا تھا۔

(۱۲) لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ (بخاری) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری امت میں تیس دجال (فریبی) کذاب (نہایت جھوٹے) نہ ہولیں ہر ایک ان میں سے یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں۔

اس حدیث کے مطابق ہم اپنے زمانے میں مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ دیکھتے ہیں جن کی ایک بات بھی صحیح نہیں۔

(باقی آئندہ)

خطبۂ صدارت

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب بستوی

بسلسلۂ (۶) گذشتہ

میرے عزیز طالب علمو! آپ احادیث میں سوال کی مذمت پڑھ چکے ہیں اور دنیا طلبی کے لئے علم حاصل کرنے کی وعیدیں بارہا دھرا چکے ہیں اب العاقل تکفیہ الاشارۃ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ یہاں سے فارغ ہو کر قوم وملت کے سچے ناصح وخادم بن کر جائیں۔ آپ اپنے عمل سے ثابت کردیں کہ ہم حقیقی معنوں میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وارث وجانشین ہیں پھر دیکھیے آپ کی کیسی قدر ہوتی ہے۔ اگر آپ سیدھے چلیں گے دنیا سیدھی چلے گی۔ آپ ٹیڑھے دنیا ٹیڑھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ یاد آگیا۔ کہ ایک مرتبہ کپڑے پہن کر آئینہ دیکھا اور تاج کو سر پر کسی قدر ٹیڑھا جو دیکھا تو سیدھے کی نسبت اچھا معلوم ہوا اس لئے ٹیڑھا ہی رہنے دیا تھوڑی دیر میں تخت پر بیٹھے اور ہوا نے اڑایا تو دیکھتے کیا ہیں کہ تخت بھی قدرے ٹیڑھا جارہا ہے جس سے گر پڑنے کا اندیشہ ہے آپ نے تخت سے فرمایا تو ٹیڑھا کیوں چل رہا ہے؟ اس نے کہا میرا قصور نہیں ہے ہوا ٹیڑھی چل رہی ہے ہوا سے پوچھا تو اس نے کہا میں نے حضور ہی کو ٹیڑھا دیکھ کر ٹیڑھا چلنا اختیار کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے تاج سیدھا کرلیا، پس ہوا اور تخت دونوں سیدھے ہوگئے۔ اس واقعہ سے آپ مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔

آپ قوم کے ہادی بننے والے ہیں جیسے آپ کام کریں گے آپ کو دیکھ کر قوم بھی ویسے ہی کام کرے گی۔ اگر آپ اچھے ہوں گے تو قوم بھی اچھی ہوگی آپ برے ہوئے تو قوم بھی بری ہوگی ؎

ان شر الشر شرار العلماء
وان خیر الخیر خیار العلماء

(دارمی مشکوٰۃ) یعنی سب سے برے برے علما ہیں اور سب سے اچھے بہترین علما ہیں۔ آپ ہی سب سے برے سب سے اچھے ہیں۔ نیز مشکوٰۃ شریف میں حدیث پڑھ چکے ہیں علماء ھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ والیھم تعود قیامت کے قریب علما سب سے برے ہو جائیں گے۔ لہٰذا خدارا ایسے علما کے زمرے میں داخل ہونے سے بچیں اور اسلاف کے نقش قدم پر چلیں۔ فرقہ بندی تفرقہ اندازی ہرگز نہ کریں۔ خود غرضی کینہ پروری، بغض وحسد سے دور رہیں۔ ساری قوم اس سے تباہ وبرباد ہوگئی ہے۔ ان سب کا وبال قوم کے رہنماؤں پر ہوگا جو صحیح تبلیغ نہیں کرتے۔ آپ یہاں سے سچا جذبہ لیکر جائیں اور ایسی گرمجوشی سے تبلیغ کریں جس طرح صحابہ کرام کرتے تھے کہ تبلیغ کرتے جب نیزے لگ رہے ہیں اور فزت ورب الکعبۃ کہہ رہے ہیں۔ اگر آپ تبلیغی شعبہ میں جائیں تو انبیا علیہم السلام کے تبلیغ کے طریقے کو اختیار کریں اور اگر آپ "درس وتدریس" کے شعبہ میں حصہ لیں تو اس کے لوازمات پر عمل کریں تعلیم اور تعلیم کے طریقوں کو معلوم کریں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرمایا ویعلمھم الکتاب والحکمۃ پہلے زمانے میں کتابیں نہیں تھیں صرف زبانی تعلیم دیتے تھے اور تلامذہ سن کر چلے جاتے اور بعض لوگ لکھ بھی لیا کرتے اس کا وثوق واعتماد ان کے یادداشت پر ہوتا تھا، کیونکہ ان کا ذہن روشن اور فہم کامل تھا، اس لئے لکھنے کو برا سمجھتے تھے۔ مگر بعد میں چل کر لوگوں نے سہولت وآسانی کے لئے تالیف وتصنیف کے سلسلے کو شروع کردیا اور دھڑا دھڑ کتابیں تصنیف ہونے لگیں۔ اور کتاب سامنے رکھ کر تعلیم دینے لگے تلامذہ بھی اپنے استاد کے تالیف مسموع کو نقل کر لیتے کچھ دنوں کے بعد چھاپے خانہ موجود ہوئے کتابیں چھپنے لگیں۔ استاد شاگرد دونوں سامنے کتابیں رکھنے لگے۔ اس سلسلہ میں آپ کے آئندہ کام آنے والی چند مفید باتیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) استاد کے لئے ضروری ہے کہ اخلاق کا مجسمہ ہو لطف وکرم کا پیکر ہو، شاگردوں کے ساتھ ملاطفت سے پیش آئے اگر چھوٹے شاگرد ہیں تو مناسب نصیحت کرتے رہیں اور اگر اس سے متاثر نہ ہوں تو زجر وتوبیخ سے کام لیں۔ اگر اس سے بھی مقصد پورا نہ ہو تو زدوکوب کو بھی عمل میں لائیں مگر حد اعتدال سے تجاوز نہ کریں۔

(۲) تقریر صاف وواضح کرکے مضمون کو اس خوش اسلوبی سے بیان کرے کہ طالب علم کے ذہن نشین ہوجائے اگر ایک مرتبہ سمجھانے سے سمجھ میں نہ آئے تو مکرر سہ کرر سمجھائیں۔

(۳) کتاب کی عبارت شاگردوں سے پڑھوائیں اور عبارت کو بہت غور وفکر سے سنیں، جہاں غلطی کریں فوراً ٹوک دیں اور اسی سے تصحیح کرانے کی کوشش کریں۔ اگر نہ بتاسکے تو خود بتائیں کہ غلط اس لئے ہے۔

(۴) پڑھتے وقت قوانین وقواعد کا اجرا کراتے رہیں تاکہ پڑھا ہوا مضمون یاد رہے۔

(۵) نثر ونظم میں اگر کوئی مضمون قصہ طلب آگیا ہو تو پورے واقعہ کو ربط وتفصیل کے ساتھ سمجھائیں۔ اسی طرح اگر مثال یا ضرب المثل آگئی ہو تو اسکی وجہ وموقع محل کو بیان کریں۔

(۶) سبق اس انداز سے پڑھائیں کہ طالب علم سمجھ کر یاد کرسکے۔ (۷) اور جب تک پہلا یاد نہ ہو آگے ہرگز نہ پڑھائیں۔

(۸) اگر ایک کتاب میں کئی طالب علم شریک ہیں تو قرأت کے لئے باری باری مقرر کریں مگر باری کو معین نہ کرے کہ کل تمہاری پرسوں فلاں کی، بلکہ مطلق رکھے جب سب حاضر ہوجائیں تو ان میں سے جس کو مناسب سمجھے پڑھنے کے لئے کہے۔ اور اثنا سبق میں دوسرے لوگوں سے اگر کوئی موقع آجائے تو پوچھ لیا کریں کہ یہ عبارت غلط ہے یا صحیح؟ اگر غلط ہے تو صحیح کیونکر ہوگی؟ اگر وہ نہ بتائے تو دوسرے تیسرے سے دریافت کرے ایسا کرنے سے استعداد بڑھے گی۔

انقلاب افغانستان یا زوال غازی امان اللہ

اپنے موضوع پر دنیا بھر میں سب سے مستند اور معتبر کتاب ہے ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ شاہ افغانستان غازی امان اللہ خاں کی حکومت کے زوال کے متعلق کہیں بھی کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ طرز بیان اتنا دل کش ہے کہ ایک بار شروع کر دینے کے بعد ختم کئے بغیر ہاتھ سے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ ٹائیٹل مقدمہ اور فہرست وغیرہ کے علاوہ ۲۵۶ صفحات مندرجہ ذیل ابواب پر مشتمل ہیں (۱) غازی امان اللہ خان اور سیاحت یورپ (۲) واپسی اور مغربیہ حالات (۳) پیش نظر ترقیات کا ایک مختصر خاکہ (۴) ملک کے دور عمرانی پر ایک نظر (۵) نجات کی راہ کون سی تھی؟ (۶) ذہنیت عامہ (۷) انقلاب کا دور (۸) بچہ سقاؤ کی نوماہہ بادشاہت (۹) حکومت امانیہ اور دول یورپ (۱۰) غازی امان اللہ خان کی ہندوستان میں ہر دل عزیزی کے اسباب۔ کاغذ بیز اور چکنا لکھائی عمدہ ہے جلد طلب فرمائیے ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے تاکہ ختم نہ ہو جائے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا قیمت صرف تین روپے (سے) +

تذکرہ محدثین

برادران یہ کتاب اس سے پہلے ابھی نہیں چھپی تھی یہ ایک فرض اہل حدیث کے ذمہ تھا جو بحمد اللہ آج پورا ہوا اس میں بخاری مسلم وغیرہ اسلام کے چودہ معتمد محدثین کرام کی سوانح عمریاں اور ان کی طلب حدیث کی کیفیت اُن کا علمی پایہ اُن کی تصنیف کردہ کتابوں کی حقیقت وغیرہ سب کچھ ہے قیمت اصل ایک روپیہ رعایتی بارہ آنے، کاغذ رف اصل بارہ آنے رعایتی صرف چھ آنے +

نبیوں کے قصے

اپنے گھر میں بچوں اور عورتوں کو قصوں کہانیوں سے بچا کر یہ کتاب پڑھائیے۔ بڑے بڑے اور صاف حروف لکھائی چھپائی صاف جسے عورتیں و بچے اور کم اردو پڑھے ہوتے بھی بآرام پڑھ لیتے ہیں اس سے دینداری کا شوق پیدا ہوتا ہے کاغذ اچھا ہے قیمت صرف چھ آنے

رہبر کامل

اس کتاب میں یہ واضح بیان کیا گیا ہے کہ نبی عربی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ایسا بزرگ ہوا ہی نہیں جس کے احکام و اعمال ہمارے لئے ہر حال میں کامل نمونہ بن سکیں ضخامت ۴۴ صفحات اور قیمت صرف بارہ آنے بہت جلد طلب فرمائیے +

صحابہ

اس کتاب میں نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سنو جانباز و جان نثار بزرگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سوانح حیات نہایت تفصیل سے لکھی ہے ہر لحاظ سے قابل دید کتاب ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

اصحاب بدر

ان انصار و مہاجرین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سوانح حیات و مفصل حالات جو بدر کی لڑائی میں شمع نبوت کے پروانے تھے، علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر جج پٹیالہ کی تصنیف ہے قیمت ایک روپیہ چار آنے

عشرہ مبشرہ

مصنفہ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب اس کتاب میں اُن دس صحابہ کرام کے مفصل حالات ہیں جن کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی ہی میں جنت کی خوش خبری دی تھی درج ہیں قیمت صرف بارہ آنے (۱۲) +

غنیۃ الطالبین

مترجم اردو۔ یہ کتاب حضرت شیخ محی الدین شاہ صاحب عبد القادر جیلانی پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اس نسبت کے بعد کسی تعریف اور تعارف کی محتاج نہیں ہے عربی پر زیر زبر قرآن مجید کی طرح لگے ہوئے ہیں نیچے صاف اردو میں ترجمہ اور حاشیہ پر فتوح الغیب مترجم چھپی ہوئی ہے گیارہ سو صفحات کی ضخیم کتاب ہے قیمت صرف پانچ روپے غنیۃ الطالبین صرف اردو ترجمہ قیمت تین روپے۔

خطبات سلمان

اس کتاب میں قاضی علامہ محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کے توحید و سنت بصیرت افروز بہت علمی خطبات کا مجموعہ ہے انداز بیان نہایت دل کش ہے کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ڈیڑھ روپیہ

رحمۃ للعالمین

وہ کتاب جسے منجانب اللہ تعالیٰ قبولیت خاصہ حاصل ہوئی جسے عامۃ الخلق نے حرز جان اور ورد زبان بنایا، جس نے سارے ہندوستان کے مصنفین و اہل قلم کو سیرت نبویہ کی تحریر و تقریر اور مطالعہ پر آمادہ کرایا، وہ کتاب جو جامعہ عثمانیہ دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دار العلوم دیوبند اور دار العلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے اور تمام اسلامی ہائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے محدثین و مورخین و فلاسفر اس کی صحت و برتری کے مقر ہیں وہ کتاب جو حب النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دل نشین کر دیتی ہے جسے ہر ایک غیر مسلم کو تحفۃً دیا جا سکتا ہے جو علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر جج پٹیالہ کی تصنیف ہے جن کا طرز بیان نہایت دلکش اور مدلل ہوتا ہے قیمت جلد اول دو روپے آٹھ آنے۔ جلد دوم چار روپے۔ جلد سوم دو روپے۔ بہت جلد منگائیے۔

الفرقان

بین اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطان۔ یہ کتاب حضرت امام ابن تیمیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے، اس میں سچے اور بناوٹی ولیوں کا نہایت ہی دل چسپ اور مفصل بیان ہے کتاب کی اہمیت کے لئے مصنف کا نام نامی ہی کافی ہے ہر لحاظ سے عمدہ اور قابلدید کتاب ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ

الدلائل والعوائد

یہ کتاب حضرت نواب صاحب مولانا سید محمد صدیق حسن خان صاحب والئ بھوپال کی تصنیف کردہ ہے، اس میں قرآن و حدیث کے موافق دعائیں اور وظیفے جمع کئے گئے ہیں جو آپ کو تمام دینی و دنیوی کاموں میں مفید ہونگی قیمت رعایتی صرف چھ آنے۔ تھوڑی باقی ہیں جلد منگائیے

خطبات التوحید

اس کتاب میں مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی کے سال بھر کے جمعہ کا علیحدہ علیحدہ خطبہ ہے قرآن و حدیث سے توحید و سنت کا بیان ہے قیمت قسم اول۔ از قسم دوم آٹھ آنے +

اخلاق سلف

مضمون کتاب نام سے ظاہر ہے امام شعرانی کی عربی کتاب کا سادہ ترجمہ ہے قیمت ایک روپیہ۔ پتہ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

تصانیف خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی پروفیسر تفسیر جامعہ دہلی

سبیل الرشاد یہ کتاب سورہ حجرات کی تفسیر ہے اس کے ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں مجلس شوریٰ کی ترتیب ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط ولوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت کیا تھا؟ ان کی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض ومقاصد کے ماتحت ہوتا تھا؟ اور کس طریق سے یہ امور طے ہوتے تھے؟ ان سب کی اطلاع آپکو سبیل الرشاد میں ملیگی قیمت دس آنے

صراط المستقیم اس کتاب میں سورہ انفال وتوبہ کے حقائق ومعارف کو دل کش انداز میں پیش کیا ہے موجودہ ضروریات واحتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے اوران حقائق ومعارف کی وضاحت وصراحت پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے جس سے مسلمان دوچار ہیں ہر ہندی مسلمان کو پڑھنی چاہئے قیمت دو روپے

عبرت اس کتاب میں احسن القصص یعنی سورہ یوسف کی تفسیر نہایت ہی خوبی کے ساتھ بیان کی گئی ہے اوراس سے نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کو بہت ہی موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے قیمت بیجلد بارہ آنے مجلد ایکروپیہ

برہان اس کتاب میں سورہ نور کی بہترین تفسیر ہے مصنف نے اپنے مخصوص انداز میں امت اسلامیہ کو دعوت دی ہے علمی مسائل کی عقل ونقل کی روشنی میں بڑی وضاحت سے تشریح کی گئی ہے قیمت بیجلد بارہ آنے مجلد ایک روپیہ

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے اس میں الوہیت مسیح معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسیٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید کتاب ہے قیمت ایکروپیہ بارہ آنے

بصائر اس رسالہ میں ... واقعات وحوادثات کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دل کش انداز میں پیش کیا گیا

ہے نئی چھپی ہے بڑا سائز ہے قیمت صرف آٹھ آنے

سبل السلام یہ اکتیسویں پارہ کی تفسیر ہے فن تفسیر کا شاندار مرقع ہے اہل ذوق حضرات میں بڑی مقبول ہوئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئی ہے قیمت بیجلد بارہ آنے

ذکریٰ اس میں پارہ عم یتساءلون کی تمام چھوٹی بڑی سورتوں کا ترجمہ اور تفسیر ہے جو ہم روزمرہ نماز میں پڑھتے ہیں موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ضروریات اور شبہات کو مدنظر رکھکر یہ تفسیر مرتب کی گئی ہے خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی کے سلسلۂ قرآن کا یہ آخری حصہ ہے اوراس قابل ہے کہ مسلمان اسے ایک بار ضرور پڑھے قیمت بغیر جلد کی دو روپے اور مضبوط خوبصورت جلدوالی کے (للعہ)

اخلاص یہ سورۂ اخلاص کی حضرت امام ابن تیمیہ کی لکھی ہوئی تفسیر ہے ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اس سے بہتر اوراس سے مفصل اس سورت کی اور کوئی تفسیر نہیں قیمت دو روپے آٹھ آنے

تیسیر الباری ترجمہ اردو صحیح بخاری۔ اس کا ترجمہ سطروں کے درمیان قرآن مجید کی طرح ہے، عربی پر زیر زبر اور زنگ کیا ہوا ہے، اور مولانا وحید الزماں صاحب حیدرآبادی کا وہ ترجمہ جو بالکل نایاب ہوچکا تھا الحمدللہ اسکے شروع کے یہی پانچ پارے چھپ کر تیار ہوچکے ہیں کاغذ اور لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے قیمت ہر پارہ کی ایک ایک روپیہ ہے محصولڈاک قیمت کے علاوہ ہے

بخاری شریف یہ بخاری شریف کا صرف عربی صرف اردو ترجمہ ہے بین ضخیم ... مجلد ہے قیمت ... روپے

ہدی المحمود ترجمہ ابوداؤد شریف عربی متن مع زیر زبر اردو ترجمہ بامحاورہ حضرت مولانا وحید الزماں صاحب حیدرآبادی مرحوم کا ہے اس کا صرف اول آدھا پارہ چھپا ہوا ہے۔ قیمت رعایتی اس وقت صرف سات روپے جلد منگائیے

انتخاب صحیحین اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع اور مختصر وری احادیث کی وہ کتاب جس کی مسلمانوں کو ہمیشہ ضرورت رہتی ہے ہر طرح کے معاملات وعبادات کی طہارت و پاکیزگی سے لیکر انتہائی معاملات تک کل احادیث سلیس وسادہ اردو میں بیان کی گئی ہیں۔ یہ کتاب چھٹی صدی کے بے مثل ولاثانی محدث حافظ عبدالغنی مقدسی کی کتاب "عمدۃ الاحکام" کا صحیح وسلیس ترجمہ ہے لکھائی چھپائی عمدہ ودیدہ زیب کاغذ اچھا اور صفحات تقریباً ڈیڑھ سو قیمت رعایتی صرف ایک روپیہ

احادیث قدسیہ یعنی وہ حدیثیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حوالہ دے کر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حالانکہ قرآن مجید میں نہیں ہیں ان سب کو یکجا کردیا گیا ہے، عربی مع زیر زبر اور ترجمہ بین السطور اور صاف اردو میں ہے قیمت صرف دس آنے

ریاض الصالحین مترجم اردو۔ یہ کتاب دراصل امام نووی شارح صحیح مسلم کی تصنیف کردہ ہے اس میں نیک اعمال کی حدیثیں جمع کردی گئی ہیں عربی پر زیر زبر وغیرہ لگے ہوئے ہیں اور نیچے صاف اردو میں ترجمہ ہے اور حاشیہ بھی ہے ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ایک روپے

بلوغ المرام مترجم اردو۔ عربی عبارات زیر زبر وغیرہ سمیت ترجمہ وحاشیہ بہت صاف اور سلیس اردو زبان میں ہے قیمت صرف ایکروپیہ اور صرف عربی متن مع شرح عربی قیمت ایک روپیہ (للعہ)

ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

از دفتر اخبار محمدی دہلی رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵
خریدار چٹ نمبر ۲۱۴۴ بخدمت جناب منیجر صاحب
"رسالہ جامعہ" قرول باغ۔ دہلی
New Delhi

ایڈیٹر مولانا محمد صاحب ... پرنٹر وپبلشر نے ... پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

خلیفۃ المسلمین ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

[illegible] رسول کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

[illegible] ۔ جنت الفردوس کو سیدھی کی ہے یہ سڑک

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث [illegible]

۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا

۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔

۴۔ [illegible] شریعت سے مسلمانوں [illegible]

۵۔ [illegible] اہلحدیث [illegible] عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔

۶۔ [illegible] صحیح مسائل بروقت بیان [illegible]

۷۔ مسلمانوں [illegible] حدیث پر اتحاد [illegible] اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

بیادگار خطیب ہند مولانا مولوی محمد صاحب جونا گڑھی مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر: مولوی [illegible] احمد [illegible]

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔

۲۔ اخبار [illegible] قیمت [illegible]

۳۔ [illegible] بھیجئے [illegible]

نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے

۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج دیجئے ورنہ خیر دی پی منگائیے۔

۵۔ [illegible] معمولی اجرت پر [illegible] جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے [illegible]

۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ [illegible] بھیجئے

۷۔ خط و کتابت دفتر اخبار [illegible] ہونی چاہیے [illegible]

جلد ۱۹ دہلی ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۴۲ء نمبر ۵

بے عمل لیڈر سے خطاب

(از جناب مولوی محمد نجیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری)

اے قوم کے لیڈر تو یہ شان بنا کر اٹھ ۔ قرآن و حدیث اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر اٹھ

ہر صورت و سیرت میں تو صاحب ایماں بن ۔ اللہ کا بندہ بن پھر یادِ خدا کر اٹھ

اخلاق سنوار اپنے اعمال سنوار اپنے ۔ تو خود کو مسلماں کا مصداق بنا کر اٹھ

صورت میں مسلماں بن سیرت میں فرشتہ بن ۔ فیشن کا ہر ایک دھبہ دامن سے مٹا کر اٹھ

ثانی سے گریزاں ہو کر ہے یہ بھی نفرت ۔ سنت کے طریقہ پر بال اپنے کٹا کر اٹھ

داڑھی کا منڈانا کب اسلام کا شیوہ ہے ۔ احکام شریعت پر داڑھی کو بڑھا کر اٹھ

اسلاف ترے کیا کیا بھاری تھے زمانہ پر ۔ تو نسل انہیں کی ہے شکل ان کی بنا کر اٹھ

اللہ کا وعدہ ہے مومن سے خلافت کا ۔ تو خود کو ذرا اس کا مصداق بنا کر اٹھ

صدیق و عمر ہو جا عثمان و علی بن جا ۔ اللہ پرستی کا اک شور مچا کر اٹھ

کام آئے گا مرنے پر اے نشتر ہی تیرے ۔ توحید کے کلمے سے دنیا کو جگا کر اٹھ

یوں اٹھ کہ زمانے کی تصویر بدل دے تو

اے لیڈر ملت اب تدبیر بدل دے تو

میلاد النبی

ہمیں جب کبھی کبھی کسی خلاف شرع رسم کی تردید میں کچھ مسائل شرعی کی ضرورت پڑتی ہے تو ہمیں تھوڑی ہی تلاش کے بعد اس مسئلہ میں حضرت مولانا محمد صاحبؒ کی ایک مستقل تصنیف نظر پڑتی ہے۔ ربیع الاول ہی کی مراسم لیجئے اس مسئلہ پر بھی مرحوم نے ایک کتاب بنام میلاد محمدی لکھی، جسے فوراً ہی دفتر اخبار محمدی میں چھپوا لیا گیا۔ اس میں آج کل میلاد کی جو رسمیں رائج ہیں ان کی حنفی مذہب کی معتبر کتابوں سے بہترین طور پر تردید کی گئی ہے اسی طرح قیام مولود کا بھی اعلیٰ رد ہے، میلاد کب جاری ہوا؟ کس نے جاری کیا؟ چاروں مذہبوں میں اس کا کیا حکم ہے؟ قرآن و حدیث میں اس کا کیا حکم ہے؟ غرض بیسیوں ٹھوس دلائل سے اس کے باطل ہونے کا ثبوت ہے قیمت فی کتاب صرف دو آنے (۲ر)

ظفر المبین فی مغالطات المقلدین بدقسمتی سے ہندوستان میں مقلدوں نے بڑا زور باندھا ہوا ہے اور تعجب یہ کہ تقلید کے صحیح ہونے کے ثبوت میں بہت سے من گھڑت افسانے پیش کرتے ہیں اس کتاب میں احناف کے وہ مسائل نقل کئے گئے ہیں جو صریح احادیث کے خلاف ہیں پھر حنفی مذہب کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں ہر ایک اہل حدیث کے مطالعہ کے لئے خاص چیز ہے قیمت صرف دو روپے

صیانۃ المقتصدین بعض احناف نے ظفر المبین کے کچھ جوابات دیئے تھے اس کتاب میں ان کے جواب الجواب بلکہ دندان شکن جواب جس کے جواب دینے کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق نہیں ہو سکتی۔ اہل حدیث بھائی ان کتابوں کو ضرور پڑھیں قیمت صرف آٹھ آنے ۔ ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

رفتار جنگ پر برطانیہ کے وزیر اعظم چرچل کی تقریر

لندن کیکسٹن ہال میں نیشنل یونین آف کنسرویٹیو اور یونینسٹ ایسوسی ایشن کی سنٹرل کونسل کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل نے کہا کہ جس طرح ٹھیک ایک برس پہلے میں نے آپ لوگوں کو تنبیہ کی تھی کہ آپ لوگوں کو بلا شکستوں کا منہ دیکھے لگاتار فتوحات کی امید نہیں رکھنی چاہئے اسی طرح آج ۱۹۴۲ء میں ہمیں یہ امید نہیں رکھنی چاہئے کہ شکستیں ہی ہوں گی اور فتح نہیں ہوگی۔

فرانس کے زوال کے بعد ہماری بہت کچھ حالت سدھر گئی ہے ہماری ہوائی طاقت نے برطانیہ کی لڑائی جیت لی ہے ہم ابھی تک جرمن بمباروں کی سخت ترین چوٹیں برداشت کر رہے ہیں مصر کی پوزیشن محفوظ ہو گئی ہے اور جنرل ویول نے شمالی افریقہ میں اطالوی فوجوں کو برباد کر دیا ہے لیکن آپ کو یاد ہوگا کہ میں پہلے ہی آپ کو متنبہ کر چکا ہوں کہ بغیر شکستوں کا منہ دیکھے ہم فتوحات حاصل نہیں کر سکتے۔ لیکن اس وقت سے ہمیں برابر فوجی شکستوں اور بدبختیوں کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے ہمیں سائرنیکا سے نکال دیا گیا ہے اور اب وہاں پر ہمارا معمولی سا دخل ہے ہمیں یونان اور کریٹ سے بھی بھگا دیا گیا ہے۔ ہم پر مشرق بعید میں ایک نئے اور بہت مضبوط دشمن نے حملہ کیا ہے ہانگ کانگ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا۔ دشمن نے ملایا کے جزیرے اور ہمارے بہادر ساتھیوں کے مقبوضات ایسٹ انڈیز کو کچل ڈالا ہے سنگاپور کا زوال برطانوی طاقت کے لئے سب سے بڑی تباہی ثابت ہوئی ہے اور ہماری تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں اتحادی کے تمام فوجی دستے جاوا کی لڑائی میں تباہ ہو گئے۔ برما پر حملہ ہو گیا ہے رنگون ہمارے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ شمالی برما میں بڑی سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ آسٹریلیا خطرے میں پڑ گیا ہے اور ہندوستان کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ اٹلانٹک کی لڑائی جس پر ہماری لڑائی کی کوشش جاری رکھنے کا دارومدار ہے پانچ چھ ماہ تک ہمارے حق میں جاری رہنے کے بعد پھر ایک بار بدترین صورت اختیار کر گئی ہے لیکن یہ بالکل عارضی ہے کیا آپ کو اس سے تعجب نہیں ہوگا کہ میں اس وقت جو آپ کو غمگین کہانی سنا رہا ہوں اس سے تمام ملک اور قوم میں تشویش و مایوسی کی لہر دوڑ جائے گی؟ یہ ہی تو وقت ہے جب کہ ہمیں ہمت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ میں آج آپ سے اس بات کی گارنٹی نہیں کر سکتا کہ ہماری بدبختیاں ختم ہونے والی ہیں ہم دو ایسے بڑے دشمنوں سے مہلک لڑائی میں گتھے ہوئے ہیں جو برسوں سے لڑائی کی تیاری کر رہے تھے جس وقت لڑائی شروع ہوئی ہماری تیاری کچھ بھی نہ تھی پہلے ہمیں جرمنی اور اٹلی سے مقابلہ کرنا پڑا اس کے بعد ایک تیسرا دشمن آ کودا۔ وہ دشمن ایسا ہے جو ایڑی سے چوٹی تک ہتھیار بند ہے جس کے پاس تیس لاکھ تربیت یافتہ فوج ہے اس کے پاس بڑا مضبوط سمندری بیڑا اور ہوائی طاقت ہے۔

اس قسم کے حالات میں ہمارے لئے یہ بے وقوفی ہوگی اگر ہم اور سخت چوٹیں برداشت کرنے کے لئے تیار نہ رہیں اور میں آپ سے یہاں لیپا پوتی کرنے کے لئے نہیں آیا ہوں اور نہ دل خوش کن وعدے کرنے کے لئے آیا ہوں بلکہ میں یہ کہنے کی جرأت کروں گا کہ جس طرح میں نے پچھلے سال آپ کو متنبہ کیا تھا کہ آپ بغیر شکستوں کا منہ دیکھے فتوحات کی امید نہیں رکھ سکتے۔ اسی طرح ۱۹۴۲ء میں آپ کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ شکستیں ہی ہوں گی اور فتح نہیں ہوگی۔

تصویر کا دوسرا رخ بھی ہے ایک سال پہلے ہم اکیلے تھے لیکن آج دنیا کی تین بڑی قومیں ہمارے ساتھ ہیں اور وہ ہماری طرف سے لڑ رہی ہیں جب پچھلے سال ہمارا جلسہ ہوا اس وقت ہمارے لئے کوئی ایسا طریقہ بتانا ناممکن تھا کہ جس سے ہم کامیاب ہوں۔ سوائے اس کے ہمیں اپنے برباد ہونے کا ڈر تھا لیکن اب ہمیں ممکن معلوم ہوتا ہے کہ ہم اور ہمارے ساتھی جن کو ہم اتحادی قوموں کے نام سے پکارتے ہیں لڑائی نہیں ہار سکتے۔ سوائے اس صورت کے کہ ہم کوئی غلطی کر بیٹھیں یا ہم مل جل کر اپنی طاقت کا استعمال نہ کریں۔

حکومت کے خلاف نکتہ چینیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ میں نکتہ چینیوں کا خیر مقدم کرتا ہوں اور ہمارا انسٹی ٹیوشن ایک آزاد انسٹی ٹیوشن ہے اس میں ہر آدمی کو آزادی کے ساتھ رائے دینے کا حق ہے لیکن میں اس قسم کی نکتہ چینی یا پروپیگنڈا کو برداشت نہیں کر سکتا جس سے ہماری فوج پر کوئی حرف آئے، جو کہ اس وقت بہت مضبوط ہے اور جس سے ہمارے ملک کا اعتماد کمزور پڑ جائے۔ مجھ سے بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ مجھے لڑائی کے بعد کی دنیا کی تعمیر کی طرف توجہ دینا چاہئے ہم نے اس اہم کام کی طرف توجہ دی ہے اور تدبیریں اختیار کی ہیں لیکن ہمیں مناسب سے زیادہ توجہ قومی وجود کے کام کی طرف دینا ہے اور اس فرض کی طرف دینا ہے جو ہمیں اپنے ساتھیوں کے تئیں پورا کرنا ہے اس لئے آج میں اس مسئلہ پر کوئی زیادہ بحث نہیں کروں گا۔

چند ہفتے ہوئے ہمارے ایک مفکر نے دریافت کیا تھا کہ آیا میں نئے انگلینڈ یا پرانے انگلینڈ کے لئے کام کر رہا ہوں؟ میں اس کے جواب میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم دونوں کے لئے کام کر رہے ہیں۔

آخر میں مسٹر چرچل نے کہا کہ یہ لڑائی بہت طویل ہے یہ تمام دنیا میں پھیل گئی ہے ہر سوسائٹی اور قوم پر اس کا اثر پڑ رہا ہے ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرنا چاہئے، اور ایک ہو کر لڑنا چاہئے۔ ہمیں مل کر مصیبتوں کو برداشت کرنا چاہئے۔ (انجام ۲۰ مارچ ۱۹۴۲ء)

اطلاع جن احباب نے اب تک اخبار کی قیمت نہیں بھیجی ہے وہ جلد توجہ فرمائیں کیونکہ مہلت ختم ہو چکی ہے غیر ملکی احباب بھی متوجہ ہوں۔ منیجر

اطلاع الاخبار بالجماعۃ الثانیہ اور الاتیاء و برکتہ واحدہ ڈاک محصول بھیج کر مفت طلب کیجئے پتہ: حافظ عبد الشکور صاحب سکریٹری انجمن اہلحدیث بیرون تولہ شہر آراہ۔

نوٹ: ناظرین محمدی سے گذارش ہے کہ اپنی ضرورت کی تمام کتابیں ہم سے طلب فرمائیے۔ "منیجر محمدی"

ہندوستان پر بمباری کا خطرہ اور فرزندان توحید کا فرض

اٹھو ورنہ حشر نہ ہوگا پھر کبھی + دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

پیارے بھائیو! دنیا پر آج ایک خطرناک مصیبت جنگ کی شکل میں مسلط ہے۔ یورپ دنیا کا خوب صورت ترین براعظم خونریزیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان اور شاندار محلات پیوند خاک ہو رہے ہیں کروڑوں بندگان خدا بے گھر، دربدر مارے مارے پھر رہے ہیں۔ لاکھوں انسانوں کا خون نہایت بے دردی اور لاپرواہی سے بہایا جا رہا ہے۔ روزانہ ہزارہا بچے یتیم ہو رہے ہیں۔ عورتوں کے سہاگ لٹ رہے ہیں اور ماؤں کے لخت جگر بمباریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہر طرف نوحہ وغم کی جگردوز آہوں کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اپنے والدین کے لئے بلک رہے ہیں بوڑھے والدین اپنے جگر کے ٹکڑوں کا نوحہ کر رہے ہیں۔ جوان عورتیں اپنے خاوندوں کا ماتم کرتی ہیں غرض آج یورپ کا ہر گھر ایک ماتم کدہ بنا ہوا ہے۔ قتل وغارت کا یہ طوفان جو جرمنی سے اٹھا اور تمام یورپ پر چھا گیا۔ اب بڑی تیزی سے مشرق کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے۔ اور آج ہمارا یہ بدقسمت ملک بھی خطرے سے بالکل قریب آن لگا ہے۔

بھائیو! آؤ ہم تم مل کر ذرا غور کریں کہ پہلے ہم کیا تھے؟ ہمارے اسلاف کیسے تھے؟ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی کیا شان تھی؟ کیا وہ شان آج بھی ہمارے اندر ہے؟ کیا ہمارے بزرگوں کی صفات آج بھی ہم میں موجود ہیں؟ کیا ہم صحیح اور حقیقی معنوں میں آج مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں؟ کیا آج ہم اسلام کے علمبردار کہلائے جا سکتے ہیں؟ کیا ہمارے اعمال اور افعال ہادیٔ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ بس اسی پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر آج ہم نے اپنے رسول مقبولؐ اور اُن کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں پر غور کر لیا اور ان کو سمجھ لیا تو پھر ہم حقیقی معنوں میں مسلمان نظر آئیں گے۔ موجودہ مسلمانوں پر اسلام فخر وناز نہیں کر سکتا اگر مسلمان اپنے مسلمان ہونے پر ناز کریں تو یہ بے جا اور غلط ناز ہوگا۔ مسلمان تب ہی مسلمان کہلایا جا سکتا ہے جب کہ وہ قرآن پاک کی تعلیم پر چلے۔ آج مسلمانوں میں نماز غائب۔ روزہ کوٹ پتلون کی نذر، حج فرنگی تعلیم کی بھینٹ، اور زکوٰۃ سینماؤں پر قربان، اور کلمہ طیبہ کی بجائے انہیں نے گانے زبان پر ہیں +

اسلام دنیا میں امن وسلامتی، پرہیزگاری اور عبادت گذاری، دینداری اور ایمان داری، نیکی اور اخلاق کا پیام لیکر آیا۔ کیا یہ تمام صفات آج بھی ہم میں موجود ہیں؟ عربی اور فارسی کے اعلیٰ اسباق کی جگہ گتا، بیل اور مرغی کی کہانیوں نے لے لی۔ دینیات کی مقدس تعلیم کی بجائے سینما کی تعلیم ملنے لگی۔ جس کے باعث نہ عبادت ہی رہی نہ اطاعت، ادب رہا نہ اخلاق، نہ باپ کا ادب رہا نہ ماں کا، استاد کا ادب رہا نہ بزرگوں کا لحاظ، جس طرف دیکھو خرافات ہی خرافات، شراب فروشی عام، زنا عام، چوریوں، ڈکیتیوں، اغوا اور لواطت کے افعال قبیحہ روز افزوں ترقی پر۔ ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان میں ان تمام افعال نے سینما کی بدولت ترقی پائی، ان سینماؤں کے ذریعہ ناجائز محبت اور ناجائز عشق کا فرضی اور من گھڑت افسانوں کے ذریعہ سبق دیا جانے لگا۔ ماں باپ استاد اور بزرگوں سے سرکشی اور ان کے مقابلہ میں آنے کا درس ملنے لگا۔ مکر و فریب، جھوٹ، دغا، جعل سازی اور دھوکہ بازی کی ترغیب ملنے لگی۔ ان سینماؤں کے ذریعہ نوجوان بچوں کو گھروں سے غائب رہنے اور بھاگنے کے سبق ملنے لگے۔ اور ان ہی کے ذریعہ نوجوان شادی شدہ اور غیر شادی شدہ لڑکیوں کو عشق ومحبت کے ناجائز ڈھنگ اور طریقے بتلائے گئے۔ جس سے ہندوستان کے شریف اور معزز گھرانوں کی لڑکیاں اور عورتیں بے آبرو اور بے عزت کی گئیں۔ اور زناکاری عام ہوئی۔ ان سینماؤں کے ذریعہ قتل وغارت مار دھاڑ اور خونریزیوں کے سبق سکھلائے گئے۔ ان سینماؤں کے ذریعہ پیغمبروں، اولیائے کرامؒ اور صوفیائے عظام کو پردۂ فلم پر لا کر اُن کی توہین اور بے حرمتی کی گئی۔ شاہان اسلام، بیگمات اسلام اور مسلم شہزادیوں کی توہین کی گئی۔ ان سینماؤں کے ذریعہ آزادی کا ایسا سبق دیا گیا جس سے اسلام کو وہ ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے جس کا ازالہ مشکل ہے۔ ان سینماؤں کے ذریعہ مسلمانوں کو کافر اور فاسق کے درجہ تک پہونچا دیا گیا۔ شرعی حکم ہے کہ جس مسلمان نے سینما کو حلال سمجھ کر دیکھا وہ کافر ہو گیا اور جس نے اس کو حرام سمجھ کر دیکھا وہ فاسق ہوا۔ ان سینماؤں کے ذریعہ شادی کی رُو سے بہت سے مسلمانوں کی بیویاں نکاح سے خارج ہو چکی ہوں گی جن کے تجدید نکاح کی ضرورت ہے +

غرضیکہ دنیا بھر کی خرابیوں، بدنظمیوں اور خرافات کی جڑ یہ سینما ثابت ہوا۔ مسلمانوں نے اور خاص طور پر غریب اور مفلس مسلمانوں نے اپنے خون پسینے کی کمائی سینما والوں کو دی اور دے رہے ہیں بیوی بھوکی، بچے روٹیوں سے محتاج اور جسم سے ننگے پھریں۔ پرواہ نہیں۔ مگر کرخندار بھائی سینما جائیں گے ضرور۔ گھر میں بیوی بیٹھی میاں کا انتظار کر رہی ہے، بچے ابا کے انتظار میں ہیں۔ اماں اپنے معصوم اور ننھے ننھے بچوں کو تسلی اور دلاسا دے رہی ہے کہ ننھے کے ابا اب آتا لائیں گے، دال اور ترکاری لائیں گے، ننھے کے لئے چیزیاں لائیں گے،

تو میں اپنے ننھے کو روٹی پکا کر دوں گی میاں صاحب سیر تفریح اور سینما بازی کے بعد رات کے دس بجے گھر پہونچے تو بھبھوت ہوئے اور بولے لا وجلدی روٹی دو بھوک لگ رہی ہے۔ بیوی بولی گھر میں آٹا کہاں تھا جو روٹی پکتی۔ تمہارے انتظار میں بچے بھی بلک بلک کر سو گئے۔ یہ ہے ایک غریب مسلمان مزدور پیشہ کے گھر کا نقشہ۔

ایک صنعل پیشہ مسلمان کے گھر کی حالت یہ ہے کہ مسٹر محمد عابد منہ میں سگار دبائے بہت کو سر پر ٹیڑھا رکھے اپنی برقعہ پوش بیگم کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سینما سے گھر واپس لوٹے، تو لوٹتے ہی نوکر کو حکم دیتے ہیں کہ ہوٹل سے جا کر بہت جلد ایک پلیٹ قورمہ اور روٹی لاؤ۔ بازار کا بڑا اصلی کھانا جو ایک نقلی صاحب بہادر کی قسمت میں تھا کھا کر دنیا و مافیہا سے ایسے بے خبر سوئے کہ کسی چیز کی سدھ بدھ نہ رہی۔ اسی طرح ایسے ناسمجھ مسلمانوں کی بیویاں جن کو گھر کی پرواہ نہیں مگر سینما کی چاہ میں عزت و آبرو سب تباہ۔ نام کے تو محمد عابد ہیں اور افعال مسٹر پلپلی صاحب کے۔ یہ ہے اس سینما کی تعلیم کا نتیجہ۔ بھائی کرخندار کو سوجھتی ہے تو سینما کی اور مسٹر عابد کی طبیعت بہلتی ہے تو سینما میں۔ گھر کی بیوی چاہے محلے والوں اور پڑوسیوں سے عیش اڑائے +

جس سینما کو چاہو جا کر دیکھ لو مسلمانوں سے بھرا نظر آئے گا۔ سینماؤں کی رونق مسلمانوں کے دم سے۔ سینماؤں کی زندگی کا دارومدار مسلمانوں کے خون پسینے کی کمائی پر۔ وہ فلمی دنیا جو اچھے بھلے مسلمانوں کو فرعون بے سامان بنا دے۔ وہ فلمی دنیا جو دیندار اور پیدائشی مسلمانوں کو کافر و فاسق بنا دے۔ جو لا یچ مسلمان اخبار نویسوں سے حرام کی ترویج کرائے اور جو مسلمان اپنی زندگی کا دارومدار سینما کے اشتہارات کو قرار دیں جس کے باعث وہ شرعی طور پر کفر اور فسق کے درجے تک پہونچ جائیں۔ علاوہ ازیں جب غیر شادی شدہ لڑکیاں سینما دیکھ دیکھ کر اپنے شوہروں کا خود ہی انتخاب کرنے لگیں اور فسق و فجور اس حد تک بڑھ جائے تو پھر کیا ایسی حالت میں بھی خدائے قہار کا قہر ظاہر نہ ہو؟ آخر کب تلک؟ خدائی قہر جن صورتوں میں ظاہر ہو رہا ہے اسے مسلمان دیکھ رہے ہیں مگر نشۂ بے خودی میں غرق ہیں۔ مسلمان آج جس کشتی میں سوار ہیں وہ منجدھار میں ڈوبا چاہتی ہے۔ خدائی الارم بج رہا ہے +

مسلمانو اب بھی توبہ و استغفار کا وقت ہے جنگ کے شعلوں نے ہندوستان کو گھیر لیا ہے۔ ہندوستان کو خطرے میں سمجھتے ہوئے شہروں پر بمباری کے خیال سے ہندوستان کی شہری میونسپل کمیٹیاں و سمجھدار قومیں اپنا اپنا انتظام کر رہی ہیں لیکن مسلمان ہیں کہ سینماؤں میں مست یا خواب غفلت میں مدہوش ہیں۔ ایسی نازک حالت میں بھی جب کہ مسلمانوں کی اقتصادی حالت پکار پکار کر جاگو جاگو کہہ رہی ہے مسلمان نئے نئے فلموں کے انتظار میں سینماؤں کے دروازے پر نظر آ رہے ہیں۔ پیارے کمبخت صرف دہلی جہاں پر کوئی فلم کمپنی نہیں جہاں فلم ان شہروں کی نسبت کہ جن شہروں میں فلمیں تیار ہوتی ہیں کم چلتے ہیں اندازہ کیا گیا ہے کہ یہاں روزانہ پچیس ۲۵ ہزار روپیہ فاقہ کش مسلمانوں کی جیب سے ان سینماؤں میں غارت ہوتا ہے کاش کے ان لاکھوں ماہانہ کی رقموں سے مسلمان یتیموں بیواؤں کا انتظام کرتے جن کے پیٹ کو روٹی، تن کو کپڑا اور رہنے کو مکان تک میسر نہیں کاش کہ اس روپے سے قوم کے محتاج فقیروں کے لئے محتاج خانے کھول دیئے جاتے، جن کے باعث آج پوری قوم ذلیل ہو رہی ہے مسلمانو! خدا کے لئے دام دے کر تو گناہ نہ خریدو۔ ان فضول خرچیوں سے باز آؤ تاکہ تمہارا انجام نیک ہو +

ہندوستان جہاں بدقسمتی سے غیروں کی حکومت ہے جہاں بیرونی حملوں سے بچنے کے لئے یورپ کی سی آسانیاں نہیں۔ نہ یہاں وہاں کی سی پناہ گاہیں ہیں اور نہ ہی ہواؤں کی زہریلے اثرات سے بچانے والے برقعے۔ اور ان سب سے بڑی مصیبت یہ کہ یہاں متفرق قومیں آباد ہیں؛ اس لئے یہاں وہ چیز بھی نصیب نہیں جو یورپ کے باشندوں کو حاصل ہے۔ یورپ میں جب خطرہ کی گھنٹی ہوتی ہے تو لوگ فوراً اپنے اپنے قریب کی پناہ گاہوں میں پہونچ جاتے ہیں اور بازاروں کے راہ گیر وغیرہ فوراً قریب کے مکانوں میں گھس جاتے ہیں جہاں ان کو اپنوں کی طرح بآرام رکھا جاتا ہے۔ سرکار والاتبار برٹش سامراج کی ڈیڑھ سو سالہ حکومت کے دوران میں ہندوستان میں یہ چیز بھی ناپید ہو گئی ہے۔ اور آج ہم سینکڑوں اخلاقی خامیوں کے ساتھ ساتھ اس انسانی رواداری کے لاثانی جوہر سے بھی محروم کر دیئے گئے ہیں جو ہمارا فرض منصبی تھا۔ لہذا ہمیں لازم ہے کہ اپنا اپنا انتظام خود کریں اور جہاں تک بھی ممکن ہو دوسروں کی امداد سے بے نیاز ہو جائیں۔ یہی قومی تحریکوں کا پروگرام ہے جسے ہم سب کو مل کر کامیاب بنا دینا چاہئے +

وقت اور موقع کی نزاکت کا دھیان کرتے ہوئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سینماؤں کے پیسوں کو جمع کر کے گیہوں، آٹا، دالیں، چاول، نمک، تیل، کوئلہ، لکڑی، ماچس، پانی اور ریت وغیرہ اشیاء کا ذخیرہ کریں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ محلہ وار کمیٹیاں بنا کر اپنے اپنے محلے کا انتظام کریں، نہ معلوم کیا وقت پڑے۔ انقلاب بڑا ہوتا ہے اس کی مصیبتوں سے بچنے کے لئے دعائے قنوت بکثرت پڑھیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہر آفت سے محفوظ رکھے۔ نمازیں پڑھتے رہو اور خدا تعالیٰ کی عبادت بکثرت کرتے رہو تاکہ وہ ارحم الراحمین بھی تمہیں درگذر فرماتا رہے۔ آمین! + خاکسار: ابوالقاسم ایم لے دہلی

مسلم کلچر کا مختصر خاکہ!!

از جناب مولوی حبیب اللہ خان صاحب ڈھاکوی متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی

ناظرین کرام! اس پرآشوب زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کی تہذیب و تمدن، اخلاق و کلچر دنیا سے مفقود ہو چکے ہیں مسلمانوں نے اپنے کلچر کو فراموش کرکے اور جدید تہذیب و تمدن کی چمکتی دمکتی فریبی صورت اختیار کرکے اپنے آپ کو تنزل وانحطاط کے عمیق غار میں گرادیا ہے۔ میں اس وقت میں پھر اس بھولے ہوئے کلچر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں جس نے فاران کی چوٹی سے طلوع ہوکر اپنی نورانی شعاعوں سے اکناف عالم کو منور کردیا تھا "مسلم کلچر"۔

ناظرین! قبل ازیں کہ میں مسلم کلچر کے متعلق کچھ قلمبند کروں مطلق کلچر کی توضیح کردینا چاہتا ہوں تاکہ افہام وتفہیم کا عقدہ دشوار حل ہوجائے حضرات! کسی کامل انسان کا ائیڈیا (نظریہ) کسی خاص زمانہ خاص ملک اور خاص آب وہوا کے اندر اس زمانے کے لوگوں کو جن افعال کے لئے مشتعل کرتا ہے اُن کے مجموعہ کا نام کلچر ہے۔ اب ریگستان عرب میں رہبر اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کے سماوی ائیڈیا نے باشندگان عرب یا ان کی معرفت دیگر ممالک کے رہنے والوں کو جن کاموں پر برانگیختہ کیا تھا ان کے مجموعہ کو مسلم کلچر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی کیفیت قرآن حکیم کی فصاحت وبلاغت ہی مضمر تھی، آپ کے الہامی ائیڈیا کی آگ نے جھگڑا لپسند اور ہزار فرقوں میں متفرق رہنے والے سنگ دلوں کو پگھلا کر ایک سلک میں منسلک کردیا، اور رفتہ رفتہ ان لوگوں نے اس ائیڈیا کی بدولت ایک زبردست طاقت وجماعت کی حیثیت حاصل کرلی اور اقوام عالم کو اسی سلک میں منسلک کرنے کی غرض سے سیل رواں کی طرح ہر چہار سو پھیل گئے۔ غرضیکہ اس اسپرٹ کو لیکر جہاں پہنچے وہاں کے لوگوں کو ہم خیال بنالیا۔ انسانی تواریخ کی اوراق گردانی کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس انقلاب گاہ میں ایسے جلیل القدر انسان بھی پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اقوام عالم کو اپنے ائیڈیل قوت آسمان ترقی پر پہونچادیا تھا۔

ناظرین کرام! جب کوئی قوم یا جماعت گرتی ہوئی نظر آتی ہے تو خداوند قدوس کسی نہ کسی ریفارمر (ہادی) کو مبعوث فرماتا ہے تاکہ وہ اس کو قعر ضلالت سے نکال کر راہ راست پر لا کھڑا کرے۔ اسی طرح ابتدا آفرینش سے انسان ترقی کرتا گیا۔ اس وقت جب کہ تنزل وانحطاط کی بادصرصر عرب کی شمع تاریخ کو گل کرنے کی سعی میں تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بن کر دنیا میں تشریف لاتے ہیں۔ آپ نے اس تاریخ کو دوبارہ زندہ کیا اور اپنے افعال طیبہ و اخلاق حمیدہ سے ارتقاء کے رموز قوم کو سمجھائے قرآن حکیم نے متعدد جگہوں میں تاریخ قدیم کو پیش کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجسمہ آسمان سے اترے نہیں۔ بلکہ عربی خون وگوشت وپوست سے پیدا ہوئے ہیں اور خالص عربی آب وہوا کے اندر آپ نے پرورش پائی تھی اور منجانب اللہ آپ کے قلب مبارک میں جس نظریہ کا فیضان ہوا تھا اور اس نظریہ کی بدولت خالص عربی آب وہوا کے اندر جو کلچر پیدا ہوا تھا اس کو عربی کلچر کہنا ہی مناسب ہے اسی طرح اس نظریہ کے ماتحت فارسی آب وہوا میں جو کلچر پیدا ہوا تھا وہ فارسی کلچر اور ہندی آب وہوا کے اندر جو کلچر پیدا ہوا اس کو ہندی مسلم کلچر کہنا پڑے گا۔ اب ان سب کلچروں کو یکجا جمع کرنے سے جو کلچر پیدا ہوگا اس کو مسلم کلچر کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

حاصل آنکہ مسلم کلچر پھل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا الہامی ائیڈیا (نظریہ) بیج ہے۔ اس بیج سے مختلف آب وہوا کے اندر مختلف قسم کے پھل پیدا ہوئے بنظر امعانی مسلم کلچر کے قوانین کا مطالعہ کرنے سے یہ بات بالکل صاف ظاہر ہو جاتی ہے پس اگر تاریخ کے معانی تسلیم کرلئے جائیں تو لامحالہ ہمیں کہنا پڑے گا کہ زمانہ مستقبل میں بھی یہ بیج مختلف قسم کے پھل پیدا کرے گا، اب ہمارا یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ ازمنہ ماضیہ میں جو کلچر پیدا ہوا تھا صرف وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ائیڈیا سے پیدا ہوا تھا مستقبل میں مسلم کلچر اور پیدا نہیں ہوسکتا۔

ناظرین! کلچر کی تعریف میں چونکہ آب وہوا آئی ہوئی ہے۔ لہذا اس کے متعلق بھی کچھ قلمبند کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہوں تاکہ حقیقت بےنقاب ہوکر سامنے آجائے۔ آب وہوا محض پانی اور ہوا ہی کا نام نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی ساتھ تاریخ قدیم اور ملک کے باشندوں پر اس کا اثر، ازمنہ ماضیہ کی یاد، مستقبل کی امید، مصیبت حالیہ کا علاج اور انسان کا نظریہ، یہ سب چیزیں مل کر ہی نوع کی خاطر مذہب کے قلب میں جو کیفیت پیدا کرتی ہیں۔ دراصل وہی ہے آب وہوا۔ اور اس آب وہوا کے اندر شریعت مصطفویہ ؐ نے جو صورت اختیار کی ہے وہ ہے مسلم کلچر۔

مختلف ممالک کے قدیم مسلمانوں کی تواریخ کا مطالعہ اگر تعمق نظر سے کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام اپنی مقدس صورت لیکر جس کسی آب وہوا کے اندر داخل ہوا، اس کے اثرات سے بالکل سبکدوش نہیں رہ سکا تھا۔ اسلام نے فارسی و عربی آب وہوا کے اندر جو صورت اختیار کی تھی، ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے اور پھر اسلام نے ہندوستان میں آکر ہندی آب وہوا میں جو غلط صورت اختیار کی تھی وہ پیر پرستی اور قبر پرستی کی صورت میں ظاہر ہے۔

ناظرین! اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ نظریہ کیا تھا جس کی بدولت خونخوار وحشی عرب کو وہ سطوت واقتدار حاصل ہو

گیا تھا کہ قیصر و کسریٰ کی جبروتی طاقت کو پاش پاش کر کے دنیا میں امن و امان کا راج قائم کیا تھا۔ آپ کا نظریہ احکم الحاکمین کے ان چند پر حکمت جملوں کا خلاصہ ہے جن کو قرآن کریم بایں الفاظ ارشاد فرماتا ہے انما الٰهکم اله واحد یعنی تمہاری عبادت کا مقصد صرف ایک ہی ہے، تم سب اسی کے غلام ہو۔ اس کے سوا کسی انسان کی غلامی قبول کرنا عین کفر ہے۔ اور ارشاد فرماتا ہے اللہ خالق کل شیئ یعنی دنیا کے اس عظیم الشان کارخانہ کا بانی وہی ذات واحد ہے۔ نیز ارشاد فرماتا ہے انما المومنون اخوة یعنی بساط عالم کے بسنے والے تمام مسلمان ایک سلک اخوت (بھائی چارہ) میں منسلک ہیں۔ لہٰذا آپ کا نظریہ تھا کہ خالق و مخلوق کے درمیان کسی ثالث شخصیت کا واسطہ نہیں ہے اور ہر فرد بشر کو قربت الٰہی کے شرف سے مشرف ہونا چاہیئے۔ اوہام پرستی اور بت پرستی سے لوگوں میں شر و فساد کی آگ اور زیادہ مشتعل ہوتی ہے۔

رہبر اعظم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب چشم حقیقت سے دیکھا کہ لوگ امن و امان کو بالکل مفقود کر چکے ہیں اور معمولی معمولی فرقہ وارانہ جھگڑوں میں تمام اہل عرب سرگرم ہیں تو آپ بہانگ دہل اعلان فرمانے لگے کہ لا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ریحکم لوگو! آپس میں جھگڑا فساد مت کرو، ورنہ تمہاری اسپرٹ نکل جائے گی اور تم کمزور ہو جاؤ گے اور نیز بت پرستی کو چھوڑ دو۔ اسی کی وجہ سے تم ہی شخصیت کو مفقود کر کے خلاق عالم کو بھی بھول بیٹھے ہو اور آپس کے جھگڑا و فساد میں منہمک ہو گئے ہو۔ آپ کے دل میں امن و امان قائم کرنے کا عزم راسخ پیدا ہوا۔ آپ کی اس مقدس تحریک پر رحمت ایزدی سایہ فگن ہوئی۔ آپ نے متوکلاً علی اللہ الہامی نظام سلطنت کے قیام کی عملی جدوجہد شروع کر دی، یہاں تک کہ ایک مضبوط و لازوال اسٹیٹ کی اساس اور اس کے دستور عمل کو من جانب اللہ بیان فرمائے۔ آپ کی تبلیغ کا

اصلی مطمح نظر یہ تھا کہ آپ نے صدائے توحید دنیا کی گوش گذار کر دی اور اعلان فرمایا کہ کل من علیها فان دنیا و مافیہا فانی ہے ویبقی وجه ربك ذو الجلال والاکرام صرف خدا وند قدوس کی ذات واحد لایزال ہے۔ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے حتیٰ کہ انسان کے قلوب میں بھی وہ براجمان ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے ؎

من نگنجم در زمین و آسمان
ولیکن گنجم در قلوب مومناں

نیز فرمایا کہ مومن کامل کی نشانی من سلم المسلمون من لسانه ویده کہ مسلمان اس کے ہر قسم کی ایذا رسانی سے محفوظ رہے۔ انسان جتنا ہی تشخص انسانیت پر صعود کرتا جائیگا اتنا ہی اعلیٰ ہو کر قربت الٰہی سے فیضیاب ہوگا، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے تخلقوا باخلاق اللہ۔ تم اخلاق الٰہیہ سے آراستہ پیراستہ ہو جاؤ۔

شریعت مصطفویہ کی یہ اصول اشیا جب تک مسلمانوں کے دل میں جاگزیں تھیں، اس وقت تک وہ اپنے اندر قوت الٰہیہ کا احساس کرتے رہے اور اسی کی بدولت اطراف عالم میں اسلام کا پرچم لہرا گیا۔ مگر جب انہوں نے ان اشیا کی حقیقت کو بھلا دیا تو ان کی وہ طاقت بھی ختم ہو گئی اور مسلم کلچر کا وہ موجزن سیلاب بھی رک گیا۔ مسلمانوں میں وہ کون سی اسپرٹ و طاقت تھی جس کی بنا پر وہ روئے زمین پر عادلانہ حکومت کرتے رہے، اور وہ کون سی قوت تھی جس کی بدولت انہوں نے اس مادی دنیا کو قرآن حکیم کی بیان کردہ جنت کا نمونہ بنانا چاہا تھا اور آج بھی سرزمین ہند میں سر بفلک عمارتیں اُن کی اس طاقت کی شہادت دے رہی ہیں۔ درحقیقت اس قوت کا منبع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سماوی آئیڈیا و نظریہ ہی تھا جس کا خلاصہ مسلم کلچر ہے اور آپ کا یہ نظریہ خداوند قدوس کے اس فرمان کا امتثال تھا ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون یعنی ہم نے کتاب زبور میں

یہ لکھ دیا ہے کہ اس مادی دنیا کی عنان حکومت میرے لائق بندوں کے ہاتھ میں ہوگی۔

حضرات! ہم نے مسلم کلچر کو بالکل ترک کر دیا، جس کی وجہ سے آج ہم پر عذاب خداوندی مفلوک الحالی و زبوں حالی اور ذلت و نکبت کی صورت میں رونما ہو رہا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس وقت بھی اگر مسلمان پھر اس کلچر کو زندہ کریں اور اس کو اپنا لائحہ عمل بنائیں تو خدا کی قسم ہماری وہ شان و شوکت دوبارہ عود کر آئے گی۔

حضرات! دنیا دار العمل ہے۔ قدیم مسلم کلچر کو یاد کر کے رونے سے انسانیت کی توہین ہوتی ہے۔ اس وقت ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم پھر اس کلچر کو از سر نو زندہ کریں۔ جناب من! ملک کی آزادی انسان کی آزادی پر موقوف ہے۔ اس وقت تک مسلمان آزاد نہیں ہو سکتے جب تک کہ اغیار کے کلچر کی زنجیروں سے آزاد نہ ہوں گے۔ پس منطقی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ مسلمان اس وقت تک آزاد نہیں ہو سکتے جب تک اپنا کلچر اختیار نہ کریں گے۔ خدا سے دعا کرتا ہوں کہ ہم میں وہ ایمانی جوش و خروش عطا فرمائے، تاکہ ہم دنیا کو مسلم کلچر کے رنگ میں مصبوغ کر سکیں۔ آمین

مقابلہ اسلام و یورپ پروفیسر ظفر تاباں جیسے پائے کے قلم توڑ مورخ کی تصنیف ہے اس میں مسلمانوں کی ہزار سالہ علمی معاشرتی اور سائنٹفک ترقیوں کی نہایت معتبر و مستند تاریخ ہے اور پھر اس کا یورپ کے حالات سے مقابلہ کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یورپ کی تمام موجودہ ترقیوں کا دار و مدار دراصل اسلام ہی ہے۔ سینکڑوں عجیب و غریب باتوں اس کتاب کے پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو جائیں گی، واقعات اس قدر دلچسپ اور جاذب توجہ ہیں کہ ایک واقعہ کے بعد دوسرے کا مطالعہ لازمی و لابدی ہو جاتا ہے۔ اس کے مطالعہ سے گذشتہ مسلمانوں کی شان و شوکت کی تصویر ایک بار پھر آپ کی آنکھوں میں پھر جائے گی۔ کاغذ دبیز اور چکنا ہے لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور قیمت صرف ایک روپیہ ہے پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

فتاوے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید کہتا ہے کہ سبح اسم ربک الاعلیٰ و قیامہ وغیرہ کی بعض آیتوں کا جواب جو احادیث سے ثابت ہے مقتدی کے لئے بھی جائز ہے جس طرح امام کے لئے اور حوالہ فتاوی نذیریہ سے دیتا ہے۔ اس کے برخلاف عمرو کہتا ہے کہ مقتدی کو بالکل جائز نہیں۔ اب آپ فرمائیے کہ ان دونوں میں کس کا قول سنت کے مطابق ہے؟ از راہ کرم بالدلیل ارشاد ہو۔ فقط والسلام۔ بینوا بالدلیل وتوجروا بالتنزیل

الجواب: صورت مسئولہ میں سنت کی [...] نہ زید کے پاس ہے نہ عمرو کے دونوں کے دلائل قیاسیہ ہیں۔ زید جاری نماز کی حدیث پر [...] اور امام پر مقتدی کو قیاس کرکے جواز کا قائل ہے۔ یہی فتاوی نذیریہ میں ہے اور عمرو سنت کی عدم تصریح کے باعث عدم جواز کا قائل ہے چونکہ عمرو کی دلیل عدمی ہے اور زید کی وجودی۔ اور مقامات مذکورہ کے محل کا مقتضی بھی زید کے دعوی کا موید ہے۔ لہذا اگر قیاس ہے لیکن عدم سے بہتر ہے مگر مقتدیوں کا غل و شور بالکل باطل ہے۔ اس کا قیاس امام پر نہ ہوگا۔ جیسے تکبیر تحریمہ قرأۃ تکبیرات انتقالات سلام امام جہرا کہتا ہے اور مقتدی سراً فافہم وتدبر۔ ھذا واللہ اعلم!
راقم ابوسعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی

الجواب صحیح: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انما جعل الامام لیوتم بہ الحدیث۔ امام ہر قسم کی اقتدا کے لئے بنایا جاتا ہے۔ ان مخصوص باتوں کے علاوہ جن کو شریعت نے منع کر دیا ہے مقتدی امام کے ہر قول و فعل کی اقتدا کرے۔ اسی عموم کے ماتحت وہ امام کے ماتحت امام کے ساتھ سورتوں کا جواب بھی دے۔ واللہ اعلم بالصواب
سید تقریظ احمد اڈیٹر اخبار محمدی دہلی۔

جواب صحیح اور درست ہے۔ عبید اللہ مبارک پوری مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی۔

استفتا: کیا مندرجہ ذیل صفات کا امام امامت کے لائق ہے؟
(۱) زناکار
(۲) چوری
(۳) اپنی عورتوں کو سینما لے جاتا ہو اور خود جاتا ہو
اپنی عورت کا حمل ہر تیسرے مہینے میں ادویات سے گراتا ہو۔
کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہو سکتی ہے؟ +

الجواب
ایسے شخص کو ہرگز امام نہ بنانا چاہئیے کیونکہ امام اچھے آدمی کو بنانا چاہئیے۔ رسول اللہ صلعم کا فرمان ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم الحدیث + سید تقریظ احمد اڈیٹر اخبار محمدی دہلی

جنت کی کنجی

اس کتاب میں حضرت مولانا احمد سعید صاحب نے تمام معاملات زندگی کے متعلق قریباً سوا ہزار صحیح احادیث سادہ اور سلیس اردو میں نقل فرمادی ہیں مسلمان گھروں میں اس کتاب کا رہنا بہت ضروری ہے۔ اگر آپ کے ہاں یہ کتاب نہیں ہے تو بہت جلد ہم سے منگا کر اپنے گھر میں رکھئے لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے تاکہ عورتیں اور بچے بھی باآسانی پڑھ سکیں۔ احسن مارہروی فرماتے ہیں ؎

رہے جنت کی کنجی پاس اور دوزخ کا کھٹکا
تو پھر دشوار کیا ہے تحصیل [...] کا

اس کتاب میں حضرت علامہ کا ایک شہرہ آفاق مضمون "[...]" کن لوگوں کو میسر ہوگا بھی درج کرکے کتاب کو اور چار چاند لگادیئے گئے ہیں نفیس کاغذ پر سوا تین سو صفحات ہیں اور قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے ہے۔ جلد طلب کریں۔

جنت کی کنجی خورد۔ دراصل یہ کتاب مندرجہ بالا کتاب کا خلاصہ ہے کئی مفید اور کارآمد مضامین کا مجموعہ ہے حضرت مولانا موصوف کی تصنیف کردہ ہے مولانا دہلی کی اردو زبان کی مانی ہوئی شخصیت ہیں قیمت صرف چار آنے جلد منگالیں

اصحاب بدر ان انصار و مہاجر اصحاب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سوانح حیات و مفصل حالات جو بدر کی لڑائی میں شمع نبوت کے پروانے تھے۔ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری مرحوم کی تصنیف ہے قیمت ایک روپیہ چار آنے (عہ) +

ملنے کا پتہ
دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

نغمہ سنت

از جناب مولوی محمد داؤد صاحب راز شکراوی

سنت الفت سے ہم کو سنت کے نغمے گاتے ہیں ۔ سنت کی رہ میں چل کر ہم بس سیدھے جنت جاتے ہیں
جو سنت پر عامل ہیں وہ دارین میں عزت پاتے ہیں ۔ سنت کی قدر کیا جانیں جو بدعت سے دل بہلاتے ہیں
سنت کی اشاعت کرتے ہیں اسلام سے الفت ہے جن کو ۔ ایمان سے خالی ہیں وہ دل اس کام سے جو گھبراتے ہیں
سب ایک ہو اور نیک بنو سنت کا یہ پیغام یہی ۔ اسلام کی عزت ہے اس میں ہم راز کی بات بتاتے ہیں
صورت و سیرت اپنی تم سنت کے سانچے میں ڈھالو ۔ کامل ہیں وہ انسان کہ جو اس سانچے میں ڈھل جاتے ہیں
سنت سے پیدا ہوتا ہے اک نور دماغوں میں یارو! ۔ جو باز نہ آئیں بدعت سے وہ بے غیرت ہو جاتے ہیں
تقلید کا پردہ چاک کرو اسلام کی ہے گر لاج تمہیں ۔ اسرار ہیں جتنے سنت کے اس پردے میں چھپ جاتے ہیں
افسوس مسلمانوں نے بھی اسلام سے الفت چھوڑی ہے ۔ کرنا ہے کام بہت کچھ پر غفلت میں سوئے جاتے ہیں
یہ دنیا والوں سے کہہ دو اسلام امن کا ضامن ہے ۔ ہم عالمگیر حکومت کی اسلام میں قوت پاتے ہیں

اے راز تم اپنا کام کرو اسلام کا اونچا نام کرو!
مشہور مثل ہے دنیا میں جو کرتے ہیں سو پاتے ہیں

درسِ آزادی

(از جناب حکیم ابوالعالی خاں صاحب بسمل)

کیا ہوا تیرا وہ عزمِ مستقل ہندوستاں
ہو گیا تو کس کے غم میں مضمحل ہندوستاں

بات سن تو مجھ سے کیوں اے من نشانِ ہندستاں
ہوں مخاطب تجھ سے ہی جنت نشانِ ہندستاں

جب نظر تجھ پر پڑی مغموم ہی پایا تجھے
پڑ گیا کیا لذتِ آزار کا چسکا تجھے

بال ہیں بکھرے ہوئے صورت تری غمناک ہے
آنکھ میں آنسو بھرے ہیں اور گریباں چاک ہے

سینکڑوں کمزوریاں پاتا ہوں تیری عزم میں
رنگ بے تابی نظر آتا ہے تیری بزم میں

چھپ نہیں سکتا چھپائے سے غم پیدا ترا
دیکھ آئینہ یہی تھا پہلے کیا نقشہ ترا؟

خونِ دل سے کیا کوئی نقشِ وفا بھر نیکو ہو
کیا تجھے کرنا ہے آخر کہہ تو کیا کرنے کو ہے!

انجمن میں آج تیری کیوں یہ دار و گیر ہے
کیا ترے خوابِ پریشاں کی یہی تعبیر ہے

مٹ نہیں سکتا تری تقدیر کا لکھا ہوا
بول منہ سے بول ہے کس فکر میں ڈوبا ہوا

قادرِ ضبطِ محبت ہے بڑا ذی ہوش ہے
سیکڑوں صدمے ہیں دل پر اور پھر خاموش ہے

سن کے اتنا آنکھ سے اس کی لہو بہنے لگا
آپ بیتی داستاں پھر اس طرح کہنے لگا

کیوں مرے حالِ زبوں پر اپنا سر دھنتا ہے تو
درد انگیز ہے کہانی میری کیوں سنتا ہے تو

دردِ دل پا کر تجھے دردآشنا کہتا ہوں میں
بات پردے کی ہے لیکن برملا کہتا ہوں میں

آہ اب تک اپنا گھر لٹتے ہوئے دیکھا کروں
اب تو ٹھانی ہے یہی دل کھول کر شکوا کروں

کیا سناؤں ایسی ناشادی میں آزادی کے گیت
چھیڑتا ہوں سازِ غم پر اپنی بربادی کے گیت

یاد ایام کہ جب میں کامرانِ عیش تھا
یاد ایام کہ جب میں باغبانِ عیش تھا

یاد ایام کہ جب مستِ شرابِ حسن تھا
یاد ایام کہ جب میں خود جوابِ حسن تھا

یاد ایام کہ جب میں جلوہ گاہِ ناز تھا
یاد ایام کہ جب مختار تھا، ممتاز تھا

یاد ایام کہ تھا دل جب ہر ذرہ مرا
یاد ایام کہ تھا زرخیز ہر خطہ مرا

یاد ایام کہ ہر گوشہ مرا آباد تھا
یاد ایام کہ جب آزاد تھا دل شاد تھا

یاد ایام کہ تھا گہوارۂ جنبانِ نشاط
یاد ایام کہ تھا روحِ طرب جانِ نشاط

کر دیا تو نے خراب اے انقلاب اے انقلاب
زندہ باد اے انقلاب اے انقلاب اے انقلاب

عہدِ ماضی خون کے آنسو رلاتا ہے مجھے
یاد پھر بھولا ہوا سا خواب آتا ہے مجھے

چاہنے والے جو میرے تھے ہوئے سب کالعدم
ساتھ ان کے ہو گیا رخصت مرا جاہ و حشم

خیرخواہِ ملک تھے ہمدرد تھے اشراف تھے
خسروانِ ماسبق کیا مجمع الاوصاف تھے

کون ہے میرے سوا اب مرتبہ دانِ سلف
مرحبا صد مرحبا اے تاجدارانِ سلف

چار دن کے واسطے پیدا ہوئے اور مر گئے
سچ تو یہ ہے ختم تم شانِ حکومت کر گئے

حشر تک تم نے مجھے تسکین دینے والے خوش رہو
اب عدم میں جا کے طرح عیش ڈالو خوش رہو

اہلِ مشرق کی شکایت کیا کروں بے سود ہے
زخمِ دل یہ کیا شہادت کے لئے موجود ہے

فکرِ دورِ حاضرہ کی کھائے جاتی ہے مجھے
ان کی پستی خون کے آنسو رلاتی ہے مجھے

خود نہ جو تکیے بےحسی کے اس قدر عادی ہوئے
میں نے جیلی لی تو یہ سرگرمِ آزادی ہوئے

خوش ہوں بیداری کا میں ان کی تماشا دیکھ کر
مشرقی ہاتھوں میں آزادی کا جھنڈا دیکھ کر

بل سکے نے کر لیں گے یہ جو ابتدائی منزلیں
پاؤں بڑھ کر خود بڑھیں گی انتہائی منزلیں

متحد ہو کر یہ منزل آشنا ہو جائیں گے
پھوٹ آپس میں جو ڈالیں گے فنا ہو جائیں گے

میری دل سوزی سے اتنا تو ہوا اگر مل گئے
مردِ میداں بن کے میدانِ عمل میں آ گئے

ان کی ہستی جو ہی دھن میں فنا ہو جائے گی
دیکھ لینا خاک ان کی کیمیا ہو جائے گی

شوقِ حریت ہے رہبر اور اب کیا چاہئے؟
کام کرنے کے لئے کوئی بہانا چاہئے

بے خبر ہیں اپنی ہستی سے مگر ہیں ہوش میں
یہ جو گر جائیں وہ بسمل کم ہے ایسے جوش میں

اس گری حالت میں اتنا حوصلہ رکھتا ہوں میں
یہ اگر چاہیں ابھی آزاد ہو سکتا ہوں میں

سب نے کہا کہ ہماری تہِ دل سے گواہی ہے کہ بے شک آپ نے دین خدا کی تبلیغ کردی۔ آپ نے ہمیں راہ راست پر لانے میں پوری کوشش اور محنت برداشت فرمائی۔ آپ نے ہماری پوری خیر خواہی کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہم سب کی طرف سے بہترین بدلے عنایت فرمائے۔ اب حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول برحق ہیں؟ اور جنت حق ہے؟ دوزخ بھی حق ہے؟ موت حق ہے؟ اور موت کے بعد جی اٹھنا بھی برحق ہے؟ قیامت کا آنا قطعی اور حق ہے؟ جس میں کوئی شک وتردد نہیں اور یہ کہ جناب باری عزوجل قبر کے تمام مردوں کو پھر سے زندہ کردیگا؟ سب نے جواب دیا کہ ہاں ہاں بے شک ہم سب کا یہی دین ایمان، یہی عقیدہ اور ایقان ہے۔ اُسی وقت آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا الٰہی تو گواہ رہ۔"

(۸۹۲) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَطَوَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَغَفَرَ لَكُمْ إِلَّا التَّبِعَاتِ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَوَهَبَ مُسِيْئَكُمْ لِمُحْسِنِكُمْ وَأَعْطٰى لِمُحْسِنِكُمْ مَا سَأَلَ۔ فَادْفَعُوْا بِسْمِ اللّٰهِ۔ فَلَمَّا كَانَ بِجَمْعٍ قَالَ۔ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لِصَالِحِيْكُمْ وَشَفَّعَ صَالِحِيْكُمْ فِيْ طَالِحِيْكُمْ۔ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ فَتَعُمُّهُمْ۔ ثُمَّ تَفَرَّقُ الْمَغْفِرَةُ فِي الْأَرْضِ فَتَقَعُ عَلٰى كُلِّ تَائِبٍ مِمَّنْ حَفِظَ لِسَانَهُ وَيَدَهُ۔ وَإِبْلِيْسُ وَجُنُوْدُهُ عَلٰى جِبَالِ عَرَفَاتٍ يَنْظُرُوْنَ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بِهِمْ۔ فَإِذَا نَزَلَتِ الرَّحْمَةُ دَعَا إِبْلِيْسُ وَجُنُوْدُهُ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ (رواه الطبراني في الكبير) یعنی ذی الحجہ کی نویں تاریخ عرفہ کے دن حجۃ الوداع کے خطبے میں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگو! اس دن اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر بڑے بڑے فضل وکرم اور انعام واکرام نازل فرمائے ہیں۔ تمہارے سب گناہ معاف فرما دیئے ہیں بجز اُن گناہوں کے جو آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کے متعلق تھے۔ اُس نے تمہارے نیک لوگوں کی سفارش سے بدلوگوں کو بھی بخش دیا ہے اور انہیں بھی اپنے انعامات سے محروم نہیں رکھا اور نیک لوگوں کو تو اُس نے ان کی منہ مانگی مراد عطا فرمائی ہے۔ اب اللہ کا نام لے کر مزدلفہ کی طرف لوٹو۔ مزدلفہ پہنچکر فرمایا اللہ عزوجل نے تم میں سے نیک لوگوں کو بخش دیا اور اُنکی سفارش بدلوگوں کے بارے میں قبول فرمالی۔ رحمت خدا نازل ہوئی اور سب کو ڈھانپ لیا۔ پھر عرفات سے بڑھی اور روئے زمین پر پھیل گئی۔ اور ہر توبہ کرنے والے کی بخشش ہوگئی۔ جو اپنی زبان اور اپنے ہاتھوں کی (آج) حفاظت کرے یعنی خلاف شرع کوئی حرکت ہاتھ یا زبان سے نہ کرے۔ ابلیس اور اُس کے انڈے بچے آج عرفات کی ان پہاڑیوں پر کھڑے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ان مہربانیوں اور کرم فرمائیوں کو دیکھتے رہے لیکن جس وقت یہ عام رحمت نازل ہوئی تو اُس نے اپنا سر پیٹ لیا۔ ہائے وائے کرنے لگا اور سب نے مل کر پورا ماتم کیا۔

(۸۹۳) ابویعلیٰ میں یہ خطبہ بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں مروی ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ تَطَوَّلَ عَلٰى أَهْلِ عَرَفَاتٍ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰئِكَةَ يَقُوْلُ يَا مَلٰئِكَتِيْ انْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِيْ شُعْثًا غُبْرًا أَقْبَلُوْا يَضْرِبُوْنَ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَجَبْتُ دُعَاءَهُمْ وَشَفَّعْتُ رَغْبَتَهُمْ وَوَهَبْتُ مُسِيْئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَأَعْطَيْتُ لِمُحْسِنِهِمْ جَمِيْعَ مَا سَأَلُوْنِيْ غَيْرَ التَّبِعَاتِ الَّتِيْ بَيْنَهُمْ۔ فَإِذَا أَفَاضَ الْقَوْمُ إِلٰى جَمْعٍ وَوَقَفُوْا وَعَادُوْا فِي الرَّغْبَةِ وَالطَّلَبِ إِلَى اللّٰهِ۔ فَيَقُوْلُ يَا مَلٰئِكَتِيْ عِبَادِيْ وَقَفُوْا وَعَادُوْا فِي الرَّغْبَةِ وَالطَّلَبِ فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَجَبْتُ دُعَاءَهُمْ وَشَفَّعْتُ رَغْبَتَهُمْ وَوَهَبْتُ مُسِيْئَهُمْ لِمُحْسِنِهِمْ وَأَعْطَيْتُ مُحْسِنِيْهِمْ جَمِيْعَ مَا سَأَلُوْنِيْ وَكَفَلْتُ عَنْهُمُ التَّبِعَاتِ الَّتِيْ بَيْنَهُمْ (ابویعلی) یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے حاجیوں کے مجمع پر جو میدان عرفات میں ہے اپنی رحمت وشفقت کی مہر وکرم کی نظر ڈالی اور انہیں دیکھ کر فرشتوں کے سامنے ان کی بھلائی اور بڑائی بیان فرمائی اور ان کی اس خداترسی پر فخریہ فرمایا کہ فرشتو! دیکھو میرے بندے میلے کچیلے بدن اور الجھے ہوئے بالوں سے دور دراز کا سفر طے کرکے میرے پاس کھڑے ہوگئے ہیں۔ سنو اور گواہ رہو کہ میں نے اِنکی دعائیں قبول فرمالیں اور ان میں سے جو میری رحمتوں کی رغبت رکھنے والے ہیں میں نے ان کی سفارش نیک قبول فرمالی۔ اور نیک بھلوں کی دعاؤں سے ان کے بروں کو بھی اپنی معافی فرمادیا۔ ان میں سے جو نیک ہیں انہوں نے مجھ سے جو جو دعائیں

محدثاتها، وکل محدثة بدعة، وکل بدعة ضلالة، وکل ضلالة فی النار۔ أعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ۝ وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اے آسمانوں کے اوپر عرش پر مستوی۔ اے اپنے غلاموں کیلئے اپنا گھر مکہ مکرمہ میں بنام کعبہ اپنے خلیل اور اپنے ذبیح کے ہاتھوں بنانے والے اور اس کی لگن ہر مؤمن دل میں لگانے والے اور اسی خانہ خدا میں اپنے برگزیدہ رسول کے پیدا کرنے والے اور جس طرح اس شہر کو دنیا کے سارے شہروں پر فضیلت و عزت و عظمت دی تھی اسی طرح اپنے اس آخری رسول کو اور تمام انبیاء پر فضیلت و عزت عظمت و حرمت عطا فرمانے والے! تیری ہی ذات مستوجب حمد وثنا ہے۔ ہم تیری جتنی بھی خوبیاں کریں جتنی بھی بزرگی اور بڑائی بیان کریں سب کم ہے اور بہت ہی کم ہے جب کہ دنیا کے سردار اولاد آدم کے سرتاج تیرے حبیب مخلوق کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جیسے افضل تر انسان اپنا سر مٹی پر رکھ کر اپنی ناک خاک آلودہ کرکے اپنی زبان سے گویا ہیں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند و بالا ہے۔ جب کہ انتہائی عاجزی دکھانے کے لئے وہ تیرے سامنے کمر جھکا دیتے ہیں اور انتہائی عبودیت کا ثبوت دینے کے لئے اپنے ہاتھوں سے اپنے گھٹنے تھام لیتے ہیں اور زبان سے کہتے ہیں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔ پاک ہے میرا مربی جو سب سے بڑی عظمتوں اور عزتوں والا ہے۔ جب کہ ایسے رسول معصوم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر غلاموں کی طرح سے سینے پر ہاتھ باندھ کر نظریں نیچی کرکے الف قد کھڑے ہو کر کہتے ہیں إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ عبادتوں کے لائق تو ہے مدد کرنے والا تو ہے۔ میں اور سارا جہان تیرا عابد اور ساری دنیا تجھ سے مدد مانگنے والی۔ تو پھر کون ہے؟ جو تیرے سامنے تیوری چڑھا سکے تیرے دربار سے منہ موڑ سکے تیرے سامنے اکڑفوں کر سکے۔

سب پست اور تو بلند سب مغلوب اور تو غالب سب محتاج اور تو بے نیاز۔ ہاں آسمانوں کے سکان بلند پایہ فرشتوں کا جب یہ بیان ہے کہ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝ یعنی ہم میں سے ہر شخص کی جو جگہ ہے وہیں وہ عبادت خدا میں لگا ہوا ہے کیا مجال جو ہٹ جائے یا تھک جائے۔ ہم سب کے سب صف بستہ عبادت خدا میں ہمہ تن اور ہر وقت مشغول ہیں۔ ایک طرف سردار انسان کا یہ حال ہے تو دوسری طرف سردار فرشتہ کا یہ قول ہے وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝ یعنی ہم بلا اجازت خداوندی پر نہیں مار سکتے قدم نہیں ہلا سکتے وہ ہمارا اور ہماری ہر طرف کا مالک ہے وہ بھول چوک سے خطا و نسیان سے پاک ہے۔ ہم کیا ہماری حمد کیا۔ تاہم بطور عبادت کی بجا آوری کے ہم کہتے ہیں اور بدل کہتے ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

الٰہی اپنے معصوم رسول افصح الفصحاء شافع روز جزا خیر الورٰی احمد مجتبٰی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ پر درود و سلام نازل فرما اور ہمیشہ ہمیشہ نازل فرماتا رہ جن کی وجہ سے ہمیں راہ حق ملی، راہ حیات ملی، راہ ترقی ملی، راہ انسانیت ملی، راہ معرفت ملی، راہ نجات ملی، راہ سلامتی ملی، راہ راحت ملی، راہ وصل خدا ملی، راہ راحت ابدی ملی، راہ خدا ملی، راہ رشد ملی فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى أَصْحَابِهٖ۔

برادران! دو جمعہ سے میں اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الاسلام حجۃ الوداع حجۃ السلام کے خطبات سنا رہا ہوں۔ آج بھی ارادہ ہے کہ یہی خطبات آپ کو سناؤں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی حج نصیب فرمائے زیارت مکہ زیارت مدینہ سے مشرف فرمائے۔ آمین

(۸۹۵) حضرت نبیط بن شریط اشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع میں میں اپنے باپ کے ساتھ اُن کی سواری پر اُن کے پیچھے سوار تھا۔

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ شروع کیا تو میں پالان پر اپنے باپ کے کندھوں کے سہارے کھڑے ہو کر سننے لگا آپ فرما رہے تھے أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ؟ قَالُوا هٰذَا الْيَوْمُ. قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ أَحْرَمُ؟ قَالُوا هٰذَا الشَّهْرُ. قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ أَحْرَمُ؟ قَالُوا هٰذَا الْبَلَدُ. قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا. هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ (طبقات ابن سعد) یعنی سب سے زیادہ حرمت والا دن کونسا ہے؟ صحابہؓ نے کہا آج کا دن آپ نے دریافت فرمایا کہ سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ کونسا ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا یہی مہینہ۔ پھر پوچھا سب سے زیادہ حرمت والا شہر کونسا ہے؟ صحابہؓ نے کہا یہی شہر۔ تب آپ نے فرمایا تمہارے خون اور مال آپس میں ایک کے ایک پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں۔ بتلاؤ! کیا میں نے تبلیغ کر دی؟ سب نے کہا ہاں قسم بخدا۔ آپ نے جناب باری میں عرض کی کہ الٰہی تو گواہ رہ۔ خدایا تو شاہد رہ۔ میرے پروردگار گواہ بن جا۔

(۸۹۶) ایام تشریق میں چونکہ مجمع منتشر تھا اور انہیں احکام پہنچانے ضروری تھے اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین صحابہ کو حضرت علی حضرت عبداللہ بن حذافہ اور حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہم کو اپنی طرف سے مقرر کر کے بھیجا جو آپ کے نام سے یہ منادی کر رہے تھے يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأَيَّامِ صِيَامٍ إِنَّمَا هِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ (طبقات ابن سعد) اے لوگو! یہ دن (دسویں ذی الحجہ سے لے کر تیرہ تک) روزوں کے دن نہیں بلکہ یہ دن تو کھانے پینے اور ذکر اللہ کرنے کے دن ہیں۔

(۸۹۷) إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ قَالَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ (رواہ البخاری) یعنی حجۃ الوداع کے دسویں دن کے خطبے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشغول تھے جو ایک صحابیؓ نے سوال کیا کہ میں فلاں کام کو فلاں کام سے پہلے خیال کرتا تھا اس لئے اسی طرح کیا بھی۔ دوسرے نے بھی اٹھ کر دوسرے کام کی تقدیم تاخیر کو اسی طرح بیان کیا مثلاً ایک نے کہا قربانی سے پہلے میں نے سر منڈوا لیا۔ کسی نے کہا رمی جمار سے پہلے میں نے قربانی کر لی وغیرہ۔ آپ ان سب کو یہی جواب دیتے رہے کر لو کوئی حرج نہیں۔ بلکہ اس دن آپ سے اس قسم کے جتنے مسائل دریافت کئے گئے آپ سب کو یہی جواب دیتے رہے۔

(۸۹۸) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا يُصِبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَإِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ فَرَمَى السَّبْعَ وَلَمْ يَقِفْ وَخَلْفَهُ رَجُلٌ يَسْتُرُهُ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ (رواہ احمد فی مسندہ) یعنی بقر عید والے دن حجۃ الوداع میں بطن وادی سے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار رہے تھے اس وقت آپ نے لوگوں کے مجمع سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا "اے لوگو! اس قدر بھیڑ بھاڑ اور جلدی نہ کرو کہ ایک کو دوسرے سے نقصان پہنچے یا اسے ضرب و مار لگ جائے۔ لوگو! کنکریاں بھی ٹھیکریوں کے برابر پھینکو ان سے بڑی نہ ہوں" بعد ازاں آپ نے سات کنکریاں پھینکیں اور وہاں ٹھہرے نہیں میں نے دیکھا کہ آپ کی سواری پر آپ کے پیچھے ایک اور صاحب تھے جو کپڑے سے آپ پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا یہ سعید بخت کون بزرگ ہیں؟ لوگوں نے بتلایا کہ یہ حضرت عباسؓ کے صاحبزادے حضرت فضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اے مالک الملک۔ اے ارحم الراحمین۔ اے اکرم الاکرمین۔ اے خالق عالم۔ اے فاطر السموات والارض۔ اے عالم الغیب۔ اے علی کل شیء قدیر۔ [illegible]
[illegible]

قدرت کا فیصلہ

(از جناب شریف حسین صاحب میرٹھی)

ہند کی آبادیوں میں ایک ہل چل تھی بپا
بے قراری کا تماشا ہو رہا تھا جا بجا
منتظر آوازِ حق کے گوش شنوا تھے تمام
ملکیت کا ملک کی سننے کو حتمی فیصلہ
ملکیت کے مدعی دست و گریباں تھے بہم
سن رہی تھی غور سے قدرت ہر اک کا مدعا

بڑھ کے ہندو نے کیا پرنام اور تن کر کہا
ان داتا میں ہوں اس بھومی کا مالک دیکھنا
میں نے بھارت ماتا کی سیوا میں کیں قربانیاں
میں ہوں اور یگ کرنے کے لئے پیدا ہوا
میں نے تن من دھن چڑھائے بھینٹ بھارت ورش پر
یدھ اب تک ہے مہا بھارت کا عالم آشنا
رام لچھمن کرشن کے سیوک ہیں ہم
بودھ کا اوتار بھی اس پرتھوی پر ہو چکا
ہر طرح ہم ہی ہیں اس بھومی کے مالک آد سے
حق ہمارا ہم کو اب دلوائیے پرماتما

ہو گیا بے تاب مسلم سن کے ہندو کی یہ بات
اور سپاہیانہ پوزیشن سے یوں کہنے لگا
آپ مالک ہیں جسے چاہیں عطا شاہی کریں
ملکیت کا حق تو ہے اس ملک پر میرا بڑا
قوت بازو سے میں نے سر کیا اس ملک کو
میں محمد ابن قاسم بن کے فتح مند تھا
لودی و سادات و خلجی تغلق و شاہان مغل
بن کے صدیوں میں یہاں بانی حکومت کا رہا
مجھ سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے دعویدار ہند
میں ہوں جس نے سر یہاں اونچا کیا شمشیر کا

ہندو و مسلم کے خود غرضانہ دعوے کی دلیل
سن کے مغرب کے بھی گورے آدمی نے یوں کہا
ہند کا مالک نہ ہندو ہے نہ مسلم مائی گاڈ
ملکیت کا تو مری اس ملک پر جھنڈا اڑا
ملک میں جب ابتری پھیلی ہوئی تھی ہر طرف
مغلیہ دور حکومت ختم ہونے ہی کو تھا
جارج میں نے لیا اس وقت موقع دیکھ کر
عقل اور تدبیر سے اس ملک کو پھر سر کیا
میں نے تہذیب و تمدن سے کیا لوگوں کو رام
ارتقائی زندگی کا گر دیا سب کو بتا
میں نے پستی سے اٹھایا پست قوموں کو یہاں
اور اچھوتوں کو سکھایا میں نے جینے کا مزا
میں نے آسائش کے ساماں کر دیئے ارزاں بہم
تار برقی روشنی کا سلسلہ پھیلا دیا
ریلوے اور ریڈیو کا جال سارے ملک میں
اپنے سرمائے سے میں نے جا بجا قائم کیا
میں نے سارے ملک کی کایا پلٹ دی دیکھئے
اب یہ انسانوں کی آبادی ہے کتنی پُر فضا
اس لئے ہندوستاں ہے میری محنت کا ثمر
اس پہ رکھئے دائمی میری حکومت کا جوا

ملکیت کے مدعی جب دے چکے اپنا بیاں
ایک ننگے بھوکے دہقاں سے یہ قدرت نے کہا
تیری مخلص خدمتیں ایک ایک ہیں مجھ کو پسند
تو ہے مالک ملک کا اے سادگی کے دیوتا
چل چلاتی دھوپ میں ننگے بدن جوتی زمیں
کڑکڑاتی سردیوں میں کھیت کو پانی دیا
صبر و استقلال سے خود بھوکا رہ کر ملک کا
اپنی محنت کے پھلوں سے پیٹ تو بھرتا رہا
بعد ازاں معمار اور مزدور کو کر کے طلب
پیار سے قدرت نے فرمایا کہ سہرا ملک کا
ان کے سر ہے یہ وطن کے دوست ہیں محبوب بھی
ان کے ہاتھوں سے پڑی دنیا کے شہروں کی بنا
اور بالے سخت لو میں، دھوپ میں
تم نے محلوں کو امیروں کے کھڑا ہو کر بنا
پیٹ بچوں کا بھی کاٹا آپ بھی فاقے کئے
پر تجوری اور خزانوں کو امیروں کی بھرا
وقت آتا ہے یہی مالک بنیں گے ملک کے
سروری کا تاج ان کے سر پہ رکھا جائے گا

مغرب سے

ایک نظم کے چار شعر

(از جناب مسعود الرحمن صاحب جاوید عثمانی)

تیری نگاہ کامیاب تیری خرد کا ہے فریب
جلوۂ رہ گذر ہے اور جلوۂ بام اور ہے
مذہب فکر میں ترے موت حریف زندگی
میری حدیث شوق میں موت کا نام اور ہے
شکر حیات سے بری میں بھی نہیں یہ سچ مگر
لغزش ہوش کے اسیر و لغزش گام اور ہے
تیری ضیائیں ظلمتیں میری سیاہیاں بھی نور
صبح کی طلعتوں سے پوچھ سرخی شام اور ہے

غیر مسلموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کا سلوک

(از حافظ حامد حسین صاحب متعلم مدرسہ دار السلام صدر بازار دہلی)

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون: جب کہ دنیا میں تاریکی و جہالت کی گھنگھور گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ مشرق سے لیکر مغرب تک اس روئے زمین پر خدا کا نام لینے والا کوئی بھی باقی نہیں تھا؟ الا ماشاء اللہ۔ حتیٰ کہ زمین نوع انسان کے خون سے رنگی جا رہی تھی۔ انصاف بھی دنیا سے مٹ چکی تھی۔ معمولی سی باتوں میں خون کی ندیاں بہہ جاتی تھیں۔ وہ پیالہ کہ جس کو سیدنا حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنایا تھا خالی ہو چکا تھا۔ ایسی درندہ اور وحشی قوم میں اللہ تبارک تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اس قوم کو راہ راست پر لانے کے لئے جو کوشش کی اسی کو آج تمام قومیں مختلف زبانوں میں ادا کر رہی ہیں۔ بعض حضرات عدم تشدد سے تعبیر کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام اخلاق سے پھیلا ہے لیکن اگر تعصب کرنے والے اپنے تعصب کو بالائے طاق رکھ کر دیکھیں گے تو ان کو یہ امر بخوبی واضح ہو جائیگا کہ اسلام اخلاق ہی سے پھیلا ہے۔ بہرکیف آج کے عنوان میں ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلموں کے ساتھ سلوک بتانا ہے۔

آپ کی عمر جب کہ پندرہ یا بیس برس کی تھی اس وقت آپ کے چچا زبیر کی سرداری میں ایک انجمن حلف الفضول کے نام سے بنائی گئی آپ نے بھی اس میں شرکت فرمائی۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن فرماتے ہیں کہ اگر مجھ کو ایک سرخ اونٹنی بھی ملتی تو میں اس معاہدہ سے نہیں پھرتا، اور اگر آج بھی کوئی شخص ایسی انجمن بنائے اور اس شرط پر قائم رہے تو میں سب سے پہلے اس کو ماننے کے لئے تیار ہوں یہ تو نبوت سے پہلے کا واقعہ ہے اب نبوت کے بعد کا واقعہ سن لیجئے جب کہ آپ نے یہ اعلان کیا قل یا ایها الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا لوگو! میں تمام ہی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس وقت مشرکین مکہ نے آپ کے اوپر جو حملے کئے وہ بیان سے باہر ہیں۔ آپ کو دیوانہ و مجنوں کہا گیا۔ خدا کے کلام کو لوگوں کے کانوں تک پہونچانے سے روکا گیا۔ پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھڑیاں ڈالی گئیں۔ طائف میں پتھر برسائے گئے۔ راستہ میں کانٹے بچھائے گئے۔ دم بریدہ اور بے نسل کے خطاب دیئے گئے۔ وہی قوم جب آکر کہتی ہے کہ اے محمد ہم تباہ و برباد ہو رہے ہیں ہمارے یہاں قحط پڑا ہوا ہے۔ آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ ہم پر پانی برسائے آپ اسی وقت بلا چون و چرا اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھا کر عاجزی و انکساری کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ اگر تو پانی نہیں برسائے گا تو یہ قوم ہلاک ہو جائے گی۔ اللہ تبارک تعالیٰ کی درگاہ میں آپ کی دعا قبول ہوتی ہے اور بے انتہا بارش ہوتی ہے۔ یہ ہے آپ کا رحیمانہ سلوک۔ سچ فرمایا وما ارسلناک الا رحمة للعالمین اے نبی ہم نے تجھ کو دنیا میں رحمت بنا کر کے بھیجا ہے۔

آپ لوگوں نے رحمت کے وہ واقعات بھی سنے ہوں گے جو جنگ خیبر میں پیش آئے واپسی کے وقت آپ ایک درخت کے نیچے سوئے ہوئے تھے۔ اچانک ایک شخص ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے آپ کے سینہ مبارک پر بیٹھ کر کہنے لگا کہ اے محمد اب بتائیے آپ کو میرے ہاتھ سے کون بچائیگا آپ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا "اللہ" یہ لفظ سنتے ہی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے اور آپ اس کے سینے پر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں اب بتا تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ وہ کہتا ہے آپ بچائیے گا۔ یہ سنتے ہی آپ اس کو چھوڑ دیتے ہیں اسی وقت وہ اسلام قبول کرتا ہے۔ اسی طرح آپ کے پاس ایک مہمان آتا ہے نہایت عزت و احترام کے ساتھ رکھا جاتا ہے، آپ خود اس کو کھانا کھلاتے ہیں اور سونے کیلئے بستر دیتے ہیں۔ وہ شرارت کی وجہ سے رات کو بستر پر پاخانہ پیشاب کر کے چلا گیا۔ اور اتفاق سے اپنی تلوار بھی اسی جگہ بھول گیا۔ جب آپ صبح اس کو جگانے کے لئے تشریف لائے تو اس کو نہیں پایا۔ بستر کو لے جا کر دھونے لگے صحابہ کرام دیکھ کر عرض کرتے ہیں اے اللہ کے رسول آپ تکلیف نہ کیجئے ہم دھونے کے لئے تیار ہیں آپ نے فرمایا نہیں وہ میرا مہمان تھا اس لئے دھونے کا میرا حق ہے۔ اتنے میں وہ شخص بھی تلوار لینے کے لئے آیا اور ڈرتے ہوئے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتا ہے کہ حضور میری تلوار یہیں پر چھوٹ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا جس جگہ پر چھوڑ گئے تھے اسی جگہ پر جا کر لے لو یہ شان رحیمانہ دیکھ کر وہ اسی وقت مشرف باسلام ہو گیا

اس قسم کے اور بہت سے واقعات ہیں مگر میں مختصر کر کے ناظرین کرام کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ یہ واقعہ بھی قابل غور ہے کہ جس وقت سردار یمامہ ثمامہ بن اثال گرفتار کر کے لایا جاتا ہے اور مسجد نبوی کے ستون میں باندھ دیا جاتا ہے، ہادی اسلام دریافت فرماتے ہیں کہ ثمامہ کیا چاہتے ہو؟ وہ جواب میں کہتا ہے اگر آپ مجھ کو رہا کر دیں گے تو بہت بڑی احسان مندی کروں گا، اور اگر مجھ کو قتل کر دیں گے تو میرا بدلہ لینے والے بہت ہیں اور اگر مال کی خواہش ہے تو جتنا چاہئے لیجئے۔ تین دن تک حضور یہی سوال کرتے رہے اور وہ جواب میں یہی کہتا گیا آخر کار تیسرے دن آپ نے اس کو بلا شرط رہا کر دیا۔ اس نے فوراً ہی اسلام قبول کیا اور اپنے وطن میں پہونچ کر مخالفین اسلام مکہ والوں کا غلہ بند کر دیا۔ یہ لوگ چونکہ غلہ

وہیں کا کھاتے تھے اس لئے چیخ پڑے۔ اور وہ لوگ جو تین سال تک بائیکاٹ کرکے کھانے پینے اور دیگر ضروریات زندگی سے روک کر تکلیف دیتے رہے تھے آج آکر دربار رسالت میں عرض کرتے ہیں کہ اے محمد! ثمامہ نے گیہوں بھیجنا بند کر دیا ہے لہٰذا ہم سخت تکلیف میں ہیں آپ ہماری اس مصیبت کو دور کیجئے۔ آپ نے فوراً ہی ثمامہ کو حکم بھیجا کہ مکہ والوں کو بہت تکلیف ہے، غلہ بھیج دو، ثمامہ نے فوراً آپ کے حکم کی تعمیل کی، اور غلہ مکہ میں بدستور جانے لگا۔ اگر حقیقت کی نگاہ سے دیکھا جائے تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ آپ نے مکہ والوں کے ساتھ اس سے زیادہ ایسا سلوک کیا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کے ساتھ بہت سے صلح و معاہدہ کئے جو ہمارے لئے آج نمونہ ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مدینے پہونچ کر ہجرت کے پہلے ہی سال یہ مناسب خیال فرمایا کہ جملہ اقوام سے ایک معاہدہ بین الاقوامی اصول پر کیا جائے تاکہ نسل ومذہب کے اختلاف میں بھی قومیت کی وحدت قائم رہے اور سب کو تمدن وتہذیب میں ایک دوسرے کے ساتھ مدد واعانت ملتی رہے معاہدہ میں آپ نے فرمایا "یہ تحریر محمد کی جانب سے ان مسلمانوں کے درمیان ہے جو قریشی اور یثرب کے باشندے ہیں ان لوگوں کے ساتھ جو مسلمانوں سے ملے ہوئے ہیں اور کاروبار میں ان کے ساتھ شامل ہیں کہ یہ سب لوگ ایک ہی قوم سمجھے جائیں گے بنی عوف کے یہودی مسلمانوں کی ایک قوم ہیں، جو کوئی ان معاہدہ کرنے والی قوموں کے ساتھ جنگ کرے گا اس کے برخلاف سب کے سب مل کر کام کریں گے مسلمان ان کی مدد کریں گے معاہد اقوام کے باہمی تعلقات باہمی خیر خواہی وخیر اندیشی اور فائدہ رسانی کے ہوں گے، ضرر اور گناہ کے نہ ہوں گے جنگ کے وقت ہر یہودی مسلمانوں کے ساتھ مصارف میں شامل رہیں گے یہودیوں کی دوستدار قوموں کے حقوق یہودیوں کے برابر سمجھے جائیں گے۔ کوئی شخص اپنے معاہد کے ساتھ مخالفانہ کارروائی نہیں کرے گا مظلوم کی مدد ونصرت کی جائے گی۔ مدینہ کے اندر خون کرنا اس معاہدہ کرنے والی سب قوموں پر حرام ہوگا، زنہاری بھی معاہد قوموں جیسے سمجھے جائیں گے اس معاہدہ کی قوموں کے اندر اگر کوئی ایسی نئی بات یا جھگڑا پیدا ہو جائے جس میں فساد کا خوف ہو تو اس کا فیصلہ خدا اور اس کے رسول ؑ کے متعلق ہوگا۔"

اس معاہدے پر مدینہ کی تمام آباد قوموں کے دستخط ہوگئے، اس کے بعد خدا کے پیغمبر ؑ نے گردونواح کے قبیلوں کو بھی شامل کرلیا، اس سے یہ فائدہ ہوا کہ جو خانہ جنگیاں قبائل کے درمیان جاری تھیں اور مخلوق خدا کے خون سے خدا کی زمین رنگی رہتی تھی اس کا خاتمہ ہوگیا۔

اس کے بعد ۶ھ میں صلح حدیبیہ کا قصہ پیش آتا ہے اسلام کی تاریخ میں اس صلح کو بہت اہمیت دی جاتی ہے اس لئے کہ مکہ معظمہ کو اللہ تبارک تعالیٰ نے اسی صلح کے باعث فتح کرایا۔ وہ قوم جس نے آپ سے اپنا وطن چھڑا دیا خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے روکا ان سب کو درگذر کرتے ہوئے آپ کا اُن کے جواب میں لا تثریب علیکم الیوم فرمانا یقیناً طاقت انسانی سے باہر ہے میں ساری دنیا کو چیلنج دیکر کے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا کوئی ایسی مثال پیش کرسکتا ہے؟ اور تو اور پادریوں سے بھی ناممکن ہے جن کے مذہب میں ہے کہ اگر کوئی شخص ایک گال پر طمانچہ مارے تو بجائے انتقام کے اس کے لئے دوسرا گال پیش کردے[1] لیکن دیکھنے والا آج نظر اٹھا کر دیکھ سکتا ہے کہ ان کے فاتحین اپنے مفتوحین کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں؟ اس کے مقابل دیکھئے کہ فتح مکہ کے دن ایک شخص کانپتا ہوا آپ کی خدمت اقدس میں آتا ہے آپ اس کو دیکھ کر فرماتے ہیں "اے شخص تو خوف مت کر میں تو اس عورت کا بچہ ہوں جو عرب کی معمولی عورتوں کی طرح سے گوشت کھایا کرتی تھی۔ اللہ اکبر! یہ ہے رحیمانہ سلوک۔ سچ فرمایا قرآن نے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ آپ دنیا میں امن پھیلانے کے لئے تشریف لائے۔ آپ کے جانشین علمائے حق کو بھی چاہئے کہ وہ دنیا میں امن پھیلائیں گو دنیا کے لوگ کسی قوم یا کسی مذہب سے وابستہ ہوں رزقنا اللہ التوفیق ✤

[1] اس جگہ پہونچکر ایک واقعہ یاد آیا کہ گول میز کانفرنس منعقدہ لندن میں ہندوستانی اسمبلی کا ایک نمائندہ گیا۔ اس سے جارج پنجم آنجہانی نے فرمایا کہ کیا مسٹر تحریک آزادی میں تم بھی گاندھی کے ساتھ ہو؟ ہندوستانی نمائندے کا ثبوت میں جواب پاکر عیسائیت کے فرماں روا جارج پنجم آنجہانی نے فرمایا کہ خیر جو تمہاری مرضی، لیکن اتنا یاد رکھو کہ اگر ہندوستان میں ایک عیسائی انگریز بھی مارا گیا تو میں اس ایک ایک کے انتقام میں ایک ایک لاکھ مسلح فوج انگلستان سے روانہ کر دوں گا ✤ ایران کے مرد اعظم رضا شاہ پہلوی نے جب عنان حکومت سنبھالی، تو ایرانی محکموں میں عیسائیوں کی کثرت میں تخفیف چاہی جسکے جواب میں سات سمندروں کی ملکہ سلطنت برطانیہ کے کارفرماؤں نے انگلستان سے ارشاد فرمایا کہ اگر ایشیا میں ایک بھی انگریز مارا گیا تو اس کے بدلے میں چار چار سو ایشیائی مارے جائیں گے۔ اس سے زیادہ ہمیں اور کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ناظرین خود اندازہ فرمالیں کہ ایک یہ ہیں اور ایک وہ مرد خدا تھا کہ جس کو زندگی سے تنگ کر دیا گیا تھا اور انتہائی ایذائیں پہونچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی تھی، جب وہ انہیں لوگوں پر فتح حاصل کرکے مکہ میں داخل ہوا ہے تو لاکھوں جاں نثار صحابیوں کے درمیان کھڑا ارشاد فرماتا ہے کہ مکہ والو! آج تم پر کوئی داروگیر نہیں ہے تم بالکل بے قصور ہو صلی اللہ علیہ وسلم۔

مرزائے قادیانی کی کذب گوئیاں

(از قلم جناب مولوی محمد صاحب کھیرانوالوی تخلص)

ہم ناظرین محترم کی خدمت میں عمر مرزا جی کا معمہ حل کرکے پیش کرتے ہیں جو کہ باعث مسرت اور ہدایت بھی ہے۔ امید ہے کہ آپ غور سے پڑھیں گے۔ سنیے! مرزا جی فرماتے ہیں: "سو اسی طرح ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا، تا لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں" (کتاب اربعین نمبر ۳ صفحہ ۔۔)۔ اور کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۶ پر فرماتے ہیں "اسی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم" اور کتاب تحفہ ندوہ صفحہ ۔۔ پر تحریر ہے "جیسا کہ میرے لئے بھی اسی برس کی زندگی پیش گوئی ہے۔" اور کتاب اربعین ضمیمہ نمبر ۳ و ۴ صفحہ ۵ پر ہے: "بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے کہ نماز کے لئے جب زینہ (پوڑی) چڑھ کر اوپر جاتا ہوں تو مجھے اپنی ظاہری حالت پر امید نہیں رہتی کہ زینہ کی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھنے تک میں زندہ رہوں گا۔ اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے لئے موجود ہوتا ہے تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیوں کر افترا پر جرأت کر سکتا ہے اور وہ کس صحت کے بھروسہ پر کہتا ہے کہ میری اسی برس کی عمر ہوگی، حالانکہ ڈاکٹری تجارب تو اس کو ہر وقت موت کے پنجہ میں پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔" اور کتاب ہذا نمبر ۳ صفحہ ۳۶ پر لکھتے ہیں "اور الہامات میں خدا تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت نہیں کہ صرف معمولی مکالمہ الٰہیہ ہو، بلکہ اکثر الہامات میرے پیش گوئیوں سے بھرے ہوئے ہیں اور دشمنوں کے بد ارادوں کا ان میں جواب ہے مثلاً چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا جبھی جلد مر گیا، اس لئے پہلے ہی سے اس نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ثمانین حولا او قریبا من ذالک او تزید علیہ سنینا و تری نسلا بعیدا یعنی تیری عمر اسی برس ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ۔ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل دیکھے گا" اور کتاب تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹ پر پوری مذکورہ عبارت ہے۔ اور کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۵ پر ہے "ویاتی علیک زمان مختلف بازواج مختلفۃ و نری نسلا بعیدا ولنحیینک حیوۃ طیبۃ ثمانین حولا او قریبا من ذالک یعنی تیرے اوپر مختلف عورتوں کا زمانہ آئے گا (ضد ورکیوں نہ) اور تو دور کی نسل دیکھے گا اور ہم تجھے پاک زندگی زندہ رکھیں گے اسی برس یا اس کے قریب" اور کتاب تحفہ گولڑویہ ضمیمہ صفحہ ۵ پر لکھا ہے "خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم زیادہ کروں گا" اور دیکھو سراج المنیر صفحہ ۔۔ اور تریاق القلوب صفحہ ۳ حاشیہ اور اشتہار للانصار صفحہ ۳ اور ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ اور اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۹ اور ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۔۔ "اور ۱۱ دسمبر ۱۹۰۰ء بروز جمعہ مجھے رویا ہوئی، کہ میں ایک قبر پر بیٹھا ہوں صاحب قبر میرے سامنے بیٹھا ہے، میرے دل میں خیال آیا کہ آج بہت سی دعائیں امور ضروری کے متعلق مانگ لوں اور یہ شخص آمین کہتا جائے آخر میں نے دعائیں مانگنی شروع کیں جن میں سے بعض دعائیں یاد رہیں اور بعض بھول گئیں ہر ایک دعا پر وہ شخص بڑی شرح صدر سے آمین کہتا تھا، ایک دعا یہ ہے کہ الٰہی میرے سلسلہ کو ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو اور بعض دعائیں اپنے دوستوں کے حق میں تھیں، اتنے میں خیال آیا کہ یہ دعا بھی مانگ لوں کہ میری عمر ۹۵ سال ہو جائے۔ چنانچہ میں نے دعا کی کہ الٰہی میری عمر ۹۵ برس کی ہو جائے اس نے آمین کہی" (کتاب مکاشفات صفحہ ۳۸)۔ اور دیکھو کتاب حقیقۃ الوحی کہ: "میرے ایک مرید مخلص نے اپنی عمر سے پانچ سال مجھے دیدیئے۔"

بایں ہمہ الہامات سے آپ کی الہامی عمر ۸۴ برس ہوئی۔ اور عمر خوابی ۹۵ سال۔ اور ۵ برس مرید کی طرف سے شامل کرنے سے ۱۰۰ برس کل عمر ہوئی۔ اب ہمیں دیکھنا ہے کہ آپ کتنی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں سنیئے "جبکہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت ہوئی ہے۔" (کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶) اور براہین احمدیہ حصہ اول صفحہ ۱۱۲ میں ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہے اور آپ کی وفات ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔" حساب کرنے سے ثابت ہوا کہ آپ کی عمر ۶۸ برس کی ہوئی۔ دیگر جبکہ چودھویں صدی میں ابھی آٹھ برس گذرے جبکہ یہ عاجز قریباً بیس برس کی عمر کا تھا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۹) لہٰذا ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء مرزا صاحب کی ۵۰ برس کی عمر (۲۰ - ۳۰) تھی، پس کل عمر ۶۸ برس ہوئی۔ دیگر کتاب البریہ صفحہ ۱۵۹ میں ہے میری عمر قریباً چونتیس یا ۳۵ برس کی ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔ حکیم غلام المرتضیٰ (باپ مرزا) کی وفات ۱۸۷۶ء مطابق ۱۲۹۳ھ دیکھو کتاب نزول المسیح صفحہ ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸۔" لہٰذا بحساب ۳۵ برس کے مرزا جی کی وفات والد کے ۳۴ برس بعد ہوئی پس آپ کی عمر کل ۶۹ برس ہوئی۔ دیگر "میری بعثت کا زمانہ ۳۴ سال سے بڑھ گیا ہے" (پیغام امام صفحہ ۳۵) ۱۹۰۸ء و ۱۳۲۶ھ میں مرزا جی کی عمر ۶۹ تھی پس کل عمر ۶۹ برس ہوئی۔ دیگر "میری عمر ۶۸ سال کی ہے" حقیقۃ الوحی صفحہ ۔۔ حاشیہ ۱۹۰۷ء میں یہ کتاب تصنیف ہوئی لہٰذا آپ کی عمر ۶۹ سال تھی پس کل عمر آپ کی ۶۹ سال

[1] مسکین کا پہلے ابراہیم نام تھا دو سال کے عرصہ سے "محمد" تبدیل کر لیا ہے۔ فقط محمد

ہوئی۔ دیگر کتاب البریہ ص۱۴۶ میں ہے "میری عمر میں
۱۸۵۷ء میں ۱۶ برس کا یا سترھویں برس میں
تھا" مرزا صاحب ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲۷۴ھ
بحساب سن وفات (۱۹۰۸ء) آپ کی عمر ۶۸
سال ہوئی۔ اور حکیم نوردین صاحب اپنی کتاب
"نوردین ص۱" سنہ ۱۹۰۸ء ۲۶ مئی میں ۶۹
برس شمسی عمر پانا لکھتے ہیں۔ دیگر کتاب عسل
مصفے حصہ دوم ص۴۳۲ پر تحریر ہے "مرزا غلام احمد
کی وفات بروز منگل ۱۹۰۸ء کو ۶۹ برس کی عمر
میں لاہور میں ہوئی"۔

ان تمام حوالجات سے آپ کی عمر ۶۸ یا ۶۹
یا ۷۰ سال ہوئی جو کہ الہامی عمر سے بالکل خلاف
اور غلط ہے۔ باوجود نبی ہونے کے پھر اتنی کمی کیوں
جب کہ خدائی حکم تھا۔ وعدہ الٰہی خلاف نہ ہونا
چاہئے۔ لہذا مرزا جی خود قائل ہیں: "خدا تعالیٰ
کی شان اس سے بلند ہے کہ جھوٹ بولے یا
خلاف واقعہ کہے" (کتاب ازالہ اوہام ص۱۲۵)
اور کتاب انجام آتھم ص۳۱ پر تحریر ہے "وہ جو بات خدا
کی طرف سے ٹھہر چکی کوئی اس کو روک سکتا نہیں"
اور دیکھو کتاب جنگ مقدس ص۱۸۸ جس میں لکھا
ہے "زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ
ٹلیں گی" اور دیکھو کتاب حقیقۃ الوحی ص۴۳۹
"خدا کے وعدے ٹل نہیں جاتے" اور دیکھو کتاب
ضمیمہ انجام آتھم ص۳۱ پر ہے "یہ یاد رکھو کہ خدا کے
فرمودہ میں تخلف نہیں۔ خدا کا وعدہ ٹل نہیں سکتا"
اور دیکھو اشتہار چار ہزاری ص۱۲ "تخلف وعدہ ایک
نقص ہے جو خدا تعالیٰ پر جائز نہیں" اور دیکھو کتاب
حقیقۃ الوحی ص۵۸۵ "خدا کے کلام پر ہنسی نہ کرو،
پہاڑ ٹل جاتے ہیں دریا خشک ہو سکتے ہیں موسم بدل
جاتے ہیں مگر خدا کا کلام نہیں بدلتا جب تک پورا
نہ ہولے" اور دیکھو اشتہار ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء۔
جس پیشگوئی میں وعدہ ہو یعنی انعام اکرام کی نسبت
پیش گوئی ہو وہ کسی طرح ٹل نہیں سکتا خدا تعالیٰ
نے فرمایا ہے "ان اللہ لا یخلف المیعاد" اور
دیکھو کتاب تجلیات الٰہیہ ص۱۳ "خدا کا وعدہ نہیں
ٹلے گا اور ضرور ہو کر رہے گا" مرزا جی کے کلام
سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ جو وعدہ کرتا ہے وہ
پورا کرتا ہے۔ لہذا مرزا جی کو عمر کا وعدہ دیا گیا پورا
نہ ہوا جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ
مرزا جی جھوٹے یا اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ)۔ زمین
آسمان ٹل جائیں گے مگر فرمان الٰہی سچا ہو گا مرزا
جی کا دعویٰ ہی افترائی جھوٹا ہے محض پیٹ
کی خاطر چلایا۔ اگر آپ راستی پر ہوتے تو ضرور خدا
آپ کی نصرت فرماتا جیسا کہ مرزا صاحب فرماتے
ہیں "جس شخص پر خدا کا کلام نازل ہوتا ہے اور
سچ مچ وہ مکالمہ الٰہیہ سے شرف پاتا ہے اس کو
اس مکالمہ کے ساتھ اور لوازم نصرت اور مدد بھی عطا
کئے جاتے ہیں" (چشمہ معرفت ص۳۰ حاشیہ)۔ اور
دیکھو نزول المسیح ص۲ "وہ ہستی قدیم اور وہ پاک و
قدوس جو تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں رکھتا وہ
کاذب کو کبھی عزت نہیں دیتا" اور دیکھو کتاب
راز حقیقت ص۱ "خدا جھوٹے کذابوں دجالوں کی
مدد نہیں کرتا" نتیجہ صاف ہے کہ آپ کاذب مفتری
ان کاذبین میں سے ہیں جو رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرماتے تھے مسلمانوں کو سلسلہ مرزا
سے بچنا چاہئے + فقط والسلام!

خطبۂ صدارت

از جناب مولوی عبدالسلام صاحب بستوی

سلسلہ (۸) گذشتہ

میرے عزیزو! استاد کا ادب و لحاظ رکھو ان کا
ادب واجبات سے ہے اگر تم استاد کی خدمت کرو
گے وہ خوش ہو کر دعائیں دے گا اور پھر تم محنت و
مشقت بھی ساتھ کئے جاؤ تو انشاء اللہ تعالیٰ تم
منطقی فلسفی، ادیب، شیخ الحدیث والتفسیر بن سکتے
ہو اور تم کو چاہئے کہ مہتمم و منتظم مدرسہ کے لئے بھی
ہمیشہ نیک دعائیں کرتے رہو جنہوں نے تمہاری سہولت
کے لئے ہر قسم کی آسانیاں مہیا کر رکھی ہیں، کھانے
پینے رہنے سہنے پڑھنے پڑھانے کتاب وغیرہ کی ذمہ
داری اُن کے ذمہ ہے انگریزی وغیرہ پڑھنے جاؤ تو
فیس اور تمام اخراجات کا تم کو خود متکفل ہونا
پڑتا ہے مگر یہاں تم کو کسی چیز کی پریشانی نہیں
اٹھانی پڑتی۔ اس حالت میں اگر تم نیک دعاؤں سے
بھی نہ یاد کرو گے تو ناشکرے ہو گے من لم یشکر
الناس لم یشکر اللہ +

مدرسہ حاجی علی جان صاحب کے موجودہ مہتمم
جناب حاجی محمد صالح صاحب ہیں جو نہایت ہی
پاک طینت، نیک سیرت، صالح طبیعت کے ہیں
اللہ تعالیٰ ان کو تا دیر صحیح سالم رکھے دین و دنیا
کے مصائب سے بچائے۔ آمین!

اس مدرسہ کی دو شاخیں (مکتب) اور ہیں
ایک بچوں کا، دوسرا لڑکیوں کا۔ بچوں کا مکتب حوض
والی مسجد نئی سڑک دہلی میں ہے جس میں اس مدرسہ
کی جانب سے جناب قاری خادم علی صاحب و جناب
قاری شریف احمد صاحب شہر کے بچوں کو قرآن مجید
کی تعلیم مع التجوید دیتے ہیں۔ بعضے حفظ کرتے ہیں
اور بعض ناظرہ ان بچوں کی تعداد ۸۰ کے قریب ہے
اس مسجد میں جناب مولانا مولوی محمد یوسف صاحب
ہر روز قرآن مجید کا صبح کے وقت ترجمہ فرماتے ہیں
فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

دوسرا مکتب زنانہ ہے۔ آج کل مغربی تعلیم مردوں
سے تجاوز کر کے عورتوں میں پہونچ گئی ہے مسلمانوں
کی لڑکیاں اپنے دین سے واقف ہوتی نہیں اس
لئے مغربی اثر کو بہت جلد قبول کر لیتی ہیں۔ اس
وقت ایسے مکتب کی سخت ضرورت تھی اور ہے۔
بہت افسوس ہے کہ اغیار اس کے لئے بہت کوشش
کرتے ہیں۔ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ۱۹۳۷ء کا اخبارات
میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ اٹھارہ ہزار سات سو
پادری، ۱۵۰۰ سو عیسائی ڈاکٹر، ۱۷ ہزار ایک سو ۹۹
عیسائی اخبارات، ۴۳ چھاپہ خانہ، ۴ سو عیسائی
ہسپتال، ۶ سو ۱۰ مشن ہائی سکول، ۵۰ مشن
کالج، ۶۰ ٹریننگ اسکول عیسائی مذہب کی ترقی
کے لئے کام کر رہے ہیں اتنے بڑے ذریعہ سے تو صرف
ہندوستان میں عیسائی مذہب کی تبلیغ کی جا رہی

ہے۔ اخبار اہل حدیث ۲۸ جون ۱۹۴۱ء میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ اس وقت تمام دنیا میں نو لاکھ عیسائی مبلغ اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے ہیں صرف پنجاب میں نوے لاکھ روپے کی جائداد وقف ہے جس سے عیسائی مذہب کی اشاعت ہو رہی ہے، یہ تو عیسائیوں کی دریا دلی ہے مگر ہندو قوم بھی مسلمانوں سے ہزار درجہ زائد خرچ کرتی ہے، رسالہ محدث ماہ جون ۱۹۴۱ء میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ سیٹھ برلا دہلی کا مشہور ہندو رئیس سرمایہ اپنے مذہب کے لئے بیس ہزار خرچ کرتا ہے شہر خورجہ کے ایک مشہور ساہوکار نے پانچ لاکھ سنسکرت کالج کو دیا ہے۔ ناگپور کا ایک سیٹھ مرتے وقت بیناسیکھ ناگپور کی ہندو یونیورسٹی کو دے گیا ہے۔

بہرکیف اغیار اپنے دین و ملت کے لئے جان توڑ کوشش کرتے ہیں مسلمان سرمایہ داروں کو بھی چاہئے کہ اس سیلاب الحاد سے بچاؤ کی ہر ممکن کوشش کریں، ورنہ وہ اس رو میں بہہ کر فنا ہو جائیں گے۔ زمانہ

مردانہ اسلامی اسکول کھول دیئے جائیں جن میں ٹھوس اسلامی تعلیم ہو جو مغربی سیلاب کو روک سکے اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ عبدالغفار صاحب مرحوم اور حضرت حاجی محمد ہمایوں صاحب ظلہٗ کو جزائے خیر دے کہ جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس کرکے ایک زنانہ مکتب محلہ سوئی والان میں قائم کیا ہے اس میں حضرت مولانا مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کی اہلیہ فاطمہ بیگم صاحبہ محلہ کی بچیوں اور عورتوں کو قرآن مجید اور دینی مسائل کی تعلیم دیتی ہیں اور امور خانہ داری وسلیقہ شعاری وغیرہ بھی سکھاتی ہیں ان کی تعداد تیس کے قریب ہے غرض ان تینوں مدرسوں میں بہت اچھی تعلیم و تربیت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آئندہ مزید ترقی کے ساتھ سلسلہ تعلیم جاری رہے۔

یہ درمیان میں جملہ معترضہ آگیا میں یہ کہہ رہا تھا کہ طلبا جب محنت و مشقت کریں گے تو اسکی بدولت اپنے زمانہ کے محدث و مفسر اور منطقی و فلسفی بن سکتے

ہیں، یہ نہ سمجھیں کہ ہم پہلے جیسے ہو نہیں سکتے یہ خیال غلط ہے یہ کوئی نبوت نہیں ہے جو ختم ہو گئی ہو، یا بعض الناس کے قول کے مطابق اجتہاد کا دروازہ بند ہو گیا ہے بلکہ جو بھی کوشش کرے گا پائے گا من جد وجد پس اس کے لئے تیار ہو کر۔ کمر جاؤ کوشش میرے دوستو، کیونکہ غیرت کے بے منافی محنت سے جی چرانا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ سے

مردوں کا دین و ایماں ہیں سخت کوشیاں ہی
شایانِ شانِ انساں ہیں سخت کوشیاں ہی

اللہ تعالیٰ تمہاری محنت کو ضائع نہیں کرے گا ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین اور فرمایا وان لیس للانسان الا ما سعیٰ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے اور تمام خطاؤں کو معاف کرے آمین۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ فقط۔ والسلام خادمکم۔ عبدالسلام بستوی غفرلہ مدرس مدرسہ ریاض العلوم دہلی۔

پادری کی لڑکی کا قبول اسلام

اسپین کسی زمانہ میں اسلام کی عظمت رفتہ کا ایک عظیم الشان گہوارہ تھا مسلمانوں نے اپنی تہذیب اور اپنے اخلاق و آداب اور روایات مذہبی کی بدولت لوگوں کو مسحور کر لیا تھا، اس زمانہ میں ایک بڑے پادری کی لڑکی نے جس کا نام ازبلا تھا اسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا جب عیسائیوں کو اس کی خبر ہوئی تو تمام پادریوں نے ملکر اس لڑکی پر بے شمار مظالم ڈھائے اور اس قدر جان گداز اور صبر آزما مصائب میں مبتلا کیا کہ دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے مگر وہ لڑکی اسلام پر ثابت قدم رہی اور اس نے بالآخر تمام پادریوں کی شاندار مجلس میں اسلام کی حقانیت پر ایک بصیرت افروز مناظرہ کیا فضیلت اسلام اور رد عیسائیت کے جس قدر دلائل ممکن تھے وہ تمام لڑکی نے اس لڑکی نے پادریوں کے مقابلہ میں انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کئے کہ سامعین حیرت و استعجاب کے سمندر میں غرق ہو گئے اور پادریوں سے کوئی جواب نہ بن پڑا،

ان واقعات کی تفصیل اور مناظروں کی کیفیت ایک کتاب میں قلمبند کر دی گئی ہے اگر آپ بھی عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی حقانیت کے بیشمار دلائل سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور پڑھئے قیمت بارہ آنے

طوفان حوادث

اردو زبان کے مشہور ادیب و افسانہ نگار مولوی بشیر حسین صاحب مارہروی کا ایک بہترین افسانہ جس میں سراغرسانی کے متعلق حیرت انگیز واقعات دکھلائے گئے ہیں اور ایسے حالات میں جبکہ نہایت پر اسرار طریقہ پر ایک رئیس کا قتل ہوا ہے اور اصل مجرم کے متعلق کسی کو ذرہ برابر شبہ بھی نہیں ہو سکتا، ایک ماہر سراغرساں کی قابلیت وصلاحیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے اس افسانہ کو ایک مرتبہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر چھوڑنا قطعی ناممکن ہے جن حوادث کا طوفان اس کتاب میں برپا کیا گیا ہے وہ اس قدر دل چسپ اور جاذب توجہ اور ہنگامہ خیز ہیں کہ ایک حادثہ کے بعد دوسرے کا مطالعہ لازمی ولابدی ہو جاتا ہے زندگی کے متعلق ہزاروں تجربات اور فطرت

انسانی کی اندرونی معلومات کا ایک بہترین و بیش بہا ذخیرہ ہے ادبی ذوق رکھنے والے حضرات اس افسانہ کو جو اپنی نوعیت کا ایک انتہائی تعجب خیز افسانہ ہے قیمت

طوفان زندگی

یہ کتاب ترجمان فطرت حضرت مولانا سید ظہور احمد صاحب حقی شاہجہان پوری کی تصنیف ہے مرحوم جن کا زور قلم مشہور عالم ہے اس کتاب میں نصیحت والے سبق آموز عبرت خیز چوٹی کے آٹھ علمی ادبی و معاشرتی افسانے آنے والے دین داروں و دنیا داروں کے لئے چھوڑے ہیں ان افسانوں کے نام یہ ہیں (۱) امراکی دوستی (۲) ترک دنیا (۳) نہیدہ (۴) بیکرو فا (۵) حق کا بدلہ (۶) امداد باہمی (۷) سود خوار کا حشر (۸) امید و بیم۔ ناظرین یہ وہ افسانے ہیں جو زندگی میں طوفان برپا کر دیتے ہیں۔ بہت جلد طلب فرمائیں قیمت صرف عمر۔

(نوٹ) قریب دو ہفتے ہوئے حضرت مولانا موصوف کا حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو گیا انا للہ

ملنے کا پتہ:۔ اخبار محمدی صدر بازار دہلی

رحمۃ للعالمین جو کتاب جس کو مقبولیت تامہ حاصل ہوئی اور جسے عامۃ الخلق نے حرز جان اور ورد زبان بنایا جس نے سارے ہندوستان کے مصنفین و اہل قلم حضرات کو سیرۃ نبویہ کی تحریر و تقریر اور مطالعہ پر آمادہ کر لیا وہ کتاب جو جامعہ عثمانیہ دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور اور دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے اور تمام اسلامی ہائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے محدثین و مورخین و فلاسفر اس کی صحت و برتری کے معترف ہیں وہ کتاب جو حب النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دل نشین کر دیتی ہے جسے ہر ایک غیر مسلم کو تحفۃً دیا جا سکتا ہے جو علامہ قاضی سلیمان صاحب منصور پوری جج پٹیالہ کی تصنیف ہے، جن کا طرز بیان نہایت دل کش اور مدلل ہوتا ہے قیمت جلد اول دو روپے آٹھ آنے، جلد دوم چار روپے، جلد سوم صرف دو روپے، ہر مسلمان گھر میں رہنی چاہیئے +

رہبر کامل اس کتاب میں یہ واضح بیان کیا گیا ہے کہ نبی عربی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ایسا بزرگ سوا ہی نہیں جس کے احکام و اعمال ہمارے لئے ہر حال میں کامل نمونہ بن سکیں ایک سو بیالیس صفحات ہیں صرف بارہ آنے میں طلب فرمالیں +

نبیوں کے قصے اپنے گھروں میں بچوں و عورتوں کو قصوں اور کہانیوں سے بچا کر یہ کتاب پڑھوایئے، بڑے بڑے اور صاف حروف لکھائی چھپائی صاف جسے عورتیں و بچے اور کم اردو پڑھے ہوئے بھی با آرام پڑھ لیتے ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے عورتوں و بچوں میں دین داری کا شوق پیدا ہوتا ہے، کاغذ اچھا ہے، قیمت صرف چھ آنے +

صحابہ رضی اس کتاب میں نبی اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ستو جان باز و جان نثار بزرگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سوانح حیات نہایت تفصیل سے لکھی ہے ہر لحاظ سے قابل دید کتاب ہے مسلمان بھائی اس کتاب کو پڑھیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

عشرہ مبشرہ مصنفہ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب اس کتاب میں اُن دس صحابہ کرامؓ کے مفصل حالات ہیں جن کو نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زندگی ہی میں جنت کی خوش خبری دی تھی لکھائی چھپائی اچھی قیمت صرف بارہ آنے

تذکرہ محدثین برادران! یہ کتاب اس سے پہلے کبھی نہیں چھپی تھی، یہ ایک فرض اہل حدیث کے ذمہ تھا جو بحمد اللہ آج پورا ہوا، اس میں حضرت امام بخاری و امام مسلم وغیرہ اسلام کے چودہ معتمد محدثین کرام کی سوانح عمریاں اور ان کی طلب حدیث کی کیفیت ان کا علمی پایہ ان کی تصنیف کردہ کتابوں کی حقیقت وغیرہ سب کچھ ہے قیمت اصلی ایک روپیہ رعایتی صرف بارہ آنے کاغذ رف اصلی بارہ آنے اور رعایتی صرف چھ آنے،

تقریر سیرت یہ تقریر حضرت سحبان الہند الحاج حافظ احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علمائے ہند کے مواعظ حسنہ کا ایک نادر و نایاب مجموعہ ہے جن میں شریعت مقدسہ کے ادق مسائل و دشوار نکات اس طرح پیش کئے گئے ہیں کہ ہر عالم و عامی ان کو نہایت سہولت کے ساتھ سمجھ سکتا ہے حضرت مولانا کے انداز بیان اور خوبی زبان کی تمام خصوصیات اس کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں کتاب اتنی دل کش ہے کہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا، یہ تقریر سیرت تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ہے قیمت صرف سوا روپیہ،

ابلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین، مصنفہ شیخ محی الدین صاحب لاہوری اہل حدیث کے لئے یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے، یہی وہ کتاب ہے جس نے اردو دان اہل حدیث کو احناف کے مقابلہ میں مناظر بنا دیا ہے، اہل حدیث کے مخصوص مسائل کو نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کر کے احناف کے دلائل کو ان دلائل سے توڑا گیا ہے جن کو احناف بھی تسلیم کرلیں، کاغذ اور لکھائی چھپائی اچھی ہے اہلحدیث کے مطلب کی کتاب ہے قیمت ایک روپیہ بارہ آنے

انقلاب افغانستان یا زوال غازی امان اللہ خان اپنے موضوع پر دنیا بھر میں سب سے مستند اور معتبر کتاب ہے۔ ہم دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ شاہ افغانستان غازی امان اللہ خان کی حکومت کے زوال کے متعلق کہیں بھی کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی طرز بیان اتنا دل کش ہے کہ ایک بار شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر ہاتھ سے چھوڑنے کو طبیعت نہیں چاہتی۔ ٹائیٹل مقدمہ اور فہرست وغیرہ کے علاوہ بڑے سائز کے ۴۵۶ صفحات مندرجہ ذیل ابواب پر مشتمل ہیں (۱) غازی امان اللہ خاں اور سیاحت یورپ (۲) واپسی اور مزید حالات (۳) پیش نظر ترقیات کا ایک مختصر خاکہ (۴) ہلک کے دور عمرانی پر ایک نظر (۵) نجات کی راہ کون سی تھی؟ (۶) ذہنیت عامہ، (۷) انقلاب کا دور (۸) بچہ سقاؤ کی نوماہہ بادشاہت (۹) حکومت امانیہ اور ردعمل ہجوار (۱۰) غازی امان اللہ خان کی ہندوستان میں ہر دل عزیزی کا اسباب کاغذ دبیز اور چکنا، لکھائی چھپائی عمدہ ہے صرف تین روپے میں دفتر اخبار محمدی سے منگوایئے +

خطبات سلمان اس کتاب میں قاضی علامہ محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کے توحید و سنت کے بصیرت افروز بہت سے علمی خطبات کا مجموعہ ہے قاضی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت دل کش ہوتا ہے، کاغذ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے +

خطبات التوحید اس کتاب میں مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی کے سال بھر کے ہر جمعہ کا علیحدہ علیحدہ خطبہ ہے، قرآن اور حدیث سے توحید و سنت کا بیان ہے قیمت حصہ اول دس آنے اور دوم صرف آٹھ آنے (۸) +

فتاوی نذیریہ یہ حضرت میاں صاحب محدث دہلوی کے تمام عمر کے فتاوے عبادات و معاملات کا تذکرہ ہے، سینکڑوں صفحات کی دو جلدیں ہیں، قیمت صرف چار روپے +

<u>ملنے کا پتہ</u>: دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

حضرت امام ابن تیمیہ اور حضرت امام ابن القیم کی کتابوں کے اردو ترجمے

تفسیر سورہ اخلاص وحدانیت کے اثبات اور شرک کے ابطال میں اس سے بڑھکر اعلیٰ تفسیر کوئی نہیں ہوسکتی۔ عیسائیوں اور یہودیوں و آریوں کی اس میں تردید ہے جاہل مسلمانوں کی رسوم شرک کی اس میں تردید ہے فلسفہ اور منطق کے مفتون لوگوں کی اس میں تردید ہے بت پرست آتش پرست پیر پرست مادہ پرست گور پرست غرضیکہ ہر غیر پرست کی اس میں نہایت مدلل تردید کی گئی ہے قیمت اس وقت صرف دو روپے آٹھ آنے +

تفسیر سورہ معوذتین اس سے اچھی تعویذ کے لئے کوئی اور سورت نہیں اور اس تفسیر سے اچھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی اور دوسری تفسیر نہیں۔ صرف نو آنے میں منگا لیجئے +

زیارۃ القبور زیارت کا مسنون طریقہ زیارت کی اور قبر پرستی کی بدعتوں کا نہایت مدلل رد شفاعت کا مسئلہ وغیرہ، عربی مع اردو ترجمہ واعراب وغیرہ قیمت صرف نو آنے۔ ضرور پڑھئے +

الفرقان بین اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطان، یہ کتاب حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ ہے اس میں سچے اور بناوٹی ولیوں کا نہایت ہی دلچسپ اور مفصل بیان ہے۔ کتاب کی اہمیت کے لئے مصنف کا نام نامی ہی کافی ہے ہر لحاظ سے عمدہ اور قابل دید کتاب ہے قیمت اس وقت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے ۔

الوسیلہ کون سا وسیلہ جائز ہے؟ اور کون سا حرام ہے؟ بحق فلاں کہنے کی تحقیق نہایت عمدہ اور بہترین طریقہ پر اور اس کی حرمت کا اعلیٰ بیان، جائز لکھنے والوں کی پوری تردید کچھ اس انداز سے لکھی ہے کہ ایک بار شروع کر دینے کے بعد ہاتھ سے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

درجات الیقین اصلی صوفیت کا نقشہ تعلیم اسلامی کا نچوڑ معرفت الٰہی وغیرہ قابل دید کتاب ہے قیمت صرف دو آنے +

اعلام الموقعین مجدد وقت حضرت علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی مفید تر تصنیف کے ایک ایک حرف کا کامل ترجمہ اردو میں سات جلدوں میں بنام دین محمدی۔ یہی وہ کتاب ہے جس میں چاروں مذہبوں کے خلاف حدیث مسائل کی بادلائل تردید ہے۔ تقلید کی جتنی دلیلیں عقلی نقلی دی جاتی ہیں سب کے کھوکھلے جوابات ہیں قیاس کی نسبت وہ اعلیٰ بحث ہے کہ دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں قیاس کی خرابیاں قیاسی مسائل کا تضاد اور ان کی کھوٹ پوری طرح ظاہر کی ہے۔ صحیح معنی میں فقہ اسلام کی یہی کتاب ہے، شرعی مسائل کا مطابق عقل ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ فتویٰ نویسی کے شرعی قواعد ساتھ ہی ... عمر بھر کے سوالات اور حضور کے جوابات بھی درج ہیں قیاس کی تمام دلیلوں کا جواب ہے، فقہ و حدیث کا فرق ظاہر کیا گیا ہے، ان دونوں میں جو اختلاف ہے اسے بیان کرکے فقہ کے اُن خلاف حدیث مسائل کی بادلائل عقلیہ و نقلیہ تردید کی ہے، فقہ میں جو حیلے لکھے ہیں ان کی اصولی اور پھر ایک ایک کی تردید ہے۔ تین طلاقیں جو ایک وقت میں ایک ساتھ دی جائیں ان کے ایک ہونے کا، حلالہ کے حرام ہونے کا تفصیلی دلائل سے بیان ہے اور بھی سینکڑوں بحثیں ہیں مختصر یہ ہے کہ اگر آپ دین خدا کو، مسائل شرعیہ کو، اسلام کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں جس صورت میں وہ حضور کے زمانہ میں تھا تو آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرمایئے، سات حصے ہیں اس اخبار کے برابر عمدہ چکنے کاغذ پر ایک ہزار صفحات ہیں، لکھائی چھپائی عمدہ ہے، قیمت کامل کی اصلی دس روپے رعایتی صرف آٹھ روپے

ابکار المنن عربی مولانا عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوری کی تصنیف۔ وہ لاجواب کتاب جو حنفی مولوی نیموی کے جواب میں لکھی گئی تھی اس وقت نایاب ہے ہمارے پاس اس کے صرف دو نسخے کسی طرح آگئے ہیں قیمت صرف پانچ روپے +

New Delhi

نئی روشنی اور قرآن القرآن والعلوم العصریہ مصری کا اردو ترجمہ

یہ کتاب تو اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت اور چھوٹا بڑا اس کا ضرور مطالعہ کرے کیونکہ اس سے آپ کو معلوم ہوگا آج جو سائنس کی ترقی دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اور سائنس والوں کو جس پر ناز اور بجا ناز ہے اس کا سب سے پہلا محرک بلکہ معلم قرآن مجید ہے افسوس کہ ہم اپنی تعلیم سے ناواقف ہوکر دوسروں کے یہاں گداگری کرتے ہیں لکھائی چھپائی وکاغذ اچھا ہے قیمت صرف ایک روپیہ +

کتاب الصلوٰۃ استاذ المحدثین حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی نایاب تصنیف کتاب الصلوٰۃ کا اردو ترجمہ اس کے شروع میں حضرت الامام رحمۃ اللہ کی سوانح عمری ہے جو خود مستقل کتاب ہے پھر کتاب الصلوٰۃ کا اردو ترجمہ ہے گویا یہ دو کتابیں ہیں لکھائی چھپائی اچھی ہے قیمت ایک روپیہ،

معارف الحسنیٰ شرح اسماء اللہ الحسنیٰ اس کتاب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام حدیث و قرآن سے ثابت شدہ ناموں کی نہایت مفصل تفسیر ہے، کاغذ لکھائی اور چھپائی اچھی ہے بڑے سائز کے قریباً تین سو صفحات ہیں یہ کتاب علامہ دوراں حضرت شاہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری کی تصنیف ہے قیمت ۱۲

اخلاق سلف مضمون کتاب نام ہی سے ظاہر ہے امام شعرانی کی عربی کتاب کا سادہ اور سلیس اردو میں ترجمہ ہے قیمت صرف ایک روپیہ

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

احمد بن مولانا محمد صاحب پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

(فرمان رسول کا خلاف کرنے والے ڈرتے رہیں کہ ان پر کوئی فتنہ آ پڑے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے) (قرآن مجید)

مسلک سلف صالحین کا حامی اہلحدیث جماعت کا بے لوث خادم

اخبار محمدی دہلی

بیادگار خطیب ہند مولانا مولوی محمد صاحب جوناگڑھی [illegible]

ایڈیٹر مولوی [illegible] احمد [illegible]

اغراض ومقاصد

۱۔ قرآن وحدیث کی تبلیغ واشاعت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا
۳۔ شرک وبدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسوم غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا
۵۔ فرقہ اہل حدیث پر سے بیجا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کرکے ان کے سچے مذہب قرآن وحدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ [illegible] صحیح مسائل بروقت [illegible] کرنا
۷۔ مسلمانوں کو قرآن وحدیث پر اتفاق واتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد وضوابط

۱۔ مطابق اغراض ومقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار ہفت روزہ ہے قیمت [illegible]
۳۔ [illegible] بھیجنے پر [illegible] نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ ویلیو پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر درج کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتے ہیں
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے
۷۔ خط وکتابت، دفتر اخبار [illegible] ہونی چاہئے اور چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو

جلد ۱۹ دہلی ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۵ مئی سنہ ۱۹۴۲ء نمبر ۸

مزدور کی پکار!

(از جناب مولوی ابوالبشیر حدیث اللہ صاحب بشر گورکھپوری)

میں ہوں مزدور مرا کام ہے محنت کرنا
قوم کی ملک کی سو جان سے خدمت کرنا
مری فطرت مرا مذہب مرا ایمان یہ ہے
اپنے بازو کی کمائی پہ قناعت کرنا
مرے اجزائے عناصر میں ہے یہ بھی شامل
اپنے اس ملک کے ہر ذرے سے الفت کرنا
بھول کر اپنا الم اپنی مصیبت ساری!
کام میرا ہے امیروں کی حمایت کرنا
ہے مرے دم سے امیروں کی امیری قائم
مجھ سے وابستہ رئیسوں کا حکومت کرنا
اتنے بل بوتے پہ بھی مجھ کو نہیں ہے نخوت
ورنہ آسان ہے دنیا میں بغاوت کرنا
سر سے تا پاؤں پسینے میں نہا جاتا ہوں
پھر بھی ممکن نہ ہوا دہر میں راحت کرنا
میری یہ ساری وفا بھول ہی جاتے ہیں امیر
فخر سمجھے ہیں مجھے نذر حقارت کرنا
مرا پیغام امیروں کو سنا دو جا کر!
چھوڑ دو دہر میں تم خون شرافت کرنا
سنگ فرہاد سے سر ورنہ کچل ڈالوں گا!
کام ایک پل کا ہے میرا انہیں غارت کرنا
یہ زر وسیم تمہارا یہ پرستار فضول
ان کے نشے میں نہ آ کر کوئی ہمت کرنا
خود سری دہر میں انساں کی ہے جانی دشمن
بس کہ زیبا نہیں دنیا میں رعونت کرنا
یہ رہے مد نظر عالم فانی میں مدام
مرے صدقہ میں میسر ہوا عشرت کرنا

الغرض ہستی مزدور ہے دنیا میں عجیب
بشر مزدور کی ہر طور سے عزت کرنا

مقابلہ اسلام ویورپ

اس کتاب میں مسلمانوں کی ہزار سالہ علمی معاشرتی اور سائنٹفک ترقیوں کی نہایت معتبر ومستند تاریخ ہے اور پھر اس کا یورپ کے حالات سے مقابلہ کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یورپ کی تمام موجودہ ترقیوں کا دار ومدار دراصل دین فطرت اسلام ہی ہے، الغرض سینکڑوں عجیب وغریب باتیں اس کتاب کے پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو جائیں گی، واقعات اس قدر دلچسپ اور جاذب توجہ ہیں کہ ہر ایک واقعہ کے بعد دوسرے کا مطالعہ لازمی ولابدی ہو جاتا ہے، اس کے مطالعہ سے گذشتہ مسلمانوں کی شان وشوکت کی تصویر ایک بار پھر آپ کی آنکھوں میں پھر جائے گی۔ پروفیسر ظفر تاباں جیسے پائے کے قلم توڑ مؤرخ کی تصنیف ہے۔ کاغذ دبیز اور چکنا، لکھائی چھپائی، اور قیمت بھی بجائے ایک روپے کے اس وقت صرف بارہ آنے۔ بہت جلد طلب کریں +

نئی روشنی اور قرآن

القرآن والعلوم العصریہ مصری کا اردو ترجمہ یہ کتاب تو اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد عورت اور چھوٹا بڑا اس کو ضرور مطالعہ کرے کیونکہ اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آج جو سائنس کی ترقی دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے، اس کا سب سے پہلا محرک بلکہ معلم قرآن مجید ہے افسوس کہ ہم اپنی تعلیم سے ناواقف ہو کر دوسروں کے یہاں گدائی کر رہے ہیں، کاغذ دلکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ + (نوٹ) اس دہریت ولادینی کے زمانہ میں ایسی کتابوں کا مطالعہ مسلمانوں کے لئے ازحد ضروری ہے اس لئے سفارش کیجاتی ہے کہ انہیں ضرور پڑھیں + پتہ منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی۔

چند خاص خبریں

واشنگٹن (دارالسلطنت امریکہ) سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل مشرق وسطیٰ شرقی سپلائی کونسل کا اجلاس ہوا۔ اس موقع پر ترکی و شاہ ایران مصر اور عراق کے نمائندوں کے علاوہ امریکی نمائندوں نے بھی شرکت کی، اس کانفرنس میں اس قسم کے مسائل پر غور و خوض کیا گیا ہے کہ کیا ایسی تجاویز عمل کیا جائے کہ جن کی وجہ سے مشرق وسطیٰ کے لئے باہر سے سامان وغیرہ سپلائی کرنے کی دشواریوں پر قابو پایا جا سکے +

پشاور سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب سابق وزیر اعظم صوبہ سرحد اپنی پبلک لائف (قومی زندگی) سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے ایک ہندوستانی عیسائی کے ساتھ اپنی دختر کی شادی کے موقع پر بیان کیا کہ میرے مخالفین کو اب یہ موقع مل گیا ہے کہ اب وہ میرے خلاف خوب اچھی طرح پروپیگنڈا کریں، اس لئے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ اب میری خدمات کی صوبہ کو ضرورت نہیں رہی۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ ہر ایک شخص میری زندگی سے اچھی طرح واقف ہے اور ہر ایک شخص یہ بھی جانتا ہے کہ میں کن اصولوں کے ساتھ منسلک رہا ہوں، میں نے ہمیشہ مکمل آزادی کی تبلیغ کی ہے، میری لڑکی نے اپنی خوشی کے ساتھ اپنا شریک زندگی پسند کیا ہے، اس لئے وہ میری دعاؤں کی مستحق ہے، اگر اس موقع پر کسی قسم کی کوئی مداخلت کی جائے تو اس کے یہ معنیٰ ہوں گے کہ خود اپنے اصول کی خلاف ورزی کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر خان صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ میں نہایت صاف اور واضح الفاظ میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس شادی کے سلسلہ میں میرے بھائی خان عبدالغفار خان صاحب کا کوئی ہاتھ نہیں ہے میں کبھی اپنی قوم کا لیڈر نہیں رہا، بلکہ میں نے خادمانہ حیثیت سے انکی خدمت کی ہے آج میں محسوس کر رہا ہوں کہ اب میری قوم کو میری خدمات کی ضرورت نہیں رہی اسلئے میں اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہوئے اپنے آپ کو قومی خدمات سے سبکدوش کرتا ہوں +

لندن سے روسی جنگ کے متعلق مزید تفصیلات یہ موصول ہوئی ہیں کہ جرمنی نے عام حملہ شروع کر دیا ہے، ڈونیز اور خرکوف کے علاقہ میں تقریباً ۲ لاکھ جرمن سپاہیوں نے جنگ شروع کی ہے لینن گرڈ اسمولنسک اور نیپر و پیٹروسک کے علاقہ میں بھی جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں۔ بیان کیا کہ جرمنی نے اس وقت اپنی فوجوں کے ۴۳ ڈویژن روس کے خلاف میدان جنگ میں روانہ کئے ہیں کئی ہزار ہوائی جہاز جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ جرمنی کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ روس کے خلاف جرمن کا نیا حملہ شروع ہو چکا، ماسکو ریڈیو کا اعلان ہے کہ جرمنوں کے عقب میں گوریلا فوج کی سرگرمیاں بڑھ گئیں +

لندن سے ایک اطلاع یہ بھی موصول ہوئی ہے کہ آسٹریلیا کے ہیڈکوارٹر نے سنڈنی میں وزیر اعظم آسٹریلیا، جنرل میک آرتھر، مسٹر فورڈ وزیر جنگ اور جنرل سر تھامس بلیمی کے درمیان ایک نہایت اہم کانفرنس کے بعد یہ اعلان کیا ہے اگرچہ آسٹریلیا کے دفاعات کو پہلے سے بہت مضبوط بنا لیا گیا ہے لیکن قوم ابھی تک پوری طرح جنگ کے لئے تیار نہیں ہے۔ مسٹر فورڈ وزیر جنگ آسٹریلیا کا بیان ہے کہ ہمیں ہوائی جہازوں کی سپلائی کے لئے ہر ایک چیز صرف کر دینی چاہئے۔ اس کے علاوہ سامان جنگ اور گولہ بارود وغیرہ بھی زیادہ سے زیادہ سے زیادہ مقدار میں بنانا چاہئے +

نئی دہلی سے حکومت ہند نے اعلان شائع کیا ہے کہ اگر کوئی صاحب کسی کبوتر کو لڑکھڑاتے یا گرتے ہوئے دیکھیں تو وہ اسے پکڑ لیں، اگر اس کبوتر کے پاؤں میں ایک چھلہ ہو اور اس پر نمبر پڑا ہوا ہو تو سمجھ لیں کہ یہ فوجی کبوتر ہے اور اسے بغیر کسی قسم کا نقصان پہونچائے تھانہ میں پہونچا دیں۔ اگر کوئی صاحب ایسا نہ کریں گے تو ان کے خلاف ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت مقدمہ چلایا جائے گا +

نئی دہلی سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ اعلیٰحضرت ظاہر شاہ والیٔ افغانستان نے ۱۳ اپریل کو کابل میں حبیب اللہ نامی کالج کی عمارت کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے رکھا۔ اس کالج میں انگریزی زبان کو دیگر غیر ملکی زبانوں کے مقابلہ میں ترجیح دی جاتی ہے یہ کالج چہاردہ وادی میں قائم کیا جا رہا ہے کابل میں اس وقت تین کالج ہیں لیکن حبیب اللہ کالج بہترین درسگاہ ہے، ایک اور کالج جس کا نام نجات کالج ہے، وہاں جرمن زبان خاص طور پر پڑھائی جاتی ہے، استقلال کالج میں فرانسیسی زبان پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ماہ نومبر میں جرمن پروفیسروں کو افغانستان سے چلتا کر دیا گیا ہے

دہلی حکومت ہند نے جب ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۴۲ء کو علامہ عنایت اللہ خاں المشرقی کو جیل سے رہا کیا تو وعدہ تھا کہ ایک ماہ کے اندر اندر علامہ موصوف خاکساروں سے مشورہ کرنے کے بعد تصفیہ کی شرائط پیش کریں گے اور حکومت تحریک سے پابندی ہٹا دے گی علامہ موصوف نے حکومت کے پاس جو شرائط روانہ کی تھیں اب حکومت کی طرف سے ان کا جواب آیا ہے کہ وہ خوش ہے کہ علامہ صاحب خاکساروں کے آئندہ پروگرام کو حکومت کے نقطۂ نگاہ سے ضروری بنانے کی سعی کر رہے ہیں۔ حکومت نے علامہ مشرقی سے درخواست کی ہے کہ جو ہدایات وہ خاکساروں کو آئندہ طرز عمل کے متعلق دینا چاہتے ہیں اس کی ایک نقل روانہ کی جائے نیز درخواست کی ہے کہ اس نقل کو جلد از جلد بھیجا جائے تاکہ تحریک پر سے پابندی اٹھانے اور علامہ موصوف کے مدراس سے چلے جانے کے مسئلوں کا تصفیہ ہو سکے حکومت ہند کے اس عمدہ اور مصالحانہ رویّہ کے بعد علامہ موصوف نے مدراس سے روانہ ہونیکا ارادہ ملتوی کر دیا ہے اگرچہ حکومت مدراس نے حال ہی میں پولیس کو ہدایات نافذ کی ہیں کہ اگر علامہ مشرقی مدراس سے باہر جانیکا ارادہ کریں تو پولیس اس ارادہ میں کوئی مزاحمت نہ کرے، حالات اب خوشگوار معلوم ہوتے ہیں اور امید ہے کہ جلد از جلد تصفیہ ہو جائے گا +

اطلاع اگر سادات کے یتامیٰ اور بیواؤں کے واسطے کوئی آرام گاہ تربیت گاہ بنایا جاوے تو میں ایک سو روپیہ چندہ دینے کو تیار ہوں۔ فقط۔ یونس خاں از ملکپور

مولوی احمد علی صاحب لاہوری اور تقلید امام ابو حنیفہ رح

(از جناب مولوی محمد یوسف صاحب محمدی امرتسری مقیم حال مظفر نگر یو پی)

آج ہم ناظرین کی توجہ مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور کے تصنیف کردہ چند رسائل کی طرف منعطف کرانا چاہتے ہیں۔ آپ اپنے رسالہ "۹۰ فی صد حنفیت" کے ص۲ پر بعنوان "تقلید کا صحیح مطلب" یوں گویا ہوتے ہیں۔ —!

"حنفی بھائیو! اپنے مذہب کو کھیل اور تماشہ نہ بناؤ بلکہ تمہارا فرض ہے کہ سوچو کہ حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہ رح کے مقلد ہونے کا کیا مطلب ہے؟ ہمارے تمام سلف صالحین احناف رحمہم اللہ تعالیٰ اس امر پر متفق ہیں کہ سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن مجید پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے کیونکہ ہم اس کے بندے ہیں۔ اور جب اس کا حکم صریح مل جائے تو پھر کسی اور طرف جانے کی ضرورت نہیں، اس کے بعد نمبر دوم سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ ہیں، جب ان دونوں مقامات سے کوئی مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو پھر اجماع امت کو دیکھا جائے کہ آیا پہلے مبارک زمانوں میں اس مسئلہ پر بحث ہوئی ہے اور کچھ طے پایا ہے؟ اگر مل جائے تو فبہا ورنہ پھر شرعاً قیاس کرنے کی اجازت ہے لیکن بجائے اس کے کہ انسان اپنا قیاس کرے اگر کسی بڑے عالم اعلےٰ درجے کے متقی عابد زاہد، ماہر علوم کتاب اللہ وسنت نبویہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے قیاس پر اس شرط سے عمل کرے کہ اگر میرے امام کی رائے اللہ تعالیٰ کی کتاب پاک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مخالف ہوئی تو اس کو چھوڑ دوں گا، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ تو اس کا نام تقلید ہے۔ سراج الامۃ[ع۱] حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کا اپنا ارشاد ہے۔ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَهُوَ مَذْهَبِیْ ترجمہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث صحیح ہو تو وہ میرا مذہب ہے۔" انتہیٰ۔

افسوس! بڑے بڑے علما بھی شیطان حرکات نہ بچ سکے۔ عوام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے تقلید کی تعریف غلط کی گئی[ع۲] مولوی صاحب کا فرض تھا کہ جہاں آپ نے تقلید کی تعریف مندرجہ بالا الفاظ میں کی تھی تو اس کے نیچے کسی فقہ کی کتاب کا حوالہ لکھ دیتے مگر وہ ایسا کیوں کرتے۔ اگر ان الفاظ میں تقلید کی تعریف پائی جاتی تو لکھنے کی زحمت گوارا بھی کرتے، کیونکہ مقلد کا کام صرف اپنے امام کے قول پر عمل کرنا ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولوی صاحب نے یا تو عوام کو دھوکہ دینے کے لئے یا تقلید پر عمل کرتے ہوئے بغیر تحقیق کئے اور بغیر دلیل تلاش کئے لکھ مارا اور غالباً یہ خیال کیا ہوگا کہ ان کی یہ تحریریں اہل تحقیق کے ہاتھ نہ آئیں گی ؎

بہارِ باغ سے بلبل ہے دل لگائے ہوئے
خزاں بھی تاک میں بیٹھی ہے خار کھائے ہوئے

تقلید کی صحیح تعریف

جمع الجوامع لابن السبکی جلد ۲ ص۲۵۱ پر ہے۔ اَخْذُ قَوْلِ الْغَیْرِ مِنْ غَیْرِ مَعْرِفَةِ دَلِیْلِهٖ یعنی غیر نبی کی باتوں کو بغیر دلیل معلوم کئے مان لینا، امام ابن القیم اپنی مستقل کتاب اعلام الموقعین میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام ابو عمر فرماتے ہیں کہ اہل علم و نظر کا قول ہے کہ علم کہتے ہیں ظاہر ہو جانے اور معلوم کی حقیقت مان لینے کو پس جس پر جو چیز ظاہر ہو گئی اس نے اس کا علم حاصل کر لیا، اور مقلد پر کسی مسئلہ کی نہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے نہ وہ اس سے واقف ہوتا ہے، اس لئے مقلد کو عالم کہنا علم کی حقیقت سے ناواقف ہونا ہے۔ اس لئے بختری نے اپنے شعروں میں تقلید کو جہالت کہا ہے۔ بس تقلید کہتے ہیں بے علمی اور جہالت کو۔ ابو عبداللہ خواز منداد بصری فرماتے ہیں ف شرع میں تقلید کا معنےٰ اس کے قول کی طرف رجوع کرنا ہے جس کے قائل کے پاس حجت و دلیل نہیں یعنی بے دلیل کسی کی بات مان لینا جس کی بات شرعی حجت نہ ہو یہ شریعت میں منع ہے۔ بلاحظہ ہو دین محمدی ترجمہ اردو اعلام الموقعین جلد ۴ ص۱۵۴! مسلم الثبوت مجتبائی ص۵۰۳ میں ہے اَمَّا الْمُقَلِّدُ فَمُسْتَنَدُهٗ قَوْلُ مُجْتَهِدِهٖ لَا ظَنُّهٗ وَلَا ظَنُّهٗ۔ ترجمہ مقلد کی دلیل صرف اس کے امام کا قول ہے، نہ خود وہ تحقیق کر سکتا ہے نہ اپنے امام کی تحقیق پر نظر ڈال سکتا ہے۔ شامی جزاول مصری ص۳۳ میں لکھا ہے یَحِلُّ الْاِفْتَاءُ بِقَوْلِ الْاِمَامِ بَلْ یَجِبُ وَاِنْ لَّمْ یَعْلَمْ مِنْ اَیْنَ قَالَ ترجمہ امام کے ہر قول پر فتویٰ دینا حلال ہے، بلکہ واجب ہے۔ اگرچہ اس کا علم نہ ہو کہ امام کے پاس کیا دلیل ہے۔ بلکہ اسی کتاب کی اسی جلد کے ص۶۳ پر لکھا ہے ؎

فَلَعْنَةُ رَبِّنَا اَعْدَادَ رَمْلٍ
عَلٰی مَنْ رَدَّ قَوْلَ اَبِیْ حَنِیْفَه

یعنی ہمارے رب کی لعنتیں ریت کے ذروں کی گنتی کے برابر ہوں اُن لوگوں پر جو امام ابو حنیفہ کا قول نہیں مانتے، توضیح مصری جز اول ص۳۶ میں ہے وَالْاَدِلَّةُ الْاَرْبَعَةُ اِنَّمَا یَتَوَصَّلُ بِهَا الْمُجْتَهِدُ لَا الْمُقَلِّدُ یعنی قرآن و حدیث اجماع قیاس سے مسئلہ سمجھنا مجتہد کا کام ہے مقلد کا کام نہیں۔ پس مذکورہ بالا حوالجات سے ثابت ہو گیا کہ تقلید تو کسی غیر نبی کی باتوں کو بغیر دلیل مانتے چلے جانا ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ تحقیق کا خون کرنا، اپنی عقل کو رو بیٹھنا، دل و دماغ کو بے کار کر دینا اور جانوروں کی طرح اشاروں پر چلنے کا نام تقلید ہے ؎

[ع۱] حدیث سراج الامۃ موضوع ہے۔ گر مسکین مقلد بن جو تحقیق سے ناآشنا ہیں کیا جانیں۔ اس قسم کے موضوع احادیث کی تردید کتاب مدظہر السین، مطبوعہ مطبع صدیقی لاہور کے ص۲۸۵ تا ص۲۸۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔ اور اگر آپ کے پاس یہ کتاب نہ ہو تو دفتر اخبار محمدی دہلی سے صرف دو روپے میں طلب فرمالیں۔ محدثین کے خاص کام کی کتاب ہے + ۱۲-

[ع۲] مولوی صاحب موصوف نے در اصل مذموم تقلید کو چھڑانے کے لئے یہ تعریف کی ہے، یہ تو خوشی کی جگہ ہے اس کا تعاقب اچھا نہیں (ایڈیٹر)

بنایا آشیاں جس جا وہیں صیاد جا پہونچا
یوں ہی عمر گذری تنکے چنتے چنتے باغباں تک

تقلید شرک ہے

مولوی احمد علی صاحب نے اپنے رسالہ پیغام رسول کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں

اور بعض اہل حدیث اسی کو یعنی تقلید کا نام ہے۔ وہ مشرک بھی کہتے ہیں۔ یوں تیز مزاجی میں وہ سلف خصوص تقلید ائمہ مجتہدین کی تبلیغ کرنے والے تو الفتی، باعث ہیں تیز مزاج اہل حدیث کے مشرک کہلائے۔ گویا کہ مولانا صاحب نے اہل حدیث حق گو علماء کو تیز مزاج کہا ہے

اب ہم پوچھتے ہیں (الغنی بینکم رجل رشید) اور کیا آپ قرآن پاک کی یہ آیت اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ بھول گئے یا کہ تعصب وضد نے عقل پر زوال کر دیا ہے کہ تو بصیرت سے ہی محروم کر دیا۔ حضرت عدی بن حاتم جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے ہیں تو آنحضرت سرور مولائی صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت یہی آیت مبارکہ تلاوت فرما رہے تھے، تو عدی بن حاتم اس آیت کو سن کر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہم نے تو اپنے مولویوں اور درویشوں کو خدا نہیں بنایا تھا آپ نے فرمایا جب وہ کسی چیز کو حلال کہدیتے تھے یا حرام کر دیتے تھے تو تم ان کی بات مان لیتے تھے یا نہیں۔ عدی نے کہا ہاں یہ تو ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا پس یہی اس سے مراد ہے۔ ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر سورہ توبہ آیت ۳۱)

حضرت حذیفہؓ وغیرہ سے مروی ہے کہ اہل کتاب نے اپنے علماء کو رب بنا لیا تھا اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ وہ ان کی عبادت کرنے لگے تھے بلکہ یہ معنی ہیں کہ جسے وہ حلال کہدیتے یا جسے وہ حرام کہدیتے بیان کی تقلید کر کے اسے اسی طرح مان لیتے تھے ملاحظہ ہو دین محمدی ترجمہ اعلام الموقعین جلد سوم صفحہ ۱۵)

حضرت عدیؓ والی حدیث مسند اور ترمذی میں مطول موجود ہے۔ کیا اب مولوی احمد علی صاحب خدا اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو بھی (معاذ اللہ) تیز مزاج کہیں گے؟ اہل حدیث حق گو علماء کو تو تیز

مزاج کہکر دلی کدورت رفع کر لی، مگر اب تو خدا اور رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) پیش نظر ہیں۔ مولانا!

آہستہ خرام بلکہ مخرام
زیر قدمت ہزار جان است

میرے مکرم مخاطب رسالہ پیر اور مرید کے فرائض کے صفحہ ۲۲ پر گویا افشانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں، اگر مرید نے پیر کو خطاؤں سے معصوم سمجھا اور اس کے حکم کی تعمیل ہر حالت میں ضروری سمجھی گو اس کا حکم حضرت صادق مصدوق صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہو تو۔ شرک فی الرسالت ہے۔ اور اگر پیر کو ایسا کہ دیا جو حاکم کون ومکان عز اسمہ کے حکم کے خلاف ہے اور اس شخص نے فرمان خداوندی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پیر کے حکم کی تعمیل کی، تو یہ شرک باللہ ہے، پہلی صورت میں یہ مرید کافر ہے اور دوسری میں مشرک والعیاذ باللہ ۔ صفحہ ۹

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

ناظرین کرام! دیکھا آپ نے، یہ ہے مولوی صاحب کا کلام۔ واللہ ہمارا تو تجربہ ہے کہ مقلدین کی تصنیفیں متضاد اقوال سے پُر ہوتی ہیں، ابھی ایک بات کو (جس کے اہل حدیث قائل ہیں) برا لکھا ملکہ اس کے باعث تیز مزاج لکھ مارا، مگر اب آگے چل کر خود ہی تسلیم کر لیا اور ثابت کر دیا کہ ؎

..... حافظہ نہ باشد

اب ہم اس جگہ پورے دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ حنفی مذہب فقہا کے اقوال آپس میں متضاد ہونے کے علاوہ قرآن وحدیث کے بھی خلاف ہیں جن پر احناف عمل کرنا فرض سمجھتے ہیں نیز اسی باعث اہل حدیث تقلید کو شرک قرار دیتے ہیں۔

(۱) عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا وَقَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (متفق علیہ

مشکوٰۃ صفحہ ۲۸۹ جلد دوم) ترجمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت یہی ہے کہ بیوی والا جب باکرہ سے نکاح کرے تو اگر کسی کنواری سے کیا ہے تو سات راتیں اس کے پاس گذارے اور پھر باریاں تقسیم کرے۔ اور اگر کسی رانڈ سے کیا ہے تو تین راتیں اس کے پاس گذار کر پھر باریاں تقسیم کرے۔ یہ حدیث بخاری مسلم کی ہے مگر حنفی مذہب اس کو نہیں مانتا چنانچہ حنفی مذہب کی معتبر کتاب ہدایہ کتاب النکاح باب القسم صفحہ ۳۲۹ میں ہے وَالْقَدِيمَةُ وَالْجَدِيدَةُ سَوَاءٌ یعنی پرانی بیوی اور نئی کی نئی باریوں میں برابر کی حق دار ہیں۔ ناظرین! دیکھا آپ نے یہ ہے فرق حدیث اور فقہ کا یعنی تقلید کی خاطر فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترک کیا جا رہا ہے۔

(۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ (متفق علیہ مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۱۲۹ باب صلوٰۃ کسوف) یعنی رسول اللہ کے عہد مبارک میں سورج گہن کے موقع پر آپ نے منادی کرا کر اعلان کرایا کہ نماز کے لئے جمع ہو جاؤ پھر آپ نے آگے بڑھ کر دو رکعتیں پڑھائیں، ہر رکعت میں دو دو رکوع کئے۔ یہ حدیث صاف ہے اور اس کا حکم بالکل واضح ہے کہ گہن کی نماز میں دو رکوع ہیں، لیکن حنفی مذہب اسے نہیں مانتا چنانچہ ہدایہ باب صلوٰۃ الکسوف صفحہ ۱۵۵ میں ہے إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الْإِمَامُ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ كَهَيْئَةِ النَّافِلَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوعٌ وَاحِدٌ یعنی سورج گہن کی نماز امام دو رکعت پڑھائے جیسے اور نفل نماز کی ہیئت ہے ہر رکعت میں ایک رکوع کرے

(۳) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ (رواہ مسلم مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۵۳ باب سنن الوضوء) ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

وضو کرتے ہوئے پیشانی کے اوپر کے بالوں پر اور
پگڑی پر مسح کیا، یہ حدیث بالکل صحیح ہے مگر حنفی
مذہب اس حدیث کا بھی منکر ہے۔ چنانچہ فقہ حنفی
کی معتبر کتاب ہدایہ کتاب الطہارت ص۔۔ جلد اول
میں ہے وَلَا يَجُوزُ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ یعنی
عمامہ پر مسح کرنا جائز نہیں۔ بسر دست انہیں مسائل
پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے، اگر ضرورت محسوس ہوئی تو
ہم انشاء اللہ تعالیٰ ایسے سینکڑوں مسائل حنفی مذہب
کی معتبر کتابوں ہدایہ و درمختار سے ثابت کریں گے،
جو صحیح اور صریح حدیثوں کے خلاف ہیں۔

مولوی احمد علی صاحب رسالہ اصلی حنفیت
کے ص۵ پر بعنوان "حنفیہ میں ہمارا طریقہ" تحریر
فرماتے ہیں "اگر بالفرض بنی کوتاہ نظری، کم فہمی،
کے باعث وہاں (یعنی قرآن و حدیث) سے بھی
مسئلہ سمجھ میں نہ آئے تو پھر غیر مجمع علیہ مسئلہ میں
امام الائمہ سراج الامۃ[1] حضرت ابو حنیفہ نعمان بن
ثابت کوفی کے ارشاد یا اُن کے مقدس شاگردوں
(مثلاً امام ابو یوسفؒ امام محمدؒ امام زفرؒ امام حسنؒ)
میں سے کسی کے قول پر عمل کیا جاوے، کیونکہ اس
ہی حضرات کا حلفیہ بیان (ص۔۔ پر) گذر چکا ہے،
کہ ہم ہر قول میں امام صاحبؒ کے پابند ہیں۔ لہذا
بحیثیت حنفی ہونے کے ہم ان حضرات کے اقوال
کے سامنے سر جھکانا اپنا فخر سمجھتے ہیں، اُن کے سوا
کسی شخص کا قول ماننے کے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ جو
حنفی کہلائے وہ ہمارا آقا بن جائے ؟

ناظرین! اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ موجودہ
کتب فقہ جن پر احناف کا مدار عمل ہے۔ ان میں کیا
امام ابو حنیفہؒ اور آپ کے شاگردوں کا اختلاف ہوا
ہے یا نہیں؟ لہذا ہم اس بات کو مدلل ثابت
کرتے ہیں کہ امام صاحبؒ کے شاگردوں نے مسائل
کے بیان کرنے میں آپ کے ساتھ بہت کچھ اختلاف
کیا ہے۔ نیز موجودہ کتب فقہ حنفی میں امام صاحبؒ
اور آپ کے شاگردوں کے اقوال کے علاوہ بعد
کے ہزاروں بلکہ کروڑوں علماء کے اقوال درج
ہیں، ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) موطا امام محمد میں سب سے پہلا باب باندھ کر
پہلے ہی مسئلہ میں امام محمدؒ نے امام ابو حنیفہؒ کا خلاف
کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک مثل سے ذرا سا سایہ
بڑھ جائے تو عصر کا وقت آگیا۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے
نزدیک جب تک دو مثل سایہ نہ ہو جائے عصر کا وقت
نہیں ہوتا۔

(۲) امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک چار قسم کی شراب
(انگور، چوارہ، شہد اور گندم کی) طاقت حاصل کرنے
کے لئے پینا جائز ہے، مگر موجودہ فتویٰ حرمت کا
امام محمدؒ کے قول پر ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب مالا بد منہ
مولوی ثناء اللہ صاحبؒ پانی پتی۔

(۳) حنفی مذہب کی معتبر کتاب ہدایہ مطبوعہ
مطبع مجتبائی کے ص۔۔ پر ہے کہ وضو میں کہنیوں
اور ٹخنوں کا دھونا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک فرض
ہے مگر امام زفرؒ کے نزدیک فرض نہیں،

(۴) امام ابو حنیفہؒ کا فرمان ہے کہ بوجہ شہوت
منی نکل کر اپنی جگہ سے نہ بڑھے تو غسل فرض نہیں
مگر امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فرض ہے۔ ملاحظہ
ہو ص۔۔ کتاب ہدایہ مطبوعہ مطبع مجتبائی۔

ناظرین کرام! یہ بھی حقیقت فقہ حنفی کی،
اور یہ تھا شاگردان امام ابو حنیفہؒ کا حلفیہ بیان
کہ انہوں نے امام صاحبؒ کا خلاف نہیں کیا۔ ابھی
تو ہم نے بطور نمونہ کے مختصر طور پر صرف چار مسائل
ہی ایسے دکھائے ہیں تحقیق کرنے سے پتہ چلتا ہے
کہ ہزاروں مسائل میں شاگردان امام نے امام صاحبؒ
سے اختلاف کیا ہے ۔؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

کیا اب بھی کوئی حنفی یہ کہہ سکتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ
کا خلاف آپ کے کسی شاگرد نے نہیں کیا۔ اگر ہمیں
اختصار مد نظر نہ ہوتا اور نیز ہماری صفحات ہمارے
اس مضمون کے متحمل ہوتے تو ہم ایسے سینکڑوں
مسائل بیان کرتے۔ اگر کوئی صاحب پورے طور
پر ایسے بہت سے مسائل دیکھنا چاہیں تو اہلحدیث
علماء کی تصانیف ملاحظہ فرمالیں مثلاً طریق محمدی،
درایت محمدی، سیف محمدی[2] وغیرہ مصنفہ حضرت
العلامہ جناب خطیب الہند مرشدنا و مولانا مولانا
محمد صاحب مرحوم، ظفر المبین وغیرہ ملاحظہ فرمائیں
کتب فقہ حنفی میں امام ابو حنیفہؒ اور آپ کے
شاگردوں کے علاوہ بعد کے سینکڑوں نہیں بلکہ
ہزاروں کروڑوں علماء کے اقوال درج ہیں۔

حنفی مذہب کی معتبر کتاب شامی مطبوعہ دار
الکتب مصر جلد اول ص۔۔ میں ہے اِعْلَمْ اَنَّ
مَسَائِلَ اَصْحَابِنَا الْحَنَفِيَّةِ عَلٰى ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ
اَلْاُولٰى مَسَائِلُ الْاُصُوْلِ (تا) وَمِنْ بَعْدِهِمْ
یعنی حنفیہ کے مسائل کی تین قسمیں ہیں۔ اول
مسائل اصول جن سے مراد امام ابو حنیفہ، امام
ابو یوسف، امام محمد، زفر، حسن بن زیاد وغیرہ وہ لوگ
جو امام صاحبؒ کے شاگرد رہتے ان سب کے احکام
دوم۔ مسائل نوادر یہ بھی مروی تو ان ہی حضرات
سے ہوں گے، احکام ان ہی کے ہوں گے، ان کے
قیاس کرنے والے ان کے بھی یہی بزرگ ہیں لیکن
ان کی روایات ایسی ظاہر اور ثابت اور صحیح نہیں
جیسی قسم اول کی تھیں۔ سوم۔ واقعات وہ مسائل
ہیں جن کو ان کے بعد والے مجتہدوں نے استنباط
کیا، اُن سے سوالات ہوئے، اور کوئی روایت ان
کے جواب میں امام صاحبؒ سے مروی نہ تھی تو ان
جماعت نے قیاس اور استنباط کر کے اپنی رائے
سے وہ مسائل بیان کئے۔ اس جماعت کا حلقہ
بہت وسیع ہے۔ اس گروہ میں امام صاحبؒ کے
شاگردوں کے شاگرد بھی شامل ہیں، پھر اُن کے
شاگرد بھی، اور اسی طرح نیچے تک وغیرہ وغیرہ۔

حساب کرنے سے جن کے اجتہاد اور استنباط
حنفی مذہب میں داخل ہیں اُن لوگوں کی لاکھوں
کروڑوں تک تو تعداد پہنچ جاتی ہے، مگر مولوی
احمد علی صاحب ہیں جو اپنی تحریر تقلید کی سے
فرماتے ہیں۔ بحیثیت حنفی ہونے کے ہم ان حضرات

[1] سراج الامۃ والی حقیقت تو ہم جب کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ ۱۲

[2] آج کل محمدیات کی قیمت میں جو ۔۔ کمیشن ۔۔ ہے اور فہرست و نمونہ اخبار محمدی مفت طلب فرمائیں ۔۔

کے اقوال کے سامنے سر جھکانا اپنا فخر سمجھتے ہیں اُن کے سوا کسی شخص کا قول ماننے کے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ جو حنفی کہلائے وہ ہمارا آقا بن جائے مولوی احمد علی صاحب اور اُن کے ہم مذہب کیا اب بھی اس پر مصر ہیں؟ ؎

شیشۂ مے بغل میں پنہاں ہے
پھر بھی دعویٰ ہے پارسائی کا

اب ہم بادلِ ناخواستہ اپنے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں، اور مقلدین کی خدمت میں عرض پرداز ہیں کہ یہ بھی حقیقت مولوی احمد علی صاحب کے چند از خود ساختہ دلائل کی جو ایک چشم زدن میں هَبَاءً مَّنْثُورًا ہوگئے کچھ گرد تھی جو ہوا کے ایک ہلکے سے جھونکے سے اڑ گئی۔

اب بھی اگر مقلدین کوئی دلیل رکھتے ہوں تو میدان میں آئیں هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ مگر ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا۔

احقر۔ محمد یوسف محمدی امرتسری۔

عقلی ہتھیار اور اُن کے زہریلے اثرات

(از جناب مولوی ابو عمران محمد حسین صاحب حسن پوری)

حضرات! قدرتِ ازلی اور مشیت باری تعالیٰ کے دستور اور اس کے بے نظیر قوانین و قواعد روزِ اول اور قدیم ہی سے یوں چلے آ رہے ہیں کہ جب کبھی کسی مخلوق معدوم کو جامہ وجود پہنایا اور شرف وجود سے مشرف اور بے بہا زینتوں سے مزین اور بے انتہا خزانۂ رحمت سے مالا مال کر کے دنیا میں بھیجا تو صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا کہ اس کو وجودِ محض شکل مطلق اور محض ایک ڈھانچہ ہی ڈھانچہ بنا کر نفخ روح پر بس کر کے چھوڑ دیا ہو بلکہ اُن کی تخلیقِ وجود اور نفخ رُوح کے بعد ہر ایک کو ایسے ایسے آلات دیئے، اور ایسی ایسی قوتیں بخشیں جن کے ذریعہ دشمنوں کے حملوں اور ان کے جبر و تشدد سے بچ سکیں، اور اُن کے زہریلے پنجوں سے مامون و محفوظ رہ سکیں تاکہ زندگی شادمانی اور نشاط سے گذر جائے۔

مثال کے طور پر جنگلات کے درندوں کو لیجئے، اور غور کیجئے کہ ہر ایک کے پاس کیسے عجیب عجیب اور مختلف قسم کے آلات موجود ہیں جن سے ہر وقت مختلف کاموں میں فائدہ اٹھاتے ہیں کسی کے پاس بھیانک پنجے، آہنی اور ڈراونی صورت ہے، تو کسی دوسرے کے پاس قوت رفتار اس قدر بڑھ چڑھ کر ہے کہ دشمن کا اس پر قابو پانا بہت ہی مشکل ہے، اس کے علاوہ ہر ایک کے بدن پر لیسے لیسے بال ہیں جن کی بدولت موسم سرما کی دردناک سردی اور مہلک ٹھنڈی ہوا سے اور موسم گرما کی خطرناک لُو اور اس کے آتش مار تھپیڑوں سے مامون رہتے ہیں علیٰ ہٰذا القیاس پرندوں کو دیکھئے کہ خداوند قدوس نے اپنے رحم و کرم سے ہر ایک کو ان کے ذاتی تحفظ کے لئے کیسے عجیب و غریب قدرتی اوزار اور فطری آلات بخشے ہیں جن سے کوئی فضائی سیر و تفریح میں مصروف و مشغول اور کوئی طلبِ رزق میں منہمک ہے

اب آیئے حضرتِ انسان کی طرف اور سوچئے کہ باری تعالیٰ نے جو بنی نوع انسان کو پیدا کیا، تو کیوں؟ اسی لئے تو کہ وہ حیاتِ دنیوی اور اخروی دونوں کو اختیار کر کے ان دونوں کے لئے سامان راحت مہیا کریں، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور دونوں کے سدھارنے کے لئے حتی الامکان کوشش کرتے رہیں یعنی ایک طرف امور دنیوی یعنی تجارت صنعت و حرفت اور سیاست کو اختیار کریں تو دوسری طرف احکامِ اُخروی یعنی نماز، روزہ، و زکوٰۃ، حج وغیرہ کا پورا پورا لحاظ رکھیں اور اس میں کامل بلکہ اکمل طور پر کاربند رہیں یہ ہے تخلیقِ انسان کا مقصد۔

چونکہ ہر فعل، ہر حکم، اور ہر عمل اچھا ہے ظاہری اعضا کا ہو یا دل کا، دنیوی ہو یا اخروی) کی تحصیل و تکمیل کے لئے مختلف آلات و اوزار کی ضرورت ہے بغیر کسی ہتھیار کے اعمال و افعال کی تکمیل و تحصیل ناممکن و محال ہے، اس لئے مالکِ حقیقی نے بے انتہا رحم و کرم سے اپنے بندوں کو بھی طرح طرح کے قدرتی آلات سے سرفراز فرمایا، اور قسم قسم کی فطری قوتوں سے آراستہ پیراستہ کر کے دنیا میں بھیجا، تاکہ وہ ان تمام اعمال و افعال کو خوش اسلوبی اور حسن و خوبی کے ساتھ انجام دے سکیں۔

اب رہی یہ بات کہ آلاتِ انسانی اور اُن کی طاقت و قدرت کی کوئی حد و انتہا ہے یا نہیں اگر صرف ظاہری و سطحی اور محض بالائی نظر سے دیکھا جائے اور ادنیٰ تامل و معمولی التفات سے بھی کام لیا جائے تو یقینی معلوم ہو جائے گا کہ ہر ایک کے لئے حد و انتہا مقرر ہے جس کے آگے بڑھنا غیر ممکن و محال ہے لہٰذا ان کا اختتام و فنا ضروری و لابدی ہے، کیونکہ وہ ممکنات میں سے ہیں اور ممکنات کا فنا و زوال چونکہ کسی حد معین پر ہو جاتا ہے لہٰذا یہی حال ان آلاتِ انسانی کا بھی ہوگا مثلاً انسانوں کی بینائی کو دیکھئے اُن کی یہ قوت زیادہ سے زیادہ ایک میل یا دو میل تک کام دے سکتی ہے، اس کے آگے کے لئے یہ قوت بے کار محض ہو جاتی ہے، اور دوربین کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح سننے اور بولنے کو لیجئے تو ظاہر ہو جائے گا کہ انسان دونوں قوتوں سے تو تب ہی فائدہ پا سکتا ہے، جب کہ مجمع چھوٹا اور مسافت قریب ہو۔ اگر مجمع لاکھوں یا کروڑوں کا ہو، یا مسافت میلوں کی ہو تو یہ دونوں قوتیں بھی بے کار ہو جاتی ہیں اور بغیر لاؤڈ سپیکر کے کوئی چارا نہیں ہوتا۔

اب رہی اُن کی قوتِ عقلیہ جس کے متعلق آج مجھے کچھ کہنا ہے تو خوب سمجھئے اس کی بھی کوئی نہ کوئی حد و انتہا ہے جس کے آگے اس کا کوئی دخل نہیں، اس حد و انتہا پر آتے ہی وہ معدوم و مسلوب ہو جاتی ہے تب اتباعِ غیر کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ عقل انسانی کسی حد معین پر جا کر بے کار ہو جائے اور اس کا ذرہ برابر بھی دخل نہ رہے تو انسان کو چاہیئے کہ اپنی قوت عقلیہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کی اتباع کرے کیونکہ یہی

ذَا الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا بَلٰى. قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟ قُلْنَا بَلٰى. قَالَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ. قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنَا بَلٰى. قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا. اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا نَعَمْ. قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ. فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى)

یعنی بین بقرہ عید والے دن حجۃ الوداع میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا جس میں فرمایا لوگو! بتلاؤ یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے کہا اللہ کو زیادہ علم ہے اور اس کے رسول کو۔ آپ خاموش ہو رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس ماہ کا نام کچھ اور ہی رکھنے والے ہیں۔ پھر فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں؟ ہم نے کہا ہاں بے شک یہ مہینہ حج کا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا بتلاؤ یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ عالم ہیں۔ آپ پھر خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ اس کا کچھ اور ہی نام رکھیں گے لیکن آپ نے فرمایا کیا یہ بلدہ (یعنی مکہ) نہیں؟ ہم نے کہا بے شک۔ آپ نے فرمایا اچھا بتلاؤ یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ اس پر بھی آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ آپ اس کا نام اور رکھنے والے ہیں۔ پھر فرمایا کیا یہ قربانیاں کرنے کا دن نہیں؟ ہم نے کہا بے شک ہے۔ آپ نے فرمایا اب سنو تمہارے خون، مال، عزت تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں۔ بتلاؤ بتلاؤ کیا میں تمہیں خدا کا یہ حکم پہنچا چکا؟ سب نے کہا ہاں بے شک آپ نے کہا الٰہی تو گواہ رہ۔ پھر فرمایا جو موجود ہیں ان پر فرض ہے کہ جو موجود نہیں انہیں پہنچا دیں۔ بہت سے وہ جو پہنچائے جائیں گے سننے والوں سے بھی زیادہ یاد رکھنے اور محفوظ رکھنے والے ہوں گے۔

(۹۰۵) حج اکبر کا دن ہے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ہیں۔ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں۔ سوا لاکھ سے زیادہ مجمع ہے۔ آپ خطبہ دے رہے ہیں۔ اونٹنی کے منہ کا لعاب ابو مسعود کی پیٹھ پر پڑ رہا ہے آپ کان لگائے سن رہے ہیں اور پھر بیان فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس وداعی خطبہ میں فرمایا اَدُّوْا اِلٰى كُلِّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ. اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. وَمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ اَوِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ) یعنی ہر حق دار کو اس کا حق ادا کر دو۔ بچہ اس کا ہے جس کا بستر ہے۔ زانی کے لئے سنگساری ہے۔ جو غلام دوسرے کی طرف اپنی غلامی کی نسبت کرے۔ جو بیٹا اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف منسوب ہو اس پر خدا کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کی توبہ قبول نہ فدیہ۔

کیسی پاک شریعت ہے کتنے عدل و انصاف کے قانون ہیں۔ کیسے پرامن اصول ہیں۔ جب سب انسان برابر ہیں جب کہ سب ایک ماں باپ کی اولاد ہیں۔ جب کہ شریعت نے ایک خالص سید و سردار اور ایک کپڑا بننے والے اور جوتی گانٹھنے والے اور تیل بیچنے والے اور بادشاہت کرنے والے کو ایک ہی درجے میں رکھ کر عام مساوات قائم کر دی ہے جب کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا پاک کلمہ تمام نسلی اور رنگتی امتیازات مٹا دیتا ہے تو اب ضرورت ہی کونسی رہی کہ ایک ہلکا کام کرنے والا اپنے باپ کی طرف اور اپنے قبیلے کی طرف اپنی نسبت کرنے سے شرمائے۔ اور اونچی ذات والوں کے ساتھ ملنے کے لئے اپنا نسب بدلے اور مکاری اور دغا بازی کی عادت طبیعت میں پیدا کرے۔ زنا سے کوئی رشتہ ناتہ قائم نہیں ہو سکتا کیونکہ اس پلید فعل کو خود شرع نے بدترین جرم قرار دیدیا پس دنیا کی بدتہذیبی کو، دنیا کی امن سوزی کو شریعت حقہ نے غارت کر کے پاک اور پرامن اصول پر دنیا کو نئے سرے سے قائم کر دیا۔ ہماری جانیں فدا ہوں اس نبی پر جس کے ہاتھوں انسانوں نے انسانیت پائی اور خدا والے اور صاف ستھرے ہوئے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

(۹۰۶) وسط ایام تشریق میں جو خطبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوا لاکھ صحابہ کے سامنے پڑھا وہ بھی سن لیجئے فرماتے ہیں يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَّاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَا اَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ وَلَا اَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى. اَبَلَّغْتُ؟ قَالُوْا بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مجمع الزوائد)

یعنی اے لوگو! تم سب کا خدا ایک ہے تم سب ایک ہی باپ کی اولاد ہو سنو
کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی سیاہ کو سرخ پر کسی سرخ کو سیاہ پر
کوئی فضیلت نہیں یعنی نسلی اور رنگی امتیازات سب ہیچ ہیں۔ فضیلت کا
دارومدار صرف تقوے پر اور خدا کے ڈر پر ہے۔

(۹۰۷) عقبہ کے خطبے میں ارشاد ہوتا ہے هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ وَبَلَدٌ حَرَامٌ
فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ مِثْلَ هٰذَا الْيَوْمِ وَهٰذَا الْبَلَدِ
إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَهُ وَحَتّٰى دَفْعَةً دَفَعَهَا مُسْلِمٌ مُسْلِمًا يُرِيدُ بِهَا سُوْءًا وَ
سَأُخْبِرُكُمْ مَنِ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَ
الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ
الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ (رَوَاهُ
فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِدِ) یعنی اے لوگو! آج کا دن حرمت والا ہے اور یہ شہر بھی
حرمت والا ہے۔ پس تمہارے خون اور مال اور آبرو تم پر آپس میں حرام
ہیں مثل اس دن اور اس شہر کے۔ قیامت تک یہی حکم ہے۔ یہاں تک
کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو دھکا دے اور برے ارادہ سے دے
یہ بھی حرام ہے۔ سنو! اب میں تمہیں بتلاؤں کہ مسلمان کون ہے؟ وہ
ہے جس کی زبان سے اور ہاتھ سے تمام لوگ بچے رہیں۔ سنو مومن وہ
ہے جس سے مسلمانوں کو اپنے مالوں پر اور اپنی جانوں پر امن ہو۔
سنو مہاجر وہ ہے جو خطا کاریوں اور گناہوں سے الگ رہے۔ سنو!
مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرکے اُسے اطاعت الٰہی کا خوگر بنائے

(۹۰۸) طبرانی کبیر میں ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا،
وَالْمُؤْمِنُ حَرَامٌ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَحُرْمَةِ هٰذَا الْيَوْمِ لَحْمُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ أَنْ يَأْكُلَهُ
بِالْغِيْبَةِ يَغْتَابُهُ وَعِرْضُهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ أَنْ يَظْلِمَهُ وَأَذَاهُ عَلَيْهِ حَرَامٌ
أَنْ يَدْفَعَهُ دَفْعًا یعنی ہر مومن کا گوشت دوسرے مومن پر حرام ہے،
مومن کی غیبت کرنا اُسکا گوشت کھانا ہے۔ مومن کی عزت بھی حرام ہے
اُس پر ظلم کرنا اُسکی آبروریزی کرنا ہے۔ مومن کو ایذا دینا حرام ہے اُسے
دھکا مارنا بھی اُسے ایذا دینا ہے۔

(۹۰۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ صُدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى وَقَفَ وَسْطَ النَّاسِ
فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ ...... أَلَا كُلُّ نَبِيٍّ قَدْ مَضَتْ دَعْوَتُهُ إِلَّا دَعْوَتِي
فَإِنِّي قَدِ ادَّخَرْتُهَا عِنْدَ رَبِّي إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ مُكَاثِرُوْنَ
فَلَا تُخْزُوْنِي فَإِنِّي جَالِسٌ لَكُمْ عَلٰى بَابِ الْحَوْضِ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ)
یعنی حجۃ الوداع میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار آئے
یہ عرفہ کا دن تھا۔ لوگوں کے بیچوں بیچ کھڑے ہوکر آپ نے یہ خطبہ پڑھا،
ہر نبی کی دعا گذر چکی ہے لیکن میں نے اپنی قبول شدہ دعا کو خدا کے
پاس جمع کرا دیا ہے (جو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کیلئے
مانگونگا) سنو سب انبیا اپنی اپنی امت کی کثرت چاہتے ہیں۔ ایسا نہ کرنا
کہ قیامت کے دن مجھے غمگین اور آزردہ دل کرو۔ سنو! میں تمہارا انتظار
اپنے حوض پر کرونگا۔

(۹۱۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى
الْجَدْعَاءِ رَاكِبٌ وَخَلْفَهُ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ يَقُوْلُ لَا تَأَلَّوْا عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ
مَنْ تَأَلّٰى عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ اللّٰهُ (رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ) لوگو! خدا پر حکم
نہ چلاؤ۔ لوگو! کسی بات کو جو آئندہ ہونے والی ہو اپنے اندازے سے بیان
کرکے اُس کی پختگی خدا کی قسم کھاکر نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں جھوٹا کردیگا
تمہاری بات خلاف ہوگی۔

(۹۱۱) عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَدْتُ تَحْتَ مِنْبَرِهِ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ
ذَكَرٍ وَأُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
أَتْقَاكُمْ ...... يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَا تَجِيْئُوْا بِالدُّنْيَا تَحْمِلُوْنَهَا عَلٰى رِقَابِكُمْ وَيَجِيءُ
النَّاسُ بِالْآخِرَةِ فَإِنِّي لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا یعنی حجۃ الوداع میں میں
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا آپ کے ممبر تلے بیٹھا ہوا تھا۔ آپ
منبر پر چڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا جناب حق تعالیٰ کا فرمان
ہے کہ اے لوگو! میں نے تم سب کو ایک مرد وعورت سے پیدا کیا ہے
ہاں تمہاری شاخیں اور قبیلے اس لئے مقرر کردیئے ہیں کہ آپس میں تعارف
کرلیا کرو۔ یقیناً تم سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم
سب سے زیادہ اُس کا خوف رکھنے والا ہو۔ اے قریشیو! ایسا نہو کہ
تم اپنی گردنوں پر دنیا لادے ہوئے آؤ حالانکہ اور لوگ آخرت لئے ہوئے
آرہے ہوں۔ سنو! میں تمہیں خدا کے ہاں کچھ کام نہیں آسکتا۔

(۹۱۲) عَنْ اَبِیْ حُرَّۃَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عَمِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اٰخِذًا بِزِمَامِ نَاقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَسَطِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ اَذُوْدُ عَنْہُ النَّاسَ فَقَالَ اسْمَعُوْا مِنِّیْ تَعِیْشُوْا۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا۔ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا۔ اِنَّہٗ لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْہُ اَلَا وَمَنْ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَانَۃٌ فَلْیُؤَدِّھَا اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَہٗ عَلَیْھَا (رَوَاہُ اَحْمَدُ) یعنی میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھا منیٰ میں آپ تھے۔ بیچ کا دن تھا۔ میں لوگوں کی بھیڑ بھاڑ آپ کے پاس سے ہٹا رہا تھا۔ آپ نے خطبہ شروع کیا جس میں فرمایا لوگو! میری حیات بخش باتیں سُن لو۔ دیکھو ظلم سے دور رہنا۔ ظلم سے بچتے رہنا۔ کسی پر ظلم نہ کرنا۔ دیکھو کسی مسلمان کا مال حلال نہیں جب تک کہ وہ رضامندی سے تمہیں نہ دے۔ سنو! جس کے پاس کسی کی امانت ہو وہ امانت داری پوری کرے اور جس کی چیز ہے اُسے پہنچادے۔

(۹۱۳) عَنْ رَّجُلٍ مِّمَّنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ وَھُوَ یَعِظُ النَّاسَ وَیَاْمُرُھُمْ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ خُذُوا الْعَطَاءَ مَا کَانَ عَطَاءً فَاِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَیْشٌ عَلَی الْمُلْکِ وَکَانَ عَنْ دِیْنِ اَحَدِکُمْ فَدَعُوْہُ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ) حجۃ الوداع کے خطبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم لوگوں کو وعظ سناتے ہوئے انہیں حکم احکام دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لوگو! جب تک انعامات شاہی انعام کی حیثیت میں رہیں بے شک لے لیا کرو لیکن جب قریش ملک پر لڑنے لگیں اور انعامات یہ صورت اختیار کرلیں کہ دین کے عوض ملنے لگیں تو دست برداری کرلینا۔

(۹۱۴) اسی خطبے میں ارشاد ہوتا ہے اَمَرَ النَّاسَ وَنَھَاھُمْ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اِذَا تَجَاحَفَتْ قُرَیْشٌ الْمُلْکَ فِیْمَا بَیْنَھَا وَعَادَ الْعَطَاءُ رِشًا فَدَعُوْہُ یعنی بہت سے حکم اور ممانعتیں بیان فرمائیں پھر کہا سچ کہو قسم کھا کر کہ میں نے تمہیں تبلیغ کردی؟ سب نے قسم کھا کر کہا کہ واللہ آپ نے خدا کی باتیں ہم تک پہنچادیں تب آپ نے فرمایا کہ جب قریش میں آپس میں لڑائیاں شروع ہو جائیں جو محض ملک گیری کی وجہ سے ہوں اور انعام کے نام سے رشوتیں دیجانے لگیں تو پھر اُسے چھوڑ دینا۔

(۹۱۵) حجۃ الوداع کے بہت سے خطبے بیان ہو چکے ہیں اُن میں آپ کا یہ فرمان بھی منقول ہے وَیْلَکُمْ اَوْ وَیْحَکُمْ اُنْظُرُوْا لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ) دیکھو خیال رکھنا اور بہت سنبھلے ہوئے رہنا۔ دیکھو خبردار میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

اللہ تعالیٰ رؤف رحیم اپنے رسول کریم پر بے شمار درود و سلام بھیجے اُمت پر کس قدر شفیق تھے۔ ہر بُری بات سے روک دیا۔ ہر بھلی بات کا حکم کردیا۔ ہر خطرے سے آگاہ کردیا ہر نفع کو قریب کردیا ہر نقصان کو دور کردیا۔ کاش آج مسلمان ان خطبوں کو، ان کے مضامین کو اپنا دستور العمل اور اپنی زندگی کا مقصد بنالیں تو آج وہ خدا کے پیارے دنیا کی آنکھوں کے تارے بن جائیں۔ مسلمانو! یہی نبی ہیں جنہوں نے صرف اپنی اس پاک تعلیم کی بدولت نہ کہ شمشیر زنی کی بدولت دُنیا کو اپنا کرلیا جس کے ایک ایک لفظ سے نورانیت ظاہر ہے۔

جو صرف ایک انسان کو اپنا بناکر مکہ سے چلے تھے لیکن ایک سال کے بعد بدر کے موقع پر تین سو سرفروش خدا کا لشکر آپ کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر اُحد کے موقع پر ہم آپ ہی کے زیر رکاب سات سو کا لشکر دیکھتے ہیں۔ یہی پیغمبر ہیں جو خندق کے موقع پر سات سو کے لشکر پر سرداری کرتے نظر آتے ہیں۔ پھر حدیبیہ کے موقع پر تقریبًا ۱۵ سو ان ہی کے ہاتھ پر چودہ سو انسان جاں بازی کی بیعت کرتے نظر آتے ہیں۔ پھر انہی کو فتح مکہ کے وقت ہم دس ہزار قدوسیوں کا افسر اعلیٰ دیکھتے ہیں۔ حُنین کے موقع پر آپ کی بادشاہت کے جھنڈے تلے بارہ ہزار کا لشکر ہوتا ہے۔ اور تبوک کے موقع پر لشکر محمدی کی تعداد تین ہزار ہوتی ہے اور پھر وہی جو اکیلے مکہ سے نکلے تھے، نہیں نکالے گئے تھے اسی مکہ کے عرفات کے میدان میں ڈیڑھ لاکھ کے جھرمٹ میں کھڑے نظر آتے ہیں اور آج اُن کا کلمہ پچھتر کروڑ مسلمانوں کی زبانوں پر ہے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰھُمَّ اَعْلِ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ اٰمِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ

✣ ✣ ✣ ✣ ✣

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حجۃ الوداع کا آٹھواں خطبہ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے ۲ دو خطبے ہیں!

الحمد للہ ۔ الحمد للہ الذی ہو المحیط القدیر العلیم الحکیم ۔ التواب البصیر ۔ الواسع الدیّان الکافی ۔ الرؤف الشاکر الغفور الحلیم ۔ لا الٰہ الا ہو ۔ الٰہ واحد قابض باسط حی قیوم ۔ علی عظیم ولی غنی حمید ۔ سریع الحساب ۔ قائم وھّاب ۔ ہو الرقیب الحسیب الشہید العفو المقیت الوکیل ۔ النور الغافر الباطن القاھر ۔ اللطیف الخبیر المحی الممیت القادر ۔ نعم المولی ونعم النصیر ۔ وہو علی کل شیء قدیر ۔ فعال لما یرید ۔ وہو الباری المصور المبدئ المعید وہو الرزاق ذو القوۃ المتین ۔ الرحمٰن الرحیم ۔ مالک یوم الدین ۔ ہو الکبیر المتعال المنان ۔ الصادق السلام الوارث الخلاق الکریم ۔ ہو الباعث الھادی الرؤف الرحیم ۔ غافر الذنب قابل التوب شدید العقاب ذو الطول العزیز الصمد الجبار المتکبر القھار الاحد المؤمن المھیمن ۔ ذو الجلال والاکرام الاول والآخر الظاھر والباطن ۔ وہو معکم اینما کنتم ۔ وہو الرزاق المقتدر القدوس رب العالمین ۔ الحفیظ القریب المجیب المضطرین ۔ القوی المجید الودود ذو العرش العظیم ۔ الحق المبین ۔ الفتاح الشکور البر الخالق لا الٰہ الا ھو وھذہ صفاتہ واسمائہ ۔ وانا علی ذلک من الشاھدین و الشاکرین ۔ والحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۔ اما بعد

برادران! یہ وہ صفاتِ خداوندی ہیں جو کلام مجید میں وارد ہیں ہم خدا کی ذات کو مع ان اوصاف کے مانتے ہیں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا جانتے ہیں۔ میں آپ کو حجۃ الوداع کے خطباتِ نبویہ سُنا رہا تھا الحمد للہ میں خوش ہوں کہ صرف اس حج کے بہت سے خطبات میں آپ کو سُنا چکا کچھ اور بھی سُن لیجئے واللہ الھادی وھو الموفق۔

(۹۱۵) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع ثم اخذ بحلقۃ باب الکعبۃ فقال یا ایھا الناس الا اخبرکم باشراط الساعۃ؟ فقام الیہ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ فقال اخبرنا فداک ابی وامی یا رسول اللہ۔ قال من اشراط الساعۃ اضاعۃ الصلوۃ والمیل مع الھوی ۔ وتعظیم رب المال ۔ فقال سلمان ویکون ھذا یا رسول اللہ؟ قال نعم والذی نفس محمد بیدہ ۔ فعند ذلک یا سلمان ۔ تکون الزکوۃ مغرما والفیء مغنما ۔ ویصدق الکاذب ۔ ویکذب الصادق ۔ ویؤتمن الخائن ۔ ویخون الامین ۔ ویتکلم الرویبضۃ ۔ قال وما الرویبضۃ؟ قال یتکلم فی الناس من لم یتکلم وینکر الحق تسعۃ اعشارھم ۔ ویذھب الاسلام فلا یبقی الا اسمہ ۔ ویذھب القرآن فلا یبقی الا رسمہ ۔ وتحلی المصاحف بالذھب ۔ وتسمن ذکور امتی ۔ وتکون المشورۃ للاماء ۔ ویخطب علی المنابر الصبیان ۔ وتکون المخاطبۃ للنساء ۔ فعند ذلک تزخرف المساجد کما تزخرف الکنائس والبیع ۔ وتطول المنائر وتکثر الصفوف مع قلوب متباغضۃ ۔ والسن مختلفۃ ۔ واھواء جمۃ ۔ قال سلمان ویکون ذلک؟ قال نعم والذی نفس محمد بیدہ ۔ عند ذلک یا سلمان یکون المؤمن فیھم اذل من الامۃ یذوب قلبہ فی جوفہ کما یذوب الملح فی الماء مما یری من المنکر فلا یستطیع ان یغیرہ ۔ و

میں اس کی خیریت اور دارین کی کامیابی ہے جس
نے ایسا کیا نصیب ور فائدہ مند بخت اور کامیاب
ہوا، اور جس نے بد بختی و کم بختی کی بنا پر تکبر اور دلیری
کر کے بغیر کسی کی اتباع کے حدود عقل سے آگے جانا
چاہا، اور برابر عقل ہی سے کام لینے کی کوشش کرتا
رہا تو یقیناً وہ بدنصیب و بے بہرہ اور گمراہ ہو جائے
گا، اور ایسا زہریلا اثر اور غم انگیز نتیجہ مرتب ہوگا کہ
جس سے چھٹکارا حاصل کرنا، اور اس کے مہلک اثر
سے نجات و شفا پانا محالات سے ہوگا۔ مثلاً وَاِذْ
قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ
اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ
یعنی جس وقت ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم سب کے
سب آدم کے سامنے سرنگوں ہو جاؤ بس یہ کہنا تھا
کہ سارے سجدے میں گر پڑے، مگر ابلیس نے اس حکم
کی مطلقاً تعمیل نہ کی اور انکار کر کے ٹھکرا دیا، اور
کافروں میں سے ہو گیا۔

غور کیجئے! لعین مردود خداوند دوجہاں کے
سامنے اور اس کے نص قطعی کے روبرو کس قدر بے
باکی جرأت و دلیری کیساتھ عقل لڑاتے ہوئے پیش
آیا، امر ربانی اور حکم یزدانی کو پس پشت ڈال کر
اپنی عقل کو بالا و برتر سمجھ کر ترجیح دی، اپنی عقلی تلوار
کو میان قلبی سے نکال کر بے مروتی سے یہ کہہ کر
چمکایا کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّ
خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ یعنی میں اس سے بہتر ہوں
کیونکہ میں آگ سے اور وہ کیچڑ سے پیدا شدہ ہے اس
کو چاہئے تو یہ تھا کہ حضور خداوندی اور فرمان باری
تعالیٰ کے روبرو بجائے جسارت کے سرنگوں ہوتا اور
بغیر چون و چرا گردن جھکا دیتا، اور اپنی عقلی دلیل کو
خاک میں ملا کر اس کے فرمان کی اطاعت و اتباع
کرتا، جیسا کہ فرشتوں نے کیا تھا تو بات نہ بڑھتی اور
اس کو طوق ناری نہ پہنایا جاتا، اور اس کی پیشانی
پر ہمیشہ کے لئے مہر رجمی نہ لگائی جاتی، بلکہ فرشتوں
کی طرح پہلے کی مانند بہ عزت و شان جنت میں غرق رہتا
لیکن افسوس کہ اس نے ایسا نہ کیا اور عقل کے
پیچھے پڑ کر کہ میں تو ناری یا نوری ہونے کی وجہ سے
اس سے بہتر ہوں پھر ایک خاکی انسان کو کیونکر
سجدہ کروں، اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے دور رحمی بنا
کر چھوڑا وہ عقلی تلوار جس کو صرف اس مقصد کے
لئے چمکایا تھا کہ وہ مان خداوندی کو کاٹ کر ٹکڑے
ٹکڑے کر دے اپنے ہی سینے میں گھونپ دی اور ایسی
گھونپی کہ کبھی نکل نہیں سکی۔ الغرض شیطان کی
یہی عقلی دلیل تھی اور عقل کو نقل پر فوقیت و ترجیح
دینا اور بالا و برتر سمجھنا باعث ذلت اور سبب خسران
و ملامت ہوا، چنانچہ جو بھی ایسا کرے گا، یقیناً وہ
گمراہ ہوگا، خواہ وہ جن و انس ہو یا فرشتہ ہی کیوں نہو

اب ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ و
السلام کے معاملات پر جو کہ جنت میں پیش آئے تھے
نظر غائر ڈالئے اور غور و تامل کیجئے کہ وہ کون سے
اسباب و علل تھے جس کی وجہ سے آپ جنت خلد سے
نکالے گئے، کچھ دنوں کے لئے بے شمار ان گنت نعمتوں
سے محروم کر دیئے گئے، یہاں پر بھی عقل کا حد سے
گذرنا کس قدر زہریلا اور پریشان کن ہے۔ چنانچہ
حضرت آدم کو ارشاد قدوسی ہوا کہ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ
اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا
حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ یعنی جس وقت کہ ہم
نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی اس جنت
میں رہو اور اس میں جہاں چاہو با فراغت کھاؤ
مگر اس درخت کے قریب نہ جانا، ورنہ تم ظالموں
میں سے ہو جاؤ گے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی عقل و اجتہاد کی
نوبت تو اس طرح پر آئی تھی کہ جس وقت ابلیس
لعین نے ان کو طرح طرح کے لالچ دلائے قسمیں
کھائیں، فریب و دھوکے دیئے، تو حکم بھول گئے،
ان کے دل میں ضعف انسانی اور بشری کمزوری
کی بنا پر اس درخت کی طرف دلی میلان اور شوق
فطری پیدا ہو گیا، اس کے بعد سوچنے لگے کہ یہ تو
ہو نہیں سکتا کہ شیطان کے کہنے پر (جو کہ اللہ کا
دشمن ہے) باری تعالیٰ کی مخالفت کرتے ہوئے اپنا
شوق پورا کروں۔ پھر کیا کرنا چاہئے؟ آخرش نتیجہ یہ
نکالا کوئی ایسی تدبیر کی جائے کہ جس سے مخالفت
باری تعالیٰ مطلقاً لازم آئے، اور اپنا مقصود بھی
حاصل ہو جائے، چنانچہ دل ہی دل میں عقلی دلیل
قائم کی اور اجتہاد کیا کہ خداوند قدوس نے تو صرف
اس درخت کے پھل کھانے سے منع فرمایا ہے، یہ تو
نہیں فرمایا کہ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (وَمَا
اشبه ذالك) یعنی اس درخت اور اس جیسے
درخت کے پھل نہ کھاؤ، لہذا اس کو چھوڑ کر اگر اس
جیسے کے پھل کھا لوں تو کوئی حرج نہ ہوگا چنانچہ
ایسا ہی کر لیا۔ غرضیکہ یہی عقلی دلیل تھی بیجا اجتہاد
تھا جس کا ایسا خطرناک و زہریلا اثر مرتب ہوا کہ
اسی وقت رحمت ربانی سے کچھ مدت کے لئے محروم
ہو گئے۔ بس غائب ہو گیا۔ ادھر زمین پر اترنے کا
بھی حکم نافذ ہو گیا، جیسا کہ ارشاد ہے قُلْنَا اهْبِطُوْا
مِنْهَا جَمِيْعًا یعنی تم سب جنت سے نکل جاؤ بس
یہ سنا تھا کہ کوئی تو مایوس ہو کر سراندیپ میں گرا،
اور کوئی جدہ میں پڑ گیا، اور دشمن خدا (یعنی ابلیس)
مایوس ابدی ہو کر ایلہ میں منہ کے بل آ پڑا۔

آہ! وہ وقت کس قدر پریشانی و اضطرابی کا
تھا جب کہ آپ کے متعلق قضاء الٰہی کا فیصلہ جو ہونا
تھا ہو کر رہا۔ آپ جدھر دیکھتے بس اندھیرا ہی اندھیرا
نظر آتا تھا، آپ کے جسم کی تمام رگوں میں بجائے
خون کے زہر دوڑنے لگا، جرم و گناہ کی بیحد گھبراہٹ
پیدا ہو گئی۔ نادم و شرمندہ ہوئے ادھر مالک ارض
و سما عرش معلّٰی پر ان کے حرکات و سکنات اور کیفیت
اضطرابی کو بغور ملاحظہ فرما رہے ہیں چنانچہ جب دیکھا
کہ میرے حبیب خوف خدا سے بے حد پریشان ہو گئے،
غایت درجہ ندامت و شرمندگی لاحق ہوئی تو ارشاد
فرمایا کہ اے آدم تمہاری ندامت و شرمندگی بہت پسند
آئی، اعتراف جرم و گناہ بہت محبوب ثابت ہوا، لہٰذا
اب خوش ہو جاؤ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ چنانچہ
مالک دوجہاں اپنے رحم و کرم سے شربت قولا رَبَّنَا
ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ تحفہ مرحمت فرمایا جس کو نوش کرنا
تھا کہ تمام زہریلا اثر دور ہو گیا گھبراہٹ چین و سکون

سے بدل گئی۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام طلب علم کی غرض سے
بحرین میں حضرت خضر علیہ السلام کے پاس تشریف
لے گئے۔ اور درخواست پیش کی تو حضرت خضر نے
شرطاً کہا کہ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي
عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا
یعنی اگر تجھ کو میری اتباع کی خواہش ہے تو مجھ سے
کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا تاوقتیکہ میں پہلے
خود اس کو بیان کروں۔ اس موقعہ پر جب کہ وہ
جانتے تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام مجھ سے اعلم
ہیں، علوم تکوینی میں مجھ سے بہت زیادہ بڑھے
ہوئے ہیں اور محض اس لئے ان کے پاس آیا ہوں
کہ علوم تکوینی حاصل کروں تو اُن کی تابعداری کرتے
اُن کی حرکات و سکنات کو بغور تامل دیکھتے لیکن
ایسا نہیں کیا، بلکہ اعتراضات و شبہات کی بھرمار
شروع کردی، کیونکہ جہاز کو توڑنا، لڑکے کو مار ڈالنا
اور دیوار کو سیدھا درست کرنا عقل موسیٰ کے خلاف
ثابت ہوا۔ دراصل یہ تینوں افعال اس قسم کے
تھے کہ عقل موسیٰ ہی کیا بلکہ تمام عقلاء اس کا
بظاہر انکار کردیں گے۔ لیکن یہ تو ضروری نہیں، کہ
جس کا عقل انکار کرے واقعہ میں وہ بُرائی ہو جائے
الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حکم خضر علیہ السلام
کی مطلقاً تعمیل نہ کی، اور اپنی ظاہری عقل و شریعت
کے اعتبار سے خلاف وعدہ اور بار بار منع کرنے کے
باوجود اعتراضات کی بارش برسائی تو یہ غم انگیز اور
مایوس کن ثمرہ مرتب ہوا کہ هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي
وَبَيْنِكَ یہ ہماری تمہاری جدائی کا وقت ہے کاش
کہ وہ خاموشی سے کام لیتے تو نہ معلوم باری تعالیٰ
کے کتنے چھپے خزانے ظہور میں آتے، اور نہ معلوم کن
کن عجائبات کے پردے کھل کر ہم تک پہونچتے لیکن
افسوس کہ عقل انسانی اس کو نہ سمجھ سکی، اور محض اسی
بے جا مداخلت کی وجہ سے وہ اور ہم دونوں محروم رہے
آہ! عقل کی افراط تفریط کے سبب سے کتنی
عظیم الشان ہستی اور اُولوالعزم انسان خاک و خون
میں مل کر تباہ و برباد ہوئے، سینکڑوں کے مال و
دولت عزت و آبرو برباد ہوئے، ہزاروں آرزوں
اور امیدوں پر پانی پھر گیا۔ جنگ احد کے موقعہ پر جب
کہ مسلمانوں پر المناک حادثہ پیش آیا تھا۔ ستر کے
قریب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین زخمی ہو گئے
تھے، اور ستر کے قریب شہید ہو گئے تھے حضور سرور
کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دندان مبارک
شہید کئے گئے تھے۔ شیر اسلام حضرت امیر حمزہؓ
کی نعش مبارک کو بُری طرح خاک و خون میں ملایا
گیا، گھوڑے کی ٹاپوں سے روندے گئے تمام اعضاء
طیبہ کاٹ لئے گئے، تو یہ سب کیوں ہوا؟ کیوں حضرت
عبداللہ بن جبیرؓ کو زہر یلے تیروں کا نشانہ بنا کر تمام
بدن کو پارا پارا کرکے داعیٔ اجل کے حوالے کیا گیا؟
اگر تدبر سے کام لیا جائے تو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔
کہ یہ ساری چیزیں اتباع عقل ہی کی وجہ سے ہوئی
تھیں، یہ سب زہر یلے اثرات نصوص خدا و رسولؐ
کی بے جا تاویل اور غیر موزوں اجتہاد ہی کی وجہ سے
پیدا ہوئے تھے، حضور سردار کائنات علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے فرمان کو نہ ماننے اور ان کی اتباع
نہ کرنے کا یہ افسوسناک نتیجہ ہے۔
کیا آپ کو معلوم نہیں جب کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے میدان اُحد میں ایک جماعت کو
پہاڑ کی گھاٹی میں رہنے کا حکم فرمایا تھا تاکہ دشمن
ادھر سے آکر حملہ نہ کردے اور حضرت عبداللہ بن
جبیرؓ کو سردار مقرر کرکے ارشاد فرمایا تھا کہ اے لوگو!
فتح ہو یا شکست، خبردار اس جگہ سے نہ ہٹنا، اس
کے بعد آپ تو لشکر لے کر دوسری طرف کفار کے
سامنے موجود ہوئے۔ نعرۂ تکبیر کا بلند ہونا تھا کہ
دشمنوں کے دل تھرا گئے، دہشت طاری ہو گئی،
اور سب کے سب لڑائی چھوڑ کر بھاگ نکلے مسلمانوں
کا لشکر جو آپ کے ساتھ تھا، اموال غنیمت لوٹنے
لگا، ادھر اس جماعت نے جن کے لئے آنحضورؐ کی
جانب سے اپنی جگہ چھوڑنے کی ممانعت تھی۔ حضورؐ
کے اس فرمان پر عمل نہ کیا، اور عقل لڑائی اجتہاد
سے کام لیا، اور اس نص نبوی کی تاویل کرنے لگی
کہ آں حضورؐ کی ممانعت تو اس لئے تھی کہ دشمن ہم
پر قابو نہ پا سکے، لیکن اب تو یہ چیز نہیں رہی کیونکہ
ہم جیت گئے، فتح ہماری ہو گئی، لہٰذا اب یہاں
رہنے کے کوئی معنی نہیں۔ غرضیکہ وہ (سوائے چند
افراد کے) اتباع عقل و اجتہاد اور غیر موزوں تاویل
سے کام لیتے ہوئے فرمان نبوی کو چھوڑ بیٹھے، اور
جس کی ممانعت تھی اُس کا ارتکاب کرکے وہ بھی
مال غنیمت لوٹنے لگے نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو بُری
طرح شکست ہوئی، اور یہ شکست ایسی تھی کہ جس کے
تصور سے مسلمانوں کے ایک ایک بچے کے دل بھی
ہل جاتے ہیں۔
میرا مقصود ان مثالوں کو ذکر کرنے اور ان کو
واضح طور پر آپ کے سامنے بیان کرنے سے یہ تھا کہ
آپ اچھی طرح سمجھ جائیں کہ نصوص خدا و رسولؐ
کے مقابلہ میں عقل کی مداخلت کا نتیجہ کس قدر پریشان
کن اور خطرناک ہے۔ اس سے عبرت حاصل کرکے
عقل کا پیچھا چھوڑ کر فرمان خدا و رسولؐ کی اتباع
کریں جس میں کہ ہماری فلاح و بہبودی ہے لیکن
آج کل لوگوں کا مذاق اس قدر بگڑ گیا ہے کہ قرآن
وحدیث کے ہر فرمان ہر حکم اور ہر امر و نہی کو عقل ہی
کی کسوٹی پر کسنے کی کوشش کرتے ہیں، ان احکام
الٰہیہ کو عقلی دلیل ہی سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں
اگر وہ احکام خداوندی اور فرامین نبوی عقلی دلیل
کے موافق ہو جائیں پھر تو مان لیتے ہیں اگر دل سے
نہ سہی لیکن زبان سے تو کہہ ہی دیتے ہیں، لیکن اگر
عقلی دلیل کے موافق نہ ہوں پھر مطلقاً نہیں مانتے
اور انکار کرکے ٹھکرا دیتے ہیں، حالانکہ خداوند قدوس
کا یہ حکم نہیں کہ ہر فرمان الٰہی کو عقلی دلیل ہی سے
سمجھا جائے اور اس کے ہر حکم کو عقلی کسوٹی ہی سے
کسا جائے، بلکہ اس کا تو حکم یہ ہے کہ تمام وہ احکام
جو کہ خدا و رسولؐ کی جانب سے تم پر پیش کئے گئے
ہوں اُن کے اغراض و مقاصد کو جان بوجھ کر بے
چون و چرا اُن کی تکمیل و تعمیل کرو لیکن سمجھ بوجھ
ایسی نہ ہو جس سے کہ سرے سے ان ہی نصوص کی
مخالفت لازم آئے۔
یہاں تک تو صرف احکام خداہی کو پرکھنے کے

لئے عقلی کسوٹی تیار کی گئی تھی، لیکن اب بعض عقلاء ایسے بھی رونما ہوئے ہیں کہ وہ دنیا و آخرت کے تمام احکام عقلی دلیل ہی سے سمجھنے چاہتے ہیں۔ صد افسوس ہے اُن کی اس گمراہی و ضلالت پر، کیونکہ عقل سے تو یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ میں کس کا بیٹا ہوں اور میرا باپ کون ہے؟ اس وقت مجھے ایک جنٹل مین کا واقعہ یاد آیا جس نے اپنے باپ کے پاس باپ ہونے کی دلیل مانگتے ہوئے اس طرح خط لکھا تھا کہ تمہوں سے گیتر معلوم ہوا کہ میں حضرت سے بیٹا ہوں، پر کیا دلیل ہے۔ واقعی اس نے درایت پر عمل کیا۔ مقتضائے عقل تو یہ ہے کہ اندھے کی اولاد بھی اندھی ہی ہو، یہ عقل میں بھلا کیوں کر آ سکتا ہے کہ باپ تو جاہل اور لٹھ ماز ہو اور بیٹا علامہ بن جائے عقلی دلیل تو اس کو ثابت نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس نے لکھا کہ بتلائیے کیسے معلوم ہو کہ آپ میرے والد صاحب ہیں، اس کا جواب اگر اس کے پاس ہے تو یہی ہے کہ دایہ سے پوچھ لے جس نے تجھے ماں کے پیٹ سے جنا یا تھا وہ کہے گی کہ اپنی ماں سے سوال کر کہ وہ کس طرح حاملہ ہوئی تھی۔ ماں کہے گی کہ اپنے باپ سے دریافت کر کیونکہ اسی کی یہ سب کارروائی ہے۔ تو بھائی یہ عقل تو بڑی نکمی چیز نکلی، جس سے باپ کا باپ ہونا بھی ثابت نہیں ہو سکتا یہ ہے خرابی عقل کی اتباع میں۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ

آزمودم عقل دور اندیش را
بعد ازیں دیوانہ سازم خویش را

غرضکہ یہ کیسا بدترین خیال ہے کہ ہر بات کو عقل ہی سے معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ پھر اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو اس جنٹل مین میں ظاہر ہوا۔ جب یہ لوگ خدا و رسول کے ساتھ بھی عقلی معارضہ کرتے ہیں، تو کچھ دور نہیں کہ باپ و ماں سے بھی عقلی معارضہ کریں، مگر افسوس یہ ہے کہ اگر باپ کے ساتھ ایسا معارضہ کیا جائے تو باپ کو ناگوار ہوتا ہے، اور وہ ایسے بیٹے کو نالائق سمجھ کر اپنے پاس سے بھگا دیتا ہے اور دنیا بھی اس کو بُرا بھلا کہتی ہے۔ لیکن اگر کوئی احکام خدا و رسول کے ساتھ اظہار تاؤ کرے تو نہ اس کا باپ اسے کچھ کہتا ہے اور نہ ہی اس کو دنیا کچھ کہتی ہے بلکہ الٹا اسے خردمند و ہوشمند کا ٹائیٹل (تمغہ) دیتی ہے۔

بھائیو! ذرا تو انصاف سے کام لو کہ جس عقل کا معارضہ اپنے آپ کو گوارا نہیں وہ معارضہ خدا و رسول کے ساتھ کیسے گوارا کیا جا سکتا ہے؟ ✦ فقط

ہندوستان والو!

اللہ کے نبی سلام علیہ کو ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ۔ آپ کفار سے شمشیر و سناں سے اور منافقین سے تقریری جہاد کیجئے کیونکہ دنیا میں تو یہ اس کے مستحق ہیں اور آخرت میں بھی اُن کا آخری ٹھکانا دوزخ ہی ہے جو بہت ہی بُری جگہ ہے۔ جہاد ایک عام لفظ ہے جس میں لسانی اور تحریری دلیل و بُرہان سے الزام قائم کرنا بھی شامل ہے، اور اس جگہ موجودہ زمانہ پر نظر کرتے ہوئے ہمارا روئے سخن اسی طرف ہے کہ مخلوقِ خدا پر جو ظلم و ستم کے بادل منڈلا رہے ہیں اس کی حفاظت کے ذرائع محض بوجہ اللہ بذریعہ تحریر و تقریر خاص و عام کے کانوں تک پہونچا دیئے جائیں تاکہ ناواقف اور بے خبر لوگ اپنے نفع و نقصان کا احساس و امتیاز کر سکیں۔ کیونکہ حضور اکرم تاجدارِ مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ ہر انسان کو اپنے جان و مال اور دین و ایمان کی حفاظت ضروری ہے۔ اور اگر کسی شخص کا اپنی جان و مال، دین و ایمان کی محافظت کی خاطر کسی سرکش دشمن جان و مال، دین و ایمان سے مقابلہ ہو جائے اور اس جدوجہد میں مظلومانہ مارا جائے، تو بفرمانِ رسولِ اکرم ایسا شخص درجۂ شہادت کا مستحق ہے۔

موجودہ فتنہ کے دَور میں جو نقشۂ جنگ و جدل ایسٹ انڈیز، سنگاپور، ملایا، رنگون و برما وغیرہ کی حکایات آپ کے پیش نظر ہیں۔ اگر یہ سب سچ ہیں تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود بھی خاموش بیٹھے تماشہ دیکھتے رہیں۔ اور اپنی و اپنے برادرانِ وطن کی حفاظت جان و مال اور دین و ایمان کی طرف متوجہ ہوں، ورنہ کہیں خدا نخواستہ ہماری غفلت و بے پرواہی کا بھی وہی نتیجہ نہ ہو، جو دوسرے مشرقی ممالک کے باشندوں کے ساتھ ہوا، خدا نہ کرے کہ یہ روزِ بد ہم کو دیکھنا ہو۔

ہمیں افسوس ہے اپنی سستی و بزدلی پر کہ اپنے پڑوس میں جنگ کا یہ طوفان مچتا دیکھ کر بھی ہم خوابِ غفلت میں مدہوش ہیں، اور اس ذلت و رسوائی کی زندگی سے بیدار نہیں ہوتے۔ آج ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں کہ ایک مریض بسترِ مرگ پر پڑا دم توڑ رہا ہے نبض بند ہو چکی ہے، ہاتھ، پاؤں سرد ہو گئے، آنکھیں پتھرا گئی ہیں، آثارِ زیست ایک ایک کر کے جواب دے چکے ہیں، مگر ہمارے برادرانِ وطن تشخیصِ مرض، نبض شناسی، دوا دارو کی تجاویز و تسویشات لاحاصل میں مشغول ہیں۔ آج وطن کے گوشے گوشے سے زور شور کے ساتھ یہ صدا بلند ہو رہی ہے کہ ؎

ہونے دے اس ناخدا کے تھا بہتر
جو دیتا خدا چھوڑ ہم کو ہوا پر

وقت کا تقاضہ ہے کہ ہم ملک میں تمام مذہبی و سیاسی اختلافات چھوڑ کر جلد سے جلد اپنے ملک کی بہتری کے لئے کوئی اسکیم تیار کریں جس سے ہمارے بے گناہ اور بے بس بھائی جنگ کی ان ہولناک بربادیوں سے نجات حاصل کریں، جو بڑھ بڑھ کر ملک کو دستک دے رہی ہیں اپنے آنے کے لئے!

جاگو یہی بیداری کا وقت ہے۔ سوچو! حاضر دماغی کے ساتھ یہی وہ مبارک سمے ہے جب کہ تم اپنی سر زمین کو ظالموں کے درد سے پاک کرا سکتے ہیں،

خوابِ غفلت سے اگر اب بھی نہ چونکا جائیگا
کیا جبھی اٹھو گے تم جب صور پھونکا جائے گا

اٹھو! اپنی اور اپنے وطنی بھائیوں کی خدمت کا بیڑا اٹھا کر۔ اللہ تمہارے نیک ارادوں میں ہمت دے، اور تمہاری مدد غیب سے کرے۔ آمین!

۔خطیب ایوب، نیلگری۔

عربک نائٹ سکول

مسلمانانِ ہند ترقی کے میدان میں اقوامِ عالم سے پیچھے کیوں ہیں؟ اگر آپ ٹھنڈے دل سے اس سوال پر غور کریں گے تو بہت جلد اس نتیجے پر پہونچ جائیں گے کہ ان میں تعلیم کی کمی ہے جس نے اس قوم کو معیارِ ترقی سے گرا دیا ہے۔

ضرورت ہے کہ ہندوستان میں تعلیم بالغاں کے لئے رات کے مدرسے قائم ہوں۔ انجمن خدمتِ خلق نے وقت کی اس سب سے بڑی ضرورت کو محسوس کرکے عربک کالج اجمیری گیٹ دہلی میں تعلیم بالغاں کے لئے ایک نائٹ سکول قائم کیا ہے جس میں نہایت تزک و اہتمام کے ساتھ اردو، انگریزی وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔

قابل ستائش ہیں وہ اساتذہ جنہوں نے اپنی تمام ہمدردیاں طلباء کے لئے وقف کر رکھی ہیں، اور نہایت محنت و شفقت کے ساتھ طالب علموں کو پڑھاتے ہیں، اور اس کوشش و جانفشانی کا کوئی معاوضہ نہیں لیتے۔

اس اسکول سے متعلق ایک لائبریری بھی ہے جس میں چیدہ چیدہ علمی، ادبی، اخلاقی، سیاسی اور معاشرتی کتابیں ہیں، روزانہ اخبارات آتے ہیں، مدرسے کا بھی ایک اخبار قائم ہے تاکہ مسلمان سیاست حاضرہ سے باخبر رہیں۔

مزید برآں ہفتہ میں ایک مرتبہ ہر جمعرات کو فنِ تقریر کی تعلیم ہوتی ہے جس میں طلباؤں کے لکچر ہوتے ہیں، تاکہ اسکول سے جانے کے بعد طلباء صحیح معنوں میں ملک و قوم کی خدمات انجام دے سکیں، اور قومی پلیٹ فارموں کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار بآسانی کر سکیں، نیز انہیں وہ رکاوٹ لاحق نہ ہو جو کہ آج کل عام طور پر پائی جاتی ہے۔

باشندگانِ دہلی کو میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ اس نادر اور غنیمت وقت سے افادہ حاصل کریں، آخر میں بارگاہِ قدسی میں دست بدعا ہوں کہ رب العالمین اس مدرسے کو ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے اور قوم کو اس کے ذریعہ فیض بخشی کرتا رہے۔

نیز کارکنانِ مدرسہ کو ان کے نیک ارادوں میں انہیں کامیابی عطا فرمائے! «این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد» + فقط، ابوالقاسم ایم اے رزاق منزل لال دروازہ دہلی +

جماعت اہلحدیث چھپوا ضلع بالاسور

واضح ہو کہ میں چھپوا ضلع بالاسور میں عرصہ سے آتا ہوں لیکن اب کی آمد میں جو حالت میں نے یہاں کی دیکھی، اس سے بے حد متأثر ہوا، الہٰذا میرا خیال ہوا کہ اس سے کم از کم اپنے ناظرین محمدی کو آگاہ کر دوں۔ بہت ممکن ہے کہ اس سے اور بھی کسی جگہ کی بگڑی ہوئی جماعت سبق لے اور فلاحِ دارین حاصل کرے۔ (آمین)۔ اس میں شک نہیں کہ چھپوا اہلحدیث کی جماعت کی حالت جس قدر ناگفتہ ہو چکی تھی آج بفضلہ تعالیٰ اسی قدر قابلِ ستائش ہو گئی ہے بلکہ روز افزوں ترقی پذیر اور رُو بہ اصلاح ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

یہاں فی الحال نوجوان لڑکوں کی ایک "جمعیۃ الصلوٰۃ چھپوا" قائم ہے جس کے پانچ نصب العین ہیں (۱) نماز کی بلکہ جماعت کی پوری پابندی (۲) فیشن نہ رکھنا (۳) داڑھی نہ منڈانا (۴) ٹخنوں کے نیچے کپڑوں کا نہ استعمال کرنا (۵) صداقت و سچائی کو شعار بنانا۔ خدا کا فضل ہے کہ ان پر عملاً نوجوان لڑکے تیار ہو رہے ہیں، خداوند کریم ان کے عمل میں برکت دے اور استقلال و استقامت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

دیگر آنکہ ایک "انجمن اسلامیہ چھپوا" بھی مشترکہ قائم ہوئی ہے جس کا نصب العین بھی پانچ مندرجہ بالا باتوں کے علاوہ (۶) آپس کے تمام جماعتی معاملات کو جماعت ہی میں فیصلہ کرنا (۷) مجرمین اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دینا (۸) اور ایک مدرسہ بنام «مدرسہ دار الہدیٰ» کو ترقی دے کر اعلیٰ پیمانہ پر پہنچانا اور آپس میں اتفاق و اتحاد اور اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ کے ماتحت زندگی بسر کرنا وغیرہ وغیرہ۔

نیز ایک «مجلس مدرسہ دار الہدیٰ» کا قیام جس کی سنگ بنیاد ۲۶ر اپریل ۱۹۳۶ء کو خود بندے ہی نے رکھی ہے ابھی ظہور میں آیا ہے، جو انشاء اللہ العزیز مدرسہ دار الہدیٰ کی ترقی و استحکام میں سرگرم عمل رہے گی۔ خداوند کریم قادر و قیوم کی بارگاہ بے نیاز میں مجھ عاجز و بیکس کی تہہ دل سے درخواست و دعا ہے کہ خداوند جل شانہٗ ان لوگوں کے نیک ارادوں میں انہیں کامیاب کرے۔ آمین! + فقط

۔ عبدالغفور رحیم آبادی۔

سلاطین و قائدین اسلام

عہدِ حاضر کے سلاطین و قائدین اسلام کے حالات زندگی سے آگاہ کرنے کے لئے یہ لاثانی کتاب ہے۔ اس وقت تک اردو زبان میں کوئی کتاب ایسی شائع نہ ہوئی تھی جس میں موجودہ عہد کے تمام مسلمان فرمانرواؤں اور اسلامی مملکتوں کے صحیح حالات جمع کر دیئے گئے ہوں، اور مطالعہ سے پوری اسلامی دنیا بیک نظر سامنے آ جاتی ہو۔ اسلامیانِ ہند کو یہ دیکھ کر خوشی ہوگی کہ شیخ یوسف احمد صاحب بغدادی نے یہ ضرورت محسوس کی، اور ایک مختصر مگر دلچسپ مجموعہ «سلاطین و قائدین اسلام» کے نام سے مرتب کر دیا۔ شیخ موصوف نے یہ رسالہ عربی میں لکھا تھا، لیکن اس غرض سے کہ مسلمانانِ ہند کی معلومات میں اضافہ ہو، اُسے اردو میں منتقل کر دیا ہے، رسالہ میں جس قدر حالات لکھے ہیں مستند ذرائع سے لیکر لکھے ہیں، لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے۔ تمام اُردو دان حضرات سے گذارش ہے کہ اس رسالہ کا ایک نسخہ ضرور خریدیں! اس مختصر رسالہ کا مطالعہ انہیں وقت کی تمام اسلامی مملکتوں کے ضروری حالات سے آشنا کر دے گا اور وہ معلومات کے لئے کسی دوسری کتاب کے محتاج نہ رہیں گے۔ اپنی نوعیت کی عجیب و غریب کتاب ہے، ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے، بہت جلد طلب فرمائیے، ورنہ پھر دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

کتاب ملنے کا پتہ

دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

ابلاغ المبین فی شاع خاتم النبیین

مصنفہ جناب شیخ محی الدین صاحب لاہوری، اہلحدیث
کے لئے یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے یہی وہ کتاب
ہے جس نے اُردو دان اہلحدیث کو احناف کے مقابلہ میں
مناظر بنا دیا ہے، اہل حدیث کے مخصوص مسائل کو نہایت
ہی قوی دلائل سے ثابت کر کے احناف کے دلائل کو ان
سے توڑا گیا ہے جن کو احناف بھی تسلیم کرتے ہیں، کاغذ اور
لکھائی چھپائی اچھی ہے، قیمت ایک روپیہ بارہ آنے

ظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

ہندوستان میں
مقلدوں نے بڑا زور باندھا ہوا ہے، اور تعجب یہ کہ وہ
تقلید کے صحیح ہونے کے ثبوت میں بہت سے من گھڑت
افسانے پیش کرتے ہیں، اس کتاب میں احناف کے
وہ مسائل نقل کئے گئے ہیں، جو صریح احادیث کے خلاف
ہیں پھر حنفی مذہب کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں، ہر
ایک اہل حدیث کے مطالعہ کی خاص چیز ہے، لکھائی
چھپائی بھی اچھی ہے، قیمت صرف دو روپے (عـ۲)

ضیاء المتبصرین

بعض احناف نے ظفر المبین کے
کچھ جوابات دیئے تھے، اس
کتاب میں ان کے جواب الجواب بلکہ دندان شکن جواب
جس کے جواب دینے کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق
نہیں ہوسکتی، قیمت صرف آٹھ آنے۔ ضرور پڑھیے

انکار المنن عن الحبل

مولانا عبد الرحمن صاحب مبارکپوری
کی تصنیف ہے یہ وہ لاجواب کتاب
ہے جو حنفی مولوی نیموی کے جواب میں لکھی گئی تھی، اس
وقت نایاب ہے، ہمارے پاس صرف چند نسخے باقی رہ
گئے ہیں، بہت جلد منگا لیجئے، قیمت پانچ روپے (عـ۵)

بذل المجہود

ترجمہ ابوداؤد شریف، عربی متن مع زیر
زبر اردو ترجمہ بامحاورہ حضرت مولانا
وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کا ہے اس کا عمدہ اول
ایڈیشن چھپا ہوا ہے، قیمت رعایتی صرف [illegible]
مضمون کتاب نام ہی سے ظاہر ہے حضرت

اخلاق سلف

امام شعرانی کی عربی کتاب کا سادہ اور
سلیس اردو میں ترجمہ ہے، قیمت صرف ایک روپیہ +

اعلام الموقعین

مجدد وقت حضرت حافظ امام
ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی
نہایت مفید ترین تصنیف کے ایک ایک حرف کا کامل
ترجمہ اردو، سات جلدوں میں بنام دین محمدی، یہی
وہ کتاب ہے جس میں چاروں مذہبوں کے خلاف حدیث
مسائل کی بادلائل تردید ہے، تقلید کی جتنی دلیلیں عقلی
نقلی دی جاتی ہیں سب کے ٹھوس جوابات ہیں، قیاس
کی نسبت وہ اعلیٰ بحث ہے کہ دنیا کی کسی اور کتاب میں
نہیں، قیاس کی خرابیاں، قیاسی مسائل کا تضاد،
اور ان کی کھوٹ پوری طرح ظاہر کی ہے، صحیح معنی میں
فقہ اسلام کی یہی کتاب ہے، شرعی مسائل کا مطابق
عقل ہونا ثابت کیا گیا ہے، فتویٰ نویسی کے شرعی
قواعد، مسائل ہی صحابہ کرامؓ کے عمر بھر کے سوالات اور
آں حضور کے جوابات بھی درج ہیں، قیاس کی تمام
دلیلوں کا جواب ہے، فقہ و حدیث کا فرق ظاہر کیا گیا ہے
ان دونوں میں جو اختلاف ہے اسے ظاہر کر کے فقہ کے
ان خلاف حدیث مسائل کی بادلائل عقلیہ و نقلیہ تردید
کی ہے، فقہ میں جو حیلے لکھے ہیں، ان کی اصولی اور
پھر ایک ایک کی تردید ہے، تین طلاقیں جو ایک وقت
میں دی جائیں ان کے ایک ہونے کا، حلالہ کے حرام
ہونے کا تفصیلی دلائل سے بیان ہے، اور بھی سینکڑوں
بحثیں ہیں، مختصر یہ کہ اگر آپ دین خدا کو، مسائل شرعیہ
کو، اسلام کو اس کی اصلی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں
جس صورت میں وہ حضور کے زمانہ میں تھا تو آپ اس
کتاب کو ملاحظہ فرمائیے، فاضل اجل مولانا محمد صاحب
مرحوم کا ترجمہ ہے، سات حصوں میں اس اخبار کے برابر
عمدہ چکنے کاغذ پر ایک ہزار صفحات ہیں، لکھائی چھپائی
دیدہ زیب ہے، قیمت کامل کی اصلی دس روپے (عـ۱۰)
اس وقت رعایتی صرف آٹھ روپے (عـ۸) +

کون سا وسیلہ جائز ہے اور کون سا حرام ہے؟

الوسیلہ

بجاہ فلاں کہنے کی تحقیق نہایت عمدہ اور
بہترین طریقہ پر اور اس کی حرمت کا اعلیٰ بیان جائز
کہنے والوں کی پوری تردید کچھ اس انداز سے لکھی ہے
کہ ایک بار شروع کرنے کے بعد ہاتھ سے چھوڑنے کو دل
نہیں چاہتا، قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عـ۱۸) -

تفسیر سورہ اخلاص

توحید اور وحدانیت کے اثبات اور شرک
کے ابطال میں اس سورہ کی
اعلیٰ تفسیر اور کوئی نہیں ہو سکتی، عیسائیوں، یہودیوں
اور آریوں کی اس میں تردید ہے، جاہل مسلمانوں کی بزعم
شرک کی اس میں تردید ہے، فلسفہ اور منطق کے مفتون
لوگوں کی اس میں تردید ہے، بت پرست، آتش پرست
پیر پرست، سادہ پرست، گور پرست، غرضیکہ ہر دیگر پرست
کی اس میں نہایت مدلل تردید کی گئی ہے قیمت (عـ۲)

انتخاب صحیحین

اردو زبان میں حدیث کی نہایت جامع
اور مختصر اور ضروری احادیث کی
وہ کتاب جس کی مسلمانوں کو ہمیشہ ضرورت رہتی ہے
ہر طرح کے معاملات و عبادات کی، طہارت و پاکیزگی
سے لے کر انتہائی معاملات تک کل احادیث سلیس و
سادہ اردو میں بیان کی گئی ہیں، یہ کتاب چھٹی صدی
کے بے مثل ولاثانی محدث حافظ عبد الغنی مقدسی کی
کتاب عمدۃ الاحکام، کا صحیح و سلیس ترجمہ ہے لکھائی
چھپائی عمدہ و دیدہ زیب، کاغذ اچھا اور صفحات تقریباً
ڈیڑھ سو قیمت رعایتی اس وقت صرف ایک روپیہ (عـ۱)

بلوغ المرام

مترجم اردو۔ عربی مع اعراب و حاشیہ
ترجمہ و حاشیہ بہت صاف اردو میں:
قیمت صرف ایک روپیہ (عـ۱) + اور بلوغ المرام صرف
عربی مع شرح عربی قیمت ایک روپیہ (عـ۱) +

نبیوں کے قصے

اپنے گھروں میں بچوں و عورتوں کو
فضول اور کہانیوں سے بچا کر یہ
کتاب پڑھوائیے، بڑے بڑے اور صاف حروف، لکھائی
چھپائی صاف جسے عورتیں و بچے اور کم اردو پڑھے ہوئے
بھی بآرام پڑھ لیتے ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے
عورتوں و بچوں میں دینداری کا شوق پیدا ہوتا ہے
کاغذ بھی بہت اچھا ہے، قیمت صرف دس آنے (۱۰/)

خطبات التوحید

اس کتاب میں فاضل علامہ مولانا
حمید اللہ صاحب میرٹھی کے
سال بھر کے ہر جمعہ کا علیحدہ علیحدہ خطبہ ہے، قرآن اور
حدیث سے توحید و سنت کا بیان ہے قیمت قسم اول
دس آنے + قسم دوم صرف آٹھ آنے (۸/) +

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی، صدر بازار، دہلی

عرش الٰہی کا سایہ کن لوگوں کو میسر ہوگا

حضرت مولانا حافظ احمد سعید صاحب نے تمام معاملات زندگی کے متعلق قریباً سوا ہزار صحیح احادیث سادہ اور سلیس اردو زبان میں نقل فرمادی ہیں، ہر مسلمان گھر میں اس کتاب کا رہنا نہایت ضروری ہے، اگر آپ کے گھر میں یہ کتاب نہیں ہے تو بہت جلد ہم سے منگا کر اپنے ہاں رکھئے، لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت عمدہ ہے، تاکہ عورتیں اور بچے بھی با آسانی پڑھ سکیں، نام "جنت کی کنجی" ہے، اس کے متعلق احسن مارہروی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

رہے جنت کی کنجی پاس اور دوزخ کا ہو کھٹکا
تو پھر دشوار کیا ہے جہل و نادانی کا جھٹکا

نیز اس کتاب میں علامہ موصوف کا ایک شہرۂ آفاق مضمون "عرش الٰہی کا سایہ کن لوگوں کو میسر ہوگا؟" شامل کرکے کتاب کی عمدگی کو اور چار چاند لگا دیئے ہیں، نفیس کاغذ پر سوا تین سو صفحات ہیں، قیمت بہت کم یعنی صرف ایک روپیہ اور آٹھ آنے (ع۱/۸) +

جنت کی کنجی خورد

دراصل یہ کتاب مندرجہ بالا کتاب "جنت کی کنجی" کا خلاصہ ہے کئی مفید اور کارآمد مضامین کا مجموعہ ہے، حضرت مولانا احمد سعید صاحب کی تصنیف کردہ ہے، مولانا دہلی کی اردو زبان کی مانی ہوئی شخصیت ہیں، قیمت صرف چار آنے۔ جلد منگا ناشرط ہے +

معارف الاسمٰی

یعنی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ اس کتاب میں اللہ تبارک تعالیٰ کے تمام حدیث و قرآن سے ثابت شدہ ناموں کی نہایت ہی مفصل تفسیر ہے، کاغذ لکھائی اور چھپائی اچھی ہے، بڑے سائز کے قریباً تین سو صفحات ہیں، یہ کتاب علامۂ دوراں حضرت شاہ قاضی محمد سلیمان صاحب کی مایۂ ناز تصنیف ہے، قیمت صرف دو روپے (عہ)

فتاوےٰ نذیریہ

یہ حضرت میاں صاحب محدث دہلوی کے تمام عمر کے فتاوے عبادات و معاملات کا تذکرہ ہے، سینکڑوں صفحات کی دو جلدیں ہیں، قیمت ہر دو جلد مکمل بجائے چھ کے صرف چار روپے ہو

تفسیر اسمائے باری تعالیٰ

اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کے تمام ثابت شدہ نام ان کا ترجمہ پھر ان کی اردو میں نہایت مفصل و مستند تفسیر اور پھر ہر ہر نام سے متعلق ایک ایک وظیفہ نہایت عمدہ نظیف سادہ اور سلیس اردو میں درج ہیں، کپڑے کی بڑے سائز کی بہت مضبوط جلد ہے بہت کم نسخے دستیاب ہوسکے ہیں اسلئے جہاں تک ممکن ہو فوراً منگالیں قیمت مجلد بارعایت بجائے تین روپے کے صرف ایک روپیہ

العقل والنقل

اس کتاب میں مستند حوالوں اور محققانہ مباحث کے بعد یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہوسکتا، اور یہ کہ کبھی عقل کی سلامتی یا نقل کی صحت میں قصور ہونے کی وجہ سے ایسا پیش آئے، تو اس وقت اس کا فیصلہ کس طرح ہونا چاہئے، مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی کی تصنیف ہے، قیمت صرف آٹھ آنے (۸) بہت جلد منگالیں +

غنیۃ الطالبین

مترجم اردو۔ یہ کتاب حضرت شیخ محی الدین شاہ صاحب عبدالقادر جیلانی پیران پیر کی تصنیف ہے اس نسبت کے بعد کسی تعریف اور تعارف کی محتاج نہیں ہے، عربی عبارات پر زیر زبر قرآن مجید کی طرح لگے ہوئے ہیں نیچے صاف اور سلیس اردو میں ترجمہ ہے اور ساتھ ہی فتوح الغیب مترجم چڑھی ہوئی ہے گیارہ سو صفحات کی ضخیم کتاب ہے اور قیمت اس وقت صرف پانچ روپے +

غنیۃ الطالبین صرف اردو ترجمہ قیمت تین روپے +

خطبات سلیمان

اس کتاب میں قاضی علامہ محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کے توحید و سنت کے بصیرت افروز بہت سے علمی خطبات کا مجموعہ ہے، قاضی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت دل کش ہوتا ہے، کاغذ لکھائی چھپائی اچھی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (ع۱/۸) +

صد صحابہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جاں نثار صحابیوں کے حالات زندگی نہایت مفصل تحریر کئے ہیں، مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (ع۱/۸)

از دفتر اخبار محمدی دہلی
رجسٹرڈ ایل نمبر
خریدار نمبر ۲۱۴۴ بخدمت جناب منیجر صاحب
"رسالہ جامعہ" قرول باغ
New Delhi

تیسیر الباری

ترجمہ اردو صحیح بخاری یہ سطروں کے درمیان قرآن مجید کی طرح ہے عربی عبارات پر زیر زبر اور رنگ کیا ہوا ہے اور مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی کا وہ ترجمہ جو بالکل نایاب ہوچکا تھا، الحمد للہ کہ اس کے شروع کے یہی پانچ پارے چھپ کر تیار ہوچکے ہیں۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہے، قیمت پانچوں پاروں کی پانچ روپے، ہر ہر پارے کی الگ الگ ایک ایک روپیہ ہے۔ محصولڈاک قیمت کے علاوہ ہے +

بخاری شریف

یہ بخاری شریف کا حرف بحرف صرف اردو ترجمہ ہے، تین ضخیم جلدوں میں مجلد ہے قیمت مجلد سمیت صرف چھ روپے

ریاض الصالحین

مترجم اردو۔ یہ کتاب دراصل امام نووی شارح صحیح مسلم کی تصنیف کردہ ہے، اس میں نیک اعمال کی حدیثیں جمع کردی گئی ہیں، عربی پر زیر زبر وغیرہ لگے ہوئے ہیں اور نیچے صاف اردو میں ترجمہ ہے، اور حاشیہ کیا ہے ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف چھ روپے ہے

احادیث قدسیہ

یعنی وہ حدیثیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حوالہ دے کر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، حالانکہ وہ قرآن مجید میں نہیں ہیں، ان سب کو جمع کردیا گیا ہے، عربی زیر زبر سمیت اور ترجمہ بین السطور اور صاف اردو میں ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰)

عون المعبود

مکمل مجلد صرف ربع اول کی فہرست کم ہے آجکل بالکل نایاب ہے قیمت چالیس روپے پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

احمد حسن مولانا محمد صاحب نے مشرق ... پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم

(فرمان رسول کی مخالفت کرنے والے ڈریں کہ ان پر کوئی فتنہ یا دردناک عذاب آ پڑے) (قرآن مجید)

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین ... کے جواب دینا
۳۔ شرک و بدعت ... ہر قسم کی ... پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ ... سے مسلمانوں ...
۵۔ ... عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث ... مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقت ... مسائل ... بیان کرنا
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث ... اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

مسلک سلف صالحین اہل حدیث کا علمبردار پندرہ روزہ اخبار

اخبار محمدی

رجسٹرڈ ایل ۱۵۸۸

دہلی

بیادگار شیخ الاسلام مولانا ابو محمد ابراہیم ... غزنوی مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر مولوی ... احمد سہوانی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین ... ہوں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ ... پیشگی
۳۔ ... روپے سے ... کم خریدار ہو ... کے نام نمبر خریداری ... اخبار جاری کیا جاتا ہے
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خریداری وی پی ... جاتی ہے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جواب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے
۷۔ خط و کتابت ... دفتر اخبار محمدی ... کے پتہ پر ہونی چاہئے اور ... نمبر کا حوالہ ضروری ہو۔

جلد ۱۹ ۔ دہلی ۱۵ ربیع الاول جمادی الاول ... ۱۳۶۱ھ مطابق یکم جون ۱۹۴۲ء ۔ نمبر ۹

قطعۂ تاریخ

(از جناب مولوی ابوالبشیر محمد حبیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری سعیدی)

کیوں خزاں سے ہو گئی تبدیل گلشن کی بہار
آج کیوں ہر دم دل مضطر میں اک الجھن سی ہے
ٹیس سی دل میں ہے اٹھتی ہے جگر میں درد سا
تھا اسی عالم میں مضطر اور انہیں افکار میں
یعنی مولانا محمد طوطیٔ ہندوستاں
سُن کے یہ آواز میں غم سے ہوا بیحد ملول
ہائے وہ شیریں بیانی ہائے وہ طرز کلام
لب کشا جس کے رعب سے باطل بھی تھا تھرا گیا ہوا
آہ! جس کی زندگی ساری ہی شاہد دیں ہوئی
جس کے دم سے تھی ابھی کل تک بہار زندگی
آج اس کی دید کو آنکھیں ترستی ہیں مری
یہ دعا ہے کہ جگہ آغوش رحمت میں انہیں

بلبل نوحہ کناں کیوں ہو رہی ہے دل فگار
قوم کا رہبر آخر ہو گیا کیوں بے قرار
ماجرا کیا ہے کہ آنکھیں ہو رہی ہیں اشکبار
آئی اک آواز میرے کان میں یوں دل فگار
دیکھتے ہی چل دیئے دنیا سے جنت کی بہار
آنکھ پر نم ہو گئی، دل مضطرب، سینہ فگار
آہ! وہ اسلام کا سچا مجاہد، ذی وقار
شرک کا جامہ ہوا ہے جس کے ہاتھوں تار تار
جس کی ہمت کی ہے شاہد گردش لیل و نہار
آج اس کی موت پر ہے زندگی خود سوگوار
چھپ گیا زیر زمیں اسلام کا وہ شاہکار
کر عطا اے کردگار جنت اسے مرے پروردگار!

نشتر نے بھی عیسوی میں سال غم کے واسطے
لکھ دیا ہے آغوش گنج عافیت، بالاختصار

یورپ کا اُستاد

یعنی اسلامیہ ...

یورپ! وہ احسان فراموش یورپ! جو ... خودی میں چُور رہ کر اپنے ہی اُستادوں کے سامنے سینہ سپر ہو گیا۔ آج اس گستاخی اور بے ادبی کا بدلہ جس قدرتی انتقام کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے اُسے ہم آپ اور ساری دنیا بخوبی دیکھ رہی ہے افسوس ہے کہ آج ہم اپنی مقدس تعلیم سے ناواقف ہو کر دوسروں کے ہاں گدائی کر رہے ہیں، یورپ کے شیدائی اس کی اندھی تقلید میں یہ بھی بھول گئے کہ یورپ کو متمدن بنایا کس نے؟ صفوف انسانیت پر اس کا نام جڑھا کس نے؟ دراصل وہ عالمگیر تعلیم اسلام ہی کی تھی جس کے آگے دوزانو ہوئے بغیر یورپ کو چارہ نہ تھا۔ اس کتاب میں مسلمانوں کی ہزار سالہ علمی معاشرتی اور سائنٹفک ترقیوں کی نہایت معتبر و مستند تاریخ ہے اور پھر اس کا یورپ کے حالات سے مقابلہ کر کے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یورپ کی تمام موجودہ ترقیوں کا دارومدار دراصل اسلام ہی ہے سینکڑوں عجیب و غریب باتیں اس کتاب کے پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو جائیں گی طرز بیان اس قدر جاذب توجہ ہے کہ ہر ایک واقعہ کو بعد دوسرے کا مطالعہ لازمی و لابدی ہو جاتا ہے۔ اس کے مطالعہ سے گذشتہ مسلمانوں کی شان و شوکت کی تصویر ایک بار پھر آپ کی آنکھوں میں پھر جائے گی۔ یورپ کے مشہور فاتح اعظم پروفیسر ظفر تاباں کی تصنیف ہے، کاغذ دبیز اور چکنا، لکھائی چھپائی عمدہ، اور قیمت بھی بجائے ایک روپیہ کے اس وقت صرف بارہ آنے (۱۲) ہیں بہت جلد منگا لیں۔

ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی

چند خاص خبریں

لنڈن سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ حال ہی میں جرمن ہوائی جہازوں نے انگلینڈ کے جن مقامات پر بمباری کی تھی اُن میں پندرھویں صدی کا گلڈ ہال اور سینٹ پیٹرز سکول جو انگلینڈ کا سب سے پرانا پبلک سکول ہے بھی شامل ہے گلڈ ہال جو ملک کی عمدہ ترین عمارتوں میں سے ایک تھا تباہ ہو گیا ہے یہ وہی حال ہے جس میں طویل پارلیمنٹ نے شاہ چارلس اول کی لاش کے معاوضہ میں سکاٹ لینڈ والوں کو دو لاکھ پونڈ ادا کئے تھے اس کے ساتھ کے نیشن ہاؤس کو جو شہر کی پہلی عورت لارڈ میئر کونسلر کا گھر ہے نقصان پہنچا ہے سینٹ پیٹرز سکول چھٹی صدی میں کھولا گیا تھا۔

سڈنی سے اطلاع ملی ہے کہ جاپان کا پہلا خفیہ ہتھیار ہریال اور لائی پر دیکھنے میں آیا ہے، یہ ایک ہوائی بم ہے جس کی شکل بنرہ سماں، اتحادی ہوا بازوں کے بیان کے مطابق بم پر حملہ کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جاپانی اس بم کو ان اتحادی ہوائی جہازوں پر برساتے ہیں جو کہ اپنا کام پورا کر کے واپس آتے ہیں۔ زیر و قسم کے ہوائی جہاز (شکاری) جوان ہوا کو لے جاتے ہیں، وہ اس وقت تک انتظار کرتے ہیں جب تک کہ اتحادی ہوائی جہاز اپنا کام پورا کر کے اپنا جتھا بناتے ہیں زیرو قسم کے ہوائی جہاز اس جتھے کے اوپر ایک ہزار فٹ کی بلندی پر اڑنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر ان سے کچھ آگے نکل کر نئے قسم کے بم اُن پر برسانا شروع کر دیتے ہیں جو سیدھے آتے ہیں اور ہوا میں پھٹ جاتے ہیں اور ان سے نیونما بم کے ٹکڑے نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور سفید دھواں ہو جاتا ہے اور ہوا بازوں کا بیان ہے کہ ہوائی لڑائی میں اس قسم کے بم پہلی دفعہ دیکھنے میں آئے ہیں +

قاہرہ کی خبر ہے نحاس پاشا نے اپنی وزارت کو از سر نو مرتب کیا ہے اس میں انہوں نے اب کی دفعہ مکرم عبید پاشا کو جو پہلے وزیر مالیات تھے نہیں لیا ہے اُن کی جگہ کمال صدقی پاشا لئے گئے جو کہ پہلے وزیر تجارت تھے +

لنڈن سے نشر کیا گیا ہے کہ مسٹر نگلے فارسن ایک مدت تک ایک نامہ نگار خصوصی کی حیثیت سے روس میں رہ چکے ہیں، انہوں نے اخبار ڈیلی میل میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں کہا ہے کہ روس اور جرمنی کی جنگ کے مبہم مقاصد کے پردے میں ایک جنگی محاذ نمایاں ہوتا جا رہا ہے، جو عنقریب خارکوف رسٹوف محاذ کے نام سے مشہور ہو جائے گا، اس محاذ کے نیچے جزیرہ نما کریمیا ہے، اور ان سب کے پیچھے روسی تیل کی لڑائی کا میدان ہے اور تیل روس کی جان ہے، جب تک جرمن روسیوں کو ان کی حربی قوت سے محروم کر کے بے دست و پا کر دیں اس وقت ہٹلر کو ایک جان لینے میں ایک سر دینے کا سودا کرنا ہو گا۔ اور اس قسم کی جنگ کو جو انتہائی ہولناک ہے روسی جھیل جائیں گے اس سوال کے متعلق کہ اس جنگ میں کون جیتے گا ایک نہایت مطمئن مبصر کی یہ رائے ہے کہ روسی تیل کی لڑائی آخری فیصلہ کن عنصر ہے اگر جرمن روسیوں کو ان کے تیل سے محروم نہ کر سکے تو وہ ان کو کبھی شکست نہیں دے پائیں گے +

دہلی۔ حکومت کے پاس کاغذ کے سوداگروں کے خلاف بہت سی شکایتیں آ رہی ہیں کہ انہوں نے کاغذ کا سٹاک جمع کر رکھا ہے اور بیچتے نہیں ہیں اور اگر بیچتے ہیں تو بہت زیادہ قیمت پر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ کاغذ کی "بلیک مارکیٹ" کو روکنے کے لئے جلد ہی انتظامات کئے جائیں گے۔ کاغذ کے سوداگروں کی ایک میٹنگ اسی مقصد کے لئے بلائی جا رہی ہے تاکہ انہیں سرکاری طور پر متنبہ کر دیا جائے، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اگر اس تنبیہ کا کوئی اثر نہ ہوا تو حکام سوداگروں کے خلاف کاغذوں کی قیمتوں کے قانون کو توڑنے کے الزام میں کارروائی شروع کر دیں گے +

اس کے علاوہ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹری دوا فروشوں (کیمسٹس) نے بھی دواؤں کی قیمتیں اور خاص طور پر جرمن دواؤں کی قیمتیں بڑھا دی ہیں، بعض حالات میں تو قیمتیں لڑائی سے پہلے کی قیمتوں سے دس گناہ بڑھا دی گئی ہیں، دواؤں کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کے لئے [illegible]

امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی بعض دواؤں کی قیمتیں مقرر کرنے کا سرکاری طور سے اعلان کر دیا جائے گا۔

مزید برآں معلوم ہوا ہے کہ شکر کے سوداگروں کی ایک میٹنگ بھی بلائی گئی ہے تاکہ شکر کی قیمتوں کو مقرر کرنے کے سوال پر غور کیا جا سکے +

دار السلطنت دہلی میں عنقریب "آل انڈیا مومن کانفرنس" کا ساتواں سالانہ اجلاس ہونے والا ہے، اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے ملک کے بڑے بڑے لیڈران قوم عروس البلاد دہلی میں تشریف لا رہے ہیں بہت زور شور سے تیاریاں جاری ہیں امید کی جاتی ہے کہ کانفرنس بہت زیادہ کامیاب ثابت ہو گی + انشاء اللہ تعالیٰ + — ابو القاسم ایم اے

قصبہ سوپیاں ضلع جنوبی کشمیر اہل حدیثوں کا بڑا مرکز ہے، لیکن یہاں کے اہل حدیثوں کا شیرازہ آج تک منتشر تھا الحمد للہ اب یہاں انجمن اہل حدیث مستحکم طریقہ پر قائم ہوئی۔ خواجہ عبد العزیز صاحب کو نے سرگرم کی محنت شاقہ سے اس جگہ کے سب اہل حدیث مولوی حضرات متفق اور ممبر انجمن ہو گئے، انجمن کے عہدہ داروں کا انتخاب بھی کر لیا گیا ہے۔ کارکنوں کے علاوہ ممبران بھی مقرر ہوئے ہیں۔ انجمن کا اجرا ہونے کے وقت مبلغ [illegible] چندہ جمع ہو گیا جو کہ خزانچی کے حوالے کر دیا گیا۔ فقط۔ — سکرٹری انجمن ہذا

اس زمانہ میں چونکہ کفر و الحاد شر و فساد ترقی پر ہے اس لئے ضرورت ہے کہ قوم کی رہبری حقیقی معنوں میں کی جائے چنانچہ حق پسند اور دور اندیش علمائے اس کو ضروری سمجھ کر جمعیۃ مرکزیہ علمائے اہل حدیث قائم کی جس کے اہم ترین مقاصد یہ ہیں توحید الٰہی، و سنت نبوی کی اشاعت کرنا، قرآن و حدیث کی تبلیغ و تعلیم کو فروغ دینا، ہر ممکن تدبیر سے جماعت کی اصلاح و رہبری کرنا، رسوم قبیحہ و بدعات شنیعہ سے قوم کو بچانا وغیرہ وغیرہ۔ نظام العلماء کے ماتحت قواعد و ضوابط مقرر کئے گئے اور جمعیۃ مرکزیہ مذکور کا ذمہ دار باتفاق علماء اہل حدیث حکیم مولوی عبید الرحمٰن صاحب کو منتخب کیا گیا خط و کتابت کا پتہ، بحضرت حکیم مولوی عبید الرحمٰن صاحب نواب گنج دہلی، الداعی، سکرٹری جمعیۃ ہذا۔

دعائے صحت۔ ہمارے مخلص دوست جناب ڈاکٹر محمد یونس صاحب دہلوی کی اہلیہ محترمہ عرصہ دراز سے علیل ہیں ناظرین کرام عموماً و طلبا حضرات خصوصاً دعائے صحت فرمائیں۔ — راقم بسیندر احمد بستوی مدرس مدرسہ اسلامیہ مسجد اہل حدیث کان پور

تعاقب بر مناقب نمبر ۲

(از جناب مولوی محمد عبد اللہ صاحب لائل پوری)

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے خاص مقالے کا مجمل جواب تو میں اہل حدیث میں شائع کرا چکا ہوں۔ ابوطالب اور عبد المطلب کے بارے میں آج قدرے لکھ رہا ہوں واللہ الموفق وبیدہ ازمۃ التحقیق۔

اہل حدیث مجریہ ۱۹ اپریل ۴۲ء صفحہ ۵ میں ابوطالب کے متعلق مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ کافر تھا نہ کہ مشرک۔

اس پرچہ میں عبد المطلب کے بارے میں تو اعلان کرتے ہیں کہ اس کے ناری ہونے کے بارے میں کوئی دلیل نہیں ومن ادعی فعلیہ البیان اور ساتھ ہی حسن عقیدت اور خوش فہمی کی بنا پر عبد المطلب کے نام پر "رضی اللہ عنہ" کا لفظ بھی چسپاں کرتے ہیں۔ جل جلالہ۔

ابوطالب کی وفات کا واقعہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اس کے واسطے مغفرت طلب کرنا جس کا ذکر خود مولانا صاحب نے کیا ہے، اس کے آخر میں ایک فیصلہ کن آیت تھی جس کو مولانا صاحب نا معلوم عمداً یا سہواً چھوڑ گئے جس سے صاف طور پر ابوطالب کا مشرک ہونا قرآن مجید کی شہادت حقہ سے ثابت ہوتا ہے وہ جملہ یہ ہے کہ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ۔

ایک اور طریق سے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے باپ ابوطالب کے مرنے کی خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے ہیں اس وقت جو لفظ آپ کی زبان مبارک سے نکلتے ہیں وہ یہ ہیں إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ (ابوداؤد جلد ۲ صفحہ [illegible] ونسائی جلد اول صفحہ ۲۸۳) یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا چچا (میرا باپ) بڈھا گمراہ مر گیا ہے۔ ابوداؤد طیالسی [illegible] میں ہے إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا یعنی وہ مشرک ہو کر مرا ہے۔ اس پر پیغمبر اسلام ہادی برحق کا سکوت فرمانا کیا اس پر دال نہیں کہ وہ حقیقتاً مشرک تھا۔ فافہم۔

سخت مقام افسوس ہے کہ اللہ تعالیٰ ابوطالب کو مشرک فرماوے، نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریری حدیث اس پر دال ہو، علی کرم اللہ وجہہ اپنے باپ کو جو بن ایمان سے مشرک، گمراہ کہیں۔ لیکن آج نئی تحقیق اور روشنی کے زمانے کے علامہ صاحب اس کو باعث ہتک اور سوء ادب سے تعبیر کریں یا للعجب وضیعۃ الادب۔

طریق دیگر

ان احادیث کے متعلق محدثین سلف رحمۃ اللہ علیہم جو باب منعقد کئے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ میں ہے بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ لَهُ قَرَابَةٌ مُشْرِكٌ۔ نسائی جلد اول صفحہ [illegible] میں الْغُسْلُ مِنْ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ اور صفحہ ۲۸۳ میں بَابُ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ ہے صحیح بخاری مع فتح الباری جلد ۳ صفحہ [illegible] مصری میں ہے إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اور تصریحات کے بعد اپنی ضد پر اڑنا چہ معنی دارد۔

طریق دیگر متعلق عبد المطلب

البدایہ والنہایہ جلد ۳ صفحہ ۱۲۳ میں حافظ ابو الفرج ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے ایک حدیث بروایت ثعلبہ بن صعیر وحکیم بن حزام رضی اللہ عنہما نقل کی ہے۔ وہ بعینہ لکھی جاتی ہے قَالَا لَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو طَالِبٍ وَخَدِيجَةُ وَكَانَ بَيْنَهُمَا خَمْسَةُ أَيَّامٍ اجْتَمَعَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصِيبَتَانِ وَلَزِمَ بَيْتَهُ وَأَقَلَّ الْخُرُوجَ وَنَالَتْ مِنْهُ قُرَيْشٌ مَا لَمْ تَكُنْ تَنَالُ وَلَا تَطْمَعُ فِيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا لَهَبٍ فَجَاءَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ امْضِ لِمَا أَرَدْتَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا إِذْ كَانَ أَبُو طَالِبٍ حَيًّا فَاصْنَعْهُ، لَا وَاللَّاتِ لَا يُوصَلُ إِلَيْكَ حَتّٰى أَمُوتَ، وَسَبَّ ابْنُ الْغَيْطَلَةِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ أَبُو لَهَبٍ فَنَالَ مِنْهُ فَوَلّٰى يَصِيحُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ صَبَأَ أَبُو عُتْبَةَ فَأَقْبَلَتْ قُرَيْشٌ حَتّٰى وَقَفُوا عَلٰى أَبِي لَهَبٍ فَقَالَ مَا فَارَقْتُ دِينَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَلٰكِنِّي أَمْنَعُ ابْنَ أَخِي أَنْ يُضَامَ حَتّٰى يَمْضِيَ لِمَا يُرِيدُ فَقَالُوا لَقَدْ أَحْسَنْتَ وَأَجْمَلْتَ وَوَصَلْتَ الرَّحِمَ فَمَكَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أَيَّامًا يَأْتِي وَيَذْهَبُ لَا يَعْتَرِضُ لَهُ أَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهَابُوا أَبَا لَهَبٍ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ وَأَبُو جَهْلٍ إِلٰى أَبِي لَهَبٍ فَقَالَا لَهُ أَخْبَرَكَ ابْنُ أَخِيكَ أَيْنَ مَدْخَلُ أَبِيكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو لَهَبٍ يَا مُحَمَّدُ أَيْنَ مَدْخَلُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ مَعَ قَوْمِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ مَعَ قَوْمِهِ فَقَالَا يَزْعُمُ أَنَّهُ فِي النَّارِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَيَدْخُلُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَاتَ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ النَّارَ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ لَعَنَهُ اللهُ وَاللهِ لَا بَرِحْتُ لَكَ إِلَّا عَدُوًّا أَبَدًا وَأَنْتَ تَزْعُمُ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ فِي النَّارِ وَاشْتَدَّ عِنْدَ ذٰلِكَ أَبُو لَهَبٍ وَسَائِرُ قُرَيْشٍ عَلَيْهِ۔ حاصل مطلب یہ کہ ابولہب ابوطالب کی وفات کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کفیل بنا۔ کفار مکہ کی تکالیف کو آں حضرت سے روکتا رہا۔ صرف اس عقیدے پر کہ آپ نے فرمایا عبد المطلب دوزخی ہے دشمن بن گیا۔ اور مقابلہ پر تل گیا۔ اب میں حضرت مولانا بالفضل اولیٰ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کا دعوےٰ کہاں گیا؟ اور رضی اللہ عنہ لکھنا کیا ہوا؟ آپ ہم سے سیوطی کی تقلید کروا رہے ہیں۔ حالانکہ ہم نے ائمہ اربعہ کی تقلید سے بمشکل نجات پائی ہے

دیکھئے ص ۵

جن احباب نے اب تک اخبار کا چندہ نہیں بھیجا ہے مہربانی کرکے وہ اب بہت جلد بھیج دیں۔ - مینجر

وَاِذَا النُّبُوَّةُ لَمْ يُنَسِّلْكَ ضِيَاءُهَا
فَالسُّبُوطِىُّ لَا يَهْدِيْكَ قَسْطَ سَبِيْلَا
نُوْرُ النُّبُوَّةِ مِثْلُ نُوْرِ الشَّمْسِ
لِلْعَيْنِ الْبَصِيْرَةِ فَاتَّخِذْهُ دَلِيْلَا
طُرُقُ الْهُدٰى مَسْدُوْدَةٌ اِلَّا عَلٰى
مَنْ اَمَّ هٰذَا الْوَحْىَ وَالتَّنْزِيْلَا

فَاِذَا عَدَلْتَ عَنِ الطَّرِيْقِ تَعَمُّدًا
فَاعْلَمْ بِاَنَّكَ مَا اَرَدْتَ وُصُوْلَا
يَا طَالِبًا دَرْكَ الْهُدٰى بِالسُّبُوطِىْ
دُوْنَ النَّقْلِ لَنْ تَلْقٰى لِذَا اِلَّا دَلِيْلَا
فِيْهِ كِفَايَةٌ لِمَنْ لَهٗ دِرَايَةٌ وَاَنَا الْعَاجِز
الاواہ ابو محمد عبد اللہ لائل پوری +

غیر مسلموں کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ

(از جناب مولوی مشتاق احمد صاحب اعظم گڈھ)

انسانی فطرت کے عجائب میں سے یہ بھی ایک بڑا عجوبہ ہے کہ انسان اکثر اپنے عیوب سے بے خبر، اور دوسروں کو الزام دینے میں جری ہوتا ہے۔ اپنی آنکھ کا شہتیر تو اسے نظر نہیں آتا مگر دوسرے کی آنکھ کا تنکا تلاش کرنے میں یکایک اس کی اندھی آنکھ خوردبین بن جاتی ہے اور جب خوردبینی سے بھی کام نہیں چلتا تو بینائی سے گذر کر خلاقی پر اُتر آتی ہے، جب تلاش کئے سے بھی کوئی تنکا اسے نہیں ملتا تو خود پیدا کرکے بناتی ہے۔

اسپین فتح کرکے مسلمانوں نے کیا کیا؟ اور پھر اسی ملک پر غالب ہوکر فرنگیوں نے کیا کیا؟ صقلیہ پر جب مسلمان حکمران ہوئے تو صدیوں تک عیسائی آبادی کتنی رہی؟ اور پھر جب فرنگی اس پر قابض ہوئے تو وہاں کی مسلمان آبادی کہاں چلی گئی؟ یہودیوں کے ساتھ مسلمانوں نے اپنی حکومت میں کیا سلوک کیا اور فرنگیوں نے کیا کیا؟ اور اب تک کر رہے ہیں۔ غیر قوموں پر قابو پاکر رنگ و نسل کا امتیاز کس نے کیا؟ اُن کی تہذیب اور انفرادیت کو کس نے کچلنے کی کوشش کی۔ Untouching جس کا ہم معنے کوئی لفظ عربی فارسی یا اردو لغت میں پایا ہی نہیں جاتا کس کی ایجاد ہے؟ Colour bar کا موجد کون ہے؟ اپنے عقائد اور اصول سے مختلف عقائد اور اصول رکھنے والوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے عدالتیں قائم کرنے اور [illegible] اور [illegible] کا لا متناہی سلسلہ جاری کرنے کا فخر کسے حاصل ہے؟ یہ چند سوالات ہیں جن کا حال تاریخ سے پوچھ لو، اور خود اس زمانہ میں جرمنی اٹلی، فرانس، بلجیم، روس، انگلینڈ، ہالینڈ اور امریکہ جیسی مہذب قوموں کے کارناموں میں تلاش کرو۔

پھر ذرا تاریخ سے یہ بھی پوچھو کہ انسان کو شودر بنانے کا فخر کسے حاصل ہوا ہے؟ آدمی کو نیچ، راکشس اور پشاچ میں منتقل کرنے والے کون ہیں؟ پیدائش کے لحاظ سے انسانوں کے طبقات مقرر کرنا کس کی ایجاد ہے؟ آدمی کی خلقی نجاست کا چالیس چالیس قدم تک متعدی ہونا کس نے تحقیق کیا؟ آدمی کا محض ہاتھ لگ جانے سے ایک پورے کنوئیں کا ناپاک ہوجانا کس کی دریافت ہے؟ آدمی کے کلام کی نجاست سے بچنے کے لئے اینٹ اور پتھر کو دو آدمیوں کے درمیان بات چیت کا واسطہ بنانے کی نادر تدبیر جنہوں نے ایجاد کی وہ کون تھے؟ پھر ذرا تاریخ سے یہ بھی دریافت کرو کہ بودھ مت کے باشندوں پر برہمنیت کے متبعین جب غالب آئے تو انہوں نے کیا کیا؟ اور ہندوستان پر جب مسلمان حکمران ہوئے تو انہوں نے کیا کیا؟ اس سوال کو تاریخ کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہندوستان کی مردم شماری میں بودھ مت والوں اور ہندوؤں کی آبادی کے اعداد و شمار دیکھ لینا ہی بس کافی ہے۔

ان روشن حقائق کو سامنے رکھ کر جب آپ دیکھیں گے کہ وہی لوگ جن کے کارناموں کی طرف اوپر اشارہ کیا گیا ہے آج مسلمانوں پر ناروا داری، تنگ نظری، تعصب، خون خواری اور ظلم و ستم کے الزامات رکھتے ہیں تو آپ کو انسانی فطرت کی اس الجھوبگی و طرفگی کا کمال نظر آجائے گا جس کو ہم نے اپنے مضمون کی تمہید میں بیان کیا ہے۔ دیدہ دلیر مجرم کی یہ تعریف سُنی تھی کہ وہ الٹا کوتوال کو ڈانٹتا ہے مگر اب ایسے ہوشیار مجرم بھی دیکھنے میں آئے کہ وہ اپنا الزام کوتوال کے سر تھوپ دیتے ہیں اور معصوم بن کر اس شان سے پروپیگنڈا نہیں بلکہ ساحری کرتے ہیں، کہ خود کوتوال غریب اپنے متعلق شک میں پڑ جاتا ہے پہلے فرنگی مصنفین نے صدا بلند کی اور پھر اُن کے ہندوستانی شاگردوں نے آواز اٹھائی کہ اسلام ایک خوں خوار مذہب ہے، مسلمانوں کو قتل و خونریزی کی تعلیم دیتا ہے، اسلام کو بجبر دوسری قوموں پر مسلط کیا گیا، وغیر ذالک من الخرافات۔

یہ صور اس طرح پھونکا گیا کہ خود صور پھونکنے والوں کے کارناموں سے دنیا کی توجہ ہٹ گئی، اور سب کے سب اسلام اور مسلمانوں پر پلٹ پڑے، اور خود مسلمانوں میں بہت سے سادہ لوح اس شک میں پڑ گئے کہ کہیں واقعی ہمارا دامن تو داغدار نہیں، چنانچہ سرسید اسکول کے مصنفین نے پہلی صدی میں جس طرح مرعوبانہ انداز سے اسلام اور مسلمانوں کی صفائی پیش کی وہ اس ساحری کے کمالات کی ایک واضح مثال ہے۔

اس مضمون میں ہم صفائی کی نیت سے نہیں بلکہ اظہار حقیقت کی غرض سے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قرآن نے غیر قوموں کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنے کی تعلیم اپنے متبعین مسلمانوں کو دی ہے اور مسلمانوں نے اس تعلیم کے مطابق کیسا برتاؤ اُن کے ساتھ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم جو حقائق بیان کریں گے اُن کو پڑھنے کے ساتھ ساتھ اگر ناظرین دوسری قوموں کے پچھلے کارنامے اور ان کے موجودہ طرز عمل کے صریح شواہد کو بھی پیش نظر رکھیں تو ان پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ غیر مسلم قوموں کی حکومت دراصل دنیا کے لئے ایک مستقل عذاب ہے، اور دنیا کو امن و چین صرف اس وقت نصیب ہوسکتا ہے جب قرآنی دستور العمل

شیخ اللہ دتہ صاحب (بمقام جھوں) سے سوزیب فنڈ میں پانچ بھیجے ہیں۔ اور مشتاق احمد صاحب ... نے ۱۲ خطبات ... میں ارسال کئے ہیں۔ جزاک اللہ

رکھنے والے انسان روئے زمین پر حکمران ہوں۔
دنیا کے کسی مذہب کی تعلیمات میں آپ کو یہ قاعدہ نہیں مل سکتا کہ اس مذہب کے پیرو تمام پیشوایانِ مذاہب اور تمام ان صحیفوں پر جو یہ لائیں جس طرح وہ خود اپنے نبی اور اس کی لائی ہوئی کتاب پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ خصوصیت صرف قرآن کی ہے کہ وہ اپنے پیروں سے کہتا ہے کہ مسلمانو نہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ تمام گذشتہ پیغمبروں پر بھی ایمان لانا چاہئے کیونکہ اسلام تمام گذشتہ مذاہب کی تکمیلی شکل ہے۔ روزِ اول سے ایک ہی صداقت اور ایک ہی حقانیت کی تعلیم کے لئے تمام انبیاء آتے رہے ہیں اور پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم ان سے الگ کسی نئے مذہب کے بانی نہیں ہیں۔

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ۔

کیا یہ لوگ اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں حالانکہ جو مخلوقات آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں چار و ناچار اسی کے مطیع ہیں اور اسی کی طرف سب کو لوٹ جانا ہے۔ اے محمدؐ! ان سے کہدو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر اتری اس پر اور جو صحیفے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ پر اور یعقوبؑ پر اترے ان پر اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے پیغمبروں کو جو کتابیں اس کے رب کی طرف سے دی گئیں ان پر ہم تو ان پیغمبروں میں سے کسی ایک میں تفریق نہیں کرتے اور اسی ایک خدا کے مطیع ہیں۔
اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو ہر قوم کے پیغمبر پر ایمان لانا چاہئے یہ حکم تو ان انسانوں کے متعلق ہے جو الٰہی وحدانیت کے قائل ہیں، جو خدا کی عبادت کرتے ہیں جن کے پاس خدا کی طرف سے انبیاء آئے اور جنہیں آسمانی کتابیں عطا کی گئی ہیں۔ اب ان انسانوں کے بارے میں بھی اسلام کا آخری حکم سن لیجئے جو کہ پروردگار عالم کی پرستش نہیں کرتے، اور جو عالم کائنات کے خالق کے سامنے اپنی پیشانیاں خم نہیں کرتے، جن کی تمام تر توجہات کا مرکز پتھر کی مورتیں ہیں جو اپنی ہر طرح کی خواہش کی تکمیل اپنے بتوں سے چاہتے ہیں جن کے نزدیک آفتاب و ماہتاب اور دوسری مخلوقات قابل پرستش ہیں۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ كَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِم مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

اور جن کو یہ لوگ خدا کے بجائے پکارتے ہیں ان کو گالی مت دو کیونکہ وہ جہالت کی بنا پر حد سے گذر کر اللہ کی شان میں گستاخی کریں گے، اسی طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل ہم نے مرغوب بنا رکھا ہے، پھر ان سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہے جو ان کے اعمال ان پر ظاہر کرے گا۔
پھر مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ تم غیر قوموں کے ساتھ سختی سے مت پیش آؤ، ان کے ساتھ تمہیں حسن سلوک کرنا چاہئے۔ اگر تم ان کے ملکوں اور خاندانوں میں دعوت و تبلیغ کرنا چاہو تو وہ راہ اختیار کرو جو حکمت موعظت کی ہے جس میں صرف افہام و تفہیم مقصود ہے۔

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

اے پیغمبر لوگوں کو حکمت و موعظت کی باتوں سے خدا کے راستہ کی طرف بلاؤ اور اگر ان سے بحث کرو تو اس طور پر جو احسن اور پسندیدہ ہے، تمہارا رب خوب جانتا ہے اس شخص کو بھی جو اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور اس کو بھی جو سیدھے راستے پر چلنے والا ہے۔

مذکورہ بالا آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام غیر اقوام کے ساتھ کس طرح برتاؤ کرنے کی تعلیم دیتا ہے، وہ کسی حال میں یہ جائز نہیں رکھتا کہ مسلمان دوسری قوموں پر زیادتی کریں یا اپنے طرز عمل سے ان میں جہالت کا جوش بھڑکائیں، یا حد اعتدال سے گذر کر اپنے اخلاق کا کوئی برا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ یہی نہیں اس سے بڑھ کر وہ کہتا ہے کہ اگر دوسرے تم پر زیادتی کریں اور ظلم و عدوان پر اتر آئیں تب بھی تم آپے سے باہر مت ہو، جوش انتقام میں انسانیت کی حد سے نہ گذر جاؤ اور ہر حال میں عدل کو پیش نظر رکھو۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ۔

اور ان لوگوں نے جو تمہیں مسجد حرام کی طرف جانے سے روکا تھا تو یہ عداوت تم کو ان پر زیادتی کرنے پر آمادہ نہ کردے، تم نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تعاون کرو، اللہ سے ڈرو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ۔

اے اہل ایمان! تم خدا کی خاطر حق پر قائم رہنے والے اور انصاف کے ساتھ شہادت دینے والے بنو اور کسی قوم کی عداوت تم کو ایسا نہ بنا دے کہ انصاف سے پھر جاؤ، بنو تم انصاف ہی کرو کہ یہی شیوہ پرہیزگاری سے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کیا اللہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اسے جانتا ہے۔

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ

اور برائی کا بدلہ اتنی ہی برائی ہے جتنی کی گئی ہو، پھر جو کوئی معاف کرے اور اصلاح کرے اس کا

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ۚ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ

اجر اللہ کے ذمہ ہے، اور اللہ بے شک ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جس پر ظلم کیا جائے اور وہ اس کا بدلہ لے تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں گرفت صرف ان لوگوں پر ہے جو انسانوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق [illegible] کرتے [illegible] کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو کوئی صبر کرے اور معاف کرے تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔

قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑیں مگر زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قرآن کریم میں جہاں مسلمانوں کو جہاد کے لئے ابھارا گیا ہے وہاں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کو ہر وقت صلح کے لئے تیار رہنا چاہئے کیونکہ اسلام کے نزدیک جنگ صرف دو وجہوں سے جائز ہو سکتی ہے

(۱) مدافعت کے لئے

(۲) اصلاح کے لئے

یعنی دنیا کے اندر امن و سلامتی کا قانون جاری کرنے کے لئے۔ اب اگر ان میں سے کوئی مقصد بغیر جنگ کے حاصل ہو جائے یا کوئی ایسی راہ نکل آئے جو ان مقاصد کے خلاف نہ ہو تو اسے فوراً قبول کر لینا چاہئے کیونکہ شدید ضرورت کے بغیر انسانی خون کا ایک قطرہ بھی گرانا قرآن کے نزدیک جائز نہیں۔

وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ

اگر دشمن صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اُس کی طرف جھک جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو کیونکہ وہ سننے اور جاننے والا ہے اور اگر ان کا ارادہ تمہیں دغا کرنے کا بھی ہوگا تو تم کچھ پرواہ نہ کرو، اللہ تمہارے لئے کافی ہے

وہی تو ہے جس نے اپنی مدد اور مومنین کی طاقت سے تمہاری تائید کی۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا کہ جب تمہارے دشمن جنگ سے ہاتھ کھینچ لیں اور ان میں تلوار اٹھانے اور جنگ کرنے کی طاقت باقی نہ رہے اور یہ معلوم ہو کہ وہ تم سے صلح کرنا چاہتے ہیں تو تمہیں اس حال میں ان سے جنگ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے تم ان پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے۔ بلکہ اس وقت تمہیں فوراً صلح کر لینی چاہئے۔

فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا

بس اگر وہ تم سے ہاتھ روک کر الگ ہو جائیں اور لڑنا چھوڑ دیں، اور تمہارے پاس پیغام صلح بھیجیں تو پھر ان پر دست درازی کرنے کا کوئی راستہ نہیں رکھا اللہ نے تمہارے لئے۔

پھر حکم دیا کہ اگر دشمنوں میں سے کوئی تمہارے پاس پناہ لینے آئے تو اسے قتل نہ کرو بلکہ اسے اپنی امان میں رہنے کی جگہ دو اور زمانہ قیام میں اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور جب وہ اپنے وطن واپس جانا چاہے تو پوری حفاظت کے ساتھ اس کے وطن پہنچا دو۔

وَإِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُونَ

اور مشرکین میں سے اگر کوئی شخص تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اس کو پناہ دو تاکہ وہ کلام خدا کو سن لے پھر اس کو اس کے امن کی جگہ پہنچا دو۔

یہ اس لئے کہ یہ لوگ اسلام سے ناواقف ہیں، اس طرح انہیں جاننے اور سمجھنے کا موقع ملے گا۔

یہ تو وہ صورتیں تھیں جن میں خود دشمن صلح کا خواستگار ہو۔ اب ملاحظہ ہو کہ مسلمانوں کو کس وقت دشمنوں کے سامنے صلح پیش کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

وَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ

اعداء کے مقابلہ میں ضعیف نہ ہو اور انہیں اس وقت صلح کی دعوت دو جب کہ تم غالب و سربلند ہو۔

غور کرو یہ کتنا بلند اور اعلیٰ درجہ کا اصول ہے آج دنیا کی قومیں اس وقت صلح کرتی ہیں جب اُن کے اندر طاقت کم ہو جاتی ہے اور وہ دشمنوں سے جنگ کرنے کی قوت اپنے اندر نہیں پاتیں یا کم سے کم انہیں مقابل کی طاقت سے خطرہ ہوتا ہے۔

پہلے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں میں صلح کیوں تھی؟ جرمنی، اٹلی، جاپان، فرانس، روس اور برطانیہ ایک دوسرے سے اس وقت تک نہیں لڑیں جب تک وہ ایک دوسرے کو کھا جانے کی طاقت اپنے اندر نہیں پاتیں اور جب تک ان میں سے کوئی اتنا طاقتور نہ ہو گیا کہ دوسرے کو با آسانی نگل سکتا ہو اس نے کار خیر میں استخارہ کی بھی راہ نہ دیکھی۔ اس کے بالکل برعکس اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ جب تم طاقتور اور بالادست ہو اس وقت صلح کرو۔ جب دوسروں کو پامال کرنے کا زور تم میں ہو اس وقت تم پامال کرنے سے باز رہو جب فتح سامنے ہو اور نگلنے کا بل رکھتے ہو اس وقت کھلنے اور نگلنے کے بجائے امن اور سلامتی قائم کرو اس لئے کہ تم دنیا میں آدم خوری کے لئے نہیں بھیجے گئے ہو بلکہ آدمیت کا شرف قائم کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو تم زمین پر خدا کے خلیفہ ہو، زمین والوں پر خدا کی لعنت نہیں ہو تمہیں خدا نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کی زمین پر عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔

اب اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت اس بات کے لئے درکار ہے کہ دنیا میں قرآن کے سوا اور کوئی کتاب ایسی نہیں کہ زمین پر عدل و انصاف قائم کرے۔

اس کے بعد یہ دیکھئے کہ جو غیر مسلم قومیں اسلامی حکومت کے دائرے میں آجائیں، اُن کے جان و مال اور ان کے مذہب اور ان کے اصول تہذیب و تمدن کے ساتھ کس قسم کا معاملہ برتنے کی اسلام نے تعلیم دی ہے +

(باقی آئندہ)

يُكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ - وَيُغَارُ عَلَى الْغِلْمَانِ كَمَا يُغَارُ عَلَى الْجَارِيَةِ الْبِكْرِ - فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَكُوْنُ أُمَرَاءُ فَسَقَةً وَوُزَرَاءُ فَجَرَةً - وَأُمَنَاءُ خَوَنَةً - يُضَيِّعُوْنَ الصَّلَوَاتِ - وَيَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ - فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوْا صَلٰوتَكُمْ لِوَقْتِهَا - عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ - يَجِيْءُ سَبْيٌ مِنَ الْمَشْرِقِ وَسَبْيٌ مِنَ الْمَغْرِبِ - جُثَاؤُهُمْ جُثَاءُ النَّاسِ - وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ لَا يَرْحَمُوْنَ صَغِيْرًا وَلَا يُوَقِّرُوْنَ كَبِيْرًا - عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ يَحُجُّ النَّاسُ إِلٰى هٰذَا الْبَيْتِ الْحَرَامِ - تَحُجُّ مُلُوْكُهُمْ لَهْوًا وَتَنَزُّهًا - وَأَغْنِيَاؤُهُمْ لِلتِّجَارَةِ - وَمَسَاكِيْنُهُمْ لِلْمَسْأَلَةِ - وَقُرَّاؤُهُمْ رِيَاءً وَسُمْعَةً - قَالَ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ - عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ - يَفْشُو الْكَذِبُ وَيَظْهَرُ الْكَوْكَبُ لَهُ الذَّنَبُ وَتُشَارِكُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي التِّجَارَةِ - وَتَتَقَارَبُ الْأَسْوَاقُ - قَالَ وَمَا تَقَارُبُهَا؟ قَالَ كَسَادُهَا وَقِلَّةُ أَرْبَاحِهَا - عِنْدَ ذٰلِكَ يَا سَلْمَانُ - يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا فِيْهَا حَيَّاتٌ صُفْرٌ فَتَلْتَقِطُ رُؤَسَاءَ الْعُلَمَاءِ لِمَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ - قَالَ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ (رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوْيَه وَالْإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ) یعنی حجۃ الوداع میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبۃ اللہ کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر کھڑے ہوگئے اور یہ خطبہ فرمایا۔ لوگو! کیا میں تمہیں قیامت کی علامتیں اس کی نشانیاں اور شرطیں بتلاؤں؟ اس پر حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ضرور ارشاد فرمائیے آپ نے فرمایا سنو! نمازوں کا ضائع کرنا۔ خواہش کی طرف جھکنا۔ مالداروں کی تعظیم اُن کے مال کی وجہ سے کرنا۔ یہ سن کر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے تعجب سے پوچھا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا ایسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں ہاں۔ بخدا ایسا ہو کر رہے گا اور سنو! اُس وقت زکوٰۃ کو مثل تاوان کے سمجھا جائیگا۔ اور مال غنیمت کو اپنی دولت سمجھ لی جائے گی۔ اور جھوٹے آدمیوں کو سچا سمجھا جائے گا اور سچوں کو جھوٹا کہا جائیگا۔ خیانت کرنے والے امین مشہور ہوں گے اور امین خائن سمجھے جانے لگیں گے۔ اور وہ لوگ جنہیں بولنے کا ڈھنگ بھی نہ ہوگا مولوی اور عالم اور خطیب اور واعظ ہو جائیں گے حق کے دس حصوں میں سے نو کا انکار ہونے لگے گا۔ اسلام کا فقط نام رہ جائے گا۔ قرآن کے فقط حروف رہ جائیں گے۔ قرآن کو سونے سے منڈھا جائے گا۔ مثلاً پامردوں میں بٹ جائے گا۔ لونڈیوں سے مشورے ہونے لگیں گے۔ منبروں پر کم عمر لوگ خطبے کہیں گے کام کی بات عورتوں کے ہاتھ ہوگی۔ مسجدیں خوب بناؤ سنگھار سے خوب صورت کی جائیں گی جیسے گرجے اور خانقاہیں۔ منارے بہت بلند کئے جائیں گے۔ نمازیوں کی صفیں تو زیادہ ہونگی لیکن دل زبان اور خیالات بالکل الگ الگ ہونگے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے پھر متعجب ہو کر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا ایسا ہی ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا ہاں ہاں اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے یہی ہوگا۔ مومن تو ان کی نگاہوں میں لونڈی سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔ اور یہ تو کڑھتا رہے گا کیونکہ خدا کی نافرمانیاں دیکھتا ہے اور انہیں اصلاح پر لانے کی کوئی طاقت نہیں رکھتا اس لئے دل ہی دل میں پیچ تاب کھا کھا کر ایسے گھلتا جاتا ہے جیسے نمک پانی میں۔ مرد مردوں میں شہوت رانی کرنے لگیں گے۔ عورتیں بھی آپس میں ہی مشغول ہو جائیں گی۔ لڑکوں پر ٹھیک اسی طرح رشک ہونے لگے گا جیسے کنواری نوجوان عورتوں پر۔ اس وقت فاسق لوگ امام بن بیٹھیں گے ان کے وزیر بدکردار بدکار ہوں گے۔ امین خیانت کرنے لگیں گے نمازیں ضائع کر دی جائیں گی۔ خواہشات نفسانی کی پیروی کی جانے لگیگی میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ایسے وقت تم نماز کو اس کے وقت پر پڑھ لیا کرو۔ اس وقت مشرق مغرب سے لوگ آئیں گے جن کے جسم تو انسانی ہوں گے لیکن ان کے دل شیطانی ہوں گے۔ نہ چھوٹوں پر رحم کریں گے۔ نہ بڑوں کی توقیر کریں گے۔ اس وقت حج تو ہوگا۔ لیکن بادشاہوں کا حج سیر و تفریح کے طور پر۔ اور مالداروں کا حج تجارتی مفاد کی خاطر۔ اور مسکینوں کا حج سوال کرنے اور مانگنے کھانے کی خاطر۔ اور قاریوں کا حج ریاکاری اور دکھاوے کے طور پر۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے پھر صبر نہ ہوسکا اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا اس طرح ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں

اسی طرح ہو گا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس وقت جھوٹ پھیل جائے گا۔ دُم دار ستارہ نظر آئے گا۔ عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہونگی۔ بازار قریب قریب ہو جائیں گے یعنی کساد بازاری ہوگی۔ نفع کی کمی ہوگی۔ اس وقت ایسی آندھیاں چلیں گی جو زرد سانپ برسائیں گی۔ اور وہ سانپ اس وقت کے سردار علماء کو چمٹ جائیں گے کیونکہ انہوں نے برائیاں دیکھیں اور انکار نہ کیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ یہی ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں یہ سب قیامت کے قریب واقع ہوگا، قسم ہے اُس خدا کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔

برادران! آہ یہی وقت ہے کہ یہ سب علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں یہ سب کبیرہ گناہ ہونے لگے ہیں۔ ایسے وقت گناہوں سے بچنا اور ان علامات قیامت کے کبیرہ گناہوں سے یکسو رہنا سب سے بڑا فریضہ ہے۔ خدا ہمیں ہدایت دے۔ حجۃ الوداع کے خطبے آپ نے بہت سے سُن لئے۔ اب ان خطبوں کے لب لباب کا ایک آخری خطبہ حجۃ الوداع اور بھی سن لیجئے

(۹|۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا جس میں فرمایا:- اِتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمْ۔ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ۔ وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ۔ وَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ۔ وَحُجُّوْا بَیْتَ رَبِّکُمْ۔ وَاَطِیْعُوْا اِذَا اَمَرَکُمْ۔ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ) یعنی لوگو! اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ پانچوں وقت کی نمازیں پڑھتے رہو۔ رمضان المبارک کے روزے رکھتے رہو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ اپنے پروردگار کے گھر کا حج ادا کرتے رہو۔ اپنے مسلم بادشاہوں کے فرمان کی طاعت کرتے رہو تاکہ اپنے مربی کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ الٰہ العالمین ہمیں اپنی غلامی میں قبول فرمالے ہمارا نام مسلمانوں میں لکھ لے ہمیں اپنے رسول کی امت میں گن لے ہمیں دونوں جہاں میں سرخرو کر۔ اے ہمارے آقا اپنے غلاموں کی تقصیریں معاف فرما اور ہمیں اپنے انعامات سے مالا مال فرما۔ خدایا مسلمانوں کے گذشتہ گناہوں کو بخش اور انہیں سب دروں پر سے ہٹا کر اپنے در پر جھکا لے۔ انہیں سب کی تابعداریوں سے برگشتہ و آزاد کر کے اپنے رسول کی اطاعت میں لگا لے آمین وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوفِ خدا کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متفرق خطبے

حَمْدًا لِمَنْ نَضَّرَ وُجُوْہَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ۔ وَصَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلٰی مَنْ نَزَّلَ عَلَیْہِ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَھْلِ التَّقَدُّمِ فِی الْقَدِیْمِ وَالْحَدِیْثِ۔ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا دَائِمَیْنِ مَا دَامَتِ الْاَئِمَّۃُ فِیْ جَمْعِ الْاَحَادِیْثِ۔ وَسَارُوْا فِیْہِ السَّیْرَ الْحَثِیْثَ۔ وَمَیَّزُوا الطَّیِّبَ مِنَ الْخَبِیْثِ۔ فَنَحْمَدُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی اِرْسَالِ رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ۔ وَخَطِیْبِ الْمُرْسَلِیْنَ۔ وَمُعَلِّمِ الْاُمِّیِّیْنَ۔ فَجَعَلَھُمْ بِہٖ قَارِئِیْنَ کَاتِبِیْنَ۔ صَالِحِیْنَ مُصْلِحِیْنَ۔ وَصَارُوْا اَئِمَّۃً حُکَمَاءَ حَاکِمِیْنَ۔ وَعُلَمَاءَ مُصْلِحِیْنَ۔ وَرَثَۃَ الْاَنْبِیَاءِ وَسَادَاتِ الْخُطَبَاءِ فَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ۔ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔ اَمَّا بَعْدُ۔

فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ - وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۔ یعنی جو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو دو جنتیں ہیں۔ کیا اب بھی اے انسانو اور اے جنو! تم اپنے رب کی کسی نعمت کے منکر ہو سکتے ہو؟ لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ ۔ الٰہی اور الٰہ العالمین! ہم تیری بے انتہا نعمتوں میں سے کسی ایک نعمت کو بھی نہیں جھٹلاتے بلکہ تیری ایک ایک نعمت پر ہم تیری حمد وثنا بیان کرتے ہیں۔ برادران! خدا سے ڈرو! دنیاوی مسرتوں میں خوف خدا کو اور قبر کو نہ بھولو۔

(۹۱۷) قَالَ ابْنُ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرَأَ یَوْمًا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ۔ فَقُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ فَقَالَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ۔ فَقُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ فَقَالَ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ۔ فَقُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْمَلَةَ بِهٖ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ اَیْضًا عَنْ مُّؤَمَّلِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ مُّوْسٰی عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ بِهٖ وَقَدْ رُوِیَ مَوْقُوْفًا عَلٰی اَبِی الدَّرْدَاءِ وَرُوِیَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ لَمْ یَزْنِ وَلَمْ یَسْرِقْ (تفسیر ابن کثیر)

محدث ومفسر ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو الدرداء انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ہمارے سامنے) کسی روز یہ آیت پڑھی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ۔ (جو شخص اپنے مالک کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرتا رہے اُس کو خصوصی دو جنتیں دی جائیں گی) میں نے عرض کی کہ اگرچہ وہ شخص زنا چوری کرتا رہے۔ آپ نے (اس کا تو کچھ جواب نہیں دیا بلکہ دوبارہ) فرمایا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ۔ میں نے پھر عرض کیا اگرچہ وہ زنا چوری کرتا رہے۔ آپ نے (پھر بھی کوئی جواب نہ دیکر) فرمایا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ۔ میں نے پھر عرض کی اگرچہ وہ زنا چوری کرتا رہے یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب آپ نے فرمایا اگرچہ ابو الدرداء ذلیل و خوار ہو جائے۔ یہ حدیث کئی سندوں سے مرفوع اور موقوف روایت کی گئی ہے۔ ایک موقوف روایت میں ہے کہ حضرت ابو الدرداء انصاری رضی اللہ عنہ نے اس آیت (وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ) کا یہ مطلب بتلایا کہ جو شخص اپنے مالک کے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر دل میں رکھے گا وہ زنا چوری وغیرہ ہرگز کبھی نہ کرے گا۔

ہر کام خوف سے یا شوق سے ہوتا ہے۔ شوق تو کبھی سست بھی پڑ جاتا ہے لیکن اگر خوف دل میں مستقل قائم ہو جائے اور جم جائے تو برائی کرنی محال نہیں تو مشکل ضرور ہو جاتی ہے اسی واسطے قرآن کریم اور حدیث شریف میں خوف پر بہت زور دیا گیا ہے بلکہ نجات کا دارومدار اسی کو قرار دیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی ۔ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ۔ جو شخص بھی اپنے رب کریم کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرتے ہوئے اپنی طبیعت کو ناجائز خواہشات سے ہمیشہ روکتا اور ہٹاتا رہے یقیناً جنت تو اُسی کا ٹھکانہ ہے۔ دوسری جگہ اپنے لائق ونیک بندوں کے انعامات وثواب ذکر کرکے فرمایا ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۔ یہ سب اُسی کیلئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

اب اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبے ملاحظہ فرمائیے۔

(۹۱۸) مدینہ طیبہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آدمی بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ سوالات پیش کئے اُن میں ایک یہ بھی تھا مَا الْاِحْسَانُ ۔ یعنی قرآن مجید میں جو احسان کا ذکر آیا ہے اُس کا کیا مطلب ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ یعنی اللہ کا خوف وڈر اس قدر غالب ہو کہ ہر وقت خصوصًا عبادت کے وقت تو یہی سمجھے گویا کہ تُو خود اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور یہ حالت ممکن نہ ہو تو یہ تو یقینی ہے کہ وہ تجھ کو برابر دیکھ رہا ہے (اسی کو اخلاص کہتے ہیں)

مطلب یہ کہ کسی وقت بھی خصوصاً عبادت کے موقع پر کوئی حرکت خلاف ادب وتہذیب نہ ہو جائے ورنہ عمل قبولیت کا درجہ حاصل نہ کر سکے گا اور تمام محنت برباد وگناہ لازم ہو جائیگا۔

(۹۱۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ۔ (یعنی وہ لوگ جو کرتے ہیں جو کچھ بھی کرتے ہیں لیکن اُن کے دل اس وجہ سے ڈرتے رہتے ہیں کہ وہ لوٹ کر اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں) کے متعلق پوچھا کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شرابیں پیتے اور چوریاں کرتے ہوئے خدا کے پاس لوٹ کر جانے کا خوف رکھتے ہیں! تو ارشاد فرمایا اے ابو بکر صدیق کی بیٹی یہ نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ روزہ نماز اور صدقہ وغیرہ کرتے ہوئے اعمال کے قبول نہونے سے ڈرتے رہتے ہیں یہی لوگ نیکیوں میں بہت تیزی سے آگے بڑھتے ہیں۔

(۹۲۰) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔ حضرت انس انصاری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جہنم سے اُس شخص کو بھی نکال لو جس نے کسی روز بھی مجھ کو یاد کیا ہو یا کسی جگہ صرف مجھ ہی سے ڈرا ہو۔

(۹۲۱) مدینہ کا میدان ہے سرور رسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت معاذ بن جبل انصاری رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرنے کیلئے خود نصیحت کرتے ہوئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار ہیں اور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدل تشریف لیجا رہے ہیں۔ الوداعی نصیحتوں سے فارغ ہو کر فرماتے ہیں۔ معاذ! بہت ممکن ہے کہ تم اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کر سکو اور مدینہ میں آکر میری مسجد اور قبر کو ہی دیکھو اور مجھ کو نہ پاؤ۔

یہ ایسی دردناک خبر تھی جس سے بڑے بڑوں کے دل ہل جائیں اور پتے پانی ہو جائیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بھی سنبھل نہ سکے اور اس جدائی کی خبر سے پریشان ہو کر رونے ہی لگے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا (مسند احمد) (یعنی اے معاذ! پریشان نہ ہو انشاء اللہ اس جہان کے بعد بھی ملاقات ہوگی کیونکہ) میرے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہونگے جو دنیا میں خدا سے ڈر کر عمل کرتے رہیں وہ کوئی بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں (کوئی خصوصیت نہیں ہے)

(۹۲۲) اس خوف کی نشانی سن لیجئے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی مومن کی آنکھوں سے اللہ کے ڈر سے آنسو نکلے اگرچہ وہ مکھی کے سر برابر ہی ہو اُس پر جہنم کی آگ حرام ہو جائے گی۔

(۹۲۳) خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام خوف ملاحظہ ہو عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا۔ اللہ کی قسم میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کچھ معاملہ کیا جائے گا۔

موجودہ دور کے طرز تبلیغ پر ایک سرسری نظر

(از جناب مولوی عبد الغنی صاحب وفا قریشی متوطن راجمہدری)

ناظرین کرام! مذہب اسلام میں جہاں اور بہت سی خصوصیات اور خوبیاں پائی جاتی ہیں وہاں اس میں لوگوں کو بہترین پیرائے میں سمجھانے اور احسن طریقہ پر حق کی طرف بلانے کی بھی خصوصیت پائی جاتی ہے چنانچہ قرآن علی الاعلان کہتا ہے اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ یعنی لوگوں کو راہ مستقیم کی طرف اچھے پیرائے میں نہایت ہی بہترین طریقہ سے بلاؤ اور انہیں حقیقت اسلام سمجھاؤ، سختی سے نہیں بلکہ پیار اور ان سے اچھے طریقہ سے مقابلہ کرو، مقابلہ کا یہ مطلب نہیں کہ ان سے جنگ کرو سختی سے پیش آؤ، بلکہ عقلی دلائل سے اپنے دعوے کو ثابت کرو، اور ٹھوس دلیلوں سے لوگوں کو مجبور کر دو کہ وہ ایمان لے آئیں، یہ تو تھا تبلیغ کرنے کا طریقہ، لوگوں کو ضلالت کی عمیق دلدل سے نکال کر راہ مستقیم پر گامزن کرنے کا طریقہ جو اسلام اپنے پیروں کو بتاتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ خدا کے برگزیدہ اور مقرب انبیاء کرام نے اس طریقہ سے لوگوں کو دین الٰہی کی راہ نمائی کی ہے یا نہیں؟

حضرات! تھوڑی دیر کے لیے چشم تصور سے کام لیجئے اور آج سے چند ہزار برس پیچھے پلٹ کر دیکھئے کہ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے آزر کے بت خانے میں کس طرح آوازۂ حق بلند کیا۔ آپ نے اپنے والد آزر کو مخاطب کرتے ہوئے اچھے پیرائے میں فرمایا یَا اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْئًا یعنی اے ابا جان! آپ کیوں ایسی بے حس و حرکت چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو نہ تو کوئی بات سن سکتے ہیں نہ دیکھ ہی سکتے ہیں اور نہ آپ سے کسی ضرر و تکلیف کے دفع کرنے کا انہیں دم ہے، ان کی محتاجی کا تو یہ حال ہے کہ اپنے اوپر سے ایک مکھی تک کو بھگا نہیں سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں آزر نے نہایت سختی سے کہا اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰاِبْرٰهِیْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا یعنی اے ابراہیم کیا تو میرے معبودوں سے منہ موڑتا ہے یاد رکھ اگر تو اس گستاخی سے باز نہ آئے گا تو میں پتھر مار مار کر تجھے دنیا سے نابود کر دوں گا۔

حضرات! دیکھا آپ نے حق کے مقابل کس درجہ کتنی سختی سے کام لیا، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں باطل پرستوں کا ہمیشہ سے یہی طریقہ رہا ہے کہ جب کبھی آفتاب حق دنیا سے کفر و ضلالت بدبختی و ہلاکت جہالت و شقاوت کے سیاہ بادلوں کو ہٹا کر دنیا کا مطلع صاف کرنے کی غرض سے طلوع ہوا تو انہوں نے اس کے نور سے دنیا کو محروم رکھنے کی پیہم کوشش کی حتیٰ کہ لڑنے مرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔ حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ جب سورج نکل آوے تو رات نہیں رہ سکتی۔ اس کو قرآن عزیز نے نہایت اچھے پیرائے میں یوں کہا ہے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور یہ قاعدہ مسلمہ ہے کہ حق ہمیشہ سربلند رہتا ہے اَلْحَقُّ یَعْلُوْا وَلَا یُعْلٰی۔

اب تھوڑی دیر کے لئے نمرود (لعنۃ اللہ علیہ) کے دربار کا تصور کیجئے کہ وہاں کس طرح حق و باطل کا مقابلہ ہوتا تھا، کس طرح نمرود اور حضرت خلیل کی جنگ ہوتی ہے، یہ جنگ مادی طاقتوں کی نہیں بلکہ روحانی طاقتوں کی جنگ ہے، یہ ملک گیری اور سلطنت و بادشاہت کی جنگ نہیں ہے۔ بلکہ حق و صداقت ایک طرف اور دوسری طرف کذب و باطل کی معرکہ آرائی ہے۔ نمرود (لعنۃ اللہ علیہ) حضرت خلیل اللہ سے سوال کرتا ہے اے ابراہیم! تمہارا رب کون ہے؟ آپ نے فرمایا رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ یعنی میرا رب تو وہ ہے جو تمام جہان والوں کو مارتا اور زندگی بخشتا ہے۔ نمرود نے کہا یہ کون سے بڑے کمال کی بات ہے میں بھی تو زندگی بخشتا ہوں اور موت دیتا ہوں اَنَا اُحْیِیْ وَاُمِیْتُ چنانچہ نمرود نے ایک قیدی کو بلایا جس کو پھانسی دینے کا حکم صادر ہو چکا تھا۔ درباریوں سے کہا اس کی زندگی کا کیا فیصلہ ہو چکا ہے؟ سبھوں نے کہا اس کو موت کی سزا دی جائے گی، نمرود نے کہا اس کو آزاد کر دو، چنانچہ وہ آزاد کر دیا گیا، نمرود نے حضرت ابراہیم ع کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دیکھا ابراہیم تم نے! میں اسی طرح مردوں کو زندگی بخشتا ہوں جن کی موت آ چکی ہوتی ہے۔ اور ایک بے گناہ راہ گیر کو بلایا اور اس سے پوچھا کہ تیرا کیا قصور ہے؟ راہ گیر نے کہا میرا تو کوئی جرم نہیں ہے۔ نمرود نے جلاد کو حکم دیا کہ اس کی گردن اڑا دو، چنانچہ وہ بے گناہ نہایت بے دردی سے قتل کیا جاتا ہے۔ الغرض نمرود نے حضرت ابراہیم ع سے نہایت متکبرانہ لہجہ میں کہا کہ اے ابراہیم! ہم اس طرح زندوں کو مردہ کر دیتے ہیں۔ جب حضرت ابراہیم نے دیکھا کہ یہ بے وقوف کسی طرح سمجھتا ہی نہیں تو آپ نے گفتگو کا پہلو بدلتے ہوئے واضح دلیل میں فرمایا فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ میرا رب تو وہ ہے جو سورج کو مشرق سے طلوع کر کے مغرب میں ڈبو دیتا ہے اگر تیرا اپنی خدائی کا دعویٰ سچا ہے اگر تجھ میں بھی کچھ قوت ہے تو مغرب سے سورج طلوع کر۔ جب نمرود نے یہ جواب سنا تو مبہوت و لاجواب ہو کر رہ گیا۔ اس کا نام ہے مجادلہ حسنہ!۔

آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے کا تصور کیجئے عرب کے ریگستان میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح پتھر دلوں کو موم، عقل کے اندھوں کو بینا اور کس طرح عقلی اور ٹھوس دلائل سے لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کر دیا چنانچہ قرآن و حدیث سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہترین دلائل اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ ہی عرب کے جاہل بدوؤں کے دل و دماغوں کو مسخر کر لیا، اُن کے اندر ایک نئی روح پھونک دی، عرب کی تاریک گھاٹیوں کو نور ایمان سے منور کر دیا، جیسا کہ فرمان خداوندی ہے لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اے محمد! اگر آپ سخت دل اور بدخلق ہوتے تو کوئی آپ کے پاس بھی نہیں آتا بلکہ پاس والے بھی بھاگ جاتے۔

آج جب کہ مسلمانانِ عالم پر تنزل و انحطاط کا
دَور دورہ ہے اور خصوصاً ہندوستانی مسلمان تو کفر و
الحاد کے خوفناک سمندر میں بہے جا رہے ہیں اُن کے
ذہن مغربی سانچوں میں ڈھل چکے ہیں اُن کے اجسام
کے جسم میں مغربی الحاد کے جراثیم پیدا ہو چکے ہیں اُن
کی طبیعتیں تبدیل ہو چکی ہیں کچھ تو مغربی تہذیب سے
متاثر ہو کر کچھ روحِ اسلام کی حقیقت کو نہ جاننے کی
وجہ سے اسلام کے متعلق ان کے دماغوں میں بہت
سی غلط فہمیاں اور نامناسب شکوک پیدا ہو گئے ہیں تو
علمائے کرام کو چاہئے کہ وقت کے رجحانات کو دیکھیں اور
پہلے پہل یہ کوشش کریں کہ مسلمانوں میں ذہنی انقلاب
ہو۔ ہم نے مانا کہ مسلمان نمازیں پڑھتے اور حج و زکوٰۃ
کے بھی پابند ہیں اور اسلام کے ہر ایک فرض کو بھی ادا
کرتے ہیں جیسا کہ خیال کیا جاتا ہے لیکن وہ روحِ نماز
روزہ حج و زکوٰۃ سے ناواقف ہیں بس وہ مسلمان
ہونے کی وجہ سے نماز پڑھ لیتے اور روزے رکھ لیتے ہیں
لیکن انہیں نہیں معلوم کہ نماز آخر ہے کیا چیز؟ اس
کے پڑھنے میں کیا کیا فائدے مضمر ہیں؟ اور نہ پڑھنے
میں کیا کیا نقصانات؟ آخرت پر ایمان لانے سے کیا
فائدے ہیں؟ اور نہ لانے سے کیا نقصان ہیں؟ آیا آخرت
ہونے والی بھی ہے یا مذہب اسلام محض تحکمانہ طریقے
سے ان عقائد کو منوانا چاہتا ہے؟ آیا اس کی صداقت
کی اس کے نزدیک کوئی دلیل بھی ہے۔

الغرض وقت کی یہ پکار ہے کہ مسلمانوں میں
ذہنی انقلاب ہو جائے، اور ان کے ذہنوں میں تہذیب
جدید کی وجہ سے جو زہریلے اثرات پیدا ہو رہے ہیں
وہ دور ہو جائیں ورنہ وہ وقت دور نہیں جب کہ
ہندوستانی مسلمان بھی ترکی و ایرانی مسلمان کی طرح
مذہب سے کوسوں دور نکل جائیں گے خصوصاً میں
اہلِ حدیث علماء کی خدمت میں عرض کرتا ہوں وہ بھی
سمجھ لیں کہ جب تک وہ وقت کی دیوار پر جو لکیریں کھینچی
ہوئی ہیں اُن کو پڑھ کر مناسب تبلیغ نہ کریں گے ہرگز
وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اب جب کہ
ہندوستان میں حنفی و اہلِ حدیث، دیوبندی و بریلوی،
شیعہ و سنی کے اختلافات سے جا بجا فتنہ و فساد برپا
ہے جس کی وجہ سے غلامی کے طوق کو بڑے ناز کے
ساتھ پہنے ہوئے ہیں اور ہر فرقہ دوسرے فرقے کے
ساتھ اتنا تعصب رکھتا ہے کہ اگر اس کا بس چلے
تو وہ اپنے حریف کو صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح
مٹا دے۔ ہندوستان کی پامال سرزمین کی یہ چیخ
ہے کہ علمائے کرام خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں
اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دنیا کو شرک و
بدعت، ضلالت و شقاوت کی تاریکی سے نجات نہیں
مل سکتی جب تک کہ وہ اپنے طرزِ تبلیغ کو تبدیل نہ کریں،
میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کسی دوسرے فریق کے ساتھ
لین رویہ کو نرم کر کے جا ملیں، بلکہ میرا مقصد یہ ہے
کہ تبلیغ کریں تو اس طریقہ سے کہ حق بھی ظاہر ہو جائے اور
مخالف فریق کے ہونٹوں پر لفظاً شکایت تک نہ آئے
شکایت بھی کیجئے تو شکریہ کے لہجے میں، بے شک حق
کو چھپانا نہیں چاہئے لیکن طرزِ تبلیغ مناسب الوقت ہو
بہت سے علمائے کرام ایسے بھی ہیں جو حق کو اس
طرح ظاہر کرتے ہیں جس سے مخالف ذہنی جنگ پر آمادہ
ہو جاتا ہے، بجائے اس کے کہ عوام ان کی باتیں سنتے
وہاں سے بھاگتے ہیں، اس سے فائدہ پہونچنے کے
بجائے اسلام کو نہایت شدید نقصان پہونچتا ہے،
اور عوام حق سے متنفر ہوئے جا رہے ہیں حتیٰ کہ یہ کہتے
ہوئے مسلمانوں کو شرم تک نہیں آتی کہ اب ہم ان احکام
شریعت کی کیوں پیروی کریں جو موجودہ دور میں بالکل
فرسودہ اور بے کار ثابت ہو چکے ہیں، اب ہم ان عقائد
پر کیوں ایمان رکھیں جن سے کوئی فائدہ نہیں۔ مگر
افسوس کہ اب بھی اکثر علمائے کرام غور نہیں فرماتے کہ
اُن کی بنائی ہوئی موٹر آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے کو
دوڑ رہی ہے، ان کی تبلیغ سے مسلمان مانوس ہونے کے
بجائے دور بھاگ رہے ہیں۔ ٹھنڈے دل سے غور نہیں
کیا کہ مسلمانوں کی اصل خرابی کیا ہے؟ جس کی وجہ سے
شقاوت و ضلالت کے بحرِ ناپیدا کنار میں غوطہ زن ہیں
جب تک علمائے اسلام قرآن و حدیث سے اکتساب
علم کرتے رہے اور صحیح غور و فکر سے کام لے کر اپنے اجتہاد
سے علمی و عملی مسائل حل کرتے رہے اس وقت تک
اسلام ترقی پر تھا، جب قرآن جیسے منبعِ علم میں غور و
فکر کرنا چھوڑ دیا، جب حدیث کی تحقیق و چھان بین بند
ہو گئی، جب آنکھیں بند کر کے پچھلے مفسرین اور محدثین
کی تقلید کی جانے لگی، جب پچھلے فقہا و متکلمین کے
اجتہادات کو اٹل اور دائمی قانون بنا لیا گیا، جب
کتاب و سنت کے اصول کو چھوڑ کر بزرگوں کے نکالے
ہوئے فروع اصل قرار دیئے گئے، تو اسلام کی ترقی
دفعتاً رک گئی اس کا قدم آگے بڑھنے کے بجائے پیچھے
ہٹنے لگا اس کے حامل اور وارث علم و عمل کے نئے
میدانوں میں دنیا کی رہنمائی کرنے کے بجائے پرانے
مسائل اور علوم کی شرح و تفسیر میں منہمک ہو گئے۔
جزئیات اور فروع میں جھگڑنے لگے، نئے نئے مذاہب
نکالنے اور فرقہ بندی کرنے لگے، اور اس دریا دلی کے
ساتھ مسلمانوں میں کفر و فسق تقسیم کیا گیا کہ یَدْخُلُوْنَ
فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کی جگہ یَخْرُجُوْنَ مِنْ دِیْنِ
اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا تماشا دنیا نے دیکھا اَشِدَّاءُ عَلَی
الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ کی جگہ رُحَمَاءُ عَلَی
الْکُفَّارِ اَشِدَّاءُ بَیْنَهُمْ کے مناظر ہر طرف رونما
ہوئے اور تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰی کی
جو کیفیت منافقین اور کفار کے حق میں بیان ہوئی تھی
وہ مسلمانوں کا حال بن گئی۔

غرض یہ وقت کی پکار ہے کہ علمائے اسلام مسلمانوں
کے تنزل و انحطاط کے اصلی اسباب و علل پر غور کریں
اور اس کے ازالہ کی سعی پیہم میں اپنا وقت اپنا آرام
اپنی جان اپنا مال صرف کر دیں، زبان کو اس کی
اصلاح کے لئے وقف کر دیں قلم کو اس کے دور کرنے کے
لئے سپرد کر دیں، جب کہیں مسلمان تنزل سے ترقی ادبار
سے اقبال، ذلت سے رفعت کے میدان میں
گامزن ہو سکتے ہیں، ورنہ مسلمانانِ عالم ہمیشہ کے
لئے ایسے چاہِ ضلالت میں گر جائیں گے کہ پھر نکل نہ
سکیں گے اور ان کا کوئی نام لیوا بھی نہ ہوگا۔

ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
مدت سے اسے دورِ زماں میٹ رہا ہے

شرع میں نئی بات کا اجرا بدعت ہے

(از جناب شیخ مولوی حبیب اللہ صاحب سرہند شہر)

بدعتی بدعت سے اپنی باز آ
مت قدم حد شریعت سے بڑھا

حضرات! رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر خطبے میں ارشاد فرمایا کرتے تھے دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر ایک بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کام ان تین زمانوں میں بغیر انکار کے جاری ہو وہ سنت اور جو ان میں نہ ہو وہ بدعت ہے یعنی میرا، میرے صحابہ کا اور تابعین کا زمانہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ سنت کے موافق تھوڑا عمل کرنا کسی بدعت پر بہت عمل کرنے سے بدرجہا افضل ہے دیکھو تعالی! بہت سے لوگ بے علمی کی وجہ سے کہہ دیتے ہیں کہ اس میں کیا برائی ہے؟ اچھا ہی تو کام ہے، اس بہانے سے خیرات ہو جایا کرتی ہے وہ اس حدیث سے اس کا جواب معلوم کریں۔ دیکھو درود شریف پڑھنے کی کتنی فضیلت ہے لیکن اگر درود شریف کا نماز کی پہلی التحیات میں ایک جملہ بھی پڑھ لیا جاوے تو حنفی مذہب کے موافق سجدہ سہو لازم آئے گا حالانکہ قرآن کریم و حدیث شریف سے درود شریف پڑھنے کی بہت سی فضیلتیں ثابت ہیں پھر بھی سجدہ سہو لازم آیا اس لئے کہ بغیر اجازت پڑھا حدیث کے موافق پہلی التحیات میں درود شریف پڑھنا چاہیے۔ شیخ سعدی نے خوب کہا ہے ؎ نہ بے حکم شرع آب خوردن خطا است ٭ اگر خون بفتوی بریزی روا است۔

قرآن شریف میں صاف حکم وارد ہے وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ خدا کا ایسا ذکر کرو جس طریقہ پر تم کو انہوں نے سکھایا اس سے پہلے یقیناً تم گمراہ تھے یعنی جس طرح شریعت نے ہمیں کام کرنا سکھایا ہے اگر ہم اسی طرح کریں گے تو ثواب کے مستحق ہوں گے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدعتی دوزخ کے کتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بدعت دوزخ میں کتوں کی صورت میں بنا کر ڈالے جائیں گے۔ غور کا مقام ہے کہ بڑے کافر اور منافق تو انسانی صورت میں دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور یہ بدعت کے سبب سے دوزخ کے کتے ہوں گے۔

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب میں لکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صاحب بدعت کو اللہ کا مبغوض جانے، خدا تعالی اس کے دل کو امن و ایمان سے بھر دے گا۔ اور جو بدعتی کو مبغوض خدا جان کر جھڑکے خدا تعالی اسے قیامت کے دن امن امان میں رکھے گا۔ اور جو بدعتی کو حقیر جانے گا خدا تعالی اس کو جنت میں سو درجے عطا کرے گا۔ اور جب خدائے تعالی کسی شخص کو بدعتی سے بغض رکھنے والا جانتا ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا۔ اگرچہ اس کے عمل تھوڑے ہوں۔ اور جب کسی بدعتی کو راستہ میں دیکھے تو دوسرا راستہ پکڑے۔ ....

...... عیاض نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی بدعتی کے جنازے کے پیچھے جائے گا وہ ہمیشہ خدائے تعالی کے غصہ میں رہے گا، اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر خدا تعالی اور فرشتے اور تمام لوگ لعنت بھیجتے ہیں (ص ۱۹۶ و ۱۹۷)۔

ماہ ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ کو جو میلاد النبی ہوتا ہے یہ بھی بدعت ہے کیونکہ کسی صحیح یا ضعیف حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ اس میلاد میں حضور انور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ناظر سمجھ کر پکارا جاتا، اور عالم الغیب بتایا جاتا ہے۔ حالانکہ کتاب فقہ اکبر میں لکھا ہے کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم غیب سمجھے وہ کافر ہے (ص ۱۸۵) اور جھوٹی حدیثیں پیش کر کے صحیح بخاری کا حوالہ بتاتے ہیں۔ حالانکہ ایسی حدیثیں کسی حدیث کی کتاب میں نہیں ہیں اور پھر کھڑے ہو کر یہ شعر فرماتے ہیں ؎

آمد آمد ہے رسول پاک کی
آمد آمد ہے شہ لولاک کی

اور ان کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں ہمیشہ کی طرح زندہ ہیں حالانکہ اگر اسی طرح زندہ ہوتے تو قرآن میں یہ کیوں آتا کہ اے نبی تو بھی فوت ہونے والا ہے۔ اگر فوت نہیں ہوئے تو یہ بتائیں

آہ سال انتقال فدائے دین جناب مولانا محمد صاحب جوناگڑھی مدیر جریدہ محمدی دہلی

سنہ ۱۹۴۱ع

قَالَ اللّٰهُ أُولٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا

سمت ۱۹۹۸ بکرمی

آں محمد کہ بود عالم دیں　　کرد ہیہات از جہان رحلت
بہر تاریخ او سعید بگفت　　بجناں رفت حامی سنت

سنہ ۱۳۶۰ھ

دیگر در فارسی الٰہی

جناب محمد چوں از دار فانی　　بفردوس نزد رسول امیں شد
سعید حزیں در سن فارسی گفت　　جناب محمد بخلد بریں شد

سنہ ۱۳۵۰ف الٰہی

کہ مدینہ میں جو قبر ہے وہ کس کی ہے؟ ایک دفعہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ میں لکڑی لئے ہوئے مجمع میں تشریف لائے۔ صحابہ کرام تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے۔ آپ دیکھ کر بہت خفا ہوئے۔ ابوامامہ رضی سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُھَا بَعْضًا یعنی مجھے دیکھ کر کھڑے نہ ہوجایا کرو جیسے کہ بے دین لوگ کھڑے ہوجایا کرتے ہیں اور حضرت مجدد الف ثانی سرہندی مکتوب ۲۷۳ دفتر سوم میں فرماتے ہیں (ترجمہ) "اگر بفرض نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں زندہ ہوتے اور میلاد کی ان محفلوں کو ملاحظہ فرماتے تو ہرگز پسند نہ کرتے، بلکہ اس سے قطعاً روک دیتے"!

ان بدعتیوں سے کوئی پوچھے کہ جب پروردگار نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا دین مکمل اور اکمل کردیا اور فرمادیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ آج میں نے آپ کے دین کو مکمل کردیا۔ کسی بھی صحیح یا ضعیف حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ کبھی بھی میلاد مروج منایا گیا ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد دنیا میں ۲۳ سال زندہ رہے اور ہر سال ماہ ربیع الاول آتا رہا اور آپ نے کچھ نہیں کیا۔ دوستو! یہ طریقہ اربل کے بادشاہ نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ۶۰۰ سال بعد اپنی ناموری اور شہرت کے واسطے رائج کیا تھا (تاریخ ابن خلکان ص ۳۴۳) اب خود سوچو کہ جس چیز کو نہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نہ آپ کے خلفائے راشدین نے کیا۔ سو یا دو سو سال بعد نہیں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے ۶۰۰ سال بعد پیدا ہو، وہ شرعی اور دینی کام کیونکر ہوسکتا ہے؟ اب آپ ہی بتائیے! ○

میری وفا کو دیکھ کر میری جفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہندوستان سے بدعت کا نام ونشان تک مٹ جائے اور ہر ایک دل پر توحید وسنت کا سکہ جم جائے تو آج ہی اخبار محمدی کی توسیع اشاعت کیجئے کیونکہ یہی بہترین علاج ہے۔ "مدیر"

سال وفات خطیب الہند مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

تھا نخل کا ایسا کہ اسے شیریں کیا تونے ــــ تلخابۂ غم کو شکر آگیں کیا تونے
تعلیم خودی دے کے خدا بیں کیا تونے ــــ کنجشک فرومایہ کو شاہیں کیا تونے

پر تونے دیئے جن کے انہیں پرواز عطا کی
گونگے تھے جو انساں انہیں آواز عطا کی

پیغام دیئے جوش کی صہبا میں ڈبو کر ــــ حق پیش کیا سوز نہانی میں سمو کر
جس نخل کا دنیا میں گیا بیج تو بو کر ــــ اک روز رہے گا وہ فلک بوس ہی ہو کر

رس جوش کا اس نخل کی رگ رگ میں چلیگا
ہر سمت یہ پھولے گا پھلے گا پھیلے گا!!

دعا نکیا جو غلط تھا وہ باطل کیا تونے ــــ دنیا کے اندھیرے میں اجالا کیا تونے
اس قوم میں کیا کام نرالا کیا تونے ــــ منہ جھوٹ کا اور مکر کا کالا کیا تونے

تہذیب وسیاست کی طلسمات کو توڑا
سچائی سے ہر جھوٹی کرامات کو توڑا

ہادی ہے وہ، انساں کو جو آگے بڑھادے ــــ تاریکی میں انسان کے ہاتھوں میں دیا دے
جو عقل پہ پردے ہیں پڑے ان کو ہٹا دے ــــ صیقل کرے آئینۂ دل اس کو جلا دے

ہر قلب کو تقدیر حقیقی نظر آئے
اور آنکھ کو تصویر حقیقی نظر آئے

ہر لفظ سے اٹھتا ہے صدا نعرۂ تکبیر ــــ خوں تیری سیاہی ہے قلم تیری ہے شمشیر
الفاظ ترے کاتب تقدیر کی تحریر ــــ آئینہ بکف جس میں ہے اقوام کی تقدیر

اسباق ترے پیر وجواں سب کو ہیں ازبر
محفل کی ہیں رونق تو کہیں گرمیٔ منبر

کام ایسا جو کرتا ہے وہ مرتا نہیں ہرگز ــــ ایسے جو جئے موت سے ڈرتا نہیں ہرگز
دنیا سے گیا دل سے گذرتا نہیں ہرگز ــــ اس صفحہ سے یہ نقش اترتا نہیں ہرگز

جب تک کہ یہ توحید کا پیغام ہے باقی
عالم کے جریدے پہ ترا نام ہے باقی ــــ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

۱۹۴۱ عیسوی

عربک نائٹ سکول

(واقع اجمیری گیٹ دہلی کی لائبریری میں تشنگان علم کے لئے)

ادبی کتابیں موجود ہیں اور ان کتابوں کا بیسیوں قسم کے سینکڑوں بالغ طلبا روزانہ مطالعہ کرتے ہیں اس لئے میں اپنے محدث بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس لائبریری میں اپنی طرف سے تصنیفات محمدیہ جیسی دینی کتابیں رکھوائیں اشاعت دین کا بہترین موقعہ یہی ہے۔ منتمس۔ ابوالقاسم ایم لے دہلوی

اخبار محمدی دہلی

ماں اپنے بچے کو اس لئے پیار نہیں کرتی کہ وہ بہت زیادہ خوبصورت اور انتہا درجہ اجلا گورا ہے بلکہ وہ اس لئے پیار کرتی ہے کہ وہ اس کا اپنا ہے اسی طرح آپ کے اخبار (محمدی) میں گو کچھ خامیاں بھی ہوں تاہم آپ یہ سمجھ کر کہ یہ آپ کا اپنا اخبار ہے اس کی سرپرستی قبول فرمائیں اگر آپ ہی لوگ اس کی توسیع اشاعت نہ کریں گے تو پھر اسے کون خریدے گا؟ ــــ ادارہ

ابلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین ﷺ

مصنفہ جناب شیخ محی الدین صاحب لاہوری اہل حدیث کے لئے یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے یہی وہ کتاب ہے جس نے اردو دان اہل حدیث کو احناف کے مقابلہ میں مناظر بنا دیا ہے اہل حدیث کے مخصوص مسائل کو نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کر کے احناف کے دلائل کو اس سے توڑ گیا ہے جن کو احناف بھی تسلیم کر لیں کاغذ اور لکھائی چھپائی اچھی ہے قیمت صرف دو روپے +

ظفر المبین فی مغالطات المقلدین

ہندوستان میں مقلدین نے بڑا زور باندھا ہوا ہے اور تعجب یہ کہ وہ تقلید کے صحیح ہونے کے ثبوت میں بہت سے من گھڑت افسانے پیش کرتے ہیں اس کتاب میں احناف کے وہ مسائل نقل کئے گئے ہیں جو صریح احادیث کے خلاف ہیں اور حنفی مذہب کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں۔ ہر ایک اہل حدیث کے مطالعہ کی خاص چیز ہے، لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے قیمت صرف دو روپے (عہ) +

ضیاء المقتصدین

بعض احناف نے ظفر المبین کے کچھ جوابات دیئے تھے۔ اس کتاب میں ان کے جواب الجواب بلکہ دندان شکن جواب جس کے جواب دینے کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق نہیں ہو سکتی۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸/) +

ابکار المنن

مولانا عبد الرحمن صاحب مبارک پوری کی تصنیف ہے یہ وہ لاجواب کتاب ہے جو حنفی مولوی نیموی کے جواب میں لکھی گئی تھی اس وقت نایاب ہے ہمارے پاس صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں بہت جلد منگا لیجئے قیمت صرف پانچ روپے

العقل والنقل

اس کتاب میں مستند حوالوں اور محققانہ مباحث کے بعد یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا اور یہ کہ عقل کی سلامتی یا نقل کی صحت میں قصور ہونے کی وجہ سے ایسا پیش آئے تو اس وقت اس کا فیصلہ کس طرح ہونا چاہیئے، مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی کی تصنیف ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸/) +

تفسیر اسمائے باری تعالیٰ

اس کتاب میں اللہ تبارک تعالیٰ کے تمام ثابت شدہ نام اور ان کا ترجمہ پھر ان کی اردو میں نہایت مفصل و مستند تفسیر لکھی ہے ہر ہر نام سے متعلق ایک ایک دو دو نہایت عمدہ نظمیں سادہ اور سلیس اردو میں درج ہیں کپڑے کی بڑے سائز کی بہت مضبوط جلد ہے بہت کم نسخے دستیاب ہو سکے ہیں اس لئے جہاں تک ممکن ہو بہت ہی جلد منگا لیں قیمت مجلد پارچہ کی اس وقت بجائے تین روپے کے صرف ایک روپیہ (عہ) +

احادیث قدسیہ

یعنی وہ حدیثیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حوالہ دیکر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حالانکہ وہ قرآن مجید میں نہیں ہیں۔ ان سب کو ایک جا کر دیا گیا ہے، عربی زیر زبر سمیت اور ترجمہ بین السطور اور فوائد اردو میں ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰/) +

خطبات سلیمان

اس کتاب میں قاضی حضرت علامہ محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری کے توحید و سنت کے بصیرت افروز بہت سے علمی خطبات کا مجموعہ ہے، قاضی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت دل کش ہوتا ہے کاغذ لکھائی چھپائی سب اچھی ہے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

نیک بیبیوں کے قصے

اپنے گھروں میں عورتوں و بچوں کو بری قصوں اور کہانیوں سے بچا کر یہ کتاب پڑھوایئے بڑے بڑے اور صاف حروف لکھائی چھپائی صاف۔ جسے عورتیں و بچے اور کم اردو پڑھے ہوئے بھی با آرام پڑھ لیتے ہیں اس کتاب کے مطالعہ سے عورتوں و بچوں میں دین داری کا شوق پیدا ہوتا ہے، کاغذ بھی بہت اچھا ہے قیمت صرف دس آنے

فتاوے نذیریہ

حضرت میاں صاحب محدث دہلوی کے تمام عمر کے فتاوے عبادات و معاملات کا تذکرہ ہے سینکڑوں صفحات کی دو جلدیں ہیں قیمت ہر دو جلد مکمل بجائے چھ کے صرف چار روپے +

عون المعبود

مکمل مجلد (صرف ربع اول کی) قیمت کم ہے آج کل یہ کتاب بالکل نایاب ہے ہم صرف چالیس روپے میں دیدیں گے ۔ (للعہ)

معارف الالٰہی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

اس کتاب میں اللہ تبارک تعالیٰ کے تمام حدیث و قرآن سے ثابت شدہ ناموں کی نہایت مفصل تفسیر ہے۔ کاغذ لکھائی اور چھپائی اچھی ہے۔ بڑے سائز کے قریباً تین سو صفحات ہیں یہ کتاب علامۂ دوراں حضرت شاہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری کی تصنیف ہے قیمت صرف دو روپے (عہ)

خطبات التوحید

اس کتاب میں فاضل علامہ مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی کے سال بھر کے جمعے کا علاوہ عیدین خطبہ ہے قرآن اور حدیث سے توحید و سنت کا بیان ہے + قیمت قسم اول دس آنے + قسم دوم صرف آٹھ آنے +

الوسیلہ

کون سا وسیلہ جائز ہے اور کون سا حرام ہے؟ بحق فلاں کہنے کی تحقیق نہایت عمدہ اور بہترین طریقہ پر اور اس کی حرمت کا اعلےٰ بیان جائز لکھنے والوں کی پوری تردید کچھ اس انداز سے لکھی ہے کہ ایک بار شروع کرنے کے بعد ہاتھ سے کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ضرور پڑھیں +

نئی روشنی اور قرآن

القرآن والعلوم العصریہ مصری کا اردو ترجمہ، یہ کتاب تو اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد عورت اور چھوٹا بڑا اس کا ضرور مطالعہ کرے کیونکہ اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آج جو سائنس کی ترقی دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اس کا سب سے پہلا محرک بلکہ معلم قرآن مجید ہے افسوس کہ ہم اپنی تعلیم سے ناواقف ہو کر دوسروں کے یہاں گدائی کر رہے ہیں۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہے قیمت صرف ایک روپیہ +

افریقہ کے دو چاند

مسلمان صحابیؓ کا براعظم افریقہ کو فتح کرنا اور دو شہزادیوں کا اسلام قبول کرنا بالکل نئی تاریخی کتاب، طرز ناول ہے قیمت اصلی ایک روپیہ چھ آنے ہے، لیکن ہم صرف ایک روپے میں آپ کو بھیج دیں گے +

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

سینکڑوں محدثین تابعین اور صحابہؓ کی معتبر سوانح عمریاں تہائی قیمت پر

حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ لکھ کر ہم مسلمانوں پر احسان کیا [illegible] راویان حدیث کے حالات میں ایک کتاب بنام اَلْاِکْمَالُ فِی اَسْمَاءِ الرِّجَال لکھی۔ خدا کا شکر ہے کہ [illegible] سینکڑوں صحابہؓ کے حالات ایک سو چوراسی صفحات کی کتاب ہے۔ کاغذ چکنا اور دبیز ہے۔ محدثین کے حالات [illegible] اس کتاب کو دیکھے بغیر آپ واقف نہیں ہو سکتے۔ قیمت اصل تین روپے ہے لیکن ہم اس وقت صرف بارہ آنے میں دیتے ہیں [illegible] دفتر محمدی دہلی

قصص الانبیاء کلاں

اس کتاب کے اس اخبار کے برابر چار سو صفحات ہیں۔ تمام نبیوں کے مفصل قصے اس میں ہیں۔ لکھائی چھپائی، حروف اور کاغذ کے اعتبار سے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت اصلی تو تین روپے ہے لیکن ہم اس وقت صرف پونے دو روپے میں دے رہے ہیں +

حضرت امام مسلم

صحیح بخاری کے بعد دنیائے اسلام میں صحیح مسلم شریف کا درجہ ہے، لیکن افسوس مسلمان حضرت امام مسلم کے حالات سے اکثر بے خبر ہیں۔ اس بادشاہ قارئین الحدیث کی پوری سوانح عمری اگر دیکھنی ہو تو ہم سے یہ کتاب ۴ میں منگائیے

حیات طیبہ

یہ مجاہد ملت محی السنت زندہ جاوید حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانح عمری از مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث دہلوی قیمت صرف دو روپے چار آنے (۲/۴) +

صد صحابہ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سو جاں نثار صحابیوںؓ کے حالات زندگی نہایت مفصل تحریر کئے ہیں۔ مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پنشنر جج پٹیالہ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے +

ائمہ اربعہ

چاروں اماموں کی پوری سوانح عمریاں، اور اس بات کا ثبوت کہ یہ چاروں بزرگ اہل حدیث تھے قیمت صرف چار آنے (۴/) +

سفرنامہ شیخ الہند

مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کی سوانح حیات اور اُن کی قید کے کل حالات قیمت دس آنے

الہارون

خلیفہ ہارون رشید کی سوانح عمری دولت عباسیہ کا کل حال نہایت صحیح قابل دید کتاب ہے قیمت ایک روپیہ صرف (عہ)

امت کی مائیں

[illegible] آپ کی اور کتاب ہیں نہیں لیکن اسے ضرور خریدیئے، یہ کتاب آپ کی عورتوں اور لڑکیوں کو دین دنیا کی راہ بتائے گی۔ اس میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیویوں کی پوری سوانح عمریاں بھی ہیں اور ایک سے زیادہ بیویاں کرنے پر اتنی نفیس بحث ہے کہ آپ ششدر رہ جائیں گے قیمت صرف بارہ آنے

حضرت امام مالک

چاروں اماموں میں سے ایک آپ بھی ہیں آپ باقی تینوں اماموں کے استاد ہیں آپ کی سوانح عمری اگر دیکھنی ہو تو ہم سے یہ کتاب صرف دو آنے میں منگوائیے +

شاہان اسلام

عہد حاضر کے سلاطین و قائدین اسلام کے حالات زندگی سے آگاہ کرنے کے لئے یہ کتاب لاثانی ہے اس وقت تک اردو زبان میں کوئی کتاب ایسی شائع نہ ہوئی تھی جس میں موجودہ عہد کے تمام مسلمان فرماں رواؤں اور اسلامی ملکوں کے صحیح حالات جمع کر دیئے گئے ہوں اور مطالعہ سے پوری اسلامی دنیا ایک نظر سامنے آجاتی ہو، اسلامیان ہند کو یہ دیکھ کر خوشی ہوگی کہ شیخ یوسف احمد صاحب بغدادی نے یہ ضرورت محسوس کی اور ایک مختصر مگر دلچسپ مجموعہ سلاطین و قائدین اسلام کے نام سے مرتب کر دیا۔ شیخ یوسف نے یہ رسالہ عربی میں لکھا تھا لیکن اس غرض سے کہ مسلمانان ہند کی معلومات میں اضافہ ہو اسے اردو میں منتقل کر دیا ہے رسالہ میں جس قدر حالات لکھے ہیں مستند ذرائع سے لے کر لکھے ہیں لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے۔ تمام اردو دان حضرات سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کا ایک نسخہ ضرور خریدیں، اس مختصر رسالہ کا مطالعہ انہیں وقت کی تمام اسلامی ملکوں کے ضروری حالات سے آشنا کر دے گا، اور وہ معلومات کے لئے کسی دوسری کتاب کے محتاج نہیں رہیں گے اپنی نوعیت کی عجیب و غریب کتاب ہے۔ بالکل ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے بہت جلد طلب فرمائیے ورنہ پھر کاغذ کی ہوشربا گرانی کے زمانہ میں دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت ایک روپیہ

اصحاب بدر

یہ کتاب رحمۃ للعالمین کے مشہور مصنف اور ہندوستان کے مایۂ ناز مؤرخ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری کی آخری تصنیف ہے جس میں آپ نے نہ صرف جنگ بدر کا پورا نقشہ کھینچ دیا ہے بلکہ اُن تین سو تیرہ صحابہ کرامؓ کے حالات بھی جمع کر دیئے ہیں جو مٹھی بھر جماعت لیکر اسلام و کفر کی اس عظیم سب سے پہلی جنگ میں شریک ہوئے تھے اور حضورؐ ایک ہی اشارے [illegible] جانیں قربان کرنے کو تیار ہو گئے تھے اگر آج [illegible] تو آج اسلام کی یہ حالت نہ ہوتی ان ہی تین سو تیرہ نفوس کے دم قدم کے صدقہ میں نظر آ رہی ہے اگر اس وقت یہ تین سو تیرہ ایثار اور قربانی کے مجسم پتلے نہ ہوتے تو یقیناً آج ہم بھی مسلمان نہ ہوتے۔ لیکن اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن کے حالات پڑھیں، اُن کے ایثار اور قربانی کے نمونے دیکھیں اُن کے ایمان اور اسلام سے سبق حاصل کریں اور صحیح معنوں میں اُن کی اتباع کریں پس اس کی اشاعت بڑھائیے خود منگائیے اور احباب کو منگانے کی ترغیب دیجئے۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ اور قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے ہے +

سوانح احمدی

حضرت امیر المومنین مولانا سید احمد صاحب (امام مولانا شہید دہلوی) کی سوانح عمری قیمت صرف دو روپے (۲/) +

ملنے کا پتہ ـ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

از دفتر اخبار محمدی دہلی ـ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵
خریدار نمبر ۲۱۴۴ بخدمت جناب منیجر صاحب
"رسالہ جامعہ" قرول باغ ـ دہلی
New Delhi

احمد بن سراج محمد پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

فرمان رسول کی مخالفت کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

اخبار محمدی دہلی

یادگار حضرت مولانا مولوی محمد ... مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر مولوی ... احمد سہوانی

اغراض و مقاصد

۱. قرآن و حدیث کی خدمت و اشاعت کرنا۔
۲. مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا
۳. شرک و بدعت، تقلید جامد ... پرستی کی تردید کرنا۔
۴. ...
۵. ... عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث ... مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶. ...
۷. مسلمانوں کو قرآن و حدیث ... اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱. مطابق اغراض و مقاصد ...
... اخبار ہر روزہ ...
... نام اخبار محمدی ...
... بہتر ہوگا ...
... اجرت ...
... جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ ...
... خط و کتابت، دفتر اخبار محمدی ...

جلد ۹ نمبر ... دہلی - ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۵ جون ۱۹۴۲ء

پیغام عمل

(از جناب محمد محمود صاحب شاکر ولد مولوی محمد صاحب مرحوم)

عیش فانی کیلئے ظالم و خونخوار نہ بن — خار صحرا کی طرح باعث آزار نہ بن
اپنے ماں باپ سے تو برسر پیکار نہ بن — اُن کی نظروں میں کھٹکتا ہوا تو خار نہ بن
ایک اللہ کی چوکھٹ ہی پہ جھکنے والے — غیر اللہ کی چوکھٹ کا پرستار نہ بن
کبھی یہ پھول بھی زینت دہ گلشن ہونگے — کون کہتا ہے یتیموں کا مددگار نہ بن
ظلم کی تیغ پہ پانی نہ چڑھا رہنے دے — ظالم و جابر و سرکش کا طرفدار نہ بن
کیسا انکار ابا ہے آپس میں تمدن اُن کا — کبھی یورپ کی اداؤں کا پرستار نہ بن
اپنے ہاتھوں سے نہ برباد کر مٹی اپنی — اپنے ہاتھوں سے جہنم کا سزاوار نہ بن
اپنے اعمال پہ ہر وقت نظر رکھ اپنی — چھوڑ کر عقبیٰ کو دنیا کا خریدار نہ بن

ہم نے مانا کہ وہ غفار بھی ستار بھی ہے
پھر بھی شاکر یہی بہتر ہے خطاکار نہ بن

احسان فراموش اولاد

جو اولاد بڑھاپے میں اپنے باپ کو ایذائیں پہونچائے وہ ناخلف کہلائی جاتی ہے یہی حال یورپ کا ہے کہ جب وہ مسلمانوں کی عنایات سے پھل پھول کر اپنے پیروں پر کھڑا ہوا تو سب سے پہلے اس نے مسلمانوں پر ہی ہاتھ صاف کیا اور اسی گستاخی کا بدلہ آج جس قدرتی انتقام کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے وہ اظہر من الشمس ہے پروفیسر ظفر تاباں نے ایک کتاب بنام "مقابلہ اسلام و یورپ" لکھی ہے جس میں دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ یورپ کی تمام موجودہ ترقیوں کا دار و مدار در اصل اسلام ہی ہے، افسوس ہے کہ آج ہم اپنی مقدس (اسلامی) تعلیم کو چھوڑ کر کس قدر تباہ ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کی ہزار سالہ علمی، معاشرتی اور سائنٹفک ترقیوں کی نہایت معتبر و مستند تاریخ ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے گذشتہ مسلمانوں کی شان و شوکت اور اعلیٰ ترین قابلیت کا پتہ چلتا ہے، طرز بیان نہایت دلکش اور سادہ ہے ہر ہر واقعہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے اس دہریت و الحاد ہی کے دور میں اس کتاب کا ایک نسخہ تو ضروری ہونا چاہئے، کیونکہ اس میں یورپ کو بے نقاب کر کے پیش کیا گیا ہے، جو ایک حساس طبیعت کے لئے بہترین اسباق ثابت ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے یہ ایڈیشن قریب الختم ہے اور مہنگائی کا زمانہ ہے دوسرے ایڈیشن کی نسبت کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کب شائع ہو اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو منگا لیں۔ قیمت فی کاپی بجائے عہ کے ۱۲ / ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

(قاری احمد سعید صاحب)

انتقال:- اہلیہ مولانا ابو القاسم صاحب کا انتقال ہو گیا ناظرین اخبار نماز جنازہ غائبانہ پڑھ کر مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

چند خاص خبریں

لندن کچھ آدمی ہلاک ہوگئے اور بہت سے زخمی ہوگئے جب کہ لندن میں سنیچر وار کی رات کو الفنسٹ اور کاسل کے قریب ایک دھماکہ ہوگیا۔ مکانوں اور بڑی بڑی عمارتوں کو نقصان پہونچا، دھماکے کی آواز لندن کے ایک بڑے حصہ میں سنائی دی، دھواں اور گرد و غبار بہت دور دور تک دکھائی دیتا تھا، بہت سی کھڑکیاں اڑ گئیں، اندیشہ ہے کہ ملبہ کے نیچے بہت سے چھوٹے چھوٹے بچے دبے ہوئے ہیں آج دوپہر یہ اندیشہ تھا کہ مرنے والوں اور گمشدہ آدمیوں کی تعداد ۸۲ تک پہونچ گئی ہے دبے ہوئے ۹ بچوں کی لاشیں ملی جب کہ گرنی سٹریٹ کو صاف کیا گیا، پانچ بچے سڑک میں کرکٹ کھیل رہے تھے، اور چھٹا سائیکل پر سوار تھا جو کہ اس جگہ کھڑے ہوئے تھے جہاں ملبہ کی کھدائی ہو رہی تھی، جو مکان گر گئے تھے اُن میں سے دُلہن باہر نکلی لیکن یہ فیصلہ کیا گیا کہ شادی جاری رہنی چاہیئے جو پادری شادی کرانے آیا تھا اس نے ملبہ کے نیچے سے لوگوں کو باہر نکالنے میں مدد کی، ایک عورت کے چار بچے ضائع ہو گئے، اس بارے میں سرکاری تحقیقات شروع ہوگئی ہے، دھماکہ کس وجہ سے ہوا یہ ابھی تک ایک راز ہے،

دہلی۔ معاصر ہندوستان ٹائمز میں ایک صاحب کا خط چھپا ہے جس میں لکھا ہے کہ میں ہر جون کو ملا گوالیار نادرن انڈیا ٹرانسپورٹ بس میں ۱۰ بجے کے وقت نوادہ جانے کے لئے سفر کر رہا تھا بس میں جگہ نہ تھی، عورتوں کی سیٹ پر ہندوستانی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ فیکٹری روڈ پر دو یوروپین عورتیں جو ماں بیٹی معلوم ہوتی تھیں کنڈکٹر کے یہ کہنے کے باوجود کہ جگہ نہیں ہے اندر گھس آئیں۔ بس میں بیٹھنے کی جگہ نہ ملنے پر ان میں سے بڑی عورت نے ایک مسافر سے اُٹھ جانے کو کہا لیکن وہ نہیں اٹھا جب اس نے دوسرے مسافر سے اٹھ جانے کو کہا تو اس کے جواب میں یہ کہا گیا کہ آپ اُتر جائیے، اور دوسری بس میں چلی آئیے گا، یہ ٹھیک نہیں ہے کہ جو مسافر پہلے سے بیٹھے ہیں اور پہلے سے بیٹھے ہیں اُن سے آپ اُٹھ جانے کو کہیں۔ یہ سن کر میم صاحبہ کو غصہ آگیا، اور انہوں نے "ڈرٹی ہندوستانی" وغیرہ جیسی شرمناک گالیاں مسافروں کو دینی شروع کر دیں۔ مسافروں میں سے ایک صاحب نے جواب دیا "زبان بند کرو! تمہیں یہ حق نہیں ہے کہ ساری قوم کو گالیاں دو" اسی پر ایک سین پیدا ہو گیا۔ چھوٹی میم صاحبہ نے کنڈکٹر سے کہا کہ لیڈیز سیٹ خالی کراؤ۔ سونکہ جو عورتیں وہاں بیٹھی ہیں وہ لیڈی نہیں ہیں! اسی شخص نے پھر جواب دیا کہ آپ کو نہیں معلوم کہ لیڈی لفظ کے کیا معنی ہیں؟ چھوٹی میم نے کہا کہ یہ تو ہندوستانی ہیں۔ دوسری طرف سے جواب ملا! اچھا تو کیا کناڈا، آسٹریلیا اور امریکہ کی عورتیں بھی لیڈی نہیں کہی جا سکتیں؟ صرف یورپین عورتیں ہی لیڈی ہوتی ہیں؟۔ اس جھگڑے میں آخر کار اس میم نے کہا کہ میرا شوہر جنرل ہیڈ کوارٹر میں نوکر ہے اور میں اس سے یہ سب ماجرا کہوں گی۔ یہ بس کناٹ پلیس کے بائیں سمت پہونچائی گئی اور اسے بہت دیر لگ گئی مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس میم کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ بس کنڈکٹر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی کہ اس نے ان دونوں کو جگہ کیوں نہیں دلائی میں اس واقعہ سے خود نتیجہ نکال کر پیش نہیں کرتا بلکہ دوسروں پر چھوڑتا ہوں لیکن یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر یوروپین اپنی عزت چاہتے ہیں تو انہیں ہندوستانیوں کی بھی عزت کرنی چاہیئے۔ ایسی ایسی چنگیاں بالخصوص جب کہ وہ اونچے درجہ کے لوگوں سے ہوتی ہیں یوروپینوں اور ہندوستانیوں میں ایسی خلیج پیدا کر دیتی ہیں جو پٹ نہیں سکتی +

سٹاک ہالم۔ سرحد ناروے کی طرف سے آنے والے زوردار دھماکوں نے سٹرومینڈ اور ساحل کے دوسرے مقاموں کو ہلا دیا۔ ۲۴ گھنٹے تک اُن کا زور بندھا رہا۔ کونگ پیک اور ہڈگل کے رہنے والے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دھماکے زلزلے کی قسم کے تھے، صبح سے شام تک جھٹکے آتے رہے۔ سٹرومینڈ ناروے کی سب سے بڑی بارود کی فیکٹری ہے جو کہ کونگ برگ میں ہے صرف ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہے +

کراچی۔ معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں آل انڈیا ریڈیو کا براڈ کاسٹ سٹیشن جو اس سال کھلنے والا تھا، اب جنگ کے بعد کھلے گا +

ریاست عامی سے کھیوں نے ایک ہاتھی کو مار ڈالنے کی خبر ملی ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جب ہاتھی ایک درخت کی شاخیں توڑ رہا تھا تو اس نے کھیوں کے ایک چھتہ کو چھیڑ دیا جس کی وجہ سے لاکھوں کی تعداد میں مکھیاں ہاتھی کے چمٹ گئیں اور اسے کاٹنا شروع کر دیا، ہاتھی درد کی وجہ سے اپنی جان بچانے کے لئے ادھر ادھر چلاتا ہوا بھاگا لیکن کھیوں نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا آخر کار وہ زمین پر گر گیا اور چند گھنٹوں کے بعد مر گیا +

راولپنڈی۔ ایک مسلم خاندان کو جس میں ایک مرد اس کی بیوی، اس کا لڑکا، لڑکی، بہو اور ماں شامل تھیں محلہ قاضیاں تحصیل راولپنڈی میں قتل کر دیا گیا، بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سانحہ اس وجہ سے پیش آیا کہ خاندان کے سردار نے اپنی لڑکی اس آدمی سے شادی کرنے سے انکار کر دیا جو اس کے بھائی نے پسند کیا تھا حملہ آور ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکا ہے، سپرنٹنڈنٹ پولیس وہاں پہونچ گیا ہے +

شملہ کل شام جونگہ ریاست کے جنگلات میں ایک زبردست آگ لگ گئی جو کہ شملہ سے صرف ۲۴ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جلتے ہوئے درختوں کے شعلے شملہ سے صاف نظر آتے ہیں، اور آس پاس کی تمام پہاڑیاں روشن ہوگئی ہیں +

تصحیح۔ گذشتہ اخبار میں صفحہ پر غلطی سے اعلان جلسہ مومن کانفرنس میں "آٹھواں" کے بجائے "ساتواں" سالانہ اجلاس ہوگیا ہے، یہ اجلاس تعطیل دسہرہ میں دہلی میں ہونا قرار پایا ہے۔ نیز اسی صفحہ کے اسی کالم پر ایک مراسلہ میں "شوبیاں" کے بجائے "سوبیاں" ہوگیا ہے۔ و نیز صفحہ پر حضرت مولانا محمد صاحب کی تاریخ وفات کے عنوان میں "جوناگڈھی" کے بجائے "جوناگرھی" ہوگیا ہے اس سے تاریخ کے اعداد غلط ہو جاتے۔ براہ مہربانی ناظرین محمدی ان تینوں غلطیوں کو درست کریں +

"ادارہ"

انتقال۔ سرِ دار جماعت اہل حدیث کانپور مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے اکلوتے فرزند مولوی عبدالعزیز صاحب بتاریخ ۳ مئی ۹ بجے شب ... کی مدت کے بعد اپنے والدین ۶ لڑکیاں اور ایک لڑکا [illegible]

ایفائے وعدہ اور صدق و سچائی

(جناب مولوی عقیل صاحب سوری از مسلمان ساہی)

تکلم وسدد ما استطعت فانما * کلامک حي والسکوت جماد
فان لم تجد قولا سدیدا تقوله * فصمتک عن غیر السداد سداد

حتی المقدور صداقت و راستی ہی کی گفتگو کر کیونکہ یہی تیری زندگی کی علامت ہے اور خاموشی تو مردہ دلی بلکہ جمادات کا خاصہ ہے۔ البتہ جب صدق و راست گوئی غیر ممکن ہو تو کذب و دروغ گوئی سے بہتر یہ ہے کہ تو خاموش ہی رہے جیسا کہ خود حضور نے فرمایا کہ فلیقل خیرا او لیصمت (الحق)

یا ایها الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما (سورۂ احزاب رکوع ۹) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو قبول کرے گا، اور تمہارے گناہ معاف کردیگا اور جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔

دراصل صدق و راست گوئی اور معاملات کی سچائی، وعدہ و اقرار کی پختگی اور بات چیت کی درستگی وغیرہ نہ صرف دینی ہی سرخروئی و کامیابی کی چیزیں، بلکہ خود دنیا میں بھی عزت و شرافت اور تہذیب و تمدن کا بہترین معیار ہے۔

رجال حدیث پر غور کیجئے کہ راوی کتنا ہی پرہیزگار، عابد و زاہد اور صوفی منش ہی شخص کیوں نہ ہو لیکن اگر اس کی صداقت مشکوک و مشتبہ ہے تو اس راوی کی ایک روایت بھی صحیح اور قابل اعتماد نہیں ہے اور محدثین کے نزدیک وہ شخص "کذاب، ضعیف" بلکہ "وضاع الحدیث" کا خطاب پاتا ہے اور ہمیشہ مطعون و مردود ہوتا ہے۔

اور اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرنے کے لئے، یا دنیاوی فائدہ اور ہٹ دھرمی کو قائم رکھنے کے لئے جو شخص اپنے مطلب کی "حدیث" بنا لیتا ہے وہ بالاتفاق جہنمی اور قطعی دوزخی ہے۔ بیسیوں حدیثیں صحیح روایت سے متواتر اس مضمون کی موجود ہیں کہ من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

اور ظاہر بات ہے کہ جو شخص اللہ کے رسول مقبول فداہ روحی و ابی و امی علیہ التحیۃ والتسلیم پر بہتان باندھے اس سے بڑھ کر شقی ازلی اور سیاہ بخت و روسیاہ کون ہوگا؟ (نعوذ باللہ منہا)۔

کذب و دروغ گوئی کے تمام شعبوں اور شقوں میں "بہتان و تہمت" سب سے سخت اور مذموم ہے پھر وہ "بہتان و تہمت" جب خود حضور پر ہو تو اس کی بدتری و برائی اور مذمت کی کیا حد ہوگی؟ ایسا بدترین شخص جو خود حضور پر افترا کرے وہ بالاتفاق کافر و مرتد اور خارج از اسلام ہے۔

صداقت و ایفائے وعدہ وغیرہ کے متعلق فرمان نبوی ہے عن عبادة بن الصامت ان النبی صلعم قال اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنة اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم (رواہ احمد و ابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الاسناد والبیہقی وابن ابی الدنیا ترغیب ترہیب مصری جزو ۳ صفحہ ۲۷) یعنی عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ تم لوگ چھ چیزوں کی اپنی طرف سے ضمانت کرو تو میں تمہارے واسطے جنت کا ضامن ہوتا ہوں (۱) جب بولو سچ بولو (۲) اور جب وعدہ کرو تو پورا کرو، (۳) اور جب امانت رکھو تو ادا کردو، اور (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اور (۵) اپنی نظریں نیچی رکھو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو (برائی کی چیزوں سے)

اس حدیث میں "صداقت، ایفائے وعدہ، حفاظت شرمگاہ، اور نظریں نیچی رکھنا" چاروں چیزوں کا ذکر ہے۔ لہٰذا جھوٹوں، بدعہدوں، زانیوں اور نظربازوں بلکہ جھوٹوں، بدعہدوں، نظربازوں اور زانیوں کے معین و مددگاروں اور حامیوں و طرفداروں کو بھی اپنی اخلاقی و اسلامی حرارت کا جائزہ لینا چاہئے۔ علانیہ اور کھلے بندوں زنا کرنے والوں اور عہد و اقرار بلکہ تحریری پیمان کے توڑنے والوں اور دروغگویوں کی حمایت کرنے والوں کا بھی دنیا و آخرت میں وہی حال ہوگا جو خود بدعہدوں، زانیوں، کذابوں اور پیمان شکنوں کا ہوگا۔

چنانچہ ارشاد نبوی ہے عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فانہ مع البر وهما فی الجنة وایاکم والکذب فانہ مع الفجور وهما فی النار (رواہ ابن حبان فی صحیحہ ترغیب ترہیب مصری صفحہ ۲۴۲ جزو ۳) یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو سچائی کو کیونکہ وہ بھلائی کے ساتھ ہے، اور سچائی و بھلائی دونوں جنت میں ہیں۔ اور پرہیز کرو جھوٹ سے کیونکہ وہ فسق و فجور کے ساتھ ہے، اور جھوٹ و فجور ہر دو دوزخ میں ہیں۔

اور بدعہدی و پیمان شکنی وغیرہ کے متعلق ارشاد خداوندی ہے کہ واوفوا بعهد اللہ اذا عاهدتم ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم اللہ علیکم کفیلا ان اللہ یعلم ما تفعلون ولا تکونوا کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون امة هی اربی من امة انما یبلوکم اللہ بہ ولیبینن لکم یوم القیامة ما کنتم فیہ تختلفون (سورۂ نحل رکوع ۱۳) یعنی عہد خداوندی کو پورا کرو جبکہ تم اقرار کرلو، اور قسموں کو مستحکم کرنے کے بعد ہرگز مت توڑو (یعنی اقرارنامہ لکھنے کے بعد اس سے انکار مت کرو) حالانکہ تم اللہ کو بھی گواہ بنا چکے ہو یا بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو تم (اے بدعہدو) کرتے ہو، اور

ہو ... کہ اس عورت کے مشابہ نہ ہو جس
نے اپنا سوت کات کر بوٹی بوٹی کرکے توڑ ڈالا کیا
... تم بھی اپنی قسموں کو آپس میں فساد ڈالنے
کا ذریعہ بنانے لگے؟ اور یہ محض اس لئے کہ ایک پارٹی
سے بڑھ جاؤ۔

یاد رکھو اللہ تعالیٰ اس میں بھی تمہاری آزمائش
کرتا ہے۔ اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرکے فتنہ و
فساد برپا کرتے ہو قیامت کے دن [illegible]
سب کو تمہارے سامنے [illegible] کر دے گا ولا تتخذوا
ايمانكم دخلا بينكم فتزل قدم بعد
ثبوتها وتذوقوا السوء بما صددتم عن
سبيل الله ولكم عذاب عظيم ولا
تشتروا بعهد الله ثمنا قليلا انما عند
الله هو خير لكم ان كنتم تعلمون ۝
(سورہ نحل رکوع ۱۳ پ ۱۴) اور تم اپنی قسموں کو آپس
میں فساد برپا کرنے کا ذریعہ مت بناؤ کہ اقرار کے بعد
عہد شکنی پر کمربستہ ہو جاؤ (تمہاری بدعہدیوں سے
کوئی قدم راہ حق سے ڈگمگا جائے گا، اس کا گناہ تم
پر ہوگا) اور چونکہ تم راہ حق سے مانع ہوئے اس
لئے تمہیں تکلیف بھگتنی پڑے گی، اور تمہارے لئے
آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے اور تم لوگ عہد خداوندی
کے عوض میں دنیا کے تھوڑے فائدے کو ترجیح مت
دو کیونکہ جو فائدے کی چیز خدا کے نزدیک ہے، وہی
تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

نیز فرمان نبوی فداہ روحی و ابی و امی علیہ التحیۃ
والتسلیم ہے کہ عن انس قال ما خطبنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم الا قال لا ايمان
لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له
(رواه احمد والبزار والطبرانی وابن حبان
فی صحیحه، ترغیب ترہیب مصری ص۲۵۹ ج۳)
یعنی حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ نہیں کبھی خطبہ
سنایا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر یہ ضرور
فرمایا کہ جو شخص امانتدار نہیں وہ مومن بھی نہیں اور
جو عہد و اقرار کا پکا نہیں اس کا کوئی دین بھی نہیں
ہے۔

منافقوں کی چار علامتوں میں سے دو علامتیں
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بیان فرمائی ہیں کہ
اذا حدث كذب واذا عاهد غدر (الخ)
(ترغیب ترہیب مصری ص۲۵۹ جزو ۳) جب بات کرے
اکثر جھوٹ بولے اور جب عہد و اقرار کرے اکثر توڑ ڈالے

وعن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال اذا جمع الله الاولين والاخرين
يوم القيامة يرفع لكل غادر لواء فيقال
هذه غدرة فلان ابن فلان (رواه
مسلم وغیرہ ترغیب ترہیب مصری ص۲۵۹ جزو ۳) حضرت
عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کے دن خداوند
قدوس تمام اولین و آخرین کو جمع کرے گا تو بدعہدی
و اقرار شکنی کرنے والوں کے (علم) جھنڈے بڑوں میں
جھنڈا بلند ہوگا، اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بیٹے فلاں
کی غداری و بدعہدی کی نشانی ہے۔

وعن بريدة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال ما نقض قوم العهد
الا كان القتل بينهم ولا ظهرت الفاحشة
في قوم الا سلط عليهم الموت ولا منع قوم
الزكاة الا حبس عنهم القطر رواه الحاكم
وقال صحیح علی شرط مسلم (ترغیب ترہیب مصری ص۲۵۹ جزو ۳)
اور حضرت بریدہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بدعہدی و اقرار شکنی کی
کسی قوم نے مگر ہوا قتل و قتال ان میں، اور نہیں
ظاہر ہوئی زناکاری کسی قوم میں مگر مسلط ہوئی ان
میں موت، اور نہیں روکا کسی قوم نے زکوٰۃ (اور عشر
وغیرہ) مگر روک گئی ان سے رحمت بارش۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی قرآنی آیتیں
اور احادیث نبویہ، بدعہدی و اقرار شکنی، کذب و
دروغگوئی و زناکاری اور حرام کاری وغیرہ کی وعید
شدید میں وارد ہوئی ہیں۔ بالخصوص خاص اپنی
رشتہ داروں و بھائی وغیرہ کے ساتھ زناکاری و
حرامکاری کے متعلق تو انتہائی وعید آئی ہے جو عام
زناکاریوں سے بدرجہا بدترین و اشد ترین ہے جس
کی تفصیل طوالت کے خوف سے اس وقت ملتوی
کی جاتی ہے، البتہ اگر ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ الرحمٰن
آئندہ دیدہ باید۔

اور یہ بھی واضح ہو جانا چاہئے کہ بدعہدوں،
اقرار شکنوں، زانیوں، شرابیوں اور جماعت منتظمہ
کے باغیوں وغیرہ کی حمایت و طرفداری کرنا، ان کی
اعانت و مدد کرنا، جماعت منتظمہ سے علیحدہ ہو کر ان
کا ساتھ دینا اشد ترین گناہ اور اسلام و مذہبیت
دشمنی کرنا ہے، خواہ بھائی ہو یا باپ ہو یا چچا اور دادا
ہو کوئی بھی ہو کسی کی بھی ناحق کی اطاعت جائز
و درست نہیں، کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف
طور پر فرما دیا ہے کہ لا طاعة لمخلوق في معصية
الخالق یعنی گناہ کے کاموں میں کسی کی بھی اطاعت
جائز نہیں، خواہ ماں باپ بلکہ باپ کا بھی باپ ہی کیوں نہ ہو
خود فرمان خداوندی ہے کہ لا تجد قوما
يؤمنون بالله واليوم الاخر يوادون من
حاد الله ورسوله ولو كانوا اباءهم او
ابناءهم او اخوانهم او عشيرتهم اولئك
كتب في قلوبهم الايمان وايدهم بروح
منه ويدخلهم جنات تجري من تحتها
الانهار خالدين فيها رضي الله عنهم و
رضوا عنه اولئك حزب الله الا ان حزب
الله هم المفلحون ۝ (سورہ مجادلہ رکوع ۳ پارہ ۲۸)
یعنی نہیں پاوے گا تو کسی ایسی قوم کو جو اللہ اور قیامت
کے دن پر ایمان لا کر دوستی کا تعلق رکھے اس شخص
سے جو خدا اور اس کے رسول کا نافرمان و معاند ہو اگرچہ
معاندین میں اس کے باپ، لڑکے، بھائی اور کنبہ کے
لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ معاند خدا و رسول کو جو شخص
اپنا دشمن سمجھے وہی ہے کہ خداوند کریم نے اس کے دل
میں ایمان کی مہر کر دی ہے اور ان ہی لوگوں کی مدد وہ

(علم) فی روایۃ فی استہ ... ہے، جو بظاہر
یرفع ... کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن آیت
والذين يحشرون على وجوههم الى جهنم
پارہ ۱۹ رکوع اول وغیرہ سے اشکال مذکور رفع ہو
جاتا ہے (فافہم وتدبر) عقیل مئوی

کریم نے اس کے دل میں ایمان کی مُہر کر دی ہے اور ان ہی لوگوں کی خداوند کریم غیب سے امداد و دست گیری کرتا ہے۔ اور ان ہی لوگوں کو اس جنت میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں وہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔ ان ہی سے خدا بھی راضی ہے اور وہ لوگ بھی خدا کی نعمت سے جنت میں خوش وخرم ہوں گے، وہی لوگ خدا والے گروہ ہیں، اور یقیناً اللہ والے ہی گروہ ہیں جو کہ فلاح و کامیابی کو پہنچیں گے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جو بدزانی " کی حمایت کرے گا خواہ زانی اس کا بھائی ہی کیوں نہ ہو، اور جو بدعہدوں، عہد توڑوں، اقرار شکنوں اور [illegible] کے باغیوں کی طرف داری کرے گا خواہ وہ اُس کا باپ اور بھائی ہی کیوں نہ ہوں، ہرگز خدا والے گروہ میں نہیں ہے اور جب معین و مددگار حمایتی و پاسدار اور ساتھی و طرفدار خدا کے گروہ سے نہیں ہیں، تو خود زانی، عہد شکن، اقرار نامہ لکھنے کے بعد اس کے منکرین اور وَضَّاعُ الْحَدِیْث خدا کے گروہ میں کیونکر شامل ہو سکتے ہیں؟ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ ؎

خدا محفوظ رکھے ہر خطا سے
خصوصاً عہد شکنی بد ادا سے

فقط، والسلام: عقیل مئوی کان اللہ لہٗ آسمان
ساہی پوسٹ جمیوا ضلع بالاسور +

(۱۳) اُن سے فوجی خدمت نہ لی جائے گی، اور نہ جزیہ کے علاوہ اور کوئی رقم اُن کی حفاظت کے لئے طلب کی جائے گی، اور اگر اسلامی حکومت اُن کی حفاظت سے عاجز ہو تو یہ جزیہ واپس کر دیا جائیگا

ان قواعد وضوابط کا ماخذ وہ اعلانات ہیں جو مختلف غیر مسلم آبادیوں کو اپنی حفاظت میں لیتے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحریر فرمائے تھے یہ چند اصول تھے جن کو آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے زیر سایہ رہنے والی قوموں کے لئے مقرر کیا تھا۔ ان قواعد کو سامنے رکھ کر غور کیجئے کہ عہد نبوی ؐ سے لے کر آج تک جن سلطنتوں نے اپنی محکوم قوموں کے ساتھ انتہائی فیاضانہ برتاؤ کیا ہے کیا ان میں سے کسی نے بھی اتنے وسیع حقوق اور مراعات عطا کئے ہیں؟ انگریزی حکومت موجودہ زمانہ کی حکومتوں میں محکوم قوموں کے لئے سب سے زیادہ فیاض مشہور ہے مگر خود دیکھ لیجئے کہ دونوں حکومتوں کے اُصولوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

غیرمسلموں کے ساتھ مسلمانوں کا برتاؤ

(گذشتہ سے پیوستہ)

فتح مکہ سے قبل کوئی ایسی قوم حکومت اسلامی کے دائرے میں داخل نہیں ہوئی تھی جو بحیثیت رعایا کے سمجھی جاتی یا جسے غیر مسلم ذمی سے تعبیر کیا جاتا، فتح مکہ کے بعد جب اسلام کو عروج ہوا تو بہت سی قومیں اسلامی سلطنت میں داخل ہوئیں اس لئے ضرورت ہوئی کہ ان کے لئے کوئی منظم اصول بنایا جائے چنانچہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے چند اصول مرتب کئے جن کی بعد کے خلفاء اور اسلامی بادشاہوں نے پوری رعایت ملحوظ رکھی۔ وہ اصول یہ ہیں:-

(۱) کوئی دشمن ذمی کفار پر حملہ کرے گا تو اُن کی مدافعت کی جائے گی۔

(۲) ذمیوں کو اُن کے مذہب سے برگشتہ نہیں کیا جائے گا۔

(۳) جزیہ کی ادائیگی کے لئے انہیں محصل کے پاس نہیں جانا ہوگا بلکہ محصل خود جا کر وصول کریگا

(۴) ان کی جان ومال کا اسی طرح تحفظ کیا جائے گا جس طرح مسلمان رعایا کی جان ومال کا تحفظ کیا جاتا ہے۔

(۵) ان کے تمام تجارتی قافلوں کی حفاظت کا باقاعدہ انتظام اسلامی حکومت کرے گی۔

(۶) اُن کی اراضیات پر کوئی غاصبانہ قبضہ جائز نہ رکھا جائے گا

(۷) اُن کو اپنی املاک پر پورے حقوق مالکانہ دیئے جائیں گے۔

(۸) اُن کے مذہبی عہدوں اور مناصب میں کوئی تغیر و تبدل نہ کیا جائے گا۔

(۹) ان کی عبادت گاہوں اور ان کے مذہبی مراسم میں کسی طرح کی دست اندازی نہ کی جائے گی،

(۱۰) ان پر خود اُن ہی کے مذہبی و تمدنی قوانین نافذ کئے جائیں گے جیسے کہ مجوسیوں کے ہاں اگر بہن کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے تو اسلامی حکومت بھی ان کے لئے اس کو جائز رکھے گی۔

(۱۱) اُن کے ملکی حقوق اور واجبات وہی ہوں گے جو مسلمانوں کے ہیں اور فوجداری قانون کی نگاہ میں وہ اور مسلمان مساوی ہوں گے۔

(۱۲) اُن کی جن ریاستوں کو اسلامی حکومت اپنی حفاظت میں لے گی اُن کے علاقہ میں کوئی فوج نہ بھیجی جائے گی۔

اب یہ دیکھنا چاہئے کہ یہ جس قدر اصول مقرر کئے گئے تھے ان پر خلفائے اسلام اور مسلمانوں نے کہاں تک عمل درآمد کیا سب سے زیادہ اس بحث کے فیصلہ کے لئے جس دور کے واقعات مناسب ہیں وہ فاروقی دور ہے کیونکہ حضرت عمر فاروق کا زمانہ خلافت کافی طویل ہے جس میں اسلامی حکومت کے تمام قواعد وضوابط مرتب و عملاً نافذ ہو گئے تھے، اور وہ تصویر مکمل ہو چکی تھی جس کا خاکہ عہد نبوی و عہد صدیقی سے تیار ہوا تھا۔

آج جن قوموں کو اپنے عدل وانصاف پر ناز ہے جن کو اپنے نظام حکومت پر فخر ہے وہ بھی عدل ورَوا داری کی ایسی مثال پیش نہیں کر سکیں جیسی فاروقی عہد میں ملتی ہے۔ مفتوحین کے ساتھ ان کے برتاؤ کو فاروق اعظم کے برتاؤ سے کوئی مناسبت نہیں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ذمی اور مسلمان کے خون کی قیمت یک ساں ہے۔ اگر مسلمان کسی ذمی کو قتل کرے گا، تو وہ اسی طرح قتل کیا جائے گا جس طرح مسلمان کے قتل کی صورت میں ذمی قتل کیا جائے گا۔ چنانچہ [illegible]

دعوی کرتی ہیں کہ ہم بھی اسی اصول پر قائم ہیں لیکن
کیا انگریزوں کا ہندوستان میں اور فرانسیسیوں کا
شمالی افریقہ میں یہی عمل ہے؟ اس کے برعکس
مسلمانوں کو دیکھئے کہ یہاں جو اصول پیش کیا گیا ہے
کے مطابق عمل بھی کر کے دکھلا دیا گیا۔

(۱) دور فاروقی میں ایک مرتبہ قبیلہ بکر بن
وائل کے ایک مسلمان نے حیرہ کے ایک عیسائی کو
قتل کر دیا۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کو جب اس
کی خبر ہوئی تو حکم دیا کہ قاتل کو مقتول کے قبیلہ والوں
کے سامنے حاضر کر دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور
مقتول کے وارثوں نے اس کو تہ تیغ کر دیا۔

(۲) حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک
عیسائی غلام تھا آپ برابر اس کے سامنے اسلام کی
خوبیاں بیان کرتے تاکہ وہ اسلام قبول کر لے لیکن
وہ اپنا آبائی مذہب چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوتا۔ اگر آپ
چاہتے تو اس پر دباؤ ڈال سکتے تھے مگر آپ نے کبھی
اپنا اقتدار استعمال نہ کیا، وہ آخر وقت تک آپ
کے پاس رہا اور عیسائی رہا۔

(۳) حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمان رضی
اللہ تعالی عنہ کے زمانہ میں بھی بالکل وہی طریقہ رہا
جو حضرت عمرؓ کے زمانے میں تھا۔ دور عثمانی میں جب
کہ کوفہ کی گورنری پر ولید بن عقبہ مامور تھے، ایک
یہودی نے شعبدہ بازی کے بہت سے تماشے
دکھائے، اس پر جندب بن کعب کو جو مشہور تابعی ہیں
خیال ہوا کہ یہ کوئی فتنہ نہ کھڑا کر دے چنانچہ انہوں
نے یہودی کو قتل کر دیا۔ ولید نے فوراً ان کی گرفتاری
کا حکم جاری کیا جب وہ گرفتار ہو کر لائے گئے تو ولید
بن عقبہ نے یہودی کے قصاص میں انہیں قتل کرنا
چاہا لیکن اس وقت ایسا کرنے میں بڑا خطرہ تھا
ممکن تھا کہ قتل کے باعث ان کا قبیلہ برانگیختہ ہو جاتا
اور اس طرح ایک مہلک جنگ چھڑ جاتی اس لئے
ولید نے انہیں قید کرنے کا حکم دیا تاکہ موقعہ پا کر انہیں
قتل کرا دے۔ داروغہ جیل کو جندب بن کعبؓ کے حال
پر رحم آ گیا اور اس نے کہا کہ تم چپکے سے رات کو نکل
جاؤ ورنہ قتل کر دیئے جاؤ گے۔ جب انہیں معلوم ہوا
کہ میرے ساتھ اس قسم کی کارروائی ہونے والی ہے
تو وہ رات کو قید خانے سے نکل بھاگے۔ صبح جب
ولید کو ان کی فراری کی خبر ہوئی تو داروغہ پر بہت ہی
خفا ہوا، اور کہا یقیناً قیدی بھگانے میں اس کا
ہاتھ شریک تھا، اسی کی شرارت سے ایسا ہوا ہے
اس لئے اس کے بدلے داروغہ کی گردن زدنی کا حکم دیا
اور اس حکم کے مطابق داروغہ قتل کر دیا گیا [51]۔

ہمیں یہاں اس سے بحث نہیں کہ داروغہ کا
قتل صحیح تھا یا غلط، ہمیں تو محض یہ دکھانا مقصود
ہے کہ خلفائے اسلام از مسلمان غیر قوموں کے حقوق
کا کتنا پاس کرتے تھے۔

(۴) خلیفہ چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا
صاف اعلان تھا کہ مَنْ كَانَ لَهُ ذِمَّتُنَا فَدَمُهُ
كَدَمِنَا وَدِيَتُهُ كَدِيَتِنَا چنانچہ آپ ہمیشہ اسی
پر عامل رہے، آپ کے زمانے میں ایک مسلمان نے
کسی ذمی کو قتل کر دیا، آپ نے مسلمان کو گرفتار کرا
کے مقتول کے قبیلے کے سپرد کر دیا، قبیلہ والوں نے
خونبہا لے کر قاتل کو رہا کر دیا۔ اس پر حضرت علی رضی
اللہ عنہ نے انہیں بلا کر کہا کہ معلوم ہوتا ہے تم لوگ
قاتل کے قبیلہ والوں سے ڈر گئے۔ ان لوگوں نے کہا
نہیں، ہم لوگوں نے اپنی خوشی سے ایسا کیا ہے کسی
کے خوف سے ایسا نہیں ہوا ہے [52]۔

(۵) جنگ صفین کی تیاری ٹھیک فوج
کی روانگی کے وقت خلیفۂ چہارم کی زرہ کھوئی جاتی
ہے، جنگ سے واپس آنے کے بعد وہی زرہ آپ ایک
یہودی کے پاس دیکھتے ہیں اور جب اس سے زرہ
کا مطالبہ کرتے ہیں تو وہ صاف انکار کرتا ہے اور کہتا
ہے یہ زرہ میری ہے، یہ تو سالہا سال سے میرے
پاس ہے، گو آپ کو کامل یقین ہے کہ یہودی سراسر
جھوٹ بول رہا ہے اور اس میں آپ کو کسی قسم کا شبہ
نہیں کہ زرہ آپ ہی کی ہے لیکن اس کے باوجود آپ
اپنے اختیار خصوصی سے کام نہیں لیتے، اور رعیت
کے ایک معمولی فرد کی طرح عدالت میں دعوی دائر
کرتے ہیں۔ قاضی عدل و انصاف کے سامنے یہ نہیں
دیکھتا کہ حضرت علی خلیفۂ وقت ہیں اس سے آپ کی
شخصیت کا کوئی خیال نہیں ہوتا، بلکہ آپ کی جلالت
اور مرتبہ کو نظر انداز کر کے قانون کے مطابق آپ سے
زرہ کی ملکیت پر شہادت طلب کرتا ہے۔ آپ اپنے
ایک غلام اور اپنے صاحبزادے امام حسن کو شہادت
میں پیش کرتے ہیں۔ قاضی صاف کہتا ہے کہ امام
حسن کی شہادت اس معاملہ میں معتبر نہیں اس لئے
کہ وہ آپ کے بیٹے ہیں اور باپ کے دعوے پر بیٹے کی
شہادت تسلیم نہیں کی جا سکتی، یہ عدل دیکھ کر
یہودی بے ساختہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے اور
کہتا ہے کہ جس دین میں یہ عدل و انصاف ہے، اور
جس کے ماننے والے اس قدر صداقت پرست ہیں،
یقیناً سچا اور قابل اتباع مذہب ہے۔

بعد کے خلفاء کے متعلق بھی تاریخ میں ایسی
شہادتیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی
حکومتوں نے عموماً غیر مسلم رعایا کے ساتھ وہی برتاؤ
کیا ہے جس کی تعلیم اسلام نے دی ہے اور جب کبھی
اس سے انحراف کیا گیا علمائے اسلام نے اس کی
مخالفت کی۔ مثال کے طور پر:

(۶) مسجد دمشق کے واقعہ کو لیجئے جب دمشق
میں مسلمان آبادی بڑھی اور ضروریات کے لئے مسجد
ناکافی پائی گئی تو حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے
چاہا کہ کنیسہ یوحنا کو خرید کر مسجد میں شامل کریں مگر
عیسائیوں نے قبول نہ کیا اور حضرت معاویہ خاموش
ہو گئے۔ پھر خلیفہ عبدالملک بن مروان نے عیسائیوں
کو بہت بڑی رقم دے کر کنیسہ لینا چاہا مگر ان کے
انکار پر خلیفہ خاموش ہو گیا، پھر خلیفہ ولید بن عبدالملک
نے اپنے عہد حکومت میں بہت بڑی رقم دے کر کنیسہ
خریدنے کی کوشش کی اور جب عیسائی راضی نہ ہوئے
تو اس نے جبراً توڑ کر مسجد میں شامل کر لیا اس کے بعد
جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو انہوں نے
حکم دیا کہ مسجد میں جو حصہ اس گرجا سے لیکر بڑھایا
گیا ہے اسے عیسائیوں کے حوالہ کر دیا جائے [53]۔

(مسلسل)

[51] مسعودی ذکر خلافت کتاب الاوائل میں اس واقعہ کو کسی قدر اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے [52] زیلعی ص۳۰۵

[53] تاریخ فتوح البلدان کا ص۱۳۱ و ص۱۳۲ ملاحظہ ہو۔

(۹۲۴) حضرت عمر فاروق سید المتقین رضی اللہ عنہ کا بھی خوف کے متعلق ایک واقعہ سن لیجئے اور مقام خوف ملاحظہ فرمائیے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے عبد اللہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو موسیٰ اشعری کے صاحبزادے ابو بردہ رضی اللہ عنہما سے بیان فرماتے ہیں کہ کیا تمھیں معلوم ہے کہ میرے والد صاحب نے تمہارے والد صاحب سے کیا فرمایا تھا؟ ابو بردہ نے کہا جی نہیں تب عبد اللہ نے بیان کیا کہ میرے باپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے تمہارے باپ سے فرمایا کہ اے ابو موسیٰ کیا تمھیں یہ اچھا لگیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمارا مسلمان ہونا، ہجرت کرنا جہاد کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کے کل عمل ہمارے قبول ہوں اور ثواب ولائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کے تمام اعمال سے ہم برابر ہی چھوٹ جائیں تو تمہارے والد نے میرے والد سے فرمایا نہیں اللہ کی قسم ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد روزہ نماز اور بہت سے جہاد کئے ہیں و نیز ہمارے ہاتھوں بہت لوگ مسلمان ہوئے ہم تو ان کی بھی ضرور امید کرتے ہیں۔ میرے والد صاحب نے فرمایا لیکن میں تو اللہ کی قسم یہی چاہتا ہوں کہ پہلے اعمال میرے لئے مقبول و ثابت ہوں اور بعد کے تمام کاموں سے میں برابر چھوٹ جاؤں، ثواب نہ ملے تو عذاب بھی نہ ہو — ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم آپ کے والد صاحب میرے والد سے یقیناً بہتر تھے۔ (بخاری)

(۹۲۵) خوف خدا کا فائدہ بھی سن لیجئے۔ جب خدا کے دشمنوں نے انبیاء علیہم السلام کو انتہائی ستا لیا۔ اور ہر قسم کے ڈراوے دے کر بھی عاجز ہو گئے مگر ان کے پائے ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ ہوئی بلکہ جوش جنوں بڑھتا ہی گیا تو وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ ۝ کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ یہ ضروری ہے کہ تم ہمارے دین میں واپس آجاؤ ورنہ یقین جانو کہ ہم تم سب کو اپنے ملک سے نکال دیں گے (جب معاملہ یہاں تک پہنچا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے پاس وحی بھیجی کہ تم گھبراؤ نہیں) میں ان سب بے انصافوں کو برباد کر کے ان کے بعد صرف تمھیں کو اس ملک میں آباد کر دوں گا۔ یہ وعدہ تمہارے لئے ہی مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو میرے پاس کھڑے ہونے اور میری وعید (عذاب) سے ڈرتا رہے۔

اس کی مثالیں متعدد انبیاء علیہم السلام کے واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ دوسری جگہ فرمایا وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ [illegible] جو شخص بھی اللہ سے ڈرتا رہے اور اس کے حکم پر عمل کر مار [illegible] اس کے لئے (ہر مشکل سے) نکلنے کی جگہ کر دے گا اور ایسی جگہ سے روزی پہنچائیگا کہ اس کو خیال بھی نہ ہو سکے۔ دراصل جو بھی اللہ پر بھروسہ کرلے اللہ بھی اس کے لئے کافی ہوتا ہے اور اس کا ہمیشہ ہی خیال رکھتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں تم سے پہلے زمانہ میں تین شخص کہیں جارہے تھے۔ رات کا وقت ہوا ادھر بارش نے زور کیا تو تینوں مسلمان ایک پہاڑ کے غار میں پناہ گزیں ہوئے۔ وقت کی بات کہ پہاڑ کے اوپر سے بڑی چٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آکر رک گئی۔ اب حالت نہایت نازک تھی۔ سوائے خدا کے کوئی ذریعہ نجات نہ تھا۔ آپس میں کہنے لگے کہ بھئی اس بڑی چٹان سے نجات پانے اور بچنے کا سوائے اس کے کوئی ذریعہ نہیں ہے کہ اپنے سچے اور خلوص کے ساتھ کئے ہوئے اعمال کا حوالہ دیکر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ وہ اعمال دراصل اس لائق بھی ہوں جن کو وسیلہ بنایا جا سکے۔ یہی رائے پاس ہوئی اور ہر ایک نے باری باری دعا شروع کی چنانچہ

(۱) پہلے نے کہا یا اللہ! میرا گذارہ صرف بکریوں پر تھا۔ بکریاں چراتا اور انہیں کے دودھ سے تمام گھر والوں کی پرورش کرتا تھا میرے ماں باپ بہت بڈھے تھے۔ میں اگرچہ ان کی کسی خدمت کے لائق نہ تھا مگر ان سے پہلے کسی بھی چھوٹے بڑے کو دودھ ہرگز نہ پلاتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز مجھے درختوں کے پتے لینے کے لئے بہت دور جانا پڑا۔ واپس آتے ہوئے اس قدر دیر ہوگئی کہ میرے بزرگ ماں باپ سو گئے۔ میں نے گھر میں پہنچکر دودھ دوہا۔ چونکہ ماں باپ سے پہلے

کسی کو بھی دینے کی عادت نہ تھی لہٰذا سب سے پہلے اُن کے پاس ہی
لیکر پہنچا۔ وہ تو سو ہی چکے تھے اور میں ادب کی وجہ سے جگا نہ سکتا تھا
ہاتھ میں پیالہ لئے ہوئے اُن کی بیداری کے انتظار میں صبح تک یونہی
کھڑا رہا اگرچہ بچے بھوک کی وجہ سے بلبلا رہے تھے مگر میں نے کسی
کی پرواہ نہ کی۔ نہ خود پیا نہ کسی کو پلایا۔ صبح کو بیدار ہو کر والدین نے
جب اپنا حصہ پی لیا تب دوسروں کو دیا۔ اے اللہ! اگر در اصل میں نے
یہ سب تیری مرضی کیلئے کیا ہو تو تُو بھی ہم سے اس چٹان کو ہٹا دے
فوراً وہ چٹان صرف اتنی ہٹی کہ وہ لوگ نکل نہ سکتے تھے۔

(۲) دوسرے نے کہا یا اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھ کو اپنے چچا کی لڑکی
سے انتہائی محبت اور عشق تھا۔ میں نے اُس کو حاصل کرنے کی کوشش
کی مگر وہ مجھ سے بچتی ہی رہی اور قبضہ میں نہ آئی یہاں تک کہ ایک
قحط سالی کے زمانہ میں اُس کی حالت بہت ہی نازک ہوگئی تب انتہائی
مجبوری میں میرے پاس آئی۔ میں نے فوراً اُس کو ایک سو بیس دینار
اس شرط پر دیئے کہ میری مراد پوری کر دے اور مجھ کو اپنے اوپر
قبضہ دیدے۔ وہ راضی ہوگئی جب میں ہر طرح اُس پر قابو پا چکا
اور تیار ہو گیا تو اُس نے کہا، میں بغیر حق کے تیرے لئے اس مہر کا
توڑنا حلال نہیں کر سکتی۔ اس کا مجھ پر بڑا اثر پڑا اور میں خود اس سے
ملنے کو گناہ سمجھ کر فوراً پیچھے ہٹ گیا اور باوجود انتہائی محبت و عشق
کے علیحدہ ہو کر وہ اشرفیاں اُسی کے لئے بلا معاوضہ چھوڑ دیں۔
اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرا یہ فعل صرف تیری توجہ اور رضا جوئی
کے لئے تھا تو اس چٹان کو ہم سے دور کر دے جس میں ہم گھرے ہوئے
ہیں۔ اب بھی فوراً پتھر کچھ ہٹا لیکن نکلنے کے قابل راستہ نہ ہو سکا۔

(۳) تیسرے نے کہا۔ ایک مرتبہ میں نے کچھ مزدوروں سے
کام لیا۔ سب کو مزدوری بھی دیدی سوائے ایک شخص کے کہ وہ
اپنا حق چھوڑ کر چلدیا۔ میں نے اُس کی مزدوری کے اناج سے
کھیتی کرانی شروع کر دی۔ خوب پیداوار ہوئی یہاں تک کہ اُسی کی
کھیتی سے بہت سے اونٹ، گائے بیل، بھیڑ بکریاں اور غلام و خادم میں نے
خرید کر لئے۔ لمبی مدت کے بعد وہ شخص آکر کہتا ہے کہ اے اللہ کے
بندے! میری مزدوری دیدے۔ میں نے چونکہ اُس کا حساب
علیحدہ رکھا تھا، کہا کہ یہ سب جانور اور غلام تمہارے ہی ہیں لے جاؤ
وہ حیران ہو کر بولا۔ اللہ کے بندے مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا
نہیں۔ میں مذاق نہیں کر رہا ہوں یہ سب تمہارا ہی ہے۔ تم لے جاؤ
الغرض وہ سب لے گیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام
صرف تیری رضامندی کے لئے کئے تھے تو ہم سے اس پتھر کو ہٹا دے
اب پتھر بالکل ہٹ گیا اور یہ لوگ نکل کر چلے گئے۔ (ترغیب ترہیب)

بھائیو! آپ نے دیکھا کہ تقویٰ اور خوف خدا کس قدر مؤثر
اور زود اثر ثابت ہوئے۔ دنیا کے واقعات پر غور کرو تو معلوم
ہوگا کہ غلامی سے نجات، مصیبتوں کا بچاؤ اور آفتوں سے دور رہنے
کا ذریعہ خدا کا خوف دل میں رکھ کر شریعت کے موافق عمل کرنا ہی ہے
بنی اسرائیل کی غلامی پر غور کر کے آزادی کو دیکھئے۔ حضرت ایوب
علیہ السلام کی بیماری کو ملاحظہ فرما کر شفا یابی سامنے رکھئے اور حضرت
زکریا علیہ السلام کی عاجزی و کمزوری دماغ میں رکھ کر پھر دامانِ مراد کا
گوہر مقصود سے بھرپور ہونا سوچئے۔ ہاں حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمنوں کا زور دیکھ کر پھر یکہ و تنہا ظاہراً بے یار
و مددگار اتنی زبردست قوت سے بال بال محفوظ رہنا بھی غور کیجئے
کیونکہ یہ واقعات قدرت کے عجائبات میں سے ہیں۔

مستقل کوششوں اور نیک نیتی کے ہمیشہ بہترین اور شیریں پھل
ہوتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی نجات کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا۔ خدا کے وعدے
بنی اسرائیل کے حق میں اُن کے صبر و استقلال کے سبب سے پورے
ہوئے۔ دوسری آیت میں فرمایا وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ۔ ہم نے بنی اسرائیل میں
بہت سے ایسے قائد و رہبر بنا دیئے تھے جو ہمارے حکم سے ہمیشہ
لوگوں کی رہبری کرتے رہیں کیونکہ وہ مستقل مزاج اور ہمارے احکام
پر کامیابی کا یقین کر کے عمل کیا کرتے تھے۔ سچ ہے۔ شعر ؎

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اُسکے زورِ بازو کا

نگاہ مرد مؤمن سے بدلجاتی ہیں تقدیریں
خدائے لم یزل کا دست قدرت تو زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ پابند گماں تو ہے (اقبال)

توکل کی مثال کے لئے جناب خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آگ میں ڈالا جانا اور صحیح و سالم بچ نکلنا کافی سے زیادہ ہے ہاں ایک سرسری نظر مذکورہ بالا حدیث کے مضمون پر پھر ڈالئے اور دیکھئے (۱) ماں باپ کا ادب و احترام اور خدمت کرنے کا خدا کے نزدیک کتنا بڑا درجہ ہے (۲) گنا خصوصًا زنا و عصمت دری پر قادر ہو کر بھی اس سے بچنے کی نیکی کتنی زبردست ہے (۳) بندوں کا حق برباد کرنے سے بچنے اور اُس کی حفاظت بلکہ بہتری اور بھلائی کی کوشش کرنے کا کس قدر زبردست ثواب ہے کہ آخرت کی نیکی کے علاوہ دنیوی مصیبتوں سے بھی بچاؤ کا ذریعہ ہوجاتا ہے۔

ایماندار مسلمانوں کے یہ کام تھے جب وہ ہر وقت ظاہر و باطن خدا کے حکم و خوف کا خیال رکھتے تھے تب ہی تو خدا بھی اُن کی ہر دعا کو توجہ سے سنتا اور قبول کرتا تھا۔ ہم اگرچہ اپنے زبانی دعووں سے جنتی بلکہ اس سے بھی کچھ آگے ہیں مگر دراصل ہمارا حال اُن پارسا لوگوں کے بالکل خلاف ہے۔ ماں باپ ہی کیا کسی بھی بڑے کا ادب نہ رہا۔ بدکاری مسلمانوں کا سب قوموں سے زیادہ پیارا شوق ہے۔ اور دوسروں کا خصوصًا کمزوروں کا مال کھانا ہمارا بہترین مشغلہ اور عقلمندی ہے جو ایسا نہ کرے وہ اول درجہ کا بیوقوف نااہل اور کند ناتراش ہے اُس کو دنیا میں رہنے کا کوئی حق نہیں ہے اسی لئے یہ تباہیاں اور بربادیاں ہیں سلطنت کھو چکے۔ عزت برباد ہوچکی۔ دولت اپنی قوم میں عنقا ہوگئی۔ علم و ہنر نام کو بھی نہ رہا۔ ایک دن کے بعد دوسرا دن بدتر اور خراب ہی ہوتا ہے اس کے باوجود غفلت روز افزوں ہے۔ شعر

لُج آفت سے بھی جان تو کل خیر نہیں :: ایسے نادان کا مشکل ہے سلامت رہنا
لیا عقل و دیں سے نہ کچھ کام انہوں نے :: کیا دین برحق کو بدنام انہوں نے
مسلمانو! ع بہت غفلت میں سوئے اب تو جاگو۔ شعر
از غلامی فطرت آزاد را رسوا مکن :: تا تراشی خواجہ از برہمن کافر تری

(۹۲۶) خوفِ خدا سے میدان محشر میں بھی فلدہ پہنچیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سَبْعَۃٌ یُّظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ یعنی سات قسم کے وہ لوگ ہیں جنکو خداوند عالم میدانِ محشر میں اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیگا۔ اُس دن عرش کے سایہ کے علاوہ کہیں کوئی سایہ نہوگا۔ ان میں ایک وہ شخص بھی ہے رَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ جو اکیلے میں اللہ کو اور اپنے گناہوں کو یاد کرکے آنسو بہاوے (بخاری وغیرہ)

(۹۲۷) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَکَرَ اللّٰہَ فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ حَتّٰی یُصِیْبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِہٖ لَمْ یُعَذَّبْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ (ترغیب) انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کو یاد کرکے صرف اللہ ہی کے ڈر سے اتنا رووے کہ آنسو زمین تک پہنچ جائیں اُس کو قیامت کے روز عذاب نہوگا۔

(۹۲۸) عَنْ مُعَاوِیَۃَ ابْنِ حَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَّا تَرٰی اَعْیُنُھُمُ النَّارَ عَیْنٌ حَرَسَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَعَیْنٌ کَفَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ (ترغیب) معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگوں کی آنکھیں جہنم نہیں دیکھیں گی (۱) وہ آنکھ جو جہاد میں رات کو پہرا دے (۲) جو صرف اللہ کے ڈر سے رووے۔ (۳) وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو نہ دیکھے۔

(۹۲۹) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جناب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوہ طور پر اللہ تعالیٰ نے بہت سی باتیں کیں اور نصیحتیں سنائیں۔ مندرجہ ذیل نصیحتیں بھی اُنہی میں سے ہیں

(۱) دنیا سے بے رغبتی کے برابر کوئی عمل نہیں (۲) حرام اور گناہوں کی باتوں سے بچنے میں سب سے زیادہ قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے (۳) میرے ڈر سے رونے کے برابر دنیا میں کوئی عبادت نہیں ہے

میرے ڈر سے زیادہ تر رونے والوں کے ایسے بلند درجے ہونگے
کہ وہاں تک دوسروں کا پہنچنا ناممکن ہے (ترغیب بروایۃ الطبرانی)
اسی واسطے خدا کے نیک بندے اور فرمانبردار ہمیشہ بہت زیادہ
روتے رہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی غلطی کے لئے
زمانہ دراز تک روتے رہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کا تو نام ہی نوح
زیادہ رونے کی وجہ سے ہوا تھا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اس قدر
روتے تھے کہ روتے روتے بیہوش ہوجاتے تھے اس واسطے
حضرت زکریا علیہ السلام اُن کی موجودگی میں وعظ نہیں فرماتے تھے
جب وعظ کہتے تو اچھی طرح دیکھ لیتے کہ یحییٰ تو نہیں ہیں۔ ایک
مرتبہ تلاش کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یحییٰ نہیں ہیں حالانکہ وہ کسی
گوشہ مسجد میں موجود تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام اطمینان کرکے
وعظ شروع کرتے ہیں۔ خدا کے خوف کا بیان سُن کر حضرت یحییٰ بُری
طرح روئے درگھبراہٹ و پریشانی میں گھر سے نکل کر جنگل کو چلدیئے
حضرت زکریا علیہ السلام بہت پریشان ہوئے اور کئی دن کے بعد
بمشکل اُن کو تلاش کرسکے۔

تھوڑی سی دیر کا تقویٰ اور خوفِ خدا انسان کو مالا مال کر دیتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کئی مرتبہ یہ قصہ سُنا۔ آپ فرماتے تھے
بنی اسرائیل میں کِفل نامی ایک شخص تھا جو ہمیشہ دن رات برائیوں میں
پھنسا رہتا تھا۔ کوئی سیاہ کاری ایسی نہ تھی جو اُس سے چھوٹی ہو۔
نفس کی کوئی بُری خواہش ایسی نہ تھی جو اُس نے پوری نہ کی ہو۔
ایک مرتبہ ایک عورت کو ساٹھ دینار دے کر زناکاری کے لئے آمادہ
کرتا ہے۔ جب تنہائی میں اپنے بُرے کام کے ارادہ پر مستعد ہوتا
ہے تو وہ نیک بخت عورت بیدِ لرزاں کی طرح تھرتھرانے لگتی ہے
اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ جاتی ہیں (چہرے
کا رنگ فق ہوجاتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ کلیجہ بانسوں
اُچھلنے لگتا ہے۔ کِفل حیران ہوکر پوچھتا ہے۔ آخر اس ڈر خوف
دہشت و وحشت کی وجہ کیا ہے؟ (پاک باطن شریف النفس اور
باعصمت) لڑکی اپنی لڑکھڑائی ہوئی زبان سے بھرائی ہوئی آواز میں)
جواب دیتی ہے (مجھے خدا کے عذابوں کا خیال ہے۔ اس ذلیل
کام کو ہمارے پیدا کرنے والے خدا نے ہم پر حرام کر دیا ہے۔ یہ
فعل بد ہمیں ہمارے مالک ذوالجلال کے سامنے ذلیل و رسوا کرے گا۔
منعم حقیقی، محسن قدیمی کی یہ نمک حرامی ہے۔ واللہ) میں نے کبھی بھی
خدا کی نافرمانی پر جرأت نہیں کی۔ ہائے حاجت اور فقر و فاقہ نے
(کم صبری اور بے استقلالی نے آج یہ روز بد دکھایا کہ جس کی
لونڈی ہوں اُس کے سامنے اُس کے دیکھتے ہوئے اُسکی نافرمانی
کرنے پر آمادہ ہوں۔ اپنی عصمت بیچنے اور اپنے اچھوتے دامن
پر دھبہ لگانے کے لئے تیار ہوئی۔ لیکن اے کِفل! بخدائے لایزال
خوفِ خداوندی مجھے گھلائے جا رہا ہے۔ اُس کے عذابوں کا کھٹکا
کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔ ہائے آج کا دو گھڑی کا لطف صدیوں
تک خون تھکوائے گا اور عذاب الٰہی کا لقمہ بنائے گا۔ اے کِفل! خدا
کے لئے اس بدکاری سے باز آ اور اپنی اور میری جان پر رحم کر
آخر خدا کو منہ دکھانا ہے، اس نیک نہاد پاک باطن عصمت مآب خاتون
کی پُر تاثیر تقریر اور بے لوث سچی مخلصانہ خیر خواہی کِفل پر اپنا گہرا اثر
ڈالتی ہے اور چونکہ دل کی بات ہوتی ہے دل ہی میں اپنا گھر کرتی
ہے۔ ندامت اور شرمندگی چوطرف سے گھیر لیتی ہے اور عذاب
الٰہی کی خوفناک شکلیں در و دیوار سے دکھائی دینے لگتی ہیں، اپنے
انجام پر غور کر کے اپنی سیاہ کاریوں کو یاد کر کے رو دیتا ہے اور
کہنے لگتا ہے اے پاکباز عورت! تو صرف ایک گناہ اور وہ بھی ناکردہ
پر اس قدر گبھرائے ذوالجلال سے لرزاں و ترساں ہے ہائے میری
تو ساری عمر اپنی بدکاریوں اور سیاہ کاریوں میں بسر ہوگئی۔ میں نے
اپنے منہ کی طرح اپنے نامۂ اعمال کو بھی سیاہ کرلیا۔ خوفِ خدا کو کبھی
پاس بھی نہ پھٹکنے دیا۔ عذاب الٰہی کی کبھی بھول کر بھی پرواہ نہ کی۔ ہائے
میرا مالک مجھ سے غصہ ہوگا۔ اُس کے عذاب کے فرشتے میری
تاک میں ہونگے۔ جہنم کی غیظ و غضب کی قہر آلود نگاہیں میری طرف
ہونگی میری قبر کے سانپ بچھو میرے انتظار میں ہونگے) مجھے تو
تیری نسبت بہت زیادہ خدا سے ڈرنا چاہیئے (نہ جانے میدان محشر
میں میرا کیا حال ہوگا؟ اے بزرگ عورت! گواہ رہ میں آج تیرے

خلیفہ منصور نے جب شہر بغداد کو دارالسلطنت
بنانا چاہا تو آس پاس کی زمینوں کو غیر قوموں سے قیمت
دے کر حاصل کیا اور جتنی بھر زمین بھی کسی ذمی سے نہ
چھینی ۵۱۔

ولید بن یزید نے رومی حملہ کے خوف سے قبرص
کے باشندوں کو جلا وطن کر کے شام میں آباد کیا تو
اس پر فقہائے اسلام سخت ناراض ہوئے، اور اسے
گناہ عظیم سمجھا، اور جب یزید بن ولید نے ان کو پھر
قبرص واپس کیا تو عام طور پر اس کی تعریف کی گئی،
اور کہا گیا کہ یہی انصاف ہے ۵۲۔

ایک مرتبہ جبل لبنان کے ذمی باشندوں نے
بغاوت کی۔ صالح بن علی بن عبداللہ نے ان کی سر
کوبی کے لئے فوج بھیجی، اور ان کے ہتھیار اٹھانے والے
مردوں کو قتل کر کے آبادی کے ایک بڑے حصہ کو جلا
وطن کر دیا۔ اس پر امام اوزاعی نے سخت احتجاج کیا
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اسے یاد
دلایا کہ "جو کوئی کسی ذمی پر ظلم کرے گا، اور اس کی
طاقت سے زیادہ اس پر بار ڈالے گا اس کے خلاف
قیامت کے روز میں خود مدعی ہوں گا ۵۳۔

مذہبی معاملات میں بھی اسلام نے غیر قوموں
کو جو آزادی دی تھی اس کی نظیر کوئی دوسری قوم اور
کوئی حکومت پیش نہیں کر سکتی۔ اوپر وہ اصول بیان
ہو چکے ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلم قوموں
کے مذہبی حقوق کے متعلق مقرر فرمائے تھے۔ ان میں
سب سے نمایاں چیز یہ ہے وہ اعتقادات اور مذہبی
اعمال اور مذہبی قوانین اور مذہبی عبادت گاہوں اور
ان کے متعلقہ عہدوں کی کامل آزادی ہے۔ ان اصولوں
کے مطابق عمل کرنے میں اسلامی حکومت نے انتہائی
راستبازی کا ثبوت دیا ہے کہ اگر کسی مسلمان نے کسی
ذمی کی شراب یا خنزیر کو بھی تلف کیا ہے تو اس کا
تاوان ذمی کو دلوایا گیا ہے ۵۴۔

یہاں ہم مذہبی آزادی کے متعلق وہ چند میثاق نقل
کرتے ہیں جو نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد منعقد کردہ
اصولوں کے ماتحت اسلامی فرماں رواؤں نے عموماً
مفتوحین کو لکھ کر دیئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانے
میں جب حیرہ پر مسلمانوں کا تسلط ہوا تو آپ نے وہاں
کے عیسائیوں کو یہ میثاق لکھ کر دیا: "ان کے گرجے
اور کنیسے نہیں ڈھائے جائیں گے انہیں سنکھ بجانے
اور اپنے تہواروں میں صلیب نکالنے سے نہیں روکا
جائے گا" ۵۵۔

مقام عانات پر جب حضرت خالدؓ کو فتح ہوئی
تو وہاں کے پادریوں کو آپ نے جو اقرار نامہ لکھ کر دیا
اس کے الفاظ یہ ہیں: "ان کے گرجے مسمار نہیں کئے
جائیں گے، اوقات نماز کے سوا رات میں اور دن میں
وہ جب چاہیں ناقوس بجائیں اور اپنے تہواروں میں
صلیب نکالنے کی ان کو آزادی ہوگی" ۵۶۔

حضرت فاروق اعظمؓ نے بیت المقدس کی فتح
کے بعد جو اقرار نامہ لکھا وہ ذیل میں نقل کیا جاتا
ہے: "ان کو امان دی، ان کی جان و مال، اور ان
کے کنیسوں اور صلیبوں اور ان کے تندرستوں اور
بیماروں کے لئے یہ امان ایلیا کی تمام ملتوں کے لئے
ہے، عہد کیا جاتا ہے کہ ان کے کنیسوں کو مسلمانوں
کا مسکن نہ بنایا جائے گا، نہ ان کو منہدم کرایا جائے گا
نہ ان کے احاطوں اور ان کی عمارتوں میں کمی کی
جائے گی، نہ ان کی صلیبوں اور اموال میں سے کسی
چیز کو نقصان پہونچایا جائے گا، ان پر دین کے معاملہ
میں زبردستی نہیں کی جائے گی، اور نہ ان میں سے کسی
کو نقصان پہونچایا جائے گا"۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے بعلبک کے عیسائیوں کے
لئے ان لفظوں میں صلح نامہ لکھا: "یہ امان نامہ ہے
فلاں ابن فلاں اور اہل بعلبک کے لئے عام اس سے
کہ وہ رومی ہوں یا فارسی یا عربی، امان ہے ان کی
جان و مال کنائس اور عمارات کے لئے عام اس سے
کہ وہ شہر کے اندر ہوں یا باہر۔ اور امان ہے ان کی
چکیوں کے لئے۔ ان میں سے جو مسلمان ہو جائے گا اس
کے وہی حقوق ہیں جو ہمارے ہیں اور اس کے وہی
فرائض ہیں جو ہم پر فرض ہیں، اور ان کے تاجروں
کو حق ہوگا کہ جن ملکوں سے ہماری صلح ہو چکی ہے ان
میں آزادی کے ساتھ آمد و رفت کریں اور ان میں سے
جو اپنے دین پر قائم رہے گا اس پر جزیہ اور خراج ہے"۔

اسی قسم کے معاہدات قریب قریب تمام ان علاقوں
کے باشندوں سے کئے گئے تھے جن کو مسلمانوں نے
فتح کیا اور ان کی پابندی ہمیشہ سختی کے ساتھ کی گئی،
اگر کبھی کسی مسلمان حکمران نے ان کی خلاف ورزی کی
بھی تو مسلمانوں کی رائے عام نے انہیں پسند نہیں کیا،
اور ان کے ماہرین قانون نے ایسے افعال کو ہمیشہ نا
جائز ٹھیرایا اور اکثر ایسا ہی ہوا کہ رائے عام کے دباؤ
سے اسلامی حکامتوں کو اپنی غلطی کی تلافی کرنی پڑی،
مثال کے طور پر عباسی خلیفہ ہادی کے زمانہ میں مصر
کے گورنر علی بن سلیمان نے چند گرجوں کو مسمار کر دیا
تھا۔ ہادی کے انتقال کے بعد جب ہارون رشید خلیفہ
ہوا تو اس نے علی بن سلیمان کو معزول کر کے اس کی
جگہ موسیٰ بن عیسیٰ کو مصر کا گورنر مقرر کیا اور موسیٰ نے
مسمار شدہ گرجوں کے متعلق علمائے فتویٰ دریافت
کیا، تمام علمائے بالاتفاق یہی فتویٰ دیا کہ ان گرجوں
کو از سر نو تعمیر کیا جائے اور کہا کہ مصر میں جس قدر گرجے
ہیں وہ صحابہؓ کے زمانہ کے بنے ہوئے ہیں چنانچہ مسمار
شدہ گرجے حکومت کی جانب سے از سر نو تعمیر کئے گئے۔

اسی طرح دمشق کا ایک گرجا ایک شخص کی شرارت
سے قبیلہ بنی نصر کے قبضہ میں آ گیا تھا جب حضرت
عمر بن عبدالعزیزؒ سریر آرائے خلافت ہوئے تو آپ نے
وہ گرجا عیسائیوں کو واپس دلایا۔

اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں لیکن بسبب
طوالت ہم انہیں نظر انداز کرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ
اسلامی دور میں گرجوں اور بت خانوں کی تعمیر کا حق
غیر مسلموں کو نہ تھا لیکن میں کہوں گا کہ مذہبی تعصب
کی عینک اصل حقیقت کو کب تک چھپائے گی؟ تاریخ
میں ایک نہیں بے شمار واقعات اس کے خلاف
شہادت دیتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خلفائے
کبھی اس میں رکاوٹ نہیں پیدا کی اسلامی بادشاہوں
کی جانب سے اس بارے میں کوئی خاص پابندی عائد نہ تھی
خاص اسلامی شہر بغداد میں اس کثرت سے گرجے

۵۱ فتوح البلدان ص ۲۹۵ ۵۲ فتوح البلدان ص ۲۱۳
۵۳ فتوح البلدان ص ۱۶۹ ۵۴ درمختار جلد ۳ صفحہ ۲۷۳
۵۵ کتاب الخراج صفحہ ۸۸ ۵۶ کتاب الخراج صفحہ ۸۶

تعمیر ہوئے کہ ان کا شمار محال ہے اگر کوئی ان کا استقصا کرنا چاہے تو اسے تعمیم السلطان کا مطالعہ کرنا چاہئے قاہرہ میں جو گرجے ہیں وہ سب اسلامی عہد کے تعمیر کردہ ہیں۔ خالد بن عبد اللہ قسری نے اپنی گورنری کے زمانہ میں خود اپنی عیسائی ماں کے لئے ایک گرجا تعمیر کرایا۔ عضد الدولہ نے جو ایک مشہور بادشاہ گذرا ہے اپنے وزیر کو بت خانوں اور گرجاؤں کی تعمیر کا عام اختیار دیا تھا۔ اس کے زمانے میں عیسائیوں اور غیر مسلم قوموں کے ساتھ بڑی بڑی مراعات کی گئیں، چنانچہ شاہی حکم کے مطابق ۳۶۹ھ میں مختلف اسلامی شہروں میں گرجے تعمیر ہوئے اسلامی دور میں صرف یہی نہ تھا کہ گرجوں کی تعمیر کی اجازت تھی، بلکہ ساتھ ہی یہ عام رعایت بھی تھی کہ جو جائداد گرجوں اور مندروں اور اوروں پر وقف تھیں ان کو بحال رکھا گیا حتیٰ کہ گرجوں کے پادریوں اور بت خانوں کے پجاریوں کو حکومت کی جانب سے وظیفے بھی ملتے تھے، حضرت عمرو بن العاص نے جب مصر پر قبضہ کیا تو گرجوں کے اوقاف کو علیٰ حالہٖ باقی رکھا محمد بن قاسم نے جب سندھ فتح کیا تو تمام برہمنوں کو بلا کر وظیفے مقرر کئے، ان کو جو اختیارات پہلے سے حاصل تھے ان کو باقی رکھا اور بت خانوں کی جاگیروں میں کوئی کمی نہیں کی۔ فقط۔ والسلام! دینا ناتھ۔

بنگلور میں پیغمبر اسلام علیہ السلام کی توہین

گذشتہ ماہ رمضان المبارک (۱۳۵۹ھ) میں کس مپرسی کی حالت میں کسی نامعلوم جگہ سے مولوی ابوالناصر صاحب عبیدی بنگلور میں دارد ہوئے اور بیوپاریوں کی مسجد اور مودی مسجد وغیرہ میں نماز جمعہ پڑھائی اور چندے وصول کرلینے کے بعد ایک دو پرچے وہابی مسائل کے رد میں بھی شائع کئے پھر جب لشکر بنگلور کی جامع مسجد کی امامت خالی ہوئی تو مقامی کچی میمن حضرات کو اپنے دام میں کچھ ایسے پھنسایا کہ انہوں نے عبیدی صاحب کو پکے حنفی المذہب اور فدائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جانا اور جامع مسجد کا امام مقرر کیا۔ مسجد ہذا میں قدم جمنے کے بعد اور معقول تنخواہ اور بے کرایہ مکان سے بے فکری اور فتاوے نویسی اور عقیقہ اور نکاح اور تجہیز و تکفین کے ٹیکسوں سے فارغ البالی حاصل ہوتے ہی صاحب موصوف نے اپنے ایمان کے پاؤں پیٹ سے نکالے۔

گذشتہ عید الفطر کو بغیر کسی معقول شرعی عذر کے زبانی فتویٰ دے دیا کہ عید بجائے یکم ماہ شوال کے دوم ماہ شوال کو ہوا اور اس طرح مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کردیا۔ اور جو نماز عید سوا عید گاہوں کے کہیں نہیں ہوتی تھی وہ لال باغ میں، ہسپتال میں، بتی طرف کے متصل اور مسجد گنبھلی میں اور مودی مسجد وغیرہ میں ہزاروں مسلمانوں نے ادا کی اور بنگلور کے باقی ہزارہا مسلمانوں نے ۲ رشوال کو عید گاہوں میں نہایت بدمزگی کے ساتھ ادا کی (افسوس کہ اس امر میں بھی تقریر یوم عید کے متعلق مفتیوں سے نہ پوچھا گیا) اسی ۲ رشوال المکرم کو بنگلور لشکر کی قدیم عید گاہ میں موصوف مولوی عبیدی صاحب نے عید کی نماز کی امامت کرتے ہوئے جو شرعی ٹھوکریں کھائیں اور مسائل نماز سے جو بے علمی ظاہر کی اور بعد ازاں اپنی برتریت کے لئے خود بخود جذبہ کرتے ہوئے بر سر منبر جامع مسجد آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جناب میں جو کلمات کفر بواس کیا وہ جمیع احوال اکثر اہل اسلام بنگلور سے مخفی نہیں ہیں مستفتی نے ان امور کو اجمالاً سند رجہ ذیل استفتاء میں چند علماً کرام کی خدمت میں پیش کئے علمائے کرام ومفتیان عظام نے جوبے چون وچرا اور ایمان افزا احکام شرعی قلمبند فرمائے ہیں وہ بھی درج ذیل ہیں۔

امید کہ ان فتاوے کے مطالعہ کے بعد مولوی عبیدی صاحب اپنے ایمان کی تجدید کے لئے بروز جمعہ آئندہ جامع مسجد میں توبہ کریں گے اور تجدید نکاح بھی کریں گے۔

اب احکام شرعی سے واقف ہونے کے بعد امید کہ جمیع اہل اسلام عموماً اور مصلیان جامع مسجد خصوصاً اور متولیان مسجد ہذا نہایت ہی خصوصاً تائب ہونے تک اس امام کے پیچھے اپنی نمازیں وغیرہ نہ پڑھیں گے، ورنہ بحکم فرقان حمید وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ (المائدہ رکوع ۸) ان تمام کے ایمان واعمال بھی غرق ہوں گے اللّٰھم احفظنا

گرہمیں مسجد است وایں ملا

دین مومن تباہ خواہد شد

بمصداق ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ باوجود اپنی علوم شرعی کی ایسی بھونڈی سی لیاقت کے مولوی عبیدی صاحب نے جلسۂ میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقدہ ۱۱ ربیع الاول گذشتہ بمقام بنگلور سٹی بانسواڑی کے دعوتی اعلان میں اپنا القاب مفسر قرآن لکھوایا ہے۔ یہ بھی عجیب دلیری وسرزوری ہے۔ اپنے منہ آپ میاں مٹھو بنتے کی بھی ایک حد ہونی چاہئے۔ نہ معلوم کون سی تفسیر اس عالم بے علم نے لکھی ہے اور وہ کہاں چھپی ہے یا کب شائع ہونے والی ہے۔ مسائل نماز سے ناواقف عبیدی صاحب کو چاہئے کہ اللہ جل شانہ سے ڈریں اور لوگوں کو گمراہ نہ کریں۔ سنا گیا ہے کہ گذشتہ ربیع الاول تک مولوی عبیدی صاحب محفل میلاد کے مخالف تھے، اور ایسی محفل کے لئے یوم وساعت کا تقرر، زینت وروشنی کرنا، دعوت دینا، محفل میں شیرینی تقسیم کرنا وغیرہ ان کے نزدیک بدعات تھے، مگر جب اہل جماعت بانسواڑی نے ایک نذرانہ سے مولوی صاحب کی مٹھی گرمائی تو جھٹ تمام باتیں جائز ہوگئیں اور ان کا ایمان وعقیدہ گرگٹ کے رنگ کی طرح آن واحد میں بدل گیا ۔

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم

کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

الراقم نیاز آگیں، سید محی الدین عفی عنہ المعین

الاستفتاء

ہمارے شہر کی ایک عیدگاہ میں جہاں تخمیناً ہزار کی جماعت تھی گذشتہ عیدالفطر کو امام نے نماز عید کی پہلی رکعت میں ثنا کے بعد تکبیرات واجب چھوڑ دیں اور سورۂ فاتحہ اور آیات قرآنی کی تلاوت کی۔ مگر رکوع سے پہلے اپنی غلطی کا خیال آگیا تو امام موصوف نے فوراً اپنی نماز توڑ دی اور مقتدیوں کو بھی اعلان کیا کہ وہ بھی اپنی اپنی نمازیں توڑ دیں، بعدہٗ تازہ نیت کے ساتھ پھر قیام نماز کیا گیا۔ لیکن کثیر جماعت کی وجہ سے یہ اعلان و ہدایات پچھلی صفوں نے نہ سنے اس لئے نہ انہوں نے اپنی نماز توڑی اور نہ انہیں ختم نماز تک یہ خبر ہوئی کہ امام نے دوبارہ نیت سے قیام نماز کیا۔ اس طرح بہت سے لوگوں کی نماز گویا ڈھائی رکعت والی نماز ہوئی، اس امر میں ہر طرف ہر طرح کی چہ میگوئیاں زبان زد عام رہیں، تو تین ہفتوں کے بعد امام موصوف نے جو یہاں کی جامع مسجد کا خطیب بھی ہے، خود بخود خطبۂ جمعہ میں برسر منبر اس طرح بیان کیا۔

"میں بشر ہوں مجھ سے نماز عید میں سہو ہوا تو کیا عجب جب کہ فرض نمازوں میں خود سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والتسلیمات سے غفلتیں ہوئی ہوں جیسا کہ احادیث ذیل سے عیاں ہے۔ مالک عَنْ اِسْمَاعِیْلَ ابْنِ اَبِیْ حَکِیْمٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَبَّرَ فِی الصَّلٰوۃِ ثُمَّ اَشَارَ اِلَیْھِمْ بِیَدِہٖ اَنِ امْکُثُوْا فَذَھَبَ ثُمَّ رَجَعَ وَعَلٰی جِلْدِہٖ اَثَرُ الْمَاءِ (انتہی۔ موطا امام مالک ص۵۱ مطبوعہ مجیدی برقی پریس دہلی) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیر گفت در نماز بعد ازاں اشارہ کرد بہ سوئے مقتدیاں بدست خود کہ برجائے خود ساکن باشید پس رفت بخانہ بعد ازاں رجوع کرد بروں و اثر آب بود وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قِیَامًا فَخَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ ذَکَرَ اَنَّہٗ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَکَانَکُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیْنَا وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَکَبَّرَ فَصَلَّیْنَا مَعَہٗ (و فی ابی داؤد فی روایۃ اخریٰ ثم کبر ثم اومأ الی القوم ان اجلسوا فذھب فاغتسل (رشد جمع الفوائد) حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا ابراھیم بن سعد عن صالح بن کیسان عن ابن شھاب عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ احادیث مذکورۂ امام موصوف نے اپنا مطلب یوں ظاہر کیا کہ مواقع مذکورہ پر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم غافل ہو گئے تھے، اور بحالت ناپاکی اپنی نمازیں ادا فرما رہے تھے یا فرمانے والے تھے الخ۔"

کیا مذکورہ احادیث صحیح و معتبر ہیں؟ کیا امام کے یہ اقوال نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں بے ادبی نہیں ظاہر کرتے ہیں؟ کیا اپنی صفائی اور برأت کے لئے کوئی بشر اپنے سہو کا مقابلہ حضور انور خاتم النبیین امام المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور سہو سے اس طرح کر سکتا ہے؟ اور ایسے احادیث پیش کر کے اپنے اعمال سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال کے ساتھ ایسا تول سکتا ہے؟ کیا ایسا شخص بوجہ دعوی علم قابل امامت ہے؟ کیا ایسے شخص کی توبہ قبول ہوگی اور اگر توبہ شرعاً قابل قبول ہو اور اگر امام توبہ کرنا چاہے تو کس طرح کرے؟ کیا چند عادل مسلمانوں کے سامنے توبہ کر لینا کافی ہوگا، یا برسر منبر عام مسلمانوں کے سامنے توبہ کرنی ہوگی؟ کیا توبہ کے ساتھ تجدید اسلام بھی ضروری ہے؟

بحوالۂ معتبر کتب فقہ جواب باصواب سے عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں +

الجواب

از دار الافتاء دفتر اخبار الفقیہ امرتسر
(منقول از اخبار الفقیہ مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۴۲ء)

صورت مسئولہ میں ان مقتدیوں کی نماز تو ہوگئی جنہوں نے امام کے ساتھ دوبارہ تحریمہ باندھ لیا، مگر اُن لوگوں کی نماز نہ ہوئی جنہوں نے اپنا تحریمہ امام کے ساتھ نہ دُہرایا۔ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص۱۸۱ میں ہے وان ظھر بطلان صلوٰۃ امامہ بفوات شرط او رکن اعاد لزوما لقولہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا فسدت صلوٰۃ الامام فسدت صلوٰۃ من خلفہ ویلزم الامام الذی یتبین فساد صلوٰتہ اعلام القوم باعادۃ صلوٰتھم بالقدر الممکن ولو بکتاب او رسول فی المختار (ترجمہ) اور اگر امام کی نماز کا باطل ہونا کسی شرط یا رکن کے چھوٹ جانے کی بنا پر ظاہر ہو جائے تو اس نماز کا دُہرانا ضروری ہے، کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب امام کی نماز فاسد ہو جائے گی تو اس کے پیچھے پڑھنے والوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ اور اس وقت اس پر واجب ہے کہ تمام مقتدیوں کو نماز کے دُہرانے کی خبر ممکن ذریعہ سے کر دے چاہے خط کے ذریعے سے ہو چاہے آدمی کے ذریعے۔ مختار مسلک یہی ہے۔

اور شامی جلد اول ص۵۵۳ میں ہے ان صلوٰۃ الامام متضمنۃ لصلوٰۃ المقتدی فلذا صحت صلوٰۃ الامام صحت صلوٰۃ المقتدی واذا فسدت صلوٰتہ فسدت صلوٰۃ المقتدی (ترجمہ) امام کی نماز مقتدیوں کی نماز کو صحیح و درست کرنے کی ذمہ دار ہے۔ جب امام کی نماز درست ہوگی تو مقتدی کی نماز بھی درست ہوگی اور جب امام کی نماز فاسد ہو جائے گی تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ پس جب امام نے اپنا تحریمہ توڑ دیا تو جس قدر نماز اس نے ادا کی تھی باطل ہوگئی۔ کیونکہ مقتدیوں کی نماز کے صحت و فساد کا دار و مدار امام کی نماز کے صحت و فساد پر موقوف ہے لہٰذا جنہوں نے امام کے ساتھ دوبارہ تحریمہ کا اعادہ کر لیا ان کی نماز ہوگئی اور جو اعادہ نہ کر سکے ان کی نماز باطل ہوگئی۔ یہ تو نفس سوال کا جواب تھا اب چند باتیں اور بھی قابل بیان ہیں۔

(نمبر۱) امام صاحب نے ایک حدیث مختلف طریق سے نقل کرکے اپنی برات کے لئے پیش کیا ہے۔ حقیقۃً وہ ایک ہی حدیث ہے جو چند طریقہ سے منقول ہے وہ حدیث صحیح و معتبر ضرور ہے مگر وہ امام صاحب کی برأت کی دلیل کیسے بن سکتی ہے اس حدیث میں تو اس کا تذکرہ ہے کہ ایک مرتبہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز شروع کرنی چاہی یا آپ تحریمہ باندھ چکے تھے مگر مقتدیوں نے نہ باندھا تھا، اور آپ کو غسل کی ضرورت تھی، آپ نے مقتدیوں کو نماز سے روک دیا اور خود غسل کے لئے تشریف لے گئے بعد غسل ایک تحریمہ میں شریک ہوکر سبھوں نے نماز ادا کی اور یہاں صورت اور ہے، پھر دلیل لانا کیسے درست ہوگا اس حدیث سے تو ظاہر ہے کہ سبھوں نے ایک تحریمہ سے نماز ادا کی اور یہاں امام صاحب کا تحریمہ نیا تھا اور مقتدیوں کا تحریمہ پرانا۔ وہاں مقتدیوں کی اقتداءً درست تھی یہاں بعضے کی ناجائز۔ وہاں یا تو نبی صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کا تحریمہ ہی درست نہ ہوا تھا یا تحریمہ باندھا ہی نہ تھا اور یہاں امام صاحب کا تحریمہ درست تھا اور پہلی رکعت گویا تمام ہو چکی تھی اس کو امام نے باطل کر دیا، وہاں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کی نماز کو فساد سے بچایا یہاں امام نے قصداً فاسد کر دیا۔

(نمبر۲) تکبیرات عیدین واجب ہیں اور مسئلہ یہ ہے کہ ترک واجب سے سجدہ سہو لازم آتا ہے، اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ عیدین و جمعہ میں سجدۂ سہو بوجہ انتشار و فساد معاف ہے شاید امام صاحب اس مسئلہ سے واقف ہی نہ تھے اس لئے سبھوں کی نماز کو خراب کر دیا۔ تحریمہ کے توڑنے کی تو کوئی وجہ ہی نہ تھی، یہاں پر تو امام کا عمل قرآن پاک کے خلاف ہوا۔ قرآن پاک میں ہے لَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ اپنے عملوں کو نباگاڑو۔ خلاصہ یہ کہ امام صاحب نے بڑی غلطی کی، اس حدیث سے ان کی برأت نہیں ہو سکتی ہے۔ اپنے سہو کا مقابلہ اس حدیث سے کرنا سراسر بے ادبی ہے امام صاحب کو اپنی غلطی پر نادم ہونا چاہئے نہ کہ اپنے کو بری کرنے کی کوشش۔ امام صاحب کی وجہ سے سارے مقتدیوں کی نماز خراب ہوئی اس لئے ان پر واجب تھا کہ تمام مقتدیوں کو بذریعہ اشتہار و اعلان اس سے خبردار کر دیتے اور خود نادم ہوتے نہ کہ اس ناجائز فعل کو جائز بنانے کی کوشش۔

اب امام صاحب کو چاہئے کہ اپنے اس قصور پر نادم ہوکر توبہ کریں۔ توبہ مجمع عام میں کرنا یا منبر پر جاکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ کے دربار میں اس غلطی کے ازالہ کی درخواست ضروری ہے اور لوگوں کے سامنے صرف اپنی غلطی کا اقرار کر لینا کافی ہے، اپنی غلطی کا اقرار کر لینے کے بعد ان کی امامت جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ المجیب، محمد عبد المتین بہاری عفا الباری۔

(۲)

تکبیرات عید رہ جانے سے نماز توڑنا جائز نہیں تھا، بلکہ تکبیرات الحمد اور سورۃ کے بعد رکوع سے پہلے پڑھ لینا جائز تھا، علیٰ ہذا رکوع کے اندر بھی سر اٹھانے سے پہلے تکبیرات کا ادا کرنا جائز تھا۔ اگر یہ بھی نہ کیا تو سجدۂ سہو ان کی جگہ کافی تھا۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے واذا نسی الامام تکبیرات العید حتی قرأ فانه یکبر بعد القراءۃ او فی الرکوع ما لم یرفع راسه۔ قال فی البدائع اذا ترکها او نقص منها او زاد علیها او اتی بها فی غیر موضعها فانه یجب علیه السهو ۱۲۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں غفلت (نعوذ باللہ) کبھی نہیں کی بلکہ آپ نہایت پابندی اور اہتمام سے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مرض وفات میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے کندھوں پر سہارا لے کر مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے۔ جو حدیثیں سوال میں نقل کی ہیں وہ نماز کے اندر کے متعلق نہیں کہ حضور اقدس نے نماز کے کسی واجب یا سنت فعل میں غفلت کی ہو۔ غفلت قصداً ہوتی ہے جو گناہ ہے، البتہ سہو اور نسیان نبی سے بھی جائز ہے۔ اور ان حدیثوں سے یہ ثابت ہوا کہ حضور نماز سے پہلے حاجت غسل کو بھول گئے تھے۔ لہٰذا یہ غفلت نہ تھی بلکہ سہو تھا۔ حضور اقدس کا ارشاد ہے تنام عینای ولا ینام قلبی میری آنکھیں سوتی ہیں، دل نہیں سوتا۔ لہٰذا اگر امام صاحب نے حضور اقدس محبوب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مطہر میں غفلت کا لفظ استعمال کیا ہے تو یہ ان کی سخت خلاف شرع غلطی اور زبان درازی ہے، ان پر واجب ہے کہ مسجد میں چند مسلمانوں کے روبرو اس قول سے توبہ کریں کہ ان کی توبہ مشہور ہو جائے، العلانیۃ بالعلانیۃ علانیہ گناہ کی توبہ بھی شرعاً علانیہ ہی واجب ہے۔ واللہ اعلم۔

المجیب، ابو الاعجاز امتیاز احمد انصاری مدرس و مفتی دار العلوم معینیہ عثمانیہ درگاہ معلّٰی حضرت خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیر شریف۔

المجیب مصیب، محمد شریف کان اللہ لہ، صدر مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ درگاہ معلّٰی حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ اجمیر شریف۔ (باقی آئندہ)

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین ﷺ

مصنفہ جناب شیخ محی الدین صاحب لاہوری اہلحدیث کے لئے یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے یہی وہ کتاب ہے جس نے اردو دان اہل حدیث کو احناف کے مقابلہ میں مناظر بنا دیا ہے۔ اہل حدیث کے مخصوص مسائل کو نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کر کے احناف کے دلائل کو ان سے توڑا گیا ہے جن کو احناف بھی تسلیم کر لیں کاغذ اور لکھائی چھپائی اچھی ہے قیمت صرف دو روپے۔

خطبات التوحید

اس کتاب میں فاضل علامہ مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی مرحوم کے سال بھر کے ہر جمعہ کا علاوہ علاوہ خطبہ ہے قرآن اور حدیث سے توحید و سنت کا بیان ہے قیمت قسم اول دس آنے (۱۰؍) قسم دوم صرف آٹھ آنے (۸؍) +

العقل والنقل

اس کتاب میں مستند حوالوں اور محققانہ مباحث کے بعد یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہوسکتا اور یہ کہ عقل کی سلامتی یا نقل کی صحت میں قصور ہونے کی وجہ سے ایسا پیش آئے تو اس وقت اس کا فیصلہ کس طرح ہونا چاہئے؟ مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی کی تصنیف ہے قیمت صرف آٹھ آنے (۸؍)

معارف الاسمٰی

شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ اس کتاب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام بہت قرآن سے ثابت شدہ ناموں کی نہایت مفصل تفسیر ہے کاغذ لکھائی اور چھپائی اچھی ہے، بڑے سائز کے قریباً تین سو صفحات ہیں۔ یہ کتاب علامہ دوراں حضرت شاہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری کی تصنیف ہے۔ قیمت بھی کم یعنی صرف دو روپے (۲؍) +

فتاویٰ نذیریہ

حضرت میاں صاحب محدث دہلوی کے تمام عمر کے فتاوے عبادات و معاملات کا تذکرہ ہے سینکڑوں صفحات کی دو جلدیں ہیں قیمت ہر دو جلد مکمل بجائے ۱۲ کے صرف چار روپے،

عون المعبود

مکمل جلد (صرف ربع اول کی فہرست کم ہے) آجکل یہ کتاب بالکل نایاب ہے ہم آپ کو صرف چالیس روپے میں اہوت دیدینگے

تفسیر اسمائے باری تعالیٰ

اس کتاب میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام ثابت شدہ نام ان کا ترجمہ پھر ان کی اردو میں نہایت مفصل مستند تفسیر اور پھر ہر نام سے متعلق ایک ایک دو دو نہایت عمدہ نظمیں سادہ اور سلیس اردو میں درج ہیں کپڑے کی بڑے سائز کی بہت مضبوط جلد ہے بہت کم نسخے دستیاب ہوسکے ہیں اس لئے جہاں تک ممکن ہو بہت ہی جلد منگوالیں قیمت مجلد پارچہ کی اس وقت بجائے تین روپے کے صرف ایک روپیہ +

ابکار المنن عربی

مولانا عبد الرحمن صاحب مبارکپوری کی تصنیف ہے۔ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جو حنفی مولوی نیموی کے جواب میں لکھی گئی تھی اس وقت نایاب ہے ہمارے پاس صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں بہت جلد منگا لیجئے قیمت صرف پانچ روپے +

نیکیوں کے قصے

اپنے گھروں میں عورتوں وبچوں کو نقصوں و کہانیوں سے بچا کر یہ کتاب پڑھوائیے، بڑے بڑے اور صاف حروف لکھائی چھپائی ایسی اچھی کہ جسے عورتیں وبچے اور کم اردو خواں بھی بآرام پڑھ لیتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے عورتوں و بچوں میں دین داری کا شوق پیدا ہوتا ہے کاغذ بھی بہت اچھا ہے۔ قیمت صرف دس آنے +

نئی روشنی اور قرآن

القرآن والعلوم العصریہ مصری کا اردو ترجمہ یہ کتاب تو اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد عورت اور چھوٹا بڑا اس کا ضرور مطالعہ کرے کیونکہ اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آج جو سائنس کی ترقی دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اس کا سب سے پہلا محرک ملکہ معلم قرآن مجید ہے افسوس کہ ہم اپنی تعلیم سے ناواقف ہو کر دوسروں کے یہاں گدائی کر رہے ہیں کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہے قیمت صرف ایک روپیہ ضرور پڑھیں،

فتح افریقہ کے دو چاند

مسلمان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بڑا عظیم افریقہ کو فتح کرنا اور وحشی بربریوں کا اسلام قبول کرنا، بالکل نئی تاریخی کتاب بطرز ناول ہے اس وقت بجائے ایک روپیہ چھ آنے کے صرف ایک ہی روپے میں بھیجینگے

ظفر المبین فی مغالطات المقلدین

ہندوستان میں مقلدوں نے بڑا زور باندھا ہوا ہے اور تعجب یہ کہ وہ تقلید کے صحیح ہونے کے ثبوت میں من گھڑت افسانے پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب میں احناف کے وہ مسائل نقل کئے گئے ہیں جو صریح احادیث کے خلاف ہیں پھر حنفی مذہب کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں ہر ایک اہل حدیث کے مطالعہ کی خاص چیز ہے لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے قیمت صرف دو روپے (۲؍) +

ضیاء المقتدین

بعض احناف نے ظفر المبین کے کچھ جوابات دیئے تھے، اس کتاب میں ان کے جواب الجواب، بلکہ دندان شکن جواب جس کے جواب دینے کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق نہیں ہوسکتی ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸؍) +

الوسیلہ

کون سا وسیلہ جائز ہے اور کون سا حرام ہے؟ یعنی فلاں کہنے کی تحقیق نہایت عمدہ اور بہترین طریقہ پر اور اس کی حرمت کا اعلیٰ بیان جائز لکھنے والوں کی پوری تردید کچھ اس انداز سے لکھی ہے کہ ایک بار شروع کرنے کے بعد ہاتھ سے کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

احادیث قدسیہ

یعنی وہ حدیثیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حوالہ دے کر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حالانکہ وہ قرآن مجید میں نہیں ہیں ان سب کو یکجا کر دیا گیا ہے، عربی زیر زبر سمیت اور ترجمہ بین السطور اور صاف اردو میں ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰؍) +

خطبات سلمان

اس کتاب میں قاضی حضرت علامہ محمد سلیمان صاحب سلمان منصورپوری کے توحید وسنت کے بصیرت افروز بہت سے علمی خطبات کا مجموعہ ہے قاضی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت دلکش ہوتا ہے کاغذ لکھائی اور چھپائی سب اچھی ہے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

ہر قسم کے قرآن، سیپارے، قاعدے اور حدیث و ہر علم و فن کی کتابیں ہمارے ہاں سے طلب کریں

منیجر دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی

ہر مرض کا علاج مشورہ مفت حاصل کیجئے اور ہر مرض کی دوا بیحاصل کرتے وقت قوم کے اس شفاخانہ کا پتہ یاد رکھئے۔ دار الشفاء رحمانی نواب گنج دہلی ۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵
از دفتر اخبار محمدی دہلی
بخدمت جناب منیجر صاحب — خریداری نمبر ۲۱۴۴
"رسالہ جامعہ" قرول باغ - دہلی
New Delhi

سینکڑوں محدثین تابعین اور صحابہؓ کی معتبر سوانح عمریاں [illegible] قیمت میں

حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ لکھ کر یہ احسان کیا کہ محدثین اور راویانِ حدیث کے حالات میں ایک کتاب بنام **الکمال فی اسماء الرجال** لکھی، خدا کا شکر ہے کہ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو گیا ہے بڑے سائز کے ایک سو چوراسی صفحات کی کتاب ہے. کاغذ چکنا اور ڈبل ہے، محدثین کے حالات سے اس کتاب کو دیکھے بغیر آپ واقف نہیں ہو سکتے، قیمت اصل تین روپیہ ہے لیکن ہم اس وقت صرف بارہ آنے میں دے رہے ہیں - پتہ :- دفتر اخبار محمدی صدر - دہلی

شاہانِ اسلام

عہدِ حاضر کے سلاطین و قائدین اسلام کے حالاتِ زندگی سے آگاہ کرنے کے لئے یہ کتاب لاثانی ہے اس وقت تک اردو زبان میں کوئی کتاب ایسی شائع نہ ہوئی تھی، جس میں موجودہ عہد کے تمام مسلمان فرمانرواؤں اور اسلامی مملکتوں کے صحیح حالات جمع کر دیئے گئے ہوں اور مطالعہ سے پوری اسلامی دنیا بیک نظر سامنے آجاتی ہو، اسلامیانِ ہند کو یہ دیکھ کر خوشی ہوگی کہ شیخ یوسف احمد صاحب بنجاری نے یہ ضرورت محسوس کی اور ایک مختصر مگر دلچسپ مجموعہ سلاطین و قائدین اسلام، کے نام سے مرتب کر دیا، شیخ یوسف نے یہ رسالہ عربی میں لکھا تھا لیکن اس غرض سے کہ مسلمانانِ ہند کی معلومات میں اضافہ ہو اسے اردو میں منتقل کر دیا ہے، رسالہ میں جس قدر حالات لکھے ہیں مستند ذرائع سے لے کر لکھے ہیں، لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے تمام اردو دان حضرات سے گذارش ہے کہ اس رسالہ کا ایک نسخہ ضرور خریدیں، اس مختصر رسالہ کا مطالعہ انہیں وقت کی تمام اسلامی مملکتوں کے ضروری حالات سے آشنا کر دے گا، اور وہ معلومات کے لئے کسی دوسری کتاب کے محتاج نہیں رہیں گے اپنی نوعیت کی عجیب و غریب کتاب ہے ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے بہت جلد طلب فرمائیے ورنہ پھر کاغذ کی ہوشربا گرانی کے زمانہ میں دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا، قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

قصص الانبیاء کلاں

اس کتاب کے اس اخبار کے برابر بڑے سائز کے چار سو صفحات ہیں تمام نبیوں کے مفصل قصے اس میں ہیں، لکھائی چھپائی حروف اور کاغذ کے اعتبار سے بے نظیر چیز ہے، قیمت اصل تو تین روپے ہے لیکن ہم اس وقت آپ کو صرف ایک روپیہ بارہ آنے میں دے رہے ہیں ◆

اُمت کی مائیں

چاہے آپ کوئی اور کتاب لیں یا نہ لیں لیکن اسے تو ضرور ہی خریدیئے، یہ کتاب آپ کی عورتوں اور لڑکیوں کو دین و دنیا کی راہ بتائے گی - اس میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیویوں کی پوری سوانح عمریاں بھی ہیں، اور ایک سے زیادہ بیویاں کرنے پر اتنی لطیف بحث ہے کہ آپ ششدر رہ جائیں گے قیمت صرف بارہ آنے (۱۲)

حضرت امام مسلم

صحیح بخاری کے بعد دنیائے اسلام میں صحیح مسلم شریف کا درجہ ہے لیکن افسوس مسلمان حضرت امام مسلمؒ کے حالات سے اکثر بے خبر ہیں اس باوقار فنافی الحدیث کی پوری سوانح عمری اگر دیکھنی ہو تو ہم سے یہ کتاب صرف چار آنے میں منگو لیجئے ◆

حضرت امام مالک

چاروں اماموں میں سے ایک آپ بھی ہیں، آپ باقی تینوں اماموں کے استاد ہیں آپ کی سوانح عمری اگر دیکھنی ہو تو ہم سے یہ کتاب صرف دو آنے میں منگوا لیجئے ◆ ضرور پڑھیئے ◆

صد صحابہ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سو جاں نثار صحابیوںؓ کے حالاتِ زندگی نہایت مفصل تحریر کئے ہیں مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالہ، قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (ع۸ر)

ائمہ اربعہ

چاروں اماموں کی پوری سوانح عمریاں، اور اس بات کا ثبوت کہ یہ چاروں بزرگ اہل حدیث تھے، قیمت صرف چار آنے (۴ر) ◆

الہارون

خلیفہ ہارون رشید کی سوانح عمری، دولت عباسیہ کا کل حال نہایت صحیح و قابل دید کتاب ہے، قیمت صرف ایک روپیہ ◆

سفرنامہ شیخ الہند

مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کی سوانح حیات، اور اُن کی قید کے کل حالات، قیمت صرف دس آنے

اصحابِ بدر

یہ کتاب رحمۃ للعالمین کے مشہور مصنف اور ہندوستان کے مایۂ ناز مؤرخ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کی آخری تصنیف ہے جس میں آپ نے نہ صرف جنگِ بدر کا پورا فوٹو کھینچ دیا ہے بلکہ اُن تین سو صحابہ کرامؓ کے حالات بھی جمع کر دیئے ہیں جو ہتھیلی پر جانیں لیکر اسلام و کفر کی اس سب سے پہلی جنگ میں شریک ہوئے تھے اور حضورؐ کے ایک ہی اشارے پر اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہو گئے تھے، اگر سچ پوچھو تو آج اسلام کی یہ چہل پہل انہیں تین سو تیرہ نفوس کے دم قدم کے صدقہ میں نظر آرہی ہے - اگر اس وقت یہ تین سو تیرہ ایثار اور قربانی کے مجسم پتلے نہ ہوتے تو یقیناً آج ہم بھی مسلمان نہ ہوتے بس اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے حالات پڑھیں ان کے ایثار اور قربانی کے نمونے دیکھیں ان کے ایمان اور اسلام سے سبق حاصل کریں اور مضبوطی میں ان کی اقتدا کریں بس اس کی اشاعت بڑھایئے خود منگایئے اور احباب کو منگوانے کی ترغیب دیجئے لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ اور قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے

حیاتِ طیبہ

مجاہد ملت محی السنت زندہ جاوید حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحب شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کامل سوانح عمری از مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث دہلوی قیمت، صرف دو روپے چار آنے (عہ۲ر) قابل دید کتاب ہے ◆

سوانح احمدی

حضرت امیر المومنین مولانا سید احمد صاحب امام مولانا شہید دہلوی کی سوانح عمری قیمت صرف دو روپے - ضرور پڑھیئے،

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

احمد ابن مولانا محمد صاحب پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

اغراض و مقاصد

قواعد و ضوابط

۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیج دیجئے ورنہ خریداری پی منگائیے۔

۷۔ خط و کتابت "دفتر اخبار محمدی" کے پتہ پر ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

جلد ۱۹ — ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ مطابق ۔ جولائی ۱۹۴۲ء — نمبر ۱

مسلمان

(از جناب ابوالبشیر محمد حبیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری سعیدی)

مُسلماں جوش میں آتا ہے جب کروٹ بدلتا ہے
ہزاروں کفر کی بستی کو دم بھر میں کچلتا ہے

دلِ حساس رکھتا ہے نہاں پہلو میں اپنے
سنبھلتا ہے نبی کی شکل سے ہی جب بچلتا ہے

یہی وہ ہے دہلتا ہے زمانہ نام سے اسکے
زمانہ کانپ جاتا ہے یہ جس جانب نکلتا ہے

یہ وہ ہے موت جسکو واسطے آسان ہے لیکن
جو اپنے منہ سے کہہ دیتا ہے اُسکو کب بدلتا ہے

مثالِ شیر خفتہ ہے یہ خاموشی کے عالم میں
بپھر جاتا ہے جس دم شیر پھر کس سے سنبھلتا ہے

یہ کانپ اُٹھتا ہے رو اُٹھتا ہے ذکرِ قہر مولا پر
مگر شانِ رحیمی دیکھ کر ہاتھوں اچھلتا ہے

یہ وہ ہے پیکرِ امن و اماں کہتے ہیں سب جسکو
یہی وہ ہے جہاں ظلم کا نقشہ بدلتا ہے

سرِ مغرور جھکتا ہے سلامی کے لئے فوراً
غلام احمد مختار جب گھر سے نکلتا ہے

ہلا دیتا ہے اک ٹھوکر میں بنیادِ بِنا باطل کی
عیاں کرتا ہوا جب شوکتِ اسلام چلتا ہے

جہاں کفر مرتا ہے ترقی دیکھ کر اُس کی
دلِ کافر یہ اپنے پاؤں سے ہی یہ دال دلتا ہے

یہ وہ ہے کام جب لیتا ہے اپنے جذبِ کامل سے
بجائے خود ہمالہ بھی لرزتا ہے دہلتا ہے

نشانی نشتر دنیا میں ہے یہ "مردِ مسلماں" کی
اماں مظلوم کو دیتا ہے ظالم کو کچلتا ہے

کالا پانی

سنہ ۱۸۶۳ء ہجری میں بعض خودغرض لوگوں نے گورنمنٹ ہند کو یہ رپورٹ پیش کی کہ اہل حدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور سرحد کی زبردست لڑائی ان ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے اس پر ہندوستان کی تمام اہل حدیث جماعت پر آزمائش اور ابتلا کا دور شروع ہو گیا۔ ملک کے تمام گوشوں میں علمائے حق پر مقدمات اور سختیاں ہونے لگیں۔ بالآخر بہت سے حضرات کو سزائیں ہوئیں۔ مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری اور کئی دیگر علماء کو کالے پانی کی سزا ہوئی۔ اس کتاب میں مولانا موصوف نے مقدمہ کا تمام حال اور کالا پانی کی تمام تفصیلات جغرافیہ اور تاریخ تحریر کی ہیں اپنے بزرگوں کے حالات سے واقفیت کے لئے آپ یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ مدت سے نایاب تھی الحمد للہ اب پھر چھپ گئی ہے۔ کاغذ سفید عمدہ صاف چھپائی ۹۶ صفحات میں ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے رعایتی اور دو آنہ کم

مقابلہ اسلام و یورپ — مسلمانوں کی ہزار سالہ علمی معاشرتی اور سائنٹفک ترقیوں کی مکمل تاریخ اور اس کا یورپ کے حالات سے مقابلہ کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی کا دارومدار اسلام ہے کتاب نہایت دلچسپ ہے سینکڑوں عجیب و غریب باتیں اس کتاب کو پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو جائیں گی قیمت بجائے ایک روپے کے صرف بارہ آنے کر دی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی

ایضاح الحق الصریح از حضرت مولانا شہید دہلوی رد بدعت میں لاجواب کتاب ہے قیمت ۱۲ ۔ پتہ دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

خبروں کا صفحہ

ــــ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مکہ مکرمہ کی بلند پہاڑی پر ایک دیوار جو بارہ سو میٹر بلند ہوگی، تعمیر کی جارہی ہے تاکہ حرم شریف سیلاب کے خطرے سے محفوظ ہو جائے۔ حال ہی میں امیر عبداللہ فیصل نے اس کا سنگ بنیاد رکھا ہے۔ ابھی تعمیر پر جو سرمایہ صرف ہوگا سلطان ابن سعود اپنی جیب خاص سے ادا کریں (میٹر ایک گز تین گرہ کا ہوتا ہے) +

ــــ شام کی وزارت خارجیہ کی طرف سے ایک ایسی سڑک تعمیر کرنے کی درخواست شاہ عبدالعزیز ابن سعود ایدہ اللہ نے منظور فرمائی ہے جو روضہ رسول پاک کی زیارت کرنے والوں کی سہولت کے لئے دمشق سے مدینہ تک جائے گی اور معان و تبوک سے ہو کر گذرے گی شاہ عبدالعزیز ابن سعود کی حکومت انجینیروں اور مصارف تعمیر کے تخمینہ کے متعلق حکومت شام سے بات چیت کر رہی ہے +

ــــ بغداد سے خبر موصول ہوئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عراق واسط کے مقام پر محکمہ آثار قدیمہ نے زمین کھدوائی تو نہایت اہم انکشافات ہوئے۔ جن میں سب سے اہم حجاج بن یوسف الثقفی کی مسجد ہے جو بنو امیہ کے عہد میں عراق کا گورنر تھا +

ــــ حکومت بنگال نے ایک حکم جاری کیا ہے کہ کلکتہ اور آس پاس کے علاقوں اور چٹ گاؤں میں لڑکے اور لڑکیوں کے سرکاری اسکول موجودہ تعطیلات کے بعد اس وقت تک نہ کھلیں گے، جب تک دوسرا حکم جاری نہ ہو۔ اسی طرح سے

غیر سرکاری درس گاہوں کو بھی یہی مشورہ دیا گیا ہے

ــــ روس و جرمنی کی یک سالہ جنگ کے نقصانات کے بارے میں ماسکو ریڈیو نے محکمہ اطلاعات کے حوالہ سے اعلان کیا ہے کہ ایک سال کی لڑائی میں جرمنوں کو تقریباً ایک کروڑ آدمیوں سے ہاتھ دھونا پڑا ہے۔ جن میں مرنے والے، زخمی شدہ سب شامل ہیں۔ ان کے

مقابلہ میں روس کے ۴۵ لاکھ آدمی کام آئے اسی عرصہ میں جرمنی کی ۳۵ ہزار توپیں برباد ہوئیں روس کی ۲۳ ہزار توپیں کام آئیں۔ جرمنی کے ۲۴ ہزار ٹینک اور روس کے ۱۵ ہزار ٹینک برباد ہوئے۔ جرمنی کے بیس ہزار ہوائی جہاز اور روس کے ۹ ہزار برباد ہوئے +

ــــ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے ذریعہ یوپی کے گورنمنٹ کمشنر کی بغیر اجازت ضلع لکھنؤ کے کسی مقام پر گیہوں، چنا، ارہر بذریعہ ریل باہر بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے ضلع کے اندر بذریعہ سڑک غلہ کی برآمد پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو تین سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دی جا سکتی ہے +

ــــ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہندوستان میں جنگی کاموں پر اس وقت تیس لاکھ اوسطاً روزانہ خرچ ہوتا ہے +

فریاد مسجد و مدرسہ

ایک بوسیدہ مسجد کی مرمت کے لئے مبلغ ۴ سو روپے کی ضرورت ہے اہل خیر حضرات توجہ فرمادیں۔ نیز مدرسہ تعلیم القرآن کو تفسیر ابن کثیر مترجمہ مولانا محمد، اعلام الموقعین، خطبات محمدی، و دیگر تصانیف محمدیہ۔ اہل بدعت کی تردید کے لئے اور چند نسخے قرآن مجید کے وقف کرکے صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔ ترسیل زر و کتب و امداد مدرسہ کے لئے پتہ: محمد عالم مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن کوٹلی لوہاراں غربی۔ ضلع سیالکوٹ +

انتقال

نہایت رنج اور ملال کے ساتھ مطلع کیا جاتا ہے کہ ۳ جمادی الثانی بروز جمعرات محترم چچا منشی نظام الدین صاحب اسی نوے سال کی درمیان عمر پا کر اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت فرما گئے فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم ایک بزرگ ذی علم ہمارے محلہ کی قابل قدر ہستی تھے اور محلہ کے معمرین میں بھی زیادہ عمر پانے اور بزرگوں کی یادگار تھے ناظرین محمدی سے درخواست ہے کہ مرحوم کی نماز جنازہ غائبانہ ادا فرمائیں۔

اخبار محمدی بند (یادگار محمد)

کساد بازاری کی وجہ سے کاروبار کی جو حالت ہے وہ سب کو ظاہر ہے کاغذ کی گرانی کا کہنا ہی کیا! محمدی کی تو بساط ہی کیا ہے بڑے بڑے سرمایہ دار رسالہ اس گرانی کو برداشت نہ کرکے دم توڑ چکے ہیں اور باقی عالم نزع میں ہیں۔ ان حالات کے باوجود آپ غور فرمائیے ع ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے "اخبار محمدی کی امداد تو کیا کرتے اور نئے خریدار تو کون بناتا، اپنے چندے بھی ارسال نہیں فرماتے باوجود تقاضے کے بعض احباب نے آج تک نمبر ا جلد ۱۹ پر شروع ہونے والے سال کا چندہ ارسال نہیں فرمایا۔ اب ان کو آخری اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۵ رجولائی ۱۹۴۲ء سے پہلے اپنا اپنا چندہ ارسال کردیں ورنہ وی پی کی اجازت دیں۔

اخبار محمدی کے بہی خواہاں بھی اشاعت کی جلد کوشش کریں ورنہ اخبار محمدی کا وجود خطرے میں ہے۔ مذکورہ بالا احباب کے نمبر درج ذیل ہیں:- ۱۴۱-۵۵۲-۷۱۸-۱۱۸۵ دو سال-۱۲۳۳-۱۶۶۹-۱۸۰۷-۱۹۱۳-۲۱۵۶-۲۱۹۳-۲۱۴۸-۲۲۷۳-۲۴۰۸-۲۴۸۳-۲۴۲۸-۲۳۲۷-۲۵۴۶-۲۵۶۰-۲۵۶۲-۲۶۱۹-۲۶۴۹ دو سال ۲۶۶۲-۲۶۶۴-۲۶۶۸-۲۶۷۲-۲۶۷۶-۲۶۷۷-۲۶۸۰-۲۶۸۵-۲۶۸۸-۲۶۹۶-۲۶۹۹-۲۷۰۱-۲۷۰۲-۲۷۰۳-۲۷۰۴-۲۷۰۹-۲۷۱۱-۲۷۱۵ دو سال ۲۷۱۶-۲۷۱۸-۲۷۱۹-۲۷۲۱-۲۷۲۳-۲۷۲۶-۲۷۲۸-۲۷۲۹-۲۷۳۳۔ اپنے نمبروں کو غور سے ملاحظہ فرمائیے۔ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیجئے تاکہ وی پی کا زائد خرچ اور پریشانی نہ ہو۔ اگر خدانخواستہ علاحدگی منظور ہو تو اطلاع کردیں + "مینیجر محمدی" +

برما، جاوا، سماٹرا وغیرہ کے احباب جہاں کہیں بھی ہوں اپنی خیریت سے مطلع کریں

اسلام اور عملی ترقی

از جناب مولوی محمد سلیمان صاحب فیروزپوری خلف حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم

اسلام سے پہلے دنیا میں افراد انسانی نے امتیاز باہمی کے معیار قائم کر رکھے تھے۔ مادہ پرست دنیا مال و دولت کو سبب افتخار سمجھتی تھی سلطنت و حکومت کو باعث عزت خیال کیا جاتا تھا بیشتر لوگ ایسے تھے جو کسی بڑے کی طرف انتساب کو سرمایہ فخر خیال کرتے ہوئے تھے گورے رنگ والے کالے رنگ والوں کو ذلت کی نظر سے دیکھتے تھے کسی خاص شخص کی اولاد والے دوسری نسل کو حقیر جانتے تھے ان چیزوں نے کمالات انسانی کو خاک میں ملا دیا تھا۔ انفرادی ترقیوں کے راستے بند ہو چکے تھے۔ اس لئے جو شخص وقار حاصل کرنا چاہتا تھا اس کو ان ہی مذکورہ چیزوں کی ضرورت ہوتی تھی۔ ایک عزت کا طالب مال و دولت کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ دوسرا اسی غرض سے مادی سلطنت کا خواہاں رہتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ دنیا اپنے نفوس کو اخلاق فاضلہ سے آراستہ کرنے کی طرف متوجہ نہ ہوتی کسی کو اس بات کی طرف خیال تک نہ آتا کہ وہ اچھا آدمی بنے تاکہ اس کی تعظیم کی جائے ایک یہ چیز تھی جو قوت عمل کے کمزور کرنے کا باعث تھی

دوسری طرف مذہب کے غلط نظریات قائم ہو گئے تھے جیسے نصاریٰ کا عقیدہ فدیہ کہ حضرت مسیح سولی پر چڑھ گئے ہذا ہمارے تمام گناہوں کا کفارہ ادا ہو گئے۔ اب ہم آزاد ہیں۔ یہ وہ خیال تھا جس نے قوت عمل کو شل اور کمزور بنا رکھا تھا۔ تیسری عبادت کے مفہوم کو غلط سمجھ لینا کہ عبادت صرف تنہائی کے مقام پر یاد خدا کر لینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیوں نے رہبانیت کو اختیار کر لیا تھا جس کی تردید خود قرآن مجید نے کر دی ہے۔ چوتھی چیز یہ تھی کہ اہل کتاب میں یہ غلط خیال قائم ہو گیا تھا کہ ہم خدا کے بچے رسول پر ایمان لانے والے ہیں لہٰذا ہم اس کے محبوب ہیں۔ بھلا ہم کو وہ سزا کیوں دینے لگا قرآن کریم میں ان کے قول کا تذکرہ اس طرح ہے نَحْنُ أَبْنَاءُ اللّٰہِ وَأَحِبَّاؤُہٗ (ہم سب اللہ کے بیٹے اور محبوب ہیں) یہ وہ باتیں تھیں جو دنیا کے معیار کو پست اور عملی حیثیت سے بے حس بنا رہی تھیں جنہوں نے دنیا کو ترقی کرنے سے روک رکھا تھا۔

لیکن اسلام نے ایک طرف اس ذہنیت کو سبب افتخار مال و دولت ہے یہ کہہ کر کہ لَا فَخْرَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلَا لِقُرَشِیٍّ عَلٰی غَیْرِ قُرَشِیٍّ (کوئی فخر نہیں ہے عرب کو عجم پر اور نہ قریشی کو کسی غیر قریشی پر) باطل کیا۔ اسی طرح نسل انسان کے افتخار کو باطل کیا گیا کہ بُعِثْتُ إِلَی أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ میں سرخ و سیاہ سب کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اسی پر قرآن مجید نے وضاحت فرمائی وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا ہم نے تم کو مختلف قبیلوں میں جو الگ الگ کیا ہے تو اس لئے کہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو۔ پھر فرمایا کہ إِنَّ أَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ أَتْقَاکُمْ یعنی تم میں معزز سب سے زیادہ وہی ہے جو سب سے زیادہ فرض شناس ہو۔

اسی طرح نسلی امتیاز اور ملکی تمیز کو باطل کر دیا کہ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ إِخْوَۃٌ جو لوگ بھی دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے وہ سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے

نَحْنُ بَنُوا الْإِسْلَامِ وَاللّٰہُ وَاحِدٌ

ہم سب اسلامی اولاد ہیں اور اللہ ایک ہے

اسلام نے آ کر ایک حیثیت اجتماعی کی تشکیل کی کیونکہ جب سب رشتہ دار ہو گئے تو ایک کو دوسرے پر فوقیت کیا۔ یہ حد تھی ملکی تفریق کو مٹا دی کہ ملک حبش کے رہنے والے حضرت بلال رضؓ کو یہ خصوصیت عطا کی گئی کہ نماز کے لئے اذان دینے والے وہی ہوں ایک طرف شہرت و اعلان سب گمنام اور خاموش لیکن موذن سربلندی کے ساتھ اپنی آواز کا سنانے والا۔ دوسری طرف ایک اعتبار سے رہنمہ راستہ دکھانے والا۔ لوگ سونے والے وہ جگانے والا۔ لوگ غافل وہ خبر دینے والا۔ پھر یہ امتیاز کچھ ابیعنوں پر گراں بھی گذر رہا تھا کہ یہ امتیاز خصوصی صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اس آدمی کو عطا ہو جائے جو دوسروں کو بس کہتا ہے بس کیا کہنے اسلام کی حکیمانہ تعلیم کے جس نے سب کو مساوی بنا دیا۔ کالے گورے کے امتیاز کو نیست و نابود کر دیا ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

روح خلوص ترستہ کے بعد عمل کی ظاہری بد صورتی بھی چھپ جاتی ہے۔ کوئی باکمال آپ کے پاس آئے اس کا کمال آپ کو اس کی تعظیم پر مجبور کرے گا جیسے ایک انسان کا ظاہری جسم اور اس میں اس کی روح۔ اگر روح صاحب کمال ہے تو اس ظاہری جسم کی بد صورتی چھپ جائے گی ویسے ہی عمل کی ظاہری شکل اور اس میں روح خالص۔ اگر روح خالص اور درست ہے تو عمل کو بھی درست کر دے گی۔ اس طرح سے حبش کے رہنے والے کو عزت دی گئی۔

ملک فارس کے رہنے والے حضرت سلمان فارسیؓ کی عزت کا کیا ٹھکانہ تھا قریب کے بیٹھنے والے غیر ہو گئے اور دور دراز کا رہنے والا عزیزوں سے بڑھ گیا۔ یہ کیا چیز تھی! وہی قوت عمل تھی یہی وجہ تھی کہ ہر جماعت کی خواہش تھی کہ سلمانؓ کو اپنے گروہ میں داخل کریں مگر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسئلہ پیش ہوا تو فرمایا کہ سلمان نہ تم میں سے ہیں اور

ذاتہم میں سے بلکہ سلمانؓ فارسی ہم میں سے ہیں۔

مال و دولت۔ واستغنائے ظاہری کی بناء پر جو امتیاز قائم کر لیا گیا تھا اس کو اسلام کی طرف سے یہ کہہ کر غلط قرار دیا گیا کہ وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اولیس ایک ذات ہے جو غنی ہے اور تم سب فقیر و محتاج ہو اب ایک دوسرے پر فخر کرنے کا حق نہیں رہا۔ مال کا زیادہ ہونا انسان کے لئے استغنا کی دلیل نہیں ہے بلکہ فقر کی دلیل ہے کیونکہ جس قدر مال و دولت زیادہ ہوگی اتنی ہی ضروریات زیادہ ہوں گی جتنی ضروریات زیادہ ہوں گی اتنی ہی احتیاج زیادہ ہوگی کیا خوب کہا ہے

ہر آنکہ غنی تراند محتاج تراند۔

اب سچ بتلیئے! وہ زیادہ غنی ہے جو کم افراد کا محتاج ہو یا وہ جو زیادہ افراد کا محتاج ہو۔ در حقیقت غنی تو وہی ہے جو کسی کا بھی محتاج نہ ہو اب آپ غور فرمائیں تو غنی کا ذوسوا اے اس قادر مطلق کے کوئی نہیں ہے لہذا مدارج احتیاج مختلف ہوئے۔ ایک فقیر اور محتاج جو اپنے ہاتھ سے زراعت کرتا ہے وہ بہت زیادہ غنی ہے بہ نسبت اس بادشاہ تاجور کے جو اپنی زندگی کا لمحہ بھی نہیں گذار سکتا۔ جب تک ہزاروں آدمی اس کے انتظام ملک و خانہ داری کے اسباب مہیا نہ کریں جس قدر دنیا میں تفوق بڑھتا جائے گا اتنی ہی احتیاج زیادہ ہوتی جائے گی۔ اسلام نے مال و دولت کو حطام کے لفظ سے تعبیر کیا اور اس کو ہاتھ کا میل قرار دیا پھر ایک انسان اگر اپنے جسم پر زیادہ میل ہونے سے فخر کرے تو یہی مال و دولت

پر فخر کرنا بھی زیبا ہے۔ ہاں مال و دولت کو اگر اسباب خیر کا ذریعہ بنائے تو یقیناً یہ مال سبب نجات اُخروی ہے۔ لیکن اس وقت بھی مال و دولت سبب امتیاز نہیں ہے بلکہ وہ عمل صالح سبب امتیاز ہے۔ مال ذمہ داریوں کو بڑھاتا ہے انسان کو زیادہ پابند بناتا ہے۔ انسان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ بہت سے معاصی ہیں جو انسان سے محض دولت مندی کی وجہ سے سرزد ہوتے ہیں۔ اگر وہ سبک بار ہوتا تو شاید ان معاصی میں مبتلا نہ ہوتا۔

اس کے بعد حکومت وسلطنت۔ وہ تو مال، دولت کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے مگر اس کو یہ کہا کہ وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مُلْکَہٗ مَنْ یَّشَآءُ (بادشاہ تو اللہ ہی ہے وہ جس کو چاہے دیدے) اگر سلطنت اپنی ہوتی تو اس پر فخر بھی کیا جاتا لیکن عاریۃً دی ہوئی مانگی چیز اس پر فخر کیا! اس پر اعتماد اور بھروسہ کیسا! کتنے سر تھے جو تاج کو تاج شاہی رکھتے تھے شام کو ٹھوکریں کھاتے ہوئے دکھائی دیئے کتنے آدمی کل تک چتر شاہی جن کے سروں پر تھے دوسرے دن قبر بھی

نصیب نہ ہوئی۔ اس پر فخر کیسا! ۔

نام و منصب۔ اس امتیاز کو بھی اسلام نے غلط ثابت کیا۔ آپ کے سامنے حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ پیش کیا۔ طوفان کے اُٹھتے ہوئے موجے اس میں ایک جہاز۔ اس پر حضرت نوحؑ اور ان کے تمام اہل بیت وایمان دار۔ ان کا بیٹا پانی میں غرق ہو رہا تھا۔ حضرت نوحؑ آواز دیتے ہیں یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا وَلَا تَکُنْ مَّعَ الْکٰفِرِیْنَ بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت ہو۔ آخر بیٹے نے ایک نہ سنی اور دیکھتے دیکھتے وہ موجوں کی نذر ہو گیا۔ خدا کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا ایک وعدہ یاد دلاتے ہوئے بارگاہ ایزدی کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ میرا یہ بیٹا بھی میرے خاندان میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ وعدہ یہ ہوا تھا کہ آپ کا خاندان غرق سے محفوظ رکھا جائے گا۔ قدرت کی طرف سے جواب ملا اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ یہ تمہارے خاندان میں سے نہیں ہے کیونکہ اس کے عمل اس لائق نہیں ہیں۔ اس طرح نسبی رشتہ کو جو کسی بڑے معزز سے تعلق رکھتا ہو بے اعتبار ثابت کیا۔ مگر (جیسا کہ بیان ہو چکا) غیر خاندان عمل کی وجہ سے اپنا ہو گیا۔ چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اہل بیت میں داخل ہو گئے۔ یہ عمل وہ چیز ہے جو مجتمع اجزا کو منتشر کر دیتا ہے اور مختلف عناصر کو ہم بنا دیتا ہے۔ یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اس طرح اس نے عملی طاقت کو بلند کیا ہے

التجا بدرگاہِ خداوندی!

از مولوی عبد السلام صاحب متعلم مدرسہ دار الحدیث رحمانیہ دہلی

جو دل پہ نقشِ جمالِ رسول ہو جائے
ترے غلاموں میں میرا شمول ہو جائے

یقیں ہے داغِ جگر میرا پھول ہو جائے
جو دل میں اُن کی محبت حلول ہو جائے

نہ ہو ہراس ہمیں کچھ بھی روزِ محشر کا
خدا نے اُمتِ احمدؐ کو اس لئے بخشا

جو شرف اُمتِ احمدؐ حصول ہو جائے
کہیں حبیب نہ میرا ملول ہو جائے

مروں تو روضۂ اقدس کی سیر کرکے مروں
چراغ صبح ہو یا ہو کسی کا پروانہ

الٰہی میری دعا یہ قبول ہو جائے
رحم سے تو جسے دیکھے وہ پھول ہو جائے

کبھی جو خواب میں دیکھوں حضور کی صورت
ترے حضور میں پھیلائے ہیں سبھی دامن

جو خار کا بھی ہو بستر تو پھول ہو جائے
دعا کسی نہ کسی کی قبول ہو جائے

ترے کرم کا نہیں کچھ شمار اے مولیٰ
ابھی تو چاہے تو ہر خار پھول ہو جائے

الٰہی تجھ سے بس اک التجا ہے اسلم کی
کہ اس پہ بھی تری رحمت نزول ہو جائے

[illegible] کسی چیز کا سبب [illegible]
سبب امتیاز صرف عمل صالح (لائق) ہے۔
شخصیت شخصی کوئی چیز نہیں ہے جو کچھ ہے وہ
عمل ہے حتی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
شخصیت کا بھی اعتبار نہیں کیا گیا بلکہ فرمایا
لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ
مِنَ الْخَاسِرِينَ اے نبی اگر (بالفرض) آپ
شرک کریں گے تو آپ کے کل عمل بھی برباد اور
نقصان اٹھانے والوں میں سے آپ بھی شمار
ہوں گے۔ مطلب یہ کہ ہم کو عمل محبوب ہے اور
شخصیت کے ہم جانب دار نہیں ہیں صرف رسول
کے ذاتی کمالات چاہئیں شخصیت سے کوئی
تعلق نہیں ہے بے شک رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کی طرف ان باتوں کا نسبت کرنا حقیقتاً

فرض محال کے طور پر ہے لیکن نتیجہ یہ ضرور نکلتا
ہے کہ اصل عمل ہی وہ چیز ہے جو معیار
موالات ہے۔ معیار محبت الہی ہے۔ عمل قابل
فخر ہے۔ عمل سے دنیا اور آخرت بنتی ہے۔ عمل کی
وجہ سے قومیں شاہراہ ترقی پر گامزن ہوتی ہیں
اسلام کا نظریہ ہمیشہ سے عمل ہی رہا ہی وجہ
تھی کہ اسلام نے آتے ہی دنیا میں انقلاب عظیم
پیدا کر دیا اور صحرا اور ریگستان کے رہنے والے
بدوں کو دنیا کا ایسا بادشاہ بنا دیا جن کی قدم
بوسی کے لئے تاج کنعانی و ایرانی بھی مجبور ہو گئے
بس یہی وہ قوت عمل ہے جس پر اسلام کی
بنیاد رکھی گئی ہے ۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت سے نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ثقفی سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آں
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ
یارسول اللہ آپ مجھ کو کوئی ایسا عمل بتاویں
کہ پھر آپ کے بعد دوسرے سے پوچھنے کی
حاجت نہ رہے۔ آپ نے فرمایا قُلْ آمَنْتُ
بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ کہو کہ میں اللہ پر ایمان
لایا اور پھر اس پر قائم رہو۔ قتادہ و حسن ابن
زید نے فرمایا کہ اللہ کی اطاعت اور فرماں
برداری پر قائم و دائم رہنے کا نام استقامت
ہے۔ بہرحال جو شخص اللہ کی وحدانیت کا
قائل ہوگا اور اسی کو اپنا حاجت روا، روزی
رساں مانے گا۔ اسی کو خیر و برکت کا مالک
سمجھے گا تو ضرور ہے کہ اس کی اطاعت و فرماں
برداری دل و جان سے بجا لائے گا حقیقت
میں اس آیت کا یہی مطلب ہے إِنَّ الَّذِينَ
قَالُوا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ جس نے
یہ کہہ دیا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر قائم
رہا تو اس پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوگا
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ یہی لوگ جنت
والے ہیں۔ استقامت قبول کرنے کے بدلے
اس مبارک مسکن میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

استقامت

(ثابت قدمی)

(از جناب مولوی محمد زبیر صاحب نظروی دربھنگوی جامعہ رحمانیہ بنارس)

ہم اسلامی احکام کو دیکھ لیتے ہیں
نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور اس کے علاوہ اور بھی
احکام جو صدقات و خیرات سے وابستہ ہیں
کسی حد تک انجام دے لیتے۔ غرباء و مساکین کی
خالی جھولی پُر کر دیتے ہیں۔ یتیموں، بے واؤں
کے سہارے بن جاتے ہیں۔ مسافروں کو بھی زاد
راہ دے کر ان کے وطن روانہ کر دیتے ہیں مگر
مفقود ہے تو استقامت جیسا انمول موتی۔
میرے دوستو! حقیقت یہ ہے کہ جس
نے استقامت حاصل کی گویا اللہ کی خوش
نودی حاصل کی۔ ہم نے استقامت جیسی بہترین
کرسی کو بزدلی جیسی منحوس چیز سے بدل دیا۔
اسی وجہ سے مسلمانوں کے ہر عمل میں سستی اور
کاہلی کا بدنما داغ پایا جاتا ہے۔ حالانکہ ہماری
عبادت کا لب لباب ہے تو بس یہی اور یہی۔
کیونکہ پنج وقتی نمازوں میں اسی استقامت

کی دعا کرتے ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ
اے اللہ ہمیں ثابت قدمی کی راہ بتلا اور دین
میں اسی طرح استقامت نصیب کر جس طرح تو
نے اپنے نیک بندوں کو عطا کی۔
حضرات! استقامت کی تعریف حضرت
عیسےٰ علیہ السلام کے قول سے واضح طور پر
معلوم ہوتی ہے إِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ یعنے
میرا اور تمہارا رب ایک ہی ہے اسی کی عبادت
کرو بس یہی استقامت ہے۔ ابوبکر رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں۔ استقامت یہ ہے کہ اللہ
کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ۔ اور اسی پر
مرتے دم تک قائم رہو۔ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کی
گواہی پر عمر کی آخری گھڑی تک قائم رہنے کا
نام استقامت ہے سفیان ابن عبد اللہ

اب آپ آسمان استقامت و استقلال
کے درخشندہ آفتاب رہنماء مناظر عبرت
و بصیرت کا درس مسلسل، دعوت عزیمت کے
اولیں علمبرداروں کی الم انگیز اور خون چکاں داستان
پڑھیں اور انہیں جیسے ثابت قدم بنیں۔
بیہقی کی روایت ہے کہ دنیا میں ایک لاکھ
چوبیس ہزار پیغمبر لوگوں کی رشد و ہدایت کے
لئے مبعوث کئے گئے جن میں تین سو تیرہ رسول
ہیں اور ان میں سے پانچ کو باری تعالےٰ نے
اولوالعزم کے نام سے ملقب کیا ہے۔ فرمایا وَإِذْ
أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَ
مِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ

مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا جبکہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور خصوصاً آپ اور نوح اور ابراہیم موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے تو پختہ اور سخت عہد لیا۔ ان کے اولوالعزم ہونے کی صرف دو وجہیں ہیں۔ پہلی تو ان کی اُمت کی کثرت ہوگی۔ دوسرے ثبات قدمی میں اوروں سے ان کا مرتبہ بلند تھا۔ یہ مسلم امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گمراہوں کی رہنمائی کے لئے جتنے بھی انبیاء بھیجے سب کے سب صاحب استقامت تھے۔ سب نے ہی قوم کے طعنے سہے۔ وہ بھی قوم کی ایذارسانی سے اپنا دامن نہ بچا سکے۔ انہیں جادوگر و پاگل کہا گیا۔ بوجہ طوالت مضمون ان کے عزائم کا اعتراف کرتے ہوئے صرف ان ہی پانچوں کے مختصر کارنامے بیان کر کے امت محمدیہ کی چیدہ چیدہ ہستیوں کے کارنامے تحریر کروں گا +

حضرت نوح علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام سے تقریباً ساڑھے بارہ سو سال بعد اور مسیح سے تقریباً ساڑھے تین ہزار سال قبل پیدا ہوئے۔ اللہ کے پہلے رسول ہیں۔ بعثت کے بعد وہ اپنی قوم کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے رہے۔ رات دن ان کو شرک و بدعت سے روکتے رہے۔ انہوں نے توحید کی تبلیغ میں تن من دھن قربان کر دیا۔ قرآن مجید نے بتایا ہے کہ وہ اپنی قوم کو ساڑھے نو سو سال تک برابر نصیحت کرتے رہے۔ ان کو عذاب الٰہی کی دھمکی سناتے رہے، ان کو کبھی ڈانٹ بتا کر کبھی نرمی و راستی سے حقیقی معبود کی طرف بلاتے رہے۔ جیسا کہ فرمایا فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا لیکن ان کی نا سمجھ قوم نے ان پر مصائب و آلام کے پہاڑ ڈھائے۔ ان کی تمام باتوں کی مخالفت کی۔ وہ شرک کے گندے گناہ میں اس طرح آلودہ ہو گئی تھی کہ جب آپ خدا کی وحدانیت پیش کرتے ان کے رئیس اپنے پیروؤں سے یہی کہتے لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا۔ دیکھنا جی تم اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا بالخصوص ود، سواع، یعوق، و یغوث اور نسر کو کبھی نہ چھوڑنا۔ وہ شرک و رسومات میں اس طرح منہمک ہو گئے تھے کہ حلال و حرام میں تو قطعی تمیز نہ تھی، وہ اللہ کا نام سن کر اس طرح بھاگتی جس طرح ہم آگ سے دور بھاگتے ہیں۔ انہوں نے ان کو ہر ہر پہلو سے سمجھایا مگر انہوں نے نہ سنا پر نہ سنا۔ نہایت غور کا مقام ہے کہ جس کی عمر میں اس قدر وسعت ہو۔ جس کی زندگی اس درجہ طول طویل ہو۔ جن کو وہ درجہ وہ مرتبہ نصیب ہے جو ہر کس و ناکس کو نہیں مل سکتا، ان کا یہ حال ہے کہ ان کی قوم اس قدر مخالفت پر تل جاتی ہے کہ خدا کا نام بھی نہیں سننا چاہتی۔ قوم کو جانے دو خود ان کی اولاد جن کو بڑی کاوش و جاں فشانی کے ساتھ پالا پوسا۔ اپنی راحت کو ان پر نثار کر دیا۔ وہ بھی مخالفوں کا داہنا بازو بن کر باپ کو ستاتی ہے اسے مصیبت کے المناک گڑھے میں دھکیلتی ہے۔ اس پر طرح طرح کے مظالم ڈھاتی ہے۔ طرفہ شاعر نے قرابت مندوں کے ظلم کا کیا ہی خوب نقشہ پیش کیا ہے ؎

وَظُلْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى اَشَدُّ مَضَاضَةً
عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَقْعِ الْحُسَامِ الْمُهَنَّدِ

(ترجمہ) تیز تلوار سے کہیں زیادہ کاٹ میں اور تکلیف میں قرابت مندوں کا ظلم ہے۔ عمر ساری تمام ہو چکی مگر قوم کا اکثر حصہ ان کا ہم خیال نہ ہوا حتیٰ کہ اپنی اولاد بھی اس پاک تعلیم سے محروم رہی لیکن قوم کی بے پروائی سے گھبرائے نہیں جملہ مصائب کو بڑے استقلال سے برداشت کئے جا رہے ہیں۔ جب سرکشی بڑھتی تو خدا کی طرف سے تائید ہوتی ہے اور ان کا بذریعہ طغیان (سیلاب) آپ بدلہ لیتا ہے اور منکروں و مشرکوں سے اس دنیا کو پاک و صاف کرتا ہے +

تازیانہ غفلت

غفلت و حشمت بالا کا تو خواہاں ہے اگر
چھوڑ کر کفر و ضلالت جو کرے اس پہ عمل
شرک و بدعات سمجھ دشمن اسلام ہیں یہ
یہ باطل طریقے فراموش کر دے
علم و عمل و شرم و حیا مخزن اسلام ہیں یہ
اس سے غافل جو رہا دین سے محروم رہا
انکار صداقت ہے ہلاکت کے سوا کیا
حق سے نفرت تجھے زیبا نہیں ہرگز مسلم
عزرائیل تیرے سرہانے کھڑا ہے

گوش دل سے ذرا سن لے تو نصیحت میری
یک بیک پھر تو بدل جائے گی قسمت تیری
کار ابلیس ہیں غارت گر ایماں ہیں یہ
چراغ ضلالت کو خاموش کر دے
دینی ارکان ہیں اور دولت ایماں ہیں یہ
دین و دنیا کی بھلائی سے وہ محروم رہا
آلودہ بخون لقمہ تر ہو تو مزا کیا
ایسی غفلت تجھے زیبا نہیں ہرگز مسلم
تو بستر پہ مدہوش غافل پڑا ہے

رہبری کرتا ہے مسلم کی رفاقت میں خطیب
ہلکے جھینپوں سے چمک جائیں کہیں خفتہ نصیب
(خطیب نگری)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

آپ کا وطن شہر بابل ملک عراق تھا آپ کے زمانہ میں نمرود بادشاہ خدائی کا دعویدار تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً ۲۲ سو سال قبل اس پاک ہستی کا وجود اس وقت ہوتا ہے جب کہ تمام دنیا گمراہی کے گڑھے میں پڑی تھی۔ بت پرستی ان کا شیوہ ہو گیا تھا۔ آپ کو سب سے پہلے خدا شناسی کا چاند سورج کے

سامنے سچے دل سے توبہ کرتا ہوں کہ آیندہ رب کی ناراضگی کا کوئی کام نہ کروں گا۔ خدا کی نافرمانیوں کے پاس کبھی نہ پھٹکونگا میں نے وہ تم تمھیں بلندی اور اپنے ناپاک ارادہ سے ہمیشہ کے لئے باز آیا پھر بصد گریہ وزاری جناب باری میں توبہ و استغفار کرتا ہے۔ و۔ رو رو کر اپنے اعمال کی سیاہی دھوتا ہے دامن امید پھیلا کر دست دعا دراز کرتا ہے کہ بار الٰہا میری سرکشی سے درگذر فرما۔ مجھے اپنے دامن عفو میں چھپالے۔ میرے گناہوں سے چشم پوشی کر۔ مجھے اپنے عذابوں سے آزاد کر) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اُسی رات کفل کا انتقال ہوگیا۔ صبح کو لوگ دیکھتے ہیں کہ اس کے دروازہ پر قدرتاً لکھا ہوا ہے اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لِلْکِفْلِ یعنی اللہ تعالیٰ نے کفل کے کل گناہ معاف فرما دیئے۔ لوگ اس سے تعجب کرتے ہیں (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ)

آپ نے دیکھا کہ دو گھڑی کے خوفِ خدا نے عمر بھر کے گناہوں کو جلا کر بھسم کر دیا۔ سنو اور کان کھول کر سنو! خوفِ خداوندی تمام نیکیوں سے بڑی نیکی ہے اور تمام برائیوں سے بڑی برائی خوفِ خداوندی خشیتِ الٰہی اور تقوے کا نہ ہونا ہے۔

میں آج کے اپنے اس خطبے کو یہیں پر ختم کرتا ہوں اور خاتمے پر آپ کو اس آیتِ قرآنی کا سُنانا ضروری سمجھتا ہوں۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝ یعنی دل میں اللہ کا ڈر رکھنا۔ زبان کو پاک صاف اور سچی رکھنا وہ عمل ہے جس پر بگڑے ہوئے کام بن جاتے ہیں اور کل گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اٰتِ اَنْفُسَنَا تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا ۝

وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوفِ خدا کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر متفرق خطبے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ اَحْمَدُہٗ وَاَسْتَعِیْنُہٗ وَاَسْتَغْفِرُہٗ وَاَسْتَھْدِیْہِ وَاُوْمِنُ بِہٖ وَلَآ اَکْفُرُہٗ وَاُعَادِیْ مَنْ یَّکْفُرُہٗ ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۔ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَالنُّوْرِ وَالْمَوْعِظَۃِ عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ ۔ وَقِلَّۃٍ مِّنَ الْعِلْمِ ۔ وَضَلَالَۃٍ مِّنَ النَّاسِ ۔ وَانْقِطَاعٍ مِّنَ الزَّمَانِ ۔ وَدُنُوٍّ مِّنَ السَّاعَۃِ ۔ وَقُرْبٍ مِّنَ الْاَجَلِ ۔ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ ۔ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَقَدْ غَوٰی وَفَرَّطَ وَضَلَّ ضَلَالًا بَعِیْدًا ۔ اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ ۔ فَاِنَّہٗ خَیْرُ مَا اَوْصٰی بِہِ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ اَنْ یَّحُضَّہٗ عَلَی الْاٰخِرَۃِ وَاَنْ یَّاْمُرَہٗ بِتَقْوَی اللّٰہِ ۔ فَاحْذَرُوْا مَا حَذَّرَکُمُ اللّٰہُ مِنْ نَّفْسِہٖ ۔ وَلَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ نَصِیْحَۃً وَّلَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ ذِکْرًا ۔ وَاِنَّ تَقْوَی اللّٰہِ لِمَنْ عَمِلَ بِہٖ عَلٰی وَجَلٍ وَّمَخَافَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ عَوْنُ صِدْقٍ عَلٰی مَا تَبْغُوْنَ مِنْ اَمْرِ الْاٰخِرَۃِ ۔ وَمَنْ یُّصْلِحِ الَّذِیْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ مِنْ اَمْرِہٖ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ لَا یَنْوِیْ بِذٰلِکَ اِلَّا

باتوں پر بھی پکڑے جائیں گے؟ تو فرمایا کہ تجھ کو اب تک خبر نہیں کہ مسلمانوں کو جہنم میں اوندھے منہ ڈالنے والے صرف زبانی کرتوت ہی ہونگے (مشکوٰۃ) یہ بھی واضح رہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی ذریعۂ نجات ہی کو پوچھا تھا یعنی مجھ کو ایسا عمل بتلادیجئے جو جہنم سے دور کرکے جنت میں داخل کرادے۔ اس کے باوجود مذکورہ بالا جواب یانا صاف بتلاتا ہے کہ دراصل ذریعۂ نجات میں زبان کو بڑا دخل ہے اور زیادہ تر گھر میں رہنے والا بھی اکثر برائیوں سے بچا رہتا ہے کیونکہ سوسائٹی میں بیٹھ کر وہ وہ باتیں ہو جاتی ہیں جو پہلے میں ہرگز ممکن نہیں بلکہ خیال بھی نہ آئے اور یار لوگوں کے ساتھ نہایت آسانی سے ظہور پذیر ہو جاتی ہیں

(۹۳۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ تَلَاھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فَخَرَّ فَتًی مَغْشِیًّا عَلَیْہِ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی فُؤَادِہٖ فَاِذَا ھُوَ یَتَحَرَّکُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا فَتٰی قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَقَالَھَا فَبَشَّرَہٗ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمِنْ بَیْنِنَا فَقَالَ اَوَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَہٗ تَعَالٰی ذٰلِکَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ۔ رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ (ترغیب)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر یہ آیت اتاری یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ الْاٰیَۃَ (اے ایمان والو! تم خود اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ابتدائی ایندھن برے لوگ اور ان کے پتھر ہونگے۔ وہاں عذاب کرنے والے نہایت سخت طبیعت نہایت قوی فرشتے مقرر ہیں جو خدا کے کسی حکم کا کبھی خلاف نہیں کرتے۔ صرف وہی کرتے ہیں جو حکم دیا جائے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کسی روز اپنے صحابہ کے سامنے اس کو تلاوت فرمایا تو ایک جوان بیہوش ہو کر گر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے دل پہ ہاتھ رکھ کر دیکھا تو وہ بہت زیادہ ہل رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے جوان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو۔ اس نے فوراً حکم کی تعمیل کی تو اس کو جنت کی خوشخبری دی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیا یہ بشارت ہم سب میں سے صرف اسی کے لئے مخصوص ہے؟ آپ نے فرمایا (نہیں) کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ذٰلِکَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِیْدِ۔ یعنی توحید کے ماننے پر جنت کا وعدہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو میرے سامنے کھڑے ہونے اور میرے عذاب سے ڈرتا رہے۔

یہ خوشخبری اس شخص کو صرف اس لئے ملی کہ وہ خدائی عذاب کے خوف سے بیہوش ہوا۔ اگر اور کسی وجہ سے ہوتا تو ہرگز یہ خوشخبری نہ ہوتی۔ اس لئے یہ بشارت ہر اس شخص کے لئے ہے جو بھی عذاب سے ڈرے۔

(۹۳۲) رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ فَقَالَ اُوْقِدَ عَلَیْھَا اَلْفَ عَامٍ حَتّٰی احْمَرَّتْ وَاَلْفَ عَامٍ حَتّٰی ابْیَضَّتْ وَاَلْفَ عَامٍ حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَھِیَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَۃٌ لَا یُطْفَأُ لَھَبُھَا وَبَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَسْوَدُ فَھَتَفَ بِالْبُکَاءِ فَنَزَلَ عَلَیْہِ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا الْبَاکِیْ بَیْنَ یَدَیْکَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْحَبَشَۃِ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ مَعْرُوْفًا قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِیْ فَوْقَ عَرْشِیْ لَا تَبْکِیْ عَیْنُ عَبْدٍ فِی الدُّنْیَا مِنْ مَّخَافَتِیْ اِلَّا اَکْثَرْتُ ضِحْکَھَا فِی الْجَنَّۃِ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ وَغَیْرُہٗ (ترغیب)

حضرت انس انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے کہا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ آیت یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ تلاوت کرکے فرمایا جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سرخ ہو گئی۔ پھر ہزار سال تک پھونکا گیا تو سفید ہوئی اس کے بعد ایک ہزار سال تک تیز کیا گیا تو مستقل سیاہ ہو گئی چنانچہ اب بھی وہ

ذریعہ موقع ملتا ہے۔ ان میں اہلیت الٰہیت نہ پاکر دوسری طرف رُخ ہوتا ہے حتّٰی کہ آپ اس انتہائی امر پر پہونچے کہ دنیا کا پیدا کرنے والا، مخلوق کا رازق، تمام چھوٹی بڑی چیزوں کا نگہبان اگر ہو سکتا ہے تو ایک ہی۔ دوسرا اس لائق نہیں کہ اپنی بلند پیشانی اس کی عبادت کے لئے خم کی جائے، ان سے منتیں مانی جائیں۔ جب یہ ساری باتیں ان کے دل میں جاگزیں ہوگئیں تو توحید کا علم بلند کیا اور اپنے باپ آذر کو یہ مژدہ سنایا یَا اَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا اے پیارے ابا! آپ کیوں ایسی مہمل چیزوں کی پوجا کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں نہ دیکھتی ہیں اور نہ تو نفع و نقصان ہی پہونچا سکتی ہیں۔ آپ کیوں ایسے بے حس پتھروں کی عبادت کرتے ہیں جو اپنے بدنوں سے ایک مکھی اڑانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے اس آواز کا سننا تھا کہ لوگ برہم ہوگئے۔ طرح طرح کی صلواتیں سنائی جانے لگیں، جان کے درپے ہوگئے مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی اور بلا روک ٹوک بلند آواز سے فرمایا اَتُحَاجُّوْنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ یعنی اُن کی قوم نے ان سے جھگڑا کیا تو ابراہیم نے فرمایا کہ کیا تم اللہ کی بابت مجھ سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ مجھے ہدایت کر چکا اور راستہ پر لگا چکا ہے۔

شرک کے دشمن، توحید کے فدائی قوم کی لعنت و ملامت کے خوف سے بھی باز نہ رہے بلکہ موقع پاکر بلا خوف و خطر ان کے بتوں کو توڑ پھوڑ کر ٹھکانا لگا دیا، قوم نے اس کی سخت گرفت کی اور آذر تک اس کی خبر پہونچائی باپ نے کہا یَا اِبْرَاهِیْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ اے ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) تو اپنے اس کرتوت سے باز نہ آیا تو سنگسار کردوں گا لیکن یہ اپنے اس قول سے باز نہ آئے۔ بالآخر لوگوں نے آسمان جیسی بلند آگ سلگائی اور اس میں اُن کو پھینک دیا۔ مگر میرے دوستو! کیا تم نے کبھی ایسا تجربہ کیا کہ کسی وفادار دوست نے کبھی بے وفائی کی ہو؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اللہ نے فوراً اس آگ کو سلامتی کا حکم دیا وہ آپ کے لئے چمن لالہ زار بن گئی سچ فرمایا اللہ نے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اس کے بعد آپ مع اہل و عیال ملک شام میں قیام پذیر ہوئے آپ کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام آپ ہی کی اولاد ہیں +

موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

آپ کا وطن ملک مصر تھا اور ملک کے دیندار خاندان میں پیدا ہوئے۔ مگر کرشمہ قدرت سے فرعون کے گھر میں پرورش پائی۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً پونے دو ہزار سال قبل پیدا ہوئے تھے آپ کے دل میں صغرسنی ہی سے آزادی کا ولولہ تھا۔ وہ اپنی قوم کو فرعونی جاہ و سطوت سے نکال کر غلامی کا منحوس پھندا کھولنا اور بنی اسرائیل کو موحد و آزاد بنانا چاہتے تھے کیونکہ فرعون نے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى کا شور مچا رکھا تھا۔ نبوت ملتے ہی حکم ہوتا ہے اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى فرعون کو خدائے واحد کا پیغام سناؤ، وہ سرکشی کے نہایت ہی بُرے خیال میں مبتلا ہے۔ آپ فرعون کی مخدوش عمارت کو ملیا میٹ کرنے کے لئے قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ وہاں مناظرے اُٹھتے ہوئے، کئی معجزے بھی دکھائے۔ متعدد بار فرعون کو عذاب الٰہی سے چھڑایا۔ فرعونی جادوگروں سے مقابلہ بھی کیا۔ اس میں جادوگروں کو ماننا پڑا کہ ہم واقعی کھلی گمراہی میں پڑے تھے ہم اللہ کے انعام و اکرام کو بھلا بیٹھے تھے۔ فرعون نے ان نومسلموں کو سخت سزا کی دھمکی دی کہ اے موسائیو تمہاری سزا یہ ہوگی کہ تمہارے ہاتھ پاؤں خلاف طور پر کاٹ لئے جائیں گے ورنہ اس دین سے بہت جلد کنارہ کش ہو جاؤ لیکن انہوں نے صاف صاف جواب دے دیا فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ (تجھے جو کچھ کرنا ہو کر لے) ان روشن دلیلوں کے بعد ہم اپنے پیدا کرنے والے کے اوپر تجھے ترجیح نہیں دیں گے جو کرنا ہو کر گذرو اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بس دنیا کی محدود زندگی تک ہی تیرا دباؤ چل سکتا ہے بحکم خداوندی موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو وہاں سے نکال لے گئے۔ آگے چل کر بنی اسرائیل نے آپ کو قسم قسم کی الجھنوں میں الجھائے

مُلکی بھائیوں سے

مشورے ہوتے ہیں سب تیرے مٹانے کے لیے — خواب غفلت میں گذرتا ہے زمانہ تیرا
دشمنی پر ہے تُلا خود ہی شہر یار ہے آج — دم بسمل ہے لکھا یار فسانہ تیرا
اب بھی ہشیار رہو بیدار ہو نادان نہ بن — خواب غفلت میں بہت گذرا زمانہ تیرا
نہ سمجھ آئی اگر اب تو سمجھ لے اک دن — فنا ہو جائے نہ دنیا سے فسانہ تیرا
تیرے افعال ہوں وہ جن سے رہے نام بلند — دیکھ خالی نہ کہیں جائے نشانہ تیرا
جرمن و روس کو جاپانی کہانی کو مٹا — جیتی دنیا رہے اے ہند فسانہ تیرا
دام صیاد بچھاتا ہے تباہی کے لئے — ایسی چل چال لگے رُخ پہ نشانہ تیرا
لے دُعا قوم کی اور ہند کو بدنام نہ کر — تاکہ باقی رہے دنیا میں فسانہ تیرا
شہرۂ آفاق ہے اے ہند فسانہ تیرا — امتحاں لیتا ہے ہر سپہر کے زمانہ تیرا

خیر خواہی کی غرض سے تجھے لکھا ہے خطیب
تاکہ حامی رہے دُنیا میں زمانہ تیرا

(خطیب بنگلوری)

رکھا کبھی قوم یہ کہتی کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) ہمیں ایسا معبود بنا دو کہ اس کو دیکھ دیکھ کر عبادت کریں۔ اور کبھی یہ کہتی کہ ہم من وسلویٰ سے اُکتا گئے سبزیاں اُگواؤ۔ اُن کی غیر موجودگی میں بچھڑا پوجنا شروع کر دیا۔ وادی تیہ کی الم انگیز دردبھری روداد کس کی نظر سے نہیں گذری۔ باوجودیکہ موسیٰ علیہ السلام نے شجاعت وبہادری کا سبق پڑھایا تھا پھر بھی جب ان سے دشمنوں کے مقابلے میں نکلنے کے لئے کہا گیا تو صاف جواب دے دیا۔ اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ اے موسیٰ تم اور تمہارے بڑے بھائی چلے جاؤ۔ ہم کیوں جانے لگے ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے۔ الغرض بڑی بڑی مصیبتوں میں ڈالے رکھا مگر قربان جائیے کہ زندگی کے آخری لمحہ تک پائے ثبات کو لغزش نہ ہوئی اور ۱۲۰ برس کی عمر میں اس دنیا سے رحلت فرمائی +

عیسیٰ کلمۃ اللہ علیہ السلام

شہر بیت المقدس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانچ سو ستر سال قبل پیدا ہوئے۔ یہ اس وقت پیدا ہوئے جب کہ دین موسوی بنی اسرائیل کے درویشوں اور راہبوں کی مختلف رنگیلی رسومات کی وجہ سے آخری سانس لے رہا تھا۔ پیٹ کے بھوکے عوام کو مغالطہ دے کر دن رات چال بازی ومکاری سے اس پیٹ کی کبھی نہ بجھنے والی آگ کے لئے ایندھن فراہم کر رہے تھے۔ عبادت میں اعلےٰ اور بلند مقام پر بیٹھنے کی کوشش کرتے اور اپنا سجدہ کرواتے۔ آپ نے اس تاریک دور میں ہدایت کا چراغ جلایا اور فرمایا اے لوگو! تم کھلی گمراہی میں غوطے پر غوطے کھا رہے ہو۔ تمہاری کشتیٔ حیات سیلابی بھنور میں موجزن ہے۔ جو معمولی حرکت سے تہ آب ہو جائے گی۔ اگر تم نے اپنے آپ کو اس موج تلاطم سے نہ بچایا تو یاد رکھو نجات کا بیڑا غرق ہو جائے گا۔ اور کبھی بھی ہدایت نصیب نہ ہوگی۔ پس آؤ اور میرا کہا مانو إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (یقیناً میرا اور تمہارا مالک صرف اللہ ہی ہے اسی کی تم سب عبادت کرو۔ یہی سیدھا اور استقامت کا راستہ ہے) جب آپ وعظ سناتے ہوئے بیت لحم میں آئے تو راہبوں، درویشوں نے بحث کرنے کی کوشش کی کیونکہ انہیں یہ خوف دامن گیر تھا کہ اگر عیسےٰ (علیہ السلام) نے لوگوں کے دلوں میں دین کا اصل نقشہ جما دیا تو پھر ہماری چال سازی کا طلسم ٹوٹ جائے گا۔ نذرانے بند ہو جائیں گے ہماری شیطانی ہوس بلک بلک کر فنا ہو جائے گی موقع کی تلاش میں تھے ہی، ان کے صاحب ثروت نے آپ کی دعوت کی آپ نے قبول فرمائی اور بے ہاتھ دھوئے تناول کرنے لگے۔ لوگوں نے کہا اے عیسیٰ (علیہ السلام) تم لوگوں کو دین کا وعظ سناتے پھرتے ہو اور خود تمہیں شریعت کی کچھ خبر نہیں۔ آپ نے جواب دیا اے راہبو! تم ہاتھ اور رکابی کو اوپر سے صاف کرنے کی فکر میں غرق رہتے ہو لیکن لے دین کے چور تمہارے پیٹ میں چوری اور لوٹ کا مال بھرا ہے۔ تمہارے آباؤ اجداد نے تو انبیاؑ کو قتل کیا اور تم اُن کی قبریں بناتے ہو، اور عوام کو دھوکہ دے کر سجدے کراتے ہو۔ حضرت زکریا علیہ السلام سے قبل جتنے بھی انبیاء قتل ہوئے ہیں اس سے یہ گناہ کہیں بڑھا ہوا ہے کہ ان کی روحوں کو قبر میں دکھ پہونچاؤ۔ جب درویشوں نے یہ یقین کر لیا کہ یہ ہماری آمدنی کے چشمے کو برباد کر دے گا تو انہوں نے ایک عام جلسہ کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے عیسیٰ قیصر تو کافر ہے اور ہم سے جزیہ وصول کرتا ہے، کیا ہمارے لئے اس کا دینا جائز ہو سکتا ہے۔ آپ نے ایک اشرفی طلب کی اور فرمایا اس پر کس کا فوٹو ہے۔ جواب ملا قیصر کا۔ فرمایا بس اس کا حق اس کو دو اور خدا کا خدا کو۔ یعنی دنیاوی امور میں تمہارے لئے اختیار ہے کہ کسی قدر اس سے مدد لے لو مگر خدا کی عبادت میں اسکو شریک نہ کرو۔ اتنا کہنا تھا کہ قیصر کے دربار میں خبر پہنچائی گئی کہ عیسےٰ بنی اسرائیل کو بغاوت پر آمادہ کرتا ہے اور حکومت کو زیر کرنا چاہتا ہے۔ فوراً شاہی حکم دے دیا گیا کہ اس کو مع متبعین گرفتار کرو، اور برسر عام عیسےٰ کو سُولی دو۔ دوستو! یہ سزا کس مجرم پر دی جاتی ہے صرف اس کہنے پر اِنَّ اللہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ مگر اللہ کے مخلص اور ثابت قدم بندے بچ جاتے ہیں اللہ اُن کو اپنے پاس زندہ بلا لیتا ہے اور پھر قیامت کے قریب دین محمدی کی اشاعت کے لئے آسمان سے اُتریں گے + "باقی باقی"

"زبیر نظروی درجہ ششم جامعہ رحمانیہ بنارس"

بنگلور میں پیغمبر اسلام علیہ السلام کی توہین

(گذشتہ سے پیوستہ۔ قسط نمبر ۲)

(۳)

میں نے فتویٰ نویسی ترک کر دی ہے میں نہ مفتی ہوں نہ قاضی نہ قضاء علی الغائب جائز سمجھتا ہوں اس لئے آپ کسی اور عالم سے مسئلہ دریافت فرمالیں۔

البتہ ایسی صورت میں اگر امام موصوف نماز نہ توڑتے اور اخیر میں سجدۂ سہو کر لیتے تو اچھا ہوتا بلکہ سجدۂ سہو عیدین اور جمعہ کے مجمع کثیر میں اگر نہ بھی کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ درمختار میں اسی قول کو مختار متاخرین لکھا ہے اور یہ حدیثیں جو استفتاء میں درج ہیں معتبر ہیں البتہ صحیح واقعہ قبل از تکبیر ہے صحیحین میں اسی طرح

آیا ہے۔ ہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بے شک سہو ہوا۔ مگر وہ محض امت کی تعلیم کے لئے تھا۔ چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بلاغات میں سے ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّیْ لَااَنْسٰی اَوْاُنَسّٰی لِاَسُنَّ کہ میں بھولتا ہوں یا بھولایا جاتا ہوں تاکہ اپنی امت کے لئے ایک راہ پیدا کروں۔ یعنی اور لوگوں کا بھولنا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ شیطان ان پر غالب ہو جاتا ہے اور خدا کی یاد سے غافل کر دیتا ہے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیطان کا کچھ زور نہ چلتا تھا بلکہ اللہ جل شانہ کی آپ کے بھول نے یا بھلا دینے میں یہ حکمت تھی کہ امت کو سہو کے مسائل معلوم ہو جائیں اگر آپ نمازوں میں نہ بھولتے تو لوگوں کو یہ مسئلے کس طرح معلوم ہوتے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ نے شفاء میں فرمایا ہے وَقَدْ رُوِیَ اَنِّیْ لَااَنْسٰی وَلٰکِنْ اُنَسّٰی لِاَسُنَّ یعنی میں بھولتا نہیں بلکہ بھولایا جاتا ہوں تاکہ لوگوں کو سہو کے احکام معلوم ہو جائیں۔ بہرحال حضور علیہ السلام کا بھولنا ہمارے بھولنے کی طرح نہیں اس لئے حضور علیہ السلام کی جناب میں اس بھولنے میں غفلت کی نسبت درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم: ابو یوسف محمد شریف عفا اللہ عنہ کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ +

—— (۴) ——

حَامِدًا لِلّٰہِ وَمُصَلِّیًا وَمُسَلِّمًا عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحَابِہٖ درصورت صدق مستفتی حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا شاذونادر موقع پر سہو کرنا بطور تشریع تھا یعنی امت کو طریقہ سہو سکھلانا تھا۔ نیز شریعت جاری کرنے کے لئے حکمت الٰہی مقتضی تھی۔ آپ خداوند عالم کے مشاہدے میں مستغرق تھے۔ شفاء قاضی عیاض میں ہے وَلٰکِنْ مِثْلُ ھٰذَا اِنَّمَا یَکُوْنُ مِنْہُ لِاَمْرٍ یُرِیْدُہُ اللّٰہُ مِنْ اِثْبَاتِ حُکْمٍ وَتَاْسِیْسِ سُنَّۃٍ وَاِظْہَارِ شَرْعٍ انتہی

جناب قدوۃ السالکین مولانا مولوی (رح) حاجی سید شاہ عمر صاحب حیدرآبادی قدس سرہ نے تفسیر کشف القلوب میں لکھا ہے۔ صوفیہ کرام فرماتے ہیں سَہْوُنَا مِنَ الْاَعْلٰی اِلَی الْاَدْنٰی یعنی ہمارا سہو برتر سے (یعنی نماز سے) کمتر کی طرف ہے وَسَہْوُہٗ مِنَ الْاَدْنٰی اِلَی الْاَعْلٰی یعنی آپ کا سہو کمتر سے برتر کی جانب ہے یعنی نماز سے بھی جو شے اعلیٰ ہے (یعنی مشاہدۂ حق) اس طرف متوجہ ہونے سے نماز میں سہو ہوتا ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

یاسائلی عن رسول اللہ کیف سہا
والسہو من کل قلب غافل لاہٖ
قد غاب عن کل شیئ سرہ فسہا
عما سوی اللہ فالتعظیم للہ

یعنی اے مجھ سے سوال کرنے والے آنحضرت کے سہو سے کہ آپ نے کس طرح بھولا۔ اور سہو تو اسی کو ہوتا ہے جس کا دل غافل ہو (اس کا جواب یہ ہے) کہ آپ سوائے خدا کے ہر شے سے غافل ہو گئے۔ اس لئے سہو ہوا تو حقیقت میں یہ تعظیم الٰہی ہے سہو نہیں۔ انتہی (سورہ حج ۵۲) پس سردار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غفلت کو منسوب کرنا سخت بے ادبی ہے۔ آپ غفلت سے منزہ اور پاک تھے۔ شفاء قاضی عیاض میں ہے و ذَھَبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِ الْمَعَانِیْ وَالْکَلَامِ عَلَی الْحَدِیْثِ اِلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْہُوْ فِی الصَّلٰوۃِ وَلَایَنْسٰی لِاَنَّ النِّسْیَانَ ذُھُوْلٌ وَغَفْلَۃٌ وَاٰفَۃٌ قَالَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنَزَّہٌ عَنْہَا (انتہی) نیز مذکورہ کتاب میں ہے وَلَیْسَ فِیْ ھٰذَا شَیْئٌ یَحُطُّ مِنْ رُتْبَتِہٖ وَنَاقِصٌ مُعْجِزَتِہٖ وَذَھَبَ طَائِفَۃٌ اِلٰی مَنْعِ السَّہْوِ وَالنِّسْیَانِ وَالْغَفَلَاتِ وَالْفَتَرَاتِ فِیْ حَقِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُمْلَتَہٗ وَھُوَ مَذْھَبُ جَمَاعَۃِ الْمُتَصَوِّفَۃِ

وَاَصْحَابِ الْقُلُوْبِ وَالْمَقَامَاتِ (الانتہی) کوئی شخص اپنی صفائی کے لئے اپنے سہو کا مقابلہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور سہو سے نہیں کرسکتا۔ اس سے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان ہوتی ہے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس اور صفات عالی تک ہمارے عقل کی رسائی ممکن نہیں۔ آپ کے امور سے تبلیغی امور میں زیادتی ہے۔ کوئی قسم کا نقص اور طعنہ آپ پر نہیں کیا جاسکتا۔ آپ کے لئے مدح ہے اگرچہ دوسرے کے لئے مدح نہیں ہوسکتا بعض مشائخ نے کہا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں سجدہ سہو سجدۂ شکر ہے۔ شفاء قاضی عیاض میں ہے وَھٰذِہِ الْحَالَۃُ زِیَادَۃٌ لَہٗ فِی التَّبْلِیْغِ وَتَمَامٌ عَلَیْہِ فِی النِّعْمَۃِ بَعِیْدَۃٌ عَنْ سِمَاتِ النَّقْصِ وَاَغْرَاضِ الطَّعْنِ۔ علامہ خفاجی رح نے نسیم الریاض شرح شفاء میں لکھا ہے قَالَ بَعْضُ مَشَایِخِنَا مِنَ الْحَنَفِیَّۃِ اِنَّ ھٰذِہِ السَّجْدَۃَ سَجْدَۃُ سَہْوٍ لِلْاُمَّۃِ وَسَجْدَۃُ شُکْرٍ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَدْحٌ فِیْ حَقِّہٖ وَاِنْ لَمْ [illegible] یُمْدَحُ بِہَا سِوَاہُ لِکَوْنِہٖ اُمِّیًّا وَتَرَقِّیْ بِہِمَا۔ مذکورہ امام سے علانیہ توبہ طلب کیا جاوے کیونکہ فی زمانہ شرع شریف کے موافق حد یا تعزیر جاری کرنا ممکن نہیں ہے حصن حصین میں بروایت طبرانی یہ حدیث شریف مروی ہے وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوْءٍ فَاَحْدِثْ لِلّٰہِ فِیْہِ تَوْبَۃً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ۔ کتبہ محمد حبیب اللہ کان اللہ لہٗ قاضی مدراس +

الجواب صحیح۔ شاہ ابو عزیز محمد حسین قادری عفا اللہ عنہ +

—— (۵) ——

ھوالموفق للصواب بحق مالک الامم والرقاب وبحق سیدی سید الاسیاد والاوتاد والافراد۔ الحمد للہ الذی

انا ارسلنٰک شاھدا و مبشرا و نذیرا لتؤمنوا باللہ و رسولہ و تعزروہ و توقروہ
بحانکم و لسانکم فجعل تعظیمہ و توقیرہ
و تعزیرہ ھو الرکن الرکین لدینکم الحق
وابمانکم و حرم علیکم ان ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی او تجھروا لہ بالقول
کجھر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم و
انتم لا تشعرون بحوالہ کہ میرے مولا
تعالیٰ اپنے محبوب دانائے غیوب منزہ عن کل
عیوب کی تعظیم شریف میں فرض عین قرار دیا
ہے کما قال اللہ یا ایھا الذین اٰمنوا لا
ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا
تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض
ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون
(سورہ حجرات شریف پارہ ۲۶) اور فرمایا یا ایھا
الذین اٰمنوا لا تقولوا راعنا و قولوا انظرنا
واسمعوا وللکافرین عذاب الیم (درمنثور
پہلا پارہ) یہ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب
کے متعلق کیسے کیسے آداب تعلیم فرمائے۔ اور
محبوب کی توہین کرنے والوں کو عذاب دردناک
کے ڈرسنائے اور اس پر ہر ایک اہل ایمان کا
ایمان اور اتفاق اہم ہے۔ جب قرآن کریم سے
حضور علیہ السلام کی تعظیم کا فرض عین ہونا
ثابت ہوگیا تو اب اصل مسئلہ کا جواب ملاحظہ
فرمائیے اور ان آیات شریفہ کو ذہن میں رکھئے
اور اپنے ایمان منور فرمائیے۔ باللہ التوفیق۔
یہ امام شرع شریف سے بالکل بے بہرہ
اور عقل کا اندھا اور آنکھوں کا اندھا اور دل کا
اندھا بھی معلوم ہوتا ہے۔ جیسا شرع شریف
سے اندھا ہے ایسا ہی عقل سے بالکل اندھا
ہے۔ کیوں نہ ہو حضور علیہ السلام کی توہین کرنے
والا ہے۔ جب اس امام سے تکبیرات واجب
چھوٹ گئی تھیں تو اس نے نماز کو کیوں توڑ دیا؟
یہ کس حدیث اور فقہ کا مسئلہ ہے کہ جب واجب
ترک ہوجائے تو نماز کو توڑ دو؟ اس خبیث سے

پوچھنا ہو کہ ثبوت کے لئے تو تونے حدیث
پڑھ سنائی اس حرکت کے لئے بھی کوئی حدیث
پڑھ سنا کس حدیث میں آیا ہے کہ جب ترک
ہوجائے واجب تو نماز کو توڑ دو۔ میرے محسن
علم کے سہو کے لئے تو اسے حدیثیں مل گئیں
اور اس مردود کو اس مسئلہ کے لئے حدیث نہ ملی
اس پلید سے ترک واجب پر نماز توڑ دینے کی
بھی حدیث پوچھئے۔ یہ مسئلہ اور یہ علم اور حدیث
دانی۔ صاحب ہدایہ شریف میں ہے ویلزمہ اذا
ترک فعلا مسنونا یعنی سجدہ سہو کا لازم ہوجاتا
ہے جب چھوڑ دے کسی فعل واجب کو آگے
صاحب ہدایہ فرماتے ہیں او ترک قراءۃ الفاتحۃ
او القنوت او التشھد او تکبیرات العیدین
اور سجدہ سہو لازم ہوتا ہے فاتحہ شریف کے ترک
سے اور دعائے قنوت کے ترک سے یا تشہد کے
ترک سے یا عیدین کی تکبیرات کے ترک سے۔
اب ملاحظہ فرمایا آپ لوگوں نے کہ فقہائے کرام
تو فرما رہے ہیں کہ عیدین کی تکبیرات کے ترک سے
سجدہ سہو لازم ہوتا ہے نہ یہ کہ نماز ہی باطل ہو
جاتی ہے۔ یہ ہے آپ کے امام کی علم دانی اور
یہی ہے آپ کا اندھا پن اور یہی ہے شرع سے
بے بہرہ پن۔ اب اس کے اس فعل قبیح کی قباحتیں
ملاحظہ ہوں۔ پہلی قباحت یہ ہے کہ اس نے
شرع شریف پر بہتان باندھا اور نماز کو توڑ دیا۔
حالانکہ توڑنے کا حکم شرع شریف کا نہیں ہے
دوسری قباحت یہ کہ اپنی نماز کو ضائع کیا تیسری
قباحت یہ کہ تمام مسلمانوں کی نمازوں کو خواہ مخواہ
توڑ دیا۔ چوتھی قباحت یہ کہ بعض مقتدیوں کی
نماز دوبارہ نیت بلند ہونے سے ہوگئی۔ پانچویں
قباحت یہ کہ بعض بے چاروں کی نماز پہلی نیت
پر ہی رہی، ان کی نمازیں سرے سے نہ ہوئیں
چھٹی قباحت یہ کہ جماعت مسلمین کو پریشانی میں
ڈال دیا۔ ساتویں قباحت یہ کہ مسلمانوں میں
پھوٹ ڈال دی، اور فرقہ بازی ہوگئی۔ دیکھا
اس خبیث کی علم دانی کی خوبیاں سبحان اللہ

علم ہو تو ایسا ہو عقل ہو تو ایسی ہو، اندھا پن ہو
تو ایسا ہو۔ ایسے اماموں کے متعلق میرے مولا
محبوب پروردگار دو عالم علیہ افضل الصلوٰۃ
والسلام نے چودہ سو سال پہلے ہی ارشاد فرما دیا
سنئے حدیث بخاری شریف و مسلم شریف کی
اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا
جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا
واضلوا یعنی جب عالم باقی نہیں رہیں گے تو
لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے۔ پس ان جاہلوں
سے سوال کیا جاوے گا۔ وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں
گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور مخلوق الٰہی کو بھی
گمراہ کریں گے۔ دیکھا مسلمانوں حضور علیہ السلام
نے ایسے کو جاہل فرمایا ہے جب حضور نے ایسے
کو جاہل فرما دیا ہے تو پھر یہ خبیث کیسے حضور علیہ
السلام کی توقیر کرے گا۔ اس خبیث سے پوچھنا کہ
یہ حدیث ہے یا نہیں۔ اگر کہے نہیں تو یہ اس کا افترا
ہے۔ اگر حدیث مان لے اور یہ حدیث ضرور ہے تو
پھر یہ جاہل ہے۔ دیکھو حدیث کا پورا پورا مصداق
ہے۔ مسلمانو! جس کو حضور اکرم علیہ السلام نے جاہل
قرار دے دیا ہو اس کو بھلا علم کہاں سے نصیب ہو
اور عقل کہاں سے نصیب ہو۔ اس امام کو جہالت
کا تمغہ تو بارگاہ رسالت مآب علیہ التحیۃ والتسلیم سے
ملا ہوا ہے۔ جس کو حضور انور علیہ السلام اندھا فرمائیں
وہ اندھا ہو یا نہ ہو ضرور اندھا ہوگا۔ دنیا میں بھی
اندھا ہے اور اس کو اندھے ہی کا مزہ روز قیامت
کو ملے گا وہ بھی ملاحظہ فرمانے کے قابل ہوگا یہاں
تک تو اس کی فقہ دانی کا جواب تھا۔ اب اس
خبیث کی بکواس اور حدیث دانی کا جواب بھی
ملاحظہ ہو۔ باللہ التوفیق! ✦ "باقی آئندہ"

تصانیف محمدیہ پر

(تفسیر کے علاوہ) چار آنہ روپیہ کمیشن کر دیا
گیا ہے خود بھی فائدہ اٹھائیے اور احباب کو
بھی اطلاع کر دیجئے۔ ۔ منیجر

ابلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

مصنفہ جناب محی الدین صاحب لاہوری، اہلحدیث کے لئے یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے یہی وہ کتاب ہے جس نے اردو داں اہلحدیث کو احناف کے مقابلہ میں مناظر بنا دیا ہے۔ اہلحدیث کے مخصوص مسائل کو نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کر کے احناف کے دلائل کو کچھ اس طرح توڑا گیا ہے جسکو احناف بھی تسلیم کریں کاغذ، لکھائی اور چھپائی اچھی ہے قیمت دو روپے

خطبات التوحید

اس کتاب میں فاضل علامہ مولانا عبد اللہ صاحب میرٹھی مرحوم کے سال بھر کے ہر جمعہ کا علیحدہ علیحدہ خطبہ ہے قرآن اور حدیث سے توحید و سنت کا بیان ہے قیمت قسم اول دس آنے (۱۰) قسم دوم صرف آٹھ آنے (۸)

العقل والنقل

اس کتاب میں مستند حوالوں اور محققانہ مباحث کے بعد یہ ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اور یہ کہ عقل کی سلامتی یا نقل کی صحت میں قصور ہونیکی وجہ سے ایسا پیش آئے تو اسوقت اس کا فیصلہ کس طرح ہونا چاہیئے؟ مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی کی تصنیف ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے

معارف الالٰہی

شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ اس کتاب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے تمام حدیث و قرآن سے ثابت شدہ ناموں کی نہایت مفصل تفسیر ہے کاغذ لکھائی اور چھپائی اچھی ہے۔ بڑے سائز کے قریب تین سو صفحات ہیں۔ یہ کتاب علامۂ دوراں حضرت قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کی تصنیف ہے۔ قیمت بھی کم یعنی صرف دو روپے۔ (عہ)

فتاویٰ نذیریہ

یہ حضرت میاں صاحب محدث دہلوی کے تمام عمر کے فتاوے عبادات و معاملات کا ذخیرہ ہے سینکڑوں صفحات کی دو جلدیں ہیں قیمت ہر دو جلد مکمل بجائے ۱۲ کے صرف چار روپے

عون المعبود

(مکمل مجلد رصرف ربع اول کی فہرست کم ہے) آجکل یہ کتاب بالکل نایاب ہے ہم آپ کو اسوقت صرف چالیس روپے میں دینگے

تفسیر اسمائے باری تعالیٰ

اس کتاب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے تمام ثابت شدہ ناموں کا ترجمہ، پھر ان کی اردو میں نہایت مفصل و مستند تفسیر، اور پھر ہر ہر نام سے تعلق ایک ایک دو دو نہایت عمدہ نظمیں سادہ اور سلیس اردو میں درج ہیں یہ کپڑے کی بڑے سائز کی بہت مضبوط جلد ہے بہت کم نسخے دستیاب ہو سکے ہیں اس لئے جہاں تک ممکن ہو بہت ہی جلد منگوالیں۔ قیمت مجلد بارہ کی اسوقت بجائے تین روپے کے صرف ایک روپیہ۔ عہ

ابکار المنن

مولانا عبد الرحمٰن صاحب مبارکپوری کی تصنیف ہے۔ یہ وہ لاجواب کتاب ہے جو حنفی مولوی نیموی کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ اس وقت نایاب ہے۔ ہمارے پاس صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ بہت جلد منگا لیجئے۔ قیمت صرف بارہ آنے

نبیوں کے قصے

اپنے گھروں میں عورتوں و بچوں کو قصوں و کہانیوں سے بچا کر یہ کتاب پڑھوائیے۔ بڑے بڑے اور صاف حروف۔ لکھائی چھپائی ایسی اچھی کہ جسے عورتیں، بچے اور کم از دو پڑھے ہوئے بھی با آرام پڑھ لیتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے عورتوں و بچوں میں دینداری کا شوق پیدا ہوتا ہے کاغذ بھی بہت اچھا ہے۔ قیمت صرف دس آنے

نئی روشنی اور قرآن

القرآن والعلوم العصریہ مصری کا اردو ترجمہ

یہ کتاب تو اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد عورت اور بچہ بچہ اس کا ضرور مطالعہ کرے کیونکہ اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آج جو سائنس کی ترقی دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اس کا سب سے بڑا محرک بلکہ معلم قرآن مجید ہے۔ افسوس کہ ہم اپنی تعلیم سے ناواقف ہو کر دوسروں کے ہاں گدائی کر رہے ہیں۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

افریقہ کے دو چاند

مسلمان صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا براعظم افریقہ کو فتح کرنا اور دو شہزادیوں کا اسلام قبول کرنا۔ مکمل نئی تاریخی کتاب بطرز ناول ہے۔ اسوقت بجائے ایک روپیہ چھ آنے کے صرف ایک روپیہ میں بھیجدینگے

ظفر المبین فی مغالطات المقلدین

ہندوستان میں مقلدوں نے بڑا زور باندھا ہوا ہے۔ اور تعجب یہ کہ وہ تقلید کے صحیح ہونے کے ثبوت میں من گھڑت افسانے پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب میں احناف کے وہ مسائل نقل کئے گئے ہیں جو صحیح احادیث کے خلاف ہیں پھر حنفی مذہب کی دھجیاں بکھیر دیگئی ہیں ہر اہلحدیث کے مطالعہ کی خاص چیز ہے۔ لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے۔ قیمت صرف دو روپے

ضیاء المقتصدین

بعض احناف نے ظفر المبین کے کچھ جوابات دیئے تھے اس کتاب میں ان کے جواب الجواب بلکہ دندان شکن جواب۔ جس کے جواب دینے کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق نہیں ہو سکتی ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے

الوسیلہ

کونسا وسیلہ جائز ہے اور کونسا حرام ہے؟ بحق فلاں کہنے کی تحقیق نہایت عمدہ اور بہترین طریقہ پر۔ اور اس کی حرمت کا اعلیٰ بیان جائز لکھنے والوں کی پوری تردید کچھ اس انداز سے لکھی ہے کہ ایک بار شروع کرنے کے بعد ہاتھ سے کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

احادیث قدسیہ

یعنی وہ حدیثیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حوالہ دیکر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حالانکہ وہ قرآن مجید میں نہیں ہیں۔ ان سب کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ عربی ریز ریز مع ترجمہ اور ترجمہ بین السطور اور صاف اردو میں ہے۔ قیمت صرف دس آنے

خطبات سلیمان

اس کتاب میں حضرت قاضی علامہ محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کے توحید و سنت کے بصیرت افروز بہت سے علمی خطبات کا مجموعہ ہے قاضی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت دلکش ہوتا ہے کاغذ لکھائی اور چھپائی سب اچھی ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

تصانیف محمدیہ

مولانا محمد صاحب مرحوم کی کتابیں اہلحدیثوں کے لئے بیحد مفید ہیں۔ طلب کیجئے

مینیجر دفتر اخبار محمدی - دہلی

نصیحۃ الاخوان۔ از مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی تردید رسوم بدعات قیمت آٹھ آنے۔ پتہ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

سینکڑوں صحابہؓ تابعین تبع تابعین کی معتبر سوانح عمریاں جن کی قیمت ...

حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ صاحب مشکوٰۃ نے مسلمانوں پر احسان کیا کہ ائمہ محدثین اور راویان حدیث کے حالات میں ایک کتاب بنام اکمال فی اسماء الرجال لکھی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو گیا ہے بڑے سائز کے ایک سو چوراسی صفحات کی کتاب ہے کاغذ چکنا اور دبیز ہے اس کتاب کو دیکھے بغیر محدثین کے حالات سے آپ واقف نہیں ہو سکتے۔ قیمت اصل تین روپیہ ہے لیکن ہم اس وقت صرف بارہ آنے میں دیتے ہیں

شاہان اسلام

عہد حاضر کے سلاطین تا غازیان اسلام کے حالات زندگی سے آگاہ کرنے کے لئے یہ کتاب لاثانی ہے اس وقت تک ہماری زبان میں کوئی کتاب ایسی شائع نہیں ہوئی تھی جس میں موجودہ عہد کے تمام مسلمان فرمانرواؤں اور اسلامی مملکتوں کے صحیح حالات جمع کر دئیے گئے ہوں اور مطالعہ سے پوری اسلامی دنیا بیک نظر سامنے آجاتی ہو۔ اسلامیان ہند کو یہ دیکھ کر خوشی ہو گی کہ شیخ یوسف احمد صاحب بغدادی نے یہ ضرورت محسوس کی اور ایک مختصر مگر دلچسپ مجموعہ سلاطین قائدین اسلام کے نام سے مرتب کر دیا۔ شیخ یوسف نے یہ رسالہ عربی میں لکھا تھا لیکن اس غرض سے کہ مسلمانان ہند کی معلومات میں اضافہ ہو اسے اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ رسالہ میں جس قدر معلومات ہیں مستند و رائج ہیں لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے تمام اردو داں حضرات سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کا ایک نسخہ ضرور خرید لیں اس مختصر رسالہ کا مطالعہ انہیں دنیا کی تمام اسلامی مملکتوں کے ضروری حالات سے آشنا کر دیگا اور وہ معلومات کے لئے کسی دوسری کتاب کے محتاج نہیں رہیں گے۔ [illegible] عجیب و غریب کتاب ہے۔ ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے بہت جلد طلب فرمائیے ورنہ پھر کاغذ کی ہوشربا گرانی کے زمانہ میں دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ قیمت صرف ایک روپیہ

قصص الانبیاء کلاں

اس کتاب کے اس اخبار کے برابر بڑے سائز کے چار سو صفحات ہیں تمام نبیوں کے مفصل قصے اس میں ہیں لکھائی چھپائی حروف اور کاغذ کے اعتبار سے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت اصلی تو تین روپیہ ہے۔ لیکن ہم اس وقت آپ کو صرف ایک روپیہ بارہ آنے میں کر دیتے ہیں

امت کی مائیں

چاہئے آپ کوئی اور کتاب لیں یا نہ لیں لیکن اسے تو ضرور ہی خریدیے یہ کتاب آپ کی لڑکیوں اور بہو بیٹیوں کو [illegible] بنانے والی ہے اس میں آنحضرت صلعم کی ازواج مطہرات کی مقدس سیرت بیان کی گئی ہے [illegible] ہیں۔ اور ایک سے زیادہ [illegible] ہو جائیں گے۔ قیمت صرف بارہ آنے

حضرت امام مسلمؒ

صحیح بخاری کے بعد دنیائے اسلام میں صحیح مسلم شریف کا درجہ ہے لیکن افسوس مسلمان حضرت امام مسلم کے حالات سے اکثر بے خبر ہیں اس باوقار فن الحدیث کی پوری سوانح عمری اگر دیکھنی ہو تو ہم سے یہ کتاب صرف چار آنے میں منگائیے

حضرت امام مالکؒ

چاروں اماموں میں سے ایک آپ بھی ہیں آپ باقی تینوں اماموں کے استاد ہیں۔ آپ کی سوانح عمری اگر دیکھنی ہو تو ہم سے یہ کتاب صرف دو آنے میں منگوا لیجئے

صد صحابہ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سو جان نثار صحابہ کرامؓ کے حالات زندگی نہایت مفصل تحریر کئے ہیں مصنفہ قاضی محمد سلیمان [illegible] قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے

ائمہ اربعہ

چاروں اماموں کی پوری سوانح عمریاں اور اس بات کا ثبوت کہ یہ چاروں بزرگ اہل حدیث تھے قیمت صرف چار آنے

الہارون

خلیفہ ہارون رشید کی سوانح عمری دولت عباسیہ کا کامل حال نہایت صحیح و قابل دید کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ

سفرنامہ شیخ الہند

مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کی سوانح حیات اور ان کی قید کے کامل حالات قیمت دس آنے

اصحاب بدر

یہ کتاب حضرت قاضی محمد سلیمان صاحب مصنف رحمۃ للعالمین اور ہندوستان کے مایہ ناز مؤرخ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری کی آخری تصنیف ہے جس میں آپ نے غزوہ جنگ بدر کا پورا فوٹو کھینچ دیا ہے بلکہ ان تین سو تیرہ صحابہ کرامؓ کے حالات بھی جمع کر دیئے ہیں جو ہتھیلی پر جانیں لے کر اسلام و کفر کی اس سب سے پہلی جنگ میں شریک ہوئے تھے اور حضورؐ کے ایک ہی اشارہ پر اپنی جانیں قربان کرنے کو تیار ہو گئے تھے اگر پوچھو تو آج اسلام کی یہ چہل پہل انہیں تین سو تیرہ نفوس کے دم قدم کے طفیل ہے اگر اس وقت یہ تین سو تیرہ ایثار اور قربانی سے کام نہ لیتے تو آج ہم کبھی مسلمان نہ ہوتے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے حالات پڑھیں ان کے ایثار اور قربانی کے [illegible] ان کے ایمان اور اسلام سے سبق حاصل کریں [illegible] کی اشد ضرورت ہے اس کی اشاعت [illegible] اور احباب کو منگوانے کی ترغیب دیجئے لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ اور قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے

حیات طیبہ

مجاہد ملت محی السنت زندہ جاوید حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کی کامل سوانح عمری از مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث دہلوی۔ قیمت صرف دو روپے چار آنے

سوانح احمدی

حضرت امیر المومنین مولانا سید احمد صاحب (امام مولانا شہید) دہلوی کی سوانح عمری قیمت صرف دو روپے

ملنے کا پتہ ۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

ابو القاسم صاحب پرنٹر و پبلشر نے مجیدی [illegible] پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

فرمانِ رسول کا خلاف کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

[illegible]

محمدی اخبار دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

اغراض ومقاصد

۱۔ قرآن وحدیث کی خدمت ۔ [illegible] کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور [illegible] پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ [illegible] شریعت سے مسلمانوں [illegible]
۵۔ [illegible] اصل حدیث [illegible] عوام الناس کی بدظنیاں [illegible] دور کرکے اُن کے سچے مذہب قرآن وحدیث [illegible] پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتی [illegible] بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن وحدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد وضوابط

۱۔ مطابق اغراض ومقاصد جو مضامین [illegible] وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت [illegible] روپے بھیجنے پر غریب [illegible] کے نام [illegible] اخبار جاری کیا جاتا ہے بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر [illegible] بھیج دیجئے ورنہ خیر دی پی منگائیے۔
۵۔ [illegible] معمولی اُجرت [illegible] جاتے ہیں جو بذریعہ خط وکتابت طے ہوتی ہے۔
[illegible] جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے
۶۔ خط وکتابت "دفتر اخبار محمدی" سے ہونی چاہئے [illegible] دہلی

بیادگار خطیب ہند مولوی محمد صاحب مرحوم مدرس مدرسہ محمدیہ صدر بازار دہلی

ایڈیٹر مولوی [illegible] احمد [illegible]

جلد ۱۹ — یکم رجب المرجب سنہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء — نمبر ۱۲

آہ مولانا محمد! از جناب عبدالمتین صاحب منظر بستوی جامعہ رحمانیہ بنارس

روئے اب توحید کی دنیا فراق یار پر — غم کرے اب بانیٔ سنت کے لالہ زار پر
یعنی ہمنام نبی احمد مختار پر — لہلہاتے دین کے ہر سبزہ زار پر

آہ مولانا محمد خوش اطوار پر
صد فغاں اس دین احمد کے علمبردار پر

عالم اسلام کا یہ عالم با احتشام — علم وحکمت کے تھے خوشہ چیں جس کے خاص وعام
ہر ذی اخاجات میں ملتے تھے ہر کو خوش کلام — رہبر وان راہ سنت کے [illegible] جانے امام

یاد آتا ہے کہ دہلی آپ سے معمور تھا
اک جہان باصفا میں ہر کوئی مسرور تھا

سر اٹھایا گر کبھی گو عالم بدعات نے — سر مچایا گر کبھی اشراک فی العادات نے
یا محمد یا علی کے نعرۂ دن رات نے — یا کہ تقلید سلف کے شعلۂ آفات نے

سب کو اس مرد خدا نے دم میں نیچا کر دیا
غلغلہ اسلام کا ہر سمت اونچا کر دیا

خوش سلیقہ خوش طبیعت واعظ شیریں بیاں — جس کی ہر تقریر تھی اسلام کی روح رواں
وائے بر احوال ما وہ شمعۂ ہندوستاں — چھوڑ کر ہم کو ہوا اب راہیٔ سوئے جناں

دل میں ہے داغ جدائی قلب میں طوفان غم
سوچ کر شان محمد سر نگوں ہے قلم

مقابلہ اسلام و یورپ

مسلمانوں کی ہزار سالہ علمی معاشرتی اور سائنٹفک ترقیوں کی مجمل تاریخ اور اس کا یورپ کے حالات سے مقابلہ کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ یورپ کی موجودہ ترقی کا دارومدار دراصل اسلام پر ہے کتاب نہایت دلچسپ ہے سینکڑوں عجیب غریب باتیں اس کتاب کو پڑھنے سے آپ کو معلوم ہو جائیں گی قیمت ایک روپیہ ہے لیکن ہم اس وقت آپ صرف بارہ آنے فی کاپی کے حساب سے بھیج دیں گے۔ پتہ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی +

آہ اے روشن گہر اے وارث علم حضور — آہ اے شمس وقمر اے مٹا ظلمت کے نور
آہ اے وہ کہ ہوا جنت سے [illegible] ظہور — آہ وہ کہ رہا باطل ہر اساں تجھ سے دور

آہ اے وہ کہ جو صد [illegible] تو قدم رنجاں ہوا
قائل [illegible] فاضل [illegible] ندراں ہوا

اے محمد زود تر یوں ہم کو ترسانا نہ تھا — ساقیا اس بزم سے اس بزم میں جانا نہ تھا
دل یہی کہتا ہے ہر دم گو کہ بیگانہ نہ تھا — قدر ہم نے آپ کی واللہ پہچانا نہ تھا

اب سہارا ہے ہمیں کچھ آپ کے برکات کا
طور خیر یہ نصائح کے لئے باغات کا

جبکہ منظر تھا سگ لیلیٰ پہ مجنوں جاں نثار — کیوں نہ ہم قائم رکھیں اخبار اُن کی یادگار
اس کو تھا عشق مجازی آپ کو عشق خیار — جس سے ہوتا ہے حصول نعمت دار القرار

یا الٰہی تا ابد قائم رہے یہ نیک نام
خوش رہیں اس کے اڈیٹر اور معاون السلام

خبروں کا صفحہ

ــــ خدا اپنا فضل رکھے مسلمانوں پر نہ جانے ان بے چاروں پر کہاں کا ادبار ہے کہ اُن کی چند مخصوص گنی چنی ہستیاں بھی ایک ایک کر کے صفحۂ ہستی سے اٹھی جا رہی ہیں اب اطلاع ملی ہے کہ ترکی کے وزیراعظم ڈاکٹر سید رفیق سیدام بھی ایسے نازک زمانہ میں ہمیں داغ مفارقت دے گئے اپنی ملک بقا ہوئے لیکن ہمیں حزن و ملال کی جگہ اس شعر سے تسکین حاصل کر لی چاہیئے ؎

آزمائش ہے نشان بندگان محترم
جانچ ہوتی ہے انہیں کی جن پہ ہوتا ہے کرم

۸ ار جولائی کو ڈاکٹر سیدام مرحوم و مغفور کا جنازہ نہایت تزک و اہتمام کے ساتھ اٹھایا گیا جنازہ کے ساتھ ہزارہا ترک اور بیرونی طاقتوں کے علاوہ فوجی افسران سیاسی مُدبرین اور غیر ملکی سفرا بھی موجود تھے جن میں خاص طور پر برطانی، جرمنی، اور امریکن سفیر کا نام قابل ذکر ہے میت کو انقرہ کے شاہی قبرستان میں لے جا کر سپرد خاک کیا گیا غازی عصمت انونو صدر جمہوریہ ترکیہ نے آپ کے مزار پر عقیدت کے پھول چڑھائے تدفین کے بعد دعائے مغفرت کی گئی اور سب حضرات واپس چلے آئے ترکی کے طول و عرض میں ڈاکٹر سیدام کی تعزیت میں جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔

ــــ نئی دہلی کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ریل گاڑیوں سے ملک کے زیادہ ضروری کام لینے کی غرض سے حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اجمیر کے عرس میں شریک ہونے والے زائرین کے لئے ٹکٹوں کی خرید و فروخت پر پابندی عائد کر دی جائے۔ یہ عرس ۱۵ ار جولائی سے ۱۲ ار جولائی ۱۹۴۲ء تک جاری رہے گا چنانچہ حکومت ہند کے فیصلہ کے مطابق زائرین کے لئے ان ایام میں ٹکٹوں کی فروخت کی ممنوع قرار دے دی جائے گی اس فیصلہ کا اثر ان مسافروں پر نہیں پڑے گا جو عام حالات کے مطابق اپنا سفر جاری رکھتے ہیں یعنی ایسے لوگ جو اجمیر زیارت کے لئے نہیں جاتے +

ــــ جاپانی کہہ رہے ہیں کہ وہ چین کو ابھی تک اس لئے فتح نہیں کر سکے کہ انہوں نے ابھی تک وہاں پورا زور نہیں لگایا۔ اس کے جواب میں ایک چینی افسر نے کہا ہے کہ جاپان کا یہ کہنا غلط ہے۔ کیونکہ جاپان نے اپنی فوج کے ۴۰ ڈویژنوں میں سے ۲۰ ڈویژن چین کے خلاف لڑائی میں استعمال کئے +

ــــ خبر ملی ہے کہ یوگوسلاویہ سے مزید جرمن فوجیں وہاں پہونچ گئی ہیں جہاں سے وہ کریٹ اور لیبیا بھیجی جائیں گی کریٹ اس وقت جس قدر مضبوط اڈہ بنا دیا گیا ہے اتنا پہلے کبھی نہیں بنا تھا وہاں ایک جرمن ڈویژن اور ہوائی کور رکھ دی گئی ہے +

ــــ افغانستان میں امریکن گورنمنٹ کا پہلا سفیر مسٹر سی وان الیگرٹ اپنی بیوی اور لڑکی کے ہمراہ کابل جانے کے لئے کراچی پہونچ گیا +

ــــ مارواڑی چیمبر آف کامرس کی ورکنگ کمیٹی نے کلکتہ میں ٹیلی فون سسٹم کے عملدرآمد کے بارے میں کئی شکایتیں محسوس کی ہیں کمیٹی نے یہ ظاہر کیا ہے کہ جب سے اس کمپنی کو حکومت ہند نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے تب سے حالت پہلے سے زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ غلط نمبر ملتے ہیں اور پولیس اخباروں تک کو خبر پہونچانا مشکل ہے +

ــــ یوپی میں ان سرکاری ملازموں کو جو ۳۰ روپے مہینہ تک کی تنخواہ پاتے ہیں ستمبر ۱۹۴۱ء میں جو الاؤنس دیا گیا تھا وہ قیمتوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے ناکافی ہوگیا ہے اس لئے گورنر یوپی نے اعلان کیا ہے کہ یکم جولائی سے ایک آنہ فی روپیہ اور الاؤنس دیا جائے گا اور ۳۰ روپے ۔ ۴۰ روپے مہینہ تک کی تنخواہوں والوں کو بھی ایک آنہ روپیہ الاؤنس ملے گا اس حکم کا نفاذ بنارس اور لکھنؤ کے علاوہ تمام صوبہ پر ہوگا +

ــــ حکومت پنجاب نے شکر صوبہ (پنجاب) سے باہر بھیجنے کی سختی سے ممانعت کردی ہے یہ پابندی اس برآمد پر عائد نہیں ہوگی جو کہ ہندوستان کے کنٹرول یا صوبجاتی حکومت کے ذریعہ کی جائے گی۔ مرے سویم +

ــــ مدراس سے ارنڈیل پریذیڈنٹ تھیوسافیکل سوسائٹی نے تجویز کیا ہے کہ مسٹر چرچل وزیراعظم برطانیہ کو ہندوستان آنا چاہئے اور اتحاد کرنا چاہئے

ــــ حکومت سندھ نے شہر کراچی میں روشنی پر اور پابندی لگا دی ہیں اب کلفٹن روڈ اور گذرگاہوں کی تمام روشنیاں گل رہیں گی اور شہر میں گھروں کی روشنی کو بھی کنٹرول کیا جائے گا +

ــــ احمد آباد میں خون کا ایک بینک کھولا گیا ہے آنریبل مسٹر جی۔ وی۔ ماولنکر اسپیکر بمبئی اسمبلی اس کے صدر مقرر ہوئے ہیں +

ــــ چونکہ پٹرول کی کمی ہے اس لئے یوپی آٹو موبائل ایسوسی ایشن نے موٹروں کے متبادل ایندھن معلوم کرنے کے لئے ۲ ہزار روپیہ کا انعام رکھا ہے

ــــ ایک خاص اطلاع مظہر ہے کہ محوریوں کی نئی کمک جو بحر روم سے آئی ہے وہ مرسا مطروح اور تبرق میں اتر رہی ہے + (انجم)

ہدیۂ تشکر میری رفیقۂ حیات کی وفات حسرت آیات پر بزرگوں دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے مجھے ہمدردیوں سے بھرے ہوئے تعزیت کے خطوط اتنی کثرت سے موصول ہوئے ہیں کہ ہر ایک کے جواب میں نامہ تشکر ارسال کرنا میرے لئے بالکل غیر ممکن ہے اس لئے اخبار ہذا کے ذریعہ سے میں اُن سب لوگوں کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جزاکم اللہ خیرا۔ ابوالقاسم سیفی بنارسی +

دعائے صحت مسجد اہلحدیث نیل گری کے رکن صاحب خیر جناب کنٹراکٹر محمد یونس صاحب ایک ماہ سے زیادہ عرصہ سے فرش پر ہیں ناظرین کرام سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ خلیب نیلگری +

دعائے صحت ہمارے مخلص دوست جناب ڈاکٹر محمد یونس صاحب مدظلہٗ کی اہلیہ محترمہ عرصہ دراز سے علیل ہیں۔ ناظرین کرام عموماً علماء حضرات خصوصاً دعائے صحت فرمائیں۔ الراقم سید نذیر احمد بستوی مدرس مدرسہ اسلامیہ مسجد اہلحدیث کانپور

نمازِ جنازہ غائب بروز جمعہ بوقت ۲ بجے سہ پہر علی گڑھ میں نماز جنازہ غائبانہ مرحوم ڈاکٹر سیدام وزیراعظم سلطنت ترکی کی کل حاضرین نے نہایت خشوع و خضوع سے ادا کی اور دعائے مغفرت کی گئی ۔ اختتام صحت فرمائی ۔ ۲۶ جمادی الاولیٰ ۔ الراقم ـ یونس بھاں برس درنا بطبع علیگڑھ

اسلام میں سخاوت کا زریں اصول

(از مولوی امر اللہ عارف بستوی متعلم رحمانیہ دہلی)

اسلام نے اپنے متبعین کے سامنے اگر ایک طرف فضائل اعمال کے راستوں کو صاف کر دیا ہے تو دوسری طرف اس زبردست امتیاز کو مٹانے کی کوشش کی ہے جو ہمیشہ سرمایہ دار اور غریب کے مابین جنگ کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آج سرمایہ دارانہ نظام نے دنیا میں جو قیامت برپا کر رکھی ہے اس سے ساری دنیا پریشان ہو رہی ہے سرمایہ داری کی صفوں میں ایک طاقتور گروہ کمزور گروہ کو ہڑپ کرنے کی کوشش میں لگا ہے اور اگر یہ کیا جائے تو غالباً بلکہ یقیناً بے جا نہ ہوگا کہ آج دنیا کے ہر گوشہ میں تباہی کا جو کہرام مچا ہوا ہے وہ اسی غلط نظریہ کا نتیجہ ہے کہ خدا کی دی ہوئی نعمت سے صرف مخصوص طبقہ ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے اس نازک دور میں اسلام ہی کے آغوش میں ساری دنیا کی فلاح پوشیدہ ہے، کیونکہ اسلام ہی نے اپنی عالمگیر تعلیم سے دنیا کو یہ پیغام پہونچایا کہ مال داروں کی دولت میں غریبوں کا بھی حق ہے اور سخاوت کی فضیلت کا باب کھول کر مال داروں کے سامنے اس مسئلہ کو حل کر دیا ہے کہ کس طرح مال داروں کے مال سے غریبوں کی پرورش ہو سکتی ہے قرآن نے مختلف مقامات پر سخاوت کی فضیلت پر زور دیا ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ۔ اے انسانو! خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور ساتھ ہی ساتھ اس کو خرچ کرنے میں دریغ نہ کرو جس پر تمہارا قبضہ ہے۔ اب تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور خرچ بھی کرتے رہیں ان کے لئے بہت بڑا بدلہ ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ جن کے خداوند کریم کی مہربانیاں شامل حال رہا کرتی ہیں اور رحمتوں کے بادل ان پر ہمیشہ برسا کرتے ہیں یہ ایک حقیقت ہے کہ سخی پر خدا کی رحمتیں ہوتی رہتی ہیں اسی کی توضیح قرآن کے پیش کردہ ایک واقعہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ یہ قرآن مجید کے انتیسویں پارے سورۃ القلم میں بالوضاحت مذکور ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ملک یمن میں شہر صنعا سے دو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں کے اندر ایک نہایت سخی آدمی رہا کرتا تھا۔ اس کا معمول تھا کہ جب اس کی کھیتیاں پک کر تیار ہو جاتیں تو آدھا تو خود رکھتا اور آدھا محتاجوں اور فقیروں میں تقسیم کر دیتا تھا اس سخاوت کا نتیجہ یہ رہا کہ ہمیشہ اس کی کھیتیاں بارآور رہیں جب وہ بڑھاپے کو پہونچا اور مرنے کے قریب ہوا تو اس نے اپنے بیٹوں کو بلا کر سمجھایا کہ دیکھو میرے مر جانے کے بعد سخاوت سے ہاتھ مت روکنا اور کبھی بھی کسی محتاج کو اپنے دروازہ سے خالی مت پھیرنا لڑکوں نے اس وقت تو وصیت کو سن لیا مگر اس کے انتقال کے بعد لڑکوں کی طبیعتوں میں ایک انقلاب آنا شروع ہوا سوچنے لگے کہ ساری محنت اور مشقت تو ہم کرتے ہیں اور مفت میں یہ مانگنے والے لے جاتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ایسا کام کیا جائے جس کی وجہ سے یہ فقرا ہم تک نہ پہونچ سکیں لہٰذا آپس میں ان لوگوں نے یہ رائے پاس کی کہ آج رات ہی میں چل کر کھیتی کاٹ لائی جائے تاکہ کسی کو خبر ہی نہ ہو۔ اس طرف ان لوگوں نے یہ رائے قائم کی اور اُس طرف عذاب خداوندی نازل ہوا جس کی وجہ سے اُن کا باغ اور کھیت جل کر راکھ ہو گئے تڑکے ہی کل سامان لے کر چپکے بات کرتے ہوئے چلے جب یہ لوگ اپنے باغ میں پہونچے تو چہ میگوئیاں کرنے لگے کوئی کہنے لگا کہ ہم راستہ ہی بھول گئے ہیں اور کوئی کہتا کہ نہیں ہم عذاب خداوندی کے ذریعہ محروم کر دیئے گئے جب انہوں نے غور سے دیکھا اور سوچا تو ان پر یہ حقیقت بے نقاب ہو گئی کہ واقعی ہم لوگ عذاب خداوندی میں مبتلا ہوئے اور ہماری اس بدنیتی کی سزا ہم کو مل گئی جو ہم نے خدا کے مقابلہ میں کی تھی چنانچہ انہوں نے اپنی غلطی کی معافی مانگی اور درگاہ خداوندی میں خلوص کے ساتھ توبہ کی پھر اُن کے باغ پہلے کی طرح سرسبز و شاداب ہو گئے۔ خالد بیانی لکھتے ہیں کہ معافی مانگ لینے کے بعد اُن کے باغ میں اس طرح کالے انگور آئے کہ دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی حبشی آدمی کھڑا ہے اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہو گئی کہ سخاوت نہ کرنے سے کتنا بڑا نقصان ہے اور کس طرح قدرت خداوندی ان لوگوں سے انتقام لیتی ہے جو خدا کے دیئے ہوئے مال میں غربا کا حق ادا نہیں کرتے۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو سخاوت کرنے کا پرزور لفظوں میں حکم دیا ہے ارشاد ہوتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ اے مومن بندو تم اپنے پاکیزہ مالوں میں سے کچھ خرچ کرتے رہو خواہ وہ مال تجارت سے حاصل ہو یا زراعت سے۔ اس آیت شریفہ سے واضح ہو گیا کہ ہم کو ہر حال میں خرچ کرنا چاہیئے، کیونکہ خدا نے ہماری کمائی میں غریبوں کا حق ثابت کر کے ہم کو مکلف بنا دیا ہے کہ ہم خدا کی راہ کے خرچ میں کوتاہی نہ کریں اگر آپ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا اندازہ لگائیں تو آپ کو یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ آپ کس قدر سخی تھے ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک سائل نے آپ سے سوال کیا اس وقت آپ کے پاس کچھ نہ تھا آپ نے فرمایا کہ میرے نام پر فلاں سے قرض لے لو میں اس کو ادا کر دوں گا۔ آپ نے کسی سائل کو اپنے دروازہ سے محروم نہ جانے دیا۔ اگر سائل آجاتا اور اس وقت آپ کے پاس کچھ نہ ہوتا تو آپ اس سے اس طرح معافی مانگتے کہ گویا کوئی مجرم ہے

فصوروں کی تلافی چاہتا ہے ایک مرتبہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ آپ سے کہنے لگے کہ آپ اس قدر
خرچ کیوں کرتے ہیں ہمیں یہ حکم نہیں ملا ہے کہ
اس قدر خرچ کیا جائے جو ہمارے امکان سے
باہر ہو یہ بات سن کر آپ کچھ کبیدہ خاطر ہو گئے
اور مغموم سے نظر آنے لگے اتنے میں ایک صحابی
اٹھ کر کہنے لگے کہ اے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
آپ کو غم کیا ہے جب روزی دینے والا خدا ہے آپ
یہ سن کر خوش ہو گئے اور کہا کہ ہاں ہمیں یہی حکم ملا
ہے کہ خوب خرچ کیا جائے۔ اور یہ سخاوت نبی
پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک محدود نہیں بلکہ
اگر آپ اپنے دل کی گہرائیوں میں غور فرمائیں اور
صحابہ کرامؓ کی زندگی کے اوراق کھولیں تو آپ کو
اس حقیقت کبریٰ کے سامنے سر تسلیم خم کئے بغیر
چارہ نہ ہوگا کہ صحابہ کرامؓ کو دنیا داری کی ہوس کبھی
نہ ہوتی کیونکہ وہ اس لئے پیدا نہ ہوئے تھے ان
میں غریبوں کی غربت کا احساس تھا بہر حال
صحابہ کرامؓ کے مقدس سوانح حیات پر آپ غور
کریں تو معلوم ہوگا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ہیں
کس قدر سخاوت کرنے والے تھے۔ غزوۂ تبوک کے
موقعہ پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ
جس سے جس قدر ہو سکے چندہ دے چنانچہ حضرت
عمرؓ نے اپنا آدھا مال دے دیا اور حضرت عثمانؓ
نے ۳۰۰ اونٹ اور بہت زیادہ تعداد میں اشرفیاں
اور جواہرات دے دیئے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے
اپنا پورا مال راہ خدا میں دیدیا۔ عورتوں نے بھی
اپنے زیورات وغیرہ سے چندہ میں کافی مدد کی اسی
لئے یہ لوگ ہمیشہ دنیا میں باعزت و کامیاب رہے،
اور قیامت کے دن بھی سرداریت کے سنہری تاجوں
سے مزین کئے جائیں گے کیونکہ انہوں نے قومی
تحریکوں میں جان مال سے کبھی دریغ نہ کیا ؎

سخیاں ز اموال بر می خورند
بخیلاں غم سیم و زر می خورند

تیسری آیت ملاحظہ ہو جس میں اللہ رب العزت
نے صاف صاف بتلا دیا ہے کہ سخیوں کیواسطے
بہت بڑا اجر ہے اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۔ وہ
لوگ جو کہ اپنے مالوں کو کھلم کھلا یا چھپ کر خرچ
کیا کرتے ہیں اُن کا بدلہ اُن کے رب کے نزدیک
ہے اور (خرچ کرنے پر دنیا میں) نہ ان میں خوف
ہے نہ وہ غمگین ہوتے ہیں آیت مذکورہ اس امر
پر دال ہے کہ سخیوں کے واسطے بہت بڑا ثواب
ہے دنیاوی اعتبار سے بھی اور اخروی اعتبار
سے بھی۔ نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
ہیں السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ
النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَبَعِيْدٌ مِّنَ
النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ وَبَعِيْدٌ مِّنَ
النَّاسِ وَبَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَقَرِيْبٌ مِّنَ
النَّارِ یعنی اللہ سے بھی قریب ہے اور اس کی
رحمت کی وجہ سے جنت کے بھی نزدیک ہے بخیل
اللہ سے دور اور جہنم کے قریب ہے۔ سچ ہے ؎

بخیل ار بود زاہد بحر و بر
بہشتی نباشد بحکم خبر

یہ آیات و واقعات آپ کے سامنے ہیں آپ
خود اپنی حالت کا اندازہ کر کے دیکھیں کہ آیا آپ
خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے کی وعیدوں کے مستحق
تو نہیں ہیں کس قدر رونے کا مقام ہے کہ آج
مسلمانوں کی اس قدر کثیر تعداد ہونے کے باوجود
بھی مسلمانوں میں کتنے بیچارے ہیں جو بھوکوں
مر رہے ہیں۔ اسلام نے زکوٰۃ کا اصول بھی اسی لئے
مقرر کیا تھا تاکہ مسلمانوں سے افلاس کا مرض
دور ہو جائے اور تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ
فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ کے مطابق تقسیم دولت
کا ایسا معتدل نظام قائم ہو جائے کہ کوئی کسی
کا دست نگر نہ رہے۔ کاش! اگر ان ہی اصولوں
پر عمل کیا گیا ہوتا تو آج ہر طرف سے افلاس
افلاس کی صدا بلند نہ ہوتی اور مسلمان غربت کا شکار
ہو کر غیر اقوام کے سودی قرضوں میں جکڑے ہوئے
نہ ہوتے وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ +

استقامت

(۲)

از مولوی محمد زبیر نظ وی دربھنگوی جامعہ عثمانیہ بارک

گذشتہ پرچہ میں چار اولو العزم رسولوں کے
مختصر کارنامے تحریر ہو چکے ہیں آج محمد صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے بعض پیروؤں
کے استقلال کا ذکر ہوگا۔ زبیر +

رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

آپ مکہ شریف میں ۹ ربیع الاول مطابق
۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو پیدا ہوئے آپ بچپن ہی
سے بقول شخصے ؎

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ بلندی

نہایت خوش خلق، منکسر المزاج، ملنسار، رحمدل،
نیک طبیعت، بردبار اور سچے امانت دار تھے۔ شیخ
سعدی شیرازی نے کیا خوب قطعہ لکھا ہے ؎

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ انسانوں کی حقیقت
اُن کے دوستوں اور جلیسوں کے خصائل و
عادات سے معلوم کی جاتی ہے چنانچہ ایک شاعر
اس حقیقت کا انکشاف اپنے اس شعر میں کرتا
ہے ؎

عَنِ الْمَرْءِ لَا تَسْئَلْ وَابْصُرْ قَرِيْنَهٗ
فَاِنَّ الْقَرِيْنَ بِالْمُقَارِنِ مُقْتَدِيْ

اگر تم کسی کے اچھے و برے عادات کو معلوم کرنا چاہتے
ہو تو اُن کو اس کے دوستوں میں تلاش کرو،
کیونکہ انسان دوستوں کی صحبتوں سے زیادہ
متاثر ہوتا ہے اور کل کاموں میں ان کی اقتدا
کرتا ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم

کے اخلاق و اعمال، عادات و خصائل اور عزائم و استقلال کا پورا پورا ثبوت ان کے مخلص صحابیوں کے حالات پڑھنے سے مل جائے گا۔ پھر بھی بطور نمونہ ایک دو اقوات لکھ دیتا ہوں۔ عروہ بن زبیرؓ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے پوچھا اَخْبِرْنِیْ بِاَشَدِّ شَیْءٍ صَنَعَہُ الْمُشْرِکُوْنَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بتائیے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشرکوں نے کون سی بڑی سختی برتی تھی قَالَ بَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ حِجْرِ الْکَعْبَۃِ اِذْ اَقْبَلَ عُقْبَۃُ ابْنُ اَبِیْ مُعَیْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ فَخَنَقَہٗ خَنْقًا شَدِیْدًا (بخاری مع فتح الباری پ ۱۵ ص ۲۳۳) عمرو بن عاص نے کہا ہم لوگ بیت اللہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک کنارے نماز میں مشغول تھے اس وقت عقبہ بن ابی معیط آیا، آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر بری طرح گلا گھونٹا۔ ابن حبان اور ابو یعلےٰ کی روایت میں ہے فَجَعَلَ رِدَاءَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ ثُمَّ جَذَبَہٗ حَتّٰی وَجَبَ لِرُکْبَتَیْہِ یعنی آپ کی گردن میں چادر ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپ گھٹنوں کے بل زمین پر آرہے۔ بزار اور ابو یعلےٰ کی صحیح روایت میں یہ بھی منقول ہے لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی غُشِیَ عَلَیْہِ مشرکوں نے اتنا مارا کہ آپ بیہوش ہوگئے۔

میرے دوستو! وہی جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کرنے سے پہلے آپ کی امانت کا دم بھرتے تھے ان جواس اعلان کے پہلے آپ کی صداقت کا اقرار کرتے تھے وہی اب ان کو جھوٹا، مجنوں، ساحر جیسے بیہودہ کلمات سے یاد کرتے ہیں۔ محلے کے اوباشوں کو ان کے پیچھے لگا دیا جاتا ہے جو ان کے پیچھے پھبتیاں کستے، تالیاں بجاتے اور ٹھٹھا اڑاتے تھے۔ اس سلسلہ میں طائف کے انسانیت سوز مظالم کو بھی یاد کرو جب آپ مکے کی سختیاں جھیلتے ہوئے طائف آئے تو وہاں کے منچلے اور بدوؤں نے پتھروں کی بوچھاڑ کی اور اتنا مارا کہ خون مبارک سے جوتیاں بھر گئیں۔ جوتیاں تلوے سے چمٹ گئیں۔ آپ تھک کر آرام فرمانے بیٹھتے تو شریر آپ کا بازو پکڑ کر اٹھا دیتے۔ جب چلنے لگتے تو پھر سنگ ریزوں کی بارش برساتے۔ تو برس کی طویل مدت گذر جانے کے بعد بھی بی بی عائشہؓ نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول تبلیغی سلسلے میں کہاں کہاں اذیتیں زیادہ اٹھانی پڑیں۔ آپ نے فرمایا اہل طائف والوں پر رحم کرے انہوں نے بہت ہی ستایا۔ ان کا ستانا بھولائی نہیں جاتیں۔ یہ تھی آپ کی ثابت قدمی کہ باوجود اتنی مشقت اور تکالیف کے پھر بھی صبر و تحمل سے کام لیتے رہے اور اپنی قوم کے لئے رشد و ہدایت کی دعا کرتے رہے اسی کا نتیجہ ہے کہ دنیا سے تشریف لے جاتے ہوئے اپنے قائم مقام استقامت واستقلال والے جاں نثار کافی تعداد میں چھوڑ گئے ٭

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ مکہ شریف میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو سال چند مہینے بعد پیدا ہوئے بچپن سے آپ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اچھے تعلقات تھے اپنے ذاتی کمالات اور خدمات کی وجہ سے امت محمدیہ میں سب سے افضل اور صدیق اکبر کا لقب حاصل کیا۔ عالی اخلاق میں بے مثل تھے چنانچہ حضرت عمرؓ اور آپ کے درمیان کچھ کشیدگی ہوگئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ الفاظ کہے مگر آپ خاموشی سے سنتے رہے تب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاضرین سے نہایت پرزور الفاظ میں فرمایا اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ (بخاری پارہ ۱۴) پہلے پہل جب میں نے خدا کا کلام سنایا تھا تو تم لوگوں نے جھٹلایا، لیکن ابو بکر نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری مدد کی۔

اب آپ اسی مضمون کی پہلی حدیث کے نچلے حصے پر غور کریں کہ کس طرح انہوں نے آپ کی تصدیق کی اور کس طرح استقامت کا ثبوت دیا اور کس طرح جواں مردی سے دشمنوں کا مقابلہ کیا۔

جس وقت عقبہ بن ابی معیط نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن میں چادر ڈال کر گرایا تھا فَاَقْبَلَ اَبُوْبَکْرٍ حَتّٰی اَخَذَ بِمَنْکِبِہٖ وَدَفَعَہٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ اسی وقت حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اس موذی کو آپ سے علیحدہ کیا اور فرمایا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ (الآیۃ) کیا تم کسی شخص کو اس لئے مار ڈالو گے کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب صرف اللہ ہی ہے حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے ہی رب کی طرف سے بہت سے واضح ثبوت لا چکا ہے۔

مرسل الصحابہ میں ہے فَتَرَکُوْہُ وَاَقْبَلُوْا عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ مشرکوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ حضرت ابو بکرؓ پر ٹوٹ پڑے اور اتنا مارا کہ بے ہوش ہو گئے۔ اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ آپ کو جب مکان پر اٹھا کر لایا گیا تو میں نے دیکھا کہ چوٹوں کی وجہ سے پتہ نہ چلتا تھا کہ ناک کہاں ہے

ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے دوران خطبہ میں اپنے حواریوں سے پوچھا مَنْ اَشْجَعُ النَّاسِ لوگو! بتاؤ سب سے بڑا بہادر کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا آپ سے بڑھ کر کون بہادر اور جواں مرد ہوگا۔ آپ نے فرمایا نہیں نہیں میں تو صرف لوگوں سے مقابلہ میں بازی لیجاتا ہوں وَلٰکِنَّہٗ اَبُوْبَکْرٍ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخَذَتْهُ قُرَيْشٌ
يَجُؤُهٗ فَهٰذَا وَهٰذَا يَتَلَقَّاهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ
اَنْتَ تَجْعَلُ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا لیکن
ابوبکرؓ کی قوت ایمانی او شجاعت و بہادری کا پتہ
اُس دن سے معلوم ہوا جس دن آں حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش ستا رہے تھے اور آپ
کی گردن دبا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ کیا تم
ہی ہو جو اللہ کو ایک مانتے ہو فَوَاللّٰهِ مَا دَنَا
مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَبُوْبَكْرٍ يَضْرِبُ هٰذَا وَيَدْفَعُ
هٰذَا حضرت علیؓ فرماتے ہیں قسم خدا کی سوائے
ابوبکرؓ کے کوئی بھی وہاں تک نہ پہونچا۔ وہ کسی
کو مار کر اور کسی کو دھکا دے کر آپ سے ہٹاتے
اور فرماتے تھے وَيْلَكُمْ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ
يَقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ الاٰیۃ ثُمَّ بَكٰى عَلِيٌّ خدا
تم کو برباد کرے کیا تم کسی شخص کو یہ ارب صرف
اللہ ہے کہنے کی وجہ سے مار ڈالو گے پھر حضرت علیؓ
روئے اور فرمایا بتاؤ آلِ فرعون کے اُس مومن
مرد سے جس نے اپنا ایمان چھپائے ہوئے موسیٰ
علیہ السلام کو بچایا تھا حضرت ابوبکرؓ افضل ہیں
یا نہیں؟ لوگوں نے سکوت کیا فَقَالَ عَلِيٌّ
وَاللّٰهِ لَسَاعَةٌ مِّنْ اَبِيْ بَكْرٍ خَيْرٌ مِّنْهُ ذَاكَ
رَجُلٌ يَّكْتُمُ اِيْمَانَهٗ وَهٰذَا يُعْلِنُ بِاِيْمَانِهٖ
(مستدرک حاکم) تو حضرت علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم
ابوبکرؓ کی یہ گھڑی اس مرد سے کہیں بہتر ہے اُس
نے تو اپنا ایمان پوشیدہ کرکے مدد کی تھی، اور
یہ علی الاعلان آپ کی مدد پر جان دئے تلے رہے
یہ تھی آپ کی ثابت قدمی یہ تھا آپ کا
استقلال کہ بھرے مجمع میں بھی کسی سے خوف نہ
کھاتے سچ ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا
اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ
یَحْزَنُوْنَ ؁

عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ

ان کو لوگ غیر باپ کی طرف مذاقاً منسوب
کرتے تھے کیونکہ باپ بیٹے کے درمیان رنگ کا
فرق تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ وعظ
ونصیحت فرما رہے تھے بعض ناواقف لوگوں نے
بے موقع و محل اعتراض و سوال کرنے شروع
کئے آپ رنجیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا جس کو
سوال کرنا ہو آج کرے۔ ایک نے پوچھا میرا
ٹھکانہ کہاں ہے؟ فرمایا جہنم میں۔ اسی طرح
اور حاضرین نے بھی سوال کئے۔ انہیں سائلوں
میں عبداللہ بن حذافہ بھی ہیں پوچھا مَنْ
اَبِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اے اللہ کے رسول میرا
باپ کون ہے؟ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ فرمایا
تیرا باپ حذافہ ہے۔ یہ خبر ان کی والدہ تک پہنچی
وہ دوڑتی ہوئی آئیں اور کہا اے عبداللہ کیا تم
نے مجھے زانیہ خیال کیا ہے۔ فرمایا اگر آج رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حذافہ کا نام نہ لیتے تو میں
کبھی بھی اُن کی طرف نسبت نہ کرتا۔

یہ آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں انصار کے ایک سریہ پر امیر بنائے گئے تھے
ایک مرتبہ انہوں نے حالت خفگی میں یا آزمائش
کے لئے اپنے متعلقین کو لکڑی جمع کرکے آگ
سلگانے کا حکم دیا۔ جب آگ سلگ چکی تو فرمایا
اس میں کود جاؤ۔ بعض تو کودنے کے لئے تیار ہو
گئے اور کچھ لوگوں نے آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر ہو کر من وعن واقعہ کہہ سنایا آپ
نے فرمایا امیر کی اطاعت خلاف اصول میں
نہیں ہے بلکہ اطاعت طریقے کے موافق کاموں
میں ہے اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت
تک نہ نکلتے غالباً اسی واقعہ پر یہ آیت نازل
ہوئی تھی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ
وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ اے
ایمان والوں اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مسلمان
حاکموں کی فرماں برداری کیا کرو لیکن آج مقلد
حنفی اس آیت کو تقلید کے ثبوت میں پیش کرتے
ہیں حالانکہ امام صاحب کبھی بھی اپنی عمر میں
اُولوالامر نہ ہوئے، بلکہ اُولُوالْاَمْر (حاکم وقاضی) نہ
بننے کی وجہ سے جیل خانے گئے۔

اس تعارف کے بعد ان کے جوش استقلال
کا حال سنیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد
خلافت میں ہرقل نے بہت سے مسلمانوں کو
گرفتار کر لیا تھا۔ ان میں یہ بھی تھے جب ہرقل
کے دربار میں حاضر کئے گئے تو اس نے ان لوگوں
سے کہا کہ تم عیسائی ہو جاؤ میں تمہیں بڑے بڑے
عہدوں پر مقرر کرکے طرح طرح کے لباسوں
سے مزین کروں گا۔ اس کی تردید میں عبداللہ
بن حذافہ نے کہا ہم مال و دولت کے بھوکے
نہیں ہیں ہمیں اس لالچ میں نہ لاؤ۔ اس جواب
پر وہ سخت برہم ہوا اور انہیں تین شبانہ روز
درختوں سے لٹکائے رکھا پھر بھی کارگر نہ ہوا تو اس
نے حکم دیا کہ ایک بڑی دیگ میں پانی گرم کیا جائے
حکم کی تعمیل کی گئی جس وقت کہ پانی نہایت
آب و تاب کے ساتھ جوش مار رہا تھا ان
میں سے ایک محمدی کو اس میں ڈال دیا اور کہا
اے مسلمانو! اگر تم نے اب بھی اپنا دین ترک
نہ کیا تو تمہیں بھی اسی طرح اس اُبلتی ہوئی دیگ
میں ڈال دیا جائے گا یہ تھا ان کا ظلم و ستم،
زبردستی اپنے دین میں لانے کی کوشش اور نہ قبول
کرنے پر یہ سزا۔ ہمیں یہ الزام دیا جاتا ہے کہ اسلام
بزور شمشیر پھیلا اور خود ان کا یہ حال ہے سچ ہے
الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔

حضرت عبداللہ بن حذافہ نے جواب دیا کہ
تم ہم کو اس دنیا کی آگ سے خوف دلاتے ہو اور
تم آخرت کی اس آگ سے نہیں ڈرتے جس کا
شعلہ اس آگ سے کہیں بڑھا ہوا ہے۔ اللہ
کے سچے بندے دنیاوی اذیتوں سے ہرگز خوف
نہیں کھاتے۔ دوستو! یہ صبر و استقلال دیکھ کر
اس کی آنکھیں پھر گئیں۔ اس کو اس بھی تعلیم
نے متحیر کر دیا اور کہنے لگا اُف مسلمانوں میں کوٹ
کوٹ کر ایمان بھر دیا گیا ہے یہ بڑے غضب کے
انسان ہیں جب اس کی ساری تدبیریں رائیگاں
گئیں تو اس نے نہایت عاجزی کے ساتھ حضرت
عبداللہ بن حذافہ سے کہا ہم تمہارے ایمان کا

امتحان لے چکے۔ تم کامل و راسخ نکلے۔ خیر دین عیسوی قبول نہیں کرتے ہو تو کم از کم میری پیشانی چوم لو تاکہ میرا رعب و دبدبہ میری قوم پر قائم رہے اور میرا وقار ان سے جاتا نہ رہے۔ حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے اس کی پیشانی چوم لی اور سارے مسلمانوں کو وہاں سے چھڑا لیا۔ اور وہاں سے اپنے وطن مالوف کو روانہ ہوئے۔ ادھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خفیہ پولیس کے ذریعہ روزانہ کی کیفیتیں معلوم ہوا کرتی تھیں۔ جب ان کے رخصت ہو جانے کی خبر پہونچی تو آپ ان کے خیر مقدم کے لئے تشریف لائے۔ اُن کو دیکھ کر گلے سے لپٹا لیا، اور پیشانی کو بوسہ دے کر کہا اے عبداللہ تو نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا کہ تو نے مسلمانوں کو ظالم سلطنت سے چھڑا لایا۔ (باقی آئندہ)

زبیر نظروی رپھنگوی از بنارس

بنگلور میں پیغمبر اسلام علیہ السلام کی توہین

(گذشتہ سے پیوستہ۔ قسط نمبر ۳)

اب اس کی بکواس کا جواب سنئے بعد میں حدیث دانی کا۔ اس کی یہ بکواس حضور علیہ السلام کے دربار شریف میں صریح گالی ہے اور صریح توہین ہے۔ حضور انور علیہ السلام کو معاذ اللہ غافل کہنا کسی مسلمان کا کام نہیں ہے۔ اتنا سخت کلمہ تو کافر بھی نہیں کہے گا چہ جائے کہ ایک مسلمانی کا دعویٰ کرنے والا۔ اگر تلوار عالمگیری ہوتی تو مزہ دو کتے، خنزیر کو پتہ چلتا کہ حضور علیہ السلام کی معاذ اللہ تنقیص شان یوں ہوتی ہے اور عوام الناس بھی دیکھتے کہ اس خبیث کا کیا حال ہوتا۔ اب سنئے علمائے عظام و ائمہ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال شریف حضور علیہ السلام کی شان شریف میں اور پھر اندازہ کیجئے علمائے عظام کے عقائد کا اور اس خنزیر کے قول بد تر از بول کا حضور علیہ السلام کی شان شریف حضرت سیدی خاتم المحققین والمحدثین علامہ محقق عبدالحق دہلوی علیہ رحمۃ الباری عرض کرتے ہیں ؎

محو اں اور اخدا از بہر حفظ شرع و پاس لیں

دگر بہر مصحف کش میخواہی اندر مدحش املا کن

حضرت سیدی امام بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں ؎

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

اور اسی میں ہے دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِي نَبِيِّهِمْ۔ وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْتَكِمْ دیکھا علمائے کرام تو حضور علیہ السلام کی مثل کو محال جان رہے ہیں اور یہ فرمارہے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو خدا نہ کہو اس کے ماسوا جو بھی حضور علیہ السلام کے حق میں اوصاف شریفہ بیان کروگے مقبول ہے ہیں۔ میزان شریف للامام شعرانی علیہ رحمۃ الباری مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۹ و ص ۱۴۰ میں ارشاد فرماتے ہیں سَمِعْتُ سَيِّدِي عَلِيًّا الْخَوَّاصَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى يَقُولُ انما امر الشارع المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فی التشہد لتبنیہ الغافلین فی جلوسھم بین یدی اللہ عز وجل علی شہود بینھم فی تلک الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ تعالیٰ ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافہتہ۔ (ترجمہ) میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرماتے سنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لئے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عز وجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھے ہیں انہیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھیں اس کے لئے حضور کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے ہیں بالمشافہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کریں۔ دیکھا مسلمانو! یہ ہیں ائمہ دین کے اعتقاد اور اس میزان شریف کی عبارت پاک سے ان حدیثوں کا جواب بھی ہو گیا۔ معاذ اللہ حضور علیہ السلام پر غفلت نہیں آئی اور نہ آسکتی ہے۔ حضور علیہ السلام کے لئے غفلت کا آنا محال ہے۔ بلکہ حضور علیہ السلام مشاہدہ توحید باری تعالیٰ میں تھے اور حضور علیہ السلام کی توجہ شریف عالم دنیا کی طرف نہ تھی، نہ یہ کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام غافل ہوگئے تھے۔ اس جواب کو بھی یاد رکھئے گا اور جواب بھی آتے ہیں۔

احیاء العلوم شریف حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ لکھنؤ جلد اول ص ۱۹۹ احضر فی قلبک النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (ترجمہ) التحیات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کرو اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھو اور عرض کرو السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حجۃ اللہ البالغہ (شاہ ولی اللہ صاحب) مطبع صدیقی ص ۲۱ میں ہے ثم اختار ربعد ھا السلام علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم تنویھا بذکرہ و اثباتا للاقرار برسالۃ واداء لبعض حقہ اس کے بعد التحیات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا۔ اُن کا ذکر پاک بلند کرنے کو اور ان کی رسالت کا اقرار ثابت کرنے کو اور ان کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کو۔

شفاء شریف (قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ) ص ۳۶ میں ہے من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم

ولاکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما
اتوا به ادعی فی ذالک المصلحة بزعمه
اولم یدعها نهو کافر باجماع ۔ ترجمہ جو
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو
[illegible] انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام۔
[illegible] میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے
لائے کذب مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت
کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے
اب اس خبیث کا حضور علیہ السلام کو معاذ اللہ
غافل کہنا حضور علیہ السلام کو معاذ اللہ کاذب کہنا
ہے کیونکہ جو شخص غافل ہوتا ہے اس سے جھوٹ
کا صادر ہونا کچھ بعید نہیں ہے بلکہ غافل کہتے
ہی اس لئے ہیں جو عقل مندی کی باتیں نہ کرے
بلکہ جیسی سمجھ میں آئے کہے جائے لہٰذا اس امام
پر اس عبارت سے بھی کفر لازم ہو اور سنئے شفاء
شریف صفحہ ۳۳۳ نقتھم الکلام فی قتل القاصد
لسبها لوجه الثانی لاحق به فی الجلاء
ان یکون القائل غیر قاصد للسب
والازراء ولا معتقد له ولاکن تکلم
فی جهة صلی اللہ علیه وسلم بکلمة الکفر
مما هو فی حقه صلی اللہ علیه وسلم نقیصة
مثل ان یاتی بسفه من القول او قبیح
من الکلام اونوع من السب فی جهة
صلی اللہ علیه وسلم وان ظهر بدلیل
حاله انه لم یقصد سبه لما جهالة
او ضجر اوسکر اوقلة ضبط لسانه او تهور
فی کلامه فحکم هذا حکم الوجه الاول
القتل من دون تلعثم ۔ مختصراً ترجمہ یعنی
اُن کا حال تو اوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص
شان اقدس کرے۔ دوسری صورت اس کی
طرح روشن وظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص و تحقیر
کا قصد کرے نہ اس کا مقصد ہو مگر حضور انور علیہ
السلام کے معاملہ میں کفر بول اٹھے جو حضور کے
حق میں تنقیص شان ہو مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ

یا بری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگرچہ
اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے نہ مذمت
نہ توہین کا ارادہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا
نشے میں بک دیا یا بات کہنے میں زبان روکنے
کی کمی یا بے باکی سے صادر ہوا اس صورت کا
حکم بعینہٖ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل
کیا جائے بلا توقف۔ دیکھا اللہ دین حضور علیہ
السلام کی معاذ اللہ توہین کرنے والے کو قتل کا
حکم فرما رہے ہیں۔ اگر اس خبیث کا توہین کا
ارادہ نہ بھی ہو یہی حکم تھا اس امام پلید کا۔ اگر
حکومت اسلامیہ ہوتی اس کے قتل میں ذرا بھی
توقف نہ کیا جاتا فوراً گردن اُتار دی جاتی۔ دیکھو
جواہر البحار شریف جلد ثانی صفحہ ۱۵۵ انص بعض
المالکیة علی ان من قال فی المجالس
انه صلی اللہ علیه وسلم یتیم یقتل۔
بعض علمائے مالکیہ نے صراحتاً فتویٰ دیا ہے
جو حضور علیہ السلام کو ذکر مجالس میں یتیم کہے وہ
اسلام سے خارج ہے مرتد ہے۔ دیکھا مسلمانو!
علمائے کرام کا یہ ادب ہے جو یتیم کہنے سے کافر
ہو جائے گا کیا وہ معاذ اللہ غافل کہنے سے مسلمان
رہے گا؟ ہرگز نہیں! بلکہ وہ بھی اسلام سے
خارج ہو جائے گا۔

جواہر البحار شریف جلد ثانی صفحہ ۱۵۵ میں ہے
فلا یجوز ان یقال انه غریب فقیر
مسکین بل یجب ذکره صلی اللہ علیه
وسلم بالاسماء المعظمة ترجمہ۔ حضور علیہ
السلام کو غریب فقیر مسکین کہنا حرام ہے بلکہ
حضور علیہ السلام کے اسمائے معظمہ سے یاد
فرمانا واجب ہے۔

جواہر البحار شریف جلد ثانی مطبع مصر صفحہ ۱۵۵
ومذهب السادة الحنفیه ان ساب
النبی صلی اللہ علیه وسلم ومنتقصه
یکفر ولاکن یستتاب فان تاب فظهر
علیه سیما الصلاح ترک وان لم یتب
یقتل۔ ترجمہ۔ ائمہ حنفیہ رضی اللہ عنہم [illegible]

مذہب ہے کہ حضور علیہ السلام کو گالی دینے اور
حضور علیہ السلام کی تنقیص کرنے والے کی تکفیر
کی جائے گی لیکن اس سے توبہ کرائی جائے اگر
وہ توبہ کر جائے اور توبہ کے علامات بھی اس پر
ظاہر ہو جائیں تو چھوڑ دیا جائے گا۔ اگر توبہ نہیں
کرے تو اس مردود کو قتل کر دیا جائے گا۔ ایسے
خبیثوں کا حکم سن لیا آپ لوگوں سے کسی کو بھی
دنیا میں حق نہیں پہونچتا کہ اپنے اعمال کو حضور
علیہ السلام کے اعمال کے برابر سمجھے ؎

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

ایسا شخص ہرگز امامت کے قابل نہیں بلکہ ایسے
شخص کو جلد از جلد امامت سے معزول کر دیا جائے
اگر نہ کیا جاوے تو سب گناہ گار رہیں گے۔ اگر یہ
توبہ کرے تو سر منبر تجدید اسلام کرے اور اپنے قصور
کا اقرار کرے اور دربار الٰہی اور دربار رسالت
پناہی میں سچے دل سے رجوع کرے اور نکاح
وغیرہ بھی دوبارہ کرے ورنہ اولاد حرامی ہوگی کیونکہ
شرع شریف کا حکم ہے اذا عملت سیئة
فاحدث عندها توبة السر بالسر
والعلانیه بالعلانیه ترجمہ جب تو کوئی گناہ
کرے تو فوراً توبہ کر مخفی کی مخفی اور آشکار کی آشکارا
سچے دل سے توبہ کرے مولا تعالیٰ ایسی توبہ کو
قبول فرماتا ہے۔

بڑا افسوس یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی
توہین علی الاعلان کرنے والے کے متعلق پوچھ رہے
ہو کہ قابل امامت ہے یا نہیں۔ آپ نے یہ نہ
پوچھا قابل امانت بھی ہے یا نہ آپ کو اگر کوئی
اف کہدے تو مرجانے کے لئے تیار ہو جاتے ہو
اس وقت فتویٰ وغیرہ سب بھول جاتے ہو۔
حضور علیہ السلام کی عزت شریف کا معاملہ آئے
تو وہاں مفتی کے فتوے کا انتظار ہوتا ہے۔ اپنی
عزت پر کسی کے فتوے کا انتظار نہیں ہوتا ہے۔
فتویٰ بھی حضور علیہ السلام کی عزت شریف کے
لئے ہی رہ گیا ہے۔ آپ لوگوں کی عزتیں تو فتوے

کی محتاج نہیں۔ حضور علیہ السلام کی عزت ہی فتوے کی محتاج ہے۔ اپنی عزت پر جائداد برباد کر دوگے۔ تباہ ہو جاؤگے۔ لیکن اپنی عزت پر حرف آنے نہ دوگے۔ حضور علیہ السلام کی عزت پر حملہ ہو اس وقت بڑے ٹھنڈے دل سے سنتے ہو اس مردود کو اف تک نہیں کہتے ہو۔ آپ لوگوں کا ایمان بھی بہت تر ہی معلوم دیتا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ معاف فرمائے۔

اب ان احادیث کا جواب بھی سنیئے میزان شریف کی عبارت سے گذر چکا ہے کہ حضور علیہ السلام ہر وقت ہر لحظہ بحر توحید میں سیر فرمانے والے تھے۔ اس بات کو جو میزان شریف والوں نے فرمائی ہے ذہن میں رکھئے معاملہ بھی صاف ہوئے جاتا ہے وہ یہ کہ مولا تعالیٰ کو معلوم تھا کہ میرے محبوب کے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں ہے میرے محبوب آخر الزماں ہیں۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کی ذات اپنے محبوب کی توجہ شریف کو پھیر کر اپنی طرف نہ لوٹا اور محبوب علیہ السلام کو ظاہری طور پر سہو نہ ہوتا تو میں پوچھتا ہوں کہ امت عاصی کے لئے سہو کے قانون کہاں سے بنتے؟ اگر امت میں کسی کو سہو ہو جاتا تو وہ بے چارہ کیا کرتا؟ سہو کا مسئلہ کس عالم سے پوچھتا اور عالم بے چارہ کہاں سے بتاتا؟ اب اس وقت امت کے لئے نہایت ہی تنگی کا سامنا ہوتا۔ سہو کے نہ ہونے اور قانون نہ بنتے اور شرع بھی معاذ اللہ ناقص رہتی۔ اب ہو تو کیا ہو؟ امت جائے تو کہاں جائے؟ کس کا در ڈھونڈے؟ کس در سے خیر لے؟ لہٰذا اس حکمت کی بنا پر مولیٰ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب علیہ السلام کی توجہ شریف کو اپنی طرف پھیر لیا اور محبوب کو ظاہری طور پر سہو کرا دیا تاکہ میرے محبوب کا سہو میری امت کے لئے ایک قانون بن جائے اور اس قانون کے ماتحت امت قیامت تک کام کرے اور شرع شریف بھی کامل و اکمل رہے۔

یہ حکمت الٰہیہ تھی حضور علیہ السلام کے سہو شریف میں ورنہ حضور علیہ السلام کے صدقے شریف سے حضرت سیدی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سہو جاتا رہا۔ دیکھو بخاری شریف میں باب العلم میں یہ حدیث مذکور ہے اور اس امام خنزیر سے کبھی پوچھنا آیا یہ حدیث بخاری شریف میں ہے یا نہیں۔ خبیث تجھے یہ حدیث نظر آئی حدثنا ابو مصعب احمد ابن ابی بکر قال حدثنا محمد بن ابراہیم ابن دینار عن ابی ذئب عن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ۔ قال قلت یا رسول اللہ انی اسمع منک حدیثا کثیرا انساہ قال ابسط رداءک فبسطتہ فغرف بیدیہ ثم قال ضم فضممتہ فما نسیت شیئا بعدہ۔ (بخاری شریف مطبع مجتبائی ۲۲ سطر ۲۵ تا ۲۷) ترجمہ۔ حضرت سیدی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ عرض کی میں نے یا رسول اللہ میں تحقیق حضور سے حدیث بہت سنتا ہوں اسے بھول جاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ چادر اپنی بچھا دے میں نے چادر کو بچھا دیا حضور علیہ السلام نے دونوں نورانی ہاتھوں سے اس مبارک چادر میں ڈال دیا ارشاد فرمایا کہ چادر کو ملا لو میں نے چادر کو ملا لیا اس وقت سے میں کسی شے کو نہیں بھولا ہوں۔

کیوں مسلمانو جس کے صدقہ شریف سے نسیان دور ہو جائے اس ذات کو نسیان کیونکر ہو سکتا ہے۔ دیکھا مسلمانوں اس خبیث کی ایمان داری اس حدیث پر نگاہ نہ پڑی اس حدیث پر نگاہ پڑی۔ اس حدیث سے اس نجدی کی آنکھ پھوٹ گئی اندھی ہوگئی۔

دیکھا یہ ہے حضور علیہ السلام کی شان شریف۔ بس ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کے سہو شریف میں حکمت تھی جو فقیر نے عرض کردی اگر یہ حکمت نہ مانی جائے تو حدیثوں میں تطبیق کیونکر ہوگی۔ فقیر کو امید ہے کہ یہ خبیث اس بخاری شریف کی حدیث کو سن کر موت کے آنے سے پہلے

ہی مر جائے گا۔ موتوا بغیظکم۔ واللہ تعالیٰ جل جلالہ و رسولہ الاعلیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ولنا علیٰ قول العلماء اعتماد۔ فقیر محمد عنایت اللہ سگ آستانہ عالیہ رضویہ قادریہ نوریہ برکاتیہ بریلی شریف مدرس مدرسہ حزب الاحناف ہند لاہور۔

الجواب صحیح۔ فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ ناظم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور۔

(۶)

مدرسہ کی ذمہ داری اور دورۂ حدیث شریف کی تعلیم کا فکر۔ کثرت کار و ہجوم افکار کی وجہ سے پریشانی اور تقریباً ایک ہفتہ سے فقیر کی طبیعت بھی خراب۔ اب بحمدہ تعالیٰ پہلے سے طبیعت اچھی ہے۔ آپ کا استفتاء ملفوف پہونچا جس امام کے متعلق آپ نے دریافت فرمایا ہے وہ امام نہایت جاہل اجہل گستاخ اور سرکش ہی واجبات نماز سے بھی جاہل ہے اور سرکار رسالت علیہ التحیۃ والثناء کی شان ارفع میں نہایت گستاخ بے باک ہے تعجب ہے کہ وہاں کے مسلمان اس جاہل امام سے ایسے گستاخانہ کلمات سن کر اس کے پیچھے کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ جب تک وہ امام علانیہ توبہ نہ کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے مسلمانوں پر لازم ہے کہ کسی سنی صحیح العقیدہ پرہیزگار صالح امت کو امام بناویں فقیر کی طبیعت اچھی ہو جائے تو فقیر جواب لکھ کر حاضر خدمت کرتا ہے۔ اس وقت سجادہ نشین صاحب قبلہ بھی تشریف نہیں رکھتے ہیں اس جاہل امام کے ناپاک ناشائستہ کلمات سن کر مسلمان غش غش کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ امام بڑا جاہل اور فضائل نبوت و مراتب رسالت سے ناواقف ہے۔ والسلام۔ اسرار احمد غفرلہ (ناظر الاسلام مدرس و مفتی جامعہ رضویہ بریلی شریف)

«مضمون تمام شد»

کیا رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے؟

(از ابوالبشیر مولوی محمد نجیب اللہ صاحب نشتر گورکھپوری سعیدی)

برادران اسلام! انقلابات زمانہ نے جہاں مسلمانوں کے تہذیب و تمدن کو بگاڑا۔ اُن کو ہر طرح سے مجبور و بےکس بنایا وہیں ان کے عقائد کو بھی بگاڑ کر ستیاناس کر دیا ورنہ نہیں کہیں کا بھی نہ رکھا۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا دامن چھڑا کر خدا سے بھی ہٹا دیا۔ میں آج کی صحبت میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا یا نہیں؟ آج میں جس فرقہ کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ فرقہ بریلویہ ہے۔ اس فرقہ نے اس قدر حد سے تجاوز کیا کہ خدا کو مانتے ہوئے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا سے بڑھا دیا اور یہ اعلان کر دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پورا علم غیب تھا۔ اور وہ اب بھی سب کچھ جانتے ہیں۔ دنیا و آخرت کی کوئی چیز اُن سے پوشیدہ نہیں۔

قبل اس کے کہ میں مضمون پر روشنی ڈالوں یہ بتا دوں کہ علم غیب کی تعریف کیا ہے کس علم کو علم غیب کہیں گے۔ کیا ایک شخص دہلی میں ٹیلی فون لئے بیٹھا ہوا اور دوسرا لاہور میں۔ ان دونوں سے گفتگو ہو رہی ہے۔ لاہور کی خبریں دہلی والا آدمی، اور دہلی کی خبریں لاہور والا آدمی جانتا ہے کیا ان دونوں میں سے کسی کو بھی کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ فلاں غیب دان ہے؟ ہرگز نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح سے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات وہ باتیں جو عوام الناس کی نظروں سے اوجھل تھیں بتا دیں اُن کی بالکل ٹیلی فون والوں کی مثال ہے خدا کا برقی پیغام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لانے والے جبرئیل امین تھے جو برابر ہر واقعہ کی خبر آپ کو دیا کرتے تھے اس لئے اب مطلع صاف ہو گیا کہ علم غیب وہ علم ہے جو کسی کو کسی کے بغیر بتائے ہوئے معلوم ہو جائے۔ اس تعریف سے علم غیب وہی اور غیر وہی کا جھگڑا ابھی پاک ہو گیا۔ فالحمد للہ

اس کلیہ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب بالکل ہی نہیں تھا۔ کیونکہ ارشاد باری ہے مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۔ میں آپ کو قرآن و حدیث کی روشنی میں بلکہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات حتی کہ آخرت کے واقعات سے بتاؤں گا کہ علم غیب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ذرہ برابر بھی نہیں تھا پہلے آپ قرآن مجید کی طرف توجہ کیجئے قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ (الانعام) اے میرے پیارے حبیب آپ اعلان کر دیجئے کہ میرے پاس علم و عمل کے خزانے نہیں ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں میں اسی کے موافق کرتا ہوں جو میرا پروردگار میری طرف وحی کرتا ہے (بلکہ یہاں تک کہہ دیجئے کہ کیا اندھا اور بینا دونوں برابر ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں مخاطب کرتا ہے قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (الاعراف) اے میرے حبیب آپ کہہ دیجئے کہ میں خود اپنے لئے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں بھلائی ہی بھلائی جمع کر لیتا اور کبھی کوئی برائی مجھ کو نہ پہونچتی۔ میں صرف ڈرانے والا اور مومنوں کو خوش خبری دینے والا ہوں۔

اس آیت میں وجود علم کے ساتھ مَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ کی شرط لگی ہے اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو کبھی آپ کو کوئی رنج نہیں پہونچتا حالانکہ متعدد دفعہ آپ کو تکالیف پہونچیں۔ اس لئے اِذَا فَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ آپ کو علم غیب نہیں تھا۔ چنانچہ (۱) آپ پر جادو کیا گیا اس کا اثر رہا آخر کار آپ کو فرشتوں کے ذریعہ بتایا گیا کہ لبید بن اعصم نے بالوں میں جادو پڑھ کر فلاں کنوئیں میں دبایا ہے تو آپ نے اسے نکلوا کر صحت حاصل کی (۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی گئی سب پریشان رہے عرصہ بعد حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بریت میں وحی آیتیں نازل ہوئیں تب معاملہ صاف ہوا (۳) ایک دفعہ آپ کو ایک یہودیہ نے دعوت دی بکری کے گوشت میں زہر ڈال دیا آپ کے سامنے کھانا آیا کھانے والوں میں آپ کے اصحاب تھے۔ اُن میں کسی نے ایک لقمہ کھا لیا وہ فوراً راہی ملک عدم ہو گئے آپ نے بھی کچھ نوش کر لیا تھا پھر آپ کو خبر دی گئی فوراً ہاتھ روک لیا مگر اس کی تکلیف ہمیشہ رہی۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ (الانعام) علم غیب کے خزانے اللہ ہی کے پاس ہیں اور اسے صرف اللہ ہی جانتا ہے اور وہ چیز جو خشکی و تری میں ہے اور وہ پتی جو گرتی ہے اس کو بھی وہی جانتا ہے اور اس دانے کو بھی جانتا ہے جو زمین کی تہوں میں ہے اور ہر خشک و تر چیز کتاب مبین (لوح محفوظ) میں لکھی ہوئی ہے۔ اور جگہ ارشاد ہوتا ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (النمل) اے میرے حبیب آپ کہہ دیجئے کہ آسمان و زمین میں سوائے اللہ کے علم غیب کوئی نہیں جانتا ہے۔ ایک جگہ اور ملاحظہ ہو عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا (جن)

غیب دان صرف اللہ ہی ہے وہ اپنا علم کسی دوسرے کو نہیں دیتا۔ ان تمام آیات سے معلوم ہوگیا کہ علم غیب صرف اللہ ہی کا حصہ ہے۔ یہ علم کسی مخلوق کے لئے زیبا نہیں ورنہ عابد و معبود، خالق و مخلوق میں فرق ہی کیا رہ جائے گا اب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرامین بھی ملاحظہ فرمائیے

فرامین رسول کریم علیہ السلام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللهُ (بخاری جلد ۲)

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جن کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا (۱) یہ کہ کوئی نہیں جانتا کہ رحم کے اندر بچہ ناقص ہے یا کامل (۲) کل کیا ہونے والا ہے (۳) بارش کب ہوگی (۴) کون کہاں مرے گا (۵) قیامت کب ہوگی

دوسری جگہ آپ فرماتے ہیں عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ (بخاری ج ۲)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ (۱) جو تجھ سے بیان کرے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو دنیا کی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں (۲) جو تجھ کو خبر دے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غیب جانتے تھے وہ جھوٹ بولے گا۔ حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ غیب سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں تھا تعجب ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو کھلم کھلا اعلان فرماتے ہیں کہ میں غیب جانتا ہی نہیں، میں اس علم سے بالکل ہی ناواقف ہوں، مگر ہمارے احباب خواہ مخواہ ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں کہ آپ کو علم غیب تھا سچ ہے اسی کو کہتے ہیں "مدعی سست گواہ چست"

معزز ناظرین! آپ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں معلوم کر لیا کہ علم غیب کی حقیقت کیا ہے "درحقیقت میں علم غیب خدا کو اور صرف خدا ہی کو ہے کسی اور کو اس کا ایک شمہ بھی نہیں ملا" اب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

انسان کی زندگی کے تین دور ہوتے ہیں (۱) بچپن (۲) جوانی (۳) بڑھاپا۔ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمارا تعلق اسی وقت سے ہے جب سے آپ کو رسالت ملی اس لئے میں آپ کی زندگی کے تین دور عہد رسالت ہی سے شروع کروں گا۔

دور اوّل ابتدائے نبوت کا زمانہ آپ غار حرا میں عبادت کیا کرتے تھے فرشتہ کی ملاقات ہوئی۔ اور آپ کا یہ کہنا کہ مَا أَنَا بِقَارِئٍ (میں پڑھنا نہیں جانتا) اس امر کی دلیل ہے کہ آپ کو علم غیب نہیں تھا۔ اگر آپ کو علم غیب تھا تو کیوں نہ پورا قرآن پڑھ کر سنا دیا کیونکہ آپ کو معلوم ہی تھا کہ مجھ پر فلاں کتاب نازل ہوگی آپ کا نہ پڑھنا مکمل دلیل ہے۔ فرشتہ کی گفتگو کے بعد خوف زدہ ہو کر آپ کا گھر آنا حضرت خدیجہؓ کا تسلی دینا اور آپ کا کمبل اوڑھنا پھر حضرت خدیجہ کا آپ کو ورقہ بن نوفل نصرانی عالم کے پاس لے جانا اس سے گفتگو ہوئی اور ورقہ کا یہ کہنا يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ اس پر دال ہے کہ آپ کو یہ بھی خبر نہیں تھی کہ خود آپ کے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو عام حالات کو کیا جان سکتے تھے۔

دور دوم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا گیا۔ آپ کو باوجودیکہ بڑی تکلیف وپریشانی ہوئی مگر کچھ فیصلہ نہ دے سکے۔ آپ نے مشورے بھی کئے مگر پھر بھی تسلی نہ ہوئی کیونکہ حقیقت حال آپ کو نہ معلوم تھی، نہ معلوم ہوا۔ آخر کار آپ نے یہ کہا يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ الحديث (بخاری ۲)

اے عائشہؓ مجھ کو تیرے بارے میں فلاں فلاں خبریں پہونچی ہیں اگر تو ان سے بری ہے تو اللہ تعالیٰ تیری برأت نازل کرے گا اگر تو گناہ کر چکی ہے تو اللہ سے توبہ واستغفار کر۔ اللہ اللہ آپ کے الفاظ کس قدر رقت انگیز ہیں۔

اس واقعہ میں دو اور باتیں بھی ایسی ہیں جو عدم علم غیب کی بین دلیل ہیں۔ پہلی بات کہ حضرت عائشہ صدیقہ کا ہار گم ہو جانا اور حضورؐ کو خبر نہ ہوئی کہ ہار کہاں ہے۔ حالانکہ ہار اسی اونٹ کے نیچے دبا ہوا تھا جس پر صدیقہؓ تشریف فرما تھیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ ہودج میں موجود نہیں تھیں اور عوام کی طرح آپ نے بھی بے خبر رہ کر کوچ کر دیا اگر آپ کو ذرا بھی علم غیب ہوتا تو اپنی چہیتی بیوی صدیقہ کو عالم تنہائی اور ویران وسنسان جنگل میں چھوڑ کر نہ جاتے

اور سنئیے! ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے نماز میں بھول گئے تو آپ کو بالکل خبر نہ تھی یاد دلانے پر بھی آپ فرماتے ہیں کہ میں نہ بھولا ہوں نہ نماز ہی کم ہوئی۔ ہے آخر کار آپ کو یاد آگیا اور آپ نے نماز پوری کی اصل واقعہ یہ ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهَا الْعَصْرُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ

تظلماه وحرجتم من عند الناس فقالوا قد حضرت الصلوة وزخلت بذلك النبي صلى الله عليه وسلم والبيدين فقال اصليت ام قصرت فقال لم انس ولم تقصر قال بلى قد نسيت الحديث

مکہ کا سیدان سے ذوالیدین نے کہا جس کی دو کتی ہیں اس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمان طواف سے فارغ ہو چکے ہیں۔ حجۃ الوداع کا موقع ہے آپ نے ان لوگوں کو حلال ہونے کی اجازت دے دی جن کے پاس قربانیاں نہیں تھیں بعض لوگ بیاہ چکے نہیں۔ تجھے کہ حج کرتے آئے ہیں پھر بھی عورتوں سے جماع کریں۔ آپ نے فرمایا لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الهدی ولحللت مع الناس (بخاری جلد ۲ کتاب التمنی عمرہ) کرنے کے بعد حج کے وقت سے پہلے ہی احرام کھول دینے کا خیال اگر مجھ کو پہلے ہی ہوتا تو میں بھی قربانی کا جانور ساتھ نہیں لاتا اور سب کے ساتھ میں بھی احرام کھول کر حلال ہو جاتا۔ ایسے ایسے ہزاروں واقعات ہیں جو آپ کے عالم الغیب ہونے کی کامل تردید کر دیتے ہیں۔

دور سوم پھر بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت علم غیب عطا ہو گیا تھا لہٰذا مرض الموت کا زمانہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ عن عبید الله قال دخلت على عائشة فقلت الا تحدثيني عن مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] ثقل النبي صلى الله عليه وسلم فقال اصلى الناس فقلنا لا وهم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب قالت ففعلنا فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي عليه ثم افاق

فقال اصلى الناس قلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله قال ضعوا لي ماء في المخضب فقعد فاغتسل ثم ذهب لينوء فاغمي ثم افاق فقال اصلى الناس فقلنا لا هم ينتظرونك يا رسول الله الحديث

(بخاری جلد اول) عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت کے متعلق دریافت کیا تو وہ فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری جب بہت زیادہ بڑھ گئی تو پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہم نے کہا جی نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لئے لگن میں پانی رکھو فوراً حکم کی تعمیل کی گئی آپ نے غسل کیا جب اٹھنے کا قصد کیا تو بے ہوش ہو گئے پھر جب ہوش ہوا آپ نے دریافت کیا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے عرض کیا گیا کہ نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں پھر آپ نے پانی رکھوایا جب غسل کر کے اٹھنے کا قصد کیا۔ فوراً بے ہوشی طاری ہو گئی جب ہوش آیا تو آپ نے پھر وہی سوال کیا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ اب بھی آپ کا انتظار کر رہے ہیں پھر آپ نے پانی رکھوایا اور غسل کر کے چلنے کا قصد کیا ہی تھا کہ بے ہوش ہو گئے پھر جب افاقہ ہوا تو سوال کیا کہ کیا لوگ نماز پڑھ چکے تب بھی کہا گیا کہ یا رسول اللہ وہ ابھی آپ کے منتظر ہیں کہو کہاں ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماننے والے کوئی صورت پیدا کریں جس سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب کا ثبوت ہو سکے۔ آپ کے سامنے تینوں دور کے واقعات ہیں۔ نتیجہ مختصر یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو آخر وقت تک علم غیب نہیں تھا اگر کوئی من چلا کہے کہ آپ کو وصال کے بعد علم غیب ملا ہے اس کی تردید کے لئے صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ واقعہ کافی ہے

جب آپ حوض کوثر پر پانی پلاتے ہوں گے اس وقت ایک جماعت آئے گی جو بظاہر مسلمان ہوگی آپ دیکھ کر خوش ہوں گے اسی اثنا میں فرشتے ان کو روک دیں گے آپ فرمائیں گے یا رب اصحابی ومن روایۃ فاقول انهم منی فیقال انك لا تدری ما احدثوا بعدك فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی۔ آپ فرمائیں کہ الٰہی یہ تو میرے صحابی ہیں حکم ہو کہ اے محمد تم کو معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالی تھیں تو میں بیزار ہو کر کہوں گا کہ جن لوگوں نے میرے بعد میرے دین کو بدلا ہے ان کو میری نظروں سے دور کرو۔ دیکھئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اب تک علم غیب نہیں ملا معلوم ہوا کہ علم غیب صرف اللہ ہی کو ہے کسی بندے کو یہ چیز نہیں ملی اور نہ کسی کے لائق تھی۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو سمجھ دے کہ ہم اللہ اور رسول کے مراتب کو پہچانیں اور وہی کریں جس کی اجازت ہم کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ فقط والسلام۔ "ناشر"

سالانہ چندہ

مندرجہ ذیل احباب کا سالانہ چندہ جولائی ۱۹۴۲ء میں یا اس سے پہلے ختم ہو چکا ہے لہٰذا نمبروں کو بغور ملاحظہ فرما کر بذریعہ منی آرڈر چندہ بھیج دیجئے ورنہ یکم اگست کا پرچہ وی پی کیا جائے گا۔ اس اطلاع کے بعد وی پی وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا غیر ملکی احباب بھی جلد چندہ بھیجیں کیونکہ میعاد ختم ہو چکی ہے نمبر ۲۲ نمبر ۸۰۸ نمبر ۸۱۸ نمبر ۱۰۸ نمبر ۱۸۷۱ نمبر ۱۹۴۶ نمبر ۲۰۳۶ نمبر ۲۲۱۱ نمبر ۲۲۱۶ نمبر ۲۳۲۱ نمبر ۲۳۲۲ نمبر ۲۳۲۸ نمبر ۲۳۳۱ نمبر ۲۴۱۹ نمبر ۲۴۲۲ نمبر ۲۵۹ نمبر ۲۶۴۲ نمبر ۲۶۷ نمبر ۲۹۹ نمبر ۲۹۹ نمبر ۱۱۸۵ نمبر ۱۷۴۸ نمبر ۲۳۳۳ نمبر ۲۵۱۲ نمبر ۲۵۱۷ نمبر ۲۶۴۸ نمبر ۲۷۳۷ نمبر ۲۷۳۹ نمبر ۲۷۴۰ نمبر ۲۷۴۱ نمبر ۲۷۵۶

"منیجر" اخبار محمدی دہلی

مُردہ بھائی کی گوشت خوری

(از جناب مولانا حافظ ابوالوحید محمد عبداللہ صاحب عقیل مئوی)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ۔ اے ایمان والو پرہیز کرو کثرت گمان سے ۔ بے شک بعض گمان گناہ ہیں۔ اور نہ جستجو میں رہو لوگوں کی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی۔ کیا تم لوگوں میں سے کوئی بھی اس کو پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاوے؟ ہرگز نہیں! بلکہ اس سے گھن کرے گا پس ان معاملات میں اللہ سے ڈرو۔ اور منہی عنہ سے پرہیز کرو، ہاں اگر غلطی سے ارتکاب ہو جاوے تو جلد از جلد توبہ کر لو بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا رحیم و مہربان ہے۔

چونکہ آپس کی رنجش و چپقلش اور عداوت و دشمنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ و سبب غیبت و چغل خوری بھی ہے۔ اس لئے قرآن کریم نے اس کی انتہائی مذمت اور غایت درجے حقارت و کراہت بیان کرکے اس سے نہایت سختی کے ساتھ اجتناب و پرہیز کا حکم دیا حتیٰ کہ اس فعل بد کی مثال و مشابہت "اپنے مُردہ بھائی کی گوشت خوری" سے بیان فرما کر حد درجہ کراہت و منافرت کا اظہار فرمایا ہے چنانچہ اس کی مزید تفصیل و تفسیر اور بخوبی وضاحت و تشریح ایک حدیث شریف میں یوں وارد ہوئی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ لَحْمَ أَخِيهِ فِي الدُّنْيَا قُرِّبَ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ كُلْهُ مَيْتًا كَمَا أَكَلْتَهُ حَيًّا فَيَأْكُلُهُ وَيَكْلَحُ وَيَضِجُّ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کا گوشت دنیا میں کھایا (یعنی غیبت کی) تو قیامت کے دن بھی اُسے اس کے پاس حاضر کرکے حکم دیا جائے گا کہ آج اس مردہ کا بھی گوشت حقیقتاً اور سچ مچ کھا جیسا کہ اس کی زندگی میں اُس کا گوشت کھایا تھا (یعنی غیبت کی تھی) پس وہ بحالتِ مجبوری اس کا گوشت کھائے گا اور شدت تکلیف و کراہت سے منہ بنائے گا مگر "خود کردہ را علاج نیست"[1]۔ اس کو کسی شاعر نے کہا ہے اور خوب کہا ہے ؎

تَكَلَّمْ وَسَدِّدْ مَا اسْتَطَعْتَ فَإِنَّمَا
كَلَامُكَ حَيٌّ وَالسُّكُوتُ جَمَادُ
فَإِنْ لَمْ تَجِدْ قَوْلًا سَدِيدًا تَقُولُهُ
فَصَمْتُكَ عَنْ غَيْرِ السَّدِيدِ سَدَادُ

دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

لیکن عموماً کم فہموں نادانوں اور کوتاہ اندیشوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ کسی بات میں خاموش رہ جانا اور جواب نہ دینا گویا اپنی جہالت پر مُہر تصدیق کرنا ہے لہٰذا الٹا سیدھا جو کچھ زبان پر آتا ہے بک جاتے ہیں بلکہ بعض کا تو شیوہ ہی یہ ہوتا ہے کہ یہاں کی بات وہاں اور وہاں کی بات یہاں زید کی غیبت و شکایت بکر کے پاس اور بکر کی زید کے پاس کرتے رہتے ہیں۔ خالد کے پاس بیٹھیں گے تو خالد جیسی کہیں گے اور عمرو کے پاس بیٹھیں گے تو عمرو کی سی گائیں گے ان کے بے کاری کا مشغلہ ہی یہ ہے کہ مابین فتنہ و فساد برپا کریں اور لوگوں کو لڑا لڑا کر خوب تماشہ دیکھیں۔ جہاں بھی جائیں گے اُن کے قدم کی برکت سے کچھ نہ کچھ ضرور گل کھل جائیں گے۔

[1] حق المقدور ٹھیک اور درست گفتگو کر کیونکہ تیری گفتگو ہی زندگی کی دلیل ہے اور خاموشی غیر ذی روح بلکہ موت کے مترادف ہے لیکن تاہم جب تو کسی جچے حق اور ٹھیک بولنے پر قادر نہ ہو تو بیہودہ گوئی و غلط بیانی سے بہتر یہی ہے کہ خاموش ہی رہے ۱۲ منہ

واقعی ایسے لوگوں کو بغیر مکر و فریب تہمت و افترا غیبت و شکایت اور چغل خوری و بہتان کے کھانا ہی ہضم نہیں ہوتا اور نہ کبھی نچلے بیٹھتے ہیں حالانکہ حضور رسول کریم فداہ روحی و ابی و امی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لَيْسَ مِنِّي ذُو حَسَدٍ وَلَا نَمِيمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا أَنَا مِنْهُ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۔ یعنی نہیں ہے میری امت سے حاسد اور نہ چغل خور اور نہ کاہن اور نہ ہی میں ان کا ساتھی و مددگار ہوں پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ "اور جو لوگ کہ مومنین و مومنات کو ناحق ایذا دیتے ہیں وہ تہمت طرازی اور صریح گناہ کے مرتکب ہیں"! دوسری حدیث میں حضور کا فرمان یوں وارد ہوا ہے اَلْهَمَّازُونَ وَالْمَشَّاؤُونَ بِالنَّمِيمَةِ وَاللَّمَّازُونَ يَحْشُرُهُمُ اللهُ فِي وُجُوهِ الْكِلَابِ غیبت کرنے والوں طعنہ زنی کرنے والوں اور چغل خوروں کو قیامت کے دن خداوند کریم کتوں کی صورت میں اٹھائے گا۔ (اَلْعِيَاذُ بِاللهِ)۔

ایک اور حدیث شریف میں غیبت کی انتہائی مذمت و برائی یوں وارد ہوئی ہے کہ اَلْغِيبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قِيلَ وَكَيْفَ قَالَ الرَّجُلُ يَزْنِي ثُمَّ يَتُوبُ فَيَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهُ حَتَّى يَغْفِرَ لَهُ صَاحِبُهُ یعنی غیبت کا عذاب و وبال زنا سے بھی زیادہ سخت و مشکل ہے لوگوں نے دریافت کیا یہ کیوں کر؟ آپ نے فرمایا کہ زانی تو زنا کرنے کے بعد فوراً توبہ کرتا ہے تو باری تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا اور اس کو معاف فرماتا ہے لیکن چغل خور کا گناہ باوجود توبہ کے بھی نہ معاف ہوتا اور نہ ہی اس کی بخشش ہو سکتی حتیٰ کہ خود وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے۔ چونکہ بہت سے لوگ غیبت کو غیبت نہیں

سمجھتے بلکہ تہمت وبہتان کو غیبت سمجھتے ہیں
لہٰذا اُن کو یہ مندرجہ ذیل حدیث صحیح یاد رکھنی
چاہئے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَةُ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُكَ اَخَاكَ بِمَا یَکْرَهُ قِیْلَ
اَفَرَأَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ قَالَ
اِنْ کَانَ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَ
اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ
یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا
کہ تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا چیز ہے؟ لوگوں
نے عرض کیا اللہ اور اللہ کے رسول ہی خوب
جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مسلمان[1] کی وہ باتیں
ذکر کرنی جسے وہ ناپسند کرتا ہو غیبت ہے۔ لوگوں
نے دریافت کیا کہ اگر وہ باتیں اس کے اندر
موجود ہوں تو بھی غیبت ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ
وہ باتیں اس کے اندر موجود ہونے کی ہی حالت
میں تو غیبت ہے اور اگر موجود نہ ہوں جب تو
تہمت وبہتان ہے۔ نیز غیبت کے گناہ وعذاب
اور وبال کے متعلق حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا
فیصلہ کن فرمان ملاحظہ ہو عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَ
مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ یعنی حضرت
حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چغل خور جنت میں داخل
ہی نہ ہوگا۔ کیونکہ غیبت کے باعث اس کا
اعمال نامہ نیکیوں سے بالکل خالی اور صفاچٹ
ہوگیا ہے اور جب نیکیاں ہی نہیں تو جنت کا
مستحق کیوں کر ہوگا چنانچہ خود فرمان نبوی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر شاہد ہے عَنْ اَبِیْ
اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ
لَیُؤْتٰی کِتَابَهٗ مَنْشُوْرًا فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَیْنَ
حَسَنَاتُ کَذَا وَکَذَا عَمِلْتُهَا لَیْسَتْ فِیْ
صَحِیْفَتِیْ فَیَقُوْلُ مُحِیَتْ بِاغْتِیَابِكَ
النَّاسَ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خوروں
کو کھلے ہوئے اعمال نامے دیئے جائیں گے تو
وہ کہیں گے کہ اے باری تعالیٰ میری وہ فلاں
فلاں نیکیاں جو میں نے کی تھیں میرے اعمال
نامے میں تو نہیں ہیں آخر وہ کیا ہوئیں؟ باری
تعالیٰ فرمائے گا کہ لوگوں کی غیبت کے باعث
وہ تیری ساری نیکیاں غائب وغارت اور محو
ہوگئیں۔

دراصل آج کل یہ مرض غیبت اس قدر عام
ہوگیا ہے کہ اس سے بہت کم لوگ بچتے اور بچ
سکتے ہیں نیز اس کی برائی وخرابی اور اہمیت
گناہ کا احساس دلوں سے اٹھ گیا ہے حالانکہ یہ
اشد ترین گناہوں سے بتائی گئی ہے جیسا کہ
مذکورہ بالا عبارات قرآن وحدیث سے واضح اور
ثابت ہوچکا۔ ہاں گاہے گاہے سہو ونسیان
سے اگر غیبت سرزد ہو جائے تو اس کا علاج[2]
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے کہ
اِنَّ مِنْ کَفَّارَةِ الْغِیْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ
لِمَنِ اغْتَبْتَهٗ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ
بے شک غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تو جس کی غیبت
کرچکا ہے اس کے لئے استغفار طلب کرے اور
خدا سے یوں دعا کرے کہ اے اللہ مجھ کو اور اس
کو معاف فرمائیو" ممکن ہے اس کی وجہ سے
قیامت کے دن جس کی غیبت کی گئی ہے اُسے
کچھ فائدہ پہونچے اور وہ اس غیبت کرنے والے
سے اس کی دعائے خیر کے باعث خوش ہوکر اُس
کو معاف کردے اور بخشش ہوجاوے ورنہ غیبت
کرنے والوں کی نجات مشکل معلوم ہوتی ہے۔
خداوند کریم غیبت کرنے والوں بلکہ تہمت
تراشوں کو سمجھ دے کہ دوسرے کی بدخواہی بدنامی
کے خیال وکوشش میں خود اپنی ہی عاقبت
برباد نہ کر ڈالیں اور دنیاوی انجام بھی بخیر نہ ہو۔
کیونکہ حقیقت واصلیت کبھی چھپ نہیں سکتی
بلکہ اکثر یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردۂ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں برد

لہٰذا ہم کو خداوند مجیب الدعوات سے بہ خلوص
دل یہ دعا کرنی چاہئے کہ ؎

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً چغل خوری بدادا سے۔ فقط

سانحۂ ارتحال

نہایت قلق وفور حزن و ملال سے اطلاع دے
رہا ہوں کہ مشفقی ومعظمی والد بزرگوار الحاج خان
صاحب مرزا غلام جیلانی صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار
نے مورخہ ۳ جولائی بروز جمعہ ہمیں اور اپنے تمام احباب
وعزیز واقارب کو گریاں اور ماتم کناں چھوڑتے ہوئے
ہم سے ہمیشہ کے لئے منہ موڑ لیا اور آغوش لحد میں
جا سوئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ مرحوم صبح
۳ بجے حسب معمول نماز تہجد کے لئے اٹھے۔ وضو
کرتے ہوئے پاؤں دھونے لگے تو اچانک حرکت
قلب بند ہوگئی اسی دن شام کو انہیں سپرد خاک
کیا گیا۔ مرحوم متشرع اور صوم وصلوٰة کے پابند
تھے۔ اہل حدیث برادری کے پرجوش خادم اور سرگرم
رکن تھے جملہ قارئین اخبار محمدی کی خدمت میں
التماس ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت
کریں اللھم اغفر له وارحمه واجعل قبره
روضة من ریاض الجنة ۔ سوگوار [illegible]

---

[1] اس کا نام وغیرہ لے کر اگر خصوصیت کے ساتھ ایسی بات ذکر کرے تو غیبت ہوگی اور اگر مبہم ذکر کرے تو غیبت نہ ہوگی بلکہ اگر مبہم ذکر میں تنبیہ ونصیحت کا ارادہ ہے تو ثواب ہوگا اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ بلکہ علمائے مفسرین نے لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ کے ماتحت چند قسم کے لوگوں کی غیبت وشکایت کو جائز بیان کیا ہے مثلاً وضاع الحدیث مبتدع، ظالم اور مخرب دین وغیرہ وغیرہ۔ ۱۲ منہ عقیل مئوی

[2] گو یہ حدیث ضعیف ہے تاہم اس پر عمل درآمد ہی بہتر ہے۔ ۱۲ منہ۔ عقیل مئوی

نئی روشنی اور قرآن

القرآن والعلوم العصریۃ مصری کا اردو ترجمہ

یہ کتاب تو اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد عورت اور چھوٹا بڑا اس کا ضرور مطالعہ کرے کیونکہ اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آج جو سائنس کی ترقی دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اس کا سب سے پہلا محرک بلکہ معلم قرآن مجید ہے افسوس کہ ہم اپنی تعلیم سے ناواقف ہو کر دوسروں کے یہاں گدائی کر رہے ہیں۔ کاغذ و لکھائی چھپائی عمدہ ہے قیمت صرف ایک روپیہ۔

اصحاب بدر

یہ کتاب رحمۃ للعالمین کے مشہور مصنف اور ہندوستان کے مایۂ ناز مؤرخ علامہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کی آخری تصنیف ہے جس میں آپ نے نہ صرف جنگ بدر کا پورا فوٹو کھینچ دیا ہے بلکہ ان تیرہ سو صحابۂ کرام کے حالات بھی جمع کر دیئے ہیں جو ہتھیلی پر جانیں لیکر اسلام و کفر کی اس سب سے پہلی جنگ میں شریک ہوئے تھے اور حضورؐ کے ایک ہی اشارے پر اپنی جان قربان کرنے کو تیار ہو گئے تھے اگر سچ پوچھو تو آج اسلام کی یہ چہل پہل انہیں تین سو تیرہ نفوس کے دم قدم کے صدقہ میں نظر آ رہی ہے مگر اس وقت یہ تین سو تیرہ ایثار اور قربانی کے مجسم پتلے نہ ہوتے تو یقیناً آج ہم بھی مسلمان نہ ہوتے پس اب ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کے حالات پڑھیں ان کے ایثار اور قربانی کے نمونے دیکھیں ان کے ایمان اور اسلام سے سبق حاصل کریں اور صحیح معنوں میں ان کی اقتدا کریں قیمت سوا روپیہ۔

احادیث قدسیہ

یعنی وہ حدیثیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا حوالہ دے کر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حالانکہ وہ قرآن مجید میں نہیں ہیں ان سب کو یکجا کر دیا گیا ہے عربی عبارات زیر زبر سمیت اور ترجمہ بین السطور اور صاف اردو میں ہے قیمت صرف دس آنے ✦

عون المعبود

مکمل مجلد (صرف ربع اول کی فہرست کم ہے) آج کل یہ کتاب بالکل نایاب ہے۔ ہم آپ کو اس وقت صرف چالیس روپے میں دیدیں گے (للعہ) ✦

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

مصنفہ جناب شیخ محی الدین صاحب لاہوری اہل حدیث کے لئے یہ کتاب محتاج تعارف نہیں ہے یہی وہ کتاب ہے جس نے اردو داں اہل حدیث کو احناف کے مقابلہ میں مناظر بنا دیا ہے اہلحدیث کے مخصوص مسائل کو نہایت ہی قوی دلائل سے ثابت کر کے احناف کے دلائل کو ان سے توڑا گیا ہے جس کو احناف بھی تسلیم کریں کاغذ اور لکھائی اور چھپائی وغیرہ اچھی ہے۔ قیمت صرف دو روپے

تفسیر اسمائے باری تعالیٰ

اس کتاب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے تمام ثابت شدہ نام ان کا ترجمہ پھر ان کی اردو میں نہایت مفصل و مستند تفسیر اور پھر ہر ہر نام سے متعلق ایک ایک دو دو نہایت عمدہ نظمیں سادہ اور سلیس اردو میں درج ہیں کپڑے کی بڑے سائز کی بہت مضبوط جلد ہے بہت کم نسخے دستیاب ہو سکے ہیں اس لئے جہاں تک ممکن ہو بہت ہی جلد منگوالیں قیمت مجلد یا رعایتی بجائے تین روپے کے اس وقت صرف ایک روپیہ (عہ) ✦

خطبات سلیمان

اس کتاب میں حضرت قاضی علامہ محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کے توحید و سنت کے بصیرت افروز بہت سے علمی خطبات کا مجموعہ ہے قاضی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت دل کش ہوتا ہے کاغذ لکھائی اور چھپائی سب اچھی ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے ✦

ابکار المنن عربی

مولانا عبدالرحمان صاحب مبارک پوری کی تصنیف ہے یہ وہ لاجواب کتاب ہے جو حنفی مولوی نیموی کے رد میں لکھی گئی تھی، اس وقت نایاب ہے۔ ہمارے پاس صرف چند نسخے باقی رہ گئے ہیں بہت جلد منگایئے ورنہ پچھتانا پڑے گا قیمت صرف پانچ روپے (للعہ) ✦

اخلاق محمدی

مضمون کتاب نام سے ظاہر ہے اس میں زندگی کے کل حالات و معاملات کا شرعی ثبوت ہے قیمت ہر دو حصہ ڈیڑھ روپیہ

ظفر المبین فی مغالطات المقلدین

ہندوستان میں مقلدوں نے بڑا زور باندھا ہوا ہے اور تعجب یہ کہ وہ تقلید کے صحیح ہونے کے ثبوت میں من گھڑت افسانے پیش کرتے ہیں اس کتاب میں احناف کے وہ مسائل نقل کئے گئے ہیں جو صحیح احادیث کے خلاف ہیں پھر حنفی مذہب کی دھجیاں بکھیر دی گئی ہیں ہر اہل حدیث کے مطالعہ کی خاص چیز ہے لکھائی چھپائی بھی اچھی ہے قیمت دو روپے

صیانۃ المقصدین

جس احناف نے ظفر المبین کے کچھ جوابات دیئے تھے۔ اس کتاب میں ان کے جواب الجواب بلکہ دندان شکن جواب جس کے جواب دینے کی حنفیوں کو قیامت تک توفیق نہیں ہو سکتی ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے ✦

معارف الاسمی

یعنی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ اس کتاب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے تمام حدیث و قرآن سے ثابت شدہ ناموں کی نہایت مفصل تفسیر ہے کاغذ لکھائی اور چھپائی اچھی ہے بڑے سائز کے قریب تین سو صفحات ہیں یہ کتاب علامۂ دوراں حضرت شاہ قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری کی تصنیف ہے قیمت بھی کم یعنی صرف دو روپے

خطبات التوحید

اس کتاب میں فاضل علام مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی مرحوم کے سال بھر کے ہر جمعہ کا علیحدہ علیحدہ خطبہ ہے قرآن اور حدیث سے توحید و سنت کا بیان ہے قیمت قسم اول دس آنے (۱۰) ✦ قسم دوم صرف آٹھ آنے (۸) ✦

الوسیلہ

کونسا وسیلہ جائز ہے اور کونسا حرام ہے؟ بحق فلاں کہنے کی تحقیق نہایت عمدہ اور بہترین طریقہ پر اور اس کی حرمت کا اعلیٰ بیان جائز لکھنے والوں کی پوری تردید کچھ اس انداز سے لکھی ہے کہ ایک بار شروع کرنے کے بعد ہاتھ سے کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

نوٹ:۔ تصانیف محمدیہ پر (تفسیر کے علاوہ) فی روپیہ چار آنے کمیشن کر دیا گیا ہے اس رعایت سے فائدہ اٹھایئے

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

سفرنامہ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کی سوانح حیات اور ان کی قید کے کل حالات۔ قیمت صرف دس آنے

محدثین تابعینؒ اور صحابہؓ کی معتبر سوانح عمریاں نہایت ارزاں قیمت پر

از دفتر اخبار محمدی دہلی رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵
خریدار چٹ نمبر ۱۲۴ بخدمت جناب منیجر صاحب
"رسالہ جامعہ" قرول باغ - دہلی
New Delhi

شیخ امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ لکھ کر جمیع مسلمانوں پر احسان کیا کہ محدثین اور راویان حدیث کے حالات میں ایک کتاب بنام الاکمال فی اسماء الرجال لکھی خدا کا شکر ہے کہ اس کا اردو ترجمہ بھی ہو گیا ہے بڑے سائز کے ایک سو چوراسی صفحات کی کتاب ہے کاغذ چکنا اور دبیز ہے اس کتاب کو دیکھے بغیر محدثین کے حالات سے آپ واقف نہیں ہو سکتے قیمت اصلی تین روپیہ ہے لیکن ہم اس وقت صرف بارہ آنے میں دے دیں گے۔

شاہان اسلام عہد حاضر کے سلاطین و قائدین اسلام کے حالات زندگی سے آگاہ کرنے کے لئے یہ کتاب لاثانی ہے اس وقت تک اردو زبان میں کوئی کتاب ایسی شائع نہ ہوئی تھی جس میں موجودہ عہد کے تمام مسلمان فرمانرواؤں اور اسلامی مملکتوں کے صحیح حالات جمع کر دیئے گئے ہوں اور مطالعہ سے پوری اسلامی دنیا بیک نظر سامنے آجاتی ہو اسلامیان ہند کو یہ دیکھ کر خوشی ہوگی کہ شیخ یوسف احمد صاحب بغدادی نے یہ ضرورت محسوس کی اور ایک مختصر کتاب جس میں عہد حاضر کے سلاطین و قائدین اسلام کے نام سے مرتب کر دیا شیخ یوسف نے یہ رسالہ عربی میں لکھا تھا لیکن اس غرض سے کہ مسلمانان ہند کی معلومات میں اضافہ ہو اسے اردو میں منتقل کر دیا ہے رسالہ میں جس قدر معلومات ہیں مستند ذرائع سے لیکر لکھے ہیں لکھائی چھپائی بہت اچھی ہے تمام اردو داں حضرات سے گذارش ہے کہ اس رسالہ کا ایک نسخہ ضرور خرید لیں اس مختصر رسالہ کا مطالعہ انہیں وقت کی تمام اسلامی مملکتوں کے ضروری حالات سے آشنا کرے گا اور وہ معلومات کے لئے کسی دوسری کتاب کے محتاج نہیں رہیں گے اپنی نوعیت کی عجیب و غریب کتاب ہے ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے بہت جلد طلب فرمائیے ورنہ پھر کاغذ کی ہوشربا گرانی کے زمانہ میں دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا قیمت فی کاپی صرف ایک روپیہ (عہ)

حضرت امام مسلم صحیح بخاری کے بعد دنیائے اسلام میں صحیح مسلم شریف کا درجہ ہے لیکن افسوس مسلمان حضرت امام مسلم کے حالات سے اکثر بے خبر ہیں اس باوقار فنافی الحدیث کی پوری سوانح عمری اگر دیکھنی ہو تو ہم سے یہ کتاب صرف چار آنے میں منگائیں

قصص الانبیا کلاں اس کتاب کے اس اخبار کے برابر بڑے سائز کے چار سو صفحات ہیں تمام نبیوں کے مفصل قصے اس میں ہیں لکھائی چھپائی حروف اور کاغذ کے اعتبار سے بے مثل چیز ہے قیمت اصلی تین روپیہ تھی اس وقت رعایتی صرف ایک روپیہ بارہ آنے۔

امت کی مائیں چاہے آپ کوئی اور کتاب لیں یا نہ لیں لیکن اسے تو ضرور ہی خرید لیجئے یہ کتاب آپ کی لڑکیوں اور عورتوں کو دین و دنیا کی راہ بتائے گی اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس بیویوں کی پوری سوانح عمریاں بھی ہیں اور ایک سے زیادہ بیویاں کرنے پر اٹھنے والی بحث پر کہ آپ مستند رہ جائیں گے قیمت بارہ آنے

صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سو جان نثار صحابہ کرامؓ کے حالات زندگی نہایت مفصل تحریر کئے ہیں مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب منصورپوری قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

حضرت امام مالک چاروں اماموں میں سے ایک آپ بھی ہیں آپ باقی تینوں اماموں کے استاد ہیں آپ کی سوانح عمری اگر دیکھنی ہو تو ہم سے یہ کتاب صرف دو آنے میں منگوا لیجئے قابل دید ہے۔

حیات طیبہ مجاہد ملت محی السنت زندہ جاوید حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کی کامل سوانح عمری ساز مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث دہلوی قیمت صرف دو روپے چار آنے

سوانح احمدی حضرت امیر المومنین مولانا سید احمد صاحب امام مولانا شہید دہلوی کی سوانح عمری قیمت صرف دو روپے

کالا پانی سنہ ۱۸۶۳ء میں جو مقدمہ وہابیوں نے گورنمنٹ ہند کو بہ رپورٹ پیش کی کہ اہل حدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور سرحدی زبردست لڑائی ان ہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے، اس پر ہندوستان کی تمام اہل حدیث جماعت پر ابتلا اور آزمائش کا دور شروع ہو گیا ملک کے تمام گوشوں میں علمائے حق پر مقدمات اور سختیاں ہونے لگیں مالآخر بہت سے حضرات کو سزائیں دی گئیں۔ مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری اور کئی دیگر علماء کو کالے پانی کی سزا ہوئی۔ اس کتاب میں مولانا موصوف نے قیدیوں کا تمام حال اور کالا پانی کی تمام تفصیلات جغرافیہ تاریخ کی تحریر میں اپنے بزرگوں کے حالات سے واقفیت کے لئے آپ یہ کتاب ضرور پڑھیں مدت سے نایاب تھی الحمد للہ اب پھر چھپ گئی ہے، کاغذ سفید عمدہ صاف چھپی ہوئی ۲۵۶ صفحات ہیں ہے قیمت صرف چھ آنے۔

افریقہ کے دو چاند مسلمان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بر اعظم افریقہ کو فتح کرنا اور دو شہزادیوں کا اسلام قبول کرنا بالکل نئی تاریخی کتاب بطرز ناول ہے اس وقت بجائے ایک روپیہ چھ آنے کے صرف ایک روپیہ میں بھیج دیں گے۔

ائمہ اربعہ چاروں اماموں کی پوری سوانح عمریاں اور اس بات کا ثبوت کہ یہ چاروں بزرگ اہل حدیث تھے قیمت صرف چار آنے (عہ)

الہارون خلیفہ ہارون رشید کی سوانح عمری دولت عباسیہ کا کامل حال نہایت صحیح و قابل دید کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اپنی ضروریات کی تمام کتابیں دفتر اخبار محمدی اصدر بازار دہلی سے طلب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

فرمان رسول (ص) کا خلاف کرنے والے بُرے بُرے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت ... کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو منہ توڑ جواب دینا
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ ... شریعت سے مسلمانوں ... کرنا
۵۔ ... احادیث رسول ... عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے اُن کے سچے مذہب قرآن و حدیث ... مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ ... مسائل ... کرنا
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف ... کرنا۔

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۸

یادگار خطیب ہند مولانا مولوی محمد ... مدرسہ محمدیہ ... بازار دہلی

ایڈیٹر مولوی ... احمد سواتی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد و مضامین ... وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
... سالانہ ...
... نام ... اخبار ...
... بھیج دیجئے ورنہ خیر دی پی منگاتے۔
۵۔ ... مولوی ... آئیں ... جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ ...
۶۔ خط و کتابت، دفتر اخبار محمدی ... کے پتہ ... ہونی چاہئے۔

جلد ۱۹ ۔ ۱۷ رجب المرجب ۱۳۶۱ھ مطابق یکم اگست ۱۹۴۲ء ۔ نمبر ۱۳

درس حیات !

(از ابو الخیر محمد عبد الصمد اختر ابن مولانا ابو تراب عبد الغنی صاحب جودھپوری)

پھر شریعت کا مسلماں تابع فرماں ہو ۔ دل میں پیدا کر کے ایماں طالب ایماں ہو

ما خلقت الجن والانس کو فرماں ... ۔ یاد مولا میں لگا دل صاحب عرفاں ہو

بارگاہ ایزدی سے رشتۂ الفت کو جوڑ ۔ ماسوا سے توڑ رشتہ مومن ذیشان ہو

ختم ہو جائیں یہ تیری مشکلیں یکلخت سب ۔ تو اگر دل سے مسلماں عامل قرآں ہو

وقت نازک ہو رہا ہے در پیش اور تو محو خواب ۔ خواب غفلت میں پڑا بے ہوش تو ناداں ہو

گر یونہی بے حس و حرکت تو رہا مصروف خواب ۔ گردش ایام سے ڈر تے نہ تو بیجان ہو

زندگی عزت کی جینا ہے تجھے گر ہند میں ۔ پاؤں پر اپنے کھڑا ہو فاتح میداں ہو

اتفاق و اتحاد باہمی مضبوط کر ۔ دودھ پانی کی طرح آپس میں یکجاں ہو

عظمت ماضی کو پانے کا اگر دل میں خیال ۔ غازی اسلام ابن پھر خالد ذیشان ہو

راہ مولیٰ میں جو تن من دھن لٹائے گا یہاں ۔ جنت الفردوس میں حور و ملک کا مہماں ہو

پرسش اعمال ہوگی سب سے روز آخرت ۔ شیخ و سید ہو مغل ہو یا کہ تم افغاں ہو

زندۂ جاوید ہو جائے گا اختر بالیقیں

عزت اسلام پر دل سے اگر قربان ہو

تاریخ اہلحدیث حدیث کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ قرآن شریف کب لکھا گیا؟ فقہ کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ مذہب اہلحدیث کب سے ہے؟ مذاہب تقلیدی کب سے ہیں؟ محمدی نام کب سے ہے؟ حنفی کب سے ہوئے؟ پھر یہ ثابت کیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی کوئی تصنیف نہیں۔ ایک حرف انکا اپنا لکھا ہوا دنیا میں نہیں۔ کتب فقہ میں انکے مسائل نہیں پھر اہلحدیث پر حنفی اعتراضات جو بدعتی کرتے ہیں۔ ان کے جواب ہیں پھر حنفیہ پر لتنے ہی اعتراضات ہیں۔ غرض یہی ایک کتاب اہلحدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے جواب کے لئے کافی ہے۔ قیمت چھ آنے ✦

حزب المقبول! مع ترجمہ و حاشیہ اس کتاب کو ہم نے چھپوایا ہے اس کے ڈیڑھ سو صفحات ہیں۔ عربی کی سطریں الگ ہیں پھر انکا ترجمہ ہے۔ حوالہ ہے۔ وقت اور ترکیب۔ حدیث قرآن کی تمام دعائیں اس میں ہیں۔ ہر موقعہ کی دعائیں الگ الگ ہیں۔ قیمت اصلی بارہ آنے رعایتی آٹھ آنے ✦

مشکوٰۃ محمدی حنفیوں نے اہل حدیث کے خلاف جتنی کتابیں اردو میں لکھیں اور ان سے جو زہر پھیلا تھا اُسے حیدرآباد کے ایک بدعتی نے جمع کر کے ایک بڑی کتاب لکھی۔ الحمد للہ مولانا محمد صاحب نے اس کے ایک ایک حرف کا جواب لکھا۔ تقلید کا۔ شرک کا۔ بدعت کا۔ تہمتوں کا برائیوں کا اس میں رد ہے اہلحدیث کے مسائل کا ثبوت ہے۔ جتنی دلیلیں حنفی اپنی حنفیت پر اپنے شرک و بدعت پر اور اپنے مسائل پر دیتے ہیں سب کا جواب ہے ڈیڑھ سو صفحات اور قیمت رعایتی ...

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار محمدی صدر۔ دہلی

خبروں کا صفحہ

سندھ میں سیلاب سے اسقدر نقصان پہنچا ہے کہ اس سے پیشتر کبھی اتنا نقصان نہ ہوا تھا۔ غیر سرکاری طور پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ کروڑوں روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ تباہی کی اسقدر خبریں آرہی ہیں کہ صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔ نہ صرف جائیداد کو نقصان پہنچا ہے بلکہ نہروں کو بھی زبردست نقصان پہنچا ہے۔ خطرہ ابھی تک موجود ہے۔ مٹھن کوٹ میں دریا کچھ اتر گیا ہے۔ اٹک میں ابھی تک صورت حالات میں خاص فرق نہیں پڑا۔ سیلاب کی بڑی لہر جہالی تک پہنچ گئی ہے۔ دریا کے بند کاٹ کر سیلاب کا رُخ دریا کی طرف کو پھیرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ لاڑکانہ اور دادو کے علاقوں کو اس سے خطرہ کچھ کم ہوجائے گا۔ لیکن انکو ابھی تک خطرہ موجود ہے۔ لاڑکانہ کا علاقہ خطرہ میں پڑنے سے شہرۂ آفاق موہنجو دارو کے غاروں کو بھی خطرہ ہوگیا۔ گو ابھی فاصلہ دور ہے احتیاطی تدبیریں اختیار کی جارہی ہیں۔ شکارپور کا انخلا بارہ گھنٹے کے لئے روک دیا گیا ہے +

—— لکھنؤ کی ریلوے ورکشاپ کی ہڑتال کی صورتِ حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی +

—— لڑائی کی وجہ سے جو صورتِ حالات پیدا ہوگئی ہے اس کی وجہ سے ملک میں تیل کی سپلائی کم کرنا پڑ گئی ہے۔ حکومت یوپی نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے یہ تجویز سوچی ہے کہ سرسوں اور مٹی کا تیل برابر برابر استعمال کیا جائے جو کہ لالٹین وغیرہ میں بخوبی جل سکتا ہے +

—— مصری خبر ہے کہ مکرم پاشا اور وفد پارلیمنٹری پارٹی کے ۲۶ اور ممبروں نے جن کو نحاس پاشا نے وفد پارٹی سے الگ کردیا تھا۔ ایک نئی پارٹی بنالی ہے +

—— "ملک سخت خطرہ میں ہے اس کو بچانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کردو" ماسکو ریڈیو کی یہ اپیل بتلا رہی ہے کہ روس کی اس وقت کتنی نازک پوزیشن ہوگئی ہے۔ جرمن فوجوں نے کاکیشیا اور اُنگا کی طرف بڑھنا شروع کردیا ہے۔ تمام بحرائن جرمنوں کے قبضہ میں پہنچ گیا ہے۔ روسٹوف تقریباً ختم ہوچکا ہے اور اسٹالن گریڈ سخت خطرہ میں ہے۔ مصر میں لڑائی ابھی تک ٹھنڈی پڑی ہوئی ہے۔ جنرل آکن لیک کے حملوں سے کبھی کبھی لڑائی بھڑک جاتی ہے۔ مگر ابھی تک لڑائی جہاں کی تہاں ہے خیال ہے کہ مصر میں موجودہ سکون طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ مصر اور کاکیشیا تک جرمن فوجوں کے پہنچ جانے سے بیچ یورپ کو خطرہ بہت بڑھ گیا ہے —— دو ہفتہ سے دکھنی روس میں جرمن حملوں کا زور اتنا بڑھ گیا ہے کہ سخت مقابلہ کے باوجود جرمن فوجوں نے دو ہفتہ میں دو سو میل کا فاصلہ طے کرلیا۔ اور روسٹوف سے روسٹوف پر پہنچ گئیں۔ روسٹوف کو تین طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔ روسیوں نے جرمنوں کو شہر سے باہر روکنے کی بہت کوشش کی۔ مگر جرمن ٹینکوں اور ہوائی جہازوں نے روسی قلعوں کو برباد کردیا۔ شہر روسٹوف ایک کھنڈر نظر آتا ہے اور آگ کی بھٹی بنا ہوا ہے۔ جرمن ہوائی جہازوں اور ٹینکوں کی بمباری کے علاوہ شہر کو روسیوں نے اپنی تباہ کرینی پالیسی کے مطابق بارود کی سرنگوں اور بموں سے اڑادیا —— روسٹوف کا زوال روسیوں کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان ہوگا۔ یہ شہر شمالی کاکیشیا میں ازوف سمندر کے کنارے واقع ہے۔ یہ ریلوے کا بہت بڑا جنکشن ہے۔ یہاں سے ماسکو اور اسٹالن گریڈ کو ریلوے لائن جاتی ہے ماسکو سے اس کا سلسلہ تو کئی ہفتہ پہلے ختم ہوچکا تھا اب اسٹالن گریڈ سے بھی اس کا سلسلہ منقطع ہوگیا ہے اس کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ باکو اور باطوم سے تیل لانے والی پائپ لائن یہاں آکر ختم ہوتی ہے۔ یہاں سے تمام روس کو تیل سپلائی ہوتا تھا چنانچہ اس راستہ سے تیل کی سپلائی روسیوں کے لئے بند ہوگئی ہے۔ روسٹوف پر قبضہ کرنے کے بعد جرمن فوجیں کاکیشیا میں داخل ہوسکیں گی۔ جرمن اسٹالن گریڈ پر بھی سخت دباؤ ڈال رہے ہیں اگر وہ اس شہر پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے تو پھر وہ استراخان تک پہنچنے کی کوشش کریں گے تاکہ کاکیشیا باقی روس سے بالکل کٹ جائے۔ اگر نازیوں کی یہ اسکیم پوری ہوگئی تو وہ کاکیشیا کے تیل کو ہتھیانے کی فکر کریں گے۔ کاکیشیا سے ہر سال چار کروڑ ٹن تیل نکلتا ہے —— خیال ہے کہ تیل کو بچانے کے لئے روسیوں نے زبردست انتظام کیا ہوگا۔ اور ممکن ہے کہ کاکیشیا میں انگریزی فوجیں بھی روسی فوجوں کا ہاتھ بٹائیں۔ کیونکہ ایران سے کاکیشیا کی سرحد ملتی ہے۔ اور انگریزی فوجیں آسانی سے کاکیشیا پہنچ سکتی ہیں۔ خود انگریزوں کے لئے بھی یہاں مورچہ لگانا فوجی لحاظ سے ضروری ہے۔ کیونکہ کاکیشیا کے روسیوں کے ہاتھ سے نکلنے کی صورت میں جرمن فوجوں کا بیچ مشرق میں داخل ہونا ممکن ہوجائے گا +

—— چین میں چینی فوجوں کے سخت مقابلہ کے باوجود جاپانی فوجیں خطرناک طریقہ پر چکیانگ میں بڑھ رہی ہیں۔ دکھن کی طرف بڑھ کر فیوکن میں داخل ہوگئی ہیں اور اوچاؤ پر قبضہ کرلیا ہے۔ اوچاؤ اور فوچاؤ ہی دو بندرگاہ ایسے تھے جو اب تک چینیوں کے ہاتھ میں تھے۔ اب یہ دونوں بندرگاہ جاپان کے قبضہ میں پہنچ گئے ہیں۔ دکھنی ہونان میں بھی جاپانی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ جاپانی طاقت جمع کر رہے ہیں اور چیچاؤ پر حملہ کا سخت خطرہ ہے +

—— بحرالکاہل میں جاپان کئی ہفتہ سے کوئی سرگرمی نہیں دکھلا رہا۔ اس ہفتہ خبر ملی ہے کہ جاپانی فوجیں نیوگنی کے اُتری ساحل بونا میں اتر گئی ہیں۔ اس سے پورٹ موریسبی کی بندرگاہ کو خطرہ بڑھ گیا ہے۔ موریسبی کی بندرگاہ آسٹریلیا کے بچاؤ کے لئے بہت اہم ہے اگر جاپانی اس بندرگاہ کو ہتھیانے میں کامیاب ہوجائیں تو آسٹریلیا پر حملہ کا خطرہ بڑھ جاتا ہے کیونکہ یہ بندرگاہ آسٹریلیا کے بہت قریب ہے +

—— برلن ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ برہما کے ایک بڑے دریا پر ہائیڈرو الیکٹرک پاور اسٹیشن بنایا جانے والا ہے جس سے ملک کے بیشتر حصہ کو بجلی سپلائی کی جائیگی ندیا سہاگ شان کے ذریعہ مانڈلے اور ہند چینی کو ملانے کے لئے

(ریڈیو ۲۹ جولائی)

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے وہ اقوال جو احادیث صحیحہ صریحہ کے خلاف ہیں

(از عبدالمبین بستوی جامعہ رحمانیہ بنارس)

بسا اوقات اس موضوع پر برادران احناف سے گفتگو ہوتی ہے اور ان کے سامنے احادیث نبویہ پڑھکر حضرت امام صاحبؒ کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ بھائیو! امام صاحبؒ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ جب حدیث صحیح مل جائے تو اس کو میرا مذہب سمجھو۔ لہذا آپ ہر ایسے موقع پر طوق تقلید گلے سے اتار کر عامل بالحدیث ہو جائیں تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ میاں امام صاحب کا کوئی قول حدیث صحیح کے خلاف نہیں ٭

باقی رہا قول امام کہ حدیث صحیح کو میرا مذہب سمجھو تو یہ ایک سچا دعوےٰ ہے کہ میری تمام باتیں احادیث سے ثابت ہیں اور اسی کو میرا مذہب سمجھو۔ اس کی مثال بعینہ یوں ہے کہ جس کے پاس روپے پیسے کھوٹے نہیں ہوتے اور کسی طرح مصنوعی ہونے کا شبہ نہیں ہوتا تو وہ علی الاعلان بانگ دہل یہ کہتا ہے کہ میرے نقود خوب پرکھ پرکھ کر لو جتنے کھوٹے نکلیں وہ سب میرے ہیں۔ لیکن پیارے دوستو! یہ ملمع سازی کسی کام کی نہیں۔ اگر قرآن وحدیث اور فقہ حنفیہ کو لیکر کوئی منصف مزاج انسان بنظر تحقیق دونوں کا مطالعہ کرے تو سینکڑوں ایسے فقہی مسائل ملیں گے جو احادیث صحیحہ صریحہ کے بالکل خلاف ہیں ٭

برادران! میں ان میں سے صرف چند کو بطور نمونہ کے اس غرض سے پیش کرتا ہوں کہ شاید اللہ ہادی کسی متلاشی حق کو ملت بیضا کی طرف ہدایت فرما کر اپنے سچے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطیع صادق بنادے (وباللہ اعتصد فیما اعتمد) ٭

مسئلہ اول: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ النَّبِیْذَ مِنْکُمْ فَلْیَشْرَبْہُ زَبِیْبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا تَنْبِذُوا الزَّھْوَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا وَلَا تَنْبِذُوا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا وَانْتَبِذُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا عَلٰی حِدَتِہٖ

ترجمہ:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ صحابی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت) پینا چاہے تو چاہیئے کہ صرف کشمش (منقی) یا صرف خشک کھجور یا صرف ڈنگ (ادہ کچا) کھجور کا علیحدہ علیحدہ نبیذ بنا کر پئے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ تر اور قریب الپختہ کھجور کو ساتھ ملاکر نبیذ مت بناؤ۔ اسی طرح کشمش (منقی) اور خشک کھجور کو ملاکر ساتھ ہی نبیذ مت بناؤ۔ ہاں اگر تم کو نبیذ پینا ہے تو ان میں سے جس کو چاہو علیحدہ بناکر استعمال کرو۔ یہ حدیث مسلم شریف جلد ۲ ص۱۶۴ میں تقریباً بیس بائیس سندوں سے مروی ہے۔ نیز بخاری شریف جلد ۲ ص۸۳۸ میں بھی وارد ہے ٭

اب ذرا ہدایہ مجتبائی جلد ۴ ص۴۸۰ میں ملاحظہ فرمایئے۔ لکھتے ہیں (وَلَا بَاْسَ بِالْخَلِیْطَیْنِ) یعنی اگر کشمش و کھجور خشک و تر ایک ساتھ نبیذ بنا کر پیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اب بتلایئے کتنا فرق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ دو چیزوں کو مخلوط کرکے نبیذ مت بناؤ۔ لیکن فقیہ صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔ اللہ اللہ! یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ اسی لئے تو امام نووی (مقلد) شارح مسلم جب اس حدیث پر پہنچے تو فرط غیرت سے صبر نہ ہوسکا۔ اور لکھ دیتے ہیں وَاَنْکَرَ عَلَیْہِ الْجُمْھُوْرُ وَقَالُوْا فِیْہِ مُنَابَذَۃٌ لِّصَاحِبِ الشَّرْعِ فَقَدْ ثَبَتَتِ الْاَحَادِیْثُ الصَّحِیْحَۃُ الصَّرِیْحَۃُ فِی النَّھْیِ عَنْہُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ حَرَامًا کَانَ مَکْرُوْھًا۔ یعنی امام صاحب کے اس قول کا جمہور علما نے بڑی شدت سے انکار کیا ہے۔ کیونکہ اس سے صاحب الشرع محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ لازم آتا ہے (اعاذنا اللہ منھا) اور جبکہ یہ مسئلہ منع خلیطین صریح احادیث سے ثابت ہے پس اگر حرام نہیں تو کم از کم مکروہ تو ضرور ہے۔ انتہیٰ

مسئلہ دوم: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ۔ مسلم شریف جلد ۱ ص۴۵۳ (بالغ سندوں سے) ترجمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ثالث فرماتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صاحب احرام نہ تو خود اپنا نکاح کرے نہ کسی دوسرے کا کرائے اور نہ اس مدت میں کسی کے پاس پیغام نکاح بھیجے۔ امام نوویؒ شارح مسلم لکھتے ہیں فَقَالَ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَجُمْھُوْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَۃِ فَمَنْ بَعْدَھُمْ لَا یَصِحُّ نِکَاحُ الْمُحْرِمِ وَاعْتَمَدُوْا اَحَادِیْثَ الْبَابِ یعنی انہی احادیث کو ملحوظ رکھتے ہوئے امام مالکؒ امام احمدؒ بن حنبل امام شافعیؒ نیز صحابہؓ اور ان کے بعد والے جمہور علما نے یہی فتوے دیا کہ محرم کا نکاح ہرگز صحیح نہیں لیکن فقہ حنفیہ کو ملاحظہ فرمایئے۔ لکھتے ہیں یَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ وَلِلْمُحْرِمَۃِ اَنْ یَّتَزَوَّجَا فِیْ حَالَۃِ الْاِحْرَامِ ہدایہ مجتبائی جلد ۲ ص۳۹۔ یعنی محرم مرد و [illegible] عورت دونوں کو جائز ہے کہ حالت احرام ہی میں نکاح کرلیں۔ سچ ہے بہ

نہ پیروئ قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

مسئلہ سوم: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا اَقَلَّ مِنْ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ (الحدیث) حضرت ابو سعید خدری صحابی جناب محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے زکوٰۃ غلہ وغیرہ میں یہ نصاب مقرر فرمایا کہ پانچ وسق ۳۰۰ صاع سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ یہ حدیث بالسند بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۲۰۱ میں مروی ہے لیکن فقہ حنفیہ کو تلاش کیجئے تو ہدایہ مجتبائی جلد ۱ صفحہ ۱۸۱ میں صاف لکھا ہوا ہے قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ فِیْ قَلِیْلِ مَا اَخْرَجَتْہُ الْاَرْضُ وَکَثِیْرِہِ الْعُشْرُ سَوَاءٌ سُقِیَ سَیْحًا اَوْ سَقَتْہُ السَّمَاءُ۔ ترجمہ۔ امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ زمین کی پیداوار چاہے نالی سے سیراب شدہ ہو یا آسمان یعنی بارش سے خواہ کم (آدھا سیر ہی کیوں نہ ہو) یا زیادہ (لاکھ من) دونو برابر ہے ان تمام میں سے عشر (دسواں حصہ) ادا کرنا ہوگا بغیر ادا کئے چھٹکارا نہیں۔

حنفی بھائیو! اب ذرا انصاف سے کہو۔ کیا اقوالِ امامؒ تمام کے تمام احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ اور کیا امام صاحب نے اپنے کسی قول میں احادیث کے خلاف فتویٰ نہیں دیا۔ سنو! امام صاحبؒ سے اجتہادی غلطی ضرور ہوئی۔ اب ہمیں معلوم کر لینے کے بعد چاہئے کہ ایسے اقوال ترک کر کے عامل بالحدیث اور متبع سنت ہو جاتے ہیں۔ تاکہ ہم سے اللہ اور اسکے رسولؐ خوش ہو جائیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ امام صاحبؒ کی روح کو بھی تسکین نصیب ہو۔

امام ابو حنیفہؒ رہنمائے دین نے یارو!
کتاب روضۃ العلماء میں فرمایا ہے جا دیکھو
کہ قولِ احمدیؐ سے قول جو میرا مخالف ہو
تو ایسے قولِ باطل کو وہیں دیوار پر مارو

موجودہ "روشن خیال" مسلمان

(از مولانا نذیر احمد صاحب رحمانی مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی)

آج مسلمانوں کا وہ طبقہ اپنے آپ کو "روشن خیال" سمجھتا ہے۔ جو نہ صرف انگریزی تعلیم۔ بلکہ انگریزی معاشرت انگریزی چال ڈھال۔ انگریزی آداب و اطوار، اخلاق و عادات۔ پہننے اوڑھنے بچھونے، بولنے چالنے، کھانے پینے، لین دین شادی بیاہ، غرض زندگی کے ہر شعبے میں مغربیت کا دلدادہ اور یورپ کا شیدائی اور اندھا مقلد ہے۔ جس کی شکست خوردہ ذہنیت اس قدر ماؤف اور دماغی بصیرت اس درجہ ناکارہ ہو چکی ہے کہ اب وہ جو کچھ سوچتا ہے یورپ کے دماغ سے۔ جو کچھ دیکھتا ہے یورپ کی آنکھوں سے۔ جو کچھ سمجھتا ہے یورپ کی عقل سے۔ انگریزی حکومت کے شروع زمانے میں جب فارسی اور اردو کے بجائے ہندوستان میں انگریزی تعلیم کی اشاعت کا خیال پیدا ہوا تو بعض انگریزوں نے اس کی مخالفت کی۔ لیکن لارڈ میکالے نے اس کی بزور حمایت کرتے ہوئے جو مقصد بتایا تھا۔ آج وہ لفظ بلفظ پورا ہو کر آنکھوں کے سامنے آگیا ہے۔ اسلئے بیساختہ لارڈ موصوف کی دور اندیشی کی داد دینی پڑتی ہے۔ انہوں نے کہا:۔

"ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی ہے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو۔ اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہئے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو۔"

(مسلمانوں کا روشن مستقبل صفحہ [illegible])

شاید لارڈ میکالے کی روح یہ دیکھ کر خوش ہو رہی ہوگی کہ ان کی بنائی ہوئی جماعت ان کے اور ان کی کروڑوں رعایا کے درمیان ان کی ترجمانی کا حق کس خوبی کے ساتھ ادا کر رہی ہے۔ اور رنگ و خون کے اعتبار سے ہندوستانی بلکہ مسلمان ہوتے ہوئے بھی فکر و نظر، ذوق و عمل طرز زندگی و آداب معاشرت کے اعتبار سے کس طرح "انگریزیت" کا "دم چھلا" بنی ہوئی ہے؟

قرآن مجید کا مخالف مسلمان طرفہ تماشا یہ ہے کہ نام نہاد روشن خیال حکومت کی کرسیاں۔ اور پبلک قیادت کی سربلندیاں تو مسلمانوں کے ووٹوں اور خدمت اسلام کے نام پر حاصل کرتے ہیں لیکن خود اسلام سے بیزار اور اس کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ قرآن مجید کی صریح آیات و ہدایات کی دیدہ دلیری کے ساتھ کھلی ہوئی مخالفت کرتے ہیں۔ مگر خود کو نہ صرف مسلمان بلکہ اعلیٰ طبقہ کا مسلمان سمجھتے ہیں۔ اور یہ مرض صرف ان نوجوانوں تک ہی محدود نہیں ہے جو اپنی ناواقفیت اور ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے انگریزی کے چند حروف پڑھتے ہی ڈاڑھی مونچھ کا صفایا کر کے "مغربی فیشن" اختیار کر لیتے ہیں اور مرد ہوتے ہوئے بھی قدرت کی منشا کے خلاف نازک اندام "لیڈیز" بننے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ملک کی ممتاز شخصیتوں، نامور لیڈروں اور بڑے بڑے قائداعظموں کو بھی دیکھئے تو اس حمام میں ننگے نظر آئیں گے۔ آج کون مغرب زدہ انگریزی خواں ہے جو پردے کی مخالفت نہ کر رہا ہو۔ اپنی بیویوں۔ نوجوان بیٹیوں۔ اور بہنوں کو سینما اور تھیٹر کی بیحیائیوں اور فحاشیوں کی سیر نہ کراتا ہو؟

آجکل کی شرم اسی "روشن خیال" طبقے کے گھرانوں کی عورتیں یا تو بے حجاب ہو کر زرق و برق ساریوں میں بازاروں اور پارکوں میں اپنے ذلیل حسن کی نمائش کرتی پھرتی ہیں۔ یا ایسے ایسے نو فیشن "الفنش ونگ" والے چھچھلے کپڑوں کے برقعے زیب تن کرکے

نکلتی ہیں کہ جو بجائے پردے کا کام دینے کے ایک خوشنما لباس بن کر رہ گئے ہیں ✚

میں خوب جانتا ہوں کہ میری یہ آواز نقار خانے میں طوطی کی آواز ہے۔ مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ میری ان باتوں کو ایک "تنگ خیال" "دقیانوسی" اور "زمانے کے حالات سے ناواقف ملا" کی باتیں کہکر درخور اعتنا نہیں سمجھا جائیگا مجھے موجودہ دور کے "روشن خیال" حضرات کے اس نفسیاتی تاثر کا خوب پتہ ہے کہ وہ ان "واعظانہ باتوں" کو سنکر ایک خاص انداز میں منہ بسور لیتے ہیں — لیکن باہمہ موجودہ مسلمانوں کی بدکرداریوں سے اسلام کی جو رسوائیاں ہو رہی ہیں۔ انہیں دیکھ کر دل پر ایک چوٹ لگتی ہے۔ اور گوارا نہیں ہوتا کہ ان کو خاموشی کے ساتھ برداشت کر لیا جائے ✚

اس مضمون کا سبب

یہ زخم اس وقت اس لئے تازہ ہوگیا ہے کہ ابھی گذشتہ مئی کے مہینے میں صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعظم کی صاحبزادی نے اپنی شادی کے لئے جب ایک غیر مسلم نوجوان کو پسند کیا تو سرحد کے مسلمانوں نے خصوصًا اور دوسرے مسلمانوں نے عمومًا اس کے خلاف احتجاج کیا اور لڑکی کے والد کو مخاطب کیا کہ وہ اس شادی میں مداخلت کریں اور اپنے رسوخ سے کام لیکر اس ناجائز رشتے کو روک دیں — لیکن سابق وزیر اعظم نے مداخلت کرنے کی بجائے اس کی تائید میں اخبارات میں ایک بیان شائع کرایا جس میں صاف لکھا کہ:۔

"ہر شخص میری زندگی اور میرے اصول سے واقف ہے۔ میں ہمیشہ انسانی حقوق کی مکمل آزادی کا حامی رہا ہوں۔ میری لڑکی نے اپنی مرضی سے اپنی زندگی کا رفیق چنا ہے۔ وہ میری دعا کی حقدار ہے، میری طرف سے کوئی مداخلت خارج از بحث ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا میرے اصول کی خلاف ورزی ہوگی۔ میں اس شادی کی ساری ذمہ داری اپنے سر لیتا ہوں" (مسلمان لاہور مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۴۲ء) ✚

آہ یہ شادی مسلمانوں کے علی الرغم ہو کر رہی اور اس طرح ایک "روشن خیال مسلمان" کی لڑکی ایک کافر کی زینت آغوش بن گئی۔ مجھے تعجب نہ تو سرحد کی اس خاتون کی دلیری پر ہے اور نہ اس کے باپ کی اس جہالت پر۔ اسلئے کہ یہ تو لازمی نتیجہ ہے اس معاشرت کا جس کو لارڈ میکالے کے سپوتوں نے اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا لیا ہے۔ بلکہ حیرت ہے تو ان مسلمانوں پر جنہوں نے اس واقعہ پر تو شور وغل کا ایک طوفان سر پر اٹھا لیا۔ لیکن آج سے تقریبًا دو سال پہلے جب بمبئی میں مسٹر جناح کی چشم وچراغ صاحبزادی نے بھی یہی حرکت کی تھی تو کم از کم مجھے علم نہیں کہ کسی نے مخالفانہ آواز اٹھائی ہو۔ اور نوکروڑ "مسلمانوں کے" قائد اعظم" کو کسی نے اس حرکت پر ٹوکا ہو۔ حالانکہ اگر اسی وقت کوئی موثر قدم اٹھایا گیا ہوتا تو شاید آئندہ کے لئے اس قسم کی جرأتوں کا سدباب ہو جاتا ✚

لیڈروں کی قرآن مجید سے ناواقفی

کس قدر المناک ہے یہ حقیقت کہ آج مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت اور ان کی رہنمائی ولیڈریت کی باگ ڈور ان کے ہاتھوں میں ہے جو اسلامی احکام کی الف۔ بے سے بھی ناواقف ہیں۔ قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ (البقرہ ع ۲۷) کسی مشرکہ سے تا وقتیکہ وہ مسلمان نہ ہو جائے نکاح مت کرو۔ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا (۲۷) اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح کسی مشرک سے کرو تا وقتیکہ وہ ایمان نہ لے آئے ✚

اٹھائیسویں پارے کی سورہ ممتحنہ میں فرمایا ہے کہ اے ایمان والو! اگر غیر مسلم عورتیں ایمان قبول کریں اور تمہارے پاس ہجرت کرکے آئیں تو انہیں جانچ لو کہ سچائی کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے یا کسی فریب کی غرض سے اسلام ظاہر کر رہی ہیں۔ اگر تمہیں اطمینان ہو جائے کہ درحقیقت یہ سچی مومنہ ہے اور اس نے صدق دل سے ایمان قبول کیا ہے تو اب ان کو کافروں کے پاس نہ جانے دو۔ اب یہ کافر کی بیوی بن کر نہیں رہ سکتی۔ اس لئے کہ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ۔ نہ یہ مومن عورتیں ان کافر مردوں کے لئے حلال ہیں اور نہ یہ کافر مرد ان مومن عورتوں کے لئے ✚

قرآن کریم کی ان صریح آیات کو سامنے رکھ کر غیرت ایمانی کے ساتھ غور کرو کہ جب شریعت اسلامی کی رو سے کسی مسلمہ کا کسی غیر مسلم کی زوجیت میں جانا حرام ہے۔ تو پھر اس قوم کا کیا حشر ہوگا۔ جس کے ممتاز لیڈر کھلم کھلا اس کا ارتکاب کر رہے ہوں۔ سچ فرمایا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَأَضَلُّوْا۔ یعنی لوگ جاہلوں کو اپنا سردار اور لیڈر بنالیں گے۔ پس وہ اپنی جہالت کی وجہ سے غلط باتیں کہیں گے اسلئے خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے ✚

ایک شبہ کا جواب

ممکن ہے میری یہ تلخ نوائی آپ کو گراں گذرے۔ اور آپ فرمائیں کہ اولاد کی نالائقی کا الزام والدین پر رکھنا انصاف نہیں لیکن میں عرض کرونگا کہ بیشک یہ بجا ارشاد ہے مگر اسی وقت تک جب تک والدین اس میں شریک نہ ہوں۔ اور وہ اولاد کی ناشائستہ حرکات سے بیزاری کا اظہار کردیں۔ اور اگر ان کی رضامندی اور منشا کے مطابق سب

کچھ ہو رہا ہے۔ بلکہ کھلے لفظوں میں وہ کہدیں
کہ "میری لڑکی نے اپنی مرضی سے اپنی زندگی
کا رفیق چنا ہے" وہ میری دعا کی حقدار ہے"
تو پھر احکام اسلام کی صریح نافرمانی کے
الزام سے وہ کیونکر بری ہو سکتے ہیں +

این خانہ ہمہ آفتاب است

صوبہ سرحد کے سابق کانگریسی
وزیر اعظم کا مذکورہ بالا بیان دوبارہ پڑھئے
اور پھر موجودہ دور کے کسی "روشن خیال"
جنٹلمین سے گفتگو کیجئے تو آپ کو معلوم ہوگا
کہ "این خانہ ہمہ آفتاب است" یعنی وہ
یقیناً لفظ بہ لفظ اس کی تائید کریںگے۔ اور
فرمائیں گے کہ بے شک لڑکیوں کو اپنی زندگی
کا رفیق تلاش کرنے میں آزادی ہونی چاہئے
جب وہ کسی شخص کو دیکھ بھال کر، اسکی طبیعت
کا انداز، اس کے مزاج کا رجحان سمجھ بوجھ کر
اس سے نکاح کریگی تو اس صورت میں دونوں
کی زندگی سکھ اور چین کے ساتھ گذرے گی،
اور کبھی ایک دوسرے کے تعلقات میں بدمزگی
پیدا نہیں ہوگی ——— لیکن واضح رہے کہ
میاں بیوی کے تعلقات میں خوشگواری پیدا
کرنے کا یہ علاج جو یورپ کی اندھی تقلید کا
نتیجہ ہے خود یورپ کے لئے مصیبت بن گیا ہے
جہاں شادیاں "بے دیکھے" اور "بے پرکھے"
نہیں بلکہ خوب ڈھونگ بجا کر ہوتی ہیں۔ وہاں
کے زوجین کے تعلقات کی "خوشگواری" اور
"حسن معاشرت" کا حال لارڈ ڈسنل کے لفظوں
میں سنئے۔ جو انہوں نے ہاؤس آف لارڈز
میں ایک تقریر کے دوران میں فرمایا تھا۔

"اہل وعیال کا نفقہ ادا نہ کرنے کی
وجہ سے انگلستان میں ہر سال
اوسطاً دو لاکھ افراد ماخوذ ہو کر عدالت
میں آتے ہیں اور ۲۰ ہزار جیل بھیجے
جاتے ہیں۔" (معارف نمبر ۲ جلد ۳۴)

اولاً تو یورپ میں باقاعدہ شادی پر آزادانہ
میل جول ہی کو ترجیح دی جاتی ہے چنانچہ "فرانس
میں صرف سات آٹھ ہزار کا اوسط ان مردوں
اور عورتوں کا ہے جو ازدواج کے رشتہ میں منسلک
ہوتے ہیں۔" (ترجمان القرآن ۱۵۷ عدد ۶) +

یورپ کے نکاح کی کمزوری

اور ثانیاً اگر کافی تجربہ اور ذاتی
واقفیت کے بعد کسی نے نکاح کا رشتہ جوڑ بھی لیا
تو وہ اسقدر بودا ہوکر رہ گیا ہے کہ بات بات میں
ٹوٹ جاتا ہے۔ بسا اوقات اس بیچارے کی عمر
چند گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتی۔ چنانچہ فرانس
کے ایک معزز شخص نے جو کئی مرتبہ وزیر رہ چکا
ہے۔ اپنی شادی کے صرف پانچ گھنٹے بعد اپنی
بیوی سے طلاق حاصل کر لی۔ ایسی چھوٹی
چھوٹی باتیں طلاق کا موجب بن جاتی ہیں جنہیں
سنکر ہنسی آتی ہے۔ مثلاً فریقین میں سے کسی
ایک کا سوتے میں خراٹے لینا۔ یا کتے کو پسند
نہ کرنا بسین کی عدالت دیوانی نے ایک مرتبہ
صرف ایک تاریخ میں ۲۹۴ نکاح فسخ کئے ۱۸۸۴ء
میں جب طلاق کا نیا قانون پاس ہوا تھا تو چار ہزار
طلاق واقع ہوئے تھے۔ ۱۹۰۰ء میں یہ تعداد
ساڑھے سات ہزار تک پہنچی۔ اور ۱۹۱۳ء میں
۱۶ ہزار اور ۱۹۳۱ء میں ۲۱ ہزار۔ (ترجمان القرآن)
دیکھا آپ نے؟ یہ حال ہے ان ملکوں کے
ازدواجی تعلقات اور حسن معاشرت کا۔ جنکی
ریس میں ہمارے روشن خیال حضرات لوٹ
پوٹ ہوئے جا رہے ہیں +

نکاح میں عورتوں کی اجازت ضروری ہے

امر مطلب یہ نہیں
ہے کہ میں ہندوستان کی اس غلط رسم کی تائید
کروں کہ اولاد کا رشتہ کرتے ہوئے ان کو کانوں
کان خبر نہیں ہونے دیجاتی۔ اور ان کی جائز
مداخلت کو بھی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اگر مغرب
نے افراط کی راہ اختیار کی تو مشرق نے تفریط
سے کام لیا۔ یہ دونوں صورتیں اسلامی تعلیمات
کے خلاف ہیں۔ نہ اسلام اس کی اجازت دیتا
ہے کہ اولاد اپنے رفیق کے انتخاب میں اتنی آزاد
ہو جائے کہ چاہے وہ کسی فاسق و فاجر کو منتخب
کرے یا کسی صالح اور دیندار کو۔ اس کا رفیق
حیات خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم۔ وہ جس سے چاہے
وابستہ ہو جائے۔ والدین کو اس میں دخل دینے
کا کوئی حق نہیں۔ اور نہ اسلام اس کا روادار
ہے کہ والدین اور اولیاء ہی مختار کل ہیں۔
وہ جہاں چاہیں اور جس سے چاہیں ان کا پلو
باندھ دیں۔ چاہے اولاد اس پر راضی ہو یا نہ
بلکہ اس نے ان دونوں کے مابین ایک اعتدال
کی راہ اختیار کی ہے +

ولی کی ضرورت

اسلام نے والدین اور دیگر اولیاء کا حق بھی
تسلیم کیا اور فرمایا لا نکاح الا بولی (حدیث)
یعنی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح درست نہیں
اس نے اولاد کو بھی اس معاملہ میں دخل دینے
کی اجازت دی۔ اور اولیاء کو ہدایت کر دی
کہ بچوں کی شادی کے معاملہ میں خود ان سے
بھی مشورہ کر لیا کرو۔ چنانچہ لڑکوں اور ثیبہ عورتوں
کے علاوہ کنواری لڑکیوں تک کے بارے میں
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
البکر یستاذنہا ابوہا فی نفسہا واذنہا
صماتہا (مسلم شریف ص۴۵۵ ج۱) یعنی کنواری لڑکی
کے باپ کو چاہئے کہ اس کے نکاح کے متعلق
اس سے (بھی) اجازت لے (اگر وہ اپنی
فطری حیا کی وجہ سے کھلکر کچھ نہ کہہ سکے اور
رضا مندانہ خاموشی اختیار کرلے تو) اس کی
یہ خاموشی ہی اجازت ہے +

باپ کا کیا ہوا نکاح فسخ

ایک مرتبہ ایک عورت نے دربار
نبوی میں آ کر شکایت کی کہ اس کے باپ
نے اس کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف ایک
شخص سے کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیدیا کہ اگر وہ
چاہے (تو اپنے باپ کے پڑھائے ہوئے

اس نکاح کو جو اس کی مرضی کے بغیر ہوا ہے، فسخ کر سکتی ہے۔ اس نے کہا کہ اب میں اس نکاح کو منظور کر لیتی ہوں۔ مجھے تو صرف یہ معلوم کرنا تھا کہ ہم عورتوں کو بھی اس معاملہ میں دخل دینے کا کچھ حق ہے یا نہیں۔ (نسائی وغیرہ)۔

کیا اسلام کی ان تعلیمات کے ہوتے ہوئے "انسانی حقوق کی آزادی" کے لئے کسی مزید مطالبہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے؟ اگر اسلام کی قائم کردہ حدود، انسانی حقوق کی آزادی کے لئے آپ ناکافی سمجھتے ہیں۔ اور "دانایانِ فرنگ" کی بتائی ہوئی راہ اور انہیں کا طریق عمل آپ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ تو آیئے ذرا خلوت خانہ یورپ میں جھانک کر دیکھیں کہ "حقوق کی آزادی" کا دامن وہاں کتنا وسیع ہے اور اس آزادی نے وہاں کیا کیا گل کھلائے ہیں +

یورپ میں انسانی حقوق کی آزادی کا نظریہ اور اسکے نتائج

ہمارا "روشن خیال" طبقہ یورپ کی جس پیش کردہ آزادی پر ریجھا ہوا ہے۔ اس کا نقشہ اتنا گندہ اور گھناؤنا ہے کہ ہندوستان کا ایک شریف انسان تو اس کے تصور سے بھی کانپ اٹھیگا میں اس کے ذکر سے بھی اپنے قلم کو ملوث کرنا نہیں چاہتا تھا لیکن مشکل یہ ہے کہ ع

بات بنتی نہیں مینا و ساغر کہے بغیر

انسانی حقوق کی آزادی کی مختلف شاخیں ہیں اور ہر ایک کے متعلق بحث و نظر کی کافی گنجائش ہے۔ لیکن میں اس وقت صرف اس حصے پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں جو مرد و عورت کے صنفی تعلقات سے متعلق ہیں +

یورپ میں نکاح غیر ضروری ہے

یورپ میں اب یہ نظریہ عام ہوتا جا رہا ہے کہ مرد و عورت کو صنفی تعلقات کے لئے نکاح کا پابند کرنا عقل اور فطرت کے خلاف ہے بلکہ دونوں کو آزادی ہونی چاہیئے کہ وہ جس سے چاہیں محبت کریں اور آزادی کے ساتھ ایک دوسرے سے لطف اندوز ہوں۔ عـ۱

چنانچہ جرمن سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا لیڈر بیبل نہایت بے تکلفانہ انداز میں لکھتا ہے:-

"عورت اور مرد آخر حیوان ہی تو ہیں کیا حیوانات کے جوڑوں میں نکاح اور اور وہ بھی دائمی نکاح کا کوئی سوال پیدا ہو سکتا ہے؟" (صفحہ ۴۴۳)

ڈاکٹر وڑسیڈیل لکھتا ہے:-

"ہماری تمام خواہشات کی طرح محبت بھی ایک تغیر پذیر چیز ہے۔ اس کو ایک ہی طریقے کے ساتھ مخصوص کر دینا قوانین فطرت میں ترمیم کرنا ہے۔۔۔۔ آزاد تعلق ایک برتر اخلاق کا مظہر ہے۔ اس لئے کہ وہ قوانین فطرت سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے۔" (ایضاً)

حرامی حلالی کا ایک درجہ

فرانس کا مشہور نو مالتھوی بیڈرپول روبین لکھتا ہے:-

"پچھلے ۲۵ سال میں ہم کو اتنی کامیابی تو ہو چکی ہے کہ حرامی بچہ کو قریب قریب حلالی بچے کا ہم رتبہ کر دیا گیا ہے۔ اب صرف اتنی کسر باقی ہے کہ صرف پہلی ہی قسم کے بچے پیدا ہوا کریں تاکہ تقابل کا سوال ہی باقی نہ رہے۔" (صفحہ ۴۴۴)

نکاح کی پابندی سے بیزاری اور آزاد محبت کا مطالبہ صرف مردوں کی طرف سے نہیں بلکہ عورتیں ان سے بھی ایک قدم آگے ہیں۔ چنانچہ فرانس کی ایک لیڈی صاحبہ فرماتی ہیں:-

"میری رائے میں نکاح تمام اجتماعی طریقوں میں وہ انتہائی وحشیانہ طریقہ ہے جس کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آخر کار یہ طریقہ موقوف ہو جائے گا۔ اگر نسل انسانی نے انصاف اور عقل کی طرف کوئی واقعی ترقی کی، پھر اس کی جگہ ایک دوسرا طریقہ لیگا۔ جو نکاح سے کم مقدس نہ ہوگا مگر اس سے زیادہ انسانی طریقہ ہوگا۔ اس وقت انسانی نسل ایسے مردوں اور ایسی عورتوں سے چلے گی جو کبھی ایک دوسرے کی آزادی پر کوئی پابندی عائد نہ کریں گے۔" (صفحہ ۴۳۶)

یہی صاحبہ فرماتی ہیں:-

"جس قدر زیادہ مجھے دنیا کو دیکھنے کا موقع ملتا ہے میں محسوس کرتی جاتی ہوں کہ محبت کے متعلق ہمارے نوجوانوں کے خیالات کتنے غلط ہیں یہ خیال غلط ہے کہ محبت ایک ہی سے ہونی چاہیئے اور اس کا دل پر پورا قبضہ ہونا چاہیئے۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے ہونی چاہیے۔" (صفحہ ۴۳۵)

یورپ میں زنا کی کثرت

جب دونوں طرف سے نکاح کی مذمت ہوئی اور آزاد محبت کا چرچا ہوا تو پھر زنا کی گرم بازاری کا ہونا لازمی تھا۔ فحش کاری کے مخصوص اڈوں کے علاوہ ہوٹلوں۔ چائے خانوں۔ اور رقص خانوں میں علی الاعلان قحبہ گری کا کاروبار جاری ہوا۔ اور بعض اوقات بہیمیت انتہائی ظلم اور قساوت کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔

۱۹۱۲ء میں ایک مرتبہ مشرقی فرانس کے ایک میر بلدیہ کو مداخلت کرکے ایک ایسی لڑکی کی جان بخشی کرانی پڑی تھی۔ جس کو دن بھر میں ۴۷ گاہکوں سے پالا پڑ چکا تھا اور ابھی مزید گاہک تیار کھڑے تھے۔ (صفحہ ۴۷)

اس اخلاقی زوال کی انتہا یہ ہے کہ:-

"فرانس کے بعض اضلاع میں بڑے شہروں کی گھنی آبادی رکھنے والے حصوں میں قریب ترین نسبی رشتہ داروں کے درمیان حتی کہ باپ اور بیٹی اور بھائی اور بہن تک کے درمیان صنفی تعلقات کا پایا جانا اب کوئی شاذ و نادر واقعہ

عـ۱ یہ سے اس سلسلہ میں جتنے اقتباسات پیش کئے ہیں وہ سب رسالہ "ترجمان القرآن" لاہور کی جلد ۱۵ عدد ۶ سے ماخوذ ہیں۔ اصل کتابوں کے حوالے رسالہ مذکور میں دیکھ لئے جائیں۔

نہیں رہا ہے۔ (صفحہ ۴۵۴)

جب مرد و عورت انسانیت کا جامہ اتار کر پوری بہیمیت پر آمادہ ہو جائیں۔ اور جلوت وخلوت میں محض فحاشی اور بے حیائی ہی کو اپنا مشغلہ بنالیں تو پھر ایسے ہیجان انگیز ماحول میں جو بچے پرورش پائیں گے یقیناً ان کے اخلاق پر اس کا اثر پڑے گا۔ چنانچہ یورپ نے اس کا خمیازہ بھگتا۔ ایک امریکن مصنف ڈاکٹر ایڈتھ ہوکر کا بیان ہے کہ:۔

نابالغوں کی زناکاری

"ایک سات برس کی چھوٹی سی لڑکی جو ایک نہایت شائستہ خاندان کی چشم و چراغ تھی خود اپنے بھائی اور اس کے چند دوستوں سے ملوث ہوئی۔ ایک دوسرا واقعہ یہ ہے کہ پانچ بچوں کا ایک گروہ جو دو لڑکیوں اور تین لڑکوں پر مشتمل تھا۔ اور جن کے گھر پاس پاس واقع تھے باہم شہوانی تعلقات میں وابستہ لیے گئے۔ اور انہوں نے دوسرے ہم سن بچوں کو بھی اس کی ترغیب دی۔ ان میں سب سے بڑے بچے کی عمر صرف دس سال تھی۔ ایک اور واقعہ ایک ۹ سال کی بچی کا ہے جو بظاہر بہت حفاظت سے رکھی جاتی تھی۔ اس بچی کو متعدد "عشاق" کی منظور نظر ہونے کا فخر حاصل تھا۔" (صفحہ ۴۴۷)

بالٹیمور کے ایک ڈاکٹر کی رپورٹ ہے کہ:۔

ایک سال کے اندر اس کے شہر میں ایک ہزار سے زیادہ ایسے مقدمات پیش ہوئے۔ جن میں بارہ برس سے کم عمر کی لڑکیوں کے ساتھ مباشرت کی گئی تھی۔" (ر ر)

جب یہ بچے اسکول اور کالج میں پہنچتے ہیں اور وہاں عشقیہ افسانے۔ مصور رسالے۔ ادبی لٹریچر کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ صنفی مسائل پر آزادی اور بیباکی سے مباحثے کرتے ہیں۔ تو پھر ان ہیجانی جذبات کو اور بھی ہوا لگتی ہے اور وہ خوب بھڑک اٹھتے ہیں۔ چنانچہ امریکن مصنف لینڈ کا اندازہ ہے کہ ہائی سکول کی کم از کم ۴۵ فیصدی لڑکیاں مدرسہ چھوڑنے سے پہلے خراب ہو چکتی ہیں۔ اور بعد کے تعلیمی مدارج میں اوسط اس سے بھی بہت زیادہ ہے۔ (صفحہ ۴۵۳)

اس سلسلہ کی ایک اور شرمناک کڑی

انسانی حقوق کی آزادی کا وہ نقشہ جو یورپ نے پیش کیا ہے اور اس کا دھندلا سا نقش جو سطور بالا میں اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا تعلق تو مرد و عورت کے باہمی میل جول سے تھا۔ لیکن آئیے! اس سلسلے کی ایک اور شرمناک کڑی آپ کو بتاؤں جہاں انسانی شرافت وعظمت (بشرطیکہ یہ کوئی چیز ہو) ہمیشہ کے لئے دفن ہو جاتی ہے۔ اور وہ خود اپنے ہم جنسوں (مردوں) سے ملوث ہونے کی ناپاک علت ہے۔ چپ چھپا کر جو کچھ ہو رہا ہے اُسے تو جانے دیجئے۔ حیرت تو یہ ہے کہ یورپ کا ایک ممتاز ملک اس خباثت کو قانوناً بھی جائز قرار دے رہا ہے۔ چنانچہ جرمنی میں نازی دور سے پہلے کا واقعہ ہے کہ:۔

یورپ میں لوطی قوم

"ڈاکٹر مانگنوس ہرشفیلڈ نے عمل قوم لوط کے حق میں چھ سال تک زبردست پروپیگنڈہ کیا۔ اور جب رائے عامہ اپنے موافق ہو گئی تو اسکو جرمن پارلیمنٹ میں پیش کر دیا۔ پارلیمنٹ نے کثرت رائے سے طے کر دیا کہ اب یہ فعل جرم نہیں ہے۔ بشرطیکہ طرفین کی رضامندی سے اس کا ارتکاب کیا جائے۔ اور مفعول کے نابالغ ہونے کی صورت میں اس کا ولی ایجاب وقبول کی رسم ادا کر دے۔" (صفحہ ۴۴۹)

غور کیجئے کہ یہ کسی معمولی شخص کی رائے نہیں ہے بلکہ جرمن پارلیمنٹ اور جرمنی کے اس ڈاکٹر کا فیصلہ ہے جو دنیا کی مجلس اصلاح صنفی کا صدر رہ چکا ہے۔ اور وہ بھی وحشی نازیوں اور ظالم ہٹلر کے دور کی بات نہیں۔ بلکہ اس زمانے کا فیصلہ ہے جب کہ جرمن ڈاکٹروں اور جرمنی محققین کی رائیں "روشن خیال" طبقے میں وحی آسمانی کا درجہ رکھتی تھیں۔ ذرا تصور کیجئے۔ اس پروپیگنڈے کا جو اس شنیع فعل کی تائید میں چھ سال تک اس ڈاکٹر نے کیا ہوگا۔ نہ معلوم اس کے نظریوں اور ڈاکٹری اصولوں کے ماتحت اس کے کتنے فوائد اور کتنی خوبیاں اس نے دکھائی ہونگی۔ بھلا جن دلائل وشواہد کے سامنے جرمن پارلیمنٹ جھک جائے اور ان کو صحیح ماننے پر مجبور ہو جائے۔ کیا وہ دلائل معمولی اور محض سطحی ہوں گے؟

آخری سوال

میں کیا فرماتے ہیں مقلدین تہذیب یورپ کہ یہ تمام آزادیاں آپ کے نزدیک بھی حق اور درست ہیں؟ اگر نہیں تو بس اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ انسانی حقوق کی آزادی کی حدود کا تعین کون کرے؟ کیا انسانوں کی رائے پر چھوڑ دیا جائے۔ یا خدائے علیم وحکیم کے فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے۔

اگر آپ کو پہلی صورت منظور ہے تو پھر مذکورہ بالا اقتباسات کو پیش نظر رکھ کر تصور کیجئے کہ دنیا کا نقشہ کیا ہوگا۔ بیٹی باپ کے ساتھ، بہن بھائی کے ساتھ۔ بلکہ باپ بیٹے کے ساتھ۔ بھائی بھائی کے ساتھ ملوث ہوگا۔ کیا یہ لعنت آپ کو گوارا ہے؟ اگر نہیں تو پھر دوسری صورت منظور کیجئے۔ سرکشی اور نافرمانی سے باز آیئے۔ اور سچائی وصداقت دلی کے ساتھ پیغمبر رحمت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کی لائی ہوئی اس کتاب پر ایمان لایئے جس کے متعلق ارشاد ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ الآیہ (بنی اسرائیل ع ۹) یعنی قرآن میں ہم ایسی باتیں بتلاتے ہیں جو ایمان اور اعتقاد کے ساتھ عمل کرنیوالوں کو ہر قسم کی روحانی اور عملی خرابیوں اور بیماریوں سے شفا اور رحمت بخشنے والی ہیں۔"

نسخہ کیمیا

یہی وہ نسخہ کیمیا اور داروئے شفا ہے جو فلاح دارین کا عامل ہے

یہی وہ نقطۂ اعتدال ہے جو انسانی حقوق کی آزادی کی وہ تمام وسعتیں اپنے اندر سمیٹے ہوئے، جو فطرتِ انسانی کا مقتضیٰ اور شرفِ انسانی کا محور ہیں۔ اس سے سرمو انحراف کرنے والا غلاظت کے اُسی گڑھے میں جا کر گرے گا جس میں آج یورپ لت پت ہے۔ اور اس کے تعفن سے خود اس کا دماغ پھٹا جا رہا ہے۔ گو ہماری جہالت اور نادانی سے خود ہندوستان میں بھی اس کے جراثیم سرعت کے ساتھ پھیلتے جا رہے ہیں۔ لیکن وہ دن دور نہیں جب ہمیں اپنی حماقت کا احساس ہوگا۔ اور پھر آوازِ بلند قرآن پکار کر کہے گا

میرے پہلو سے گیا یا لا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفرانِ نعمت کی سزا

فتاویٰ

سوال ۱: عقیقہ کرنا سنت ہے یا واجب اور شرعاً عقیقہ کے لئے کوئی دن مقرر ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کون کون دن ہے؟ اور بعض عوام الناس جو اس دن مقررہ کا کچھ خیال و لحاظ نہیں کرتے۔ دس پانچ آدمی اپنے اپنے عقیقہ کو موقوف کر کے یک وقت سب عقیقہ کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گوشت کو ایک جگہ مخلوط کر کے سب بستی والے تقسیم کر لیتے ہیں۔ اور اس فعل کو عقیقہ کے ساتھ لازم سمجھتے ہیں۔ اور ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ اگر اس گوشت کو ہیئت مذکورہ پر تقسیم نہ کیا جائے تو عقیقہ درست نہیں ہوتا۔ اس سے پہلے ہمارے بڑے بڑے بھی اسی طرح گزرے ہیں۔ ان کا یہ فعل اور عقیدہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

۲: گائے بھینس کے ذریعہ بھی عقیقہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتا ہے تو اس کی صورت کیا ہوگی؟ کیا قربانی جیسے سات حصے ہوں گے اور گائے تین لڑکے دو لڑکی کے لئے کافی ہوگی۔ یا ایک گائے صرف ایک لڑکے کے لئے یا ایک لڑکی کے لئے یا کوئی اور صورت ہوگی بیان فرمائیے۔ — اَلْعَقِيْقَةُ كَالْاُضْحِيَّةِ کس کی عبارت ہے اور کیا مطلب ہے۔ آیا تشبیہ صرف قربانی کے جانور کے صحیح ہونے کے ساتھ ہے یا حصے وغیرہ کے ساتھ بھی؟

بینوا بالدلیل توجروا عند الجلیل

الجواب ۱۔ عقیقہ کرنا سنت ہے شرعاً اس کے واسطے ساتواں دن مقرر ہے (کتب سنن) ایک روایت مرفوع قاضی شوکانی نے نیل میں نقل کی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ساتویں روز نہ ہو تو چودھویں یا اکیسویں دن عقیقہ کرنا چاہئے۔ جو لوگ کہ ایام مقررہ پر عقیقہ نہیں کرتے اور جب کئی عقیقے جمع ہو جاتے ہیں تو سب مل کر عقیقے کرتے ہیں اور گوشت ملا کر تقسیم کرتے ہیں۔ یہ تمام امور ان کے خلاف شرع ہیں۔ اور یہ لوگ بدعتی ہیں۔ ان کو بہت جلد ایسے فعل سے توبہ کرنی چاہئے۔ اور موافق حدیث کے عقیقہ وغیرہ کرنا چاہئے۔

۲۔ بھینس کے عقیقہ کی کوئی حدیث نہیں لہٰذا اس سے اجتناب چاہئے۔ ہاں گائے اور اونٹ کو عقیقہ میں ذبح کرنا درست ہے۔ فتح الباری شرح بخاری میں ہے وَالْجُمْهُوْرُ عَلٰى اِجْزَاءِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ اَيْضًا وَفِيْهِ حَدِيْثٌ عِنْدَ الطَّبَرَانِيِّ وَاَبِي الشَّيْخِ عَنْ اَنَسٍ رَفَعَهُ يُعَقُّ عَنْهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ۔ ایک گائے یا ایک اونٹ صرف ایک بچے کی طرف سے ہوگا۔ سات کی طرف سے ہونا کسی روایت سے ثابت نہیں۔ صرف امام رافعی نے کہا ہے کہ سات بچوں کی طرف سے گائے کافی ہوگی مگر ان کا قول بے سند ہے۔ العقیقۃ کالاضحیۃ یہ عبارت فقہا وغیرہ کی ہے۔ مگر یہ دعویٰ بے دلیل ہے +

فقط۔ ابو الزبیر محمد یونس غفرلہ مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب مرحوم دہلی۔

جاموس یعنی بھینس کی جزئی تو واقعی صریح نہیں۔ مگر مصباح منیر میں ہے اَلْجَامُوْسُ نَوْعٌ مِنَ الْبَقَرِ۔ اور جو لوگ سات مل کر کرتے ہیں وہ قربانی پر قیاس کرتے ہیں۔ باقی صحیح ہے +

ابو سعید محمد شرف الدین
صدر مدرس مدرسہ میاں صاحب مرحوم دہلی

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ایک گائے کی قربانی ایک گھر کی طرف سے ہو سکتی ہے بشرطیکہ سات آدمی سے زائد نہ ہوں۔ اگر زیادہ ہوں تو دوسری گائے کرنی پڑے گی۔ اور عمرو کہتا ہے کہ ایک گائے سات گھروں کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ خواہ ہر ایک گھر میں کتنے ہی آدمی ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ کس کا قول صحیح ہے۔ جواب قرآن و حدیث سے ہو۔ بینوا توجروا +

الجواب صحیح مسلم میں ہے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ ... يُضَحِّيْ بِهٖ ..... فَاَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ۔ انتہی۔ وفی السنن كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات تھیں۔ پھر بھی ایک دو بھیڑے ذبح کرتے کافی ہوتے آپ کی اور سب گھر والوں بلکہ اپنی غریب اُمت کی طرف سے۔ اور اصل یہ ہے کہ صاحب خانہ ذی استطاعت پر قربانی ہے نہ کہ ہر ایک فرد عورت بچوں وغیرہ پر۔ ان کی کوئی تعداد نہیں۔ ہاں خوشی سے جس قدر وسعت ہو زیادہ کرے ثواب ہے مگر لازم نہیں۔ اور گائے سات بکری کے برابر شرعاً ثابت ہے۔ لہٰذا ایک گائے میں سات اہل خانہ شریک ہو سکتے ہیں۔ عمرو کا قول صحیح زید کا باطل +

دین و دُنیا

از مولوی سلیمان فیروز پوری خلف حضرت مولانا محمد ابراہیم (رحمۃ اللہ)

دین و دنیا کے معاملہ میں کچھ لوگوں نے صرف
آخرت پر نظر کی اور دنیا کو نظر انداز کر دیا۔ کچھ لوگوں
نے کچھ لوگوں نے صرف موجودہ حیات دنیا پر ہی
نظر ڈالی۔ لیکن اسلام نے اس معاملہ میں ایک معتدل
حکیمانہ طرز عمل پیش کیا کہ تم اس دنیا کی تمام
ضروریات کو پورا کرو زندگی کے کل آن لوازم کے
ساتھ جو اس دنیا کے لئے ضروری ہیں بسر اوقات
کرو۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ آخرت کے خیال کو بھی
نہ بھلاؤ۔ تمام وہ تعلقات جو انسان کو دنیاوی زندگی
کے ساتھ حاصل ہیں۔ تمام وہ ضروریات زندگی
جو قدرتی قویٰ کے لحاظ سے انسان کے لئے لازم
ہیں۔ ان کے دروازے بند نہیں کئے گئے۔
قدرت نے اگر چکھنے کی قوت عطا کی تو غذا سے
منع نہیں کیا۔ سننے کی قوت دی تو آوازوں کے
سننے سے روکا نہیں۔ جو طاقت عطا کی اس سے
فائدہ اٹھانے کا بھی انسان کو حق دیا۔ اُحِلَّ لَکُمُ
الطَّیِّبَاتُ۔ تمہارے لئے دنیا کی تمام چیزیں حلال
کر دی گئیں۔ دوسری جگہ فرمایا قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِینَۃَ
اللّٰہِ الَّتِیْ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ
الرِّزْقِ الآیۃ ان سے کہو کون ہے جس نے حرام
کر دیا ہے خدا کی پیدا کی ہوئی زینتوں کو اور پاک
رزق کو جو اس نے عطا کیا ہے۔ اس نے بہتر سے
بہتر غذا کھانے کا حق دیا۔ بہتر سے بہتر لباس پہننے
کا حق دیا ہے ✤

لیکن ہر چیز میں اپنی طرف سے ایک پابندی
قرار دیدی۔ تاکہ ہر چیز سے لذت اندوز ہونے
کے ساتھ ساتھ اعتدال فرض شناسی کا بھی احساس
رہے۔ آپ کو بہتر سے بہتر غذائیں کھانے کا حق دیا
مگر اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبَاتُ۔ وَحَرَّمَ عَلَیْکُمُ
الْخَبَائِثَ کی تفریق قرار دیکر ہر موقع پر اپنی یاد
بھی دلادی ✤

اگر آپ جائزہ لیں تو وہ چیزیں جو کھانے کے
لئے حلال کی گئیں ہیں۔ اپنے مزے کے اعتبار سے
کوئی پست درجہ نہیں رکھتیں۔ ان میں بہت
لذیذ چیزیں ہیں۔ یہ نہ سمجھئے کہ جو مزے کی اشیاء
ہیں ان سے قدرت نے روک دیا۔ بلکہ سب ہی
لذیذ چیزیں قدرت نے ہمارے لئے حلال قرار دی
ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کسی کو اشیاء ممنوعات
ہی میں لذت محسوس ہو کیونکہ اَلْاِنْسَانُ حَرِیْصٌ
عَلٰی مَا مُنِعَ۔ وہ لذت اعتباری لذت ہوتی ہے
لیکن اگر دیکھا جائے تو ان چیزوں میں جن کو
قدرت نے جائز قرار دیا ہے لذت بہت زیادہ ہے
پھر بھی روک دیا۔ ان چیزوں سے جو اس کی حکیمانہ
نظر میں انسانی زندگی کے لئے مضر تھیں۔ اس
طرح سے انسان نے لذت بھی حاصل کی اور
فرض شناسی کے ساتھ خدا تعالیٰ سے لو بھی لگی
رہا۔ اُسے بہترین لباس کی اجازت دی۔ مگر پابند
کر دیا کہ ریشم نہ پہنو۔ اس کے علاوہ آپ جتنا
بیش قیمت لباس استعمال کیجئے کوئی اعتراض
نہیں ہوگا۔

اس کے بعد قدرت نے نظام بشری کی اصلاح
کے لئے ایسی ضروریات مہیا کیں جن کی وجہ سے
نسل انسانی کے دونوں طبقوں میں ربط پیدا
ہو سکے۔ اور بقائے نسل انسانی کے بقا کا خیال رکھا
چنانچہ فرمایا اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ
عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ۔ یعنی جو شادی
سے انکار کرے وہ ہماری جماعت سے خارج
ہے کیونکہ نکاح کرنا میری سنت ہے۔ اس پر بھی
ایسی پابندیاں عائد کر دیں جو نظام بشری کو درست
رکھیں۔ مثلاً شوہر والی عورت سے عدم جواز کا حکم
انسانی خواہش پوری ہو بھی تو فرض شناسی کے
احساس کے ساتھ۔ انسان ان موقعوں پر بھی
خدا کی یاد کو نہ بھولے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ
جو چیزیں کہ خالی مادی صورت رکھتی ہیں ان
میں بھی اسلام نے اپنے حکیمانہ طرز عمل سے
روحانیت کی روح پھونکدی ہے۔ اس سے بڑھ
کر کیا فرض شناسی کی تعلیم ہوگی۔ ایک وہ جگہ جہاں
تمام موانع مرتفع ہیں۔ کوئی روک ٹوک نہیں ہے
انسان کو اس وقت بھی یاد آ جاتا ہے کہ ہمارے خدا
کا حکم ہے کہ کچھ مبارک کلمات بھی زبان پر جاری
کر لئے جائیں ✤

درحقیقت اسلام نے چاہا ہے کہ دنیاوی خواہشات
پوری کرتے ہوئے بھی آخرت کی سرخروئی حاصل کریں
اور خدا کی یاد سے نکلنے نہ پائیں۔ اسی لئے اسلام
نے ایسی چیزوں سے روکا ہے جو خدا کو بھلا دیتی
ہیں۔ لہو و لعب سے اس لئے منع کیا کہ وہ خدا کی
یاد کو بھلا دیتا ہے۔ لہو کا کوئی معیار نہیں ہے۔ لہو
کو لہو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ خدا کی یاد سے غافل
کرتا ہے۔ اسلام نے اس چیز سے روکر با جود عبادت
بالکل علیحدہ کرے۔ ہاں ذرائع صحت جسمانی کو
جائز رکھا۔ بلکہ بہت تاکید کی۔ تاکہ روزہ نماز سے
افضل عمل جہاد کی بھی تیاری ہوتی رہے۔ اسکے واسطے
دوڑ بھاگ۔ گھوڑ دوڑ اور نشانہ بازی ضروری قرار دی۔

غرض اسلام نے انسانی زندگی کے لئے جو لائحہ
عمل تجویز کیا ہے وہ یہ کہ ضروریات زندگی کو پورا
کرتے ہوئے روحانیت کا بھی جوہر محفوظ رکھا جائے
وہ کسی طرح سے اس بات میں اپنی خوشنودی نہیں
رکھتا کہ خواہ مخواہ آپ اپنے نفس کو تکلیف دیں۔
آپ دو گھنٹہ مثلاً دھوپ میں کھڑے رہیں۔
خداوند حکیم اس سے ہرگز راضی نہیں ہوتا۔ ہاں
اُن فرائض کی ادائیگی کے سلسلہ میں جو انسان
کے لئے مقرر کر دیئے ہیں اگر تکلیف ہو۔ تو جتنی
تکلیف ہوگی اتنا ہی اجر بھی بڑھے گا ✤

فراہمی اموال:۔ بعض لوگ یہ خیال
کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم مال و دولت جمع کرنے
کے منافی ہے۔ اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو
یہ خیال غلط ہو جاتا ہے۔ ہاں بہت سے لوگوں نے
دنیا میں ایسی سرمایہ داری کو اختیار کر لیا ہے جو
اس وقت زیادہ تر طاقتور حکومتوں میں پائی
جاتی ہے۔ اور کچھ لوگوں نے اس کے خلاف وہ
مسلک اختیار کر لیا ہے جو اس وقت روس کی
اشتراکیت میں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مال و دولت

کسی ایک کے پاس رہنا ہی نہیں چاہیئے بلکہ مساوی حیثیت سے سب کے پاس ہونا چاہیئے۔ زمین سب کی ہے۔ کوئی چیز کسی کے ساتھ مخصوص نہیں ہونی چاہیئے۔ بعض لوگ جنہوں نے اسلامی تعلیم اور لٹریچر کا پورے طور پر مطالعہ نہیں کیا۔ وہ روس کی اشتراکیت کو اسلام کے سر منڈھنا چاہتے ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ روس کی اشتراکیت اسلام کا حکم ہے ✤

اس کے خلاف بعض لوگ ایسے ہیں جو اسلام کو سرمایہ داری کا حامی بتلاتے ہیں۔ درحقیقت ان حضرات نے اسلام کی تعلیم کی صحیح روح کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اسلام جس طرح ہر چیز میں ایک نقطۂ اعتدال کو پیش کرتا ہے اور اس میں اس کی حقیقی کامیابی کی روح مضمر ہے اسی طرح اس اشتراکیت و سرمایہ داری میں وہ ایک نقطۂ اعتدال کا حامل ہے۔ میں کہتا ہوں بے شک اسلام نے ہر شخص کو دعوت دی ہے کہ میدانِ عمل میں آ کر ایک دوسرے پر سبقت اختیار کرے۔ چونکہ درحقیقت کامیابی کا جوہر مسابقت میں ہے۔ زندگی کا رمز اور مطلب ایک دوسرے کے آگے بڑھنے میں ظاہر ہوتا ہے۔ اگر اسلام نے اپنی طرف سے چپہ چپہ تقسیم کر دیا ہوتا تو پھر عمل کا میدان ہی کہاں رہتا۔ پھر سعی و کوشش کے لئے وسعت ہی کہاں باقی رہتی۔ اس لئے اس نے مال و دولت کو تمام قیود سے آزاد۔ بغیر کسی مالکِ خاص کے اپنا قرار دیا۔ اور فرمایا اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ۔ زمین محض خدا کی ملکیت ہے۔ پھر اپنی سعی و کوشش سے جو بھی مالک ہو جائے اس کا قبضہ تسلیم کیا جائیگا۔ یہ ہیں پیارے اسلام کے پیارے احکام اور اس کی حکیمانہ تعلیم اور وہ دستور العمل جو عالمگیر ہے۔ وہ لائحہ عمل جو دنیا و آخرت میں کامیابی کا باعث ہے۔ وہ پروگرام جس سے انسان ایک منظم طریقہ سے بڑھتا ہوا او ترقی پر گامزن ہو سکتا ہے ✤

چودھویں صدی کا (نوزائیدہ) مسلمان

گر ہمیں مکتب و ایں مُلا ✤ کارِ طفلاں تمام خواہد شد

(از جناب مولانا حافظ ابو احید محمد عبد اللہ صاحب عقیلی مئوی)

اس میں شک نہیں کہ آج مسلمان دنیا میں اتنی کثیر تعداد میں موجود ہیں کہ اس سے قبل مسلمانوں کی اتنی تعداد کبھی بھی نہ تھی۔ اور تاہنوز بفضلہٖ تعالیٰ انکی تعداد میں روز افزوں اضافہ و ترقی اور زیادتی بھی ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ آج سے زیادہ مسلمان کبھی دنیا میں ذلیل و حقیر اور پست و کمزور بھی نہ تھے حالانکہ تعداد کی زیادتی اس بات کی متقاضی تھی کہ آج دنیا میں مسلمان سب سے زیادہ قوی، اشرف، باعزت، بلند مرتبہ، بارعب و بلند ہمت اور زوردار ہوتے۔ مگر معاملہ برعکس ہے.... آخر کیوں؟

دراصل سیدھی سی اور سچی بات یہ ہے کہ آج مسلمان دراصل حقیقی مسلمان اور اصولِ اسلام کے پابند نہیں ہیں۔ فی الحقیقت کام کے نہیں بلکہ صرف "بدنام کنندہ نکونام" نام کے مسلمان ہیں جنہوں نے اپنے اعمال و اخلاق اور طرز و طریقہ سے نہ صرف اپنے ہی کو بلکہ اسلام کو بھی دنیا کی نظروں میں ذلیل و خوار اور حقیر و بدنام کر رکھا ہے ✤

درحقیقت ابتداءِ اسلام اور صدرِ اول میں مسلمان نام تھا اس انسان کا جس کا ظاہر و باطن اسوۂ حسنۂ نبوی فداہ روحی وابی وامی کا موافق و مطابق ہو۔ اس کے اخلاق پاکیزہ۔ عادات شائستہ اور اعمال نیک ہوں، وہ بات کا پکا، زبان کا دھنی اور وعدوں کا سچا ہو۔ وہ منہیاتِ شرعیہ سے مجتنب اور اوامرِ اسلامیہ کا بالکلیہ پابند ہو۔ وہ صرف ایک خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ ہی سے ڈرتا خوف کھاتا۔ اور لرزتا ہو۔ سوائے قادر قہار کے کبھی کسی حالت میں کسی سے مرعوب لرزہ براندام اور خوف زدہ نہ ہوتا ہو۔ وغیرہ ✤

لیکن آج چودھویں صدی کے مسلمان کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔ آج وہ انسان بھی مسلمان ہے جو پرلے سرے کا بداخلاق، بداطوار، متکبر و سرکش، اور اَلَدُّ الْخِصَام ہے۔ اور وہ بھی مسلمان ہے جو درجہ کا بدعہد، انتہا درجہ کا بددیانت اور نہایت درجہ کا بدزبان اور بے عنان ہے۔ آج وہ بھی اسلامی گروہ میں داخل ہے جو ایک ایک کرکے منہیاتِ شرعیہ کا کھلے بندوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور ہر ہر اوامر دینیہ سے گریزاں، متنفر اور کوسوں دور ہے۔ آج وہ انسان بھی اپنے کو پکا مسلمان اور کامل مومن کہتا اور سمجھتا ہے جو صرف ایک خداوند قہار ہی سے نہیں دنیا کی ساری چیزوں سے ڈرتا خوف کھاتا مرعوب ہوتا اور خوف زدہ ہو ہو کر سہم جاتا ہے۔ ہاں ہاں آج وہ بھی خالص مسلمان مانا جاتا ہے جس کے نزدیک تین سو ساٹھ سے بھی زیادہ لاتعداد معبود و مسجود اور لاتعداد دستگیر و مشکل کشا ذاتیں اور ہستیاں موجود بلکہ حاضر و ناظر ہیں۔ ان کے نزدیک صفتِ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ سے موصوف و متصف صرف ایک ذات واجب الوجود ہی نہیں بلکہ ہر ولی و غوث، ہر پیر و مرشد، ہر غازی و شہید اور صاحب عرس و مزاران کی آوازوں کو سنتا۔ انکی مرادیں پوری کرتا اور انکو مال و اولاد وغیرہ سے نوازتا ہے ✤

واقعہ، حقیقت اور نفس الامری یہ ہے کہ آغازِ اسلام میں جو مذموم عادتیں معیوب خصلتیں، مشکوک عبادتیں، نامناسب اور نازیبا باتیں اور ناروا طرز و طریقے مخرب اسلام، مضر دین اور منافی مذہب تھے آج وہ تمام کے تمام جزو دین، داخلِ اسلام اور عین مذہب ہو چکے ہیں۔ دراصل جس چیز کی بیخکنی و بربادی کے لئے اسلام دنیا میں آیا تھا وہی چیزیں آج مسلمان کے نزدیک دین یا جزو ایمان ہو کر رہ گئی ہیں۔ آج بدعات کی انتہائی ترویج و ترقی ہے۔ رسم و رواج کی فزونی و زیادتی ہے۔ فسق و فجور اور کفریات سے کامل دلبستگی و دلچسپی اور شرکیات و بدکرداریوں کی طرف فریفتہ بہ رغبت

دلیلان اور روا بستگی ہے۔ قبر پرستی۔ تعزیہ پرستی۔ پیر پرستی۔ امام پرستی۔ پنجہ پرستی۔ علم پرستی۔ دُلدُل پرستی۔ شہید پرستی۔ غازی پرستی۔ عُرس پرستی۔ انبیاء پرستی۔ بلکہ نفس پرستی ہی آج مکمل اسلام اور خالص دین ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے صحیح فرمایا ہے۔ ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر ⁂ جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر ⁂ جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں ⁂ اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں ⁂ شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

مختصر یہ کہ آج ایک انسان کو مسلمان ہونے کے لئے اتنا اور صرف اتنا کافی بلکہ وافی ہے کہ چند آدمیوں کے سامنے رسمی طور پر کلمۂ شہادت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ۔ زبان سے کہدے اور بس۔ اب اسکے لئے مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ کا وعدہ فلاح دارین کے واسطے کفیل ہے۔ اور اس انسان کو تو اسکی بھی چنداں ضرورت نہیں جو کسی مسلمان کے گھر میں جنم لے لے اور خوش نصیبی سے کسی کلمہ گو کے خاندان میں پیدا ہو جائے۔ کیونکہ وہ تو خاندانی مسلمان ہے اسے تو کلمۂ شہادت کے زبانی اقرار کی بھی ضرورت نہیں اس لئے کہ وہ تو مسلمان پیدا ہی ہوا ہے۔" ہر کہ در مسلمانیش شک آرد خود کافر گردد"۔ ⁂

اسی لئے آج ایک تارک نماز ہی نہیں بلکہ منکرِ صلوٰۃ بھی مسلمان ہے۔ ایک غیر روزہ دار ہی نہیں بلکہ مُتَبَرِّعِ بِالصَّوْم اور روزہ داروں پر آوازہ کشی و طعنہ زنی کرنے والا انسان بھی مسلمان ہے۔ آج ایک تارکِ حج، اور زکوٰۃ کا ادا نہ کرنے والا ہی نہیں بلکہ مزاحمِ حج اور مانعِ زکوٰۃ بھی مسلمان اور کامل مومن ہے آج نہ صرف قرآنی تعلیم اور اسلامی اصول سے ناواقف و کورا ہی بلکہ تعلیمِ قرآنی اور اصولِ اسلامی کی بیخ کنی و مخالفت اور مداہنت کرنے والا انسان بھی مسلمان بلکہ پشت پناہ اسلام اور محافظِ دین و ملت ہے۔

آج فاحشات عورتیں، مغنیات کسبیاں، بازاری رنڈیاں، دیوث انسان اور شرابی وکبابی شیطان قمار باز لچے آوارہ گرد شہدے، ڈاکو، نقب زن چور وغیرہ سب ہی قسم کے لوگ مسلمان اور فرزانِ اسلام میں شامل ہیں۔ بلکہ دنیا کی نظروں میں آج مولویوں کا ایمان قابلِ اطمینان نہیں۔ حافظوں حاجیوں صوفیوں نمازیوں روزہ داروں، تہجد گذاروں اور متقیوں کی مسلمانی تسلی بخش اور لائقِ اعتماد نہیں۔ آج اسلام کی ناموس اور خالص بے لوث خدمت کا سہرا انہی لوگوں کے سروں پر لہرا رہا ہے جو اسلام کی ظاہری علامتوں سے متبرّا ہوں۔ نہ تو اُن کے چہروں پر ڈاڑھیوں کا نام ونشان ہوگا۔ اور نہ ہی مونچھوں کا سراغ ملیگا بظاہر نہ وہ مرد معلوم ہونگے۔ نہ ہی ان میں عورتوں کی پوری علامت پائی جائے گی۔ نہ ہی اُنہیں شعائرِ اسلام کی خبر ہے اور نہ ہی اسلامی تعلیم و تہذیب کی۔ نہ وہ اُسوۂ حسنۂ نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) سے واقف ہیں اور نہ ہی آثارِ صحابۂ کرام اور طرز و طریقۂ محدثین عظام سے۔ نہ وہ مقصدِ اسلام سے آگاہ ہیں اور نہ ہی غرض وغایتِ دینِ متین و شرعِ مبین سے۔ نہ انہیں مضامینِ احادیثِ نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) سے کوئی تعلق اور انسیت ہے اور نہ ہی مطالبِ قرآن خداوندی سے کچھ سروکار اور الفت ہے۔ نہ انہیں آتشِ دوزخ و عذابِ قبر کا یقین ہے اور نہ ہی نعائمِ جنت اور عیش و آرامِ بہشت کا عقیدہ ہے وہ نہ تو جنّات کے قائل ہیں۔ اور نہ ملائکہ کے۔ نہ معجزہ کو مانتے ہیں نہ خرقِ عادات کو بلکہ اصل حقیقت اور سچی بات یہ ہے کہ نہ خدا کی سنتے ہیں اور نہ خدا کے رسول کی۔ حتیٰ کہ کلامِ خداوندی اور فرمانِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا بایں طور مضحکہ اُڑاتے ہیں کہ ؎

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت غالب
دل کے بہلانے کو لیکن یہ خیال اچھا ہے

بایں ہمہ یہی وہ مسلمان اور ایسے روحانی مسلمان کہ اُن کی مسلمانی کی کسوٹی پر ساتے دنیا کی مسلمانی کھوٹی۔ ظاہر پرستی و دین فروشی کی مسلمانی ثابت ہو چکی ہے۔ اور اندھیر تو یہ ہے کہ ان کے نزدیک آج سچے قوم پرست حقیقی خادمانِ دین واقعی وارثِ انبیاء مسلمان، معزول وطعون اور نظر انداز ہو چکے ہیں۔ ان کی آواز" نقار خانہ میں طوطی کی آواز" کے مصداق بن رہی ہے۔ آج یہ نائبانِ رسول رکابئے، خود غرض، دین فروش، ننگِ اسلام اور دشمنِ دین و ملت وغیرہ القاب سے ملقب ہیں اور اُن کی موروثی جگہوں پر آج ان ہی ملحدوں نے، فاسقوں، فاجروں اور بددینوں نے قبضہ جما رکھا ہے۔ آہ! حاملانِ شریعت اور عالمانِ قرآن وحدیث کے منصبِ جلیلہ پر آج بدکار، بد اطوار، زانی و شراب خور اور بددین و نابکار براجمان ہیں۔ افسوس وصد ہزار افسوس کہ ؎

اسپِ تازی شدہ مجروح بزیرِ پالان
طوقِ زریں ہمہ در گردنِ خری بینم
ابلہاں را ہمہ شربت ز گلاب و قند است
قوتِ دانا ہمہ از خونِ جگر می بینم

آہ! آج اصلی دجّال کی دامِ فریب میں پھنسنے سے پناہ مانگنے والوں کا جمِ غفیر انہی نقلی دجاجلہ کے پھندوں میں آ گرا۔ دینِ متین، قرآن و حدیث اور شعائرِ اسلام کو خیرباد کہہ رہا ہے۔ مگر قطعی حساس نہیں۔ آنکھیں حق بینی سے بند ہیں۔ سماعتیں معطل ہو چکی ہیں۔ اور قلوب مقفل و مختوم ہو چکے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ⁂

ہاں صادق و مصدوق احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے۔ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ (ب) جب امارت نا اہلوں کا قبضہ ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرو ⁂

لہٰذا درحقیقت یہ طور طریقے اخراطِ ساعت اور علاماتِ قیامت سے ہیں کہ آج سچے مسلمانوں کی قلت اور ایسے ریا کاروں کا قحط ہے۔ ہر گھڑی مسلمانِ اسلام کی بیخ کنی میں ہمہ تن اور اصلی مسلمانو

کے در پے آزار ہے۔ اُس کے لئے اس سے بڑھ
کر دنیا میں روحی مسرت اور قلبی شادمانی نہیں
کہ دنیا سے اصلی علمبرداران اسلام کا خاتمہ اور
سچے وارثان انبیاء وعلماء دین کا صفایا
ہو جائے تاکہ اس کی زندگی کا اولین وبہترین مقصد
یہی ہے کہ وہ عاملان دین وخدمت گذاران
مذہب وملت کو بدنام کرے۔ وہ دنیا میں انسانی
چولا پہن کر صرف اسی لئے آیا ہے کہ مولویوں کی پگڑیاں
اچھالے۔ ان کی عزت وتوقیر کے سُلانے اور ان کے
مفاد مذہبی وملی کو صدمہ پہنچانے میں اپنی ایڑی
چوٹی تک کا زور لگاتے۔ ان کی عقیدتمندی۔
قائدی، لیڈری، سرداری، سرپرستی پر دن دہاڑے
ڈاکے ڈالے اور ان کے وجود وہستی کو نیست ونابود
کر کے اپنی بڑے سری کی دھاک بٹھائے۔ چودھویں
صدی کا یہ "نوزائیدہ مسلمان" شب وروز
اسی دھن میں ہے کہ خالص مسلمانوں کی رہی سہی
مٹھی بھر ناجی ومقرب بارگاہ ایزدی جماعت کا
دنیا سے قطعی خاتمہ ہو جائے تاکہ ہمارے الحاد
وزندیقیت کے کھل کھیلنے اور آزادی کے ساتھ
پھلنے پھولنے میں کوئی مذہبی انسان آڑے نہ آئے
اور مزاحمت نہ کر سکے۔ لیکن چودھویں صدی کے اس
خود ساختہ مسلمان کو شاید اس فرمان نبوی فداہ
امی وابی صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر نہیں کہ لَا یَزَالُ
مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّۃٌ قَائِمَۃٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ لَا
یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ
حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذٰلِکَ
(ق) میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت اللہ کے
حکم پر ثابت قدم رہے گی جسے اس کے معاندین
ومخالفین اپنی عداوت ودشمنی سے مرعوب نہیں
کر سکیں گے۔ تا آنکہ قیامت آجائے گی اور وہ اپنی
اسی حق پرستی پر قائم رہیگی۔ (اللّٰھم اجعلنا منھم)۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ
وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ۔

لوگ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں
سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو روشن ہی رکھنا
چاہتا ہے۔ اگرچہ کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔
ہاں ان شاطرین سیاست نے مسلمانوں کی
قیادت، لیڈری، سرپرستی وسرداری اور امامت
وصدارت کی ہوس میں بعض سیاسی چالیں یقیناً
ایسی چلی ہیں جس سے ناواقف اور بھولے بھالے
مسلمانوں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ دین کے حامی اسلام
کے بہی خواہ مسلمانوں کے ہمدرد۔ خالص مسلمان
ہیں۔ حالانکہ یہ قطعاً غلط اور صریحاً ویقیناً دھوکہ
ہے۔ کیونکہ بسا اوقات باری تعالیٰ اپنے دین کی
خدمت فاجروں، فاسقوں، بے دینوں بلکہ قطعی
جہنمیوں سے بھی لے لیتا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف
میں حدیث ہے کہ "جنگ خیبر کا موقعہ ہے۔ میدان
کارزار گرم ہے۔ مقابلہ زوروں کا ہے۔ غنیم کے
حوصلے اور ہمتیں شباب پر ہیں۔ اور مسلمان بھی
پوری جانبازی دکھلا رہے ہیں۔ بالخصوص ایک
...... بہادر ہے کہ بڑی بہادری بڑی جرات بڑی
جانبازی اور جوانمردی سے کام کر رہا ہے۔ ادھر
رُخ کرتا ہے کافروں کی پوری پوری صفیں اُلٹ
دیتا ہے سینکڑوں کافروں کو تہ تیغ اور ہزاروں
کو بے دریغ مجروح وزخمی کر کے بیکار کر چکا ہے۔
آج کی جنگ کی کامیابی کا سہرا اسی کے سر پر
ہونا چاہئے۔ اسی نے آج دشمنوں کے دانت
کھٹے کئے ہیں۔ آدمی نہیں بلکہ وہ فرشتہ معلوم ہوتا
ہے۔ جدھر سے گذرتا ہے ایک ہلچل مچا دیتا ہے۔
اپنی محیر العقول شمشیر زنی سے لوگوں کو آج اس
نے انگشت بدنداں کر دیا ہے۔ لیکن حضور صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ شخص جہنمی ہے۔
بعض صحابہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس
فرمان واجب الاذعان پر شبہ پیدا ہوا۔ اور خود
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وسچائی میں
متردد ومتشکک ہو کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس سے اٹھ کر اس بہادر شخص کے پیچھے لگ
گئے۔ مختصر یہ کہ خود اس بہادر شخص کو بھی دشمنوں

نے سخت زخمی کر دیا۔ جس کی تکلیف کو یہ برداشت
نہیں کر سکا۔ آخرش اپنے ہی تیروں سے اپنے آپ
کو ہلاک کر کے خودکشی کا مرتکب ہو کر جہنم رسید ہو گیا
فوراً وہ صحابہ رضی اللہ عنہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں واپس آئے اور کلمہ شہادت پڑھا۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا
بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فلاں شخص کے متعلق صحیح فرمایا تھا
کہ وہ جہنمی ہے۔ لیکن مجھے اس وقت حضور
کے فرمان کا یقین نہیں ہوا تھا۔ مگر اب مجھے
یقین ہو گیا۔ کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں سے
اُسے خودکشی کرتے ہوئے دیکھ لیا۔ لہٰذا آپ کی
صداقت ورسالت کی گواہی دیتا ہوں گویا
آپ پر پھر سے ایمان لاتا ہوں یا تجدید ایمان
کر رہا ہوں۔ حضور صلے اللہ نے اُسی وقت ایک
شخص کو مخاطب کر کے فرمایا کہ قُمْ یَا فُلَانُ فَاَذِّنْ
لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا مُؤْمِنٌ لٰکِنَّ اللّٰہَ
یُؤَیِّدُ الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ (ب) اے
فلاں شخص کھڑے ہو کر اعلان کر دے کہ جنت میں
صرف مومن ہی داخل ہونگے۔ باقی رہی دین کی
خدمت تو خداوند کریم اپنے دین کی خدمت فاجروں
فاسقوں، بددینوں اور قطعی جہنمیوں سے بھی
لے لیتا ہے۔

لیکن اس خدمت دین، پاسداری مذہب،
حمایت ملت اور خود غرضیوں کی مسلمانیت سے
اس کا صلتی وفلاح پا لینا بھی ہو جانا ضروری نہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

پس اس حدیث شریف کے پیش نظر آج کا نیا
مسلمان در اصل مسلمان ہی نہیں ہے کیونکہ اس
کی دلی آرزو اور قلبی تمنا یہی ہے کہ مذہبی درگاہیں
بند ہو جائیں۔ مسجدوں میں قفل پڑ جائیں۔ قال اللہ
وقال الرسول کی نغمہ سرائیاں خاموشی کے گھاٹ
اُتر جائیں۔ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کا چرچا نہ پڑ جائے۔ وعظ وتبلیغ، درس وتدریس

ذکر و تذکیر اور افہام و تفہیم کے سلسلے موقوف و منقطع ہو جائیں۔ ہاں ان کی یہ منافقانہ تحریک و تلقین کہ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا برابر جاری ہے۔ بلکہ روز و شب ان کی یہ فاسقانہ کوشش ہے کہ عوام علوم دینیہ سے بدظن ہو کر علیحدہ ہو جائیں۔ تاکہ اسوۂ رسول صلے اللہ علیہ وسلم آثار صحابہؓ تفاسیر متقدمینؒ اور شروح محدثین وغیرہ کے بجائے تعلیم یورپ۔ تقلید مغربی اور تحدیث فرنگی کی ترویج و تشہیر ہو +

در اصل ان کی اس تحریک و تلقین اور تبلیغ و ترغیب نیچریت و دہریت کے سب سے بڑے مزاحم معلمین دین اور مبلغین ملت ہی ہیں۔ لہٰذا یہ بھی ان ہی معلمین و مبلغین کے ہی پیچھے پڑے ہیں۔ اور ہاتھ دھو کے پڑے ہیں۔ چنانچہ روزانہ قسم قسم کے الزامات و اتہام تراشے جاتے اور نت نئے بہتان باندھے جاتے ہیں۔ اور طرح طرح کی افتراؤں، طعن و تشنیع اور ناشائستہ و نالائق باتوں سے انہیں مطعون و متہم کر کے انکی بدنامی و بے وقعتی اور ذلت و رسوائی کی ترکیب و کوشش کی جاتی ہیں +

ماحصل کلام یہ کہ آج مدارس دینی۔ علمائے دین۔ مذہبی مدرسین و معلمین سے لوگ عموماً بدظن اور مکدر ہو رہے ہیں۔ ان پر خواہ مخواہ نکتہ چینیاں اور حق و ناحق انگشت نمائیاں شروع ہو چکی ہیں۔ اور خیال و ارادے بلکہ عزم بالجزم ہے کہ انہیں صفحۂ ہستی سے قطعاً مٹا دیا جائے یا کم از کم ان کا وجود و عدم برابر کر دیا جائے ؎

ڈر ہے کہیں اب نام بھی مٹ جائے نہ اپنا
مدت سے ہمیں دور زماں میٹ رہا ہے

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اگر ذلت۔ تباہی اور فاقہ مستی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو صحابہؓ و تابعینؒ کی طرح قرآن حدیث پر عمل کریں۔ یہی ہماری تمام مصیبتوں کا صحیح علاج ہے +

—— (۰۰) ——

مذمت زنا

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۔ اور نہ قریب جاؤ زنا کے بیشک وہ بدترین چیز اور بُرا راستہ ہے۔

غور کا مقام ہے کہ باری تعالیٰ نے زنا سے یہاں تک اجتناب و پرہیز کی تاکید فرمائی کہ اس کے قریب تک بھی جانے سے منع فرمایا۔ چہ جائیکہ اس کا ارتکاب کرنا۔ آخر اس کی کیا وجہ؟

در اصل غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زنا کاری میں اور دیگر خرابی و برائی کے علاوہ ایک بہت بڑی خرابی یہ بھی ہے کہ اس کا سلسلۂ بد قیامت تک جاری رہتا ہے۔ مثلاً ایک شریف انسان نے رنڈی بازی کی اور اس کے نطفہ سے لڑکی پیدا ہوئی تو وہ بھی فاحشہ و زانیہ اور بدکار ہوئی۔ یا اگر لڑکا ہی پیدا ہوا تو وہ بھی بھڑوا ہوا اور یہ سلسلہ اس شریف کا تا قیامت بڑھتا اور پھیلتا جائیگا۔ اسی طرح اگر کسی نیچی ذات اور ذلیل عورت سے زنا کاری کی گئی اور اس سے اولاد پیدا ہوئی تو وہ بھی بقول حضرت شیخ شیرازیؒ

زمین شور سنبل بر نیارد
درو تخم عمل ضائع نہ گرداں

یا اگر کسی نے اپنی قرابتدار (اپنی بھابھی، سالی، پھوپھی بہن وغیرہ) سے زنا کاری کی اور بچے پیدا ہوئے تو وہ بھی آخر حرامی ہی ہونگے۔ اور یہ حرامی کا سلسلہ بھی تا قیامت چلتا جائیگا۔ اور حرامی کی اولاد بفرمان حضور رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِّاَبِيْهِ کے مصداق ہونگی ؎

از مکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

دوسرا پہلو اس کے نتیجۂ بد اور خرابی و برائی کا یہ ہے کہ جہاں زنا کاری کی کثرت ہوتی ہے وہ بستی و خاندان ہلاک و برباد اور تباہ و ویران ہو جاتا ہے۔ نحوست برسنے لگتی ہے۔ غیرت خودداری فنا ہو جاتی ہے۔ مذہب شرافت کا نام مٹ جاتا ہے۔ بے شرمی و بے حیائی مسلط ہو جاتی ہے۔ جماعت حقہ سے بغاوت و سرکشی شروع ہو جاتی ہے "زانیوں اور شرابیوں کی حمایت و طرفداری کی جانے لگتی ہے اور بڑے بڑے خود ساختہ پارسا علم یا غور کا شیوہ اختیار کر کے خود بھی گمراہ ہوتے اور اپنی ذریات کو بھی گمراہ کرتے ہیں" آخرش نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ زانیوں اور شرابیوں کو تقویت۔ بے نمازیوں اوباشوں۔ آوارہ گردوں کا غلبہ اور کثرت ہو جاتی ہے۔ جس سے لازماً ایک چلتی ہوئی اصلاحی گاڑی رک جاتی ہے۔ اور بیساختہ زبان سے نکلتا ہے ؎

جل وہ باغ جس کو اب بہار آئی تو کیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مَّا لَمْ يَفْشُ فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنٰى فَاِذَا فَشَا فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنٰى فَاَوْشَكَ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ "یعنی اس وقت تک میری امت خیر و سلامتی پر رہیگی جب تک کہ ان میں زنا کاری کی کثرت اور حرامی کی بہتات ہوگی اور جب زنا کاری کی کثرت اور حرامی کی بہتات ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ بھی ان پر اپنا عذاب عام کر دیگا"..... اور یہ عموماً دیکھا بھی جاتا ہے کہ جہاں زنا کاری کی کثرت ہوتی ہے وہاں فقر و مسکینی اور غربت و تنگدستی بھی بڑھتی جاتی ہے۔ بخاری مسلم اور ابوداؤد و نسائی شریف وغیرہ کی متعدد حدیثوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صریح فرمان یوں وارد ہے لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ "یعنی زانی جب زنا کرتا ہے وہ مومن ہی نہیں رہتا"

پس کیا آج ہم اپنی اولاد و متعلقین وغیرہ کے معاملات میں "یہودیت" سے کام لیکر زنا کاری و شرابخوری اور سودی کاروبار کو ترقی دے کر مذہب و شرافت کو مٹا کر اور جماعت کا شیرازہ بکھیر کر عزت و نیکنامی اور سرخروئی کی امید رکھیں ہرگز ہرگز نہیں، فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ؎

ما نصیحت بجائے خود کردیم ✦ روزگاری دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس ✦ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

فقط والسلام علی من اتبع الہدیٰ +

نئی روشنی اور قرآن القرآن والعلوم العصریہ مصری کا اردو ترجمہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد عورت اور چھوٹا بڑا اس کا ضرور مطالعہ کرے۔ کیونکہ اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ آج جو سائنس کی ترقی دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اس کا سب سے پہلا محرک بلکہ معلم قرآن مجید ہے۔ افسوس کہ ہم اپنی تعلیم سے ناواقف ہو کر دوسروں کے یہاں گدائی کر رہے ہیں۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

اعلام الموقعین کا لفظی ترجمہ اردو دنیا میں اگر کوئی کتاب صحیح معنی میں فقہ کی کتاب کہلا سکتی ہے تو وہ یہ کتاب ہے۔ اہلحدیث بھائیو! اگر آپ اپنے مذہب کی سچائی اور تقلیدی مذہب کی پوری تردید دیکھنی چاہتے ہیں تو اسے دیکھو۔ قیمت حصہ اول چودہ آنے۔ حصہ دوم ایک روپیہ۔ حصہ سوم ایک روپیہ بارہ آنے۔ حصہ چہارم ایک روپیہ آٹھ آنے۔ حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے۔ حصہ ششم ایک روپیہ بارہ آنے۔ حصہ آخر ایک روپیہ آٹھ آنے۔ ساتوں حصوں کی یکجا رعایتی قیمت آٹھ روپے ہے جلد منگوائیے۔

شان قرآن اردو قرآن کریم کی خوبیوں کو اس میں اس وضاحت کیساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے سے قرآن کی عظمت سے دل بھر جاتا ہے۔ باوجود بڑی کتاب ہونے کے رعایتی قیمت صرف پانچ آنے رکھی ہے۔

اسلامی پردہ پردے کی فلاسفی، پردے کے ثبوت کے دلائل اور مخالفین کی پوری تردید ہے۔ قیمت رعایتی صرف چار آنے +

بلوغ المرام یہ کتاب تمام حدیث کی کتابوں کا خلاصہ ہے حدیث کے طالبعلموں کو سب سے پہلے یہی پڑھائی جاتی ہے اسکی عربی بھی زیر زبر سمیت ہے۔ نیچے ترجمہ صحیح اردو میں ہے۔ حاشیہ پر حدیثوں کا مطلب نہایت اچھا اور سیدھا حدیثوں کے مطابق ہے جس میں مذہب کی ملونی نہیں اسکے دو حصے ہیں شامل مترجم قرآن کے عربی۔ سطریں رنگین ہیں تمام احکام کی حدیثیں ہیں قیمت مترجم کی ایک روپیہ ... صرف عربی ایک روپیہ۔

صحیح بخاری شریف کا مکمل اردو ترجمہ

یہ بخاری شریف کی ایک ایک حدیث کا ترجمہ ہے جس میں دس ہزار صحیح احادیث رسول ہیں۔ کتب مقدسہ اسلامی میں قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کا درجہ ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس سے قوانین اسلامی تیار ہوتے ہیں۔ اور یہی وہ کتاب ہے جس کی دس ہزار حدیثیں سب کی سب پرکھی ہوئی ہیں۔ ایک بھی حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے سے آپکی معلومات مولویوں کے برابر ہو جائینگی۔ بخاری شریف اصل میں عربی کتاب ہے جس کا یہ لفظی ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے تاکہ اردو داں بھائی بھی اسلام کی اس اہم کتاب کا مطالعہ کر سکیں۔ ترجمہ دو ہزار صفحات میں آیا ہے۔ یہ تین جلدوں میں ہے اور تینوں مجلد چرمی ہیں۔ پہلی جلد ۴۱۲ صفحے کی ہے اور اس میں ۳۰۵۳ حدیثیں ہیں۔ دوسری کے ۶۴۸ صفحات ہیں اور ۴۱۳۲ حدیثیں ہیں اور تیسری جلد مجلد چرمی ۵۶۸ صفحے کی ہے اور اس میں ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں۔ قیمت صرف سات روپیے ہے وزن پونے تین سیر محصول ڈاک ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے +

تجرید البخاری اردو صحیح بخاری پوری مکرر حدیثوں کے حذف کے بعد صرف اردو ترجمہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے۔

بخاری شریف کے پانچ پارے عربی مع ترجمہ بھی چھپے ہیں عربی مع زیر زبر حنائی ہے۔ بیچ میں قرآن شریف کیطرح صاف اردو ترجمہ اور حاشیہ پر مطلب لکھا ہے۔ مترجم مولانا وحید الزماں صاحب حیدرآبادی کا ہے۔ قیمت ہر ایک پارہ ایک روپیہ۔

مشکوٰۃ شریف کامل کا اردو ترجمہ احادیث رسول کریم کا بہترین انتخاب مشکوٰۃ شریف ہے۔ تمام ممالک اسلامیہ میں جو شہرت و مقبولیت مشکوٰۃ شریف کو حاصل ہے۔ وہ حدیث کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں۔ ترجمہ اتنا آسان اور عام فہم ہے کہ گویا اصل حدیث اردو میں ہی تھی۔ اسکے آخر میں اسماء الرجال مشکوٰۃ کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں ۴۰۵ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات ہیں جن سے احادیث مشکوٰۃ روایت ہوئی ہیں۔ اس میں ۵۹۹۱ احادیث ہیں ہدیہ مجلد تین روپے

ترمذی شریف مترجم یہی وہ کتاب ہے جس کی بابت شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں یہ ہو گویا وہاں اللہ کے رسول بول رہے ہیں اسکے نصف حصے میں عربی ہے نیچے نصف میں اردو ترجمہ ہے۔ کام کی کتاب ہے کم نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ تمام مسائل اس میں موجود ہیں۔ دونوں حصوں کی رعایتی قیمت ساڑھے سات روپے

سفر السعادت اردو۔ یہ بھی حدیث شریف کی معتبر اور مفید کتاب ہے جو بالکل کمیاب بلکہ نایاب ہے۔ اس کا اردو ترجمہ کرا کر چھپوایا گیا ہے اور بہت ستا مل رہا ہے جلد منگو لیجیے۔ جس کام کو آپ دیکھنا چاہیں کہ حضورؐ کس طرح کرتے تھے۔ یہ کتاب بتادیگی کہ اس طرح۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

اربعین محمدی اہل حدیث کے مذہب کے مسائل کے ثبوت کی ۴۰ حدیثیں مع ترجمہ نہایت مفید اور کار آمد کتاب قیمت صرف دو آنے ہے۔

ریاض الصالحین عربی زیر زبر سمیت رنگین سطریں نیچے اردو ترجمہ ہے پھر حاشیہ ہے حاشیہ بھی مولانا عبد الاول صاحب غزنوی اہلحدیث کا ہے۔ ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے یہ کتاب مشکوٰۃ کی طرح جامع ہے دو جلدیں ہیں آٹھ سو صفحات ہیں یہی وہ کتاب ہے جسے حضرت سلطان ابن سعود نے عربی میں چھپوا کر عرب کو اسکی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے خدا کا شکر ہے کہ اب عربی مع زیر زبر مع ترجمہ و حاشیہ نہایت اعلیٰ کاغذ پر بہت صاف چھپ گئی ہے کامل کتاب کا ہدیہ صرف ساڑھے چھ روپے ہے +

حجۃ اللہ البالغہ مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی۔ حدیث کیا ہے بلکہ اسلام کیا ہے اسے یہ کتاب بیان کرتی ہے۔ دونوں حصوں کا مکمل ترجمہ صرف آٹھ روپے ہے +

الانتقاد اردو۔ نواب صاحب کی کا بہترین رسالہ ہے ۔ ہم

کالاپانی یعنی جماعت اہلحدیث پر — کا عتاب

۱۸۶۳ء میں بعض علماء و فضلاء پر گورنمنٹ ہند کی غلط رپورٹ جبکہ یہ کہا گیا کہ اہلحدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور سخت کی بدولت انگریزی ان ہی نافہم خوشامدی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس پر ہندوستان بھر میں جماعت اہلحدیث پر ابتلا اور آزمائش کا دور شروع ہو گیا۔ ملک کے تمام گوشوں میں علمائے حق پر مقدمات اور سختیاں ہونے لگیں بہت سے حضرات کو سخت ترین سزائیں ہوئیں۔ سولی بھی چڑھائے گئے اور کالا پانی بھی بھیجے گئے۔ کامل دس سال تک جماعت اہلحدیث صبر و شکر کے ساتھ تمام مصائب برداشت کرتی رہی۔ بعد ازاں سرکار انگلشیہ کی بدگمانی رفع ہوئی اور جماعت پر سے پابندیاں اٹھالی گئیں۔ مولانا محمد جعفر صاحب (اس مقدمہ کے روح رواں) اس مقدس گروہ میں تھے جسے کالے پانی بھیجا گیا تھا۔ رہائی کے بعد آپ نے ان تمام واقعات کو جمع کیا اور کتاب کی صورت میں شائع کیا۔ اس کتاب میں مولانا نے مقدمہ کا تمام حال۔ جزائر انڈمان (کالا پانی) کی پوری تفصیلات۔ جغرافیہ اور تاریخ لکھی ہے۔ اپنے بزرگوں کے حالات سے واقفیت کیلئے آپ یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ مدت سے نایاب تھی الحمدللہ اب پھر چھپ گئی ہے کاغذ سفید عمدہ چھپائی صاف ۲۰۰ صفحات قیمت چھ آنے

تفسیر محمدی

بطریق سلف صالحین یہ ایک مطول عمدہ اور معتبر تفسیر ہے آٹھ جلدوں میں عربی میں تھی۔ اب اس کا ترجمہ ہو گیا ہے۔ مولانا محمد صاحب نے ایسی سلیس زبان میں ترجمہ کیا ہے کہ مستقل تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ چند نسخے باقی ہیں اگر جلد کاغذ سستا ہوا تو یہ تفسیر نایاب ہو جائیگی جلد منگو لیجئے اسوقت رعایتی قیمت چوبیس روپیہ ۲۴ ؎

تفسیر فتح العزیز اردو

عموماً نمازوں میں آخری پارے کی چھوٹی بڑی سورتیں پڑھی جاتی ہیں اس لئے آپ اسے ضرور منگوالیں۔ اس کے پانچ سو صفحات ہیں۔ ہر مضمون کو قرآن حدیث اور سلف صالحین سے بیان کیا ہے اسکی قیمت بھی کوئی بڑی رقم نہیں صرف دو روپے میں بھیجی جائے گی۔ اسی تفسیر فتح العزیز کا انتیسواں پارہ تبارک الذی کا اردو ترجمہ قیمت ڈیڑھ روپیہ

تبویب القرآن

مع حواشی و تفسیر وحیدی مصنفہ مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی۔ اس کتاب میں ہر صفحے کے دو کالم ہیں ایک میں قرآن مجید کی آیات اور دوسرے میں ان کا ترجمہ اور تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں ... مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات کو یکجا جمع کر دیا ہے ... علماء ... کے لئے ... مفید ہے۔ کاغذ ... [illegible]

مصباح الفرقان فی لغات القرآن

اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے۔ قرآن کریم کے تمام الفاظ حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کر کے ہر ایک لفظ کے لغوی معنی اس کا صیغہ اور اس کا مادہ اشتقاق اور اس کے متعلق تمام ضروری معلومات اور تحقیقات صاف اور سلیس اردو میں بیان کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا نفع جس طرح ایک عام مسلمان ہے اسی طرح ایک کامل مولوی صاحب بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ کتاب گویا ان دس کتابوں کی جامع ہے مفردات امام راغب اصفہانی۔ قاموس۔ منجد۔ اسرار البلاغۃ۔ غرائب القرآن۔ عمدۃ ملات القرآن۔ عجائب البیان۔ لغات القرآن۔ تفسیر القرآن۔ نجوم الفرقان۔ اسی کتاب کی تقطیع بڑے قرآن شریف کے برابر ہے۔ چھاپہ بہت صاف حروف بہت موٹے الگ الگ۔ اعراب بالکل صحیح۔ کاغذ نہایت اعلیٰ نئی چھپی ہے۔ قیمت صرف چار روپے آٹھ آنے

تفسیر شیخ الرئیس

فلسفے اور منطق کے امام ابو علی سینا نے قرآن کی تین سورتوں کی یہ تفسیر لکھ کر دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے آپ اسے ضرور دیکھئے عربی مع ترجمہ و شرح قیمت صرف آٹھ آنے

امام ابو حنیفہ ... [illegible]

دستور المتقی عن صلوٰۃ النبی

... صاحب عرف میاں صاحب دہلوی نے جماعت اہلحدیث کے لئے اپنی موجودگی میں اس کتاب کو دہلی کے ... مطبع میں چھپوائی تھی اور اس کتاب نے بہت شہرت حاصل کی تھی۔ اب یہ کتاب بالکل ختم ہو چکی تھی بحمد اللہ اس کے کچھ نسخے ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں ایک سچے اہلحدیث کو عمر بھر کے مسائل کے لئے یہ کتاب کافی ہے ہم اس کتاب کو سابقہ قیمت ... پر ... دیں گے

غنیۃ الطالبین

عربی مع ترجمہ۔ عربی کی سطر ... سمیت ہر سطر کے نیچے اردو ترجمہ۔ حاشیہ پر شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری کتاب فتوح الغیب عربی مع ترجمہ اردو۔ قیمت سات روپے پانچ روپے۔ صرف اردو ترجمہ غنیۃ الطالبین کا صرف اردو ترجمہ۔ قیمت صرف تین روپے ...

حیات طیبہ

مجاہد ملت محی السنت ... حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کی کامل سوانح عمری۔ از مولانا ... صاحب اہلحدیث دہلوی۔ قیمت صرف دو روپے ... آنے

سوانح احمدی

حضرت امیر المومنین مولانا سید احمد صاحب ... دہلوی) کی بڑی سوانح عمری۔ قیمت صرف ... روپے

ائمۂ اربعہ

چاروں اماموں کی بڑی سوانح عمری ... اور اس بات کا ثبوت کہ یہ چاروں بزرگ اہلحدیث تھے۔ قیمت صرف چار آنے

ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی دہلی

اخبار محمدی

دہلی

قواعد و ضوابط

اغراض و مقاصد

جلد ۱۹ — ۲ شعبان ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۵ اگست ۱۹۴۲ء — نمبر ۱۶

تأثرات

(از جناب عبدالسلام صاحب اسلم کانپوری)

الٰہی رحم فرما اب مسلمانوں کی حالت پر — کہ اب تو ان بدن اب اچھی حالت ہوتی جاتی ہے

نہیں جس میں فدائیت جانِ سرکارِ مدینہ کی — مسلمانوں کو ان کا موں سے الفت ہوتی جاتی ہے

محبت اور شفقت باہمی تنظیم کے بدلے — مسلماں کو مسلماں سے عداوت ہوتی جاتی ہے

سمجھتے ہیں عبث اسلام کی تعلیم احسن کو — مگر یورپ کے کلچر سے محبت ہوتی جاتی ہے

پہننا کوٹ و پتلون کا لگانا ہیٹ ڈمالی کا — نئی تہذیب سے مسلم کو الفت ہوتی جاتی ہے

مسلماں اور کریں تقلید یورپ کی معاذ اللہ — کہاں تک دین سے ناواقفیت ہوتی جاتی ہے

جمود و غفلت و سستی مسلمانوں پہ طاری ہے — عمل کی ان سے اب مفقود حرکت ہوتی جاتی ہے

نہیں باقی جہاں میں عزت و قوت مسلماں کی — زمانے میں برابر انکی ذلت ہوتی جاتی ہے

مسلماں کو عطا کر جذبۂ ایماں میرے مولا — مسلمانوں کو بے حد دیں سے غفلت ہوتی جاتی ہے

مدد کر وقت ہو امداد کا رب جہاں تیری — کہ شانِ اسلام کی مسلم سے رخصت ہوتی جاتی ہے

لکھوں کیا مسلم خستہ کی حالِ زار کو اسلم

کہ خامہ سے مرے مفقود حرکت ہوتی جاتی ہے

تاریخ اہلحدیث

حدیث کی کتابیں کب لکھی گئیں! قرآن شریف کب لکھا گیا؟ فقہ کی کتابیں کب لکھی گئیں؟ مذہب اہلحدیث کب سے ہے؟ مذاہب تقلیدی کب سے ہیں؟ محمدی نام کب سے ہے؟ حنفی کب سے ہوئے؟ پھر یہ ثابت کیا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی کوئی تصنیف نہیں۔ ایک حرف انکا اپنا لکھا ہوا دنیا میں نہیں۔ کتب فقہ میں انکے مسائل نہیں پھر اہلحدیث پر جو ۵۹ اعتراضات جو بدعتی کرتے ہیں ان کے جواب ہیں۔ پھر حنفیہ پر اتنے ہی اعتراضات ہیں۔ غرض یہی ایک کتاب اہلحدیث کی حقانیت اور حنفی مذہب کے جواب کے لئے کافی ہے۔ قیمت چھ آنے (۶/)

حزب المقبول!

مع ترجمہ و حاشیہ اس کتاب کو ہم نے چھپوایا ہے۔ اسکے ڈیڑھ سو صفحات ہیں۔ عربی کی سطریں الگ ہیں پھر انکا ترجمہ ہے حوالہ ہے وقت اور ترکیب۔ حدیث قرآن کی تمام دعائیں اس میں ہیں۔ ہر موقعہ کی دعائیں الگ الگ ہیں۔ قیمت اصلی بارہ آنے رعایتی آٹھ آنے ❖

مشکوٰۃ محمدی

حنفیوں نے اہلحدیث کے خلاف جتنی کتابیں اردو میں لکھیں اور ان سب جو زہر پھیلایا تھا اُسے حیدرآباد کے ایک بدعتی نے جمع کرکے ایک بڑی کتاب لکھی۔ الحمدللہ مولانا محمد صاحب نے اس کے ایک ایک حرف کا جواب لکھا۔ تقلید کا رد شرک کا۔ بدعت کا رد تہمتوں کا۔ برائیوں کا اس میں رد ہے۔ اہلحدیث کے مسائل کا ثبوت ہے۔ جتنی دلیلیں حنفی اپنی حنفیت پر اپنے شرک و بدعت پر اور اپنے مسائل پر دیتے ہیں سب کا جواب ہے۔ ڈیڑھ سو صفحات اور قیمت رعایتی چودہ آنے (۱۴/)

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی باڑہ ہندو راؤ۔ دہلی

خبروں کا صفحہ

گاندھی جی کا وہ ریزولیوشن جس میں انگریزی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ ہندوستان سے فوراً چلی جائے۔ ۸ راگست کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے منظور کرلیا۔ دوران جنگ میں اس قسم کا تغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے حکومت کو مجبوراً کانگریس کے خلاف سخت قدم اٹھانا پڑا ✦

ورکنگ کمیٹی کے ممبر اور صوبائی کمیٹیوں کے صدر اور سکریٹری ۹ راگست صبح ۵ بجے سے دن کے ۸ بجے تک بمبئی ہی میں گرفتار کر لئے گئے گورنمنٹ آف انڈیا نے کانگریس کو تمام ہندوستان میں خلاف قانون جماعت قرار دیدیا ہے۔ اور صوبائی حکومتوں کو کانگریس کی تمام سرگرمیاں ختم کردینے کے لئے وسیع اختیارات دے دئے گئے ہیں۔ چنانچہ ہر جگہ کانگریسی کارکن گرفتار کئے جارہے ہیں ✦

گاندھی جی اور دوسرے لیڈروں کی گرفتاری کی خبر پہنچتے ہی ہندوستان کے بہت سے شہروں میں دوکانیں بند ہوگئیں اور بعض مقامات پر ملوں میں بھی ہڑتال ہوگئی۔ ہڑتالی مزدور اور طلبہ کے ساتھ اور لوگ بھی مل کر شہروں میں ادھم مچانے لگے کئی شہروں میں اس قسم کے مجمعوں نے تشدد اور اشتعال انگیز رویہ اختیار کرلیا۔ ٹیلیفون کے کھمبے اکھاڑ دئے۔ تار کاٹ دئے۔ سرکاری اور نیم سرکاری جائیدادوں کو نقصان پہنچایا اور آگیں لگادیں ✦

کوئی بھی اس قسم کے تشدد کو گوارا نہیں کرسکتا چنانچہ حکومت ان واردات کا سختی سے انسداد کررہی ہے۔ اسی سلسلہ میں بہت سی جگہوں پر مشتعل ہجوموں پر لاٹھی چارج کیا گیا اور جہاں لاٹھی چارج کامیاب نہ ہوا پولیس اور فوج کو فائرنگ کرنا پڑا ✦

جن شہروں میں حکومت کو لاٹھی چارج یا گولی چلانا پڑی ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں

بمبئی۔ پونہ۔ احمدآباد۔ ناسک۔ الہ آباد۔ آگرہ۔ لکھنؤ۔ مرادآباد۔ کانپور۔ مظفرپور۔ بنارس۔ دہلی۔ مدراس۔ ۔۔۔۔ ۔۔۔ ناگپور۔ الموڑہ۔ پٹنہ۔ واردھا۔ وغیرہ ✦

آج دہلی میں ہڑتال کا پانچواں دن ہے اور بھی متعدد شہروں میں کاروبار بند ہے آہستہ آہستہ حالات معمول پر آرہے ہیں ✦

— ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ بلڈن سابق پریذیڈنٹ آف فیلڈ ٹریکل (لندن) نے ایک بیان میں کہا کہ میں نے بادشاہ اور کنٹربری کے لاٹ پادری کو ہندوستان کی صورت حالات کے بارے میں تار بھیجے ہیں آپ نے لاٹ پادری سے درخواست کی ہے کہ وہ آئینی طور پر مداخلت کریں اور بادشاہ کو مشورہ دیں کہ وہ گاندھی جی کو لندن میں مدعو کریں اور ان سے بات چیت کریں آپنے تار میں یہ بھی لکھا ہے کہ بہتیل سنکٹ کا مقابلہ کرنیکے لئے بہتیل کارروائی کی ضرورت ہے ✦

— روس کی لڑائی کے بارے میں تازہ خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ شمالی کاکیشیا میں حالت بہت زیادہ خوفناک ہوگئی ہے۔ جرمن فوجیں برابر آگے بڑھ رہی ہیں اور روسی فوجیں چرکاسک سے بھی پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ چرکاسک ارماویر سے ۵۰ میل جنوب مشرق میں ہے اور بحر اسود اور بحر کیسپین کے بیچ میں ہے۔ کراسنوڈور میں جرمن دریائے کوبان کو پار کرنے کی کوشش کررہے ہیں مگر روسی فوجیں ابھی تک ان کو روکے ہوئے ہیں۔ سٹالن گریڈ پر بڑھنے والی جرمن فوجوں کو ابھی تک کلتسکایا اور کوٹل نکور کے علاقہ میں روکا ہوا ہے کوٹل نکور میں بڑی خوفناک لڑائی ہو رہی ہے۔ یہاں روسیوں نے جوابی حملہ کرکے جرمنوں کو کچھ پیچھے دھکیل دیا ہے۔ ماسکو میں فوجی ماہروں کی ایک اہم کانفرنس ہو رہی ہے۔ رائٹر کا اسپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ ایسے آثار دکھائی دیتے ہیں کہ چرکاسک کے علاقہ میں روسی فوج کچھ مقابلہ کررہی ہے۔ جرمن فوجیں شمالی کوہ قاف کی ڈھلان کے پاس پہنچ گئی ہیں ✦

لندن میں چینی فوجی افسر نے تازہ خبر دی ہے کہ روس ۔۔۔

ضرورت عالم

مدرسہ محمدیہ عربیہ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ کی خدمت کے لئے

قابل عالم کی ضرورت ہے جو مدرسہ رحمانیہ دار الحدیث یا سلفیہ دربھنگہ یا مسلم یونیورسٹی یا اسلامیات یونیورسٹی کا فارغ التحصیل ہو اور تفاسیر کو کما حقہ پڑھا سکے۔ کتاب و سنت کا عامل اور چہرے پر سنت کے مطابق نمایاں داڑھی ہو۔ تنخواہ وغیرہ کے متعلق پتہ ذیل سے خط و کتابت کی جائے ✦ وکیل محمد غوث صاحب

سکریٹری مدرسہ محمدیہ عربیہ راشید رگ ضلع بلہاری علاقہ مدراس

انتقال پُرملال

اس حادثہ جانکاہ کی خبر وحشت اثر حلقہ احباب جماعت اہلحدیث میں نہایت رنج و الم کے ساتھ پڑھی جائیگی کہ ہمارے محترم بزرگ و برادر معزز حضرت مولانا مولوی حافظ سید محمد ۔۔۔ صاحب سہسوانی مفتی امیر و صدر مجلس احرار اسلام مرادآباد برادر کلاں ایڈیٹر محمدی کی والدہ ماجدہ کا انتقال پرملال بتاریخ ۶ رجولائی ۱۹۴۲ء بروز دوشنبہ بوقت صبح ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جس کا صدمہ میرے استاد حضرت مولانا موصوف پر ایسا ہوا ہے کہ میری تحریر اور تقریر کے احاطہ سے باہر ہے۔ ناظرین جنازہ غائبانہ پڑھیں اور مغفرت کی دعا کریں۔

ممنون الحسن طالب علم از مرادآباد

تاریخ وفات والدۂ محترمہ جناب مولانا مولوی ۔۔۔

چوں مام مولوی ۔۔۔ احمد

سوئے جنت ز دہر فانی شد

سعید از بہر او تاریخ گفت

کہ سوئے رب بزرگ ملحق شد

۱۳۶۱

چین اور منچوریہ کی سرحد پر جاپان کی سات اور نو لاکھ کے درمیان فوج پڑی ہے ٹینکوں کے ۔۔۔ رجمنٹ ہیں اور کئی بریگیڈ گھوڑ سوار فوج کے ہیں۔ اول درجہ کے بمبار اور شکاری ہوائی جہاز ایک ہزار سے زیادہ ہیں۔ جاپانی منچوریہ اور منگولیا میں ہوائی اڈے بنا رہے ہیں

پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین!

سکریٹری جماعت المسلمین بمبئی۔

استقامت

(۳)

میں آج ناظرین کو سریہ رجیع کے حیرت انگیز استقلال کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں حضرت عاصم بن ثابت انصاری۔ خبیب بن عدی انصاری، زید بن دثنہ رضی اللہ عنہم کے ابتلا کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ہوگا۔ "زبیر"

سریہ رجیع مشرکین مکہ جب اُحد کی لڑائی کو واپس آئے۔ تو قبیلہ ہذیل کا ایک شخص سفیان بن خالد حجاز کا باشندہ مبارکباد دی کے لئے مکہ گیا۔ وہاں جاکر اسے معلوم ہوا کہ سلافہ بنت شہید نے اپنے اس مقتول لڑکے کی طرف کو نذر مانی ہے جو اُحد کی لڑائی میں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل ہوا تھا لئن قدرت علی راس عاصم لتشربن فی قحفہ الخمر کہ اگر وہ حضرت عاصمؓ کا سر مبارک پالے تو اس کی کھوپڑی میں ضرور شراب پیئے گی۔ لہٰذا اس نے یہ اعلان کیا تھا کہ جو شخص عاصمؓ کا سر کاٹ کر لائے گا اسے سو اونٹ انعام میں دیئے جائیں گے۔ اسی لالچ نے سفیان بن خالد کو چالبازی پر آمادہ کیا تو اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے میں اپنا قاصد بھیجا۔ کہ ہم لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ آپ ہماری دینی تعلیم کے لئے اپنے علماء کو روانہ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصمؓ کے ہمراہ حضرت خبیبؓ۔ زید بن دثنہؓ خالد بن بکیرؓ۔ عبداللہ بن طارقؓ وغیرہ نو اصحاب کو روانہ فرمایا۔ ان سب بزرگوں نے مقام رجیع میں پہنچکر کچھ دم لیا۔ اور مدینے کی عجوہ کھجوریں جو اپنے ہمراہ زادِ راہ لائے تھے تناول فرما کر رخصت ہوئے۔ کسی طرح ایک بڑھیا وہاں تک جانکلی۔ کھجوروں کی گٹھلیاں دیکھ کر قیافہ سے معلوم کیا۔ کہ یہ گٹھلیاں مدینہ کی کھجوروں کی ہیں۔ ہو نہو اس راستے سے اصحاب محمدؐ گذرے ہیں۔ فوراً بنو لحیان کو اس کی خبر کی۔ سفیان بن خالد تو اس گھات میں تھا ہی۔ خبر پاتے ہی سو تیر اندازوں کے ساتھ ان کا پیچھا کیا۔ خطرہ محسوس کرکے حضرت عاصمؓ مع اصحاب کے ایک پہاڑی پر چڑھ گئے۔ اتنے میں یہ لوگ بھی آن پہونچے۔ کہنے لگے تم سب کے سب پہاڑی سے اُتر آؤ۔ ہم قسمیہ وعدہ کرتے ہیں کہ تمہیں کچھ بھی تکلیف نہ دینگے۔ حضرت عاصمؓ نے فرمایا اَمَّا اَنَا فَلَا اَنْزِلُ فِیْ ذِمَّةِ کَافِرٍ" میں تو کبھی بھی کافروں کے ذمہ میں نہیں جا سکتا۔ اَللّٰھُمَّ اَخْبِرْ عَنَّا رَسُوْلَكَ اے اللہ ہماری اس حالت زار کی خبر اپنے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو کردے! اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَمَیْتُ دِیْنَكَ صَدْرَ النَّهَارِ فَاحْمِ لَحْمِیْ اٰخِرَ النَّهَارِ الٰہی! میں نے صبح سے تیرے دین کی حفاظت کی دن کے پچھلے حصہ میں تو میرے جسم کی حفاظت کرنا۔ یہ دعا کرکے دشمنوں سے بہادرانہ مقابلہ کیا۔ اور شہید ہوگئے۔ سفیان بن خالد نے قتل کے بعد چاہا کہ عاصمؓ کا سر کاٹ لے۔ لیکن خدا کو یہ کب پسند تھا۔ کہ اپنے ایسے بندوں کو بعد موت ذلیل و رسوا کرائے۔ لہٰذا شہد کی مکھیوں کا زبردست گروہ وہاں پہونچا۔ اور انہوں نے حضرت عاصمؓ کے جسم کی اس طرح حفاظت کی کہ سر کاٹنا تو درکنار وہاں تک پہنچ بھی نہ سکے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے جب یہ واقعہ سُنا تو فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی اسی طرح حفاظت کیا کرتا ہے۔ عاصمؓ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی تھی اَنْ لَّا یَمَسَّهٗ مُشْرِكٌ وَلَا یَمَسَّ مُشْرِكًا اَبَدًا فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بَعْدَ وَفَاتِهٖ كَمَا امْتَنَعَ عَاصِمٌ فِیْ حَیَاتِهٖ۔ عاصمؓ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ کوئی مشرک ان کو نہ چھوئے اور نہ وہ کسی مشرک کو چھوئیں۔ جیسی دعا کی تھی ویسی ہی قبول ہوئی۔ جس طرح وہ اپنی زندگی میں مشرکوں سے بچے۔ اسی طرح اللہ نے ان کی وفات کے بعد بھی ان کے جسم کی حفاظت کی۔ اور کیوں نہ کرتا وہ اپنے کلام میں سچا ہے فرمایا وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا اللہ سے بڑھ کر کلام میں زیادہ سچا کون ہے؟

سفیان بن خالد نے ہرچند ان کا سر مبارک لینے کی کوشش کی پر کامیاب نہ ہوا۔ اور انعام کی ساری توقع جاتی رہی۔ اور نہایت ہی مایوس ہوکر واپس گیا۔ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ گناہ اور بے لذت اس کو کہتے ہیں۔ سچ ہے ؎

دونوں جہاں سے گئے پانڈے
نہ حلوا ملا نہ مانڈے

حضرت خبیب بن عدی انصاریؓ ظالم سفیان بن خالد کی حرص ولالچ نے اب بھی ظلم و تشدد سے باز نہ رکھا آٹھ پاکیزہ ہستیوں کے قتل کے بعد حضرت خبیب اور زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو قید کرکے مکہ لیگیا۔

حضرت خبیبؓ کو بنو الحارث بن عامر کے ہاتھ بیچ دیا کہ وہ لوگ اپنے باپ کے بدلے جو بدر میں مارا گیا تھا ان کو قتل کریں۔ انہوں نے بیڑی پہنا کر ان کو مقید کردیا۔ اور قتل کا مخصوص دن تجویز کیا۔ جب شہادت کا وقت قریب آیا تو آپ نے حارث کی لڑکی سے اُسترا طلب کیا تاکہ اللہ کے پاس صاف ستھرے ہوکر جائیں۔ اتفاقاً اس عورت کا نورِ چشم کھیلتا ہوا حضرت خبیبؓ تک جا پہنچا۔ آپ اسے اپنے زانو پر بٹھا کر پیار کرنے لگے۔ اتنے میں عورت کو اپنے لڑکے کا خیال آیا۔ ڈھونڈتی ہوئی خبیبؓ تک آئی۔ ہاتھ میں اُسترا اور بچہ کو زانو پر بیٹھا دیکھ کر گھبرائی کہ بچہ کو ذبح نہ کردیں۔ حضرت خبیبؓ نے اس کی بدحواسی دیکھ کر فرمایا اِنَّ الْغَدْرَ لَیْسَ مِنْ شَاْنِنَا غدر (بیقاعدگی) ہم محمدیوں کی شان نہیں ہے۔ جب یہ عورت مسلمان ہوئی

٭۵ رجیع مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک چشمہ قبیلہ ہذیل کے قبضہ میں تھا۔ منہ

تو ان کی حالت اسیری بیان کرتے ہوئے کہا کرتی تھی۔
قسم خدا کی خبیبؓ جیسا اچھا اللہ کا پیارا قیدی میں
نے کبھی نہیں دیکھا۔ واللہ لقد وجدتہ
یوماً یاکل قطفاً من عنب فی یدہ
وانہ لموثق بالحدید وما بمکۃ من
ثمرۃ ان کان الا رزقاً رزقہ
اللہ خبیباً۔ خدا کی قسم ایک دن خبیبؓ کے
ہاتھ میں انگور کا خوشہ دیکھا وہ اسے کھا رہے
تھے حالانکہ وہ بیڑی میں جکڑے ہوئے تھے
اور کمال تو یہ ہے کہ اس وقت میوے کی فصل
بھی نہ تھی۔ اس لئے مکہ میں کوئی میوہ نہ تھا۔
اللہ کی جانب سے خبیبؓ کو رزق مل رہا تھا۔
سبحان اللہ !

آخر سولی دینے کا دن آگیا۔ آپ کو حرم سے
باہر لے گئے اور قاعدے کے موافق آخری خواہش
کی بابت پوچھا گیا۔ جس طرح آج بھی پھانسی والے
سے پوچھا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے دنیاوی
کسی قسم کی حاجت نہیں صرف میرا بند [illegible] ڈھیلا
کردو تو وضو کرکے الوداعی دو رکعت نماز ادا کرلوں
چنانچہ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ میں
نے ہلکی نماز اس لئے پڑھی ہے کہ تمہیں معلوم ہوجائے
کہ مجھے موت سے کوئی خوف نہیں۔ پھر فرمایا
اللھم احصھم عدداً۔ واقتلھم بدداً
ولا تبق منھم احداً۔ الٰہی ان سب
کو چن چن کر متفرق قتل کرنا۔ اور ایسا ہلاک کرنا
کہ ان کا کوئی بھی باقی نہ چھوٹے۔ خدا کی شان
ان کے کل قاتل غالباً بعد والی لڑائی ہی میں
مارے گئے۔ بعض روایت میں یہ بھی آیا ہے۔
اللھم انک تعلم انہ لیس لی احد حولی
یبلغ سلامی رسولک فابلغہ سلامی
اے اللہ تو خوب جانتا ہے کہ میرے پاس کوئی
بھی ایسا نہیں جو تیرے رسولؐ تک میرا سلام
پہنچادے۔ بس تو ہی ان تک میرا سلام پہنچادے
اس کے بعد نہایت ہی بہادرانہ اور ہمت افزا
چند اشعار پڑھے۔ ؎

ولست ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای شق کان فی اللہ مصرعی
وذلک فی ذات الالٰہ وان یشأ
یبارک علی اوصال شلو ممزع

ترجمہ۔ مجھے اس موت کی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ
بحالت اسلام قتل کیا جارہا ہوں۔ مرنے کے
بعد جس پہلو پر بھی گروں۔ اللہ اگر چاہے کہ متفرق
عضو کو یکجا کردے تو یہ اس سے کوئی بعید نہیں ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ان کی موت
کی خبر پہنچی تو بعد نماز عصر صحابہ کرام سے فرمایا
ایکم ینزل خبیباً عن خشبتہ ولہ
الجنۃ۔ کوئی ہے جو خبیبؓ کی لاش سولی سے
اتار لائے اور جنت کا مستحق بنے۔ حضرت زبیر
بن عوام رضی اللہ عنہ جو عرب کے نہایت معروف و
مشہور پہلوان ہیں بول اٹھے انا یا رسول اللہ
اے اللہ کے رسول میں تیار ہوں۔ دوسری روایت
میں یہ بھی ہے کہ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ
عنہ بھی ساتھ ہوئے تھے۔ مگر حضرت زبیرؓ کے
رخصت ہوجانے کے بعد وہ تشریف لے گئے تھے
بہرحال حضرت زبیرؓ نے گھوڑے پر زین کسا۔
اور روانہ ہوگئے۔ تین سو[1] میل کی طویل مسافت
قطع کرتے ہوئے تنعیم پہنچ گئے۔ دیکھا حضرت
خبیبؓ کی لاش سولی سے لٹکی ہوئی ہے اور
چالیس مسلح پہرہ دار لاش کی حفاظت میں
بیٹھے ہیں۔ چونکہ رات آخری تھی سب کے
سب رات کی بیداری کی وجہ سے سر پڑے [illegible] تھے
موقع غنیمت پاکر حضرت زبیرؓ نے لاش سولی
سے اتاری۔ اور مشرکوں کی آنکھوں میں خاک
جھونک کر مع لاش واپس لوٹ آئے۔ کسی کو
خبر تک نہ ہوئی۔ محافظ نے لاش مفقود پاکر قریش
کو اس کی خبر کی۔ قریش کے ستر سواروں نے
زبیرؓ کا پیچھا کیا۔ دور سے جاتے دیکھ کر للکارا
تم کون ہو۔ اگر واقعی تم بہادر ہو تو رک جاؤ۔

(میرے خیال میں اسی جگہ حضرت مقدادؓ کی ملاقات
حضرت زبیرؓ سے ہوئی) آواز کا سننا تھا کہ زبیرؓ
نے فوراً اپنے گھوڑے کی باگ موڑی۔ (حقیقت میں
یہی بہادری کی شان ہے) فرمایا انا الزبیر بن
العوام وامی صفیۃ بنت عبد المطلب
میں زبیر عوام کا لڑکا اور عبد المطلب کا نواسا ہوں
آؤ تمہاری شرارت کا مزہ چکھاؤں۔ مگر وہ
لوگ حضرت زبیرؓ کا نام سنکر سرد ہوگئے۔ اور
کہنے لگے اگر تم زبیرؓ نہ ہوتے تو ہم تمہیں اس
بُرے کرتوت کی سزا دیتے۔ یہ کہتے ہوئے
واپس لوٹ گئے۔ جس وقت حضرت زبیرؓ نے گھوڑے
کی باگ موڑی تھی اسی وقت حضرت خبیبؓ کی
لاش گر گئی۔ اور زمین نے اپنے آغوش میں
لے لی۔ اسی لئے ان کو بلیع الارض (زمین
کے نگلے ہوئے) بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت زبیرؓ
و مقداد رضی اللہ عنہما نے دربار رسالت میں آکر
راستے کی ساری کیفیت کہہ سنائی۔

حضرت زیدؓ بن دثنہؓ کو سفیان بن خالد نے صفوان بن امیہ کے
ہاتھ فروخت کیا تاکہ ان کو اپنے مقتول باپ امیہ
بن خلف کے بدلے قتل کرے۔ صفوان نے
ان کو اپنے غلام نسطاس کے ساتھ قتل گاہ تنعیم
میں بھیجدیا۔ قریش بکثرت قتل کا تماشہ دیکھنے
کے لئے جمع ہوئے۔ ابوسفیان بن حرب حضرت
زیدؓ کو قسم دے کر پوچھا۔ اتحب ان
محمداً عندنا الآن بمکانک نضرب
عنقہ وانک فی اھلک۔ اے زید سچ بتا
کیا تو چاہتا ہے کہ اس وقت تیری بجائے محمد (صلی
اللہ علیہ وسلم) ہوں اور تو صحیح و سالم اپنے گھر
جا بیٹھے۔ اس نازک موقعہ پر فدائی رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ واللہ ما احب
ان محمداً الآن فی مکانہ الذی ھو
فیہ تصیبہ شوکۃ تؤذیہ وانا جالس
فی اھلی۔ خدا کی قسم میں تو اتنا بھی گوارا نہیں
کرسکتا کہ ان کے پائے مبارک میں کانٹا چبھے

[1] مکہ اور مدینہ کے درمیان ڈیڑھ سو کوس کا فاصلہ ہے۔ اور راستہ نہایت پتھریلا اور خار دار ہے۔ (منہ)

ملا کہ میں بیٹھ کر میں بیٹھا ہوں - یہ جواب سنکر الوسفیان کے حواس باختہ ہوگئے اور کہنے لگا: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يُحِبُّ أَحَدًا كَحُبِّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا - میں نے ایسی محبت جو کہ اصحاب محمد کے ساتھ کرتے ہیں۔ ویسی محبت کسی کو کرتے ہوئے میں نے نہیں دیکھا۔ اس کے بعد نسطاس نے نہایت بیدردی کے ساتھ آپ کو شہید کیا۔ ۵

بجرم عشق توام می کشند غوغائیست
تو نیز بر سر بام آ عجب تماشائیست

ہو رہے ہیں ظلم بہت افلاک کے
امتحاں ہیں ایک مشت خاک کے

میرے دوستو! یہ تھی ان بزرگوں کی ثابت قدمی۔ حق کے لئے جان دینا بہتر سمجھا۔ پر حق کی باگ ڈور ان سے نہ چھوٹی۔ مال و دولت کے لالچ سے کوسوں دور رہے۔ اور ہر آن اعلائے کلمۃ اللہ میں منہمک رہتے تھے۔ خدا کی حقانیت نے انہیں بے خوف کر دیا تھا۔ اسی لئے کبھی بھی دنیاوی کارستانیوں سے نہ ہلتے تھے۔ بلکہ نہایت صبر و استقلال سے خدائی احکام لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ انہی جیسوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ - جو لوگ یہ اقرار کریں کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے پھر اس قرار پر ثابت و قائم رہیں۔ ان کی موت کے وقت فرشتے کہیں گے اے اللہ کے مستقیم بندو! تم خوف و رنج بالکل نہ کرو۔ بلکہ اپنے استقلال کے بدلے اس جنت کی خوشخبری سن لو اور خوش ہو جاؤ جس کا وعدہ دنیا میں تم سے کیا جاتا تھا۔ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ - فرشتے کہیں گے جس طرح دنیا میں ہم تمہارے رفیق تھے۔ اسی طرح آخرت میں بھی رفیق رہیں گے۔ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ - اس جنت میں جس چیز کی خواہش کرو گے تم کو فوراً ملے گی۔ اور تمہارے لئے اس میں سب چیزیں موجود ہونگی جو مانگو گے ملے گا۔ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ - (پ ۲۴ حٰم السجدہ ۵) یہ سب چیزیں اللہ غفور رحیم کی طرف سے بطور مہمانی پیشکش ہونگی ۔

(باقی باقی)

محمد زبیر جامعہ رحمانیہ بنارس

شب برأت

شعبان کی رات ہے جو افضل راتوں میں ✻ گزر جاتی ہے وہ افسوس لغو باتوں میں

برادران اسلام! آج میں ایک ایسی چیز پر قلم اٹھا رہا ہوں جس پر دو چار نہیں بلکہ بیسیوں بزرگ روشنی ڈال چکے ہیں۔ لہٰذا مختصراً چند خاص خاص باتیں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔

لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سال بھر میں جتنے آدمی مرتے اور پیدا ہوتے ہیں اس رات میں لکھے جاتے ہیں۔ اس متبرک رات میں تمام اعمال بارگاہ عظیم میں پیش ہوتے ہیں۔ اور اسی رات میں تمام عالم کی روزی لکھی جاتی ہے اور خدائے تعالیٰ عز و جل بعد آفتاب غروب ہونے کے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور ندا آتی ہے کہ کوئی بخشش کا طلب کرنے والا ہے کوئی حاجت مند ہے کہ اس کی حاجت میں پوری کروں۔ غرضکہ صبح تک یہی ندا ہوتی رہتی ہے۔

جہاں تک کتب حدیث پر نظر ڈالی جاتی ہے صحیح حدیثوں سے اس مہینے میں صرف روزوں کا حکم پایا جاتا ہے۔ اس کے سوا کوئی فضیلت یا نئی عبادت نظر نہیں آتی۔ اس مہینے میں کم از کم دو روزے تو ضرور ہی رکھنے چاہئیں۔ لیکن ہمارے ناسمجھ بھائیوں نے عجیب و غریب باتیں اس کے متعلق گھڑ لی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ جنگ اُحد میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دانت شہید ہوئے تھے اس لئے آپ نے حلوہ نوش فرمایا تھا۔ اور کوئی کہتا ہے کہ اسی جنگ میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تھے یہ حلوہ ان کی فاتحہ کے لئے بنایا جاتا ہے۔

اگر بالفرض اس کو تسلیم بھی کر لیا جائے تب بھی اس کا کیا جواب دیا جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت چودہ یا پندرہ شعبان بلکہ ماہ شعبان ہی میں نہیں ہوئی۔ بلکہ شوال میں ہوئی ہے ✻

اور اگر بالفرض ایسا ہی ہو تو آپ بھی پہلے دانت توڑ لیا کریں اور بعد میں حلوہ نوش کیا کریں۔ دانت توڑنے سے تو بچ گئے اور حلوہ خوری کے لئے دل چاہتا ہے۔ لہٰذا یہ عبادت نہیں بلکہ بدعت ہے ✻

دوسری چیز آتشبازی ہے۔ بقول آپ کے خدا تعالےٰ تو پندرھویں تاریخ کو پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے اور آپ بعد آفتاب غروب کے آتشبازی چھوڑنے لگتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ دور ہو جاؤ ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس طرح سالانہ تین کروڑ روپیہ آگ کی نذر کر دیتے ہیں اور ایک عقلمند کا قول ہے کہ پیسوں کی تم حفاظت کرو اور روپیہ خود بخود اپنی حفاظت کرنے گئے لیکن افسوس مسلمان اپنی مفلسی اور بے کاری کا رونا تو روتے ہیں اگر کہا جائے کہ دینی کام کے واسطے پیسوں کی ضرورت ہے تو صاف جواب دیتے ہیں کہ ہمارے پاس کہاں ہے۔ خدا جانے ان واہیات کاموں کے لئے پیسہ کہاں سے آجاتا ہے۔ خداوند تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ - فضول خرچ کرنیوالے

شیطان کے بھائی ہیں اور فضول خرچ کرنے والے کو خدا تعالیٰ دوست نہیں رکھتا۔ پس خدا کے لئے اس گھر پھونک تماشے کو چھوڑو۔ اور اپنی گاڑھی کمائی کے پیسے حرام کاموں میں ضائع نہ ہونے دو۔ بدعت کے تمام کاموں کو خیرباد کہو۔ اگر تم وہی پیسے جو آتشبازی پر صرف کرتے ہو وہی پیسے یتیموں یا بیواؤں کو دو تو کتنا اچھا ہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے کاموں سے بچائے۔ اور نیک عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین! کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

کسی صورت میں جنکو کوئی اچھا کہہ نہیں سکتا
وقار قوم جن باتوں پہ قائم رہ نہیں سکتا
پٹاخے چھوڑتے ہیں اور ہتابی چھڑاتے ہیں
یہ اس صورت سے آگ اپنی کمائی کو لگاتے ہیں
یہی ہے غیرت دینی اگر تم میں مسلمانو!
تو بس برباد ہو جاؤ گے ورنہ کہا مانو!

— یتیم حبیب اللہ

ضرورت کتب

میں ایک غریب لڑکا ہوں۔ مندرجہ ذیل کتابیں پڑھنے کا شوق رکھتا ہوں۔ اصحاب خیر سے التجا ہے کہ وہ فی سبیل اللہ اس زکوٰۃ کے مہینے میں ہمیں یہ کتابیں خرید کر بمعہ خرچ ڈاک کے روانہ کریں خداوند کریم اجر عظیم دیگا۔ (۱) مقابلہ اسلام یورپ (۲) امت کی مائیں (۳) تاریخ اہلحدیث۔ اس پتہ پر روانہ کریں۔ شیخ حبیب اللہ عاصی پوسٹ ماسٹر

— سرہند شہر ریاست پٹیالہ

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس اور جماعت اہلحدیث

میں اس سے قبل بھی علماء جماعت و زعمائے جماعت سے جماعت پر رحم کرنے کی درخواست کر چکا ہوں کہ وہ مقامی اور ذاتی مفاد سے قطع نظر کر کے وسعت نظری سے کام لیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کو جو اثر و اقتدار دیا ہے اس کا صحیح استعمال کریں۔ مذہب اسلام خاموش مذہب نہیں نہ کسی خاص طبقہ اور بستی سے ہی تعلق ہے۔ یہ تو عالمگیر ہے۔ اس لئے فرزندان اسلام کا فرض ہے کہ اس کی عالمگیر خدمات بخلوص انجام دیں۔

اس زبردست نظریہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے جماعت کے دردمندوں اور مفید دماغوں نے یہ طے کیا تھا کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس قائم ہو۔ پھر تمام افراد اہلحدیث اس سے صحیح تعلق قائم کریں تاکہ دینی برادری اور ملی ہمدردی اور انسانیت کا صحیح مظاہرہ ہو سکے۔ اس اتحاد کے ذرائع کی تجدید آرہ کے سالانہ اجلاس میں ہوئی جس کو تقریباً دو سال ہو رہے ہیں۔ جسکے متعلق یاددہانی اخبار کے ذریعہ کیجاتی رہتی ہے۔ لیکن افسوس کہ جماعت کے مقتدر علماء وغیرہ نے قطعاً توجہ کا حق ادا نہ کیا۔ اگر کسی قسم کا اعتراض ہو تو معترضانہ توجہ ہی سہی۔ ہم تو التفات و تعلق کے خواہاں ہیں۔ ممکن ہے کہ پھر بعد میں ہی کوئی مستقیم اور مفید راہ نکلے اور جماعت ابھر آئے۔

ممکن ہے کہ میں بعد میں ذمہ دار حضرات اور مقتدر علماء کو نام بنام مخاطب کرنے پر مجبور ہو جاؤں۔ اور پھر شاید کسی صاحب کو ناگوار معلوم ہو۔ لیکن ملت و جماعت کے مفاد کے سامنے کسی ذاتی مضرت وغیرہ کی پرواہ نہ کرونگا۔ اور ساتھ ہی مالکان اخبار وغیرہ سے پہلے ہی درخواست ہے کہ وہ جماعتی مفاد کے مضامین بلا کم و کاست اور بلا تاخیر شائع کر کے اپنے اخبار وغیرہ کو جماعتی ہونا ثابت کریں۔ محض قلمی جوش سے پُر مضامین اور نظموں کے شائع ہونے سے چنداں فائدہ نہیں۔ اس لئے ان کی تاخیر بھی مضر نہ ہوگی۔

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس نے اسوقت تک جس کام کو نبھایا وہ دیانتداری اور ملی ہمدردی کا پورا ثبوت ہے۔ اگر کمی ہے تو سرمایہ کی۔ اور

مخلص اعلیٰ دماغ مشیروں کی۔ تاہم یہ خلل بھی نہیں زبردست چیز سرمایہ ہے۔ موجودہ اقتصادی حالت اور کشمکش میں خدانخواستہ کسی نے پیٹ سے پتھر تو باندھے ہی نہیں۔ جو کم از کم ہم رقم سالانہ مرکزی دفتر میں دینے سے تامل اور کسی قسم کی بدگمانی ہو۔

ملی ہمدردوں سے مخلصانہ اپیل ہے کہ وہ عملی سرگرمی دکھائیں۔ تاکہ ملت بھری زندگی قائم رہے۔ اور اللہ تعالیٰ مصائب و آفات سے بچائے۔

میری ذمہ داری جماعت کے ارکان تک آواز پہنچانا اور مشورہ چاہنا تھا جس کو میں وقتاً فوقتاً ادا کرتا رہا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی کر مضمون بالا ذہن نشین رہے۔

"عبدالوکیل خطیب"

جماعت المسلمین بمبئی کا اقدام عمل

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول

بمبئی کے چند موحدین حضرات نے "جماعت المسلمین" کے نام سے عرصہ ہوا ایک ادارہ قائم کیا جس کا مقصد صرف اور صرف کتاب و سنت کی نشر و اشاعت اور قرآن حکیم کی صحیح تعلیم کو دنیا میں عام کرنا ہے۔

اس عرصہ میں یہ موحدین کی چھوٹی سی جماعت کتاب اللہ و سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح تعلیم دینے اور اس کی نشر و اشاعت میں پوری مستعدی کے ساتھ سرگرم عمل رہی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ ایسے ذرائع و وسائل کی متلاشی رہی ہے اور ہے جن کے ذریعہ اس اہم اور زریں مقصد کی نشر و اشاعت اور تبلیغ کو دنیا میں عام کر دیا جائے اور مسلمانان عالم کو یہ محسوس کرا دیا جائے کہ جس سبق کو آج وہ اپنی گوناگوں دنیوی مصروفیتوں میں رہ کر بھلا چکے ہیں۔ اس سبق کو جو انکا مقصد حیات تھا اپنے دلوں سے

---

* جو لوگ جماعتی اخبار کے خریدار بھی نہیں۔ وہ شکایت کس منہ سے کرینگے۔ م۔

ایسی اندھیری سیاہ ہے کہ اُس کا شعلہ بجھتا نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کوئی صاحب دل کالا آدمی (حبشی) تھا وہ تو یہ ماجرا سن کر بے اختیار چیخ کر رونے لگا۔ فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر پوچھا، آپ کے سامنے کون رو رہا ہے؟ آپ نے یہ فرمایا کہ ملک حبش کا کوئی شخص ہے نہایت موزوں الفاظ میں اس کی تعریف کی۔ تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا کہ خداوند جل وعلا فرماتا ہے میں اپنی عزت وجلال اور عرش کے اوپر رہنے کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کسی بندے کی آنکھ دنیا میں میرے ڈر کی وجہ سے تر ہوگی میں جنت میں اُس کو خوب ہی ہنسی خوشی رکھونگا رنج وغم اُس کے پاس بھی نہ ہوگا۔

اسی واسطے قرآن مجید میں فرمایا لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ یعنی جنتیوں کو کوئی آیندہ کا خوف اور سابقہ احباب وغیرہ چھوٹنے کا رنج وغم نہ ہوگا۔ شعر

بہشت آں جاکہ آزارے نباشد ؛ کسے را باکسے کارے نباشد

اسی واسطے ہمارے بزرگ اور خدا کے نیک بندے ہمیشہ بہت زیادہ روتے تھے چنانچہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بابت سُنئے۔

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَلِصَدْرِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الرَّحَى مِنَ الْبُكَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَفِي جَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ (ترغیب)

مطرف بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرکے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا حالانکہ آپ کے سینے میں رونے کی وجہ سے چکی اور ہانڈی پکنے کی مانند آواز ہوتی تھی۔

یہی چیز تھی جو راتوں کو نرم گرم بستر پر چین سے نہ رہنے دیتی تھی حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی رات میرے مکان میں بستر پر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یک لخت کہیں تشریف لے گئے میری آنکھ کھلی تو میں آپ کو تلاش کرنے لگی۔ اندھیرے میں ٹٹولتے ٹٹولتے میں مسجد میں پہنچی تو میرے ہاتھ آپ کے کھڑے پیروں کے تلووں پر لگے اُس وقت سجدہ میں آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ (مشکوٰۃ بروایۃ مسلم)

اے اللہ میں تیری رضامندی کے ذریعہ تیری ناراضگی سے اور تیری معافی کے ذریعہ سزا سے پناہ لیتا ہوں اور میں تیری مدد کے ذریعہ خود تجھ سے پناہ لیتا ہوں میں پورے طور پر تیری تعریف نہیں کرسکتا ہوں۔ تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

اس خوف و ڈر اور پریشانی کی وجہ بھی سن لیجئے۔

(۹۳۳) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا اقْشَعَرَّ جِلْدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَحَاتُّ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّوَابِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَهَاجَتِ الرِّيحُ فَوَقَعَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ وَرَقٍ نَخِرٍ وَبَقِيَ مَا كَانَ مِنْ وَرَقٍ أَخْضَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مَثَلُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ الْقَوْمُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا اقْشَعَرَّ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَبَقِيَتْ لَهُ حَسَنَاتُهُ (ترغیب) حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ (حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزرگ چچا) سے روایت کی گئی۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب صرف اللہ کے ڈر سے مومن بندے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اُس کے تمام گناہ اسی طرح گر جاتے ہیں جس طرح بالکل سوکھے درخت سے تمام پتے گر جاتے ہیں اسکو ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا۔ یہ الفاظ بیہقی کے ہی ہیں۔ بیہقی کی دوسری روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی درخت کے نیچے بیٹھے تھے۔ آندھی کا جھونکا جو آیا تو اُس کے تمام سوکھے پتے جھڑ پڑے اور صرف ہرے پتے باقی رہ گئے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس درخت کی کیا مثال ہے؟ سب لوگوں نے یک زبان

ہو کر باادب عرض کیا کہ اللہ اور اُس کے رسول بخوبی جانتے ہیں۔
آپ نے فرمایا اس کی مثال مومن کی اُس حالت کی مانند ہے جب صرف
اللہ ہی کے ڈر سے اُس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس کے تمام
گناہ دور ہو کر صرف نیکیاں ہی باقی رہ جاتی ہیں۔

(۹۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ فِي (ترغیب) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین قسم کی آنکھوں کے سوا سب آنکھیں قیامت کے دن روتی ہونگی (۱) جو حرام جگہ نظر ڈالے بلکہ سامنے آکر بھی جھپک جائے اور نیچی ہو جائے۔ (۲) جو صرف خدا کی راہ کے کام (جہاد وغیرہ) میں جاگے۔ (۳) وہ آنکھ جس سے صرف اللہ کے ڈر کی وجہ سے (اگرچہ کم از کم) مکھی کے سر برابر آنسو نکلے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے بڑے بڑے بزرگ اس صفت میں سب سے اعلیٰ و بالا ہوتے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید اور نماز پڑھتے ہوئے اس قدر روتے کہ بیقرار ہو جاتے بلکہ بچے اور عورتیں جمع ہو جاتی تھیں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اس طرح پڑھنے کا عورتوں اور بچوں پر نہایت درجہ اعلیٰ اثر ہوتا تھا کیونکہ وہ دل کی آواز دلوں پر فوری اثر کرتی تھی۔ دراصل قرآن مجید پڑھنے کا یہی طریقہ ہے کہ سُننے والے کو معلوم ہو کہ یہ پڑھنے والا اللہ سے ڈرتا ہے۔ وہی آواز اثر بھی ڈالتی ہے چنانچہ طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتًا لِلْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللّٰهَ قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ (مشکوٰۃ بروایۃ الدارمی) قرآن مجید پڑھنے میں کس کی آواز اور قرأت سب سے اچھی سمجھنی چاہیئے؟ فرمایا اُس شخص کی جس کو پڑھتے ہوئے سُن کر تجھے یقین ہو جائے کہ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں میں طلق اسی طرح

قرآن مجید پڑھتے تھے کہ سننے والے پہ انکی خدا ترسی کا بڑا اثر ہوتا تھا۔
بعض بزرگوں پر تو خوف خدا کا اتنا فوری اور خطرناک اثر ہوتا تھا کہ وہ سنبھل نہیں سکتے تھے۔ صحابہ کرام میں سے ایک بزرگ کا واقعہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ بعد والے بزرگوں میں بھی ایسے بزرگ ہوئے ہیں جو نماز میں فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ پڑھ کر فوراً چیخ مار کر گر جاتے ہیں۔ لوگ دیکھتے ہیں روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہے۔

خوف خدا کا اثر نسل اور اولاد میں۔

حضرت خلیفۃ المسلمین امام المتقین امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ و رضی اللہ عنہ وارضاہ کی نیکی و پارسائی مسلم الثبوت ہے۔ بنی امیہ میں اس فرشتہ سیرت خلیفہ کی فضائل کے اسباب پر غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ نسلی اثر ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ام عاصم بنت عاصم بن عمر بن الخطاب خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس واقعہ کو حضرت اسلم تابعی رضی اللہ عنہ خادم خلیفہ ثانی اس طرح بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کی عادت مبارکہ تھی کہ رات کو اندھیرے میں خود بنفس نفیس گشت کو تشریف لیجایا کرتے تھے۔ صرف یہ دیکھنے کے لئے میری رعایا کس حالت میں ہے؟

حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا بڑھاپا ہے۔ پچھلی رات کا وقت ہے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ مدینہ طیبہ میں گشت کرتے کرتے تھک کر ایک دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اندر مکان سے کچھ آواز آ رہی ہے۔ امیر المومنین کان لگا کر سنتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اندر ماں بیٹی کی اس طرح گفتگو ہو رہی ہے۔

ماں:۔ بیٹی ذرا اُٹھ کر اُس دودھ تک جاؤ اور پانی ملا دو۔
بیٹی:۔ اماں جان آپ کو معلوم نہیں؟ آج امیر المومنین کا بڑا سخت حکم جاری ہوا ہے۔
ماں:۔ پیاری بیٹی وہ امیر المومنین کا سخت حکم کیا ہے؟
بیٹی:۔ امیر المومنین نے اپنے ڈھنڈورچی کو حکم دیا وہ پکار گیا کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے۔
ماں:۔ اری بیٹی اُٹھ بھی اور دودھ کے پاس جا کر پانی ملا ہی دے

کیونکہ تو ایسی محفوظ جگہ میں ہے جہاں تجھ کو عمر اور عمر کا ڈھنڈورچی دیکھ بھی نہیں سکتا ہے۔

لڑکی اس پر بھی چپ نہ رہ سکی بلکہ بے چین ہو کر بولی۔ اماں جان مجھ سے تو یہ ہرگز نہ ہو سکے گا کہ میں سب کے سامنے انکی فرمانبرداری کروں اور علیحدگی واکیلے میں آنکھیں پھیر لوں اور نافرمانی کرنے لگوں۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ یہ تمام گفتگو غور سے سنتے رہے۔ اچھی طرح سُن کر فرمایا۔ اسلم! اس دروازے پر نشان کر دو۔ اس جگہ کو اچھی طرح پہچان لو۔ اتنی دیر آرام کر کے پھر گشت میں چلے گئے۔

صبح ہی مجھ کو حکم دیا۔ اسلم اُس جگہ جاکر دیکھو وہ کہنے والی کون تھی اور کس سے کہہ رہی تھی اور کیا اُن کے خاوند بھی ہیں؟ میں نے اس جگہ جاکے دیکھا تو معلوم ہوا کہ کہنے والی تو کنواری لڑکی ہے اور دوسری اُسکی ماں ہے اور اُنکے یہاں کوئی بھی مرد نہیں ہے۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر کل ماجرا بیان کر دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام لڑکوں کو جمع کیا اور رات کا واقعہ بیان کر کے فرمایا اگر میری عمر اس لائق ہوتی تو سب سے پہلے میں خود اس نیک نیت پارسا لڑکی سے نکاح کرتا۔ تم میں سے کسی کو نکاح کرنے کی خواہش ہو تو میں اس لڑکی سے اُس کا نکاح کرادوں۔

عبداللہ و عبدالرحمٰن نے تو بیویوں کی موجودگی کا عذر کر کے معافی چاہی۔ ہاں عاصم نے عرض کیا۔ ابا جان! میرے بیوی نہیں ہے اس لڑکی سے میرا نکاح کرا دیجئے۔

چنانچہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے اس لڑکی کو بلا کر اپنے پیارے عاصم کے ساتھ اُس کا نکاح پڑھوا دیا (اُس لڑکی کا نام تو معلوم نہیں) اس کے پیٹ سے جو عاصم کی بیٹی ہوئی اُس کا نام (یا صرف کنیت) ام عاصم رکھا گیا اسی ام عاصم کے فرزند ارجمند ستودہ خصال امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ ہیں (سیرت عمر بن عبدالعزیز)

ایسے شخص کی نیکی کا کیا کہنا جس کے بڑے خصوصًا ننھیال والے اسقدر پاکیزہ ہوں۔ کیوں نہ ہو در اصل جیسا درخت ہو ویسا ہی پھل ہوتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا ایسا ہونا تعجب کی چیز نہیں بلکہ ایسا نہ ہونا تعجب کی چیز ہوتا۔ اس واقعہ میں بھی غور کیجئے کہ حضرت فاروق کی

نظر انتخاب بھی کس قدر گہری تھی اور وہ کس بات کے خواہاں تھے۔ وہاں نہ رنگ روپ دیکھا گیا نہ آنکھ ناک جھانکی گئی اور نہ ذات پات ہی کی تلاش کی گئی بلکہ صرف اس لڑکی کے متعلق نیک نیتی اور دینداری کا یقین کر کے تمام باتوں کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اُن کے دل دماغ میں تو صرف دینداری ہی سب کچھ تھی اسکے مقابلہ میں ذات پات اور خوبصورتی کو وہ خیال میں بھی نہ لاتے تھے۔

خوفِ خدا گناہ سے روکتا ہے۔

(۱) حضرت نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب الروض المطور میں لکھا ہے کہ بشر حافی جو مشہور درویش گذرے ہیں یہ اپنے ابتدائی زمانہ میں بڑے زبردست ڈاکو تھے۔ جب انکی ہدایت کا وقت آیا تو اس طرح کہ بشر حافی کسی مکان پر چڑھنے کیلئے کمند ڈال چکے تھے کہ کسی مسلمان نے آیت اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ پڑھی۔ اللہ کے بندہ پر فوری اثر ہوا دل پر ایک چوٹ لگی۔ کمند کو وہیں چھوڑ کر مسجد میں آئے اور سجدہ میں پڑکر اس قدر روئے کہ بڑے بڑے نیک لوگ حیران ہو کر کہنے لگے کہ اس ڈاکو پر ایسی کیا مصیبت پڑی ہے جو اس قدر روتا ہے۔ اس روز سے تمام باتوں کو خیر باد کہا اور در اصل اللہ والے ہوگئے۔ رحمۃ اللہ۔ (چونکہ ہمیشہ ننگے پیر پھرتے تھے اسلئے حافی یعنی ننگے پیر پھرنے والے مشہور ہوگئے)

(۲) عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پچھلی رات کا وقت ہے۔ چو طرف سناٹے کا عالم ہے۔ اندھیرے نے بُری طرح دنیا پر اپنا تسلط کیا ہوا ہے۔ ستارے خوب چٹک رہے ہیں۔ تمام مخلوق آرام میں ہے مگر اُس وقت فاروق اعظم خوفِ خدا اور مخلوق کی دردمندی سے مجبور ہو کر مدینہ طیبہ کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں۔ ناگاہ ایک مکان کے اندر سے نہایت دردناک آواز سُنی جاتی ہے۔ فورًا ٹھٹھک کر ٹھیر جاتے ہیں۔ اس ہُو کے عالم میں کون ایسا مصیبت زدہ ہے جس کو اس سکون و آرام کے وقت چین نہیں پڑا۔ غور سے سننے سے معلوم ہوا کہ کوئی عورت اپنے خاوند کی جدائی سے بیقرار ہو کر چند اشعار پڑھ رہی ہے جن کا خلاصہ یہ ہے۔

یہ کالی کالی رات کس قدر لمبی ہوگئی ہے اسکے ستارے تو چلے ہی جاتے ہیں آہ مجھ کو اسوجہ سے نیند نہیں آتی کہ میرا پیارا میرے پاس نہ تھا ہنسنے کھیلنے والا نہیں ہے۔ اگر خدا کا خوف اور اپنے خاوند کی عزت کا خیال نہ ہوتا تو اس وقت یقینًا اس چارپائی کے چاروں کونے ہلتے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ میرے خاوند کی

لہ کیا ایمان والوں کے لئے اب تک ایسا وقت نہیں آیا کہ اللہ کی یاد اور حق کے لئے اُن کے دل جھک جائیں ۱۲۔

عزت کو ہر قسم کی خرابی سے محفوظ رکھے۔ الخ (ابن کثیر بحوالہ مؤطا)

(۳) حافظ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک نوجوان عابد زاہد مسجد میں رہتا تھا کسی عورت کی نیت بد اُس کی طرف ہوئی اور چند روز کی ان تھک کوشش سے اُس کو اپنے جال میں پھانس ہی لیا۔ جب اُس کو کوٹھڑی میں لیجانیکا ارادہ کرتی ہے اُس شخص کو آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ؀ یاد آتی ہے اور بیہوش ہو کر گر جاتا ہے۔ بہت دیر کے بعد جب ہوش آتا ہے تو پھر یہی آیت پڑھ کر اُس پر اس قدر خوف طاری ہوتا ہے کہ اس دفعہ بیہوشی کے عالم میں روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ رات کا وقت حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کو اطلاع بھی نہ ہوئی۔ لوگوں نے رات ہی میں سپرد خاک کر دیا۔ صبح جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی تو اُس کے باپ سے تعزیت وتسکین کر کے مجمع کثیر کے ساتھ اُس نوجوان کی قبر پر تشریف لیگئے۔ قبر پر نماز جنازہ پڑھ کر اُس نوجوان کو خطاب کر کے آواز دی اور کہا وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ؀ فوراً قبر کے اندر سے آواز آئی مجھے میرے مالک نے وہ دو جنتیں دو۔ دو مرتبہ عطا فرمادی ہیں۔ (ابن کثیر)

خوف خدا کی سب سے زبردست ظاہری پہچان تہجد کی نماز ہے اگر قرآن مجید اور احادیث کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات بخوبی سمجھ میں آجاتی ہے کہ جنت کی قیمت میں بڑا حصہ تہجد کی نماز کا ہے چنانچہ خداوند جل وعلا فرماتا ہے اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ؀ اٰخِذِیْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ؕ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ؀ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ؀ وَفِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ؀ پرہیزگار نیک کار لوگ جنتوں اور چشموں میں اپنے مالک کے عطیات وانعامات حاصل کرتے رہیں گے (اس لئے کہ) وہ لوگ اس سے پہلے ہمیشہ خلوص کے ساتھ (بغیر دکھانے سنانے کے) کام کرتے تھے۔ رات کو بہت کم سوتے اور خصوصاً سحری کے وقت بخشش ورحمت کی درخواستیں کیا کرتے تھے۔ (اس بدنی عبادت کے علاوہ مالی عبادت میں بھی کافی حصہ لیتے) اور ان کے مالوں میں مانگنے اور نہ مانگنے والوں کے حصے مقرر تھے۔

(۹۳۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (ترمذی) تم خوب سلام پھیلاؤ ہر جاننے اور نہ جاننے والے کو سلام کیا کرو۔ نہایت سخاوت سے اپنے پرایوں کو کھانا کھلاؤ اور مہمانی کرو۔ رشتے ناطے ملاتے رہو۔ آپس والوں کو جدا ہونے دو کیونکہ؎

تو برائے وصل کردن آمدی ٭ نے برائے فصل کردن آمدی

اور اُس وقت بھی نماز پڑھا کرو جب کہ عام لوگ سوتے رہتے ہیں تو بغیر کسی دقت ومصیبت کے تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

اس کے متعلق ایک حدیث اور بھی سُن لیجئے۔

(۹۳۶) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصّٰلِحِیْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِّلسَّیِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ (ترمذی)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم ہمیشہ تہجد کو لازم کرو کیونکہ تم سے پہلے تمام لائق اور نیک لوگوں کا ہمیشہ یہی طریقہ رہا ہے۔ وہ تم کو خدا سے قریب اور گناہوں سے دور کر کے تمام گناہوں کو بخشوا دیگا۔

میں اسی حدیث پر خطبہ کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک ہم سب کو نیک لوگوں کے طریقہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ؀ وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

ؔ۱ پرہیزگاروں کو جب کچھ شیطانی اثر ہوتا ہے تو فوراً خدا کو یاد کر کے بُرائی بھلائی دیکھنے لگتے ہیں ۱۲۔

ؔ۲ جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا ڈر دل میں رکھے اُس کے لئے دو جنتیں ہیں ۱۲۔

اُس کی اہمیت کو کھو چکے ہیں۔ یہ جماعت اس سبق کو واقعی سکھانے بتلانے اور دنیا میں عام کرنے کے لئے اللہ کے بھروسہ پر کھڑی ہوگئی ہے۔

اس پروردگار عالم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ جماعت اپنے مقاصد کے ابتدائی مراحل طے کرتے ہوئے ترقی کی طرف گامزن ہے +

۱۔ اس نے شروع میں اپنا ایک مرکزی دفتر بمبئی میں قائم کیا +

۲۔ شہر کے مختلف مقامات پر درس قرآن جاری کیا +

۳۔ تبلیغی جلسے کئے۔

۴۔ مرکز میں ایک مختصر سا مدرسہ کھولا جس میں درس قرآن کے علاوہ طرز جدید کے ساتھ عربی زبان کی تعلیم دلچسپ انداز سے دیجاتی ہے +

۵۔ جماعت کی ان ہی مخلصانہ کارگذاریوں کو دیکھتے ہوئے بمبئی کے مضافات کے ایک مخلص رئیس کے دل میں ایک ولولہ پیدا ہوا اس نے اس کار خیر کے لئے بڑی خوشی و مسرت کے ساتھ ایک مختصر سا مگر فی الحال کافی قطعۂ زمین بمبئی کے مضافات کے ایک مقام مرول میں مرحمت فرمایا۔ جس میں بفضلہ تعالیٰ تعمیر کا کام جاری ہے:۔

(الف) مسجد کی بنیاد بھری جاکر کرسی تیار کرا دی گئی ہے۔

(ب) مدرسہ کی بنیاد بھی پڑ چکی ہے۔ جو "الجامعۃ الاسلامیہ" کے نام سے موسوم ہوگا۔ لیکن فی الحال اس بنیاد پر خام تعمیر کرا کر ابتدائی تعلیم کا اجراء کرا دیا گیا ہے +

اب جبکہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی اشاعت کے لئے جمعیۃ کا مطمح نظر اور اہم تر مقصد "الجامعۃ الاسلامیہ" کا جو ایک بڑی اسلامی یونیورسٹی کہلائے جانے کے لائق ہو، قیام رہا ہے اور ہے اس لئے اُس نے اس عالی شان مدرسہ کی تشکیل ابتدائی مراحل طے کرنے کے بعد دی جس میں ایسے مبلغین تیار کئے جائیں جو صحیح اسلامی روح اور عملی زندگی کے ساتھ علوم دینیہ سے بخوبی واقف ہوں۔ اور اسی کے ساتھ ہی ساتھ اپنے لئے ذرائع معاش کے حامل ہوں +

اسی وجہ سے علوم دینیہ کے علاوہ اس مدرسہ کا اہم اور ضروری جزو مختلف اقسام کی صنعت و حرفت قرار دی گئی ہیں +

اس مدرسہ کی ایک خوبی یہ رکھی گئی ہے جو اور مدارس عربیہ میں مشکل سے ملیگی کہ ہر طالب علم کو ادب عربی کا ماہر اس طرح پر بنایا جائے کہ وہ اس اسلامی زبان میں زبان و قلم کا ماہر ہو +

یہ جماعت اپنے ان مقاصد کو مسلمانان عالم کی دلچسپی اور توجہ مبذول کرانے کے لئے اس قسم کے مضامین اخبارات و رسائل میں شائع کرتی رہتی ہے۔ جس سلسلہ کی ایک کڑی یہ بھی ہے +

اب چونکہ جماعت کی عملی سرگرمی زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے اس کا ایک وفد جو مخلص افراد پر مشتمل ہوگا۔ اپنے مقاصد کی وضاحت مسلمانوں کے ذہن نشین کرانے کیلئے صوبۂ بمبئی اور اس کے نواح میں دورے کے لئے عنقریب وسط اگست میں جانے والا ہے +

امید ہے کہ ہر مقام کے مسلمان پرتپاک استقبال کرتے ہوئے ہمت افزائی فرمائیں گے اور دینی حمیت کا ثبوت دیں گے +

سکرٹری جماعت المسلمین بمبئی

مدرسہ اسلامیہ بانسی ضلع بستی

ہم اپنے اُن مخلصین ہمدردان اسلام کا شکریہ ادا کئے بغیر خاموش نہ رہیں گے جنکی فیاضانہ امداد سے مدرسہ اسلامیہ بانسی ضلع بستی کی دینی تعلیم میں ۹ سال کی عمر گذری۔ پندرہ بیس کوس کے اس کورہ علاقہ میں بھی ایک ایسا مدرسہ اسلامیہ ہے۔ جو مکمل دینی تعلیمات کا مرکز بنا ہوا ہے۔ یعنی حدیث و تفسیر صرف و نحو اردو فارسی و دیگر فنون درسیہ کی تعلیم دیجا رہی ہے۔ تعداد مدرسین چار۔ طلبہ تقریباً ستر ہیں۔ جن میں چند طلبا باہر کے ہیں۔ باقی سب مقامی۔ بیرونی طلبا کو چاہئے کہ وہ آنے سے پیشتر اجازت پتہ ذیل سے حاصل کرلیں۔ چونکہ یہ اہم مذہبی و قومی کام محض آپ بزرگ حضرات و برادران اسلام کی باہمی ہمدردی و اخوت مذہبی پر موقوف ہے۔

ونیز تعاونوا علی البر والتقوی کے بموجب آپ سے پرزور اپیل ہے کہ مولوی عبد اللہ صاحب آپ حضرات کی خدمت میں بغرض وصولی چندہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ مالی امداد سے ہمکو اپنے مذہبی فرائض ادا کرنے کا موقع دینگے۔ اور مدرسہ کو پہلے سے زیادہ کامیاب بنائیں گے +

المعلن خادم رحمت اللہ خاں سکرٹری مدرسہ اسلامیہ بانسی ضلع بستی

مدرسہ فیاضیہ دہلی

کی انجمن اصلاح اللسان کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۶ اگست ۱۹۴۲ء جمعرات کو بعد نماز عشاء بصدارت مولانا عبید اللہ صاحب ٹونکی مدرس مدرسہ دار السلام دہلی منعقد ہوا۔ بچوں نے نظمیں پڑھیں اور تقریریں کیں۔ اس کے بعد ماسٹر مولانا ارادت حسین صاحب و مولانا عبد اللطیف صاحب مولانا سعید احمد صاحب اعظمی مولانا حافظ عبد الوکیل صاحب نے نصیحتیں فرمائیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے مفید نصیحتوں سے سرفراز فرمایا۔

انجمن کی طرف سے کامیاب مقررین بچوں کو نقد انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی +

ابرار حسین بستوی۔ سکرٹری انجمن مذکور

فتویٰ

سوال اگر بعد ختم نماز جمعہ چند مسلمان داخل مسجد ہوں تو ان کو نماز جمعہ بجماعۃ ثانیہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب جائز بلکہ واجب ہے قال اللّٰہ تعالیٰ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ. آیہ حدیث اَلْجُمُعَۃُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَۃٍ اِلَّا اَرْبَعَۃٍ عَبْدٍ اَوْ اِمْرَأَۃٍ اَوْ صَبِیٍّ اَوْ مَرِیْضٍ رواہ ابوداؤد من حدیث طارق بن شہاب (الصحابی الصغیر) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ الحاکم من حدیث طارق ہذا عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصححہ غیر واحد (التلخیص الحبیر)

وجہ استدلال یہ ہے کہ نماز جمعہ جب فرض ہے اور اس کی شرط جماعت ہے جو حدیث بالا میں مذکور ہے تو دوبارہ جماعت جمعہ بھی اسی دلیل سے ثابت ہے۔ ہاں اگر اکیلا کوئی شخص بعد نماز جمعہ آوے تو بوجہ عدم شرط جمعہ ظہر پڑھے گا۔ چنانچہ بعض روایات ضعاف میں صراحتًا بھی آیا ہے ✤

ابوسعید محمد شرف الدین عفی عنہ

نیا محل دہلی

سوال زید کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد سکتہ فرماتے اور اس میں اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ الخ (دعائے افتتاح) پڑھتے۔ جیسا کہ کتب احادیث میں مذکور ہے۔ لہٰذا عیدین کی نماز میں بھی تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے افتتاح پڑھنی چاہیئے۔ اس کے بعد تکبیر زوائد۔ بکر کہتا ہے کہ ایسا نہیں بلکہ تکبیر تحریمہ اور تکبیر الزوائد متواتر بلا فصل کہنی چاہئیں۔ اور اس کے بعد دعائے افتتاح اس لئے کہ امام ابن القیمؒ زاد المعاد جلد اول صفحہ ۱۲۴ میں نماز نبوی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کَانَ یَبْدَأُ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْخُطْبَۃِ فیصلی رکعتین یکبر فی الاولیٰ سبع تکبیرات متوالیۃ بتکبیرۃ الافتتاح

زید اس کے جواب میں کہتا ہے کہ یہ مندرجہ ذیل حوالہ کے خلاف ہے ✤

نیل الاوطار ص ۸۳ ج ۳ قال الشافعی الاوزاعی واسحٰق وابوطالب وابوالعباس ان السبع فی الاولیٰ بعد تکبیرۃ الاحرام (ای بعد سکتۃ تکبیرۃ الاحرام)۔

تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ص ۳۷۶ ج ۱ سبع تکبیرات غیر تکبیرۃ الاحرام کما فی روایۃ

اب سوال یہ ہے کہ زید کا قول صحیح اور سنت کے مطابق ہے یا بکر کا؟

اس کے جواب میں حضرت مفتی اہلحدیث صاحب فرماتے ہیں۔ یہ زوائد تکبیرات تکبیر تحریمہ کے ساتھ ملحق ہیں۔ میرے ناقص علم میں اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ الخ وغیرہ پڑھنے کا محل ان کے بعد ہے۔ اس کے خلاف کوئی صریح حدیث ہو تو اطلاع دیجئے۔ شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی۔

آہ! جس کے اسم مبارک کی یاد سے زخم تازہ ہوتا ہے۔ خطیب ہند مولانا محمد صاحب (نور اللہ مرقدہ) "صلوٰۃ محمدی" عیدین کی نماز کی ترکیب میں فرماتے ہیں: وضو کرلے، قبلہ کی طرف منہ کرکے، اللہ اکبر کہتا ہوا رفع الیدین کرکے، سینہ پر ہاتھ باندھ لے اور اللھم باعد الخ یا اور کوئی مسنون دعا پڑھ کر قرأت سے پہلے ٹھیر ٹھیر کے سات تکبیریں اور کہے۔ اس ترتیب اور ترکیب کا حوالہ مطلوب ہے ✤

راقم محمد واجد اللہ عفی عنہ اللہ۔ مدرسہ اہلحدیث۔ ہیر گا چھی مالدہ

الجواب: تکبیرات عیدین میں یہ تو بعض روایات ضعاف میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی نماز میں ماسوائے تکبیر تحریمہ کے بارہ تکبیریں کہیں۔ دارقطنی ص ۱۸۱ ج ۱ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ وبسندین والبزار فی مسندہ عن عبد الرحمٰن بن عوف بلفظ کان یکبر ثلث عشرۃ تکبیرۃ الخ مجمع الزوائد ص ۲۲۳ ج ۱ گو یہ روایات ضعاف ہیں مگر مختلف اسانید سے ایک دوسرے کو قوت ہوتی ہے جس سے اصل مسئلہ کا اثبات ہوتا ہے۔ لیکن بتفصیل مرفوعًا اب تک نہیں معلوم ہوئی کہ یہ بارہ تکبیریں تکبیر تحریمہ کے متصل بلا فصل کہتے تھے یا بالفصل۔ اور نہ ہی یہ کسی روایت میں نظر سے گذرا کہ عیدین کی نماز میں تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح بھی کرتے تھے یا نہیں؟ ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عام قاعدہ کلیہ نماز میں وارد ہے کہ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان سکتہ فرماتے۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ میں اس سکتہ میں اللھم باعد بینی وبین خطایای الخ پڑھتا ہوں۔ متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۷۶ ج ۱

اس قاعدے وحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستور العمل سے ثابت ہوتا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد دعاء استفتاح پڑھ کر پھر تکبیرات زوائد کہنی چاہئیں بنا برآں قول زید کا صحیح ہے۔ رہا قول حافظ ابن القیمؒ کا تو اول تو انہوں نے اس بارے میں کوئی مرفوع حدیث صریح نہیں پیش کی۔ نیز اُن کے قول کے بموجب دعاء استفتاح کا بھی ثبوت نہیں ہوتا۔ اور اثر سے جو تمام تکبیرات میں حمد وثنا و درود نقل کیا ہے۔ یہ بھی ایک قول مرجوح ہے۔ بہرحال راجح زید کا قول ہے۔ اس لئے کہ وہ سنت محمدیہ کے مطابق ہے۔ ہٰذا واللہ اعلم!

الراقم ابوسعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ۔ دہلی

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کے والدین نے زید سے کہا کہ ہم اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح تیرے ساتھ کر دیں گے۔ لیکن زید کو قرائن سے معلوم ہو گیا کہ میرے ساتھ وعدہ صرف ٹھلانے کیلئے کیا ہے۔ نکاح نہیں کرنے دیں گے۔ اس وجہ

سے زید نے ہندہ سے زنا کیا۔ ہندہ حاملہ ہوگئی۔ پھر والدین نے حمل میں قبل وضع حمل پانچ ماہ زید سے ہندہ کا نکاح کر دیا ۔
کیا شرعاً یہ نکاح صحیح ہے؟ قرآن و حدیث سے جواب ہو ۔

الجواب امام احمد کے نزدیک یہ نکاح حرام ہے اور ... نہیں ہے۔ اس لئے کہ زانی کو حد لگانی واجب ہے۔ جب تک حد نہ لگائی جائے اور توبہ صحیحہ نہ ہو تب تک نکاح صحیح نہیں۔ اور یہ حمل زنا کا ہے۔ اور ولد ولد الزنا ہوگا۔ حاملہ من الزنا کا نکاح حالت حمل میں صحیح اس وجہ سے بھی نہیں کہ یہ عموم وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ میں داخل ہے۔ اخراج اس کا محض قیاس ہے۔ اور نیز زانیہ سے نکاح کرنے والا زانی ہوتا ہے۔ اور جب تک حمل موجود ہے حکم زنا بھی موجود ہے۔ بنا بریں علیہ یہ نکاح حرام ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

ابو اسحٰق نیک محمد عفی عنہ امرتسر

ھوالموفق ۔ نکاح زانیہ بزانی میں سلف کا اختلاف ہے۔ فمن قائل مجوز و مانع مگر بعد توبہ صحیحہ نکاح صحیح ہے۔ امام احمد بعد توبہ صحت کے قائل ہیں (نیل الاوطار) اور توبہ صحیحہ شرعی حد پر منحصر نہیں۔ قصہ افک صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ ؓ کو فرمایا تھا۔ فَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰہَ وَ تُوْبِیْ اِلَیْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْهِ الحدیث۔ صحت نکاح کی دلیل یہ ہے کہ سورۂ نور کی آیت کی منع کی دلیل میں علت منع وصف زنا ہے۔ قضیہ مشروطہ ہے۔ اور بعد توبہ وصف زنا زائل ہے۔ بحکم حدیث نبوی عـ۵ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ (سنن ابن ماجہ وغیرہ) اور عورت کی عدت اصطلاح شرع میں اس مدت کا نام ہے جس میں عورت فراق زوج یا وفات زوج یا سید کے بعد نکاح یا وطار سے رکی رہتی ہے (فتح الباری نیل الاوطار سبل السلام) قرآن و حدیث میں انہی مواضع میں عدتِ عورت کا ذکر آیا ہے استبراء امۃ اس میں داخل ہے۔ عدت کا تعلق اصل میں زوج یا سید سابق سے ہے۔ سورۂ احزاب کی آیت فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا بھی امر مذکور کی دلیل ہے۔ نظر بر آں اُولَاتُ الْاَحْمَالِ کے عموم میں حامل من الزنا کا دخول محل نظر ہے۔ قطعی نہیں صرف احتمال ہے۔ جیسا کہ خروج قیاسی کہا گیا دخول بھی قیاسی ہے اور اَلْعِبْرَةُ لِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا لِخُصُوْصِ السَّبَبِ بھی قیاس ہے نص یہ بھی نہیں۔ نیز عموم ہر چیز کا اپنے نوع میں ہوتا ہے نہ غیر میں۔ اور اس عموم کی تصریح صرف مُطَلَّقَہ اور متوفی عنہا (جس کا خاوند مرگیا) میں خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا فَقَالَ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا رواہ احمد والدار قطنی (نیل الاوطار) اور نکاح زانیہ بعد توبہ زنا نہیں کما تقدم۔ اور اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاۗءَ ذٰلِكُمْ الآیۃ اور حدیث لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ (سنن ابن ماجہ وغیرہ) بھی دلیل مجوزین ہے۔ خلاصہ یہ کہ صورت مسئولہ منصوص نہیں کتاب و سنت سے استنباط ہے ایسے مسائل میں ترک احوط (بہتر) ہے۔ مخلص۔ تحریر نکاح ہو سکتا ہے۔ مگر حمل مذکور صحیح النسب نہ ہوگا۔ هذا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم ۔

راقم ابو سعید محمد شرف الدین
ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی ۔

سالانہ جلسہ

انجمن تہذیب الاخلاق مدرسہ سعیدیہ دہلی

۱۱ رجب ۱۳۶۱ھ مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۴۲ء بروز پنجشنبہ بعد نماز عشا انجمن تہذیب الاخلاق کا سالانہ جلسہ مسجد سعیدیہ میں زیر صدارت استاذنا و مولانا مولوی ابو سعید محمد شرف الدین صاحب بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوا۔ باوجود موسم کی خرابی کے سینکڑوں طلبہ اور متعدد علمائے کرام شریک جلسہ ہوئے۔ جلسہ تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ نظموں کے بعد اراکین انجمن میں سے کئی طالب علموں نے اپنی تقریروں سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ پھر جناب صدر نے متواتر آدھ گھنٹہ حاضرین کو اپنی نصیحتوں سے سرفراز فرمایا۔ بعدہٗ صدر انجمن کی تحریک پر حضرت مولانا مولوی سید تقریظ احمد صاحب ایڈیٹر محمدی نے صدارت کے فرائض انجام دیے اور متعدد علمائے کرام نے اپنے اظہار خیال سے ہمیں ممنون فرمایا۔ اخیر میں صدر انجمن نے انجمن اور اس کی خصوصیات پر روشنی ڈالی۔ پھر جناب صدر نے خطبۂ صدارت کے بعد دعا سے اجلاس کو ۱۲ بجے ختم کیا۔ اور انجمن کی طرف سے فارغ ہونے والے طلبہ کو ہار پہنائے گئے۔ حاضرین کو انجمن نے شکریہ میں شیرینی پیش کی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ سعیدیہ کے زیر اثر ہماری انجمن تہذیب الاخلاق کو ہمیشہ رُو بہ ترقی رکھے۔ آمین!

فقط
شکر اللہ
سکریٹری انجمن ھذا ۔

ع ۵ یعنی حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے عدت میں نکاح درست نہیں۔

عـ۵ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے اُس کا کوئی گناہ تھا ہی نہیں ۔

نظم بتقریب سعید جلسہ سالانہ انجمن تہذیب الاخلاق مدرسہ سعیدیہ دہلی

از نشتر گورکھپوری سعیدی تلمیذ مسیح الکلام حضرت زیبا نارکی

قطعہ

آج سب شاد نظر آتے ہیں محفل والے || آج مسرور ہیں ہر طور سے منزل والے
دل میں ہے نشتر مرے فکر عدالت کا الم || اس حقیقت کو سمجھتے ہیں فقط دل والے

نظم

اللہ اللہ کس قدر رنگیں ہے شام انجمن || لے رہی ہے رحمت مولا سلام انجمن
ماہ و پروین کی نگاہیں جھک رہی ہیں شرم سے || اللہ اللہ کس قدر ہے اہتمام انجمن
ہر مقرر کا گل مضموں سے دامن پر ہے آج || باغ عالم میں مہک اٹھی مشام انجمن
ہے یہ غنچوں کی چٹک پھولوں کی خوشبو کہ یہ پھر || صبح تو ہم صبح ہے رنگیں ہے شام انجمن
انجمن ہے جلوہ گاہ قدسیان نیک نام || قدسیوں نے بھی کیا ہے احترام انجمن
پیکر علم و عمل بن جائیں سارے نوجواں || نوجوانوں کے لئے ہے یہ پیام انجمن
اے خدا صدر وارکین انجمن کے ہوش ہیں || یوں دعا دیکر چلا ہے شاد کام انجمن
اب بھلا ہوگا بیسر کیا سرور سرمدی || غمزدہ ہوتا ہوں بعد اختتام انجمن

نشتر بن جائیں مسلماں پیکر علم و عمل
کاش اگوش دل سے وہ سن لیں یہ پیام انجمن

قطعہائے سال تحصیل علوم دینیہ طلبہ مدرسہ عربیہ سعیدیہ دہلی ۱۹۴۲ء

از سعید احمد اعظمی سلمہ

۱۳۶۱ھ

قطعہ تاریخ مبشرہ

۱۹۴۲ء

تکمیل کتب دینیہ مولانا نجیب اللہ صاحب

چوں نجیب اللہ ما نیکو سیر || گشت فاضل در علوم دین فن
گفت تاریخش سعید بے نوا || گشت کامل در علوم دین و فن

۱۳۶۱ھ

تاریخ معلی ۱۳۶۱ھ تکمیل کتابہائے درسیہ مولانا شکر اللہ ۱۹۴۲ء

نیکدل یا کباز شکر اللہ || وارث حکمت محمد شد
بہر تاریخ او سعید بگفت || فاضل دین پاک احمد شد

۱۳۶۱ھ

تاریخ دل پسند ۱۳۶۱ھ تکمیل کتب دینیہ طالب دین عزیزی مولانا محمد عمر سلمہ

۱۹۴۲ء

چہ ساعت بودے نیک و فرخ کہ در وے || ز تحصیل فارغ محمد عمر گشت
بتاریخ سالش رقم کرد کلکم || زہے عالم دین عزیزی عمر گشت

۱۳۶۱ھ

مسلمان تاجروں کی خدمت میں ایک مخلصانہ گذارش

ریاست نیپال میں ایک موضع جھنڈے نگر ہے جو انگریزی زمین کی سرحد پر اور ریلوے اسٹیشن برھنی سے قریب تر واقع ہے۔ اس موضع میں تقریباً ۲۵۔۳۰ سال سے ایک مذہبی درسگاہ سراج العلوم کے نام سے قائم ہے جس کے ۴۰ بیرونی طلبہ۔ مدرسین اور ملازمین کی مجموعی مصارف آج ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار کے لگ بھگ ہے + اس مدرسہ سے مشرق اور شمال کیجانب ریاست نیپال نے پختہ ۲۲ بیگہ یعنی خام ۱۳۲ بیگہ زمین بازار کیلئے تجویز کی اور اس کا اشتہار بھی تقسیم کر دیا۔ چنانچہ گورکھپور۔ بستی۔ فیض آباد۔ لکھنؤ نیز دیگر مقامات کے مارواڑیوں اور دولتمند ہندوؤں نے درخواست دیکر زمینوں پر قبضہ جما کر مکانات بنانا شروع کر دیا۔ جس میں سے ۵۰ مکانات بنکر تیار ہیں۔ اور باقی کی بنیاد وغیرہ ہو رہی ہے + شرائط کچا ایک بیگہ زمین ۲۰ روپے کے حساب سے فروخت ہوگی۔ اس کے بعد سالانہ تقریباً ساڑھے تین روپے کچا ایک بیگہ کے حساب سے کرایہ و پوت کا ادا کرنا ہوگا + سہولت بھٹہ لگانے کے لئے زمین اور اس میں جلونی لکڑی ریاست کیطرف سے مفت ملیگی۔ نیز مکان میں لگانے کے لئے کڑی شہتیر۔ دروازہ۔ الماری وغیرہ کیلئے سکھوا کرما وغیرہ کی لکڑی سرکاری جنگل سے مفت ملیگی۔ صاحب مکان، مکان کو جب چاہے فروخت کر سکیگا اور کرایہ پر دے سکیگا + بازار بنوانے کے لئے نیپال سے آئے ہوئے حاکموں سے ملنے پر معلوم ہوا کہ پانسو دکان مکان کیلئے روپیہ لوگوں کا جمع ہو چکا ہے اور ابھی سینکڑوں دوکان مکان کیلئے جگہ خالی موجود ہے۔ مقام حیرت ہے کہ ان ۵۰۰ لوگوں میں مسلمانوں کے صرف دس پندرہ آدمی درخواست دہندہ ہیں باقی سب ہندو ساہوکاروں دولتمند مارواڑیوں کے مکانات ہیں + اسلئے دولتمند تاجر پیشہ مسلمانوں سے درخواست ہے کہ ان سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر آپ حضرات بھی غلہ کپڑا۔ کرانہ۔ بساط خانہ۔ تیل نمک۔ لوہا۔ چونہ۔ سمنٹ وغیرہ وغیرہ تجارتی سامانوں کے لئے مکان دکان کی درخواست دیکر مکانات بنوائیں +

مدرسہ سراج العلوم سے چونکہ یہ زمین بالکل ملی ہوئی ہے اسلئے مدرسہ کے سامنے چار مکانوں کیلئے درخواست دیکر قیمت و رجسٹری فیس داخل کر کے باضابطہ رسید حاصل کر لی گئی ہے جس کی تعمیر میں تقریباً ڈیڑھ ہزار روپے کی لاگت آئیگی۔ اب اہل ہمم اہل کرم اسلامی بھائیوں سے پر زور درخواست ہے کہ مدرسہ کے اس ضروری تعمیری کام میں بقدر وسعت تھوڑی بہت امداد فرما کر ماجور عند اللہ اور مشکور عند الناس ہوں۔ اگر رمضان شریف میں ہی اعانت فرمانا چاہیں تو براہ کرم اپنی امدادی فہرست میں مدرسہ کا پتہ نوٹ فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ ذٰلِکَ سَعْیُکُمْ مَشْکُوْرًا۔ نوٹ:- رسالہ مذہبی تعلیم اور مسلمان مفت طلب فرمائیں جس کی ہر سطر میں آپکو مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی پستی کا علاج ملیگا۔ ضرور ملاحظہ فرماویں + ترسیل زر و مزید معلومات کیلئے خط و کتابت کا پتہ:- ضلع بستی۔ پوسٹ آفس راما گنج۔ موضع جھنڈے نگر واقع راج نیپال۔

پتہ:- مدرسہ سراج العلوم - ناظم و صدر مدرس عبدالرؤف خاں + [illegible]

روشنی در قرآن

مسمی القرآن ذالعلوم العصریہ مصری کا اردو ترجمہ ہے

کتاب تو اس قابل ہے کہ ہر مسلمان مرد عورت اور بچہ بالخصوص طلبہ مطالعہ کرے۔ کیونکہ اس سے آپکو معلوم ہوگا کہ آج جو سائنس کی ترقی دنیا کو خیرہ کر رہی ہے اسکا سب سے پہلا محرک بلکہ معلم قرآن مجید ہے۔ افسوس کہ ہم اپنی تعلیم سے ناواقف ہو کر دوسروں کے یہاں گدائی کر رہے ہیں۔ کاغذ اور لکھائی چھپائی عمدہ ہے

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ/)

اعلام الموقعین کا لفظی ترجمہ اردو

دنیا میں اگر کوئی کتاب صحیح معنی میں فقہ کی کتاب کہلا سکتی ہے تو وہ یہ کتاب ہے۔ اہلحدیث بھائیو! اگر آپ اپنے مذہب کی سچائی اور تقلیدی مذہب کی پوری تردید دیکھنی چاہتے ہیں تو اسے دیکھو۔ قیمت حصہ اول چودہ آنے۔ حصہ دوم ایک روپیہ۔ حصہ سوم ایک روپیہ بارہ آنے۔ حصہ چہارم ایک روپیہ آٹھ آنے حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے۔ حصہ ششم ایک روپیہ بارہ آنے حصہ ہفتم ایک روپیہ آٹھ آنے۔ ساتوں حصوں کی یکجا رعایتی قیمت آٹھ روپے ہے۔ جلد منگوا لیجئے +

شان قرآن اردو

قرآن کریم کی خوبیوں کا ایسی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے سے قرآن کی عظمت سے دل بھر جاتا ہے۔ باوجود بڑی کتاب ہونے کے رعایتی قیمت صرف پانچ آنے رکھی ہے +

اسلامی پردہ

پردے کی فلاسفی پردے کے ثبوت کے دلائل اور مخالفین کی پوری تردید ہے۔ قیمت رعایتی صرف چار آنے۔ (۴/)

بلوغ المرام

یہ کتاب تمام حدیث کی کتابوں کا خلاصہ ہے۔ حدیث کے طالبعلموں کو سب سے پہلے یہی پڑھائی جاتی ہے اسکی عربی بھی زیر زبر سمیت ہے نیچے ترجمہ صحیح اردو میں ہے۔ حاشیہ پر حدیثوں کا مطلب نہایت سچا اور سیدھا حدیثوں کے مطابق ہے جس میں مذہب کی ملونی نہیں۔ اسکے دو حصے ہیں پہلا مترجم قرآن کی عربی بسطر [illegible] ہیں۔ تمام احکام کی حدیثیں ہیں قیمت مترجم کی ایک روپیہ...... صرف عربی ایک روپیہ

صحیح بخاری شریف کا مکمل اردو ترجمہ

یہ بخاری شریف کی ایک ایک حدیث کا ترجمہ ہے۔ جس میں دس ہزار صحیح احادیث رسول ہیں۔ کتب مقدسہ اسلامی میں قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کا درجہ ہے یہی وہ کتاب ہے جس سے قوانین اسلامی تیار ہوتے ہیں اور یہی وہ کتاب ہے جس کی دس ہزار حدیثیں سب کی سب پرکھی ہوئی ہیں۔ ایک بھی حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے سے آپکی معلومات مولویوں کے برابر ہو جائیگی۔ بخاری شریف اصل میں عربی کتاب ہے جس کا یہ لفظاً ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے۔ تاکہ اردو داں بھائی بھی اسلام کی اس اہم کتاب کا مطالعہ کر سکیں۔ ترجمہ دو ہزار صفحات میں آیا ہے۔ تین جلدوں میں ہے اور تینوں مجلد حرفی ہیں۔ پہلی جلد ۷۲۴ صفحے کی ہے اور اس میں ۳۰۵۳ حدیثیں ہیں۔ دوسری کے ۶۴۸ صفحات ہیں اور ۳۲۱۴ حدیثیں ہیں اور تیسری جلد مجلد حرفی ۶۸۰ صفحے کی ہے اور ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں قیمت صرف سات روپے ہے۔ اس کا وزن پونے تین سیر ہے محصول ڈاک ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے۔

تجرید البخاری اردو

صحیح بخاری پوری کی پوری مکرر حدیثوں کے حذف کے بعد صرف اردو ترجمہ ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

بخاری شریف کے پانچ پارے

عربی مع ترجمہ بھی چھپے ہیں۔ عربی مع زیر زبر حبائی ہے۔ بیچ میں قرآن شریف کی طرح صاف اردو ترجمہ اور حاشیہ پر مطلب لکھا ہے۔ ترجمہ مولانا وحید الزماں صاحب حیدرآبادی کا ہے۔ قیمت ہر ایک پارہ ایک روپیہ۔ جلد طلب کیجئے +

ترمذی شریف مترجم

یہی وہ کتاب ہے جس کی بابت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جس گھر میں یہ ہو گویا وہاں اللہ کے رسول بول رہے ہیں۔ اسکے نصف حصہ پر عربی ہے نیچے نصف میں اردو ترجمہ ہے۔ کام کی کتاب ہے۔ کم سے کم باقی رہ گئے ہیں۔ تمام مسائل اس میں موجود ہیں قیمت دونوں حصوں کی رعایتی ساڑھے سات روپے۔

مشکوٰۃ شریف کامل کا اردو ترجمہ

احادیث رسول کا بہترین انتخاب مشکوٰۃ ہے۔ تمام ممالک اسلامیہ میں جو شہرت و مقبولیت مشکوٰۃ شریف کو حاصل ہے وہ حدیث کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں۔ ترجمہ نہایت آسان اور عام فہم ہے گویا اصل حدیث اردو میں ہی تھی۔ اسکے آخر میں اسماء الرجال مشکوٰۃ کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں ۲۰۵ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات ہیں جن سے احادیث مشکوٰۃ روایت ہوئی ہیں۔ اس میں ۵۹۹۱ حدیثیں ہیں۔ ہدیہ مجلد کا [illegible]

ریاض الصالحین

عربی زیر زبر سمیت۔ رنگین سطر میں۔ نیچے اردو ترجمہ ہے پھر حاشیہ ہے۔ حاشیہ بھی مولانا عبد الاول صاحب غزنوی اہلحدیث کا ہے۔ ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے۔ یہ کتاب مشکوٰۃ کی طرح جامع ہے۔ دو جلدیں ہیں آٹھ سو صفحات ہیں یہی وہ کتاب ہے جسے حضرت سلطان ابن سعود نے عربی میں چھپوا کر عرب کو اسکی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ کتاب وہ عربی مع زیر زبر مع ترجمہ حاشیہ نہایت اعلیٰ کاغذ پر بہت صاف چھپ گئی ہے کامل کتاب کا ہدیہ صرف ساڑھے چھ روپے ہے +

سفر السعادت

اردو۔ یہ بھی حدیث شریف کی معتبر اور مفید کتاب ہے جو بالکل کمیاب بلکہ نایاب ہے۔ اس کا اردو ترجمہ کرا کر چھپوایا گیا ہے اور بہت سستا مل رہا ہے جلد منگوا لیجئے۔ جس کام کو آپ دیکھنا چاہیں کہ حضور کس طرح کرتے تھے۔ یہ کتاب بتادیگی کہ اس طرح۔ قیمت ایک روپیہ

حجۃ اللہ البالغہ

مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی۔ حدیث کیا ہے بلکہ اسلام کیا ہے اسے یہ کتاب بیان کرتی ہے۔ دونوں حصوں کا مکمل ترجمہ صرف پانچ روپے ہے +

اربعین محمدی

اہلحدیث کے مذہب کے مسائل کے ثبوت کی ۴۰ حدیثیں مع ترجمہ نہایت مفید اور کارآمد کتاب۔ قیمت صرف دو آنے ہے +

الانفکاک اردو۔ نواب صاحب کا بہترین رسالہ [illegible]

ملنے کا پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی دہلی

کالا پانی یعنی جماعت اہلحدیث پر ــــ عتاب

۱۸۶۴ء میں بعض خود غرضوں نے گورنمنٹ ہند کو یہ غلط رپورٹ پیش کی کہ اہلحدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور سرحد کی زبردست لڑائی انہی کی اعانت اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس پر ہندوستان بھر میں جماعت اہلحدیث پر آزمائش و ابتلا کا شدید دور شروع ہو گیا۔ ملک کے تمام گوشوں میں علمائے حق پر مقدمات اور سختیاں ہونے لگیں۔ بہت سے حضرات کو سخت ترین سزائیں ہوئیں۔ سولی پر چڑھائے گئے اور کالا پانی بھی بھیجے گئے۔ پورے دس سال تک جماعت اہلحدیث صبر و شکر کے ساتھ تمام مصائب برداشت کرتی رہی۔ از اں بعد سرکار کی بدگمانی رفع ہوئی اور جماعت پر سے پابندیاں اٹھائی گئیں۔ مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری (جن کی روح پر اس) اس مقدس گروہ میں تھے جسے کالے پانی بھیجا گیا تھا۔ رہائی کے بعد آپ نے ان تمام واقعات کو جمع کیا اور کتاب کی صورت میں شائع کر دیا۔ اس کتاب میں مولانا نے مقدمہ کا تمام حال جزائر انڈمان (کالا پانی) کی پوری تفصیلات جغرافیہ اور تاریخ لکھی ہے۔ اپنے بزرگوں کے حالات سے واقفیت کیلئے آپ یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ ... اب یہ کتاب بہت عجیب گئی ہے۔ کاغذ سفید عمدہ چھپائی صاف ۹۶ صفحے قیمت چھ آنے۔

تفسیر محمدی

یہ طرز سادہ صالحین بھی ایک مطول بہرہ ور معتبر تفسیر ہے آٹھ جلدوں میں عربی سے تھی اب اس کا ترجمہ ہو گیا ہے۔ مولانا محمد صاحب نے ایسی سلیس زبان میں ترجمہ کیا ہے کہ مستقل تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ چند نسخے باقی ہیں اگر جلد کاغذ سستا نہ ہوا تو یہ تفسیر نایاب ہو جائیگی۔ جلد منگوا لیجئے۔ اس وقت رعایتی قیمت چوبیس روپے ہے ✦

تفسیر فتح العزیز اردو

عموماً نمازوں میں آخری پارے کی چھوٹی بڑی سورتیں پڑھی جاتی ہیں اس لئے آپ سے ضرور منگوالیں یہ کے پانچسو صفحات ہیں۔ مضمون کو قرآن حدیث اور سلف صالحین سے بیان کیا ہے۔ اس کی قیمت بھی کوئی بڑی رقم نہیں صرف دو روپے میں بھیجی جائیگی۔ ایسی تفسیر فتح العزیز کا انتیسواں پارہ تبارک الذی کا اردو ترجمہ بہت ڈیڑھ روپیہ ✦

تبویب القرآن

مع حواشی و تفسیر وحیدی مصنفہ مولوی وحید الزماں صاحب حیدر آبادی۔ اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں ایک میں قرآن مجید کی آیات اور دوسرے میں ان کا ترجمہ اور تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں۔ لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یکجا جمع کر دیا ہے۔ طلبا علما واعظین اور مناظرین کے لئے بیحد مفید ہے۔ کاغذ اعلیٰ قیمت چار روپے

مصباح الفرقان فی لغات القرآن

اس کتاب کی تعریف سے زبان قاصر ہے۔ قرآن کریم کے تمام الفاظ حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کرکے ہر ایک لفظ کے لغوی معنی۔ اس کا صیغہ اور اس کا مادہ اشتقاق اور اس کے متعلق تمام ضروری معلومات اور تحقیقات صاف اور سلیس اردو میں بیان کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا مجموعہ جس طرح ایک عام مسلمان سمجھ سکتا ہے اسی طرح ایک کامل مولوی صاحب بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ کتاب گویا ان دس کتابوں کی جامع ہے۔ مفردات امام راغب اصفہانی۔ قاموس۔ منجد۔ اساس البلاغۃ۔ غرائب القرآن عمدۃ لغات القرآن۔ عجائب البیان۔ لغات القرآن تفسیر آسان۔ نجوم الفرقان۔ اس کتاب کی تقطیع بڑے قرآن شریف کے برابر ہے۔ چھاپہ بہت صاف حروف بہت موٹے الگ الگ۔ اعراب بالکل صحیح۔ کاغذ نہایت اعلیٰ۔ نئی چھپی ہے۔ قیمت صرف چار روپے آٹھ آنے

تفسیر شیخ الرئیس

فلسفے اور منطق کے امام ابو علی سینا نے قرآن کی تین سورتوں کی یہ تفسیر لکھ کر دنیا کو محو حیرت کر دیا۔ آپ اسے ضرور دیکھئے عربی مع ترجمہ و شرح قیمت صرف آٹھ آنے۔

تفسیر سورۂ اخلاص

امام ابن تیمیہؒ کی تصنیف۔ اس سے اچھی اور اس سے مفصل اس سورت کی اور کوئی تفسیر نہیں۔ ہدیہ دعائی روپے

اردو دفتر اخبار محمدی دہلی
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵
خریداری نمبر ۲۱۴۴ بخدمت جناب ... صاحب
... قرول باغ ۔ دہلی
New Delhi

دستور المتقی فی صلوٰۃ النبی

استاذ الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب عرف میاں صاحب دہلوی نے جماعت اہلحدیث کے لئے اپنی موجودگی میں اس کتاب کو دہلی کے مطبع میں چھپوائی تھی اور اس کتاب نے بہت مقبولیت حاصل کی تھی۔ اب یہ کتاب بالکل ختم ہو چکی تھی۔ بعد اللہ اس کے کچھ نسخے ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں ایک سچے اہلحدیث کو عمر بھر کے مسائل کے لئے یہ کتاب کافی ہے ہم اس کتاب کو سابقہ قیمت ہی پر دے رہے ہیں۔ بارہ آنے

غنیۃ الطالبین

عربی مع ترجمہ۔ عربی کی سطروں کے نیچے سطر بسطر اردو ترجمہ۔ حاشیہ پر ارشاد جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی دوسری کتاب فتوح الغیب بھی مع ترجمہ اردو۔ قیمت ساڑھے پانچ روپے۔ صرف اردو ترجمہ غنیۃ الطالبین کا صرف اردو ترجمہ۔ قیمت صرف تین روپے ✦

حیات طیبہ

یعنی مجاہد ملت محی السنت زندہ جاوید حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی کی کامل سوانحعمری۔ از مولانا مرزا حیرت صاحب اہلحدیث دہلوی۔ قیمت صرف سوا دو روپے

سوانح احمدی

حضرت امیر المومنین مولانا سید احمد صاحبؒ (امام مولانا شہید دہلوی) کی پوری سوانحعمری۔ قیمت صرف دو روپے

ائمہ اربعہ

چاروں اماموں کی پوری سوانحعمریاں اور اس بات کا ثبوت کہ یہ چاروں بزرگ اہلحدیث تھے۔ قیمت صرف چار آنے ✦

ملنے کا پتہ دفتر اخبار محمدی دہلی

احمد مجتبیٰ مولانا محمد صاحب مرحوم پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم
رسول کی مخالفت کرنے والے ... دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

اغراض و مقاصد

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ ...
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیج دیجئے ورنہ خریداری وی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں ...
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت دفتر اخبار محمدی کے پتہ پر ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

اخبار محمدی
دہلی
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۸

یادگار خطیب ہند مولانا مولوی محمد ... مدرسہ ... دہلی

ایڈیٹر مولوی ... نظام احمد ...

جلد ۱۹ بابت ۱۸ شعبان ۱۳۶۱ھ مطابق ... ۱۹۴۲ء نمبر ۱۵

ترجمۃ القرآن

یہ کتاب دہلی کے میاں صاحب کے ہم زماں مولانا مولوی عبدالمجید صاحب مرحوم اہل حدیث مالک مطبع انصاری کی تصنیف ہے ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب ہے کاغذ اعلیٰ لکھائی چھپائی صاف حروف موٹے اور اچھے ہیں سورۂ اقرأ باسم سے لیکر سورۂ والناس تک کی سورتیں مع ترجمہ و تفسیر ہیں۔ یہ اس لئے کہ عموماً نمازوں میں یہی چھوٹی سورتیں تلاوت کی جاتی ہیں لیکن چونکہ ان کے معنی مطلب معلوم نہیں ہوتے اس لئے نمازوں میں دل چسپی نہیں ہوتی۔ پس مرد عورت بچے سب کو ان سورتوں کے معنی مع واضح مطلب کے معلوم ہو جائیں۔ یہ کتاب میاں صاحب دہلوی کے حسب الارشاد لکھی گئی اور چھپائی گئی۔ اسوقت بہت ... ہمارے پاس اس کے چند نسخے موجود ہیں آپ اس کتاب کو منگوا لیجئے پڑھئے پڑھائیے پھر دیکھئے کہ نمازوں میں کسقدر دل لگتا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت میں کسقدر دلچسپی پیدا ہوتی ہے یعنی مطلب سمجھ کر قرآن کریم کو نمازوں میں پڑھنا مومن کے لئے معراج ہے قیمت اس کی اصلی تو ایک روپیہ ہے لیکن اسوقت ہم صرف چھ آنے میں بھیج دینگے۔

[illegible]

--- از جناب مولوی ظہور احمد صاحب سیف، ایولوی۔

مسلمانوں میں پھر یارب اسلاف کی شان پیدا کر
کوئی حیدر کوئی خالد کوئی سلمان پیدا کر
دیار ہند میں ہر سمت پاکستان پیدا کر
تو اپنی ہمتوں میں امتیازی شان پیدا کر
تو اپنے جسم مردہ میں نئی اک جان پیدا کر
نیا جذبہ نئی خواہش نیا ارمان پیدا کر
تو اپنے فعل ناممکن میں امکان پیدا کر
تغافل کیش اصلاح عمل کی شان پیدا کر
تو اپنے بحر احساسات میں طوفان پیدا کر
وہی تو رعب پیدا کر وہی تو شان پیدا کر
عروج و ارتقا کے تو بھی کچھ سامان پیدا کر
تو اپنے مضمحل اعضا میں کچھ ہیجان پیدا کر
طبیعت میں سکون مضطر اطمینان پیدا کر
اٹھا لے پیکر مردہ میں بھی جان پیدا کر

منظوم گذارش احوال واقعی

اس ہوشربا مہنگائی کے زمانے میں بہت سے رسالے اور اخبارات ہوگئے اور بہت سوں نے ضخامت کم کر دی۔ اخبار محمدی اب بھی ... آپ تاب بربائی ہے اسکے باوجود احباب کی بے التفاتی کہ بعض کے ذمہ سال کا چندہ واجب ہے ... وی پی ... دفتر کو نقصان پہنچایا جائے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ جو خریدار بنتے ہیں ... اخبار محمدی حاصل کرتے ہیں۔ ... جماعت اہل حدیث کے دردمند حضرات سے گذارش ہے کہ مجھے بتائیں کہ اخبار کی بقا کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔ ایڈیٹر

مولانا صاحب کی تصانیف پر تا ختم رمضان شریف تہائی کمیشن دیا جائیگا

خبروں کا صفحہ

قفقاز (کاکیشیا) کا کل رقبہ ۴۴۸۷۵۵ کلومیٹر ہے اور کل آبادی ۱۰۴۳۲۰۰۰ افراد پر مشتمل ہے۔ یہ یورپ اور ایشیا کے درمیان ایک اہم خطہ ہے اور اسی ملک کے باشندے مذہبی لحاظ سے تین فرقوں میں منقسم ہیں یعنی مسلم، عیسائی اور یہودی اور نسلی نقطۂ نظر سے ترک و تاتار، روسی، ارمنی، گرجی اور ایرانی پانچ قومیں ہیں۔ سوویٹ روس نے ان سب کو الگ الگ جمہوریتوں میں مندرجۂ ذیل طریقہ پر تقسیم کر دیا ہے۔

(۱) علاقہ قفقاز سے جنوب مغربی بحیرۂ کیسپین پر ۸۵۹۶۳ مربع کیلومیٹر ٹکڑے کا نام جمہوریہ آذربائیجان رکھا گیا ہے۔ اس جمہوریہ کے وجود سے شمال مشرقی ترکیہ میں بسنے والے ارمنوں کو اہمیت حاصل ہے۔ دس لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو آبادی ہے جن میں تہائی حصہ مسلمان ہیں باقی ارمنی اور یہودی ہیں۔

(۲) یہ قطعہ کوہ قاف کے جنوب غربی سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ مجموعی رقبہ ۶۹۵۵۹ مربع کیلومیٹر ہے۔ آبادی ۲۶۷۷۲۴۲۰۰ افراد پر مشتمل ہے آبادی کا ایک تہائی حصہ مسلمان ہے۔ مسلمانوں کی نسل اور زبان ترکی ہے۔ گرجی سٹالین کی قوم ہے۔ گرجستان کے مرکز اور طفلس میں ہیں۔ گرجستان یا جارجیہ دونوں کا مطلب ایک ہے۔

(۳) داغستان، شمالی قفقاز میں ہے۔ ۵۰۳۲۰ کیلومیٹر زمین کا رقبہ الگ کر کے داغستان ری پبلک قائم کیا ہے۔ یہاں کی آبادی ۹۰۱۵۰۰ افراد پر مشتمل ہے یہاں پر ۹۰ فیصدی مسلم آبادی ہے۔ اور انہیں خاندانی اعتبار سے لزگی بھی کہتے ہیں۔ داغستانی مسلمانوں کے حسن و جمال کی تعریف میں پری کی نسبت دی جاتی ہے۔ مزید برآں اُن کی شجاعت اور دلیری کا سکہ تمام روس پر جما ہوا ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کی زبان اگرچہ ترکی ہے۔ لیکن علماء اسلام کے اثر و رسوخ سے عربی عام طور پر بول اور سمجھ سکتے ہیں۔

چونکہ سوویٹ روس کا نظام حکومت اشتراکی ہے اس لئے ہر ایک ریپبلک اور جمہوریتوں پر کمیونسٹ ڈکٹیٹرشپ کا اقتدار ہے۔

قفقاز کو اس وقت کمک پہنچانے کے لئے ترکستان کے راستے پر دو ریلوے لائنیں ہیں (۱) سائبیریا کے راستہ ماسکو سے آنے والی ریلوے لائن سے تاشکند۔ تاشکند سے بخارا اور خیوا اشق آباد ہوتی کراسنوڈور پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے (۲) دوسری لائن تاشکند سے بحیرۂ ارال سے ہوتی اور دن برغ وہاں سے استراخان کو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان دونوں راستوں سے قفقاز کو شاہ ترکستان کی طرف سے کمک پہنچ سکتی ہے +

ــــ سٹالن گریڈ کے مورچہ پر روسی فوجوں کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے۔ دریائے ڈون کے موڑ پر جرمنوں کے بھاری ٹینک دریائے پورلی کنارے پر پہنچ گئے ہیں۔ جرمن ٹینک روسی مورچوں پر بڑے سخت حملے کر رہے ہیں۔ کوئی لکور میں روسی فوج پیچھے ہٹ گئی ہے۔ روسی فوجیں جرمنوں کو نقصان پہنچا رہی ہیں تاہم ابھی تک جرمنوں کو پیچھے نہیں ہٹا سکیں۔ کاکیشیا میں جرمن فوجیں اور آگے بڑھ گئیں۔ اب تو لڑائی پرولیڈ نیا تک پہنچ گئی ہے۔ یہ شہر رسطوف باکو ریلوے لائن پر ایک اہم جنکشن ہے اور گروزنی کے تیل کے علاقہ سے اس کا فاصلہ تقریباً ۵۰ میل ہے یہ شہر رسطوف باکو ریلوے لائن پر اس جگہ واقع ہے جہاں یہ لائن دریائے ترک کو پار کرتی ہے جنوبی کاکیشیا میں اس وقت کراسنوڈور کے جنوب میں لڑائی ہو رہی ہے۔ ایک جگہ اس علاقہ میں دو بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے مگر اور علاقوں میں روسیوں نے جرمنوں کو روکا ہوا ہے۔ سٹالن گریڈ کے مورچہ پر لڑائی جاری ہے۔ خطرہ برابر بڑھ رہا ہے۔ جرمن فوجیں دو طرف سے اس شہر کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ایک جگہ جرمن فوجیں شہر سے صرف چالیس میل دور رہ گئی ہیں۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ولاڈی واسٹک کی بندرگاہ پر زبردست سرگرمی دیکھی جا رہی ہے۔ جہازوں سے دھڑا دھڑ مال اتارا جا رہا ہے +

افغانستان میں یوم آزادی

کابل ۲۴ اگست آج افغانستان میں یوم آزادی منایا جا رہا ہے جس کا افتتاح شاہ افغانستان کنگ ظاہر شاہ نے کیا ہے اس موقعہ پر انہوں نے اپنی قوم کے نام ایک تقریر بھی براڈکاسٹ کی اور افغانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنا فرض پہچانیں اور متحد اور مضبوط رہیں۔ انہوں نے اس بات پر خوشی ظاہر کی کہ افغانستان ابھی تک جنگ سے الگ تھلگ رہ سکا ہے اور امید ظاہر کی کہ افغانستان آئندہ بھی اپنی آزادی قائم رکھ سکیگا۔ افغانوں کو چاہئے کہ تازہ دم رہیں اور آزادی کی اسپرٹ زیادہ رکھیں اس تقریر کے بعد بادشاہ نے فوج کا معائنہ کیا اس کے بعد بند ہوا تمام سرکاری دفاتر اور ادارے اس جشن کے موقعہ پر بند ہے +

ــــ مصر کے مورچہ پر دونوں طرف کی بڑھتی ہوئی ہوائی سرگرمیوں سے پتہ چلتا ہے کہ مصر میں جلد ہی لڑائی کا مورچہ پھر گرم ہونے والا ہے۔ پچھلے کئی ہفتہ سے جنرل رومیل کو کافی کمک پہنچ رہی ہے جلد ہی لڑائی چھڑنے کا امکان ہے۔ اس خبر سے کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے دشمن کا ایک ہوائی جہاز مار گرایا یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جنرل رومیل برطانوی فوجی ٹھکانوں کا سراغ لگانے میں لگا ہوا ہے۔ میدانی لڑائی کے لئے موسم روز بروز اچھا ہوتا جا رہا ہے اس لئے خیال ہے کہ بہت دنوں تک اس مورچہ پر خاموشی نہیں رہ سکتی۔ رومیل اسکندریہ کے اس قدر قریب پہنچ گیا ہے کہ آنکھیں برطانوی فوج چین سے نہیں بیٹھ سکتی۔ اتنی دور نکل جانے کے بعد جنرل رومیل خاموش نہیں رہ سکتا +

ــــ کرنول ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے ایک ریزولیوشن منظور کیا ہے جس میں مسٹر جناح سے اپیل کی ہے کہ وہ مہاتما گاندھی سے ملیں اور فرقہ وارانہ سمجھوتہ پر بات چیت کریں۔ ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے درخواست کی گئی کہ لیڈروں کو آزادانہ بات چیت کرنے کی پوری سہولتیں دی جائیں۔ ملک کی بعض اور مسلم انجمنوں اور افراد نے اسی قسم کی تجویزیں مسٹر جناح کو بھیجی ہیں جن میں ہندو مسلم سمجھوتہ کا مطالبہ کیا ہے +

استقامت

(۴)

(از جناب مولوی محمد زبیر صاحب نظر وی دربھنگوی جامعہ رحمانیہ بنارس)

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ

آپ انصار کے بڑے نامی گرامی جوانمرد۔ بہادر اور نامور مشہور شاعر تھے بڑے بڑے امرا۔ اور شاہی درباروں میں انکا کلام پسند کیا جاتا تھا۔ اسلام میں ان کا استقلال علو ہمتی مندرجہ ذیل واقعات میں ملاحظہ فرمائیے:۔

رجب ۹ سنہ ہجری کا زمانہ ہے۔ گرمی شدت کی پڑ رہی ہے۔ لوگوں کو کسی حال میں چین نہیں پڑتا خوراک کی کمی سے اکثر لاغر و نحیف ہو چکے ہیں۔ پھلوں کے پکنے کا وقت آگیا ہے۔ بوڑھے، بچے، مرد و عورت پھلوں کی آمد آمد کی خوشیاں منا رہے ہیں کہ عین اسی تنگدستی و بدحالی میں خبر ملتی ہے کہ تبوک وغیرہ کے راجہ نواب مسلمانوں کے مٹانے کے لئے بڑے زور شور سے تیاری میں مشغول ہیں اور قیصر روم سے بھی مدد طلب کی ہے۔ کیونکہ وہ سب قیصر کے ماتحت تھے۔ مسلمانوں میں کسی کے پاس جنگ کا سامان نہیں ہے۔ سواریوں کی قلت ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا مجاہدو! مدافعت کے لئے فوراً تیار ہو جاؤ۔ اور جو کچھ بھی دامے درمے ہو سکے۔ سامان جنگ کے لئے اکٹھا کرو۔ شیدائی رسول اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ذی حیثیت صحابہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وغیرہ نے دل کھول کر اتنا مال دیا کہ سب مشکلیں آسان ہو گئیں۔ ادھر منافقوں کا یہ حال ہے کہ غصے سے پاؤں کے نیچے کی زمین نکل گئی۔ تیوریاں بدلنے لگے۔ اور طرح طرح کے برے کلمات بدزبانوں سے نکلنے لگے۔ اور جو جو باتیں نہ کہنی تھیں وہ کہہ ڈالیں۔ کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اب شاہ اسلام اور مسلمانوں کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ اس سلطنت سے مقابلہ ہے جس کا مقابل دنیا میں کوئی نہیں وہ ابھی ۸ سنہ ہجری میں سلطنت ایران کو شکست فاش دے چکی ہے۔ ان ننگے بھوکوں کی ان کے سامنے کیا حیثیت ہے۔ سب کو پکڑ کر دور دراز نامعلوم جزیروں میں بھیجکر معدوم کر دیا جائے گا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہایت عجلت کے ساتھ دشمنوں کی سرکوبی کے لئے چل کھڑے ہوئے مجاہدین نے بھی اپنے ہتھیار اٹھائے اور آنحضور کے ہمراہ ہو لئے۔ مدینہ کی حفاظت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوئی۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ رہ گئے۔ پاس کافی رقم اور سفر کے لئے سواریاں بھی تھیں۔ انہوں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ میرے پاس تیز سواریاں ہیں دم کے دم میں سامان خرید کر آپ کے ساتھ ہو لونگا۔ لیکن شیطان حیلہ ساز نے آجکل کی حیص بیص میں مبتلا رکھا۔ اور وقت گذر گیا۔ حالانکہ یہ اس لڑائی کے قبل (غالباً) سوائے بدر کے کسی جنگ سے پیچھے نہ رہے تھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام تبوک پہنچے تو ان کو غیر حاضر پاکر وجہ دریافت فرمائی۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ وہ لمبے لباس۔ پوشاک کے گھمنڈ میں بھولا ہوا ہے۔ اور منافقوں کی دھوکہ بازی سے ان کے ساتھ رہ گیا۔ لیکن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا، یا رسول اللہ ان کے بارے میں میرا خیال اچھا ہے کسی وجہ سے وہ نہ آسکے ہونگے، منافقوں کے ساتھ ان کا ملنا محال ہے۔ آپ نے سکوت فرمایا۔

تبوک کے متعلق جو خبریں مدینہ میں سنی تھیں وہ صحیح تھیں مگر تیاری مکمل نہ ہونے پائی تھی کہ مسلمانوں کا بے پناہ لشکر بلائے ناگہانی کی طرح ان کے سروں پر پہنچ گیا تو سب ڈر گئے اور سب نے جزیہ دینے کا اقرار کرکے تحفے دیکر صلح کر لی۔

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں باحترام واپس تشریف لائے۔ اور اپنے معمول کے مطابق مسجد میں اترے۔ اس وقت بدخواہوں کے ہوش اڑ گئے۔ نعلیں جھانکنے لگے۔ اسّی سے زیادہ منافقین حاضر خدمت ہوئے اور جھوٹے جھوٹے عذر پیش کرکے اپنی برأت حاصل کر گئے۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میرے دل میں بھی یہی طریقہ پسند آیا۔ لیکن خوف خداوندی نے اجازت نہ دی۔ اور کہنے لگے اے اللہ کے رسول اگر میں آپ کے سامنے نہ ہوتا تو جھوٹ بول کر بری ہو سکتا تھا۔ مگر خوف خداوندی جھوٹ بولنے سے روکتا ہے۔ خدا کی قسم مجھے کوئی عذر نہ تھا۔ زاد وغیرہ بھی میرے پاس موجود تھا۔ صرف آجکل آجکل کرتے کرتے پیچھے رہ گیا۔ آپ نے فرمایا اگر ایسا ہی ہے تو جاؤ اس کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ ہی کرے گا میں اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے بعد بنی سلمہ آئے اور کہنے لگے ارے میاں جس طرح اوروں نے اپنے اپنے عذر پیش کئے اور برأت حاصل کر لی تم بھی کوئی عذر بنا کر چھٹکارا پا لیتے۔ الغرض انہوں نے مجھے اتنی لعنت ملامت کی کہ میں واپس چلنے کو آمادہ ہو گیا پر ہمت نہ ہوئی۔ پھر میں نے اور لوگوں کا حال پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ دو بدری صحابی مرارہ بن ربیع عمروی اور ہلال بن امیہ واقفی کا فیصلہ بھی خدا ہی کے سپرد ہے۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ ادھر میں آیا اور ادھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم نافذ فرمایا کہ خبردار کوئی ان تینوں سے سلام و کلام نہ کرے۔ حکم کے نافذ ہونے کی دیر تھی فوراً عمل شروع ہو گیا۔ ہر شخص ہم سے اعراض کرنے لگا۔ اپنے بیگانے ہو گئے حتیٰ کہ رفیقۂ حیات نے بھی سرکاری حکم کی تعمیل کی۔ میرے دونوں ساتھی گھر میں بیٹھے روتے رہتے کیونکہ وہ معمر تھے۔ لیکن میں ان سے جوان تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں جاتا رہا۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ میں کچھ دیر میں پہنچا جماعت ختم ہو چکی تھی۔ شمع رسالت کے پروانے حلقہ باندھے ہوئے تھے۔ میں نے جاتے ہی سلام کیا اور انتظار میں رہا کہ دیکھیں سلام کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک بھی ہلتے ہیں یا نہیں؟ لیکن میری نگاہ ناکام ہی رہی۔ میں انتہائی مایوسی کے بعد نماز میں مشغول ہو گیا۔ آخر نماز سے فراغت

کے بعد اپنے چچازاد بھائی ابوقتادہ رضی کے مکان پر
پہونچا (وہ اس واقعہ کے قبل میرے بڑے ہی حبیب
لبیب تھے) میں نے سلام کیا۔ لیکن خدا کی قسم انہوں
نے جواب نہ دیا۔ میں نے کہا اے ابوقتادہ تم سے
قسمیہ پوچھتا ہوں کہ کیا جانتے ہو کہ میں اللہ اور
اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے اسی
کو تین بار دہرایا۔ تو اخیر میں اس نے کہا اَللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ اللہ اور اس کے رسول تمہاری
محبت کو خوب جانتے ہیں فَفَاضَتْ عَيْنَايَ یہ
سنکر میں روتا ہوا واپس چلا آیا +

میرے دوستو! خیال دوڑاؤ اور سوچو کہ
وہ گھڑی ان پر کیسی سخت گذری ہوگی؟ ہائے
افسوس! کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ کبھی گلیوں میں
تو کبھی بازاروں میں مارے مارے پھر رہے تھے۔
کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ بچہ بچہ ان سے
کترا کر چلتا تھا۔ لیکن مضبوط ایمان والے اس
دوران میں بھی لوگوں کی بے رخی سے گھبرا کر اسلام
سے مرتد نہیں ہوتے۔ یہ بلائے عظیم تو تھی ہی کہ
دوسری مصیبت در پیش آئی +

یہی حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں
بازار میں ادھر ادھر پھر رہا تھا، کہ ملک شام کا قافلہ
آن پہونچا اور ان میں سے ایک شخص لوگوں سے
پوچھنے لگا۔ مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ
کوئی ہے جو کعب بن مالک کا پتہ بتادے۔ لوگوں نے
میری طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے شاہ غسان کا
ایک خط پیش کیا فَإِذَا فِيْهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ
قَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَ
لَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَّلَا مَضْيَعَةٍ
فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ۔ میں نے فوراً کھولکر دیکھا
تو لکھا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارا رسول (صلی
اللہ علیہ وسلم) تم پر ظلم کر رہا ہے۔ تم ہمارے
پاس چلے آؤ۔ ہم تم سے سلوک اور مدد کریں گے
اللہ نے تم کو ذلیل و خوار نہیں بنایا ہم تمہاری اچھی
طرح آؤ بھگت کریں گے" یہ پڑھنا تھا کہ میرے تن بدن
میں آگ لگ گئی۔ غصے سے چہرہ سرخ ہوگیا۔ اور
اس خط کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے دہکتے ہوئے تنور میں
جھونک دیا۔ اور نامہ بر سے کہا کہ جاکر جواب دے دینا
کہ خط کو جلا دیا۔ اسی کو شاہ ظفر دہلوی نے کس اچھے
پیرائے میں کہا ہے ؎

کہا نامہ بر نے جواب دو خط شوق عاشق زار کا
وہیں خط کو آگ میں ڈال کے کہا کہہ خط کو جلا دیا

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں مَا مِنْ شَيْءٍ اَهَمَّ
اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ سب سے اہم ترین
بات میرے نزدیک یہ تھی کہ اگر میں اسی دوران میں
دنیا سے کوچ کر جاؤں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم میری نماز جنازہ بھی نہ پڑھیں گے اَوْ يَمُوْتُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكُوْنَ
مِنَ النَّاسِ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِيْ
اَحَدٌ مِّنْهُمْ وَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ (بخاری پ ۱۹)
یا (خدانخواستہ) خود آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم
رحلت فرما جائیں تو میں اسی بے بسی و بے کسی کی
حالت میں رہ جاؤنگا کہ مجھ سے کوئی سلام و کلام
تک نہ کرے گا۔ ادھر میں یہ گفتگو اپنے دل میں
کر رہا تھا۔ ادھر میری توبہ مقبول بارگاہ ہوئی۔
چونکہ مسلمانوں کو سفر تبوک میں پچاس دن لگے تھے
اس لئے اللہ تعالے نے پچاسویں شب میں اپنے
رسول محبوب مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر توبہ
کی آیت نازل فرمائی۔ اس رات حضور صلے اللہ
علیہ وسلم بی بی ام سلمہؓ کی باری میں تھے۔ آپ
نے فرمایا بی بی ان تینوں کی توبہ قبول کرلی گئی ہے
بی بی ام سلمہ رضی نے فرمایا اے اللہ کے رسول! کیا
ان تک بشارت پہونچوا دوں؟ آپ نے فرمایا
لوگوں کی بھیڑ ہوجائے گی۔ رات کا سونا حرام
ہوجائے گا +

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں اپنے کوٹھے پر
صبح کی نماز پڑھ کر بیٹھا تھا کہ مجھ جیسا بدنصیب کوئی
نہیں۔ باوجود کشادگی کے مجھ پر زمین تنگ ہوگئی
سوائے اللہ کے کوئی ملجا و ماوا نہیں۔ اچانک
سلع پہاڑ کی چوٹی سے کسی پکارنے والے نے
نہایت بلند آواز سے پکارا یَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
اَبْشِرْ اے کعب خدائی بشارت سے خوش ہو جا
یہ سننا تھا کہ میں فوراً سجدہ میں آ رہا۔ اب کیا
تھا کوئی پہاڑ کی چوٹی سے بشارت دے رہا ہے تو
کوئی سواری سے اگر کوئی پیدل چل کر خوشخبری
سنا رہا ہے۔ جو آدمی اول اول میرے پاس آیا
خوشی کے مارے میں نے اپنے کپڑے اتار کر اسے
دے دئے۔ اس کے بعد میں مسجد نبوی بھاگا ہوا
آیا۔ ابھی دور ہی تھا کہ حضرت طلحہ رضی دوڑتے
ہوئے آئے۔ مصافحہ کیا۔ گلے لگایا اور مبارکباد
دی۔ مجمع احباب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم
رونق افروز تھے۔ میں اپنے بائیں ہاتھ میں جوتا
لئے ہوئے نزدیک پہنچا اور سلام کر کے بیٹھ گیا
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ اَبْشِرْ
بِخَيْرِ يَوْمٍ مَّرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ
(بخاری ۱۹ پ) آپ نے فرمایا مبارک ہو یہ تمہاری
خوشی کا اولین دن ہے تمہاری عمر کا بہترین دن ہے
اس وقت آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا
تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ یہ آپ کی جانب سے
ہے یا اللہ کی جانب سے؟ فرمایا لَا بَلْ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ نہیں نہیں یہ اللہ کی جانب سے ہے
ابن ابی شیبہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے إِنَّكُمْ
صَدَقْتُمُ اللّٰهَ فَصَدَقَكُمْ تم نے اللہ سے
سچے دل سے عذر کیا تو اللہ نے بھی تمہاری سچائی
ظاہر کر دی۔ فرمایا وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ
خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ
بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ
وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا إِنَّ اللّٰهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ o مہاجرین وانصار
کی توبہ کا حال بیان کرنے کے بعد فرماتا ہے
"اور اللہ نے ان تین شخصوں کے حال پر
بھی توجہ فرمائی۔ جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا۔
یہاں تک کہ جب ان کی پریشانی کی یہ نوبت پہنچی

کہ ان پر زمین اپنی فراخی کے باوجود تنگ ہوگئی اور وہ خود اپنی جان سے بھی تنگ آگئے۔ اور انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا کی گرفت سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی ہی طرف رجوع کیا جائے۔ اس وقت وہ خاص توجہ کے قابل ہوئے تو ان کے حال پر بھی توجہ فرمائی تاکہ آئندہ موقع پر بھی وہ اُسی کی طرف رجوع کریں۔ بلاشک اللہ تعالیٰ بہت توجہ کرنے والا اور نہایت مہربان ہے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (پ ۱۱ سورہ توبہ) اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور ہر حال میں سچوں کے ساتھ رہو۔

حضرت کعبؓ نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی۔ اس لئے میں عہد کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی جھوٹ نہ بولونگا۔ اور میں نے نذر مانی تھی کہ میری توبہ قبول ہو جائے تو میں اپنا کل مال اللہ واسطے کفارہ دونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُل مال نہ دو بلکہ کچھ مال اپنے لئے روک لو۔

مسلمانو! مستقیم اور صادق بندوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ سب نے بائیکاٹ کیا۔ شاہِ غسان نے تو مال و دولت کا لالچ بھی دیا۔ پر اپنے دین سے ایک انگشت بھر بھی دور نہ ہوئے۔ بلکہ بڑی ثابت قدمی بڑے صبر و استقلال سے ان مشکلات کو ٹالتے رہے۔ مصائب و آلام جھیلتے رہے۔ اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ پروردگار نے اپنے کلام میں سچا بنایا اور مسلمانوں کو انہی جیسا صادق بننے کا حکم فرمایا۔ حضرات! یہ وہ تمغہ ہے کہ نہ مٹائے مٹ سکتا ہے اور نہ بھلائے بھول سکتا ہے۔ بلکہ جب تک دنیا قائم رہے گی صادق جیسے بہترین خطاب سے یاد کئے جائیں گے۔ اور آخرت میں تو من مانگی مرادیں نصیب ہی ہوں گی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ +

حضرت اسماؓ و عبداللہ رضی اللہ عنہما

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا خلیفۂ اوّل جناب صدیق اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی صاحبزادی، آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی سالی، اور عرب کے مشہور و معروف پہلوان حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ ان کا لقب ذات النطاقین تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ انہی کے صاحبزادے ہیں۔ ہجرت کے بعد یہ اسلام کے اولین فرزند ہیں۔ ان کی ولادت باسعادت مسلمانوں کے لئے باعث خوشی ہوئی تھی۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ ہجرت کے بعد ایک عرصہ تک مدینہ میں کسی مہاجر کے ہاں اولاد نہ ہوئی۔ مشرکین مکہ طعن دیتے تھے کہ ہمارے معبودوں نے انہیں سراپ دیا ہے اس لئے اولاد نہ ہوگی۔ ہمارے دیوتاؤں کے دشمنوں کی نسل نہیں چل سکتی۔ اور یہودی کہتے تھے کہ ہم نے جادو کر دیا ہے اس لئے مسلمانوں میں لڑکا پیدا نہ ہوگا۔

ان حالات میں حضرت عبداللہؓ پیدا ہوئے ان سب بدگو لوگوں کی زبانوں میں قفل پڑ گئے۔ ان کے جھوٹے عقیدوں کا ستیاناس ہوا۔ فرزندِ حواری کے دہن مبارک میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور چبا کر رکھی تھی۔ اس تعارف کے بعد ان دونوں ماں بیٹے کی دلیری اور حقگوئی کا حال مختصراً ملاحظہ فرمائیں۔

یزید کے انتقال کے بعد سلطنت میں ابتری ہوئی تو حجاز والوں نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو اپنا خلیفہ بنا لیا۔ اور عالم اسلام عموماً آپ کے زیرنگیں ہوگیا۔ کسی حیلہ سے مروان اُس کے بعد اُس کا بیٹا عبدالملک بن مروان دمشق کے تخت پر قابض ہوگئے تو اُنہوں نے حجاج کو حجاز کا گورنر بنا کر روانہ کیا۔ حجاج بن یوسف ثقفی نے آتے ہی مکہ کا محاصرہ کر لیا اور مہینوں تک محاصرہ کئے رہا۔ محاصرہ طول پکڑ گیا۔ تو بی بی اسماءؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا بیٹا! تم کب تک اس گھراوے میں رہو گے۔ میدان کارزار میں نکلو اور خوب ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ حضرت عبداللہؓ تو بہت پہلے ہی سے مکمل ارادہ کر چکے تھے۔ ماں کی اجازت پا کر بہت خوش ہوئے۔ زرہ پہنی، اور ماں سے رُخصت چاہی۔ تو اندھی ماں نے ٹٹول کر عبداللہؓ کو دیکھا اور کہا بیٹا! بہادروں کی یہ شان نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم موت سے گھبراتے ہو۔ حالانکہ تم حق پر ہو۔ یہ سنکر عبداللہ نے زرہ اُتار دی۔ میدان جنگ میں نکلے اور نہایت بہادرانہ مقابلہ کر کے شہید ہو گئے۔ ظالم حجاج نے ان کی لاش کو سولی پر چڑھا دیا۔ تیسرے دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا اس طرف سے گزر ہوا تو فرمایا! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْب! تم پر سلامتی ہو اے ابو خبیب، (ابو خبیب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی کنیت ہے) اور اسی کو تین بار دہرایا اور ان کے وصفوں کو بیان فرما کر چلے گئے۔ جب حجاج کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے وہاں جانے کی خبر ہوئی تو حجاج نے حضرت ابن زبیرؓ کو سولی سے اُتارا فَاُلْقِیَ فِیْ قُبُوْرِ الْیَھُوْدِ۔ اور ان کو یہودیوں کی قبرستان میں ڈلوا دیا۔ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُمِّہٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِیَہٗ۔ پھر ان ظلموں کے بعد حجاج نے بی بی اسماءؓ کے پاس گرفتاری کے لئے سپاہی بھیجا۔ آپ نے آنے سے انکار کر دیا۔ پھر حجاج نے اپنے سپاہیوں کو یہ کہکر روانہ کیا کہ اس سے جا کر کہنا اگر اب کی مرتبہ تم نہ آؤ گی تو یاد رکھو کہ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکِ مَنْ یَّسْحَبُکِ بِقُرُوْنِکِ "تمہارے پاس ایسے آدمیوں کو بھیجونگا جو تمہارے بالوں کا جوڑا پکڑ کر گھسیٹ لائیں گے۔ آپ نے جواب دیا وَاللّٰہِ لَا اٰتِیْکَ حَتّٰی تَبْعَثَ اِلَیَّ مَنْ یَّسْحَبُنِیْ بِقُرُوْنِیْ" جا کر کہدو قسم خدا کی اس ظالم مردود کے پاس میں ہرگز نہ جاؤں گی۔ ذرا میرے پاس بھیجو تو دیکھوں کون میری چوٹی پکڑ کر گھسیٹ لے جاتا ہے۔ یہ سنکر حجاج آگ بگولا ہوگیا اور کہنے لگا اَرُوْنِیْ سِبْتَیَّ میرا جوتا کہاں میرا جوتا کہاں فَاَخَذَ نَعْلَیْہِ ثُمَّ انْطَلَقَ یَتَوَذَّفُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَیْھَا فَقَالَ کَیْفَ رَاَیْتِنِیْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰہِ۔ جواب میں

کر غصہ ہوتا ہوا بی بی اسمار رض کے پاس آیا اور کہنے لگا تم میرے فرمان کو ٹھکراتی ہو کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے اللہ کے دشمن کے ساتھ کیسا برا برتاؤ کیا۔ اگر تم نے بھی میرے حکم کے خلاف کیا تو تمہارا بھی عدو اللہ جیسا حال ہوگا" نعوذ اللہ اس ظالم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رکھے ہوئے پیارے نام عبد اللہ کو عدو اللہ سے بدلا۔ اور اس پر فخر کیا۔" حضرات حضرت اسمار رضی اللہ عنہ کس بہادری سے اس کا جواب دیتی ہیں۔ " رَأَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَ اَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ " میں جانتی ہوں کہ تم نے اس کی دنیا برباد کی (یعنی تم نے ظلماً شہید کیا اور سولی پر چڑھایا) اور اس نے تمہاری آخرت برباد کی ✦

حجاج بن یوسف اور اس کا لشکر حضرت عبد اللہ بن زبیر رض کو ذات النطاقین کا بیٹا کہکر پکارتا اور مذاق کرتا تھا۔ جس طرح ہماری زبان میں حقارت سے کہا کرتے ہیں او گدری والے کے بچے اسی طرح حجاج بھی آپ کو یہی کہکر پکارتا اور عار دلاتا تھا کَانَ اَهْلُ الشَّامِ يُعَيِّرُوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ (بخاری ۲۲/۱۱) تو حضرت عبد اللہ ہذلی شاعر کے اس شعر سے جواب دیتے تھے ؎

وَعَيَّرَهَا الْوَاشُوْنَ اَنِّيْ اُحِبُّهَا
تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا

تم جو مجھے ابن ذات النطاقین کہکر عار دلاتے ہو، اس میں کوئی عار نہیں، تمہارا یہ قبیح فعل تم سے بہت جلد دور ہو جائے گا ✦

بی بی اسمار رض نے کہا اے حجاج! مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ تم یَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ کہہ کر عبد اللہ کو شرمندہ کرتے اور عار دلاتے تھے قسم خدا کی میں تو ذات النطاقین ہوں لیکن اس کی حقیقت تمہیں معلوم ہے؟ اِنَّمَا كَانَ نِطَاقِيْ شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ - میرے پاس ایک کپڑے کا کمربند تھا۔ میں نے اس کو آدھوں آدھ پھاڑ دیا۔ ایک سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشکیزہ یا توشہ دان کو باندھا۔ اور ایک سے اپنی کمر باندھی تھی۔ اس کے بعد فرماتی ہیں اے ظالم سن لے، تمہارے ہی متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّ مُبِيْرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَ اَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَ لَمْ يُرَاجِعْهَا. (مسلم ۳۱۱/۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبیلۂ ثقیف میں دو شخص نہایت ہی شریر اور جھوٹے پیدا ہونگے۔ کذاب کو تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ یعنی مختار بن ابی عبید ثقفی دعوے کرتا تھا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں۔ یہ صریح جھوٹ اور باطل دعویٰ تھا۔ وَ اَمَّا الْمُبِيْرُ" لیکن ظالم اور مہلک میں تمہیں سمجھتی ہوں۔ یہ سننا تھا کہ حجاج بن یوسف وہاں سے چل کھڑا ہوا۔ اور پھر دوبارہ بی بی اسمار رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چھیڑ چھاڑ نہ کی ✦

میرے دوستو! یہ تھی حقگوئی اور یہ استقلال: وہ جانتی تھیں کہ یہ ظالم ہے۔ اسی نے ان کے پیارے بیٹے کو شہید کیا تھا۔ اور سولی پر چڑھایا۔ پھر بھی ان سے خوف نہیں کھاتیں۔ یہ سب صرف اُن لوگوں میں خدا پرستی کی وجہ سے پایا جاتا تھا۔ خوف خداوندی سے انکا دل لبریز تھا۔ اگر اللہ کا خوف ان میں نہ ہوتا تو یہ حق گوئی نہ پائی جاتی اور راہ مستقیم سے ڈگمگا جاتیں ✦

(باقی باقی)

اسلام اور اتحاد

(ایک غیر مسلم کے قلم سے)

عبرت نہایت افسوس حسرت وندامت اور مقام عبرت ہے کہ آج اکثر مسلمانوں کی دینی معلومات کا روشن ستارہ غروب ہو چکا ہے۔ (اِلّا ما شاء اللہ) انکی حالت زار پر جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ بالخصوص نئی روشنی کے تہذیب یافتہ۔ دلدادۂ فرنگ اور لیڈران قوم حقوق مسلمین کی چیخ و پکار ہانے والے کا شور و غوغا مچانیوالے جو در اصل اسلام سے دور کا واسطہ بھی نہیں رکھتے۔ اور بجز کاغذی گھوڑ دوڑ زبانی جمع خرچ اور نمائشی نعرۂ تکبیر بلند کرنے اور بزعم خود اسلام کا دم خم بھرنے والے طبقہ کو اگر نظر غور سے دیکھا جائے تو یہی فریق دشمن امن و امان تفریق پسند فساد پرور مخلوق کی تباہی بربادی کا سرچشمہ اور ہلاکت کا پیش خیمہ ہے۔ ایسے ناعاقبت اندیش بدنام کنندۂ اسلام کو بجز دُرّۂ فاروقی راہ راست پر لانا ناممکن ہے۔ اور قوم فساق و فجار کے لئے بجز توبہ در ہدایت مسدود ہے۔ حرف مطلب یہ کہ اس وقت ہمارے سامنے رسالہ "مولوی" دہلی سلسلہ ہجری موجود ہے۔ جس میں ایک مضمون ایک قومی سربرآوردہ مسٹر رام لال ورما جی ایڈیٹر اخبار تیج دہلی زیر عنوان "اسلام اور اتحاد" درج ہے۔ جس کو ہم عام آگاہی کی غرض سے موجودہ وقت پر نظر کرتے ہوئے غیر قوموں کی معلومات اسلام اور نام نہاد مسلمانوں کی معلومات پیش کش خدمات ناظرین کرام کرتے ہیں۔ جس سے مقصود اصلاح قوم و بہبودی قوم ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ مضمون ذیل سے سبق اور عبرت حاصل کریں ✦

اسلام اور اتحاد

ایک مسلمان کا یہ دعویٰ کرنا یقیناً بڑا اشتعال انگیز معلوم ہوتا ہے کہ میں پہلے مسلمان ہوں اور بعد کو ہندوستانی۔ جس طرح کسی ہندو کا یہ کہنا کہ میں پہلے ہندو ہوں اور بعد کو ہندوستانی۔ جہانتک میں سمجھ سکا ہوں اس دعوے کے اس سے زیادہ کچھ معنی نہیں ہیں کہ دنیا میں ہر شخص عقیدے کو سب سے

(سلسلہ کیلئے صفحہ [illegible] ملاحظہ ہو)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرض الموت کے خطبے

مرض الموت کے پہلے خطبہ کا پہلا خطبہ جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سترہ خطبے ہیں!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُبْدِئِ الْمُعِیْدِ ۔ اَلْغَنِیِّ الْحَمِیْدِ ۔ ذِی الْعَفْوِ الْوَاسِعِ وَالْعِقَابِ الشَّدِیْدِ ۔ مَنْ ھَدَاہُ فَھُوَ السَّعِیْدُ السَّدِیْدُ ۔ وَمَنْ اَضَلَّہٗ فَھُوَ الطَّرِیْدُ الْبَعِیْدُ ۔ وَمَنْ اَرْشَدَہٗ اِلٰی سَبِیْلِ النَّجَاۃِ وَوَفَّقَہٗ فَھُوَ الرَّشِیْدُ کُلُّ الرَّشِیْدِ ۔ یَعْلَمُ مَا ظَھَرَ وَمَا بَطَنَ ۔ وَمَا خَفِیَ وَمَا عَلَنَ ۔ وَمَا کَمَنَ وَمَا جَمَنَ ۔ وَھُوَ اَقْرَبُ اِلٰی کُلِّ مُرِیْدٍ مِّنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۔ قَسَمَ الْخَلْقَ قِسْمَیْنِ ۔ وَجَعَلَ لَھُمْ مَنْزِلَتَیْنِ ۔ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۔ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۔ وَرَغَّبَ فِیْ ثَوَابِہٖ ۔ وَرَھَّبَ مِنْ عِقَابِہٖ ۔ وَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ الْبَالِغَۃُ ۔ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ ۔ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْھَا ۔ وَمَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ۔ اَحْمَدُہٗ وَھُوَ اَھْلُ الْحَمْدِ وَالتَّحْمِیْدِ ۔ وَاَشْکُرُہٗ وَالشُّکْرُ لِلّٰہِ مِنْ اَسْبَابِ الْمَزِیْدِ ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ ۔ وَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ ۔ شَھَادَۃً کَافِلَۃً لِّیْ عِنْدَہٗ بِاَعْلٰی دَرَجَاتِ اُولِی التَّوْحِیْدِ ۔ فِیْ دَارِ الْقَرَارِ وَالتَّاْبِیْدِ ۔ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ اَلْبَشِیْرُ النَّذِیْرُ ۔ اَشْرَفُ مَنْ اَظَلَّتِ السَّمَاءُ وَاَقَلَّتِ الْبِیْدُ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ۔ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اُولِی الْمَعُوْنَۃِ عَلَی الطَّاعَۃِ وَالتَّاْیِیْدِ ۔ صَلٰوۃً دَائِمَۃً فِیْ کُلِّ حِیْنٍ تَنْمُوْ وَتَزِیْدُ ۔ وَلَا تَنْفَدُ مَا دَامَتِ الدُّنْیَا وَلَا تَبِیْدُ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ ۔

اُس خدا کی پاک ذات کے لئے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہے گا۔ جو کمی بیشی سے اور نقصان وزیادتی سے پاک ہے۔ جو موت سے اور نیند سے، غفلت سے اور بھول سے مبرا ہے۔ جو یکتا ہے اور یگانہ ہے۔ جو فوت وموت سے بیگانہ ہے۔ سب کا پیدا کرنے والا اور فنا کرنے والا وہی ہے بقا اُسی کی ذات کو ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں۔ ہاں اور اسی طرح جس کی کوئی انتہا نہیں۔ زمانہ اُسی کا پیدا کیا ہوا، ساری مخلوق اُسی کی رچائی ہوئی۔ ذرہ ذرہ کا مالک وہی۔ کنکر کا پہاڑ بنانے والا، قطرے کا دریا کرنے والا، زہروں کو شیر کرنے والا، مُردوں میں جان ڈالنے والا، سوکھی کو گیلی کرنے والا وہی۔ کون ہے؟ جو اُس کے سامنے لب ہلا سکے؟ چون و چرا کر سکے؟ دم مار سکے؟ وہ قہار و جبار ہے سب اُس کے لونڈی غلام ہیں۔ سب اُس کے سامنے لاچار و بیکس وبےبس ہیں۔ ہوا کا جھونکا اُس کی اجازت بغیر چل نہیں سکتا۔ پانی کا قطرہ اُس کے فرمان بغیر برس نہیں سکتا۔ کوئی نبی ولی پیر فقیر شہید مجتہد امام اس کے فرمان بغیر تنکا نہیں ہلا سکتا۔ اُس کی اجازت بغیر سانس نہیں لے سکتا۔ نہ اُسے مال اسباب کی ضرورت نہ اُسے کاریگروں اور کام کرنے والوں کی ضرورت۔ نہ وہ وزیروں اور مشیروں کا محتاج۔ اُس نے ارادہ کیا اور فرمایا یوں ہو جائے اُسی وقت ہو گیا۔ اُس کے سوا کسی کو کوئی اختیار نہیں۔ اُس کے سوا کسی میں کوئی قدرت نہیں۔ ہم اُس کی تعریفیں کرتے ہیں اور اُس کی ثنائیں بیان کرتے ہیں۔ ہم اُس کے رسولوں پر درود وسلام بھیجتے ہیں، خصوصاً آخری اور افضل رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

برادران! قرآن کریم کی جو آیت اس وقت تلاوت کی گئی ہے

یہی وہ آیت ہے جسے خلیفۃ الرسول صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ممبر نبوی پر اپنے سب سے پہلے خطبہ میں تلاوت فرمائی تھی۔ ازاں بعد اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۔ پڑھی جسے سُن کر صحابہ رضی اللہ عنہم کو انتقال رسولؐ کا یقین ہو گیا تھا اور کوہ غم اُن کے سروں پر ٹوٹ پڑا تھا۔ آؤ اپنے نبیؐ کے وصال کے قریب کے خطبے سنو!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتقال سے کچھ ہی دن پہلے جدائی کے قریب ہم لوگوں کو اپنے مکان پر بُلواتے ہیں۔ اُس وقت آپ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھے۔ جب سب جمع ہو جاتے ہیں۔ گھر بھر جاتا ہے تو با آواز بلند ارشاد فرماتے ہیں

(۹۳۷) مَرْحَبًا بِكُمْ وَحَيَّاكُمُ اللهُ بِالسَّلَامَةِ۔ رَحِمَكُمُ اللهُ حَفِظَكُمُ اللهُ۔ جَبَرَكُمُ اللهُ۔ رَزَقَكُمُ اللهُ۔ رَفَعَكُمُ اللهُ۔ اٰوَاكُمُ اللهُ۔ وَقَاكُمُ اللهُ۔ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ۔ وَاُوْصِي اللهَ بِكُمْ وَاَسْتَخْلِفُهٗ عَلَيْكُمْ وَاُحَذِّرُكُمُ اللهَ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللهِ فِيْ عِبَادِهٖ وَبِلَادِهٖ۔ فَاِنَّهٗ قَالَ لِيْ وَلَكُمْ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَّالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔ وَقَالَ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ (رَوَاهُ فِي الْمَوَاهِبِ وَ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ فِيْ طَبَقَاتِهٖ)

یعنی میرے صحابیو! تمہیں مرحبا ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کی زندگی بخشے۔ تم پر رحم فرمائے۔ تمہیں اپنی حفاظت میں اور خوش حال رکھے۔ تمہیں روزیاں دے۔ ترقیاں دے۔ جگہ دے اور اپنی پناہ نصیب فرمائے۔ سنو! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کو سونپتا ہوں۔ دیکھو میں تمہیں ہوشیار کئے جا رہا ہوں۔ میرا منصب بھی یہی تھا کہ میں تمہیں ڈرا دوں۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کے سامنے سرکشی نہ کرنا۔ اُس کے بندوں پر ظلم وستم کرنے کو اُس کے ملک میں فساد اور بیداد پھیلا دو۔ سنو! جناب باری نے مجھے اور تمہیں سب کو فرما دیا ہے کہ میں انجام کی بھلائی اور آخرت کا بھلا گھر انہیں دیتا ہوں جو زمین میں بلندی برائی تکبر سرکشی اور فساد نہیں کرتے۔ آخرت کی خوبی انجام کی بھلائی صرف پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے۔ اسی طرح فرمان خدا تعالیٰ ہے کہ تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے۔

ایک مرتبہ جب کہ بیماری کی تکلیف بڑھ جاتی ہے تو حکم دیتے ہیں کہ سات مشکیں پانی کی مجھ پر ڈلواؤ جن کے دہانے کھلے نہ ہوں تاکہ مجھ کو کچھ سکون ہو اور میں جا کر لوگوں کو ایک خطبہ دوں۔ چنانچہ ٹب میں آپ بیٹھ جاتے ہیں اور سات سربند مشکوں سے آپ کو غسل دیا جاتا ہے یہاں تک کہ خود آپ ہی فرماتے ہیں کہ اب بس کرو۔ پھر آپ باہر تشریف لے جاتے ہیں اور خطبہ سناتے ہیں جسکا بیان بزبان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ ہے۔

(۹۳۸) قَامَ يَوْمَئِذٍ خَطِيْبًا فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ لِلشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا يَوْمَ اُحُدٍ (مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ وَاَصْلُهٗ فِي الْبُخَارِيِّ) دیر تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرماتے رہے پھر شہدائے اُحد کے لئے دعاء مغفرت کی۔

اسی مرض الموت میں ایک خطبہ آپ نے اور دیا وہ بھی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سنئے۔

(۹۳۹) اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِيْ مَرَضِهٖ وَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ (مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّةِ وَاَصْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا میں اور اپنے پاس کی چیز میں اختیار دیا تو اُس نے اللہ کے پاس جو ہے اُسے پسند کر لیا۔

یہ سنتے ہی رازدار نبوت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تہہ کو پہنچ گئے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے تو اور صحابہ کو تعجب معلوم ہونے لگا کہ اس میں رونے کی کونسی بات ہے؟ لیکن ان میں سب سے زیادہ عالم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جان چکے تھے کہ اس بندے سے مراد خود رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہیں اور خدا کے پاس کی چیز کے پسند کرنے سے مراد آپ کی جدائی ہے۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری زوروں پر ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دیدی ہے۔ عادت کے مطابق آپ کو خبر کرنے کے لئے آئے ہیں لیکن بیمار ارشاد فرماتے ہیں کہ جا کر حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہو کہ لوگوں کی امامت کرائیں۔ بلال رضی اللہ عنہ کی کمر ٹوٹی جاتی ہے وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے بے دل اور بے دم ہو کر مسجد میں آتے ہیں۔ مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہے، پیغام پہنچاتے ہیں کہ اے صدیق اکبرؓ آگے بڑھئے تاکہ تکبیر کہوں۔ خلیفۃ المومنین افضل المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس راز کو اب بھی سمجھ جاتے ہیں۔ سینہ پھٹنے لگتا ہے کہ آہ آج مسجد نبوی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خالی ہو گئی۔ آہ! آج آپ کا مصلیٰ ہے اور آپ نہیں۔ آخر سنبھل نہیں سکتے، غشی طاری ہو جاتی ہے اور مسلمان چیخ اٹھتے ہیں۔ آوازیں جب سردار رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان میں پڑتی ہیں تو مضطر ہو کر دریافت فرماتے ہیں کہ یہ رونے کی آوازیں کیسی آ رہی ہیں؟۔ جگر گوشۂ رسول فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں کہ آپ کی عدم موجودگی نے مسلمانوں کو بیکل کر دیا ہے۔ آپ حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے کندھوں پر سہارا دیکر مسجد میں جاتے ہیں۔ نماز ادا کرتے ہیں اور خطبہ دیتے ہیں جو یہ ہے۔

(۹۴۰) یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ ۰ اَنْتُمْ فِیْ وَدَاعِ اللّٰہِ وَکَنَفِہٖ ۔ وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ ۔ عَلَیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَحِفْظِ طَاعَتِہٖ ۔ فَاِنِّیْ مُفَارِقٌ الدُّنْیَا (ماثبت بالسنہ) یعنی اے مسلمانو! میں تم سے رخصت ہو رہا ہوں اے مسلمانو! میں تمہیں خدا کی پناہ میں دے رہا ہوں۔ مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہنا اس کی فرمانبرداری کرتے رہنا۔ ان دونوں باتوں پر میں اپنا خلیفہ اپنے رب کو تم پر کر جاتا ہوں۔ سنو! میں اب دنیا سے جدائی کرنے والا ہوں۔

آہ! دنیا میں اندھیرا چھا جانے والا ہے۔ رحمت خدا کا مجسمہ اٹھ جانے والا ہے۔ امت سے نبی جدا ہونے والا ہے۔ سخت کٹھن کا وقت ہے۔ لب مبارک ہل رہے ہیں۔ آخری وصیت ادا ہو رہی ہے۔ آخری وعظ بیان ہو رہا ہے۔ فرماتے ہیں اور بار بار دوہراتے ہیں۔ تم بھی سن لو کیا فرمان سرزد ہو رہا ہے۔

(۹۴۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ وَصِیَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ حَضَرَہُ الْمَوْتُ ۔ اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ حَتّٰی جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغَرْغِرُ بِہَا فِیْ صَدْرِہٖ وَمَا یَفِیْضُ بِہَا لِسَانُہٗ (طبقات ابن سعد۔ ماثبت بالسنۃ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَتّٰی جَعَلَ یُلَجْلِجُ فِیْ صَدْرِہٖ ۔ یعنی بوقت وفات آخری وصیت آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تھی کہ لوگو! نمازوں کی حفاظت کرو اور اپنے ماتحتوں کا خیال رکھا کرو۔ یہی فرماتے رہے بار بار اسی کو کہتے رہے یہاں تک کہ سینہ میں آواز بھرّانے لگی۔ غرغرا بولنے لگا غرغرہ کا وقت آگیا یہاں تک کہ زبان مبارک نے یاری نہ دی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

پس بہت برے ہیں وہ جو نمازوں کو چھوڑ دیں۔ بہت برے ہیں وہ جو گھر والوں پر اور عورتوں پر اور ماتحتوں نوکر چاکر ملازمین لونڈی غلام وغیرہ پر ظلم وستم روا رکھیں۔ مجھے کہنے دیجئے کہ یہ روح رسول خدا کو تکلیف پہنچانے والے ہیں۔ ہاں ہاں ایسے پاپی بے ادب توہین رسول کرنے والے ہیں۔ مسلمانو! نماز کا فریضہ وہ ہے جس کا تارک کافر ہے۔ شفاعت شفیع برحق سے محروم ہے۔ اسی طرح بیوی بچوں سے ناانصافی کرنے والا، ماتحتوں سے بدسلوکی کرنے والا بھی خدا کی رحمت سے بہت دور اور فرمان رسولؐ سے نفور ہے۔

برادران یہ کلام تو تھا آخری کلام لوگوں سے مخلوق سے۔ اگر آپ کو شوق ہو تو آؤ آج میں آپ کو یہ بھی سنا دوں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری کلام خدا سے کیا تھا۔ آنکھیں چھت سے لگی ہیں۔ کلمہ کی انگلی ہل رہی ہے اور زبان سے نکل رہا ہے اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی ۔ الٰہی اپنے پاس کے بلند درجے کے ساتھیوں میں ملا دے آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ رک جاتا ہے اور گردن جھک جاتی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ ۔

(۹۴۲) وَفِیْ سُنَنِ ابْنِ مَاجَہ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِہٖ ۔ اَیُّہَا النَّاسُ ۔ اِنْ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ اَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اُصِیْبَ بِمُصِیْبَۃٍ فَلْیَتَعَزَّ بِمُصِیْبَتِیْ عَنِ الْمُصِیْبَۃِ الَّتِیْ تُصِیْبُہٗ بِغَیْرِیْ ۔ فَاِنَّ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابَ بِمُصِیْبَۃٍ بَعْدِیْ اَشَدَّ عَلَیْہِ مِنْ مُّصِیْبَتِیْ (رواہ ابن ماجہ رحمہ اللہ)

یعنی میری امت میں سے جس کسی انسان با ایمان کو کوئی بھی مصیبت
و تکلیف پہنچے اُسے چاہئے کہ میری ایسی ہی مصیبت و تکلیف کو
یاد کر کے صبر کر لیا کرے اور اپنے دل کو ڈھارس دے لیا کرے - کیونکہ
میری امت میں سے کوئی بھی میرے بعد ایسی مصیبت و تکلیف نہ پہنچایا جائیگا
جو اُس پر میری مصیبت سے بھی بھاری اور سخت ہو۔

خدا کی طرف سے خدا کے نبی کو آگاہی ہو چکی ہے کہ اب دنیا سے
رخصت کا زمانہ قریب ہے۔ اُن کی صورتیں سامنے ہیں جنہوں نے
ابتداءِ اسلام میں ساتھ دیا تھا اور دشوار تر موقع پر ثابت قدم رہے تھے
یہاں تک کہ بغیر پیٹھ موڑے راہ خدا میں بےکسی کے ساتھ جان دی
ان میں خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہستیاں مجاہدین اُحد کی تھیں
اور اُن میں خاص الخاص وہ حضرات جو اُس میدان میں شہید ہوئے
تھے رضی اللہ عنہم۔ آج اس معرکہ کو آٹھ سال گذر چکے ہیں۔ اللہ کے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن شہیدان اُحد کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اُن کیلئے
دعائیں کرتے ہیں اور انہیں اس طرح رخصت کرتے ہیں جیسے زندہ
زندوں کو۔ پھر منبر پر چڑھ کر خطبہ دیتے ہیں۔ یہ خطبہ بزبان حضرت
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بحوالہ صحیح بخاری و مسلم سُن لیجئے۔

(۹۴۳) اِنِّیْ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ فَرَطٌ - وَاَنَا عَلَیْکُمْ شَہِیْدٌ - وَاِنَّ
مَوْعِدَکُمُ الْحَوْضُ - وَاِنِّیْ لَاَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاَنَا فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا - وَاِنِّیْ
قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ - وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ
اَنْ تُشْرِکُوْا بَعْدِیْ - وَلٰکِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا اَنْ تَنَافَسُوْا فِیْهَا
فَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِکُوْا کَمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ (مشکوٰۃ شریف)

میرے امتیو! میں تم سے آگے تمہارے لئے سامان درست کرنے
کو جا رہا ہوں۔ میں تم پر گواہی دینے والا ہوں۔ تمہارے میرے
ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے۔ میں باوجودیکہ یہاں کھڑا ہوں لیکن
میں اپنے حوض کوثر کو برابر دیکھ رہا ہوں۔ مجھے دنیا کے خزانوں
کی کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں۔ مجھے اپنے بعد تمہارے مشرک ہو جانے
کا خطرہ نہیں۔ ہاں یہ خوف ضرور ہے کہ ایسا نہ ہو دنیاوی چاہ میں
تم ایک دوسرے سے رشک کرنے لگو جس سے آپس میں لڑائیاں
شروع ہو جائیں اور تم برباد ہو جاؤ جس طرح تم سے اگلوں کا حال ہوا۔

گھر میں سب عورت مرد جمع ہیں۔ بیماری کا غلبہ ہے۔ بچنے کی
کوئی امید کسی کو نہیں رہی۔ لوگوں کو بھی شوق ہے کہ زبان مبارک سے
کچھ فرما جائیں۔ آپ بھی چاہتے ہیں کہ کچھ کہہ دوں۔ پہلے تو ارادہ کرتے
ہیں کہ لکھ دوں لکھوا دوں لیکن پھر اس ارادہ سے ہٹ جاتے ہیں
اور زبانی ہی فرما دیتے ہیں۔ آؤ اس خطبے کو بھی اس وصیت کو بھی
اس فرمان رسول کو بھی سُن لو۔ اس خطبے میں آپ نے تین باتیں
فرمائیں جن میں دو تو متفق علیہ ہیں۔ ایک میں راوی کو کچھ شک سا ہے
سنئے ارشاد ہوتا ہے۔

(۹۴۴) اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ - وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ
بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُهُمْ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَنَسِیْتُهَا (متفق
علیہ) مسلمانو! خبردار۔ جزیرہ عرب میں مشرکوں کو نہ رہنے دینا۔ دیکھو
ملک عرب کو اپنی سلطنت سے نہ نکالنا۔ خبردار یہاں کوئی غیر مسلم سلطنت
اپنا سکہ نہ بٹھا سکے اور یہ بھی خیال رکھنا کہ جس طرح میں وفود ایلچیوں اور
قاصدوں کی خاطر مدارات کرتا رہا تم بھی اسی طرح ایلچیوں کی، وفد کی اور
قاصدوں کی عزت و توقیر کرتے رہنا۔ اُن کا اکرام کرنا اور انہیں عطیہ اور
انعام دیتے رہنا۔ راوی کا بیان ہے کہ یا تو تیسری چیز میں بھول گیا یا
مجھ سے بیان ہی نہیں ہوئی

اس روایت میں یہی دو چیزیں بیان ہوئی ہیں لیکن صحیح بخاری کی
روایت میں تیسری چیز قرآن کو مضبوط تھامنا اور اُس پر عمل کرنا ہے۔

مرض نے پورا حملہ کیا ہے۔ جان میں سکت نہیں رہی۔ سر کے درد
کی وجہ سے کالی چکنی پٹی باندھے ہوئے ہیں۔ ایک چادر اوڑھے ہوئے
ہیں۔ آنکھوں کے سامنے انصار کرامؓ کی وہ خدمتیں ہیں جو انہوں نے
جان مال، عزت آبرو زن و فرزند سے کی ہیں۔ جوں توں کر کے مسجد
پہنچتے ہیں۔ سیدھے منبر پر تشریف لے جاتے ہیں اور آخری خطبہ
بیان فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں اور اما بعد
کہہ کر فرمان ہوتا ہے۔

(۹۴۵) فِی الْبُخَارِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ مَجْلِسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ
فَاِنَّ النَّاسَ یَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰی یَکُوْنُوْا فِی النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ

(بسلسلہ صلا)

بڑی چیز سمجھتا ہے۔ پنجاب کے شاعر اعظم سر محمد اقبال کے نزدیک عقیدہ وہ چیز ہے جس کے لئے انسان کو زندہ رہنا اور مرجانا چاہئے۔ میرا خیال ہے کہ کسی مذہب کے پیروؤں کو اس قول کی صداقت سے انکار نہ ہوگا۔ مگر کیا اس عقیدہ کی بدولت زمین کے ٹکڑے سے روح انسانی کے رشتہ کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ کیا اس عقیدہ کی وجہ سے قومیت و وطنیت اور اتحاد و یگانگت کے جذبات کو خیرباد کہا جاسکتا ہے؟ یہ سوال ہے جس کے تسلی بخش جواب پر ہماری بہت سی موجودہ مشکلات کے حل کا دارومدار ہے۔ یوں تو کوئی بھی سمجھدار ہندو یا مسلمان مشکل سے ایسا نکلے گا جو اس سوال کے جواب سے واقف نہ ہو۔ مگر کسی بات کا علم ہونا اور بات ہے۔ اور احساس ہونا اور بات ہے۔ بہت سی حقیقتیں ہیں جنہیں ہم بخوبی جانتے ہیں مگر اچھی طرح محسوس نہیں کرتے اور احساس کی کمی ہمارے طریق عمل پر لازماً اثر انداز ہوتی ہے۔ ایک مدت سے مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کرنے کی سعی کی جارہی ہے کہ ان کا تعلق فقط مذہبی عقیدہ سے ہے قوم اور وطن سے انہیں کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہئے۔ چنانچہ مسلمانوں کے ایک طبقہ میں علیحدگی کا زبردست رجحان نظر آتا ہے اور علیحدگی کا رجحان اتحاد و یکجہتی کے جذبہ کے منافی ہے۔ اس سے قدرتی طور پر کدورت اور خصومت پیدا ہوتی ہے۔ جس میں ہم ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کو حصہ لیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ بمبئی اور کانپور کے خونریز سانحات ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور ہم انہیں صبر و سکون سے برداشت کرتے ہیں۔ غیر لوگ ہمارا مضحکہ اڑاتے ہیں۔ ہمیں آزادی اور خود مختاری کے نااہل بتاتے ہیں۔ ہماری تہذیب و معاشرت پر پھبتیاں کستے ہیں اور ہم خون کے گھونٹ پیکر رہ جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ ہم نے مذہبی عقائد کو صحیح طور پر نہیں سمجھا ہے یا کم سے کم ہمارے احساس حقیقت میں کچھ کمی اور خامی ہے۔

میں نے مضمون کا عنوان اسلام اور اتحاد اس لئے منتخب کیا ہے کہ میری دانست میں اس وقت ملک سیاسی۔ اقتصادی۔ اخلاقی اور تمدنی ترقی کے لئے اگر کسی چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے تو وہ اتحاد ہے اور اتحاد کا سوال زیادہ تر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان پیش ہے۔ اگر یہ معلوم کرلیں کہ اسلام میں قومی اتحاد کو کیا اہمیت حاصل ہے اور ساتھ ہی اسے محسوس بھی کرلیں تو ہماری نصف سے زیادہ مشکلات خود بخود حل ہوسکتی ہیں۔ میں اتحاد کے سوال پر سیاسی نکتۂ نگاہ سے بحث نہیں کررہا ہوں۔ اور نہ ہی ہندوؤں اور مسلمانوں میں موجودہ مشکلات کی ذمہ داری کی تقسیم کررہا ہوں۔ ایسا کرنے کے لئے یہ وقت اور موقع نہیں ہے۔ اس مضمون کا تعلق صرف اسلام اور اتحاد سے ہے۔ اور تمام تنقید اور تبصرے صرف اسی موضوع تک محدود ہیں۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ مضمون اسی اسپرٹ میں پڑھا جائیگا جس میں کہ یہ لکھا گیا ہے۔

مذہبی عقیدہ ایک بڑی پاکیزہ چیز ہے۔ یہ انسانی زندگی کا ایک بے بہا سرمایہ ہے مگر کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہم میں سے بہتوں نے اس سرمایہ کی اصل قدر و قیمت اب تک نہیں سمجھی ہے مذہب اور عقیدہ خدا اور انسان کے درمیان رشتہ کا نام ہے یہ رشتہ کیسا پاک اور متبرک ہے اب اگر ہم یہ فرض کرلیں جیسا کہ ہم میں سے بعض نے غالباً کرلیا ہے کہ ضبط و تحمل علم و بردباری خلوص و نیک اعتقادی جو کہ شرط انسانیت ہیں اس رشتہ سے خارج ہیں تو کیا یہ رشتہ انسانی زندگی کی نشوونما اور ترقی کی طرف رہنمائی کرنے کے بجائے اس کو گمراہی کے غار میں لیجانے کا موجب نہ بن جائے گا۔ پس جو لوگ مسلمانوں کو یہ تلقین کرتے ہیں کہ زمین کے ٹکڑے سے ان کی روح کے عارضی رشتہ کو کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ اور جو لوگ انہیں قومیت و وطنیت اور اتحاد و یگانگت سے متنفر کرتے ہیں کیا ان کی نسبت یہ سمجھ لینا درست نہیں ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کی کوئی خدمت نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں شدید ضرر و زیاں پہنچانے کی تدابیر کرتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو اس راستہ سے گمراہ کرتے ہیں جو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی زندگی کے عمل سے انہیں بتایا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے مذہبی عقیدے خدا اور انسان کے درمیان رشتہ اور خود اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام کی توہین و تحقیر کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ وہ نہ صرف مسلمانوں بلکہ بنی نوع انسان کے دشمن ہیں۔

ہم نے اسلامی تلوار کا چرچا بہت سنا ہے اور مثال کے طور پر جہاد کا مسئلہ ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ گویا کہ اسلام کا نشر و اشاعت اور اس کی بقا و ترقی کا انحصار تلوار پر ہی ہے۔ ایسا کہنا خود اسلام کے معنے کی تردید کرنا ہے۔ اس غلط اور شر انگیز عقیدے کے حامیوں نے حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے عقیدے کو بالائے طاق رکھدیا ہے۔ اور صداقت سے آنکھیں بند کرلی ہیں۔ اسلام میں تلوار کی جگہ ہے مگر صرف وہی جو کسی مذہب میں ہوسکتی ہے۔ اسلام میں تلوار کا استعمال جائز ہے مگر صرف وہیں تک جہانتک کہ صداقت اور سچائی کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ اسلام میں امن و آشتی اور صلح و راستی کی جگہ تلوار سے کہیں بالاتر ہے اسلام تلوار کا نہیں بلکہ امن کا پیغام ہے۔ جو حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے قاتلوں اور سفاکوں کو سنایا تھا۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کا نقش فتنہ و شر نہیں بلکہ امن و اتحاد تھا۔ ان کی زندگی کا اصول انتقام نہیں بلکہ معافی و درگذر تھا۔ انہوں نے جنگ کی جب کفر و شرک کے مقابلے کے لئے کوئی چارہ کار باقی نہ رہا۔ مگر ایسی مثال کہاں ملے جس سے یہ ثابت ہو کہ حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کسی موقعہ پر جنگ کو صلح پر ترجیح دی اس کے برعکس انہوں نے مٹھی بھر مسلمانوں کے مستقبل کو خطرے میں ڈال کر کثیر تعداد غیر مسلموں سے صلح کی اور معاہدے کئے۔ انہوں نے اپنے قاتلوں کو معاف کیا۔ انہوں نے زیر دستوں کو زبردستوں کے مظالم سے بچایا۔ انہوں نے

اپنے دشمنوں کو جبر و تشدد کی بجائے راستی و صداقت سے زیر کیا۔ جو شخص دشمنوں سے رواداری کا سلوک کرنے کا بانی تھا۔ جو شخص مسلمانوں کو مختلف عقیدہ رکھنے والی غیر مسلم قوموں سے ملا کر متحد قوم بنا سکتا تھا۔ وہ ہمسایہ اور ہم وطنوں سے جنگ و جدال کرنے کا روادار کیونکر ہو سکتا ہے۔

حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے مسلم اقلیت کی حفاظت کے لئے دوسری قوت کی امداد پر کبھی بھروسہ نہیں کیا۔ نہ ہی آپ دو فرقوں کے درمیان اتحاد کے لئے تاجروں کے سے معاہدوں پر بھروسہ رکھتے تھے۔ جنہوں نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی اور تعلیم کا سرسری طور پر بھی مطالعہ کیا ہے انہیں ایسی بہت سی مثالیں معلوم ہونگی کہ حضرت نے مسلمانوں کے مفاد کو خطرے میں ڈال کر دوسری قوموں سے معاہدہ کیا اور اتحاد کی خاطر مسلمانوں کے فوری فوائد قربان کر دئے۔ مگر اس کا نتیجہ اسلام کے لئے مفید ثابت ہوا۔

ایک عقیدہ کا تیرہ چودہ سال میں ریگستان کے ایک خطہ سے نکل کر کرۂ ارض کے تمام گوشوں میں پہنچ جانا اور اس کے دائرہ میں گنتی کے لوگوں سے بڑھ کر دنیا کی آبادی کا ۱/۵ حصہ کا شامل ہو جانا ایک معجزہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ معجزہ نہیں ایک ٹھوس حقیقت ہے اور اس کا راز تلوار میں نہیں ہے۔ اس کا راز اخوت و محبت میں ہے۔

ہندوستانی مسلمانوں کے سامنے بحیثیت ہندوستانیوں کے جو سوال سر دست سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے وہ قومی اتحاد کا سوال ہے جیسا کہ میں نے مضمون کے ابتدا میں ظاہر کیا ہے۔ اور اس قسم کے اتحاد کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ مسلمان ہندو ہو جائیں یا ہندو مسلمان ہو جائیں درحقیقت اتحاد کا لطف ہی ایک سے زائد میں ہے اتحاد وحدت میں نہیں بلکہ کثرت میں ہوتا ہے۔ اتحاد کے یہ معنی ہیں کہ کثرت میں وحدت کا رنگ ہو۔ مسلمان مسلمان رہیں ہندو ہندو رہیں۔ اس کے باوجود ان سب کو ایک نام سے پکارا جا سکے اور وہ نام ہے ہندوستانی۔ یہ نام قومیت و وطنیت کا مظہر ہے۔ یہ نام زمین کے ٹکڑے سے اس کے باشندوں کی روح کے رشتے پر دلالت کرتا ہے اسلامی عقائد کے بعض اعلیٰ مفسر خواہ کچھ کہیں میرا پختہ یقین ہے کہ دیگر مذاہب کی طرح اسلام میں بھی مذہبی عقیدے کی تہ میں یا یوں کہو کہ خدا اور انسان کے رشتہ کے پس پشت قومیت و وطنیت کا تعلق موجود ہے جو کہ انسان انسان کے درمیان رشتہ کا نام ہے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ خدمت خلق ہی وصل حق کا راستہ ہے اور اسلام کا بانی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس قول کا قائل تھا۔ تو میں یہ کہنے کی جرأت کرونگا کہ خدمت ملک و ملت ہی خدمت خدا ہے۔ اور قوم پروری اور وطن پروری ہی بہترین عقیدہ ہے۔ عه

جو چیز ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان بد اعتقادی کا جذبہ اور علیحدگی کا رجحان پیدا کرتی ہے وہ نہ ہندو عقائد کے ماتحت ہو سکتی ہے اور نہ اسلامی عقائد کے مطابق ہو سکتی ہے۔ اسلام کا بانی حب الوطنی قوم پرستی امن و آشتی اور اتحاد و یکجہتی کا علمبردار تھا۔ اُن سے انحراف کرنے والے کے لئے اسلام میں بھی جگہ نہیں ہے" انتہی

ناظرین کرام ایک غیر مسلم نے اپنی معلومات کا جس پیرایہ میں اظہار کیا ہے وہ جو نکات آپ کے پیش نظر ہے۔ اور دین اسلام کا سنہری اصول ہے کہ کہنے والے کو مت دیکھو یہ دیکھو کہ کہتا کیا ہے اس کی اچھی مفید نصائح سے سبق سیکھو اور عبرت حاصل کرو۔ اگر کوئی لغزش پاؤ درگزر کرو۔ حاصل کلام یہ کہ اب اس کے مقابل نام نہاد مسلمان جو فتنہ و فساد برپا کر کے مخلوق کو غار ہلاکت کی دعوت دے رہے ہیں۔ کیا وہ از روئے اسلام کچھ اس کی تردید یا کوئی دلیل واضح پیش کر سکتے ہیں؟

کمترین خادم قوم خطیب محمد ایوب کان اللہ لہٗ
از کونیلاگری

عه بقول حالی مرحوم
یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا ۔ کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دو سرا کا ۔ خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں (مترجم)

جلسہ افتتاحیہ جمعیۃ مرکزیہ علمائے اہلحدیث دہلی

بتاریخ ۱۱ ر جمادی الاخریٰ مطابق ۲۶ ر جون ۱۹۴۲ء زیر صدارت حضرت مولانا حکیم عبید الرحمٰن صاحب مسجد کلاں جامع مسجد اہلحدیث صدر بازار دہلی میں ہوا۔ صدر صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے استحکام اور اسکے نشر و اشاعت کیلئے ایک محکم جماعت علما کا مقرر فرمایا ہے۔ جن کے فرائض قوم کی اصلاح، رہبری اور دارین کے مصالح سے آگاہ کرنا ہے۔ اگرچہ علما اپنے اپنے مقام پر کم و بیش اپنے فرائض کو ادا کر رہے ہیں۔ لیکن اس وقت ارتداد، فسق و فجور اور گوناگوں فسادات روز افزوں پر ہے اسلئے مفید اور ضروری سمجھا گیا کہ علما کی جماعت متفق ہو کر ہم خیالات کرتے ہوئے فریضۂ تبلیغ کو بخوبی ادا کرے۔ پھر جمعیت مذکور کے اغراض و مقاصد بھی قوم کے سامنے پیش کئے۔ جو حاضرین نے دلچسپی کے ساتھ سنے اور قوم کو اس طرف متوجہ کیا کہ اپنے تنازعات میں جمعیت کی طرف رجوع کیا کریں۔ تاکہ احکام شریعت کی روشنی میں فیصلہ ہوا کرے اور فریقین کا تعلق اور اتحاد بھی باقی رہے اور مقدمات کے بیجا اخراجات سے بھی بچیں اور آئندہ کو نفاق و شقاق کا سلسلہ بھی بند ہو۔ مختصراً آپ کے بعد مولوی سعید احمد صاحب اعظمی نے اغراض و مقاصد کی تائید کرتے ہوئے قوم کو متوجہ کیا۔ آپ کے بعد مولانا حکیم عبد الحنان صاحب نے مفصل تقریر میں اغراض و مقاصد کو شرح و بسط سے بیان کیا۔ اور قوم کی خرابیوں کو بیان کر کے ان کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی اور اس پر بہت زور دیا کہ کلام اللہ کا ترجمہ اہتمام کے ساتھ جماعت میں ہوتا ہے۔ یہی وہ مبارک سلسلہ ہے جس کو حضرت شیخ الکل شیخ العرب و العجم مولانا سید نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جاری کیا تھا

جبکہ صوفیہ کی بعض مساجد میں مثنوی مولانا روم کا ترجمہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن جب بعض دور اندیش علماء نے عرصہ کے بعد غور وفکر کیا کہ ہماری جماعت سے ذوق علمی بالکل جاتا رہیگا اور علماء ختم ہو جائیں گے۔ مذہب پامالی پر چلا جائے گا۔ تو ان میں بھی خدا کے فضل سے جا بجا کلام اللہ کا ترجمہ شروع ہوگیا اور مثنوی کا ترجمہ بند ہوگیا۔ مختصراً آپ کے بعد جناب مولوی عبدالسلام صاحب بستوی نے آیۃ کریمہ وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ الخ کی روشنی میں جمعیت کی غرض کو ظاہر فرمایا اور قوم کو اس کی اہمیت بتائی۔ آپ کی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر بخیر وخوبی ختم ہوا۔

اطلاع:- علمائے کرام، ناظرین اخبار ہذا اپنے اسمائے گرامی اور پورے پتے سے مطلع فرما کر جمعیۃ مذکورہ کی شمولیت سے مطمئن فرمائیں۔ اور جو امور دریافت طلب ہوں جوابی خط بھیجکر معلوم کریں خط وکتابت کے لئے مندرجہ ذیل پتہ کافی ہے:۔

حکیم مولانا عبیدالرحمن صاحب صدر جمعیۃ دفتر جمعیۃ مرکزیہ علمائے اہلحدیث۔ نو ابگنج دہلی۔ ناظم ازاد حسینی

الجامعۃ الاسلامیۃ، مرول کے ابتدائی مدرسہ کا افتتاح

مسلمانوں کی صحیح دینی ودنیوی تعلیم دینے کی غرض سے جماعت المسلمین بمبئی قصبہ مرول (نزد اندھیری) میں درسگاہ "الجامعۃ الاسلامیۃ" کے نام سے تعمیر کر رہی ہے۔

عمارت کا ایک حصہ مکمل ہو چکا ہے جس میں سردست مقامی بچوں کی ابتدائی تعلیم کی غرض سے ایک مدرسہ گزشتہ اتوار ۱۶ اگست ۱۹۴۲ء کو جناب الحاج شیخ محمد علی زینل صاحب رئیس بمبئی کے دست مبارک سے کھولا گیا۔

تقریب افتتاح میں بمبئی اور مضافات بمبئی کے مسلمانوں کے ہر طبقہ میں سے تقریباً چار سو حضرات شریک تھے۔ خاص طور پر الشیخ عبداللہ فوزان صاحب نمائندہ حکومت سعودیہ ودیگر بمبئی کے عرب حضرات بھی تشریف لائے تھے۔ تلاوت قرآن کے بعد جناب مولوی محی الدین صاحب قصوری بی اے صدر جماعت المسلمین نے ایک مختصر تقریر میں جماعت کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بناء کعبہ کی یاد تازہ کی۔ اور دعا کی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ پھر جناب عبدالرزاق صاحب سعید نے "الجامعۃ الاسلامیۃ" پر ایک نظم پڑھی جس سے حاضرین میں روح اسلامی کے جذبات کی لہر دوڑ گئی۔

اس کے بعد جماعت المسلمین کے معلم عربی نے زبان عربی کو بطریقہ راست (ڈائرکٹ میتھڈ سے) سکھلانے کی اہمیت وفوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت المسلمین کے درجہ عربی کے طلبہ سے متعدد سوالات فصیح عربی میں کئے۔ جن کے جوابات طلبہ نے عربی میں نہایت بے تکلفی سے دئے۔ حالانکہ اس درجہ کو جاری کئے ہوتے ابھی صرف ۵ ہفتے کا عرصہ ہوا ہے۔ ساتھ ہی حاضرین جلسہ کے سامنے ایک جدید درس عربی کو سکھلایا گیا جس سے مجمع پر یہ بات واضح ہوگئی کہ وہ عربی زبان جس کو اس قدر مشکل تصور کیا جاتا ہے نہ صرف آسان ہے بلکہ دلچسپ طریقہ پر پڑھائی جاسکتی ہے۔

اس کے بعد جناب الشیخ الفاضل الحاج محمد علی زینل صاحب نے عربی میں ایک مختصر مگر جامع خطبہ پڑھا جس میں موقعہ ومحل کے مناسب آیۃ کریمہ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۰ تلاوت فرمائی۔ کارپردازان جماعت کے لئے ترقی وکامیابی کی دعا کرکے مدرسہ کا افتتاح کیا۔ آخر میں جناب صدر نے مدرسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی اس کے بعد دعوت عصرانہ دی گئی۔

سکریٹری جماعت المسلمین نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ بعد نماز عصر بخیر وخوبی ختم ہوا۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَّآخِرًا ۰

عبدالصمد۔ سکریٹری جماعت المسلمین بمبئی

اچھے بُرے انسان کی پہچان

گلستان جہاں میں پھول بھی ہیں اور کانٹے بھی
مگر جو گل کے جویاں ہیں انہیں کیا خار کا کھٹکا

حضرات! اگر ابتدائے آفرینش عالم سے مخلوق کی دو قسمیں شمار کی جاتی ہیں، طیبؔ وخبیثؔ۔ یعنی پاک وگندا۔ اللہ رب کی نظر انتخاب ہمیشہ طیب ہی پر پڑتی ہے پس سعادت وشقاوت بھی یہیں سے انسان کی پہچانی جاتی ہے۔ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں سعید اور اُس کے نزدیک طیب وطاہر ہوتا ہے۔ اُس شخص کا میلان طبع دنیا میں بھی ہمیشہ طیبات ہی کی طرف رہتا ہے۔ اُس کے افعال واعمال دیکھو گے تو نظر آئے گا کہ وہ اللہ واحد ہی کی پرستش کرتا ہے اور اُس کی ذات وصفات میں کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔ خواہ وہ دنیا کی کتنی ہی زبردست کوئی اولوالعزم ہستی کیوں نہ ہو۔ وہ اللہ کی مرضی کو اپنی ہوا وہوس پر ہمیشہ مقدم رکھتا ہے۔ اور توحید ذات وصفات واستحقاق عبادات میں پختہ وکامل ہونے کی وجہ سے اُس خالق کون ومکان کی مخلوقات کے ساتھ بھی حتی المقدور ہمیشہ نیکی ہی کرتا ہے۔ کیونکہ جب وہ خود موصوف بہ صفات ہے تو بمصداق حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ اُس کی نظر میں ہر ایک اچھا ہی معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے اُس کا برتاؤ سب کے ساتھ وہی ہوتا ہے جو وہ اُن سے اپنے لئے چاہتا ہے۔ اور یقیناً اعلیٰ ہمت کا یہی شعار ومعیار ہے کہ "برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند" وہ دنیا کے حوادثات وخطرات کی مطلق پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ حوادثات وخطرات خود اُس سے گھبراتے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ صداقت وحقانیت کا پتلا اخلاقی بھی اپنا ایسا ہی حال رکھتا ہے یعنی اعلیٰ ترین اخلاق سے اس کا نفس ہمیشہ آراستہ وپیراستہ رہتا ہے۔ وہ علم وبردباری۔ رحم وکرم۔ صبر وتحمل۔ صدق وصفا۔ محبت والفت شجاعت وحماست۔ عفت وعصمت۔ سخاوت

ورافت۔ انسانیت و آدمیت۔ وقار و خودداری
کے ساتھ ساتھ ہمہ تن وضعداری کا مجسمہ نظر آتا ہے
وہ اپنے قلب کی سلامتی کو لئے ہوئے تمام دنیاداروں
کے ساتھ عاجزی اور فروتنی کے ساتھ پیش آتا ہے
اور دشمنان اللہ پر نہایت سختی سے نظر عتیق رکھتا
ہے اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ یعنی محبت
صرف اللہ کے لئے ہو اور عداوت و بغض بھی اسی
کی وجہ سے ہو۔ ایسا حقیقی عامل ہوتا ہے اور تمام محاسن
و اخلاق سے متصف ہوتا ہے کہ جس کی تحسین و
آفرین پر تمام شرائع ربانی و فطرت عقل انسانی
متفق ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے کھانے پینے میں بھی
پاکیزہ چیزوں ہی کی طرف رغبت رکھتا ہے۔ جو جسم
و روح دونوں کے واسطے مغذی و مفید ہوں۔ ایسے
شخص کا دل ہمیشہ قوی رہتا ہے۔ دنیا
کی کوئی قوت اُس کے دل و دماغ کو کسی
قسم کے ناجائز اثر سے ہرگز متاثر نہیں
کر سکتی۔ اسی طرح اُس کے دوست احباب
اور ہمنشیں بھی چیدہ چیدہ اچھے ہی لوگ
ہوتے ہیں۔ وہ اشرار۔ افترا پرداز۔ و
مفسدین اور خود غرض بد طینت و بد نیت
لوگوں کی صحبت کو ایک منٹ کے لئے
بھی پسند نہیں کرتا۔ ان میں پہلا درجہ و مرتبہ انبیاء
علیہم السلام کو حاصل ہے جو مخلوق کی ہدایت کے
لئے نزول اجلال فرماتے رہے۔ اور وہ ہمارے
حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوا۔ پھر صدیقین
و شہداء اور دیگر صلحاء و نکوکار بندے ہیں۔ بقول
سعدی رحمۃ اللہ علیہ ؎

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

الغرض ایسے شخص کا وجود محمود و مسعود ہی اُس کے
طیب و پاکباز ہونے کی بین و اظہر من الشمس
دلیل ہے۔ وہ حقیقتاً مومن اور انسان کامل ہے
کیونکہ خبث و کثافت کا ایک شمہ بھی اُس کی ذات ستودہ
صفات میں نہیں پایا جاتا۔ ایسے ہی محترم حضرات
کو حکمائے کبریت احمر یعنی لال گندھک سے تعبیر کیا
ہے۔ جس کا قلیل سخت تانبے کو اصل کندن (سونا)
بنا دیتا ہے۔ اور ان کی صحبت و سنگت آدمی کو
صداقت کے سانچہ میں ڈھال کر نیک صالح بنا دیتی
ہے۔ بقول مولانا روم ؎

صحبت صالح ترا صالح کند ۔ صحبت طالح ترا طالح کند

اس اجمال کی تفصیل یوں خاطر عاطر فرمائیے کہ
اعمال انسانی نیک ہوں یا بد۔ روح کے امر و
قصد سے سرزد ہوتے ہیں۔ اور یہ قوت فاعلہ
روح کو اللہ کی جانب سے عطا کی گئی ہے۔ اعضائے
انسانی صرف صدور افعال کے آلات و ذرائع و
وسائل ہیں۔ جن سے اُس کا قصد۔ قوت سے فعل میں
آتا ہے۔ اعضا پر روح کا تسلط و تصرف ایسا ہے
کہ وہ اس کے حکم کی ہرگز ہرگز مخالفت نہیں کر سکتے

مادہ سال وفات عالم نیک عمل جناب مولانا محمد رضا صاحب سورتی
سنہ ۱۹۴۲ ع

محمد عالم دین ہم پیرو حامی سنت — چوں رحلت کرد از دہر شد بفردوس بخشانند
سعید خستہ برجستہ بگفتہ بہر تاریخش — فدائے علم بود او سوئے جنت رہش دادند

۱۳۶۱ ھ

لیکن روح کا قصد اور اعضا کو حکم کرنا یہ اضطراری
نہیں بلکہ اختیاری ہے۔ یعنی کرنے کا بھی اور اس کو
روکنے کا بھی۔ مگر ضابطہ ان ہر دو پر قوت عقلیہ ہے
جس کا کام نیکی کے لئے ابھارنا اور بدی سے روکنا
ہے۔ لیکن اُس کے مقابلہ میں ایک دوسری قوت
اُس کی ضد بھی ہے۔ جو بدی کے لئے ابھارتی ہے
اور نیکی سے روکتی ہے۔ اس قوت عقلیہ کا راہ نما
اللہ تعالے کا مقرر کردہ قانون یعنی شریعت محمدیہ
ہے۔ جس سے انسان ضعیف البنیان کو ہمیشہ روکنا
رہتا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خصوص
میں کیا خوب تشبیہات کے ساتھ اس کی تشریح کی ہے
کہ انسان کا دل گویا بادشاہ ہے جس میں اچھے برے
ہر قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور عقل انسانی
وزیر کل ہے۔ دماغ وزیر جنگ۔ جگر وزیر مال اور
معدہ تحصیل دار ہے۔ زبان جو حقیقی ترجمان ہے
وہ گویا کوتوال ہے۔ اور ہاتھ پاؤں وغیرہ جن سے
حرکات و سکنات سرزد ہوتے ہیں وہ نوکر چاکروں
کی طرح توابع انسانی و تابعدار ہیں۔ ان سب امور
میں انسان کو خود بھی اختیار حاصل ہے۔ یعنی مجبور محض
نہیں۔ کیونکہ جس زبان سے وہ یاد الٰہی کرتا ہے اسی
اپنی زبان سے کسی کی بدگوئی بھی کر سکتا ہے۔ جن
ہاتھوں سے سخاوت و شجاعت کے کام انجام دیتا ہے
انہیں ہاتھوں سے ظلم و تعدی بھی کر سکتا ہے۔ جس ہاتھ
سے کسی کی تعریف و توصیف لکھ سکتا ہے اسی ہاتھ
سے کسی کی برائی اور شکایت بھی تحریر میں لا سکتا ہے
جن پاؤں سے مسجدوں۔ عبادتگاہوں کی طرف قدم رنجہ
کرتا ہے۔ انہی پاؤں سے خراب خانہ وغیرہ کی طرف
بھی جا سکتا ہے۔ بہرحال ان جملہ
قوائے ظاہری و باطنی اور اعمال و افعال
پر قوی تر قابو رکھنے والی جو چیز ہے وہ
شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عقل
قانون الٰہی ہے کہ وزیر عقل کے ہوش
و حواس کو درست رکھے اور زبان
کوتوال کو بیجا احکامات کی اجرائی سے باز
رکھے کہ درست و پا کو ناجائز حرکات
و سکنات کے ارتکاب کا موقع نہ ملے۔ اسی
وجہ سے متکلمین حکمائے لکھا ہے کہ تہذیب اخلاق
کو چونکہ شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اکمل کر دیا ہے اس لئے اس بحث کو ہم نے اپنے
بیان سے قصداً نظر انداز کر دیا ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس جو شخص شریعت حقہ کا کماحقہٗ پابند ہو گا ممکن
سے کسی کو بلا وجہ نقصان پہنچنا محال ہے اسی طرح
ہی جو شخص اپنے اصل مذہب کو پیش نظر رکھے گا
اُس سے بھی عام طور پر نقصان پہنچنا ناممکن ہے
کیونکہ اصول مذاہب کسی کے بھی [illegible]

(باقی آئندہ)

رمضان شریف کی رعایت شروع ہوگئی تفسیر محمدی بجائے بتیس ۳۲ روپے کے اٹھارہ ۱۸ روپے میں

طریق سلف صالحین یہی ایک مطول عمدہ اور معتبر تفسیر ہے۔ آٹھ جلدوں میں عربی میں تھی اب اس کا ترجمہ ہوگیا ہے۔ حضرت مولانا محمد صاحبؒ نے ایسی سلیس زبان میں ترجمہ کیا ہے کہ مستقل تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ چند نسخے باقی رہ گئے ہیں اگر جلد کاغذ سستا ہوا تو یہ تفسیر نایاب ہوجائیگی جلد منگوا لیجئے اصل قیمت بتیس ۳۲ روپے ہے رمضان کی رعایت کے ماتحت صرف اٹھارہ ۱۸ روپے میں منگوالیجے

تفسیر فتح العزیز اردو

عموماً نمازوں میں آخری پارے کی چھوٹی بڑی سورتیں پڑھی جاتی ہیں اس لئے آپ اسے ضرور منگوالیں۔ اس کے پانچسو صفحات ہیں۔ ہر مضمون کو قرآن حدیث اور سلف صالحین سے بیان کیا ہے۔ اس کی قیمت بھی کوئی بڑی رقم نہیں صرف دو روپے میں بھیجی جائیگی۔ اسی تفسیر فتح العزیز کا انتیسواں پارہ تَبَارَكَ الَّذِي کا اردو ترجمہ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔

تبویب القرآن

مع حواشی تفسیر حیدری مصنفہ مولوی وحید الزماں صاحب حیدر آبادی

اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات اور دوسرے میں ان کا ترجمہ اور تفسیر حیدری کے حواشی درج ہیں۔ لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو یکجا جمع کردیا ہے۔ طلبا علماء واعظین اور مناظرین کے لئے بیحد مفید ہے۔ کاغذ اعلیٰ قیمت چار روپے۔

دستور المتقی فی صلوٰۃ النبی

استاد کل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحبؒ عرف میاں صاحبؒ دہلوی نے جماعت اہلحدیث کے لئے اپنی موجودگی میں اس کتاب کو دہلی کے اہلحدیث مطبع میں چھپوائی تھی۔ اور اس کتاب نے بہت مقبولیت حاصل کی تھی۔ اب یہ کتاب بالکل ختم ہوچکی تھی۔ بحمد اللہ کچھ نسخے ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں ایک سچے اہلحدیث کو عمر بھر کے مسائل کیلئے یہ کتاب کافی ہے ہم اس کتاب کو سابقہ قیمت یعنی صرف بارہ آنے ہی میں دیتے ہیں۔

صحیح بخاری شریف کا مکمل اردو ترجمہ

یہ بخاری شریف کی ایک ایک حدیث کا ترجمہ ہے جسمیں دس ہزار صحیح احادیث رسول ہیں۔ کتب مقدسہ اسلامی میں قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کا درجہ ہے یہی وہ کتاب ہے جس سے قوانین اسلامی تیار ہوتے ہیں اور یہی وہ کتاب ہے جس کی دس ہزار حدیثیں سب کی سب پرکھی ہوئی ہیں۔ ایک بھی حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے سے آپکی معلومات مولویوں کے برابر ہوجائیگی بخاری شریف اصل میں عربی کتاب ہے جس کا بہ لفظ ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے تاکہ اردو داں بھائی بھی اسلام کی اس اہم کتاب کا مطالعہ کرسکیں۔ ترجمہ دو ہزار صفحات میں آیا ہے۔ یہ تین جلدوں میں ہے اور تینوں مجلد چرمی ہیں پہلی جلد ۶۲۴ صفحہ کی ہے اور اس میں ۳۰۵۳ حدیثیں ہیں۔ دوسری کے ۶۴۸ صفحا ہیں اور ۲۲۱۲ حدیثیں ہیں تیسری جلد مجلد چرمی ۶۰۸ صفحے کی ہے اور ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں قیمت صرف سات روپے ہے اس کا وزن پونے تین سیر ہے محصول ڈاک ایک روپیہ سات آنے لگتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف کامل کا اردو ترجمہ

احادیث رسول کریم کا بہترین انتخاب مشکوٰۃ ہی ہے تمام ممالک اسلامیہ میں جو شہرت و مقبولیت مشکوٰۃ شریف کو حاصل ہے وہ حدیث کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں۔ ترجمہ اتنا آسان اور عام فہم ہے کہ گویا اصل حدیث اردو میں ہی تھی۔ اس کے آخر میں اسماء الرجال مشکوٰۃ کے نام ایک کتاب ہے جس میں ۴۰۵ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات ہیں جن سے احادیث مشکوٰۃ روایت ہوئی ہیں۔ اس میں ۵۹۹۱ حدیثیں ہیں۔ ہدیہ مجلد کا تین روپے قسم اول چار روپے

اعلام الموقعین کا لفظی ترجمہ اردو

دنیا میں اگر کوئی کتاب صحیح معنی میں فقہ کی کتاب ہوسکتی ہے تو وہ یہ کتاب ہے۔ اہلحدیث بھائیو! اگر آپ اپنے مذہب کی سچائی اور تقلیدی مذہب کی پوری تردید دیکھنی چاہتے ہیں تو اسے دیکھو قیمت حصہ اول چودہ آنے۔ حصہ دوم ایک روپیہ۔ حصہ سوم ایک روپیہ بارہ آنے۔ حصہ چہارم ایک روپیہ آٹھ آنے حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے۔ حصہ ششم ایک روپیہ بارہ آنے۔ حصہ آخر ایک روپیہ آٹھ آنے ساتوں حصوں کی یکبار رعایتی قیمت آٹھ روپے ہے۔

بلوغ المرام

مترجم یہ کتاب تمام حدیث کی کتابوں کا خلاصہ ہے حدیث کے طالبعلموں کو سب سے پہلے یہی پڑھائی جاتی ہے اسکی عربی بھی زیر زبر سمیت ہے نیچے صحیح اردو ترجمہ ہے۔ حاشیہ پر حدیثوں کا مطلب نہایت سچا اور صحیح حدیثوں کے مطابق ہے جس میں مذہب کی طرفداری نہیں۔ اسکے صفحے بھی مثل مترجم قرآن کے عربی سطریں رنگین ہیں احکام کی حدیثیں ہیں قیمت مترجم کی ایک روپیہ صرف علاوہ محصول۔

[illegible] شریف مترجم

یہی وہ کتاب ہے۔ جس کی بابت شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں [illegible] ہو گویا وہاں اللہ کے رسول بول رہے [illegible] عربی [illegible] ہیں اردو ترجمہ [illegible] اسمیں موجود [illegible]

کالا پانی یعنی جماعت اہلحدیث پر ـــــــ عتاب

۱۸۶۳ء میں بعض خود غرضوں نے گورنمنٹ ہند کو یہ غلط رپورٹ پیش کی کہ اہلحدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور صوبہ سرحد کی زبردست لڑائی انہی کی اعانت اور کوششوں کا نتیجہ ہے اس پر ہندوستان بھر میں جماعت اہلحدیث پر آزمائش وابتلا کا شدید دور شروع ہوگیا۔ ملک کے تمام گوشوں میں علمائے حق پر مقدمات اور سختیاں ہونے لگیں۔ بہت سے حضرات کو سخت ترین سزائیں ہوئیں۔ سولی پر چڑھائے گئے اور کالا پانی بھی بھیجے گئے۔ کامل دس سال تک جماعت اہلحدیث صبر وشکر کے ساتھ تمام مصائب برداشت کرتی رہی۔ ازاں بعد سرکار ہند کی بدگمانی رفع ہوئی اور جماعت پر سے پابندیاں اٹھالی گئیں۔ حضرت مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری (اس مقدمہ کے ہیرو) اس مقدس گروہ میں تھے جسے کالے پانی بھیجا گیا تھا۔ رہائی کے بعد آپ نے ان تمام واقعات کو جمع کیا اور کتاب کی صورت میں شائع کردیا۔ اس کتاب میں مولانا نے مقدمہ کا تمام حال جزائر انڈمان (کالا پانی) کی پوری تفصیلات جغرافیہ اور تاریخ لکھی ہے اپنے بزرگوں کے حالات سے واقفیت کیلئے آپ یہ کتاب ضرور پڑھیں مدت سے نایاب تھی الحمد للہ اب پھر چھپ گئی ہے۔ کاغذ سفید عمدہ چھپائی صاف ۹۶ صفحے۔ چھ آنے

تحفۂ اربعہ

چاروں اماموں کی پوری سوانحعمریاں اور اس بات کا ثبوت کہ یہ چاروں بزرگ اہلحدیث تھے قیمت صرف چار آنے۔

ملنے کا پتہ :- اخبار محمدی - صدر بازار - دہلی

مولانا محمد صاحب کی تصانیف پر تا ختم رمضان شریف [illegible] کمیشن دیا جائے گا

بے انتہا خوبیوں اور بے مثیل کششوں کا شاندار نور افزا متوسط قرآن مجید ترجمہ والا چھپکر تیار ہو گیا

ویسے تو کلام مجید آپ نے سینکڑوں ہی دیکھے ہونگے مگر جس شان کے ساتھ یہ قرآن مجید طبع ہوا ہے آپ نے نہیں دیکھا ہوگا۔ کتابت کی شان اور خوش نویسی کا کمال، قلم کی موزونیت اور زیر زبر [illegible] کی صحت کیساتھ اندراج تفسیر کی وضاحت، اعراب کا اپنی اپنی جگہ صحیح ہونا، اور صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک حرف کو علمائے [illegible] بلکہ علماء و حفاظ کی جماعت نے دردِ دل اور خلوص سے صحیح کیا ہے۔ ایسی خوبیاں ہیں جو اس قرآن مجید کا طرۂ امتیاز ہیں۔ پڑھنے میں آسانی سے تلاوت کر لیں۔ بچے بلا روک ٹوک پڑھ لیں۔ اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر مثل تفسیر ابن کثیر، تفسیر کبیر، ابن جریر، در منثور، خازن، بیضاوی، مدارک، روح المعانی، تفسیر بیان القرآن، تفسیر حقانی، [illegible] امام احمد، اسباب شان نزول از جلال الدین سیوطی وغیرہ وغیرہ اور تمام کتب احادیث مثل بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہ اور دوسری مستند دینی کتب کے مغز اور [illegible] خلاصے آیات قرآنیہ کے فضائل ربط آیات و شان نزول اور تاریخی واقعات کا لب لباب مخالفین کے لغو اعتراضات کے جوابات نیز صداقت اسلام کی حمایت کے دلائل مع حوالہ کتب معتبرہ صحت کیساتھ درج ہیں، ہر پارہ و ہر منزل جدا جدا اور نقش و نگار سے آراستہ، ہر بسم اللہ خط عجائب نگار سے [illegible]۔ شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں امور ذیل نہایت وضاحت کیساتھ مندرج ہیں، فضائل تعویذ، فضائل بسم اللہ، فضائل قرآن مجید، فضائل سور قرآن مجید، قرآن مجید کی تمام سورتوں رکوع آیات الفاظ حروف اور اعراب کی تعداد نیز ایسی فہرست کہ جس مطلب کی آیت چاہو ایک منٹ میں نکال لو۔ اور قواعد قرأت کا کامل بیان ہے، انسانیت کی ابتدا تہذیب انسانی کیلئے حضرات انبیاء علیہم السلام کا ظہور حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی امتوں کے حالات صحت کیساتھ درج ہیں ان تمام مصارف کے باوجود اس کلام مجید کا ہدیہ بہت ہی کم تقریباً لاگت کے برابر رکھا گیا ہے۔ کاغذ سفید [illegible] بے جلد دو روپے۔ جلد معمولی [illegible]۔ جلد کامل چرم [illegible] کامل چرم سنہری بطرز کلکتہ تین روپے بارہ آنے۔ محصول ڈاک ایک قرآن شریف بے جلد پر نو آنے اور مجلد پر ایک روپیہ۔ منگانے کا پتہ [illegible] خریدار ہے +

ترجمہ اور حاشیے اور مقدمے والا حمائل یا قرآن شریف جلد سمیت صرف اٹھارہ آنے میں

اس قرآن شریف میں شاہ عبد القادر صاحب [illegible] کا ترجمہ ہے شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے حاشیہ بہت عمدہ ہے ترجمہ نہایت مستند ہے۔ حاشیہ [illegible] سطروں پر ہے اور جلد پارچہ چاندی کے کام والی ہے جو چمڑے جیسی ہے [illegible] مجلد پارچہ اعلی صرف ایک روپیہ دو آنے۔

تفسیر سورۂ اخلاص امام ابن تیمیہ کی تصنیف اس سے اچھی اور کامل مفصل اس سورت کی اور کوئی تفسیر نہیں۔ ہدیہ [illegible]

کمزور نگاہ والوں اور بوڑھے بڑوں کیلئے بہت بڑے حرف کا چوبیس قلم قرآن شریف ترجمے اور تفسیر والا

مولانا مرزا حیرت صاحب دہلوی نے یہ قرآن شریف اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کیساتھ چھپوایا تھا اسے دوسرے تمام [illegible] چھپوایا گیا ہے حروف عربی کے بھی بہت بڑے بڑے ہیں زیر زبر بھی بڑے بڑے ہیں اور ترجمے کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے بڑے ہیں۔ ترجمہ بہت ہی معتبر اور مستند ہے ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ [illegible] لوگ بھی پڑھتے ہی پوری طرح سمجھ لیں۔ صرف ترجمے ہی سے ہر آیت کا پورا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے [illegible] حاشیہ پر پوری تفسیر ہوئی ہے اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے۔ حروف اتنے عمدہ ہیں کہ دیکھ کر جی خوش ہو جائے [illegible] انچ اور عرض [illegible] انچ ہے۔ کاغذ [illegible] کا اعلی چکنا سفید اور دبیز ہے۔ صفحات ۸۴۸ ہیں [illegible] اس نعمت سے محروم نہ رہیں ہم نے اس کا ہدیہ بالکل ہی سستا کر دیا ہے یعنی چمڑے کے کونے پشتے والی اعلی جلد [illegible] پانچ روپے اور پوری چمڑے کی اعلی جلد سمیت بہت مضبوط اور کامدار ہے صرف چھ روپے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ [illegible] دس روپے ہے۔ یہ رعایتی ہدیہ ہے شاید زیادہ دن تک نہ رہ سکے اس لئے جلد منگو لیجئے۔ [illegible] اندازاً دو روپے چار آنے لگ جائیگا۔ اگر کوئی سٹیشن قریب ہو تو ریلوے پارسل سے منگوا لیجئے [illegible] یاد رکھئے جب تک چوتھائی قیمت آپ نہ بھیجیں [illegible]

محمدی قرآن یہ قرآن شریف کئی سال پہلے چھپا ہے اس کی [illegible] بعض آیتوں کی ہیر پھیر سے لکھی گئی تھی [illegible] اصل میں قیمت اصلی [illegible] روپے ہے لیکن اس وقت صرف [illegible] آنے میں [illegible] کی جلد والا ایک روپیہ میں منگو لیجئے [illegible]

اوسط درجے کا مصری وضع کا قرآن شریف

صرف چھ آنے میں مصری حروف جیسے حروف سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے۔ بلکہ آیتوں پر بھی لگا ہوا ہے اس ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت صرف دس آنے میں ہدیہ کر رہے ہیں۔ جلد پارچہ [illegible] سمیت پندرہ آنے ہیں۔ چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف سوا روپیہ میں منگا لیجئے +

ریاض الصالحین عربی زیر زبر سمیت، رنگین سطریں نیچے اردو ترجمہ ہے پھر حاشیہ ہے حاشیہ بھی مولانا عبد الاول صاحب غزنوی اہلحدیث کا ہے۔ ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے یہ کتاب مشکوٰۃ کی طرح جامع ہے دو جلدیں آٹھ سو صفحات ہیں یہی وہ کتاب ہے جسے حضرت سلطان ابن سعود نے عربی میں چھپوا کر عرب کو اس کی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے خدا کا شکر ہے کہ اب عربی مع زیر زبر ترجمہ و حاشیہ نہایت اعلی کاغذ پر عمدہ چھپ گئی ہے کامل کتاب مجلد بہ صرف ساڑھے چھ روپے ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فليحذر الذين يخالفون عن أمره أن تصيبهم فتنة أو يصيبهم عذاب أليم ○

فرمان رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

ما بلبلیم نالاں [illegible] ارما محمد ۔ ما [illegible] حیراں و یدار ما محمد
قمری بسرو نازد بلبل بہ گل فریبد ۔ ما عاشقیم بیجاں دلدار ما محمد

یادگار خطیب ہند مولانا مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ دہلی

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ایل ۱۵۸۹

ایڈیٹر :- حکیم حافظ سید تقریظ احمد سہسوانی

جلد ۱۹ بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۲ء نمبر ۱۶

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقہ اہلحدیث پر سے بیجا اتہامات اور عوام مسلمانوں کی بدظنیوں کو دور کرکے ان کے سامنے مذہب قرآن و حدیث مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ حسب ضرورت صحیح مسائل بروقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر [illegible] و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ [illegible] روپے قیمت سالانہ [illegible] روپے بذریعہ منی آرڈر بھیجئے یا غریب فنڈ سے عزیزا کرنا [illegible]
۳۔ بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھیجئے ورنہ خیر دی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر چھاپے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت دفتر اخبار محمدی کے پتہ پر ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

پیغام عمل :-

ابو البشیر محمد نجیب اللہ نشتر گورکھپوری سعیدی بنارسی

ہوش میں آ، ہوش میں اے مسلم ہندوستاں
کس لئے طاری ہے تجھ پر اسقدر خواب گراں
اے مسلماں اب تجھے احساس ہونا چاہئے
نوجواں اپنی جوانی سے ذرا کچھ کام لے
کود میدان عمل میں تو۔ خدا کا نام لے
قعر ذلت میں یونہی گرتا رہیگا تا بکے
جامۂ اسلام میں ملبوس ہوجا پھر ذرا
ہیٹ سے پتلون سے ٹائی سے اپنے کو بچا
خلق اخلاق محمد سا بنالے دھر میں
چھوڑ دے عالم میں اب یہ رنگ رلیاں چھوڑ دے
سلسلہ اپنی عبادت کا خدا سے جوڑ دے
راہ حق پر گامزن ہوجا خدا کو یاد کر
غم نہ کھا توپوں کا طیاروں کا ہرگز غم نہ کر
موت کے آنے سے پہلے خوف کھا رے نہ کر

کیوں نظر آتے نہیں تجھکو تیرے دور زیاں
تل گیا تجھکو مٹانے کیلئے سارا جہاں
اپنے مذہب کا خدا کا پاس ہونا چاہئے
دامن اسلام مضبوطی سے بڑھکر تھام لے
اور پھر اللہ سے انعام صبح و شام لے
اپنی منزل سے الگ پھرتا رہیگا تا بکے
شکل و صورت اپنی اصحاب محمد سی بنا
اپنے دامن سے چھڑا دے مغربی تہذیب کا
قسمت خفتہ کو اے مسلم جگادے دھر میں
کاسۂ حرص و ہوا کو اے مسلماں توڑ دے
نفس خود رو کو رہ باطل سے اب بھی موڑ دے
اپنے ویرانے کو پھر اس طور سے آباد کر
ٹینک ہیں کیا چیز گولوں پر نہ رکھ اپنی نظر
شام اپنے ساتھ ہی لاتی ہے پیغام سحر

نشتر تیغ و توپ سے ڈرتے نہیں مرد خدا
قوت اللہ پر دنیا میں کس کا بس چلا

ترجمۃ القرآن

یہ کتاب دہلی کے میاں صاحب کے ہم زمان مولانا مولوی عبدالمجید صاحب مرحوم اہلحدیث مالک مطبع انصاری کی تصنیف ہے ڈیڑھ سو بڑے صفحات کی کتاب ہے۔ کاغذ اعلیٰ لکھائی چھپائی صاف حروف موٹے اور اچھے اس میں سورۂ اقرأ باسم سے لیکر سورۂ والناس تک کی سورتیں مع ترجمہ و تفسیر ہیں۔ یہ اسلئے کہ عموماً نماز میں یہی چھوٹی چھوٹی سورتیں تلاوت کی جاتی ہیں لیکن چونکہ ان کے معنی مطلب معلوم نہیں ہوتے اس لئے نماز میں دلچسپی نہیں ہوتی۔ پس مرد عورت بچے سب کو ان سورتوں کے معنی مع واضح مطلب کے معلوم ہوجائیں یہ کتاب میاں صاحب دہلوی کے حسب الارشاد لکھی گئی اور چھپوائی گئی۔ اسوقت یہ نایاب ہے مگر ہمارے پاس اسکے چند نسخے موجود ہیں۔ آپ اس کتاب کو منگوا کر پڑھئے پڑھائیے پھر دیکھئے کہ نماز میں کسقدر دل لگتا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت میں کتنی دلچسپی پیدا ہوتی ہے یعنی مطلب سمجھ کر قرآن کریم کو نماز میں پڑھنا مومن کے لئے معراج ہے قیمت اس کی اصلی تو ایک روپیہ ہے لیکن اسوقت ہم آپ کو صرف چھ آنے میں بھیج دینگے۔ اور سنئے اگر اس آخری تیسویں پارے کی پوری تفسیر آپ جانتے ہیں تو دنیا کی سب سے بڑی اور سب سے معتبر تفسیر ابن کثیر کے اس آخری پارے کا ترجمہ ہم سے منگوا لیجئے۔ اسکی اصلی قیمت ایک روپیہ چھ آنے ہے۔ لیکن اس وقت اسے بھی ہم صرف ایک روپے میں بھیجدیں گے۔

حزب المقبول

مع ترجمہ و حاشیہ اس کتاب کو ہمنے چھپالیا ہے اسکے ڈیڑھ سو صفحات ہیں عربی کی سطریں الگ ہیں پھر ان کا ترجمہ ہے حوالہ ہے۔ وقت دور کیا ہے۔ قرآن حدیث کی تمام دعائیں اس میں ہیں ہر موقعہ کی دعائیں الگ الگ ہیں قیمت اصلی بارہ آنے رعایتی آٹھ آنے ۸/

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار محمدی دہلی

مولانا محمد صاحب کی تصانیف پر تاختم رمضان شریف تہائی کمیشن دیا جائے گا

منظوم گذارش احوال واقعی

آجکل کی ہوشربا مہنگائی کو دیکھتے ہوئے کتنے ہی رسالے اور اخبارات جان توڑ چکے ہیں اور بہت سے عالم نزع میں بقیہ سانسوں کی گنتی پوری کررہے ہیں۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے اخبار محمدی کا اپنی گذشتہ آب وتاب کو باقی رکھتے ہوئے زندہ رہنا مسیحائی معجزہ سے کم نہیں، بڑے بڑے سرمایہ دار رسالے اپنی ضخامت میں نمایاں کمی کرچکے ہیں اور بے وارث محمدی کا تقریبًا اُسی حجم پر جاری رہنا معجزہ سے بھی بڑھکر ہے۔ اس کے باوجود اخبار محمدی کے احباب کی اس قدر بے التفاتی کہ بعض کے ذمہ دو سال کا چندہ واجب ہونے پر دی پی کیا جائے تو بھی نہایت بیدردی سے واپس کرکے دفتر کو بلا وجہ نقصان پہنچایا جائے فالی اللّٰہ المشتکیٰ۔ جو لوگ مدرسوں کے اشتہارات واطلاعات شائع کرلتے ہیں وہ خریدار نہ ہونے کے باوجود حکم دیتے ہیں کہ ایک حرف کی بھی کمی کئے بغیر پہلی ہی اشاعت میں شائع کردیجئے۔ حالانکہ حق اشاعت میں ایک پیسہ بھی نہیں دیا۔ گویا کہ ان اطلاعات کی اشاعت میں کچھ خرچ ہی نہیں ہوتا۔ اگر ہم اپنے ان مہربانوں کا شمار کریں جو ہمارے اخبار محمدی کے رجسٹر خریداری کی زینت ہیں تو ان میں سے آدھی یا اس سے زیادہ وہ نکلیں گے جو غریب فنڈ سے خریدار بنے ہیں۔ ان میں بھی کوئی دو روپے۔ کوئی ڈیڑھ روپیہ بلکہ بعض دوست صرف ایک ہی روپیہ سالانہ دیکر سال بھر تک اخبار محمدی حاصل کرتے ہیں۔ اگر اوسط نکالا جائے تو دو روپے کا بھی مشکل سے ہوگا۔ حالانکہ ہم کو معلوم ہے کہ ان میں سے بعض احباب روزانہ اخباروں کی سالانہ قیمت عـ۲۰ یا عـ۱۸ ادا کرتے ہیں۔ مگر محمدی کے لئے دو روپے سالانہ بھی مشکل ہوتے ہیں۔ ہاں وہ احباب ان کے علاوہ ہیں جنکو بغیر ایک پیسہ بھی لئے اخبار محمدی برابر پہنچتا ہے۔ مولانا محمد صاحب (غفر اللّٰہ لہٗ ورحمہٗ) دردمند دل رکھتے تھے۔ جس نے جس طرح سے درخواست کی وہ قبول ہی ہوگئی۔ میں نے اُن کی باقیات صالحات کو برابر جاری رکھا اور انشاء اللّٰہ اپنے مخدوم کی نیکی کو بند نہ کرونگا۔

مگر سوال یہ ہے کہ اس مہنگائی کے زمانے میں احباب کی مذکورہ بالا بے التفاتی کے باوجود اخبار محمدی کی زندگی کا کیا ذریعہ ہے۔ غریب فنڈ وغیرہ کو ہمارے احباب برسوں بھی یاد نہیں فرماتے۔ حالانکہ یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ اسلئے ہمنے غریب فنڈ کا نام ہی لکھنا چھوڑ دیا۔

مکرر یکہ جلد جواب دیا جائے کہ اخبار محمدی کی بقا کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں؟ ورنہ ان حالات میں زندگی محال ہے۔ شعر

نامہ ایں عاصی را ناخوانده مکن یارہ
بیچارہ رقم کردہ است از خون جگر حیرے

(اڈیٹر)

مسلمان دنیا کی آبادی کا تہائی حصہ ہیں

لیگ اقوام نے ایک رپورٹ مرتب کی ہے جسمیں اس نے تازہ مردم شماری کی روشنی میں مختلف مذاہب کے پیروؤں کی تعداد بتائی ہے اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کی آبادی ۶۰۳ ملین یعنی ساٹھ کروڑ تیس لاکھ ہے اور یہ آبادی حسب ذیل مقامات پر منقسم ہے:-

مقام	آبادی
شمالی افریقہ	۲۹ کروڑ ۴۸ لاکھ ۸ ہزار
وسطی اور جنوبی افریقہ	۹۲ لاکھ ۸۰ ہزار
مشرقی افریقہ	۹۲ لاکھ ۵۷ ہزار
مشرقی یورپ	۷۱ لاکھ ۲ ہزار
سوویٹ روس	۱ کروڑ ۳۲ لاکھ ۲۵ ہزار
وسطی اور مشرقی ایشیا	۳ کروڑ ۱۲ لاکھ ۲۵ ہزار
ہندوستان	۸ کروڑ ۹۱ لاکھ ۱۰ ہزار ۴۵۰
ملایا	۳۰ لاکھ ۴۴ ہزار ۲۹۲
چین	۴ کروڑ ۹۸ لاکھ
جاوا بورنیو اور اسکے قرب وجوار کے ممالک	۹ کروڑ ۵۹ لاکھ ۸۵ ہزار
دوسرے ممالک	۱۰ ہزار ۴۰۳
مجموعی آبادی	۶۰ کروڑ ۳۳ لاکھ ۲۲ ہزار ۴۲۹

گویا مسلمانوں کی آبادی دنیا کی مجموعی آبادی کی تہائی ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ حزبك تزاہم[illegible]

معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد اصلاحات اسکیم کے سلسلے میں ایک مرتبہ قدم اٹھایا گیا ہے۔ جن دیہات کی آبادی ۲½ ہزار سے ۵ ہزار تک ہو وہاں پنچایتیں قائم کی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں تمام ابتدائی امور پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ ان پنچایتوں کے قیام اور اختیارات کے متعلق جو قواعد مرتب کئے گئے ہیں۔ ان کا آئندہ چند مہینوں میں اعلان ہوجائیگا ان پنچایتوں کا خاص کام گاؤں والوں کی صحت اور ان کی سوشل اور اقتصادی حالت کو بہتر بنانا ہوگا خیال کیا جاتا ہے کہ نظام حکومت کے اس اصلاحی قدم سے تقریبًا ایک ہزار پنچایتیں ظہور میں آئیں گی۔

شکریہ

مولوی فاضل کے امتحان کی کامیابی پر قدر[illegible] کوجن حضرات خصوصًا حضرت الاستاد مولانا فخر الحسن صاحب مدظلہٗ پروفیسر اور ینٹیل کالج دہلی۔ مولوی محمد حسن۔ مولوی محمد احمد سیونوی۔ مولوی عنایت اللّٰہ مسٹر شیخ الاسلام صاحب دہلوی وغیرہم نے مبارکباد بھیجی ہے بذریعہ اخبار محمدی ان کا تہِ دل سے مشکور ہوں۔

محمد سلیمان فیروزپوری مولوی فاضل

انتقال پر ملال

۲۴ راگست ۱۹۴۲ء بروز سہ شنبہ بنگلور لشکر کے حاتم دوراں سیٹھ حاجی ابراہیم حسین صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور بہترین مہمانی فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

انوار المصابیح بجواب تنویر المصابیح

آٹھ رکعت تراویح کے سنت ہونیکا ثبوت تین پیسے محصول ڈاک کے لئے بھیجکر پتہ ذیل سے مفت طلب فرمائیں۔

سیٹھ حاجی ابراہیم حسین صاحب ۱۹۲
کمرشیل اسٹریٹ لشکر بنگلور

مذہب اسلام

(از جناب مولوی محمد سلیمان صاحب [illegible] مولوی فاضل)

دنیا کو اتفاق ہے کہ اسلام سے پہلے تمام عالم میں ظلمت وجہالت پھیلی ہوئی تھی۔ عرب [illegible] میں ہندوستان۔ غرضیکہ ہر ملک میں تہذیب و اخلاق اور ہمدردی و محبت معدوم ہوکر [illegible] ضلالت۔ قتل وغارت۔ خونریزی وسفاکی۔ [illegible] بت پرستی کا بازار گرم تھا۔ [illegible] پتھروں۔ پہاڑوں کو دیوتا بناکر پوجتا تھا [illegible] اور [illegible] تیوں کی نظروں میں غرباء [illegible] ایسے ذلیل اور تباہ کن نظام کے [illegible] بنے ہوئے تھے کہ آج اس کا نمونہ [illegible] ہے۔ بلکہ کوئی عقلمند کبھی گمان بھی ایسا ظلم روا نہیں رکھ سکتا۔ خصوصاً عرب تو تمام بیہودگیوں کا مرکز اور سرچشمہ تھا۔ ایسے زمانہ میں خداوند کریم کی رحمت جوش میں آئی۔ اور بمقتضائے عادت الہیہ اسلام کے آفتاب نے بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا (اسلام مسافری حالت سے شروع ہوا) کے افق مشرق سے طلوع ہوکر تدریجی رفتار کے ساتھ بلندی اختیار کی اور ایک وقت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (میں نے آج تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی) کے نصف النہار پر چمککر دنیا کے گوشہ گوشہ میں اسلام کی حقانی صدائیں جاری [illegible] اسلام کی صداقت کا بین ثبوت ہے ۔

اسلام کے معنے اسلام کے لغوی معنی اَلْخُضُوْعُ وَالْاِنْقِيَادُ ہے۔ یا بالفاظ [illegible] گردن نہادن بطاعت۔ یعنی نہایت تذلل و [illegible] سے کسی کا مطیع ہو جانا۔ اور شرعی معنی یہ ہیں [illegible] اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ [illegible] رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ [illegible] وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔ یعنی پانچ ارکان (جن پر اسلام کی بنا ہے) پر عمل کرنا شرعی اسلام ہے۔ اول شہادت اس بات کی کہ خدا ایک ہے اس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ دوم نماز کو ٹھہر ٹھہر کر جاری رکھنا۔ سوم زکوٰۃ مال کا ادا کرنا۔ چہارم رمضان کے روزے رکھنا۔ پنجم بیت اللہ کا حج کرنا بشرط طاقت ۔

حضرات! فی الواقع اسلام ایک چھوٹا سا لفظ ہے لیکن معنی کے اعتبار سے تمام خوبیوں کا جامع نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اور ایک ایسا سایہ دار پھلا پھولا درخت ہے۔ جس کے زیر سایہ ایک عالم نہایت عافیت کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ کیوں نہ ہو صفحۂ ہستی پر اگر کوئی سچا مذہب و دھرم ہے تو اسلام ہی ہے مقصود حقیقی تک پہنچنے کا دنیا میں اگر کوئی صراط مستقیم ہے تو وہ اکیلا اسلام ہے۔ نجات وفلاح کا کفیل ہے تو یہی اسلام ہے۔ دنیا میں راست بازی۔ اخلاق حسنہ کا معلم۔ خداشناسی کا رہبر اخروی نجات کا یقین دلانے والا۔ تہذیب و تمدن کا حامی۔ تہذیب اخلاق اور تدبیر منزل اور سیاست مدن کا پورا پورا پروگرام۔ حق شناسی کا رہبر اگر روئے زمین پر کوئی ہے تو صرف مذہب اسلام ہے جس میں کسی قسم کی کجی کو دخل یا نقص کو راہ نہیں۔ جس کی تعلیم آسان اور عقل کے موافق ہے۔ طبائع انسانی اور فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہے اسلام نے وہ دستور العمل پیش کیا ہے جو انسانی طبیعت اور ہمت برداشت کر سکے اور عمل کرنا بھی ممکن ہو۔ کون نہیں جانتا کہ انسان کی دنیا میں مختلف حیثیتیں ہیں۔ جن میں اسکو زندگی کی دشوار گذار گھاٹیوں سے گذرنا ہوتا ہے۔ ان دشوار گذار گھاٹیوں میں سے کامیابی کی راہ [illegible]

زندگی کے ہر [illegible] جاری کی ہیں۔ جو تا قیامت [illegible] پیارے اسلام نے [illegible] عمل مقرر کیا ہے اور جو قاعدہ نہایت [illegible] بہتر آئین مقرر کر لینا خلق خدا کی [illegible] قوت سے کہیں بالاتر ہے۔ انسانی زندگی [illegible] آلام ومصائب اٹھانے پڑتے ہیں [illegible] کو جو جو دقتیں پیش آتی ہیں ان سب کو [illegible] قانون میں منضبط کر دیا ہے جس پر عمل کرنا ہر [illegible] کے لئے نہایت آسان ہے۔ بیہ [illegible] کہ مرد ہو یا عورت۔ بچہ ہو یا بوڑھا۔ امیر ہو یا غریب شاہ ہو یا گدا کسی کی تفریق نہیں۔ اس کی [illegible] گرمی ہو یا سردی۔ برسات ہو یا بہار سب حالتوں میں یکساں اور مساوی ہے ۔

کوئی مذہب اپنی ذات میں اسلام کی طرح محاسن اور خوبیاں نہیں رکھتا۔ یہ وہ دین ہے جو دنیائے عالم میں قدم رکھتے ہی [illegible] اور تیزی کے ساتھ اہل دنیا پر اپنی صداقت کا سکہ جما لیا۔ اس کی نظیر پیش کرنے سے زمانہ عاجز ہے چنانچہ ہمارے سامنے اس کی صداقت اور حقانیت کے دو قوی اور پائیدار سلسلے موجود ہیں جن سے اسلام کی صداقت آفتاب سے زیادہ روشن ہو جاتی ہے۔ اول فتوحات ملکی۔ دوسرے اشاعت مذہب ۔

یہی وجہ ہے کہ جب ان دونوں پر ایک منصف اور حق شناس آدمی غائر نظر ڈالتا ہے تو اس کو اسلام کی حقانیت کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ بلکہ فتوحات ملکی نے تو چند ہی سال میں سیلاب عظیم کی طرح قدیم اور زبردست سلسلوں کو تہ و بالا کرکے تہذیب و تمدن کا نیا دور دنیا میں پھیلا دیا۔ اور اشاعت مذہب کو خیال کرتے ہوئے تو حیرت ہوتی ہے کہ نور آفتاب نے کس طرح یکدم تمام عالم کو منور کر دیا اور اس کی صداقت وحقانیت کا اثر خود بخود [illegible] [illegible] دنوں میں [illegible]

بنا چلا گیا ۔

موجودہ زمانے میں اگرچہ سائنس نے انقلاب عظیم پیدا کرکے اس کی دلفریب ایجادوں اور تعجب خیز صنعتوں نے آنکھوں کو خیرہ کردیا ہے۔ اور محیر العقول مادی ترقیوں نے ایک عالم کی نظروں میں چکا چوند پیدا کرکے مذہب عالم کو درہم برہم کردیا ہے ۔

مگر اس کی روز افزوں ترقیوں کے سیلاب میں اگر کوئی دھرم ثابت قدمی کے ساتھ ٹھہر سکا ہے تو وہ اسلام ہی ہے۔ سائنس کی موجودہ ترقیوں نے اگر ایک طرف اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ردی اور بیکار کردیا ہے تو دوسری طرف اسلام کے خوبصورت چہرے نے اہل سائنس اور علوم طبیعیہ کے صدہا ماہرین کو اپنے ظاہری و باطنی حسن کی جھلک دکھلا کر اپنا گرویدہ اور حلقہ بگوش بنالیا ہے۔ جس کی سینکڑوں مثالیں ترقی یافتہ یورپ میں اس بلد موجود ہیں جہاں نہ تو کوئی داعی اسلام پہنچا اور نہ کوئی مبلغ و واعظ وہاں گیا۔ بلکہ اسلام کی ظاہری و باطنی خوبیوں نے اپنا دلفریب اور قدرتی حسن دکھلا کر شیدائی بنا لیا۔ اور علوم طبیعیہ کے ان صدہا ماہرین کو اپنا کشتہ ناز بنالیا جن کی عمر کا معتد بہ حصہ سائنس ہی میں صرف ہوا ہے۔ کیا یہ اسلام کے برحق اور فطری ہونے کا بین ثبوت نہیں ہے۔ کیا اس سے یہ صراحتاً معلوم نہیں ہوتا کہ یہی مذہب برحق اور خدا کا مذہب ہے ۔

کیا دنیا میں کوئی دھرم ایسا ہے جس کی شعاعیں ہر ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچ گئی ہوں۔ اگر ہے تو صرف اسلام ہے جس کی نورانی کرنیں ربع مسکون (تمام دنیا) کے چپہ چپہ پر اپنا اثر دکھلا رہی ہیں۔ زمین کا کوئی طبقہ ایسا نہیں ہے کہ جہاں اسلام کی نغمہ سرائی نہ ہوتی ہو اور اس کے سچے کلمہ کی صدا نہ گونج رہی ہو اور اسلامی توحید کا پرچم نہ لہراتا ہو ؎

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

۔ اسلام کے ارکان و اعمال جہاں روحانی ترقی کے لئے ایک مستحکم اور مستقل زینہ ہیں وہاں دنیوی حوائج بشریہ کے بھی متکفل اور ذمہ دار ہیں مثلاً خود داری۔ جماعت۔ نظام ملکی۔ ازالہ تکبر و نخوت صلہ رحمی۔ انسداد شرک۔ وفاداری و انکساری مالک کے حقوق اور عبدیت کے فرائض وغیرہ یہ سب کے سب اسلامی عبادت میں مستتر ہیں ۔

ارکان خمسہ

(۱) توحید و رسالت۔ توحید۔ اسلام کہتا ہے کہ تمہارا اور تمام اشیاء کا خالق و مالک عباد کا حقدار ایک ہی ہے جس کا نام رحمن رحیم ہے۔ پس تم اسی کی عبادت کرو۔ اسی سے دل لگاؤ۔ اسی کے ہو رہو اور تمہارے منہ سے ہمیشہ اور ہر دم یہی نکلے کہ ؎

نگاہوں میں میری تو ایسا سمایا
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

ارشاد ربانی ہے وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ یعنی تیرے رب نے قطعی فیصلہ کردیا ہے کہ سوائے اس کے کسی کی عبادت نہ کرو۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا یعنی خدا کی پوجا کرو۔ اور اس کا شریک کسی کو مت ٹھہراؤ۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۔ خداوند وہ ذات پاک ہے کہ اس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں وہ غائب اور حاضر سب کو جاننے والا ہے ۔

اسی کو توحید کہتے ہیں۔ توحید کیا ہے وہ آب حیات ہے۔ جس کو پی کر انسان حیات ابدی حاصل کرتا ہے۔ توحید وہ سمندر ہے جس میں غوطہ لگانے سے انسان پاک ہوجاتا ہے۔ توحید وہ آلہ ہے کہ جس نے اس کو اپنا معیار اور شعار بنایا وہ بلند مرتبہ پر پہنچا۔ چنانچہ عربوں کی تھوڑی سی جماعت کو تمام دنیا پر غالب کرکے بام عروج تک پہنچا دیا۔ توحید کے چھوٹنے سے آدمی ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ اسی واسطے توحید اسلام کی اصل اوّل۔ اور رکن رکین ہے۔ بلکہ فی الحقیقت توحید ہی اسلام کی روح ہے۔ یہی ایک حدِ فاصل ہے جو دوسرے مذاہب سے اسلام کو ممتاز کرتی ہے کیونکہ یہ ایک ایسا قانون ہے جو کسی دوسرے مذہب میں یا تو سرے سے ہے ہی نہیں یا ہے تو ناقص ۔

اسی کی تبلیغ کی غرض سے خداوند عالم اپنے پاک بندوں یعنی انبیاء علیہم السلام کو بھیجتا رہا۔ اور جس قدر پیغمبران خدا دنیا میں تشریف لائے سب اسی کی نشر و اشاعت کرتے رہے۔ یہی ان کا اسوۂ حسنہ ہے۔ اسی کے لئے خدا تعالیٰ کا پاک کلام نازل ہوا۔ توحید کے اعتبار سے تمام رسل علیہم السلام کا دین مشترک ہے چنانچہ فرمایا اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۔ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۔ ترجمہ بے شک ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ تم اپنی قوم کو خدا کا ڈر سناؤ اس سے پہلے کہ دردناک عذاب ان پر آوے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا اے میری قوم بیشک میں تمہارے لئے یہ ظاہر بیان کرنے والا ہوں کہ تم صرف خدا کی عبادت کرو۔ اور اسی سے ڈرو۔ اور میری فرمانبرداری کرو۔ قرآن کریم کی دوسری آیات بتلاتی ہیں کہ ساڑھے نو سو سال تک برابر تبلیغ کرتے رہے۔ اور توحید کی اشاعت میں تن من دھن قربان کردیا ۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ۔ ترجمہ اے ابا جان۔ آپ ان بیکار چیزوں (ماسوا اللہ) کی پوجا کیوں کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں اور نہ دیکھتی ہیں اور نہ آپ سے کوئی مصیبت دفع کرسکتی ہیں۔ آپ بے حس و حرکت بتوں کو سجدہ کیوں کرتے ہیں۔ ان سب کو چھوڑ کر صرف اس قادر مطلق کی عبادت کیجئے اور اس کے صفات وغیرہ میں کسی کو شریک

منع کیجیے +

حضرت یوسف علیہ السلام فرماتے ہیں وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ط ترجمہ۔ میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کے دین کا پیرو ہوں ہمارے لئے لائق نہیں ہے کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں۔ دوسری جگہ فرمایا إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۚ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ترجمہ یعنی حکومت صرف خدا کی ہے۔ اس کا حکم ہے کہ اس کے سوا کسی کی پوجا نہ کرو +

حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے جب قوم بنی اسرائیل نے کہا کہ يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ترجمہ اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دو۔ جیسے کہ ان بت پرستوں کے معبود ہیں۔ تو آپ نے فرمایا تم بڑے جاہل لوگ ہو اور فرمایا أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ط ترجمہ کیا اللہ کے سوا تم کو معبود ڈھونڈ دوں حالانکہ اس نے تم کو تمام مخلوق پر فضیلت دی ہے +

حضرت عیسیٰ کلمۃ اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ط ترجمہ تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ میرا اور تم سب کا رب مالک ہے اسی کی پوجا کرو یہی سیدھی راہ ہے +

خاتم الانبیاء حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ - ترجمہ۔ کہدے اے نبی! لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں وہ خدا جس کی آسمان و زمین میں بادشاہت ہے۔ اس کے سوا کوئی قابل پرستش نہیں وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ پس تم سب ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور اس رسول پر جو کہ نبی اُمّی ہے جو کہ وہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور اس کے کلمات کے۔ تم اسی کی اتباع (موافق عمل) کرو تاکہ تم ہدایت و کامیابی پاؤ +

الغرض یہی وہ توحید ہے جس کو تمام انبیاء و رسل علیہم السلام لیکر دنیا میں آئے۔ یہی اسلام کی جڑ ہے اور یہی اسلام کا طرۂ امتیاز ہے یہی وجہ ہے کہ جب تک کوئی توحید کا عقیدہ نہیں رکھتا۔ اگرچہ ہزاروں نیک اعمال کرلے۔ اسلامی ادارہ اس کو مسلمان نہیں کہتا۔ نہ ہی خدا اس سے راضی ہوتا ہے بلکہ وہ کافر و مشرک کہلاتا ہے جس کی بخشش خدا کے ہاں ناممکن ہے +

رسالت:۔ دوسری چیز رسالت ہے۔ جو توحید کے ساتھ ساتھ لازم و ملزوم ہے خدا پر ایمان لانے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسالت پر بھی ایمان رکھے۔ فی الواقع یہی دو اصول ہر دین اسلام کی بنیاد ہے ان دو کے سوا باقی جو کچھ ہے وہ سب ان دونوں کی تمہید اور تصریح ہیں اور اسی اجمال کی تفصیل ہیں چنانچہ قرآن مجید جہاں اللہ کے ایمان کا حکم دیتا ہے رسالت پر بھی ایمان کا حکم ساتھ ساتھ دیتا جاتا ہے اور کلمہ طیبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ میں دونوں چیزوں کا اقرار کرتا ہے۔ کہ خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بھیجا ہوا مانو ورنہ مسلمان نہیں بن سکتے۔ والسلام +

(باقی باقی)

روزوں کی فرضیت اور اس کی حکمتیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ط مسلمانو! جس طرح تم سے پہلے لوگوں (یعنی اہل کتاب) پر روزہ رکھنا فرض تھا۔ اسی طرح تم پر بھی روزہ رکھنا فرض ہے۔ تاکہ تم بیماریوں اور گناہوں سے بچو۔ اور متقی و پرہیزگار اور تندرست بن جاؤ۔ لعلکم تتقون کے اندر روزہ کی غرض و غایت اور اس کی حکمتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے +

حقیقت میں روزہ رکھنے سے اصل غرض اور مقصد یہی ہے کہ مسلمان روزہ رکھ کر روزوں کی برکت سے متقی و پرہیزگار بن جائے +

روزے رکھ کر یہ فوری فوائد حاصل ہوتے ہیں:۔

۱۔ روزی کی قدر معلوم ہوتی ہے۔
۲۔ مزاج میں فروتنی اور عجز و انکسار پیدا ہونے لگتا ہے۔
۳۔ روزہ جسم کی صحت و درستگی کیلئے موثر نسخہ ہے۔
۴۔ رطوبات ردیہ جو امراض کثیرہ پیدا کرتی ہیں زائل ہو جاتی ہیں۔
۵۔ بھوک اور ضعف اعتدال پر آجاتا ہے۔
۶۔ نوع انسانی اپنی اپنی خدمات کو بخوبی انجام دینے لگتے ہیں۔
۷۔ بھوک اور پیاس کی مصیبتوں کا بخوبی اندازہ ہونے لگتا ہے۔
۸۔ بیکسوں کی ہمدردی اور امداد کی مبارک تحریک دل میں پیدا ہونے لگتی ہے۔
۹۔ بھوک اور پیاس برداشت کرنے کی قدرت حاصل ہو جاتی ہے۔
۱۰۔ صبر و ضبط نفس بہت بڑھتی ہے۔
۱۱۔ گناہوں سے بچنے کے باعث دل میں خدا کا ڈر تقویٰ اور عمل کا شوق پیدا ہوتا ہے۔
۱۲۔ اخلاق رذیلہ کی اصلاح و درستگی ہوتی ہے۔
۱۳۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔
۱۴۔ ایمان و طاعت الٰہی میں ترقی ہوتی ہے۔
۱۵۔ روزہ دار کی رب العزت کی درگاہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرات! یہ تو دنیوی فوائد ہیں۔ آخرت میں

جو اجر و ثواب دیا جائے گا وہ اس سے کہیں زیادہ کر چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ یعنی جو لوگ ایماندار اور متقی و پرہیزگار رہے اس سے کہیں بڑھ کر ان کو آخرت کا اجر و ثواب دیا جائے گا۔ روزہ کے اجر کے متعلق ذو معنی حدیث قدسی میں ارشاد موجود ہے اَلصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا۔ یا میں خود ہی اس کے عوض مل جاؤنگا۔ اب جس کی جیسی ہمت اور جیسا ظرف ہو۔ اگر محض حور اور شراب طہور کی ہوس میں روزہ رکھا ہے تو اس کا ویسا ہی بدلہ دیا جائیگا ✤

روزہ کی تعریف:۔ صوم کے لغوی معنے کسی شے سے باز رہنے اور اس کو چھوڑ دینے کے ہیں لیکن شرعی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور مباشرت سے باز رہنے کو روزہ کہتے ہیں ✤

حقیقت میں روزہ اس کو نہیں کہتے کہ خالی کھانے پینے سے منہ بند کر لیا جائے۔ بلکہ فواحشات و مغلظات (گالی گلوچ) اور جنگ و جدال (لڑائی جھگڑے) سے بھی اپنے آپ کو بچایا جائے۔ روزہ کی اصل منشا اور اس کا اصل مقصد یہی ہے کہ انسان روزہ رکھ کر اپنے نفس امارہ کو مغلوب کر سکے اور اپنے آپ کو شرعی حرام چیزوں سے بچائے۔ جب روزہ رکھ کر محرمات شرعیہ سے نہ بچ سکا۔ جھوٹ بولا، بھائی مسلمان کی غیبت کی اور طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا رہا تو ایسے روزے سے کیا فائدہ، ایسے روزے دار کے متعلق محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الظَّمَاءُ یعنی بہت سے ایسے روزہ دار ہیں کہ بھوکے اور پیاسے مرنے کے سوا، ان کو روزہ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا

روزہ داروں کے فضائل

اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ دار کا بڑا مرتبہ ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے رمضان المبارک کے روزے محض اللہ تعالیٰ کے لئے ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے سب گناہ بخشدئے جاتے ہیں۔

کسی حدیث شریف میں وارد ہے نَوْمُ الصَّائِمِ عِبَادَةٌ وَصَمْتُهٗ تَسْبِيْحٌ وَدُعَاؤُهٗ مُسْتَجَابٌ وَعَمَلُهٗ مُضَاعَفٌ یعنی روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کا چپ رہنا تسبیح اور اس کی دعا مقبول اور اس کا عمل دوچند ہوتا ہے! اللہ اکبر روزہ دار کی کیا شان ہے۔ اور اس کا کیا بلند مرتبہ ہے!۔

مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ یعنی روزہ داروں کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو روزہ کھولتے وقت اس کو حاصل ہوتی ہے۔ اور دوسری خوشی قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے دیدار سے حاصل ہوگی۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو حق تعالیٰ کے نزدیک مشک و عنبر سے بھی زیادہ بہتر ہے۔ صحیحین میں وارد ہے۔ سردار دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہشت میں ایک دروازہ ہے جسکا نام ریان ہے۔ اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہونگے۔ سبحان اللہ! کیسے روزہ دار کے درجے ہیں! ✤

جن چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

(۱) خشک یا تر مسواک کرنا (۲) آنکھوں میں سرمہ لگانا اگرچہ سرمہ لگانے کے بعد تھوک اور آب بینی (رینٹ) میں اس کا اثر ہی کیوں نہ ہو جائے (۳) سر میں تیل ڈالنا (۴) فصد کھلوانا (۵) پھول یا عطر وغیرہ کی خوشبو سونگھنا۔ ان تمام باتوں سے روزہ کے اندر کسی قسم کی خرابی پیدا نہیں ہوتی۔ عام طور پر یہ جو مشہور ہے کہ آنکھوں میں عصر کے بعد سرمہ لگایا جائے۔ عصر سے پہلے سرمہ لگایا جائیگا تو مکروہ ہوگا شریعت مطہرہ میں اس کی کوئی اصل نہیں، روزہ دار جب چاہے اپنی آنکھوں میں لگائے کسی وقت کی قید نہیں ہے

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ کا بھول کر کچھ کھا پی لینا (۲) بھولکر اپنی بیوی سے صحبت کرنا۔ اگر روزہ دار بھول کر شکم سیر ہو کر کھا پی لے تو اس وقت بھی روزہ نہیں ٹوٹتا (۳) دن میں کسی کو خواب کی حالت میں احتلام (نہانے کی ضرورت) ہو جائے۔ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا (۴) تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا (۵) خود بخود کسی کو قے ہوئی خواہ تھوڑی ہو یا بہت روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (۶) رات کو نہانے کی ضرورت ہوگئی لیکن روزہ دار غسل نہیں کر سکا، اور دن میں غسل کیا اس سے روزہ میں کچھ خرابی نہیں ہوئی۔ (۷) پان کھا کر خوب کلی کر کے منہ صاف کر لیا۔ لیکن پان کی سرخی نہیں گئی۔ اس سے روزہ کے اندر کچھ نقصان نہیں ہوتا ✤

سحری کھانیکا بیان:۔ سحری کھانا سنت ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں صرف سحری کھانے کا فرق ہے۔ بعض احادیث میں ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! سحری کھایا کرو، سحری کھانے میں برکت ہے۔ سحری میں جہانتک ہوسکے دیر کرنی چاہیئے۔ لیکن اس قدر دیر بھی نہیں کہ کھاتے کھاتے صبح نمودار ہو جائے۔ آخری رات بھی بڑی قبولیت کا وقت ہے۔ لہٰذا اسوقت بھی کچھ نماز اور دعا ضرور کرنی چاہئے ✤

روزہ کھولنے کا بیان:۔ روزہ کھولنے کے متعلق مستحب طریقہ یہ ہے کہ جب یقینی طور پر سورج غروب ہو جائے اور مشرق کی جانب سے سیاہی نمودار ہو جائے تو فوراً روزہ کھول لینا چاہئے دیر کر کے روزہ کھولنا برا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تک مسلمان روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہینگے ہمیشہ بھلائی میں رہینگے (بخاری)

الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) یعنی مسلمان بڑھ رہے ہیں لیکن انصار کی تعداد کم ہو رہی ہے اور کم ہوتی جائے گی یہاں تک کہ وہ ایسے اور اتنے رہ جائیں گے جیسے آٹے میں نمک پس تم میں سے جسے کسی کام کی تولیت حاصل ہو جس میں کچھ نفع نقصان اس سے پہنچ سکتا ہو تو میں اسے وصیت کرتا ہوں کہ ان کے بھلوں کی بھلائی قبول کرے اور ان کے بروں سے تجاوز کرے۔

ناممکن تھا کہ ایسا رؤف رحیم رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس وقت اپنے یار غار کو بھول جائے۔ اس آخری مرض الموت میں گھر سے مسجد میں آتے ہیں۔ منبر پر خطبہ دیتے ہیں اس میں فرماتے ہیں۔

(۹۴۶) إِنَّ مِنْ آمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوْبَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ۔ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) مجھ پر کسی کے جانی اور مالی احسان اتنے نہیں جتنے ابوبکر کے (رضی اللہ عنہ) اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی بھائی چارہ اور محبت ہی کافی ہے۔ سنو مسجد میں جس جس گھر کے دروازے پڑتے ہیں۔ آج سب بند کر دو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے۔

یعنی اسے کھلا رہنے دو۔ اس میں اشارہ تھا آپ کی خلافت کا کہ آج جس طرح میرے دروازے سے میں اس مسجد میں بسہولت پہنچ جاتا ہوں کل جب کہ میرے خلیفہ یہ ہونگے ان کا دروازہ اگر بند رہا تو انہیں مسجد میں آنے جانے کی سہولت جاتی رہے گی اس لئے ان کا دروازہ بند نہ کرو۔ اور اس میں اشارہ ہے آپ کی فضیلت و بزرگی کا تمام دیگر صحابہ پر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ ۔

خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں آپ کو اپنا خلیفہ اور جانشین بنا دیا۔ امامت نماز آپ کو سونپ دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بیماری میں سترہ نمازیں آپ نے پڑھائیں فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

(۹۴۷) مسند احمد کے اس خطبے میں یہ الفاظ ہیں لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ وَلٰكِنْ أَخِي فِي الدِّيْنِ وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ وَفِي الْمُخَارِجِ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ۔

یعنی اگر میں کسی کو خلیل بنانے والا ہوتا تو اس کے لائق حضرت ابوبکر تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) لیکن وہ میرے دینی بھائی ہیں اور میرے یار غار ہیں۔ اور اخوت اسلام کی فضیلت بہت بڑی اور بھاری ہے۔

معزز حاضرین! اب میں اس سورج کو چراغ کیا دکھاؤں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان خطبوں کی تفصیل کیا کروں کلیجہ پھٹ رہا ہے دل اچھل رہا ہے آنکھیں قابو میں نہیں۔ آؤ کہیں اور دل سے کہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَأُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهِ الْكَرِيْمِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرض الموت کے پہلے خطبہ کا دوسرا خطبہ جسمیں رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھ خطبے ہیں

(۹۴۸) الحمد للہ المحمود بنعمتہ ۰ المعبود بقدرتہ ۰ المطاع بسلطانہ ۰ المرھوب من عذابہ وسطوتہ ۰ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ ۰ الذی خلق الخلق بقدرتہ ۰ ومیزھم باحکامہ ۰ فاعزھم بدینہ ۰ واکرمھم بنبیہ ۰ واشھد ان لا الہ الا اللہ ۰ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۰ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ۰ کل من علیھا فان ۰ ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ۰ فبای الاء ربکما تکذبن ۰

میں آپ کے سامنے اپنے اور آپ کے اور تمام دنیا کے رب اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں۔ جن وانس کی طرف بشیر ونذیر بن کر آنے والے پیغمبر پر درود وسلام بھیجتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ الٰہی جس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی امت کی طرف سے جو بھلے بدلے تو نے دیئے ہوں وہ تمام اور ان سے بھی بہترین بدلے تو ہماری طرف سے ہمارے رسول کو عطا فرما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

برادران! کلیجہ تھام لو اور صحابی رسول علیہ الصلوۃ والسلام حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک خطبہ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری وقت کا اور سنو!

(۹۴۹) عن ابی سعید الخدری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ ونحن فی المسجد عاصبا راسہ بخرقۃ حتی اھوی نحو المنبر فاستوی علیہ واتبعناہ۔ قال والذی نفسی بیدہ انی لانظر الی الحوض من مقامی ھذا۔ ثم قال ان عبدا عرضت علیہ الدنیا وزینتھا فاختار الاخرۃ۔ قال فلم یفطن لھا احد غیر ابی بکر۔ فذرفت عیناہ فبکی۔ ثم قال بل نفدیک بآبائنا وامھاتنا وانفسنا واموالنا یا رسول اللہ۔ قال ثم ھبط فما قام علیہ حتی الساعۃ (رواہ الدارمی رحمۃ اللہ) یعنی رسول رب کریم آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آخری بیماری میں مرض الموت میں سر کو ایک پٹی سے باندھے ہوئے مسجد میں تشریف لائے۔ ہم سب اسوقت مسجد میں ہی تھے۔ آپ سیدھے منبر کی طرف چلے اور اس پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ ہم نے بھی منبر کو گھیر لیا۔ آپ نے خطبہ شروع کیا۔ فرمایا خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں ٹھیک یہاں سے اپنے حوض کوثر کو برابر دیکھ رہا ہوں۔ سنو ایک بندے پہ دنیا اور اس کی زینت اور آخرت پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو اختیار کیا۔ اس فرمان کے نکتے تک کسی کی رسائی نہ ہوئی سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ ان کی آنکھیں ساون بھادوں برسانے لگیں اور زبان کہنے لگی کہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں نہیں بلکہ ہم آپ پر اپنی ماؤں کو اپنے باپوں کو اپنی جانوں کو اور اپنے مال کو فدا کر دینگے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اتر آئے۔ آہ! اس وقت سے لیکر آخری دم تک پھر منبر پہ آپ کھڑے نہیں ہوئے اور نہ اب آئیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

موت کی خبر کے خطبوں میں سے ایک خطبہ صحیح مسلم شریف کے حوالے سے ہم یہاں اور بھی نقل کرتے ہیں۔ اس کے راوی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہمارے مجمع میں اللہ کے نبی صلی اللہ

۱؎ مواہب لدنیہ ۱۷۰

علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے

(۹۵۰) فحمد اللّٰہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد۔ الا ایھا الناس فانما انا بشر یوشک ان یاتی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم ثقلین اولھما کتاب اللّٰہ ھو حبل اللّٰہ فیہ الھدی والنور من استمسک بہ واخذ بہ کان علی الھدی ومن اخطأہ ضل فخذوا بکتاب اللّٰہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللّٰہ ورغب فیہ ثم قال واھل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی۔ اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی۔ اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی۔ رواہ الامام مسلم فی صحیحہ۔ یعنی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی وعظ ونصیحت کی پھر اما بعد کہہ کر فرمایا کہ اے لوگو! میں ایک انسان ہوں، عنقریب میرے پاس میرے رب کا بھیجا ہوا ملک الموت آنے والا ہے اور میں اسکی دعوت قبول کرکے یہاں سے وہاں جانے والا ہوں لیکن میں تم میں دو موقر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ان دونوں میں سے پہلی تو کتاب اللہ قرآن کریم ہے یہی اللہ تعالیٰ کی رسی ہے۔ نور وہدایت صرف اسی میں ہے۔ اسے لینے والا اس پر چنگل مارنے والا اس پر عمل وعقیدہ رکھنے والا ہدایت پر ہے۔ اور جو اس سے ہٹ جائے جو اسے چھوڑ دے وہ گمراہ ہے۔ پس میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ کتاب اللہ کو پکڑے رہو مضبوط تھامے رہو۔ اس کے سوا بھی آپ نے بہت زوردار الفاظ میں کتاب اللہ پر عمل کرنے کی رغبت دلائی اور سخت تاکید کی۔ ان بیانات کے ساتھ ہی اس کے بعد فرمایا میری اہل بیت کے بارے میں میں تمہیں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ میری اہل بیت کی خیر خواہی کرنا میرے اہل بیت کا خیال رکھنا۔

یہ یاد رہے کہ یہاں دو چیزوں کے چھوڑنے کو فرمایا اور بیان صرف ایک ہی چیز کا کیا ہے یعنی قرآن کریم کا۔ دوسری چیز کا بیان چھوٹ گیا ہے اور وہ وہ ہے جس کا بیان موطا امام مالک میں ہے وہ بھی سن لیجے۔

(۹۵۱) عن مالک بن انس مرسلا۔ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللّٰہ وسنۃ رسولہ (رواہ فی الموطا)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک انہیں مضبوطی سے تھامے رہو گے گمراہ نہ ہوگے۔ ایک کتاب اللہ، دوسرے سنت رسول اللہ یعنی قرآن وحدیث۔

پس دوسری چیز حدیث ہے۔ اہل بیت کا ذکر بھی اس وعظ میں ہوا۔ راوی نے اسے بھی بیان کر دیا۔ بیچ میں اور بھی بہت سی باتیں تھیں جنہیں راوی نے بیان نہیں کیا بلکہ فحث علی کتاب اللّٰہ ورغب فیہ کہہ کر چھوڑ دیا۔ عاجز کی تحقیق یہی ہے والعلم عند اللّٰہ

اگر بالفرض دوسری چیز اہل بیت کو ہی مان لی جائے تو چنداں حرج نہیں۔ ان اولیائی الا المتقون من کانوا وحیث کانوا والی حدیث مشکوٰۃ اس مطلب کی وضاحت کر دیتی ہے یعنی میرے قومی اور میرے والے اور میرے اولیاء وہی ہیں جو متقی پرہیزگار ہوں خواہ کوئی ہوں اور خواہ کہیں کے رہنے والے ہوں۔

پس آپ کے اہل بیت میں سے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح روش پر اپنے اسلاف کی طرح ہوں وہ گویا عملی نمونہ ہیں قرآن وحدیث کے۔ اور ہر طرح واجب الاحترام ہیں شیعہ جو اس روایت کو لیکر صحابہ دشمنی اور امہات المؤمنین کی بے ادبی کا ایک آلہ کار بنائے ہوئے ہیں۔ یہ صرف جرأت وبے باکی ہے۔ حقیقت کچھ بھی نہیں بلکہ خود اسی حدیث میں موجود ہے کہ راوی حدیث حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ الیس نساءہ من اھل بیتہ آپ نے جواب دیا نساءہ من اھل بیتہ۔ یعنی کیا ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ ہاں بے شک داخل ہیں۔ قرآن کے پڑھنے والوں سے مخفی نہیں کہ لفظ اہل بیت جس جگہ قرآن میں بولا گیا ہے۔ اس سے آگے کی، اس کے پیچھے کی اور خود وہ آیت سب کا خطاب ازواج مطہرات امہات المؤمنین رضوان اللہ علیہن سے ہی ہے۔ یہ پورا رکوع ہی کے بارے میں ہے یا ایھا النبی قل لازواجک سے شروع ہو کر ان اللّٰہ کان لطیفا خبیرا پر ختم ہوا ہے۔ ان تمام آیتوں میں صراحت النص سے خطاب ازواج النبی امہات المؤمنین سے ہے۔

ان ہی کو اہل بیت کہا ہے۔ پس انہیں اہل بیت سے خارج کر کے خدا کے قرآن کا انکار کرنا ہے

اگر اہل بیت سے مراد بجا کر ہی لی جائے اور انہیں دوسری چیز مانا جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے معاملات اور طریقہ کار ایک دوسرے کے خلاف تھے پھر ان سب کی تابعداری کیسے کی جائے گی؟ مثلاً بقول شیعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تقیہ کر کے تینوں خلفاء کی خلافت تسلیم کر لی لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ لشکر لے کر آگے بڑھے پھر صلح کی۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ لڑے اور شہید ہوئے وغیرہ تو یہ دوسری چیز بن نہیں سکتے۔

محترم بھائیو! اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، آپ کی بیماری کو آپ کے وصال و انتقال کو یاد کرو اور اس کا پورا اثر لیکر پھر مجھ سے یہ خطبہ سنو۔ جو بقول حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ وفات سے پانچ دن پہلے کا ہے۔ اس کے راوی بھی کئی ایک صحابی ہیں مثلاً حضرت عائشہ حضرت جندب حضرت کعب رضی اللہ عنہم وغیرہ۔ لفظ الفاظ بھی بہت سے ہیں۔ چونکہ معلوم تھا کہ بزرگوں کی بزرگی کی افراط انسان کو شرک جیسے گندے فعل میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اگلی امتوں کی پرستش قبور سامنے تھی۔ اُن کے قبے گنبد اور مقبروں کی ضو، فشانیوں پر قربان ہونے والے اور اپنے دین کی بھینٹ چڑھانے والوں کا کفر و شرک نگاہوں تلے تھا اسلئے اپنے اس خطبہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

(۹۵۲) اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ۔ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ (رواہ مسلم) سنو اور ہوشیار ہو کر سنو! کہ تم سے پہلے کے لوگ اپنے نبیوں، ولیوں اور نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا کرتے تھے۔ دیکھو خیال سے سنو ہوشیاری سے سنو! خبردار، خبردار! قبروں کو عبادت گاہ نہ بنانا انہیں سجدہ گاہ نہ ٹھیرانا۔ میں تمھیں اس سے روکتا ہوں اور نہایت سختی سے منع کرتا ہوں۔

اپنے مزار مبارک کی نسبت اس کا خطرہ سب سے زیادہ تھا اسلئے ایک طرف تو لوگوں سے کہا لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا میری قبر پہ میلا نہ عرس نہ کرنا، اُسے عید نہ بنانا۔ لیکن پھر بھی خطرہ رہا اس لئے معاملہ سپرد خدا کر دیا اور جناب باری میں بالحاح عرض کی اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُّعْبَدُ الٰہی ایسا نہ ہونے دے کہ میری قبر پر عبادت ہونے لگے جیسے بُت پوجے جاتے ہیں۔

بحمد اللہ رب العالمین نے روضۂ منورہ کی حفاظت کی اور ایسی کہ آج اُسے نہ کوئی چھو سکتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے۔ سطح سمندر تک سیسہ پلا کر دیواریں کھڑی کر دی گئی ہیں۔ مسلمانو! اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وصیت کا احترام کرو۔ قبر پرستی کی لعنت سے باز آؤ کسی نبی، ولی، پیر، شہید، مرشد، فقیر کی قبر پہ نہ تو ہاتھ باندھ کر ادب سے کھڑے رہو نہ رکوع کرو۔ نہ سجدے کرو نہ صاحب قبر سے دعا کرو نہ اُسے حاضر ناظر جانو۔ غرض مسجد میں جو خدا کے ساتھ کرتے ہو وہ مقبروں قبروں اور قبرستانوں میں کسی کے ساتھ نہ کرو۔ دیکھو حدیث کے لفظ یہی ہیں کہ قبروں کو مسجدیں نہ بنالو۔

امتیو! آپ نے اس کی اہمیت ابھی بھی محسوس نہ کی ہو تو آؤ میں آپ کو آپ کی اور میری اور تمام امت کی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الموت کا خطبہ سناؤں۔ سنئے! اللہ توفیق عمل بخشے۔

(۹۵۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ (متفق علیہ) یعنی اللہ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ، عبادت کی جگہ مسجدیں بنالیں۔

یہ فرمان اُس بیماری میں صادر ہوا جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانبر نہ ہوئے۔

محمدی بھائیو! یہ تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری اور اخیر وفات کے خطبے آپ نے سُن لئے۔ کیا میں امید نہ رکھوں کہ آپ ان وصایا محمدی کی قدر کریں گے۔ ان فرمانوں کو اپنی زندگی کا

بشریت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

رُسُلاً مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ؕ

برادران ملت! قبل اس کے کہ میں اصلی مضمون پر روشنی ڈالوں، بطور تمہید انبیاء علیہم السلام کی معصومیت پر کچھ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ خدا نے منصب نبوت کے لئے جن ہستیوں کا انتخاب فرمایا اُن کا ظاہر و باطن مطیع اور فرمانبردار رہنا ضروری تھا یعنی کہ اُن سے ارادہ معصیت بھی ناممکن تھا۔ کیونکہ ہر ذی فہم انسان پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ دنیاوی امراء و سلاطین میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جو اپنے مخالفین اور سرکشوں کو اپنے دربار میں منصب قرب عطا کرے۔ منصب تقرب اور قرب کا مرتبہ اسی شخص کو عطا کیا جاتا ہے جس کے متعلق یقین ہو کہ یہ ظاہر و باطن مطیع و فرمانبردار ہے۔ اسی اصول کے ماتحت دربار رب العزت میں بھی منصب قرب پر وہی فائز ہو سکتا ہے جو کہ اطاعت الٰہی میں ظاہر و باطن سے مطیع اور فرمانبردار رہو۔ مخالفت تو درکنار اس سے ارادہ مخالفت بھی محال ہو۔ لہٰذا وہ حضرات جن کو دربار خداوندی میں شرف قرب حاصل ہے ان کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ۔ ترجمہ اس موقع کو تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ جہاں اپنا پیغام (وحی کے ذریعے سے) بھیجتا ہے۔ اس مختصر تمہید کے بعد میں اپنے اصل عنوان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں:۔

برادران ملت! نبی کی معصومیت اور اسکے دوسرے خصوصیات کے باوجود اسلام کی تعلیم یہی ہے کہ نبی خدا کا مخلوق اور اُس کا بندہ اور انسان ہوتا ہے۔ وہ خود خدا یا دیوتا یا خدا کا اوتار یا فرشتہ وغیرہ نہیں ہوتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ بھی انہی مسائل میں سے ہے جن کی اصل حقیقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل افراط و تفریط کی تاریکیوں میں گم تھی اور آپ کے فیض تعلیم سے وہ روشن ہوئی۔ اسلام سے پہلے یہودیوں کی طرح ایسے اہل مذاہب بھی تھے جو پیغمبروں کو ایک پیشینگوئی کی صفت کے علاوہ ہر حیثیت اور ہر لحاظ سے ایک معمولی انسان خیال کرتے تھے۔ وہ ہر قسم کے گناہ بھی کرتے تھے۔ اور بداخلاقیوں کے بھی مرتکب ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ کفر بھی کرتے تھے۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے وہ پیغمبر سمجھے جاتے تھے۔ دوسری طرف عیسائی حضرات تھے۔ جو اپنے نجات دہندہ کو انسانیت سے بالکل پاک و برتر سمجھتے ہوئے اُس کو خود خدا یا خدا کا جزو یا ناسوت و لاہوت کا ایک مجموعہ سمجھتے تھے۔ اور ہندو بھی تھے جو اپنے رہنماؤں رشیوں اور منیوں کو دیوتا اور اوتار یعنی مجسم خدا یا انسانی بھیس میں خدا سمجھتے تھے اور جنکو ہر قسم کی خدائی طاقتیں حاصل تھیں۔ اسلام نے ان تمام خیالات کی تردید اور تکذیب کرتے ہوئے اسکے سامنے اپنی تعلیم پیش کی اور یہ بتایا کہ یہ خیالات کہ نبی ایک پیشینگوئی کے علاوہ ہر حیثیت سے ایک معمولی انسان ہوتا ہے۔ اور وہ ہر قسم کی معصیت کا ارتکاب کر سکتا ہے یا وہ انسانیت سے مقدس ہو کر اور خود خدا یا جزو خدا ہے یا دیوتا اور اوتار ہے یہ بالکل غلط اور لغو ہیں ✤

مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قرآن شریف کی مذکورہ بالا تصریحات ہوتے ہوئے بھی آج مسلمانوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی ایسے ہی خیالات رکھتے ہیں جیسے کفار عرب اور دیگر جہلاء اسلام سے قبل انبیاء علیہم السلام کے متعلق رکھتے تھے۔ آج کہا جاتا ہے اور اس پر مناظرے اور بحثیں کی جاتی ہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بشر نہیں تھے۔ اور اُن لوگوں پر جو کہ حضورؐ کی بشریت کے قائل ہیں جھوٹے الزام لگائے جاتے ہیں کہ یہ لوگ بے ادب ہیں۔ ان کے قلوب میں حضور علیہ السلام کی محبت ذرہ بھر بھی نہیں ہے۔ اگر یہ بھی کہیں کہ ہمارے دل میں حضورؐ کی بہت محبت ہے ہم حضورؐ کو سید المرسلینؐ وغیرہ سمجھتے ہیں تب بھی یہ جھوٹے ہیں۔ یہ محض ان کی زبانی باتیں ہیں اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ تو حضورؐ کے شرف اور احترام کو ایسا ہی درجہ دیتے ہیں جیسا کہ بڑے بھائی کی عزت اور احترام کو دیا جاتا ہے ✤

مجھے اس وقت یہ بتانا مقصود نہیں کہ آیا یہ لوگ جو کہ حضورؐ کی محبت کے لمبے دعویدار ہیں کہ افراط محبت میں اپنے کھلے اور فنا ہوئے کہ اصل اصول کو ہی کھو بیٹھے اور کہنے لگے کہ نبی علیہ السلام بشر نہیں تھے۔ اور نہ ہی میرا مقصود بالذات ان لوگوں کے الزام کا ازالہ کرنا ہے۔ کہ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے احترام کو ایسا ہی سمجھتے ہیں جیسا کہ بڑے بھائی کے شرف احترام کو سمجھا جاتا ہے۔ مجھے اس وقت صرف اس حقیقت کا انکشاف کرنا ہے کہ آیا واقعی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بشر نہیں؟ اور آیا حضورؐ کی بشریت کا انکار تعلیم اسلام اور غرض نبوت کے منافی ہے یا کہ نہیں؟ اور اگر حضورؐ بشر ہیں تو کیسے بشر ہیں؟ کیا ہماری اور دیگر انسانوں کی بشریت اور حضورؐ کی بشریت میں کچھ فرق ہے یا کہ دونوں کی بشریت مساوی اور ایک ہے۔ اس وقت میں آپ کے سامنے اوّلاً یہ بیان کرونگا کہ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں اسلام کی کیا تعلیم ہے؟ اور پھر غرض نبوت پر روشنی ڈالوں گا۔ بعد ازاں نفس بشریت پر تبصرہ کرونگا اور بتاؤں گا کہ غرض نبوت تب ہی پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے اور پوری ہو سکتی ہے جبکہ نبی بشر ہو۔ اس سے اس مسئلہ کا بھی حل ہو جائے گا کہ ہمارے آقا مدنی صلے اللہ علیہ وسلم بشر تھے یا کچھ اور؟ اور بعد میں حضورؐ اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بشریت اور دیگر بنی نوع انسان کی بشریت میں اصلی امتیاز ثابت کرنے اور دکھانے کے بعد میں اپنے مضمون کو ختم کر دوں گا ✤

تعلیم اسلام:۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ

فَسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ
سورہ انبیاء ترجمہ اور ہم نے نہیں بھیجا رسول بنا کر
کسی کو تم سے پہلے لیکن انسانوں ہی کو جنکو ہم وحی
کرتے تھے جاننے والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے
دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَيِّنٰتِ
وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ
لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ
نحل ع ۶ ترجمہ اور ہم نے نہیں بھیجے تم سے پہلے
لیکن انسان جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔ تم
دریافت کرلو کتاب والوں سے اگر تم نہیں جانتے
کھلی دلیلوں اور کتابوں کے حوالے سے۔ اور
ہم نے تم پر کتاب (ذکر) اتاری۔ کہ تم ان لوگوں
کے لئے کھول کر بیان کرو جو ان کی طرف اتارا
گیا اور تا کہ وہ سوچیں۔ تیسری جگہ ارشاد الٰہی
ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ
اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى (یوسف ع ۱۲) ترجمہ
اور ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھیجے وہ بشر ہی تھے
آبادیوں کے رہنے والے ہم ان کی طرف وحی
کرتے تھے۔ چوتھی جگہ ارشاد ہے قُلْ سُبْحَانَ
رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۔ وَمَا مَنَعَ
النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا۔
قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ
مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا
رَّسُوْلًا (اسراء ع ۱۰) کہدے اے پیغمبر سبحان اللہ
میں تو ایک بشر رسول ہوں۔ اور جب ان لوگوں کے
پاس ہدایت آئی تو ان کو ایمان لانے سے باز نہیں
رکھا مگر اس خیال نے کہ کیا خدا نے بشر کو رسول
بنا کر بھیجا ہے۔ کہدے کہ اگر زمین پر فرشتے ہی
باطمینان چلتے پھرتے ہوتے تو ہم ان پر آسمان
سے کسی فرشتے کو رسول بنا کر اتارتے۔
پانچویں جگہ ارشاد ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ
مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ (کہف ع ۱۲) ترجمہ کہدے اے پیغمبر میں
تو تمہاری ہی طرح ایک بشر ہوں۔ میرے پاس
وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے
چھٹی جگہ ارشاد ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا
اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ (حم
السجدہ ع ۱) کہدے اے پیغمبر میں تو تمہاری طرح
بشر ہوں۔ میرے پاس وحی کی جاتی ہے۔ تمہارا
معبود ایک ہی معبود ہے۔ اُس کی طرف سیدھے رہو
اور اُس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہو۔ ہلاکت
ہے شرک کرنے والوں کے لئے۔ ساتویں جگہ ارشاد
ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ
رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (آل عمران) ترجمہ حقیقت
میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا جبکہ
ان میں اُن ہی کی جنس سے ایک پیغمبر کھڑا کر دیا۔
خود حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنے متعلق فرماتے
ہیں لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَآ اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَآ اَنَا عَبْدُهٗ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُوْلُهٗ۔ بخاری شریف باب قول اللہ عزوجل
وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ۔ ترجمہ میری تعریف
میں بیجا مبالغہ نہ کرنا جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت
عیسیٰ کے متعلق کیا۔ کیونکہ میں تو فقط خدا کا بندہ
ہوں۔ لیکن میرے بارے میں یہ کہنا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم خدا کے بندے اور اسی کے رسول ہیں
یعنی نصاریٰ کی طرح مجھے انسانیت سے پاک
خیال کرتے ہوئے مجھے معبود نہ بنا لینا۔ علیٰ ہذا
القیاس، کتب احادیث بھری پڑی ہیں جن میں
حضورؐ کی بشریت اور عبدیت کی بیشمار مثالیں
موجود ہیں۔ خوف طوالت سے نظر انداز کی جاتی
ہیں۔ طالب حق کے لئے یہی کافی ہیں۔

نبوت کی غرض وغایت

برادران ملت! انبیاء علیہم السلام کی آمد
کی غرض وغایت کو اگر شاعرانہ اور خطیبانہ جوش
اور عقلی دلائل اور قیاسات سے بیان کیا جائے
تو بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میں یہ زیادہ مناسب
سمجھتا ہوں کہ آپ کے سامنے اُسی غرض وغایت
کو پیش کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وحی مبارک کی زبان سے ادا ہوئی ہیں کیونکہ اصل
دعویٰ وہی ہوتا ہے جس کو خود مدعی ظاہر کرتا ہو نہ کہ
گواہ۔ انبیا کی بعثت کی سب سے پہلی غرض یہ ہے کہ
اس بھولے ہوئے انسان کو اس عہد و پیمان کی
یاد دہانی کرائی جائے جو کہ روز الست میں اُس
سے لیا گیا تھا۔ چنانچہ ارشاد ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ
مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَ
هُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۚ
اعراف ع ۲۲ ترجمہ اور جب تیرے رب نے بنی آدم
کی پیٹھوں سے اُن کی نسلوں کو نکالا اور سب سے عہد لیا
اور اُن کو خود اپنے اوپر شاہد کیا کہ کیا میں تمہارا
پروردگار نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا تو ہی ہے۔
یہی وجہ ہے کہ انبیا کی بعثت کی غرض ایک یہ بھی
بتائی گئی ہے کہ اُن کا وجود بنی آدم پر اتمام حجت
ہے۔ ممکن ہے کہ بنی آدم یہ بیجا عذر کریں کہ ہم کو
کوئی یاد دلانے والا نہیں آیا۔ فرمایا
رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ
لِلنَّاسِ عَلَي اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ (نساء ع ۲۳)
ترجمہ۔ رسول خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے
والے بھیجے ہیں تا کہ رسولوں کی آمد کے بعد لوگوں
کے لئے خدا پر کوئی حجت باقی نہ رہے اس تذکیر
کے بعد نبی کا فرض اولین یہ ہے کہ انسان کی ہدایت
اور رہنمائی کرے اس لئے کہ وہ حقیقت میں اللہ
تعالیٰ کی صفت ہادی کے مظہر اور مورد ہیں۔ اسی
لئے قرآن میں انبیا کے لئے ہادی کا لفظ بھی استعمال
کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد ع ۱)
اور ہر قوم کے لئے کوئی مخصوص راہ دکھلانے والا آیا
دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (شوریٰ ع ۵) ترجمہ اور تو
اے پیغمبر سیدھی راہ بتلاتا ہے۔ پھر فرمایا وَجَعَلْنٰهُمْ
اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا (انبیاء ع ۵) ترجمہ اور
ہم نے ان پیغمبروں کو پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے راہ بتلاتے
تھے

(باقی آئندہ)

(بقیہ صفحہ)

روزہ کھولنے کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ خداوندا! میں نے خاص تیرے ہی لئے روزہ رکھا ہے۔ اور تیرے ہی عطا کردہ رزق سے روزہ کھولتا ہوں۔ حدیث شریف میں ہے کہ روزہ کھولتے وقت جو دعا کی جاتی ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ روزہ کھول کر یہ دعا پڑھے ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

لیلۃ القدر کا بیان

رمضان المبارک میں ایک رات بڑی برکت والی رات ہے۔ اس رات میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینے کی عبادت سے کہیں زیادہ بہتر اور افضل ہے۔ اسی رات کو لیلۃ القدر (قدر و منزلت والی رات) کہتے ہیں۔ اس رات میں جاگنا اور عبادت کرنا۔ کثرت سے نفلیں پڑھنا۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنا بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ اور جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ اس مبارک رات میں سیدنا جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے فرشِ زمین پر اُترتے ہیں اور ان کے ہمراہ مقرب فرشتوں کی ایک جماعت ہوتی ہے۔ عبادت کرنے والے مسلمانوں کے حق میں صبح تک دعاءِ مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ عبادت کرنے والے مسلمانوں کے اگلے تمام گناہ بخشدیے جاتے ہیں۔ اس بزرگ رات میں کثرت سے یہ دعا پڑھنی چاہئے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ اس خیر و برکت والی رات میں کثرت سے عبادت اور حق تعالیٰ سے اپنی حاجتیں طلب کرنی چاہئیں ✦

حدیث شریف میں وارد ہے کہ اس بخشش والی رات کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرنا چاہئے۔ یہ عزت و حرمت والی رات ۲۱۔۲۳۔۲۵۔۲۷۔اور ۲۹ تاریخوں میں نمودار ہوتی ہے ✦

معذورین کے مسائل:۔ جو شخص بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو، یا عورتیں حیض و نفاس میں یا حمل سے ہوں۔ یا بچوں کو دودھ پلانے والی عورتیں ہوں اور اس امر کا خوف ہو کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے بچوں کو کسی قسم کی تکلیف ہوگی تو یہ سب لوگ روزہ نہ رکھیں۔ جب یہ عذر جاتے رہیں تو روزوں کی قضا کریں۔ خواہ تھوڑے تھوڑے رکھیں یا ایک ساتھ سب رکھ لیں ✦

جو شخص اسقدر بوڑھا ہو گیا ہو کہ ضعف و ناتوانی کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتا تو اس کو ہر ایک روزے کے بدلے میں ایک محتاج کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلانا چاہئے ✦

اچھے بُرے انسان کی پہچان

(گزشتہ سے پیوستہ)

چوری چکاری۔ قتل و غارت گری کو کسی نے اچھا نہیں لکھا ہے۔ ہاں البتہ جو اپنے اغراض کا بندہ۔ خلافِ شرع۔ خلافِ قوانین و مذاہب ہوگا اُس سے کسی کو فائدہ حاصل ہونا بھی محال ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی تعلیم یافتہ اور صحبت یافتہ ہو۔ بقول شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی؎

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود

ان امور کی توضیح و تشریح۔ نصیحت کے پیرایہ میں ہمارے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے یوں فرمائی ہے کہ تم جس شخص سے ملو اول یہ دیکھو کہ وہ اپنے خالقِ حقیقی۔ کرتار۔ پروردگار کے احکام کا پابند ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اس بات کا کھوج لگاؤ کہ اللہ کے بھیجے ہوئے جملہ انبیاء و رسل کا قائل ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو زبانی جمع خرچ ہے یا عامل بھی ہے۔ اگر پیغمبر آخر الزماں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانبردار ہے تو اُن کی آل اولاد اور دوست احباب کا بھی تابعدار ہے اور اُن کے متبعین کا بھی۔ اس کے دل میں زنار ہے یا نہیں۔ اگر یہ سب کچھ ہے تو پھر یہ دیکھو کہ آیا وہ حقوقِ والدین بھی ادا کرتا ہے یا نہیں۔ اگر کرتا ہے تو اپنے خویش و اقارب متعلقین اہل و عیال۔ حالی موالی۔ اہلِ شہر۔ اہلِ قصبہ۔ اہلِ قریہ۔ اہلِ محلہ اور پڑوسیوں سے کیسا برتاؤ رکھتا ہے اور اہلِ غرض اور اہلِ معاملہ کے ساتھ حزم و آشتی عدل و کرم سے پیش آتا ہے۔ اور حقوق العباد کا بھی علی العموم خیال رکھتا ہے یا نہیں۔ اگر وہ ان سب باتوں پر عمل پیرا ہے تو یقیناً وہ دوستی کے قابل ہے۔ اور اگر کسی بات کی بھی اس میں کمی ہو تو وہ کسی طرح دوستی کا اہل نہیں۔ ایسے شخص سے احتراز واجب ہے۔

بالغرض ایسے شخص سے اگر کسی کو نفع بھی پہنچے تو وہ اُس کی غرض یا کسی مفاد پر مبنی ہوگا۔ کیونکہ جب پہلی ہی بسم اللہ اُس کی غلط ہے، تو تمام کام اُس کے دکھاوے کے ہوں گے (جیسا کہ فی زمانہ شور زیادہ ہے) کہ افسر متعلق یا افسر بالا دست کے روبرو جیسی تیاری اور مستعدی کا ثبوت دیتے ہیں وہ اُس کے غیاب میں نہیں کرتے۔

الغرض حضرت شیخ بغدادی سرتاج اولیاء (طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ) نے وقت نزع اپنے فرزند حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کو جو وصیت بطور نصیحت فرمائی وہ یہ تھی کہ اے فرزند دلبند ہمیشہ اپنے کسبِ حلال سے روزی کھانا۔ ہرگز ہرگز کسی کے آگے دستِ سوال نہ پھیلانا۔ نہ کسی کا دست نگر ہو کر اُس سے ملنا ورنہ راست بازی اور حقگوئی تجھ پر مشکل ہو جائیگی؎

دستِ سوال سینکڑوں عیبوں کا عیب ہے
جس ہاتھ میں یہ عیب نہو دستِ غیب ہے

آخرکار التوحید، التوحید زبان فیض ترجمان سے فرماتے ہوئے اس دار فانی سے ملکِ جاودانی کی طرف رحلت فرمائی۔ رحمۃ اللہ الخ

قطعہ

کلمۂ لا الٰہ الا اللہ ✦ تھا وظیفہ یہی بحمد اللہ
منہ سے نکلے ہمارے بھی یا رب ✦ ہے محمد مرا رسول اللہ

راقم نیازمند محمد مطلوب شاہ محمدی عرف کرم علی قادری
مددگار مدرسہ فوقانیہ عثمانیہ ضلع ناندیڑ دکن صوبہ اورنگ آباد

(انتخاب ... درج ...) ✦

التماس ایڈیٹر۔ اردو رسالے عام طور پر اُن بھائیوں کے ہاتھوں میں پہنچتے ہیں جو عربی تو کیا فارسی الفاظ بھی نہیں سمجھ سکتے لہٰذا ان رسالوں کے واسطے اظہارِ مقصد سادہ اردو

سوال

زید کہتا ہے کہ اہل اسلام کا آپس کی رشتہ داری میں (مثلاً ماموں، خالہ، پھوپھی، چچا یا تایا کی اولاد سے) نکاح نہیں ہو سکتا۔ زید کا استدلال آیت ذیل سے ہے یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْۤ اٰتَیْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ (الآیہ)

کیا زید کا یہ استدلال صحیح ہے؟ بینوا توجروا!

الجواب

زید کا یہ استدلال صحیح نہیں قرآن وحدیث وسلف صالحین صحابہ وتابعین وائمہ محدثین وفقہا مجتہدین سب کے خلاف ہے۔ زید کو آیت مذکورہ کے لفظ خَالِصَةً لَّكَ سے مغالطہ ہوا ہے اس نے اس کو بَنٰتِ عَمِّكَ وغیرہ مذکورات سب کے متعلق سمجھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اس کا تعلق صرف اِمْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ سے ساتھ ہے اور بس۔ یعنی نکاح ہبہ صرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اور کسی مومن کے لئے یہ جائز نہیں۔ دوسری آیت اور حدیث سے اس امر کی وضاحت وتفسیر ہوتی ہے کہ ماموں خالہ پھوپھی چچا تایا کی اولاد سے نکاح جائز ہے۔ پھر اگر زید کی پیش کردہ آیت سے ان کی حرمت تسلیم کی جائے تو معاذ اللہ قرآن مجید میں تناقض لازم آئے گا جو باطل ہے اور کلام اللہ باطل سے پاک ہے لہٰذا زید کا استدلال ہی باطل ہے۔ وہ آیت جس سے خالہ پھوپھی وغیرہ کی اولاد سے نکاح بھی ثابت ہے وہ سورۂ نساء میں جو پانچویں پارے کے اخیر میں ہے حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ الیٰ قولہ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ ان آیتوں میں ماں، بہن، خالہ، پھوپھی، وغیرہ عورتوں کا ذکر کر کے کہ جن سے نکاح جائز نہیں اخیر میں فرمایا کہ ان کے سوا بشرط رفع موانع سب عورتوں سے نکاح صحیح ہے۔ سوا ان ماسوا میں خالہ، پھوپھی کی اولاد بھی داخل ہے۔ اس لئے کہ محرمات کی فہرست میں خالہ پھوپھی کو ذکر کیا ہے ان کی اولاد کو نہیں ذکر کیا اگر وہ بھی مثل اپنی ماؤں کے حرام ہوتیں تو ان کیساتھ ان کا بھی ذکر ہوتا اور ایسا نہیں بلکہ اُن کو اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ میں داخل ہے اور ان سے نکاح جائز ہے۔ زید کے استدلال بموجب سورہ نساء کی آیتوں کی مخالفت کے علاوہ خود اسی آیت کی جس سے کہ زید نے استدلال کیا ہے اس کے اخیر سے بھی مخالفت ہوگی اس لئے کہ اس میں مہر سے نکاح کی حلت اور لونڈیوں کی حلت کا بھی ذکر ہے پھر اگر خَالِصَةً لَّكَ کو تمام مذکورات کے متعلق کیا جائے تو ان دو کو بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخصوص کیا جائے گا حالانکہ یہ باطل ہے اس لئے کہ اس آیت کے اخیر میں مہر سے نکاح کی حلت اور لونڈیوں کی حلت تمام مومنوں کے لئے ثابت ہے۔

پس ثابت ہوا کہ محرمات مذکورہ کے سوا جب تک کہ کسی دوسری آیت یا حدیث سے کسی کی حرمت ثابت نہ ہو آپس کی رشتہ داری (مثلاً خالہ، پھوپھی، ماموں، چچا، یا تایا کی اولاد سے) نکاح جائز ہے۔ حدیث سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹے حضرت علی سے اپنی بیٹی فاطمہ کا نکاح کر دیا۔ اور عبد اللہ بن جعفر نے جو حضرت علی کے بھتیجے تھے انہوں نے حضرت علی کی بیٹی زینب بنت فاطمہ الزہرا سے اپنا نکاح کیا (صحیح بخاری) هٰذا واللّٰہ اعلم

راقم ابو سعید شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی

سالانہ امتحان

مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی کا سالانہ امتحان ۲ شعبان ۱۳۶۱ھ کو شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب و مولانا محمد یونس صاحب و مولانا عطاء اللہ حاکم علی صاحب و مولانا عبد السلام صاحب و مولانا سید نقر نیاز احمد صاحب نے لیا اور ۹ شعبان ۱۳۶۱ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۴۲ء یکشنبہ کو زیر صدارت شمس العلما مولانا مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں علاوہ تلاوت قرآن مجید کے شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ صاحب و مولانا حکیم عبید الرحمن صاحب و مولانا عبد الغفار صاحب خیری کے دیگر علمائے کرام کی بھی تقریریں ہوئیں مدرسہ کے طلبا اور بچگان قرآن خوان وغیرہ نے نظمیں بھی پڑھیں نتیجہ امتحان بھی سنایا گیا نتیجہ بحمدہ تعالیٰ بہت اچھا رہا کہ مدرسہ کے ۵۳ نفر طلبہ بیرونی و بچگان شہری قرآن خوان وغیرہ میں سے سوائے ۶ نفر کے سب پاس ہوئے۔ ان ۶ میں سے ۲ غیر حاضر تھے ہم ذیل تین نفر فارغ التحصیل مولوی محمد عمر گونڈوی اور مولوی محمد نجیب اللہ گورکھپوری اور مولوی شکر اللہ گورکھپوری کو سندیں اور ہر ایک کو جبّہ ودستار فضیلت بھی دی گئی اول درجہ کے طلباء و بچگان کو کتب وغیرہ سے انعام بھی دیئے گئے۔ مدرسہ کے سالانہ آمد وخرچ کا حساب بھی سنایا گیا۔ آخر میں جناب صدر صاحب نے حاضرین کو پند ونصائح سے محظوظ فرمایا، اور جلسہ بخیر وخوبی دعا پر ختم ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ پل بنگش دہلی +

رمضان شریف کی رعایت شروع ہوگئی تفسیر محمدی بجائے ۳۲ بتیس روپے کے ۱۸ اٹھارہ روپے میں!

یہ طریق سلف صالحین یعنی ایک مطول عمدہ اردو تفسیر ہے آٹھ جلدوں میں عربی میں تھی اب اس کا ترجمہ ہوگیا ہے حضرت مولانا محمد صاحبؒ نے ایسی سلیس زبان میں ترجمہ کیا ہے کہ مستقل تصنیف معلوم ہوتی ہے چند نسخے باقی رہ گئے ہیں اگر کاغذ سا نہ ہوا تو یہ تفسیر نایاب ہوجائے گی جلد منگوا لیجئے اصل قیمت ۳۲ روپے ہے رمضان کی رعایت کے ماتحت صرف ۱۸ روپیہ میں منگوالیجئے

صحیح بخاری شریف کا مکمل اردو ترجمہ

بخاری شریف کی ایک ایک حدیث کا ترجمہ ہے جس میں دس ہزار احادیث رسول ہیں کتب مقدسہ اسلامی میں قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کا درجہ ہے یہی وہ کتاب ہے جس سے قوانین اسلامی تیار ہوتے ہیں اور یہی وہ کتاب ہے جس کی احادیث سب کی سب پرکھی ہوئی ہیں ایک بھی حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے اس کے پڑھنے سے آپ کی معلومات مولویوں کے برابر ہوجائے گی بخاری شریف اصل میں عربی کتاب ہے جس کا یہ لفظاً ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے تاکہ اردو دان بھائی بھی اسلام کی اس اہم کتاب کا مطالعہ کرسکیں ترجمہ ۳ ہزار صفحات میں آیا ہے یہ ۳ جلدوں میں ہے اور تینوں مجلد ہیں جلد اول ۱۲۸۴ صفحے کی ہے اور اس میں ۵۲۰۳ حدیثیں ہیں دوسری کے ۸۴۸ صفحے ہیں اور ۳۲۱۴ حدیثیں ہیں تیسری جلد مجلد ۵۹۸ صفحے کی ہے اور ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں قیمت صرف سات روپے ہے اسکاؤں ہونے سے محصولڈاک ... روپیہ آنے لگتا ہے

تفسیر فتح العزیز اردو

عموماً نمازوں میں آخری پارے کی چھوٹی چھوٹی بڑی سورتیں پڑھی جاتی ہیں اس لئے آپ اسے ضرور منگوائیں اس کے پانچسو صفحات ہیں ہر مضمون کو قرآن حدیث اور سلف صالحین سے بیان کیا ہے اس کی قیمت بھی کوئی بڑی رقم نہیں صرف دو روپے میں بھیجی جائے گی یہ تفسیر فتح العزیز کا ۲۹ واں پارہ تبارک الذی کا اردو ترجمہ قیمت عہ

تبویب القرآن

مع حواشی و تفسیر وحیدی مصنفہ مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی اس کتاب میں ہر صفحہ کے دو کالم ہیں ایک میں قرآن مجید کی آیات اور دوسرے میں ان کا ترجمہ اور تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی ایک جا جمع کردیا ہے طلبا علما و واعظین اور مناظرین کے لئے بیحد مفید ہے کاغذ اعلیٰ قیمت چار روپے

دستور المتقی فی صلوٰۃ النبی

استاذ الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب عرف میاں صاحبؒ دہلوی نے جماعت اہل حدیث کے لئے اپنی موجودگی میں اس کتاب کو دہلی کے اہل حدیث مطبع میں چھپوایا تھی اور اس کتاب نے بہت مقبولیت حاصل کی تھی اب یہ کتاب بالکل ختم ہوچکی تھی بحمد اللہ اس کے کچھ نسخے ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں ایک سچے اہل حدیث کو ہمہ وقت کے مسائل کے لئے یہ کتاب کافی ہے ہم اس کتاب کو سابقہ قیمت یعنی صرف ۱۲ میں دیتے ہیں

مشکوٰۃ شریف کامل کا اردو ترجمہ

احادیث رسول کریم کا بہترین انتخاب مشکوٰۃ ہے تمام ممالک اسلامیہ میں جو شہرت و مقبولیت مشکوٰۃ کو حاصل ہے وہ حدیث کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں ترجمہ نہایت آسان اور عام فہم ہے گویا اصل حدیث اردو میں ہی کہی ہے اس کے آخر میں اسماء الرجال مشکوٰۃ کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں ۵۰۰ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات ہیں جن سے احادیث مشکوٰۃ روایت ہوئی ہیں اس میں ۵۹۹۱ حدیثیں ہیں ہدیہ مجلد کامل ۱۳ روپے قسم اول ۱۴ روپے

اعلام الموقعین کا لفظی ترجمہ اردو

دنیا میں اگر کوئی کتاب صحیح معنی میں فقہ کی کتاب کہلا سکتی ہے تو وہ یہی کتاب ہے اہل حدیث بھائیو! اگر آپ اپنے مذہب کی سچائی اور تقلیدی مذہب کی پوری تردید دیکھنی چاہتے ہیں تو اسے دیکھو قیمت حصہ اول چودہ آنے حصہ دوم ایک روپیہ حصہ سوم ایک روپیہ بارہ آنے حصہ چہارم ایک روپیہ آٹھ آنے حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے حصہ ششم ایک روپیہ بارہ آنے حصہ آخر ایک روپیہ آٹھ آنے لیکن ساتوں حصوں کی یکجا رعایتی قیمت صرف ۹ نو روپے ہے (للعہ) +

کالا پانی یعنی جماعت اہل حدیث پر انگریزوں کا عتاب

سنہ ۱۸۶۳ء میں بعض خود غرضوں نے گورنمنٹ ہند کو یہ غلط رپورٹ پیش کی کہ اہل حدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور صوبہ سرحد کی زبردست لڑائی ان ہی کی اعانت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ اس پر ہندوستان بھر میں جماعت اہل حدیث پر آزمائش و ابتلا کا شدید دور شروع ہوگیا۔ ملک کے تمام گوشوں میں علمائے حق پر مقدمات اور سختیاں ہونے لگیں بہت سے حضرات کو سخت ترین سزائیں ہوئیں سولی پر چڑھائے گئے اور کالے پانی بھی بھیجے گئے کامل دس سال تک جماعت اہل حدیث صبر و شکر کے ساتھ تمام مصائب برداشت کرتی رہی اس کے بعد سرکار ہند کی بدگمانی رفع ہوئی اور جماعت پر سے پابندیاں اٹھالی گئیں حضرت مولانا جعفر صاحب تھانیسری (اس مقدس گروہ کے بیرو) اس مقدس گروہ میں تھے جسے کالے پانی بھیجا گیا تھا رہائی کے بعد آپ نے ان تمام واقعات کو جمع کیا اور کتاب کی صورت میں شائع کردیا اس کتاب میں مولانا نے مقدمہ کا تمام حال جزائر انڈمان (کالا پانی) کی پوری تفصیلات جغرافیہ اور تاریخ لکھی ہے اپنے بزرگوں کے حالات سے واقفیت کے لئے آپ یہ کتاب ضرور منگائیں مدت سے نایاب تھی الحمد للہ اب پھر چھپ گئی ہے کاغذ سفید عمدہ چھپائی صاف ۹۶ صفحے قیمت چھ آنے

ترمذی شریف مترجم

یہی وہ کتاب ہے جس کی بابت شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں یہ ہو گویا وہاں اللہ کے رسول بول رہے ہیں اس کے نصف حصے میں عربی ہے نیچے نصف میں اردو ترجمہ ہے کام کی کتاب ہے تمام مسائل اس میں موجود ہیں قیمت دونوں حصوں کی رعایتی سات روپے آٹھ آنے

بلوغ المرام مترجم

یہ کتاب تمام حدیث کی کتابوں کا خلاصہ ہے حدیث کے طالب علموں کو سب سے پہلے یہی پڑھائی جاتی ہے اس کی عربی بھی زیر زبر سمیت ہے نیچے صحیح اردو میں ترجمہ ہے حاشیہ پر حدیثوں کا مطلب نہایت سچا اور سید صاحب حدیثوں کے مطابق ہے جس میں مذہب کی ملونی نہیں اس کے دو حصے میں شامل مترجم قرآن شریف کے عربی سطریں زنگین ہیں تمام احکام کی حدیثیں ہیں قیمت کی صرف ایک روپیہ۔ غیر مترجم صرف عربی ایک روپیہ (عہ) +

ائمہ اربعہ

چاروں اماموں کی پوری سوانحعمریاں اور اس بات کا ثبوت کہ یہ چاروں بزرگ اہل حدیث تھے قیمت چار آنے +

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

+ مولانا محمد صاحبؒ کی تصانیف پر تاختم رمضان المحترم تہائی کمیشن دیا جائے گا۔ مینیجر +



... [illegible] بیل بکشیوں کا شاندار اور نفیس قرآن مجید ترجمہ والا چھپکر تیار ہو گیا

... کلام ... سیکڑوں ... گر اس شان کا ... قرآن مجید طبع ہوا ہے ... ہوگا۔ کتابت کی شان ... قلم کی ... ترجمہ ... کتابت کے ساتھ اندراج تفسیر کی وضاحت، اعراب کی ... عالم ... حرف ... علما اور ... کی جماعت نے ... بار دردِ دل اور خلوص سے صحیح کیا ... جو اس قرآن مجید کا ... سے تلاوت کریں ... بلا روک ٹوک پڑھ ... تمام تفاسیر مثل ... ابن جریر ... در منثور، خازن، بیضاوی، مدارک، روح المعانی، تفسیر بیان القرآن ... امام احمد اسباب شان نزول، جلال الدین سیوطی ... وغیرہ اور تمام کتب احادیث مثل بخاری مسلم ... مسند ... کتب کے پُرمغز اور نافع مضامین آیات قرآنیہ کے فضائل، ربط آیات، شان نزول اور ... مخالفین کے لغو اعتراضات کے جوابات نیز ... اسلام کی حمایت کے دلائل مع حوالہ کتب ... درج ہیں۔ ہر پارہ و ہر ... تحریر ہے۔

... فضائل تعوذ، فضائل بسم اللہ، فضائل قرآن مجید ... قرآن مجید کی تمام سورتوں، رکوع، آیات، الفاظ، حروف و اعراب کی تعداد نیز ... فہرست ... مطلب کی ... قواعد قرات کا کامل بیان ہے ... حضرت انبیاء علیہم السلام کا ظہور حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام ... کی سوانح عمریاں اور ان کی امتوں کے حالات ... درج ہیں۔ ان تمام مصارف کے باوجود اس کلام مجید ... کا ہدیہ بہت ہی کم تقریباً لاگت کے برابر رکھا گیا ہے۔ کاغذ سفید ... کا ہدیہ بے جلد دو روپے۔ مجلد معمولی دو روپے چودہ آنے۔ مجلد کامل چرم ... ساڑھے تین روپے مجلد کامل چرم سنہری بطرز کلکتہ تین روپے بارہ آنے۔ محصولڈاک ایک قرآن شریف بے جلد پر تیرہ آنے اور مجلد پر ایک روپیہ لگتا ہے جو بذمہ خریدار ہے۔

ترجمے حاشیے اور مقدمے والا چھپا ہوا قرآن شریف جلد سمیت صرف اٹھارہ آنے میں

اس قرآن شریف میں شاہ عبدالقادر صاحب کا ترجمہ ... شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے حاشیہ بہت ... ترجمہ نہایت مستند ہے حاشیہ ... لکھائی سے ... سطروں پر ہے اور جلد ... چاندی کے کام والی ... جیسی ہے ... مجلد ... صرف ایک روپیہ دو آنے۔

تفسیر سورۂ اخلاص امام ابن تیمیہ کی تصنیف ... سورت کی اور کوئی تفسیر نہیں۔ ہدیہ ڈھائی آنے۔

کمزور نگاہ والوں اور بوڑھے بڑوں کیلئے بہت بڑے حرف کا عجوبہ قلم قرآن شریف ترجمے اور تفسیر والا

مولانا مرزا حیرت صاحب دہلوی نے یہ قرآن شریف اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کیساتھ چھپوایا ... کے نام سے چھپوایا گیا ہے۔ حروف عربی کے بھی بہت بڑے بڑے ہیں زیر زبر بھی بڑے بڑے ہیں اور ترجمہ کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے ہیں۔ ترجمہ بہت ہی معتبر اور مستند ہے ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ مشرق مغرب جنوب شمال کے سب لوگ ... پڑھے ہوں پوری طرح سمجھ لیں۔ صرف ترجمہ ہی سے ہر آیت کا پورا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے پھر حاشیہ پر پوری تفسیر ... ہوئی ہے۔ اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے۔ حروف اتنے عمدہ ہیں کہ دیکھ کر جی خوش ہو جائے۔ اسکی تقطیع طول میں پندرہ انچ اور عرض میں گیارہ انچ ہے۔ کاغذ ناروے کا اعلیٰ چکنا سفید اور دبیز ہے ... صفحات ہیں صرف اسلئے کہ غریب غربا بھی اس نعمت سے محروم نہ رہیں ہمنے اس کا ہدیہ بالکل ہی سستا کر دیا ہے یعنی چمڑے کے کونے پشتے والی اعلیٰ جلد ... پانچ روپے اور پوری چمڑے کی اعلیٰ جلد سمیت بہت مضبوط اور کامدار ہے صرف چھ روپے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ اس کا اصلی ہدیہ دس روپے ہے، یہ رعایتی ہدیہ ہے شاید زیادہ دن تک یہ نہ رہ سکے اس لئے جلد منگوا لیجئے چیز چونکہ وزنی ہے اسلئے محصولڈاک اندازاً دو روپے چار آنے لگ جائیگا اگر کوئی اسٹیشن قریب ہو تو ریلوے پارسل سے منگوا لیجئے۔ اس طرح محصول کی کمی رہیگی یاد رکھئے جب تک چوتھائی قیمت آپ منی آرڈر سے اپنی فرمائش کیساتھ ہی پہلے نہ بھیجیں ہرگز روانہ نہ ہوگا۔

محمدی قرآن یہ قرآن شریف پچیس سال پہلے کا چھپا ہوا ہے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ قاریوں کی طرح جو بعض آیتوں کی ہیر پھیر سے ... یقین ... اس کی قرات ... کر دی ہے جو اصل ... قیمت اصلی دو روپے ہے لیکن اس وقت صرف آٹھ آنے میں بجلد کپڑے کی جلد والا بارہ آنے میں پورے چمڑے کی جلد والا ایک روپیہ میں منگوا لیجئے۔

اوسط درجہ کا مصری وضع کا قرآن شریف صرف دس آنے میں

مصری حروف جیسے حروف، سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے۔ بلکہ آیتوں پر بھی لگا ہوا ہے اس ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت صرف دس آنے میں دے رہے ہیں۔ جلد پارچہ عمدہ سمیت کا ہدیہ پندرہ آنے ہے۔ چمڑے کے کونے پشتے والی جلد سمیت صرف سوا روپے میں منگا لیجئے۔

ریاض الصالحین عربی مع زیر زبر سمیت، رنگین سطریں، نیچے اردو ترجمہ ہے پھر حاشیہ ہے حاشیہ بھی مولانا عبدالاول صاحب غزنوی اہلحدیث کا ہے ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے یہ کتاب مشکوٰۃ کی طرح جامع ہے دو جلدیں آٹھ سو صفحات ہیں یہی وہ کتاب ہے جسے حضرت سلطان ابن سعود نے عربی میں چھپوا کر عرب کو اسکی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے خدا کا شکر ہے کہ اب وہ عربی مع زیر زبر ترجمہ و حاشیہ نہایت اعلیٰ کاغذ پر عمدہ چھپ گئی ہے کامل کتاب کا ہدیہ صرف ساڑھے چھ روپے ہے۔

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی دہلی

احمد بن مولانا محمد پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم ۝

رسول کی مخالفت کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

اغراض و مقاصد

١۔ احادیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
٢۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
٣۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
٤۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
٥۔ فرقۂ اہلحدیث پر سے بیجا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کرکے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
٦۔ وقتیہ صحیح مسائل بر وقت بیان کرنا
٧۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

ما بلبلیم نالاں گلزار ما محمد ۔ ما زخمیم حیران دیدار ما محمد
قمری بسرو نازد بلبل بگل فریبد ۔ ما عاشقیم حیران دلدار ما محمد

یادگار خطیب ہند مولانا مولوی محمد صاحب [illegible]

اخبار محمدی دہلی

[illegible]

ایڈیٹر۔ حکیم حافظ سید تقریظ احمد سہسوانی

قواعد و ضوابط

١۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں
٢۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے محصول [illegible]
٣۔ [illegible] روپے بھیجے [illegible] غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
٤۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجدیجئے ورنہ ویلیو پی منگائیے۔
٥۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
٦۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
٧۔ خط و کتابت دفتر اخبار محمدی کے پتہ پر ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

بادۂ توحید

جناب مولوی محمد داؤد صاحب راز منشی فاضل [illegible]

دل پر نام ترا اے خدا مکتوب ہے ۔ مست ہے عشق میں ہر عاقل و مجذوب ہے
[illegible] ہر جگہ مطلوب ہے ۔ پاک ہے ہر عیب سے تو خلق سب معیوب ہے
[illegible] سمجھے ہیں رند و پارسا ۔ تو ہی غالب ہے ترے ہر اک مغلوب ہے
[illegible] تیری محبت میں مجھے ۔ نیک ہوں یا بد مگر میرا تو ہی محبوب ہے
[illegible] بادۂ توحید کا ۔ مجھ کو جان و دل سے یکتائی مرغوب ہے
[illegible] مجھے سرشار کر ۔ اسکی صحبت سے بچا جو کافر و مغضوب ہے
[illegible] رہا ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب میرا نصیبا خوب ہے
[illegible] ۔ رند ہوں پر مغفرت تیری مجھے مطلوب ہے

قدرت کے مظاہر آج کل پر لطف ہیں
برسات ہے جنگل کا منظر خوب ہے

ایضاح الحق الصریح حضرت اسماعیل شہیدؒ کی فارسی کتاب کا اردو ترجمہ جس میں موت میت کے متعلق مفصل احکام اور بدعات کی تردید ہے قیمت بارہ آنے۔ **تاریخ تبلیغ اسلام یا مبلغین اسلام** حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک مفصل تبلیغی حالات قیمت دس آنے ۔ **سوانح سلطان ابن سعود** والی نجد و حجاز کے مفصل سوانح کاغذ چکنا لکھائی چھپائی عمدہ صفحات پونے تین سو۔ ساتھ ہی عرب کا نقشہ قیمت صرف دو روپے ۔ **کارڈ سائز حمائل مترجم** ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مجلد پارچہ بارہ آنے جلد چرمی پندرہ آنے ۔ **بخاری شریف** اردو ترجمہ مجلد تین جلدوں میں سات روپے ۔ **مسلم شریف** صرف اردو ترجمہ مجلد قیمت صرف چار روپے ۔ **ترمذی شریف** صرف اردو مجلد تین روپے آٹھ آنے ۔ **ابوداؤد شریف** صرف اردو مجلد چار روپے ۔ **ابن ماجہ شریف** صرف اردو ترجمہ مجلد قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے ۔ **مشکوٰۃ شریف** اردو ترجمہ مجلد قسم اول قیمت صرف چار روپے ۔ نوٹ: اگر آپ حدیث کی یہ چھ کتابیں ایک ساتھ منگائیں گے تو کل تیئیس روپے میں بھیج دیں گے ۔ **انعام محمدی** یہ حضرت مولانا مولوی محمد صاحب کی تصنیف ہے اس میں عید الفطر کے مسائل [illegible] فطرے وغیرہ کے جملہ احکام مطابق حدیث درج ہیں اگر عید کو مطابق سنت منانا ہو تو سب سے یہ کتاب تین روپے میں ایک سو منگا کر مسلمانوں میں مفت تقسیم کیجئے۔ ایک کی قیمت ایک آنہ ۔ **ناظرین محمدی** قومی خودداری کا تقاضہ ہے کہ آپ عید کے موقع پر اخبار محمدی کی عیدی اور اشاعت کا بھی ضرور خیال رکھیں۔ اللہ تبارک و تعالی آپ کو اس کا اجر عنایت فرمائے گا۔ منیجر

دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

"گر یہی زندگی ہے یا رب تو باز آیا میں زندگی سے"

کراچی ۲۹ ستمبر خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم صوبہ سندھ نے اپنے خطابات واپس کرنے کے سلسلے میں وائسرائے ہند کے نام مندرجہ ذیل خط روانہ کیا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں "میں آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ میں نے برطانیہ کے دیئے ہوئے دو اعزازوں کو واپس کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے آپ نے مزید لکھا ہے کہ میں ان اعزازوں کو ذاتی نظریے اور عقیدے کے مطابق زیادہ عرصہ تک قبول نہیں کر سکتا ہندوستان اپنی آزادی کے لئے عرصہ دراز سے جنگ کر رہا ہے موجودہ جنگ کے آغاز کے وقت یہ توقع کی گئی تھی کہ اتحادی جس مقصد کو سامنے رکھ کر جنگ میں شریک ہوئے ہیں شاید اس کے پیش نظر ہندوستان کو آزاد کر دیا جائیگا اور ہندوستان موجودہ جنگ میں آزادانہ طریقہ پر شریک ہو سکے گا۔ مجھے پورا یقین اور مکمل اعتماد ہے کہ ہندوستان کو آزاد ہونے کا پورا پورا حق حاصل ہے برطانیہ کے اعلانات اور اس کے عمل نے یہ صاف طریقہ پر ظاہر کر دیا کہ وہ ہندوستان کی دوسری جماعتوں کو ان کے باہمی اختلافات مٹانے اور سمجھوتہ کرنے کے سلسلے میں امداد و تعاون حاصل کرانے کی بجائے برطانیہ اب تک اپنی شہنشاہیت پسند پالیسی پر چل رہی ہے حالانکہ اس وقت عوام کو یہ موقع دینا چاہئے تھا کہ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کرتے اور خوشی اور فارغ البالی کی زندگی آزادانہ طریقہ پر گذارتے لیکن برطانیہ ابھی تک ہندوستان کو اپنے ماتحت رکھنے کے خیال میں مبتلا ہے اور سیاسی اختلافات کو اپنے پروپیگنڈے کے لئے استعمال کر رہی ہے اور ہر ممکن طریقہ پر اپنے شاہانہ مقاصد و ارادے پورے کرنے پر تلی ہوئی ہے" مسٹر اللہ بخش نے مزید لکھا ہے کہ مسٹر چرچل نے جو تازہ تقریر دار العوام میں کی تھی اس کی وجہ سے تمام بہی خواہ لوگوں میں مایوسی کی لہریں دوڑ گئی ہیں اور یہ معلوم ہو گیا کہ برطانیہ کسی قیمت پر ہندوستان سے اپنا اثر و اقتدار اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے اس لئے میں محسوس کرتا ہوں کہ برطانیہ کے دیئے ہوئے اعزاز کو زیادہ عرصہ تک قبول نہیں کر سکتا۔

کراچی ۳۰ ستمبر خان بہادر اللہ بخش نے پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ "میں دو چیزوں پر ایمان رکھتا ہوں پہلی چیز برطانوی شہنشاہیت پسندانہ پالیسی کی شکست ہے اور دوسری چیز نازی ازم اور فاشی ازم کی مخالفت۔ یہ میرا پیدائشی حق ہے کہ میں ان دونوں کا مقابلہ کروں" آپ سے یہ سوال کیا گیا کہ خطابات کی واپسی سے نیشنل ڈیفنس کونسل میں آپ کے عہدے کے متعلق اختلاف پیدا ہو سکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ "میں جو کچھ خیال کرتا ہوں اس پر میرے دو معاصر پورے ہو جائیں گے جس چیز کو میں برا سمجھتا ہوں اس کو نظر انداز" جب آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا اعزاز کی واپسی مسٹر چرچل کی تقریر کا نتیجہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ "اس کا سبب یہ خیال ہے کہ برطانیہ ہندوستان سے اپنا اثر و اقتدار اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن مسٹر چرچل کی تقریر نے تمام توقعات پر پانی پھیر دیا" جب آپ سے پوچھا گیا کہ موجودہ صورت حال کا خاتمہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ "قومی حکومت کے قیام سے کوئی آئینی مشکل پیش نہیں آ سکتی مسلمانوں سمجھئے کہ مرکز کے صوبوں سے نمائندگان کا انتخاب کیا۔ حکومت کو اپنا یہ اطمینان کر لینا چاہئے کہ وہ جن لوگوں کو حکومتی اختیارات دے گی وہ جنگ میں اس کی پوری طرح امداد کرینگے اگر حقیقی منتقل کرنے کا سوال ہے اور کانگریس اس سے مطمئن نہیں ہے تو کانگریس کو مورد الزام قرار دیا جا سکتا ہے" آپ نے یہ بھی کہا کہ "میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگرچہ کانگریس کو جرمنی یا جاپان کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں ہے" آپ سے یہ دریافت کیا گیا کہ کیا آپ باہمی مصالحت کے لئے کوشش کرینگے؟ تو آپ نے فرمایا کہ "انتظار کرو اور دیکھو" پھر دریافت کیا گیا کہ آپ کسی بھلائی کی توقع رکھتے ہیں؟ آپ نے کہا "ضرور رکھنی چاہئے" مزید کہا کہ "قومی مطالبہ کو دبایا نہیں جا سکتا جتنی زیادہ قربانیاں پیش کرنے کے ہوں گے اس کو دبایا جائے گا۔ اور جتنی زیادہ قربانیاں ہیں کم اتنی ہی زیادہ کشیدگی پیدا ہوگی اور اس کا نتیجہ ہوگا وہ ہمارے نقصان کے مقابلہ میں برطانیہ کو زیادہ میں ملک کی آزادی کے لئے ہر قربانی کرونگا" وزیر اعظم نے یہ بھی کہا جبکہ ان سے یہ دریافت کیا گیا کہ کیا وہ کوئی اور اٹھانے والے ہیں جیسا کہ اعلان کر چکے ہیں۔ وزیر اعظم "میری خواہش ہے کہ ہندوستان اجنبی جوئے سے آزاد ہو اجنبی حملے کی مدافعت کرے" جبکہ کانفرنس ختم ہو رہی تھی ایک نامہ نگار نے یہ فقرہ چست کیا "اب آپ کو وزیر اعظم اللہ بخش کہکر خطاب کیا جائے گا" اس پر وزیر اعظم ہنس پڑے اور بولے "میں نہیں جانتا کہ میں کب تک وزیر اعظم رہوں گا" ایک نامہ نگار نے دریافت کیا کہ کیا آپ کانگریسی تحریک کی حمایت کرتے ہیں؟ وزیر اعظم نے دریافت کیا "کونسی کانگریسی تحریک کیا سول نافرمانی کی تحریک؟ مجھے معلوم نہیں کہ سول نافرمانی کی تحریک کوئی کانگریسی تحریک ہے۔ خلاف قانون جو ہنگامے بپا ہوئے ہیں وہ بغیر لیڈروں کے کسی تحریک سے ہوئے ہیں مجھے ان پر نفرت و حقارت ظاہر کرنے اور ان کو برا کہنے میں کوئی پس و پیش نہیں ہے ان سے فی الواقع ملک کے مفاد کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے"

(انجام)

"عید مبارک"

ہدیۂ مبارکباد

ناظرین محمدی کو ادارہ کیطرف سے عید الفطر اور اسکی ہزاروں خوشیاں مبارک ہوں اور ایسی بہت سی عیدیں دیکھنی نصیب ہوں۔

"ادارہ"

انتقال پرملال

یہ خبر فرزندان [illegible] حزن [illegible] سے سنی جائے گی کہ دہلی ریلوے جنکشن پر ٹرین [illegible] المبارک ہفتہ کے دن شب کو ۸ بجے [illegible] حبیب اللہ صاحب اس دنیا سے رحلت فرما گئے مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ، نیک سیرت اور نہایت ہی خوش اخلاق بزرگ تھے ہماری تہ دل سے دعا ہے کہ خداوند قدوس مرحوم کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ اور پسماندگان کو اس صدمۂ جانکاہ پر توفیق صبر عطا فرمائے۔ ناظرین محمدی سے اپیل ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں اور نماز جنازہ غائبانہ ادا فرمائیں والسلام! الملتمس۔ ابو القاسم محمد عبد اللہ لال دروازہ دہلی۔

انتقال

آہ! ہماری جماعت کے ایک ممتاز رکن جناب شیخ تراب حسین صاحب انتقال فرما گئے مرحوم جماعت اہلحدیث کے حامی اور شرک و بدعت سے بہت گریزاں تھے مشرع شکل و صورت رکھتے تھے اور [illegible] باجماعت کے پابند تھے ناظرین مرحوم کی نماز جنازہ غائبانہ ادا کریں۔ محمد اسماعیل ذبیح الوری مدرس مدرسہ محمدیہ عربیہ [illegible] مندرجہ

ابن کثیر عربی کے ماتحت تفسیر بجائے بتیس روپے کے صرف اٹھارہ روپے میں

مضامین بھی ایک مطول علاوہ اور معتبر تفسیر ہے آٹھ جلدوں میں عربی میں تھی اب اس کا ترجمہ ہو گیا ہے حضرت مولانا نواب ... زبان میں ترجمہ کیا ہے کہ مستقل تصنیف معلوم ہوتی ہے چند نسخے باقی رہ گئے ہیں اگر کاغذ ... ہو جائے گی جلد منگوا لیجئے اصل قیمت بتیس روپے ہے لیکن آپ رمضان کی رعایت کے ماتحت اٹھارہ روپے میں منگا لیجئے

صحیح بخاری شریف مکمل اردو ترجمہ

بخاری شریف کی ایک ایک حدیث کا ترجمہ ہے جس میں دس ہزار احادیث رسول ہیں کتب مقدسہ اسلامی میں قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کا درجہ ہے یہی وہ کتاب ہے جس کی ۱۰ ہزار حدیثیں سب کی سب پرکھی ہوئی ہیں ایک بھی حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے اس کے ترجمے سے آپ کی معلومات مولویوں کے برابر ہو جائے گی بخاری شریف اصل میں عربی کتاب ہے جس کا لفظاً ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے تاکہ اردو داں بھائی بھی اسلام کی اس اہم کتاب کا مطالعہ کر سکیں ترجمہ ۲ ہزار صفحات میں آیا ہے یہ ۳ جلدوں میں ہے اور نہایت مجلد جرمی ہیں پہلی جلد ۷۴۴ صفحات کی ہے اور اس میں ۳۰۵۳ حدیثیں ہیں دوسری کے ۸۴۸ صفحات ہیں اور ۳۲۱۴ حدیثیں ہیں تیسری جلد مجلد جرمی ۵۷۸ صفحے کی ہے اور ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں قیمت صرف سات روپے اس کا وزن پانچ تین سیر ہے محصول ڈاک ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے + دفتر اخبار محمدی سے طلب فرمائیے +

فتح العزیز اردو

موٹا نمبر ... آخری پارے کی چھوٹی بڑی سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔ آپ اسے ضرور منگوائیں اس کے ... صفحات پر سوائے قرآن، حدیث اور سلف صالحین سے بیان کیا ہے اس کی قیمت بھی کوئی بڑی رقم نہیں صرف دو روپے ہیں بھیج دی جائے گی ایسی تفسیر فتح العزیز کا ۲۹واں پارہ تبارک الذی کا اردو ترجمہ ڈیڑھ روپے میں منگوا لیجئے

تنویر القرآن

مع حواشی و تفسیر وحیدی مصنفہ مولوی وحید الزماں صاحب حیدرآبادی اس کتاب میں ہر صفحے کے دو کالم ہیں ایک میں قرآن مجید کی آیات اور دوسرے میں ان کا ترجمہ اور تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں لائق مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات قرآنی کو ایک جا جمع کر دیا ہے طلباء علماء واعظین اور مناظرین کے لئے بے حد مفید ہے کاغذ اعلیٰ قیمت صرف چار روپے (للعہ)

دستور المتقی عن صلوٰۃ النبی

استاد کل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب عرف میاں صاحب دہلوی نے جماعت اہل حدیث کے لئے اپنی موجودگی میں اس کتاب کو دہلی کے اہل حدیث مطبع میں چھپوائی اور اس کتاب نے بہت مقبولیت حاصل کی تھی اب یہ کتاب بالکل ختم ہو چکی تھی بحمد اللہ اس کے کچھ نسخے ہمارے ہاتھ لگ گئے ہیں ایک سچے اہل حدیث کو عمر بھر کے مسائل کے لئے یہ کتاب کافی ہے ہم اس کتاب کو سابقہ قیمت یعنی صرف ۱۲ آنے میں دے رہے ہیں

بلوغ المرام مترجم

یہ کتاب تمام حدیث کی کتابوں کا خلاصہ ہے حدیث کے طالب علموں کو سب سے پہلے یہی پڑھائی جاتی ہے اس کی عربی بھی زیر زبر سمیت ہے نیچے صحیح اردو میں ترجمہ ہے حاشیہ پر حدیثوں کا مطلب نہایت سچا اور سیدھا محدثوں کے مطابق ہے جس میں مذہب کی طوفی نہیں اس کے دو حصے ہیں جن میں ترجمہ قرآن شریف کے عربی سطریں رنگین ہیں تمام احکام کی حدیثیں ہیں اور قیمت اس کی صرف ایک روپیہ ہے نیز بلوغ المرام صرف عربی کی قیمت بھی ایک روپیہ ہے (عہ)

کالا پانی یعنی جماعت اہلحدیث پر فرنگیوں کا عتاب

۱۸۵۷ء میں بعض خود غرضوں نے گورنمنٹ ہند کو یہ غلط رپورٹ بھیجی کہ اہل حدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور صوبہ سرحد کی لڑائی انہی کی اعانت اور کوششوں کا نتیجہ ہے اس پر ہندوستان بھر میں جماعت اہل حدیث پر آزمائش و ابتلا کا شدید دور شروع ہو گیا۔ ملک کے تمام گوشوں میں علمائے حق پر مقدمات اور گرفتاریاں ہونے لگیں بہت سے حضرات کو سخت سزائیں ہوئیں سولی پر چڑھائے گئے اور کالے پانی بھی بھیجے گئے کامل دس سال تک جماعت اہل حدیث صبر کے ساتھ تمام مصائب برداشت کرتی رہی تا آنکہ سرکار ہند کی بدگمانی رفع ہوئی اور جماعت پر سے پابندیاں اٹھائی گئیں حضرت مولانا جعفر صاحب تھانیسری (اس مقدمہ کے ممبر) اس مقدس گروہ میں تھے جسے کالے پانی بھیجا گیا تھا رہائی کے بعد آپ نے ان تمام واقعات کو جمع کیا اور کتاب کی صورت میں شائع کر دیا اس کتاب میں مولانا نے مقدمہ کا تمام حال، جزائر انڈیمان (کالا پانی) کی پوری تفصیلات جغرافیہ اور تاریخ لکھی ہے اپنے بزرگوں کے حالات سے واقفیت کے لئے آپ یہ کتاب ضرور پڑھیں مدت سے نایاب تھی الحمد للہ اب پھر چھپ گئی ہے کاغذ سفید عمدہ چھپائی صاف ۹۶ صفحے قیمت صرف چھ آنے یہ تاریخ اہل حدیث ہند کا ایک خونی ورق ہے ضرور پڑھیے

ترمذی شریف مترجم

یہ بھی وہ کتاب ہے جس کی بابت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں یہ ہو گویا وہاں اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بول رہے ہیں اس کے نصف حصے میں عربی ہے نیچے نصف میں اردو ترجمہ ہے کام کی کتاب ہے تمام مسائل اس میں موجود ہیں قیمت رعایتی ۲ حصوں کی للعہ

اعلام الموقعین کا لفظی ترجمہ اردو

دنیا میں اگر کوئی کتاب صحیح معنی میں فقہ کی کتاب کہلوا سکتی ہے تو وہ یہ کتاب ہے اہل حدیث بھائیو! اگر آپ اپنے مذہب کی سچائی اور تقلیدی مذہب کی پوری تردید دیکھنی چاہتے ہیں تو اسے دیکھیے قیمت حصہ اول جو دو آنے حصہ دوم ایک روپیہ حصہ سوم ایک روپیہ بارہ آنے حصہ چہارم ایک روپیہ آٹھ آنے حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے حصہ ششم ایک روپیہ بارہ آنہ حصہ ہفتم ایک روپیہ آٹھ آنے لیکن ساتوں حصوں کی یکجا رعایتی قیمت صرف ...

مشکوٰۃ شریف کامل کا اردو ترجمہ

احادیث رسول کریم کا بہترین انتخاب مشکوٰۃ ہے تمام ممالک اسلامیہ میں جو شہرت و مقبولیت مشکوٰۃ کو حاصل ہے وہ حدیث کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں ترجمہ نہایت آسان اور عام فہم ہے کہ گویا اصل حدیث اردو میں ہی تھی اس کے آخر میں اسماء الرجال مشکوٰۃ کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں ۲۰۵ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات ہیں جن سے احادیث مشکوٰۃ روایت ہوئی ہیں اس میں ۵۹۹۱ حدیثیں ہیں ہدیہ مجلد کا صرف تیس روپے بسم اول چار روپے +

ملنے کا پتہ: اخبار محمدی بارہ ہندو راؤ دہلی

بے اعراب پڑھنے والوں کیلئے آپ کا دل مسرور کرنے والا قرآن مجید ترجمہ والا چھپکر تیار ہوگیا

دیکھیے کلام مجید آپ نے سینکڑوں دیکھے ہوں گے مگر جس شان کے ساتھ یہ قرآن مجید طبع ہوا ہے آپ نے نہیں دیکھا ہوگا کتابت کی شان اور خوشخطی کا کمال قلم کی موزونیت اور دونوں ترجموں کا صحت کے ساتھ اندراج تفسیر کی وضاحت اعراب کا اپنی اپنی جگہ صحیح ہونا اور صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک حرف کو علما اور حفاظ کی جماعت نے چھ چھ بار دیدہ دل اور خلوص سے صحیح کیا ہے یہ ایسی خوبیاں ہیں جو اس قرآن مجید کا طرۂ امتیاز ہیں۔ بوڑھے آسانی سے تلاوت کریں بچے بلا روک ٹوک پڑھیں اس کے حاشیہ پر تمام تفاسیر مثل تفسیر ابن کثیر تفسیر کبیر ابن جریر درمنثور خازن بیضاوی مدارک روح المعانی تفسیر بیان القرآن تفسیر حقانی مسند امام احمد اسباب وشان نزول از جلال الدین سیوطی وغیرہ وغیرہ اور تمام کتب احادیث مثل بخاری مسلم ترمذی وغیرہ اور دوسری مستند دینی کتب کے پرمغز اور نافع خلاصے آیات قرآنیہ کے فضائل ربط آیات وشان نزول اور تاریخی واقعات کا انتخاب مخالفین کے اعتراضات کے جوابات نیز صداقت اسلام کی حمایت کے دلائل مع حوالہ کتب معتبرہ کے ساتھ درج ہیں ہر پارہ ہر منزل جدا جدا اور نقش ونگار سے آراستہ ہر بسم اللہ خط عجائب نگار سے تحریر ہے شروع میں ایک مقدمہ ہے جس میں امور ذیل نہایت وضاحت کے ساتھ مندرج ہیں۔ فضائل تعوذ فضائل بسم اللہ فضائل قرآن مجید فضائل سور قرآن مجید قرآن مجید کی تمام سورتوں رکوع آیات الفاظ حروف اور اعراب کی تعداد نیز ایسی فہرست کہ جس سے کی آیت جا ہو ایک منٹ میں نکال لو اور قواعد قرأت کا کامل بیان ہے انسانیت کی ابتدا تہذیب انسانی کے لئے حضرات انبیاء علیہم السلام کا ظہور حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام پیغمبروں کی سوانح عمریاں اور ان کی امتوں کے [illegible] کے ساتھ درج ہیں ان تمام مصارف کے باوجود جو اس کلام مجید پر آئے ہیں ہدیہ بہت ہی کم تقریباً لاگت کے برابر [illegible] ہے کاغذ سفید حنا شدہ کا ہدیہ بے جلد دو روپے۔ جلد معمولی دو روپے چودہ آنے۔ مجلد کامل نقرئی ساڑھے تین روپے۔ مجلد کامل چرم سنہری بطرز کلکتہ تین روپے بارہ آنے محصولڈاک ایک قرآن شریف بے جلد پر تیرہ آنے اور مجلد پر ایک روپیہ لگتا ہے جو بذمہ خریدار ہے

ریاض الصالحین

عربی زیر زبر سمیت رنگین ترجمہ اردو ترجمہ نیچے اور حاشیہ ہے حاشیہ بھی مولانا عبدالاول صاحب غزنوی اہل حدیث کا ہے ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے۔ یہ کتاب مشکوٰۃ کی طرح جامع ہے آٹھ سو صفحات کی دو جلدیں ہیں یہی وہ کتاب ہے جسے حضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ نے عربی میں چھپوا کر عرب کو اس کی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے خدا کا شکر ہے کہ اب وہ عربی مع زیر زبر ترجمہ [illegible] نہایت اعلیٰ ونفیس کاغذ پر نہایت عمدہ چھپ گئی [illegible] کتاب کا ہدیہ اس وقت صرف چھ روپے آٹھ آنے ہے •

کمزور نگاہ والوں اور بوڑھے بزرگوں کیلئے بہت بڑے حرف کا چوبی قلم قرآن شریف ترجمہ اور تفسیر والا

مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث نے یہ قرآن شریف اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کے ساتھ چھپوایا تھا [illegible] اب چھپوایا گیا ہے حروف عربی کے بھی بہت بڑے بڑے ہیں زیر زبر بھی بڑے بڑے ہیں اور ترجمہ کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے ہیں۔ ترجمہ بہت ہی معتبر اور مستند ہے ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ [illegible] کے سب لوگ جو بے پڑھے ہی ہوں پوری طرح سمجھ لیں صرف ترجمے ہی سے [illegible] پوری تفسیر ختم ہی ہوتی ہے اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے ہے حروف اتنے عمدہ ہیں کہ [illegible] طول میں پندرہ انچ اور عرض میں گیارہ انچ ہے کاغذ نہایت [illegible] سفید اور دبیز [illegible] غریب غربا بھی اس نعمت سے محروم نہ رہیں ہم نے اس کا ہدیہ بالکل ہی سستا کر دیا ہے یعنی چمڑے کے کونے پشتے والی [illegible] جلد سمیت پانچ روپے اور پوری چمڑے کی اعلیٰ جلد سمیت بہت مضبوط اور کارآمد ہے صرف چھ روپے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ اس کا اصلی ہدیہ دس روپے ہے یہ رعایتی ہدیہ ہے شاید زیادہ دن تک یہ نہ رہ سکے اس لئے جلد منگوا لیجئے چونکہ وزنی ہے اس لئے محصولڈاک اندازاً دو روپے چار آنے لگ جائے گا اگر کوئی اسٹیشن قریب ہو تو ریلوے پارسل سے منگوا لیجئے اس طرح محصول کی کمی رہے گی یاد رکھئے جب تک چوتھائی قیمت آپ پیشگی ارسال نہیں فرمائیں گے یہ قرآن شریف ہرگز روانہ نہیں کیا جائے گا

محمدی قرآن

یہ قرآن شریف پچیس سال پہلے کا چھپا ہوا ہے اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ قاریوں کی طرف سے جو بعض آیتوں کی قرأت ہیر پھیر سے لکھی گئی تھی اسے ہٹا کر اس کی قرأت درست کر دی ہے جو اصل تھی قیمت اصلی دو روپے ہے لیکن اس وقت صرف آٹھ آنے میں بے جلد کپڑے کی جلد والا بارہ آنے میں، پورے چمڑے کی جلد والا ایک روپیہ چار آنے میں منگوا لیجئے •

اوسط درجہ کا مصری ضخیم قرآن شریف صرف دس آنے میں

مصری حروف جیسے سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے بلکہ آیتوں پر بھی لگا ہوا ہے اس عمدہ چیز کو ہم اس وقت صرف دس آنے میں دے رہے ہیں۔ مجلد پارچہ عمدہ پندرہ آنے اور چمڑے کے کونے پشتے کی جلد کا ایک روپیہ چار آنے میں منگائیں

ترجمہ حاشیہ اور مقدمہ والا اعلیٰ کیا ہوا قرآن شریف جلد سمیت صرف اٹھارہ آنے میں

اس قرآن شریف میں شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے حاشیہ بہت عمدہ ہے ترجمہ نہایت مستند ہے حاشیہ سیدھی لکھائی سے ہے حنائی رنگ سطروں پر ہے اور جلد پارچہ چاندی کے کام والی ہے جو چمڑے جیسی ہے۔ حنا شدہ مجلد پارچہ اعلیٰ صرف ایک روپیہ دو آنے میں اپنے دفتر اخبار محمدی سے منگوا لیجئے

ملنے کا پتہ: منیجر اخبار محمدی صدر دہلی

عید مبارک

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۔ رمضان کے روزوں کی گنتی پوری کرکے اللہ کی بڑائی بیان کرو (اللہ اکبر کہو) اس کی ہدایت کرنے پر اس کا شکر کرو +

رمضان شریف بخیر و خوبی گذر جائے تو عید کا چاند دیکھتے ہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کبیرا۔ یا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد بکثرت پڑھنا چاہیے خود بھی پڑھئے۔ عورتوں اور بچوں سے بھی پڑھوائیے ہماری عید کی زینت یہی ہے کہ اللہ پاک کا ذکر بکثرت ہو +

صدقۂ فطر، ہر چھوٹے بڑے اور مرد عورت غریب امیر پر فرض ہے۔ گیہوں یا کسی اور اناج وغیرہ کا ایک صاع دیا جائے۔ ہاں گیہوں کا آدھا صاع بھی جائز ہے۔ صدقۂ فطر عید کا چاند دیکھنے سے پہلے یا چاند دیکھ کر عید کی نماز کو جانے سے پہلے ضرور ادا کرے ورنہ صدقۂ فطر ادا نہ ہوگا +

عید کی رات بڑی فضیلت کی رات ہے اس کو بھی عبادت میں گذارنا اجر عظیم رکھتا ہے عید کی صبح کچھ کھا کر عید کی نماز کو جانا سنت ہے جہاں تک ممکن ہو سویرے ہی چلے جائیں تاکہ نماز میں دیر نہ ہو جائے۔ جاتے ہوئے راستوں میں بھی آواز تکبیریں کہتے جائیں۔ عورتوں کو بھی عید کی نماز کے لئے لیجائیں مگر وہ بن سنور کر خوشبو لگا کر نہ جائیں۔ بلکہ سادی ہی جائیں۔ وہاں سے آکر کپڑے بدلیں۔ اور خوشبو لگائیں۔ اگر بن سنور کر اور خوشبو لگا کر عیدگاہ جائیں گی تو بجائے ثواب کے گناہ لیکر آئیں گی +

عید کی نماز کے لئے اذان و اقامت کچھ نہیں ہے۔ عیدگاہ میں دو رکعت جماعت کے علاوہ کچھ نہ پڑھیں۔ وہاں پر بھی عید کی تکبیریں بکثرت پڑھیں +

امام کے سامنے برچھی یا لاٹھی گاڑ کر کے سترہ کریں۔ اور نماز بالکل میدان میں پڑھیں امام پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہے۔ اور ہر تکبیر پر ہاتھ اٹھائے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ق یا سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ یا ہَلْ اَتٰاکَ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام لوگوں کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو کر خطبہ دے اگر عورتوں تک آواز نہ پہنچے تو عورتوں کو علیحدہ خطبہ سُنائے۔ خطبہ سنکر جب واپس آئیں تو راستہ بدل دینا سنت ہے۔ یعنی جس راستہ سے گئے تھے اُس سے واپس نہ آئیں بلکہ دوسرے راستہ سے آئیں۔ آتے ہوئے بھی تکبیریں کہتے رہیں بلکہ دن بھر تکبیریں خوب کہیں +

نوٹ:۔ اپنے کھانے پینے وغیرہ کی کل چیزیں مسلمانوں سے خریدیئے۔ خصوصاً عید کے موقع پر جلدی ہی مسلمانوں کو نہ بھولئے۔ خیال تو فرمائیے ہندو سے آپ بھی خریدیں اور ہندو بھی لیں پھر مسلمانوں کی دوکان پر کون جائے گا۔ اگر ہندو مسلمانوں سے اپنے کھانے پینے کی چیزیں لیتے تو آپ بھی اُن سے خرید لیتے کتنی غیرت کی بات ہے کہ وہ ہم کو کتے سے بدتر ناپاک سمجھیں ہم پھر بھی اُن سے ہر چیز خریدیں +

اپنے بچوں کو عیدی اور مٹھائی وغیرہ دیتے وقت پاس پڑوس کے غریب و یتیم و بیواؤں کا بھی ضرور خیال رکھئے۔ تاکہ اُن کی بھی عید ہو جائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اس دن ان کو اتنا دو کہ کہیں جانے کی ضرورت باقی نہ رہے +

اسلام

(۲)

(از جناب مولوی محمد سلیمان صاحب نذیری۔ فیروز پوری مولوی فاضل)

۴۔ نماز۔ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے دوسرا رکن نماز ہے۔ جس طرح انسان بادشاہی دربار میں جانے کے لئے غسل کرتا ہے اور پاکیزگی کے ساتھ پاک و صاف کپڑے پہنکر بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے اسی طرح مسلمان نمازی کو بھی وضو طہارت (پاکیزگی) اور صفائی کے ساتھ اس شہنشاہ حقیقی خداوند دوعالم کے حضور میں (جو ہر جگہ حاضر و ناظر اور موجود ہے) باقاعدہ مؤدب حاضر ہو کر اس خالق و معبود کی حمد و تعریف اور اپنی عاجزی و فروتنی کا اظہار کرتا ہے۔ خدا کی وحدانیت عظمت و بزرگی و عنایات کا اقرار کرتا ہے۔ اپنی عبدیت اور اپنے بے کس و بے بس وغیرہ ہونے کا اقبال کرتا ہے۔ نمازی جس وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر کانوں تک لاتا ہے اس سے اس کی یہ مراد ہوتی ہے کہ اے میرے معبود میں اپنے تعلقات دنیاوی سے بری الذمہ ہو کر سروکار و واسطہ اور بار علائق سے سبکدوش ہوں۔ سب کو پس پشت ڈالتا ہوں۔ دونوں جہان میں تو ہی میرا مقصود و مطلوب اور منظور ہے اور مجھ کو حقیقت میں یہاں یا وہاں کسی سے مطلب و سروکار نہیں۔

رکوع میں جانے سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اے میرے پروردگار! تیری حضوری کی عظمت تیری بندہ پروری اور بندہ نوازی کے باعث میرا سر تسلیم اسقدر خم ہو گیا کہ میری پشت جھک گئی اور میں نے اپنی پیٹھ تیری راہ میں لگا دی۔

سجدہ میں جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اے میرے مولیٰ! میں تیرا ناچیز بندہ قدم بوس ہوتا ہوں اور زمین اطاعت چومتا ہوں اور تیرے حضور میں ماتھا، ناک اور سر رگڑتا ہوں کہ تو میرا مہربان

پاک وصاف اور بڑی ہی قدرت والا خالق ومعبود
ہے۔ اور تیری بڑائی وعظمت کا اعتراف کرتا ہوں۔
تشہد سے نمازی کی یہ غرض ہوتی ہے کہ وہ
اپنی نماز کے ماحصل یا لب لباب کو مختصر طریقہ سے
خدا کی وحدانیت بے شرکت اور اس کے رسول
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عبدیت اور رسالت
وغیرہ کی گواہی دے کر اپنی نماز کو مکمل اور پوری
کرتا ہے۔ کیونکہ تشہد میں گواہی ہے ❊

اور سلام سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی حضوری
سے اب رخصت کا وقت ہے جیسا کہ سلام میں
رخصت کے وقت سلام علیک کا عام دستور ہے۔

نماز ایک ایسا عملی قانون ہے جس میں دنیا
بھر کے اغراض حسنہ موجود ہیں۔ اس کی موجودگی میں
دوسرے قانون کی ضرورت نہیں۔ یہ وہ لائحہ عمل
ہے۔ جس میں ہماری موت وحیات کا راز مضمر
ہے۔ تمام تکالیف ومصائب کا پورا پورا انسداد اور
تمام وہ نیکیاں جن کی انسان کو زندگی میں ضرورت
ہے اس میں موجود ہیں۔ ارشاد ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ
تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی نماز فحش
باتوں اور بُرے کاموں سے ضرور روکتی ہے۔ مقصد
اس سے یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے خالق اور رازق
سے گفتگو کرتے کرتے اس کے نور سے روشن ہوجائے
اسی واسطے نماز کو مومن کی معراج کہتے ہیں۔ کسی
نے خوب کہا ہے کہ سہ

آں کس کہ در نماز نہ بیند جمال دوست
فتویٰ ہمی دہم کہ نماز ش قضا کند

نماز کا خاص فلسفہ

دشمن کے ساتھ جنگ کرنے سے پہلے سپاہی
بننے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے (۱)
بدنی قربانی (۲) مالی قربانی۔ بدنی قربانی کی مشق
کرانے کے لئے اسلام نے نماز مقرر کی ہے تاکہ سفر
میں جتنا چاہیں سفر کر سکیں اور جتنا چاہیں بوجھ
اٹھا سکیں۔ کیونکہ جس نے بدنی قربانی کی مشق پہلے
نہ کی ہوگی وہ جہاد میں کچھ نہ کرسکے گا۔ وہ نہ ہی اچھا
سپاہی بن سکتا ہے اور نہ ہی جنگ کے قابل ہوسکتا
ہے۔ کیونکہ جو بدنی قربانی کا عادی نہ ہوگا۔ وہ
مشکل سے مشکل کام کیسے کرسکے گا؟ نماز میں بڑی
مشق یہ کرائی جاتی ہے کہ اس سپاہی کو جب بلایا
جائے فوراً حاضر ہوجائے چنانچہ پانچ نمازوں
میں بلایا جاتا ہے اور اذان دی جاتی ہے کہ بلانے
پر فوراً آتے ہو یا نہیں اور دنیاوی کام چھوڑتے
ہو یا نہیں اگر نہ آئے تو آپ میں فوراً وقت ضرورت
حاضر ہونے کی مشق نہیں ہے اور سپاہی بننے
کے قابل نہ ہوئے۔ لہٰذا یہ مشق دن میں پانچ
مرتبہ کرائی جاتی ہے اور حکم دے دیا جاتا ہے کہ
اذان سننے کے بعد تم پر دنیاوی کام حرام ہیں۔

نماز میں بڑا فلسفہ یہ ہے کہ انسان کا ایک
تہذیب اخلاق کا درجہ ہے۔ دوسرے تدبیر منزل
تیسرے سیاست۔ تو علماء نے لکھا ہے کہ نماز میں یہ
تینوں درجے موجود ہیں۔ (۱) نماز میں ایک ذکر اللہ
ہوکر تہذیب اخلاق کا ایک حصہ ہے (۲) اور
اکٹھے کھڑے ہونے میں اتفاق کی تعلیم دی گئی ہے
اور مل کر رہنا سکھایا جاتا ہے جو کہ تدبیر منزل کا
جزو ہے۔ کیونکہ تدبیر منزل سے گھر کے اندر باہم مل کر
رہنے کا نام ہے لہٰذا اسلام نے حکم دیا کہ ہر روز
پانچ دفعہ ہر ایک محلے اور علاقے کے لوگ جمع
ہوا کریں تاکہ ہر ایک آپس میں ایک دوسرے کو
پہچان لیں۔ اور ایک دوسرے کے حالات سے
واقف ہوتے رہیں۔ گویا کہ یہ پنجوقتہ اجتماع ہمارا
تعارف باہمی پر دلالت کرتا ہے اور اتحاد واتفاق
کا بنیادی پتھر ہے۔ (۳) تیسرے نماز میں صف
بندی سکھلائی جاتی ہے جو کہ فوجی سپاہی کے لئے
لازمی ہے۔ اور یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ ہماری
ایک آواز پر سب ہاتھ اُٹھاؤ اور ایک ہی آواز پر
ڈٹے ہوئے رہو اور جرنیل (امام) کی ایک بولی
(تکبیر) پر سب کے سب جھک جاؤ۔ ایک ہی آواز
پر سب بیٹھ جاؤ۔ پھر ایک ہی آواز پر کُل کے کُل
یکدم بیٹھ جاؤ۔ پھر ایک ہی آواز پر دوبارہ کھڑے
ہوجاؤ۔ اگر جرنیل کی آواز سے پہلے کھڑے ہوگئے
تو پورے نافرمان قرار دیئے جاؤ گے۔ جس کے
نتیجہ میں گدھے کی شکل کر کے ہمیشہ کے لئے سزا
دی جائے گی۔ کیا اس سے صریحاً یہ پتہ نہیں چلتا
کہ نماز اللہ کی مکمل عبادت ہونے کے باوجود سراسر
فوجی تعلیم ہے۔ یہ تو نماز کے دنیوی فوائد تھے۔
آخرت میں اپنا اپنا ثواب علیحدہ پاؤ گے۔ جس کا
لازمی نتیجہ جَنّٰتُ عَدْنٍ ہے۔

(۳) زکوٰۃ

ارکانِ خمسہ اسلام میں سے تیسری عبادت
مالی زکوٰۃ ہے جو مالی قربانی کے نام سے مشہور ہے
اس سے ایک دوسرے کی مدد کرنے کی مشق کرائی
جاتی ہے۔ اسلام کا یہ اصول بھی دوسرے مذاہب
میں مفقود ہے۔ اس زرّین اصول کی وجہ سے
اسلام سب پر فوقیت لے گیا ہے کیونکہ جب تک
کہ پہلے خرچ کرنے کی مشق نہ کرائی جائے جہاد
کے وقت کوئی سپاہی ایک پیسہ بھی ہاتھ سے نہ
نکالے گا۔ لہٰذا زکوٰۃ سے لوگوں کو مالی قربانی کا
عادی بنایا جاتا ہے تاکہ جہاد کے موقعہ پر بقدر
ضرورت خرچ کرنے میں دریغ نہ کریں ❊

زکوٰۃ سے امراء اپنی زکوٰۃ ادا کرکے مسلمان
غرباء کو بھی اچھی حالت میں اپنے برابر مساوی
بنا سکتے ہیں اور باہمی مدد وتعاون کا سبق حاصل
کرسکتے ہیں۔ زکوٰۃ کی رقم اتنی رکھی گئی ہے کہ ادا
کرنے والے پر گراں نہ گزرے۔ حدیث شریف میں ہے
لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ
صَدَقَۃٌ الحدیث یعنی دوسو درہم چاندی کی
کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور یہ بھی سال گذر جانے کے
بعد۔ اگر سال گذر جانے سے قبل مال ختم ہوجائے
تو زکوٰۃ بھی نہیں ❊

اس قانونِ اسلامی کے ماتحت اگر سب لوگ
تھوڑا تھوڑا مال نکال کر اپنے اپنے علاقہ اور محلہ جات
میں جمع کرتے رہیں تو بہت کچھ اکٹھا ہوسکتا ہے۔
غریبوں اور حاجتمندوں کے لئے خزانے بھر جائیں
اور جہاد کا سامان مفت میں فراہم ہوتا ہے اور
ہماری قومی، مذہبی، اسلامی، تبلیغی ضرورتیں
بخوبی پوری ہوتی رہیں۔ زکوٰۃ سیاست کی اصل

روح ہے اور اتفاق کی جڑ ہے۔ جس قوم میں خرچ کرنے کی عادت نہ ہوگی وہ حکومت کیا کرے گی۔ کیونکہ خرچ ہی سے لوگوں کو مطیع کیا جاتا ہے جس سے رعایا و پبلک اپنی جان دینے پر تیار ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ جس مذہب یا قوم میں زکوٰۃ جیسا زرین قانون ہے وہ لوگوں پر ہی نہیں بلکہ لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتی ہے +

(۴) روزۂ رمضان

یہ ارکان خمسہ میں سے چوتھی بدنی عبادت ہے کھانے پینے اور زن و مرد کے ملاپ وغیرہ سے بچے رہنے کا نام روزہ ہے۔ نفس کشی اور دکھ درد برداشت کرنے کی عادت کرنے کے لئے یہ عجیب نسخہ ہے سال میں صرف ایک مہینے کے روزے فرض ہیں۔ اس کی لذت وہی جانتا ہے جس نے روزہ رکھا ہو سے

قدر این بادہ نہ دانی بخدا تا نہ چشی

روزے سے صبر کی مشق کرائی جاتی ہے جو جہاد میں سب سے پہلے ضروری ہے یہ عملی مشق ہے جو جہاد میں جانے سے پہلے گھروں میں کرائی جاتی ہے سال میں صرف ایک ماہ اس کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جس میں بیوی کے پاس جانے۔ کھانے پینے اور گناہ کے کاموں سے رکنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ سپاہی جہاد میں جاکر پانی نہ ملا تو صبر کر سکو گے یا نہیں۔ اگر بیوی پاس نہ ہوگی تو کیا کرو گے وغیرہ وغیرہ۔ ان سب چیزوں کا لحاظ رکھ کر اسلام نے یہ قانون رکھا ہے۔ تاکہ سپاہی بننے سے پہلے ہر کیس ہوجائے کیونکہ جب تک تکلیف برداشت کرنے کا عادی نہ ہوگا انسان جہاد نہیں کر سکتا۔ فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ ترجمہ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔ از فائدہ اس کا مفعول بہ محذوف ہے لہذا عام ہوگا گناہوں سے بچنے کے ساتھ پیٹ کی بہت سی بیماریاں بھی دور ہو جاتی ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ اسلام کا یہ قانون بھی اُمم ماضیہ اور ادیان سابقہ کے ساتھ مشترک ہے کوئی بیا قانون نہیں ہے جیسا کہ پہلا رکن (توحید) مشترکہ اصول تھا ویسا ہی یہ بھی ہے +

مذکورہ بالا فوائد کے علاوہ روزے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دنیا میں شہوانی قوت کے لئے ڈھال کا کام دیتا ہے اور نظر نیچی کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث اطہر میں وارد ہے کہ رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی نکاح کے خرچ کی استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھا کرے۔ دوسرے روزہ صحت انسانی کے لئے نادر نسخہ ہے کیونکہ رمضان میں اگر آدمی کو اپنی وہ سب بے اعتدالیاں جو کھانے پینے کے بارہ میں ہوتی ہیں ترک کرنی پڑتی ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ صحت جسمانی ہے یہی وجہ ہے کہ روزہ کو اکثر حکیموں اور ڈاکٹروں نے بہت پسند کیا ہے اور صحت جسمانی کے لئے تریاق سمجھا ہے +

اب آخرت کا ثواب ملاحظہ فرمائیے حدیث قدسی میں ہے اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ الحدیث۔ کہ خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں بندہ کا روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اُس کا بدلہ دوں گا اب نہ معلوم خداوند کریم اس روزے کا ثواب کتنا بڑا عطا فرمائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ کا ثواب مبہم رکھا گیا۔ خداوند تعالیٰ ہم کو اس ثواب کے قابل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(۵) حج

وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا۔ ارکان خمسہ میں سے پانچواں رکن اعظم حج ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ جو لوگ زاد و راہ کی استطاعت رکھتے ہوں ان پر خدا کی طرف سے بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ حج کے اندر بڑی حکمت یہ ہے کہ غلامان خدا تمام امیر و غریب رئیس و خسیس ایک رنگ ہوں اسی لئے حکم ہے کہ بلا سیئے ہوئے کپڑے پہن کر برہنہ سر اس بارگاہ اکبر و اعظم میں حاضر ہوں۔

حج میں سراپا اس امر کی شہادت دی ہے کہ جبار و قہار خدا کے سامنے سب چھوٹے بڑے رنگ عاجزی میں رنگے ہوئے حاضر ہوں۔ تمام حجاج فقیر سے لیکر امیر تک عاشقانہ لباس پہن کر اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی گواہی دیں۔ اور عاشق جانباز کی طرح محبوب حقیقی کے گھر کا طواف کریں۔ حج ایک اجتماع اسلام کا نام ہے جو کہ ٹوٹے ہوؤں کو جوڑ دیتا ہے بچھڑے ہوؤں کو ملا دیتا ہے۔ کیونکہ جب ایک ہی رنگ میں احرام باندھیں گے تو کیوں نہ ہر ایک دل موم ہوگا۔ یہ یگانے اور اجنبی کو یگانہ بنا دیتا ہے۔ اتفاق و اتحاد کا سبق بڑے زور سے دیتا ہے۔ کہ افراد محمدی کہ حَبْلِ اللّٰہ واحد کی لڑی میں منسلک ہیں +

اسلام میں روزانہ اجتماع قائم رکھنے کے لئے نماز پنجگانہ ہے اور ہفتہ وار اتحادی اجتماع مسلمانوں کے لئے جمعۃ المبارک ہے۔ اہل شہر اور دیہات اور قرب و جوار کے لوگوں میں تعارف و محبت مستحکم کرنے کے لئے دو عیدیں ہیں۔ اسی طرح تمام عالم اسلام میں رابطہ دین و اتفاق قائم کرنے کے لئے مختلف قوموں مختلف نسلوں مختلف زبانوں مختلف رنگوں۔ مختلف ملکوں کے اشخاص کو دین واحد پر جمع ہونے کے لئے حج کا حکم دیا گیا جو کہ سال بھر میں ایک دفعہ اور تمام دنیا کا ایک ہوتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ خدا کی مخلوق کس قدر ہے اور کتنے رنگوں کی ہے۔ حج امتیاز باہمی کو دور کر دیتا ہے اور بغض و حسد کو مٹا کر کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَۃٌ کا نمونہ بنا دیتا ہے۔ عالمگیر اتحاد قائم کر دیتا ہے جس سے ہمارے اغیار بھی سبق آموز ہو کر سالانہ جلسے اور جمعیۃ اقوام قائم کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو یکجا جمع ہو کر امور سیاست و تجارت و امور خانہ داری اور عملی تعلیم وغیرہ میں مشورہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور غیر اقوام کو معلوم ہوتا ہے کہ افراد محمدی متحد ہیں +

اسلام کے تمام ارکان جہاد سے کچھ نہ کچھ مناسبت ضرور رکھتے ہیں مگر حج کو جہاد سے زیادہ مناسبت ہے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ میں احکام حج کے

نوٹ: تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں +

کے بعد جہاد کا ذکر ہے اور سورۂ حج میں بھی جہاد کا ذکر ہے۔ حج کا بڑا مقصد مسلمانوں کو مجاہدانہ تعلیم دینا۔ اور اس کے لئے ہوشیار کرنا ہے۔ حج کرنے والا پورا سپاہی بنکر بڑے اور اصلی جہاد کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ جیسے فوج کو ایک ہی طرح کی وردی پہنائی جاتی ہے اور ایک ہی لباس کا پابند بنایا جاتا ہے ایسے ہی حج میں سکھایا جاتا ہے کہ اپنے میقات سے احرام باندھ کر آؤ۔ بغیر احرام باندھے ہوئے اس سے آگے ہونے کی اجازت نہیں بس یہ دکھانا مقصود ہے کہ جیسے یہاں ایک لباس میں پھر رہے ہو اسی طرح تم کو کسی روز جہاد میں ایک ہی وردی میں جانا ہوگا چنانچہ چاروں طرف سے امیر و غریب سب ہی ایک وردی پہنے چلے آرہے ہیں۔ وردی کا کیا اچھا طریقہ ہے اور ساتھ ہی یہ بھی شرط ہے کہ سر نہ دھونا میل نہ اتارنا۔ ہاں صرف جنابت کا غسل کرنے کی اجازت ہوگی۔ نہ بال اکھاڑنا۔ نہ ہی ناخن کٹوانا اور نہ ہی شکار کرنا ہوگا۔ خلاف ورزی کرنے والا جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

اب اس جہاد کی تیاری کو بھڑکانے کیلئے ایک مصالحہ تیار کیا ہے وہ یہ کہ بیت اللہ کا طواف کرو جس سے انسان کے دل میں نورانیت پیدا ہوتی ہے۔ توحید کا جذبہ جو دل میں موجود ہے بھڑک اٹھتا ہے۔ اور خدا کی محبت بڑھتی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ موحد توحید کا سرشار بڑے سے بڑے دشمن کی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اور اپنے محبوب حقیقی کی راہ میں پروانہ کی طرح کٹ مرتا ہے۔ فقط

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ ماہ ستمبر میں ختم ہوگیا

بہتر ہو کہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمادیں ورنہ آئندہ پرچہ وی پی روانہ کیا جائے گا جس کا وصول کرنا اخلاقی فرض ہے۔ ۵۸۲ - ۶۵۳ - ۱۶۴۸ - ۲۰۵۱ - ۲۴۵۶ - ۲۵۹۳ - ۲۶۸۱ - ۲۶۸۲ - ۲۶۹۰ - ۲۶۹۱ - ۲۶۴۹ - ۲۶۵۱

منیجر

رویتِ ہلال — متعلق شرعی احکام

سوال (۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ رویت ہلال کے لئے شرح شریف میں کوئی مسافت متعین ہے؟ اگر ہے تو کتنے میل کی؟

(۲) کیا مدراس کے مسلمان دہلی کی رویت کا اعتبار کر سکتے ہیں جبکہ دہلی ایک ہزار میل سے زیادہ فاصلہ پر واقع ہے۔ نیز دہلی اور مدراس کے غروب وقت میں صرف نصف گھنٹہ کا فرق ہے؟

(۳) کیا ریڈیو۔ تار۔ ٹیلیفون کی خبریں اور شہادتیں شریعت اسلامیہ میں قابل تسلیم ہیں؟

(۴) ریڈیو پر ایسا آدمی جو شہادت شرعی کے معیار پر صحیح اترتا ہو ثقہ ہے اعلان کرے ہندوستان کے کسی حصہ سے کہ میں نے بچشم خود چاند دیکھا تو کیا تمام ہندوستان کو عید کرنی جائز ہے؟ اسی طرح ٹیلیفون اور تار کو قیاس فرمائیں۔

(۵) کیا بارہ بجے دن کو چاند کی شرعی تحقیق ہو جائے اور شرعی شہادت کے ذریعہ ثابت ہو جائے کہ ۲۹ کو چاند ہوا تو ۱۲ بجے کے بعد روزہ توڑنا جائز ہے۔ بینوا توجروا!

سید عزیز اللہ از مدراس

الجواب (۱) دوسرے شہر کی رویت ہلال کے اعتبار میں مسافت یعنی میلوں کی تعین کی کتاب و سنت میں کوئی نص صریح نہیں اسی لئے علمائے کرام کے اجتہادی اقوال اور مذاہب اس امر میں مختلف ہیں اور سوائے قول اختلاف مطلع کے جس کی تحقیق آگے آتی ہے کوئی قول قابل وثوق نہیں۔ کریب کی روایت سے ابن عباس کے مجمل قول ہکذا امرنا سے بعض نے لِکُلِّ اَھْلِ بَلَدٍ رُؤْیَتُھُم کے باب کو حدیث سمجھ لیا ہے جو بالکل غلط ہے۔ یہ تو اجتہادی قول ہے اصل دلیل حدیث نبوی صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ (صحیح بخاری وغیرہ) ہے یہ خطاب عام ہے کوئی مسلم کہیں چاند دیکھے چاند ہو گیا۔ عید الفطر وغیرہ کیلئے دو شخص کی رویت لازمی ہے اور روزہ رمضان رکھنے کے لئے ایک شخص کی شہادت بھی کافی ہے۔ جس کی تفصیل سنن وغیرہ کی حدیث میں ہے سنن وغیرہ میں یہ بھی ہے کہ آخر رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگ اونٹوں پر سوار دور دراز سے ایسے وقت میں آئے کہ عید کی نماز کا وقت نہیں رہا تھا یعنی بعد دوپہر وہ لوگ حاضر ہوئے تھے انہوں نے یہ شہادت دی کہ کل ہم لوگوں نے اپنے موضع یا شہر میں چاند دیکھا تھا تو آنحضرت نے اسی وقت لوگوں کے روزے افطار کرادئے اور دوسرے روز عید کی نماز پڑھائی اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دوسرے شہر کے لوگوں کی رویت ہلال کی شہادت کا اعتبار ہے بشرطیکہ دوسرے شہر کا مطلع اس شہر سے مختلف نہ ہو۔ مختلف مطلع یہ کہ مثلاً ایک شہر یا موضع میں دن ہے تو دوسرے میں رات ہے یا ایک جگہ ظہر کی نماز کا وقت ہے تو دوسرے میں عصر یا مغرب کا اگر ایسا ہو تو پھر وہاں کی رویت دوسروں کے لئے کافی نہ ہوگی تاوقتیکہ وہ یا اس کے متفق مطلع والے چاند نہ دیکھ لیں اس پر دلیل یہ ہے کہ مثلاً جس شہر یا موضع میں دوسرے شہر سے چند گھنٹے پہلے زوال ہوگا ان کو حکم ہے کہ ظہر کی نماز ادا کریں اور اس وقت دوسرے شہر والوں کو جن کا مطلع ان سے مختلف ہے اور ابھی وہاں زوال میں کئی گھنٹے باقی ہیں نماز ظہر پڑھنا منع ہوگا۔ اسلئے کہ ابھی یہاں زوال نہیں ہوا اور پہلوں کو نماز ظہر پڑھنا فرض ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مختلف المطالع کا حکم الگ الگ ہے اگر دوسرے شہر والے پڑھنا بھی چاہیں تو اول تو ہر جگہ اسکا علم مشکل ہے اگر کسی طرح معلوم کر کے پڑھ بھی لیں تو پھر جب ان کے ہاں زوال ہو تو اگر وہ دوبارہ ظہر نہ پڑھیں تو اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ الآیۃ اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہوگا اور اگر دوبارہ پڑھیں تو اس میں یہ اشکال ہے کہ ایک دن رات میں جو پانچ نمازیں فرض ہیں کم و بیش نہیں۔ اس صورت میں پانچ سے زاید کیا بے شمار ہونگی اسلئے کہ چوبیس گھنٹے میں ہر وقت کہیں نہ کہیں ظہر و عصر وغیرہ کا وقت ہوتا ہے تو ہر وقت نماز فرض ہوگی تو اول تو ہر وقت کا علم محال دوم پڑھنا بھی محال نیز اس صورت میں تکلیف بالمحال لازم آتی ہے اور یہ سب امور باطل ہیں لہٰذا یہ صورت بھی باطل ہے

دستور العمل بنالیں گے۔ ان کا خلاف ہرگز نہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں
تمہیں توفیق دے اور اسی دین پر ہمارا خاتمہ ہو جس پر اللہ کے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم تھے۔ الٰہی سب مومن مسلم مردوں عورتوں زندوں مُردوں کو
بخش دے۔ پروردگار! اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح رواں پر

آپ کے جسم مطہر پر بے شمار درود وسلام نازل فرما۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ
اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۔ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ
وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۔ قُوْمُوْا
اِلَی الصَّلٰوۃِ یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرض الموت کے ۲ دوسرے خطبے کا پہلا خطبہ جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیارہ ۱۱ خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا
یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ۔ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ
وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ۔ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا
اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۔ وَیَسِّرْ لِیْ
اَمْرِیْ ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ۔ رَبِّ زِدْنِیْ
عِلْمًا ۔ وَارْزُقْنِیْ فَھْمًا ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ ۔ وَ
مِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ ۔ وَمِنْ عَمَلٍ لَّا یُتَقَبَّلُ ۔ وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا یُسْتَجَابُ
لَھَا ۔ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَانْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ ۔ وَزِدْنِیْ
عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۔ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ
النَّارِ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ ۔ اَعْلَمِ مَنْ
فِی الْاَرْضِ ۔ وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَ عِلْمِہٖ ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔ عَلٰی
رُوْحِہٖ فِی الْاَرْوَاحِ ۔ وَعَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ ۔ وَعَلٰی قَبْرِہٖ
فِی الْقُبُوْرِ اِلٰی یَوْمِ الْمَعَادِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔
وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَھُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۔
کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوْکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَۃً وَاِلَیْنَا
تُرْجَعُوْنَ ۔

اے اپنی قبر کی طرف اپنے پاؤں سے جانے والے انسان! اے
ہر گھڑی اپنی موت سے قریب تر ہونے والے انسان! اے دھوکے میں
پڑے مغرور انسان! موت تاک میں کھڑی ہے۔ قبر منہ کھولے انتظار
میں ہے۔ وقت آرہا ہے کہ آنکھیں ہونگی اور تو دیکھ نہ سکے گا۔ زبان
ہوگی لیکن تو بول نہ سکے گا۔ آس پاس ماں باپ، بہن بھائی لڑکے
لڑکیاں۔ خویش و بیگانے کھڑے ہونگے لیکن تو پہچان نہ سکے گا۔ تجھے
تیرے گھر سے تیرے در سے نکال باہر کر دیا جائیگا۔ تیرے گاڑھے پسینے کی
کمائی پر دوسرے قابض ہو جائیں گے۔ تیری بیوی رانڈ کہلائے گی
تیرے بچے یتیم ہو کر گلیوں میں لڑھکتے پھریں گے۔ تیرے والے تجھے
اُٹھا کر زمین کے گڑھے میں تنہا دفن کر کے چلے آئیں گے۔ منوں مٹی
تیرے منہ پر ڈال دینگے۔ آہ! بارشوں کا پانی تیری قبر میں آئے گا۔ گرمیوں
کے لئے کوئی سوراخ تک نہ ہوگا۔ جاڑوں کے لئے کوئی بچھونا نہ ہوگا۔
بھوک کے وقت کھانے کو اور پیاس کے وقت پینے کو کوئی چیز تو
نہ پائیگا۔ ایسی مجبوری اور بے کسی والا انسان ہو کر پھر تو خدا کو بھولا بیٹھا ہے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری سے بھاگتا پھرتا ہے۔
بتا تو سہی کہ ہفت اقلیم کو قبضے میں رکھنے والے بادشاہوں میں سے
کوئی بچا؟ حکمت وطب پر مالکانہ تصرف کرنے والوں میں سے کوئی
زندہ جاوید رہا؟ ولیوں شہیدوں نبیوں اور صالحوں میں سے کسی کو

موت سے چھٹکارا ملا؟ پس اپنی موت کو اے غافل انسان ہر وقت آنکھوں کے سامنے رکھ۔ اپنے اس محتاجی کے وقت کو کبھی نہ بھول۔ سُن دنیا میں اگر کسی کو ہمیشگی ہوتی تو وہ خدا کے لاڈلے رب کے سب سے پیارے حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوتی لیکن قرآن فرماتا ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ارشاد ہے وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَاِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ یعنی تو بھی مرنے والا ہے اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔ کسی انسان کے لئے یہاں ہمیشگی ہے ہی نہیں، تو مر جائے تو کیا ہے تو کیا یہ دنیا میں ہمیشہ ہی رہیں گے؟ نہیں بلکہ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ فرماتا ہے فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ہر انسان کو موت کا کڑوا گھونٹ گلے سے اتارنا ہی ہے۔ وقت آیا کہ پھر ایک انچ اِدھر اُدھر نہیں ہٹنے کا۔ پس آ، اُسے راضی کر جو موت و فوت سے پاک ہے۔ جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہے گا۔ جو موت و حیات کا ہی خالق ہے جو زندہ رکھنے اور مار ڈالنے کا مالک ہے۔ اُس کی تعریف و تسبیح میں، اُس کی تمجید و توحید میں لگا رہ۔ تجھ پر سب سے زیادہ احسان و انعام و اکرام اُسی کے ہیں۔ اُس کی حمد کے بعد اُس کے نبی تیرے محسن و رہنما خلق خدا میں برگزیدہ اور پسندیدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھ اور اس قدر جس قدر تجھ میں سکت ہو۔

بھائیو! اور بہنو! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ قبروں پر سر نہ رگڑو۔ سنو! مرض الموت کے خطبات محمدیہ میں آپ کو اور بھی سناؤں آج قبر پرستی کی بیماری بہت پھیل گئی ہے۔ مسلمان اکثر مشرک ہو رہے ہیں۔ صدہا کچے پکے ڈھیر پوجے جا رہے ہیں۔ ہر اونچی اور پکی قبر پر مسلم ماتھے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں لہٰذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک آخری خطبہ اس کے متعلق بروایت طبرانی بھی سُن لیجئے۔

(۹۵۴) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَهْدِیْ بِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِخَمْسِ لَيَالٍ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ اِلَّا وَلَهٗ خَلِيْلٌ مِّنْ اُمَّتِهٖ۔ وَاِنَّ خَلِيْلِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ قُحَافَةَ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا۔ اَلَا وَاِنَّ الْاُمَمَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ وَاِنِّیْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ

اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاُغْمِیَ عَلَيْهِ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَشْبِعُوْا بُطُوْنَهُمْ۔ وَاكْسُوْا ظُهُوْرَهُمْ وَاَلِيْنُوا الْقَوْلَ لَهُمْ (رواہ الطبرانی) یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے پانچ دن پہلے ہمیں ایک خطبہ سُنایا جس میں تین وصیتیں کیں اور نہایت درد انگیزی اور رقت سے بیان فرمایا۔ طاقت طاق ہو چکی تھی قوت جواب دے چکی تھی۔ باتیں تینوں اہم تھیں۔ اُن کا خیال روح فرسا تھا۔ اللہ اکبر غشی پر غشی آ رہی تھی۔ بیہوشی پر بیہوشی طاری تھی۔ زباں یارا نہیں دیتی تھی لیکن تاہم حق تبلیغ ادا فرما رہے تھے۔ امت کو آخری پیغام خدا پہنچا رہے تھے۔ فرمایا کہ اول تو حق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ بھولنا ہر نبی کے لئے اُس کی امت میں سے ایک خلیل ہوا کرتا تھا میرے خلیل بھی صدیق اکبر ہیں (رضی اللہ عنہ) ہاں تمہارے ساتھی خود خدا کے خلیل ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں تمہیں منع کئے جا رہا ہوں کہ خبردار قبر پرستی شروع نہ کر دینا۔ تم سے اگلی امتیں اسی بنا پر ملعون ہو گئیں کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لی تھیں۔ دیکھو میں تمہیں سختی سے اس کام سے منع کر چلا ہوں۔ چونکہ رب کی طرف سے معلوم ہو چکا ہوگا کہ امت باوجود اس نہی کے اور اس انکار کے پھر بھی قبر پرستی سے باز نہیں آئے گی اس لئے خدا کے سامنے اپنی برأت کر رہے ہیں وہاں اپنا دامن صاف کرنے کو فرماتے ہیں۔ الٰہی گواہ رہ میں انہیں پہنچا چکا خدایا گواہ رہ میں تبلیغ کر چکا۔ الٰہ العالمین سُن لے میں انہیں گور پرستی سے منع کر چکا۔ الٰہی میں اپنی اس تبلیغ پر تجھے گواہ کرتا ہوں۔ تو گواہ رہ۔ تو شاہد رہ۔ کچھ تو ان الفاظ کا اثر کچھ بیماری کی کمزوری کچھ آنے والے واقعہ کا تصور، ان چیزوں نے ایسا اثر کیا کہ بیہوش ہو گئے۔ دیر کے بعد ہوش آیا تو فرمایا اب تیسری بات بھی سُن لو دیکھو میں تمہیں تمہارے غلاموں لونڈیوں نوکروں چاکروں اور ماتحتوں بیوی بچوں وغیرہ کے بارہ میں بھی خدا کو یاد دلاتا ہوں۔ میں اس امر میں اللہ کو بیچ میں ڈالتا ہوں۔ خبردار اُن کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ دیکھو ان سے بدسلوکی ظلم و ناانصافی نہ کرنا۔ انہیں پیٹ بھر کر کھانے کو دینا انہیں تن ڈھکنے کو کپڑا دیتے رہنا ان سے بدخلقی اور سخت گوئی درشتی اور

بدزبانی سے پیش نہ آنا بلکہ نرم کلامی خندہ پیشانی شیریں سخنی سے اُن کے دل بڑھانا۔

برادران! اللہ تعالیٰ آپ کو خوش وخرم رکھے اور آپ پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔ آپ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبے مرض الموت کے سُن لئے ہیں۔ اس وقت دل قابو میں نہیں کلیجہ اُچھل رہا ہے سینہ اُبل رہا ہے آخری نماز جو باجماعت مسجد میں حضورؐ پڑھاتے ہیں وہ مغرب کی ہوئی جس میں سورہ ق والمرسلات کی تاکید فرماتے ہیں۔

آؤ ذوق شوق سے حضور قلب سے عمل کی نیت سے دل کی اُمنگ سے اور بھی خطبے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس آخری بیماری کے سُن لو۔

(۹۵۵) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا) الٰہی میری قبر کو توبت نہ بنا دینا جس کی عبادت کی جائے۔ اُن لوگوں پر اللہ کا سخت تر غضب نازل ہوا اور ہوگا جو اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں، سجدہ گاہیں عبادت گاہیں بنالیں۔ وہاں وہ کریں جو مسجدوں میں کیا جاتا ہے یعنی نماز دعا وغیرہ۔

(۹۵۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْلَا ذَاكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ خَشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اُس مرض میں جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے فرمایا کہ یہودیوں پر خدا کی لعنت ہو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیں۔ مائی صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اپنی قبر بھی عام گذرگاہ پر ظاہر طور پر بنواتے لیکن آپ کو ڈر تھا کہ آپ کی قبر کو مسجد نہ بنالی جائے اس لئے آپ کے سکونتی مکان ہی میں آپ کا روضہ منورہ بنا گیا۔

(۹۵۷) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ يَقُولُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ یعنی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیماری نازل ہوئی تو آپ نے اپنی سیاہ چادر منہ پر ڈالنی شروع کی جب سانس گھٹنے لگتا تو منہ کھول دیتے۔ اسی حالت میں فرمایا یہود ونصاریٰ پر خدا کی پھٹکار ہو انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیں اس بیان سے آپ کی غرض اپنی امت کو اس لعنتی فعل سے ہوشیار کرکے روکنا ہے۔

پس نبیوں ولیوں کی قبروں پر مسجدیں بنانا اُن کی قبروں کی مسجد جیسی تعظیم کرنا۔ اُن کی طرف اس طرح متوجہ ہونا جیسے مسجد میں مسلمان قبلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اُن کی طرف نماز ادا کرنا۔ قبر کا طواف کرنا وہاں جاکر نماز خدا پڑھنا، اُن کی مجاورت کرنا اُس جگہ کی کعبہ کی سی عزت کرنا وغیرہ سب حرام ہے۔ مسلمانوں کو اس سے پرہیز چاہئے۔

انتقال کی خبر نہایت رقت خیز لہجے میں اس بیماری سے پہلے بھی آپ دے چکے تھے۔ ذی الحجہ کا مہینہ ہے دسویں تاریخ ہے بقرہ عید کا دن ہے اپنی راحلہ پر سوار ہو کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیطان کو کنکر مار رہے ہیں وہیں سب کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں جس میں فرماتے ہیں

(۹۵۸) لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ لوگو! مجھ سے احکام دین مسائل حج سیکھ لو مجھے نہیں معلوم شاید میں اپنے اس حج کے بعد اور دوسرا حج نہ کروں۔

(۹۵۹) مشکوٰۃ کی حدیث میں ہے کہ مزدلفہ سے صبح کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے۔ لوگوں سے فرمایا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ اطمینان اور سکون سے چلتے رہو۔ دوڑ دھوپ بے اطمینانی اور زیادہ عجلت نہ کرو۔ وادی محسر میں اگر ارشاد ہوتا ہے لَعَلِّي لَا أَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هَذَا یعنی اس سال کے بعد میں تمہیں شاید نہ دیکھوں (مشکوۃ

(۹۶۰) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ وَهُوَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَلَمَّا دَخَلَ بَيْتِي وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ قَالَ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ

سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْکِیَتُهُنَّ لَعَلِّیْ اَعْهَدُ اِلَی النَّاسِ فَاَجْلَسْنَاهُ فِیْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَیْهِ مِنْ تِلْكَ الْقِرَبِ حَتّٰی طَفِقَ یُشِیْرُ اِلَیْنَا بِیَدِهٖ اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی النَّاسِ فَصَلّٰی لَهُمْ وَخَطَبَهُمْ (وَقَالَ فِیْهَا) لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِیْ خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ اَخِیْ وَصَاحِبِیْ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) وَفِیْهِ اَنَّهٗ اٰخِرُ مَجْلِسٍ جَلَسَهٗ (وَفِیْ مُسْلِمٍ) اِنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِخَمْسٍ۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طبیعت بہت نڈھال ہوگئی۔ مرض کا زبردست حملہ ہوگیا درد وکرب بیحد بڑھ گیا تو آپ نے خواہش ظاہر کی کہ اپنی بیماری کا باقی زمانہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گذاریں۔ ازواج مطہرات نے اسے بصد شوق قبول کرلیا چنانچہ آپ کو دو صاحبان نے اٹھایا ایک حضرت عباس دوسرے حضرت علی (رضی اللہ عنہما) آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ اسی حالت میں صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پہنچے۔ انتقال سے پانچ دن پہلے فرمایا کہ سات مشکیں پانی کی جن کے منہ نہ کھلے ہوں منگواؤ اور مجھ پر بہاؤ تاکہ میں لوگوں کے مجمع میں جاؤں اور انہیں خطبہ سناؤں۔ ازواج مطہرات نے اس حکم کی تعمیل کی اور پانی آپ کے جسم مبارک پر بہانا شروع کیا یہاں تک کہ آپ نے خود اشارہ سے فرمایا کہ اب بس کرو۔ تم میرا حکم بجا لائیں پھر گھر سے نکلے۔ مسجد گئے۔ لوگوں کو نماز پڑھائی اور خطبہ دیا جس میں یہ بھی فرمایا کہ اگر میں کسی کو دلی دوست و مددگار بنانے والا ہوتا تو اسکے لائق میری امت میں سے صرف صدیق اکبر تھے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پس اس لفظ کو چھوڑ کر میں کہتا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے بھائی ہیں اور میرے صحابی اور ساتھی ہیں۔ یہ آپ کی منبر پر آخری بیٹھک تھی۔ یہ واقعہ وفات سے پانچ دن پہلے کا ہے۔

ہفتہ کا دن ہے وفات میں دو دن باقی ہیں جو معلوم ہوتا ہے کہ رومی تیاریوں میں ہیں۔ اس سے پہلے آپ کے لاڈلے حضرت زیدؓ کو وہ قتل کرچکے تھے آپ اُن کے صاحبزادے حضرت اُسامہ کو اس مہم پر سردار بناتے ہیں۔ بڑے بڑے بزرگ آزمودہ کار صحابہؓ بھی اس لشکر میں ہوتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جھنڈا باندھ کر اپنے محبوب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو دیتے ہیں اور اس لشکر کو روانگی کا حکم دیتے ہیں۔ اُدھر بیماری بڑھ جاتی ہے اُدھر سننے میں آتا ہے کہ بعض لوگوں منافقوں کو سردار حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض ہے۔ نہیں رہا جاتا باوجود سخت بیماری کے خطبے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

(۹۶۱) قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ قُلْتُمْ فِیْ اُسَامَةَ وَاِنَّهٗ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمَارَةِ اَبِیْهِ مِنْ قَبْلُ وَایْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِیْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَهٗ (رَوَاهُ الْاِمَامُ الْبُخَارِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی) یعنی مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اُسامہ کی امارت کے بارے میں لب کشائی کرنے لگے ہو حالانکہ وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اُس کی امارت میں طعنہ زنی کرنی گویا شاخ ہے اُس کے باپ زیدؓ کی امارت کی طعنہ زنی کی حالانکہ واقعات نے ثابت کر دیا کہ وہ امارت کا اہل تھا اور میرا سب سے زیادہ محبوب تھا۔ اُس کے بعد اب سب سے زیادہ پیارا مجھے اسامہ ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

یہ تین ہزار کا لشکر تھا جن میں سات سو قریشی نوجوان تھے۔ اس لشکر نے روم کو ہلا دیا اور یہی فتح روم کا اصلی اور اولیں سبب بنا فالحمد للہ۔

روح قدسی کو پیکر انسانی میں رکھنے کی ضرورت اُسی وقت تک تھی جب تک دعوت اسلام روئے زمین پر پہنچ جائے اور خدا کا دین پورا اُتر چکے۔ جب یہ ہو چکا آیت اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ اُتر چکی سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہو چکی تو اب معلوم ہو گیا کہ رسول آخر الزماں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے پروردگار کے حضوری میں جانے والے ہیں۔ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا

(۹۶۲) اَیُّهَا النَّاسُ وَاللّٰهِ لَا تُمْسِكُوْنَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ اِنِّیْ لَا اُحِلُّ اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَلَا اُحَرِّمُ اِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِیْ طَبَقَاتِهٖ (وَرَوَاهُ الْاِمَامُ الشَّافِعِیُّ فِیْ مُسْنَدِهٖ وَغَیْرُهٗ فِیْ غَیْرِهٖ) یعنی حلال و حرام کی نسبت میری طرف نہ کی جائے۔ میں نے وہی چیز حلال کی ہے جو خدا نے حلال کی ہے اور وہی چیز حرام کی ہے جو خدا نے حرام کی ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ جن جن شہروں کے آپس میں مطالع مختلف ہوں انکی رویت ہلال دوسروں کیلئے معتبر نہوگی ہاں جنکا مطلع ایک ہے انکی رویت دوسروں کیلئے معتبر ہوگی بعض فقہاء کرام نے اختلاف مطالع کی تعیین مسافت ایک مہینے کے راستے سے کی ہے مگر یہ بھی اسی کریب والی اوپر کی روایت سے استنباط کی ہے سو اول تو روایۃ کریب سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ چاند دیکھ کر فوراً وہاں سے چلے یا ٹھہر کر نیز وہ کس تاریخ کو مدینہ منورہ پہنچے کتنے دن چلتے رہے۔ پھر ایک ماہ کے راستہ میں احتمال ہے کہ رفتار پیدل کی یا سوار کی پھر سواری کیسی؟ انمیں بہت بڑا فرق ہے پھر راستہ میدان صاف کا یا پہاڑی پتھر یا اتر چڑھا یا دریائی ایر پھیر کا۔ کبھی ان امور میں زمین آسمان کا فرق ہو جاتا ہے۔ تحقیق جدید سے معلوم ہوا ہے کہ مدینہ منورہ اور شام کے مطلع میں پندرہ بیس منٹ کا فرق ہے اور یہ اختلاف رویۃ ہلال کے حکم میں معتبر نہیں جس کی تحقیق آگے آتی ہے۔ مسافت کم میں بھی مدار شمس کے اختلاف سے مطلع مختلف ہو جاتا ہے۔ اور ہاں اختلاف مطالع کی نمازوں میں گھنٹوں کے اعتبار سے ان دیار میں بہت کمی بیشی ہے متوسط اختلاف کا لحاظ کیا گیا یعنی ظہر عصر یا عصر مغرب کے وقت کا اختلاف جو عموماً تین گھنٹے سے کم نہیں ہوتا لہذا جہاں دو شہروں کے طلوع و غروب میں تین گھنٹے کا اختلاف ہو وہ مختلف المطالع میں شمار ہونگے اور جنکا اس سے کم ہو وہ اس سے خارج ہونگے۔ جواب لکھا ہوا بوجہ علالت طبع رکھا ہوا تھا کہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۹ رشعبان ۱۳۶۱ھ میں مولانا کا جواب بھی نظر سے گذرا کہ مسافت متعینہ کی روایت میرے علم میں نہیں۔ ہاں علم ہیئت سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ غالباً تیس میل کے فاصلہ پر اختلاف مطالع ہو جاتا ہے۔ امرتسر سے لاہور کا فاصلہ تینتیس ۳۳ میل کا ہے اتنے فاصلہ پر تین منٹ کا اختلاف ہے امرتسر میں اگرچہ ۶ بجے سورج غروب ہوتا ہے تو لاہور میں ۶ بجکر ۳ منٹ پر ہوتا ہے۔ اسلئے اختلاف مطالع کیوجہ سے رویت قبول نہیں کی جائے گی۔" انتہیٰ میں کہتا ہوں اوپر کی سنن کی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو دور و دراز کے اونٹوں کے سوار آخر رمضان میں حاضر ہوئے تھے اور

انہوں نے کہا تھا کہ ہمنے کل اپنے شہر یا موضع میں چاند دیکھا تھا تو انکے کہنے پر حضور صلعم نے بعد دوپہر روزہ افطار کرا کر دوسرے دن نماز عید پڑھنے کو فرمایا تھا وہ غالبا تیس میل یا اس سے بھی زائد ہی سے آئے تھے اس سے ثابت ہوا کہ اسقدر اختلاف مطالع کا شرع میں اعتبار نہیں، نیز اختلاف مطالع مدار شمس کے اختلاف سے بھی ہوتا ہے خواہ مسافت کم ہی ہو اور مطلقاً تیس میل مستلزم اختلاف مطالع نہیں تاوقتیکہ مدار شمس کا فرق نہو۔ نیز مکہ معظمہ اور جدہ کے درمیان کا فاصلہ بچاس میل کا ہے اور ایسا کبھی نہیں معلوم ہوا کہ مکہ والوں نے جدہ والوں کی رویۃ ہلال کا اعتبار نہ کیا ہو یا بالعکس۔ نیز اگر ۳۳ میل کے اختلاف کا اعتبار ہوتا تو پھر اختلاف مطالع میں امت کا اختلاف ہی نہوتا۔ اسلئے کہ یہ تو عموماً ہوا ہی کرتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ متواتر یا مشہور ہو جاتا اور اختلاف نہ رہتا۔ واذ لیس فلیس نیز جب ۳۳ میل پر تین منٹ کا اختلاف مطلع ہے تو گیارہ میل پر ایک منٹ کا ہوگا پھر اگر مطلقاً اختلاف مطلع کا اعتبار ہوگا تو گیارہ پر بھی ہوگا تو اول تو یہ اوپر کی سنن وغیرہ کی حدیث سے باطل ہے کہ اس سے زائد فاصلے سے رویۃ ہلال کا رسول اللہ صلعم نے اعتبار کیا۔ دوم اس مکہ والوں کو عرفات کے پرلے سرے جو بیس میل پر ہو رویۃ ہلال کا بھی اعتبار نہوگا۔ اور یہ بالکل غلط ہے اس کا تو کوئی بھی قائل نہیں اس سے تو لازم آتا ہے کہ دہلی والے غازی آباد (۱۲) میل اور قطب (۱۱ میل) وغیرہ کی رویۃ ہلال کا بھی اعتبار نہ کریں یہ بھی بالکل غلط ہے کوئی اس کا بھی قائل نہیں تو جب تک اختلاف مطالع کی حد شرع سے نہ ثابت ہو قابل قبول نہیں کتاب و سنت سے صراحتاً ثابت ہو یا استنباطاً اور اوپر جو میں نے لکھا ہے وہ کتاب و سنت سے مستنبط ہے اگر بالکل اختلاف مطالع کو نہ تسلیم کیا جائے مگر شرع سے اس کی کوئی حد نہ مقرر کی جائے تو ہر دو صورت میں تکلیف ما لا یطاق اور محال لازم آتا ہے جو باطل ہے جس سے شریعت محمدیہ پاک ہے لہذا جو کچھ اوپر کتاب و سنت کی روشنی میں لکھا گیا وہی قابل قبول ہے۔ اور بس ٭

جواب (۲) کا جواب نمبر ۱ میں آگیا کہ دہلی اور مدراس کے طلوع و غروب میں چونکہ نصف گھنٹہ کا فرق ہے جو تین گھنٹہ سے کم ہے لہذا ان کو ایکدوسرے کی رویۃ ہلال کا اعتبار کرنا ہوگا۔

جواب (۳) تار کی خبر کو عموماً علماء کرام و اساتذہ عظام تسلیم نہیں کرتے اسلئے کہ تار کے کارکن اکثر بالکل کافر غیر مسلم ہوتے ہیں اور کافر کی خبر دیانات میں مقبول نہیں۔ (درمختار وغیرہ) نیز یہ کہ رویۃ ہلال محض خبر نہیں اس میں شہادت اور نصاب شہادت اور مجلس قضا بھی ہے اور یہ خبر غائب ہے اس میں معرفت مخبر کی لازم ہے اور یہ امور تار کی خبر میں مفقود لہذا مردود ہے تو جواب یہ ہے کہ اول تو فقہاء کا یہ کلیہ کہ ہر امر دینی میں ہر کافر کی خبر کسی حالت میں بھی مقبول نہیں چند وجوہ منقوض ہے وجہ اول یہ کہ کافر فاسق کی خبر کے عدم اعتبار کو آیت اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا الآیۃ پ ۲۶ ع ۱۳ سے استنباط کیا گیا ہے حالانکہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اس سے کافر کی خبر کی مطلقاً تردید نہیں ہوتی بلکہ تحقیق پر موقوف ہے لہذا بعد تحقیق و ثبوت مقبول ہوگی۔ تو گویا من وجہ یہ آیت بھی دلیل قبول کی ہے۔ وجہ دوم قول باری تعالیٰ جل مجدہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِیْنَ الْوَصِیَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَیْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِیْبَةُ الْمَوْتِ الآیۃ پ ۷ ع ۴ اس آیت سے کافر کی خبر و شہادت بحالت سفر شرعاً ثابت ہے اسکی شہادت و خبر پر میت کی وصیت وادا ء دیون لئے اور ترکہ کی تقسیم اسکی عورت کی عدت و نکاح ثانی و نماز جنازہ غائب۔ اسکے بچوں پر حکم یتیم کا ثبوت اسکی ضمانت کا اسقاط وغیرہ موقوف ہیں اور یہ امور دینی ہیں خصوصاً نماز جنازہ غائب وصیت تعمیر مسجد وغیرہ۔

وجہ سوم رسول اللہ صلعم نے بوقت ہجرۃ مدینہ منورہ ایک کافر کو اپنی سواری کی اونٹنیاں دیکر کہا کہ فلاں وقت لاکر ہمکو فلاں راستے سے مدینہ پہنچا دو اس نے ایسا ہی کیا ہجرۃ امر دینی ہے اس میں رسول اللہ صلعم نے کافر کے قول و عمل کا اعتبار کیا اور حضورؐ کا یہ امر دینی ہے (صحیح بخاری) وجہ چہارم واقعہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مشرک کافر کو جاسوس بناکر کفار کا حال معلوم کرنیکو بھیجا اسنے آکر خبر دی اس پر اعتبار کرکے حضورؐ نے صحابہؓ سے کفار سے

مقابلہ کرنیکے بارہ میں مشورہ کیا (صحیح بخاری) اس سے بھی کافر کی خبر کا اعتبار ثابت ہوا کہ یہ سفر حضورؐ کا عمرہ کیلئے تھا۔ پھر جنگ کے بارہ میں بھی مشورہ کیا مگر جنگ کو ملتوی کیا گیا۔ بہرحال عمرہ ہو یا جنگ کفار دونوں امور دینی ہیں۔

خلاصہ یہ کہ کافر کی خبر دیانات میں بھی مطلقاً مردود نہیں۔ بعد تحقیق و ثبوت قرائن مصدقہ بعض امور میں بعض اوقات مقبول بھی ہے۔ مثلاً اگر کسی اعلیٰ افسر نے دہلی سے کانپور نسپ کو تار دیکر وہاں کے نائب کو بلایا کہ تم یہاں آجاؤ۔ اس نے فوراً جواب دیا کہ یہاں آج چاند ہو گیا ہے صبح مسلمانوں کی عید ہے مجھے یہاں کا انتظام کرنا ہے۔ تو بتلائیے اسکے صدق میں کسی کو شبہ ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسے ہی اگر کوئی مسلم نابینا یا ضعیف البصر کسی ایسے مقام میں قید ہو کہ جہاں کفار کے سوا کوئی مسلم رویۃ ہلال کی خبر لینے والا نہیں تو وہ اگر کفار کی رویۃ ہلال پر روزہ رمضان و عید کرے تو کیا کرے ایسے ہی اسکے مرنے کی خبر کفار دیں اگر اسکا اعتبار نہ کیا جائے تو اسکی زوجہ اور اسکے بچے کیا کریں۔ کیا زوجہ ساری عمر اسکے آنے کی منتظر رہے ایسے ہی اسکے ترکہ کی تقسیم اسکی زوجہ کی عدت و نماز جنازہ غائب کا کیا حکم ہوگا۔ ایسے امور میں اعتبار کیا جائیگا۔ جب قرآن و حدیث سے بعض امور دینی میں کفار کی خبر کا اعتبار ہے تو تار کی خبر بھی انہی بعض قسموں میں سے ہے کہ بعد تحقیق مکرر سہ کرر تار دینے اور نیز مختلف مقامات سے دریافت کرنے سے اگر یقین یا ظن غالب اسکے صدق کا ہو تو قبول ورنہ مردود۔ لاکھوں روپیہ کے کاروبار مرنے و جینے کے حالات تار کی خبر پر تسلیم کئے جاتے ہیں کوئی بھی ان میں تردد نہیں کرتا اور نہ کبھی اس میں یہ سنا گیا کہ فلاں مقام میں رویۃ ہلال کی خبر میں تار والوں نے اہل اسلام کو جھوٹی خبر دیکر روزہ رکھایا ہو یا عید کرائی ہو۔ اور انکو اس جھوٹی خبر دینے سے فائدہ ہی کیا ہے انکو تو ٹکوں سے کام ہے کسے باشد۔

حاجی لوگ سفر حج سے کسی حاجی کے مرنے کی خبر تار کے ذریعہ دیتے ہیں اسپر عمل ہوتا ہے جنازہ غائب بھی پڑھا جاتا ہے کوئی اعتراض نہیں کرتا یہ جنازہ امر دینی نہیں تو کیا ہے۔ نیز اول تو تار کے کارکن سارے کافر ہی نہیں ہوتے بلکہ مسلم بھی ہوتے ہیں۔ نیز رویۃ زیادہ فروخ کرکے خالص مسلموں ہی کو ذریعہ خبر رسانی تار کا بنایا جا سکتا ہے۔ فافہم و تدبر ✤

مولانا عبدالحی لکھنوی ؒ کے مجموعہ فتاویٰ جلد اول مطبوعہ یوسفی پریس لکھنو کے صفحہ ۲۸ میں ہے "شہادت خطوط یا تار برقی میں ہر چند فقہا ایسے مقامات میں الخط یشبہ الخط لکھتے ہیں لیکن ایسی صورت میں کہ ظن حاصل ہو جائے اور شبہ قوی باقی نہ رہے اور خبر تار یا خط بدرجہ کثرت پہنچ جائے اسپر عمل ہو سکتا ہے اور بحسب اقتضائے انتظام زمانہ حال اسپر حکم عام بھی دے سکتے ہیں انتہیٰ"

منع کے دوسرے شبہ کا جواب یہ ہے کہ رویۃ ہلال کو اگرچہ فقہائے بن وجہ شہادۃ لکھا ہے مگر ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ یہ امر دینی ہے لہٰذا روایۃ اخبار کے مشابہ ہے اسلئے اس میں شہادت اور نصاب شہادت اور خصوصیت حریت و ذکوریت وغیرہ بھی شرط یا ضروری نہیں۔ حتیٰ کہ غیر عادل یعنی مستور واحد کی رویۃ بھی کافی ہے تفصیل ہدایہ اور اسکے شروح و حواشی وغیرہ میں ہے۔ تیسرے شبہ کا جواب یہ ہے کہ اول تو قضا قاضی کی شرط کتاب سے ثابت

باقی برصفحہ ۱۴ ملاحظہ ہو

عَرَبْ کا دورِ جاہلیّت

ہوا گو کہ پامال بستان عرب کا ✤ مگر اک جہاں ہے غزلخواں عرب کا
برا اگر گیا سب کو باران عرب کا ✤ سپید و سیاہ پر ہے احسان عرب کا
وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی — کھنونڈی رہیں گی ہمیشہ عرب کی
یا چل کے دکھا دے دامن ایسا کوئی ایسی

ش۔ احسان

اگر آپ کو عرب کے زمانۂ جاہلیت کی حالت کا اندازہ لگانا ہو تو "سبعہ معلقہ" ملاحظہ کیجئے۔ اس میں بالخصوص عرب کی اُن خصوصیتوں کا پورا اندازہ لگ جائے گا جو قدرت نے خاص انہی کو ودیعت کی تھیں ✤

مثلاً قادر الکلامی۔ خودداری۔ شجاعت و بہادری۔ حمیتِ قومی و خاندانی۔ قول و قرار کی پائداری و پختگی اور بلند حوصلگی و اولوالعزمی۔ وغیرہ وغیرہ ایسی خصوصیتیں ہیں جو اہل عرب میں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ اور اب ساری دنیا انہی کی خوشہ چین اور تلمیذ ہے۔ پھر بھی بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ آج باوجودیکہ دنیا علم و فضل کے آسمان سے بھی اوپر اپنا جھنڈا لہرانے کی مدعی ہے تاہم اُن "وحشی عربوں کی" صفات مذکورہ بالا میں خاک پا کے برابر بھی نہیں ہے ✤

آج کی صحبت میں نمونتاً ہم ایک غیور اور خوددار شاعر کا ایک واقعہ پیش کریں گے بعد اس کے "کوہ شکن" کلام کا بھی کچھ حصہ ہدیہ ناظرین کرکے یہ عرض کریں گے کہ ؎

بس تنگ نہ کر ناصحِ ناداں مجھے اتنا

"سبعہ معلقہ" کے پانچویں معلقہ "کا ہیرو (شاعر) عمرو بن کلثوم تغلبی ہے۔ اسے اس قصیدہ کے لکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ عرب کے مشہور بادشاہ "عمرو بن ہند" نے ایک دن اپنے مصاحبوں سے پوچھا کہ تمہارے خیال میں عرب کا کوئی شخص ایسا بھی ہے کہ اُس کی ماں کو میری ماں کی خدمت سے عار ہو؟ مصاحبوں نے جواب دیا کہ "ہاں" ایسا شخص عمرو بن کلثوم ہے۔ کیونکہ اس کی ماں لیلیٰ مہلہل بن ربیعہ برادر کلیب بن ربیعہ کی لڑکی ہے۔ جس کے متعلق "اَعَزُّ مِنْ کُلَیْبٍ" کی مثل مشہور ہے بادشاہ نے یہ سُنکر اس کا امتحان کرنے کے لئے عمرو بن کلثوم کے پاس ایک قاصد بھیجا کہ "مجھکو آپ سے اور میری والدہ کو آپ کی والدہ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے۔ اور اگر ہم دونوں کی تمناؤں کو آپ ایک ہی ساتھ قبول فرمائیں تو عین نوازش ہوگی"۔ عمرو بن کلثوم نے فوراً اپنی والدہ کو لیکر شہسواران تغلب کے جمِ غفیر کے ساتھ عمرو بن ہند کے پاس جا دھمکا اور اپنی والدہ کو بادشاہ کی والدہ کے پاس بھیج دیا۔ بادشاہ نے پہلے ہی سے اپنی

ماں کو سکھا پڑھا رکھا تھا لہٰذا باتوں باتوں میں ملکہ نے
لیلیٰ سے کہا کہ ذرا مہربانی کرکے یہ طبق تو مجھے اٹھا دیجئے
لیلیٰ نے بھی خودداری سے جواب دیا "جسے ضرورت
ہو وہ اٹھائے" ملکہ نے پھر بھی اٹھانے کے لئے
مروانہ لہجے میں بار بار اصرار کیا اور حکومت کا نشہ
چڑھ گیا جس نے ملکہ کی انسانیت کا بھی خاتمہ کر دیا
اسی کو کسی تجربہ کار وجہاندیدہ شاعر نے آب زر سے
لکھنے کے لائق کہا ہے کہ ؎

بادہ خوردن وہشیار نشستن سہل است
گر بدولت برسی مست نگردی مردی

لیکن ملکہ کی شہنشاہیت کے نشہ کو لیلیٰ کی خودداری
نے پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔ اور مقابلہ کے لئے
تیار ہوگئی۔ ساتھ ہی باآواز بلند پکارا واذُلّاہ یا
لَتَغلِب۔ بادشاہ کا خیمہ بھی ملکہ کے خیمہ کے
قریب ہی تھا لہٰذا عمرو بن کلثوم نے اپنی ماں کی آواز
فوراً سن لی۔ جس سے اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا
اور بادشاہ کی تلوار جو وہیں لٹک رہی تھی لے کر
بادشاہ کا خود ہی خاتمہ کر دیا اور سواروں کو مال
واسباب اسپ وشتر وغیرہ لوٹ کر روانگی کا حکم
دیا۔ اس کے بعد عمروؓ کلثوم نے ایک سو اشعار سے
زیادہ کا ایک قصیدہ کہا اور عکاظ کے میلہ میں بڑے
زوروں سے پڑھا۔ بعدہٗ اجتماع مکہ کے موسم میں
پڑھ کر در بیت اللہ پر آویزاں کرا دیا۔ جسے بنی تغلب
کے اکثر چھوٹوں بڑوں نے فخراً ازبر کر لیا۔ اور
واقعی وہ ایسی ہی چیز ہے کہ اہل قوم جس قدر بھی
اس کی قدر و منزلت کرتے اور جتنا بھی فخر و ناز کرتے
سب تھوڑا تھا۔ نمونہ ملاحظہ ہو:۔

(۴۴) بِأَنَّا نُورِدُ الرَّايَاتِ بِيضًا
وَنُصْدِرُهُنَّ حُمْرًا قَدْ رَوِينَا

یہی بات ہے کہ ہم اپنے نیزے دشمنوں کے سینوں
میں جب مارتے ہیں تو وہ بالکل سفید ہوتے ہیں
اور جب نکالتے ہیں تو وہ خون پی کر سرخ و سیراب
ہوتے ہیں یعنی ہمارے وار خالی نہیں جاتے اور
ہم بڑے ہی نیزے باز و نشانچی ہیں۔

(۴۵) وَأَيَّامٍ لَنَا غُرٍّ طِوَالٍ
عَصَيْنَا الْمَلِكَ فِيهَا أَنْ نَدِينَا

اور ہمارے معرکۃ الآرا اور مشہور و مہتم بالشان معرکوں
کی یہ کیفیت ہے کہ اُن میں ہم نے بادشاہ کی محض
اس لئے مخالفت و نافرمانی کی کہ کہیں یہ ہماری
خودداری کو سلب کرکے ہمیں اپنا مطیع نہ کرلے۔

(۴۳) كَأَنَّ سُيُوفَنَا مِنَّا وَمِنْهُمْ
مَخَارِيقٌ بِأَيْدِي لَاعِبِينَا

ہم دشمنوں سے ایسے بیباکانہ لڑتے ہیں کہ گویا ہماری
اور اُن کی تلواریں شمشیر چوبیں کی طرح ہیں جن کو
لڑکے کھیلا کرتے ہیں۔ اور ضرب کی مطلق پرواہ
نہیں کرتے نہ خاندانی شرافت و انتساب بیان کرتے
ہوئے کہتا ہے :۔

(۹۳) وَرِثْنَا مُهَلْهِلًا وَالْخَيْرَ مِنْهُ
زُهَيْرًا نِعْمَ ذُخْرُ الذَّاخِرِينَا
(۱۰۰) وَعَتَّابًا وَكُلْثُومًا جَمِيعًا
بِهِمْ نِلْنَا تُرَاثَ الْأَكْرَمِينَا

میں اپنے نانا مہلہل اور اُن سے بہتر اپنے جدّ اعلیٰ
زہیر کی بزرگی و شرافت کا وارث ہوں۔ جو
عظمت و شرافت بڑی ہی قابلِ قدر اور مورخوں
کے لئے لائق فخر ذخیرہ ہے۔ اور میں خود بھی اپنے
دادا عتاب اور اپنے باپ کلثوم ہر دو کے شرف و
افتخار کا باعث ہوں۔ تو انہی کے سلسلہ سے ہم کو
میراث بزرگی پہنچی ہے۔

اور کس قدر شجاعت و بہادری اور وقار
وطمانیت کی بات ہے کہ خود تنہا مرد ہی جنگ میں
نہیں جاتے بلکہ میدانِ جنگ میں شریف وحسین
اور نوجوان عورتیں بھی شریک ہوتی تھیں اور کس
شان سے رہتی ہیں سنئے :۔

(۸۲) عَلَى آثَارِنَا بِيضٌ حِسَانٌ
نُحَاذِرُ أَنْ تُقَسَّمَ أَوْ تَهُونَا

میدانِ جنگ میں حسب دستور عرب ہماری عورتیں
بھی ہمارے پیچھے رہتی ہیں جس سے ہماری خودداری
وشجاعت اور بھی زیادہ بھڑک اٹھتی ہے اور ہم
اس لئے جان کی بازی لگا دیتے ہیں کہ کہیں دشمن
انہیں قید کرکے آپس میں تقسیم نہ کرلیں اور انہیں لونڈی
بناکر ذلیل نہ کریں:۔

(۸۳) إِذَا مَا رُحْنَ يَمْشِينَ الْهُوَيْنَا
كَمَا اضْطَرَبَتْ مُتُونُ الشَّارِبِينَا
(۸۸) يَقُتْنَ جِيَادَنَا وَيَقُلْنَ لَسْتُمْ
بُعُولَتَنَا إِذَا لَمْ تَمْنَعُونَا

اور وہ عورتیں کوئی معمولی عورتیں ہی نہیں بلکہ ملکۂ
حُسن وخوبی اور ایسی باوقار ناز خرام ہیں کہ چلتے
وقت انکی کمریں مثل سرمست شرابیوں کی کمروں کے
لچکتی ہیں۔ تاہم وہ عورتیں شریک جنگ ہو کر ہمارے
گھوڑوں کی مدد اور دانہ وگھاس کا بطیب خاطر
کام کرتی ہیں اور اپنے مردوں کو درس غیرت
دیتی ہوئی کہتی ہیں کہ اگر تم نے ہماری شرافت کی
حفاظت میں ذرا بھی کوتاہی کی تو تم کو ہم سے ہاتھ بھی
دھونا پڑیگا اور ہم تمہاری زوجیت سے قطعاً الگ
ہو جائیں گی :۔

(۸۳) أَخَذْنَ عَلَى بُعُولَتِهِنَّ عَهْدًا
إِذَا لَاقَوْا كَتَائِبَ مُعْلِمِينَا

وہ عورتیں اپنے شوہروں سے عہد و معاہدہ کرلی
ہیں۔ جبکہ اُن کے شوہر مسلح ہو کر مقابلہ کو میدان
جنگ میں نکلنا چاہتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے کہ اپنی
مہمان نوازی ومہیب بہادری کے ساتھ اپنی انتہائی
جانبازی اور قدرت غلبہ و فتح کا کس شان سے
مظاہرہ کرتا ہے کہ :۔

(۹۳) بِأَنَّا الْمُطْعِمُونَ إِذَا قَدَرْنَا
وَأَنَّا الْمُهْلِكُونَ إِذَا ابْتُلِينَا
(۵۳) أَلَا لَا يَجْهَلَنْ أَحَدٌ عَلَيْنَا
فَنَجْهَلَ فَوْقَ جَهْلِ الْجَاهِلِينَا
(۹۴) وَأَنَّا الْمَانِعُونَ لِمَا أَرَدْنَا
وَأَنَّا النَّازِلُونَ بِحَيْثُ شِينَا

دنیا جانتی ہے کہ جب ہم کو قابو ہوتا ہے تو ہم سخاوت کا
دنیا بھی بہا دیتے ہیں اور جب بھی دشمن ہمارے آگے
آملے تو ہم اس کا ستیاناس ہی کرکے چھوڑتے ہیں
خبردار ہم سے کوئی ہرگز جہالت سے پیش نہ آئے۔
ورنہ ہم بھی جہالت کا مزہ جہالت سے چکھانے ہیں
جہالت سے اجتناب نہیں کرینگے جیسا کہ ؎

نیکوئی با بداں کردن چناں است ؎ کہ بد کردن بجائے نیک مرداں
اور ہم ہی ایسے ہیں کہ جسے چاہیں روک لیں ...
ہی یہ طاقت و قدرت بھی ہے کہ جہاں بھی ...
بڑی سے بڑی کسی کی بھی جرأت نہو کہ کوئی مزاحمت کرے
قصیدہ ہٰذا میں اس قسم کے بہت سے زور دار
اشعار ہیں مگر بخوف طوالت فی الحال انہی پر اکتفا کیا
آں اخیر میں ایک شعر اور پیش ہے جو غالباً فخریہ
ہیں۔ لطافت مضمون میں پاکیزگی بندش میں فصاحت
بلاغت میں، بلند بانگ ادعا اور دلچسپی و دلکشی میں
پورے قصیدہ کی جان اور روح رواں ہے وہذا

اِذَا بَلَغَ الْفِطَامَ لَنَا صَبِيٌّ
تَخِرُّ لَهُ الْجَبَابِرُ سَاجِدِينَا

نوجوانوں اور بہادروں کی شجاعت، تجربہ کاروں
اور جہاندیدہ بزرگوں کے رعب و دبدبہ اور ہیبت
وجلالت کو تو بالائے طاق رکھئے دودھ پینے شیر خوار
بچے جب دودھ چھوڑتے ہیں اسی وقت انکی جلالت
شان کا یہ عالم ہوجاتا ہے کہ بڑے بڑے نامور اور
فراعنہ ظالم وجابر اور سرکش و متکبر ہستیاں دھڑا
دھڑ سجدے کرنے پر مجبور ہوجاتی ہیں اور بغیر تسلیم
خم کر دینے کے کوئی چارہ کار نہیں رہتا ۔ فقط
اٹھو جاتے ہیں سجدے سے ... پھر ملیں گے اگر خدا لایا

——(۲)—— عقیل سُوی

(صفحہ ۱۲ کا باقی مضمون)

سے ثابت نہیں۔ دوم جب فقہائے اس کو امر دینی
اور شاید روایت اخبار لکھا ہے تو پھر قضا قاضی کی
شرط بھی نہ رہی۔ سوم ہندوستان میں قضا کا محکمہ
ہی نہیں اگر مفتی عالم کو قائم مقام قاضی ہی بنایا جائے
تو دیہات میں یہ بھی اکثر نہیں ہوتے اور حکم شرع کا عام
ہے لہٰذا شرط باطل شبہ ۷ کا جواب بھی اسی میں آگیا
کہ نصاب شرط نہیں اور اگر ہو بھی تو یہ بھی تار کے ذریعہ ہو
سکتا ہے شبہ ۸ کا جواب یہ ہے کہ اوپر کی تحقیق سے مخبر
کی صورت بھی ہو سکتی ہے کہ تار سے مکرر دریافت کرنے سے
اور ٹیلیفون کا معاملہ تو بالکل واضح ہے کہ اس میں ایک
مسلم دوسرے مسلم سے باقاعدہ گفتگو کر سکتا ہے اس کی
آواز کو پہچان سکتا ہے شہادت وغیرہ سب امور طے ہو
سکتے ہیں لہٰذا ٹیلیفون کے ذریعہ ثقہ کی رویت ہلال
کی خبر معتبر ہے۔

جواب (۹) ریڈیو بھی اسی قسم سے ہے اگر اس کا حال
معلوم ہے کہ ثقہ خبر دیا کرتا ہے اور آواز بھی اسکی پہچانتے
ہیں تو معتبر ہے ورنہ نہیں اور تمام ہندوستان کو ریڈیو
کی خبر پر عید کرنے کا جواب مسئلہ اول میں آچکا ہے کہ صرف
متفق المطالع شہروں پر عمل کریں گے مختلف المطالع
اس پر عمل نہ کریں گے مولانا نے اخبار میں لکھا ہے کہ اہل
حدیث کے نزدیک دور و دراز کی رویت ہلال حجت نہیں
یہ فیصلہ صحابہ کرام کے زمانے میں ہوچکا ہے۔ انتہی میں
کہتا ہوں کہ مولانا نے کچھ تفصیل نہیں کی صحابہ کا یہ کونسا
فیصلہ ہے اور کس کس محدث کے نزدیک دور کی رویت
حجت نہیں غالباً مولانا کی مراد اس سے روایت کریب
میں عبداللہ بن عباس کا قول مراد ہے کہ کریب نے
ملک شام سے آکر ابن عباس کو وہاں کی رویت ہلال
کی خبر دی تو ابن عباس نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ اس پر
کریب نے کہا کیا آپ امیر معاویہ کی رویت ہلال اور روزہ
پر ہی اکتفا نہیں کرتے ابن عباس نے کہا نہیں کرتے ہمکو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے اس کا
جواب یہ ہے کہ یہ کل یا اکثر صحابہ کا فیصلہ نہیں صرف ابن
عباس کا مجمل قول ہے جس کی تفسیر و تشریح مشکل ہے
ھکذا کے مشار الیہ کو بتایا جائے کہ کیا ہے اور اس کے ما
قبل کیا ہے جب تک اس کا مشار الیہ قطعی طور پر معین
نہ ہو اس سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا اور اس کا مشار الیہ
قطعاً معین ہو ہی نہیں سکتا شاید کسی کو جامع ترمذی
کے قول والعمل علی ہذا الحدیث عند اہل العلم سے دھوکا
ہو کہ یہ صحابہ کا فیصلہ ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ صرف ایک
صحابی ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے پھر یہ بھی
ثابت نہیں ہوا کہ ابن عباس کے اس قول پر دوسرے
صحابہ نے بھی عمل کیا یا نہیں۔ ہاں تین تابعی عکرمہ قاسم
سالم کا یہ مسلک ہے اور ایک محدث اسحاق کا اور ایک وجہ
شافعیہ کی بھی ہے جس کی تفصیل حافظ صاحب نے فتح
الباری میں تحریر کی ہے اس امر میں علمائے کرام کے چھ اقوال
یا مذاہب ہیں پھر فیصلہ صحابہ چہ معنی یوں کہئے کہ یہ ایک
صحابی کا قول ہے وہ بھی مجمل جس کی تشریح مشکل نیل
الاوطار میں صاف لکھا ہے کہ یہ مسئلہ اجتہادی ہے صرف
ابن عباس کا اجتہاد یہ حجت نہیں ہو سکتا بس قصہ ختم
صحیح وہی ہے جو اوپر لکھا جا چکا ہے۔

جواب (۱۰) اس سوال سے اگر یہ غرض ہے کہ بارہ بجے
دن کے دوسرے شہر سے خبر آئی کہ وہاں کل گذشتہ مغرب
کو چاند دیکھا گیا تو اس کا جواب اوپر آچکا ہے کہ بعد تحقیق
و ثبوت متفق المطالع شہر سے خبر آنے پر بعد دوپہر بھی روزہ
افطار کیا جائے اور اگر یہ غرض ہے کہ بارہ بجے دن کے کسی
نے اپنے شہر میں چاند دیکھا تو اس میں سلف کے دو قول ہیں
کہ آیا وہ چاند شب آئندہ کا ہے یا گذشتہ کا۔ ارجح قول اول
ہے ۔ ھذا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم المجیب
ابوسعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ
سعیدیہ عربیہ پُل بنگش دھلی ۔

دار العلوم احمدیہ سلفیہ دربھنگہ یہ مدرسہ گذشتہ ۲۵ سال سے مذہب و ملت کی مفید خدمات انجام
دے رہا ہے سینکڑوں طلبا یہاں سے فارغ ہو کر ملک کے
مختلف گوشوں میں اشاعت دین میں مصروف ہیں اس
وقت بھی سوا سو سے زیادہ طلبا یہاں علم دین حاصل کر
رہے ہیں جس میں تقریباً ۵۰ طلبہ کی پوری کفالت دار العلوم
کے ذمہ ہے تعلیم اور رہائش کا اعلیٰ نظم و نسق یہاں موجود
ہے لیکن موجودہ کساد بازاری اور عالمگیر جنگ نے اس کی آمدنی
پر بہت زیادہ اثر ڈالا ہے لہٰذا آپ کی توجہ کی ضرورت ہے
تاکہ آپکا یہ دار العلوم دینی خدمات انجام دیتا رہے اور قوم
کے بچے جس میں بہت سے نادار اور یتیم بھی ہیں آرام و عافیت
سے علم دین حاصل کرتے رہیں۔ رمضان جیسے مبارک
مہینے میں زکوٰۃ وصدقات کا اس سے بہتر کہاں مصرف
ہو سکتا ہے کہ آپ اس دینی ادارے کی امداد فرمائیں۔ اکثر
مقاموں کی ریل گاڑیاں ہنوز بند ہیں اس لئے بھی خواہان
دار العلوم سے التماس ہے کہ اپنی رقمیں بذریعہ منی آرڈر
ذیل کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔ آپ کا دینی خادم
ڈاکٹر سید محمد فرید مہتمم دار العلوم احمدیہ سلفیہ مقام لہریا سرائے دربھنگہ

گذارش ناظرین سے عرض ہے کہ پتہ ذیل پر اخبار محمدی
ماہ رمضان المبارک میں مال زکوٰۃ ...
فنڈ سے جاری فرما کر رضائے اللہ ثواب عظیم کے مستحق ہوں۔
پتہ: ناظم مجلس طلبائے اہلحدیث مدرسہ ...

أخبار محمدی

رجسٹرڈ نمبر ۱۵۸۶

ایڈیٹر: حکیم حافظ سید تقریظ احمد سہسوانی

قواعد و ضوابط

۷۔ خط و کتابت دفتر اخبار محمدی کے پتہ سے ہونی چاہیے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور رہے۔

۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

جلد ۱۹ | بابت ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ۸ اپریل ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۸

مومن کامل

مولوی محمد داؤد صاحب راز متعلم دار العلوم حمیدیہ شیکراوہ

وہ دانا جو کہ غیر اللہ سے بیزار ہو جائے — مئے توحید پیکر مست و سرشار ہو جائے

جو مومن سے فدائے ملت مختار ہو جائے — وہ جس کو دلنشیں حب ابرار ہو جائے

جو سلامی اخوت کا علمبردار ہو جائے — جسے محبوب جان و دل ہی معیار ہو جائے

کرے قدموں تلے پامال جاہل آرزوں کو — جو راہ حق میں مرنے کیلئے تیار ہو جائے

وہ جس کا قلب ملت کیلئے بےچین رہتا ہو — صدائے صور جس کی سانس کا تار ہو جائے

کٹا دے اپنی گردن کو جو ناموس شریعت پر — جسے اس راہ میں شوق ستون دار ہو جائے

نہ کرتا ہو بھروسا جو کبھی ظاہر پرستی پر — جسے ہو فکر یہ ہر دم کہ دل بیدار ہو جائے

وہ جس کے دل کو اطمینان ہو ذکر الٰہی سے — وظائف میں جسے مرغوب استغفار ہو جائے

وہ مرد دور بیں عاقل جسے احساس ذلت ہو — جو اس غم میں گھل کر فکر میں بیمار ہو جائے

اسی کو راز میں اک مومن کامل سمجھتا ہوں

خداوندی امانت کا اسے حامل سمجھتا ہوں

چند خاص کتابیں

ایضاح الحق الصریح حضرت مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید کی فارسی کتاب کا اردو ترجمہ جس میں موت میت کے متعلق مفصل احکام اور بدعات کی تردید ہے قیمت صرف بارہ آنے + تاریخ تبلیغ الاسلام یا مبلغین اسلام حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کے مفصل تبلیغی حالات ہیں قیمت صرف دس آنے + سوانح سلطان ابن سعود والی نجد و حجاز کی مفصل سوانح کاغذ چکنا لکھائی چھپائی عمدہ صفحات پونے تین سو، ساتھ ہی عرب کا نقشہ بھی ہے۔ قیمت صرف دو روپے + کارڈ سائز حمائل مترجم ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب مجلد پانچ روپے بارہ آنے۔ مجلد چرمی پندرہ آنے + بخاری شریف اردو ترجمہ مجلد تین جلدوں میں صرف سات روپے + مسلم شریف صرف اردو ترجمہ مجلد قیمت صرف چار روپے + ترمذی شریف صرف اردو مجلد تین روپے آٹھ آنے + ابوداؤد شریف صرف اردو مجلد چار روپے + ابن ماجہ شریف صرف اردو ترجمہ مجلد قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے + مشکوٰۃ شریف اردو ترجمہ مجلد قسم اول چار روپے (نوٹ) اگر آپ حدیث کی یہ چھ کتابیں ایک ساتھ منگائیں گے تو کل تیئیس روپے میں بھیج دینگے + کتاب السنۃ یہ حضرت امام احمد بن حنبل کی عقائد کے بارے میں لاجواب کتاب ہے جیسے شروع میں امام صاحب لکھتے ہیں کہ اس میں سے ایک عقیدہ بھی جس کا نہ ہو وہ اہل سنت سے خارج ہے اس کا اردو ترجمہ مولانا محمد صاحب نے بنام عقیدہ محمدی کر دیا ہے قیمت صرف ایک آنہ + پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

خبروں کا صفحہ

حکومت ہند نے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے کہ دشمن کے اقدام کے خطرہ کے پیش نظر جو کہ حاجیوں کے جہازوں اور مسافروں کے لئے پایا جاتا ہے حکومت ہند نے طے کر لیا کہ اس سال حج میں جانے کا انتظام بحری راستے سے نہ کرے۔ اسکا احساس ہے کہ یہ تجویز لازماً ثابت سے ان اشخاص کے لئے موجب مایوسی ہوگی جو حج کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن حکومت ہند واضح طور پر اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ حاجیوں کی جانوں کو ایک ایسے دشمن سے جو شہری آدمیوں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتی اور نہ امن پرورانہ مذہبی مقاصد کی طرف توجہ دیتی ہے اتنا سخت خطرہ ہے کہ حکومت ہند جہاز رانی کی اجازت دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ حکومت ہند نے بندرگاہ کے نمائندوں کے مشورہ کر لیا ہے +

یکم اکتوبر رات کے وقت برلن کے سب سے بڑے ہال اسپورٹس پیلسٹ میں نازی پارٹی کے ایک بہت بڑے جلسہ میں ہر ہٹلر نے تقریر کی۔ مارشل رومل بھی اس موقع پر ان بڑے افسروں کے ساتھ موجود تھے جنکا پرتپاک طریقہ پر استقبال کیا گیا۔ ہٹلر نے موسم سرما کی مہم کا آغاز کرنے کے لئے تقریر کی ہے۔ گذشتہ ماہ اپریل میں جبکہ ہٹلر نے اپنے آپ کو وار لارڈ بنایا تھا اسکے بعد یہ پہلی تقریر کی گئی ہے۔ ایک ماہ قبل یہی ہٹلر کی تقریر کی توقع تھی کہ اسٹالن گراڈ عنقریب فتح ہونے والا ہے۔ ہر ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ حضرات کے سامنے بار بار تقریر نہ کر سکا۔ اس پلیٹ فارم پر آج سے ایک سال قبل میں نے تقریر کی تھی۔ میں ہر ہفتہ تقریر کرنے سے قاصر ہوں اور جو کچھ مجھے کہنا ہے وہ ہمارے سپاہی کہہ چکے ہیں۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے ہٹلر نے کہا کہ ہمیں پورا پورا یقین اور اعتماد ہے کہ ہم آخری فتح حاصل کرنے تک اپنے دشمنوں کو شکست دیدیں گے۔ ہمارے دشمن یہ خیال کرتے ہیں کہ صرف ۹ گھنٹے تک جاری رہنے والی فوجی مہم ہی فتح کی علامت ہو۔ اگر واقعی انکا یہ خیال ہے تو ہم اپنی فتوحات کا ان کی فتح کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہٹلر نے مزید کہا کہ ہمیں کس چیز کی پیشکش کرنی ہے؟ گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں کیونکہ روس میں جنگ کرنے کے لئے صرف چند ماہ کا عرصہ ہی ملتا ہے۔ ہم نے ڈون کو عبور کر لیا۔ والگا کے علاقہ میں داخل ہوگئے۔ اور اسٹالن گراڈ پر حملہ کر دیا۔ آپکو یقین رکھنا چاہئے کہ یہ بات کوئی خاص بات نہیں ہے اگر ہم نے روس کے ۵۵ سے ۶۰ فیصدی تک لوہے پر اپنا قبضہ کر لیا اور تیل کے چشموں پر قابض ہوگئے تو یہ بھی کچھ نہیں ہے۔ ہٹلر نے مزید کہا کہ برطانیہ کو یہ یقین ہے کہ جرمنی کے پاس جسقدر آبدوز کشتیاں تھیں ان کو غرق کیا جا چکا ہے اس کا یہ بھی خیال ہے کہ دوسرا محاذ قائم کیا جائے اور اب جنگ کا پانسہ پلٹنے والا ہے۔ ہمنے اس بات کو توجہ کے ساتھ نہیں سنا اور نہ اس کی طرف مڑ کر دیکھا بلکہ ہم آگے بڑھ گئے۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم دوسرے محاذ کیلئے تیار نہیں ہیں ہر ایک مقام پر تیار ہونا چاہئے اور ہم ہر مقام پر تیار ہیں؟

۴۲-۱۹۴۱ء کے موسم سرما میں جرمن فوج اور باشندوں کی حفاظت مقدر اور تقدیر نے کی تھی۔ اس سال اس سے زیادہ خطرناک واقعات پیش نہیں آسکتے ہم مشکلات پر غالب آگئے اور برے وقت سے گذر گئے اور مزید جارحانہ حملوں کے لئے تیاری کر لی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ جنگ کے جو تین سال ہمارے پیچھے گذر گئے ہیں ہم ان سے مطمئن ہیں ہم نے اسوقت خطرات مول لئے جب انکے مول لینے کی ضرورت تھی ہم اسوقت محتاط رہے جب ہمنے محتاط رہنا مناسب سمجھا لیکن ایک ایسا وقت بھی آیا کہ ہم نے زبردست خطرات مول لئے اور ان کا لینا ہماری حفاظت کیلئے ضروری تھا؟ گذشتہ سال ہمارا پروگرام حسب ذیل تھا اول یہ کہ جن مقامات پر قبضہ رکھنا ضروری تھا ان پر قبضہ رکھا جائے ہمنے دشمن کو اپنی پوزیشن پر حملہ آور ہونے دیا اور جس حد تک انہوں نے چاہا ہمنے اس بات کا موقعہ دیا اور خود بھی منتظر رہے کہ پہلے کون حملہ کرتا ہے۔ دوم یہ کہ جس مقام پر حملہ کرنا ضروری تھا ہم اس مقام پر حملہ کرنیکا عزم ارادہ رکھتے تھے۔ ہمارا مقصد صاف ظاہر کرتا ہے کہ دو لشمنوں اور بالشویزم حکومت کے دنیا سازش کے دلپنے بازوؤں کو ختم کر دیا جائے۔

ہمارا پہلا مقصد یہ تھا کہ بحر اسود کے علاقوں کو محفوظ رکھا جائے کرچ اور سباسٹپول کی جنگ نے انکو محفوظ بنا دیا دوسرا کام یہ تھا کہ خرکوف کے علاقہ میں قبضہ کرنے کے بعد ڈون کیطرف پیشقدمی کر دی جائے اس عرصہ میں دشمن نے خرکوف کے علاقہ میں حملہ کر دیا لیکن تین ہفتوں کے بعد ہمنے اپنا جارحانہ حملہ شروع کر دیا۔ اس میں تین مقاصد تھے اول یہ کہ روس کے وسیع گندمی علاقہ پر قبضہ کر لیا جائے۔ دوم کوئلہ کا آخری علاقہ لے لیا جائے سوم تیل کے علاقوں تک پہنچکر ان کو بقیہ روس سے منقطع کرنے کے بعد روس کو مفلوج کر دیا جائے۔ اسکے بعد ہمارا جارحانہ حملہ روس کے زبردست ٹرانسپورٹ کے راستے یعنی والگا اور اسٹالن گراڈ تک پہنچ گیا۔ آپ لوگوں کو یقین رکھنا چاہئے کہ اب ہمیں یہاں سے کوئی باہر نہیں نکال سکتا۔ ہمارا مزید مقصد یہ ہے کہ اس پورے علاقہ کی تنظیم کر لی جائے۔ ٹرانسپورٹ کے وہ عظیم الشان ذرائع جو تقریباً بالکل ختم ہو چکے تھے۔ اب پھر کام کر رہے ہیں۔ محاذ کے عقب میں زراعتی کام کیا گیا اور اسکے پہلے نتائج ہم جرمنوں کے سامنے پیش کر چکے ہیں ہزارہا کارخانوں اور ملوں کی ہمیں درستی اور مرمت کرنی تھی۔ کوئلہ کی کانوں میں پیداوار کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اب ہم مشرق میں اپنی ذاتی صنعتیں قائم کر سکتے ہیں۔ ہٹلر نے یہ بھی کہا کہ ان علاقوں میں کچھ اضلاع ایسے بھی ہیں جو ہماری جانب سے جنگ میں شریک ہیں۔ دیگر مقامات میں ہم یورپ کی طرح جنگ کے طریقوں پر منظم کرنے کیلئے کام کر رہے ہیں۔ ہمارا اتحاد ہمارے قدیم دوست اٹلی کے ساتھ پہلے سے زیادہ ہو چکا ہے۔ ہمارے درمیان اختلافات پیدا کرنے کے لئے دشمن کی توقعات حماقت اور جنون سے کم نہیں ہیں۔ ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جرمن کمیونزم قائم کر چکے ہیں۔ گذشتہ مرتبہ جب میں نے آپ حضرات کے سامنے تقریر کی تھی تو اس کے بعد جاپان شریک جنگ ہوا اور وہ ہانگ کانگ۔ سنگاپور۔ جاوا۔ سماٹرا لے چکا ہے۔ جاپان نے زبردست بحری جنگ لڑی۔ یہ جنگ نیا

استقامت

(۵)

(از جناب مولوی محمد بیر صاحب دربھنگوی جامعہ رحمانیہ بنارس)

حبیب بن زید انصاری

غزوہ احد میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دوش بدوش رہے۔ حضور نے ان کو بھی اپنا قاصد مقرر فرمایا تھا۔ یہ کاتب علم وحی بھی لکھو ں میں سے جایا کرتے تھے۔ ان کو مسیلمہ کذاب نے نہایت بے دردی سے شہید کیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں مجھے وہ نہایت ہی ناگوار معلوم ہوئے خواب ہی میں وحی آئی کہ انہیں پھونک مارو۔ میں نے جیسے ہی پھونک ماری وہ دونوں اڑ گئے۔ آپ نے اس کی تعبیر فرمائی کہ میرے خیال میں وہ دونوں مسیلمہ یمامہ والا اور عنسی صنعا والا ہیں مسیلمہ وفد بنی حنیفہ کے ہمراہ مدینہ آیا تھا۔ وہاں آکر لوگوں کو پیشینگی بیان کرنے لگا کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم اقرار کریں کہ ان کے بعد ان کے بعد میں ان کا جانشین ہونگا۔ یا مجھے اپنی نصف سلطنت حوالہ کریں تو میں بیعت کر سکتا ہوں۔ جب آپ کو اس کی خبر ہوئی تو ثابت بن قیس کو ہمراہ لیکر اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ کے دست مبارک میں کھجور کی چھڑی تھی فرمایا تم اس چھڑی کے دینے کی شرط پر بیعت کرنا چاہتے ہو تو بھی میں ہرگز ہرگز بیعت نہیں کر سکتا۔ یہ میرا شاگرد زید بن ثابت ہے تمہاری باتوں کا مدلل و مکمل جواب دیگا۔ یہ فرما کر آپ تشریف لے آئے۔ مسیلمہ منہ پر جواب سے شکرا کر وطن یمامہ پہنچا۔ اور وہاں سے ایک خط حضور کے نام اقدس سے سنہ میں بھیجا۔ مِنْ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلِ اللهِ إِلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ لَنَا نِصْفَ الْأَرْضِ وَلِقُرَيْشٍ نِصْفَهَا وَلٰكِنَّ قُرَيْشًا لَا يَنْصِفُوْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ مدائے سول مسیلمہ کی طرف سے خدا کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام واضح ہو کہ آدھی زمین ہماری اور آدھی قریش کی ہے۔ لیکن قریش انصاف نہیں کرتے اور آپ پر سلام ہو۔

آپ نے فوراً جواب لکھوایا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ إِلٰى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب[۲] نے لکھا کہ تمام زمین اللہ کی ہے وہ جس کو چاہے مالک بنائے۔ اللہ کے نبی کی طرف سے مسیلمہ کذاب کے نام واضح ہو کہ زمین خدا کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے وارث بناتا ہے اور نتیجہ تو نیک لوگوں کے لئے ہے۔ سلام ہو اس پر جو سیدھی راہ پر چلے (فتوح البلدان) وَكَانَ حَبِيْبُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَدْ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ بِالْيَمَامَةِ" اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حبیب بن زید بن عاصم کو قاصد بنا کر مسیلمہ کذاب کے پاس روانہ کیا جب مسیلمہ کے دربار میں پہنچے اور آپ کا خط پیش کیا فَكَانَ مُسَيْلِمَةُ إِذْ قَالَ لَهٗ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ قَالَ نَعَمْ مسیلمہ چونکہ زید بن ثابت انصاری اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جواب سے غار کھائے ہوئے تھا اس لئے ان سے بدلہ لینا چاہا۔ پوچھا کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ حبیب نے فرمایا ہاں ہاں وہ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ اس کے بعد مسیلمہ نے کہا أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ کیا تم اس کی بھی گواہی دیتے ہو کہ میں بھی اللہ کا رسول ہوں۔ حبیب نے فرمایا إِنِّيْ أَصَمُّ لَا أَسْمَعُ کذاب میں اس بیہودہ کلام کے سننے سے بہرہ اور اس بری گواہی کے اظہار سے گونگا ہو چکا ہوں فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا مسیلمہ ان کا ایک عضو کاٹتا اور پوچھتا۔ وہی جواب ملتا پھر پوچھتا۔ پھر وہی جواب یہاں تک کہ اس نے سر سے لے کر پاؤں تک کے کل اعضا کاٹ کر الگ کر دیئے فَقَطَعَهٗ مُسَيْلِمَةُ عُضْوًا عُضْوًا ... اس عیب اور صابر کی تمام اعضا ... مسیلمہ نے ان کی بوٹی بوٹی الگ کر دی سے ہوا تھا کبھی ... قاصد ... کا یہ ترے زمانے میں ... دیکھا یہ کبھی کا قاعدہ نہیں کہ قاصدوں کے ساتھ اس طرح کا وحشیانہ برتاؤ کیا جائے حتی کہ قیصر و کسریٰ جیسی سلطنتوں کو بھی یہ توار ... نامہ بر کو معمولی سی ایذا پہونچائیں چہ جائیکہ ... سفارت لبی دیے رہی سے بے گناہ کا قتل کرنا ... یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئی کے مطابق سیدنا حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں خالد بن ولید جیسے سپہ سالار اعظم کے ہاتھ اس کی منحوس ہستی یمامہ اور اس کے متعلقین کا کام تمام ہو گیا حضور نے مسیلمہ حضرت وحشی کے ہاتھ سے بڑی بری طرح واصل جہنم ہوا۔ مگر قربان جائیے ان کے صبر و تحمل پر ہزار جانیں فدا ہوں ان کی اس ثابت قدمی اور استقلال پر کہ تن سے ایک ایک جوڑ الگ ہو رہا ہے مگر منہ سے بھولے بھٹکے بھی مسیلمہ کی نبوت کو قبول نہیں کرتے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر جس کو ابوذر نے کہا تھا لَا تُشْرِكْ بِاللهِ وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ (رواہ احمد مشکوٰۃ) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرانا اگرچہ تم قتل کر دیئے جاؤ اور جلا دیئے جاؤ عمل پیرا رہے۔

حضرات! یہ تھی صحابہ کرام کی ثابت قدمی یہ تھا

---

[۱] حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بڑے فصیح و بلیغ مقرر تھے۔

[۲] حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کاتب وحی ہیں ۱۲ منہ

ان کا عزم و استقلال ملاحظہ فرمائیں کن کا نام اس مختصر سے مضمون میں گنایا جائے پھر بھی یہ چند ہستیاں حق کے متلاشی کے لئے شمع ہدایت ہیں اب ناظرین کے رو برو تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ان دو بزرگ ہستیوں کے عزائم بھی لکھتا چلوں جو ہمنام ہیں پھر اس کے بعد اماموں کے تذکرے آئیں گے۔

تابعین

میرے دوستو! صحابہ کرام کے استقلال پر نظر ڈالنے کے بعد ان کے متبعین کے حالات بھی جاننے ضروری ہیں ان کے جوش استقامت پر قلم چلانے کے قبل ضروری سمجھتا ہوں کہ دو جملوں میں ان کی فضیلت بھی قلمبند کر دوں تاکہ ناظرین کو ان کی شناخت میں آسانی ہو۔ کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے فضائل پر شاہد ہیں فرمایا وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ (پ ۱۱ توبہ) اور مہاجرین اور انصار میں سے جن لوگوں نے قبول اسلام میں سبقت کی اور جو لوگ خلوص کے ساتھ ان کا اتباع کریں خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش ہیں اور خدا نے ان کے لئے ایسے باغ تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اللہ نے ان لوگوں کو بھی مہاجرین اور انصار کی طرح رضوان الٰہی میں داخل کر لیا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے خَيْرُ الْقُرُونِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ (بخاری ص ۹) بہترین زمانہ میرا ہے پھر صحابہ کرام کا پھر تابعین کا اور بھی ان کی بہت ساری فضیلتیں ہیں صرف ان کا تعارف مقصود تھا اس لئے میں اب اپنے مقصد پر آتا ہوں وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ۔

سعید بن جبیر رضی

اسم گرامی سعید تھا اور ابو عبداللہ ان کی کنیت تھی آپ نے اس وقت ہوش سنبھالا جب کہ بڑے بڑے صحابہ کا انتقال ہو چکا تھا پھر بھی کافی صحابہ موجود تھے آپ بنی والبہ بن اسدی کے غلام تھے اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ تمام علوم میں ماہر تھے خصوصاً تفسیر، حدیث، فقہ اور فن کے بہت بڑے عالم تھے اور کیوں نہ ہوں جب کہ استاذ حضرت ابن عباس جیسے ماہر فنون ہوں خشیت الٰہی میں تو ان کا رتبہ بہت بلند ہے سعید بن عبید کا بیان ہے کہ آپ امامت کے وقت إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ فِي الْحَمِيمِ (سورۂ مومن) اس آیت کو بار بار دہراتے۔ ترجمہ۔ جب کہ زنجیریں اور طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور وہ کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹے جائیں گے۔

حضرت سعید بن جبیرؓ عرصہ تک مدینہ میں مقیم رہے پھر یہاں سے نکل کر عراق عجم اور دوسرے ممالک کی سیر و سیاحت کے بعد کوفہ میں مقیم ہو گئے اس وقت وہاں کا کارفرما حجاج تھا ان سے بڑی گرم جوشی سے ملا اور ان کو کوفہ کی جامع مسجد کا امام بنایا اور ساتھ ہی ساتھ وہاں کا قاضی بھی مقرر کیا لیکن لوگوں کے اس احتجاج پر کہ قاضی کوئی عربی النسل ہونا چاہئے، ہٹا کر ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری کو وہاں کا قاضی بنایا پھر ان سے تاکید آ کہہ دیا کہ بغیر سعید کے مشورے کے کوئی کام نہ کیا جائے؛ باوجود اس عزت افزائی کے پھر بھی حق کا ساتھ دیتے رہے چنانچہ جب حجاج نے محمد بن عبدالرحمن بن اشعث کو سیستان کے فرماں روا رتبیل کی بغاوت دور کرنے کے لئے بھیجا۔ محمد بن عبدالرحمان حملہ کرتا ہوا بہت دور آگے نکل آیا تھا اب مصلحۃً حملہ روک کر ٹھیر گیا حجاج نے خبر پاتے ہی لکھ بھیجا کہ حملہ روکنے کی کوئی ضرورت نہیں پیش قدمی جاری رکھو۔ میرے حکم کا ہرگز خلاف مت کرو اگر تم سے پیشقدمی نہ ہو سکے تو علم اپنے بھتیجے اسحاق کو دیدو۔ یہ فرمان پڑھ کر محمد بن عبدالرحمان آگ بگولا ہو گیا اور رتبیل کے ساتھ مل کر حجاج پر فوج کشی کر دی۔ فوج میں زیادہ تر عراقی تھے جو حجاج کے مظالم سے تنگ آ چکے تھے یہ لوگ موقع غنیمت جان کر بڑے جوش خروش کے ساتھ آگے بڑھے اس میں حضرت سعیدؓ بھی پیش پیش تھے اور فوج کو یہ کہکر حجاج اور بنی امیہ کے خلاف ابھارتے تھے "لوگو! آج ظالم کی سلطنت کا خاتمہ کردو" اس کے جابرانہ برتاؤ کا صفایا کردو۔ پہلے تو محمد بن عبدالرحمن بڑے جاہ و جلال اور بہادری کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا لیکن آخر میں شکست کھا کر پیچھے ہٹ آیا۔ اس کے بعد حضرت سعید مکہ چلے گئے۔ اسوقت وہاں کا والی خالد بن عبداللہ قسری تھا اس نے آپ کو گرفتار کر کے حجاج کے پاس بھیجدیا حجاج حضرت سعیدؓ کو دیکھتے ہی آنکھیں لال پیلی کرنے لگا اور اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا غضب آلود آواز میں حضرت سعیدؓ سے پوچھا۔ تم کون ہو؟ "سعید" میں سعید بن جبیر ہوں۔ حجاج۔ نہیں نہیں شقی بن کسیر۔ "سعید" تم سے زیادہ میرے نام سے میری ماں آگاہ تھی۔ "حجاج" کیا میں نے کوفہ کی جامع مسجد کا امام نہیں بنایا تھا اور ابو بردہ کا مشیر کار نہیں بنایا تھا کیا ہم ہزار دینار دے کر فوج کی تنخواہ ادا کرنے کے لئے نہیں بھیجا تھا اب بغیر تمہاری زندگی برباد کئے نہ چھوڑونگا "سعید" اگر میں جانتا کہ تم اس پر قادر ہو تو میں تمہیں اپنا خدا مان لیتا۔ پھر اس کے بعد حجاج نے صحابہ کرام خلفائے اربعہ خصوصاً سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں پوچھا کہ بتاؤ وہ کیسے تھے؟ ان کا ٹھکانا کہاں ہے؟ "سعید" اگر میں وہاں گیا ہوتا یا عالم الغیب ہوتا تو اس کا پتہ دیتا۔ "حجاج" بتاؤ عبدالملک کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ "سعید" اس کے گناہوں کے بارے میں کیا پوچھتے ہو اس کے گناہوں میں سے ایک گناہ تمہارا [illegible] وجود ہے۔ "حجاج" کیا میں تمہارا قصور معاف کر دوں "سعید" اگر معاف کروگے تو اللہ کی جانب سے ہوگا نہ کہ تمہاری جانب سے۔ "حجاج" تو میں تم کو قتل کے گھاٹ اتار دوں گا "سعید" جب خدائی حکم آئے تب قتل کیا جا سکتا ہوں ایک روز تو مرنا ہی ہے۔ اس سوال وجواب کے بعد حجاج نے جلاد کو حکم دیا۔ حاضرین میں سے ایک شخص زار و قطار رونے لگا۔ حضرت سعید نے فرمایا مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا (پ ۲۷ حدید ۳) جو بھی مصیبتیں زمین پر آتی ہیں یا تمہارے نفس کو پہنچتی ہیں قبل اس کے کہ ہم ان کو پیدا کریں کتاب میں لکھی ہیں۔

اس کے بعد اپنے پیارے لڑکے کو دیکھنے کے لئے بلوایا وہ آتے ہی رونے لگے۔ فرمایا اے جان پدر تمہارے ابا کی عمر بس اسی قدر تھی رونے کی کوئی ضرورت نہیں آپ مقتل کی طرف نہایت ہنسی خوشی کے ساتھ روانہ ہوئے۔ حجاج نے پوچھا تم ہنستے کیوں ہو فرمایا تمہارے اس ظلم اور خدا کے اس رحم پر ہنس رہا ہوں اس کے بعد قاعدے کے مطابق آخری خواہش پوچھی گئی۔ آپ نے فرمایا بس دو رکعت نماز پڑھنے دو۔ حجاج نے کہا کہ پورب رخ نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (بقرہ پ۱) جس جانب بھی رخ کرو اسی جانب اللہ کی توجہ ہے إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ (پ سورۃ انعام) میں ایک سو ہو کر اپنے اس ذات کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور شکر ہے کہ میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں حجاج نے کہا اس کے پاؤں اوپر اور سر نیچے کر دو۔ فرمایا مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ (پ۱۶ طٰہٰ) کوئی حرج نہیں اللہ فرماتا ہے اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں لوٹا دیں گے اور پھر دوسری بار اسی سے پیدا کریں گے آخر جلاد کی بے رحم تلوار نے ان کا کام تمام کر دیا اور ۹۵ھ میں ۷۵ یا ۴۹ سال کی عمر پاکر اس دنیا سے شہید اٹھا لئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ جب مقتول ہوئے تو بہ نسبت اور مقتولوں کے جسم سے خون بہت زیادہ نکلا حجاج نے اطبا کو بلا کر وجہ دریافت کی۔ ڈاکٹروں نے جواب دیا جناب اور مقتولوں کا تو یہ حال ہوتا تھا کہ مارے خوف دہراس کے خون خشک ہو جاتے تھے لیکن اس کو موت کا بالکل خوف نہ تھا۔ حضرت حسن بصری نے فرمایا اے ظالم اگر تو اس کے بدلے تمام روئے زمین کے انسانوں کو قتل کرتا جب بھی ان کے ہم پلہ نہیں ہو سکتے یہ کہہ کر بہت روئے!

حضرت بی بی اسما رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو اسی کے روبرو فرمایا تھا اور سچ کہا کہ ثقیف میں ایک شخص نہایت ظالم بدکار پیدا ہوگا اور وہ تم ہی ہو۔ ذرا غور تو کیجئے اس کی جسارت پر کہ حق کے اظہار کرنے والے جاہل نہیں بلکہ ایک جلیل القدر تابعی بہت بڑے عالم وقت کو قتل کیا۔ خدا اُس کے برے کرتوت کی ضرور سزا دے گا اور دے رہا ہوگا اور اپنے اس حق گو نیک بندے کو اپنا مقرب بنائے گا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ

سعید نام ابو محمد کنیت تھی ان کے والد کا نام مسیب اور دادا کا حزن تھا یہ دونوں فتح مکہ کے سال مشرف باسلام ہوئے حضرت سعید بہت بڑے جلیل القدر تابعی ہیں۔ حضرت کی وفات کے دو سال قبل پیدا ہوئے خلافت راشدہ کے آخری دور میں کم سن تھے لیکن حضرت عبداللہ بن زبیر کی حکومت کے وقت اچھے خاصے ہو گئے تھے اور اسی وقت سے ان کا حال معلوم ہوتا ہے حضرت سعید بہت بڑے عالم تھے۔ چنانچہ علی ابن مدائنی کہتے ہیں کہ میں تابعین کی جماعت میں سعید بن مسیب کو سب سے زیادہ وسیع العلم سمجھتا ہوں (ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۲۲) حدیث میں بہت ہی ماہر تھے اور کیوں نہ ہو تے جب کہ وہ امام المحدثین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں۔ بخاری و مسلم میں ان کی بہت سی حدیثیں حضرت ابوہریرہ ہی سے مروی ہیں۔ محدثین کے نزدیک ان کے مرویات کا پایہ اس قدر بلند تھا کہ امام احمد بن حنبلؒ ان کی مرسلات کو بھی صحاح کا درجہ دیتے تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۴۷) اور ان کا مرتبہ فقہ میں بھی سب سے بڑھا چڑھا تھا ابن حبان کا بیان ہے کہ یہ مدینہ کے سردار اور سب پر فوقیت رکھتے تھے اور یہی فتویٰ بھی دیتے تھے اس لئے ان کو فقیہ الفقہا کہا جاتا ہے نہایت ہی عبادت گذار حق گو خلیق حکیم، واعظ، صلح پسند غرض ہر فن میں مولا تھے جس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر نے جابر بن اسود کو مدینہ والوں سے بیعت کے لئے بھیجا تو سعید نے اختلاف کیا اور فرمایا میں اس وقت تک بیعت نہیں کر سکتا جب تک کہ تمام مسلمانوں کا اتفاق ایک خلیفہ پر نہ ہو جائے (ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۹) ان کی مخالفت کی وجہ سے مدینہ کا ایک ہاتھ بھی بیعت کے لئے نہ بڑھتا جابر بن اسود نے آپ کو کوڑوں سے پٹوانا شروع کیا پھر بھی حق گوئی سے باز نہیں آئے۔ جابر کے پاس چار بیویاں تھیں ایک کو اس نے طلاق دے دی اور ابھی وہ عدت ہی میں تھی کہ اس نے دوسری شادی کر لی۔ فرمایا مجھ کو کلام اللہ کا حکم سنانے میں کوئی عار نہیں اس کا فرمان سنانے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ (پ نساء) تم نے عدت گذرنے کے قبل پانچویں شادی کر لی یہ صریحاً حرام و مطلقاً ناجائز ہے جو تمہیں کرنا ہو کر گذرو عنقریب تم پر برا وقت آئے گا اس کے بعد ہی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو ظالم حجاج نے شہید کر دیا مگر قتل کے پہلے حضرت سعید کے ساتھ سختی کا حال معلوم ہو گیا تھا اس لئے خط لکھ کر سخت تنبیہ کی کہ خبردار ان سے کوئی چھیڑ چھاڑ نہ کرو۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے قتل کے بعد عبدالملک خلیفہ ہوا ان سے بھی یہی چھیڑ چھاڑ ہوئی جب عبدالملک نے ہشام بن اسماعیل کو مدینہ بیعت لینے کے لئے بھیجا تو تمام لوگوں نے بیعت کر لی لیکن جب حضرت سعید کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا عبدالملک کے رہتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت نہیں کر سکتا یہ جواب سن کر ہشام بہت جھلایا اور آپ کو کوڑوں سے پٹوا کر مقتل کی طرف لے چلا جب آپ وہاں پہونچے تو خوب کس کر جانگھیا پہن لیا تاکہ ستر کھلنے نہ پائے ہشام اُن کی یہ ثابت قدمی اور صبر واستقلال دیکھ کر واپس لوٹا لایا، اور جیل خانے میں مقید کر دیا (ابن سعد جلد ۵ صفحہ ۹۳) جیل میں ہشام کے حکم سے لوگ مال و دولت کا لالچ دیکر اپنا بنانا چاہتے تھے لیکن آپ کسی طرح بھی ہشام کے سامنے سر نہ جھکاتے تھے۔ جب اس کی خبر عبدالملک کو ہوئی تو خط لکھا کہ اے ہشام ان سے کوئی تعرض نہ کرو ان کو چھوڑ دو۔ بالآخر ہشام نے بنی ہار مان کر ان کو چھوڑ دیا۔ غرض آپ کسی طرح بھی جان و مال کے خوف دہراس سے ان لوگوں کے جبر و تشدد سے باز نہیں آئے۔ ۹۴ھ میں بہت سخت بیمار پڑے۔ اور اسی مرض میں دنیا سے کوچ کر گئے۔ سعید بن جبیر و سعید بن مسیب دونوں نے اسی سن میں دنیائے فانی کو خیرباد کہا اور اس کے علاوہ اور بھی بڑے بڑے تابعین کا خاتمہ ہو گیا ان واقعوں کی تفصیل السعدین الشہیدین طبع مصر میں بہت اچھائی کے ساتھ موجود ہے ◆ [illegible]

عرب کا دورِ جاہلیت

(۲)

أُولَٰئِكَ آبَائِي فَجِئْنِي بِمِثْلِهِمْ
إِذَا جَمَعَتْنَا يَا جَرِيرُ الْمَجَامِعُ

ہوا گر کہاں گلستاں عرب کا • مگر اک جہاں ہو نہالوں ہوگا
برنگ گیا سکوباراں عرب کا • جبیں سیاہ پر جو احساں ہوگا
وہ قومیں جو ہیں آج سراج سبکی
کنونڈی رہنگی ہمیشہ عرب کی

اس سے قبل عمرو بن کلثوم کی شخصیت ہدیۂ ناظرین ہو چکی ہے۔ لیکن آج جس بزرگ ہستی کی شخصیت پیشکش ہے وہ شاعرانِ معلقاتِ سبعہ[*] میں بحیثیت ممتاز و مشرف اور افضل واکرم ہے۔ (۱) یہ بزرگ ہستی یعنی حضرت لبید عامریؓ صحابیت کا درجہ رکھتے ہیں۔ (۲) آپ کی عمر شریف ایک سو ستاون سال کی ہوئی۔ ابتدائی ایک سو دو برس کی عمر تو کفر کی حالت میں گذری لیکن اخیر پچپن سال کی عمر شریف اسلام پر نثار فرمائی۔ اور ۴۱ھ میں جنت الفردوس کو سدھارے۔ آپ نہایت بڑے شہسوار، بہادر و شجاع اور صاحب جود و کرم تھے۔ وغیرہ وغیرہ •

"سبعہ معلقہ" میں آپ کا نواسی اشعار کا چوتھا قصیدہ ہے۔ لیکن اسلام لانے کے بعد قرآن کی حلاوت اور فصاحت و بلاغت نے آپ کو ایسا گرویدہ کیا کہ آپ نے شعر گوئی ہی ترک فرمادی وَقَالَ يَكْفِينِي الْقُرْآنُ فَهُوَ نِعْمَ الْبَدَلُ مِنَ الْأَشْعَارِ" اور فرماتے کہ اب قرآن کریم ہی مجھے کافی ہے جو کہ اشعار کے مقابلہ میں بہترین وافضل ترین ہے"

آپ سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ عرب کا سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ آپ نے فرمایا امرؤالقیس ہے۔ پوچھا گیا امرؤالقیس کے

باقی مضمون پر صلا

[*] سبعہ معلقہ میں قصیدہ اول اسی امرؤالقیس کا ہے جو واقعی قابل دید و داد ہے ۱۲ . عقیل مئوی

بشریت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(گذشتہ سے پیوستہ)

جس طرح انبیاء علیہم السلام کے بارے میں ادلی کا لفظ بولا گیا ہے اسی طرح اُن آسمانی کتابوں کو جو اُن کو دی گئی تھیں بار بار ھُدًی (ہدایت) کہا گیا ہے اور کہیں اُن کو ضیاء اور نور (روشنی) کے الفاظ سے ادا کیا گیا ہے •

(۳) اسی ہدایت اور رہنمائی کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ وہ بندگانِ الٰہی کو باطل کے اندھیرے نکال کر حق کی روشنی میں لاتے تھے۔ انسان جن بیہودہ خیالات اور فاسد توہمات اور بے سود اعمال کی تاریکیوں میں پھنس کر فطری بصیرت اور روحانی معرفت کے نور سے محروم ہو جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام ان اندھیروں سے باہر نکال کر ان کو ظلمات سے انوار میں لاتے تھے اور اُن کے شک کو یقین سے اور جہل کو علم سے اور باطل کو حق سے بدل دیتے تھے اور ظلمت کی بجائے نور عطا کرتے تھے خداوند قدوس نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (حدید ع) ترجمہ وہی ہے جو اپنے بندہ پر کھلے احکام اُتارتا ہے تاکہ وہ تم کو تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کے نور میں لائے •

اس دنیا کی نجات صرف اعتدال میں ہے جس طرح انسانی مزاج اعتدال کی حد سے نکل کر افراط تفریط میں مبتلا ہو جاتا ہے تو انسان کی صحت درمزاج میں فساد پیدا ہو جاتا ہے اور وہ صحت جو کہ اعتدال کی حالت میں حاصل تھی زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس دنیا کا حال ہے۔ جس وقت تک یہ اعتدال میں رہتی ہے تمام حالات درست رہتے ہیں اور ہر طرح امن و امان رہتا ہے۔ لیکن جب ذرا بھی اس نے اعتدال میں فرق آئے تو اس کا شیرازہ بگڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام جو ترازو اس نظام دنیا کو برابر اور مساوی رکھنے اور کرنے کی غرض سے لائے ہیں اُس ترازو کا نام شریعت ہے اگر انسان ترازوئے شریعت کو استعمال کرے گا تو وہ یقیناً اس دنیا کی افراط تفریط اور دیگر مناقشات (جھگڑوں) سے محفوظ رہیگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ (حدید ع) ترجمہ ہم نے بلاشبہ اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دیکر بھیجا۔ اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان اُتاری۔ تاکہ ایمان دار لوگ عدل جاری رکھیں •

خلاصۂ کلام یہ ہوا کہ نبی کے آنے کی غرض یہ ہے کہ انسان کو حق اور باطل اور ظلمت اور نور کے درمیان فرق بتا کر راہِ ہدایت پر اور افراط و تفریط کی تاریکیوں سے نکال کر اعتدال اور درمیانی راہ پر چلایا جائے۔ جس سے اس کی جسمانی اور روحانی حالت کا تزکیہ و اصلاح ہو جائے •

برادران اسلام! میں نے شروع میں کہا تھا کہ میں چند چیزوں کو اپنے مضمون میں بیان کرونگا اور پھر ختم کر دونگا۔ اُن میں سے دو چیزیں تو اجمالی طور سے آپ کے سامنے آگئیں یعنی رسالت کے متعلق اسلام کی تعلیم کیا ہے؟ اور رسالت و نبوت کی اصلی غرض و غایت کیا ہے؟ اب تیسری چیز ملاحظہ ہو:۔ نبوت کی اصلی غرض نبی کے بشر ہونے پر منحصر ہے۔ یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا کہ نبوت کی غرض انسان کی ظاہری و باطنی اصلاح کرنا ہے۔ غور کیجئے کہ انسان کی اصلاح کے لئے آیا کوئی انسان ہی منتخب کیا جائے گا۔ اور نبی بنا کر بھیجا جائے گا۔ یا کوئی دوسری جنس۔ دوسری دو ہی جنسیں ہیں (۱) جن (۲) فرشتے۔ اگر ہم کہیں کہ نبی جنوں میں آئے ہو سکتا ہے تو یہ ظاہراً باطل اور مردود ہے چونکہ جن کی تعریف ہے جِسْمٌ نَارِيٌّ يَتَشَكَّلُ بِأَشْكَالٍ مُخْتَلِفَةٍ ترجمہ جن کی پیدائش آگ سے ہے۔ اور وہ مختلف قسم کی شکلیں اختیار کر سکتا ہے اور جن

(۹۶۳) اس خطبہ میں ارشاد ہوتا ہے یَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِعْمَلَا لِمَا عِنْدَ اللّٰہِ۔ اِنِّیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا (طبقات ابن سعد) یعنی اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ اور اے میری پھوپھی صفیہ قیامت کیلئے نیکیاں جمع کرلو۔ میں تمھیں خدا کے ہاں بچا نہیں سکتا۔

(۹۶۴) چونکہ آپ وفات کی اطلاع پاچکے تھے اس لئے ذو ماہ پیشتر از وصال عرفات کے میدان میں ڈیڑھ لاکھ اُمتیوں کے سامنے خطبہ پڑھتے ہوئے فرماتے ہیں قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابَ اللّٰہِ۔ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّیْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ۔ فَقَالَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَۃِ یَرْفَعُھَا اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُتُھَا اِلَی النَّاسِ۔ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ۔ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ۔ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ۔ لوگو! میں جارہا ہوں لیکن تم میں اپنے قائم مقام ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر اُسے مضبوط تھے رہے تو گمراہ ہونا ناممکن ہے اور وہ چیز خدا کی کتاب کلام اللہ شریف ہے۔ ہاں میرے اُمتیو! قیامت والے دن تم سے میرے بارے میں سوال کئے جانے والا ہے تو ذرا مجھے بھی تو سُنا دو کہ تم میرے بارے میں خدا کے ہاں کیا جواب دو گے؟ سب نے بالاتفاق کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے تبلیغ دین کردی آپ نے حق رسالت ادا کر دیا آپ نے اپنی امت کی پوری خیر خواہی کی۔ اُس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین مرتبہ اپنی انگلی آسمان کی طرف اُٹھائی اور تینوں بار اُسے لوگوں کی طرف جھکائی اور زبان مبارک سے دربار الٰہی میں عرض کی کہ الٰہی تو گواہ رہ۔

خدایا! اے بارالٰہا! ہم بھی گواہ ہیں کہ تیرے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیری امانت صحیح طور پر ادا کی۔ ہماری خیر خواہی میں کوئی کمی نہیں کی۔ تُو نے اُن کے ہاتھ پر اپنے دین کو پورا کیا اور انہوں نے وہ پورا دین ہمیں پہنچا دیا۔ پس ہماری دعا ہے کہ تو اُن پر درود و سلام نازل فرما اور ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے اِس دین پر عامل بن جائیں۔ آمین۔

اے تقلید شخصی کو دین خدا میں داخل سمجھنے والو! اے ائمہ اور مجتہدین اور فقہاء کے قیاسات کو داخل دین خدا سمجھنے والو! خدا کے کامل دین کو ناقص نہ بناؤ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر خیانت کئے سارا دین ہمیں پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر بھولے سارا دین اپنے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا دیا۔ جبرئیل امین نے بیچ میں سے کسی چیز کو نہیں چھپایا پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور خدا کے کلام کے بعد اور کسی کے کلام کو بھی شریعت میں داخل سمجھنا گویا یہ ماننا ہے کہ کچھ حصہ دین رسول خدا نے ہمیں نہیں پہنچایا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس آخری خطبے کی تحریم و تعظیم و تکریم کرو اور کہو اور مانو اور عقیدہ رکھو کہ خدائے تعالیٰ نے جو اُتارا وہ اُس کے رسول اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں پہنچایا جو اس میں نہیں وہ دین بھی نہیں۔

الٰہی اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدفن پر آپ کے مرقد پر آپ کے جسم مطہر پر آپ کی روح مطہر پر اپنا سلام بھیج۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ
اَجْزِہٖ عَنَّا خَیْرَ الْجَزَاءِ ۞ وَ
اَسْتَغْفِرُکَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ
اِلَیْکَ

۞ ۞
۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرض الموت کے دوسرے خطبہ کا دوسرا خطبہ جسمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ خطبے ہیں

الحمد للہ رب العالمین ہ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین ہ اما بعد ہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الموت کے خطبے آپ سن رہے ہیں۔ ۱۱ھ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بھیجے ہوئے کو اپنی طرف واپس بلالیا۔ رحلت سے چھ ماہ پیشتر سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح ہ ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک واستغفرہ انہ کان توابا ہ نازل ہوئی تھی جس سے آپ یہ سمجھ گئے تھے کہ اب کوچ کا وقت قریب ہے۔ اور حسب فرمان خداوندی لن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا آپ کو یقین تھا کہ اب رب سے ملنا ہے۔ اسی لئے اس سال کے ماہ رمضان میں آپ نے بجائے دس دن کے بیس دن کا اعتکاف کیا۔ ۲۹ صفر پیر والے دن آپ کو سر درد شروع ہوا اور سخت بخار چڑھ آیا۔ کل تیرہ یا چودہ دن آپ بیمار رہے۔ آخری پورا ہفتہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر گزارا۔ انتقال سے ایک روز پہلے اپنے تمام غلاموں کو راہ للہ آزاد فرما دیا جن کی تعداد بعض روایتوں میں چالیس آئی ہے۔ جو کچھ نقد گھر میں موجود تھا وہ غرباء کو للہ دیدیا ہتھیار مسلمانوں کو ہبہ کر دیئے۔ اس دن کے بعد کی رات آپ کی آخری رات تھی۔ اس رات کاشانۂ نبوت میں چراغ جلانے کو تیل بھی نہ تھا۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ پیر کے دن چاشت کے وقت جسم اطہر سے روح انور نے عالم بالا کا رخ کیا۔ عمر شریف ۶۳ سال قمری پر چار دن زیادہ تھی صلی اللہ علیہ۔ صلی اللہ علیہ۔ اس بیماری کے خطبے آپ سن رہے ہیں اور سنئے!

پہلے بیان گذر چکا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات سر بند مشکوں کے پانی سے غسل کیا۔ سر سے پٹی باندھے ہوئے مسجد میں آئے منبر پر چڑھے۔ راوی کا بیان ہے

(۹۶۵) ثم کان اول ما تکلم بہ انہ صلی علی اصحاب احد واستغفر لہم فاکثر الصلوٰۃ علیہم یعنی سب سے پہلا کلام تو آپ کا یہ تھا کہ آپ نے شہداء احد پر دعاء رحمت کی اور مجاہدین احد کو بھلائی سے یاد کیا پھر ان سب کے لئے استغفار کیا اور دیر تک بکثرت دعائیں ان کیلئے کیں۔ (سیرۃ ابن اسحاق)

(۹۶۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں جب بعض لوگوں نے کہا کہ ایک نوجوان کم عمر کو بڑے بڑے بزرگ مہاجرین و انصار پر سردار کر دیا تو آپ باہر آئے منبر پر بیٹھے فحمد اللہ واثنی علیہ بما ھو لہ اھل۔ ثم قال ایہا الناس انفذوا بعث اسامۃ الخ لوگو! اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ کر دو۔ اسے نہ روکو۔ زاں بعد کا بیان اس سے پہلے گذر چکا ہے (سیرۃ ابن اسحاق)

جسطرح حکم دیا ہے کہ لوگوں کے احسان کی شکر گذاری بجا لاؤ۔ آپ نے بھی اس آخری بیماری میں اس پر عمل کیا۔ منبر پر تشریف لا کر فرماتے ہیں۔

(۹۶۷) یا معشر المہاجرین استوصوا بالانصار خیرا ہ فان الناس یزیدون ہ والانصار علی ھیئتہا لا تزید ہ وانہم کانوا عیبتی التی اویت الیہا فاحسنوا الی محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم (سیرۃ ابن اسحاق) یعنی اے مہاجرین! انصار کے ساتھ خیر خواہانہ برتاؤ رکھنا۔ لوگ تو بڑھتے جاتے ہیں لیکن انصار جتنے تھے اتنے ہی ہیں وہ بڑھتے نہیں۔ یہی میرے سچے ساتھی اور میرے رازدار ہمراہی

فقال - إني والله لا يمسك الناس علي بشيء لا أحل إلا ما أحل الله في كتابه ولا أحرم إلا ما حرم الله في كتابه - ثم قال يا فاطمة بنت محمد ويا صفية عمة رسول الله اعملا لما عند الله فإني لا أغني عنكما من الله شيئا۔ طبقات ابن سعد، یعنی آپ نے اپنے اس خطبہ میں لوگوں کو آنے والے فتنوں سے مطلع فرمایا۔ پھر با آواز بلند ارشاد فرمایا کہ قسم خدا کی لوگ مجھ پر کوئی بات پکڑ نہیں سکتے۔ میں نے صرف وہی حلال کیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے اور میں نے صرف وہی کام حرام بتلائے ہیں جن کی حرمت خدا کی طرف سے اُس کی کتاب میں ہے۔ اس وقت آپ کی آواز اتنی بلند تھی کہ مسجد کے باہر جا رہی تھی پھر فرمایا اے فاطمہ اے میری بیٹی۔ اے صفیہ اے میری پھوپھی! خدا کے ہاں کام آنے والے اعمال کرلو میں تمھیں خدا کے ہاں کچھ کام نہ آؤنگا (ملاحظہ ہو طبقات ابن سعد ر؟)

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ... سے کھڑے ہوئے۔ اور دو پہر ہو اس سے پہلے ہی خدا کی رحمت کی طرف واصل ہو گئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وفضل وکرم

(۹۷۳) ہماری ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ پیر کی رات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت زیادہ علیل ہو گئی۔ اس خبر سے تمام مرد وعورت صبح کی نماز میں مسجد میں جمع ہو گئے مؤذن نے آکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہدو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازہ کا پردہ ہٹا کر نمازیوں کو دیکھا اور فرمایا إن الله جعل قرة عيني في الصلوة یعنی اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں مقرر فرمائی ہے (طبقات ابن سعد)

پیر کی صبح آپ کی طبیعت سنبھل گئی تو حضرت فضل بن عباس اور حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کندھوں پر سہارا لگا کر آپ مسجد میں آئے۔ صبح کی نماز صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پڑھا رہے تھے۔ ایک رکعت ہو چکی تھی۔ دوسری رکعت کے قیام میں تھے۔ لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے بیحد خوش ہوئے۔ آپ جب امام المسلمین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ کے بائیں بازو پر کھڑے تھے، قرأت کر رہے تھے۔ سورت ختم کرکے رکعت پوری کی جب سلام پھیر چکے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی باقی کی رکعت ادا کی۔ (طبقات ابن سعد)

(۹۷۴) حضرت عبد اللہ بن زمعہ بن الاسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیادت کے لئے آپ کی آخری بیماری میں آیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر آپ کو وقت نماز کی اطلاع دی تو آپ نے مجھ سے فرمایا جاؤ لوگوں سے کہدو کہ نماز پڑھ لیں۔ میں نے مسجد میں آکر نظریں ڈالیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے تو میرے انتخاب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے۔ میں نے اُن سے نماز پڑھانے کو کہا۔ یہ بلند آواز تھے ان کی تکبیر سنتے ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرے سے سر باہر نکالا۔ جھانک کر دیکھ کر فرمایا أين ابن أبي قحافة - أين ابن أبي قحافة؟ لا۔ لا۔ لا۔ ليصل بهم ابن أبي قحافة۔ یہ نہیں۔ یوں نہیں۔ اس طرح نہیں۔ انہیں نماز تو ابو بکر بن ابو قحافہ رضی اللہ عنہ ہی پڑھائیں۔ اس وقت آپ کی آواز سے غضبناکی معلوم ہوتی تھی الخ (طبقات ابن سعد)

(۹۷۵) ایک روایت میں ہے کہ اس مرض الموت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار آئے۔ نماز ہو رہی تھی۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دائیں جانب آپ بیٹھ گئے اور اُن کی اقتدا میں نماز پڑھی - فارغ ہو کر لوگوں سے فرمایا لم يقبض نبي قط حتى يؤمه رجل من أمته (طبقات ابن سعد) یعنی نبی قبض نہیں کیا جاتا جب تک کہ اُسکی امت میں سے کوئی اُس کی امامت نہ کرلے۔

(۹۷۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی آخری بیماری میں بیمار تھے۔ ہم لوگ بے تابی کے ساتھ مسجد میں جمع ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں جو ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے نکلے۔ سر پر پٹی بندھی ہوئی ہے اور ہماری طرف تشریف لا رہے ہیں۔ سیدھے منبر پر چڑھ گئے۔

کا لفظی معنی ہے چھپا ہوا۔ تو اب غور کیجئے کہ آیا یہ
انسان کا رہبر و ہادی بن سکتا ہے ہرگز نہیں میرے
خیال میں اس پر مفصل روشنی ڈالنے کی ضرورت
نہیں۔ ہر ذی عقل اس تعریف اور اجمالی ذکر سے ہی
معلوم کر سکتا ہے۔

اب رہی دوسری قسم کہ ملائکہ نبی بنکر آئیں
تو یہ بھی باطل اور سراسر خلاف عقل ہے۔ ایسا
خیال کرنا بھی عقل سے دشمنی کرنا ہے لیکن اُن
عقلمندوں کے لئے جو کہ اس ظاہری امر کو بھی
نہیں سمجھ سکتے اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی
بشریت کے منکر ہیں اور آپ کو محض ایک نور
کہتے ہیں اور نفس انسانیت سے آپ کو پاک مانتے
ہیں۔ اُن کی بصیرت کے لئے اجمالاً کچھ عرض کئے
دیتا ہوں:۔

برادران اسلام! اگر فرض کیا جائے کہ فرشتہ
نبی ہو سکتا ہے تو قابل تحقیق امر یہ ہے کہ آیا وہ
بصورت فرشتہ نبی ہو کر آئے گا یا کہ بصورت انسانی
اگر کہا جائے کہ بصورت فرشتہ تو یہ غرض نبوت کے
صراحتاً خلاف ہے۔ ایک انسان تب ہی اپنی اصلاح
کر سکتا ہے اور ترقی بھی تب ہی اپنے اس مقصد میں
کامیاب ہو سکتا ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان
تعلیم و تعلم اور سیکھنے سکھانے کی قدرت ہو۔ تو
جب فرشتہ اپنی اصلی صورت میں ہوگا تو اُس سے
کچھ سیکھنا درکنار اُس کا دیکھنا بھی ممکن نہیں۔
بصیرت کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ ملاحظہ
ہو۔ جب آپ نے حضرت جبریل کو اپنی اصلی صورت
میں دیکھا تو باوجودیکہ تمام بہادروں سے بہادر اور
حوصلہ داروں سے ذی حوصلہ اور ہر طرح شجاعت
اور بہادری میں عدیم المثل تھے لیکن پھر بھی دہشت
کی وجہ سے کئی دن بیمار رہے۔ آپ کی یہ حالت
ہوئی تو میں اور آپ کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ اور
اگر کہا جاوے کہ وہ انسانی صورت میں ہوگا تو پھر
بھی شبہ ہوگا جو کہ خود نبی کے انسان ہونے میں
پیدا ہوتا ہے۔ نیز جب یہ بالکل انسان ہوگا تو
پھر اس کی ضرورت ہی کیا ہے انسان ہی کو نبی
کیوں نہ بنا دیا جائے۔

اگر یہ شبہ کیا جائے کہ ہو تو انسانی صورت میں
لیکن خواص فرشتوں کے سے ہوں تو یہ دو طرح سے
رد کیا جا سکتا ہے اول تو اس طرح کہ اگر فرشتہ کی فقط
شکل ہی تبدیل ہو جائے اور خواص باقی رہیں تو
اس صورت میں گو وہ خوف اور دہشت جو اس کی
اصل شکل سے پیدا ہوتی تھی وہ تو جاتی رہے گی لیکن
وہ انس جو فطرۃً ذی جنس سے ہوتا ہے وہ نہیں ہوگا
بلکہ وہ نفرت جو فطرۃً خلاف جنس سے ہوتی ہے
بدستور رہیگی کیونکہ تبدیل شکل سے اتحاد جنس
نہیں ہوتا تو اس وجہ سے اصل غرض جو کہ قائل
کرانا ہے۔ اس میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ دوسرے
جس نبی میں خواص انسانی نہیں ہونگے وہ انسانوں
کی اصلاح کس طرح کر سکتا ہے بھلا یہ تو بتلایئے
جس نے کبھی کھانا نہ کھایا ہو اور نہ ہی کبھی کھا سکتا
ہو۔ کھانا نہ کھانا اس کے خواص میں سے ہو تو وہ
دوسروں کی آداب کھانے پینے میں کس طرح امداد
کر سکتا ہے۔ اور جس کو قیامت تک پیشاب پاخانہ
کی کبھی حاجت ہی نہ ہو وہ اس کے آداب کس طرح
سکھا سکتا ہے۔ اور جس نے کبھی شادی نہ کی ہو
وہ دوسروں کو کس طرح امور خانگی سے اصلاح یاب
کر سکتا ہے۔ اور معاملات خانہ داری کس طرح سکھا
سکتا ہے۔ اور جس کو کبھی جسمانی اور روحانی بیماری
عارض ہی نہ ہوئی ہو کس طریقہ سے دوسروں کو
اُن کے امراض کا علاج بتلا سکتا ہے اور جس نے
کبھی تجارت کی صورت بھی نہ دیکھی ہو کس طرح
تجارت سکھا سکتا ہے۔ غرضکہ وہ ذات جو کہ تمام
حوائج انسانی سے پاک ہو وہ انسانوں کی کیونکر
اصلاح کر سکتی ہے اور وہ کس طریقہ سے انسانی
ضروریات کو صحیح طور سے اور اصلاحی رنگ میں
پیش کر سکتا ہے۔ اور فرشتوں کا ان تمام باتوں
سے مبرّا اور منزّہ ہونا محتاج بیان نہیں۔ پھر
نبی اور مصلح وہی ہو سکتا ہے جو ان تمام انسانی
فضاؤں کا ہوا باز اور ان تمام دریاؤں کا تیراک
ہو۔ اور ان تمام شعبوں اور پہلوؤں سے واقف
ہو تو ظاہر ہو گیا کہ ان گتھیوں کا سلجھانے والا اگر
ہو سکتا ہے تو محض انسان ہی ہو سکتا ہے کوئی فرشتہ
یا جن یا نور یا انسانیت سے پاک اس عہدہ کا سزاوار
نہیں ہو سکتا۔

نبی اور غیر نبی کی بشریت میں فرق

تمام مذکورہ بالا آیات میں جس قسم کی مثلیت
اور بشریت کا ذکر ہے اُس کا تعلق ظاہری جسمانیت
اور جسمانی قویٰ اور مخلوقیت سے ہے ورنہ اخلاقی۔
روحانی۔ دماغی۔ دینی۔ علمی حیثیت سے وہ انسان رہ
کر بھی غیر نبی انسانوں سے بلند تر اور علانیہ ممتاز
ہوتا ہے۔ نبی اور غیر نبی میں صرف وحی کے امر فارق
ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ نبی القائے ربانی
سے متصف ہونے کے علاوہ باقی تمام اوصاف
اور کمالات میں یا عیوب و نقائص میں دیگر انسانوں
کے برابر ہوتا ہے ہرگز نہیں یہ کہنا تو ایسا ہی ہے
جیسے کوئی اگر کہے کہ عالم اور جاہل میں صرف علم کا ہی
فرق ہے ورنہ دونوں انسان ہونے میں برابر ہیں
تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ علم اور جہل کے علاوہ
علم اور جہل کے علانیہ جو ممتاز اور متضاد اوصاف
ہیں اُن میں بھی برابر ہیں اور ان میں عقل اخلاق
رائے۔ حکمت۔ دانائی کا کوئی فرق نہیں۔ حالانکہ
یہ کہنا کہ عالم اور جاہل میں صرف علم کا فرق ہے۔
یہ حقیقتاً ان دونوں کے درمیان اور جہل کے سینکڑوں
اوصاف اور لوازم اور خصائص کا فرق اور امتیاز
تسلیم کرنا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح نبی اور غیر نبی میں
وحی کا فرق مان کر وحی والے اور غیر وحی والے
انسانوں میں خود وحی اور عدم وحی کے سینکڑوں
لوازم اور خصائص اور اوصاف کا فرق تسلیم کرنا پڑیگا
وحی اور رسالت کو چھوڑ کر دوسرے انسانی کمالات
کو لیں تو بھی یہ ماننا پڑیگا کہ انسان کے لئے جتنے
اوصاف اور کمالات ممکن ہیں اُن تمام کا حصول
ممکن ہے۔ اور اُن کی اعلیٰ سے اعلیٰ جانب تک
پہنچنا ممکن ہے اور جو وہاں تک پہنچ جاتا ہے وہ
اپنے جسمانی اوصاف اور دیگر خصائص کے باوجود

عام انسانوں سے یقیناً بلند تر اور ممتاز ہوتا ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ رستم زماں جو کہ جسمانی قوت کا ایک بڑا ماہر تھا انسان تھا۔ اور کوئی کہہ سکتا ہے کہ ارسطو جو کہ علم اور عقل کا مجسمہ تھا انسان نہ تھا۔ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان تمام حیرت کن ایجادوں کا موجد انسانی حالت سے خارج تھا، ہرگز نہیں! لیکن اس انسانیت وبشریت کے اشتراک کے باوجود عام انسانوں سے صد درجہ کے ممتاز اور بلند پایہ متصور کئے جاتے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ وہ اپنے جسمانی اوصاف چلنے۔ پھرنے۔ اٹھنے۔ بیٹھنے۔ کھانے پینے، سونے، جاگنے۔ دیکھنے بھالنے وغیرہ میں اور صورت وشکل اور دیگر ضروریات زندگی وہ ویسے ہی انسان ہیں جیسے دوسرے انسان جن میں کسی قسم کا ہنر اور قابلیت ہی نہیں بلکہ وہ جاہل اور بلید الذہن ہوتے ہیں۔ یہی مثال انبیاء کرام کی ہے کہ وہ غیر نبی انسانوں کے ساتھ بہت سی انسانی اوصاف میں شریک ہونے کے باوجود وحی اور اس کے خصائص اور لوازم میں ان سے صریحاً ممتاز اور بلند تر اور اعلیٰ ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صوم وصال رکھتے ہوئے دیکھ کر صحابہ کرامؓ نے بھی رکھنے شروع کر دئے آپ نے اُن کو منع فرمایا اور فرمایا اَیُّکُمْ مِثْلِیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔ بخاری کتاب الصوم۔ ترجمہ تم میں کون میری مثل ہے؟ میں رات گذارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ کیا عام انسانوں کو بھی یہ روحانی لذت اور غذا حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح نیند کی حالت میں بھی نبی کی حالت دیگر انسانوں سے دگرگوں ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ وَکَذٰلِکَ الْاَنْبِیَاءُ تَنَامُ اَعْیُنُھُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُھُمْ صحیح بخاری باب الاسرا۔ ترجمہ اور اسی طرح انبیاء کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل بیدار رہتے تھے۔ کیا عام انسانوں کی بھی یہی حالت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتساب سے امہات المومنین کو جو شرف حاصل ہوا اُس کا اقتضا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین کو خطاب کر کے فرمایا۔ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ (الاحزاب ع ۴) اے پیغمبر کی بیویو! تم ایسی نہیں ہو جیسی عام عورتیں اگر خدا سے ڈرتی رہو۔ اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی عورتیں تقوے کے بعد عام عورتوں کی مثل نہیں ہیں تو خود پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تو بدرجہا اس کے سزاوار ہیں کہ وہ کَاَحَدٍ مِّنَ الرِّجَالِ نہ ہوں اور اپنے اوصاف اور خصائص میں عام انسانوں سے بلند تر اور اشرف اور ممتاز ہوں۔

الغرض نبی اور غیر نبی میں صرف وحی ونبوت کا جو فرق ہے اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ دونوں میں وحی ورسالت کے تمام لوازم اور خصائص اور اوصاف میں امتیاز اور فرق ہو۔ اس لئے کسی کو صاحب وحی ماننے کے ساتھ ہی اس کو ان تمام اوصاف اور لوازم کا مالک بھی ضرور ماننا پڑے گا۔ وباللہ التوفیق۔

ابو الانور محمد اکرم شاہ رحمانی۔ ہوشیارپوری

نُصْرَةُ الْحَدِيْث

منکرین حدیث کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جملہ احکام صرف بصورت قرآن نازل ہوتے تھے قرآن مجید کے علاوہ اور کوئی ذریعہ وحی مقرر نہ تھا اس لئے جو حکم قرآن مجید میں صراحۃً یا کنایۃً نہ ملے وہ قابل قبول نہیں ہے خواہ وہ حکم حدیث صحیح میں کیوں نہ موجود ہو ہم کہتے ہیں کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی ذریعہ وحی تھا اور جس طرح قرآن مجید رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا تھا اسی طرح اور احکام بھی آپ پر نازل ہوتے تھے اس کا ثبوت یہ ہے کہ قبیلہ بنو نضیر کا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا تو آپ نے اس موقع پر اُن لوگوں کے کچھ کھجور کے درخت بھی کٹوا دیئے تاکہ یہ لوگ جلد صلح کرنے پر مجبور ہوں کھجور کے درخت کاٹنے کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت میں ہے مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَآئِمَةً عَلٰٓی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ (پ ۲۸ ع ۴) یعنی کھجوروں کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا اُن کو اپنی جڑوں سمیت کھڑا رہنے دیا تو یہ خدا ہی کے حکم سے تھا اور تاکہ خدا نافرمانوں کو رسوا کرے۔ اس آیت میں غور طلب امر یہ ہے کہ یہ جو فرمایا گیا کہ کھجوروں کے درخت جو تم نے کاٹ ڈالے یا اُن کو سالم رکھا تو یہ خدا ہی کے حکم سے تھا اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے اللہ کے حکم سے ایسا کیا تھا، حالانکہ درخت خرما کاٹنے کا حکم قرآن مجید میں کہیں بھی مذکور نہیں ہے بلکہ بالتصریح احادیث سے ثابت ہے کہ مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسا کیا تھا پھر جب مسلمان اس فعل (قطع نخل) سے دلگیر اور پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر ان کی طمانیت (تسلی) فرما دی جس سے مسلمان مطمئن ہو گئے فی حدیث ابن عباس قال وامروا بقطع النخل فحك في صدورهم فقال المسلمون قد قطعنا بعضا وتركنا بعضا فلنسألن رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لنا فيما قطعنا من اجر وهل علينا فيما تركنا من وزر فانزل الله ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله الاية (اخرجه الترمذي) یعنی ابن عباسؓ نے کہا مسلمانوں کو کھجوروں کے درخت کاٹنے کا حکم ہوا تو وہ لوگ اس کام سے دلگیر ہوئے اور کہا ہم نے بعض درخت کاٹے اور بعض درخت چھوڑ دئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ جو درخت ہم نے کاٹ ڈالے ان میں کچھ ثواب ہے اور جنکو چھوڑ دیا ان میں کچھ عذاب ہے؟ پس اللہ تعالیٰ نے آیت ما قطعتم من لينة الخ نازل فرمائی حضرت شاہ عبد القادر صاحب دہلویؒ موضح القرآن میں فرماتے ہیں "جب وہ قلعہ میں بند ہوئے حضرت نے حکم کیا کہ ان کے باغ کاٹو اور کھیت جلاؤ تاکہ اُس کے درد سے باہر نکل کر لڑیں۔ پھر کاٹنے لگے وہ لگے طعن کرنے کہ ہمکو تو کہتے ہو فساد مت کرو اور اب تم خود کرتے ہو اس سے روکتے

ہو یا درخت بھی کاٹ دیے جو کاٹتے ہو، بعض مسلمانوں کو شبہ آنے لگا۔ یہ آیت اتری۔ ع باب ۹۹/۲۲ +

اب سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا قطع نخل کا حکم دینا قرآن مجید میں کہیں بھی مذکور نہیں ہے تو پھر کیوں فرمایا کہ "یہ خدا ہی کے حکم سے تھا" ہمارے نزدیک قرآن مجید کی روشنی میں اس کا آسان جواب یہ ہے کہ بحکم آیت وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم (بابت قطع نخل) کو اپنا حکم فرمایا۔ گو قرآن مجید میں خدا کا حکم دینا مذکور نہیں۔ اور جب آیت وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دینی امور میں بغیر وحی الٰہی کے بولتے نہ تھے۔ تو ثابت ہوا کہ آپ نے وحی و اذن الٰہی سے درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ اور خدا کا یہ حکم آپ تک قرآن مجید کے علاوہ کسی اور ذریعہ سے پہنچا تھا۔ و نعم ما قال،

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

پس منکرین حدیث یا تو تسلیم کریں کہ قرآن مجید کے علاوہ بھی ذریعۂ وحی تھا اور بنا بریں ہر حدیث صحیح کو قابل قبول اور واجب عمل سمجھیں۔ یا قرآن مجید سے درخت خرما کاٹنے کا صریح حکم دکھائیں ؎

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

فقط والسلام

عرب کا دورِ جاہلیت

صلا کا بقیہ

بعد کون ہے؟ ارشاد ہوا کہ نوخیز بچہ طرفہ بکری[عہ] ہے پھر سوال ہوا کہ طرفہ کے بعد کون ہے؟ جواب ملا کہ صاحب عصا[عہ] (یعنی یہ بندہ لبید عامری ہے)۔

آپ کے قصیدہ کا یہ آٹھواں شعر :-

(۸) وَجَلَا السُّيُولُ عَنِ الطُّلُولِ كَأَنَّهَا
زُبُرٌ تُجِدُّ مُتُونَهَا أَقْلَامُهَا

اور متواتر سیلابوں نے ان کھنڈروں کو جو مٹی سے اٹے ہوئے تھے ایسے ظاہر کر دیا کہ گویا وہ ایسی کتابیں ہیں کہ جن کے مٹے ہوئے حروف کو ان کے قلموں نے دوبارہ اجاگر اور واضح اور روشن کر دیا۔"

جب فرزدق جیسے مشہور و نامور شاعر نے یہ شعر سنا تو بیساختہ سجدہ میں گر پڑا۔ لوگوں نے اس سجدہ کا سبب پوچھا تو جواب دیا کہ "جیسے تم قرآن کے سجدوں کو خوب جانتے ہو اسی طرح میں سجدۂ شعر سے بخوبی واقف ہوں۔" اپنا ایک تاریخی واقعہ بیان فرماتے ہیں :-

(۷۰) وَكَثِيرَةٍ غُرَبَاؤُهَا مَجْهُولَةٍ
تُرْجَى نَوَافِلُهَا وَيُخْشَى ذَامُهَا

اور بہت سے ایسے گھر ہیں کہ جن میں ایسے محتاج مسافر پڑے رہتے ہیں کہ ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے اور اس گھر کی بخششوں کی امید کی جاتی ہے اور اس کی برائی سے خوف کیا جاتا ہے۔"

اس شعر میں فخراً اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو آپ کے ماموں ربیع بن زیاد عبسی اور آپ کے درمیان واقع ہوا کہ آپ کا ماموں ربیع عرب کے بادشاہ نعمان بن منذر کا ندیم و مصاحب تھا ایک مرتبہ قوم لبید کے بنو جعفر بن کلاب وغیرہ نعمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس قافلہ میں خود حضرت لبیدؓ بھی موجود تھے مگر چونکہ آپ اس وقت چھوٹی عمر کے تھے اس لئے دربار میں تشریف نہیں لے گئے بلکہ فرودگاہ میں ہی ٹھہرے رہے اور بقیہ لوگ نعمان بن منذر سے ملنے گئے اور سرسری ملاقات کرکے خیموں میں واپس آگئے ان لوگوں کی واپسی کے بعد بادشاہ کے ندیم ربیع نے ان لوگوں کی شکایت کرکے بادشاہ کو ان سے بدظن کر دیا۔ چنانچہ جب پھر یہ لوگ بادشاہ سے ملنے گئے تو بادشاہ متوجہ نہیں ہوا۔ چونکہ ان لوگوں کو حقیقت معلوم ہو گئی تھی اس لئے لبیدؓ سے کہا کہ تمہارے ماموں نے یہ کارستانیاں کی ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر تم میرا مقابلہ ربیع سے کرا دو تو میں بدلہ لیونگا۔ لوگ لبید کی حجامت بنوا گیسو چھوڑ اچھے کپڑے پہنا اور خوب بنا سنوار کر اپنے ساتھ دربار میں لے گئے اس وقت بادشاہ کھانا کھا رہا تھا اور مجلس درباریوں سے پر تھی۔

بنو جعفر نے بادشاہ سے اپنی کچھ حاجت عرض کی، جس میں ربیع مخل انداز ہوا۔ اس پر لبید نے فی البدیہہ چند اشعار کہے کہ ؎

مَهْلًا أَبَيْتَ اللَّعْنَ لَا تَأْكُلْ مَعَهْ
إِنَّ اسْتَهُ مِنْ بَرَصٍ مُلَمَّعَهْ
وَإِنَّهُ يُدْخِلُ فِيهَا إِصْبَعَهْ

خبردار! ہم معیوب نہیں ہیں بلکہ یہ خود معیوب ہے کہ اس کے چوتڑ میں برص کا مرض ہے جس میں یہ اپنی انگلی داخل کیا کرتا ہے لہٰذا آپ اس کیساتھ کھانا نہ کھایئے......"

بادشاہ نے فوراً کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا اے لڑکے تو نے ہمارا کھانا بدمزہ کر دیا۔ اس پر ربیع نے بھی لبید کو ماں کی گالیاں دیں اور کہا کہ یہ جھوٹا ہے۔ لیکن لبیدؓ بھی خاموش نہ رہے بلکہ ترکی بہ ترکی جواب سے اسقدر زچ کیا کہ ربیع وہاں سے ایسا رفو چکر ہوا کہ پھر کبھی دربار میں منہ نہ دکھلایا۔ اسی کو کہا گیا ہے کہ "چاہ کن را چاہ در پیش" سچ ہے لوہے کو لوہا ہی کاٹتا ہے۔

(۷۱) غُلْبٌ تَشَذَّرُ بِالذُّحُولِ كَأَنَّهَا
جِنُّ الْبَدِيِّ رَوَاسِيًا أَقْدَامُهَا

اس گھر کے موٹی گردن والے بڑے زبردست شیر ہیں جو بسبب کینوں اور عداوتوں کے اپھاڑتے ہیں کہ گویا وہ وادیٔ بدی کے جن ہیں (مشہور تھا کہ بدی وادی میں جنات کا اڈہ ہے وہاں بکثرت جنات قدم جمائے رہتے ہیں اور کفار عرب ان سے بہت ہی مرعوب و خائف رہتے تھے)، لیکن فرماتے ہیں کہ باوجود اس رعب و دبدبہ اور کینہ و انتقام کے میں ان سے نہ مرعوب ہوں اور نہ میرے آگے

[عہ] سبعہ معلقہ میں قصیدہ دوم اسی مقتول و نوخیز بچہ طرفہ بکری کا ہے جس میں بعض اشعار ایسے بےنظیر ہیں کہ اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ۱۲ عقیل سُوی

[عہ] اس وقت آپ کے ہاتھ میں عصا دلٹھیا تھا۔ ۱۲ عقیل سُوی

اُن کی کوئی کارروائی چلتی ہے ✦

(۷۲) اَنْکَرْتُ بَاطِلَهَا وَ بُؤْتُ بِحَقِّهَا
عِنْدِیْ فَلَمْ یَفْخَرْ عَلَیَّ کِرَامُهَا

اُس خاندان کی ناحق باتوں کا میں نے انکار کردیا البتہ حقانیت کو میں نے ضرور تسلیم کرلیا۔ تاہم اُن کے اشرافوں نے بھی مجھ پر فخر میں کبھی غلبہ نہیں پایا۔ بلکہ مقابلہ کا ہر میدان میرے ہی ہاتھ رہا۔ وہ بھی ہٹ دھرمی و ضد سے نہیں بلکہ انصاف و حقانیت سے۔ . . سبحان اللہ اس کے بعد آپ اپنی سخاوت و مہمان نوازی اور غریب پروری کا جو اہلِ عرب کا بھی امتیازی خاصہ ہے کس شان سے ذکر فرماتے ہیں۔

(۷۳) وَجَزُوْرِ اَیْسَارٍ دَعَوْتُ لِحَتْفِهَا
بِمَغَالِقٍ مُتَشَابِهٍ اَجْسَامُهَا

اور بہت سے اونٹ جو قمار بازی کے لائق تھے اُن کے ذبح کے لئے یارانِ جلسہ کو معہ اُن کے میں نے بلایا کہ وہ لوگ میرے بہترین اونٹوں پر بذریعہ تیر کے قرعہ ڈال کر ذبح کریں اور کھائیں کھلائیں۔ جشن منائیں اور دل کھول کر چھرے اُڑائیں۔

(۷۴) اَدْعُوْ بِهِنَّ لِعَاقِرٍ اَوْ مُطْفِلٍ
بُذِلَتْ لِجِیْرَانِ الْجَمِیْعِ لِحَامُهَا

میں قمار کی تیروں کو قرعہ اندازی کیلئے منگاتا ہوں۔ گابھن اونٹنیوں پر قرعہ اندازی نہیں ہوتی۔ بلکہ بانجھ پر ہوتی ہے کہ اُس کا گوشت بہترین ہوتا ہے یا بچہ والی پر ہوتا ہے کہ وہ بیش قیمت اور مرغوب طبع ہوتی ہے۔ نیز ان کا گوشت صرف یارانِ طریقت ہی نہیں ہضم کرجاتے اور تنہا خوری ہی نہیں ہوتی بلکہ تمام ہمسایوں کو بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۷۵) فَالضَّیْفُ وَالْجَارُ الْجَنِیْبُ کَاَنَّمَا
هَبَطَا تَبَالَةَ مُخْصِبًا اَهْضَامُهَا

اور اتنی اونٹنیاں ذبح ہوتیں اور اس کثرت سے گوشت تقسیم کیا جاتا ہے کہ دوست و احباب اور مہمان و میزبان کے ساتھ ساتھ اجنبی غریب ہمسائے بھی کثرتِ رزق سے ایسے فارغ البال ہوجاتے ہیں کہ گویا شہر تبالہ یمن کے سرسبز و شاداب دیہات میں پہنچ گئے ہیں اور خوب گلچھرے اُڑا رہے ہیں۔

(۷۶) تَاْوِیْ اِلَی الْاَطْنَابِ کُلُّ رَذِیَّةٍ
مِثْلُ الْبَلِیَّةِ قَالِصٍ اَهْدَامُهَا

ہمارے خیموں کی رسیوں کے گرداگرد ہر ایسی محتاج عورت پناہ پکڑتی ہے جس کے پُرانے کپڑے بھی اُس کے بدن پر بقدرِ حاجت موجود نہیں ہوتے۔ اور وہ مثل اُس اونٹنی کے اپنی تلاشِ معاش کا مقدور بھی نہیں رکھتی جسے اُس کے مالک مدفون کی قبر پر اس لئے باندھ دیا گیا ہے کہ وہ بھوکی پیاسی وہیں پر ستی ہوجائے۔

(۷۷) وَیُکَلِّلُوْنَ اِذَا الرِّیَاحُ تَنَاوَحَتْ
خُلُجًا تُمَدُّ شَوَارِعًا اَیْتَامُهَا

اور زمانہ قحط سالی میں جبکہ چوپائی ہوائیں خوب چلتی ہیں تو ہماری قوم فقراء و مساکین اور بے وسیلوں کیلئے بڑے بڑے گھڑوں میں جن میں اس قدر شوربے کی بہتات ہوتی ہے کہ گویا چھوٹی نہریں ہیں جن میں یتامیٰ تیرتے ہیں اور ان میں بڑے بڑے گوشت کی بوٹیوں سے تاج پہناتی ہے۔ مزید برآں پھر بقدرِ حاجت اُن میں بوٹیاں اور شوربے بار بار دئے بھی جاتے ہیں اور خوب آسودگی و سیرابی سے شکم سیر کھلایا جاتا ہے۔ (سبحان اللہ کس قدر مضمون بھر دیا ہے گویا کوزے میں دریا بند کردیا ہے)

اس کے بعد نظامِ قوم کی خوبی اور اپنے سردار کی عظمت و فوقیت کا کس خوش اسلوبی و سلاست اور بے تکلفی سے بیان فرماتے ہیں کہ بیساختہ زبان سے مرحبا۔ حبذا۔ آفرین اور سبحان اللہ نکلجاتا ہے فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں :۔

(۷۸) اِنَّا اِذَا الْتَقَتِ الْمَجَامِعُ لَمْ یَزَلْ
مِنَّا لِزَازُ عَظِیْمَةٍ جَشَّامُهَا

جبکہ ہمارے قبیلوں کی جماعتیں اکٹھی ہوتی ہیں تو ہمارا ایک سردار ضرور ہوتا ہے جو جھگڑوں کو چکاتا اور بڑے بڑے اہم امور کا بوجھ اپنے سر لے لیتا ہے ✦

(۷۹) وَمُقَسِّمٌ یُعْطِی الْعَشِیْرَةَ حَقَّهَا
وَمُغَذْمِرٌ لِحُقُوْقِهَا هَضَّامُهَا

اور ہم میں ہمیشہ ہی ایک سرپرست ہوتا ہے جو ہر گروہ کو اُس کا حق تقسیم کرتا ہے بلکہ مصلحتاً و ضرورتاً اُسے یہ بھی اختیارِ کلی ہوتا ہے کہ کسی کو مقررہ حق سے ضرورتاً کچھ زیادہ بھی دیدے۔ یا مصلحتاً کچھ کمی بھی کردے۔ تاہم کوئی معترض نہیں ہوتا۔"

آہ! آج ہم اسلام کے نام لیوا امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویدار، اور "خیر امۃ" پر فخر و ناز کرنے والے بھی اس نعمتِ عظمیٰ بلکہ اصل اصولِ اسلام "تنظیم" سے محروم ہیں جس پر ایک جاہلیتِ عرب کا شاعر کس قدر فخر و ناز کرتا ہے۔ افسوس! آج کا ہمارا اسلام کفار کی خوبیوں کا بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ انا للہ...

ہاں ذرا سردار کی خوبیاں اور صفاتِ حمیدہ بھی ملاحظہ فرمائیے کفارِ عرب . . . اور یہ خوبیاں! سبحان اللہ!!

(۸۳) لَا یَطْبَعُوْنَ وَلَا یَبُوْرُ فَعَالُهُمْ
اِذْ لَا تَمِیْلُ مَعَ الْهَوٰی اَحْلَامُهَا

ہمارے سردار اپنی عزت کو عار کا [illegible] اور اُن کے کام بھی اس لئے نہیں بگڑتے کہ اُن کی عقل و دانش اپنی خواہشِ نفسانی کا اتباع نہیں کرتی ؟ کیا آج ہمارے سرپرستوں (خیر امۃ) میں بھی یہ خوبیاں ہیں جو ایک گمراہ۔ اجہل۔ جنگلی خانہ بدوش و غیر مہذب اور کالانعام وحشی قوم میں نظر آرہی تھیں ؟ فقط

عقیل شوی کان اللہ لہٗ از مسلمان ساہی چمپا۔

بلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

اس کتاب سے تمام اہلحدیث واقف ہیں۔ اہلحدیث اور حنفیوں میں جن مسائل کا اختلاف ہے ان سب کے دلائل قرآن و حدیث وغیرہ سے اس میں ہیں پھر حنفیوں کی دلیلیں اور ان کے منہ توڑ جواب ہیں۔ اس وقت یہ کتاب نئے سرے سے چھپ چکی ہے اور قیمت بھی ہم نے بہت کم کردی ہے۔ یعنی صرف ایک روپیہ آٹھ آنے اس کتاب کے سوا چھ سو صفحات ہیں ✦

ملنے کا پتہ :۔

تحریک اہل حدیث ہند کا خونی ورق

[illegible] میں جن سے تحریک اہل حدیث ہند کو غلط
[illegible] کیا کہ اہل حدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور
[illegible] کی خرابی ان ہی کی اعانت اور کوششوں کا نتیجہ
ہے [illegible] ہندوستان بھر میں جماعت اہل حدیث پر آفت
[illegible] کا شدید دور شروع ہو گیا ملک کے تمام گوشوں میں
[illegible] پر مقدمات اور سختیاں ہونے لگیں بہت سے
[illegible] کو سخت ترین سزائیں ہوئیں سولی پر چڑھائے گئے
[illegible] پانی بھی بھیجے گئے کامل دس سال تک جماعت اہل
حدیث [illegible] تمام مصائب برداشت کرتی رہی
[illegible] ہندوستان کی بدگمانی رفع ہوئی اور جماعت پر سے
پابندیاں اٹھائی گئیں حضرت مولانا جعفر صاحب تھانیسری
[illegible] مقدمہ کے [illegible] اس مقدس گروہ میں تھے جسے کالے
پانی بھیجا گیا تھا رہائی کے بعد آپ نے ان تمام واقعات کو
[illegible] کتاب کی صورت میں شائع کر دیا اس کتاب میں
[illegible] کا تمام حال جزائر انڈیمان (کالا پانی) کی
پوری [illegible] جغرافیہ اور تاریخ لکھی ہے اپنے بزرگوں کے
حالات سے واقفیت کے لئے آپ یہ کتاب ضرور پڑھیں مدت
سے نایاب تھی [illegible] چھپ گئی ہے کاغذ سفید عمدہ
چھپائی صاف [illegible] صفحات قیمت صرف چھ آنے (۶)

تفسیر فتح العزیز اردو عموماً نمازوں میں آخری پارے کی
چھوٹی بڑی سورتیں پڑھی جاتی ہیں
اس لئے آپ اسے ضرور منگوا لیں اس کے ۵۰۰ صفحات ہیں
[illegible] کو قرآن حدیث اور سلف صالحین سے بیان کیا ہے
اس کی قیمت بھی کوئی بڑی رقم نہیں صرف دو روپے میں
بھیج دی جائے گی + اسی تفسیر فتح العزیز کا ۲۹ واں پارہ
تبارک الذی کا اردو ترجمہ ڈیڑھ روپے میں منگوا لیجئے

تبویب القرآن مع حواشی و تفسیر وحیدی مصنفہ مولوی
وحید الزماں صاحب حیدرآبادی
اس کتاب میں ہر مضمون کے دو کالم ہیں ایک میں قرآن مجید کی
آیات [illegible] دوسرے میں ان کا ترجمہ و تفسیر وحیدی کے حواشی
[illegible] مصنف نے ہر ایک مضمون کے متعلق تمام آیات
[illegible] کو یکجا جمع کر دیا ہے علماء واعظین اور ناظرین کے
[illegible] کتاب ہے کاغذ [illegible] قیمت چار روپے

صحیح بخاری شریف مکمل اردو ترجمہ

بخاری شریف کی ایک ایک
حدیث کا ترجمہ ہے جس میں [illegible] احادیث رسول ہیں کتب معتبرہ
اسلامی میں قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کا درجہ ہے یہی
وہ کتاب ہے جس سے [illegible] اسلامی تیار ہوتے ہیں اور یہی
وہ کتاب ہے جس کی ۱۰ ہزار حدیثیں سب کی سب صحیح ہیں
ایک بھی حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے اس کے پڑھنے سے
آپ کی معلومات مولویوں کے برابر ہو جائے گی بخاری شریف
اصل میں عربی کتاب ہے جس کا یہ لفظی ترجمہ اردو زبان میں کیا
گیا ہے تاکہ اردو داں بھائی بھی اسلام کی اس اہم کتاب کا
مطالعہ کر سکیں ترجمہ ۲ ہزار صفحات میں آیا ہے یہ ۳ جلدوں میں
ہے اور تینوں مجلد چرمی ہیں پہلی جلد ۶۲۲ صفحات کی ہے
اور اس میں ۳۰۵۴ حدیثیں ہیں۔ دوسری کے ۸۴۶ صفحات ہیں
اور ۲۱۴۳ حدیثیں ہیں تیسری جلد ۵۶۸ صفحے کی ہے اور اس
میں ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں قیمت صرف سات روپے + اس کا
وزن پونے ۳ سیر ہے محصول ڈاک ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے

ترمذی شریف مترجم یہی وہ کتاب ہے جس کی بابت
شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے
ہیں کہ جس گھر میں یہ ہو وہاں گویا خدا کے رسول بول رہے
ہیں اس کے نصف حصہ میں عربی ہے نیچے نصف میں اردو
ترجمہ ہے کام کی کتاب ہے تمام مسائل اس میں موجود ہیں
قیمت رعایتی دونوں حصوں کی صرف سات روپے آٹھ آنے

مشکوٰۃ شریف کا اردو ترجمہ احادیث رسول کریم کا بہترین
انتخاب مشکوٰۃ ہے تمام
ممالک اسلامیہ میں جو شہرت و مقبولیت مشکوٰۃ کو حاصل ہے وہ
حدیث کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں ترجمہ نہایت آسان
اور عام فہم ہے کہ گویا اصل حدیث اردو میں ہی تھی اس کے
آخر میں اسماء الرجال مشکوٰۃ کے نام سے ایک کتاب ہے
جس میں ۴۰۵ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات ہیں
جن سے احادیث مشکوٰۃ روایت ہوئی ہیں اس میں ۵۹۹۱
حدیثیں ہیں ہدیہ مجلد کا صرف تین روپے قسم اول چار روپے

دستور المتقی عرف صلوٰۃ النبی ایک سچے اہلحدیث
کو ہر ہر مسائل کے لئے یہ کتاب کافی
ہے حضرت میاں صاحب نے اپنے ہی زمانے میں اسے لکھ کر شائع
کرایا تھا آج ہم اسی کتاب کو صرف بارہ آنے میں آپکو بھیج دینگے

ترجمہ القرآن

یہ کتاب دہلی کے میاں صاحب کے
[illegible] مولانا مولوی عبد السمیع صاحب اہلحدیث
مالک [illegible] انصاری کی تصنیف ہے ڈیڑھ سو بڑے صفحات کی
کتاب ہے کاغذ اعلیٰ لکھائی چھپائی صاف حروف موٹے
اور اچھے اس میں سورۂ اقرأ باسم سے لیکر سورۃ والناس
تک کی سورتیں مع ترجمہ و تفسیر ہیں یہ اس لئے کہ عموماً نماز میں
یہی چھوٹی چھوٹی سورتیں تلاوت کی جاتی ہیں لیکن چونکہ
ان کے معنی مطلب معلوم نہیں ہوتے اس لئے نماز میں دلچسپی
نہیں ہوتی ہیں مرد عورت بچے سب کو ان سورتوں کے
معنی مع واضح مطلب کے معلوم ہو جائیں یہ کتاب میاں
صاحب دہلوی کے حسب الارشاد لکھی گئی اور چھپوائی گئی اس
وقت یہ نایاب ہے مگر ہمارے پاس اس کے چند نسخے موجود
ہیں آپ اس کتاب کو منگوا کر پڑھیے پڑھائیے پھر دیکھئے کہ
نماز میں کس قدر دل لگتا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت میں کتنی
دلچسپی پیدا ہوتی ہے معنی مطلب سمجھ کر قرآن کریم کو نماز میں
پڑھنا مومن کے لئے معراج ہے قیمت اصل ایک روپیہ لیکن
ہم آپ کو اس وقت صرف چھ آنے میں بھیج دیں گے +

اعلام الموقعین کا اردو ترجمہ دنیا میں اگر کوئی صحیح معنی
میں فقہی کتاب کہلا سکتی
ہے تو وہ یہ کتاب ہے اہل حدیث بھائیو اگر آپ اپنے مذہب کی
سچائی اور تقلیدی مذاہب کی پوری تردید دیکھنی چاہتے ہیں
تو اسے دیکھو قیمت حصہ اول چودہ آنے حصہ دوم ایک روپیہ
حصہ سوم ایک روپیہ بارہ آنے، حصہ چہارم ایک روپیہ چھ آنے
حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے حصہ ششم ایک روپیہ بارہ آنے،
حصہ آخر ایک روپیہ آٹھ آنے یکجا ساتوں حصوں کی قیمت [illegible]

بلوغ المرام مترجم یہ کتاب تمام حدیث کی کتابوں کا خلاصہ
ہے حدیث کے طالب علموں کو سب سے
پہلے یہی پڑھائی جاتی ہے اس کی عربی بھی زیر زبر سمیت ہے
نیچے صحیح اردو میں ترجمہ ہے حاشیہ پر حدیثوں کا مطلب نہایت
سچا اور سیدھا حدیثوں کے مطابق ہے جس میں مذہبی
ملونی نہیں اس کے دو حصے ہیں مثل مترجم قرآن شریف کے
عربی سطریں رنگین ہیں تمام احکام کی حدیثیں ہیں اور قیمت ایک
روپیہ ہے نیز غیر مترجم صرف عربی کی قیمت بھی ایک روپیہ ہے +

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

New Delhi.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

رسول کی مخالفت کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن مجید)

اخبار محمدی دہلی

یادگار خطیب ... مدرسہ محمدیہ

ایڈیٹر: حافظ سید ... احمد سہسوانی

جلد ۱۹ | بابت ۱۲ر شوال ... مطابق ... نومبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۱

اغراض ومقاصد

۱. ... حدیث کی خدمت وحمایت کرنا۔
۲. مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳. شرک وبدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴. رسومات غیر شرعیہ سے ... کرنا۔
۵. فرقہ اہل حدیث پر سے بیجا اتہامات اور ... کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن وحدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶. وقتیہ صحیح مسائل بر وقت بیان کرنا۔
۷. مسلمانوں کو قرآن وحدیث پر اتفاق واتحاد کی طرف مائل کرنا۔

قواعد وضوابط

۱. مطابق اغراض ومقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲. یہ اخبار ہر ... روز ... قیمت سالانہ تین روپے ... بذریعہ منی آرڈر ... نام ... خریداری پر اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۳. بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجیے ورنہ خریداری وی پی ... ۔
۵. اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط وکتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶. جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷. خط وکتابت دفتر اخبار محمدی کے پتہ پر ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

فیشن پرست مسلمان

جناب مولوی محمد داؤد صاحب راز (منشی فاضل) دارالعلوم حمیدیہ شکراوہ

مشغول ہے عیش پرستی میں یہ مست شراب نخوت ہے
ہے شوق ولایت جانے کا نفرت ہے وطن اور ملت سے

سمجھا ہے کیا کیا سی میں کچھ شرم وحیا کا پاس نہیں
لعنت ہے عیاں ہر پہلو سے پر لعنت کا احساس نہیں

کالج سے ہوئے یہ فارغ کیا بس ناچ وگانا سیکھا ہے
کچھ شرح عمل کا کھوج نہیں بس بات بنانا سیکھا ہے

ماہر ہیں مہارت کامل ہے چہرے کی صفائی کرنے میں
چلتی ہے زباں قینچی کی طرح ہے سب کی برائی کرنے میں

ہیں نازاں اولادکے تیلے یہ لعنت کا طوق گلو میں ہے
رگ رگ میں غلامی داخل ہے مغرب کا عشق دلوں میں ہے

مسجد سے نہیں ہے الفت کچھ ہے شوق کلب میں جانے کا
احساس نہیں ہے ذرہ بھر بھی شیخ ومفتی کے گھرانے کا

اخبار کا پڑھنا لازم ہے قرآن کی تلاوت چیز ہے کیا
دولت کی پوجا کافی ہے مولا کی عبادت چیز ہے کیا

عجب وتکبر سے فیشن آکشان سے خلاف چلتے ہیں
فرصت کا وقت گذرتا ہے غازہ اور پوڈر ملتے ہیں

پتلون بھی گھٹنے کھنچتے اب اسکرٹ کی شکل بھی آئی ہے
محبوب ہے انگلش انکو تعلیم عجب یہ چال لائی ہے

کرتا ہے راز تعجب کیا ملت کے بُرے دن آئے ہیں
خود کاشتہ پودے یہ سب جو زہر ہلاہل لائے ہیں

دفتر محمدی کی فروختنی کتابیں

ایضاح الحق الصریح حضرت مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی کتاب کا اردو ترجمہ جس میں موت میت کے متعلق مفصل احکام اور بدعات کی تردید ہے قیمت صرف بارہ آنے + تاریخ تبلیغ اسلام یا مبلغین اسلام حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کے مفصل تبلیغی حالات ہیں قیمت صرف دس آنے + سوانح سلطان ابن سعود والی نجد وحجاز کی مفصل سوانح کاغذ چکنا لکھائی چھپائی عمدہ صفحات پونے تین سو ساتھ ہی عرب کا نقشہ بھی ہے قیمت صرف دو روپے + کارڈ سائز حمائل مترجم ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مجلد پارچہ صرف بارہ آنے مجلد چرمی پندرہ آنے + بخاری شریف اردو ترجمہ مجلد تین جلدوں میں صرف سات روپے مسلم شریف صرف اردو ترجمہ مجلد قیمت چار روپے + ترمذی شریف صرف اردو مجلد تین روپے آٹھ آنے + ابوداؤد شریف صرف اردو مجلد چار روپے + ابن ماجہ شریف صرف اردو ترجمہ مجلد قیمت دو روپے آٹھ آنے + مشکوٰۃ شریف اردو ترجمہ مجلد قسم اول چار روپے

نوٹ۔ اگر آپ حدیث کی یہ چھ ایک ساتھ منگائیں گے تو کل ۲۳ روپے میں بھیج دی جائیں گے + کتاب السنۃ اس کا اردو ترجمہ مولانا محمد صاحب نے بنام "عقائد محمدی" کردیا ہے یہ حضرت امام احمد بن حنبل کی عقائد کے بارے میں لاجواب کتاب ہے جس کے شروع میں امام صاحب لکھتے ہیں کہ ان میں سے ایک عقیدہ بھی جس کا نہ ہو وہ اہل سنت سے خارج ہے صرف ایک آنہ

پتہ:- دفتر اخبار محمدی صدر بازار- دہلی +

گذشتہ ۱۵ روزہ اہم خبریں

کابل سے یہ اطلاع ملی ہے کہ شاہ افغانستان کنگ ظاہر شاہ ذاتی طور پر ان پیغامات کے جوابات مدانہ کر رہے ہیں جو مختلف ممالک کے حکمرانوں کی طرف سے ان کی ۲۹ ویں سالگرہ کے موقعہ پر موصول ہوئے تھے۔ یہ سالگرہ افغانستان میں ۱۴ اکتوبر کو منائی گئی تھی +

اگرچہ اس سال بحیرۂ قلزم کے راستے حج کرنے کی سہولتیں مہیا نہیں کی جا سکیں۔ تاہم وہ لوگ جو حج کرنے کا قصد کر چکے ہیں۔ بصرہ و بغداد کے راستے سفر کر سکتے ہیں۔ زائرین برٹش انڈیا کے معمولی جہازوں میں کراچی سے بصرہ تک سفر کر سکتے ہیں۔ اور پھر بصرہ سے بغداد تک ریل کے ذریعہ سفر کر سکتے ہیں۔ بغداد سے آگے سفر کے لئے بس کے انتظامات ہیں۔ کراچی بندرگاہ کی حج کمیٹی پاسپورٹ وغیرہ کے حاصل کرنے میں مدد کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ نیز حاجیوں کیلئے کراچی میں کیمپ قائم کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاکہ انہیں حج کے لئے روانہ ہونے تک وہاں ٹھہرایا جا سکے +

سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ہندو سادھارن سبھا کمیٹی کے سکرٹری نے ایک مکتوب میں اس امر پر اظہار افسوس کیا ہے کہ حکومت نے اس سال مسلمانوں کو حج کی سہولتیں مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے حکام پر زور دے گی کہ مسلمانوں کو حج کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں خواہ اس میں خطرہ بھی ہو +

ٹائمز کا نامہ نگار خصوصی کہتا ہے کہ اسٹالن گراڈ کے صنعتی علاقہ کے اندر تازہ ترین جرمن پیش قدمی کے بعد شہر کے اندر صورت حال سخت ہو گئی ہے۔ جرمنوں نے کارخانوں کی ایک اور بستی میں پاؤں رکھنے کی جگہ حاصل کر لی ہے۔ یہ بستی ۱۴ اکتوبر کو کارخانوں کے علاقہ میں گھمسان جنگ کے بعد چھوڑ دی گئی تھی — مارشل تیموشنکو کی فوجوں نے جو شہر کے باہر دشمن کے بازوؤں پر اس غرض سے حملہ کر رہی ہیں کہ شہر کے اندر دشمن کے حملوں کا بوجھ ہلکا کیا جائے۔ انہوں نے شمال کی طرف سے حملہ کر کے جرمنوں کے بازو پر سخت ضرب لگائی ہے۔ لیکن اتنی بات ظاہر ہے کہ یہ حملے شہر کے اندر لڑنے والی جرمن فوجوں کو ان کے مستقر سے الگ کر دینے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ شہر کے اندر جوں جوں میدان جنگ تنگ ہوتا جا رہا ہے والگا کے پار سے محافظین اسٹالن گراڈ کے لئے کمک منگانے کا سلسلہ قائم رکھنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ دفعتاً حملہ آوروں اور محافظین دونوں کو دبا رہا ہے۔ جرمن نہیں چاہتے کہ جاڑے آ جائیں اور وہ کھلے گیاہ پوش میدانوں میں پڑے رہیں۔ ساتھ ہی برف باری سے والگا کے جم جانے کے بعد محافظین اسٹالن گراڈ کو مشکلیں بھی بڑھ جائیں گی کیونکہ دریا کے آر پار باقاعدگی کے ساتھ آنا جانا اور زیادہ مشکل ہو جائے گا +

العالمین کے محاذ پر اتحادی فوجوں نے زبردست حملے شروع کر دیئے ہیں۔ ان حملوں میں بری فوجیں بحری بیڑے اور فضائی دستے زبردست کارروائیاں کر رہے ہیں۔ برطانی فوجوں نے کئی جگہ کھائیں ڈال دئے ہیں۔ اور دشمن کے قیدیوں کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے اوپر نکل گئی ہے۔ جرمنوں کی بارودی سرنگوں کے میدانوں میں ایسے چوڑے چوڑے راستے پیدا کر لئے گئے ہیں کہ ہمارے ٹینک آگے بڑھ سکتے ہیں۔ اور اپنی پیدل فوجوں کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ جرمن بیان مظہر ہے کہ مصر میں لڑائی جاری ہے اور اس کے زور میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ آٹھویں لشکر کا کمانڈر جنرل مونٹگمری مزید تازہ دم فوجیں لڑائی میں جھونک رہا ہے +

—— ۲۵ اکتوبر کی صبح کو طلوع آفتاب سے قبل ہی جاپانی بمباروں اور شکاری طیاروں کے ایک مضبوط دستہ نے شمالی آسام میں ڈبرو گڑھ کے علاقہ کے امریکی ہوائی اڈوں پر حملہ کیا۔ جاپانی طیارے چودہ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے آئے۔ ہمارے شکاری طیاروں نے ان کا فوراً ہی مقابلہ کیا جو جاپانی طیاروں کو مار گرانے میں کامیاب ہو گئے۔ ہمارے طیاروں میں سے بھی ایک گر گیا۔ دشمن کے طیارے آگے نکل گئے میدانوں پر حملے کئے۔ اور کئی نوع بردار طیاروں کو یا تو تباہ کر دیا اور یا نقصان پہنچایا جو مرمت کے لئے زمین پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ امریکن ہوائی بیڑے کا ایک افسر اور ایک انگریز مارے گئے۔ اور پانچ امریکن زخمی ہو گئے۔ اگرچہ کئی عمارتوں پر بم گرے جن سے کچھ نقصان ہوا۔ لیکن بہت سے شہری مزدوروں نے حملہ کے عین بعد ہی جبکہ خطرہ دور ہو جانے کا اعلان کیا گیا اپنا کام شروع کر دیا۔ انہوں نے بہت زیادہ حوصلہ اور ہمت کا اظہار کیا۔ اعلان میں چین کے علاقوں میں امریکی ہوائی جہازوں کے ان حملوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ۲۵ اکتوبر کی صبح کو دس بجے دشمن کا دیکھ بھال کرنے والا ایک جہاز شمال مشرقی آسام میں تباہ کر دیا گیا۔ اسی دن جاپان کے کئی شکاری ہوائی جہازوں کے ایک دستہ نے دوپہر کو چند طیاروں کے ساتھ آسام کے ہوائی مستقروں پر حملہ کیا اور بمباری کی۔ ایک روز پہلے بھی ان ہی ہوائی مستقروں پر انہوں نے حملہ کیا تھا۔ اس حملہ سے نقصان کم ہوا +

—— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ خان عبدالغفار خاں کو آج (۲۷ اکتوبر کو) گرفتار کر لیا گیا۔ کیونکہ انہوں نے ایک حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جس کے ذریعہ انہیں مردان ضلع میں داخل ہونے کی ممانعت کی گئی تھی اس ضلع میں داخل ہونے کی کوشش کی + خان عبدالغفار خاں کی گرفتاری کے بعد پشاور شہر میں ایک عام جلسہ کیا گیا۔ جس میں ڈاکٹر خان صاحب اور خان علی گل خاں ایم ارباب عبدالرحمٰن خاں ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے تقریریں کیں +

استقامت

(۶)

(از جناب مولوی محمد زبیر صاحب نظروی در بھنگوی جامعہ رحمانیہ بنارس)

گذشتہ قسط میں وعدہ کیا تھا کہ اس کے بعد اماموں کی ثابت قدمیوں کا ذکر آئے گا۔ لہذا ناظرین سے امید ہے کہ مضمون کی طوالت دیکھ کر گھبرا نہ جائیں بلکہ بصد شوق و خلوص ملاحظہ فرمائیں۔

امام الفقہاء امام ابوحنیفہؒ

اسم گرامی نعمان ابوحنیفہ کنیت

امام اعظم لقب ۸۰ھ میں بمقام کوفہ عبدالملک بن مروان بن حکم کے دور حکومت میں پیدا ہوئے آپ کا پیشہ نساجی تھا۔ ریشمی کپڑا بننے کا آپ کے مکان میں بہت بڑا کارخانہ تھا۔ اور آپ کی کئی پشتوں سے۔ کام ہوتا چلا آتا تھا۔ (تذکرۃ النعمان مطبوعہ نولکشور کانپور ص ۱۹ تا ۲۲) ابتدا میں آپ بھی اسی کام میں مشغول ہوئے۔ آپ کی ولادت کے وقت کئی صحابہ زندہ تھے۔ مگر ان میں کسی سے سماعت نہیں۔ اگر ایک بھی روایت کی ہوتی تو سب سے پہلے امام کے تلامذہ خاص طور پر شہرت دیتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ امام کی شہرت ان کے شاگردوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ زیادہ تر انہی لوگوں نے ان کی نام آوری کے سکے بٹھائے ہیں۔ امام ابو یوسفؒ قاضی القضاۃ اور امام محمدؒ اور امام زفرؒ وغیرہم جلیل الشان علمی کمالات کے نمونے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سماعت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ علم کی تحصیل کے لئے آپ کی طبیعت اس وقت منعطف ہوئی جبکہ روئے زمین سے شمع رسالت کے پروانوں کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ اس لئے آپ نے تابعین عظام سے علم حاصل کیا۔

آپ نہایت ذہین فطین تھے۔ مسائل کے استخراج میں کافی مہارت تھی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ فقہ میں ہر شخص آپ کا خوشہ چیں ہے آپ بڑے ہی متقی و پرہیزگار واقع ہوئے تھے۔

یزید بن کمیت ایک مشہور عابد اور امام صاحبؒ کے ہمعصر تھے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک رات عشاء کی نماز میں علی بن حسین مؤذن نے إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا پڑھی لوگ تو نماز پڑھ کر اپنے اپنے گھر چلے گئے اور آپ مسجد ہی میں بیٹھے رہے۔ میں ان کے پاس سے اٹھ گیا تاکہ انہیں خلل نہ ہو۔ جب صبح کی نماز کے لئے مسجد میں آیا۔ تو دیکھا آپ غمزدہ کھڑے اپنی ریش مبارک پر ہاتھ پھیر رہے ہیں۔ اور جناب باری میں یوں گریہ وزاری کر رہے ہیں۔ يَا مَنْ يَجْزِيْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ خَيْرٍ خَيْرًا وَيَا مَنْ يَجْزِيْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ شَرٍّ شَرًّا أَجِرِ النُّعْمَانَ عَبْدَكَ مِنَ النَّارِ وَمَا يُقَرِّبُ مِنْهَا مِنَ السُّوْءِ وَأَدْخِلْهُ فِيْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ اے اللہ تو ہر شخص کو جو اس کی ذرہ بھر نیکی کے بدلے نیک جزا دیگا اور اے اللہ تو جو ہر شخص کو اس کی ذرہ بھر بدی کے بدلے سزا دیگا۔ اپنے بندے نعمان کو دوزخ سے نجات دے اور نیز ان برائیوں سے جو دوزخ کے قریب کر دیتی ہیں اور اس نعمان کو اپنی رحمت کی کشائش میں لے لے۔ یزید بن کمیت کہتے ہیں کہ جب میں اندر گیا تو آپ نے فرمایا کیا چراغ بجھاؤ گے۔ گویا آپ کے خیال میں ابھی عشاء کا وقت ہے۔ میں نے کہا صبح کی اذان بھی ہو گئی آپ نے فرمایا خدا کے لئے جو کچھ تم نے دیکھا کسی سے نہ کہنا۔

امام موصوفؒ نے وصیت فرمائی تھی لَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ لَمْ يَعْرِفْ دَلِيْلِيْ أَنْ يُّفْتِيَ بِكَلَامِيْ ناواقف کو لائق نہیں کہ میرے کلام سے فتویٰ دے۔ إِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ (کذا فی تفسیر مظہری وغیرہ) جب صحیح حدیث ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔ امام موصوف فرماتے ہیں

إِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَّكِتَابُ اللّٰهِ يُخَالِفُهٗ فَاتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقِيْلَ إِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُهٗ قَالَ اتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِخَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يُخَالِفُهٗ قَالَ اتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ

(روضۃ العلماء صفحہ ۲۲۲) یعنی میں جب کوئی مسئلہ بیان کروں اور وہ کلام اللہ کے مخالف ہو تو اسے چھوڑ دو لوگوں نے کہا اگر خبر (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہو۔ تو آپ نے فرمایا میرے قول کو چھوڑ کر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا پھر کہا گیا صحابی رضی اللہ عنہ کے قول کے مخالف ہو۔ تو فرمایا میرے قول کو چھوڑ کر صحابہ رضی اللہ عنہم کے قول پر عمل کرنا۔ پس معلوم ہوا کہ آپ حدیث کے فدائی اور عملاً و مذہباً اہلحدیث تھے۔ اور کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت عزت کرتے تھے اس کے مقابلے میں اپنے علم کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے تھے۔ یہی نہیں بلکہ اوروں کو بھی اہلحدیث بناتے تھے۔ سفیان بن عیینہؒ سے پوچھا گیا کہ تم اہلحدیث کیسے بنے ہو تو جواب دیا کہ مجھکو امام ابوحنیفہؒ نے اہلحدیث بنایا۔ (حدائق الحنفیہ مطبوعہ نولکشور ص ۱۳۴)

اس وقت نہ تقلید تھی نہ آپ کسی کے مقلد تھے بلکہ آپ خود مجتہد تھے اور حدیث نبوی اور آثار صحابہ آپ کا ماخذ و مایہ العمل تھا۔ ہمیں یہ الزام دیا جاتا ہے کہ اہلحدیث امام صاحبؒ کی کچھ قدر نہیں کرتے حالانکہ امام صاحبؒ کا ہم جیسا قدردان دنیا میں کوئی گروہ نہیں ہم ان کے فرمان کے مطابق انہیں عالم باعمل۔ کلام اللہ و حدیث رسول اللہؐ کی عزت کرنے والے۔ اہلحدیث بنانے والے مسلمانوں کے پیشوا مانتے ہیں۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہم ان کے مقلد نہیں یہ بھی انہی کی تعلیم ہے وہ خود مجتہد تھے مقلد نہیں تھے۔ آپ نے کبھی نہیں فرمایا کہ میری تقلید کرو (لوائح الانوار) لہذا مقلدوں کو یہ جان لینا چاہئے کہ وہ خود امامؒ موصوف پر دھبہ اور افترا پردازی کرتے ہیں۔

او۔ ان کی وصیت منہ کو نہیں مانتے ✤
اب ان کے استقلال کا بھی جائزہ لیجئے۔
دنیا اور دنیاداری سے بالکل کنارہ کش
رہتے تھے۔ گزرا یا ہوتا ہے کہ انسان اپنے مال
کے نادر ہیں آخرت کو بھول جاتا ہے مگر آپ باوجود
ذی حیثیت ہونے کے بھی دنیا سے بھاگتے تھے
حکومت کا رعب اور دبدبہ بھی ان پر کارگر نہ ہوتا تھا
بنی امیہ کے آخری بادشاہ مروان بن محمد کے عہد
میں یزید بن عمر بن ہبیرہ فزاری حاکم عراق نے
امام صاحبؒ کو میر منشی اور افسر خزانہ مقرر کرنا چاہا
اور بالجبر آپ سے یہ عہدہ قبول کروانا چاہا۔ لیکن آپ
نے صاف انکار کر دیا کہ میں کسی قسم کا عہدہ نہیں
چاہتا۔ اس سے الگ تھلگ رہونگا۔ اس انکار
پر یزید نے قسم کھا لی کہ یہ عہدہ بہر قبول کرنا پڑیگا۔
امام موصوف نے کہا کہ اگر یزید کہے کہ مسجد کے
دروازے گن کر بتاؤ جب بھی مجھے منظور نہیں،
چہ جائیکہ کسی مسلمان کے قتل کا فرمان لکھوں،
اور اس پر مہر کر دوں۔ (عقود الجمان باب ست دہم)
یزید نے غصہ میں آکر حکم دیا کہ روزانہ دس کوڑے
لگوئے جائیں۔ چنانچہ امام صاحبؒ پر اس ظالمانہ
حکم کی تعمیل کی گئی پھر بھی آپ اپنے قول سے
نہ پھرے بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ یہ
جھگڑا قضا کے نہ قبول کرنے پر تھا۔ ہو سکتا ہے
اُس نے دونوں کام آپ ہی کے سپرد کئے ہوں۔
یزید نے ہر روز دس کوڑے کے حساب سے
ایک سو دس کوڑے لگوائے ✤

۱۳۲ھ میں سلطنت اسلامیہ نے دوسرا
رُخ بدلا یعنی بنو امیہ کی سلطنت ختم ہوگئی اور آل
عباس حکمراں ہوئے۔ پہلا بادشاہ ابو العباس عبداللہ
سفاح ہوا۔ اس نے چار سال حکومت کی۔ اس
کے بعد ابو جعفر منصور تخت نشین ہوا۔ یہ امام صاحبؒ
کو کوفہ سے بغداد لے گیا اور وہاں جاکر قاضی
ہونے پر مجبور کیا۔ آپ نے صاف صاف جواب
دے دیا کہ مجھ سے یہ بار عظیم نہیں اٹھ سکتا۔ غالباً
آپ کے سامنے یہ حدیث رسول تھی مَنْ جُعِلَ
قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ
جو لوگوں کا قاضی (جج) بنایا جائے گا وہ بغیر چھری
ذبح کیا جائے گا۔ لیکن منصور نے قاضی بنانے
پر قسم کھائی اور آپ نے نہ بننے پر۔ ربیع بن یونس
نے کہا امیر المومنین قسم کھا رہے ہیں آپ کو اس کا
کچھ خیال نہیں۔ آپ نے فرمایا امیر المومنین اپنی
قسم کا کفارہ ادا کرنے کا مجھ سے زیادہ مقدور رکھتے
ہیں۔ منصور نے جھنجھلا کر قید کا حکم دے دیا مگر آپ
بھی حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح رَبِّ السِّجْنُ
اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ (خدایا جس کام
کی طرف بلایا جاتا ہے اس سے قید بہتر ہے) قید
کو پسند فرماتے رہے۔ پھر بھی اُس نے ضد کی کہ
آپ ضرور قاضی بنائے جائیں گے۔ آپ نے فرمایا
میں قاضی بننے کے لائق نہیں ہوں۔ اُس نے کہا
آپ جھوٹے ہیں۔ فرمایا کہ بس آپ نے میرے
حق میں فیصلہ کر دیا۔ حَكَمْتَ عَلٰى نَفْسِكَ
جھوٹا آدمی قاضی نہیں ہوسکتا۔ بالآخر اس نے
۱۴۶ھ میں مستقل قید کر دیا۔ ۱۵۰ھ، ۷۰ برس
کی عمر میں بغداد ہی کے جیل میں اس دنیا سے کوچ
فرما گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○
آپ کے جنازہ میں اول اول پچاس ہزار آدمی
حاضر تھے پھر مقام خیزران میں دفن ہونے کے بعد
بیس روز تک لوگ جوق در جوق آکر آپ کی قبر
منور پر جنازہ پڑھتے رہے۔ ۴۵۹ھ میں شاہ
سلجوقی نے آپ کی قبر پر آپ کے حکم کے خلاف
قبہ بنوایا ✤

حضرات! یہ تکلیفیں بزرگانِ دین کو ورثہ
میں ملی تھیں ان پر قائم و دائم رہے۔ یہ تکالیف
بظاہر تو المناک ہیں لیکن ان بزرگوں کے لئے
آخرت میں موجب فرحت ہیں۔ اَللّٰهُمَّ
اَدْخِلْهُ جَنَّةَ النَّعِيْمِ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ

امام دار الہجرۃ امام مالکؒ

نام مالک کنیت
ابو عبد اللہ۔ امام دار الہجرۃ لقب۔ والد کا نام
انس تھا۔ آپ خالص عرب ہیں۔ ۹۳ھ میں
پیدا ہوئے۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ سے ۱۳ سال
چھوٹے ہیں۔ تحصیل علم کے بعد ۱۷ سال کی عمر
میں حلقہ تدریس قائم کیا۔ درس کے وقت اچھے
لباس اور خوشبو وغیرہ لگا کر بیٹھتے۔ اور حدیث
کی بہت عزت کرتے تھے۔ کبھی اپنی آواز حدیث
رسولؐ پر بلند نہ کرتے۔ ایک مرتبہ خلیفہ منصور امام
صاحبؒ سے مناظرہ کر رہا تھا۔ آواز نہایت بلند
ہو رہی تھی۔ امام نے ڈانٹ کر فرمایا کہ لَا تَرْفَعُوْٓا
اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ۔ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ ان کا
حلقہ درس بہت وسیع تھا۔ ہر طبقہ کے لوگ
شامل تھے۔ جب درس میں بیٹھتے تو سب کے
سب مؤدب بیٹھتے حتی کہ امام ابو حنیفہؒ بھی سرنگوں
رہتے۔ نہایت احترام سے بیٹھتے۔ امام شافعیؒ
فرماتے ہیں کہ ہم ورق بھی آہستہ الٹا کرتے۔ تاکہ
کھڑکھڑاہٹ معلوم نہ ہو۔ امام صاحبؒ کے بہت
شاگرد تھے۔ ان میں سے چار نہایت جلیل القدر
ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ امام محمدؒ اور
عبد اللہ بن مبارکؒ قَالَ الْحَنَفِيَّةُ اَجَلُّ مَنْ
رَوٰى عَنْ مَالِكٍ اَبُوْ حَنِيْفَةَ (ذہبی المالک
ص ۲۳۹ مطبوعہ مصر) ان کا استغنا رعب و دبدبہ
تھا کہ شاگرد ایک مرتبہ پوچھنے کے بعد دوبارہ پوچھنے
کی ہمت نہ کرتے۔ اثنائے درس میں ایک شاعر
کا گذر ہوا۔ اُس نے فوراً کہا:۔

يَدَعُ الْجَوَابَ فَمَا يُرَاجَعُ هَيْبَةً
وَالسَّائِلُوْنَ نَوَاكِسُ الْاَذْقَانِ
اَدَبُ الْوَقَارِ وَعِزُّ سُلْطَانِ التُّقٰى
فَهُوَ الْمُهَابُ وَلَيْسَ ذَا سُلْطَانِ

اگر امام صاحبؒ جواب نہ دیتے تو بہت سوال سے
پھر پوچھا نہیں جا سکتا۔ پوچھنے والے سر نیچا
کر لیا کرتے ہیں۔ وقار ادب اور سلطانِ تقویٰ
کا جاہ و جلال ہے لوگ اس سے ڈرتے ہیں
حالانکہ یہ صاحب حکومت نہیں۔ (تزیین
الممالک نقلاً عن الخطیب ص ۶۵)
مجلس میں عام فاس کی تمیز نہیں کرتے تھے

ایک دن ہارون رشید نے درس میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا۔ اور کہا کہ عام لوگوں کو مجلس سے علیحدہ کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک آدمی کے لئے اتنے طالب العلموں کا خون کیا جائے۔ (مناقب مالکؒ بن مسعود الزواوی مطبوعہ مصر صـ۲۹) اسی طرح ایک مرتبہ اور کہلا بھیجا کہ اپنی موطا دربار میں آ کر پڑھا یا کیجئے۔ آپ نے فرمایا اَلْعِلْمُ یُزَارُ وَلَا یَزُوْرُ علم کے پاس لوگ آتے ہیں لوگوں کے پاس علم نہیں جاتا۔ آخر انہیں عام حلقہ میں آنا ہی پڑا ✤

جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کو محبوب سمجھتے تھے اسی طرح آپ بھی۔ محمد المہدی جو منصور کے بعد جانشین ہوا۔ اُس نے ۱۵ لاکھ درہم بھیجے اور کہلوایا کہ آپ میرے ساتھ بغداد تشریف لے چلیں۔ آپ نے فرمایا جوں کی توں تمہاری تھیلی رکھی ہے لے جاؤ۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ مدینہ بہتر ہے اور شہروں سے اگر لوگ جان لیتے ✤

آپ ہمیشہ قرآن وحدیث سے فتویٰ دیتے تھے ایک شخص نے آپ سے فتویٰ پوچھا۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ سائل نے کہا کیا آپ کی بھی رائے ہے۔ آپ سخت ناراض ہوئے اور یہ آیت پڑھی فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ اللہ اور رسولؐ کی مخالفت کرنے والے بڑے بڑے دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (ایقاظ الہمم صـ۱۲۳ ج۲) آپ فرماتے تھے لَا یُصَارُ اِلٰی شَیْءٍ غَیْرِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَهُمَا مَوْجُوْدَانِ (رملب المنفعہ صـ۲۱) کتاب سنت کے رہتے ہوئے کسی تیسری چیز کی طرف رغبت نہیں کی جا سکتی۔ ہاں آپ نے یہ بھی فرمایا ہے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِیُٔ وَاُصِیْبُ فَانْظُرُوْا فِیْ رَأْیِیْ فَکُلُّ مَا وَافَقَ الْکِتَابَ وَالسُّنَّةَ فَخُذُوْهُ وَکُلُّ مَا لَمْ یُوَافِقْ فَاتْرُکُوْهُ (ایقاظ الہمم صـ۱۲۳ ج۲) میں بشر ہوں کبھی صحیح فتویٰ بھی دے دیتا ہوں اور کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ میرا فتویٰ قرآن وحدیث سے ملا کے تو لے لو ورنہ چھوڑ دو۔ قیاس کے بارے میں فرماتے ہیں۔ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ۔ قیاس کی باتیں قابل وثوق نہیں۔ ان پر یقین نہیں کرنا چاہئے۔ کُلُّ وَاحِدٍ مَاْخُوْذٌ مِنْ قَوْلِهٖ وَمَرْدُوْدٌ اِلَّا صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ صلی اللہ علیہ وسلم (درایت) دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں۔ ان کی باتیں کچھ رد بھی کی جاتی ہیں اور لی بھی جاتی ہیں مگر اس قبر والے کی کوئی بات رد کے لائق نہیں ✤

ان کے استقلال کا یہ حال تھا کہ کبھی آپ حق کے اظہار سے نہیں ڈرتے تھے۔ حکومت سے بالکل خائف نہ تھے۔ اس کی پاسداری نہ تھی۔ اپنی آزادانہ رائے اور اعلان میں کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ چنانچہ یہ مسئلہ پیش آیا کہ اگر کوئی شخص جبراً اپنی بیوی کو طلاق دے تو کیا یہ طلاق واقع ہو گی؟ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ✤

چونکہ اس وقت امام ابو حنیفہؒ کے فتوے پر لوگ عامل تھے سب نے انکار کر دیا۔ جعفر بن سلیمان عباسی نے جو خلیفہ منصور عباسی کا چچا زاد بھائی تھا کہا کہ ایسا فتویٰ نہ دیا کرو اور نہ اس کا اعلان کرو۔ آپ نے فرمایا میں آج بھی کہتا ہوں اور کل بھی یہی کہوں گا۔ جعفر نے گھر جا کر ایک شخص کو بھیجا کہ ان سے جا کر پھر پوچھو۔ آپ نے فرمایا مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہو سکتی۔ جعفر یہ سن کر بہت غضبناک ہوا اور ان کی سزا کا حکم دیا کہ ان کو کوڑے مار مار کر منوایا جائے۔ آپ مجرموں کی طرح محکمہ امارت میں لائے گئے۔ لباس وپوشاک اتارے گئے اور شانۂ مبارک پر ستر کوڑے لگائے گئے ساری پیٹھ خون سے سرابور ہو گئی۔ ہاتھ مونڈھے سے اتر گئے۔ اس پر بھی اس کا دل نہ بھرا۔ تو کہا کہ انکو اونٹ پر چڑھا کر بازاروں اور گلیوں کوچوں میں پھرایا جائے۔ آپ گلیوں بازاروں سے گذر رہے تھے۔ اور زبان مبارک پر جاری تھا وَهُوَ عَلٰی بَعِیْرٍ فَقَالَ اَلَا مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَصْبَحِیُّ وَاَنَا اَقُوْلُ طَلَاقُ الْمُکْرَهِ لَیْسَ بِشَیْءٍ۔ فرما رہے تھے جو مجھ کو جانتا ہے وہ جانتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جو نہیں جانتا؟ وہ سن لے کہ میں مالک بن انس ہوں اور فتویٰ دیتا ہوں کہ طلاق جبری درست نہیں ہے (طبقات ابن سعد ترجمہ مالک ومناقب مالک للزواوی) اس کے بعد خون آلودہ ہی مسجد میں تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ آپ کی نماز نہیں ہوئی۔ اس لئے کہ آپ کے بدن سے خون نکل رہا ہے۔ آپ نے فرمایا حضرت سعید بن مسیبؒ کو بھی جب کوڑے مارے گئے تو انہوں نے بھی مسجد نبوی میں آ کر دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ یہ جواب سن کر لوگوں کی زبانوں پر قفل پڑ گئے اور کچھ جواب نہ بن پڑا ✤

حضرات! ایسے بڑے عالم اپنے بڑے امام کی اس طرح درگت بنائی جاتی ہے اور اس مقدس ہستی کی یوں تحقیر کی جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی یُوْشِکُ النَّاسُ اَنْ یَّضْرِبُوْا اَکْبَادَ الْاِبِلِ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ (ترمذی ابن حبان والطبرانی) ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب وہ زمانہ آئے گا کہ لوگ علم کی طلب کے لئے اپنے اونٹ ہنکائیں گے لیکن مدینہ کے عالم سے زیادہ بڑا وہ کسی کو نہ پائیں گے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس پیشگوئی میں شامل ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے لئے پیش گوئی فرمائی تھی ✤

امام صاحبؒ کو کوڑے مارے گئے اس لئے

عہ سیوطی کا رسالہ تزئین الممالک فی مناقب الامام مالکؒ دیکھیں

کرتے کے اظہار میں انہوں نے حکومت کی پرواہ نہ کی۔ ان کے لعن وطعن کا کچھ خیال نہ کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے والے اور رسول ؐ کے کلام کا اسقدر خیال کرنے والے کہ حجو ڈانک مار رہا ہے اُف تک نہ کرنے والے کو حکومت نے کیا نہ کیا۔ ان کی بے حرمتی کی۔ ان کی کوڑے سے مرمت کی۔ اپنی ظالمانہ تلواروں سے دھمکایا لیکن ثابت قدم بندے اسی طرح ثابت رہتے ہیں جس طرح ان کے پیشوا۔ ثابت قدمی کا نمونہ چھوڑ کر دنیا سے گذر گئے ✦

امام اہل السنہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی پیدائش ربیع الاول ۱۶۴ھ میں شہر بغداد میں ہوئی۔ دو سال کی عمر ہونے پائی تھی کہ والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی والدہ نے آپ کی نگہداشت کی۔ ابتدائی تعلیم آپ نے بغداد ہی میں پائی۔ ۱۷۹ھ میں حدیث کی سماعت شروع کی۔ امام صاحب نہایت غریب و مسکین تھے۔ اکثر تین تین دن تک فاقہ کی نوبت رہتی۔ لیکن کسی کے دست نگر نہ بنتے نہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتے۔ جس وقت آپ امام شافعیؒ سے حدیث کی سماعت کر رہے تھے امام شافعیؒ نے بحکم ہارون الرشید امام صاحبؒ سے فرمایا کہ خلافت میں ایک عہدہ خالی ہے۔ آپ کے سوا کسی کو پسند نہیں کرتا۔ آپ یہ سنکر رنجیدہ ہوئے اور جواب دیا" میں آپ کے یہاں حدیث کی سماعت کرنے آیا ہوں۔ اس لئے نہیں آیا کہ آپ میرے لئے قضا کا منصب تفویض کریں جس وقت آپ یمن میں تعلیم پا رہے تھے مالی حالت بالکل کمزور تھی۔ شیخ عبدالرزاق محدث نے کچھ دینار آپ کے ہاتھ میں دینے چاہے مگر آپ نے فرمایا۔ میری ضروریات اللہ تعالیٰ پوری کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ کپڑا اتنا بوسیدہ ہوگیا۔ کہ امام صاحبؒ کا باہر نکلنا بند ہوگیا۔ دروازے بند کر کے گھر میں بیٹھ گئے۔ تلاش کرنے پر معلوم ہوا

کہ کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے گھر میں پوشیدہ ہیں لوگوں نے ہرچند کہا کہ ہم کپڑے بنوا دیتے ہیں لیکن آپ نے اس شرط پر ایک دینار لیا کہ دینے والے مجھ سے کتابت کرالیں۔ آپ نہایت متقی و پرہیزگار تھے۔ نماز میں اللہ سے دعا کرتے تھے کہ اللہ امت محمدیہ کو بخش۔ گھنٹوں تک سجدے میں گرے رہتے۔ آپ نے کل پانچ حج کئے۔ آپ بڑے پائے کے امام و محدث ہیں ہمیشہ قرآن و حدیث کو اپنا لائحہ عمل رکھتے آپ فرماتے ہیں: لَا تُقَلِّدْنِي وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَلَا الشَّافِعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ وَخُذِ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ (عقد الجید) نہ میری تقلید کرنا اور نہ مالکؒ نہ شافعیؒ اور نہ ان کے علاوہ کسی اور کی بلکہ ان لوگوں نے قرآن و حدیث سے جو احکام لئے تم انہی کو لے لینا۔

دنیا ایمان داروں کے لئے آزمائش کی جگہ ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ قرآن بہانگ دہل پکار پکار کر کہتا ہے أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ (عنکبوت) یعنے مسلمان جو کفاروں کی ایذا رسانی سے گھبرا جاتے ہیں تو کیا ان لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر چھوٹ جائیں گے کہ ایمان لے آئے۔ ان کو قسم قسم کے مصائب سے آزمایا جائے گا۔ ہمیشہ کا یہ دستور چلا آتا ہے جیسا کہ آپ نے پہلی قسطوں میں ملاحظہ فرمایا کہ حق کے متلاشی بڑی بڑی مصیبتوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان کی آزمائشیں ہوتی ہیں۔ انہیں کوڑے سے مارے جاتے ہیں۔ جیل کی اندھیری کوٹھڑی میں مقید کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہی مصائب ان پر بھی آئے مگر امام صاحبؒ نے آزمائش کے مرحلے کو بڑی دلیری و ثابت قدمی کے ساتھ طے کیا۔ تن تنہا حکومت کو بتلا دیا کہ حق حق ہی ہوکر رہتا ہے۔ باطل مثل ریت اُڑ جاتا ہے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ۔ (عنکبوت) ہم تو ایسے ایسے واقعات سے ان لوگوں کو بھی آزما چکے ہیں جو ان سے پہلے مسلمان گذرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ظاہری علم سے بھی جا کر رہے گا۔ جو ایمان کے دعوے میں سچے ہیں اور جھوٹوں کو بھی معلوم کر رہے گا ✦

امام صاحبؒ کو اپنی آزمائش کی اطلاع رویائے صادقہ کے ذریعہ ہو چکی تھی۔ اس کے برداشت کرنے کے لئے بالکل کمربستہ ہو گئے تھے۔ چنانچہ ربیع نے ربیع سے روایت کی ہے کہ امام شافعیؒ نے ایک خط مصر سے مجھے قاصد بنا کر بھیجا۔ صبح کی نماز ادا کرکے جب حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لا رہے تھے میں نے سلام کیا اور خط حوالہ کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اس کو پڑھا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ پڑھ رہے تھے اور آنسو کے قطرات چہرہ مبارک پر گر رہے تھے۔ میں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ امام شافعیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ احمد کو میرا سلام کہو اور آگاہ کردو کہ خلق قرآن کے بارے میں ان کی سخت آزمائش ہوگی۔ خبردار خلق قرآن کا کبھی اقرار نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بعد ان کے علم کو تا قیامت باقی رکھے گا۔ امام صاحبؒ نے یہ بشارت پڑھ کر اپنی قمیص اتار کر میرے حوالہ کی۔ اور میں مصر واپس چلا آیا۔ آپ تو پہلے ہی سے کمربستہ تھے کہ مامون ہارون الرشید کا چھوٹا بیٹا بادشاہ ہوتا ہے۔ چونکہ اس وقت معتزلہ کا دور دورہ تھا وہ فلسفہ یونان پڑھکر بہت متاثر ہوا۔ مامون کی زندگی کے آخری دور میں معتزلہ کی ایک جماعت نے اس کے کان میں خلق قرآن کا مسئلہ پھونک دیا اور اسے گھول گھول کر پلادیا کہ قرآن مخلوق ہے علماء کو اس طرف بلائیے اور جو نہ مانیں انہیں تلوار کے زور سے منوایا جائے بس مامون کہنے میں آگیا اور علماء کو امت کے اس طرف بلانے کی ترغیب دی اور اعلان کرادیا کہ

جب اچھی طرح کھڑے ہو گئے تو فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَقَائِمٌ عَلَی الْحَوْضِ السَّاعَۃَ الخ اُس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں اس وقت اپنے حوض کوثر پر کھڑا ہوا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے دنیا اور آخرت میں ایک شخص کو اختیار دیئے جانے کا بیان فرمایا جسے رازدار نبوت اپنی دوربینی سے سمجھ گئے۔ الخ فصلے اللہ ورضی اللہ عنہ۔

آہ! یہ تھے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آخری خطبے۔ خوش نصیب ہے وہ امت جس کے نبی نے انہیں کسی کا محتاج نہیں چھوڑا۔ آپ رب سے جا ملے لیکن انہیں اپنا قائم مقام دے گئے۔ وہ قرآن ہے اور حدیث ہے۔ پس مسلمانو! ایک ہاتھ میں قرآن لے لو، دوسرے میں حدیث۔ اب نہ تیسرا ہاتھ، نہ تیسری چیز۔ آؤ اب اُس نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج کر اس خطبے کو ختم کریں۔ صَلَوَاتُ اللّٰہِ الْبَرِّ الرَّحِیْمِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالصّٰلِحِیْنَ وَمَا سَبَّحَ لَکَ مِنْ شَیْءٍ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الشَّاھِدِ الْمُبَشِّرِ الدَّاعِیْ اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

قُوْمُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرض الموت کے تیسرے خطبے کا پہلا خطبہ جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذیل خطبے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا نُعْظِمُ شُکْرَکَ وَنُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَنَتَّبِعُ نُصْحَکَ وَنَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَاَعْمَالَنَا مِنَ الرِّیَاءِ وَاَلْسِنَتَنَا مِنَ الْکَذِبِ وَاَعْیُنَنَا مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَۃَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَۃَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ وَوُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَۃٌ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِھَا فَاقِرَۃٌ کَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ وَّظَنَّ اَنَّہُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ

تمہیں دنیا سے محبت ہے۔ آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو۔ جس دن بہت سے چہرے بارونق ہونگے۔ دیدار خداوندی کی طرف ٹکٹکی لگائے ہوئے ہونگے۔ اور بہت سے چہرے اُس دن بالکل بے رونق ہونگے جانتے ہونگے کہ آج اُن پر بڑی توڑ عذاب برس پڑنے والے ہیں۔ سو موت کے وقت جب کہ جان ہنسلی تک پہنچ جائے اور

کہا جائے کہ اب کون ہے جو جھاڑ پھونک کرے؟ اُس وقت یقین ہو جاتا ہے کہ جُدائی کی گھڑی آگئی۔ اور پنڈلیاں آپس میں رگڑنے لگتی ہیں۔ اُس دن تیرے رب کی طرف کوچ کرنا یقینی ہے۔

الٰہی تیرا شکر کہ تو نے ہمیں اپنی ذات کی پہچان دی۔ اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں پیدا کیا۔ ہم مانتے ہیں کہ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے۔ ہنسانا، رُلانا، فقیر امیر بنانا، آسودہ کرنا اور بھوکا رکھنا سب تیرے ہاتھ ہے۔ کوئی کام گو ہمارے نزدیک کتنا ہی اہم ہو لیکن تیرے نزدیک ادنیٰ بات ہے۔ اے جنت و دوزخ کے بنانے والے۔ اے فرشتوں اور نبیوں کے معبود اے کُل جہاں کے مسجود تیرے سوا نہ کوئی دور نزدیک کی سننے والا نہ تیرے سوا کوئی مشکل کشا نہ حاجت روا۔ تو سچا ہے۔ رسول برحق اے بیقراروں کی بے قراری دور کرنے والے۔ اے نبیوں کے بھیجنے والے، اے کتابوں کے اُتارنے والے۔ اے سلسلۂ نبوت کو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کر کے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کرنے والے! اے نیکوں کو نیک بدلے دینے والے۔ اے بدوں کی بدیوں سے دور کرنے والے ہم تیرے احسان مند ہیں تیرے شکر گذار ہیں۔ تو پاک ہے تیری ذات ہر حمد کی مستحق ہے۔ تو سب سے بڑا ہے۔ تو سب کا حاکم ہے۔ غذاؤں میں آسودگی تیری طرف سے ہے پانی میں روانی تیری دی ہوئی ہے۔ آگ میں حرارت کا پیدا کرنے والا تو ہے۔ درختوں میں پھل تو ہی اُگاتا ہے۔ پرند تیری تسبیح پڑھتے ہیں۔ ہوا تیری حمد کرتی ہے۔ پانی تیری بڑائی بیان کرتا ہے پہاڑ تیری عظمت کے شاہد ہیں۔ آسمان تیری اونچائی ظاہر کر رہے ہیں۔ ہر چیز سے تیری قدرت آشکار ہے۔ سب پر تو غالب و قہار ہے۔ ہم غلاموں کی کج مج زبان سے جو تیری تسبیح و تقدیس بیان ہو رہی ہے اُسے قبول فرمالے۔

اول دن سے آخری وقت تک جس نے ہمارا بھلا کیا، جس کے دل میں ہمارا درد تھا۔ جسے پورے لمحہ ہمارا خیال رہا جو ہر وقت ہمارے نفع میں رہا۔ جس نے ہمیں ایمان و دین سکھایا جس نے تجھے پہچنوایا اور تیری توحید کا اعلان کیا۔ تو اُس پر مدام علی الدوام صلوٰۃ و سلام بھیجتا رہ۔

مسلمان بھائیو! اور بہنو! اللہ تعالیٰ تمھیں ترقیاں دے بلند اقبال کرے خوش رکھے۔ تمھاری دین دنیا سنوارے تمھیں اجر دے۔ تمھاری نیکیاں قبول فرمائے۔ بدیوں سے درگذر فرمائے آمین۔ سنو اپنے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آخری مرض کے خطبے سنو!

(۹۷۷) بیماری میں ایک دن عصر کی نماز پڑھاتے ہی جلدی سے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اس سُرعت پر متعجب ہیں جو آپ واپس آتے ہیں اور صحابہ رضؓ کا تعجب دیکھ کر فرماتے ہیں كَانَ عِنْدِيْ تِبْرٌ فِي الْبَيْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ عِنْدِيْ ثُمَّ فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ یعنی میرے پاس کچھ سونا تھا تو مجھے بُرا معلوم ہوا کہ وہ رات کو میرے پاس ہی رہ جائے۔ اب یاد آگیا تو میں نے جاکر کہدیا کہ اُسے تقسیم کردو۔ (طبقات)

اور روایت میں ہے کہ میں خدا کے ساتھ کیا نیک گمان کر سکتا تھا جب کہ میں فوت ہو جاتا اور یہ مال میرے پاس ہی رہ جاتا۔

الٰہی اپنے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بے حد بے شمار درود بھیج، ادھر یہ سخاوت ہے، اُدھر گھر کا یہ حال ہے کہ جس رات انتقال ہوتا ہے گھر میں جلانے کے لئے تیل نہیں۔ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ۔

(۹۷۸) اسی مرض میں آپؐ فرماتے ہیں قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ لَا يَبْقَيَنَّ دِيْنَانِ بِاَرْضِ الْعَرَبِ (طبقات) یعنی اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو غارت کرے جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیں۔ خبردار ملک عرب میں دو دین باقی نہ رہیں

(۹۷۹) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ اسی بیماری میں جب ہم بیمار پرسی کے لئے گئے تو دیکھا کہ آپ چادر اوڑھے لیٹے ہوئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں چادر منہ سے ہٹا کر ہم سے فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ يُحَرِّمُوْنَ الشُّحُوْمَ

يَأْكُلُوْنَ أَثْمَانَهَا (طبقات ابن سعد) یعنی یہودیوں پر خدا کی لعنت ہو یہ چربی کو حرام مانتے ہوئے اُسے بیچکر اُس کی قیمت کھا جاتے ہیں۔

(۹۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخری وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کی زکوٰۃ کی لونڈی غلاموں اور ماتحتوں کے ساتھ سلوک کرنے کی وصیت کی اور یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ سانس نے کام دینا چھوڑ دیا۔ وَأَمَرَ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ حَتّٰى فَاضَتْ نَفْسُهٗ مَنْ شَهِدَ بِهِمَا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ (طبقات الکبیر لابن سعد) یعنی آپ نے خدا کے ایک ہونے، اور بے شریک ہونے اور فقط اُسی کے معبود برحق ہونے کی گواہی کا حکم دیا اور اس بات کی گواہی کا بھی کہ خدا کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے رسول ہیں۔ آپ یہی فرماتے رہے جب تک کہ سانس چلتا رہا۔ ان دونوں باتوں کی جو گواہی دیگا اس کا جسم جہنم پر حرام ہے۔

(۹۸۱) بیماری کے اور بیہوشی کے دورے پڑ رہے ہیں جو کان میں رونے کی آواز پڑتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انصار رو رہے ہیں۔ سر پر پٹی باندھے چادر لپیٹے مسجد میں آتے ہیں۔ منبر پر چڑھ کر خطبہ دیتے ہیں۔ حمد وثنا کے بعد فرماتے ہیں إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ تَرِكَةً أَوْ ضَيْعَةً ۔ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ تَرِكَتِيْ أَوْ ضَيْعَتِيْ وَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ (طبقات) یعنی ہر نبی اپنا ترکہ اور اپنی یادگار چھوڑ جاتا ہے میرا ترکہ ورثہ یادگار کنبہ قبیلہ یہی انصار ہیں۔ اور لوگ بڑھ رہے ہیں۔ یہ کم ہو رہے ہیں۔ پس میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ان کے بھلوں کی بھلائی قبول کرو اور ان کی خطاؤں سے درگذر کرتے رہنا۔

(۹۸۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ أَوْ كَشَفَ سِتْرًا ۔ فَإِذَا النَّاسُ يُصَلُّوْنَ وَرَاءَ أَبِيْ بَكْرٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا رَأٰى مِنْ حُسْنِ حَالِهِمْ وَرَجَاءَ أَنْ يَّخْلُفَهُ اللّٰهُ فِيْهِمْ بِالَّذِيْ رَآهُمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّمَا أَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أُصِيْبَ بِمُصِيْبَةٍ فَلْيَتَعَزَّ بِمُصِيْبَتِهٖ بِيْ مِنَ الْمُصِيْبَةِ الَّتِيْ تُصِيْبُهٗ بِغَيْرِيْ ۔ فَإِنَّ أَحَدًا مِّنْ أُمَّتِيْ لَنْ يُّصَابَ بِمُصِيْبَةٍ بَعْدِيْ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ مُّصِيْبَتِيْ (رواه ابن ماجه) یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الموت میں ایک دن اپنے حجرے شریف کا جو دروازہ مسجد میں پڑتا تھا اُسے کھولا۔ پردہ اٹھایا۔ اُس وقت لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدا میں نماز فرض پڑھ رہے تھے اُن کے اچھے حال کو دیکھ کر اور اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ان میں اُسی کو خلیفہ کرے جسے آپ نے اس وقت امام دیکھا ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر فرمایا اے لوگو! جسے کوئی مصیبت پہنچائی جائے وہ میری اس قسم کی مصیبت سے تسکین حاصل کرے اپنی اس مصیبت کو ہلکی سمجھ لیا کرے۔ سنو! میری امت میں سے کسی کو میرے بعد میری مصیبت سے سخت مصیبت نہ پہنچائی جائیگی۔

(۹۸۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہیں اور بیماری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی طرح انصار کی پریشانی بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ وہ مسجد کے گرد چکر کاٹ رہے ہیں اور بے تاب ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوتا ہے تو آپ لوگوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نکلتے ہیں۔ پیر زمین پر گھسٹ رہے ہیں۔ سر سے پٹی بندھی ہوئی ہے۔ مسجد میں آکر منبر کے پہلے زینے پر ہی بیٹھ جاتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سب قریب قریب ہو کر با ادب جمع ہو جاتے ہیں تو آپ خطبہ شروع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرماتے ہیں۔

أَيُّهَا النَّاسُ بَلَغَنِيْ أَنَّكُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ مَّوْتِ نَبِيِّكُمْ ۔ هَلْ خَلَدَ نَبِيٌّ قَبْلِيْ فِيْمَنْ بَعَثَ اللّٰهُ ۔ فَأَخْلُدَ فِيْكُمْ ؟ أَلَا إِنِّيْ لَاحِقٌ بِرَبِّيْ وَإِنَّكُمْ لَاحِقُوْنَ بِيْ ۔ فَأُوْصِيْكُمْ بِالْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ خَيْرًا ۔ وَأُوْصِي الْمُهَاجِرِيْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ ۔ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ ۔ وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ إِلَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۔ وَإِنَّ الْأُمُوْرَ تَجْرِيْ بِإِذْنِ اللّٰهِ ۔ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمْ اسْتِبْطَاءُ أَمْرٍ عَلَى اسْتِعْجَالِهٖ ۔ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَعْجَلُ بِعَجَلَةِ أَحَدٍ

وَمَنْ غَالَبَ اللّٰهَ غَلَبَهٗ ۔ وَمَنْ خَادَعَ اللّٰهَ خَدَعَهٗ ۔ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ ۔ وَاُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ خَيْرًا ۔ فَاِنَّهُمُ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۔ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِمْ ۔ اَلَمْ يُشَاطِرُوْكُمْ فِي الثِّمَارِ ۔ اَلَمْ يُوَسِّعُوْا لَكُمْ فِي الدِّيَارِ ۔ اَلَمْ يُؤْثِرُوْكُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَبِهِمُ الْخَصَاصَةُ ۔ اَلَا فَمَنْ وُلِّيَ اَنْ يَحْكُمَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ ۔ اَلَا فَلَا تَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْهِمْ ۔ اَلَا وَاِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنْتُمْ لَاحِقُوْنَ بِيْ ۔ اَلَا وَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ ۔ اَلَا فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَرِدَهٗ عَلَيَّ غَدًا فَلْيَكْفُفْ يَدَهٗ وَلِسَانَهٗ اِلَّا فِيْمَا يَنْبَغِيْ ۔ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الذُّنُوْبَ تُغَيِّرُ النِّعَمَ ۔ فَاِذَا بَرَّ النَّاسُ بَرَّتْهُمْ اَئِمَّتُهُمْ وَاِذَا فَجَرَ النَّاسُ عَقُّوْا اَئِمَّتَهُمْ (السیرة النبویه والآثار المحمدیه تالیف السید احمد الزینی)

مسلمانو! تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ آخری خطبہ ہے۔ اور اس خطبہ کو بیان کرکے کہتے ہیں لَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ اس دن کے بعد پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف ہی نہیں لائے۔ پس میں آپ سے کہونگا اور ہزور کہونگا کہ اس خطبے کے ایک ایک لفظ کو اپنی زندگی کا اصول بنالیں اسے کان دھر کر توجہ سے سُنیں۔ ادب اور لحاظ سے سُنئے۔ یہ میرا کلام اور میرا خطبہ نہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک کلام اور پاکیزہ ملفوظات ہیں۔ باادب بیٹھو اور دل سے سنو۔ فرماتے ہیں:-

لوگو! کیا تم اپنے نبیؐ کی موت سے ڈرتے ہو؟ کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ رہا؟ جو میں رہتا۔ سنو میں اپنے رب سے ملنے والا ہوں۔ اور تم مجھ سے ملنے والے ہو میں تمھیں پہلے پہل ہجرت کرنے والے مہاجرین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ اور خود اُن مہاجرین کو بھی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ خیرخواہی کی وصیت کرتا ہوں۔ سنو! جناب باری جل وعلا کا فرمان ہے قسم ہے عصر کی، انسان سب گھاٹے اور نقصان میں ہیں بجز اُن لوگوں کے جو ایماندار اور نیک کار ہیں۔ اور آپس میں حق اور صبر کے ساتھ ایک دوسرے کی خیرخواہی کیا کرتے ہیں۔ سنو! تمام کام اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہوتے ہیں۔ کسی کام کی دیر تمھیں اُس کی جلدی پر آمادہ نہ کردے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی جلدی کی وجہ سے جلدی کرنے پر مجبور نہیں۔ اللہ پر کوئی غالب آسکتا ہے؟ خدا کو دھوکہ دینے والے خود دھوکہ میں ہیں۔ دیکھو ایسا نہ ہو کہ ٹیڑھے بن کر زمین میں فساد پھیلاتے پھرو اور رشتے داریاں توڑنے لگو۔ میں تمھیں انصار کے ساتھ بھی بھلائی سے پیش آنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہی ہیں جنہوں نے تمھیں اور ایمان کو جگہ دی۔ دیکھو تم ان کے ساتھ احسان وسلوک ہی کرتے رہنا۔ کیا انہوں نے تمھیں اپنے پھلوں میں شریک نہیں کرلیا؟ کیا انہوں نے اپنے گھروں میں تمہارے لئے وسعت نہیں کردی؟ کیا باوجود اپنی ضرورتوں کے انہوں نے تمہاری ضرورتیں پوری نہیں کیں؟ سنو! تم میں سے جو شخص دو انسانوں کا بھی حاکم ہو میں اُسے حکم دیتا ہوں کہ ان کے بھلوں کی بھلائیاں قبول کرتا رہے اور ان کی بُرائیوں سے تجاوز کرتا رہے۔ دیکھو ان پر کسی اور کو اختیار نہ کرنا۔ سنو میں آگے جارہا ہوں کہ تمہارے لئے انتظام اور سرسامان کرلوں۔ تم بھی میرے بعد میرے پیچھے ہی آرہے ہو سنو! ہمارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے۔ تم میں سے جو مجھ سے کل کے دن ملنا چاہتا ہے اور میرے حوض پر وارد ہونا چاہتا ہے اُسے چاہئے کہ اپنے ہاتھ اور اپنی زبان کو اپنے قبضے میں رکھے سوائے نیک کاموں کے ان سے کوئی اور کام نہ لے۔ لوگو! گناہوں سے خدا کی نعمتیں ہٹ جاتی ہیں متغیر ہو جاتی ہیں۔ لوگ جب تک اچھے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر بادشاہ ایسے لوگوں کو بناتا ہے جو اُن پر رحم کریں لیکن جب لوگ خود بد بن جاتے ہیں تو اُن پر بادشاہ بھی ایسے مسلط ہوتے ہیں جو انہیں ضرر اور نقصان پہنچائیں۔

یہاں پر ایک لطیفہ بھی سُن لیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سب سے پہلا کلمہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ نکلا تھا جب کہ آپ دائی حلیمہ کے ہاں دودھ پینے کے زمانے میں تھے۔ اور

فتاوٰی

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسائل میں:-

(۱) وتروں میں دعا کے لئے جو رفعیدین ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے اس کا کیا ثبوت ہے؟

(۲) وتروں میں دعاء قنوت بسند صحیح کونسی ثابت ہے۔ اُس کے الفاظ کیا ہیں؟ مع حوالہ کتاب بیان فرمائیں +

(۳) جب سجدہ تلاوت نماز میں کیا جائے تو رفعیدین و تکبیر کہنی چاہئے یا نہیں؟ یا بغیر رفعیدین و تکبیر سجدہ میں چلا جائے +

(۴) تکبیرات عیدین و نماز جنازہ میں رفع الیدین کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ رضوان اللہ سے ثابت ہے یا نہیں

(۵) سجدہ تلاوت کے لئے جہت قبلہ اور وضو شرط ہے یا نہیں؟ اور مس قرآن و تلاوت قرآن با وضو کرنا شرعی حکم ہے یا نہیں؟ +

(۶) زکوٰۃ کے لئے بیت المال بنانا اور مسلمانوں کو ترغیب دیکر ایک جگہ زکوٰۃ جمع کرنا شرعی حکم ہے یا نہیں؟ یا ہر ایک شخص جب چاہے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے اور جس جگہ چاہے اپنی مرضی سے سال بھر تک خرچ کرتا رہے یہ طریقہ زمانہ نبویؐ اور صحابہ میں مروج تھا یا نہیں؟ +

(۷) مدرس مولوی اگر صاحب زکوٰۃ ہو تو اُس کو مال زکوٰۃ سے تنخواہ لینا درست ہے یا نہیں اور وہ صدقہ خیرات کی دعوت کھا سکتا ہے یا نہیں؟

ان سوالات کے جوابات مدلل قرآن و حدیث و آثار صحابہؓ سے مرحمت فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب (۱) عن ابی عثمان النہدی کان عمر یقنت بنا فی صلوٰۃ الغداۃ و یرفع یدیہ حتی یخرج ضبعیہ انتہی وکان ابو ھریرۃ یرفع یدیہ فی قنوتہ فی شہر رمضان وعن الاسود ان عبد اللہ بن مسعود کان یرفع یدیہ فی القنوت الی صدرہ انتہی۔ وعن ابی قلابۃ و مکحول انہما کانا یرفعان ایدیہما فی قنوت رمضان انتہی۔ وعن سعید بن المسیب ثلاثۃ مما احدث الناس اختصار السجود و رفع الایدی فی الدعاء و رفع الصوت۔ وعن الولید بن مسلم سالت الاوزاعی عن رفع الیدین فی قنوت الوتر فقال لا ترفع یدیک وان شئت فاشر باصبعک انتہی۔ ما فی قیام اللیل و قیام رمضان و کتاب الوتر للمروزی و فیہ آثار اُخری مختلفۃ۔ الحاصل رفعیدین قنوت وتر میں صحابہ تابعین سے آثار مروی ہیں اور اختلاف بھی ہے۔ نیز اس رفع یدین میں اجمال ہے کہ آیا اس رفع سے مد یدین للدعا ہے۔ جیسا کہ اہل حدیث کا آج کل عمل ہے یا حنفیہ کی طرح رفعیدین مثل تکبیر تحریمہ صرف ہاتھ اٹھانا ہے ہر فریق اپنے موافق توجیہ کرتا ہے۔ ابراہیم نخعی کی توجیہ حنفیہ کے موافق ہے۔ جس کی تفسیر وکیع نے کی ہے کہ رفع یدیہ قریبا من اذنیہ قال ثم یرسل یدیہ انتہی ما فی کتاب الوتر المذکور اور فاشر باصبعک کا لفظ بھی اسی کا مؤید ہے۔ اور مطلق دعا کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اہلحدیث کے عمل کا مؤید ہے۔ والامر سہل واسع لا حرج فیہ واللہ اعلم جزء رفع یدین امام بخاری میں بھی حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ سے رفع یدین قنوت ثابت ہے +

(۲) حسن ابن علیؓ کہتے ہیں کہ عقلت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوات کان یدعو بہن وامرنی ان ادعو بہن اللہم اھدنی الحدیث آگے وہی دعا ہے جو اہلحدیث پڑھتے ہیں مگر صیغے سب مفرد ہی کے ہیں۔ اور یہ حدیث ابن عباسؓ اور محمد بن حنفیہ سے بھی مرفوعاً مروی ہے۔ کذا فی قیام اللیل المذکور۔ جمع کے صیغے حضرت عمرؓ سے مروی ہیں۔ عن عمرؓ ابن الخطاب انہ کان یقنت بالسورتین اللہم ایاک نعبد و اللہم نستعینک اللہم اغفر للمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبہم واصلح ذات بینہم وانصرہم علی عدوک و عدوہم اللہم العن الکفرۃ اہل الکتاب الذین یکذبون رسلک ویقاتلون اولیائک اللہم خالف بین کلمتہم وزلزل اقدامہم وانزل بہم باسک الذی لا تردہ عن القوم المجرمین۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک (وفی روایۃ من یکفرک) بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد ولک نسعی ونحفد ونرجوا رحمتک ونخاف عذابک الجد ان عذابک بالکفار ملحق انتہی ما فی قیام اللیل۔ اس میں اور بھی اس قسم کے آثار ثابت ہیں حصن حصین میں بھی ہیں۔ اور سب صحیح قابل عمل ہیں +

(۳) نماز میں بوقت سجدہ تلاوت رفع یدین کی تصریح مستحضر نہیں۔ اور غالباً ہے بھی نہیں۔ ایسے ہی تکبیر کی تصریح بھی مستحضر نہیں۔ مگر حدیث ابن مسعودؓ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی کل رفع وخفض وقیام وقعود (رواہ احمد والنسائی والترمذی وصححہ) سے تکبیر ثابت ہوتی ہے لہذا کہنی چاہئے۔

(۴) مرفوع روایت معلوم نہیں آثار ہیں عن نافع عن ابن عمرؓ انہ قال یرفع یدیہ فی کل تکبیرۃ علی الجنازۃ وفی روایۃ اخریٰ ان عبد اللہ بن عمرؓ کان اذا صلی علی الجنازۃ رفع یدیہ انتہی (جزء رفع الیدین امام بخاری) عید کی بابت زاد المعاد میں ہے کان ابن عمرؓ مع تحریہ للاتباع یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ انتہی ص ۱۲۴ مطبوعہ مصر جزء رفع الیدین میں قیس ابن حازم اور نافع ابن جبیر اور عمر ابن عبد العزیز اور مکحول اور وہب ابن منبہ اور امام زہری وغیرہ سے بھی ثابت ہے۔ ایسے ہی عیدین کی نماز کی تکبیرات میں رفع یدین کا ابراہیم نخعیؒ کا بھی ایک اثر ہے۔ رواہ الطحاوی فی معانی الآثار اور بس یہ وفد تجیب بھی ثابت ہے کر دینا

(۵) سجدہ تلاوت میں جہت قبلہ اور وضو کی فرضیت تو ثابت نہیں لیکن اولویت ہے۔ صحیح بخاری میں ہے ان ابن عمرؓ یسجد علی غیر وضوء انتہی

[illegible]

اور فتح الباری میں بیہقی سے بسند صحیح ابن عمر سے مروی ہے قال لا یسجد الرجل الا وھو طاھر۔ فتح الباری میں اس کو طہارت کبری پر محمول کیا ہے۔ یا صغریٰ حالت اختیار میں اور عدم حالت ضرورت میں۔ مگر اولویت پر عمل اولیٰ ہے۔ ابو عبد الرحمٰن سلمی سے بھی عدم طہارت اور عدم توجہ الی القبلہ مروی ہے مگر جہت قبلہ اولیٰ ہے۔ اور نماز میں توجہ لازم ہے۔ مس قرآن کے بارے میں مرفوع حدیث ہے۔ لا یمس القرآن الا طاھر (رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن) لہٰذا بلا وضو مس منع ہے۔ قرأۃ بلا وضو کے بارے میں امام بخاریؒ نے امام نخعیؒ سے جواز نقل کیا ہے۔ مرفوع حدیث سے بھی جواز ثابت ہے جو بخاری وغیرہ میں ہے۔ کہ حضورؐ نے خواب سے اٹھ کر پہلے چند آیات قرآنیہ پڑھیں پھر وضو کیا لہٰذا وضو اولیٰ ہوا نہ شرط و لازم۔

(۶) انتخاب خلیفہ و سلطان تو حکم شرعی ہے۔ پھر اس کے تحت میں بیت المال بھی ہے ویسے بلا سلطان اپنے طور پر بیت المال اگر ہو سکے تو فبہا ورنہ حکم کا ثبوت نہیں۔ پھر انتظام مال زکوٰۃ جو خلیفۃ المسلمین کرتا ہے وہ اموال نامیہ سائمہ و تجارت و عشر و حیوانات کا ہوتا ہے۔ اموال خفیہ روپیہ و اشرفی و زیور لوگوں کے اختیار میں ہے جس طرح چاہیں صحیح مصرف میں خرچ کریں یا بیت المال میں داخل کریں ٭ ایک عورت سونے کے کنگن والی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس کی زکوٰۃ دیا کرتی ہے اس نے جواب دیا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھکو پسند ہے کہ روز قیامت تجھکو آگ کے کنگن پہنائے جائیں تو اس نے کنگن اتار کر پھینک دے۔ (رواہ الثلاثہ و اسنادہ قوی و صححہ الحاکم من حدیث عائشہ و بلوغ المرام) اس سے ثابت ہوا کہ ان چیزوں کا بیت المال کی طرف سے کوئی انتظام نہ تھا۔ اپنے طور سے دیا کرتے تھے اور سال بھر میں تھوڑا تھوڑا ادا کر کے زکوٰۃ دینا بالکل خلاف قاعدہ شرعیہ ہے۔ سال گذرنے کے بعد وہ مال مستحقین کا ہے۔ صاحب زکوٰۃ کو روکنے کا کوئی بحکم حدیث نبوی مطل الغنی ظلم (صحیح بخاری وغیرہ) ظلم ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا۔ الآیۃ ٭

(۷) زکوٰۃ سے مدرس کو تنخواہ لینا جائز ہے وہ مصارف ثمانیہ میں سے والعاملین علیہا میں داخل ہے بعض غارمین میں بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ مؤلفۃ القلوب میں بھی بعض غیروں میں سے داخل ہو سکتے ہیں ہاں صاحب نصاب مدرس کو زکوٰۃ کے مال سے دعوت نہ کھانی چاہیے بلکہ صاحب زکوٰۃ کو زکوٰۃ کے مال سے دعوت بھی نہیں کرنی چاہیے۔ ھذا واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔ راقم ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ پل بنگش دہلی۔ ۲۸ رمضان ۱۳۶۰ھ

عملے دعاء قنوت میں رفع الیدین ثابت ہے۔ عملے دعاء قنوت بسند صحیح ثابت ہے حدیث امام حسن موجود ہے اور احادیث موقوفہ بھی ہیں۔ اور منقطعہ بھی۔ عملے رفعیدین سجدہ تلاوت کر تو وقت درست ہے اگر کوئی رفعیدین کرے اور اگر رفعیدین سجدہ تلاوت میں نہ کرے کوئی حرج نہیں۔ عملے تکبیرات عیدین و جنازہ میں رفعیدین کرنا درست ہے۔ اس پر عمل صحابہ موجود ہے جزء رفعیدین وغیرہ میں روایتیں منقول ہیں۔ عملے سجدہ تلاوت کے لئے جہت قبلہ ہونا چاہیے شرط نہیں، لقولہ آیت کریمہ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ الآیۃ مس قرآن شریف وضو سے بہتر ہے بلا وضو جواز کا مرتبہ ہے۔ تلاوت قرآن بلا وضو درست ہے با وضو افضل ہے۔ عملے سردار امام مقرر کرنا اور صدقات و زکوٰۃ کے جمع کرنے کے لئے بیت المال بنانا درست ہے بلکہ ضروری ہے اور اگر ممکن نہیں تو ہر ایک شخص مصرف زکوٰۃ میں مال زکوٰۃ کو خرچ کریں درست ہے۔ زکوٰۃ کا مال سال بھر خرچ کرتے رہیں۔ مصارف زکوٰۃ میں مشاہرہ وغیرہ مقرر کرنا۔ مدارس دینیہ اور بیوہ یتامیٰ و طلبا وغیرہ کے وظائف مقرر کر دینے درست ہیں۔ ورنہ بہت سے دینی امور میں نقصان پیدا ہوگا۔ اور غربا کا بھی نقصان ہے۔ اس سے علماء مدرسین اور مبلغین کو اگر مالدار ہوں زکوٰۃ کے مال سے مشاہرہ لینا درست ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خذہ و تمول و تصدق، مثالہ و نحوہ، سنن وغیرہ زکوٰۃ صدقات سے علماء مالدار کو دعوت کھانا درست نہیں اور اگر زکوٰۃ صدقات کا مال کسی غریب کو دیا اور وہ دعوت کرے اس وقت دعوت کھانا درست ہے بقاعدہ حدیث لھا صدقۃ و لنا ھدیۃ رواہ البخاری وغیرہ ٭ احمد اللہ سلمہ غفر لہ۔ پھاٹک حبش خاں دہلی ۲۰ رمضان ۱۳۶۰ھ

اظہار حق

آج جبکہ ہر چہار طرف جور و ظلم کی گھنگھور گھٹائیں نحوست و خباثت کے بادل گرج رہے ہیں بیدادی اور بیدردی کی بجلیاں کڑک و تڑک رہی ہیں۔ اصلی کیفیت سے تو وہی لوگ خوب واقف ہیں جو بوجہ ناداری بے کسی کا شکار ہیں۔ تاجروں کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنے مال چوگنے داموں (بالخصوص اشیائے خوردنی) کھلے بازار بیچ رہے ہیں۔ اور غریبوں کا خون چوس رہے ہیں جسکی کوئی داد ہے نہ فریاد کیونکہ اس خون چوس طبقہ کو معلوم ہے کہ یہ وقت اندھیری نگری چوپٹ راج کا ہے جہاں تک ہو دونوں ہاتھوں سے لوٹ کھسوٹ کا سلسلہ جاری رہے اور نام نہاد لیڈران خیالی تقسیم ملک کے خواب پریشاں اور ہر حیلہ ہر پہلو طلب بھیک چندہ شامت کے طفیل فیل مست بنے ہوئے ہیں۔ اور قوم ملک کی تباہی بربادی و مہنگائی اور مخلوق خدا کی بہبودی کا خیال تک نہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ اور اکثر عوام اور بازاری اخبارات بھی حق کی تردید اور ناحق کی تائید پر کمربستہ اور انکے ذریعہ اپنی لسکم پری کرتے اور باہم فتنہ و فساد کی دعوت دے رہے ہیں حالانکہ موجودہ حالات میں ہندو مسلم اتحاد کی اشد ضرورت ہے مگر صد ہزار افسوس کہ بجائے اسکے قوم خود خون اور آگ سے کھیل کر اپنا نقصان اپنے ہاتھوں کر رہی ہے۔ اور اس کھیل کے میر (بانی مبانی) مزے اڑا رہے ہیں اور مردم آزاری اور جنگ و جدال دیکھ دیکھ کر خوشیاں منا رہے ہیں اور خیالی اور نمائشی گیت گا کر عوام کو

اپنے دام میں پھانستے نظر آ رہے ہیں۔ آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔" ✦

قارئین کرام اس وقت ہمارے سامنے ایک پرچہ اخبار "رفیق شیر مدراس" ۱۰ اگست ۱۹۴۲ء موجود ہے اس سے کچھ مضامین کا اختصار پیش کرتے ہیں سرخی کا عنوان ہے "ہندوستان اور سر سید احمد خاں مرحوم" تاریخ سے جس زمانے اور جس عہد کو چاہو اٹھا کر دیکھ لو مسلمانوں کو جسقدر نقصان اپنوں یعنی مسلمانوں سے پہنچا ہے اُسقدر غیروں سے نہیں پہنچا۔ خود نبی کریم کا عہد مبارک بھی ایسے مسلمانوں سے خالی نہ رہ سکا۔ یہی وہ مسلمان ہیں جنکو پروردگار عالم نے ایک مخصوص نام سے یاد فرمایا ہے۔ اور یہی وہ گروہ ہے جسکا سردار عبداللہ بن اُبی تھا۔ یہ مسلمان ظاہراً تو بڑے پکے مسلمان اور مسلمانوں کے خیر خواہ بنے رہتے ہیں لیکن باطناً انکا مقصد ہوتا ہے مسلمانوں کی تباہی۔ ہمکو یہ کہنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کہ سر سید احمد کا نام ایسے ہی مسلمانوں کی فہرست میں لکھا جا سکتا ہے۔ غدر میں ہندو اور مسلمان دونوں مجرم تھے سر سید نے ظاہراً تو مسلمانوں کی بڑی تائید کی کہ غدر کا مسلمانوں سے کوئی واسطہ نہیں اور ساتھ ہی ساتھ انگریزوں سے معذرت بھی کی کہ مسلمان چونکہ جاہل اور ان پڑھ ہیں لہٰذا ممکن ہے کہ وہ ہندوؤں کے کہنے میں آ گئے ہوں اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ مجرم تو گولی کا نشانہ بن کر ہی رہے اور ہندو مسلمانوں میں کشیدگی پیدا ہونے لگی۔ اب جناب کو مسلمانوں کی تعلیم کی فکر ہوئی۔ سر سید نے عربی فارسی کو مسلمانوں کا تنزل قرار دیکر مسلمانوں میں انگریزی تعلیم کے رواج کی جان توڑ کوشش کی۔ سر سید کی اس سعی کے نتیجے کو اُس زمانے کے علما ابتدا ہی سے سمجھ گئے اور سر سید کے متعلق کفر کے فتوے شائع کرنے لگے لیکن افسوس مسلمان سر سید کے دام میں آ گئے اور وہی ہوا جسکے خوف سے علمائے کفر کے فتوے دئے یعنی مسلمان عملاً اپنے دین سے پھر گئے۔ داڑھی مونچھ کا صفایا کرکے زنانی صفت بن گئے۔ خلاصہ کہ اسلامی احکام کو ٹھکرانے اور انگریزوں کے احکام زبان پر چڑھانے لگ گئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں سے روحانی

طاقت نکل گئی۔ کہا جا سکتا ہے کہ انگریزی تعلیم کی وجہ سے مسلمانوں نے بہت ترقی کی آج وہ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اسکا جواب یہ ہے کہ جو ترقی اور اعلیٰ عہدے دین کو برباد کر دیں دیندار کو بے دین بنا دیں اس سے تو تنزل بہتر اور غربت کی زندگی اچھی۔ ہم نفس تعلیم کے مخالف نہیں ہیں اگر دینی تعلیم کو اہمیت دی جاتی تو البتہ کسی کو کچھ کہنے کی گنجائش ہوتی لیکن یہاں تو اسکے برعکس ہے مسلمان اگر آج بھی چاہیں تو یہ ہو سکتا ہے مگر کسی کو کیا پڑی۔ عام طور پر مسلمان سر سید ہی کے مقلد ہیں۔ وہ دینی تعلیم اور مسلمانوں میں روحانیت کو کیونکر پسند کر سکتے ہیں کیونکہ تعجب کی بات ہے کہ تعلیم یافتہ وہی سمجھا جاتا ہے جو انگریزی پڑھا لکھا ہو۔ گویا فارسی عربی کچھ ہے ہی نہیں ✦

سر سید کے لگائے ہوئے درخت مدراس میں بھی بار آور ہوئے بغیر نہ رہے۔ سر سید کے چیلوں نے پلاٹ فارم پر ایک مسلم خاتون کی بے پردہ تقریر کرائی پھر عورتوں اور مردوں کا تقریری مقابلہ منعقد کیا گیا۔ کنواری لڑکیوں کو ویلیدارم کی سیر کرائی گئی محمڈن ایجوکیشنل ایسوسی ایشن مدراس بھی انہی کی یادگار ہے جہاں جوڑوں کی سبا کمیٹی بھی قائم ہوئی۔ یہ ہیں وہ ترقیاں جو سر سید کی وجہ سے مسلمانوں نے کیں۔ نوبت یہانتک پہنچ گئی ہے کہ مسلمانوں میں برہمن اور نان برہمن کا رنگ آ گیا ہے یعنی تعلیمیافتہ برہمن ہیں اور غیر تعلیمیافتہ نان برہمن رہی یہ بات کہ سر سید کے داڑھی تھی۔ یہ ایک راز ہے جسے جاننے والے ہی جانتے ہیں وہ یہ کہ سر سید کے رسولی تھی اس کے چھپانے کیلئے انہوں نے داڑھی رکھی تھی۔ اگر اس سے بھی قطع نظر کر لیا جائے تو کیا منافقوں کے چہروں پر داڑھیاں نہیں تھیں وہ تو پیغمبر کے پیچھے نماز بھی پڑھتے تھے۔ بعض نصابی کتب میں سر سید کی تعریف اور مسلمانوں کا ہمدرد اور دین اسلام کا مددگار بنایا جاتا ہے حالانکہ واقعات اسکے مخالف ہیں جو شخص قرآن کو سائنس کے تحت میں رکھے وہ اسلام کا حامی ہو سکتا ہے۔ جس طرح غدر کے موقع پر سر سید نے انگریزوں کی موافقت میں ہندو مسلم میں پھوٹ کا بیج بو یا۔ اسی طرح آج مسٹر جناح اس غرض کو انجام دینے کے لئے ہر ممکن طریقے سے کوشاں نظر آتے ہیں کیوں نہو آخر مسٹر جناح بھی سر سید احمد ہی کے اسکول کے ایک فرد ہیں۔ گاندھی ہندو ہے اور مسلمانوں کا دشمن ہی ہی

مگر ماننا پڑیگا کہ اس میں قومیت ہے اسکی باتیں ہماری سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں مگر ان میں ہندوؤں کا کچھ نہ کچھ ضرور فائدہ ہوتا ہے اسکے برعکس مسٹر جناح میں سوائے زبانی آمد و خرچ کے عمل کا نام نہیں مسلمانوں کے لیڈر صورت سے بھی مسلمان نظر نہیں آتے ہمیں جہانتک علم ہے دنیا کی ہر حکومت کی جاسوسی ذریعہ ہوتی ہیں تاکہ رعیت حکومت کی کارروائیوں میں رکاوٹیں نہ پیدا کر سکے۔ یہ فرما دراس کے ایجنٹ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان پر حکومتوں کا لاکھوں روپیہ صرف ہوتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہی معاملہ کانگریس اور مسلم لیگ کا ہے ورنہ آج کسی کو کانگریس کا نام و نشان بھی معلوم نہ ہوتا۔ خدا جانے یہ ڈرامہ کب تک چلے گا لیکن افسوس ہے کہ ہم غریب مفت میں پسے جاتے ہیں۔ گاندھی جی اپنے چیلوں کے ساتھ جیل میں آرام سے رہتے ہیں اور مسٹر جناح ڈنروں اور جلسوں میں مست ہیں کیا یہی قومی لیڈروں کا شعار ہونا چاہئے۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہمیں یہ سمجھا رہا ہے کہ اس گڑبڑ کا نتیجہ آگے چل کر زبردست ہندو مسلم فساد ہوگا۔ اور لینے کے دینے پڑ جائینگے۔ لہٰذا ہندوؤں اور مسلمانوں سے ہماری یہ درخواست ہے کہ یہ معاملہ کو آگے نہ بڑھائیں اور آپس میں لڑ کر نہ مریں انتہی ✦

ناظرین کرام! موجودہ وقت پر نظر کرتے ہوئے مضمون بذا نہایت قابل غور لائق نظر ہے اور ہم نے بھی اس کو بطور خیر خواہی عام آگاہی کے لئے اختصاراً نقل کر دیا ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ نحوست جنگ و جدال باہمی قتل و قتال فتنہ و فساد کا انسداد ہو۔ اور نام نہاد بدنام کنندۂ اسلام لیڈروں کی عیاری مکاری اور چالاکیوں سے جو لوگ بےخبر ہیں وہ باخبر اور ہوشیار ہو جائیں اور ناحق اپنے مال اور جان اور دین و ایمان کا نقصان نہ کریں۔ حاصل کلام یہ کہ سب ایک دل مل جل کر بھائی بھائی شیر و شکر ہو جائیں۔ اور دنیا میں جو فتنہ فساد برپا ہے یہ سب دور ہو کر امن و امان قائم ہو جائے۔ آمین! ✦

قالب ہیں مختلف پر یک جان ہو نا سکیں
راہِ جہادِ حق میں قربان ہو نا سکیں

وما علینا الا البلاغ ✦ کمترین خادم قوم
خلیب محمد ایوب کان اللہ لہ کوہ نیلگر

تاریخ اہلحدیث ہند کا خونی ورق

۱۸۶۳ء میں بعض خود غرضوں نے گورنمنٹ ہند کو یہ غلط رپورٹ پیش کی کہ اہلحدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور صوبہ سرحد انہی کی کوشش اور اعانت کا نتیجہ ہے اس پر تمام ہندوستان میں جماعت اہلحدیث پر آزمائش وابتلا کا شدید دور شروع ہو گیا ملک کے تمام گوشوں میں علمائے حق پر مقدمات قائم ہوتے اور سختیاں ہونے لگیں بہت سے حضرات کو سخت ترین سزائیں ہوئیں۔ سولی پر چڑھائے گئے اور کالے پانی بھی بھیجے گئے۔ کامل دس سال تک جماعت اہلحدیث صبر وشکر کے ساتھ تمام مصائب برداشت کرتی رہی۔ ازاں بعد سرکار ہند کی بدگمانی رفع ہوئی اور جماعت سے پابندیاں اٹھالی گئیں۔ حضرت مولانا جعفر صاحب تھانیسری (اس مقدمہ کے ہیرو) اس مقدس گروہ میں تھے جسے کالے پانی بھیجا گیا تھا۔ رہائی کے بعد آپ نے ان تمام واقعات کو جمع کیا۔ اور کتاب کی صورت میں شائع کر دیا۔ اس کتاب میں مولانا نے مقدمہ کا تمام حال۔ جزائر انڈمان (کالا پانی) کی پوری تفصیلات۔ جغرافیہ اور تاریخ لکھی ہے۔ اپنے بزرگوں کے حالات سے واقفیت کے لئے آپ یہ کتاب ضرور پڑھیں مدت نایاب تھی الحمد للہ اب پھر چھپ گئی ہے۔ کاغذ سفید عمدہ چھپائی صاف چھیانوے صفحات قیمت صرف چھ آنے (۶/)

تفسیر فتح العزیز اردو

عموماً نمازوں میں آخری پارے کی چھوٹی بڑی سورتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس لئے آپ یہ ضرور منگالیں اس کے ۵۰۰ صفحات ہیں ہر مضمون کو قرآن حدیث اور سلف صالحین سے بیان کیا ہے اس کی قیمت بھی کوئی بڑی رقم نہیں صرف دو روپے میں بھیجدی جائیگی + اسی تفسیر فتح العزیز کا ۲۹ واں پارہ تبارک الذی کا اردو ترجمہ صرف ڈیڑھ روپے میں منگوائیے

صحیح بخاری نصف سے زائد کا مکمل اردو ترجمہ

یہ بخاری شریف کی ایک ایک حدیث کا ترجمہ ہے جس میں ۱۰ ہزار احادیث رسول ہیں کتب مقدسہ اسلامی میں قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کا درجہ ہے یہی وہ کتاب ہے جس سے قوانین اسلامی تیار ہوتے ہیں۔ اور یہی وہ کتاب ہے جس کی دس ہزار حدیثیں سب کی سب پرکھی ہوئی ہیں۔ ایک بھی حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے اس کے پڑھنے سے آپ کی معلومات مولویوں کے برابر ہو جائیگی بخاری شریف اصل میں عربی کتاب ہے جس کا لفظی ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے تاکہ اردو خواں بھائی بھی اسلام کی اس اہم کتاب کا مطالعہ کر سکیں۔ ترجمہ ۲ ہزار صفحات میں آیا ہے یہ تین جلدوں میں ہے اور تینوں مجلد جرمی ہیں۔ پہلی جلد ۴۲۴ صفحات کی ہے اور اس میں ۲۰۵۳ حدیثیں ہیں۔ دوسری کے ۷۰۸ صفحات ہیں اور ۲۴۱۲ حدیثیں ہیں۔ تیسری جلد ۷۰۶ صفحے کی ہے اور اس میں ۲۵۱۰ حدیثیں ہیں۔ قیمت صرف سات روپے۔ اس کا وزن پونے تین سیر ہے۔ محصول ڈاک ایک روپیہ دس آنے۔

ترمذی شریف مترجم

یہی وہ کتاب ہے جس کی بابت شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں یہ ہو وہاں گویا خدا کے رسول بول رہے ہیں اس کے نصف حصے میں عربی ہے نیچے نصف میں اردو ترجمہ ہے کام کی کتاب ہے تمام مسائل اس میں موجود ہیں قیمت رعایتی دونوں حصوں کی صرف سات روپے آٹھ آنے۔

مشکوٰۃ شریف کا اردو ترجمہ

احادیث رسول کریم کا بہترین انتخاب مشکوٰۃ ہے۔ تمام ممالک اسلامیہ میں جو شہرت ومقبولیت مشکوٰۃ کو حاصل ہے وہ حدیث کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں۔ ترجمہ اتنا آسان اور عام فہم ہے کہ گویا اصل حدیث اردو میں ہی تھی۔ اس کے آخر میں اسماء الرجال مشکوٰۃ کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں ۵۰۰ صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین کے حالات ہیں۔ جن سے احادیث مشکوٰۃ روایت ہوئی ہیں اس میں ۵۹۹۱ حدیثیں ہیں ہدیہ مجلد کا صرف تین روپے قسم اول چار روپے

ترجمۃ القرآن

یہ کتاب دہلی کے میاں صاحب کے ہم زمان مولانا مولوی عبدالمجید صاحبؒ اہلحدیث مالک مطبع انصاری کی تصنیف ہے۔ ڈیڑھ سو بڑے صفحات کی کتاب ہے کاغذ اعلیٰ لکھائی چھپائی صاف حروف موٹے اور اچھے اس میں سورۃ اقرأ باسم سے لیکر والناس تک کی سورتیں مع ترجمہ وتفسیر ہیں یہ اس لئے کہ عموماً نماز میں یہی چھوٹی چھوٹی سورتیں تلاوت کی جاتی ہیں۔ لیکن چونکہ ان کے معنی مطلب معلوم نہیں ہوتے۔ اس لئے نماز میں دلچسپی نہیں ہوتی۔ پس ضرورت ہے کہ سب کو ان سورتوں کے معنی مع واضح مطلب کے معلوم ہو جائیں۔ یہ کتاب میاں صاحب دہلویؒ کے حسب الارشاد لکھی گئی اور چھپوائی گئی اس وقت یہ نایاب ہے مگر ہمارے پاس اس کے چند نسخے موجود ہیں آپ اس کتاب کو منگوا کر پڑھئے پڑھائیے پھر دیکھئے کہ نماز میں کس قدر دل لگتا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت میں کتنی دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ معنی مطلب سمجھ کر قرآن کریم کو نماز میں پڑھنا مومن کے لئے معراج ہے۔ قیمت اصلی ایک روپیہ ہے لیکن ہم آپ کو صرف چھ آنے میں بھیج دیں گے +

اعلام الموقعین کا ترجمہ اردو

دنیا میں اگر کوئی صحیح معنیٰ میں فقہ کی کتاب کہلا سکتی ہے تو وہ یہ کتاب ہے۔ اہل حدیث بھائیو! اگر آپ اپنے مذہب کی سچائی اور تقلیدی مذاہب کی پوری تردید دیکھنا چاہتے ہیں تو اسے دیکھئے قیمت حصہ اول چودہ آنے۔ حصہ دوم ایک روپیہ حصہ سوم ایک روپیہ بارہ آنے حصہ چہارم ایک روپیہ آٹھ آنے حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے۔ حصہ ششم ایک روپیہ بارہ آنے حصہ آخر ایک روپیہ آٹھ آنے۔ یکجا ساتوں حصوں کی قیمت آٹھ روپے

بلوغ المرام مترجم

یہ کتاب تمام حدیث کی کتابوں کا خلاصہ ہے حدیث کے طالب علموں کو سب سے پہلے یہی پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی عربی بھی زیر زبر سمیت ہے نیچے صحیح اردو میں ترجمہ ہے حاشیہ پر حدیثوں کا مطلب نہایت سچا اور سیدھا حدیثوں کے مطابق ہے جس میں مذہب کی طوفی نہیں اس کے دو حصے ہیں مثل مترجم قرآن شریف کے عربی سطریں رنگین ہیں تمام احکام کی حدیثیں ہیں اور قیمت ایک روپیہ ہے۔ نیز غیر مترجم صرف عربی کی قیمت بھی ایک روپیہ ہے +

ریاض الصالحین

عربی زیر زبر سمیت رنگین سطریں نیچے اردو ترجمہ ہے پھر حاشیہ ہے۔ حاشیہ بھی مولانا عبدالاول صاحب غزنوی اہلحدیث کا ہے ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے یہ کتاب مشکوٰۃ کی طرح جامع ہے۔ دو جلدیں آٹھ سو صفحات ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے جسے سلطان ابن سعود نے عربی میں چھپوا کر عرب کو اسکی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب وہ عربی مع زیر زبر ترجمہ و حاشیہ نہایت اعلیٰ کاغذ پر عمدہ چھپ گئی ہے کامل کتاب کا ہدیہ صرف ساڑھے چھ روپے ہے +

آثار دہلی

دہلی کی نئی پرانی تاریخی تحقیق اور اسکی تمام عمارتوں کا مفصل حال اور تاریخی تحقیق قیمت اس عجیب وغریب کتاب کی صرف ایک روپیہ ہے

ملنے کا پتہ:- دفتر اخبار محمدی دہلی

از دفتر اخبار محمدی دہلی — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵
خریدار چٹ نمبر ۲۱۴۴ — بخدمت جناب منیجر صاحب
"رسالہ جامعہ" قرول باغ - دہلی
New Delhi

نہایت ہی خوبصورت اور مثل لکھنوی کا شاندار نور افزا اسٹو قرآن مجید بلا ترجمے دوسری دفعہ چھپ کر تیار ہو گیا

ویسے تو کلام مجید آپ نے سینکڑوں دیکھے ہونگے مگر جس شان کیساتھ یہ قرآن مجید طبع ہوا ہے آپ نے نہیں دیکھا ہوگا کتابت کی شان اور خوشنویسی کا کمال قلم کی موزونیت اور نفاست … طباعت کیساتھ اندراج تفسیر کی وضاحت اعراب کا اپنی اپنی جگہ صحیح ہونا اور صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک حرف علما اور حفاظ کی جماعت نے چھ چھ بار دردِ دل اور خلوص سے صحیح کیا ہے یہ ایسی خوبیاں ہیں جو اس قرآن مجید کا طرۂ امتیاز ہیں۔ بڑے آسانی سے تلاوت کر لیں بچے بلا رک ٹوک پڑھ لیں اسکے حاشیہ پر تمام تفاسیر اور دوسری مستند دینی کتب کے پر مغز و جامع خلاصے درج ہیں۔ کاغذ سفید خوشنما … کا ہدیہ بجلد دو روپے معمولی جلد دو روپے چودہ آنے (عہ) مجلد کامل چرم مغربی ساڑھے تین روپے۔ مجلد کامل چرم ولایتی طلائی کلکتہ تین روپے بارہ آنے (عہ) +

بیش قیمتی نور افزا قرآن مجید معری

دہلی کے اس مطبع کے قرآن مجید … بہترین حسن کتابت اور طباعت کے اعتبار سے بہترین تسلیم کئے گئے ہیں۔ نور افزا مترجم قرآن مجید کے بعد عام خواہش و اصرار پر بچوں اور عورتوں کی تعلیم اور تلاوت کے لئے اس نے دوسرا معری قرآن مجید تیار کیا ہے جو اپنی خوبیوں کے اعتبار سے بے نظیر ہے۔ اور ہندوستان کا یہ پہلا قرآن مجید ہے جس کی تیاری میں خاص طور پر زر کثیر خرچ کیا گیا ہے حروف کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں صحت کا یہ اہتمام کہ ایک ایک لفظ کی ذمہ داری … کے کلام پاک مطبوعہ … اور … حضرت مولانا … کے مطابق کرائی گئی ہے اور خوبی کتابت و طباعت کے متعلق علما و قرا … کے مشہور علما و حفاظ جو فن تجوید و قرات میں یکتائے زمانہ مانے گئے ہیں انہوں نے تصدیق فرمائی ہے اس قرآن شریف کا طول گیارہ انچ عرض سات انچ ہے اور … صفحات ہیں قیمت قسم اول کاغذ سفید چکنا اعلیٰ ولایتی آبدار عمدہ پالش بے جلد دو روپے چار آنے مجلد پارچہ دو روپے دس آنے مجلد چرمی پختہ تین روپے چار آنے۔ قسم دوم کاغذ سفید … معمولی بے جلد ایک روپیہ ۳ آنے مجلد پارچہ ایک روپیہ چودہ آنے مجلد چرمی پختہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک فی قرآن …

ترجمے اور حاشیے و مقدمے والا خوشنما مجلد قرآن شریف صرف اٹھارہ آنہ میں

اس قرآن شریف میں شاہ عبدالقادر صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے حاشیہ بہت عمدہ ہے ترجمہ نہایت مستند ہے حاشیہ … لکھائی … چھپائی … رنگ … سطروں پر ہے اور جلد پارچہ … جو … جیسی ہے قیمت اٹھارہ آنے

کمزور نگاہ والوں اور بوڑھوں کیلئے بڑے حروف کا جلی قلم قرآن شریف ترجمہ اردو مولانا

مولانا مرزا حیرت صاحب اہلحدیث نے یہ قرآن شریف اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کیساتھ چھپایا تھا اسے دوسرے نام سے چھپایا گیا ہے حروف عربی کے بھی بہت بڑے … ہیں زیر زبر بھی بڑے بڑے ہیں اور ترجموں کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے ہیں ترجمہ بہت ہی معتبر اور مستند ہے ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ مشرق سے مغرب شمال سے جنوب تک سب لوگ … پوری طرح سمجھ لیں صرف ترجمے ہی سے ہر آیت کا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے پھر حاشیہ پر پوری تفسیر … ہوئی ہے اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے … حروف … عمدہ ہیں کہ دیکھ کر جی خوش ہو جائے اس کی تقطیع طول میں پندرہ انچ اور عرض … کاغذ نارویجن کا اعلیٰ چکنا سفید اور دبیز ہے ۸۹۸ صفحات ہیں صرف اس لئے کہ غریب … بھی اس نعمت سے محروم نہ رہیں ہم نے اس کا ہدیہ بالکل ہی سستا کر دیا ہے یعنی چمڑے کے کونے پشتے والی اعلیٰ جلد قیمت … روپے۔ اور پوری کپڑے کی اعلیٰ جلد قیمت جو بہت مضبوط اور کار آمد ہے صرف … روپے۔ … اس کا اصل ہدیہ دس روپے ہے یہ رعایتی ہدیہ ہے شاید زیادہ دن تک نہ رہ سکے اسلئے جلد منگوا لیجئے … محصولڈاک اندازاً دو روپے چار آنے لگ جائے گا۔ اگر ہو سکے ریلوے پارسل سے منگائیے

اسطرح کا مصری وضع کا قرآن شریف صرف دس آنہ میں منگوا لیجئے

مصری وضع جیسے حروف سیپاروں اور سورتوں کا نمبر ہر صفحہ پر لگا ہوا ہے بلکہ آدھوں پر بھی لگا ہوا ہے اس ڈیڑھ روپے کی چیز کو ہم اس وقت صرف دس آنے میں دیتے ہیں جلد پارچہ عمدہ قیمت کا ہدیہ پندرہ آنے ہے چمڑے کے کونے پشتے والی جلد قیمت سوا روپے ہیں +

دیوان گلشن ہدایت … دنیا کی … کی تردید کی ایسی پیاری نظمیں اس میں ہیں کہ دل خوش ہو جائے ساتھ ہی مسائل معلوم ہو جاتے ہیں۔ ۸۰ صفحات ہیں قیمت چھ آنے

مظہر علم دین علم دین کے فضائل قرآن و حدیث کی عظمت اور علم سیکھنے کی فضیلت کی … نظمیں اس میں جمع کی ہیں پھر ان کے مضمون کو نہایت عمدہ …

فیض بادشاہ عالم … مثنوی میں خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ قیمت چار آنے

… دوم حضور کی دو مدحیں جو اخلاق کے متعلق ہیں ان کا ترجمہ … اردو میں ان کی نظم ہے۔ قیمت صرف دو آنے ہے۔

سالنامہ … جاہل مسلمانوں کو جو رسمیں ستائی جاتی ہیں … دلائل کیساتھ ان کی … تردید ہے۔ قیمت صرف دو آنے

مسدس حالی اس سے … کوئی شخص بھی ناآشنا نہ ہوگا کتاب کیا ہے دنیائے اسلام اور اسلام کی ترقی و تنزل کا ایک مرقع ہے خوشخط نفیس کاغذ پر اعلیٰ چھپائی ہے۔ صرف آٹھ آنے میں منگوا لیجئے

ملبوس سخا۔ سخاوت کی تعریف عمدہ نظم ہیں۔ ایک آنہ

ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر دہلی

… مولانا محمد صاحب مرحوم … نے جید برقی پریس بلیماران دہلی میں چھپوا کر دفتر اخبار محمدی دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

جو لوگ رسول کا خلاف کرنے والے ہیں بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن . ۲)

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت، تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقۂ اہلحدیث پر سے بیجا تہمتوں اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

ما بلبلیم نالاں گلزار ما محمد • ما زنجیم حیراں دیدار ما محمد
ما عاشقیم بیجاں دلدار ما محمد • قمری بسر و نازد بلبل بگل فریبد

یادگار خطیب دہلی مولانا مولوی محمد صاحب جوناگڑھی غفرلہ مدرس مدرسہ محمدیہ دہلی

اخبار محمدی

رجسٹرڈ نمبر ڈی ۱۵۸۲

ایڈیٹر: حکیم حافظ سید تقریظ احمد سہسوانی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے بصول (؟) دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غرباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجیں ورنہ خیر وی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت دفتر اخبار محمدی کے پتہ پر ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور رہو۔

جلد ۱۲ بابت ۶ ذی قعدہ [illegible] مطابق ۱۵ ستمبر [illegible] نمبر ۲۰

صور بیداری

مکتبہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

جناب رفیع صاحب مضطر پرتاپ گڈھی

ہم بھی خطرے میں ہمارا آشیاں خطرے میں ہے — دوسرے لفظوں میں اب ہندوستاں خطرے میں ہے
برق نے ... کو نہ چھوڑا صحن باغ میں — باغ خطرے میں پڑا ہے باغباں خطرے میں ہے
کیا لکھے ... بربادیٔ اہل وطن — کلک خطرے میں بیان زیر بیاں خطرے میں ہے
... چھوڑ دے ... ہر کارواں — کارواں خطرے میں ہے کل کارواں خطرے میں ہے
کارواں ... ہوشیار ہونا چاہئے — دیکھئے کیا ہو تمہارا کارواں خطرے میں ہے
اور کو کیا دیکھتا ہے اے وطن کے نوجواں — تو بھی آیا زد میں تیرا آشیاں خطرے میں ہے
ہم کو ہمت ہار کر یوں بیٹھنا اچھا نہیں — ہم ہی کیا خطرے میں ہیں سارا جہاں خطرے میں ہے
کارنامے ... مردان وطن — تیرے ماضی کی وہ رنگیں داستاں خطرے میں ہے
اے وطن کے دوست ... لاج رکھنی چاہئے — تیری شوکت تیری عظمت کا نشاں خطرے میں ہے
یہ تنزل کا زمانہ اور یہ بربادیاں! — عید گل ہے اور اپنا بوستاں خطرے میں ہے

کس کے مضطر بن چکے ہوتے یہ حفاظ وطن
لوگ سمجھے ہی نہیں ہندوستاں خطرے میں ہے

چند اہم مذہبی اور علمی کتابیں

قصص القرآن حصہ اول قصص قرآنی اور انبیاء علیہم السلام کے سوانح حیات پر اردو زبان میں یہ عظیم الشان محققانہ کتاب جو نہ صرف خدا کے برگزیدہ ترین پیغمبروں کی معتبر ترین تاریخ ہے بلکہ قرآن مجید کے ایک بہت بڑے حصہ کی بلند پایہ تفسیر بھی ہے۔ کتاب کے اس حصہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات قبل عبور دریا تک بیان کئے گئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ قصص القرآن کے درجہ کی کوئی کتاب آج تک کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں عبرتوں اور نصیحتوں کے اس عظیم الشان ذخیرے کو ایسی تحقیق اور جامعیت کے ساتھ یکجا کر دیا گیا ہو صفحات تقریباً ۵۰۰ بڑی تقطیع قیمت صرف چار روپے • **فہم قرآن** قرآن مجید کے آسان ہونے کے کیا معنے ہیں اور قرآن پاک کا صحیح منشا معلوم کرنے کے لئے رسول علیہ السلام کے اقوال و افعال کا معلوم کرنا کیوں ضروری ہے یہ کتاب خاص اسی مضمون پر لکھی گئی ہے جس میں فہم قرآن سے متعلق تمام قدیم و جدید نظریوں پر مبسوط اور مدلل بحث کی گئی ہے اس کے ساتھ حدیثوں کے پایہ اعتبار، صحابہ کی عدالت، کثرت سے روایت کرنے والے بعض اصحاب کرام کے سوانح حیات اور دوسرے اہم عنوانوں پر دل پذیر و مفصل کلام کیا گیا ہے۔ مطالعہ کے لائق کتاب ہے صفحات ۲۰۰ بڑی تقطیع قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے • **وحی الٰہی** وحی جیسے نازک اور الجھے ہوئے مسئلہ پر ہماری زبان میں بے مثل محققانہ تصنیفات جس میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کی تفصیل ایسے سنجیدہ اور دل پذیر و دلکش انداز میں کی گئی ہے کہ وحی ربانی اور اس کی صداقت کا ایمان افروز نقشہ آنکھوں کو روشن کرتا ہوا دل میں سما جاتا ہے صفحات ۲۰۰ بڑی تقطیع قیمت ایک روپے

ملنے کا پتہ: دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی •

گذشتہ ہفتہ روز کی اہم خبریں

کلکتہ کے پنڈال میں آتشزدگی کے حالات

شمالی کلکتہ میں کالی پوجا کے پنڈال میں آگ لگنے کی جو خبر موصول ہوئی ہے وہ حد درجہ دردناک ہے۔۔ چشم دید شاہدوں کا بیان ہے کہ آگ پنڈال کے ایک گوشہ میں لگی اور چند منٹ میں چاروں طرف پھیل گئی۔ یکا یک بھگدڑ مچ گئی۔ پنڈال کا ایک دروازہ جو مردوں کی آمد و رفت کے لئے تھا کھلا ہوا تھا۔ لوگ زیادہ تر اس دروازے سے باہر نکل گئے۔ لیکن عورتوں کی حالت حد درجہ افسوسناک تھی وہ جب اس دروازہ پر پہنچیں جو ان کی آمد و رفت کے لئے مخصوص تھا تو انہوں نے اس کو بند پایا۔ ان میں سے کچھ نے بچوں کو جمع کرنے کی کوشش میں کرسیوں کی قطاروں میں الجھ گئیں اور زمین پر گر پڑیں۔ بقیہ دوسرے دروازے کی جانب بھاگیں۔ لیکن پیچھے سے آنیوالی عورتیں ان کو پوری طاقت سے آگے کو دھکیلتی رہیں اور ان میں سے بھی بعض عورتیں نیچے گر پڑیں۔ جو عورتیں زمین پر گر پڑیں وہ پیچھے سے آنے والوں کے پیروں سے کچل گئے جو انتہائی گھبراہٹ کے عالم میں دروازہ کی طرف بھاگ رہی تھیں۔ ان عورتوں کی حالت قابل رحم تھی اور وہ بچاؤ بچاؤ کی صدائیں بلند کر رہی تھیں لیکن امداد کا وہاں کوئی انتظام نہ تھا نفسی نفسی پڑی ہوئی تھی۔ ہر ایک کو اپنی جان بچانے کی فکر تھی۔ فوراً ہی زبردست دھماکے سے تمام پنڈال ایک سرے سے دوسرے سرے تک شعلوں میں لپٹا ہوا نیچے آگرا اور اس نے ان بیکسوں کو پورے طور پر اپنے شکنجے میں جکڑ لیا۔ تھوڑی ہی دیر میں نالہ و بکا کی دلسوز صدائیں بلند ہوئیں۔ علاقے کے نوجوان آگ کے شعلوں کا مقابلہ کرنے کی بیکار کوشش کرتے رہے۔ اطلاع ملتے ہی اے آر پی کے بہت سے آدمی جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور انہوں نے مجروحین کی ابتدائی مرہم پٹی کی۔ تھوڑی ہی دیر میں شہر کے مختلف علاقوں سے اے آر پی کے ۱۶ دستے وہاں پہنچ گئے۔ ان کے ہمراہ بہت سی ایمبولنس کاریں اور ۱۶ موٹر کاریں بھی تھیں۔ وہ لوگ مجروحین کو آگ کے شعلوں سے نکالنے اور انہیں قریبی ہسپتالوں میں پہنچانے میں مصروف ہوگئے۔ فائر بریگیڈ کے چار انجنوں نے ڈیڑھ گھنٹہ تک پانی برسا کر آگ بجھائی۔ ازاں بعد فائر بریگیڈ کے آدمی زخمیوں کے نکالنے میں لگے اے آر پی والوں کی مدد کرنے میں مصروف ہوگئے۔ زخمیوں کو ایمبولنس کاروں میں ڈال کر ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا۔ یہ منظر نہایت ہیبتناک تھا اس موقعہ پر جو اسٹریچر تھے وہ ناکافی رہے ایک ایک اسٹریچر پر دو دو بلکہ تین تین زخمیوں کو ڈال کر کاروں میں لایا جا رہا تھا جن کو دیکھ کر انسان کو وحشت زدہ اور لرزہ براندام کر رہی تھیں۔ سبوں میں بیشتر بیہوش ہو چکے تھے بیکسی سب سے زیادہ ہولناک منظر پنڈال کے اندر کا تھا۔ وہاں پر لاشوں کے انبار لگے ہوئے تھے۔ ان کے لباس جل چکے تھے اور لاشیں کوئلہ کی مانند ہوگئی تھیں۔ ان میں زیادہ تر عورتیں اور بچے تھے۔ ان کے چہرے اور اعضا ناقابل شناخت ہوگئے تھے۔ لیکن ان کے ہاتھوں اور گلے میں ان کے زیورات چمک رہے تھے ہلاک شدگان کی تعداد ۱۴۱ تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے ۱۲۰ افراد جن میں بیشتر عورتیں اور بچے تھے اسی جگہ مرگئے اور ان کے علاوہ ۲۱ افراد شہر کے مختلف ہسپتالوں میں فوت ہوگئے ہیں۔ ۱۲۰ ہلاک شدگان میں سے ۱۰۷ کو شناخت کر لیا گیا ہے۔ باقی نعشیں ابھی شناخت نہیں کی جا سکی ہیں۔ آگ لگنے کا سبب ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ مسٹر اے کے فضل الحق چیف منسٹر اور مسٹر ایس کے بسو وزیر بلدیات نے ایک ہسپتال میں مجروحین کو دیکھنے گئے ✤

کل آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے مسٹر عبدالحمید خاں (مدراس) کی قیادت میں ایک وفد مقرر کیا تھا جس نے آج حکومت ہند کے سمندر پار کے محکمہ کے ممبر مسٹر ایم ایس اینے سے ملاقات کی اور ان سے درخواست کی کہ زائرین مکہ معظمہ کو اس سال بھی حج کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔ سر سلطان احمد لا ممبر حکومت ہند بھی اس موقعہ پر موجود تھے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اینے نے وفد کے اراکین کو یقین دلایا ہے کہ جو تجاویز پیش کی گئی ہیں ان پر ہمدردی سے غور کیا جائیگا ✤

آزاد مسلم بورڈ نے ۹ر نومبر کو اپنے اجلاس میں یہ ریزولیوشن منظور کیا ہے۔ "آزاد مسلم کانفرنس کے بورڈ کا یہ اجلاس آزاد مسلم کانفرنس کے صدر مسٹر اللہ بخش کو ہندوستان کے متعلق برطانی حکومت کی موجودہ پالیسی کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے اپنے خطابات ترک کر دینے پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور لارڈ لنلتھگو اور گورنر سندھ کی غیر آئینی اور غیر منصفانہ پالیسی کی پرزور مذمت کرتا ہے جو انہوں نے اس صورت میں اختیار کی ہے جبکہ مسٹر اللہ بخش کو اسمبلی کے ممبروں کی اکثریت کا اعتماد حاصل تھا۔ یہ بورڈ قرار دیتا ہے کہ وائسرائے اور گورنر سندھ کی اس کارروائی سے انگریزوں کی دلیل کی اور بھی قلعی کھل گئی کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کے ماتحت صوبجات میں خودمختار حکومت قائم ہے۔ آزاد مسلمانوں کے بورڈ کے اس اجلاس کی یہ رائے ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کو ہندوستان کے صحیح حالات سے آگاہ کرنے کے لئے آزاد مسلم بورڈ کا ایک وفد جلد برطانیہ، امریکہ، روس اور چین بھیجا جائے اور بورڈ کے سکریٹری کو اجازت دی جائے کہ وہ وفد کے ممبران کے لئے پاسپورٹ اور دوسری ضروری سہولتیں حاصل کرنے کے انتظامات کرے۔ ایک اور ریزولیوشن کے ذریعہ آزاد مسلم کانفرنس کے بورڈ نے اس سال عازمین حج کو مکہ معظمہ کی زیارت سے روک دینے کے متعلق حکومت ہند کے فیصلہ کی مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سلسلہ میں اپنے فیصلہ پر ایک مرتبہ پھر غور کرے ✤

واشنگٹن کے فرانسیسی سفیر کو پاسپورٹ دیدیا گیا ہے۔ موسیو [illegible]ال نے گذشتہ شب مسٹر ہیلے تک کو جو دشی میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے غیر رسمی سفیر ہیں امریکہ اور وشی میں تعلقات منقطع ہو جانے کے بارے میں ایک باقاعدہ اطلاع نامہ دیدیا ہے ✤

ڈیلی مرر میں ایک خبر شائع ہوئی ہے کہ جرمنی اور جاپان کے درمیان ایک خفیہ معاہدہ ہوگیا ہے جس میں اٹلی کو شامل نہیں کیا گیا۔ اس معاہدہ کی رو سے جاپان نے ایشیائی اور بحرالکاہل کے علاقوں پر اپنا حق جما لیا ہے۔ نہر سویز پر جرمنی اور جاپان دونوں شامل ہونگے۔ یہ جنگ کے بعد کا نقشہ ہے ✤

مدرسہ دارالحدیث لودھیانہ میں حالیہ سال سے بہترین انتظام قرآن و حدیث صرف و نحو منطق فارسی وغیرہ علوم کی تعلیم کا کیا گیا ہے۔ شائقین علوم دینیہ کو

اطلاع: بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس مرتبہ خطبات کی کاپی نہ چھپ سکی۔ آئندہ پرچے میں شامل چھپے گی۔ ان شاء اللہ۔

تقلید پرستی کا اثر

مشرق ہو یا مغرب، مسلمان ہوں یا غیر مسلم
لا استثنا سب ایک ہی مصیبت میں گرفتار ہیں
اور وہ یہ کہ ان پر ایک ایسی تہذیب مسلط ہوگئی
ہے جس نے سراسر مادیت کی آغوش میں پرورش
پائی ہے۔ اس کی حکمت نظری و حکمت عملی دونوں
کی عمارت غلط بنیادوں پر اٹھائی گئی ہے۔ اس
کا فلسفہ، اس کی سائنس، اس کے اخلاق، اس
کی معیشت، اس کی معاشرت، اس کی سیاست
اس کے قوانین، غرض اس کی ہر چیز ایک غلط
نقطۂ آغاز سے چل کر ایک غلط رخ پر ترقی کرتی
چلی گئی ہے اور اب اس مرحلہ پر پہنچ گئی ہے
جہاں سے ہلاکت کی آخری منزل قریب نظر
آرہی ہے ✦

اس تہذیب کا آغاز ایک ایسی قوم میں ہوا
جس کے پاس درحقیقت حکمت الٰہی کا کوئی صاف
اور پاکیزہ سرچشمہ نہ تھا۔ مذہب کے پیشوا وہاں
ضرور موجود تھے۔ مگر ان کے پاس حکمت نہ تھی۔
ان کے پاس علم نہ تھا۔ ان کے پاس خدا کا قانون
نہ تھا۔ محض ایک غلط مذہبی تخیل تھا۔ جو فکر و عمل کی
راہوں میں نوع انسانی کو اگر سیدھے راستے پر
چلانا چاہتا بھی تو نہ چلا سکتا تھا۔ وہ بس اتنا ہی
کرسکتا تھا کہ علم و حکمت کی ترقی میں سد راہ
بنجاتا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور اس
کی مزاحمت کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو لوگ ترقی کرنا چاہتے
تھے وہ مذہب اور مذہبیت کو ٹھوکر مار کر ایک
دوسرے راستہ پر چل پڑے۔ جس میں عقل حس
اور تجربے کے سوا اور کوئی چیز ان کی راہ نما
نہ تھی۔ یہ نا قابل اعتماد راہ نما جو خود ہدایت اور
نور کے محتاج تھے ان کے معتمد علیہ بن گئے اور انکی
مدد سے انہوں نے فکر و نظر اور تحقیق و اکتشاف
اور تعمیر و تنظیم کی راہ میں جتنی سعی و جہد کی اس کو
ہر میدان میں ایک غلط نقطۂ آغاز نصیب ہوا
اور ان کی تمام ترقیات کا رخ ایک غلط منزل
مقصود کی طرف پھر گیا۔ وہ الحاد اور مادیت کے نقطہ
سے چلے۔ انہوں نے کائنات کو اس نظر سے
دیکھا کہ اس کا کوئی خدا نہیں ہے۔ آفاق اور
انفس میں یہ سمجھ کر نظر کی کہ حقیقت جو کچھ بھی ہے
مشاہدات اور محسوسات کی ہے۔ اس ظاہری
پردے کے پیچھے اور کچھ بھی نہیں۔ تجربہ اور قیاس
سے انہوں نے قانون فطرت کو جانا اور سمجھا
مگر اس کے فاطر تک نہ پہنچ سکے۔ انہوں نے
موجودات کو اپنے لئے مسخر پایا۔ اور ان سے کام
لینا شروع کیا۔ لیکن اس تخیل سے ان کے ذہن
خالی تھے کہ وہ بالاصل ان اشیاء کے مالک نہیں
ہیں۔ بلکہ اصلی مالک کے خلیفہ ہیں۔ اس غفلت
و جہالت نے انہیں ذمہ داری و جواب دہی کے
بنیادی تصور سے بیگانہ کردیا۔ اور اس وجہ سے
ان کے تمدن اور انکی تہذیب کی بنیاد ہی غلط
ہوگئی۔ وہ خدا کو چھوڑ کر خودی کے پرستار بن گئے
اور خودی نے خدا بن کر ان کو فتنہ میں ڈالدیا۔ اب
یہ اسی جھوٹے خدا کی بندگی ہے جو فکر و عمل کے ہر
میدان میں ان کو ایسے راستوں پر لئے جا رہی ہے
جن کے درمیانی مراحل تو خوش آئند و نظر فریب
ہیں مگر آخری منزل بجز ہلاکت کے اور کوئی نہیں
رہی ہے۔ جس نے سائنس کو انسان کی تباہی
کا آلہ بنالیا۔ اخلاق کو نفسانیت، ریا، خلاعت
اور بے قیدی کے سانچوں میں ڈھال دیا۔ اور
معیشت پر سرمایہ داری اور خود غرضی کا شیطان
مسلط کردیا۔ معاشرت کی رگ رگ اور ریشے ریشے
میں نفس پرستی اور تن آسانی کا زہر اتار دیا۔ سیاست
کو وطنیت، رنگ و نسل کے امتیازات اور خداوند
طاقت کی پرستاری سے آلودہ کر کے انسانیت
کے لئے ایک بدترین لعنت بنادیا۔ غرضیکہ وہ
تخم خبیث جو مغرب کی نشاۃ ثانیہ کے زمانے میں
بویا گیا تھا۔ چند صدیوں کے اندر تمدن و تہذیب
کا ایک عظیم الشان شجر خبیث بنکر اٹھا۔ جس کے
پھل میٹھے مگر زہر آلود ہیں۔ جس کے پھول خوشنما
مگر خار دار ہیں۔ جس کی شاخیں موسم بہار کا
منظر پیش کرتی ہیں۔ مگر ایسی زہریلی ہوا اگل
رہی ہے جو نظر نہیں آتی۔ مگر اندر ہی اندر نوع
بشری کے خون کو مسموم کئے جارہی ہے ✦

اہل مغرب جنہوں نے اس شجر خبیث کو اپنے
ہاتھوں سے لگایا تھا۔ اب خود اس سے بیزار
ہیں۔ اس نے زندگی کے ہر شعبے میں ایسی الجھنیں
اور پریشانیاں پیدا کردی ہیں جن کو حل کرنے
کی ہر کوشش بہت سی نئی الجھنیں پیدا کردیتی
ہے۔ جس شاخ کو کاٹتے ہیں اس کی جگہ بہت
سی خار دار شاخیں نکل آتی ہیں۔ سرمایہ داری
پر تیشہ چلایا تو بالشویکیت نمودار ہوگئی۔ جمہوریت
پر ضرب لگائی تو ڈکٹیٹریت پھوٹ نکلی۔ اجتماعی
مشکلات کو حل کرنا چاہا تو نسوانیت اور برتھ
کنٹرول کا ظہور ہوا۔ اخلاقی مفاسد کا علاج کرنے
کے لئے قوانین سے کام لینے کی کوشش کی تو
قانون شکنی اور جرائم پیشگی نے سر اٹھایا۔ غرض
فساد کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو تہذیب و
تمدن کے اس درخت سے نکل رہا ہے۔ اور
اس نے مغربی زندگی کو از سرتا پا مصائب و
آلام کا ایک پھوڑا بنادیا ہے۔ جس کی ہر رگ
میں ٹیس اور ہر ریشے میں دکھن ہے۔
مغربی قومیں درد سے بیتاب ہورہی ہیں۔ ان
کی روحیں کسی امرت رس کے لئے تڑپ رہی
ہیں۔ مگر انہیں خبر نہیں کہ امرت رس کہاں ہے
ان کی اکثریت ابھی تک اس غلط فہمی میں مبتلا
ہے کہ مصائب کا سرچشمہ اس شجر خبیث کی محض
شاخوں میں ہے۔ اس لئے وہ شاخیں کاٹنے میں
اپنا وقت اور اپنی محنتیں ضائع کررہی ہے۔ مگر
نہیں سمجھتی کہ خرابی جو کچھ بھی ہے اس درخت کی
جڑ میں ہے۔ اور اصل فاسد سے ثمر صالح
کی امید رکھنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ✦

دوسری طرف ایک قلیل جماعت ایسے
صحیح العقل لوگوں کی بھی ہے جنہوں نے اس

حقیقت کو پالیا ہے کہ ان کے شجر تہذیب کی اصل
ہی خراب ہے۔ گو وہ صدیوں تک اسی درخت
کے سایہ میں پرورش پاتے رہے ہیں اور اسی
کے ثمرات سے ان کی ہڈی بوٹی بنی ہے۔ اسلئے
ان کے ذہن یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اس اصل
کے بجائے کونسی اصل ایسی ہے جو صالح برگ و
بار لانے کی قوت رکھتی ہو۔ نتیجہ میں دونوں جماعتوں
کا حال ایک ہی ہے۔ وہ سب کے سب بیتابی
کے ساتھ کسی چیز کے طالب ہیں۔ جو ان کے
درد کا درماں کرے۔ مگر انہیں خبر نہیں ہے
کہ ان کا مطلوب کیا ہے اور کہاں ہے؟

ٹھیک یہی وقت ہے کہ مغربی قوموں کے
سامنے قرآن اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
طریقے کو پیش کیا جائے۔ انہیں بتلایا جائے
کہ یہی ہے وہ مطلوب جس کی طلب میں تمہاری
روحیں بے قرار ہیں۔ یہی ہے وہ امرت رس جس
کے تم پیاسے ہو۔ یہ وہ شجر طیب ہے جس کی
اصل بھی صالح ہے اور شاخیں بھی صالح۔
جس کے پھول خوشبودار بھی ہیں اور بے خار
بھی۔ جس کے پھل میٹھے بھی ہیں اور جاں بخش
بھی۔ جس کی ہوا روح پرور بھی ہے اور لطیف
بھی۔ یہاں تم کو حکمت ملے گی۔ یہاں تم کو فکر
ونظر کے لئے ایک صحیح نقطۂ آغاز ملے گا۔ یہاں
تم کو وہ علم ملے گا جو نظری اور عملی دونوں قسم کے
علوم کی ایک مستقیم و مستحکم بنیاد فراہم کرتا ہے۔
یہاں تم کو وہ ایمان ملے گا جو انسانی سیرت کی
بہترین تشکیل کرتا ہے۔ یہاں تم کو وہ روحانیت
ملے گی جو راہبوں اور سنیاسیوں کے لئے
نہیں بلکہ کارزار دنیا میں جدوجہد کرنے والوں
کے لئے سکون قلب اور جمعیت خاطر کا سرچشمہ
ہے۔ یہاں تم کو اخلاق اور قانون کے وہ بلند
اور پائدار قواعد ملیں گے۔ جو انسانی فطرت کے
علم حاوی پر مبنی ہیں۔ اور خواہشات نفس کے
اتباع میں بدل نہیں سکتے۔ یہاں تم کو تہذیب
وتمدن کے وہ صحیح اصول ملیں گے جو طبقات کے
جبلی امتیازات اور اقوام کی وضعی تفریقوں کو مٹا کر
خالص عقلی بنیادوں پر انسانی جمعیت کی تنظیم کرتے
ہیں۔ اور عدل ومساوات فیاضی اور حسن معاملت
کی ایک ایسی پرامن اور مناسب فضا پیدا کر دیتے
ہیں جس میں افراد اور طبقات اور فرقوں کے
درمیان حقوق کی کشمکش اور مفاد ومصالح کے
تصادم اور اغراض ومقاصد کی جنگ کے لئے
کوئی موقع باقی ہی نہیں رہتا۔ اور سب کے
سب باہمی تعاون کے ساتھ شخصی واجتماعی
فلاح کے لئے خوش دلی اور اطمینان کیساتھ
عمل کر سکتے ہیں۔ اگر تم ہلاکت سے بچنا چاہتے
ہو تو قبل اس کے کہ تمہاری تہذیب ایک
ہولناک صدمہ سے پاش پاش ہو کر تاریخ کی
برباد شدہ تہذیبوں میں ایک کا اضافہ کرے۔[۱]
تم کو چاہئے کہ اسلام کے خلاف ان تمام تعصبات
کو جو تمہیں ازمنۂ وسطیٰ کے مذہبی دیوانوں سے
وراثتاً ملے ہیں اور جن کو تم نے اس تاریک دور کی
تمام دوسری چیزوں سے قطع تعلق کرنے کے باوجود
ابھی تک نہیں چھوڑا ہے۔ اپنے دلوں سے نکال ڈالو
اور کھلے دل کے ساتھ قرآن اور محمد نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کی تعلیم کو سنو، سمجھو اور قبول کرو +

مسلمان قوموں کا حال مغربی قوموں کے حال
سے مختلف ہے۔ مرض اور ہے اور اسباب مرض
بھی دوسرے ہیں۔ مگر علاج ان کا بھی وہی ہے
جو اہل مغرب کا ہے۔ یعنی اس علم وہدایت کی
طرف رجوع جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری
کتاب اور اپنے آخری نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے ذریعہ بھیجا ہے +

[۱] آخر ان کی تہذیب ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء میں ایک ہولناک صدمہ سے ٹکرا گئی۔ اور ہم پر افسوس ہے کہ ہم اس ٹکراؤ سے پہلے ان کو یہ پیغام نہ پہنچا سکے۔ لیکن خراب بھی کچھ نہیں گیا۔ آج پھر وہ ایک نئے نظام کی تلاش میں ہیں۔ آپ بڑھیے اور ان آبحیات کے پیاسوں کو اسلام کی قولی اور عملی دعوت دیجئے۔ خیال رہے کہ یہ مضمون جنگ سے بہت پہلے لکھا گیا تھا۔ (مرتب)

اسلام کے ساتھ مغربی تہذیب کا تصادم
جن حالات میں پیش آیا ان حالات سے بالکل
مختلف ہیں جن میں اس سے پہلے اسلام اور
دوسری تہذیبوں کے درمیان تصادم ہوئے
ہیں۔ رومی۔ فارسی اور چینی تہذیبیں اسوقت
اسلام سے ٹکرائیں جب وہ اپنے متبعین کی
فکری وعملی قوتوں پر پورے زور کیساتھ حکمران
تھا۔ قرآن کا علم ان کے دل ودماغ میں بسا
ہوا تھا۔ طریقۂ محمدی ان کی زندگی کا دستور
العمل تھا۔ جہاد اور اجتہاد کی زبردست روح
ان کے اندر کارفرما تھی۔ روحانی اور مادی دونوں
حیثیتوں سے وہ دنیا میں ایک غالب قوم تھے۔
اور تمام اقوام عالم کی پیشوائی کا منصب ان کو
حاصل تھا۔ ایسی حالت میں کوئی تہذیب انکی
تہذیب کے مقابلہ میں نہ ٹھیر سکی۔ انہوں نے
جس طرف رُخ کیا قوموں کے خیالات نظریات
علوم واخلاق وعادات اور طرز تمدن میں انقلاب
پیدا کر دیا۔ ان میں تأثر کی قابلیت کم تھی اور تاثیر
کی قوت بہت زیادہ تھی۔ بلا شبہ انہوں نے
دوسروں سے بہت کچھ لیا۔ مگر ان کی تہذیب کا
مزاج اس قدر طاقتور اور مضبوط تھا کہ باہر سے
جو چیز بھی اس میں آئی وہ اس کی طبیعت
کے مطابق ڈھل گئی۔ کسی بیرونی اثر سے اس
میں سوء مزاج مختلف نہ پیدا ہو سکا۔ بخلاف
اس کے انہوں نے جو اثرات دوسروں پر
ڈالے وہ انقلاب انگیز ثابت ہوئے بعض
غیر مسلم تہذیبیں تو اسلام میں جذب ہو کر اپنی
انفرادیت ہی کھو بیٹھیں۔ اور بعض جن میں
زندگی کی طاقت زیادہ تھی۔ وہ اسلام سے
اس قدر متأثر ہوئیں کہ ان کے اصول میں
بہت کچھ تغیر واقع ہو گیا +

یہ قصہ ہے جب کا کہ آتش جواں تھا

مسلمان صدیوں تک دنیا میں قلم اور تلوار سے
فرمانروائی کرتے رہے آخر تھک گئے۔ ان کی روح
جہاد سرد پڑ گئی۔ قوت اجتہاد شل ہو گئی جس کتاب نے

ان کو علم کی روشنی اور عمل کی طاقت بخشی تھی اس کو انہوں نے محض ایک متبرک یادگار بنا کر غلافوں میں لپیٹ دیا۔ جس ہادی اعظم کی سنت نے اُن کی تہذیب کو ایک مکمل فکری و عملی نظام کی صورت میں متشکل کیا تھا اس کی پیروی کو انہوں نے چھوڑ دیا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی ترقی کی رفتار رک گئی۔ بہتا ہوا دریا یکایک جمود کی وادی میں ٹھیر کر تالاب بن گیا۔ امامت کے منصب سے مسلمان معزول ہوئے دنیا کی قوموں پر ان کے افکار ان کے علوم اور ان کے تمدن ان کے سیاسی اقتدار نے جو قابو پالیا تھا اس کی گرفت ڈھیلی ہوگئی پھر اسلام کے مقابلہ میں دوسری تہذیب نے جنم لیا جہاد اور اجتہاد کا جھنڈا جس کو مسلمانوں نے پھینک دیا تھا مغربی قوموں نے اٹھا لیا مسلمان سوتے رہے اور اہل مغرب اس جھنڈے کو لے کر علم و عمل کے میدان میں آگے بڑھے یہاں تک کہ امامت کا منصب جس سے مسلمان معزول ہو چکے تھے اُن کو مل گیا۔ ان کی تلوار نے دنیا کے سواد اعظم کو فتح کیا۔ ان کے افکار و نظریات علوم و فنون اور اصول تہذیب و تمدن دنیا پر چھا گئے اُن کی فرماں روائی نے صرف اجسام ہی کا نہیں دلوں اور دماغوں کا بھی احاطہ کر لیا۔ آخر صدیوں کی نیند کے بعد جب مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں تو انہوں نے دیکھا کہ میدان ہاتھ سے نکل چکا ہے دوسرے اس پر قابض ہو چکے ہیں اب علم ہے تو ان کا ہے تہذیب ہے تو ان کی ہے قانون ہے تو اُن کا ہے حکومت ہے تو ان کی ہے مسلمانوں کے پاس کچھ بھی نہیں ایک شمع رہ گئی ہے تو وہ بھی خاموش ہے۔

اب اسلام اور مغربی تہذیب کا تصادم ایک دوسرے ڈھنگ پر ہو رہا ہے یقیناً مغربی تہذیب کسی حیثیت سے بھی اسلام کے مقابلہ کی تہذیب نہیں اگر تصادم اسلام سے ہو تو دنیا کی کوئی قوت اس کے مقابلہ پر نہیں ٹھیر سکتی مگر اسلام ہے کہاں مسلمانوں میں اسلامی سیرت ہے نہ اسلامی اخلاق ہیں نہ اسلامی افکار ہیں نہ اسلامی اسپرٹ ہے نہ اسلامی روح نہ اُن کی مسجدوں میں ہے نہ مدرسوں میں نہ خانقاہوں میں عملی زندگی سے اسلام کا ربط باقی نہیں رہا۔ اسلام کا قانون نہ اُن کی شخصی زندگی میں نافذ ہے نہ اجتماعی زندگی میں تمدن و تہذیب کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کا نظم صحیح اسلامی طرز پر باقی ہو ایسی حالت میں دراصل مقابلہ اسلام اور تہذیب کا نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کی افسردہ جامد اور پس ماندہ تہذیب کا ایک ایسی تہذیب سے مقابلہ ہے جس میں زندگی ہے حرکت ہے روشنی علم ہے گرمی عمل ہے ایسے نامساوی مقابلہ کا جو نتیجہ ہو سکتا ہے وہی ظاہر ہو رہا ہے مسلمان پسپا ہو رہے ہیں ان کی تہذیب شکست ہو رہی ہے وہ آہستہ آہستہ مغربی تہذیب میں جذب ہوتے چلے جا رہے ہیں ان کے دلوں اور دماغوں پر مغربیت مسلط ہو رہی ہے ان کے ذہن مغربی سانچوں میں ڈھل رہے ہیں ان کی فکری و نظری قوتیں مغربی اصولوں کے مطابق تربیت پا رہی ہیں ان کے خلاق ان کی معیشت اور ان کی معاشرت ان کی سیاست ہر چیز مغربی رنگ میں رنگی جا رہی ہے اور ان کی نئی نسلیں اس تخیل کے ساتھ اٹھ رہی ہیں کہ زندگی کا حقیقی قانون وہی ہے جو مغرب سے ان کو مل رہا ہے یہ شکست دراصل مسلمانوں کی شکست ہے مگر بدقسمتی سے اس کو اسلام کی شکست سمجھا جاتا ہے۔ ایک ملک نہیں جو اس مصیبت میں گرفتار ہو ایک قوم نہیں جو اس خطرے میں مبتلا ہو آج تمام دنیائے اسلام اسی خوفناک انقلاب کے دور سے گزر رہی ہے درحقیقت یہ علماء کا کام تھا کہ جب اس انقلاب کی ابتدا ہو رہی تھی اسی وقت وہ بیدار ہوتے آنے والی تہذیب کے اصول و مبادی کو سمجھتے۔ مغربی ممالک کا سفر کرکے ان علوم کا مطالعہ کرتے جن کی بنیاد پر یہ تہذیب اٹھی تھی۔ اجتہاد کی قوت سے کام لے کر ان کارآمد علمی اکتشافات اور عملی طریقوں کو اخذ کر لیتے جن کے بل پر مغربی قوموں نے ترقی کی تھی اور ان نئے کل پرزوں کو اصول اسلام کے ماتحت مسلمانوں کے تعلیمی نظام اور ان کی تمدنی زندگی کی مشین میں اس طرح نصب کر دیتے کہ کئی صدیوں کے جمود سے جو نقصان پہونچا تھا اس کی تلافی ہو جاتی اور اسلام کی گاڑی پھر سے زمانہ کی رفتار کے ساتھ ساتھ چلنے لگتی مگر افسوس کہ علماء الاماشاء اللہ خود اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہو چکے تھے اُن میں اجتہاد کی قوت نہ تھی ان میں تفقہ نہ تھا ان میں حکمت نہ تھی ان میں عمل کی طاقت نہ تھی کہ خدا کی کتاب اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علمی و عملی ہدایت سے اسلام کے دائمی اور ہمہ گیر اصول اخذ کرتے اور زمانے کے متغیر حالات میں ان سے کام لیتے مگر ان پر تو اسلاف کی اندھی اور جامد تقلید کا مرض پوری طرح مسلط ہو چکا تھا جس کی وجہ سے وہ ہر چیز کو ان کتابوں میں تلاش کرتے تھے جو خدا کی کتابیں نہ تھیں کہ زمانہ کی قیود سے بالاتر ہوتیں اور ہر معاملہ میں اُن انسانوں کی طرف رجوع کرتے تھے جو خدا کے نبی نہ تھے ان کی بصیرت اوقات اور حالات کی بندشوں سے بالکل آزاد ہوتی پھر یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ ایسے وقت میں مسلمانوں کی کامیاب رہنمائی کر سکتے جب کہ زمانہ بالکل بدل چکا تھا اور علم و عمل کی دنیا میں ایسا عظیم تغیر واقع ہو چکا تھا جس کو خدا کی نظر تو دیکھ سکتی تھی مگر کسی غیر نبی انسان کی نظر میں یہ طاقت نہ تھی کہ قرنوں اور صدیوں کے پردے اٹھا کر ان تک پہونچ سکتی اس میں شک نہیں کہ علماء نے نئی تہذیب کا مقابلہ کرنے کی کوشش ضرور کی مگر مقابلہ کے لئے سروسامان کی ضرورت تھی وہ ان کے پاس نہ تھا حرکت کا مقابلہ جمود سے نہیں ہو سکتا رفتار زمانہ کو باتوں کے زور سے نہیں بدلا جا سکتا نئے اسلحہ کے سامنے فرسودہ اور زنگ آلود ہتھیار کام نہیں دے سکتے علماء نے جن طریقوں سے امت کی رہنمائی کرنی چاہی وہ آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر دراصل اس کو معطل کرکے کب تک طوفان کے وجود سے انکار کرتی اور اس کے اثرات سے محفوظ رہتی جس قوم پر تمدن و تہذیب کا جدید نظام سیاسی طاقت کے ساتھ محیط ہو چکا تھا وہ اپنی زندگی کو مغلوبی و محکومی کی حالت میں اس سے کہاں تک بچا سکتی تھی آخر کار وہی ہوا جو ایسے حالات میں ہونا چاہیئے تھا سیاست کے میدان میں شکست کھانے کے بعد مسلمانوں نے علم اور تہذیب و تمدن کے میدان میں بھی شکست کھائی اور اب ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ دنیائے اسلام کے ہر خطہ میں مغربیت کا طوفان بلا کی تیزی کے ساتھ بڑھتا چلا آ رہا ہے جس کی رو میں بہتے بہتے مسلمانوں کی نئی نسلیں اسلام کے مرکز سے کوسوں دور نکل گئی ہیں۔

بدقسمتی یہ ہے کہ علمائے اسلام کو اب تک اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوا ہے قریب قریب ہر اسلامی ملک میں علماء کی جماعت اب بھی موجود ہے اور اسی روش پر قائم ہے

اہمام اصرار و شدت کے ساتھ قائم ہے جس کی وجہ سے ابتدا میں ان کو ناکامی ہوئی تھی۔ چند مستثنٰے شخصیتوں کو چھوڑ کر علماء کی حالت یہ ہے کہ وہ زمانہ کے موجودہ رجحانات اور ذہنیتوں کی نئی ساخت کو سمجھنے کی قطعًا کوشش نہیں کرتے جو چیز یہ مسلمانوں کی نئی نسلوں کو اسلام سے بیگانہ کر رہی ہیں ان پر اظہار نفرت تو ان سے جتنا چاہے کرا لیجئے لیکن اس زہر کا تریاق بہم پہونچانے کی زحمت وہ نہیں اٹھا سکتے۔ جدید حالات نے مسلمانوں کے لئے جو پیچیدہ علمی و عملی مسائل پیدا کر دیئے ہیں ان کو حل کرنے میں ان حضرات کو ہمیشہ ناکامی ہوتی ہے کیونکہ ان کا حل اجتہاد کے بغیر ممکن نہیں اور اجتہاد کو یہ اپنے اوپر حرام کر چکے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات اور اس کے قوانین کو بیان کرنے کا جو طریقہ آج ہمارے علماء اختیار کر رہے ہیں وہ جدید تعلیم یافتہ لوگوں کو اسلام سے مانوس کرنے کی بجائے الٹا متنفر کر دیتا ہے اور بسا اوقات ان کے مواعظ سنکر یا ان کی تحریریں پڑھ کر دل سے بے اختیار یہ دعا نکلتی ہے کہ خدا کرے کسی غیر مسلم یا بھٹکے ہوئے مسلمان کے چشم و گوش تک یہ صدائے بے ہنگام نہ پہونچی ہو۔ انہوں نے اپنے ارد گرد دو سو برس کی پرانی فضا پیدا کر رکھی ہے اسی فضا میں یہ جیتے ہیں اسی میں رہتے ہیں اور اسی کے مناسب حال باتیں کرتے ہیں، بلاشبہ علوم اسلامی کے جواہر آج دنیا میں انہی بزرگوں کے دم سے قائم ہیں اور جو کچھ دینی تعلیم پھیل رہی ہے انہی کے ذریعہ سے پھیل رہی ہے لیکن دو سو برس کی جو وسیع خلیج انہوں نے اپنے اور زمانہ حال کے درمیان حائل کر رکھی ہے وہ اسلام اور جدید دنیا کے درمیان کوئی ربط قائم ہونے نہیں دیتی۔ جو اسلامی تعلیم کی طرف جاتا ہے وہ دنیا کے کسی کام کا نہیں رہتا جو دنیا کے کام کا بننا چاہتا ہے وہ اسلامی تعلیم سے بالکل بیگانہ رہتا ہے یہی سبب ہے کہ اس وقت دنیائے اسلام میں ہر جگہ دو گروہ ایسے پائے جاتے ہیں جو بالکل ایک دوسرے کی ضد ہیں، ایک گروہ اسلامی علوم اور ثقافت کا علمبردار ہے مگر زندگی کے کسی شعبے میں مسلمانوں کی رہنمائی کے قابل نہیں۔ دوسرا گروہ مسلمانوں کی علمی ادبی تمدنی اور سیاسی گاڑی کو چلا رہا ہے مگر اسلام کے اصول و مبادی سے ناواقف ہے اسلامی تہذیب کی اسپرٹ سے بیگانہ ہے اسلام کے اجتماعی نظام اور تمدنی قوانین سے ناآشنا ہے صرف دل کے ایک گوشہ میں ایمان کا تھوڑا بہت نور رکھتا ہے باقی تمام حیثیتوں سے اس میں اور ایک غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں مگر چونکہ عملی و ذہنی طاقت جو کچھ بھی ہے اسی گروہ کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے دست و بازو ہیں جو گاڑی چلانے کی طاقت رکھتے ہیں اس لئے وہ ملت کی گاڑیوں کو لے کر گمراہی کی وادیوں میں بھٹکتا چلا جا رہا ہے اور کوئی نہیں جو اسے سیدھا راستہ بتلائے۔

ہم اس حالت کو دیکھ رہے ہیں اور اس کا خوفناک انجام ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اگرچہ رہنمائی کے لئے جس علم و فضل اور جامعیت کی ضرورت ہے وہ ہم کو حاصل نہیں اتنی قوت میسر نہیں کہ ایسے بگڑے ہوئے حالات میں اتنی بڑی قوم کی اصلاح کر سکیں لیکن اللہ نے دل میں ایک درد دیا ہے اور وہی مجبور کرتا ہے کہ جو تھوڑا سا علم اور نور بصیرت اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے اس سے کام لے کر مسلمانوں کے ان دونوں گروہوں کو اسلامی تعلیم کے اصل منبع اور اسلامی تہذیب کے حقیقی اساس کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیں اور کامیابی و ناکامی سے بے پرواہ ہو کر اپنی کوشش کر دیکھیں کام کی بزرگی اور اپنی کمزوری دیکھ کر اپنی کوششیں خود ہم کو ہیچ معلوم ہوں گی مگر کامیابی اور ناکامی جو کچھ بھی ہے خدائے مطلق کے ہاتھ ہے ہمارا کام کوشش کرنا ہے۔ فقط! حی

از مدیر رسالہ ترجمان القرآن لاہور۔ مرسلہ ابوالعرفان اعظمی

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

ذیل میں ان احباب کرام کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے رمضان شوال یا اس سے پہلے ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۹۴۲ء میں اخبار محمدی کی امداد میں بذریعہ نقدی قدم بڑھایا۔ جزاہم اللہ!

(۱) شیخ اللہ دتہ صاحب جموں — دو روپے
(۲) محمد سلیمان صاحب مرچنٹ پلانجلی — چار روپے
(۳) حاجی محمد ابراہیم صاحب ضلع ناندیڑ دکن — پانچ روپے
(۴) بابو شکور احمد خان صاحب ضلع سلطان پور — چار روپے
(۵) بذریعہ سیٹھ سلیمان داؤد جی بھائی میاں صاحب۔ از وریاؤ — پندرہ روپے
(۶) میاں جی مولوی محمد صاحب رنی پور — سات روپے
(۷) مولوی شبیر الحسن صاحب دہلی — تین روپے

اگر ناظرین محمدی میں سے ذی استطاعت احباب دو دو روپے سے بھی محمدی کی امداد فرما دیتے تو اس کی زندگی کی امید کی جا سکتی تھی۔ اب آپ ہی خیال فرمائیے کہ اس مہنگائی اور کساد بازاری کے زمانہ میں احباب کی بے توجہی کس قدر خطرناک ہے اگر ہمدردان اخبار محمدی حضرت مولانا محمد صاحب غفرلہ کی اس یادگار کو جاری رکھنے کی نیت سے ایک ایک سال کا چندہ پیشگی ارسال کر دیں تو بھی بہت امداد ہو سکتی ہے۔

ستم ظریفی تو یہ ہے کہ کافی عرصہ پہلے چندہ ختم ہونے کی اطلاع کرنے کے بعد جب اخبار کا وی پی کیا جاتا ہے تو نہایت بے پروائی بلکہ بے رخی سے واپس کر دیا جاتا ہے تین پیسے بچا کر دفتر اخبار محمدی کا چار آنے کا بلاوجہ نقصان کرنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس کے علاوہ کتابوں کے پارسل واپس کر کے جو نقصان پہونچایا جاتا ہے وہ بھی بہت زیادہ ہے۔

ان حالات کی موجودگی میں ہر شخص کہے گا۔ اور میں بھی کہتا ہوں "اخبار محمدی کا خدا حافظ" ع

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

دیکھئے مولانا محمد صاحب مرحوم کی یادگار سے دلچسپی رکھنے والے اس کی بقاء و زندگی کے لئے کیا تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ — ایڈیٹر

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ ختم ہو چکا ہے وہ سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں، ورنہ اگلا نمبر بذریعہ وی پی ارسال خدمت کیا جائے گا نمبر ۶۸۴ نمبر ۱۱۸۵ نمبر ۱۲۰۴ نمبر ۱۶۳۳ نمبر ۱۷۸۱ نمبر ۱۸۵۶ نمبر ۱۸۶۹ نمبر ۱۸۸۱ نمبر ۱۸۸۲ نمبر ۱۸۸۹ نمبر ۲۱۵۹ نمبر ۲۳۶۲ نمبر ۲۴۱۸ نمبر ۲۴۴۹ نمبر ۲۴۵۸ نمبر ۲۴۶۲ نمبر ۲۴۸۳ نمبر ۲۴۳۶ نمبر ۲۵۰۳ نمبر ۲۵۰۴ نمبر ۲۶۱۵ نمبر ۲۶۲۰ نمبر ۲۶۸۴ نمبر ۲۶۹۳ نمبر ۲۷۵۴ نمبر ۲۷۵۹ نمبر ۲۷۵۶ نمبر ۲۷۵۸ نمبر ۲۷۶۱ نمبر ۲۷۶۲ نمبر ۲۷۶۴ نمبر ۲۷۷۶ نمبر ۲۷۷۹ نمبر ۲۷۸۵

عرب کا دَورِ جاہلیت

(۳)

ہوا گو کہ پامال بستان عرب کا
مگر اک جہاں ہے غزلخواں عرب کا
ہوا کر گیا سب کو باراں عرب کا
سپید و سیہ پر ہے احساں عرب کا
وہ قومیں جو ہیں آج سرمنج سب کی
کنوڑی رہیں گی ہمیشہ عرب کی

اس سے پہلے عمرو بن کلثوم اور حضرت لبید عامری کی تحقیقیں ہدیۂ ناظرین ہوئی ہیں۔ آج اس مظلوم و مقتول بست سالہ نوخیز لڑکے طرفہ بکری کی درد انگیز داستان پیشکش ہے۔ جس نے اسقدر بلند حوصلگی و علوہمتی سے اپنی جان دی کہ بڑے سے بڑا ظالم و قاتل اور جلاد بھی اس کے تصور سے کانپ اٹھے گا۔ اور سنگدل سے سنگدل ستمگار بھی اس واقعہ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ؂

جان دیدی عہد پر اس کے سوا چارہ نہ تھا
پھیر لیتا بات اپنی اسکا اسے یارا نہ تھا

طرفہ بکری، بکر بن وائل کے قبیلہ سے تھا۔ بڑے غضب کا آدمی اور بڑا منہ زور شاعر تھا۔ کسی موقعہ پر طرفہ نے عمرو بن ہند بادشاہ کی ہجو میں کچھ اشعار کہہ ڈالے۔ جس کی عمرو بن ہند کو خبر ہوئی اور طرفہ کے قتل کا ارادہ کیا۔ لیکن خیرخواہوں نے عرض کیا کہ اگر آپ اسے قتل کریں گے تو متلمس جہاندیدہ اور بڑا تجربہ کار شاعر ہے جو طرفہ کا حلیف ہے۔ آپ کی ہجو کہیگا اور بہت ہی خفیف و رسوا کرے گا۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں کو قتل کیجئے۔ چنانچہ بادشاہ نے دونوں کو بلوا کر خلعت عطا فرمایا اور دونوں کو دو فرمان جدا جدا ملفوف کر کے دئے اور کہا کہ تم دونوں ہمارے بحرین کے عامل کے پاس لیجاؤ۔ وہ ہمارے حسب تحریر تمکو انعام و اکرام سے سرفراز کریگا۔ اگرچہ دونوں وہاں سے چل پڑے مگر جب مقام حیرہ میں پہنچے تو متلمس نے طرفہ سے کہا کہ ہم پر بادشاہ کی اسقدر مہربانی و شفقت کی آخر کیا وجہ ہے؟ ہم کو تو کچھ دال میں کالا معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمارا خیال ہے کہ فرمان کھول کر پڑھ لیا جائے۔ طرفہ نے کہا کہ یہ تمہارا محض وہم ہے۔ ہم کو ہرگز مناسب نہیں کہ ہم بادشاہ کا مہر لفافہ کھول کر پڑھیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ اگر عامل ہمیں کچھ دیگا نہیں تو گھر تو آنے دیگا۔ لیکن متلمس نے اپنی دوراندیشی کی بنا پر مہر توڑ کر لفافہ کھولا اور اپنا فرمان پڑھوایا تو اس میں اسکے قتل کا حکم تحریر تھا۔ متلمس نے اسے جاکر دریا میں ڈال دیا۔ اور طرفہ پر بھی بہت زور ڈالا کہ تم بھی اپنا فرمان کھول کر پڑھواؤ۔ اس میں بھی یقیناً یہی حکم ہوگا۔ طرفہ نے جواب دیا کہ کیا ضرور ہے کہ دونوں میں ایک ہی حکم ہو؟ اگر دونوں میں ایک ہی حکم ہوتا تو پھر الگ الگ لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ ✤

ناچار متلمس ملک شام کی طرف بھاگ گیا۔ اور طرفہ اپنے نام کا فرمان لے کر عامل کے روبرو حاضر ہوا۔ عامل بھی تھا جہاندیدہ واقعات و حالات شناس، لفافہ دیکھ کر مطلب بھانپ گیا کیونکہ تجربہ کاروں کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ ؂

آدمی پہچان لیتے ہیں قیافہ دیکھ کر
خط کا مضمون بھانپ لیتے ہیں لفافہ دیکھ کر

چنانچہ عامل نے طرفہ سے کہا کہ تم آدمی عالی نسب شریف صاحب کمال اور ہونہار ہو۔ مزید برآں تمہارے قبیلے سے میرے برادرانہ تعلقات ہیں۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ لفافہ کھولنے سے قبل ہی تم میرے پاس سے چلے جاؤ۔ ورنہ لفافہ کھولنے پر مجھے حکم کی تعمیل کرنی ضروری ہوگی لیکن طرفہ نے عامل کا بھی کہنا نہ مانا۔ ؎ چوں قضا آید طبیب ابلہ شود ؂

کارہا بر نیست ابلہ از تدبیر
یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ قَدِیْر

آخر ش مجبوراً عامل نے فرمان کھولا تو اس میں بھی قتل ہی کا حکم تھا۔ اب عامل نے طرفہ سے کہا کہ اب تو تم کو قتل ہی کرنا پڑے گا۔ لہٰذا اب جو طریقہ تم اپنے قتل کا پسند کرو اسی طرح تم کو قتل کیا جائے گا۔ طرفہ نے کہا کہ آپ مجھے بہت سی شراب پلوائیں اور جب میں خوب مدہوش ہوجاؤں تو میری فصدیں کھولدی جائیں تاکہ جسم کا تمام خون نکلجائے اور میں موت کے گھاٹ اتر جاؤں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور وہ راہی عدم ہوا۔ مگر طرفہ کے بھائی معبد بن العبد نے اپنے بھائی کے خون کا دعویٰ کیا تو دیت پر صلح ہوگئی ✤

پہلے لکھا جا چکا ہے کہ جب حضرت لبید رضؓ سے دریافت کیا گیا کہ عرب کا سب سے بڑا شاعر کون ہے تو آپ نے فرمایا امرؤالقیس ہے بعدہٗ بنی بکر کا مقتول لڑکا طرفہ ہے۔"

واقعی اس کمسنی و نوعمری میں اسقدر فصیح و بلیغ اشعار گوئی قابل داد ہے۔۔۔ درحقیقت بعض اشعار تو ایسے ہی ہیں کہ انہیں آب زر سے بھی لکھا جائے تو ان کا حق وصف ادا نہیں ہوسکتا ✤

سبعہ معلقہ میں امرؤالقیس کے بعد اسی کا دوسرا (۱۰۵ اشعار کا) بہترین قصیدہ ہے۔ طرفہ اپنی محبوبہ حنظلہ (خولہ) کی تعریف کرتا ہوا لکھتا ہے :-

۷۔ خَذُولٌ تُرَاعِیْ رَبْرَبًا بِخَمِیْلَۃٍ
تَنَاوَلُ اَطْرَافَ الْبَرِیْرِ وَتَرْتَدِیْ

وہ محبوبہ ایسی ہرنی ہے جو اپنے ساتھیوں سے جدا ہوگئی ہے اور گلہ آہوؤں کے ساتھ ایک عمدہ سرسبز چراگاہ میں چرتی ہے اور گردن ابھار ابھار کر پیلو کے پھل توڑتی اور اس کے پتوں کو اپنی چادر بنالیتی ہے ✤

یعنی میری محبوبہ خولہ مجھ سے جدا ہوکر اپنی قوم کے ساتھ جاتو رہی ہے مگر کشش محبت سے باربار گردن ابھار ابھار کر مجھے ہی دیکھتی جاتی ہے ✤

۸۔ وَتَبْسِمُ عَنْ اَلْمٰی کَاَنَّ مُنَوَّرًا
تَخَلَّلَ حُرَّ الرَّمْلِ دِعْصٌ لَہٗ نَدٍ

اور تبسم کے وقت ایسے آبدار دانت دکھاتی ہے کہ گویا وہ اُس بابونہ کی شاداب کلیاں ہیں جو نمناک معمولی ٹیلہ پر خالص ریگ کے تودہ کے درمیان واقع ہے۔

۹۔ سَقَتْهُ اِيَاةُ الشَّمْسِ اِلَّا لِثَاتِهٖ
اُسِفَّ وَ لَمْ تَكْدِمْ عَلَيْهِ بِاِثْمِدِ

اُس کے دانتوں کو آفتاب کی روشنی نے جلا دیا ہے یعنی اپنی تابانی اُس کو بھی دیدی ہے مزید برآں مسوڑھوں پر اثمد کی مسّی بھی مالیدہ تھی۔ کہ جس کے بعد اُسے کچھ چبایا اور کھایا بھی نہیں کہ مسّی کا رنگ ہلکا پڑے یا دانتوں کی جلا میں کچھ فرق آئے ✚

۱۰۔ وَوَجْهٍ كَاَنَّ الشَّمْسَ اَلْقَتْ رِدَاءَهَا
عَلَيْهِ نَقِيِّ اللَّوْنِ لَمْ يَتَخَدَّدِ

اور اُس کا چہرہ ایسا ہے کہ گویا آفتاب نے اپنی روشنی کی چادر ہی اس پر ڈال دی ہے اور اُس کا رنگ نہایت صاف و تازہ ہے۔ جس پر جھریوں کا نام و نشان تک نہیں کیونکہ وہ نوجوان ہے اس لئے اُس کا چہرہ تر و تازہ اور سیراب ہے ✚

چونکہ طرفہ کا چچا زاد بھائی مالک طرفہ سے بہت کشیدہ رہتا تھا اور خواہ مخواہ طرفہ پر ظلم و زیادتی کرتا تھا۔ اس لئے طرفہ نے مسلسل چودہ اشعار نہایت دردآمیز کہے ہیں جن میں سے چند اشعار پیشکش ہیں۔ کہتا ہے :-

۷۳۔ وَقَرَّبْتُ بِالْقُرْبٰى وَجَدِّكَ اِنَّهٗ
مَتٰى يَكُ اَمْرٌ لِلنَّكِيْثَةِ اَشْهَدِ

(اگرچہ اقارب نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا ہے لیکن) میں ہمیشہ قرابتداروں کے ساتھ شریک رنج و راحت رہا۔ اور اے میرے بھائی مالک! تیرے دادا کی قسم اب بھی جب تجھکو کوئی امرِ عظیم پیش آئے گا تو میں ہر طرح تیری اعانت کیلئے حاضر ہوں ✚

۷۴۔ وَاِنْ اُدْعَ فِي الْجُلّٰى اَكُنْ مِنْ حُمَاتِهَا
وَاِنْ يَّاْتِكَ الْاَعْدَاءُ بِالْجَهْدِ اَجْهَدِ

اور اگر میں کسی امرِ عظیم کے لئے بلایا جاؤں تو میں ضرور مدد کو حاضر ہونگا۔ اور اے مالک اگر دشمن تجھ پر چڑھائی کریں تو میں اُنکی گوشمالی کو سب سے پہلے آجاؤں گا ✚

۷۵۔ وَاِنْ يَّقْذِفُوْا بِالْقَذْعِ عِرْضَكَ اَسْقِهِمْ
بِكَاْسِ حِيَاضِ الْمَوْتِ قَبْلَ التَّهَدُّدِ

اور اگر وہ لوگ فحش گوئی اور لعن و طعن سے تری بے آبروئی کرنی چاہیں تو دھمکانے سے قبل ہی اُنہیں موت کے حوض کا پیالہ پلا دوں۔

۷۹۔ وَظُلْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى اَشَدُّ مَضَاضَةً
عَلَى الْمَرْءِ مِنْ وَقْعِ الْحُسَامِ الْمُهَنَّدِ

اور دیں اپنے بھائی مالک کے ظلم و جفا سے کیوں آہ و فریاد نکروں) درآنحالیکہ قرابتداروں کا ظلم انسان پر ہندی تلوار سے بھی زیادہ کاری ہوتا ہے۔ (اس شعر کے متعلق مولوی ذوالفقار علی صاحب مرحوم مدرس ادب دیوبند لکھتے ہیں۔ کہ اس شعر کے الفاظ نہایت فصیح اور مضمون عمدہ و سچا ہے۔ اگر اس شخص کا صرف یہی شعر ہوتا تو میں قسم کھا کر کہدیتا کہ اس کے فضل و کمال کے ثبوت کے لئے یہی کافی ہے۔ یہ نوعمری اور یہ شعر فسبحان من یعطی ما یشاء لمن یشاء)

۸۱۔ فَلَوْ شَاءَ رَبِّيْ كُنْتُ قَيْسَ بْنَ خَالِدٍ
وَلَوْ شَاءَ رَبِّيْ كُنْتُ عَمْرَو بْنَ مَرْثَدِ

۸۲۔ فَاَصْبَحْتُ ذَا مَالٍ كَثِيْرٍ وَّزَارَنِيْ
بَنُوْنَ كِرَامٌ سَادَةٌ لِّمُسَوَّدِ

اگر میرا پروردگار چاہتا تو میں بھی مثل قیس بن خالد اور عمرو بن مرثد کے صاحب اولاد و مال ہوتا پس میں بھی بڑا مالدار ہوتا اور سردار بھی ہو جاتا تو میرے شریف بیٹے بھی سردار ہوتے اور میرے سلام کو حاضر ہوا کرتے۔ مگر یہ چیزیں مشیتِ ایزدی پر منحصر ہیں۔ اور تقدیر کی باتیں ہیں..... بقول ؎

کارہا بر نباید از تدبیر ✚ نفعل اللّٰہ ما یشاء و قدیرا
چاک کو تقدیر کے ممکن نہیں کرنا رفو ✚ سوزنِ تدبیر ساری عمر گو سیتی رہی

کہتے ہیں کہ جب طرفہ کے مذکورہ بالا دونوں شعر مالک نے سنے تو طرفہ کی تقدیر نے پلٹا کھایا اور پروردگار کی مرضی نے یوں دستگیری کی کہ مالک نے طرفہ کو بلا کر اپنے دسوں بیٹوں کو بھی حاضر کر کے ہر ایک بیٹے کو حکم دیا کہ اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ طرفہ کو دیدے چنانچہ ہر لڑکے نے دسواں حصہ اپنے چچا طرفہ کو دیکر مالا مال اور نہال کر دیا۔ اور پھر طرفہ سے مالک نے کہا کہ مال اگر دنیا میرے قبضے کی بات تھی سو میں نے کر دیا مگر صاحب اولاد تم کو پروردگار ہی کر سکتا ہے ✚

۱۰۴۔ سَتُبْدِيْ لَكَ الْاَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا
وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تُزَوِّدِ

۱۰۵۔ وَيَاْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَّمْ تَبِعْ لَهٗ
بَتَاتًا وَّلَمْ تَضْرِبْ لَهٗ وَقْتَ مَوْعِدِ

اب تجھ پر زمانہ اُس چیز کو ظاہر کر دیگا جسے تو نہیں جانتا۔ اور تیرے پاس ہر طرف کی خبریں وہ شخص خود پہنچا دیگا۔ جسے تو نے کچھ بھی نہیں دیا ہے۔ اور تیرے پاس دم بدم کی خبریں وہ لاوے گا جسے تو نے توشہ نہیں دیا۔ اور نہ اس کے لئے کوئی وقت متعین کیا ہے۔ مگر وہ خود وقت پر خبر دے ہی دیگا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں شعر بھی بہ حیثیت بہترین شعر اور قصیدہ کی جان ہیں۔ جو واقعی اس قابل ہیں کہ اگر انہیں آبِ زر سے بھی لکھا جائے تو بھی اس کی کماحقہ قدردانی نہ ہوگی۔ ✚

فقط والسلام۔ عقیل مئوی کان اللّٰہ لہٗ
از سلمان ساہی پوسٹ چھپوا ضلع بالا

بلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

اس کتاب سے تمام اہل حدیث واقف ہیں۔ اہل حدیث اور حنفیوں میں جن مسائل کا اختلاف ہے، ان سب کے دلائل قرآن و حدیث وغیرہ سے اس میں ہیں پھر حنفیوں کی دلیلیں اور ان کے منہ توڑ جواب ہیں۔ اس وقت یہ کتاب نئے سرے سے چھپ چکی ہے اور قیمت بھی ہم نے بہت کم کر دی ہے یعنی صرف دو روپے (عہ) اس کتاب کے سوا چھ سو صفحات ہیں ✚

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

نماز میں ہاتھ باندھنا سنت ہے

(شیعہ کو جواب)

بشیر حسین صاحب! بعد دعا کے معلوم ہو کہ خط تمہارا آیا حالات سے مطلع ہوا تم نے جو لکھا ہے کہ کوئی قرآنی آیت ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کے بارے میں لکھو تو اولاً ہر جز کا حکم قرآن میں بالتفصیل نہیں مثلاً نماز صبح کی دو رکعت ظہر و عصر چار چار مغرب کی تین اس کے متعلق قرآن میں کہیں نہ ملے گا اب یہ جملہ حدیث کے ذریعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اس سے واجب العمل ہے۔ قرآن نے تو ایسا بتایا ہے کہ ہم مسلمانوں کو مجرموں کی شکل بنا دیکھنا نہیں چاہئے مجرم کہ جو ہاتھ باندھے یا جوڑے ہوئے حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے سو خداوند عالم اپنے سامنے گوارا نہیں کرتا ہے کہ بندے جب میری درگاہ میں آئیں تو ویسا ہی طریقہ سے ہاتھ باندھے ہوئے میری عبادت کریں اس لئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے افنجعل المسلمین کالمجرمین کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کی طرح بنا دیں۔

اب رہ گیا یہ کہ قدرت کے طریقہ پر ہم کو بھی یہی عمل کرنا چاہئے اگر وہ ہم سے سخاوت کو چاہتا ہے تو سخاوت کریں۔ اگر علم کو چاہتا ہے تو علم حاصل کریں۔ یہاں تک کہ اگر اس نے اپنے متعلق یہ کہہ دیا ہے کہ میری قدرت کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں تو ہم کو بھی چاہئے کہ ویسے ہی ہاتھ ہم بھی رکھیں چنانچہ قرآن مجید میں موجود ہے کہ اللہ کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں (بل یداہ مبسوطتان) رسول کو خدا فرماتا ہے کہ اے رسول ان سے کہہ دو کہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جب اللہ کے ہاتھ کھلے ہوئے ہیں تو پھر اللہ ہی کے طریقہ کو اختیار کریں تاکہ وہ راضی ہو لہٰذا جب ہم خدا کے سامنے نماز میں کھڑے ہوں تو ہاتھ کھلے ہوئے چاہئیں

تیسرے یہ کہ اسلام فطرتی مذہب ہے یعنی جو ہماری فطرت اور طینت ہے وہی مذہب اسلام ہے تو اب ہم کو اپنے جسم کے اعضاء پر غور کرنا چاہئے چنانچہ سر بلند اور پیر نیچے ہیں ہاتھ لٹکے ہوئے ہیں جب ہاتھ رانوں پر لٹکے ہوئے ہیں تو پھر نماز میں ہم خلاف فطرت کیوں کریں اس لئے ضروری ہے کہ موافق ہی اس کی درگاہ میں جائیں تاکہ بناوٹ نہ ہو اس وجہ سے نماز میں ہاتھوں کا کھولنا ضروری ہے۔

چوتھے یہ کہ اہل سنت کی کتابوں [illegible] ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا جائز ہے اور ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں شیعہ اور سنی دونوں متفق ہیں [illegible] ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا اہل سنتیوں میں بھی پایا جاتا ہے [illegible] ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا دونوں مذہبوں میں [illegible] وہ چیز کہ جس پر دونوں کا اتفاق ہو زیادہ بہتر ہے [illegible] پر صرف ایک مذہب کا اتفاق ہو۔ اہل سنت کی کتابوں سے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا واجب ہے [illegible] رسول خدا بھی ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے تھے دلیل [illegible] فی الارسال والرفع [illegible] کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] جو چاروں یعنی امام ابوحنیفہ امام شافعی امام احمد بن حنبل اور امام مالک نے کہا ہے کہ مذہب ہے ہاتھ کھول کر نماز پڑھنا اور جائز ہے کہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے [illegible] صلے اللہ علیہ وسلم ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے [illegible] اور ان کے صحابی بھی ایسا کرتے اور [illegible] ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے کہ انگلیوں کے پوروں میں خون آ جاتا تھا

الجواب

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد مجیب کا کلام مجیب ہے کہ ایک امر کو پہلے تسلیم کر لیا ہے کہ یہ قرآن میں بالتفصیل نہیں لہٰذا اس کا حدیث سے ثبوت لازم ہے پھر اپنے غلط قیاس سے اس کو قرآن مجید سے ثابت کرنے کی کوشش کی اور ثابت نہ ہو سکا۔ مجیب کو لازم تھا کہ جب قرآن میں تصریح نہ تھی تو حدیث صریح پیش کرتا جو نہ کر سکا۔ اے جناب اللہ تعالیٰ پر مخلوق کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ عابد کو معبود پر قیاس لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ معاذ اللہ! کیا وہ نماز پڑھتا ہے جو اس کے ہاتھوں پر قیاس کیا۔ اتنی دور کے اور اللہ تعالیٰ کا حکم واضمم یدک الیٰ جناحک [illegible] کا خیال نہ کیا کہ ضم کا حکم ہے فافہم و تدبر ہے افنجعل المسلمین کالمجرمین کا مطلب بھی غلط بتایا گیا ہے۔ اس سے پہلے ایک واقعہ نقل کر کے منکرین کو وعید فرمائی گئی ہے کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ان للمتقین عند ربہم جنات النعیم افنجعل المسلمین کالمجرمین۔ ما لکم کیف تحکمون [illegible] ان لکم فیہ لما تخیرون - خلاصہ کہ ہم مجرموں یعنی کافروں کو مسلموں کی طرح جنت میں داخل کر کے آرام دیں [illegible] بلکہ جہنم میں داخل کر کے عذاب کریں [illegible] ہاتھ جوڑنے یا باندھنے کا ذکر بالکل باطل خیال ہے اور [illegible] اول تو متشابہات سے [illegible] کر کھڑے رہنا یا ہلنا جھلنا وغیرہ۔ مجیب نے قرآن مجید میں تدبر ہی نہیں کیا۔ یونہی سنی سنائی باتوں کو نقل کر دیا۔ جن کا سر ہے نہ پیر۔ ہاتھ باندھ کر ادب سے کھڑے ہونا عالی درجہ کا ادب و تہذیب ہے اور ہاتھ لٹکانا ایک گونہ سوء ادبی اور بدتہذیبی ہے جیسے کشتی گیر مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے مگر سیدھے کو الٹا سمجھنا آپ کی سمجھ کا پھیر ہے اور کچھ نہیں۔

اے جناب! پھر آپ نے وہی غلط قیاس شروع کر دیا۔ فطرۃ کا ذکر کر کے بھی آپ کو کچھ حاصل نہ ہوا۔ آپ کا قیاس ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ فطرتاً تو آپ کو شکم مادر سے ننگا اور خون وغیرہ سے آلودہ اور سر نیچے پاؤں اوپر کی طرف زمین پر اوندھا پیدا کیا۔ پھر آپ کس منہ سے اللہ کے سامنے منہ دھو با وضو کپڑے پہن کر قبلہ رو سر اوپر اور پاؤں

نیچے کرکے کھڑے ہوتے ہیں اور خط و حجامت و ناخن تراشی وغیرہ بھی نہ تھی۔ پھر آپ اسی ہیئت سے برہنہ نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ بلکہ ہر وقت ایسے ہی کیوں نہیں رہتے۔ فطرت کے خلاف کس لئے کرتے ہیں۔ ہاتھی کے دانت صرف دکھانے ہی کے لئے ہیں نہ کھانے کے لئے نیز قیام میں تو آپ نے ہاتھ لٹکائے مگر رکوع اور سجود اور قعود میں کہاں رکھیں گے۔ پھر ان کے لئے کیا دلائل ہونگے وہ بھی تو سوچے ہوتے۔ اے جناب یہ ثابت نہیں یہ سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کا ثبوت تمام کتب صحاح وغیرہ میں موجود ہے۔ اور سلف اور خلف اور تمام صلحاء امت کا عمل درآمد ہے۔ اگر آپ کو روز روشن میں گرا کے کی دھوپ کے وقت بھی سورج نظر نہ آئے تو قصور کس کا ہے۔ یہ بھی آپ نے غلط لکھا ہے کہ ہاتھ کھولکر نماز پڑھنے میں شیعہ و سنی دونوں متفق ہیں۔ کتب حدیث و شروح حدیث اہل سنت و کتب فقہ ہدایہ شرح وقایہ سعایہ کنز الدقائق وغیرہ میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا سنت ہے۔ ہاں امام مالکؒ کی طرف لوگوں نے عدم وضع منسوب کیا ہے خود ان سے مؤطا میں منقول نہیں۔ پھر آپ کی منقولہ عبارت میں بھی وضع اور اخذ کو رخصت و ثابت بتایا ہے اور آپ اس کو ثبوت بتاتے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی آپ کے خلاف ہے اور احادیث صحیح اور آثار صحابہ و تابعین و صلحاء امت کے مقابلہ میں ایک مرجوح و بے اصل روایت جس کی کوئی سند بھی نہیں جو امام مالکؒ کی طرف منسوب ہے کوئی چیز نہیں اور تمام امت کے عمل و روایات کے بھی خلاف ہے لہٰذا باطل ہے اور وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الصَّدْرِ فِي الصَّلٰوةِ سُنَّةٌ۔ (نماز میں سینہ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے) ✤

هذا هو المدعى

ابو سعید محمد شرف الدین عفی عنہ ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی

۲۵ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ

——✤(✤)✤——

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ وظیفہ یا مشاہرہ یا تنخواہ لیکر کسی مسجد کا امام بننا یا تنخواہ مشاہرہ وغیرہ دیکر امام مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر جائز ہے تو اس کی کیا دلیل ہے؟ اور اگر جائز نہیں تو اس کی کیا دلیل ہے؟ بینوا بالادلۃ القاطعۃ توجروا عند اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔

الجواب عہد نبوی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس نماز پڑھایا کرتے تھے پھر خلفاء راشدین۔ پھر حکومت اسلامی میں سلاطین اسلام اسوجہ سے (سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے اور اسماعیلی کی روایت کے مطابق حضرت عمر رضؓ بھی فتح الباری) کبھی اس امر میں وظیفہ و تنخواہ کی ضرورت پیش آئی نہ ذکر ہی ہوا۔ صدیق اکبرؓ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو فرمایا کہ میں اور میرے اہل و عیال میری محنت (تجارت کر کے اس) سے گذر اوقات کرتے تھے۔ اب چونکہ میں مسلمانوں کے کام (انتظام خلافت) میں مشغول ہوں لہٰذا میں اور میرے اہل و عیال بیت المال سے کھائیں گے (صحیح بخاری) اس پر صحابۂ کرامؓ نے مشورے سے آپ کا وظیفہ مقرر کردیا۔ (فتح الباری) اس اجماع صحابہ سے ثابت ہوا کہ انتظام خلافت و امامت میں اگر منتظم کو تنخواہ کی ضرورت و حاجت ہو کہ بلا اس کے اس کا کام نہیں چل سکتا یا ناقص رہتا ہے تو اس کی تنخواہ مقرر کرنی بھی جائز ہے اور اگرچہ صدیق اکبرؓ کے ذمہ دونوں کام (انتظام خلافت اور جماعت نماز) تھے مگر چونکہ دونوں میں افادہ و اصلاح اہل اسلام ہے اور دونوں امر دینی ہیں لہٰذا دونوں کی علت جامعہ ایک ہے اور حکم بھی ایک کہ اگر کہیں نماز با جماعت کے انتظام میں منتظم کو وظیفہ و تنخواہ کی ضرورت ہو کہ بلا اس کے خورد و نوش وغیرہ کا کام نہیں چل سکتا یا ناقص رہتا ہے تو اس کا وظیفہ مقرر کرنا بھی جائز ہے۔

اور اگر وہ کامل سرمایہ دار ہے کہ بلا تنخواہ اس کے اور اس کے اہل و عیال کے خورد و نوش وغیرہ ضروریات سب چل سکتے ہیں تو پھر اس کو تنخواہ لینا جائز نہیں رہا اس کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم تو قسم اول میں تو کلام نہیں کہ جائز ہے دوسری قسم کے امام کے پیچھے نماز تو ایک روایت کے مطابق ہو جائے گی۔ مگر اس کو امام نہ بنایا جائے بحکم حدیث نبوی اجعلوا ائمتکم خیارکم (دارقطنی بیہقی۔ وفی روایۃ ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم (فوائد الحاکم) اور یہ بھی واضح رہے کہ جو امام بلا تنخواہ نماز پڑھائیگا وہ کسی کے دباؤ میں نہ رہے گا۔ بحکم حدیث نبوی الامام ضامن (جامع ترمذی وغیرہ) شرع کے مطابق تعیین اوقات نماز و حاضری وغیرہ ہر امر میں وہ مختار ہوگا۔ اور اگر متولیان مسجد کسی کو امام نماز مقرر کرکے اپنے نوکر کی طرح اس کو اپنے دباؤ میں رکھیں کہ تبدیل اوقات ایجاز و عدم ایجاز صلوٰۃ وغیرہ کسی امر میں اس کا دخل نہ ہو ہر وقت یا علاوہ وقت نماز کے بھی اس کی حاضری ضروری ہو یا خدمت مسجد یا حفاظت و درس تدریس وغیرہ بھی اس کے ذمہ لازم ہو تو پھر وہ صرف امام ہی نہیں بلکہ مزدور و اجیر ہے اور بحکم حدیث نبوی اعطوا الاجیر اجرہ الحدیث (سنن ابن ماجہ و مسند ابو یعلیٰ) اسکی تنخواہ واجب ہے۔ هذا واللہ اعلم وعلمہ اتم و احکم ✤ المجیب ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی۔ ۲۲ رمضان ۱۳۵۸ھ

یادرفتگاں حافظ عبدالمجید صاحب جماعت میرٹھ کے ایک نہایت سخی و مخلص انسان تھے اور مدرسہ اہل حدیث میرٹھ کے محسن اعظم۔ وہ اس ہفتہ میں اس دار فانی سے ۷۰ سال کی عمر پاکر رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کے نقش پر چلنے کی توفیق۔ نماز غائبانہ کے ذریعہ مرحوم کے حق میں دعا فرمائیں ✤ عبدالولی عفی عنہ از میرٹھ۔

صحاح ستہ [illegible]

[illegible] ایک [illegible] ہے جس [illegible]
[illegible] اسلام میں قرآن
[illegible] بخاری شریف کا درجہ ہے یہ وہ کتاب ہے جس
[illegible] مسلمان [illegible] یہی وہ کتاب ہے جس
کی [illegible] سب کی سب [illegible] ایک بھی
حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے اس کے پڑھنے سے آپ کی
معلومات [illegible] برابر ہو جائیگی بخاری شریف اصل
عربی والی کتاب ہے جس کا لفظی ترجمہ [illegible]
[illegible] اس اہم کتاب کا مطالعہ
[illegible] ترجمہ [illegible] صفحات میں [illegible] ۳ جلدوں میں ہے
اور [illegible] جلد پہلی جلد [illegible] صفحات کی ہے اور
[illegible] دوسری کے [illegible] صفحات
[illegible] تیسری جلد [illegible]
[illegible] ہیں قیمت صرف سات روپے [illegible]
[illegible] محصول ڈاک ایک روپیہ دس آنے (۸/۱۰)

مسلم شریف صرف اردو ترجمہ مجلد قیمت چار روپے •

ترمذی شریف مترجم

یہ وہ کتاب ہے جس کی بابت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں [illegible] گویا خدا کے رسول بول رہے ہیں
اس [illegible] عربی ہے نیچے [illegible] عربی
[illegible] کتاب ہے تمام مسائل اس میں موجود ہیں
قیمت [illegible] صرف سات روپے آٹھ آنے •

ابوداؤد شریف صرف اردو مجلد قیمت چار روپے •
[illegible] صرف اردو ترجمہ مجلد قیمت [illegible] روپے آٹھ آنے

مشکوٰۃ شریف کامل اردو ترجمہ

[illegible] احادیث رسول کریم [illegible] انتخاب مشکوٰۃ ہے تمام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

تفسیر جزو عم

[illegible] نماز میں آخری پارہ کی چھوٹی
چھوٹی سورتیں پڑھی جاتی ہیں اس
[illegible] ہیں کے ۵۰ صفحات ہیں [illegible]
[illegible] سے بیان کیا ہے اس
کی [illegible] ہیں صرف [illegible] روپیہ ہیں [illegible]
[illegible] تفسیر [illegible] ۲۹ واں پارہ تبارک الذی کا [illegible] صرف ایک روپیہ آٹھ آنے ہیں منگا لیجئے

ترجمۃ القرآن

یہ کتاب دہلی کے میاں صاحب کے ہم زمان مولانا مولوی عبد المجید صاحب
اہل حدیث [illegible] انصاری کی تصنیف ہے ڈیڑھ سو چھ
صفحات کی کتاب ہے کاغذ اعلیٰ لکھائی چھپائی صاف اور
حروف موٹے والے ہیں اس میں سورۃ اقرأ باسم سے لیکر
والناس تک کی سورتیں مع ترجمہ و تفسیر ہیں یہ اس لئے کہ
عموماً نماز میں یہی چھوٹی چھوٹی سورتیں تلاوت کی جاتی ہیں،
لیکن چونکہ ان کے معنی مطلب معلوم نہیں ہوتے اس لئے
نماز میں دلچسپی نہیں ہوتی بس ضرورت ہے کہ سب کو ان
سورتوں کے معنی صحیح واضح مطلب کے معلوم ہو جائیں یہ
کتاب میاں صاحب دہلوی کے حسب الارشاد لکھی گئی اور
چھپوائی گئی اس وقت یہ نایاب ہے مگر ہمارے پاس اس کے
چند نسخے موجود ہیں آپ اس کتاب کو منگوا کر پڑھئے پڑھایئے
پھر دیکھئے کہ نماز میں کس قدر دل لگتا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت
میں کتنی دلچسپی پیدا ہوتی ہے معنی مطلب سمجھ کر قرآن کریم کو
نماز میں پڑھنا مومن کے لئے معراج ہے قیمت اصل ایک روپیہ
ہے لیکن ہم آپ کو اس وقت صرف چھ آنے میں بھیج دیں گے •

[illegible]

ہے حاشیہ بھی مولانا عبد الاول صاحب غزنوی اہل حدیث
کا ہے ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے یہ کتاب مشکوٰۃ
کی طرح جامع ہے آٹھ سو صفحات کی دو جلدیں ہیں یہی وہ
کتاب ہے جسے سلطان ابن سعود نے عربی میں چھپوا کر عرب
کو اس کی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے خدا کا شکر ہے کہ اب
وہ عربی متن [illegible] ترجمہ و حاشیہ نہایت اعلیٰ کاغذ پر عمدہ
چھپی ہے کامل کتاب کا ہدیہ صرف [illegible] روپیہ [illegible] آنے

کاروان حجاز کامل مترجم ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب
رحمۃ اللہ علیہ [illegible] صرف [illegible] آنے [illegible]

اعلام الموقعین اردو

دنیا میں اگر کوئی بھی [illegible] کتاب [illegible]
ہے تو وہ یہ کتاب ہے اہل حدیث بھائیو اگر آپ [illegible]
کی حمایت اور تقلیدی مذاہب کی [illegible]
تو اسے دیکھو قیمت حصہ اول [illegible] آنے حصہ دوم ایک روپیہ
حصہ سوم ایک روپیہ [illegible] آنے حصہ چہارم ایک روپیہ [illegible]
حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے حصہ ششم ایک روپیہ [illegible] آنے
حصہ آخر ایک روپیہ آٹھ آنے یکجا ساتوں حصوں کی قیمت [illegible]

بلوغ المرام مترجم اکبر

یہ کتاب تمام حدیثوں کی کتابوں [illegible] ہے حدیث کے طالب علم کو سب سے
پہلے یہی پڑھائی جاتی ہے اس کی [illegible] بھی [illegible]
صحیح اردو میں ترجمہ ہے حاشیہ پر حدیثوں کا مطلب نہایت [illegible]
اور سید [illegible] کے مطابق ہے جس میں مذہب کی [illegible]
نہیں اس کے دو حصے ہیں [illegible] مترجم قرآن شریف [illegible]
[illegible] ہیں تمام احکام کی حدیثیں ہیں اور قیمت ایک روپیہ
[illegible] مترجم صرف عربی کی قیمت بھی ایک روپیہ [illegible]

ایضاح الحق الصریح

حضرت مولانا مولوی [illegible] صاحب شہید [illegible]
فارسی کتاب کا اردو ترجمہ جس میں [illegible] کے متعلق
احکام اور بدعت کی تردید ہے قیمت صرف [illegible] آنے (۱۲)

بہترین قرآن شریف

[illegible] قرآن شریف [illegible] عبد القادر صاحب [illegible]
کا ترجمہ ہے شروع میں اصطلاحات قرآنی کا ایک رسالہ [illegible]
بہت عمدہ ہے ترجمہ نہایت مستند ہے حاشیہ [illegible]
ہے چھپائی رنگ [illegible] بہت [illegible]
والی ہے جو ہر [illegible] ہے قیمت صرف [illegible] آنے [illegible]

تاریخ تبلیغ اسلام یا سلطنین اسلام

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت [illegible]
تک تمام انبیاء علیہم السلام کے [illegible]
صرف دس آنے [illegible]

سوانح سلطان ابن سعود والی نجد و حجاز

[illegible] سوانح [illegible] لکھائی چھپائی [illegible] صفحات [illegible]
ساتھ ہی [illegible] قیمت صرف [illegible] روپیہ [illegible]

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار محمدی [illegible] دہلی

اردو ہفتہ وار اخبار محمدی دہلی — رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۵

خریدار چٹ نمبر ۲۱۴۴ — بخدمت جناب منیجر صاحب
"رسالہ جامعہ" قرول باغ - دہلی
New Delhi

تاریخ اہل حدیث [illegible] قربانیاں

[illegible]

[illegible] قرآن مجید [illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن شریف مع ترجمہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

خلافت راشدہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] مولانا محمد صاحب [illegible] دہلی سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

پس جو لوگ رسول کے خلاف کرنے والے ہیں بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن)

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن و حدیث کی خدمت و حمایت کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ شرک و بدعت تقلید جامد اور مخلوق پرستی کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ فرقۂ اہلحدیث پر سے بیجا بہتان دور کرنا اور عوام الناس کی بدظنیوں کو دور کر کے ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو مخلوق خدا پر پیش کرنا۔
۶۔ وقتیہ صحیح مسائل بروقت بیان کرنا
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

ما بلبلیم نالاں گلزار ما محمد ⁂ ما عاشقیم حیراں دیدار ما محمد
قمری بسرو نازد و بلبل بہ گل فریفتہ ⁂ ما عاشقیم بیجاں دلدار ما محمد

یادگار خطیب ہند مولانا مولوی محمد صاحب رحمۃ اللہ مدرس مدرسہ محمدیہ دہلی

اخبار محمدی دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۵۸۲

ایڈیٹر: حکیم حافظ سید تقریظ احمد سہسوانی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار ہر پندرہ روزہ ہے قیمت سالانہ تین روپے محصول
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب فنڈ سے غربا کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجئے ورنہ خیر وی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت دفتر اخبار محمدی کے پتہ پر ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

جلد ۱۹ ۔ ۲۳ ذی قعدہ ۱۳۶۱ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۴۲ء ۔ نمبر ۲۱

آدمی کیوں آئی سطح انسانیت سے لا دمی ⁂ ہو نہ جس میں آدمیت وہ بھی کیا ہے آدمی

ہے تمرد اور شے انسانیت کچھ اور ہے	ہے تکبر اور شے اور علمیت کچھ اور ہے
زخم تھا جو دل میں اک تیغ الٰہ سوز جگر	آج ہے اس میں خلش اور کیفیت کچھ اور ہے
کیا خبر کس بات پر بپھرے ہیں شیخ و برہمن	آدمیت اور ہے دہقانیت کچھ اور ہے
جبر سے کرتے ہیں اپنے زیر دستوں کو جو زیر	شخصیت ہے اور شے فرعونیت کچھ اور ہے
اے عزیزم آدمی را آدمیت لازم است	چوب صندل بو ندارد ہیزم است ہیزم است
آپ اگر عالم بنے فاضل ہوئے تو ہم کو کیا	آپ اگر واعظ بنے ناقل ہوئے تو ہم کو کیا
آپ اگر حافظ بنے حاجی ہوئے تو کیا غرض	آپ اگر شاعر بنے قابل ہوئے تو ہم کو کیا
آپ کی تقریر پر واہ واہ ہونے لگی	مجلس اعیان میں گر داخل ہوئے تو ہم کو کیا
پڑھ کے بی اے ہوئے تو کر بن گئے زردار بھی	اور مسکینوں میں گر شامل ہوئے تو ہم کو کیا
آپ کی صورت و سیرت تو سدا ایک ہے	دین سے غافل ہوا اور ملت خدا کی ایک ہے
بن کے حاکم ظلم بھی حد سے سوا کرنے لگے	اک ذرا سی بات میں ہر ایک سے لڑنے لگے
جنگ انسانی نے سب کو تنگ و عاجز کر دیا	تم مزے سے زندگی اپنی بسر کرنے لگے
سب چرند اور پرندے ہو رہے ہیں بیقرار	گائے، بکری، شیر تک بھی بھوک سے مرنے لگے
خواب غفلت میں ہو اٹھو للہ اب تو بھول تک	ہاتھ کانوں پر ہیں تیرے نام سے ڈرنے لگے

بے زبانوں نے زبان حال سے فریاد کی ⁂ نیاز مند
انتہا بس ہو چکی اب انسان تیری بیداد کی ⁂ اکرم علی خاں اکرم

چند اہم مذہبی اور علمی کتابیں

(۱) قصص القرآن حصہ اول قصص قرآنی اور انبیاء علیہم السلام کے سوانح حیات پر اردو زبان میں پہلی عظیم الشان محققانہ کتاب جو نہ صرف خدا کے برگزیدہ ترین پیغمبروں کی معتبر ترین تاریخ ہے بلکہ قرآن مجید کے ایک بہت بڑے حصہ کی بلند پایہ تفسیر بھی ہے کتاب کے اس حصہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات و حوادث تک بیان کئے گئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ قصص القرآن کے درجے کی کوئی کتاب آج تک کسی زبان میں شائع نہیں ہوئی جس میں عبرتوں اور نصیحتوں کے اس عظیم الشان ذخیرے کو ایسی تحقیق اور جامعیت کے ساتھ یکجا کیا گیا ہو صفحات تقریباً پانچسو بڑی تقطیع قیمت چار روپے + فہم قرآن قرآن مجید کے آسان ہونے کے کیا معنے ہیں اور قرآن پاک کا صحیح منشاء معلوم کرنے کے لئے شارع اسلام علیہ السلام کے اقوال و احوال کا معلوم کرنا کیوں ضروری ہے؟ یہ کتاب خاص اسی مضمون پر لکھی گئی ہے جس میں فہم قرآن سے متعلق تمام قدیم و جدید نظریوں پر مبسوط اور مدلل بحث کی گئی ہے اس کے ساتھ حدیثوں کے پایۂ اعتبار صحابہؓ کی عدالت کثرت سے روایت کرنے والے بعض اصحاب کرامؓ کے سوانح حیات اور دوسرے اہم عنوانوں پر دل پذیر و مفصل کلام کیا گیا ہے مطالعہ کے لائق کتاب ہے صفحات ۲۰۰ بڑی تقطیع قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ + وحی الٰہی وحی جیسے نازک اور الجھے ہوئے مسئلہ پر ہماری زبان میں بے مثل محققانہ تحقیقات جس میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کی تفصیل ایسے سنجیدہ [illegible] انداز میں کی گئی ہے کہ وحی ربانی اور اس کی صداقت کا ایمان افروز نقشہ آنکھوں کو روشن کرتا ہوا دل میں سما جاتا ہے صفحات ۲۰۰ بڑی تقطیع قیمت ایک روپیہ بارہ آنے

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

گذشتہ دو روز کی اہم خبریں

سٹالن گراڈ ۔ روسی فوجوں نے مارشل ٹموشنکو کی کمان میں جرمنی فوجوں پر زبردست حملہ کر دیا ہے ۲۰ نومبر تک ۱۳ ہزار جرمن قیدی بنائے جا چکے ہیں اور بیشمار اسلحہ روسیوں کے ہاتھ آیا ہے اور تباہ کیا گیا ہے ۔ سٹالن گراڈ کے تمام علاقوں میں روسیوں کی پیشقدمی جاری ہے ۔ لیکن مارشل ٹموشنکو کی فوج کے بائیں بازو کو سخت مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے ۔ رائٹر کا فوجی نامہ نگار لندن سے مطلع کرتا ہے کہ جرمنوں کو فوجوں اور سامان کا اسقدر زبردست نقصان پہنچا ہے کہ اب یہ کہنا مشکل ہے کہ جنرل فان بوتھ (جرمن کمانڈر) کی باقی ماندہ فوج بچکر نکل جانے میں کامیاب ہو جائیگی ۔ یہ بھی عین امکان ہے کہ وہ اپنے مورچوں پر مقابلہ کرنے کی کوشش کرے اسے ابھی تک یہ امید ہے کہ ہٹلر اس کی امداد کے لئے جوابی حملہ کر سکیگا لیکن شمالی افریقہ میں جو صورتِ حالات پیدا ہو گئی ہے اس کے پیش نظر اب اس فوج کی مدد کرنے کے لئے جوابی حملہ کرنا کچھ آسان کام نہیں ہے ۔

شمالی افریقہ کی لڑائیوں کے بارے میں مراقش ریڈیو نے آج اتحادی فوجوں کے کمانڈر جنرل سر آئزن ہوور کا ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ اتحادی فوجیں شمالی افریقہ میں ٹیونس سے صرف ۲۴ میل کے فاصلے پر رہ گئی ہیں ۔ جرمن فوجیں سخت مقابلہ کر رہی ہیں ۔ لڑائی جاری ہے ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ٹیونس کے شمالی علاقہ میں تقریباً ۲۰ ہزار جرمن ہیں ۔ بائزرٹا اور ٹیونس پر حملہ کرنے کے لئے اتحادی فوجوں کی تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں ۔ لیکن یہ بات صاف ہوتی جا رہی ہے کہ اتحادی فوجوں کا سخت مقابلہ کیا جا رہا ہے ۔ باوجود اس کے کہ اتحادی ہوائی جہاز سخت حملے کر رہے ہیں ہٹلر اپنی فوجیں اور جہاز ٹیونس پہنچانے میں کامیاب ہو گیا ہے ۔

ایک جرمن خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ ۲۷ نومبر کو ہٹلر کے حکم سے جرمن اور

اطالوی فوجوں نے ٹولون کی فرانسیسی سمندری چھاؤنی پر قبضہ کر لیا ہے ۔ یہاں پر فرانس کا بہت بڑا جنگی بیڑہ جمع تھا ۔ یہ بیڑہ ۲۶ ہزار ٹن کے ایک جنگی جہاز اور ایک قدرے چھوٹے جنگی جہاز سمرکروزر ۔ ایک طیارہ بردار جہاز اور کئی تباہ کن اور دیگر جہازوں پر مشتمل ہے ۔

جاپانی ڈومی ایجنسی کا بیان ہے کہ جاپان اور سیام کی حکومتوں کے نمائندوں میں ابھی ابھی یہ راضی نامہ مکمل ہوا ہے کہ سیام اور برما کو ملانے والی ایک ریلوے لائن تعمیر کی جائے ۔ یہ ریلوے حکومت سیام بنائے گی اور جاپان اس سلسلہ میں ضروری فنی مشورہ اور امداد دیگا ۔ ریلوے مکمل ہو جانے کے بعد جاپانی سیامی متحدہ جارحانہ اور مدافعانہ معاہدہ کی اسپرٹ کے مطابق اسپر جاپانی فوجی عہدیداروں کی نگرانی رہے گی ۔

دہلی میں ۲۲ نومبر کو باوا گرونانک صاحب کا جنم دن کے سلسلے میں شہر کے معززین کی طرف سے اردو ہندی میں پوسٹر اور ہینڈبل شائع ہوئے تھے کہ یہ دن نہایت شاندار طریقہ پر ۲۲ نومبر کو منایا جائے جس کا اثر اہل شہر پر بہت اچھا پڑا ۔ سکھوں کی جانب سے ایک شاندار جلسہ صبح کو دس بجے ہوا جس میں ہزارہا سکھ ہندو مسلم مرد و عورتیں شریک ہوئیں مسلم مقررین نے باوا گرونانک صاحب کی سوانح حیات کو نہایت موزوں طریقہ پر بیان کر کے اتحاد پر زور دیا ۔ بعد میں سکھوں کی جانب سے مسلم مقررین کا شکریہ ادا کیا گیا ۔ اور تمام مقررین کو سروپا دیئے گئے جس میں نہایت عمدہ لنگیاں اور کوزہ کی مصری تھی ۔ شام کو گرونانک صاحب کا جلوس نکلا جس میں سکھوں نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریریں کیں ۔ ہندو مسلمانوں نے خیر مقدم کیا ۔ اور متعدد مقامات پر سکھوں کے گلے میں سینکڑوں مسلمانوں اور ہندوؤں نے ہار ڈالے سکھوں نے بھی جواب میں ہار پہنائے ۔ جلوس نہایت شاندار طریقہ پر تمام شہر میں پر امن طریقہ پر گذرا ۔ مسلم و غیر مسلم اتحاد کا روح پرور منظر ایک مدت بعد دہلی میں دکھائی دیا ۔

شاہ ظاہر شاہ والی افغانستان کے فرزند اکبر شہزادہ اکبر خاں اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحوم شہزادہ کی عمر ۹ سال کی تھی ۔ شہزادہ کے ماتم میں تین دن تک تمام سرکاری دفاتر بند رہیں گے ۔ دنیا کے تمام حصوں سے تعزیتی پیغام موصول ہو رہے ہیں ۔ مرحوم شہزادہ افغانستان کے ولی عہد مقرر ہوئے تھے ۔ ان سے بڑی ایک ہمشیرہ ہیں ان کے علاوہ ان کے دو بھائی اور ایک ہمشیرہ اور ہیں ۔

حیدر آباد کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت حیدر آباد کے مشیر اصلاحات مولوی سر محمد یعقوب نے وہاں داعی اجل کو لبیک کہا ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مولوی صاحب مرحوم ایک زمانے میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سکریٹری تھے ۔ انہوں نے کوئی دس سال بیشتر بمبئی میں فلسطین کانفرنس کی صدارت کی تھی اور فلسطین میں برطانیہ کی پالیسی کے خلاف سخت نکتہ چینی کی تھی ۔ وہ برسوں مرکزی اسمبلی کے رکن رہے تھے اور کچھ زمانے تک اسمبلی کے صدر بھی رہے تھے دو بار وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے عارضی ممبر بھی رہے تھے ۔ اب تقریباً ۱۰ سال سے حکومت نظام کے مشیر اصلاحات تھے ۔

معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کے پاس پندرہ ہزار ایسے بمبار ہیں جو ۹ ہزار میل سے لیکر دس ہزار میل تک پرواز کر سکتے ہیں ۔ جرمنی نے یہ بمبار ریاستہائے متحدہ امریکہ پر حملے کے لئے تیار کر رکھے ہیں ۔ برطانوی ہوائی ڈیلی میرر لکھتا ہے کہ وہ پناہ گزین جرمن جن کا دعویٰ ہے کہ نازیوں کے اس زبردست ہوائی بیڑے کے وجود کا ان کے پاس ثبوت موجود ہے ۔ انہوں نے یہ اطلاع صدر روزویلٹ کو بھی دی ہے ۔ اس بمبار بیڑے کی بڑے پیمانہ پر نقل و حرکت صرف اس پر موقوف ہے کہ جرمنی کے پاس کافی تیل موجود ہے اور ہٹلر کو امید تھی کہ تیل اس کو کاکیشیا کے تیل کے چشموں کی طرف یلغار کے سلسلہ میں حاصل ہو جائے گا ۔

(+)

عشرہ عید اور قربانی کا بیان

(از حضرت مفتی اہلحدیث مولانا احمد اللہ صاحب مدظلہ)

عشرۂ ذی الحجہ میں عبادتیں اللہ پاک کو بہت
محبوب ہیں۔ یہاں تک کہ اور زمانے میں جہاد کی
اُس کی بھی اسقدر فضیلت نہیں جسقدر عشرہ ذی
الحجہ میں ثواب عمل کا ہے۔ مگر وہ مجاہد کہ اور زمانے میں
جہاد کے لئے نکلا خود بھی شہید ہوا اور سواری بھی
قتل ہوگئی مال بھی لُٹ گیا۔ کوئی چیز نہ بچی اُس
جہاد اور مجاہد کی فضیلت تو بیشک زیادہ ہے۔
طبرانی میں ہے کہ ان دنوں میں تسبیح وتحمید
تہلیل وتکبیر میں کثرت کرو یعنے سُبْحَانَ اللّٰہ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ ذکر
اللہ میں کثرت ہو۔ نمازوں کے وقت اور غیر وقت
نماز تکبیر میں پڑھتے رہیں۔ برابر دس روز تک اور
گیارھویں۔ بارھویں۔ تیرھویں تک گھر میں بازار
میں چلتے پھرتے ہر وقت ذکر اللہ کی کثرت ہو +
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عشرہ کا روزہ
رکھتے تھے اور عرفہ کے دن بھی روزہ رکھتے تھے
بعض وقت عشرہ میں عذر کی وجہ سے روزہ رکھنے
کا موقعہ نہیں ملا عن حفصۃ قالت اربع لم
یکن یدعھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم صیام عاشوراء والعشر وثلثۃ ایام
من کل شھر والرکعتین قبل الغداۃ
رواہ احمد والنسائی یعنی چار باتیں ہیں کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو ترک نہیں کرتے
تھے۔ عاشورہ کا روزہ اور روزہ عشرہ کا۔ اور تین
روزے ہر ماہ میں اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے۔
یعنے سنت فجر کی۔ عشرہ سے مراد ذی الحجہ کی نو
تاریخیں ہیں۔ ہر ایک روزہ کا ثواب ایک سال کی
روزوں کے برابر ہے اور ہر رات میں عشرہ کی تہجد
پڑھنا قیام کرنا عبادت کرنے کا ثواب شب قدر کے
ثواب کے برابر ہے۔ (ترمذی) +
ابن عباس کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن افضل اللہ کے نزدیک
اور نہ عمل صالح کرنا اور دنوں میں زیادہ محبوب اللہ
کے نزدیک ان دنوں سے۔ یعنے عشرۂ ذی الحجہ کے
اللہ کے ذکر کی کثرت کرو ان دنوں میں۔ ہر ایک دن
روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر
اور عمل صالح ان دنوں میں ہر ایک عمل کا ثواب ست
سَو گنا تک ہے بیہقی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں
صحابہ میں کہا جاتا تھا کہ عشرہ کا ہر دن ہزار دن
کے برابر ہے۔ اور عرفہ کا دن دس ہزار دن کے
برابر ہے یعنے ثواب اور درجہ میں۔ یہ روایت
بھی بیہقی کی ہے +
عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے دو سال کے گناہ
معاف کئے جاتے ہیں۔ ایک سال گذشتہ اور ایک
سال آئندہ۔ اور عاشورے کے دن روزہ رکھنے
سے ایک سال گذشتہ کے گناہ معاف ہوتے ہیں
اس مضمون کی حدیث صحیح مسلم میں ہے +
جب ذی الحجہ کا چاند ہو جائے جو شخص قربانی
کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے بال سر کے مونڈا ہو یا لبیں
ہوں یا زیر ناف کے ہوں نہ مونڈے نہ ترشائے
اور نہ ہاتھ پیر کے ناخن ترشے۔ اور ایک روایت
میں ہے اپنے بال و ناخن نہ چھوئے +
جس جانور کا سینگ آدھے سے زیادہ ٹوٹا
ہوا ہو یا کان کٹا ہو یا اندھا ہو یا مریض ہو لاغر
یا لنگڑا ہو۔ ان عیب دار جانوروں کی قربانی سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ یہ
حدیث ترمذی ابوداؤد وغیرہ میں موجود ہے۔
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں حکم کیا ہم کو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دیکھیں ہم قربانی کے
جانور کی آنکھیں اور کان اور نہ قربانی کریں ہم اُس
جانور کی کہ سامنے سے کان کٹا ہوا ہے یا پیچھے سے
کان کٹا ہوا یا کان پھٹا ہوا لٹکتا ہو یا جوڑان میں
باگول سوراخ ہوگیا ہو۔ (ترمذی)
جب قربانی کا جانور کسی نے خرید لیا اور قربانی
کی نیت کرلی۔ اس کے بعد کوئی نقصان ہوگیا یعنی
لنگڑا ہوگیا۔ سینگ ٹوٹ گیا یا کان کٹ پھٹ گیا تو بھی
کی قربانی درست ہے۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں میںنے
خریدا ایک دنبہ۔ بھیڑیا حملہ کرکے اُس کی چکتی
کاٹ کرلے گیا۔ پس سوال کیا میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے قربانی کرو اسکی۔ مسند احمد
قربانی کے لئے جب جانور معین ہو چکا اُس کی
قیمت زیادہ ملنے لگی یا اور کوئی وجہ ہوئی تبدیل اُس
کی جائز نہیں۔ ابوداؤد)۔ اور اگر قربانی کا جانور
خریدنے کے لئے بازار گیا۔ بکری مینڈھا وغیرہ کوئی
جانور خریدا وہیں اُس کی قیمت زیادہ ملنے لگی اُس کا
فروخت کردینا درست ہے لیکن پھر دوسرا جانور خرید
کر قربانی کرے۔ اس صورت میں ابھی قربانی کا جانور
معین نہیں ہوا تھا اس وجہ سے بدل دینا درست ہے +
اگر کسی شخص کو قربانی میسر نہ ہوئی اور ارادہ تھا
قربانی کرنے کا اُس کو چاہئے کہ بال ناخن نہ لیوے
قربانی کے دن اپنے بال سیں ناخن ترشے اور زیر ناف
کے بال دور کرے۔ قربانی کا ثواب اللہ پاک عنایت
فرمائے گا۔ ابوداؤد نسائی +
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پانچ قسم کے
جانوروں میں قربانی ثابت ہے۔ حدیث قولی وفعلی سے
بکری۔ مینڈھا۔ دنبہ۔ گائے اور اونٹ۔ گائے اور اونٹ
سات سات آدمی کی طرف سے جائز ہو قال امرنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشترک
فی الابل والبقر کل سبعۃ منا فی بدنۃ متفق علیہ
روایت سے جابرؓ سے حکم کیا ہم لوگوں کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گائے اور اونٹ میں ہر
ایک میں سات آدمی شریک ہوں کل سبعۃ منا فی
بدنۃ کا لفظ اس بات پر دلیل ہے کہ سات شخص
مراد ہیں۔ سات گھر والے نہیں۔ اس لئے کہ کل کا لفظ
فرد فرد کے لئے ہے اور بعض شارحین نے بھی سات
شخص مراد لئے ہیں۔ اور احادیث کے اشارے سے
یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اس پر اختصار نہ ہوگا سات
گھر والے لئے جائیں گے اس پر کوئی دلیل نہیں۔
سات محلے والے سات شہر والے وغیرہ الگ لینے ہونگے

گائے کی قربانی خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی طرف سے حجۃ الوداع میں کی تھی۔ سنت رسول اللہ اور شعار اسلام ہے۔ اس امر میں مسلمان سستی نہ کریں ورنہ آئندہ سخت دشواریاں پیش آئیں گی۔ پھر اس کا علاج مشکل ہے۔ اگر لوگ ترک کریں گے کفار کی رعایت سے تو عند اللہ قیامت کے دن ماخوذ ہونگے۔ گائے کی قربانی قرآن و حدیث دونوں سے ثابت ہے۔ اور بعض حدیثوں سے اونٹ میں دس آدمی کا شریک ہونا بھی آیا ہے۔

بکری یا مینڈھا ایک آدمی کی طرف سے قربانی کرے یا دو کی طرف سے، یا سارے گھر والوں کی طرف کرے سب درست ہے۔ احناف ایک شخص کی طرف سے تخصیص کرتے ہیں بے دلیل بات ہے تخصیص اپنی طرف سے ہے عن علی ابن الحسین عن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ضحی اشتری کبشین سمینین اقرنین املحین فاذا صلی وخطب الناس اتی باحدھما وھو قائم فی مصلاہ فذبحہ بنفسہ بالمدیۃ ثم یقول اللھم ھذا من امتی جمیعھا من شھد لک بالتوحید وشھد لی بالبلاغ ثم یؤتی بالآخر فیذبحہ بنفسہ ثم یقول ھذا عن محمد وآل محمد فیعطیھما جمیعا المساکین ویاکل ھو واھلہ منھما۔ رواہ احمد و ابن ماجہ۔ روایت ہے ابو رافع سے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کرتے تھے دو مینڈھے تر و تازہ موٹے سینگ والے خرید کرتے تھے۔ ابلق رنگ سفیدی مائل پس جب نماز عید سے فارغ ہوتے لوگوں کو خطبہ سناتے۔ ایک مینڈھا آپ کے پاس لایا جاتا اور آپ مصلے میں کھڑے ہوتے پھر ذبح کرتے اپنے ہاتھ سے پھر فرماتے اے اللہ یہ میری امت کی طرف سے ہے سب کی طرف سے جس نے گواہی دی تیرے ایک معبود ہونے کی۔ اور گواہی دی میرے رسول ہونے کی۔ پھر دوسرا مینڈھا لایا جاتا اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے۔ پھر فرماتے یہ محمد کی طرف سے اور آل محمد کی طرف سے ہے۔ پھر گوشت مسکینوں میں تقسیم کرتے اور خود بھی اور آپ کی آل بھی دونوں قربانیوں سے کھاتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا ایک مینڈھا سارے گھر والوں کی طرف سے کرنا سنت ہے۔ اور اسی حکم میں بکری دنبہ بھی ہے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو قربانی میت کی طرف سے کیجاوے اس میں سے خود بھی کھا سکتا ہے اگرچہ غنی ہو اور جو کچھ باقی رہے فقرا و مساکین کو دیا جائے۔ امت مردہ زندہ سب کو شامل ہے۔

عطا تابعی کہتے ہیں۔ میں نے ابی ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کس طرح قربانی تم لوگوں کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی۔ کہا لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قربانی کرتے تھے ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنی آل اولاد کی طرف سے۔ پس خود بھی کھاتے تھے اور کھلاتے تھے لوگوں کو۔ یہاں تک کہ لوگ اب قربانیوں میں فخر کرنے لگے پس ہوا جیسا تو دیکھتا ہے۔ ترمذی۔ اگر اللہ نے وسعت دی ہے زیادہ قربانی کرنی بھی ثابت ہے ریا نمود نہ ہو ورنہ قربانی باطل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سو اونٹ قربان کئے تھے۔

حضرت علی رض فرماتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی کہ میں آپ کی جانب سے ہمیشہ قربانی کیا کروں۔ پس میں آپ کی جانب سے ہمیشہ قربانی کرتا ہوں۔ یہ حدیث ابو داؤد اور حاکم نے روایت کی ہے حاکم کی روایت میں ابداً بھی موجود ہے۔

قربانی کا جانور قبلہ کی طرف لٹایا جائے اور پھر اس دعا کو پڑھے إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ پھر نیت کو درست کرے ریاکاری وغیرہ سے دل کو صاف کرے اور یہ خیال کرے اور زبان سے کہے کہ اے اللہ یہ تیری چیز ہے۔ اور تیرے لئے قربانی کرتا ہوں اپنی طرف سے اور گھر والوں کی جانب سے۔ یا ورانا نام صاف طور پر لیوے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ۔ پھر کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پھر جانور کو ذبح کرے۔ چھری تیز کر لی جائے تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہونے پائے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور تعلیم فرمایا ہے (مشکوٰۃ) خصی کیا ہوا جانور بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کیا ہے۔ خصی کرنا شرعاً ناجائز ہے اگرچہ علماء میں اختلاف ہے خصی کرنے میں کئی شرعی محذور لازم آتے ہیں۔ ایک تو حیوان کو عذاب کرنا ہے، دوسرے قطع نسل ہے۔ تیسرے تبدیل خلق اللہ ہے بغیر دلیل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ قربانی کا جانور پہلے سے پال کر موٹا تازہ کیا جائے۔ ابی امامہ کہتے ہیں ہم قربانی کا جانور پال کر موٹا کرتے تھے۔ بخاری۔

مینڈھا سینگ والا بہتر قربانی ہے ✤

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی عمل بنی آدم کا زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک یوم النحر یعنی عید کے دن میں خون بہانے سے۔ اور بیشک قربانی کا جانور لایا جاوے گا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور کھروں اور بالوں کے ساتھ۔ اور بیشک خون اللہ کے نزدیک قبول ہو جاتا ہے زمین پر گرنے سے پہلے۔ پس خوش کرو اپنے نفسوں کو قربانیوں سے۔ یہ حدیث ترمذی میں موجود ہے ✤

روایت ہے زید بن ارقم سے میں نے کہا یا صحابہ نے یا رسول اللہ ص یہ قربانی کیا چیز ہے فرمایا آپ نے تمہارے باپ ابراہیم ع کی سنت ہے۔ کہا لوگوں نے اس میں ہم کو کیا ثواب ہے فرمایا حضور ص نے ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی۔ کہا لوگوں نے اون کے متعلق۔ فرمایا آپ نے ہر ایک بال اون سے ایک ایک نیکی ہے۔ (احمد۔ ابن ماجہ) روایت ہے ابن عباس رض سے فرمایا حضور ص نے نہیں زیادہ محبوب روپیہ چاندی خرچ کرنا اللہ کے نزدیک قربانی کرنے سے عید

کے دن۔ طبرانی ✦

قربانی کا دن اصل دسویں تاریخ ہے جس قدر فضائل قربانی کے آتے ہیں وہ دسویں تاریخ کو آتے ہیں۔ اگرچہ قربانی تیرہ تاریخ تک درست ہے عن جبیر بن مطعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ایام التشریق ذبح رواہ احمد۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سال میں پانچ روزوں سے منع کیا۔ ایک عید الفطر۔ عید الضحیٰ اور تین دن تشریق کے گیارھویں۔ بارھویں۔ تیرھویں یہ دن کھانے پینے ذکر اللہ کے ہیں ✦

ایک سال کا دنبہ۔ مینڈھا قربانی کرنا درست ہے۔ بکری دو برس کی۔ ایک سال کے بکرے بکری کی قربانی درست نہیں۔ عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان رواہ الجماعۃ الا البخاری والترمذی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسنہ ذبح کرو مگر یہ کہ دشوار ہو تم پر پھر ذبح کرو جذعہ دنبہ سے۔ نیل الاوطار میں ہے المسنۃ من الضان ما لہ سنۃ تامۃ ھذا ھو الاشھر عن اھل اللغۃ وجمہور اھل العلم من غیرھم فتح الباری قال اھل اللغۃ المسن الثنی الذی یلقی سنہ ویکون فی ذات الخف فی السنۃ السادسۃ وفی ذات الظلف والحافر فی السنۃ الثالثۃ وقال ابن فارس اذا دخل ولد الشاۃ فی الثالثۃ فھو ثنی ومسن وھکذا فی الصراح وغیرہ ذلک الحاصل سارے لغت والے اور جمہور علما کا اسی پر اتفاق ہے کہ جذعہ ایک سال کا ہوتا ہے اور مسنہ دو سال کا ہوتا ہے۔ اور بھی اقوال اس کے متعلق آئے ہیں کل کمزور ہیں سوائے قول اول کے ✦

قربانی کا چمڑا فروخت کرنا درست نہیں۔ چمڑا صدقہ کرنا چاہئے یا اپنے صرف میں لائے۔ مصلے وغیرہ بنا کر۔ قربانی کے چمڑے و گوشت سے اجرت قصاب کو نہ دی جائے۔ اپنے پاس سے اجرت دیوے۔ گوشت خود بھی کھاوے اور مسلمانوں کو بھی کھلاوے۔ فقرا و مساکین کو بھی دے اور گوشت قربانی کا خشک کر کے مہینوں رکھ سکتا ہے یہ کل مسائل احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کئے تھے سب میں سے ایک ایک ٹکڑا کاٹ کر پکایا گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شوربہ پیا۔ اور کچھ کھایا۔ اپنی قربانی کا گوشت کھانا سنت ہے روایت ہے بریدہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں کچھ کھا کر جاتے تھے اور عید الضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھاتے نماز کے بعد اپنی قربانی کرتے اور اس میں سے گوشت کھاتے۔ ترمذی۔ احمد اور ابن ماجہ۔ بخاری میں ہے عید الفطر میں طاق کھجوریں کھا کر جاتے ✦

عورت اپنی قربانی خود بھی ذبح کر سکتی ہے۔ روایت ہے کعبؓ سے ایک عورت نے ایک بکری پتھر سے ذبح کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے پوچھا آپ نے کھانے کا حکم دیا۔ صحیح بخاری ✦

عید کی نماز: اشراق کے وقت پڑھنی سنت ہے (ابو داؤد) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو خط لکھا اور وہ نجران میں تھے کہ عید الضحیٰ کی نماز میں جلدی کر۔ اور عید الفطر کی نماز میں تاخیر کر اور لوگوں کو نصیحت کر۔ منتقی لیکن ایسی تاخیر نہ کی جائے کہ سنت کے خلاف لازم آئے یہ حدیث ضعیف بھی ہے۔ جندبؓ کہتے ہیں۔ نماز پڑھتے تھے رسول اللہ عید الفطر کی آفتاب مقدار ایک دو نیزے کے بلند ہوتا اور عید الضحیٰ کی نماز جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہوتا ✦

جو کچھ کپڑا اچھا میسر ہو اس کو پہنے اور خوشبو تیل لگاوے غسل کرنا بہتر ہے۔ خلاف شرع زینت نہ کرے۔ ریشم سونا مرد نہ پہنے۔ ایک راستہ سے عید کے لئے جاوے دوسرے راستہ سے آوے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے بخاری میں موجود ہے۔ قربانی نماز عید کے بعد کرنی چاہئے۔ پہلے قربانی درست نہیں۔ اگر کسی نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی درست نہ ہوگی اُسے دوسری قربانی کرنی ہوگی ✦

روایت ہے ام عطیہ سے کہتی ہیں کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نکالیں ہم عورتوں کو پردے والیاں ہوں۔ جوان ہوں یا کنواری بہانہ کر حیض والی عورتوں کو بھی نماز عید الفطر اور عید الضحیٰ میں۔ حیض والی کنارے رہیں نماز اور مصلے سے اور حاضر ہوں مسلمانوں کی دعاؤں میں میں نے کہا یا رسول اللہ بعض عورتیں ہم میں ہیں کہ اُن کے پاس چادر نہیں ہیں کہ اوڑھ کر جائیں، آپ نے فرمایا چاہئے کہ دیوے اپنا چادر وہ بہن اُسکی بخاری مسلم، ترمذی نسائی۔ ابو داؤد۔ اور ایک روایت مسلم میں ہے حائضہ عورتیں لوگوں سے پیچھے رہیں۔ لوگوں کے ساتھ تکبیر کہیں۔ عورتیں جب عیدگاہ میں جاویں تو خوشبو کا استعمال نہ کریں۔ سادگی کے ساتھ جاویں۔ چادر موٹا اوڑھ کے جائیں پردہ کے ساتھ۔ پردہ کا بہت خیال رکھیں ✦

مسلمانوں کی حالت پر افسوس ہے۔ شادی وغیرہ میں بے پردگی بھی ہو جاتی ہے مگر وہاں پر کوئی عار نہیں۔ عبادت الٰہی کے جانے کے لئے عار ہوتی ہے اور طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں۔ اس آیت کے مضمون سے مسلمانوں کو ڈرنا چاہئے اَرَأَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا تمنعوا اماء اللہ من مساجد اللہ رواہ مسلم مت منع کرو اللہ کی لونڈیوں کو اللہ کی مسجدوں سے ✦

بارہ تکبیروں سے نماز عید پڑھنی سنت ہے سات تکبیریں پہلی رکعت میں فاتحہ کے پہلے دعا کے بعد دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں فاتحہ کے پہلے۔ پھر قراۃ فاتحہ و سورۃ شروع کی جائے۔ مصلے میں تکبیروں کی آوازیں بلند ہوں نماز عید کے پہلے اور نماز کے بعد۔ حضرت عبد اللہ اور حضرت ابو ہریرہؓ بازار میں عشرہ میں تکبیریں کہتے لوگ انکی تکبیروں کو سن کر تکبیریں کہتے تھے ✦

قرآن مجید کے الہامی کتاب ہونے کا ثبوت

اہل منطق کا ایک مسئلہ ہے قضایا قیا ساتھا معہا یعنے وہ قضایا کہ اپنی صدق کے دجوہات اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ یہی حال قرآن مجید کا ہے قرآن مجید اپنی صداقت کے دلائل اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ تواریخ کے مطالعہ سے اہل عرب اپنی زبان دانی اپنی فصاحت و بلاغت کے سامنے دوسرے لوگوں کو عجم یعنے گونگا کہتے تھے۔ جب اپنے جلسے محفلوں میں قصائد پڑھتے تو اس کو پہلے سے سوچتے و مرتب نہ کرتے تھے بلکہ بوقت تقریر شعر برجستہ پڑھتے جاتے تھے غرض یہ کہ وہ لوگ علم و ہنر میں اپنا ثانی دنیا میں نہ رکھتے تھے +

ایسے وقت میں قرآن مجید ایک امّی شخص پر نازل ہونا شروع ہوا۔ قرآن مجید کو سنتے ہی اہل عرب چکرا گئے لیکن چونکہ قرآن مجید نے ان کی مذہبی و اخلاقی باتوں کی اصلاح و خدا پرستی کی طرف بلانا شروع کیا اور پتھر دل لکڑیوں کی پرستش و آبا و اجداد کے رسم و رواج پر چلنے سے منع کیا اس واسطے وہ سب کے سب اس کے مخالف ہو کر تکذیب کرنے لگے۔ کسی نے کہا کہ یہ محمد کا بنایا ہوا کلام ہے۔ کسی نے کہا کہ شاعرانہ ترنگ ہے۔ غرض یہ کہ جتنے منہ اتنی ہی باتیں۔ جب اہل مکہ نے اس قسم کے شکوک پیدا کرنے شروع کئے اور کلام اللہ ہونے کے منکر ہوئے اور کلام محمد کہنے لگے تو خداوند عالم نے فرمایا کہ اگر تم قرآن مجید کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام کہتے ہو تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم بشر ہیں اور بشر کا بشر مقابلہ کر سکتا ہے۔ لہٰذا تم سارے مل کر اس قسم کا کلام بنا دو۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دعوے میں جھوٹے پڑ جائیں گے۔ چنانچہ فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (بنی اسرائیل) یعنے اہل مکہ و تمام روئے زمین کے انسان و جن سب مل کر اگر قرآن مجید کے مثل بنانا چاہیں تو نہیں بنا سکتے۔ چنانچہ ایک عرصہ تک ان کیلئے یہ سے قرآن مجید کی تحدی پیش کر کے کہا گیا کہ اگر تم سے ہو سکتا ہے تو اس کے مثل بنا لاؤ۔ آخر جب وہ عاجز آ گئے تو دس سورتوں کی تحدی کی گئی۔ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ یعنی اگر پورے قرآن کے مثل نہیں لا سکتے تو دس ہی سورتیں سب مل کر بنا لاؤ۔ تاکہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ جھوٹا ہو جائے۔ جب دس سورتوں کے بنانے سے بھی قاصر و عاجز ہوئے تو ایک ہی سورت کی تحدی کی گئی۔ چنانچہ فرمایا وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (سورہ بقر) یعنے اے مکہ والو اگر تم کو قرآن مجید کے کلام ربانی ہونے میں شک ہے تو چاؤ اس کے مثل ایک ہی سورت بنا لاؤ ... سورت بھی نہ بنا سکے۔ باوجودیکہ ان کی عربی زبان تھی اور نہایت ہی فصیح و بلیغ تھے جب ایک سورت بھی نہ بنا سکے تو معلوم ہوا کہ ... باوجود اس کے مثل بنانے سے قاصر ہونے کے بھی تکذیب سے باز نہیں آتے تو فرمایا فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ یعنے اے منکرین قرآن تم پر حجت ختم ہو چکا۔ اب تمہارا ٹھکانا نہ سوائے جہنم کی آگ کے اور کچھ نہیں +

چنانچہ آج تیرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گذرا قرآن مجید برابر زمانے کی چوٹ سے کہہ رہا ہے کہ جس کو میرے الہامی ہونے میں شک ہو وہ آ کر میرا مقابلہ کرے۔ باوجودیکہ آج عیسائی و آریہ و دیگر اقوام اسلام کے مخالف ہیں اور علم کے مدعی ہیں لیکن قرآن کریم کے مقابلہ سے عاجز ہیں۔ اگر کسی بشر کا کلام ہوتا تو اب تک کبھی کا مقابلہ ہو چکا۔ قرآن کریم کے الہام ربانی ہونے کا یہ بھی بین ثبوت ہے کہ باہم آیات کا اختلاف نہیں ہے چنانچہ فرمایا وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا قرآن کریم کے الہامی کتاب ہونے کی یہ بھی واضح دلیل ہے کہ بندوں کی تمام ضروریات کو کافی و وافی ہے بخلاف دیگر کتب آسمانی منسوخہ مثل بائبل وغیرہ یا جعلی کتابیں مثلاً وید وغیرہ اگر ان کو تھوڑی دیر کے لئے انسان اپنا دستور العمل بھی بنائے تو اُس سے ضروریات بشری کا پورا ہونا مشکل ہے۔ نہ ان کتابوں سے ضروریات بشری ہی پوری ہو سکتی ہیں نہ خالق و مخلوق کے باہم تعلقات مل سکتے ہیں بخلاف قرآن مجید کے۔ قرآن مجید نے خالق و مخلوق کے باہم تعلقات کو خوب واضح طرح سے بیان کیا ہے اسی طرح ضروریات بشری مثلاً تہذیب الاخلاق و تدبیر المنزل و سیاست مدنیہ کو اچھی طرح بیان کیا ہے۔ قوانین فوجداری و دیوانی کو مشرح بیان کیا ہے۔ قوانین فوجی و جنگی سے قرآن مجید مالا مال ہے۔ الغرض ان سب باتوں پر نظر ڈالنے سے انسان سلیم الطبع بے ساختہ یہ شعر اپنی زبان سے کہے گا

نظیر اس کی نہیں ملتی جہاں میں نظر کر دیکھا
بھلا کیوں ہو نظیر اس کی کلام پاک رحماں ہے

محمد یونس
مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب دہلی

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص سنت پڑھ رہا ہے اور فرض نماز کھڑی ہو گئی اسکا ارادہ چار رکعت ادا کرنے کا ہے ابھی پہلی رکعت میں ہے دو رکعت کے بعد سلام پھیرے یا چار کے بعد۔ مع حوالہ کتب جواب مرحمت کریں +

جواب: بعد اقامت اس کو فوراً سنت ترک کر دینی چاہئے اس امر پر یہ حدیث دلیل ہے "فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قائم کی جائے نماز (اقامت) کوئی نماز درست نہیں مگر فرض۔ سنت ترک کر کے فرض میں شامل ہو جائے۔ فرض کی سنت ہو یا اور کوئی۔ بعد اقامت سنت پڑھنے والا مجرم ہے + (مولانا) احمد اللہ

سب سے آخری کلمہ آپ کی زبان سے اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی نکلا تھا
سُہیلی رحمہ اللہ کا قول یہی ہے۔ پس پہلے اللہ کی بڑائی کی اور آخر میں
اپنی بھلائی کی دعا کی فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

امت کو سب سے آخر جو حکم دیا وہ یہ تھا اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ
اَیْمَانُکُمْ نمازوں کی اور اپنے ماتحتوں کی حفاظت کرو، خیال رکھو
فَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

آپ بیمار ہیں۔ صحابہ کرام بیتاب ہیں۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ
عنہا کے گھر میں سب جمع ہو جاتے ہیں۔ آپ انہیں دعائیں دیتے
ہیں اور اس کے بعد ایک خطبہ سُناتے ہیں جو بیان ہوگا انشاء اللہ
اس کے بعد اسی خطبہ کے دوران میں جو سوال وجواب ہوتے
ہیں وہ بھی سنئے۔

(۹۸۴) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی رحلت کب ہو گی؟
فرمایا دَنَا الْفِرَاقُ ۔ وَالْمُنْقَلَبُ اِلَی اللّٰہِ ۔ وَاِلٰی جَنَّۃِ الْمَاْوٰی ۔
فراق کا وقت قریب آگیا ہے اور لوٹنا اللہ تعالیٰ کی طرف اور جنّتُ
الماوٰی کی طرف۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا، حضورؐ! آپ کو
غسل کون دے؟ فرمایا رِجَالٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ ۔ اَلْاَدْنٰی
فَالْاَدْنٰی ۔ میرے گھر والے قریبی پھر قریبی۔ ہم نے کہا حضور
(صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو کفن میں کیا دیں؟ فرمایا فِیْ ثِیَابِیْ ھٰذِہٖ
وَاِنْ شِئْتُمْ فِیْ ثِیَابِ مِصْرَ اَوْ حُلَّۃٍ یَمَنِیَّۃٍ میرے یہی کپڑے
اور اگر تم چاہو تو مصری یا یمنی حلہ۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم! آپ پر نماز کون پڑھائے؟ آپ نے فرمایا اِذَا اَنْتُمْ
غَسَلْتُمُوْنِیْ وَکَفَّنْتُمُوْنِیْ فَضَعُوْنِیْ عَلٰی سَرِیْرِیْ ھٰذَا عَلٰی شَفِیْرِ
قَبْرِیْ ثُمَّ اخْرُجُوْا عَنِّیْ سَاعَۃً ۔ فَاِنَّ اَوَّلَ مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ
جِبْرِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ مَلَکُ الْمَوْتِ وَمَعَہٗ
جُنُوْدٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ ۔ ثُمَّ ادْخُلُوْا عَلَیَّ اَفْوَاجًا اَفْوَاجًا ۔ فَصَلُّوْا
عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ وَلْیَبْدَاْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ رِجَالٌ مِّنْ اَھْلِ
بَیْتِیْ ثُمَّ نِسَآئُھُمْ ثُمَّ اَنْتُمْ یعنی تم مجھے غسل دیکر کفن پہنا کر میری
اسی چارپائی پر رکھ کر، چارپائی کو میری قبر کے کنارے رکھ کر سب
ہٹ جانا۔ پہلے مجھ پر جبرئیل نماز پڑھینگے پھر میکائیل پھر اسرافیل

پھر ملک الموت اور اُن کے ساتھ فرشتوں کے لشکر۔ پھر تم تھوڑے
تھوڑے آنا اور مجھ پر درود وسلام پڑھنا۔ پہلے میری اہل بیت کے
مرد آئیں پھر عورتیں پھر تم۔

اس کے بعد صحابہ کرام پوچھتے ہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آپ کو قبر میں کون اُتارے؟ آپ نے فرمایا اَھْلِیْ مَعَ
مَلٰٓئِکَۃٍ کَثِیْرِیْنَ یَرَوْنَکُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا تَرَوْنَھُمْ میرے
اہل بیت اور اُن کے ساتھ خدا کی رحمت کے فرشتے ہونگے جو تمھیں
دیکھتے ہونگے لیکن تم انہیں نہ دیکھ سکو گے۔

مسلم بھائیو! اس خطبے کے یہ دل خراش، حوصلہ شکن الفاظ
کلیجہ چیرنے والے اور خون کو پانی کر دینے والے ہیں لیکن سنو
اب میں تمھیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الموت کے
آخری الفاظ سناؤں۔ ادب سے سنو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہیں

(۹۸۵) اِقْرَءُوا السَّلَامَ عَلٰی مَنْ غَابَ مِنْ اَصْحَابِیْ وَ
مَنْ تَبِعَنِیْ عَلٰی دِیْنِیْ مِنْ یَّوْمِیْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی
اے میرے صحابیو! جو میرے صحابہ اس وقت یہاں نہیں انہیں
میرا آخری سلام پہنچا دینا اور انہیں بھی میرا سلام کہہ دینا جو میری
امت کے لوگ میرے بعد آئیں گے اور میری تابعداری کریں گے
آج سے لیکر قیامت تک۔

ہاں مسلم بھائیو! مجھے فخر ہے کہ آج میں تمھیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچا رہا ہوں۔ الٰہی تو ہمارے نبیؐ پر بھی
درود وسلام نازل فرما۔ آپ کو بہترین جزا دے اور ہم سب کی طرف
سے آپ کی رُوح پُرفتوح پر اور آپ کے جسم مطہر پر سلام پہنچا دے
آمین۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (رَوَاہُ
الطَّبْرَانِیُّ وَابْنُ سَعْدٍ فِیْ طَبَقَاتِہٖ وَاَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ الزَّیْنِیُّ
فِیْ کِتَابِہِ السِّیْرَۃِ النَّبَوِیَّۃِ)

آؤ مسلمانو! اس خطبے کو ہم درود پر ختم کریں اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

(۹۸۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَخِیْهِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ قَالَ جَاءَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ اِلَیْهِ فَوَجَدْتُّهُ مَوْعُوْكًا قَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ فَقَالَ خُذْ بِیَدِیْ یَا فَضْلُ فَاَخَذْتُ بِیَدِهٖ حَتّٰی جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ نَادِ فِی النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا اِلَیْهِ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ یَا اَیُّهَا النَّاسُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْكُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاِنَّهٗ قَدْ دَنَا مِنِّیْ حُقُوْقٌ مِّنْ بَیْنِ اَظْهُرِكُمْ فَمَنْ كُنْتُ جَلَدْتُّ لَهٗ ظَهْرًا فَهٰذَا ظَهْرِیْ فَلْیَسْتَقِدْ مِنْهُ وَمَنْ كُنْتُ شَتَمْتُ لَهٗ عِرْضًا فَهٰذَا عِرْضِیْ فَلْیَسْتَقِدْ مِنْهُ اَلَا وَاِنَّ الشَّحْنَاءَ لَیْسَتْ مِنْ طَبْعِیْ وَلَا مِنْ شَاْنِیْ وَاِنَّ اَحَبَّكُمْ اِلَیَّ مَنْ اَخَذَ مِنِّیْ حَقًّا اِنْ كَانَ لَهٗ اَوْ حَلَّلَنِیْ فَلَقِیْتُ اللّٰهَ وَاَنَا اَطْیَبُ النَّفْسِ وَقَدْ اَرٰی اَنَّ هٰذَا غَیْرُ مُغْنٍ عَنِّیْ حَتّٰی اَقُوْمَ فِیْكُمْ مِرَارًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّی الظُّهْرَ (طبقات ابن سعد وغیرہ) یعنی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تشریف لاتے دیکھ کر میں آگے بڑھا دیکھا کہ بخار چڑھا ہوا ہے۔ سر سے پٹی بندھی ہوئی ہے۔ فرمایا فضل میرا ہاتھ تھام لو۔ میں نے ہاتھ تھام کر منبر پر لا بٹھایا۔ آپ نے فرمایا لوگوں میں منادی کردو کہ سب آجائیں اور میرا آخری خطبہ سن لیں جب سب لوگ آگئے تو آپ نے اما بعد کہہ کر فرمایا۔ لوگو! میں تمہارے سامنے اس ذاتِ واحد کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی نہ حمد کے لائق ہے نہ عبادت کے۔ سنو! اجل قریب ہے ڈر ہے کہ کہیں تم میں سے کسی کا کوئی حق میرے ذمہ باقی نہ رہ جائے۔ بس میں اعلان کرتا ہوں کہ میں نے جسے کوئی جسمانی تکلیف پہنچائی ہو وہ اٹھے مجھ سے جسمانی بدلہ لے لے۔ جسے میں نے زبانی تکلیف پہنچائی ہو وہ اٹھے اور زبانی بدلہ مجھ سے لے لے۔ سنو! تم جانتے ہو کہ میری طبیعت میں بخل کینہ دشمنی نہیں۔ نہ یہ مجھے لائق ہے اس ڈر سے کہ مجھ پر گراں گذرے گا کوئی اپنا حق مجھ پر باقی رکھے۔ میرا محبوب وہ ہوگا جو آج صفائی سے کہدے کہ میرا یہ حق آپ پر ہے اور وہ مجھ سے وصول کرے یا معاف کردے۔ تاکہ میں پاک صاف ہو کر اللہ سے ملاقات کروں کوئی بوجھ مجھ پر نہ ہو (لیکن ساری مجلس میں سے کوئی بھی نہ اٹھا نہ کسی نے کچھ کہا) اسلئے آپ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو دفعہ کہہ دینے سے کام نہیں بنے گا مجھے بار بار یہ کہنا پڑے گا۔ یہ فرما کر منبر سے اتر آئے نماز ظہر ادا کی۔

محترم مسلمان بھائیو! کیا اللہ کے رسول رسولوں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس خطبہ کو آپ کے سامنے رکھ کر میں آپ سے نہ کہوں کہ آپ میں سے بھی جس کے ذمے جو حق ہو اس سے پہلے ادا کردے کہ موت مہلت نہ لینے دے۔ یہاں سے واپس جاکر سب سے پہلا کام آپ کا یہی ہو کہ حقوق الناس سے سبکدوش ہو جاؤ۔ جس کا جو ہو سونپ دو۔ خبر نہیں کب موت آئے اور کس وقت فوت ہو جائے۔ یاد رکھو لوگوں کے حق خدا کی راہ کی شہادت سے بھی معاف نہیں ہوتے اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثُمَّ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرے خطبہ دوسرا خطبہ جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نو خطبے ہیں

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی النبی الذی لا نبی بعدہ، وبعد:-

ابھی میں نے آپ کو جو خطبہ سنایا تھا وہ نماز ظہر سے پہلے کا تھا اب مزید سنو! اللہ کے محترم و مفضل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (۹۸۷) طبیعت میں ڈر دل میں کھٹکا تھا کہ شاید میرے لحاظ سے کوئی ادا نہیں اس لیے بعد از نماز پھر خطبے کے لئے منبر پر آئے۔ بیٹھے اور پھر اپنی پہلی بات دوبارہ کہی اور بہت تاکید کی کہ دیکھو اپنے حق مجھ سے وصول کر لو مجھ پر بوجھ بار باقی نہ رکھو اس پر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے تین درہم آپ پر ہیں (ایک سائل کو آپ نے دلوائے تھے پھر شاید آپ کو بھی یاد نہ رہا اور نہ میں نے مانگے) تو آپ نے فرمایا أعطہ یا فضل فضل انہیں ان کے تین درہم ادا کر دو۔ میں نے ادا کر دیئے۔ وہ بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا یا ایہا الناس من کان عندہ شیء فلیؤدہ ولا یقل فضوح الدنیا الا ان فضوح الدنیا أیسر من فضوح الآخرۃ لوگو! جس کے پاس کوئی مال میں سے کچھ رہ گیا ہو وہ اٹھے اور ادا کر دے اور دنیا کی رسوائی کا خیال نہ کرے کیونکہ اس سے بڑی اور اس سے بری آخرت کی رسوائی ہے اس پر ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین درہم کی خیانت میں نے مال خدا میں سے کر لی تھی جو اب تک میں نے ادا نہیں کئے۔ آپ نے فرمایا ولم غللتہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محتاج تھا میرے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ نے فرمایا خذھا منہ یا فضل فضل ان سے یہ تین درہم لے لو (طبقات ابن سعد وغیرہ)

بھائیو! آپ نے غور فرمایا؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں کے حق اپنے اوپر باقی رہ جانے کا کس قدر ڈر ہے پس دنیا سے اس حال میں اٹھو کہ کسی کا کوئی حق آپ کے ذمے نہ رہ جائے۔ نہ کسی کا مال لو نہ کسی کو تول میں کم دو نہ کسی سے دھوکہ کرو نہ کسی کو مارو پیٹو۔ اگر کسی کا کوئی حق رہ گیا ہو تو اس سے پہلے ادا کر دو کہ تمہاری آنکھیں بند ہوں۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ثم قام رجل فقال یا رسول اللہ انی لبخیل وانی لجبان وانی لنؤوم فادع اللہ ان یذھب عنی البخل والجبن والنوم فدعا لہ یعنی ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بڑا بخیل بزدل اور بہت سونے والا ہوں، اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھ سے کنجوسی، کم ہمتی اور نیند کی زیادتی کو دور کر دے۔ پس آپ نے اس کے واسطے دعا فرما دی۔

(۹۸۸) طبقات ابن سعد میں ہے کہ ثم قامت امرأۃ فقالت انی لکذا وانی لکذا فادع اللہ ان یذھب عنی ذلک قال اذھبی الی منزل عائشۃ فلما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی منزل عائشۃ وضع عصاہ علی راسھا ثم دعا لھا قالت عائشۃ فلنت تلک السجود یعنی (ان کے بعد) ایک عورت نے اٹھ کر عرض کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ میں یہ عادت ہے اور یہ عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ان گناہوں کی دوری کی دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر جاؤ۔

جب آپ فارغ ہوکر وہاں پہنچے تو اُس عورت کے سر پر عصا شریف رکھ کر دعا کرنے لگے۔ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ وہ سجدے میں گر پڑی اور بکثرت سجدے کرنے لگی تو آپ نے فرمایا اَطِیْلِی السُّجُوْدَ فَاِنَّ اَقْرَبَ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰہِ اِذَا کَانَ سَاجِدًا (طبقات) یعنی سجدے میں دیر تک پڑی رہو اس وقت خدائے تعالیٰ سے بندہ بہت ہی نزدیک ہوتا ہے۔ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَوَاللّٰہِ مَا فَارَقَتْنِیْ حَتّٰی عَرَفْتُ دَعْوَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْہَا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا اثر اُسی وقت اُس میں دیکھ لیا۔

(۹۸۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَشَفَ السِّتَارَۃَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّۃِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ یَرَاہَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَہٗ وَاِنِّیْ نُہِیْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوا الرَّبَّ فِیْہِ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَہِدُوْا فِی الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ (رواہ ابوداؤد) یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بیماری کے زمانہ میں اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا۔ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت میں فرض نماز ادا کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! نبوت کی خوشخبریوں میں سے صرف اچھے اور سچے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں مسلمان خود دیکھیں یا اُس کے حق میں کسی دوسرے مسلمان کو دکھائے جائیں لوگو! یاد رکھنا رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن کی تلاوت سے میں روک دیا گیا ہوں۔ رکوع میں تو اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدے میں بہ کوشش دعائیں کیا کرو۔ اس وقت کی دعائیں قبولیت سے بہت قریب ہیں اور قبولیت کے قابل ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی وصیتیں بھی سن لیجئے۔

(۹۹۰) عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ اَنَّہٗ کَانَ فِیْ اٰخِرِ مَا عَہِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَوْصٰی بِالرَّہَاوِیِّیْنَ الَّذِیْنَ ہُمْ اَہْلُ الرُّہَاءِ قَالَ وَاَعْطَاہُمْ مِنْ خَیْرٍ قَالَ وَجَعَلَ یَقُوْلُ لَئِنْ بَقِیْتُ لَا اَدَعُ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ دِیْنَانِ یعنی عُبَیْدُ اللّٰہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے آخر میں رہاوین یعنی رہار والوں کے لئے وصیت فرمائی اور خود بھی اُن کو کچھ مال و دولت سے سرفراز فرمایا اور فرمانے لگے اگر میں زندہ رہوں تو ملک عرب میں دو دین رہنے نہ دونگا۔

(۹۹۱) عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوْصٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالدَّارِیِّیْنَ وَالرَّہَاوِیِّیْنَ وَالدَّوْسِیِّیْنَ خَیْرًا۔ علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی عبدالدار، رہار والوں اور دوس کے قبیلہ والوں سے بھلائی کرنیکی وصیت فرمائی وصال سے تین روز پہلے کی وصیت ملاحظہ ہو۔

(۹۹۲) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِثَلَاثٍ اَلَا لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اِلَّا وَہُوَ یُحْسِنُ بِاللّٰہِ الظَّنَّ یعنی جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے انتقال سے تین روز پہلے فرمایا تھا خبردار تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ مرتے دم تک اللہ سے خلوص کے ساتھ اچھا گمان رکھے۔

برادران! نہ صرف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہکر ہی بس کر لیا بلکہ کرکے بتلایا اور دعا کرکے تشفی دی چنانچہ مرض الموت کے ایک خطبہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

(۹۹۳) یَا اَیُّہَا النَّاسُ مَنْ خَشِیَ مِنْ نَّفْسِہٖ شَیْئًا فَلْیَقُمْ اَدْعُ لَہٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَکَذَّابٌ اِنِّیْ لَفَاحِشٌ وَاِنِّیْ لَنَؤُوْمٌ۔ فَقَالَ اَللّٰہُمَّ ارْزُقْہُ صِدْقًا وَاِیْمَانًا وَاَذْہِبْ عَنْہُ النَّوْمَ اِذَا اَرَادَ۔ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَکَذَّابٌ وَاِنِّیْ لَمُنَافِقٌ وَاِنْ شَیْءٌ اِلَّا جَنَیْتُہٗ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ فَضَحْتَ نَفْسَکَ اَیُّہَا الرَّجُلُ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ فُضُوْحُ الدُّنْیَا اَہْوَنُ مِنْ فُضُوْحِ الْاٰخِرَۃِ۔ اَللّٰہُمَّ ارْزُقْہُ صِدْقًا وَاِیْمَانًا وَصَیِّرْ اَمْرَہٗ اِلٰی خَیْرٍ۔ فَقَالَ عُمَرُ کَلِمَۃً [illegible]

عرب کا دورِ جہالت

(۴)

ہوا گو کہ پامال بستانِ عرب کا — مگر ایک جہاں ہے غزل خوانِ عرب کا
ہرا کر گیا سب کو بارانِ عرب کا — سپید و سیاہ پر ہے احسانِ عرب کا
وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی
لونڈی رہی ہیں ہمیشہ عرب کی

اس سے قبل "سبعہ معلقہ" کے تین شاعروں کی حالت پیش ہو چکی ہے۔ آج کی صحبت میں چوتھے کی شخصیت پیش کی جا رہی ہے وہ فنی اعتبار سے سارے شاعرانِ عرب سے ممتاز و افضل و اعلیٰ ہے اور "سبعہ معلقہ" میں اس کا قصیدہ بھی سب سے اول وارفع ہے۔ اس کا نام "امرؤ القیس" ہے اس کا زمانہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے تخمیناً ۱۰۰ برس قبل ہے اُسے چونکہ عورتوں کی طرف طبعاً بہت ہی زیادہ میلان اور محبت وعشق تھا اس لئے اُسے "الملک الضلیل" (گمراہ بادشاہ) کہا جاتا ہے۔

اُسے اپنے چچا شرحبیل کی بیٹی عُنیزہ فاطمہ کے ساتھ خاص محبت وعشق تھا لہٰذا اپنے قصیدے میں خاص طور پر اُس کے لقب عُنیزہ کے ساتھ بھی اُس کا ذکر کرتا ہے اور بعض جگہ اُس کے اصل نام "فاطمہ" سے بھی اُسے یاد کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سی عورتوں سے اُسے محبت ولگاؤ تھا اور ان کی جان شاہی ومروت کے باعث عموماً عورتیں بھی اس کی طرف بہت جلد مائل ہو جاتی تھیں جن میں سے بعض کے نام بھی ذکر کئے ہیں۔

چونکہ یہ لوگ بدوی خانہ بدوش رہتے تھے اُن کا غالب گذارہ صرف مویشی کے دودھ اور شکار وغیرہ کے گوشت پر تھا۔ لہٰذا ان کا بڑا سرمایہ اونٹ بھیڑ بکریاں وغیرہ تھیں۔ اسی لئے جہاں پانی وگھاس وغیرہ ہوتی وہاں ڈیرے ڈال دیتے اور جب تک چارہ و پانی ختم نہ ہوتا سارے کنبہ وقبیلے کے عورتیں وہیں بیٹھے رہتے۔ اور متعدد مختلف قبائل کے لوگ جب اکٹھے ہو جاتے تو باہم تعلقات اور عشق ومحبت بھی پیدا ہو جانا طبعی چیز ہے جس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ عموماً جہاں عرب پردہ کے پابند نہیں تھے اور یہی سب سے بڑی خرابی کی وجہ تھی اور اب بھی جہاں بے پردگی و آزادی اور [illegible] ہے وہاں یہی کیفیت ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام نے پردہ کی پابندی سے اس کا خاتمہ سد باب کیا۔

بہرکیف اِن شاعرانِ عرب کا دور ایک آزادی، مطلق العنانی، بے باکی، اور بے پرواہی کا دور تھا۔ اور تمدن و ترقی سے [illegible] ان فکرات سے وہ ستنا آزاد و فارغ البال [illegible] میں قوت گویائی اور روانی تمیز کی ادائیگی میں وہ [illegible] کو (عرب) بولنے والا۔ باقی ساری دنیا کو (عجم) گونگا سمجھتے تھے۔ درحقیقت اس خیال میں وہ بجانب حق بھی تھے جس کا ہمیشہ ساری دنیا کو اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ شاعری وسخن گوئی میراثِ عرب ہی ہے۔ فی البدیہہ (فوراً) بڑے بڑے قصائد پڑھ دینا جو فنیت کے لحاظ سے بھی کامل معیاری ہوں۔ انصاف یہ ہے کہ یہ عرب ہی کا حصہ تھا۔ چنانچہ پانچواں قصیدہ عمرو بن کلثوم نے (جو پہلی قسط میں ہدیۂ ناظرین ہو چکا ہے) برجستہ ہی کہا ہے جو ایک سو سے زائد اشعار پر مشتمل ہے۔

نیز ساتواں قصیدہ حارث یشکری نے بادشاہ کے سامنے کھڑے کھڑے سنا دیا جو ۸۲ اشعار پر مشتمل ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا چلا جاتا ہے۔

یہ خصوصیت ارتجالی اکثر شاعرانِ عرب میں موجود تھی۔ اس طرح برجستہ اشعار کہنے کہ کوئی حفظ کردہ بھی اس قدر سلاست سے نہیں پڑھ سکتا ہے۔

بہرکیف شاعرانِ عرب کا سرتاج وملک ضلیل امرؤ القیس صفحاتِ تواریخ پر مخصوص وممتاز درجہ رکھتا ہے۔ اس کے اشعار میں فنی خوبیوں، فصاحت وبلاغت سلاست وحلاوت اور تشبیہ وکنایات وغیرہ وغیرہ کے علاوہ ایک خاص خوبی ہے جو زبان وقلم سے بیان ہی نہیں ہو سکتی بلکہ صرف شعر وسخن سے ذوق رکھنے والے ہی ارباب علم اس سے محظوظ ہو سکتے ہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ اس کے اشعار کا اردو ترجمہ کرنا ہی اشعار کی ہتک اور شاعر بے بدل کی توہین ہے اور میرے اس خیال کی تائید غور وتامل کے بعد ہر صاحب ذوق جسے علم عربی سے ذرا بھی مس ہے ضرور کرے گا۔

اس وقت میرے سامنے مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی کا "سبعہ معلقہ" کا ترجمہ رکھا ہے، مگر اشعار کے بعد جب ترجمہ دیکھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان ثریا سے تحت الثریٰ میں پہونچ گیا ہوں۔

امرؤ القیس کا پورا قصیدہ بار بار دیکھا مگر انتخاب نہ کر سکا کہ کون سے اشعار پیش کروں کہ جن کے ترجمہ میں بھی ناظرین کو کما حقہ لطف وحظ حاصل ہو سکے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ عشق ومحبت کے اشعار کے علاوہ سارے اشعار ایسے ہیں کہ جن کا تعلق خاص عرب کے ماحول وفضا سے زیادہ تر مخصوص ہے بالخصوص عرب کے اُسی ماحول کا شاہکار ہے جو امرؤ القیس کے ماقبل یا کچھ مابعد تک قائم تھا۔ مثلاً مہمان نوازی حمیت قومی، دشت گردی، شہسواری، گھوڑوں کی خوبیاں، اور ان کی تفصیل کیفیتیں، تشبیہیں، ساز وسامان کی صفتیں اور اُن کی وفاداریاں وغیرہ وغیرہ، یا صحرائی شکار بازیاں، جانورانِ شکار کی رومانیت۔ اور دشت وبیابان میں لطف باراں، تاریک راتوں میں برق و بجلی کی روشنیاں اور وہاں گداز آواز دلکش، ان حالتوں میں مناظراتِ قدرت، پہاڑوں، ریگ کے تودوں سبزہ زار میدانوں اور ان کے طائرانِ خوش لحن کی بہاریں جن جن تشبیہات وتخیلات سے بیان کیں وہ واقعی اپنی بے عدیل ونظیر ولاجواب وبے مثل ہیں کہ زبان وقلم کبھی بھی ان کا احصا واحاطہ نہیں کر سکتی ہیں، اور جو کچھ بیان بھی ہوں گے ان سے صرف وہی لوگ محظوظ ہو سکتے ہیں جنہیں شعر وسخن سے انسیت ہونے کے علاوہ اس ماحول سے بھی پوری واقفیت ہو کہ جس

حول میں یہ اشعار نقل کئے گئے ہیں وہ "اندھوں کے آگے رونا اپنے دیدے کھونا"۔

بہرکیف محض تکمیل مضمون کے خیال سے چند اشعار نقل کرنا ضروری سمجھکر نقل کرتا ہوں مگر صرف مولوی ذوالفقار علی صاحب کے ترجمہ پر ہی اکتفا بھی کروں گا گو خود میری طبیعت اسے بھی گوارا نہیں کرتی مگر "نقل کفر کفر نباشد" کو مدنظر رکھتے ہوئے تکمیل مضمون کرنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے:۔

(۷) وَإِنَّ شِفَائِي عَبْرَةٌ مُهْرَاقَةٌ
فَهَلْ عِنْدَ رَسْمٍ دَارِسٍ مِنْ مُعَوَّلِ

اور میں کیونکر نہ روؤں اور ناصحوں کا کہنا مان لوں حالانکہ میری شفا آنسو بہانے ہی میں ہے کہ اس سے جی ہلکا ہو جاتا ہے۔ پھر سنبھل کر کہتا ہے کہ بیان اتنا کہنہ منزل دوست کے پاس کوئی رونے کا محل بھی ہے یا یہاں کوئی فریادرس ہے کہ میری فریاد اور آہ و فغاں سنکر ترس کھائے اور میرے حبیب کو مجھ سے ملائے، نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ بس گریہ زاری بیکار و عبث ہے لہٰذا ناچار کلیجہ پر پتھر کی سل رکھنی چاہیئے۔

(۹) فَفَاضَتْ دُمُوعُ الْعَيْنِ مِنِّي صَبَابَةً
عَلَى النَّحْرِ حَتَّى بَلَّ دَمْعِي مِحْمَلِي

سو ان کے فراق میں میرے اشکہائے چشم بسبب شدت شوق میرے سینے پر بہنے لگے یہانتک کہ میرے اشک نے میری تلوار کے پرتلے کو تر کر دیا۔

(۲۲) وَمَا ذَرَفَتْ عَيْنَاكِ إِلَّا لِتَضْرِبِي
بِسَهْمَيْكِ فِي أَعْشَارِ قَلْبٍ مُقَتَّلِ

تیری دونوں آنکھوں سے اشک صرف اس غرض سے جاری ہوئے کہ تو دونوں آنکھوں کے دو تیر میرے دل شکستہ و خستہ پر جو تیرے عشق کے سبب نہایت خوار و زار ہے مارے۔

(۳۱) مُهَفْهَفَةٌ بَيْضَاءُ غَيْرُ مُفَاضَةٍ
تَرَائِبُهَا مَصْقُولَةٌ كَالسَّجَنْجَلِ

وہ محبوبہ باریک کمر شکم کی ستی ہوئی رنگ کی گوری ہے اور تو ندھل اور ڈھیلے گوشت والی نہیں ہے بلکہ

ع۵ نہایت ہی بھدا اور مہمل ترجمہ ہے۔ عقیل عفی عنہ

بدن کی چست ہے اس کا سینہ مثل آئینہ درخشاں ہے" اور ترائب کو بصیغۂ جمع لانے سے یہ غرض ہے کہ وہ وسیعۃ الصدر ہے گویا ہر جزو اس کے سینے کا بجائے خود ایک جدا سینہ تھا۔ع۶

(۴۱) إِلَى مِثْلِهَا يَرْنُو الْحَلِيمُ صَبَابَةً
إِذَا مَا اسْبَكَرَّتْ بَيْنَ دِرْعٍ وَمِجْوَلِ

ایسی ہی مانند حسینہ کیطرف براہ عشق کامل العقل شخص راہ دیکھتا ہے جبکہ وہ درمیانی کرتی پہننے والی عورتوں کے یعنی زنان جوان اور درمیانی کرتہ پہننے والی لڑکیوں کے یعنی نابالغ لڑکیوں کے کھڑی ہو یعنی جبکہ وہ قریب البلوغ ہو اور پوری بالغہ ہو تو اسکو اٹھتی جوانی میں بے اختیار ہر کوئی دیکھتا ہے کہ وہ کیا ہی عاقل ہو۔ع۶

(۲۴) تَجَاوَزْتُ أَحْرَاسًا إِلَيْهَا وَمَعْشَرًا
عَلَيَّ حِرَاصًا لَوْ يُسِرُّونَ مَقْتَلِي

(۲۵) إِذَا مَا الثُّرَيَّا فِي السَّمَاءِ تَعَرَّضَتْ
تَعَرُّضَ أَثْنَاءِ الْوِشَاحِ الْمُفَصَّلِ

میں اس کے نگہبانوں اور اس قوم سے جو میرے قتل کے لئے اس امر کے حریص تھے کہ کاش مجھکو خفیہ قتل کر ڈالیں اُس پردہ نشین کی طرف آگے بڑھ گیا قتل مخفی کے اس لئے خواہاں تھے کہ میں بادشاہ ہوں اور بادشاہ علانیہ قتل نہیں کئے جا سکتے۔

(۱۸) میں اس محبوبہ پردہ نشین کی طرف اُس وقت آگے بڑھا جبکہ ثریا کا کنارہ آسمان پر ایسا ظاہر ہوا جیسا بدھی یا ہار مفصل جو طرف سونے وغیرہ کے دانوں کے ظاہر ہوتے ہیں یعنی میں اس وقت اسکے پاس آیا کہ ثریا کے ستارے خوب صاف اور جدا جدا معلوم ہوتے تھے جیسے موتیوں کے ہار میں سونے وغیرہ کے دانے خوب نمایاں معلوم ہوتے ہیں۔۔۔

... و ہذا غایۃ تحریر الکلام فی ہذا المقام" گو یہ چند اشعار مع ترجمہ لکھتے ہی کوفت ہوگئی ہے مگر صرف ایک شعر اور گھوڑے کے متعلق لکھکر عذر خواہی کرتا ہوا رخصت کا خواستگار ہوں۔

ع۶ شعر تو ادکھے کا ہے لیکن ترجمہ نے دو کوڑی کا کر دیا ہے۔ عقیل

(۴۸) مِسَحٍّ إِذَا مَا السَّابِحَاتُ عَلَى الْوَنَى
أَثَرْنَ الْغُبَارَ بِالْكَدِيدِ الْمُرَكَّلِ

وہ ایسا گھوڑا ہے کہ ایک چال کے بعد دوسری چال نکالتا ہے گویا وہ باران ریزاں ہے جبکہ اور تیز گھوڑے تھک کر اور سست ہو کر زمین سخت پامال سے روندی ہوئی میں غبار اُڑانے لگتے ہیں تو یہ ویسا ہی تازہ دم اور شبنم رفتار رہتا ہے پھر غبار اُڑانے کا کیا ذکر ہے۔۔۔۔ اقول والمناسب فی مدح الخیل ہو الاول"۔

عقیل سوئی کان اللہ لہٗ

ایڈیٹر:۔ ان مضامین میں فائدہ سے زیادہ نقصان ہے۔ کیونکہ بیکار سے واقعات میں جگہ بہت گھر جاتی ہے اور عشق و محبت کی داستانیں تو صرف شاعرانہ تخیل ہے۔ جیسے حافظ شیرازی کی شراب اور ہمارے زمانے کے شعراء کی معشوقوں سے گفتگو ہوتی ہے۔ سچ ہے إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ شاعر وہ باتیں کہتے ہیں جو کبھی نہ کریں۔ ایسی باتیں جن میں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہو شرعاً ناجائز ہیں اسی واسطے قرآن مجید نے فرمایا فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ شراب و جوا اس لئے بھی حرام ہیں کہ ان میں اگرچہ کچھ فائدے ہیں مگر مضر ہیں اور نقصان بہت زیادہ ہیں لہٰذا ان سے بچنا ہی چاہیئے۔

(صلہ کا بقیہ مضمون) سے آخر تک سورۂ فاتحہ بھی دعا ہے اس کو بھی آہستہ پڑھنا چاہئے اور یہ امر تسلیم ہے حنفیہ پر اس کا جواب شافی نہیں۔ الحاصل آمین بالجہر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوی سنت ہے۔ اے بھائی مسلمانو! اس سنت کو تسلیم کرو تعصب چھوڑو، ورنہ قیامت کے دن حضور الٰہی میں کیا جواب دوگے؟

اہل عالم کو لاتحاسدوا ولا تباغضوا کا پیغام

(از عبدالسلام کانپوری متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

پرستاران توحید و بزرگان ملت! سردار دو عالم حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ لاتحاسدوا ولا تباغضوا یعنی ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ کسی کی بلندی اور رفعت کو دیکھ کر حسد نہ کرے۔ اوّلاً میں آپ کو حسد کے معنیٰ ذہن نشین کرا دینا چاہتا ہوں۔ حسد کے اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ کسی کی اقبال مندی و خوشحالی کو دیکھ کر اس بات کی خواہش کرنا کہ وہ مر جائے اور اس کا جاہ و جلال دنیا سے حرف غلط کی طرح محو کر دیا جائے یا کسی عالم و فاضل یکتائے زمانہ کو دیکھ کر اس کی پستی اور ذلت کی خواہش کرنا۔

اسلام نے مسلمانوں کو حسد کی جگر سوز آتش سے بچانے کی بے پایاں کوشش کی ہے اس لئے کہ حسد ہی ایک ایسی چیز ہے جو بھائی کو بھائی سے رفیق کو رفیق سے جدا کر دیتی ہے۔ اور محض جدائی ہی نہیں بلکہ دشمنی اور عداوت کا باعث بنتی ہے اگر آپ تاریخ کی ورق گردانی کریں تو بہت سی ایسی مثالیں اور واقعات نظر آئیں گے۔ کہ جن سے انسان پوری طرح درس عبرت حاصل کر سکتا ہے۔ کیا آپ کو فرزندانِ شاہجہاں کا واقعہ نہیں معلوم؟ کہ خود بھائی نے بھائی کے مقابلہ میں لشکر آرائیاں کیں اور غایت درجہ اس بات کی کوشش کی کہ اپنے حقیقی بھائی کا سر قلم کر کے فتح و نصرت عزت و ناموس کی چادر کو پہن لے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایسا کیوں تھا؟ اس کا جواب تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ دہ درویش در گلیمے بخسپند و دو بادشاہ در اقلیمی نہ گنجند۔ مطلب یہ ہے کہ جب شاہجہاں نے اپنی تمام سلطنت کو اپنے فرزندوں میں منقسم کر دیا اور پھر تقسیم میں بے انصافی برتی تو اس کا ویسا ہی نتیجہ نکلا جیسا کہ اہل عالم کا قدیمی رویہ ہے اس لئے کہ ناانصافی کو بلفظ دیگر ظلم بھی کہتے ہیں اور ظالم و مظلوم کی مثال کسی نے کیا خوب کہی ہے: مَغْلُوبٌ يَصُولُ عَلَى الْكَلْبِ ہے حاصل کلام یہ کہ جب عالمگیر نے اپنے بھائیوں کو ثریٰ (زمین) سے ثریا (آسمان) تک پہنچتے ہوئے دیکھا تو اس کے دل میں آتش حسد شعلہ زن ہوئی۔ جس کی وجہ سے ان کے مابین خونریز جنگ ہوئی اور چند ہی دنوں میں ایک انقلاب عظیم رونما ہوا۔ یعنی عالمگیر اپنے بھائیوں کو موت کا تلخ جام پلا کر خود تمام مملکت کا مالک بن بیٹھا۔ اور شاہجہاں کو بھی آگرے کے قلعہ میں نظر بند کر دیا بالآخر شاہجہاں اسی حالت میں اس دار فانی سے دار جاودانی کی طرف روانہ ہوا۔ یہ ہے ان شاہان مغلیہ کی جگر سوز داستان۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں

بمیرتا برہی اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست

مطلب یہ ہے کہ ہر مرض کا علاج بخوبی کیا جا سکتا ہے مگر جو شخص عارضہ حسد میں مبتلا ہوا اسے حکیم کامل شیخ سعدیؒ کا یہ مشورہ ہے کہ وہ مر جائے اس لئے کہ اس کے لئے یہی او محض ایک ہی علاج ہے۔

ہمارے رسول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے مومنو! تم حسد سے بہت دور رہو اس لئے کہ جب تم یہ نہیں پسند کرتے کہ تمہیں کسی قسم کا جانی و مالی دنیاوی و اخروی نقصان پہنچے تو تمہیں یہ چیز اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے بھی ہرگز نہیں پسند کرنی چاہیئے جیسا کہ مشہور مقولہ ہے ہرچہ برائے خود نہ پسندی بدیگراں مپسند۔ آج جو آپ کے سامنے بڑے بڑے واقعات و حوادثات پیش آتے رہتے ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر کا سبب حسد ہی ہوتا ہے دور نہیں بلکہ اپنے ہندوستانی بھائیوں پر ہی ایک نظر ڈالئے صاف واضح ہو جائے گا کہ یہ تمام بیجا حرکتیں جس نے ہندوستان میں تہلکہ مچا دیا۔ کروڑہا افراد مصیبت و آفات میں مبتلا ہو گئے۔ حسد ہی کی بنا پر تھا۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ حسد کی جگر سوز آتش ان کے دل و دماغ میں پوری طرح سرایت کر چکی تھی آپ کو معلوم ہے کہ مدبرین حسد کو کس چیز کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ اَلْحَسَدُ كَصَدَاءِ الْحَدِيْدِ لَا يَزَالُ بِهِ حَتّٰى يَأْكُلَهُ یعنی حسد کی مثال لوہے کے زنگ کی طرح ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ اگر لوہے سے اس کے زنگ کو رفع نہ کیا جائے تو وہ اسے بہت جلد کھا لیتا ہے بعینہٖ یہی حال حسد کا بھی ہے کہ اگر کسی کے اندر حسد کی بیماری پیدا ہو گئی تو وہ خواہ مخواہ اپنی زندگی تمام کر دیتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ حسد بہت ہی مکروہ چیز ہے اور ہر انسان کو اس سے گریز کرنا لازمی ہے۔ خداوند قدوس کی درگاہ میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو آتش حسد سے محفوظ رکھے۔ آمین! +

(صفحہ ۱۲ کا باقی مضمون) اور حال یہ کہ مد بہا صوتہ صحیح ہے۔ ملا علی حنفی قاری لکھتے ہیں اس روایت میں شعبہ کی غلطی پر حفاظ حدیث کا اتفاق ہے اور صحیح ہے معروف مد بہا صوتہ اور رفع بہا صوتہ۔ جیسے کہ ترمذی، احمد، ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، بیہقی، ابن حبان کی روایت سے ثابت ہے علاوہ اس کے شعبہ سے بھی آمین بالجہر کی روایت موجود ہے ابن الہمام حنفی فتح القدیر ص۱۱۷ میں فرماتے ہیں قد روی البیہقی عن شعبۃ فی الحدیث رافعا صوتہ اور خفض بہا صوتہ سے یہ مراد نہیں جو آج کل کے حنفیوں نے سمجھ رکھا ہے۔ ابن الہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں ولو کان الی فی ھذا شیئ لوفقت بان روایۃ الخفض یراد بہا عدم القرع العنیف اور اگر اس کے متعلق مجھ سے پوچھا جائے تو میں اس طرح توفیق دوں حدیثوں میں اتنا زور سے آمین کہے کہ سخت کڑک نہ ہو یہ معنی ہیں خفض کے اور جو حنفیہ آثار صحابہ پیش کرتے ہیں وہ ایک بھی صحیح نہیں۔ اور انہیں صحابہؓ سے آمین بالجہر کی بھی روایت موجود ہے اور آیت کریمہ ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ اس سے آمین بالسر ثابت کرنا دھینگا دھینگی ہے۔ جتنے مفسرین معتبرین ہیں ایک سے یہ تفسیر ثابت نہیں پھر اھدنا الصراط المستقیم　(باقی مضمون صفحہ ۲ پر)

فرض نماز میں آمین باواز بلند کہنا سنت ہے

وہ مسلمان کیا ہوئے جن کے نعرۂ صداقت سے قیصر و کسریٰ کا محل کانپتا تھا۔ وہ توحید کے شیدا، وہ کتاب اللہ کے فدائی، سنت نبوی کے جاں نثار، وہ علم بدعت کیا ہوئے؟ آہ وہ کیسے مسلمان تھے، ان میں کیا وصف تھا؟ کون سی مقناطیسی طاقت تھی؟ وہ کیا جادو اثر بات تھی کہ ہر مجلس میں ہر حکومت میں دنیا کی ساری سلطنتوں میں ان کا اعزاز تسلیم کر لیا گیا تھا۔ ان کی سوانح عمریاں، ان کے طور اطوار، بادشاہت کے قوانین مان لئے گئے۔ ہم آپ سے سچ عرض کرتے ہیں کہ صرف حسب نبوی تعلیم محمدی تھی۔ ولولہ توحید تھا، جوش اتباع سنت کا تھا، ان کا مقولہ اور انکا یقین وایمان یہی تھا کہ خَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسلمانو! یاد رکھو کہ جب تک اپنا دستور العمل ان دو پر نہ کر لوگے تب تک ہرگز فلاح کو نہیں پہونچ سکتے۔ نہ دنیاوی ترقی ہو سکتی ہے نہ اخروی۔ مسلمانوں خواب غفلت سے چونکو، ہوشیار ہو کر اپنے فرائض کو سمجھو، زبانی دعوے سے کام نہیں چل سکتا جب تک کہ اس اقرار کا ثبوت عمل سے نہ دوگے۔ اُس رسول عربی کی آخری وصیت کو یاد کرو ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں جب تک ان کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ خیر القرون میں لوگوں کا یہی طرز عمل رہا، امامان دین وعلمائے مجتہدین کا یہ طریقہ تھا۔ امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں لاینبغی لمن لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی اور فرماتے ہیں اترکوا قولی بخبر الرسول وبقول الصحابۃ جو میری دلیل نہ پہچانے اُس کو میرے کلام پر فتویٰ دینا جائز نہیں۔ میری بات کو چھوڑ دو حدیث رسولؐ (اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کے سامنے اور صحابہ کرامؓ کے قول کے سامنے۔ عقد الجید شاہ ولی اللہ صاحب۔ یہ حال سلف کا تھا۔ آج کل کے مسلمانوں کا حال دیکھئے کیا اندھیر ہے۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں بدعت معلوم ہو رہی ہیں اور بدعتوں کو سنت بنا رکھا ہے۔ سنت کا انکار کرنا معمولی بات سمجھ لیا ہے۔ اس وعید کو بھول گئے قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من رغب عن سنتی فلیس منی متفق علیہ جس نے میری سنت سے انکار کیا وہ میری اُمت سے نہیں۔ میں ایک سنت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

آمین بالجہر سنت نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے پھر آج کیا وجہ ہے کہ صحیح حدیثوں کے ہوتے ہوئے اس سے ناراضگی ظاہر کی جاتی ہے آمین بالجہر کہنے والوں کو مسجدوں سے نکالا جاتا ہے۔ مقدمے دائر کئے جاتے ہیں۔ کیا اسلام یہی سکھاتا ہے عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حسدتکم الیہود علی شیء ما حسدتکم علی السلام والتامین رواہ ابن ماجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہود تمہارے ساتھ کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جس قدر سلام اور آمین کہنے پر کرتے ہیں عن ابن عباسؓ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما حسدتکم الیہود علی شیء ما حسدتکم علی آمین فاکثروا من قول آمین رواہ ابن ماجہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہود تمہاری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جس قدر آمین کہنے پر کرتے ہیں فرض نماز میں (زجاجۃ الزوائد) آمین خوب آواز سے کہا کرو۔ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ آمین بالجہر سے چڑنا یہودیوں کی علامت ہے۔ اے لوگو، اللہ سے ڈرو، یہودانہ خصلت سے بچو۔ اب میں آمین بالجہر کے دلائل پیش کرتا ہوں۔

میرے پیارے ناظرین! وائل بن حجر سے روایت ہے کہ اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے، آں حضرتؐ نے زور سے آمین کہا (رواہ ابو داؤد)۔ دوسری حدیث میں وائل بن حجر کہتے ہیں میں نے سُنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پڑھا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پھر کہا آپ نے آمین اور لمبی کیا آواز میں (ترمذی وغیرہ) تیسری حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑھتے تھے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین اتنی زور سے آمین کہتے تھے کہ پہلی صف کے جو لوگ نزدیک ہوتے تھے سُن لیتے تھے (رواہ ابو داؤد) چوتھی حدیث۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بعض لوگوں نے آمین چھوڑ دیا حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے آمین کہتے اول صف والے سنتے (پھر صحابہؓ بھی کہتے) یہاں تک کہ مسجد گونج جاتی (ابن ماجہ) پانچویں حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب امام آمین کہے تم لوگ بھی آمین کہو بے شک جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگی اُس کے پہلے گناہ معاف کئے گئے۔ ابن شہاب کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی آمین کہتے تھے (صحیح بخاری)۔ چھٹی دلیل۔ عطا تابعین کہتے ہیں ملا میں دو سو صحابہؓ تھے سب امام کے پیچھے آمین بلند آواز سے کہتے تھے بعد قرأت امام کے ولا الضالین کے (رواہ البیہقی وابن حبان)

آمین بالجہر سے متعلق اور بھی بہت سی دلیلیں ہیں بقدر کفایت بیان کی گئیں۔ اب اُن ادلہ کو سنئے جو حنفی لوگ پیش کرتے ہیں۔ روی شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل عن حجر عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین وخفض بہا صوتہ رواہ الترمذی سو جواب اس کا یہ ہے۔ اولاً یہ حدیث ضعیف ہے ترمذی کہتے ہیں میں نے سُنا امام بخاریؒ سے کہ سفیان والی روایت مدبہا صوتہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے شعبہ راوی نے اس روایت میں کئی غلطیاں کی ہیں ملاحظہ ہو ترمذی۔ انہیں غلطیوں سے تیسری غلطی یہ ہے کہا شعبہ نے خفض بہا صوتہ (باقی آئندہ)

علہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ترک نہ کریں جن کو حدیث نہیں ملی تھی لاعلمی سے چھوڑ دیا تھا۔ قول وعمل رسولؐ ہمارے لئے حجت ہے نہ کہ تابعی وغیرہ۔ (مولانا) احمد اللہ

تاریخ اہلحدیث ہند کا خونی ورق یعنی محدثین ہند پر فرنگیوں کی کرم فرمائیاں!

۱۸۶۴ء میں بعض خود غرضوں نے گورنمنٹ ہند کو غلط رپورٹ پیش کی کہ اہل حدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور صوبہ سرحد کی زبر دست لڑائی انہی کی کوشش اور امداد کا نتیجہ ہے اس پر تمام ہندوستان میں جماعت اہل حدیث پر آزمائش و ابتلا کا شدید دور شروع ہو گیا ملک کے تمام گوشوں میں علمائے حق پر مقدمات قائم ہوئے اور سختیاں ہونے لگیں بہت سے حضرات کو سخت ترین سزائیں ہوئیں سولی پر چڑھائے گئے اور کالے پانی بھیجے گئے کامل دس سال تک جماعت اہل حدیث صبر و تحمل کے ساتھ یہ تمام مصائب برداشت کرتی رہی تاآنکہ سرکار ہند کی بدگمانی رفع ہوئی اور جماعت پر سے پابندیاں اٹھائی گئیں۔ حضرت مولانا جعفر صاحب تھانیسری (اس مقدمہ کے ہیرو) اس مقدس گروہ میں سے تھے جسے کالے پانی بھیجا گیا تھا رہائی کے بعد آپ نے ان تمام واقعات کو جمع کیا اور کتاب کی صورت میں شائع کر دیا اس کتاب میں مولانا نے مقدمہ کا تمام حال، جزائر انڈیمان (کالا پانی) کی پوری تفصیلات، جغرافیہ اور تاریخ لکھی ہے اپنے بزرگوں کے حالات سے واقفیت کے لئے آپ یہ کتاب ضرور پڑھئے۔ مدت سے نایاب تھی الحمد للہ اب پھر چھپ گئی ہے۔ کاغذ سفید عمدہ، چھپائی صاف، ۹۶ صفحات، خوب صورت تقطیع، قیمت صرف چھ آنے (۶/) +

بے مثال خوبیوں اور لاانتہا دلکشیوں کا مجموعہ نورافزا قرآن مجید معرّیٰ

دہلی کے اس مطبع کے قرآن مجید ہندوستان بھر میں صحت کتابت اور طباعت کے اعتبار سے بہترین تسلیم کئے گئے ہیں نورافزا مترجم قرآن مجید کے بعد عام خواہش و اصرار پر بچوں اور عورتوں کی تعلیم اور تلاوت کے لئے اس نے دوسرا معرّیٰ قرآن مجید تیار کیا ہے جو اپنی خوبیوں کے اعتبار سے بینظیر ہے اور یہ ہندوستان کا وہ پہلا قرآن مجید ہے جس کی تیاری میں خاص طور پر زر کثیر خرچ کیا گیا ہے حروف کی خوشنمائی موتی کی آب سے دوبالا، گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے نگینے ہیں صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک نقطہ کی ذمہ داری کہ اس کی نقل و صحت بڑے اہتمام کے ساتھ سجاد ندی اور منشی ممتاز علی صاحب دہلوی کے کلام پاک مطبوعہ ۱۲۸۶ھ اور مصحف حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بشمول جملہ رموز و اوقاف کے مطابق کرائی گئی ہے اور جو بی کتابت و طباعت کے متعلق علماء و قراء دیوبند نیز ہندوستان کے مشہور علماء (جو فن تجوید و قرأت میں یکتائے زمانہ مانے گئے ہیں) نے تصدیق فرمائی ہے اس قرآن شریف کا طول گیارہ، پانچ و عرض سات انچ ہے اور ۴۰۰ صفحات ہیں۔ قیمت قسم اول کاغذ سفید چکنا اعلیٰ ولایتی آبدار عمدہ پالش بے جلد دو روپے چار آنے۔ مجلد پارچہ دو روپے دس آنے۔ مجلد چرمی پختہ تین روپے چار آنے۔ قسم دوم کاغذ سفید ٹف معمولی بے جلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔ مجلد پارچہ ایک روپیہ چودہ آنے۔ مجلد چرم پختہ دو روپے آٹھ آنے۔ ایک قرآن فی پرچہ محصول ڈاک تقریباً ایک روپیہ صرف آتا ہے +

کمزور نگاہ والوں اور بوڑھوں کیلئے بہت بڑے حروف کا چوتھا قرآن شریف ترجمے و تفسیر والا

مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث نے یہ قرآن شریف اپنے ترجمہ اور حدیث کی تفسیر کے ساتھ چھپوایا تھا اسے دوسرے نام سے اب چھپوایا گیا ہے حروف عربی کے بھی بہت بڑے بڑے ہیں زیر زبر بھی بڑے بڑے ہیں اور ترجموں کے حروف بھی دوسرے قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے ہیں ترجمہ بہت ہی معتبر اور مستند ہے ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ مشرق مغرب جنوب شمال کے سب لوگ کم پڑھے ہی ہوں پوری طرح سمجھ لیں صرف ترجمے ہی سے ہر آیت کا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے پھر حاشیہ پر پوری تفسیر چھپی ہوئی ہے اور وہ تفسیر بھی صرف حدیثوں سے۔ حروف اتنے عمدہ ہیں کہ دیکھ کر ہی جی خوش ہو جائے اس کی تقطیع طول میں پندرہ انچ اور عرض میں گیارہ انچ ہے کاغذ نارویے کا اعلیٰ چکنا سفید اور دبیز ہے ۸۴۸ صفحات ہیں صرف اس لئے کہ غریب غربا بھی اس نعمت سے محروم نہ رہیں ہم نے اس کا ہدیہ بالکل ہی سستا کر دیا ہے یعنی چمڑے کے کونے لگے والی اعلیٰ جلد سمیت قریباً پانچ روپے اور پوری چمڑے کی اعلیٰ جلد سمیت جو بہت مضبوط اور کامدار ہے صرف چھ روپے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ اس کا اصل ہدیہ دس روپے ہے یہ رعایتی ہدیہ ہے شاید زیادہ دن تک نہ رہ سکے اس لئے جلد منگوا لیجئے چونکہ وزنی ہے اس لئے محصول ڈاک دو روپے چار آنے لگ جائے گا جہاں تک ممکن ہو ریلوے پارسل سے منگائیے کیونکہ اس طرح منگانے میں محصول ڈاک میں کفایت رہے گی +

نبی عربی صلعم

یہ تاریخ ملت کا حصہ اول ہے جس میں متوسط درجہ کی لیاقت کے بچوں اور بچیوں کے لئے سیرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اہم اور ضروری واقعات کی تحقیق جامعیت اور اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ساتویں آٹھویں جماعت کے لڑکوں لڑکیوں کے کورس میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ چنانچہ بہت سے اسکولوں اور مدرسوں میں داخل نصاب ہو چکی ہے اسکول کے بچوں کے علاوہ جو اصحاب تھوڑے وقت میں سیرت طیبہ کی ان گنت برکات سے بہرہ مند ہونا چاہتے ہیں ان کو خاص طور پر اس کتاب کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ ”نبی عربی“ اپنی طرز کی بالکل جدید کتاب ہے جس میں ترتیب کی دلنشینی اور واقعات کی صحت کے ساتھ زبان کی شگفتگی اور بیان کی سلاست کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے قیمت بہت ہی کم یعنی صرف بارہ آنے (۱۲/) ہے۔

خلافت راشدہ

یہ تاریخ ملت کا حصہ دوم ہے جس میں زمانۂ خلفائے راشدین کے واقعات قدیم و جدید مستند عربی تاریخوں کی بنیاد پر صحت و جامعیت کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں صحابہ کرام کے ان ایمان پرور اور حیرت آفریں کارناموں کو خصوصیت سے نمایاں کیا گیا ہے جو تاریخ اسلامی کی پیشانی کا نور ہیں اور جنہیں پڑھ کر آج بھی فرزندان اسلام کے افسردہ دلوں میں زندگی اور حرارت ایمانی کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں کتاب کی ترتیب میں تاریخ نویسی کے جدید طرز کو پیش نظر رکھا گیا ہے زبان شستہ سہل اور اثر انگیز استعمال کی گئی ہے۔ تاریخ ملت کا یہ حصہ نویں دسویں جماعت کے کورس میں داخل ہونے کے قابل ہے کتاب کی ترتیب کے وقت اس بات کا خاص طور پر لحاظ کیا گیا ہے خلافت راشدہ کے پڑھنے کے بعد بلا تکلف یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ اس رنگ کی کوئی کتاب ہمارے لٹریچر میں موجود نہیں تھی ۴۳۲ صفحات ہیں قیمت ڈھائی روپے

ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار محمدی سبزی منڈی دہلی

صحیح بخاری شریف کامل اردو ترجمہ

یہ بخاری شریف کی ایک ایک حدیث کا ترجمہ ہے جس میں ۱۰ ہزار احادیث رسول ہیں۔

کتب مقدسہ اسلامی میں قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کا درجہ ہے یہی وہ کتاب ہے جس کی دس ہزار حدیثیں سب کی سب صحیح ہیں ایک بھی حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے اس کے پڑھنے سے آپ کی معلومات مولویوں کے برابر ہو جائے گی۔ بخاری شریف اصل میں عربی کتاب ہے جس کا یہ لفظی ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے تاکہ اردو داں بھائی بھی اسلام کی اس اہم کتاب کا مطالعہ کر سکیں۔ ترجمہ ۲ ہزار صفحات میں آیا ہے یہ ۳ جلدوں میں ہے اور تینوں مجلد چھپی ہیں۔ پہلی جلد ۶۲۴ صفحات کی ہے اور اس میں ۳۰۵۳ حدیثیں ہیں۔ دوسری کے ۶۴۸ صفحات ہیں اور ۳۲۱۴ حدیثیں ہیں۔ تیسری جلد ۶۸۰ صفحے کی ہے اور اس میں ۱۵۰۷ حدیثیں ہیں۔ قیمت کامل کی صرف سات روپے۔ اس کا وزن ۱۲ سیر ہے محصول ڈاک ایک روپیہ [illegible]

مسلم شریف صرف اردو ترجمہ مجلد ۲ جلد قیمت صرف چار روپے (للعہ) +

ترمذی شریف مترجم یہی وہ کتاب ہے جس کی بابت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ جس گھر میں یہ ہو گویا وہاں خدا کے رسول بول رہے ہیں اس کے نصف حصے میں عربی ہے پچھلے نصف حصے میں اردو ترجمہ ہے کام کی کتاب ہے تمام مسائل اس میں موجود ہیں قیمت رعایتی دونوں حصوں کی صرف سات روپے آٹھ آنے +

ابوداؤد شریف صرف اردو ترجمہ جلد سمیت قیمت صرف چار روپے (للعہ) **ابن ماجہ شریف** کا صرف اردو ترجمہ مکمل جلد سمیت کی قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے (عہ/) +

مشکوٰۃ شریف کامل کا اردو ترجمہ احادیث رسول کریم کا بہترین انتخاب مشکوٰۃ ہے تمام ممالک اسلامیہ میں جو شہرت و مقبولیت مشکوٰۃ کو حاصل ہے وہ حدیث کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں ترجمہ اتنا آسان اور عام فہم ہے کہ گویا اصل حدیث اردو ہی میں تھی اس کے آخر میں **اسماء الرجال مشکوٰۃ** کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں ۲۰۰ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات ہیں جن سے احادیث مشکوٰۃ روایت ہوئی ہیں اس میں ۵۹۹۱ حدیثیں ہیں ہدیہ مجلد کا تین روپے

تحفۃ القرآن یہ کتاب دہلی کے میاں صاحب کے ہم زمان مولانا مولوی عبد المجید صاحب اہل حدیث مالک مطبع انصاری کی تصنیف ہے ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب ہے کاغذ لکھائی چھپائی صاف اور حروف موٹے والے ہیں اس میں سورۂ اقراء باسم سے لیکر والناس تک کی سورتیں مع ترجمہ و تفسیر ہیں یہ اس لئے کہ عموماً نمازوں میں یہی چھوٹی چھوٹی سورتیں تلاوت کی جاتی ہیں لیکن چونکہ ان کے معنی مطلب معلوم نہیں ہوتے اس لئے نماز میں دل چسپی نہیں ہوتی۔ مرد عورت بچے سب کو ان سورتوں کے معنی مع واضح مطلب کے معلوم ہو جائیں۔ یہ کتاب میاں صاحب محدث دہلوی کے حسب الارشاد لکھی گئی اور چھپائی گئی اس وقت یہ نایاب ہے مگر ہمارے پاس اس کے چند نسخے موجود ہیں آپ ہم سے اس کتاب کو منگا کر ضرور پڑھائیے پھر دیکھئے کہ نماز میں کس قدر دل لگتا ہے اور قرآن کریم کی تلاوت میں کتنی دل چسپی پیدا ہوتی ہے معنی مطلب سمجھ کر قرآن کریم کو نماز میں پڑھنا مومن کے لئے معراج ہے قیمت اصلی صرف ایک روپیہ ہے لیکن ہم آپ کو اس وقت صرف چھ آنے میں بھیج دیں گے۔

ابطال المومنین عربی

یہ کتاب ہے اہل حدیث جو دیکھنا چاہتے ہیں تو حضرت مولانا [illegible]

حصہ دوم ایک روپیہ۔ حصہ سوم ایک روپیہ بارہ آنے حصہ چہارم ایک روپیہ آٹھ آنے حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے حصہ ششم ایک روپیہ بارہ آنے۔ حصہ ہفتم ایک روپیہ آٹھ آنے۔ یک جا ساتوں حصوں کی قیمت آٹھ روپیہ ہے

ریاض الصالحین عربی زیر زبر سمیت ہے رنگین سطریں ہیں نیچے اردو ترجمہ ہے پھر حاشیہ ہے حاشیہ بھی مولانا عبد الاول صاحب غزنوی اہل حدیث کا ہے ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے یہ کتاب مشکوٰۃ کی طرح جامع ہے آٹھ سو صفحات کی دو جلدیں ہیں یہی وہ کتاب ہے جسے سلطان ابن سعود نے عربی میں چھپوا کر اہل عرب کو اس کی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے خدا کا شکر ہے کہ اب وہ عربی مع زیر زبر ترجمہ و حاشیہ نہایت اعلیٰ کاغذ پر عمدہ چھپ گئی ہے۔ ہر دو جلد کامل کا ہدیہ اس وقت رعایتی صرف چھ روپے آٹھ آنے (للعہ)

تفسیر العزیز اردو عموماً نماز میں آخری پارے کی چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھی جاتی ہیں اس لئے آپ اسے ضرور منگوالیں اس کے ۵۰۰ صفحات ہیں ہر مضمون کو قرآن حدیث اور سلف صالحین سے بیان کیا ہے اس کی قیمت بھی کوئی بڑی رقم نہیں صرف دو روپے میں بھیج دی جائے گی + اسی تفسیر فتح العزیز کا ۲۹ واں پارہ تبارک الذی بھی کا صرف اردو ترجمہ فقط ایک روپیہ آٹھ ہی آنے میں منگوالیجئے +

بلوغ المرام مترجم یہ کتاب تمام احادیث رسول کی کتابوں کا خلاصہ ہے۔ حدیث کے طالب علموں کو سب سے پہلے یہی کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ اس کی عربی بھی زیر زبر سمیت ہے [illegible] ترجمہ ہے حاشیہ پر حدیثوں کا مطلب نہایت سچا اور سید صادر [illegible] کے مطابق ہے جس میں مذہب کی طرف نہیں اس کے دو حصے ہیں مثل مترجم قرآن شریف کے عربی سطریں رنگین ہیں تمام احکام کی حدیثیں ہیں اور قیمت ایک روپیہ ہے + نیز اسی کتاب بلوغ المرام صرف عربی غیر مترجم کی قیمت بھی ایک روپیہ +

بہترین قرآن شریف مترجم اس قرآن شریف میں شاہ عبد القادر صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے حاشیہ بہت عمدہ ہے ترجمہ نہایت مستند ہے حاشیہ سیدھی لکھائی سے ہے مسائل فقہ معروف ہے اور جلد پارچہ چاندی کے کام والی ہے جو چمڑے جیسی ہے قیمت ایک روپیہ دو آنے (للعہ)

تاریخ تبلیغ اسلام یا مبلغین اسلام حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کے مفصل تبلیغی حالات ہیں۔ قیمت صرف دس آنے + **کار و ساز حمائل شریف مترجم** ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ مجلد پارچہ صرف بارہ آنے۔ مجلد چرمی پندرہ آنے +

سوانح سلطان ابن سعود والی نجد و حجاز حضرت سلطان ابن سعود ایدہ اللہ الودود کے مفصل حالات زندگی۔ کاغذ چکنا لکھائی چھپائی عمدہ صفحات پونے تین سو سات [illegible] کا نقشہ بھی ہے۔ قیمت صرف دو روپے (عہ) +

اپنی ضرورت کی تمام قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب فرمائیے۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

[illegible]

خریداری نمبر ۲۱۴۴ بخدمت جناب مہتمم صاحب

رسالہ جامعہ قرول باغ۔ دہلی

New Delhi

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم

... رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والے بڑے بڑے فتنوں اور دردناک عذابوں سے ڈرتے رہیں (قرآن حکیم)

اغراض و مقاصد

۱۔ ... [illegible] ... کرنا۔
۲۔ مخالفین اسلام کو مدلل جواب دینا۔
۳۔ ... بدعت، تقلید جامد اور غلو ... رسومات کی تردید کرنا۔
۴۔ رسومات غیر شرعیہ سے مسلمانوں کو روکنا۔
۵۔ ... اہل حدیث پر سے بیجا اعتراضات اور ... بدظنیوں کو دور کر ... ان کے سچے مذہب قرآن و حدیث کو خدا کے ... پیش کرنا۔
۶۔ ... [illegible] ... اہل ہر وقت بیان کرنا۔
۷۔ مسلمانوں کو قرآن و حدیث پر اتفاق و اتحاد کی طرف مائل کرنا۔

ابابیل ... محمد ... ماز ... ولدار محمد
... بیوی ... فریدہ ... ولدار محمد

دفتر اخبار ... مولوی محمد صاحب ... مدرس محمدیہ دہلی

اخبار محمدی

ایڈیٹر ۔ حکیم حافظ سید تقریظ احمد سہسوانی

قواعد و ضوابط

۱۔ مطابق اغراض و مقاصد جو مضامین آئیں وہ درج اخبار کئے جاتے ہیں۔
۲۔ یہ اخبار ہر پندرہ روز ... قیمت سالانہ تین روپے ...
۳۔ دو روپے بھیجنے پر غریب غنڈے سے عزباء کے نام بشرط گنجائش یہ اخبار جاری کیا جاتا ہے۔
۴۔ بہتر تو یہ ہے کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجدیجئے ورنہ خیر وی پی منگائیے۔
۵۔ اشتہارات معمولی اجرت پر طبع کئے جاتے ہیں جو بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔
۶۔ جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجئے۔
۷۔ خط و کتابت دفتر اخبار محمدی کے پتہ پر ہونی چاہئے اور چٹ نمبر کا حوالہ ضرور ہو۔

جلد ۱۹ ۔ بابت ۶ ذی الحجہ ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۴۲ء ۔ نمبر ۲۲

عید قربان

از جناب محمد رفیع صاحب مفتی ... گرمی مقیم حال ...

پہنکر بہجت و راحت کا جامہ عید آئی ہے ۔ مسرت ہی مسرت کل عالم پہ چھائی ہے
پیام جاں فزا لائی مسرت بیکراں لائی ۔ مگر ہم راہ اپنے سخت مشکل امتحاں لائی
مسلماں امتحاں میں اب نہیں دنیا میں کامیاں ۔ پریشاں دل سکوں بازاپنی راہ سے غافل
جہاں دیکھو جدھر دیکھو گرانی ہی گرانی ہے ۔ یہ شعلہ جنگ کا بھی اک بلائے ناگہانی ہے
خدائے دو جہاں دیکھے گا اب بندوں کی قربانی ۔ بجا لاتے ہیں دیکھیں کس طرح فرمان ربانی
وہ دن بھی تھا کہ ابراہیم کو اللہ نے جانچا ۔ خلیل اللہ ذبیح اللہ نے ہر مرحلہ جھیلا
مسلمانو گرانی کی تباہی سے نہ گھبراؤ ۔ جہاں تک ہو سکے ثابت قدم دنیا میں کہلاؤ
خلیل اللہ کی سنت ادا ہو سکے دن آئے ۔ خدا اسے فضل رحمت کچھ عطا ہو سکے دن آئے

وہ دن بھی آئے گا قدموں پہ ہوگی عید کی دولت
حقیقت میں جبھی پائیں گے مقبولیت کی دولت

چند اہم مذہبی اور علمی کتابیں

(۱) **قصص القرآن** حصہ اول تقصص قرآنی اور انبیاء علیہم السلام کے سوانح حیات پر اردو زبان میں پہلی عظیم الشان محققانہ کتاب جو نہ صرف خدا کے برگزیدہ ترین پیغمبروں کی معتبر تاریخ ہے بلکہ قرآن مجید کے ایک بہت بڑے حصہ کی بلند پایہ تفسیر بھی ہے کتاب کے اس حصہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات عبور دریا تک بیان کئے گئے ہیں حقیقت یہ کہ قصص القرآن کے درجہ کی کوئی کتاب آج تک کسی زبان میں بھی شائع نہیں ہوئی جس میں عبرتوں اور نصیحتوں کے اس عظیم الشان ذخیرے کو ایسی تحقیق اور جامعیت کے ساتھ یکجا کیا گیا ہو صفحات تقریباً پانچ سو ... بڑی تقطیع ... قیمت صرف چار روپے (عہ)

فہم قرآن قرآن مجید کے آسان ہونے کے کیا معنی ہیں اور قرآن پاک کا صحیح منشا معلوم کرنے کے لئے شارع اسلام علیہ السلام کے اقوال و افعال کا معلوم کرنا کیوں ضروری ہے؟ یہ کتاب خاص اسی موضوع پر لکھی گئی ہے جس میں فہم قرآن سے متعلق تمام قدیم و جدید نظریات پر مبسوط اور مدلل بحث کی گئی ہے اسی کے ساتھ حدیثوں کے پایۂ اعتبار، صحابہؓ کی عدالت، کثرت سے روایت کرنے والے بعض اصحاب کرام کے سوانح حیات اور دوسرے اہم عنوانوں پر دل پذیر و مفصل کلام کیا گیا ہے مطالعہ کے قابل کتاب ہے بڑی تقطیع کے ... صفحات ہیں قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے • وحی الٰہی (مثلاً کلام ... پر مفصل اشتہار دیکھئے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے)

(نوٹ) :- ہر قسم کے قرآن مجید، پنجسورے، سپارے، اور حدیث کی دینی و مذہبی اور علمی کتابیں خرید فرماتے وقت پتہ کو نہ فراموش کیجئے :- دفتر اخبار محمدی صدر بازار دہلی

ناظرین اخبار محمدی کو عید قربان اور اسکی ہزاروں خوشیاں مبارک ہوں

(ادارہ)

ہندوستانی بادشاہ اکبر اعظم کی تعریف انگریزوں کی زبان سے

جس طرح آفتاب کو شاہ پلنے تانگ کرنہیں چھپایا جا سکتا، دریاؤں کو بند باندھ کرنہیں روکا جا سکتا، حقیقت کو بھی جھوٹ بول بول کرنہیں دبایا جا سکتا، بالکل اسی طرح ہندوستانی بادشاہوں کی قابلیت خداداد اور حکمرانی کی استعداد کو بھی نہیں فراموش کیا جا سکتا۔ انہیں ہندوستانی بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ "اکبر اعظم" کے سامنے دنیا بھر میں "تہذیب" کے دعویدار اسلامیان عالم کو جاہل اور جانوروں سے تشبیہ دینے والے انگریز حکمران بھی اپنی نالائقی کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ شاہ موصوف کی چارصد سالہ برسی کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے وزیر ہند مسٹر ایل ایمری نے کہا۔

"اکبر اپنے سے ایک ہزار سال قبل اشوک کے بعد حقیقی معنوں میں ہندوستان کا پہلا شاہنشاہ تھا، واقعہ یہ ہے کہ وہ اپنی نسل کی اور تمام تاریخ کی ممتاز ترین ہستیوں میں سے ایک تھا وہ بلاشبہ اس ترکی قوم کا عظیم ترین فرد تھا جس نے بے شمار بہادر اور اعلیٰ حکمران پیدا کئے ہیں۔

وہ ایک ایسی سلطنت کا حاکم و بانی تھا جس کی فوجی طاقت و دولت اس کے بڑے ہمعصروں سلیمان اعظم و فلپ دوم کے مقابلہ میں اگر زیادہ نہ تھی تو برابر ضرور تھی اور اکبر کی سلطنت کے سامنے اس چھوٹے سے جزیرے کی سلطنت کا تو ذکر ہی کیا ہے جس کی طرف سے ملکہ الزبتھ نے اس کے دربار میں اولین انگریز ایلچی بھیجے تھے اس کی فطرت میں محبت و شجاعت اور اولوالعزمی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ یہ اوصاف اس نے اپنے دادا بابر سے ورثہ میں حاصل کئے تھے اور یہی وہ چیز تھی جس نے بابر کو ترکستان کی ایک چھوٹی سی حکومت پر قانع نہ ہونے دیا اور ہندوستان میں ایک وسیع سلطنت حاصل کرنے پر مائل کیا۔ اکبر بطور ایک حکمراں کے غیر معمولی خوبیاں رکھتا تھا وہ علم و ادب کا دلدادہ تھا اور اس کی سرپرستی میں کوشاں رہتا تھا۔ اس کے عہد میں لٹریچر، موسیقی، فن تعمیر و دیگر فنون لطیف کو بڑی ترقی حاصل ہوئی اور ان چیزوں نے اس کے عہد حکومت کو چار چاند لگا دیئے اور ایک ایسا نظریہ دور قائم کر دیا جس پر ہندو مسلمان یکساں طور سے آج تک فخر کر سکتے ہیں۔ درحقیقت اکبر کو دنیا سب سے بڑے آدمیوں کی صف میں جگہ دی جا سکتی ہے۔ اکبر ایک آزاد خیال انسان تھا وہ کسی کے مذہب میں دخل اندازی کرنا پسند نہیں کرتا تھا اس کا سلوک سب کے ساتھ یکساں تھا خواہ وہ اس کے ہم مذہب ہوں یا غیر مذہب کے ہوں، ہندو مسلمانوں کو اس کے زمانے میں یکساں طور سے مذہبی آزادی حاصل تھی، وہ اپنے آپ کو ایک ایسا ترک یا ایک ایسا مسلمان بادشاہ نہیں سمجھتا تھا جسے صرف اپنے ہم مذہبوں کے فائدے کا ہی خیال ہو۔

جبکہ اکبر اعظم کی عمر ۱۲ سال کی تھی وہ اس جذبہ کے خلاف ہو گیا جو کہ مسلم بادشاہ اپنی غیر مسلم رعایا پر عائد کیا کرتے تھے اس کے برعکس اس نے انسانیت کے حقوق کی بنا پر ہندو مذہب کی ستی کی رسم کو ممنوعہ قرار دینے پر اصرار کیا۔ وہ یہ چیز ناپسند کرتا تھا کہ عورت کی خواہش کے خلاف ستی کی رسم جاری رکھی جائے۔ دونوں صورتوں میں یعنی جنگ اور صلح میں اس نے اپنے خاص مشیر و مصاحب کے بطور راجہ ٹوڈرمل و راجہ مان سنگھ و رائے سرجن جیسے قابل ہندو پسند کر لئے تھے۔ آخر میں اس کے دماغ میں یہ خیال آ گیا تھا کہ ایک عام مذہب قائم کیا جائے اور اس طرح تمام رعایا کو ایک دوسرے سے متحد و متفق کیا جائے۔ اس مذہب میں اس نے تمام مذہبوں کے پاکیزہ اصول و طریقے شامل کر لی تھیں اور اس مذہب کا نام اس نے "توحید الٰہی" رکھا تھا۔

میں کامل انکساری کے ساتھ یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اگر ہندوستان کو وہ دور حاصل ہو جائے جو اکبر کے زمانہ میں اسے حاصل تھا تو ہندوستان کے لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی۔ اگر سیاسی لیڈر موجودہ انتظام اور موجودہ اصولوں پر اپنے آپ کو ہندوستان کی خدمت کے لئے وقف کر سکتے ہیں۔ اور اسی وسیع النظری اور رواداری سے جو اکبر نے ظاہر کی تھی اپنے خیالات میں اسے جگہ دے سکتے ہوں تو یقیناً ہندوستان کا مستقبل ایک نہایت عظیم الشان و قابل رشک مستقبل ہو سکتا ہے۔"

جو آسوزش کہ لے ... میں بھی اکبر کی چار صد سالہ سالگرہ کی تقریب کے سلسلے میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں ان صفات بیان کی گئیں جنہوں نے اکبر کو اپنے زمانہ کا ایک نیک منصف، طاقتور، ہر دل عزیز و شہرہ آفاق حکمراں بنا دیا تھا۔ مسٹر آرتھر مور نے اس جلسے کی صدارت کی وہ فرمایا:

وہ چیز اکبر نے اپنی رعایا کو دینے کی کوشش کی تھی اس کی آج ہم لوگوں کو بہت زیادہ سخت ضرورت ہے، وہ چیز مذہب کا ایک بجوڑ ہے یعنی یہ کہ ہم ایک خدا پر اعتقاد رکھیں، اور اسے ہی اپنا مالک مطلق اور شاہنشاہ سمجھیں۔

اکبر جس وقت تخت نشین ہوئے تھے تو ہندوستان اتنا مضبوط اور متحد نہ تھا جتنا کہ انہوں نے کر دکھایا اکبر سے پہلے کے ہندوستان میں اور اکبر کے بعد کے ہندوستان میں زمین و آسمان کا فرق تھا وہ ایک قومی اور با اثر حکمران تھے لیکن آج جو چیز ہمارے لئے جاذب توجہ ہے وہ جب دل چسپی ہے وہ اُن کا وہ خواب ہے جو انہوں نے ہندوستان کے ایک عام مذہب میں متحد ہونے کے بارے میں دیکھا تھا اس زمانے میں جب کہ فرقہ دارانہ جنگ وجدال کی گرم بازاری ہے اور قومی اخوت کی تباہی کا منظر پیش نظر ہے ہمارے لئے یہ چیز فائدے سے خالی نہیں ہو سکتی کہ ہم اکبر اعظم کے حالات پر نظر ڈالیں اور اس عہد زریں کے اتفاق و اتحاد مساوات و میانہ روی کے سبق آموز واقعات کو اپنے مطالعہ میں لائیں۔" (انجام)

آل انڈیا مومن کانفرنس کے سالانہ اجلاس دہلی کی تیاریاں، استقبالیہ کمیٹی

آل انڈیا مومن کانفرنس کے ممبران اس اجلاس کو جو ایسٹر کی تعطیلات میں دہلی منعقد ہو رہا ہے شاندار بنانے کے لئے دن رات مصروف ہیں روزانہ بڑی تعداد میں نئے ممبر شامل ہو رہے ہیں ملک کے طول و عرض میں پروپیگنڈہ کی خاطر وفد جلد از جلد روانہ کئے جانے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔

نیز معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مومن کانفرنس کی ہائی کمانڈ کے ممبران آزاد مسلم کانفرنس سے اپنے تعلقات جلد از جلد منقطع کر لینے کی بابت سوچ رہے ہیں آزاد مسلم کانفرنس میں صرف یہی ایک جماعت آل انڈیا کی حیثیت کی ہے۔ "واقف حال"

ایمان اور اطاعت

منفکر ملت حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب مدیر رسالہ ترجمان القرآن پٹھانکوٹ

اجتماعی نظم خواہ وہ کسی نوعیت کا ہو۔ اور کسی
[illegible]ض وغایت کے لئے ہو اپنے قیام واستحکام اور
[illegible]ی کامیابی کے لئے دو چیزوں کا ہمیشہ محتاج ہوتا
ہے ایک یہ کہ جن اصولوں پر کسی جماعت کی تنظیم
[illegible]ں گئی ہو وہ اس پوری جماعت اور اس کے
[illegible] ہر فرد کے دل ودماغ میں خوب بیٹھے ہوئے ہوں
[illegible] جماعت کا ہر فرد ان کو ہر چیز سے زیادہ عزیز
[illegible]ھتا ہو۔ دوسرے یہ کہ جماعت میں سمع وطاعت
[illegible] مادہ موجود ہو۔ یعنی اس نے جس کسی کو اپنا صاحب
[illegible]ر تسلیم کیا ہو اس کے احکام کی پوری طرح اطاعت
[illegible]رے۔ اس کے مقرر کئے ہوئے ضوابط کی سختی
[illegible]ے ساتھ پابندی کرے۔ اور اس کی حدود سے
[illegible] تجاوز نہ کرے۔ یہ ہر نظام کی کامیابی کے لئے ناگزیر
[illegible]رطیں ہیں۔ کوئی نظام خواہ وہ نظام عسکری ہو یا
نظام سیاسی یا نظام عمرانی یا نظام دینی، ان
[illegible]ونوں شرطوں کے بغیر نہ قائم ہو سکتا ہے نہ باقی
[illegible]رہ سکتا ہے۔ اور نہ اپنے مقصد کو پہنچ سکتا ہے +

دنیا کی پوری تاریخ اٹھا کر دیکھ جائیے آپ
[illegible]و ایک مثال بھی ایسی نہیں ملے گی کہ کوئی تحریک
[illegible]ضرورے۔ منافق۔ نافرمان اور غیر مطیع پیرووں
کے ساتھ کامیاب ہوئی ہو۔ یا بدرجہ آخر چل سکی
ہو۔ تاریخ کے صفحات میں بھی جانے کی ضرورت نہیں
[illegible]ود اپنے گرد وپیش کی دنیا ہی پر ایک نظر ڈال لیجئے
آپ اس فوج کے متعلق کیا رائے قائم کریں گے جو
[illegible]پنی سلطنت کی وفادار اور اپنے سالار لشکر کی مطیع
[illegible]رمان نہ رہے۔ جس کے سپاہی فوجی ضوابط کی پابندی
سے انکار کریں۔ پریڈ کا بگل بجے تو کوئی سپاہی
[illegible]پنی جگہ سے نہ ہلے۔ کمانڈر کوئی حکم دے تو فوجی
[illegible]سنی ان سنی کر جائیں؟ کیا آپ سپاہیوں کے ایسے
[illegible]نبوہ کو فوج کہہ سکتے ہیں؟ کیا آپ امید کر سکتے ہیں
کہ ایسی بن سری فوج کسی جنگ میں کامیاب ہوگی؟
آپ اس سلطنت کے متعلق کیا کہتے ہیں جس کی رعایا

[illegible]ین قانون کا احترام باقی نہ رہے۔ جس کے قوانین
علی الاطلاق توڑے جائیں۔ جس کے محکموں میں
کسی قسم کا ضبط ونظم باقی نہ رہے جس کے کارکن
اپنے مقتدر اعلیٰ کے احکام بجالانا چھوڑ دیں؟ کیا
آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایسی رعایا اور ایسے عمال کے
ساتھ کوئی سلطنت دنیا میں قائم رہ سکتی ہے؟ آج
آپ کی آنکھوں کے سامنے جرمنی اور اٹلی کی مثالیں
موجود ہیں۔ ہٹلر اور مسولینی نے جو عظیم الشان
طاقت حاصل کی ہے تمام دنیا اس کی معترف
ہے۔ مگر کچھ معلوم بھی ہے کہ اس کامیابی کے اسباب
کیا ہیں؟ وہی دو یعنی ایمان اور اطاعت امر۔
نازی اور فاشسٹ جماعتیں ہرگز اتنی طاقتور
اور اتنی کامیاب نہ ہو سکتی تھیں اگر وہ اپنے اصول
پر اتنا پختہ اعتقاد نہ رکھتیں اور اپنے لیڈروں کی
اس قدر سختی کے ساتھ مطیع نہ ہوتیں +

یہ قاعدہ کلیہ ایسا ہے جس میں کوئی استثنا
نہیں۔ ایمان اور اطاعت دراصل نظم کی جان
ہیں۔ ایمان جتنا راسخ ہوگا اور اطاعت جتنی
کامل ہوگی نظم اتنا ہی مضبوط اور طاقتور ہوگا۔
اور اپنے مقاصد تک پہنچنے میں اتنا ہی زیادہ کامیاب
ہوگا۔ بخلاف اس کے ایمان میں جتنا ضعف اور
اطاعت سے جتنا انحراف ہوگا۔ اسی قدر نظم
کمزور ہوگا۔ اور اسی نسبت سے وہ اپنے مقاصد
تک پہنچنے میں ناکام رہے گا۔ یہ قطعاً ناممکن ہے
کہ کسی جماعت میں نفاق، بدعقیدگی، انتشار
خیال، خودسری۔ نافرمانی اور بے ضابطگی کے
امراض پھیل جائیں اور پھر بھی اس میں نظم باقی
رہے۔ اور وہ کسی شعبۂ حیات میں ترقی کی طرف
رواں نظر آئے۔ یہ دونوں حالتیں ایک دوسرے
کی نقیض ہیں۔ دنیا جب سے آباد ہوئی ہے
اس وقت سے آج تک ان دونوں کا کبھی اجتماع
نہیں ہوا۔ اور اگر قانون فطرت اٹل ہے تو اس
قانون کی یہ دفعہ بھی اٹل ہے کہ یہ دونوں حالتیں
کبھی یکجا جمع نہیں ہو سکتیں +

اب ذرا اس قوم کی حالت پر نظر ڈالئے جو
اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے۔ نفاق اور بدعقیدگی
کی کونسی قسم ایسی ہے جس کا انسان تصور کر سکتا
ہو اور وہ مسلمانوں میں موجود نہ ہو۔ اسلامی جماعت
کے نظام میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اسلام کی
بنیادی تعلیمات تک سے ناواقف ہیں اور اب
تک جاہلیت کے عقائد پر جمے ہوئے ہیں، وہ
بھی ہیں جو اسلام کے اساسی اصولوں میں شک
رکھتے ہیں۔ اور شک کی علانیہ تبلیغ کرتے ہیں،
وہ بھی ہیں جو علی الاعلان انکار کرتے ہیں۔ وہ
بھی ہیں جو اسلامی عقائد اور شعائر کا کھلم کھلا
مذاق اڑاتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو علانیہ مذہب
اور مذہبیت سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ
بھی ہیں جو خدا اور رسول کے قانون پر جاہلیت
کی رسوم، کفار کے قوانین کو مقدم رکھتے ہیں
وہ بھی ہیں جو خدا اور رسول کے دشمنوں کو خوش
کرنے کے لئے شعائر اسلامی کی توہین کرتے ہیں،
وہ بھی ہیں جو اپنے چھوٹے سے چھوٹے فائدہ کی خاطر
اسلام کے مصالح کو بڑے سے بڑا نقصان پہنچانے
کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ جو اسلام کے مقابلہ
میں کفر کا ساتھ دیتے ہیں۔ اسلامی اغراض کے خلاف
کفار کی خدمت کرتے ہیں اور اپنے عمل سے
ثابت کرتے ہیں کہ اسلام ان کو اتنا بھی عزیز
نہیں کہ اس کی خاطر وہ ایک بال برابر بھی نقصان
گوارا کر سکیں۔ راسخ الایمان اور صحیح العقیدہ
مسلمانوں کی ایک نہایت ہی قلیل جماعت کو چھوڑ
کر اس قوم کی بہت بڑی اکثریت اسی قسم کے
منافق اور فاسد العقیدہ لوگوں پر مشتمل ہے +

یہ تو تھا ایمان کا حال۔ اب سمع وطاعت
کا حال دیکھئے۔ آپ مسلمانوں کی کسی بستی میں
چلے جائیے آپ کو عجب نقشہ نظر آئے گا۔ اذان
ہوتی ہے مگر بہت سے مسلمان یہ بھی محسوس نہیں
کرتے کہ مؤذن کس کو بلا رہا ہے۔ اور کس چیز کے

لئے بلا رہا ہے۔ نماز کا وقت آتا ہے اور گزر جاتا ہے
مگر ایک قلیل جماعت کے سوا کوئی مسلمان اپنے
کاروبار یا لہو ولعب کو یاد خدا کے لئے نہیں چھوڑتا
رمضان کا زمانہ آتا ہے تو عام مسلمانوں کے گھروں
میں یہ محسوس تک نہیں ہوتا کہ یہ رمضان کا مہینہ
ہے۔ بہت سے مسلمان علانیہ کھاتے پیتے ہیں۔
اور اپنے روزہ نہ رکھنے پر زور نہیں دیتے
بلکہ بس چلتا ہے تو اپنا روزہ رکھنے والوں کو شرم
دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر جو لوگ روزہ
رکھتے بھی ہیں ان میں بھی بہت کم ہیں جو احساس
فرض کے ساتھ ایسا کرتے ہیں ورنہ کوئی شغل یا رسم
ادا کرتا ہے۔ کوئی صحت کے لئے مفید سمجھ کر رکھ
لیتا ہے۔ اور کوئی روزہ رکھ کر وہ سب کچھ کرتا ہے
جس سے خدا اور اس کے رسولؐ نے منع کیا ہے
زکوٰۃ اور حج کی پابندی اس سے بھی کم تر ہے۔ حلال
اور حرام پاک اور ناپاک کا امتیاز بھی مسلمانوں میں کم
اٹھتا ہی چلا جاتا ہے وہ کونسی چیز ہے جس کو خدا
اور رسولؐ نے منع کیا ہو اور مسلمان اس کو اپنے لئے
مباح نہ کر لیتے ہوں۔ وہ کونسی حد ہے جو خدا اور
رسولؐ نے مقرر کی ہو اور مسلمان اس سے تجاوز
نہ کرتے ہوں۔ وہ کونسا ضابطہ ہے جو خدا اور
رسولؐ نے قائم کیا ہو اور مسلمان اس کو نہ توڑتے
ہوں۔ اگر مردم شماری کے لحاظ سے دیکھا جائے
تو مسلمان کروڑوں ہیں مگر ان کروڑوں میں دیکھئے
کہ کتنے فیصدی نہیں کتنے فی ہزار بلکہ کتنے فی لاکھ
ہیں جو خدا اور رسولؐ کے احکام کو ماننے والے اور
اسلامی ضوابط کی پابندی کرنے والے ہیں +

جس قوم میں منافقت اور ضعف اعتقاد کا
مرض عام ہو جائے جس قوم میں فرض کا احساس
باقی نہ رہے۔ جس قوم سے سمع وطاعت اور ضابطہ
کی پابندی اٹھ جائے اس کا جو کچھ انجام ہونا چاہئے
ٹھیک وہی انجام مسلمانوں کا ہوا ہے اور ہو رہا ہے
آج مسلمان تمام دنیا میں محکوم ومغلوب ہیں۔
جہاں ان کی اپنی حکومت موجود ہے وہاں بھی وہ
غیروں کے اخلاقی، ذہنی اور مادی تسلط سے
آزاد نہیں ہیں۔ جہالت مفلسی اور خستہ حالی
میں وہ ضرب المثل ہیں۔ اخلاقی پستی نے ان کو
حد درجہ ذلیل کر دیا ہے۔ امانت۔ صداقت اور
وفائے عہد کی حفاظت جن کے لئے وہ کبھی دنیا
میں ممتاز تھے اب اُن سے دوسروں کی طرف
منتقل ہو چکی ہیں۔ اور ان کی جگہ خیانت، جھوٹ
دغا اور بدمعاملگی نے لے لی ہے۔ تقویٰ پرہیزگاری
اور پاکیزگی اخلاق سے وہ عاری ہوتے جاتے ہیں
جماعتی عصبیت وحمیت روز بروز ان سے مفقود
ہوتی جاتی ہے۔ کسی قسم کا نظم ان میں باقی نہیں
رہا ہے۔ آپس میں ان کے دل پھٹتے چلے جاتے
ہیں اور کسی مشترک غرض کے لئے مل کر کام کرنے
کی صلاحیت ان میں باقی نہیں رہی ہے۔ وہ
غیروں کی نگاہ میں ذلیل ہو گئے ہیں۔ قوموں
پر سے ان کا اعتماد اٹھ گیا ہے اور اٹھتا جا رہا ہے
ان کی قومی اور اجتماعی زندگی کمزور ہوتی جا رہی
ہے۔ ان کی قومی تہذیب و شائستگی فنا ہوتی چلی
جا رہی ہے۔ اپنے حقوق کی مدافعت اور اپنے
شرف قومی کی حفاظت سے وہ عاجز ہوتے جاتے
ہیں۔ باوجودیکہ تعلیم ان میں بڑھ رہی ہے گریجویٹ
اور پوسٹ گریجویٹ اور یورپ کے تعلیم یافتہ
حضرات کا اضافہ ہو رہا ہے۔ بنگلوں میں رہنے
والے موٹروں پر چڑھنے والے، سوٹ پہننے والے
بڑے بڑے ناموں سے یاد کئے جانے والے بڑی
سرکاروں میں سرفرازیاں پانے والے ان میں
روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ لیکن جن اعلےٰ
اخلاقی اوصاف سے وہ پہلے متصف تھے اب
ان سے عاری ہیں۔ اپنی ہمسایہ قوموں پر ان کی
جو ساکھ دھاک پہلے تھی وہ اب نہیں ہے۔ جو
عزت وہ پہلے رکھتے تھے وہ اب نہیں رکھتے
جو اجتماعی طاقت ان میں پہلے تھی وہ اب نہیں
ہے اور آئندہ اس سے بھی زیادہ خراب آثار
نظر آ رہے ہیں +

کوئی مذہب یا تہذیب ہو یا کسی قسم کا نظام
جماعت ہو۔ اس کے لئے دو ہی طرز عمل انسان
کے لئے معقول ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ اس میں داخل
ہو تو اس کے اساسی اصول پر پورا پورا اعتقاد
رکھے اور اس کے قانون وضوابط کی پوری
پوری پابندی کرے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا
تو اس میں داخل نہ ہو یا ہو چکا ہے تو بالاعلان اس
میں سے نکل جائے ان دونوں کے درمیان کوئی
تیسری صورت معقول نہیں ہے۔ اس سے زیادہ
نامعقول کوئی طرز عمل نہیں ہو سکتا کہ تم ایک نظام
میں شریک بھی ہو، اس کے ایک جزو بھی بن کر رہو
اس نظام کے تابع ہونے کا دعویٰ بھی کرو اور
پھر اس کے اساسی اصولوں سے کلاً یا جزءً انحراف
بھی کرو، اس کے قوانین کی خلاف ورزی بھی کرو
اپنے آپ کو اس کے ... اب اس کے ضوابط کی
پابندی سے مستثنیٰ بھی کر لو۔ اس طرز عمل کا
لازمی نتیجہ یہ ہے کہ تم میں منافقانہ خصائل پیدا
ہوں۔ خلوص نیت سے تمہارے دل خالی ہو جائیں
تمہارے قلوب میں کسی مقصد کے لئے گرم جوشی
عزم راسخ باقی نہ رہے کہ کسی نظام جماعت کے
کار آمد رکن بن سکو۔ ان کمزوریوں اور بدترین
عیوب کے ساتھ تم جس جماعت میں بھی شریک ہو گے
اس کے لئے لعنت بن جاؤ گے۔ جس نظام میں
بھی داخل ہو گے اسے درہم برہم کر دو گے جس
تہذیب کے جسم میں داخل ہو گے اس کے لئے
جذام کے جراثیم ثابت ہو گے۔ جس مذہب کے
پیرو ہو گے اس کو مسخ کر کے چھوڑو گے۔ ان اوصاف
کے ساتھ تمہارے مسلمان ہونے سے بدرجہا بہتر
یہ ہے کہ جس گروہ کے اصولوں پر تمہارا دل ٹھکے
اور جس گروہ کے طریقوں کی تم پیروی کر سکو۔ اس
میں جا شامل ہو۔ منافق مسلمان سے وہ کافر
بہتر ہیں جو اپنے مذہب اور اپنی تہذیب کے
دل سے معتقد ہوں۔ اور اس کے ضوابط
کی پابندی کریں +

جو لوگ مسلمانوں کے مرض کا علاج تعلیم مغربی
اور تہذیب جدید اور اقتصادی حالات کی اصلاح
اور سیاسی حقوق کے حصول کو سمجھتے تھے وہ غلطی

پڑھتے اور اب بھی ویسا ہی سمجھ رہے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ کیا اگر مسلمانوں کا ہر فرد بی اے اور پی ایچ ڈی اور بیرسٹر ہو جائے، دولت و ثروت سے مالا مال ہو۔ مغربی فیشن سے سر تا بقدم آراستہ ہو اور حکومت کے تمام عہدے اور کونسلوں کی تمام نشستیں مسلمانوں ہی کو مل جائیں مگر ان کے دل میں نفاق کا مرض ہو وہ فرض کو فرض نہ سمجھیں۔ وہ نافرمانی، سرکشی، بے ضابطگی کے خوگر ہوں تو اسی پستی اور ذلت اور [illegible] میں وہ [illegible] مبتلا رہیں گے جس میں آج مبتلا ہیں۔ تعلیم، فیشن، دولت اور حکومت کوئی چیز ان کو اس گڑھے سے نہیں نکال سکتی جس میں وہ اپنی بے دینی اور اپنے اخلاق کی ان بیماریوں کی وجہ سے گرے ہیں۔ اگر ترقی کرنی ہے اور ایک طاقتور با عزت جماعت بننا ہے تو سب سے پہلے مسلمانوں میں **ایمان** اور **اطاعت امر** کے اوصاف پیدا کرو۔ اس کے بغیر نہ تمہارے افراد میں کس بل پیدا ہو سکتا ہے۔ نہ تمہاری جماعت میں نظم پیدا ہو سکتا ہے، اور نہ تمہاری اجتماعی قوت اتنی زبردست ہو سکتی ہے کہ تم دنیا میں سربلند ہو سکو۔ ایک منتشر جماعت جس کے افراد کی اخلاقی اور معنوی حالت خراب ہو کبھی اس قابل نہیں ہو سکتی کہ دنیا کی منظم اور مضبوط قوموں کے مقابلہ میں سر اٹھا سکے۔ پھوس کے پولوں کا انبار خواہ کتنا ہی بڑا ہو۔ کبھی قلعہ نہیں بن سکتا ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن وہ ہیں جو مسلمانوں میں بدعقیدگی اور نافرمانی پھیلا رہے ہیں۔ یہ منافقوں کی سب سے زیادہ بری قسم ہے جس کا وجود مسلمانوں کے لئے حربی کافروں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیونکہ یہ باہر سے حملہ نہیں کرتے۔ بلکہ گھر میں بیٹھکر اندر ہی اندر ڈائنامیٹ بچھاتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کو دین اور دنیا دونوں میں رسوا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے "کہ وہ تمہیں بھی اسی طرح کافر بنانا چاہتے ہیں جس طرح وہ خود ہو گئے ہیں" وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَاءً ان کے شر سے بچنے کی کم سے کم تدبیر یہ ہے کہ جو لوگ دل سے مسلمان ہیں اور مسلمان رہنا چاہتے ہیں وہ ان سے قطع تعلق کر لیں فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ۔ ورنہ قرآن مجید نے تو ان کی آخری سزا یہ قرار دی ہے کہ ان سے جنگ کی جائے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ +

مذہب اسلام

(از جناب محمد سلیمان صاحب نذیری مولوی فاضل)

(۴)

(سلسلہ کے لئے اخبار محمدی ۲۲ اکتوبر دیکھئے)

ارکان خمسہ اسلام پر بحث کرنے کے بعد آپ مذہب اسلام کی پیاری کتاب (قرآن مجید) کو ملاحظہ فرمائیے جو اسلام کا الہامی پروگرام اور اس قادر مطلق کا مرتب کیا ہوا قانون ہے جس کا کوئی کفو نہیں جو ہر قسم کی حاجات سے بے نیاز ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کے سامنے سب عاجز ہیں۔ اہل عرب جو فصاحت و بلاغت میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور اپنے ماسوا ساری دنیا کے لوگوں کو عجمی (گونگے) کہتے اور فصاحت عرب پر نازاں تھے۔ جو قرآن مجید کو مَا هٰذَا اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہ یہ اگلے لوگوں کی محض کہانیاں ہیں کے الفاظ سے یاد کرتے تھے کبھی حیران ہو کر کہنے لگتے اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ۔ یہ باتیں (قرآن) اے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو کوئی دوسرا آدمی سکھا جاتا ہے۔ کبھی کہتے بَلِ افْتَرٰىهُ اس نے خود گھڑ لیا ہے کبھی کچھ کبھی کچھ۔ ان کے سامنے قرآن نے فیصلہ کا ایک نہایت ہی آسان طریقہ پیش فرمایا۔ جسے ہر ایک سمجھ سکے وہ یہ کہ اے لوگو! یہ تو تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں میں سے ایک ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہو کہ یہ کلام اس کا خود تراشیدہ ہے اور خداوند کریم کا کلام نہیں تو آخر تم بھی تو بنی آدم ہو اہل عرب ہو۔ اہل زبان ہو۔ فصیح و بلیغ کہلاتے ہو۔ پہلو میں دل اور اس میں سمجھ۔ سر میں دماغ اور اس میں عقل۔ منہ میں زبان اور اس میں قوت بیان رکھتے ہو۔ آؤ مقابلہ کر لو اور تم بھی قرآن کی مثل ایک کتاب بنا لاؤ۔ فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۔ یعنی کل بنی آدم اور تمام جنات جمع ہو جائیں، اور اپنی پوری طاقت لگا لیں اور ایک دوسرے کی اچھی طرح مدد کر لیں تب بھی اس جیسا کلام اور ایسی کتاب اس کے معارضہ میں نہیں لا سکتے۔ ~~

گستاخ بہت شمع سے پروانہ ہوا ہے
سر تیز شعلہ وقت آنی تو دیوانہ ہوا ہے

جب اس میں بھی عاجز آ گئے تو انہیں اور سہولت دی گئی کہ اچھا اگر تم پوری کتاب لانے سے عاجز ہو۔ تو دس ہی سورتیں فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ اور اس قرآن جیسی صرف دس سورتیں ہی گھڑ لاؤ اور ہم اجازت دیتے ہیں کہ اقطار عالم میں گھوم آؤ اور خدا کے سوا جس سے چاہو مدد لو +

جب اس کا جواب بھی نہ بن پڑا تو اور آسانی کردی اور صاف چیلنج دیا کہ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ کہ اگر تم کو شبہ ہے تو چلو ایک چھوٹی سی سورت ہی قرآن کے مقابلہ میں لے آؤ۔ لیکن باوجود فصیح و بلیغ ہونے اور سرزمین عرب کے باشندہ ہونے کے باوجود بھی کسی نے دم نہ مارا۔ سب کا جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ اور آج تک یہی حال ہے کہ ایک آیت بھی کسی سے نہ بن سکی۔ اور قرآن کریم اپنے دشمنوں کے مجمع

میں باآواز بلند پکار پکار کر بلکہ للکار کر اپنی نظیر طلب کر رہا ہے۔ کیا یہ قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کی بیّن دلیل نہیں ہے۔ اس لئے کہ جیسا خدا تعالیٰ بے نظیر ہے ایسا ہی اس کا کلام پاک بھی بے نظیر ہے اور قرآن پاک کا کلام الٰہی ثابت ہو جانا یہ زبردست دلیل ہے ہمارے رہبر و ہادی آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ٭

الغرض قرآن مجید فرقان حمید ایسی کتاب ہے جس کی مثلیت سے دنیا سدیوں سے عاجز ہے اور کیوں نہ ہو! خالق۔ مخلوق، صانع و مصنوع کا کیا مقابلہ۔ خالق و مخلوق کے کلام میں اتنا ہی فرق ہے جتنا مصنوعی اور قدرتی چیزوں میں آپ فرق پاتے ہیں۔ قدرتی پھولوں کی ہو بہو نقل اتارنی جس طرح مشکل بلکہ محال ہے اسی طرح قدرتی کلام کی بھی ٭

ادھر قرآن کی یہ شان ادھر اس سردار بنی آدم فداہ ابی و امی کی کیفیت ملاحظہ فرمائیں جن کی زبان مبارک سے یہ قرآن ادا ہو رہا ہے کہ آپ کو نہ تعلیم کی ہوا لگی ہے نہ تربیت کی نہ آپ سیاح ہیں نہ جہاں دیدہ۔ بلکہ آپ کی قوم اور ملک تک اسی حال میں ہے کہ سارا عرب اور سرزمینیا عرب دنیا سے گویا الگ کر دی گئی ہے۔ دنیا میں تہذیب کی ہوائیں چلیں۔ تمدن کا چرچا ہوا۔ لیکن یہاں تک ان کا گذر ہی نہ ہوا۔ دنیا میں اخلاق کی بارش ہوئی۔ لیکن عرب ریگستان کا ریگستان ہی رہا۔ دنیا میں نت نئے انقلابات ہوئے اہل عرب کو قطعاً پتہ نہ چلا۔ ایسے ملک اور ایسی قوم میں ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے جس کا خاکہ مولانا حالی مرحوم نے یوں کھینچا ہے ؎

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا ۔۔۔ جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا

زمانے سے پیوند جس کا جدا تھا ۔۔۔ نہ کشور ستاں تھا نہ کشور کشا تھا

تمدن کا اس پر پڑا تھا نہ سایہ

ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا

نہ واں مصر کی روشنی جلوہ گر تھی ٭ نہ یونان کے علم و فن کی خبر تھی

وہیں فطرت بے طبع بشر تھی ٭ خدا کی زمیں بن جتی سر بسر تھی

پہاڑ اور صحرا میں ڈیرا تھا سب کا

تلے آسماں کے بسیرا تھا سب کا

پھر مذہب اسلام کے مبلغ وہ شخص ہیں جنہوں نے کبھی زانوئے ادب کسی دنیوی استاد کے سامنے تہ نہیں کئے۔ آپ وہ ہستی ہیں جو الف بے کو بھی نہ جانتے۔ آپ کبھی نہ مکتب میں بیٹھے اور نہ کبھی دو حرف پڑھے۔ آپ وہی ہیں جن کے سر سے دنیا میں آنے سے پہلے باپ کا سایہ اٹھ چکا تھا جس نے ماں کی گود میں کھیلنے کے ارمان بھی پورے نہیں کئے۔ ایسا شخص اٹھتا ہے اور مذہب اسلام کی پیاری کتاب ہاتھ میں لیکر لوگوں کے سامنے اعلان کرتا ہے اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ لوگو! تم سب کی طرف میں اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ بس اب کیا تھا دنیا گونج اٹھی ہے۔ مخالفت کے سیاہ بادل مست ہاتھیوں کی طرح جھوم جھوم کر چاروں طرف سے گھر کر آ جاتے ہیں اور ہر طرف سے مصائب کی بارش اور طعنوں کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔ سختی کے ساتھ دلیل کا مطالبہ کیا جاتا ہے اسوقت آپ اس قرآن پاک کو پیش فرماتے ہیں کہ یہ خدائی کلام میرے پاس موجود ہے جس طرح خدا کے افعال کا معارضہ اور مقابلہ تم سے ناممکن ہے اسی طرح اس کے کلام کے معارضہ کی تاب و طاقت بھی تم میں نہیں باوجودیکہ شہسواران میدان فصاحت و بلند پروازان آسمان بلاغت ہزاروں موجود تھے لیکن ہر ایک انگشت بدنداں و حیران رہ گیا۔ اور ہجوم کا ہجوم عاجز آ گیا۔ بالآخر ہتھیار ڈالنے پڑے اور کہنا پڑا اِنَّہٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ بے شک یہ خدائی کلام ہے اور اسی کا نازل کردہ ہے۔ پھر کیا تھا۔ تھوڑی سی مدت میں سب جان کے دشمن جان نثار اور دوست بن گئے۔ اور اسلام کا جھنڈا دنیا میں لہرانے لگا۔ دنیا کا کوئی کونہ باقی نہ رہا جہاں پر اسلام کی پیاری آواز انہوں نے نہ پہنچائی ہو۔ ؎

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری

تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

پس ہم دنیا کے تمام انسانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ آئیں اور اسلام کی پیاری کتاب کا مطالعہ کریں۔ اور دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے اپنے دامن بھریں۔ قرآن کیا ہے؟ قرآن وہ لائحہ عمل ہے جو ترقیوں کا ضامن اور اخروی راحتوں کا کفیل ہے۔ انسانی زندگی کو بہتر بنانے اور سیاست و حکومت حاصل کرنے کی اعلیٰ تعلیم دیتا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو اسلامی انقلاب بعد ظہور اسلام کیوقت ہوا کا سبب بنی۔ جس نے محض تیئیس ۲۳ سال کی قلیل مدت میں ایک مردہ اور وحشی قوم کی کایا پلٹ دی، اور تمام انسانی عقول کو اور انسانی ارادوں کو ان ہستیوں کے پنجوں سے بالکل آزاد کر دیا جو یا تو اپنے لئے صفت ربوبیت ثابت کرتے تھے یا نیابت کا دعوٰی رکھتے۔ تھے وہی انسان جو اپنے کو بالکل ذلیل سمجھتا تھا قرآن کی روشنی کے بعد اپنی ہستی کو تمام اشیاء عالم سے برتر سمجھنے لگا۔ اور اپنی جبین نیاز کو غیروں کے سامنے جھکانا اپنی ذلت اور ہتک سمجھنے لگا۔ وہ لوگ جو ذراسی بات پر برسوں کے لئے باہمی دشمن بن جاتے تھے قرآن کی تعلیم سے بھائی بھائی بن گئے۔ جس کو قرآن مجید نے یوں ادا فرمایا ہے کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا۔ یعنی تم دشمن تھے سو خدا نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے ؎

وہ دیں جس نے اعدا کو اخواں بنایا ٭ وحوش و بہائم کو انساں بنایا

درندوں کو غمخوار دوراں بنایا ٭ گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا

وہ خطہ جو تھا ایک ڈھوروں کا گلہ

گراں کر دیا اس کا عالم سے پلہ

یہی نہیں بلکہ قرآن مقدس انسانی زندگی کے ہر واقعہ اور ہر کھائی کے متعلق رہنمائی فرماتا ہے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عُمَرُ مَعِيَ وَأَنَا مَعَ عُمَرَ (رَوَاهُ صَاحِبُ سِيْرَةِ الْحَلَبِيَّةِ وَصَاحِبُ الطَّبَقَاتِ وَغَيْرُهُ) وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فِيْ إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ غَرَابَةٌ شَدِيْدَةٌ وَاللهُ أَعْلَمُ۔

اے لوگو! جو شخص اپنی ذاتی کسی خصلت و عادت کی بُرائی و شر کی خرابی سے ڈرتا ہوا اُس کو فوراً کھڑا ہونا اور مجھ کو اپنی ذاتی حالت سے مطلع کرنا چاہئے تاکہ میں اُس کے واسطے خاص طور پر دعا کر دوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا صریح حکم ہے صَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ان کے لئے رحمت کی دعا کیجئے۔ آپ کی دعا اُن کے لئے یقینی سکون و اطمینان کا سبب ہوگی اور تمام پریشانیوں کو دور کردیں گی، تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بہت جھوٹ بولتا ہوں، مجھ میں بے حیائی کی بہت سی عادتیں ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مجھ کو نیند بہت ستاتی ہے، سو جاؤں تو پھر اُٹھ ہی نہیں سکتا اور نہ اُٹھنے کو جی چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی کہ یا اللہ تو اس کو صدق و صفائی و سچ بولنے کی توفیق عطا فرما اور ایمان کی دولت سے مالا مال کر (کے اس سے بے حیائی کو دور کردے) اور نیند اس طرح اس کے قبضہ میں کردے کہ جب چاہے سوئے اور جس وقت بھی چاہے فوراً ہی بیدار ہو کر اُٹھ بیٹھے۔ اسکے بعد دوسرے شخص نے اُٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں بھی بہت ہی جھوٹا ہوں اور میرے دل میں بے ایمانی و نفاق اس طرح جما ہوا ہے کہ دل صاف نہیں ہوتا اور واقعہ تو یہ ہے کہ دنیا کا کوئی گناہ یا بُرائی ایسی نہیں جو میں نے نہ کی ہو اس کا اپنے متعلق اس قدر صاف بیان سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نہ رہا گیا) فوراً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا اے شخص تو نے تو اپنے آپ کو بالکل ہی رسوا کر دیا اور اپنی ذلت و خواری کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمر بن خطاب! دنیا کی رسوائی و ذلت آخرت کی رسوائی سے بدرجہا بہتر ہے۔ پھر آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ پاک اس کو سچ بولنے کی توفیق دے اور اس کے ایمان کو مضبوط کردے اور اس کو ہر قسم کی بھلائی کی طرف متوجہ کردے اُس شخص کے لئے اس طرح منہ بھر بھر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی گریہ و زاری کی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بے اختیار ہنسی آگئی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ میرے ساتھ ہے اور میں عمرؓ کے ساتھ ہوں۔

(۹۹۴) برادران! اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری زمانے کو یاد کرو۔ آہ! امت پر کیسا کٹھن وقت تھا! اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی جلدی پیغامات خدا ادا کر رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا كَالْمُوَدِّعِ۔ فَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ۔ أَنَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ۔ أَنَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ أُوْتِيْتُ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ۔ وَجَوَامِعَهُ۔ وَخَوَاتِمَهُ وَعُلِّمْتُ كَمْ خَزَنَةُ النَّارِ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَ [illegible] وَعُوْفِيْتُ أُمَّتِيْ۔ فَاسْمَعُوْا وَأَطِيْعُوْا مَا دُمْتُ فِيْكُمْ فَإِذَا ذُهِبَ بِيْ فَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالٰى أَحِلُّوْا حَلَالَهُ وَحَرِّمُوْا حَرَامَهُ (رَوَاهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهِ) یعنی ایک دن آپ ہمارے مجمع میں تشریف لائے لیکن اس طرح جیسے ہیں رخصت کرنے والے ہوں اور فرمایا میں نبی اُمّی ہوں۔ میں دنیا کے کسی انسان سے تعلیم نہ حاصل کرنے والا نبی ہوں میں کسی دنیوی اُستاد کے سامنے زانوئے ادب طے نہ کرنے والا رسول خدا ہوں۔ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی رسول ہے ہی نہیں۔ مجھے باتوں کے ابتدائی حصے آخری حصے اور جامع حصے من جانب اللہ عطا فرمائے گئے ہیں جن کے الفاظ کم سے کم اور معنیٰ زیادہ سے زیادہ۔ مجھے خدا کی طرف سے معلوم کرا یا گیا ہے کہ جہنم کے داروغہ کتنے ہیں! اور عرش خدا کے اُٹھانے والے کتنے ہیں؟ میرے ساتھ رب نے بڑی بڑی مہربانیاں فرمائیں۔ مجھے نجات دی پھر میری امت مجھ سے پہنچوائی اور میں نے اُسے پہچان لیا۔ سنو! جب تک میں تم میں موجود ہوں میری باتیں سنو اور اُن پر عمل کرتے رہو۔ جب میں یہاں سے کوچ کرا دیا جاؤں تو تم کتاب اللہ کو مضبوط تھامے رہنا۔ اُس کے حلال کو حلال سمجھنا اور اُس کے حرام کو حرام سمجھنا یاد رہے کہ کتاب اللہ کا اطلاق

سنت وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی شامل ہے)

(۹۹۵) اسی معنی میں یہ خطبہ بھی ہے عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْہِ اَیُّہَا النَّاسُ لَا تَعَلَّقُوْا عَلَیَّ بِوَاحِدَۃٍ مَا اَحْلَلْتُ اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰہُ وَمَا حَرَّمْتُ اِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ (رَوَاہُ ابْنُ سَعْدٍ فِیْ طَبَقَاتِہٖ) یعنی لوگو! اتم میری ایک بات پر بھی گرفت نہیں کر سکتے۔ میں نے صرف وہی حلال کیا ہے جو خدا نے حلال کیا ہے اور میں نے صرف وہی حرام کیا ہے جو خدا نے حرام کیا ہے۔

پس حلال وحرام جو کچھ کرنا تھا، امر و نہی جو کچھ کرنی تھی، حکم وممانعت جو کچھ کرنی تھی اللہ نے اپنے رسول کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو کر دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ بیماری میں ہمیشہ خدا سے شفاء کی دعا کیا کرتے تھے لیکن مرض الموت میں شفاء کی دعا کبھی نہیں کی بلکہ فرماتے تھے۔ اے طبیعت تجھ کو کیا ہوا ہے کہ ہر ایک پناہ کی جگہ ڈھونڈھتی ہے۔ جب بیماری زیادہ ہوئی تو پیالے میں پانی بھروا کر پاس رکھ لیا۔ اُس میں ہاتھ ڈال کر برابر چہرے پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے اے اللہ موت کی سختیوں پر میری مدد کر اور تین تین مرتبہ فرماتے کہ اے جبرئیل قریب آجاؤ۔ کبھی کبھی گھبراہٹ میں چہرہ پر کمبل ڈالتے۔ جب دم گھٹنے لگتا تو چہرہ کھول کر فرماتے یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

جب انتقال کے صرف تین دن باقی رہے تو جبرئیل علیہ السلام نے آکر پوچھا اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس آپ کی عزت اور فضیلت اور خصوصیت کی وجہ سے بھیجا ہے۔ وہ پوچھتا ہے کہ آپ کی کیسی طبیعت ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جبرئیل میں غمگین وپریشان ہوں۔ دوسرے دن بھی اسی طرح سوال وجواب ہوئے۔ تیسرے روز حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ملک الموت اور ایک فرشتہ اسمٰعیل نامی بھی آیا۔ جبرئیل علیہ السلام نے آگے آکر فرمایا اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کی عزت، فضیلت اور خصوصیت کی وجہ سے بھیجا ہے وہ پوچھتا ہے کہ آپ کا کیسا مزاج ہے؟ آپ نے فرمایا اے جبرئیل میں غمگین اور پریشان ہوں پھر ملک الموت نے اجازت چاہی۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا حضرت یہ ملک الموت آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ اس نے آپ سے پہلے کسی آدمی کے پاس آنے کی اجازت نہیں لی اور نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت مانگے گا۔ آپ نے فرمایا اس کو اجازت دو۔ چنانچہ وہ داخل ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا، عرض کی یا رسول اللہ اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ آپ کے ہر حکم کی میں اطاعت کروں۔ اگر آپ مجھ کو حکم دیں جان قبض کرنے کا تو میں قبض کروں اور اگر چھوڑنے کا حکم دیں تو میں چھوڑ دوں۔ آپ نے فرمایا کیا تم ایسا کرو گے؟ اُس نے کہا یقیناً، مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ کی ہر بات میں فرمانبرداری کروں۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ آپ کا مشتاق ہے تو آپ نے فرمایا اے ملک الموت! جو تم کو حکم ہوا ہے وہ کرو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کہتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا اٰخِرُ مَوْطِئِیْ الْاَرْضَ اِنَّمَا کُنْتَ حَاجَتِیْ مِنَ الدُّنْیَا (رَوَاہُ فِیْ طَبَقَاتِ ابْنِ سَعْدٍ) یعنی وحی خدا لیکر زمین پر آنے کی یہ میری آخری مرتبہ ہے۔ روئے زمین پر آپ ہی میرے لئے اس وحی خدا کے پیغام رساں تھے۔ اب میرا وحی خدا لیکر زمین پر آنا ختم ہوتا ہے۔ اِدھر یہ قول جبرئیل علیہ السلام ختم ہوتا ہے اُدھر ملک الموت اپنا ہاتھ باادب بڑھاتے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اور ہر طرف سے تعزیت کی آوازیں آنے لگیں مگر کہنے والے معلوم نہیں ہوتے تھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً عَنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ وَخَلَفًا مِّنْ کُلِّ ھَالِکٍ وَدَرَکًا مِّنْ کُلِّ مَا فَاتَ فَبِاللّٰہِ فَثِقُوْا وَاِیَّاہُ فَارْجُوْا اِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ حضرت علی

خطباتِ محمدی جلد پنجم کے عنوان اور تعداد و شمار خطباتِ نبویہ در خطبہ

نمبر شمار | عنوانات | صفحہ

حجۃ الوداع کے خطبے

مرض الموت کے خطبے

اور وہ بھی ایسے طریقے سے کہ انسانی ہمت برداشت کر سکے۔ اور اس پر عمل کرنا بھی ممکن ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مقدس نے جس مذہب کو پیش کیا ہے وہ عالمگیر مذہب کہلاتا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ فرمائیے۔ ارشاد ہے وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ۝ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا ۝ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۝ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

ترجمہ:- اور قرابت دار کو اس کا حق (مالی و غیر مالی) دیتے رہنا۔ اور محتاج اور مسافر کو بھی دیتے رہنا۔ اور (مال کو) بے موقع مت اڑانا۔ (کیونکہ) بے شک بے موقع اڑانے والے شیطانوں کے بھائی بند ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔ اور اگر اپنے رب کی طرف سے جس رزق کے آنے کی امید ہو اس کے انتظار میں تجھ کو ان سے پہلو تہی کرنا پڑے تو ان سے نرمی کی بات کہہ دینا۔ اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن ہی سے (بوجہ بخل) باندھ لینا چاہئے اور نہ بالکل ہی کھول دینا چاہئے ورنہ الزام خوردہ تہیدست ہو کر بیٹھ رہو گے۔ بلاشبہ تیرا رب جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور وہی تنگی کر دیتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا اور دیکھتا ہے۔ اور اپنی اولاد کو ناداری (افلاس) کے اندیشہ سے قتل مت کرو۔ (کیونکہ) ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ بے شک ان کا قتل کرنا بڑا بھاری گناہ ہے۔ اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو۔ کیونکہ وہ بڑی بےحیائی کی بات ہے اور بڑی بری راہ ہے اور جس شخص (کے قتل) کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے اس کو قتل مت کرو۔ ہاں مگر حق پر۔ اور جو آدمی ناحق قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو اختیار دیا ہے۔ سو اس کو قتل کے بارے میں حد (شرع) سے تجاوز نہ کرنا چاہئے وہ شخص طرفداری کے قابل ہے۔ اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ۔ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے اور عہد (مشروع) کو پورا کرو۔ کیونکہ (ایسے) عہد کی بازپرس ہونے والی ہے۔ اور جب ناپ تول کر دو تو پورا ناپو اور صحیح ترازو سے تول کر دو یہ (فی نفسہ) اچھی بات ہے اور انجام بھی اس کا اچھا ہے ۔

حضرات! ان آیات مقدسہ کی وسعت کو دیکھئے۔ کوئی خطرناک گھاٹی بیان سے نہیں چھوٹی۔ ان آیات میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جس کا یہ مطلب ہو کہ مسلمان صرف مسلمان ہی سے سلوک اور احسان کرے۔ بلکہ عام حکم ہے اسی لئے ہمارا یہ اصول ہے کہ ہر ایک انسان کا خیر خواہ ہونا چاہئے۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

تقابل اب ہم ان دنیاوی امور کے متعلق دوسرے مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں کہ وہ کہاں تک ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ وید مقدس اور انجیل مقدس ان سب ضرورتوں کے متعلق بالکل خاموش ہیں۔ بلکہ یوں کہنا بیجا نہ ہوگا کہ جس طرح کوئی ماتحت کسی ضرورت میں بڑے افسر کے آنے کا انتظار کرتا ہے اسی طرح یہ دونوں کتابیں قرآن مقدس کی منتظر تھیں ان میں سب سے بڑی ضرورت جو انسان کو پیش آتی ہے یعنی نکاح اور میراث وغیرہ۔ ان امور کے متعلق بھی وید اور انجیل چپ ہیں اگر انجیل سے پوچھیں تو وہ ایک آنکھ سے تورات کی طرف دیکھتی ہے تو دوسری سے قرآن پاک کی طرف۔ وید سے پوچھیں تو وہ ایک آنکھ سے منو سمرتی کی طرف جھانکتا ہے تو دوسری سے قرآن مقدس کی طرف۔ پس معلوم ہوا کہ مذہب اسلامیہ کی پیاری کتاب یعنی قرآن مقدس کے علاوہ سب کتب دنیاوی و مذہبی نامکمل ہیں۔

اور سنئے! انجیل مقدس کی ورق گردانی کرتے ہیں تو اس کی تعلیم یہ پاتے ہیں (جو کہ یورپ کی مسلمہ اور مقبول کتاب ہے) :-

(۱) ظالم کا مقابلہ نہ کر۔ جو تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے۔ دوسرا بھی اسکی طرف پھیر دے۔

(۲) اگر کوئی چاہے کہ تجھ پر نالش کر کے تیری قبا لے جائے۔ تو کرتہ بھی اس کے حوالے کر دے۔

(۳) کوئی تجھے ایک کوس بیگار لیجائے۔ اس کے ساتھ دو کوس چلا جا۔ (انجیل متی ۵ باب)۔

(۴) ایک عورت آپ (حضرت عیسیٰؑ) کے پاس آئی کہ آپ اپنی معجزانہ طاقت سے اسکی بیمار بیٹی کو اچھا کر دیں۔ مسیحؑ نے فرمایا میں بنی اسرائیل کے گھر کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ یہ مناسب نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کتوں کو پھینک دیں۔ یعنی میں صرف بنی اسرائیل کو ہی فائدہ پہنچانے آیا ہوں۔ (انجیل متی باب ۱۵)

(باقی آئندہ)

عرب کا دور جہالت

(۵)

ہوا گو کہ پامال بستاں عرب کا — مگر آج بھی ہے ثناخواں عرب کا
ہرا کر گیا سب کو باراں عرب کا — سپیدہ سیہ پر ہے احساں عرب کا
وہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی
کنیزیں رہی ہیں ہمیشہ عرب کی

آج کی صحبت میں "سبعہ معلقہ" کے ساتویں قصیدہ اور اس کے شاعر حارث یشکری کے متعلق کچھ ہدیۂ ناظرین ہے ✤

اس قصیدہ کا ابن الکلبی نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ بادشاہ عمرو بن ہند نے بنی بکر اور بنی تغلب میں صلح کرا دی تھی جو وہ صلح تک قائم تھی۔ مگر ایک مرتبہ خود عمرو بن ہند ہی نے بنی تغلب کا ایک قافلہ کوہ طے کی طرف کسی غرض سے روانہ کیا۔ وہ قافلہ بنی بکر کے ایک موضع میں اترا۔ جہاں پانی نہ ملنے کی وجہ سے وہ لوگ پیاسے مر گئے۔ باقیماندہ نے آکر اپنی قوم سے واقعہ بیان کیا۔ بنا بریں بنی تغلب نے آکر بادشاہ عمرو بن ہند سے اس عہد شکنی اور ظلم و زیادتی کی فریاد کی۔ مگر بادشاہ نے جب بنی بکر سے باز پرس کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے انہیں پانی بھی دیا اور راستہ بھی بتلا دیا۔ پھر وہ راستہ بھول گئے تو ہم پر کیا الزام ہے؟"

اسی وقت حارث بکری نے یہ ۸۲ اشعار کا قصیدہ کھڑے کھڑے برجستہ پڑھ دیا۔ ایسا پڑھتے وقت اپنی کمان پر ہاتھ سے ٹیک لگائے ہوئے تھا جس کی نوک دونوں ہاتھوں کے پار ہو گئی لیکن اسے جوش و غضب کی ایسی بیخودی تھی کہ اسکی مطلق خبر نہ ہوئی۔ اور چونکہ حارث کو برص کی بیماری تھی اس لئے بادشاہ نے درمیان میں پردہ ڈالدیا تھا۔ لیکن جب قصیدہ کی چاشنی بادشاہ کو محسوس ہونے لگی۔ تو پردہ ہٹا دیا۔ اور بار بار اپنے قریب بلاتے بلاتے تخت شاہی پر اپنے پہلو میں بٹھالیا ✤

حارث نے اس قصیدہ میں ان احسانات کا ذکر کیا ہے جو اس کی قوم نے بادشاہ کے ساتھ کئے تھے۔ اور ساتھ ہی بنی تغلب اور اس کے سردار عمرو بن کلثوم پر چوٹیں اور طعن و تشنیع کی بھی خوب بوچھاریں کی ہیں ✤

الغرض حارث کا قصیدہ سننے کے بعد بنی بکر کو بادشاہ نے بنی تغلب کے الزام سے بری کر دیا۔ بلکہ بنی بکر سے محبت و تعلقات بھی زیادہ ہو گئے۔ اور بنی تغلب سے نفرت و عداوت پیدا ہو گئی ✤

اگرچہ حارث کے قصیدہ کے بعد ہی عمرو بن کلثوم نے بھی اپنا ایک سو سے زائد اشعار کا قصیدہ فوراً برجستہ پڑھا۔ جو یقیناً حارث کے قصیدہ سے بہت بہتر ہے۔ لیکن وقت کی بات تھی کہ عمرو بن کلثوم کا حارث کے مدحیہ قصیدہ کے بعد رنگ نہ جم سکا۔ اور بے نیل مرام واپس ہوا۔ تا آنکہ عمرو بن ہند بادشاہ کا اور عمرو بن کلثوم کا مقابلہ ہو گیا۔ جس میں عمرو بن کلثوم غالب آیا اور بادشاہ مقتول و مغلوب۔ بنا بریں عمرو بن کلثوم نے اپنے قصیدہ کی تہذیب و تجدید کی۔ اور اس کی قوم نے اب اس کے قصیدہ کی اتنی قدر و منزلت کی رہی کہ عمرو بن کلثوم کے دیوان میں گذر چکا ہے ✤

حارث کے قصیدہ کے متعلق ابو عمر شیبانی کا بیان ہے کہ اگر یہ قصیدہ پورے ایک برس میں بھی کہا جاتا تو قابل ستائش تھا۔ چہ جائیکہ فی البدیہہ کہا گیا ہے۔ نمونۃً چند اشعار پیش ہیں جن میں اپنی برأت اور بیجا الزام کے متعلق فریاد کرتا ہے کہ:-

(۲۱) أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمُرَقِّشُ عَنَّا — عِنْدَ عَمْرٍو وَهَلْ لِذَاكَ بَقَاءُ

اے چغلخور! عمرو بن کلثوم تو جو عمرو بن ہند بادشاہ سے ہماری چغلیاں کرتا ہے۔ کیا تیرے اس دروغگوئی و کذب بیانی کو دوام حاصل ہوگا؟ ہرگز نہیں

(۲۲) أَيُّهَا النَّاطِقُ الْمُبَلِّغُ عَنَّا — عِنْدَ عَمْرٍو وَهَلْ لِذَاكَ انْتِهَاءُ

ثبات خلیل در امتحان رب جلیل

از عبدالسلام اسلم کان پوری رحمانی

واقعہ ہے ذبح کا گیا آباؤں میں تجھے — صبر ابراہیم کا منظر دکھاؤں میں تجھے
ایک دن حضرت خلیل اللہ نے یہ دیکھا خواب — آنکھیں سوئی تھیں مگر دل پر نہ تھا کوئی حجاب
خواب میں آتا ہے یہ حکم آزمائش نظر — کر رہے ہیں ذبح اپنے ہاتھ سے لخت جگر
خواب سے بیدار ہو کر ہاجرہ کے گھر گئے — جا کے اسماعیل سے سب ماجرا کہنے لگے
اے مرے نور نظر لخت جگر اے لاڈلے — بیٹا دیکھا خواب میں قربان ہیں کرتے ہوئے
ہے تمہاری رائے اس بارے میں کیا لخت دل — سوچ کر مجھ کو بتاؤ اپنے عزم مستقل
صبر و استقلال سے والد سے یوں گویا ہوئے — ہے سر تسلیم خم قربان ہونے کے لئے
شوق سے قربان کریں گر حکم ہے اللہ کا — حکم رب ہے سامنے مجھ کو نہیں چون و چرا
صابر و شاکر مجھے اس امتحاں میں پائیں گے — پاؤں اس میدان میں ہرگز نہ لغزش کھائیں گے
ہو کے خوش والد نے فرمایا کہ اے رب جہاں — صبر مجھ کو کر عطا دشوار ہے یہ امتحاں
آگیا جب وقت قربان حضرت اسماعیل کا — یہ ذبیح اللہ نے پھر اپنے والد سے کہا
باندھ لیں پٹی کو وقت ذبح آنکھوں پر ذرا — باندھ دیجے نیز رسی سے مرے ہاتھ اور پا
ذرہ شفقت آپ کی اس میں کہیں حائل نہ ہو — اور خوشنودی خدائے پاک کی حاصل نہ ہو
نام لے کر رب کا [illegible] — یہ کہا اور رکھ دیا سر زیر خنجر بے گماں
دیکھ کر یہ منظر پر درد یہ غم خوں چکاں — خوف سے تھرا اٹھے سارے زمین و آسماں
غیب سے آئی ندا بس ہو چکا اب امتحاں — خواب کی تصدیق تو نے خوب کی اے بے گماں
صبر و استقلال و ہمت پر تری صد آفریں — لو مبارک ہو تمہیں انعام [illegible] المحسنین
ہے دعا اب اسلم خستہ کی یہ صبح و مسا
مجھ کو ابراہیم کا سا صبر اے رب کر عطا

[illegible] جو ہماری نسبت تم کہا کرتے ہو وہ بھی تہمت ہے۔ اس کی کوئی انتہا اور کوئی حد بھی ہے؟

(۴۶) عَنَنًا بَاطِلًا وَظُلْمًا كَمَا تُعْتَرُ
عَنْ حَجْرَةِ الرَّبِيضِ الظِّبَاءُ

تم ہم پر جھوٹا اعتراض اور صریح ظلم کرتے ہو۔ جیسا کہ ایک بخیل و ظالم شخص بکری کی منت مانتا اور اُس کی عوض میں ہرن رمالِ منت ذبح کرتا ہے ایسا ہی تم بھی اوروں کے الزام ہمارے سر تھوپتے ہو۔ آخر احمر کی پگڑی محمود کے سر کیوں؟

(۴۷) وَثَمَانُونَ مِنْ تَمِيمٍ بِأَيْدِيهِمْ
رِمَاحٌ صُدُورُهُنَّ الْقَضَاءُ

اور تم کو قتل کیا بنی تمیم کے اسّی بہادروں نے۔ جن کے ہاتھوں میں ایسے نیزے تھے کہ اُن کے بھالوں کی دھاریں موت و قتل اور جان کی دشمن ہی تھیں کہ باوجود قلتِ تعداد تم اپنی جہالت سے مغلوب و مقتول ہی ہو گئے۔

اب خود اپنی بہادری اور عمرو بن ہند بادشاہ کی حمایت و امداد کے متعلق حارث واقعاتِ ماضیہ کا اظہار کرتا ہے کہ:۔

(۴۸) مَنْ لَنَا عِنْدَهُ مِنَ الْخَيْرِ آيَا
تٌ ثَلَاثٌ فِي كُلِّهِنَّ الْقَضَاءُ

ہمارے لئے عمرو بن ہند بادشاہ کے پاس تین دلیلیں ایسی ہیں کہ ہر ایک ہماری خیر خواہی و فضیلت اور تمہاری بدخواہی و مغلوبیت پر دلالت کرتی ہیں۔

(۴۹) آيَةٌ شَارِقُ الشَّقِيقَةِ إِذْ جَا
ءُوا جَمِيعًا لِكُلِّ حَيٍّ لِوَاءُ

(۵۰) حَوْلَ قَيْسٍ مُسْتَلْئِمِينَ بِكَبْشٍ
قَرَظِيٍّ كَأَنَّهُ عَبْلَاءُ

ایک دلیل ہماری خیر خواہی و افضلیت کی یہ ہے کہ جب شقیقہ کے شرقی جانب دشمنوں کا انبوہ کثیر عمرو بن ہند کے اونٹوں کو لوٹنے کے لئے اس وجہ [illegible] سے چڑھ آیا تو ہر قبیلے کے ہاتھ میں ایک جھنڈا تھا۔ ان جھنڈوں کے نیچے جو قیس بن معدیکرب [illegible] لشکر جمع ہوئے اور وہ رئیس یمنی قیس بن معدیکرب بھی خود مثل سخت پتھر کے قوی تر اور مضبوط تھا۔ تاہم ہم نے اُن سب کا منہ پھیر کرنا کام بھگا دیا۔

(۵۱) وَصَتِيتٍ مِنَ الْعَوَاتِكِ لَا تَنْ
هَاهُ إِلَّا مُبْيَضَّةٌ رَعْلَاءُ

(۵۲) فَرَدَدْنَاهُمُ كَمَا يَخْرُجُ
مِنْ خُرْبَةِ الْمَزَادِ الْمَاءُ

دوسری دلیل ہمارے فضل و خیر خواہی کی یہ ہے کہ بہترین ماؤں کے سپوتوں کی ایک جماعتِ کثیر جمع ہو گئی۔ جسے بجز زرہ پوش لشکر اور مسلح خود پوش سپاہیوں کے اور کوئی شکست نہیں دے سکتا تھا۔ لیکن ہم نے ایسے لشکر جرار کو بھی اسی طرح نیزے مار مار کے پسپا کر دیا کہ اُن کے زخمہائے فراخ سے اتنے زوروں کا خون جاری تھا جیسے دہانۂ مشک سے یا اُس کے بڑے شگاف سے پانی بہتا ہے۔

(۵۳) وَحَمَلْنَاهُمُ عَلَى حَزْمِ ثَهْلَا
نَ شِلَالًا وَدُمِّيَ الْأَنْسَاءُ

اور ہم نے اُنہیں اتنا مجروح کیا کہ وہ مضطر ہو کر جان بچا کے کوہ ثہلان کی چوٹی پر بھاگ گئے۔ درآنحالیکہ اُن کے پاؤں کی رگیں خون کی ندیاں بہا رہی تھیں۔

(۳۸) لَيْسَ يُنْجِي الَّذِي يُوَائِلُ مِنَّا
رَأْسُ طَوْدٍ وَحَرَّةٌ رَجْلَاءُ

جو ہم سے جان بچا کر بھاگے گا اُسے نہ تو کوہ بلند کی چوٹی بچا سکتی ہے اور نہ پتھریلی سخت زمین بلکہ ہم ہر جگہ تعاقب میں پہنچ جائیں گے۔

(۵۶) ثُمَّ حُجْرًا أَعْنِي ابْنَ أُمِّ قَطَامٍ
وَلَهُ فَارِسِيَّةٌ خَضْرَاءُ

اور تیسری دلیل یہ ہے [illegible] حجر ابن [illegible] بھی ایسے وقت میں مقابلہ کیا کہ اس کے ساتھ ایسا زرہ پوش و مسلح فارسی لشکر تھا کہ اپنی کثرتِ سلاح کے باعث سیاہ معلوم ہوتا تھا۔

(۵۷) أَسَدٌ فِي اللِّقَاءِ وَرْدٌ هَمُوسٌ
وَرَبِيعٌ إِنْ شَمَّرَتْ غَبْرَاءُ

نیز خود وہ حجر ابن قطام بھی گلابی شکار کا چیرنے پھاڑنے والا خونخوار شیر تھا۔ اور زمانۂ قحط کا بہار یعنی بڑا ہی سخی اور شجاع اور بہادر تھا۔ مگر ہم نے ہی عمرو بن ہند بادشاہ کی حمایت کر کے حجر ابن قطام کو بھی شکست فاش دی۔

(۵۸) وَفَكَكْنَا غُلَّ امْرِئِ الْقَيْسِ عَنْهُ
بَعْدَ مَا طَالَ حَبْسُهُ وَالْعَنَاءُ

اور ہم نے ہی امرؤ القیس ابو المنذر عمرو بن ہند بادشاہ کے بھائی کے طوق کو کاٹ کر قید سے رہا کیا جو عرصۂ دراز تک قید کی مصیبتیں جھیلتا رہا تھا۔

(۵۹) وَمَعَ الْجَوْنِ جَوْنِ آلِ بَنِي الْأَوْ
سِ عَنُودٌ كَأَنَّهَا دَفْوَاءُ

اور اس کے ساتھ جو لشکر نسل اوس کندی سے تھا وہ مثل موسلا دھار بارش کے کثیر اور ایسا قوی و تیز تھا جیسے کبوتر کے مقابلہ میں عقاب و شہباز ہو۔

(۶۰) مَا جَزِعْنَا تَحْتَ الْعَجَاجَةِ إِذْ وَلَّوْا
شِلَالًا وَإِذْ تَلَظَّى الصِّلَاءُ

مگر نہ تو ہم جس وقت جنگ کی آگ شعلے مار رہی تھی گھبرائے اور نہ ہی غبار کی آندھی میں جو کہ دشمنوں کی بھگدڑ سے رونما ہوئی تھی دل گرفتہ ہوئے۔

(۶۱) وَأَقَدْنَاهُ رَبَّ غَسَّانَ بِالْمُنْذِرِ
كَرْهًا إِذْ لَا تُكَالُ الدِّمَاءُ

اور ہم ہی ہیں کہ عمرو بن ہند کے والد بادشاہ غسان کے بدلہ میں قتل و قتال کا بازار گرم کر دیا۔ اور خون کا دریا بہا دیا۔ جبکہ کسی خون کا بدلہ لینا ممکن نہ تھا۔ مگر ہم نے پورا بدلہ اور خوب ہی انتقام لیا۔

(۶۲) وَأَتَيْنَاهُمُ بِتِسْعَةِ أَمْلَا
كٍ كِرَامٍ أَسْلَابُهُمْ أَغْلَاءُ

اور ہم ہی ہیں کہ اپنے بادشاہ کے پاس نو شاہزادے اولاد حجر کے پکڑ لائے جن کے ہتھیار بیش قیمت اور اسباب بھی گراں بہا تھے۔

(۶۵) فَاتْرُكُوا الطَّيْخَ وَالتَّعَاشِيَ وَإِمَّا
تَتَعَاشَوْا فَفِي التَّعَاشِي الدَّاءُ

پس اے بنی تغلب اب تم تکبر و غرور چھوڑ دو۔ کیونکہ اب تم کو ہماری قوت و بہادری کا خوب اندازہ ہو چکا ہے۔ اور اگر اب بھی تم خواہ مخواہ [illegible]

بنو گے تو اپنے اندھے پن کی سزا بھگتو گے" "آئندہ
اختیار بدست مختار"

(٨٢) وَهُوَ الثَّابِتُ وَالشَّهِيدُ عَلَى يَوْ
مِ الْحِيَارَيْنِ وَالْبَلَاءُ بَلَاءُ

اد: عمرو بن ہند بادشاہ ہی ہمارا امرہی ہے جو ہماری
جان نثاریوں اور کیفیت جنگ و جدال اور معرکہ آرائیوں
سے بخوبی واقف اور صادق گواہ ہے کہ اُس روز کا
ہی امتحان، پورا پورا امتحان تھا۔ جس میں ہم ثابت قدم
رہے اور کامل بہادر نکلے +

یہ ہیں اُس قصیدہ کے اشعار جو فی البدیہہ و
برجستہ کھڑے کھڑے اس طرح کہا گیا ہے جیسے
کوئی حفظ کردہ شخص اچھی حفظ شدہ عبارت پڑھتا ہو۔
ان اشعار میں واقعات کا دُہرا دینا۔ تعلّی و
انانیت کا اظہار کرنا، خودستائی و خودداری کو
سراہنا۔ یا اپنی امداد و احسانات کو جتلانا وغیرہ
قابل دید نہیں ہے۔ بلکہ الفاظ کی چستی۔ تشبیہات
کی نشست۔ عبارات کی موزونیت۔ اور مافی
الضمیر کی کمال ادائیگی وغیرہ لائق داد ہیں۔ جو
ترجمہ میں مفقود ہو جاتی ہیں +

(عقیل مئوی کان اللہ لہٗ)

مدرسہ دار التعلیم مبارکپور (اعظم گڑھ)

مدرسہ مذکور حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب مبارکپوری
مرحوم کا قائم کردہ ہے۔ جو اراکین مدرسہ کے منتخب کردہ
ناظم حاجی امانت اللہ کی نظامت میں مقامی و بیرونی
جماعت اہلحدیث کے چندوں سے اب تک چلتا رہا۔
مدرسہ کی عمارت چونکہ خستہ ہو گئی تھی جماعت نے اسکی
تعمیر جدید کی ضرورت محسوس کی۔ اور اس کے لئے
خاص طور پر چندہ کیا جس میں مقامی جماعت کے
علاوہ مئو، بنارس، و بمبئی وغیرہ کے اہلحدیث اصحاب
خیر نے شرکت کی۔ دوران تعمیر میں حاجی امانت اللہ
نے اپنی ذاتی اغراض کی بنا پر مدرسہ مذکور کو جماعت
اہلحدیث کا ادارہ ہونے سے زبانی اور تحریری طور پر
انکار کر دیا۔ اور نہ صرف یہ کہ اپنے آپ کو اسکا مستقل
اور دائمی ناظم قرار دیا۔ بلکہ اپنی بعض تحریروں میں
یہاں تک لکھ دیا کہ ہم نسلاً بعد نسل اسکے ناظم و متولی
رہیں گے۔ جماعت جب ہر طرح سمجھا بجھا کر عاجز آگئی
تو بالآخر انکو عہدۂ نظامت سے معزول کر دیا۔ اور جناب
محمد طیب صاحب حسین آبادی کو ناظم منتخب کر کے مدرسہ
مذکور کو سابق دستور جاری رکھا۔ اسپر حاجی امانت اللہ
ناراض ہو کر جماعت کیخلاف مختلف قسم کے مقدمات دائر
کر کے جماعت کو زیر بار اور پریشان کر رہے ہیں +

سنا گیا ہے کہ حاجی امانت اللہ مدرسہ مذکور کے
نام پر چندہ وصول کرنے کیلئے کسی کو سفیر بنا کر باہر
بھیج رہے ہیں۔ ہم اراکین مدرسہ تمام اصحاب خیر اور
ہمدردان مدرسہ مذکور سے درخواست کرتے ہیں کہ
وہ حاجی امانت اللہ کو بالواسطہ یا بلا واسطہ کوئی
رقم مدرسہ مذکور کے نام پر نہ دیں۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ
رقم اپنے ذاتی مفاد و غرض کیلئے مدرسہ اور جماعت کے
خلاف مقدمات میں خرچ کی جائے گی +

الملتمس: محمد عزیز انصاری نائب ناظم و اراکین مدرسہ

مدرسہ جھنڈا نگر واقع ریاست نیپال

کے سالانہ امتحان میں ٩٠ طالب علم شریک امتحان ہوئے
نتیجہ حوصلہ افزا رہا۔ بجز ایک کے سب طالب علم کامیاب
ہوئے۔ اول آنے والے طلبہ کو معقول انعام بھی دیا گیا
یہاں مدرسہ رحمانیہ دہلی کے نصاب کیمطابق ادنیٰ سے
چوتھی جماعت تک کی تعلیم کا انتظام ہے حافظ [illegible]
ہے تین مدرسین اور باورچی ملازم ہیں مدرسے مستقل
ہو رائس پانے والے تین طالب علم ہیں باقی طلبہ اردو
حساب ناظرہ وغیرہ کے مقامی ہیں۔ یہ مدرسہ اپنے علاقہ
کے عشر کی آمدنی سے چل رہا ہے۔ ریاست نیپال کی
کچھ امداد نہیں ملتی اور حدود برطانیہ میں نہ ہونیکے سبب
سرکاری برطانوی امداد بھی حاصل نہیں۔ اس لئے اہل
خیر حضرات سے بھی درخواست ہے کہ بقصد فی اللہ اس مدرسہ
کی جانب بھی اپنی توجہ مبذول فرمائیں +

نوٹ: ریاست نیپال نے عین مدرسہ کیسامنے
والی زمین پر ایک بازار بسانا شروع کیا ہے اسلئے موقعہ دیکھ کر
چار مکانوں کیلئے مدرسہ کی جانب سے درخواست دیکر قیمت
رجسٹری فیس داخل کر کے باضابطہ رسید حاصل کر لی گئی
ہے ان مکانوں کی تعمیر کیلئے ریاست کیطرف سے محدود وقت
بھی مقرر ہے چونکہ یہ مکانات مدرسہ کیلئے ایک مستقل جائیداد
کی صورت رکھتے ہیں اسلئے معاونین کرام اسکی امداد فرما کر
ماجور عند اللہ اور مشکور عند الناس ہونگے +

پتہ: ضلع بستی۔ ڈاکخانہ زاند نگر۔ مدرسہ جھنڈا نگر
واقع راج نیپال۔ صدر مدرس نائب ناظم عبد الرؤف رحمانی

انتقال اہلیہ حاجی عبد السلام صاحب مالک فرم
حافظ عبد الرحیم حافظ محمد سعید مدنپورہ نے
طویل علالت کے بعد ٢٢ نومبر [illegible] شب کو ٩ بجے
انتقال کیا مرحومہ عابدہ زاہدہ فیاض خاتون تھیں۔
ناظرین مرحومہ کی نماز غائبانہ اور دعائے مغفرت کریں
اللہ تعالیٰ انکے شوہر انکے لڑکوں انکے بھائی اور جملہ
پس ماندگان کو صبر کی توفیق دے۔ آمین!
قاری احمد سعید۔ مدنپورہ۔ بنارس

انتقال عبد الباری بروز جمعہ ٣ ذی القعدہ
کی رات کو انتقال کر گئے۔ انا للہ
مرحوم پکے سچے موحد و متبع سنت و دیندار آدمی تھے
ناظرین ان کا جنازہ غائبانہ ادا فرمائیں اور دعائے خیر
کریں۔ اللہم اغفر لہ وارحمہ والحقہ
بالرفیق الاعلیٰ۔ آمین!
عبد العزیز مقام غفور پور ڈاکخانہ جنگی پور مرشد آباد

انتقال پُرملال نہایت افسوس اور عبرت کا مقام
ہے کہ جناب عزیزی [illegible]
محمد یونس صاحب نیلگری کی اہلیہ جو بنگلور اپنی شادی
دختر و فرزند کی خرید کیلئے گئی تھیں بڑے ارمان
لئے ہوئے بہ شکایت بخار ٣ دسمبر کو راہی
بقا ہو گئیں۔ انا للہ۔ خدا مرحومہ کو بخشے۔ اور
پس ماندگان کو توفیق صبر جمیل عطا فرمائے آمین
ناظرین نماز جنازہ و دعائے مغفرت کریں +
خطیب محمد ایوب کان اللہ لہٗ زندنیلگری

اس ہوشربا گرانی کے زمانہ میں جبکہ اخبار کے اخراجات
چند در چند ہو گئے ہیں ہمدردان سے التماس ہے
کہ اس وقت اخبار کو آپ کی امداد کی از حد ضرورت ہے

تاریخ تبلیغ اسلام یا مبلغین اسلام

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تمام انبیاء علیہم السلام کے مفصل تبلیغی حالات ہیں قیمت ۸ر

تفسیر فتح العزیز اردو

عموماً نمازیں آخری پارے کی چھوٹی بڑی سورتیں پڑھی جاتی ہیں اس لئے آپ اسے ضرور منگوائیں اس کے ۵۰۰ صفحات ہیں مضمون کو قرآن حدیث اور سلف صالحین سے بیان کیا ہے اس کی قیمت بھی کوئی بڑی رقم نہیں صرف ۲ روپے میں بھیج دی جائے گی + اسی تفسیر فتح العزیز کا ۲۹ واں پارہ تبارک الذی کا صرف اردو ترجمہ بھی فقط ڈیڑھ روپے میں منگا لیجئے

ریاض الصالحین

عربی زیر زبر بیت سے رنگین سطر میں نیچے اردو ترجمہ ہے، پھر حاشیہ ہے حاشیہ بھی مولانا عبد الاول صاحب غزنوی اہل حدیث کا ہے ہر حدیث کے مطلب کو خوب واضح کیا ہے یہ کتاب مشکوٰۃ کی طرح جامع ہے آٹھ سو صفحات کی ۲ جلدیں ہیں یہی وہ کتاب ہے جسے سلطان ابن سعود نے عربی میں چھپوا کر اہل عرب کو اس کی تلاوت کی ترغیب دلائی ہے خدا کا شکر ہے کہ اب وہ عربی مع زیر زبر ترجمہ و حاشیہ نہایت اعلیٰ کاغذ پر عمدہ چھپ گئی ہے ہر دو جلد کامل کا ہدیہ اس وقت رعایتی صرف چھ روپے آٹھ آنے (۶؍۸) +

بلوغ المرام مترجم

یہ کتاب تمام احادیث رسول کی کتابوں کا خلاصہ ہے، حدیث کے طالب علموں کو سب سے پہلے یہی کتاب پڑھائی جاتی ہے اس کی عربی بھی زیر زبر بیت سے نیچے اردو میں ترجمہ ہے حاشیہ بھی ہے حدیثوں کا مطلب نہایت سچا اور سیدھا حدیثوں کے مطابق ہے جس میں مذہب کی طرفداری نہیں اس کے دو حصے ہیں مثل مترجم قرآن شریف کے عربی سطریں رنگین ہیں تمام احکام کی حدیثیں ہیں اور قیمت ایک روپیہ نیز اسی کتاب بلوغ المرام صرف عربی غیر مترجم کی قیمت بھی ایک ہی روپیہ ہے (عہ)

تاریخ سلطان ابن سعود

والئی نجد و حجاز حضرت سلطان ابن سعود کے مفصل حالات زندگی، لکھائی اور عمدہ کاغذ، چھپائی اچھی، پونے تین سو صفحات، ساتھ ہی تصویر بھی ہے قیمت صرف دو روپے (۲ر) +

صحیح بخاری شریف کا مکمل اردو ترجمہ

یہ بخاری شریف کی ایک ایک حدیث کا ترجمہ ہے جس میں ۱۰ ہزار احادیث رسول ہیں کتب مقدسہ اسلامی میں قرآن پاک کے بعد بخاری شریف کا درجہ ہے یہی وہ کتاب ہے جس کی ۱۰ ہزار حدیثیں سب کی سب پرکھی ہوئی ہیں ایک بھی حدیث غلط یا موضوع نہیں ہے اس کے پڑھنے سے آپ کی معلومات مولویوں کے برابر ہو جائے گی بخاری شریف اصل میں عربی کتاب ہے جس کا یہ لفظی ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے تاکہ اردو دان بھائی بھی اسلام کی اس اہم کتاب کا مطالعہ کر سکیں ترجمہ ۲ ہزار صفحات میں آیا ہے یہ ۳ جلدوں میں ہے اور تینوں مجلد چرمی ہیں پہلی جلد ۶۲۴ صفحات کی ہے اور اس میں ۳۰۵۳ حدیثیں ہیں۔ دوسری کے ۶۴۸ صفحات ہیں ۳۲۱۴ حدیثیں ہیں۔ تیسری جلد ۶۸۵ صفحے کی ہے اور اس میں ۲۵۱۴ حدیثیں ہیں قیمت کامل کی (۹؍) نو روپے اس کا وزن ۱۰ سیر ہے محصول ڈاک ایک روپیہ دس آنے لگتا ہے۔

مسلم شریف

صرف اردو ترجمہ مجلد ۲ جلدوں میں قیمت صرف چار روپے (للعہ) +

ترمذی شریف مترجم

یہی وہ کتاب ہے جس کی بابت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو وہاں گویا خدا کے رسول بول رہے ہیں اس کے نصف حصے میں عربی ہے نیچے نصف حصے میں اردو ترجمہ ہے کام کی کتاب ہے تمام مسائل اس میں موجود ہیں قیمت رعایتی دونوں حصوں کی صرف سات روپے آٹھ آنے (۷؍۸) +

ابوداؤد شریف

صرف اردو ترجمہ جلد بمعہ قیمت صرف چار روپے (للعہ) +

ابن ماجہ شریف

کا صرف اردو ترجمہ مکمل جلد بمعہ قیمت صرف دو روپے آٹھ آنے

قرآن شریف مترجم

اس قرآن شریف میں شاہ عبد القادر صاحب مرحوم کا ترجمہ ہے شروع میں معلومات قرآنی کا ایک رسالہ ہے حاشیہ بہت عمدہ ہے ترجمہ نہایت مستند ہے حاشیہ سیدھی لکھائی سے ہے خوشنما رنگ سطروں پر ہے اور جلد پارچہ چاندی کے کام والی ہے جو چمڑے جیسی ہے قیمت صرف ایک روپیہ دو آنے (۱؍۲)

اعلام الموقعین عربی کامل کا اردو ترجمہ!

دنیا میں اگر کوئی صحیح معنے میں فقہ کی کتاب کہلائی جا سکتی ہے تو وہ یہ کتاب ہے۔ اہل حدیث بھائیو! اگر آپ اپنے مذہب کی سچائی اور تقلیدی مذاہب کی پوری تردید دیکھنا چاہتے ہیں تو حضرت مولانا محمد صاحبؒ کی اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیے قیمت حصہ اول چودہ آنے۔ حصہ دوم ایک روپیہ۔ حصہ سوم ایک روپیہ بارہ آنے۔ حصہ چہارم ایک روپیہ آٹھ آنے۔ حصہ پنجم ایک روپیہ دس آنے۔ حصہ ششم ایک روپیہ بارہ آنے۔ حصہ آخر ایک روپیہ آٹھ آنے + ایک جا ساتوں حصوں کی رعایتی قیمت صرف آٹھ روپے ہے +

مشکوٰۃ شریف کامل کا اردو ترجمہ

احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہترین انتخاب مشکوٰۃ ہے تمام ممالک اسلامیہ میں جو شہرت و مقبولیت مشکوٰۃ کو حاصل ہے وہ حدیث کی کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں ترجمہ اتنا آسان اور فہم ہے کہ گویا اصل کتاب اردو ہی میں تھی اس کے آخر میں اسماء الرجال مشکوٰۃ کے نام سے ایک کتاب ہے جس میں ۵۰۰ صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات ہیں جن سے احادیث مشکوٰۃ روایت ہوئی ہیں اس میں ۵۹۹۱ حدیثیں ہیں ہدیہ مجلد کا صرف تین روپے +

وحی الٰہی

وحی جیسے نازک اور الجھے ہوئے مسئلہ پر ہماری زبان میں بے مثل محققانہ تحقیقات جس میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کی تفصیل ایسے سنجیدہ اور دل پذیر و دل کش انداز میں کی گئی ہے کہ وحی ربانی اور اس کی صداقت کا ایمان افروز نغمہ آنکھوں کو روشن کرتا ہوا دل میں سما جاتا ہے بڑی تقطیع کے ۲۰۰ صفحات ہیں قیمت بھی بہت کم یعنی صرف ایک روپیہ بارہ آنے میں آپ کو بھیج دیں گے

تحفہ محمدی

بقرہ عید کے قربانی کے عید کے عید کی نماز کے تمام احکام مطابق سنت و حدیث قربانی کی ابتدا کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اپنے صاحبزادے کی قربانی کرنے کا بیت اللہ شریف کی بنا کا قصہ بھی ہے مولانا محمد صاحبؒ کی تصنیف ہے قیمت ایک کی ایک آنہ زیادہ منگانے والوں کو ایک روپے کی ۲۵ اور تین روپے کی ۱۰۰ بھیجی جائیں گی

پتہ:۔ دفتر اخبار محمدی صدر بازار۔ دہلی +

تاریخ اہلحدیث ہند کا خونی ورق یعنی فرزندان حق کے خلاف فرنگیوں کے نہایت ظالمانہ کارروائی

۱۸۶۳ء میں بعض خود غرضوں نے گورنمنٹ ہند کو یہ غلط رپورٹ پیش کی کہ اہل حدیث انگریزوں کے دشمن ہیں اور صوبہ سرحد کی زبردست
[illegible] ان ہی کی کوششوں اور اعانت کا نتیجہ ہے اس پر تمام ہندوستان میں جماعت اہل حدیث پر آزمائش و ابتلا کا شدید دور شروع
ہو گیا ملک کے تمام گوشوں میں علمائے حق پر مقدمات قائم ہوئے اور پھانسیاں ہوئے نیز بہت سے حضرات کو سخت ترین سزائیں
ہوئیں سولی پر چڑھائے گئے اور کالے پانی بھیجے گئے کامل دس سال تک جماعت اہل حدیث مصیبت کے ساتھ یہ شدید مصائب
برداشت کرتی رہی ان بعد سرکار دولت مدار نے بدگمانی رفع ہوئی اور جماعت پر سے پابندیاں اٹھالی گئیں مولانا محمد جعفر
صاحب تھانیسری (اس مقدمہ کے ہیرو) اس مقدمہ میں گرفتار ہو کے تھے جنہ کالے پانی بھیجا گیا تھا رہائی کے بعد آپ نے ان تمام
واقعات کو جمع کیا اور کتابی صورت میں شائع کر دیا۔ اس کتاب میں [illegible] مقدمہ کا تمام حال اور جزائر انڈمان (کالے پانی) کی
پوری تفصیلات جغرافیہ اور تاریخ بھی بہت [illegible] [illegible] کے حالات [illegible] [illegible]
نایاب تھی الحمدللہ پھر چھپ گئی ہے کاغذ سفید عمدہ چکنا صاف ۹۶ صفحات خوب صورت طبع قیمت صرف [illegible]

بہترین نور افزا قرآن شریف مترجمی

دہلی کے اس مطبع کے قرآن مجید ہندوستان بھر میں [illegible]
کتابت اور طباعت کے اعتبار سے بہترین [illegible]
نور افزا مترجم قرآن مجید کے بعد عام خواہش [illegible] کی اور
عورتوں کی تعلیم اور تلاوت کے لئے اس نے دوسرا مترجم
قرآن مجید تیار کیا ہے جو اپنی خوبیوں کے اعتبار سے بے نظیر
ہے اور یہ ہندوستان کا وہ پہلا قرآن مجید ہے جس کی تیاری
میں خاص طور پر زر کثیر خرچ کیا گیا ہے حرفوں کی خوشنمائی
موتی کی آب سے دوبالا، گویا ایک ماہر استاد کے تراشے ہوئے
نگینے ہیں صحت کا یہ عالم کہ ایک ایک نقطہ کی ذمہ داری کر کے
[illegible] نقل و صحت بڑے اہتمام کے ساتھ سجاوندی اور منشی ممتاز
علی صاحب دہلوی کے کلام پاک مطبوعہ [illegible] اور مصحف
حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مشمولہ جملہ رموز و اوقاف کے
مطابق کرائی گئی ہے اور خوبی کتابت و طباعت کے متعلق علما
و قراء دیوبند نیز ہندوستان کے مشہور علما (جو فن تجوید و قرات
میں یکتائے زمانہ مانے گئے ہیں) نے تصدیق فرمائی ہے اس
قرآن شریف کا طول گیارہ انچ عرض سات انچ ہے اور ۵۲۰
صفحات ہیں قیمت قسم اول کاغذ سفید چکنا اعلی ولایتی آبدار عمدہ
پالش بے جلد دو روپے چار آنے۔ مجلد پارچہ دو روپے دس آنے
مجلد چرمی پختہ تین روپے چار آنے قسم دوم کاغذ سفید معمولی
بے جلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔ مجلد پارچہ ایک روپیہ چودہ آنے مجلد
چرم پختہ دو روپے آٹھ آنے۔ ایک قرآن شریف پر محصول ڈاک
تقریبا ایک روپیہ صرف آتا ہے +

کم روپے کی دولت کا سلسلہ ترجمہ و تفسیر والا قرآن شریف

مولانا مرزا حیرت صاحب اہل حدیث نے [illegible] اپنے
ترجمہ اور تفسیر [illegible] چھپوایا تھا [illegible]
چھپوایا [illegible] حروف عربی کے [illegible]
زیر بھی بڑے بڑے ہیں اور ترجموں کے [illegible]
قرآنوں کے عربی حروف جتنے بڑے ہیں [illegible]
مستند ہے ترجمہ کی اردو اتنی آسان ہے کہ مشرق مغرب
شمال جنوب کے سب لوگ کم لکھے پڑھے بھی ہوں پوری طرح
سمجھ لیں صرف ترجمہ سے ہی ہر آیت کا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے
پھر حاشیہ پر پوری تفسیر چھپی ہوئی ہے اور وہ تفسیر بھی صرف
حدیثوں سے۔ حروف اتنے عمدہ ہیں کہ دیکھ کر ہی جی خوش ہو
جائے اس کی تقطیع طول میں پندرہ انچ اور عرض میں گیارہ
انچ ہے کاغذ تارو سے کا اعلی چکنا سفید اور دبیز ہے ۸۴۸
صفحات ہیں صرف اس لئے کہ غریب غربا بھی اس نعمت سے
محروم نہ رہیں ہم نے اس کا ہدیہ بالکل ہی سستا کر دیا ہے یعنی
چمڑے کے کونے پشتے والی اعلی جلد سمیت صرف پانچ روپے،
اور پوری چمڑے کی اعلی جلد سمیت جو بہت مضبوط اور کارآمد ہے
صرف چھ روپے۔ ہاں، یہ یاد رہے کہ اس کا اصلی ہدیہ دس روپے
ہے یہ رعایتی ہدیہ ہے شاید زیادہ دن تک نہ رہ سکے اس
لئے جلد منگوا لیجئے چونکہ وزنی ہے اس لئے محصول ڈاک
دو روپے چار آنے لگ جائے گا۔ جہاں تک ممکن ہو، ریلوے
پارسل سے منگائیے کیونکہ ریلوے کے ذریعہ منگانے میں
محصول ڈاک میں کفایت رہے گی۔

تاریخ ملت کا بہترین سلسلہ!

نبی عربی صلعم یہ تاریخ ملت کا حصہ اول ہے جس میں
متوسط درجہ کی لیاقت کے بچوں اور
بچیوں کے لئے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت
کے تمام اہم اور ضروری واقعات کی تحقیق جامعیت اور اختصار
کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یہ کتاب سات سے آٹھویں تک طلبا
کے نصاب [illegible] کے درس میں داخل ہونے کے لائق ہے۔
چنانچہ بہت سے اسکولوں اور مدرسوں میں داخل نصاب کر
لی گئی ہے۔ اسکول کے بچوں کے علاوہ جو احباب تھوڑے وقت
میں سیرت طیبہ کی ان گنت برکات سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے
ہیں ان کو خاص طور پر اس کتاب کا مطالعہ کرنا ضروری ہے
نبی عربی اپنی طرز کی بالکل جدید کتاب ہے جس میں ترتیب کی
دل نشینی اور واقعات کی صحت کے ساتھ زبان کی شستگی اور
بیان کی سلاست کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے قیمت ۱۲ار

خلافت راشدہ یہ تاریخ ملت کا حصہ دوم ہے جس میں
زمانہ خلفائے راشدین کے واقعات
قدیم و جدید مستند عربی تاریخوں کی بنیاد پر صحت و جامعیت کے
ساتھ بیان کئے گئے ہیں صحابہ کرام کے ان ایمان پرور اور
جرأت آفرین کارناموں کو خصوصیت سے نمایاں کیا گیا ہے
جو تاریخ اسلامی کی پیشانی کا نور ہیں اور جنہیں پڑھ کر آج بھی
فرزندان اسلام کے افسردہ دلوں میں زندگی اور حرارت ایمانی
کی لہریں دوڑنے لگتی ہیں کتاب کی ترتیب میں تاریخ نویسی
کے جدید طرز کو پیش نظر رکھا گیا ہے زبان شستہ سہل اور
اثر انگیز استعمال کی گئی ہے تاریخ ملت کا یہ حصہ نویں دسویں
جماعت کے کورس میں داخل ہونے کے قابل ہے کتاب کی
ترتیب کے وقت اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے